Report from 19 Dec 1902 Regular
Change to Hardwar Dec 1902 - end [illegible]

مطبوعہ یحیم بیاکہ سمت ۵۹

ذیل میں ایزاد کرو۔ صفحہ

پدیش

نارائن ڈھگ سنت کے گئے نہ ہوت بکار
جیسے بن مول سگندھ بتاۓ سیمپٹار

تنک مان سن میں نہیں سب سے راکھت پیا
نارائن اُسیں سنت پر بار بار بلہار

اُور سین جگ سوں رہیں تیھا مان آپمان
نارائن وہ سنت جن اُنہیں بھاونا دھیان

بھگتی کلپ ترو۔ پات گن۔ کتھا پھول ہوزنگ
نارائن ہمر پریم پھل چاہت سنت بھنگ

سنت جگت میں سو سکھی میں ہیری کو تیاگ
نارائن پر بھو بھگتی سے دڑھہ راکھت انوراگ

نارائن ہری بھگتی کی پرتھم یہی پہچان
آپ آمانی ہور ہے دیت اور کو مان

کپٹ گانٹھ من میں نہیں سب سے سرل سوبھاؤ
نارائن اُس بھگت کی لگی کنارے ناؤ

جو جانیں ہری کو کہیں آپ ہوں ہیں رسمان
نارائن اُن سے کبھی نہ ہوت مان

نارائن اتی کٹھن ہے ہری من کی باٹ
اس مارگ میں پگ دھرنے پرتھم سیس دکاٹ

نارائن من میں بسی لوک لاج سکل کان
بھگتی کر نا الیش کی ہنسی کہیں نہ جان

نیہ ڈگر میں پگ دھرے پھیر وچارے لاج
نارائن یہی نہیں باتوں سکا مہا راج

گرا گرڈ کے مانیں کہے من میں تنک نہ پریت
نارائن کیسے ملیں ساچے صاحب میت

وہ کیوں سیوے باغ بن گلم تی ترو مول
نارائن جس کے ہردے پھول رہا وہ پھول

نارائن پریتم نکٹ سوئی پہونچیں ہار
گیند بنائے سیس کی کھیلے بیچ بازار

لگن لگن سبھی کہیں لگن کہاوے سو
نارائن جس لگن میں تن من دیجے کھو

نرسنساری لگن میں یہہ دکھ سکھہ نہیں کرڈ
نارائن پربھو پریتی میں جو ہووے سو تھوڑ

نارائن یا ڈگر میں کوئی چلت ہے بیر
پگ پگ میں برچھی لگے سواس سواس میں تیر

نرسنساری لگن میں دکھ سکھہ سہیں کروڑ
نارائن پربھو پریتی میں جو ہووے سو تھوڑ

نارائن جس کے ہردے اُپجت پریم پرونا
پرتھم ہی واکی ہرت ہے لوک لاج کل کان

نارائن اس پریم کا ندا امنڈت جب تھور
پل میں لاج مرجاد کے تٹ کاٹت ہے دور

پیا پیالہ پریم کا جھومت جن کے نین

نارائن وہ روپ مد چھکے رہیں دن رین

سنت نہ کاہو کی کہی کہے نہ اپنی بات
نارائن جو پریم میں مگن رہے دن رات

وہ بہ آدمی کی سدھ نہیں ٹوٹ گئی جگ پریت
نارائن گاوت پھرے پریم بھرے رس گیت

رہت کہوں پگ پریت گت سُرت نہیں اک ٹھور
نارائن پریتم بنا چاہت نہیں کچھ اور

نارائن جس کے ہردے پربھو رچنا ہی سمائے
پھول پات پھل ڈار میں اُس کو وہی دکھائے

نارائن ہری پریتی میں جس کا تن من چور
اُسے نہ ممتا اور کی نکٹ رہو یا دور

نارائن وہ بات سے ادہک اور نہیں ٹھاٹ
بھگتوں سے ست سنگ نت ایش بھگتی درواٹ

رے من اس سنسار میں وہر گ جیون پہچان
بھگتی بہاؤ پر گیٹو نہیں گیا نہ کچھ بھی دان

رے من تو کیوں باورا بھیو جگت سکھ مانہہ
آنکھ پھار اگھار تو جوں استھر نا نہہ

جگ میں من مالی کیو رہے اوت کے اوت
پچھتائے سے کیا بنے جب پران چلے ہیں چھوٹ

بیوں سے بڑھ کر بہت کال بلی بلوان
پل میں جس نے کھو دئے سب کے نام و نشان

ستیہ دھرم پرچارک

شوپوران میں گنیش کا حال اور باپ بیٹوں کا جنگ و جدال

گنیش پوجا کا آغاز اور وجہ تسمیہ

ویدوں میں گن نام تو گنپتی گنبوم ہوا ہے۔ ایک منتر لکھا ہے۔ جسکی رو سے گنپتی اُس لایزال وایزد متعال کا نام ہے۔ جو ست ویر ونربیئے واکھنڈ سچدانند تینوں زمانوں میں ایک رس ویاپک۔ اور تمام جہان کا مالک یعنی گنپتی ہے۔ لیکن پورانوں میں اس گنپتی کے خیالی اور وہمی فسانوں نے وہ الزام گنپتی پر لگائے ہیں۔ کہ سننے کو جی نہیں چاہتا۔ اور خیال آتا ہے کہ اگر گنپتی درحقیقت یہی ہو کہ جسکا حال پورانوں میں لکھا ہے تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ پرماتما کا اطلاق اُس پر آسکے اور وہ پرماتما گنا جاسکے۔ مگر چونکہ پوراتک پنڈتوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ گنپتی کا نام ویدوں میں لکھا ہے۔ اور اُس کی پوجا کا طریق بھی اُس میں درج ہے۔ لہذا ہمیں پورانوں کے مطالعہ پر زور دینا پڑا ہے۔ اور ہمنے ان پوراتک بھائیوں کی باتوں کی بہت تلاش و تحقیق کی ہے۔ لیکن ہم جہاں کہیں دیکھتے ہیں ویدوں اور پورانوں کی تعلیم گنپتی بالکل مختلف ہے۔ جہاں ویدوں میں گنپتی پرماتما کا نام ہے۔ وہاں پورانوں میں ایک انسان و ... دان ولڑکا اور موت اور جنم کے مبتلا کا نام ہے اسلئے ہمیں پورانوں کے گنپتی کو پرماتما کہنے سے سخت انکار ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم پوراتون کا بڑے زور سے رد کرتے ہیں۔ اور عام انسانوں کو اُس غلطی سے بچاتے ہیں۔ کہ جن کو پوراتک لوگ اپنی خودغرضی و نادانی کی وجہ سے لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ اور راہ حقیقت سے اُن کو گراتے ہیں۔ اپنی بات کے ثبوت کے لئے ذیل میں ہم نے شوپورانوں کا وہ حصہ نقل کیا ہے۔ جو گنپتی کے پیدائیش و مآل زندگی کے متعلق ہے۔ اور آخیر میں ہمنے اُس پرماتما و ذوالجلال کا کہ جسکی بھگتی و عبادت سے انسان مکمل ہوتا اور دُنیا کے تمام عذابوں سے بچ سکتا ہے کا بیان ہے۔ ناظرین اس قصہ کی بیہودگی اور شوپران کی تعلیم سے آپ ہی نتیجہ اخذ کریں گے۔ اور جو بھائی پورانوں کو اپنی مکتی و راحت ازلی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اُن کو اُن کی غلطی سے خبردار کردیں گے۔

ہم گنپتی کو ضرور مانتے ہیں۔ اور یہ جانتے ہیں کہ گنپتی تمام مخلوقات و کائنات کا مالک ہے۔ اور ویدوں میں گنپتی کو پوجنا لکھا ہے۔ لیکن پورانوں کا گنپتی اس لائق نہیں کہ کوئی آدمی اُس کے ذریعہ مکتی پاسکے اور دُنیا کے عذاب سے بچ سکے۔ اسواسطے پورانوں کے گنپتی کی عبادت عبث اور ویدوں کے گنپتی کا پوجنا ضروری ولازمی ہے۔ ورنہ اُسکے بغیر نجات مشکل ہے۔ اور بغیر نجات کے زندگی ملعون ہے

شوپوران ادھیائے ۳۲ گیان سنگھتا میں لکھا ہے۔

جب شوجی کا بواہ ہوچکا اور وہ ستی اپنی عورت کو لے کر کیلاس پر چلا گیا۔ جیا اور وجیا پاربتی کی سہیلیاں بھی ساتھ تھیں۔ ایک روز پاربتی نے اپنی سہیلیوں سے صلاح پوچھی کہ اگرچہ رودر کے گن ہر وقت ہمارے دروازے کے نگہبان ہیں لیکن تاہم ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ ہم اپنا ایک آدمی ایسا پیدا کریں۔ کہ ہمارے دروازہ کی حفاظت کرے۔ کیونکہ ہمارے نہاتے وقت جب کبھی مہادیو اندر آگھستے ہیں۔ تو ہمیں مارے شرم کے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اسے ہے۔ اب فرمانبردار آدمی مل جائے۔ کہ ذرا بھر ہی حکم سے باہر نہ ہو۔ یہ کہکر پاربتی نے ہاتھ پر جل ڈال کر اُس میں مَیل اکھوالا۔ اور اُس مَیل سے اُسنے خوبصورت پُتر بنا لیا۔ اُس پتر کے تمام اعضا سڈول تھے۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔ پاربتی نے اُسکو دروازے پر بٹھلا دیا۔ تاکہ کسی کو اندر نہ آنے دے۔ اور قسم قسم کے عمدہ لباس اُسکو پہنائے۔ اور زیورات سے اُسکو آراستہ کیا۔ اور اُسکو کہا کہ تو میرا پتر ہے۔ اور میرا دوسرا کوئی لڑکا نہیں۔ وہ لڑکا بھی ہاتھ جوڑکر شوا سے کہنے لگا۔ کہ آپ فرمائیں میرے لئے کیا حکم ہے اور مجھے آج کیا کرنا چاہئے۔ پاربتی نے کہا کہ تو آج میرا دوارپال ٹھیرا۔ اس طرح پاربتی نے لاٹھی اُسکے ہاتھ میں دی۔ اور دروازے پر کھڑا کردیا۔ اور اُسکی خوبصورتی کو دیکھ کر بہت بشاش ہوئی اور اُسکا منہ چومنے لگی۔ اور کہا کہ اب تو بیٹھ۔

وہ لڑکا دوارپال بنکر دروازے پر کھڑا رہا۔ اور پاربتی اپنے بھون میں آرام سے نہانے لگی۔ کہ اتنے میں مہادیو جی آگئے۔ اور دروازے میں گھسنے لگے۔ شوجی کے گن ساتھ تھے۔ لڑکے نے روکا۔ کہ میری ماں تو اندر نہا رہی ہے۔ تو اندر کہاں چلا آتا ہے اتنا کہکر لڑکے نے اپنا لٹھ سنبھالا۔ اور شوجی کو دھکا دیا شوجی بولے کہ میں تو شوجی ہوں۔ خبر تو نہیں۔ لڑکے نے لاٹھی سے اُسکو پیٹنا شروع کیا۔ اور کہا کہ شو کون ہے —— شوجی بولے کہ تو احمق ہے کیا تو نہیں جانتا کہ میں پاربتی کا خاوند ہوں۔ اور شوجی میرا نام ہے گنیش نے پھر لاٹھی اٹھائی۔ اور شوجی کو دوبارہ پیٹنا شروع کیا۔ شوجی کو بڑا غصہ آیا اور اپنے گنوں سے فرمایا کہ دیکھو یہ کون ہے۔ اور یہ کیا کرتا ہے۔ شوجی غصہ سے بھرے ہوئے وہیں کھڑے ہوگئے۔ اور گن نہایت طیش میں آکر اُس دوارپال سے پوچھنے لگے۔ کہ اے دوارپال تو کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے

ذیل میں ایزاد کرو - صفحہ

اور یہاں ٹہیرا کیا کام ہے - دواریال اُن کے یہہ کلام سُن کر کہنے لگا - تم کون ہو - اور کہاں سے آئے ہو - اور مجہہ سے کس لئے بے فایدہ تکرار کرتے ہو - اُس دواریال کی اِس بات پر وہ گن ہنس پڑے اور بولے کہ ہم شوجی کے گن ہیں - کہ ہمیشہ اُن کے حکم کے مطیع ہیں - اگر تو بہی گن ہے تو ہم تجہے کچہ نہ کہیں گے - ورنہ مار ڈالیں گے - چل دور ہو - کیوں تیری موت آئی ہے - گنیش ذرا نہ جہجکا - اور دروازہ پر ڈٹا کہڑا رہا - وہ گن شوجی کے پاس جاکر کہنے لگے - کہ وہ تو ہم سے لڑتا ہے اور کچہ پتہ نہیں دیتا - شوجی نے کہا کہ اُس سنڈے کو دور کرو - یہاں کیوں کہڑا ہے - مالک کا حکم پاکر وہ گن پہر وہاں آئے - اور بولے کہ دروازے پر کون ہے - اور اُسے یہاں کس نے بٹہایا ہے ہمارا حکم ٹال کر یہ بچ کر کہاں جائیگا - دواریال تو ہم یہاں کہڑے ہیں - اور کیا بک رہا ہے کیا یہہ گیدڑ شیر کا آسن چہین سکتا ہے - ہرگز نہیں - یہہ تیہی تک گرج رہا ہے - جب تک اسنے ہمارا بل نہیں دیکہا - اور جب دیکہیگا تب آپ ہی مر جائے گا -

گنیش ان باتوں سے بہت جلا - اور اپنی لاٹہی اُٹہاکر دہڑا دہڑ اُن کو پیٹنے لگا - اور کہا کہ بہاگو بہاگو یہاں سے ورنہ تمکو ایسا مزہ چکہاؤں گا کہ یاد کروگے -

گن

بولے - کیا کریں اور کہاں جائیں - اور اسکا کیا علاج کریں - بیچارے گن روتے پیٹتے اور ہائے ہائے کرتے کیلاس پر شوجی کے پاس پہنچے - اور جاکر تمام و کمال ماجرا گوش گزار کیا - شوجی نے ہنس کر اُن کو کہا - کہ تم تو نرے سوڑہی نکلے - کہ ایک نادان بچہ سے ہار کہاکر بہاگ آئے - بڑی شرم کا مقام ہے - جاؤ - اور اُسکو خوب پیٹو - خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو - اُسے خوب مارو اور تنبیہ کرو

گن

بیچارے پہر جہٹ گنیش کے پاس آئے - کہا کہ نادان شخص ہم تجہے کہتے ہیں کہ اگر تو اپنی جان کی خیر چاہے تو یہاں سے بہاگ جا ورنہ تجہے ہم مزہ دکہادیں گے - اِدہر تو یہہ شور و غوغا اور قیل و قال ہو رہی تہی - اُدہر پاربتی نہانے میں مصروف حال تہی - کہ آواز سُن کر اچانک - اپنی سکہی سے بولی کہ جا تو دیکہہ یہ جہگڑا کیا ہے - اور کس نے کیا - وہ سکہی باہر نکلی اور نظر مار کر اندر چلی گئی - کہ کچہہ نہیں یہ تو اپنے ہی لوگ ہیں - کہ بیوقوفی اور زبردستی سے اندر آنا چاہتے ہیں - لیکن ہمارا دواریال کسی کو اندر آنے نہیں دیتا - اور چونکہ گنوں کے ترسکار اور بے عزتی سے وہ بڑے دُکہہ میں ہیں لہذا یہ کلیش برپا ہو رہا ہے - اے پیاری ان کا اس طرح زبردستی اندر آنا اچہا نہیں ہے کیونکہ آپ کی اِس میں بدنامی و بے عزتی ہے. ہاں اگر مہادیو اپنا ہٹ اور زور چہوڑ دیویں اور عاجز بن کر اندر آویں - تو بہلے ہی آدیں ورنہ اُن کو اندر نہ آنے دینا چاہئے - پاربتی سکہی یہ بات کہہ ہی رہی تہی کہ اُدہر گنیش جی گنوں سے بول پڑا - کہ اے گنو! سنو!! - اگر تم سے کچہ ہو سکتا ہے - تو کر لو - آؤ دیکہوں تم میرا کیا کر سکتے ہو تم بڑے دواریال ہوئے اور میں کچہ ہی نہ ہوا - ہاں اگر عاجزی کرو اور ہار مانو تو اندر آسکتے ہو ورنہ اگر زور کروگے تو میں اندر نہ جانے دوں گا گن بیچارے شرم کے مارے پہر شوجی کے پاس گئے اور جو کچہہ اُن پر گذرا تہا - اُن سے بیان کیا - شوجی بولے کہ خواہ جنگ ہی کیوں نہ ہو جائے - مگر ہم ہرگز یہہ بات نہیں کہوانا چاہتے - کہ شوجی نے ایک عورت سے ہار مانی - اگر وہ لڑنے پر ہی آمادہ ہے تو آئے اور لڑے - تم کچہ گہرے پڑے آدمی تو ہے نہیں - آخر پہرت گن ہو - اور مرد میدان اور آزمودہ کار ہو - جاؤ لڑو - دیکہیں تو وہ اکیلا کیا کرتا ہے جو ہونا ہوگا وہ ہولے گا - جنگ سے ہرگز نہ منہ پہیرنا چاہئے

ادہیائے ۳۳ شوپوران

جب سب کی صلاح جنگ پر قرار پاچکی - تو وہ گن اکٹہے ہوکر شوجی کے پاس مندر میں گئے - جب گنیش جی گنوں کو آتے اور اسلحہ جنگ پہنے دیکہا - تو بولا - کہ شوجی کے گن آئیں اور مجہہ سے لڑیں - میں اگرچہ اکیلا اور بچہ ہوں - تاہم آج شوجی کے گنوں کا زور اور طاقت دیکہونگا - اور گن میری طاقت کا بہی امتحان کر لیں گے - تم میدان جنگ کے ماہر ہو - اور میں نے آج تک کوئی لڑائی نہیں دیکہی - اور نہ لڑا - اگر تم جیت گئے تو لوگ یہی کہیں گے کہ ایک لڑکے سے لڑنا کیا بڑی بات تہی - اگر ہار گئے تو بڑی ندامت اُٹہاؤ گے - یہہ جنگ کچہ ہمارے تمہارے درمیان نہیں - بلکہ پاربتی اور شوجی کا باہمی مقابلہ ہے - جو مرد میدان تم میں ہو وہ آگے آئے اور ہماری طاقت کا زور آزمائے -

جب گنوں کو گنیش جی اِس طرح کہہ رہے تہے - تو اُن کو بڑا کرودہ آیا - اُنہوں نے مارے غصہ کے اپنی آنکہیں لال پیلی کرلیں - اور اپنے اسلحہ جنگ اُٹہاکر لڑنے لگے دانتوں کو پیستے اور للکارتے حملہ آور ہوئے - سب سے آگے نندی تہا - اور اُس کے عقب میں بہرنگی نعرہ زن تہا - بڑی خونریز لڑائی ہوئی - بہتیرے لہولہان ہوکر زمین ڈہیر ہوگئے - بہتیروں کے ناک کان - بازو اور پاؤں اور ہاتہ اُڑ گئے - بہتیرے میدان چہوڑ بہاگ نکلے - اور غاروں میں جا چہپے - بہتیرے دانتوں کو دباتے اور منہ کو سنبہالتے زخمی اور گہائل ہوئے ہوئے شوجی کے پاس آئے - غرضیکہ اُس گنیش جی نے آن کی آن میں سب گنوں کا خاتمہ کردیا - اور جس طرح جنگل کے گیدڑ شیر ببر کے آگے بہاگ نکلتے ہیں وہ گن اس طرح اِدہر اُدہر بہاگ کر بچ نکلے - کہ اتنے میں برہما اور اندر دیوتا نارد کی ترغیب سے وہاں پہنچے اور جنگ کی خبر سُن کر وشنو بہی شوجی کی ہوا خواہی کے لئے آئے اور سب رِشی اور اپسرا اور گن شوجی کے پاس جمع ہوکر کہنے لگے کہ بہتر ہوا آپ ہمیں حکم فرمائیں

مہادیو نے گنوں کا تمام و کمال ماجرا اُن کو سُنایا - سب نے برہما جی سے التجا کی کہ اے برہما تو جا - اور اُس مہابلی (گنیش کی طرف اشارہ ہے) کو خوش کر اب نہ ہو کہ پرلے تک نوبت پہونچے - گن ہی روتے اور آنکھوں سے آنسو بہاتے ساتھ گئے اور کہنے لگے کہ اے دیو ہمیں معاف کر ہم لڑائی کے لئے نہیں آئے گنیش جی نے کہا کہ جاؤ جاؤ اور پرگھا اُٹھا کر اس زور سے گھمایا کہ بیچارے گنوں کی جان پر تباہی آ گئی - کئی تو خود بخود زمین پر گر پڑے اور بہتوں کو گنیش جی نے آپ گرا دیا - اور چند ایک بھاگ کر پھر شو جی کے پاس پہونچے - اُن کی یہ حالت دیکھ کر مہادیو نے بہت پیچ و تاب کھایا - اور قہر میں آ کر تمام بھوتوں اور پریتوں اور پشاچوں اور اندر وغیرہ دیوتاؤں کو حکم دیا - کہ سب لوگ اپنے ہتھیار اور سامان جنگ اُٹھا لو - اور چڑھ چلو - مہادیو کے اس غضب پر زمین میں اضطراب پیدا ہو گیا - اور پرلے کی تصویر آنکھوں کے سامنے کھنچ گئی -

اُدھر پاربتی کو بھی خبر لگی - کہ مہادیو خوفناک لشکر لئے چڑھا چلا آتا ہے - اُسنے اپنی بڑی ہیبت اور خوفناک شکل بنا لی اور اپنا پہاڑ کا سا قد اور آگ کا سا رنگ اور غار کا سا مُنہ بنا دہرا - اور بجلی کی سی کڑکتی ہوئی میدان جنگ میں آ گونجی - بیشمار ہاتھ اُسنے اپنے جسم پر لگا رکھے تھے - کہ ہر ایک ہاتھ میں جُدا جُدا ہتیار (اوزار) تھے وہ میدان جنگ میں نعرہ مارتی تھی اور جسکو دیکھتی تھی ہاتھ سے پکڑ کر منہ میں ڈال لیتی تھی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ایسا چکر لگایا کہ ساری سینا کو زمین پر گرا دیا - اُس اکیلی نے ہی اپنے بیٹے کی حفاظت کے لئے مہادیو کی ساری فوج کا خاتمہ کر دیا - بچے کھچے - لوگ نہایت اضطراب و تلملاہٹ میں تھے - کہ کہاں جائیں اور کیا کریں - رمبھا - اور مینکا اور اُروشی اور تلوتما پریاں تھیں کہ مہادیو اور گنیش اور پاربتی کا جنگ دیکھ رہی تھیں اور آکاش سے اُن پر پھول برسا رہی تھیں -

نارد وغیرہ رشیوں کو اُن کے جنگ دیکھنے کا بڑا شوق تھا - اور ٹکٹکی لگائے میدان جنگ کی طرف دیکھ رہے تھے - اور حیران تھے کہ ایسا معرکہ اُنہوں نے کبھی نہ دیکھا تھا - وہ سمجھے کہ پرلے تو آ ہی ہو چلی - باقی کیا رہ گیا - زمین کانپ رہی تھی - اور پہاڑ و سمندر میں کہرام مچا ہوا تھا - سورج اور تارے سب ہی تھرا رہے تھے - دیوتا اور گن سب بھاگ کر مہادیو کے پاس جا رہے تھے - اور کہتے تھے کہ ہمنے پہلے بہتیری لڑائیاں دیکھی ہیں - لیکن اس جنگ کا طرفہ ماجرا ہے ہم نہیں جانتے کہ اے مہابلی یہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے کہ جس نے ہم سب کا حال ابتر کر رکھا ہے - اسبارہ میں ضرور کوئی تجویز سوچنی چاہئے - مبادا قیامت آ جائے - مہادیو مارے غصے کے آپے سے باہر ہو گیا - اور کہنے لگا کہ میں آپ چلتا ہوں - اگر یہ زندہ رہیگا - تو ضرور قیامت برپا کریگا - نارد نے تاکید کی کہ جسطرح ہو سکے اِسکو ضرور مارنا چاہئے - نارد تو یہ کہہ کر غائب ہو گیا - اور مہادیو اپنے تمام دل کو ساتھ لئے اُس سے لڑنے گئے - لیکن اُسکا زور اور طاقت دیکھی تو حیران ہو گئے - اور کہنے لگے کہ یہ شخص بغیر دغا کے کسیطرح قابو نہیں آ سکتا - وہ اس طرح دل میں ارادہ ٹھان کر فوج کے بیچ میں جا کھڑا ہوا - مہادیو کو اکیلے فوج میں کھڑے دیکھ کر وشنو وغیرہ دیوتا بھی آن پہونچے - اور تمام گن آپس میں اظہار مسرت کرنے لگے وشنو نے مہادیو کو صلاح دی کہ میں جا کر گنیش جی کو بہلاتا ہوں - اور تمنے اُسکا سر کاٹ ڈالنا - بغیر فریب اسکا قتل ہونا ناممکن ہے - کیونکہ یہ بڑا غضبناک اور خطرناک ہے - وشنو اپنی تاک میں لگا ہوا تھا - اور اُسنے اپنی فریب کا جال بچھا رکھا تھا - ادہر گنیش جی اپنی گدا ڈالتا اور لوگوں کو پکڑ پکڑ کر مارتا تھا کہ گنیش کی نگاہ مہادیو پر جا پڑی - وہ دیکھتے ہی لپکا اور مہادیو کا ترشول ہاتھ سے گرا دیا - اور ساتھ ہی پانچوں ہاتھ مہادیو کے کاٹ ڈالے مہادیو کو سخت قلق ہوا - اور کہنے لگا - کہ جب اسکے مقابلہ میں میرا یہ حال ہے - تو بیچارے گنوں پر کیا الزام ہے - پرگھا لگے مارے ہوئے دیوتا کہیں کے کہیں گر رہے تھے -

وشنو بھی اُسکی بہ شہ زوری دیکھ کر اُسکی بہادری کی داد دیتے تھے - اور کہتے تھے کہ میں نے زمین و آسمان کے دیوتا دیکھے - لیکن ایسا بہادر آج ہی دیکھنے میں آیا بہتیرے راکشس - یکش اور گندھربوں سے واسطہ پڑا لیکن اس کی ٹکر کا اُن میں کوئی بھی نہ تھا - وشنو یہہ بات کہتا ہی تھا کہ پرگھا کو گھما رہا تھا - کہ وشنو جی کا چکر گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا - وشنو نے وہ چکر اُٹھا لیا - اور پھر جنگ کے لئے طیار ہوئے - یہاں تک کہ وشنو کا پرگھا ہی ٹوٹ گیا - جہاں جہاں گنیش جی کا پرگھا پڑتا تھا وہاں وہاں ہر ایک گہرائی ہوتا نظر آتا تھا - اور وہ جگہ سُنسان ہو جاتی تھی - ہر جگہ گنیش فتحیاب تھا - وشنو مہادیو - اندر - نارد سب اکٹھے ہو کر اُس اکیلے جوانمرد سے لڑ رہے تھے - کہ مہادیو گنیش کے پیچھے سے آیا - اور اپنے ترشول سے گنیش جی کا سر کاٹ ڈالا - اسپر تمام دیوتا سکے دل باغ باغ ہو گئے - اور دشمن پر غلبہ پا کر اُنہوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے - کہ نارد پاربتی کے پاس جا پہونچے - اور بولے کہ اے دیوی اب اپنے خنجر کو چھوڑ کہ دیوتاؤں نے تمپر فتح پا لی - اب لڑنا بے فائدہ ہے

ادھیائے ۳ شو پوران شکتی کھنڈ کا بیان

جب گنیش کا سر میدان جنگ میں لڑتے لڑتے مہادیو نے کاٹ ڈالا تو پاربتی کا دل رنج و الم سے بھر گیا اور اتنا غصہ آیا کہ پاربتی تمام جہان کو زیر و بالا کرنے کیلئے طیار ہو گئی - اگرچہ مہادیو بھی گنیش کی موت پر کسیقدر رنجیدہ ہوئے - لیکن پاربتی کے اضطراب کی کوئی انتہا نہ تھی وہ اس فکر میں تھی کہ میں کیا کروں اور کہاں جاؤں بہتر ہے - کہ پرلے کر ڈالوں - اور مہادیو سے بدلہ لے لوں کہ اُسنے ناحق میرے بیٹے کا خون کر ڈالا پاربتی نے جسقدر اپنی مہیب اور مختلف شکلیں بنا رکھی تھیں اُن سب کو اکٹھا کیا اور اُن کو کہا کہ اب سوچ کیا ہے - اُٹھو اور تمام گنوں اور دیوتاؤں اور رشیوں کو مار ڈالو - اور پرلے کر دو - کہ ہمیں اپنا پرایا اب کچھ نظر نہیں آتا - (باقی آئیندہ) راقم دیو گنیشپال

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج جہنڈ کا انتخاب سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا لالہ رگہوناتھ داس صاحب پردہان - لالہ رام سہائے مل خزانچی - لالہ آسا رام سکرٹیری - بابو بالمکند پستکادہیکش

لالہ رام دیال صاحب پردہان آریہ سماج عیسیٰ خیل کے گہر پتری اُتپن ہوئی ہے جات کرم سنسکار ویدوکت ہوا مبلغ دو روپیہ مختلف فنڈوں میں دان ملا -

آریہ سماج عیسیٰ خیل کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰ و ۱۱ - اپریل ہوگا -

فیروزپور کیمپ آریہ سماج کے ہپتاہک جلسے آنند پوروک ہوتے ہیں -

راولپنڈی آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بدستور ہوتے ہیں لالہ منگل سین جی اُپ منتری نے مبلغ معہ آریہ سماج کے لئے ضروری اسباب کی خرید کے واسطے دان دئے ہیں - یہ دان قابل تعریف ہے - امید کی جاتی ہے کہ اس جگہ اپریل کے پیچھے ینگمین ڈیبیٹنگ کلب ہی جاری ہوجاویگی - پرماتما ممبران سماج کو ادیکبل پردان کریں -

سادہو جنیانند ناتھ بہارت سیوک آج کل آریہ سماج گنگوہ میں ہیں - ان سے اس پتہ پر پتر ویوہار ہو سکتا ہے

افسوس کہ لالہ کالارام ممبر آریہ سماج جھنگ مگہیانہ کا دیہانت ۲۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگیا - مرتے دم تک وید منتروں کا پاٹھ کرتے رہے - اور وصیت کر گئے کہ مرتک سنسکار ویدوکت کیا جاوے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - پرماتما اُن کے پسماندگان کو شانتی پردان کریں

آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کا سالانہ جلسہ ۲۶ - و ۲۷ - اپریل کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ - اپریل کو

پہگوتی پتری پاٹھ شالا ہریانہ کے تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا - حامیان استری شکشا اس موقع پر درشن دیں -

بابو برج لعل صاحب ممبر آریہ سماج نحلانوالہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ۳۰ - مارچ کو ہوا - آریہ پرشوں کو پریتی بہوجن کے علاوہ مبلغ ہے مختلف فنڈوں کے واسطے دان ملا -

آریہ سماج گڈھی عبد اللہ خان کے پورشارتھی ممبران نے ۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو موضع برس ضلع سہارنپور میں شیوراتری کے میلہ پر ویدک دہرم کا پرچار کیا - اس سماج کے ممبران آریہ سماج مندر کے بنانے کے لئے بڑا یتن کر رہے ہیں - سماج مندر کے واسطے مہاشے ہرکھال سنگھ دہاشے متصدی مل جی زمیندار نے زمین مفت دان کر دی ہے - اور دیگر معاملات میں ہر طرح امداد دیتے ہیں - اکت مہاشے گن کی فیاضی اور اُدارتا قابل تعریف ہے -

آریہ سماج ہذا کا انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا :-

لالہ متصدی لال جی پردہان - لالہ مرلیدہر جی اُپ پردہان لالہ امراؤ سنگھ جی منتری - لالہ شیر سنگھ جی اُپ منتری لالہ چُنی لال جی کوشا دہکش - اور لالہ سکا لشی ناتھ جی ممبر انترنگ سبہا -

ممبران آریہ سماج پانہ نے موضع رودندہ میں شیوراتری کے میلہ پر ویدک دہرم کا پرچار بڑی کامیابی کے ساتھ کیا - مخالفوں نے بہت مخالفت کی - مگر پیش کچھ نہ گئی -

مہاشے لچھمن داس جی نے رام نگر میں ۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو لیکچر دیا - اور سالانہ جلسہ کے لئے پریرنا کی

آریہ سماج رام نگر کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - اور ۲۷ - اپریل کو ہوگا -

پہلے جو رام نگر آریہ سماج کا انتخاب چہپا ہے - وہ دراصل آریہ کمار سبہا رام نگر کا انتخاب ہے -

ماسٹر لچھمن داس رام نگری نے سکول کے بالکوں سمیت لائل پور سے سانگلہ وغیرہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ ویدک دہرم کا پرچار کیا - لائل پور میں ۱۰ روپیہ کے قریب چندہ اکٹھا کیا -

لالہ بالک رام صاحب ٹھیکیدار سانگلہ کے پوتے عزیز برکت رام کا منڈن سنسکار ویدوکت ہوا - پنڈت سردولت رام جی نے سنسکار کرایا -

گجرانوالہ آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں ماسٹر لچھمن داس جی نے لیکچر دیا -

نوشہرہ چھاؤنی میں امرتسر کے سبھا سدوں نے ۲۳ - مارچ کو ویدک دہرم کا پرچار کیا - امرتسر کے آریہ اکثر باہر جا کر پرچار کرتے رہتے ہیں - اُن کی ہمت پر صد آفرین -

بڑی خوشی کی بات ہے کہ آریہ سماج احمد پور شرقیہ جیسا کہ اُس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے - اپنا کام خوب زور شور سے کر رہا ہے

بابو اندر بہان سبھا سد آریہ سماج بہیرہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲ - اپریل کو ہوا - ۵ روپیہ گرد کل کو دان ملے -

پنڈت کرپا رام بہیرہ نواسی ۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو بہوجن میں تشریف لائے - اور ایک ہفتہ تک ویدک دہرم کا اُپدیش کیا - مبلغ ۵ روپیہ چندہ جمع کرا گئے -

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کے پورشارتھی سبھاسد اپنا مندر بنانے کے لئے بڑا یتن کر رہے ہیں - سماج مندر کے واسطے زمین تو پہلے سے ہی خریدی ہوئی ہے - اُسکی تعمیر کے واسطے تین سو روپیہ کا وعدہ ادا ہوگیا ہے - لالہ رامانند چنار تحصیل نواسی نے مبلغ ایک سو روپیہ نقد اس مطلب کے واسطے دان دیا ہے - اُن کا اقرار ہ پر سنشا کے یوگیہ ہے - امید ہے کہ جلد سب بہائی اپنا سماج مندر تھوڑے ہی عرصہ میں بنا لیں گے -

لالہ جواہر لال سبھاسد آریہ سماج شاہجہانپور کے بہائی کا دیہانت ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگیا - مرتک سنسکار ویدوکت ہوا - گو برادری کی طرف سے پہلے سخت مخالفت ہوئی - تاہم اس سنسکار کی عظمت دیکھ کر سب اہل برادری متفق ہوگئی - اور سب شامل ہوئے - پرماتما پسماندگان کو دہیرج دیں -

افسوس کہ داروغہ لچھمی نرائن خزانچی آریہ سماج تاجھان پور کی ناگاہ دیہانت ۳۱- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہو گی۔ سنسکار ویدوکت ہوا۔ ایشور ان کے سمبندہیوں کو شانتی پردان کریں -

آریہ سماج میانمیر کے سپتاہک جلسے بارونق ہوتے ہیں۔ پنڈت فقیر چند جی اُپدیش کیا کرتے ہیں ۔ پنڈت صاحب کی وجہ سے وہاں اُپدیش کا کام بہت اچھا ہورہا ہے۔ ۲۳- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو دو نئے ممبران شامل ہوئے جن میں سے ایک پنڈت کالورام صاحب ہیں۔ پنڈت کالورام جی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ جیسا کوئٹہ میں پورشارتھ سے کام کرتے تھے۔ ویسے ہی وہ میانمیر میں کریں گے ایک افسوسناک واقعہ یہہ ہے کہ پنڈت رام لگن ممبر آریہ سماج کی دہرم پتنی کا دیہانت ۲۴- مارچ کو ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ پرماتما اُن کو شانتی دیں -

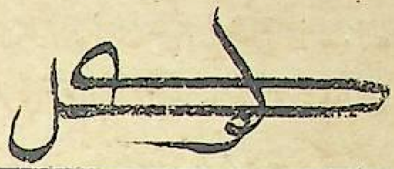
آریہ سماج پٹھان کوٹ جو کہ پہلے کئی ایک وجوہات سے بند ہو گیا تھا۔ اب ۶- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء سے از سر نو شروع ہو گیا۔ اور انتخاب ادہکاریان حسب ذیل ہوا۔

منت ساگک رام جی پردھان و کوشادہیکش۔ لالہ گنگا ناتھ جی سوداگر اُپ پردھان۔ بابو نہال چند جی ریلوے ایجنٹ منتری۔ سردار گوردت سنگھ جی مختار عدالت اُپ منتری لالہ نانک چند ٹھیکہ دار پُستکادہیکش۔ ماسٹر لاہوری مل لالہ گوری شنکر۔ لالہ دینا ناتھ سبہاسدان انترنگ سبہا علاوہ ازیں بابو راج بہادر سب پوسٹماسٹر۔ اور لالہ کاکا شاہ ممبران ہوئے -

پٹھانکوٹ میں ایک آریہ کنیا پاٹھشالا ہے جس میں تیس کنیائیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چندہ ماہواری تیس روپے ہے -

آریہ سماج ڈنڈوت میں سادہو آتمانند جی کے ذریعہ دہرم کا پرچار کامیابی کے ساتھ کیا۔ اور ہون بھی ہوئے۔ ملک دیو سنگھ جی نے پانچ سیر گھی ہون کے واسطے دیا۔ اور حلوے سے حاضرین کا ستکار کیا -

آریہ سماج گرگانو کا سحرط باڑی بھی کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ ۹ و ۱۰ و ۱۱- اپریل کو سماج مندر میں ہوا -



آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت دیوی دیالو جی نے اُپنشدوں سے کتھا کی۔ اور سادہو گوبند دیال جی نے لیکچر دیا -

پلیگ ہفتہ گذشتہ کی نسبت کچھ کم ہے۔ اناتھ آلئے اور آشرم کی کنیائیں ہر طرح سے آنند پرسن ہیں آشرم کی اور کنیائیں تو بوجہ تعطیلات اپنے گھر چلی گئی ہیں۔ لیکن دس کنیائیں اس وقت موجود ہیں اناتھ آلئے کی کنیاؤں کو لالہ دیوراج جی پلیگ کے خوف سے شہر سے باہر جھنگیوں میں لے گئے تھے تین چار روز بعد پلیگ کا زور شہر میں کم دیکھ کر اُن کو واپس لے آئے ہیں -

چند یوم ہوئے کہ مسمی چھجو رام پسر پنڈت سالگرام برہمن بستی شیخ درویش بمع اپنی استری کے مشن کمپونڈ میں چلا گیا تھا۔ اُس نے خود تو بپتسمہ لے لیا تھا۔ مگر اُس کی استری ابھی تک دہرم پر قائم ہے اتنے میں مجھے خبر ملی۔ کہ مشن کمپونڈ میں ایک برہمن کا لڑکا مع اپنی استری کے عیسائی ہونے کے لئے گیا ہوا ہے۔ بندہ خبر پا کر بمع لالہ کرم چند جی پلیڈر اُپ منتری آریہ سماج جلندہر شہر و دیگر چند سبہاسدان کے پہونچا۔ تو معلوم ہوا کہ مسمی چھجو رام تو عیسائی ہو گئے ہیں۔ مگر وہ دیوی ابھی تک نہیں ہوئی۔ وہ روتی تھی۔ اُس دیوی کو بمع اپنے زیورات و پارچات کے بمعہ ساتھ لے لیا مگر چھجو رام مسٹر نیوٹن صاحب پادری کے کہنے میں رہے۔ وہ نہیں آئے۔ اور اپنی بات پر قائم رہے۔ دوسرے دن ایک دو استریں اور دو تین آدمی مشن کمپونڈ میں گئے۔ اور چھجو رام کو ساتھ لے آئے۔ اور بستی شیخ درویش کو لے گئے۔ اور اپنے گھر میں اُسکو داخل کر لیا۔ دوسرے دن برہمن دیوتاؤں کی برادری نے شامل ہو کر یہ تجویز کی کہ چھجو رام فقط گنگا سنان کر آوے۔ پھر اُسکو اور کوئی ڈنڈ نہیں چاہئے۔ چھجو رام موجب آگیا برادری کے گنگا سنان کر آئے۔ اب چھجو رام جی برادری میں شامل ہیں اگر ہندو برادری ہر شہر اور گاؤں بلکہ بستی شیخ درویش کی برادری براہمنان کی پیروی کر کے جس جگہ کوئی بھائی عیسائی یا مسلمان ہو گیا ہوا ملے۔ اُسی طرح اسکو ہردوار سنان کرا کر شامل برادری کر لیا کریں تو کیا اُتم ہو۔ کیا کہے۔ کہ صدہا بھائی بھول کر یا کسی طمع میں آکر عیسائی یا مسلمان ہو گئے ہیں شامل برادری ہو کر اپنے بزرگوں کی یادگار شرادہ وغیرہ رسومات اہل ہنود کرتے۔ آریہ بھائیو جاگو اور پورشارتھ کرتے جاؤ تمہارا پورشارتھ نشپھل نہیں جاتا۔ لیکن یہی اندر ہندو برادری کے خیالات کو پلٹا دے رہا۔ اور سری سوامی جی مہاراج کے ویدک خیالات کُل ہندو پر اثر کر گئے ہیں۔ یہ اندر سے یعنی سچے آتما سے سب خیالات سری سوامی جی مہاراج کو سویکار کرتے جاتے ہیں گھبراؤ مت آہستہ آہستہ تمہارا پورشارتھ ایک ہی دفعہ اس کلی یُگ کی سمہ یا کو پلٹا دیدیوے گا۔ اور آنند کی جا ہے کہ تھوڑے عرصہ تک گنگا سنان بھی موقوف کر دیویں گے۔ کہاں وہ دن تھا کہ ہندو مانتے تھا کہ جو چوکے سے روٹی نکل گئی وہ پھر داخل نہیں ہو سکتی۔ اور جو عیسائی یا مسلمان ہو جاوے وہ ہندو نہیں ہو سکتا۔ کہاں یہ دن تمہارے نصیب ہو گئے۔ کہ صرف گنگا سنان سے عیسائی شدہ ہو سکتے ہیں۔ آنند سے شامل برادری ہو سکتے یہ سب کچھ اسی ویدک دہرم کی طفیل ہے۔ جس ویدک دہرم کو اُس برہمچاری نے پورن پرکرم چر یہ کو پالن کر کے آپکو ویدک ... پیش کیا۔ اُسکا کام نشپھل نہیں جائے گا

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

مہاشئے لچھمن داس جی رام نگری - آپ کو پرچا میں کامیابی کی مبارک ہو۔ مگر افسوس کہ آپ کے مضامین بہت لمبے ہیں۔ اِس وجہ سے درج اخبار نہیں ہو سکتے۔

مہاشئے سکا منشی رام جی کلرک محکمہ نہر جہلم - آریہ سماج حیدرآباد دکن کے آپ پردھان سماج گوبند پرشاد صاحب نے پچھلے ہفتے جو مضمون بھجیہ وشہ میں شائع کیا ہے۔ وہ واقعی قابل توجہ ہے دالی مہاشیئوں کو اپنا چندہ مہاشہ کیشور اُو جی پریذیڈنٹ (پلیڈر) آریہ سماج کے پاس بھیج دینا چاہیے

پنڈت شیو پرشاد جی گنگوہ آپ کا پتر اب شائع کرنا فضول ہے۔ کیونکہ آپ کی مطلب براری تو ہو چکی۔

آریہ سماج

اور

پُنر وواہ بیوگان

ویدک سدہانتوں میں منشیہ کے دو جنم قرار دئے ہیں ایک شاریرک جنم جو ماتا کے پیٹ سے شریر پیدا ہونے سے ہوتا ہے۔ جسکے لحاظ سے سب منشیہ پیدائش اُسوقت تک شودر ورن میں داخل سمجھے جاتے ہیں جب تک کہ آتمک جنم نہ ہو۔ دوسرا آتمک جنم جو گرو گرہ (گروکل) میں رہ کر آچاریہ کی سرپرستی میں برہمچریہ دھارن رکھتے ہوئے جسکی میعاد ۲۴ سال تک کی ہے۔ تو اسمیں رہ کر کے وید وِدیا آدی سد گنوں کے پراپت کرنے اور اُن کے انکول اپنے کرم (اعمال) کرنے سے سوبہاوک (خلقی) طور پر سداچاری بننے سے علوم مادی اور علوم روحانی کے امتحانات میں کامیاب ہونے سے ہوتا ہے۔ اسی وقت منشیہ کو دوجنما ہونا یا دوج پد (سرٹیفکیٹ) گن کرم سوبھاؤ سے پراپت کیا ہوا کہا جا سکتا ہے جسوقت کہ آریہ ورت میں آریہ نیشن کے سوائے اور کوئی قوم آباد نہ تھی۔ اور ویدک دھرم کے عروج کا زمانہ تھا۔ اُسوقت راج پربندھ کی بدولت لازمی طور پر سب بچے کیا ستری کیا پُرش علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی پاٹ شالاؤں میں داخل کر دئے جاتے تھے پُرشوں کو ستری کا۔ ستریوں کو پُرشوں کا درشن تک نہ ہو سکتا تھا۔ اُن میں سے جسقدر ودیارتھی برہمچریہ کا یتھاوت پالن کرکے پرا اور اپرا ودیا کی پریکشا میں کامیابی حاصل کر لیتے تھے۔ اُن کو دوج پد کا ادھکار (سند) دیجاتی تھی۔ اور اُن کو دوجوں کے زمرہ میں شامل کر دیا جاتا تھا۔ باقی شخصوں کو کوئی پدوی نہیں دی جاتی تھی۔ جو بطور شودر سمجھے جاتے تھے جیسا کہ اب انگریزی راج میں جس شخص نے ایم اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرکے سند حاصل کر لی وہ ایم اے کہلانے لگا۔ اور ایم اے پاس شدوں میں شامل ہو گیا۔ باقی سب شخص بلا ایم اے سمجھے جاتے ہیں۔ اور اُن کے وہ حقوق اور ذمہ داریاں نہیں ہیں۔ جو ایم اے پاس شدوں کی ہیں۔ جب تک آریہ نیشن کا اِس کرم کی فلاسفی پر عملدرآمد رہا۔ تب تک ویدک دھرم اور آریہ نیشن کی دن دونی رات چوگنی اُنتی ہوتی رہی مگر جسوقت سے آریہ نیشن نے کرم کی فلاسفی کو چھوڑ کر جنم کے اعتبار سے بزرگی ماننی شروع کر دی تب ہی سے سرشٹی نیم انوسار آریہ نیشن کا کمال کی جانب سے زوال کی طرف رجحان شروع ہوا۔ جسکے زوال ہوتے ہوتے جسکا صحیح زمانہ قایم کرنے سے مورخ بھی قاصر ہیں۔ یہاں تک نوبت پہونچی کہ نہ کہیں ویدوں کا پتہ رہا۔ نہ اُس کی نام لیوا قوم کا آریہ نام باقی رہا۔ اور نہ اُس قدم کے اوپاسیہ دیو پرمیشور کا کچھ ٹھیک ٹھکانا رہا۔ گنت کی جگہ پھلت جوتش نے لی اور تدبیر سے غافل ہو تقدیر کے فیصلے دیکھے جانے لگے۔ غرض کرم کی فلاسفی کی بجائے جنم سے بزرگی قایم کرنے سے آریہ نیشن کی جو کچھ مٹی پلید ہوئی اُسکے مفصل بیان کرنے سے دفتر کے دفتر تواریخ کے بھی قاصر ہیں۔ گویا آریہ نیشن اپنے زوال کی بھی مکمل تاریخ سے بے بہرہ ہے۔ پرمیشور کی دیالتا ویچتر ہے کہ ایسے ناوقت میں ویدوں کی نام لیوا قوم کی دُگو ویدک دھرم کے خلاف عمل کرنے میں (اس وقت اِس قوم سے بڑھ چڑھ کر اور کوئی قوم نہیں ہے) غرقاب شدہ کشتی کو بھی ایک اور اُبھار ملا۔ کہ اُدھر سورگباشی راج راجیشوری مہارانی وکٹوریہ نے ۱۸۵۸ء میں مذہبی آزادی کا اعلان شاہی مشتہر کیا۔ اُدھر کاٹھیاوار کے ایک ودیارتھی نے ویدک ودیا لئے اور گروؤں کے ابھاؤ اور اُس طوفان بے تمیزی کے زمانہ میں جا بجا صحرا نوردی کرکے جنگل میدانوں کے خاک چھانکر پہاڑوں دریاؤں پر تپ کر مختلف مقامات میں آریہ ودوانوں سے ودیا گرہن کر گن کرم سبھاؤ سے دوج پد پراپت کیا۔ اور ویدک دھرم کی یہ درد شا دیکھ کر اُس کے بادان بردے سے یہ گوارا نہ ہو سکا کہ وہ ویدک دھرم سے بہرہ یاب ہو کر اپنی ہی آنند میں مگن رہے۔ اور پرم پتا پرمیشور کے احکام ویدوں کی خلاف ورزیوں سے چشم پوشی کر کے مثل دیگر آدمیوں کے اُن کے اظہار کے لئے زبان ہلانے سے باز رہے۔ اور اسلیئے اُسنے سرکار انگریزی کے راج پربندھ کی بدولت نہایت امن و آزادی کے ساتھ ویدوں کے اِس عالمگیر اُپدیش کا پرچار کیا کہ ہر پُرش یا ستری محض جنم کے اعتبار سے شودر ورن میں

داخل ہے۔ تاوقتیکہ وہ برہمچریہ بیتادت سیون کرکے پریکشا اوتیرن ہوکر گُن کرم سوبھاؤ سے دوج پد پراپت کرے۔

ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سملاس میں برہمچریہ آشرم کا ورنن کیا گیا ہے۔ گویا سبب زوال کی بیخ کنی کا اُپدیش کرکے جنمی بنے ہوئے دوج سے اصلی دوج بننے کے اصول کو صاف بتلا دیا۔ جس سے امید ہے کہ آریہ نیشن آپکے مطابق عمل کرنے سے جھوٹھے جاتی ابھمان سے مخلصی پاکر سنسار بھر کو ویدک دھرم کی دعوت دیسکیگی اور جنم کے اعتبار سے فرضی بزرگی ماننے کے خیال کو صفحہ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالے گی اور جو شخص دوج پد کا دعویدار ہوگا۔ اُس سے دریافت کریگی۔ کہ اُس نے ۴۸ سال تک یا ۳۶ سال تک یا پنچ درجہ ۲۵ سال تک برہمچریہ سیون اور کل وید شاستروں کی پریکشا میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ یا نہیں تاکہ بلا گن کرم سبھاؤ کے کسیکو جنمی دوج بننے کا موقع نہ ملے۔ گویا پھر کبھی جنمی بنا ہوا دوج ناواقف لوگوں کو دہوکا دیکر اپنی دوجوں جیسی پرتشٹھا کراتا رہیگا۔ اور ویدوں کے پوتر اُپدیش کی ہتیا جاتی ابھمان سے خلاف ورزی کرتا رہیگا۔ لیکن جن شخصوں نے اپنے آپکو اس پوتر اُپدیش کے زیر نگین سنسار بھر کو لانیکا ذمہ وار کیا تھا۔ خود اُن کو ہی بدستور سابق اپنی فرضی بزرگی کے خیال کو چھوڑتے ہوئے اپنی کمزوری سے درد معلوم ہوا۔ اور انہوں نے خود سماج میں چندہ لکھاتے ہی شرما، ورما، گپتہ آدی دوجوں کی اوپادھی اپنے نام کے ساتھ لگانی شروع کردیں۔ اور بجائے اس کے کہ ہم اُن منڈل پرشوں کو جو بوڑھا سبھہ تک یا چار پانچ پانچ تک اپنے دواہ کرتے جس بارہ بارہ برس کی کنواری کنیاؤں سے کرتے رہتے ہیں۔ اُپدیش کرتے کہ وہ بلحاظ تناسب عمر کے رنڈ

عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔ کنواری کنیاؤں سے وِواہ کرنے کا اُن کا حق نہیں ہے۔ جس سے کہ ہندو رانڈ عورتیں احکام قانون بادشاہ وقت ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء بنسبت جواز پُنر وِواہ بیوگان ہنود و احکام شاستری سے مستفید ہوتیں۔ اور کنواری کنیاؤں نیز کنوارے مردوں کے ساتھ بیاہی جانے الفاقی زیور سے پہنتیں اُس وقت پر جبکہ عملی مشورہ میں بیچاری رانڈوں کے بندھن کٹنے کا وقت آیا۔ پُنر وِواہ بیوگان ہنود کو آریہ سماج کے سِدھانت کے خلاف ثابت کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ یہ نہیں سوچا کہ دوج دھرم کا بیتادت پالن وہی پُرش و ستری کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے گن کرم و سبھاؤ سے دوج پد پراپت کرلیا ہو۔ ہاتھی کا پالان ہاتھی ہی اُٹھا سکتا ہے۔ اگر بکری کے بچہ پر اُسکو لاد دیا جاوے تو سوائے اُسکے نیچے دب کر جان دینے کے اُسکا اور کیا حشر ہو سکتا ہے۔ ایم اے کے فرائض اگر ناخواندہ پر ڈال دئے جاویں یا ناخواندہ شخصوں کی خدمات ایم اے کے سپرد کیجاویں تو ہر دو کے لئے باعث مصیبت ہے۔ اُدھر ہزارہا ہندو بیواؤں کا بلک بلک کر اپنی جان دینا اور سینکڑوں قسم کی گپت لیلاؤں کا روزمرہ ظہور پذیر ہونا۔ حمل حرام اسقاط حمل۔ بچہ کشی۔ خودکشی۔ بیوہ کشی تک کی نوبت پہونچنا اور مردوں کے بڑھاپے تک پُنر وِواہ ہونے سے دختر فروشی کا بازار گرم ہونا۔ ہزاروں بیواؤں کا محمدی اور عیسائی قوموں میں داخل ہو ہوکر بڑے معزز گھرانوں تک کی دولت و عزت کو خاک میں ملانا۔ ہزاروں کا پنڈتہ رامابائی کے عیسائی کرپا سدن وغیرہ میں شامل ہوکر بیوگی کے دُکھڑے سے نجات پانا اور ہمارا پُنر وِواہ۔ بیوگان ہنود کو آریہ سماج کے سِدھانت کے خلاف بتلانا۔ آریہ نیشن کے ضروری ریفارم کی بیخ کنی کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہ ہمارے آریہ سماج کے سِدھانتوں کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ کہ

دوج پر جس طور سے پراپت ہو۔ دھیان نہیں دیتے۔ اور اُسکو مردوں کے پُنر وِواہ سے متعلق کریں۔ یا نہ کریں۔ ہندو عورتوں کے پُنر وِواہ سے اُسے ضرور متعلق کردیتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ موجودہ آریہ نیشن کے دُکھ دور کرنے کے لئے اپنے سِدھانت متعلق کرنے میں احتیاط سے کام لیں۔ سِدھانتوں میں جہاں کہیں دوجوں کے سوائے اور لوگوں کے دوج دھرم پالتے ہیں اُن کی تباہی کا احتمال دیکھا ہے۔ وہاں نیز خصوصیت کے ساتھ دوج دھرم سے شودر دھرم جُدا کردیتے ہیں۔ آریہ بندھو پرشو! موجودہ ہندو سوسائیٹی کو تباہی سے بچاؤ۔ اور آئندہ کے لئے جس طریقہ سے پُرش اور ستریوں کو دوج پد پراپت ہوتا ہے اُس کے لئے تن من دھن سے پورا یتن کرو جیسا کہ مہاتما لالہ منشی رام نے پُرشوں کو دوج پد پہونچانے کے لئے موضع کانگڑی ضلع ہریدوار گروکل کی بنیاد ڈالی ہے۔ پرماتما کریں کہ اُس سے برہمچاری پُرش گن کرم سوبھاؤ سے دوج پیدا ہوں۔ جب تک کہ اُس سے دوج پُرش پیدا ہوں۔ آپ ستریوں کے لئے گروکل کھولنے کا یتن کیجئے۔ اور اُس سے دوج ستری پیدا کیجئے۔ اور ایسے دوج پُرشوں اور دوج ستریوں کی علیحدہ علیحدہ سماج بنائیے۔ اور تب کہیئے کہ ایسے پُرش کی کشت وِدیہ اور ایسی ستری کی کشت یونی ہو جانے پر اُن کا پُنر وِواہ صرف اُس سماج کے سِدھانت کے خلاف ہے۔ مگر اُن سے بھی جب تک کہ نیوگ کے بارہ میں بادشاہ وقت سے قانون نافذ ہونے یا ہندو دھرم شاستر سے جُداگانہ دوجوں کے دھرم کے قواعد رجسٹری نہ ہو جائیں۔ تب تک سوائے پُنر وِواہ کے نیوگ سے اولاد پیدا ہونے دیجئے۔ کیونکہ ایسی اولاد اگر دیگر ورثاء کے مقابلہ میں عدالت میں وراثت

ذیل میں ایزاد کیو ... صفہ ... م رہیں تو وہ اولاد اِسوقت کے نیوگ کے پرچار کرنیوالوں کو دعائے خیر سے یاد کرےگی۔ اور جب تک کہ ایسے گرو کھنٹوں سے گھتے ہوئے دوج پرشش اور دوج ستریوں میں دواہ سنسکار اور گربہادھان سنسکار ویدک مریادا کے انوسار قایم ہو کر پرچلت نہوں تب تک آپ باقی پرشش اور ستریوں کی گشتہ دیرہ ہونے کی تحقیقات کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیے کیونکہ یہ عمل آپ کا اول تو خلاف سِدّہانت کے ہوگا۔ دوم محض اِس امر کے لئے کہ کوئی اپنا پُنرودواہ آپ کے سِدّہانتوں کے انکول کہلادے کون پرشش یا ستری اپنی بابت ایسی شرمناک تحقیقات کرانا پسند کریں گے۔ اور آپ ہی کس طور پر اُن کی کَشت یُنی سے مطمئن ہو سکیں گے۔ جبکہ آج کل آٹھ دس برس کی عمر میں ہی بچوں سکا کہیل کاول میں اکشت یُن نشٹ ہو جاتا ہے۔ پرشوں میں خواہ گُن کرم سبھاؤ سے کوئی دوج کتنا ہی آوے مگر ستریوں میں اکشروں کا بودھ بھی اب آریہ سماج کی پاٹ شالائیں کھولنے سے شاذ و نادر کہیں کہیں جاری ہوا ہے۔ باقی سب نرآکشر ہیں نہ کسی آریہ سماج کے ممبر پران کے پُنرودواہ آریہ سماج سِدّہانت کے ٹھیک خلاف ہیں۔ ویدک دہرم نے ہیتا بوگیہ تتنے کی سخت تاکید کی ہے۔ اور جو جس اُپدیش کا ادہکاری ہے۔ اُس کے ورودھ اُسکو اُپدیش کرنا سخت مضرت رساں ہے۔ مثلاً روگی کو روگ ناشک اوشدھی کا سیون اور تندرست کو پشٹی کارک پدارتھوں کی سیون کا اُپدیش ہر دو کے لئے علیحدہ علیحدہ ایوگی ہے۔ مگر اُس کے وپریت اگر ہم روگی کو تندرست اور تندرست کو روگی مان لیں تو ... چیست ہے۔ یا تندرست کو اوشدھیوں

اور روگی کو پشٹی کارک پدارتھوں کے سیون کا اُپدیش کریں تو بہی دُکھدائی اور باعث تباہی ہے۔ اگر آریہ سماج کے سِدہانت محض دوجوں کے ہی سِدہانت ہوتے تو بجائے ۱۸ سال عمر کی قید کے اُسکو ممبروں کی عمر کی قید ۲۵ سال سے زیادہ کی ہوتی۔ کیونکہ کسی شخص کو ۲۵ سال سے پہلے دوج پد پراپت نہیں ہوتا۔ آپ اسپر ہی آریہ سماج کے سِدّہانتوں کو دوجوں تک ہی محدود کرتے ہیں۔ تو براہ مہربانی موجودہ ہندو رانڈ عورتوں کو دوج پد پراپت کی ہوئی مت سمجھئے۔ اور سوچئے کہ اُن کی حالت محمدی اور عیسائیوں کے ہی رحم کرنے کے قابل ہے۔ یا اُن کی دیا دان ہردیہ بھی۔ اُنکی معیبتوں کا کچھ اثر ہے اور اُن کے پُنرودواہ کو دور سے ہی ہاتھ جوڑ دیتے یا خلاف سدّہانت یا نندہ گہرت کہہ دینے سے اُن کے دُکھ دور ہو جاویں گے یا نہیں۔ یہاں آپ نے محض اسوجہ سے کہ مردوں کا پُنرودواہ ہندوؤں نے پہلے سے جاری کر رکہا ہے۔ آج تک مردوں کے پُنرودواہ کو دور سے ہاتھ نہیں جوڑے۔ یادہ آپ کے ہاتھ جوڑنے سے اپنے پُنرودواہ کرنے سے باز نہیں رہتے۔ مجھے آشا ہے کہ آپ سنسار بہر کے دُکھ دور کرنے کی اہم ذمہ داری پر دہیان دیں گے۔ اور ویدک دہرم کے ماننے والے آریہ مینشن کو کلنکت ہونے سے بچا دیں گے۔ اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

راقم
چیت رام ممی فطفتر مظفرنگر

پنڈت آتمارام

مورخہ ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو پنڈت آتمارام کوٹ اَدو میں تشریف لائے۔ اور پور انکوں

کی طرف سے سبہا قایم کی گئی۔ جس میں پنڈت صاحب موصوف نے مورتی پوجا اور شرادہ کا منڈن کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے سننا ہے۔ تو پرشن کرے۔ لیکن آریہ سماج کی طرف سے کوئی آدمی موجود نہ تہا۔ دو دن بعد جب سماج کے ممبران چندہی اُپدیش میں گئے۔ تو دہرم وشے پر پرچار کرتے ہوئے کسی طرف سے پرشن و اُتر نہ ہوا۔ مورخہ ۱۲۔ مارچ کی صبح کو آریہ اُپدیشک (دلّا دہوپرماں نندجی و پنڈت مسدارام جی) اُپدیش کرنے کیلئے قصبہ ہذا میں تشریف لائے سماج کی طرف سے پنڈت آتمارام جی کے پاس بہیجا گیا جسمیں لکہا گیا کہ ہمنے سُنا ہے کہ آپنے پورانک سبہا میں مورتی پوجا اور شرادہ آدی کا پورانک تعقید سے منڈن کیا ہے۔ اسلئے ہم اپنے سماج کی طرف سے شاستراَرتھ کے لئے چیلنج دیتے ہیں کہ آپ اپنے نیم اور وشے تحریر کرکے بہیج دیویں اُتر نہ پہونچنے پر اجہ سمجہا جاویگا۔ چنانچہ پنڈت صاحب مذکور نے تحریری اُتر کچہ نہ دیا۔ کیونکہ ہمنے سُنا ہے وہ آجکل کلچرڈ سماج ملتان کے اُپدیشک ہیں۔ بہتر ہے اُتر کے واپس آنے پر آریہ سماج کی طرف سے دو آدمی پورانک سبہا میں بہتر لے کر گئے۔ کہ اسپر تحریری جواب دو۔ جسپر پورانک سبہا نے دو آدمی اپنے اُپدیشکان کے لانے کے لئے روانہ کئے۔ پنڈت میلارام جی سبہا میں تشریف لے گئے۔ لیکن سادہو جی نہ گئے۔ شاستراَرتھ کے نیم اور وشے کے بارہ میں تجویز ہوئی کہ سنسکرت کہ سنسکرت میں چرچا ہوگی۔ چالیس منٹ تک اور دس منٹ سنسکرت میں پنڈت صاحبان نے چرچا کیا لیکن حاضرین کو کچھ پتہ نہ لگا۔ اور نہ اُنہوں نے نیم مقرر کئے۔ شام کا وقت ہوگیا۔ چرچا ختم ہوا ۱۳۔ مارچ کو پنڈت آتمارام جی سادہو جی کے پاس آئے کہ تم اور ہم آریہ سماج کے اُپدیشک ہیں۔ جب تک تحریری جواب میری طرف آپ

کے پاس نہ آوے۔ آپ سبھا میں نہ آویں
میں خود آپ کو وہاں لے جاؤنگا۔ اور ہم تینوں
کا وہ ویاکھیان سبھا میں ہو گا۔ اگرچہ پورانک سبھا
ابھی باقاعدہ ستھاپت نہ ہوئی تھی۔ مگر سناتن سبھا
ہی کے نام سے پکاری جاتی تھی۔ ۸ بجے شام سنگھے
پنڈت آتمارام سماج مندر میں آ گئے۔ سادھو جی اور
پنڈت سیلارام جی کو ساتھ لے گئے۔ پنڈت آتمارام
نے مورتی پوجن شرادھ آدی کا منڈن شروع
کر دیا۔ اور سادھو جی اور پنڈت سیلارام جی نے
کھنڈن کیا۔ جسکا اثر اکثر حاضرین پر پڑا۔ لیکن
ابھی پورا اثر نہ ہوا تھا۔ ابھی سامعین کی
امنگیں پوری نہ ہونے پائیں تھیں کہ پنڈت آتمارام
جی کا آخری اپدیش ہو کر سبھا برخاست ہوئی
سادھو جی نے سبھا سے صرف دو منٹ اور چاہے
لیکن سبھا والوں نے منظور نہ کیا۔ چرچا ختم ہوا
۱۶۔ مارچ کو پنڈت آتمارام جی کا سبھا میں لکچر ہوا۔
پنڈت سیلارام اور سادھو جی سماج مندر میں گئے
اول سماج میں بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت سیلارام
نے دھرم وشئے اور ستری شکشا پر اپدیش کیا
حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ پورانک سبھا کی طرف
سے دو تہومی آئے کہ آپ وہاں چلیں۔ سادھو
جی نے فرمایا۔ جب تک وہ تحریر نہ لکھے ہم
نہیں آتے۔ اگر وہ یہاں آویں تو جگہ موجود ہے
خوشی سے تشریف لاویں۔ مگر کوئی جواب
نہ ملا۔ سنسار کی عجیب گتی ہے۔ معلوم نہیں
کہ مہاتمے لالہ چیت نند جی پلیڈر ملتان نے کیوں
اپنے اپدیشکوں کا خیال نہیں کیا۔ کہ وہ بیرونجات
میں کیا اپدیش کر رہے ہیں۔ پنڈت آتمارام جی
کے اپنے ہی الفاظ ہیں کہ آریہ سماج ملیسی نے
انہیں ویدیں دیکھنے کے لئے بہت زور لگایا
معلوم نہیں ملیسی سماج نے کس خیال پر اسقدر
زور دیا۔ یا تو یوں ہوگا۔ کہ وہاں پنڈت
آتمارام جی آریہ سماج کی طرف سے اپدیش

کرتا۔ اور مورتی پوجن آدی کا کھنڈن
کرتا رہا ہوگا۔ پنڈت سیلارام جی۔ سادھو
جی ڈیرہ دین پناہ سے ہو کر مظفر گڈھ اور
ڈیرہ غازی خان کو تشریف لے گئے ہیں

سما آفم

کشنداس منتری آریہ سماج کوٹ ادو ضلع مظفرگڈھ

نیم
پرائشچت کہ جوانترنگ سبھا آریہ سماج مراد آباد نے منظور کئے

(۱) آریہ سماج مراد آباد پرتیک ایسے پرش وا ستری کا پرائشچت کرنا اپنے کرتو کے انترگت سمجھتی ہے۔ جو کہ پرائشچت کے لئے پرارتھی ہو اور جسے اوکت سماج ویدک دھرم انویائی بنئے لوگ سمجھے

(۲) آریہ سماج مراد آباد کی اور سے کوئی پرائشچت اس سمے تک نہ ہو گا جب تک کہ اس پرائشچت کی پہلے سے انترنگ سبھا نے سوی کار نہ کر لی ہو (بشیش، اس نیم کو پردھان اور منتری دونوں مل کر کیول ایسی دشا میں شتھل کر سکتے ہیں۔ جبکہ ان کو کسی ایسے پرائشچت کا کرنا اوشک جان پڑے جسکے بیوری کے لئے پربندہ کرتری سبھا کا سادھارن یا نیمتک ادھویشن کرنا سمی ابھاو سے اسمبھو ہو۔ پرنتو ایسی دشا میں پرائشچت کی سوچنا پربندہ کرتری سبھا کے بھاوی ادھویشن میں دینی چاہئے۔

(۳) پرائشچت کا پرکار نمن ہو گا (الف) سماج کی اور سے ایک وگیاپن سماج کے آریہ سبھاسدوں تتھا شہر کے پرتشٹھت پرشوں کو دیا جایا کریگا۔ کہ امو کھ پرش کا امو کھ سمے اور ستھان پر پرائشچت ہو گا (ب) کاریہ آرمبھ ہونے پر ان کو پرتیم سبھا کا نشچہ اتھوا اپروکت بشیش دشا میں پردھان اور منتری سبھا کا جست اکشر لیکھ پڑھ کر سنایا جاویگا کہ پرائشچت کی کیا دشا ہے۔ (ج) جس کسی

کا پرائشچت ہونے کو ہے۔ اس سے لوگوں پر پتہ اس بات کی پرگٹتا ہو گی۔ کہ وہ واستیب میں پرائشچت کرانا اور ویدک دھرم انویائی بننا چاہتا ہے (د) اس کے پشچات ہون کا آرمبھ کیا جاویگا اور پرائشچتی پرش کے اوپر (پنتو مادھوجنا) انیا آدی وید منتر دوارا جلا سینچن کیا جاوے گا اور اس پر کار شدہ کر کے اسے ہون میں شامل ہونے کی آگیا ہو گی۔

راقم آریہ سماج کا سیوک کنور سین شرما منتری آریہ سماج مراد آباد

پلیگ کی دوائی

ایک بوٹی پلیگ کو دور کرنے کی پہاڑ سے بندہ کو ملی ہے۔ اس کے استعمال سے صدہا آدمیوں کو نو آنشہر۔ بنگہ اور دیگر مقامات میں فائدہ ہوا ہے۔ حکام تک اس کی خبر ہے۔ آپ براہ مہربانی یہ خبر درج اخبار فرماویں کہ جہاں بیماری پلیگ ہو آریہ بھائیوں کی سیوا میں مفت بوٹی روانہ کرنے کو تیار رہوں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دیا جاویگا۔ دیگر لوگوں کو بھی مفت دیجاتی ہے

(راقم بابورائے از بنگہ)

آریہ جنتری اور اسکے مضمون پر ایک نکتہ چینی

مندرجہ بالا مضمون میں جو راقم کیطرف سے ست دھرم پرچارک گذشتہ میں شائع ہوا ہے۔ کاتب سے سہو کئی غلطیاں رہ گئی ہیں جنکی وجہ سے راقم کا مدعا ظاہر نہیں ہوتا۔ لہذا ذیل میں ایک صحتنامہ ناظرین کی اطلاع کے لئے درج کیا جاتا ہے بعض خفیف غلطیاں نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ صفحہ ۱۱ کالم ۳ سطر ۱۵۔ از ابتدائے مضمون مابین "جتنا" اور "سمبندہ" لفظ "کچھ" ایزاد کرو۔ صفحہ ۱۲ کالم ۱ سطر ۷ مابین "نث" و "دیئے ہوئے" لفظ "نہ" ایزاد کرو۔ ایضاً سطر ۱۱ مابین بجنسہ و

ذیل میں ایزاد کرو - صفحہ ۱۱ کالم ۲ سطر ۱۸ بجائے ان مہربان - "آں مہربان" پڑھو - ایضاً کالم ۳ سطر ۱ بجائے دل کے "دل کا" پڑھو - ایضاً سطر ۶ بجائے تھا "کہنا" پڑھو ایضاً سطر ۹ "ہمارا ٹون" کے آگے یہ فقرہ ایزاد کرو "دھرم تحریر تو خیر کیو ودہالا لیکن آپکا ٹون"۔ ایضاً سطر ۲۴ بجائے سنتا ہاتھ "نہاتے" صفحہ ۱۲ کالم ۲ سطر ۱۰ بجائے کیا "کیا" - دنیز سطر ۱۳ میں علم کی جگہ "علمی" صفحہ ۱۲ کالم ۲ سطر ۷ بجائے نہیں آتا "یہی آتا ہے" پڑھو

تاریخ مضمون ۲۳ - مارچ ہے - کشن سروپ منتری آریہ سماج کرنال - ۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۲ء

مہاشے کشن سروپ جی سکرٹری آریہ سماج کرنال پچھلے ہفتے کے اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ مہاشے طوطا رام جی نے بجائے حوصلہ افزائی کے فضول اور بیہودہ تحریر سے ان کی دل آزاری کی ہے - اگر مہاشے طوطا رام جی نے اپنے مضمون میں کسیقدر سختی سے کام لیا ہے - تو آپ نے بھی کونسی کسر باقی رکھی ہے - بلکہ آپ اپنے ہی مضمون کو ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں کیسے کیسے نامناسب الفاظ درج ہیں میری رائے میں آریہ بھائیوں کو مضمون تحریر کرتے وقت ایسے الفاظ سخت استعمال نہیں کرنے چاہیئے - آپ کی سماج کا کیا بذریعہ دھن کیا بذریعہ لیکچر اور کیا بذریعہ پرچار دیدک دھرم کی اُنتی میں کوشش کرنا مبارک ہے - لیکن آپ کی سماج کے ان کاموں کے واسطے ضروری نہیں ہے - کہ اُس کے نقصوں کو نظر انداز کر کے پوپ دھرم کو پھیلنے دیا جاوے - بلکہ آریہ پبلک کا عین فرض ہے - کہ نیک نیتی سے وقت بے وقت آریہ سماج کی کمزوریوں کو ظاہر کرتی رہے - اگر آپ آریہ جنتری کے جیوتش والے مضمون کے ذمہ دار نہ تھے تو آپ نے اُس کو جنتری میں کیوں لکھمارا

آپ کو مناسب تھا - کہ اس مضمون کو درج کرنے سے پیشتر نرنے کر لیا ہوتا - کہ آیا وہ ویدک سدہانت کے انکول ہے یا نہیں - تاکہ پبلک غلطی میں نہ پڑتی - کسی مضمون کو بغیر نرنے کرنے کے آریہ پستک میں درج کرنا بڑا خطرناک ہے - کیونکہ جو کوئی اس مضمون کو پڑھے گا آریہ سماج کرنال کی طرف سے ہونے کے کارن ویدک سدہانتوں کے انکول سمجھے گا - کیونکہ ہر ایک شخص اس قدر ودوان نہیں - کہ خود شاستروں میں تحقیقات کر کے اصلیت کو معلوم کر سکے آپ کو اس نکتہ چینی سے ناراض نہیں ہونا چاہیئے - میرے سامنے کچھ واقعات ایسے آرہے ہیں - کہ جن سے مجھے آریہ سماج کرنال کی عجیب حالت پر تعجب ہوتی ہے -

مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں سماج ہذا کے سالانہ جلسہ پر گیا تھا - اُس موقع پر پنڈت بھیم سین جی بھی وہاں آپہونچے تھے - مہاشے اودہو رام جی سابق ممبر آریہ سماج کرنال اور دیگر ہندوؤں نے اشتہار دیا تھا کہ پنڈت بھیم سین جی تشریف لے آئے ہیں - اور آریہ سماج کے برخلاف ویاکھیان دیں گے - اور بھی بہت کچھ آریہ سماج کے برخلاف اُس اشتہار میں درج تھا - اُسی اشتہار میں بابو نہال سنگھ جی کرنال نواسی کی بابت نوٹ درج تھا کہ وہ آریہ سماج سے اداسین ہیں - اور آریہ سماج میں رہنا بے فایدہ ہے - اور کہ پنڈت بھیم سین جی کو بھی کچھ تعلق نہیں رکھنا چاہیئے - وغیرہ وغیرہ کیا اس سے بابو نہال سنگھ جی (جن کا جیوتش والا مضمون ہے) آریہ سماج کی جڑ سینچنے والے ثابت ہوتے ہیں - یا جڑ کاٹنے والے - اس کے علاوہ عین جلسہ کی رات کو کانفرنس ہوئی تو اُس میں باہر کی سماجوں سے آئے ہوئے مہاشیوں میں سے ایک نے شکایت کی کہ کرنال سماج کے اُپدیشک مہاشے ضلع کی سماجوں میں ہمیشہ شدھی

کے برخلاف پرچار کرتے ہیں - میرے بزرگ لالہ جیون داس جی پنشنر لاہور نواسی بھی اُس وقت موجود تھے - اُنہوں نے اس بات کو سُنا - اور آریہ سماج کے اس کام میں حوصلہ افزائی بھی کرنا تو درکنار کرنال سماج نے اس کے برخلاف آریہ پبلک کی دل آزاری کی - علاوہ ازیں آپ کا اس مضمون میں شدھی اور گن کرم سوبھاؤ الوسار ورن بیوستہا کے برخلاف تحریر کرنا میرے اوپر والے خیال کی پشٹی کر رہا ہے آپ کا باقی مضمون - بعض اور شخصی حملوں سے پُر ہے - آریہ سماج میں دہرم کے واسطے کام کرنے والوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو - جس پر آپ نے بیجا حملہ نہ کیا ہو - ان سب کا جواب دینا اُن ہی کو بڑا ہاتا ہے - پرمیشور آپ اور ہم سب کو ہدایت دیویں - کہ ہم آپس میں دہرم پوربک شانتی سے برتاؤ کریں

اقسم

آپ کا شبھ چنتک

رام رکھا مل ہاسپیٹل اسسٹنٹ والیس پریذیڈنٹ

آریہ سماج میانمیر

ایک دیوی کی سرگذشت

(از لالہ سندر داس نگرنگ) (گذشتہ اشاعت سے آگے)

رات کو سماج مندر میں لالہ دیوراج جی کا ستری شکشا پر لیکچر ہوا - اور اُن کے ویاکھیان کا یہ نتیجہ ہوا - کہ علاوہ ایک ہزار روپیہ کی معقول رقم چندہ میں ملنے کے وہاں سے ایک لڑکی ودیالے میں جانے کے لئے بھی طیار ہوئی - دہرم داس کو چاہئے تھا - کہ وہ دہرم پیاری کے نسبت ناطہ کی بابت لالہ دیوراج جی سے ذکر اذکار کرتا - لیکن اُس نے عمداً ہی اُن اس معاملہ کو چھپایا - لالہ دیوراج جی چلے گئے

اور وہ پوری طرح اُنہیں کے ساتھ جالندھر آ گئی۔ دہرم دیوی بڑے پریم سے اُسے ملی۔ اور وہ خوشی تھی کہ اُس کے ذریعہ سے لوگوں کو بھی استری شکشا کا شوق ہونے لگا ہے۔

ان دنوں ایسا اتفاق ہے کہ ذرا سی ٹھوکر لگنے سے یہ ایک سے دس ہو جاتا ہے دویاوتی سے بات چیت کرنے سے پہلے دہرم پیاری کچھ اور تھی۔ لیکن اب کچھ اور ہے۔ غم و یاس اُس کے پاس کبھی پھٹکنے نہیں پاتا تھا۔ لیکن اب اُس کے چہرہ پر بشاشت نام کو نہیں رہی ہے۔ ہمیشہ مغموم اور فکر مند رہتی ہے۔ نہ معلوم دس سال کی کنیا کو یک لخت ایسا فکر کیوں دامنگیر ہوا۔ کہ اُس کی حالت میں دفعتاً تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اُس کی تعلیمی حالت بھی اب وہ نہیں رہی جہاں جماعت میں وہ آگے کھڑی تھی۔ اب متوسط سے بھی گرنے لگی۔ جب کتاب میں اُس کا دل ہی نہیں لگتا۔ نہ معلوم اُس کے دل میں کیا کیا گذرتا ہے۔ اور کیا کچھ گذرنے کو اُس کا دل چاہتا ہے۔ ناظرین اس تبدیلی کی وجہ جان گئے ہوں گے۔ وہ صرف یہی ہے کہ دویاوتی نے اُسے آ کر اطلاع دی ہے کہ تمہاری منگنی ایک نو سالہ لڑکے سے ہو گئی ہے۔ پاک کنیا کے واسطے جس نے استری جاتی میں خود نمونہ بن کر دکھانے کا پاک ارادہ کیا ہوا ہو۔ ایسی خبر بے شک قابل افسوس ہے اُس کا دل گھبرا جاتا تھا۔ جب وہ یہ خیال کرتی ہے کہ دس سال کی عمر میں میری منگنی ہو گئی لیکن جب اُسے اپنے پتی کی عمر کا سمرن ہوتا ہے۔ تو اُس کے من کی ٹھیک یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ

آگے تھا صدمہ کہ اب تو گل ہزارا ہو گیا

دہرم پیاری کی اس حیرت انگیز تبدیلی نے اُسکی اُستانی کو سخت متشوش کر دیا۔ اور اُسے اچانک تبدیلی کا معلوم کرنا اُس کے لئے ایک پیچیدہ سوال ہو گیا۔ لیکن وہ کچھ بھی معلوم نہ کر سکی۔ آخر دریافت کرنے پر اُسے اصل معاملہ معلوم ہو گیا۔ اور اُس نے جھٹ لالہ دیوراج پرنسپل کنیا مہاودیالیہ کے نام پتر لکھا۔

شری یت بابو دیوراج جی۔ نمستے۔

آپ کو کیا ہے۔ کہ کنیا آشرم کی تمام کنیاؤں میں سے ایک دہرم پیاری ہی ہے۔ جس سے پختہ امید پڑتی ہے۔ کہ یہ ایک پاک دیوی استری جاتی میں ایک پورا نمونہ بن کر دکھا دیگی۔ اور آریہ ورت میں سیتا اور دروپدی کا زمانہ پھر لا دیگی لیکن آج مجھے بڑے افسوس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دیوی کے پتا نے اُس کی ایک نو سالہ لڑکے کے ساتھ نسبت کر دی ہے۔ اور اس بات کے ماننے میں ذرا شک نہیں۔ کہ وہ اُس کی شادی چھ ماہ کے اندر اندر ہی کر دیگا۔ آپ کرپا کر کے لالہ دہرم داس کو تحریر کریں کہ وہ آریہ ہو کر ایسی اویدک کارروائی سے بچے"

لالہ دیوراج نے بڑے افسوس سے اُس چٹھی کو پڑھا اور اُنہوں نے خط و کتابت سے خود جا کر سمجھانے کو بہتر سمجھا۔ اور فوراً نوکر کو حکم دیا کہ بستر باندھے ہم دوابہ رچنا میں کسی کام کے لئے جاتے ہیں۔ نوکر نے بستر باندھنا شروع کر دیا۔ گھبی دروازے پر کھڑی تھی۔ اور لالہ صاحب سوار ہونے کو ہی تھے۔ کہ چٹھی رساں نے آپ کو تار دیا۔ نہ معلوم تار میں کیا تھا۔ لیکن اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لالہ صاحب نے سفر کی صلاح ملتوی فرمائی اور اپنی نشستگاہ میں جا کر دہرم داس کے نام مندرجہ ذیل چٹھی لکھی۔

"پریہ مہاشے ور نمستے۔ آپ کی پتری دہرم پیاری ودیا حاصل کرنے میں ایسی چتر نکلی کہ دو سال کے عرصہ میں اُس نے اُن کنیاؤں سے سبقت حاصل کر لی۔ جو کہ تین تین سال سے ودیالیہ میں پڑھ رہی تھیں دیوی کے سنسکار پچھلے جنم کے ہی کچھ ایسے تھے کہ وہ دقیق سے دقیق مسائل کو سمجھانے پر تیار ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن ایک ماہ سے اس کی حالت میں کچھ ایسی تبدیلی ہو گئی کہ وہ غمگین رہنے لگی۔ اور پڑھنے میں دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ ہر چند میں نے اُس کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن دیوی ہمیشہ یہ کہہ دیا کرتی کہ پتا جی کوئی وجہ نہیں۔ آخر مجھے افسوسناک خبر آج اُس کی اُستانی کی معرفت ملی ہے کہ دہرم پیاری کے اداس رہنے کی یہ وجہ ہے۔ کہ اُس کی منگنی کر دی گئی ہے۔ لالہ دہرم داس! آپ جیسے وردھ آریہ پرش سے مجھے ہرگز یہ امید نہ تھی کہ آپ نے ایسی اویدک کارروائی کی ہو۔ لیکن چونکہ اس خبر نے دہرم پیاری کے ساتھ ہی جالندھر کے مہان کنیا مہاودیالیہ کو سخت پریشان کر دیا ہے۔ اسلئے آپ کی سیوا میں گذارش ہے کہ آپ بہت جلد اُس کی بابت اطلاع دیویں (باقی آئندہ)

ضرورت

دوابہ ہائی سکول جالندھر شہر کے لئے ایک آریہ اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کی جماعتوں کو تاریخ۔ جغرافیہ و سائنس پڑھا سکے تنخواہ بارہ روپیہ ماہوار ملے گی۔ درخواستیں جلدی آنی چاہئیں۔

المشتہر

ہر بھگوان داس ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول

ضروری! ضروری!!

ایک آریہ مہاتما سنسکرت کے ابلاشی چند ودیارتھیوں کو ماہواری وظیفہ دینا چاہتے ہیں۔ جن ودیارتھی کو تحصیل علم سنسکرت کا شوق ہو اپنی درخواست مفصل حسب نسب و عمر وغیرہ کے لالہ گھمبر دیال اوورسیئر آپ پردھان آریہ سماج مقیم چاندنی چوک بنارس کی سیوا میں بھیج دیوے۔ انگریزی

مطبع سفینہ دہرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام مہاشے سوہناتھ جی مینیجر چھپا اور شائع ہوا۔

اوم

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39 رجسٹرڈ نمبر ایل

L 39 رجسٹرڈ نمبر ایل

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴	مطبوعہ ۶ بیساکھ سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء شکروار جلد نمبر	نمبر ۳

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب درخواست خریداری اخبار ہذا کر بیٹھتے ہیں لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا جاتا ہے تو انکاری واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والوں کا حال ہے پس آئیندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ وہ آئیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اصحاب کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج ہوتے رہیں گے۔ آئیندہ بند۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

قسم خریداران	سالانہ چندہ مع محصول	سالانہ چندہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ء کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	عہ
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعادیں تین ماہ سے کم ہونگی بشرح فی سطر کالم فی ہفتہ ۳/ شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اُجرت بحیثیت پیشگی آنی چاہئے اور ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ دسنتی رام اسسٹنٹ مینجر

مرض دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو جگپت رائے سڑک درگا کنڈ بنارس سے رجوع کریں۔ انکے علاج سے ایسے مریضوں کو جنکو یہ مرض پچیس تیس یا چالیس سال سے تھا آرام ہوا ہے انکے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد پھر زندگی بھر مرض نہیں ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہوتی ہیں۔ جو مریض اتوار کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک انکے پاس آتے ہیں انکا علاج وہ مفت کرتے ہیں بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والوں سے بنابر اشاعت اشتہارات واجرت کلرک وغیرہ کچھ لیتے ہیں۔ جو مریض ہوں جلد درخواستیں بھیجیں

لالہ رام داس صاحب ہیڈ ماسٹر دکٹر ہائی سکول سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا جلسہ پرچیاونی تین پنی رخصت سے اسپ تشریف لے آئے ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کے متعلق تمام

گروکل کا افتتاحی جلسہ

کتابیں منگوانے سے پہلے اس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمیٹی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت بھی گھٹا دی ہے اور یہ رعائتیں بجائے ۳۰۔ اپریل تک کے آخیر جولائی تک قائم رہینگی۔ کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھ فیصدی اور بیس جلد کے خریدار کو عہ فیصدی ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کی شکل میں دیجاویگی۔

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت جو اب تجویز
گنجینہ بھجن مجلد مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲ار	۰۷
" بلا جلد " "	۱۰ار	۶ر
گیتا فارسی مترجمہ فیضی منظوم	۱۰ر	ار
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵ر	۰۴ر
سوانح عمری محمد صاحب اردو	عہ ر	۸ر
ہوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴ر	۳ر
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتمارام	۸ر	۶ر
آریہ سنگیت پشپاولی گورکھی	۱۲ر	۱۰ر
پنچ مہا یگیہ ودھی ہندی	۱۰ر	۹پ
پنچ مہا یگیہ ودھی انگریزی	۰۴ر	۳ر
اکانومی آف ہیومن لائف انگریزی	۱۲ر	۶ر
ہندو مارٹرس "	۵ر	۰۲ر
اُپنشد "	۶ر	۳ر
ستیارتھ پرکاش اردو	۸ر	۶ر
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ حصہ اول مصنفہ لالہ منشی رام جی	۸ر	۶ر
دیوناگری کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں۔	عہ	۰۱۲

نوٹ (۱) ورکس پنڈت گورودت چونکہ ختم ہو چکے ہیں اسلئے ہمنے مع جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا شروع کر دیا ہے بہ نسبت سابق ۴۰ صفحہ زیادہ ہونگے جنکی درخواستیں ۱۵۔ مئی سے پہلے آوینگی انکو ۸ر کو ملینگی (۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا

کا اردو ترجمہ مناسب اور درست ہونے کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں یکم جون سے پہلے آئینگی اُنسے ۸ر لئے جائینگے (۳) ہم ایک ہی جگہ خرید ار کو بھی سوا چھ فیصدی کمیشن دیتے ہیں مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک ینترالیہ یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑہ روپیہ پر ملیگی۔ مگر ہمارے ہاں ڈیڑہ روپیہ پر لئے جائینگے۔

بک ڈپو } بک ڈپو کا کام تو پہلے سے ہی جاری ہے۔ اور خاص کوشش کی جارہی ہے۔ کہ آریہ لٹریچر کو جہاں تک ہو سکے سستا فروخت کیا جاوے۔ چنانچہ یکم فروری سے ایک روپیہ کے خریدار کو بھی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کا فرض ہونا چاہیے کہ کمپنی کی امداد کے لئے خرید کتب کے آرڈر ہمارے ہاں بھیجیں کیونکہ بک ڈپو کا ایک عظیم الشان طریقہ پر چلنا اور کمپنی کا آریہ لٹریچر کو نہایت سستا فروخت کرنا محض آپکی توجہ پر مدار رکھتا ہے۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر آپ پستکوں کی خریداری کے وقت ہمیں یاد نہ کریں گے تو ہمیں کیونکر اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی

نیلام } انگریزوں اور دیسیوں کا جو مال و اسباب نیلام کیلئے آتا ہے اُسکو مقابلتاً تھوڑے کمیشن پر نیلام کیا جاتا ہے۔ مفصلات سے جو صاحب کسی قسم کا مال نیلام کے لئے ارسال کریں گے اُن سے بھی وہی رعائیت کمیشن کی کی جاویگی۔

قرضہ } نہ صرف زیورات گرو رکھنے پر ہی مل سکتا ہے بلکہ ہر قسم کا مال و اسباب گرو رکھنے پر مل سکتا ہے

آڑہت } جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال و اسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں اُنسے صرف ایک روپیہ آڑہت کا لیا جاتا ہے۔ اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال و اسباب طلب کرتے ہیں اُن پر بھی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے علاوہ مال وغیرہ کے ہم آپکو لاہور سے ان چیزوں کے بھیجنے کو طیار ہیں جو لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں

المشتہر

منیجر ودر پوری مینیجنگ ڈائریکٹر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ لاہور

اشتہار

جملہ صاحبان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس وقت یتیم خانہ میں دس لڑکیاں قابل شادی موجود ہیں۔ جو صاحب اپنے آپ کو ان میں سے کسی ایک کو یوگیہ سمجھیں وہ اپنی درخواست سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیج دیویں یہ درخواستیں یکم مئی سے پہلے یتیم خانہ میں پہونچ جانی چاہئیں۔

فہرست لڑکیاں قابل شادی

نام	ولدیت	قومیت	عمر	لیاقت
سرستی	بلو	اوڈھ	۱۶ سال	چوتھی جماعت میں پڑھتی
بھوری	کہانجی	نیہ	۱۵ سال	تیسری جماعت میں پڑھتی ہے
گوالی	جینیو	"	"	"
جیتی	کھیموں	بھیل	"	"
ہوڑی	تولا	"	"	"
دیولی	دیوا	مالی	۱۶	"
دلاری	ڈونجن	راوت	۱۵	"
برجی	راموں	حجام	"	"
بھوری	بھیرو	مالی	"	"
گنگالی	رامان	ڈھبولی	۱۴	"

شرائط شادی (۱) درخواست کنندہ کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہو (۲) کوئی عضو ناکارہ نہ ہو (۳) کسی مرض میں مبتلا نہ ہو (۴) ذریعہ معاش عمدہ ہو نیک چلنی کا سرٹفکیٹ ہمراہ ہو (۵) خارج از برادری نہ ہو (۶) ہر ایک یتیم کی شادی ایسی ہوگی کہ جسکے ساتھ اُسکی شادی قانوناً جائز ہو سکیگی۔ مگر ہمذات کو بشرطیکہ دیگر حالات تقریباً برابر ہوں ترجیح دی جاویگی۔ بشرط منظوری درخواست ایک اقرار نامہ حسب تجویز کمیٹی لیا جائیگا

المشتہر سکرٹری یتیم خانہ آریہ سماج چھاؤنی فیروزپور

سنسکی گتی

حقہ نوشی

بظاہر اگر دیکھا جاوے تو یہ عادت کوئی پاپ نہیں معلوم ہوتی۔ نہ ہی اس میں کسی قسم کی بے ایمانی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن بغور و چار کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اس کے موجودہ رواج سے بڑے بڑے اخلاقی اور مذہبی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ شاستر کاروں نے مکتی کے سادھن بتلاتے ہوئے جہاں پانچ نیموں کا اُپدیش دیا ہے ان میں سب سے پہلا نیم شوچ (صفائی۔ پوترتا) بتلایا ہے۔ لیکن اس خراب عادت یا موجودہ رواج کے مطابق خاطر تواضع نے اس پہلے نیم کو بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ دیا۔ جس کی وجہ سے دھرم کے راستے میں سخت رُکاوٹ ہوگئی۔ علاوہ ازیں برادریوں اور پنچایتوں میں جب کبھی قسم کا جھگڑا شروع ہوتا ہے۔ تو حقہ پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ بیسیوں آدمی محض اس دباؤ میں آکر کہ اُن کو بازاروں اور محلّوں میں حقہ نہیں ملیگا اپنے دھرم سے پتت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے آتما کے برخلاف سب کچھ کر لینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں۔ جس آتم ہتیا سے بڑھکر شاستر نے کوئی پاپ نہیں بتلایا۔ کیوں حقہ کے بدلے اس مہاں پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ ویدوں کا اُپدیش ہے کہ آتم ہتیارے (جو منشیہ آتما کے ورودھ کام کرتے ہیں) مہاں اندھکار سے آچھادت ہوئی اَسُریہ نامی یونیوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس کے عادی ایشور کے بڑے بھینکر ڈنڈ کی حقہ کے سامنے کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ موجودہ رواج جو کہ حقہ نوشی نے پکڑا ہوا ہے۔ سخت ہانی کارک ہے۔ سڑے ہوئے غلیظ اور بدبودار خون آلودہ کپڑے جن کو کہ نیچ بند تے پر لپیٹتے ہیں اُن میں سے پانی گندر کرنے کے بیچ میں سے جانا اور اُسی نے کو ہر کس و ناکس پان کھانے والے شراب پینے والے کبھی داتن نہ کرنے والے مہاں اپوتر اور غلیظ آدمی نے آکر فوراً منہ میں لے لینا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے کہ شوچ کا نیم کبھی پالن ہی نہیں ہو سکتا۔ کہاں رشیوں کا یہ اُپدیش کہ مانس مدرا کھانے پینے والے منشیہ کے ہاتھ سے کوئی چیز لیکر مت کھاؤ۔ اور برخلاف اسکے کہاں حقہ کا یہ کیفیت کہ جن آدمیوں کے منہ میں لی ہوئی اور تھوک سے آلودہ نے کو اپنے منہ میں لینا۔

جزیرہ این میں جو قانون ہے اُس میں ایک مسودہ پاس ہوا ہے۔ کہ جو لڑکا اٹھارہ سال سے عمر میں کم ہوگا یدی وہ تماکو نوشی کرے۔ تو نہ صرف اُس لڑکے کو ہی سزائے جرمانہ دی جاویگی۔ بلکہ دکانداروں کو سخت فہمائش کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے نوجوانوں کے ہاتھ ہرگز تماکو فروخت نہ کریں۔ یورپ وغیرہ دیشوں کے لوگ بڑے بدھی وان ہیں۔ اُنہوں نے اس بُری عادت سے بہت سے جسمانی نقصان ضرور دیکھے ہوں گے۔ جو قانون پاس کرنے تک نوبت پہونچائی۔ اس عادت میں ہندوستان سے رواج کی نسبت مختلف ہے۔ انیہ دیشوں میں چُرٹ اور سیگار کا رواج ہے۔ جس کی وجہ سے کہ وہ لوگ اپنا اپنا جھوٹھا چُرٹ ہی پی کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر یہاں چُرٹ کے بجائے حقہ ہے جس کے کارن ایک آدمی کی تھوک سے آلودہ نے دوسرے کے منہ میں لینے سے بیسیوں اقسام کی جلدی بیماریاں اندرونی اور بیرونی خواہ مخواہ آکر لگ جاتی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہندوستان میں کوئی اس قسم کا قانون پاس ہو کہ جس سے سب منشیہ اس خطرناک عادت کو چھوڑ دیویں۔ اور شاریرک کشٹ کے علاوہ اس دباؤ میں آکر آتم ہتیا کرنے والے پُرش بے خوف ہوکر ویدک دھرم کے پرچار میں کٹی بدھ ہو جاویں۔

بوئیروں کی دڑھتا

ناظرین بوئیر لوگوں کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ نیز اُن سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ پچھلے دِلوں ہندوستان کے بوئیر قیدیوں کے سامنے ایک مسودہ بدیں مضمون برائے دستخط پیش کیا گیا تھا۔ کہ وہ آئندہ کو گورنمنٹ انگلشیہ کے برخلاف نہ تو خود سازش کریں گے اور نہ سازش کرنے میں کسی کو مدد دیں گے تاکہ اُن کو آزاد کر دیا جاوے۔ اور جہاں کی زیادہ ٹھنڈی اور آرام دہ چوٹیوں پر موسم گرما میں بھیج دیا جاوے۔ لیکن بوئیر لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا تھا۔ اب اُن قیدیوں کو محض اسی وجہ سے بلاری کے جیلخانہ میں بھیج دیا گیا ہے۔ بوئیر لوگ اپنے دیش یا دھرم کے ہیں۔ بہادر ہیں یا بزدل ہیں وغیرہ۔ ان باتوں کا فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ جس پہلو سے ہمنے اُن کے معاملات پر وچار کرنا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ جس بہادری اور اعلےٰ حوصلگی سے کہ بوئیر لوگ اپنے آتما کی رکشا کر رہے ہیں۔ اور باوجود سخت تکالیف کے بھی اپنے اصول کے برخلاف ذرا بھی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ سپرٹ فی الواقع قابل تعریف ہے۔ ایشور کریں کہ ویدک دھرم انویائی پُرشوں میں بھی وہ اصول کا پیار اور دڑھتا اور آتم بل پیدا ہو جاوے۔ جس کہ دُنیا کے مہاں سے مہاں کشٹ کو نہ صرف برداشت کرتے ہوئے۔ بلکہ مبارک سمجھتے ہوئے سکھ ویدک دھرم کے پرچار میں اپنا تن من دھن ارپن کر دیں۔ سنسار کی تمام تکالیف کو دھرم کے پیار کے مقابلے میں تچھ سمجھیں۔ اور ویدک دھرم کی دھولی منشیہ ماتر کے کان تک پہونچانے میں سمرتھ ہوں۔

پارلیمنٹ میں آپسمیں ایرشا اور دویش

بوئیر لوگوں کے برخلاف یدھ میں انگریزی جنرل لارڈ میتھیون بوئیروں نے گرفتار کر لئے تھے۔ اتنے بڑے انگریزی جنرل اس سے پہلے کبھی گرفتار نہیں ہوئے تھے۔ اس کی خبر پارلیمنٹ میں پہونچنے پر مناسب یہ تھا کہ سب کے سب ممبران افسوس کرتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جہاں ایک طرف بہت سے ممبران نے اظہار افسوس کیا۔ وہاں دوسری طرف آیرش لوگوں نے اس کی خوشی میں چیئرز دئے۔ ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ یہ تحقیقات کریں کہ کن کا دوش ہے مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ کون قصوروار ہے۔ جو کہ اس بات سے منکر ہو سکتا ہے۔ کہ ممبران پارلیمنٹ زبان دانی۔ علمی لیاقت۔ اور علم تمدن سے بدرجہ کمال واقفیت رکھتے ہیں۔ اس بات کے ہوتے ہوئے بھی۔ آپس کی ایرشا اور دویش نے یہاں تک زور پکڑا ہوا ہے۔ کہ بس خدا حافظ کیا نہیں کہا جا سکتا کہ جو تعلیم اُنہوں نے حاصل کی ہے۔ اُن کو اس سانچہ میں اپنی زندگی ڈھالنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور موجودہ طریقہ تعلیم میں یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔ اور ہرگز نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ گُرو کُل سسٹم پر تعلیم کا رواج نہیں ہوتا۔ جہاں کہ جو زبانی تعلیم دی جاتی ہے۔ اُس کو عملی جامہ پہنانے کے واسطے بھی اتنا ہی موقع دیا جاتا ہے۔ گُرو یا آچاریہ جو شکشا برہمچاری ودیارتھیوں کو دیتا ہے۔ وہ اس بات کا ذمہ وار ہے۔ کہ وہ شکشا اُن کی زندگی میں عملی طور پر نشوونما پا جاوے۔ مگر موجودہ طریقہ پر جاری کئے ہوئے سکولوں میں یہ بات نہیں ہے۔ وہاں اُستاد اور معلمین مزدوروں کی طرح طالب علموں کو چند گھنٹے طوطے کی طرح پڑھانے کے علاوہ

اپنی کچھ ذمہ داری نہیں سمجھتے۔

اب بھی سنبھلو

تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں کچھ عرصہ ہوا کہ ایک برہمنی اُسی جگہ کی رہنے والی ایک بیوہ کھترانی کے ساتھ سازش کر کے ایک کھتری کے بدلے چوہڑوں کی لڑکی بیاہ دی۔ اور معاوضہ میں کچھ روپیہ لے لیا۔ راز افشا ہو جانے پر برہمنی اور کھترانی دونوں کا چالان ہو گیا۔ برہمنی کو تو چھ ماہ کی قید ہوئی اور کھترانی کو دو سال کی۔

ناظرین ذرا چشم باریک بین سے غور فرماویں۔ کہ ان بیچاری بدبخت استریوں کا دوش کہاں تک ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایسا سخت ناپاک کام ان دونوں نے ہی کیا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہندوؤں کے لیڈر اور گزر داگر اس مریادا کو گرہن کرم سوبھاؤ کے بغیر کوئی شخص برہمن کھتری ویش وغیرہ کی پدوی کا ادھکاری نہیں ہو سکتا۔ قائم رکھتے تو کب ممکن تھا۔ کہ برہمنی اور کھترانی اس جرم کی مرتکب ہوتیں۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی دوسرا ہے۔ ایسا اندھیر کہ برہمن اور کھتری کی مہان پدوی کے واسطے کسی گُن کرم سوبھاؤ کی ضرورت ہی نہیں۔ محکمہ منصفی اور تحصیل کے امیدوار جن کو کہ گورنمنٹ ایک پائی تک تنخواہ نہیں دیتی۔ اور امیدواری میں ہی برسوں تک مفت کام لیتی ہے۔ وہ بھی بغیر مڈل پاس کرنے کے داخل فہرست نہیں ہو سکتے۔ پٹوار کی اسامی کے لئے انٹرنس کی شرط۔ ڈاکٹری اور وکالت کے لئے ایف اے۔ اور بی اے کی شرط۔ لیکن کیسا اندھیر ہے۔ کہ ان نازک ذمہ واریوں اور عہدوں کے لئے کوئی روک نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ دو چوں کے سارے ورن کلنکت ہو رہے ہیں۔ نہ کوئی سرٹیفکیٹ ہے۔ نہ کوئی امتحان اور پریکٹ۔ جس سے کہ ناواقف آدمی کو بھی دوسرے کے ورن کا پتہ لگ سکے۔ اس اندھیر گردی میں اگر کوئی خاکروب اور چمار اپنے آپ کو برہمن کہہ دیوے تو منظور۔ اس اندھکار میں چوہڑیاں کھتریوں کو بیاہی جانے لگیں۔ ہماری رائے میں جہاں وہ عورتیں مجرم ٹھہرتی ہیں۔ وہاں وہ لوگ بھی جن کی ذمہ واری میں اس قسم کے نخت خوفناک کام ہو رہے ہیں۔ الزام سے بری نہیں ہو سکتے۔ اس قسم کی ساری باتیں اب دور ہو جاتی ہیں۔ اگر سب لوگ یک زبان ہو کر ورن آشرم دھرم کی رکشا کریں۔ نالائق اور گندے آدمی جو کہ اونچے ورنوں کے ادھکاری نہیں۔ ان کو فوراً اُن ورنوں سے خارج کر دیویں۔ تاکہ سب آدمیوں کو فکر پڑ جاوے اور اپنے اپنے کرم اور دھرم پر مضبوط ہو جاویں۔ اپنی سنتان کو وید پڑھائیں اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ویدک اس ابوستھا کے ہندو کو سارے منشیہ شدہ ہردے سے الوبھو نہیں کرتے۔

اُپدیش (۶)

यज्ञेन यज्ञमयजन्त देवास्तानि धर्माणि प्रथमान्यासन्। ते ह नाकं महिमानः सचन्त यत्र पूर्वे साध्याः सन्ति देवाः। य० 31/16

خونخوار درندوں کے جنگل میں اندھیری رات کو بھٹکنا اور راستہ نہ پانا کیسا ہی خطرناک ہے۔ آدمی تھر تھر کانپتا ہے اور ڈر ڈر بھاگتا ہے۔ جب تک کوئی راستہ بتانے والا اور روشنی کے اُجالے سے خوفناک مقاموں سے اُس کو کوئی بچانے والا نہ ملے اُس کا دل قرار نہیں پکڑتا۔ اور اُس کا غم دور نہیں ہوتا۔ سمجھتا ہے کہ اب کسی جانور نے کھایا۔ بفرض محال اگر ایسا نہ ہوا۔ کہیں کھائی یا خندق میں گر رہا۔ نکلنے کا راستہ نہ پایا تو بھی بیچارا واویلا کرتا رہا۔ اور اپنی نادانی و گم گشتگی پر رویا کیا۔ یا اندھیرے میں کسی دریا میں بہ گیا۔ تو اور ہی پشیمانی اور پریشانی حاصل ہوئی۔ درحقیقت اندھیرے میں جنگل کا سفر مصیبت کا گھر ہے۔ روشنی کے اُجالے میں انسان اپنا پرایا اور اونچ نیچ اور آگا پیچھا سب دیکھ لیتا ہے۔ اندھیرے میں ٹھوکر پر ٹھوکر اور دھکے پر دھکا لگتا ہے۔ اور جگہ بہ جگہ گرنا پڑتا ہے۔ پرماتما نے اسی لئے سورج کا دنیا میں اُجالا کیا ہے۔ کہ اُس کی بند سے صحیح و سلامت آرام سے منزل پر پہونچ جائیں۔ اور راستہ کی تکلیفوں سے آرام پائیں۔ آہا ہمارا پرماتما ہم پر کیسا فیاض اور مہربان ہے۔ کہ ہر وقت ہماری خبر رکھتا ہے۔ اور ہمیں ہر ایک لغزش و خطرہ سے بچاتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہر منزل پر ہمارے لئے میسر ہے۔ ٹھنڈا جل پینے کے لئے ہے۔ عمدہ عمدہ خوشگوار سبزہ زار اور دریاؤں کے ٹھنڈے پانی جھاگ پر جھاگ لاتے اور ہماری آنکھوں کو تروتازگی بخشتے ہیں۔ اور ہماری گرم خشک زمین کو سیراب کرتے ہیں۔ سمندر و برفان سورج و چاند ستارے زمین کی معدنیات و نباتات ہماری زندگی کا سامان ہے یہہ سب اُسی پرماتما کے طفیل ہمیں حاصل ہے۔ اُس کی صحبت میں ہمیں جیسی قدر آنند ہے۔ وہ دنیا کی کسی چیز میں پایا نہیں جاتا۔ کوئی عمدہ سے عمدہ کھانا کھاؤ سونے چاندی و اطلس اور زربفت کا لباس پہنو راجا یا بادشاہ بن جاؤ۔ زمین یا آسمان پر چڑھ جاؤ۔ اگر پرماتما پیار نہ کریں۔ تو یہہ سامان ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ اُس کے سامنے ہم کیسے ہی غریب و نادار ہوں۔ اگر وہ ہم سے پیار کرتے ہیں تو ہمارے لئے وہی سورگ دھام ہے۔ کیونکہ وہ ایسا خوب صورت و دانا آشکار و نہان و چتر اور بت شد۔ و منصف و عادل اور صاحب طاقت و ہمت ہے۔ کہ بڑے بڑے چاند و آفتاب اُس کے دروازے پر جبہ سا ہیں۔ ہوا جس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ اگنی جس کا ہر وقت فرمانبردار ہے۔ آگ اُس کی ادنی غلام ہے۔ وہ مہان سے مہان اور تیجسوی سے تیجسوی ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ ہے سب کا ادھار و خواہ و پناہ ہے۔ جو شخص سچے دل سے اُس کا خواستگار ہے۔ یہی ... اُس کا مددگار ہے۔ وہ انسان کے ساتھ ہو تو اُس کی منزل و جنگل میں خواہ کتنا ہی خطرناک ہو ذرا بھر خطرناک نہیں ہوتا کیونکہ وہ تمام طرف دُکھ دور کرنیوالا اور مشکلکشا ہے۔ حق ہے کہ دکھ اُسکے نام سے بھاگ جاتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ظاہری و جسمانی اعضاء سے نظر نہیں آتا۔ اور نہ پکڑا جاتا ہے۔ اُس کی ملاقات کے لئے آتما کی پرلے درجے کی صفائی اور قیمتی جلا درکار ہے۔ پرماتما کا قول ہے۔

यज्ञमयजन्त देवाः

کہ جن لوگوں نے ودیا کے آفتاب سے جلال پایا ہے۔ ہی شدہ ہوکر ہمیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ودیا کے پرکاش سے اپنا آتما شدہ نہیں کیا۔ وہ اندھے ہیں کہ آفتاب کا درشن نہیں کر سکتے۔ سچ ہے نادان اپنے تئیں غفلت میں پڑ کر جب آفتاب سے اپنی آنکھ چراتے ہیں۔ اور اندھے بن جاتے ہیں۔ ان کو پرماتما کا درشن کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہے۔ نیشور وید کے سورج کو اپنی آنکھوں کے واسطے روشنی بناؤ۔ اور شدھ ہو کر پرماتما کی شرن میں آؤ۔ تاکہ پرماتما کے درشن نصیب ہوں

(دیو گندر پال)

ستیہ دھرم پرچارک

ریویو

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے

یہ رسالہ چھوٹی تقطیع کے حجم میں چوبیس صفحوں کا ہے قیمت اس کی ۲ پائی ہے۔ کاغذ اور چھپائی اچھی ہے اس کے مصنف مہاشے شیو برت لعل ورمن ایم اے ایڈیٹر آریہ پتر بریلی نے اس چھوٹے سے رسالے میں مختصر طور دکھلایا ہے۔ کہ پارسی کس طرح سے مسلمانوں کے ظلم سے تنگ آکر ہندوستان میں آباد ہوئے پارسی لوگ گائے کی عزت کرتے ہیں۔ ہون یگیہ اور زنار بندی کی رسم بھی کچھ مختلف شکل میں ان میں جاری ہے۔ دیوتاؤں کے نام اور دیگر بہت سے شبد جو کہ پارسیوں میں مروج ہیں۔ وہ سنسکرت کے شبدوں سے بہت ہی کم اختلاف رکھتے ہیں پارسیوں کی گائیتری کے علاوہ ان کے چند مذہبی خیالات اور دو فلسفے کے اصول بھی اس چھوٹے سے رسالے میں درج کئے گئے ہیں۔ پارسی مذہب کے بانی مبانی زردشت کی زندگی کے حالات بہت مختصر لکھے گئے ہیں۔ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے

یہ کتاب ۵۰ صفحہ کی ہے۔ تقطیع چھوٹی کاغذ اور چھپائی اچھی ہے۔ اس کے مصنف بھی مہاشے شیو برت لعل ورمن ایم۔ اے ایڈیٹر آریہ پتر بریلی ہیں۔ اس کتاب میں یہ بڑے واضح طور پر بتلایا گیا ہے۔ کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم سے نکلا ہے باب اول میں تاریخی واقعات سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسیح کی پیدائش سے کئی سو برس پیشتر سے بدھ کا پرچار بہت زور و شور سے ہو رہا تھا۔ یہاں تک بدھ کی وفات کے بعد اور عیسیٰ کے جنم سے پہلے بدھ دھرم کی اشاعت کے واسطے بڑے بڑے جلسے منعقد ہو چکے تھے۔ اور بودھوں کا سب سے بڑا جلسہ مہاراجہ اشوک کے زمانہ میں عیسیٰ کی پیدائش سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔ اگلے باب میں جو بدھ اور مسیح کی زندگی اور پرچار کے متوازی کالم لکھے ہیں۔ ان سے بلاشک و شبہ یہ نتیجہ ہو جاتا ہے کہ عیسائی مت دراصل بدھ مت سے لیا گیا ہے۔ اس بات کو زیادہ شرح اور وزن دار کرنے کے واسطے مصنف مہاشے نے پروفیسر میکس مولر۔ ڈاکٹر پال کاروس وغیرہ کی رائیں لکھی ہیں۔ جن سے کہ رہا سہا شک بھی دور ہو کر پڑھنے والے کو اس کا پورا پورا یقین ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کی قیمت فی جلد ۸/ ہے۔ یہ کتاب بھی مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں ملے گی۔

بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے

یہ کتاب بھی اسی مہاشے شیو برت لعل ایم۔ اے کی تصنیف ہے۔ یہ ۱۱۲ صفحہ کی کتاب ہے سولہ بابوں پر منقسم ہے۔ اس میں دھرماتما ستریوں کے بہت مختصر جیون چرتر اور راجپوت رانیوں کے بدھ وغیرہ کے حالات بہت جوش والے طریقہ سے لکھے ہیں۔ پڑھتے وقت کتاب سے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوتی ہے اس کتاب میں مفصلہ ذیل ستریوں کے حالات بہت مختصر لکھے ہیں۔ وشیہ ورا۔ واک۔ لوپامدرا۔ تیہری گارگی دیوہوتی۔ سولاوا۔ کلاوتی۔ دیودتی۔ انسیا اپولی۔ دھارنی۔ چترلیکھا۔ سیتا۔ پشپوتی۔ روپبا کنتی۔ دولہ۔ برہم گیانی۔ وردیدی۔ ستیہ بھاما انوسوتیا۔ مایاوتی۔ سندکی۔ مندودری۔ لیلاوتی بالاوتی اور گہنا۔ جوت مذکورہ بالا ستریوں کے حالات دھرم سمبندھی اتہاسوں سے لئے گئے ہیں۔ لیکن چند دیگر ستریوں (سنگیتا۔ پدمنی۔ درگل کی رانی۔ کرم دیوی تارابائی۔ پنا۔ گنور کی رانی۔ درگاوتی۔ ایک سردار کی بیوی۔ جودھپور کی رانی۔ اہلیا بائی۔ مہارانی جھانسی کی رانی۔ شاہزادی کرشنا۔ رانی بوندتی۔ ایک آیا۔ اور باگنی) کے حالات ذرا مفصل لکھ کر ذرا اچھی طرح دکھلایا ہے۔ کہ انہوں نے شتروؤں کے مقابلہ میں کس طرح سے کشتر دھرم کا پالن کیا۔ اور دشٹ مکامی آدمیوں سے کس طرح اپنے پتی برت دھرم کی رکشا کی۔ اس کی تقطیع ۲۲×۲۶/۳ ہے قیمت فی جلد ۱۲/ خریداری کی درخواستیں مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام بھیجئے۔

دلچسپ تواریخی فسانہ

دلکش داستان یعنی سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی وغیرہ واقعات کا حیرت انگیز بیان۔ یہ کتاب مہاشے شیو برت لعل ایم۔ اے نے فسانہ کے طور پر ایک دلچسپ پیرایہ میں لکھی ہے۔ ۲۲×۲۶/۳ کے حجم کے ۸۸ صفحوں کی کتاب ہے۔ کاغذ چھپائی بھی اچھی ہے۔ مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں موجود ہے

رسالہ فوٹوگرافی

مؤلفہ بابو رام سروپ صاحب بی۔ اے مدرس ریاضی آگرہ کالج۔ محلہ ڈیوڑھی بیگم مائی تھان۔ یہ رسالہ ۱۳۲ صفحے کا ہے۔ چھپائی اور کاغذ دونوں اچھے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/ ہے۔ اس رسالہ میں دس باب ہیں مصنف نے پہلے باب میں کیمرہ۔ لینس۔ ڈارک سلائیڈ شٹر۔ سٹینڈ۔ فوکسنگ کلاتھ۔ ڈرائی پلیٹس ٹرنر یا ڈشیز۔ فوٹوگرافک پیپر۔ پرنٹنگ فریم ادویہ یا کیمیکلس۔ ڈرائنگ باٹل۔ پیمانہ گلاس کاٹنے کا بانک۔ ریک۔ ڈارک روم لیمپ کیمیکل پیپر برش کارڈ ماؤنٹس اور فلٹر پیپر کا جو کہ فوٹوگرافی کے واسطے نہایت ضروری اشیاء ہیں۔ مفصل ذکر کیا ہے۔ دوسرے باب میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتلایا ہے۔ کہ تصویر کھینچتے وقت کن کن باتوں کی احتیاط ضروری ہے۔ تیسرے باب میں اکسپوزر یعنی ڈرائی پلیٹ پر عکس ڈالنے کی پوری پوری

ی ہے۔ اسے بعد آگلے تمام بابوں

میں ڈرائی پلیٹ کو نیگیٹو میں تبدیل کرنا اور انڈر ایکسپوزر کی غلطی کو درست کرنا۔ نیگیٹو کے نقصوں کو دور کرنے کی ترکیب۔ نیگیٹو کو تصویر چھاپنے کے لیے طیار کرنا۔ کاغذ پر تصاویر چھاپنا۔ سولیوشن کو طیار کرنا۔ تصاویر کو دھونا۔ اور ان پر وارنش کرنا۔ گروپ۔ پورٹریٹ اور سٹوڈیو وغیرہ وغیرہ تمام کے نسخہ جات اور مفصل بیان اس کتاب میں درج ہے۔ آگے ۳۲ صفحہ کے ضمیمہ میں سب اقسام کے نسخے اور پیمانے برائے ادویات لکھے ہیں۔ اور ساتھ ہی فوٹوگرافی میں جسقدر انگریزی کے مستعمل ہیں۔ اُن سب کی فہرست اردو انگریزی اور دیوناگری حروف میں دے کر ہر ایک کی مختصر کیفیت لکھی ہے۔ اور سب سے انت میں کی تصاویر دی ہیں۔ فوٹوگرافی سیکھنے والوں کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہوگی معلوم ہوتا ہے۔ یہ کتاب مجلد ہے۔

مرض طاعون
اور
ہون

(از کاشی رام ویدی لاہور)

باوجودیکہ گورنمنٹ نے اس مرض کے انسداد اور علاج کے لیے بہت کوشش کی ہے۔ اور انگریزی طریقہ حکمت کے بڑے بڑے فاضل اور تجربہ کار محققین اس کے انسداد کے لئے اپنی طرف سے جد و جہد کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ اس امر کے اظہار کرنے سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ تمام کوشش اسوقت تک کوئی تسلی بخش پھل نہیں لائی ہیں۔

اسوقت اس امر کی بحث سے مجکو غرض نہیں۔ کہ موجودہ جو کچھ تجاویز اس کے انسداد کے لیے پیش کیجا رہی ہیں وہ بالکل نجی ہیں۔ یا صرف یہ کہ ناکافی ہیں کیونکہ میں جلد اس مرض کے متعلق سلسلہ وار طبی و دیگر انگریزی و دیسی اخبارات میں مضامین لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور وہاں موجودہ تجاویز کے متعلق بحث کی جاویگی۔

مجکو افسوس ہے کہ گورنمنٹ کو آریہ ورت کے پراچین طریقہ شدھی (ڈس انفکشن) یعنی ہون کی طرف توجہ دلانے کے لئے اب تک کوئی کوشش کسی جانب سے نہیں ہوئی۔ ورنہ ممکن نہ تھا۔ کہ اگر گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی جاتی تو جہاں اسنے ہزاروں روپیہ کی فنائیل ایک ایک ضلع میں خرچ کر دی ہے۔ اور ٹیکہ طاعون کے انتظام کے لیے متواتر ہزاروں روپیہ ماہوار خرچ کیا جاتا ہے ہمارے اس طریقہ کو کم از کم آزمائش تک کی نوبت ہی نہ آتی۔ ہمیں ہی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ لیکن اس امر کو بھی نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ ویدک دہرم اولمبی اصحاب نے خود ہی ہون کی اصل پوتر انسٹیٹیوشن پر اس مصیبت کے وقت اپنے اعتقاد کے مطابق شردھا اور وشواس کا اظہار نہیں کیا۔ ویدوں کو ایشوری گیان ماننے والے تمام ہمیرو آئے اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ ہون ایک پوتر اور دہرم کا رتیہ ہے۔ آریہ لوگ اسکو روگ ناشک اور وایو کی شدہی کرنیوالا مانتے ہیں۔ ہندو جاتی گو صاف الفاظ میں ہون کا مدعا ایسا تسلیم نہیں کرتی لیکن یہ تو ضرور ہی مانتی ہے کہ ہون سے دیوتا پرسن ہوتے ہیں اور دیوتاؤں کے پرسن ہونیسے روگ آدی تمام کشٹ ناش ہوتے ہیں۔ اور حقیقت میں ہندو جاتی کے صرف الفاظ ماتری میں بھید ہے اسلئے طاعون زدہ علاقوں سے بھاگ کر اور دوسرے مقامات پر جا کر اس مرض کو پھیلانے کا ذریعہ بننے کی بجائے نہایت مناسب ہوتا کہ اول اپنی پوری طاقت اور ہمت طاعون زدہ علاقوں کو ہون سے ڈس انفکٹ (رشدہ) کرنے میں خرچ کی جاتی اور جیسا کہ ہمارا یقین ہے

[illegible] گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول ہو جاتی۔ لیکن مجکو افسوس ہے کہ اس طرف نہ تو آریہ بھائیوں نے اور نہ ہی اہل ہنود نے کافی توجہ کی ہے۔ ہاں کبھی کبھی یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں فلاں مقام پر تھوڑا بہت ہون ہوا ہے۔ مگر غور کا مقام ہے کہ جہاں کوئی وبا پھیل رہی ہو۔ اور جس کے دفعیہ کے لیے ہزاروں روپیہ کی فنائیل اور ڈس انفکشن کے دیگر سامان کار گر نہ ہوئے ہوں وہاں دس بیس یا پچاس یا ہزار دو ہزار کا بھی ہون اگر کافی ثابت نہ ہو۔ تو کونسے تعجب کا مقام ہے۔ جس طرح چھوٹی کوئی دوائی ہی کھانے سے مرض کو ہٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ تا وقتیکہ اس کی پوری مقدار نہ کھائی جاوے۔ اسی طرح سمجھنا چاہئے۔ کہ ہون بھی کسی مرض کے انسداد کے لئے کارگر نہیں ہو سکتا کہ کافی مقدار میں اور مناسب اجزا ہون کے ملاپ سے سامگری طیار کر کے نہ کیا جاوے۔ آریہ سماج ہون کو روگ ناشک مانتا ہے۔ اسکے ضروری ہے کہ جس روگ کی نورتی کا دہیان ہو اس کے مطابق ہون سامگری کے اجزا منتخب اور تجویز کیے جاویں۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے جہاں مناسب مقدار کا لحاظ نہیں کیا جاتا وہاں اجزاؤں کے انتخاب کی طرف بھی کوئی توجہ بہادر اہل وطن نہیں دیتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ہون کیے ہوئے بھی لاہور وغیرہ ثابت نہیں ہوتے ہون صرف چند اصحاب کا کام نہیں ہے۔ مگر یہ ہون ہر ایک ایسی اوشدھی کے جلانے سے ہو سکتا ہے کہ جس میں کوئی خاص نتائج ہوں اگر کسی نے حقیقت میں ہی نے اسوقت تک اس مرض کے متعلق کچھ بھی سے جو کچھ دیکھا ہے۔ اس کا سارانس یہ ہے کہ اس مرض کے انسداد کے لیے ہون ہی بہتر ذریعہ ڈس انفکشن ہے کہ جو نسبتاً زیادہ

ارزاں اور موثر ہے۔ ہاں قدرت بیشک خود بخود اس کی نسبت ہی زیادہ سہل طریقوں سے وُس انفکشن ہو سکتی ہے۔ مثلاً زندہی وغیرہ لیکن قدرتی وسایل کا اس وقت ذکر نہیں۔

مرض طاعون کے انسداد کے لئے میری رائے میں ہون سامگری میں ذیل کے اجزاء چاہئیں اور جو اصحاب فرداً فرداً مجھ سے اس امر کے متعلق مشورہ مانگتے ہیں۔ وہ اصحاب نوٹ کر لیویں۔ کیونکہ فرداً فرداً ہر ایک صاحب کو جواب دینے کی مجھکو آجکل فرصت نہیں ہے۔

گوشہ | گگو | سفید چندن کا بورا | نیم کے تازہ خشک پتے
دو حصہ | دو حصہ | تین حصہ | پانچ حصہ

گوگل | مشک کافور | سرسوں سفید | ہرل
دو حصہ | ایک حصہ | دو حصہ | ایک حصہ

روغن زرد حسب توفیق۔ اور مقدار سامگری ہون اس طریقہ سے کرنا چاہئے۔ کہ ہر ایک گھر میں صبح و شام فرداً فرداً ہی کیا جاوے۔ اور شہر اور قصبوں کے اندر اور گرد بڑے بڑے شارع عام مقامات پر بڑی بھاری مقداروں میں متواتر کئی روز تک جدا ہون ہونے چاہئیں۔ جس طرح کہ آگ کی حرارت کو جب تک لوہے کو ایک مقررہ ڈگری تک نہیں پہونچائی جاتی۔ لوہا گل نہیں سکتا۔ اور اس خاص درجہ کی حرارت درکار ہے۔ تو مختلف اوقات پر تیس تیس درجہ کی کئی بار حرارت دینے سے بھی لوہا نہیں پگھلتا۔ اسی طرح سے مرض وبا کے اثر کو زائل کرنے کے لئے جسقدر ہون کی سوگندھی درکار ہے۔ جب تک اُس مقدار میں وہ سوگندھی وایو کے اندر سرائیت نہ کرے۔ اور ہر جگہ بھی ایک ہی وقت اور سلسلہ میں۔ تب تک مدعا بر نہیں آسکتا۔ یہ بھی خیال چاہئے کہ اس قصبہ کا کوئی حصہ بھی ایسا نہ رہے۔ کہ جہاں ہون

کی سوگندھی اپنا اثر نہ کر سکے۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت ہر ایک قصبہ اور شہر میں آبادی اس قسم کے مختلف مذاہب والوں کی ہے کہ جن میں سے بعض اس ہون کے طریقہ کے صرف معاون ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اسکو سراسر فضول اور بیہودہ سمجھتے ہیں۔ لیکن شاید وہ اصحاب اس امر سے ناواقف ہیں کہ خود مسلمانی تواریخ میں اس امر کا ذکر آتا ہے کہ جب ایک دفعہ ملک یونان میں طاعون نے سر اٹھایا۔ تو باشندگان شہر مضطرب ہو کر بقراط کے پاس گئے۔ اور اُس کے انسداد کی تدبیر پوچھی۔ بقراط نے فرمایا کہ تمام لوگ اپنے اپنے مکانوں سے نکل کر کھلے میدانوں میں چلے جاؤ۔ اور شہر کے چاروں طرف خوشبودار سوختنی چیزیں جمع کر کے آگ لگا دو۔ اور یہی ہون کا عین مدعا ہے۔ بیشک وہ اصحاب جن کا ہون یگیہ کی نسبت کوئی مذہبی اعتقاد نہ ہو۔ وہ یہ تصور کر کے کہ مرض طاعون کے انسداد کے لئے خوشبودار سوختنی اشیاء جمع کر کے جلائی جا رہی ہیں۔ اس کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وید منتروں کے طریقہ کو وہ نظر انداز کر سکتے ہیں لیکن بہرحال اگر اس قدر شراکت کے لئے بھی کسی مقام پر مذہبی تفرقات کی وجہ سے مسلمان یا عیسائی بھائی شامل نہ ہوں تو مضائقہ نہیں ہے اکیلے اہل ہنود اصحاب ہی اگر ہمت اور استقلال سے اس کام کو کرنا چاہیں تو کوئی ایسا اہم کام نہیں ہے کہ جسکو وہ نہ کر سکیں۔ جبکہ ایک ایک معمولی حیثیت کا ہندو بھائی ہزار دو ہزار روپیہ بیاہ شادی یا مندروں کی تعمیر پر خرچ کر سکتا ہے میری رائے ہے کہ کم از کم دو تین مقامات پر وسیع طور سے ہون کے طریقہ کو عمل میں لانا چاہئے اور نتیجہ خاطر خواہ نکلنے پر تمام مقامات پر لوگ خود بخود اس طریقہ کی پیروی کریں گے۔ میں اس مفہوم کی

طبی پہلو سے بحث چھیڑنا نہیں چاہتا۔ ورنہ میں بتلا سکتا ہوں کہ وہی اجزا جو ان نوں کے نشوونما کا باعث ہو سکتے ہیں وبائی مادہ اور اس کے کرموں (germs) کی ہلاکت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اگر کسی قصبہ میں چند وشواسی آریہ اور ہندو واقعی اس طریقہ کو عمل میں لانے کے لئے طیار ہوں تو طبی پہلو سے اُنکے متعلق جو مشورہ درکار ہو میں خوشی سے اُن کی مدد کے لئے طیار ہوں۔ تجربہ کے طور پر اس مجوزہ ہون کی آزمائش اول اول ایک دو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں کرنی چاہئے۔ کیونکہ نسبتاً جلد اور تھوڑے خرچ سے نتیجہ معلوم ہو سکنے کی امید ہو سکتی ہے

معذرت

پچھلے دنوں ایک سنبندہی کے بیمار ہونے کیوجہ سے میں ایک گاؤں میں چلا گیا تھا۔ اور طاعون کیوجہ سے پریس کے سب آدمیوں نے بھگ کر لیا تھا اس سبب سے اخبار کے شائع ہونے میں پچھلے ہفتے دیر ہوئی پاٹھک گن معاف فرماویں۔ پریس کے آدمی اب تک بھی تندرست نہیں ہوئے مجبوراً بالکل ناواقف آدمیوں سے اخبار چھپوایا گیا تھا۔

مجھے پنڈت گنپتی شرما ساکن چوہڑ رام گڑھ سے کچھ کام ہے کوئی مہاشے انکا پتہ دیں کہ وہ آجکل کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ وہ پہلے پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اُپدیشک تھے اور پھر انہوں نے بمبئی و دکھن میں کچھ عرصہ پرچار کا کام کیا تھا

آریہ سماجک خبریں

لالہ دیپت رائے برادر لالہ گنیش داس ممبر آریہ سماج سیالکوٹ نے پتر کی صحت کی خوشی میں مبلغ صہ فنڈوں میں دان دئے۔ شاستر ارتھ حیدرآباد دکن ﷲ کنیا ناتھ آلئے جالندھر ۲ - لیکھرام میموریل فنڈ ﷲ سیالکوٹ آریہ سماج کی طرف سے مبلغ ﷲ جو اکٹھے ہوئے تھے وہ دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں بھیجے گئے۔

گنگے بانگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آریہ سماج قایم ہوگیا ہے۔ ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو وہاں کے مہاشے سول چند جی پتر کا کرن بید سنسکار پر مبلغ دو روپیہ دان دئے تھے۔

ماسٹر چمن داس صاحب رام نگر نواسی نے از ابتدائے ۲۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء لغایت ۳۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء خانکی۔ منصور والی۔ سارو کی۔ چھنانواں۔ جاکی۔ جنڈیالہ جیٹھ میں سکول میں کے بالکوں کی ایک منڈلی بناکر ہری کا بہاپی کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لالہ ناتھی رام صاحب اوورسیئر کے مکان پر اور دیگر کلرکوں کے کوارٹرز میں خوب ہون ہوئے۔ بھجن اور لیکچروں عام ستری پرشوں نے بڑے پریم سے سنا۔ مبلغ ڈیڑھ روپے رام نگر سکول کے واسطے چندہ اکٹھا ہوا۔

آریہ سماج سکیٹ نے ۱۰ - مارچ کو بابو ہرنرائن اپ پردھان کی مرتیو کی شوک جنگ کی اس موقع گھنشام آچاریہ جی۔ پنڈت نند کشور جی۔ پدما نند جی آدی مہاشے گن تشریف لائے۔ ہون کے پنچات ویراگ کے لیکچر اور بھجن ہوئے۔ سکیٹ سماج کے ممبران سماج مندر بنانے کے واسطے پراتین کر [illegible] سادھن جمع کر لیا ہے [illegible] کر رہے ہیں۔

آریہ سماج سکیٹ کے ادہکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہوا:- رائے رام نرائن جی پردھان بابو مہاندرین جی اپ پردھان۔ مہاشے شو سہائے جی منتری۔ چولے گیا دت جی اپ منتری۔ لالہ جیون سہائے جی کوشادھیکش۔ منشی ناتھو رام جی پستکادھیکش۔

پنڈت اندر دت اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ودّیو پردیش نے برہان پور میں از ابتدائے ۵ - لغایت ۱۰ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء روزمرہ تقریباً ڈھائی سو کی حاضری میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور قصبہ ہذا میں آریہ سماج ستھاپت ہوکر ادہکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہوا:-

لالہ ہری کشن جی پردھان - لالہ ہیرا لال جی اپ پردھان مہاشے ہری کشن جی مصر منتری - مہاشے موہن لعل جی اپ منتری - لالہ شیو پرشاد کوشادھیکش لالہ گوبند لعل پستکادھیکش - لالہ لونگ رائے مہاشے جگناتھ پرشاد - اور پنڈت کاشی ناتھ صاحب ممبران انترنگ سبھا۔

آریہ سماج علی پور ضلع مظفرگڈھ کے سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو۔ یہ اتسب بڑی دھوم دھام سے ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ باہر سے آنے والے بھائیوں کا اندازہ تقریباً یا لغد لگایا گیا ہے۔ مہاتما اپدیشک اور سنیاسی اور آریہ بھائی اس موقع پر درشن دیویں۔

جلیسر میں پہلے کوئی باقاعدہ سماج نہیں تھا - سوامی درشنا نند جی اور پنڈت متصدی رام اپدیشک پرتی ندھی سبھا پچھم دیش کے لیکچروں اور کوشش سے باقاعدہ سماج ستھاپت ہوگیا اور انتخاب حسب ذیل ہوا ہے:-

بابو کدار ناتھ صاحب سب اوورسیئر نہر گنگ پردھان منشی چھنا لال شرما منتری - لالہ نانک چند دوکاندار خزانچی - اور لالہ دیوی سنج پنساری

پستکادھیکش۔

آریہ سماج پیلی بھیت کا وارشک اتسو ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو۔ آریہ بھائی درشن دیں۔

آریہ سماج جلال آباد کے سبھاسد ان لالہ ٹھاکر داس عرائض نویس کے پتر اندرسین اور لالہ چونی لال کے تین پتروں کا چوڑاکرم سنسکار ۱۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ویدوکت ہوا ان سنسکاروں میں گوندوال - ویرووال سے بھی آریہ بھائی تشریف لاکر شامل ہوئے تھے۔ سب آریہ بھائیوں کا ستکار پریتی بھوجن سے کیا گیا۔ اور اس موقع پر لالہ چونی لال جی للعہ روپیہ - اور لالہ ٹھاکر داس جی نے ﷲ - کل یہ مختلف فنڈوں میں دان دئے۔

مہاشے تخت رام سبھاسد آریہ سماج خیرپور ضلع مظفرپور کے گھر میں ۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو لڑکا ہونے پر ان سنسکار ویدوکت ہوا۔ ایک روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دیا گیا۔

پنڈت رشی رام اپدیشک نے ۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک ہندو کے مرتک سنسکار کے موقع پر ہون کرایا۔

لالہ بابو رام نے اپنے پتر کی صحت یابی کی خوشی میں ۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک ہون کرایا۔ اور مبلغ دو روپیہ گروکل فنڈ میں دان دئے۔

آریہ سماج گجرات کی کوشش سے اس جگہ دیجیٹرین ینگ مینز آرین کلب قایم ہوئی ہے - جو کہ اپنا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے رکھے گی۔ اس کلب کے عہدہ داران حسب ذیل ہوئے ہیں:-

مہاشے سندر داس پردھان - مہاشے سنت رام منتری - مہاشے چرن داس خزانچی - مہاشے برج موہن سنگھ لائبریرین - مہاشے گیان چند اپ منتری - داس کلب کے نام پر ضرور دیپک

ہونا چاہیے - آرین کلب کے ساتھ دیجٹرین سبشبد بالکل فضول معلوم ہوتا ہے - کیونکہ آریہ سماج کے اُپدیشوں - پُستکوں - اور ویدوں سے صاف ظاہر ہے - کہ مانس کہانا آریوں کا دھرم نہیں ہے - اِسلیئے اِس سبھا کا نام ینگ مینز آرین کلب ہی کافی ہے (ایڈیٹر)

پنڈت رام رتن جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ازا ابتدائے ۲۰- مارچ لغایت ۲۵- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء لائل پور میں بموقعہ میلہ مال مویشی بڑے آنند سے ویدک دھرم کا پرچار کیا - نیز اس موقعہ پر سبھا موصوف کے ارسال کئے ہوئے اُردو اور ہندی کے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے - آریہ سماج لائلپور آریہ پرتی ندہی سبھا کا ہاردک دھنیہ واد اداکرتا ہے -

لالہ موسیٰ میں وہاں کے باشندوں نے بہت سے روپئے اکٹھے کرکے طاعون کے خوف سے ایک بڑا ہون کیا - لوگوں کی رُچی ہون کی طرف ہوتی جاتی ہے -

افسوس کہ لالہ منشا رام جی سبھاسد آریہ سماج سہارنپور کی ماتا کا دیہانت ہوگیا - مرتک سنسکار ویدوکت ہوا - ہون کی سامگری چالیس روپے کی تھی دس روز تک برابر اُکت مہاشئے کے مکان پر ہون ہوتا رہا - آریہ پُرش ضرور اس طرف دھیان دیں -

آریہ سماج آگرہ کا بائیسواں سالانہ [illegible] خوب دھوم دھام کے ساتھ نردگھن [illegible] ہوا - سات بھجن منڈلیاں نگر [illegible] کے وقت اپنے منوہر بھجنوں سے [illegible] کو آنندت کرتی تھیں -

[illegible] کے سپتاہک جلسے میں [illegible]

۲۶- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو بھجن اور اُپاسنا کے بعد مہاشئے دیوی شنکر بی - اے کا دیاکھیان ساماجک شدھار پر ہوا - تت پشچات ادہکاریان سماج ہذا کا انتخاب حسب ذیل ہوا :-

بابو رام پرشاد جی بی - اے پردہان بابو پریاگ نرائن جی بی اے - ایل ایل بی اور ماسٹر متھرا داس جی اُپ پردہان پنڈت کرپا شنکر جی ایم - اے پر اگیہ منتری - بابو سالگ رام جی سہکاری منتری انت رام شرما اور کنور مادہو سنگھ جی اُپ منتری - بابو شری رام جی پُستکادہیکش بابو شیو شنکر جی کوشا دہیکش - بابو دامودر داس جی - پنڈت رام لال جی شرما پنڈت نند کشور جی شرما - پنڈت دیوی شنکر بی اے - بابو پریہ لال فوٹوگرافر پنڈت نند کشور - لالہ رام چندر ویش بابو رگھوناتھ سہائے بی - اے - ڈاکٹر جسونت رائے جی - بابو لکشمی نارائن جی بابو گنگا سہائے جی - اور بابو چتر بہاری لال جی ممبران انترنگ سبھا -

شاہجہانپور آریہ سماج کے سبھاسد لالہ جواہر لال کے بھائی مہاشئے بنو مان پرشاد کے مکان پر ۵- اپریل کو ہون ہوا - اور منفصلہ ذیل دان ملا :-

گئورکشنی	وید پرچار فنڈ	یتیم خانہ
۱	۱	عہ
پاٹھشالا	کل مبلغ	
عہ	معہ	

مہاشئے لچھمی نارائن خزانچی آریہ سماج شاہجہانپور کے گھر ۹- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون ہوا - اور مبلغ بیس روپئے منفصلہ ذیل فنڈوں میں دان ملے

گئورکشنی	وید پرچار فنڈ	لوکل آریہ سماج
۱	صہ	صہ
پاٹھشالا	پنڈت مہاشئے	
۱	عہ	

قصبہ جلیسر میں پورانک لوگوں نے شور مچا رکھا تھا - کہ دہلی سے پنڈت رام چندر آویں گے - اُن کے ساتھ آریہ لوگ شاسترارتھ کے واسطے تیار رہیں - آریہ پُرشوں نے پنڈت منصدی رام اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پشچم اُتر دیش کو بُلا لیا - اتفاق سے سوامی درشنانند جی بھی وہاں تشریف لے آئے - آریہ سماج کی طرف سے تو سوامی درشنانند جی اور پنڈت رام چندر جی - پورانک لوگوں نے بہت سے بہانے ڈھونڈے - مگر آخر کار شاستراتھ ہونا قرار پایا - دو روز تک برابر شاستراتھ ہوتا رہا آخر کو تیسرے دن پورانک لوگ بھاگ نکلے - اور آریہ سماج کی جے ہوئی - سامعین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا -

سادہو پرمانند جی اور پنڈت رشی رام جی اُپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے خیرپور میں ۲۰- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء سے ۲- اپریل تک بڑی کامیابی کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کیا - تت پشچات سادہو پرمانند جی سکھر کی طرف تشریف لے گئے - اور پنڈت رشی رام جی بنت پور کو چلے گئے -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی راؤں کا ذمہ دار نہیں ہے

چونیاں کا ایک مسیحی واعظ

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۸۔ فروری کے پرچہ میں ایک مضمون "عیسائیت کو جواب" کی سرخی سے لکھا تھا۔ جس میں امریکہ کے ہولی گھوسٹ جدید مذہبی فرقہ کے آدمیوں کا عیسائیت کو جواب دے بیٹھنے کا ذکر کرتے ہوئے سمجھایا تھا کہ جب تک شخصی مذاہب کا تاریک پردہ لوگوں کے سامنے سے اٹھ نہیں جاتا۔ تب تک باہم محبت اور یگانگی کا پیدا ہونا اسمبھو ہے۔ چونکہ یہ خبر عیسائی واعظوں اور عیسائیوں کے لئے نہایت ناگوار اور کسی قدر گھبراہٹ میں ڈالنے والی تھی۔ اس لئے اس خبر کے برے اثر سے محفوظ رکھنے۔ تسلی اور حوصلہ دینے کے لئے چونیاں کے کوئی واعظ اس مبارک خبر کو خام خیالی ظاہر فرماتے ہیں۔ تاکہ امریکہ کے ہولی گھوسٹ فرقہ کا اثر ہندوستان کے کسی عیسائی کو بیدل نہ کردے۔ چنانچہ وہ نورافشاں لودیانہ مطبوعہ ۱۲۔ مارچ کے پرچہ میں "ستیہ دھرم پرچارک جالندھر کی خام خیالی" کا ہیڈنگ دیکر یوں رقمطراز ہیں کہ "اگر چند آدمی امریکہ میں ایسے پیدا ہوئے جو مسیحیت کو نہیں مانتے۔ تو وہاں مسیحیت نہیں مٹ گئی دوستو! یہ آخری زمانہ ہے۔ بیدینی کا بڑھنا ضروری ہے۔ یہ کوئی ویدوں کی تاثیر نہیں ہے۔ یہ بیدینی کا نتیجہ ہے..... الخ۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے مضمون کا ہیڈنگ ہی دیکھ کر حضرت واعظ کا دل دھڑکنے لگ گیا۔ اور دل میں بیٹھا ہوا خوف وہ اپنی اصلی حالت میں نمودار ہوا۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ انسان کے دل میں جو خوف بنا رہتا ہے۔ وہ اکثر حالتوں میں ہو بہو اپنی اصلی شکل میں سامنے آجایا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت واعظ نے اپنے سوا دو کالم میں وید بھگوان پر خواہ مخواہ بلاوجہ اور بے ضرورت دانت پیسے ہیں۔ حالانکہ میرے مضمون "عیسائیت کو جواب" میں وید کا نام تک نہیں لکھا۔

جناب من! مسیحیت رہے گی یا نہ رہیگی۔ اس کا جواب تو آپ کو زمانہ کی رفتار اور مذہبی حرکت دیگی۔ اور انہیں کو دیکھ کر ہر ایک انسان اپنی رائے قایم کر سکتا ہے۔ اور قایم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ لیکن میرے مضمون کا سارا نقش تو اس کے ہیڈنگ سے ہی ہو جاتا ہے کہ حضرت یسوع مسیح پر کامل ایمان رکھنے والے اور انجیل شریف کے سچے معتقد اس سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آپ چاہیں انکو کچھ کہیں۔ ملحد پکاریں ان کا نام بیدین رکھیں۔ غرضیکہ جو چاہیں اپنے آپکو حوصلہ و تسلی دینے کے لئے رکھ لیں کیونکہ آپ کے نزدیک ایک رشی۔ زانی۔ مردم آزار۔ بدقماش اور دروغگو آدمی اگر عیسائی ہے تو وہ دیندار ہے۔ لیکن اگر برخلاف اس کے غیر مذاہب کا آدمی بالکل پارسا۔ نیک دل۔ راستگو۔ اور رحیم وغیرہ وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے تو وہ بیدین ہے) اور اسی طرح ہر ایک دوسرے کو کہہ سکتا ہے۔ لیکن امر واقع سے تو آپ انکار کر ہی نہیں سکتے۔

شاید آپ نے میرے مضمون کو اچھی طرح نہیں پڑھا میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ یہ ویدوں کی تاثیر ہے۔ میں تو آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ اور کرونگا اور زور سے کہونگا کہ عیسائیت کو جواب دیکر ہولی گھوسٹ کے نام سے ایک جدید فرقہ پیدا ہو جانا یہ اس انجیل شریف سے پوری واقفیت حاصل کر لینا نتیجہ ہے کہ وحشیوں۔ مردم خوروں۔ ظالموں۔ جاہلوں کافروں اور بت پرستوں کو خدا میں ایک کر دینے والی ہے۔ اور یہ ہولی گھوسٹ فرقہ کے لوگ تمام کے تمام ان دینداروں اور مسیح کی قوت۔ قدرت محبت اور الفت کی تاثیر رکھنے والوں میں سے ہیں۔ جن کا دعوےٰ ہے کہ "ہم مسیح کی جو معصوم ہوا اسنادی کرتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے ہے اور زبردست ہے۔ اور فتح پائیگا"۔ اور جس طرح آجکل ہر ایک مذہب کے اندر ہلچل مچی ہوئی ہے اور لوگ عیسائیت و مسائیت کی زبردست زنجیروں کو توڑ کر ان سے باہر نکلنے کو اب چنداں برائی اور پاپ خیال نہیں کرتے۔ اسی طرح بفضل پرماتما اگر سمجھدار اور غیر متعصب لیکن زر و زن کے لالچ سے پاک، لوگوں میں مذہبی تفتیش اور تحقیقات کا شوق بڑھتا گیا۔ تو آپ اس سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مسیحیت کا نتیجہ آخرکار کیا ہوگا۔ چاہے لوگوں کی آنکھیں کھلنے اور ان کو ہوش آجانے کا خیال جناب ہی کے سبب کو وید دھرم کے اپدیش کا ہو۔ جیسے کہ وید دھرم کی کتابیں چاہے اخلاقی تعلیم چاہے سائنس۔ چاہے بائیں شریف کی اصلیت و اصلی تعلیم۔ اور وہ لوگ خواہ چینی ہوں یا جاپانی۔ کافرستان کے رہنے والے ہوں یا یوروپ کے۔ دیندار اور سچے عیسائی جن جن باتوں میں وہ ہمارے ساتھ اتفاق کرتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ آج کل یوروپ کے عیسائیوں میں گھی۔ اور چند نامزد خیالی مسلم زور شور سے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ان ان باتوں میں کہیں گے۔ اور کہہ سکیں گے کہ وہ وید مقدس کی طرف آرہے ہیں۔

راقم

کورو پیارا

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۵

سنتان کی زیادہ اُتپتی سے جو حق بہت بُرا اثر پڑتا ہے سینکڑوں گربھ ہی پتت ہو جاتے ہیں۔ جس سے استریوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ہزاروں اپنے وقت سے پہلے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چھوٹی ہی عمر میں مر جاتے ہیں۔ جو کچھ پیدا ہوتے ہیں وہ کمزور اور جنم سے بیمار بڑھنے نہیں پاتے۔ کہ معمولی سے معمولی بیماری میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو کہ تھوڑی ہی دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ نہایت کمزور اور لاغر ہوتے ہیں۔ محنت سے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ امتحانوں میں کامیاب نہیں ہوتے۔ نظر جلدی کمزور ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی بینائی کم ہو جاتی ہے۔ جب بہت سنتان ہوتی ہے۔ تو والدین اچھی طرح پڑھا نہیں سکتے۔ بہت کم ایسے سمجھدار آدمی ہونگے۔ جو اپنے لڑکوں کو مڈل یا انٹرنس تک پڑھا دیتے ہوں۔ اُس سے آگے اُنکے پاس پڑھانے کے وسائل نہیں ہوتے۔ مجبوراً اِدھر اُدھر نوکری کے واسطے گھومتے پھرتے ہیں۔ سوائے اِسکے اُن کو اور کوئی چارہ نہیں۔ موجودہ طریقہ تعلیم نے لڑکوں کے جسم کو ایسا کمزور کر دیا ہے۔ کہ برہمچریہ کے ہونے سے سوائے دوسروں کی خوشامد کرنے کے اور کسی بات کے لائق نہیں ہوتے۔ مشقت کا کام کرنا نہایت دشوار ہے۔ دستکاری کے کام کو بے عزتی خیال کیا جاتا ہے دوکان کے کام سے سخت نفرت ہوتی جاتی ہے۔ اور بعض حالتوں میں تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے دوکاندار امیروں کے لڑکے دس دس کی نوکری کیلئے جان توڑ کر کوشش کرتے ہیں۔ ہر ایک شہر ہر ایک مکان سے نوکری کے لئے جوق در جوق چلے آتے ہیں اور دفتروں اور کارخانوں میں ایسی کثرت لوگ چلے جا رہے ہیں کہ جس جگہ ایک آدمی کی تنخواہ ۹۰ روپیہ ہیں۔ آج اُسی جگہ کے لئے بیسیوں درخواستیں پندرہ روپیہ منظور کرنے کو طیار ہیں۔ جہاں منت اور خوشامد سے لڑکوں کو داخل کیا جاتا تھا۔ آج سخت نفرت سے Black Jaw کہہ کر نکالا جاتا ہے۔ جہاں ایک کام کے لئے بیکار آدمی کی ضرورت تھی۔ اب ایک آدمی اُسی جگہ کام کرنے کو طیار ہے انعام کی جگہ داخلہ کے امتحان اور بڑی بڑی فیس لی جاتی ہے۔ اور جس امتحان کے لئے انٹرنس یا مڈل کی ضرورت تھی۔ آج ایف اے۔ اور بی اے کی شرط لگائی جاتی ہے۔ اور اس طرح نوکریں ایسی سستی ہوگئی ہیں۔ کہ سینکڑوں میں سے ایک کو ہی جگہ نہیں ملتی لاہور میڈیکل کالج کی ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس میں داخل ہونے کے لئے پہلے کوئی آتا ہی نہ تھا۔ انعام وظیفہ اور خوشامد سے لڑکے داخل کئے جاتے تھے۔ کچھ دیر کے بعد جب لوگوں نے دیکھا کہ ڈاکٹر لوگ کیسے خوش اور مالدار ہوتے ہیں۔ تو بڑی اُمنگ سے اپنے لڑکوں کو کالج میں بھیجنے لگے۔ یہاں تک کہ بیکاروں کی نوبت پہونچ گئی ہے۔ آجکل تو ایسی اوستھا ہے۔ کہ کیا ہاسپٹل اسسٹنٹ اور کیا اسسٹنٹ سرجن کلاس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ قلم سے کہی نہیں جاتی۔ دور دور سے تمام ہندوستان کے لڑکے مدراس۔ کلکتہ بمبئی۔ اودھ وغیرہ صوبوں سے لاہور میں ہر سال آتے ہیں۔ صرف امتحان کے داخلہ کی درخواست کے ساتھ ہر ایک امیدوار کو سوائے سفر خرچ وغیرہ کے پانچ روپیہ کا تندرستی کا سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے۔ اور پھر داخلہ کے امتحان میں بیٹھتے ہیں۔ جہاں ساٹھ اور ستر کے قریب نکال دئے جاتے ہیں۔ جو کچھ بچے اُن کی صحت کا ملاحظہ ہوتا ہے۔ کئی اس طرح سے نکل جاتے ہیں۔ اور پھر سال بسال امتحان سے چھانٹی ہوتی ہے۔ کہ آخر میں بہت تھوڑے لڑکے رہ جاتے ہیں۔ جو کامیاب ہو کر نوکری کا مُنہ دیکھتے ہیں۔ اور جہاں کچھ عرصہ کے درمیان ایسی گت ہوتی ہے۔ کہ بالکل حوصلہ پست ہو کر آنکھ بل لنٹنٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف بیکاری اور بزدلی کا راجیہ ہوتا ہے۔ ہر ایک طرف اُچھ بھاؤ کے بجائے ابھاؤ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت تھوڑے عرصہ میں جوانی کے خیالات پر پانی پھر جاتا ہے اور معمولی دُنیادار آدمی بن جاتا ہے۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بدمعاشی اور رشوت سے روپیہ کمایا جاتا ہے۔ نہ صرف ایک ہی محکمہ بلکہ ہر ایک دفتر کا یہی حال ہے۔ سرکاری ملازموں کی تعداد اور اتنی ہو گئی ہے۔ کہ امیدواروں کے لئے امید کی جگہ نہیں رہی۔ وسائل بہت کم اور خرچ بہت اتنی بڑھ گئی ہیں کہ جن کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں کو پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی۔ رشوت اور بدمعاشی چاروں طرف خیالات کا راجیہ کر رہی ہے۔ دکھ درد اور بیماری نے ہندوستان کے ہر ایک کونہ میں بسیرا بنایا ہے پلیگ نے ہزاروں گھروں کو تہ و بالا کر دیا۔ لاکھوں معصوم بچوں کو قحط نے اپنی ماتاؤں سے جدا کیا۔ اسے بھارت نواسیو! کیا آپکے ہوش میں کبھی خیال نہیں آیا کہ ایسی اندھا دھند سنتان پیدا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ اپنے لڑکوں کو لاہور کے ڈاکٹری سکول میں کب تک پڑھاؤ گے؟ انجینئرنگ فس کا کب تک پیچھا کروگے۔ سرکاری دفتروں اور کچہریوں پر کب تک امید رکھو گے۔ تار گھر۔ ورکشاپ بھر دئے گئے اور تمام جگہ پوری ہو چکی ہیں۔ موجودہ طریقہ تعلیم نے گھروں کے گھر کھوکھلے کر دئے۔ آریہ سنتان نے برہمچریہ کا ناش کر دیا۔ لپت ہمت۔ لپت حوصلہ۔ پست بنا دیا۔ بل سے محروم۔ جائداد سے محروم۔ ہنر سے محروم۔ فن سے محروم۔ ہر ایک بات سے محروم کر دیا کیا کچھ اور بھی امید ہے؟ پلیگ نقارہ کی چوٹ سے اور قحط باواز بلند پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ آبادی اتنی زیادہ ہو گئی ہے۔ کہ قدرت اُس کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

ڈاکٹر Kerrs کا سیبرم اور دیسی کلیول

کے مجرب نسخے قدرت کے منصف اور رحم دلی
ہاتھ کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ پلیگ ایک
طرف بند ہونے میں نہیں آتی۔ کہ دوسری طرف قدم جما
لیتی ہے۔ قحط کو گذرے ابھی سال نہیں ہوا کہ دوسرے
سال بارش کا نام و نشان نہیں ہے۔ کیا پلیگ
اور قحط ہمارے کرموں کا پھل نہیں ہیں۔ اینہیہ
نیہم کو ایک طرف توڑ دیجئے۔ دوسری طرف وہ
اپنا پھل ضرور دکھائیگا۔ دو بیہ جو سنتان ویرم
الوکول پیدا ہونگے اور بدن کی کمزوری کرنے کے
لئے وہ آگیا تھا۔ اگر دشٹ بھوگ اور کام چیشٹا
میں خرچ کئے ہو۔ سنتان کی زیادتی اور
زیادہ اپنتی ہوگی۔ آبادی بڑھ جائیگی
اور جن کی نوکری کے لئے رشوت لینی پڑے گی
جھوٹ بولنا پڑیگا۔ اور طرح طرح کے مکر و
فریب کرنے پڑیں گے۔ اور منشیہ دیہہ جو اچھے
کام اور اپکار کے لئے دی گئی ہی اکارت
اور نشپھل جائے گی۔ (باقی آئندہ)
(جناداس از گجرات)

شیو پوران میں گنیش کا حال اور باپ بیٹوں کا جنگ و جدال

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ تمام بجرالی شکلیں جو پاربتی کے حکم سے بنائی گئی تھیں۔ سب لوگوں کا خاتمہ کرنے لگیں۔ جس طرح قیامت کے وقت سب چیزوں کا نقش و نگار و نام و نشان مٹ جاتا ہے۔ اور آگ میں ہر ایک شے جل جاتی ہے۔ بعینہ یہی حال اُن شکتیوں نے کر رکھا تھا۔ اُن کی نگاہ میں نہ کوئی اندر تھا نہ برہما نہ سورج نہ مہادیو۔ سب کے مار دینے پر انہوں نے کمر باندھی تھی۔ جہاں کہیں وہ کسی چیز انسان یا حیوان کا نشان پاتیں تباہ کر ڈالتیں۔ گرا آتا۔ کچھ کا

کھتی۔ الم شیر شاد وغیرہ عورتیں دیوتاؤں اور گنوں میں سے جن کو دیکھتیں۔ منہ میں ڈال نگل جاتی تھیں۔ پاربتی کا یہ قہر دیکھ کر مہادیو اور وشنو اور برہما سب گھبرا رہے تھے۔ کہ یہ دیوی کسی کو زندہ نہیں چھوڑتی نظر نہیں آتی۔ سب مل کر صلاح کرنے لگے۔ کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ یہ دیوی کس طرح رام ہو۔ کہ جہان میں امن امان ہو۔ مہادیو کو بھی سخت رنج ہو رہا تھا۔ اور نندنگا منگا پاربتی کے پاس جانے سے بھی ڈرتا تھا۔ نہ کسی شخص کی یہ مجال تھی کہ پاربتی کے پاس جائے۔ وشنو برہما اندر سب موجود تھے۔ لیکن کسی کا حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ اُس کے سامنے ہی کھڑا ہو سکے۔ قہر سے بھری ہوئی اور آگ کی طرح شعلہ زن پاربتی کے آگے جا کر دور ہی کھڑے ہو رہے تھے۔ کہ اتنے میں نارد وہاں آ پہنچے۔ اور برہما اندر وشنو اور مہادیو کے مشورے میں شریک ہوئے اور سب نے تجویز کی کہ اکٹھے ہو کر پاربتی کے پاس چلو۔ اور جس طرح ہو سکے اُس کو خوش کرو۔ چنانچہ وہ گئے۔ اور اُس کی تعریف کر کے کہنے لگے۔ اے بھوانی۔ اے درگا۔ اے تینا لہنی۔ اے پرکرتی اے بھیروا۔ اے جگت کا۔ ہم تجھے نمسکار کرتے ہیں پاربتی نے ان کی اس التجا پر کچھ توجہ نہ کی۔ اور منہ پھیر لیا۔ دیوتا بولے اے دیوی تو ہمیں معاف کر۔ نہیں تو قیامت ہوا چاہتی ہے۔ تیرا خاوند اور ہم التجا کرتے ہیں۔ کہ تو ہمیں معاف کر۔ یہ بات سن کر پاربتی نے کہا کہ اگر ہمارا لڑکا زندہ ہو جائے تو تم سب لوگ اُس کی عبادت کرو۔ ورنہ دیکھ لو کہ وہی تم ہو۔ اور وہی ہم ہیں۔ وہ سب دیوتا پاربتی کی یہ کلام سن کر مہادیو سے بولے کہ جس طرح ہو سکے اس کا پتر زندہ کر دو۔ مہادیو بولے کہ میں اُس کا سر کہاں سے لاؤں۔ وہ تو کوئی پری اُڑا لے گئی۔ اس واسطے کو نہلا دو اور مداف کر دو۔ جو کوئی پہلے یہاں ملیگا۔ اُس کا

سر کاٹ کر اسپر لگا دیں گے۔ شو کے فرمانبرداروں نے ایسا ہی کیا۔ اور گنیش جی کو نہلا کر وہاں بٹھا دیا۔ اور کسی سر کی تلاش میں گئے۔ کہ پہلے ہی اُن کو ایک دانت والا ہاتھی ملا۔ اُس کا سر اُسکا سر کاٹ کر انہوں نے گنیش جی کے سر پر جوڑ دیا جب گنیش جی کے سر پر ہاتھی کا سر لگا تو تمام دیوتا بڑے خوش ہوئے۔ اور اُس گنیش کی ارادھنا اور پوجا کرنے لگے۔ اور نہایت خوبصورت و قیمتی کپڑے اُس کو پہنائے۔ پاربتی خوشی سے جامہ میں پھولی نہ سمائی۔ اور پاس آ کر کہنے لگی۔ "اے پتر تو دھنیہ ہے بڑا خوش قسمت ہے۔ اب تو اس لائق ہے کہ سب تیری عبادت کریں۔ اور سیندور۔ اور بھوگ۔ اور چندن تجھ پر چڑھائیں۔ اور نئی ویدیں تجھ کو دیں۔ اور تیری پرکرما لیں۔ اور تمام مرد اور عورت تجھے نمسکار کریں۔ مفصل دیکھو شو پران (نامہ نگار)

مہادیو کا دورہ ہونا۔ پاربتی کو لے کر کیلاش پر رہنا۔ پاربتی کا نہانا۔ اور نہانے وقت مہادیو کا بے تحاشا اندر چلے آنا۔ پاربتی کا شرمانا۔ اور آنے والے آدمیوں کو روکنے کے واسطے گارے سے ایک لڑکا بنانا۔ اور اُسکو دروازے پر بٹھانا تاکہ وہ پاسبانی کرے۔ مہادیو کا آنا۔ اور اُس لڑکے کا اُسکو روکنا۔ اور مہادیو کا گنیش کے ساتھ تکرار۔ اور گنوں کا پیٹا جانا۔ اور مہادیو کے پاس فریاد کرنا۔ اور مہادیو کا اُن کو جھڑکنا۔ گنوں کا گنیش کے پاس پھر آنا۔ اور پھر پیٹا جانا۔ مہادیو کا غصہ اور پاربتی کا اُس جھگڑے سے خبردار ہونا۔ پاربتی کا مہادیو کے مطیع ہونے سے کراہت کرنا اور اپنا غلبہ چاہنا۔ مہادیو کا پاربتی کے ساتھ اڑنا۔ اور مہادیو کا گھبرانا اور وشنو کا دغا کرنا اور فریب سے گنیش پر فتح پانا۔ پاربتی کا غضبناک ہونا اور مہادیو کو دکھ دینا۔ اور خوفناک لڑائی لڑنا۔ پاربتی کا تمام دیوتاؤں کو زیر پانا۔ اور مہادیو کی

جو کہ کڑی بٹھلا دینا - مہادیو کا معافی مانگنا - اور گنیش کا مارا جانا - اور پھر زندہ کرنا - گنیش کا سر کیسکا اُڑا لیجانا - اور مہادیو کی بے علمی اور ہاتھی کا سر کاٹ کر جنگل سے لانا - اور گنیش کے سر پر دھرنا اور تمام دیوتاؤں کا اسکو پوجنا - وغیرہ - اِس قصہ کا نتیجہ ہے - جو مصنف پوران نے لکھی ہے - اور جسکا ویدوں میں نام و نشان ہی نہیں ہے کیونکہ ہر دو میں زمین و آسمان کا فرق ہے - ویدوں میں پرماتما بیاہ شادی قیود سے آزاد مگر پورانوں میں مہادیو بیاہ کا محتاج اور عورت کا غلام اور بیوقوف کہ گنیش کا حال بلا بتلائے نہ جان سکا - اور وشنو - اندر و نارد کی مدد سے فقیر گنیش سے عہدہ برا نہ ہو سکا - اور اپنی عورت کے مقابلہ پر ہرگز نہ ٹھہر سکا - بلکہ ناتوان و عاجز بن کر اُس سے اپنے گناہ کی معافی مانگی - حالانکہ بیشمار راکھشوں دیتوں و چیدہ چیدہ دیوتاؤں کا شکست کر اُس سے ٹکر لینے گیا تھا - تو بھی اکیلے کے مقابلے میں فریب سے بازی جیتی - لیکن جب پاربتی نے اُس کا مقابلہ کیا - تو اپنی ہوش کھو بیٹھا - اوسان باختہ ہو گئے اور تھوڑی سی بات کے لئے بیشمار بےگناہ دیوتاؤں کو مروا ڈالا - اور آخرکار اُسی گنیش کی پوجا کرنے بیٹھا - جسکو گنیش کے زندہ کرنے کے لئے بےگناہ ہاتھی کا سر کاٹنا پڑا - اور برخلاف قاعدہ قانون قدرت کے آدمی کے سر پر ہاتھی کا سر جوڑا - وغیرہ وغیرہ بہت ہی الزام و عیب اس قصہ کے مہادیو پر عاید ہو سکتے ہیں - مگر ویدوں میں مہادیو کا جو ورنن ہے - اُس سے ایک بھی نقص نہیں آتا - کیونکہ وہ تمام دنیاوی خواہشوں سے آزاد اور تمام برہمانڈ میں پُری پورن اور سرشٹی کا بنانے والا - سرو گیتا - ہرش شوک سے منزہ و رنج و غم سے مبرا - اجر - امر - شُدھ پوتر و سناتن اور سب کا حاکم تمام میں ویاپک - سب کی خبر لینے والا - کسی کا محتاج نہیں ہے - کوئی فریب و چھل نہیں کرتا -

عورتوں کا غلام نہیں - اور شہوت پرست نہیں - اور بیوقوف نہیں - سب کا حال جانتا ہے اور سب کے اعمال کا بدلہ بنائے سے دیتا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا - اور ہرگز کسی سے خوف نہیں کرتا - بس یہہ ہے فرق وید و پورانوں کے مہادیو کا - جسکو تھوڑی سی عقل بھی ہو گی وہ بلا مہڑک پورانوں کے ہذلیات کو چھوڑ کر ویدوں کی شرن میں آئیگا - کہ جن کے گیان سے ہر شخص مکت ہو کر پرم آنند دھام کو پہونچتا ہے - اگر عقل نہ رکھے گا - تو وہ پورانوں کے اُجڑ اور وہمی مہادیو کے پیچھے پڑ کر آپ ڈوبے گا - اور اوروں کو ڈبوئے گا - یہی حال پورانوں کے گنیش کا ہے

راقم
یوگندر پال

کچھ عرصہ سے میرے من کے اندر ایک بھرانتی پیدا ہوئی ہے

اور وہ یہہ ہے کہ سماجک دُنیا میں جہاں اور چند امورات میں اختلاف پیدا ہوئے اور ہوتے جا رہے ہیں - منجملہ اُن کے ایک مسئلہ نباتات درخت وغیرہ میں جیو ماننے اور نہ ماننے کا بھی ہے - ستیارتھ پرکاش کے مضمون سے جو اُردو جلد صفحہ ۵۹۹ سے صفحہ ۶۰۲ تک درج ہے - انوبھو ہو رہا ہے - کہ سوامی جی مہاراج نے نباتات میں جیو مانا ہے - مگر اس حالت میں جیو کو دُکھ سکھ محسوس ہونا نہیں لکھا - اور مضمون منتویہ امنتویہ میں جیو کی صفات دُکھ سکھ - خواہش - تنفر اور گیان وغیرہ کو مانا ہے اور صفت چونکہ ہمیشہ موصوف کے ساتھ رہا کرتی ہے جیسے اگنی کے ساتھ گرمی - پرتھوی کے ساتھ گندھ وغیرہ ایسے ہی جیو کے ساتھ اُسکی صفات دُکھ سکھ وغیرہ بھی رہنی چاہئیں وہ ہمیشہ رہتی ہی ہونگی - تو کس طرح مان لیا جاوے کہ اُس حالت میں کہ جب جیو نباتات میں ہوتا ہے - اُسکو دُکھ محسوس نہیں ہوتا کیا یہ صفات جیو کی ذاتی صفات نہیں جو کسی وقت علیحدہ ہو جاویں - اور جب دُکھ سکھ کچھ بھی محسوس نہ ہووے تو اُس حالت میں جیو کے لئے اچھی حالت کہنا چاہئے - کوئی نیا پاپ اُسکے ذمہ عاید نہ ہووے اور کسی رنج تکلیف کا اثر نہ ملے - پس ایسی حالت میں درختان وغیرہ کی یونی کو جسکو گھور پاپ کا نتیجہ کہا گیا ہے معمولی انسانوں کی یونی (جنم) سے اچھا سمجھنا چاہئے - اور ستیارتھ کے صفحہ ۶۰۲ میں مہاتما نہال سنگھ جی نے حاشیہ تحریر کیا ہے - اُسمیں اُنہوں نے سمپورن پودے کے اندر ایک ہی جیو مانا ہے - اور پھل پھول پتے وغیرہ کو مثل بالوں کے بتلایا ہے کہ جیسے انسانی سر سے بال کترے جاویں - اور کچھ تکلیف محسوس نہ ہو ایسے ہی اُن درختوں کے جزو علیحدہ کر لینے سے اُس درخت کے جیو کو کوئی دُکھ محسوس نہیں ہوتا - اگر درختان کے پتے ٹہنے وغیرہ کو بمنزلہ بال کے تصور کیا جاوے اور کُل درخت میں ایک ہی جیو مانا جاوے تو کیا وجہ ہے کہ بعض ٹہنی (قلم) کے زور پتے وغیرہ کو دوسری جگہ زمین پر لگانے سے دوسرا پودا قایم ہو جاتا ہے - برگ پیپل کی قلمیں ہی لگتی ہیں - اور تخم ہی پیدا ہوتا ہے درخت کا ایک پودا ہوتا ہے اُسکا پتہ ہی بطور قلم لگا دینے سے دوسرا پیدا ہو جاتا ہے یہ حالت بالوں کے اندر نہیں ہے - کہ دوسری جگہ کسی حکمت تو آکڑی وغیرہ سے لگا کر اُس میں طاقت نشو و نما دیجاوے - یا کسی حصہ اعضا کو کسی حکمت سے علیحدہ نشو و نما کی حالت میں قایم رکھا جاوے - اور جب تمام درخت میں ایک ہی جیو ہے تو علیحدہ علیحدہ قلمیں لگانے سے ایک درخت کی دو دیگر درخت میں پیوند چڑھانے سے جو نشو و نما ہوتی ہے اور پھل پھول آتے ہیں - اور جس درخت سے کاٹ کر قلمیں علیحدہ علیحدہ لگتی ہیں - وہ بھی زندہ رہتا ہے - تو یہ علیحدہ علیحدہ ایک جیو کے چند جیو کہاں سے ہو گئے - اور اناج بیج وغیرہ میں جو کہ نہ مانا جاوے تو یہ بھی ایک اعتراض کے قابل بات ہے کہ جو نہ ہوتا تو اُسکے اندر اُگنے و بار ور ہونے کی طاقت کہاں سے رہتی - اور علاوہ اُسکے جیو کے جو چند صفات ذاتی بیان ہوئے وہ جیسے کہ چند نباتات میں کامل طور پر نہیں بیٹھ سکتی -

شنکا سمادھان

(الف)

نیائے شاستر صفحہ ۲۸۰ مترجمہ (پنڈت کرپارام شرما)

(س) کیا پراربدھ ختم ہونے سے پہلے جسم کسی طرح نہیں جا سکتا ؟

(ج) ہرگز نہیں۔

(س) تو کیا اکال مرتیو نہیں ہوتی ؟۔

(ج) بالکل نہیں کیونکہ ایشور نے جتنے سوانس تک زندگی ہو گئے کے واسطے جسم دیا ہے اُتنے سوانس تک اُس کا ہونا ضروری ہے کوئی سنسار کی طاقت ایشور کے نیم کو توڑ نہیں سکتی۔ جو لوگ اکال مرتیو کے ماننے والے ہیں۔ اور مانتے ہیں۔ وہ ایشور کے نیم کو توڑنا چاہتے ہیں۔

(س) بعض لوگ ایسا کہتے ہیں کہ پراربدھ ایسی ہے۔ جیسی چراغ میں تیل و بتی۔ جب تک رہے گی تب چراغ کی عمر ہے۔ لیکن ہوا لگنے سے چراغ بجھ جاتا ہے۔ ایسے ہی پراربدھ کی موجودگی میں کسی کے مار ڈالنے سے جسم کا ناش ہو سکتا ہے۔

(ج) یہ بات بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ اس جسم میں جس قدر دکھ سکھ ہو گئے کو مقرر ہوا تھا۔ اُس میں ایک جنم کا دکھ تھا۔ لیکن بیچ میں ناش ہو کر دوبارہ جنم لے کر باقی کو بھوگنا ماننے سے دو دفعہ جنم کا دکھ ہو جائیگا۔ جو ایشور کے نیم اور گیان کے برخلاف ہے۔ جڑ چراغ میں چونکہ جلانے کا دکھ نہیں ہے اس واسطے یہ مثال دینا صحیح نہیں ہے اس واسطے پراربدھ کرموں کی موجودگی تک جسم میں رہ کر بعد میں مکت ہو جاتا ہے یہی سدھانت ہے۔ اُس کے واسطے بہت سے پرمان اور دلائل ہیں۔ اور یہاں بخوف طوالت نہیں لکھے جاتے۔

(ب)

از سانکھیہ درشن اردو مترجمہ پنڈت کرپارام جی صفحہ ۱۵۷

(س) کیا برکشں میں جیو ہے یا نہیں۔

(ج) برکشں میں جیو نہیں ہے۔ بلکہ یہاں برکشں میں رہنے والے جیوؤں سے مراد ہے کیونکہ گولر وغیرہ کے پھلوں میں جو جیو رہتے ہیں۔ اُن کو باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔

(س) اگر برکشں میں جیو نہ ہو تو وہ بڑھ گھٹ نہیں سکتا۔

(ج) بڑھنا گھٹنا جیو کا دھرم نہیں ہے۔ پرکرتی کا دھرم ہے۔ کرسنجوگ سے چیزیں بڑھتی اور دیوگ سے گھٹتی ہیں۔ یہاں تک کہ پتھر اور پہاڑ بڑھتے ہیں۔

(س) جن میں جیو ہے۔ وہ اندر سے بڑھتی ہیں۔ اور جن میں جیو نہیں ہے وہ باہر سے بڑھتی ہیں۔ چونکہ برکشں اندر سے بڑھتے ہیں۔ اس واسطے اُن میں جیو کو ماننا چاہئے۔

(ج) یہ کوئی نیم نہیں ہے کہ جو اندر سے بڑھے اُس میں ضروری جیو ہو۔ بلکہ جو چیز آگ کے سبب سے بڑھتی ہے۔ وہ اندر سے بڑھتی ہے۔ اور جو پانی سے بڑھتی ہے۔ وہ باہر سے بڑھتی ہے۔

(س) اندر سے بڑھنے والی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

(ج) چنے جب اُبالے جاتے ہیں تو اندر کی طرف سے بڑھتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ پہلے سے دوچند ہو جاتے ہیں۔

(س) برکشوں میں جیو ماننے سے کیا اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

(ج) اول ایک برکشں میں جس قدر پھل ہیں۔ اُن سب میں ایک جیو ہے۔ تو بیج کے ٹوٹنے سے اُس درخت نہیں پیدا ہو سکتا۔ اگر بہت جیو ہیں تو ایک شریر کے ابھیمانی بہت سے جیو نہیں ہو سکتے

(یہ ہر دو مضمون بطور سوال و جواب از قلم پنڈت کرپارام جی شرما مترجم درشنوں میں چھپ چکے ہیں۔ اگر کوئی معمولی آدمی اس وشے میں قلم اُٹھاتا تو شاید شنکا اُٹھین نہ ہوتا اور نہ ضرورت ان مضامین کو اخباری دنیا میں لانے کی ہوتی۔ اس واسطے نہایت ادب سے نویدن ہے۔ کہ ماسٹر آتمارام جی و لالہ منشی رام جی ان ہر دو مضامین پر اپنا وچار بذریعہ دلائل وکھیتی درج اخبار فرما کر مشکور فرمادیں۔

راقم

دوتار سنگھ عرضی نویس سکرٹری آریہ سماج گوجرخان

دین عیسوی

بائیبل بلحاظ فلسفہ و قانون قدرت کے بالکل غلط ثابت ہوئی ہے۔ اُس کے اکثر بیانات ایسے ہیں

جو علم و عقل پر پانی پھیرنے والے اور احمق سے احمق انسان کو بھی ہنسی دلانے والے ہیں تمام بائیبل کا ماحصل یہہ ہے۔ کہ خدا نے چھ دن رات میں زمین و آسمان کو بنایا اور پھر آدم کو پیدا کیا۔ جس نے گیہوں کا دانہ کہا لیا۔ اور خدا نے اُس کو مجرم قرار دیا۔ اور اُس کی تمام اولاد کو گنہگار ٹھہرایا۔ بیشمار نبی بھیجے تاکہ آدم کی اولاد کی گنہگاری کو مٹائیں لیکن جب کسی سے مٹ نہ سکی تو خدا آپ آسمان سے اُتر آیا۔ کہ لوگوں کو بچاوے۔ لیکن لوگوں نے پکڑ کر اُسے بھی سولی پر لٹکا دیا۔ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ خدا دیدہ و دانستہ آپ ہی سولی پر لٹک گیا۔ تاکہ دُنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ ورنہ وہ چاہتا تو بچ بھی جاتا۔ مگر اُس نے خود ہی بچنا گوارا نہ کیا۔ اور سولی پر چڑھنا اُس نے پسند کیا۔ اور دُنیا کے گناہ کے مٹانے کو اُسے کچھ تجویز نہ سوجھی۔ اُس خدا کی یہ لوگ تثلیث مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ وہ خدا ایک سے تین اور پھر وہ تین سے ایک ہو جاتا ہے۔ جب خدا ایک سے تین ہو جاتا ہے۔ تو ایک خدا آسمان پر رہ جاتا ہے۔ اور وہ عیسائیوں کا باپ خدا ہے۔ اور ایک خدا کبوتر کی شکل میں آسمان پر لٹکا رہتا ہے۔ اور ایک خدا یسوع مسیح تہا۔ کہ انسان کا جسم اختیار کر کے دُنیا میں آیا۔ اور جس نے یہودیوں کے ہاتھ سے سولی کی سزا پائی۔ یہہ مسئلہ جو علم و عقل کے خلاف ہے۔ عیسائیوں کا اصل الاصول ہے۔ اور وہ اُس خدا کی روایات اور حکایات کو جو دُنیا میں انسان بن کر آیا۔ اپنی مذہبی کتاب قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہی ایک کتاب ہے۔ جو حقانیت و علم اور حکمت سے بھری ہوئی ہے۔ باقی دُنیا کی کوئی کتاب اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ وید مقدس بھی اُن کے ہاں کچھ چیز نہیں ہے اِس لئے ضروری ہوا۔ کہ ہم اُس کا مطالعہ کریں۔ کہ آیا وہ درحقیقت ایسی ہی کتاب ہے۔ یا نری عقل و ہوش کے کھونے والی۔ اور چاہ ضلالت میں گرانے والی ہے ہم اُس کی تحقیق یوحنا کی انجیل باب اول سے شروع کرتے ہیں۔

یوحنا کی انجیل باب ۱

ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے پیدا ہوئیں۔ اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جو بغیر اُس کے ہوئی زندگی اُس میں تھی۔ اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا

یوحنا باب ۱۔ آیت ۱ سے ۵ تک

اس کلام پر حسب ذیل اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔

جب ابتدا میں کلام ہی کلام تھا۔ اور باقی کچھ نہ تھا۔ اور کلام ہی خدا تھا تو وہ مرکب تھا۔ یا غیر مرکب۔ اگر مرکب تھا۔ تو کن چیزوں کی ترکیب سے بنا تھا اور جو بنا ہے۔ اُس کا آغاز و فنا کیوں نہیں (۱) اور جو غیر مرکب تھا۔ تو اُس سے مرکب کس طرح پیدا ہوئے۔ اگر نہیں پیدا ہوئے تو موجودہ مرکبات کہاں سے آئے۔ اور باد و آب و آتش و حواس خمسہ ظاہری و باطنی کس طرح بنے۔ اور سورج و چاند اور زمین کس چیز سے بنائے گئے۔ (۲) اور کلام کیا چیز ہے۔ آیا چیتن یعنی مدرک بالذات یا جڑ متحرک بالغیر۔ اگر مدرک بالذات ہے تو وہ مفرد ہے یا مرکب اگر مفرد ہے تو اُسکا مرکب نہیں ہو سکتا۔ اور اگر مرکب ہے تو اُسکا بنانے والا کون ہے۔ اور وہ فانی کیوں نہیں۔ اور اگر فانی ہے تو اُسکو خدا کہنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے (۳)، اور کیا کلام اُس کے آواز سے الگ ہے یا وہی ہے۔ اگر الگ ہے تو اُسکی صفات کیا ہیں۔ اور اگر آواز ہے تو آواز کا نام خدا دہرنا بجز نادانی اور کچھ نہیں (۴) اور آواز چونکہ جڑ اور فعل ہے اسکو خدا کیوں کہتے ہو۔ اور بتلاؤ کہ جڑ چیز چیتن سے الگ ہے یا وہی ہے۔ اگر الگ ہے تو اُسکو کلام کہنا بیہودگی ہے اور اگر جڑ ہی چیتن ہے تو اور جڑ چیزیں مثلاً آگ پانی خدا کیوں نہیں (۵) اور جو وہ کلام اکیلی ہی چیز تھی۔ اسکی کثرت محال ہے کیونکہ وہ مفرد ہے۔ اُسکی کثرت نہیں ہوتی جب تک کہ اُسکے ساتھ اور مفرد نہوں اور اگر اور مفرد بھی تھی تو اکیلا خدا تھا۔ یہ کلام غلط ٹھہرا (۶) اور جس کلام میں زندگی تھی تو وہ کلام جاندار ہوئی۔ تو تمام کلام جو دنیا میں موجود ہیں جاندار کیوں نہیں (۷) اور نور جب تاریکی میں چمکتا ہے۔ تو نور اور تاریکی دو چیزیں ہوئیں۔ پھر آپ نے ایک کیوں کہی۔ دو کیوں نہ کہدیں۔ (۸) جب تاریکی نے نور کو نہ جانا

श्रीओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

L 39
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

सद्धर्मप्रचारक

ستیہ دہرم پرچارک

(۱) ویدوں کی ... ستیہ دہرم کا پرچار اور ستیہ استیہ کا بے تعصب نرنے کرنا (۲) اسماجک ... اور آتمک اُنتی کے ...

... شائع کرنا ... (۳) ... اور دیگر ...

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۳ بیساکھ سمت ۱۹۵۹ مطابق ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء - شکروار - جلندھر شہر | نمبر ۳

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب درخواست خریداری اخبار
ہذا کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ
کا جاتا ہے تو انکاری واپس کر دیتے ہیں جس
سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے
ہی نمونہ منگانے والوں کا حال ہے۔ پس آئندہ
کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی
آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔
(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ار کا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ
مخواہ دہوکہ میں پڑنے اور نقصان کا ہی
اندیشہ ہے۔ وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے
البتہ جن اصحاب کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ
مجبوراً درج ہوتے رہیں گے۔ آئندہ بند۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

قسم خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بامحصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت
اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی۔ بشرح
فی سطر کالم فی ہفتہ تین آنہ شمار کر کے لی

جاوے گی۔ کل اُجرت یکمشت پیشگی آنی چاہئے
ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہوسکتا
ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ
(منجانب اسسٹنٹ مینیجر)

مرض دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو جگت
سنگھ ورما گنڈہ بنارس سے رجوع کریں اُنکے علاج
سے ایسے مریضوں کو جن کو یہ مرض پچیس تیس یا چالیس
سال کا تھا آرام ہوا ہے۔ اُنکے علاج سے شفایاب ہونے
کے بعد پھر زندگی بھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ اور ادویات
صرف جڑی بوٹیوں کی ہوتی ہیں۔ جو مریض اتوار کو ۱۲
بجے سے ۲ بجے تک اُنکے پاس آتے ہیں اُن کا علاج مفت
کرتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والوں سے

گروکل کا افتتاحی جلسہ

کتابیں منگوانے سے پہلے اس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت ... ہی گھٹا دی ہے۔ اور یہہ رعایت بجائے ... اپریل تک کے آخیر جولائی تک قایم رہیگی۔ کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ۱۲ فی صدی ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کی شکل میں دیجاویگی۔

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت جو اب مقرر ہوئی
تجنیبہ جیون مجلد مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲ار	۶ر
" بلا جلد " " "	۱ار	۶ر
گیتا فارسی ترجمہ فیضی منظوم	۱ر	ار
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵ر	۴ر
سوانح عمری محمد صاحب اردو	۱ر	۸ر
بھوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴ر	۳ر
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتمارام	۸ر	۶ر
آریہ سنگیت پشپاولی گورکھی	۱۲ار	۱۰ر
پنچ مہایگیہ ودھی ہندی	۱ر	۹پ
پنچ مہایگیہ ودھی انگریزی	۴ر	۳ر
اکانومی آف ہیومن لائف انگریزی	۱۲ار	۶ر
ہندو مارٹرس "	۵ر	۴ر
اُپنشد "	۶ر	۳ر
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو حصہ اول ترجمہ لالہ منشی رام صاحب	۸ر	۶ر
دھوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں۔	عہ	۱۲ر

نوٹ (۱) درکس پنڈت گورو دت چونکہ

ختم ہو چکے ہیں۔ اسلئے ہمنے مع جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا شروع کر دیا ہے۔ بہ نسبت سابق ۴۰ صفحے بڑھ جائیں گے۔ جن کی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آویں گی اُن کو ۸ر کو ملے گی۔

(۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اُردو ترجمہ مناسب ادر اضافہ ... کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے جن صاحبوں کی درخواستیں یکم جون سے پہلے آویں گی اُن سے ۸ر لئے جائیں گے۔

(۴) ہم ایک روپیہ کے خریدار کو ہی سوا چھ روپیہ فی صدی کمیشن دیتے ہیں۔ مثلاً آپ اگر ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک یںترالیہ یا اور کسی جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ پر ملیگی۔ مگر ہمارے ہاں آپ سے عہ لئے جائیں گے

بک ڈپو بک ڈپو کا کام تو پہلے سے ہی جاری ہے مگر اب کوشش ہو رہی ہے کہ آرین لٹریچر جہاں تک ہو سکے سستا فروخت کیا جاوے

چنانچہ یکم فروری سے ایک روپیہ کے خریدار کو ہی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کا فرض ہونا چاہئے کہ کمپنی کی امداد کے لئے خرید کتب کے آرڈر ہمارے ہاں بھیجیں کیونکہ بک ڈپو کا ایک عظیم الشان طریقہ پر چلنا اور کمپنی کا آرین لٹریچر کو نہایت سستا فروخت کرنا محض آپ کی توجہ پر مدار رکھتا ہے۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر آپ پستکوں کی خریداری کے وقت ہمیں یاد نہ کرینگے تو ہمیں کیونکر اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

آڑہت جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال واسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں۔ اُس پر صرف ایک روپیہ آڑہت کا لیا جاتا ہے۔ اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال و اسباب طلب کرتے ہیں اُس پر بھی کمیشن چارج کرکے مال روانہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں وغیرہ کے ہم آپکو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے طیار ہیں جو لاہور سے مل سکتی ہیں

المشتہر

متھرا داس بوری منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور۔

ضرورت

مجوزہ پاٹھ شالا مالنی کے لئے ایک ایسے ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جو کہ ناگری اور مہاجنی اکشر پڑھا سکتا ہو۔ اور تقسیم تک حساب کے علاوہ سود وغیرہ بھی لگا سکتا ہو کسی آریہ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ... ماہوار ملے گی۔ اور ترقی علاوہ ازیں۔ اور ہیڈ کی سماجوں کو فی الحال ٹیچر کا انتظام کرنا چاہئے

المشتہر ہردواری لال از مالنی۔

ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالہ پٹھانکوٹ کے لئے اپدیشک یا ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو سینا پرونا و نقشکاری کم از کم پانچویں جماعت تک لڑکیوں کو بھاشا پڑھا سکے۔ اور اپدیش کا کام بھی کر سکے۔ ساما جک رسومات سے واقف ہو۔ تنخواہ زیادہ سے زیادہ پندرہ روپیہ دی جاویگی۔ اور رہائش کے لئے مکان درخواستیں یکم جون تک آنی چاہئیں

المشتہر سالگرام ہیڈ آریہ کنیا پاٹھشالہ پٹھانکوٹ

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا اب زیر اہتمام متھرا داس بوری کیا گیا اور ترقی تجارت کے لحاظ سے خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان اور دیسی امیروں شریفوں کے قابل ہے معززین اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک فی کس درجہ اول ... درجہ دوم ...

آریہ دھرم اور اُس کے مخالف

ویدک دھرم کے جتنے عقاید ہیں اُن کی بُنیاد علم و عقل پر ہے۔ روشن ضمیر اور سمجھدار انسان ہی اُن کی تہ تک پہنچ سکتا ہے۔ جاہل اور کوتاہ نظر اُن کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جہاں آریوں کی طرف سے دیگر مذاہب کے عقاید پر مدلل اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور محققانہ طریق سے اُن کی کمزوریاں جتا کر اُن کے مقابلہ میں ویدک دھرم کے ماننے والے اصول پیش کرتے ہوئے۔ اُن لیکچروں سے اُن کی تصدیق کی جاتی ہے۔ وہاں مخالفین آریہ دھرم ویدک سدھانتوں کو سمجھے یا مطالعہ کئے بغیر ہی اعتراض کرنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے اُس کے کہ محققانہ طور پر سنجیدگی کے ساتھ نکتہ چینی کریں یا اعتراض پیش کریں۔ بوجہ تعصب باطنی جامہ سے باہر ہو کر فحش کلامی پر اُتر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض حالتوں میں اپنی تحریروں اور تقریروں میں ایسی بہادری بے اعتدالیاں کر بیٹھتے ہیں۔ جو دھرم یا مذہب کے نام کو کلنک لگانے والی ہوتی ہیں ہمیں جہاں تک مخالفین ویدک دھرم کی تصانیف اخبارات و رسالجات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُن میں ویدک دھرم کے سدھانتوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اُنہوں نے قدم قدم پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اور اگر بہ نظر انصاف دیکھا جاوے۔ تو اُنہیں کی تحریروں میں افراط سے اس قسم کا مصالح موجود ہے۔ کہ جس سے ہمارے دعوے کی ہر طرح تصدیق ہو سکتی ہے۔

جن اصحاب نے ویدک دھرم کی کتب مقدسہ کا سرسری نظر سے بھی مطالعہ کیا ہے اُن سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ مسئلہ نیوگ ایک فروعی اصول ہے اور آپت کال کا دھرم ہے۔ لیکن مخالفین نے اس مسئلہ پر آج تک جو کچھ کہا ہے۔ اور اکثر کہتے رہتے ہیں اُس کو دیکھ کر ذرا بھی شک و شبہ کی گنجایش نہیں رہتی۔ کہ اُن کے نزدیک ویدک دھرم کی بُنیاد ہی اس مسئلہ پر ہے۔ حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کوئی آریہ اُسے نہیں مانتا۔ لیکن دیگر اصولوں پر جب کبھی اُن کو جائز طور پر اعتراض کرنے اور آریہ دھرم کے متعلق عوام الناس میں غلط فہمی پھیلا کر اپنا مطلب پورا کرنے کا کوئی اور ڈھنگ نہیں سوجھتا۔ تو بار بار نیوگ کا ہی راگ گاتے ہیں۔ اس کا نام لے کر اس قدر طوفان بے تمیزی مچاتے ہیں۔ کہ اُس نظارہ کو دیکھ کر اُن کے روحانی و اخلاقی تنزل کا پورا نقشہ بے اختیار آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ وہ اس مسئلہ پر نکتہ چینی ہی نہ کریں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ تحقیق حق میں انسان کو بڑی سرگرمی کے ساتھ ہر وقت مستعد رہنا چاہئے۔ اور جو مسئلہ یا خیال کہ اُن کے سامنے پیش کیا جاوے۔ تعصب سے بری ہو کر اُس کی کڑی سے کڑی پڑتال کرنی چاہئے۔ اور ہر ایک جائز اعتراض جو اُس کے متعلق پیدا ہو اُس پر غور و فکر کرنا اُس کا عین فرض ہے۔ جو بات علم و عقل قوانین قدرت اور سچے روحانی اور اخلاقی اصولوں کے برخلاف ثابت ہو۔ اُسے بے دریغ ترک کر دینا ہی انسانیت ہے۔ لیکن اس تحقیقات میں اس بات کی پوری احتیاط رکھنی ضروری ہے۔ کہ جس مسئلہ یا عقیدہ پر ہم نکتہ چینی کریں تو اُس کی اصل حیثیت کو نہ بدل دیں ایمان داری اسی کا نام ہے۔ کہ ہم اُس کے اصلی مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعتراض اُٹھاویں۔ یا نکتہ چینی کریں۔ اگر ہم اس احسن طریق کا برتاؤ کرنے کے بجائے کسی مسئلہ کو جان بوجھ کر غلط پیرایہ میں پیش کر کے اُس پر حاشیہ چڑھائیں۔ اور جھوٹ بہتان باندھیں۔ اور اُس کے ماننے والوں پر بیجا طعن و تشنیع کریں۔ بلکہ تہذیب و شرافت سے گرے ہوئے ہتک آمیز کلمات اُن کے حق میں کہیں یا لکھیں۔ تو ہماری رائے میں یہ سراسر شرارت ہے۔ کوئی سچا ایمان دار اس قسم کی قابل نفرین حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہم افسوس سے دیکھتے ہیں۔ کہ اس قسم کی حرکات کثرت سے مخالفین ویدک دھرم کی طرف سے سرزد ہو رہی ہیں۔ اور بار بار معقولیت کے ساتھ سمجھانے پر بھی یہ لوگ ایسی کارروائیوں سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ اب الحکم قادیان۔ انوار الاسلام سناتن دھرم گزٹ وغیرہ کا مشکل سے کوئی پرچہ ایسا پاویں گے جس میں مسئلہ نیوگ پر سخت ناجائز حملے نہ کئے گئے ہوں اور اُس کی آڑ میں آریوں کی سخت ہتک کرنے والے اور دل دکھانے والے کلمات دیدہ و دانستہ استعمال نہ کئے گئے ہوں۔ نمونہ کے لئے ہم چند اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے ناظرین جہاں ایک طرف مخالفین ویدک دھرم کی شرافت اور اخلاق حسنہ کا اندازہ لگا سکیں۔ وہاں یہ بھی معلوم کر سکیں کہ نیوگ جیسے پاک مسئلہ پر مخالفین کی طرف سے کیسی عاقلانہ فلسفیانہ نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ آریہ دھرم میں یوں درافشانی کرتے ہیں:-

"چھپکے سے مرد کسی ایک عورت سے یا ایک عورت کسی دوسرے مرد سے یارانہ جوڑ لیوے وہ اسکو نیوگ کہتے ہیں۔

(۲) یہ رشک اُس کے لئے تھوڑا نہ ہوگا۔ کہ وہ تمام رات شہوت کے زور سے تڑپتا رہے۔ اور اُس کی آنکھوں کے اُس کی جوان اور خوب صورت بیوی دوسرے کے نیچے منہ کالا

گراوٹ د صفحہ ۱۷)

(۳) وید کی تعلیم شائستگی کے برخلاف ہے وید نے ایک قسم کے مہذب زناکاری کی تعلیم دی ہے - وہ یہہ ہے - کہ اولاد کی آڑ میں ایک عورت دس مردوں سے تعلق پیدا کر سکتی ہے - اور ایسا ہی اُس کے برخلاف ایک مرد دس عورتوں سے تعلق پیدا کر سکتا ہے - (انوار الاسلام جلد ۳ صفحہ ۳۵۴)

(۴) آریہ میگزین گزٹ ہی اس مسئلہ کو بڑے زور شور سے اپنے رسالہ میں متواتر بیان کر رہا ہے - اور اولاد اولاد پکار کر مہذب زناکاری کی تعلیم دے رہا ہے (انوار الاسلام جلد ۳ صفحہ ۳۵۴)

(۵) چھٹ دوسری عورت جا گھسے اور نیوگ کرلے - (انوار الاسلام ۲۵۴ و ۳۵۵ - جلد ۳)

(۶) اس پر بھی غیرت سے منہ کالا کرایا جاتا ہے

(۷) اس سے بڑھ کر کون بھڑوا و دیوث ہوگا - جو اولاد کی خاطر اپنے گھر غیر کو بلائے اور عصمت میں بٹہ لگائے - اور اُس سے بڑھ کر کون قحبہ ہوگی - جو بیوہ ہو کر خصم نکرے اور اولاد کرنے کو دس یاروں کا امتحان کرے اور اُن کے پیچھے پیچھے پھرے - یا خاوند کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کے لئے گندھرب سے ہمبستر ہووے اگر اُس سے مراد برنہ آئے تو اگنی کے دئے جلائے - اتفاقاً وہ بھی خاکستر نکلے - تو اندر بجر کی جے منائے - غرضیکہ در در مٹی پلید کرے - اور مانگی تانگی سے خصم کی گود بھرے - غیرت کا مقام ہے کہ کس کی باندی اور کون کمائے کس کے جنے اور کون کھائے - (انوار الاسلام جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ و ۳۵۴ و ۳۵۶)

الحکم لکھتا ہے ۲۱ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کالم

(۸) غارت ہو خانہ بر انداز عقل بر ہمزن نیوگ کی نکمی رسم - الحکم ۲۴ - جنوری سنہ ۰۲ ۱۹ء

صفحہ ۱۴ - کالم سطر ۳۷ و ۳۸)

(۹) حیا سوز - غیرت کش - اور اخلاقی قوتوں کے برباد کن مسئلہ نیوگ کا حامی آریہ مسافر میگزین - کثرت ازدواج پر اپنے گھر میں اس قدر خباثت اور گند سے اعتراض کرتا ہے - (الحکم ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲ سطر اور ۲ و ۳ و ۴)

(۱۰) نیوگ زناکاری کی رسم کو عام کرنیوالا - اور بے حیائی اور بیغیرتی کو رواج دیکر انسان کے اخلاق فاضلہ کا خون کرنیوالا محض شہوت رانی کا ذریعہ ہے (الحکم ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء کالم ۲) (۱۱) اس (مراد نیوگ سے ہے) سے نہ صرف بدکاری اور فحش کو ترقی ہوتی ہے - بلکہ نسلوں کے اختلاط کے سبب سے بہت کچھ نقصان آریستان کو پہونچ سکتا ہے - کسی آریہ عورت کو اگر وہ حمل کو زائل کرنیوالی ادویات استعمال کرکے نیوگ کراتی ہے - تو کون امر مانع ہو سکتا ہے (الحکم) (۱۲) پروہ ستم پر اعتراض کرنیوالے آریوں کی بہو بیٹیاں اگر آزادی کی ہوا سے متاثر ہو کر سوامی دیانند کی آگیا پالن کرنیکے لئے نیوگ کے اشتہار دینے لگیں تو بیشک بدکاری کے سیلاب کا بند ٹوٹ جاویگا (الحکم)

(۱۳) ویدی نیوگ کسبی نیوگ سے بالکل ملتا ہے (رسالہ فضل حق صفحہ ۳۵) (۱۴) ہاں ایک صورت میں آریہ نیوگ کو فضیلت ضرور ہے - وہ اسطرح پر کہ ان کے نیوگن وید کی کرپا سے گیارہ نامحرم آدمیوں سے علانیہ طور پر ہمبستر ہونے پر بھی قومی نظر میں باعفت و پارسا بنی رہتی ہیں - لیکن طوائفین بیچاری خواہ تعداد کو پورا نہ بھی کریں تاہم آریوں کے نزدیک فحش کار اور بدکار سمجھی جاتی ہیں - کیوں اسلئے کہ سوامی جی اور وید کو نہیں مانتیں - (رسالہ فضل حق ۳۵ صفحہ) (۱۵) یہی نیوگ اور سوم کہ جسے قوم کے منہ پر ایسی آبرو ہی مل دی (رسالہ فضل حق صفحہ ۳۵)

ناظرین آپ ان چند نمونوں کو ملاحظہ فرما کر اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بن بھلے مانسوں کی قلموں سے یہ گند کی نکلی ہے - وہ کس درجہ کے دیانتدار ہیں - کیا اُن میں سے ایک بات بھی نیوگ پر عاید ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں - ویدک

دھرم کی شکشا ہے کہ بواہ شادی ایک پاک روحانی جو کہ مرد اور عورت کی باہم رضامندی سے عین عالم شباب گن کرم سبھاؤ انوکوت سے ہونا چاہئے - اسکا مقصد دھارمک سنتان پیدا کرنا اور ہر قسم کی برائی سے بچتے اور اعمال حسنہ کا پالن کرتے ہوئے ستری پُرش کو باہم مل کر منشیہ جیون کے چار پھل دھرم - ارتھ - اور کام - موکش کا حاصل کرنا ہے - عمر بھر یہہ رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا - دونوں میں سے ایک کے مر جانے پر بھی باہمی عہد و پیمان پورا کرنے کے لئے دونوں کا یہ لازمی نیتی اور فرض قرار دیا گیا ہے - کہ دوسری بار بواہ نہ کریں - یہہ حکم صرف دوجوں کے لئے ہی ہے - کیونکہ اپنی روحانی اور ذہنی قابلیتوں کی وجہ سے صرف وہی اس اعلےٰ برت کا پالن کر سکتے ہیں - لیکن اگر اولاد نہ ہو - یا ایسی قسم کی مجبوری حالتیں آپڑیں - کہ جن کو شاستر میں آپت کال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے - تو دونوں کو نیوگ کرنے کی اجازت ہے - صرف دھارمک اولاد پیدا کرنے کے لئے نہ کہ شہوت رانی کے لئے یا کسی قسم کی نفسانیت کی خاطر - یہہ نیوگ قسم کا دوسرا بواہ ہے - بواہ کی طرح اس کی بھی رسومات ہیں - اور اُن کی پابندی بواہ کی رسوم کی طرح لازمی قرار دی گئی ہیں - بواہ اور نیوگ میں صرف اتنا ہی فرق ہے - کہ بواہ تو تمام عمر کے لئے ہوتا ہے - اور نیوگ تھوڑے عرصہ کے لئے - اس مسئلہ کی تشریح مہرشی سوامی دیانند جی نے اپنی تصانیف میں وضاحت کے ساتھ کر دی ہے جس کو بہ نظر انصاف مطالعہ کیا جاوے

تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ نیوگ ایک اعلےٰ درجہ کا پاک مسئلہ ہے۔ جسپر کہ انسان کی اعلےٰ درجہ کی روحانی اور اخلاقی اور مجلسی بہبودی ہی منحصر ہے۔ لیکن جو لوگ کہ محض نفسانی خواہشوں کی تکمیل کا ذریعہ ہی سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی نادانی سے اس مسئلہ کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ جیساکہ خود غرض جہلا کا عام دستور ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جو لوگ شادی یا بیوہ کو اخلاقی اور روحانی بنا پر قایم کرتے ہیں۔ وہ کس منہ سے نیوگ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ جو جو اعتراضات وہ نیوگ پر کرتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر سنگین اعتراض اُن کی مسلّمہ شادی یا نکاح پر آ سکتے ہیں۔ اگر شادی کی طرح نامبردار سوم کی پابندی کے ساتھ متعدد بار عورت و مرد کا محض اولاد کی خاطر ہمبستر ہونا زناکاری ہے۔ تو ہم مسئلہ نیوگ کا مضحکہ اڑانے والوں سے بڑے ادب سے پوچھتے ہیں کہ محض نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے بیشمار مرتبہ ستری پرش کا ہم بستر ہونا جس کا نام کہ اُنہوں نے شادی یا نکاح مان رکھا ہے۔ کیوں وہ پرلے درجے کی زناکاری نہیں ہے۔ اس کا معقول جواب نہ اُن کے پاس ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ بس جو لوگ مسئلہ نیوگ کو زناکاری یا اسی قسم کے خراب ناموں سے پکارتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ لیکن ہاں متعہ وغیرہ مسائل پر تمام کے تمام اعتراض پورے طور پر عاید ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اُن میں بیوہ کی طرح کوئی اخلاقی اصول یا پابندیاں نہیں ہیں۔ صرف نفسانی خواہشوں کو پورا کرنا ہی مقصود ہے۔ اور وہ بھی اس ڈھنگ پر کہ مذکورہ بالا اقتباسوں میں جس قدر فحش بیانیاں کی گئی ہیں۔ اُن کا جائز حقدار متعہ شریف ہی ٹھہرتا ہے نہ کہ نیوگ۔ بوجہ عدم گنجائش ہم یہاں پر متعہ و نیوگ کا مقابلہ کر کے نہیں دکھا سکتے۔ اور نہ چنداں اس کی ضرورت ہی ہے۔ لیکن ہاں اگر مسلمان بھائی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اس بارہ میں مہذبانہ طریق پر بحث کرنا چاہیں تو ہم ہر وقت طیار ہیں۔ فحش بیانی یا سخت کلامی ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمیں اپنے مخالفوں کے سخت سے سخت حملوں کا مقابلہ بھی بردباری اور تحمل کیا تھ کرنا چاہیے۔ اگر اس رشی وچن پر پورا وشواس ہے۔ کہ **صداقت کی ہمیشہ جے ہوتی ہے**۔ تو پھر غم کس بات کا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہم آریہ پرشوں کی اس سپرٹ کی داد دیتے ہیں کہ وہ لوگ برانگیختہ ہو کر اپنے مخالفوں پر بے بنیاد حملے نہیں کرتے بلکہ برخلاف اس کے اپنے مخالفین کے نہایت بیجا اور غیر مہذبانہ اور شرمناک حملوں سے تنگ آ کر اور اُنکے بے بنیاد حملوں کی بے ثباتی دکھلانے کے واسطے اپنے ڈیفنس میں اپنے مخالفوں کے مذاہب کی کمزوریوں کو نہایت نیک نیتی سے اُنکے اور ملک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ اور نہایت شریفانہ طور پر دکھلاتے ہیں کہ ویدک دہرم کے مخالفوں کے حملے بالکل بے بنیاد ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی ہم اپنے مخالف بھائیوں سے نویدن کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ کوئی جنگ و جدال نہیں آپس میں دوستانہ اور شریفانہ طور پر مذہبی تحقیقات ہونی چاہیے۔ آریہ لوگوں کے اصولوں کو نہایت بھدے اور شرمناک طور پر بالکل غلط پیرایہ میں بیان کرنا اور اُنپر فحش گالیوں کی بوچھاڑ کرنا یہ کوئی مباحثات مذہبی کا طریقہ نہیں۔ یہ تو بیشک درست ہے کہ آریوں کو گالیاں نکالکر اُنکا دل ضرور ٹھنڈا ہو جاتا ہوگا مگر باوجود اس بات کے یہ طریقہ بالکل ناموزوں ہے۔ اگر آریہ لوگ آپ پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں تو دوستانہ طور پر اُنکو شرمندہ کیجئے۔ اور اگر فی الواقع آپ کی مذہبی کتب مقدسہ میں ایسی باتیں بھری پڑی ہیں کہ جن کا آپ جواب نہیں دے سکتے تو چونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے اور اس سے روح کا تعلق ہے آپکو ایماندار ی سے اسکا اقرار کریں اور وہ تمام نقص اپنی مذہبی کتب سے دور کریں یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ آپ تو بیجا اور ناپاک حملے آریوں پر کریں اور آپ پیش اپنے ڈیفنس میں اگر آپ کی مذہبی کتابوں کی عبارت کے حوالے طور پر پیش کریں تو آپ انکو بے طرح گالیاں سنائیں۔ جہاں ایک طرف آپ آریوں کے سوامی دیانند اور دیگر تمام رشیوں اور بزرگوں پر جھوٹے اور غلط اتہام لگا کر ان کو شب و روز بے نقط سناتے ہیں تو کیا آریہ لوگوں کا اتنا حق ہی نہیں کہ وہ اپنا ڈیفنس پیش کرتے ہوئے قرآن اور حدیث سے آپ کے محمدؐ صاحب کی لائف آپ کے روبرو رکھیں۔ یہ مذہبی معاملہ ہے۔ اِس میں صبر در شانتی اور آنند سے کام لینا چاہیے۔ کسی ذی فہم آدمی کے نزدیک ایک امر واقع کا جواب گالی نہیں ہے اگر آپ اپنے مذہب میں اس قدر کمزوریاں دیکھتے تھے۔ تو آپ کو یہ جھگڑا شروع ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہمیشہ شروع آپ کی طرف سے ہے۔ آریہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اپنے ڈیفنس میں۔ اسلئے ہم آخیر میں پر زور الفاظ میں شوق سے یہ نویدن کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کی تمام گفتگو اور تحریر بڑی شائستہ ہونی چاہیے۔ ورنہ اس قسم کے مذہبی مباحثہ سے بجائے فایدہ کے نقصان نکلیگا امید کہ آپ اس پر غور فرما کر آئندہ بڑے دوستانہ طریق پر اپنی قلم اٹھایا کریں گے اور آریہ پرشوں کو جواب میں گالیاں دے کر اپنی قلم گندہ نہ کریں گے

ستیہ دھرم پرچارک

ریویو

ویدانت وہوانت نوارن کا اردو ترجمہ از منشی نرائن کشن صاحب اُپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ۔ یہہ کتاب ۵۲ صفحہ کی ہے۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ ہے۔

اس کتاب میں نوین ویدانت مت والوں کے تمام پر مانوں کا بہت اچھی طرح کھنڈن کیا گیا ہے۔ اِنہی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی اس ناو کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مترجم صاحب نے اس کو اپنی لیاقت سے اور بھی دلچسپ بنا دیا ہے۔ ناظرین کی سہولیت کے واسطے منتروں کے ارتھ اور حوالا جات اس ترجمہ میں درج کردئے ہیں۔ جو صاحب دیو ناگری حروف نہیں جانتے۔ اور محض اردو میں کتب کا مطالع کر سکتے ہیں اُن کے واسطے تو یہ کتاب بہت ہی مفید ہے خریداری کے واسطے درخواستیں مطبع ستیہ دہرم پرچارک میں بھیجئے۔

سندھیا مترجم منظوم:۔ یہ چھوٹا سا ٹریکٹ ۰ صفحہ کا ہے اس میں منشی کیول کشن جی پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے سندھیا سے رشی منتر سنسکرت میں دے کر اُس کے نیچے ارتھ ایک نہایت اچھی نظم میں لکھے ہیں۔ اور سنسکرت وغیرہ کے دقیق الفاظ کو آسان کرنے کے واسطے نیچے نوٹ دئے ہیں۔ جن میں اکثر دوں کی تشریح کی ہوئی ہے۔ کاغذ چھپائی دونوں اچھے ہیں۔ قیمت فی جلد ایک آنہ۔ لالہ ذریرچند جی

ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین سے مل سکتا ہے۔

گلدستہ مضامین معروف بہ تہذیب۔ یہ کتاب ۴۴ صفحوں کی ہے۔ کاغذ چھپائی اچھی ہے قیمت فی جلد ۲/ ہے۔ اس کے مصنف منشی کانشی رام صاحب ہیڈ اورنٹیل ٹیچر اینگلو سنسکرت ہائی سکول ہوشیارپور نے اس میں اچھے اچھے اخلاقی اور سوشیل مضامین رکھے ہیں۔ پڑھنے والوں کو اس سے بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ طالب علموں کو جو اب مضمون لکھنے کے واسطے ہی یہ کتاب بہت مفید ہوگی۔

انشائے ہیرالال۔ یہ کتاب ۸۰ صفحہ کی کاغذ اور چھپائی کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ اس میں مصنف نے خط پتر اور عرائض وغیرہ لکھنے کے نمونے درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر قسم کے القاب اور طریقے اور موٹی موٹی باتیں لکھ کر اس کتاب کو سرو سادھارن کے لئے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ قیمت فی جلد ۳/

اُپدیش منجری:۔ شریمان مہاشے منشی رام جی جگیاسو نے شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا میں دئے ہوئے لیکچروں کا اردو ترجمہ کر کے اس کا نام اُپدیش منجری رکھا ہے۔ بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ ہیں۔ قیمت فی جلد ۵/ ہے۔ مطبع ستیہ دہرم پرچارک میں موجود ہے۔ نفس مضمون کی خوبی کے واسطے ناظرین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں جو پستک کہ شریمان سوامی جی مہاراج کے دیا کھیانوں کا مجموعہ ہو۔ اور مہاشے لالہ منشی رام جی نے ترجمہ کیا ہو۔ اس میں کیا کچھ خوبیاں بھری ہوئی نہ ہوں گی۔

سوامی دیانند اور سائنس
نمبر ٦

اے پریہ پاٹھک گن! ذرا غور سے اس دشتے پر وچار کیجئے۔ سنتان کی زیادتی سے کیا کیا نقصان نہیں ہوتے۔ اپنی ہی اوستھا پر وچار کر کے دیکھئے کتنے بردھ آدمی ہوں گے۔ جو اپنے حال میں خوشحال ہوں گے۔ کتنوں کو اپنی روزی کے لئے ساٹھ برس کی آیو میں تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے دیس بدیس روزگار کی تلاش میں در بدر پھرنا پڑتا ہے۔ اگر بجائے چھ یا سات لڑکے یا لڑکیوں کے دو جن کو آپ نے نہ اچھی طرح سے نہ پڑھایا اور لائق بنایا۔ اور جن کی عمر عزیزیں ہی اُجڑ گئیں تھی ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی جن کو آپ اچھی طرح پرورش کر سکتے اور پڑھا سکتے اور لائق کر سکتے۔ تو اس آخیری وقت میں کیوں دوسرے لوگوں کی خوشامدیں کرنی پڑتیں۔ اور کیوں اتنا کلیش اُٹھانا پڑتا۔

آج بردھ آدمیوں سے ملیں تو کوئی ایسا ہوگا جو اپنے لڑکوں کی شکایت نہ کرتا ہو سنگھار سارے اپنی سنتان کی زیادتیوں سے دُکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی کو کسی قسم کی شکایت۔ اور کسی کو کوئی اور شکوہ۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ سنتان کے زیادہ ہونے سے ضرورتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لیکن آمدنی ویسی کی ویسی رہتی ہے یا ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتی اور عموماً غریب لوگوں ہی میں سنتان کی زیادہ اُتپتی ہوتی ہے۔ اور زمانہ کی موجودہ اوستھا نے ضروریات کے دائرہ کو اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ جسکا کم ورکرنا معمولی آدمیوں کا کام نہیں ہے شادی۔ مرگ اور دیگر تیوہاروں کے اخراجات

نے آریہ سنتان کو اتنا گرا دیا ہے۔ کہ سنتان کو اپنے وسایل کے مطابق دہرم الوکول پیدا کرنا کوئی فرض خیال نہیں کیا جاتا۔ اور اسی واسطے سنتان لایق نہیں ہو سکتی۔ سب کے سب ادہورے ادہورے رہ جاتے ہیں۔ بڑی مشکل سے اگر ہو سکا تو انٹرنس یا ایف اے تک پڑھا دیا۔ اور اُس میں بھی دہرم شکشا کا نام تک نہیں۔ ہیٹوں کی بیکار کوششوں سے اسی قابل ہوئے ہیں۔ کہ بیس پچیس روپے ماہواری کا روزگار حاصل کرسکیں۔ جنہیں اُن کا اپنا پیٹ بمشکل بہر سکے زمانہ حال کے کالجوں کی فاسٹ کلاس تعلیم سے پرورش پائے جا کر کس طرح اپنے دہرم کے نیموں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے اپنے والدین کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ اور جس حالت میں کہ آپ نے اُن کو تعلیم دہرم کی نہیں دی۔ پتا اور پتر کے سچے تعلقات کے دہرم الوکول دشتوں کو اُن کے دلوں پر مضبوط نہیں کیا۔ تو کس طرح سے امید کر سکتے ہیں کہ بردہ اوستہا میں آپ کی سیوا کریں گے ابھی پندرہ یا بیس برس کی عمر ہوتی ہے۔ جب آپ اپنے لڑکوں کی شادیوں پر اتنا زور دیتے ہیں کہ بعضے آریہ سماجی مہاشے بھی ستریوں کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ بڑے بنے نہیں پاتے کہ اُن کی جٹ پٹ چانٹو سے کاٹ دیتے ہیں۔ لڑکی پیدا ہونے سے پہلے ہی ایک دو لڑکے لڑکیاں ہو جاتی ہیں۔ بیس یا پچیس روپے کی نوکری میں اپنا گزارہ کریں۔ یا اپنے والدین کو سمجھیں۔ کتنے بردہ آدمی ہوں گے جو ایسی اوستہا میں جبکہ اُن کا شریر کمزور اور نربل ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ نوکری کی تلاش میں دربدر پہرتے ہیں۔ مصیبت اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور جب آپس میں اکٹھے مل بیٹھتے ہیں تو بڑے لمبے لمبے سانس لے کر کہتے ہیں کہ ہائے کلیگ آگیا آج کل کے لڑکے اپنے ماتا پتا کی کچھ پرواہ نہیں کرتے

اِس بردہ اوستہا میں کہاں جائیں۔ ایسے پتروں کا مرنا ہی بہلا ہے۔

اس حالت میں جب بردہ اوستہا والا آدمی اپنی اوستہا پر وچار کر کے ہر کے ورلاپ کرتا ہے تو قانون قدرت بلند آواز سے کہتا ہے۔ اے بوڑہے آدمی! زمانہ کوئی چیز نہیں۔ اپنے اپنے کرموں کا پہل ہے۔ انسان جیسے جیسے کرم کرتا ہے۔ ویسے ہی پہل پاتا ہے۔ برے کرموں کا پہل برا ہوتا ہے اگر آج اچھے کرم کرنے لگ جاؤ تو آج سے ہی ست جُگ ہو جائیگا۔ تیری یہ اوستہا تیرے اپنے کرموں کا نتیجہ ہے۔ کلیگ کو کیوں بدنام کرتا ہے سچ کہا ہے۔ کلیگ نہیں کرجگ ہے یہ۔ یاں دن کو دے اور رات لے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ جس وقت لڑکے اور لڑکیوں کے پیدا کرنے میں مشغول تھا۔ اس وقت میری بات کیوں نہ سُنی۔ وشے بھوگ کی زبردست خواہش سے دبائے جا کر صحت کے قاعدوں کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اگر صحیح وقت اپنے وسایل کے مطابق اپنی سنتان پیدا کرتا اور اُن کو دہرم الوکول تعلیم دیتا اور لایق بناتا تو کیوں ایسی تکلیف اٹہانی پڑتی۔ ساری عمر یوں ہی رائیگاں گئی۔ ہائے کرتے ہوئے سنتان پیدا کی۔ ہائے ہائے سے اُن کی پرورش کی۔ اور آخر کو بھی ہائے ہی کی۔ اگر اب بھی میری پرواہ نہیں کرو گے تو سخت تکلیف اٹھاؤ گے۔ اب اس بات پر غور کرنی چاہئے۔ کہ سنتان کی زیادتی سے نہ صرف ستری اور بچوں کو ہی تکلیف ہوتی ہے بلکہ سنتان کے پیدا کرنے والے کو اس سے کتنے کتنے نقصان ہوتے ہیں۔ اسی لئے جہاں تک بن سکے سنتان کو اپنے وسایل کے مطابق پیدا کرنا چاہئے۔ جس کو کہ آپ لایق بنا سکے۔ کیونکہ لایق سنتان کے ہونے سے نہ صرف ماتا اور پتا کو ہی فایدہ ہوتا ہے۔ بلکہ اُس سے تمام جگت کا اُپکار ہوتا ہے۔ ایک کوی نے سچ کہا ہے۔

एकोऽपि गुणवान पुत्रो निर्गुणैश्च शतैर्वरः ।
एकश्चन्द्रस्तमो हन्ति न च ताराः सहस्रशः ॥

ارتھ۔ ایک ہی گنی پتر سریشٹ ہے۔ سیکڑوں گن رہتوں سے کیا۔ ایک ہی چندر اندہکار کو نشٹ کر دیتا ہے۔ نا کہ ہزار تارے۔ خود اُس کی ساری عمر آرام سے گزرتی ہے۔ سنتان بلوان اور صحت والی پیدا ہوتی ہے۔ زیادہ اور بے شمار سنتان سے ماتا پتا کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اور بجائے خوشی کے ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ اُسی کوی کا قول ہے

मूर्खश्चिरायुर्जातोऽपि तस्माज्जातमृतो वरः ।
मृतस्तु चाल्पदुःखाय यावज्जीवं जड़ो दहेत ॥

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مورکہ پتر کے ہونے سے کیا۔ اس سے مر ہی جائے تو بہتر۔ کیونکہ مورکہ کے زیادہ جینے سے دُکھ اور نقصان ہوتا ہے۔ اسلئے ہر ایک ستری اور پرش کو لازم ہے کہ سنتان پیدا کرنے سے پہلے اس وشے کو خوب سوچ اور وچار کر لیویں۔ تاکہ آخر میں تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ ایک منٹ کے آرام کی خاطر ساری عمر تکلیف بھوگنا دانائی کا کام نہیں ہے۔ سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ گرہست آشرم اسی کو دہارن کرنا چاہئے جو اس کے لایق ہو۔ کم زور اور نربل آدمیوں کو گرہست آشرم میں پرویش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ گرہست آشرم کے ہی آسرے سب آشرم ستہر رہتے ہیں بنا اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی بیوہار سدہ نہیں ہوتا۔

راقم جسنا داس۔

شکدیو کی پیدائش کا حال

منقول

از دیوی بھاگوت پوران

(ادھیائے ۳ چوتھا دیوی بھاگوت)

اس پوران میں بیاس کا وشنو اوتار ہونا اور اُسکا سرسوتی کے کنارے بیٹھنا اور دو چھوٹے پرندوں کو اپنے بچوں سے پیار کرتے دیکھنا اور ان کی محبت سے پُتر کے پیدا کرنے کا خیال آنا۔ اور اس فکر میں مبتلا ہونا۔ اور لمبی لمبی سانس اوپر کی لینا۔ اور سوچنا کہ کس دیوتا کی آرادھنا کریں۔ کہ جس سے پُتر ہو۔ اور لکھا ہے۔ کہ بیاس اس خیال میں محو تھے۔ کہ اتنے میں نارد وہاں پہنچے۔ بیاس نے خیریت پوچھی۔ تب نارد نے پوچھا کہ آپ اسقدر غمگین کیوں ہیں۔ بیاس جی بولے۔ کہ بنا پُتر مُجھے مکتی نہیں ہوتی۔ نہ اُس کے من میں کبھی سُکھ ہوتا ہے۔ اسلیئے اُداس ہوں۔ اور مجھے تکلیف بہت ہوں۔ اور سوچتا ہوں کہ کس دیوتا کا دھیان کروں۔ کہ مجھے پُتر حاصل ہو۔ آپ چونکہ سروگیہ ہیں۔ میری امداد کیجئے۔ اور کوئی ایسا دیوتا بتلائے جو پُتر دیوے۔ نارد نے جواب دیا۔ کہ جو سوال تم نے ہم سے کیا ہے۔ وہی سوال ہمارے پتا برہما جی نے وشنو سے پوچھا تھا جبکہ وشنو کسی دیوتا کا دھیان کر رہے تھے۔ وہ آپ سے عرض کرتا ہوں۔ برہما جی وشنو جی سے کہنے لگے۔ کہ اے صاحب عالم۔ اے خداوند آسمان و زمین والے و معبود عالم والے محیط و عالم کل کہیئے۔ کہ آپ کس کی عبادت و ریاضت میں مشغول ہیں۔ اور کس کے تصور میں محو ہیں۔ مجھے تو آپ کے اس حال پر نہایت تعجب ہے۔ کیونکہ آپ کی ناف سے کنول پیدا ہوا۔ اور اُس سے ہم پیدا ہوئے۔ اور ہم اس دُنیا کے خالق ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی اور معبود عالم ہو۔ اگر ہو تو آپ فرمائیں وہ کون دیوتا ہے۔ اور مجھے یہ ہی معلوم ہے۔ کہ آپ تمام کائنات کے مالک۔ سب کی علت اولی و خالق و رازق اور سب کو فنا کرنے والے ہیں۔ اور ہم فقط آپ کے ارشاد سے ہی دُنیا بناتے اور مہادیو ناش کرتے اور سورج تپتے۔ ہوائیں چلتیں۔ آگنی جلاتی بادل برستے ہیں۔ ہمیں بڑا شک ہوا ہے۔ آپ اُسے رفع کیجئے۔ کہ آپ کس کا تصور باندھے بیٹھے ہیں۔ وشنو نے جواب دیا۔ اگرچہ سب منشیہ تم کو خالق اور ہمیں رازق اور شو جی کو فنا کرنے والا مانتے ہیں۔ تاہم جو وید وکتا ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ تینوں آدمی شکتی کے زیر حکم ہیں اور سچ ہے کہ راجسی شکتی اُس مہا مایا اور بھگوتی کی تم ہیں اور ساتوکی ہم ہیں اور تامسی رُدر ہیں ہے۔ جن کے بغیر نہ تم کچھ کام کر سکتے ہو۔ اور نہ ہم اور نہ رُدر۔ دیکھو ہم شیش کے پلنگ پر سوتے ہیں۔ اس سے ہم مقید و محتاج ہیں۔ آزاد نہیں جب اُس بھگوتی کا حکم ہوتا ہے۔ ہم اُٹھتے ہیں اور اسکی عبادت کرتے ہیں۔ اور کبھی لکشمی جی سے مذاق کرتے اور مزہ اُڑاتے اور کبھی راکشسوں سے لڑتے اور یہ تمہارے سامنے کی بات ہے۔ کہ ایک ارنو مہا کلپ میں ہمارے ہی کان کی میل سے جو مدھو اور کیٹبھ نام دو دیت پیدا ہوئے اُن سے پانچ ہزار برس لڑتے رہے۔ انجام کار اس بھگوتی کی ہی فریفتگی نے ہمیں غلبہ دلایا۔ ورنہ مارے گئے ہوتے۔ کیا تمکو معلوم نہیں کہ شکتی ہی میری طاقت غلبہ کا باعث ہے۔ تم بار ہا ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ پہلے ہم سنی دویپ میں ایک عورت تھے جس کے ارادے سے نر ہو کر ہم سمندر میں پھرتے رہے اور کچھوا اور سؤر اور نرسنگھ اور بامن آدی شکلیں ہم نے اختیار کیں۔ اور سانگ بھرے۔ بھلا کیسے یہ بات اچھی ہی لگتی ہے۔ کہ اس کا یہ حال ہو۔ لیکن کیا کریں ہم۔ تابعداری اور غلامی بڑی مشکل ہے۔ اگر ہم آزاد ہوتے تو کیا ہم لکشمی کی کلولیں چھوڑ کر مچھی کا جنم ہی دھارن کرتے۔ ہرگز نہیں اور کیا اگر ہم آزاد ہوتے تو شیش ناگ کا بستر چھوڑ کر گرڑ پر سوار ہوتے۔ ہرگز نہیں اور یہ بات ہی تمہارے سامنے کی ہے۔ کہ دھنوان کی ضرب کمان سے ہمارا سر گر پڑا تب تمہارے کہنے سے تو شٹا نے گھوڑے کا سر جوڑ دیا۔ تب سے ہم ہیان اور ہیگریو ہو گئے۔ اگر ہم آزاد ہوتے تو ہماری یہ ذلت و رسوائی نہ ہوتی۔ اسلئے ہم شکتی کے زیر حکم ہیں اور اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔ تمکو بھی چاہیے کہ اُس دیوی کا تصور باندھو۔ ضرور ہے۔ کہ وہ تمہیں پُتر دیوے۔ نارد کی اس نصیحت پر کار بند ہو کر پربت پر گئے۔ تاکہ دیوی کی عبادت کریں

پانچواں ادھیائے پر تھم سکند بھاگوت دیوی

وشنو کا سر کٹنا اور گھوڑے کا سر اُسپر جوڑا جانا۔ سوت جی نے جب یہ گھوڑا ناٹک کیا۔ تو تمام رشی جو نیم شارنیہ میں تھے۔ حیران و متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کیونکر ہوا۔ آپ ہمیں بالتصریح بتلا دیں۔ ورنہ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے کہ اتنا بڑا وشنو وید وں کا جاننے والا اور وید جسکی ستتی کرتے ہیں۔ اور تمام برہمانڈ کا پالنے والا ہے اُسکا سر کیونکر کٹ گیا۔ سوت جی نے کہا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ازلی وشنو جو معبود اول ہے۔ وہ دس ہزار سال تک راکشسوں سے لڑتا رہا انجام کار تھک گیا۔ اور ایک ایکانت ستھان میں جا کر بیٹھ گیا۔ تیر و کمان اپنے گلے میں اُسنے ٹانگ لئے۔ کچھ تو تھکا ماندہ تھا۔ اور کچھ نیند اتفاق سے اسقدر غالب ہوئی کہ سر اور پاؤں کی کچھ ہوش نہ رہی۔ برہما وغیرہ جو اور دیوتا تھے اُنکو یگیہ کرنا تھا چونکہ تمام یگیوں کا مالک صرف وشنو ہی ہے۔ اسلئے وہ سب

آریہ سماجک خبریں

مہاشے گنیدرسین جی ممبر آریہ سماج فیروزپور کے مکان پر اُن کے خسر بیورہ خزان چند کے پُتر کا نام کرن سنسکار ۱۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ بھگت رلیلداس جی لاہور سے سنسکار کرانے کے واسطے تشریف لے گئے تھے۔ تین روپیہ مختلف فنڈوں کے واسطے دان ملا۔ اُس سے اگلے دن ممبران سماج بیساکھی کے میلے کی وجہ سے دریا تبلیغ پر گئے۔ اور تیرتھ ستان کے مضمون پر بھگت رلیلداس جی نے ایک ویاکھیان دیا۔ اُس دن مہاشے گنیدرسین کی طرف سے سب کو بھوجن دیا گیا۔

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

موضع گوئندوال میں بیساکھی کے موقعہ پر جلال آباد آریہ سماج کے سبھاسدوں نے ویدک دہرم کا بڑی کامیابی کے ساتھ پرچار کیا

لالہ گوجرمل حکیم کے پُتر کا چوڑاکرم سنسکار دوسری بیساکھ سمت ۱۹۵۹ کو ویدوکت ہوا۔ مبلغ ۲ روپیہ اس وقت مختلف فنڈوں کے واسطے دان ملے۔ لالہ ایسرچند جی ایک پورانک مہاشے نے اپنے پتر کے اُپ نین سنسکار کے موقع پر آریہ پُرشوں سے ہون کرایا اور مبلغ ایک روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔

ہانسی آریہ سماج کے پورشارتھی سبھاسدان ایک کنیا پاٹھ شالا کھولنا چاہتے ہیں - اُس کے واسطے ایک مہاشے نے مبلغ عہ ماہوار دینے کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔ ادہیاپک کی ضرورت ہے مہ عہ ماہوار تنخواہ ملے گی

بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند آریہ پُرشوں کی ہمت سے ایک کمپنی کھولی گئی ہے۔ جس کا نام آرین جنرل ٹریڈنگ کمپنی ہے۔ اس کمپنی کے حصہ دار آریہ سماج ممبران اور سبھاسدوں کے سوائے اور کوئی نہیں بن سکتا ہے۔

لالہ گنڈا سنگھ کوشادہکش آریہ سماج خانکی مستعفی ہو کر باوالہ چلے گئے اُن کی جگہ لالہ نرائن سنگھ جی کوشادہکش مقرر ہوئے۔

بیساکھی کے دن ۱۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج خانکی کے سبھاسدان نے دریائے چناب پر جا کر باہر سے آئے ہوئے لوگوں میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ جس کو لوگوں نے بہت توجہ کے ساتھ سُنا۔

چودہری تلسی داس پردہان آریہ سماج چنیوٹ کے پتر کا چوڑاکرم سنسکار علی پور کے سماج مندر میں ویدوکت ہوا۔

راہوں آریہ سماج کے سپتاہک جلسے آنند پور بکسپہ ہوتے ہیں

مہاشے رام کشن جی منتری آریہ سماج فریدآباد ایک تجویز پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ تخت نشینی کے دربار کے موقع پر کنٹری کانفرنس اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس وغیرہ اپنا اپنا جلسہ کر کے جناب وائسرائے کی معرفت اپنا اپنا اڈریس ملک معظم کی خدمت میں ارسال کریں گے۔ اسی طرح سے آریہ سماج کا فرض ہے کہ وہ بھی شکریہ کے طور پر ایک اڈریس تیار کر کے بادشاہ سلامت کی خدمت میں بھیجے۔ اور دوسری یہ بات ہے۔ کہ چونکہ اس موقع پر دہلی میں تمام ہندوستان کے بڑے بڑے راجے اور رئیس وغیرہ اکٹھے ہونگے۔ اسواسطے شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا کے پرچار کا خاص پربندہ کرنا چاہیے۔ بڑا اچھا موقع ہے۔ (فی الواقع تجاویز تو دونوں ہی اچھی ہیں۔ ایڈیٹر)

افسوس کہ لالہ منشارام جی ساکن گنگوہ کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور مبلغ عہ روپیہ کی سامگری خرچ ہوئی۔ اور مبلغ لعہ روپے مختلف فنڈوں میں دان دئے گئے۔

آریہ سماج رنگون ملک برہما بڑی اچھی طرح ویدک دہرم کا پرچار کر رہا ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہمیشہ ہر ہفتہ کتھا ہوتی ہے۔ اور لیکچر وغیرہ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں کے ممبران اٹھ بجھنے بدن کے واسطے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ مبلغ صہ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ ایک سو روپیہ اور وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُپدیشک کی اس جگہ سخت ضرورت ہے

سادہو نتیانند جی گنگوہ جاتے ہوئے تقریباً دس روز سہارنپور ٹہرے۔ اور وہاں دس روز عام گذرگاہوں پر ویدک دہرم کا پرچار کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آریہ سماج مندر میں بھی اُن کے دو ویاکھیان ہوئے

لالہ کشن چند سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر کے پتر کا منڈن سنسکار سادہو نتیانند جی نے ۱۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ویدوکت کرایا۔ لالہ صاحب نے اس موقع پر مبلغ تیس روپے مختلف فنڈوں میں دان دئے۔

سادہو نتیانند جی نے سہارنپور میں ایک بالک کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔

افسوس لالہ بہاری لال ممبر آریہ سماج سہارنپور کا دیہانت ہو گیا۔ لالہ صاحب بڑے درجہ کے آریہ اور بڑے پورشارتھی سبھاسد تھے۔ ایشور اُن کے پسماندگان کو شانتی دیوے

کنیا پاٹھ شالہ آریہ سماج سہارنپور کو ایک ادہیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو کہ دیوناگری اور حساب کشیدہ کا کام جانتی ہو۔

میلہ بیساکھی کے موقعہ پر ڈیرہ غازیخان آریہ سماج کے سبھاسدوں نے دریا پر جا کر ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اس کا نتیجہ یہاں تک

سفید ثابت ہوا کہ ایک شخص جو کہ اپنے لڑکے
کو گوپی ناتھ کے مندر پر منڈن کے واسطے لایا
تھا۔ اس نے آریہ پرشوں سے درخواست کی
کہ اس بالک کا منڈن سنسکار وید وکت کر
دیں۔ چنانچہ شہر سے سامگری منگوائی گئی
اور بالک کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے
کیا گیا۔ برہمن لوگوں نے بڑی مخالفت کی۔ مگر
لاچار شرمندہ ہوکر رہ گئے۔

جلندھر چھاؤنی سے ایک مہاشے لکھتے ہیں

(۱) سوامی نتیانند جی مہاراج نے قریب دو ماہ کے یہاں قیام فرما کر سماج کو بڑا بھاری فائدہ پہنچایا ہے۔ سوامی جی ہر ہفتہ ایشور پرارتھنا اُپاسنا کے بعد جین مت کی اصلیت پر مستند حوالجات سے ویاکھیان دیا کرتے تھے۔ سوامی جی نے یہاں کے خاص خاص آریہ پرشوں کی زبردست فہمائش پر ایک ایسا عظیم کام کیا ہے۔ کہ وہ جس وقت ظاہر ہوگا۔ تو سب کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ در حقیقت یہ بے نظیر کام سوامی جی کی ذات والا صفات سے ظہور میں آیا ہے۔ آریہ سماج کو اس سے وہ فیض پہونچے گا۔ کہ لوگ دیکھیں گے۔

(۲) ایک خاص قابل تذکرہ امر یہ ہے۔ کہ قریب دو ہفتوں کے ہوئے ہوں گے۔ کہ اس جگہ کے معزز۔ فیاض اور فراخ دل ساہوکار لالہ رام جس مل جی کے گھر بچہ پیدا ہونے کے وقت ایسی سخت تکلیف ہو گئی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ یہاں کے اعلیٰ سے اعلیٰ فوجی ڈاکٹر شہر اور یہاں کی دائیاں بلوائی گئیں تھیں۔ مگر ہر لمحہ معاملہ نازک ہوتا گیا۔ بعض بڑے بڑے ڈاکٹروں کے چہرے سے صاف پایا جاتا تھا۔ کہ انہوں نے مایوسی کو دل میں جگہ دے دی ہے آلات جراحی منگوائے گئے تھے۔ تاکہ بچہ کو چیر پھاڑ کر برآمد کیا جاوے۔ مگر فضل ایزدی سے اُسی وقت ایک عیسائی سند یافتہ دایہ جن کا نام مس سی فلپس ہے آگئیں۔ انہوں نے بغیر کسی کی امداد کے کمال صفائی اور ہنرمندی کے ساتھ بچہ کو باہر نکال لیا۔ اور اُس کی والدہ کو حتی الامکان ایذا نہیں ہونے دی۔ آلات جراحی کو بغیر ہاتھ لگانے کے واپس کر دیا۔ گو لڑکا زندہ نہیں رہا مگر شکر کا مقام ہے کہ اُس کی والدہ کی جان سلامت رہی۔ لالہ صاحب موصوف نے اپنی سیٹھانی کی صحت یابی پر بہت دل کھول کر دان پُن کیا۔ لالہ صاحب ہماری پتری پاٹھ شالا کی ہمیشہ سرپرستی فرماتے ہیں اس موقعہ پر بھی پانچ سو روپے عطیہ دیا۔ اس جگہ کے باشندوں کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ حکام متعلقہ مس فلپس کو کوئی مستقل جگہ یہاں کے شفاخانہ میں دیں۔ تاکہ عوام کو ان کے ہنر سے فایدہ پہونچے ایسے ہنرمند دائیوں کی [illegible] مفید کارروائیوں سے [illegible] شہر کے باشندے ہی وقت معزز [illegible] صاحب کو یاد فرما سکتے ہیں۔

لوکل

گذشتہ ہفتہ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں اُپاسنا اور کتھا رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے پنڈت شری پت جی نے کی۔ اور لیکچر سادھو [illegible] پال جی نے دیا۔

پنڈت رام ناتھ جی خلف الرشید جناب ڈاکٹر گنگا رام صاحب کے پتر کا نام کرن سنسکار ۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔ اور مبلغ عہ مختلف فنڈوں میں دان ملے۔

کنیا مہا ودیالیہ کی پربندھک سبھا کا سالانہ اجلاس ۱۵ اپریل ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ سبھا کے عہدیداران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ دیوراج جی پردھان
لالہ نرائن داس جی بی اے ایل ایل بی اُپ پردھان
لالہ بدری داس جی ایم اے پلیڈر منتری۔
لالہ کرم چند جی اکونٹنٹ۔ لالہ رام کرشن جی منیجر کنیا مہا ودیالیہ۔ اور لالہ سوم ناتھ جی منیجر کنیا آشرم
اور لالہ بھگت رام جی بیرسٹر۔ لالہ وزیر چند جی ماسٹر سنت رام جی۔ لالہ سوم ناتھ جی۔ لالہ شیولال جی
دو آدمیوں کے نام دریافت کر کے لکھیں گے
ممبران پربندھ کرتری سبھا۔ نیز کل سبھا کے ممبران نے یہ نشچیہ کیا کہ چونکہ پلیگ ابھی تک شہر میں اپنا کام کر رہی ہے۔ اس وجہ سے مہاودیالیہ میں پندرہ روز کی تعطیلات کر دی جاویں اب تعطیلات ختم ہو گئے ۱۶۔ مئی کو ودیالیہ کھلے گا۔

سخت افسوسناک خبر یہ ہے کہ جالندھر آریہ سماج کے بزرگ درڑھ سبھاسد مہاشے پھولا رام مشہور حلوائی بتاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۲ء ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے لالہ صاحب بڑے ہی پریمی پُرش تھے۔ رشتہ داری کی وجہ سے جب جالندھر میں شور برپا ہوا تو چونکہ اُنکی دوکان حلوائی کی تھی سبھی نے اُن کی دوکان سے مٹھائی خریدنی بند کر دی۔ تقریباً تین ماہ تک وہ دکان بالکل بند رہی۔ مگر اس مہاشے نے ایک پروا نہیں کی اور آریہ سماج کی سیوا میں بدستور ڈٹے رہے۔ علاوہ ازیں وہ ہر ایک موقع پر آریہ سماج کیساتھ غیر معمولی پریم دکھلاتے تھے۔ گو وہ بالکل ناخواندہ تھے۔ لیکن آریہ سماج کیساتھ پریم اور شردھا اسقدر تھی کہ بہت سے ودوان لکھے پڑھے ہوؤں کو مشکل سے نصیب ہوتی ہوگی اُن کی موت کا حال ہی عجیب ہے۔ شام کے وقت جب سیر کو گئے تو سندھیا کر کے واپس آتے ہوئے سڑک پر بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اُنکے سنبندھیوں اور دیگر آریہ پرشوں کو فوراً خبر ملی۔ وہاں جا کر اُنکو مردہ پایا۔ یہ موت بھی بڑے ہی تعجب والی موت ہے۔ جیتے جی کبھی کسیکو ذرا بھی تکلیف نہ دیتے ہوئے یہاں سے کوچ کر گئے مرتک سنسکار وید وکت ہوا۔ پرماتما اُنکے پسماندگان کو شانتی پردان کریں۔ اور اُنکے بیٹے مہاشے جٹو مل

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ دار نہیں ہے

پرسش

جو پُرش ۲۶ یا ۴۸ ورش پر نیت پورا برہمچاری رہ کر گرہست آشرم میں داخل ہو تو پھر باقی تینوں آشرموں میں کتنے کتنے سال تک رہے یعنی کتنے سال گرہست آشرم میں رہ کر بان پرستھ آشرم گرہن کرے - اور پھر کتنے سال بعد سنیاس لے - اس کا جواب مفصل مع حوالجات کوئی آریہ پُرش عنایت فرما دیں -

راقم رام کشن سب پوسٹماسٹر سنتری
آریہ سماج فریدآباد

سنسکرت ہندی اور عربی زبان کی نسبت ایک محمدی صاحب کی رائے

جب ممالک مغربی و شمالی کے دفتروں میں ہندی زبان کے جاری کرنے کا ریزولیوشن پاس ہوتے ہی محمدیوں نے ایسی چیخ چنگھاڑ شروع کر دی - کہ جس کی حد ہی باندھ دی . اور وہ آسمان سر پر اٹھا لیا کہ گویا ہندی زبان کے ساتھ اُن کا مدت سے بیر اور پورانا چلا آتا ہے . اس موقع پر اردو زبان کی خوبیاں اور ہندی کے نقائص بیان کرنے میں محمدیوں نے دیدہ و دانستہ ہندی زبان کی خوبیوں پر پردہ ڈال کر بیحد تعصب سے کام لیا - لیکن کسی چیز کی خوبیاں اور اچھی صفات اُس کے جانی دشمنوں کے کہنے کہانے اور اُن کی مخالفت سے نیست و نابود نہیں ہو جاتیں - اور نہ ہی گھٹ سکتی ہیں - سونے کا ملمع اور ملمع کا سونا اُنہیں لوگوں میں بتایا جا سکتا ہے - اور چل بھی سکتا ہے - جن کو کھرے کھوٹے کی تمیز اور پرکھ نہ ہو - یا جن بیچاروں نے سونے کے کبھی درشن نہ کئے ہوں - بیشک بلا کسی روک ٹوک کے ایسے لوگوں کی جماعت میں زمانہ حال کے چالباز جس طرح چاہیں اُن کی آنکھوں میں دھول ڈال سکتے ہیں - اور خاص کر اُس حالت میں جبکہ اندھے اور بیجا تعصب کا روغن ہر ایک کے دل پر چڑھا ہوا ہو - جس سے لوگ اپنے عیب کو عیب نقص کو نقص اور اپنی کمی کو کمی اور دوسرے خوبی کو خوبی نہ جان سکتے ہوں - اور اگرچہ جانتے اور سمجھتے ہوں تو ظاہر نہ کریں - ایسے لوگ اگر بے سمجھی یا ناجائز تعصب سے سنسکرت یا ہندی کی بیقدری کرا کرانا اور لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہتے ہوں - یا اُس کو نظر بد اور نگاہ مخالفت سے دیکھیں تو افسوس ہی کیا ہے - اور اُسکا بگڑتا ہی کیا ہے - ہاں اگر تعصب کی میل سے پاک اور صاف قدر دان کوئی قابل قدر چیز کہیں سے پاوے . تو وہ اُس کی ضرور قدر کریگا - اور اُس کی قدر نہ جاننے والوں یا بیقدری کرنے والوں کی عقل پر ضرور افسوس کہا کریگا - ان دنوں مجھے ایک چھوٹی سی کتاب موسومہ "علم اللسان" مصنفہ منشی سید احمد صاحب دہلوی کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - جس میں منشی صاحب نے سنسکرت اور ہندی کی نسبت اپنے معلومات اور خیالات اور تحقیقات اور رائے کو نہایت عمدہ طور پر درج فرمایا ہے - جس کو ذیل میں ناظرین اخبار کی واقفیت کے لئے بجنسہ درج کرتا ہوں - کتاب مذکور کے صفحہ ۳۸ پر منشی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ " اِن مرکب اسموں محاوروں کہاوتوں وغیرہ سے فراغت پا کر ہم ایک ہندی مفرد حرف کی کیفیت بھی دکھانا چاہتے ہیں - اگر آپ صرف حرف گھ (घ) کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے کہ اس ایک ادنےٰ سے حرف مفرد خواہ مرکب نے حرکات ثلاثہ یعنی زیر - زبر - پیش کی حالت نیز حرکات کے موقعہ پر اپنی اصلیت یعنی لغوی حقیقت و ماہیت کو کہاں کہاں نباہا - اور کن کن صورتوں سے قائم و برقرار رکھا ہے - آپ کو معلوم ہے کہ گھ ہندی الف بے تے کا چوتھا حرف صحیح ہے - جس کے لغوی معنی سنسکرت لغت میں گھر گھر سے مشابہ آواز کے ہیں جس میں گھڑ گھڑاہٹ اور گھنٹے کی آواز بھی شامل ہے - دوسرے معنے گھٹ یعنی مظروف اندر ہتھیار ہی سے گھڑا یعنی سبو چونکہ اُس ظرف جیسے اندر پانی رہنے قرار پائے - تیسرے معنی گھاگرا - ہنگامہ بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ٹھہرے - چوتھے معنی چھینٹا پانی کا چھینٹا - پانچویں معنی مار پیٹ - چھٹے معنی زن زن - وغیرہ - بدمعنی - انگیرہ تو بیس معنی بھگانا - گھیراں کرنا مقرر ہوئے - گو ہر زبان کو فلسفیانہ نظر سے دیکھنے والے لغوی معنی کی پیروی نہ کر کے صرف گھ کی آواز سنتے ہی کہہ دیں گے - کہ اول تو یہ حرف گ (ग) اور ہ (ह) دو آوازوں سے مرکب ہے - گ (ग) وہ مفرد حرف یا آواز ہے جس کے لغوی معنی واضع لغت نے گانے - جانے اور رونے کے قرار دئے ہیں - اسی سے حرف گانے والا یا دیوتا کے گیت گانے والا اصطلاحی معنی ہو گئے - اگر اس حرف کو بھی ذرا غور سے دیکھیں تو یہ بھی اپنے قدرتی کرشموں سے خالی نہیں ہے - ان لغوی معانی کی مناسبت سے بہت سے معنی پیدا ہو گئے - مثلاً گن - گم - گونا - گاتا -

جانا کی اصل ہی یہی ہے - کیونکہ گاف اور جیم کا برابر ہر ایک زبان میں باہم بدل ہوتا آیا ہے - جانا مصدر سے اسمی مطلق کا صیغہ گیا اسی قاعدہ کا ثبوت دے رہا ہے - دریا - گویے کے اوتار چڑہاؤ کے معنے اسی نسبت سے نکلے - بال اُڑ جانے کی بیماری یعنی گنج اور بالخور کے معنی بربادی تباہی اور اُجڑنے کے معنے اسی سے نکالے گئے

گنگ اور گنگا کی اصل سنسکرت لغات والوں نے اسی وجہ سے گاف کو ٹھہرایا - عجب نہیں جو گہاگرا گومتی - گنڈک - گوداوری اسی لحاظ سے نام رکھے گئے ہوں - اور گنگوتری پہاڑ کا نام بہی جس دریا سے گنگا نکلا - اور عام لوگ اسی وجہ سے اُس کا نام گنگا - گنگا پکار رہے ہیں - اس گاف ہی کے سبب سے ہوا ہو - ورنہ اس کا ایک نام بہاگیرتی پایا جاتا ہے - گرہ دینے - گٹھ جوڑ لگانے کے معنی اسی حرف سے مستنبط ہوئے کیونکہ گرہ لگا کر جوڑنے یعنی ملا کر یکسان کرنے میں بھی ایک طرح کی روانی پائی جاتی ہے - گاف کے جن لفظوں میں روانی یا کسی قسم کی سُرکی کیفیت پائی جائے - اُنہیں اپنی اصل پر قایم تصور کرنا چاہیے - چنانچہ گاف کے جسقدر لغت ہیں اُن میں کچھ نہ کچھ لغوی مناسبت ضرور پائی جاتی ہے دیکھو - گائے - گو جو ایک چرند کا نام ہے - اپنے اپنے نام سے چلنا ثابت کر رہا ہے - گاڑی گت - یعنی گذرتی ہوئی حالت یا ناچنے کی حرکت - گنج معنی الفی - گجر بجنا - گدگدی کرنا - گرنا - گراؤ - گڑدنا - گڑنا - گنڈاسا - وغیرہ سب سے روانی پائی جاتی ہے - گیت - گاجنا گگڑی - گرجنا - گڑگڑ - گڑگڑاہٹ - وغیرہ سے گا ثابت ہوتا ہے - چونکہ دریا - پانی تیزی سے تعلق رکہتا ہے - اس سبب سے گیلا - گارا - گدگدا وغیرہ بہی اپنی اس اصل سے جدا نہیں ہیں یعنی گہہ کا دوسرا جزو یہ وہ مفرد آواز یا حرف ہے

جو اکثر وزن کیواسطے زاید آیا کرتا ہے - کبہی ندر کبہی ظہور وغیرہ کے معنے دیا کرتا ہے - جیسے ترکیبی معنی آواز کو پرکٹ کرنے یعنی ظاہر کرنیوالا خواہ گانے کی سی آواز جتانیوالا حرف ہوئے - یہاں تک تو ہمنے لغوی مفرد اور مرکب معنی کی پیروی کی - اب ہم اس پیروی حرف کی آواز اور اس کے مخرج پر نظر ڈالتے ہیں - سنسکرت زبان کے مخارج حروف کے لحاظ سے گ ग اور گھ घ دونوں حرف کنٹھی یعنی حلقی ہیں - مگر حرف گ ग گھ घ کی نسبت گہائی یعنی نشیب میں پڑا ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جسقدر لغت یا محاورے اس حرف سے مرکب ہوں گے - اُن میں سے معانی ذیل جو اس حرکت کے خاصہ میں داخل ہیں کچھ نہ کچھ ضرور پائے جائیں گے - مثلاً (۱) پستی - نشیب گہرائی - ڈہلان - ڈہلاؤ - وغیرہ جیسے گہاٹ - گہاٹی گہاؤ - گہابیل - گہائی - گہالنا بمعنی اندر ڈالنا وغیرہ وغیرہ (۲) موڑ - چکر - پیچیدگی - دور - گولائی - حلقہ - گردہ وغیرہ جیسے گہونگٹ - گھنگھور - گہونگٹ - گہر - گہیرا - گہر - گہومنا - گھنڈی گھنگرو - گھنگروالے بال - گہاگرا - گہرنی - گہماؤ گہونٹا - گہڑا جو آنکہوں میں لگایا جاتا ہے - گہونپ جو مٹھی باندھ کر مارا جاتا ہے - وغیرہ وغیرہ (۳) خراٹوں کی سی آواز - گہڑگہڑاہٹ صدائے مطلق - جیسے گہڑگہڑ - گہڑگہڑاہٹ - گھنٹ گھنٹی گہڑا یعنی مرتے وقت کی آواز - گہڑیال - گہگی حالت خوف کی آواز وغیرہ وغیرہ (۴) رگڑ - خراش - مُلحق - جیسے گہسنا - گہس گہسٹین - گہسیٹنا - گہسیلا وغیرہ - (۵) کثرت - افراط - بہتات - جیسے - گہنا - گہن کی چوٹ اسی سے بنا ہے - گہمان - گہمسان - گہن چکر گہنگہور گہٹا - یعنی ابر غلیظ وتیرہ وغیرہ (۶) قلت - کمی - عسرت - تنگی وغیرہ - جیسے گہاٹا گہٹتی - گہٹنا - گہڑی بہی گہنٹہ سے ہے - کیونکہ سنسکرت

سنسکرت میں گہٹی اسی معنی میں آتا ہے - اور یہہ لفظ اُسی سے بنا یا گیا ہے -

(۷) انقباض - گہٹا ؤ - بستگی - گرفتگی - غلظت وغیرہ - جیسے گہٹنا - چنانچہ دل گہٹنا - دم گہٹنا دہوواں گہٹنا - وغیرہ بولتے ہیں - گہونٹ جیسے گلا گہونٹنا - دم گہونٹنا - وغیرہ گہونٹ گہٹا - گہس - گہور - گہوری - گہٹرا - گہن گہٹنا وغیرہ وغیرہ

(۸) محدودیت - گہیر - انحصار وغیرہ گہر مکان محدود - گہٹا - جیسے گہرا ہوا بادل - گہیرنا وغیرہ وغیرہ -

(۹) پوشیدگی - پنہانی - خفا - مخفی - پوشیدہ وغیرہ جیسے گہٹ - بمعنی اندر خوراہ لطون - پرگہٹ - جو ظاہر ہو - گہات چہپ کر بیٹہنے کی جگہ گہن وہ کیڑا جو لکڑی وغیرہ کے اندر رہتا ہے چنانچہ گہن لگنا - اندرونی بیماری کو اسی وجہ سے کہتے ہیں - گہنا - گہنی - گہنی سا دہنا وغیرہ ان الفاظ سے بہی یہی معنی ثابت ہیں -

(۱۰) ملاؤ - آمیزش - آمیختگی وغیرہ - جیسے گہولنا - گہلانا - گہولنا - گہچ پچ وغیرہ

(۱۱) ضرب - مار - چوٹ - گہڑنا - گہڑنت وغیرہ جیسے گہڑنا بمعنی پیٹنا یا پیٹ کر کوئی چیز بنانا گہڑت - گہڑا یعنی گہڑ کر بنایا ہوا - گہڑیا وغیرہ

الغرض حرف گہہ کی آواز صاف کہے دیتی ہے کہ گہرائی کا گن مجہہ میں (؟) ہے - گہیرنے اور گہیر کر لانے کا وصف مجہہ میں - نہ تو میں اُس آواز سے جدا ہوں - جو گہرے پانی میں ڈوبنے سے مثل گہپ یعنی غپ پیدا ہو نہ اس احاطہ سے باہر ہوں جو کسی قسم کی آواز کو گہیر گہونٹ کر نکالے - مرتے وقت کا گہڑ بہی مجہہ سے نکلا ہے - اور آنکہوں کا گہونٹ کر بنا ہوا گہر مجہہ سے بنا ہے - یعنی یہ جس قدر معانی اوپر بیان ہوئے سب مجہہ سے ہی پیدا ہوئے

منشی صاحب لکھتے ہیں کہ "یہہ تو ہمنے بطور تمثیل ایک چھوٹا ایک حرفی چین لگا کر دکہا دیا ہے۔ زیادہ خوض کرنیوالے اگر چاہیں تو اسی بنیاد پر اونچی اونچی دیواریں اُٹھاتے چلے جاویں" صفحہ ۳۴ پر ایک جگہ منشی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "جاہل سے جاہل اور ادنے سے ادنے لوگوں کے الفاظ عمدہ عمدہ نتیجوں کے بہرے ہوئے زندہ مخزن اور منکہہ سے بولتے ہوئے خزانے ہیں لیکن افسوس کہ اپنی مہک سے مست کر دینے والے خوشنما پہول کو ہم اپنے پاؤں سے روند رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ یہ کیا ہیں"

کتاب کے آخیر میں منشی صاحب نہایت پرجوش الفاظ میں لکھتے ہیں۔ جو کہ ناظرین کے قابل غور ہے۔ کہ "فی زمانہ جن جن زبانوں کے سرپر اُٹھ گئے۔ اور جو زبانیں اب درباری نہیں رہیں۔ وہ مردہ زبانیں کہلانے لگیں۔ ناحکہ جس زبان کے بولنے کا رواج جاتا رہا۔ وہ تو علوم و فنون کا خزانہ ہونے پر بہی مردہ خیال کی جاتی ہے۔ سنسکرت جیسی مکمل مبسوط اور وسیع زبان کا رواج نہ رہنے سے ہندوستان کے قدیمی علوم کو جسقدر نقصان پہونچا ہے وہ نہایت ہی حسرت اور افسوس سے دیکہے جانے کے قابل ہے"

محمدی بہائیو! اور اے سنسکرت و ہندی زبان کے جانی دشمنو!! آپ نے یوروپ کے بہی کئی عالموں کی رائے کو پڑہا ہوگا۔ جو کہ اُنہوں نے سنسکرت و ہندی کی نسبت قایم کی ہے۔ زمانہ سابق و حال کے علماء و فضلا متفق الرائے ہو کر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اگر کوئی مکمل زبان ہے تو سنسکرت۔ اور اگر سب علموں کی ماں ہے تو سنسکرت۔ پہر نہیں معلوم کہ آپ کو اسقدر کیوں ہٹ ہے۔ اور کیوں ہندی و سنسکرت سے اسقدر بیر ہے۔ دوستو! اب براہ نوازش

منشی سید احمد صاحب کی دی ہوئی تازہ سند کو بہی غور سے پڑہو۔ مکرر پڑہو اور سہ کرر پڑہو۔ اور پہر اس زبان کے ساتہہ مقابلہ کرو کہ جس کو آپ خدا کی زبان مانتے ہو۔ یا جس زبان میں آپ کی کتاب مقدس قرآن شریف ہے۔ اور مقابلہ کرتے وقت منشی سید احمد صاحب کی اس رائے کو بہی خیال اور دہیان میں رکہو جو کہ اُنہوں نے آپ کی مانی ہوئی خدا کی زبان (عربی) کی نسبت اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵ پر لکہی ہے کہ

"عرب جیسے خشک ملک کی زبان اونٹوں کی زبان سے کس قدر مشابہ ہے"

گوروپیارا

اتر

ہمارے ایک بہائی سردار سنگہ صاحب محرر بندوبست راجپورہ نے پرچہ اخبار منتیہ دہرم پرچارک مورخہ ۱۴۔اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میں یہ شنکا کی ہے۔ کہ مقتول کو جو قتل کے سزا کا اکہات ہے ہوی وہ مقتول کے کرموں کا پہل ہے۔ یا کچہ اور بہید ہے۔ اگر کرموں کا پہل ہے تو قاتل کو سزا ہونی چاہئے۔ اور اگر بنا کسی کرم کے یہہ سزا ہے تو ایشور کے نیاو کے برخلاف ہے۔ پنڈت دیوی دیالو جی کی رائے اُنہوں نے ظاہر فرمائی ہے کہ وہ کرتم اگر تم کرموں کا پہل جیووں کو ملنا مانتے ہیں اور پنڈت کرپارام جی ایسا نہیں مانتے۔ بلکہ وہ مرتیو کا وقت مقررہ مانتے ہیں۔ اور وہ میعاد ایشور کی نیت کی ہوئی ہوتی ہے۔

میرے پیارے متر جینکہ ان ہردو رایوں میں اختلاف دیکہہ کر یہہ رائے اخیر پر ظاہر کی ہے کہ اگر اسی سوال کو جیووں کی آزادی پر فیصلہ کریں تو انیائے کی بو آتی ہے۔ کیونکہ ایک جیو کے آزاد کام نے دوسرے جیووں کو دکہہ پہونچایا۔ اُن کو تو سزا مل گئی۔ لیکن مقتول بیچارہ اگر کرتم پہل میں پہنس کر مرگیا ہوا۔ جو ایشور کے نیاو و نیم کے برخلاف ہے۔

اس کے جواب میں نویدن ہے۔ کہ یہہ ہر ایک شخص پر عیاں ہے۔ ایشور نیاو کاری ہے۔ اور جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہیں۔ لیکن پہل بہوگنے میں پرتنتر ہیں۔ ارتہات ایشور کے آدہین جو کہ نیائے سے کرموں کا پہل دیتا ہے۔ اور مرتیو کی میعاد مقرر نہیں ہوتی۔ جیسا کہ پنڈت کرپارام جی نیاے درشن کے اردو ترجمہ میں تحریر کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر مقرر ہو تو بہت سے دوش ایشور کی ذات و صفات پر آجاتے ہیں۔ اور کئی پاپ کرموں کا پہل ایشور کی طرف سے جیووں کو جنہوں نے اپنی سوتنترتا سے کسی ایک جیو کا قتل عمداً کر دیا ہے نہیں ملنا چاہئے۔ جیسا کہ ہمارے متر نے اعتراض کیا ہے ان سب امور کو مدنظر رکہہ کر اب صرف سوال یہ حل طلب ہے کہ قاتل کو قتل کی سزا ایشور کی طرف سے مل جاتی ہے۔ پرنتو مقتول کو بنا کسی کرم کے دُکہہ کیوں ہوا۔ جو کہ ایشور کے نیاو کے برخلاف ہے۔ لفظ نیاو کے معنی ٹہیک سمجہہ لینے سے یہہ سوال بالکل حل ہونا چاہئے۔ نیاو کے معنی کی غلط فہمی کی وجہ سے بہت سے شکوک اس معاملہ میں پڑ جاتے ہیں۔ دیکہو وید بہاشیہ بہومکا طبع شدہ سمت ۱۹۳۲ کا صفحہ ۱۸ سطر ۴ و ۵ جسمیں مندرج ہے کہ نیاو اس کو کہتے ہیں۔ جو جیسا کرم کرے اس کو ویسا ہی پہل دیا جاوے۔ پس قاتل کو قتل کی سزا جسکا ارتکاب اس نے اپنی سوتنترتا سے کیا

الیکشن کی طرف سے ل جاتی ہے۔ باقی رہا دکھ جو مقتول کو ناحق بنا کسی کرم کے اٹھانا پڑا۔ غور کا مقام ہے کہ قاتل کو وہی ناحق دکھ مقتول کو پہونچانے کی خاطر سزا دی جاتی ہے۔ ورنہ قاتل کو کیا قصور ہے سزا کس باعث سے دی جاتی ہے؟ اس باعث سے کہ قاتل نے اپنے ارادہ سے مقتول کو قتل کیا۔ اہنسا کا نام نیائے ہے۔ اہنسا کا نام نیائے نہیں ہے۔ کہ قاتل کو قتل کی سزا دی جاوے۔ اور مقتول پر یا تو قتل کا عمل واقع نہ ہونے پاوے۔ یا اگر عمل ہو تو اس کو حاوی نہ ہونے دے۔ بلکہ نیائے کے یہ معنی ہیں۔ کہ قتل جو کہ واقع نہ ہونا چاہئے تھا۔ اس شخص کی خودسری کے واسطے جبر کرنا تو فعل قتل دوسرے شخص کی سوتنترتا کے باعث واقع ہوا ہے۔ فعل قتل کے ارتکاب کرنے والے کو سزا مناسب دی جاوے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر وچار کرنے سے ہمارے بھائی کا شنکا دور ہو جاوے گا

ملاقی رام

کرپارام محرر آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

پبلک اس پر وپیگنڈے

دھرم کا پرچار

میں مذکور پر پہلے ہی جھگڑا تھا جس کا خاص کاروبار نفرت ظاہر تھی۔ کیونکہ ایک تو خاص اضلاع تھا یہ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی پانڈروں کو منت تھی۔ دوسرے عام پبلک میں نام اور عزت کے بیچ پر نمودار ہونے کے خطرہ کو مدنظر رکھ کر گھبرائے قدم

ہرمنہ نکال سکتے۔ اسی وجہ سے ہی ویدک دھرم کا پرچار بھی پچھلے چند سالوں کی طرح خاطرخواہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ ہماری سبھا (آریہ پرتی ندھی سبھا) بھی حالت تذبذب تھی۔ مبادا آگ میلہ کا بند کیا جاوے۔ با موقع اپدیشک نہ بھیج سکی۔ نہ ہی ہمارے بھائیوں نے باوجود جانتے ہوئے کہ میلہ بند نہ ہوگا۔ حسب دستور پرچار کا کوئی انتظام کیا۔ بلکہ ہماری سماج کو آگاہ بھی نہ کیا۔ ۱۴ اپریل صبح کو منتری مہاشے کی اپدیشکوں کے بارہ میں تار پہونچی۔ اور ایک مہاشے کی زبانی معلوم ہوا کہ موجودہ انتظام سے بالکل جواب ہے۔ ہمارے لائق مہاشے لالہ رلا رام خزانچی سماج نے حسب ضرورت اور موقع لالہ رام داس صاحب۔ اور شریمان سوامی ستیانند کو کیمبیوڑہ سے ہمراہ لے جا کر جو ہماری مہربان سبھا کی پریرنا سے اس نیک کام کے واسطے تشریف لائے تھے۔ پرچار کا کٹاس پر بندوبست کرایا۔ اسی شام کو ہمارے بھائی ڈھول نواسی اور دیگر چند آریہ بھائیوں نے جو پرچار کی خاطر تشریف لائے تھے۔ بھگوا پوشوں کا فوٹو کھینچ کر پبلک کے سامنے رکھا بلکہ سنا گیا۔ کہ ہمارے ایک لائق مہاشے اندرکشن سادھو نے مت متانتر کا خوب کھنڈن کیا۔ یہ مہاشے اپنے آپ کو آریہ سماج کا آنریری اپدیشک ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا مت سنیاس ہے۔ لیکن سفید پوش ہیں رہائش استھان اگو کی ضلع گورداسپور میں بتلاتے ہیں۔ لیکن آپ کی بول چال شکل اور دیا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ مہاشے ہیں جو سنہ ۱۹ء کی بیساکھی پر بھگوے بانے میں یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وقت آپ گرنتھ صاحب کا اپدیش کرتے تھے۔ گوردوارہ سری دوارہ۔ استھان امرتسر اور نام اندرمن

سرسوتی بتلاتے تھے۔ ڈنڈوت میں بھی چند روز ٹھہرے تھے۔ شریمان پنڈت سیتارام جی۔ کوئی راج۔ اور کوئی رتن ان کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ چونکہ اور چند سماج کے بھائی میرے ساتھ اس بارے میں متفق الرائے ہیں۔ لیکن وہ اپنے تئیں بالکل اجنبی ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے اس بات سے یہ مطلب نہیں کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔ ممکن ہے کہ میں اور میرے دوسرے بھائی غلطی کرتے ہوں لیکن کرتا شرومنی سبھا کی سیوا میں نویدن ہے کہ اپنے ریزولیوشن دوارا اپنے ہر ایک اپدیشک سے خواہ وہ تنخواہ دار ہو خواہ آنریری سماجوں کو آگاہ کر دیں۔ کیونکہ کئی سماجوں نے اس معاملہ میں دھوکا کھایا ہے۔ اور کھا رہے ہیں۔ بلکہ میں اپنے سماج کی اپدیشی سبھا کی سیوا میں عرض کروں گا۔ جس کو ابھی دو ہفتے بھی نہیں گذرے۔ کیونکہ ایسے معاملات سے سماج کی انتی میں سخت رکاوٹ ہوتی ہے اور ہر ایک بھلے پرش کا اعتبار اڑ جاتا ہے خواہ وہ کیسا ہی مہاتما کیوں نہ ہو۔ اسلئے سبھا کا اہم فرض ہے کہ فی الفور ہر ایک نئے اور آنریری اپدیشک کو ایسے سرٹیفکیٹ یا وارنٹ ن سے نامزد کیا جاوے۔ اور آریہ سماج مغالطہ میں نہ پڑیں۔ آریہ سماجوں کو بھی خوب خبردار ہونا چاہئے۔ کہ کبھی دھوکہ نہ کھا دیں۔ ۱۳ تاریخ ۱۵ اپریل صبح کو جب اپدیشن کے لئے دری بچھائی گئی تو ہمارے سناتنی بھائیوں نے حکام کی معرفت رکاوٹ کے لئے انتظام کیا۔ لیکن لالہ رام داس جیسے لائق آدمی کی موجودگی میں کسی کی کیا دال گلتی تھی۔ اس تکلیف کو لالہ صاحب خود ہی محسوس کرتے ہیں۔ امید ہے کہ لالہ صاحب نے سبھا پتی شرومنی سبھا کی سیوا میں نویدن کیا ہوگا

چونکہ اس معاملہ پر پچھلی دفعہ ہی میں نے سبھا کی
سیوا میں نویدن کیا تھا۔ لیکن اب تک کوئی
جواب نہیں ملا۔ اگر اسی طرح خاموشی رہی تو
میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ ایک یا دو سال
تک ہمیں پرچار سے قطعاً بند کیا جاویگا۔ جیساکہ
پچھلی سنگ سبھا والوں کے ساتھ سلوک ہوا ہے
جسکا تمام حال بہت جلد پبلک پر روشن ہو جاویگا
چند بھجنوں کے بعد شری پان سوامی ستیانند
جی کا دہرم وشئے پر لیکچر شروع ہوا۔ حاضری
معقول تھی۔ اس ویاکھیان کا اثر بہت ہی
عمدہ پڑا۔ تت پشچات لالہ رام داس جی کا خوہر
ویاکھیان ہوا۔ بعد آرتی ہوکر سبھا برخاست
ہوئی۔ بھوجن آدی سے فارغ ہو کر ایک بجے
سوامی جی کا بہر لوگوں کے ساتھ پرشن اُتر
شروع ہوا۔ اس دفعہ بالکل کوئی سادہو
پیشتر کی طرح شاستر ارتھ کے لئے نہ نکلا۔ صرف
ایک مہاتما جی جنیو بدہ ہم کی اپکتا پر پرشن
کرنے آئے۔ لیکن اپنے منہ کی کہا کر واپس
چلے گئے۔ یہ مہاتما بڑے لائق معلوم ہوتے
تھے۔ کیونکہ اپنی زبان سے ہی اپنے قیمتی بستر
کی شوبہا کرنا اور مہرشیوں کو جنگلی کہنا آپ کی
لیاقت کا نمونہ تھا۔ مجھے اُن سے کچھ مطلب
نہیں۔ لیکن سوامی ستیانند جی کا دھنیہ واد
کہاں تک دوں جنہوں نے بار بار اُن کی سخت کلامی
سے اُن کو ہنس ہنس کر جواب دیا۔ چار بجے
تک اُن کا لیکچر ہوتا رہا۔ بعد ازاں لالہ صاحب
کا لیکچر سادہوؤں کی حالت اور تیرتھ
برت وغیرہ پر اتی منوہر ہوا۔ پانچ بجے
کے بعد چند بھائیوں سے پرشن اُتر کئے۔
تت پشچات دو بجے پڑھ کر آرتی جلسہ برخاست ہوا
سوامی جی مہاراج یہاں سے ڈلوال سماج
کو چلے گئے ہیں۔ آشا ہے کہ بہت جلدی
ہمیں بھی درشن دیا ہیں گے۔

سہائتی پر اپنی عادل گورنمنٹ کا تہ دل
سے شکریہ ادا کیا گیا۔ جس کے ایسے عمل
میں ہر ایک مذہب کے آدمی کو اپنے اپنے
خیالات ظاہر کرنے کا موقع مل سکتا ہے
شریمتی سبہا کا خاص کر دھنیہ واد دیتا
ہوں کہ جس کے پورے شاردھ سے نروگھن
کارروائی سماپت ہوئی۔ خاص کر تمام آریہ
سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں: کہ آئیندہ
کے واسطے بیساکھی سے ایک ماہ پیشتر شری
آریہ سماج ڈنڈوت کو وہ بھائی اطلاع
دیا کریں۔ جو کہ اس پرچار میں شامل
ہونا چاہیں۔ تاکہ اُن کے اُتارنے کا ٹھیک ٹھیک
بندوبست کیا جایا کرے۔ کہ تکلیف نہ ہو۔

دوم شم

اتم

ویدک دہرم کا سیوک
کہمیہ اسر پردہان آریہ سماج ڈنڈوت ضلع جہلم

ستیہ دہرم پرچارک پہر
پہلا اپیل کیس
بناباد دہندی

چھپ کر بالکل طیار ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو بہت
جلد منگوائیں۔ درخواستیں مطبع ہذا اور ویدک
یتنترالیہ اجمیر کے نام آنی چاہئیں۔

شکدیو کی پیدائش کا حال
منقول
از دیوی بہاگوت پوران

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ... اخبار صفحہ ہذا

اور اسکو خواب سے بیدار کیا جائے۔ تب
مہادیو نے کہا۔ کہ اُسکو اس طرح اُٹھانے میں
بڑا گناہ ہے۔ تم لوگ یگیہ کے لئے کوئی اور
تجویز سوچو۔ برہما نے کہا کہ میں ومری نام
کیڑا پیدا کرتا ہوں۔ وہ اس تیر و کمان کو
جسپر وشنو گردن رکھے سو رہا ہے۔ کاٹ ڈالے
اور اُس کی جنبش سے وشنو جاگ پڑے گا
چنانچہ برہما نے ومری کو پیدا کیا۔ اور اسکو
کہا کہ تو تیر و کمان کاٹ ڈال۔ لیکن اُس نے
جواب دیا کہ میں تو یہ کام ہرگز نہ کروں گا
کیونکہ شاستر میں لکھا ہے۔
" جو شخص کسی کو خواب سے جگاتا۔ یا کتھا
میں خلل انداز ہوتا۔ یا عورت و مرد کی محبت
میں فرق ڈالتا۔ یا ماتا سے پُتر کو جدا کرتا ہے
وہ برہم ہتیارا ہے"
علاوہ ازیں ان کو چھوڑ کر جو کوئی پاپ کیا
کرتا ہے تو وہ کسی لالچ سے کرتا ہے۔ آپ
فرمائیں۔ اگر میں یہ کام کروں تو مجھے کیا ملیگا
برہما نے کہا۔ کہ اس یگیہ میں جو پورن آہوتی
ہوگا۔ وہ تم کو دیا جاویگا۔ اب اس کو جگانے
کی کوشش کرو۔ کیونکہ دیر کا موقع نہیں
ومری نے برہما کے حکم سے کمان کا چلہ ایک
سرے سے کاٹ ڈالا۔ اسپر ایک ایسا
کڑاکا ہوا۔ کہ چودہ طبق ہل گئے۔ اور زمین
سے لے کر آسمان تک بھونچال آگیا۔ اور
تمام دنیا تلملا اُٹھی۔ اور محشر کا نقشہ سب
کی آنکھوں میں پھر گیا۔ بڑی بڑی آندھیاں
اُٹھیں۔ تمام سورج تاریک و تار ہو گئے۔
پتا نہ لگا۔ کہ وشنو کا سر کٹ کر کہاں گرا۔ ہر
چند تلاش کی کہیں کھوج نہ پایا۔ تمام لوگ جو
وشنو کو جگانے گئے تھے۔ ولاپ کرنے لگے۔
اور کہنے لگے۔ کہ افسوس اے وشنو تم جو
اچھید اور ابھید یہ داہید جس

ذرہ بھر کوئی چیز حائل نہ ہو۔ ۲۔ اچھیدیہ (جو کاٹا نہ جائے) اور اپراہیہ ہو (جو جلایا نہ جا سکے) تمہارا سر کٹ گیا۔ اب ہم لوگ آپ کے بغیر کس طرح جئیں گے۔ اور اس عالم کائنات کا کیا حال ہوگا۔ یہ خرابی نہ تو دیتیوں نے کی۔ اور نہ یکشوں نے۔ اور نہ راکشسوں نے۔ لیکن یہ سب تباہی ہمارے ہی ہاتھوں سے وقوع میں آئی۔ (دالے نادانی کہ ہم نے اپنے ہاتھوں آپ ہی کلہاڑا مارا ہے ہم کس کو الزام دیں۔ دیوتاؤں کو اس طرح روتے اور پیٹتے دیکھ کر برہسپتی نے کہا۔ کہ اس طرح رونے سے کیا حاصل۔ بہتر یہ ہے کہ اس کا کوئی علاج سوچو۔ کیونکہ تدبیر و تقدیر و اقبال یہ تینوں یکساں ہیں۔ یہ سنتے ہی اندر بولے کہ تقدیر ہی ہے۔ جو کچھ چاہتی ہے کرتی ہے۔ تقدیر پر ہزار لعنت ہے ہم سبھوں کے دیکھتے ہی لال بجھکڑ اکٹھے ہو رہے ہیں) دیکھتے ہی دیکھتے وشنو کا سر کٹ گیا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ تب برہما جی بولے کہ جیسا سمجھتا ہے۔ ویسا ہی ہوا رہتا ہے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ جس طرح شمبھو جی نے ہمارا سر کاٹ ڈالا اور مہادیو کا جڑ گیا۔ ویسے ہی وشنو کا کٹا سر کرشن کے سمند میں جا گرا۔ لنگ اندر کے جسم میں دس ہزار بھگ ہو گئے۔ بہشت سے نکل کر پہلی اندھ کنول میں گرے۔ اور چھپے۔ اس سے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ دنیا میں آکر کسے رنج نہیں ہوتا۔ فکر کی کیا بات ہے۔ وہ جو تمام کائنات کی خالق دیوی ہے۔ اس کا تصور باندھو۔ اور اسی کی عبادت کرو تمام مشکلیں حل ہو جاویں گی۔ اتنا کہہ کر دیدوں کو جو مجسم بن کر سامنے کھڑے تھے حکم دیا۔ کہ تم مہامایا۔ مہادیویا۔ اور جگت ماتا کی حمد و ثنا بجا لاؤ۔ یہ سن کر وید نہایت

عجیب و غریب اور فصیح و بلیغ اُستتی کرنے لگے

(استتی)

شلوکوں کا ترجمہ

(۱) اے دیوی تم تمام معدنیات و نباتات و حیوانات کی خالقہ ہو۔ اور برہما مہادیو اور وشنو اندر پانی۔ اگنی۔ سورج یہ سب تمہارے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ تمام طبقات عالم کے مالک ہیں۔ لیکن تمہارے غلام ہیں۔

(۲) اے دیوی تمام طبقات عالم میں تمہاری ہیئت کو کوئی پرش ہی نہیں جان سکتا۔ اور نہ تمہارے ناموں کی تعداد کسی کو معلوم ہو سکتی ہے۔

(۳) اے بھگوتی تمہارے بے شمار طبقات عالم کو ایک بھی نہیں جانتا۔ تم بہو نیشری نام سے تمام عالم میں مشہور ہو۔ ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ تم اس متھیا بہوت سنسار کو اکیلی کس طرح رچتی ہو گی۔ اگر تم کہو کہ نہیں رچتی۔ تو اس میں وید کا برہان ہے۔ (وید پر جھوٹا الزام)

(۴) اے بھگوتی تم بلا خواہش و ارادہ کے ہو۔ اور تمام دنیا کا باعث ہو۔ تمہاری کیفیتوں اور چالوں کو دیکھ کر ہم حیران و پریشان ہیں۔ کہ تمہاری کیا صورت بیان کریں حالانکہ ہم سب دیدوں کے جاننے والے اور اپنی حالت کو آپ نہیں جانتی ہو۔ (واہ ری بیہوشی کہ اُسے اپنی ہی خبر نہیں)

(۵) اے دیوی ماتا کیا تم کو وشنو کے سر کا کٹنا اور گرنا معلوم نہیں ہے۔ یا جان بوجھ کر اُن کی طاقت کا امتحان لیا چاہتی ہو۔ یا کیا وشنو سے کوئی گناہ عظیم سرزد ہوا ہے۔ ایسا تو ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ کے کنول چرنوں میں رہنے اور آپ کی عبادت کرنے سے اس میں ایسا گناہ کہاں ہے۔

(۶) اے دیوی ماتاؤں کی جماعت پر اگر آپ کا ایسا خیال ہے تو بڑا قہر ہے۔ اور بالکل نامناسب ہے۔ اور وشنو کے چہرے کا کاٹنا بہت ہی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے۔ بڑے دُکھ کی بات ہے کیونکہ تم سب کے جنم کا کلیش اور عذاب کے مٹانے والی ہو پھر وشنو کے سر کو جوڑنے کے لئے اس قدر تاخیر کیوں ہوئی۔ اس میں ہم نہیں جانتے کہ تم پر کونسی مشکل آن پڑی تھی۔ یا کسی آفت کا سامنا ہوا تھا۔ جو اس کام میں آپ نے اس قدر توقف ہوا

(۷) اے ماتا یہ جو وشنو کا سر کاٹا گیا۔ اس کے اسرار کو ہم نہیں جانتے کہ آیا یہ دیوتاؤں کی خطا سے مجبور ہو کر آپ نے ایسا کیا یا وشنو نے کسی وقت غرور کیا تھا۔ کہ آپ نے اُسے توڑا۔ اور اُس کے سر کے جوڑنے میں آپ نے اسقدر دیر لگائی۔

(۸) اے دیوی! بتا کہ سر میہ تیرتھ میں کسی نے ریاضت کر کے یہ ور تو نہیں مانگ لیا کہ وشنو کا سر کٹ جائے۔ اے بھوانی۔ ہم جانتے ہیں کہ وشنو کے سر سے خالی رہتے ہیں۔ آپ کو کوئی خوشی نہیں۔

(۹) اے دیوی کیا تم سمدر کی لڑکی لکشمی سے ناراض ہو کر اُسکے خاوند کے مرجانے سے اُسکو رانڈ بٹھانا چاہتی ہو۔ اور وہ کہ تمہاری نسل سے ہے اس قدر مضطرب ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس وشنو کو اُٹھا کر اُسے لکشمی کے گلے لگا دیں

(۱۰) اے دیوی وشنو کا سر کاٹنے سے تمام دیوتا غم و الم میں غرق ہیں۔ اور یاس و حسرت اُن پر طاری ہے۔ اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ نظر التفات کریں۔ اور اُن کی رفاقت و حمایت کریں۔

(باقی آئندہ)

یوگندرپال

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشے سوہنا مل جی منیجر چھپا اور شائع ہوا۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39 رجسٹرڈ نمبر ۳۹

L 39 رجسٹرڈ نمبر ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

چھپیگی

جلد ۱۳	مطبوعہ ۲۷ بیساکھ سمت ۱۹۶۸ مطابق ۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ء شکروار۔ جلندھر شہر	نمبر ۵

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب درخواست خریداری اخبار بند اگر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلو پے ایبل اُن کے نام بھیجا جاتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والوں کا حال ہے۔ پس آیندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا بھی اندیشہ ہے وہ آیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اصحاب کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

قسم خریداران	سالانہ چندہ مع محصول	ششماہی چندہ بلا محصول
عام سے	للعہ ۳ر	۲ر
طلبا سے	عہ ر	۱ر

شرح اجرت اشتہارات ۶۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵
نصف صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰
ایک کالم	۳۵	۲۰	۱۲
نصف کالم	۲۰	۱۲	۸

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر ۲/ فی ہفتہ شمار کر کے لی جاوے گی۔ کل اجرت یکمشت

آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ یکم ساون یکم کاتک یکم پھاگن

(بینی رام اسسٹنٹ منیجر)

مرض دمہ کا کامل علاج

بندہ اجابان مرض دمہ میں مبتلا ہوں دسے بابو جگپت رائے سٹرک درگا کنڈ بنارس سے رجوع کریں انھی کے علاج سے ایسے مریضوں کو جن کو یہ مرض پچیس تیس یا چالیس سال کا تھا آرام ہوا ہے۔ اُن کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد پھر زندگی بھر یہ مرض نہیں ہوتا اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہوتی ہیں۔ جو مریض اتوار کو ۱۲ بجے سے ایک بجے تک پاس آتے ہیں اُن کا علاج دسے مفت کرتے ہیں بذریعہ خط وکتابت علاج کرانے والے مریضوں سے بابت اشاعت اشتہارات واجرت کارڈ وغیرہ کچھ لیتے ہیں

کتابیں منگوانے سے پہلے اس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت بھی گھٹا دی ہے۔ اور یہ رعائیت بجائے ۲۰ اپریل کے آخیر جولائی تک قایم رہیگی۔ کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ۲ فی صدی ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کی شکل میں دی جاوے گی

قیمت جولائی تک	قیمت سابقہ	نام کتاب
۱۲/	۱۲/	گنجینہ بھجن مجلد مصنفہ لالہ جیون داس
۱۰/	۱۰/	ر بلا جلد ر ر ر
۱/	۱/	گیتا فارسی ترجمہ نیفی منظوم
۴/	۵/	سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی
۸/	۱۰/	سوانح عمری گرودت صاحب اردو
۳/	۴/	بھوسٹیہ پوران کی پڑتال ہندی
۶/	۸/	برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتمارام
۱/	۱۲/	آریہ شیٹ پنیا ولی گورمکھی
۹/	۱/	پنچ مہایگیہ ودھی ہندی
۳/	۴/	پنچ مہایگیہ ودھی انگریزی
۶/	۱۴/	اکالوجی آف ہومن لائف انگریزی
۳/	۵/	ہندو مارٹرس ر
۳/	۴/	اپنشد ر
۶/	۸/	گیان پرکاش اردو
۶/	۸/	رگوید آدی بھاشیہ کا اردو ترجمہ حصہ اول مصنفہ لالہ منشی رام جی
۱۲/	عہ	دھوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں

نوٹ (۱) اودگسن پنڈت گورودت چونکہ ختم ہو چکے ہیں اسلئے تیسری ایڈیشن چند روز میں چھپوانا شروع

کر دیا ہے بہ نسبت سابق ۱/ صفحہ بڑھ جاویں گے جن کی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آویں گی ان کو ۸/ کو ملیگی

(۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ مناسب اور واجب سیتوں در کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں بیگم جون سے پہلے آئیگی ان سے ۸/ لئے جاویں گے (۳) ہم ایکروپیہ کے خریدار کو بھی سوا چھ فیصدی کمیشن دیتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک منتر لیلئے یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ پڑیگی۔ مگر ہمارے ہاں پیسے بچ جائیں گے

آہڑت

جو صاحب مقامات سے کسی قسم کا مال و اسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں اس پر صرف ایک روپیہ آہڑت کا لیا جاتا ہے۔ اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال و اسباب طلب کرتے ہیں اُن پر واجبی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے علاوہ مال وغیرہ کے ہم آپ کو لاہور سے ان چیزوں کے بھیجنے کیلئے تیار ہیں جو لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں

رنگین و سفید دیسی جرابیں

ہمارے پاس دیسی جرابوں کا کچھ ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے قیمت حسب ذیل لی جاتی ہے۔

قیمت ایک درجن - قیمت ۳ درجن یا اس سے زیادہ ۱۱/ فی درجن ۱۰/

قیمت دس درجن یا اس سے زیادہ ۹/ فی درجن

المشتہر

منیجنگ ڈائرکٹر
آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

لوکل!

شوک کہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو لالہ دیو راج جی کی بھتیجی و لالہ ہنسراج جی کی بہن (بی بی درگا دئی) کا دیہانت ہو گیا اس کنیا نے مہا ودیالے میں اعلیٰ جماعت تک تعلیم پائی تھی۔ گو اُس نے سوا سال تک ودیالے میں کنیاؤں کو پڑھا کر اپنا کچھ رن ادا کیا تھا۔ تاہم ودیالے اور آریہ سماج کو اس ہونہار سوشیلا اور ودوان کنیا سے بہت سی امیدیں تھیں۔ اٹھارہ برس کی عمر میں بیماری سب امیدوں کا خاتمہ کر گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا بودہ ہو کر اُٹھنے لگا۔ بہت ... داخل ہوتا تھا۔ تیاریاں ہو رہی تھیں لیکن ... نہ توجہ اور دوا ... ٹھہرا ہی رہنے ... والا معاملہ ہوا۔ ایشور کی اِچھا کے سامنے سب کو سر جھکانا پڑتا ہے۔ ہم اس جانکاہ حادثہ پر اس کے سنبندھیوں کے ساتھ کمال ہمدردی کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اُن کو شانتی اور سنتوش دیں۔ سرتالہ سنسکار پورن ویدک رِیتی سے ہوا سنیتا ہے ایک جلسے میں پنڈت شری پت جی نے اُپدیش اور ہون کا یہ کنیا کرائی۔ آخر میں بی بی درگا دئی کی موت پر لالہ کرم چند بی اے نے آریہ سماج کی طرف سے افسوس کیا۔

بیماری طاعون شہر میں جاری ہے۔ ایک آدمی جس کا مکان کنیا آشرم کے متصل ہے شہر میں بیٹھ دو چار ... مریض سے بیمار سنتے ہی کی بیماری کے واسطے ... گر خود بیمار ہو گیا اور اپنے مکان میں آ گیا۔ جس کا ... ایک اور ڈیڑھ سالہ لڑکا ... اس مرض میں ... ہو کر دو تین روز میں مر گیا۔ مگر دو آدمی خود تندرست ہیں اس خوف سے آشرم کی تین چار کنیا اُٹھ آئے ...

سنکی گتی

ہمعصر ہندوستٹرٹ کی بھارت ورش کے ادہار پر بے تعصبانہ رائے

بھارت ورش کی ادہوگتی پر وچار کرتے ہوئے بہت سے لائق اڈیٹر صاحبوں کا خیال ہے۔ کہ اب اِس کی حالت ناقابل علاج ہے۔ اور سب تدابیر بے سود۔ اُس کے ساتھ ہی دوسری شرینی کے خیالات یہہ ہیں کہ پچھلے تمام توہمات کو چھوڑ کر ہر ایک بات میں مغربی خیالات کی پیروی ہونے سے اِس کی حالت اُنت ہو سکتی ہے۔ مگر اِن دونوں کے علاوہ ایک تیسری شرینی ہے جس کی یہہ رائے ہے۔ کہ اگر اچھے اچھے مغربی اور بھارت کے پُرانے خیالات کو ایک ساتھ کام میں لایا جاوے تو وہ دن دور نہیں۔ کہ بھارت ورش کی یہہ حالت نہ رہے۔ اور بھارت ورش کی آتمک اور ساماجک وشا اُنتی کی شکھر پر پہونچ جاوے۔ ہمعصر ہند اور کہتا ہے۔ کہ اگر مفصل حالات پر بغور دھیان کیا جاوے تو ہندوستان کی حالت اب وہ نہیں رہی۔ کہ کسی علاج سے اِس کا اِصلاح نہ ہو سکے۔ لیکن باوجود اِیں ہمہ وہ تیسرے خیالات کے آدمیوں کے ساتھ کچھ اتفاق رائے ظاہر کرتا ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ آریہ سماج کا مرکز نقل یہی ہے۔ جس دن آریہ سماج نے جنم لیا ہے۔ یہہ برابر یتن کر رہا ہے۔ کہ پُرانے رشیوں اور مہرشیوں کے خیالات کا بھارت ورش میں پرچار ہو۔ اور نئے خیالات جنھوں نے کہ مہابھارت کے یدھ کے بعد رواج پکڑ کر بھارت کو غارت کر دیا ہے۔ وہ تمام کے تمام لوگوں میں سے اُٹھا دئیے جاویں۔ مغربی خیالات جن سے کہ اخلاقی یا سوشل لحاظ سے بُرے اثر پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا پیدا ہو رہے ہوں۔ سب دور کر دئیے جاویں۔ بھارت ورش کے سُدہار کا صحیح اُپاؤ موجودہ سوسائٹیوں میں سے اگر کوئی سوسائٹی کام میں لا رہی ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ اسلئیے بھارت ورش کی اُنتی چاہنے والے صاحبان تن من دہن سے ویدک دہرم کی شرن میں آکر آریہ سماج کے پرچار کو پھیلانے کا یتن کریں۔

یورپ دیش میں چڑیل

یہاں تو چڑیلوں بھوتوں اور راجہ اندر کے اکہاڑے کی پریوں کے فضول اور بے سروپا فسانے سنتے سنتے جی اُکتا گیا اور کان پھٹ گئے۔ اور جی میں خیال تھا کہ یہہ بیوقوفی ہندوستانیوں کے ہی حصہ میں آئی ہے۔ لیکن کیسی حیرانی کی بات ہے کہ جن ممالک نے بُدہی اور ترک میں ترقی حاصل کی ہو وہ بھی اِن بے بُنیاد خیالات سے بری نہیں ہے۔ عیسیٰ کی انجیل پڑھ کر ضرور پتہ لگتا ہے۔ کہ اُس زمانہ کے آدمی اور خود عیسیٰ مسیح خراب روحوں مثلاً بھوت چڑیل کے قایل تھے۔ چنانچہ اِس کتاب میں عیسیٰ مسیح کا آدمیوں اور عورتوں میں سے بُری روحوں کا نکالنا درج ہے۔ مگر اِس زمانہ میں اور اُس زمانہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کہاں وحشیوں اور جنگلی آدمیوں کا زمانہ اور کہاں یہہ حالت کہ گھر گھر میں علم کی روشنی پہونچ ہو رہی ہے۔ پدارتھ ودیا سے لوگ بخوبی واقف ہیں۔ علم و ہنر کے تمام معاملات میں یورپ دیش اِس وقت سرتاج بن رہا ہے آج کل اِس قسم کے واہیات خیالات یورپ دیش کو شوبھا نہیں دیتے۔ بلکہ پڑھنے اور سُننے والے کو سخت حیرانی میں ڈال دیتے ہیں۔ کیا حیرت انگیز واقع ہے۔ کہ اِس روشنی کے زمانہ میں آئرلینڈ میں ایک نوجوان عورت محض اِس وہم سے کہ وہ چڑیل ہے زندہ جلا دی گئی۔ اُس کے خاوند کو بیس سال کی قید سخت ہوئی۔ اور باقی کے شریک لوگوں کو بھی تھوڑی تھوڑی قید کی سزا ملی۔ بات اصل یہہ ہے۔ کہ یورپ دیش نے materialism میں خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کرلی ہو۔ روحانی معاملات کے لحاظ سے ابھی وہ طفل مکتب ہے۔ یوروپی ہو یا ہندوستانی۔ چینی ہو یا امریکن۔ تعلیمی لحاظ سے کتنی ہی ترقی کی ہو یا کمتی اُنی ہی رہا ہو۔ روح کا مضمون ایک نرالا ہی مضمون ہے۔ جس کی تحقیقات کے واسطے سردرق ہی جدا اُٹھانا پڑتا ہے تا وقتیکہ انسان روح کی ماہیت نہیں سمجھ لیتا۔ اعضا کے لئے اِس قسم کے دہوکے میں پڑ جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ وہم میں پھنس کر انسان بہت سے اعمال ناکردنی کر بیٹھتا ہے۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ روح کا آزادی بن۔ اپنے اپنے کرموں کے انوسار شریر دھارن کرنا۔ اور اُس کی ماہیت سمجھنے کیلئے ہر ایک انسان کوشش کرے۔ تا کہ ایسی غلطی کبھی واقع نہ ہو۔ مگر یہہ وہ بات ہے کہ جن کا اُپدیش مفصل طور پر بید آدی ستیہ شاستروں کے علاوہ سکھ۔ مسلمان۔ اور عیسائی۔ بودھ وغیرہ کسی مذہبی کتاب میں نہیں ملتا۔ اِس واسطے جب تک کہ لوگ ویدک دہرم کی شرن میں

نہیں آتے اُن کو اِس گیان کی پراپتی کدا پی نہیں ہو سکتی۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است

انگریزوں اور بوئروں کی لڑائی میں کس قدر کشت و خون ہوئے۔ ہزاروں بوئر قید کئے جا کر مختلف مقامات کو بھیجے گئے۔ اس میں شک نہیں کہ جیسا کہ سُنا گیا ہے۔ بوئر لوگ اب صلح کے واسطے پیغام بھیج رہے ہیں۔ اور امان چاہ رہے ہیں۔ لیکن اصلی فتح کچھ اور ہی چیز ہے۔ گھر بار جلا دو۔ قتل کر دو۔ ملک چھین لو۔ قیدی بنا لو خواہ کچھ کر لو۔ یہ سب فتوحات بیرونی ہیں۔ اصلی فتح دل پر فتح پانا ہے۔ جب تک دل قابو میں نہیں آتا۔ فتح مکمل نہیں ہوتی۔ ایک دل پر قابو ہو جانے کے ساتھ منشیہ کی سب چیزیں اپنی ہی ہیں۔ اس لئے بیرونی فتح کے بعد ضروری ہے۔ کہ اندرونی فتح کی تدابیر سوچی جاویں اور عمل میں لائی جاویں۔ ورنہ سخت خطرہ رہتا ہے۔ جو بوئر لوگ کہ جہاں جہاں قید کر کے بھیجے گئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے کیمپ میں فساد برپا کیا ہے۔ اور نتیجہ تک ایک بے خون تک پہونچی۔ اس قسم کے تمام واقعات زبان حال سے بتلا رہے ہیں۔ کہ ابھی فتح تکمیل ہونے میں بہت کسر باقی ہے۔ اس واسطے اس قول پر عملدرآمد ضرور ہونا چاہئے۔ کہ "دل بدست آور کہ حج اکبر است" اور یہی وید کا سدھانت ہی ہے۔

ایک سے اکیس اور اُس سے ایک سو اکیس

عرب جیسے خشک اور وحشی ملک کے اندر محمد بُت پرست لوگوں کے خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ کس کو پتہ تھا کہ یہ شخص ایک دن کل دنیا میں مشہور ہوگا۔ اور بنی نوع انسان کے اس کا نام ورد زبان ہوگا۔ یہاں یہ غرض نہیں کہ اُس کی زندگی کی تحقیقات اور چھان بین کر کے یہ فیصلہ کیا جاوے کہ وہ کیسی تھی۔ مطلب صرف یہ ہے کہ خواہ وہ کسی قسم کے حالات میں پرورش پا کر اور خواہ وہ کسی طرح کی باتوں کا پرچار کر کے اس دُنیا سے چل دیا ہو۔ لیکن اُس کے جیون میں ایک بات نہایت ہی قابل قدر تھی کہ وہ اپنے ارادوں میں بہت مستقل تھا۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ اُن کے پورا کرنے کے واسطے اُس نے اکثر جگہ ... سے بھی کام لیا۔ اور یہ بھی ... اس وجہ سے کہ اُس کے خیالات کی بنیاد خود غرضی پر تھی۔ اپنے ارادوں میں کامیاب ہونے کے واسطے وہ ہر وقت تدابیر سوچتا رہتا تھا محمد اور اُس کے چار اصحابوں نے جس طرح ہو سکا دین اسلام کی اشاعت کی۔ عربی لوگوں کی سخت مخالفت برداشت کرتے ہوئے بلاشبہ بڑی بڑی سختیاں بھی برداشت کیں آخر نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہمارے پاس رپورٹ پہونچی ہے۔ کہ کل دُنیا میں اٹھائیس کروڑ ستائیس لاکھ مسلمان ہیں۔ خیال فرمائیے۔ کہ یہ آگ کہاں سے کہاں تک پہونچی۔ افریقہ کف دست ریتیلے میدان میں دین اسلام۔ جاوا وغیرہ جزائر کے وحشی لوگوں میں مسلمان۔ کابل وغیرہ پہاڑوں کی چوٹیوں پہ محمدی موجود۔ ہندوستان وغیرہ ممالک میں محمدی ورعظوں کا چرچا۔ ایران

اور چینی تاتار میں مولویوں کا پرچار غرضیکہ سب جگہ پاؤں پھیل گئے۔ دنیا کی کوئی تواریخ پڑھ لیجئے استقلال کا نتیجہ ہمیشہ اسی طرح نکلتا ہے۔ آریہ سماج کے پرچار نے ہم کو یہ شکشا دی ہے۔ کہ گُن کی قدر کرو۔ اور گُن خواہ خراب آدمی کے پاس بھی موجود ہوں اُس کو گرہن کر لو۔ اسلئے ہم محمد کی اپنی زندگی کے واقعات اور اس فضول اور بے بنیاد باتیں اور اُس کی کثیر الازدواجی اور گوشتخوری دلوٹ مار وغیرہ کے تمام خیالات کو چھوڑ دیں۔ اور اُس کی زندگی سے یہ سبق لیں کہ محمد باوجود خلاف نیچر اور خلاف فطرت باتوں کے اُپدیش کرنے کے اور باوجود نہایت خراب زندگی رکھنے کے اپنے ارادوں میں صرف مستقل مزاجی کی وجہ سے کہاں تک کامیاب ہوا۔ یہی وید کی دہرم کے سیوکوں نتیجہ کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے ایمانداری راستبازی اور نیک نیتی کے ساتھ مستقل ہو کر ویدک دہرم کا پرچار کریں۔ تو وہ دن دور نہیں کہ چونکہ وید کا اُپدیش سیدھا سادا سب کے واسطے ہتکاری اور الیشوری نیم کے انوسار اور سکتی ہے۔ اسلئے منشیہ ماتر کے دل میں گھر کر جاوے بےجا رکی ضرورت نہیں۔ مکروفریب سے دھرم نشٹ ہوتا ہے۔ بیرونی فتح تلوار کے زور سے پاسکتے ہیں۔ لیکن اندرونی فتح کے واسطے وہ زبردست قلعہ سر کرنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں تلوار اور توپ کے گولے کی پہونچ تک نہیں۔ شانتی کی آہنسگی ہاتھ میں لے کر استقلال کے نہایت سختی سے سخت خوفناک دشمنوں کے دل میں جا بیٹھے جاوے۔ ایک بات نہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ گھر گھر میں ویدک دہرم کا پرچار ہوگا

اپدیش

(۲)

सख्ये त इन्द्र वाजिनो मा भेम शवसस्पते। त्वामभि प्रनोनुमो जेतारम पराजितम्॥

ऋग्वेद १ ॥ ११ ॥ २

پاپی منشیہ کا ہر وقت ہر دم کمہلایا ہوا رہتا ہے پرماتما کی دی ہوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں پہاڑوں کے سبزہ زار اور شانتی دینے والے جل اُس کو ذرا بھی آنند نہیں دے سکتے ایشوری رچنا کو دیکھتا ہوا اور ہر ایک نظارے اور برکشوں کے پتوں تک میں اُس پرم پتا کی مہان شکتی کو انوبھو کرتا ہوا بھی ہر دم بے جمعیت رہتا ہے۔ سنسار کے اچھے سے اچھے اور مہان تیجسوی پدارتھ اُس کے چت کو سنتشٹ ماتر بھی پرسن نہیں کرتے۔ باغ میں مختلف اقسام کی پھلواڑی سگندھی اُس کے واسطے بالکل ویرتھ ہے۔ چندرماں کی شوبھایکت ٹھنڈی روشنی سے اُس کو ذرا بھی شانتی پراپت نہیں ہوتی۔ یتن کرتا ہے کہ وہ کسی طرح پرسن ہو۔ مگر چاروں اور سے ناکامیاب رہتا ہے۔ اتنے پدارتھ ہوتے ہوئے۔ اور آنند لینے کے اتنے اپایوں کی موجودگی میں بھی جیو آتما کی نا امیدی کا ایک کارن ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جس من کے دوارا اس سرشٹی کو اُتپن کرنے والے سوامی کی اُدبھت لیلا کو دیکھ جیو آتما نے موہت ہو کر آنند حاصل کرنا تھا۔ وہ من پاپ کے بوجھ سے ایسا دبا ہوا ہے کہ اُس کو بھگوان وستا میں کچھ نہیں سوجھتا۔ نہ کرموں نے اُس کو اِس لائق نہیں چھوڑا۔ کہ وہ کسی سمے ایشور کا چنتن کر سکے۔ پاپ میں گرست ہوا ہوا رات دن کھوٹے کرموں کی طرف بھاگتا ہے اور پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی حالت کشن کشن نیچ دشا کو پراپت ہوتی جاتی ہے پاپ کا میل اور اس کا بوجھ ادھک سے ادھک من کے اوپر پڑتا چلا جاتا ہے۔ اس وقت پرلے درجے کی گھبراہٹ محسوس کر کے جھنجھلاتا ہے۔ اور بہت ہی پیچ و تاب کھاتا ہے لیکن بنتا کچھ نہیں۔ یہ حالت واقعی قابل رحم ہے۔ پر کیا کیا جاوے۔ کرم پھل اوشیہ بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ سکھ کے سب سادھنوں کی آزمائش کر کے جیو آتما نراش اور شکست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور سنسار کے بندھنوں میں پھنسا ہوا ہی بے اختیار کہتا ہے۔ کہ ہے پرماتمن یہ انترکش میرے لئے ابھئے ہو جاوے۔ اور یہ پرتھوی جس پر کہ میں واس کرتا ہوں۔ اور میرے سر پر اپنے بڑے تیج اور پرکاش سے چمکنے والا سورج مجھکو ابھئے دایک ہوں۔ اور پورب پشچم دکشن اور اُتر دشاؤں سے مجھکو ذرا خوف نہ ہو۔ اپنے متروں اور اُن لوگوں سے جو کہ میرے متر نہیں مجھے کچھ ڈر نہ ہو۔ گیات اور اگیات دونوں میرے واسطے ہانی کارک نہ ہوں۔ راتری اور دن مجھے آنند دینے والے ہوں۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ بڑے شبھ کرموں کا پھل ہے۔ چت کی برتیوں کو دُشٹ بھاؤ سے روکا جاوے۔ پاپ کا میل من کو کسی پرکار سے میلا نہ کرے۔ اشبھ واسنائیں اور کھوٹے سنکلپ من کے اندر کدا پی پیدا نہ ہوں۔ تن من سے ایشور پرائن ہو۔ تب یہ گتی ہو سکتی ہے۔ کہ سنسار کے سارے پدارتھ اس جیو کے دینے والے ہوں۔ ایشوری رچنا کے سارے پدارتھ جیو آتما کے لئے کلیان کاری ہیں۔ یہ اُس کی اودیا اور مورکھتا ہے۔ کہ پاپ کرموں کے اندھکار میں پھنس کر ان سب سے ڈرنے لگ جاتا ہے۔ جب ان لفظوں کا بھی پھل وہ پاپی منشیہ کچھ نہیں دیکھتا۔ تو اور بھی گھبراتا ہے۔ اور بڑا ہی ادھیر سخت چت ہو کر وچار کرتا ہے کہ کیا اپائے کروں۔ جس سے چت کو شانتی ہو۔ اس دردشا سے بچ کر آنند کو پراپت ہوں۔ سوچتا سوچتا ایک نتیجے پر پہونچ جاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے واسطے اپنے من سے برے خیالات کو دور کر کے شدھ ہردے سے ایشور کی شرن میں آ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے پرمیشور تیری مترتا اور انوکولتا میں ہم اَن اور بل والے ہوتے ہوئے کسی سے نہ ڈریں۔ اے بل کے پتی! سب سے جیتنے والے اور کسی سے بھی پراجت نہ ہونے والے پربھو۔ تیری ہم ہر پرکار سے ستتی کرتے رہیں۔

بس اتنے میں ہی چت کو شانتی ہو جاتی ہے پیارے مترو!! اُس پرم پتا کی انوکولتا اور اُس کی آگیا پالن کیا ہی آنند دایک ہے آؤ ہم سب مل کر اُس بل پتی کے دوارے چلیں تاکہ اس سے بل پراپت کر سکیں۔ ہم اس یوگیہ ہو جاویں۔ کہ ستیہ انتر کی بُری واسناؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے اس سب سے مہان تیجسوی اور بلی پرم پتا کی نتیہ ستتی کر سکیں۔ اور ہمارے لئے سرشٹی کے سارے پدارتھ سکھدائی ہو جائیں۔

اوم شم

ستیہ دھرم پرچارک

کنیا مہا ودیالے جالندھر کے کارکن اور ستری شکشا کے حامی صاحبان کی سیوا میں نویدن

مرض طاعون نے بہت بُری طرح دیش کو چھپا دبایا ہے۔ اور بے ڈھب طور پر ستیاناش کر رہی ہے۔ جب تک ہماری مہربان گورنمنٹ کا دست مبارک ہماری رکشا کے واسطے کام کرتا رہا۔ اس وقت تک ابھی مرض نے کچھ بہت زور نہیں پکڑا تھا۔ گورنمنٹ نے ہماری حفاظت کے واسطے بڑی کوشش بھی بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ لیکن لوگوں نے اپنی ہی نالائقی کی وجہ سے گورنمنٹ کو اس انتظام سے دست برداری کرنی پڑی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قصبہ و دیہات میں اس خوفناک طاعون نے وہ تباہی کی کہ بس خاموشی ہی بہتر۔ اچھا یہ بھی کرم ہی ہے۔ اتنے برسوں سے محفوظ جالندھر شہر بھی اس سال اس کا شکار بنا۔ بہت سے پرش اپنے مکانات چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ کنیا مہا ودیالے کو بھی تو وداس کے واسطے بند کرنا پڑا۔ اور ابھی نہ معلوم آگے کیا ہو۔ ڈاکٹر صاحبان کی بالعموم یہ رائے ہے کہ یہ مرض ماہ ستمبر سے شروع ہو کر مئی کے آخیر تک لوگوں کی خرابی کا باعث بنتی ہے اور بعض خاص حالتوں میں دیکھا گیا ہے کہ جون جولائی اور اگست کی سخت گرمی میں بھی اس کمبخت نے لوگوں کو دم نہیں لینے دیا۔ بدیں وجہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس مرض کا شروع کب ہے۔ اور خاتمہ کب۔ بہت سے پرش اپنے واسطے انتظام کر رہے ہیں۔ کئی امیر آدمیوں نے شہر سے باہر رہنے کے لئے مستقل مکانات بنوا لئے ہیں۔ کنیا مہاودیالے کے کارکنان کا بھی فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ بھی ستری شکشا کو برابر جاری رکھنے اور باہر سے آئی ہوئی اناتھاؤں اور دیگر کنیاؤں کی رکشا کے لئے شہر سے باہر ایک ایسی جگہ خرید کر فی الفور مستقل مکان بنا دیں کہ جس کی وجہ سے ان کو طاعون کا کھٹکا نہ رہے۔ اس میں شک نہیں کہ روپیہ کا سوال ضرور سامنے آتا ہے۔ مگر کوئی بات نہیں۔ آریہ پبلک نے روپیہ کی وجہ سے کوئی کام اٹکا نہیں رہنے دیا۔ کام کرنے والے کمر ہمت کو مضبوط باندھ لیں۔ ایشور کا زبردست ہاتھ سدا سب نیک کاموں میں سہائتا کرتا ہے۔ اگر اس وقت اس کا انتظام نہ کیا گیا تو ودیالے اور آشرم معرض خطر میں ہیں۔ طاعون کی وجہ سے ہمیشہ کی تعطیلات سے کام نہیں چلیگا۔ مجبوراً ایسی کرنا ہی کریں۔ ورنہ بہ حیثیت دیگر اگر طاعون نے اپنے پاؤں جما لئے تو جانے کی وجہ ظاہر ہے کوئی معلوم نہیں ہوتی ؟ تو نہ معلوم کتنے برسوں تک کیا کیا نتائج پیدا کرے اس کا خاتمہ۔ سینکڑوں روپے اس کی وجہ سے فضول خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ خرچ بھی کچھ کم فروری نہیں۔ اگر یہ مکان کا کام باقاعدہ شروع کیا گیا تو ہمیں اپنی آریہ پبلک سے پوری امید ہے کہ اپنی پیاری پتریوں کی رکشا اور آریہ سماج کی آبادی کو دیکھتے ہوئے اناتھاؤں کی حفاظت اور ستری شکشا کو دھیان میں رکھتے ہوئے بڑی فیاضی سے ودیالے کے کاریکرتاؤں کو مکان بنانے کے واسطے پوری سہائتا دینے سے دریغ نہ کریگی۔ اسلئے پیارے مترو! ایشور پر بھروسہ رکھو۔ اور ودیالے بلڈنگ کا کام شروع کر دو۔ جتنی جلدی یہ کام کرو گے اتنا ہی ستری شکشا کے لئے اوپیوگی ہو گا۔

سوامی دیانند اور سائنس

جہاں سنتان کی زیادتی سے اتنے نقصان پیدا ہوتے ہیں وہاں اسکو روکنے کے لئے جو ذریعے آج کل استعمال کئے جاتے ہیں بالکل مکروہ اور قابل نفرت ہیں۔ ڈاکٹر میلٹن صاحب نے اس مشکل کو حل کرنے کے لئے کئی آلات دکھائے۔ جن کی ضرورت اس دیش میں بڑھتی جاتی ہے۔ بیماری کے موقع پر کئی بار اپنے واقف آدمیوں کے گھر پر ایسے حالات دیکھنے کا موقع ملا۔ ایک آدمی کی ستری چھ مہینے سے بیمار تھی جسم بالکل کمزور اور بالکل دبلی ہو گئی۔ سنتان کا پیدا ہونا بند ہو چکا تھا۔ رحم خراب حالت میں تھا۔ اور اندر سے زخمی ہو چکا تھا۔ پیپ کا ہر وقت نکلنا کپڑوں کو خراب اور بدبو سے گندا کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ ستریوں میں بیٹھنا مشکل ہو گیا۔ اور زندگی وبال جان ہو گئی۔ مدت تک بیماری کا سبب چھپاتے رہے۔ لیکن آخرش کب تک۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ سب بیماری پیسری سے پیدا ہوئی تھی جسکے روزانہ استعمال سے اتنی تکلیف ہوئی علاوہ پیسری کے Solatele pessary اور Sheaths کا رواج ہوتا جاتا ہے۔ کہ کوئی بھی میڈیکل ہال خالی ہو گا جس میں ان باتوں کا پرچار نہ ہوتا ہو۔ اشتہاروں کی زیادتی اور کثرت فروخت سے ان کی ضروریات کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہمارے بھائی فرانس کے

سکے حالات کو بھول گئے - جب فرانس میں پہلے پہل یہہ سوال اُٹھا کہ زیادہ آبادی کو کس طرح روکیں - تو ڈاکٹر میلتھن کے آلات استعمال طرح سے بکنے لگے - کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اُس ملک کی آبادی بہت ہی کم ہو گئی یہاں کہ آبادی کے زیادہ کرنے کے وسائل تلاش کرنے لگے - اور بیماری اتنی بڑھ گئی - کہ جس کا روکنا محال ہو گیا - نہ صرف یہی بلکہ ایک زور اِس سے بھی بڑھکر وہ طریقہ سنتان کی زیادتی کو کم کرنے کے لئے پرچلت ہو رہا ہے - دوائیوں سے حمل گرایا جاتا ہے - جس سے ستری اور بچہ کو اتنا نقصان ہوتا ہے - جو لکھا نہیں جاتا یہہ طریقہ مغربی دیشوں میں بہت مروج ہے ڈاکٹر لیکاسٹر صاحب کہتا ہے - کہ ہر سال لنڈن کی گلیوں میں سیکڑوں بچے گربھ سے پتت ہوئے ہوئے پائے جاتے ہیں - اور نہ صرف لنڈن ہی بلکہ انگلستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کا یہی حال ہے - نیز کہتے ہیں کہ ایک سال میں سولہ ہزار ستریں صرف لنڈن میں ہی اس جرم میں گرفتار پائی گئیں - ڈاکٹر Nichols صاحب کہتے ہیں - کہ لنکن کے شہر میں ایک ہفتہ میں تیس گیلن ٹنکچر آف اوپیم فروخت ہوا جس سے کہ چھ ہزار بچے مر سکتے ہیں - ڈاکٹر لائین صاحب انڈین میڈیکل جورنل پر ڈونس میں کہتے ہیں - کہ ہندوستان میں دوا غراض سے بچے مارے جاتے ہیں - ایک ناجائز تعلق اور دوسرے پرورش کرنے کے لئے وسائل نہ ہو سکنے کے باعث - اور بعض حصص میں صرف لڑکیاں ہی ماری جاتی ہیں - جب دوائی سے حمل گرایا جاتا ہے - تو علاوہ بچے کے مر جانے کے ستری کو سخت تکلیف ہوتی ہے - رحم کی بیماریاں ہو جاتی ہیں اور عمر کے آخر حصہ میں اس قسم کی تکلیف ہوتی ہے کہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے -

جب ان طریقوں سے کچھ فائیدہ نہ ہوا تو ڈاکٹر میلتھن نے ایک اور اصول کا پرچار کیا - یعنی شادی کا بہت بڑی عمر میں ہونا - لوگوں نے چالیس اور پچاس سال کی عمر تک کنوارہ رہنا پسند کیا - لیکن اس اصول سے جو جو خرابیں واقع ہوئیں - اُنہوں نے ملک کی اخلاقی حالت کو بدل دیا - چنانچہ پروفیسر ٹینی صاحب کہتے ہیں - کہ انگلنڈ کی موجودہ حالت سے یہہ امید کرنا کہ عمر کے اس حصے تک اپنی اخلاقی حالت کو بغیر شادی کرنے کے درست رکھ سکے گی - بالکل ناممکن ہے -

ہاں جو آدمی اپنے من کو روک کر اچھے کاموں کی طرف لگا سکتے - اُن سے ایسی امید کرنا کوئی مشکل نہیں ہے - لیکن بغیر ویدک اصولوں کے ماننے اور پیروی کرنے کے جو نتائج بڑی عمر میں شادی کرنے کے مغربی دیش کے لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں - وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں - ہمارے دیش میں ہی چونکہ آج کل برہمچریہ کو قایم رکھنے کے لئے کوئی وسائل نہیں ہیں - اُن بھائیوں نے جنہوں نے اپنی لڑکیوں یا لڑکوں کو زیادہ عمر تک کنوارہ رکھا - آخرش مہلک بیماریوں میں مبتلا پایا - ستریوں میں مرگی اور سرسام کی بیماری اتنی ہو گئی کہ مجبوراً بعضے بھائیوں کو بال بواہ ٹھیک ماننا پڑا - لیکن افسوس کہ اُنہوں نے اس سوال کو اچھی طرح سے مطالعہ نہیں کیا - ورنہ وہ ایسے نتیجے پر کبھی نہ پہونچتے کسی اور موقع پر اس مضمون پر لکھنا اُچت ہوگا مردوں میں دیریہ کی بیماریاں اس کثرت سے ہو گئیں کہ اُن کے چہروں اور جسم کی طاقت سے صاف صاف نظر آنے لگ گیا - کہ اگر بہت بڑی عمر میں شادی کرنا ٹھیک ہوتا - تو جسم کی ایسی حالت نہ ہوتی - نہ صرف یہی کہ ستریاں اور پُرش کم زور ہو کر چھوٹی عمر میں

مر جاویں - بلکہ لوبھچار بہت سا بڑھ جاتا ہے اور عزیز عمر کا وہ حصہ جو اس کام کے لائق تھا - بے سود جاتا ہے - اور آخیر عمر کے حصہ میں جو سنتان پیدا ہوتی ہے - بالکل کمزور اور بے عقل اور کسی کام کے لائق نہیں ہوتی غریب لوگوں کو شادی کرنے کا موقع بہت کم ملے گا - اور صرف دولت مند ہی شادی کر سکیں گے - اور اس طرح سے دنیا کا بہت حصہ بغیر شادی کے رہ کر آبادی کو کم کر دیگا - ڈاکٹر Notice of Birth کہ اپنی کتاب ہی جبین جو آج کل لاہور میڈیکل کالج میں ٹکسٹ بک ہے - کہتے ہیں - کہ اگر اس اصول پر عمل کیا جاوے - تو آج تک جتنی ترقی ہوئی ہے - سب کی سب بند ہو جاوے - اور آبادی اتنی کم ہو جاوے - کہ ملک کے ملک ویران ہو جاویں - ڈاکٹر Bellamy صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں کی تکلیفوں اور مصیبتوں کو تخفیف کرنا تو بڑا احسان ہے - لیکن اُن سے یہہ امید کرنا کہ وہ عمر کے بڑے حصے تک اپنے آپ کو روک کر اس اصول پر چلینگے بالکل ناممکن ہے

سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں کہتے ہیں - کہ کام کے دیگ کو تمام اندریوں کو وش میں رکھنا بڑا کٹھن کام ہے - اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جب تک انسان اپنے جذبات کو روک کر کام کرے گا - ان مصیبتوں اور تکلیفوں کبھی بھی چھٹکارا نہیں ہو سکتا - کیونکہ آج کل جیسے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں صحت کے بگاڑنے والے اور تندرستی کو کھونے والے ہیں جہاں تک ہو سکے اِن سے گریز کرنا چاہئے - اور اُن قدرتی اصولوں پر عمل کرنا چاہئے - کہ جن پر چل کر صحت کو اچھی طرح سے رکھ سکیں اور آنند سے زندگی بسر کر سکیں - ستری پُرش کے تعلقات کو دھرم انوکول سمجھ کر معقول اور

نہی سے بچنا چاہیئے - اور اُتنی ہی سنتان پیدا کرنی چاہیئے جن کو اچھی طرح سے پال سکیں
جنا داس اسسٹنٹ سرجن مظفر گڈھ -

دوسرا جلسہ انعام بھگوتی پتری پاٹھ شالہ صریانہ ضلع ہوشیارپور

مرض پلیگ کے خوف کے باعث جلسہ کا عام نوٹس نہیں دیا گیا تھا - ورنہ خاص خاص اصحاب مدعو کیا گیا تھا - پھر بھی پاٹشالہ کا جلسہ تقسیم انعام نہایت دہوم دہام اور غیر معمولی رونق کیسا تھ ہوا ہوشیارپور سے آریہ بہائیوں کی ایک کافی تعداد کے علاوہ جلندھر سے ماسٹر سنت رام جی - و ماسٹر لچھمن داس جی - و بابو لچھمن داس جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر و منشی بھولا ناتھ جی تشریف آور ہوئے تھے مورخہ ۱۸- اپریل کو صبح کے ساتھ بجے سے کارروائی شروع ہوئی پہلے **ستریوں** نے ہون کیا بعد ازاں پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے بھجن گائے پھر لالہ میگھا مل صاحب وائس پریذیڈنٹ نے افتتاحی جلسہ کی تقریر کی - اور آئے ہوئے اصحاب کا دہنیہ واد کیا - پھر دو کنیاؤں نے بل اور بدھی کی بابت اپنے اپنے پکش میں بات چیت کی اُس کے بعد تیسری کنیا نے فیصلہ کیا - کہ بل بغیر بدھی اور بدھی بغیر بل ناکمل ہے - اس کے بعد ماسٹر رام پرشاد جی نے ستری شکشا پر ایک مدلل لیکچر دیا - اور ستریوں کی موجودہ گری حالت سے اُن کا ہیکسا منگے اور گیرو کپڑے دھارن کئے ہوئے اور مشٹنڈے سادہوں اور چیلے چانٹوں اور منتری جنتری ملانوں اور قاضیوں اور پوپ پاکھنڈ کرنے والے برہمنوں سے پانی وغیرہ لینے - اور دعا کرانے - اور خدمت کرنے اور تعویذ لینے اور راکھ کی چٹکی کھانے اور چوراستے میں نہانے سے اولاد کی اچھا کرنے کا فوٹو کھینچتے ہوئے اور اپنی سنتان کو دودھ کے ساتھ جھوٹ پلانے اور ننھی ننھی جانوں کو افیون پوست وغیرہ نشہ آور اشیائے پلانے اور بچوں کے رگ و ریشے میں سستی اور غفلت کا بیج بونے - اور سنتان کو چڑیل بھوت - ڈائن شاکنی - بھیروں وغیرہ توہمات باطلہ کا تصور دلانے اولاد کو ہمیشہ کے لئے بزدل اور ڈرپوک بنانے اور ستری کا بناس - اور دیورانی جٹھانی حتی کہ تمام سمبندہیوں کے ساتھ جنگ وجدال کرنے اور گرہست آشرم کے نرک سمان بنانے کا نقشہ حاضرین جلسہ کے دلوں پر کھینچتے ہوئے فرمایا - کہ جب تک ستری جاتی کو ودیا نہ دی جاوے گی - ان کا موجودہ حالت سے ترقی پانا ناممکن ہے - اور پراچین سمے کی دہارمک ستریوں کے جیون چرتر بیان کرتے ہوئے اور راجپوت رانیوں کی بہادری کا ذکر کرتے ہوئے اور ننگ و ناموس کو بچانے کی خاطر زندہ چتا میں دگدھ ہونے کے درد انگیز واقعات سناتے ہوئے اور پتی برت کی درڑھتا کی بزرگی کو جتلاتے ہوئے اور اُن کا اپنی سنتان کو اُتم اُپدیش اور شور بیرتا کی شکشا دیتے ہوئے جیون بسر کرنے کا باعث صرف یہی تھا کہ وہ ودشی (تعلیم یافتہ) ہوتی تھیں - اور یہہ فرمایا - کہ گرہستی ستری کو چاہیے - کہ اگر سنتان کو دہارمک بنانے کا خیال ہو - تو سوامی دیانند سے مہرشی کے جیون چرتر کا پاٹھ کرے - اور اُپنشدوں پر وچار کرے - اگر بہادر اور شور بیر سنتان بنانے کا خیال ہو تو ارجن بھیم سین جیسے بہادروں کے کارنامے پیش نظر رکھنے چاہئیں - اور مہابھارت کا پاٹھ ایام حمل میں کرنا چاہیے - بعد ازاں بھجن اور آرتی ہوکر پہلے وقت کی کارروائی ختم ہوئی -

پھر بوقت ۳ بجے دوپہر کنیاؤں اور ستریوں کے بھجن ہونے کے بعد پنڈت شند لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے ہونہار فرزند ارجمند نے جس کی عمر تقریباً بارہ سال کی ہو گی - ستری شکشا کے حق میں نہایت دلچسپ اور موثر تقریر کی - جسکا اخبار میں درج کرنا ناظرین اخبار کے لئے خالی از لطف نہ ہوگا - سعادت مند بالک نے کہا کہ میری تعلیم چھٹے سال کے آغاز میں شروع ہوئی تھی - اور میں نے تیسری جماعت تک کی تعلیم اپنی مکرمہ ہمشیرہ سے پائی تھی جس سے یہہ مجھکو کامل یقین ہوا ہے - کہ

واقعی جس ہمدردی اور محبت سے عورتیں بچوں کو پڑہاتی ہیں ایسی مہربانی اور پیار سے مرد کبھی تعلیم نہیں دے سکتے ستریاں کسی وقت بھی سختی سے کام نہیں لیتیں ہر وقت اُنکی زبان سے میٹھی باتیں نکلتی ہیں اور وہ اُن کی شیریں کلامی بچے کو تعلیم کی طرف بڑی ترغیب دیتی ہے - میں نے جتنا عرصہ ان سے تعلیم پائی مجکو اپنی تعلیم کا وقت ایسا معلوم ہوتا تھا - گویا یہہ وقت ہی میرے کھیلنے کا وقت ہے اور یہہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے - کہ کسی خاندان یا قوم یا جماعت اقوام یا ملک میں تعلیم کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی - جب تک کہ ستری جاتی کو شکشا نہ دی جاوے -

تعلیم کے طریقے صرف یہی نہیں ہیں کہ ستریوں کو کوئی زبان ہندی یا بھاشا یا سنسکرت یا گورمکھی یا انگریزی یا فارسی وغیرہ بذریعہ کتابوں

سکھلائی جاوے۔ یا معمولی چٹھی وغیرہ لکھنی آجاوے۔ بلکہ اُسکے ساتھ تا وقتیکہ ستریوں کا پہلے پرشوں سے جو کم ازکم اُن کے پریوار (خاندان) کے ہوں۔ یا اپنی قوم کے ہوں ست سنگ نہ ہو وہ **کبھی اچھی رائے دینے کے قابل نہ ہونگی**

ہماری قوم کشمیری پنڈتان میں اپنی قوم سے بالکل پردہ نہیں ہے۔ اور ایسی حالت میں اپنے خسر یا شوہر یا شوہر کے بڑے بھائی یا اور کسی بزرگ سے منہ چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور بات چیت کرنے کی بھی کوئی روک نہیں عورت کے واسطے اُس کے خیر خواہ اول اُس کے ماتا پتا اور جب اُس کی شادی ہو جاوے پھر اُس کا شوہر یا شوہر کا باپ یا اور کوئی شخص جو اُس خاندان کا مالک ہو۔ عورت کے ولی اور سچے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ جب عورت کو ایسے قریبی رشتہ داروں سے بات چیت کرنے کا کوئی موقع حاصل نہ ہو۔ تو اُسکو تہذیب کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور دنیاوی تعلیم جسکا مدار محض سوسائیٹی کی شمولیت پر ہے اُسی سے ستری جاتی محروم رہتی ہے

تو پس جو ماں خود تہذیب سے محروم ہے اُسکے بچے تہذیب سے ضرور محروم رہیں گے۔ اس تقریر سے میری یہ مراد نہیں ہے۔ کہ ہم اسیوقت ستری جاتی کو بلا لحاظ کسی جماعت کے کھلے طور پر پلیٹ فارم پر آنے کی اجازت دیدیں۔ بلکہ یہہ مقصود ہے۔ کہ اُن کو بتدریج یعنی درجہ بدرجہ اول اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے کھلے منہہ بیٹھنے اور بول چال کرنے کی اجازت دی جاوے بعد ش اُس خاندان کے قریبی اور دور کے رشتہ داروں کے ساتھ پھر اپنی قوم کے ساتھ اور پھر رفتہ رفتہ اپنے تمام ملک کے ساتھ نشست برخاست کی عام اجازت ہونی چاہئے۔ اسلئے میری یہ مراد ہے۔ کہ اگر ملک کی بہتری منظور ہے۔ اور آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا دیش سب دیشوں کا سرتاج ہو جیسا کہ کسی وقت ہو گذرا ہے۔ اور اگر آپ کے ہردوں میں کبھی یہہ سنکلپ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے آتما بلوان اور شٹ ہوں۔ اور اگر آپ کا خیال ہے۔ کہ ہماری بہنوں کے ہاتھوں میں آنے والی سنتان نیک اور سرلشٹ ہو۔ اور اگر آپ کی اچھا ہے۔ کہ ہماری قوم بھی مہذب قوموں میں گنی جاوے تو آپ کو چاہیے کہ ستری جاتی کو اس لائق بناؤ کہ وہ خود ودیا گرہن کر کے اپنے اس اعلے فرض کو اچھی طرح پورا کر سکے۔ اگر پُرش ودوان ہو کر ملک میں ہر ایک کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ تو کیوں ہماری بہن ودیاوتی ہو کر اپنے اُتم فرائض کو پورا نہ کر سکیں گی۔ بس **عورتوں کی تعلیم سب سے مقدم ہے**

اور جسقدر جلد ممکن ہو۔ ستری جاتی کو جس ہیجا سے نکالنا چاہئے۔ اور کم ازکم اتنی اجازت ضرور ہونی چاہئے کہ وہ شوہر یا خسر سے بول چال کریں۔ تعلیم نسوان کے ان خیالات کو مد نظر رکھ کر شریمتی بھگوتی جی نے یہہ پاٹھ شالا کھولی تھی۔ میری پرم ایشور سے پرارتھنا ہے کہ پاٹھ شالا اپنے مقصود میں کامیاب ہووے اس کے بعد مہتہ گردھاری لال صاحب پلیڈر سکرٹری مینجنگ کمیٹی پاٹھ شالا نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس سے معلوم ہوا کہ کنیاؤں کی تعلیم تسلی بخش ہو رہی ہے تین ادھیاپکائیں جن میں سے دو تعلیم کا کام کر رہی ہیں۔ ایک کشیدہ سکھلاتی ہے۔ علاوہ ان کے ایک لڑکا حساب سکھانے کے لئے مقرر ہے۔ اول الذکر دو ادھیاپکائیں مفت کام کرتی ہیں۔ بلکہ جیون پرینت کام کرنے کا پرن کیا ہوا ہے۔ باوجود ان کے مینجنگ کمیٹی مدت سے ایک اور ادھیاپکا کی سخت ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ تاحال کوئی ادھیاپکا مل نہیں سکی۔ پانچ جماعتیں ہیں۔ جن میں ۷۶ کنیائیں شکشا پراپت کر رہی ہیں بہ نسبت سال گذشتہ کے ۱۲ کنیاؤں کی زیادتی ہے ناگری لکھنا۔ پڑھنا۔ جغرافیہ۔ حساب۔ بھجن گانا دستکاری کی شکشا دی جاتی ہے۔ پہلی شرینی میں کنیا مہا ودیالیہ جلندھر کی درن مالا اور اکثر دیپکا سے لیکر پانچویں شرینی میں ناری سودشا پرورتک چوتھا بھاگ اور ستیارتھ پرکاش اور بھاگوت گیتا تک پڑھائی جاتی ہیں۔ پانچویں جماعت کو آسان آسان مضامین بھی لکھنے سکھائے جاتے ہیں۔ کلفا اور کشیدہ وغیرہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ کنیاؤں نے بھجن گانے اور وید منتر اُچارن کرنے میں خاص ترقی کی ہے۔ ہر ایک جماعت کو بھجنوں کی خاص تعداد کرائی جاتی ہے۔ ورزش کے لئے کنیا مہا ودیالیہ جلندھر کی مجوزہ کھیلیں مقرر ہیں وہی کرائی جاتی ہیں۔ اب ایک کمرہ طیار ہو رہا ہے۔ تنگی مکان کی جو دقت تھی۔ وہ اب جاتی رہی۔ مالی حالت آمدنی سال حال معہ بقایا ۲۳۳ر ۱۳ - خرچ سال حال ۱۵۱ر ۹ - کل رقم جو اسوقت جمع ہے ۹ر ۹۱ ... سال گذشتہ کی نسبت ۴ر ۷۰ کی زیادتی ہوئی ہے۔ پھر چھوٹی کنیاؤں نے بھجن پڑھ کر سنائے اور کچھ کھیلیں کر کے دکھائیں۔ اور وید منتر باواز بلند سوار سہت پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد پنڈت نند لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے اپنے دست مبارک سے کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے۔ انعام کئی لحاظ سے تھا۔ (۱) بلحاظ اوسط حاضری (۵) بلحاظ ورزش (۶) تمام پاٹھ شالا میں بلحاظ سوشل رسوم پر چلنے اور چال چلن شبھا کے بعد ازاں پنڈت صاحب موصوف نے پاٹھ شالا کے کام پر عمدہ رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تعلیم ہو رہی ہے بجا ہے۔ اور ستری شکشا کے فوائد پر مختصر پُر معنی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کوئی ملک اور کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ ستریاں تعلیم یافتہ نہوں۔ اسلئے ستری ودیا

کی تعلیم کے لئے عملی کوشش کرنا اہل ملک میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب ستیارتھ پرکاش اور پستکیں مردوں کے لئے مفید ہیں۔ تو واجب ہے کہ عورتیں بھی ان سے فایدہ اٹھائیں۔ اور خاص فرقہ مخالفین کی سیوا میں عرض کیا کہ اپنے قومی اور ملکی بھائیوں کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ بھلے کام کے راستے میں ایسے کانٹے ڈالنے اور سد راہ ہونا جس سے سراسر نقصان پہونچے بہت ہی بُرا ہے۔ جہاں تک ہو سکے خیالات کو بہت جلدی کدورت اور خود غرضی کی گرد سے صاف کرنا چاہئے اور تنگ دلی کو دبا کر لی جانی چاہئے کہ جگہ بجگہ ستری شکشا کی ترقی ہو۔ اور ودیالے ستری جاتی کے لئے قایم ہوں۔ انجام کار بابو گوپال داس صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے جو مینجنگ کمیٹی پاٹھ شالا کے ممبر اور پاٹھ شالا کے انسپکٹر بھی ہیں اور ستری شکشا سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ پنڈت نند لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے قدم رنجہ فرما کر اپنے دست مبارک سے کنیاؤں کو انعام دیگر بھی افتخار بخشا۔ اور بعد ازیں آئے ہوئے صاحبوں کا شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد آرتی ہو کر نہایت دھوم دھام کے ساتھ تقریباً دو ہزار ستری پرش کی حاضری میں جلسہ برخاست ہوا۔ دوسرے دن ستری ست سنگ کا جلسہ ہوا۔ جس میں ستریوں نے اچھے اچھے لکچر دئے۔ انکے حالات آیندہ ہفتہ بھیجے جاینگے۔

(گوجرمل)

مہاشے نبی بخش (شروع دیکھئے صفحہ ۹)

کہ آریہ سماج لاہور کے پچھلے اتسو پر اپدیشک میں یہ محسوس ہوتا تھا کہ مہاشے نبی بخش جی کے کہنے سے پنڈت لیکھرام جی کے وقت کے بھی تھے جن میں کہ مسلمانی پاکھنڈ آدمی پر ظاہر کیا ہوا ہے۔ چونکہ میں اکت راگی جی کو پہلے نہیں جانتا تھا پہلے سمجھا کہ یہ کوئی پکے آریہ ہیں لیکن جب میں نے ایک پرش سے انکا نام پوچھا تو انہوں نے اتر دیا کہ نبی بخش ہیں یہ سنکر سوچنے لگا کہ مسلمانوں عیسائیوں اور انیہ مت متانتروں میں جو منشیہ آریہ بنائے جاتے ہیں انکے نام تو شدھی کے بعد بدل کر نئے آریہ نام رکھے جایا کرتے ہیں اور آج تک میں نے کسی آریہ کا کوئی مسلمانی نام بدستور قایم سنا ہے اور نہ دیکھا ہے۔ ہاں عیسائیوں میں تو اکثر نام کا کچھ وچار نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ پادری عماد الدین پادری ٹھاکر داس۔ پادری کھڑک سنگھ۔ اتیادی ناموں سے ثابت ہوتا ہے اس بات نے مجھے راگی جی کے نج مت پوچھنے پر مجبور کیا۔ جب مجھے اتر ملا کہ یہ مسلمان ہیں۔ تو پھر مجھے ان بھجنوں میں جو کہ انہوں نے اسکے پشچات گائے کچھ آنند نہ آیا۔ ہاں ان کو تو بھجن اچھے لگتے ہونگے بلکہ راگ کے شوقین اور سُر اور تار کے بھوکے تھے۔ انکو تو مزہ آنا ہی تھا راگ چاہئے خواہ وشے کچھ ہی ہو۔ یا ان کو کچھ لطف آتا ہوگا۔ جو کہ راگی جی کے مسلمان ہونے سے ناواقف تھے پرنتو آریہ ورگو! جب کسی دوسرے مت والے کو کیول اس کارن کہ وہ آریہ دھرم اولمبی نہیں آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ویاکھیان دینے کی آگیا نہیں دیتے۔ خواہ ویاکھیان آریہ دھرم کے انوکول ہی کیوں نہ ہو۔ پھر معلوم کس کارن ایک مسلمان راگی کو آریہ سماج کے اتسووں میں اور ایسے ہی انیہ اوسروں پر بھجن گانے کی آگیا دی جاتی ہے۔ وہ بھی اُسکے اپنے دلی شوق سے نہیں۔ پرنتو آپ ہی اسکو پرچار کا ایک ذریعہ سمجھ کر ایسا کراتے ہیں۔ کیا آپ کے راگی بھی سکھوں کے راگیوں کی طرح مسلمان ہی ہوا کرینگے اور ہوا ہیں بھول گیا۔ میں نے تو یہ بھی سنا تھا کہ مہاشے نبی بخش جی تو مسلمانوں سے کھان پان و بیوہار تک بھی نہیں رکھتے۔ اور خوش قسمتی سے ان کے سدہانت بھی مسلمانی نہیں ہیں بلکہ وہ ویدک دھرم پر دل سے شردھا رکھتے ہیں۔ یدی ایسا ہے تو دھنیہ بھاگیہ ان کے اور ہمارے۔ مہاشے نبی بخش جی! یدی آپ دل سے آریہ ہیں۔ یدی یہ ویدک دھرم کا سچا پریم ہی ہے۔ کہ جو آپ کو سماجوں میں پھر کر لوگوں کو بھجن سنانے اور بھجنوں دوارا ویدک دھرم کا مہتو پرگٹ کر کے انکو سچے آریہ بنانے کی ہی غرض سے ادھر ادھر لئے پھرتا ہے۔ اور یدی مہاشے منشی رام جی کی سنگت نے واستو میں آپ پر بڑا بھاری اثر ڈالا ہے۔ اور آپکی واستو میں عالمگیر ستیہ سناتن ویدک دھرم پر شردھا ہو گئی ہے۔ تو کیوں نہیں آپ اپنی مسلمان برادری کو ہمیشہ کے لئے سلام کر کے اور

مسلمان سدہانتوں کو بالائے طاق رکھ کے اپنی استری اور بال بچوں (یدی ہوں) سمیت اپنی شدھی کا سنسکار پربندہ کر لیں۔ اور اپنا نیا نام کرن سنسکار کرو ڈالیے جس سے کہ آپ کو ویدک دھرم پرچار میں اس سے ہزاروں درجہ زیادہ کامیابی ہو۔ وہ آپکے بھجنوں میں اور بھی پریم کا رس ٹپکا کر اہمت بڑھے جس سے کہ آپکی زندگی اور آپکے کارج اور آپکی ستار سب ہی سپھل ہو جاویں۔ اور یدی آپ بھی اپنی شدھی کے لئے طیار نہیں تو کم از کم میرا یہ خیال ہے کہ آپ آریوں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ انت میں میری آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ دونوں طرف مت رہئے۔ ایک طرف ہو جائے۔ مسلمان ہی رہئے یا آریہ بنئے۔

دورنگی چھوڑ دے یکرنگ ہو جا۔ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

آریہ بھائیو! میں نے یہ اپنا وچار اپنی سمجھ بدھی انوسار آپ کی سیوا میں عموماً اور مہاشے نبی بخش جی راگی کی سیوا میں خصوصاً پیش کیا ہے۔ آشا ہے کہ وشے کے تو پر وچار کرتے ہوئے آپ یدی کوئی کٹے شبد کا پریوگ میرے سے ہو گیا ہو تو کشما کرینگے۔

راقم۔ ویدک دھرم کا سیوک بشیشور۔ بھٹنڈہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک

نمستے۔ کرپا کر کے مفصلہ ذیل سوالات چھاپ کر مشکور فرماویں۔ و نیز جو اسکا جواب منتری آریہ سماج کرنال دیویں وہ بھی۔

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ شری پت لالہ بھیجو رام صاحب پردھان آریہ سماج کرنال نے اپنی دھرم پتنی کی موجودگی میں ایک اور کنواری لڑکی سے شادی کی ہے۔ (۲) اگر کی ہے تو کیا یہ شادی ویدوکت ہے (۳) اگر ویدک ہے۔ تو کون سا ویدک پنڈتوں نے سنسکار کر دیا تھا۔ (۴) اگر اویدک ہے تو کرنال سماج نے اسبارہ میں کیا کارروائی کی۔

(سکاشی رام دہلی ۱۰ ستمبر وہاں آریہ سماج نو شہرہ)

پنڈت سکا شی ناتھ موجود ہے۔ اور ممبران نے پٹھن پاٹھن کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

باوجود ان سبھا سماجوں کے میرے پیارے متر لالہ لبھن داس جی ہر وقت قصبہ ہذا کے باشندگان کی آریہ سماج کی طرف ہمدردی پیدا کرنے کے لیے خاص اُپائے سوچتے رہتے۔ اب لالہ صاحب موصوف کو محسوس ہوا۔ کہ اس قصبہ میں کوئی لائق وید یا حکیم نہیں ہے۔ جس کے نہ ہونے کے باعث عام لوگ عموماً اور غربا۔ یتیمان۔ بیوگان خصوصاً اپنی صحت قایم رکھنے کے لیئے از حد تکلیف میں ہیں۔ اور غربا۔ یتیمان۔ بیوگان کی دیگر امداد تعلیمی کے لئے اس قصبہ میں کوئی صورت نہیں ہے۔ اسلئے لالہ صاحب موصوف نے جو تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مبلغ ایک ہزار روپیہ کنیا پاٹھ شالا کو دان کر چکے تھے۔ اب مبلغ چودہ ہزار روپیہ کی جائداد کی رجسٹری جس کی آمدنی مبلغ بیس روپیہ ماہوار ہے۔ ممبران آریہ سماج کی ایک علیحدہ کمیٹی بنا کر واقعہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء کو رجسٹری بحق کمیٹی مذکورہ کرا دی ہے۔ ممبران کمیٹی ذیل ہیں۔ لالہ لبھن داس۔ لالہ کشن داس لالہ رنجیت رائے۔ لالہ موہن لال۔ لالہ ایشر داس لالہ رلا رام۔ لالہ لبھو رام۔ لالہ دیا رام۔ لالہ ہولاسن رائے ہیں۔ جائیداد کے کل کاغذات حوالہ کمیٹی مذکورہ کر دئے ہیں۔ اس کمیٹی کا دہرم ارتھ آریہ اوشدھالیہ کمیٹی ہوگا۔ جو بذریعہ لائق حکیم۔ یا وید یا ڈاکٹر کے ادویات وغیرہ ہر قسم کی منفعت لوگوں کو بہم پہونچاویگی۔ اور بغیر کسی قسم کی فیس کے ان کا معالجہ کرا دے گی اور مریض غربا۔ یتیمان۔ بیوگان کے لئے ادویات و اشیاء خوردنی و پارچات پوشیدنی و دیگر قسم کے اخراجات حسب ضرورت مہیا کریگی۔ اس چودہ ہزار وقف کردہ میں مبلغ چار ہزار روپیہ کا ایک عالیشان مکان مع ایک چاہ و ایک بڑی بھاری دوکان کے ہے۔ آئندہ کے لیے آریہ سماج بھی اسی مکان میں رہے گا۔ کیونکہ رجسٹری میں یہ شرط قرار پا چکی ہے۔ سب سے بڑہ کر یہ بات کہ لالہ لبھن داس جی کے چچا زاد بھائی لالہ کشن داس جی وائیس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی جو ان کے ساتھ مشترکہ خاندان میں اور آریہ سماج کے ممبر بھی نہیں انہوں نے خود اپنا نام رجسٹری میں درج کرایا۔ اور اس دہرم ارتھ کام کے لیئے از حد مستعد ہیں۔

رشی دیانند! تیری آواز نے کہاں کہاں اثر پیدا نہیں کیا۔ جہاں پبلک لیکچروں میں گلا پھاڑ پھاڑ کر تجکو ماننے والے پتری ویدوں سے بتائے ہوئے اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہاں وہی صاحبان تخلیہ میں تیری سچائی کے سامنے گردن جھکاتے ہیں۔ جہاں تیری آواز نے آریاؤں کو سچے دان کی ریتی سکھلائی وہاں پورانک ہی تیرے اس پروپکار کے لوہے کو مان کر سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ جیسے کہ لالہ لبھن داس جی کے بھائی لالہ کشن داس جی کی مذکورہ مثال پیش نظر ہے۔ پرماتمن! ہم سب پر کرپا کرے کہ ہم رشی کی آدرش کی پیروی کریں۔

رنجیت رائے سکرٹری آریہ سماج سری ہرگوبندپور

شاستر ارتھ حیدرآباد دکن

کرپا کرکے اس لیکھ کو اپنے پتر دوارا پرکٹ کرکے کرتارتھ کریں۔

سجنو! پورا ایک ماہ گذر چکا۔ کہ آریہ سماج حیدرآباد دکن کے اُپ پردھان جی کی طرف سے ایک پورانک یگیہ سمبندھی مضمون شایع سناتن دہرم پرچارک ہوا تہا۔ جس میں پردھان جی نے ایک درد انگیز واقعہ کو ہدیۂ ناظرین کرتے ہوئے ایک دکہنی پورانک پنڈت سے جو پشو کی بلی کو ویدک ہونے کے پرچار کرنے میں سرگرم ہیں؛ آریہ پنڈتوں کے شاستر ارتھ کا وقوع اور اس کی ضروریات کو بہم پہونچانے کے واسطے پندرہ سو روپیہ کی اپیل کی تہی۔ مگر افسوس آریہ پُرش تاہنوز بالکل خاموش ہیں۔ اگرچہ آریہ سنتان کا بچہ بچہ بھی اس گہور اندہکار کے لانے والے بھینکر وام مارگ سے ناآشنا نہیں۔ جو آریہ ورت کی تباہی کا اصلی باعث ہوا۔ جس نے آریہ دہرم کی پوترتا کو وید کے نام سے دنیا کے اندر من مانا اناچار پھیلایا۔ اور جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ مہاتما بدھ نے اس پشو بدھ اور دیگر وام مارگیوں کے دراچار سے جو ویدوں کی مذمت پر کمر ہمت باندھی اور ان کے کرتا ایشور کے نام سے دنیا کے ایک بڑے بھاری حصہ کو منکر کر دیا۔ شوک۔ وہ وید جن کی زبان کی بڑی بھاری عزت ہوا کرتی تہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج ان [illegible] کی بدولت انہیں ویدوں کو پاؤں میں روندا جاتا تہا۔ مگر چونکہ بدھ دیو ایسے کرتے ہوئے بھی اصلی مقصد کے جاننے سے قاصر رہا۔ مرض نے آگے سے بڑھ کر زور پکڑا۔ اور جیسے خون کے بگاڑ سے سارے جسم پر پھوڑے پہنسی نکل آتے ہیں۔ ٹھیک ایسا ہی ویدوں کی مذمت اور ایشور سے منکر ہونے کا نتیجہ نکلا۔ اور مذہبی دنیا کے اندر ایسی ہل چل مچی۔ کہ اس کا علاج تو درکنار بلکہ پتہ لگانا بھی مشکل ہو گیا۔ گو وام مارگ کا زور تو گھٹ گیا۔ مگر مہاتما بدھ سے آگے اس سے بھی بڑھکر اہم سوال پیش ہو گیا۔ کیونکہ جب کبھی آتما کی ہستی کا سوال پیش ہوتا تب تو

تو انکلیں جہاں گئی پڑتی تھیں۔ اور پڑھے ہوں سے
تعلیم پائے ہوئے مسیح نے دجس کا من گھڑت
دعوائے دنیا کو دکھوں سے چھوڑانے کا تھا۔)
اپنی قیمتی زندگی وام مارگ سے زیادہ خوفناک
زمانہ لانے میں صرف کی۔ جس نے بدھ دیو کو
دکھت کیا تھا۔ اور جس کی مثال ظاہر ہے۔ کہ
دنیا میں کوئی بھی ایسا پشو گھشی نہیں بچا۔ جو ان
نرم دل مسیحیوں کا من بھاتا کھاجا نہ ہو۔
قرآنی تعلیم وحدانیت کا دم بھرتے بھرتے ایسی
منترک ثابت ہوئی ہے۔ کہ جس کا ذکر کرتے ہوئے
بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اور جس کے عروج
کے زمانہ کا ثانی دنیوی تاریخ کے اندر ملنا بھی
ناممکن ہے۔ پشو گھشی تو درکنار خود اشرف المخلوقات
انسانی قالب والے بنی آدم ان کی تیز تلوار
سے نہ بچ سکے۔ اور خون گلگوں کے درد انگیز
نظارے گلی کوچوں درگاہوں میں اس
بنیادی وحدانیت کا اعلےٰ ثبوت ہیں۔
ہمارے پورانے بھائی جو ہندو کہلانے کو فخر
سمجھتے ہیں بڑے زور سے کہا کرتے ہیں۔ کہ
ہندو کے معنے ہنسا سے بچنے کے ہیں۔ مگر
نہ معلوم پھر کیوں ان بے زبان ہمدردان انسان
کی جان کے پیچھے ہاتھ دھو کر لگے ہوئے ہیں
میں نہیں جانتا کہ اس قربانی ارتھات یگیہ
میں پشو کی بلی کو مان کر اور عمل میں لا کر وہ
عیسائیوں اور مسلمانوں سے کونسی بزرگی
اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان کا بھی
قصور نہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ آپ ڈوبی باہمن
ججمان بھی نالے۔ یعنی وہ باہمن جو دامیوں
نے بیچے کھینچے اور ان کی گوروں میں۔ بیدھ مش
انہیں پر صادق آتی ہے۔ مگر آئندہ کے واسطے
خوب سنبھل کر قدم رکھنا اور بھولے بھائیوں کو
سمجھانا ہمارا کام ہے۔ سنسار کا اپکار کرنا
آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اھ

اسواسطے آریہ پبلک کے لئے حل طلب یہ سوال
ہے۔ کہ کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ اپنی
ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور جب ویدان
اپدیشوں سے نشس کلنک ہیں۔ تو ان کو منتشیہ
ماتر پر پرگٹ کریں۔ اور کم از کم ہندوؤں کے
کے دلوں کے اندر اس پوتر اور سچے سدھانت
کا بیج بو دیں۔ تاکہ آئندہ کسی غیر مت والے کو
آریہ سماج پر اعتراض کرتے ہوئے وام مارگیوں
کے بھاشیہ کا سہارا لینے کا حوصلہ نہ رہے۔
جس کا بہت کچھ انحصار اس شاستر ارتھ پر ہے
اور جس کی مانگ کو پورا کرنا ہی گویا وید کا عمل
کرنا ہے۔ چنانچہ اس مہان ضرورت کو محسوس
کرتے ہی اس آریہ سماج نے جس کا نام شاید
ہی پیشتر سوائے دو چار دفعہ کے اخباری دنیا
میں پیش ہوا ہو۔ اور باوجود صرف گنتی کے دنوں
کے گذرنے پر جبکہ اس غریب اور مسافر سماج نے
اخراجات جلسہ کے علاوہ ماشٰہ روپیہ ۱۰ نقد
کی رقم آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجتے ہوئے
اور گروکل کے افتتاحی جلسہ کی تحریک کو بھی
ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے جبکہ آپ نے مفلسی
کی حالت میں ۱۲ روپیہ ارسال کئے تھے۔ اس
ضروری تحریک کو بھی ہاتھ میں لینے سے درگذر نہیں
کیا اور چہ کی نقد رقم جمع کرلی ہے۔ جو عنقریب
منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن کے نام بھیجی
جائے گی۔ ہمت مرداں مدد خدا۔
آریہ بیرو! اگر اسی اوسط سے کام کرنا شروع
کر دو تو سند یہ نہیں کہ مطلوبہ رقم بہت جلد فراہم
ہو جاوے۔ جو اپنے ہم کنی بھائیوں کی حوصلہ
افزائی کا خاص موجب ہوگا۔ دیگر جب ہم
سب کی شب و روز کی کوششیں اسی مطلب کے
واسطے ہیں۔ کہ ویدوں کے پوتر احکام
ہر جگہ پھیلیں اور منشیہ ماتر کو راحت حاصل
ہو۔ تو کیا اس نیک کام میں مدد کرنا آپ کا

فرض نہیں ہے؟ بیشک ہے! اسواسطے
اس رقم کی پورتی کرنے میں کمر بستہ ہو
جاؤ۔ اور ثابت کر دو۔ کہ ویدک مریادا
کو پنر جیوت کرنے اور آریہ مہرشیوں کا زمانہ
لانے کو آریہ سنتان زندہ ہے۔

اقبال

آپ کا داس منگل سین اُپ منتری آریہ سماج نوشہرہ

مہاشے گن

آپ میں سے تقریباً پرتیک بھائی مہاشے گن
نبی بخش جی راگی سے واقف ہوگا۔ اور شاید
آپ میں سے اکثر بھائیوں کو ان کے مکھ سے
سُندر سُندر موہت کر لینے والے ویدک دھرم
سمبندھی بھجن سن کر اپنے من کو آنند کرنے
کا کبھی کسی سماج کے وارشکوتسو یا سپتاہک جلسے میں
ملا ہوگا۔ لیکن کیا آپ نے ان مہاشے جی کے
سمبندھ میں کبھی کچھ وچار کیا کہ جس سے یہ
مہاشے آریہ دھرم کے لئے ادھک تر اُپیوگی
ہو سکیں۔ اور دوسرے انیہ منشیوں کے لئے ایک اُداہرن
کا کام دے سکیں۔ میری تچھ سمتی میں تو ان
کے کہنے سے غلطی ہوئی۔ ایشور کی ستتی اُپاسنا
اور اُپدیش آدی کے بھجن انہیں سے کچھ وقعت
نہیں رکھتے۔ یدی آپ کہیں کہ نہیں رکھتے نہیں
تو میری پرارتھنا ہے کہ آپ ہی مجھے بتلائے گا
کہ ایک منشیہ جب ایک سدھانت پر سویم وشواس
نہیں رکھتا تو اس کے گاتے ہوئے اسی سدھانت
کے بھجن ان لوگوں پر جن کو ہم بھجنوں دوارا
اُپدیش کر کے ویدک دھرم کی اور لانا چاہتے ہیں
کیا پربھاؤ ڈال سکتے ہیں؟ یدی کچھ پربھاؤ پڑتا
بھی تو وہ اسی سمے تک جب تک کہ انہیں یہ نہیں
معلوم ہو جاتا کہ جو یہ کہہ رہا ہے۔ اس پر اُس
کا اپنا وشواس نہیں۔ چنانچہ ورتمان ہوئے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

جواب سوال دولا سنگہ جی صاحب

مانیہ ور مہاشئے ڈولا سنگہ جی صاحب ۔ آپ کی اخبار منتیہ و دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۳ چیت میں سوال کرتے ہیں جن کے خلاصہ تحریر کو بطور سوالات قلمبند کر کے اپنی بدھی انوسار جواب دیتا ہوں ۔

(۱) کہ مقتول کو جو قتل کی سزا اکلات ۔ ہوئی وہ مقتول کے کرموں کا پھل ہے ۔ یا کچھ اور بھید ہے ۔ اگر اُس کے کرموں کا پھل مانا جاوے تو قاتل کو سزا ہونی چاہئے ۔ کیونکہ ایسا ہونا مقتول کی قسمت میں موجود ہے ۔ جو بوجہ علم کُل ایشور کے گیان میں ہی بنا ہے ۔ بدیں وجہ کہ ایشور کا گیان اٹل ہے ۔

(۲) پنڈت دیوی دیالو جی کا جواب ہے ۔ کہ جیو کی سوتنترتا سے اکرتم کرموں کا پھل بھی جیو کو لگ جاتا ہے ۔ مقتول کا قتل اُس کی قسمت میں نہ تھا ۔ لیکن قاتل کی آزادی سے مقتول کو قتل کا دکھ ہوا ۔ جیسا کہ اکال مرتیو ہوتی ہے ۔

(۳) پنڈت کرپا رام جی صاحب نیاء درشن کے اردو ترجمہ صفحہ ۲۸۰ پر لکھتے ہیں کہ یہ جسم صرف پراربدھ کے بھوگ کے واسطے بنا ہے ۔ تاوقتیکہ پراربدھ کرم ختم نہ ہوں اکال مرتیو نہیں ہوتے

راقم نے نمبر ۲ و ۳ متضاد خیال مان کر پرشن کیا ہے

جواب ۔ شریر اور جیو آتما کے سنوگ کا نام جنم ہے

اگرچہ دنیا میں ہر ایک مذاہب کے آدمی اپنی اپنے اپنے عقائد کے بموجب اُس کو مانتے ہیں لیکن ہندو فلاسفی اور آریہ دھرم انسانی جنم پورو کرموں کا نتیجہ بذریعہ مسئلہ آواگون خیال یقین مانتا ہے ۔ اور یہ مسئلہ پر مانک ہے ۔ کہ سوائے منشیہ شریر کے باقی بھوگ یونیاں ہے ۔ انسانی جسم جیو آتما کو اپنے اپنے افعال کی وجہ سے بہت اقسام کے کلبور دھارن کرنے کے بعد ملتا ہے اسلئے جیو کو انسانی جسم میں اپنے افعال کا خود مختار گردانا ہے ۔ پس جس طرح ہر ایک مجرم بوجہ ارتکاب چند جرائم مستوجب سزا ہو کر سزایاب ہوتا ہے ۔ اور بعد بھگتنے سزا کے آزاد ہو کر آئندہ کو وہ شخص اپنے افعال کا ذمہ دار ہے اُسی طرح جیو اپنے پورو کرموں کی سزا یوسا طلت مختلف یونیوں کے بھگت کر انسانی شریر کو دھارن کرتا ہے ۔ صرف انسانی جسم دروند کا ملنا جیو کو اپنی پراربدھ کا پھل ہے ۔ یعنی قبل از پیدائش حال حیقدر گناہ جیو نے اپنے نمتاک کرموں سے کئے تھے اُس کی سزا بھگت کر دوبارہ منشیہ جسم کو پراپت ہوا ہے ۔ تو ایسی حالت میں قاتل کا قتل پورو کرم کا پھل نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جیو آتما اپنی سوتنترتا کی وجہ سے متضاد کرموں کا کرتا ہے ۔ جن کو شاستر کاروں نے تین پرکار پرورتن کیا ہے ۔ پراربدھ ۔ کریامان ۔ سنچت ۔ یہ تینوں پرکار کے کرم بوجہ ست ۔ رج ۔ تم مدھم بمشرِط کرموں کا مجموعہ ہے ۔ جب جیو آتما منشیہ جنم میں آتا ہے ۔ تو پراربدھ کرموں کا مجموعہ اپنے ساتھ لاتا ہے ۔ جو بالی جسم انسان ہو کر سکھ دکھ کو درشاتا ہے ۔ جنم دھارن کرنے کے بعد جیو آتما اپنی سوتنترتا سے کرم کرتا ہے ۔ اپنے کرموں کو سنچے کر کے پراربدھ کرم کو بناتا ہے جیسے گوسائیں تلسی داس جی فرماتے ہیں سہ پراربدھ پہلے بنی پاچھے بنو شریر

تلسی یہہ اچنبھہ ہے من نہیں باندھے دھیر

سیری رائے میں منشیہ جنم کا آخری نتیجہ پراربدھ کرم ہے ۔ اگر جیو کی کرم ستوگنی ہیرتی کی اوپکہ ہو جاویں ۔ بہ تدریج ترقی کرتا ہوا اپنے نفس امارہ پر قابو یافتہ ہو کر موکش کا بھاگی ہوتا ہے ۔ ورنہ آخری سیڑھی سے گر کر جیو کے لئے شروع بسم اللہ ہے ۔ (۴) پنڈت دیوی دیالو جی کا اثر ہی بعض حالتوں میں درست ہے ۔ ایسا ہی سُنا ہے ۔ کہ جو کرم گیان کے وردھ بلا سوچے سمجھے بحالت غضب و شہوت یا دانستہ سرزد ہوں ۔ وہ بوجہ نتیجہ کریامان کرم حال کے اکال مرتیو کہلاتے ہیں ۔ پراربدھ کرم الوسا جیو کا پیمانہ عمر ابھی لبریز نہیں ہوا تھا ۔ دنیاوی حالت میں ایسا بجر کرم سرزد ہوا جس کے تبادلہ میں جیو قبل از وقت موت کا شکار ہوا مثلاً ایک شخص کو علم نہیں ہے ۔ کہ بچھناگ بوٹی زہر ہے ۔ اُسنے جنگل سے اُکھاڑ کر دانستہ ۔ یا بحالت غضب دانستہ کھا لی تو وہ شخص ضرور مرگیا اکال مرتیو کریامان کا پھل مانا گیا ہے پورو جنم کا پھل نہیں ہے ۔

(۳) پنڈت کرپا رام جی کی رائے بہ تائید نیاء درشن کے ہے ۔ واقعی یہ جسم پراربدھ کا بھوگ ہے اگر کوئی مجرم بحالت قید ۔ دوسرے جرم کا مرتکب ہو تو اُس کو جرم ماضیہ سے کچھ نسبت نہیں ہے وہ دوران سزا کا مجرم ہے ۔ اُس کے بدلے مجرم سزا در سزا کا مستوجب ہے ۔ پراربدھ کرم نے ہمکو انسانی شکل پر ماتما کے خیال سے عطا کر کے بدھی کا تخم ہمارے دماغ میں بو دیا ۔ نیایا دیش نے ترقی اور تنزل کا اسباب پیدا کرنے کے لئے ہم کو فعل مختار بنا دیا ۔ پس ہمارے افعال ہی اس دنیا میں دکھ سکھ کے پیدا کرنے والے ہیں ۔ میری سمجھ میں آخری نتیجہ کرموں کا ۔ کرونی خویش آمد پیش ہے

دہم ۔ کسی مہاشے کا سوال ہے ۔ کہ جیو آتما
موکش یا اشریر آنند کو کیسے حاصل کرسکتا ہے
اور کس جگہ رہتا ہے ۔ جواب ۔ اس سوال
پر وچار کرنے سے واضح ہوتا ہے ۔ کہ پاپ
کا پھل رنج اور پُن کا پھل خوشی ہے ۔ تو
پاپ اور پُن کے پھل بھوگنے کے لیے ویشش
کال ۔ وستو کی ضرورت ہے ۔ ان ذرایع
کے بغیر جیو آتما پاپ اور پُن کا پھل ہرگز نہیں
بھوگ سکتا ۔ چونکہ مکت ہوئے میں جیو کو پرماتما
کی سروگتا کا گیان مکمل ہو جاتا ہے ۔ اس لئے
جیو آتما پرم ایشور کی سروگتا میں لین ہو کر
پرماتما کا آدھار ہر آنند کو پراپت ہوتا ہے
ایسے سمے میں جیو آتما کو جسم کی ضرورت
نہیں ہے ۔ جسم ایک بھوگ کا آلہ ہے ۔ جو
اس جگت میں پاپ اور پُن کے بھوگنے کا
ذریعہ ہے ۔ مہرشی سوامی دیانند جی کا وچن
ہے ۔ کہ دیش ۔ کال ۔ وستو ۔ پرتین وغیرہ
حلقہ قیا جتیں نہ مکتی پائے ہوئے جیو آتما کو
لگتی ہیں ۔ جب جیو آتما کے گذشتہ جنم فوائد
کے سنسکار دور ہو کر پاکیزگی و شانتی اور
استقلال اُتپن ہو جاتے ہیں تو اس کو سوائے
گیان شکتی کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا
اب ہو گی جن ان سب عیوب سے بری ہو کر
پرماتما کے نج سوروپ میں محو ہو جاتا ہے ۔
جیسا کہ ایک چراغ کی روشنی سورج کے پرکاش
میں ملنے سے پرتیت نہیں ہوتی ۔ لیکن پرکاش
سوروپ ہو کر تمیز نہیں ہوتی ویسے ہی
مکت شدہ جیو آتما اس پرکاش سے پرماتما
کے پرکاش میں رہ کر رشی کی قدرت کاملہ
کا نظارہ دیکھ دیکھ کر سدیو آنند پاتا ہے ۔

راقم
ایشر داس محافظ دفتر جودھپور ۔ مارواڑ

لالہ شنکر داس اُپچرپان
آریہ سماج ہرگوبندپور کی
آواز

جہاں آپت پُرش اپنے اُپدیشوں کے پیرایہ سے
ایک پُرش کے جیون کو پلٹا دیتا اپنے جیون کا مقصد
اُپدیش سمجھتے تھے ۔ وہاں رشی دیانند کے اُپکاروں
کو جیسے بحر دنیا میں غرقاب ہوتے ہوئے
بیکس کمزور روحوں کو صحیح و سلامت کنارہ پر
پہونچا کر اُن کے اُپدیش کا مارگ اُن کو دکھا دیا
بھول جانا کر تگھنتا نہیں تو اور کیا ہے ۔ سنسار میں
رشی کی آواز گونجنے سے پیشتر اُپدیش کو سمجھنا
تو در کنار اپنی ہی ہستی سے بے خبر مینہ پرتی
منشیہ جاتی دُکھ پر دُکھ سہن کرنے کی
عادی ہو رہی ہے ۔ جوں جوں آواز گونجتی
گئی اُس نت ہر دے دیا گل آتما دکھیوں
کو دُکھ محسوس کرتے ہوئے
اپنی ہستی سے باخبر ہو
کر اپنے منزل مقصود کو پانے کے لئے تیاری
میں مشغول ہو گئے ۔ سچ سچ رشی کے اُپکار
نے ہمارے اندر ہل چل مچا دی اور ویو اسرسنگرام
رچ دیا ہے ۔ اور اب آہستہ آہستہ ودیا دیوی
کی جے ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے کون
پُرش ہے جس کے اپنے اندر شبھ اشبھ
وچاروں کا روزنہ یودہ نہ ہوتا ہو ۔ اور وہ
رشی کی آواز کو سنتا ہوا ۔ شبھ وچاروں
اور وکلپوں کو پہچانتا ہوا اپنے جیون کی سپھلتا
کے لئے رشی گرنتھوں سے نتیجہ نئے اُپائے نہ
سوچتا ہو ۔
آریہ پُرشوں کے لئے اب یہ سمے آ گیا ہے
کہ وہ لیکچروں اور اُپدیشوں کی بجائے اپنا
عملی جیون لیکچر اور اُپدیش کی صورت میں اُس
سیدہ ہمت کے منظر کو پرگٹ کرنے کے لئے پبلک
کے سامنے دھرتے ہیں ۔ جہاں اُتم وچار والے آریہ
سماج کا گورو کو بڑھانے کے لئے اپنا دماغ خرچ
کر رہے ہیں ۔ اور جہاں محقق اپنی تحقیقات
سے شاستروں سے نتیجہ گم شدہ خزانوں کو
پبلک کے سامنے دھرتے ہیں ۔ وہاں ہمارے وہ ماتر
بھائی بھی ۔ غریبان ۔ یتیمان و بیوگان کو ہر قسم
کی مصائب و تکالیف میں مبتلا دیکھ کر اُن کی
خبرگیری سے بےفکر نہیں ہیں ۔ جس کی قصبہ
سری ہرگوبندپور کا مقابلہ دیگر مقامات
کے مہاپُرشوں کی اپنی نسبت کی مثال
مثال آپ کے سامنے پیش ہوتی ہے ۔ اور اس
قصبہ کے آریہ سماج کے مختصر حالات جتلا کر آپ
کی آئندہ واقفیت بخشنا چاہتا ہوں ۔
آریہ سماج قصبہ سری ہرگوبندپور شروع سے قائم
ہے ۔ کئی دفعہ اس پر کئی ایک مصیبتیں اور آفتیں
نازل ہوئیں اور یہ ہستی کے برابر ہو گیا ۔ مگر
رشی کی آواز اثر کر چکی ہوئی تھی ۔ اسلئے یہ بار
بار پھر اُبھر آتا اور کام کرنے کے جد و جہد کرتا رہا
حتے کہ پانچ سالانہ جلسے ہی کئے ۔ مڈل تک سکول
بھی قائم کیا جو نہ رہا ۔ اور کئی ایک قسم کے رفاہ عام
کے کام کئے ۔ اور شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کے مجوزہ فنڈوں کی امداد کے لئے
اپنی بساط سے بڑھ کر قدم مارتا رہا ۔ اور آخر
عرصہ چھ سال سے کنیا پاٹھ شالا جاری کی
جو ابھی تک اچھی حالت میں چل رہی ہے ۔ اور
قریباً تین ہزار روپیہ نقد اُس کے کوش
میں ہر وقت موجود رہتا ہے ۔ اسی کنیا پاٹھ شالہ
کی بدولت شری سماج قصبہ کی حالت سے
بھی جب برابر دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔
آریہ سماج کا ادھیاپک اپنا تنخواہ دار

آریہ سماجک خبریں

شاہجہانپور میں مہاشہ بھجناتھ جی کے مکان پر ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو یگیوپویت سنسکار ہوا۔ جن لوگوں کو یگیوپویت دیا گیا وہ قوم کے کلوار ہیں آریہ سماج کی کارروائی کو دیکھ اُن کا بہت خوش ہوا۔ اور آپ نے اُن کو خود گائیتری منتر کا اُپدیش کیا۔

مہاشے شام کشور اُپدیشک ٹمپرنس سوسائٹی نے نشہ کی برائیوں پر ۱۴-۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو شاہجہانپور آریہ مندر میں ویاکھیان دیا۔

آریہ سماج جنگ گھیانہ میں مہاشے گوبند پرشاد جی اُپدیشک پر وہاں آریہ سماج حیدر آباد دکن کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ جس پر مبلغ سے نقد جمع ہو گئے۔ اُن مہاشے نے شاستر ارتھ کی تاریخ دریافت کی ہے تاکہ روپیہ بھیجا جاوے۔

پنڈت کرپا رام جی نے کوٹ مومن میں ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ویدک دھرم کا پرچار کیا وہاں اُپدیش کی سخت ضرورت بتلائی جاتی ہے۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہاشے ضرور اس طرف دھیان دیں۔

گجرانوالہ میں کیمپ کی طرف سے طاعون کو روکنے کی غرض سے ہون ہوا۔ اور مشن ہائی بورڈنگ ہوس کے طلباء نے ہون کیا منشی نارائن کشن جی اُپ پردھان نے ہون کرایا لالہ رنجیت رائے صاحب پردھان آریہ سماج کے پُتر کا منڈن سنسکار ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ آریہ پُرشوں کا سنسکار مٹھائی اور پان الائچی سے کیا گیا۔ اور مبلغ سے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دئے۔

آریہ سماج متھرا کے اودھیکاریان کا انتخاب سال حال کے واسطے حسب ذیل ہوا:-

لالہ چندربھان صاحب پردھان۔ لالہ کیدارناتھ صاحب منتری۔ منشی رام سروپ صاحب اُپ منتری لالہ جانکی پرساد صاحب خزانچی۔ لالہ شمبھوناتھ صاحب پستکادھیکش۔

آریہ سماج رڑکی کی ایک شاخ آریہ یووَن پرچارنی سبھا قائم ہوئی ہے۔ اس سبھا کا سالانہ جلسہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا آریہ سماج میں خود کسی قسم کی کمی نہیں اس طرح سے شاخیں قائم کرنے سے آریہ سماج کو ضرور نقصان پہونچتا ہے۔ ہمارے رڑکی نواسی بھائی ضرور اس پر وچار کریں (ایڈیٹر)

آریہ سماج صدر بازار دہلی کے عہدہ داران کا انتخاب سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا:-

لالہ جھنڈا دس جی پردھان۔ چودھری نہر سنگھ جی اُپ پردھان۔ لالہ نول کشور جی منتری۔ لالہ سلطان سنگھ جی اُپ منتری۔ لالہ جیون داس جی کوشادھیکش۔ لالہ رام جی لال پستکادھیکش۔ لالہ ہمت رام جی۔ چودھری بھگوان داس جی۔ بابو بنسی دھر جی۔ بابو چین سنگھ جی اور بابو شگن چند جی ممبران انترنگ سبھا۔

سادھو نتیانند جی اناتھ بھارت سیوک آج کل گنگوہ آریہ سماج میں مقیم ہیں۔ ان کے ساتھ پتر ہیوہار منتری آریہ سماج گنگوہ کی معرفت کرنا چاہئے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ سوائے آریہ سماج کوٹھ راجپوتانہ کے اور کسی کا روپیہ اُن کے ذمہ نہیں ہے۔

پنڈت ہیرا جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے از ابتدائے ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء لغایت ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مظفر گڈھ۔ جا پور ڈیرہ غازیخان۔ سرور۔ شہر قیصر اور خانگڈھ مقامات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ . . .

مظفر گڈھ میں ایک براہمن ۱۰ اور ۳۱ مارچ کو ایک ہندو پنڈت گنیش دت شاستری کے ساتھ موکش سے پنر آورتی کے وشے پر شاستر ارتھ ہوا جس سے کہ آریہ سماج کو بہت لابھ ہوا۔

آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڈھ کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ و ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ یوگ آریہ اُپدیشک وہاں ضرور پہونچنے چاہئیں۔ چونکہ وہاں گنیا پاٹھ شالا کی وجہ سے ستریوں میں بہت ہی اچھا پرچار ہے۔ اس واسطے کوئی اُپدیشکا جی ضرور تشریف لا دیں۔ اور آریہ بھائی بہت تعداد میں درشن دیں۔

موضع ہتھیں میں پنڈت بودھ دت اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدک دھرم کا اُپدیش کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں آریہ سماج قائم ہو گیا۔ شروع شروع میں لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ مگر آریہ لوگوں کی شانتی کے آگے اُن کی ایک پیش نہ گئی۔ پنڈت جی نے دو یگیوپویت سنسکار کرائے۔

سماج ستھاپن ہونے کی خوشی میں چودھری ہنت سنگھ صاحب نے مبلغ ۲ روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دئے۔

آریہ سماج نڈالہ کے اودھیکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہوا:-

لالہ دُنی چند ساہوکار پردھان۔ چودھری رنجیت سنگھ نمبردار منتری۔ لالہ چُنی لعل دکاندار خزانچی۔ لالہ دُنی چند بزاز پستکادھیکش۔ لالہ امرا ٹل۔ لالہ بڈھا مل۔ اور لالہ بنسی لال ساہوکار ممبران انترنگ سبھا۔

افسوس کہ مہاشے زورآور سنگھ ساکن مقام بچلاودہ ضلع میرٹھ کے پتا کا دیہانت ہو گیا مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ اس موقع پر

سیلخ دو صد روپیہ اور اُنیس برتن گُرُوکُل کو دان ہوئے - پرماتما اُن کے پس ماندگان کو شانتی دیں۔

آریہ سماج برنالہ:- پچھلے چار پانچ ہفتوں سے پنڈت کیول رام جی جنہوں نے یہاں پر سوڈا واٹر کی مشین جاری کی ہے۔ ہفتہ وار جلسے میں اپنے اُپدیش سے لوگوں کو آنند کر رہے ہیں۔ آپ اپنے ویاکھیان میں اگنہوتر کے مختلف فائدوں کی رائے اور آریہ سدھانتوں کا مقابلہ کرکے دیگر متوں کی کمزوریاں روشن کرتے ہیں۔ اور اُن کی فضیلت کو شردھا گن پر اچھی طرح سے درشاتے ہیں۔

۱۳۔ اپریل کو پنڈت دھنی رام صاحب سنسکرت ٹیچر سہارنپور آریہ سکول نے ورن آشرم پر ویاکھیان دیا۔ حاضری قریب ۷۰ مہاشے کے تھی۔ لوگ پنڈت صاحب کے سیدھے اور سادے الفاظ بہ بات کو بڑی پریم سے سنتے رہے۔ جو لطف کہ سنسکرت کے سادہ اور سیدھے لفظوں میں شردھا گن نے اس دفعہ محسوس کیا۔ وہ بہت آنند دایک تھا آپ نے ایک سیدھی مثال دی کہ جو آدمی پہاڑ کی چوٹی پر سے گرتا ہے۔ وہ چکنا چور ہو جاتا ہے۔ اور جو تھوڑی اونچائی سے گرتا ہے وہ چوٹ کھاتا ہے۔ اسی طرح سے برہمن لوگ جو آریہ قوم کے سرگروہ تھے۔ اپنی پوزیشن سے گر گئے ہیں۔ اور بڑی ہین وستھا کو پراپت ہو گئے ہیں۔ اگر بڑے یتن سے اس بیماری کی طرح مرہم پٹی نہ کریں گے۔ کدا پی اس حالت کو نہیں پہونچ سکتے۔ اور وہ مرہم پٹی برہمچریہ اور ویدک تعلیم ہے۔

۱۶-۱۷۔ اپریل کو بابو جیوڑا رام صاحب وکیل حصار نے دو جگہ بیان پر تشریف لائے ہوئے تھے)

دیش اُنتی اور ہماری موجودہ رسموں کی اصلیت پر ویاکھیان دئے۔ آپ کی تقریر کا ویدک پارٹی پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد پنڈت کیول رام نے ۱۷۔ اپریل کو وید کے الہامی ہونے پر ایک ویاکھیان دیا۔ اور ظاہر کیا کہ بغیر خارجی تعلیم کے آج تک دُنیا کی تواریخ میں ہم کسی قوم کو نہیں دیکھتے۔ کہ جس نے ترقی کی ہو اور ابتدائی آفرینش میں جو خارجی تعلیم رشیوں کے ہردے میں ہوئی وہی وید ودیا ہے۔ اور وید کے گیان ہیں۔ بس جو بات سچ ہے۔ وہی وید کا گیان ہے۔ ان سب موقعوں پر حاضری قریب ۷۰ مہاشے کے ہوتی رہی۔ پربھاؤ اچھا رہا۔ سماج اوکت مہاشیوں کا دھنیہ واد ادا کرتی ہے۔ اور نویدن کرتی ہے کہ آئندہ کو بھی جو مہاشے اس طرح سے پدھاریں اپنے اپدیشوں سے لوگوں کے ہردیوں کو آنند کریں۔ لالہ نراین دت جی پردھان بڑی کوشش اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

۱۳۔ اپریل کو موضع کاموں کی ضلع گوجرانوالہ میں لالہ تُلسی رام جی کے پُتر اور لالہ رام سہائے کے پتر کا مُنڈن سنسکار لالہ تولا رام جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ میرے بھائیوں نے دو روپیہ گرُوکُل کے واسطے دان دئے۔ جو اُپدیشک مہاشے اس طرف سے گزریں ضرور پرچار کریں۔ کاموں کی ریلوے سٹیشن ہے۔

آریہ سماج میانیر:- ۲۰۔ اپریل بروز اتوار صبح کے وقت میانیر سماج کے پردھان لالہ بھگوان داس جی اور سیکرٹری کی پتری کا مُنڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ لیکھ رکشنا۔ دو روپیہ گرُوکُل۔ ایک روپیہ کنیا اناتھ آلے کو دان دیا۔ اس کے علاوہ لالہ جی نے تیس آریہ ستری کا بھوجن سے ستکار کیا۔ لالہ صاحب کا مرہم بہاؤ قابل تعریف ہے۔

۲۰۔ اپریل کی شام کو اس سماج کے ہفتہ وار جلسہ

میں بھجن اور پرارتھنا کے بعد مہاشے سوہنا تھ جی کا نہایت منظم ویاکھیان ہوا۔ جس کا اثر بہت عمدہ ہوا۔ اُس کے بعد اُنہوں نے گرُوکُل کے بے رحمانہ بے وجہ دردانگیز نظارے کا بیان کیا۔ اور شاستر ارتھ کے اخراجات کی ضرورت جتلائی۔ چنانچہ مبلغ ۸۰ چندہ جمع ہوگیا۔ جس میں سے ۳۰ کمیشن منی آرڈر نکال کر باقی کل روپیہ بنام مہاشے گنگا پرشاد جی سیکرٹری آریہ سماج حیدرآباد دکن بھیج دیا ہے مہاشے کیجند اس منیجر ایل اے ایس سکول رام نگر نے ۱۵۔ ۷۔ اپریل کو وزیر آباد میں ویدوں کی عظمت پر لیکچر دیا (۲) ۹ کو موضع خانکی میں گاؤں والوں کی درخواست پر ہون کرایا گیا۔ اور ازاں بعد لیکچر ہوا۔ پھر ۱۶ کو وہاں سے مدعو کیا گیا۔ اور بھاری ہون ہوا۔ ساتھ ہی دو پہر اور رات کو دھرمسالہ میں بھجنوں اور لیکچروں سے پرچار ہوا۔ (۳) ۱۷ و ۱۸ کو دلاور میں زور سے پرچار ہوا۔ ۱۸۔ کو لالہ سوہنا لال صاحب نے بڑا ہون کرایا۔ تمام قوموں کے احباب شامل تھے بعد ہون کے ۲½ گھنٹے تک آریہ سماج اور ہندو سبھا وں کے فرق پر لیکچر ہوا۔ حاضرین میں شرینی تقسیم ہوئی آریوں کو پریتی بھوجن اور دو روپیہ چار گرُوکُل کیا مہا ودیالے۔ یتیم خانہ۔ رام نگر سکول سب کو ایک ایک روپیہ ایک روپیہ متفرق دان لالہ صاحب نے دیا۔ اور دیگر گاؤں والے ہندو مسلمانوں کو ہون کا خیال ہو رہا ہے۔ دلاور میں عنقریب ۱۵۰ یا ۲۰۰ کا ہون ہونے والا ہے۔ جس کی تجویز اُسدن بابو بھگوتی پرشاد صاحب کی عدم موجودگی کے سبب ملتوی رہی۔ اس کے علاوہ خانکی میں ہندو نے دو ہون کرائے۔ (۴) ۱۹۔ کو پنڈت کرم چند رام نگری دھرم دھام کی گلی سے چندہ ہو کر خورد کلاں کی طرف سے میرے پاس روپئے پہونچے۔ اُسیدن اُس گلی میں ہون ہوا۔ (۵) ۲۱۔ کو آریہ سکول رام نگر کے ہائی سکول ہونے افتتاحی جلسہ ہوا۔ نگر کیرتن ہون بھجن اور لیکچر ہوئے۔ شیرینی سب میں بانٹی گئی۔

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشے سوہنا تھ جی چھپا اور شائع ہوا

سنسار کی گتی

دو ہزار شادیوں میں سے ۱۴۶ طلاق

ملک کیلیفورنیا واقعہ براعظم امریکہ میں گٹ ورشش میں اندر مان

دو ہزار شادیاں ہوئیں جن میں سے ۱۴۶ فسخ ہو گئیں۔ اس صورت میں جبکہ لوگ ویدک دھرم سے بالکل بے سمجھ ہیں اور گرہست آشرم کی ہوا بھی ان کے کان تک نہیں پہنچی۔ اور وواہ کے اعلیٰ اور اچ بھاؤ پر کبھی انہوں نے وچار نہیں کیا۔ یہ نتیجہ کوئی تعجب خیز نہیں ہے جہاں لوگوں میں شادیاں صرف دنیوی مزے اڑانے کے واسطے ہوتی ہیں۔ وہاں ایک امر لابدی ہے۔ کہ اس قسم کا خوفناک نتیجہ نکلے عورتیں مردوں کو پسند کرتی ہیں اور مرد عورتوں کو۔ صرف اس خیال سے کہ وہ آپس میں وشئے بھوگ کا ایک اعلیٰ ذریعہ بن سکیں۔ اور یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ جب ان کی خواہشوں میں ذرا بھی فرق پڑتا نظر آتا ہے۔ تو فوراً ایک دوسرے سے کنارہ کر کے دوسری جگہ تعلق پیدا کر لیتے ہیں علیٰ ہذا القیاس برخلاف اس کے ویدک دھرم منشیہ ماتر کو یہ اپدیش کرتا ہے۔ کہ نفسانی جذبات کو روک کر ہی انسان زندگی کے اعلیٰ معراج تک پہونچ سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ وہ پوتر اور اعلیٰ دھرم نہیں سکھلاتا ہے۔ کہ وواہ کی فلاسفی اور غرض وشئے بھوگ کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ یوگیستان کی اُتپتی مقصود ہے۔ استری پُرش کا جوڑا دنیوی بھوگوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ گرہست آشرم کے پرلیکار والے اور پاک فرائض کی ادائگی اس سے منظور ہوئی ہے۔ جن نازک ذمہ داریوں کو کہ اکیلا آدمی یا اکیلی استری اپنے ذمہ نہیں لے سکتی۔ وہ دونوں مل کر ایک دوسرے کی مدد سے پورا کرتے ہیں۔ سندیہ ناشتر والے میں وشئے بھوگ کی نیت سے استری پرش کبھی آپس میں سنبندھ پراپت کئے نہیں کئی ہے۔ اس قسم کے اعلیٰ اور پاک خیالات سے شونیہ مغربی دیش ذراسی بھائی پر آئی دن سینکڑوں طرح کی مانسک دینیوں اور دنیوی آفتوں کا شکار بن رہے ہیں۔ اور ان کا اخلاق دم بدم گرتا چلا جاتا ہے۔ بیاہ کے بعد طلاق دیدینا تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ جس وقت واشنگٹن کی ایک سوسائٹی کا خوفناک اور بھیانک نظارہ ہماری نظر پڑتا ہے جس سوسائٹی کا یہ مشن ہے۔ کہ کنواری کنیا کو بنا بیاہ کے ... ماتا بنا دینا

اس سے جس دیش کی یہ ادنیٰ حالت (Malthusian ?) یعنی اس قدر ترقی کی ہو کہ آج پیٹ پوجا کرنے والے بنی نوع انسان کے سرتاج بن گئے ہوں اور مالک غیر کے لوگوں کو وحشی لفظ سے پکارتے ہوئے فخر کرتے ہوں جن کی ترقی دیکھ کر ایک زمانہ کے منہ سے بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات نکلنے ہوں اور پرانی دن بدن کی نئی نئی ایجادوں نے زمانہ کی گتھیوں کو چکت کر دیا ہو جن کے بل کے آگے بڑے بڑے بادشاہ اور شہنشاہ سر جھکا رہے ہوں ان کی آتمک وشنا یہاں تک نیچ اوستھا کو پراپت ہو رہی ہے کہ ناگفتہ بہ والا معاملہ ہے۔ جس کی وجہ سے باوجود اس قدر عزت و حرمت و دولت اور ترقی اور سامان عیش کے ان کے من کو شانتی نہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ طرح طرح کے دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور ایسا ہونا قانون قدرت کے خلاف نہیں ہے۔ اوری حالت میں انہوں خواہ کس قدر ترقی کی ہو۔ لیکن درحقیقت سمجھو اپنی کے لئے ترقی ابھی باتکل نہیں ہوئی ہے۔ وید کا اپدیش ہے۔ اور ستیہ شٹ سنتوں کا فرمان گورو دیو۔ گن کرم سبھاؤ۔ وبیشش۔ سموکے ان چھ بدلی کی پریکشا کے بنا منشیہ کے لئے پیٹ سکھ اور آنند کی پراپتی ناممکن ہے۔ اعلیٰ چاہئے پیشی بھائیوں نے دوسری باتوں میں خواہ کسی قدر کیوں نہ ترقی کی ہو۔ جب تک کہ ویدک دھرم کے عالمگیر اصولوں پر وہ پورا پورا نہیں چلتے اس وقت تک پورا سکھ نصیب نہیں۔ ویدک دھرم کے پرچار کے بنا موجودہ خرابیاں ان میں سے کداپی نہیں نکلیں گی۔ بلکہ برخلاف اس کے دم بدم بڑھتی ہی چلی جاویں گی جیسا کہ آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے۔

آئیشور پرم شواس

ایک اعلیٰ گن ہے کہ کم زوروں کو طاقت ور بل آتما کو آتمک بل دیتا ہے۔ جو شخص پرم سے پرماتما پر وشواس کرتے ہیں۔ اور جن کا بھروسہ اور سہارا سوائے ایشور کے اور کسی پر نہیں اپنے ارادوں میں کبھی پست حوصلہ نہیں ہوتے سنسار کی تکالیف سے اپنے مشن سے منہ نہیں موڑتے۔ دنیوی آفتیں ان کے بل کے آگے کمزور ہو جاتی ہیں مسٹر گروکر بوئر لوگوں کا جنرل اس حالت میں بھی جبکہ انگریزوں کے ساتھ صلح کے لئے سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے جبکہ ہزاروں ساتھی بوئر تہ تیغ ہو گئے ہیں اور صفحہ ہستی سے ان کے نام و نشان تک مٹ گئے۔ اب تک یہی کہہ رہا ہے

اس وقت تک اپنی کامیابی پر ہم کو پورا پورا بھروسہ ہے ورنہ بائیبل میں خدا کا یہ وعدہ درست

نہ ہوتا کہ پیدا کیے ہیں منشیہ
مجھ سے سہائیتا کی پرارتھنا کرے
اور میں سہائیتا کروں گا۔ ہم لوگ
ستنترتا نشٹ کرتے انگریزوں
کیا تہ صلح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ
ایشور نے ہمکو ستنتر پیدا کیا ہے
اور جب تک ایشور پر وشواس
ہے ہم اپنی ستنترتا نہیں چھوڑ
سکتے۔ ہیں ایشور سے پرارتھی
ہوں کہ وہ اپنی شکتی سے
انگریزوں کی تاریک بینی دور
کرے۔ اس آشا پر میں یدھ
کے لئے اُدیت ہوں۔ اور
باوجود ان ساری وپتیوں کے
جو ہمنے سہن کی ہیں ہمارا وشواس
پرماتما پر بدستور ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ ایک بات میں کامیابی اس کے متعلق تمام سامان اور ضروریات کی موجودگی پر انحصار رکھا کرتی ہے۔ .. ۔ اور یہی الجھن کی آگیا ہے۔ لیکن اس بحث کو چھوڑ کر اور تمام حالات پر روشنی ڈالنے سے صاف طور پر نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ باوجود سامان رسد اور حرب کی کمی کے اور باوجود اسقدر سخت دقتوں اور مصیبتوں اور مشکلات سے بوئیر لوگوں میں انگریزوں جیسی مہان زبردست اور تیجسوی طاقت کے سامنے بھچرنے اور مرتے ہوئے بھی جنگ سے منہ نہ موڑنے کا بل کہاں سے آیا اس کا جواب ایک عرصہ کے بعد ان کے جنرل سٹر کروگر نے مذکورہ بالا الفاظ میں خود ہی دیدیا۔ اور فی الواقع اگر کوئی بل کا بھنڈار ہے تو ایک پرماتما ہے۔ اور بقول سٹر کروگر مدد مانگنے کا اُپدیش انجیل کے گھر کا نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پہلے ویدوں میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ

"بلم اسی بلم مہی دیہی"
ہے ایشور آپ بل والے ہیں
مجھکو بھی بل دیجئے۔ تیجو اسی
تیجو مہی دیہی۔ آپ
تیجسوی ہیں مجھکو بھی تیج پردان
کیجئے" وغیرہ وغیرہ۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ بوئیر انگریزوں کے مقابلہ میں آگئے ہوں یا آجاویں۔ اور بوئیروں نے انگریزوں سے صلح مانگ لی ہو یا مانگ لیں۔ کیونکہ یہ ایشوری نیم ہے۔ کہ کمزور ہمیشہ نیچا دیکھتے ہیں۔ لیکن اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جن منشیوں کو ایشور پر شردھا اور وشواس ہے۔ وہی بل پراکرم اور اُتساہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

کوک شاستر

ایک چور نقب لگاتا ہے
ایک مال اُٹھا کر لیجاتا ہے
کوئی پہرہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی ساتھی چور اندر جاتا ہے۔ ان سب میں حصہ رسد اپنے اپنے کام کے موافق چوری کا مال تقسیم ہوتا ہے۔ اور اگر وہ سب کے سب پکڑے جاویں تو گورنمنٹ ان سب کو جرم کے موافق سزا دیتی ہے۔ حتی کہ اگر کوئی اور آدمی مال کا پتہ ڈھونڈنے والا یا کسی طریق سے چوروں کی سہایتا کرنے والا ثابت ہو جاوے۔ تو اُس کو سزا ملتی ہے۔ خواہ وہ چوری کے موقع سے پکڑا گیا ہو یہ قانون تمام جرائم مثلاً ڈاکہ۔ زنا بالجبر قتل وغیرہ کے ارتکاب میں گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے۔ اسی طرح پرماتما کے نیاؤں میں کسی نہ کسی ذریعہ سے پاپ کے تمام پرچار کرنے والے ایشوری ڈنڈ کے بھاگی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک درشٹانت سے منو جی مہاراج نے اپنے دھرم شاستر میں یہ سارا معاملہ طے کر دیا ہے۔ ایشوری نیم میں اگر یہ بات نہ ہوتی تو بکرے کے مارنے والا ہی ڈنڈ کا بھاگی ہوتا یا زیادہ سے زیادہ کھانے والا مگر ایسا نہیں۔ رشی نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ پاپ کے بھاگی نہ صرف مارنے والے اور کھانے والے ہی ہوتے ہیں۔ بلکہ بیچنے والے۔ بنانے والے۔ جن کی صلاح سے جانور مارا جاوے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آٹھ آدمی اس ہنسا کے ڈنڈ کے بھاگی ہیں مذکورہ بالا باتیں آستک اور ناستک دونوں کے لئے۔ اور انجیل قرآن۔ پوران وغیرہ ماننے والوں کے لئے ثبوت کے واسطے بہت کافی ہیں۔ چونکہ تار برقی آنکھ اور سماجک تمام خرابیوں کے پھیلنے کی ذمہ وار بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کے پھیلانے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلئے کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ کوک شاستر جیسی کتاب کی ناپاک اور گندی تعلیم سے جو خوفناک۔ مارل اور ریلیجس (مذہبی) نقصان ہو۔ اس کا جواب دہ صرف کوک

کے بنانے والا اور بیچنے والا ہو۔ بلکہ وہ
تمام اخبارات جو کہ اس بیہودہ اور اخلاق
کا ستیاناش کر دینے والی کتاب کی خبر
پبلک کے پاس پہونچاتے ہیں اس الزام
سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ شاستروں
نے اس قسم کی تمام باتوں کو مصنفین کے
نام سے لکھا ہے۔ اس بات کے کہنے
کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ ایسی باتوں
سے کیا کیا جسمانی اور روحانی ہانی ہوتی ہے
وہ تمام کی تمام خرابیاں اظہر من الشمس
ہیں۔ اخباری دنیا کا فرض ہونا چاہیئے
کہ یک قلم ہو کر اس قسم کی خوفناک برائیوں کو
جڑ سے اُکھاڑنے کا یتن کریں۔ جس سے
کہ پبلک کا اخلاق سُدھرے۔ نہ کہ
اُلٹا ان کے پرچار کا ایک وسیلہ بن کر
ناواقفوں کو بھی خبردار کر دیں۔ اور
عوام الناس کے چاہ ضلالت میں گر
کر ڈوب مرنے کا ایک ذریعہ بن جاویں
سدا وہ کام کرنے چاہئیں جن سے کہ
سب کا بھلا ہو۔ یہی وید کا دھرم ہے
اور آریہ سماج کا مشن۔ کیونکہ

سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے

اُپدیش

(2)

वसोः पवित्रमसि द्यौरसि पृथिव्यसि मातरिश्वनो घर्मोऽसि विश्वधा असि। परमेण धाम्ना दृंहस्व मा ह्वार्मा ते यज्ञपतिर्ह्वार्षीत् ॥ यजुः अः १ मं: २

آدھی بھوتک۔ آدھی دیوک۔ اور آدھیاتمک
ان تین دکھوں سے سنسار اتی پیڑت
ہو رہا ہے۔ پرنتو یہ روگ اسادھ نہیں ہیں
ان کی نورتی کے لئے اپائے ہیں۔ ایشوری
نیم ہے کہ جو اپائے کیا جاتا ہے۔ تدانوکول
پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ منشیہ اپنی
اودوردرشتا اور اودیا سے ان دکھوں
میں گرست ہوتا جاتا ہے۔ پھر اُس کی
نورتی کے واسطے بدھی وچار پوروک
اپائے کیا جاوے تو انشٹ پھل کی پراپتی
ہو جاتی ہے۔ جہاں آدھی بھوتک اور
ادھیاتمک دکھوں کے بیجے انیک
پرکار کی اوشدھیاں اور اپائے
ہیں۔ وہاں ایشور نے آدھی دیوک
دکھوں کو جڑ سے مٹانے والے
اپایوں کا بھی منشیوں کو اپدیش
کیا ہے۔ لیکن ان سب سے بے مکھ
ہو منشیہ الٹے رستہ پر چل کر
اودھک دکھی ہوتا ہے۔ اودیا کے
کارن اوشدھی نہ کرتا ہوا جھاڑا
ٹونا اور منتر جنتر میں اپنا وقت
کھوتا ہے۔ منشیہ کے جیون کے
آدھار کے لئے بہت سے ضروری
سامان ہیں جن میں سے سب سے
ضروری وایو ہے۔ مسوں کے
حساب سے منشیہ کے اندر وایو
جاتی ہے۔ اور پھر وہ باہر نکلتی
ہے۔ جس قدر شدھ اور اچھی
وایو میں سانس لیا جاوے۔ صحت
کے واسطے اُسی قدر مفید ہے
غرضیکہ آروگیتا کا بہت سا نربھر
شدھ وایو سیون پر ہے۔
اسی واسطے پرماتما کے نیم

میں سوریہ اور پرکاش آدمی
سب پرتی دن وایو کو شدھ
کر رہے ہیں۔ چونکہ منشیہ
گھروں کے اندر اپنے سواس اور
مل موتر دوارا وایو کو اتی درگندھ
یکت کر دیتا ہے۔ اس لئے سب منشیوں
کے پرتی ایشور کا اپدیش ہے۔ کہ
ہے ودیاوت منشیہ تو جو یگیہ ندی
کارہیتو ہے۔ جو درگیان کے پرکاش
کا ہیتو اور سوریہ کی کرنوں میں
ستھر ہونے والا ہے۔ جو وایو کے
ساتھ ولیش دیش نتروں میں
پھیلنے والا ہے۔ جو وایو کو شدھ
کرنے والا ہے۔ جو سنسار کے
دھارن کرنے والا ہے۔ تتھا جو
اتم ستھان سے سکھ کا بڑھانے
والا ہے۔ ایسے یگیہ کا مت
تیاگ کر۔ تتھا یتر یگیہ کی رکشا
کرنے والا یجمان بھی اس
کو نہ تیاگے۔ اس لئے ہے
پریہ بندھو ورگ! آؤ ایشور
کی آگیا پالن کرتے ہوئے نت
پرتی اپنے اپنے گھروں میں ایک
پشٹی کارک اور بدھی وردھک
پدارتھوں سے اگنی میں ہون
کریں۔ اور وایو کو ان گندھوں
سے یکت کر کے اپنے شریروں
کو اروگیہ رکھ سکیں۔ جس سے
دھرم ارتھ کام اور موکش کی
پراپتی میں آسانی ہو۔

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

ہندو دھرم پرچارک

کیا یہ بھی ایک ہندو سبھا ہے

(از ڈاکٹر گوردت سبھاسد آریہ سماج کوئٹہ)

آریہ سماج نے اپنے عمل سے بھی کو ثبوت دلا دیا ہے کہ ایسے وہ مخالف ہیں جو کہ چند ورشوں پیشتر آریوں کو کرشتان اور بھرشٹ کہا کرتے تھے۔ اب ان کو ہندو قوم کے دائرہ میں لاکر وید کے ماننے والا فرقہ کہنے لگ گئے ہیں۔ بہت سے تعلیم یافتہ ہندو صاحبان کو میں نے یہ کہتے سنا ہے۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا میں وہی فرق ہے۔ جو کہ شیعہ اور سنی مسلمانوں میں ہے۔ ایک وہابی مسلمان دوست کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سن کر میں بہت ہی حیران ہوا۔ کہ جیسے مسلمانوں میں وہابیوں کا فرقہ خدا پرست ہے۔ ایسے ہی ہندوؤں میں آریہ سماج ہے۔ خیر مذہب پر ہی کیا منحصر ہے۔ آریہ سماج کے اپدیشک اور سماجوں کے ادھیکاری تک اپنی پوزیشن ایسی ہی ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) ... تی مذہبی سبھا کے منتری کی ایک چٹھی کے مفصلہ ذیل الفاظ صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ صاحب آریہ سماج کا اُدیش کیا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "یہ تو آپ سے پوشیدہ نہیں کہ اس سبھا کا یہ اُدیش ہندوؤں کی مسلمانوں اور عیسائیوں سے رکشا کرنا ہے"

(۲) آریہ سماج لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر ایک صاحب نے اس بات کی اپیل کرتے ہوئے زمین آسمان ایک کر دیا تھا کہ ہندو رشتہ داروں اور ہندو برادریوں کے ساتھ تعلق رکھنا آریہ پرشوں کے لیے نہایت ضروری ہے ہندو جاتیوں سے الگ ہو جانے سے آریہ سماج بھی برہمو سماج کی طرح کمزور ہو جائیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۳) اخبار آریہ ورت مطبوعہ ۱۰۔ اگست ۱۹۱۰ء کے پرچہ میں ایک صاحب "ستمتر اولوی کا پنڈ سنسکار" اس وشے میں لکھتے ہیں "اُکت وواہ کو اس کارن سے آریہ سماج کے لیے ہانی کارک بتاتے ہیں۔ کہ اس طرح جاتی بند کو توڑنے سے ہندو لوگ آریہ سماج سے ناراض ہو جاویں گے مبادا آریہ لوگ یہ الزام دیں کہ آپ ہندوؤں سے ڈرتے ہیں۔ یہ شنکائیں خود ہی اٹھا کر اسکا سمادھان اس طرح کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ "وے (ہندو لوگ) یدی اُس (آریہ سماج) کے شترو ہو جاویں تو آریہ سماج کے سامنے کے ایک اسادھیہ کاریہ اپستھت ہو جائیگا جن کو زینے میں ملا کر ہی ہم ویدک دھرم کی وہو جا دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں پھرا سکتے ہیں۔ ان کو کھو بیٹھنے سے تو گھر میں ہی ایک مہابھارت یدھ ہو جائیگا انیشنٹر جانے کتا ہی کیا ہے۔ ان سب باتوں سے ہم ہندوؤں کو ترسکار کرنا نہیں چاہئیے"

نوٹ۔ وہ سوسائٹی جس کا جیون اُدیش ہی آریہ سماج کا ناش کرنا ہے۔ آپ کے خیال میں آریہ سماج کی پرم سہایک ہے۔ افسوس ہے کہ آپ ضرور ہی دیش دیشانتر میں ویدک دھرم پھیلائیں گے۔ مہابھارت یدھ ہوتے جانے میں کیا کچھ کسر ہے۔

(۴) آریہ سماج کا عمل اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ آریہ سماج بھی مثل شیو وشنو آدی فرقوں کے ایک ہندو سمپردائے ہے۔ یعنی ایک ہندو جو کہ کائستھ۔ براجپوت کشمیری پنڈت وغیرہ۔ کہلاتا ہیں پیدائش ... پشتوں سے دوراچاری کے سنسکار رہت ویدیہ دوارا پراپت کرنے کے علاوہ خود بھی مانس شراب کا بھکشن ... یہ دوراچاری کیوں نہ کرتا رہا ہو بغیر کسی سنسکار یا شدھی کے صرف ایک فارم پر دستخط کرنے یا دو چار آنہ ماہوار چندہ دینے سے دھرماتما آریہ سبھاسد کہلا سکتا ہے۔ کنتو ایک غیر ہندو خواہ کیسے ہی اُتم آچرن رکھنے والا کیوں نہ ہو۔ جنم سے ہی شراب مانس آدی سے کیوں نہ بچا رہا ہو۔ لیکن اس واسطے کہ تمام ہندو اُسکو اپنے پینے کا ویوہار نہیں کرتے بغیر سنسکار یا شدھی کے آریہ نہیں بن سکتا۔ اس پر بھی طرفہ یہ کہ شدھ ہو جانے کے بعد بھی تو آریہ پرش اُس کے ساتھ ہندوؤں کے برابر سلوک نہیں کرتے۔

آریہ سماج اجمیر کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں ایک شدھی کے موقعہ پر اجمیر سماج کے چند ایک ممبران اور پنڈت پورنانند جی کے درمیان جو بحث ہوئی تھی۔ اور بعض ممبران کی جو حالت اُس وقت تھی۔ ایک افسوسناک نظارہ تھا۔ اس سے ہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبروں کے خیال میں ہندو کہلانے والے عام ستری پرش شدھ ہی اور بعض ہیں ان میں کسر اتنی ہے۔ کہ ان کا نام آریہ سماج کے رجسٹر میں داخل نہیں ہے

(۵) اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۳ چیت سمت ۶۵ کے پرچہ میں مہاشہ کشن سروپ جی منتری آریہ سماج کرنال آریہ جنتری کے متعلق اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اوپر کی ذکر کردہ خیالات کی تائید ذیل کے الفاظ میں کس عمدگی سے کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں "شاستر کے خلاف سوامی جی کی رائے کے پریکٹیکل سماج میں شامل کردہ مسلمان وغیرہ کو یکایک یگیوپویت آدی سنسکار کرا دینا انیائے ... کیا ویدک سدھانتوں

اور آریہ سماج کی جڑ کو نشٹ کرنے والا ہے"
(۶) عام طور پر جب کبھی آریہ سماج کے ممبر آپس
ہی آپس میں بات چیت ہوتی ہے۔ تو یہی
اُتر ملتا ہے۔ کہ ہندو لوگ ویدوں کو مانتے ہیں
ہم ہندوؤں سے ہی نکلے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔
اس واسطے ہندو ہمارے بہت نزدیکی ہیں
جب تک ہم ان کو آریہ نہ بنا لیں۔ غیر قوموں
کو ملا کر ان کو کھو بیٹھنا کونسی عقلمندی ہے
چونکہ اس قسم کے خیالات کو بجائے ذاتی رائے
ظاہر کرنے کے سوامی جی مہاراج کے سر منڈھا
جاتا ہے۔ اس واسطے ہر ایک آریہ پرش کا
لازمی فرض ہے۔ کہ وہ تحقیقات کرے۔ کہ
شری سوامی جی مہاراج کا اُپدیش کیا تھا۔

(۱) کیا سوامی جی مہاراج کا اُپدیش منشیہ جاتی
کا سُدھار کرنا تھا۔ یا کیول ہندو جاتی کا؟
(۲) کیا پہلے ہندو جاتی کا سُدھار کر کے پیچھے دیگر
مذاہب والوں کو ویدک دہرم اولپی بنانا۔
(۳) سوامی جی کی رائے میں موجودہ ہندو مذہب
مثل دیگر مذاہب کے وید ورودھ تھا۔ یا وید
انوکول ہے۔ ان پرشنوں کا اُتر دینے کے
لئے سوامی جی کرت گرنتھوں سے منن لکھنت
لیکھ پیش کرکے پرارتھی ہوں کہ ہر ایک آریہ
پرش جو کچھ بھی آریہ سماج سے سمبندھ رکھتا
ہے۔ ایسی دشا میں اپنا اپنا وچار ظاہر
کرکے خطرناک بہاؤ کو اصلی راستہ کی طرف
موڑ دینے کا یتن کرے۔ ورنہ آریہ سماج کو بھی
اُسی گندگی کے بھرے ہوئے گڑھے میں
گر کر پچھتانا پڑیگا۔ جسمیں کہ ہمارے خالصہ
بھائی غوطے کھاتے ہوئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

سوامی جی منشیہ جاتی کا سدھار کرنا چاہتے تھے نہ کہ کیول ہندو جاتی کا

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۔ کنتو جس سے

منشیہ جاتی کی اُنتی اُپکار ہو۔ ستیہ
استیہ کو **منشیہ لوگ** جان کر ستیہ
کا گرہن اور استیہ کا پریتیاگ کریں۔ کیونکہ
ستیہ اُپدیش کے بنا انیہ کوئی ہی **منشیہ جاتی**
کی اُنتی کا کارن نہیں ہے۔
ہاں جو وہ **منشیہ ماتر** کا ہتیشی ہو کر کچھ جتاتا
صفحہ ۷۔ جن کو دیکھ کر **منشیہ لوگ ستیہ** کا
نرنے کر سکیں۔
صفحہ ۱۱۔ کیونکہ ایک **منشیہ جاتی** میں
بہکا کر ورودھ بدھی کرا کے ایک دوسرے کو
شترو بنا لڑا مارنا ودوانوں کے سوبھاؤ سے باہر
صفحہ ۷۲۷۔ جب تک اس **منشیہ جاتی**
میں پرسپر متیا مت متانتر کا ورودھ بار نہ
چھوٹے گا۔ تب تک انیونیہ کو آنند نہ ہوگا۔
...... سرو شکتیمان پرماتما **ایک مت**
میں پرورت ہونے کا اُتساہ
سب منشیوں کے آتماؤں
میں پرکاشت کرے۔
صفحہ ۱۸۵۔ سرو شکتیمان پرماتما کی کرپا سہائے
اور آپت جنوں کی سہائتا ہوتی ہے یہ سدھانت
سرو تر **بھوگول میں شیگھر** پرورت
ہو جائے جس سے **سب لوگ** سہج سے دہرم ارتھ
کام موکش کی سدھی کرکے سدا اُنت ہو کر
آنندت ہوتے رہیں۔ یہی **میرا مکھیہ پریوجن**
ہے۔ جیون چرتر صفحہ ۸۳۹۔
(امریکا والوں سے سمبندھ ہونے پر اشتہار)
پرماتما جیسا آپ نے کہا سے یہہ کرتب کیا ہے
(امریکا والوں کو ویدک دہرم اور ابھی بنانا)
ویسے ہی گو لستھ سب ودھیرا تمام دوا
منشیوں کو ابھی وید کتب پاگ
میں سُستھر شیگھر کرے ......

ہے ہندو ور کو جیسا آنند منشیوں کو
چھہ ہزار ورشوں سے پورب تھا۔ و
سمہ ہملوگ کب دیکھینگے جیسے اگیان سے
آج کل سب منشیہ ایک ایک اپنی
اپنی قوم اور ایک ایک اپنے اپنے
مذہب کی بڑہتی اور سبکی ہانی کرنے
میں پرورت ہو رہے ہیں و سیسے
وید مت کے پرچار میں نہ تھا۔
وید ورودھ متوں میں ہندو مذہب اول ہے
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۲۔ منشیوں کی بدھی
بھرم یکت ہو کر جیسے من میں جیسا آیا ویسا مت چلایا
ان سب متوں میں **چار مت ارتھات**
جو وید ورودھ پُران۔ جینی
کرانی۔ قُرانی سب متوں کے مول ہیں۔
وے کرم سے ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا
چلا ہے۔ پھر اپنی نوارن نرنبک میں صفحہ ۵ پر
پنڈت ہیش چندر کے اُتر میں سوامی جی یہی
فرماتے ہیں۔ "پرنتو اتنا یہاں بھی یہہ کہتا ہوں
کہ آریہ لوگ سناتن سے یکتی پرمان سہت وید
پرمیشور کرت ماننے بابر چلے آتے ہیں۔ اس کا
ٹھیک ٹھیک وچار آریہ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔
ہندو بیچاروں کا کیا ہی سامرتھ ہے
ایسے ہی سب جگت کو برہم ماننا تھا یہ کرتب
رد بھی جیسا یہ ہندو کی بات ہوئی آریوں
کی نہیں ہم لوگ آریہ ورت واسی ہیں
آدی سرشٹی اور ہم جو آدی آشرم سے
.... لے کر آج پرینت پرمیشور کو وید

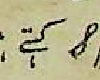
رہتی ہے اب مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وہ
آدو شدھ۔ ستانتن۔ بزدکا آدی گنوں والا ہے

اور ہندو اسکو کہتے ہیں کہ جو ویدوکت ستپہ مارگ سے ورودھ چلے

مندرجہ بالا لیکھوں سے صاف ثابت ہے کہ سوامی جی بغیر امتیاز رشی۔ قوم۔ سمپردائے وغیرہ کے بھوگوں کے منشیہ ماتر کو ویدک دھرم میں لانا اپنا کھیہ اودیش سمجھتے تھے۔ لیکن اب سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایک بڑی تعداد ایسے پرشوں کی شامل ہوگئی ہے۔ جوکہ مثل لاہوری کالجیوں کے اپنے من مانے نتیجے نکال کر ویدوں کو پالن کرنا چاہتے ہیں۔ اے آریہ پرشو!!! مہرشی کے اُودیش کو پورن کرنے کا دم بھرنے والو۔ خبردار ہو جاؤ۔ ورنہ وہ دن دور نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج بھی ایک ہندو سمپردائے بن جاوے۔ آریہ بال برہمچاری کے جیون بھر کی کوشش خاک میں مل جاوے

سوامی دیانند اور سائنس
نمبر ۲

از ڈاکٹر جھنڈا مل صاحب اسسٹنٹ سول سرجن مظفر گڑھ

ویریہ دھنی:
ویریہ کے ایک قطرہ کو خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھئے۔ اس میں ننھے دانے سے برابر لمبی پونچھ والی چیزیں چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان کو انگریزی میں Spermatozoa کہتے ہیں۔ ان کی شکل ایسی ہوتی ہے  اگر ویریہ میں سے یہ چیز نکال دی جاوے تو اس میں سنتان اُتپتی کی شکتی چلی جاتی ہے۔ اگر بارہ یا تیرہ سال کے لڑکے کے ویریہ کو خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھیں تو اس میں ایسی چیزیں نظر نہیں آتیں۔ کیونکہ سنتان اتپتی کا مادہ ابھی تک جسم میں پیدا نہیں ہوتا۔ اسواسطے سوامی جی مہاراج چھوٹی شادی کو قانون قدرت کے خلاف مانتے ہیں۔ اس عمر سے پہلے انسان کے اندر پانی کے موافق سفید رنگ کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اُتپتی کی شکتی نہیں ہوتی۔ اس طرح سے جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو Spermatozoa کم ہونے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ بالکل کم ہو جاتے ہیں۔ یہ اوستھا قریب چالیس اور پچاس سال کے شروع ہوتی ہے اور ستر یا اسی سال کی عمر میں Spermatozoa پیدا ہونے بند ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے سولہ برس سے پہلے اور پچاس ساٹھ سال کے پیچھے سنتان اُتپتی کرنا بالکل بے سود ہے۔ اور نہ صرف بے سود ہی ہے بلکہ سخت نقصان دہ بھی ہے ڈاکٹر بلیفور صاحب کہتے ہیں کہ انسان میں اولاد پیدا کرنے کی شکتی چودہ اور سولہ سال کی عمر میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس عمر سے پہلے جسم میں کوئی سپرم پیدا نہیں ہوتا۔ سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں "سولہ برس سے تینوں اوستھا کی ستری اور پچیس برس سے کم اوستھا کا پرش اگر گربھادھان کریں تو وہ گربھ ہی بگڑ جاتا ہے۔ اور جو اُتپن ہی ہو تو اور بہت نہیں جیتا"۔ ڈاکٹر فٹ صاحب کہتے ہیں کہ پندرہویں سال ستری جاتی میں رحم بہت چھوٹا سا ہوتا ہے کہ جس میں بچے کافی طور سے پرورش نہیں پا سکتے۔ ڈاکٹر ٹرال صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اس عمر میں سنتان اُتپتی کی جاوے تو رحم کی شکل بدل جاتی ہے۔ سوامی جی مہاراج کہتے ہیں کہ سولہ برس کے رحم میں بالک کے شریر کو بخوبی بڑھنے کے لئے اوکاش اور گربھ کے دھارن پوشن کا سامرتھ کبھی نہیں ہوتا۔ اور پچیس برس کے بنا پرش کا ویریہ بھی اُتم نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے آج کل کے ودوان آدمیوں کی رائے ہے۔ کہ ویریہ جسم میں پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک چیز کو پیدا ہونے کے بعد پختگی تک کچھ عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اسواسطے ویریہ تمام جسم کے ساتھ ۲۲ پچیس برس کی عمر میں اپنے اجزا میں مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک پختہ نہیں ہوتا کیونکہ پچیس برس کی عمر تک تمام جسم کے اجزا بڑھتے رہتے ہیں اور آدمی کی لمبائی بھی اُس عرصہ تک مکمل ہو جاتی ہے۔ اس عرصہ کے بعد پختگی کا وقت آتا ہے۔ کیونکہ جب تیس سال کے آدمی کے ویریہ کو خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھیں تو سپرم موٹے ہوتے ہیں۔ لیکن لمبائی میں اُتنے ہی ہوتے ہیں جتنے پچیس برس کی عمر میں تھے۔ لیکن اگر یہی ملاحظہ پچیس برس اور بیس برس کی عمر میں کیا جاوے۔ تو لمبائی میں بڑا فرق ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ویریہ پچیس برس کی عمر میں پکنا شروع ہوتا ہے۔ اور کئی سالوں تک پکتا رہتا ہے۔ اسواسطے سوامی جی مہاراج نے پچیس برس نیوں سے نیول سنتان اُتپتی کی عمر بتائی ہے۔ لیکن اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ویریہ کی پختگی کے لئے اتنا سمے درکار ہے۔ تو ستری جاتی کو کیوں سولہ برس کی عمر میں سنتان اُتپتی کے لائق بتایا جاتا ہے۔ اُن کے لئے بھی اتنا ہی سمے ہونا چاہئے تھا۔ اس بارہ میں ڈاکٹر ٹرال صاحب کہتے ہیں۔ کہ ستری اور پرش کی جسمانی پاورٹ اور جسمانی ترقی میں بڑا بھاری فرق ہے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر کے بعد جب لڑکوں کی ہڈیاں بڑھتی ہیں۔ اور آواز وغیرہ میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اسوقت لڑکیوں میں ہڈی وغیرہ کا بڑھنا بند ہو

جاتا ہے۔ رحم اردگرد پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایک دو سال میں اتنا بڑھ جاتا ہے۔ کہ بچہ کی اچھی طرح پرورش ہو سکے اسواسطے سوامی جی مہاراج کہتے ہیں کہ جنا سا دہتھ پچیسویں برس میں کے شریر میں ہوتا ہے اس سے یہہ معلوم ہے کہ ویریہ شروع عمر میں پیدا ہو کر کچھ دیر پختگی تک پہونچ کر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوتا ہے۔ یہہ کیسے بنتا ہے۔ اور بن کر کہاں رہتا ہے۔ وہ اور اس وشے میں سوال ہیں۔ جن کا حل کرنا ضروری اور لابدی امر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس وشے میں آجکل ڈاکٹروں اور سوامی جی کی رائے میں فرق ہے۔ کیونکہ یہہ ڈاکٹر لوگ ویریہ کی اُتپتی خون سے مانتے ہیں۔ اور پرانے آریہ لوگ مجہہ سے جسکو انگریزی میں Marrow کہتے ہیں۔ لیکن وچار سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونو ایک ہی بات ہے۔ ڈاکٹر لوگ ویریہ کی بناوٹ اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ غذا معدہ میں جاکر کچھ دیر کے لئے تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ اور بعد ازاں انتڑیوں میں جاکر جذب ہو جاتی ہے۔ اور فضول مادہ پاخانہ بن کر باہر نکل جاتا ہے۔ جو مادہ جذب ہوتا ہے اُس کو انگریزی میں Chyle کائیل کہتے ہیں۔ اُس سے خون بنتا ہے۔ جو تمام جسم میں دورہ کرتا ہے۔ اور جب حصوں میں پہونچتا ہے۔ تو ویریہ بن جاتا ہے۔

سوامی جی مہاراج اس بات کو دستا پورو کنہ کہتے ہوئے چرک سُشرت آدی گرنتھوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویریہ مجہہ سے بنتا ہے۔ پہلے پہل غذا معدہ میں تحلیل ہوتی ہے۔ اور انتڑیوں میں جاکر جذب ہوتی ہے۔ اور اس کا نام رس ہو جاتا ہے جسکو انگریزی میں Lymph chyle کہتے ہیں۔ رس تمام جسم میں دورہ کرتا ہے۔ اور جب جگر اور طحال میں جاتا ہے۔ تو رنگدار ہو جاتا ہے۔ اور خون کی شکل اختیار کرتا ہے۔ جسکو رکت کہتے ہیں۔ رکت یا خون رس سے بھاری ہوتا ہے اور اُسی طرح سے جسم میں دورہ کرتا ہے۔ ولیم ہاروے نے ۱۶۲۸ سرکیولیشن آف بلڈ کی تھیوری سے ہزارہا برس پہلے آریوں کو دوران خون کی بابت پتا تھا۔) اور چونکہ رکت میں رنگت کی چیزیں رس سے زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے خون رس سے زیادہ بنتا ہے۔ خون دل میں پہونچ کر والو کے ذریعہ سے تمام ناڑیوں میں پھرتا ہے۔ اور تمام جسم کے گوشت کے حصہ کو پرورش کرتا ہے۔ گوشت سے چربی۔ چربی سے ہڈی۔ ہڈی سے مجہہ اور مجہہ سے جسکو Marrow کہتے ہیں ویریہ بنتا ہے۔ (باقی آئندہ)

ریویو

سنسکرت زبان کی عظمت

مرتبہ بابو شیوبرت لال۔ ایم۔ اے ایڈیٹر آریہ پتر بریلی کی اجازت سے آریہ پتر سے منتخب کرکے مطبع ستیہ دہرم پرچارک میں طبع ہوا ہے۔ اس میں بہت سے شبدوں کے سنسکرت انگریزی۔ فارسی۔ لاطینی اور یونانی وغیرہ زبانوں کا سمبندھ دکہلایا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ سنسکرت سب سے پرانی زبان ہے۔ اسواسطے دیگر زبانیں سب سنسکرت سے نکلی ہیں۔ یہہ ۴۴ صفحہ کا رسالہ قیمت ۲ مطبع ستیہ دہرم پرچارک سے ملتا ہے

ناگری کی پہلی:- مصنفہ پنڈت کرم چند مہا ادہیاپک گورنمنٹ سنسکرت ہائی سکول جالندھر شہر۔ ۳۵ صفحہ کی کتاب ہے۔ کاغذ اور چھپائی دونوں اچھے ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ اس میں مصنف نے بالکوں کے واسطے اچھی اچھی شکشا دایک باتیں لکھی ہیں۔ اور علاوہ ازیں سونگ ہند سے اور دیو ناگری کے طریقہ پر روپے آنے۔ اور من اور سیر وغیرہ لکھنے کا طریقہ بتلایا ہے۔ سولہ تک پہاڑے لکھے ہیں۔ یہہ کتاب مبتدیوں کے لئے بہت ہی اپیوگی ہے۔

سُکھ بہر دور:- مرتبہ پنڈت مکند رام یہہ کتاب ۳۰ صفحہ کی نظم میں ہے۔ کاغذ اور چھپائی بھی اچھی ہے۔ قیمت ۶ پائی فی جلد ہے مختلف بحروں میں سادھارن آریہ سدانت لکھے گئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کسی سدہانت کو تحقیق کی نظم کرنے میں مصنف مہاشے یتن کرتے۔ گو کہیں ایک جگہ بلحاظ شاعری اس میں کمی بیشی کرنی پڑی ہے۔ تاہم سرو سادہارن کے واسطے اچھی ہے۔ یہہ کتاب پنڈت مکند رام تر وکل بھومی کانگڑی سے ملتی ہے۔

ابلاسدہابہجن تنسی- یہہ کتاب ۳۲ صفحہ کی ہے۔ قیمت فی جلد ۹ پائی ہے کاغذ و چھپائی اچھی ہے۔ اس پستک میں ہر تال پر گانے والے بھجن جو کہ استریوں کے واسطے مفید ہیں درج کئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا کے مصنف پنڈت رام سروپ شرما منیجر آریہ کنیا پاٹھشالا و نائب مدرس تحصیلی مدرسہ نجیب آباد ہیں۔ سماجوں کے سالانہ اُتسووں پر اگر گلی محلوں میں یہہ بھجن گائے جاویں تو بہت ہی مفید ثابت ہوں۔ ان بھجنوں کی بحر تذکرہ بابا کی بھجن منڈلی کے طرز پر ہیں۔

کتاب ہذا مصنف مہاشے سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔

بھجن سنگرہ:۔ یہ بھجن پستک پنڈت مکند رام شرما کارک گوروکل پوٹھی کانگڑی ضلع کا ... دیوناگری اکشروں میں چھپوائی ہے۔ کاغذ و چھپوائی دونوں اچھی ہیں۔ ضخامت ۳۲ صفحوں کی ہے۔ یہ بھجن بھی گھر تال سے گائے جاتے ہیں بہت اچھی پستک ہے۔ اس کتاب کی خریداری کے واسطے پنڈت صاحب کے پتہ مذکورہ پر درخواستیں بھیجنی چاہئیں

علم صحت اور علم طب:۔ یہ ایک ماہواری رسالہ ہے ضخامت میں ۱۶ صفحہ کا ہے۔ اس کے ایڈیٹر لالہ کاشی رام صاحب وید منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لاہور ہیں۔ بلحاظ خوبی مضامین و کاغذ اور چھپائی یہ رسالہ بہت اچھا ہے۔ اس کی قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ عوام سے اور طلبا سے ۱۲ آنہ سالانہ ہے۔ سرو سادھارن کے واسطے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔

کیا کسی کو ضرورت ہے

برہمن کھتری کے لیے ورکی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر ۱۴ سال کی ہے۔ ... تعلیم یافتہ اور اچھے خاندان کی ہے۔ کسی قدر انگریزی بھی جانتی ہے۔ کپڑا سینا اور گانا بھی سیکھی ہوئی ہے۔ ور کی صحت عمدہ ہونی چاہئے۔ خوب صورت ہو ۲۰۔۲۵ سال سے کم نہ ہو۔ دسویں سٹری تک تعلیم ہو ... آمدنی کم سے کم تیس روپیہ ماہوار کی ہو ... نہ ہو۔ درخواست آنی چاہئے ...

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

مہاشے دھرم چند جی ممبر آریہ سماج جام پور آپ اپنا سوال مفصل طور پر تحریر فرماویں۔ تاکہ اخبار میں شائع کردیا جاوے

آریوں کو جدا بستی بسانی چاہئے

محمدی بھائی کہتے ہیں کہ زندگی کے دیوانے طاعون سے ڈر کر اور شہروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ عزیزوں کی الفت کو تیاگ۔ انسانی ہمدردی کو ترک کر جدھر جس کے سینگ سمائے چلے جا رہے ہیں۔ اور اُن کی اس حرکت پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ مورکھ ہیں۔ جو اس قدر پرہیز کرتے ہیں۔ کیا دوسری جگہ خدا نہیں وہ جواب کہتے ہیں۔ کہ خدا کسی کو ہلاک ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔ جلتی آگ میں جل مرنے کو نہیں کہتا۔ گھر میں بیٹھ کر زندگی گذارنے کا فرمان نافذ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ بیشک خبرداری کے جائز اصول ترک کرنا اور جب ہیں گھرا پچے بچاؤ کی ایسی صورت اختیار کرنا جس میں دوسرے کا کوئی نقصان نہ ہووے ہرگز گناہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی مذہبی مخالفت ہوسکتی ہے۔ اس قسم کی بات چیت طاعون زدہ علاقوں میں سُنی جاتی ہے جس کے سُننے سے کوئی معقول پسند آدمی موخر الذکر پارٹی کو مطعون نہیں کر سکتا کیونکہ اول الذکر میں سے بھی اکثر اشخاص اندر سے اسی دلیل کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ برادری کے دباؤ کے سوائے کوئی معقول وجہ وہاں ٹھہرا رہنے کی نہیں بتلاتے۔ مختصر یہ کہ جہاں کوئی خطرناک متعدی مادہ پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اُس جگہ کو ضرورتاً ترک کرنا چاہتے ہیں۔ پس جس طرح خراب ہوا ان کو وہ مقام چھوڑنے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ اسی طرح خیالات کے بُرے اثر کو جو لوگ محسوس کرتے ہیں وہ ضرور اس جگہ سے جہاں کہ اودیا کے ڈر سے بداعمالی کی دُرگندھ پھیلادی ہو کنارہ کش ہونے کی اچھا کرتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ اُن کے دوست اور بھائی وہاں رہ کر نقصان اُٹھاویں ایسی صورت میں ہر ایک آدمی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہستی سے دوسروں کو سوچت کریں اس سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آج کل اناریہ خیالات پلیگ جرموں کی طرح اس کثرت سے اناریہ لوگوں میں پھیل رہے ہیں۔ کہ ممکن نہیں ہے۔ کہ آریہ لوگ اُن میں رہ کر بُرے اثر سے بچے رہیں۔ اسلئے میرا وچار ہے۔ کہ اگر انگریزوں کی طرح آریہ لوگ بھی علیحدہ زندگی بسر کریں۔ تو اردگرد کے بُرے خیالات اُن کے اندر جذب نہ ہونے سے روش اُلٹی نہ ہوگی۔

جن لوگوں نے سکھوں کی حالت کو اچھی طرح مطالعہ کیا ہے۔ اُن کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ اول اول اس قوم نے بہت قدر مفید حالی اور استقلال سے کام کیا۔ کہ کوئی شخص اُن کو دیکھ کر یہ خیال نہیں کر سکتا تھا۔

وہ آخرکار عام ہندو قوم کا شکار ہو جائیں گے یعنی وہ بت پرستی جس کی مخالفت میں اُن کے گرووں نے سینکڑوں اُپدیش کئے۔ کچھ سال کے بعد انہی باتوں کو اپنا مقتدیہ بان کر پیر پرستی۔ تیرتھ پرستی۔ گرنتھ پرستی وغیرہ وغیرہ کی غار میں گر جائیں گے۔ اور ذات پات کے بندھن میں پڑ کر نہ صرف غیر ذات کے ہندوؤں سے نفرت کریں گے۔ بلکہ اپنے سکھ بھائیوں سے جو رشتہ برادری بنانے میں پرلے درجے کے متنفر ہو گئے لیکن سکھ ہونے سے پیشتر جو ان کا تعلق رہا تھا غیر خیلات کے لوگوں کے ساتھ وہی بعد ازاں رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی پہلی حالت پر آ گئے۔ بلکہ اُس سے بھی نیچے گر گئے۔ وجہ صاف ہے۔ اُنہوں نے بالکل نہ سمجھا کہ بیج کے پرورش کا مقام زیادہ تر محفوظ ہونا چاہئیے ورنہ پرورش کی امید فضول ہے۔ اس اصول پر عملدرآمد نہ کرتے ہوئے اُنہوں نے گرووں نے اُن خیالات کے بیج کو لوگوں کے ہردے روپی زمین پر بوئے گئے تھے۔ اردگرد کے طوفان بے تمیزی سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار نہ کیں۔ اس واسطے اُن بیجوں سے جو کونپل انکر پیدا ہوئے وہ تو آناً فاناً جھڑ گئے۔ اور جو ذرا زبردست تھے وہ بھی مقابلہ نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ بالکل تباہ ہو گئے۔

مسلمانوں کے وقت کا ذکر ہے۔ کہ ہندو لوگوں میں اُس وقت پردہ اور صغر سنی کی شادی کا رواج نہ تھا۔ مگر چونکہ ہندو مسلمان اکٹھے رہا کرتے تھے اس وجہ سے مسلمان جو عورتوں کو ستر میں رکھتے تھے۔ غیر عورتوں سے دھارمک برتاؤ کے اصولوں کو نیتا لوگ نہیں سمجھتے تھے۔ اور قدرتاً پاپ آچرن میں راغب ہو جاتے تھے۔ ایسے اندھکار کے وقت میں ضروری تھا۔ کہ یا تو ہندو بھی اُن کی طرح ستر وغیرہ رکھیں یا اُن سے علیحدہ ہو کر زندگی بسر کریں۔ یعنی ایسی جگہ بسیں جہاں کہ اُن کے اپنے آدمیوں کے سوائے اور وحشی لوگوں سے عام ملاقات نہ ہو سکے۔ مگر وہ یہ نہ کر سکے۔ اسواسطے مجبوراً ستر وغیرہ رسومات کو زمانہ سازی کے خیال سے اختیار کرنا پڑا جس طرح اُن دنوں ہندوؤں کو مسلمانوں کے رواج اختیار کرنے پڑے ٹھیک اسی طرح انگریز لوگ حکمران ہیں تاہم اگر ہندو اور مسلمانوں میں جو کہ اُن کے رواج آزادی مستورات کے بالکل عادی نہیں ہیں آ کر اکٹھے بسیں۔ تو یا تو زنا وغیرہ کی سخت خرابیاں پیدا ہوں گی۔ یا ان کو اپنی رسم کو ترک کرنا پڑیگا پھر بھی طرح طرح کی تکلیفات بوجہ جدائی خیالات درپیش ہونگی۔ مگر بے فائدہ پس جبکہ شاہی قوم کو ان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو کب ممکن ہے کہ آریوں جیسی ضعیف جماعت کے فنا ہو جانے کا خطرہ نہ ہو۔ اس واسطے آریہ بھائیوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ ضرور کوئی نہ کوئی علیحدگی کی صورت اختیار کریں۔ اگرچہ ظاہراً یہ ایک بڑا مشکل بلکہ ناممکن سا کام معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ آج کل یہ کام باسانی ہو سکتا ہے۔ صرف آریوں کی توجہ اور شوق درکار ہے۔ کیونکہ پنجاب میں کوئی ضلع خالی نہیں جہاں کہ بیماری طاعون کا سخت زور نہ ہو۔ اسواسطے قریباً تمام لوگ گھروں کو ترک کرنا گوارا کر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں اگر جنگل میں دو چار گاؤں کے آریہ لوگ مل کر اول اول جھونپڑیاں ہی بنالیں تو بیماری سے بچنے کے خیال سے بھی سہی کیونکہ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ بیماری بہت دیر پا ہے۔ پونا اور بمبئی۔ اور جلندھر کے حالات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یہ کوئی ایک دو سال کا معاملہ نہیں رہا ہے۔ تو آئندہ اُن کے اکٹھے رہنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس کے ہزارہا فوائد ہیں۔ مثلاً مانس۔ مدھ سیون پردہ سسٹم۔ برادری کا ناجائز دباؤ۔ آریہ برادری کا نہ بننا وغیرہ وغیرہ تمام خرابیاں باسانی رفع ہو سکتی ہیں۔ سندھیا وغیرہ کا رواج خود بخود پڑ سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے زیادہ کیا لکھا جاوے۔ عاقلاں را اشارہ کافیست۔ امید ہے۔ کہ آریہ سماج کے ہوشمند اور سچے ہتیشی اس سوال پر ضرور ایکانت میں وچار کریں گے۔ اگرچہ میں مکمل الفاظ میں اپنے مقصد پر یہ کو بیان نہیں کر سکا۔ تاہم امید ہے۔ کہ تمام پہلوؤں سے وچار کر کے اپنی اپنی رائے سے سوچیت کریں گے۔ کہ کس طرح اس نیک کام میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تجویز درست نہ ہو تو اور کون محفوظ ترین اور مناسب حال طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے

راقم

گوبند رام ڈسکوی

آریہ سماج کا ایکا

اور

سناتن پورانکوں کی اتیاچار

پونڈری آریہ سماج کی سہایتا سے ایک ودھوا وواہ ہوا ہے۔ کہ جو درحقیقت شاستر وکت اور ہونے کے لائق تھا۔ لڑکی کی عمر تخمیناً اٹھارہ سال کی ہے۔ اور لڑکے کی عمر ۲۵ سال کی ہے۔ آپس میں دیور بھابی کا ناطہ ہے اور یہ لڑکی آٹھ سال کی بال ودھوا ہو گئی تھی

قوم سے دلیش اگر دال ہیں۔ پورانکوں کی طرف سے برادری سے خارج کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ کہ جس پر ہمارے چند کمزور ممبر ہماری سماج سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ممبران کے شریر علیحدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن آتما سچائی سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ ہے جا سکتے ہیں جسقدر ظلم اور تعدی سے سچائی کو دبایا جاوے گا۔ اسی قدر زیادہ تر زوردار ٹہنی نکلے گی۔ جو سچائی آتما کے اندر جا بسی ہے۔ نا ممکن ہے کہ کوئی دنیاوی طاقت اس کو نکال سکے جبکہ ایشور وقت انتظام عادل گورنمنٹ کا ہے۔ اس واسطے جسقدر زیادہ ظلم اور تعدی سے آزادی اور سچائی کو دبانے کی کوشش ہوگی اسی قدر کامیابی کی زیادہ تر امید ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کے ممبروں کو ایسی سختی اور ظلم سہنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور استقلال اور دھیرج کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے اپنے سب سے زیادہ نزدیکی ہندو بھائیوں کی سیوا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے کیونکہ ایسا کوئی زمانہ نہیں ہوا۔ کہ پرمیشور کے بھگت اور سچے آدمیوں کو تکلیف برداشت کرنی نہ پڑی ہو۔ مثال کے طور پر مہاتما بدھ سے لے کر سوامی دیانند کے زمانہ تک کے بھگتوں کو دیکھ لیجئے۔ ہر ایک کو دودھ تکلیف پہونچائی گئی ہے۔ جو آریہ سماج کے ممبروں نے اس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی نہیں سہا ہے۔ پس اگر آریہ سماج کے ممبران پر کسی طرف سے کچھ دباؤ یا شور و شر دیکھا جاوے تو کچھ نئی بات نہیں ہے۔ حال میں جو قحط پڑا ہے کمزور آتما اور بلوان آتماؤں کی پرکھ ضرور ہونی چاہئے لیکن آریہ سماج ایک شفاخانہ ہے۔ جو کمزور آتما رہ کر شفا حاصل کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہر ایک مریض آخرکار اس ہی شفاخانہ میں رہ کر داخل ہوگا۔ جہاں کہ اس کو شفا مل سکتی ہو۔ زور اور تعدی سے مریض کبھی بھی شفایاب نہیں ہو سکتے جبتک کہ مریض کو یہہ وشواس نہ ہووے کہ درحقیقت اس شفاخانہ سے مجھ کو شفا ہوگی۔ پس جبراً و قہراً کسی مریض کو شفا خانہ سے نکال کر اس کو لے جانا سخت ظلم ہے۔ پس ایسی حالت میں پرماتما ہی سہایتا کریں گے۔ کہ ان کی بدھی اس زور اور تعدی سے پھرے۔ آریہ سماج میں جو کچھ کہ کام پر اپکار کے کئے گئے ہیں وہ ہندوؤں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن تسپر بھی وہ آریہ سماج کے ممبران کو برادری سے خارج کریں۔ یا اُن کی دل آزاری کرنے اور اُن کو تکلیف پہونچانے کے درپے ہوں۔ تو ایسے سوائے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے ابھی تک اپنی عقل سے کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ اگر عقل سے کام لیتے۔ تو ایسا نہ کرتے۔ کیا ہزارہا ہندو یتیم بچہ آریہ سماج کی بدولت عیسائی ہونے سے بچ رہے۔ اور فاقہ کشی سے بچ رہے۔ تو یہہ کوئی بُرا کام کیا؟۔

(۲) ہندوؤں کے لئے وید دُرلبھتک پاتال سے منگوائے۔ تو یہہ کام بُرا کیا ہے؟۔

(۳) کیا بچے کے مورتی پوجا کے سندھیا گایتری اگنی ہوتر ۔ پنچ مہایگیہ۔ نت کرم بتلائے تو کیا بُرا کام کیا؟۔

(۴) کیا کالج۔ سکول۔ پاٹھشالا کھولے تو بُرا کام کیا؟۔

(۵) کیا بال بدھواؤں کے شاستروکت ریتی سے پنر بواہ کئے گئے۔ یہہ بُرا کیا؟

(۶) اگر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اور ایکانت میں بیٹھ کر۔ اور جو شخص پرمیشور کو اپنا مالک مانتا ہو۔ اور اُس کو حاضر اور ناظر سمجھ کر وچارے۔ تو میں اپنے سچے دل سے یہہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ کبھی بھی آریہ سماج اور آریہ سماج کے سبھاسدوں کو بُرا نہیں کہیگا۔ بلکہ یہہ ہی کہیگا۔ کہ قوم اور دیش کے سچے سیوک ہیں۔ لیکن کیا کبھی آپ نے یہہ بھی سوچا ہے۔ کہ میری اور آپ کی برادری ایک ہی ہے۔ اور اس کی اندرونی حالت کن کن اپنیاچاروں سے بھری ہوئی ہے کیا کبھی آپ نے اپنی گھر کی اور برادری کی حالت پر وچارا ہے۔ کہ اس کا کیا سنشودھن کریں کیا کوئی پاپی سے پاپی اور اتیاچاری بھی برادری سے خارج کرنے کی کوشش کی ہے کیا ایک شراب پینے والا اور مانس کھانے والا اور بیچنے والا آدمی اور انیک دشٹ اور شاستر ورُدھ کام کرنیوالا آدمی آپ کی برادری میں شامل رہنے والا آدمی۔ اور آریہ سماج کا ایک نہایت پوتر سے پوتر شدھ آچرنی ممبر برادری سے خارج کئے جانے کے علاوہ اس کو طرح طرح کی تکلیف اور مصیبت کا نشانہ بنایا جاوے یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس دیش اور جس قوم میں ایسے مہا انرتھ ہوں۔ وہ دلیش بہت جلد ادہوگتی کو پہونچ جانا چاہئے۔ برادری سے خارج کرنے کی دہمکی آریہ سماجوں کے نزدیک ایک ڈھکونسلا ہے۔ جو فرضی بنیاد آریہ سماج سے آج تک برادریوں کی طرف سے برابر ہوتے رہے ہیں۔ لیکن یہہ ہمارے اگر پورانک بھائی ایسی کوشش میں کامیاب ہو جاویں۔ تو آریہ سماج کو نہایت قیمتی

موقع ہاتھ آویگا۔ کیونکہ آریہ سماج پہلے سے ہی اس فکر میں لگا ہوا ہے؟ کہ اس مہان منڈل سے پرمیشور نکال کر ویدوں کے ستیہ مارگ پر ہم کو لے چلے کیونکہ مہان منڈل میں کوئی کسی مت کو مانتا ہو۔ سناتن دھرم کا ممبر اور سبھاسد ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ دام مارگی اور وید اور ایشور کا نہ ماننے والا بھی شامل ہو سکتا ہے۔ پس پھر آپ سمجھئے کہ جہاں مذہب اور مذہبی سوسائٹی کی یہ حالت ہو۔ تو آریہ سماج میں کب ممکن ہے کہ وہ شامل رہنے دیوے اپنے کرتویہ کا پالن کر سکے۔ پس میں اپنے پورانک بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ پرمیشور کے واسطے بہت جلد ہمارے لئے ایسا موقع دیویں کہ ہم اپنی سوسائٹی کو اب مضبوط بنا سکیں کیونکہ آریہ سماج میں بھی اس وقت کمزوری بھی ہوئی ہے۔ ہم آپ کے نہایت شکرگذار ہونگے۔ لیکن اگر جیسا کہ اس سے پہلے بہت جگہ ہمارے بھائیوں کی دھمکیاں دکھائی جا چکی ہیں۔ اگر ایسے ہی آپ کی بھی دھمکی ہے۔ تو اس سے ہمکو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اور آپ کو نیچا دیکھنا پڑے گا اور شرمندگی حاصل ہوگی۔ پس آریہ سماج کے ممبروں کو آزمائش کی تلوار پر چڑھ کر اپنے ہندو بھائیوں کی سیوا کرنے کے لئے زیادہ اُتساہ سے سیوا کرنے کے لئے طیار ہونا چاہئے۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ ہم اپنے تمام ہندو بھائیوں کو اپنے خیال بنانے میں کامیاب ہونگے

راقم

ہردواری لال

ویدک دھرم کی سہائتا کرو

فی زمانہ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ ویدک دھرم بڑے زور شور سے تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں پر اثر کر رہا ہے۔ بہت سے ناخواندہ آدمی بھی جنہوں نے ستیہ استیہ کے وچارنے کی نیت سے آریہ پرشوں کا ستسنگ کیا ہے۔ یا آریہ سماجوں کے سالانہ دیاکھیان کو سنا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی خام خیالی (یعنی لوک لجیا) کے کارن اپنے آپ کو آریہ پرش کہنے کے لئے کھلا طور پر طیار نہیں ہوئے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے ہردے میں آریہ سماج کے عالمگیر اصولوں کو اپنایا کرتے ہیں پورانک مت والے لاکھ ریت کی دیوار کھڑی کریں۔ مگر ویدک دھرم کی لہر کے سامنے وہ چکنا چور ہو جاویگی۔ مہاشے گن میری اس بات کو خام خیالی تصور نہ کیا جاوے۔ میں اس بات کا مدلل ثبوت دونگا۔ کہ پورانک مت کی پیرو خود بخود اپنے لئے ڈگر (الٹی طرف سے الگ پکڑ کر) سچے ویدمت پر چلنے کے لئے اس سچی ایشوری پوتر مارگ کو دل و جان سے صاف کر رہے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ سمجھو کہ آریہ سماج کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ اگر ان آدمیوں کی تعداد کا مقابلہ ان آریہ پرشوں سے کیا جاوے جنہوں نے آریہ سماج کے اصولوں کو بلا کسی برادری کے خوف کے گرہن کیا ہے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ قطرے اور سمندر کا مقابلہ ہے۔ اب اگر آپ ان کثیر التعداد پوران مت والوں میں سے چند بوڑھے آدمیوں کو پوچھیں کہ پہلے کی نسبت اب تمہارے یا تمہارے ہم مذہبوں کے دلوں میں پورانک مت کی مہان کس قدر ہے۔ تو غالباً وہ یہی جواب دیں گے۔ کہ اب زمانے کی کایا کسی اور ڈھب پر پلٹ گئی ہے۔ اور پلٹا کھاتی جاتی ہے۔ ہندو دھرم میں رہ کر لوگ مورتی پوجا کا خیال دن بدن اڑاتے جاتے ہیں۔ اپنے رسومات کو ترک کرتے جاتے ہیں۔ ستری شکشا اور بیوہ وواہ کی طرف رجوع بڑھاتے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ .... وہ یہ بھی کہہ دیں گے کہ دشیامت جگ کی باتوں کو کس جگہ میں برتنا چاہتی ہے۔ اور ہندو دھرم سے آریہ ہوتے جاتے ہیں۔ صاحبان! کیا ان بوڑھے پورانکوں کے جواب کا یہ نتیجہ نہیں ہے۔ کہ وید۔ پوران کس جگہ ستیاپت ہوتے جاتے ہیں۔ گو پورانکوں کی یہ تھوڑی سی ترقی ان کے سماج کے لئے چنداں تشفی بخش نہیں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ پورانک لوگ وید کی شرن پکڑ رہے ہیں۔ ایشور ان کے دماغوں میں ویدودیا کی روشنی پہونچا دے

پس اے پاٹھکو! ویدک دھرم کے دلدادو آپ کو واضح ہووے کہ پورانک مت والے بھی آپ کے بھائی ہیں۔ آریہ پرشوں کا فرض ہے۔ کہ ان کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو سہارا دیویں۔ اور ان

کو اندھکار کے ساگر سے نکالنے کے لئے ویدک دھرم کی لالٹین دکھا دیں تاکہ وے سیدھے آپ کی طرف چلے آویں۔ پیارے آریہ بھراتری گن!! ایسی شبھ کام میں آپ کی جے (فتح) تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ آپ سچے دل سے آریہ سدھانتوں کو پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھا دیں۔ وید پرچار فنڈ اور گروکل کی تن من دھن سے سہایتا کریں۔ تاکہ اُس میں سے سچے رشی اور سچے اپدیشک پیدا ہوں۔ اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

اقـــم

بلدہ ہرنام داس از چیاوڑنی فیروزپور

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ اپریل کو بڑی دھوم دھام اور کامیابی سے ہوا۔ ۲۵- کی شام کو غیر معمولی رونق کے ساتھ نگر کیرتن ہوا۔ جس میں چوہدری بلی بخش راگی۔ لالہ وزیر چند جی ودیارتھی۔ اور ۔۔۔ لالہ لال جی کے بھجنوں نے لوگوں کے دلوں کو محظوظ کیا۔ ۲۶- اپریل کی صبح کو پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کے بعد اپدیش کیا۔ اور اُس کے بعد برہمچاری نتیانند جی مہاراج نے ایک معقول ویاکھیان دیا۔ دوپہر کو پنڈت سوما نند راؤ جی گریجویٹ نو اسی اپدیشک کا ایک انگریزی

لیکچر ویدک مت کی عظمت پر ہوا۔ اُس کے بعد برہمچاری نتیانند جی کا ویاکھیان ایشور کی ہستی پر ہوا۔ تت پشچات لالہ وزیر چند کا سنکیرتن ہو کر بھجنوں کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

۲۷- اپریل کو صبح کے وقت سوامی وشیشورآنند جی سرسوتی کا اپدیش ہوا۔ اور **پنڈت دولت رام** جی کے ویاکھیان ہوئے۔ صبح کی کارروائی سماپت ہوئی دوپہر کو پھر سوامی وشیشورآنند جی سرسوتی کا اپدیش ہوا۔ اس کے بعد برہمچاری نتیانند جی نے ویدوں کے ایشوری گیان ہونے پر اعلےٰ درجہ کا مدلل ویاکھیان دیا۔ اور اپیل کرنے پر ایک ہزار اسی روپیہ نقد جمع ہوا رات کو بھگت ریلدارس جی کا اتی اُتم ویاکھیان ہو کر بھجنوں کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔ سوموار کو سنتری سماج کا جلسہ بہت خوش اسلوبی سے سماپت ہوا جلسہ میں تعداد سامعین بہت عمدہ رہی امسال اُپدیشکوں کے لیکچروں نے پبلک پر بہت عمدہ اثر کیا۔

اقـــم

جیمنی

ودیا ابھلاشی آریہ ودیارتھیوں کو سوچنا

بنارس میں مجھے چھ ماہ کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ آریہ ودیارتھیوں کے سمان پان اور پٹھن پاٹھن کا بندوبست کرانا اتنا

مشکل نہیں ہے۔ جسقدر کہ اُن کی رہائش کا انتظام۔ کیونکہ اب تک کاشی سماج بوجہ کمی روپیہ کے کوئی بھی بورڈنگ ہوس ودیارتھیوں کے واسطے نہیں طیار کر سکا۔ جب تک کہ اپنا نج کا مکان نہیں ہوگا۔ اُس وقت تک باہر سے آنے والے آریہ ودیارتھیوں کو بہت تکلیف ہوگی۔ لیکن بڑے ہرش کی بات ہے کہ سماج ہذا کو ایک مہاشے نے اپنی بلند حوصلگی سے ایک قطعہ زمین دان کر دی ہے۔ جس میں دچار معلوم کیا ہے۔ کہ جلد کوئی مکان قابل رہائش ودیارتھیوں کے لئے فی الحال بنا دیا جاوے۔ میرے پاس چند ودیارتھیوں کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ ترجیح اُنہیں آریہ درخواست کنندوں کو دی جاوے گی۔ جو کہ سماج کے پردھان و منتری دونوں کی سفارش کرا کر اپنی درخواستیں بھیجیں گے۔ اور نیز اپنی بھاشا (اردو انگریزی) جانتے ہونگے یہاں رہ کر ہمارے ودیارتھیوں کو جاتی ابھمان چھوڑ کر گن۔ کرم سوبھاؤ کا سہارا لے کر ویدک سدھانتوں کو ماننا پڑیگا

اقـــم

دھرم سیوک رگھوبر دیال گپت اوور سیر اُپ پردھان کاشی آریہ سماج

آریہ سماجک خبریں

لالہ نورنگ رائے جی سبھاسد آریہ سماج ابیرکوٹہ کے پتر کا چوڑا اکرم سنسکار ۶ - اپریل کو پنڈت رام رتن جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کرایا - لالہ گوردت سنگھ جی منتری آریہ سماج نے مبلغ ایک روپیہ گرُوکل کو اس موقع پر دان دیا. حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

پنڈت رام رتن جی نے ۱۰ و ۱۱ اپریل کو ابیرکوٹ آریہ سماج کے سپتاہک جلسوں میں ویاکھیان دئے۔

ماد ہو رام ہاسپٹل اسسٹنٹ مزدانہ نے مصدقہ ذیل رقومات مختلف فنڈوں میں جمع کر کے روانہ کی ہیں:

لالہ ادھو رام - گرُوکل - وید پرچار فنڈ
کنیا اناتھ آشرم جلندھر - یتیم خانہ فیروزپور
لالہ شیو لال حلوائی - گرُوکل فنڈ - یتیم خانہ فیروزپور
کنیا اناتھ آشرم جلندھر
لالہ پت رام صاحب - گرُوکل فنڈ

حیدر آباد آریہ سماج کے پاس بہت سے آریہ سماج اور دیگر سماجک سجن پرش شاستر ارتھ کے اخراجات کے لئے چندہ بھیج رہے ہیں. منتری مہاشے اُن کا دھنیہ واد ادا کرتے ہوئے اُن کی فہرست اخبار میں پرکاشت کرنے کی غرض سے بھیجتے ہیں. جو کہ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش نہیں چھپ سکتی۔

آریہ سماج صدر بازار دہلی میں ۲۰ - اپریل کو پانچ یگیوپویت سنسکار ہوئے - مبلغ مختلف طور پر دان دئے گئے - حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا -

آریہ سماج بھیرہ:- ہفتہ وار جلسے آنند پورک ہوتے ہیں - پنڈت گوکل چند صاحب اُپنشدوں سے کتھا کیا کرتے ہیں. سادھو آتمانند جی نے ہون کے فوائد پر آریہ سماج میں ویاکھیان دیا

بابو انند بہاری صاحب اکونٹنٹ کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ اور مبلغ ۸ گرُوکل کو اور مبلغ ۸ روپیہ پنڈت گوکل چند کو کُل مبلغ پانچ روپیہ دان دئے۔

ڈنڈوت آریہ سماج کے پتر آنے پر انترنگ سبھا کی منظوری سے مبلغ پانچ روپے چندہ برائے اخراجات میلہ کٹاس راج منتری مہاشے کے پاس بھیجنے کا نشچے ہوا۔

انترنگ سبھا منعقدہ ۱۴ و ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میں نشچے ہوا کہ پرتی ندھی سبھا کی خدمت میں عرض کی جاوے کہ ایک اُپدیشک ۲۰ روپے کی تنخواہ والا دو ماہ کے لئے پرچار کے واسطے یہاں بھیج دیویں. نصف تنخواہ آریہ سماج کی طرف سے دی جاوے۔

لالہ رام لال صاحب کے پتر کا منڈن سنسکار یکم بیساکھ کو ہوا. سب آریہ پرش دریا پر جمع ہو گئے - اور وہاں سنان آدی کے پشچات سنسکار کرایا گیا - اس موقع پر لالہ گوپال داس نے سولہ سنسکاروں پر ایک منوہر ویاکھیان دیا - اور لالہ لکھمی داس جی نے مبلغ ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا - اور ایک روپیہ پنڈت گوکل چند جی کو جو کہ اُنہوں نے فوراً سماج کو دے دیا۔ بابو انند بہاری صاحب اکونٹنٹ نہر نے مبلغ ۸ روپے سماج کے میز پوش کے واسطے دان دئے. بابو صاحب شکریہ کے مستحق ہیں

آریہ سماج عیسیٰ خیل ضلع میانوالی. جلسہ پر پنڈت پورنانند جی کے ساتھ ایک ڈبلا پتلا سادھو سچا نند نامی آیا تھا اُس کے دو تین زوردار لیکچر بھی ہوئے

وہ اپنے آپ کو پرتی ندھی کا اُپدیشک بھی بتلاتا تھا - بھگت موتی رام جی منتری آریہ سماج میانوالی اطلاع دیتے ہیں کہ جب وہ سادھو سچا نند ۲۰ - اپریل کو میانوالی پہونچا - تو کرایہ کے لالچ اُس نے آریہ سماج کے برخلاف پورانکوں میں جا کر لیکچر دیا ہے - اور کچھ چندہ لے کر چلا گیا ہے - آریہ پرش خبردار رہیں -

پنڈت دولت رام شرما اُپدیشک آگرہ میں بڑی سرگرمی سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں -

آریہ سماج احمد پور کے سپتاہک جلسے بڑے بارونق ہوتے ہیں - لالہ خوشحال رام ورما منتری آریہ سماج پنڈ دادنخان سے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں - سماج میں اور بہتر تیوہاروں وغیرہ پر وعظ خوب دیا کر دھرم کا پرچار کرتے ہیں. اس سماج کے پورن رکھی سبھاسد نے مبلغ ا روپیہ گرُوکل کے واسطے عطا کر کے ان میں سے مبلغ ۸ روپیہ معرفت مہاشے منتری آریہ سماج ملتان پرتی ندھی سبھا کے منتری مہاشے کی سیوا میں بھیج دئے ہیں - لالہ کالی داس اور گوکل برادرز معرفت لالہ ملک رام جی کے پاس گرُوکل میں بھیج دئے ہیں منتری مہاشے نے چندہ دہندگان کی فہرست بھی بھیجی ہے جو کہ افسوس ہے بوجہ عدم گنجائش شایع نہیں ہو سکتی - ہولی کے موقع پر آریہ مہاشیوں نے خوب آنند کیا - اور لالہ خوشحال رام جی نے شراب کی برائیوں پر ایک لیکچر دیا۔

آریہ سماج ننکار پور سندھ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ سماپت ہوا - مندر فنڈ کے واسطے مبلغ اٹھارہ سو روپیہ چندہ جمع

بدی پنڈت پورنانند جی وہاں تشریف لے جاویں تو روپیہ بہت جمع ہو جاوے۔

عیسیٰ خیل ضلع میانوالی کے سالانہ جلسہ پر پنڈت پورنانند - پنڈت دولت رام پنڈت ہرنام سنگھ - پنڈت رشی رام - اور سوامی سچدانند صاحبان نے ۱۵ و ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ مخالفوں نے سخت مخالفت کی مگر آخر ستیہ کی جے ہوئی۔ مبلغ ۵۰ روپیہ نقد چندہ جمع ہوا۔

لدھیانہ آریہ سماج کے سیتاہ ۔ جیسے آرین کیمپ میں آنند پورک ہو رہے ہیں **شوک** کہ پنڈت منشا رام صاحب ڈویژنل انجینیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ملتان کے پتر کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ پرماتما اُس کے سنبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

لدھیانہ آریہ سماج اِس سخت جانکاہ واقعہ پر پنڈت صاحب کے ساتھ کمال ہمدردی کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اُن کے پتا مہاشئے اور دیگر رشتہ داران کو شانتی پردان کریں۔

آریہ سماج نوشہرہ پنوآں کا وارشک اُتسو بڑی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ منتری مہاشئے اُتسو کے مفصل حالات لکھ کر بھیجتے ہیں۔ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش سب حال نہیں چھپ سکا۔

لالہ کنہیا لال صاحب ممبر کمیٹی راہوں نے اپنے پتر کے یگیوپویت سنسکار پر مبلغ پانچ روپیہ گروکل کو دان دئے۔ اور مبلغ ایک روپیہ آریہ سماج راہوں کو۔ لالہ صاحب جو آریہ سماج کے ممبر بھی نہیں ہیں اسلئے بڑے شکریہ کے مستحق ہیں۔ الخ

آریہ سماج کو اُپدیشک کی بڑی ضرورت ہے

لالہ خوشی رام ورما احمد پور شرقیہ سے تبدیل ہو کر ملتان تشریف لے گئے ہیں۔ آریہ سماج احمد پور شرقیہ کے وہ بڑے کارکن سبھاسد تھے۔ امید ہے کہ سماج ہذا کے ممبران کے بعد بھی بڑی ہمت سے کام کریں گے۔ اور لالہ صاحب ملتان میں خوب سماج کی سیوا کریں گے۔

آریہ سماج احمد پور شرقیہ کی انترنگ سبھا منعقدہ ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء میں نشچے ہو کر آریہ سماج ہذا کا سنبندھ باقاعدہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہو گیا ہے۔ اور منتری بجائے لالہ خوشی رام لالہ موہن لعل جی مقرر ہوئے ہیں۔ اُپدیشک مہاشئے اس سماج میں ضرور پہونچنے چاہئیں۔ تاکہ برابر پرچار ہوتا رہے۔

مہاشئے مرشد بہ پوری اطلاع دیتے ہیں کہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل کا صدر مقام ہے۔ آبادی اُسکی قریب آٹھ ہزار کے ہے۔ اِس جگہ پچھلی فروری میں پنڈت پورنانند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تشریف لائے تھے۔ آپنے قریب ایک ہفتہ یہاں دھرم پرچار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک آریہ پتری پاٹھشالا قایم ہو گئی۔ شہر داران نے بھی اُس کی پشتی میں قابل تعریف اُتساہ دکھلایا۔ مگر خاص کر جو دلچسپی شری مان مہنت ... رام جی پریدھان۔ اور مہاشئے امیچند جی اُپ منتری آریہ سماج پٹھانکوٹ لے رہے ہیں۔ وہ اتی شلاگھنیہ ہے۔

میں نے (۳) پاٹھشالا کا ملاحظہ ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو بوقت ۸ بجے صبح کے ہمراہی مہنت صاحب اور مہاشئے صاحب کے کیا تھا۔ مکان پاٹھشالا کا محلہ ڈوہیریاں میں واقع ہے۔ یہ مکان بلحاظ موقع و حفاظت کے اچھی جگہ واقع ہے۔ مالک اِس مکان کے بابو رام نراین صاحب ششیخواں رائے چونی لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودھیانہ ہیں۔ جنہوں نے مکان بلا کرایہ پاٹھشالا کو مفت دیا ہے۔ جسکے لئے کمیٹی پاٹھشالا کی مشکور ہے۔ ادھیاپکہ اِس کی شریمتی ودیاوتی بابو بھاگچند جی منتری سماج کی دھرم پتنی ہیں۔ جو بلا تنخواہ کنیاؤں کو صبح ۷ سے ۱۱ بجے تک اور پہر دو بجے سے پانچ چھ بجے تک شکشا دیتی رہتی ہیں۔ اِس ودیالیہ کا رجسٹر داخلہ دیکھا گیا تو تعداد ۳۰ درج رجسٹر ہے۔ مگر شہر کی کنیاؤں میں بڑا شوق بڑھتا ہے۔ امید ہے کہ لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہو جاویگی۔ پہ اغلب ہے جلد لازمی کہ دوسری ادھیاپکا کی ضرورت پڑے۔ خرچ ماہواری ... - جبیدری ... متفرق۔ آمدنی قریب ... دفتر صاحب کتاب آمدنی و خرچ کا نہیں دیکھ سکا۔ منتظمان پاٹھشالا کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ باقاعدہ کیش پاٹھشالا کو رجسٹر کر کر اگر سرمایہ اُسکا محفوظ کریں۔ اور آئندہ اسکا سرمایہ بڑھانے میں کوشش کریں۔ ایسا موقعہ ہمیشہ نہیں مل سکتا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ اس وقت شریمتی ودیاوتی جیسی ادھیاپکا بلا تنخواہ اودار تا اور پریم سے پاٹھشالا کو اپنی خدمات دے رہی ہیں۔ اگر کسی اتفاق ناگزیر سے اُن کا جانا یہاں سے ہو گیا۔ تو پاٹھشالا ٹوٹ جائیگی۔ ہر وقت اسبات کے خیال مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ اسکا سرمایہ کمیٹی کے ہاتھ میں کافی اکٹھا ہو جاوے۔ پڑھائی فی الحال بال اپدیشنی اور ورنمالا کی ہو رہی ہے۔ جنہیں دو لڑکیوں سے دریافت کیا اور تین سے بال اپدیشنی سنا تھا۔ نتیجہ اچھا ہے۔ گلو بند اور جراب بننے کا کام بھی سکھلایا جاتا ہے۔ مگر کشیدہ کا کام ابھی شروع نہیں۔ کشیدہ بھی جاری ...

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L39

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۴ جیٹھ سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۲ء شکروار۔ جالندھر شہر | نمبر ۶

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب درخواست خریداری اخبار بذا کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا جاتا ہے۔ تو انکاری واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے پس آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اصحاب کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج ہوتے رہیں گے۔ آئندہ بند۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

قسم خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	۳/ للعہ	۳/ عہ
طلباء سے	۲/ عہ	۲/ ۱۲

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۵۰/	۲۸/	۱۵/
نصف صفحہ	۲۸/	۱۵/	۸/
ایک کالم	۱۵/	۸/	۵/
نصف کالم	۸/	۵/	۳/

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی۔ بشرح فی سطر کالم فی ہفتہ تین آنہ شمار کر کے لی جاوے گی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک یکم ماگھ۔ (بستی رام اسسٹنٹ منیجر)

کتابیں منگوانے سے پہلے اِس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت بھی کم کر دی ہے۔ اور یہ رعایت بجائے ۲۰ اپریل تک کے آخیر جولائی تک کر دی ہے کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھہ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ۱۰ فی صدی ویدک دہرم سمبندہی ٹریکٹوں کی شکل میں دی جاویگی۔

نام کتاب	سابقہ قیمت	رعایتی قیمت
گنجینہ بھجن مجلد مصنفہ اللہ جیون داس	۱۲ر	۸ر
؍؍ ؍؍ بلا جلد ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۰ر	۶ر
گیتا فارسی ترجمہ فیضی منظوم	۱ر	۱ر
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵ر	۴ر
سوانح عمری محمد صاحب اردو	۸ر	۴ر
ہوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴ر	۳ر
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتمارام	۸ر	۶ر
آریہ سنگیت پشپاولی گورکھی	[illegible]	۱ر
پنچ مہا یگیہ ودہی ہندی	۱ر	۹پہ
پنچ مہا یگیہ ودہی انگریزی	۴ر	۳ر
اکانومی آف ہیومن لائف انگریزی	۱۲ر	۹ر
ہندو مارٹرس انگریزی	۵ر	۳ر
آپ نشد ؍؍ ؍؍	۶ر	۴ر
رگوید آدی بہاشیہ بھومکا اردو حصہ اول ترجمہ لالہ منشی رام صاحب	۸ر	۶ر
دھوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں	۱۴ر	۱۲ر

نوٹ :- (۱) درکس پنڈت گوروودت چونکہ ختم ہو چکے ہیں۔ اسلیئے ہمنے مع جیون چرتر پنڈت جی صاحب مرحوم چھپوانا شروع کر دیا ہے۔ بہ نسبت سابق ۴۰ صفحے اور بڑھ جائیں گے۔ جن کی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آئیں گی ان کو ۱۰ر کو دی جاوے گی

(۲) رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ مناسب اور واجب درستیوں کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں یکم جون سے پہلے آویں گی ان کو صرف ۸ر میں دی جاوے گی۔

(۳) ہم ایک روپیہ کے خریدار کو بھی سوا چھہ روپیہ فی صدی کمیشن دیتے ہیں۔ مثلاً آپ اگر ستیارتھ پرکاش ہندی و ویدک ینترالیے یا اور کسی جگہ سے لیں تو ڈیڑہ روپیہ کو ملیگی مگر ہمارے ہاں آپ سے ۱۴ر لیئے جائیں گے

آہڑت } جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال واسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں۔ اُس پر صرف ایک روپیہ آہڑت کا لیا جاتا ہے۔ اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال واسباب طلب کرتے ہیں اُسپر واجبی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ مال وغیرہ کے ہم آپکو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے طیار ہیں۔ جو یہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

فہرست
کتب موجودہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر

قیمت	نام کتاب
۱۰ر	سیح مذہب کا فیصلہ یعنی ویدک دہرم ہے
۲ر	سنسکرت زبان کی عظمت حصہ اول
۴ر	بہارت کی شجاع اور عالم مستورات کے کارنامے
۱۰ر	پارسی مذہب کا منبع ویدک دہرم ہے
۳ر	سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی
۲ر	معدن التہذیب
۱ر	تماکو
؍؍	یوگ
؍؍	چتوڑ کا محاصرہ
؍؍	مہاراجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی
؍؍	مہارانا اودے پور کی نوشیروان عادل کی اولاد ہونے اور اُس کے پوتے کا مہربانو پارسی شہزادی کے ساتھ شادی کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف و غیر قوم کی شہزادیوں کے بیاہنے کا حال
؍؍	اُپ نشد کی تحقیقات
۳ر	ویدانت دھوانت نوارن اردو
۵ر	اُپدیش منجری
۱ر	سورگ میں میٹنگ کمیٹی
۲ر	ثبوت تثلیث وید
۴ر	آریہ جنتری ۱۹۱۲ء

سنسار کی گتی

ظاہری پوچا پاچی

انسان اپنے خیالات کی وجہ سے ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو جایا کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ چونکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی خیالات آپس میں سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اسلئے ان دونوں فریقوں کی نہایت دشمنی رہی ہے بہت سے لڑائی جھگڑوں اور کشت وخون سے تنگ آکر طرفین کے معزز لیڈروں کی یہہ کوشش ہے کہ آئندہ یہہ جھگڑا بند ہو۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کے مذہبی تیوہاروں اور میلوں کے موقعوں پر اپنے مخالفوں کی رسموں کے موافق ہمدردی کرتے ہیں۔ ہولیوں کو مسلمان ہولی کھیلتے ہیں اور محرم کے روز ہندو پانی اور شربت کی سبیلیں لگاتے ہیں۔ تاکہ فریقین آپس میں خوش رہیں اخباروں میں خوشی منائی ہے۔ کہ بریلی میں گزشتہ محرم اور رام نومی کے موقعہ پر ہندو مسلمانوں نے آپس میں بڑی ہمدردی اور پریم کا ثبوت دیا حالانکہ امروہہ میں فریقین کے فساد کی وجہ بہت سے ہندو مسلمان گرفتار ہیں۔ اور لالہ نند کشور جی خزانچی لٹ کر تباہ ہو گئے۔ اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا۔ کہ طرفین نے اپنے مذہبی اصولوں سے قدم پیچھے ہٹا کر اپنی مخالف پارٹی کی ہمدردی کی۔ پھر کیوں سارے لیڈر مل کر فیصلہ کر لیتے۔ اور راہ راست اختیار کر لیتے۔ جو نقص جس کے مذہب میں ہوں وہ چھوڑ دیں۔ اور آپس میں مل کر کام کریں۔ تب ہی سچی محبت اور ہمدردی ہو سکتی ہے۔ ورنہ ظاہری پوچا پاچی سو کیے جاؤ اندر سے برابر اسی طرح چھریاں چلتی رہینگی اور ایشوری نیم ہی سکھلاتا ہے۔ کہ جب تک ظاہر اور باطن ایک نہ ہو اکٹھا ہو نہیں سکتی۔

طاعون اور نماز

اسمیں کوئی شک نہیں کہ خدا کی یاد بڑی اچھی بات ہے۔ یہی انسان کی نجات کا رستہ ہے۔ مگر یہہ ضروری نہیں کہ یہہ نسخہ ہر ایک جگہ کارآمد ہو۔ ایشوری آگیا ہے۔ اور انسانی تجربہ ہے کہ ہر ایک دکھ اُس کے اپنے اُپاؤ کرنے سے ہی دور ہوتا ہے۔ پیاس کو دور کرنے کے واسطے پانی۔ بھوک ہٹانے کے لئے روٹی۔ گرمی سے بچنے کے لئے ٹھنڈ۔ اندھیرا ہٹانے کے واسطے روشنی۔ اسی طرح ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کے لئے پرماتما نے اپنے نیم کے بموجب اُس کی اوشدھی اور پرہیز رچ دیا ہے۔ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اگر ہم پانی پی لیں۔ اور بھوک ہٹانے کی غرض سے اگر ہم لیمپ روشن کر لیں۔ تو ہم کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مسلمان صاحبان بیماری کی دوائی نہ کرتے ہوئے بلکہ برخلاف اُسکے پھیلانے کے وسائل عمل میں لاتے ہوئے نماز پر بڑا زور دے دیتے ہیں آج کل طاعون سے بچنے کے لئے ہر شہر میں یہہ طریقہ عمل میں آرہا ہے۔ چنانچہ ۲۷- اپریل کو لاہور کے مسلمان صاحبان نے مل کر نماز پڑھی۔ اور خدا سے دعا مانگی۔ لیکن اگر سوچا جاوے تو یہہ بھی ایک طرح سے خدا کی نافرمانی ہے۔ اُس نے ہدایت دی ہے کہ مرض کا علاج کرو اور پرہیز کو عمل میں لاؤ۔ پس اُس کے مطابق کام ہونا چاہئے۔ چونکہ حکمت کے مسئلہ سے یہہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ گند کی غلاظت اور بدبو سے ونیز ماس کھانے سے یہہ بیماری بڑھتی ہے۔ اس وجہ سے اُن کا فرض ہے کہ وہ ایسی تدابیر کریں۔ کہ یہہ خرابی دور ہو جائے اور جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے اپنے اپنے گھروں میں اور نیز شہر کے گلی کوچوں اور محلوں میں خوب ہون کریں اور خدا سے امداد مانگیں۔

گھر میں ہی جوت چلا

آگرہ میں مسلمانوں کا آپس میں ہی فساد ہوا محرم کے دن تعزیہ دفن کرنے پر کوئی جھگڑا کربلا میں ہی ہو گیا۔ ایک ہندو مسلمان کیا دنیا بھر میں کسی کی مثال دیکھ لیں جہاں خیالات کا اختلاف ہوگا۔ وہاں جوت پیزار ضرور چلیگا۔ اس لئے اگر شانتی اور آنند کی خواہش ہے تو پرماتما کی آگیا کو مانو اور کلیان کا جو ایک ہی رستہ ہے اسکو گرہن کرو۔ ایسے بنا ممکن نہیں کہ دنیا سُکھ بسے۔

نت نیا رونا

پارلیمنٹ کے جھگڑوں سے ہمارے ناظرین اکثر باخبر رہتے ہیں۔ پہلے جھگڑے ابھی فرو نہیں ہوئے تھے۔ کہ ایک اور ہو گیا۔ لبرل او کنسرویٹو پارٹی آپسمیں سخت مخالفت رکھتی ہے۔ پچھلے دنوں یونیورسٹی کے متعلق بات چیت ہوتی ممبران پارلیمنٹ میں بڑا جھگڑا ہوا۔ حتے کہ ڈیم لائر تک کہنے کی نوبت پہونچی۔ اور اس کے عوض مسٹر ڈلن ۲۰۰ رایوں میں سے ۸۴ رائیوں کے اتفاق سے پارلیمنٹ کی ممبری سے معطل کئے گئے۔ تمام جھگڑوں کو دور کرنے کے واسطے ایک زبان۔ ایک ملک۔ ایک رنگ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ایک جیسے خیالات کی ضرورت ہے۔ اور یہی آریہ سماج کا اپدیش ہے۔

خیالات کے اختلاف کا ایک اور نیا شگوفہ

حال میں ہی قرآن کے دو اردو ترجمے شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی اور میرزا حیرت صاحب دہلوی ایڈیٹر اخبار کرزن گزٹ کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ جو کہ ایک دوسرے سے مخالف ہیں۔ بہر صورت دونوں میں سے

ایک ترجمہ غلط اور دوسرا صحیح ہے (گو یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ترجمے غلط ہوں) اسپر بھی اپنے اپنے خیالات کے بموجب اہل اسلام دونوں کے ہی حق میں یعنی بہت سے ایک کے حق میں اور بہت سے دوسرے فریق کے پکش پر۔ ایک خدا کو ماننے والے اور ایک محمد پر ایمان رکھنے والے اور سب اسکو خاتم المرسلین جاننے والے اہل اسلام میں خیالات کے فرق نے یہاں تک نوبت پہونچا دی کہ اب اخباروں میں ایک دوسرے فریق کے برخلاف قرآن کے ترجموں کی بحث سے درگذر کر آپسمیں ذاتی حملے ہونے لگے ایک مثل ہے کہ سیس لوائے کیا نے جو ہر دے نہ سیدھے ہوں سکھ اور آنند کیواسطے خیالات کی ایکتا سب سے ضروری ہے۔

لڑکیاں لڑکوں سے لیاقت میں کم نہیں امسال آٹھ لڑکیوں نے لاہور کے وکٹر گرل سکول سے امتحان مڈل دیا اور ان میں سے ۷ پاس ہوگئیں۔ اور مینور میں ایک لیڈی نے ایف اے کا امتحان اول درجہ پاس کیا۔ یہ صرف آدمیوں کا تعصب ہے جو کہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ عورتوں کے دماغ خدا نے آدمیوں جیسے نہیں بنائے۔

لوگوں کو دان کرنا نہیں آتا

بڑا خراب خیال ہندوؤں میں پھیل رہا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے دینے کو ہی دان سمجھتے ہیں

اس کا نتیجہ خواہ برعکس ہی ہو۔ ایسا بات کا روزمرہ تجربہ کرتے ہوئے کہ عیسائی مذہب سے ہندوؤں کو بہت نقصان پہونچا ہے۔ اور وہ ہندو دھرم کے پکے دشمن ہیں اور جسقدر وہ اپنے پاؤں پسار رہے ہیں اسی قدر وہ زیادہ خطرناک ثابت ہونگے۔ ایک امیر مارواڑی نے کلکتہ میں ایک لاٹ پادری کی یادگار میں پانچ ہزار روپیہ دان دیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر دان کے اصلی معنے سمجھتے ہوئے یہ ویدوں کی اشاعت میں خرچ کیا جاتا۔ یا ایسے انسٹی ٹیوشنوں کو دان دیا جاتا۔ جو کہ صرف ویدک دھرم کے پرچار کی غرض سے کھولے گئے ہیں۔ عیسائی لوگ بذات خود بہت امیر ہیں ان کو یہ ضرورت نہیں کہ ہندوستانیوں کے دان پر بھروسہ رکھیں اور ہندوستان کی یہ حالت ہے کہ ادھر پیسے پیسے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے دھنی دان دیتے وقت ویدک دھرم کے پرچار کو نظرانداز کر دیا کریں تو اس معاملہ میں بہت ہی جلد ایک نمایاں ترقی ہو جاوے۔

پوپ جی کے گھر میں وشواس گھات

وشواس گھات نے ہندوستان کا بیڑا ہی غرق نہیں کیا

بلکہ جہاں جہاں اس کا قدم پہونچا اسنے بہت برے نتائج پیدا کئے۔ ابھی روم میں تین پادری گرفتار ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پوپ کے خزانہ سے سولہ ہزار پونڈ کی چوری کر لی تھی۔ وشواس گھات ایسی بری چیز ہے کہ یہ دنیا میں کچھ کام نہیں ہونے دیتا۔ جنکے اوپر وشواس کیا تھا انہوں نے ہی خرابی کی ✦

ستری جاتی کی درگتی

مردوں نے جو جو ظلم عورتوں پر کئے انکی

کیفیت کیواسطے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ انکو تعلیم نہ دینا۔ مکان کی چہار دیواری کے علاوہ گھونگھٹ کی آٹھ دیواری میں ان کو ہر وقت قید رکھنا۔ چھوٹی عمر میں شادی کر کے ان کو طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار بنانا۔ بدھوا ہونے کی حالت میں انپر بے شمار ظلموں کا روا رکھنا وغیرہ تو بہت معمولی باتیں ہیں نوبت یہاں تک پہونچ چکی تھی کہ کنیاؤں کو پیدا ہوتے ہی جان سے مار دینے۔ اور زندگی کی حالت میں انکو اچھا بھوجن نہ دینے اور ان کے آرام و آسائش کی کچھ پرواہ نہ کرنے میں وہ ذرا بھی رحم نہیں کرتے تھے گو جنرل گورنمنٹ انگلشیہ کے قانون کے خوف سے لوگ اب کنیاؤں کو جان سے نہیں مارتے تھے۔ تاہم دیگر نامناسب کارروائیاں اب تک برابر جاری ہیں۔ مگر کیسی حیرانی کی بات ہے کہ قانون کی اسقدر سختی کے باوجود بھی کلکتہ میں ایک آدمی نے اپنی لڑکی کو زندہ درگور کیا۔ جس کے عوض اسکو اٹھارہ ماہ کی سخت قید کی سزا ہوئی۔ اس آدمی کی اس ظالمانہ کارروائی کی وجہ سوائے پرانے خیالات کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتی۔ ویدک دھرم یہ سکھشا دیتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں ایک جیسی سنتان ہے استری جاتی کی طرف سے لوگوں کے دل میں جو بیجا تعصب کی وجہ سے نفرت بیٹھی ہوئی ہے وہ دور نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ وہ وید کے پاک مسئلہ کو نہیں مانتے۔ چنانچہ جنہوں نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے وہ استری جاتی کی بڑی بھاری عزت کرتے ہیں اور انکی ترقی کے وسائل میں ہر دم ہر طرح سے کوشاں ہیں ✦

دریافت طلب

ناظرین پرچارک میں سے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ پتر یا اخبار بھائی منگل دیو جی عرف سوامی شیوانند جی کا پتہ دیکر ممنون فرما دیں۔

واس

دینا ناتھ کپور سابق ایڈیٹر رہنما ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

دھرموپدیش

(۴)

अग्ने व्रतपते व्रतम् चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम । इदमहमनृतात् सत्यमुपैमि ॥

यजु: अ: १ मं: ५

پرمیشور نے سب منشیوں کو نیم سے سیون کرنے یوگیہ دھرم کا اپدیش کیا ہے جو کہ نیائیکت پریکشا کیا ہوا ستیہ لکشنوں سے پرسدھ اور سب کا ہتکاری تھا اس لوک ارتھات سنسار ی اور پرلوک ارتھات موکش سکھ کا ہیتو ہے۔ وہی سب کو آچرن کرنے یوگیہ ہے۔ اور اس سے ورودھ جو کہ ادھرم کہاتا ہے۔ وہ کسی کو گرہن کرنے یوگیہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ سروتر اس کا تیاگ کرتا ہے۔ اس پرکار ہم کو بھی پرتگیا کرنی چاہئے۔ کہ ہے پرمیشور ہم لوگ ویدوں میں آپکے پرکاشت کئے ستیہ دھرم کا ہی گرہن کریں۔ تتھا ہے پرماتما آپ ہم لوگوں پر ایسی کرپا کیجیے کہ جس سے ہم لوگ اکت ستیہ دھرم کا پالن کرکے ارتھ کام اور موکش روپ پھلوں کو سگمتا سے پراپت ہوسکیں۔ جیسے ستیہ برت کے پالن سے آپ برت پتی ہیں ویسے ہی ہم لوگ بھی آپکی کرپا اور اپنے پورشارتھ سے یتھاشکتی ستیہ برت کے پالنے والے ہوں۔ تتھا دھرم کرنے کی اچھا سے اپنے ستیہ کرم کے دوارا سب سکھوں کو پراپت ہوکر سب پرانیوں کو سکھ پہونچانے والے ہوں۔ ایسی اچھا سب منشیوں کو کرنی چاہئے۔ منشیوں کا آچرن دو پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک ستیہ اور دوسرا جھوٹھ کا۔ ارتھات جو پرش بانی من اور شریر سے ستیہ کا آچرن کرتے ہیں۔ وے دیو کہاتے اور جو جھوٹھ کا آچرن کرنے والے ہیں وہ اسر راکشش آدی ناموں کے ادھکاری ہوتے ہیں۔ چونکہ ستیہ بھاشن آدی دھرموں کے پالن کرنے سے دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے واسطے ایشور سے پرارتھنا کرنے کے لئے ویدوں میں اس پرکار آگیا دی ہے کہ ہے ستیہ بھاشن آدی دھرموں کے پالن کرنے اور ستیہ اپدیش کرنیوالے پرمیشور میں جو جھوٹھ سے الگ۔ وید ودیا پرتیکش آدی پرمان سرشٹی کرم۔ ودوانوں کا سنگ۔ سریشٹھ وچار تتھا آتما کی شدھی آدی پرکاروں سے جو نربھرم۔ سروہت۔ تتو ارتھات سدھانت کے پرکاش کرانے ہارو سے سدھ ہوا۔ اچھی پرکار پریکشا کیا گیا۔ ستیہ بولنا۔ ستیہ ماننا اور ستیہ کرنا ہے۔ اس کا انوشٹھان ارتھات نیم سے گرہن کرنے اور جاننے اور اس کی پراپتی کی اچھا کرتا ہوں۔ میرے اس ستیہ برت کو آج اچھی پرکار سدھ کیجیے۔ جس سے کہ میں اکت ستیہ برت کے نیم کرنے کو سمرتھ ہوں۔ اور میں اس پرتیکش ستیہ برت کے آچرن کا نیم کروں گا۔"

اس لئے پیارے بھراتری گن آؤ نتیہ پرتی دونوں وقت سندھیا کرتے سمے ایشور سے پرارتھنا کریں۔ اور اسکی ستا اور دیا سے اس یوگیہ بننے کا یتن کریں۔ کہ ہمارے من بانی اور کرم سب ستیہ ہی ہوں۔ ہمارے ہر پرکار کے کرم ستیہ ہی ہوں۔ سروداستیہ کا چنتون کریں۔ بانی دوارا ستیہ ہی پرکاشت کریں۔ اور کرموں میں بھی ستیہ کا ہی پالن کریں ✽ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

ضرورت

نقشہ گوشوارہ آمدنی و خرچ ابتدائے یکم مارچ سنہ ۱۸۹۷ء لغایتہ آخیر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء متعلقہ آریہ سماج لائلپور

آمدنی

نام فنڈ	سنہ ۱۸۹۷ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۸۹۸ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۸۹۹ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۹۰۰ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۹۰۱ء روپیہ	آنہ	پائی	میزان
مندر	[illegible]	٧	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	٢ر	٠	[illegible]	٢ر	٠	[illegible]
لیکھرام میموریل فنڈ	[illegible]	۵	٣	[illegible]	٠	٠	[illegible]	١٢ر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]
ماسک چندہ	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	۵ر	٦ر	[illegible]	٩	٣	[illegible]
خیراتی صندوق	٠	١٤ر	٧پ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	١٤ر ٧پ
وید پرچار	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٨ر	٢	٠	٠	٠	[illegible]
دان سماج	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	١٣ر	٠	[illegible]	٩ر	٣پ	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	١٢ر	٩پ	[illegible]
یتیم خانہ فیروزپور	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٨ر	٠	٠	٠	٠	٠	٢ر	٦پ	[illegible]
کنیا مہاودیالیہ جلندھر	[illegible]	٢ر	٠	[illegible]	٤ر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٤ر	٠	[illegible]
کنیا اناتھ آلیہ جلندھر	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	٠	٢پ	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	٦ر	٠	[illegible]
چارٹانڈ ملشن فنڈ	[illegible]	٠	٠	٠	٨ر	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]
اسباب برائے سماج	[illegible]	٩ر	٠	[illegible]	١٢ر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]
گرو کل	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	٦ر	١٢ر	[illegible]	٠	٠	[illegible]
آٹا فنڈ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٧ر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٧ر
میزان																[illegible]

خرچ

نام فنڈ	سنہ ۱۸۹۷ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۸۹۸ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۸۹۹ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۹۰۰ء روپیہ	آنہ	پائی	سنہ ۱۹۰۱ء روپیہ	آنہ	پائی	میزان	بچت	فاضل
مندر	[illegible]	١٨ر	٠	[illegible]	١١ر	٠	[illegible]	١١ر	٠	[illegible]	٦ر	٦	[illegible]	٣ر	٦	[illegible]	×	[illegible]
لیکھرام میموریل فنڈ	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	×
ماسک چندہ	[illegible]	٣	٦	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	×
خیراتی صندوق	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	١٤ر ٧پ	×
وید پرچار	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	×	[illegible]
دان سماج	[illegible]	٣	٠	[illegible]	٤	٠	[illegible]	١٢ر	٠	[illegible]	٦	٦	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	[illegible]	×
یتیم خانہ فیروزپور	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	١٠ر	٦	٠	٠	٠	[illegible]	×	×
کنیا مہاودیالیہ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٠	٠	×	٠	٠	٠	٤ر	٠	[illegible]	[illegible]	×
کنیا اناتھ آلیہ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٢	٠	٠	١٤ر	٠	[illegible]	[illegible]	×
چارٹانڈ ملشن فنڈ	[illegible]	٨	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	٨	٠	[illegible]	×	×
اسباب برائے سماج	٠	٦	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	×	[illegible]
گرو کل	٠	٠	٠	[illegible]	٨	٦	[illegible]	٣	٣	[illegible]	٣	٠	[illegible]	٨ر	٠	[illegible]	[illegible]	×
آٹا فنڈ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	×
میزان																[illegible]	[illegible]	[illegible]

ستیہ دھرم پرچارک

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۹

ویریہ (منی)

کسان کیسی مشکل سے غلّہ کو صرف کرتا ہے۔ محنت اور مشقت سے دنوں تک کھیتی کو کاٹتا ہے۔ کاٹ کر ایک جگہ ڈھیر لگاتا ہے۔ بڑی مشکل سے اُسے کماتا ہے۔ کئی مہینوں کی لگاتار کوشش سے صاف کرکے اپنی محنت کا پھل اُٹھاتا ہے۔ بھوسہ کو علیحدہ کر چھلکے اُتار آدمیوں کے استعمال کے لئے طیار کر دیتا ہے۔ جب غلہ طیار ہو جاتا ہے۔ تو شہروں کی منڈیوں میں فروخت ہوتا ہے لوگ اُسے اور بھی صاف کرتے ہیں۔ پنساریوں کے پاس یا کلوں میں پسواتے ہیں جب خوب باریک ہو جاتا ہے۔ تو بھی اُسے چھنواتے ہیں۔ اور پھر استعمال کرتے ہیں۔ جسے کھا کر آج سارا سنسار اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور آنند بھوگ رہا ہے۔ اِسی طرح سے اور سب چیزوں کا حال ہے۔ ایسے ہی گلی کوچوں کے ردی اور فضول چیتھڑوں کو اکٹھا کرکے صاف کرتے ہیں۔ کئی دنوں تک کلوں میں کوٹتے اور پاک صاف کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے امیر آدمیوں کے گھر کے استعمال کے قابل ہوتے ہیں۔ دوائیں جب جنگلوں سے اکٹھی کی جاتی ہیں۔ تو زیادہ تر فضول مادہ سے آلودہ ہوتی ہیں۔

بڑی کوششوں سے صاف کی جاتی ہیں۔ اور جب اُن سے عطر اور عرق بنتے ہیں۔ تو ہزارہا جانوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ویریہ کا حال ہے۔ روزمرہ کی غذا سے فضول مادہ علیحدہ ہو کر اصل خون میں چلا جاتا ہے۔ جس میں طرح طرح کی تبدیلیاں پیدا ہو کر گوشت ہڈی چربی۔ اور مجّہ آدی چیزیں بنتی ہیں۔ اگر ان تمام کا کیمیکل analysis کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جب ایک دوسری چیز بنتی ہے۔ تو فضول مادہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور سار پیچھے رہ جاتا ہے۔ چونکہ ویریہ میں ان تمام چیزوں سے بڑھ کر طاقت والی چیزیں ہیں۔ اسی سبب سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جسم میں ان تمام چیزوں کے بننے کے بعد ویریہ بنتا ہے۔ کیونکہ زائد چیزیں نکلنے کے بعد اصل طاقت دینے والی چیزیں اس میں رہ جاتی ہیں نیز ویریہ کا زیادہ تر حصہ نائٹروجن کے مرکبات سے بنا ہوا ہے۔ اور جن چیزوں میں نائٹروجن بکثرت ہوتی ہے۔ ان کو انگریزی میں allumenous compounds کہتے ہیں۔ علاوہ نائٹروجن کے فاسفورس سلفر وغیرہ ویریہ کی ایک اعلےٰ جزو ہے۔ اور جو جسم کے ہر ایک حصہ کی پرورش کے لئے ضروری ہیں دماغ اور دوسری جسمانی کمزوریوں میں فاسفورس ہی زیادہ تر برتی جاتی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں میں سے زیادہ فاسفورس ویریہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اسی واسطے یہہ سب سے زیادہ مقوی چیز ہے۔ گو آجکل بہت سے ڈاکٹر لوگ اسکو معمولی secretion خیال کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے وچار سے اِس وشے میں سوچا ہے۔ اُنہیں کو اس کی قدر معلوم ہے۔ ڈاکٹر اُکاوسی صاحب ایم ڈی کہتے ہیں۔ کہ بدن کا سب سے مصفّٰے خون ویریہ کو پیدا کرتا ہے۔ چالیس حصے خوراک سے ایک حصہ خون اور چالیس حصہ خون سے ایک حصہ ویریہ بنتا ہے۔ روزمرہ کے تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہو سکتی ہے۔ جیسے بازو کی کسی ناڑ سے کچھ خون نکال لئے۔ اُس سے ایسی کمزوری پیدا نہیں ہوگی۔ جیسی اُس سے بہت کم ویریہ نکلنے سے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ ہڈی کے بیچ کا خون نکال لینے سے زیادہ تر کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ بہ نسبت بازو کے خون سے۔ اور یہی ثبوت ہے۔ کہ ویریہ کا زیادہ نزدیکی تعلق ہڈی بیچ والے خون سے ہے۔ جسکو مجّہ یا میرو marrow کہتے ہیں۔

ڈاکٹر ٹرال صاحب جو اِس وشے میں خاص مشہور و معروف آدمی ہیں۔ ویریہ کو سوامی جی کی طرح آب حیات مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جتنی بیماریاں اِن کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ علاج ویریہ کی خرابی سے پیدا ہوئی ہوئی بیماریوں کا ہے۔ کیونکہ اُس سے بیمار عمر بھر لاچار رہتا ہے اور جب ایک دفعہ بیماری پیدا ہو جاوے تو اُس کا پیچھا چھوڑنا بڑا ہی مشکل ہو جاتا ہے جن لوگوں کو ویریہ کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ تجربہ سے اور بڑے بڑے ڈاکٹروں کے لیکچر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوائیوں سے مشکل جاتی ہیں۔ کچھ دیر کے لئے آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر ویسی کی ویسی شکایت جاری رہتی ہے۔ اِس وشے میں وستار پورک آئیندہ لکھا جاوے گا۔ اب صرف اتنا لکھنا ہی کافی ہے۔ کہ ایسے امولیہ پدارتھ کو جہاں تک بن سکے ضایع نہ کریں کیونکہ ضایع کرنے سے مختلف بیماریاں عمر کے عزیز حصہ کو لگا دیتی ہیں۔ چنانچہ

ڈاکٹر ڈال صاحب لکھتے ہیں - کہ عمر کا کم ہونا - بوڑھاپے کا جلدی آنا - تو بالکل معمولی بات ہے - جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے - بدہضمی کی شکایت عمر بھر چلی جاتی ہے - گانٹھیں کم زور اور چال نرالی ہو جاتی ہے - بازو مڑ جاتے ہیں - اور بعض حالتوں میں دونوں ٹانگیں بالکل ہی بے حس ہو جاتی ہیں - مرگی مالیخولیا - رعشہ - تشنج اور سرسام مغز کم زور - اور نظر کم ہو جاتی ہے - طبیعت میں بیہوشی اور مستقل مزاجی - بالکل جاتی رہتی ہے - ایسا ہی ستریوں کا حال ہے - طرح طرح کی بیماریوں سے تکلیف اٹھاتی ہیں جن کی مصیبت اور دکھ درد کا اندازہ نہیں ہو سکتا - اسی واسطے طاقت روپی ویریہ سار کی جہاں تک ہو سکے رکشا ہی کرنی ضروری ہے - بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور ودوان زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں - اور دیکھئے رشی کتنے زور سے اپنے گرنتھوں میں لکھتے ہیں - جو کہ اس برہمچریہ کی اوستھا میں ویریہ آدمی دھاتوں کا ناش کریگا - وہ کلہاڑے سے کاٹے ہوئے برکھش وا ڈنڈے سے پھوٹے گھڑے کے سمان اپنے سروسیہ کا ناش کر کے پشچاتاپ کریگا - پھر اس کے ہاتھ میں ہتھیار کچھ بھی نہ رہے گا -

پھر فرماتے ہیں - کہ جو کوئی پچیس برس کی آیو سے پورو برہمچاری کے بواہ یا دنئے بھوگ کرنے کا اپدیش کرے - اس کو برہمچاری یہ اُتر دیوے کہ دیکھو !! یدی میرے پران من - اور اندریہ پچیس برس تک برہمچریہ سے بلوان نہ ہوئے تو چالیس برس تک برہمچریہ کرنے کے لئے مجھ میں سامرتھ نہ ہو سکے گی - کنتو پرتھم سرکھی کا برہمچریہ دھرم کوٹی کے برہمچریہ کو سدھ کرتا ہے اسلیئے کیا میں تمہارے سدرشیہ مورکھ ہوں کہ جو اس شریر پران انت کرن اور آتما کے سنیوگ روپ سب سکھ گن - کرم سبھاؤ کے سادھن کرنے والے سنگھات کو شیگھر نشٹ کر کے اپنی منشیہ دیہہ دھارن کے پھل سے بے کھہ رہوں - اور سب آشرموں کے مول سب سے اُتم کرموں میں اُتم کرم اور سب کے کہہ کارن برہمچریہ کو کھنڈت کر کے مہا دکھ ساگر میں ڈوبوں ایسا ہی یدی مدھم برہمچریہ کے سیون کرنے والے سے کوئی کہے - کہ تو اس برہمچریہ کو چھوڑ - بواہ کر کے آنند کو پراپت ہو - اس کو برہمچاری یہ اُتر دیوے کہ جو سکھ اور برہمچریہ آشرم کے سیون سے ہوتا ہے اور وشے سنبندھی بھی ادھک آنند ہوتا ہے وہ برہمچریہ کو نہ کرنے سے سوپن میں بھی نہیں پراپت ہوتا کیونکہ سنسار ہیوہار - وشئے اور پرمارتھ سنبندھی پورن سکھ کو برہمچاری ہی پراپت ہوتا ہے - دوسرا کوئی نہیں !!! اسلیئے میں سرو اُتم سکھ پراپتی کے سادھن برہمچریہ کا لوپ نہ کر کے ودوان - بلوان عالیشان - دہرماتما ہو کے سمپورن آنند کو پراپت ہوں گا - تمہارے نربدھیوں کے کہنے سے شیگرہ بواہ کر کے آپ اور اپنی کل کو نشٹ بھرشٹ کبھی ہی نہیں کروں گا - اسی طرح سے اگر کوئی اڑتالیس برس تک برہمچریہ کا سیون کرنے والے کو سرو اُتم دھرم سے گرانا چاہے - اس کو برہمچاری اُتر دیوے - کہ ارے چھوکروں کے چھوکرے مجھ سے دور ہو - تمہارے درگندھ روپ بھرشٹ وچنوں سے میں دور رہتا ہوں - اس اُتم برہمچریہ کا لوپ کبھی ہی نہیں کروں گا - اس کو پورن کر کے سرو روگوں سے رہت سرو ودیا اور شبھ گن کرم سوبھاؤ سہت ہوں گا - میری شبھ پرتگیا کو پرماتما پورن کرے - جس سے میں تم نربدھیوں کو اپدیش اور ودیا پڑھا کے وشیش تمہارے بالکوں کو آنند یکت کر سکوں - (باقی آئندہ)

(جنا داس اسسٹنٹ سول سرجن)

مکمل انسان کون ہے

سمرتی کاروں نے منشیہ جنم کو مکمل بنانے کے لئے چار ہدایتیں فرمائی ہیں - وید کے احکام کی تعمیل وید انوکول سمرتیوں کی ہدایات پر عمل - سدا چار رکھنا - آتما کی آواز کی پیروی کرنا - رشی کا چوتھا فرمان ہمارے جیون کی تکمیل کا پہلا قدم ہے - اسی طرح درجہ بدرجہ تیسرا - دوسرا اور پہلا - آتما کی آواز کی پیروی کرنا - دوسرے معنوں میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ سبھاوک برتیوں کے انوکول جیون بتیت کرنا ہے -

آؤ ہم مہان پربھو کے راجیہ کے اندر - دکھ اور سکھ پہ نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ شانت اور اشانت ہرو سے کون ہیں - ذرا بن کی اور چلو اور اولوکن کرو کہ کہیں ہرن چھلانگیں مارتے ہیں - اور کہیں مستی چنگھاڑتے ہیں - کہیں جنگلی گائیں - ہنس اور گھوڑے ٹہل رہے ہیں - اور کہیں مرگ راج کی گرج سے بن باسیوں کے ہردے دہل رہے ہیں - غرضیکہ اپنی اپنی سوبھاؤ اچھیا سے تمام جنگلی جانور پنچھو اپنی اپنی اوقات بسر کر رہے ہیں - روگ پیڑا کا نام و نشان دکھائی نہیں دیتا - بدھی نگروں میں آکر دیکھیں تو سینکڑوں گائے بھینس انگ بھنگ میں گی

سینکڑوں گھوڑے وغیرہ اندھے کانے ملیں گے۔ اور وہ نہ اپنی اچھیا انوسار نہ پانی ہی پی سکتے ہیں۔ نہ گھاس کھا سکتے ہیں۔ نہ چل پھر ہی سکتے ہیں جہاں ایک گائے کا کام جنگل میں آزادی سے بھرمن کرنے کا ہے۔ وہاں نگروں میں زنجیر سے بندھی ہوئی مالک کی مرضی کے بغیر ایک قدم نہیں چل سکتی۔ جہاں طوطا۔ مینا۔ کوئل نے برکشوں کی سبز لہلہاتی ہوئی ٹہنیوں پر بیٹھ کر میٹھی سوڑ سے گاین کرنا تھا۔ وہاں نگروں میں پنجروں میں بند کب چیں سے رہ سکتی ہیں جہاں ایک گھوڑے نے سوبھاوک اچھیا سے بن میں کھانا پینا۔ دوڑنا کودنا۔ سونا تھا۔ وہاں مجبوراً زندگی وبال جان نہیں تو اور کیا ہے سچ مچ جنگل کی زندگی اُن کے لئے سکھ اور نگر کی اُن کے لئے دُکھ کا کارن ہے۔

اسی طرح تمام پشو منشیہ کا حال ہے۔ اگر سوبھاوک برتیاں انوکول یعنی آتما کی آواز کے پیچھے چل رہی ہے۔ تو شانتی کے راجیہ میں ہے۔ ورنہ دکھ کی گہری غار میں۔ اگر منشیہ بھوک کے وقت کھاتا ہے۔ تو سوائے اسکے کہ وہ سواد شٹ ہو بلکہ اُس کو کوئی روگ ہونے نہیں دیتا۔ اور بل وردھک ہوتا ہے۔ اگر سیری میں کھایا جاوے تو بدمزہ اور بدہضمی کے پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ جو کاریہ منشیہ سرشٹی نیم کے ورودھ یا آتما کی آواز کے خلاف کرے گا۔ ضرور ہے کہ اُس کا دُکھ روپی پھل بھی اوشیہ ہی بھوگنا پڑیگا سندھیا کے پہلے ہی منتر میں منو انجھنت آنند کی پراپتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی ہے وہی ہے وہ پُرش جو سوبھاوک برتیوں کے انوکول جیون بتیت کرنا چاہتا ہے۔ شانتی کے راجیہ میں رہنا خاص کر اُسی کے حصہ میں آیا ہے۔ کمل منشیہ وہی ہے۔ جو اندرونی آواز کو سُن کر اُس کی پیروی کرتا ہے۔ ورنہ سراسر نا۔ اُس کے

لئے نرک دھام ہے۔ اور قدم قدم پر دُکھ موجود ہے۔

مہاتما گیانی جنوں نے درشایا ہے۔ کہ جس کام کے کرنے میں بھئے شنکا اُتپن ہو۔ وہ بیتھا بیوہار ہے۔ اور جس کاریہ کے کرنے میں آنند اُتساہ بڑھے۔ وہ ستیہ بیوہار ہے۔ اور وہی آتما کی آواز ہے۔ اور اُسی کے انوکول نہ چلنے سے مہا گھور نرک میں پرویش ہو رہے ہیں۔ جو کھوں پر دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ سبھاوک برتیوں کے انوسار آچرنوں کو چھوڑ کر دشیوں کے غلام۔ تقلید پرستی کے بندے عجیب کشمکش میں پڑ رہے ہیں۔ اور جنگلی پشوؤں سے بڑھ کر (جو کہ اپنے ہی آنند میں الوست ہیں) بدتر زندگی بسر کر رہے ہیں یہی حالت شاریرک اوستھا کی ہے۔ کہ اُس کی رکشا کے لئے نیتہ صابن۔ تیلوں کا مرون جڑی بوٹی دھاتوں کا سیون۔ حکیموں ویدوں ڈاکٹروں کے نسخے ایک نہیں ہزاروں اُپاؤ عمل میں آ رہے ہیں۔ جسم چاہے کل ہی مرگھٹ کی تیاری کرنے والا ہو۔ مگر کوٹ پتلون ٹائی کالر سے سجانے کے لئے فیشن کے میدان میں بڑھ کر قدم مار رہے ہیں۔ غرضیکہ کیا کیا جاوے سوبھاوک برتیوں کے برخلاف ہی شاریرک رکشا کے اُپائے سوچے جا رہے ہیں۔ اسی لئے چاروں طرف دُکھ کا راجیہ ہو رہا ہے۔ آؤ ہم مل کر اپنے جیون پر وچار کریں کہ کہاں تک رشی کے چوتھے فرمان کی ہم پیروی کر رہے ہیں ایک پُرش بیسواؤں کے پاس سے گذرتا ہے اُن کے چہرے کی سُندرتا اور بستر ہوشنوں کی چمک دمک کو دیکھ کر موہت ہو جاتا ہے کام دیو اپنا بل دکھانا شروع کرتا ہے۔ ادھر اُدھر جھانکتا ہے۔ ہردے میں بھئے پیدا ہوتا ہے۔ کہ میری غیر یغانہ دمنع کو کوئی دیکھتا تو نہیں ہے۔ میں تو سوسائٹی میں

لیڈر گنا جاتا ہوں۔ کہیں قلعی نہ کھل جاوے پھر شنکا پیدا ہوتی ہے۔ کہ پر ستری گمن تو پاپ ہے۔ کئی موقعوں پر لیکچروں میں کھنڈن کر چکا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر آپ ہی بحث ہوتا ہے۔ کہ کہیں شفلس نہ ہو جاوے۔ کیا یہی اُتم ورودھ کرنے سے سوسائٹی میں رہنے کے لائق ہوں۔ ایک منٹ کے لئے ایسی دوچار نیہ اہو جاتی ہے۔ اور ٹھہر جاتا ہے مگر آتما کی آواز کو نہ سنت گرم کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور رشی کی ہدایت پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اگر اس وقت بھئے شنکا لگی تھے مارے رک گیا۔ تو اُسکو اپنی آئندہ کی زندگی کا خیال دامنگیر ہو جاتا ہے۔ اور اسکا ذہن سُلگ پڑتا ہے۔ کہ چاہے سوبھاوک برتیوں کے برخلاف ہی کیوں نہ ہو۔ مگر سوسائٹی سے بدنامی سے بچنے کے لئے کوئی اُپاؤ سوچنا چاہئے فرض کرو کہ ایک شخص اپنے لئے دواہ کی تجویز ٹھہراتا ہے۔ تو کیا اُس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ رشی کے چوتھے فرمان کو مدنظر رکھے۔ نہ کہ سماج کی بھئے شنکا بھی سے بچنے کے لئے وہ اپنا زیادہ انتظام گھڑی اور سرشٹی نیم اور دھرم رسمی کی کچھ پرواہ نہ کرے۔ کیونکہ رشی نے صاف فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ آتما کو پریہ ہو وہ اُتساہ اور آنند کو بڑھانے والا ہو۔ اور سدا بچار کی اُنتی کرنے والا ہو۔ اور سدا آچار سمرتی انوکول ہو۔ اور سمرتی وید انوکول ہو۔ اگر برہمچاری پُرش برہمچارنی ستری سے شادی کرتا ہے تو یہ آتم پریہ ہے۔ اگر اکھشت ویریہ پُرش اکھشت یونی ستری سے دواہ کرے۔ خواہ اُن کے پہلے نسبندہ کے ستری خاوند مر ہی چکے ہوں تو بھی وہ کنوارے ہی گنے جاتے ہیں۔ اور یہی آنند اور اُتساہ کے دینے والا بیواہ ہی ہے۔ اگر نفسانی خواہشات کی پورتی کے لئے سوسائٹی

سے بیہچار کے الزام سے بچنے کے لئے گرہست دیریہ پُرش گرہست یونی ستری سے ہمیشہ کے لئے دواہ سمبندھ کرتا ہے۔ تو مہرشی دیانند کے فرمان مندرجہ ستیارتھ پرکاش کی حکم عدولی کرتا ہے۔ یہہ امر متعلقہ تمثیلاً بیان کیا گیا ہے۔ خواہشات نفسانی میں پھنسی ہوئی آتما کبھی اندرونی آواز کو سن نہیں سکتی۔ اُس وقت سارے سنسار کے اندر دُکھوں کے گھٹ ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ پنڈت گوردوت جی مہاراج اپنے گرمیت نامی مضمون کے اندر اِن سب دُکھوں کا کارن دواہ کے پوتر اصول کو نہ سمجھنا ہی جتاتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان بغیر عورت کے نصف ہے۔ مگر نفسانی خواہشات میں متفرق ہو کر ایک کے بعد دوسری۔ اور دوسری کے بعد تیسری۔ تیسری کے بعد چوتھی علے ہذالقیاس اسی طرح مسلسل شادیاں کرتے جانا ہی انسان کو نصف کیا بلکہ حیوانوں کے درجہ میں بھی رہنے نہیں دیتا۔ دواہ کا پوتر اصول مہرشی نے بر ہیچاریوں کے لئے نیک سنتان پیدا کرنا بتایا ہے۔ اور بس گرہست دیریہ پرشوں اور گرہست یونی ستریوں کے لئے نیوگ قرار دیا ہے تاکہ سنسار کے اندر بیہچار سے جو دُکھ ہو رہے ہیں وہ جڑ سے اُکھڑ جاویں۔

آریہ سماج کے میدان میں آج تک کئی ایک گرہست دیریہ پرشوں اور ستریوں کے خلاف سدھانت پنر دواہ ہوئے جب کبھی اعتراض ہوا تو یہی جواب ملتا رہا کہ نیوگ تو بسبب دھارمک نہ ہونے کے موجودہ اوستھا میں ہو نہیں سکتا۔ اگر پنر دواہ بھی نہ کیا گیا تو ہر دو ستری مرد علیحدہ علیحدہ دیبھچار کرتے پھریں گے مگر یاد رہے کہ اگر پُنر دواہ بھی نفسانی خواہش کی پورتی کے لئے ہے نہ اصل مطلب کے لئے۔ (تو ان کا بیہچاری ہونا بغیر پنر دواہ کے) میرا خیال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر کسی مذموم رسم کو بلحاظ زمانہ اچھی خیال کر کے جاری کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کا پاؤں جم جاتے سے دور کرنا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہو جایا کرتا ہے۔ جس طرح اہل ہنود نے پُنر دواہ کی رسم کو مذموم خیال کر کے اور خاص شرائط کا بھی لحاظ نہ رکھہ کر قطعی بند کر دیا ہے نوبت یہاں تک پہونچی کہ بال دو ہوا گرہست یونی ہی آج بیٹھی دھاڑیں مار مار کر اُن کی جان کو رو رہی ہیں۔ اور کوئی نہیں سُنتا۔

آریہ سماج میں بعض شادیوں کے متعلق یہہ ہی جواب پایا گیا ہے۔ کہ چونکہ شودروں کے لئے پُنر دواہ کی اجازت ہے۔ پس جن کے پنر دواہ ہوتے ہیں۔ اُن کو شودر تسلیم کیا جاوے۔ مگر حیرت کی بات ہے۔ کہ معترض تو اُس کو شودر تسلیم کرے۔ اگر پُنر دواہ کرنے والوں سے پوچھا جاوے تو وہ دوجاتی کا دعوے کریں۔ آریہ سماج میں جبکہ ابھی ٹھیک طور پر ورن بیوستھا کا سلسلہ چلا ہی نہیں ہے۔ تو شودر کی بیوی خواہ وہ برہمن کے ہی گن کرم سوبھاؤ کیوں نہ رکھتا ہو۔ فقط پُنر دواہ کر لینے سے ہی دیہ دینا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ بس ضروری امر یہہ ہے۔ کہ دواہ کے پاک سمبندھ کے ہر پہلو وچار کرتے ہوئے۔ جیسے کہ انسان کو مکمل انسان بناتا ہے۔ آریہ سدھانت جو کہ عالمگیر ہے اسے کلنک نہ کریں۔

اِس قدر مذکورہ تمہید کے بعد آ گئے ہیں دواہ۔ پُنر دواہ۔ نیوگ کے مسئلوں پر جب کہ مہرشی دیانند نے اپنے رچے ستیارتھ پرکاش۔ اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں ارشاد فرمایا ہے۔ کچھ عرض کروں گا۔ اور نیز یہہ بھی جتلاؤں گا کہ سر شٹی کرم دوجوں اور شودروں کے لئے تینوں میں سے کس کی اجازت دیتا ہے۔ اور مکمل انسان بننے کے لئے دواہ کے پاک رشتہ کو سمجھنے کے لئے کہاں تک ضرورت ہے۔ تاکہ سنسار کے دُکھوں سے چھٹکارا ملے۔

اوم شم (باقی آئندہ)

آپ کا رنجیت رائے۔ سکرٹری آریہ سماج
سری گوبند پور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۹/۱۳

ایک شریف کھتری گھر کی لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۶ سال سے زیادہ ہے۔ اور جو دیوناگری۔ گورمکھی اور اردو لکھہ پڑھ سکتی ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جو پیدائش کے لحاظ سے خواہ کسی ذات کا ہو۔ لیکن مفصلہ ذیل اوصاف رکھتا ہو

(۱) عمر بیس اور پچیس سال کے درمیان ہو
(۲) انٹرنس سے زیادہ تعلیم پائی ہو۔
(۳) صحت جسمانی اور چال چلن تسلی بخش ہو۔
(۴) نراکار پرماتما کی ہستی میں یقین رکھتا ہو۔ اور دہرم کی طرف کافی رچی ہو۔
(۵) شادی میں بُت پرستی کی رسم نہ ہوگی۔

جملہ خط و کتابت بنام مسٹر بی۔ ایل۔ اے معرفت منیجر برمھ پرچارک انارکلی لاہور ہونی چاہئے

ضرورت

ایک بی۔ اے یا ایک منیجر۔ ایک جونیر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

اُتّر

اخبار ملتیہ و محترم پرچارک مطبوعہ ۷ بیساکھ سمت ۱۹۵۹ کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون مہاشے کوڑیل صاحب کی طرف سے بہ سُرخی "بہت کچھ عرصہ سے میرے من کے اندر بہرا نتی پیدا ہوئی ہے" درج ہے۔ جس کا جواب اس کے تحریر کرتا ہوں۔ مہاشے گن وچار کریں اگرچہ اس مسئلہ پر کچھ تحریر کرنا میرا کام نہیں تھا۔ کیونکہ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے۔ مگر مطالعہ کتب اور مہاتماؤں کی صحبت سے جو کچھ مجھکو اس بارہ میں معلوم ہوا ہے۔ اسے ظاہر کرنا ضروری معلوم سمجھتا ہوں۔ ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی مہاراج نے نباتات میں جیو مانا ہے۔ وہ بہت ٹھیک ہے۔ کیونکہ مہاشے مذکور نے جو اعتراض کئے ہیں۔ اُن کے جواباً بطور سوال و جواب کے تحت میں درج کرتا ہوں

سوال۔ جب کہ جیو کے لنگ یعنے صفات۔ راگ۔ دویش۔ سکھ۔ دُکھ۔ گیان اور پریتن ہیں۔ کس طرح مان لیا جاوے۔ کہ جس حالت میں کہ جیو نباتات کی یونی میں ہوتا ہے۔ تو اُسے دُکھ نہیں ہوتا ہے۔

جواب۔ صفات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک سبھاوک۔ یعنے ذاتی۔ دوسرے نیمتک یعنی کسبی یا عارضی۔ سوال میں جو جیو کے صفات تحریر ہوئے ہیں۔ اُن میں سے پہلے راگ دویش۔ سکھ۔ دُکھ۔ نیمتک ہیں۔ اور آخری دو یعنی گیان اور پریتن سبھاوک ہیں۔ اگر پہلے چار کو بھی سبھاوک مانا جاوے۔ تو مکتی میں گیان سے آنند کا ہونا سدہ نہیں ہو سکے گا کیونکہ سبھاوک صفت وہی ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ گُنی کے ساتھ رہے۔ لہٰذا اگر راگ۔ دویش وغیرہ کو سبھاوک مانا جاوے۔ تو مکتی میں راگ و دویش وغیرہ کے ہوتے ہوئے جیو کیسے آنند ہوتا ہے ویدانت درشن میں مہرشی ویاس جی نے ایسا ہی مانا ہے۔

نباتات کی یونی میں جب کہ جیو کو سکھ دُکھ کچھ بھی نہ ہو اور کوئی نیا پاپ اُس کے ذمہ عاید ہو تو ایسی حالت میں درختان وغیرہ کی یونی کو (جسکو اگھور پاپ کا نتیجہ کہا گیا ہے) معمولی انسانوں کی یونی سے اچھا سمجھنا چاہئے۔

جواب۔ درختان وغیرہ کی حالت کو ایسا سمجھنا چاہئے۔ جیسے کوئی جیو عالم بیہوشی میں ہو۔ یا یوں سمجھئے کہ جو حالت انسان کی کلوروفارم کے سنگھانے پر ہو جاتی ہے۔ قریب قریب ویسی ہی حالت استھاور یونی کے جیووں کی ہے۔ عالم بیہوشی میں جیو کو سکھ دُکھ راگ۔ دویش کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔ میرے خیال میں انسان جو کرتو یہ یونی ہے۔ وہ تو کیا کوئی بھوگ یونی کا جیو بھی عالم بیہوشی کو پسند نہیں کریگا۔ اگھور پاپ کا نتیجہ اس یونی کو اسی واسطے کہا ہے۔ کہ عالم بیہوشی سے بڑھ کر بُری حالت اور کیا ہو سکتی ہے۔

سوال۔ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۶۰۲ میں مہاشے نہال سنگھ جی نے حاشیہ تحریر کیا ہے اُس میں اُنہوں نے سمپورن پودھے کے اندر ایک ہی جیو کو مانا ہے۔ اور پتی پھول پتے کو شل بالوں کے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جیسے انسانی سر سے بال کٹوائے جاویں۔ اور کچھ تکلیف محسوس نہ ہو۔ ایسے ہی ان درختان کے جزو علیحدہ کر لینے سے اُس درخت کے جیو کو کوئی دُکھ محسوس نہیں ہوتا ہے۔ اگر درختان کے پتے ٹہنے وغیرہ کو بمنزلہ بال کے تصور کیا جاوے اور کل درختان میں ایک ہی جیو مانا جاوے تو کیا وجہ ہے کہ بعض ٹہنی (قلم) کے درپتے وغیرہ کو دوسری جگہ زمین پر لگانے سے دوسرا پودا قایم ہو جاتا ہے۔ . . . . . .

یہ حالت بال میں نہیں ہے۔ جب تمام درخت میں ایک ہی جیو ہے۔ تو علیحدہ علیحدہ قلمیں لگانے سے دوسرے پودے کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر اناج وغیرہ میں جیو نہ ہوتا تو وہ کس طرح سے اُگ سکتا۔ وغیرہ۔

جواب۔ میرے خیال میں درختوں کے پتوں وغیرہ کو انسانی بالوں سے مشابہت دینا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ درخت کا اگر تنہ ہی کاٹ دیا جاوے۔ تو اُسے کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ درخت عالم بے ہوشی کی یونی ہے۔ اب میں مہاشے مذکور کی توجہ "سرشٹی کرم" کی طرف دلاتا ہوں۔ جس سے مطلب صاف ہو جاوے۔

کسی شریر کو پیدا کرنے کے لئے پہلے "بیج" کی ضرورت ہے۔ اور جب شریر تیار ہو جاتا ہے تو پرماتما کی اننت شکتی سے اُس میں جیو داخل ہوتا ہے۔ انسانی شریر کا بیج (ویرج) یعنے نطفہ ہے۔ استھاوروں میں کئی پرکار کے بیج ہیں۔ بعضوں کے گٹھے گانٹھ میں بیج ہوتا ہے۔ بعضوں کے پھل یعنی گٹھلی میں بیج ہوتا ہے۔ دانہ میں جیو نہیں ہوتا ہے جن درختوں کی ٹہنی لگانے سے پودا لگ جاتا ہے اُن کی ٹہنی میں بیج ہوتا ہے۔ دانہ میں جیو نہیں ہوتا ہے۔ بیج ہوتا ہے۔ دانہ سے درخت کا شریر پیدا ہوتا ہے۔ پرماتما کے اننت شکتی سے اُس میں جیو پرویش کرتا ہے۔

راقم

لچھمن داس سب اوورسیئر

از نئی پور

اخبار ستیہ دھرم پرچارک

مطبوعہ ۶۔ بیساکھ سمت ۱۹۵۹ کے صفحہ ۱۵ پر ایک مضمون "شنکا سمادھان" کی سرخی سے درج ہے۔ چونکہ ان ہر دو سدھانت "الف اور ب" سے میرا اتفاق نہیں ہے اور یہ سدھانت ہی ایک بڑے لائق پنڈت کرپا رام جی شرما جیسے آریہ پرش کا ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ پیشتر اس کے کہ ماسٹر آتما رام جی و لالہ منشی رام جی اس مضمون پر بحث کریں۔ میں اپنی رائے ناقص ہی ظاہر کر دوں۔ تاکہ اس معاملہ میں اور زیادہ سنجیدگی سے بحث ہو سکے۔ نیچے جو سوال و جواب کے طور پر بحث درج ہے۔ اس میں "م" بجائے "میری طرف" کے ہے۔

"الف"

(س) کیا پرار بدھ ختم ہونے سے پہلے جسم کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

(ج) ہرگز نہیں۔

(م) اگر ایسا ہو تو کسی "جیو" کا گلا کاٹنے کا کچھ پاپ نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مندرجہ بالا سدھانت کے مطابق اُس جیو کا گلا اُسی وقت کٹے گا۔ جبکہ اُس کی موت کا وقت آ گیا ہوگا۔ علاوہ بریں پرار بدھ ختم ہونے سے پہلے تو زیادہ تر پرانیوں کے جسم کا ناش ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر پرار بدھ ختم ہونے پر ہی جسم کا ناش مانا جاوے۔ تو دوبارہ جنم کسی جیو کا ہی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب پرار بدھ ختم ہو گئی تو جسم کیسے بن سکے گا۔ اور اگر تب ہی تک بنا رہتا ہے۔ جب تک کہ پرار بدھ کا خاتمہ نہ ہو۔

(س) تو اکال مرتیو نہیں ہوتی؟

(ج) بالکل نہیں۔ کیونکہ ایشور نے جتنے سوانس تک زندگی بھوگنے کے واسطے جسم دیا ہے۔ اُتنے سوانس تک اُس کا بھوگنا ضروری ہے کوئی سنسار کی طاقت ایشور کے نیم کو توڑ نہیں سکتی۔ جو لوگ اکال مرتیو کے ماننے والے ہیں اور مانتے ہیں وہ ایشور کے نیم کو توڑا جانتے ہیں

(م) یہ بات ہی سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ کیونکہ اگر سب جیووں پر کام ایشوری نیم کے مطابق ہی ہوں۔ تو سنسار میں دکھ کا ہوگ کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ آریہ سماج کا دعوےٰ ہے کہ ایشوری نیم کے مطابق کام کرنے سے ہی سکھ ہو سکتا ہے۔ کیا جو لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ وہ ایشوری نیم کو نہیں توڑتے۔ کیونکہ قانون قدرت کے برخلاف ہی ہونے سے تو گوشت کا کھانا منع ہے۔ کسی قانون کے برخلاف کارروائی کرنا۔ گویا اُسکو توڑنا ہے۔ یا یوں کہئے۔ کہ ایشوری نیم کے برخلاف کبھی کارروائیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً استری پُرش کا ملاپ کسی خاص وقت پر ہونا چاہئے۔ جو لوگ اُسکے برخلاف کام کرتے ہیں۔ وہ ایشوری نیم کے برخلاف کام کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایشوری نیم اٹل ہے۔ اور جیو اپنے کام کرنے میں سوتنتر ہے۔ ایشوری نیم یہ ہے۔ کہ فلاں جیو اتنے وقت تک بکرے کے جسم میں رہے۔ اگر وہ قبل از وقت مر جاویگا تو اُسے پھر اسی جسم میں باقی وقت پورا کرنے کے لئے جنم لینا ہوگا۔ اسی واسطے جو لوگ کسی جسم کا گلا کاٹ ڈالتے ہیں۔ وہ ایشوری نیم کے برخلاف کارروائی کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ دکھ اُٹھاتے ہیں ایک طاقتور جسم کے لئے کسی کمزور جسم کا ہلاک کر دینا۔ قانون قدرت کا توڑنا نہیں ہے۔ بلکہ قانون قدرت کے برخلاف کارروائی کرنا ہے قانون قدرت کا توڑنا یہ ہے۔ کہ ہم کسی جسم کے پرار بدھ کو بند کر دیں۔ نہ کہ کسی جسم کا گلا کاٹ ڈالیں۔ کیونکہ یہ قانون قدرت نہیں ہے۔ کہ ایک طاقتور ایک کمزور پر غالب نہ آوے۔ قانون قدرت کو توڑنا یہ ہے۔ کہ ہم ہوا کا چلنا بند کر دیں۔ نہ کہ ایک جسم کا دم لینا بند کر دیں۔

(س) بعض لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ پرار بدھ ایسی ہے۔ جیسے چراغ میں تیل اور بتی۔ جب تک یہ ہیں گی۔ تب تک چراغ کی عمر ہے۔ لیکن ہوا لگنے سے چراغ بجھ جاتا ہے۔ ایسے ہی پرار بدھ کی موجودگی میں کسی کے اڑا لینے سے جسم کا ناش ہو جاتا ہے۔

(ج) یہ بات بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ اس جسم میں جس قدر دکھ سکھ بھوگنے کو قرر ہوا تھا اُس میں ایک جنم کا دکھ تھا۔ لیکن بیچ میں ناش ہو کر دوبارہ جنم لے کر باقی کو بھوگنا ماننے سے وہ دو دفعہ جنم کا دکھ ہوگا۔ جو ایشور کے نیم اور گیان کے برخلاف ہے۔ جڑ چراغ میں دکھ جلانے کا دکھ نہیں ہے۔ اسواسطے یہ مثال دینا ٹھیک نہیں ہے۔ اسواسطے پرار بدھ کرموں کی موجودگی میں جسم بیمارہ کر مجبوراً مکت ہو جاتا ہے۔ یہی سدھانت ہے۔ اس کے واسطے بہت ہی پرمان اور دلائل ہیں۔ اور یہاں بخوف طوالت نہیں لکھے جاتے۔

(م) میرے خیال میں پرار بدھ ایسی ہی ہے جیسے چراغ میں تیل اور بتی۔ کیونکہ اس میں بھی چیتن کا جسقدر تعلق ہے۔ چراغ کے بجھ جانے سے اُسے دوبارہ روشن کرنے کے لئے چیتن کو پریشرم کی ضرورت ہے۔ یہاں پر قانون قدرت کا توڑنا یہ ہے۔ کہ تیل اور بتی میں جلنے کے گُن کو ناش کر دیں نہ کہ ایک جلتے ہوئے چراغ کو بجھا دیں اگر ایک زبردست کسی کمزور کو مار ڈالتا ہے تو وہ جڑ پرکرتی کے بنے ہوئے جسم ہی کی تو دوسری حالت کر دیتا ہے۔ نہ کہ چیتن

جیو آتما کو کچھ نقصان پہونچ سکتا ہے۔ کسی کے کر یا دوسرے۔ جیتے ہوئے جسم کا ہلاک کرنا اسی واسطے تو بُرا ہے کہ دوسرے جیو کو یعنی مرے ہوئے کو۔ ایک دفعہ موت۔ اور ایک دفعہ جنم کا دُکھ زیادہ اُٹھانا پڑتا ہے۔ جسکا بدلہ مارنے والے سے پورا کیا جاتا ہے۔

”ب“

(س) کیا برکش میں جیو ہے کہ نہیں؟

(ج) برکش میں جیو نہیں ہے۔ بلکہ یہاں برکش میں رہنے والے جیووں سے مراد ہے کیونکہ گولر وغیرہ کے پھلوں میں جو جیو رہتے ہیں۔ اُن کو باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

(م) حیوانات کے پیٹ میں ہی تو انت جیو ہیں۔ کسی شریر کا ابھمانی ایک ہی جیو آتما ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا جیو آتما انسان کے جسم کا ابھمانی ایک ہی ہے۔ باقی کیڑے وغیرہ جو شریر میں ہیں۔ وہ اپنے اپنے جسم کے ابھمانی ہیں۔ اگر برکش میں رہنے والے جیووں سے مراد ہو تو اس طرح سے ہوتا کہ اپنے اپنے شریر کے ابھمانی جیو جو درخت میں رہتے ہیں۔ وغیرہ مگر ایسا نہیں ہے۔

(س) اگر برکش میں جیو نہ ہو تو وہ بڑھ گھٹ نہیں سکتا ہے۔

(ج) بڑھنا گھٹنا جیو کا دھرم نہیں ہے۔ پرکرتی کا دھرم ہے۔ کہ سنیوگ سے چیزیں بڑھتی ہیں اور ویوگ سے گھٹتی ہیں۔ یہاں تک کہ پتھر اور پہاڑ بڑھتے ہیں۔

(م) بیشک بڑھنا گھٹنا پرکرتی کا دھرم ہے مگر جو چیز بیج سے اُتپن ہوتی ہے۔ اور نشو و نما پاتی ہے۔ اُس میں جیو ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً حیوانات کے شریر جو بیج یا ویرج سے اُتپن ہوتے ہیں۔ اُس وقت تک نشو و نما پاتے ہیں۔ جب تک اُن میں جیو ہو۔ بعد میں چھن بھن ہونے لگتے ہیں۔ ”کوئی کیمسٹ“ انسانی ہاتھ یا درخت کا ایک پتہ نہیں بنا سکتا ہے۔ مگر ایک انجینیر پتھر جس قسم کا چاہے بنا سکتا ہے۔ ایک جیو میں جب کہ وہ عالم بیہوشی میں ہو کون چیتنا کا لکشن ہے؟ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ انسان کے جسم میں جیو تو ہوتا ہے مگر اُس جسم کی حالت اور درختوں کے جسم کی حالت میں کچھ فرق نہیں کر سکتے۔ سکتے کی بیماری میں انسان کے جسم میں جیو ہوتا ہے۔ مگر یراگ۔ دویش سکھ دُکھ کا گیان نہیں ہے۔ جس سے کہ اُس شریر میں جیو ہونا پرتیت ہو۔

(س) جن میں جیو ہو وہ اندر سے بڑھتی ہیں اور جن میں جیو نہیں وہ باہر سے بڑھتے ہیں۔ چونکہ برکش اندر سے بڑھتے ہیں اس واسطے اُن میں جیو کو ماننا چاہیے۔

(ج) یہ کوئی نیم نہیں ہے کہ جو اندر سے بڑھے اُس میں جیو ہو۔ بلکہ جو چیز آگ کے سبب سے بڑھتی ہے۔ وہ اندر سے بڑھتی ہے۔ اور جو پانی سے بڑھتی ہے۔ وہ باہر سے بڑھتی ہے۔

(م) بیشک جو چیز اگنی کے سبب سے بڑھتی ہے۔ اور وہ اندر سے بڑھتی ہے۔ اُس میں جیو ہوتا ہی ہے۔ اور نہیں بھی ہوتا۔ جس کی حقیقت اس طرح پر ہے۔ یعنی جو شریر خالی اگنی کے زور سے بڑھتا ہے۔ اور اُس میں جیو نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی خوراک حاصل کرتا ہے۔ اُس میں اگنی اور پانی کے پرمانو بیج سے شامل ہو جاویں گے۔ مگر مٹی کے پرمانو بیج سے شامل نہیں ہو سکتے۔ یعنی مٹی کے پرمانو اوپر تو جم جاویں گے مگر بیج سے شریر میں نہیں آ سکیں گے۔ درخت کے جسم اور حیوانی جسم کے بڑھنے میں ایک خاص قسم کی مشابہت ہے۔ جو جڑ چیزوں کے بڑھنے میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً جیسے کہ حیوانی جسم میں خون کا دوران ہوتا ہے ویسے ہی اُس کا دوران درختوں کے جسم میں ہوتا ہے۔ اور جو جڑ چیزیں از خود بڑھتی ہیں۔ اُن کو انسان اور بھی بڑھا سکتا ہے۔ مگر ایک درخت کی سوکھی لکڑی یا کسی حیوان کی ہڈی کو کوئی نہیں بڑھا سکتا۔

(س) اندر سے بڑھنے والی کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے۔

(ج) چنے جب اُبالے جاتے ہیں۔ تو اندر کی طرف سے بڑھتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ پہلے سے دو چند ہو جاتے ہیں۔

(م) اگر کوئی ایک چھوٹے چنے کو جو ابھی پورے قد کا نہیں ہوا۔ درخت سے علیحدہ کر کے پورے قد کا بنا دے۔ تو یہ مان لیا جاوے گا۔ کہ اگنی کے زور سے مٹی کے پرمانو بھی اندر سے شامل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کو اُسیرتہ جمانے سے بڑا بنا سکتے ہیں۔ مگر ایک چنے کے جسم میں مٹی کے پرمانو داخل نہیں کر سکتے۔

(س) برکشوں میں جیو ماننے سے کیا اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

(ج) اول ایک برکش میں جس قدر بیج ہیں ان سب میں ایک جیو ہے۔ جو بیج کے ٹوٹنے سے اُس سے درخت نہیں پیدا ہو سکتا۔ اگر کہو کہ بہت جیو ہیں۔ تو ایک شریر کے ابھمانی بہت سے جیو ہیں۔

(م) یہ کون کہتا ہے کہ برکش کے جس قدر بیج ہیں اُن سب میں ایک جیو ہے۔ کیا حیوانات کے نطفہ میں بھی انیک جیو نہ ہوں گے۔ جب کہ ایک سانس سے ایک ہی دن میں کئی گئی بیل لگا بنا ہو سکتی ہیں۔ تو پھر حیوانی جسموں میں بھی

ایک شریر کے ابھانی کئی جیو ہوں گے مگر اب ہرگز نہیں ہے - بلکہ یہیں ہیں. یہی ہوتا ہے - جیو ہرگز نہیں. مفصل دیکھئے میرے دوسرے مضمون کو جو کچھ عرصہ ہوا میرے اس مضمون کے اندر پھر ہنتی پیدا ہوئی ہے اُس کے جواب میں

راقم

پیٹھن داس سب اوورسیر ازمنی پور

طاعون ملعون کا پشکون قانون

عرصہ ابھی تھوڑا ہی گذرا تھا - کہ باشندگان ہندوستان بسبب وبائے ہیضہ تاقیے پر ہاتھ دھر کر زار زار رو اور اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے تھے - بلکہ نہایت سے بے قرار و بیزار ہوکر اپنے عزیزوں اور اقارب سے منہ موڑ - رشتہ داروں سے رشتہ تعلق توڑ - محرم رازوں و دمسازوں کو چھوڑ - موت سے ناطہ جوڑ بیٹھے تھے جس کو برباد نہ کر کے مرض ہیضہ کے خوف سے کہیں کے کہیں پناہ گزین و بے خزین ہو رہے تھے کہ اتنے میں نا مبارک مرض چیچک کی ام ڈوری سینہ زوری سے آن موجود ہوئی - ہیضہ صاحب تو چارج دیتے ہی دُم دبا گئے - اب لیجئے چیچک صاحبہ کا راج کا علاج شروع ہوا - جنہوں نے آتے ہی اعلان بیدردی چھپوا دیا کہ میں نے صرف چھوٹی عمر والوں کا فیصلہ کرنا ہے بڑوں سے مجھکو کوئی غرض نہیں - انکا تصفیہ بڑے بڑے صاحب ہیضہ نامی کرتے ہونگے - اور ہیں اُن کی نایب ہوں - تب تو بیچارے معصیبت کے مارے بچوں کی عجیب تخفیف ہونے لگی - کہ اُس کے بیان و عیاں کرنے سے دل گھبراتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے - بہت سے معصوم بے علوم اپنی زندگی سے محروم ہو کر چیچک کے پنجہ میں آکر لقمۂ نہنگ اجل ہوئے بہت سی ننھی جانیں چیچک کے ہاتھوں مرگھٹ کے گوشہ میں گوشہ نشین ہو گئیں بیشمار لڑکے اور لڑکیاں بے دردمانا کے وسیلہ وسیلہ سے سیتلا دیوی کی بھینٹ ہوگئیں بے رحم سیتلا دیوی نے بہت سی ماتاؤں کی گودوں سے ننھے بچوں کو بڑی تندی سے کھسوٹ لیا غرضیکہ چیچک کی وہ خونی تیغ بے دریغ چلی کہ بچے بے نشان اور گلیاں سنسان ہوگئیں والدین اپنی عمر بھر کی امیدوں کے مجموعہ کو اور اپنے لخت جگروں کو اپنے ہاتھوں زمین کے اندر ابھی دفن ہی کر رہے تھے - کہ اتنے میں بمبئی کی طرف سے ایک سفیر حقیر دام تزویر پھیلاتا زمین و آسمان کے قلابے ملاتا اور نادری جھنڈا ہلاتا ہوا آن موجود ہوا - سیتلا ماتا تو اب جو اس باختہ والو کی دم فاختہ ہوگئیں - قاصد حاسد نے لوگوں کو جو کہ اس وقت دو وبائی حملوں سے حیران و سرگردان ہو کر سخت اضطراب میں غرقاب ہو رہے تھے - طاعون ملعون کے بے شگون قانون سے خبردار اور بے قرار کر دیا کہ اس نے آج بڑے بڑے بارونق شہروں کو بھوتوں کے ڈیرے بنا دیا - بڑے بڑے اور قدیمی خاندانوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا ہے - اس کی نہایت شفقت سے بہت سے امیر اور متمول اپنی امارت و دولت کو تلانجلی دے کر مرگھٹ کے ایک علیحدہ کونے میں جا سمائے - اس پلیگ نے باپ کو بیٹے سے علیحدہ کر بٹھایا - بہنیں بھائیوں کے پیچھے روتی اور چلاتی ہوئی رہ گئیں - اور بھائی بہنوں سے ہاتھ دھو بیٹھے بڑے بڑے بانکے اور چلبلے جوان اپنی سندر ناریوں کو محلوں میں اکیلی چھوڑ دائمی جدائی و ہجرت کے سازینے بجا بیٹھ گئے - غرضیکہ جس جگہ اس طاعون ملعون نے دست پوسی کی اُسے غارت اور تباہ کر دیا ہائے بھارت کس طرح غارت ہو رہی ہے - بیچاری بوڑھی بھارت کو نہیں معلوم تھا - کہ میری چھاتی پر ایسے ایسے مونگ دلے جائنگے نہ جانتی تھی کہ اس وبائی برچھیوں سے میرا جسم چھلنی ہوگا - نہیں معلوم تھا - کہ یہ لوہے کے چنے مجھ کو ناک کے رستے چبانے پڑینگے - افسوس صد افسوس اس آریہ ورت میں جہاں کہ پہلے ویدک دھرم کے پودے ہرے اور آنند اور سکھ کے خزانے بھرے رہتے تھے - ایسی ایسی آسمانی آفتوں کا نازل ہونا ہمارے بُرے کرموں وادھرموں اور وید ورُدھ کارروائیوں اور بے پرواہیوں کا نتیجہ نہیں نہیں ہیں - کوئی ہی فرد بشر ایسا نہیں کہ جسکو یہ معلوم ہو - کہ ہزارہا بے گناہ روز کے روز بڑی بیرحمی سے کیلئے جا رہے ہیں - اور بے انتہا جیوؤں کی جانیں ہمارے سکھ کے کارن برباد ہو چکی ہیں - لکھو کھہا گائیں روزانہ ذبح کرنے کیلئے قصابوں کے صحن میں فاقہ کش اور بے بس ہو رہے ہیں - باوجود اس تمام حسرت و ارمان اور جان بیچارگی کے سبب اپنے دلوں کو پتھروں کی آڑوں میں دبائے گئے ہوئے ہیں - قصابوں کے ہاں بطور مہمان رہے ہوئے ہیں - ان ملوک دستگیر اور عالموں خیر خواہ ہوئے ہیں - تو بس اپنی وقت سے تو ایسی ایسی آسمانی مصیبتوں کے گولوں نے ہمارے زرخیز ملکوں کو آتش خیز بنا دیا - بسبب ہماری ان بد اعمالیوں کے دائمی نحوستوں نے یہاں ڈیرے جا دیئے - قطع نظر دلیہ حذر اگر ہم انکے کمال و زوال فوائد کی طرف دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ یہی جانور ہیں کہ جنہوں نے پراچین رشیوں کے زمانہ میں ہندوستان کو ورداش اور جنت نشان بنا دیا تھا - یہی جانور ہیں کہ جنکے وسیلہ سے ہم اُپکار کا پہلا قدم دھرتے اور اپنے پانچ مہا یگیوں کو پورا کرتے ہیں یہی جانور ہیں کہ جو تمام دُنیا بھر کے امرت اور پیدا کرتے

ہیں پنجہ و شکنجہ میں پیدا جا کر جسم واصل ہوتا ہے - راقم رانا شیو ازکرتار پور -

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج جلال پور جٹاں میں لالہ سندر داس تنگ نفہ کا ویاکھیان آنند پراپتی پر ہوا۔ جس میں دو یار قیموں اور لوکل سماج کے ممبروں کے علاوہ ٹونگہ نواسی بہت سے مہاشے شامل تھے۔ ویاکھیان کی سماپتی پر مہاشے میلی رام سبھاسد آریہ سماج ٹونگہ نے اپنے پتر کی شادی کی خوشی میں مبلغ دو روپیہ سماج فنڈ میں دان دئے۔

آریہ سماج شاہجہانپور کے اپ منتری لالہ دیوی پرساد کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو پنڈت آیودھیا پرساد جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ صاحب نے اس موقع پر مبلغ عہ روپے مختلف فنڈوں میں دان دئے۔ اور پنڈت صاحب موصوف نے سنسکاروں کی فلاسفی پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

بابو ہر پرساد صاحب ممبر آریہ سماج چکروتہ نے مبلغ عہ روپیہ حسب ذیل فنڈوں کو دان دئے:۔

یتیم خانہ فیروزپور للعہ۔ یتیم خانہ بریلی للعہ۔ یتیم خانہ اجمیر للعہ۔ گرو کل للعہ۔ پتری پاٹھ شالا پھلاودہ للعہ۔ وید پرچار فنڈ مرادآباد للعہ۔ کنیا مہا ودیالیہ جلندھر عہ۔

لالہ بندرابن عطار ساکن پھلاودہ ضلع میرٹھ نے اپنے پتر کی شادی میں حسب ذیل دان دیا:۔ وید پرچار فنڈ مرادآباد للعہ۔ گروکل للعہ۔ پشچم اُتر دیش للعہ۔ پتری پاٹھ شالا پھلاودہ للعہ۔ آریہ سماج پھلاودہ للعہ۔

بغرض تعمیر مندر آریہ سماج محمد پور ضلع بجنور جہاں بارات گئی تھی۔ عہ روپے۔

کل للعہ روپے۔ دونوں جگہ پنڈت منسودت شرما اور چودھری ہربین سنگھ کے بھجنوں نے بہت آنند دیا۔

لالہ شنکر لال پنشن یافتہ آریہ سماج پھلاودہ نے نمن لکھت فنڈوں میں دان دیا۔ پتری پاٹھ شالہ پھلاودہ عہ۔ گروکل عہ۔ وید پرچار عہ۔ یتیم خانہ بریلی عہ۔ آریہ سماج پھلاودہ عہ۔ میزان کل للعہ۔

مہاشے منتری آریہ سماج پھلاودہ پورود تینوں مہاشیوں کا دھنیہ واد دیتے ہیں

آریہ سماج میسے اُجیں کے ادھکاریان کا انتخاب سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا:۔ لالہ صاحب رام اپ منتری۔ لالہ کنڈا رام صاحب خزانچی۔ لالہ ہری رام صاحب پردھان۔ مہاشے جے رام اپ پردھان۔ لالہ رام دیال و ماسٹر رام سرن جی پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا۔

لالہ دیوان چند صاحب ساہوکار کے گھر میں ایک بڑا ہون ۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ اور لالہ صاحب نے مبلغ عہ روپیہ سماجک فنڈوں میں دان دئے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ لالہ رنگی رام صاحب آریہ لدھیانہ نواسی بی اے کے امتحان میں پنجاب میں دوسرے نمبر پر پاس ہوئے ہیں۔ اس ہونہار نوجوان پر آریہ سماج کو جو جو امیدیں ہیں ایشور اُن کو جلد پورا کریں:۔

ماسٹر رام دتہ جی سبھاسد آریہ سماج جھنگ کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضرین کا سنسکار مٹھائی سے کیا گیا۔ اس موقع پر ماسٹر صاحب نے مبلغ دو روپیہ سماجک فنڈوں میں دان دئے۔ لالہ صاحب اور اُن کا سب پریوار آریہ ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار میں سدا یتن کرتے رہتے ہیں۔

کاشی میں آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے آنند پوروک ہوتے ہیں۔ ۱۵۔ اپریل کو بابو جواہر لال کی جگہ بابو ہر گوبند داس اپ منتری نیت کئے گئے۔ اور ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو پانچ مہاشیوں کا یگیوپویت سنسکار پانی دھوتائی سے مہاشے کالکا پرساد پردھان آریہ سماج نے کیا

مہاشے میلی رام منتری آریہ سماج چھچھالی کے پتر کا نام کرن سنسکار ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ویدک ریت سے ہوا۔ اس موقع پر ماسٹر آتما رام جی اور بابو کرم چند جی امرتسر سے تشریف لائے تھے۔ سماجک فنڈوں کے واسطے مبلغ چھ روپے دان ملے۔ شام کے وقت ماسٹر آتما رام جی کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔

جنت ضلع مظفر نگر میں دو پتت شدہ آدمی شدھ کئے گئے۔

آریہ سماج رام نگر کا چوتھا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے نروگھن ہوا۔ طاعون کے خوف نے وگھن ڈالا۔ تاہم تلو کے رنگ بھنگ کے بھائی آ گئے۔ نگر کیرتن میں جو ۲۵۔ اپریل کو ہوا۔ آٹھ بھجن منڈلیوں کے منوہر پاٹھ اور موزوں بھجنوں اور مختصر لیکچروں نے بڑا آنند کیا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت نیہراج جی و پنڈت ہرنام سنگھ جی صرف دو صاحب پہونچے۔ حالانکہ پانچ اپدیشکوں نے پہونچنا تھا۔ تاہم ایشور کی کرپا سے کام نہایت عمدگی سے سماپت ہوا۔ ۲۶۔ ۲۷۔ کو ہر دو صاحبان علاوہ منشی نرائن کشن جی و بابو حاکم رائے جی بی۔ اے گوجرانوالہ نواسی و ماسٹر لچھمن داس جی کے لیکچر ہوئے۔ بابو اللہ بخش جی بیدی نے پریشن کئے۔ اور پہالیہ کے ایک مسلمان سائیں صاحب سے جو اسلام کی تلاش دے کر قدرے نوین ویدانت کے پیرو ہیں مباحثہ ہوا پنڈت نیہراج و ماسٹر لچھمن داس نے معقول

جوابوں سے اطمینان کر دیا۔ اور حاضرین پر بڑا اثر پڑا۔ علاوہ دن کے رات کو بھی مباحثہ ہوتا رہا۔ اپیل ماسٹر صاحب نے کی۔ جس پر پچھلے سالوں کے اوسط سے ۲۰۰ روپیہ کے مقابل اس دفعہ اسا لعہ کل چندہ ہوا وعدہ ما لعہ باقی نقد بہ تفصیل ذیل :-
وید پرچار فنڈ عہ۔ ودیانش فنڈ ہے مشن فنڈ ۱۲ار۔ یتیم خانہ اجمیر ۔ لیکھرام میموریل فنڈ عہ۔ لوکل آریہ سکول ۱۲
لوکل آریہ سماج ۲ روپیہ۔
۲۹۔ اپریل کو چوک خورد میں دوکانداروں نے بھی چندہ سے ۲ روپیہ کا ہون کرایا۔ تبھی بھجن ہوئے۔ اور لچھمن داس و ماسٹر دیناناتھ نے لیکچر دئے۔

یکم مئی کو لالہ صاحب پنشنر تحصیلدار کے ہاں ہون کرایا گیا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ دکشنا دیا۔ جو ماسٹر لچھمن داس نے وید پرچار فنڈ کو دیدیا

سہارنپور مسمی رام منتری آریہ سماج شنکر گڈھ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حکیم بیساکھ سمت ۵۹ کو لالہ جیدیال شاہ پردھان کے گھر میں ہون ہوگی سبھاسد ان صبح کو ہون ہوا۔ اور بعد میں حاضرین کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا۔ شام کو سماج مندر میں ہون ہوا۔ اور معمولی سپتاہک کارروائی سماج کے بعد بڑے تزک احتشام سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ لالہ بال مکند دت نے گرہ آشرم پر بازار میں ویاکھیان دیا۔ اسوقت بازار دو کوٹھوں پر مستریوں اور مردوں کا بڑا اجم غفیر تھا۔ ہمارے بھائی نے بڑی خوش اسلوبی سے مضمون کے حق کو ادا کیا۔ بہت انند ہوئے ہمارے بھائی کی چھوٹی عمر میں ایسی لیاقت اور آریہ دھرم سے پریم سراہنیہ ہے۔
۲۷ اپریل بروز ابتدا۔ چند بھائیوں

نے تجویز پیش کی۔ کہ چونکہ موجودہ سماج مندر میں قلت جگہ کی وجہ سے عموماً لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس واسطے مناسب ہے کہ اسی احاطہ سماج مندر میں جہاں لالہ جیدیال اپنی فیاضی سے چاہ طیار کرا رہے ہیں۔ سماج کی سپتاہک کارروائی کی جاوے۔ یہ تجویز منظور ہو کر جگہ مذکور میں صفائی کرانی شروع ہوگئی۔ پورے چار بجے شام کے جگہ مذکور کو ہر طرح سے آراستہ کیا گیا۔ دریاں اور چٹائیاں بچھائی گئیں۔ لوگوں کی آمد آمد شروع ہوگئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک سالانہ جلسہ کا سماں بندھنے لگا۔ تت پشچات لالہ بال مکند جی دت نے ہون کرایا۔ اور دوسرے بھجن ہوتے رہے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری تحصیل کے منتظم اور ہیں د ... منصف مزاج افسران جناب مرزا ظفر اللہ خاں صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر افسر مال اور جناب چودھری سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر منتظم پلیگ اور جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پلیگ ڈیوٹی۔ اور جناب لالہ ٹھاکر چند صاحب نایب تحصیلدار۔ اور جناب لالہ ستو دیال صاحب مختار۔ اور جناب ڈاکٹر لنگا سنگھ صاحب ہسپتال اسسٹنٹ آدی تشریف لائے ہیں۔ صاحبان موصوف نے براجمان ہوکر کارروائی سماج ہونے کا ارشاد فرمایا۔ تت پشچات چودھری جسونت رائے صاحب مختار نے ایا سنا کرائی بعد میں بھجن ہوکر پنڈت بال مکند دت جی دھرم وشے پر اتی سندر ویاکھیان دیا۔ ہمارے لائق لیکچرار نے سامعین کے دلوں پر اپنی جادو بھری تقریر سے ایسا نقشہ کھینچا کہ دوران تقریر میں سنسان کا سماں دکھلائی دیتا تھا۔ اور لوگوں کی ٹکٹکی بندھی ہوئی تھی۔ ہم اپنی ناچیز قلم سے اُن کی کچھ بھی تعریف نہیں لکھ سکتے۔ الّا

سکا اُن کی عمر اور لیاقت اور پریم کا اندازہ کرنے کے واسطے بہت سے الفاظ سراہنیہ رکھتے ہیں۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ دھرم کے مقابلہ میں اُنہوں نے دنیاوی شرم کو علیحدہ کر دیا ہے اور بیخوف ہو ایک امر کو ٹھیک ٹھیک کہنے میں دریغ نہیں کرتے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ میرے پرم مترکا اُتساہ دن بدن بڑھے بعد میں بھجن ہو کر چودھری جسونت رائے صاحب مختار کا ویاکھیان ہون کے فوائد پر ہوا۔ چودھری صاحب پکے آریہ اور شری یان پنڈت رام بھجدت جی پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ حاضری قریب دو سو آدمی کے تھی۔ آخر میں ہم منتظم افسران کا کہ جنہوں نے تشریف شریف لاکر ہمارے اُتساہ اور پریم کو بڑھایا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں آخیر میں آرتی ہو کر سپتاہک جلسہ سماپت ہوا کڑاہ پرشاد تقسیم ہوا

جانشیہ ویر ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی نمسکار۔ آپکا اخبار مطبوعہ مئی پڑھ کے دیکھا جس میں در باب کارروائی پنڈت آتمارام جی ملازم لالہ چیتن آنند جی پلیڈر ملتان جو مضمون منتری آریہ سماج کوٹ ادو نے دیا ہے۔ اُس میں جو نسبت سماج میلسی درج ہے۔ وہ پنڈت آتمارام نے منتری جی کو غلط بیان کیا ہے۔ سماج میلسی اُس کے افعال و اطوار سے پہلے ہی بذریعہ اخبارات واقف تھی اور خصوصاً اس کی طرز تقریر اور آچار کو دیکھ کر بدگمان رہا۔ علاوہ ازیں بوقت قیام میلسی وہ سدھانت الٹو کول ویاکھیان دیتا رہا۔ چنانچہ اسکی اطلاع ستیہ دھرم پرچارک میں دیجی جیسے شری یان لالہ سوناتھ جی نے آتمارام کی نسبت اپنی جانب سے نوٹ بھی دیا تھا۔ البتہ اُس کی ودیا کو دیکھ کر میں نے خود پرائیویٹ طور پر اُسے چند روز رہنے کے لئے اسکی استدعا پر رکھا تھا۔ مگر

L 39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L 39

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی قیمت بعد پیشگی

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۶۰ بکرمی مطابق ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۳ء جالندھر شہر | نمبر ۶

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار تو کر بیٹھتے ہیں لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بصورت واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جائیگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ½ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکھے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہونگے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج ہوتے رہینگے آئندہ سے بند۔

شرح چندہ اخبار سالانہ

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	۴	۲
طلبا سے	۳	۱

شرح اجرت اشتہارات ۱۹۵۹ کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰	۱۸	۱۰
نصف صفحہ	۱۸	۱۰	۶
ایک کالم	۱۰	۶	۴
نصف کالم	۶	۴	۲

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی۔ بلشرح فی سطر کالم فی ہفتہ تین آنے شمار کرکے لیجاوےگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہوسکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ لبھو رام اسسٹنٹ منیجر۔

مرض دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگجیت داس شرکی درگاکنڈ بنارس سے رجوع کریں ان کے علاج سے ایسے مریضوں کو جن کو یہ مرض پچیس تیس یا چالیس سال کا تھا آرام ہوا ہے انکے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد پھر زندگی بھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہوتی ہیں۔ جو مریض اتوار کو ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک اُن کے پاس آتے ہیں اُنکا علاج وے مفت کرتے ہیں۔ بذریعہ خط وکتابت علاج کرانیوالوں سے بابت اشاعت اشتہارات و اجرت کلرک وغیرہ کچھ لیتے ہیں۔ جو مریض ہوں جلد درخواستیں انکے نام بھیجیں۔

کتابیں منگوانے سے پہلے اس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت گھٹا دی ہے اور یہ رعایت یکم اپریل سے آخر جولائی تک قایم رہیگی کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھ فیصدی اور بیس جلد کے خریدار کو ساڑھے بارہ روپیہ فیصدی - ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کی نقل ہیں دیجاویگی ::

نام کتاب	سابقہ قیمت	قیمت جو اب لیجاویگی
گنجینہ بھجن مع مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲؍	۷؍
" بے جلد "	۱۰؍	۶؍
گیتا فارسی مترجمہ فیضی منظوم	۱؍	۱؍
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵؍	۴؍
سوانح عمری محمد صاحب اردو	عہ	۸؍
ہوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴؍	۳؍
آریہ سنگیت پشپاولی گورمکھی	۱۲؍	۱۰؍
پنچ مہا یگیہ ودھی ہندی	۱؍	۹ پائی
پنچ مہا یگیہ ودھی انگریزی	۴؍	۳؍
اکانومی آف ہیومن لائف انگریزی	۱۲؍	۶؍
ہندو ماترس "	۵؍	۳؍
اپنشد "	۶؍	۳؍
گیان پرکاش اردو	۸؍	۶؍
رگوید آدی بھاشیہ کا اردو ترجمہ حصہ اول مصنفہ لالہ منشی رام جی۔	۸؍	۶؍
دھوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں	عہ	۱۲؍
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتما رام جی	۸؍	۶؍

نوٹ (۱) دیکس پنڈت گرودت جو کہ ختم ہو چکی تھے - دیلئے ہم نے معہ جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا شروع

کر دیا ہے - بہ نسبت سابق ۴۰ صفحے بڑھ جاویں گے جنکی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آویں گی اُن کو ۸ ؍ کو ملیگی -(۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ مناسب اور واجب درستیوں کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے - جن صاحبوں کی درخواستیں یکم سے پہلے آئینگی اُن سے ۱۰؍ لئے جاویں گے (۳) ہم ایک روپیہ کے خریدار کو بھی سوا چھ فیصدی پر دیتے ہیں - مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک یتر الہ یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ ملیگی - ہمارے ہاں سے ۱؍۶ میں بیجا دیگی ::

آڑہت

جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال واسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں - اُسپر صرف ایک روپیہ آڑہت کا لیا جاتا ہے اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال واسباب طلب کرتے ہیں - اُسپر واجبی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے - علاوہ ال وغیرہ کے ہم آپکو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے تیار ہیں - جو لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں ::

نگین و سفید دیسی جرابیں

ہمارے پاس دیسی جرابوں کا کچھ ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے - قیمت حسب ذیل لیجاتی ہے

قیمت ایک درجن کے خریدار کو بحساب ۱۲؍ فی درجن - قیمت تین درجن یا اُس سے زیادہ کے خریدار کو بحساب ۱۱؍ فی درجن

المشتہر

منتھرا داس پوری مینیجنگ ڈائریکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک شریف کھتری گھر کی لڑکی کے لئے جسکی عمر سولہ سال سے زیادہ ہے - اور جو دیوناگری گورمکھی اور اردو لکھ پڑھ سکتی ہے - ایسے ور کی ضرورت ہے جو پیدائیش کے لحاظ سے خواہ کسی ذات کا ہو - لیکن مفصلہ ذیل اوصاف رکھتا ہو (۱) عمر بیس اور پچیس سال کے درمیان ہو (۲) انٹرنیس سے زیادہ تعلیم پائی ہو -

(۳) صحت جسمانی اور چالچلن تسلی بخش ہو -

(۴) نرا کار پرماتما کی ہستی میں یقین رکھتا ہو - اور دھرم کی طرف کافی رُچی ہو -

(۵) شادی میں بُت پرستی کی رسم نہ ہوگی -

جملہ خط و کتابت بنام مسٹر بی - ایل - اے معرفت مینیجر پرچہ پرچارک انارکلی لاہور ہونی چاہئے ::

ہندو ہوٹل !!!

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا - اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ظاہری عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلےٰ درجہ کی ترقی پر ہے - ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائیش معہ قبائل بھی انکے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے - بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں - فیس رہائیش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول دو روپیہ - درجہ دوم ۱؍ عہ درجہ سوم ۱؍ - مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے مینیجر سے خط و کتابت کریں ::

المشتہر

مینیجر ہندو ہوٹل لاہور

سنسار کی گتی

دہوئیں کے خراب اثر سے دیش تو بچیگا

خبر ہے کہ دیرہ دون سے کوہ منصوری تک جو ریل جاری ہوگی اُس میں بجائے لکڑی و کوئیلوں کے برقی طاقت سے کام لیا جاویگا۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ ریل نے بہت کچھ آرام لوگوں کو دیا ہے مگر اُس کے ساتھ ہی اُس کے دہوئیں سے کرہ ہوائی میں جو بُرے اثر پھیل رہے ہیں وہ بھی دور کئے جانے کے لائق ہیں۔ والیو شدہ کرنے کے واسطے ایشور نے بہت سے ریاء اپنے سرشٹی نیم میں کئے ہوئے ہیں۔ اور منشیہ ماتر کو ہون یگیہ کرنا بڑا ضروری ہے بدیں وجہ کہ زندگی کا بہت سا انحصار شدہ والیو پر ہے۔ یدی انجن وغیرہ ہر ایک کل میں ہر جگہ بجائے لکڑی وغیرہ کے برقی طاقت کا استعمال کیا جاوے۔ تو بہت سے جنگل محفوظ رہسکتے ہیں۔ جہاں ایک طرف برکشوں کے جنگل پرتھوی پاکر ہوا کو اور بھی زیادہ زور سے شدہ کر سکینگے۔ نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہوا موجودہ حالت کی نسبت بہت زیادہ پوتر ہوگی۔ اور اِس میں لوگ سانس لے کر اپنی صحت کو زیادہ اچھی طرح قایم رکھ سکیں گے۔ اور دھرم ارتھ کام اور موکش کی پراپتی میں ان کو بہت زیادہ کامیابی ہوگی۔

ودوانوں کی مٹی پلید

ایک ہندوستانی بھائی سے ولایت میں بیرسٹری پاس کرنے کو گئے۔ وہاں جاکر ایک میم سے شادی کا وعدہ کیا۔ مگر کسی کارن اُس وعدہ کو پورا نہ کرسکا میم صاحبہ نے عدالت میں نالش کردی۔ اسپر عدالت نے اسکو ۵۰۰ روپیہ کی ڈگری دیدی۔ یہہ سب کچھ اسی وجہ سے ہورہا ہے کہ لوگ بواہ کے مقصد کو نہیں سمجھتے۔ پراچین سمے کے انوسار مناسب تو یہہ تہا کہ اگر کوئی ستری پُرش سمان گُن۔ کرم سبہاؤ نہ رکھتے ہوئے کام کے وش ہوکر آپس میں بواہ کی پرتگیا کرلیں تو گورنمنٹ کی طرف سے وہ وعدہ ناجائز قرار دیا جاوے۔ تاکہ گرہست آشرم میں کسی پرکار کی گڑبڑ نہ پڑکر آئندہ نسلوں پر کسی قسم کا بُرا اثر نہ پڑے بجائے اسکے اُلٹا اِس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ اپنی طبیعت کے برخلاف لوگ شادی کریں جس سے کہ بہت سے لوک اور پرلوک کے سکھوں میں وگہن پڑتا ہے۔ وواہ کی عظمت لوگ ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ تاوقتیکہ ویدک وواہ کا آدرش اُن کے پیش نظر نہ ہو۔

نٹوں کی نٹ بازی

سول اینڈ ملٹری نیوز میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جسکا خلاصہ حسب ذیل ہمعصر رفیق ہند لاہور نے بھی دیا ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں بازی گر نٹوں کی بستی ہے۔ یہہ لوگ جمناسٹک میں کمال رکھتے ہیں۔ اور اپنی عورتوں کی حیا اور عصمت کا بہت ہی خیال رکھتے ہیں اس گاؤں سے ایک نٹ کی لڑکی قریب کے ایک موضع میں بیاہی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے شوہر اور سسرال والوں نے نکال دیا۔ اور وہ اپنے میکے میں آگئی۔ اُس کا باپ یہہ توہین نہ برداشت کرسکا اور فوراً چودھری سے صورت حال بیان کی۔ چودہری نے لڑکی کے شوہر اور خسر کو ایک تاریخ مقررہ پر پنچایت میں حاضر ہونے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ وہ مقررہ تاریخ پر حاضر ہوئے۔ اور اُنہوں نے بیان کیا کہ عورت بدچلن ہے۔ اسلئے ہم اِس کو اپنے گہر میں نہیں رکھہ سکتے۔ عورت طلب ہوئی۔ اور اُس نے بڑے زور کے ساتھہ اپنی بیگناہی ظاہر کی۔ اور چودہری کے حکم سے اُس نے ذوالجلال کی قسم کہائی۔ اور دعا مانگی کہ اگر اُس نے اپنی عصمت کو داغ لگایا ہو تو فوراً غضب الہی اُس پر نازل ہو اور وہ جل کر خاک ہو۔

غرضیکہ طرفین اپنی اپنی ضد پر قایم رہے۔ آخر چودہری نے قضیہ کا تصفیہ آسمانی انصاف سے کرنا چاہا۔ اور ایک لوہے کی سلاخ ۱½ فیٹ لمبی اور اس سے نصف چوڑی اور ایک انچہ کے قریب موٹی آگ میں تپائی گئی۔ جتنے عرصہ میں لوہا سرخ ہوتا رہا عورت کو حکم دیا کہ غسل کرکے اور پاک و صاف ہوکر حاضر ہووے۔ آخر لوہا سرخ انگارے کی طرح دہکنے لگا۔ اور عورت مذکور نہا دہوکر سفید چادر پہن کر آئی اور گرم لوہے کو دیکھہ کر کانپ اُٹھی لیکن چودہری کی نگاہ سے صاف ٹپکتا تھا۔ کہ مطلق رحم نہیں کرے گا۔ آخر وہ اپنی قسمت پر راضی ہوکر آگے بڑھی۔ اور جس وقت اشارہ دیا گیا۔ فوراً دہکتا ہوا گرم لوہے کا ایک سرا ایک ہتیلی پر اور دوسرا دوسری ہتیلی پر رکھہ کر قدم بقدم چلی۔ وہاں سے پانچ چہہ کرم کے فاصلہ پر بہوسہ کا ایک ڈہیر تہا۔ وہ عورت وہاں لے جاکر لوہے کا ٹکڑا رکھہ دیوے۔ چنانچہ

اُس نے لپ ہی کیا - اور بہوت ہی شعلہ بھڑ کنے سے ثابت ہوا - کہ لوہا ٹھنڈا نہیں تھا - لوگوں نے پانی چھڑک کر آگ بجھائی - پھر تو معصوم عورت کے دونوں ہاتھ اُس کے والدین اور سسرال والوں نے بغور دیکھے - اُن کے علاوہ چار پانچ سو آدمیوں کا اور بھی مجمع تھا - لیکن سب حیران رہ گئے - کہ عورت کے ہاتھوں پر داغ تک نہ لگا تھا تمام حاضرین اُس کی پاک بازی کے معتقد ہو گئے - اور سب نے اُس کو اور اُس کے رشتہ داروں کو مبارکباد دی - چودھری نے اُس کے شوہر پر دس روپیہ جرمانہ کیا - اور وہ اپنی بیوی کو جس کی عفت و عصمت میں کچھ شبہ نہ رہا تھا - بڑی خوشی کے ساتھ اپنے گھر لے گیا - کہتے ہیں - کہ اس سخت آزمائش سے پہلے عورت کے ہاتھوں کا بخوبی امتحان کر لیا گیا تھا کہ کسی قسم کا مصالحہ وغیرہ تو نہیں لگایا گیا ہے - راستی و دروغ پرکھنے والی بلاشبہ ضعیف الاعتقاد آدمیوں کے واسطے یہ واقع یقین کرنے کے لئے کافی ہے - لیکن اگر بغور دیکھا جاوے تو پتہ لگیگا کہ پرماتما کا نیم کسی حالت میں بدل نہیں سکتا - گن اپنے گنی اور صفت اپنے موصوف سے ہرگز ہرگز جدا نہیں ہو سکتی - ایشور نے شانتی کا گن جل میں اور اگنی میں داہ کا گن پیدا کیا ہے - اگر خاص خاص اشیاء کے میل سے یہ اپنا اثر نہ کریں - تو یہ بھی ایشور کا نیم ہے سنشٹی کی سچائی وغیرہ صفات مادی اشیاء کے گن تبدیل نہیں کر سکتیں

کئی مصالحے اس قسم کے ہیں - کہ اُن کو اگر ہاتھوں پر لگایا جاوے - تو کوئی ظاہرا پہچان ہی نہیں سکتا ہے - اور نہ ہی اُن کا کچھ اثر ہو سکتا ہے - جو لوگ کہ ایشوری نیم کو اٹل سمجھتے ہیں - اور جن کا وشواس ہے - کہ قانون قدرت کبھی نہیں بدلتا - وہ اس قسم کی نٹ بازیوں پر فریفتہ نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کبھی اس قسم کے ڈھکوسلوں کا اثر اُن کے دل پر ہو سکتا ہے -

فیصلہ کا اندھیر

کسی جھگڑے کو فیصلہ کرنے کے لئے مختلف مقامات میں مختلف طریقے استعمال ہوتے ہیں - جو کم و بیش ایک دوسرے کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں مشابہت رکھتے ہیں - مگر شمالی سیام میں فیصلہ کے واسطے عجیب ہی ایک نہایت ہی بیہودہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے - طرفین کو ٹھنڈے پانی میں کھڑا کر دیا جاتا ہے - جو آدمی زیادہ دیر تک پانی میں کھڑا رہے - وہی جیت جاتا ہے - کیا فلاسفی ہے - بیچارے کم زوروں کی تو شامت ہی ہے - زبردست جو چاہیں ظلم و ستم کر لیویں کیونکہ وہ تو کبھی ہی نہیں ہارتے ہوں گے -

لوکل

آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت دیوی دیالو جی نے اُپدیش فرمائی - اور

اُپ نشدوں سے کتھا کی -

پلیگ سے اب شہر میں امن ہوتا جاتا گرمی سخت پڑنے لگ گئی ہے - کچھ دنوں سے پلیگ سے بیماروں کی اوسط پانچ ہے - ۲۰ - مئی ۱۹۰۳ء کو صرف ایک کیس ہوا - اور ایک ہی موت -

کنیا آشرم اور کنیا انا تھالہ لئے کرایہ پر ایک ہی مکان میں رہتی ہیں - اُسی جگہ یکم مئی ۱۹۰۳ء سے اُن کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام ہے - یعنی اُسی جگہ باقاعدہ پاٹھ شالا لگتی ہے شہر کی کنیا ئیں اس مکان میں پڑھائی جاتی ہیں -

ایسی سخت گرمی میں پلیگ ضرور ہی اُٹھ جاوے گا - اور امید ہے کہ یکم جون ۱۹۰۳ء سے پاٹھ شالا بھی کھل جاویگی -

گروکل کیلئے ضرورت

گروکل کانگڑی کے لئے ایک یوگیہ ڈاکٹر یا وید کی ضرورت ہے - کوئی پنشنر ہوں یا جو گروکل کے اُپکاری و دھرم کاریہ میں منہاتیا دینی چاہتے ہوں - اور آریہ دھرم کے پریمی بھی ہوں میرے ساتھ پتر ویوہار کریں - گروکل کی اور سے اُن کی سیوا بھی کی جاوے گی -

المشتہر

منشی رام جگیاسو مکھیہ ادھشٹاتا گروکل

(ہریدوار)

اُپدیش

(۷)

कस्त्वा युनक्ति स त्वा युनक्ति कस्मै त्वा युनक्ति तस्मै त्वा युनक्ति कर्मणे वां वेषाय वाम् ॥ यजु: अ: १ मं: ६

پرماتما ہمکو ستیہ کرم کرنے کے لئے پریرنا کرتے ہیں۔ اِس لوک اور پرلوک کے سُکھ کے لئے ودیا گیان اور دہرم کے جیون سے پرودہی پڑھنے پڑھانے والوں کا سنگ کرنا اور اچھی پرکار پدارتھوں کے گنوں کے میل اور ورودھ کے گیان سے شلپ ودیا کا پرکاش کرنا اور ستیہ ودوانوں کا ساگم اتھوا شکشا دیا ہے۔ دھرم اور ستیہ کا انوشٹان کرنا آدی یہ سب اس پرکار کے کرم ہیں کہ جن کے بنا منشیہ آنند کی پراپتی کدا پی نہیں ہو سکتی۔ کلیان کاری پرماتما ہمیں اُپدیش کرتے ہیں کہ سکھ کے ابھلاشی جنوں کو سدا اپوروکت یگیہ کرنے اچت ہے۔ جو منشیہ ان شُبھ کرموں سے پرتھک رہ کر اپنی رچی کہ کرم کی اور بڑہاتے ہیں ایشور یہ نہیں کے انوسار ڈنڈ کے بھاگی ہو کر کبھی سکھ کو ساپت نہیں ہوتے۔ ایشور نے منشیہ کو ستنتر تا پیدا کیا ہے۔ پرنتو اپنا نیاء سہتر رکھنے کے واسطے پہلے اور بُرے کرموں سے وید دوارا سوچت کرکے سب اچھے کرموں کی آگیا دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ پرتھم اس بانی کا سیون کرو۔ جو کہ برہمچریہ آشرم میں ودیا پڑھنے اور پورن آیو کرنے کے لئے بیون

کی جاتی ہے۔ دوتیہ جو بانی کہ گرہ آشرم میں انیک سکھ دادیوگوں سے سکھوں کے دینے والی وستار سے پرگٹ کی جاتی ہے۔ تت پشچات اس بانی کو گرہن کرو کہ اس سنسار میں سب منشیوں کے شریر اور آتما کے سکھ کی بردہی اور ایشور آدی پدارتھوں کے گیان کو دینے والی بان پرستھ اور سنیاس آشرم میں ودوانوں سے اُپدیش کی جاتی ہے۔ ارتھات کرم سے برہمچریہ گرہستہ بان پرستھہ اور سنیاس کے واسطے یتن کر کے منشیہ شانتی دھام کو پہونچ سکتا ہے انیتھا نہیں۔ اپنی ستنترتا سے منشیہ جو کرم کرتا ہے۔ ایشور اپنے نیاء کے انوسار پھل دیتے ہیں۔ پرماتما کسی کو بھلے یا بُرے کرم کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ البتہ شُبھ کرموں کے کرنے کی پریرنا کر کے اس کرم کو منشیہ کی ستنترتا پر چھوڑ دیتے ہیں۔ وید منتروں دوارا پتہ لگتا ہے کہ پرماتما سدا اچھے مارگ کی اور پریرنا کرتے ہیں۔ اور آئیندہ کرموں کو اپنے اننت گیان سے بھلی پرکار جانتے ہیں۔ پرنتو کسی پرکار کا دخل نہیں دیتے۔ کہ جس سے جیو کی ستنترتا نشٹ ہو جاوے۔ وہی پرجاپتی پرمیشور پورن رتھ اور اچھی اچھی کریاؤں کے کرنے کی منشیوں کے لئے وید کے دوارا اُپدیش کی پریرنا کرتے ہیں۔ وہی سب کا انترآتما سرو دیاپک جگدیشور انتریامی روپ سے سب کے آتما میں ستیہ کا پرکاش کرتے ہیں۔ اور ایسی ودیا دگیان پرد سب ودیاؤں کی پراپتی اور اُن کے پرچار کے لئے آگیا دیتے ہیں۔ اس بھاؤ کو بھی پرکار پرگٹ کرنے کے لئے جگت پتا اُمید منتر دوارا۔ پرشنوتر کے ذریعے اپدیش کرتے ہیں۔ ودوان داودیارتھی ہونے کی آگیا دیتا ہے۔ وہ کس کس پریوجن کے لئے مجھ اور تجھ کو یُکت کرتا ہے؟ ستیہ برت کے آچرن روپ یگیہ کے لئے دھرم کے پرچار کرنے میں اُدیوگی کو آگیا دیتا ہے۔ وہی ایشور اوکت شریشٹ کرم کرنے کے لئے کرنے اور کرانے والوں کو نیکت کرتا ہے۔ سب گُن اور ودیاؤں میں ویاپتی کے لئے ودیا پڑھنے اور پڑھانے والے لوگوں کو اُپدیش کرتا ہے۔

اِسلئے آؤ سُکھ کی ابھلاشا کرنے والو!! پرماتما کی آگیا مانتے ہوئے شُبھ کرم میں پرورت ہوں۔ سدا بھلے پرشوں کی سنگت کرتے ہوئے ایشوری پریرنا سے پریرے جا کر اودیا کا ناش اور ودیا کی بردھی کریں تاکہ پرم آنند کی پراپتی ہو۔

اوم شم

ستیہ دھرم پرچارک

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۱۰

از ڈاکٹر جمنا داس سسٹنٹ سول سرجن مظفر گڑھ

دوران منی (ویریہ چکر) میڈیکل کالج کے ایک پروفیسر نے اثنائے لکچر میں بیان کیا کہ Spermatorhea یعنی جریان منی کوئی بیماری نہیں جو لوگ ویریہ کی رکشا پر چار کرتے ہیں سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا جسم سے باہر نکلنا ایک قدرتی امر ہے۔ زیادہ دیر تک ویریہ کا جسم کے اندر رہنا بیماری کا کارن ہے۔ پروفیسر صاحب نے جو دلیل دی وہ بھی قابل لکھنے کے ہے۔ ویریہ کے جسم سے نکلنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس کے نکلنے کے سبب سے نہیں۔ بلکہ مروجہ خیال اس کمزوری کا باعث ہے۔ کیونکہ آجکل لوگ اس چیز کو جسم سے سب سے زیادہ طاقتور جوہر خیال کرتے ہیں۔ جسم سے خارج ہونے کے بعد جو مایوسی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہی کمزوری کا باعث ہے۔ جب سائنس کے بڑے بڑے الفاظ میں انہوں نے اس امر کو بیان کیا اسکا نام Reflex phenomena رکھا۔ تو سننے والوں کی عقل چکر کھا گئی۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی بر مچریہ آدی باتوں پر تخول کرنے لگے۔ نہ صرف اپنے تک ہی محدود رکھا۔ بلکہ دوسرے کالجوں میں اس امر کا ایسا پرچار ہوا کہ بہت سے لڑکوں نے جو ویریہ رکھشا کیواسطے اوشدھی وغیرہ استعمال کرتے تھے۔ اس امر کو معمولی سمجھ کر علاج کرنا چھوڑ دیا۔ اور قدرتی نکاس سمجھ کر بالکل لاپرواہ ہو گئے۔ لیکن کہاں تک قدرتی اصول کا پلٹنا نہایت مشکل ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی گئی۔ مجبوراً دوائی کا استعمال کرنا پڑا۔ ایسا ہی بہت سے آدمیوں کا خیال ہے کہ ویریہ جب زیادہ دیر تک جسم میں رہے تو باعث بیماری ہے۔ لیکن جن لوگوں نے وچار سے اس مضمون کا مطالعہ کیا ہے اور ویریہ اور جسم کے تعلق کو اچھی طرح سے سوچا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ویریہ جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور ہر ایک حصہ میں رہتا ہے۔ ویریہ خصیوں میں بنتا ہے۔ اور چونکہ وہاں جمع رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں واپس خون کے ساتھ جسم میں رچ جاتا ہے۔ جیسا اور عضووں کا حال ہے کہ کچھ کال کے لئے خوراک کو تحلیل کر کے باہر نکال دیتے ہیں۔ جیسا معدہ سے خوراک ناڑیوں کے رستے دوسرے عضووں میں چلی جاتی ہے۔ اسیطرح ویریہ جمع ہو کر خون کے رستے دوسرے عضووں کو چلا جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ جیسے غلیظ مادہ کا انتڑیوں سے نکلنا ضروری ہے۔ ویسا ہی ویریہ کا نکلنا۔ اور اس خیال پر بعض ڈاکٹر لوگوں نے جسم کے اور Secretions کیطرح اسکا خارج ہونا ضروری خیال کیا ہے لیکن وہ اس بات کو بھول گئے کہ انسانی عجیب وغریب کارخانہ میں کئی منزلوں کے بعد ویریہ بنتا ہے۔ اور جن کی سب سے زیادہ طاقتور چیزیں اسمیں پائی جاتی ہیں۔ اتنی بیش بہا چیز کو قدرت بیہودہ ضائع کرنا نہیں چاہتی۔

ڈاکٹر Haller صاحب اس بیشے میں لکھتے ہیں کہ جب ویریہ خصیوں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور Lubes پر زیادہ زور پڑتا ہے تو اس دباؤ کے سبب سے آس پاس کی خون کی ناڑیوں میں چلا جاتا ہے۔ اور خون کے ذریعہ جسم کے مختلف حصوں میں جا کر تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ آواز میں تبدیلی۔ داڑھی مونچھ کا آغاز صرف اسی کا نتیجہ ہے۔ جن آدمیوں میں ویریہ پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے مخنث۔ انکی آواز میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی۔ عقل کم اور طبیعت میں مردانگی نہیں آتی۔ بچے آدمیوں میں قدرتاً ویریہ کے پیدا ہونیکی جگہ نہیں ہوتی۔ اسواسطے ان کا جسم مضبوط اور بڑھ نہیں سکتا۔ ڈاکٹر فٹ صاحب لکھتے ہیں کہ ویریہ کے نائیٹروجن کے مرکبات مغز کو خون کے رستہ چلے جاتے ہیں۔ اور باقی حصہ گوشت وہڈی وغیرہ کی پرورش کے کام آتا ہے ڈاکٹر [illegible] صاحب سمجھتے ہیں کہ خون کے سب سے اچھے حصہ سے ویریہ پیدا ہوتا ہے اور جذب ہو کر مغز وغیرہ عضووں کو طاقت دیتا ہے۔

روزمرہ کی تجربہ سے ہر ایک انسان کو ویریہ کا جسم کے ساتھ تعلق معلوم ہے۔ کسی چیز کے ضائع ہونے سے اب نقصان نہیں ہوتا جیسا اس کے ضائع ہونے اس کے نقصان سے جسم کے سارے اعضا کمزور ہو جاتے ہیں۔ خون کی بیماریوں کا ایک بڑا بھاری خاصہ یہ ہے کہ جسم کی دونوں اطراف پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے آتشک وغیرہ کے جن کا زہر خون میں رہتا ہے۔ ایسا ہی ویریہ کے زیادہ ضائع ہونے سے تمام جسم کی اعضا شکنی دونوں آنکھوں کی بینائی کم۔ اور ہر دو بازو و ٹانگوں کا کمزور ہونا جس سے صاف ظاہر ہے کہ خون کی طرح ویریہ کا تمام جسم سے تعلق ہے۔ جو لوگ زیادہ دماغی کام کرتے ہیں انہیں اس امر کا بخوبی تجربہ ہوگا کہ ایام مطالعہ میں ویریہ بالکل ضائع نہیں ہوتا۔ اور اگر کچھ دن کام کرنا چھوڑ دیں اور دماغ سے کوئی کام نہ لیں تو ویریہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ مطالعہ سے مغز میں Chemical energy زیادہ پیدا ہو کر [illegible] ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ زیادہ

wasteproduct کا نکلتا ہے۔ اور جسکو پورا کرنے کے لئے زیادہ دیریہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ شائد آپ یہہ کہیں کہ صرف خیالات ایکاگر کرنا کا نتیجہ ہے۔ کہ جس سے مطالعہ کے دنوں میں انسان کی طبیعت بےقصور رہتی ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ خیالات کا اثر بہت درجہ تک ٹھیک ہے لیکن دیریہ کا جذب ہونا بھی صرف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلوان آدمیوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ باوجود خراب خیالات اور بُرے سے بُرے گیت گانے کے بھی اُن میں دیریہ زیادہ ضائع نہیں ہوتا کیونکہ جسمانی ورزش سے muscles میں اتنے wasteproduct نکلتے ہیں۔ کہ جو دیریہ مشکل سے پورا کر سکتا ہے۔

سب سے زیادہ پرتیکش پرمان دیریہ کر کسکا دیریہ کے چڑھانے کے لئے وہی ہے جو خاص خاص آدمیوں کو معلوم ہے پُرانے زمانے میں برہمچاری کو پہلے پہل یہہ ودھی سکھلائی جاتی تھی۔ آج کل بھی جن لوگوں نے اِس وشے میں کوشش کی ہے۔ اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ جس وقت انسان پر بُری خواہش غالب آجاتی ہے اور طبیعت میں جوش بھر آتا ہے۔ تو ناسکا دوارہ پران وایو کو اوپر کھینچ کر من کو الگ جگہ ستھر کرنے سے دیریہ لوٹ جاتا ہے۔ جن لوگوں نے اِس بات کی مشق کی ہے۔ اُن کو اکثر اوقات دیریہ اپنی جگہ سے واپس آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اِس وشے میں بڑے پرم پوجنیہ سوامی گکشانند جی مہاراج نے اپنی بنائی کتاب (دھیان یوگ پرکاش) میں وستار لکھا ہے۔ جسکے مطالعہ سے اِس وشے میں بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے ڈاکٹر ہالو صاحب نے بھی بہت بڑی کتاب دیریہ کے جسم میں جذب ہونے کے بارے میں لکھی ہے۔ سوامی جی مہاراج کسی ایک جگہ برہمچاری کو اُپدیش دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ گوشٹ گا کے بنا اندری کا سپرش بھی نہ کرنا چاہئے۔ اور دیریہ کو شریر میں رکھ کر نیز ستر اور ہر بنا ارتحات نیچے اوپر کو نہیں گرنے دینا چاہئے پرانایام کے وِشے لکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی مشق سے انسان کی بُدھی تیز ہو جاتی ہے۔ اور دیریہ منشیہ کے شریر میں بردھی کو پراپت ہوتا ہے

(باقی آئندہ)

دہلی کا عالی شان دربار اور ستیارتھ پرکاش

از لالہ کرنا رام آریہ سبھاسد کرلال نواسی

۱۰ مئی کو آریہ پترکا میں دہلی کے دربار اور پرچار کے متعلق کچھ مختصر سا اشارہ نکلا ہے۔ جس کا مطلب یہہ ہے۔ کہ اِس عظیم موقع پر جہاں بھجن منڈلی اور اُپدیشک منڈلی کام کرے وہاں تحریری پرچار کی خاطر دس ہزار ٹریکٹ مفت بانٹے جاویں یہہ تجویز اعلیٰ ہے۔ لیکن ہم تحریری پرچار کی اِس مضمون میں تشریح کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ہماری رائے میں کوئی نیا ٹریکٹ ہرگز ہرگز نہ طیار کیا جاوے۔ سوامی جی مہاراج کا ستیارتھ پرکاش ہی ایسے اعلےٰ موقع کے لئے تقسیم کرنا نہایت مناسب ہے چونکہ راجپوتانہ کے ہندی جاننے والے رئیس ممالک شمالی مغربی کے اُردو دان رئیس اور پنجاب کے راجے۔ پنجاب کے سپاہی فوجی لوگ اور اہلکار جو گورمکھی دان ہیں ضرور آئیں گے۔ اِسلئے ہر سہ زبان میں ستیارتھ پرکاش پرتی ندھی سبھا کی طرف سے مفت تقسیم اور نذر کئے جاویں۔ اور کم از کم تعداد اِس پرکار ہو۔ ہندی ستیارتھ پرکاش پانچ ہزار اردو ستیارتھ پرکاش ڈھائی ہزار۔ گورمکھی ستیارتھ پرکاش ڈھائی ہزار۔

اور ہر سہ ستیارتھ پرکاش سبھا کو اصلی لاگت پر خریدنے کو اگر درخواست کی جائے۔ تو شائد ناگری ستیارتھ پرکاش ہمارے خیال میں اصلی لاگت پر سبھا بڑی آسانی سے خرید کر سکتی ہے ہم ذیل میں چند وجوہات درج کرتے ہیں۔ جنکے پڑھنے سے آریہ پُرشوں کو معلوم ہو جائے گی کہ کیوں صرف ستیارتھ پرکاش کی ہی اشاعت اِس عالی شان اور تاریخی موقع پر کی جاوے

(۱) جہاں ہند کی تاریخ میں یہہ عالی شان دربار یادر ہے گا۔ یہہ بھی یاد رہے گا کہ اگر شری سوامی جی مہاراج! جگان کو اُپدیش دینے کے لئے خود موجود نہ تھے۔ تو اُن کے دیاگیان لیکھ ستیارتھ پرکاش جیسی اعلےٰ دھرم پستک ہزاروں کی تعداد میں اول ہی مرتبہ مفت بانٹی گئی۔

(۲) عیسائی لوگوں نے بائیبل کے ترجمے صدہا زبانوں میں کئے ہیں۔ اور اگرچہ وہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں اُن ترجموں کو اِس موقع پر مفت تقسیم کریں۔ اِسلئے لازمی ہے۔ کہ آریہ سماج کسی بھی دیگر منشیہ کے بنائے ہوئے ٹریکٹ کو اِس موقع پر نہ بانٹے۔

بلکہ ستیارتھ پرکاش کو تقسیم کرے۔

(۳) فرض کیا جائے کہ سبھا دس مختلف مضامین یا مت متانتروں کے کھنڈن پر پچاس پچاس صفحوں کے ٹریکٹ تیار کرائے۔ اور ان دس ٹریکٹوں کی ضخامت ۵۰۰ صفحے ہو جائیں گے۔ مگر تب بھی دس قسم کے ٹریکٹ سرو مت متانتروں کے کھنڈن اور شاستروں کے منڈن کے متعلق ویسے اُتم کبھی لکھے نہیں جا سکتے۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش ہے۔ اس ایک کتاب کے تقسیم کر دینے سے دس کیا پچاس قسم کے ٹریکٹوں کا کام اعلےٰ سے اعلےٰ چل سکتا ہے۔ جیسے پانسو صفحے اُن کے ہوں گے ویسے ہی پانسو صفحے کی یہ کتاب ہے۔ اور جو لاگت سبھا کی اُن کے چھپوانے میں آئے گی وہی لاگت اس کتاب کی اصلی قیمت پر خریدنے سے سبھا کی آ سکتی ہے۔ ستیارتھ پرکاش آریہ سماج کا قلعہ شکن شاہی توپخانہ ہے اس میگزین کو چھوڑ کر کسی دیگر ٹریکٹ سے دھرم ودجے کا کام پتوجت نہیں لے سکتے۔

(۴) کتاب کی وقعت اُس کے مصنف سے ہوتی ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا نام اور کام راس کماری سے لے کر ہمالہ کی کندروں میں گونج رہا ہے۔ بلکہ روئے زمین کے شائستہ ملکوں میں شہرت پا چکا ہے۔ اسلئے جبکہ روئے زمین کے اعلےٰ سے اعلےٰ آدمی اُس موقع پر اکٹھے ہوں گے۔ تو پس دیگر انسان کی بنائی ہوئی کتاب اس وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھی جائیگی۔ جو کہ شری سوامی جی کی۔ کون راجہ یا امیر ہند کا ایسا ہے جسنے کہ سوامی جی کا نام نہیں سُنا۔ نام وہ جانتے ہیں اُن کے کام کا جتانا ہمارا فرض ہے اگر کسی دیگر آدمی کی تصنیف کردہ کتاب بانٹی جائیگی۔ تو اُس کے انٹروڈیوس (تعریف) اور اُس پر شردھا بٹھانے کیلئے کتنا موقع درکار ہے۔ اِسلئے سوامی جی کی کتاب کیلئے ایسی احتیاط کی کوئی ضرورت نہیں۔ عموماً آریہ اُپدیشکوں کے کل لیکچر ستیارتھ پرکاش کی تشریح ہوتے ہیں۔ اُن کے کل ٹریکٹ ستیارتھ پرکاش کے مضامین کے لفظ بدلے ہوئے یا اختصار ہوتے ہیں۔ پھر کیوں نہ اصلی حالت میں ستیارتھ پرکاش ہی بانٹا جائے۔

(۵) ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ اس عرصہ تک سبھا کی طرف سے اگر طیار ہو جائے تو بہت ہی عمدہ ہو۔ کیونکہ انگریزی دانوں کے کانوں تک ویدک دھرم کا سندیسا پہونچانا آریہ سماج کا کم فرض نہیں ہے۔ کاش کہ سبھا اس اہم ضرورت کو محسوس کرے۔ اور دہلی کے دربار سے پہلے یہ انگریزی ترجمہ بھی طیار ہو جائے۔ اس ترجمے کا طیار کرانا گو مشکل ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ اسلئے اگر پورا یتن کیا جائے۔ تو کامیابی کی پوری امید بلکہ از کم نہیں ہے۔

(۶) ویدک یتنترالے کی طرف سے چاروں وید مول مجلد بکنے چاہئیں۔ اور اگر اس موقع پر مول ویدوں کے فروخت کا اعلےٰ انتظام یتنترالے کی طرف سے ہو۔ تو بہت ہی پر دیکار ہوگا۔ کوئی آدمی کہہ سکتا ہے۔ کہ بائبل کی طرح وید بھی مفت تقسیم ہونے چاہئیں۔ لیکن ہمارے خیال میں لوگ چونکہ بغیر ترجمے کے مول ویدوں کو نہیں سمجھتے اسلئے اگر ایک کیا بھی گیا۔ تو لوگ الماریوں میں سجا کر رکھ چھوڑیں گے۔ آریہ سماج کی طرف اُن کی توجہ نہ ہوگی۔ ویدوں کی طرف رُچی دلانے والا گرنتھ جب ستیارتھ پرکاش بانٹا جائیگا۔ تو ویدوں کی لوگوں میں پرم شردھا ہو جائیگی۔ اور وہ خود بخود ویدوں کو خرید کر اپنے گھر میں رکھیں گے۔

(۷) آریہ پرتی ندھی سبھا کو ایک مختصر سی رپورٹ گروکل - وید پرچار وغیرہ کے متعلق طیار کرا کے اس موقع پر بانٹنی چاہئے اور یہ رپورٹ سب زبانوں میں ہونی چاہئے

ہم آشا رکھتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے لائق رکن اور معزز عہدہ داران اس عالیشان موقع پر تقریری اور تحریری پرچار کے لئے ستیارتھ پرکاش کو مختلف زبانوں میں مفت بانٹنے کا پربندھ کریں گے۔ اور اس کا تخمینہ لگا کر پہلے سے ایک خاص فنڈ کھولنا چاہئے۔ یا جیسا مناسب ہو انتظام کرنا چاہئے۔ اگر ہم شکاگو کی نمائش میں میں ویدک دھرم کا خاطر خواہ پرچار نہیں کر سکے۔ اگر ہم برہما۔ جاپان اور دیگر ملکوں میں کام کرنے سے لاچار ہیں۔ تو اس موقع پر جس پر کہ ہم کام کر سکتے ہیں۔ فرض تن من دھن سے پورا کرنا چاہئے۔

اوم شم

اطلاع

ہون یگیہ کے متعلق مندرجہ ذیل اشیاء ہمارے ہاں سے قیمتاً مل سکتی ہیں۔

ہون سامگری درجہ اول ۱۰/ فی سیر درجہ دوم ۸/ فی سیر لوہے کے ہون کنڈ فی ۵/

تانبے کے ہون کنڈ فی ۸/ سگندیت مصالحہ دار دھوپ فی سیر ۱۴/

برہمی بوٹی فی پونڈ ۱۰/ گورکھی ستیارتھ پرکاش قیمتی دو روپیہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

موجودہ تہذیب نے اخلاق کی کہاں تک درستی کی

حال کی تقلید کے غلام جنٹلمین بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ ابتدا سے تاریخ میں کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ جو یوروپ ولیشن کی حال کی تہذیب کا مقابلہ کر سکے۔ پراچین سمے کے دہوتی پوش۔ سر پہ بالوں کا جوڑا رکہنے والے اور وائیم برہنہ بدن۔ اگر آج زندہ ہوتے تو اس تہذیب کے زمانہ میں اپنی پچہلی اوستہا پر بہت ہی افسوس کرتے۔ جنٹلمین! گہبرائیے نہیں آپ کے فخریہ کلمات ایک گونہ بجا اور روا ہیں۔ کہ آپ ویسٹرن لٹریچر کے اثر سے پر اکرتی پاسنا میں پہنس اس قسم کی شیخی بگہار رہے ہیں۔ اور سبہیتا کی اوچہیہ پدوی پر پہونچا ہوا اپنے آپ کو خیال فرما رہے ہیں۔ ایک دفعہ مجہے میرے ایک دوست نے اثنائے گفتگو میں فرمایا ہے کہ "دل چاہتا ہے۔ کہ کرسچین ہوجاوں۔ اس خیال سے نہیں کہ مجہے اُن کے مذہب پر وشواس ہے بلکہ اسلئے کہ وے تہذیب کے آخری زینہ پر قدم رکہے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں تو آریہ ہندو۔ مسلمان۔ جین وغیرہ کسی کی بہی ایسی سوسائٹی نہیں کہ جس میں اپنی زندگی کا ایک لمحہ بہی مہذب برتاؤ کے ساتہ گذاریں۔ یہہ سوسائٹیاں تو وبال جان ہو رہی ہیں"۔ منشیہ کے بروے کا یہہ کہنا گو حیرت انگیز ہے مگر اگر نظر تعمق سے دیکہا جاوے۔ تو معمولی بات ہے۔ جہاں مغربی تعلیم نے دماغوں میں روشنی کا جلوہ دکہایا۔ وہاں تعلیم پرستوں نے دماغ کو برطرف رکہہ کر اس روشنی میں بیرونی نمائیش کو ہی اپنی زندگی کا معیار بنایا۔

جہاں پراچین سمے کے شبہہ پرشوں کا سداچار آج تک ہمارے لئے مستند مانا چلا آیا ہے وہاں پشچمیہ ودیا کی گود میں پلے ہوئے جنٹلمینوں نے اخلاق کا نام صفحہ ہستی سے مٹایا۔ میرا یہہ مطلب ہرگز نہیں کہ مغربی تعلیم نے اخلاقی بُرائیاں پیدا کر دی ہیں۔ بلکہ اس کے پرکاش نے جہاں ایک پرکار کی جہلک بدہیوں میں اُتپن کری۔ وہاں مادہ پرستی کو ہی سُکہہ کا سادہن قرار دئے جانے میں کوئی کمی باقی نہ رہی۔ عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ ستیہ دہرم پرچارک میں پشچمیہ سبہیتا کا آدرش پیش ہوا تہا۔ جو نمونہ کے لئے وہی آپ کے سامنے دہرتا ہوں۔ ایک کمرہ ہے جس میں ہر ایک چیز قرینہ سے رکہی ہوئی ہے جو اپنی اپنی جگہہ پر گراں بہا قیمتی نظر آ رہی ہے۔ مگر کمرہ سے باہر ایک پیسہ کی نہیں۔ ایک جنٹلمین مغربی تعلیم کے رنگ میں رنگے ہوئے مادہ پرستی کی دھن میں جمے ہوئے ایزی چیئر پر براجمان ہیں۔ کمرہ کے جہاڑ فانوسوں کی روشنی آنکہوں کو چکا چوند کر رہی ہے اسی اثنا میں ایک فرینس صاحب جو شاید کسی پلٹن کے لفٹنٹ یا کپتان ہیں ملنے آئے ہیں۔ شیک ہینڈ کے پشچات دوسری چوکی پر آرام فرماتے ہیں۔ سب سے اول خاطر جو مہمان کی ہوتی ہے۔ وہ یہہ ہے۔ کہ وسکی کا ایک پیگ لیمونیڈ یا سوڈا واٹر نذر کیا جاتا ہے۔ تیسر پوچہا جاتا ہے۔ کہ آپ بہی اس سخت کمبخت شراب خانہ خراب کو پیار کرتے ہیں اول تو اُن کے کٹو شبدوں کو سُن کر ہی اتہتی سیوا کرنے والے صاحب کی پیشانی پر بل پڑجاتے ہیں۔ اور جواب ملتا ہے۔ کہ ولائیت میں تہذیب الاخلاق کا یہہ سبق نمبر اول ہے کہ اتہتی کی سیوا میں بجائے جل اور کہانا وغیرہ پوچہنے کے شراب کا گلاس پیش نظر کیا جاوے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں ولائیت سے ہمارے بہائی بیرسٹر۔ سول سروس۔ سول سرجن وغیرہ کی ڈگریاں لے کر اعلے درجہ کی تہذیب کو ساتہہ لاتے ہیں۔ وہاں ساتہہ ہی اپنی اخلاقی حالت کو جو آبا و اجداد سے بذریعہ سنسکاروں کے ورثہ میں ملی تہی۔ ولائیت میں ہی اپنے دوسرے جانے والے بہائیوں کے لئے چہوڑ آتے ہیں۔ کتنے ولائیت کے پاس یافتہ ہیں جو شراب نوشی سے پرہیز اور گوشت خوری سے گریز کرتے ہوں۔ شاید ایسے ایک دو فی صدی ہوں۔ اُنہوں نے تو شراب ہانس کو غذا آروح اور ناچ تماشے کو ایک معمولی زندہ دلی سمجہہ رکہا ہے۔ پہر آپ کی شیخی اور ڈینگ کہاں کہ ہم مہذب ہیں۔ اگر شراب ہانس کا پینا کہانا۔ کوٹ پتلون۔ نکٹائی کالر کا پہننا ہی تہذیب ہے۔ استریوں کو بغیر کسی قسم کی ودیا سکہلائے اور اُن کو یوگیہ نہ بناکے ہی گون یا پارسی ڈریس وغیرہ پہنانا ہی سبہیتا ہے۔ تو سمجہہ لیجئے کہ آپ نے تہذیب کے معنے نہیں سمجہے۔ دوسری طرف۔ جبکہ رشی سبہیتا کو ہی سداچار کا مترادف نام قرار دیتے ہیں۔ اس میں کچہ شک نہیں ہے

کہ درمیانی زمانہ کی نسبت پرکاش زیادہ ہے اور اندھکار بدھنا ہوا یا بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ مگر انگریزی تعلیم کا واقعی قصور نہیں ہے۔ بلکہ پراکرت اُپاسنا کا بدیہی پھل ہے۔ تقلید اور مادہ پرستی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔ مغربی تعلیم کی روشنی کو محسوس نہ کرتے ہوئے خواہشات نفسانی کو ہی زندگانی کا معراج سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور سبھیتا کے بے اُنڈ طوفان کی لہروں میں سداچار کو بھولتے ہوئے سنجیدگی سے سوچنے کے قابل نہیں رہے۔ عیسائی قوم اسوقت سب سے بڑھ کر مہذب خیال کی جاتی ہے۔ اور مغربی تعلیم کی دلدادہ ہے۔ مگر وہ بھی سداچار کے درجہ سے گری ہوئی ہے۔ میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی عیسائی یوروپین ہو یا انڈین نہایت ہی لازمی امورات متعلقہ سداچار تو درکنار ناس اور شراب کو بھی اخلاق کے درجہ سے پتت کرنے والا خیال کرتا ہو شاید کوئی ایسا عیسائی ہو جو اپنی وعظ میں ناس اور شراب کا کھنڈن کرتا ہو۔ کریں بھی کیوں جب کہ یہ ہر دو اشیاء اُن کے دسترخوان کی میز کی زینت ہیں۔ اور اُن کی الہامی کتاب ایسی تہذیب کے تکذیب کرنے کے بجائے اُلٹی تعریف کر رہی ہے۔ سچ مچ اخلاقی سدھار کا انگریزی تعلیم کی روشنی پر انحصار نہیں ہے۔ بلکہ اس کا کسی اور طاقت پر مدار ہے۔ بڑے بڑے ایوان اور قیصر۔ ڈرائنگ روم۔ ناچ گھر باغ باغیچہ اور . . . . کوٹ پتلون میز کورسی کی اوسکتا نہیں ہے۔ یہاں بلکہ من کی شدھی اور آتما کے بل کی ضرورت ہے جو کہ دشت و بیابان۔ جنگل و ریگستان کے بیچ میں رہنے والوں کے اندر ہی دکھائی

دیتا ہے۔ جس کا درشٹانت بھی معزز ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک نے پچھلے اور شیہ کے ساتھ ہی جتلایا تھا۔ وہ اخلاقی سدھار کی زبردست طاقت کا نمونہ پیش نظر ہے۔ براعظم افریقہ کا ایک ملک بامن گواٹو ہے۔ جس کا فرمانروا کہاما ہے۔ بچپن میں مشنریوں کے زیر نگرانی تعلیم پانے کے سبب عیسائی ہو گیا تھا۔ جو بہادری اُسنے اپنے آتا کے انوکول چلنے میں دکھلائی جو دلیری اُس نے اپنے پتا کے باوجود سخت ظلم کرنے کے اُس کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرنے میں جتلائی اور جس پریم کا اظہار اُسنے باوجود اپنے چھوٹے بھائی کی بغاوت کرنے کے اُسکو معاف کر دینے میں درشایا۔ اُن سب کو ایک طرف رکھ کر جو آتمک بل ریگستان میں باس کرنے والے سچے شدھ پُرش سے ظہور میں آیا۔ وہ ایک نیا ہی لطف دکھاتا ہے۔ چونکہ ملک کا حکمران عیسائی تھا۔ اسلئے انگریز سوداگروں نے اس ملک کا بھی خون نکالنے کے لئے وہاں ڈیرے آ جمائے۔ اور انواع و اقسام کی شرابیں بھم پہونچا کر کھلم کھلا بیچنے لگے۔ اور ناواقف سیدھی سادی رعیت کو بھی بلانے لگے۔ کہاما کو جب یہ حال معلوم ہوا۔ تو اُسنے انگریز سوداگران کو بلا کر سمجھایا۔ کہ وہ میری رعیت کے اخلاق کا ستیاناش نہ کریں۔ اور اپنی اس تہذیب کو اپنے من کے حلقہ کے اندر محدود رکھیں۔ جسپر اُن سب آدمیوں نے عذر کیا۔ کہ ہم دیگر جگہوں میں لے جا کر بیچینگے کہاما نے اُن کے اس اقرار پر اور کچھ نہ کہا۔ لیکن ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا۔ کہ یہ سفید چمڑے والے اپنے اقرار پر قائم نہ رہ کر اسکی رعایا کے سامنے خود پی کر بدمست پھرنے لگے۔ کہاما نے سخت حکم نافذ فرمایا کہ سفید چمڑے والے

سب سوداگر اُس کی ریاست سے نکال دئے جاویں۔ گو ریاست میں کئی ایک طرح کے دیگر سامان بھی اس تہذیب یافتہ قوم کی بدولت میسر ہوتے تھے۔ مگر کہاما نے کہا کہ ان سب . . . چیزوں سے محروم رہنا قبول۔ لیکن اس مہذب قوم کو یہاں رکھنا ہی فضول جن کی رہائش کے سبب میں اپنی رعایا کو شراب کے نشہ میں مخمور دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا ان فرشتہ صورت لیکن در اصل سدا اخلاق کے دشمنوں کو ولیش نکالا دیتے ہوئے جو الفاظ کہ کہاما نے استعمال کئے۔ ان کا ایک ایک حرف بھارت واسیوں کے دلوں پر نقش کئے جانے کے قابل ہے۔ کہاما نے کل سوداگروں کو جمع کر کے کہا۔

” ہر ایک چیز جو تمہارے پاس ہے لیجاؤ اپنی ڈالی چیتیں اُتار لو۔ صرف میرے ملک کی لکڑی اور مٹی چھوڑ جاؤ۔ جو کچھ تمہارا ہے لے لو اور چلے جاؤ۔ اس سے بڑھ کر اگر اور کوئی تمہارا سوداگر گورا آدمی ہے۔ جو کہ میرے قانون سے ناراض ہے۔ وہ بھی چلا جاوے میں اپنی راجدھانی میں کسی شخص کا رہنا پسند نہیں کرتا۔ جو کہ میرا دوست نہیں . . . . تم کو شرمندہ ہونا چاہئے۔ . . . .

تم جانتے ہو کہ چند ایک میرے اپنے بھائیوں کو شراب نوشی تم نے سکھلائی۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ میں نہیں چاہتا۔ کہ وے شراب کی شکل بھی دیکھیں تاکہ وے اس بدعادت کو بھول جاویں۔ لیکن تم نہ صرف اُنہیں لاکر پلاتے ہو۔ بلکہ مجھے بھی اس خانہ خراب کے استعمال کی ترغیب دیتے ہو۔ میں ان کا آج خاتمہ کرتا ہوں۔ جاؤ! اپنے مویشی لے کر میرے شہر سے چلے جاؤ۔ اور کبھی واپس نہ آؤ“

پیارے پاٹھک گن!! کیا آپ کو یہہ تہذیب درکار ہے۔ کہ البرٹ فیشن کے بال۔ نکٹائی کوٹ۔ پتلون۔ کالر تو ڈٹا ہو۔ مگر اخلاقی حالت یہی۔ یا یوں کہو کہ اخلاقی حالت میں رساتل کو جا رہے ہو۔ یا کہ پراچین رشیوں کا جیون مطلوب ہے کہ بدن تو درخت کے پتوں سے ڈھکا ہوا ہو مگر ستیا اور سداچار کو لازم ملزوم سمجھتے ہوئے جیون کا اعلےٰ ادیشیہ سنسار میں چھوڑ جاویں۔

آخیر میں یہہ ہی نویدن ہے کہ موجودہ تہذیب کے متعلق میں نے کوٹ پتلون وغیرہ فیشن کا ایک دو دفعہ ذکر کیا ہے۔ جو کہ ضروری تھا۔ مگر یہہ لفظ حقارتاً نہیں لکھے گئے۔ بلکہ اصل مدعا یہہ ہے۔ کہ فیشن کی غلامی کو چھوڑ کر تہذیب کا سداچار کے ماتحت خاص سمبندھ سمجھیں۔ جیسا کہ پراچین رشی زمانہ میں تھا۔ اوم شم

افسم

رنجیت رائے سکرٹری آریہ سماج سری ہرگوبندپور

گو رفتار دھیمی ہے لیکن رُخ اچھی طرف ہے

تعلیمیافتہ احباب میں سے بہت تھوڑے صاحب ایسے ہوں گے۔ جو کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے نام نامی سے واقف نہ ہوں گے۔ اُن کی تصانیف میں سے ایک کتاب "رویائے صادقہ" بطرز ناول ہے۔ جس میں کہ اسلام کے چند فرقوں کے عقائد کی نسبت خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ زمانہ بلحاظ مذہبی خیالات کے ایک عجیب پلٹا کہا چکا ہے۔ اور ہر ایک فرقہ کے اندر اس وقت ہل چل مچی ہوئی ہے سب کے لیڈر اپنی اپنی مذہبی اڈسار ترمیم و تنسیخ کر رہے ہیں۔ ہنوز کل ہی کی بات ہے۔ کہ جن مذاہب کے اندر علم و عقل کے دخل کو کفر خیال کیا جاتا تھا آج اُنہیں مذاہب کو اُن کے ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ مضبوط کہونٹا اسلام کہا جاتا ہے۔ وہ بھی جنبش کہا چکا۔ لیکن جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہ دبی زبان سے اور جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ برقعہ پہن کر کیا جاتا ہے۔ بھلا علم و عقل اور روشنی کے زمانہ میں سمجھدار آدمی ضمیر رکھنے والے عام لوگ صبر کئے کب تک بیٹھے رہیں۔ اور کب تک وہ خیالات کو دبائے رکھیں۔ وہ کیا چاہتے ہیں کہ اپنے خیالات کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کتاب مذکور سے پرچارک کے ناظرین کے آگے کچھ پیش کروں۔ اور پھر یہہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کروں۔ کہ گو رفتار دھیمی ہے۔ لیکن رخ اچھی طرف ہے۔

جناب مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں

(۱) "اس رسالہ کے تصنیف کرنے سے یہہ غرض ہے کہ مسلمانان جہادی نہیں بلکہ اجتہادی مسلمان ہوں۔ اور آپ ہی امن چین میں بیٹھیں اور دوسروں کو بھی امن چین میں بیٹھے رہنے دیں"

(صفحہ ۱)

(۲) "مشائخ کہتے ہیں نماز نام ہے۔ حضور قلب کا اور وہ اس سے نہیں ہوتا۔ کہ قبلے کی طرف مُنہ کیا۔ نیت باندہی۔ خیال جم گیا۔ اسکے لئے چاہیئے برسوں کی ریاضت۔ تاکہ آدمی کو خیال جمانے کی عادت پڑے" صفحہ ۵۶

(۳) "پیغمبر صاحب کو لوگوں کے ساتھ مطارحات پیش آئے جیسا کہ جھگڑے اور مناظرے کا ہمیشہ انجام ہوا کرتا ہے۔ کشت و خون کی نوبت پہونچی۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُدہر اسلام پھیلتا جاتا تھا۔ اور ادہر ملک میں سلطنت قائم ہوتی جاتی تھی۔ پیغمبر صاحب شروع شروع میں صرف پیغمبر تھے اور آخر آخیر میں پیغمبری کے علاوہ بادشاہ بھی" صفحہ ۱۴۵

(۴) "اس بات کو تو عقل نہیں قبول کر سکتی۔ کہ پیغمبر صاحب نے بہ تعین و بہ تخصیص اپنا جانشین بنایا ہو۔ جو شخص ایک نیا مذہب چلا کر لوگوں سے سینکڑوں ہزاروں برس کے معبودوں کی پرستش اُن کے عزیزوں کے مال و اسباب اور اُن کے وطن چھوڑا دے۔ جو شخص جزیرہ عرب بلکہ تمام دنیا میں ایک تہلکہ مچادے۔ اُس کو اپنے جانشین کا تسلیم کرا دینا کیا مشکل تھا۔ اُسکو اپنے اتباع پر وہ اقتدار حاصل تھا جو کسی بادشاہ کو گو وہ کیسا ہی جابر اور زبردست کیوں نہ ہو۔ نہ کبھی حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ لوگوں کی طرح نہ صرف اس چند روزہ زندگی پر حکومت رکھتا تھا۔ بلکہ اُس آنے والی ابدی لازوال زندگی پر بھی۔ وہ نہ فقط جسموں کے ہلاک کر دینے پر قادر تھا۔ بلکہ روحوں کے تباہ کر دینے پر بھی ہاں اتنا ضرور ہوا ہے۔ کہ پیغمبر صاحب آدمی تھے کثیر العلائق دیں تے آدمی ہی ڈرتے ڈرتے کہا ہے، بہتیروں کے ساتھ طرح طرح کی خصوصیتیں رکھتے تھے۔ اور کبھی کبھی اظہار احسان مندی یا دل دہی کے طور پر تحسین و آفرین اور شاباش کی ضرورت واقعہ ہوتی تھی۔ اس کو کسی نے جانشین کی بشارت سمجھ لیا ہو تو اُس کی خوشی،، صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۳۔

(۵) لوگوں نے خدا میں اور رسول میں اور دین میں اور دُنیا میں عجیب خلط مبحث کر رکھا ہے۔

پیغمبر ہیں وہ تقدس چاہتے ہیں۔ جو کہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔ فرشتوں کو بھی اس کی ہوا نہیں لگی۔ اور نہ صرف تقدس بلکہ ایک طرح کی خدائی۔ خدا اور رسول کو تو ایسا گڈمڈ کیا ہے۔ کہ دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ صفحہ ۱۰۰

(۶) ادھر تو خدا اور رسول کے ایک ذات کر دینے کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور اُدھر دنیا اور دین میں ایسا بیر ڈال رکھا ہے۔ کہ کسی طرح دونوں میں التیام نہیں ہو سکتا" صفحہ ۱۵۶

(۷) اور واقعہ میں پہلے دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ تب اُس کے مطابق افعال سرزد ہوتے ہیں۔ باطن کی اصلاح کے بدون ظاہر کی اصلاح ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر کسی خبیث درخت کو دور کرنا چاہتے ہو۔ تو اُس کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکو ورنہ ٹہنیوں کے قلم کر دینے سے تو پھر کونپلیں پھوٹیں گی اور شاید زیادہ زور سے"، صفحہ ۱۵۹

(۸) "اِس کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا ہے اس واسطے کہ وہ اُس کی آواز اور اُس کی آہٹ پاتا ہے۔ مگر نہ دکھائی دیتا اور نہ سُنائی دیتا ہے۔ پھر اُس کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ گو میں دنیا سے کوچ کر جاؤں۔ اور میری لاش کو جلا کر راکھ کر دیں۔ اور راکھ کو دریا میں بہا دیں۔ یا قبر کھود کر گاڑ دیں۔ اور میرے بدن کو کیڑے کھا ڈالیں۔ مگر میں کسی جون کی شکل میں رہوں۔ رہوں گا ضرور۔ پھر اُس کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ میں دنیا میں اچھے کام بھی کر سکتا ہوں۔ اور بُرے بھی کر سکتا ہوں۔ اچھا کروں تو مجھے شاباش ملے گی۔ اور بُرا کروں تو میری شامت آئیگی"

صفحہ ۱۸۳۔

(۹) "اور خدا کو منظور ہے تو وہ دن بھی آیا سمجھو۔ کہ ان تمام مذہبی مخالفتوں کا ایک افسانہ رہ جائے گا۔ اور آنے والی نسلیں ان باتوں کو سُن سُن کر ہنسا کریں گی۔ کہ ہمارے بزرگ بھی کس قماش کے لوگ تھے۔ جو اختلاف رائے پر لڑتے تھے۔ مذہب سدا سے ہے۔ اور سدا ہی رہے گا۔ اور اختلاف بھی سدا سے ہے اور سدا رہے گا۔ مگر مذہب میں جو ایک طرح کی کرولیاٹ ہے۔ دیر ہو تو ہو۔ یہی تعلیم اور آزادی آخرکار اسکو کھو کر رہے گی۔ لوگوں کے عقیدے جُدا جُدا ہوں گے۔ مگر ایک جگہ کھائیں گے۔ ایک جگہ بیٹھ گے۔ ایک جگہ اُٹھیں بیٹھیں گے۔ ایک جگہ رہیں سہیں گے۔ ایک طرح کا لباس ہوگا۔ ایک طرح کا مذاق۔ آپس میں دوستی اور اتحاد رکھیں گے۔ اُس وقت جانو کہ آفتاب اسلام طلوع کرنے کو ہے اور ابھی تو آدھی رات ہے۔ یا شاید کچھ ڈھلی ہو تو ڈھلی ہو" صفحہ ۲۰۴۔

معزز ناظرین یہ خیالات ہیں۔ جو کہ ایک مشہور اور لائق محمدی کی تصنیف شدہ مذہبی ناول کے اندر پائے جاتے ہیں جس اسلام کے پیرو "ہر کرشن آرد کافر گردد"، کے خوف اسلام کے کسی مسئلہ یا اُس کی کسی بات کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھ سکتے تھے۔ اور انگشت نہ کر سکتے تھے۔ اُسی اسلام کے وہی پیرو کھلے طور پر اپنے خیالات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور جن پوتر سدھانتوں کے ماننے سے نہ صرف ڈرتے تھے۔ بلکہ تمسخرانہ طور پر ہنسا کرتے تھے۔ آج اُنہیں کے ماننے اور قبول کرنے کے لئے اُن کے دل گواہی دے رہے ہیں۔ یہ اور ایسی دیگر باتیں ہمیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ زمانہ واقعی بدل چکا ہے۔ اور ایشور کریں کہ تمام تفرقات منشیہ اندر سے دور ہو جاویں۔ تاکہ سب کے اندر پریم اور محبت بڑھے اور سب مل جُل کر رہیں

راقم گوردھن

آریہ مسافر میگزین

اخبار ستیہ دھرم پرچارک میں ایک نوٹس بدیں مضمون پڑھ کر کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا منظور فرما دے۔ اور آریہ پبلک تین روپیہ سالانہ چندہ دینا سویکار کرے۔ تو شروع پانچویں سال سے آریہ مسافر میگزین کی ضخامت ایک سو صفحہ کی کی جاویگی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ایسے ماہواری رسالہ کی ایکسو صفحہ کی ضخامت ضرور منظور فرما دے گی اور آریہ پبلک تین روپیہ سالانہ چندہ کیوں منظور نہ کرے گی۔ جبکہ اسکو تین روپیہ میں بارہ سو صفحہ کا ایک دھارمک پستک ملے گا۔ جو جو ہر طرح سے آریہ دھرم کی ترقی کا باعث ہے اور اخبارات سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور جن سے بعد مرنے ہمارے بچے بھی ہماری اولاد شکشا پا سکتی ہے۔ ضرور ہی منظور کر لیوے گی اور مجھے تو تین روپیہ سالانہ میں لینا منظور ہے اور قیمت بھی پیشگی ادا کر دوں گا۔ دوسرے جو جو غرائض اِس رسالہ کے بڑھانے میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ نہایت ضروری اور لابدی ہیں۔ کہ جب تک بڑے زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار نہیں ہوگا۔ تو یقین نہیں ہے کہ آریہ سماج جو جاپان وغیرہ ممالک میں ہر من کو کے آریہ دھرم کا نعرہ بلند کرے۔ آریہ ورت میں بھی کچھ نہیں ہو سکیگا۔ اسلئے ضروری ہے کہ ضروری وید۔ اُپ نشد۔ درشنوں کے اول ہر ایک زبان میں سہل ترجمہ کر کے جگہ بجگہ پہونچائی جاویں۔ ورنہ آریہ ورت میں پوا اپدیش ہونا چاہئے۔ اور آریہ مسافر میگزین کے مضامین کی بابت میری یہ رائے ہے۔ کہ شروع سے ۱۵

صفحہ تک وید منتروں کا ترجمہ اور تفسیر اور ۱۶ سے ۳۰ صفحہ تک اُپ نشدوں کے منتروں کے ترجمے اور تفسیر سلسلہ وار ہونے چاہئیں۔ اور صفحہ ۳۱ سے ۴۵ تک درشنوں کے سوتروں کے ترجمے اور تفسیر ہونی چاہئے۔ اور یہہ ترجمے اور تفسیریں سلسلہ وار ہونی چاہئیں۔ اور اُن کے مترجم ساتوکی اور دھارک پُرش ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہہ ضروری امر ہے۔ کہ ویدوں کے مقدس منتروں کے واسطے تفسیر کرنے والے۔ اور برہم ودیا پُرشوں کے واکوں کو سمجھنے والے برہم وتیا پُرش ہی ہونے چاہئیں۔ کہ جن کو سوائے خالص ترجمہ اور تفسیر کے اپنی جانب سے ایک حرف بھی ملانے کی ضرورت نہ ہوئے۔ اور ترجمہ کرتے وقت ویاکرن کا ضرور خیال رہے اور علاوہ ازیں رگوید کے منتروں کے ترجمے اور تفسیر جہاں تک پچھلے پرچوں میں لکھا جا چکا ہے۔ اُس سے آگے لکھا جاوے اور اُپ نشدوں کا ترجمہ سب سے پہلے چھاندوگ اور برہد ارنیک کا ہونا چاہئے کیونکہ دوسروں کا ہندی انوواد۔ پنڈت بھیم سین وغیرہ کا موجود ہے۔ ان دونوں کے سوائے شنکر بھاشیہ کے اور کہیں نہیں ملتے اور سانکھیہ اور نیائے درشن کا ترجمہ تو پنڈت کرپا رام جی شرما جگرانوی نے کر دیا ہے۔ اس سے آگے ویشیشک سے یہہ ترجمہ شروع کر دیا جاوے۔ آگے صفحہ ۴۶ سے ۵۶ تک آریہ ورت کے دیگر متوں کے جواب اور اُن کے حالات جیسے کہ بیانات ستیارتھ پرکاش سمولاس گیارہ و بارہ میں درج ہیں۔ لکھا جاوے۔ اور صفحہ ۶۶ سے ۹۰ تک اسلام کے سوالوں کے جواب اور

اور ۷۱ سے ۹۰ تک نیائی مت پرکاش۔ اور ۹۱ سے ۱۰۰ تک مہا پرشوں کے اقوال اور ہدایات۔ درج ہونے چاہئیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے عرض کی گئی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ پبلک اسپر غور فرما کر آریہ سافرینگزین کی ضخامت بڑھانے کی کوشش فرماوے۔ یا ماہ میں دو دفعہ شائع فرماوے۔

راقم

آریہ دھرم کا سیوک لدھن چند شرما۔

دریافت طلب

ناظرین پرچارک میں سے اگر کسی صاحب سے ہو سکے تو بذریعہ پتر یا اخبار بھائی منگل دیو جی۔ عرف سوامی شیوانند جی کا پتہ دیکر ممنون فرماویں۔ داس دیناناتھ کپور۔ سابق ایڈیٹر اخبار رہنما۔

نوٹس

میرے ایک آریہ بھائی بعمر ۲۵ سال نوجوان ایف۔ اے تک تعلیم یافتہ۔ کلین گذارہ معقول۔ ذات اروڑہ ہیں۔ اُن کی استری کا چھہ سات ماہ سے دیہانت ہو گیا ہے۔ اُن کے پنر وواہ کے لئے ایک ودھوا کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر ۱۶۔ ۱۷ سال کی ہو۔ گن۔ کرم سوبھاؤ کی یوگیتا سے شادی کر لی جاتی ہے۔ ذات وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ جو صاحب ایسا سمبندھ کرنا چاہیں آخیر مئی تک مجھ سے خط وکتابت کریں۔

دیناناتھ اپ پردھان آریہ سماج ڈسکہ۔

آریہ اخبار کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

آریہ سماج کرنال کو ایک اُردو اخبار جاری کرنے کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ جسکی اُردو فصیح ہو۔ اور آریہ سدھانتوں سے واقف ہو۔ جن صاحبان کو منظور ہو۔ راقم سے درخواست کریں۔ تنخواہ فی الحال ۲۰ روپیہ ماہوار اور مکان رہائش کے لئے مفت دیا جاویگا

کشن سروپ سکرٹری آریہ سماج کرنال (پنجاب)

ضرورت

ایک لائق وید یا حکیم کی ضرورت ہے۔ جو پراپکار کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو۔ اگر پنشنر ڈاکٹر ہو تو یونانی یا ویدک بھی ساتھ جانتا ہو تنخواہ تیس روپیہ ماہوار بالفعل بیس دئے جاویں گے۔ درخواست پتہ ذیل پر مع نقول اسناد کے آنی چاہئے۔

رنجیت رائے سکرٹری آریہ سماج سرگوبندپور

دھیان یوگ پرکاش

یہہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند جی مہاراج نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کرنے کی سرل سے سرل ودھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی ودھی ہے (۳) ستھم ودھی (۴) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جس کو ہلا دینا بھی کہتے ہیں۔

(۵) اگر جماعت پڑھی (۶) دیدہ چاہیے کی بوہی۔ جس کے کرنے سے پریہ اور گنٹ رنگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک لابہ پُستک کے پڑھنے سے ہو سکتے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ ۲۰۳ صفحہ کی پستک ہے بریلی محلہ بہاری پور بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ اس پستک کے خریدار کو ایک پستک لاہور میں ملے گی۔ (۵) پستک بیچنے والے کو فی صدی کے حساب سے کمیشن دیا جاوے گا۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک شریف گھر کی لڑکی کے لئے جس کی عمر سولہ سال سے زیادہ ہے۔ اور جو دیوناگری۔ گورمکھی اردو لکھ پڑھ سکتی ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے جو بہ [illegible] کے لحاظ سے خواہ کسی ذات کا ہو۔ لیکن مفصلہ ذیل اوصاف رکھتا ہو۔ (۱) عمر بیس اور پچیس سال کے درمیان ہو۔ (۲) انٹرنس سے زیادہ تعلیم پائی ہو۔ (۳) صحت جسمانی اور چال چلن تسلی بخش ہو۔ (۴) نراکار پرماتما کی ہستی میں یقین رکھتا ہو۔ اور دھرم کی طرف کافی رچی ہو۔ (۵) شادی میں بت پرستی کی رسم نہ ہوگی۔ جملہ خط وکتابت بنام مسٹر بی۔ ایل۔ اے ر معرفت منیجر برہمو پرچارک انارکلی لاہور ہونی چاہیے۔

بٹالہ میں ویدک دھرم کا پرچار

بڑی خوشی سے نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ آپ ان چند سطور کو اپنے پوتر پتر ستیہ دھرم پرچارک میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

سوامی نتیانند جی مہاراج بتاریخ ۱۵ ماہ مئی بروز منگل یہاں آئے اگلے دن ایتوار کو سوامی جی نے آریہ سماج بٹالہ کے سپتاہک جلسہ میں نہایت موثر اپدیش دیا۔ اور اُسی میں یہ بھی ثابت کیا۔ کہ ویدک دھرم کا وقت نہایت ہی اعلےٰ ترقی اور تہذیب کا تھا۔

اُسی دن تیسرے پہر سوامی جی نے ایشور پراپتی کے سادھنوں پر لیکچر دیا قریباً دو سو کی حاضری تھی۔ اور لیکچر نہایت ہی کامیابی سے اختتام پایا۔ سوامی جی نے یوگ کے آٹھ انگوں کو نہایت ہی موثر سادھارن پرمانوں سے سمجھایا کہ ایشور پراپتی کے سادھن صرف یہی ہیں اگلے دن پھر تیسرے پہر کو لیکچر ہوا۔ جسکا مضمون یہہ تھا۔ کہ جیو آتما کیا چیز ہے مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے۔ اسکے بعد پھر سوامی جی نے یہہ سمجھایا۔ کہ جیو کیونکر کرم کرتا ہے۔ اور کس طرح اسکو کرموں کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ پہلے تو سوامی جی نے یہہ بتلایا۔ کہ ہماری اندریاں روح نہیں ہیں۔ اس کے بعد زمانہ حال کے ڈاکٹروں کے اس مسئلہ کو رد کیا۔ کہ روح ذروں کا ایک مجموعہ ہے۔ کہ جن میں جاننے کی طاقت قائم رہتی ہے۔ اسکے رد کرنے کے لئے سوامی جی نے کہا کہ ڈاکٹروں کی تھیوری کے مطابق سات سالوں کے بعد بدن کے سب ذرے بدل جاتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اگر آدمی ساٹھ یا ستر برس کے بعد ہندوستان میں واپس آتا ہے تو اسکو اپنا گھر وغیرہ یاد رہتا ہے لیکچر کے ختم ہونے کے بعد کچھ عرصہ بحث کے لئے چھوڑ گیا۔ ان لیکچروں کا اثر ایسا پڑا کہ تمام شہر میں لوگ چرچا کرنے لگ گئے۔ کہ اصل میں سماج ہمسے جدا نہیں ہے۔ یہہ ہماری ہی غلطی ہے۔ کہ ہم سماج کو برا سمجھتے ہیں۔ اگلے دن سوامی جی بٹالہ سے چمبہ پدھارے۔

ہرگوپال اُپ منتری آریہ سماج بٹالہ

راہوں

آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بڑے آنند سے ہوتے ہیں۔ حاضری تقریباً ۲۵ و ۳۰ کے ہو جاتی ہے۔ دن بدن مخالفت کم ہوتی جاتی ہے۔ اور لوگوں میں سماج کی بابت پریم بڑھتا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

۲۰ اپریل کو بموقعہ ایتوار سماج کے سپتاہک جلسے میں لالہ گوردھاس رام نے ایک سرمن دیا۔ سرمن کا مضمون یہہ تھا کہ پاپ کیا چیز ہے۔ اور انسان اُس سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ اسکے بعد پنڈت شیو داس سیکرٹری آریہ سماج نے نوین ویدانت کے کھنڈن پر تقریباً ایک گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ ۱۳ اپریل کو سماج مندر میں پنڈت دیوکی نندن نوین ویدانتی سے پنڈت شیوداس صاحب کا مباحثہ ہوا۔ نوین ویدانتی مباحثہ میں اتنا تنگ آیا کہ بہانہ بنا کر گھر کو چلا گیا۔ پھر مباحثہ کے لئے چیلنج بھیجا گیا۔ لیکن پھر بھی سامنے نہ آیا۔ لالہ گھنیا لال صاحب رئیس شہر نے اپنے لڑکے کے اُپ نین سنسکار پر ۵ روپے گروکل کو دان دئے جو کہ آریہ سماج کی معرفت پرتی ندھی سبھا کو بھیجے گئے۔ پنڈت بھولارام نے اپنے لڑکے کی سگائی پر ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ سماج مشکور ہے۔ آریہ سماج لالہ نند لال کا جو کہ پہلے ودیا ہائی سکول بورڈنگ ہوس کے سپرنٹنڈنٹ تھے ازحد مشکور ہے۔ کہ آپ اس بالک سماج کو نہ بھولا کر اپنی فیاضی سے اخبار ستیہ دھرم پرچارک اپنی قیمت پر بھجواتے ہیں

آریہ سماجک خبریں

—— شرقپور آریہ سماج کے ممبران نے ایک گاؤں میں ہون کرایا۔ لالہ مانگھی رام ممبر آریہ سماج نے حاضرین کا ستکار حلوے سے کیا اور مبلغ پانچ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان لا اسموقعہ پر پریتی بھوجن بھی ہوا ٭ ——

—— آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سپتاہک جلسہ منعقدہ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء میں لالہ تاراچند صاحب بی۔ اے نے دیاکھیان دیا۔ حاضری معقول تھی ٭

—— پونڈری میں از ابتدائے ۲۴ لغایتہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۲ء سناتن دھرم کا اتسو ہوگا۔ اسموقعہ پر آریہ سماج کی طرف سے اپدیش کا پربندھ ہونا بڑا ضروری ہے اسواسطے منتری مہاشہ آریہ سماج ہذا سوامی درشنانند جی کی سیوا میں تاکید اً پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ضرور پونڈری تشریف لاویں۔ کیونکہ سناتن دھرم سبھا کے بھی دو دان پنڈت اسموقعہ پر موجود ہونگے ٭

—— پنڈت دیوی سہائے شرما اپدیشک آریہ سماج ننت ضلع مظفرنگر ادھیاپک کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ پنڈت جی دیوناگری اردو ہندی حساب مہاجنی۔ دستکاری تعلیم سے بخوبی واقف ہیں اور ستڑہ آریہ ہیں۔ سنسکار ودھی وستیارتھ پرکاش اچھی طرح جانتے ہیں جس سماج کو ضرورت ہو بلا لیوے ٭

—— پنڈت بھگوانندین تنخواہ انکی دھرم تپنی ہے دونوں آریہ سماج راولپنڈی۔ کرنال۔ روپڑ۔ بریلی وغیرہ سماجوں میں مقامی ادھیاپک ادھیاپکہ اور اپدیشک کا کام کرتے رہے ہیں۔ اور وہاں وہاں کے سرٹیفکیٹ ان کے پاس موجود ہیں ٭ جن سماجوں تتھا بھدر پرشوں کو انکی ضرورت ہو وہ مہاشہ شیو رام ہوتن جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب دیش سے خط وکتابت کریں ٭

—— آریہ سماج نجیب آباد کا انتخاب سال کے واسطے حسب ذیل ہوا۔ پنڈت بالمکند جی پردھان منشی لکشمی نارائن جی اپ پردھان۔ بابو ہرگلال سنگھ جی منتری۔ مہاشہ رام سروپ شرما پاٹھک اپ منتری لالہ شنکر لعل کوش دھکش۔ پنڈت آنند لعل جی گپتہ کا دھکش اور لالہ جوالا پرساد جی وپنڈت رام نارائن جی تتھا منشی گنیش سنگھ جی ممبران انترنگ سبھا ٭ ——

—— بابو بالک رام سب اسسٹنٹ سرجن کلوکوٹ کے پتر عزیز سوم دت کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اسموقعہ پر بابو گنگا رام جی اسٹیشن ماسٹر کلور کوٹ نے ۴ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا اور بالک کے پتا مہاشہ نے مبلغ ۳ گورو کل کو دان دئے چونکہ اسموقعہ پر کوئی آریہ پنڈت موجود نہ تھے اسلئے ایک پورانک ودوان پنڈت سیوا رام جی نے سنسکار ودھی کے انوسار تمام کرتہ کرائی ٭ ——

—— آریہ سماج بکوڑ میں سوامی یوگیندر پال جی نے ہمراہی لالہ ایشور لعل پردھان آریہ سماج گنگوہ ۱۰ و ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ایشور سدھی پر بڑے منوہر دیاکھیان دئے۔ چند پورانک اور جینی بھائیوں نے پرشن کئے۔ جنکو کہ معقول اُتر دئے گئے ٭ ——

—— آریہ سماج لائلپور کے ادھکاریان کا انتخاب سال حال کیواسطے حسب ذیل ہوا۔ مہاشہ وزیر چند جی پردھان۔ مہاشہ گنپت رائے جی اپ پردھان مہاشہ جھنڈا رام جی منتری۔ لالہ پریم داس جی کوشادھکش پنڈت خوشحال چند جی پستکادھکش۔ لالہ لال جی داس ولالہ بدری داس پرتشٹھت ممبران۔

آریہ سماج لائلپور کے ساتھ جو مہاشہ پتر بوہار کریں وہ سکرٹری مہاشہ کا نام پتر پر ضرور لکھہ دیا کریں۔ ورنہ پتر گم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ——

—— بڑی خوشی کی بات ہے کہ آریہ سماج کوٹ عیسیٰ خاں بڑی کامیابی کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہے۔ ——

—— آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا انتخاب سال حال کیواسطے حسب ذیل ہوا۔ چودھری لکھمیداس جی پردھان۔ لالہ گوبند رام اپ پردھان۔ مہاشہ دھونگل منتری۔ لالہ کرمچند اپ منتری۔ لالہ دیوی داس کوشادھکش لالہ لورنید چند پستکادھکش۔ اور لالہ جانکی رام ایم اے لالہ نرائن داس۔ پنڈت تلسی رام۔ اور لالہ خوشی رام ممبران انترنگ سبھا ٭ میلہ لباکھی پر آریہ سماج کی طرف سے پرچار کیا گیا۔ اور پنڈت ہرنام سنگھ اور لالہ گوبند رام اور لالہ دیوی داس اور مہاشہ سادھو سنگھ نے لکچر دیئے ٭

—— مہاشہ گوجرمل جی سابق سکنہ مشرقی افریقہ کے گھر ۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون ہوا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا ——

—— لالہ اچھنا لعل و ہیرا لعل جی سکنہ قصبہ کھتولی نے اپنے برادر زادہ کی شادی کی خوشی میں مبلغ دس روپیہ سماجک فنڈوں میں دان دئے ٭ ——

—— آریہ سماج بہیڑہ ضلع سہارنپور کا وارشکوتسب ۲۷-۲۸-۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا سجن جن درشن دیں۔ آریہ سماج ہذا کی طرف سے ۲۷ مئی سے ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۲ء تک ریلوے اسٹیشن بہاری پر سواری کا انتظام رہیگا ——

—— آریہ سماج بہیڑہ میں ایک بھجن منڈلی ہے۔ جو سماج چاہے بلا لیا کرے۔ کرایہ آمد ورفت کے علاوہ ۲ روپیہ فیکس سالانہ جلسوں میں اور ۱ روپیہ فیکس بیاہ وغیرہ کے موقعوں پر دینا ہوگا ٭ ——

—— بڑے آنند کا سماچار ہے کہ اکولہ صوبہ برار میں ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج قائم ہوگیا ہے۔ پنڈت اندر دت شرما اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا مالوہ بدولت نے اکولہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور پنڈت صاحب موصوف اور نہا کرشیو تپ سنگھ جی کے دیاکھیان سادھو منس سروپ کے لکچروں کی تاثیر سے ہوئے ٭ ——

—— آریہ سماج اکولہ کا انتخاب سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا ٭ پنڈت بہاری لعل پردھان۔ مہاشہ دہن جی سیٹھ منتری۔ مہاشہ آپا بھوانی اپ منتری

ولیپتا دکشن - بابو نارائن داس خزانچی - پنڈت رام دیو - ٹھاکر شیو رتن سنگھ ممبران انترنگ سبھا

بتاریخ ۱۹ - اپریل کو پنڈت شمبھو دت جی نوکل اپدیشک آریہ سماج کرنال سفیدون میں تشریف لائے تین دن تک بازار میں خوب ویاکھیان دیا - مخالفان نے بہت کچھ مخالفت کی مگر مقابلہ پڑا کر کچھ نہ کر سکے - ۲۲ - اپریل روز منگل بوقت شب بموقعہ چاند گرہن چار گھنٹہ تک ہون اور بھجن ہوتا رہا - پانچ روپیہ گوروکل کو ممبران سماج سفیدون کی جانب سے دان ہوئے - ایسکے بعد پنڈت جی کو سب سامان دیگر موضع ساتون وام مارگیوں کے میلہ پر بھیجا گیا - اُس جگہہ دو روز تک خوب اُپدیش کیا - وام مارگ کی خوب پول کھولی - اور اثر اچھا رہا - بتاریخ ۳ مئی کو پنڈت جی واپس سفیدون آئے - تین یگیوپویت سنسکار ہوئے - جسپر تین روپیہ پنڈت جی کو دان ملے - اُس دان میں سے پنڈت جی نے دو روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیدے - اور تین روپیہ آریہ سماج سفیدون کو دان ملے اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں لالہ نند لعل کی جانب سے دان ہوا - یگیوپویت لالہ کنہیا سین و منسارام و منشی رام کا ہوا - یہہ سرسہ کرن وال ہیں بموقعہ یگیوپویت بھجن وغیرہ سے بڑا آنند رہا - علاوہ اس کے ۲ مئی کو لالہ نند لعل کے لڑکے کی برات فتحپور جانیوالی تھی - برادری نند لعل اور تمام شہر نے ملکر آریہ سماج کے ممبروں اور لالہ نند لعل کو مجبوری ذات سے نکالنے کا فتوے پاس کیا - اور یہہ کہا کہ جو کوئی برات کے ساتھ جاویگا - اُسکا حقہ پانی بند - دراصل اسکی وجہ یہ تھی کہ چند مردمان کی لالہ نند لعل سے پہلے کی کشمکش تھی - اُنہوں نے دلی بخارات نکالنے کے لئے یہ موقعہ غنیمت سمجھا کہ شادی میں وگھن ڈالا جاوے - مگر ایشور کی کرپا سے شمبھولیت ممبران آریہ سماج سفیدون برات آنندپور تک فتحپور پہونچی - ممبران پونڈری سماج نے رستہ میں ٹھنڈائی و شربت وغیرہ سے دلی اُتساہ سے ستکار کیا - فتحپور میں دو روز تک پنڈت جی کا اُپدیش ہوا - بہت آدمیوں میں اچھا اثر پیدا ہوا اور خیالات تبدیل ہوگئے -

ایک روز پونڈری میں چندر بواہ کے بارہ میں اُپدیش ہوا اور خوب نرنے کر کے دکھلایا اثر اچھا رہا - بروز رخصتانہ برات لالہ نند لعل جی نے اپنے صاحبزادہ منشی بہادر کی شادی کی خوشی میں مبلغ پچاس روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دئے - لالہ منشی رام سکرٹری سفیدون نے لالہ موصوف کا دھنیواد ادا کیا کہ جو دریا دلی سے اپنی کمائی کا حصہ اپنے دھرم کام میں دان دیا پرماتما اُن کو اس دان کے عوض میں ترقی اور آنند دیوے - لالہ نند لعل جی کے گو خیالات آریہ سماج نہیں تھے - مگر شہر کی مخالفت نے آریہ ہونے کے لئے اُن کو درڑھ کیا - اور بواہ بڑے آنند سے ہوا - اور ہفتہ وار آریہ سماج سفیدون کے جلسے آنند سے ہوتا ہے - اور بتفصیل ذیل فنڈوں میں دان دیا گیا - وید پرچار فنڈ صہ - کرنال کنیا پاٹھشالہ صہ گوروکل صہ - اپدیشک فنڈ کرنال صہ - حیدرآباد سماج صہ - آریہ سماج جیند للعہ - آریہ سماج پونڈری صہ - آریہ سماج سفیدون للعہ - آریہ سماج کیتھل للعہ - یتیم خانہ میرٹھ عہ - یتیم خانہ فیروزپور عہ - مہاودیالہ جالندھر عہ - آریہ سماج سینک عہ -

---

بڑی خوشی کی بات ہے کہ لودھیانہ سماج کے سبھاسد لالہ نگی لعل امتحان بی - اے میں پنجاب میں درجہ دوم پر کامیاب ہوئے اور سرکاری وظیفہ مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار کا بڑی عزت سے حاصل کیا - سکرٹری صاحب سماج کی طرف سے لالہ صاحب موصوف و ساتھ ہی اُن کو مبارکباد صاحب و رائے راجپیداس صاحب خزانچی لودھانہ کو اس نمایاں کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں - اس خوشی میں لالہ صاحب موصوف نے اپنے پہلے ماہ کا وظیفہ مبلغ پچیس روپیہ گوروکل کو دان دیا -

لالہ لبھو رام نیئر سکرٹری آریہ سماج کے پُتر عزیز دولت رام نے اپنے امتحان انٹرینس میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ایک روپیہ گوروکل کو دان دیا -

مبلغ دو روپیہ ایک صاحب (جو اپنا نام بتانا نہیں چاہتے) لالہ نگی لعل جی کے بی - اے میں عزت کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے پر گوروکل کو دان دیتے ہیں -

۱۲ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو لالہ لبھو رام نیئر سکرٹری آریہ سماج لودھانہ کے پُتروں کا یگیوپویت سنسکار آرین کیمپ میں ویدوکت ہوا - اس خوشی میں مبلغ دو روپیہ گوروکل اور ۸ کنیا پاٹھشالہ کو دان ئے -

جمنا پرساد آریہ سکول کا نتیجہ مڈل بہت عمدہ رہا ایک لڑکے نے سرکاری وظیفہ چار روپیہ ماہوار کا حاصل کیا -

ایشور کی کرپا سے پلیگ لودھانہ سے تقریباً دفع ہو چکی ہے - اسلئے ۱۸ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء سے سماج کا معمولی ہفتہ وار جلسہ بجائے آرین کیمپ کے شہر کے سماج مندر میں ہوا کریگا "

نوٹس

جملہ مہاشئیان آریہ برادری کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ ابھی تک اپنی کتب کا طبع کسی ادارہ پریس سے نہیں کیا واضح ہو کہ میری اجازت بغیر کسی کو طبع کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے - اگر کوئی شخص میری نسبت یہہ غلط خبر مشہور کریگا تو میں میرا ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی دائر ہوگا -

المشتہر رسیلداس ڈوڈ سبھاسد آریہ سماج

L 39 [illegible] L 39

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۳ ۔ مطبوعہ ۱۰ جیٹھ سمبت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۳۰ مئی ۱۹۰۲ء شکروار ۔ جالندھر شہر ۔ نمبر ۹

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بغیر لئے ہے رقم است خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں لیکن جب وی پی اصل چندہ کا بھیجا جاتا ہے تو بصرعت واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جائیگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ڈاک کا ٹکٹ ۲/ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا بھی اندیشہ ہے وہ آئیندہ درج اخبار نہ ہونگے البتہ جن اشتہاروں کی ابھی میعاد باقی ہے وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار سب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ پیشگی محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام	[illegible]	[illegible]
طلباء	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہار ۱۹۵۹ کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جگہ میعاد تین ماہ سے کم ہوگی شرح فی سطر کالم فی ہفتہ تین آنہ شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ

دھیان یوگ پرکاش

بہت سے ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی کرشنانند سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے۔ ہر قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) ٹھہرانے کی بدھی (۴) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر ان کی گرانی جسکو دھکا دینا بھی کہتے ہیں (۵) گربھ دھان بدھی (۶) دید پر چڑھانے کی بدھی۔ جسے کرنے سے پربھو اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اس لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۳۷ صفحہ کی پستک ہے۔ پہلی جلد بہاری پورہ بابو کا لکا پرشاد سے ملسکتی ہے۔ اس پستک کے خریدار کو

لبھی رام اسسٹنٹ مینجر

کتابیں منگوانے سے پہلے اِس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت گھٹادی ہے اور یہ رعائیت بجائے اپریل تک کے آخیر جولائی تک قائم رہیگی۔ کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سواچھہ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ۵ روپیہ فیصدی ویدک دہرم سمبندہی ٹریکٹوں کی شکل میں دی جاویگی۔

نام کتاب	سابقہ قیمت	رعایتی قیمت
گنجینہ بھجن مجلد مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲ار	۷ر
″ ″ بے جلد ″ ″	۱۰ار	۶ر
گیتا فارسی مترجمہ فیضی منظوم	۱ار	۱ر
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵ر	۴ر
سوانح عمری محمد صاحب اردو	عہ	۹ر
بہوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴ر	۳ر
پنچ مہا یگیہ ودھی ہندی	۱ار	۹پ
پنچ مہا یگیہ ودھی انگریزی	۴ر	۳ر
اکانومی آف ہومن لائف انگریزی	۱۲ر	۶ر
ہندو مارٹرس ″	۵ر	۲ر
اُپ لٹ ″	۶ر	۳ر
گیان پرکاش اردو	۸ر	۶ر
رگوید آدی بھاشیہ کا اردو ترجمہ حصہ اول مصنفہ لالہ منشی رام جی	۸ر	۶ر
وید کی بنتیوں کا مجموعہ جس میں دو سو بنتیاں ہوتی ہیں	۲عہ	۱۲ر
آریہ سنگیت پشپاولی گورمکھی	۱۲	۸ر
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتمارام	۸ر	۶ر

نوٹ (۱) ویدک پنڈت گورودت جو کہ ختم ہو چکے تھے۔ ہم نے اسلئے معہ جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا

شروع کر دیا ہے۔ بہ نسبت سابق ۴۰ صفحے بڑھ جاویں گے۔ جنکی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آویں گی اُن کو ۸ر کو ملیگی (۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ مناسب اور واجب درستیوں کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے جن صاحبوں کی درخواستیں یکم سے پہلے آئیں گی اُن سے ۸ر لئے جاویں گے (۳) ہم انگریزی کے خریدار کو بھی سواچھہ فیصدی کمیشن پر دیتے ہیں مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک یںترالئے یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ کو ملیگی ہمارے ہاں سے ۱ عہ کو ملے گی۔

آڑہت

جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال و اسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں۔ اُنسے صرف ایک روپیہ آڑہت کا لیا جاتا ہے اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال و اسباب طلب کرتے ہیں۔ اُنسے واجبی کمیشن چارج کرکے مال روانہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ مال وغیرہ کے ہم آپکو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے طیار ہیں جو لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

رنگین و سفید دیسی جرابیں

ہمارے پاس دیسی جرابوں کا کچھ ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے۔ قیمت حسب ذیل لی جاتی ہے۔

قیمت ایک درجن کے خریدار کو بحساب ۳ار فی درجن

قیمت تین درجن یا اُس سے زیادہ کے خریدار کو ۲ار فی درجن

المشتہر

متھراداس پوری مینیجنگ ڈائرکٹر

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک شریف کھتری گھر کی لڑکی کے لئے جسکی عمر سولہ سال سے زیادہ ہے۔ اور جو دیوناگری گورمکھی اور اردو لکھ پڑھ سکتی ہے ایسے ور کی ضرورت ہے جو پیدائیش کے لحاظ سے خواہ کسی ذات کا ہو۔ لیکن مفصلہ ذیل اوصاف رکھتا ہو۔ (۱) عمر بیس سال کے درمیان ہو (۲) انٹرنس سے زیادہ تعلیم پائی ہو۔

(۳) صحت جسمانی اور چال چلن تسلی بخش ہو

(۴) نراکار پرماتما کی ہستی میں یقین رکھتا ہو اور دہرم کی طرف کافی رچی ہو۔

(۵) شادی میں بت پرستی کی رسم نہ ہو گی۔

جملہ خط و کتابت بنام مسٹر بی - ایل - اے معرفت مینیجر برہم پرچارک انارکلی لاہور ہونی چاہئے

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا اب زیر اہتمام لالہ متھراداس پوری پروپرائٹر کے بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلے درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائیش ہے قبائلی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر ہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فیس رہائیش و خوراک فی کس درجہ اول ۱۰ روپیہ - درجہ دوم عہ درجہ سوم ۸ر۔ مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے مینیجر سے خط و کتابت کیجئے۔

المشتہر

مینیجر ہندو ہوٹل لاہور

سنسار کی گتی

دیا کے الٹے ارتھ

مجرم کو اُس کے جرم کے بدلے سزا دینے سے اصلی مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ آئیندہ کے لئے خرابی سے بچ جاوے۔ اور سزا کے خوف سے اُس کو کبھی جرم کرنے کا حوصلہ نہ پڑے۔ اور یہی دیا ہے۔ کیونکہ اس طریق سے انسان آگے کو آتمک اور شاریرک تکالیف سے بچ جاتا ہے مگر اس کا اصلی بھاؤ نہ سمجھتے ہوئے موجودہ زمانہ میں اس سے اُلٹ خیال پھیل رہا ہے۔ اپرادھیوں کا ڈنڈ نہ دینا اور یا ڈنڈ دئے ہوئے بندیوں کا کشما کر دینا دیا کا بھاؤ سمجھا جاتا ہے۔ راجوں مہاراجوں اور شہنشاہوں کا دستور ہے۔ کہ خوشی کے موقعہ پر قیدیوں کو رہا کرتے ہیں۔ عمر قیدی لوگوں کو معافی دیتے ہیں۔ اور خونیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بلاشبہ چھٹے والے بادشاہوں کی جان و مال کو دعا دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن اصل اگر وچار کر کے دیکھا جاوے تو اس کا نتیجہ آخرکار خراب نکلتا ہے۔ شہنشاہ معظم کی تخت نشینی پر بھی تمام بڑی قیدی چھوڑ دئے جاویں گے۔ بادشاہ کی طرف سے خوشی کے موقعوں پر وہ کار نمایاں ظہور میں آنے چاہئیں کہ جن سے عوام الناس کو فائدہ ہو۔ دیش کی بھلائی ہو۔ پرجا سکھی رہے سنگین جرم کے قیدیوں کی تب کے معاف ہونے سے اُن کو تو بیشک بڑی بھاری خوشی ہوتی ہے لیکن ان مخصوص کے دلوں کا حال کون جانتا ہے۔ کہ اُن قیدیوں نے نقصان کر کے قید کی سزا پائی تھی۔ ویدک دھرم تم کو یہ سکھاتا

دیتا ہے۔ کہ اپرادھی کو اوشیہ ہی ڈنڈ ملنا چاہئے۔ اور یہی پرماتما کا اٹل نیم ہے۔ پرجا کو دکھ دینا۔ اور اُس کی تکالیف کو دور نہ کرنا اپنی رعیت کی طریق معاش پر وچار نہ کر کے اُس کی ترقی کے وسائل نہ سوچنا۔ راجیہ ادھکاریوں کے ظلم سے اپنی پرجا کی رکشا نہ کرنا۔ وغیرہ یہ تمام باتیں راجہ کی طرف سے ظلم ہیں۔ اور ان کے برخلاف تمام باتوں پر وچار کر کے ایسی تجاویز عمل میں لانا کہ جس سے سب سکھ ہو اور جس کا نتیجہ نیک ہو یہ دیا ہے۔

مُردے دفن کرنے سے دیش کی ایک بڑی ہانی

ناظرین بخوبی واقف ہونگے۔ کہ اب مردہ جلانے اور دفن کرنے پر بہت سے وچار ہو رہے ہیں۔ مغربی دیش کے اکثر ذی فہم آدمیوں نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ کہ مردہ کو دفن کرنے میں بہت سے نقصان ہوتے ہیں۔ اسلئے اس کا آگ میں جلا دینا بہت اچھا ہے یہی وجہ ہے کہ کئی انگریز اب جلائے جاتے ہیں بہت سے مرتے مرتے اپنی نعش کو جلانے کے واسطے وصیت کر جاتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے دنوں کا ہی ذکر ہے۔ کہ ایک معقول عہدہ دار انگریز تھا کہ [illegible] صاحب لاہور میں اُن کی وصیت سے جلا دئے گئے۔ ایک کیا بیسیوں مثالیں اس قسم کی ملیں گی۔ یہاں تک کہ [illegible] ولیشیا نواسیوں نے ایک [illegible] جاری کی ہے۔ کہ جس میں مردے جلائے جایا کریں۔ غرضیکہ بلاشبہ مردوں کا جلایا جانا دبائے جانے کی نسبت بہ رتبہا مفید ثابت ہو چکا ہے۔ اور لوگوں کی رُچی اس طرف ہو رہی ہے۔ اور اس وقت بڑے زور سے ہو جاتی۔ اگر مذہبی جھگڑے سد راہ نہ ہوتیں۔ بہت سی وجوہات سے ہمارا بھارت افلاس اور تباہی کی حالت کو

پہونچ رہا ہے۔ اُن میں سے ایک یہ ہی ہے کہ مسلمان اور عیسائی صاحبان باوجود اس بات سے پوری پوری واقفیت رکھنے کے کہ قبرستان اور اس کے گرد و نواح کی ہوا بڑی متعفن ہو جاتی ہے۔ پھر ہی مذہبی جوش میں پھنس کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اور اپنے مُردے کو برابر زمین میں دفن کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ بنی نوع انسان کو بھوگنا پڑتا ہے کہ ہوا خراب ہو کر طرح طرح کی بیماریاں ان کو لاحق ہو جاتی ہیں۔ جس سے کہ آتمک [illegible] اور شاریرک ہانی ہوتی ہے۔ اس بات کے علاوہ سینکڑوں اور ہزاروں بیگہ زمین قبروں اور قبرستانوں میں گھیر رکھی ہے۔ جس میں کہ بالکل زراعت نہیں ہوتی۔ اس پر بھی اکتفا نہ کر کے آگے کو بہت سی زمین اس مطلب کے واسطے گھیری جا کر ناقابل زراعت بن رہی ہے۔ وچار ہو رہا ہے کہ عیسائیوں کا جدید قبرستان بننے کے واسطے دو سو بیگہ زمین کلکتہ شہر میں ۶۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے خرید کر لی جاوے۔ اتنی تو زمین ہی ہے۔ اس کا اوپر کا خرچ چار دیواری اور قبروں وغیرہ کا نہ معلوم کہاں تک پہونچے گا سینکڑوں سنگتراشوں کی دوکانیں کیول قبروں کے سامان کے واسطے جاری ہو رہی ہیں۔ ہزاروں آدمی قبرستانوں کی حفاظت کے واسطے نوکر یا مالی مقرر کئے جا کر دیش کے اوپر زیادہ بوجھ ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ اپنا کمائیں اور اپکار کریں۔ اگر ان سب باتوں پر وچار کیا جاوے اور تمام اخراجات و نقصانات کا جو اس سے ہو رہے ہیں۔ اندازہ لگایا جاوے۔ اور ویدک نیز اور ڈاکٹری طریقوں سے ان تمام خرابیوں پر غور کیا جاوے جو کہ اس رواج سے جہاں میں ہو رہی ہے تو پتہ لگے گا کہ درحقیقت اس سے بڑا سخت نقصان بنی نوع انسان کو پہونچ رہا

کیا اِس آفت سے لوگوں کو بچا دینا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے؟ - مذہبی لیڈر اپنے تعصبات کو دور کریں۔ سب کے سکھ کو اپنا سکھ اور سب کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں تو کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ کہ یہ تمام خرابیاں جو کہ اِس رواج سے ہو رہی ہیں۔ فوراً دور ہو جاویں۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ لوگوں کے دلوں میں ویدک سچائی پہونچ چکی ہو۔ ورنہ اس کے بغیر ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اُنچ مذہب کی بنیاد ایشوری نیم کے رو سے قائم کریں۔ اور پرماتما کے بنائے یدارتھ ودیا کے اصولوں کو مدنظر رکھیں۔

بیچارے چوہوں کی شامت

مناسب انتظام کو چھوڑ کر انسان دُکھ سے بچنے کے واسطے بہت کچھ کوشش کرتا ہے۔ مگر کامیابی کا نصیب ہونا ایک بڑا مشکل امر ہے۔ پرماتما نے ہر ایک دکھ کا اُپاؤ بتلایا ہے۔ جسکو چھوڑ کر اگر انسان اور تجاویز سوچتا ہے۔ اور عمل میں لاتا ہے تو بجائے اسکے کہ دکھ سے رہائی ہو۔ رٹ اور پاپ میں پڑ کر زیادہ دکھ اور نقصان کا باعث بنتا ہے۔ مرض طاعون سے بچنے کے اُپاؤ کون نہیں سوچتا۔ لیکن یہ عمل تبھی فائدہ دے سکتا ہے جب کہ ایشوری نیم کے انوسار ہو۔ کوئی اس بلا سے بچنے کے واسطے خدا سے دعائیں مانگتا ہے کوئی کلکتہ میں کالی دیوی کے آگے ماتھا رگڑتا ہے کوئی اِس خوفناک مرض سے رہائی پانے کے لئے چوہے ہی مرواتا ہے۔ چنانچہ منڈلی میں اِس وقت تک یا دن ہزار چوہے مارے جا چکے ہیں۔ اور فی چوہا ایک ہی مدت ہے۔ اِس حساب سے دس ہزار روپیہ کے لگ بھگ خرچ ہو چکا ہے۔ اور نہ معلوم کب تک ہوتا جاوے۔ لیکن یہ سب

کچھ کہاں تک مفید ہو سکتا ہے۔ اس کا فیصلہ انسان خود کر سکتا ہے۔ لوگ پرماتما کی آگیا کو اُلنگھن کر کے خواہ مخواہ بے رحمی کی طرف بہے جا رہے ہیں۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اِس بیماری کو کھونے کا مول نسخہ روشنی تازہ ہوا اور گرمی ہے۔ چنانچہ کون نہیں جانتا۔ کہ سردیوں میں جن شہروں میں کہ اِس مرض نے سخت سے سخت غضب ڈھایا۔ وہاں گرمیوں میں اول تو بالکل ہی جاتی رہی۔ ورنہ بدرجہا کم تو ضرور ہی ہو گئی۔ مذہبی باتوں کو چھوڑ کر اور یونان کے مشہور واقعہ کو نظرانداز کر کے ہمارے بھائی لنڈن کی پلیگ کی طرف ہی دھیان دیں۔ تو اُن کو پتہ لگیگا۔ کہ جب کچھ عرصہ ہوا کہ لنڈن میں پلیگ پڑ گئی۔ تو اُس نے تمام شہر کی حالت بالکل خراب کر دی تھی۔ آخرش اتفاقیہ شہر میں آگ لگ گئی۔ جو کہ تین ہفتہ تک اپنے شعلوں سے مکانات وغیرہ کو خاک سیاہ کرتی رہی۔ اِس آگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ لنڈن سے پلیگ کافور ہو گئی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہمارے سٹرنی تو اسی بہائی اسی قسم کا بڑا بھاری ہون یگیہ کر دیتے تاکہ کام بھی بن جاتا اور بیچارے ناکردہ گناہ چوہوں کی جان پر اس قدر بلا بھی نازل نہ ہوتی۔ لوگوں میں مذہبی تعصبات گھسے ہوئے ہیں۔ ورنہ جسقدر مالی نقصان اس پلیگ کی وجہ سے لوگ اس وقت برداشت کر چکے ہیں۔ اس کے ایک حصہ سے ہی اگر ہون کر دیا جاوے تو ممکن تھا کہ اس قدر بھاری مالی نقصان اور لاکھوں بیش قیمت زندگیوں کا ضائع ہونا وقوع میں آتا۔ سینکڑوں گھر بے چراغ نہ ہوتے۔ ہزاروں بیواؤں کی آہ و زاری ہمارے کان تک نہ پہونچتی۔ ہمارے رائے میں یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کسی قسم کا

تعصب رکھا جاوے۔ ایشور کی مقررہ نیموں کے آگے سب کو سر جھکانا پڑتا ہے۔ اسلئے اگر دیش کی رکشا طاعون اور دیگر خوفناک آفتوں اور بیماریوں سے کرنی ہے۔ تو چوہوں کو چھوڑ دیا کرو۔ فضول باتوں کو چھوڑو اور تجربہ سے مفید ثابت ہوئے نتائج کو پیدا کرنے کے لئے ہون یگیہ کرو۔

استری جاتی کی درگتی

نہ معلوم آدمیوں نے عورتوں کو کیوں کھلونے سمجھ رکھا ہے۔ یا وہ اُن کو کاغذ لکڑی اور کھانڈ کے بنے ہوئے کھلونے سمجھتے ہیں۔ عورتیں ان کے کھیلنے کی گڈی پتلیاں ہیں۔ حیرانی ہے کہ کیوں اس قدر اُن کی درگتی ہو رہی ہے۔ پرماتما کی سرشٹی میں اسی نیم سے پیدا ہو کر جس طرح سے کہ آدمی پیدا ہوتے ہیں۔ گو بہت سنبد ہی تمام معاملات میں گھری نازک ذمہ داری سر پر لینے والی اور آئندہ نسلوں کی ترقی کو ہاتھ میں رکھنے والی عورتوں کی نہ معلوم کیوں اس قدر مٹی پلید ہو رہی ہے۔ عام بازاری اشیاء کی طرح اُن کو فروخت کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں تو یہ رواج اکثر تھا ہی۔ یورپ دیش میں اس کو دیکھ کر بڑا بھاری تعجب ہوتا ہے۔ یورپی روس کے ایک شہر کیس جو واقع برلب دریائے والگا میں دستور ہے۔ کہ شریف خاندان حسین لڑکیاں تین سو روپیہ تک بک جاتی ہیں۔ دلہا اور دلہن کے والدین آپس میں لڑکیوں کا اس طرح سودا کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہاں عموماً گائے بھینس کا۔ اور قیمت کا فیصلہ کرنے کے لئے آپس میں گھنٹوں تک بحث کرتے رہتے ہیں۔ غریب کسان جن کے پاس پیسہ اسقدر زیادہ نہیں۔ اُن کو بیوی نہیں ملتی۔

بعض حالتوں میں جب کہ گراہک زیادہ ہوں۔ اور لڑکیاں کم۔ یا گراہکوں کے مقابلہ کی حالت میں لڑکیوں کے تین سو روپیہ سے بھی زیادہ مل جاتے ہیں۔ شوک کہ منشیہ ستری جاتی کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اُن کے ہاتھ میں بھی بڑی بڑی نازک ذمہ واریاں ہیں۔ ان کو پتہ نہیں۔ کہ ایشور نے سنسکار کے اپکار کے واسطے ستری اور پُرش کا جوڑا بنایا ہے اور وہ اِس بات سے بالکل ناواقف ہیں کہ ستری کے بنا پُرش آگے قدم رکھ ہی نہیں سکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اُن کے ساتھ ایسا ناشائستہ اور بیہودہ سلوک کر رہے ہیں۔ ایشور کرپا کریں کہ ویدک دھرم کی روشنی ان لوگوں کے ہردیوں کے اندھکار کو دور کرے۔ تاکہ وہ اپنے فرائض ستری جاتی کے حق میں اچھی طرح سمجھیں

ہندو برادری میں ویدک دھرم کا پرچار

ساماتر پرش کام کے وشس ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور ناجائز اور نامعقول کارروائیاں کرنے میں ذرا بھی لجا نہیں کرتے۔ موضع گورچی تحصیل حصار میں ایک ویش نے ایک آٹھ سالہ لڑکی کو چرالے جا کر جنگل میں اُس سے پھیرے لے لئے۔ وواہ کی کارروائی ایک برہمن دیوتا نے کرا دی۔ بعد ازاں لڑکی کو اُن کے گھر واپس بھیج دیا۔ اُس نے تمام ماجرا اپنے وارثان سے بیان کیا۔ جس پر کہ اُنہوں نے اُس ویش پر عدالت میں جبراً شادی کر لینے کی نالش کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس بنئے کو تین سال قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ نیز اُس شتربان کو جو کہ اُس لڑکی کو اونٹ پر چڑھا کر جنگل میں لے گیا تھا اور پھیرے کرانے والے برہمن کو بھی تین تین سال قید اور پچیس پچیس روپیہ جرمانہ ہوا۔ بنیوں کی برادری نے فیصلہ دے دیا ہے۔ کہ وہ شادی درست نہیں ہے۔ نئے سرے سے جہاں لڑکی کے وارث چاہیں وواہ کریں۔ یہی آریہ سماج کا پرچار ہے۔ کہ کیول منتر وغیرہ پڑھ لینے سے وواہ مکمل نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اگر پتی مرت ہو جاوے تو چونکہ وواہ کی کارروائی تکمیل تک نہیں پہونچی۔ اور کیول آپس کے شر دلیے طے ہوئے ہیں۔ اسلئے شاستر کی آگیا ہے کہ اُس کنیا کا بواہ کر دیا جاوے۔

ستیہ دھرم پرچارک

مورخہ ۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۵۸ میں ایک نوٹ منجانب لالہ کانشی رام نوشہرہ نواسی شائع ہوا ہے جس میں اُنہوں نے لالہ چھجو رام جی پردھان سماج ہذا کی گذشتہ پرائیویٹ زندگی پر بدنیتی سے حملہ کیا ہے۔ جو سوالات اُنہوں نے مجھ سے کئے ہیں۔ وہ ایک ویرتھ معاملہ ہے ایک یا دو سال کا نہیں بلکہ اُس سے بھی پرانا ہے۔ یہ سوالات چونکہ آریہ سماج کی بہبودی کے واسطے نہیں کئے گئے۔ بلکہ سوالات کے پیرایہ میں ہمارے مہربان نے دلی بخارات کا اظہار کیا ہے۔ اور ایسی تحریرات کے جواب دینے میں سوائے سماج کی تخریب کے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا اسلئے میں ان سوالات کا جواب دینا نہیں چاہتا۔ اور علاوہ ازیں لالہ چھجو رام جی نے مجھ سے یہہ کہہ دیا ہے۔ کہ "میری گذشتہ یا موجودہ پرائیویٹ زندگی کی بابت اخبار میں ایک لفظ بھی نہ لکھا جاوے۔ کیونکہ میں پبلک میں مکمل آریہ نہیں ہوں۔ اور اس نوٹ سے مجھے سخت رنج پہونچا ہے"۔

(۲) جتنے ممبران آریہ سماج اس وقت موجود ہیں۔ اُن میں گنتی کے ہی آدمی ہوں گے جنکو ہم آریہ کہہ سکیں۔ اور مکمل آدیہ تو فی زمانہ ایک بھی نظر نہیں آتا۔ جس کا چال چلن بچپن سے لے کر اب تک آریہ کا چلا آیا ہو۔ لہذا کوئی شخص نقائص سے بری نہیں۔ ہاں۔ البتہ نسبتاً ترجیح دی جا سکتی ہے۔

(۳) جن اصحاب نے اس طریقہ سے اپنا بغض نکالنا شروع کیا ہے وہ پرمیشور کیواسطے پرہیز کریں۔ مبادا باہم مخالفت ہو کر خانہ جنگی شروع ہو جاوے۔

آخیر پر میں ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ آئندہ ایسی قسم کی تحریرات اخبار میں شائع نہ کیا کریں۔ ورنہ نتیجہ اچھا نہیں نکلیگا۔

(دکشن سروپ سکرٹری آریہ سماج کرنال ۲۶ جیٹھ ۱۹۰۲ع)

ستیہ دھرم پرچارک کی اول سے یہ پالیسی رہی ہے کہ ذاتی جھگڑے پبلک میں نہ لائے جاکر اصول پر بحث ہوا کرے۔ لیکن بعض خاص حالتوں میں مجبوراً اِس کے برخلاف کرنا پڑتا ہے۔ ہماری خوددلی منشاء ہے۔ کہ ایسی باتیں اخبار میں نہ شائع ہوا کریں۔ چونکہ جنتری کے معاملہ میں آپ نے ایسی تحریریں چھاپنے پر ٹرا زور دیا کہ جن میں صرف سخت بیانی ہی نہ تھی بلکہ غیر متعلق صاحبان پر بہت ہی نامناسب حملے تھے آپ کی ان تحریرات کو سامنے رکھ کر پبلک نے ہمیں اپنی ہی چٹھیاں شائع کرنے کے واسطے مجبور کیا۔ اسلئے آپ سے خصوصاً اور آریہ پبلک سے عموماً توقع ہے کہ آئندہ اپنی اس قسم کی تحریروں سے ستیہ دھرم پرچارک کے کالم پاک رکھ کر ان کی بجائے اچھے اچھے مضامین چھاپنے میں مدد دیں گے ایڈیٹر

اودھیاپکا طیار ہے

ایک ودھوا جسکی عمر تخمیناً ۳۵ برس کی ہے۔ پکی آریہ ہے۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی ونجو پیجا علت پاس کر چکی ہے۔ آج کل چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ جن سماجوں یا پیدہ پُرشوں کو ادھیاپکا کی ضرورت ہو وہ مجھ سے خط وکتابت کریں۔ منیجر

ستیہ دھرم پرچارک

ریویو

خدا کی ہستی کا ثبوت ایک سولہ صفحہ کا رسالہ چھوٹی تقطیع کا لالہ گوپال داس ڈنگہ نواسی حال وارد رانی کا رائے پور نے تصنیف کی ہے۔ اس میں کئی دلیلوں سے ایشور کی ہستی سدّہ کی گئی۔ قیمت فی جلد ۲ پیسہ ہے۔ لالہ جادو رائے منتری آریہ سماج رانی کا رائے پور ضلع انبالہ سے یہ ٹریکٹ مل سکتا ہے۔

سوامی دیانند اور سائنس

از ڈاکٹر جمنا داس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن مظفر گڑھ

ویریہ (منی) اور پروٹوپلازم Protoplasm

ویریہ کی طرح پروٹوپلازم کا جسم کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ کہ دونو ایک ہی چیز معلوم ہوتے ہیں جسم کے ہر ایک رگ و ریشہ پر پروٹوپلازم پایا جاتا ہے۔ کوئی جگہ نہیں جہاں یہ موجود نہ ہووے گو ڈاکٹران کی تحقیقات اس کی ساخت کے بارے میں ویریہ کی طرح ناکمل ہے۔ تاہم جو کچھ آج تک معلوم ہوا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہ زیادہ تر نائیٹروجن کے مرکبات سے بنا ہوا ہے جن کو پروٹوز کہتے ہیں۔ اور جیسران کی طاقت کا دارومدار ہے۔ علاوہ اس کے فاسفورس اور دوسرے مرکبات بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ صورت میں انڈے کی سفیدی کی طرح نظر آتا ہے۔ اور ویریہ کی طرح قدرے لیس دار ہے۔ رنگت میں گو ویریہ جیسا نہیں لیکن بہت کچھ اس سے ملتا ہے۔ ایسا معلوم دیتا ہے۔ جیسے کسی نے ویریہ کو صاف کر کے رکھا ہے۔ اس کا ایک قطرہ اگر خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اس کی تہ میں چھوٹے چھوٹے دانے ہیں۔ جن کو نیوکلیس nucleus کہتے ہیں۔ اور کہیں کہیں خالی جگہ دکھائی دیتی ہے۔ جس کو vacuoles کہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے زندہ جانوروں کی طرح اس کی حرکات معلوم دیتی ہیں۔ جیسے اسپا جانور چلنا پھرتا غذا کھاتا اور ہضم کر کے باہر نکال دیتا ہے۔ اسی طرح سے جسم کے تمام cells میں پروٹوپلازم کا کام ہے۔ غذا معدہ میں تحلیل ہو کر خون کے رستے جب مختلف عضووں [illegible] پہنچ جاتی ہے۔ جہاں ہر وقت فضول مادہ خارج ہوتا رہتا ہے۔ اور تازہ غذا اس کی جگہ آتی رہتی ہے۔ پروٹوپلازم کی آکسیجن کیسا تھ مل کر غذا بالکل بدل جاتی ہے۔ اور مرکب سے مفرد حالت میں ہو کر جسم کی پرورش کرتی ہے اسواسطے ڈاکٹروں نے پروٹوپلازم کو Physical basis of life مرکز کہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ویریہ کی طرح اسکو آب حیات مانا ہے۔ کیونکہ زندگی کا مدار اسی پر ہے۔ بیماری یا کم طاقتی کی حالت میں اس میں بہت تبدیلی آجاتی ہے۔ غذا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوسکتی۔ آکسیجن بہت کم ہو جاتی ہے۔ اور پروٹوپلازم کا کام بالکل ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

اب اگر آپ اس بات کو دیکھنا چاہیں کہ پروٹوپلازم اور ویریہ میں کیا فرق ہے۔ تو جھٹ آسانی سے معلوم ہو جائیگی۔ کہ دونوں میں بہت کم فرق ہے۔ ایک پر زندگی کا دارومدار اور دوسرا بھی physical basis of life ہے بناوٹ دونوں کی بہت درجہ تک ایک ہی ہے سوائے اس کے کہ ویریہ میں sperm cells ہوتے ہیں۔ اور اس میں nucleus دونوں لیسدار ہیں۔ اور گو رنگت میں فرق ہے اور اس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ویریہ جب جسم میں جاتا ہے۔ تو مختلف جگہ سے ہو کر اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ اسواسطے سفیدی کم ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اگر پروٹوپلازم کو ویریہ کی ایک اور حالت کہی جاوے تو تعجب نہیں۔ کیونکہ دونو کی بناوٹ بہت درجہ تک ملتی ہے۔ اور یہ فرض کر لینا کہ ویریہ جسم میں جذب نہیں ہوتا میرے خیال میں ایک ناممکن بات ہے۔ ساری عمر میں جو ویریہ پیدا ہوتا ہے۔ خصیوں کی سی جگہ میں بند نہیں ہوسکتا۔ اور جب بند نہیں ہوسکتا۔ تو کہاں جاتا ہے۔ سوائے جسم میں واپس جانے کے اور کوئی جگہ نہیں ہے شاید آپ اعتراض کریں کہ جیسا ویریہ جسم میں پیدا ہوتا ہے ویسا ہی نکلتا رہتا ہے اسواسطے جسم میں واپس جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ جب چودہ سال کی عمر میں ویریہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ اور کئی سالوں تک جسم سے نکالا نہیں جاتا۔ تو کہاں جاتا ہے اور نیز جو لوگ عمر بھر شادی نہیں کرتے۔ یا ضبط ہے یہ کا بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ ان کو تو جریان منی کی بیماری ہو جانی چاہئیے۔ اور اگر ایسی حالت ہوتی تو پہلوان ایسے مضبوط نہیں ہو سکتے۔ اور سوامی دیانند جیسے بلوان ہرشٹ پشٹ انسان پیدا نہیں ہوسکتے۔ لاچار آپکو یہی ماننا پڑیگا

کہ دیریہ جسم میں جذب ہو جاتا ہے - لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ جذب ہونے کے بعد کہاں رہتا ہے اس کا اُتر یہہ ہے کہ پروٹوپلازم ہی ایک چیز ہے جسکو ہم دیریہ کی جذب ہوئی ہوئی حالت بیان کر سکتے ہیں - گو از روئے سائنس کوئی پریکٹس آر اس بات کے دکھانے کے لئے نہیں لیکن ساتھ ہی اس بات کے نہ ماننے کے لئے کوئی ثبوت نہیں - پھر ایسی حالت میں اپنی وچار شکتی سے کام کیوں نہ لیا جاوے - جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ دیریہ کا جسم کے اندر جذب ہونا ایک قدرتی اور لابدی اصول ہے - اور جذب ہو کر Protoplasm کی حالت میں رہتا ہے -

ڈاکٹر Malle اور ڈاکٹر Mchaba صاحب ایم ڈی کے تجربوں و آریوں کے گرنتھوں اور علم یوگ کی مشق سے بخوبی ظاہر ہے کہ دیریہ جسم کے اندر جذب ہو کر انسان کی عقل کو تیز کرتا اور طاقت جسمانی کو بڑھانے والا ہے کہ جس سے کسی آدمی کو انکار نہیں ہونا چاہیے

(باقی آیندہ)

ابھی سے فکر کرو

از بابو رام لکشمن منتری آریہ سماج فرید آباد

اخبار عام روزانہ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۲ء میں مفصلہ ذیل خبر پڑھ کر نہائت افسوس ہوا - لکھا ہے کہ مہاراجہ کوچین نے سناتن دھرم کی پرورش کے خیال سے ایسے قواعد نافذ کئے ہیں - کہ تعلیم یافتہ لوگ سخت واویلا کر رہے ہیں - ولائیت یا بحری جہازی سفر کرنے والے بہادری سے کتگا خارج کئے جاتے ہیں - اور حال میں ایک صاحب بیرسٹری پاس کر کے آئے اُن کے دوستوں نے پرائسچت کر کے شدھ کرنے کی کوشش کی - مگر وہ برادری میں شامل نہ ہو سکے - اس سے زیادہ عجیب خبر یہہ ہے کہ کوچین دربار نے حکم جاری کیا ہے - جن ہندؤں نے بال (شائد چوٹی سے مراد ہے) کٹوائے ہوں وہ کسی مندر میں داخل نہ ہونے پاویں - آگے چل کر لکھا ہے - کہ ہندؤوں کا اتنا زور غالب ہے کہ عام راستوں گذرگاہوں پر کیا مجال اونچی ذات کے برہمن و نائر لوگوں کے چلتے ہوئے ایک خاص آواز کرتے ہیں - جس کو سُن کر نیچ ذات کے آنے جانے والے لوگوں کو جبراً قہراً ایک طرف کو گھس جانا پڑتا ہے - ورنہ سخت گالیاں اور بعض اوقات گھونسوں - لاٹھیوں کی مار کھانی پڑتی ہے - اور لطف یہہ ہے کہ بیچارہ جوئی کرنے پر بھی نیچ ذات کے لوگ مجرم قرار دئے جاتے ہیں - وغیرہ وغیرہ -

اب اس سے اندیشہ پیدا ہوتا ہے - کہ ایسا نہو کہ لوگ اس قسم کی زیادتیوں سے تنگ آ کر کرانی یا قرانی دھرم اختیار کر لیں - جیسا کہ تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ مدراس کی طرف کئی ہزار کے قریب سُنار لوگ مسلمان ہو گئے - صرف بدیں وجہ کہ ایک قوم اپنے آپ کو دوسری قوم سے زیادہ اونچی خیال کرتی تھی - اور اسکو اپنے مندروں میں داخل نہونے دیتی تھی - اور بہت کشت و خون ہوا تھا - لالہ شیودیال ایم - اے اُس طرف تشریف لے گئے تھے - اسواسطے بمبئی سماج اور خصوصاً آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پہلے ہی سے ہوشیار ہو جانا چاہئیے اپنے اپدیشکوں کو وہاں بھیج کر اپدیش کا انتظام کرا دیوے - ورنہ بعد میں آریہ سماج کو سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھ چارہ نہ ہوگا - جہاں تک جلد ممکن ہو انتظام کرنا چاہئیے -

سوامی ویدواس

از مہاشے رتھولال پردھان آریہ سماج گنگوہ

ناظرین!! اس وقت پورانکوں کے اندر دو طرح کے پرش آریہ سماج پر کٹاکش کرنے والے موجود ہیں - ایک وہ جو کسی عیب میں آریہ سماج سے علیحدہ کر دئے جاتے ہیں - اور دوسرے وہ دراچاری جن کو ماس آدی کا چسکا پڑا ہوا ہے - گوڑھ دھرا شیوی - شاکتک - لوتین - دیدانتی وغیرہ کچھ ہی بنے پھرتے ہوں - اصل میں وام مارگی ہوتے ہیں - بیجا کوشش صرف سوامی جی کرت گرنتھوں سے اپنی طبیعت کے موافق یا پورانک گرنتھوں کی پشٹی کے لئے رشی دیانند کو بدنام کرنے کی نسبت سے ماس کھانا ثابت کرنا جزو اعظم ہو رہا ہے - میں اس وقت بطور نمونہ یہ دکھلانا چاہتا ہوں - کہ لالہ جگن ناتھ داس نے دیانند ہردیہ نامی گرنتھ میں علاوہ دیگر اعتراضوں کے جو قریباً اُن کی ہر پستک میں پائے جاویں گے پورانی سنسکار ودھی کے حوالے سے تیتر اور آجا کا ماس کھانے کی آگیا از طرف سوامی جی مہاراج ظاہر کر کے عوام کو بڑا دھوکا دیا ہے - جو ایمانداری سے کوسوں دور اور اُن کے دلی کمشپات کا ثبوت ہے اول تو جن باتوں کی آریہ سماج خود تردید کرتا ہے اور اُسپر اعتراض کرنا جہالت اور حماقت کا کام ہے - کیونکہ اُن تحریروں کو آریہ سماج نہیں مانتا خواہ وہ چھاپہ کی غلطی مانو یا کاتب وغیرہ کی تاہم سوامی جی نے جن پستکوں کا حوالہ دیا ہے وہ نوین پورانکوں کو سروتھا منتویہ ہیں - اس حالت میں بھی وہ اعتراض نہیں کر سکتے - دوم اُسی جگہ پر سوامی جی مہاراج اُس کی تردید کر رہے ہیں - صاف لفظوں میں کہتے ہیں - کہ یہہ ایک ویشی ہے - سرب ویشی ہلیں اور ماس سے پوشٹ کی گئی وہ اور یہہ دودھ اور اودھی کی

اور دوسری جگہ اس سے بہی زیادہ سپشٹ لفظوں میں کہا ہے کہ یہہ بات ہنس اہاری لوگوں کے لئے ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۱ و ۲۲۴ سنسکار ودہی ۱۹۳۳ جس کا حوالہ جگل تہ داس جی نے دیانند ہردیہ نامی ٹریکٹ کے صفحہ ۶ سطر ۱۸۔ اور صفحہ ۷ سطر ۵ میں دیا ہے۔ کیوں؟ داس جی تمام عبارت میں سے ایک ٹکڑا !! نکال کر بہولے لوگوں کو دہوکہ دینا اور ٹہگے ٹہوڑنا ہی سناتن دہرم کی سیوا ہے میں آپ کو زور سے چیلنج دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنے لیکہہ کو سوامی جی کی اس تحریر سے منطابقت کر کے نہ دکہلا دیں گے۔ تو آپ کا آریہ سماج کے مقابلہ پر لن ترانی کرنا کچھ بہی وقعت نہ رکہہ سکیگا کو سمجہدار لوگوں میں اب بہی نہیں ہے۔ پرنتو: اودیا ساگر میں ڈوبے ہوئے پکشیوں کو کچھ سہارا ہے۔ اب آپ کے وچار کے لئے چند حوالہ آپ کے مستند گرنتہوں کے مثلاً ضروری سمجہتا ہوں اور منتظر ہوں کہ آپ یا آپ جیسے پورانک مہاتمے کہاں تک تحقیقات کرنا روا سمجہتے ہیں۔ اور کیا جواب رکہتے ہیں۔ مہابہارت بن پرب ادہیائے ۲۰۷ شلوک ۸ و ۹ صفحہ ۱۵۵ چہاپہ پرتاپ چندر رائے کلکتہ میں رنتی دیو کی رسوئی میں روزمرہ دو ہزار گئو اور دو ہزار دیگر پشو چند رتہ مارے جاتے تہے۔ گوبہج لی گرہیہ سوتر پر پاٹہک ۳ کانڈک ۷ سوتر ۲۷ ۲۸ صفحہ ۱۶۷ چہاپہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں کالی گئو یا سفید بکرے سے یگیہ کرنا بتلایا ہے۔ اور منوسمرتی ادہیائے ۵ شلوک ۴۱ میں مدہوپرک میں صاف پشو مارنے کی آگیا ہے۔ اور شاستر ارتھ آگرہ میں پنڈت بہیم سین جی نے لکہا ہے کہ گئو مارنا اور گئو بکرے و مینڈہے اور بیل کا ہوں شتپتہ وغیرہ کے انوسار تسلیم کیا ہے۔ ستورت سمرتی صفحہ ۵۰۳ پر شلوک ۱۵۳ سے ۱۷۳ تک کسقدر وبہچار کا اپدیش کیا ہے

جہاں ماتا و بہن و گرو سے گمن کرنیکہ با چاندراین برت سے شدہی بتلا دی ہے۔ اور ہری سنگت میں دیہانتی کو جو دراصل لوبیلانتی ہیں کہتے کے ساتہہ کہانے پینے ہی پرہیز ممنوع ہے۔ کیا یہہ سب باتیں سناتن دہرم اور آپ کے منتویہ ہیں مہاشہ جی خود غرضی کیلئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جیسا کہ مارچ و اپریل کے سناتن دہرم گزٹ نمبر ۳ دہم جلد ۷ کے صفحہ ۷ تا ۱۶ و ۵۷ و ۵۸ پر منشی وبندیال جی تنہا منتری مہامنڈل کی مہاگپت لیلا کا بہید مہا سناتن دہرمیوں کی طرف سے کہولا جا رہا ہے۔ جسکی نسبت آریہ سماج بار بار پکار پکار کر آپ کے کانوں تک پہونچا رہا ہے۔ اور آپ مطلق پرواہ نہ کرتے تہے۔ خیر آپ کا کرتو یہ آپ کے ساتہہ ہے۔ اور ہماری پرماتما سے پرارتہنا ہے کہ بہارت واسی جلد سنبہلیں اور اپنے ڈوبتے ہوئے بہائیوں کو بچانے میں سرگرم ہوں

(باقی آئندہ)

محمد صاحب کے ایما سے کعب کا مارا جانا اور معمہ

ہم نے جسقدر مذہبی ریفارمروں کی کتابیں پڑہی ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک ریفارمر اپنے مخالفوں پر رحم اور پیار کی نظر کرتا رہا ہے۔ مگر محمد صاحب کی طبیعت ایسی زود رنج اور پُر کینہ اور خونخوار تہی۔ کہ وہ اپنے فریب و دغا سے مار ڈالتے تہے زمانہ حال کا مشہور و معروف ریفارمر مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی زندگی میں بیسوں واقعات ایسے ملیں گے۔ کہ دشمنوں نے اُن پر خوفناک حملے کئے۔ اور اُن لوگوں نے خفیہ سازشوں سے زہر بہی دلائیں۔ مگر اُس جوانمرد نے باوجود جاننے اور بوجہنے کے بہی اُن سب پر نظر التفات کی اور ذرا بہر میل اپنے دل پر بیٹہنے نہ دی۔ بدہ و بابا نانک و یسوع مسیح وغیرہ کسی مذہبی ریفارمر کے وتایع پڑہو کسی جگہ بہی اس خونخوار اور خطرناک کینہ ور خاصیت کا نام و نشان نہ پاؤ گے۔ جو محمد صاحب کی طبیعت میں بہرا پڑا تہا۔ ہم ایک واقعہ بطور شہادت ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

کعب ایک شاعر تہا۔ جس کا مذہب توریت پر تہا۔ اور مدینہ میں رہا کرتا تہا۔ اور جب محمد صاحب مکہ سے بہاگ کر مدینہ چلے گئے۔ اور وہاں جا کر لوٹ مار سے اپنا زور بڑہا لیا۔ اور خاصہ لشکر جمع کر لیا۔ تو وہ یہودیوں کو برا بہلا کہا کرتے۔ کعب مدینہ کے یہودیوں میں متمول تہا۔ اُسکو محمد صاحب کا یہ سلوک پسند خاطر نہ تہا۔ لہذا وہ اپنے شعر میں دین اسلام کی ہجو بیان کیا کرتا تہا۔ اور محمد صاحب کے حالات کا راز ظاہر کیا کرتا تہا۔ محمد صاحب اُس کی اس دلیری و جرات سے تنگ آئے تہے۔ چاہتے تہے کہ کسی طرح اُسکو قتل کروا دیں۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے اصحاب سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ اُن میں محمد بن مسلمہ و ابو نائلہ دو شخص تہے۔ کہ وہ محمد صاحب کی باتیں سُن رہے تہے۔ جب محمد نے یہہ کہا کہ کون شخص ہے جو مجہے اس بلا سے رہائی دلادے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ ہم اُسے قتل کرینگے لیکن آپ ہمیں اجازت دیویں۔ کہ ہم از راہ دغا وحیلہ اُسے اپنے ڈہنگ پر لا دیں۔ اور اُسکی خاک ٹہکانے لگا دیں۔ محمد نے کہا کہ تمہیں اختیار ہے۔ جس طرح چاہو کرو۔

یہہ دونوں شخص کعب کی دایہ کے بیٹے تہے اور بچپن میں اُنہوں نے اکٹہے پرورش پائی تہی وہ دونوں صلاح کر کے کعب کے پاس گئے۔ اُس وقت اُس کے پاس اُس کی قوم کے لوگ

بیٹھے تھے - یہہ دونوں چپکے جاکر بیٹھ گئے کعب اُن سے بڑی خاطرداری سے پیش آیا اور پوچھا کہ آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہے تو ابونائلہ نے کہا - کہ جب سے محمد یہاں آیا ہے تب سے ہی لوگ آفت میں مبتلا ہیں - اور دن رات کے فساد اور خونریزیوں سے جان بتنگ ہیں - ہم تو کھانے پینے کی چیزوں کو بھی ترس گئے - کعب نے کہا کہ میرے دل میں بھی یہی بات تھی - نائلہ نے کہا - میرے ساتھ چند شخص ہیں - کہ وہ میرے اصحاب ہیں - اور میری رائے پر ہیں - میرا ارادہ ہے - کہ اُن کو بھی تیرے پاس بلالاؤں - کہ ہم تجھ سے ! ہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کریں - اور چاہئے کہ اس بارہ میں تو ہمارے ساتھ احسان کرے - اور جو چیز ہمارے پاس تیرے اعتبار کی ہو تیرے پاس رہن کریں - کعب نے کہا کہ میرے مال گودام میں نہایت عمدہ قسم کی تمر بھری پڑی ہے - لیکن اے نائلہ میں نہیں چاہتا کہ تجکو اس حال میں دیکھوں - کیونکہ تو مجھے نہایت ہی عزیز ہے - اور قابل عزت - کہ تو میرا یار اور بھی - اور ہمشیر بھی ہے - اور میں نے اور تونے ایک ہی پستان سے دودھ پیا ہے اور دودھ پیتے وقت ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کی ہے - تب نائلہ نے جواب دیا - کہ جو باتیں محمدؐ کی میں نے تجھ سے کی ہیں - اُن کو پوشیدہ رکھو - اُن کا ذکر کسی سے نہ کیجیو - کعب نے کہا کہ میں اُس میں سے ایک حرف بھی کسی کو نہ بتاؤنگا - اے ابو نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھ سے سچ بتا - کہ محمدؐ کے بارہ میں تیرا کیا ارادہ ہے - نائلہ نے کہا کہ اُس کو خوار کرنے اور اُس سے باز رہنے کا اور کنارہ کشی کا - کعب نے کہا کہ اے نائلہ تم کیا اپنی عورتیں اور بچے میرے پاس رہن کروگے - نائلہ نے کہا کہ تو کیا ہماری تفضیح چاہتا ہے - اور کیا تو ہمارا پردہ فاش کریگا

لیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کریں گے - ادہر تو یہہ دونوں اس بیچارے کو یہہ جہانسہ دیگئے - اور اُدہر جاکر اپنے رسول و اصحاب سے مشورہ کیا - کہ رات کو عشا کے وقت اکٹھے ہوکر چلیں اور اُس کو فریب سے قتل کر آویں - چنانچہ جب رات ہوئی تو یہہ دونو پھر کعب کے پاس گئے - اور اُس کے دروازہ پر جاکر آواز دی - کہ "اے ابن الاشرف ! - اے ابن الاشرف !!" وہ بیچارا اپنی عورت کے پاس بیٹھا تھا - وہ عورت نئی بیاہی آئی تھی - جوں ہی اُس نے آواز سُنی - وہ اُٹھ کر باہر آنے لگا - کعب کی عورت نے اُس کی دولائی پکڑلی - اور کہا کہ تو مرد مبارز ہے - اور تیرے دشمن بہت ہیں رات کا وقت ہے - تو باہر نہ جا - کعب نے کہا - کہ ابو نائلہ میرا بھائی ہے - اور ایسا وعدہ وفا ہے کہ میں اُس سے بے مروتی نہیں کرسکتا اگر جوانمرد برچھیوں کے سامنے بلُایا جاوے تو چاہیئے کہ بلا تامل حاضر ہووے - وہ بیچارا اُن کے پاس آیا - اور احیاکم اللہ - بروقت ملاقات کہا - کیونکہ عرب میں اسلام علیکم سے پہلے یہی بولا جاتا تھا - بعد ازاں سب باہم بیٹھے - اور اختلاط کی باتیں کرنے لگ گئے کہ اتنے میں ابو نائلہ بولا کہ اے کعب اگر تو ہمارے ساتھ شرج العجوز تک چلے - تو وہاں خلوت میں بیٹھ کر باتیں کریں - وہ بیچارا اُن کے فریب کو کیا جانتا تھا - ساتھ ہو لیا - جب شرج العجوز کے پاس آئے - تو ابو نائلہ نے کعب کی زلفوں کو ہاتھ ڈالا - کہ ان میں بڑی لپٹ آرہی ہے - اے کعب ! یہہ کیا ہے؟ یہہ کیا ہی خوبصورت ہے - دوبارہ سہ بارہ یوں ہی کہتا رہا - یہاں تک کہ وہ مقام آگیا - جہاں ابو نائلہ و محمد بن سلمہ اس کی قتل کے لیے چھپا رکھے تھے - کہ ابو نائلہ نے کعب کی زلفیں

بڑے زور سے اپنے پنجے میں پکڑیں اور اُس کا سر دبا لیا - اور پکارا کہ جلدی قتل کرو - اس دشمن خدا کو اُس کا یہہ کہنا ہی تھا - کہ کمین گاہ سے جلاد تلواریں چمکاتے ہوئے نکلے - اور آن کی آن میں اُس بیچارے کا کام تمام کردیا - اور اُس کا سر کاٹ کر محمد صاحب کے پاس لے گئے - جس نے اُن کے اس کام کی بڑی تعریف کی - محمد صاحب کی زندگی میں یہہ ایک ہی واقعہ نہیں - بلکہ ایک بوڑھیا عورت ابو عفک اور اسود عیسی اور مسیلمہ کو بھی اسی طرح قتل کیا گیا - اور یہہ اُس وقت کے کام ہیں - جب کہ دین اسلام کا شروع ہی تھا - اور محمد صاحب ابھی لوٹ مار میں ہی مشغول تھے جس دین کی بنیاد اس قسم کی خونریزیوں پر رکھی گئی تھی - اُس نے پھر کیا ہی کر گذرانی تھی - اُس کے چیلوں نے روم و شام اور ایران و ہندوستان و مصر و چین تک خونریزیاں جاری رکھیں - اور اسی کے طفیل دین اسلام نے رواج پایا -

دیکھو تاریخ واقدی صفحہ ۱۳۵ مغازی الرسول مطبوعہ نول کشور - ذکر قتل ابن الاشراف

(دیوگ اندرپال)

ویدمت کی رکشا کرنا سوامی دیانند سرسوتی کا مکھیہ اُدیش تھا

آریہ سماج کا بناوٹ برجب وچار کیا جاتا ہے - تو اُس کے سوائے اور کوئی وچار ستھر نہیں ہوتا کہ آریہ سماج کی بناوٹ صرف ویدک سدہانت کی رکشا کے لیے ستھاپن کی گئی ہے - کیونکہ مہرشی سوامی دیانند

سرسوتی جی مہاراج اپنے جیون میں ویدک سدھانت کی رکشا کے لیئے انیک طرح کے یتن کرتے اور آخرکار اسی کام میں ان کا جیون بلیدان ہوا۔ سوامی جی کرت پستک میں ویدک سدھانت کی رکشا کے لیئے یتن بتلائے ہیں۔ اور سوامی جی کے آخری وقت اور پرا اپکارنی سبھا اور آریہ سماج کے نیم صاف طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ویدک سدھانت کی رکشا کے لیئے سب سے پہلا کام یہ تھا۔ کہ ویدوں کا پڑھنا۔ پڑھانا۔ سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اسکی طرف آریہ سماج نے بہت ہی کم توجہ دی ہے۔ کہ جس کی طرف توجہ نہ دینے کی وجہ مغربی تعلیم کی چمک دمک ہے۔ لیکن آریہ سماج کی حالت اور آریہ دھرم پرچارن ویدک سدھانت ہے۔ جب تک کہ آریہ سماج اپنی ساری طاقت کو ویدک سدھانت کی رکشا کے لئے خرچ نہ کرے گا۔ تب تک آریہ سماج کی اُنتی ناممکن ہے۔ بلکہ اگر اسی طرح ویدوں کے پٹھن پاٹھن میں سستی رہی تو وہ دن دور نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج صفحہ ہستی سے مٹ جاوے۔ پس جس دیش میں اور ویدک سدھانت کے پریمیوں کو آریہ سماج کی سبھائیوں سے پریم اور وشواس ہے اُن کو واجب ہے۔ کہ ویدوں کے پٹھن پاٹھن کا انتظام کریں۔ اور ایسی تحریکوں کی امداد کر کے اُن کو بڑھانا چاہیے کہ جس میں ویدک سدھانت کا تخم بویا جا رہا ہے۔ اور آریہ سماج کی ہستی اور نیستی کا سوال ویدوں کے ارتھوں پر ہے۔ اگر سوامی دیانند کے کئے ہوئے ارتھوں پر پالسی ثابت کرنے میں آریہ سماج کامیاب ہو گئیں تو سمجھو کہ آریہ سماج کی جے ہو گئی۔ اگر آریہ سماج اس کام میں پیچھے رہیگا تو یہ ساری کوشش اور جس قدر پرا اپکار ہیں یہ سب دوسروں کے لئے ہونگے

آریہ سماج کے لئے کچھ نہیں۔ کیونکہ آریہ سماج رذیلی دوائی خانہ میں اب اور دوائی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور وید وگیا ماہر ودوان کھنڈن کی ضرورت ہے۔ جب تک کہ ویدوں کے ماہر ودوان نہ ہوں گے۔ تب تک ویدوں کی رکشا ہونا نہایت مشکل اور دشوار ہے۔ اور اس وشے میں سب سے پہلا مقابلہ آریہ سماج کا سناتن دھرم سبھا سے ہے۔ چنانچہ جہاں تک دیکھا گیا ہے آریہ سماج کے پاس اس دھرم یدھ کے لیے بہت کم سامان ہے۔ پس جب تک آریہ سماج کے پاس ویدوں کے ماہر ودوان وشواس پاتر مہاتما کے بھگت اور سچے آریہ پیدا نہ کئے جائیں گے تب تک آریہ سماج کی ہستی خطرہ میں ہے۔ اسواسطے تمام آریہ سماج کے ممبران اور ادھیکاریان کا فرض ہے۔ کہ جس جس کو آریہ سماج کے نیم اور سچائی کے ساتھ پیار ہو ویدوں کے پٹھن پاٹھن کے لئے دل و جان سے یتن کریں۔ اور گروکل۔ کنیا مہاودیالے جیسے سنشٹ پاٹھ شالاؤں کی تن من دھن سے امداد کریں۔ ورنہ وہ دن جلد آنے والا ہے۔ کہ آریہ سماج کے سبھائیوں کو سخت رنج اور شرمندگی اٹھانی ہوگی۔ (شبھ چنتک ہردواری لال)

مشن ہائی سکول بنوں کے منیجر ڈاکٹر ٹی ایل پنیل صاحب کا گروکل کو دان!!

ڈاکٹر پنیل صاحب ایک نیک دل عیسائی ہیں نومبر ۱۸۹۶ء میں جبکہ مہاتما منشی رام جی گروکل کے چندہ کے لئے۔ اور گروکل کے اغراض ومقاصد لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے معہ اپنی ماتا کے تشریف لاکر مہاتما جی کے لیکچر کو بڑے ذوق اور شوق سے سنا تھا اُس لیکچر کا اثر اُن پر یہ ہوا۔ کہ اُنہوں نے اُنہیں دنوں میں اپنے سکول کے لئے یہ قید لگا دی تھی۔ کہ کوئی طالب علم اُن کے سکول کا بیس سال کی عمر سے پہلے شادی نہ کر سکے۔ اور اگر شادی کریگا تو سکول سے نکال دیا جاوے گا۔ چنانچہ دو تین لڑکے اُن کے اس قاعدے کے برخلاف کرنے کے سبب سکول سے نکال ہی دئے گئے تھے۔ اب نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کمال ہمدردی سے دس روپیہ آریہ سماج بنوں میں گروکل کے لئے دان دئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک چٹھی بھی لکھی ہے۔ جسکا ترجمہ ناظرین اخبار کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج ہے۔

(ترجمہ)

چٹھی ڈاکٹر ٹی۔ ایل پنیل صاحب منیجر مشن ہائی سکول بنوں۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۲ء

ڈیر سکھا یارام۔

میں نے گروکل کی سکیم کو بڑے شوق سے پڑھا ہے۔ اور چونکہ میں نے اپنے بورڈنگ ہوس کے لئے کچھ مفید خیالات اس سے اختیار کر لئے ہیں۔ اسلئے میں اس بات کا اقرار کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ چونکہ مجھے ٹھیک پتہ معلوم نہیں۔ اسلئے آپ یہ تھوڑی سی رقم دس روپیہ کی ٹھیک مقام پر بھیج دیویں۔ آپکا صادق

ٹی۔ ایل پنیل"

لہذا ڈاکٹر صاحب کی اس قابل قدر ہمدردی کیلئے مد

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

پرشن (۱)

اِنسان کو مرنے کے وقت زمین پر کیوں لٹایا جاتا ہے حالانکہ اُس وقت اس کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور اُسکو نرم بچھونا چاہئے ۔ اِس رسم کا آغاز کب ہوا ۔ یہہ رسم پورانک ہے یا کہ ویدک ؟ اور کیا زمین پر لٹانے سے کوئی ویدک فایدہ ہے ؟

پرشن (۲)

مہاراجہ رامچندر کو مریادا پرشوتم کیوں کہا جاتا ہے ان کو گذرے ایک لاکھ کئی ہزار سال ہوئے اور سرشٹی کے آرنبھ کو دو ارب سالوں کے قریب گذر چکے ہیں ۔ کیا رامچندر جی سے پہلے کسی نے مریادا نہیں باندھی ۔ اور اُن سے پہلے لوگ بغیر مریادا کے ہی کام کرتے تھے ؟

آریہ سماج میں عملی زندگی کیونکر پیدا ہو

آجکل آریہ سماج کے سوچنے سمجھنے والے لوگ اس کی موجودہ رفتار سے مطمئن نہیں معلوم ہوتے ۔ آریہ برادری سبھا وغیرہ ایسی تحریکیں ہیں جن سے اس غیر قابل اطمینان حالت کا پتہ لگتا ہے ۔ یوں رنگینی عبارت اور فلسفیانہ بحث کے لئے تو ایک وسیع میدان ہے ۔ کہ چلتا چاہئے لکھے جاؤ ۔ ختم ہونے سے رہا ۔ لیکن اصل بات یہہ ہے ۔ کہ آریہ سماج میں خصوصاً وہ لوگ شامل ہیں ۔ جو ملازم پیشہ ہیں ۔ یا جن کا کچھ نہ کچھ لگاؤ سرکاری کاموں سے ہے ۔ ان لوگوں کا طرز معاشرت بوجہ اپنے پیشہ اور کام کی خاص حالتوں کے کچھ اس قسم کا ہوگیا ہے ۔ کہ ان سے موجودہ حالت میں سچی دھارمک زندگی کی امید رکھنا فعل عبث سا معلوم ہوتا ہے ۔ اور اس کی علت غائی سُتنترتا کا نہ ہونا زیادہ تر ہے ۔ اور ہندوستان میں جو لوگ سُتنتر گنے جاتے ہیں ۔ اُن کی حالت بھی جہاں پرتنترتا کی سی ہو رہی ہے ۔ میری سمجھ میں جب تک آریہ سماج کے لوگ بہراتری بھاؤ کو بڑھا کر ایسی ایسی تدابیر نہیں سوچتے کہ جن سے وہ اپنے کاموں کو سُتنترتا پوروک کر سکیں خواہ دھرم کے برتاؤ میں وہ پابند بھی ہوں ۔ تب تک کوئی بہتری کی امید نہیں ہو سکتی ۔ اور اسکے لئے ہندوستان کے باشندوں کو صرف دو ہی کام ہیں ۔ یا تو تھوڑی بہت تجارت یا زراعت ۔

تجارت تو یہاں کے لوگوں کے ہاتھ میں برائے نام ہے ۔ اگرچہ بڑے بڑے سیٹھ ساہوکار کروڑوں روپیہ کا بیوہار کرتے نظر آتے ہیں ۔ مگر اِس میں ذرا بھی شک نہیں ہے ۔ کہ یہہ سب ہی ایک قسم کے دیگر ملکوں کے ایجنٹ ہیں جو اپنا روپیہ لگا کر دوسرے ملکوں کی چیزیں فروخت کرنے کا کام کر رہے ہیں ۔

زراعت البتہ اب بھی ہندوستانیوں کے ہاتھ ہے لیکن جس بیہودہ اور بھدّے طریقہ سے یہہ کام اس ملک میں کیا جا رہا ہے ۔ اُس سے کبھی بھی سُتنترتا کی امید نہیں کیجا سکتی ۔

زمیندار اور کاشتکار کا تعلق یہاں ایک زیادہ ستاں نظر تنخواہ یا نادہند قرضدار کی صورت میں ہے ۔ ایک یہہ چاہتا ہے کہ میں سب کچھ چھین لوں اور دوسرا چاہتا ہے ۔ کہ میں کچھ بھی نہ دوں نہ زمیندار کو اس بات کی پروا ہے ۔ کہ زراعت میں ترقی کیونکر ہو سکتی ہے ۔ اور اُس کے کاشتکاروں کی حالت کیونکر سُدھر سکتی ہے ۔ اور نہ کاشتکاروں کو اس بات کی پروا ہے کہ زراعت میں ترقی کیونکر ہو سکتی ہے ۔ اور نہ اُن کو یہہ سوچنے سمجھنے کا موقع ہے ۔ کہ وہ دیگر ممالک کے کاشتکاروں کی طرح کیونکر اپنے کام میں ترقی کر سکتا ہے ۔ ایسی حالت میں سُتنترتا تو سو کوس تک بھی نہیں رہ سکتی ۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے ۔ کہ جہاں آریہ سماج کا مشن تمام دُنیا میں ویدک دھرم کا پھیلانا ۔ اور اُس کے ممبروں کا کرتویہ ہے ۔ کہ اِس مشن کو پورا کرنے میں تن من دھن سے سہایتا کریں ۔ وہاں اُنہیں اپنی زندگی کو دھارمک اور عملی بنانے کے لئے محض سماج میں چندہ دینا یا سماجک کاموں میں دلچسپی لینا ہی کافی نہیں ہے ۔ بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر دور کے کاموں پر پورے طور سے وچار کریں ۔ اور ایسی تدابیر سوچیں کہ جن سے ان کا بہت سا حصہ ویدک ...ن بیوستھا کے مطابق کاروبیوہار کرنے میں کامیاب ہو سکے ۔ اور یہہ تدابیر کُل آریہ سماج کے ممبروں کی معمولی کوشش سے پوری کیجائیں ۔ کیونکہ فرداً فرداً تو جو کچھ اب ہو رہا ہے ۔ وہ ہی ہوگا ۔ اور ہوتا رہیگا ۔

ان تدابیر کا کچھ ایک نقشہ میں اپنے ناظرین کے لئے پیش کرنے کی کوشش کروں گا ۔ اور باقی کو دیگر زیادہ وچارشیل اور عملی بھائیوں کی رائے زنی کے لئے چھوڑنا چاہتا ہوں ۔

آریہ سماج میں جو بھائی زمیندار ہیں ۔ وہ سب سے بہتر ہو ہر سے ایسے ذرایع سوچ سکتے ہیں ۔ کہ جن سے ان کے زراعت کے کام میں ترقی ہو سکے وہ سب مل کر کسی لائق شخص کو منتخب کر سکتے ہیں کہ جو زراعت کے متعلق معلومات کو جہاں سے مل سکیں بہم پہونچائے ۔ اور اس کو سب زمیندار بھائیوں کی طرف سے کچھ تنخواہ دیجاوے ۔ جس سے وہ

بالکل اسی کام کی طرف پورے طور سے توجہ کر سکے۔ اور اپنی سالہا سال کے تجربات سے وقتاً فوقتاً اِس جماعت کو اطلاع دیتا رہے۔ اور وہ اِس کی تدابیر اور نگرانی سے اپنی اپنی زمینداریوں میں اُن خاص اصولوں کا تجربہ کراتے رہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح تجارت کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسی ایک یا چند کمیٹیاں قایم کیجائیں۔ جن میں صرف آریہ سماج کے ممبر شامل ہوں۔ اور ہر آریہ کا فرض ہو کہ اپنی آمدنی کا کم سے کم آٹھواں حصہ اِن کمیٹی میں جمع کرتا رہے اور ان کمیٹیوں کا انتظام اُسی اصول پر ہو جیسا کہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کا ہے۔ یا اور کوئی بہتر طریقہ انتظام کا تجویز کیا جاوے۔ مگر کاروبار کے متعلق رائے دینے کا اختیار صرف اُن خاص شخصوں کو ہو جو کام سے بخوبی واقف سمجھے جاویں۔ غرض اس کے متعلق قواعد وغیرہ مرتب ہو سکتے ہیں۔ اِن دو باتوں سے کئی فایدے ہونگے۔ اول تو آریہ بھائیوں کے تعلقات آپس میں زیادہ مضبوط ہوں گے۔ دوسرے اکثر آریہ بھائیوں کے لئے مناسب کام نکل آویں گے تیسرے آریہ سماج سے دلچسپی پیدا ہو جاویگی۔ کیونکہ لیکچر سُنتے سُنتے اب لوگوں کا دل بھر گیا ہے۔ اور آریہ سماجیں سوائے اِس کے عام لوگوں کو اور کوئی کام نظر نہیں آتا۔

دھرم کا جوش قایم رکھنے کے لئے دُنیوی تعلقات کا ہونا دنیوی لوگوں کے لئے ازبس ضروری ہے میں محض اِس سرسری مضمون کو بالفعل ختم کر کے اول یہہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ دھارشیل آریہ بھائی میرے اِس خیال کو نفس مضمون سے متعلق سمجھتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ عملی زندگی میرے خیال میں صرف یہی نہیں۔ کہ کوئی شخص صرف ہنیہ کرم کر لیا کرے۔ یا نام ماتر ویدک سنسکار کرا کے اخبارات میں شایع کراتا رہے۔ بلکہ

عملی زندگی کا تعلق ہمارے جسم اور روح دونو سے ہے۔ اور جب تک ہم اپنے جسم کیواسطے ایسی تدابیر نہیں سوچتے کہ جو زیادہ ہمارے ہی اختیار میں ہوں اور جنمیں گنجایش آیندہ ترقی کی ہو۔ اسوقت تک ہم اپنے آتمک سمبندھی وچاروں کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور اُس سے زیادہ عقلمند ہی کوئی نہیں ہو سکتا جو جسمانی ضرورتوں کے لئے تو ہر قسم کے ناجایز افعال کرنے روا رکھے اور پہر بھی آتمک اُنتی کی ابھلاشا رکھے۔ آجکل ہم میں بہت ایسے ہیں کہ جنہیں اپنی جسمانی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے کئی ایک دھرم ورُدھ کام کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہ فرداً فرداً کام کرنیکا نتیجہ ہے تو پہر کیا ہمارے لئے اب مناسب وقت نہیں ہے۔ کہ ہم رشی دیانند کی اِس نصیحت پر عمل کریں۔ یا کرنا سیکھیں کہ جو گرہست آشرم کے متعلق اُنہوں نے صاف لفظوں میں ظاہر کی ہے۔ کہ رفتہ رفتہ اپنے کاموں میں سُتنتر تا اختیار کرنیکی کوشش کرنی چاہئے۔ میں اس مضمون پر بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ظاہر کیا ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ زیادہ وچارشیل بھائی اِس مضمون کا کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔ اور میں آشا کرتا ہوں کہ ضرور کوئی صاحب اس سوال پر اپنی رائے کا اظہار فرماتے۔

دلیل بازی اور آریہ سماج

آجکل آریہ اخباروں کے مطالعہ سے پرتیت ہوتا ہے کہ ہر طرف سے مضمونوں میں خاص پرشنوں میں سختی سے بہت کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بات سختی سے سدھ نہ ہو سکے تو اُسپر وشواس رکھنے والے کو دیدوکت مارگ سے ورُدھ چلنے کا الزام لگا کر ہند و شبد سے پکارا جاتا ہے۔ یا کلچرڈ وغیرہ سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اصل میں اگر شاستروں کو دیکھا جاوے تو سختی صرف لوکک کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔ الوکک کاموں میں سوائے شبد پرمان کے اور کوئی ثبوت نہیں بتائے شاستر شبد پرمان کے کشش میں صاف طور سے بتلاتا ہے۔ کہ جس میں پرتیکش اور انومان اور اُپمان کی ایپکشا نہ ہو اس کو شبد پرمان کہتے ہیں مگر پرشن کرتا پرشن وہ نہ رکھے کہ کوئی پوچھتا ہے وید کہاں پیدا ہوئے۔ چار رشیوں کے دوارا کیوں پرگٹ ہوئے ہمالہ دیش میں اول سرشٹی کیوں ہوئی سنسکرت زبان میں وید کیوں ہوئے۔ اور دلیل باز کے سنسکار ہر ایک رنگ میں طرح طرح کی تحقیق کرتا ہے اور انہیں پرشن کرتا اور دلیل بازوں کے خوف سے جو پنڈت مہا شے شاستروں کے انوواد کرتے ہیں یا جواب دیتے ہیں تو خواہ مخواہ ارتھوں کو ادل بدل کر دکھلاتے ہیں۔ مثلاً یوگ شاستر کی سمادھی پاد کا جس پنڈت نے ترجمہ کیا ہے۔ اُس نے اول تو عبارت کو ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر ارتھ کیا تو الٹا کر دکھلایا۔ وغیرہ وغیرہ۔

آجکل اخباروں میں سنسکاروں کے رواج کا زور شور دیکھا جاتا ہے۔ مگر افسوس سے کہتا ہوں کہ یگیہ کے انگوں کا پالن نہیں کیا جاتا۔ بیشک سوگندت دربوں پر تو بہت کچھ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ مگر یگیہ میں آچمن تک کرنا سختی سے فضول بتلایا جاتا ہے۔ مرتک سنسکاروں کا یہہ حال ہے کہ جہاں ہمکو ستیہ شاستر آگیا دیتے ہیں۔ دادہ کُنڈ حسب پرمان بنا کر گوبر کا چوکا لگا کر فلاں فلاں دشا میں مرتک شریر رکھہ کر گھی و پاتروں کو عمدگی سے صاف کر کے آہوتی دیجاوے۔ وہاں ایسا حال دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک طرف سے مرتک شریر کو گھر سے نکالا۔ دوسری طرف چپراسی وغیرہ کو حکم دیدیا کہ دوکان سے سامگری اور ایک دو کنستر روغن زرد کے خرید کر شمشان بھومی میں پہونچا دئے جاویں۔ جہاں جوتا پہنے ہوئے بلا صاف کرنے گھی وغیرہ کی آہوتی دینی شروع کر دیجاتی ہے۔ انیہ سنسکاروں کا حال بھی اسی طرح کا خراب ہو رہا ہے۔ یگیہ اپویت کی تو مٹی

پلید ہو رہی ہے - بلا دریافت ادہکاری انتو ڈالیں ہوم کر کے یا دہوپ جلا کر یگیو پویت کا منتر پڑھ کر اُن کے گلے میں بازار سے ولایتی دھاگے کا یگیو پویت خرید کر ڈال دیا جاتا ہے - بنارس وغیرہ کے ادہکاریاں آریہ سماج سے دریافت کرتا ہوں جنکو انہوں نے یگیو پویت دیا تہا - اُنکا کیا پرائشچت ہوا تہا - حسب مندرجہ شاستر سب انگوں کا پالن کیا تہا - یا نہیں - اور تین دن تک تو ایک طرف رہے - ایک دن برت رکھوایا گیا تہا - تو کہانے پینے کو کیا دیا گیا تہا - اور بعد یگیو پویت کے کونسی پاٹھ شالا میں اُن کو وید پڑہنے کے لئے بہیجا گیا تہا - اگر حسب شاستر نہیں ہوا تو کیا وہ یگیو پویت بجائے اُن کے یگیہ کے ادہکاری بنانے کے پراچین رسم کی مٹی نہیں پلید کی گئی تو اور کیا سمجہنا چاہئے -

دیگر سنسکار شاستر کی ودہی انوسار کام نہ ہونے سے صرف لوگوں کے دکہلانے کے لئے کئے جاتے ہیں جب بالک کی ماتا یا یگیہ کی ستری کو یگیہ شالا میں آنے کے لئے کہا جاتا ہے - تو میرے تجربہ میں بھی آیا ہے - اُسکے یہی یا رشتہ دار کی زبان سے یہی نکلا - کہ بالک کی ماتا یا یگیہ کرتا کی ستری بکام یا سردردی سے بیمار ہے - افسوس !!!

بہائیو !! ذرا گرہیا کے وچار کے جسقدر سنسکار وغیرہ ہوتے ہیں - جن کی مہان روزمرہ اخباروں میں نکالی جاتی ہے - وہ سنسکار پاپ جنک ہیں یا پن جنک ہیں - یگیہ ایک ایسا نازک کام ہے - کہ ایک انگ کے بہنگ ہونے سے پاپ جنک ہوتا ہے - مثلاً اگر جو آدمی ہوم سے دودہ کرنے کے لئے کوٹنا کہا جاوے تو بجائے کوٹنے کے اگر اس کا ہوم ناخن سے اُتارا جاوے تو وہا پاپ جنک ہے اور اگر بجائے مقررہ لکڑی کے دوسرے درخت کی لکڑی ڈالی جاوے تو وہاں پاپ ہے - کیونکہ سب انگوں کا اودہ

جمع ہو کر ایک ادرشٹ پیدا کرتا ہے - جس سے پہل حاصل ہوتی ہے - دل چاہتا ہے کہ یگیہ پر مفصل پورا ک لکہوں مگر وقت کا ابہاؤ آگیا نہیں دیتا -

مہرشی سوامی جی مہاراج نے بہارت واسیوں کی رُچی بڑہانے کے لئے جہاں تک اُن کو سمے ملا لوکک درشٹانتوں سے دہرم کی خوبیوں کو آپ پر ظاہر کر دیا - اب آپ کا کام ہے ان خوبیوں سے ماہر ہو کر الوکک خوبیوں کو شاستروں سے مطالعہ کرو - اے دیس باندہیں ونے پورک دریافت کرتا ہوں کہ شبہ پرمان کو ایک طرف رکہ کر پریکٹس اور انومان پرمان سے یہہ تو ثابت کرو کہ کرم جب تیسرے کشن میں نشٹ ہو جاتا ہے - وہ کس طرح کرم کرتا کو دوسرے جنم میں پہل دیکتا ہے وید یا سبہا یا برہمن گرنتھوں کے کیا بہن دانایک ہو سکتا ہے - اس خاکسار کی تحریر سے نتیجہ نکالنا بجا ہے کہ آپ سا کا بہی ہاتہ ہو بلکہ نتیجہ نکالا کہ شاستر نہیں جسکر آریہ سماج کی پیما کو نرہین کیا اُنکا یعنی ماتر بجا سنتیا رتہہ پرکاش اور وید بہاشیہ بہومیکا میں درج ہے پریہ منظور !! اگر اسی طرح کی تحریرات اخباروں کی گپ روز چلتی رہی - اور اسی طرح یگیو پویت سنسکار واد دہوم دہام ہوتے رہے - تو بہت جلد آریہ سماج ہندو سمپردائے سے بہی اودہک خراب ہوگا گستاخی معاف ہندو سمپردائے میں اردہ بازحرف منشیہ کی رُچی بڑہانے کے لئے لیا گیا ہے - اصل میں جو ودہی شاستر میں وہ ہمارے اور ہندوں کے ایک ہیں - مثلاً اگر کوئی شخص مندر میں وشنا ڈال دے - تو اس آدمی کا قصور نہ کہ مندر بنانے والے کا - شاستروں کے کرتا موونی لوگ آدمی کو ایسی طرح سے کہنڈن کرتے ہیں - جن کا ورنن کرنا دوسری زبان میں کٹہن ہے - البتہ ادہکاری کا ہر موقع پر خیال ہے - پس میری یہ ارتہنا ہے کہ ہندو سمپردائے سے خوف آتا ہے اور آریہ سماج کا آپ کا مدنظر ہے تو منتر ناپور رکہ انشپ کی نظر کو دور کر کے ہر ایک پورا انگ رہ جو ودہی پرچلائیں - شانتی پوروک غور کر کے آج ہی کی بہاشا کے ترتیب شاستروں کو ایک طرف پہینک کر اصل شاستر میں اولوکن کرو - تاکہ آریہ سماج کا بیڑا پار ہو اور جس کام کے لئے ہم یہاں آئے ہیں اسکے شدہ ہو

اوم شم

(راقم گوکل چند از بنارس)

قصبہ نوح ضلع گوڑگانوہ میں ویدک دھرم کا پرچار

بتاریخ ۱۵ - اپریل ۱۹۰۲ء پنڈت بہوجدت جی شرما - اپدیشک ویدک دہرم ہمراہی لالہ رنجیت سنگھ صاحب نمبردار ہتن اس قصبہ میں تشریف لائے اول روز پنڈت صاحب نے اپنا ویاکہیان وشیہ کرتویہ پر دیا - دوسرے دن ویاکہیان دہرم وشیہ پر ہوا - چونکہ مضمون بہت گمبہیر تہا - اُس روز ختم نہیں ہوا - پہر چند روز کے واسطے بوجوہات خاص پنڈت جی منداد کنگا سبہا پر دوان موضع سوندھ ڈانڈہ میں گئے - وہاں بہی پنڈت جی نے ویاکہیان دئے - سوندھ ہیدو میں سنسکار یگیو پویت کرائے - اور اُن کے ویاکہیانوں کا اثر اچہا ہوا - بعد ازاں ۲۲ - ماہ اپریل کو پنڈت جی نے آکر پہر اشی دہرم وشیئے پر لیکچر شروع کیا - چونکہ اسی کی ویاکہیا کرتے ہوئے اور مذہب سے دہرم کا مقابلہ کرنا پڑا اس سے مسلمان لوگ کچہ ناراض ہوئے - اور آمادہ فساد ہو کر بیٹہ رہتی کرتی چاہی لیکن ہماری طرف سے بوجہ خاموشی رہنے کے کوئی دنگا نہیں ہوا - مگر ان مسلمانوں نے ایک دعوے زیر دفعہ ۲۹۸ بنام لالہ گنگا سہائے پردہان و لالہ بنالال منتری دائر عدالت کر دیا - چونکہ مضمون خارج از بحث ہے اسکا حال آئیندہ لکہنا کافی ہے نتیجہ پر سب کی کیفیت عرض کی جاویگی - جس وقت بوجہ اندیشہ فساد دونوں مذہب کے لوگ

قطع نظر کر کے سود سنسکاروں کی دیا کیا شروع کی - وہ ابھی تک ختم نہیں ہوئی ۔ یہہ بہت خوشی کے ساتھہ تحریر کی جاویگا - کہ پنڈت جی کی قابلیت لیکچر و لیاقت علم و واقفیت عامہ و تجربہ ان سنسکاروں کی کتہا سے عوام پہ خوب ظاہر ہو گیا - اور چند صاحب جو فرش پر بیٹھا بچا مار سمجھتے تھے - پنڈت جی کی لیاقت اور ویدک دہرم کی عظمت کی داد دینے لگے اس سے عوام کو بہت فایدہ پہونچا - تاریخ ۲۷ - ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ع مطابق بیساکہہ بدی سمت ۱۹۵۹ بکرمی حسب تحریک پنڈت بہوجنت جی شرما اس قصبہ میں قایمی آریہ سماج کی تجویز پیش ہوئی - چودہ صاحبان نے اس تجویز کو پسند کر کے واسطے جلسۂ افتتاحی و انتخاب کارکنان اگلے اتوار واقعہ ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۲ع مقرر کی ۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ع کو پنڈت صاحب نے چھہ مہاشیوں کی یگیوپویت سنسکار کرائے - اس کا بھی بہت ہی آنند ہوا -

اور خاص کر بات یہہ تھی کہ پنڈت جی نے گایتری منتر کا ارتہہ اس خوبی اور بستار کے ساتہہ کیا - کہ سب لوگ یہہ کہتے تھے کہ ہمکو گایتری منتر کے معنے اور اسکی مہاتم آج معلوم ہوئی ہے -

۴ - مئی بھی آ گئی - اس دن بھی چہہ سنسکار یگیوپویت ہوئے پریتی بہوجن ہوا - اور انتخاب کارکنان سماج حسب ذیل ہوا - لالہ گنگا سہائے عرائض نویس پردہان - لالہ رام سروپ صاحب قانونگو دفتر تحصیل قنوج اُپ پردہان لالہ منا لال اگروال آرہتی منتری - لالہ شیاما چرن عرف شام لال دوکاندار اُپ منتری - لالہ نانا نند دوکاندار کوش ادہیکش - و لالہ ہیرا لال صاحب مدرس پستکادہیکش - انترنگ سبہا کے ممبر علاوہ مذکورہ بالا صاحبان کے صاحبان ذیل منتخب کئے گئے -

لالہ بہیروں پرساد - لالہ راجچند اگروال آرہتی - لالہ رادہی لال - لالہ چرنجی لال - و لالہ شب دیال - یگیوپویت سنسکار کے موقع پر حسب ذیل دان وید پرچار فنڈ کو دیا گیا -

(پہلے موقعہ یگیوپویت سنسکار پر چہہ صاحبان کے ملکر عہ روپیہ) لالہ بہیروں پرساد عہ - لالہ شب دیال و لالہ کھمن لال عہ لالہ رام سروپ قانونگو بابت اپنے فرزندان عہ روپیہ از موضع سوندہ عہ - میزان لعہ یہہ کل روپیہ عنقریب بہیجے جاویں گے - اس اثناء میں پنڈت صاحب موصوف نے لالہ رام سروپ قانونگو کے چھوٹے لڑکے کا انّ پراشن سنسکار کرایا - ہون ہوا - اور ان کے مکان کے اندر ہی ستری شکشا پر ویاکہیان ایسی موٹی اور عام فہم زبان میں دیا گیا - جسکو مستورات بھی بخوبی سمجہہ سکیں - اسکا اثر سامعین پر بہت زیادہ ہوا - اور یقین ہے کہ مستورات کو بھی اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت کا فرق معلوم ہو گیا ہوگا - لالہ بہیروں پرساد نے بھی اپنے مکان پر ستوتین سنسکار پنڈت جی سے کرایا - ہون ہوا - اور پریتی بہوجن بھی ہوا - ان ہر دو موقعوں پر سماجی بہائی شامل جلسہ ہوئے - بتاریخ ۱۱ مئی حسب فرمایش لالہ ہرہول سنگہ پٹواری مکنہ اوجنہ موضع اوجنہ کو تشریف لے گئے - چند سماجی بہائی ہمراہ گئے تھے - لالہ ہرہول سنگہ پٹواری کے مکان پر ہون ہوا - اور ایک ویاکہیان شام کے وقت ہندوستھان کی حالت بگڑ جانے اور اپنی اصلی حالت پر آنے کی کوشش کرنے پر دیا - اس میں دہرم کا بھی ذکر شامل تہا - اس موضع کے لئے بھی ویاکہیان موزوں تہا - کیونکہ یہہ بستی صرف ٹھاکر راجپوتوں کی ہے اور وہ وان لوگ جو زیادہ گوڑھ مطلب کو سمجھ سکیں - کم ہیں - ایک دن اوجنہ ٹھہر کر پہر قنوج میں آئے - وہاں ودواہ سنسکار پر ویاکہیان دیا - اب دو دن سے اس شاستراتہہ تحریری کو جو پنڈت صاحب و لالہ لکشمی نرائن صاحب بہادر قنوج کے درمیان کچھ دنوں سے بذریعہ خط و کتابت تحریری ہو رہا تہا - عوام میں ظاہر کیا - اب یہہ گفتگو درمیان لالہ صاحب موصوف آ رہی ہے - کہ ثالث قایم کر کے شاستراتہہ کیا جاوے - اسکا نتیجا کچھ ہوگا پہر عرض کرونگا -

راقم

منا لال اگروال منتری آریہ سماج قنوج

مضمون " کس انسان کون ہے ؟ "

مندرجہ ۴ - جیٹھ سمت ۵۹ بکرمی میں جو فقرہ (ساستری پڑہی نہیں گئی)

کی آتما کی آواز کی پیروی کرتا رہتا ہے گیا - وہ مجہہ کو پہرانت پرتیت دیتا ہے - معلوم نہیں آواز کی پیروی کرنا کن شبدوں کا ارتہہ ہے - اور سوبہاوک برتیوں کے انوکول جیون بتیت کرنے سے کیا مراد ہے - کیا سبہاوک گن کبہی نشٹ بھی ہو جاتا ہے - اور عزت کی اپیکشا رکہتا ہے - یوگ شاستر کے سوتر نمبر ۱۰ پاد چہارم سطر نمبر ۴ - ۵ میں صاف طور سے درشایا ہے - سبہاوک دستو نمت کو گرہن نہیں کرتی - پس اس قدر طوالت سے اس فقرہ کے ارتہوں کو جتلانا خارج از مضمون دکہلائی دیتا ہے - یہہ شنکا کا اُتپن ہونا سنسکاروں پر منحصر ہے - جب سنسکار از حد بلوان ہو جاتے ہیں - تو یہہ سب دوش اور گن لوپ جاتے ہیں میری رائے ناقص میں اس فقرہ کے ارتہہ صاف یہہ معلوم ہوتے ہیں - کہ جو آچار اپنے آپ کو پریہ معلوم ہو یعنی ویدوں میں ستیہ کا مول کہیہ آدی میں بکلپت ہی درج ہیں - مثلاً کسی جگہہ پلاش کی لکڑی ہون کنڈ میں ڈالنا لکہا ہے - دوسری جگہہ پیپل کی لکڑی کا حکم ہے - ایسے بکلپ کے موقع پر اپنے آتما کے انوکول کوئی مضمون داتا کر پاکر کے اس پر پہر وچار کریں - اور میری مختصر تحریر پر جو نیک نیتی سے لکہی گئی ہے - کشما فرماویں

راقم

گوکل چند از بنارس

آریہ سماجک خبریں

رامپور۔ آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ یکم و دوم جون سنہ الیہ کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۳۱- مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو۔ سجن جن اوشیہ ہی درشن دے کر اُتسب کی رونق کو بڑھاویں یہ قصبہ بڑا پوپ گڑھ ہے۔

— مظفرآباد ضلع سہارنپور آریہ سماج کا وارشک اُتسب ۲۷ و ۲۸ و ۲۹- مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔ منتری مہاشے آریہ پُرشوں کو بڑے پریم کے ساتھ نمنترن دیتے ہیں۔ اور پنڈت باسدیو صاحب جہاں تشریف رکھتے ہوں اس اوسر پر ضرور ہی مظفرآباد پہونچ جاویں

— شاہجہانپور آریہ سماج کے سبھاسد حکیم سکا لکا پرساد جی کے دو بھتیجوں کا یگیوپویت سنسکار ۱۸- مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ سنسکار کے پشچات لالہ صاحب نے مبلغ دو روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دے

— لالہ جمنا داس جی چھ پڑہ راہوں نواسی نے اپنے پُتر کی شادی کے موقعہ پر مبلغ ایک روپیہ گُرُوکُل کو دان دیا اور آیندہ کے واسطے اُنہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے سب خوشی کے موقعوں پر اپنے خاندان میں گُرُوکُل کے واسطے کچھ مقرر کردیویں گے۔ پرماتما اُن کے اس نیک خیال کو درڑھ کریں۔ آشا ہے۔ کہ دیگر راہوں نواسی بھی اس کی تقلید کریں گے

— پنڈت ہرنام سنگھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے از ابتداء ۵ مئی لغایت ۱۷- مئی سنہ ۱۹۰۲ء گجرات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لوگوں کو بہت فایدہ ہوا

— بنوں میں عرصہ ڈیڑہ ماہ سے ستری سماج قایم ہے۔ جس میں ہجن اُپاسنا پرارتھنا کے بعد کتھا ہوا کرتی ہے۔ ہفتہ وار جلسے ہر سوموار کو ہوتے ہیں۔ آشا ہے کہ ممبران سماج ستری سماج کی ترقی کے لئے جو جو دقتیں ہیں اُن کے دور کرنے میں کوشاں ہوں گے۔ ایشور ہماری بہنوں کو پریم اور اُتساہ پردان کریں

لالہ دولت رام جی پردہان آریہ سماج بنوں کے گہر میں ۱۱- مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون ہوا اور سماج کے سپتاہک جلسہ میں لالہ لدہا رام جی پلیڈر نے ایشور بھگتی پر ایک منوہر ویاکھیان دیا حاضری ساٹھ آدمیوں کے قریب تھی۔

— آریہ سماج چکرپتہ کے منتری منشی گومتی پرساد کے بہائی منشی پیارے لعل گرداور چونگی کے پُتر کا ویدآرنبھ سنسکار ۲۷- اپریل کو ہوا۔ مہاشے ہرپرساد اُپ منتری آریہ سماج ہذا نے سنسکاروں کے وشے میں ایک ویاکھیان دیا

— آریہ سماج مذکورہ بالا کا انتخاب ادہکاریان حسب ذیل ہوا:-

بابو بدری دت جی پردہان۔ بابو لچھمن سنگھ جی اُپ پردہان۔ منشی گومتی پرساد جی منتری مہاشے ہرپرساد اُپ منتری: بابو ریوت رام جی کوشادہیکش۔ بابو شیو پرساد جی پستکادہیکش اس سماج میں ہر بندہ بدیں دن ہون کیا کرنے کا نیم ہوا ہے۔ چنانچہ پہلا ہون گیہ منشی گومتی پرساد جی کی طرف سے آریہ سماج مندر میں ہوا۔ تت پشچات پنڈت کھیمانند جی ہیڈ کلرک نے دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ پنڈت صاحب اکثر اپنے منوہر ویاکھیانوں سے سماج کو لابھ پہونچاتے رہتے ہیں۔

— جاپہور میں پنڈت ستیہ برت شاستری (سابق میلارام) آریہ اُپدیشک کا شاستر ارتھ مہندو پنڈت گنیش دت شاستری اور پنڈت آتما رام بھوٹ پورو اُپدیشک کے ساتھ ہوا۔ نتیجہ بہت اچھا رہا۔

— لالہ تہرا داس سبھاسد آریہ سماج گنگوہ نے اپنے چھوٹے بہائی کی شادی کی خوشی میں ہون کرایا۔ اور اُن کی ماتا اور دادی جی نے مبلغ ۹ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں میں دان دئے۔ حاضرین کا حلوے سے ستکار کیا گیا۔ اور ایک سنسکار ودہی سوامی نتیانند جی کو دی۔

لالہ رہتو لال ثانی منتری آریہ سماج گنگوہ نے اپنے بہتیجے کی شادی کے موقعہ پر مبلغ ۳ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں میں دان دئے

— آریہ سماج گنگوہ میں لالہ رامچند داعد لالہ نکمنہ لال اگروال کے یگیوپویت سنسکار ہوئے سماج کو دو روپیہ دان ملا۔ اور حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔

— بابو کرم چند شیڈ کلرک پہلور کے بہائی کا یگیوپویت سنسکار ۵- مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو لودہانہ آریہ سکول کے سنسکرت ادہیاپک مہاشے نے کرایا۔ بابو صاحب نے دو روپیہ اور ایک صافہ سر کا پنڈت جی کو دکشنا میں دیا۔ اور آریہ بہائیوں کا پرتی بھوجن سے ستکار کیا۔

— آریہ سماج سیدوالہ کے حالات۔

(۱) اس سماج کے سپتاہک جلسے آنند پورک ہوتے ہیں۔ پنڈت رام کرشن المعروف پنڈت منو جی مہاراج ایک اچھے ودوان اور سنسکرت دان ہیں۔ کہ آپ ہر ہفتہ اتوار کو بڑی کرپا اور دیالتا سے سماج ہذا میں قدم رنجہ فرما کر اپنے منوہر بچنوں سے اُپدیش فرماتے ہیں۔ جسکے لئے سماج ہذا آپ کا بدل مشکور ہے۔ اور دہنیہ واد

ادا کرتا ہے۔ آشا ہے کہ یہہ صاحب اس سماج
کی اُنتی میں معقول حصہ لیں گے۔ پرماتما
انہیں ویدک دھرم انویائی ہونے میں
آتمک بل اور سہایتا دیں۔ افسوس کہ ان
کے ایک نوجوان اور سرلشٹ لڑکے کی
بعمر چھ سال دیہانت ہو گئی جس سے آپ
کو بڑا سخت صدمہ پہونچا ہے۔ سماج ہذا
اس شوک میں ان کا شریک ہے۔ پرماتما
پنڈت جی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی
پردان کریں۔ پنڈت صاحب مذکور ستریوں
کے ان نقائص کا علاج بھی کرتے ہیں جن
سے بعضوں کے ہاں سنتان اُتپتی نہیں
ہوتی یا ہو کر مر جاتی ہے۔ یا اسقاط
حمل ہو جاتا ہے۔ جو صاحب چاہیں چٹھی
بھیج کر ان کی معرفت علاج کرا سکتے ہیں۔ پنڈت
صاحب اس کے صلے میں کوئی اُجرت نہیں لیتے
پرنتو جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کرنا اُچت ہے
(۳) پچھلے دنوں ایک سناتنی پنڈت صاحب نے
آریہ سماج ہذا سے شاستر ارتھ کرنے کی پرتگیا
کی تھی۔ اسلئے پنڈت ملا رام جی شاستری ویدک
اپدیشک آریہ سماج ملتان کو پرتی ندھی سبھا
پنجاب کی آگیا انوسار مہاتما جیمنی جی نے یہاں
بھیج دیا۔ لیکن سناتنی پنڈت صاحب اپدیشک
صاحب کی تشریف آوری سن کر یا کسی اور
وجہ سے پہلے ہی یہاں سے کہیں کو چلے گئے۔
اور پنڈت ملا رام جی نے چار دن تک ان کا
انتظار کیا۔ اور انتظار کے بعد ویدک دھرم کا پرچار
کیا۔ پنڈت صاحب کی روانگی کے دن سناتنی
صاحب بھی آ گئے۔ اور انہیں شاستر ارتھ
کے لئے کہا گیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ ہم شاستر
ارتھ نہیں کرتے۔
وہ دانوں سے شاستر ارتھ کرانا کرے وارد
اور دیہا ادر شاستر انوکول واکوں کے ورودھ

کھنڈن کرنا آریہ اور سجن سجنوں کا شیوہ نہیں۔
(۳) جالندھر ہذا کے پورشارتھی اور ہتکاریان مہاشہ
جونی رام جی پردھان اور بابو نند لال صاحب
چند دیگر سجنوں کی سہایتا سے سماج مندر
بنانے کا یتن کر رہے ہیں۔ اور شہر و آدا ان
و باشندگان قصبہ ہذا نے ایک ٹکڑہ زمین
کا سماج مندر کے لئے دان کر کے اپنی اُدارتا
کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے بدل مشکور
ہیں۔ پرماتما انہیں اس اُتم دان کا پھل دیں گے
اب صرف دھن کی آوشیکتا ہے۔ آشا ہے۔ کہ
جلدی ہی یہ کام سمپورن ہوگا۔ دانی پُرش
اس شبھ کاریہ کی تکمیل میں حصہ لے کر
لابھ اُٹھائیں۔
(۴) ایک ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ کہ
کچھ لوگوں نے اپنے بالکوں کو انگریزی تعلیم دلانے
کی خاطر امرتسر سے ایک انگریزی خواندہ مہاشے
کو مشاہرہ تیس روپیہ ماہوار یہاں منگوایا ہے
ٹیچر صاحب موصوف اپنا کام شروع کر چکے ہیں
ان کے پاس بیس کے قریب بالک پڑھتے ہیں
سکول کا نام اینگلو سنسکرت آریہ برادری
سکول سید والا رکھا گیا ہے۔ منتظران کی کوشش ہے
سرکاری سکول کے طلباء کی تعداد کی کمی سے
ان کے پرائیویٹ سکول کے طلباء کی سنکھیا اُنتی
پر ہے۔ ٹیچر صاحب بڑے پاپولر اور لائق معلوم
ہوتے ہیں۔ میں آپ سے مل کر اور یہہ معلوم کر کے
اتی پرسن ہوا کہ آپ آریہ سماج کے پریمی ہیں
آپ نے اثناء گفتگو میں فرمایا کہ میں پہلے روزمرہ
دونوں وقت انجکشن کیا کرتا تھا۔ پرنتو بہت
عرصہ سے ماسٹر آتما رام جی کے دیاکھیانوں کے
استماع سے میں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا ہے
آشا ہے۔ کہ یہہ صاحب اس قصبہ کی دھارمک
حالت اور بچوں کے خیالات کی درستی میں انٹرسٹ
لیا کریں گے۔ اور توہمات کے زائل کرنے

کا کارن ہو گئے۔ ہر ہفتہ ساتھ
مشنریوں کے تشریف آور ہو سکتے ہیں۔
سماج ہذا کے ممبران کی تعداد بیس ہے
ماہوار چندہ بھی دیتے ہیں۔ چونکہ اکثر
آریہ سبھاجک خیالات رکھتے ہیں۔ اور اگر
پورانک مت کے ماننے آشا ہے۔ کہ وہ اپنی
زیر تعلیم بالکوں کو ویدک دھرم کا انویائی
بنا کر پورانک خیالات کے تاریک گڑھے
سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔ جس سے
اہالیان دیہہ کو بڑا بھاری فائدہ ہوگا۔
مورخہ ۱۸- مئی ۱۹۱۲ء کو آریہ سماج
کے سپتاہک جلسہ میں لالہ ٹھاکر رام جی پلیڈر
نے نوین ویدانت مت پر نہایت دلچسپ
لیکچر دیا۔ چونکہ لالہ صاحب کچھ عرصہ تک
نوین ویدانتی رہ چکے ہیں۔ اسلئے اس کے
صحیح الفاظ دجال کی حقیقت کو اچھی طرح
جانتے ہیں۔ جن کا انہوں نے اپنے لیکچر
میں مدلل طور پر کھنڈن کیا۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت!!

برہمنی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا
کی عمر ۱۲ سال کی ہے۔ سندر۔ تعلیم یافتہ
اور اچھے خاندان کی ہے۔ کسیقدر انگریزی
بھی جانتی ہے۔ کھانا بنانا اور گانا بھی سیکھی
ہوئی ہے۔ ور کی صحت عمدہ ہونی چاہئے۔
کورو پہ نہ ہو۔ ۲۰ سال سے کم نہ ہو۔ سندری
بر وہی نہ ہو۔ آمدنی کم سے کم ۳۰ روپیہ ماہوار
کی ہو۔ مقروض نہ ہو۔ درخواست آنی چاہئے
پاس مینیجر پانچال پنڈتا جالندھر شہر۔

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام مہاشہ سومناتھ جی مینیجر چھپا اور شائع ہوا

L 39
جنتوڈ نمبر ایل ۳۹

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39
جنتوڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بمعہ پیشگی

قیمت بمع پیشگی

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۲۵ جیٹھ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۶ جون سنہ ۱۹۰۲ء شکروار جالندھر شہر | نمبر ۹

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بجوائے سے درخواست
خریداری اخبار توکر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب
ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بسرعت
واپس کردیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیربار
نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے
والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آئیندہ کے
لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے
کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کا نوٹس جن سے پبلک کو خواہ
مخواہ دھوکھے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ
ہے۔ وہ آئیندہ درج اخبار نہ ہونگے۔ الّا جن اشتہارات کی
میعاد ابھی باقی ہے وہ بمجبوراً درج ہوتے رہینگے آئیندہ بند۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	۳	۲
طلباء سے	۲	۱

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰	۲۲	۱۵
نصف صفحہ	۲۲	۱۵	۱۰
ایک کالم	۱۵	۱۱	۷
نصف کالم	۱۱	۷	۴

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اوپر کی نسبت زیادہ ہوگی شرح فی سطر فی ہفتہ ۳ شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اجرت
پیشگی آنی چاہئے۔ دن کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔
تم ہیساکہ۔ تیم ساون۔ تیم کواب۔ تیم ماگھ۔
منتری اسسٹنٹ منیجر

ویدیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے
سری سوامی لکشمانند سرسوتی نے سنگرہ کی ہے
جسمیں چند قسم کے پرانایام کرنیکی سرلتا سے بہی لکھی گئی
ہے۔ پر تھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے
(۲) جو اندر بہرنیکی بدہی ہے (۳) ستہر بدہی (۴) جو پرانا
اپان کی اسکا کے اندر۔ لڑائی کرانی جسکو دیکھا دینا بہی
کہتے ہیں وغیرہ بہادہاں بدہی (۵) ویریہ چڑہانے کی بدہی
جسکے کرنے سے پریمیہ اور کئیک روگ دور ہوجاتے ہیں۔ ادہارک
لابہ پستک کے دیکہنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار
آنے ۳۰ صفحہ کی پستک ہے۔ بڑی محنت کی ہوئی ہے
مل سکتی ہے۔ اپنا پتہ کے خریدار کو ایک
پستک لابہ ملیگی۔ ۵ پستک لینے والے
کو ۲۵ فیصدی کے حساب سے کمیشن دیا جاویگا۔

کتابیں منگوانے سے پہلے اس نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت گھٹادی ہے - اور یہہ رعائت بجائے اپریل تک کے آخیر جولائی تک قائم رہیگی - کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو سوا چھ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ع ۵ روپیہ فی صدی ویدک دہرم سمبندھی ٹریکٹوں کی شکل میں دیجاویگی

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت جو اب بیچی جائیگی
گنجینہ بھجن مجلد مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲ر	۱۰ر
" " بے جلد "	۱۰ر	۶ر
گیتا فارسی ترجمہ فیضی منظوم	۱۰ر	۱ر
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵ر	۴ر
سوانح عمری محمد صاحب اردو	عہ	۸ر
بھوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴ر	۳ر
آریہ سنگیت پشپاولی گورمکھی	۱۲ر	۱۰ر
پنچ مہایگیہ ودھی ہندی	۱ر	۹پ
پنچ مہایگیہ ودھی انگریزی	۴ر	۳ر
اکانومی آف ہیومن لائف انگریزی	۱۲ر	۹ر
ہندو مارٹرس "	۵ر	۴ر
آپ نٹ "	۴ر	۳ر
گیان پرکاش اردو	۸ر	۶ر
رگوید آدی بھاشیہ کا اردو ترجمہ مصنفہ لالہ منشی رام جی	۸ر	۶ر
دھوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہیں	عہ	۱۲ر
برہم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتما رام جی	۸ر	۶ر

نوٹ :- (۱) درکس پنڈت گورودت جی ختم ہو چکے ہیں - اسلئے ہم نے معہ جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا شروع کردیا ہے - جو نسبت سابق ۸۰ صفحے بڑھ جاویں گے - جن کی درخواستیں ۱۵ - مئی سے پہلے آویں گی - ان کو ۸ر کو ملے گی (۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ مہاشہ صاحب اور واجب درستیوں کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے - جن صاحبوں کی درخواستیں یکم مئی سے پہلے آویں گی اُن سے ۸ر لئے جاویں گے (۳) ہم ایک روپیہ کے خریدار کو بھی سوا چھ فی صدی کمیشن دیتے ہیں - مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک ینترالیہ اجمیر یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ میں ملے گی ہمارے ہاں سے عہ لئے جاویں گے -

آڑہت جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال واسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں - اُس پر صرف ایک روپیہ آڑہت کا لیا جاتا ہے - اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال واسباب طلب کرتے ہیں - اُس پر وہی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے - علاوہ مال وغیرہ کے ہم آپ کو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے طیار ہیں جو لاہور دستیاب ہو سکتی ہیں -

رنگین وسفید دیسی جرابیں ہمارے پاس دیسی جرابوں کا کچھ ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے قیمت حسب ذیل لی جاتی ہے -

قیمت ایک درجن کے خریدار کو بحساب ۲ر فی درجن
قیمت تین درجن یا اُس سے زیادہ کے خریدار کو بحساب ۲ر فی درجن
دس درجن سے زیادہ کے خریدار کو بحساب ۲ر فی درجن

المشتہر
متھرا داس پوری مینجنگ ڈائرکٹر
آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک شریف کہتری گھر کی لڑکی کے لئے جسکی عمر سولہ سال سے زیادہ ہے - اور جو ہندی ناگری - گورمکھی اور اردو لکھ پڑھ سکتی ہے ایسے ور کی ضرورت ہے - جو پیدائش کے لحاظ سے خواہ کسی ذات کا ہو - لیکن مفصلہ ذیل اوصاف رکھتا ہو

(۱) عمر بیس اور پچیس سال کے درمیان ہو (۲) اینٹرینس تک یا زیادہ تعلیم پائی ہو (۳) صحت جسمانی اور چال چلن تسلی بخش ہو (۴) نراکار پرماتما کی ہستی میں یقین رکھتا ہو اور دہرم کی طرف کافی رچی ہو -

(۵) شادی میں بت پرستی کی رسم نہ ہوگی جملہ خط وکتابت بنام مسٹر بی - ایل - اے معرفت منیجر برجمہ پرچارک دنارکلی لاہور ہونی چاہیئے

ہندو ہوٹل !!!

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا - اب زیر انتظام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلے درجہ کی ترقی پر ہے - ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان ہے دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع فیملی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے - بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں - فیس رہائش وخوراک فی کس درجہ اول دو روپیہ - درجہ دوم عہ - درجہ سوم ۸ر - مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے منیجر سے خط وکتابت کیجئے

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور

اُپدیش

(۱)

अमेरा तपसा सृष्टा ब्रह्मणा वित्त ऋते श्रिता सत्येनावृता श्रिया प्रावृता यशसा परीवृता "अनुवाक ५" अथर्ववेद म० १२-२

نادان اور کاہل اور بد اعمال شخص ہمیشہ بُری حالت میں دیکھنے میں آیا ہے۔ نہ تو دولت اُس کے پاس ہے۔ نہ اُس کا آقا خوش ہے۔ اور نہ کوئی غیر اُس کو دیکھ کر خوش ہو سکتا ہے اُس کی زندگی تلخ اور عیش منغص معلوم ہوتا ہے کہ یہ تلخی و ناداری کسی انحراف کا نتیجہ ہے

جو داور عالم و خالق سالم کے سامنے اُس سے سرزد ہوئی ہے۔ سچ ہے۔ درحقیقت ایسا ہی ہے۔ انسان کے دل و دماغ اور ناک و آنکھ و کان و ہاتھ پاؤں و جسم کے تمام اعضا اسی لئے عطا ہوئے ہیں۔ کہ وہ اس جسم کی مشین کو نیک نیتی سے چلا دے۔ اور دن بھر سورج کے اُجالے میں کام کرتے۔ جس انسان کی کل نہیں چلتی۔ یا وہ چلانا نہیں جانتا یا چلانے میں بد اعمال و بد طینت ہے۔ کوئی شخص اُس کے پاس نہیں پھٹکتا۔ اور نہ اُس کا اعتبار کرتا ہے۔ وہ در بدر و تنگ حال اور آوارہ ہو جاتا ہے۔ ایسے انسان کی زندگی اگر تلخ نہ ہو تو کیا ہو۔ اور اگر وہ ذلیل و خوار نہ ہو۔ تو کیا ہو۔ پرماتما نے اس ذلت و خواری سے بچنے کے لئے اپنی بے بہا عنایت سے فرمایا ہے۔ ہمیشہ کے استقلال و ہمت و کوشش و نیک نیتی و نیک کرداری ہی تمام دولتوں اور عظمتوں کا باعث ہے۔ انسان کا جاہ و جلال اور عزت و کمال و فضل و جمال فقط پورشارتھ دریافت اور تحصیل علم پر منحصر ہے۔ جو شخص راست گفتار و نیک کردار اور ہمہ تن مصروف بہ کار ہے۔ دُنیا کی دولت و عزت اُسی کی ہے دُنیا میں جس انسان نے اپنے دل و دماغ سے کام لیا۔ اور ہمیشہ اپنی ترقی و مشغولیت میں کوشاں رہا۔ اور تحصیل علم سے فارغ البالی حاصل کی۔ وہ اگر نادار تھا۔ صاحب دولت و حشمت ہو گیا۔ اور اگر بے علم تھا۔ عالم و فاضل بن گیا۔ اور اگر بے وقار تھا۔ ذی عزت اور معزز بن گیا۔ ارسطو ایک نادار باپ کا بیٹا تھا۔ لیکن اس کی عظمت کی شہرت نے سکندر جیسے عظیم الشان بادشاہوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ سقراط اگرچہ مفلس اور تنگدست تھا۔ لیکن اُس کے علم و فضل و عزت و وقار کی شہرت چاردانگ عالم میں موجود ہے۔ سوامی شنکر آچاریہ و سوامی دیانند بالکل ایک نامعلوم آدمی تھے۔ نیوٹن لیوتھر وغیرہ تمام بڑے بڑے محققوں کی زندگی کا یہی حال ہے۔ کہ اُن کی زندگی میں تپ و شرم موجود تھا۔ سچائی و علم سے اُن کو خاص اُنس تھا۔ ایسے دنیا کی حشمت اُن کے پاؤں چومتی تھی۔ پرماتما کا یہ سچا اپدیش ہے۔ اے منشیو تم اگر دوبارہ پڑھو گے اور پریشرم کرو گے۔ راست گفتار و نیک کردار ہو گے اور نظام عالم کی طرف غور کرو گے۔ کہ جس طرح یہ ہمارا چلایا ہوا کارخانہ دن رات کام کر رہا ہے۔ اُسی طرح اگر تم بھی کرو گے۔ تو تمہیں دولت کا گھاٹا نہیں ہے۔ عزت کا گھاٹا نہیں۔ وقار و نیکی کا گھاٹا نہیں۔ تمہاری زندگی بڑے اقبال و بخت کی زندگی ہو گی۔ اور اگر ایسا نہ کرو گے ذلت و خواری سے مرو گے۔

کون انسان ہے۔ کہ وہ اُس پرماتما کے حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اور مصیبت و رنج میں نہ پڑے۔ ذلت نہ اُٹھائے۔ اور بیکار و ناکارہ نہ ہو جائے۔ اور نکما بن نہ جاوے بیہ جسم و آتما نکما نہ رہنا چاہئے۔ وگندہ و ناپاک و بد باطن نہ ہونا چاہئے۔ راست گفتاری و نیک کرداری کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہئے کیونکہ اصلی راحت و آنند اسی میں ہے اُس پرماتما کی رضا اسی میں ہے۔ یہی راحت عالم کا اُپدیش ہے۔ یہی سورگ دھام ہے۔ اے انسانو آؤ!! اور اُس پرماتما کے اس اُپدیش پر کاربند ہو جاؤ

گُروکُل کی ضرورت کے لئے ایک اور دلیل

جب میں ملتوں میں گروکل کے لئے بھکشا مانگنے کے لئے گیا تھا۔ تو اپنے لیکچر میں میں نے ایک یوروپین شریف زادہ اور اُن کی بردہ ماتا کو پایا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا تھا۔ کہ اُن کا نام ڈاکٹر پینل ہے۔ اور کہ وہ اپنے خرچ پر مع اپنی ماتا کے افغانوں میں عیسائی مذہب کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مجھے اِن صاحب بہادر سے دوسرے دن ملنے کا بہت شوق ہوا۔ کیونکہ اُن کی نسبت سُنا تھا کہ وہ تعصب سے بری ہو کر بات چیت کیا کرتے ہیں۔ لیکن کسی ضروری کام کے لئے اُنہیں دوسرے دن صبح ہی لاہور جانا پڑا اور میں اُن سے زیادہ نہ مل سکا۔

اب جب ذیل خط کے ساتھ اُنہوں نے مبلغ عہ روپیہ دان گروکل کے لئے لالہ سکھدیال رام جی پردھان آریہ سماج ملتان

کے نام بھیجا ہے "پیارے سکھ یارام میں گروکل کے سلسلہ کا بڑی دلچسپی سے متاثر ہوا ہوں۔ اور چونکہ میں نے اُس سے اپنے بورڈنگ ہاؤس کے لئے بہت سے مفید خیالات اخذ کئے۔ اور اُن پر عمل کیا ہے۔ اسلئے میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ اس کے لئے کچھ شکر گذاری ظاہر کروں۔ چونکہ میں نہیں جانتا کہ کس کے پاس روپیہ بھیجوں اسلئے میں مشکور ہوں گا۔ اگر آپ ملفوفہ ناچیز تحفہ دس روپیہ، کو مناسب جگہ بھیج دیویں

آپ کا صادق **ٹی ایل پنیل** "

ڈاکٹر پنیل ایک کٹر عیسائی ہیں۔ اور شوق دل سے عیسائی مذہب کا پرچار کرتے ہیں ایسے شخص کی شہادت ایک زبردست اثر رکھتی ہے۔ کیا اب بھی متعصب دشمن ہو کر بعض آریہ نام دھاری یہی کہتے جائیں گے۔ کہ "گروکل کی تحریک قبل از وقت ہے۔ اور اُس کے قواعد کی پابندی مشکل"؟ جو لوگ اپنی سنتان کا اصلی بھلا چاہنے والے ہیں۔ اُن کے لئے گروکل کا وجود غنیمت ہو رہا ہے۔ اور جس شرد ہا سے افتتاحی جلسہ کے بعد اب تک تقریباً پچاس درخواستیں برہمچاریوں کے داخلہ کے لئے آچکی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت نواسیوں کی آنکھیں اب کھلنے لگی ہیں۔ اور اُنہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ اپنی سنتان کو نیک چلن بنانا ہزار یا قوتوں سے بڑھ کر ہے

منشی رام

ستیہ دھرم پرچارک

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۱۲

از ڈاکٹر جیا داس سنگھ سول سرجن مظفر گڈھ

ویریہ اور اسکی رکھشا

ओं समञ्जन्तु विश्वे देवाः समापो हृदयानि नौ। सं मातरिश्वा संधाता समुदेष्ट्री दधातु नौ ॥ ओं यद्वैषि मनसा दूरं दिशोऽनुपवमानो वा। हिरण्यपर्णो वैकर्णः स त्वा मन्मनसां करोतु ॥ ॥ ॥ ॥

بُرے بُرے خیالات جو وقت انسان کو گھیر لیتے ہیں۔ اودیا (اگیان) وہاں ہی ہے۔ تمو گن او کپ ہوتا ہے۔ سچائی اور جھوٹ میں نہ صرف تمیز کرنا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسی ڈاواں ڈول حالت میں موہ اور سانسارک پدارتھوں میں جکڑا ہوا من دھرم مارگ سے بے سمجھے کیا کیا کام نہیں کر بیٹھتا۔ شانتی کا ابھاؤ۔ ویریہ کا ناش اور نانا پرکار کے گہن انسان کو انسانیت سے گرا دیتے ہیں۔ عقل چکرا جاتی ہے۔ دماغ کام نہیں کر سکتا۔ وہ بات جو پہلے بڑی معلوم دیتی ہے۔ اب اچھی معلوم دینے لگتی ہے

لوک لجا اور پرماتما کا خوف دل سے بالکل دور ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف سے من کو ملین کرنیوالی شکتیاں آگھیرتی ہیں۔ ایسے سمے میں بعض اوقات ایک آواز اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ "اے موکھ من یہ دھرم مارگ نہیں۔ کہاں گئی تمہاری دیا شکتی پرماتما کا خوف کرو۔ اور اپنی پرتگیا کو یاد کرو۔ آتما پرتگیا کی چوٹ کھا کر سنبھلتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ نیند سے بے نیند ہو جاتا ہے سہارا ڈھونڈتا ہے۔ پرتگیا پر چوٹ لگاتی ہے ملینتا دل سے دور ہوتی ہے۔ بھڑکتے ہوئے دل کو شانتی ہو جاتی ہے۔ اس حالت سے گذرتا ہوا شانت آتما پرتگیا کے بل سے بلوان ہو جاتا ہے۔ اور بلوان ہو کر ستیہ دھرم کا مارگ پکڑتا ہے۔ بار بار ایسی چوٹوں کے لگنے سے کمزور اور نربل آتما دھرم کو گرہن کرتے ہیں۔ سچ کہا ہے کہ جو میں کہا کرتی آدمی سوار ہوتا ہے۔ گرے ہوئے ملین من کو اونچا پدوی تک اُٹھانا۔ ادھرم سے لپٹ من کو دھرم کی اور لیجانا۔ طرح طرح کی رکاوٹوں اور مشکلوں سے پست حوصلوں کو پشتی دینا پرتگیا کا ہی کام ہے۔ کشترانی کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہوئے وشوامتر کے دل پر برہمن کی پدوی حاصل کرنے کے لئے کئی چوٹیں لگیں مینکا اپسرا نے اُسکو کئی بار لپیٹ کیا۔ وشئے کی زبردست طاقت سے دبائے جا کر وشوامتر کئی دفعہ گرا۔ آخرش فتح یاب ہوا۔ اور تمام لوگوں نے اُس کو رشی کا خطاب دیا اسی رشی وشوامتر نے راجہ ہریشچندر کو راج سے الگ کر طرح طرح کی تکلیفوں میں ڈال دھرم کی پریکشا کرنے کے لئے انیک اُپائے کئے لیکن ایک پرتگیا کے ہی کارن ہریشچندر نے راج پاٹ چھوڑ اپنے آپ کو بیچنا منظور کیا

کتنے کشٹ اٹھائے - اور کتنی مصیبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ شمشان بھومی کا رکھوارہ بنا منظور کیا۔ اس کے کشٹ سہتے ہوئے آتما کو ایک پرتگیا ہی دھرم کی اور لیجاتی تھی جیالی نے شری رامچندر جی کو چترکوٹ کے مقام پر انیک کیجیئوں دوارہ بھر سے راج سنبھالنے کے لئے اپدیش کی۔ ماتا کا زار زار رونا اور بھائی کا پاؤں پر سر رکھ کر پرارتھنا کرنا سہلوں آتما کے دل کو کئی بار موم کرتا تھا۔ لیکن پتا کے ساتھ جو پرتگیا کی تھی۔ بار بار دل پر چوٹ لگاتی تھی اور دھرم سے گرنے نہیں دیتی تھی۔ اسی پرتگیا کے کارن چودہ برس بن میں رہ کر انیک پرکار کی تکلیفوں کا مقابلہ کیا تھا۔ رامائن کا سارا حصہ ایک پرتگیا ہی پر مبنی ہے۔ دھرم بھگت پرتگیا نے بھیکشن کو لنکا کے برخلاف لڑنا منظور کرایا۔ کیا ارجن کی طرح بھیکشن کا آتما بھائی راون اور کنبھ کرن سے بہادر یودھاؤں کو مرتے ہوئے آتما کو دھرم کی اور لے جاتی اور سہایتا دیتی تھی۔

مہابھارت یدھ میں پرتگیا کی مہان شکتی کو کون بھول سکتا ہے۔ اپنے عزیز پتر کو مرتے ہوئے دیکھ کر کس منشیہ کا آتما نہیں جلتا۔ دشمن کے ساتھ اپنے پتر کے مرجانے کے بعد ہتھیار ڈال دینے کی پرتگیا کو رو کے ساتھ درونا چاریہ نے کی اشوتھاما ان کے پتر کا نام تھا۔ لیکن ایک ہاتھی کا بھی نام تھا۔ جب ہاتھی مارا گیا۔ تو فریب سے کہہ گیا کہ اشوتھاما مرگیا۔ نہ جانے ہاتھی یا آدمی۔ ایسے موقع پر لڑائی سے ہٹنا ایک پرتگیا کا ہی کام تھا۔ اور دیر پرش نے پرتگیا سے بندھے ہوئے ہتھیار ڈال دئے۔ اور لڑائی سے واپس ہوا۔ اسی طرح دنیا کی ہزار ہا مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ پرتگیا کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ جس وقت منشیہ کسی کام کی پرتگیا کر چکتا ہے۔ تو اسکو پورا کرنے کے لئے یتھا شکتی کوشش کرتا ہے۔ خواہ لوک لجی ہے۔ خواہ پرماتما کے خوف سے۔ خواہ دھرم کے ڈر سے۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ پرتگیا انسان کو آئیندہ کام کرنے کے لئے بہت درجہ تک مدد دیتی ہے۔ دراہی تبعض کو شکایت مدت سے جاری تھی۔ سردرد اور نزلہ نے کئی ایک مقام پہ کام کرنے سے روکا۔ یہاں تک نوبت پہونچی۔ لیکن ایک پرتگیا تھی۔ جس نے تیس ہزار روپیہ جمع کر کے دکھا دیا آج جو آریہ سماج کا انتظام اور کام دکھائی دیتا ہے۔ سوامی جی کی اس پرتگیا کا پھل ہے۔ جو انہوں نے اپنے گورو سوامی ورجانند جیو سے کی تھی۔ لوتھر۔ اور نپولین کی پرتگیا تمام حکمت میں پرسدھ ہے۔ زمانہ حال کے بوئر پال کروگر اپنے دیش سے نکل گیا۔ ملک کی آزادی کے پیچھے جوبرٹ جیسے بہادر آدمیوں نے جانیں دے دیں۔ لیکن ہر ایک بوئیر کے کان میں پال کروگر اور ڈی وٹ کے شبدوں کی گونج نے ایک اثر کیا۔ کہ آریہ ورت میں قیدی بن کر بھی اپنی پرتگیا کا پالن کرتے رہے۔ اس طرح سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے اہم کام ہوئے ہیں۔ جتنی مختلف آدمیوں نے دنیا کے مختلف حصوں میں کی ہے۔ سب پرتگیا کا ہی پھل ہے۔ کیونکہ اپنے دھرم سے گرتے وقت پرتگیا ایک سہارا ہے۔ جو انسان کو بڑی مدد دیتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی طرف لاتا ہے۔ رشی نے اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سنسکاروں میں پرتگیا کا کرنا ضروری سمجھا ہے۔ کیونکہ خود رشی کو اپنی پرتگیا کا درڑھ نشچے ہو چکا تھا جو ان کو ہر وقت ویدک دھرم کے پرچار میں اُدویت رکھتی تھی۔ اور اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔ کہ جس وقت انسان پرتگیا کر لیتا ہے۔ اس کا پورا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور جب تک کہ کسی کام کے واسطے پرتگیا نہیں کرتا۔ اگر کسی طرح سے مصیبتوں یا تکلیفوں کا مقابلہ کرنا پڑے۔ تو فوراً اس سے ہٹ جاتا ہے۔ اپنے دھرم۔ وشواس۔ اور خیالات پر مضبوط ہونے کے لئے پرتگیا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ جس سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ اسی واسطے رشی نے ویدارمبھ کا پہلا نیم وید ارنبھ سنسکار کی تعریف میں ہی بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ کہ وید آرنبھ اسکو کہتے ہیں۔ جو گائتری منتر سے لے کر سانگوپانگ چاروں ویدوں کے ادھین کرنے کے لئے۔ نیم دھارن کرنا برہمچاری کا اپنے برت پالنے کے لئے پرتگیا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ کیونکہ اس پرتگیا سے اس کے من میں اپنے شدھ سنکلپ کا درڑھ وشواس ہو جاتا ہے۔ اور جب کبھی دھرم سے پتت ہونے لگتا ہے۔ تو ایک ماتر پرتگیا ہی سہائے کاری ہوتی ہے۔ واسطے برہمچریہ برت دھارن کرنے سے پہلے پرتگیا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ جو انسان کو آئیندہ کے لئے اپنے ارادوں میں مستقل بنا دیتی ہے۔ اور جب برت کا دھارن بہت سے لوگوں کے سامنے کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ان آدمیوں کے سامنے جو بہت مدت تک اپنے ساتھ رہتے ہیں۔ پرتگیا کا اثر اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اسواسطے سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ برہمچاری اپنے گورو اور دیگر ودوانوں کے سامنے برت دھارن کرے۔ کیونکہ دھرم سے پتت ہونے کے وقت لوک لجی کا

کا خیال ادھرم کو نہ کرنے دے۔ یہی بات سنسکاروں کے گوڑھ گوروکو ظاہر کرتی ہے۔ جو لوگ سنسکاروں کو معمولی بات سمجھ کر اُن کو عمل میں نہیں لاتے۔ یا پرتگیا کا کرنا فضول بات سمجھتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آج کل جتنے لوگ دھرم کا کام کرتے ہیں۔ ان کو زیادہ تر لوک لجیا کا خیال ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں آریہ سماج کا پردھان ہوں۔ میں نے آریہ سماج کے لوگوں کے سامنے شدھ آچاری رہنے کی پرتگیا کی ہوئی ہے۔ میں اس بُرے کام کو کر کے بدنام ہو جاؤنگا۔ وغیرہ۔ سچ جانیگا کہ یہی خیال بہت درجے تک بہت سے لوگوں کو اپنے دھرم پر دڑھ کر رہا ہے۔ اسلئے اُتی اُچت ہے۔ کہ دھرم انوسار اس امر کی پرتگیا پرماتما اور تمام لوگوں کے سامنے کریں۔ کہ ہم برہمچریہ برت کا دھارن کریں گے۔ اور ہر طرح اُس کا پالن کریں گے۔ باقی آئندہ

شکدیوی کی پیدائش کا حال

منقول از دیوی بھاگوت پوران

سلسلے کے لئے دیکھو تیسرا پرچہ رسالہ ۔۔۔

ہماری طاقت کہاں گئی۔ وشنو اس سوچ میں پڑ رہے تھے۔ کہ دانوؤں نے اُن کی اس واماندگی کو تاڑا۔ اور کہا کہ اے وشنو اگر تم تھک گئے ہو۔ اور تم میں زیادہ لڑنے کی طاقت نہیں تو آؤ ہمارے آگے ہاتھ جوڑو۔ اور کہو۔ کہ ہم تمہارے غلام ہیں۔ یقین جانو کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اور کچھ نہیں کہیں گے۔ اگر انکار کروگے۔ تو مار کھاؤ گے۔ اور مارے جاؤ گے ہم ہرگز تمہارا پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ وشنو نے کہا اے مردان جنگ۔ اصول جنگ یہہ ہے۔ کہ دشمن جب میدان جنگ میں ہار جاوے۔ یا ڈر جاوے۔ یا اسلحہ دھر دے۔ یا گر پڑے۔ یا دشمن صغیر السن ہو۔ تو بہادر اُسوقت لڑا نہیں کرتے یہہ پرانا قاعدہ چلا آتا ہے۔ اور دیکھو کہ پانچ ہزار برس تک تم ہم سے لڑتے رہے۔ اور ایک کے تھک جانے پر دوسرا آرام کرتا رہا۔ اور ہم اکیلے ہی تمہارے ساتھ لڑا کئے۔ اسلئے اب ہم بھی ذرا آرام کر لیں۔ پھر دیکھا جائیگا۔ وشنو اُن سے ذرا دور جا کر کھڑے ہوئے اور اس معاملہ پر غور کر کے یہہ نتیجہ نکالا کہ ان دونوں کو دیوی کا وردان ہے۔ کہ جب چاہو گے تبھی مرو گے یہہ جان کر وشنو دل میں کہنے لگے۔ کہ اتنی مدت تک میں نے بیفائدہ نبرد آزمائی کی۔ حاصل کچھ بھی نہ ہوا۔ اور یہہ بھی خیال آیا۔ کہ بغیر جنگ کے یہہ بلا سر سے ٹلنے کی نہیں۔ اور موت ان کی بڑی مشکل ہے۔ کیونکہ منشیہ چاہے کتنی تکلیف و رنج میں کیوں نہ ہو۔ لیکن اپنا مرنا نہیں چاہتا پھر یہہ کب چاہیں گے۔ ہمیں مناسب ہے۔ کہ جس دیوی نے ان کو ایسا وردیا ہے۔ ہم بھی چل کر اُس سے ور مانگیں۔ اور اُسکی بھگتی کریں۔ کہ جس سے وہ انہیں فریفتہ کر لے۔ اور یہہ اپنی موت اپنے مُنہ سے مانگیں۔ وشنو نے بھگوتی کی بہت بڑی ریاضت کی۔ کہ جس پر دیوی نے خوش ہو کر اُن سے کہا کہ اے وشنو تم پھر اُن سے لڑو۔ اور دیکھو کہ ہم اُن کو فریفتہ کرتی ہیں کہ وہ آپ ہی موت ہم سے مانگیں گے۔ اُٹھئے اور دیر نہ کرئیے۔ یہہ سُن کر وشنو ان سے یدھ کرنے لگے۔ دیوی نے خوب ہار سنگار پہنے۔ اور آراستہ و پیراستہ ہو کر اُن دیتیوں سے آنکھیں لڑانے لگی۔ اور ایسی چلبلاہٹ و غمزہ و ناز دکھائے کہ وہ بیچارے گھائل ہوتے نظر آئے۔ جب وشنو نے اُن کی یہہ حالت دیکھی۔ تو بڑے جوش و طیش میں آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم تم سے بڑے خوش ہیں۔ تم ہم سے جو ور مانگو گے وہی دیں گے۔ کیونکہ ہم نے بہتیرے دیتیوں سے لڑائیاں لڑی ہیں لیکن تم جیسا شوربیر اور بہادر بلوان ہم نے کوئی نہیں دیکھا۔ وہ راکھشس ایک تو متکبر تھے ہی دوسرے اُس دیوی پر عاشق تھے۔ اور دیوی نے اِن کو فریفتہ کر رکھا تھا۔ وہ بولے ہم کچھ فقیر تو ہے نہیں۔ کہ تم سے کچھ مانگیں بلکہ مناسب تو یہہ ہے کہ تم ہم سے کچھ مانگو۔ ہم بڑی خوشی سے دیں گے۔ وشنو نے کہا۔ اگر درحقیقت تم ہم سے خوش ہو تو ہم تم سے یہی مانگتے ہیں۔ کہ تم ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤ دانو وشنو کی اس چالاکی پر بڑے متاسف ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم چھلے گئے۔ لیکن ہم سنبھل کر بولے۔ کہ اے وشنو تم نے بھی ہم سے اقرار کیا ہے۔ کہ تم ہم کو ور دو گے۔ پس ہمارا ور یہی ہے۔ کہ ہمیں کسی ایسی جگہ مارو جہاں پانی نہ ہو۔ تو ہم بھی تم کو ور دیں گے۔ کہ ہم آپ کے ہی ہاتھوں سے مریں۔ وشنو نے سدرشن چکر کو بلایا وہ آیا۔ اور اُسنے اپنی ٹانگیں جل پر پھیلا دیں۔ اور کہا کہ یہاں جل نہیں ہے۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب تم بھی اپنا وعدہ ایفا کرو۔ اور اپنا اپنے سر دھر دو۔ کہ ہم کاٹ ڈالیں۔ یہہ کہہ کر اُنہوں نے اپنا جسم ایک ہزار یوجن کا کر لیا (ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے) وشنو جی نے دو ہزار یوجن اپنی ٹانگیں پھیلا دیں۔ جب اُنہوں نے جانا کہ اب ہم کسی طرح نہ بچیں گے۔ تب اُنہوں نے اپنے سر دھر دئے۔ اور وشنو نے چکر سے اُن کے سر کاٹ دئے۔ اُن کے خون

سے تمام سمندر بھر گیا۔ اور اُسی سے پرتھوی (زمین) بن گئی۔ اِس زمین کا یہ نام میدنی اسی وجہ سے ہے۔ اور اسی لئے مٹی کھانی بھی کسی نہ چاہیے۔ سوت جی نے فرمایا اے دیوتا لوگو!! جو سوال آپ نے ہم پر کیا تھا۔ اُس کا جواب ہم نے دے دیا۔

(نامہ نگار) برہما کا وشنو کی ناف سے پیدا ہونا اور مدھو اور کیٹب کا وشنو کی کان کی میل سے بننا۔ اور اُن کا برہما سے تخت چھیننے کا ارادہ کرنا۔ اور برہما کا بھاگنا اور اُن کا تعاقب کرنا۔ وشنو کا ان دیتوں سے جنگ اور وشنو کا تھکنا۔ اور گھبرا نا اور اپنے کئے پر پچھتانا۔ اور اپنی بے عقلی ظاہر کرنا۔ اور فریب اور دغا سے اُن دیتوں پر وشنو کا فتح پانا۔ بیشک مصنف پوران کی شرارت اور حماقت ہے۔ ورنہ برہما اور وشنو۔ سرسوتی یہ سب پرماتما کے نام ہیں۔ جو کبھی نہیں سوتا اور کبھی بے خبر نہیں ہوتا۔ جسکا اٹل حکم کوئی نہیں ٹال سکتا۔ نہ وہ تھکتا ہے۔ نہ لڑتا ہے۔ نہ ہارتا ہے۔ وہ سب پر بلوان ہے۔ کسی سے بھی کم زور نہیں۔ ہارنا اور تھکنا یہ انسانی صفات ہیں۔ اور ایشور کو پرماتما کہنا بڑی بیہودگی اور کم عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ ویدوں اور ستیہ شاستروں میں لکھا ہے۔ پرماتما۔ اناوی اجنما اور انت سروشکتیمان اجر امر ہے نت پوتر۔ شدھ سناتن اور سب جگت کا پالن کرتا۔ دھرتا ہرتا ہے۔ برخلاف ویدوں اور شاستروں کے اِن پوران مصنوعی فانے اور اس خالق کائنات کے ذمہ وہی الزامات جڑتے ہیں۔ جو کسی عقلمند کے ماننے کے لائق نہیں (دیوی انند پال)

دیوی بھاگوت

(۱۱۰ - ادھیائے پرتھم سکندھ)

بیاس تو میرو پربت پر تپ میں لگے ہوئے تھے اور گھور تپ ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ بیاس کی تمام جٹا زرد ہو گئیں۔ اندر کو ڈر لگا۔ کہ یہ تپسوی میرا راج پاٹ لیا چاہتا ہے۔ مجھے چھوڑتا نظر نہیں آتا۔

بیچارہ اندر امداد تی سے بھاگا۔ اور دیاس جی کو وردان دینے کے لئے میرو پر پہونچا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے بیاس ایک پتر تمہارے ہاں ہوگا۔ کہ ہر دل عزیز اور عارف کامل ہوگا۔ اور تمام صفات حسنہ سے معمور رامت گفتاری و نیکو کرداری کا عامل ہوگا۔ آپ اُٹھئے اور اپنے گھر کو جائیے۔ بیاس بیچارہ وہاں سے چلا آیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ بیاس آرنی نام ایک لکڑی کو رگڑ رہے تھے۔ رگڑتے رگڑتے اُن کو خیال آیا کہ زوجہ تو ہمارے اِن کوئی ہے ہی نہیں پتر کیونکر اُتپن ہوگا۔ اور خوبصورت اور حسب و نسب میں شریف اور عالی خاندان اور فرمانبردار عورت مجھے کہاں سے ملے جبکہ کشن جیسے بلی مہاراجوں کے گھروں میں اگرچہ پتی برتا عورتیں ہیں۔ تو بھی اُسے دُکھ ہی دکھ ہے۔ اور مہادیو تو بیچارا ہمیشہ شہوت ہی میں غرق رہتا ہے۔ خانہ داری بڑی بلا ہے۔ کہ بغیر عورتوں کے گزارہ مشکل ہے۔ بیاس اسی سوچ میں تھے۔ کہ گھرتا چی نام پری نہایت خوبصورت۔ اور حسن و جمال میں بے نظیر اکاش میں چلتی نظر پڑی۔ اُسے دیکھ کر ویاس مفتون ہو گئے۔ اور صبر و قرار کی باگ ہاتھ سے جاتی رہی۔ اگرچہ صاحب استقلال تھے لیکن سوچ میں پڑ گئے۔ کہ میں اِس کو کس طرح ٹالوں۔ اور کہاں جاؤں۔ اور کیا کروں اور کس سے کہوں۔ میں ڈرتا ہوں۔ اور یہ پری مجھے چھلنے کو آئی ہے۔ اگر میں اسے اپنی بنا لوں۔ تو لوگ میری ہنسی اُڑائیں گے۔ اور مجھ پر الزام لگائیں گے۔ کہ دیکھو یہ کیا تپسوی ہے۔ کہ تپ کرتا کرتا عورتوں پرست ہو بیٹھا۔ کاش مجھے اس سے پتر ہونے کی امید ہوتی تو میں اس الزام کو بھی گوارا کر لیتا۔ لیکن اس سے یہ بھی آس نہیں۔ یہ تو فقط نرا اڈرا کر بہشت میں چلی جاوےگی۔ پھر میں کیا کروں گا۔ جس طرح پورورواکا حال ہوا۔ کہیں میرا بھی وہی حال نہ ہو۔

(ادھیائے ۱۱) اُروشی کا حال اور اس کا راجا پورورواکو چھوڑ کر بہشت میں چلے جانا

برہسپتی کی ایک خوبصورت عورت تارا نامی تھی وہ ایک دن اپنے یجمان چندرما کے گھر گئی۔ اُسے نہایت خوبصورت دیکھ کر چندرما مفتون ہو گیا۔ اور چندرما کو دیکھ کر تارا بھی بدست ہو گئی دونوں خنجر عشق سے چھد کر گھایل ہو گئے۔ اور کئی روز تک باہمی شراب وصال سے مزے اڑایا کئے۔ انجام کار برہسپتی نے اپنا شاگرد کے پاس بھیجا۔ لیکن تارا نے وہاں جانے سے انکار کیا۔ برہسپتی نے دوبارہ اپنا شاگرد بھیجا مگر چندرما نے راستہ سے ہی واپس کر دیا۔ اسی طرح وہ شاگرد کئی دفعہ گیا۔ اور پھر لوٹ آیا آخرکار برہسپتی خود وہاں پہونچا۔ اور غضبناک ہو کر بولا کہ اے چندرما یہ کیا نالائق کام تم نے کیا۔ جو عورت ہماری کو اپنے گھر میں بٹھلا رکھا ہے۔ ہم تمہارے اور تمام دیوتاؤں کے اُستاد و پروہت ہیں۔ اور تم ہمارے

یجمان ہو۔ اے احمق اپنے گرو کی عورت
سے جماع کرتا ہے۔ اور مزے اُڑاتا ہے۔؟
کیا تو نے شاستر نہیں پڑھا۔ کہ برہمن کے
مارنے والا اور سونا کے چرانے والا اور شراب
کا پینے والا اور گورو کی عورت سے جماع
کرنے والا شخص جرائم کبیرہ کا مرتکب ہے
پس تو بھی اشد نالائق اور گنہگار عظیم ہے
اگر تو نے اُسکے ساتھ جماع کیا ہے تو تو دیوتاؤں میں
بیٹھنے کے لائق نہیں ہے۔ تو ہماری عورت کو چھوڑ
دے کہ ہم اُسے اپنے گھر لے جائیں۔ جو تو نہ چھوڑیگا
تو عورتوں کے چرانے والا ابھی تیرا نام دھرا
جائیگا۔ چندرما نے جواب دیا۔ کہ جو برہمن ناجائز
غصہ نہیں کرتا۔ اور دھرم شاستر کو جانتا ہے
وہی پوجنیہ یعنی قابل تعظیم ہوتا ہے۔ اور جو
اُسکے برخلاف چلتا ہے۔ تو وہ ہرگز قابل
عزت نہیں۔ اس عورت کی جب مرضی ہوگی
تب آجائے گی۔ اگر یہہ یہاں رہی تو آپ کا
کیا بگڑ گیا۔ اور یہاں تو اسکو کسی نے رکھا
ہی نہیں۔ بلکہ یہہ آپ ہی یہاں رہی ہے۔
کچھ دن کے بعد اپنی مرضی سے آپ ہی چلی
آوے گی۔

بیچارہ برہسپتی اپنا سا منہہ لے کر اور چپکا ہو کر
اپنے گھر کو چلا گیا۔ اور انتظار کرتا رہا۔ کہ چندرما
کب میری عورت کو بھیجتا ہے۔ جب وہاں سے
کچھ جواب نہ آیا۔ اور بہت دن بیت گئے۔ تو
وہ پھر چندرما کے پاس گیا۔ لیکن جب دروازہ
پر پہونچا۔ تو دروازہ پال نے اندر جانے سے
روکا۔ اور چندرما بھی باہر نکلا۔ برہسپتی جل
بھن گیا۔ اور بولا کہ اس نالائق نے ہماری عورت
ہی ہم سے چھین لی۔ اچھا شاگرد بنایا۔ اونچی
آواز دی۔ کہ او نابکار۔ تیری خاک تباہ دوں گا
چندرما نے ہنس کر کہا۔ کہ یہہ ماہ جبین نازنین
تیرے لائق نہیں ہے۔ تمہارے جیسے فقیروں
کو کوئی چڑیل یا بھوتنی سی کوئی عورت چاہیئے
سو تم کہیں جا کر ڈھونڈ لو۔ تمکو کام شاستر
کی خبر نہیں۔ اور انتظام خانہ داری سے واقف
نہیں ہو۔ یہہ لکھا ہے کہ عورتوں کو اپنے جیسا
حسین مرد درکار ہے۔ اور اُسی سے اُن کو محبت
ہے۔ ہم تو اُسے ہرگز نہ دیں گے۔ تم سے جو کچھ
بن سکے۔ بنا لو۔ برہسپتی بیچارا غصہ کا مارا اندر
کے پاس گیا۔ اندر نے تعظیم و تکریم فرمایا کہ آپ کو
کون فکر دامنگیر ہے۔ کہیئے۔ برہما وشنو
مہادیو۔ اور ہم سب مل کر آپ کی مدد کر سکتے ہیں
تب گرو برہسپتی بولے کہ چاند نے ہماری عورت رکھ
لی ہے۔ اور کئی دفعہ ہم نے تقاضا کیا ہے۔ لیکن
وہ دینے میں نہیں آتا۔ بتلائیے ہم کیا کریں۔
اور کہاں جائیں۔ آپ کچھ سہایتا کریں تو یقین
ہے۔ کہ کام بن جائے۔ سوائے آپ کے اور
کوئی نظر نہیں آتا کہ ہماری رفاقت ہی کرے۔
اندر نے کہا کہ میں آپ کا تابعدار ہوں۔ آپ
فکر ہرگز نہ کریں۔ میں ابھی آپ کی عورت
منگائے دیتا ہوں۔ اگر ہمارے آدمی کے ہاتھ
چندرما نے تارا کو نہ بھیجا تو ہم تمام دیوتاؤں
کا لشکر لے کر اُسپر چڑھ جائیں گے۔ اور جس طرح
ہوگا آپ کی عورت دلا دیں گے۔ یہہ کہہ کر
ایک نہایت آزمودہ کار ایلچی چندرما کے پاس
بھیج دیا۔ جس نے چندرما کو جا کر یہہ سمجھایا۔ کہ
اتری منی کے خاندان میں پیدا ہو کر تم نے
یہہ کیا نالائق حرکت کی۔ ۲۸۔ عورتیں تو تمہارے
آگے ہی موجود ہیں۔ اور علاوہ ازیں اپسرا
آدی بھی یہاں آگے رہیں۔ ان سے جو چاہتے کرتے
لیکن گورو کی عورت سے یہہ کام مناسب نہ تھا
سزاوار یہہ ہے۔ کہ تم اُسے چھوڑ دو۔ تاکہ
وہ اپنے گھر جائے۔ اگر آپ جیسے لوگ ایس
فعل شنیع کے مرتکب ہونے لگے۔ تو نادان
تو کیا ہی کسر گذاریں گے۔ لہذا سعادتمندی
یہی ہے۔ کہ اپنے گورو کی عورت کو جانے دو
ایسا نہ ہو کہ اندر آدکوں سے فساد کی نوبت
پہونچے۔ اور لڑائی چھڑ جائے۔ چندرما نے کہا
کہ اندر اور برہسپتی دونوں بڑے گیانی ہو گئے
کہ اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی نہیں پھیرتے۔ اور
اپنے حال پر نظر نہیں کرتے۔ خود را فضیحت دیگراں
را نصیحت۔ اوروں کو سمجھاتے پھرتے ہیں۔ کہ خود
برہسپتی نے اپنے شاستر میں لکھا ہے۔ کہ عورت
اگر آپ کسی مرد کی خواہش کرے۔ تو اُس
سے جماع کرنا سزاوار ہے۔ اسپر جیسے کہ ازا
کیا۔ برہسپتی نے بھی تو اُتتھ نامی اپنے بھائی
کی عورت ممتا اپنے گھر میں ڈال لی ہے۔ جیسے
تارا اُن سے ناراض ہے۔ اور ہمپر شیدا ہے
اور لکھا بھی ہے کہ جو عورت اپنی خصم نہ چاہے
اُس سے جماع نہ کرے۔ اور جو چاہے اُسے
ترک نہ کرے۔ پھر برہسپتی تو ہمارا ٹھہرے
کہ جنہیں تارا نہیں چاہتی۔ اور ہم پاپی ہوئے
کہ جن پر تارا لٹو ہو رہی ہے۔ اور جو برہسپتی
کے کہنے ہی (ناظرین! کیا یہہ رنڈی بازی
کی تعلیم پورانوں میں نہیں ہے۔ نامہ نگار)
پر عمل کرتے ہیں۔ جاؤ۔ اندر کو کہہ دو
کہ ہم تارا کو ہرگز جانے نہ دیں گے۔ جو کچھ اُن
سے ہو سکے وہ بھی آن کر کر لیں۔ ہم بھی دیکھ
لیں گے۔ پیغامبر نے اُسی طرح اندر سے آن کر
کہہ دیا۔ اندر مارے رنج کے غصہ میں آیا
اور میدان جنگ کی طیاری کرنے لگا۔ جب
شکرآچاریہ کو خبر لگی تو وہ چندرما کے پاس گیا
اور کہنے لگا کہ تم نے تارا کو ہرگز اُن کے حوالہ نہ کرنا
اگر اندر تمسے پرخاش کریں گے۔ تو تمہاری مدد
پر ہم آویں گے۔ مہادیو نے جب سُنا کہ شکر چندرما

کی حمایت کریں گے۔ تو انہوں نے برہسپتی کو مدد دینے کی حامی بھرلی۔ طرفین کے لشکر آراستہ ہوئے اور لڑائی ہونے لگی۔ بہت دنوں تک دیو اسر سنگرام ہوتا رہا۔ انجام کار برہما نے بیچ میں دخل دیکر چندرما کو سمجھایا۔ کہ برہسپتی کی عورت دیدو۔ ورنہ ہم وشنو کو بلاکر تمہارا ستیاناش کرڈالیں گے۔ اُدھر شکراچاریہ کو بھی ڈانٹا کہ تم نے ظلم پر کیوں کمر باندھ رکھی ہے۔ لڑائی ختم کرو۔ تب شکر نے بھی یہی صلاح دی۔ کہ برہسپتی کی عورت دیدو۔ ناچار جس ٹھہر آکر چندرما نے وہ عورت اپنے گورو کے حوالے کر دی۔ برہسپتی اُسے اپنے گھر لے گئے۔ دیوتا اور دانو بھی اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ برہما اور شو اپنے اپنے مقام کو پدھارے تھوڑے عرصہ کے بعد تارا کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جسپر برہسپتی نے جات کرم سنسکار کرایا۔ چندرما نے برہسپتی کو کہلا بھیجا۔ کہ یہ پتر تو ہمارا تھا۔ سنسکار تم نے کیوں کیا۔ برہسپتی نے کہا کہ نہیں پتر تو میرا ہے یہاں تک کہ نوبت بہ جنگ پہونچی۔ مگر برہما نے پھر نپٹا دیا۔ اور تارا کو الگ لے جاکر پوچھا کہ سچ سچ بتا یہ پتر کس کا ہے۔ تارا نے کہا کہ یہ چندرما کا لڑکا ہے۔ لہذا وہ لڑکا چندرما کے حوالے کیا گیا۔

ادھیائے ۱۲ ۔ دیوی بھاگوت

بدھ کا بیٹا پورروا نامی تھا جسکی ماں کا نام ایلا تھا۔ ویسودت نامی ایک منی تھے۔ اُن کا پتر سدیمن نامی بڑا پرتاپی راجا ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہ راجا بڑا راست گفتار اور نیک کردار اور سرتاپا پرہیزگار تھا۔ ایک دن یہ راجہ گھوڑے پر سوار ہوکر مع اپنی فوج

کے شکار بن کو گیا۔ جہاں ہر قسم کے لہلہاتے درخت جھوم رہے تھے۔ اور بھانت بھانت کے پنچھی ٹہنیوں پر بیٹھے اپنی اپنی بولیاں بول رہے تھے۔ راجا بن میں جاتے ہی عورت بن گئے۔ اور جس گھوڑے پر وہ سوار تھے وہ گھوڑی ہو گیا۔ اور راجا اپنا یہ حال دیکھ کر بہت گھبرائے اور دل میں کہنے لگے اب ہم اس زنانہ شکل میں اپنی تخت گاہ کو کس طرح جائیں گے۔ اور راج کس طرح کریں گے۔ ہائے یہ کیا ہوگیا۔

سوت جی سے رشیوں نے پوچھا کہ مہاراج اس کا کیا باعث تھا۔ اور وہ راجا کس طرح عورت بن گئے تھے۔

داستان

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ کچھ آدمی مہاتما مہادیو کے دیکھنے کے لئے اُس بن میں جا نکلے جہاں مہادیو ہمیشہ اپنا قیام رکھتے تھے۔ وہاں جاکر اُنہوں نے دیکھا کہ مہادیو اور پاربتی دونوں ہم آغوش تھے۔ اور باہمی وصل کا آنند اُٹھا رہے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر پاربتی نہایت شرمندہ ہوئی اور اپنے کپڑے اُٹھاکر اوڑھنے لگی۔ مہاتماؤں نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ جانا۔ بلکہ اُلٹے کروہ بیچارے بدریکاشرم کو چلے گئے۔ کہ وہاں جاکر نر نارائن کے درشن کر آدیں۔ شرمندگی کی لدی ہوئی پاربتی کو دیکھ کر مہادیو نے کہا۔

کاہے کو لجت ہوت بھوانی
ہمیں چھوڑ جو آوے پرانی
تُرت نار ہو دے یہہ ٹھاوں
سنہہ کہت نہیں مرشا بناوں

اے پاربتی تو کس لئے شرمندہ ہو رہی ہے میرے بغیر جو شخص یہاں آئے گا۔ وہ فی الفور عورت بن جائے گی۔ میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا مصنف پوران کہتا ہے کہ جب سے مہادیو نے یہ بددعا دی تب سے اُس جنگل کی یہی تاثیر ہے کہ جو شخص وہاں جاتا ہے عورت بن جاتا ہے۔

راقم نگار۔ آدھ زمین کا جغرافیہ موجود ہے لیکن کہیں بھی اس الو کے جنگل کا نام ونشان نہیں۔ پھر ایسی لچیخلاف تعلیم بات کہنا۔ نری گپ نہیں تو اور کیا ہے مہادیو اور پاربتی کی اس حالت کو بیان کرنے سے کیا نتیجہ متصور ہے جبکہ ہر انسان جانتا ہے کہ عورت و مرد کے لئے مباشرت ضروری ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مصنف پوران اپنے بزرگوں کا ننگ جتلانے کو ایسے قصے لکھتا ہے اور جب مہادیوں میں ہی یہہ کام کرنے لگ گیا تو اُسے ہم کیا کہیں۔ اور جو مہادیو ذرات شہوت پرستی میں غرق ہے وہ کیا پرماتما کہلانے اور پوجنے کے لائق ہے ہرگز نہیں۔ اگر پُران والوں کی عقل کہیں ٹھکانے ہوتی تو ایسی تحریروں سے باز رہتا۔ اور برسر بازار بیٹھ کر ایسی گندی کہانیاں نہ سنایا کرتے۔ . . . پھر کیا ہے۔ کہ راجہ سدیمن کو یہہ حال معلوم نہ تھا۔ لہذا جاتے ہی عورت بن گیا۔ اور مارے شرم کے اپنے راج کو نہ جاسکا اُسی بن میں رہنے لگا۔ اور ایلا اپنا نام رکھا۔ ایکروز چندرما اور بدھ دونو باپ بیٹا وہاں پہونچے۔ سدیمن راجا خوبصورت مہہ جمال عورت کے بھیس میں تھا۔ بدھ نے چاہا کہ یہ پری مجھے مل جائے تو اچھا ہے۔ ایلا نے بھی یہی ارادہ دل میں ٹھانا کہ کاش یہ میرا خاوند بن جاویں تو اچھا۔ غرضیکہ دونوں نے وہاں بیٹھ کر اپنی صحبت کا مزہ اُڑایا اُس ایلا کے بطن سے پورروا نامی راجا پیدا ہوا ایلا ذرات شوک میں تھی۔ کہ اس طرح جنگل میں کب تک نبھیگی۔ اسی فکر میں اسنے واشسٹ کو یاد کیا۔ اُسنے مہادیو کی بڑی عبادت کی۔ اور التجا کی کہ یہ راجا پھر مرد بن جائے۔ مہادیو بولا کہ ہمارا کہنا پھر نہیں سکتا۔ لیکن ہم تم سے خوش ہیں لہذا جاؤ یہہ راجا ایک مہینہ تو عورت رہیگا۔ اور ایک مہینہ مرد پھر ایک مہینہ عورت اسی طرح رہا کریگا۔ وہ راجا ایسا در کر گھر کو گیا

جب عورت ہوتا مجنوں بن گھبا رہتا۔ اور جب مرد ہوتا تو راج کرتا۔ یہاں تک کہ اسکا بیٹا بھی جوان ہو گیا۔ اور راج پاٹ سنبھالنے کے لائق تھا۔ کہ سُدیمن راجا بن کو تپسیا کرنے چلا گیا۔

اروہیا ئے ۱۳ جب سُدیمن راجا مر گیا۔ تو پرتشٹھان پوری میں پوروروا راجا ہوئے۔ یہہ پوری پریاگ کے نزدیک گنگا کے پار واقع تھی یہہ راجا بڑا زاہد و مرتاض اور صاحب طاقت و حشمت تھا۔ کہ دن رات رعایا کی پرورش میں سرگرم و ساعی رہتا تھا۔ اور اسقدر حسین تھا۔ کہ اُس کا شہرہ سن کر اروشی نامی پری جو برہما کی بددعا سے بہشت سے زمین کی طرف دھکیلی گئی تھی اُسکے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تمکو ہمارے دو مینڈھوں کی خبرداری کرنی ہوگی۔ اور ہمیں ہمیشہ گھی ہی پلانا ہوگا۔ مجامعت کے بغیر اور کسی وقت اپنے تئیں ہمیں ننگا نہ دکہانا ہوگا۔ ورنہ جب ہم اس عہد کے برخلاف ظہور میں آویگا۔ ہمیں یہاں رہنا نہ جائیگا۔ ہم چلی جاینگی راجا نے بڑے شوق سے مانا اور کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہوگا۔ اُسکے بعد دن رات راجا اُسکے عشق میں محو رہنے لگا۔ اور راج پاٹ کا کام چھوڑ دیا۔ اور دن رات اسی کی طرف محو رہنے لگا۔ یہاں تک کہ ایک پل یا کشن بہر وہ پری نظر سے غایب ہوتی راجہ بیہوش ہو جاتا۔ اور اضطراب سے تلملایا کرتا پل بہر چین نہ آتا۔ اسی شوق و ذوق اور رنگ رلیوں میں ہزاروں برس گذر گئے۔ کہ ایک دن اندر نے کہا کہ اروشی کے بغیر ہمیں یہہ جنت اچھا نہیں لگتا۔ گندہربوں کو حکم دیا کہ جاؤ جس طرح ہو سکے اُس پری کو یہاں لاؤ۔ وشوا وسو وغیرہ گندہرب گئے۔ اور بڑی اندہیری رات میں اروشی کے گہر پہونچے۔ اور اُسکے مینڈھے کھول کر بہا گنے لگے۔ کہ مینڈھوں نے شور کیا۔ اُنکی آواز سن کر اروشی نے کہا۔ کہ اے راجا یہہ مینڈھے مجھے بیٹوں سے زیادہ عزیز ہیں جسطرح ہو سکے ان کو پکڑو۔ اور بچاؤ۔ تم مرد

بن کر عورتوں کی طرح ڈرتے ہو۔ اُٹھو اور ان کو چھڑاؤ۔ جب راجا اُٹھنے میں نہ آیا تو اروشی نے چلا کر کہا۔ کہ اس نامرد نے مجھے مارا۔ میں مری میں مری۔ بیتر مینڈھوں کی یہہ حفاظت نہیں کرتا اور اپنے تئیں جوانمرد جتلاتا ہے۔ راجا بیچارا جیسا ننگا تہا ویسے ہی سوتے سوتے اُٹھ کر بہاگا۔ گندہربوں نے فی الفور بجلی چمکادی اور اُسکی روشنی میں راجا کا ننگا بدن دیکھکر اروشی اُڑ چلی۔ گندہربوں کا مقصد جب پورا ہو گیا تو مینڈھوں کو چھوڑ دیا۔ اُنہیں لیکر راجا پھر آیا دیکھا کہ اروشی وہاں نہیں۔ روتا ہوا۔ کہا نا بنیا چھوڑ دیا اور سوداؤں کی طرح ہائے ہائے کرنے لگا راج پاٹ چھوڑ جنگل کو نکل گیا۔ ایکدن پھرتا پھرتا کورو کشیتر میں جا نکلا۔ دیکھا کہ اروشی وہاں کھڑی ہے۔ پاس جا کر کہنے لگا۔ کہ مجہہ غلام پر التفات فرمائیں۔ نہیں تو میں مر کر ڈہیر ہو جاؤنگا۔ کہ گیدڑ اور بہیڑیئے مجھے کہا لینگے۔ اروشی نے جواب دیا کہ تم راجا ہو کر کس طرح نادانوں کی سی بات کرتے ہو۔ تمہاری ہوش کہاں ہے اور عقل کیا ہوئی۔ بہلا ستریاں بہی کسی سے محبت کیا کرتی ہیں۔ اُن کا دل تو بہیڑیئے کا سا ہوتا ہے اور ان کا کوئی شخص پیارا نہیں۔ لہذا عورتوں اور بدعہدوں کا کبھی اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ آپ اپنے گھر جاؤ اس جھگڑے کے پیچھے مت پڑو۔ اروشی نے بہتیرا سمجھایا لیکن راجا کے دل میں کچھ نہ آیا۔ سوت جی نے کہا کہ اروشی کا جو تردید ہی دھوکے کے منہ میں خاک (معشق کہانے والا لگا۔) جب اسی قسم کی کہانیوں پر لوگوں کا اعتقاد جم گیا۔ تبھی تو عورتوں کی اسقدر ذلت ہوتی ہے کہ اُنکو جوتیوں کی گنتی میں گنا جاتا ہے۔ اور انپر اعتبار نہیں۔ اروشی کا ذکر وید کی کسی رچا میں نہیں۔ یہ کسقدر جھوٹ و طوفان باندھا ہے۔ اسلئے پورانوں کی تعلیم نہایت گندی و راہزن اخلاق ہے۔

چودہواں اودہیائے۔ اوپر کی روایت تو جملہ معترضہ تھی۔ لیکن اصل قصہ بیاس اور شکدیو کے متعلق ہے۔ کہ جب وہ گہرتاچی نام ستری بیاس کی نظر پڑی تو بیاس نے کہا کہ یہہ دیوکنیا ہے۔ ہمارے لائق ہرگز نہیں۔ بیاس تو حیث و بحث میں تہا کہ گہرتاچی کو ڈر لگا اُسنے سوچا کہ یہہ تپسوی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے بددعا دے۔ اسلئے اُسنے طوطے کا قالب اختیار کیا اُسے دیکھکر بیاس بڑا حیران ہوا۔ شہوت تو اُسکے تمام اعضا میں بہرپور طاری تہی لیکن حیرانگی غضب کا ہی تہی اگرچہ اُسنے دل کو بہت روکا لیکن رک نہ سکا گہرتاچی کو دیکھ کر دل فریفتہ ہوا۔ آگ کے لئے ارنی تو رگڑ ہی رہے تھے رگڑتے رگڑتے بیاس جی کا نطفہ اُسی ارنی پر گر پڑا۔ بیاس اسے زور زور سے رگڑنے لگا۔ کہ اُس سے بیاس جی کی ہم شکل ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور اُسکا نام شکدیو رکہا۔ کیونکہ طوطی کو دیکھ کر بیاس کا نطفہ گرا تہا۔ یہہ اُسکی وجہ تسمیہ ہے۔

ناظرین۔ واہ رے لال بجھکڑ شکدیو کی پیدائش خوب ہی ہے۔ ارنی کا رگڑنا اور اُسمیں نطفہ کا گرنا۔ اور لڑکے کا پیدا ہونا کسقدر خلاف ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کس عقل کے اندہے نے یہ تحریریں لکہی ہیں۔ جو لوگ ایسی باتوں پر ایمان لا بیٹھے ہیں وہ کیونکر عقلمند گنے جا سکتے ہیں کیونکہ انسان کا نطفہ جب عورت کے رحم میں ترکیب پاتا ہے تو اُس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر قانون قدرت کا یہی انتظام ہوتا تو کسی عورت کی ضرورت نہ ہوتی۔ اور جو ہر آدمی ارنی رگڑ کر نطفہ اُسپر گرا دیتے۔ اور خوب رگڑتے یہاں تک کہ لڑکا پیدا ہو جاتا۔ مگر افسوس کہ قانون قدرت میں ایسا انتظام نہیں ورنہ بچہ پیدا ہونے کا یہ سرانجام نہیں۔ بیاس کی شہوت پرستی کا ہی یہ ماجرا ہے کہ جب ہم اُسکی تصانیف فلاسفی پڑھتے ہیں تو اُسے بہہ وجوہ صاحب عقل و علم و ممتاز تسلیم کرتے ہیں وہ پابند قانون قدرت پایا ہے۔ لیکن دیوی بہاگوت کے مطالعہ سے اُن کی نادانی میں کچھ شک نہیں رہتا۔ ہم سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ سکتے کہ مصنف پوران نے چالاکی کی ہے۔ دیوتاؤں اور رشیوں کو بدنام کیا ہے۔ (دیوکی اندرپال)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

برہمنی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے کنیا کی عمر ۱۶ سال کی ہے

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

جلسہ ستری ست سنگ

ھریانہ ضلع ہوشیارپور

ایک سمے تھا- کہ بھارت ورش کی تمام ستریاں ودیا سے محروم رکھی جاتی تھیں- اور شودر کا درجہ ملا ہوا تھا- حتےٰ کہ پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا- اور نہایت ذلّت و خوار حالت میں رکھا جاتا تھا- بلکہ اب تک بھی یہی خیال ہے- کہ ستریاں بیوقوف ہوتی ہیں- اسلئے اُن کی رائے پر عمل نہیں کرنا چاہئیے- چنانچہ کھتری کانفرنس جموں جہاں کہ کھتری قوم کے تین ہزار مصلح اور سربراوردہ اصحاب رونق افروز تھے- ایک لیکچرار نے فرمایا کہ ہماری داڑھیاں عورتوں کی گتوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں- کیونکہ کانفرنس میں تعلیم نسواں بچپن کی شادی- سیاپہ وغیرہ بد رسومات کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے جاتے- جب گھر جاتے ہیں- تو عورتیں سر ہلا دیتی ہیں- اور کچھ بھی پیش جانے نہیں دیتیں- لیکن اس میں بیچاری ستری جاتی کا کیا قصور ہے- جبکہ قدرتی طور پر گرہست کے ہر ایک کام میں ستری جاتی کا دخل ہے- اور اچھی رائے دینے کے قابل تب ہی ہو سکتی ہیں- جبکہ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوں- یہی وجہ ہے کہ آج تک تمام کھتری- کانفرنس- اگر والی وغیرہ کانفرنسوں اور سوشل سوسائیٹیوں کو اُن امورات میں جو کہ ہست اور ستری جاتی کی سوشل حالت کے متعلق ہیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی- اور جب تک اس طرف توجہ نہ ہوگی- ہرگز کامیاب ہونے کی امید نہیں ہے- گو اس وقت تک بھی ستری جاتی میں سے کثیر التعداد جھوٹے توہمات اور بد رسومات کے جال میں گرفتار ہے- پھر بھی آریہ سماج کے لئے فخر کا مقام ہے- کہ ستری جاتی کی حالت میں اس نے بڑا بھاری پلٹا دیا ہے- اور اپنی لگاتار کوششوں سے ستری جاتی کو خواب غفلت سے جگا دیا ہے- اور اودیا روپی اندھکار سے نکال کر ودیا روپی پرکاش دکھا دیا ہے-

اور وہ وقت آگیا ہے کہ ستریاں خود بخود اپنی حالت کے سُدھارنے اور اُنتی کرنے اور سوشل رسومات کے لئے طیّار ہو جائیں گی-

اور یہ اصول ہی ہے- کہ ہر ایک دیش ہر ایک قوم ہر ایک جاتی اُس وقت تک اُنتی کر سکتی ہے- جب تک اُس کے اندر رہنے والوں کے دلوں میں اپنی کمزوریوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی حالت کے سُدھارنے کی خواہش پیدا ہو- آپ کو **ستری ست سنگ** کے حالات پڑھنے سے معلوم ہو جائیگا- کہ ستریوں کے دلوں میں اپنی حالت کے سُدھارنے کے لئے ایک نہایت زبردست خواہش اور اُمنگ پیدا ہو گئی ہے- اور تھوڑے عرصے تک پُرشوں کو ستری جاتی کی طرف سے وکالت کرنے کی ضرورت نہ رہیگی- ناظرین اخبار کو معلوم ہووے- کہ آج تک ایسا دیکھنے میں آیا ہے- کہ جہاں جہاں زیادہ پرجوش اور ہ ار کہ آ ل [illegible] ہیں وہاں کے آریہ دھرم کے پریمی اصحاب ستری جاتی کے لئے آریہ دھرم میں پریم اور شردھا پیدا کرنے کے لئے پُتری پاٹھشالا کھولتے ہیں اور ستری سماج لگانے کے لئے ستریوں کو پریرنا کرتے ہیں- لیکن ہریانہ سے معکوس صورت ہے

کہ ستریوں کے دلوں میں تو آریہ دھرم کے لئے پریم اور شردھا ہے لیکن پُرشوں کے دلوں میں آریہ دھرم کے لئے کوئی وشواس

ہی ہے- یہی وجہ ہے کہ یہاں آریہ سماج نہیں ہے- اس جگہ ستری سماج اور پاٹھشالہ کے متعلق جو کام ہوتا ہے- وہ صرف شریمتی ودیا وتی مائی بھگوتی جی [illegible] کے پرشارتھ سے کا پھل ہے- لیکن آفرین ہے ستریوں کی ہمت پر جو مائی بھگوتی جی کے سمادھی ستھ ہونے کے بعد پاٹھشالا کے کام میں خاص دلچسپی رکھتی ہیں اور اتنت پرشارتھ سے پاٹھشالا کے کام کو کرتی ہیں- سوائے سنیچر وار کے ہر روز ستری سماج لگاتی ہیں- جسمیں ستیارتھ پرکاش آدی اتّم گرنتھوں سے کتھا ہوتی ہے- اور ہر ایک ماہ میں دو تین دفعہ سب ستریں مل کر ہون کرتی ہیں جس میں تقریباً دس روپیہ کی ساگری صرف کرتی ہیں- اس ضروری اور مختصر تمہید کے بعد اصل حالات حوالہ قلم کئے جاتے ہیں- جلسہ تقسیم انعام کے دوسرے دن ستری ست سنگ کا جلسہ غیر معمولی رونق کے ساتھ ہوا جسمیں ہوشیارپور اور گرد و نواح سے بھی ستریاں شامل ہوئی تھیں- پہلے ستریوں نے ہون کیا- پھر بھجن ہونے کے بعد بی بی گورا دیوی نے پرارتھنا کرائی- بعد ازاں بی بی بھاگ دیوی ہیڈ مسٹرس پاٹھشالا نے سبھو رستنا ہے کہتا گی- اس کے بی بی بھاگ دیوی نے دیا کھیان دیا- جس کا سار الشی یہ ہے- کہ ستریوں میں برہمچاری

اور ودیا بہاؤ سے زیادہ ہے۔ لیکن

سناو دیا پریم بھگتی اور ودیا کے بہاؤ کے

گنوں پر ٹھیک ٹھیک عملدرآمد ہو نہیں سکتا

اسلئے ستری جاتی کے لئے ودیا کا پڑھنا نہایت

ضروری ہے۔ ان پڑھ ستری کو پتی کی سیوا

کی مریادا ہی نہیں آتی۔ جب پتی گھر آتا ہے

تو کڑوی روکھی پھیکی باتیں سنا کر اس کا ہردیہ

دکھ سے کر ڈالتی ہے۔ وہ کہیں ہاٹ بازار میں جاکر

اپنے مترون کے ساتھ بات چیت کر کے من کو بہلاتا

ہے۔ اس واسطے بھی ستری جاتی کے لئے

ودیا حاصل کرنے کی نہایت ہی ضرورت ہے

ان پڑھ ستری ہر بات میں کلیش دیتی ہے

کبھی کہتی ہے کہ بھاری مول کا زیور بنا دو

کبھی کہتی ہے بہت مول کے بستر بنا دو۔ رات

دن پتی سے جھگڑا کرتی ہے۔ ایسی ستریوں

کی ایسی ہی سنتان ہوتی ہے۔ اسلئے ستری

جاتی کو ودیا ہوشن سے بھوشت کرنا چاہئے

ان پڑھ ستری کا پتی اگر پردیش میں ہو

تو وہ ایک دوسرے کے حالات سے ٹھیک

ٹھیک واقفیت نہیں رکھ سکتی۔ اور ستری کو

پتر ہو تار کرنے سے پہلے پڑوں سے

اردھی پڑھا پڑتا ہے اور اپنا بھید دوسرے

کے سامنے کہنا پڑتا ہے۔ کوئی بات کسی کو

دکھانی پڑتی ہے۔ جس سے پتر لکھواتی ہے

ساری بات ورتہ ہو جاتی ہے۔ ایسی ایسی

باتوں کو دیکھ کر ستری جاتی کے لئے ودیا

کی اتی آوشیکتا پرتیت ہوتی ہے۔

ان پڑھ کنیا سسرال میں جاکر آدر ستکار

نہیں پاتی۔ بلکہ دیور۔ جیٹھ۔ ساس۔ نند

وغیرہ سے فساد جھگڑا پیدا کرتی ہے

پتی بیچارے کو جو کبھی جھگڑا جاننا نہیں

جانتا۔ اگر تہوار منانے کے لئے مجبور کرتی ہے

اگر دکھ شی (تعیہانتہ)، اور حرشی سے

ہوتی تو ایسا کبھی ظہور میں نہ آتا۔ بلکہ نفاق

کی جگہ اتفاق اور نفرت کی جگہ محبت پیدا

کرتی۔ اسلئے میری پیاری بہنوں۔ اور کنیاؤں

دن رات ودیا پراپتی کے لئے یتن کرو!!!

بعد ازاں بی بی درگا دیوی نے

رسم سیاپہ کے ادا کرنے کے نقصان اور بند کرنے

پر ایک نہایت پر زور اور موثر ویاکھیان

دیا۔ جس کا اثر ستریوں پر بہت ہی اچھا پڑا

چونکہ بی بی درگا دیوی کے لیکچر کی اصل

تحریر موجود ہے۔ اس کی ہو بہو نقل نیچے

درج کی جاتی ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد

ناظرین اخبار اس نتیجے پر پہنچیں گے

کہ جس لب و لہجہ سے ستریاں اپنی جاتی کو

سمجھا سکتی ہیں۔ اور اثر ڈال سکتی ہیں

ویسے پُرش ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے

اور جن جن امورات کو ستریاں اپنی جاتی

کی نسبت جانتی ہیں۔ اور بیان کر سکتی ہیں

پُرش کبھی بیان نہیں کر سکتے۔

بی بی درگا دیوی کا ویاکھیان

میری پیاری ماتاؤں اور بہنوں کی سیوا

میں اتی نمر بھاؤ سے پرارتھنا ہے کہ یہ

پہلا وقت ہے۔ کہ میں آپ کی سیوا میں کچھ

سیاپہ پر کچھ نویدن کرنے کے لئے کھڑی ہوئی

ہوں۔ اس سیاپہ کی رسم کو دیکھ کر میرے

دل میں اتی شوک پیدا ہوتا ہے۔ کہ سیاپہ جیسی

بری رسم میں نہیں جانتی کہ کیوں کر رواج

پا گئی۔ جو سوائے کلیش اور آپ گھیرتی کے

کسی قسم کی بھی ایک نظر نہیں آتی۔ میری

شریمان ماتاؤ اور بہنو!! یہ رسم

سیاپہ ایسی بری ہے۔ کہ سوائے ہانی کارک

ہونے کے کوئی پھل اس کا نظر نہیں آتا ہے

میری پریہ بھگنیو! یہ جو بھارت میں پہلے

سے بڑی بڑی رسمیں چلی آتی ہیں۔ آپ ہی

ان پر سوچ کر چلو۔ اتنا تو خیال کرو کہ

کونسی رسم اچھی ہے۔ جس پر چلنا چاہئے۔ اور

کونسی بری ہے۔ جس پر نہیں چلنا چاہئے۔

ہے دھنی متی بھگنیو۔ آپ سوچو کہ یہ جو رسم

سیاپہ پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور لوگ

اب بھی نہیں سوچتے۔ بنا سوچے ہی کئے جاتے

ہیں۔ کہ جب کوئی سمبندھی کال وش ہو گیا

تو زور زور سے رونا۔ چھاتی پیٹنا شروع

کیا جاتا ہے۔ اور پھر شمشان بھومی تک ننگی

روتی اور چھاتی پیٹتے ہوئے جانا اور چھاتی

لال کر دکھانا اگر یہ ہمارا اگیان دکھلاوا

نہیں تو کیا ہے۔ جس کا سمبندھی کال وش

ہوا ہو۔ اس کو شانتی دینی چاہئے۔ اور

اچھی باتوں میں اس کا من لگانا چاہئے۔ کیونکہ

اس کے اور سمبندھی مہاتما و پنڈت کو ایشور

نے بنا رکھے ہیں۔ بلکہ آپ تو ان کے ساتھ ہی

چلانے لگ جاتی ہیں۔ اور چھاتی پیٹتی ہو۔ جو

ستریاں بڑی بڑی باتیں کہتی جاتی ہیں

ان کو منشیوں کی بھی کچھ لجا نہیں آتی۔ وہ تو

ایسی ایسی باتیں کہتی جاتی ہیں۔ کہ جن کو سن

کر منشیہ و ستری کا پتھر جیسا کلیجہ بھی ٹکڑے

ٹکڑے ہوتا جاتا ہے۔ اور جو ستریاں پیٹتی ہیں

ان کے ایک بھی آنسو نہیں ہوتا۔ ایسے من پتھر

کئے ہوئے دوسروں کے دلوں کو خراب

کرتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ دیکھو یہ کیسی

کچال ہے۔ اور فائدہ ذرا بھی نظر نہیں آتا

ان پرشوں پر شوک اتی شوک ہے۔ کہ جو اپنی

ستریوں کو اس کچال سے ذرا بھی نہیں روکتے

بتاؤ! اس میں کیا فائدہ ہے۔ یہ بڑی

بھول کی بات ہے۔ اگر سمبندھی ایسی باتیں کرنے سے جی اُٹھے۔ تب تو رونا سپھل ہوا جب کچھ بنتا ہی نہیں تو کیا فائدہ؟۔ کیول سنتوش ہی کرنا چاہیئے۔ پیاری بہنو!! سنتوش ہی اتی اُتم سہارا ہے۔ ہم نے بھی اسی طرح ایک دن چلنا ہے۔ کوئی اچھا کام کرو۔ ایشور کا بھجن کرو۔ دوسرے کے مرنے پر رونا پیٹنا اتی ہانی کارک ہے امرتسر کی رسمیں کئی بھگنیوں نے سُنی اور دیکھی ہونگی۔ اور اور شہروں میں بھی ایسی ایسی رسمیں ہیں کہ چار پانچ برس شوک کرنا۔ سفید کپڑا نہ پہننا۔ کوئی اچھی چیز جو کھے میں نہ بنانا جیسے کھیر۔ یا میٹھے چاول آدی۔ ہر تیوہار پر پیٹنا۔ تین چار سال کُرتا و پاجامہ نہ پہننا دیکھو! پہلے اچھی چیز تو روٹی۔ دال ہی ہے پانی ہی ہے۔ ایک دو دن ہو گئے رسم تو کیا حال ہوتا ہے؟۔ اگر کھاؤ ہی۔ پانی نہ پیو تو زبان سوکھتی جاتی ہے۔ دل تھوڑا ہوتا جاتا ہے۔ جب ایسی عمدہ چیز روٹی دال کھا لی۔ پانی پی لیا۔ تو ان چیزوں کا کیا ہے۔ کُرتا۔ اور پاجامہ نہ پہنا تو نہ سہی۔ جاڑے کے موسم میں رضائی کے بنا کتنا کلیش ہوتا ہے۔ کُرتا پاجامہ نہ پہننے کی بابت تو کیا ہی ہے۔ جو ستریاں سفید کپڑا نہیں پہنتیں اُن سے ایسی بدبو آتی ہے۔ کہ پاس بیٹھنے کو دل نہیں چاہتا۔ کپڑوں کا رنگ ہی دیکھ کر گلانی آتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسی اپوتر کیوں پسند کرتی ہیں۔ بتاؤ! کیا بنا ہے بعض ستریں چوری سب کچھ بنا لیتی ہیں کسی کو بتاتی نہیں۔ جیسے کوئی تیوہار آیا۔ جھوٹے گنگی جو ستریوں سے بنائے ہوتے ہیں۔ وہ سب اندر بیٹھ کر کر لیتی ہیں اُن کی مورکھتا پر اتی شوک ہے۔ ذرا بھلا بُرا

نہیں سوچتیں۔ ایسی رسمیں یہ کیا جانیں جیسے کسی ستری یا پُرش نے بنائی ہیں۔ ہے پیاری بدھیمتی بھگنیو!! آپ ہی پوُرتھ کرو۔ یہ پچھلی ریتیاں چھوڑو۔ اور آگے سوچ سمجھ کر چلو۔ اگر کہو۔ کہ لوگ ہماری نندا کرینگے یہ کبھی نہیں سوچنا چاہیئے۔ کیونکہ جب یہ ریتیاں پرچلت ہوئی ہوں گی۔ تب بھی لوگ کچھ کچھ کہتے ہی ہوں گے۔ اور کتنی مورکھ اُن پر خوش ہونگے۔ پیاری بہنو!۔ ہمت کرکے اچھی رسمیں چلاؤ۔ دیکھو۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہی مائی بھگوتی جی ہو چکی ہیں۔ کہ جنہوں نے لوگوں کی بُرائی سہہ کر اوروں کو سُکھ دیا۔ اور ہمارے شہر کی کنیاؤں اور ستریوں کے سُدھار ارتھ اپنا جیون دان کیا۔

اسلیئے ہے میری پیاری بہنو!۔ میں اتی نمر بھاؤ سے آپ کی سیوا میں نویدن کرتی ہوں کہ اس رسم سیاپہ کو جو اتی ہانی کارک ہے اپنے ولیش کے سُدھار ارتھ اور ستریوں کے سُکھ چین کے واسطے چھوڑ دو۔ جھوٹی شہرت اور لوگ دکھلاوا کرنا آپ کا کام نہیں۔ ہے کنتو جس ستری کا کوئی پیارا سمبندھی اس سنسار ساگر سے پار ہو کر پرلوک سدھار جاوے۔ اُس کے پاس جا کر اس کا من ایشور آگیا انوسار شانتی کی اور لگاؤ۔ اور اپدیش کرو۔ کہ پیاری بہن۔ ایشور کا یہی نیم ہے کہ جو اس دنیا میں آیا۔ آخر کال وش ہوگا تیرا سمبندھ اُس کے ساتھ اتنا ہی تھا جتنا کہ سُکھ اُسنے دیا۔ اُس ایشور پرماتما کو پکار دھیان کرکے اسی کا دھن واد گایا کرو۔

پیاری بہنو!! جگت اُپلیکھ سے آپ کبھی خالی نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ پیٹ کر چھاتی لال کرو گی۔ تو آپ کو **آگ لگی** شبد

پکارا جاوے گا۔ اگر آپ **نائن** جمعدارنی کی کی بولی پر دھیرے دھیرے تالی بجاؤ گی۔ تو آپ کو **پھول برسانی** شبد سے پکارا جاویگا **نائن جمعدارنی** کی بولی پر قواعد کی طرح مت پیٹو۔ اس سیاپہ کو بالکل بند کرکے اوپر لکھی پرارتھنا کی اور دھیان کرکے مجھ تچھ بدھی کی پرارتھنا کو سویکار کرکے میرا دیا کھیان سپھل کرو۔ یہ میری آپ کو نصیحت نہیں۔ کیونکہ آپکے روبرو میرا ایک چھوٹا مُنہہ بڑی بات کا نتیجہ نکالنا ہے۔ مگر میں کیا کروں کہ میرا دل آپ کی دَیا کو دیکھ کر آپے سے باہر ہوتا ہے۔ اور کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا جاتا ہے۔ اور اندر سے اپنے آپ یہ آواز باہر نکل کر پکارتی ہے۔ کہ

ہے میری بہنو اس رسم سیاپہ کو بالکل بند کرکے شانتی کی اور دھیان کرو

بعد ازاں بی بی **امبر دیوی** نے ودیا پر اپنا پُر نہایت موثر ویا کھیان دیا۔ مضمون کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے۔ ورنہ ناظرین کی آگاہی کے لئے تمام ویا کھیان درج کیا جاتا۔ پہلے بی بی امبر دیوی نے ودیاوتی ستری اور ان پڑھ ستری کا مقابلہ کرتے ہوئے بتلایا کہ ودیا بڑی اُتم وستو ہے۔ ودیا سے بڑے لابھ ہوتے ہیں۔ ودیا سے شیل۔ سنتوش اور آنند ملتا ہے۔ جیسا کسی نے کہا ہے۔ دوہا

ودیا سے ہے ملت ہرش اور آنند
ودیا ہی دینے ہاری ہے شیل سکھ آنند

ودیاوتی ستری کا بڑا استکار ہوتا ہے۔ ان پڑھ ستری کا جنم دیرتھ جاتا ہے۔ اور اُس کا مان بھی نہیں ہوتا۔ جیسے کہ۔ دوہا۔

ودیا بن سنسار میں جنم دیرتھا ہو

اسلیئے پیاری۔ تمہیں اوشیہ ودیا سیکھنی چاہیئے۔ ودیا پڑھنی سے دل نہیں پھیرنا چاہیئے۔ انت کو کچھ کاری چوپائی

وِدیا سے تم مت دُور رہو پیاری ودیا ہی ہے تمکو سُکھکاری
وِدیا دھن لو تم پیاری - ودیا گر دو تم پریتی ہماری
بعد ازاں بی بی پرمیشری نے اتی منوہر ویاکھیان
دیا - جس کوشش کر ستریاں اتی پرسن ہوئیں

پھر ایک اور ستری نے **گدھا - وتنیاں کی**

بد رسم پر ویاکھیان دیا - کہ اس سمے عام ستریوں کا یہہ کام ہے - کہ وہ تیتوں کے دن میں گدھا میچاتی اور بہت گندی گندی بولیاں گاتی ہیں - اور اور ایسے ایسے دُشٹ وچن مُکھ سے نکالتی ہیں کہ سُننے سے من کو بہت لجا آتی ہے - اور دل میں بڑا شوک پیدا ہوتا ہے - اور سارا دن کھیل کود اور ناچ کرتی اور ڈھولکی کے ٹھمکے پر چلتی - گو چپ بولتی رہتی ہیں - پھر آٹھ دن ایسے وتیت کرتی ہیں - اور اپنی مورکھتا کے کارن یہہ دن بڑی خوشی اور آنند سے کاٹتی ہیں - بھلا اُن کی سنتان کیسے شدھ ہوگی - اور سورگ میں کیسے جاوینگی اسلئے ہے میری پیاری بہنو - ان کاموں سے ہمیشہ الگ رہو - تیاں والا گھر دیکھنے میں ہی بڑا دوش ہے - کیونکہ آتما پر بُرے سنسکار پڑتے ہیں جس سے سبھاؤ بگڑ جاتا ہے - اسلئے ہے بہنو تیاں اور گدھا کی اور کبھی مت جاؤ - اُسکی طرف آنکھ ہی نہ کرو - سدا اپنے من کو روکتی رہو - اور سب مل کر دھرم مارگ پر چلو - جس سے تمہارا کلیان ہوویگا - پھر ایک ہزار ستری کی حاضری میں آرتی ہوکر سبھا برخاست ہوا دگو جی (؟)

یوگنڈہ ریلوے

یوگنڈہ ریلوے بڑے زور شور سے ۱۸۹۶ء سے بڑے زور شور سے شروع ہوئی تھی - تخمیناً پچاس ہزار قلی انڈیا سے بھرتی ہوکر آیا - ایسے ہی بابو - کلرک وغیرہ وغیرہ سب انڈیا سے آئے - جو سال تک لوگوں نے اچھا پیسہ کمایا - سچ پوچھیں تو جب کہ انڈیا میں سخت قحط رہا ہے - اگر یوگنڈہ ریلوے کی امداد نہ ہوتی - تو ایشور جانے ملک کا کیا حال ہوتا - خصوص ضلع گجرات و جہلم نے بہت ہی فائدہ اُٹھایا - مگر جسقدر کہ یہاں قمار بازی کا بازار گرم رہا ہے - اسکا کچھ حد و حساب نہیں ہے چھوٹے سے بڑے اور قلی سے بابو تک بہتوں نے کھیلنا شروع کیا - جنکے باپ دادا نے شراب سُنی نہیں تھی اور نہ کبھی پی تھی یوگنڈہ ریلوے میں اسنے بھی فرق نہیں کیا - ایتوار کو دیکھا جاتا تھا عموماً تمام قلی مخمور اور پاگل نظر آتے تھے - بدکاری کی بھی میرے انڈین بھائیوں نے حد کردی - ممباسہ میں جو عورتیں ہیں - وہ عموماً بلا خاوند ہوتی ہیں - کیونکہ ابتداء میں دراصل یہہ لوگ عرب لوگوں کے غلام تھے - انگریزوں کی عملداری میں یہہ لوگ آزاد ہو گئے مگر عادت وہی ہے جو کہ ابتدا میں بحالت غلامی تھے یہاں ناریل کی تاڑی شراب کہ جسکو سوہیلی زبان میں تمبو کہتے ہیں - بہت ہوتی ہے - اسلئے مرد عورت ہمیشہ تمبو پینے مست رہتے ہیں - اور تمام رات بیفکری سے ناچنے گاتے ہیں - کہ جسکو (نگومان) کہتے ہیں - چونکہ یہہ لوگ غریب بھوکے اور نشہ باز بدکار تھے - پنجابی بھائیوں نے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا - اور دیکھا کہ صرف روٹی چاول یا ۲ روپے کے پیسے سے کام بن جاتا ہے - اسلئے فی صدی ۸۰ آدمی بدکاری کی طرف جھک پڑے - جسکی بدولت بہت سے اشخاص سوزاک - آتشک میں مبتلا ہوئے اور بہتوں نے اپنا اثاثہ ان ازلیقہ کی پریوں سیاہ فام بدشکل کہ جن کے بدن سے مچھلی کی بو آتی ہے گنوا دیا - جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سے قلی قمار بازی و شرابخوری اور زناکاری میں اپنی تمام تنخواہ جو کہ علاوہ راشن کے ۱۵ روپے ماہوار ملتی تھی برباد اور ضایع کردی - اب جبکہ تین سال کا اگریمنٹ ختم ہوئے پر گھر میں کیا لیکر جاویں اور والدین و عورت وغیرہ کو کیا مُنہ دکھاویں ناچار یہاں ہی دربدر خاک بسر پھرنے لگے - کیونکہ پولیس نے آوارہ گردی میں چالان کیا - جو سزایاب قید کئے ہوئے - پھر کسی نے مشہور کر دیا کہ ٹرانسوال کے واسطے زنجبار میں بھرتی ہوتی ہے - تب سینکڑوں پنجابی آوارہ گرد ۵ روپے جہاز کا کرایہ دیکر وہاں گئے - وہاں کچھ بھی نہ آیا - وہاں بُرے حال مندے دہاڑے پھر رہے - اور ایشور جانے اُنکا کیا حال ہوا - میں نے اپنی ڈیوٹی میں بہت سے پنجابی بھائیوں کو دیکھا ہے کہ جن کے بدن پر پارچہ نہیں - پلے پیسہ نہیں - فاقہ مست ہیں - دیکھ کر رحم آتا ہے مگر کیا کیا جاوے - نہ اُن کے پاس تمام عمر تک پیسہ ہوگا نہ وطن عزیز کا درشن نصیب ہوگا - اور بیچارے ماں باپ اور ستری انتظار میں ہوں گے - کہ ہمارا پردیسی جوڑ اکا کر آویگا - بہت سے ایسے بیٹ میں مر گئے ہیں کہ جن کی پچاس برس تک گھر میں خبر بھی نہیں پہونچے گی کہ مر گئے یا زندہ ہیں یہہ ہمارے انڈین بھائیوں کے اعمال ہیں - کہ جن کا نتیجہ بھوگ رہے ہیں - اب اس وقت ریلگاڑی پورٹ فلورین تک ماہ دسمبر میں پہونچ چکی ہوئی ہے کہ جہاں تک پہونچنی مقصود تھی - اسلئے سب انڈین کو نوٹس پر نوٹس دئے جا رہے ہیں - اور انڈیا کو واپس بھیج رہے ہیں - قلی بھی اگریمنٹ ختم کر کے ہر جہاز میں جا رہے ہیں - صرف معدودے چند آدمی ہی رہ جاوینگے - ہر ایک سٹیشن پر ایک سٹیشن ماسٹر اور دو کانٹے والے دو ہزار کے قریب قلی رہ جاوینگے - گویا اسوقت روزگار یہاں بالکل نہیں ہے - مگر میں دیکھتا کہ کئی بھائی انگریزی یا فارسی خواندہ اپنا کرایہ بھر یہاں آ جاتے ہیں - روزگار کچھ نہیں اور واپس جانے کے لئے پھر ساٹھ روپیہ کہاں سے آدیں - بیچاروں کا کچھ حال نہیں اسلئے ایڈیٹر صاحب براہ ہمدردی انسانی اس مضمون کو اخبار میں جگہ دیویں کہ کوئی بھائی بھولکر بھی اسطرف نہ آوے

آریہ سماجک خبریں

— آریہ کنیا پاٹھ شالہ پٹھانکوٹ بوجہ طاعون ایک ہفتہ تک بند رہیگی

— لالہ منی لال دیشی ریکارڈ کلکٹری علیگڈھ کے چار پتروں اور ایک نبیرہ اور ایک نواسہ کا یگیوپویت سنسکار بلند شہر میں ویدک ریتی سے ہوا ۔ گرُوکل سکندرآباد کے دو پارٹی اور دیگر بہت سے بھدر پرش شریک ہوئے حاضرین کا ستکار حلوے اور پان الائچی سے کیا گیا ۔ چار پنڈت صاحبان کو دو دو روپئے دکشنا دی گئی ۔ اور گرُوکل سکندرآباد کو ۵ روپیہ ۔ اور آریہ سماج بلند شہر کو ۵ روپیہ ۔ اور ۲ روپے کنیاؤں کو دئے گئے ۔

— آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا انتخاب عہدہ داران سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا :۔

چودھری جیمنی جی بی ۔ اے پلیڈر پردھان بابو نرائن داس جی حب ڈویژنل آنیسر تھا پنڈت جیون لال جی اُپ پردھان ۔ لالہ اودھو رام جی سیکرٹری ۔ لالہ گوردھن داس جی اسسٹنٹ سیکرٹری ۔ لالہ دینا رام جی خزانچی ۔ لالہ گنیش داس لائبریرین لالہ بیلارام جی اکونٹنٹ ۔ اور لالہ انوپ چند جی ۔ بی ۔ اے حفار ۔ ماسٹر جوالا داس جی لالہ ہری رام ممبران انترنگ سبھا ۔
تمام خط وکتابت متعلقہ سماج ہذا ۔ لالہ اودھو رام جی منتری سماج کے نام سے ہونی چاہیے ۔

— آرین ینگ منز کلب گجرات آنند پورو وک ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہے کلب ہذا کو لالہ ہری چند جی نے اپنے فرزند کے منڈن کی خوشی میں آٹھ آنہ دان دئے ۔ اور لالہ گوراں دتّا ۔ اور لالہ نہال چند جی نے مبلغ پانچ روپے دان دئے ۔ منتری سبھا ہٰذا ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

— لالہ بانول پت کا دہیانت آریہ سماج مصطفےٰ آباد کی جگہ آج کل لالہ پال مکند منتری آریہ سماج ہذا کا کام کرتے ہیں ۔

— پنڈت ہری کشن لال نے اپنے امتحان اینٹرنس میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ دو روپیہ آریہ سماج فنڈ دت کو دان دئے ۔

آریہ سماج بھیرہ کے سپتاہک جلسے آنند پوروک ہوتے ہیں ۔ اور یکم جون سے یہاں ریڈنگ روم کھولا جاوے گا ۔ انترنگ سبھا نے ایک چپراسی رکھنے کی منظوری بھی دے دی ہے ۔ گذشتہ ہفتہ یہاں پانچ ممبر بڑھے ہیں ۔ اور دو روپیہ آٹھ آنے چندہ میں ماہواری ایزادی ہوئی ہے ۔ اور لالہ کرپارام صاحب کلاتھ مرچنٹ نے مبلغ عہ اس سماج کو دان دئے ہیں جس کے واسطے سماج کی جانب سے وہ شکریہ کے مستحق ہیں ۔

— آریہ سماج راولپنڈی کے سپتاہک جلسوں میں حسب معمول کتھا بلاناغہ اور گاہے لیکچر بھی ہوا کرتے ہیں ۔ ڈبیٹنگ کلب کے جلسے ہر سنیچر کی شام کو ہوتے ہیں ۔ اب کے مضمون زیر بحث ہو رہا ہے ۔ ۲۱ ماہ حال کی شام کو ۷ بجے شری ستیا نند جی کا ویاکھیان آریہ سماج کے مکان میں ہوا ۔ جین دھرم اور ویدک دھرم کا مقابلہ تھا

آپ نے جینی پستکوں میں سے بہت سے نئے خیالات بتلائے ۔ جن کو سن کر جینی لوگ اکثر ناراض معلوم ہوتے تھے ۔ واقعی اگر وہ لوگ اس کو رد کر سکتے ہیں ۔ تو سادھو جی کے ساتھ شاستراارتھ کر لینا چاہئے ۔ حاضرین کی تعداد خاطر خواہ اس موقع پر وہاں موجود تھی ۔ آپ سادھو جی مردان کی طرف روانہ ہوگئے ہیں کیونکہ وہاں سماج کا سالانہ جلسہ ہے ۔ سادھو جی کٹاس کے میلہ پر سے ہو کر ڈلوال تحصیل تلہ گنگ کے بعض مواضعات میں پرچار کرتے ہوئے یہاں پہونچے ہیں ۔ اس تمام علاقہ میں جسقدر پرچار کی ضرورت ہو رہی ہے ۔ وہ سادھو جی کی زبانی بخوبی معلوم ہو سکتی ہے ۔ اور جو جو خاص نقصانات عظیم پرچار کے نہ ہونے سے ہو رہے ہیں ۔ ان کا اندازہ بھی اسی ضرورت سے ہو سکتا ہے ۔

— آریہ سماج موانہ کلاں ضلع میرٹھ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۷ ۔ ۸ ماہ جون ۱۹۰۵ء بروز سنیچر و آیت وار کو ہوگا ۔ اور نگر کیرتن بروز سنگروار بتاریخ ۶ ۔ جون بوقت ۳ بجے دوپہر کو ہوگا ۔ اسلئے آریہ پرشوں اپدیشکوں و پنڈتوں و دیگر مہاشیوں کی کی سیوا میں پرارتھنا ہے ۔ کہ ضرور ہی مع اپنی اپنی بھجن منڈلیوں کے اس جلسہ پر تشریف لاویں ۔ اور خاص کر لالہ منشی رام جی ۔ و مہتہ جیمنی جی ۔ بی اے پلیڈر ملتان پنڈت رام بھجدت جی ۔ لالہ بخشیش رام جی وین نگری ۔ لالہ وزیر چند جی ۔ کی سیوا میں پرارتھنا ہے ۔ کہ اوشیہ ہی پدھار کر جلسہ کو رونق بخشیں ۔ اور سواری کا انتظام میرٹھ سٹیشن پر کیا گیا ہے ۔ اور آپ لوگ اپنے آنے کی تاریخ سے مطلع کریں

(۱) پنڈت سومدت جی اپدیشک نے مواضع میں ایک مدت رہ کر بیان سے ترقی دی مرد ماں پاکیزہ ان میں دیا۔ اثر اچھا رہا۔

(۲) لالہ شنکر لال جی کی پتری کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ اور تمام برادری نے بڑی خوشی سے اس شادی میں حصہ لیا اور دھرم اُنّتی اُتم رہا۔ یہ مہاشے بڑے شوربیر اور سچے سماجک ہیں۔ انہوں نے اپنے پورشارتھ اور ہمت سے ایک بڑی پاٹھ شالا کھول رکھی ہے۔ اور خود ہر طرح سے اُس کی مدد کرتا ہیں۔ ایشور ہر طرح سے ایسے سجن پرشوں میں کوشش کا میابوں سمہائتا اور مدد دیویں۔ اور مہاشے جی نے اس شادی پر مندرجہ ذیل رقومات مختلف سماجک فنڈوں میں دان دی ہیں

پنڈت بھیم سین جی پتری پاٹھ شالا	دریا آباد پتری پاٹھ شالا
[illegible]	[illegible]
اینگلو ویدک سکول	میزان
[illegible]	[illegible]

(۳) لالہ اُتّم رام جی نے اپنے برخوردار ہیرا گوبند کی شادی پر مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا جن میں سے مبلغ پچاس روپیہ اینگلو ویدک سکول کو۔ [illegible] روپیہ میرٹھ کالج کو۔

[illegible] روپیہ میرٹھ کالج کو۔

(۴) ساٹھ روپیہ پتری پاٹھ شالہ چار روپیہ پنڈت کرم کرتا۔ اور باقی [illegible] روپیہ متفرق فنڈوں کو دان دیا۔

محلہ والہ آریہ سماج ضلع امرتسر میں مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۲ء کو مہاشے ہادا سنگھ ممبر انترنگ سبھا نے اپنے گھر پر ہون کروایا جس میں شریمان بابو دان سنگھ جی پروہان کے چھوٹے بھرا مہاشے برج لال جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ناری سے بطریقہ ویدک دھرم پرچار کیا۔

مطبوعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میں پڑھا ہوگا۔ ویسا ہوگیا۔ آریہ سماج کو ترقی شوق ہوا ہے۔ ایشور بابو جی کو اور دیگراں کے سجنوں کو شانتی پرداکریں۔

۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو سردار کشن سنگھ جی وسردار ہردت سنگھ جی آپ پردھان کے چھوٹے بھراتا نے ہون یگیہ کرایا۔ آریہ سجنوں اور دیگر مترولیٔ کو آنند پورو‌ک بھوجن دیا گیا۔

جناب لالہ بھگوان داس صاحب رئیس موانہ کلاں ضلع میرٹھ نے بموقع شادی برخوردار گیشو شرن رقومات ذیل دان دی ہیں۔

اینگلو ویدک پاٹھ شالا - دیانند کالج میرٹھ	
[illegible]	[illegible]

گرد کل سکندرآباد	یتیم خانہ بریلی	کنیا پاٹھ شالہ موانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرق	آریہ سماج موانہ	آریہ سماج سیانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ویدپرچار فنڈ مرادآباد	میزان
[illegible]	[illegible]

لالہ صاحب موصوف کا آریہ سماج موانہ کلاں شکریہ ادا کرتا ہے۔

تاریخ ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء لالہ رام داس صاحب رئیس موانہ کلاں کے پتر چرنجیو لالہ گنگا سرن کی بارات بمکانہ لالہ کنہیا لال صاحب ممبر آریہ سماج میرٹھ گئی تھی۔ مبلغ ۱۶۳ روپیہ حسب ذیل دان دئے گئے۔ جس کے لئے لالہ صاحب موصوف کا دھنیہ واد دیا جاتا ہے۔ اور انیہ مہاشوں کو بھی ایسے شبھ موقع پر نیک کاموں میں امداد دینی چاہئے

اینگلو ویدک پاٹھ شالہ [illegible] - دیانند کالج میرٹھ [illegible]

کنیا پاٹھ شالہ موانہ [illegible] - آریہ سماج موانہ [illegible] - وید پرچار فنڈ مرادآباد [illegible] متفرق [illegible]

پتری پاٹھ شالہ ڈاکٹر رام چندر [illegible] یتیم خانہ بریلی [illegible] مندر جوالا دیوی میرٹھ [illegible]۔ کل [illegible]

تاریخ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو لالہ شنکر لال سبھاسد آریہ سماج موانہ کلاں کے پتر چرنجیو شیو چرن کی بارات موضع انوپ گئی تھی۔ جس میں لالہ صاحب موصوف نے تمام رسومات فضول اور مصنوعات کو بند کر کے بالکل ویدک ریتی سے کارروائی کی۔ اور مبلغ حسب مفصل ذیل دان دئے۔ واقعی سچا دان اسی کو کہتے ہیں۔ اینگلو ویدک پاٹھ شالہ موانہ کلاں [illegible] کنیا پاٹھ شالا موانہ [illegible]۔ دیگر کار سماجک فنڈ [illegible] کل [illegible]

۵۔ مئی کو لالہ رام داس صاحب رئیس موانہ ضلع میرٹھ کے لڑکے لالہ ہرگوبند جی کا بواہ موانہ ہی بمکانہ لالہ شنکر لال صاحب ممبر آریہ سماج۔ پنڈت گردھاری لال جی و پنڈت جوالا دت جی نے سنسکار بیدھی انوسار کرایا لالہ صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل دان دیا۔

اینگلو ویدک پاٹھ شالا [illegible] - دیانند کالج [illegible]۔ کنیا پاٹھ شالہ موانہ [illegible] - آریہ سماج موانہ [illegible]

وید پرچار فنڈ مرادآباد [illegible] - گرد کل آریہ پرتی ندھی مرادآباد [illegible] متفرقات موانہ [illegible] - یتیم خانہ آگرہ [illegible] پنڈت جوالا دت [illegible] - پنڈت مولی دت اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا مرادآباد [illegible] - پنڈت بہادری کا [illegible]

کل [illegible]

انبیٹھہ میں شریمان پنڈت دھنی رام جی و شریمان سوامی یوگیندر پال جی۔ و شریمان سوامی نتیا نند جی و شریمان لالہ رلیو لال جی پردھان قصبہ گنگوہ تشریف لے گئے اور ہندو دھرم سبھا کے اپدیشک سوامی آلا رام جی و پنڈت بابو رام جی بھی تشریف لائے۔ طرفین کے متواتر کئی دن ویاکھیان ہوتے رہے۔ آریہ سماج قصبہ انبیٹھہ کی طرف سے چند سوالات پنڈت بابو رام اپدیشک ہندو دھرم سبھا پر کئے گئے۔ جن کا کوئی جواب بجز خاموشی نہیں ملا۔ اگر شاستر ارتھ کے لئے بار بار لیکچر میں چیلنج دیا گیا۔ جس کی جواب دہی سے وہ قاصر رہے۔ آریہ سماج کے لیکچر بڑے زور شور سے ہوئے۔ جن کا اثر بہت اچھا رہا۔ یہاں تک کہ چند مہاشے ہندو دھرم سبھا کی طرف سے بالکل بدل گئے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک مہاشے منولال

ओ३म्

L39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L39

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بعد پیشگی
(۱) ویدوکت ستیہ دھرم کا پرچار
ستیہ کا بے تعصب ہو کر
(۲) سماجک سدھار
(۳) دھرم سنبندھی اور دیگر خبروں کا پرکاشت کرنا

قیمت بعد پیشگی
شائع کرنا
کبھی کبھی دہراتا ہوں
کے جیون چرتر
پرگٹ کرنا

جلد ۱۴	مطبوعہ ۳۲ جیٹھ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۲ع بروز ... جلد ...	نمبر ۱۰

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب جھوٹے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بسرعت واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جائیگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) اور ایسے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ نخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہونگے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہینگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

انداز جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہار کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر کالم فی ہفتہ تین آنہ شمار کر کے لیجائیگی۔ کل اجرت یکمشت آنی چاہیے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتا ہے یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔

دھیان یوگ پرکاش

یہہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی ریت سے بدہی لکھی گئی ہے (۱) جو پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدہی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو ویگ دینا بہی کہتے ہیں (۵) گربھادھان بدہی (۶) ویریہ چڑہانے کی بدہی۔ جسکے کرنے سے پرمیہ اور کُشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور بہت لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ... ۲۰۷ صفحہ کی پستک ہے۔ بریلی محلہ بہادر پور بابو کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے۔ ۱۰ پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔ ۵۰ پستک لینے والے کو ... روپیہ فی صدی کے حساب سے کمیشن ملیگا۔

کتابیں منگوانے سے پہلے نوٹس کو پڑھ لیجئے

کمپنی نے اور بہت سی کتابوں کی قیمت گھٹا دی ہے اور یہہ رعایت بجائے اپریل تک کے آخیر جولائی تک قائم رہیگی۔ کمیشن بدستور سابق دس جلد کے خریدار کو ساڑھے چھ فی صدی اور بیس جلد کے خریدار کو ۱۲ روپیہ فی صدی ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کی شکل میں دی جاوے گی۔

نام کتاب	قیمت	قیمت جوابی
گنجینۂ بھجن مجلد مصنفہ لالہ جیون داس	۱۲/	۷/
" " بلا جلد " "	۱۰/	۶/
گیتا فارسی ترجمہ فیضی منظوم	۱/	۱/
سوانح عمری سوامی دیانند انگریزی	۵/	۴/
سوانح عمری محمد صاحب اردو	۸/	۸/
ہوشیہ پوران کی پڑتال ہندی	۴/	۳/
پنچ مہا یگیہ ودھی ہندی	۱/	۹ پہ
پنچ مہا یگیہ ودھی انگریزی	۴/	۳/
اکانومی آف ہومن لائف انگریزی	۱۲/	۲/
ہندو مارٹرس "	۵/	۲/
اُپ نشد "	۶/	۳/
گیان پرکاش اردو	۸/	۶/
رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ حصہ اول مصنفہ لالہ منشی رام جی	۸/	۶/
ہوپ کی بتیوں کا بکس جس میں دو سو بتیاں ہوتی ہیں	۸	۱۲/
آریہ سنگیت پشپاولی تورکھی	۱۲/	۱۰/
ہوم یگیہ ہندی مرتبہ ماسٹر آتما رام	۸/	۶/

نوٹ (۱) ورکس پنڈت گورودت جو کہ ختم ہو چکے تھے۔ ہمنے اسلئے مع جیون چرتر پنڈت جی چھپوانا شروع کر دیا ہے۔ بہ نسبت سابق ۱۰۰ صفحے بڑھ جاویں گے۔ جن کی درخواستیں ۱۵ مئی سے پہلے آویں گی۔ ان کو ۱۲ کو ملے گی (۲) رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ مناسب اور واجب درستیوں کے بعد عنقریب چھپنے والا ہے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں یکم سے پہلے آئیں گی ان سے ۸ لئے جاویں گے (۳) ایک روپیہ کے خریدار کو بھی ہم ساڑھے چھ فی صدی کمیشن پر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ ستیارتھ پرکاش ہندی ویدک یَنترالیہ یا کسی اور جگہ سے لیں تو ڈیڑھ روپیہ کو ملے گی۔ اور ہمارے ہاں سے ۱۲ کو ملے گی۔

آڑہت — جو صاحب مفصلات سے کسی قسم کا مال و اسباب فروخت کے لئے ارسال کرتے ہیں۔ اُسپر صرف ایک روپیہ کمیشن کا لیا جاتا ہے اور جو صاحب لاہور سے کوئی مال و اسباب طلب کرتے ہیں اُسپر واجبی کمیشن چارج کر کے مال روانہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ مال وغیرہ ہم آپ کو لاہور سے اُن چیزوں کے بھیجنے کے لئے تیار ہیں جو لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

رنگین و سفید دیسی جرابیں

ہمارے پاس دیسی جرابوں کا کچھ ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور اُن کی قیمت حسب ذیل لی جاتی ہے قیمت ایک درجن کے خریدار کو بحساب ۲/ فی درجن۔ قیمت تین درجن یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۱/ فی درجن دس درجن کے خریدار کو ۱/ فی درجن

المشتہر

منتہر داس پوری مینجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل

ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

برہمنی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر ۱۶ سال کی ہے۔ سند تعلیمیافتہ اور اچھے خاندان کی ہے۔ کسیقدر انگریزی بھی جانتی ہے۔ کہانا بنانا اور گانا بجانا بھی جانتی ہے۔ ور کی صحت عمدہ ہونی چاہئے کوروپ نہ ہو۔ ۲۵ سال سے کم نہ ہو۔ دو شتری شیکشا بردوہی نہ ہو۔ آمدنی ۵۰ روپیہ ماہوار کی ہو۔ مقروض نہ ہو۔ درخواست آنی چاہئے پاس مینجر پانچال فنڈ جلندھر

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پروپرائٹر کے بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلے درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش۔ مع قبائلی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک فی کس درجہ اول ... درجہ دوم ایک روپیہ۔ درجہ سوم آٹھ آنہ مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے مینجر سے خط و کتابت کریں

المشتہر

مینجر ہندو ہوٹل لاہور

سنسار کی گتی

گتی میں ستھتی کیا آشچریہ ہے!

گتی کے جاننے کی اوشیکتا کیا ہے؟ یہہ پرشن آج نیا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہی اُٹھتا رہا ہے۔ اور اسی پرشن کے اُتر میں سنسار کی گتی کے جاننے کی اچھا ہی بڑھتی رہتی ہے۔ گتی کے جاننے کی اسلئے ضرورت ہے۔ کہ اُس سے ہی ستھتی کا گیان ہوتا ہے۔ جہاں سارے سنسار میں گتی کا پرواہ چل رہا ہے۔ وہاں ستیہ دہرم پرچارک ہی اس پرواہ سے کب بچ سکتا تہا۔ جنم دن سے ہی اس کی حالت کے اندر تبدیلیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ یہہ تبدیلیاں صرف اُنتی کی طرف ہی ایک نہیں ہوتی رہیں۔ بلکہ بعض بعض مرتبہ تنزل کی خندق کی طرف ہی اسے لے جاتی رہیں۔ ایسی حالتوں میں سماچار پتروں کے ساتہہ جبرتا وسروسادہارن کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔ وہ اخبار بینوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن پرچارک کی حالت میں ایک انوکہاپن یہہ دیکھا گیا ہے کہ جیوں جیوں اسے دُکھوں اور مشکلوں کا زیادہ سامنا پڑا اور اُن کی وجہ سے یہ اپنے ناظرین کی سیوا میں بس اسکت ہوا اُسی قدر اسکے ناظرین کا اس کے ساتہہ پریم بڑھتا گیا۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء میں پرچارک کو بہت اعلےٰ حالت میں لانے کے لئے بڑے بڑے منصوبے میں باندھ رہا تہا۔ نومبر اور دسمبر میں اُن منصوبوں کو عمل میں لانے کی کوشش کی گئی۔ کہ یکایک جنوری گذشتہ سے مجھے اپنے ناظرین کی سیوا سے بالکل علیحدہ ہونا پڑا۔ پرچارک کے ایڈیٹر اور اُسکے خریداروں کے درمیان ایک یگانگت کا رشتہ ہوگیا ہے کہ اگر میں اپنے خریداروں سمیت اپنا ایک پریوار کہوں تو بیجا نہ ہوگا۔ لیکن ایک پریوار میں ہی عموماً کیا نہیں دیکھا گیا۔ کہ ع

ہر کہ از چشم دور از دل دور

لیکن پرچارک کا پریوار بھی ایک عجیب پریوار ہے۔ کہ باوجود اس علیحدگی کے ہی اُن کے دلوں کے اندر تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ پرچارک کی حالت میں بڑی سے بڑی تبدیلیوں کے باوجود ہی اس کے خریداروں کے ہردیوں کی ستھتی ایک قابل دید نظارا ہے۔

پریم ہی اوشواس کو دور کرتا ہے

جس وقت میں نے گروکل کے کٹھن اور ہشیاپد کی نازک اور مشکل ذمہ داری اپنے اوپر لینے کی پرتگیا کی تہی اُس وقت مجھے یہہ معلوم نہ تہا کہ علاوہ اُن مشکلات کے جو اُس وقت مجھے نظر آرہی تہیں دیگر اور شٹ مشکلات کا بہی سامنا پڑیگا۔ میں سمجھتا تہا کہ جب میری بے سروسامانی کی حالت میں (جبکہ میں یہہ بہی نہیں جانتا تہا کہ آیا مطبع اور ستیہ دہرم پرچارک چل سکیگا یا نہیں) لالہ سوناتہہ جی مجھے مدد دینے کے لئے طیار ہوگئے ہیں تو پہر گروکل بہومی سے مضامین کے بہیجنے کے لئے ہی سمے ملجایگا اور اس طرح میں اپنے ناظرین کی تسلی کر سکونگا۔ لیکن وہاں جاکر کیفیت ہی بدل گئی۔ مجہے کیا کیا کام کرنے پڑے اور اُن کے انجام دینے میں کیا کیا مشکلیں رستے میں حائل ہوئیں اُن کا اندازہ وہ لوگ ہی لگا سکتے ہیں جنہوں نے کہ میرے ساتہہ کام کیا ہے۔ یا کچھ کچھ اُن بہدر پرشوں کو معلوم ہے جو کہ گروکل کے افتتاحی جلسہ میں تشریف لے گئے تہے۔ اِسجگہ اُن سب مشکلات کا درج کرنا بالکل لاحاصل اور تضیع اوقات ہے۔ کیونکہ جن مشکلات پر پرمیشور کی کرپا سے اُسکے بہگتوں کی فتح ہوئی اُن کو پُنہ سمرن کرنا بہی مانوں اور سچے وشواسیوں کا کام نہیں ہے۔ لیکن اسقدر ذکر کرنا ضروری ہے کہ جیوں جیوں گروکل کے کاموں اور انتظام کی مشکلات بڑھتی گئیں۔ تیوں تیوں میرا خیال پختہ ہوتا گیا کہ بہت جلد مجھے پرچارک سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہوکر اُسے کسی یوگیہ پرش کے سپرد کرنا ہوگا۔ اور یہہ خیال زیادہ تر پختہ ہو چلا جبکہ پرچارک کے پُرانے خریداروں نے بہی مجھے نج کے خطوط میں یہہ لکہنا شروع کردیا۔ کہ اگر میں اس طرحسے پرچارک سے بیخبر ہوگیا۔ تو شاید اسکے خریدار افسوس کیساتہہ اس سے کنارہ کشی کرینگے اب میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ مطبع اور اخبار کو چلانیوالا کوئی اور سجن آریہ تلاش کرکے میں اِس کام سے بالکل سبکدوش ہوجاؤں اور ایسا ہی اپنے پُرانے خریداروں میں سے بہت سجنوں کی سیوا میں لکہہ بہیجا۔ لیکن مجہے کیا آشچریہ ہوا۔ جبکہ جواب میں اُن لوگوں نے لکہا کہ خواہ پرچارک میں ایک لفظ ہی میں نہ لکہوں وہ اس سے جُدا ہونا نہیں چاہتے۔ نہ صرف یہی بلکہ بڑی بڑی دردناک اپیلیں میرے پاس پہونچیں کہ میں تہوڑا بہت لکہہ کر ہی اُنکی تسلی کردیا کروں۔ اُن سب خطوط کو جو اس موقع پر پرچارک کے خریداروں سے موصول ہوئے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ بعض خطوط کو دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے۔ اِس پریم کے اظہار نے میرے اوشواس کو پہر وشواس سے تبدیل کردیا اور میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ جو پریوار مجھے اپنے اندر سے خارج نہیں کرنا چاہتا اور باوجود میری کمزوریوں کے مجہپر ویسا ہی وشواس رکہنے کے لئے طیار ہے اسکی سیوا کرکے کیوں نہ شیگہر ہی جنم کو سپھل کروں۔ میرے اس ارادہ کے رستہ میں میرا جالندھر کا مکان اور جالندھر شہر کے میرے دیگر منصوبے رکاوٹ بن رہے تہے۔ اِس زبردست رکاوٹ کے دور کرنے کا اُپاؤ ہی سوچ رہا تہا کہ جالندھر کے تمام منصوبے دوسروں کی کرپا سے خودبخود ٹوٹ گئے۔ مجہے یقین ہے کہ پرچارک کے خریداروں کی پریم بہری پرارتہناؤں کا ہی یہہ نتیجہ ہے کہ جالندھر کے تمام اچیتن اور چیتن سمبندہیوں نے مجہسے خودبخود کنارہ کشی کرلی اور میں اس قابل ہوگیا کہ مطبع اور اخبار ستیہ دہرم پرچارک کو اپنے نزدیک لے جاکر اپنے اُس پُرانے پریوار کی بدستور سیوا کرسکوں۔

ستیہ دہرم پرچارک کے ناظرین! میں آپ کے خطوط کے علیحدہ علیحدہ جواب دینے کی فرصت نہیں دیکہتا۔ گو دل

چاہتا ہے کہ ایک ایک بہائی کے اندر یہ بہاؤ کے انوسار اُسے جواب دوں۔ تاہم جب وہی وقت میں اُن کی جگہ میرا کے لئے ارپن کرنا چاہتا ہوں تو آشا ہے کہ وے سب مجھے شما کریں گے۔ میں آپ سب بہائیوں کا اِس جگہ پھر کی ہی شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ آپ کے پریم بھرے پتروں نے میرے اوشواس کو دور کر دیا ہے۔ اور مجھے طیار کر دیا ہے کہ پرچارک کے ذریعہ سے ہی آپ کی سیوا زمانہ گذشتہ کی طرح پر کرتا رہوں۔

یہ سب اُس طرح ہو سکیگی؟

سنسار کی گتی کچھ ایسی ہی ہے۔ ہی ہیتو نہیں ہوتی کہ سب ہی گتی سے ہی ہوا کرتا ہے

اب تک پرچارک سے علیحدگی کا کارن یہی گتی تہی کہ وہ گتی ایک بڑے ہی پوتر اور اعلے کام کے لئے تہی۔ اب یہ گتی ہی پرچارک سے میری علیحدگی کو دور کرے گی جالندھر کے ساتھ اب میرا کوئی دشٹیش سمبندھ نہیں رہا۔ اسلئے مطبع کو یہاں سے ہردوار لے جانے کا ارادہ ہے۔ پرچارک کے آئندہ نمبر میں (کل انتظام کرنے کے بعد) میں آپ سب بہائیوں کی آگاہی کے لئے درج کر دونگا۔ کہ کب مطبع یہاں سے چل کر ہردوار میں پہنچے گا۔ اور کب سے اخبار باقاعدہ میرے قلم سے لکھنا شروع ہوگا۔ اُس ستہان میں کل پربندھ پہونچنے پر میں آسانی سے جہاں کام کی نگرانی کر سکونگا۔ اور پرچارک کو شاید اُسی حالت میں پہونچا سکوں۔ جس حالت میں کہ اُسے دیکھنے کیلئے آریہ پُرش منتظر ہیں۔ گُروکل کے انتظام میں جو مجکو زیادہ سمے دینا پڑتا تہا۔ اُس میں بہی کمی رہنے کی امید ہے۔ کیونکہ گُروکل کی عمارت کا بہت بڑا حصہ بن چکا ہے۔ اور برسات شروع ہوتے ہی صرف کچھ بڑھئی کام کرنے والے رہ جاویں گے۔ اندرونی انتظام کے راستے میں جو وگھن تہے۔ وہ بہی بہت کچھ دور ہو گئے ہیں۔ اور میں اب امید کر سکتا ہوں کہ ایک ماہ تک مجھے کافی سمے پٹھن پاٹھن کے علاوہ تصنیف و تالیف کے کام کے لئے بہی مل سکیگا۔ گو یقیناً کچھ بہی کہا نہیں جا سکتا کہ کیا ہوگا۔ کیونکہ جس پوتر کام کا بوجھ میرے سر پر آریہ پُرشوں نے رکھا ہے۔ اُسکے راستے میں ایسے ایسے وگھن آتے رہے ہیں۔ جن کا کبھی خواب و خیال بہی نہ تہا۔ تاہم دُنیا بامید قایم۔

میں اِس آشا پر کام آرنبھ کرتا ہوں کہ جگت پتا اپنا ادیشیہ کر پا کا تہ ہر ایک نیک نیت تحریک پر رکہتے ہیں۔ اور اسلئے ہر ایک نیک کام کرنے والے کو باوجود اپنی اَنگنت کمزوریوں کے آخرکار کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ایشور یہ اتنا کر پا کریں اور مجھے آپکی سیوا کے لئے بل دیویں۔

جنگ آخر کب تک قایم رہتا

جنوبی افریقہ کا جنگ ختم ہو گیا۔ فاتح اور مفتوح دونوں اِس وقت صلح سے رضامند معلوم ہوتے ہیں۔ اور دونوں میں سے کسی کی بہی بے عزتی نہیں ہوئی۔ بوئیر اِسوقت پُرانے دشمنی کے خیالات کو بالکل بہلا رہے ہیں۔ اور انگریز اُن کی گذشتہ بہادری کی داد دیتے ہوئے اُن سے برادرانہ سلوک کرنے کے لئے طیار ہیں۔ جہاں اِس جنگ کے دوران میں بوئیروں کی ثابت قدمی اور بہادری سے سبق لینے پر میں زور دیتا رہا ہوں۔ اِس وقت کی صلح سے بہی خاص سبق حاصل کرنے کی تحریک کروں گا۔ اگر درحقیقت ایک سال تک انگریزوں اور بوئیروں کا دبی ہی عمل رہا۔ جیسا کہ دونوں فریق اِسوقت ظاہر کر رہے ہیں تو اِس میں شک نہیں کہ انسانی ترقی میں بڑی بہاری مدد ملے گی۔ اور انسانوں کی باہمی دشمنی کے خیالات کو دور کرنے میں آئندہ کے لئے بڑی بہاری کامیابی کی امید ہو سکیگی۔ آریہ سماج اِس جنگ کے خاتمے سے خود بڑی بہاری شکشا لے سکتا ہے۔ لیکن میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ جہاں یوروپ کے باشندے دنیاوی کاروبار کے اندر بہی دشمنیوں اور ایرشا دویش کو بہول کر پرسپر ملاپ سے کام کرنیکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں پُرانے رشیوں کی آریہ سنتان دہرم اور پرمارتھ کے کاموں میں بہی دویش اگنی کو پرچنڈ کرتے ہوئے دہرم کو بہسم کرنے کے لئے آمادہ دکہائی دیتے ہیں یہ نظارہ شرمناک ہے۔ اور جو شخص کہ آریہ سماج کہلاتا ہوا اِس شرمناک نظارے کو بڑہانے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کی حالت نہایت ہی قابلِ رحم ہے۔

آریہ سماج میں اصلی شانتی کب ہوگی

ہر ایک جدوجہد کا آخری منزلِ مقصود شانتی ہوا کرتا ہے۔ جنگ جنوبی افریقہ کا اصلی مقصد دونوں طرف سے یہی تہا۔ کہ کسی طرح سے شانتی ہو۔ بوئیر اپنی آزادی کے دور ہونے کا خدشہ ہمیشہ کے لئے مٹانا چاہتے تہے۔ اور انگریز ہمیشہ کے لئے ایک خطرناک پڑوسی کو دور کر کے شانتی کے خواہشمند تہے۔ خواہش دونوں کی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن شانتی ہو گئی۔ کیا آریہ سماج میں آئے دن جو جدوجہد ہوتی ہے۔ وہ انتم شانتی کے لئے نہیں ہے؟ اگر ہے تو کیا موقع آنے پر بہی جدوجہد کو ختم نہیں کرنا چاہئے؟ میں اُس آدمی کو مبارک سمجھتا ہوں۔ جو کہ شانتی کا راجیہ لانے کے لئے اپنے دل کی غرور سے بہری ہوئی خواہشوں کو دبا کر سچائی کے آگے سر جہکاتا ہے۔ اور سارے سنسار کی بہلائی میں اپنی بہلائی شامل سمجھ کر سنسار کا ایک پاک جزو بنتا ہے

اُپدیش

(۱)

समाने वृक्षे पुरुषो निमग्नोऽनीशया शोचति मुह्यमानः। जुष्टं यदा पश्यत्यन्यमीशमस्य महिमानमिति वीतशोकः॥

سوریہ اُودے ہونے کے پشچات جب اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اور چاروں طرف پرکاش ہی پرکاش کا راجیہ پرتیت ہونے لگتا ہے کیسے اطمینان کے ساتھ منشیہ اُس وقت قدم رکھتے ہیں! کیسے وشواس کے ساتھ ہر ایک کام کو کرتے ہیں! وہی منشیہ جو کہ اپنی ور گندہ سے کوٹھڑی سے قدم باہر رکھتے ہوئے گھبراتا تھا۔ جو کہ پران ڈالنے والی شدہ وایو کے بھنڈار سے خیالی ٹھوکروں کے خوف کے مارے کتراتا تھا۔ اب آنند پوروک وایو سیون کر رہا ہے۔ شانت ہردیہ ہو کر بیخوف اِدہر اُدہر گھوم رہا ہے۔ وہی گھر ہے۔ وہی میدان ہے۔ وہی برکشن ہیں۔ وہی پراکرت پدارتھ ہیں۔ پھر اتنا بھاری پریورتن (تبدیلی) کیوں؟ اسلئے کہ سکھ اور دُکھ۔ آنند اور کلیش شانتی اور اشانتی ان سب حالتوں کے لانے والیں مادّی اشیاء نہیں ہیں پراکرت پدارتھوں کے اندر بذاتِ خود دُکھ سکھ کے سامان موجود نہیں ہیں۔ اندرونی پرکرتی کے اچنت اصولوں کے اندر فی الحقیقت منشیہ کے ہردے کو شانتی یا اشانتی کرنے کی شکتی دوِیمان ہے۔ سکھ اور دُکھ بندھ اور موکش ان سب کا مول کارن انتہ کرن ہے جس طرح پر کہ بیرونی دُکھ اور سکھ کی موجودگی کو ہم مادّی پرکاش یا اندھکار کی موجودگی پر نربھر دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر اندرونی دکھ اور سکھ کا دار آتمک پرکاش کے ساتھ سنبندھ یا اُس سے علیحدگی پر ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ سورج اپنی ساری شکتیوں کے ساتھ کیسا ہی اُتم پرکاش کیوں نہ دے رہا ہو آنکھیں ٹھیک نہیں ہیں۔ اُن کی شکتی میں کچھ فرق ہے۔ تو آنند ہرگز نہیں مل سکتا یہی حالت جیو آتما کی ہے۔ چاروں طرف جیو آتما کو پرکرتی گھیرے ہوئے ہے بُدھی روپی چکشو ملے ہوئے تو ہیں۔ لیکن اُن کو کھولنے کا ابھیاس نہیں۔ اندھکار نے پرکرتی نے اپنے سنسرگ سے آنکھیں کھولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑیں۔ ہردیہ کے اندر ہی آتمک سوریہ کا پرکاش موجود ہوتے ہوئے ہی دیکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ سوتنتر ہوتے ہوئے بھی پرتنتر ہو رہا ہے۔ کیسی نرمیہ وشا ہے! خود چیتن آتما ہوتے ہوئے اپنے سوروپ کو بھولا ہوا اچیتن اور اناتما کا غلام بن رہا ہے ایسی ہین اوستھا میں دیا کلتا بڑھتی جاتی ہے۔ شوک ساگر کے اندر ڈوبا ہوا بھی اپنی شوچنیہ اوستھا پر وچار کرنے کے یوگیہ نہیں رہتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا افسوسناک حالت ہو سکتی ہے۔ جو اپنے سوروپ کو ہی بھول جاوے۔ اُس سے بڑھ کر قابل رحم حالت اور کس کی ہو سکتی ہے۔ لیکن پرکاش تو انتہ کرن کے اندر ہی موجود ہے۔ آتمک سوریہ کی روشنی منشیہ کی بناوٹ کے ایک ایک جزو کے اندر بھی بعض بعض سمے میں بڑے بڑے رشتے آتمک بہادروں کا چمتکار دکھلائی دیتا ہے۔ ایسا وقت آتا ہے کہ پرکرتی کے گھور اندھکار میں لپٹ ہوئے آتما کو بھی اکسمات جگمگاہٹ چوندھیا دیتی ہے۔ گیان روپی نیتر صاف کھل جاتے ہیں۔ آتمک سوریہ کا پرکاش سپشٹ دکھائی دینے لگتا ہے۔ وہ وقت بڑا ہی نازک ہوتا ہے! یدی دیکھ آنکھ اس حیرت انگیز نظارے کو دیکھ کر پھر آنکھیں بند کر لیوے تو منشیہ کی پھر وہی افسوسناک حالت ہو جاتی ہے لیکن اگر اُن کھلی ہوئی آنکھوں سے کام لیا شروع کرے۔ یدی اُن کے دوارا پرکاش سوروپ پرماتما کی چھا کا اوبلوکن شروع کر دیوے۔ اور اس میں لے اندر مگن ہو جاوے۔ تو پھر پرکرتی کا اندھیرا اُسے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا۔ اسلیئے رشی فرماتے ہیں کہ جیو آتما اپنے سمان آزادی چھین لینے والی پرکرتی کے پدارتھوں میں ڈوبا ہوا پرتنتر تا سے اگیان روپی شوک کرتا ہے۔ پرنتو جب اپنے میں دیا پک لیکن اپنے سے علیحدہ سو پرکاش سوروپ پرماتما کو دیکھ کر اُسکی مہما میں مگن ہوتا ہے تب شوک رہت ہو جاتا ہے اور آنند حاصل کرتا ہے۔" پریہ پاٹھک گن! کیا تمہارے ہردیہ کے اندر باوجود گھور پاپ کرنے کے بھی اُس آتمک سوریہ کا چمتکار نظر آیا ہے۔ اور کیا تم نے اُس سمے اُس راہبر روشنی سے کچھ مدد لینے کی کوشش کی؟ اگر نہیں تو تم سے بڑھ کر ابھاگیہ کون ہے! لیکن نراش مت ہو۔ چمتکار تمہیں پھر کبھی دکھلائی دیگا۔ باوجود ہزاروں پاپوں کے بھی پھر کبھی تمہارا انتہ کرن منور ہو جائیگا اُسوقت مت چوکنا بلکہ بُدھی کی آنکھوں کو اُس نظارے کے اندر لگا کر شانت چت ہو جانا۔"

ستیہ دھرم پرچارک

سوامی دیانند اور سائنس

ویریہ رکھشا

اور

mental adultery

ویریہ کا ضائع ہونا یا زیادہ (بیبچار کرنا ایسا نقصان دہ نہیں ہے۔ جیسا وشئے سمبندھی خیالات میں مگن رہنا۔ کیونکہ اس سے نہ صرف جسم ہی کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ بلکہ طبیعت کا رُخ اخلاقی اور مذہبی باتوں سے بالکل پھر جاتا ہے۔ اس کا اثر شراب سے بھی بڑھ کر ہے۔ جب کوئی آدمی کسی پر یہ دستو یا پر یہ ستری کی بات سوچنے لگتا ہے۔ تو اُس کے اندر ایک قسم کا نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسکو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جیسے شراب کے پینے سے شروع میں ایک سرور پیدا ہوتا ہے اُسی طرح اس سے ایک خاص قسم کا جوش ہوتا ہے۔ اور جوں جوں آدمی اُن خیالات میں غلطاں چلا جاتا ہے۔ نشیلی چیزوں کی طرح سرور بھی بڑھتا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ بالکل نشئی ہو جاتا ہے۔ اور بیرونی دنیا سے قطعی بیخبر ہوکر من کے وشئے سمبندھی ایکاگرتا سے اور اندریوں کے باہمی تعلق کے ٹوٹنے سے نیند آنے لگتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس خیال میں پڑا ہوا سو جاتا ہے۔ نہ تو کو سوپن دوارہ ویریہ پات ہو جاتا ہے۔ اور اچانک نیند سے بے نیند ہوکر آنکھ کھل جاتی ہے جسم کے تمام اعضاء ڈھیلے اور سست پڑ جاتے ہیں طبیعت اداس۔ کمزوری۔ ناطاقتی اتنی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کہ بے بس اور شتھل ہوکر آدمی مردہ کی طرح لیٹ جاتا ہے۔ اور جیسی شراب میں اعضاء شکنی کی حالت کے بعد نیند آتی ہے۔ اُسی طرح سے ویریہ پات ہونے کے بعد اسقدر نیند آتی ہے کہ گھنٹوں تک ہوش نہیں رہتی۔ سرور بھی دونوں میں ایک سا ہے جیسے شراب کی حالت میں انسان بڑے بڑے اور گدم کر بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی گندے اور فحش خیالات کی زبردست لہر سے وہ بہ کے جا کر انیک پرکار کے روحانی پاپ کر لیتا ہے۔ فرق دونوں میں صرف اتنا ہے۔ کہ ایک حالت کو بہت سے لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ اور دوسری حالت کو صرف اپنا ہی آتما ہی پہچان سکتا ہے۔ اور اگر غور سے وچار کیا جاوے۔ تو یہ بھی فرق باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جب آتما ملین ہو اور من کے اندر بُرے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو چہرے کی شراب کی طرح شکل ہی بدل جاتی ہے اور ایک ایسی خاص صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ بدچلنی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس وشئے میں پروفیسر اے۔ آئی اوین ہیم صاحب نے ایک کتاب Physiognomy پر لکھی ہے۔ کہ چہرے سے ہی انسانی خیالات کا پتہ لگ سکتا ہے۔ چہرہ ہی کیا جسم کے ہر ایک حصے سے ایسے آدمیوں کی پہچان ہو سکتی ہے بہت عرصہ گذرنے نہیں پاتا کہ دل۔ دماغ اور پھیپھڑوں میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اور جیسے شراب کے استعمال سے ہضمہ کمزور اور جگر خراب ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح سے وشئے سمبندھی خیالات کے نشے سے روحانی بدہضمی ہو جاتی ہے۔ بول چال اور دیگر طور و اطوار میں فرق آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ معمولی باتوں میں مذاقیہ اور اخلاق سے بعید الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں۔ حتےٰ کہ اچھی صحبت میں بیٹھنے کے لائق نہیں رہتے۔ نہ صرف یہی۔ بلکہ جسم کمزور۔ بینائی کی شکایت۔ اور آنکھوں کی جھپک جاتی رہتی ہے۔ صحت بگڑ کر دبریہ کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ جن سے ساری عمر تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے کسی طرح سے بھی شراب سے کم نہیں ہے۔ کیا جسمانی اور کیا روحانی اتنے بیشمار نقصان ہوتے ہیں۔ کہ قلم کو طاقت نہیں جو بیان کر سکے۔ اور نہ صرف اُس آدمی کی ذات کو ہی نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ ایسی حالت میں جو سنتان پیدا ہوتی ہے۔ کمزور اور وشئی بن جاتی ہے۔ اور جو اپنی کمزوریوں کے باعث دنیا میں طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھاتے اور اپنے وشئے اور نفس پرستی کی عادت کو پشت در پشت ڈاکخانہ کے پارسل کی طرح آئندہ نسلوں کو دے دیتے ہیں ڈاکٹر ڈول صاحب نے کئی ایک مثالیں دیکر ثابت کیا ہے۔ اور اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا ہے۔ کہ تپ دق۔ دمہ وغیرہ بیماریوں کی طرح وشئے سمبندھی خیالات کی عادت باپ سے بیٹے اور بیٹے سے اگلی نسل کو پہونچتی ہے۔ اسواسطے بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ فحش مضمون اور بد اخلاقی سے بھرے ہوئے گندے خیالات کے ناولوں نے آج کل نوجوان لڑکوں کو اتنا خراب کر رکھا ہے۔ کہ اُن کے من کو ملین کر کے طرح طرح کی بیماریوں میں ڈبو کر سارے دیش کا ستیاناش کر دیا ہے۔ جو لوگ ان تکلیفوں سے بچنا چاہیں وہ نیک اور بہادر آدمیوں کے جیون چرتر پڑھیں۔

جن سے اُن کا اخلاق درست ہو سکے۔ سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ برہمچاری کو آٹھ پرکار کے ہتھنڈوں سے بچنا چاہئے۔ جیسے ستری کا دہیان۔ کتھا۔ سپرش۔ وغیرہ کہ جس سے اُس کا آتما بالکل پوتر اور نردوش رہ سکے۔ اور جہاں تک ہو سکے آکرشن کرنے والے وشیوں سے اپنی اندریوں کو روکنے کا پریتن کرے۔ کیونکہ برہمچاری اندریوں کے سمبندھ میں لگانے سے نسندیہہ دوشی ہو جاتا ہے۔ اور اندریوں کو ہی وش میں کر کے سدھی کو پراپت ہوتا ہے جو لوگ ویریہ کی رکشا کرنے کے لئے پریتن کرتے ہیں۔ اُن کو پتہ ہوگا۔ کہ

mental adultery

کو بڑی نقصان دہ اور بیماریوں کا گھر ہے پھر تو کیسی دکھدائی ہے۔ ویریہ رکھشا کے وشئے میں اگر کوئی مشکل چیز ہے۔ تو یہ ہی ہے کہ جس سے بچنا بہادر آدمیوں کا کام ہے۔ جس نے اس کے اوپر غلبہ پالیا وہی دھرماتما اور تیاگی پُرش ہو سکتا ہے۔ اور جب تک ہم پر غلبہ پاتی رہے گی ہم شدہ آچاری کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

انسان اور حیوان میں اتنا ہی تو فرق ہے کہ وشئے کی زبردست خواہش کو روک کر من کو ستیہ مارگ کی طرف لگا دے۔ ایسا نہ کرنے سے ہم میں اور حیوان میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا۔
(ڈاکٹر جیناتھ اسسٹنٹ سرجن مظفر گڈھ)

گُروکُل سماچار

گوئم مشکل وگرنہ گوئم مشکل

ملک امیریکا کی سیر کے لئے جب انگلینڈ کے مشہور فلاسفر مسٹر ہربرٹ سپنسر گئے۔ تو امیریکا کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی اخباروں کے مخبر اُن کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ ہر ایک اُن سے مکالمہ کی درخواست کرتا تھا۔ مسٹر سپنسر کے پرائیویٹ سکرٹری نے سب کو جواب دے دیا کہ مسٹر سپنسر کسی سے بھی نہیں ملیں گے۔ ایک مخبر رپورٹر بولا کہ اگر مسٹر سپنسر ہم سے مل لیتے تو اچھا تھا۔ ورنہ پیچھے پچھتائیں گے خیر اُس دن تو مسٹر سپنسر کا پنڈ چھوٹا۔ لیکن دوسری صبح ہوتے ہی سماچار پتروں میں عجیب عجیب من گھڑت باتیں مسٹر سپنسر کے متعلق چھپ گئیں۔ اور طرفہ یہ کہ ہر ایک اخبار میں شہادت مسٹر سپنسر کی ہی پیش کی گئی۔ اُن میں سے ایک دو اخبارو پر مسٹر سپنسر کی بھی نظر پڑی۔ پس جس وقت امیریکا کے ایک مشہور بڑے آدمی مسٹر سپنسر کو ملنے آئے تو بیچارے ستم رسیدہ فلاسفر نے شکایت کی کہ بلا اُن سے ملے ہوئے ایسی اوٹ پٹانگ باتیں اخبار والوں نے لکھ ماریں۔ امیریکن شریف نے دریافت کیا کہ کیا آپ سے اخباروں کے رپورٹر ملنے تو نہیں آئے تھے۔

مسٹر سپنسر - ملنے تو آئے تھے۔ لیکن میں نے سب کو ڈانٹ بتلا دی۔ بھلا میں کب تضیع اوقات کرتا تھا۔

امیریکن شریف - تو اپنے کئے کی سزا بھگتئے۔ اگر آپ اب بھی اُن خرابیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو اخباری رپورٹروں کا لوہا مان جائیے۔ اور دو ایک اعلیٰ اخباروں کے نامہ نگاروں کو ملنے کا موقع دیجئے۔ پھر دیکھئے آپ کیسے رکشک ہو جاویں گے۔

اور ایسے ہی ہوا۔ وہ بہادر سپنسر جو انگلینڈ میں کسی سے بات تک نہیں کرتا تھا۔ مجبور ہو گیا۔ کہ امیریکا میں اخباری رپورٹروں کی جنج کی برداشت کرے۔

رشی دیانند نے ہریدوار پر سمت ۱۹۲۴ کے کنبھ میں مَون برت دھارن کر لیا۔ لیکن اُن کی کٹیا کے اوپر بھاگوت کو دیو وانی کا سا برلکھ کر ایک معمولی پوراتک نے اُن کا ورت تڑوا دیا گو رشی دیانند اور سپنسر کا نام ایک معمولی آدمی کے نام کے ساتھ جوڑنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ تاہم جب واقعات یکساں ہوں تو رشی اور منشیہ۔ راؤ اور رنک کے ناموں کو بھی اکٹھا کر سکتے ہیں۔

گُروکُل کا افتتاحی جلسہ جب نزد گھن سماپت ہوا تھا۔ تو میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردہان مہاشئے کی سیوا میں نویدن کیا تھا۔ کہ میں کم از کم ایک سال تک گروکُل کے سماچاروں کو اخباری دُنیا سے علیحدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور اُن سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ بھی جلسہ کے مفصل حالات پبلک کرنے کی چیشٹا نہ کریں۔ پردہان مہاشئے اُس وقت تو مجھ سے متفق ہو گئے تھے۔ لیکن پھر نہ جانیں کیوں۔ لاہور جاتے ہی اُنہوں نے ویاکھیان کے جوش میں بہت سے حالات بیان کر دئے۔ اور اِسی طرح پر آریہ پتر کا کے ایڈیٹر کو موقع دیا کہ وہ میرے مَون ورت کو توڑنے میں مدد دے۔ میں نے اُسکے بعد بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ اور آخر کار گروکُل کو سب لوگ بھول گئے۔

لیکن آخر شنٹی ہی تو ہے - میرے پاس بیشمار خط آتے رہے - کہ میں گرو کل کے حالات پرچارک دوارا پرکٹ کیا کروں ایک بھائی نے کانگڑی گرام کے نقشے کے ... تھے گرو کل ہوتی اور اُس کی عمارت کے مجوزہ نقشہ کی نقل مانگی - تاکہ وے ایک عمدہ نقشہ ستیہ دھرم پرچارک کے ساتھ تقسیم کرنے کے لئے طیار کروادیں - باقی بھائیوں نے گرو کل کے متعلق جملہ حالات کا بیان چاہا - لیکن میرے ضمیر کے طور پر سمجھانے سے وے مان گئے - کہ ایک ال ... ایک "خاموشی ہی بہتر ہے - لیکن مخالفین نے اس خاموشی سے خاص فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی - چنانچہ اس وقت کے پنتر ... مو ہار سے جو حالت مجھے معلوم ہوئی ہے اُس پر تعجب نہیں ہوتا - جب مسٹر سپنسر والے ملک امیریکا کے واقع کا خیال کرتا ہوں - گرو کل کے پرابھی دیا گئت سے لکھتے ہیں "ہم سُنتے ہیں کہ ہاتھی اور شیر جنگل میں مست پھرتے ہیں - گرمی سخت پڑتی ہے - برسات میں عام موت پڑجاتی ہے - لڑکے سب بیمار ہیں - انتظام بالکل خراب ہے لڑکے سب چلے گئے - یہہ ہو گیا - وہ ہو گیا اصل معاملہ کیا ہے!! بعض کہتے ہیں یہ دُوسنا ہے کہ ماسٹر سندر سنگھ ناراض ہو کر چلے گئے اور لالہ حاکم رائے کے دو لڑکوں کو ساتھ لے گئے - سب لڑکے بیمار ہیں - اور بھی والدین نے اپنے اپنے لڑکے منگا لئے گرو کل خالی ہوگیا - اصل معاملہ کیا ہے" یہہ دو نمونے میں نے تقریباً ساٹھ خطوں میں سے پیش کئے ہیں - جو گزشتہ دو مہینوں کے درمیان میرے پاس آئے ہیں میرے ناظرین ان خطوط کے مضامین سے ...

بالکل نہیں سمجھ سکتے - جب تک کہ میں اُن کے روبرو مختصر طور پر اصلی واقعات نہ رکھوں - پس قبل اس کہ میں مسٹر سپنسر کی طرح مجبور ہو کر گرو کل کے جملہ حالات اپنے موضع کانگڑی میں جانے کی تاریخ سے اب تک درج کروں - ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو غلط فہمیاں جھوٹی تحریروں کے ذریعے سے صوبہ پنجاب میں پھیلائی گئی ہیں اُن کی اصلیت بیان کردوں تاکہ آریہ پُرشوں کو مغالطہ سے بچنے کا موقع ملے - میں ان حالات کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کروں گا - کیونکہ سوائے اُن امور کو صاف کرنے کے جن کی نسبت غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے - مجھے ضرورت نہیں ہے - کہ کسی انسان کی زندگی کے دیگر حالات درج کرکے اُسے آئیندہ کی اصلاح کے قابل نہ چھوڑوں - ہاں یہہ بات دوسری ہے کہ کوئی شخص واقعات کو غلط طور پر بیان کرکے گرو کل کو بدنام کرنے کی نیت سے کسی اخبار میں مضمون لکھے جو کہ اسی غرض کے لئے نکالی جاوے کہ گرو کل کی بیخ کنی ہو ایسے موقع پر میں بغیر خیال اس امر کے کہ کسی خاص شخص کی شہرت خاک میں مل جاتی ہے - گرو کل کی رکشا کے لئے جملہ حالات کو تفصیل وار پبلک کے روبرو رکھنے کے لئے طیار ہوں گا -

سوال - ماسٹر سندر سنگھ کیوں ناراض ہو کر گرو کل سے مع لالہ حاکم رائے کے دو لڑکوں کے چلے آئے -

جواب - ماسٹر سندر سنگھ جی ناراض ہو کر خود نہیں آئے - بلکہ بارہا کلیہ ادھشٹاتا کے احکام کو توڑنے کی وجہ سے جب کئی مرتبہ اُن کو تنبیہ ہوئی - کئی مرتبہ لالہ خوشی رام جی کی سفارش پر اُنہیں معاف کیا گیا - اور باوجود اس کے وہ اپنی کرتوتوں سے باز نہ آئے - تو میں نے اُن کو معطل کرکے گرو کل ہی کے احاطہ سے حسب ذیل تحریری حکم دے کر علیحدہ کردیا "ماسٹر سندر سنگھ جی - آپ کو نقصان سے بچانے کے لئے - اور آپ کی درخواست پر میں بارہا اُس نقصان کو نظرانداز کر دیا ہے - جو کہ برہمچاریوں کی عادات کو پہونچ رہا ہے - لیکن اب معاملات بہت بڑھ گئے ہیں - اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا گرو کل آشرم میں رہنا ہر وقت انتظام میں خلل ڈالے گا - آپ نے نہ صرف خفیہ طور پر برہمچاریوں کے والدین سے خط و کتابت ہی کی ہے - بلکہ لالہ حاکم رائے کو ایک "تار" برخلاف اُس مضمون کے بھیجی جو کہ میرے پاس ظاہر کیا تھا - آپ نے اب تک کوئی تحریری درخواست رخصت کے لئے نہیں دی - تاہم پرسوں سے آپ نے برہمچاریوں کو یہہ بتلا دیا - اور گزشتہ دو دنوں میں کتنے ہی تماشے ہو چکے ہیں - ان حالات میں آشرم کی بہبودی کے لئے ضروری ہے - کہ میں آپ سے استدعا کروں کہ آپ ایکدم سے چلے جاویں - اس لئے میں مجبور ہوں کہ آپ کو معطل کروں - براہ مہربانی گرو کل آشرم کو تین گھنٹوں کے اندر چھوڑ دیجئے - گرو کل کا چھکڑا آپ کو اور آپ کے اسباب کو کنکھل پہونچا دیگا -

دستخط منشی رام - ۱۰ - مئی ۱۹۰۲ء

لالہ حاکم رائے کے لڑکے ماسٹر صاحب نہیں لائے - بلکہ رخصت پر آئے تھے - چنانچہ حسب ذیل خط و کتابت جو میرے اور لالہ ... کے برادر لالہ حاکم رائے کے درمیان ہوئی ظاہر

کرتی ہے۔ کہ دونوں بچے نیکو نکھر آئے
وہ بخدمت کمیٹی اودھشٹھاتا گروکل کانگڑی۔ گذارش
یہ ہے کہ لالہ حاکم رائے نے ۲۳۔ تاریخ مئی کو آپکی
سیوا میں آنے کے لئے لکھا تھا۔ لیکن وہ بسبب ضروری
کام کے یہاں نہیں آسکیں گے۔ اِسلئے اُن کے حسب
منشاء آپ سے نویدن ہے کہ آپ گوتم کو بسبب
کمزوری بیماری میرے ساتھ جانے کی آگیا کریں
اور چونکہ کنادو (یہ لڑکا لالہ شنکرداس کا ہے)
بسبب کم عمری گوتم سے الگ نہیں ہو سکتا اسلئے
اُسکو بھی جانے کی آگیا کریں۔ ان دونوں کو پانچ
پانچ ماہ کی رخصت عنایت فرماویں۔ حتے المقدور
لڑکے اپنے نیموں کا پالن کرتے رہا کریں گے۔

مورخہ ۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء بقلم شنکرداس کوٹھیدار غورہ۔ برائے تحقیقی حاکم رائے وکیل ضلع گجرانوالہ
اِس درخواست پر میں نے حسب ذیل جواب دیا
تھا:- "پریہ مہاشئے ور لالہ شنکرداس جی۔ نمستے
آپ کی درخواست کے مطابق میں اجازت دیتا
ہوں کہ گوتم اور کنادو دونوں کو آپ پانچ پانچ
ماہ کے لئے لے جاویں۔ ایسے بھروسہ ہے
کہ ویدآرمبھ سنسکار کرا کے دونوں برہمچاری
آنند پوربک وِدّیا دھیَن کریں گے"۔

(نوٹ۔ ان دونوں بچوں کی عمر پانچ اور
اور چھ سال کے درمیان ہے۔ اور ان کا
یگیوپویت اور ویدآرمبھ سنسکار نہیں ہوا)
ماسٹر سندر سنگھ کی معطلی اور موقوفی کا سوال
دو مرتبہ انترنگ سبھا میں پیش ہوا۔ باوجود
سخت تاکید کے ماسٹر سندر سنگھ کو سبھا میں
آکر جواب دینے کا حوصلہ نہ ہوا۔ ۸۔ جون کی
کمیٹی میں اُن پر اظہار ناراضگی کر کے انترنگ
سبھا نے اتفاق رائے سے ماسٹر سندر سنگھ کو
موقوف کر دیا ہے۔

سوال۔ ہاتھی اور شیر جنگل میں پڑتے ہیں

جواب۔ نہ ہاتھی ہیں نہ شیر ہیں۔ البتہ
گروکل کے مخالفوں کے دماغ میں ہزاروں کیا
لاکھوں ہاتھی اور شیر سما سکتے ہیں۔

سوال۔ گرمی سخت پڑتی ہے۔

جواب۔ یوں تو نرم اور سخت کا اندازہ
لگانا مشکل ہے۔ لیکن واقعات پر رائے قائم کرنا
ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ اِسوقت عرصہ سے گرمی دیکھنے
کا آلہ مکھیہ ادھشٹھاتا کے دفتر میں (جہاں سب سے
زیادہ گرمی رہتی ہے) لٹک رہا ہے۔ اور روز کی
گرمی دیکھی جاتی ہے۔ ۶۔ جون تک صرف ۳ مرتبہ
پارہ ۱۰۲ درجہ تک پہونچا ہے۔ اکثر دنوں ۱۰۰
درجہ رہا۔ اور زیادہ تر ۹۸ درجہ تک۔ بعض
سرد دنوں مئی کے مہینے میں ہی ۸۲ اور ۸۴
تک دوپہر کو مشکل سے پہونچتا تھا۔

سوال۔ برسات میں موت پڑ جاتی ہے وغیرہ۔

جواب۔ گانو والے تو کہتے ہیں کہ موسمی بخار
بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ اور گندے گانو سے
گروکل بھومی نہایت صاف اور اونچائی پر ہے
اِس جگہ تو ملیریا کا نام نہیں۔ اب تک مچھر
بھی باوجود تھوڑی بہت بارش کے دکھائی نہیں
دئے۔ البتہ جنگل کی وجہ سے بچھو وغیرہ تے
جو نئی عمارت میں (جس میں پختہ اینٹوں کا فرش ہے)
آنے سے بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ اور جب
عمارت کا ملبہ بالکل اُٹھ گیا تو صاف ہو جائیں گے
برسات میں جیسی کیفیت ہوگی۔ صاف صاف
شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں
عرض کر دی جاویگی۔

سوال۔ لڑکے سب بیمار ہیں۔

جواب۔ ماسٹر سندر سنگھ کی موجودگی میں
برہمچاریوں کا علاج اُن کے سپرد تھا۔ جس
دن وہ گئے ہیں ۳ لڑکے اپنے آپ کو بیمار رکھتے تھے
۱۹۔ مئی کو ۷ ہو گئے۔ ۲۰۔ مئی کو ۱۱ ہو گئے
۲۱۔ مئی کو ۳ اور ۲۲۔ مئی کو بیماروں کا خاتمہ ہو گیا
اِسوقت صرف ایک برہمچاری کی آنکھیں دکھتی
تھیں۔ جس کے بابت کچھ آرام ہونے کی خبر آئی ہے
اور ایک برہمچاری کو ایک دن خفیف سا بخار
ہو گیا تھا۔ اِن دو کے سوا کوئی بیمار نہیں ہے۔

سوال۔ لڑکے سب چلے گئے۔

جواب۔ سوائے اوپر ذکر کئے ہوئے دو
برہمچاریوں کے لالہ حاکم رائے نے اپنے لڑکے
شیوناتھ کو طلب کیا تھا۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے
ساتھ ہی برہمچاری کے نام خفیہ خط لکھا
جسمیں نہ صرف اُسکو ہی بھاگ آنے کی ترغیب دی
بلکہ اُسے یہ بھی ترغیب دی۔ کہ وہ دوسرے
لڑکوں کو بھی بھاگنے کی طرف مائل کرے۔ نیز
گروکل کے ایک ادھیاپک کے نام بھی ایسا ہی
خط لکھا جس سے انتظام میں خلل پڑے۔ پس
انترنگ سبھا نے لالہ حاکم رائے کی اس کارروائی پر
اظہار افسوس کیا اور مجبوراً شیوناتھ برہمچاری
کو گروکل سے ڈسچارج کر دیا۔ جس سے بیچارے
کو افسوس کہ اپنے پتا کے عمل کی وجہ سے سخت
نقصان پہونچے گا۔ اور کوئی برہمچاری نہیں
گیا۔ بلکہ باوجود ماسٹر سندر سنگھ کی سخت جدوجہد
کے بھی برہمچاریوں کے پتاؤں نے صاف لکھ
بھیجا۔ کہ وے گروکل کے پربندھ پر وشواس
رکھتے ہیں۔ ایک برہمچاری کے جانے پر جو جگہ
خالی ہوئی ہے اُسکے لئے اِسوقت تقریباً ۳۸
برہمچاری ایسے امیدوار ہیں۔ جن کی درخواستیں
آچکی ہیں۔ اور تقریباً ۵۰ دیگر خطوط موجود
ہیں جن کے لکھنے والوں نے بوجہ اِس سال کی
عدم گنجائش کے درخواستوں کا بھیجنا آئندہ
سال پر ملتوی رکھا ہے۔

سوالات سے بڑھ کر حالات درج کرنے کی اِسجگہ
گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ ہی ضرورت ہے۔ آئندہ
ہفتہ سے گروکل کے باقاعدہ گزٹ پر کھینچنے
کا سنکشپت برتانت لکھنا آرمبھ کر دوں گا۔
(منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل)

ضروری التماس

(۱) مطبع کو جالندھر سے ہریدوار لے جانے اور اپنا دیگر کل انتظام کرلے کے لئے میں جالندھر شہر میں ۹-جون سے آیا ہوں اور غالباً ۱۶-جون تک اس جگہ رہوں گا گرو کل سمبندھی سب پتر بیوہار بدستور گروکل کے پتہ سے ہوتا رہے لیکن اگر کوئی ضروری پتر میرے نام لکھا ہو تو اُس تاریخ تک میرے پاس جالندھر شہر میں بھیجنا چاہئے۔

(۲) مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ گروکل کے متعلق بعض اوقات سماچار پتروں میں غلط خبریں چھپ جاتی ہیں۔ اور بعض خاص سماچار پتروں میں گروکل کی مخالفت میں مضامین نکلتے ہیں جو میری نظروں سے نہیں گذرتے۔ میں اسلئے گروکل کے ہمدردان سے عام طور پر التماس کرتا ہوں۔ کہ جس سماچار پتر میں گروکل کے متعلق کوئی مضمون یا خبر دیکھیں۔ اُس سماچار پتر کو کاٹ کر کے میرے پاس گروکل بھومی کے پتہ سے بھیج دیا کریں۔

(۳) میرے پتہ کے ساتھ بجائے "براستہ ہریدوار"، کے آئندہ کے لئے "براستہ کنکھل ضلع سہارنپور" لکھنا چاہئے۔

(منشی رام)

ضرورت ہے

گروکل کے لئے ایک لائق سائنس اور ریاضی کے اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو ٹریننگ کالج کا پاس شدہ ہو۔ آریہ ہونا ضروری ہے جو آریہ پرش اپنے آپ کو اس پاک فرض کی ادائیگی کے یوگیہ سمجھیں۔ وے کسیقدر دُنیادی نقصان برداشت کر کے ہی اپنی خدمات پیش کریں۔ علاوہ بھوجن اور مکان کے گذارہ کے لئے حسب ضرورت چالیس روپیہ ماہوار تک دیا جاوے گا درخواستیں ذیل کے پتہ سے بھیجئے۔

المشتہر

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل براستہ کنکھل

(ضلع سہارنپور)

ریویو

پاکیزہ ۳۳۴ صفحہ کا ایک ناول مصنفہ بابو شیو پرشاد صاحب کائستھ ہے۔ بلاشبہ یہہ ناول ایک دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اس کی عبارت بھی بڑی نفیس ہے۔ اور ہر موقعہ پر نہایت اچھی اچھی اور کارآمد نصیحتیں درج ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دیگر اکثر ناولوں کی طرح یہہ گندہ نہیں ہے۔ تاہم یہہ کتاب بالکل ہی اس الزام سے بری نہیں ہو سکتی۔ مصنف صاحب نے اس میں ایسے قصے بھی لکھے ہیں۔ کہ جن سے اخلاق پر بہت اچھا اثر پڑے۔ تاہم جہاں محبت کا حال بیان کرنے کے واسطے قلم اُٹھائی گئی ہے۔ اُس جگہ وہ بجز اپنا بُرا اثر دل پر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر مصنف صاحب اس قسم کے حصہ سے بالکل ہی درگذر کر کے اپنی طبع آزمائی ایسے پیرایہ میں کرتے کہ جس سے طبیعتوں کے بگڑنے کا ذرا بھی اندیشہ نہ ہوتا بلکہ عبرت ناک پیرایہ میں سبق حاصل کرنے کا موقع ملتا۔ اس کی تقطیع ۲۰x۳۰ ہے۔ اور قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ کاغذ اور چھپائی بہت اچھی ہے۔ بیشک اس کا انجام ایک ایسے حیرت ناک طریقہ سے کیا گیا ہے۔ کہ اسکو دیکھ دوسرے حصہ کی تمنا بنی رہتی ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ بھی زیر طبع ہے۔ یہہ کتاب مفصلہ ذیل صاحبان سے مل سکتی ہے۔

(۱) لالہ شیو پرشاد کائستھ کمسریٹ ایجنٹ چھاونی دخاشن پور ڈاکخانہ گھوڑا ڈھاکہ متصل کوہ مری ضلع راولپنڈی

(۲) نیو گولڈ سبری پریس فیروز پور

لوکل

آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت دیو دیالو جی نے اُپ نشد سے کتھا کی۔

پلیگ اب شہر سے ہٹ گئی ہے۔ کنیا مہا ودیالیہ یکم جون سے کھُل گیا۔ اور کنیاؤں کی تعلیم باقاعدہ شروع ہو گئی۔

لالہ سوم ناتھ جی منیجر کنیا آشرم جالندھر شہر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی جگہ ماسٹر سنت رام جی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جالندھر شہر آشرم کے پربندھ کرتا نیت ہوئے ہیں۔ اسلئے آشرم کے متعلق تمام خط و کتابت اُن کے ساتھ ہونی چاہئے۔

یدی کوئی مہاشے پنڈت گنپتی شرما چوردھری نواسی پور داُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پتہ حال سے مجھے سوچت کریں۔ تو بڑی کرپا ہوگی

(بندہ سوم ناتھ پردھان آریہ سماج رڑکی)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ پرسرام جی پردھان آریہ سماج گوبندگی۔ آپ کو جو شکایت آریہ جنتری کی بابت ہے وہ کیا پاک کیے کرنال آریہ سماج کے سیکرٹری مہاشے کے پاس لکھ بھیجیں تاکہ وہ آئیندہ احتیاط رکھیں۔

مہاشے دین دیال سنگھ سبھاسد آریہ سماج قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ۔ آپ اپنا مضمون مفصل لکھ کر روانہ فرمائیں اخبار میں پرکاشت کر دیا جاویگا۔

پرشن

کیا سرشٹی کے آرنبھ میں انہیں چار رشیوں (اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا) کے دوارا وید پرکاشت ہوئے ہیں۔ یا کہ الگ الگ یعنی ہر ایک سرشٹی کے آغاز میں علیحدہ علیحدہ رشیوں پر؟ اور جیسا کہ ہم مانتے ہیں کہ موجودہ سرشٹی کے شروع میں وید انہیں مذکورہ بالا چار رشیوں پر پرکاشت ہوئے۔ تو اس سے پہلے جو سرشٹی ہوئی اس میں انہیں رشیوں پر وید پرکاشت ہوئے ہوں گے۔ یا کسی دوسرے چار رشیوں پر؟

راقم لکشمن سیکرٹری آریہ سماج فرید آباد ضلع دہلی

جواب

اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۵ جیٹھ سمت ۵۹ بکرمی میں ایک صاحب کا پرشن درج ہوا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ مردہ کو حالت موت میں زمین پر لٹانا فقط اس بات کا نشان باقی رہ گیا ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں جب موت کا وقت آتا تھا۔ تو آریہ لوگ زمین پر بیٹھ کر اور سندھیا وغیرہ سے فارغ ہو کر پران تیاگ دیتے تھے۔ چونکہ سندھیا سدھن کے لیئے زمین پر بیٹھنا اور آسن لگا کر یوگ کرنا لازمی امر ہے۔ اسلیئے ان پورانے آریوں کا یہ دستور العمل تھا جو اب نہایت خراب اور ردی حالت میں نظر آرہا ہے۔ اور وہ اسلئے کہ ان لوگوں نے اپنے راستہ زندگی کو نہایت معیوب بنا لیا ہے۔ ورنہ جب آریہ لوگ پھر اسی طرح اپنا چال چلن اور یوگ ابھیاس ٹھیک کر لیں گے۔ تو ان کو حقیقت معلوم ہو جاویگی کہ پرماتما کی یاد میں زمین پر بیٹھ کر پران تیاگ دینا ضروری بات ہے۔ فی الحال جو رسم ہے۔ وہ اس یوگ ابھیاس کی ایک مردہ مثال ہے۔ کہ مرتے وقت مردہ کو زمین پر لٹا دو۔ کہ اپنے فرائیض عبادت پورا کر لیوے۔ گو اس سے کچھ بھی نہ ہو سکے۔ مثال کے لئے مہرشی سوامی دیانند کا جیون ہے۔ جو ان کے

سوانح عمری میں بروقت ان کی موت کے درج ہے

دوسرے پرشن کا جواب۔

سوائے شری رام چندر جی کے علاوہ اور بھی بہت سے پرشوتم اور مریادا پرائین گذرے ہیں مثلاً مہابھارت میں بیاس اور کرشن اور یدہشٹر کو بھی پرشوتم کہا ہے مفصل دیکھو مہابھارت شانتی پرب تمام جہاں بیسیوں جگہ پرشوتم کا لفظ دوسرے رشیوں کی شان میں بھی آیا ہے

یوگ اندرپال

طاعون سے سبق

نمبر ۱

شامت اعمال ما این صورت نادر گرفت

(۱) قریباً پانچ چھ برس گذرے ہیں کہ اخبار پڑھنے والوں کے درمیان بمبئی اور پونا میں طاعون کا نام سنائی دیتا تھا۔ بمبئی اور پونا سے باوجود گورنمنٹ کے انتظام کے طاعون ہندوستان کے دوسرے شہروں میں پھیلنے شروع ہوا۔ گورنمنٹ کے انتظام کی ناکامیابی کی وجہ ہمارے ملک کے لوگوں کا جہالت کے سبب قسمت اور تقدیر کا قائل اور حفظان صحت کے علم سے بے بہرہ ہونا ہے۔ اب تقریباً پنجاب کا ہر شہر قصبہ اور گاؤں طاعون کی زد کے اندر ہے۔ جو تباہی اور ویرانی اور پریشانی اس سے ہمارے ملک پر آئی ہے۔ اس سے ہر تعلیم یافتہ شخص واقف ہے۔

(۲) اس بیماری کے زیادہ اور خوفناک طور پر پھیلنے کی وجہ ہمارے ملک کا عام طور پر پراربدھ اور تقدیر پرست ہونا ہے۔ جسکی وجہ سے ہمارے ملک کے لوگ کسی مصیبت کے روکنے کے لئے تیار رہنے کو لاحاصل سمجھتے ہیں۔ اس قسم کی تیاری کو وہ "پیش از مرگ واویلا" سمجھتے ہیں۔ ان کا گمان ہے۔ جس نے مرنا ہے موت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ خواہ وہ کتنا ہی تردد کیوں نہ کرے وہ کہتے ہیں "موت نہیں اگر موت آگئی تو

اس قسم کی ضرب المثلوں کا نتیجہ ہے کہ عام لوگ پلیگ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں پائے جاتے۔ اور جب پلیگ خوفناک صورت میں کسی شہر یا گاؤں میں نمودار ہو جاتی ہے تو وہاں کے لوگ بھاگ کر بیماری کی آگ دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔

(۳) ایک وقت تھا۔ کہ یوروپ بھی ہمارے ملک کی طرح وبائی مرضوں کا شکار ہوا کرتا تھا لیکن وہاں تعلیم کے عام ہونے کے اور حفظان صحت کے قواعد پر عمل ہونے کے سبب پرمیشور کی کرپا سے وبائی مرضیں خوفناک صورت اختیار نہیں کرتیں۔ دور بینی اور دور اندیشی کی وجہ سے عام لوگ "کوارنٹائن" کے مبارک اصول کو برا نہیں سمجھتے۔ اور گورنمنٹ کی کوششوں کو پلیگ کے دور کرنے میں کامیابی کی صورت دیتے ہیں۔ اگر یوروپ یا امریکہ کے کسی ملک کے کسی چھوٹے سے گاؤں میں وبائی مرض پھوٹ نکلتا ہے۔ تو کُل یوروپ اور امریکہ کے اخبارات اُس کے روکنے کے لئے گورنمنٹ کو متوجہ کرتے ہیں۔ اگر افریقہ یا ایشیا کی کسی انگریزی بستی میں ہی وبائی مرض نمودار ہو۔ تب بھی کُل یوروپ اور امریکہ اُس کے دور کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اُس کے برخلاف ہمارا ملک پلیگ کی نادرشاہی آمد کے باوجود محمد شاہ رنگیلے کی طرح مست پڑا ہے۔ ہمارے ملک کی حالت بھیڑوں کی سی ہے۔ جو ذبح خانہ میں موجود ہیں جن پر چھری چل رہی ہے۔ وہ واویلا کرتی ہیں باقی سر نیچے کئے مزے سے چارہ چر رہی ہیں جب بمبئی و پونا میں مرض تھا۔ تب ہمارے ملک کا عام طور پر اس کے مقابلے کے تیار رہنے کے خیال کو ہی چھوڑ دو۔ اب وہ شہر اور قصبے جن سے چند کوسوں کے فاصلہ پر پلیگ نے ڈیرا آ جمایا ہے۔ جہاں سے اس کے دوت متواتر اسکو لے جا رہے ہیں۔ بالکل ہاتھ پر ہاتھ دھرے قسمت کے بھروسے پر پڑے ہیں۔ بلکہ جن شہروں اور قصبوں میں نمودار ہے۔ دوسرے گھروں اور کوچوں کے لوگ خواب خرگوش میں پڑے ہیں۔

(۴) عام لوگ اس مرض کے خوفناک نتائج سے اسقدر بے خبر اور بے پروا ہیں۔ کہ جو شہر اور قصبے ابھی تک اس مرض سے بچے ہوئے ہیں وہاں کے لوگ اپنے طاعون زدہ علاقوں سے بھاگے ہوئے رشتہ داران کو بغیر احتیاط کے اپنے گھروں میں جگہ دے رہے ہیں۔ بلکہ مریضوں کو بھی اپنے گھروں میں لے لیتے ہیں۔ کم از کم میں ڈنکہ کی چوٹ یہہ واقعات گواہی کے طور پر کہہ سکتا ہوں۔ یہہ سب سے بھاری وجہ مرض طاعون کے پھیلنے کی ہوئی ہے۔

(۴) ہمارے ملک کے لوگ احتیاط کے اصول کے بالکل پابند نہیں۔ قسمت کے بھروسہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو مصیبت دوسرے شہروں اور گھروں پر آ رہی ہے۔ ہمارے گھر پر وارد نہیں ہوگی۔ اسلئے وہ طاعون زدہ علاقوں کے بھاگے ہوئے لوگوں کے متعلق احتیاط لغو اور اُن رشتہ داروں کی ہتک سمجھتے ہیں۔ چونکہ ہمارے لوگ خیال کرتے ہیں۔ فلاں فلاں شخص بھاگ کر آئے ہیں۔ اور وہ بچ رہے ہیں۔ اسلئے ہم کو اپنے رشتہ دار کو بھی فی الفور گھر میں لے لینا چاہئے۔ لیکن کوتہ اندیش یہہ نہیں سمجھتے کہ انہیں لوگوں میں کوئی آدمی ہمارے لئے پلیگ کا دوت بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس عام بے احتیاطی کا نتیجہ طاعون کا چاروں طرف مشتعل ہونا ہے۔

(۵) یہہ تمام خرابیاں اس وجہ سے ہیں۔ کہ ہمارے [illegible] نے ابھی تک پبلک زندگی کے فرائض کا سمجھنا شروع ہی نہیں کیا۔ لوگ ابھی تک ذاتی نقصان کو ہی نقصان سمجھتے ہیں۔ پبلک کے نقصان کو اپنا نقصان نہیں سمجھتے۔ ہمارے ملک کے لوگوں میں خود غرضی نے اس قدر گھر کیا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کے نقصان کا خیال اُن کو کسی فرض کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ ضرورت ہے کہ آریہ سماج کا اصول "ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے" ہمارے ملک کی زندگی بنے۔

(۶) پلیگ ڈیتھ یا کالی موت کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُسوقت یوروپ کی حالت ہندوستان سے مشابہ تھی۔ یوروپ کی آبادی بڑھ گئی تھی۔ غریبوں اور چوروں کے غریب سے لوگوں کے گھر ہمارے شہروں کی طرح تنگ تھے۔ اور آبادی کے بڑھ جانے کے سبب بہت تنگ تھے۔ شہروں کے ارد گرد فصیلیں تھیں۔ گھروں میں روشنی اور ہوا کی آمدورفت کے لئے کوئی دریچے اور روشندان نہیں بنے ہوئے تھے۔ ہر روش بہت گندی تھیں لوگ میلے اور غلیظ رہتے تھے۔ حفظان صحت کے علم سے بے بہرہ ہونے کے سبب بے درجہ کے توہم پرست تھے۔ اور ہر ایک مصیبت کو خدا کی مرضی سمجھتے تھے۔ جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں سمجھتے تھے۔ مورخ لکھتے ہیں کہ رومن سلطنت کے زمانہ سے لیکر پلیگ مذکور کے وقوعہ تک پندرہ سو برس میں جسقدر لوگ لڑائیوں میں کام آئے تھے۔ اُن سے زیادہ اس مرض سے چند مہینوں میں مر گئے تھے۔ مورخ لکھتے ہیں۔ اس پلیگ ڈیتھ سے بڑھکر کوئی واقعہ یوروپ کو [illegible] کرنے والا نہیں ہوا۔ اس نے لوگوں کی چلند رہائش کو بالکل پلٹ دیا۔ حفظان صحت کے علم کی لوگ تائید ہو گئے۔ [illegible] ناگفتہ بہ [illegible] والوں کو مجبوعی طور پر حیثیت نابود کرنا

اور پورشارتھ اور تدبیر کے اصول.
کو یوروپ کی زندگی منبا دیا۔ مورخ کہتے
ہیں۔ کہ یہہ مرض ایشیا اور افریقہ میں
ہی خوفناک صورت میں پھیلا تھا۔ لیکن
ایشیا کی سوشیل زندگی سے ظاہر ہے۔ کہ
اُس نے ایشیا کی زندگی میں پلٹا نہیں دیا۔
دیکھئے ہمارا ملک طاعون سے کسقدر سبق
اُٹھاتا ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے
کہ تعلیم یافتہ لوگ اپنے کنبہ کرن کی نیند
سوئے ہوئے بھائیوں کو اُپدیش اور
زندگی سے سُدھاریں۔ اے پیارا بدھ
اور قسمت کے سُدھار سکنے والے پُرشارتھ
اور ہمت کے اصول کو ماننے والے لوگو!!
اپنے فرض کو سمجھو اور اُس کو کرو۔

راقم
آپ کا سیوک کاشی ناتھ از ٹوہانہ

اخبار

ہم چیمبر ۵۹ ہمدرد مضمون لالہ چمن داس جی کے صفحہ ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ مطالعہ کئے گئے۔ چونکہ مجھکو آشا ہے۔ ان مضمونوں پر خوب وچار ہوگا۔ اسلئے موقع کو غنیمت جان کر اپنے خیالات بھی ظاہر کرتا ہوں کہ پاٹھک وِدوان اچھی طرح وچار کر کے اُن کا کھنڈن منڈن کریں۔ چونکہ ہم مکتی میں آنند بھوگنا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسلئے شاستروں کے ارتھوں کا انرتھ کیا جاتا ہے (۱) جواب میں تحریر ہے۔ صفات دو قسم کی سبھاوک و نیمتک ہوتی ہیں۔ راگ۔ دویش سکھ۔ دکھ کو نیمتک قرار دیا گیا۔ گیان پریتن کو سبھاوک کہا گیا ہے۔ مگر سوتر میں تو یہہ تقسیم بالکل نہیں کی گئی۔ جب سب گنوں کو لنگ کر کے مان لیا ہے۔ تو یہہ نتیجہ کس طرح سے نکل سکتا ہے۔ جو لنگ ہوتا ہے۔

وہ سبھاوک کس طرح ہو سکتا ہے۔ البتہ لکشن کی تعریف تو اسی قسم کی ہو سکتی ہے۔ جس میں ابیاپتی اتی بیاپتی نہ ہو جیسے اگنی کا دہوم لنگ ہے۔ سادھیہ بلا دہوم لنگ کے رہسکتا ہے۔ مگر دہوم بلا اگنی کے نہیں رہسکتا۔ دہوم کا لنگ اگنی نہیں ہوسکتا ہے جیسے لوہے کے تپائے ہوئے گولے میں اگنی ہے دہوم نہیں ہے۔ جل میں اگر دہوم کو دیکھیں تو اگنی پرتیت نہیں ہوتی۔ یتن بلا اچھا نہیں پیدا ہوتا۔ اچھا سے چیشٹا یتن ہوتا ہے تب کریا ہوتی ہے۔ اور جب اچھا نہیں۔ تو راگ دویش نہیں رہیگا۔ گیان تیسرے لکشن میں نشٹ ہو جاتا ہے۔ تب کس طرح سے گیان بنا فنئے ہمیشہ رہ سکتا ہے۔ اصل میں شاستروں میں دو طرح کے مُکت جیو مانے ہیں ایک جیون مکت دوسرا بدیہہ مُکت۔ اگر جیون مکت کا یہہ لکشن کریں تو مان سکتا ہوں۔ بدیہہ مُکت کو گیان پریتن نہیں ہوسکتا۔ میری رائے میں اگر جیو آتما کو ودوان لیا جاوے تو سب دویش دور ہو جاتے ہیں۔ اور شاستر کار بار بار یہی لکھتے ہیں۔ اگرچہ ایک جگہ الو شبد ہی یوگ شاستر میں درج ہے۔ مگر چونکہ اور جگہ بہو کہا گیا ہے۔ اُس الو شبد کا ارتھ مشکل سے پراپت ہونے کے یوگیہ کیا کرتے ہیں وہ یہی ودوان ارتھ کا گون رکھا یا یہہ برتت ہو کر رہتا ہے۔ جیسے شبد جس جگہ اُسکا کارج ہوتا ہے۔ اُسی جگہ پرگٹ ہوتا ہے۔ جیسے آتشی شیشہ جہاں ہو وہاں ہی سورج کا کام ہوتا ہے۔ اسی طرح جہاں جہاں شریر ہوتا ہے وہاں کارج ہوتا ہے۔ مہرشی بیاس ہی جیو آتما کو بھی مانتے ہیں۔ موقع پر پڑھ کر لکھوں گا۔
(۲) سوامی جی صاف طور سے وسد ہیں۔

سوالاس ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں کہ اجو بانی سے پاپ کرتا ہے جانور ہوتا ہے۔ جو شریر سے کرتا ہے۔ وہ برکشن آدیوں میں جاتا ہے۔ اس میں کیا عمدہ نیاء اور دیا پرگٹ ہوتی ہے۔ انسان کے سنسکار شدھ کرنے کا یہہ سب انتظام ہے۔ اور ساتھ ہی سزا بھی دی جاتی ہے۔ مگر خیال رہے یوگ شاستر عالم بیہوشی میں برتی مانتا ہے۔ اور نیاء انکار کرتا ہے۔ اصل میں یوگ شاستر تو یہہ کہتا ہے۔ میں سُکھ سے سویا ایسے جاگنے پر پرتیت ہوتا ہے نیاء شاستر کہتا ہے شریر کی حالت دیکھ کر یہہ گمان ہوا تھا اُسوقت سمرن نہیں ہوتا ہے ندرا شبد کے ارتھ نہ دوڑائیں۔ عالم بیہوشی کا درپ ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔

(۳) برکشوں کے اندر سے پودے وغیرہ ہیں جیو کے نہ ہونے کا دوش دور ہو جاتا ہے۔ شاستر کار شریر تو لوکہ دیپ شرہ پرنیتہ مانتے ہیں بالوں اور ناخن وغیرہ کو شریر نہیں مانتے مگر کچے ناخن میں بھی جھرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح برکشوں میں ایک جیو رہا ہوتا ہے۔ کئی باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے ایسے درخت موجود ہیں۔ اگر اُن کے پاس آدمی جاوے تو زور سے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اور اگر اُن کے پتوں پر مکھی بیٹھ جاوے۔ تو مثل ان پتوں کو لپیٹ کر جانور کو پیٹ لیتے ہیں۔ ایک ہی ابھمانی سُکھ دکھ کا بھوگنے ہوتا ہے۔ سنیوگ وویر کار کا ہوتا ہے۔ دور شٹ بندھن تھوتے نہیں ہوتا اول اور شٹ بندھن اُس جگہ ہوتا جہاں اُس کا من کام کرتا ہے۔ مہوترہ اسی طرح کہا گیا ہے کہ لگانے سے جیو پرویش کرتا ہے۔ درختوں کے خشک پتوں کو ان ہی بالوں سے مثال

مثال دینا ٹھیک ہے۔ سبز پتوں کو کچے پھل سے تمثیل دینا ناموزوں معلوم پڑتا ہے علاوہ ازیں اوپر جیسا کہنے سے ردیوں سے دوسرا ہو جاتا ہے۔ جب شریر تیار ہو جاتا ہے۔ تب جیو اُس میں داخل ہوتا ہے یہ بھی بہت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شریر بلا جیو کے تیار ہونا ناممکن ہے ثابت ہوتا ہے باقی دوسرے مضمون میں جسقدر ہو سکا واضح کرونگا۔

الف

گوکل چند و دیارتھی از بنارس

(الف)

کرم تین پرکار کا ہوتا ہے۔ سنچت۔ کریمان پراربدھ۔ سنچت جو خزانہ جمع کیا ہوا ہوتا ہے کریمان جو کیا جاتا ہے۔ پراربدھ جسکا بھوگ ہوتا ہے۔ کریمان۔ کرم برہم چاریہ وغیرہ کو چھوڑ کر پراربدھ کو روک لیتا ہے۔ جسطرح کسی ندی کا وہ تختہ دینے سے بند اور زیادہ کر لیا جاتا ہے۔ اُسی طرح لوکک کا برل ہو جانے سے پراربدھ کو روک دیتا ہے۔ کمزور کر دیتا ہے۔ جیو کا کسی کو دُکھ سے پاپ ہوتا ہے کیونکہ منشیہ سوتنتر تا کا رن اپنے آدھین ہے۔ جیسا کرتا ہے۔ ویسا پھل پاتا ہے۔ اُسی طرح روح جسم کے نیک و بد سنسکاروں کا تعمیر اور سنسکار اُسکے آدھین ہے۔ ورنہ کبھی اس سنسار سے خلاصی نہ پاتا۔ یہی پرمیشور کا نیاؤ اور دیا ہے۔

اکال مرتیو اسی کا نام ہے۔ جیسے چراغ کی درشٹانت آپ کے پرچہ میں خود ہی درج ہے ہوا میں چراغ کو رکھ دو فوراً گل ہو جاویگا۔

(۳) ایشور نے جتنے سوانس ہو گئے کے واسطے جسم دیا ہے۔ اُس فقرہ کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا ایشور ایک تعداد مقرر کر دیتا ہے۔ اتنے دم لوگے۔ کیا ایشور کے کلام میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ مثلاً آج چار آدمی مر گئے۔ تو ایشور کا حساب کم ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ اور اکال مرتیو کے ماننے سے ایشور کا نیم ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا اگر میں کسی دفتر میں رہ کر چوری کر لوں۔ تو سرکار کا نیم ٹوٹ گیا۔ نہیں نہیں سرکار کی اچھا ایشور آدھین ہے۔ اگر ایشور کا نیم ٹوٹ جاتا ہے تو وہ ایشور کیسا ہوا۔ ایشور کا نیم ایک ایک وِیکتی کے لئے نہیں ہوتا۔ اُسکا یہی نیم ہے کہ جو جیسا کریگا۔ ویسا پھل پاویگا۔ میں امید کرتا ہوں اسقدر مختصر تحریر ہی آپ کے جواب کے لئے کافی ہے۔

(ب)

برکش کے بارہ میں اول مضمون میں لکھ چکا ہوں۔ ایک ہی جیو جیو راج کرتا ہے۔

(۲) بڑہنے گھٹنے کے بارہ میں اسقدر طوالت کو چھوڑ کر اسقدر کہنا کافی ہے۔ کہ اوپر کا سنگوچ وکاش ہوتا گھٹتا بڑہتا ہے۔ صرف بیج سے اُتپن ہونیوالی چیز میں جیو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ بیج اور بیج سے ایسا طرح سے چار روپ میں جیو ہوتا ہے۔ جیسے منشیہ کیڑی جون میں وغیرہ اور اس جسم کی حالت اور درختوں کی حالت میں فرق صرف اس قدر ہے کہ درختوں میں واہیہ اندریہ نہیں ہوتے۔ راگ دویش بھی باہر کی اندریوں میں عکس پڑنے سے ہوا کرتا ہے وہ بھی نہیں پڑتا۔ من سے جیو آتما اپنے کو پرتکش کرتا ہے۔ جو قدرے ہوتا ہوگا۔ اسکے لئے لوکک درشٹانت کوئی نہیں ہے۔

(۳) اگنی سے اندر سے بڑھنا جل سے باہر سے بڑھنا وغیرہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ (۴) آپ تحریر فرماتے ہیں۔ جیسے جب اُبالے جاتے ہیں۔ اندر سے بڑہتے ہیں۔ اگنی کے پرمانوں اندر سے شامل ہو جاتے ہیں۔ کیا اگر لوٹا تپایا جاوے تو اول اُس کے پرمانوں اندر داخل ہوتے ہیں۔ بعدہ باہر سے شرح ہوا تھا۔ اور اگر چنے کے جسم میں مٹی کے پرمانوں داخل نہ ہوتے تو کس طرح درخت ہو جاتا۔ اور کیا سبب پرمانوں باہر سے گھٹتے ہیں۔ کرپا کر کے زیادہ واضح فرماویں۔

(۵) جسقدر جڑ پدارتھ ہیں۔ وہ ہماری بھوگ کے لئے ہیں۔ اور بھوگ کو بند کر دینا پاپ ہے۔ برکش وغیرہ بھوگ ہونے سے پاپ جبکہ نہیں ہے اور بھی وغیرہ جو ہم کو دُکھ کی بہا گتی ہے۔ اور اُس کے نشٹ ہونے کو ہم رو کتے ہیں۔ اسلئے پاپ جبکہ ہے

ادم شم

الف

گوکل چند و دیارتھی

کنیا کیلئے ور کی ضرورت!!

برہمنی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے کنیا کی عمر ۱۶ سال کی ہے۔ مستورہ تعلیم یافتہ اور اچھے خاندان کی ہے کسی قدر انگریزی بھی جانتی ہے۔ کھانا بنانا اور گانا بھی سیکھی ہوئی ہے اور کی صحت عمدہ ہونی چاہئے۔ کوڑھ نہ ہو۔ ۲۵ سال سے کم نہ ہو وہ ستری شکشا کا ہمدرد بھی نہ ہو۔ آمدنی کم سے کم ۵۰ روپیہ ماہوار ہو۔ ستر دھن نہ ہو

آریہ سماجک خبریں

—— احمد آباد آریہ سماج کے سپتاہک جلسے آنند پوروک ہوتے ہیں۔ لالہ شیودیال سیکنڈ ماسٹر سکول منیہ گرتا نے شراب کی برائیوں پر گذشتہ بدھوار کو لیکچر دیا۔ جسکا اثر اہالیان قصبہ پر بہت اُتم اثر پڑا۔ کئی پرشوں نے شراب چھوڑ دینے کا وعدہ کیا۔ اگر اسی طرح کچھ لیکچر ہوتے رہے تو نتیجہ نیک نکلے گا۔

—— آگرہ میں ہینگ کی منڈی سماج اور پنڈت دولت رام مارگوپدیشک میں جھگڑا ہے۔ شوک ہے کہ آپس کی خودغرضی ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں سخت رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ اگر یہ جھگڑا انہی دنوں پر ہے۔ تو جو کوئی سدھانتوں سے گر گیا ہو۔ اس کو آریہ سماج سے نکال دینا چاہیے۔ ورنہ خودغرضی کو آریہ سماج پر قربان کرکے آپس میں پریم بڑھا دیں۔ اور دویش کو دور کریں۔ تاکہ پرچار میں وگھن نہ پڑے۔

—— شاہ آباد آریہ سماج کے سیکرٹری پنڈت آتمارام کی جگہ اب لالہ پرمانند ساہو سکا مقرر ہوئے ہیں سماج ہذا کا مندر تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ عمارت کا کام اب تک جاری ہے۔ جو صاحب چندہ سے امداد دینا چاہیں۔ وہ اپنا اپنا چندہ لالہ پارس نتھا خزانچی کے نام روانہ فرما دیں۔

قصبہ نکوڑ میں ساد ہو آلا رام و پنڈت بالو رام شاستری نے اپنی عادت کے موافق دھرم پر ویاکھیان دئے۔ آریہ سماج اور سوامی دیانند پر گالیوں کی بوچھاڑ کی۔ وہاں آریہ پرشوں نے ان پر بہت سے اعتراض کئے۔ مگر جواب ندارد شاستر ارتھ کیواسطے کہا۔ مگر ساد ہو صاحب اس سے ہی پہلو تہی کر گئے۔ لالہ کنہ لال اور لالہ رام چندر ان کا حال لکھتے ہوئے ان پر بہت کچھ گلا گذاری کرتے ہیں۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ ساد ہو صاحب کی یہ مرض لاعلاج ہے۔ ایسی ہی کرتوتوں کی وجہ سے انہوں نے سخت سے سخت ذلت اٹھائی۔ مگر بدتہذیبی اور سخت کلامی سے باز نہ آئے۔ اسلئے ان کی بات کا غصہ ہی کرنا فضول ہے۔ ساد ہو صاحب اپنی عادت سے لاچار ہیں۔

—— آریہ سماج راہوں کو لالہ ہیرالال صاحب کے والد بزرگوار بابو گوبند سہائے صاحب نے یکم جون ۱۹۰۶ء کو مبلغ ۵ روپیہ دان دئے ہیں اور لالہ گنگارام صاحب سبھاسد آریہ سماج ہذا کو مبلغ ۲ دو روپیہ دان دئے۔ آریہ سماج راہوں ان ہر دو صاحبان کا مشکور ہے۔

—— گنگوہ میں ساد ہو آلا رام اور پنڈت بالو رام نے آریہ پرشوں کو اپنی عادت کے موافق خوب گالیاں دیں۔ ان کے لیکچروں کی تردید میں ساد ہو یوگندر پال اور ساد ہو نتیانند نے لیکچر دئے۔ اور لوگوں کو گالیاں دینے کی بجائے اچھی طرح سمجھایا کہ آچار (ا چار) پنچ مہایگیہ اور دید کا دھرم کا مہتو اسکو کہتے ہیں اثر اچھا رہا۔

—— بابو لکھمن لال صاحب بی اے اپ پردھان آریہ سماج گورداسپور کی تبدیلی راولپنڈی کو ہو گئی ہے۔ آریہ سماج گورداسپور میں بابو صاحب موصوف بڑے ہی دھرم بھاؤ سے کام کرتے تھے ان کی جدائی کو آریہ سماج نے بڑا محسوس کیا ہے ایسے یوگیہ اور ورڈھ آریہ سے امید کامل ہے کہ جس طرح سے وہ گورداسپور میں ویدک دھرم کے پرچار میں تن من اور دھن سے کام کرتے تھے راولپنڈی میں بھی وہ ایسے ہی زور شور سے آریہ دھرم کی اشاعت کے لیے پورے اُتساہ سے کام کرینگے۔ آریہ سماج کے واسطے ایسے سجن پرشوں کا دم غنیمت ہے پرماتما ان کو اس سے بھی ادھک دھرم بل پردان کریں

—— آریہ سماج سید والہ ضلع منٹگمری کا انتخاب ادھکاریان سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا مہاشہ جوتی رام جی سارجنٹ پولیس پردھان مہاشہ نند لال جی اپ پردھان۔ پنڈت بھیم سین جی سیکنڈ ماسٹر سکول منتری۔ پنڈت کیشو ناتھ جی مدرس خزانچی و لائبریرین۔ اور ماسٹر شیو داس صاحب ممبر انترنگ سبھا۔

—— آریہ سماج علی پور کا سالانہ اتسب بڑی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء کو نگر کیرتن ہوا جسمیں لوکھیمن منڈلیاں موجود تھیں جنہوں نے ویدک دھرم سمبندھی بھجن سن کر بہت ہی پرسن ہوئے۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء کو ہیر اور دیگر سامگری سے ہون ہوا۔ اور اسی دن ماسٹر آتمارام جی۔ منتہ جیمنی جی بی اے۔ اور پنڈت سیلارام جی آریہ اپدیشک کے لیکچر مختلف وشیوں پر ہوئے۔ حاضری ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی۔ دھرم چرچا کے وقت پنڈت سیلارام آریہ اپدیشک اور ماسٹر آتمارام جی نے مخالفین کے پرشنوں کے معقول اُتر دئے۔ اس سے اگلے دن ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء کو اول ہون ہو کر آتمارام جی کا سرمن ہوا۔ اور پنڈت پورنانند جی نے بورالوں کا کھنڈن اور وید کے مہتو پر ایک اچھا ویاکھیان دیا۔ اور وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ جسپر تقریباً مبلغ دو صد روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کے واسطے جمع ہوئے۔ بعدن پنڈت سیلارام جی اور پنڈت گنگارام جی کے ویاکھیان بھی ہوئے۔ اور تین یگیوپویت اور ایک منڈن چار سنسکار ہوئے۔

—— آریہ سماج دینا پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں پنڈت نند لعل جی اپدیشک نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور نیز ۲۸ مئی ۱۹۰۶ء کو لالہ سکھرام داس کے پوتے کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت جی نے کرایا۔ اور پنڈت صاحب نے نصف گھنٹہ تک سنسکاروں کی خوبی پر ویاکھیان دیا جسکو سن کر لوگ بہت ہی پرسن ہوئے

حاضرین کا بتاشوں سے ستکار کیا گیا۔ اور عمر پنڈت جی کو دکشنا دی۔ اور ... وید پرچار فنڈ کو دان دئے۔ آریہ سماج ہذا کا انتخاب سال حال کے واسطے حسب ذیل ہوا لالہ سکھرام داس پردھان۔ سیٹھ کیول رام اپ پردھان۔ لالہ آتما رام منتری۔ پنڈت جیون رام اپ منتری۔ دیوان مول چند خزانچی لالہ حضوری لعل پستکادھیکش۔ اور سردار ساون سنگھ ممبر انترنگ سبھا۔ پنڈت نند لال نے دو روز تک منتریوں میں بھی پرچار کیا۔ دینا پور سماج کے منتری مہاشے آریہ سماج علیبی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جس نے پنڈت صاحب موصوف کو ویدک دھرم کے واسطے دینا پور میں بھیج مہا جگ پرشوں کے آنند در اُف دہ کو بڑھایا۔

(۱) لالہ چرنجی لال صاحب رئیس اعظم حصار کی ماتا جی کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے تھوا پورن ریتی سے ہوا پنڈت دیواکر دت ہیڈ ماسٹر سنسکرت سکول حصار۔ و پنڈت امیں چند اُپدیشک آریہ سماج حصار و پروہت بنواری لال آہوتی لالہ صاحبان خود اپنے ہاتھ سے دے رہے تھے۔ داہ کرم چندن اور سگندھت و ... اور گھرت آدی سے کیا گیا۔ داہ کرم کو دیکھ کر حاضرین کے دل پر ویدک ریتی کا نہایت اثر ہوا

(۲) بابو چڑانجی صاحب پلیڈر و منتری آریہ سماج کے گھر پر اُن کے ایک چھوٹے لڑکے اور دو بھتیجوں کا یگیوپویت سنسکار پنڈت ونی رام صاحب برادر کیپٹ رائے صاحب پلیڈر و پنڈت رامیں چند اُپدیشک حصار سماج نے کرایا۔ سنسکار ویدک ریتی الوسار ہوا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کرایا گیا۔ لالہ سلطانی رام صاحب کلارک دفتر انگریزی برادر لالہ ایچرول اکسٹرا اسسٹنٹ کے گھر پر اُن کے ایک لڑکے اور ایک بھتیجے کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت دیواکر دت صاحب نے کرایا۔ اس موقع پر لالہ بھگوان اُن کے بھتیجے جو بی اے میں امسال نمبر دوم پر پاس ہوئے تھے تشریف لائے تھے۔ آپکا تواضع اور بے تکلفی کا برتاؤ نہایت آکرشت کرتا تھا الغرض ہوکر حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا اور جلسہ برخاست ہوا۔ (۳) بھوانی میں لالہ رام جس لال صاحب پریزیڈنٹ سبھا سد آریہ سماج بھوانی کے چھوٹے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ نام بھدرسین رکھا گیا۔ سنسکار کرانے کے لئے پنڈت دیواکر دت صاحب حصار سے تشریف لے گئے تھے۔ اور نیز سنا گیا ہے کہ بھوانی کے دو پنڈت صاحبان تشریف لائے تھے۔ اور سامائک بھائی اور دیگر اُن کے بتر اس سنسکار میں شامل تھے۔ ویدک سنسکار کی بہاسب ہی لوگ کرتے ہیں (۵) آجکل حصار شہر میں پنڈت جگت برت وساشتری نرگ شرومنی پنجاب بند سناتن دھرم کے اُپدیشک جو کہ پچھلے دنوں میں ویدوں کی کتھا کرتے رہے ہیں۔ تشریف لائے ہیں۔ اور جن کے زور سے اتھرو وید کی کتھا کرنی شروع کر دی ہے۔ سوامی دیانند کا پرتاپ ہے کہ جسنے حصار جیسے ریگستان کے ملک میں کہ جہاں سنیچر کی کتھا ہی لوگ مشکل سے سنتے تھے۔ آج ویدوں کی کتھا ہونے لگی۔ اور ایسے ایسے پرش اس کام کے سننے کے لئے آتے ہیں۔ کہ جنہوں نے شاید کبھی سوائے ادھر اُدھر کی گپ شپ کے کتھا کا نام ہی مشکل سے سنا ہوگا۔ ایک دن ہوگا کہ جو کچھ تفرقہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کا ہے۔ صاف ہو جاویگا

نشتہ نمتا رام کشن ممبر آریہ سماج بت ضلع مظفر نگر کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ کو ہوا اور ویدک ریتی سے ہوا۔ لپشکل سامگری سے ہون کیا گیا۔ سنسکاروں کی اصلیت پر دو لیکچر ہوئے۔ اور مبلغ ... روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دئے گئے۔

پنڈت پرنام سنگھ جی اُپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ملکندیں از ابتدائے ۲۷ مئی لغایتہ ۳۰ مئی ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جس سے کہ سامعین کے دل پر بہت اثر ہوا۔

مہاشہ ہیرا لال زمیندار فیض اللہ پور ضلع بریلی نے مبلغ ۲۵ روپیہ حسب ذیل فنڈوں میں دان دئے۔ گرو کل ... کنیا مہا ودیالہ جالندھر شہر ... کنیا مہا ودیالہ جالندھر ... لیکھرام میموریل فنڈ ... وید پرچار فنڈ لاہور ...

کیمل پور میں ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء سے آریہ سماج قایم ہے۔ اُسکے پردھان پنڈت کامتا پرساد جی سپروایزر ریلوے ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ اور منتری پنڈت لکشمن داس جی۔ سماج ہذا کے ستیاہک جلسے بابو جوہر سنگھ جی نقشہ نویس کے مکان پر ہوتے ہیں۔

ہمارے پاس ایک خبر آئی ہے کہ بیکانیر کی ریل اب بہت جلد کھلنی والی ہے۔ اور باگڑ میں آریہ سماج کے لئے نہایت ضرورت ہے۔ اسلئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے اُچت ہے کہ بزالہ۔ بٹھنڈہ اور سرسہ سماجوں سے مشورہ کرکے بٹھنڈہ جنکشن پر ایک یوگیہ اُپدیشک پرچار کے لئے چھوڑ دیوے۔ اور پرچارک کی تنخواہ پر جو کچھ خرچ ہوگا وہ یقین ہے کہ باگڑ میں پرچار ہونے سے پرت ہو جاویگا

(۲) دہلی میں جو دربار ہونیوالا ہے اُسکی بابت ہماری رائے ہے کہ ستیارتھ پرکاش مفت تقسیم نہیں ہونا چاہئے اصل لاگت پر فروخت ہو تو مناسب ہے۔ صرف دربار کے لئے اور شہنشاہ ایڈورڈ کی تاجپوشی کی خوشی میں یہ قیمت سوامی دیانند کی تصنیفات کی قیمت کم کرکے فروخت کرنی چاہئے۔ ویدک یںتر الئے کو چاہئے کہ وہ اپنا ایک ایجنٹ دہلی سماج میں بھیجکر اپنی فروختگی ستیارتھ کی بابت جگہ وغیرہ کا بخوبی وچار کرکے انتظام کرلیوے اور قیمت وغیرہ کی بابت فیصلہ کرکے انتظام پختہ طور پر

L 39
رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی

قیمت بعد پیشگی

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۷ اساڑھ سمت ۱۹۵۹ مطابق ۲۰ جون ۱۹۰۲ء شنکروار جلندھر شہر | نمبر ۱۱

قواعد اخبار

چونکہ بعض بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں لیکن جب وی پی ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بسرعت واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ وہم کیے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	للعہ	ہے
طلباء سے	ہے	۲/

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	۲۲۵	۱۵۰
نصف صفحہ	۲۲۵	۱۵۰	۱۰۰
ایک کالم	۱۷۰	۱۱۰	۷۵
نصف کالم	۱۱۰	۷۵	۵۰

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہار کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی شرح فی سطر کالم فی سطر شمار کرکے لی جاویگی کل اجرت یکمشت لی جائے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون مل ہو سکتی ہے۔ یکم بیساکھ یکم ساون یکم کاتک یکم ماگھ

المشتہر بسنتی رام اسسٹنٹ منیجر

وہ بیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور درشنوں کے پر مانوں سے سری سوامی کلتیانند سرسوتی جی نے تصنیف کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی صورت سے بیان کی گئی ہے۔ پہلے قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بیان کی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بیان ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو بجا دینا ہی سمجھتے ہیں (۵) اگر ہیاد ہن بیان (۶) وید بیان لینے کی بیان ہے۔ جسکے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کہ اسمیں پرانایام کے دیکھنے سے بیان قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ ۲۰ کی لینے سے بیان محلہ بہاری پورہ جالندھر کا لکا پرشاد سے مل سکتی ہے اپنے کے خریدار کو ایک پرانایام حاصل میں ملیگی پرانایام ... کو ریٹ ... فیصدی کے حساب کمیشن ملیگا۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

ستیا - دروپدی - سنجوگتا - پدمنی - دمینتی - شکنتلا - انجنا - اہلیابائی - وغیرہ وغیرہ ویر ماتا ستریوں کے مختصر برتانت گورمکھی یا بھاشا زبان میں ابھی تک کہیں نظر نہیں آئے - آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے یہہ کتابیں علیحدہ علیحدہ تیار کراکر چھپوانی شروع کی ہیں - جو دو ہفتہ تک طیار ہوجاویں گی - قیمت فی جلد ۲ پائی - سندھیا - سندی - گورمکھی - اور بھاشا میں چھپ کر طیار ہے - آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مفت ارسال ہوگی - مفت تقسیم کرنے والوں سے یک صد کاپی کا ایک روپیہ

سبھا پرشن مصنف منشی نول سنگھ

گورمکھی میں چھپ کر طیار ہے - ہندی اور اردو میں چھپ رہا ہے - قیمت فی جلد ۱۲/

درس پنڈت گورو دت

مع جیون چرتر

چونکہ باوا ارجن سنگھ ایڈیٹر آریہ پتر کی جن کے سپرد ان کے جیون چرتر لکھنے کا کام تھا - بیمار ہوگئے ہیں

لہذا یہہ کتاب آخیر جولائی تک طیار ہوگی

بی بی درگا دیوی کا ویاکھیان

جو ستیہ دہرم پرچارک مورخہ ۶ - جون میں شائع ہوا ہے اور بھاشا میں بھی چھپ چکا ہے - آریہ سماجوں کو یہہ کتاب سینکڑوں کی تعداد میں منگوا کر تقسیم کرنی چاہئے قیمت ۲ پیسہ

ہون سامگری

ہون یگیہ کا نت پرتی دن ہر گہر میں خصوصاً جبکہ طاعون کا ہر طرف سے زور ہو نہایت ضروری ہے - بڑی احتیاط سے یہ سامگری طیار کرائی گئی ہے قیمت فی سیر ۱۰/

لاہور کی مشین کی بنی ہوئی اسپی اچھی ہیں

قیمت ایک درجن سے ۳ درجن تک ۱۲/ فی درجن - ۳ سے ۱۰ درجن تک فی ۱۱/ ۱۰ سے زیادہ ۱۰/

ریاست چمبہ کے نندلعل منجر کا گلقند

قیمت گلقند بنفشہ دو پونڈ ۱۲/ روپیہ فی پونڈ ۴/
شہد خالص بکس ٹن دو پونڈ ۱۲/ فی پونڈ ۶/

المشتہر

متھرا داس پوری منیجنگ ڈائرکٹر

سنسار کی گتی

شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی

تخت نشینی کا جلسہ ولائت میں تو اسی مہینے ہو جاویگا۔ اُسکی طیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ لاکھوں کا تو حساب ہی کیا ہے۔ کروڑوں کے وارے نیارے ہو جائینگے۔ پہر یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دوسری ہی تخت نشینی ہوگی۔ ہندوستان کے باشندوں کے علاوہ کل ایشیا کی طاقتوں کو ایڈورڈ ہفتم کی طاقت کا چمتکار دہلی کے مقام پر دکہلایا جاویگا۔ سچ پوچھیے تو تخت نشینی اُسی دن ہو چکی جس دن مہارانی وکٹوریہ کی موت کے بعد اُن کے بڑے بیٹے نے اُنکی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ لیکن تخت نشینی کے جلسہ کا مطلب ہی کچھ اور ہے۔ ایڈورڈ ہفتم کی سلطنت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اور اُسکی طاقت کا کون مقابلہ کر سکتا ہے؟ لیکن چونکہ یہ سلطنت اور یہ طاقت کل دنیا میں بکہری ہوئی ہے۔ اسلیئے کل دُنیا کو اپنی طاقت کا نمونہ جمع کر کے دکہلانا مقصود ہے۔ لنڈن میں جب جلسہ تخت نشینی ہوگا۔ جب علاوہ اسٹریلیا۔ کنیڈا۔ وغیرہ بڑے بڑے ملکوں کے وزراء کی شرکت کے ہندوستان کے سانولے سلونے راجے مہاراجے بہی مع اپنے جواہرات کے شامل دکہلائی دے۔ تو جرمنی۔ فرانس اور روس وغیرہ کو یقین ہو جاویگا۔ کہ سلطنت برطانیہ کو چہیڑنا بڑی بہاری حماقت ہے۔ اور اس موقع پر ان بڑی بڑی سلطنتوں کے ایلچی بہی ظاہرداری کے لیئے اسی قسم کی سپیچیں کریں گے۔ جس سے معلوم ہو کہ وے سلطنت برطانیہ کا لوہا مان گئے ہیں۔ لیکن کیا وے یقین کریں گے۔ کہ تماشے کے تمام ایکٹر نیک نیتی اور سچائی دل سے تماشہ میں شریک ہوئے ہیں؟ یہہ ایک راز ہے۔ جسکا پتہ آج کل کی راج نیتی ہی لگا سکتی ہے۔

جلسہ تخت نشینی کا خاص معجزہ

یوں تو اس جلسہ نے ساری دُنیا کے انسانوں کی طبیعتوں میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ لیکن ایک خاص معجزہ اسکے متعلق ہندوستان کے اندر وقوع میں آیا ہے۔ جسکی نظیر دوسری جگہ موجود نہیں ہے۔ کٹر ہندو جو پورانوں کی ہدایات کو ویدوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور پورانوں پر بہی رواج کو مقدم سمجہتے ہیں ولایت کے سفر جہازی میں کل دہرم کرم کا خاتمہ سمجہا کرتے تہے۔ بڑے سے بڑا ضروری کام اور اعلیٰ سے اعلیٰ پروپکار کا بہاؤ بہی اُس پاپ کے دہونے کے لیئے کافی نہیں سمجہا جاتا تہا جو کہ سمندر کو عبور کرنے سے اُن کے خیال میں پیدا ہوتا تہا۔ ودّوانوں نے ویدوں اور ستیہ شاستروں کے اندر خوض کیا اور پنڈتوں نے فتوے دیئے کہ سمندر کے سفر سے دہرم اور ورن اور ذات وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن "ہندو دہرم کا کچا دہاگا" ٹوٹنے کے ڈر سے آگے بڑہنے کی ہمت نہ کر سکا۔ جب ہندو راجے مہاراجے تک سمندر کے پانی سے اسقدر ڈرتے تہے اور مسلمان عیسائی کا سایہ تک اُن کا دہرم نشٹ کر دینے کے لئے کافی تہا تو ہندوؤں کے دیوتے (پوجنے کے بُت) تو بہلا ہلنے کا ساہس ہی کیا کر سکتے تہے جب اورنگ زیب کی بہائی ہوئی گؤرکت کی دہارا سے ڈر کر کاشی کے سوامی شری وشوناتھ جی مہاراج نے کوپ میں کودنے کو اپنے بہگتوں کو بچانے پر ترجیح دی تو چہوٹے موٹے دیوتوں کی کیا مجال تہی کہ سمدر یاترا کے پاپ کو دور کر سکیں۔ لیکن جو کام کہ ہندوستان کے ہندو پنڈتوں اور ہندوؤں کے کل دیوتوں کی متفقہ طاقت نہ کر سکی۔ وہ شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے ایک فرمان نے کر دیا۔ بذریعہ وائسرائے ہند کے ایک فرمان جاری ہوا۔ کہ مہاراجہ صاحب جئے پور تخت نشینی کے جلسہ میں بمقام لنڈن بلائے جاویں۔ یہہ فرمان ویدوں اور شاستروں سے بہی بڑہ کر سمجہا گیا۔ اُسکا کرنا تو درکنار مہاراجہ صاحب نے اس حکم کی تعمیل اپنے اوپر ہی فرض نہیں سمجہی۔ بلکہ اپنے کل دیوتا شری گوبند جی کو بہی شاہنشاہ ایڈورڈ کا ہی غلام سمجہ کر اُن کو بہی اپنے ساتہ لے لیا۔ اس عمل کا نتیجہ کیا ہوگا۔

راضی نامہ کرنے والے دور اندیش ریفارمر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ایک تعصب کی زنجیر بڑے ڈہنگ سے ٹوٹی۔ لیکن مجہے اس واقعہ پر رونا آتا ہے۔ اسلیئے نہیں کہ ایک پتہر یا دہاتو کے بُت کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا کچہ پاپ ہے۔ یا اس قسم کے تعصب کے ٹوٹنے سے میں خوش نہیں ہوں بلکہ اسلیئے کہ اس عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی بہی (جن پر بہارت ورش کی آئندہ بہبودی کا دار سمجہا جاتا ہے۔) مکار اور دہوکہ باز بن رہے ہیں۔ اگر ایک شخص کی نگاہ میں مورتی پوجا کی کوئی وقعت نہیں۔ یا چہوت چہات کا دہرم سے کچہ تعلق نہیں ہے۔ تو اُسے ایمانداری سے ایسا کہنا چاہیئے۔ نہ کہ اس طرح کے بہانے تلاش کر کے اپنے آتما کا خون

کرنا چاہئے۔ جہاز تو راجہ صاحب نے ہندو کر لیا۔ لیکن جو پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ انگریز اس جہاز میں ساتھ گئے ہیں کیا اُن کا اثر زور کر لیا؟ کیا کپتان اور دیگر اہالیان جہاز کی موجودگی کو وہ دھو سکتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے راجے مہاراجے اور انگریزی پڑھے لکھے بڑے آدمی سب مورتی پوجا کی نامعقولیت کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جہاں عوام کے خوف سے ان عملوں کو چھوڑتے نہیں۔ وہاں اپنی سورتھ سدھی کے لئے بہانے تلاش کر کے اُن کو جواب بھی دے سکتے ہیں۔ اور بھارت کے اُدھار کی دُھن میں ہزاروں لاکھوں اپنی جان جوکھوں میں ڈال رہے ہیں۔ کیا عبرت انگیز نظارہ ہے!

شاہنشاہ اڈورڈ خاص مبارکباد کے مستحق ہیں

ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کا نظارہ ہی۔ اگر جنوبی افریقہ کا جنگ ختم نہ ہوتا تو شاید اس تخت نشینی کے جلسہ کو وہ عزت حاصل نہ ہوتی جو کہ اس وقت ہو رہی ہے۔ دنیا کی گذشتہ دو ہزار برسوں کی تاریخ کے اندر ایسا عالی شان اور اعظم جلسہ سننے میں نہیں آیا۔ سکندر۔ نپولین وغیرہ سب نے بڑے بڑے جلسے کئے۔ لیکن کیا اُن کے جلسوں میں ساری دُنیا کے قائمقام پہونچے تھے۔ اور اگر کسیقدر پہونچے بھی ہوں۔ تو کیا اُن جلسوں کے وقت اُن کی وہ طاقت تھی، جو آج برٹش اعظم کی ہے۔ بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کوئی بھی ایسی طاقت نہیں ہے۔ جسکے ساتھ کہ شاہ ایڈورڈ کی صلح نہو۔ جاپان کے ساتھ اپنے تعلقات خاص پیدا ہو گئے ہیں کہ روس۔ جرمنی وغیرہ سوائے

اندر ہی اندر حسد کی آگ سے جلنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ جنگ افریقہ صرف ختم ہی نہیں ہو گیا۔ بلکہ شاہ ایڈورڈ ہفتم نے نئی رعایا حاصل کی ہے۔ جسکا جان نثار بن جانا محض گورنمنٹ وقت کے برتاؤ پر منحصر ہے اور اگر یہ اخباری گپ سچ ہے کہ بوئر جنرل ڈی لاریٹ ڈی ویٹ وغیرہ شاہی جنگی ملازمت قبول کریں گے تو جس برطانیہ کے پاس جنگی لائق جنرلوں کا ابھاؤ سمجھا جاتا تھا وہ شاید ساری دُنیا کی متفقہ طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لائق ہو جاوے اسلئے شاہ ایڈورڈ ہفتم سچ مچ خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ لیکن کیا ایسے عروج کے وقت میں شاہنشاہ عالم اپنی ذمہ واریوں کو سمجھینگے کیا پرماتما کی برکتیں اُنہیں اسقدر سچا آستک بنا دیں گی کہ وے اپنا سر اُس کے حضور سجدہ میں جھکا کر اپنے دل میں وعدہ کریں گے کہ وے ہمیشہ دُکھیوں اور ستم رسیدوں کی مدد کرتے ہوئے ساری دُنیا کی مخالفت کی بھی پروا نہ کریں گے سوائے پرمیشور سے پرارتھنا کرنے کے بیچارے غریب بدنام ہندوستانی کیا کر سکتے ہیں۔ جو بلحاظ اپنے کرموں کے اپنے آپ کو اپنے اصلی نام آریہ سے پکارنے کا بھی حوصلہ نہیں کر سکتے

جنگ جنوبی افریقہ واقعی ختم ہو گیا

بوڑھا پال کروگر برابر یہی کہتا رہا کہ بغیر اُسکی مرضی اور اجازت کے کوئی طاقت بھی ٹرانسوال میں صلح نہیں کر سکتی۔ اسپر انگریزی اخبار مخول کرتے تھے اور اُنکی رائے تھی کہ ڈی ویٹ وغیرہ پال کروگر سے منحرف ہو گئے ہیں اور صلح کے فوراً اُسکے برخلاف جانیکو بھی تیار نہیں۔ لیکن تار خبر سے معلوم ہوا کہ جب صلح کی خبر پال کروگر کے جائے مسکن پر پہونچی تو اُسنے ٹرانسوال کا جھنڈا فوراً نیچے گرا دیا پال کروگر کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھے

کروگر نے اپنی آن کو قائم رکھا اور خود انسانوں کے روبرو سر نہیں جھکایا۔ تاہم اپنے ساتھیوں کو ایک بے ثمری لڑائی جاری رکھنے کے لئے مجبور نہیں کیا اسوقت شاہ ایڈورڈ ہفتم کا اختیار ہے کہ ایک تجربہ کار اعلےٰ دماغ سے اپنی بادشاہت کے لئے جسقدر مدد پہونچ سکتی ہے لیویں۔ لیکن انسانی طبیعتوں کی گہرائی کو کون جانچ سکتا ہے۔

ہمدردی ایسے کہتے ہیں اگر یہہ ادھرم نہو

خوبصورتیوں کے لئے انعامی اشتہار اخباروں میں کئی مرتبہ پڑھے گئے۔ خوبصورت عورتوں اور خوبصورت آدمیوں کی قدر میں ہزاروں لاکھوں خرچ کرتے ہوئے انسان دیکھے گئے تندرستی کے شوقینوں نے تندرستی کے لئے اور پہلوانی کے مشتاقوں نے پہلوانی کے انعام وغیرہ مقرر کئے۔ لیکن بدصورتی کے لئے وظیفے اور انعام آجتک سننے میں نہیں آئے۔ اب جرمنی سے خبر آئی ہے کہ ایک دانی نے ان آدمیوں کے لئے انعام مقرر کیا ہے۔ جو کہ بدصورت عورتوں کیساتھ بیاہ کرنے پر رضامند ہوں۔ اگر بدصورت عورت ایک دو مرتبہ بیوہ کے میدان میں کامیاب ہو چکی ہو تو اُس کے ساتھ بیاہ کرنے پر زیادہ انعام مقرر کیا گیا ہے۔ اگر آتما خوبصورت ہو تو بدنی بدصورتی بذات خود گناہ نہیں ہے۔ اسلئے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ بدصورت عورتیں اچھا خاوند نہ حاصل کر سکیں۔ اگر انسانی جماعت کی تشکیل ٹھیک دھرم اصولوں پر ہو۔ لیکن حال کی یورپین سوسائیٹی کی تربیت کا دھرم چیزوں سے تعلق نہیں ہے۔ اسلئے بیاہ کے وقت پہلا جزو اعظم بدنی خوبصورتی کو سمجھا جاتا ہے۔ جسم کا غلام بننے سے لاکھوں آتما تباہ ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی انسان سب کچھ جسم پر قربان کر بیٹھتا ہے۔ اگر جرمنی دانی نے یہ شرط لگا دی ہے کہ وہ گن کرم سوبھاؤ کی یوگیتا ہو اگر تو پھر اُس کا روپیہ اس انوکھے دان سے بڑے پن کا بھاگی ہوگا

موت کو ہر گز مت بھولو

میں نے ابھی افسوس کیساتھ سنا ہے کہ لاہور کے آریہ سماج کی حمیت منڈلی کے رکن اور ایشور کے پریمی بھگت

اُپدیش

(۲)

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते ॥ ॥ ॥ ॥ ॥

ندی کے کنارے پر دیکھو کیسے میٹھے سُور سے دھُونی نکل رہی ہے۔ آگے بڑھ کر دیکھو۔ ایک دِویہ دھُوتی دھارن کئے۔ ٹیکا لگائے وید پاٹھی براہمن سام وید کا گان کر رہا ہے۔ دوسری طرف یجُر وید کے منتروں کے اُچارن سے ایک دوسرا تیلنگ براہمن آکاش کو گونج رہا ہے۔ تیسری طرف ایک خوش الحان مرہٹہ رگوید کی رچاؤں کا اُچارن کر رہا ہے۔ ہزاروں ہندو اکٹھے ہیں۔ اور دھنیہ! دھنیہ!! کے شبدوں سے آسمان سر پر اُٹھا رہے ہیں۔ "ست یگ آگیا۔ کیا دھرم کا پربھاؤ ہے۔ اب دُنیا میں شانتی کیوں نہ پھیلے گی"! اس طرح کے شبد چاروں طرف سے اُٹھ رہے ہیں۔ میں بھی اس جوش کے دریا میں بہہ کر دھنیہ! دھنیہ!! کرتا ہوا گھر کو چل دیا۔ ان میں سے کسی وید منتروں کے ارتھ سُنے ہوئے تھے کیسی پوتر شکشا ان سے نکل رہی تھی دل نے کہا "تیری جد و جہد بیکار ہے جن ویدوں کی تھوڑی سی تعلیم سُن کر تو آریہ ورت کو درست کرنا چاہتا ہے اُسکے سمپورن جاننے والے یہہ موجود ہیں اب کیا فکر ہے۔ تیری کوششیں لاحاصل ہیں" میں شانت ہو گیا۔ لیکن جب شام کو بازار گیا۔ ایک شراب کی دوکان کے پاس گذر ہوا۔ تو دیکھتا کیا ہوں تینوں وید پاٹھی ایک دوسرے کی صحت کے جام پی رہے ہیں آہ! کیا سخت صدمہ دل پر ہوا۔ وید پاٹھی اور یہہ کرتوت۔ حیرانی کے ساتھ اُن سے ہمکلام ہو کر پوچھا "مہاشئے تم صبح کیسا اُتّم اُپدیش دے رہے تھے۔ اب تمہیں کیا ہو گیا" سام ویدی بولے "کیسا اُپدیش؟ ہم تو اُجرت لے کر وید پاٹھ کر دیتے ہیں ہمیں اُپدیش سے کیا مطلب!" دل میں طرح طرح کے خیالات اُٹھنے لگے۔ کبھی اس پر اوشواس کبھی اُس سے بیزاری۔ غرضیکہ منشیہ ماتر سے وشواس اُٹھا کر میں پھر گھر پہنچ کر فکر کے دریا میں غوطہ زن ہو گیا۔ طبیعت سُست پڑ گئی۔ کام دھندے سے دل لگنا بند ہو گیا اسلئے دوسرے دن پھر دن کٹی کے لئے باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ جنگل کے اندر ایک بڑی منوہر پاٹھشالا لگی ہوئی ہے۔ اُسکے بیچوں بیچ ایک خوبصورت چبوترہ ہے۔ جسکے چاروں طرف پھلواڑی کی بہار آنکھوں کو تر و تازگی بخش رہی ہے چبوترے پر ایک چوکی پر کیسا خوبصورت آسن بچھا ہوا ہے۔ اور اُس آسن کے اوپر کیسے دِویہ مورت مہاتما بیٹھے ہوئے ہیں۔ چہرے سے شانتی اور آنند کی برکھا ہو رہی ہے۔ لبوں پر کیسی موہنی مسکراہٹ نظر آ رہی ہے! چاروں طرف چُپ چاپ سینکڑوں آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور مہاتما وید منتروں کا اُچارن کر کے اُن کا پد چھید۔ انویہ آدی کرتے ہوئے کیسی میٹھی اور منوہر آواز میں اُن کا ارتھ سمجھا رہے ہیں۔ ایسی عام فہم زبان کے درشٹانت ایسے اُتّم دیتے ہیں کہ جاہل سے جاہل بھی راہ رہنمائی کے لئے کچھ نہ کچھ سبق اُس جگہ سے لے کر جاتا ہے۔ موقع ہوا میں اُسی جگہ بیٹھ جاتا ہوں۔ کیسے اعلےٰ اخلاق کا سبق مل رہا ہے۔ ہنسا۔ اور چوری۔ چغلی اور دغابازی۔ ایرشا اہنکار کرودھ وغیرہ تیاگ کے کیسے کیسے اُتّم اُپائے بتلائے جاتے ہیں! آج تو میرے آنند کی سیما نہیں تھی جسقدر نراش کل ہوا تھا۔ اُس سے چوگنی آشائیں بندھ رہی ہیں۔ وید ارتھ جاننے والے مہاتما کے جب درشن ہو گئے تو اب بیڑا پار ہے۔ ابھیاس اور ویراگ کے کیسے کیسے اُتّم اُپدیش سُن چکا ہوں۔ طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ یوگ کے اصولوں سے ایکدم اب محروم رہوں صبح ہی مہاتما کے درشنوں کیلئے پہونچتا ہوں۔ اُمید تھی کہ مہاتما ابھیاس میں لگے ہونگے۔ سمادھی سے آنکھیں کھولیں گے۔ تو درشن کرونگا۔ لیکن وہاں جاکر دیکھتا ہوں کہ اب تک مہاتما شوچ ہی نہیں گئے۔ مہاتما کا ایک مقدمہ ہے اور اُسکے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اسوقت بھگت جنوں سے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ دلبر ایسی ٹھیس لگتی ہے۔ کہ دیوانہ وار وہاں سے بھاگتا ہوں۔ دُنیا سے نراش ہو کر ایسے سماج علیحدگی کی سوجھتی ہے۔ جیسے کہ ایسے [illegible] جاتے تھے۔ اسوقت آگے سے رشی چلے آتے دکھائی دیتے ہیں۔ میری حالت دیکھ کر اُنہیں رحم آتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں "رِچ کُل وید اُس اوناشی پرم رکشک پرماتما میں نواس کرتے ہیں۔ جسکے اندر کہ تمام دِویہ گُن واس کر رہے ہیں۔ اسلئے جو کوئی اُس (پرماتما) کو نہیں جانتا وہ وید سے کیا کریگا۔ اور جو لوگ اُس پرماتما کو جانتے ہیں وہی سنسار کے دکھوں سے چھوٹ کر مکت ہوتے ہیں"! رشی کی آواز نے جادو کا کام کیا۔ میری آنکھیں کھلیں اور میں نے جانا کہ جب تک ودیہ کے سوامی پرماتما کو نہیں جانتا تب تک وید تجھے کیا لابھ پہونچا سکتے ہیں۔ جب تک گُنی کو نہیں جانتا گُنوں کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔ پربھو! مجھے اپنی سیوا میں لو!!

ادم شرم۔

ستیہ دھرم پرچارک

سوامی دیانند اور سائنس

ویریہ رکھشا اور دیانندی ڈمبلز

بُرے خیالات کی زبردست خواہش کو آزاد چھوڑ دینے سے اِنسان مغلوب ہو کر انیک بُرے کاریہ کے کو کرموں میں پھنس کر نہ صرف اُچیہ بھاؤ سے ہی گر جاتے ہیں۔ بلکہ آتما اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی رکاوٹیں آئیندہ ترقی کے لئے سدّ راہ ہو جاتی ہیں۔ رشی نے سچ کہا ہے۔ کہ کاموں کے اُپبھوگ سے کام شانت کبھی نہیں ہوتا۔ کنتو بڑھتا ہی جاتا ہے۔ جیسے اِیندھن میں گھی ڈالنے سے اگنی بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح سے وشئے کی خواہش کو پورا کرنے سے وشئے بھی زیادہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ ہاں اِس میں کچھ شک نہیں کہ ایسی خواہشیں جب پہلے پہل روکی جائیں تو سخت مشکل پیش آتی ہے۔ جس طرح سے کڑوی دوائی کے پینے سے منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ یا ورزش کرنے سے جسم تھک جاتا ہے۔ اور ورزش کرنے والے کو آئیندہ کے واسطے بہت سہولیت ہو جاتی ہے۔ اِس طرح سے بُری خواہشوں کو دبانے سے آتما بلوان ہو کر خراب کاموں کو نہیں کرتا۔

ورزش کو کچھ کال کے لئے چھوڑ دیں۔ اور کئی دنوں کے بعد پھر سے شروع کریں۔ تو جسم پہلے کی نسبت زیادہ تھکا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور ورزش کرنے کو دل نہیں کرتا۔ اور اگر پہلی تھکاوٹ کی پرواہ نہ کر کے دوسرے دن پھر ورزش کی جاوے۔ تو تکان کم اور آئیندہ کے لئے بہت آسانی ہو جاتی ہے جس سے بجائے تھکاوٹ کے جسم میں چستی اور پھرتیلا پن آ جاتا ہے۔ یہی حال ہماری روحانی زندگی کا ہے۔ کیونکہ جس طرح سے جسم کو تندرست اور مضبوط رکھنے کے لئے ورزش کا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ ویسے ہی آتما کو شُدھ اور پوتر رکھنے کے لئے روحانی ورزش کی از حد ضرورت ہے۔

سوامی جی مہاراج نے سینڈو صاحب کی طرح یم اور نیم روپی ڈمبلز کا پھیرنا ہر ایک انسان کے لئے فرائض منصبی میں سے جانا ہے کیونکہ اُن کی روزانہ مشق سے خیالات شُدھ اور پوتر بنتے ہیں۔ اور ویریہ کے ضائع ہونے کا بہت ہی کم اندیشہ ہے۔ جب خیالات شُدھ اور پوتر ہیں تو انسانی زندگی ایک رشی جیون ہو جاتی ہے۔ اعلےٰ اعلےٰ خیالات آتمک بل اتنا زبردست کر دیتے ہیں کہ بڑے بڑے کشٹ کو سہن کرنا آنند دایک ہو جاتا ہے۔ سینڈو صاحب کی رائے میں جس طرح سے ڈمبلز کا پھیرانا ضروری ہے۔ اور اکیلے ڈمبل سے نہ صرف ورزش ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ اُلٹا جسم کو نقصان پہونچتا ہے۔ اسی طرح سے اکیلے یموں کا پالن کرنے سے اور نیموں کو چھوڑ دینے سے نہ صرف ترقی ہی نہیں ہوتی ہے۔ اور برہمچاری سدھی کو پراپت نہیں ہوتا۔ بلکہ اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ شَوچ جیسا جو نیموں میں سے ایک نیم ہے اُس کے نہ ہونے سے پوترتا نہیں ہو سکتی۔ اور پوترتا کے نہ ہونے سے ویریہ رکھشا نہیں ہو سکتی۔ اِسی طرح سے سنتوش تپ۔ سوادھیائے وغیرہ۔

اوپر کے لیکھ سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جو آدمی روحانی بدمعاشی یا مانسک پاپوں سے بچنا چاہے۔ اُس کے لئے از حد ضروری ہے۔ کہ سندھیا وغیرہ اور یم نیم روپی ڈمبلز کی ورزش روزانہ کیا کرے۔ ورنہ ایسے پاپوں سے بچنے کے لئے اور کوئی ہی اُپائے نہیں جو لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سندھیا سے کیا فائدہ۔ ہر وقت ہی سندھیا ہو سکتی ہے۔ وہ نہ صرف سندھیا ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے خیالات کو دوسری طرف لگائے رکھتے ہیں۔ جس سے نہ صرف اُن کی اخلاقی حالت ہی بدل جاتی ہے۔ بلکہ مانسک پاپوں میں بھینکر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ کچھ دیر کے لئے وچار کریں۔ اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ تو اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ رات کو سوتے وقت کیا درگت ہوتی ہے۔

خیالات کا چکر کہاں کہاں پھراتا ہے۔ کیا کیا پاپ کراتا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اُس سے بچنا نہایت ہی دشوار ہے۔ ہاں دوستوں میں بیٹھ کر گپ زنی کرنا۔ امر دیگر ہے۔ لیکن کیا کوئی اس امر سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ وہ اس مرض سے بری ہے۔ پہلے تو شاریرک پاپ اور جوبانی کے ذریعے پاپ کئے جاتے ہیں۔ اُن سے ہی بچنا نہایت مشکل ہے۔ جو آدمی یہ منزل طے کر لے وہ پھر مانسک پاپوں سے بچ سکتا ہے

ذرا سوچئے۔ تو معلوم ہوگا۔ معمولی بول چال سے کتنی دفعہ جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جس کا ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور دن بھر میں سینکڑوں دفعہ ایسے جھوٹ بولے جاتے ہیں جس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے۔ لیکن افسوس تو اس امر کا ہے۔ کہ اس کے روکنے کے لئے کوئی بھی اُپاؤ نہ کریں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان پاپوں کا ویریہ رکھشا کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ جواب صرف اتنا کافی ہوگا۔ کہ دن بھر میں ہم لوگ جو بھی کام کریں۔ اُس کا اثر مغز پر پڑتا ہے آہستہ آہستہ چھوٹے سنسکار سے بڑے تک یہاں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ رات کو ایکاگرتا کے وقت میں سنسکار پھر سے جاگ اُٹھتے ہیں اور وہی تکلیف پیدا کرتے ہیں۔ جو ہم سب لوگ جانتے ہیں۔ اور جسکے لکھنے کی کوئی ضرورت معلوم نہیں دیتی۔

اس لکھنے سے یہہ نتیجہ نکلا۔ کہ جیسے ورزش میں پہلے پہل جسم کو بہت کشٹ اُٹھانا پڑتا ہے۔ اُسی طرح سے یم اور نیموں کے سیون سے شروع میں تکلیف لیکن بعد ازاں بہت آنند پراپت ہوتا ہے۔ کہ جسکو کوئی بھی بیان نہیں کرسکتا۔ اس لئے جو لوگ ویریہ رکھشا کرنا چاہیں۔ وہ مطالعہ اور اخلاقی کتابوں کے پڑھنے میں مشغول رہیں۔ اور جہاں تک بن سکے بُرے خیالات کو روکیں۔ اور دن بھر میں کم از کم دو دفعہ بیٹھے ہوئے سندھیا کر کے پرماتما کا دھیان کریں۔ جس سے دن بدن ترقی اور آنند ہو۔

یہہ مضمون آریہ دھرم کے پریمیوں کے واسطے از حد ضروری ہے۔ کیونکہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اس وشے میں بہت ہی لاپرواہی کی جاتی ہے۔ کسی سے پوچھئے۔ جناب!!

اتنی جلدی اور ایسے بے وقت کھانا کیوں کھاتے ہیں؟۔ بڑی مہربانی سے جواب ملے گا کہ میں نے لیکچر دینے جانا ہے۔ بھلا کوئی پوچھے کہ جب آپ اپنے آپ کو لیکچر نہیں دے سکتے اوروں کو کیا دیویں گے اپنے شریر کو تندرستی کی حالت میں رکھنا تو آج کل وہم ہی خیال نہیں کیا جاتا۔ ہم لوگوں کی روٹی اور کھان پان کا ایک خاص بے انتظام ہے۔ جو کہا ہی نہیں جاتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ مجھے ایک دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے آریہ پُرش بیٹھے ہیں۔ اور ایک آدمی میلے کپڑوں کے ساتھ اُن کے بیچ میں براجمان ہے۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ کوئی چیز بانٹ رہا ہے۔ دریافت کیا تو گنگھلے اور کانجی نکلی۔ جن میں لال مرچ اور کھٹائی تھی۔ کہ اُن کی زبان کے ذائقے اور منہ کی آواز سے ظاہر ہوتی تھی۔ جب ایک دو دن گذر گئے تو اُنہوں نے اپنی بیماری کا حال بیان کیا اور اوشدھی کے لئے ضرورت بتلائی۔ پھر تو سارا راز کھل گیا۔ چنانچہ سوائے ایک آدمی کے سب کو ویریہ کی بیماری کی شکایت تھی۔ جس کے لئے وہ بہت علاج وغیرہ کر چکے تھے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے کھان پان آدی کا بیوہار نہیں سدھار رکھا تھا۔ ورنہ کتنی دیر پہلے کے راضی ہو جاتے اور ایسی تکلیف کیوں اُٹھاتے۔

اب یہی بے وقت کھانے کا حال ہے۔ جو لوگ وقت پر نہیں کھاتے اُن کا ہاضمہ کم زور اور تندرستی ٹھیک طور پر قائم نہیں رہتی جس طرح سے بے وقت پڑھنے اور بے وقت دیگر کاموں کے کرنے سے نقصان پیدا ہوتے ہیں۔ وقت پر بھوجن کرنے سے بدن میں چُستی اور صحت بڑی اچھی رہتی ہے۔ یوروپ کے لوگوں کو دیکھئے۔ کیسے وقت پر کھاتے ہیں۔ جنگل اور بیابانوں میں اُن کے خانساماں لوگ روٹی تیار رکھتے ہیں۔ اس واسطے وہ تندرست رہتے ہیں۔ ہم لوگوں کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں ہے کبھی دس بجے اور کبھی چار بجے۔ تب ہی تو ایسے کم زور اور

Baby born here

بچوں کی نسل پیدا کرتے ہیں۔

سوامی جی مہاراج نے اپنے لئے روٹی کا خاص وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ وقت پر اُٹھتے وقت پر بیٹھتے۔ وقت پر روٹی کھاتے۔ گویا ہر ایک کام وقت کے لحاظ سے کرتے تھے اسواسطے بال برہمچاری اور کیسے ہرشٹ پُشٹ تھے۔ اسواسطے جو لوگ ویریہ رکھشا کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے اتی اُچت ہے۔ کہ روٹی کے واسطے وقت مقرر کریں۔ اور اگر پہلے نہیں کیا۔ تو اب کریں۔

جس طرح سے وقت پر روٹی کھانے کا اثر صحت پر پڑتا ہے۔ اُسی طرح سے اُس کی مقدار کا اثر جسم پر پڑتا ہے۔ اس وشے کو تو خصوصاً لاپرواہی سے دیکھا جاتا ہے میرے ایک دوست اس بات سے بڑے مشہور ہیں۔ دو سیر دودھ اور اُتنی ہی مٹھائی تو کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ دن بھر میں کوئی وقت خالی ہوگا جب اُن کا معدہ کام نہ کرتا ہو۔ ایسا کرنے سے اتنے موٹے ہو گئے ہیں۔ کہ سنبھل کر چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے لوگوں کو مصیبت کے وقت اگر بھاگنا پڑ جائے۔ یا اپنی حفاظت کرنا ضروری معلوم ہو۔ تو سوائے ایکے

کر موٹے سانڈہ کی طرح زمین پر لیٹ جائیں اور کیا ہوسکتا ہے۔

غذا اتنی کھانی چاہئے۔ جو معدہ میں جاکر وقت پر خارج ہو سکے۔ زیادہ مقدار میں کھانے سے نہ صرف معدہ میں دیر تک پڑی ہی رہتی ہے۔ بلکہ بڑے بڑے بخارات پیدا ہو جانے سے سڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی دکار وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جس کا جسم کے اندر رہنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گندی چیز خراش پیدا کرتی ہے۔ جسکے سبب سے وہ اپنی اصلی جگہ پر نہیں رہتی اور کسی نہ کسی رستے سے جسم سے باہر نکل جاتی ہے۔

ڈاکٹر جیناداس اسسٹنٹ سول سرجن منٹگمری

گروکل سماچار

پرچارک کے ناظرین میں سے کم ایسے نکلیں گے۔ جنہوں نے ہریدوار کا نام نہ سنا ہو۔ بہت ان میں ایسے ہوں گے جنہوں نے ہریدوار کا سیر کئی مرتبہ کیا ہوگا۔ اکثر ایسے ہوں گے جنہوں نے پرچارک کے کالموں میں ہی ہریدوار کا بیان پڑھا ہوگا۔ پس آپ لوگوں کو

گروکل کے استھان

کا موقع بتلانا اور اُس کا نقشہ ذہن نشین کرانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ہریدوار کے ریلوے سٹیشن سے اُترتے ہی اگر ایکا یا تمتم کرایہ کرکے چل دیجئے تو تقریباً ڈیڑھ میل کی مسافت طے کرکے کنکھل میں آپ پہونچ سکتے ہیں۔ راستہ میں مایاپور کے پُل پر سے گذرنا پڑتا ہے۔ جو اُس مقام پر بندھا ہوا ہے۔ جہاں سے کہ گنگا کی اصل دھارا میں سے نہر نکالی گئی ہے۔ کنکھل کا بازار گذر کر جنوب کی طرف خاتمہ پر دکشن پرجاپتی کا مندر ہے۔ اُس جگہ سے سیدھا راستہ گنگا کی نیل دھارا کی طرف جاتا ہے راستہ میں پتھر ہی پتھر ہیں۔ اُس جگہ تک برسات میں گنگا بڑھ کر آجاتی ہے۔ تقریباً ایک میل چل کر دریائے گنگ ملتا ہے۔ جس پر کم نومبر سے آخیر مئی تک ہمیشہ کشتیوں کا پُل بندھا رہتا ہے۔ پُل کے پار ہو کر کچھ راستہ بالو پر چلنا پڑتا ہے۔ جسکے بعد اوپر چڑھ کر نجیب آباد کی کچی سڑک جاتی ہے۔ اُس سڑک پر ایک میل چل کر ایک چھوٹا سا گرام آتا ہے۔ جسکا نام کانگڑی ہے اُس گانو کی آبادی تقریباً ۳۷۵ مع مرد عورت اور بچوں کے ہے۔ رقبہ اس کا تقریباً ۱۲۰۰ پختہ بیگہ ہے۔ گانو کے مشرق کی طرف اراضی کاشت ہوتی ہے۔ جس کی حد پہاڑ کے ٹھیک نیچے تک پہونچتی ہے۔ گہاٹ سے چل کر پہلے سرکاری جنگل ملتا ہے۔ اُسکے بعد موضع کانگڑی کا جنگل شروع ہوتا ہے گانو سے مغرب کی طرف ہی موضع کانگڑی کا بڑا بھاری جنگل واقع ہے۔ اس جنگل میں تقریباً پون میل تک سیدھا راستہ چل کر گنگا کی ایک شاخ کا کنارہ آجاتا ہے۔ جسکے اوپر کنارہ سے تقریباً ۵۰۰ فیٹ کے فاصلہ پر اس وقت گروکل کا مکان کچھ بن چکا ہے۔ اور باقی بن یا جارہا ہے۔ مجھے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس گانو کو شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نے کیوں کر

حاصل کیا ہے۔ منشی امن سنگھ جی کے ایثار اس وقت آریہ پبلک خصوصاً اور سبھی پرچارک کے ناظرین بخوبی آگاہ ہیں۔ ایسے زمانہ میں جب کہ بھارت ورش کے رہنے والے اپنے ذرا سے آرام پر سارے دھرم ایمان کو قربان کر دینے کے عادی بن رہے ہیں۔ گروکل جیسے اعلیٰ انسٹی ٹیوشن کی ضروریات کو محسوس کرکے اس کے لیے اپنا سروسیو ارپن کر دینا ایک ایسا نظارا ہے جسے دیکھ کر سادہ لوح پرشوں کو بڑی بھاری حیرانی ہوتی ہے جن دنوں منشی امن سنگھ جی نے اس مہادان کے لیے طیاری کی تھی۔ جو جو دقتیں اُنہیں پیش آئیں میں ان کی تفصیل پڑھ کر حیران ہو گیا۔

مجھے منشی امن سنگھ جی کے درشن پہلے پہل ماہ نومبر گذشتہ میں ہوئے تھے۔ جب کہ میں حسب ہدایت شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گروکل کے استھان کی عمارت نشچے کرنے کے لیے گیا تھا۔ اس وقت گانو سے مغرب کا جنگل بڑا گھنا تھا۔ کوئی خاص راستہ دریا کے کنارے کی طرف نہیں جاتا تھا۔ اور اسلئے وہ مسافت جو اس وقت گانو سے سیدھی سڑک بن جانے کی وجہ سے دس منٹ کے اندر طے ہوتی ہے۔ اُس وقت پون گھنٹے میں طے ہوتی تھی۔ چلنے والا کبھی کسی طرف اور کبھی کسی طرف جا نکلتا تھا۔ اُسوقت سے اب تک جس طرح جنگل کی صفائی کرا کے عمارت شروع کرائی گئی۔ اُس کا حال کبھی کبھی پرچارک میں چھپتا رہا ہے کس طرح جنگل صاف ہوا۔ مزدوروں معماروں۔ نجاروں۔ وغیرہ کی تلاش میں کس قدر دقت ہوئی۔ بے سرد سامانی

کی حالت ہیں سامان کیوں کر جمع ہوئے یہہ سب قصے ہیں جن کا ذکر گو اِس بیان کو ایک دلچسپ فسانہ بنا سکتا ہے تاہم سوائے تضیع اوقات سمجھےگا اس بیان سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا گروکل کے برہمچاریوں کا گوجرانوالہ سے ہردوار تک کا سفر ہی ایک بڑے دلچسپ ناول کی شکل اختیار کرسکتا ہے کہیں برہمچاریوں کو مکتی فوج کے ممبر سمجھنا اور کہیں اُن کی نسبت کچھ کی کچھ رائے لگانا - انگریزوں کے سوالات اور لیڈیوں کے مکالمات ایسے واقع ہیں - جن کے لئے صفحوں کے صفحے درکار ہیں - لیکن زمانہ اس قدر گذر چکا ہے کہ ان کا بیان ہی محض وقت کا ضایع کرنا ہوگا - گروکل بھومی میں پہونچتے ہی برہمچاریوں میں کیسے بھاو اُتپن ہوئے - اُن میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں ان سب کے بیان سے ہی ممکن ہے کہ بعض دلوں میں رنج پہونچے - اسلئے اُن سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے - ۴ مارچ کی شام کو ۳۲ برہمچاریوں سمیت میں گروکل بھومی میں پہونچا تھا - افتتاحی جلسہ پر ۱۲ - مارچ کو اور برہمچاری بھی شریک ہوگئے - اُسوقت اُن کی تعداد ۳۵ تک پہونچ گئی تھی جو مقررہ حد سے زیادہ تھی - افتتاحی جلسہ سے پیشتر اور اُس کے بعد میں جو جو سجن اس انوکھے انسٹیٹیوشن کو دیکھنے آئے اور جو جو بھاؤ لے کر واپس گئے اگر اُنکا ہی مفصل ذکر کیا جاوے تو بیسیوں کالم چاہئیں - غرضیکہ جدہر نگاہ ڈالتا ہوں یہی معلوم ہوتا ہے - کہ اندنوں کا **مفصل اور مکمل اتہاس** بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے اسلئے اس تمام عرصہ کو حصوں میں تقسیم کرنیکی بجائے ایک ہی حصہ سمجھہ اُن امور کا مفصل ذکر کردوں گا جن کی نسبت کہ اسوقت پرچارک کے ناظرین زیادہ تر واقفیت حاصل کرنے کی فکر میں ہیں - اور آئندہ کے لئے کوشش کروں گا کہ ہر ہفتہ گروکل کے ضروری حالات سے آریہ پبلک کو آگاہی ملجایا کرے

اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال سرو سادھارن کی طرف سے یہہ ہوا کرتا ہے - کہ **برہمچاریوں کی رہائش کے مکانات** کس قسم کے اور کس جگہ طیار ہوئے ہیں - میں لکھ چکا ہوں کہ جانب شرق موضع کانگڑی واقع ہے - جسکی زیر کاشت اراضی پہاڑ کے نیچے تک پہونچتی ہے - جانب غرب وہ بھومی ہے جسپر کہ اسوقت گروکل کے لئے کچے مکانات بن چکے ہیں اور کچھ بن رہے ہیں - اسجگہ کی بھی کچھ عجیب کہانی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک کام کے لئے پرمیشور کے انتظام کے مطابق طیاریاں ہوتی رہتی ہیں حالانکہ کمزور انسان یہی سمجھتا ہے کہ اُسکی دور اندیشی ہی کامیابی کی جڑ ہے - دس بارہ سال پیشتر گنگا کے کنارے والے اس تقریباً ۲۸ بیگہ کے رقبہ میں کاشت ہوا کرتی تھی - بوڑھے کاشتکار بتلاتے ہیں کہ گنے - آلو وغیرہ تک اس زمین میں بہت اچھے پیدا ہوتے تھے منشی امن سنگہ جی نے اس رقبہ کی کاشت کو بالکل بند کر دیا تھا - اور دس بارہ برسوں میں یہہ ٹکڑہ ہی خاصہ جنگل بن گیا - میری رائے ہے کہ اگر اسجگہ میں کاشت ہوئی ہوتی تو گروکل کے مجوزان کی نگاہ عمارت کے لئے اس جگہ پر ہرگز نہ پڑتی اور اس سے بڑھ کر اونچی اور موزوں جگہ کوئی دوسری دکھائی نہیں دیتی - اس جگہ کے جنگل بن جانے سے نہ صرف یہی فائدہ ہوا بلکہ شیشم - کیکر - اور ڈہاک کے بیشمار درخت اُگ کھڑے ہوئے جنمیں سے بعض ایسے قیمتی تھے کہ اُنہیں عمارت کے کام میں صرف کیا گیا - یہہ جنگل کی بدولت ہی ہے کہ اسوقت تک گروکل کی عمارت کے لئے ایک پیسہ کی بھی لکڑی خرید نہیں کرنی پڑی - البتہ اسوقت موضع شامپور سے ایک صد روپیہ کی لکڑی کٹوائی گئی ہے - لیکن اس لکڑی کا مالک ہی کیا اناتہ آئے جلبند ہے - گویا ہے ایک پیسہ کی لکڑی اب تک خرید کرنے کی ضرورت نہیں پڑی - اس ضروری جملہ معترضہ کے لئے معافی مانگ کر میں صرف اسقدر جتلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس جگہ پر عمارت بن گئی ہے - اُس سے کنارہ کی طرف نیچے اُتر کر دریائے گنگ کی ایک دہارا جاری ہے جسکا پانی سیدہا نیل دہارا سے آنے کے باعث نہایت شفاف اور جملہ اُن خرابیوں سے بری ہے - جو کہ رڑکی والی نہریں پائی جاتی ہیں - کنارے پر بانو کے تین چار ایسے میدان ہیں جنمیں چار سو برہمچاری ایک مرتبہ ہی کشتی - کوڈی وغیرہ کھیل کر سکتے ہیں دریا کے دوسرے کنارے پر ایک چھوٹا سا خوبصورت قطعہ زمین کا ہے - جسکی سطح گروکل بھومی سے ہی تین چار انچ اونچی ہے - اس قطعہ زمین کے اردگرد موسم برسات میں ہر چہار طرف پانی ہوتا ہے - اور یہہ ٹکڑہ ایک جزیرہ بن جاتا ہے - زمانہ مستقبل میں یہہ قطعہ جو کچھ بن سکتا ہے - اُسکے لحاظ سے میں نے اسکا نام

آنند باٹکا

ابھی سے رکھ دیا ہے - جبتک کہ گنگا کا پانی بھی کم تھا اُسوقت تک برہمچاری اکثر اس باٹکا کے پاس جاکر دوسری طرف شوچ وغیرہ جاتے اور کبھی کبھی اسطرف کھیلا بھی کرتے تھے - اور اسوقت جبکہ گنگا کی لہریں آنند باٹکا سے ٹکرانی ہوئی جاتی ہیں - سائنکال کی سندھیا کے سمئے یہہ باٹکا طبیعت کو عجیب فرحت بخشنے والی ہوتی ہے -

برہمچاریوں کی دن چریا

حسب ذیل ہے - چوتھی اور تیسری جماعت کے برہمچاری ۴ بجے اور دوسری پہلی جماعت والے ۵ بجے صبح کے اُٹھہ کر اپنے اپنے ادہشٹاتاؤں کے ساتھ شوچ کے لئے باہر چلے جاتے ہیں - شوچ سے فارغ ہوکر

گنگا کے کنارے میدان میں سب برہمچاری مع اپنے ادھیاپکوں اور ادھشٹھاتاؤں کے ویایام کرتے ہیں۔ دم لے کر سنان اور پھر سندھیا کر کے گُروکل آشرم کیطرف چلے آتے ہیں۔ اور ۱۲ بجے اگنی ہوتر کے لئے یگیہ شالا میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگنی ہوتر کے بعد دودھ پی کر ۷ بجے سب اپنی اپنی جماعت میں پڑھائی کے لئے جا بیٹھتے ہیں۔ اور ½ ۹ بجے تک پاٹھن جاری رہتا ہے۔ اسکے بعد بھوجن کے پشچات برہمچاری آرام کرتے ہیں ½ ۱ بجے سے پھر پڑھائی شروع ہوتی ہے۔ اور ۵ بجے تک جاری رہتی ہے۔ اس درمیان میں ۳ بجے برہمچاریوں کو پھر دودھ دیا جاتا ہے جسکے لئے ۲۰ منٹ کی چھٹی دی جاتی ہے۔ پانچ بجے پھر سب صبح کی طرح شوچ کے لئے باہر جا کر ویایام سنان اور سندھیا کر کے واپس آتے ہیں اور اگنی ہوتر کے پشچات ½ ۷ بجے بھوجن کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ ۹ بجے رات کے سب برہمچاری سو جاتے ہیں۔ اسوقت کی ضروریات کے مطابق حسب ذیل

ادھیاپک اور ادھشٹھاتا

ہیں۔ شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک ہیں۔ جو چوتھی جماعت کے ادھشٹھاتا بھی ہیں۔ اور اُس جماعت کی ساری سنسکرت کی پڑھائی کے ذمہ وار ہیں۔ تیسری جماعت کے ادھشٹھاتا اور سنسکرت کے ادھیاپک پنڈت وشنو مترجی ہیں۔ جو گوجرانوالہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ دوسری جماعت کی سنسکرت کے ادھیاپک بھی پنڈت وشنو متر جی ہیں اور جماعت اول کو پڑھانے کے لئے پنڈت نارائن دت جی مقرر ہیں جو علاوہ کسیقدر سنسکرت کی لیاقت کے انٹرنس تک کے مضامین پڑھے ہوئے ہیں۔ پہلی جماعت کے ادھشٹھاتا بھی پنڈت نارائن دت جی ہیں۔ دوسری جماعت کے لئے پنڈت جے دیو شرما جی سابق طالب علم

آریہ سماج بجیب آباد خاص طور پر آپ ادھشٹھاتا مقرر کئے گئے ہیں۔ اِن کے علاوہ پنڈت بھیم سین شرما آگرا نواسی جو پہلے گُروکل سکندر آباد میں اور پھر تلہر کی پاٹھشالا میں پڑھاتے رہے ہیں۔ خاص ادھشٹھاتا مقرر کئے گئے ہیں۔ میری رائے میں پنڈت بھیم سین جی کی تقرری گُروکل کے لئے خاص مفید ہو گی۔ کیونکہ علاوہ گُروکل کے لئے سنسکرت کی پستکیں بنانے کے پنڈت جی سنسکرت ساہتیہ اور دھرم شکشا کی تعلیم میں خاص مدد دیتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اُن سے بڑی بھاری مدد ملنے کی آشا ہے۔ سائنس اور ریاضی کے ادھیاپک ماسٹر سندر سنگھ موقوف ہو کر چلے گئے ہیں۔ اور اُن کی جگہ پُر کرنے کے لئے نوٹس دئے گئے ہیں۔ کافی درخواستیں آنے پر بعد غور کے وہ جگہ پُر کیجاویگی۔ ادھیاپکوں کی لیاقت کیسی ہے اور وہ اسوقت کیسا کام کر رہے ہیں مجھے بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ان امور کی دریافت کے لئے ضروری ہے کہ خود جا کر لوگ گُروکل کو دیکھیں اور اپنی رائے قایم کریں گُروکل کے لئے بڑے بڑے اعلیٰ دماغ اور خاص لیاقت رکھنے والے ادھیاپکوں اور آچاریہ کی ضرورت ہے۔ اور ایسے ادھیاپک اور آچاریہ مل ہی سکتے ہیں لیکن جب تک ایک دو برسوں کے عمل سے آریہ پُرش یہ ظاہر نہ کردیوں کہ روزمرہ کی ریزولیوشن بازی کو ترک کر کے وہ مستقل مزاجی کیساتھ برہمچریہ آشرم کی زبردست بنیاد رکھنا چاہتے ہیں تب تک کوئی دھارمک پُرش ہی ایسے ودوانوں اور دھارمک پُرشوں کے لانے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ جن کو کیسیاں سیٹیاں اور دیگر نمایشی بھڑک اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں بلکہ جو محض وید اور دھرم سے ہی آکرشت ہو سکتے ہیں۔ اسلئے آچاریہ اور سنیاسی مہاتماؤں کا سوال اُسوقت کے لئے چھوڑ کر جبکہ اُن کی ضرورت کو لوگ

محسوس کرنے آریہ پُرش اس طرف متوجہ ہوں گے میں اب۔ اب سمجھتا ہوں کہ اسوقت جسقدر برہمچاری گُروکل میں تعلیم پاتے ہیں۔ اُنکے نام جماعت وار تک کہ اُنکے والدین کی حیثیت کا بھی ذکر کردوں کیونکہ میرے پاس اس امر کے دریافت کرنیکے لئے بہت سے خطوط آ رہے ہیں۔ باقی آئندہ۔

(راقم منشی رام)

آوشیک نوٹس پارلن

(۱) میں نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ ہفتہ مطبع اور اخبار کے ہیرید وار تبدیل کرنیکی تاریخ سے مطلع کردوں گا اور میں نے اسغرض کے لئے کام کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ لیکن اس عرصہ میں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی ودھوا شریمتی لکشمی دیوی جی سخت کمزوری کی حالت میں راولپنڈی سے آگئیں۔ اور میری چھوٹی لڑکی بھی یہاں بیمار ہو کر پہونچ گئی۔ ان کا انتظام کرنے کے لئے مجھے ابھی چار پانچ دنوں تک یہاں اور ٹھہرنا پڑیگا اور اسکے بعد جا کر سہارنپور میں مطبع اور اخبار کی درخواست دیکر وہاں سے اجازت حاصل کرنیکی کوشش کرونگا۔ ان سب ضروریات سے فارغ ہونیکے لئے کچھ عرصہ اور چاہئے اسلئے میں کوئی خاص وعدہ نہ کرکے صرف اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ خواہ مطبع ہرید وار میں دو ہفتوں تک چلا جاوے خواہ اُسکے جانے میں دو ماہ صرف ہوں اخبار ہذا کے ذریعہ سے اپنی سیوا برابر میں خود کرنیکی کوشش کرونگا۔

(۲) دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی ودھوا کو جگر کی بیماری ہے اور اسوقت بخار اور کھانسی سے بھی تکلیف ہے۔ ڈاکٹر ستیہ کا علاج ہو رہا ہے پرم پتا اپنی دیا کریں۔

(۳) میں نے یہاں آکر معلوم کیا کہ بہت سے گراہک مہاشیوں نے اب تک اپنا حساب بیباق نہیں کیا اگر سب بھائی ہرید وار میں مطبع کے جانے سے پیشتر اپنا حساب بیباق کردیویں تو پریس کے نقل مکان کرنے کا جو بھاری خرچ ہو گا اُسمیں مدد ملنے کی توقع ہو۔ منشی رام مالک مطبع

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ پرشوں کی سیوا میں نویدن

جب سے ستیہ دھرم پرچارک نے جنم لیا ہے میں اس کا خریدار ہوں۔ اور اخبار کی پوترتا اور اُپکار کا قائل ہوں۔ اور میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے۔ کہ ایسے دھارمک اخبار میں ایک کوئی مضمون نہ نکلے جو اخبار کی پوترتا پر الزام لگانے کا موجب ہو۔ اگرچہ پیشتر وقتاً فوقتاً شوارام ہوشن کی طرف سے کئی ایک ایسے مضامین جو ایسے دھارمک اخبار میں شائع ہونے کے قابل نہ تھے۔ محض عناد ذاتی سے دل کا ارمان نکالنے کے کارن شائع ہوتے رہے۔ مگر چونکہ اُن سے آریہ پبلک کو چندان نقصان پہونچنے کا احتمال نہیں تھا۔ اسلئے میں نے اُن پر کوئی نوٹس نہ لیا۔ ورنہ جلالپور کی پبلک شوارام ہوشن کو بخوبی جانتی ہے۔ حال میں ہی اس دھارمک پوتر اخبار میں شوارام ہوشن کی طرف سے ایک مضمون بطور اشتہار شائع ہوا ہے کہ پنڈت بھگوانندین اور اُن کی پتنی آریہ سدھانت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور سوامی کرت گرنتھوں سے بخوبی ماہر۔ اودھیاپک اور اُدھیاپکا کا کام کرنے کے یوگیہ ہیں۔ اور اُن کے پاس اکثر سماجوں کے منتریوں کے سرٹیفکیٹ ہیں۔ اگر کسی مہاشے کو ضرورت ہو تو شوارام ہوشن سے خط وکتابت کرے) پنڈت جی صبح اشنان کے بعد ایک نرالی شکل کا سیندوراکی تلک سفید اور زرد پیلا تر سول کی شکل کا تقریباً تمام مستک پر لگاتے ہیں۔ اور شام کے وقت تلک کی شکل بدل کر گول مول لگاتے ہیں۔ اگرچہ سوامی جی کرت گرنتھوں کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ مگر محض اپنے منو کامنا اور سوارتھ سدھی کے واسطے اپنے منصبی فرائض کسی نہ کسی بہانے سے کترا جانا بھی اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ پنڈت صاحب زود رنج اور کرودھی اس قدر ہیں۔ کہ اشتعال میں آکر ودیارتھیوں اور کنیاؤں کو گندی گالیاں دینے سے بھی نہیں رُک سکتے۔ جھوٹی چھوت چھات اور ظاہری نمائش میں یگانۂ عالم ہیں۔ پردہ کی پورانی معیوب رسم اِن میں اب تک ہے اکثر سناتنیوں سے مل کر آریہ سبھاسدوں کی شکایات سے خواہ مخواہ آریہ سماج کو کلنکت کرتے ہیں۔ اور پنڈتانی جی پردہ کی ایسی پابند ہیں کہ آج تک لوکل پتری پاٹشالہ کے سبھاسدوں کو اتنا ہی معلوم نہیں ہے کہ پنڈتانی جی کے اصول کیا ہیں۔ اپنے مکان سے نکل کر کبھی اپنی پڑوسن سے بھی بات چیت نہیں کی۔ سنسکرت ودیا سے ناواقف بھاشا کی چند ابتدائی کتابیں جانتی ہیں۔ عرصہ نو مہینے تک اُنہوں نے یہاں کی پتری پاٹشالا میں کام کیا ہے۔ مگر اُن کی طبیعت کی ناراضمندی اور خشکی سے پتری پاٹشالہ کی رونق آئے دن کمی پر ہے۔

غرض اس سارے لیکھ سے یہ ہے۔ کہ آپ اپنے پوتر اخبار کے اسی انشو میں اس مضمون کو جگہ دیں۔ تاکہ پبلک دھوکے سے بچ جائے۔ اور ایسے دُنیا ساز برہمن کے ہتھے کسی آریہ کا پالا نہ پڑے۔

آریہ سماجوں میں ایسے پرش ملازم ہونے چاہئیں۔ جو آریہ اصولوں کا پورے پابند ہوں مگر یہ بالکل نہیں ہیں۔

راقم
گورانداتامل خزانچی آریہ سماج جلالپور جٹاں

ویدک دھرم کے خلاف چلنے کا دردانگیز نتیجہ

بزرگان قوم!۔ اب وہ وقت جاتا رہا۔ کہ جب ہر ایک فرد بشر امن سے پاؤں پھیلا کر سویا کرتا تھا۔ اب آپ کے گھر میں ایسے زبردست ڈکیت آگئے ہیں کہ ہر چہار طرف سے چوکنا رہنے پر بھی آپ کے گھر کو لوٹے بغیر نہ چھوڑینگے اگر ایسے نازک وقت میں بھی آپ گہری نیند میں پڑے رہیں۔ تو بیدار ہونے پر جو کچھ آپ کو ملیگا۔ آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں وہ امن کا زمانہ اُس وقت تھا۔ جب کہ ہماری ستریاں اپنا پتی برت دھرم پالن کرنے پر آمادہ تھیں۔ اور جب کوئی غنیم ان کا پتی برت دھرم توڑنے پر آمادہ ہوتا تھا اپنی جان پر کھیل جایا کرتی تھیں لیکن وہ اپنا دھرم نہ چھوڑتی تھی۔ اور بلحاظ دُکا دھرم ہی کوئی ودھوا ہوتی تھی۔ بلکہ جس خاندان میں ہوا کرتی تھی وہ خاندان کم نصیب اور پاپی سمجھا جاتا تھا آج وہ دن آگیا کہ گھر گھر میں ایک ایک دو دو بیوہ موجود ہیں۔ اور پرچار کا وہ بازار گرم ہوا ہے۔ کہ کوئی گھر اس سے خالی نہیں ہے۔ گو تر گھاتی اور اس سے بھی بڑھ کر پاپی ہو چلے جو تشنر کی رنڈے جہاں پاپی اور ایک کیوں نہ ہو جیکہ صغر سنی کی شادی

دہڑ ہاپے میں نوجوان لڑکی سے شادی
رو ہوا ہے نفرت کیسے ڈکیت زور پکڑ گئے
ہیں پرشو ایک درد انگیز واقعہ بمقام سمالکھہ
تحصیل پانی پت ضلع کرنال ایک "اگروال
ساتی کے گھر میں ظہور میں آیا ہے۔ جس کے
تذکرہ سے میرا کلیجہ شق ہوتا ہے۔ کیونکہ میں
بھی اگروال ہوں۔ مگر وہ مثل صادق
آتی ہے۔ کہ اپنی ٹانگ اوگہاڑ کر آپ لاج
سے مرنا۔ مگر اس غرض سے لکھنا پڑتا ہے
کہ شاید ڈوبتی کشتی کو دیکھ کر بچنے کی کوشش
کریں گے۔ کیونکہ جان بوجھ کر گڈھے میں
گرنا کم سے کم عقل والا بھی نہیں چاہتا ہے
سمالکھہ میں ایک اگروال بنیا ہے۔ جس نے
مشیخت میں آکر آٹھ سالہ لڑکی کا بیواہ
کر دیا تھا۔ مگر لڑکا اس عمر میں سیتلا سانی
سے کہا جا ہوتا ہے۔ شادی کے چند روز
بعد سیتلا کا پنڑا واہن کر ملک عدم کو
سدھارا۔ بیچاری آٹھ سالہ لڑکی کو بیوہ
کا خطاب دیا گیا۔ اور اُسکو بتلایا گیا۔ کہ
دنیا کے تمام عیش و آرام اور عیش و عشرت
سے تو محروم کی گئی۔ اور نیک نیتی سے ہی
دوسرے پرش کی طرف دیکھنا تیرے لئے پاپ ہے
ہائے افسوس کہ صغرسنی کی شادی نے یہاں
تک ظلم کیا ہے کہ دودھ کے دانت ٹوٹنے
سے پہلے رنڈیپہ آپہونچتا ہے۔ بیچاری کنیا
نے اپنی نابالغی کا زمانہ تو کاٹا۔ مگر جب
بالغ ہوئی تو کام اروپی دشمن پرگٹ ہوا
اور ہر چہار طرف سے ستانے لگا۔ قضاکار
پڑوس میں ایک کلال کی دکان تھی۔ اُس
نے اُس معصومہ کی عفت کو توڑا۔ آخر پاپ
ضرور پرگٹ ہوتا ہے۔ آخر کار بیچاری کنیا
کو حمل ہو گیا۔ اور پردہ پھٹ گیا۔ مخبری
ہونے پر تحقیقات پولیس شروع ہوئی

جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بیچاری کنیا کی زبانی
پنچایت کے روبرو والدین کنیا کو یہہ اقبال
سُننا نصیب ہوا۔ کہ اگروال کی بیٹی کو کلال
شودر کا حمل حرام ہے۔ اور جملہ پنچایت
قصبہ کے روبرو ایک اگروال کی بیٹی کلال
کے ہمراہ بطور بیوی کے گاڑی میں بٹھلا کر
روانہ کی گئی۔ ہائے افسوس ایسے معزز
خاندان کی بیٹیاں اس حالت کو پہونچیں
اگر فلک مدد کرتا اور زمین شق ہو جاتی
تو وہ والدین اور پنچایت ضرور اُس میں
سما جاتے۔ مگر بُری رسموں کی پابندی کرنے
والوں کی فلک مدد نہیں کرتا ہے۔ میرے
پیارے بھائیو! کیا ایسی درگت دیکھ
کر بھی ذاتی کسی لائق لڑکے کے ساتھ
پنر بیواہ کرنے کو بُرا سمجھتے ہو۔ اگر ایسا
ہے۔ تو یاد رکھو کہ خدا حافظ ہے۔ میں
آریہ سماج پونڈری کا نہایت دھنیہ واد
کرتا ہوں۔ کہ اپنے سچے ارادے کی بدولت
ایک بیوہ کو دُکھ سے بچا کر ایک نوجوان
لڑکے کے ساتھ بیواہ دیا۔ پرماتما سب
بزرگان کے بروئیہ میں ایسا خیال پیدا کرے

راقم
داتا رام مدرس ازکیتھل ضلع کرنال

قابل توجہ آریہ پرتی ندہی سبھا

واضح ہووے کہ بندہ اس جگہ چار پانچ
مہینے سے آیا ہوا ہے۔ بعد بہت تکلیفات
کے ایک ٹھکانا آخر کو ملا ہے۔ جہاں کو زندگی
کا گذارہ ہوتا ہے۔ جب سے یہاں آیا ہوں
میری بحث مذہب کے بارہ میں بہت سے
صاحبان سے ہوئی ہے۔ اور وہ
aryan religion
کو بہت پسند کرتے ہیں۔ افسوس کہ مجھ میں
اتنی طاقت نہیں ہے۔ کہ میں انگریزوں کے
سامنے انگریزی میں آریہ سماج کے کسی بابت
پر لیکچر دے سکوں۔ کیونکہ میری تعلیم بہت
ہی تھوڑی ہے۔ بہت سے انگریز اور لیڈیاں
آریہ مذہب کی کتابیں پڑھنا چاہتے ہیں
اور میں خیال کرتا ہوں کہ صرف یہی طریقہ
ہے۔ کہ جس سے آریہ مذہب کی کچھ بنیاد اُن
کے دلوں پر بیٹھ سکتی ہے۔ کتابوں کے پڑھنے
سے کوئی نہ کوئی ایسا انگریز نکلیگا کہ اچھی طرح
سے لیکچر دیگے اور یہاں کے لوگوں کو پکا بناوے
یہاں کے لوگ بالکل دھرم سے بے بہرہ ہیں
چند آدمی ہیں جو کہ گرجوں میں جاتے ہیں
اور اتنے بڑے شہر میں جہاں چالیس لاکھ
آدمیوں کی آبادی ہے۔ صرف چار یا پانچ
گرجے ہیں۔ اگر آریہ سماج کا جھنڈا یہاں لگایا
جاوے۔ تو پھر امید ہے آپ کی مدت کی
اُمید بہت چند ہی سالوں میں پوری ہو سکتی ہیں
کیونکہ ساری دنیا میں یہہ شہر بڑا دولتمند
ہے۔ اور یہاں کے لوگ بہت ہی liberal ہیں
افسوس کہ ایک معمولی آدمی سوامی ویویکانند
نے چند سال میں ہی یہاں اتنی ترقی کی ہے
کہ لکھپتی ہو گیا ہے۔ اور بہت سے
ممبر و کلار بنا لئے ہیں۔ اور اگر سچا دھرم
اسجگہ آئے اور ترقی نہ کرے۔ چند سال
کیا بلکہ چند مہینے میں یہہ سارے یونائیٹڈ
سٹیٹس میں پھیل سکتا ہے۔ چکاگو ایگزیبیشن
پر آپ آدمی بھیج سکتے تھے۔ امید ہے کہ
سینٹ لوئیس پر جو ۱۹۰۳ء میں ہونے
والا ہے ضرور کوئی نہ کوئی اچھا انگریزی کا
لیکچرار روانہ کریں گے اور یہہ ایگزیبیشن

چکاگو سے بھی بڑا ہوگا

اقسم

آپ کا داس ایڈورڈس از نیویارک (امریکا)

ویش کانفرنس اور اگروال!

دو اشتہار اگروال برادری کے ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ جو ایک اگروال برادری سونی پت کی طرف سے ہے۔ اور دوسرا دہلی اگروال برادری کی طرف سے ہے۔ جس کا مختصر سا دالش یہ ہے کہ لالہ مہان دیا سنگھ اور سہ لیہری پرشاد رئیس اعظم دربھنگہ حال آباد دہلی اگروال برادری کہتی ہے کہ یہ سب اگروال نہیں ہیں۔ اور ایک فریق کہتا ہے ریئس صاحب موصوف کھرے بیسہ ہیں لیکن ایک بڑی بھاری پنچایت اگروال برادری کی ۲۰ تاریخ ماہ حال کو دہلی میں ہوئی ہے۔ کہ جس میں یہ قرار پایا ہے کہ مہان دیا پرساد سنگھ رئیسان برادری سے علیحدہ کر دئے جاویں۔ لیکن جو صاحبان کہ اکثر اس پنچایت میں شامل تھے۔ اگر اُن سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ رئیسان دربھنگہ کس لئے برادری سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ تو کوئی ثبوت اُن کے علیحدہ کرنے کا نہیں بتلایا جاتا۔ کہ لالہ گنگا سہائے پانچ بیسے کے چالی برابر چل رہے ہیں اور اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہان دیا پرشاد سنگھ وغیرہ رئیسان دربھنگہ دہلی کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی عدالت میں نالش ازالہ حیثیت دائر کرائی تھی۔ کہ جو نو آدمیوں کے نام پر دائر کی گئی ہے۔ مقدمہ نہایت مزیدار اور پیچیدہ ہے۔ اگر تحقیقات کا حقہ کی گئی تو لاہور والا مقدمہ سے کم نہ ہوگا۔ روپیہ بھی خوب خرچ ہوگا۔ وکلا اور بیرسٹروں کے پو بارہ ہیں۔ مقدمہ کی مار اور پیٹ دور دور تک ہے۔ بہت سے مخفیہ اور پوشیدہ عجیبانہ بڑے بڑے ذی عزت خاندانوں کے ظاہر ہوں گے لیکن اس بات کی ہمکو نہایت حیرانی ہے کہ یہ مقدمہ برادری کا ویش کانفرنس میں کیوں نہیں پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ باضابطہ ایک ذی عزت صاحبان کی سبکمیٹی موجود تھی۔ لیکن ہمنے جہانتک سُنا ہے۔ اس کی بناء خود غرضی پر مبنی ہے۔ لیکن اب ہمارے منفصلہ ذیل سوالات ہیں۔ کوئی صاحب جو اس پنچایت میں شامل ہو۔ جو کہ دہلی میں منعقد ہوئی تھی جواب دے سکتا ہے۔ کہ اگر اُجرت دینا منظور ہو تو اخبار ستیہ دھرم پرچارک میں دیویں۔

اول یہ کہ کیا کوئی اگروال ویش کہلاتا ہو اپنے لئے یہ ثابت کر کے یقین دلا سکتا ہے کہ وہ دراصل اگروال خاندان سے آج تک بلا کسی رکاوٹ کے اگروال ہی ہے۔

دوئم۔ یہ کہ اگروال دیشوں کی وجہ تسمیہ جو طرح طرح سے آج تک بیان کی گئی ہے کیا کوئی صاحب یہ بتلا سکتے ہیں کہ اگروال برادری کب سے نامزد ہوئی ہے۔ اور ساڑھے سترہ گوت کس طرح مقرر ہوئے۔ اور یہ قوم کس قوم سے نکلی اور پھر اُس کے درمیان میں اور کسی قوم کے مرد یا عورت اُس میں شامل ہوتے رہے یا نہیں۔

سوئم۔ جو شخص آج تک ہیچو قسم کی لوکل پنچایت جا بجا ہو کر برادری سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ وہ آج تک برادری سے علیحدہ ہیں۔ یا پھر رفتہ رفتہ برادری میں ہی شامل ہو گئے۔ اگر خارج شدہ کی کوئی تعداد بتا دیوے تو ہم نہایت مشکور ہوں گے۔

چہارم۔ اگروال برادری سے خارج کوئی شخص کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی قواعد بنائے ہیں کہ فلاں شخص فلاں نیم کو توڑے یا برخلاف کرے تو وہ برادری سے خارج سمجھا جاوے

پنجم۔ جبکہ برادری اگروال کے اندر صدہا اور ہزارہا قسم کی برادری کے اندر اسوقت اور موجود ہیں تو پھر خاص طور پر اُن کے سے اس قدر زور کیوں دیا گیا۔

ششم۔ جبکہ مذہبی اور سوشل قاعدوں کی پابندی بالائے طاق ہے۔ تو پھر کوئی بھی آدمی برادری سے کس طرح خارج ہو سکتا ہے۔

ہفتم۔ صدہا مثال اس وقت ہر ایک شہر اور گاؤں میں اس قسم کی موجود ہیں جو برادری کے برخلاف ہیں۔ لیکن وہ شخص برادری سے خارج نہیں کئے گئے۔

ہشتم۔ جہاں ایک طرف ہمارے ویش کے شبھ چنتک غریب سے غریب آدمی کو برادری میں ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف جنم کے ابھاگی بڑے بڑے آدمیوں کو زبردستی خارج کر کے بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ نظارہ قابل افسوس نہیں ہے۔ یہ آدمی کہتے ہیں کہ ویش کانفرنس کی اسبارہ میں کیا رائے ہے۔ بہت جلد اپنی رائے سے عام لوگوں کو مستفید کریگی۔ ایسے وقت میں جبکہ چھپا رہا

جہاں پاپ ہے۔ اگر ایسے وقت میں بھی ویش کانفرنس نے خاموشی اختیار کرے گی۔ تو سمجھو کہ ویش کانفرنس ریفارمیشن کا کام ہی نہیں کر سکتی۔ پھر ویش کانفرنس کے ادھکاریوں کو برادریوں کے ایسے اعظم نقصان کی طرف بہت جلد خیال کر کے صورت اتفاقی کرنی چاہیئے ایسے تنازعات کے پیدا ہونے سے بجز نقصان کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اگر ڈال برادری کے بارے میں ہماری آخری پرارتھنا ہے۔ کہ جب تک بھارت ورش کے منشیہ ماتر کا ایک وید وکت ہی چال چلن نہ ہو تب تک کوئی سوسائٹیں کانفرنس وغیرہ کارگر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اور بہت نئے جھگڑے اور فضول تنازعے ہی پڑیں گے۔ اسواسطے ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرماتمن ہماری بدھیوں کو سیدھے راستہ پر چلا کر ہمارے جیون کے قیمتی وقت کو سچائی کی طرف لگاوے۔ تب ہی ہم آنند سے اپنی اور دوسروں کی بہتری کی تجاویز سوچ سکتے ہیں۔

(ہر دواری لال)

قابل توجہ

امیر پور ضلع کانگڑہ کی ایک تحصیل ہے یہ ایک بہت ہی مختصر سا قصبہ ہے۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کے آریہ بندھو میں اس جگہ آریہ سماج قائم ہونے کی خبر درج ہے۔ بلکہ عہدہ داران کے نام بھی شائع ہوئے تھے۔ اس وقت میں ملازمت پر تھا۔ آج کل بباعث رخصت میں اپنے گھر پر ہوں۔ اس جگہ کی اس خبر کے بموجب میں قصبہ مذکور میں گیا۔ معلوم کرنے سے دل کو کافی شوک پراپت ہوا کہ وہاں سماج تو کیا۔ مگر نام و نشان تک کچھ نہ دیکھا۔ ان عہدہ دار صاحبان سے مل کر بات چیت ہوئی تو معلوم ہوا۔ کہ اس کے بعد نہ کوئی سپتاہک جلسہ ہوا۔ اور نہ کوئی اُپدیشک ہی اس طرف آیا۔ سُنا گیا ہے۔ کہ یہ سماج اُس وقت پنڈت ہیمراج نے قائم کیا تھا۔ جو دھرم سالہ سے شدھ کو تشریف لے جاتے تھے۔ بڑی ہنسی کی بات یہ ہے۔ کہ عہدہ دار صاحبان میں سے کسی کو بھی آریہ پترک پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا دنیاوی کام دھرم سے اُتم سمجھے جاتے ہیں۔ (علاقہ کی حالت دیکھ اور ست سنگ کے بنا) نیز کافی وقت اور توجہ اسوقت اُپدیشک صاحبان کی نہ ہوئی۔ اگرچہ ڈاکٹر بھوانی سنگھ صاحب و ماسٹر ٹھاکر رام صاحب و لالہ گوپال داس صاحب۔ اور میاں سندر سنگھ صاحب وغیرہ وغیرہ بہت ہی پریمی اور اُت ہی پُرش ہیں۔ نیز اُن کے اسمائے مبارک بھی عہدہ داران میں چھپے ہوئے تھے۔ ان سب سے اس بارہ میں بات چیت ہوئی۔ جن کی خواہش اور میری منشا کے بموجب ۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو میرا ایک ویاکھیان چند معزز صاحبان کی موجودگی میں دھرم کی رکھشا پر ہوا۔ میرا دلی منشاء ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہر ایک اُپدیشک کو جن کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دھرم سالہ کے دورے کے وقت اس جگہ تک تشریف لایا کریں۔ جو پالمپور سے صرف ۳۵ میل ہے۔ اور راستہ میں بھوارنہ اور سوجانپور جیسے مشہور قصبے ہیں جن میں اُپدیش کا کام بہت ہی عمدہ نتیجہ پیدا کرنے والا ہے۔ میرے ویاکھیان کے وقت میاں مہتاب سنگھ صاحب۔ پنڈت گوپال داس صاحب و پوسٹ ماسٹر صاحب۔ پنڈت کانشی رام پنڈت بھوگن رام صاحب۔ پنڈت گوبند رام صاحب کمپونڈر بابا کیہر رام صاحب۔ صاحبزادہ ڈاکٹر صاحب بھوانی سنگھ جن کا نام میں اس وقت بھول گیا۔ میاں اچھر سنگھ صاحب میاں شیر سنگھ صاحب۔ منشی پربھدیال صاحب ایک ناظر صاحب اُن کا نام بھی میں بھول گیا ہوں۔ دیگر وغیرہ صاحبان جو اچھے اچھے عہدہ داران ہیں۔ موجود تھے۔ اگرچہ ان صاحبان کو آریہ اصولوں سے کافی محبت اور واقفیت ہے۔ تاہم وہ بڑے پریم سے اور کرپا کر کے ویاکھیان سننے میں شامل رہے۔ یہ علاقہ قابل رحم ہے ان کی دھرم کی زندگی بہت ہی کمزور ہے۔ بلکہ نیست و نابود ہو رہی ہے۔ سوائے بھوت پریت بھیرو وغیرہ پوجنے میں یہ بہت مشہور ہیں۔ اور پختہ دل۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا شُبھ کام سوائے بکرا کاٹنے کے اور نو گرہ آدی پوجا کرنے کے بغیر ممنوع گنا جاتا ہے۔ اسلئے بہت کافی وقت اور اُپدیش کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس طرف کوئی اُپدیشک صاحب ہیمراج صاحب سے پہلے نہیں آئے۔ پنجاب میں چونکہ سفر کا آرام ہے۔ سب مہاتما جن آرام سے گھومتے رہتے ہیں۔ اس طرف کا سفر پیدل اور مشکل ہے۔ بیچارے پہاڑیوں کے لئے سب صاحبان کو جو اس طرف کچھ تعلق رکھتے ہوں واضح ہو کہ وہ تھوڑے سے تھوڑا وقت اُن کے اُدھار کے لئے خرچ کریں۔ جب تک میری رخصت ہے۔ میں سب آریہ سمبندھی اخباروں میں یہاں کے درد ناک حال شائع کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اور اُپدیش بھی کروں گا۔ کیونکہ میں پبلک کی اصلاح کے لئے کچھ کرنا اپنا ضروری فرض سمجھتا ہوں۔ خادم

ویدک دھرم کا ہمدرد بندہ نرسنگھ ناچیز [illegible]

آریہ سماجک خبریں

ارپنچ ہو۔ امریک سنگھ نندہ کے مکان پر یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون یگیہ ہوا۔ چالیس پرشوں کی حاضری میں اُس وقت ایک ویاکھیان بھی ہوا۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔

— بخشی کرپا رام جی پستکادھیکش سماج کے گرہ میں ۱۲۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون ہُوا بھجنوں اور ویاکھیان کے پشچات حاضرین کا ستکار حلوے سے کیا گیا۔ ۱۱؍ ۶ پے دان پاتر سے پراپت ہوئے۔

— لالہ دیپ چند کے مکان پر ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہون ہوا۔ لالہ امریک سنگھ نے ہون یگیہ کے فوائد پر ایک پُر تاثیر ویاکھیان دیا۔ حاضرین کو لڈو تقسیم کئے گئے۔ اور ۱۱؍ ۱۰ دان پاتر کے ذریعہ وصول ہوئے۔ آریہ پرش آریہ سماج چکوال سے ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو بھون میں تشریف لائے۔ انگریزی باجا اور جھنڈوں اور ہارمونیم کے ساتھ نگر کیرتن کیا گیا۔ جگہ بہ جگہ بڑی کامیابی کے ساتھ اُپدیش ہوتے رہے۔ بعد ازاں شام کے وقت لالہ امیر چند اور پنڈت چنڈا دت نے ویاکھیان دئے۔ حاضری ۷۰۰ تھی۔ ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہتھّے امریک سنگھ کے مکان پر ہون یگیہ ہوا۔ اس دن حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور ۶؍ ۹ پائی دان پاتر سے وصول ہوئے۔

— مہتہ وزیر چند کے پُتر کا منڈن سنسکار ۲۰ بیساکھ سمت ۵۹ کو ہوا۔ اس موقع پر لالہ وزیر چند نے کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے

اور ۲؍ چیرٹی بکس سے پراپت ہوا۔

— سادھو ستیانند آریہ اُپدیشک شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے از ابتدائے ۶ بیساکھ لغایت ۱۳ بیساکھ سمت ۵۹ ویدک دھرم کا پرچار بڑی کامیابی اور اُتساہ کے ساتھ کیا ان دنوں میں اُن کا ایک لیکچر شہر بوسال میں بھی ہوا۔ جس کا پربھاؤ بہت اچھا رہا۔

لالہ کلیان داس پردھان آریہ سماج بھون کی کنیا کے بواہ کے موقع پر ور اور کنیا کی طرف سے مبلغ ۶؍ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دئے گئے۔

— آریہ سماج بھون کا انتخاب ادھیکاریان ۲۱۔ بیساکھ سمت ۵۹ کو حسب ذیل ہوا۔ لالہ متو الا سہائے پردھان۔ بخشی کرپا رام اپ پردھان و پستکادھیکش۔ لالہ امریک سنگھ منتری و خزانچی۔ ماسٹر دیوی دتا مل اُپ منتری۔ اور مہتہ ستیا رام و مہتہ دیوان چند پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا

چودھری چاندن مل اُپ پردھان آریہ سماج خان گڈھ سماج۔ مندر کے واسطے چندہ اکٹھا کرنے کی غرض سے نوشہرہ ہوتی مردان۔ پشاور۔ راولپنڈی وغیرہ سماجوں میں چکر لگا رہے ہیں۔

— دھاری وال میں سردار امر سنگھ جی کے مکان پر پنڈت بھولا ناتھ جی نے ہون کرایا۔ حاضرین کا ستکار دودھ اور مٹھائی سے کیا گیا۔

— لالہ سالگ رام ممبر آریہ سماج محلانوالہ ضلع امرتسر کے گرہ ہون ہوا۔ اور یاجک پرشوں کو پریتی بھوجن دیا گیا۔

— لالہ ایشر داس ممبر آریہ سماج محلانوالہ نے اپنے پُتر کی شادی کی خوشی میں ہون کرایا اور مبلغ ۲؍ آریہ سماج کو دان دئے

آریہ سماج نہ اکے سپتاہک جلسے آنند پورک ہوتے ہیں۔

— آریہ سماج عیسیٰ خیل کے منتری لالہ بہاری لال جی کی بجائے لالہ بیجے رام جی مقرر ہوئے ہیں۔

— انتخاب عہدہ داران آریہ سماج سیال کوٹ بابت سال رواں حسب ذیل ہوا ہے۔ لالہ بھیم سین جی وکیل پردھان۔ لالہ خوشحال چند جی اُپ پردھان۔ لالہ گنگا رام جی بی اے وکیل منتری۔ لالہ گنیش داس اُپ منتری۔ لالہ دیوی دیال جی خزانچی لالہ کرپا رام جی پستکادھیکش۔ مہتہ ایشر داس جی۔ لالہ گنپت رائے جی پرتشٹھت ممبران اور بابو برج لال جی۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس جی ممبران انترنگ سبھا۔ اپنے اپنے سمہن کی اور سے ۲۱ و اقعہ ۲۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو لالہ گنگا رام جی وکیل سکرٹری آریہ سماج کے پُتر کا مونڈن سنسکار ہوا۔ سنسکار لالہ وزیر چند جی اُپدیشک نے کرایا۔ آریہ بھائی اور دیگر کئی ایک پریمی مہاشے بازار میں سے نگر کیرتن اور پرچار کرتے ہوئے شامل اُتسو ہوئے۔ لالہ جی نے علاوہ شربت پانی وغیرہ کے حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا اور پانچ روپیہ لوکل سماج کو دان دئے۔

آریہ سماج میں وید پرچار فنڈ ہی آریہ سماج کی جان ہے

وید پرچار فنڈ کی بنیاد جس جد و جہد کے ساتھ ڈالی گئی تھی۔ وہ حالت آریہ سماج کے ممبران سے خصوصاً اور دیگر صاحبان

سے عموماً پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن جو
لابھ کہ وید پرچار فنڈ سے خصوصاً
آریہ سماج کو اور نیز دیگر مذہب والوں
کو پہونچا ہے۔ اُس سے کوئی وچارشیل
پُرش انکار نہیں کر سکتا۔

اب ہم دو چار شہادتیں اس قسم کی پیش
کریں گے کہ جو صاحبان وید پرچار فنڈ
کو ایک فضول تحریک بتلاتے تھے۔ یا
یہہ کہتے تھے کہ اس وقت میں وید پرچار
فنڈ کی تحریک کچھ مفید نہیں ہے۔ اب
وے صاحبان وید پرچار فنڈ اور دھرم
پرچار کی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہیں
تب اس سے زیادہ کامیابی کیا ہو سکتی ہے

اول۔ ہم نے اخبار عام لاہور میں
ایک مضمون دیکھا جس میں چودھویں
صدی اخبار محمدیوں کا جو راولپنڈی
سے نکلتا ہے۔ اُس کے حوالہ سے درج
کیا گیا ہے۔ کہ مغربی تعلیم نے جن ہندو
مسلمانوں میں کہ چولی دامن کا ساتھ تھا
یا اتفاق سے رہتے تھے۔ ایک سخت نااتفاقی
اور پھوٹ کرادی ہے۔ یہاں تک کہ ایک
پڑوسی کی تکلیف میں دوسرا پڑوسی
اُسکے ساتھ ہمدردی کرنا ضروری نہیں
سمجھتا۔

دوئم۔ ہمنے ہندو سنٹرل کالج کی سالانہ
رپورٹ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ودیا دھرم
سے ہی شوبھا پاتی ہے۔

سوئم۔ سناتن دھرم مہامنڈل میں بھی
آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرح، جنتری
کر اکر سناتن دھرم پرچار کے لئے ریزولیوشن
پاس کئے گئے ہیں۔ اور ایک باقاعدہ
سبھا بنانے میں مصروف ہیں۔

چہارم۔ ہمارے [illegible] آریہ بھائی

جو وید پرچار فنڈ کو قبل از وقت
بتلاتے تھے۔ اور کچھ ضرورت نہیں
سمجھتے تھے۔ انہوں نے آریہ پردیشک
پرتی ندھی سبھا ایک علیحدہ سبھا بنا رکھی ہے
دھرم پرچار کے لئے اُپدیشک
کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ ایک اُپدیشک
کلاس کے نام سے کالج میں علیحدہ کلاس
کھولی گئی ہے۔ پس مذکورہ بالا تحریر سے
صاف معلوم ہو جاویگا کہ ہر چہار طرف سے
دھرم کی پیاس لگی ہوئی ہے۔ آریہ سماج میں
ہر چہار طرف سے سیدھی آواز آرہی ہے
کہ دیش میں دھرم کی پیاس نہایت زور
سے لگی ہوئی ہے۔ کہ جس کے لئے دھارمک
پرشوں کی نہایت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔
لیکن جو سرمایہ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے آج
تک پراپت ہوا ہے یہہ بہت ہی ناکافی ہے اسلئے
ضرورت ہے اس امر کی کہ وید پرچار فنڈ کے کوش
کو دھن سے پورت کیا جاوے۔ اور آریہ پرشوں
کو اوارجیت ہو کر وید پرچار فنڈ کو دان
دینا چاہئے۔ کیونکہ وید پرچار فنڈ کے نتائج
ہیں کہ آریہ دھرم کے اُپدیشک۔ مدراس
کلکتہ۔ مالاکنڈ اور برہما تک ویدوں کی
سچائی بتلانے کے لئے پہونچ گئے ہیں۔ یہہ
وید پرچار فنڈ کا کام ہے۔ کہ جا بجا ویدک
سنسکاروں کی خوشبو سنسار میں پھیلتی جاتی ہے
یہہ وید پرچار فنڈ کا کام ہے۔ کہ گُروکل
جیسے مہان کٹھن کام آپکے دیکھتے دیکھتے شروع
ہو گئے۔ مہرشی کرت پستکوں کے ترجمے ہر ایک
زبان میں ہونے لگے۔ پہلے وید پرچار فنڈ کے
ان کاموں کو کوئی خواب میں بھی یاد کرتا تھا
ستری شکشا اور برہمچریہ میں جو امداد وید پرچار
فنڈ لے رہی ہے وہ کچھ پوشیدہ نہیں ہے۔ پس
آریہ سماج کو چاہئے کہ وہ وید پرچار فنڈ [illegible]

تن من دھن سے کٹی بدھ ہو کر امداد دیویں
کیونکہ وید پرچار فنڈ کی کامیابی میں کوئی شک
باقی نہیں ہے۔ پس اب اگر آریہ سماج کے سدسیوں
پر وشواس ہے تو وید پرچار فنڈ کے
کوش کو دھن سے پورت کر دینا چاہئے
اور تاکہ پرتی ندھی سبھا اپنے تمام کاریوں
کو بلا سنکوچ دل کھول کر کام کرنے کے قابل
ہو جاوے۔ تو پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ وید
پرچار فنڈ آریہ سماج کی درحقیقت جان ہے۔

(آپکا داس بردھاری لال)

کنیا کیلئے ورکی ضرورت

برہمنی کنیا کے لئے ورکی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر
۱۶ سال کی ہے۔ سند تعلیمیافتہ اور اچھے
خاندان کی ہے۔ کیفقد انگریزی بھی جانتی ہے
کھانا پکانا اور گانا بھی سیکھی ہوئی ہے۔ ور کی
صحت عمدہ ہونی چاہئے۔ گو روپیہ نہ ہو [illegible]
سال سے کم نہ ہووے۔ ستری [illegible] پر [illegible]
آمدنی کم سے کم ۵۰ روپیہ ماہوار ہو۔ مقروض
نہو۔ درخواست آنی چاہئے پاس منیجر پانچال [illegible]

نوٹس

میرا بھائی بعمر ۲۰ سال پورن برہمچاری
ورڈہ آریہ پیشہ عرائض نویسی آمدنی
معقول۔ ایک دیسی خواندہ کنیا سے شادی
کرنا چاہتا ہے۔ جسکی عمر ۱۶ سال ہو۔ ور
کی ذات کھتری منجڑ ہے۔ [illegible] دی گئی
کرم سوبھاو انوسار ہوگی۔

اشتہار

دنیا بھر آپ کے دان آریہ سماج [illegible]
صاف [illegible] دس میں بھی [illegible] اپنا پتہ دیویں

L 39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L 39

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت سالانہ پیشگی ... محصول ڈاک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۴ اساڑھ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۷ جون ۱۹۰۲ء شکروار۔ جلندھر شہر | نمبر

قواعد اخبار

چونکہ بعض صاحبان بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بصورت واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آیندہ کے لیئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لیئے ایک ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دہوکے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ آیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً مدرج اخبار ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات فی مرتبہ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر کالم فی سطر اشتہار کرکے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہیئے۔ ذیل تواریخ پیشگی تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک و یکم ماگھ۔

ویدیان لوک پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی آتمانند سرستی جی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی سرتیا سے بہی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بیماری کی (۲) جو رنتر ہرنے کی بدہی ہے (۳) جو پران ایان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی ہے کو دہکا دینا ہی کہتے ہیں (۴) ستہر بہی (۵) اگر بہار ہان بدہی (۶) ریبہ چڑہانے کی بدہی جیسے کرنے سے پر یہ اور کنٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور یک لابہ پستک کے دیکھنے سے ہونگے قیمت ایک پیسہ چار آنہ ۲۰ صفحہ کی پستک ہے۔ بریلی محلہ بہاری پور۔ بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ ۱۰ پستک کے خریدار کو ایک پستک لابہ میں ملیگی ۱۵ پستک لینے

ایک حیرت انگیز واقعہ

ستیا۔ دروپدی۔ سنجوگتا۔ پدمنی۔ دمینتی شکنتلا انجنا۔ اہلیا بائی۔ وغیرہ وغیرہ دھرماتما ستریوں کے مختصر برتانت گورمکھی یا بھاشا زبان میں ابھی تک کہیں نظر نہیں آتے۔ آریَن پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لیمٹڈ لاہور نے یہہ کتابیں علیحدہ علیحدہ طیار کرواکر چھپوانی شروع کی ہیں جو دو ہفتہ تک طیار ہو جاویں گی۔ قیمت فی جلد ۶ پائی

ستیارتھ پرکاش(?) ۔ ہندی۔ گورمکھی۔ اور بھاشا میں چھپ کر طیار ہے۔ آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجنے پر مفت ارسال ہوگی۔ مفت تقسیم کرنے والوں سے ایک صد کاپی کا ایک روپیہ

سبھا پرشن مصنفہ منشی نول سنگھ

گورمکھی میں چھپ کر طیار ہے۔ ہندی اور اردو میں چھپ رہا ہے۔ قیمت فی جلد ۱؎

ورکس پنڈت گورودت

مع جیون چرتر

چونکہ باوا ارجن سنگھ ایڈیٹر آریہ پتر کا جن کے سپرد ان کے جیون چرتر لکھنے کا کام تھا۔ بیمار ہو گئے ہیں

لہٰذا یہہ کتاب آخیر جولائی تک طیار ہوگی۔

بی بی درگا دیوی کا ویاکھیان

جو ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۷۔ جون میں شائع ہوا ہے اور بھاشا میں بھی چھپ چکا ہے۔ آریہ سماجوں کو یہہ کتاب سینکڑوں کی تعداد میں منگوا کر تقسیم کرنی چاہئے۔ قیمت فی جلد ۶ پائی۔

ہون سامگری

ہون یگیہ کانت پرتی دن ہر گھر میں جبکہ طاعون کا ہر طرف زور ہے ہونا نہایت ضروری ہے۔ بڑی احتیاط سے یہہ سامگری طیار کرائی گئی ہے۔ قیمت فی سیر ۱۰/

لاہور کی مشین کی بنی ہوئی ولیتی جرابیں

قیمت ایک درجن سے ۳ درجن تک ۸ کا ۳ سے ۱۰ درجن تک فی ۸ ۱۰ سے زیادہ ۸

ریاست چنبہ کے نندلعل ٹھیکیدار(?) کا گلقند

قیمت گلقند بنفشہ دو پونڈ ۸ فی پونڈ ۱/۳
شہد خالص یک ٹن دو پونڈ ۸ فی پونڈ ۹/

المشتہر

متھراداس پوری مینجنگ ڈائرکٹر

سنار کی گتی

سنسکار جڑے پربل ہوتے ہیں

سنسکار کی مہما شاستروں میں بہت کچھ ورنن کی گئی ہے ہر ایک رشی سنسکار کو ہی منشیہ کی ہندو یا سوکشم کا کارن تبلایا ہے اور یہ ہی ٹھیک - کیونکہ سنسکار سکار شر بجز سنسکار کے دور نہیں ہوسکتا اسی بنا پر رشیوں مہاتماؤں نے پرانے خراب سنسکار ونکو دور کرنے کے لئے خاص خاص سادھن تبلاتے ہیں - سنسکاروں کی پربلتا ہم نتیہ انسانوں کے اندر دیکھتے ہیں - حال ہی میں مقام ولور (علاقہ مدراس) میں ایک فوجداری مقدمہ ایک شودر کے برخلاف چل رہا ہے - کہا جاتا ہے کہ اُسنے اپنے آپ کو ایک براہمن گریجویٹ ظاہر کرکے براہمنوں کی پنگتی میں بھوجن کیا اس وجہ سے اُسپر دھوکہا دہی وغیرہ کے مقدمات دایر کئے گئے ہیں - سوال اس جگہ یہہ ہوتا ہے کہ شودر گریجویٹ نے کیوں ایسا دھوکہا دیا؟ جواب صاف ہے - انگریزی تعلیم نے اُسے یہہ تو بتلا دیا کہ جملہ انسان ایک دوسرے کے برابر ہیں - اور کھانے پینے میں کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے - لیکن پرانے سنسکار پڑے ہوئے تھے کہ براہمن محض جنم کی وجہ سے شودر سے افضل ہے - اِسلیئے بجائے اپنا حق علانیہ ظاہر کرنے اور اُس کے لیئے کوشش کرنے کے شودر گریجویٹ نے دھوکہا دے کر براہمنوں کی پنگتی میں بھوجن کیا - یہہ واقعہ علاوہ سنسکاروں کی بہادر شانے کے یہہ بھی ظاہر کرتا ہے - کہ ہمارے اندر اب تک سچائی اور صفائی قلب کے اوصاف نہیں آئے اور اِسلیئے وہ دن ابھی دور ہے - جب کہ جملہ ہندوستانی بطور ایک خاص انسانی جماعت کے متفقہ سچی ترقی کرسکیں گے -

ہندوستانی رئیس ولایت میں

شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کے جلسہ پر جو رؤسا عظام و مہاراجگان ہندوستان سے ولایت تشریف لے گئے ہیں گو ان سب کی ہی بڑی خاطر داری ہو رہی ہے - لیکن اُن سب میں سے مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگہ کی جو عزت ہو رہی ہے - وہ دوسرے کو نصیب نہیں - ان مہاراجگان میں سے بعض فصیح انگریزی بولنے والے ہیں - اور انگریزی سوسائیٹی کے جملہ ادب و قواعد سے واقف ہیں ان میں سے بعض نے انگریزی میں اعلےٰ اسپیچیں بھی دی ہیں (مثلاً مہاراجہ صاحب گوالیار) لیکن باوجود یکہ لنڈن پہنچ کر سر پرتاب سنگہ کو مجبوراً ہندوستانی میں تقریر کرنی پڑی (جو راجپوتانہ کی زبان ہوگی کیونکہ سر پرتاب اردو بھی نہیں بول سکتے) تاہم اس تقریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کرتے ہوئے لارڈ رابرٹس نے سر پرتاپ کی وہ تعریف کی جو شاید ہی دوسرے ہندوستانی کے نصیب ہوئی ہو - شاہنشاہ نے اپنے دست مبارک سے نائیٹ آف باتھ کا تمغہ دیا - اور چین کے جنگ کا تمغہ بھی عطا فرمایا - اس بڑی بھاری عزت کا باعث کیا ہے؟ اس سوال پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے - کہ سر پرتاب سنگہ کے اچھے آچرنوں کے باعث ہی اُن کی اسقدر عزت ہو رہی ہے - اور یہہ آچرن اُن کے اندر رشی دیانند کے اُپدیشوں کے اثر سے پیدا ہوئے ہیں - جس کا اقبال خود مہاراجہ صاحب کو ہے - جس طرح کہ تعلیم یافتہ فرقہ مسٹر دادابھائی نوروجی کو ہندوستان کا گرینڈ اولڈ مین (عالیشان بزرگ) مانتا ہے - اسی طرح سرکار انگریزی اور اینگلو انڈین فرقہ کی طرف سے یہہ خطاب سر پرتاپ کو ملا ہوا ہے - اپنی اپنی جگہ پر دونوں اس خطاب کے مستحق ہیں - لیکن آریہ سماج کو سر پرتاب کا خاص فخر ہے کہ رشی دیانند کے اُپدیش کے نصف حصہ کو اپنے جیون میں سچا کرکے اُنہوں نے اپنے حکام تک کو حیرت میں ڈال دیا ہے - اگر تاریک اُنتی کے ساتھ اعلےٰ آتمک اُنتی بھی وہ کر سکتے تو دیگر اقوام اور حیرانی سے اُس غیر معمولی نشو و نما کو دیکھتیں - اس وقت ایک دو آدمی ہی ایسے ملتے ہیں جنہوں نے رشی کے فرمان کو سر پر رکھ کر اُس کی پیروی کی ہے لیکن اگر رشی کی ہدایت کے مطابق گروکل کو چلنے کی آریہ سماجک بھائیوں نے اجازت دی تو شبہ نہیں کہ کسی زمانہ تک کچھ آدرش پرش پیش کر کے آریہ سماج روشواسیوں کو وشواسی بنا سکے -

ستری شکشا میں تبدیلی بنگالہ کے اندر

اہل بنگال نے جب ترقی کرنی شروع کی تو ہر ایک امر میں اُنہوں نے سرپٹ چال اختیار کی - چنانچہ جب ستری شکشا کا سوال سامنے آیا تو اُسمیں بھی اُنہوں نے بلا سوچے سمجھے انگریزی تقلید میں ستریوں کو پرشوں کی طرح تعلیم و بجز ڈگری یافتہ بنانا ہی اپنا فرض سمجھا اس بے سُری چال کا جو نتیجہ ہوا وہ مجھے بتلانے کی ضرورت نہیں ہے - برہم سماج مندر کے بنچ اور کرسیاں بھی انگریزی گرجوں کی طرح لیڈیوں سے پُر ہونی لگیں اور آدیتہ وار کی گرجا ہی پرسپر ستری پرش کے ایک دوسرے کو ووواہ کے لئے پسند کرنے کا ذریعہ بن گئی - اور اب بقول پاینیر ایک نیا ودیالے قایم کرنے لگے ہیں - جس میں انگریزی - بنگالی اور ہندوستانی

کے ساتھ سنسکرت کی تعلیم ہوگی ۔ اور سینا پرونا ۔ بھوجن بنانا ۔ بچوں کی خبرگیری وغیرہ سب کام سکھلائے جاویں گے ۔

آریہ سماج ہی ان کل تبدیلیوں کا باعث ہے

کوئی مانے خواہ نہ مانے ان جملہ تبدیلیوں کا باعث آریہ سماج ہی ہے ۔ یہ خیال جو تعلیم یافتہ بنگال کے دماغ میں آج آیا ہے ۔ دو برسوں پیشتر آریہ سماج جالندھر کے ممبروں کے دماغ میں پیدا ہوا تھا ۔ لیکن آریہ سماج جالندھر شہر کے ممبروں کے دماغ میں اس خیال کا ڈالنے والا رشی دیانند تھا ۔ رشی کی تصانیف کی ہی روزانہ پیوٹ نے آریہ سماج جالندھر کے سبھاسدوں کو جگایا تھا ۔ اور انہوں نے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تھی ۔ اس کوشش میں پہلے پہل انہیں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی لیکن افسوس کہ دیانند کے بتلائے ہوئے اصولوں کو چلانے کی کوشش کرنے والے دیانند کی سپرٹ کو بھول گئے ۔ ورنہ تبدیلیوں کی حالت میں اسوقت تک ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی ہوتی ۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے ۔ جس خیال کو دوسرے صوبوں کے غیر آریہ فرقے ادھورے طور پر محسوس کر رہے ہیں ۔ اس خیال کو کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر کے کارکن پورے طور پر اپنے اندر نشوونما دے چکے ہیں ۔ اسلئے اگر یہ لوگ اب بھی جاگ اٹھیں ۔ تو ستری شکشا کے بارے میں سارے آریہ ورت کی رہنمائی کرتے ہوئے یہ آئیندہ نسلوں کی دنیہ داو کے پاتر بن سکتے ہیں ۔ خیر! اس وقت میں تو اس سے بڑھ کر لکھنے کا مجھے حوصلہ نہیں کیونکہ جالندھر سے علیحدہ ہونے کے سبب ان میں محض صلاح کار ... سکتا ہوں ... الغرض ... ہے ...

نقصان پہنچایا کرتی ہے ۔ لیکن ستری شکشا پر ہی خاتمہ نہیں ہے ۔ جیسا کہ وہ آریہ سماج زمانہ سے آگے بڑھا ہوا کہا جاتا ہے ۔ جب گروکل کی تعلیم پبلک کے روبرو نہیں رکھا گیا تھا ۔ اس دیش میں کسی کو دھیان ہی نہیں تھا کہ صغر سنی کے بیاہ کو روکنے کے لئے سکولوں سے ہی کام لیا جا سکتا ہے ۔ میرے سنتوں جانے پر جہاں مسٹر پٹیل صاحب نے اپنے سکول میں بیاہ کے لئے چھٹی دینی بند کر دی وہاں مسز اینی بیسنٹ کے ہندو کالج میں مڈل تک کے لئے قاعدہ بن گیا کہ کوئی ووات بچہ داخل نہ ہو سکے ۔ نہ صرف یہی بلکہ اس کالج کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اوپر کی جماعتوں میں بھی اس اصول کو وسعت دینے کا خیال کارکنان کے دل میں موجود ہے ۔ یہ ماکہ محض دو دہ نہ کرنا برہمچریہ کی رکشا کے لئے کافی نہیں ہے ۔ بلکہ برہمچاریوں کے لئے بڑی شہر وغیرہ سے علیحدہ رہنا بھی ضروری ہے ۔ طریق تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن جب کہ اصول کا آغاز ہو گیا ہو تو اسکے ساتھ جسقدر لازمی اصول ہیں وہ خود بخود رفتہ رفتہ اپنی جگہ آ لیا کرتے ہیں ۔ لارڈ کرزن کی ایجوکیشن ... کی تحریک سے کسی قسم کا تعلق ہی خیال نہ کو بعض بونیورسٹیم پیدا کریگا ۔ یقین کی یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ گروکل کی سکیم کے پبلک ہونیکے دو برس بعد لارڈ کرزن کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بورڈنگ سکولوں کے سوا طلبا پوری ترقی نہیں کر سکتے اور کہ اخلاقی تعلیم کا زیادہ تر انحصار استادوں کے چال چلن پر ہے ۔ بس کیا ابنیہ ۔ ... سند یہ نہیں کہ رشی دیانند کے خیالات اس صدی کے آدمیوں سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور رفتہ رفتہ انکے سب خیالات ہی خود بخود دنیا کو پھیر دی کرنی پڑیگی ۔ لیکن کیا افسوس ہے کہ میرے آریہ ایک بھائی بجائے ان اعلے خیالات کو عملی جامہ پہنانیکے لئے ایکنہ سہرتی مدد کرنیکے اپنے ذاتی اپریشن اور دویش میں پھنسکر ان خیالات کو دنیا کے روبرو ... ثابت کرنیکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ان مہاشیوں کو سمجھا کہ ہم اپنے ... ابھمان کو تیاگ کر ... کام کریں ۔

اب عملی اپدیش کا وقت ہے

آریہ سماج نے اتنی کرنا ... شاید کبھی ... ہے

لیکن مجھے بھہاسد ہی آپ تو پہلی منزل پر ہی سمجھ رہا ہیں کوئی زمانہ تھا کہ مورتی پوجا ، سرک شرادھ اور دیگر توہمات کا کھنڈن کرنیکی ضرورت تھی ۔ لیکن ان سب توہمات کا خود بخود کھنڈن ہو رہا ہے بنگال میں ایک ... نے مرتے ہوئے وصیت کی کہ میں اپنی بیوہ کو ... والے دن دودھ اور پھل وغیرہ کھانیکی اجازت دیتا ہوں ۔ بنگال میں بیوگان کی سخت مصیبت زدہ ہیں ۔ ... کو انہیں ... رہنا پڑتا ہے ۔ لیکن اگر خاوند اجازت دیجاوے تو یہ مشکل حل ہو جاتی ہے ۔ اس قسم کی وصیتیں ہوا کا رخ بتلا رہی ہیں کئی پورانک تعلیمیافتہ کے پاس جاؤ اگر یوجا سے اٹھا ہے اور سوال کریں کہ کیا کرتے تھے تو ہنس دیتا ہے گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے گر دیشوں میں تو مجھا ہی نہیں ہے لیکن رواج سے مجبور ہیں ۔ ایسے وقت میں جبکہ جملہ توہمات کا خود بخود کھنڈن ہو رہا ہے ۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں کو اپنا آریہ جیون بنا کر عملی طور پر لوگوں کو دھرم کا پرچار کرنا چاہیئے پنچ مہایگیہ کرنیوالے بنو ۔ سنسکاروں کو درستی سے کرنیوالے بنو سچائی ۔ تپ اور اہنسا کے اصولوں کی پیروی میں مستقل پرورش کرنے کے عادی بنو ۔ پھر لوگ خود بخود تمہاری پیروی کرینگے ۔ اور بجائے اسکے کہ آریہ سماج ایک چھوٹے سے منڈل میں محدود ہو ہر ایک شہر ایک آریہ سماج ...

اس سے بڑھکر کیا کر سکتے ہیں

ہمارے لیڈر کسی کو بھی سیاسی نہیں روک سکتے ہیں "اس سے بڑھ کر کیا کر سکتے ہیں"

لیکن نئی نئی طرز کا اگر ہمارا اپنا خود کو جھٹلا دیتا ہے ۔ جب کبھی کوئی دوسری قوم کا آدمی ہندوستانیوں کو سکالر وغیرہ کہتا ہے تو ہمارا خون تیز ہو جاتا ہے ۔ ہم عاقبت اندیشی کی بڑی خبر لیتے رہیا لیکن کیا اندر والا مانتا ہے کہ یہ زیادہ جوش وخروش درست ہے ۔ پائونیر کا ایک ہندوستانی نامہ نگار لکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ بہت سے کٹر ہندو معززین بنگال سے انگلینڈ کے لئے تخت نشینی میں شامل ہو گئے ہیں ۔ لیکن انکے ذات بھائیوں کو یہ معلوم ہے کہ انہوں نے اپنا گھر اور درکشن کی طرف تیرتہ یاترا کیلئے چھوڑا ہے " یہ چھوٹا سا فقرہ ہندوستانیوں کے لئے بڑے شرم کا باعث ہونا چاہئے ۔ اگر درحقیقت معزز سمندر پار جانا یاپ نہیں ۔ اگر درحقیقت وہ معززین ولایت روکر آپ اپنے کو ویسے ہی پاک شدہ ہندو سمجھتے ہیں تو چھپانے ...

اُپدیش

(۲)

छन्दांसि यज्ञाः क्रतवो व्रतानि
भूतं भव्यं यच्च वेदा वदन्ति। अस्मा-
न्मायी सृजते विश्वमेतत्तस्मिं-
श्चान्यो मायया संनिरुद्धः।
मायां तु प्रकृतिं विद्यान्मायिनं
तु महेश्वरम्। तस्यावयवभूतै-
स्तु व्याप्तं सर्वमिदं जगत्॥

پرماتما کو جاننے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی یہ پرشن ہے۔ جو کہ ہر ایک ہردے کے اندر بار بار اُٹھا کرتا ہے۔ جب پرمیشور کو ہم اندریوں سے محسوس نہیں کر سکتے۔ جبکہ وہ نرلیپ ہے۔ اور ہم سب سے پرے ہے۔ تو ہم اُسکو جان کر ہی کیا کریں گے۔ اس قسم کے پرشن سادھارن پُرشوں کے ہردیو میں اُٹھا کرتے ہیں۔ اور جب تک کہ ان اور ایسی ہی دیگر شنکاؤں کا سمادھان نہیں ہوتا تب تک منشیہ کی طبیعت پرماتما کو جاننے اور اُسکی شرن میں آنے کی طرف رجوع نہیں ہوتی وید کہتا ہے کیوں نہ اُسے پرماتما کی شرن میں آنے کے بغیر کرم۔ اُپاسنا۔ گیان۔ دھیان سب نشپھل جاتے ہیں۔ جب تک کہ منشیہ کو یہ وشواس نہ ہو جاوے کہ ہر ایک سالک پراکرت واسنا سے مُکت سوروپ ہو کر ہی پرماتما سارے پراکرت جگت کے اندر ویاپک ہو کر اُسے چلا رہا ہے۔ تب تک منشیہ کا آتما اُس کی جستجو میں ایک قدم بھی آگے رکھنا گوارا نہیں کرتا۔ اسلئے رشی فرماتے ہیں کہ پرماتما کے بغیر جو چیتن جیو آتما ہے۔ وہ مایا سے بندھتا اور مایا یعنی پرکرتی کے سنسرگ میں پڑ کر رہنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے۔ مائی یعنی پرمیشور جسکو مہیشور بھی کہتے ہیں، اور مایا یعنی پرکرتی ان دونوں میں گو کوئی سمبندھ ہماری آنکھیں نہ دیکھ سکیں تاہم اس ساری مایا کو نانا روپ میں لانے والا اور اسلئے اُس سب کے اندر ویاپک پرماتما ہے۔ گو نرلیپ ہے۔ گو پرکرتی کی مایا کے جال میں بندھتا نہیں اور سرب ویاپی ہے۔ تاہم کوئی حالت۔ جگہ۔ یا زمانہ ہی اُس کی ویاپکتا سے خالی نہیں۔ اور اس بھاؤ کو الپ بدھی منشیہ کے زیادہ تر ذہن نشین کرانے کے لئے رشی تفصیل کے ساتھ اُس کی ویاپکتا کا ذکر کرتے ہیں۔ منشیہ دن رات کرم کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور کرم کے بنا منشیہ کا جیون ناممکن ہے۔ اس کرم کی بنیاد کیا ہے۔ کیا جب تک کسی وستو کا سادھارن گیان نہ ہو۔ کوئی پُرش بھی اس پر کام کرنے کی طرف رجوع ہوتا ہے؟ ہر ایک کرم کے پہلے گیان موجود ہوتا ہے۔ وہ گیان جو گایتری وغیرہ چھندوں کے اندر بند ہوا ہے۔ جسکے بنا نہ ایک پیر ہل سکتا اور نہ ایک ہاتھ اُٹھ سکتا ہے۔ سوچو! وہ گیان کہاں سے ہوا؟ کیا وہ تمہارے اندر سے اُٹھا؟ اگر ایسا ہوتا تو وحشی قوموں کی حالت وہ نہ ہوتی جو کہ اس وقت دکھلائی دیتی ہے۔ پس وہ گیان پرماتما سے ہی آیا جو کہ علم کل ہے۔ اور پھر اُسکے ابدہ کرنے کا پرکاش کہاں سے ہوا؟ کیا یہ یگیہ یعنی پرماتما کے اندر دھیان لگا کر صبح و شام محو ہونیکا اُپدیش ہمیں سوائے ایشور کے اور کہیں سے ملا ہے۔ اُسی کی سرشٹی کے اندر دھیان سے شانتی کا نظارہ دیکھ کر انسانوں نے دھیان لگانا شروع کیا۔ اور پھر سورئیے کی کرنوں والا الی گوشنا کر کے پہنچنے سے عمل نے ہم مجبور اُسی پرمیشور نے اگنی ہوتر کرنا سکھایا۔ روز روز عمل کے پانچ مہایگیہ سکھلاتے ہیں۔ اُن سب کا اُپدیش نہ صرف ویدوں دوارا بلکہ پراکرت جگت کی بناوٹ کے اندر اُسی پرماتما نے ہمیں دیا۔ پھر اشومیدھ۔ گومیدھ۔ نرمیدھ آدی بڑے بڑے یگیوں کا اُپدیش ہمیں کس نے دیا؟ کیا پرماتما کے سالانہ رگھومیدھ کو دیکھ کر جسکے ذریعہ سے اناج پک کر ہم سب کی پالنا ہوتی ہے۔ ہمیں یگیہ رچنے کا خیال نہیں پیدا کیا؟ سخت سے سخت اور مشکل سے مشکل آفتوں کے اندر ہی اپنے بھگتوں کی رکشا کرتے اور دُشٹوں کو ڈنڈ دیتے ہوئے دیکھ کر ہی کیا ارجن مہاراج نے اشومیدھ کا گیان نہیں حاصل کیا؟ نیک دل اور دھرماتما پُرش رہنما کس جگہ سے اپنی رہبری کے لئے ہدایت لیتے ہیں؟ اور پھر برت کسنے رچے؟ کون ہے جو ہمارے اندر پاپ سے بچنے شنکا اور لجا اُتپن کراتا ہے۔ اور سچائی کے اوپر درڑھ رہنے کی پریرنا کرتا ہے۔ کمزور انسان کو سچائی کے لئے تلوار۔ بندوق اور توپ تک کا سامنا کرنیکا حوصلہ کون دیتا ہے؟ اور کون ہے جو کہ زمانہ ماضی اور مستقبل کے اندر ہی ویاپک ہوتا ہوا تمام زمانوں کو ملا کر ایک کر دیتا ہے؟ پھر سادھارن گیان حاصل کر کے کرم کرتے ہوئے جب انسان ترقی حاصل کرتا ہوا کسی اونچی منزل پر پہنچتا ہے تب کون اُسکو روشنی دیتا ہے جسکی مدد سے وہ گیان (علم حق) کی پراپتی کر کے آنند میں مگن ہو جاتا ہے؟ یہ پرشن کیسے گمبھیر ہیں؟ لیکن اِنکے جواب کے لئے کہیں دور تلاش کے لئے جانیکی ضرورت ہے؟ کیا ہمارا انتہ کرن گدگد ہو کر بے اختیار نہ زبان حال سے نہیں کہہ رہا کہ ان سب کے علاوہ ہم سب کو ہی منشیہ روپی اُتم دیہ کا دینے والا ہے؟ وہی پرماتما ہے جو کہ مایا روپی پرکرتی کو نانا روپ میں لا کر اُسکے اندر ویاپک ہوا اُسے چلا رہا ہے۔ پھر بے بہرا تری گن! کیا اُس پرمیشور سے بیمکھ ہو کر اُسے بھول کر ہم کبھی بھی اپنے جیون کے اُدیش کو پورن کر سکتے ہیں؟ سوچو اور چیتو! اب تک جنم سے دیر تک گنوایا ہے۔ اب تک اپنے منزل مقصود کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے اندھیرے

گروکل سماچار

نمبر ۲

گروکل کے افتتاحی جلسہ کے موقع پر ۴۹ برہمچاری داخل ہو چکے تھے۔ اور اُن کے علاوہ چار ایسے رہ گئے تھے۔ جن کا ابھی تک ویدآرمبھ سنسکار نہیں ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک پانچ سال لڑکا تھا۔ جسے اُس کا چچا کچھ دنوں بعد آکر واپس لے گیا تھا۔ گوتم پسر لالہ حاکم رائے وکیل اور کناد بھتیجہ لالہ حاکم رائے جو پانچ پانچ ۱۰ کی رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ۱۳۔ جون کے پرچہ میں ظاہر کیا جا چکا ہے۔ چوتھا۔ اُتم دیو ہے جو چودھری بدھن سنگھ جی رئیس نہٹور کا پوتر ہے۔ یہ لڑکا عمر میں تو چھ سال کا ہے لیکن سمجھدار اور متانت سوبھاؤ ہے۔ اُسکے داخلہ کی کہانی بھی بڑی دلچسپ ہے۔ چودھری بُدھن سنگھ نانک پنتھی ہیں۔ افتتاحی جلسہ پر ہمراہ چودھری جنی سنگھ جی کے چلے آئے تھے۔ برہمچاریوں کو دیکھ کر اُمنگ پیدا ہوئی۔ کہ اپنے پوتے کو بھی داخل گروکل کر دیں۔ چنانچہ تار دے کر اُسے بلوایا۔ لیکن رستے میں ایک رکاوٹ حائل ہو گئی مقررہ ۵۰ کی تعداد سے پہلے ہی لڑکے تجاوز کر چکے تھے۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے (جو اُس جگہ موجود تھے۔) بڑے افسوس کے ساتھ جواب دیا کہ بجٹ کے مطابق اب کوئی زائد برہمچاری داخل نہیں ہو سکتا۔ جب چودھری بدھن سنگھ جی کو معلوم ہوا کہ دس روپیہ ماہوار سے زیادہ صرف فی برہمچاری آتا ہے۔ اور اسلئے اب اُن کا پوتا داخل نہیں ہو سکتا۔ تو اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم آپ کا اصلی خرچ دینے کو طیار ہیں۔ تو پھر آپ کیونکر جواب دے سکتے ہیں۔ اب تو پردھان جی کو بھی لاجواب ہونا پڑا۔ اور چودھری صاحب نے اُتم دیو کو گروکل میں داخل کر دیا۔ اب برابر پندرہ روپیہ ماہوار کے حساب سے فیس دیتے ہیں۔ اس لڑکے کے علاوہ جس کا ویدآرمبھ سنسکار اب تک نہیں ہوا ہے۔ اِس وقت ۴۸ برہمچاری اور ہیں جن کی تفصیل آگے دوں گا۔ صرف ایک برہمچاری کی کمی اسلئے ہوئی کہ شیوناتھ برہمچاری ڈسچارج کیا گیا۔ جس کی بجائے سردار گوربخش سنگھ جی سابق منتری آریہ سماج ملتان کا پُتر ملدیو لے لیا گیا ہے۔ جس کا ویدآرمبھ سنسکار میرے گروکل میں پہونچنے پر ہوگا۔ موجودہ

اڑتالیس سنسکرت برہمچاریوں

کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ واضح رہے کہ برہمچاری چار جماعتوں میں منقسم ہیں۔ جن میں سے چوتھی جماعت سب سے اعلےٰ ہے۔

چوتھی جماعت

نمبر شمار	نام برہمچاری	نام ولی مع پتہ
۱	ہریش چندر	لالہ منشی رام مالک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر
۲	اندر چندر	ایضاً
۳	جے چندر	پنڈت باشی رام گورنمنٹ پنشنر وزیرآباد
۴	بھوج	برادر چودھری دیوی سنگھ موضع جیو مغل پور
۵	برہم دت	پسر پنڈت چت رام کلرک لوکو آفس لاہور
۶	بہار دراج	برادر لالہ گنشمنداس بی اے ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول جالندھر شہر

تیسری جماعت

نمبر شمار	نام برہمچاری	نام ولی مع پتہ
۱	وشوناتھ	پسر لالہ پریتم داس پنساری وزیرآباد
۲	گیان چندر	پسر لالہ حاکم رائے جی سبھاسد آریہ سماج وزیرآباد
۳	وشوجیت	پسر لالہ کلیان داس جی سٹیشن ماسٹر بھوانی
۴	چندرمنی	بھتیجہ لالہ سانگ رام جی [illegible] نواسی بھنڈاری گروکل
۵	وید متر	پسر لالہ کدارناتھ تھاپر منتری آریہ سماج لاہور
۶	وشوکرما	پسر لالہ خوشیالی رام ہیلوینگ سٹیشن ماسٹر ملتان
۷	شنکرانند	پسر منشی طوطا رام سررشتہ دار عدالت نونگا دلی ریاست گوالیار
۸	یگیہ دت	پسر لالہ روڈا رام بزاز جالندھر شہر

دوسری جماعت

نمبر شمار	نام برہمچاری	نام ولی مع پتہ
۱	گورودت	پسر لالہ ٹھیرا داس سگیندر لودھیانہ
۲	پربھودت	ایضاً
۳	کرشن	پسر لالہ کلیان داس سٹیشن ماسٹر بھوانی
۴	وید ویاس	پسر پنڈت آتما رام ویدی سوپر وائیزر وزیرپور
۵	ستیہ یگیہ	برادر ایضاً
۶	شوبت کیتو	ایضاً
۷	وویاساگر	پسر مہاشہ ایشور داس موقت پنڈت باشی رام وزیرآباد
۸	دیوراج	پسر لالہ جوالا پرساد نجیب آباد
۹	بھیم سین	پسر لالہ کانشی رام ٹھیکیدار وزیرآباد
۱۰	ایشور دت	پسر ڈاکٹر بالکند اسسٹنٹ سرجن لاہور
۱۱	کرشن چندر	پسر پنڈت باشی رام گورنمنٹ پنشنر وزیرآباد
۱۲	رشی دیو	پسر بابو پرتاپ سنگھ صاحب ہرووال ضلع ہوشیارپور
۱۳	جے دیو	پسر لالہ خوشیالی رام سٹیشن ماسٹر

۱۵	دیودت	پسر بابو بستی رام جی ماسٹر بابر بجہیہ
۱۶	سکھدیو	پسر بابو تاراچند کلرک ملٹری ورکس سٹور ملک مالاکنڈ۔
۱۷	بھدرسین	پسر لالہ چورنجی لال ساہوکار کنکھل
۱۸	چندردیو دوم	پسر لالہ نارائن دت ساکن بوڑیہ ضلع انبالہ
۱۹	برہمانند	پسر پنڈت چتر پنچ شہر با صدہ دار صدر باقی نویس بجنور
۲۰	دریانند	پسر لالہ برکت رام تھاپر لاہور تھاپر لاج
۲۱	بیرسین	پسر پنڈت رام بخت پلیڈر ملتان
۲۲	ستیہ کام	پسر پنڈت بالکشن مختار نجیب آباد
۲۳	دھرم بیر	پسر چودھری چنی سنگھ جی رئیس نہٹور
۲۴	رگھو متر	پسر لالہ رلیا رام اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر عباس پور
۲۵	دھرم پال	پسر ٹھاکر گوبند سنگھ جی منصبدار عثمان آباد علاقہ نظام حیدرآباد

پہلی جماعت

۱	جگت پریہ	پسر مستری چنڈا رام عرائض نویس لائل پور
۲	چندر کیتو	پسر مہتہ سندر سنگھ جی ساکن بنجور ضلع ہوشیارپور
۳	[illegible]	ایضاً ایضاً
۴	برت پال	پسر پنڈت رام رتن جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور
۵	بھیشم	پسر لالہ گنیش داس جی انسپکٹر ریلوے پولیس کوئٹہ
۶	یشپال	پسر لالہ دینا ناتھ مدرس ہیڈ سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۷	میدھا تیتھی	پسر ٹھاکر نہال سنگھ جی سوڈھا ضلع [illegible]

ان ۸۹ برہم چاریوں میں سے بعض میں اعلیٰ درجہ کا دھارک بھاؤ میں نے دیکھا۔ بعض کی بدھی بڑی تیز اور دقیقہ رس معلوم ہوئی لیکن افسوس کہ بعض برہم چاری ایسے کند ذہن اور کمزور اور بیہودہ دل داخل کیے گئے ہیں جن کی نسبت میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کیا بن سکیں گے معلوم ہوتا ہے کہ بعض والدین نے میری اس اپیل کے بالکل برعکس عمل کیا ہے۔ جس میں میں نے نویدن کیا تھا کہ

اچھی اعلیٰ جسم اور دماغ والی سنتان

کو ہی گروکل کے اندر داخل کرنا چاہیے۔ گو ایسے برہم چاریوں کی تعداد پانچ چھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ تاہم جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ سادھارن گنوں والے برہم چاری وشیش ہیں جن کے اندر خاص بھاؤ پیدا کرنے کی ضرورت ہے تو پھر ان پانچ چھ کی موجودگی ہی گروکل کے ادھیاپکوں اور ادھشٹاتاؤں کے لیے بڑی مشکل کا سامنا ہوگا۔ میری رائے میں جہاں اس وقت ایسے لڑکوں کے والدین کا فرض ہے کہ وہ گروکل کی کامیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان بالکوں کو گروکل سے علیحدہ کر لیں وہاں آئندہ کے لیے بھی گروکل میں داخل ہونے والے بالکوں کے والدین کا فرض ہے۔ کہ ان کی بدھی کی پریکھا دیکھ کر ہی انہیں گروکل کے لیے طیار کیا کریں اور انہیں طیاری میں خود ہی کچھ تکلیف کیا کریں۔

بھوجن کا انتظام

بڑے کو دیا جاتا ہے۔ بھوجن میں ایک دال دو بھاجیاں علاوہ ایک آدہ اور چیز ہر وقت مل جاتی ہے۔ ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ حلوہ کھیر یا میٹھے چاول ملتے ہیں۔ اگر دودھ کچھ بچ جائے تو بعض اوقات شام کو فرنی مل جاتی ہے پھل عموماً ملتے ہیں۔ نہ صرف خرید ہی کیے جاتے ہیں بلکہ بہت سے بھدر پرش خود بخود برہم چاریوں کے لیے پھل دے جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ دودھ کے ساتھ مٹھائی بھی دی جاتی ہے۔ کیونکہ علاوہ اس مٹھائی کے جو گروکل کے معمولی اخراجات کے ضمن میں منگائی جاتی ہے۔ گروکل کے یاتری کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں آتے۔ اور اگر پورا گھڑا نہیں تو معمولی ہنڈیا مٹھائی سے بھری ہوئی ضرور اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ برہم چاریوں کے علاوہ ادھیاپک اور ادھشٹاتا اور نوکر چاکر ملا کر ۱۰ کھانے والے اور ہوں گے۔ ان کے سوا اوسط ۳ یا ۴ مہمان بھی روز آ جاتے ہیں۔ گویا ۶۰ اور ۶۵ کے درمیان تعداد کا بھوجن تیار بنتا ہے۔ لہٰذا سب کے لیے ایک وقت میں ۲۰ سیر چھٹنگ سے زیادہ آٹا خرچ ہو جاتا ہے۔ جس سے نہ صرف ودیارتھیوں کی صحت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ بلکہ گروکل جل کی پاچک شکتی کا بھی معلوم ہوتی ہے

(باقی آئندہ)

(منشی رام)

ستیہ دھرم پرچارک

ساماجک نِیَم کو بھول کر ہی ہم ٹھوکریں کھاتے ہیں

ایک منشیہ کی شکتی آخر ایک
کتنی کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہ منشیہ کیسا
ہی مہانو بہاؤ ردیہ تیجسوی کیوں نہ ہو۔ ایک
آدمی کی شکتی پر آخر اعتبار ہی کیا ہو سکتا ہے؟
ساری روئے زمین پر اپنے آدرشوں کی
ایک مضبوط لڑی بنانے والا نپولین
بونا پارٹ ہی جب فرانس کے تخت سے
علیحدہ ہوا۔ تو اُس کی بنائی ہوئی ساری
عمارت چکنا چور ہو گئی۔ سکندر اعظم
کا بنایا ہوا چکرورتی راج اُس کی موت
کے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غارت ہو گیا
لیکن برطانیہ اعظم کی جمہوری سلطنت گو
بادشاہ کے ماتحت ہے۔ تاہم بوجہ
قوم کی مجموعی طاقت ہونے کے اب تک
نہ صرف قائم ہے۔ بلکہ ساری پرتھوی
کو اپنے دائرہ میں لینے کو طیار ہے
یہ مانا کہ ایک کا راجیہ اگر راجا دھارمک
یوگیہ اور ویرگیہ درشی ہو۔ بڑا ہی
مضبوط اور مستقل ہوا کرتا ہے۔ لیکن
یہ استقلال محض چند روزہ ہوتا ہے
جس شخص کے ساتھ ایسا اعلیٰ انتظام
آیا تھا۔ اسی کے ساتھ وہ انتظام
غائب ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے
سبھا یا سماج کا متفق انتظام دیرپا
ہوتا ہے۔ اور شخصوں کی تبدیلی کے

ساتھ اس کے اندر کوئی بھی تبدیلی
واقع نہیں ہوتی۔ یہ تو بات ہی دوسری
ہے۔ کہ ایک سوسائٹی کے ممبروں کی کثرت
تعداد بدنیتوں یا نالائقوں کی ہو۔ لیکن
معمولی صورت میں بہ نسبت ایک شخص
کے سوسائٹی کا متفق بل زیادہ تر دیرپا
اور قابل یقین ہوا کرتا ہے۔ آریہ سماج
کو بھی اصول پر چلا کر رشی دیانند
اس گرے ہوئے زمانہ میں ہی آریہ سنتان
کی اُنتی کی آشا رکھتے تھے۔ اور اول
اول اسی اصول پر چل کر آریہ سماج
نے اُنتی کی۔ لیکن جُوں جُوں رشی
کا زمانہ دور چلتا گیا۔ تیُوں تیُوں خود
غرضیوں نے آریہ سماجیوں کی نظروں
سے ہی اس سچے اصول کو چھپا دیا۔ نتیجہ
جو ہوا وہ سب کی نظروں کے سامنے ہے
اور اگر یہی رفتار جاری رہی تو ہم
سب کو اس سے بھی بڑھ کر نظارے دیکھنے
کے لئے طیار رہنا چاہئے۔

ایک ضروری اپیل کو سنو

منشیہ پوجا نے بھارت ورش کا جس قدر ناش
کیا ہے۔ اُس سے رشی دیانند خوب
واقف تھے۔ اسلئے وہ ہمیشہ
مردم پرستی کے برخلاف زور شور
سے اپنی آواز کو اُٹھایا کرتے تھے
اپنے جیون کے عمل سے رشی نے
اُپدیش دیا تھا۔ کہ آریہ پُرش کبھی بھی
مردم پرستی کی غار میں نہ ڈوبیں
لیکن کم زور انسانوں کے اندر اگر

کوئی بھی نقص ہے تو وہ مردم پرستی ہے۔ برہمو سماج
نے ایشور گیان کی آگ پالن کو کتاب
پرستی کے نام سے بدنام کرتے ہوئے
ہی آخرکار مردم پرستی پر جا کر دم لیا
بابو کیشب چندر سین کا جیون اس
سچائی کا بڑا بھاری سبق دیتا ہے۔
اور کیشب کی پیروی میں پنڈت شیو نراین
اگنی ہوتری نے دیو گرو کو
پرم دیو پر بھی ترجیح دے کر اس
سچائی کو زیادہ تر واضح کر دیا۔ آریہ
سماج بھی اس خرابی سے خالی نہیں ہے
جب جب آریہ سماج کے سامنے یہ
یہ خطرناک نظارہ آنے کا موقع
ہوا ہے۔ میں برابر اپنی کمزور آواز
اس کے برخلاف اُٹھاتا رہا ہوں۔
اور آئندہ بھی اس خرابی سے بچانے
کے لئے آریہ پرشوں کو خبردار
کرتا رہوں گا۔ یہ خیالات میرے
دل میں ۱۶۔ جون کے آریہ مترو دیکھ
کر پیدا ہوئے۔ اُس کے اندر گندر
کم سنگھ جی پردھان آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب تر ویشن وداوتا نے
ایک مضمون لکھا ہے۔ جو آریہ پبلک
کے غور کا مستحق ہے۔ گو مضمون کے
اندر دوسروں کے نام نہ دے کر
اور پیچیدہ عبارت بنا کر میرے معزز
بھائی نے اپنے مضمون کو اس قابل
نہیں چھوڑا کہ معمولی عقل والا آدمی
اصلیت کا پتہ لگا سکے۔ لیکن جو لوگ
آریہ ساماجک سماچار پتروں اور

مطابق کرتے رہے ہیں۔ اُن کے لئے تنور صاحب کی تحریر پہیلی نہیں رہتی اُن کی تحریر کا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ کسی ایک آدمی کے لئے سماج کی متفقہ طاقت کو جواب دے کر کمزور نہیں ہونا چاہئے۔ اصل بات یہہ ہے کہ پنڈت کرپارام جی (حال سوامی درشنانند) جن دنوں پرتی ندھی سبھا سے ناراض تھے۔ اُنہوں نے ہر ایک سماج میں علیحدہ علیحدہ پاٹھ شالا اور اُپدیشک اور بھجن منڈلی وغیرہ قایم کرانے کی کوششیں کی تھیں۔ جب سنہ ۱۹۰۰ء کے فروری میں اُنہوں نے آگرا میں لوکل کام کے لئے اپیل کی تھی تو اُس وقت بھی میں نے اُنہیں سمجھایا تھا۔ کہ وید پرچار فنڈ کی بجائے اور کسی فنڈ کی اپیل نہیں ہونی چاہئے۔ اِس کے بعد جب پرتی ندھی سبھا کے بعض ادھکاریوں نے اُن کو سخت ناراض کر دیا تھا تو وہ بڑے جوش سے اُن کے برخلاف کام کرنے کو طیار تھے لیکن ہر بیوار پر اتفاقاً ملنے پر میں نے اُنہیں سمجھا کر اُن سے وعدہ لیا تھا۔ کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے برخلاف کام نہیں کریں گے۔ لیکن سماجوں کے اندر زہر پھیل چکا تھا۔ اور نتیجہ اُسی کے مطابق برابر ہو رہا تھا۔ اس وقت پشچمو تر دیشیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان مہاشے کی اپیل نے سُن لی ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بجنور آریہ سماج نے اپنے پچھلے عمل کی غلطی سے آگاہ ہو کر سبھا کے ساتھ پھر تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اور آگرا آریہ سماج نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کر کے اُس کی نقل شایع کرنے کے واسطے بھیجی ہے۔ "اِس سماج کو اِس بات کے سوچت ہونے پر اتینت شوک ہے۔ کہ آگرا سماج کے سنتہابکھ پرچار کے اپیل سمبندھی کاریہ دوارا نے شرومنی پرتی ندھی سبھا کو کچھ ہانی پہونچائی ہے۔ یعنی آریہ سماجوں نے آگرا سماج کا اس وشے میں انوکرن کر سبھا کو سہایتا دینا کم کر دیا ہے۔ اور آگرا آریہ سماج کو کسی طرح پر شرومنی پرتی ندھی سبھا کے برودھ سمجھ لیا ہے۔ یہہ انترنگ سبھا اس دُور گھٹنا پر شوک کرتی ہوئی صاف ظاہر کرتی ہے کہ یہہ سماج شرومنی پرتی ندھی سبھا کی اتی ضرورت سمجھ کر اُس کو پوری سہایتا دینا پرم آوشیک سمجھتی ہے۔ اور جو اپیل سنتہابکھ پرچار کے لئے یہاں کی گئی ہے۔ وہ کبھی کارنوں سے پرم آوشیک سمجھی گئی۔ کہ جو آوشیکتائیں اور سنتہانوں میں گیات نہ ہوں گی۔ اسلئے یہہ سماج شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی ماتحت ہوئی سرو سماجوں

تقلید گذشتہ رویہ کی [illegible] اپنی اوستھا کو وچاریں۔ اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کا اپنے اوپر بھار سمجھیں۔ جیسا کہ یہہ بھی سمجھتی ہے۔ اور اُس کے پورا کرنے کے لئے پریتن بھی کریں"

پردھان مہاشے کی اپیل بھی عین موقع پر کی گیا نکلی ہے۔ جبکہ آریہ سماجیں اُنکی آواز کو سننے کے لئے طیار تھیں۔

اصل بات کیا ہے؟

یہ تو ساری تہذیب کا معاملہ ٹھہرا۔ اصل بات یہہ ہے کہ پہلے ضلع بجنور بداؤں اور آگرا وغیرہ کے آریہ سماجوں نے پنڈت کرپارام جی کو رشی دیوتا سمجھا۔ اور اسلئے اُس جوش میں اُن پر سارے پربندھ وغیرہ کو قربان کر دیا۔ اور اب شاید کسی وجہ سے سوامی درشنانند کو اس آدرش سے گرتے ہوئے پایا۔ جس کو اُنہوں نے پنڈت کرپارام کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور اسلئے اُن کو آسمان سے یک لخت پاتال میں پھینک دیا۔ میری رائے میں جہاں پہلے آریہ سماجوں کی بھول تھی وہاں اب بھی بڑی دانائی سے کام نہیں لیا گیا۔ کسی شخص کی بھی عزت اُس کی لیاقت سے بڑھکر نہیں کرنی چاہئے۔ تاکہ پھر کبھی اُسکی کمزوریوں سے بڑھکر اُس کی بے عزتی نہ کرنی پڑے۔ آریہ سماجوں کے اندر ایک بڑا بھاری مرض گھس گیا ہے جسکی تشخیص نہ کرتے ہوئے ہی ایسی وقتیں واقع ہو رہی ہیں۔ یہاں ہر ایک شخص لیڈر اور ہر ایک نرکا گریٹ مین بننے کی خواہش میں سرگردان ہے۔ اور اسلئے قاعدہ اور قانون کو پانو تلے روندتے ہوئے ہر ایک شخص اپنی رائے کے برخلاف

...چھپی ہوئی کوئی سمجھ نہیں ہے۔ تو ہر ایک شخص کو کثرت رائے کے ساتھ کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے بشرطیکہ وہ رائے ویدک دھرم کے سدھانتوں کے برخلاف نہ ہو۔

گروکل کے حق میں ایک اور زبردست رائے

دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کی رپورٹ سالانہ بابت ۱۹۰۱-۱۹۰۲ء سے ذیل کا انتخاب خود بخود شہادت دیتا ہے جس پر کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

بورڈنگ سکول

سال گذشتہ میں کمیٹی نے لالہ لاجپت رائے کی تحریک پر ایک بورڈنگ سکول کھولنے کی تجویز کو منظور کیا۔ اس تجویز کا خاص منشاء یہ ہے۔ کہ زمانہ حال کی ضروریات اور حالات کے لحاظ سے جس قدر پراچین قواعد برہم چریہ پر عمل ہو سکتا ہے اس قدر پر عمل کیا جاوے۔ اور پراچین اور زمانہ حال کے طریقہ تعلیم کو ملا کر ایک نہایت عمدہ تعلیم گاہ۔ ایسی جگہ ہو۔ جہاں کہ اخلاقی اور جسمانی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہو۔ طلباء کی تعداد تھوڑی ہو تاکہ استادگان پر ذاتی نگرانی کر سکیں۔ خوراک وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ مینیجنگ کمیٹی نے اصولاً اس تجویز کو منظور کر کے سب کمیٹی سے درخواست کی کہ مفصل سکیم بناوے۔ سب کمیٹی نے ذیل کے ابتدائی قواعد بنا کر مینیجنگ کمیٹی میں ارسال کئے۔ اور درخواست کی کہ مفصل سکیم بنانے سے قبل درخواستیں طلب کر لینی چاہئیں۔ اگر ۸۰ درخواستیں داخلہ کے لئے آ جاویں۔ تو سکول کھول دیا جاوے اور مفصل سکیم بنائی جاوے۔ وہ شرائط ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(الف) ؏ فیس داخلہ لی جاوے

(ب) ہر ایک ودیارتھی سے ؏ ماہواری فیس لی جاوے۔ جس میں خرچ خوراک (جو ویجیٹرین ہوگی) مع رہائش تعلیم۔ کپڑا۔ جوتا وغیرہ کل شامل ہوگا۔

(ج) کم از کم دو ماہ کی فیس بطور ضمانت لی جاوے گی۔ جو بصورتیکہ ودیارتھی سال سے پہلے سکول چھوڑ کر چلا جاوے ضبط کر لی جاوے گی۔

چنانچہ کمیٹی نے ان قواعد کو اپنے اجلاس مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۸۹۱ء میں منظور کر کے اشتہار دئے۔ افسوس ہے۔ کہ کافی تعداد درخواستیں ...

دیانند کالج کے کارکنان کو بڑی سنجیدگی سے اس امر واقع پر وچار کرنا چاہئے کہ کیوں ان کے اشتہار کے جواب میں ۸۰ درخواستیں بھی نہیں آئیں۔ اور کیوں گروکل کے اندر اس وقت ۵۰ برہمچاریوں کی موجودگی کے علاوہ تقریباً ایک صد اور برہمچاری طیار ہیں۔ اگر انہیں داخلہ کی اجازت دی جاوے۔ کسی شخص کو بھی اپنے دائرہ کارکردگی سے باہر قدم نہیں رکھنا چاہئے پنجابی مثل مشہور ہے۔ جس کا کام اُسی کو ساجے

نوٹس

میرا بھائی بعمر ۲۵ سال پورن برہمچاری درڑہ آریہ پیشہ عرائض نویسی آمدنی معقول ایک ایسی خواندہ کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر ۱۶ سال ہو۔ ورن کی ذات کھتری نیٹر ہے۔ شادی گن کرم سوبھاو انسار ہوگی

المشتہر

دینا ناتھ اُپ پردھان آریہ سماج ڈسکہ

ضرورتیں

(۱) وزیر آباد آریہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے اُدھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ناگری پڑھا سکتی ہو۔ درخواست منتری آریہ سماج وزیر آباد کو ارسال کریں

(۲) بجنور آریہ سماج سنسکرت پاٹھ شالا کے لئے ایک پنڈت کی ضرورت ہے۔ لیاقت شاستری تنخواہ علاوہ خوراک و مکان ... ...

سوامی دیانند اور سائنس
نمبر ۱۲

ویریہ رکشا اور خوراک

از لالہ جگناتھ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ غذا کا ویریہ کیساتھ نزدیکی تعلق ہیں۔ ویریہ کیا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خوراک ہے۔ جو ہمارے جسم اور زندگی کے لئے از حد ضروری ہے۔ جیسی خوراک کہائی جائے۔ ویسا ہی ویریہ پیدا ہوتا ہے۔ نکمی اور گندی غذا کھانے سے نہ صرف ویریہ کی رنگت میں ہی فرق آ جاتا ہے بلکہ اس کی بناوٹ اس قسم کی تبدیل ہو جاتی ہے۔ کہ سنتان پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا پہاڑی آدمیوں کی مثال کو دیکھئے۔ اُن کا ویریہ بہت ہی پتلا اور Sperm cells تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس واسطے اُن کی سنتان کم زور اور بزدل ہوتی ہے۔ اُس کا سبب یہہ ہے۔ کہ وہ لوگ لال مرچ اور کھٹائی کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ جس کے سبب اُن کا ویریہ پتلا پڑ جاتا ہے۔ ڈاکٹر کرک جن کی کتاب لاہور میڈیکل کالج میں کورس بک ہے۔ اور نیز اور تمام زمانہ حال کے ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ویریہ میں جو کیڑے ہوتے ہیں۔ جن کو انگریزی میں سپرم سلز کہتے ہیں۔ یا جو سنتان پیدا کرتے ہیں ترشی یا زیادہ کہار والی چیزوں میں جن کو انگریزی میں Antiseptic کہتے ہیں۔ مر جاتے ہیں۔ اسلئے سوامی جی مہاراج نے ویریہ رکشا کے لئے مفصلہ ذیل چیزوں کی بندش کی ہے جیسے اتی کھٹا آدمی اتی تیکھا لال مرچ آدمی اور ریچک جمال گوٹہ آدمی۔ کیونکہ ان چیزوں کے استعمال سے نہ صرف ویریہ کے جسم سے نکلنے کا خطرہ ہے۔ بلکہ ویریہ نکما ہو کر آئندہ بہبودی نسل کے لئے ٹھیک نہیں رہتا۔ نہ صرف ترشی یا زیادہ کہار والی چیزیں ویریہ کو نقصان پہونچاتی ہیں۔ بلکہ شراب اور مانس ان سے بھی بڑھ کر ہانی کارک چیزیں ہیں۔ الکحل یا شراب میں سپرم سلز زندہ نہیں رہ سکتے اور مانس کے بارے میں ڈاکٹر ٹرال صاحب کہتے ہیں۔ کہ مانس سے نہ صرف انسان کی اخلاقی اور دماغی ترقی پر ہی بُرا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ انسان کی خواہش حیوانوں جیسی ہو جاتی ہے۔ اسلئے جو لوگ ویریہ کی رکشا کرنی چاہیں۔ وہ سادہ خوراک اور سبزی وغیرہ نباتات پر گذارہ کریں۔ ہر ایک قسم کے مانس سے پرہیز کریں۔

اسی وقت میں ڈاکٹر ٹرال صاحب اپنی کتاب میں بڑے وستار سے لکھتے ہیں۔ جس کا مطلب صرف یہی ہے۔ کہ مانس آدی چیزوں سے پرہیز اور نباتاتی چیزوں پر گذارہ کرنا چاہئے۔

سوامی جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ برہمچاری لوگ مانس مدرا آدی کا کبھی بھی استعمال نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے قابض اور دستاور چیزوں سے پرہیز کریں۔ جیسے روکہا سوکہا ان یا برڑ جمالگوٹہ وغیرہ کیونکہ ایسی چیزوں کے استعمال سے انتڑیوں کے نچلے حصے پر بوجھ زیادہ ہو کر ویریہ کی جگہ پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور اس دباؤ کے سبب سے ویریہ ضایع ہو جاتا ہے جن لوگوں نے علم اناٹومی یا انسان کے جسم کا حال پڑھا ہے۔ اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ پیٹھ کے نچلے حصے میں جسکو لمبر ریجن کہتے ہیں۔ وہاں سپائنل کورڈ میں ویریہ کی ایک خاص جگہ ہے۔ جس کو centre of erection کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس جگہ کو زیادہ حرکت دینے یا کسی ایسی چیز کا استعمال کرنے سے جس سے دباؤ وغیرہ پڑے۔ جیسے قابض اشیاء سے یا دستاور چیزوں سے زیادہ stimulation پہونچے۔ تو وہ ویریہ ضایع ہو جاتا ہے۔ اور نسیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ اس واسطے جن لوگوں کو زیادہ تر دائمی قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ وہی ویریہ کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور جس دن سخت جلاب لیا جاوے تو بھی ویریہ ضایع ہو جاتا ہے۔

اس طرح سے اور بڑے بڑے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ویریہ رکشا کے لئے مانس مدرا آدی قابض اور دستاور چیزیں سخت مضر ہیں۔ اسی واسطے سوامی جی مہاراج نے ایسی چیزوں کی بندش کی ہے۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ لوگوں کو ڈاکٹر ٹرال اور ڈاکٹر کوک صاحب کی برسوں کی لگاتار کوششوں اور علم اناٹومی جس سے انسان کے جسم کا گیان ہوتا ہے۔ کے مطابق باتوں کے پتہ لگنے سے کئی برس پیشتر ان سب حالات سے واقفیت تھی۔ اور وہ لوگ اس علم میں پورے ماہر تھے۔ چرک اور سشرت آدی گرنتھوں کے پڑھنے سے یہہ بات اور بھی واضح طور سے معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ ہمارے بزرگ لایق و فایق تھے۔ ہر ایک علم سے واقفیت رکھتے تھے۔ اور ہم کیوں دن بدن ادہوگتی کی حالت کو پراپت ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ایک برہمچاری بھی تو نظر نہیں آتا۔ اور کیوں کر ایسا ہو۔ اپنی سنتان سے بیحد پیار۔ بال بواہ اور موجودہ طریقہ تعلیم نے برہمچریہ کا ناش کر دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ جب تک رشیوں کے وچنوں پر عملدرامد نہیں ہوتا۔ لخت جگروں کو کچھ کال کے لئے اپنے سے علیحدہ گروکلوں میں تعلیم نہیں دیتے۔ بال بواہ کو دور نہیں کرتے۔ تب ہی تک کوئی اصل کام نہیں ہو سکتا۔

ریویو

پلیگ اور اسکی بیخ کنی کے وسائل

مولفہ رائے بھگت صاحب ساہنی اسسٹنٹ انجنیر ہز سرہند مقام لودہیانہ۔ اس مختصر پمفلٹ میں وبائے طاعون کے اقسام اور علامات بیان کر کے اس سے بچنے کے اپائے درج کئے گئے ہیں یہ رائے تو ڈاکٹر ہی لگا سکتے ہیں کہ آیا اسلی معلومات میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ یا نہیں لیکن رائے صاحب نے ایسی ضروری ہدایات کو چھپوا کر مفت تقسیم کرنے میں پبلک پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ جو صاحب منگوانا چاہیں مولف کے نام درخواست بھیجیں

حسب ذیل کتابیں دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لاہور کی طرف سے برائے ریویو آئی ہیں۔

شریمتی درگا دیوی کا لیکچر سیاپے کے برخلاف ہندی میں۔ یہ لیکچر پر مانند ہائی سکول متہری پاٹھ شالا کے جلسہ پر پڑھا گیا تہا۔ پرچارک میں چھپ چکا ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ ایک لڑکی نے اپنے خیالات ظاہر کئے۔ قیمت فی جلد ۱/

سبھا پرشن بنیم محمد حسین صاحب

چودہری نول سنگھ صاحب بحروف گورمکھی گورمکھی حروف میں یہہ کتاب پہلی دفعہ چھپی ہے اور قیمت بلحاظ حجم اور طیاری کتاب ۳ فی جلد بہت کم ہے۔

ستری شکشا اُپادہ۔ آریہ بہاشا میں قیمت فی جلد ۱/۔ ملنے کا پتہ آرین بک ڈپو لوہاری دروازہ لاہور۔ لالہ دیوراج جی نے ستری شکشا پر انعامی مضمون لکھوائے تہے اُن میں سے جو مضمون پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے لکھا تہا اردو میں شائع کیا گیا تہا۔ اُس کا ترجمہ یہہ چھاپا گیا ہے۔

ستیہ پرکاش بزبان اُردو قیمت فی جلد ۲/۔ یہہ کتاب آریہ پستک پرچارنی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اِس میں پنڈت لالتا پرشاد جی اگنی ہوتری نے لالہ جگناتھ داس مرادآبادی کی بیہودہ تحریروں کا بڑا معقول اور مدلل جواب دیا ہے۔ کتاب بڑی محنت سے طیار کی گئی ہے اور ان آریہ سماج کے ممبروں کے لئے بڑی مفید ہے۔ جن سے ہمیشہ معترض لوگوں کا واسطہ پڑتا ہے۔ میری رائے میں پنڈت لالتا پرشاد نے آریہ پبلک پر اس کتاب کے شائع کرنے سے بڑا احسان کیا ہے۔ قیمت بلحاظ حجم وغیرہ کے بہت کم ہے۔ جسکے لئے شریمتی آریہ پرتی نِدہی سبھا پنجاب و دیگر ممالک ممالک و اودھ کا شکریہ ادا کرنا میں اپنا فرض سمجہتا ہوں

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں

مہاشے رنجیت رائے جی (سرگوبندپور) ایک لمبے مضمون میں گروکل کی ضرورت کو جتلا کر سارے بھارت ورش کی آریہ پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ فی ممبر کم از کم ایک روپیہ ہر گروکل کے لئے دان کرے۔ کل مضمون اسلئے درج نہیں ہوا کہ اسمیں بیر اذاتی ذکر بہت کچھ تہا۔ جسے درج کرنے سے کچھ فایدہ نہ تہا

ایڈیٹر

آریہ سماجوں اور پتی ندہی سبھاؤں کی سیوا میں نویدن

ویدشاستروں سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ جس جس منشیہ کے جو جو کرم اندریہ ہیں وہ اُنکو استعمال کرنے کا ادہیکاری ہے اور جو جو گیان اندریہ رکہتا ہے ان کو کام میں لانا اس کا فرض ہے۔ ایسا نہ کرنے سے وہ پتت ہو جاتا ہے۔ مگر آجکل آریہ سماج بلا تمیز ادہیکاری جو من میں آتا ہے بلا منظوری پرتی ندہی سبھا کے خود کر دیتے ہیں۔ جس کو دل چاہتا ہے یگیوپویت دے دیتے ہیں۔ اور جس پرش کی کسی سے آشنائی ہو جاتی ہے۔ بلا لحاظ ادہیکاری بواہ کر کے اُس کا نام ودہوا دواہ کے شدہ کیا جاتا ہے۔ اور ان کو بجائے پتت شدہ خیال

اور اس جنم میں یگیوپویت اُتارنے کے
اُس کا یہہ کرتب بہادرانہ شمار کر کے
سماج میں ہمیشہ اُدہکاری بنا دیا جاتا ہے
علاوہ ازیں جو کوشُدہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ
کسی عمر کا ہو اُس کے گلے میں یگیوپویت
ڈال دیا جاتا ہے۔ جہاں تک مجھکو تجربہ ہے
یہہ بے ضابطگیاں لاہور سے پیدا ہوئی ہیں
اور اسوقت اس قدر زیادتی سے روز بروز
ہوتی جاتی ہیں کہ اگر کچھ دن اور ایسا رہا۔ تو
شاید اُن کا بند ہونا ممکن کے درجہ تک پہونچ
جاوے گا۔

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل
چو پُر شد نشاید گذشتن بپیل

پس دست بستہ پرارتھنا ہے۔ کہ بہت جلد
پرتی ندہی سبھائیں ایسے بڑے نازک کاموں
کو اپنے ہاتھوں میں لیویں۔ میری رائے
میں مناسب تو یہہ تھا۔ کہ جو جو اپنے اپنے
ورن کے انوکول آچار بیوہار نہیں کرتے
اُن کے گلے سے یگیوپویت اُتار لیا جانا
چاہئے نہ کہ اندہکاریوں کو دیا جاوے
پرائشچت کے موقعہ پر یگیوپویت دینا لازمی
نہیں ہے۔ مگر خواہ مخواہ گلے میں رسہ ڈالنا
آریہ سماج کے لئے ہانیکارک ہے۔ آریہ جول
سے ونئے پوربک نویدن ہے کہ کرپا کر کے اس
مضمون کو وچاریں۔ اور آریہ سماج کو کلنکت
ہونے سے بچا دیں۔ اوم شم۔

(راقم گوکل چند۔ ازبنارس)

نوٹ۔ لالہ گوکل چند جی کے لیکھ سے اتفاق
کرتا ہوں۔ میں شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا
پنجاب کی سیوا میں پرزور سے نویدن کرتا
ہوں کہ جب تک شرومنی سبھا یوگیہ ودوانوں
کی ایک ایسی ودیوسبھا کہ آپ سبھا نہیں
قایم کرتی جو کہ صرف یوگیہ ورن کا ہی ادہکار
دے سکے بلکہ شُدہی آدمی کے سنتانوں
کو ویدشاستروں کے انوسار نرنئے کر کے
اُنہیں اپنی مستی پر کاشت کر سکے۔ اور جس کا فیصلہ
مستند سمجھا جاوے۔ تب تک یہہ اویوستہا
دور نہیں ہوگی۔ جو مضمون "ورن ویوستہا
سبھا" کا میں نے پیش کیا تہا۔ اُسکو بھی وہ
دیکھیں شرومنی سبھا کو بہت جلد اس اہم معاملہ
پر وچار کرنا چاہئے۔ سبھا کا جنرل اجلاس
اکتوبر میں ہوگا۔ جو نزدیک آ رہا ہے۔ اس
میں اس مضمون کے لئے ایک خاص دن رکھ
کر اسکے فیصلہ سے سبھا آریوں کی عملی دقتوں
کو بہت جلد دور کر دے گی آشا ہے کہ پردھان
مہاشئے اس چھند لیکھ پر توجہ دیں گے ایڈیٹر

اُتّر

پرشن مندرجہ اخبار ستیہ دہرم پرچارک ۱۸ جیٹھ
سمت روان کہ انسان کو مرنے کے وقت
زمین پر کیوں لٹایا جاتا ہے۔ حالانکہ اُس
وقت اُس کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور اُسکو
نرم بچھونا چاہئے۔ اس رسم کا آغاز کب سے
ہوا۔ اور یہہ رسم پورانک ہے یا ویدک
اور کیا زمین پر لٹانے سے کوئی ویدک
فائدہ ہے"۔ کے مطالعہ سے مجھے شُبہ ہوئی
ہے۔ کہ پرشن کرتا کا شاید یہہ مطلب ہے
کہ جس طرح آج کل سائنس ودیا کے جاننے
والے من مانے فائدے ثابت کرتے ہیں۔ کہ
یگیوپویت کے بائیں طرف کندھے پر ڈالنے سے
بجلی کی طاقت کم نکلتی ہے اون وار سیڑھ اپہننے
سے آدمی کے جسم سے بخارات کم نکلتے ہیں۔
کوشا کے آسن پر بیٹھنے سے برا ایام کی طاقت
بڑھتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پرکار کا فایدہ
کچھ سائنس ودیا سے انسان کے زمین پر لٹانے
کا ثابت کیا جاوے۔ جس کا جواب دینا
مجھ جیسے ہی کی طاقت سے باہر ہے۔
ہاں البتہ یہہ تو ضرور ہے کہ کرموں کا
تین پرکار کا پھل تو ضرور ہوتا ہے۔ بعض
کرم کا پھل اسی جنم میں ملتا ہے۔ بعض
کا دوسرے جنم میں اور بعض کا اس جنم
اور دوسرے جنم میں جس کے ثابت کرنے
کے لئے مہان شاستریگ آدرشٹ اس جنم اور دوسرے
جنم میں اور ادرشٹ ہیں دوسرے جنم میں مانتا ہے
پس درشٹ ہیں دوسرے جنم میں مانتا ہے
پس ویشٹ ہیں چارپائی کے مرنے کے وقت
استعمال نہ ہونے کا یہہ ہے۔ کہ شاستر کار چارپائی
کو منحوس مانتے ہیں۔ کیونکہ گرہست لوگ
موستری کے اوپر سوتے اور بھوگ کرتے ہیں
اس لحاظ سے مرتی کار چارپائی سے اُٹھتے
وقت انسان کو سنان کرنے کی آگیا دیتے ہیں
علاوہ اس کے جو کام پرمیشور کی یاد میں
کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یگیہ۔ سندھیا۔ ہون
اور انیہ سنسکار وغیرہ اور سوائے گرہست
آشرم کے باقی تینوں آشرموں میں چارپائی
کا استعمال ممنوع ہے۔ چونکہ موت کا وقت
بھی پرمیشور کے یاد کرنے کا ہے۔ اسلئے میری
دانست میں یہ پورانک رواج تیاگنے کے یوگیہ
نہیں ہے۔ انسان کو فرش زمین پہ لٹا دینا چاہئے
تاکہ علاوہ مندرجہ بالا فائدے کے دوسری
رسومات سوگندہت دربہہ وغیرہ بدن پر لگانے
کی آسانی سے سرانجام ہو سکیں۔ اور بیمار
کے بستر پر سے جو مل موتر پسینہ وغیرہ چارپائی
اور بستر وغیرہ سے لگا ہوا ہو۔ وہ بھی درگندہ
دور ہو جاوے۔

چو آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

اُتّر پرشن دوم۔ پورانک لوگ مانتے ہیں

کہ جب دہرم نشٹ ہو جاتا ہے۔ تب تب اوتار ہوتا ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سری رامچندر جی ایسے وقت اس سنسار میں آئے جب دہرم بہت کم رہ گیا تھا۔ بدیں وجہ ایسے اوتار کا نام اگر مریادا پرشوتم رکھ دیا گیا۔ تو کیا آشچریہ ہے۔ گستاخی معاف ایسے ایسے پرشنوں کو خود ہی ٹھنک دچار کر حل نہ کیا کریں۔ ایسے اخبار کی قیمتی جگہ نہ لیا کریں۔ تو بہت شبہ ہو۔

راقم

گوکل چند از بنارس

آریہ سماج مئو کلاں ضلع جھبر کا پہلا سالانہ جلسہ

مورخہ ۶۔ جون بروز شکروار بوقت تین بجے شام کے نگر کیرتن شروع ہوا۔ لوگ ششدر اور حیران تھے۔ کہ یہ جنگل میں منگل کیسا ہو گیا بیچاروں کو ہارمونیم کا سننا تو درکنار باجے کی کبھی شکل ہی دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ باجا تو باجا نہال چند پہلوہ دو نواسی کے بھجن غضب ڈھاتے تھے۔ بچے سے بوڑھے تک اس دھن میں تھا۔ کہ یہ بیٹھے پیش نظر رہے اور ہم آنند اور مگن رہیں۔ تین منڈلیوں نے منوہر وید منتر اور پاٹھ گائن کئے۔ اور منشی نارائن پرشاد جی نے گلی کوچوں میں بذریعہ تقریر ویدک دہرم کا خوب ڈنکا بجایا۔ اور اودیا کی نیند میں سوتے ہوؤں کو ہلایا۔ بلکہ جگا دیا۔ نگر کیرتن سات بجے شام تک رہا۔

اگلے روز مورخہ ۷۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک بڑا ہون ہوا۔ چند اتم بھجن گائن کرنے کے بعد لالہ گنپسی رام منگلا ہیر و نواسی نے یگیہ کے فوائد پر اتم ریتی سے ویاکھیان دیا۔ اور ایک بھجن اور آرتی کے بعد کارروائی جلسہ سماپت ہوئی۔

دوپہر۔ کیشو شرن طالبعلم ففتھ کلاس اینگلو ویدک سکول نے پرارتھنا کرائی۔ اور بعد ازاں چند طالبعلموں نے مل کر سندھیا۔ وید منتر اور شلوک پڑھے۔ اسکے پشچات رگھبیر سرن اور سول چند طالبعلمان مڈل کلاس نے انگریزی میں موثر تقریریں کیں۔ جنہوں نے جلسہ کو اور بھی زیادہ رونق بخشی۔ اور لوگوں کے مرجھائے ہوئے دلوں کو تر و تازگی بخشی۔ ایک بھجن کے بعد لالہ جاننل جی منیجر گروکل پاٹشالہ سکندرآباد نے سوامی جی کے جیون پر بڑا عالمانہ لیکچر دیا۔ اور پھر ہمارے لائق اور معزز بھائی منشی نارائن پرساد نے ملک کی موجودہ حالت پر ایک منوہر تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ایک بھجن اور آرتی سے سماپت ہوئی۔

مورخہ ۸۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء بروز ایتوار پہلے ہون ہوا۔ اور پھر اس موقع پر تین آدمیوں کو یگیوپویت دھارن کرایا گیا۔ اور چند بھجنوں کے بعد لالہ گنپتی لال جی لائبریرین سماج ہذا نے سالانہ رپورٹ سنائی۔ اور اپیل طلب ہوا۔ پھر دوپہر کو پنڈت بدری دت جی نے دہرم ورشہ پر اتی اتم لیکچر دیا جو حد درجہ موثر از حد زیادہ ہوا۔ اور اس کے بعد دہرم سبھا اور آریہ سماج کے درمیان تحریری شاسترارتھ ہوا۔ سماج کی طرف سے پنڈت تلسی رام اور دہرم سبھا کی طرف سے پنڈت گوکل چند جی تھے دونوں طرف سے شاستراارتھ چھپ جانے پر لوگ خود نتیجہ نکال لیں گے۔ شریمان کنور حکم سنگھ صاحب Chairman بنائے گئے جنہوں نے نہایت عمدگی سے اپنے فرائض کو انجام دیا لیکن سب سے بڑھ کر یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شاستراارتھ میں کسی قسم کی ہل اور شور نہیں ہوا۔ پردہ نشین عورتوں کے لئے ایک علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ اور مہمانداری کا انتظام سماج کی طرف سے خاطر خواہ تھا۔ اس جلسہ پر کسی قسم کی اپیل نہیں کی گئی۔ مگر سماج کی جانب سے پچاس روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دئے گئے۔ سب سے بڑھ کر کنور حکم سنگھ صاحب۔ منشی نارائن پرساد جی پردھان واپ پردھان سبھا و پنڈت تلسی رام جی۔ و پنڈت بدری دت جی کا سماج دھنیہ واد کرتا ہے۔ جن کے اقبال سے جلسہ رونق پذیر ہوا۔ اور سب آنند رہے۔ اور لالہ الشری پرساد جی منتری پہلوہ دو اور پنڈت چھجو سنگھ جی و دیگر مہاشیوں کا بھی از حد مشکور ہونا چاہئے۔ جنہوں نے اپنے اصول سمیہ کو سماج کے ارپن کر کے جلسہ کو رونق بخشی۔

مندرجہ ذیل صاحبان سنہ ۱۹۰۲ کے لئے ادہکاریان سماج منتخب ہوئے۔

لالہ بھگوان داس صاحب پردھان۔ لالہ رامچندر جی اپ پردھان۔ لالہ متھرا داس صاحب سکریٹری لالہ مرلی دہر صاحب خزانچی۔ لالہ گنپتی لال صاحب پستکادھیکش۔ لالہ بھگون پرشاد جی۔ لالہ شنکر لال جی۔ لالہ امیر سنگھ جی۔ پنڈت دیودت جی شرما۔ لالہ رام داس جی ممبران انترنگ سبھا۔ (راقم رگھبیر شرما)

آریہ سماجک خبریں

مہاشئے مصری لال ورما کو شاہ بکش آریہ سماج فیض اللہ پور ضلع بریلی کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اپنی زندگی میں مصری لال ورما جی نے مبلغ ؍ روپیہ تو مختلف آریہ سماجک انسٹیٹیوشنوں کو دان دیا۔ اور ۵ اروپیہ برہمنوں وغیرہ کو دان دینے کے علاوہ پانصد روپیہ کسی اپنی رشتہ دار کو دے گئے۔ جب کا ذکر پرچارک میں چھپنا ہمارے مرت بہائی کے بڑے ہراتا ضروری سمجھتے ہیں

افسوس کہ آگرا کے گوکلپورہ آریہ سماج مندر اور پنڈت دولت رام نانگو پدیشک کا جھگڑا اب تک چلا جاتا ہے کبھی کسی قسم کا خط آجاتا ہے۔ اور کبھی کسی قسم کا رسالہ۔ اب پھر "ایک ویدک دہرم کے پریمی" آگرا سے ایک نئی مراسلت بھیجتے ہیں جس میں ایک دوسرا آزاد آریہ سماج ایک ہی شہر میں قائم کرنے کے نقائص بتلاتے ہوئے لالہ گنگا رام اُپدیشک سے اپیل کرتے ہیں کہ وے ان خرابیوں سے آگرا گوکلپورہ آریہ سماج کو بچاویں۔ بہتر ہو کہ بجائے اخباروں میں ایک دوسرے پر نامناسب حملے کرنے کے آپس میں پریم پورک وچار سے سب معاملے طے کئے جاویں۔ پرچارک کے کالم ایسے جھگڑوں کے لئے نہیں ہیں۔

جام پور میں پورانک سبھا کے جلسہ پر ۲۸ اپریل کے قریب جوش شترارتھ پورانک پنڈتوں سے ساتھ پنڈت بیلا رام شاستری جی کا ہوا تھا۔ اُس کی رپورٹ ایڈیٹر آریہ پتر کا کے اُن کے ہوتی ہوئی ۱۹ جون کو اس دفتر میں پہونچی ہے۔ اسوقت اُس بات چیت کو مفصل درج کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ خلاصہ یہ کہ منو کے مانس سے پتروں کی ترپتی ماننے والے ایک شلوک کو پیش کر کے آریہ پنڈت نے پوراانکوں کا قافیہ تنگ کر دیا تھا۔ اور پورانک پنڈت شاسترارتھ سے بھاگ گئے تھے

منشی نواپرساد صاحب نائب محافظ دفتر کلکٹری مظفر نگر نے اپنے لڑکے کے دواہ پر ناچ وغیرہ نہ کرایا بلکہ پنڈتوں عالموں کے ویاکھیان کرائے۔ اسپر ایک صاحب پچھے وار پانچ صفحوں کا مضمون بھیجتے ہیں۔ بجائے سالم مضمون درج کرنے کے ہم منشی صاحب کا ازحد شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے پنجھ تردشیہ میں ہو کر ایسی اخلاقی دلیری دکھلائی

سردار بیہال سنگھ نقشہ نویس ملٹری ورکس مری سوال کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ قوم اہلووالیہ (کلال) کب سے راجپوتوں سے جدے ہوئے اور وہ اُن کا اصل اتہاس درج اخبار کر دے تو ممکن ہے کلالوں کے مختلف فرقے ایکجا کر اپنی زیادہ ترانتی کر سکیں۔ اگر کسی سجن کو واقعی واقفیت ہو تو ضرور لکھے۔

میانوالی آریہ سماج اس وقت دوقت پر ہے۔ ۴۰ ممبران درج رجسٹر ہیں۔ اس آریہ سماج میں جان ڈالنے والے (بقول بھگت موتی رام) لالہ پوکرداس الہ دفعدار اسپتال اسٹنٹ تھے۔ جن کا تپ دق کے باعث ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۵ء کو دیہانت ہو گیا تھا۔ سماج سے اُن کا بڑا پریم تھا۔ اور بیماری میں بھی سماج کی سیوا کرتے رہے۔ مہتہ گوند رام ممبر آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲۰ جون کو ہوا جس میں دو روپیہ لوکل سماج کو دان ملا۔

فیروز پور صدر آریہ سماج کے سپتاہک جلسے آنند پورو ک ہوتے ہیں۔ باری باری ممبروں کے گھروں پر پاکِنک ہون بھی ہوتے ہیں۔ ڈبیٹنگ کلب بھی رونق پر ہے۔ لالہ رادھاکشن پشتکادھیش کے پتر کا نام کرن سنسکار مطابق سنسکار ودھی کے کرایا گیا اور گرو کل کو ؏ روپیہ یتیم خانہ کو ؏ اور لوکل سماج کو ۸ دان ملا۔ لالہ لاہوری کے پتر کا ویدارنبھ سنسکار ۱۵ جون کو ہوا۔

لالہ خوشی رام سٹیشن ماسٹر احمد پور ریلوے سٹیشن سے ملتان تبدیل ہو کر آ گئے ہیں۔ اور آتے ہوئے ۴۱ روپیہ ۸ آنہ اگر وکل کے لئے چندہ اکٹھا کر لائے ہیں۔ لالہ خوشی رام کی درخواست ہے احمد پور آریہ سماج میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پرچارک ضرور پہونچنا چاہئے

صدر بازار دہلی آریہ سماج کے سبھاسد لالہ گھاسی رام جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ۱۲ جون کو ویدک ریتی سے ہوا۔ پچاس کی حاضری تھی۔

بھگت جیرام خزانچی آریہ سماج پٹیالہ نے اپنا رہائشی مکان آریہ سماج پٹیالہ کو دان کر کے دے دیا ہے جس کی خوشی کا جلسہ ۲۶ جیٹھ کو ہوا۔ ہون اور اُپدیش کے بعد بھگت جیرام نے تمام کاغذات متعلقہ مکان حوالہ پردہان آریہ سماج کر دئے۔ اور دوسرے روز باقاعدہ ہبہ نامہ عدالت میں تصدیق کرا دیا

پنڈت ایشور پرساد جی پردہان آریہ سماج پٹیالہ کے پتر کا چوڑا کرن سنسکار ودھی پورک پنڈت گوری دت شاستری نے کرایا۔ اور دوسرے روز اسے ہوا کر ...

ہوا۔ ممبران سماج کو پرتی بودھن کے علاوہ
پانچ روپیہ دان بھی دیا گیا۔

جہانسی کی ودھوا بواہ سبھا ایک

سبھا کی سرپرستی میں ایک کھترانی ودھوا کا بواہ لالہ گوبند رام کھتری ملہوترا ساکن موضع رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے ساتھ ہوا رپورٹر لکھتا ہے کہ بواہ ویدک ریتی سے ہوا اور وَر نے ۵ روپیہ جہانسی آریہ سماج کو دان دئے۔ لیکن سنسکار کرانے والے پنڈت بیجناتھ شرما اور پنڈت شیو پرساد شرما دونوں ہنہنو پنڈتاں تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ دُنیا میں دھرم یا ایمان یا سچائی کی جگہ لحاظ ملاحظہ اور تعلقات دُنیاوی نے چھین لی ہے۔

آریہ سماج شرقپور (ضلع لاہور)

کا انتخاب عہدہ داران سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا۔
ماسٹر ہیمراج جی پردھان۔ بابو [illegible] لعل اُپ پردھان
لالہ موہن لال منتری۔ لالہ کشن چند اُپ منتری
لالہ سوہن لال کوشادھیکش۔ لالہ دیویدیال پُستکادھیکش
مہاشے مُرلیدھر اُپ پردھان

آریہ سماج گڑھی عبداللہ خان تحریر فرماتے ہیں

"۹۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو سوامی ودیانند جی اپدیشک نے جو کہ ضلع مظفر نگر کے کئی سماجوں کے لئے بھرمن کر رہے ہیں۔ تھہ بھاسوں ضلع مظفر نگر میں بڑے زور شور سے پرچار کیا۔ اُسی روز اتفاقیہ سوامی آلا رام پورانک بھی گنگوہ سے ایک برات میں تشریف لے آئے تھے۔ شاستر ارتھ کے لئے ان کو ہر چند چیلنج دیا گیا۔ لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کی صداقت جاگزین ہو گئی۔ سوامی ودیانند جی کے منوہر

دیاکھیان نے شرد ناگن کو موہت کر لیا۔ مہاشے کندن لال زرگر اور لالہ شیو دیال جی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے پرچار کا پربندھ کر کے اُپدیش میں دلچسپی لی۔ یہاں پر بھی آریہ سماج قایم ہونے والا ہے۔ بشرطیکہ کوئی ودوان پرچارک پانچ چار روز کام کرے۔

قصبہ شاملی ضلع مظفر نگر میں ویدک دھرم کے پرچار کا حال وہی مہاشے حسب ذیل لکھتے ہیں۔

"ہماری پرارتھنا سوامی یوگ انند بال جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۴۔ مئی سنہ رواں کو ہمراہی لالہ رتن لال جی پردھان آریہ سماج گنگوہ شام کے وقت گڑھی عبداللہ خان پہونچ گئے۔ اور ۸۰ شرد ناگن سے اونک کے سکشتہ اُپدیشوں کا پاٹھن پاٹھن چھوٹنے سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں انہیں بھلی پرکار درشاتے ہوئے یقین دلا دیا کہ بدون وید ودیا کی پراپتی کے پرانی ماتر کا اُدھار اسمبھو ہے۔

۲۶۔ مئی کو قصبہ شاملی میں کئی وشہ پر ۵۰۰ آدمیوں کے مجمع میں کہ جس کے اندر وہ برجا سنگھ جس کے عقاید بدل جانے کا خیال تھا شامل تھا۔ ایک موثر اور پُر زور ویاکھیان دیا کہ سُننے والے آریہ سماج کے پریمی ہو گئے بعد ازاں شنکا سمادھان کا وقت آنے پر برجا سنگھ موصوف الصدر نے اقرار کیا۔ کہ اب میرے خیالات ٹھیک ہو گئے۔ چودھری ماہراج سنگھ و دولت رام رئیسان قصبہ ہذا کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے ہماری توقع سے بڑھ کر ایک دھرم کاریہ میں تن من دھن سے سہایتا دیتے ہوئے شاملی سے دھام پور تک کا کرایہ اور سفر خرچ قریباً [illegible] مرحمت فرمائے۔

یہاں کے معزز رئیس چودھری صاحب ممدوح یقیناً بہت جلد آریہ سماج قایم کر کے اپنا دلی پرشارتھ دکھلاتے ہوئے مہرشی دیانند کے لگائے ہوئے پودے کو سبز و شاداب کرنے میں کامیاب ہونگے۔ یہاں کے لائق سب ڈپٹی انسپکٹر نے جو کچھ دلچسپی علاوہ انتظام کے دیاکھیان میں لی ہے۔ وہ بھی قابل تعریف ہے۔

ازحد افسوس ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ [illegible] جی کو اتنا وقت نہ ملا کہ قصبہ جھانہ بھون۔ قصبہ [illegible] میں بھی پرچار کرتے کیونکہ ہمارا ۱۹ روز آپکو گنگوہ صرف ہو گئے۔ اور پھر دھام پور کے مباحثہ کا جلسہ آگیا۔ ورنہ بڑی بھاری ضرورت محسوس کر رہی ہے کہ ان مقامات میں جہاں آریہ سماج قایم کرنیکی سامگری تیار تھی اُپدیش کرایا جائے۔ ہم اپنی پرتی ندھی سبھا سے نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ بہت جلد اُپدیشک بھیج کر ہماری سماج کو کرتارتھ کرے پنڈت متصدی لال جی کا دوبارہ تشریف لانا زیادہ تر مناسب ہوگا۔"

منتری آریہ سماج ڈنگر لکھتے ہیں۔

"مورخہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو مہاشے [illegible] نے اپنے لڑکے کی شادی کی رسومات کے آرنبھ میں ساماجک بھائیوں کو بلا کر ہون یگیہ کرایا۔ ۱۶۔ جون کو مہاشے ہری رام جی نے اپنے نئے مکان میں ہون کرانے کے بعد پرویش کیا۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی و شربت سے ہوا۔ ہر دو موقعوں پر ستریوں میں ساماجک بھجنوں کا خوب پرچار ہوا۔ نگر واسیوں کی رُچی آریہ سدھانتوں کی طرف مائل ہے۔ مگر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے یہاں کوئی اُپدیشک نہیں آیا۔"

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

L 39 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۲۱ - اساڑھ سمت ۵۹ بکرمی مطابق ۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء گورکل کانگڑی ہردوار - جالندھر | نمبر ۱۳

قواعد اخبار

چونکہ بعض صاحبان بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو فوراً واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی نمونہ منگانے والے صاحبان کا حال ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ۶ ماہ بلا محصول
عام سے	۴	۲
طلباء سے	۳	۱

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
کالم صفحہ	۳۰	۲۲۵	۱۵
نصف صفحہ	۲۲۵	۱۵	۱۰
ایک کالم	۱۷	۱۱	۷
نصف کالم	۱۱	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد بھی تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر کالم فی سطر ۳ شمار کر کے تعداد کل اُجرت کی پیشگی آنی چاہیئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتا ہے یکم جیٹھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔

منیجر

ویدیان لوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی کشنانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی سرتاسر بدہی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے (۲) جو اندر بند کی بدہی ہے (۳) جو پران اپان کی اسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دیکھنا دنیا ہی کہتے ہیں (۵) گرہستان بدہی (۶) دیرتہ چڑھانے کی بدہی جسکے کرنے سے پرمیہ اور گنٹھیہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کیا فائدہ پڑھنے کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۳۷۰ صفحہ کی پستک ہے۔ ہر یک فقد ہمارے بیوہ بابو کا لکھا پرساد سے مل سکتی ہے۔ ۱۰ پستک کے خریدار کو ایک پستک لاہبہ میں ملیگی۔ ۵ پستک لینے والے کو

ایک حیرت انگیز وعدہ

سیتا۔ دروپدی۔ سنجوگتا۔ پدمنی۔ دمینتی۔ شکنتلا
انجنا۔ اہلیا بائی۔ وغیرہ وغیرہ دہرماتما استریوں
کے مختصر برتانت گورمکہی یا بہاشا زبان میں ابہی تک
کہیں نظر نہیں آتے۔ آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل
ٹریڈنگ کمپنی لیمٹڈ لاہور نے یہہ ستی بیں علیحدہ علیحدہ
طیار کراکر چہپوانی شروع کی ہیں۔ جو دو ہفتہ
تک طیار ہو جاویں گی۔ قیمت فی جلد ۲ پائی۔
سند ہیا ہندی۔ گورمکہی اور بہاشا میں چہپ کر
طیار ہے۔ آدہ آنہ کا ٹکٹ بہیجنے پر مفت ارسال
ہوگی۔ مفت تقسیم کرنے والوں ایک صد کاپی ایک روپیہ

سبہا پرشن مصنفہ منشی نول سنگہ

گورمکہی میں چہپ کر طیار ہے۔ ہندی اور اردو
میں چہپ رہا ہے۔ قیمت فی جلد ۳

ورس پنڈت گورو دت

مع جیون چرتر

چونکہ باوا ارجن سنگہ ایڈیٹر آریہ پتر ساحب کے
سپرد ان کے جیون چرتر لکہنے کا کام تہا۔ بیمار ہو گئے ہیں

نب۔ یہہ کتاب آخیر جولائی تک طیار ہو گی۔

بی بی درگا دیوی کا ویاکہیان

جو ستیہ دہرم پرچارک مورخہ ۶۔ جون میں شایع ہو
ہے۔ اور بہاشا میں ہی چہپ چکا ہے۔ آریہ سماجوں کو
یہہ کتاب سیکڑوں کی تعداد کی تعداد میں منگواکر تقسیم کرنی
چاہئے۔ قیمت ۶ پائی

ہون سامگری

ہون یگیہ کا نت دن ہر گہر میں خصوصاً جبکہ چوطرفہ طاعون کا ہر طرف
سے زور ہو نہایت ضروری ہے بڑی احتیاط سے یہ سامگری طیار کی گئی ہے فی سیر

لاہور کی مشین کی بنی ہوئی بیجرا مین

قیمت ایک درجن سے ۱۰ درجن تک ۱۲ فی درجن۔ ۱۰ درجن تک فی
۱۰ سے زیادہ [illegible]

ریاست چمبہ کے نند لعل منیجر کا گلقند

قیمت گلقند بنفشہ دو پونڈ ۲ روپیہ فی پونڈ
شہد خالص یک ٹن دو پونڈ [illegible] فی پونڈ

شکدیو کی پیدائش کا حال

منقول از دیوی بھاگوت پوران

از شری یان مہاشے یوگندر پال جی۔

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۱۳ بیساکھ سمت ۵۹

(۱۱) اے دیوی ہم نہیں جانتے کہ وشنو کا سر کہاں گیا۔ اُس کے بغیر تو تمام دنیا مردہ ہے۔ آپ کرپا کریں اور وشنو کا سر جوڑ دیں۔

نامہ نگار (مصنف دیوی بھاگوت پوران نے کس قدر الزام لگائے ہیں۔ اور دیوتاؤں پر حاشیے چڑھائے ہیں۔ وشنو کا سر کٹنا اور اندر اور برہما اور مہا دیو کا رونا۔ اور پیٹنا۔ ایسے بے عقلی و بے علمی کی باتیں کرنا۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس مصنف کی خیرہ ذہن شرارت کے ماسوا اور کچھ نہیں ہے۔ فقط اُس کے خیالی پلاؤ نہ صرف یہی الاؤ ہیں۔ جہاں اُس نے ویدوں کو مجسم انسان قرار دیا۔ اور اُن کے منہ سے دیوی اور مہا مایا کی تعریف کہلوانے کی کوشش کی ہے۔ وہاں اگر ویدوں کا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس مضمون کا کھوج بھی نہیں نکلتا۔ اسلئے اس مصنف نے نہ تو ویدوں کی کوئی رچا پیش کی ہے۔ اور نہ پتہ یا حوالہ دیا ہے۔ بلکہ وہ سب سے پہلے سب لوگوں کے دل میں یہہ بات ذہن نشین کرا کر آگے بڑھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سُننے کا دوجوں اور شودر ستری کو ادھکار نہیں ہے (دیکھو دیوی بھاگوت ادھیائے ۲)

”لکھا ہے۔ کہ ہر ایک دواپر یگ میں وشنو جی ویاس کا اوتار لے کر ایک وید سے ۴ وید اور اٹھارہ پوران بناتے ہیں۔ کیونکہ ویدوں کے پڑھنے اور سُننے کا دوجوں اور ستری و شودروں کو ادھکار نہیں“ مصنف کی یہہ بات نری پکشپات کی ہے۔ جس طرح چور گھر میں گُھس کر پہلے چراغ پر ہاتھ مارتا ہے۔ اور اندھیرا کر کے سب مال لوٹ لیتا ہے۔ اُسی طرح پورانوں کے مصنف و کتھا کرنے والے ویدوں کی طرف سے لوگوں کو ہٹا کر اس طرح کی بے علمی کی لغو باتیں سُناتے اور لوگوں کو لوٹتے ہیں)

پھر دیوی بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ ویدوں نے جب اس طرح اُس دیوی کے گُن گائے۔ تو دیوی نے کہا۔ اے دیوتاؤ۔ غم نہ کرو اور فکر میں نہ پڑو ہم اُس کا سبب بتلاتی ہیں۔ کہ وشنو کا سر کیوں کٹ گیا۔ دیوی بولی۔

داستان

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ لکشمی کا منہ دیکھ کر وشنو جی ہنس پڑے۔ لکشمی نے سمجھا کہ میرے منہ میں کچھ خرابی ہوئی۔ کہ ان کو بے تحاشا ہنسی آ رہی ہے۔ یا مجھ سے بڑھ کر کوئی اور عورت ان کے پسند آئی ہے۔ جس کی بے پہ مجھ سے مخول (ہنسی ٹھٹھا) کی اُن کے گھر کی عورت کو ہی اُن پر اعتبار نہیں یہہ اُڑا رہے ہیں۔ لکشمی کو بڑا غصہ آیا اور بولی کہ جا تیرا سر کٹ جائے۔ منڈی اُتر جائے۔ کچھ ستری سوبھاؤ کے کارن اور کچھ تقدیر کے سبب اور کچھ اتفاق وقت سے لکشمی کے منہ سے یہ بددعا نکلی کہ اُس کو سوکن کا دُکھ بیوہ کے عذاب سے بڑھ کر دکھائی دیا۔ یہہ کوئی ٹیڑھی بات نہ تھی۔ کیونکہ جھوٹ فریب اور چالاکی اور نادانی اور لالچ اور کدورت یہہ عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے۔

(شاید مصنف پوران کے گھر میں) چاہئیں تو ابھی وشنو کا سر جڑ جاتا۔ لیکن بددعا کے سبب نمک کے سمندر میں ہو رہا۔ اس میں ایک بات آپ کے مطلب کی ہی ہے۔ وہ کان لگا کر سنو۔ کہ پہلے وقتوں میں ہنگیریو نام ایک دیت سرسوتی ندی کے کنارے ریاضت کیا کرتا تھا۔ اور ہزار برس تک بے آب و دانہ ہو کر تپ کرتا رہا اور ہمارے ایک لفظ اصل الاصول منتر کو جپتا تھا۔ اسی اثناء میں ہم ایک غضبناک شیر پر سوار ہو کر اُس کے پاس گئے۔ اور کہا کہ اے مرتاض کچھ التجا کرو۔ یہہ سُن کر وہ ہماری بڑی تعریف کرنے لگا ہم نے پوچھا۔ بتلا تجھے کیا چاہئے۔ یہہ سُن کر وہ دیت بولا کہ میں کبھی نہ مروں بلکہ یوگیراج ہو کر امر ہو جاؤں۔ اور دیو دانوں سے مجھے کبھی بھی شکست نہ ہو ہم نے جواب دیا کہ یہہ تو کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جو جنم لیتا ہے۔ وہ ضرور مرتا ہے اور جو ضرور مرتا ہے۔ وہ ضرور جنم لیتا ہے

تب سوچ کر تم کو ہی ور دینا مانگو۔ اُس نے کہا کہ اگر آپ ہی کرنا ہے۔ تو میری موت کبھی ایسے شخص سے ہو۔ جو میرا گھوڑے کا سا مکھ رکھتا ہو۔ اور باقی اعضاء اُس کے چاہے کیسے ہی ہوں۔ ہم نے اُسے جواب دیا۔ کہ اب تو اپنے گھر کو جا ہم تیری مراد پوری کر لائیں گے۔ وہ دیت اپنے گھر کو چلا گیا۔ اور ہماری مورتی انتردھیان ہو گئی۔ ازاں بعد ہم نے حکم دیا۔ کہ توشٹا سے کہو کہ گھوڑے کا سر کاٹ کر وشنو کے لگا دیویں۔ کہ یہ اُس اسُر کو ماریں کیونکہ وہ دیت پاکر ہر ایک کو تکلیف دے رہا ہے۔ اور اُس کے مرنے کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ سُن کر تمام دیوتاؤں نے بھگوتی کی تعریف کی۔ اور توشٹا سے کہا کہ تعمیل حکم بجا لاؤ۔ تب اُنہوں نے گھوڑے کا سر کاٹ کر وشنو کے مستک پر جوڑ دیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب وہ اسُر نہایت ہی متوالا ہو گیا تو بھگوان ہیگریو جی نے اُسے مار ڈالا۔ مصنف پوران کہتا ہے۔ کہ مہاما یا کے اس ویاکھیان کو جو شخص سنتا ہے وہ تمام دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

نامہ نگار۔ یہ کہانی جو شخص سنے گا وہ ضرور مصنف پوران کی جان کو روئے گا کہ اُس نے خود وشنو کا سر کاٹ کر دیوی کی عظمت بڑھانے کو یہ فسانہ بنایا۔ ورنہ وشنو کو پرماتما ہے نہ اُس کا سر کوئی کاٹ سکتا ہے۔ نہ کوئی اُسکا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور نہ وشنو ایسا ہے۔ کہ بیوقوفی اور بداعمالی کی اجازت دیوے۔ اور نہ ایسا بے علم ہے

کہ پرماتما شخصوں کے دل کا حال نہ جانے اور نہ ایسا کمزور ہے۔ کہ پانچ ہزار برس تک دانووں سے لڑتا رہے۔ اور تھک جائے اور گھائل و زخمی ہو کر سو جائے اور نہ صاحب جسم ہے کہ اُس کی گردن کٹ جائے۔ علے ہذا القیاس مہادیو، اندر، اگنی، ورن ہر ایک کو اُس نے ایک ایک پکا لال بجھکڑ بیان کیا ہے۔ اور باوجود اِس قدر غلط بیانیوں کے مصنف پوران یہ لکھتا ہے۔ کہ جو اس کتھا کو سُنے گا وہ تمام دُکھوں سے چھوٹ جائے گا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ جو اس کتھا کو سچی جانے گا وہ اگر آج نہیں دُکھوں میں ڈوبے گا تو کل تو ضرور ڈوبے گا۔

ادھیائے ۹۶ وے

مدھو کیٹبھ کا حال!!

پرلے ہو چکی تھی۔ اور وشنو جی شیش ناگ کی شیّا پر سو رہے تھے۔ کہ وشنو کے کان سے میل کے دو قطرے گرے اور اُن سے دو دانو پیدا ہوئے۔ ایک کا نام مدھو تھا۔ اور دوسرا کیٹبھ تھا۔ یہ دونوں عرصہ تک کشیر ساگر میں جو وشنو کا مقام ہے پھرتے رہے ایک دن اُن کو خیال آیا۔ کہ معلوم کریں کہ یہ پانی کہاں سے آیا ہے۔ اور کس پر مقیم ہے۔ اور ہم کون ہیں۔ اور ہمارے ماں باپ کون تھے۔ اور کہاں تھے۔ وہ اسی فکر میں غلطاں تھے کہ آسمان سے آواز آئی۔ جسے سُن کر اُنہوں نے یوگ ابھیاس شروع کیا۔

کہ راستے میں پاش۔ انکش۔ اور پنکج کہش مالا دھارن کئے ہوئے سرسوتی دیوی کے پاس پہونچے۔ دانوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور اُس کی پوجا کرنے لگے۔ حتیٰ کہ ہزار برس اُن کو ریاضت کرتے ہو گئے۔ پھر آکاش سے اُن کو آواز آئی۔ کہ ہم تمہاری ریاضت سے نہایت درجہ خوش ہیں کچھ مراد ہم سے مانگو۔ یہ سُن کر اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ ہماری یہی تمنا ہے کہ ہماری موت تب ہی ہو۔ جب ہم کہیں۔ ورنہ نہ ہو۔ آکاش سے جواب آیا۔ کہ اچھا ایسا ہی ہو گا۔ اور کوئی دیوتا اور دانو تم پر فتح نہ پا سکے گا وہ بیچارے ناحق سمندر کے جانوروں کے ساتھ ساتھ پھرتے رہتے کہ اتنے میں اُنہوں نے برہما جی کو پدم آسن پر بیٹھے پایا۔ اور چاہا کہ اُسکو مار کر یہاں سے نکال دیں۔ یہ ارادہ ٹھان کر وہ برہما کے پاس گئے۔ اور اُن سے کہا۔ کہ یا تو تم ہم سے لڑو ورنہ یہ جگہ چھوڑ دو۔ اور یہاں سے نکل جاؤ تم ہمیں کمزور دل معلوم ہوتے ہو۔ یہ جگہ تمہارے لائق نہیں ہے۔ تم ڈر کر دکھ ہی دیتے ہو۔ اسلئے تم یہاں سے اُٹھ جاؤ۔ برہما جی گھبرائے اور اپنے دل میں کہنے لگے۔ کہ یہ تو لڑنے مرنے والے بلوان اور میں بیچارہ تپسوی ٹھہرا تھا اب کیا کروں۔ برہما جی نے اُن پر غلبہ پانے کی ہرچند تجویزیں سوچیں۔ مگر کوئی سمجھ میں نہ آئی۔ بیچارے کشیر ساگر میں وشنو کے پاس پہونچے۔ اور جاتے ہی اُن کی تعریف کر

کے اسے بواخذہ تھا چونکہ ان اور اسے

راون پر دو جوان اور اسے یا من جی مہاراج اُٹھے کہ مجھ پر مصیبت پڑی ہے پرسہ طبقات کے بچانے والے وشنو میں ہی دو سمجھے۔ وشنو اسقدر بیہوش تھے۔ اور خراٹے لے رہے تھے کہ برہما کی بات نہ سُنی اور نہ جاگے تب برہما نے جانا۔ کہ یہ جوگ نندا اور مہا مایا کا غلبہ ہو رہا ہے۔ لہذا اُس کی مدد سے ان کو جگایا چاہیئے۔ وہ برہما جوگ نندا کی تعریف میں اشلوک کہنے لگے کہ اے دیوی تو ہی میری سچی رفاقت کر اور اس وشنو کو جگا۔ کہ میرے پران بچاوے۔ نہیں تو مجھے یقین غالب ہے۔ کہ وہ میرا جی مجھ کو بغیر ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ دیوی کو ترس آیا اور اُس نے وشنو کو جگایا۔ اور برہما کی جان میں جان آئی۔

ادھیائے ۵

رشیوں نے جب یہ کتھا سوت جی کی زبان سے سُنی تو ان کو بڑا اشتیاق ہوا۔ اور اُنہوں نے اعتراض کیا۔ کہ اے سوت ہم تو یہی جانتے تھے۔ اور ویدوں اور پورانوں سے یہی معلوم ہوا تھا۔ کہ برہما اور وشنو اور رُدر یہ تینوں ہی دیوتا ہیں۔ اور ان سے پرے کچھ نہیں ہے۔ ان میں سے بھی یعنی وشنو اعلیٰ ہیں اور کیونکہ معبود اول ہیں۔ ان کے مقابل اور کوئی صاحب طاقت نہیں ہے آپ کہتے کہ یوگ اِیا

اور مہا ندرا نے ان کو کس طرح بے بس کیا۔ آپ خنجر عرفان سے ہمارے سنشے کو توڑئیے۔ کیونکہ آپ بیاس جی کے چیلے ہیں۔ سوت جی نے کہا کہ اس شک کو مٹانے والا ترلوکی میں کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ برہما کے پتر سنکادک اور نارد وغیرہ اس سوال پر فریفتہ و حیران ہیں میری تو کیا طاقت ہے۔ کہ اس کا جواب دوں۔ دیوتاؤں میں وشنو جی سرگروہ یعنی عالم کل اور رازق کل سمجھے جاتے ہیں۔ اور اُن کے درات اور پ ہیں تمام برہمانڈ ہے۔ اس سے پرے پر نارائن۔ ہری کیش۔ واسدیو۔ وشنو وغیرہ نام لے کر بہت سارے لوگ مہادیو شنکر۔ تری نیتر۔ پنچ مکھ۔ شول پانی پر شوپتی وغیرہ نام لے کر شو جی کو تعظیم دیتے ہیں۔ اور اسی طرح سوریہ بھگوان پر ماتما وغیرہ نام سے کر صبح دوپہر شام کو سوریہ کا جاپ کرتے۔ اور ان کے علاوہ اگنی اندر ورن وغیرہ بیشمار دیوتا ہیں۔ لیکن جس طرح دریائی ہیں گنگا جی افضل ہیں۔ ویسے ہی دیوتاؤں میں وشنو جی ممتاز ہیں۔ یا میسر عالموں نے فیصلہ کرنے کے لئے تین پرمان لکھے ہیں۔ پرتیکش۔ انومان اور شبد۔ اور منطقی لوگ اُپمان کو چوتھی دلیل مانتے ہیں۔ اور کئی ایک ارتھاپتی کو بھی شامل کرتے ہیں۔ تاہم وہ پر ماتما ان پرمانوں سے جانا نہیں جاتا۔

یوگ اندر پال

شوک! شوک!!

یہ دل خراش خبر رقم کرتے ہوئے چھاتی پھٹی جاتی ہے۔ اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کہ دھرم ویر شہیدان پنڈت لیکھرام جی کی بیوہ بی بی لکشمی دیوی جی کا بتاریخ ۴۔ جولائی بوقت ایک بجے دوپہر دیہانت ہوگیا عرصہ قریب تین ماہ سے بیمار تھیں ہر چند علاج معالجہ کیا گیا پرنتو کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی پرماتما آریہ ویر کی بوڑھی ماتا انیہ مت بھائیوں اور بہنوں جنکو شہید جی کے وِیوگ سے دکھ ہوا ہے شانتی پردان کریں۔ مرحومہ کے جیون کا سنکشیپت ورتانت ایندہ پرچہ میں درج ہوگا

اُپدیش

यो योनिं योनि मधितिष्ठत्ये
य स्मिन्निदं सं च वि चैति सर्वं
तमीशानं वरदं देवमीड्यं निचा
य्येमां शान्तिमत्यन्तमेति ॥

ب جگت جُدا جُدا ہے۔ جب ہر ایک جسم
ایک سے دوسرا مختلف دکھائی دیتا ہے۔ اور
پرمیشور سب کے اندر ویاپک کہا جاتا ہے
تو کیا پرمیشور انگنت ہیں۔ اگر نہیں تو کیونکر
ایک ہی وقت میں ہر ایک جسم والے کو چلا رہا ہے؟
ویاکل جیو آتما اندھیرے میں ٹھوکریں کھا کر
مجھ کو بھی کہا؟ جو اس قسم کے پرشن اٹھاتا
رہتا ہے۔ جب ایک ہی وقت میں ایک ہی
قسم کی حرکت جگت کے اندر پھیل رہی ہے۔ جب
نہ صرف پرتھوی ہی نہایت خوب۔ سورج کے گرد
گھوم رہی ہے۔ بلکہ سورج بھی ایک اٹل
نیم کے مطابق اپنے محور کے گرد چکر لگاتا
اور اپنی روشنی کو باقاعدہ دوسرے کرّوں
تک پہونچاتا ہے۔ آگ۔ اور ہوا۔ پانی اور مٹی
سب کے اندر ایک ہی اصول کام کرتا ہوا دکھائی
دیتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ خیال تک میں اسی اصول
کا ظہور ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ تو کیا شک ہے
کہ ایک ہی مہان چیتن طاقت سارے سنسار
کے علاوہ سب کے سب جیو دھاریوں کو حرکت
دے رہی ہے۔ اور اُسی کے سہارے پر ہم
سب جیوت ہیں۔ ہم سب کا ادھشٹاتا وہی
ہے۔ اُسی کے سہارے پر سارا جڑ اور
چیتن جگت ٹھہر رہا ہے۔ اور جب موجودہ

سنسار چکر سماپت ہوگا۔ اور جب پہلے
سوکشم روپ میں آنے کے ستھول سے سوکشم
کی طرف سب چیزیں رجوع ہوں گی۔ اُسوقت
بھی یہہ جملہ محسوسات اُس کے اندر قرار پکڑینگی
پس یہہ امر صاف ہو گیا۔ کہ اِس سارے جہان
کو قرار دینے والا اور پرلے کال میں اِس
سب کو اندر سمیٹنے والا ایک پرمیشور ہی ہے۔
لیکن پرشن پیدا ہوتا ہے۔ یہہ سارا
جگت پیدا کہاں سے ہوا؟ وچارشیل پُرش کے لئے جنھے
پرمیشور کو ہی جگت کا موجودہ سہارا اور اُسکی آخری
جائے قرار سمجھا ہے۔ اِس پرشن کا جواب صاف ہے
جس سے کہ جگت کی رچنا شروع ہوئی وہی
اُسکا سہارا ہو سکتا ہے۔ پس پرمیشور ہی جگت
کا رچنے۔ پالن کرنے اور آخر کار سنگھار کرنے
والا ہے۔ اور اسلئے وہ سارے جڑ اور چیتن
جگت کا سوامی ہے۔ جب سوامی وہ ہے۔ تو
ہم کس سے قدر مانگیں؟ ہماری ضروریات کو کون
پورا کر سکتا ہے؟ کس کی اُپاسنا کریں۔ کس کے
سمیپ ہونے کی کوشش کریں کہ وہ ہم کو روزانہ
دُکھوں سے چھٹکارا دے سکے؟ کیا
روپ۔ رس۔ گندھ۔ شبد اور سپرش کی
اُپاسنا سے ہمارا جیون اُدیش پورن ہوگا؟
ہم تو دُکھوں سے چھوٹنا چاہتے ہیں۔ اور یہہ زیادہ سے زیادہ
دکھوں کے اندر ہمیں لپیٹ کرنیوالی ہیں۔ یہی ایک روپ ہمیں
ایک منٹ کے لئے خوش کرتا ہے تو اُسکی یاد ہمیں سینکڑوں
راتیں مصیبت کی کاٹنی پڑتی ہیں۔ یہی دو وقت کے لئے
کوئی رس ہماری جیوہا کی ترپتی کر کے من کو اِس اندریہ
سے اور جیو آتما کو ہمیشہ دو منٹ کے لئے خبردار کر اِسکی پیروی کا شوق
کراتی ہے تو بیسیوں دفعوں تک جیو آتما کو دُنیا کے اندر
ڈبونے کا کارن بن جاتی ہے۔ پھر اِن اندریوں کی اُپاسنا
سے ہمارا کیا بن سکتا ہے۔ اُنہوں نے ہی من کو باہر کھینچ کر
کسی صرف کا نہیں چھوڑا۔ نہ وشئے نہ اندریاں نہ من ہمیں
شانتی دلا سکتے ہیں۔ شانتی لابھ کرنے کے لئے تو پہلے

اِن سب کو قابو کرنیکی ضرورت ہے۔ جس کام کی شدھی کے لئے
کہ خاص طاقتوں کو مارنے کی ضرورت ہے۔ اگر اندریوں کو
زیادہ آزادی دیکر زیادہ ترپت کیا جاوے تو کام کیونکر
ہو سکتا ہے۔ سانسارک وشئے اور اندریاں اور من شریر
کے سوامی نہیں۔ یہہ سب جیو آتما کے غلام ہیں۔ جہاں
غلاموں کا راجیہ ہے وہاں پربندھ کیسے قایم رہ سکتا ہے۔
جب من اور اندریاں جیو آتما روپی راجا کو جدھر چاہیں گھما
پھریں تب منشیہ کی بناوٹ کا پربندھ قایم رہنا دشوار ہے
جیو آتما کا مالک اور سارے جہان کا مالک جو پرمیشور ہے اُسکی
اُپاسنا فرض ہے۔ کیونکہ اُسکے سوا ہمیں دُکھ سے چھوٹنے
اور آنند کی پراپتی کا اور کوئی نہیں دِکھتا۔ لیکن
اُپاسنا کیسے کریں؟ اُسکے سمیپ ہم کیونکر ہو سکیں؟ وہ
شُدھ ہے ہم اشُدھ۔ وہ آنند سوروپ ہے ہم دُکھ سنگھ کی بیڑی
میں پھنس کر غلطان وپیچان۔ وہ سروگیہ ہم الپ۔ ہم
کیسے اُسکی اُپاسنا کریں؟ ویاکل جیو آتما ان وچاروں میں
پھنس کر اور بھی گھبرا جاتا ہے۔ اور اُسے سوجھتا نہیں کہ
کیا کرے۔ رشی جواب دیتے ہیں کہ من بچن اور کرم دوارا
اُسکی ستُتی کرو۔ من میں سدا اُسکی عظیم الشان طاقتوں کا
خیال کرو اُنکی وسعت اور اُنکی گہرائی پر اپنا من لگا دو۔ پھر
زبان سے بھی اُسیکا ابھیاس کرو۔ تمہاری زبان سے سوا اُسکی پاک
ذات کی صفات کی وِرد کے اور کچھ نہ نکلے۔ اِس ورد کے لئے
یہ ضروری نہیں ہے کہ تم دنیاوی تعلقات اور بات چیت کو چھوڑ
دو۔ نہیں ہرگز نہیں اِسنسار کے ووہار کے اندر ہی تو تم پرماتما
کی ستُتی کا ابھیاس کر سکتے ہو۔ تم پرماتما کو سروویاپک مانتے
ہو اور زبان سے بھی اُسکا اقبال کرتے ہو۔ پرماتما کی ایک ستُتی
ہے۔ لیکن کیا تم سچ مچ پرمیشور کو حاضر و ناظر جانتے ہو۔ اگر نہ
سوروپ پرماتما کی ہر جگہ موجودگی کا اقرار کرنے جیسے ہی تمہارا
اشُدھ ہے۔ اگر اُسکے اندر کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار
کے بڑے بہاو اب تک اُٹھتے ہوتے ہیں۔ اگر تم اپنی زبان سے چغلی
دغابازی اور ریاکاری کے الفاظ نکال سکتے ہو۔ اگر تم اپنے
جسم سے بُرے کام کر سکتے ہو تو یقین جانو کہ تم نے اب تک
اُسکی سروویاپکتا کو الُوبھو نہیں کیا اور اسلئے تم اُسکی ستُتی
کے یوگیہ اب تک نہیں بنے ہو۔ آؤ ہم یہہ پاٹھ سیکھیں! ہم سب کا

برہما دیش دکشن بھارت اور لنکا میں ویدک دھرم پرچار

مانیہ ور مہاشے گن! بھارت ورش میں ورتمان کال میں برہما دیش، دکشن بھارت اور لنکا ہی ایسے پرانت ہمارے درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ کہ جہاں ویدک دھرم پرچار کی اتی آوشیکتا پرتیت ہوتی ہے یوں تو ہر پرانت اور ہر نگر میں منشوں کو دھرم کی پیاس لگ رہی ہے۔ اور پرتیکش کر رہے ہیں۔ کہ آریہ اپدیشک وید ویدیش روپی امرت سے ان کے پاپ تاپ وگدھ ہوتے ہوئے ہردیوں کو آکرشت کریں پرنتو پوروکت تین پرانت جن کا میں نے پرتھم ورنن کیا۔ انیہ پرانتوں کی اپیکشا اس سمے کسی قدر ادھک ترسہایتا کے پاتر دیکھے پڑتے ہیں۔ پانچال دیش۔ سنیکت پرانت مدھیہ پردیش۔ راجستھان۔ بنگال بہار اور بمبئی پرانتوں میں تو آریہ پرتی ندھی سبھائیں ستھاپت ہو چکی ہیں۔ اور اپنے اپنے ستھاپت کے۔ ویدپرچار فنڈ تتھا سماچار پتر دوارا کچھ نہ کچھ ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہیں۔ پرنتو برہما دیش۔ لنکا اور دکشن بھارت ہی مند بھاگیہ ہے پرتی ندھی سبھا روپی ناؤ دوارا پرچار کے ابھاؤ کے کارن اگیان کے اگادھ سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں۔

کیا ایسی دشا میں انیہ پرانتوں کے آریوں کو نشچنت بیٹھنا اچت ہے؟ نہیں!! نہیں!!! کنتو اس کے وپریت ہمیں ایسے ایسے اپایوں کا پریوگ آوشیک ہے۔ کہ جن سے نیون سے نیون بھارت ورش میں تو ایسا ہو جائے کہ جب کبھی اور جہاں کہیں ہمارا گذر ہو۔ ہم آریہ بھائیوں اور اپدیشکوں کے پریتی پوروک درشن اور ست سنگ سے لابھ اٹھا سکیں۔

پریہ مہاشیو! برہما دیش میں اس سمے پانچ سات آریہ سماجیں تو پرتھم ہی ودیمان ہیں۔ اور آریہ سماج کلکتہ کا ایک نج کا اپدیشک بھی نیت کیا ہوا ہے۔ یہاں یدی ایک اور ایسے آریہ اپدیشک کا پربندھ ہو جاوے۔ کہ جو ہندوؤں کے ان کرتبوں کی جنہوں نے کہ ورناشرم دھرم اور پرسپر ساماجک پریم اور پریتی میں بہت کچھ بادھا ڈال رکھا ہے۔ ارتھات ورتمان پرچلت متھیا جاتی بھید کی کچھ پرواہ کرنے والا ہو تو میرے وچار میں ایک ورش کے اندر اندر ہی وہاں سماجوں کی کافی تعداد ہو کر آریہ پرتی ندھی سبھا ستھاپت ہو سکتی ہے جس کے پشچات وہ برہما دیش کے پرچار کا پربندھ سویم کرنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے میری سمتی میں اس دیش میں ایک اپدیشک اور پانچ سات سماجوں کے ہوتے ہوئے بھی وہاں کی انتی کے کچھ سماچار ہمارے کرن گوچر نہ ہونا اس بات کو پرتیکش تاسے سدھ کر رہا ہے۔ کہ ان سماجوں میں اس سمے پرتیت برہما دیش کے واستوک ودیوں ارتھات وہاں کے اصلی باشندوں ارتھات بدھوں میں سے کسی نے بھی پرویش نہیں کی۔ اور ان میں کیول وہی مہاشے پرواسنت ہیں۔ جو کہ بھارت ورش کے انیہ پرانتوں سے نوکری آدی کے ارتھ گئے ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی ان مہاشیوں نے ان بودھوں کو اپنے میں ملانے کے لیے کچھ ادیوگ کیا پرتیت ہوتا ہے انومان ہوتا ہے کہ اس کا یہی کارن ہوگا کہ ان آریہ سماجوں کے سبھاسد متھیا جاتی بھید کے بندھن کو توڑ کر گن کرم انوسار ان کے ساتھ ورتاؤ کرنے کا ساہس نہیں کر سکتے ہوں گے۔ نہیں تو کیا سمبھو ہے کہ ایک ایسے دیش میں جہاں کہ متھیا جاتی بھید کا ابھاؤ ہو اور سب لوگ ایک دوسرے کو سم درشٹی سے دیکھنے والے اور پکشپات سے بہت کچھ رہت ہوں۔ آریہ سماج کی آشچریہ جنک انتی کے سماچار ہمارے کانوں میں نہ پڑیں۔ اور آریہ سماج ایسے منشیوں کو ویدک دھرم کی وچتر شکتی سے ان کے چت پر پربھاؤ ڈال کر تتکال اپنی اور آکرشت نہ کر سکے۔

پریہ بھراتری برند! اس سمے آریوں کی گنتی سہسروں سے گذر لاکھوں پر پہونچی ہوئی ہے۔ دھکار ہے ہم پر!! یدی ہم ایسی دشا میں وچرتے ہوئے بھی ہندوؤں کی گیدڑ بھبکیوں سے بھے بھیت ہو کر گن کرم سوبھاؤ انوسار ورن ویوستھا ستھاپت کرنے کا ساہس نہ کریں۔ اور ہندوؤں کے وہم اور کرتبوں کی سہایتی گی پرتیکش کرتے کرتے اپنے دھرم کرم کی ہی سماپتی کر بیٹھیں۔

دکشن میں یدیپی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پانچال دیش نے اپنے ویدیہ پرانتیہ یوگیہ اپدیشک نیت کیا ہوا ہے۔ تتھاپی ان لیکھوں سے جو کبھی کبھی دھرم کے سمبندھ

میں اِس دیش کے پرواسیوں کے قلم سے کبھی کسی سماچار پتر میں نکلتے رہتے ہیں۔ کہ ان کو اس سے پرنیت آیہ وِدت ہوتا ہے۔ کہ ان کو اس سماج کے منتویہ ماتر کا بھی گیان نہیں۔ لنکا میں تو ویدک دھرم کے سوریہ کی ایک کرن ہی نہیں پہونچی۔

پریہ پاٹھک ورگو! اب میں آپ کی سیوا میں ایک سنگم اُپاؤ دکشن اور لنکا کے پرچار کے ہیتو پیش کرتا ہوں۔ سُنیئے

کلکتہ سے آپ پریہ مہاشئے جانتے ہونگے کہ ایک انگریزی پتر جس کا نام The Epiphany ہے عیسائیوں کے آکسفورڈ مشن کی اور سے پرتی سپتاہ پرکاشت ہوتا ہے۔ اس میں پرشنوتر کے ڈھنگ پر بھن بھن متوں کے انویائیوں کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں۔ جن کے پیچھے اس پتر کے سمپادک مہاشئے کے اپنے اُلٹے سیدھے نوٹ بھی دئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تاکہ عیسائی مت کا پرچار و کچھ نہ کچھ اس کے پاٹھکوں کے ہردیوں پر پڑتا رہے۔ اور اسی اُدیشیہ کی پورتی ارتھ ہی یہ پتر سارے ہندوستان میں بنا مولیہ ہی بھیجا جاتا ہے۔ جس کا یہ پرنام دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ پرتیک مہاشئے جسکو یہ گیات ہوتا ہے۔ کہ یہ بنا مولیہ ملتا ہے۔ ترنت گراہک بننے کے ارتھ لکھ بھیجتا ہے۔ اس سمئے اس پتر کی گراہک سنکھیا دش سہسر سے نیون نہیں ہوگی اور یہ گراہک پرایہ دکشن بھارت اور لنکا کے ہی رہنے والے ہیں۔ اپنے لیکھ اپنے دھرم کے منڈن اور انیہ متوں کے کھنڈن میں اس پتر میں پرکاشت ہوئے

وشیوں کے سمبندھ میں اس پتر میں بھیجا آرمبھ کر دیں۔ تو نیوں سے نیون اننت تو ہوگا کہ اس پتر دوارا دکشن اور لنکا نواسیوں کے سوشکشت سمداے میں کیوقدر ویدک دھرم کا پرچار ہونے لگے اور وہ پرچار اُن میں سے بہتوں کو ویدک دھرم روپی میدان میں لانے کے لئے ایک خاصے پتھ پردرشک کا کام دے سکتا ہے اس سمئے پرنیت میں دیکھتا رہا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی اور سے ایک یا دو بار کے اتریکت کبھی نے بھی اس پتر میں لیکھ نہیں بھیجا۔ جس کے کارن ابھی پرنیت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کبھی اس پتر میں لنگاستان۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ جاتی بھید آدی وشیوں پر واد وواد آرمبھ ہوتا ہے تو دکشن لنکا اور کبھی کبھی بنگال کے رہنے والے مہاشئے جن کو ویدک دھرم کی ہوا بھی نہیں لگی ایسے ایسے اُتر لکھ بھیجتے ہیں کہ جن کو پڑھ سُن کر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے۔ یدی وہ آریہ سماج کے منتویہ ماتر سے بھی واقف ہوتے تو اُن کے لیکھ میں اودشیہ ویدک دھرم کے سدھانتوں کے انوکول شبد ملتے۔ جن کا اُتر آج عیسائی دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ ان لیکھوں کے نیچے سمپادک مہاشئے کے نوٹ بہت سے سادہ لوح لوگوں کو عیسائی مت کی اور آکرشت کرنے میں اور بھی غضب ڈھاتے ہیں۔ اسلئے میری اُن مہاشیوں سے جو کہ انگریزی میں اچھے لیکھ لکھ سکیں اور وشیش کر کے مہاشئے بیچارام جی چٹرجی۔ مہاشئے دلارام جی۔ مہاشئے رام داس جی چھبلانی وغیرہ سے وِنیہ پوروک نویدن ہے کہ آپ اوشیہ کبھی کبھی اس پتر میں اپنے اپنے لیکھ

بھیجا کریں۔ انت میں میری پرارتھنا ہے کہ جب پانچال دیش کی پرتی ندھی سبھا نے دکشن کے لئے ایک اُپدیشک بھیجنے دیئے سے انت کیا ہوا ہے یدی اسی پرکار پانچ پرتی ندھی سبھائیں مل کر دو یوگیہ اُپدیشک ایک لنکا اور دوسرا برہما کے لئے نیت کر دیں۔ تو اُن پرانتوں میں بھی ویدک دھرم تھوڑے ہی دنوں میں جڑ پکڑ سکتا ہے۔ اس کے پشچات وہاں کے نواسی آپ اپنا پربندھ کر لیویں گے۔

{ ویدک دھرم کا سیوک
بیشنو۔ بھٹنڈا }

پرشن

کیا یوگی جن آکاش میں اُڑ سکتے ہیں۔ اور دوسرے آدمی کے اندر کرن کا حال معلوم کر سکتے ہیں۔ اور اپنی روح کو دوسرے کے قالب میں ڈال کر اس کے دل کا حال معلوم کر سکتے ہیں۔ اور پانی کی سطح پر بغیر ہاتھ پاؤں ہلانے کے تیر سکتے ہیں یا نہیں اور جو صاحب اس پرشن کا اُتر دیں وہ کوئی یوگ شاستر کا سوتر معہ ارتھ کے تحریر فرماویں۔ اور میں خاص کر کہتا ہوں کہ لالہ منشی رام جی۔ پنڈت دولت رام جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت پورنانند جی۔ سوامی نتیانند جی برہمچاری سوامی نگمتانند جی مصنف دھیان یوگ پرکاش اپنے قیمتی وقت کو اس کے اُتر میں صرف کر کے

آریہ ساماجک خبریں

یہہ خبر سن کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ پشچمی تر دیش کے آریہ سماج بھی دلیری سے کام کرنے لگ گئے ہیں۔ ذہنیت شدھی کے معاملہ میں پنجاب کے آریہ سماجوں کا کام قابل یادگار رہے گا۔ . . . . . اب ایک نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ آریہ سماج چوہڑپور (ضلع دیہرہ دون) نے چھ رہتیوں کو آریہ سماج میں شامل کرکے اُن کے ساتھ برتاؤ شروع کر دیا ہے۔ پرمیشور ان بھائیوں کو بل دیویں۔ کہ وہ جملہ پوراک مخالفوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنی پرتگیا کو دڑھتا سے پالن کریں۔

آریہ سماج قصبہ لائل پور نے اپنی انترنگ سبھا کے ممبر مہاشئے گنپت رام کی موت پر سخت افسوس کیا۔ اور اُن کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔

مقام ٹانک ڈیرہ اسمعیلخاں میں بھی آریہ سماج باقاعدہ ستھاپت ہو گیا ہے۔ جس کے جلسے باقاعدہ ۴ جون ۱۹۱۰ء سے برابر ہوتے ہیں۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔ چودھری ٹوپن مل میونسپل کمشنر پردھان۔ بابو جوگل کشور اور سیرا اُپ پردھان لالہ تخت رام منتری۔ ڈاکٹر گنیش دت اُپ منتری لالہ مول چند خزانچی۔ لالہ لیکھو رام جی پستکادھیکش لالہ گنیش دت جی ہفتہ وار جلسوں میں ستیارتھ پرکاش شناکر اس کی تشریح کیا کرتے ہیں پرشارتھی آدمی ہر جگہ کام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

شاہ پور جاجن (ضلع گورداسپور) میں اب آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔

ڈوالہ بانگر۔ پنڈت رشی رام جی پرچارک نے ۲۱۔ جون کی شام کو معقول حاضری میں ایک موثر لیکچر دیا۔ اور رات کو اپنشد کی کتھا کی۔ ۲۲۔ کو دوسرا ویاکھیان بھی بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ تین نئے ممبر بنے ایک مہاشے نے حقہ پینا ترک کیا۔ اور ایک نے مانس کھانا چھوڑا۔

نوشہرہ پنواں۔ پنڈت پورنانند جی اُپدیشک کے دو پر بھاؤشالی ویاکھیان آریہ دہرم منڈن اور پورانک دھرم کھنڈن پر ہوئے ایک پورانک پنڈت سے مورتی پوجا پر شاستر ارتھ ہوا۔ جس میں کہ پورانک مہاشے پورانوں میں سے اپنے پکش کی پشٹی میں کوئی پرمان پیش نہ کر سکے۔ سناتنیوں پر اثر بہت ہی اچھا رہا۔

حیدرآباد دکن آریہ سماج کے منتری مہاشئے دہنپت رائے وادھ پورونگ صد روپیہ کا دان سویکار کرتے ہیں۔ کہ لالہ نند لال جی نے یگیہ سمبندھی شاستر ارتھ کی سہائیتا میں بھیجا ہے۔

سکرٹری آریہ سماج خانکی لکھتے ہیں۔ "جگن ناتھ سبھاسد نے ایک روپیہ اپنے لڑکے کی صحت یابی پر گوروکل کو دان دیا۔ لالہ کرم چند سہگل کی والدہ نے علاوہ زر دان کے ایک روپیہ اپنی بیماری میں کنیا مہاودیالے جالندھر کو دان دیا۔ لالہ کرم چند لائبریرین کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ۲۰۔ تاریخ کی صبح کو پنڈت دولت رام جی نے تقریباً پچاس مرد و عورت کی حاضری میں کروایا۔ اس کے پشچات پنڈت جی نے ویدک سنسکار کی اور شکشا پر دیا۔ جس کا اثر عوام پر خاص کر اہل زنان پر بڑا ہوا۔ اور آئندہ کے واسطے چند ایک نے پنڈت جی کے زنان کو بھی لانے کے واسطے اقرار کیا۔ بعدہٗ لالہ نند کور نے تمام حاضرین کو بتاشے تقسیم کئے۔ اور علاوہ دو روپیہ پنڈت جی کو دکشنا دینے کے مفصل ذیل دان دیا۔ گرودکل فنڈ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ ایک روپیہ۔ کنیا ناتھ آلئے جالندھر ایک روپیہ۔ انگلو سنسکرت رام نگر دو روپیہ کل پانچ روپیہ۔ پیچھے ستسنگ جلسہ میں ماسٹر لچھمن داس رام نگری مع بھجن منڈلی کے موجود تھے۔ ہری بھجنوں کے بعد پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کی۔ اور ماسٹر لچھمن داس جی نے ویاکھیان دیا۔ بعد میں ماسٹر لچھمن داس سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ ویروار پہر بیت بھجن منڈلی کے بھائی بکا سنگھ کے نئے مکان کا گرہ پرتشٹھا سنسکار کرانے کے موقع پر تشریف لا کر مشکور فرماویں۔ بعد اس کے کارروائی اس ہفتہ کی سماپت ہوئی۔ پنڈت دولت رام جی بعد چند روز وزیرآباد قیام کر لے کے اسجگہ ۱۰۔ ماہ جون کے شام کو تشریف لائے۔ اور ۲۱۔ کی صبح کو واپس چلے گئے۔ اس عرصہ میں روزانہ دن کے اپدیش ہوتے رہے۔ جس سے نہ صرف آریہ سماجی بلکہ سب آستک پورونگ اپنا وقت تبیت کرتے رہے۔ اپدیشوں کے ہو رہے بہت آدمی پریم سے حاضر ہوتے رہے"

لودھیانہ آریہ سماج کے منتری مہاشئے تین روپیہ کا دان دہنیہ واد پورونگ سویکار کرتے ہیں۔ جو کہ بابو ملا رام صاحب ٹھیکیدار خلف لالہ موتی رام صاحب رئیس ملسیاں ضلع جالندھر نے اپنی شادی کی تقریب پر بہ تفصیل ذیل آریہ سماج لودھیانہ کو دیا :- گرودکل فنڈ عہ - کنیا مہاودیالہ جالندھر عہ

وید پرچار فنڈ صرر - گنپا ناتھ آلہ جلد پرصہ
نبوں - ۶۱ / مورخہ یکم جون ۱۹۰۲ء

کو سپتاہک جلسے میں شریان لالہ سکھیا رام جی پلیڈر نے آریہ دھرم وشے پر نہایت عمدہ ویاکھیان دیا (۲) ۸ - جون ۱۹۰۲ء کو بابو سردار سنگھ صاحب کے گھر ہون ہوا اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان ملا - سپتاہک جلسے میں لالہ نانک رائے جی نے "برہمچریہ" وشے پر دیاکھیان دیا (۳) ۱۵ - جون کو مہاشے گورو دیال راج منتری آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ میں دیاکھیان ہوا - جس کا مضمون "مہرشی دیانند جی کا اُپدیش" تھا (۴) ۲۲ - جون کو لالہ مول چند کمپونڈر کے ہاں ہون ہوا - اور ایک روپیہ آریہ سماج کو دان ملا - سپتاہک جلسے میں لالہ لدھا رام جی پلیڈر نے "بھکتی ابھکتی" وشے پر لیکچر دیا - (۵) سردار سنت سنگھ و سردار سندر سنگھ جی سبھاسدان آریہ سماج نے اپنے بھتیجے کی شفایابی پر دو روپے مختلف فنڈوں کو دان دئے - (۶) لالہ نند لال برادر عزیز لالہ سندر داس صاحب کلارک پلٹن نمبر ۲ نے سندھیا پڑھنے اور اور پڑھ کر باقاعدہ طور پر کرنے کی خوشی میں موازی ۱ر آریہ سماج کو دان دئے

—— مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج شملہ کا خاص جلسہ ہوا - جس میں حضور شاہنشاہ عالم پناہ ایڈورڈ ہفتم کی صحت یابی کے لئے ایشور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی

—— آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ کا انتخاب عہدہ داران سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا ہے -
بھگت لال چند جی اُپ پردھان -
بابو کھیم چند جی سب پوسٹ ماسٹر اپ پردھان

سردار مثال سنگھ جی منتری - لالہ بیلا رام اول مدرس فارسی اُپ منتری بھگت جیون رام جی کوشادھیکش - مہاشے منگو رام جی پستکادھیکش - ٹھاکر کالا رام جی - لالہ پرس رام جی - بھگت جے رام داس جی ممبران انترنگ سبھا - تمام خط وکتابت منتری سماج کے نام ہونی چاہئے

—— چکروتہ آریہ سماج کے پرانے اور بڑے اُپدیشک جنہوں نے ۱۸۸۶ء میں یہاں کا آریہ سماج ستھاپت کیا تھا - شری سوامی آتما نند سرسوتی جی مہاراج نے یہاں پر تکالیف سے نجات کے بارہ میں ایک دلچسپ مدلل لیکچر دیا - دوسرے روز پنڈت بدری دت سپرنٹنڈنٹ دار جنگلات کے مکان پر ایک بڑا ہون ہوا - سوامی جی نے ایک نہایت عمدہ اور پُراثر لیکچر دیا - بخشی گومتی پرشاد جی منتری سماج نے لیکچر کا خلاصہ سنا کر سبکو دھنیہ واد دیا - پنڈت صاحب موصوف نے آریہ سماج کے فنڈوں میں پانچ روپے دان دئے - اور پنڈت صاحب کی شریمتی ماتا جی نے دو روپے سوامی جی کو نذر دی - سوامی جی صاحب نے وہ دونو روپے اسی وقت آریہ سماج چکروتہ کو دیدئے -

—— لالہ چرنجی لال صاحب رئیس اعظم حصار کی ماتا کا دیہانت ہوگیا - مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا - سنسکار کے وقت نظارہ قابل دید تھا - اموتی کے منتر پنڈت دیوا گدت ٹیچر ہائی سکول حصار اور پنڈت ایس چند اُپدیشک آریہ سماج حصار اور پنڈت بنواری لال صاحب لالہ صاحب اونچے سُر سے

گا رہے تھے - سنسکار میں ایک صدر وپیہ کی سامگری خرچ ہوگی - چندن - کپور - گھی روغن زرد وغیرہ - اور گگل اور پیپل کی جلائی گئی تھی - لالہ صاحب خود بھی اچھے آریہ تھے - اور اُن کے پوتے لالہ چندر یہ وہاں آریہ سماج - اور لالہ اور لالہ جیل داس وغیرہ اسیطرح باری باری اہوتیاں کے خاندان کے آدمی اور گاشتگان دیتے تھے - سنسکار آنند سے ہوا - برادری کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی گے وکلا اور آریہ سماج کے اور نیز لالہ صاحب کے خاندان سب آدمی شامل تھے - لالہ اُن آریوں میں سے ہیں - جو کے سبھاسد نہیں ہیں - لیکن عمل کرتے ہیں - آپ کے لڑکے سنتان اُمید ہے سماجک فنڈوں کیلئے معقول رقم دان میں دیگا

ضرورت

ریاست کوٹہ راجپوتانہ کے لئے ایسے آریہ اپدیشک کی ضرورت ہے جو اچھی ویاکھیان شکتی کے علاوہ - عبارت پورانکوں کے عقاید سے اچھی طرح واقف رکھتا ہو - تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار اگر ہو تو مکان رہائش مفت - اگر درخواستیں ہیں سے کوئی صاحب شمیم اتدلش ہوں تو جنوبی چوت جات کے تائی

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۱۷

ویریہ رکھشا اور سائنس

لالہ [illegible] داس صاحب اسسٹنٹ [illegible] مظفرگڑھ

ویریہ رکھشا کے لئے جس طرح سے پاکیزہ خیالات ایک روحانی غذا ہے۔ اسی طرح سے عمدہ خوراک پانی اور ہوا جسمانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اعلیٰ ضروریات میں سے ہیں۔ خوراک کا جسم کیساتھ جو نزدیکی تعلق ہے۔ اس سے کون ناواقف ہوگا۔ چند منٹوں کے درمیان جسم کے ہر ایک رگ و ریشہ میں اسکا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور جیسے کھاد کے اوپر پیداوار کا انحصار ہے۔ اسی طرح سے خوراک پر جسم کی بناوٹ وغیرہ منحصر ہیں۔ عمدہ اور طاقت ور خوراک سے جسم مضبوط۔ ہر ایک انگ سڈول عقل تیز۔ اور عمر دراز ہوتی ہے۔ اور اگر خوراک نکمی اور جسم کے کمزور کرنیوالی ہو تو عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بن جاتا ہے۔ اس واسطے ویریہ رکھشا کے لئے خوراک کے مضمون کا مطالعہ کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ ویریہ کی بناوٹ ویریہ کا جسم کے اندر جذب ہونا اور جذب ہو کر مختلف حصوں میں دورہ کرنا صرف خوراک پر ہی مبنی ہے۔ جو لوگ اپنے کھان پان کی پروا نہیں کرتے۔ اور رات کو گھنٹوں تک گپ زنی کرتے ہیں۔ سونے سے چند منٹ پیشتر کھانا کھاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا۔ کہ رات کو سوپن دوارہ ویریہ پات ہو جاتا ہے۔ نیند اچھی طرح سے نہیں آتی۔ اور جانوروں کی طرح آلسی بن کر سورج نکلنے کے بعد ہی بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ نئی روشنی کے ڈاکٹر زبان حال سے پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ سونے سے پہلے کم از کم تین یا چار گھنٹے کسی قسم کی خوراک نہیں کھانی چاہئے۔ کیونکہ پیٹ کے بھاری ہونے سے عجیب و غریب خواب آتے رہتے ہیں۔ اور ان کے سبب سے ویریہ کو بہت ہی ہانی پہونچتی ہے آجکل کے امیر لوگ دن ہی دن میں روٹی وغیرہ سے فراغت حاصل کرنا کسر شان سمجھتے ہیں جب تک رات کے کھانے کو دس یا بارہ نہ بج جائیں۔ امیری کیسے ہو سکتی ہے۔ بڑے بڑے رجواڑوں۔ جاگیرداروں۔ امیروں اور آجکل کے بہت سے تعلیمیافتوں کے گھروں میں جا کر دیکھئے۔ صبح سے شام تک لنگر جاری ہے۔ منہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ دانت ہر وقت پیسے جا رہے ہیں۔ پیٹ کو بھی ایسا وقت ہوگا۔ کہ ان کا معدہ کام نہ کرتا ہو۔

ڈاکٹر ٹرال صاحب کہتے ہیں کہ زیادہ ویریہ رات کے وقت کھانا کھا لینے سے نہ صرف ویریہ کو ہی ہانی ہوتی ہے۔ بلکہ صحت بگڑ کر زندگی کا لطف اڑ جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کے بدن سے سخت گندی بو آتی رہتی ہے۔ اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ رشی کی زندہ مثال اس امر کا کافی ثبوت ہے اور ظاہر کرتی ہے۔ کہ ایسے مہاتماؤں میں وہ ان اصولوں کے کہاں تک پابند تھے چنانچہ رات کو صرف دودھ پر گزارہ کرتے تھے اور صرف دوپہر کو ایک ہی وقت روٹی کھاتے تھے۔ اسلئے جن لوگوں کو اپنی صحت کی ضرورت ہو اور ویریہ کی رکھشا کرنی چاہیں۔ ان کو اتی اُچت ہے۔ کہ صرف ایک ہی وقت روٹی کھائیں اور شام کو دودھ پر گزارہ کریں۔ ایسا کرنے سے تندرستی بنی رہتی ہے۔ اور صحت کے نہ بگڑنے سے ہمیشہ آنند رہتا ہے جن لوگوں نے اس بات کا تجربہ کیا ہے۔ ان کو معلوم ہوگا کہ طبیعت میں خوشی و خرمی اور بدن میں ہلکا پن ہو جاتا ہے۔ رات کو نیند اچھی اور خواب بہت ہی کم آتے ہیں جسم کے تمام اعضا سے تندرست اور مضبوط رہتے ہیں جب رات کو روٹی نہ کھائی جاوے۔ اور صرف دودھ ہی پیا جاوے تو دوسرے دن پاخانہ تمام جسم کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ پیٹ صاف ہو کر بھوک لگتی ہے۔ ہاضمہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور ہر طرح سے آنند رہتا ہے اسی واسطے ڈاکٹر ٹرال صاحب کہتے ہیں کہ ویریہ کی رکھشا کرنے والے لوگوں کو چاہئے کہ رات کو بہت ہی کم کھانا کھائیں۔ اور اگر کسی کو ویریہ کی بیماری ہو تو وہ صرف ایک ہی وقت کھاوے۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے قبض کو کبھی نہ ہونے دیں۔ اور اس واسطے رات کے کھانے کی مقدار بہت ہی کم ہونی چاہئے۔ کہ جس سے صحت وغیرہ اچھی طرح سے رہ سکے اور یہ بات ان لوگوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ جو دماغی کام میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ انتڑیوں اور دماغ کا تعلق ایسا نزدیکی ہے۔ کہ ایک کی خراب حالت سے دوسرا جلدی بگڑ جاتا ہے۔ قبض سے دماغ کی حالت ٹھیک نہیں رہتی جس دن زیادہ قبض ہو۔ سر درد اور نزلہ کی تو ایک معمولی شکایت ہے۔ اسلئے جہاں تک ہو سکے قبض کرنے والی چیزوں کو کبھی بھی استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اور رات کو تو صرف دودھ پر ہی گزارہ کرنا چاہئے۔ بعض لوگوں نے تو اس پر اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ زندگی کا ہی لطف ہے

کر روٹی ہی پیٹ بہر کر نہ کہاویں - اور یہہ کبہی ردکہی پہیکی بات ہے کہ انیہ اچہے اچہے پدارتہوں کو چہوڑ کر صرف دودہ پر ہی گذارہ کیا جاوے ساگ اور طرح طرح کی ترکاریاں چٹنیاں مربع وغیرہ کو چہوڑ دیا جاوے۔ ایسے بہائیوں سے پرارتہنا ہے۔ کہ جو لوگ صحت کے قاعدوں کی پابندی نہیں کرتے۔ اور مقدار سے بڑہ کر کہا جاتے ہیں۔ وہ گنٹھیا۔ جریان منی بدہضمی۔ اور طرح طرح کی بیماریوں سے تکلیف پاتے ہیں۔ زندگی کا سار تو تندرست اور چالاک وچست رہنے میں ہی ہے۔ نہ کہ مختلف قسم کی ترکاریوں کے کہانے اور ان کے ہضم کرنے کے لئے انیک پرکار کی اوشدیوں کے کہانے میں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

شاستروں کی مہماں

دیباچہ

از لادہ گوکل چند پنشنر۔

منشیہ جنم اتیَنت دُرلبہ ہے۔ اسی جنم میں شبہ کرموں سے منشیہ اپنی طاقت اسقدر بڑہا سکتا ہے۔ کہ جو کچھ چاہے وہ کر سکتا ہے سادہنوں کے ذریعے سے جہاں اس کا دل چاہے جا سکتا ہے۔ جس جنم میں جانا چاہے پرکرتی کے پرمانوں کو کہینچ کر کایا کو بدل سکتا ہے آکاش میں آسانی سے گمن کر سکتا ہے۔ اپنے شریر کو انو پرمان تک بنا سکتا ہے۔ اور اُسکے برخلاف ادہرم کے بل سے وشٹا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ مہان پربہو نے اِس جنم کے سپہل کرنے کو گیان اندریہ عطا فرمائی ہیں۔ اُن میں سے پانچوں اندریوں کا سارتہی بدہی کیا ہے۔ یہہ ایسا ہوشیار سارتہی ہے۔ کہ اگر ہوشیاری سے وشیوں کی سڑکوں پر اندریوں کے گہوڑوں کو چلاتا ہے۔ تو بلا کسی ٹہوکر کہانے کے منزل مقصود پر پہونچتا ہے۔ ورنہ بار بار جنم کی خندق میں گر کر وشٹا موتر آدی کا پان کرتا ہے مہان پربہو نے اس بدہی روپ سارتہی کے تیز کرنے کو اپنا درشن دینے کے لئے وید روپی گیان عطا کیا ہے۔ اور ایشور بہگتوں نے اسی سارتہی کے ہوشیار کرنے کو شاستر عطا فرمائے ہیں۔ جس طرح منشیہ اپنے بچوں کے ذہین کرنے کے لئے اوائل عمر میں پہیلیاں سکہلاتے ہیں۔ اور جوان۔ بردہ لوگ شطرنج وغیرہ میں دن کو رایگاں گنوا کر بدہی کو تیز کرتے ہیں۔ اسی طرح ایشور نے ہم کو اپنا اُدیش پورا کرنے کو پرانایام کی سان عطا فرمائی ہے۔ تاکہ من کو ایکاگر کر کے گائیتری منتر کے ارتہوں سے ایشور کا چنتن کریں اور گائیتری کے ارتہوں کے چنتن کرنے کو ہمارے لئے چہہ شاستروں کا سان عطا کیا ہے۔ تاکہ اُس پر بدہی کو تیز کر کے اشبہ سنسکاروں کے زنگار کو دور کر کے وید ارتہہ کو جان کر پرم اُدیشیہ کو پورا کریں۔ وید ارتہہ سے یہہ مطلب نہیں کہ ارتہوں کو رٹ لیں۔ بلکہ پریکٹس کر کے انزت ہوویں۔

مگر افسوس ہماری حالت ایسی ابتر ہو رہی ہے کہ اگر ذراسی بات کو اپنے سدہانت کے پرتیکول پاتے ہیں۔ جہٹ بیدل ہو کر دہرم مارگ سے پتت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے منتویہ سے دور ہو کر آریہ دہرم کو نفرت کی نگاہ سے دیکہنا شروع کر دیتے ہیں۔ نہ معلوم ایسا کرنے سے ہماری کس قدر درگتی ہوگی۔ تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جیو آتما کو وبہو مان لے یا ماننے میں شک کرے۔ تو جہٹ اُس کے بگینی لوگ پتت شدوں کی فہرست میں اُس کا نام درج کر دیتے ہیں۔ اور سکیشی لوگ اپنے مت کے انوکول اُس کو جان کر خوشیاں مناتے ہیں کیا دہرم ایسی وستو ہے کہ اگر اس قسم کے شاستروں کے دقیقے سمجہ میں نہ آویں تو دہرم تیاگ دینا چاہئے ہے۔ بہت سے لوگ شکوک میں پڑ کر نراتساہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ دنیا میں کون ایسا مت ہے۔ جو دلیلوں سے کہنڈن نہیں ہوا۔ اس وقت بہت پرچلت مت شنکراچارج کا نظر آتا ہے اُسکو بہی رامانوج کہنڈن فرماتے ہیں۔ اور ویدانت شاستر کے مترجم دگیان بہکشو نے بہی خوب کہنڈن کیا ہے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ واچسپتی مصر جو بڑا ودوان تہا۔ اُس نے کئی شاستروں کا ترجمہ کیا ہے۔ اُس کی بدہی بہت تیز تہی لوگ کہتے ہیں راجا نے اُسے شکست دینے کے لئے وشٹا کا ذائقہ پوچہا تہا۔ جس نے تنگ آ کر ایک سور کو وشٹا کہاتے ہوئے اسکی آنکہوں سے پانی نکلتے ہوئے دیکہ کر راجا کو وشٹا کا ذائقہ تلخ بتلایا تہا۔ جس کا نتیجہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شبد ارتہوں میں ودوان تہا۔ ایشور کو پریکٹس کرنے میں قاصر رہا ہوگا۔ لیس ترک کا ابہیاس کرنے والوں کی خدمت میں چند سوالات کے طور پر شاستروں کے دقیقوں کو پیش کرتا ہوں مہربانی کر کے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) نیائے شاستر پر ہاتما کہلا کر بہید الوسمرکہ مانتا ہے ویدانت ودہ شریہ مانتا ہے۔

(۲) نیایک تم کو جیو و ربیوں میں تیج ابھاؤ بتاتے ہیں۔ مہاتمک اسکو ایک علیحدہ دربیہ بتاتے ہیں۔

(۳) بہانک شبد کو دربیہ مانتے ہیں۔ نیایک آکاش کا ایگن مانتے ہیں۔

(۴) ویدانتی انوبادکا کھنڈن کرتے ہیں نیایک فرماتے ہیں۔ اور یونہ ہو اسکا خستم ہونا نہیں مانو گے تو سرسوں کا دانہ اور پہاڑ یکساں ہوسکیگا۔

(۵) بہانک شکتی کو ایک علیحدہ دربیہ مانتے ہیں۔ نیایک ایشور اچھا کو شکتی فرماتے ہیں

(۶) سانکھیہ شاستر پرکرتی کو مانتا ہے۔ نیایک پرکرتی کا ارتھ اور کھنڈن کرتے ہیں۔

(۷) نیایک آکاش کو سکاریہ نہیں مانتے۔ دیگر شاستر اُس کا ہی تن ماترا مانتے ہیں۔

(۸) وشیشک شاستر ابھاو کو ساتواں پدارتھ مانتا ہے۔ مہانک اسکو ادھی کرن آتمک مانتا ہے۔

(۹) نیائے شاستر سکنیشم اندریہ کا پدارتھ کے پاس جانا مانتا ہے۔ ویدانت پدارتھوں کا آنکھوں میں عکس پڑنا مانتا ہے۔

(۱۰) شنکر مت کو نیایک ابھاو سروپ مانتے ہیں مہانک ایک علیحدہ پدارتھ مانتا ہے۔

(۱۱) نیایک ، روپ ، کو گون آتمک مانتا ہے ویدانتی گونی سروپ مانتے ہیں۔

(۱۲) نیائے سامانیہ کو نت جاتی مانتا ہے۔ ویدانت جاتی کو علیحدہ پدارتھ نہیں مانتا

(۱۳) نیائے سمواے کارن مانتا ہے۔ ویدانت ادپادان کارن مانتا ہے۔

(۱۴) نیایک سوپن کو تیج کے انتر بھوت مانتا ہے۔ ویدانت پرتھوی مانتا ہے۔

(۱۵) نیایک سنسکار کو علیحدہ گون مانتا ہے۔ مہانک اسکو سروپ سمبندھ مانتا ہے۔

(۱۶) نیایک سنتھا کو جاتی مانتا ہے۔ ویدانت اسکو پرماتما ...... مانتا ہے۔

(۱۷) نیایک انیو انیہ بھاو کو نت مانتا ہے ویدانتی علیحدہ گون مانتا ہے۔

(۱۸) نیایک وشتی کو دربیہ مانتا ہے۔ رامانج کھنڈن کرتا ہے۔

(۱۹) نیایک آکاش کال وگ کو وبھو مانتا ہے ویدانت پری چھن مانتا ہے۔

(۲۱) اپا شبد کو نیایک نہیں مانتا۔ ویدانت مانتا ہے۔

کہاں تک میں گذارش کروں۔ اس قسم کے وتیشے سینکڑوں شاستروں میں موجود ہیں ان سب کا حل کرنا آریہ سماج کا کام ہے۔ پس نویدن ہے کہ کرپا کرکے راگ دویش کو تیاگ کر شاستروں کا اولوکن کرو۔ اور ساتھ ہی ایشور پرشرد ھا رکھ کر اپنی بھگتی کو بڑھائے تاکہ اُدیشیہ پورا ہو۔ ورنہ تراسی لاکھ ننانوے ہزار نوسو ننانوے جونوں میں ہم کو بار بار جانا پڑیگا۔ اور یہہ چوراسی لاکھواں موقع ہے۔ منشیہ جنم پھر ہاتھ نہیں آویگا۔

(ادم شم)

(نوٹ) ایڈیٹر صاحب! چونکہ میرا ارادہ ہے کہ اگر ایشور مدد کرے۔ تو شاستروں کے مضمونوں پر کچھ بھینٹ کروں۔ اور ہمارے اُپدیشکاں نے جن جن شاستروں کا انوباد کیا ہے۔ اُن پر کچھ وچار کروں ۔ اسلئے دیباچہ کے طور پر سب سے اول اس مضمون کو آپ کی سیوا میں بھیجتا ہوں۔ اس کو درج فرمائیں مبادا میری کچھ تحریر دل سے کچھ ہانی ہو اگر مذاہب ہو تو ایسی عبارت کو نہ درج فرماویں۔

درگو کلچند

ایک متھیاوادی کا اُتر

شری یُت مہاشے سمپادک ستیہ دھرم پرچارک سبھا چار پتر جالندھر۔ نمستے۔ آپ کرپا کرکے نمن لکھت لیکھ اپنے بہو مولیہ پتر کے کسی ستھان میں مُدرت کرکے مجھکو اپنے دان پدان کریں۔

سب آریہ سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا پوروک یہہ نویدن کرتا ہوں۔ کہ یہاں کے ایک دھرم دھوجی پُرش لالہ گوراند تامل جی نے ستیہ دھرم پرچارک پتر مورخہ ۷۔ اساڑھ سمت ۱۹۸۲ میں ایک لیکھ ہم دونوں (ودیتی) کے وشئے میں اوت پٹانگ چھاپا ہے۔ جس سے آریہ پبلک کو نہ صرف اُن کی بدھی اور سبھیتا کی پرچے ہو جاویگی اور وشیش کر کے اُن لوگوں کو تو بہت ہی گیات ہو جاویگا۔ کہ جن جن ستھانوں میں ہم دونوں نے آریہ سماجوں کی سیوا کی ہے جیسا کہ راولپنڈی۔ کرنال۔ روہڑہ آدی ستھانوں کے نواسیوں کو تنہا اُن استھانوں کے سرٹیفکیٹ ہی میرے پاس ۔ اوپستھت ہیں یدی اُچت سمجھا جاویگا۔ تو وہ بھی چھپنے کے لئے بھیجے جاویں گے۔ اور ہم دونوں کے بارے میں لالہ مرلیدھر جی لودلینڈی نواسی۔ تنہا لالہ کرتارام جی کرنال نواسی وا انیہ انیہ ستھانوں کے آریہ پرش اپر دکت لالہ جی کے لیکھ کا اُتر اپنے ستھانوں سے چھپنے کے لئے ستیہ دھرم پرچارک پتر میں ارپت کرتا ہوں مگر اوشیہ ہی بھیجیں گے۔ اس وشئے میں ابھی میں لکھنا اُچت نہیں سمجھتا ہوں۔

اب یہاں کا کچھ تھوڑا سا حال آریہ پبلک

کو سوچت کرتا ہوں۔ ہم دونوں کو آریہ سماج بریلی سے یہاں کے سماج نے ایک برس کا اگریمنٹ کر کے جس کے اندر چودہ اور بہی شرائط ہیں بلایا تہا۔ جب ہم دونوں یہاں پر آ گئے۔ تب ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں کی سماج کلیجڑ ہے۔ ہم دونوں حیران ہو گئے۔ کہ کہاں آن کر پہنس گئے لیکن اب کیا ہو سکتا تہا۔ کیونکہ ایک سال کا اگریمنٹ طرفین سے منظور ہو چکا تہا۔ اور طرفین ایک دوسرے سے ڈنڈ لینے دینے کے ذمہ دار ہو چکے تہے۔ اسلئے لاچار ہو کر کے ہم دونوں نوکری کا کام کرنے لگے۔ جب میں اُپدیش کرتا تہا۔ انہوا کوئی کتہا کہتا تہا: جب جب کوئی کہان پان کا وشئے آ جایا کرتا تہا۔ تب تب میں سدیو انسن ہکشن کرنے والے کو دید ورودھی اور ادہرمی آدمی ناموں سے پکارا کرتا تہا۔ اسی پرکار پنڈت جی بہی پڑہاتے سمے میں یدی کوئی وشئے اوپروکت آ جاتا تہا۔ تو اُس کا کہنڈن کیا کرتی تہیں۔ اور نیز جب جب بازار آدمی ستہانوں میں کوئی شاجک وا ہندو عیسائی تہا مسلمان کے وشئے میں کوئی سوال اُٹہتا تہا۔ تو سب کو ترک دوارہ وا وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں دوارہ بتلاتا تہا۔ کہ مانس کہانا مہا پاپ ہے۔ اور جو کوئی کہاتا ہے۔ وہ پاپی نرد شٹ آدی ناموں سے پکارنے کے یوگ ہے۔ ایسے ہمارے حال کو دیکہ کر یہاں کے سماج والے ستیہ بات پر رنجیدہ ہو کر کے ہمارے شرائط توڑنے لگے۔ اور ہم دونوں کو انیک پرکار کے دُکہہ دینے لگے۔ یہاں تک کیا کہ اگریمنٹ بہی توڑ دیا اور اپنے خیالات کے بدولت ... کر دیا ہے۔ اور ہم دونوں کی طلب وغیرہ کے روپے سینہ زوری سے دبا رکہے ہیں۔ جسکے لئے میں یہاں (شہر کے) بڑے بڑے رئیسوں کے پاس بہی گیا۔ اُن لوگوں نے ان کو کہا کہ دولیشی کے روپئے دیدو۔ جہگڑا اچہا نہیں۔ لیکن یہاں کے سماجیوں نے کچہ پروا نہیں کی۔ تب میں نے لاچار ہو کر کے شہر گجرات کی سماج میں جا کر اپنے روپیوں کے لئے پرارتہنا کی کہ جلالپور جٹاں کے سماجی میرا روپیہ نہیں دیتے ہیں۔ سو آپ دلا دیویں۔ جس میں مجکو عدالت میں نہ جانا پڑے۔ اس وقتے میں لالہ نرنجن داس تہا لالہ شمبر داس جی وکلا گجرات نے بڑی کوشش کی۔ یہاں کے لوگوں کو چٹہی لکہی۔ تہا آدمیوں کے ذریعے بلوا بہیجا۔ لیکن یہاں کے سماجی نہ تو گجرات میں میرا فیصلہ کرنے گئے۔ اور نہ اوپروکت وکیلوں کی چٹہیوں کا کچہ جواب لکہ کر بہیجا۔ تب میں نے دُکہی ہو کر کے ایک نوٹس تاریخ ۹ جون ۱۹۰۸ء کو ۴۵ روپیہ کا یہاں کی سماج کو دیا تہا۔ دوسرا نوٹس تاریخ ۱۷ جون ۱۹۰۸ء کو اور روپیوں کے بارہ میں دیا۔ اب میں عنقریب نالش کرنے والا ہوں۔ اسلئے یہاں کے سماجی لوگ مجہے اکیلا جان کر بہت دُکہی کر رہے ہیں۔ اور من مانے جہوٹے اشتہاروں میں چہپوا رہے ہیں۔ انت میں میں پرتیک آریہ دہرم اودیشی بہائیوں سے پرارتہنا پوروک یہہ نویدن کرتا ہوں۔ کہ میں یہاں پر اکیلا ودیشی ہوں۔ میں کانپور پرانت کا رہنے والا ہوں۔ یہاں کے کلیجڑ لوگوں نے مجہے دہوکہے میں پہنسایا ہے۔ اسلئے آپ لوگ ہماری رکہشا کریں۔ اب رہا یہ کہ لالہ جی جو میرے چندن لگانے کے بارہ میں اپنے من سے بہیبہوا پہوڑتے ہیں۔ اُس کا کیول اتنا ہی اُتر ہے۔ کہ میں کسی سمپردائی کے انوسار چندن نہیں لگاتا۔ کیونکہ شری سوامی جی نا سمپردائیوں کے انوسار چندن لگانے کا کہنڈن کیا ہے۔ وہی میں بہی مانتا ہوں۔ لیکن میرا تو چندن کا انولیپن شری سوامی جی کے لکہے سنسکار ودہی کے سمارتن سنسکار کے انوسار کرتا ہوں۔ جو کہ سنسکار ودہی کے صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۵ میں لکہا ہے۔ جو کہ سمت ۱۹۵۶ میں چہپی ہے۔ چندن ہی کا انولیپن نہیں کرتا۔ بلکہ جو جو ودوان اپروکت سنسکار میں لکہے ہیں۔ ان سب کو کرتا ہوں کیونکہ اپروکت کرم گرہستہ کا ہے اور گرہستہ کو چاہیئے۔ کہ جب تک گرہستہ آشرم میں رہے سدیو اپنے کرموں کو کرتا رہے یہی اُس کا دہرم ہے۔ اب وشیش پرارتہنا اُن ہمارتری بہگتوں سے کرتا ہوں کہ جو اودیا کا کام کرتی ہیں۔ وہ بہول کر بہی یہاں کی سماج کا نام نہ لیں اور یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔ بدی آویں گے تو جیسا میرے ساتہہ یہاں کے سماجیوں نے برتاؤ کیا ہے اُس سے بہی بڑہ کر اُن کے ساتہہ کیا جاویگا۔ میرے یہاں آنے سے پہلے ہی ایک اور بہائی جی چُہٹی کے بہانہ سے یہاں کی آریہ کنیا پاٹہشالہ سے چلی گئی تہیں۔ ان ہی لوگوں کے دُکہہ دینے کے سبب سے۔ اسلئے آپ لوگ سوچت رہیں

اوم شم

آریوں کا سیوک پنڈت بہگوان دین شرما

آریہ کنیا پاٹہشالا جلالپور جٹاں۔

۱۱ مئی ۱۹۰۸ء ...

آریہ پُرش دہوکہ بازی سے بچیں

پریہ ورمہاشئے ایڈیٹر صاحب اخبار تنبیہ دہرم ...

نمستے - سطور ذیل ارسال خدمت ہیں -
کرپا کر کے درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں
تاکہ ابہام نہ ہو کہ آریہ پبلک کسی دھوکہ باز کی
دھوکہ بازی سے نقصان اٹھاوے -
آپ کے قیمتی اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ
۷ - اساڑھ سمت ۵۹ کے صفحہ ۱۱ کالم اول
میں ایک مضمون بعنوان "آریہ پرشوں
کی سیوا میں نویدن"، لالہ گوراندتا مل
صاحب خزانچی آریہ سماج جلالپور جٹاں
کی طرف سے شائع ہوا ہے - جس میں راقم
مضمون نے دیدہ دانستہ اپنے آتما کا
خون کیا ہے - مجھ پر اور شریمان پنڈت بھگواندین
تنہا آں کی دھرم پتنی پنڈتہ جی پر اپنی جبلی
عادت کے مطابق لغو اور بیہودہ حملے کر کے
اپنی بیہودگی اور اپنے کمینہ پن کا اعلےٰ ثبوت
دیا ہے - میں اس کی نسبت صرف اتنا ہی لکھنا
کافی سمجھتا ہوں کہ میری طرف سے کبھی بھی
کوئی ایسا مضمون اس یا کسی اخبار میں
شائع نہیں ہوا - جو محض قدر ذاتی کے لئے
دل کا ارمان نکال لینے کے لئے ہو - بلکہ جسقدر
مضامین وقتاً فوقتاً نکلے ہیں - وہ سب کے سب
کلچرڈوں کی قابل نفرت کرتوتوں سے
آریہ سماج کی رکھشا کرنے کی غرض سے تھے
مثلاً کسی عہدہ دار سماج کا قمار بازی وغیرہ
عیوب میں مرتکب ہونا - اور اپنی خود غرضی
اور مطلب ہی کے لئے آریہ سدھانتوں
کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے لڑکے کی
صغیر سنی میں پورن پورانک ریتی سے بیاہ
کرنا اور بیاہ پر طوائف کا لے جانا - اور پھر
اسی عہدہ دار کا آریہ مندر میں پرمیشر
کی مہمان وغیرہ پر لیکچر دینا اور بلا سوچے
سمجھے کسی خاص شخص کے لحاظ خاطر کے لئے
عدو برات کے لئے آریہ مندر اتارے کے لئے
دے دینا - اور اہل برات کا وہاں مدہ
الفس آدمی دشٹ آچار سے سماج جیسے
پوتر مندر کو کلنکت کرنا - اور اولاد وغیرہ
کی موجودگی میں باوجود رنڈوا ہونے کے
کسی کنواری لڑکی سے بیاہ کرنا اور بیاہ
پر تمام پورانک رسومات بجالانا - اور باپ
کے مرنے پر تمام رسومات ہنود بجا لاتے
نہ شرماتے - اور قبل از وقت زبانی جمع خرچ
سے آریہ سدھانتوں کو پورا کرنے کی ڈینگ
بازی کرنا اور زمین آسمان کے قلابے ملانا
اور وقت بننے پر آریہ سماج اور آریہ سبھا
سدوں کو اپنی دلی کمزوری اور متروک
عقائد کی وجہ سے سخت نقصان پہونچانا
اور کہنا کہ اگر میں یہ سنسکار ویدک ریتی
سے کرتا تو یہ رشتہ دار حقیقی ..... جاتا
ایسے شخص کا سماج سے پرتیک کئے جانے
کی بجائے الٹا انتی ... شہر پر نیت کرنا
وغیرہ وغیرہ اس قسم کے مضامین میری
طرف سے وقتاً فوقتاً آریہ سماج کی رکھشا کی
غرض سے نکلتے رہے ہیں - جلالپور جٹاں
کی پبلک کا تمہیں دست بستہ سیوک ہوں
مگر لالہ گوراندتا مل اور ان کے رفیقوں کے
کارناموں سے جلالپور کی پبلک واقف
ہی نہیں بلکہ انگشت بدنداں ہے - ہم نہیں
چاہتے کہ لالہ گوراندتا مل اور ان کے رفیق
کلچرڈوں کی اپنی خود غرضی سماجک
جلسوں پر جانے اندر سے ذاتی فایدہ
کے لئے کسی قسم کے راج نیتک نیموں کو توڑ
کر کافی فایدہ اٹھانے کے حالات کہہ کر ہم
طشت از بام کریں - کیونکہ ہم جانتے ہیں
کہ جلالپور کی پبلک کی نظر میں آگے ہی وہ
وشواس پاتر نہیں ہے - اب رہا پنڈت اور
پنڈتہ جی کا معاملہ - تو پنڈت جی سمپردائی
خیال سے تنگ لگاتے اور نہ ہی اپنی سوارتھ
نہ ہی کے لئے فرائض منصبی سے گذرتے
اور نہ ہی اشتعال میں آکر ودیارتھیوں اور
کنیاوں کو گندی گالیاں دیتے - اور نہ ہی
سناتنیوں سے مل کر آریہ سبھاسدوں کی
شکایات سے آریہ سماج کو کلنکت کرتے - بلکہ
وقتاً فوقتاً ہر کسی ... سے آریہ سماج
کی فضیلت کی گفتگو کرتے کراتے - لوکل پتری پاٹشالہ
کے سبھاسدوں کو اپنی خود غرضی اور مطلب
کے واسطے پنڈتہ جی کے اصول نہ معلوم ہوئے
ہوں - تو کچھ تعجب نہیں ہے - پنڈت اور
پنڈتہ جی دو دفعہ پراتہ اور سائینگ کال اگنی
ہوتر اور سندھیا کرتے ہیں - آریہ اصولوں
کے پورے پابند ہیں - پنڈتہ جی کی بدولت
آئے دن پاٹشالا کی رونق کمی پر نہیں ہے
بلکہ آپ کی بد انتظامی کا نتیجہ ہے - جب کہ
لڑکیوں کو ... آنہ ماہوار کی گاچنی تختیاں
صاف کرنے کے لئے بھی آپ نہیں دیتے ہیں
باوجودیکہ کئی بار آپ کو یاددہانی ہو چکی - مگر
آپ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں - گلوبند
وغیرہ کے سوت کے لئے آپ نے کچھ پربندھ
نہیں کیا ہے - حالانکہ آپکو پنڈتہ جی چٹھی
کے ذریعے سوچنا بھی کر چکی ہیں - پاٹشالہ
کی لڑکیوں کا سندھیا وغیرہ وید منتروں
کا یاد کرنا - اور موزے دستانے اور گلوبند
وغیرہ کا کام سکھلانا پنڈتہ جی کی لیاقت کا
اعلےٰ نمونہ ہے - جس کے لئے آپ نے آریہ گزٹ
میں پتری پاٹشالہ کی تقسیم انعام کے جلسہ کا حال
چھپوایا ہے - کیا آپ نے اسکو بھی نظر سے علیحدہ
کر دیا - ہاں اس میں کچھ شک نہیں ہے - کہ
آپ نے جو جو بد سلوک پنڈت اور پنڈتہ جی
کے ساتھ کئے ہیں - وہ کسی سے چھپے ہی نہیں بلکہ
جلالپور کی ساری پبلک انگشت بدنداں ہو رہی ہے

جسکا پنڈت جی نے رد سالہ شہر کے علاوہ گجرات شہر کے وکلاء صاحبان لالہ ایشر داس و لالہ نرنجن داس سے ذکر کیا ہے۔ وہ بھی آپ کی اس بدسلوکی پر افسوس کرتے ہیں پنڈت اور پنڈتہ جی کی تنخواہ وغیرہ کی ایک بھاری رقم جو آپ نے اپنی سینہ زوری سے دبا رکھی ہے۔ جسکے لئے وہ عنقریب قانونی چارہ جوئی مجبور ہو کر کرنا چاہتے ہیں۔ غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ جلالپور جٹاں آریہ سماج نے پنڈت اور پنڈتہ جی کو اتینت دکھیت کر رکھا ہے۔ جو کوئی ادھیاپک و ادھیاپکا اس سماج کی پاٹھشالا میں آنے کا ارادہ کریگا۔ وہ تکلیف اٹھائیگا۔

آخیر میں ہم اُن پرشنسا پتروں کی نقلیں حرف بحرف درج کرتے ہیں۔ جو پنڈت اور پنڈتہ جی کو مختلف سماجوں کے منتری مہاشیوں کی طرف سے اُن کی کارکردگی کی نسبت ملی ہیں۔ تاکہ لالہ گوراندتامل کے لیکھ کی سچائی ناظرین اخبار پر ظاہر ہوسکے۔

دیکھو نمبر ۱۔

نقل ترجمہ سرٹیفکیٹ انگریزی از جانب آریہ سماج کرنال پنجاب۔

تصدیق کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت بھگوان دین اور اُسکی استری ستمبر ۱۸۹۵ء میں گرل سکول آریہ سماج کرنال میں بطور ادھیاپک و ادھیاپکا کے ملازم ہوئے۔ اب اُنہوں نے یکم ستمبر ۹۶ء کو استعفادے دیا ہے۔ اول دو سال پنڈت اور پنڈتانی نے خوب کام کیا۔ اور سکول کو رونق دینے اور ہر دلعزیز بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن تیسرے سال کے آغاز میں پنڈتانی بسبب ٹانگ کے زخم کے بیمار پڑگئی۔ اور اسوقت تک صحتیاب نہ ہوئی جسکا تعلیم کا سارا بوجھ پنڈت کی گردن پر آپڑا۔ اور اگرچہ اُسنے اس عرصہ میں اپنے فرائض منصبی کو بہت ہی کم مہوگئی۔ اس فرض کے علاوہ پنڈت بھگوان دین سماج میں ہفتہ واری پرارتھنا و اُپاسنا اور اُپدیش کیا کرتا تھا۔ پنڈت اور پنڈتانی ہر دو نیک خصلت مستعد اور سماجک اصولوں اور علم ادب سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن پنڈت بھگوان دین بعض اوقات گرم مزاجی کی عادت میں پڑ جاتا ہے جس کے درست کرنے کے لئے اُسے آئندہ کوشش کرنی چاہئے۔

(بنواری لال سکرٹری آریہ سماج کرنال)
27/9/96

اوم

سرٹیفکیٹ (از جانب آریہ سماج رودپڑ)

۲۰ فروری ۱۸۹۹ء تک پنڈت بھگوان دین جی نے آریہ سماج رودپڑ میں پُرشت رقصہ اور دلچسپی سے کام کیا پنڈت صاحب بڑے وچارشیل اور پرچارتی ہیں۔ اس عرصہ میں اُنہوں نے جو جو کام سماج کا کیا قابل تعریف کیا۔ اِن میں لیکچر دینے اور دید وکت سنسکار کرانے کی عمدہ شکتی ہے۔ ان کی عملی زندگی ویدک سدھانتوں کے انوکول ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ اور اِن کی استری (پنڈتہ جی) کا بھی یہی حال ہے۔ اِن ہر دو کے کرم دھرم میں کوئی نقص نہیں ہے۔ ان حالات و خیالات شدھ و پوتر ہیں۔ استری سماج اگرچہ پہلے سے قائم تھی۔ مگر جب سے پنڈتہ جی نے اِس میں حصہ لیا ہے تب سے بارونق ہوگئی ہے۔ رودپڑ شہر بھی اِن ہر دو کی تعریف کرتے ہیں۔ اِنہوں نے آریہ سماج کی رضامندی سے کام چھوڑ دیا ہے۔ اسواسطے یہہ سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ اور اِن کے آنے پر سماج نے کنیا پاٹھشالہ کھولا جسکو ہر دو (پنڈت و پنڈتہ جی) نے عمدہ طور سے چلایا۔ لڑکیوں کو عمدہ طور سے پڑھانا و لکھنا و حساب و کشیدہ وغیرہ بتلایا و سکھلایا۔ اس عرصہ میں لڑکیاں ان کاموں میں ہوشیار ہوگئیں۔ فقط۔

بندہ اچھر دل منتری آریہ سماج رودپڑ۔
۲۰۔ دسمبر ۱۸۹۹ء

نقل ترجمہ سارٹیفکیٹ از جانب بریلی آریہ سماج

پنڈت بھگوان دین شرما کچھ عرصہ کے لئے بریلی آریہ سماج میں اُپدیشک رہے ہیں۔ اور ان کی استری اینگلو سنسکرت گرل سکول میں اول معلمہ رہی ہے۔ میں نے اسکو ہمیشہ آریہ سماج کے کام میں ایک مستعد اور پُرجوش کارندہ پایا ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ مقامی آریہ سماج چند وجوہات کے باعث اسکی خدمات سے دیر تک مستفیض نہ ہوسکی اس میں کچھ شک نہیں کہ جو سماج اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیگی اُسکو اُسکی کوشش سے ضرور ہی فائدہ ہوگا۔ اُپدیشک کی حیثیت میں اسکو تقریر میں اچھی مہارت ہے۔ اسکی دلائل بحث منطق پر مبنی ہیں۔ راسب لال سکرٹری آریہ سماج بریلی۔ فقط۔ آریہ بھائیوں کا سیوک شیو رام ہوشن۔ از جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

خریدار اخبار ستیہ دھرم پرچارک نمبر ۴۴۴۔ ۲۲ جون ۱۹۰۲

(نوٹ) چونکہ پہلا خط لالہ سومناتھ جی کے وقت میں چھپ گیا تھا۔ اسلئے اُسکا جواب بھی بعینہ چھاپ دینا میں نے مناسب سمجھا۔

ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ دونوں طرف سے کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے۔ یہہ کہنا مشکل ہے۔ کہ پنڈت بھگوان دین کے اصلی خیالات کیا ہیں۔ لیکن ظاہرا وہ آریہ پاٹھشالا والوں کو پڑھاتے رہے ہیں۔ اُن کے دیگر آچرنوں کے بارہ میں کچھ نہیں سناگیا۔ صرف ایک تو تنخواہ میں جھگڑا اور

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۲۸ اساڑھ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۰۲ء شکروار ۔ جلند شہر | نمبر ۱

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لیئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری کیا جاویگا

(۲) نمونہ کے پرچے کے لیئے ایک ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اُٹھانے اندیشہ ہے وہ آئیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کیلئے

انداز جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	۱۵۰
نصف صفحہ	۲۲۵	۱۵۰	۱۰۰
ایک کالم	۱۷۰	۱۱۰	[illegible]
نصف کالم	۱۱۰	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فیصد کالم ... شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اُجرت پیشگی آنی چاہیئے ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہوسکتا ہے
یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ
المشتہر ستی رام اسسٹنٹ منیجر

دھیان یوگ پرکاش ۱۲/

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی کشنانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پراناایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پراناایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو انتر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کراتی جسکو ہٹھ ودیا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گربھادان بدھی (۶) ویدیہ بیٹھانے کی بدھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگی دور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ... صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پور بابو کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے ... پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں اور ۵ پستک لینے والے

ایک حیرت انگیز واقعہ

ستیا ۔ دردپدی ۔ سنجوگتا ۔ پدمنی ۔ دمنتی سکنتلا انجنا ۔ اہلیابائی وغیرہ وغیرہ دہرماتا ستریوں کے مختصر برتانت گورمکھی بہاشا زبان میں ابہی تک نظر نہیں آتے تہے آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے یہ کتابیں علیحدہ علیحدہ طیار کروا کر چہپوانی شروع کی ہیں ۔ جو دو مہینہ تک طیار ہو جاوینگی ۔ قیمت فی جلد ۲ پائی ۔ سندہیا ۔ ہندی ۔ گورمکہی ۔ اور بہاشا میں چہپ کر طیار ہے ۔ آدہ آنہ کا ٹکٹ بہیجنے پر مفت ارسال ہوگی ۔ مفت تقسیم کرنے والوں سے ایک صد کاپی کا ایک روپیہ

سبہا پرشن مصنفہ منشی نول سنگہ

گورمکہی میں چہپ کر طیار ہے ۔ ہندی اور اردو میں چہپ رہا ہے ۔ قیمت فی جلد ۲ر

ورکس پنڈت گوروت

مع جیون چرتر

چونکہ باوا ارجن سنگہ ایڈیٹر آریہ پتر سکامین کے سپرد ان کے جیون چرتر لکہنے کا کام تہا ۔ بیمار ہو گئے ہیں

لہذا یہ کتاب آخیر جولائی تک طیار ہوگی ۔

بی بی درگا دیوی کا ویاکہیان

جو ستیہ دہرم پرچارک مورخہ ۶ ۔ جون میں شایع ہوا ہے ۔ اور بہاشا میں بہی چہپ چکا ہے ۔ آریہ سماجوں کو یہ کتاب سیکڑوں کی تعداد میں منگوا کر تقسیم کرنی چاہئے قیمت

ہون سامگری

ہون یگیہ کا نت پرتی دن ہر گہر میں خصوصاً جب کہ طاعون کا ہر طرف سے زور ہو رہا ہے ہونا نہایت ضروری ہے بڑی احتیاط سے یہ سامگری طیار کرائی گئی ہے ۔ قیمت فی سیر ۱ر

لاہور کی مشین کی بنی دیسی جرابیں

قیمت ایک درجن سے ۳ درجن تک ۴ فی درجن ۳ ۔ ۷ درجن تک فی ۳ ۔ ۱۰ سے زیادہ ۲

ریاست چمبہ کے نند لعل سنجر کا گلقند

قیمت گلقند بنفشہ دو پونڈ ۲ روپیہ فی پونڈ
شہد خالص یک ٹن دو پونڈ ۲ر فی پونڈ

المشتہر
متھرا داس پوری مینیجنگ ڈائرکٹر

ستیہ دھرم پرچارک

شیومت

از مہاشے شو برت لال صاحب ایم - اے

شیو سمپردائے کا اصول قریب قریب ہی جو شاکت مارگ کا ہے - اس سمپردائے والوں نے "اہم اپنے آپ کو اس حد تک ذلیل و حقیر نہیں بنایا - جیسے وام مارگیوں نے - پھر بھی اُن کی نسبت اس قدر کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ یہ اُس اوید کی طریق کے بڑے بھائی ہیں جو سنگ زرد برادرِ شغال ہے کا مسئلہ بالکل اُن کے مصداق حال ہوتا ہے -

ان کا فلسفہ بھی وام مارگ سے ملتا ہوا ہے شیو پوران میں جس طرح خلقت کی آفرینش کا حال لکھا ہوا ہے - وہ ہم یہاں درج کر دیتے ہیں - اس کے مطالعہ سے اُن کے اصول و فلسفہ کا اندازہ کیا جا سکے گا شیو کو یہ لوگ دُنیا کی علت اولےٰ تسلیم کرتے ہوئے اس طرح سرشٹی کی اُتپتی کھینچتے ہیں :-

"شیو نے خواہش کی کہ میں دُنیا پیدا کروں تو ایک نارائن نامی　　کو پیدا کیا اُس کی ناف سے کنول - اور کنول سے برہما پیدا کیا - جب اُس نے دیکھا کہ تری ہی تری ہے - تو اُس نے پانی کو مٹھی میں بھر کر پانی میں پھینکا - اُس میں ایک بلبلہ پیدا ہوا - اور بلبلہ سے ایک پُرش

پیدا ہوا - اُس نے برہما سے کہا کہ اے بیٹا دنیا پیدا کر - برہما نے اُس سے کہا - کہ میں تیرا بیٹا نہیں - بلکہ تو میرا بیٹا ہے اُس پر اُن میں جھگڑا پیدا ہوا - اور دونوں پانی پر (یعنی ناو پر) ہزار برس لڑتے رہے - اب شیو نے سوچا کہ جن کو میں نے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا - وہ دونوں آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں پھر اُن کے دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا - جو جلدی سے آسمان تک چلا گیا - اُس کو دیکھ کر دونوں حیران ہو گئے - سوچنے لگے کہ اس کی ابتدا و انتہا معلوم ہونی چاہئے جو ہم میں سے پہلے اُس کی ابتدا و انتہا کا پتہ لگا دے - وہ باپ اور جو پیچھے آوے وہ بیٹا ہے - وشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے نیچے کی طرف چلا اور برہما ہنس بن کر اوپر کو اُڑا - دونوں بجلی کی طرح دوڑے - اور دیوتاؤں کے ہزار برس تک چلتے رہے - مگر اُس کا پتہ نہ لگا پر نہ لگا - پھر وشنو اوپر کی طرف اور برہما نیچے کی طرف اس خیال سے روانہ ہوئے کہ اگر ایک پتہ لے آیا - تو دوسرے کا باپ بن بیٹھے گا - اسی سوچ میں تھا کہ اُس وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے آئے - اُن سے برہما نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ - اُنہوں نے کہا کہ ہم ہزاروں سال سے اس لنگ کے آسرے چلے آتے ہیں - برہما نے پوچھا کہ اس لنگ کی انتہا ہے یا نہیں؟ - اُنہوں نے جواب دیا - کہ نہیں - برہما نے اُن سے کہا - کہ تم ہمارے ساتھ چلو - گائے یہ کہے کہ میں اس لنگ کے سر پہ دودھ کی دھار دیتی تھی - اور درخت

یہ کہ میں پھول برساتا تھا - اگر تم ایسا کہو تو میں تم کو منزل مقصود پر لے چلوں اُنہوں نے کہا کہ ہم جھوٹھ نہ بولیں گے تب برہما غصہ میں آ کر بولا کہ اگر تم ایسا کہنے کے لئے تیار نہیں ہو تو میں تمہیں ابھی ہلاک کر خاک کر دوں گا - تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی کہیں گے اب تینوں نیچے کی طرف چلے - وشنو پہلے ہی سے آ گیا تھا - برہما سے بیچ میں ملاقات ہوئی - برہما نے پوچھا تو نے اس کی حد معلوم کر لی یا نہیں - وشنو بولا مجھ کو اس کی تھاہ نہیں ملی - برہما نے کہا میں معلوم کر چکا ہوں - وشنو نے کہا ثبوت؟ تب گائے اور درخت نے شہادت دی کہ ہم دونوں لنگ کے سر پر تھے پھر لنگ میں سے اُسی وقت آواز نکلی اور اُس نے پہلے درخت کو سراپ دیا کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے تیرا پھول مجھ پر یا اور کسی دیوتا پر نہ چڑھے گا اگر کوئی چڑھائیگا تو اُس کا ستیاناش ہو جائیگا - اور گائے کو سراپ دیا کہ جس مُنہ سے تو نے جھوٹ کہا ہے اُس سے مُنہ کی کھائے گی - کوئی تیرے مُنہ کی پوجا نہ کرے گا (مگر پونچھ کی پوجا کرینگے) اور وشنو کو ور دیا کہ چونکہ تو نے سچ کہا ہے - اس لئے تیری پوجا ہر جگہ ہو گی - بعد ازاں دونوں نے لنگ کی استتی کی - اُس سے خوش ہو کر لنگ میں سے ایک جٹا جوٹ مورت نکل آئی - اور کہنے لگی کہ تم کو تو میں نے جہان پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا - تم جھگڑے میں کیوں پڑ گئے برہما اور وشنو نے کہا کہ ہم سامان کے بغیر خلقت کیسے پیدا کریں - تب

مہادیو نے اپنی جٹا میں سے ایک راکھ کا گولہ نکال کر دیا۔ کہ جاؤ اس میں سے خلقت پیدا کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس قصہ سے لنگ کی مہما ہوتی ہے اور یہی اُس کی پرستش کا موجب ہے اس کے علاوہ اور قصے بھی لنگ کی عظمت میں پورانوں میں بیان کئے گئے ہیں مگر چونکہ یہہ سب کہانیاں نہایت حیاسوز زبان میں لکھی ہوئی ہیں اور ان کا بیان تہذیب سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ شیو جی کا لنگ شیوؤں کی اصطلاح میں قوت تولید ہے۔ اسی طرح شکتی کی ...... اس کی مددگار ہے۔ جیسے اُپنشد نے پورش و پرکرتی کے سنجوگ سے ثبوت کیا ہے۔ شیو اور شکتی کے اُپاسکوں نے اسی کو مختلف اور شرمناک عبارت میں کہتے ہوئے بیان کیا ہے۔ برہم اگ ہے اُس کا سنگ نام انتر ہے۔ اور ساری سرشٹی پرکرتی اُس کے آشرے کرتی ہے اس کی بھونڈی و عملی شکل کھینچنے کی شیوؤں نے کوشش کی ہے۔ اگر در بیان میں خشکی کے فلسفہ کی صورت نہ بھڑی ہو جاتی تو شیوؤں کو بھی اُس نگاہ سے دیکھنا پڑتا جیسے کہ لوگ وام مارگیوں کو دیکھتے ہیں۔ مگر اُس شخص کی لیاقت نے اس کو بہت کچھ سنبھال لیا۔ اہم اصلیت کو چھپانا بہت مشکل ہے۔ شیوؤں نے بھی سوسائٹی کے گندہ کرنے میں کمتر کوشش نہیں کی اور وہ بھی ایشور کے سامنے اس پاپ کے ضرور بھاگی ہیں۔

شیو لنگ جس کی پوجا کی جاتی ہے بارہ ہیں۔ اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل شلوک سے اُن کی صراحت ہوتی ہے

सौराष्ट्रे सोमनाथञ्च श्रीशैलम
ल्लिकार्जुनम उज्जयिन्या महा
कालं ओंकारममरेश्वरम ॥१॥
परल्यां वैद्यनाथंच डाकिन्या
भीमशंकरम् सेतुबन्धे तु रामेश
नागेशं दारुकावन ॥२॥ वारा
णस्यां तु विश्वेशं त्र्यंबकं गौतमी
तटे हिमालयं तु केदारं घृष्णेश

ان لنگوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ قصے کہانیاں بکثرت موجود ہیں۔ اور اُن کی مہما بڑے زور وشور سے ورنن کیجاتی ہے۔ قدامت دکھانے کے لیے اُن کو مہادیو کا اُپاسک قرار دیا ہے۔ جس لنگ کو اونچی اننت دیو نامانتہا دہ بیان کیا ہے۔ اس میں کلام ہی نہیں کہ ان میں سے بعض بعض ضرور بہت دنوں کے ہونگے۔ مگر یہہ کہنا کہ یہ ترتیا جگ میں موجود تھے غلط ہے۔ سومناتھ۔ مہاکال۔ سیت بندرامیشور۔ ویدیہ ناتھ وغیرہ ضرور پرانی جگہیں ہیں۔ اور ہزار اور ڈیڑھ ہزار برس سے کم قدیم نہیں ہیں۔ ان میں سے سومناتھ کو محمود غزنوی نے توڑ کر مسمار کر دیا تھا۔ مہاکال کا مندر بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے خراب ہو گیا تھا۔ بہت کو را میشور کے مندر میں علاء الدین کی فوج نے خرابیاں کی تھیں۔ وشوناتھ بنارس کے مندر کو اورنگزیب نے توڑ کر اسی موقع پر اپنی مسجد تعمیر کی تھی۔ اور سے نہ القیاس

باوجودیکہ یہہ سب مقامات ناپاک و ویران کر دئے گئے۔ مگر پھر سے تعمیر ہوئے۔

اور پوجاریوں نے اور اور قصے گھڑ کر اُن کی پوجا پھیلائی۔ سومناتھ کا حال سب کو معلوم ہے۔ کاشی میں مشہور ہے۔ کہ جب اورنگزیب شیو کے مندر میں پہنچا تو مہادیو اُس کے ڈر سے ایک کنوئیں میں کود پڑے۔ اور اُس کا نام گیان واپی ہے۔ اُس میں سے ابھی تک نہیں نکلے۔ اور شیو اس ڈرپوک معبود کی وہیں پوجا کرتے ہیں۔ غرضیکہ اگر ان قصے کہانیوں پر بھی غور کیا جاوے تو عوام کو اُن کی طرف کشش ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن پڑتی مگر جہالت عالمگیر ہو رہی ہے۔ جب تک علم نہ ہوگا یہہ سب گمرہی کے سامان دور نہ ہوں گے۔

اطلاع

چونکہ پنڈت گورودت جی کے ورکس کے چھپنے میں چند وجوہات کے باعث دیر ہوگئی تھی اور آریہ پرشوں کی پیاس اس کتاب کے لئے اتنی بڑھ رہی ہے کہ روز مرہ مانگ پر مانگ آرہی ہے۔ لہذا ہم نے ایک جگہ سے کچھ ذخیرہ ان مجلد پستکوں کا خرید کیا ہے۔ اور سب سے زیادہ خوشی کی بات یہہ ہے کہ آپ کو یہہ کتاب صرف ہ۔ میں دی جاویگی۔ آپ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر بہت جلد آرڈر ارسال کریں۔ کیونکہ یہہ جلدیں تو بہت جلد ختم ہو جاویں گی۔ ورنہ آپ کو زیر طبع ورکس کا انتظار کرنا پڑے گا

المشتہر ستیہ اداس پوری مینیجنگ ایجنٹ آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

اُپدیش

वायुरनिलममृतमथेदम्भस्मान्तं शरीरम् ॥ ३ ॥ क्रतो स्मर ॥ क्लिबे स्मर कृतं स्मर ॥ यजु० अ० ४० मं० १५

آتم بودھ کے بغیر اس سنسار میں پشو سمان پھرتا ہے - جہاں وہ کرتویہ اکرتویہ کا گیان نہ ہونے سے حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتا ہے - وہاں یہ نہ جانتا ہوا کہ میں کیا ہوں ؟ کہاں سے آیا ہوں ؟ کسلئے آیا ہوں ؟ کس طرح آیا ہوں ؟ - کون لایا ؟ کہاں جاؤں گا ؟ مرتیو سے اِس پرکار ڈرتا ہے - جیسے ایک اندھیری غار کے اندر پرویش کرنے سے بالک - مرتیو کا نام سنتے ہی اُس کا دل کانپ جاتا ہے - یدی اُس سانسارک دھن ایشوریہ آدی ورتیشا سے پراپت ہیں تو مرتیو اس کو اور ہی بھیانک پرتیت ہوتی ہے - کیونکہ اُس کو یہ معلوم نہیں - کہ بہوشت میں میری کیا گتی ہوگی - وہ اپنی اگیانتا سے یہی سمجھتا ہے کہ اس شریر کے ناش ہونے کے ساتھ ہی میں بھی نشٹ ہو جاؤں گا - سارا کھیل اِسی شریر کے ساتھ ہی ہے شریر سے اتیرکت میں اور کچھ نہیں ہوں - شریر کی پیدائش کے ساتھ میرا ظہور ہوا - اور شریر کی مرتیو پر میں ہمیشہ کے لئے مٹ جاؤں گا - لیکن گیانی پرش کی حالت بالکل دگرگوں ہے - وہ نشچیہ روپ سے جانتا ہے کہ میں شریر نہیں ہوں - شریر سے جدا میں آتما ہوں - میرا نج سروپ آتما ہی ہے - جو کہ امر ہے - شریر تو ایک پرکار کا گھر یا پوشاک ہے - ورتمان شریر کے ویوگ پر میں اپنے کرموں کی گتی انوسار پرماتما کی نیائے ویوستھا انوکول کسی اور شریر کو دھارن کرونگا ایسا جانتا ہوا وہ مرتیو سے کنچت بھی بھئے نہیں کرتا - کیونکہ اُس کے نزدیک مرتیو صرف نقل مکان ہے - جیسے انسان ایک مکان کے گرنے سے دوسرے مکان میں رہائش اختیار کر لیتا ہے یا ایک پوشاک کے پھٹ جانے سے دوسری دھارن کر لیتا ہے - اسی پرکار ایک شریر سے رہت ہو کر جیو آتما دوسرے کو پراپت ہوتا ہے - اسی گمبھیر انت اگیانتا کا بھید جتلانے کے لئے مذکورہ بالا وید منتر میں منشیہ کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ اس پراکرت شریر کو اسار سمجھ کر رات دن اس کے پالن پوشن میں ہی نہ لگا رہے - آخرکار اس شریر نے بھسم ہونا ہے - اس سمے اس کا جیو آتما سے سمبندھ ہے - اس لئے جیو آتما کے لئے اُپدیش ہے - کہ مرتیو سمے پرماتما کے نج نام اوم مشبہ کا اتھ سہت سمرن کرتے ہوئے اپنے کرموں کو ہی یاد کرے - کیونکہ کرموں کے انوسار ہی سکھ دکھ پراپت ہوتا ہے - کرموں کے ہی انوسار جنم ہوتا ہے - اور کرموں سے ہی مکتی کی پراپتی ہوتی ہے - اِسلئے آوشیک ہے کہ پرماتما کے نج سوروپ کا چنتن کرتے ہوئے منشیہ اپنے کرموں پر وچار کرے - کیونکہ ایسی صورت میں اپنے کرموں کا اندازہ لگاتا ہوا وہ جان سکیگا کہ کہاں تک وہ بل داتا مہان پربھو کی سہائتا کا محتاج ہے - جو لوگ اس ایشور کی شکشا کا پالن کرتے ہوئے اوم شبد پر دھیان لگا رہتے ہیں اُن کے اندر گھبراہٹ کا نام تک نہیں ہوتا - وہ جو ٹھنت وشواس کے ساتھ شانت چت ہو کر پرماتما کے سوروپ کا چنتن کرتے ہوئے اور ان کی اٹل نیائے ویوستھا پر بھروسہ رکھتے ہوئے مہرشی دیانند اور دیگر مہاتماؤں کی طرح اس پرکار کے بھاؤ پرگٹ کرتے ہوئے کہ پرماتما تیری منگل اِچھا پورن ہو - اس اسار دیہہ کو تیاگ دیتے ہیں - دھنیہ ہیں وہ مہاتما جن جن کی ایسی پوتر مرتیو ہوتی ہے ہم مرتے مرتے بھی اوروں کے اندر زندگی کا دم پھونک جاتے ہیں

نوٹس - میرا بھائی بعمر ۲۴ سال پورن برہمچاری دسویں پاس - پیشہ عرائض نویسی آمدنی معقول ایک ایسی خواندہ کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۶ سال ہو - ورن کی ذات کھتری نجڑ ہے - شادی گن کرم سوبھاؤ انوسار ہوگی -

المشتہر دینا ناتھ اپدیشک وہاں آریہ پرتی ندھی سبھا

بڑھتی ہوتی ہے - شریر دردھ

ایڈیٹوریل نوٹس

سم اوستھا

انسان کے بہیترتین پرکار کی شکتیاں کام کرتی ہیں آتمک۔ مانسک۔ اور شاریرک۔ اِن میں سے ہر ایک کا پربوجن بدلی پرتھک پرتھک ہے پرنتو ان تینوں پرکار کی شکتیوں کا پرسپر ایک گہرا اور نزدیکی سمبندھ ہے۔ کہ ایک کے بغیر دوسری کمل نہیں ہو سکتی۔ اپنے جیون کو کمل بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تینوں شکتیوں کی ایک ساتھ اُنتی ہو۔ ارتھات سم اوستھا اُتپن ہو۔ جب تک سم اوستھا منشیہ کے جیون میں اُتپن نہیں ہوتی۔ تب تک جیون کا اُدیش سدھ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ریدوں میں ہرستھان پر سمتا کی شکشا دی گئی ہے جب تک آتما۔ شریر اور اندریوں کی حالت کو سم اوستھا میں نہیں لایا جاتا۔ تب تک سچی اُنتی ایک وہمی خیال ہے۔ اسلئے جو لوگ اپنے جیون کو کمل بنا کر اُس سے اپنا اور دوسروں کا کلیان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنے اندر سم اوستھا پیدا کرنی چاہئے۔ اور وہ تب ہو سکتی ہے۔ جب کہ اُن نیموں کا یتھارتھ گیان پراپت کریں کہ جن کے آدھین منشیہ رکھا گیا ہے۔ پورن روپ سے اُن کا پالن کیا جاوے ارتھات گیان اور کرم کو ایک ساتھ * دیا جاوے جیسے پکشی ایک پر سے نہیں اُڑ سکتا۔ ویسے ہی جیو کیول کرم یا کیول گیان کے ذریعہ

اُنتی کے اکاش میں

پ۔ نیم کا پچھلن

موکش پراپتی اور آشرم ویوستھا

تمام آستک جو کہ ایشور کی ہستی کے قائل ہیں۔ جو کہ اسکو کرموں کا پھل پردتا مانتے ہیں۔ جو جیو آتما کو شریر کے ساتھ ناش نہ مانتے ہوئے اُس کے غیر فانی ہونے کے قائل ہیں۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں مکتی یا نجات کو ضرور مانتے ہیں۔ اُن کے نزدیک انسان سے اعلیٰ سکھ اسی اوستھا میں پراپت ہو سکتا ہے۔ پرنتو اس مہان اوستھا کی پراپتی کیسے ہو۔ یہ ایک ایسا کٹھن پرشن ہے کہ جسکو حل کرنے میں سنسار کے مت متانتروں نے بہت بھرانتی گیان پھیلا رکھا ہے۔ کوئی کسی پُرش وشیش پر ایمان لانے سے مکتی مانتا ہے۔ کوئی توبہ کا نسخہ پیش کرتا ہے کوئی کسی نبی یا رسول کی شفاعت کو ذریعہ نجات قرار دیتا ہے۔ کوئی تیرتھ یاترا آدی میں مکتی بتلاتا ہے۔ غرضیکہ جتنے مت اُتنے ہی طریق۔ حالانکہ ستیہ مارگ ایک ہی ہو سکتا ہے۔ یدی نرپکش ہوکر مت متانتروں کے پیش کردہ نجات کے ذریعوں پر وچار کیا جاوے۔ تو اُن میں سے ایک بھی سچا ثابت نہیں ہوتا۔ کیول ویدک دھرم ہی اُسکے متعلق ایسی مکمل اور عالمگیر شکشا دیتا ہے۔ کہ جسکی ستیتا سے کوئی بھی سچا جگیاسو انکار نہیں کر سکتا۔ ویدک دھرم بتلاتا ہے۔ کہ مکتی کا سب سے پہلا سادھن یہ ہے کہ تمام سنسار کی اصلیت کو پدارتھ ودیا کے ذریعہ جان کر اور اُسکے اسار ہونے کا خیال من میں مضبوط باندھ کر اس سے ویراگ اُتپن کیا جاوے۔ کیونکہ جب تک انسان کا اس سے سمبندھ نہ توڑا جاوے۔ ایشور اور ایک رس پرماتما سے رشتہ جوڑنا اسمبھو ہے اسی لئے ایشوری اُپدیشوں میں چار آشرموں کی مریادا قائم کی گئی ہے۔ کہ اُن سے

ایک ایک منزل مکتی کی طے ہوتی ہے۔ برہمچریہ میں یتھارتھ ودیا کو پراپت ہو کر گرہستھ آشرم میں اُسپر عمل کیا جاتا ہے۔ اور جب عمل سے جگت کا اسار ہونا سدھ ہو جاتا ہے تو اس سے ویرکت ہو کر یوگ سادھنوں سے پرماتما میں چت لگایا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کا سچا گیان ہو کر پرانی اُسی میں مگن ہو جاوے۔ اور وہ اپنا مکتی کا ذریعہ اسی کو سمجھے۔ اس اوستھا کو پہونچ کر تمام شبہات ہٹ جاتے ہیں۔ اور ہردے کی گانٹھیں کھل جانے سے جیو پراکرتی کے سمبندھوں سے مکت ہو کر آنند پورو کسرو انتریامی کے ادھیکار کا ادھیکاری بن جاتا ہے۔

سچائی کا مہتو

منو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ ستیہ سے بڑا کوئی دھرم نہیں ہے۔ اور جھوٹ سے بڑا کوئی پاپ نہیں ہے۔ تمام شاستر اسی پرکار ستیہ کی مہان ستی بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو اس کال کے دوردانوں اور دھرماتماؤں نے کمزبان ہو کر ستیہ کے مہتو کے گیت گائے ہیں ستیہ کی ناستکوں کو بھی اسکے سنگکھیہ کر دینی جھکا پڑی نہیں۔ اور تو اور جن لوگوں کا عمل ستیہ پر نہیں وہ بھی اسیات کو سویکار کریں گے۔ کہ ستیہ آچار اور ستیہ بیوہار منشیہ جاتی کا گورو ہے۔ جھوٹوں کا جھوٹ بھی ستیہ کے آسرے ہی چلتا ہے۔ جیسے کہ سونا یا چاندی میں کھوٹ ملا دینے سے تو چل جاتا ہے لیکن اکیلا نہیں چل سکتا۔ جھوٹا پُرش نہ صرف دوسروں کو ہی دھوکہ دیتا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دیتا ہے۔ انسان کی اشرافت پر کسی عیب نے ایسا دھبا نہیں لگایا جیسے کہ جھوٹا اور دغاباز ثابت ہونے سے لگتا ہے اسلئے جو چاہتے ہو کہ سنسار میں اعتبار اعتبار

سوامی دیانند ورا سائنس

ویریہ رکشا اور ورزش

از لالہ جگناداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن سیالکوٹ

ویایام یعنی ورزش کے فوائد سے کون شخص ہوگا جو واقف نہو - ہر ایک بشر جو تھوڑی سی عقل بھی رکھتا ہے - اس امر سے انکار نہیں کر سکتا - کہ ورزش کا اثر انسان کے جسم پر تندرستی کے زیادہ کرنے والا اور طاقت بڑھانے والا ہوتا ہے جو لوگ اس کا روزانہ سیون کرتے ہیں - وہ جوان اور خوب صورت ہر ایک چیز کو آسانی کے ساتھ ہضم کر سکتے ہیں - لیمونیڈ یا سوڈے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے بہت کم بیمار اور ہر طرح سے خوش و خرم رہتے ہیں - ورزش سے نہ صرف جسم مضبوط ہونا اور خوبصورتی کا بڑھنا ہی ہوتا ہے - بلکہ سستی اور کاہلی دور ہوکر ایک خاص قسم کا ہلکا پن اور چستی و چالاکی پیدا ہو جاتی ہے - جس سے کسی قسم کا تکان اور ماندگی معلوم نہیں دیتی - ہاں اگر درجہ اعتدال سے زیادہ کی جاوے تو نقصان کو پیدا کرتی ہے -

ورزش کے اعتدال سے کرنے سے جسم کے مختلف اعضا خوشنما اور سڈول بن جاتے ہیں - بھوک اور ہاضمہ کی طاقت اتنی بڑھ جاتی ہے - کہ غذا جلدی ہضم اور مقدار سے زیادہ کھائی جاتی ہے - طاقت دن بدن بڑھنے سے جسم اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے - یہاں تک کہ عمر میں فرق آجاتا ہے -

جو لوگ ورزش نہیں کرتے - اور آلسی بن کر جانوروں کی طرح سست پڑے رہا کرتے ہیں - وے جلدی کمزور ہو کر مر جاتے ہیں - اور جو ورزش کے عادی ہو جاتے ہیں - وے مضبوط ہو کر زیادہ دیر تک زندہ رہتے - زندگی کا لطف اٹھاتے اور خوب آنند بھوگتے ہیں -

ورزش کرنے سے جسم کے ہر ایک حصے اور ہر ایک رگ و ریشہ میں دوران خون تیز ہو کر انیک پرکار کی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے - فضول مادے کو خارج کر نیا خون اس حصے کی پرورش کے لئے بہم پہونچاتا ہے - ویریہ بھی خون کے ساتھ ساتھ ہر ایک حصے میں دورہ کرتا ہے - اور اس طرح سے سارے جسم میں رچ جاتا ہے جو لوگ ورزش نہیں کرتے - ان کے جسم میں دوران خون ہی تیز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ویریہ جسم میں رچ سکتا ہے ڈاکٹر نکلوس صاحب سچ فرماتے ہیں کہ ورزش سے گوشت اور نسیں مضبوط ہوتی ہیں - اور جسم کے تمام اعضاء تندرست رہتے ہیں - دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے - جس سبب سے خون کا دوران بھی تیز ہو جاتا ہے - خون کی تیزی سے بھوک زیادہ اور قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے - پھیپھڑوں میں بھی زیادہ خون کے جانے سے زیادہ پھیلاؤ ہوتا ہے - اور زیادہ پھیلاؤ سے چھاتی بڑھ جاتی ہے -

ڈاکٹر سلوٹر گرام صاحب فرماتے ہیں کہ جسم کی مضبوطی کو قائم رکھنے اور جسم مکمل بنانے کے لئے ورزش کی از حد ضرورت ہے - دل اور دماغ اچھی طرح سے کام کرتے ہیں - جس کے سبب سے انسانی اخلاقی اور روحانی زندگی پر بڑا بھاری اثر پیدا ہوتا ہے ڈاکٹر فورڈ اور فرنچ صاحب جن کی کتاب کہ جین لاہور میڈیکل کالج میں پڑھائی گئی ہے - ورزش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ورزش کا زیادہ تر اثر پھیپھڑوں پر پڑتا ہے - چھاتی کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے - اور پیران (Inspired) و اپان (Expired) وایو کی مقدار بڑھ جاتی ہے - کاربونک ایسڈ گیس زیادہ مقدار میں نکلتی ہے - جسم میں پانی کم ہو جاتا ہے - جسم کے فضول مادے کو صاف کرتی ہے - پسینے کے آنے سے گرمی کم ہو جاتی ہے - غرضیکہ جسم کے ہر ایک رگ و ریشہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ڈاکٹر بلیک صاحب فرماتے ہیں - کہ خوبصورتی کے واسطے ورزش ایک ضروریات میں سے ہے - اصلی خوبصورتی ورزش سے پیدا ہوتی ہے - جو لوگ خوب صورت اور خوشنما بننا چاہتے ہیں - پوڈر اور دیگر دوائیوں کو چھوڑ سیر یا گھوڑے کی سواری کیا کریں - جس سے جسم میں بہت طاقت آوے - ڈاکٹر دیانند صاحب لکھتے ہیں کہ ویایام سب کھایا پیا ہضم ہو جاتا ہے - سپ دھاتوؤں کی بڑھوتی ہوتی ہے - شریر دڑھ

ہو جاتا ہے۔ ویریہ کی ہی اتینت بردھی ہوتی ہے۔ اور ہڈیاں پُشٹ ہو جاتی ہیں۔ جاٹھر اگنی ([illegible] heat of the stomach) شُدھ پرورتیت رہتی ہے۔ اور سندھی سے سندھی ہڈوں کی ملی رہتی ہے ارتھات سب انگ سندر رہتے ہیں (دیکھو چھٹی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۰)

نہ صرف یہی۔ بلکہ رشی نے ورزش کے چند قواعد کی طرف اشارہ بھی کر دیا اُسی جگہ لکھتے ہیں کہ "جب سولہ برس کا پُرش ہو تب سے لے کر جب تک برودھ اوستھا نہ آوے تب تک ویایام کرے۔ بہت نہ کرے کنتو چالیس بیٹھک اور تیس و چالیس ڈنڈ کرے۔ کچھ بہت کھنچے وا پُرش سے بل کرے پھر لوٹ کر اُسکر بھوجن سے ایک گھنٹہ پہلے کرے۔ سب ابھیاس جب کر چکے اُس سے ایک گھنٹہ پیچھے بھوجن کرے۔ پرنتو دودھ جو پیتا ہو۔ تو ابھیاس سے پیچھے شیگھر ہی پیوے۔ ورزش اوکٹ نہ کرنا چاہئے۔ اوکٹ کے کرنے سے اُتنے گُن نہ ہوں گے۔ کیونکہ سب دھاتو کھنک اور رکھشٹ ہو جاتے ہیں۔ اُس سے بُدھی ہی دیسے رکھشٹ ہو جاتی ہے اور کرودھ آدی ہی بڑھتے ہیں۔ اسلئے اوکٹ نہیں کرنی چاہئے"

اس مضمون پر وستار پورک کہتے ہوئے بہت سے ڈاکٹر اور نیز دیگر لائق آدمی مثلاً مورٹن۔ شیرب۔ لنگ۔ ڈلیگ۔ روتھ بیلفور۔ اور ڈاکٹر ٹرال اس نتیجے پر پہونچے ہیں۔ کہ ورزش اعتدال کی حد سے زیادہ نہ کرنی چاہئے۔ بعضوں نے تو۔ بعضوں نے بارہ یا چودہ سال سے ورزش کا کرنا ضروری جانا ہے۔ جہاں رشی دیانند نے سولہ سال ورزش کے شروع کرنے کی مدت بتائی ہے۔ وہاں ڈاکٹروں کی رائے بڑی مختلف ہے۔ بعضوں نے پندرہ اور سولہ سال ورزش کی حد ہی لگائی ہے ایسے مضمون کو اخبار کے کالموں میں حل کرنا ٹھیک نہ ہوگا۔ یہاں تو صرف یہی بتانا ہے کہ رشی کو سائنس کا مادہ کہاں تک تھا۔ علم انیوٹومی اور فیزیالوجی وغیرہ اصولوں کو وستار پورک مطالعہ کرتے ہوئے ڈاکٹر لوگوں نے ایک چھوٹے سے چھوٹے اصول پر کتابوں پر کتابیں لکھ ڈالی ہیں۔ جن کو رشی نے سوتر روپ آٹھ یا دس سطروں کے اندر بیان کر دیا ہے اسلئے رشی کی باتوں کو وستار پورک بیان کرنے کے لئے علیحدہ لیکھ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ چند لائق بھائیوں کے فرمانے کے مطابق میں نے ان تمام مضمونوں کو جن کا اشارتاً ذکر اپنے پرم پوجنیہ مہاتما منشی رام جیو کی اخبار کے کالموں میں کرتا رہوں گا ٹریکٹ کی شکل میں لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ آشا کرتا ہوں کہ جن بھائیوں نے مجھے یہ حوصلہ دیا ہے کہ ان مضمونوں کو کتاب کی صورت میں ظاہر کروں وہ مجھے وقتاً فوقتاً اس سلسلہ کی بہتری کے واسطے سمجھاتے رہیں گے

ضرورتیں

(۱) پاٹھشالا آریہ سماج دھامپور ضلع بجنور کے لئے ایک آریہ انگریزی ڈل پاس کی ضرورت ہے۔ دوسری زبان [illegible] ہو وے۔ تنخواہ عہ روپیہ اور علاوہ رہائشی مکان کے۔ درخواست بنام لالہ روپ چند منتری آریہ سماج دھامپور جاویں

(۲) آریہ سماج بھیرہ ڈاک خانہ [illegible] ضلع سہارنپور کے لئے ایک [illegible] پاس آریہ پنڈت کی ضرورت ہے۔ درخواست مع نقول سندات بنام لالہ [illegible] آریہ سماج مذکور جاویں۔ تنخواہ کا فیصلہ [illegible] میں ہو سکتا ہے۔

(۳) آریہ سکول صدر بازار راولپنڈی کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ [illegible] اعلیٰ امتحان اینگلو ورنیکولر کی سند ہو [illegible] کو ترجیح دی جاوے گی۔

بواہ کی ضرورت

ایک صاحب خواندہ اور دھناڈھیہ از قوم [illegible] ممبر آریہ سماج چینہ ضلع گورداسپور کسی [illegible] خواندہ کنیا سے بواہ کرنا چاہتا ہے۔ جس [illegible] کو ضرورت ہو مجھ سے خط و کتابت کرے

المشتہر سوہولا ناتھ منتری آریہ سماج [illegible]

ودھوا بواہ

ایک بال ودھوا جسکا پانی گرہن [illegible] سے ہوئی ہے۔ اور نہایت خوبصورت [illegible] سال ہے بواہ کرنا چاہتی ہے۔ ور کی عمر [illegible] سے زیادہ نہ ہو۔ وجیہہ اور آریہ ہو [illegible] رکھتا ہو۔ اور کسی [illegible] صاحب [illegible] برہمن ہو یا کشتری کوئی قید نہیں۔ ایسے [illegible]

قایم ہو۔ یدی چاہتے ہو۔ کہ تم آتمک اُنتی کے ادھیکاری بنو تو سب سے پہلے ستیہ کے ہنتو کو انوبھو کرنا سیکھو۔ کبھی بھول کر بھی اس کا تیاگ نہ کرو۔ جھوٹھ سے ایسے ہی ڈرتے رہو۔ جیسے کہ وِش کھانے یا ایک زہریلے سانپ کے چھونے سے۔ نشچے جانو کہ جب تک تم بچن کرم ادھیکن سے ستیہ کا بوہار نہیں کرتے آریہ بننا تو درکنار تم منشیہ کہلانے کے یوگیہ بھی نہیں ٹھہر سکتے

پربھو پریم کی اُپلبدھی

جیسے میلے کچیلے کپڑے پر ٹھیک ٹھیک رنگ نہیں چڑھ سکتا۔ ویسے ہی پاپ آلودہ من پر ایشور بھگتی کا رنگ نہیں چڑھ سکتا۔ اسلئے پربھو پریم رس پان کرنے کا ادھیکاری بننے کے لیے سب سے پرتھم یہہ ضروری ہے۔ کہ پوترتا کی طرف طبیعت کا جھکاؤ ہو۔ پرنتو سوال یہہ ہے۔ کہ پوترتا کی اُپلبدھی کے لئے پہلا کون انوشٹھان کرنا آوشیک ہے؟ وہ بھگت جن جو کہ اس رس کو پان کر چکے ہیں۔ اُتر دیتے ہیں کہ پاپ کا خیال تک دل سے دور کرنا۔ جب تک کہ پاپ روپی میل سے من بالکل پاک صاف نہیں ہو جاتا من میں پرماتما کے گنوں کا چنتن کرنے کی طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور جب تک کہ اس پرکار کی شکتی اُتپن نہ ہو۔ پریم کا رنگ نہیں چڑھ سکتا۔ پرماتما میں سچی بھگتی اور شردھا اُسی سمے پیدا ہوتی ہے۔ جب کہ ہم ان کے گنوں کا بیچار تتھ روپ سے چنتن کرتے ہوئے اپنے اندر اُن کے دھارن کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور جیوں جیوں اُن کو دھارن کرتے ہیں۔ تیوں تیوں آنند بڑھتا جاتا ہے۔ جس سے وششٹ شردھا اُتپن ہو کر پریم کا انکر اُتپن ہوتا ہے۔ جو کہ نیت کے ابھیاس اور تہات اُستتی پرارتھنا اُپاسنا سے نشو و نما پاتا ہوا ایسی مکمل اوستھا کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ من پورے طور پر پربھو پریم میں رکت ہو جاتا ہے۔ تمام اسار پدارتھوں سے اُسکو اُرچی ہو جاتی ہے۔ اور ہر سمے پربھو بھگتی کا رس پان کرنے میں ہی مگن رہتا ہے ایسے پُرش کی پہچان یہہ ہوتی ہے۔ کہ اسکو پاپ سے اتینت گھرنا ہو جاتی ہے۔ اور وہ بھول کر بھی وانستہ کوئی ایسی چیشٹا کرنے کی طرف اُدیت نہیں ہوتا۔ کہ جس سے پرماتما کی منگل اچھیا کا کسی پرکار بھی اُلنگھن ہو وہ من کرم اور بچن سے پوتر ہو جاتا ہے اور پربھو پریم اس کے روم روم میں بس جاتا ہے

ودیا سنگرام

ستیہ اور استیہ کا یُدھ جس کا نام وِدیا سنگرام ہی ہے۔ سدیو سے چلا آتا ہے۔ کارن یہہ کہ۔ دونوں کا سبھاؤ سے ہی پرسپر بھید ہے۔ ستیہ دلیر ہے۔ استیہ کایر ہے۔ ستیہ نِتیہ ہے۔ استیہ انیتیہ ہے ستیہ مرد میدان بن کر سنگرام کرتا ہے۔ اور استیہ گھاتیں لگاتا ہے۔ ستیہ کا شستر تو کیول ستیہ ہی ہے۔ استیہ دغا فریب اور چالبازیوں سے کام لیتا ہے۔ ستیہ پرکاش ہے۔ استیہ اندھیرا ہے۔ پس ستیہ اور استیہ میں موافقت ہو تو کیونکر ہو۔ آریہ پُرشو! یدی آپ ستیہ کو قایم رکھنا چاہتے ہو تو خبردار ہو جاؤ۔ کیونکہ استیہ کے غلام اُسے دھوکہ دینے کی تدبیریں عمل میں لا رہے ہیں۔ سام دام۔ ڈنڈ بھید آدی اپنے تمام شستروں سے اُسے ڈراتے اور دھمکاتے ہیں۔ اس سمے یدی آپ چوک گئے۔ یدی آپ نے استیہ کی کسی چال میں آکر ستیہ کو سبھی ہاتھ سے ہی چھوڑ دیا۔ تو آپ کو سخت پچھتانا پڑیگا۔ ستیہ کی تو سدیو جے ہی ہوگی۔ کنتو ستیہ مارگ میں ڈگمگانے والا اوشیہ مارا جاویگا

وشنو کے کاموں کو دیکھو!

وید مقدس کا ارشاد ہے کہ "وشنو کرمانی پشیت" سرودیاپک پرماتما کے کاموں کو دیکھو یا مطالعہ کرو۔ آہ! کیا مہان اور سندر اُپدیش ہے۔ کہ جس کا سمرتھن دنیا کے تمام ودوان نہیں الفاظ کرتے ہیں۔ کہ "نیچر کا مطالعہ کرو"۔ نیچر کل ہے۔ وشنو کے کاموں کا مجموعی نام۔ اس عالمگیر ارشاد کی عظمت کو وہی دھیان شیل پُرش بخوبی انوبھو کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے کہ قدرت کے مطالعہ کو اپنے جیون کا خاص اُدیش بنا رکھا ہے۔ جو دن رات سرشٹی کے مختلف رچناؤں اور رہسیوں کا چنتن کرنے میں مگن ہیں۔ جو آنند کہ ان کو اس مطالعہ سے ہوتا ہے۔ وہ بانی سے ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نیچر کے مطالعہ سے ہی تمام موجودات کے آدی کارن وید اور سرشٹی کے اٹل نیموں کی مطابقت کا عملی طور پر پتہ لگتا ہے۔ پرماتما کے گیان اور کرپا کی الوکک ناسمجھ ہوتا ہے اسی لیے یوگی جن دن رات وشنو کے گیان کو ساکشات کرنے کے لئے اُس کے کرموں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جس سے پرماتما کی دیا چھتا کو ہر ستھان میں کرتے ہیں۔ اُن کے تمام شک وشک

دور ہو جاتے ہیں۔ نربھتا پراپت ہوتی ہے۔ پرکاش اندھکار کا ناش کرتا ہوا اُن کے آتماؤں کو روشن کرتا ہے اور کلیشوں اور تاپوں کو دور بھگاتا ہے۔ صداقتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ وہ بدھی پر سے اودیا کا پردہ ہٹا کر موکش کا دروازہ کھول دیتی ہیں۔ جڑھ جگت اور آتم جگت کے اندر سے اندر پدارتھ رسے درشٹی گوچر ہونے لگتے ہیں۔ اس پرکار وہ بیرونی جگت کی اہتم اصلیتوں اور نہایت ایشور۔ جیو۔ اور پرکرتی تک جا پہنچتے ہیں۔ جن کے گن کرم اور سبھاؤ تتھا باہمی تعلقات کو یتھاوت جان کر گیان کی اُس مہان اوستھا کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے آگے جیو آتما کی گتی نہیں

ریویو

رپورٹ دیانند اناتھ آلیہ اجمیر۔ رپورٹ ہذا میں یکم جنوری ۱۸۹۹ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کے حالات کی کیفیت درج ہے۔ ۱۸۹۵ء میں اس اناتھ آلیے کی بنیاد اجمیر سماج نے رکھی تھی۔ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں لوکل گورنمنٹ نے اس اناتھ آلیے کے مفید عام ہونے کی تصدیق فرما کر بذمرہ مسلمہ یتیم خانہ شامل کیا۔ سال زیر رپورٹ میں ۳۶۲ یتیم داخل اناتھ آلیے ہوئے ان میں سے ۹۹ قحط زدہ اناتھ مر گئے ۱۱ بچے بچی لواحقین کے حوالے کیے ۱۰ بھاگ گئے۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو کل تعداد ۱۶۱ تھی۔ لیکن آخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء تک یہ تعداد ۱۹۲ تک پہونچ گئی۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں ۲-۱۲-۲۰۶۴۲ روپیہ چار آنہ آمدنی ہوئی اور ۰-۲-۱۲۹۸۷ خرچ۔ شروع سنہ ۱۹۰۱ء میں ۱۶۷۲۱ روپے ۱۴ آنہ ۱ پائی بقایا کمیٹی کے ہاتھ میں تھا۔ اسی سال ۲-۳-۱۳۲۷۶ آمدنی ہوئی اور ۲-۸-۱۹۲۲۱ خرچ۔ بقایا کمیٹی کے ہاتھ میں ۱-۹-۱۰۷۸۸ روپے رہا۔ خرچ میں ۱۲۵۰۰ روپیہ کی وہ رقم بھی شامل ہے جو کہ تعمیر عمارت پر خرچ کی گئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے بیس ہزار کی رقم عطا ہوئی۔ کنیاؤں اور لڑکوں کی رہائش کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں عمارتیں بڑی عالیشان ہیں۔ ان کے علاوہ ایک قطعہ زمین کارخانہ صنعت و حرفت کی عمارت بنانے کے لئے حال میں خرید لیا گیا ہے۔ ذہنی تعلیم کے علاوہ دستکاری کے لئے بھی معقول پربندھ ہے۔ ہوشیار اور ہونہار اناتھوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اناتھ آلیے سے دو میل کے فاصلہ پر ساگر کے کنارے باغ مہاراجہ شاہپورہ اودھیش میں ایک علیحدہ پاٹھ شالا کھولی گئی ہے۔ جہاں کہ گورکل کے طریق پر تعلیم دینے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی یہ کارروائی نہایت پرشنسیہ ہے۔ یدی اس کام کو مستقل مزاجی اور ثابت قدمی سے چلایا گیا اور اس کے پربندھ پر پورا دھیان دیا گیا تو اس سے ویدک دھرم کے پرچار میں بھاری سہایتا ملے گی

میری رائے میں یوں تو ہر ایک یتیم خانہ اور اس پرکار کے دیگر پوتر انسٹی ٹیوشن پبلک کی سہایتا کے مستحق ہیں۔ لیکن اس اناتھ آلیے میں رشی دیانند کے اُپدیشوں انوسار پٹھن پاٹھن اور برہمچریہ پالن کا وشیش پربندھ ہونے کے کارن آریہ پرشوں کو اس اناتھ آلیے کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔ اور دھن آدی کی امداد کے علاوہ صلاح مشورہ سے منتظمان کمیٹی کو سہایتا دے کر اُن کی اس درجہ حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ اس پوتر انسٹی ٹیوشن کو بجائے راجپوتانہ سنٹرل یتیم خانہ کے آریہ ورت کا سنٹرل یتیم خانہ بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ تاکہ رشی کی اُس آگیا کا یتھاوت پالن ہو سکے جس کا اظہار کہ وہ اپنی تحریر وصیت نامہ پر اپکارنی سبھا میں کر گئے ہیں

آریہ مسافر میگزین

مئی اور جون کے پرچے ایک پیکٹ میں روانہ ہو چکے ہیں۔ اگر کسی خریدار مہاشے کے پاس پیکٹ نہ پہونچے تو براہ مہربانی مطلع فرماویں۔ ۳۰ جون کو دھگوان ضلع جہلم میں مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ مقرر تھا۔ وہاں پہنچ جانے کے باعث رسالہ جات کی روانگی میں دیر ہو گئی۔ اسی وجہ سے باہر سے آئے ہوئے خطوط کی بھی وقت پر تعمیل نہ کر سکا۔ لہذا آپ صاحبان کا مشکور ہوں

منیجر آریہ مسافر میگزین

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

کیا آریہ سماج کی کامیابی میں اب بھی شبہ ہو

۲۴ - اور ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۲ع کے اخبار عام کے پرچوں میں ایک ایسے امر متنازعہ کی بابت فیصلہ ہو گیا ہے کہ جو عرصہ سے آریہ اور سناتن دہرم منڈل والوں میں چلا آرہا تہا۔ آریہ سماج کہتا تہا کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سمدر یاترا کرنا یا دیش میں جاکر کسی غیر مذہب یا غیر قوم کے ودوانوں سے تعلیم حاصل کرنا کچہ بات نہیں ہے۔ بلکہ عین دہرم کے مطابق ہے۔ اور پوران اور اتہاس گرنتہوں سے ایسے ثبوت ملتے ہیں۔ کہ پراچین سمے میں آریہ لوگ سمدر یاترا کرتے اور دور دور دیشوں میں ہر ایک کاروبار دینی اور دنیاوی کے لئے جاتے تہے کہ جس سے ان کے دہرم کرم میں کوئی بادہ نہیں پڑتی تہی۔ اسلئے سمدر یاترا کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ لیکن ہمارے سناتن دہرمی پیشواؤں نے ولائت یاترا کے لئے جو مخالفت ولائت جانے والوں کے آج تک کی ہے سو عملی طور پر وہ مہا پاپی جانتے ہیں کہ جو ولائت جاکر پہر واپس آتے ہیں۔ اور ان کے ساتہ جو کچہ کہ مخالفت برادری والوں کی طرف سے کی گئی ہے۔ دوسرے مہا منڈل کے رکن اور برہمن دیوتا ہمیشہ ہی اس کے برخلاف بیوستہا دیتے رہے ہیں۔ یہانتک کہ اب تک بہی ولائت جانے والے برادری سے خارج کئے جاتے ہیں۔ پرایشچت ہوتے ہیں۔ نہ گہنونی نگاہ سے دیکہے جاتے ہیں۔ یہہ اصول مسلمہ طور پر مانا گیا ہے کہ جو شخص ولائت جاتا ہے وہ مانس اور شراب ضرور کہاتا پیتا ہے۔ اور بعض صاحب ایک میز پر ہی کہانا کہاتے ہیں۔ اخباروں میں کہلم کہلا مخالفت کی جاتی تہی۔ لیکن آریہ سماج کے اخبارات اور عموماً آریہ سماجی ہمیشہ ولائت یاترا کے حق میں تہے۔ بلکہ ولائت یاترا کی مخالفت کرنے والوں کو ہر طرح سے تسلی بخش ویدشاستر اور اتہاس کے پرمانوں سے ثابت کرکے دکہلا دیا تہا۔ کہ سمدر یاترا کرکے دوپا آدمین کرنا کسی حالت میں شاستر کے برخلاف نہیں ہے۔ بلکہ شاستروکت ہے۔ لیکن ہمارے سناتنی بزرگ برابر اپنی لکیر کے پیچہے فقیر ہو رہے تہے پر زمانہ اس قسم کا آگیا تہا کہ اپنے فایدہ نقصان کو ہر ایک فرد بشر سوچ سکتا تہا۔ ولائت یاترا جاری رہی اور مخالفان ولائت یاترا کی ایک بہی پیش نہ گئی۔ آخرکار اب ایسا وقت آگیا کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور کو بہی بموقعہ جلسہ تاجپوشی حضور شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ولائت جانیکا موقعہ ملا۔ آپ ولائت یاترا کے لئے فوراً طیار ہو گئے اور ولائت میں رونق افروز ہو گئے ہیں۔ ہم مہاراجہ صاحب کا نہایت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب خود ہی ولائت نہیں گئے۔ بلکہ آئندہ کے واسطے ایک پمفلٹ طیار کرا کے بمبئی میں تقسیم کر گئے ہیں۔ کہ جس سے آئندہ کے لئے ولائت یاترا کے لئے شاستروکت بدہی سے ولائت یاترا کرنا دہرم وردہ نہیں ہوگا۔ بلکہ عین دہرم کے انوکول ما جائیگا۔ اور ساتہ ہی دوسرا راستہ جو سب سے زیادہ فراخ کیا گیا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ سری گوبند دیوجی مہاراج کی پرتمان مہاراجہ صاحب کے ہمراہ ولائت کو گئی ہے جو کہ اسوقت ولائت کے کسی ولائتی مکان میں ولائت کی ہوا خوری کر رہی ہوگی۔

اخبار عام میں جو مضمون ۲۴ - اور ۲۵ - جون کے پرچوں میں چہاپے گئے ہیں وہ بہت ہی تسلی بخش ہیں کیونکہ ایک والی ریاست کا ولائت چلا جانا ایسوستہا دیدیتا ایسا پرمانک نہیں سمجہا جاتا جیسا کہ سناتن دہرم کے ایک لیڈر اور ادہکاری کا لیکہہ اور کتہا پرمانک سمجہا جاتا ہے۔ پس ہم پنڈت گوبند سہائے مینجر اخبار عام جو کہ پکے سناتن دہرمی ہیں۔ ایک تحریک پیش کرتے ہیں۔ جو کہ تاریخ مذکورہ بالا میں بذریعہ اخبار عام سناتن دہرم اولمبی صاحبان سے متوجہ ہو کر چندہ لینے کے لئے کی گئی ہے اور یقین دلایا گیا ہے۔ کہ یہ تحریک سچے دل سے اور پوری نیک نیت سے کی گئی ہے۔ اور اس میں کسی طرح کا فروگذاشت نہیں ہوگا۔ جو چندہ آویگا سب اخبار میں درج کیا جاویگا۔ اور دہرم کو ایک ایسا پدارتہ قرار دیا ہے کہ جو ہر ایک جگہ قائم رکہنے والا دہرم پر قایم رہ سکتا ہے۔ اور اگر نہ رہے تو ہر ایک جگہ پر نہیں رہ سکتا ہے اسکے لئے یہہ اصول نہیں ہے۔ کہ ولائت جانے سے دہرم بگڑ جاوے۔ اور ہندوستان میں رہنے سے قایم رہے۔ بلکہ یہاں تک بتلایا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستان میں رہتے ہیہ بچستی ظاہر میں ہندو ہیں اور در حقیقت سماد پیون راورسم اور مذہب دکہیا نشدوں میں چہپانا بلکہ کہلم کہلا مانس پر وشواس رکہنے والے

پنڈت گوبند سہائے صاحب مینجر اخبار عام نے اس تحریک کی فیور میں طیار کی ہے کہ ولائیت میں ہندو مندر بنایا جاوے۔ اور اس میں شیو جی اور گوپال جی کی مورتیاں ستھاپن کر دی جاویں۔ صبح شام اس میں پوجا ہوا کرے۔ سنکھ۔ گھنٹہ۔ اور بم مہادیو کی آواز لندن میں ہوا کرے۔ اب ہم منتظر ہیں کہ کسقدر ہندو اس تحریک میں اپنی اتفاق رائے کا اظہار کرتے ہیں

راقم

ہردواری لال۔

قادیانی مشن کی ناجائز کارروائیوں کی بابت ایک قابل قدر شہادت

پیسہ اخبار لاہور کے ۲۰۔ جون کی اشاعت میں قادیانی مشن کے متعلق ایک حسب ذیل نوٹ منجانب ایڈیٹر شایع ہوا ہے۔

"ایڈیٹر الحکم نے مجھے دعوت دی تھی۔ کہ اگر میں طالب حق ہوں تو جہاں یورپ کا اتنا سفر کیا ہے۔ وہاں قادیان میں بھی آکر چند روز اقامت اختیار کروں۔ اور اپنی آنکھوں سے وہاں کی کیفیت دیکھوں۔ میں اس دعوت کے لئے ان کا شکر گذار ہوں [illegible] میں [illegible] ۹۹ [illegible] ہے کہ میں اسے قبول نہیں کرسکتا [illegible] لواحقین کے [illegible] الحکم میں میری نسبت [illegible] گئے۔ [illegible] مارچ سنہ ۱۹۰۰ء [illegible] پیشگوئی

چھپ چکی ہے۔ اور عام خیال ہے کہ قادیانی مشن کی پیشگوئیاں اور نشان پورے کرنے کے لئے عملاً بہت کچھ ناجائز کارروائی کی جاتی ہے۔ کیا بھجے قادیان میں اسی پیشگوئی کے پورا کرنے کی کوشش پیدا کرنے کو بلایا جاتا ہے؟"

(دیکھو اخبار مذکور کا صفحہ ۶ کالم ۳)

ناظرین! میں نے اس شہادت کو اسلئے قابل قدر لکھا ہے۔ کہ یہہ کسی آریہ یا ہندو کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایسے مسلمان کے خاص قلم کا۔ جسکا ذکر آگے آئے گا ناظرین انصاف کے ساتھ غور فرمائیں گے کہ اسی طرح دھرم ویر شریمان پنڈت لیکھرام جی سورگباشی نے مرزا قادیانی کی پیشگوئی پر جو قیاس اپنی موت کے بابت بدیں الفاظ قایم کیا تھا۔ کہ وہ یہہ صاف طور پر ہمارے قتل کے منصوبے ہیں" اور جسکا مفصل تذکرہ بحوالہ آریہ گزٹ نمبر ۲۸ جلد ۸ یکم جولائی سنہ ۱۸۹۵ء آریہ مسافر میگزین ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۳ء صفحات ۲۸۲ و ۲۸۳ میں درج ہوا ہے۔ اسپر مذکورہ بالا اقتباس کیا روشنی ڈالتا ہے؟۔

مجھے اس اقتباس پر اسلئے اور بھی نوٹس لینے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اسی اخبار نے (غالباً اسلامی ہمدردی یا دوسرے لفظوں میں تعصب سے مجبور ہوکر) اس وقت جبکہ اسکو معلوم ہوا تھا کہ آریہ مسافر کے قتل کی بابت آریوں کا یہی قیاس ہے۔ تو اسنے مجھے یاد ہے مرزا صاحب کی حمایت اور آریوں کے اس قیاس کی مخالفت میں اپنے اخبار کے لیڈنگ آرٹیکل میں بہت کچھ خامہ فرسائی کی تھی۔ لیکن کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ

شچائی نہ اور [illegible] پردوں میں بھی نہیں چھپ سکتی"۔ بالآخر اب اس واقعہ کے سالہا سال گذر جانے پر جب ایسا ہی معاملہ اپنی بابت پیش آیا تو مجبور ہوکر وہی ظاہر کرنا پڑا جو کانشنس میں پہلے بھی موجود تھا۔ اوم شم۔

راقم

ساگر رام از الہ آباد۔

ویواہ سنسکار پر ویدک دھرم پرچار

چودہری چندن سنگہ جی رئیس نہٹور ضلع بجنور کے برخوردار چودہری موہن سنگہ جی کی بارات ۱۷۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو چودہری نہال سنگہ جی ساکن عسکری پور کے یہاں گئی تھی۔ ور اور دیدہ ہوکی اوستہا تتہا یوگیتا مناسب تھی۔ سنسکار کے لئے شریمتی پرتی ندھی سبہا پنجاب کے یوگیہ اُپدیشک شریمان پنڈت پورنانند جی اور شریمتی پرتی ندھی سبہا پشچموتر دیش سے پنڈت بسنت لال جی اور پنڈت مکند رام جی پدھارے تھے اگرچہ چودہری چندن سنگہ جی و نہال سنگہ جی کی اور سے اویدک ریتیوں کو ترک کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور ہوئیں بھی۔ لیکن برادری کے دباؤ سے سنسکار اویدک ہوا۔ ہاں اوکت آپدیشک مہاشیوں کی تشریف آوری سے ویدک دہرم کا ہتوا اس پرانت میں خصوصاً چوہان برادری میں اچھا قایم ہوگیا۔ ور کی اور سے ۱۸ عہ ۲۶۶ روپیہ حسب تفصیل ذیل

دان سماج فنڈ وتی میں دیا گیا - جو بذریعہ
ماسٹر صاحب ایک فنڈ میں بھیج دیا گیا -
گرودکل پنجاب - کنیا مہاودیالیہ جلندھر
صہ ۲۵
مے
دیانند اناتھ آلیہ اجمیر - ویدپرچار فنڈ پشچموتر دیش
صہ
صہ
اناتھ آلیہ بریلی - کنیا پاٹھ شالہ عسکری پور
صہ
عہ
ضلع بجنور کے پرچار کے لئے - دکشنا پنڈتوں کے لئے
صہ
لئے ۶
کل میزان . . . . . . ۲۶۶ عہ

اس کل پرچار کے لئے آریہ سماج بریلی کا اُدیوگ سراہنیہ ہے - جسکے پرشارتھی ممبران کی بدولت ہر سہ اُپدیشک مہاشئے اور ان کی بھجن منڈلی نے اکٹھا ہوکر ویدک دھرم کی سرو ساداہارن کے کانوں تک پہونچائی - جس کے اثر سے آریہ سماج کے سخت ورودھی کئی مانس اہاری صاحبان کی اور سے مقام تیلی پورہ میں اُپدیشک صاحبان کو بلا کر پرچار کرایا گیا - پر بہادر ظاہر ہے - ہمیں خوشی ہے - گرو پوپ صاحبان کی بدولت سنسکار ویدک نہ ہوا لیکن در نے اپنی اور سے کوئی کسی قسم کی گنیش پوجا وغیرہ نہیں کی - اور یہ اب کھنڈن کرتا رہا -

راقم
جیون داس سبھاسد آریہ سماج

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

ناگری اور اُردو دو نو بھاشاؤں میں تیار ہو

ہو رہی ہے - ناگری جنتری کا پہلا حصہ ویدک یںنترالیہ اجمیر میں چھپنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے - اُردو بھی عنقریب بھیجا جاوے گا - امید ہے کہ ستمبر آئندہ تک یہ جنتری شائع ہو جاویگی - قیمت اردو چار آنہ اور ناگری پانچ آنہ رکھی گئی ہے - کمیشن دس سے زیادہ کے خریدار کے لئے علاوہ ہے - جنتری کے دوسرے حصہ موسومہ آریہ ڈائرکٹری کے لئے ارسال مطبوعہ فارم (نقشہ جات) سماجوں میں بغرض خانہ پُری ارسال کئے گئے ہیں - یہ نقشہ جات ضلع کی جملہ سماجوں کے لئے صرف اُس ضلع کی ایک بڑی سماج میں ہی روانہ کئے گئے ہیں ماسوائے بنگال وبہار و راجپوتانہ کے جہاں ہر ایک سماج میں بھیجا گیا ہے - اور ممالک متوسط کے لئے پرتی ندھی سبھا کے نام اکٹھے نقشہ جات بھیجے گئے ہیں (اور اُن کے ساتھ جو چٹھی مطبوعہ بھیجی گئی ہے) کہ اُن کورے نقشوں کو اپنے اپنے ضلع کی سماجوں میں بھیج دیویں - تاکہ وہ ہمارے پاس خانہ پُری کر کے براہ راست ارسال کردیویں - اور اسی طرح سے صحیح صحیح حالات ہم پہونچ جاویں - جہاں آج کل سماج نہ ہو یا جدید جاری ہوئی ہو - اُس کی ایک یادداشت درج نقشہ کردیویں - حسب ذیل اطلاع طلب کی گئی ہے -

(۱) نام ضلع (۲) نام سماج (۳) نام پردھان
(۴) نام منتری - (۵) لاگت مندر سماج - (۶) تعداد
مالیت کتب پستکالہ - (۷) نام اُپدیشک یا راگی بوائے
ضلع یا سماج - (۸) حالات آریہ انسٹیٹیوشن ہائے
یعنی آریہ ممبری پتر پاٹھ شالہ سنسکرت پاٹھ شالہ

یتیم خانہ وغیرہ - (۹) مختصر حالات متعلقہ
سماج وغیرہ - (۱۰) تعداد خریداری آریہ جنتری
سنہ ۱۹۰۳ء اردو و ناگری علیحدہ علیحدہ جو
تیار ہونے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی
جاوے گی -

یہ نقشہ جات لگاتار ہمارے پاس آرہے ہیں جن چہرے سماجوں میں اُن کے ضلع کے سماج سے نقشہ نہ پہونچا ہو - وہ ہمارے پاس اطلاع بذریعہ کارڈ یا خط بھیجدیوں - تاکہ ڈائرکٹری مکمل ہو جاوے - جملہ نقشہ جات اور حالات جولائی کے ماہ میں آجانے چاہئیں - اگر اس ماہ میں نہیں آئیں گے تو پھر شامل ڈائرکٹری نہیں ہو سکیں گے (۲) علاوہ ازیں جن اصحاب کو کسی قسم کے اشتہار چھپوانے منظور ہوں تو وہ راقم سے بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ کی بابت طے کرسکتے ہیں -

راقم
کرشن سروپ سکرٹری آریہ سماج کرنال

کہٹ درشنوں پر ایک سرسری نظر

اوپ نشدوں میں انسانی خیالات کی بلند پروازی کی کشمکش کی تصویر ہے - جو اُس مستغنی الذات محیط کل پرماتما کے جاننے کی کوشش میں کوشش کی گئی ہے - جس کے سہارے یہ کوشش کی گئی اُس کا بیج رشیوں کے دلوں میں موجود تھا - اوپ نشدوں میں چھپا ہوا تھا - اُس پر درشن رکھنے والوں

کی آپسنا کی ضرورت کو ثابت کر دیا ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ یہہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اُن کی جیوں کی تیوں سمجھ کا انسانی دماغ کی طاقت سے باہر ہے یوگی اپنے یوگ بل سے اُس کا انبھو پرتکش کرتے ہیں۔ گیانی اپنے لطیف دل و دماغ سے اُسے سمجھتے ہیں۔ اور آنند لیتے ہیں مگر یہہ معمولی انسان کی ذات سے اس کی امید رکھنا عبث ہے۔ یہہ اچھی طرح دکھا دیا گیا کہ انسان کا تعلق ایک تغیر پذیر مادی عالم اور نیز ازلی و ابدی روحانی آنند دونوں سے ہے۔ لہذا دوسری کوشش جو انسانی دماغ نے کی ہے۔ وہ یہہ ہے۔ کہ آیا اس عارضی اور لحظہ بلحظہ تبدیل ہونے والے مادے کے زنجیر سے رہائی پاکر اُس آنند میں کوشش کی حالت میں پہونچنا بھی ممکنات سے ہے یا نہیں۔ اور آیا ہی کوشش ہمیشہ سے چھوٹ کر برائیوں سے علیحدہ ہوتے ہوئے۔ اُس آنند کا حاصل ہونا ممکن ہے یا نہیں۔

اس غور و تفتیش و سوچ وچار کے نتیجہ کا پتہ اُن تحریروں سے لگتا ہے۔ کہ جن کو درشن یا فلسفہ کہتے ہیں۔ ان درشنوں میں کرم کانڈ سے لے کر ویدوں کی پوری تعلیم بعث کے سایہ میں برہم کے گیان تک وچار ہے۔

آریہ فلسفہ کی چھ مختلف شاخیں جن کو دوسرے لفظوں میں کھٹ درشن کہتے ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔

(۱) سانکھیہ۔ جس کے بانی و ترتیب دہندہ مہرشی کپل ہیں
(۲) یوگ۔ شامل ہے اس کو مہرشی پتنجلی کی ذات سے
(۳) نیائے۔ گوتم رشی ... کے ضمیمہ
(۴) ویشیشک۔ کو مہرشی کناد نے رچا تھا
(۵) پوروہ میمانسا۔ جیمنی رشی کا اور
(۶) اُتر میمانسا۔ وید ویاس جی کا ہے۔

دو آخر کے فلسفے جن کے نام میمانسا ہیں یہی فلسفہ کی ابتدائی اور آخری اور باقی درمیانی کڑیاں ہیں۔ ان دونوں کی کوشش بالخصوص ویدک مسائل کے حل کرنے کی ہوئی ہے۔ پوروہ میمانسا نے اراکین شریعت اور اُن کی بجا آوری کی ضرورت کی تشریح کی ہے۔ اور اُتر میمانسا جس کو ویدانت کہتے ہیں روحانی دقایق کی گرہ کشائی کرتے ہوئے برہم کا نروپن کرتا ہے۔

نیائے جس کا مصنف گوتم ہے۔ وچار کرنے کے متعلق اصول کی فلسفیانہ ترتیب ہے یونانی حکماء میں ارسطاطالیس کے منطق کو اس سے مشابہ کیا جاسکتا ہے۔ دوسرا اُس کا ضمیمہ ویشیشک درشن ہے جس کو کناد رشی نے رچا ہے۔ عام طور پر یہ غلط خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ نیائے اور ویشیشک دونوں منطق ہیں۔ سچی بات یہہ ہے۔ کہ دونوں مختلف قسم کے فلسفہ ہیں اور مختلف طریقوں سے اپنے اپنے فلسفہ کی تکمیل کرتے ہیں۔ دونوں دُنیا کی پیدایش پرمانوؤں (غیر محسوس ذرات) سے بتاتے ہیں۔ جو پرماتما کی ترتیب دینے والی قدرت سے مل کر دُنیا کی پیدایش کے باعث ہوتے ہیں۔ یہہ ہر دو طریق اُس وقت و نیز زمانہ گذشتہ میں بھی ہر دلعزیز اور مشہور تھے۔

ان سے مختلف سانکھیہ شاستر ہے جس کا ترتیب دہندہ کپل مہرشی ہے۔ یہہ پرمانو یا پرکرتی مادہ کو دُنیا کی علت بتاتا ہے۔ اور عام آفرینش کو اُسی سے بنا ہوا ثابت کرتا ہے۔ اِس سے پتنجلی رشی کا یوگ شاستر متعلق ہے۔ ابھہ الذکر در اصل سابق الذکر کی عملی صورت ہے۔ اور اسی منبع سے نکلا ہوا ہے کپل نے صرف دُنیا کی علت مادی کے دائرہ تک اپنی بحث کو محدود کیا ہے۔ اور برہم کی ہستی کا ثابت کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ یوگ شاستر نے اس کمی کو ضمیمہ بن کر پورا کیا۔ لفظ یوگ کے معنی ہیں شغل و سادھن و وچار کی مدد سے پرماتما سے اتصال پیدا کرنا۔ مگر اس سے یہ نتیجہ کبھی اخذ نہ کرنا چاہیے۔ کہ سانکھیہ ایشور کی ہستی کا منکر ہے۔ کیونکہ سانکھیہ سوتر سے کہیں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ سانکھیہ سوتر کی مذہب کے دوران سے اعلے اور مستند تشریح وگیان بھکشو نے کی ہے۔ یہہ سنیاسی تہا یہ کہتا ہے کہ تمام آوگ ان کھٹ شوق کی ایک سی تعظیم کرتے ہیں۔ اور وید کے معتقدین اور اُس سے منحرف بھی ان کو بڑی عزت سے پڑھتے ہیں۔ سانکھیہ یوگ۔ ویشیشک میں اگر بفرض محال کوئی بات وید کے برخلاف ملے تو اُس کو ترک کر دو۔ اور شروتی کے موافق تعلیم کو منظور کرو۔ جیمنی اور ویاس کے درشنوں میں کہیں ذرہ بھی وید مقدس کی تعلیم سے انحراف نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ ہر بات اُسی کے موافق کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس بات کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ کہ ان میں کون پہلے تصنیف ہوا ہے۔ اور کون پیچھے سے بنے۔ اس بات کی کہیں سے شہادت نہیں ملتی۔ ان سب کے سوتر جیسے پہلے تھے ویسے اب بھی ہیں۔ اور یہہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ ایک نے دوسرے سے کہاں تک اپنے اصول عاریت لئے ہیں اصولوں پر ان سب نے بحث کی ہے وہ سب ہی ہدایات ہر درشن کے ترتیب دینے سے پیشتر کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود تھے۔ یہ سب مختلف ... تذکروں میں دب ہی پائے جاتے ہیں۔ اور ایسا ہی ... تحقیقی ہے کہ ان درشنوں کے پہلے اس خیال کی تصانیف لکھی وچار کرنے والوں کی جماعت موجود رہی ہوگی جن کو ...

آریاماجک خبریں

لالہ پرمیشوری داس اسسٹنٹ اوورسیر
دیپالپور ضلع منٹگمری میں ویدک دہرم پرچار کی سخت ضرورت جتلاتے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے باادب نویدن کرتے ہیں کہ یہہ ضلع پرچار سے کیوں محروم ہے۔

افسوس کہ ددو چک ضلع گورداسپور میں راداکشن خلف پنڈت ہریش چندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کا دیہانت ہوگیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔

پنڈت شمبہودت جی اپدیشک آریہ سماج کرنال نے ۱۵ - جون سے ۲۱ - جون تک ریاست جیند خاص میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ دو یگیوپویت سنسکار بہی کرائے جنمیں سے ایک خزانچی آریہ سماج سامہو۔ جنہوں نے مبلغ دو روپیہ آریہ ساماجک فنڈات میں دان دئے اور خوالہ پنڈت جی کردئیے۔ ۲۱ - جون کو پنڈت جی بہٹنڈہ تشریف لے گئے۔

۸ - جون ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج مندر چکرانہ میں بابو ایودہیا رام کو شادہیکشس آریہ سماج کی طرف سے ہون یگیہ ہوا۔ پراتشچت بخشی گوپتی پرسادجی نے کرائی ستیارتہ پرکاش اور لائف سوامی جی سے کی گئی۔ بعد ازاں پنڈت گیانچند جی نے نیوگ وشے پر ویاکہیان دیا

آریہ سماج بلند شہر کی طرف سے تجویز پاس ہو چکی تہی کہ بہ تقریب تاریخ راج سر ہر گنگا ہارے مہاراجہ ادہیراج صاحب بہادر کے سماج مندر میں پرارتہنا اور ہون

کیا جاوے۔ دور پرماتما کا دہنیہ واد کیا جاوے لیکن جناب ممدوح کی علالت طبع کی خبر سنکر ۲۶ - تاریخ کو نشچت ہوا کہ بجائے اسکے آپ کی صحت کے لئے پرماتما سے پرارتہنا کیجاوے چنانچہ ایسا کرکے غرباکو کہانا تقسیم کیا گیا۔

دیانند اناتہ آلئے اجمیر۔ سیٹھ ماگی لعل جی سیٹھ سے ایک ہندی پتر میں دیانند اناتہ آلئے اجمیر کی وشیش سہائیتا کے لئے آریہ پبلک سے اپیل کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہہ اناتہ آلئے آریہ پبلک کی ہر پرکار کی امداد کا مستحق ہے۔ ۱۰۰ کے قریب اناتہ لڑکے لڑکیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت اس پوتر انسٹیٹیوشن میں ہورہی ہے۔ ماہواری خرچ چہ سو روپیہ ہے۔ لیکن مستقل آمدنی صرف ایک سو روپیہ ماہوار ہے اسلئے ہرایک آریہ پرش کا فرض ہے کہ یتہا شکتی دہن دان دے کر کارکنان اناتہ آلئے کو بیفکری اور سہولیت کے ساتہ کام چلانے کے قابل بنانے کی کوشش کرے

بہیرہ آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسے رونق سے ہوا کرتے ہیں۔ ریڈنگ روم جسکو کہلے صرف تین ہفتے ہی ہوئے روز بروز ترقی پرہے۔ اسکے لئے سماج ایک علیحدہ کمرہ بنانے کی تجویز کررہی ہے لالہ بہگت رام صاحب اسسٹنٹ انجنیر اپنے اخبارات بہیجتے ہیں۔ جسکے لئے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں
(۲) لالہ کرم چند صاحب نے اپنے پتر کی شادی پر دو روپیہ دان دئے۔ لالہ ستیارام صاحب نے ۲ روپے ارپن کئے۔ (۳) آریہ مندر کی تعمیر کے لئے حسب منظوری انترنگ سبہا فہرست چندہ کہولی گئی ہے (۴) چار اصحاب کے ممبر بننے کی درخواستیں انترنگ سبہا میں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

منتری آریہ سماج نوشہرہ پنوال اپنی سماج کے پردہان مہاشے ایشر چندجی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس منت

تیس روپئے دان دیا کہ ممبران سماج کوئی پنڈت نوکر رکہیں کہ اُس سے سنسکرت پڑہیں پردہان صاحب کا دہرم بہاؤ پرسنشنیہ ہے۔
(۲) اوکت سماج کو ایک پنڈت کی ضرورت ہے جو سوامی جی کرت تمام پستکیں بخوبی پڑہا سکتا ہو سنسکرت میں یوگیہ ہو۔ عمر رسیدہ ہو۔ اپدیش دے سکتا ہو۔ ورشہ آریہ ہو۔ درخواستیں منتری سماج کے نام جانی چاہئیں
(۳) چند مہاشیوں نے پچاس روپیہ شاسترارتہ حیدرآباد دکن کی سہائیتا میں دان دیا۔

سرائے کالا۔ پنڈت ہررام سنگہ جی پرچارک نے بابو بندگوپال جی سٹیشن ماسٹر کے پربندہ سے ۲۵ جون کی شام کو ۶ سے ۸ گہنٹوں کی حاضری میں ایشور پراپتی پر اور ۲۶ کی شام کو برہمچریہ پر دو ویاکہیان دئے۔ جن کا اثر بہت اتم ہوا اگر اس مقام پر پرچار کا سلسلہ برابر جاری رہا تو تہوڑے ہی دنوں میں سماج ستہاپت ہو جانیکی امید ہے

آگرہ پنڈت دولت رام جی بازار اور محلوں میں پرچار کرنے کے لئے ایک بہجن منڈلی بنا رہے ہیں۔ ۱۶ - جون کو اوکت پنڈت جی نے پنڈت شیام لال جی کی پتری کا نام کرن سنسکار کرایا۔ پنڈت جی ویدک سکول آگرہ کے پردہان اُپدیشک ہیں۔ اسی پتہ پر ان کے ساتہ پتر وہار رہنا چاہئے

لالہ گنیش داس جی جائینٹ سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ لکہتے ہیں کہ کٹڑی رش کی ایک گلی میں بال ہرہوا کا یونر سنسکار جون ۱۹۰۲ء کو آریہ مندر سیالکوٹ میں بڑے سمارود کے ساتہ ہوا۔ سنسکار پنڈت ... رام جی شاستری ادہیاپک ... شالا گوجرانوالہ پاکی گرہن - سند ... زنانی کی اٹہو پتوں - ... کرایا ...

کے منتروں کے ارتھ بڑی سادہ بانی سے سُناتے جاتے تھے۔ اور لوکل سماج کے ایک سبھاسد پرینک کرت کا مطلب اور مدعا کھڑے ہو کر بڑی وضاحت کے ساتھ سمجھاتے اور ویدک دھرم کے گورو کا سکہ سامعین کے دلوں پر بٹھلاتے جاتے تھے۔ سیالکوٹ میں پہلا ہی ویدک سنسکار ہے۔ جو کھلے طور پر پبلک کے سامنے سرانجام ہوا۔ گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ اور معقول تو معقول نامعقول بھی ایسا سُننے میں نہیں آیا۔ جسنے ہیچ قسم بدھوا بواہ یا ویدک سنسکار سے نارضامندی ظاہر کی یا کرتا ہو۔ اگرچہ لالہ لدھا رام بھی جو لوکل سماج کے ممبر الحال موضع ہموں کھکھڑ کے باشندے ذات کے کھتری ایک صاحب جائداد خوش شکل اور خوش خلق نوجوان ہیں۔ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے باوجود کنوارے ہونے اور ہر طرح سے حسب دلخواہ کنواری کنیا سے شادی کرنے کی استطاعت رکھنے کے ایک بال بدھوا کو سویکار کر کے ویدک سدھانت کو پُشٹی دینے اور بال بدھوا بواہ کے سہایکوں کی سہائتا کرنے کا حوصلہ کیا۔ مگر وشیش دھنیہ واد اور پرشنسا کے یوگیہ وہ شوبھاگیہ وتی شریمتی جیولی جی بدھوا کی ماتا ہے۔ جس نے ان تمام آفات کا جنکے سامنے بڑے بڑے شیر جی وقت پر بلّی بن جایا کرتے ہیں۔ بڑی مردانگی کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی سترہ سالہ پیاری پُتری شریمتی ایا دیوی کو بدھوا پن کی مصیبت بھیانک چتا سے بڑی ہمت اور شجاعت کے ساتھ کھینچ اتار کر اُسے سہاگ روپی امرت سے پوتر سنجیوت کرنے کا ساہس کیا۔ اور چار سو کے لگ بھگ کی اس حاضری میں جسکا بہت بڑا حصہ ممبران میونسپل کمشنران۔ روسا۔ معززین وکلا و دیگر ذی رتبہ تعلیم یافتہ اصحاب کا تھا۔ بڑی گمبھیرتا کے ساتھ اوپستھت ہو کر سادھو ہٹی اور سنجیدگی سے کنیا دان آدی کرت کو شردھا اور پریم پورک پورا کرنے کا دوسرا بولڈ سٹیپ لیا۔ سنسکار کی سماپتی پر لالہ گنگا رام جی بی اے پلیڈر سکرٹری لوکل سماج نے کھڑے ہو کر بدھوا کی ماتا کے آریہ سماج سے سنسکار کروانے کی درخواست کے حالات بیان کئے۔ اور پبلک کے دلوں کو بال بدھوا بواہ کی حمایت اور تقلید کے لئے بڑے پُرزور اور موثر الفاظ میں اپیل کی۔ لائق سکرٹری کی جادو بھری تقریر اور اُسپر سامنے کی موجودہ زندہ نظیر سونے پر سہاگے کا کام کرتی تھی۔ انت میں لالہ جی نے بڑے مودبانہ طریق سے بدھوا کی ماتا کے اس پرشنسنیہ کرتویہ پالن کا اظہار کیا اور اسکے لئے اُسے بہت بہت دھنیہ واد دیا۔ ور کی طرف سے دو روپیہ پنڈت جی کو دکشنا ملی۔ اور تیرہ روپئے لوکل سماج و مختلف فنڈات میں دان ہوئے۔ اور حاضری کا جو سنسکار کی شوبھا اور اُتم اُتم بھجنوں اور خاص کر لالہ ہال چند سبھاسد لوکل سماج کی گونجدار آواز سے پرسن ہو چکے تھی لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

لالہ رام داس جی بینکر سیالکوٹ نے اپنے فرزند ارجمند کی صحت کی خوشی میں دو روپیہ کنیا اناتھ آلئے جالندھر کو دان کئے۔ یہ وہی اُدار چت مہاشے ہیں جنہوں نے یکمشت چندہ کے علاوہ آٹھ آنہ ماہواری کنیا اناتھ آلیہ کو دان دینے کی پرتگیا کی ہوئی ہے۔

فورٹ سنڈیمن۔ بتاریخ ۱۹ جون کو مہتہ گیان چند جی انسپکٹر پولیس کے پُتر پرمانند کا منڈن سنسکار۔ ایک سو سے زیادہ آریہ ہندو معززین کی حاضری میں پنڈت سنت رام و پنڈت شیو دیال جی نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔ مہتہ جی نے دو روپیہ پروہتوں کو دکشنا دی۔ اور پانچ روپیہ گروکل اور پانچ روپئے وید پرچار فنڈ کی سہائتا میں دان دئے۔ حاضرین کا لڈو و لیمونیڈ سے ستکار کیا۔ پلٹن کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور لالہ ستیا رام صاحب پوسٹ ماسٹر نے بھجنوں سے حاضرین کو خوب ہی آنند کیا۔ پرماتما عزیز پرمانند کی عمر دراز کرے۔ اور مہتہ صاحب کو ہمت پردان کرے کہ وہ عزیز کو مناسب سمے پر گروکل میں بھیج کر اپنا کرتویہ پالن کریں جس بالک گروکل میں داخل ہو کر پورن برہمچریہ و دیگر آشرم پورن کرے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

L 39
رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

L 39
رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم چارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ساون سمت ۵۹ بکرمی مطابق ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء شکروار۔ جلندھر شہر | نمبر ۱۵

قواعد اخبار

جونکہ بعض صاحب بھُولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آیندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اُٹھانے کا اندیشہ ہے وہ آیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	للعہ	عہ
طلبا سے	ے	۲

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۱۵	۸ روپیہ	۵
نصف صفحہ	۸ روپیہ	۵	۳
ایک کالم	۵	۳	۲
نصف کالم	۳	۲	۱

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت ایک انچ میعاد تین ماہ کم ہوگی بشرح فیصد کالم سو شمار کر کے لیجاویگی کل اُجرت یکمشت ادا چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم، ۸، ۱۵، ۲۲ اور یکم کا تک۔ یکم ماگھ۔ بسنتی رام اسسٹنٹ مینجر۔

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرانوں سے سری سوامی کاشانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانا یام کی ترکیب بھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانا یام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی ودھی ہے (۳) جو پران اپان کی اُسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو یگیہ دیب ہی کہتے ہیں (۴) ستھر ودھی (۵) اگر باد ان ودھی (۶) ویریہ چڑھانے کی ودھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور کُشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ ۲۰۰ صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پور بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ ۱۰ پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں اور ۱۵ پستک لینے والے کو ۲۰ فیصدی کے حساب سے کمیشن ملیگا

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلے درجہ کی ترقی پر ہے ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع قبائلی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر ہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فیس رہائش و خوراک فی کس درجہ اول ...۔ درجہ دوم ... درجہ سوم ...۔ مفصل حالات کے دریافت کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے۔

المشتہر

منیجر ہندو ہوٹل لاہور

نوٹس!

میرا بھائی بعمر ۲۵ سال پورن برہمچاری وڈرہ آریہ پیشہ عرضی نویسی کے مدتی مشغول ایک ایسی خواندہ کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر ۱۶ سال کی ہو۔ ورن کی ضرورت کھتری غیرہ ہے۔ شادی گن کرم سوبھاؤ انوسار ہو گی

المشتہر۔ دینا ناتھ ایپ پروہن آریہ سماج ...

ایک بار اسکو ضرور پڑھئے گا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہونچے گا۔ اوسکو انوبھو وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنکے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے۔ کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک ایک روپیہ چار چار آنہ تھی۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں۔ اُن کو یہ کتابیں ۸ آنہ میں دی جاویں گی۔ اُن کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ عنقریب شائع ہو کر آپ کی نذر ہوگا **علاوہ** ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پستکوں کی قیمت قریباً نصف کے کم کر دی ہے۔ اور بہت سی اور مفید کتابیں زیر طبع ہیں۔ جن کا نوٹس عنقریب دیا جاوے گا۔

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
ستیارتھ پرکاش ہندی	۲	۱
ایضاً گورمکھی	۲	۱
برہمن ادی ہنگو تی ہندی	۱	۱
ایضاً گورمکھی	۲	۱
سنہری وید دھرم ہندی۔ نئی کتاب	نئی کتاب	۱
سیتا گورمکھی و ہندی		

چالا قیمت ... اردو۔ ہندی۔ گورمکھی آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک کاپی بلا قیمت ارسال کی جاتی ہے

گھروں کی سجاوٹ کے لئے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو تیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ پرش ان کو منگا کر علاوہ گھروں کی سجاوٹ کے ان سے فایدہ اُٹھاویں گے

حروف سنہری۔ کاغذ روغنی رنگدار

نمستے	اردو حروف میں	
ایضاً	ہندی حروف میں	
ایضاً	انگریزی	
اوم	اردو	
ایضاً	ہندی	
ایضاً	انگریزی	

گایتری منتر	ہندی حروف میں
نیم	اردو
نیم	ہندی
نیم	انگریزی

سنسار کی گتی

انہیں ادبار نے ہی سبق نہ سکھایا

جن کی اپنی سلطنت نہیں اپنی حکومت نہیں انہیں راج نیتک ادو

ے مطلب کیا۔ جو خود آزاد نہیں اُن کا آزاد ممالک کے باشندوں پر ادنے زنی کرنا دخل در معقولات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ اگر جنوبی افریقہ کے بوئیروں نے بہادری میں اعلےٰ درجہ کے جوہر دکھلائے تو ہیں کیا۔ اور اگر انگریزوں نے مستقل مزاجی اور مستعدی سے اُن کا مقابلہ کر کے انہیں زیر کیا تو ہمیں کیا فائدہ ہوا۔ ہاں ایک فائدہ ہے جو اس گری ہوئی حالت میں بھی ان واقعات سے پہونچ سکتا ہے۔ ہم بوئیروں کی بہادری اور جان نثاری سے یہ سبق لے سکتے ہیں۔ کہ خواہ فتح ہو یا شکست انسان کمزور سے کمزور حالت میں بھی اپنا فرض ادا کر سکتا ہے۔ اور پھر جب مقابلہ باپ کی حد تک پہونچ جاوے تو اپنی تبدیل شدہ حالت کو بخوشی قبول کر کے عزت کے ساتھ اپنے فاتحوں کے ہم پلہ بن سکتا ہے۔ ہم انگریزوں کے استقلال سے اپنی گری ہوئی حالت کو درست کرنے کے لئے سبق لے سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جنگ کے خاتمہ پر جس طرح پر کہ ہر دو راج نیتک پارٹیوں نے اپنے ملک کے خدمت گذاروں کی متفق اللفظ ہو کر عزت کی اُس سے سیکھ سکتے ہیں۔ کہ بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں ہم سب کو یکدل اور یک زبان ہو جانا چاہئے۔ لیکن سیکھے کون؟ جس زمین کے اندر طاقت ہی نہ ہو وہ بیج کو بھی کیسے اُگا سکتی ہے؟ ہندوستان کے اوپر آفتوں پر آفتیں پڑیں۔ اور ورت سے یہ ہندوستان بن گیا۔ اُمپیر ہی اکتفا کر گئے اُنسے سخت سے سخت بدنام امر کن سنف کار کرائے۔ لیکن افسوس کہ اس کے باشندے اُسی طرح پر خواب غفلت میں خراٹے لیتے رہے۔ انہیں ادبار نے ہی سبق سکھایا۔

جنگ جنوبی افریقہ کی نسبت آخری کلمہ

جنگ کا خاتمہ واقعی ہو گیا فوجیں واپس آرہی ہیں لارڈ کچنر سپہ سالار ظفریاب ہو کر انگلستان میں آگئے۔ اور جلد ہندوستان کی سپہ سالاری کا چارج لیں گے۔ ملک نے اُن کی خدمات کے صلہ میں اُنہیں پچاس ہزار پونڈ یعنے تقریباً ساڑھے سات لاکھ روپیہ نقد نذر کیا۔ گو آیرلینڈ والوں نے نظر بٹو کی جگہ لے کر اس عطیہ پر سخت سنے ہی کئے۔ تاہم عام حالت ملک کی شاہد ہے۔ کہ لارڈ کچنر کی خدمات کی واقعی داد دینے کے لئے تمام ملک مستعد ہے۔ بوئیر لوگ خوشی خوشی شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی رعایا بننا قبول کر رہے ہیں۔ اور اخباروں والے پیشگوئی کر رہے ہیں کہ بوئیر اور انگریز پر سپیر کے ملاپ سے ملک جنوبی افریقہ کو ایک امیر اور خوشحال ملک بنا دیں گے۔ ایشور کرے کہ تلوار ایک مرتبہ نیام میں آئی ہوئی پھر باہر نہ نکلے۔ کیونکہ باوجود فتح کے بھی جنگ کے خطرناک نتائج کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے عزیز کہ جنگ کی بھینٹ ہو چکے ہوں۔

انتظام اسکو کہتے ہیں

بوجہ بیماری شاہنشاہ نصف جہان جلسہ

تخت نشینی گو ملتوی ہو گیا۔ تاہم جو جو کام کہ اس موقعہ پر ہونے تھے۔ اُن میں سے کسی میں بھی فرق نہیں آیا۔ جہاں شاہنشاہ کی بیماری سے رنج محسوس ہوا۔ اور بجائے خوشیوں کے جلسوں کے اُن کی شفایابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ وہاں ہندوستانیوں کی طرح انگریز ہاتھ پر ہاتھ رکھکر نہیں بیٹھ رہے۔ بلکہ آئے ہوئے مہمانوں کی خاطر داری کے علاوہ فوجوں کی نمائش وغیرہ سب ہوئیں کسی انتظام میں بھی جو برابر بھی فرق نہیں آیا۔ ہمیں شبہ نہیں کہ اس اتفاقیہ بیماری نے بادشاہ سلامت کی لاکھوں امیدوں کا خون کر دیا۔ جو جاہ و حشمت غیر ممالک کے سفیروں کو دکھلا کر اُن کے دلوں میں برطانیہ اعظم کی عظمت جمانے کا خیال تھا۔ افسوس کہ وہ جاہ و حشمت اس عالیشان ناٹک کے ترتیب دینے والوں کے خیال میں ہی رہی لیکن باوجود اس کمی کے اور کسی قسم کا فرق کسی انتظام کے اندر نہیں آیا۔ اور بقول ایک پادری صاحب کے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ بادشاہ سلامت کی بیماری کے سامان خداوند تعالے کی طرف سے اسلئے کئے گئے ہوں کہ جو بیشمار لوگ ہر پیشہ سے مصروف تھے۔ وے ہی دعائیں پڑھنا سیکھیں۔ خواہ جلسہ تخت نشینی کا اثر اچھا ہوتا یا بُرا ہمیں شبہ نہیں کہ ایسے اتفاقات کے اندر انسان پرمیشور کی زبردست طاقت کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔ اور اس سچائی کو محسوس کر سکتا ہے۔ کہ کیونکہ زبردست سے زبردست انسانی طاقت اور دور اندیشی بھی اُسکے نیا نیم کے روبرو ہیچ ہے

ایسے تو بہت ہی والا ڈاکٹر ہی وشواس پاتر ہے

گورنمنٹ ہند کیطرف سے اڑھائی تین ہزار روپیہ ماہوار کے ملازم ایک صاحب بہادر ہیں جن کا کام یہ ہے کہ موسم کی تبدیلیوں کی رپورٹ کرتے رہیں۔ اسوقت مدت سے اس عہدہ پر مسٹر ایلیٹ صاحب بہادر ہیں جن کی لیاقت کو میں جانتا ہوں۔ وہ اول درجہ کے ریاضی دان ہیں علاوہ اپنی تنخواہ کے اس محکمہ میں ہزار دو ہزار ماہوار صاحب بہادر اور خرچوا چھوڑتے ہوں گے۔ لیکن افسوس کہ اُن کی شہرت اُن کے اپنے ہموطنوں میں بھی اچھی نہیں ہے۔ پاینیر وغیرہ کے ایڈیٹر ان ہی ایسے بدظن ہیں۔ کہ اُن کی رائے میں جو کچھ پیشنگوئی

اس سال بھی صاحب بہادر نے پیشگوئی کی تھی کہ بارش کم ہوگی لیکن برخلاف اُن کی پیشگوئی کے اتفاق سے ہی بارش زیادہ ہو رہی ہے۔ ان صاحب بہادر کی ایک اور خاصیت ہوتی ہے۔ جب واقعی بارش ہو چکے تو وہ بتلا دیا کرتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ ۵ انچ اور فلاں جگہ ۱۲ انچ بارش ہوئی۔ مسٹر ایلیٹ صاحب سے بہتر تو پنجاب میں ڈاک کی کتابیں مطبوعہ ہیں۔ جن میں سے ۹۹ فیصدی صحیح نکلتی ہیں۔ میری رائے میں جو محکمہ جات علوم اب تک اور ہو رہے ہیں اور جن کے اصولوں سے کہ زمانہ حال کے سائنسدانوں نے اب تک کچھ حقہ واقفیت حاصل نہیں کی اُن کی تفتیشوں کو پبلک کرنے کی بجائے اُنہیں پوشیدہ رکھنا ہی ...

غلامی میں فخر بھی کرتے ہیں

جب کبھی ذکر آتا ہے کہ ہندوستانیوں کو نوکری کا خیال چھوڑ کر تجارت اور حرفت کی طرف رجوع ہونا چاہئیے تو بعض گہری پالیسی باز جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ گورنمنٹ غیر ہے ہندوستانی لوگ تجارت میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن آئے دن اخباروں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جو چیز انگلستان والے گورنمنٹ ہند کو سستی اور باموقع نہیں دے سکتے اُسکے لئے جرمنی اور امریکہ میں جانا یہ گورنمنٹ عار نہیں سمجھتی۔ پھر نہیں معلوم کہ اگر ہندوستانی بجائے انگریزی کارخانوں کے سستی اور عمدہ چیزیں بنائیں تو کیوں نہ گورنمنٹ اُن کی گراہک بن جاوے۔ ہندوستانیوں کی کفایت شعاری سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر وے دل سے حرفت اور تجارت کے کام میں دلچسپی لیں تو ولایت والوں کو مات کر دیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسے کاموں میں جو لوگ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں وے اسطرف رجوع نہیں ہوتے اُن کے دل تو نوکری گماشتگی اور کلرکی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں غیر تعلیمیافتہ جاہلوں کے ہاتھ میں اسوقت کی تجارت جاتی ہے جسکا نتیجہ ملک کے لئے ایسا خراب ثابت ہوتا ہے

کہ یہ لئے تیار ہیں۔ اُنہیں گویا مطلب ہے کہ دیش میں قحط پڑ جائے گا اور ہزاروں جانیں برباد ہونگی۔ اُنہیں مطلب اس سے ہے کہ آئی گیا تو گیہوں کا سوداگر روپیہ سے اُن کے وارے نیارے ہونگے خواہ اگلے سال اُسکی بدولت اُنہیں کا دیوالا کیوں نہ نکلے۔ میری رائے میں صدیوں کی غلامی نے ہندوستانیوں کے لئے غلامی کو باعث فخر بنا دیا ہے۔ گو پڑھے لکھے زبانی دعوے بہت کچھ کرتے ہیں اور تجارت اور حرفت کی بزرگی پر دھواں دھار لیکچر دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا عمل ظاہر کر رہا ہے کہ وہ ابھی تک اُنہیں بزرگوں کی سپوت اولاد ہیں جن کی نظروں میں پانچ روپیہ ماہوار کا کلرکی کا عہدہ لینا پانچ ہزار کے زمیندار سے زیادہ معزز سمجھا جاتا تھا اسوقت باوجود تعلیم کے آخری زینہ پر پہنچنے کا فخر کرنے کے بھی بنگال جیسے صوبہ میں بھی ہندوستانیوں کی نظروں میں ایک ڈپٹی کلکٹری کی عزت راجوں سے کہیں بڑھکر سمجھی جاتی ہے۔ جب تک غلامی کی عزت اس طرح قایم رہیگی تب تک امید نہیں ہو سکتی کہ یہ دیش اپنی نیچ اوستھا کو کبھی بھی چھوڑ سکے۔

جبراً ہاری روٹی دو

شان ٹنگ شہر جو زبردستی ... شہر پر زبردستی مارتا ہی ہے اور واپس نہیں دیتا چین سے یوروپین طاقتوں نے ہرجانہ بھی لے لیا۔ پیکن میں شاہی محلوں پر توپیں ہمیشہ کے لئے بیٹھ گئی ہیں۔ اور شاہی فوج بھی گھٹا دی گئی ہے ان سب باتوں سے ہی تسلی نہ ہوئی تو دوسری طرح سے چین کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ٹین ٹسین ایک شہر ہے جو پھر سے چینیوں کے قبضہ میں دیا گیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اُس شہر کے کوسوں تک چینی فوج کو آنے کا حق نہ ہوگا۔ گویا چین کے سپرد کر کے چین کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ اُس شہر کا انتظام قایم رکھ سکیں۔ مطلب صاف ظاہر ہے۔ جب انتظام کے لئے فوج نہیں ہے۔ کہ ٹین ٹسین کے شہر سے یقیناً کسی نہ کسی یورپین پر کبھی نہ کبھی حملہ ہوتے رہیں گے۔ اور وہ ایک واقعہ اُس شہر کو ہمیشہ کے لئے چین کے قبضہ سے نکلوانے کے لئے

کی ہے۔ جیسے مار کھاتے ہوئے رونے کی بھی اجازت نہیں

شاہی سخاوت پارٹیوں ہی کیلئے ہے

تخت نشینی کے جشن کے وقت جو خطاب عطا ہوئے ہیں اُنکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رعیت کا بہت کچھ خیال نہیں ہے۔ بلکہ بادشاہ سلامت نے خود اپنی رائے سے خطاب دیئے گئے ہیں۔ ان خطابات میں سے مسٹر کاٹن سابق چیف کمشنر آسام کو بڑی بھاری عزت بخشی گئی ہے۔ مسٹر کاٹن آنجہانی ہندوستانیوں کے دوست مشہور تھے۔ اور یہی وجہ ہے اینگلو انڈین لوگ اُن کی پوری عزت نہیں کرتے تھے۔ ایسے آدمی کو اگر کنزرویٹو پارٹی سے واسطہ پڑتا تو اُسے کون پوچھتا کون معزز بناتا لیکن شاہ ایڈورڈ نے انہیں خاص عزت کا مستحق سمجھا میری رائے میں اگر بجائے پارلیمنٹ کی پارٹیوں کے ہندوستان کے خیر خواہ شاہ ایڈورڈ کی ہمدردی اپنی طرف کھینچ سکیں تو اس دیش کے دکھ بہت جلد دور ہو سکیں۔

تمہاری ہمدردی کا دائرہ زیادہ وسیع ہونا چاہئیے

پاینیر کے ایک نامہ نگار نے ہندوؤں کے ذات پات کے بندھنوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک فرانسیسی مصنف کا حوالہ دیا ہے جس نے ہندوؤں کی نسبت بڑی درست رائے دی ہے۔ ایک فقرہ میں اُسنے ساری واقفیت کو بند کر دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "ہند کی زمین پدری محض اُسکی ذات ہے" کیسی صاف سچائی ہے۔ اپنی ذات سے باہر خواہ آفت پر آفت آوے ہندو کا دل نہیں ہلتا۔ اب تک کھتری۔ ویشیہ۔ اگروال کورمی۔ کایستھ وغیرہ سب جدے جدے وظیفے اور علیحدہ علیحدہ فنڈ قایم کرتے ہیں۔ اس تنگدلی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قومی فنڈ آج اب محض نمائشی رہ گئے ہیں ہر ایک آدمی قومی فنڈوں سے ہی سوارتھ سمجھ کر کوئی مد نظر رکھتا ہے۔ جب تک ذات پات کی زنجیروں کو توڑا نہیں جاتا تب تک محض ہندوؤں کے لئے بھی کسی ایک خیال سے اکٹھے متحرک ہونا نہایت مشکل ہوگا۔ یہ قوم اور دیش

اُپیش

(۱۲۷)

यो देवानां प्रभव श्चोद्भव श्च
विश्वाधिपो रुद्रो महर्षिः।
हिरण्यगर्भं पश्यत जायमानं
स नो बुद्ध्या शुभया संयुनक्तु॥

بیسم سرما جب اندھیری رات کے اندر ٹھٹھر سے ہوئے مسافر کے لئے صبح کا سوریہ اُدے ہونا ایک صحت بخش ثابت ہوتا ہے۔ آنکھیں اُن لال انگارے کی طرف ابھی گھومی ہی تھیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک روشن کرہ نمودار ہوتا ہے جسکی خوبصورت کرنیں نہ صرف اندھیرے کو ہی بھگا دیتی ہیں۔ بلکہ ٹھٹھے ماندے سب فرد کے اندر نیا جیون پھونک دیتی ہیں۔ مسافر اُٹھتا ہے۔ اور اس چلتے ہوئے گولے کے آگے سر جھکا کر کہتا ہے " ہے دیوا تمہیں بار بار نمسکار ہو " جیٹھ اس کی پورنماسی کو دو دن باقی رہتے ہیں۔ شام کو بڑا بھاری ہیبتناک طوفان آتا ہے۔ اُس طوفان کے اندر پھنسا ہوا انسان بھی پھانکتا اور فاقے چھانتا پریشان اور سرگردان پھرتا ہے۔ دفعتاً طوفان بند ہو جاتا ہے آکاش سوچھ صاف نظر آتا ہے۔ اور چندرما کی شیتل جیوتی ہر دے کو شانت کر دیتی ہے۔ مسافر بے اختیار بول اُٹھتا ہے " ہے دیو! تم ہی جیون آدھار ہو " کہاں تک ورنن کیا جاوے پرتھوی اگنی جل وایو اور بجلی غرضیکہ ہر ایک وویہ شکتی پیدا رتھ اسی طرح ہر ایک وقت منشیہ کی عزت کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور نربل جیو آتما جس دیوتا کی رپوتا سے

تمام بھی روشنی حاصل کرتا ہے۔ اسی کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ لیکن باوجود پرکاش یکت ہونے کے بھی یہ پدارتھ ہمیشہ کے لئے پرکاش نہیں دے سکتے چونکہ اپنی روشنی باہر سے حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ روشنی کل سے روشن ہو کر ہی انسان کو روشن کرتے ہیں اسلئے وہ دائمی روشنی نہیں دے سکتے اور بعض اوقات انسانوں کے اندر بڑے بھاری وشواس کو داخل کرنے کے باعث ہوتے ہیں پس جب سورج۔ اور چندرما۔ نکشتر اور وِدیُت سب کے سب پرماتما سے ہی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہی پرم پتا اُن کی پیدائش کا منبع ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ جب یہ سب طاقتیں اُسی پرماتما کے سہارے سے کام کر رہی ہیں اور آخر کار اُسی کے اندر لے ہو جاویں گی تو ان سب کا پیچھا چھوڑ کر کیوں نہ انسان اُسی پرماتما کی اُپاسنا میں مگن ہو کر اُسی کی شرن پکڑے؟ وہی تو سب کا ایشور ہے۔ اُس سے بڑھ کر اشٹریگس کے پاس ہے؟ اور اُس سے اوپر کون ہے؟ وہی سب کا سوامی ہے اور اسلئے سانسارک تعلیم دیتے اُسیکی آگیا کا پالن کرتے ہیں۔ پھر دیوہارک دیوتوں کی شکتی کیسی محدود ہے۔ جسقدر پرکاش اسکے اندر ہے کوئی دوسری رکاوٹ حائل ہو جاوے تو اُسے دور کر سکتے ہیں۔ سورج تمام روئے زمین کو ایک ہی مرتبہ پرکاشت کر دیتا ہے۔ لیکن اگر آندھی چل پڑے اور بادل اُمنڈ آویں۔ اور گھنگھور گھٹا چھا جاوے تو پھر سورج کی طاقت میں کب ہے۔ کہ وہ انسانوں کی آنکھوں کو روشن کر سکے۔ لیکن پرماتم جیوتی سے روشنی پانے والے گیان چکشوؤں کو اودیا کا بڑا سے بڑا اندھیرا بھی دبا نہیں سکتا۔ کیونکہ وہی سب کا سوامی اور سرویشور ہے۔ لیکن اسکی جیوتی کا بھی ایک

خاص نہیں ہے۔ وہ روشنیوں کا ناش کرنیوالا ہے اُسکے پرکاش کی موجودگی میں کوئی بھی دشٹ بھاؤ کام نہیں کر سکتا۔ اُسکے ساتھ ٹکرا کر سرد پرکاش کی دشٹتا چکنا چور ہو جاتی ہیں۔ وہ دیا سے کہ وہ اننت گیان پرکاش کی سیما نہیں۔ اُس سے کوئی بھی بھاؤ چھپ نہیں سکتا۔ اسیلئے تو اُسکے بھگتوں کے ہردیوں سے دشٹ بھاؤنائیں بہت دور رہتی ہیں۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ باوجود سارے جہان کے اندر اُسکا پرکاش موجود ہونے کے۔ باوجود روم روم کے اندر رچے ہوئے ہر ایک گھٹ کے اندر اُسکی موجودگی کے بھی گیان نیتروں کو بند کر کے ہم اُسکے روشنیوں سے محروم رہتے ہیں۔ سورج سارے اندھی جہان کو روشن کر رہا ہے۔ لیکن اگر میں اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھ لوں تو باوجود دوپہر کے وقت میں سورج کی کرنوں کے چاروں طرف پھیلے رہنے کے بھی مجھے کیا کچھ دکھائی دے سکتا ہے؟ پس اُس پرکاش مان سروویاپک پرماتما کی موجودگی کو انوبھو کرتے ہوئے بھی منشیہ اپنے جیون کے ادیشیہ کو پورن نہیں کر سکتا۔ جبتک کہ اُسکے روشنیوں کی مضبوط ابہا اپنے اندر ہیں اُرکے آتما دوارا پرماتما کے درشن نہیں کر لیتا اور یہ اسلئے کہ منشیہ جیون کا ادیشیہ ہی یہ ہے کہ دکھوں سے چھوٹ کر سُکھ کی پراپتی کیجاوے۔ لیکن جب تک کہ اپوترتا اور پاپ کی دور نہیں ہوتی اور پوترتا کا اچیہ انتہ کرن کے اندر نہیں آتا۔ تب تک دکھ دور نہیں ہو سکتے۔ پس ہے بندھن گن! پوتر سروویاپک پرماتما کے درشنوں کے لئے اکنٹھت ہو جاؤ اور اُسکی بھگتی میں مگن ہو کر اُسکے دویہ سروپ کے درشن کرتے ہوئے سنسار کے سب پرکار کے وکاروں کو دور کر دو۔ بند ہو گئی!! پرماتم جیوتی جہان سارے برہمانڈ کے اندر ویاپک ہو رہی ہے وہاں تمہارے آتما کے اندر وشیش روپ سے ہے اُسی کو تلاش کرو اور اندریوں کو بیرونی وشیوں سے روک کر اندر کھینچو تاکہ دے من کو چھوڑ دیویں۔ اور اندریوں بجھد سامان ہوا ہیں تمہارے آتما کو پھوڑ کر اُٹھ سے بھاگے۔ موجود سہت وغیرہ

آتمک نظارے

سچ مچ وکرت رنگ نہیں ہو

خزانہ لوہے کی کوٹھڑی میں بند ہو۔ سنگین پہرہ اوپر ہو۔ دن رات سنتری جاگتا رہے ممکن ہے کہ ایسی حالت میں خزانہ کی بیرونی رکشا ہو سکے لیکن اگر سُرنگ کھود کر چور خزانہ کو لے جاویں۔ تو سنتری بیچارہ مُنہ تکتا ہی رہ جاویگا۔ اور یا اگر سنتری کو نیند آ جاوے۔ یا یہ ہو جاوے۔ وہ ہو جاوے۔ کہاں تک وچار کریں۔ سروتہا رکشا ہونی اسمبھو معلوم ہوتی ہے۔ اگر تمہارا پہرہ دار مضبوط ہو۔ اور ہوشیار ہو۔ اور دیانت دار جان نثار ہی ہو تب ممکن ہے بیرونی جانداروں دشمنوں سے تمہاری رکشا ہو سکے۔ لیکن اندر کے دشمنوں سے کون رکشا کر سکتا ہے۔ کام۔ کرودھ۔ موہ اور لوبھ کی اگنت اور اُٹھتی ہوئی لہروں سے تمہارا کون سا جان نثار سپاہی تمہاری رکشا کر سکتا ہے۔ ماں اور باپ بھیا اور بہن۔ پتی اور پتنی کس کے اندر طاقت ہے کہ اپنی ہستی کو بھول کر کیول تمہاری ہی رکشا میں مگن رہے۔ جو خود بندھنوں میں پھنسے ہیں وہ تمہارا چھٹکارا کیسے کرا سکتے ہیں۔ پریہ پاٹھک گن! تم بھی اسی طرح پر اس گمبھیر پرشن پر وچار کرو جس طرح پر کہ کسی سمے میں اس آتمک پرشن پر وچار کرنے کے لئے مجبور ہوا ہوں۔ چاروں طرف ڈھونڈھا لیکن اس سنسار کے اندر ایسا کوئی سہایک نہ ملا جو سردیہ کار سے رکشا کر سکے۔ سنتوش یا میں اور شانت رہا۔ آشچریہ کہ پار جو ودھ سنیاسی رشیوں میں مجھے ایسا دکھ ہی میری رکشا ہوئی۔ جب میں دنیاوی ایشا اور ورشن کی لہریں جاتی ہیں جسکا نتیجہ کے ساحل امید سے دور پھینک دیں گی۔ تو دفعتاً لہریں نرم پڑ گئیں ان کا زور شتھل ہو گیا۔ اور میں بجائے چکنا چور ہو جانے کے شانتی کی چٹان پر جا پڑا جہاں سے پھر نہ ہلتا۔ اگر خود اپنے آپ کو شانتی کے ایوگیہ نہ ثابت کرتا۔ ایسے سمے میں میری زبان سے بے اختیار نکلتا ہے کہ "ہے پربھو! سچ مچ سروَرشک تمہیں ہو"

تب جیون اُدیشیہ کا پتہ لگ سکیگا

پہاڑ کی چوٹی دور سے کیسی لبھاونی معلوم ہوتی ہے۔ سبز درختوں کے اوپر سفید برف کی شوبھا کا ورنن بانی کہاں کر سکتی ہے۔ پھر مجھ سے تُچھ پرش کی سادھارن بانی میں تو شکتی ہی کہاں ہے۔ کہ اس کا بیان دیوں تک پہونچا سکوں۔ یہ کچھ انوبھو کرنے ہی کی بات ہے۔ بانی کی وہاں پہونچ نہیں۔ لیکن دل بے اختیار چاہتا ہے۔ کہ اس خوبصورت زمین کے نزدیک پہونچ کر اس سے آنند اُٹھاؤں۔ سوچنے کی عادت نہیں۔ اسلئے بے اختیار قدم اوپر کی طرف اُٹھاتا ہوں اپنی ٹانگوں کو نہیں آزمایا۔ اپنے سینہ کا امتحان نہیں کیا۔ اور بے تحاشا اوپر کو دوڑ چلا۔ دس قدم آگے نہیں چلا تھا۔ کہ ہانپ اٹھا دس قدم اور چل کر ٹانگوں میں کھلیاں پڑ گئیں۔ اب چلا نہیں جاتا۔ بے اختیار مُنہ کے بل نیچے گرا۔ اور اس خوبصورتی پر موہت ہونے کے قابل ہی نہ رہا۔ لیکن ایک دوسرا شخص ہے وہ اپنی ٹانگوں کو تولتا ہے۔ سینہ کی طاقت کا خود سے مطالعہ کرتا ہے۔ چڑھائی کے اوپر غور کی نگاہ ڈالتا ہے اپنی کم زوری کو محسوس کر کے نشار یک سادھنوں کا آرنبھ کر دیتا ہے۔ چھ مہینے گذر جاتے ہیں۔ لیکن گھبراتا نہیں۔ ایک برس گذر جاتا ہے۔ پھر بھی ثابت قدم رہتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس دن سے ابھیاس کا آرنبھ کیا تھا۔ سال بھر کے بعد اسی دن کمال بے پروائی لیکن مستعدی کے ساتھ قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ کی چوٹی پر ایک سایہ دار درخت کے نیچے جا بیٹھتا ہے۔ ٹھیک یہی حالت سب کی آتمک کشمکش کے اندر ہی ہو رہی ہے۔ کہاں مکتی کا اعلےٰ اُدیشیہ اور کہاں ہم تُچھ جیووں کی طاقتیں! اسلئے پہلا کام جو ہمیں کرنا چاہئے یہ ہے کہ اپنی آتمک شکتیوں کا جائزہ لیں۔ اپنی آوشکتاؤں کو سمجھیں اپنے سمبندھوں پر غور کریں۔ تاکہ ہمیں اُن سادھنوں سے آگاہی ہو۔ جن کے سدھ ہونے پر ہی ہم برہم دھام کی اعلیٰ چوٹی کی چڑھائی پر پہلا قدم رکھ سکتے ہیں

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

کہاں ہیں وہ سمے جبکہ نستے کر کے مل جانا مبارک سمجھا جاتا تھا! جبکہ آریہ سماج کے ممبر دن رات سنہرا باغ کی ہی سیر کیا کرتے تھے۔ کہاں ہے وہ زمانہ جب کہ رشی اُنتی کی دُھن میں آریہ پرش مگن دکھائی دیتے تھے! کہاں ہے وہ زمانہ اور نادر وقت جب کہ سنگتی سے بری دھرم دھن کے مخمور ہیں۔ مست آریہ پرش ہری کیرتن کرتے ہوئے بے خوف پھرتے دکھائی دیتے تھے۔ زمانے نے پلٹا کھایا۔ نہ انہیں سنبھل سکیں۔ سبز باغ غائب ہو گئے۔ کم حوصلہ سست لوگ پچھلے زمانہ یعنی گذشتہ سنہرے زمانہ کو یاد کر کے ٹھنڈی سانسیں بھر رہے ہیں

ان کی نگاہ میں حکمت تیرہ و تار دکھائی دیتی ہے۔ جن پر وشواس کیا تھا۔ وے وشواس پاتر نہ نکلے۔ جنہیں رہنما سمجھتے تھے وے سنکار اور ٹھگ نکلے۔ جنہیں پرو دیکا کی دُہن میں مست سمجھتے تھے وے اسلاہ درجے کے سوارتھی نکلے۔ ایسی حالت میں اگر سادھارن پُرش گھبرا کر ویدک دھرم کو ہی جواب دے بیٹھیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وید اور پرمیشور سے بھی منحرف ہو بیٹھیں تو تعجب نہیں۔ لیکن شاستر بتلاتا ہے گزرے ہوئے زمانہ کو یاد کر کے وقت تاسف ضائع کرنا مورکھوں کا کام ہے۔ کبھی مان لوگ گزرے ہوئے زمانہ کو بھول جایا کرتے ہیں۔ شاستر بتلاتا ہے کہ آنے والے دکھ کی نِورتی کا پریتن کرو۔ جو وقت گزر چکا ہے۔ وہ ہاتھ نہیں آسکتا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا دور دوراں دکھاتا نہیں

جو تمہارا نہیں رہا۔ تم اس کے پیچھے کیوں بھاگتے ہو۔ جو تمہارا ہونے والا ہے اسکی فکر کرو۔

گزشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط

ورنہ پچھتا پچھتا کے ہی مر جاؤ گے۔ اور چڑیاں ہمارا کھیت چگتی جائیں گی

کنیا کیلئے ورکی ضرورت

ایک کنیا مہاودیالیہ کی آٹھویں جماعت ختم کرنے کے بعد لڑکی اپنے گھر چلی گئی ہے۔ سوشیلا۔ سندر۔ ہندی جانتی ہے۔ ور کھتری ہونا چاہئے۔ خواہ کسی فرقہ کا ہو۔ آریہ ہو۔ عمر ۲۰ سے ۲۵ سال تک ہو آمدنی فی ماہ ۵۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ صحت عمدہ اچھی ہو۔ خط و کتابت معرفت منیجر ستیہ دھرم پرچارک بھیجئے۔

گروکل سماچار

(نجی)

بھوجن کا ذکر کرتے ہوئے یہ جتلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس قدر برہمچاریوں کے ولی اور دیگر معزز پُرش گروکل کو دیکھنے آئے ہیں انہیں اقبال کرنا پڑا ہے کہ اس قسم کا اعلےٰ بھوجن امیروں کے ہاں بھی بہت کم گھروں میں ملتا ہے۔ اور اگر اس امر کا لحاظ کیا جاوے کہ لال مرچ کھٹائی اور دیگر مضر صحت مسالحوں سے پرہیز کے علاوہ پانی وغیرہ کا بھی خاص بندوبست ہے تو کوئی شبہ نہیں ہے کہ بلحاظ صحت جسمانی و دماغی اس قسم کے مقوی بھوجن کا شاید ہی کسی دوسری جگہ انتظام ہوگا۔ اختصار کو مدنظر رکھ کر یہ ممکن نہیں ہے کہ اس جگہ ہر روز کے بھوجن کی تفصیل درج کیجاوے۔ ورنہ بھوجن کے رجسٹر کی نقل ۵۔ مارچ ۱۹۰۲ء سے اب تک درج کی جاتی تو معلوم ہوسکتا کہ اوپر کی تحریر میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔

بھوجن کے ذکر کے ساتھ ہی ضروری ہے کہ بیماری کے وقت

برہمچاریوں کی علاج

کا جو انتظام اس وقت کیا گیا ہے۔ اس سے پبلک کو بھی مطلع کر دیا جاوے تاکہ جو بدگمانیاں گروکل کے دشمن اس وقت پھیلا رہے ہیں وے دور ہو جاویں جب سے برہمچاری ۴۔ مارچ کو اس جگہ پر آئے ہیں اسی وقت سے مکمل طور سے ڈاکٹر گنگا چندر جی برابر موقعہ پر برہمچاریوں کی صحت کی نگرانی کے لئے اس جگہ آتے رہے ہیں۔ لیکن اب ۴۔ جولائی سے شہر کا ڈاکٹر بالکند جی ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن اس جگہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے درجہ اول ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا کہ جس جگہ رہے اسی جگہ وید پرچار وغیرہ فنڈوں کے لئے ہمت سے بڑھ کر روپیہ اکٹھا کر کے بھیجتے رہے۔ اور جب گروکل کا چرچا چلا تو اسی وقت سے اپنا لڑکا داخل کرانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کا لڑکا بیشورت گروکل کی دوسری جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جب استعفیٰ دیا تھا۔ اسوقت درجہ دوم کے اسسٹنٹ سرجن تھے۔ میں پرمیشور کا دھنیہ واد کرتا ہوں کہ ہمیں اس وقت ایسے ڈاکٹر ملے ہیں جو کہ جہاں بچوں کا بڑے پریم سے علاج کرتے ہیں وہاں ساتھ ہی ہر وقت دوائی کے استعمال کے برخلاف ہیں۔ بلکہ برہمچاریوں کو ہدایت کرتے رہتے ہیں۔ کہ قواعد صحت کی پابندی کرتے ہوئے دوائی کے استعمال سے بچے رہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے سرل سبھاؤ اور دیالو ہیں کہ خود ہی کمپونڈری کا کام کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی وقت ملازم موجود نہ ہو تو خود پانی لاکر اودیہ وغیرہ تیار کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آشرم باسیوں کا ادکرن لیا ہے اور خود لوٹا دھوتی بغل میں دبا کر شوچ کو چلے جاتے ہیں۔ اور دیایام اور سنان کر کے دھوتی صاف کر کے واپس آجاتے ہیں ڈاکٹر صاحب کے رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا کمرہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹے سے کمرے میں ہسپتال کھولا ہوا ہے جس میں اودیہ چُنی ہوئی ہیں۔ اور جملہ سامان جو ایک چھوٹے ہسپتال میں ہوا چاہئے۔ موجود ہے۔ اسکے ساتھ ہی عرق۔ شربت وغیرہ

جملہ اقسام ضروری کے موجود رہتے ہیں
اور دیسی ادویات ہی استعمال کی جاتی ہیں
لیکن ہنری اور ڈاکٹر صاحب کی کوشش
یہ رہتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے ادویات
کا استعمال ہی نہ کرنا پڑے

(۲) اس ضمن میں ایک خاص ضروری امر کی
طرف مجھے سرو ساد ہارن کی توجہ کھینچنا ہے
گروکل ایک ایسی جگہ کھولا گیا ہے۔ جسکے
نظارے ردی سے ردی دل کو بھی اپنی طرف
کھینچ لیتے ہیں۔ ایک مرتبہ جو شخص ملازم ہو
جاتا ہے۔ پھر یہاں سے واپس جانا نہیں
چاہتا۔ اور اگر بوجہ عدم ضرورت یا
نا قابلیت ملازمت کے اسے برطرف کرنا پڑتا
ہے۔ تو وہ گروکل کا جانی دشمن ہو کر جاتا ہے
بعض لڑکوں کے ولی بھی شاید ایسے ہوں
جن کی حسب مرضی گروکل کے نیم توڑنے
کی اجازت ہمنے نہ دی ہو اور وہ ناراض
گئے ہوں۔ بس ایسے اصحاب بعض اوقات
بہت سی غلط افواہیں اڑایا کرتے ہیں۔ میں
جنرل پبلک کو عموماً اور آریہ پبلک کو خصوصاً
خبردار کرتا ہوں کہ ایسے اصحاب کی باتوں
کو نہ سنا کریں۔ اور اگر ایسی افواہ کوئی
انہیں بھرم میں ڈالنے کا باعث ہو تو فوراً
مجھے اطلاع دیا کریں۔ تاکہ اخبار کے ذریعہ
سے ہر ایک امر کو صاف کر دیا کروں۔ کل
ہی ایک معزز صاحب لکھتے ہیں "کیا یہ
ٹھیک ہے کہ گروکل میں مچھر کے باعث
سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ اور ودیارتھیوں
کو کھانا کھانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔
ملیریا کی شکایت کے باعث
کیا جنبا دیا۔ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو
آپ کو اس معاملہ میں جلد انتظام کرنا چاہئے"
میرے معزز دوست کا منشاء شاید پرائیویٹ

جواب منگانے کا تھا۔ لیکن ممکن ہے کہ
ایسی قسم کی خبریں یہاں اور شہروں میں پہنچی
ہوں جو کہ مجھ سے کبھی بھی خط و کتابت نہیں
کریں گے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ ایسی –

جھوٹی خبروں کی علانیہ تردید

کی جاوے تاکہ ایسی خبریں مشہور کرنے والوں
کا حوصلہ آئندہ کے لئے پست ہو جاوے
مچھروں کا اس جگہ نشان تک نہیں۔ دسہرہ
کے وقت محض چند مچھر ہمارے احاطہ
کے باہر دیکھے گئے ہیں۔ جہاں گھاس جم آئی ہے
لیکن ان کو مچھروں سے کچھ نسبت نہیں
جو شخص عام اس سے کہ وہ ڈاکٹر ہو
یا کوئی اور جگہ آتا ہے۔ جگہ کو دیکھتے ہی
بے اختیار کہہ اٹھتا ہے "کیا اچھی جگہ" کی
نسبت لوگ مشہور کرتے ہیں کہ یہاں ملیریا
ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بیر لال صاحب لاہور سے
آئے تھے۔ جگہ کو بہت ہی پسند کر گئے
صرف دو لڑکوں سے وہ واقف تھے
دونوں برہمچاریوں کو دیکھ کر (حالانکہ
ایک دو دن سے وہ کچھ بیمار رہ چکے تھے)
بولے کہ ان دونوں کی صحت اس وقت
کی نسبت بہت ہی اچھی ہے۔ جب کہ میں
نے انہیں لاہور میں دیکھا تھا۔ میرے
دوست کو خبر لگی ہے کہ لڑکے مچھروں
کے مارے روٹی نہیں کھا سکتے حالانکہ سخت
بارش ہونے کے بعد بھی اس وقت برابر دونوں
طرف لالٹینیں جلا کر بھوجن کی چوکیاں
پر رکھی جاتی ہیں۔ اور ایک گھنٹہ تک
جو کھانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اسی
میں برہمچاری ذرا بھی گھبراہٹ محسوس نہیں
کرتے۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے

گروکل بھومی کی اُتری

کے تشیش اور شانتی دایک نظارہ کا اندازہ
نہیں کیا وہ میرے اس بیان کو تجربہ ہی سے
سمجھ سکتے ہیں۔ گرمیوں کے دنوں میں
جب سخت سے سخت دھوپ پڑتی ہے۔ دن
کے خاص حصہ میں گرم ہوا ہی چلتی ہے۔ اور شام
ہی چار بجے سے ہوا ٹھنڈی ہونی شروع
ہو جاتی ہے۔ اور رات ایسی خوشنما اور ٹھنڈی
ہوتی ہے کہ اس تناسب صندین کو د
کر دن ان حیران رہ جاتا ہے۔ پس یہ
بالکل غلط ہے کہ یہاں مچھروں نے اطمینان
سے کو برہمچاری کھانا نہیں کھا سکتے
باقی رہا ملیریا یا برہمچاریوں کی بیماری
سو ۲۷ جولائی کو جس وقت کہ میں
یہ مضمون لکھ رہا ہوں محض ایک برہمچاری
کو ۱۰۲ درجہ کا بخار ہے۔ اور ایک
برہمچاری کی پیر کی انگلی پر زخم ہو
جانے کی وجہ سے پولٹس باندھی ہوئی
ہے۔ ان کے علاوہ کوئی برہمچاری بھی
بیمار نہیں۔ نہ کوئی ادھیاپک یا دیگر ملازم
وغیرہ بیمار ہے۔ اس جگہ علاوہ پچاس
برہمچاریوں کے ۵۰ یا ۶۰ کی اور آبادی
ہے۔ ان میں سے صرف یہی دو بیمار ہیں
اس سے نتیجہ نکالنا آسان ہے۔ کہ آیا
اس وقت ملیریا کا زور ہے یا نہیں
اور گزشتہ سے پیوستہ برسوں میں نے اس جگہ
تجربہ کیا ہے۔ اب تک کسی موسم میں بھی
ملیریا وغیرہ کا خوف ظاہر نہیں آیا۔
۲ ۱/۲ ماہ ... دورہ ... رہا۔ اور اس
کے بعد ڈاکٹری رائے آپ صاحبان کو معلوم
ہو جاوے گی۔ کہ یہ جگہ بلحاظ صحت اور
حالات کے کیسی ہے۔

اور اس جگہ میں صرف دو بہدر پرشوں
کی تحریری رائے پیش کرتا ہوں۔ جنہوں
نے کرحال میں گروکل کا ملاحظہ کیا ہے۔ اور
جو بلحاظ اپنی لیاقتوں کے ان معاملات
میں رائے زنی کے مستحق ہیں۔ اول رائے
بابو سرجو پرساد جی ہیڈ ماسٹر ضلع
سکول مظفرنگر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔
"آج میں نے گروکل کو دیکھا اور جس
سرگرمی اور سنجیدگی سے کام ہو رہا ہے
اسے دیکھ کر میں بہت خوش ہوا۔ جو چند
بلڈنگ کے مکانات بنے ہیں۔ وے صاف
اور آرام دہ ہیں۔ لڑکے اپنی موجودہ
حالت میں خوب خوش و خرم معلوم ہوتے
ہیں۔ اور اُن کی شکل چست اور تندرست
معلوم ہوتی ہے۔ اُن کو جو جن عمدہ
دیا جاتا ہے۔ اور اُن کی خبرگیری مدرگی
سے کی جاتی ہے۔ میں اس انسٹی ٹیوشن
کی کامیابی کا خواہشمند ہوں۔ اور
امید کرتا ہوں۔ کہ لوگ جسقدر ممکن
ہو ہر قسم کی امداد دیں گے"۔ دوسری
رائے شری جان رائے اینتھوری پرساد صاحب
انگزکٹو انجینیر ڈسٹرکٹ متوسط کی ہے۔ جنہوں
نے ہمراہی سردار چندن سنگھ صاحب
قائمقام سول سرجن انچارج انتظام پلیگ
ہردوار ۹۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو گروکل
کا ملاحظہ کیا اور عمارت کے متعلق بہت
سے مفید مشورے دیے۔ آپ تحریر فرماتے
ہیں "میں لے گیا گروکل کو حسب فرمائش
اپنے دوست مسٹر روشن لال بیرسٹر
ایٹ لا کے ملاحظہ کیا۔ یہ خیال کہ
جس زمین پر موجودہ عمارتیں بنائی
گئی ہیں۔ اس کی سطح نیچی ہے میری رائے
میں واقعات پر مبنی نہیں ہے۔ ہم مستقل
عمارتوں کی کرسی کافی اونچی یعنی ۴ یا ۵
فٹ بنائی جاوے گی۔ اور چاروں محراب
دار بنائی جاویں گی۔ تو پھر یا دیواروں
میں نمی کا کوئی شبہ ہی باقی نہیں رہے گا
موجودہ گروکل نواسیوں کی صحت عمدہ
معلوم ہوتی ہے۔ اور میری رائے میں
یہ جگہ اُن اغراض کے لئے بالکل مناسب
ہے۔ جن کے لئے کہ اس وقت استعمال
کی جا رہی ہے"

پیارے ناظرین! واقعات اور خیالی
افواہوں میں بڑا فرق ہوا کرتا ہے۔ جن
اغراض کو مدنظر رکھ کر اس وقت افواہیں
اُڑائی جا رہی ہیں۔ اُن سے میرے بہت
سے ناظرین واقف ہیں۔ جو لوگ اس
قسم کی افواہوں کو رواج دینے کے
لئے اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں
اُن سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ کوئی
مفید کام اپنے ہاتھوں میں لیویں۔ "تاکہ
جہاں ایک طرف اپنے آتما کو گرنے سے
بچا سکیں۔ وہاں ساتھ ہی ایک پوتر
انسٹی ٹیوشن کے کام کرنے والوں کو
اس انسٹی ٹیوشن کے لئے کام کرنے کا
کافی وقت چھوڑ سکیں۔ کیونکہ اگر گروکل
کے سیوک محض اُس کی رکشا کے ہی
کام میں لگے رہے۔ تو جو جو نئے خیالات
طریقہ تعلیم کو درست کرنے کے اُن کے
دلوں میں ہیں۔ وہ نشوونما نہیں پا سکیں گے

(باقی آئندہ)

ضروری التماس

(۱) پریس کئی کارنوں سے کچھ مدت
تک ابھی جالندھر میں ہی رہے گا۔ اسلئے
کرمی صاحبان ہی پریس کے متعلق کسی
قسم کی بھی خط و کتابت سیدھی میرے
ساتھ نہ کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا۔ مضامین
خود جالندھر بھیجا کروں گا۔ اور باقی
ایڈٹ کرنے کا کام بھائی وزیر چند
جی ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین نے بڑی مہربانی
سے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ مینیجری کے متعلق
جو خط و کتابت ہو لالہ بستی رام جی سے کیجئے۔

(۲) ۲۸- جون کو میں گروکل بھومی میں
پہونچ گیا تھا۔ پیر میں سخت پھوڑا اٹھا۔
جس کے باعث تکلیف تھی۔ بیسیوں خطوط
اُن بھائیوں کے جنہوں نے رستہ میں مجھے
دیکھا تھا اُس پھوڑے کی حالت دریافت
کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اُن سب کی تسلی
کے لئے لکھتا ہوں کہ پھوڑا پھوٹ کر مواد
کل نکل گیا ہے۔ محض زخم باقی ہے۔ جو
پانچ چھ دنوں تک آرام ہو کر شاید ایک
ہفتہ تک ویایام کے قابل ہو جاؤں گا۔

(۳) گروکل کی ریاضی اور سائنس کے
ادھیاپک پد کے لئے اب کوئی بھائی بھی
درخواست نہ بھیجیں جو کہ کوئی جواب نہیں دیا
گیا۔ وے سمجھ لیں کہ ان کی درخواستیں
نامنظور ہو گئی ہیں۔

(۴) اکثر بھائی جو برہمچاریوں کے لئے پھل
بھیجتے ہیں اُنکی ریلوے رسید میرے نام بھیجتے ہیں
جو بعض اوقات یہاں پہونچنے کے تین دنوں بعد
مجھے ملتی ہے پس جو صاحب گروکل کے لئے کوئی

چیز بھیجیں وہ ریلوے رسید ... تو وہ
منشی جی صاحب کاربرداز سنگھ کے نام
بھیجیں اور اس کی اطلاع سبھا ہی
مجھے بھیج دیا کریں۔ اس طرح پرچے
خراب نہ ہوا کریں گے۔
(منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل)

سوامی دیانند اور سائنس
نمبر ۱۲

ویریہ رکشا اور ورزش

(لالہ ... جیون داس صاحب اسسٹنٹ سرجن)

میرے ایک دوست اپنی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی جائے رہائش سے سولہ یا سترہ میل کے فاصلہ پر ایک معزز خاندانی سکھ عیسائی ہو گیا اور چاہتا تھا کہ اپنی عورت کو بھی عیسائی بنا لیوے۔

اس بات پر وہ اٹھ گاؤں کی طرف چل پڑے۔ پرماتما کی کرپا سے عورت تو بچ گئی لیکن اس کا پتی عیسائی ہی رہا۔ راستہ کی تکلیف اور بدن کی پہلی کمزوری کے سبب بیمار پڑ گئے۔ کھانسی سے لاچار اور خون منہ سے آنے لگ گیا۔ یہ خط پڑھ کر مجھے اپنے عزیز دوست کے بیان پر افسوس آیا۔ کیونکہ ... ان سے ورزش کے واسطے عرض کر چکا تھا۔ لیکن بدقسمتی ہم لوگوں نے ورزش کا کرنا ماں باپ سمجھ رکھا ہے۔ بقول کہ گاجی کی طرف نہیں جاتے۔ ضلعوں کے ضلع پھر جا۔ شاید بدقسمتی سے دو چار آدمی ہیں جو دیا یام کرتے ہوں۔ ان عذرات پیش کرنے کے لئے تو بہم کوئی تیار ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جب میں نے اپنے ایک معزز بھائی سے پوچھا کہ آپ ورزش کرتے ہیں یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا "وقت نہیں ملتا"۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ گپ لگانے کو گھنٹوں تک وقت مل جائے۔ لیکن ورزش کرنے کے لئے جس میں اپنا ہی اپکار ہے۔ ایک آدھ گھنٹہ کے لئے فرصت نہیں ملتی اسی سستی اور غفلت کا یہ نتیجہ ہوا کہ آریہ ورت ... ہندوستان بالکل کمزور اور بزدل ہو گئی ہے۔ انگریز بینر آفس کے لگاتار کام نے اہل ہوری بابوؤں کے دماغ۔ دل اور جگر کو اتنا کمزور کر دیا۔ کہ ورزش تو کہاں۔ کمر درد اور ٹانگوں کی کمزوری کے واسطے دوائیں تلاش کرتے پھریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میرے ایک واقف آدمی لاہور میں ہسپتال سے دوائی لینے کے واسطے جاتے تھے۔ جب اثناء گفتگو میں ورزش کا ذکر آیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلے تو میں نے ورزش نہیں کی لیکن اب گھر سے ہسپتال کو جاتے وقت کافی ورزش ہو جاتی ہے۔ صرف یہی مثال نہیں۔ بلکہ بہت سے آدمیوں نے اپنے معمولی کاروبار کو ورزش سمجھ رکھا ہے۔ گھر سے دفتر جانا ہو تو ورزش۔ بھاجی ترکاری خریدنے میں ورزش۔ رو لے بیٹھے میں بھی ورزش۔ کوئی کام نہیں جہاں پچ ویسیوں کی ورزش نہ ہو۔ ہر ایک جگہ ڈمبل پھر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم سب بیگاریوں کی طرح لگ رہے ہیں۔ جہاں چاہو ورزش کر لو۔ نہ کوئی قاعدہ نہ کوئی اصول۔ ورزش جیسے کھلے میدان میں علی الصباح کرنی چاہئے نہ کہ دن کو ۱۰ بجے روٹی کھا کر دفتر کو بھاگتے ہوئے۔ جہاں غیر عادی کا ڈر۔ آفیسر کی رپورٹ کا ڈر۔ تندرستی کو نہ صرف بگاڑتا ہے۔ بلکہ عمر کو کم کرتا ہے۔ جو لوگ ایسی ورزش کرتے ہیں۔ ان کو روٹی بھی ٹھیک طرح سے ہضم نہیں ہوتی۔ اور کیوں کر ہضم ہو جہاں انگریز لوگ روٹی کھانے کے بعد آرام کرتے ہیں وہاں ہم لوگ روٹی کھا کر خوب بھاگتے ہیں جس سے نہ صرف کھائی ہوئی روٹی ہی ہضم نہیں ہوتی بلکہ آئندہ کے واسطے طبیعت کمزور ہو کر تندرستی کو بگاڑ دیوے۔ ہماری ایسی بے قاعدگی سے ایک آدمی کو ہی نقصان نہیں ہے۔ بلکہ سارا کا سارا دیش اس سے تکلیف اٹھا رہا ہے نوجوان آدمیوں کو دیکھئے۔ تندرستی کے نمونے ہیں۔ بہت کم ہوں گے جو ورزش کرتے ہیں۔ باقی تو ندامت ہسپتال میں داخل کرنے کے لائق ہیں۔ گرہستی آدمیوں کو تو فرصت ہی کہاں۔ گھر کے کام کاج۔ لڑکے بالوں کی پرورش دفتر کا بوجھ۔ روزی کا فکر۔ ورزش کے خیال کو دماغ میں گھسنے ہی نہیں دیتا۔ سب کے سب چند روزہ مصیبت سے دن کاٹ کر اس دنیا سرائے فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور کمزور اور بزدل سنتان چھوڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی کمزوری نہ صرف ان کو ہی نقصان پہنچاتی ہے۔ بلکہ کمزور آدمیوں کے نقص ویریہ کے رستے ان کی سنتان کو پہنچتے ہیں جو جنتے ہی بیماری ساتھ لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں پا کر چھوٹی عمر میں ہی مر جاتے ہیں۔ جو کچھ بچ بھی گئے تو آئندہ بڑے ہو کر کشٹ اٹھاتے ہیں۔ زندگی کے لطف سے محروم رہ کر ہائے ہائے میں عمر کو ترتیت کرتے ہیں۔ بعضے تو کسی بیماری سے ہی چل دیتے ہیں۔ کیونکہ ایسے آدمیوں کو بیماری بھی جلدی دبا لیتی ہے۔ اور جو لوگ ورزش کے عادی ہوتے ہیں وہ مضبوط ہونے کے سبب سے کم بیمار اور ہمیشہ تندرست رہتے ہیں اور ان کی عمر بھی بڑھ جاتی ہے

(باقی آئندہ)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

لالہ نرسنگھ داس گپت داز شملہ، لالہ گوکل چند جی کی تحریر درباره نیم دیدہ ہم ہوا پنسر بورہ وغیرہ کی تائید میں لکھتے کہ ایک خاص واقع کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہم لالہ نرسنگھ داس کے ساتھ اتفاق کرتے ہوں کہ شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اپدیشکوں کو ہدایت ہونی چاہئے کہ سمبندہ نیم دردہ نہ کرادیں

(ایڈیٹر)

پنڈداس کشن داس دھرم ارتھ آریہ اوشدھالیہ گوجرانوالہ کا افتتاحی جلسہ

از ماسٹر آتما رام جی

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ ستیہ دھرم پرچارک میں لالہ رنجیت رائے جی کے قلم سے شدیان لالہ پنڈداس جی کے دان کا مفصل ذکر شائع ہو چکا ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کی خاطر اوشدھالیہ کو سادھن بنانے کے لئے کس پرکار لالہ صاحب موصوف نے چودہ ہزار روپیہ کی جائیداد ارپن کر کے اس کی باقاعدہ رجسٹری کرادی ہے۔ اسبات کو ستیہ دھرم پرچارک کے پاٹھک جان چکے ہیں۔ اوشدھالیہ مذکورہ کا افتتاحی جلسہ ۲۹۔ جون ۱۹۰۲ء کو نہایت دہوم دھام سے منعقد ہوا تھا۔ بندہ بھی اُس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ جالندہر سے رائے شوسنگھ جی بھنڈاری۔ گورداسپور سے مہاشے مرلیدہر جی پوری۔ اور گوجرانوالہ سے رائے کرم چند جی ڈسٹرکٹ جج بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ ۲۹۔ تاریخ کی صبح کو ہون یگیہ کیا گیا۔ اور اوشدھالیہ کے نئے مکان میں جیسیں کہ سماج مندر بھی شامل ہے۔ لالہ بخشیش رام جی نے اُپدیش کے بعد ایک منوہر دھرم کتھا کی۔ ازاں بعد رائے کرم چند جی نے ایک عمدہ تقریر میں اوشدھالیہ کی ضرورت کو بتلاتے اور لالہ پنڈداس جی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اوشدھالیہ کی رسم افتتاح کو ادا کیا۔ اسکے بعد میں نے ایک دیاکھیان دیا۔ میرے بعد مہاشے مرلیدہر پوری نے اُتم ریتی سے پرمیشور کی مہا درشتا لیتے ہوئے لالہ پنڈداس کا خاص شکریہ ادا کیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر بلا کسی قسم کی اپیل کے بخوشی لوگوں کی طرف سے مفت دوائی تقسیم کرنے کی مد میں اوشدھالیہ کو دھن ملنا شروع ہوا چنانچہ ۱۸۹ روپیہ نقد اکٹھے ہو گئے۔ اور ۶ روپیہ ماہوار چندہ لکھا گیا۔ لالہ دیوتا رام صاحب جنہوں نے یکمشت سو روپیہ عطا کیا تھا۔ خاص شکریہ اور ذکر کے قابل ہیں۔ رائے کرم چند جی کا پرشاد بھی قابل تعریف ہے۔ اور لالہ ملاوامل رائے آدی نیک سجن پرسنتا کے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے کہ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ لالہ بخشیش رام جی اس اوشدھالیہ میں مریضوں کا علاج بطور حکیم کامیابی سے کر رہے ہیں۔ میں پہلے حیران تھا۔ کہ لالہ بخشیش رام جی اتنی جلدی حکیم کیسے بن گئے؟ لیکن گوجرانوالہ میں جانے سے پتہ لگا کہ وہ ایک عرصہ سے اخباری دنیا میں ظاہر ہوئے بغیر طبابت کا کام دنیا نگر میں کرتے رہے ہیں۔ اور ۲۸۔ تاریخ کی رات کو ایک موقع پرچہ میں ایک سجن سے پریم پوروک معمولہ کر رہا تھا۔ تو انہوں نے طب اکبر کی عمدگی سے تشریح کر کے دکہائی۔ جس سے مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ وہ ٹوٹکا باز حکیم نہیں بلکہ ایک لائق حکیم کی طرح اصول طب سے واقف ہیں۔ سو گوجرانوالہ سماج کے لئے جہاں لالہ پنڈداس جی کا دم غنیمت ہے وہاں اُن کو حکیم صاحب مذکور کا بھی فخر ہے اگر حکیم صاحب چند سال مستقل مزاجی سے یہ دھرم کا کام کرتے رہے تو یہ اوشدھالیہ گوجرانوالہ کے لئے کیا بلکہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے لئے بھی ایک قابل فخر انسٹی ٹیوشن ثابت ہوگا اور سماج کے پرچار کے لئے اس پرانت میں اس اوشدھالیہ سے بڑی بہاری مدد ملے گی۔ مسلمان پنڈت کاہن چند جی ایم او ایل مختار نے رسمی روز آریہ سماج کی ممبری سوچ وچار کے بعد قبول کی۔ کہ جس سے جملہ آریہ پرشوں کو خاص خوشی ہوئی۔ پنڈت جی موصوف عربی زبان کے ایک اعلےٰ درجہ کے فاضل ہیں۔ آریہ پبلک کی آگاہی کے لئے یہ بھی درج کرتا ہوں کہ رائے شوسنگھ جی بھنڈاری پردھان آریہ سماج جالندھر کے بڑے بہائی منشی بشمبر داس جی نے جو کہ فارسی زبان کے ماہر ہیں۔ اور جنہوں نے کہ فارسی میں ایک دیوان بھی لکھا ہے۔ اُنہوں نے میری پریرنا پر ستیارتھ پرکاش کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنا شروع کر دیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ سملاس دوئم ختم کر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہہ ترجمہ سا تہہ ساتہہ ہی پرتی ندہی سبھا کی طرف سے چھپتا اور نکلتا جاوے تو اُتم ہوگا۔ جبوقت کہ یہ ترجمہ شائع ہو جایگا۔ اُس وقت منشی صاحب کی اعلیٰ لیاقت کی بخوبی داد دیجاوے گا

فقط

سوامی اور داس

ملنکا کے لئے دیکھو ستیہ دہرم پرچارک نمبر ۸۔ جلد ۱۳۔ مطبوعہ ۲۱۔ مئی ۱۹۱۴ صفحہ

اور داس جی سے بھی یہی پرارتھنا ہے۔ کہ آپ اپنے ان آگیہ پیہ اردوں کو چھوڑ کر اپنے اعمال نامہ کو سیاہ کرنے سے بچائیے ورنہ منشی دیبی دیال و پنڈت گوپی ناتھ کی طرح آپ کی خود غرضی عوام پہ بہت جلد کھلنے والی ہے۔ کیا آپ کا ہر کتاب میں ایک ہی اعتراض بار بار کہنا۔ اور بھولے بھولے ہندؤوں سے ٹکے بٹورنا اور اپنے آپ کو محقق و عالم مشہور کرانا کانشنس کے برخلاف نہیں۔ خیر لیجئے اور تحقیقات کیجئے۔ اتری سمرتی شلوک ۱۰۹ میں کہا ہے۔ کہ چار پنے سے ستری اور وید دکن کرم ہت آدی کرنے سے برہمن کبھی پتت نہیں ہوتا اور شلوک ۲۳۶ میں چام کے پاتر کا جل شدھ بتلایا ہے۔ پاراشر سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ میں پتا کی ستری ماتا کی دہرم بہن اور بہائی کی کنیا گرو کی ستری گرہی وستری وادشنی سے برجا پتہ برت سے شدھ ہی کہی ہے۔ اور ادھیائے ۱۲ کے شلوک ۱۹ میں جھوٹ بولنے والا دائیں کان کو سپرش کرلے۔ اور بیاس سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۵ و ۶ و ۷ میں کشتری اور ویش گو گھوڑا مانس کہالے اور دیوتا و پتر انکو یگیہ و شرادہ میں مانس دینا لکھا ہے۔ اور ادھیائے ۱۲ کے شلوک ۲ و ۳ و ۴ میں بتلایا ہے۔ کہ سو بار گایتری جپنے سے دن کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں۔ ہزار بار جپنے سے پاپوں سے اور دس ہزار بار جپنے سے سب پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اشٹن گایتری کے جپنے سے سونا چورانے برہم ہتیا کے کرنے مدرا پینے وغیرہ اوسش دور ہو تے ہیں۔ مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۲۲ میں وبچار تھوستاتن دہرم کہا ہے۔ بھوشیہ پران میں صفحہ ۸۔ ۱۳ پر لوگ سپوں کا بھوجن انس واناج اور صفحہ ۱۳۶ پر دیوتاؤں کو شراب انس وغیرہ بھوجن دینا اور صفحہ ۱۶۴ و ۱۶۵ پر کرشن جی کا شراب پینا اور صفحہ ۱۹۱ پر اُتم ویشیاؤں کو سودیہ نارائن کے ارپن کرنا۔ صفحہ ۱۷۱ پر سوترانی آدی یگیوں میں برہمن شراب پیوے صفحہ ۲۱۶ پر کرشن جی کا پوجن انس و شراب سے گوپیوں نے کیا۔ صفحہ ۲۱۴ پر اگستہ منی کا خوشی سے شرادہ میں مانس کہانا اور ہی عجیب و غریب بیان سنئے۔ مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۲۰ اشلوک ۸ سے ۱۷ تک میں لکھا ہے۔ کہ اُتتھیہ رشی کی ستری گربہوتی ہے جس کا نام ممتا تہا اُس کے دیور برہسپتی جو تمام دیوتاؤں کا پروہت تہا زنا کیا تہا۔

کہاں تک گناؤں آپ کے سب پوران اور سمرتیوں میں اِسی قسم کی بیہودہ اکثر باتوں نے دہرم کرم کا ستیاناس کردیا ہے۔ یہی کارن ہے کہ آپ جیسے مہاتما اپنی کانشنس کے برخلاف کام کرنے کو برا نہیں سمجھتے۔ اور دہرم اپدیش پر آپ لوگوں کا بالکل وچار نہیں ہے۔ بلکہ دہرم اتماؤں کو ناستک وغیرہ کہہ کر اُلٹے اپنے الزام انہیں پر لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ اگر آپ مذکورہ بالا سب باتوں کو دہرم مالو گے تو کوئی ادہرم آپ سے بچ نہ رہے گا بس آریہ سماج پر خواہ کیسے ہی دوش لگائے گا۔ کبھی آپ کو بجے پراپت [cut off] آریہ سماج کہتا ہے۔ کہ یہہ سب [cut off] دھورتوں کی ملائی ہوئی ہیں۔ اور [cut off] کو کلنکت کرنے والی جیسے آپ کے پوران [cut off] مانتے ہیں۔ جیسے ہوا کرتے ہیں [cut off] آریہ سماج کا یہی یہہ کہنا انیائے نہیں [cut off] دیکھئے مہابھارت شانتی پرب حصہ [cut off] موسومہ بہ موکش دہرم برتن سریرام [cut off] مہابھارتی مطبوعہ ودیا درپن [cut off] صفحہ ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ جگت ونہا کی [cut off] میں لکھا ہے کہ یگیہ میں گئو و گھوڑا وغیرہ [cut off] مارنا وید کے برخلاف ہے۔ اور یہہ [cut off] دھورت برہمنوں نے جاری کردی [cut off] پدم پوران میں یہہ صاف کہا ہے۔ کہ سب [cut off] بہر میں ڈالنے والے ہیں۔ اب کیا [cut off] کا قصور ہے۔ آنکھوں سے تعصب کی [cut off] کہول ڈالئے۔ عداوت سے منہ موڑ [cut off] اور پہر تحقیقات کیجئے۔ اور یاد رکھئے [cut off] رشی دیانند کے ظاہر کردہ اٹل ویدک سدھانت کے سامنے سب کو سرنگوں ہونا پڑے گا۔ اور ہتکنڈا بازیوں سے کام نہ چلیگا۔ (باقی آئندہ)

راقم

(رتھو لال پردہان آریہ سماج گنگوا)

جواب

سردار میاں سنگھ نقشہ نویس ملٹری [cut off] مری اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ [cut off] ۱۴۔ اساڑھ سمت میں سوال کرتے ہیں [cut off] کہ اگر کسی شخص کو کچھ معلوم ہو تو [cut off] آلہو والیہ کلال کیسے راجپوتوں سے [cut off]

ہوئی اور وہ اُن کا اصل اتہاس درج کرے
تو ممکن ہے۔ کلالوں کے مختلف فرقے
ایک ہو کر زیادہ اُنتی کر سکیں۔ اگر کسی
شخص کو واقعی واقفیت ہو تو ضرور کہئے"
اِس کے جواب میں سردار صاحب کی
سیوا میں دست بستہ نویدن ہے۔ وہ
کرپا کر کے ویدک دھرم کی منادی کو
آریہ سماج میں توجہ سے سُنیں۔ اور
سوچیں۔ کہ اُس طریقہ سے بڑھ کر کوئی دیگر
عمدہ اُنتی کا طریقہ نہیں ہو سکتا ہے
جہاں ہزاروں آدمی اُن سب کو گلے
لگانے کے لیے تیار اور موجود ہیں۔
خیر اگر آنکھ چھوٹی لوگ لاج کے کارن ترین
پرچلیت طریقہ چھوڑنا منظور نہیں ہے
تو اُن کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ کلالوں
کو نہایت عمدگی سے مرتب شدہ پیڑھی
اور دستخط شدہ لاٹ صاحب بہادر اور
مہاراجہ صاحب کپورتھلہ لالو نہال چند
کلال ریاست جیند کے پاس ہے۔ اُس سے
صاف ظاہر ہے کہ راجہ کرن کی اولاد سے
کلال قوم ہے۔ اور اصل میں اُن کا نام
کار تولا ہے۔ اُن میں سے جو راجہ
دالہو والیہ کی اولاد سے ہیں۔ وہ اہلو والیہ
کہلاتے ہیں۔ جنہوں نے شراب بیچنا شروع
کر دیا۔ وہ کلال کہلانے لگے۔ اور ایسی
وجہ سے نیب کہلانے لگ گئے۔ جو راجپوت
وغیرہ میں ابھی تک موجود ہیں۔ اِس
کام کے پورا کرنے کے لیے ایک عمدہ
تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ سب کلال مل کر
مہاراجہ کپورتھلہ کو درخواست دیں
کہ مہاراجہ صاحب موصوف ایک جلسہ
کلال مقرر فرماویں۔ اور بڑے بڑے
پنڈت ان کانشی کو طلب فرماویں

جو کہ دو پیسہ کی خاطر برہمن بابا بن کر
آویں گے۔ اور خوشی سے بیوستھا
دے جاویں گے۔ کہ کلال قوم راجپوتوں
سے ہے۔ اور کچھ زیادہ روپیہ خرچ کیا
جاوے گا تو شاید کلالوں کو برہمنوں
کی اولاد سے بھی قرار دے دیا جاوے گا۔
کانشی میں دستور ہے۔ کہ اگر کسی کو بیاہ
پنڈت سے ٹھیکہ مقرر کر کے کوئی بیوستھا تیار
کر کے بیس یا چالیس پنڈتوں کو گھر میں
طلب کر کے دو دو چار چار آنہ اُن کو دے
کر اُن کے دستخط بیوستھا پر کرا کے اُس
کو درخواست کنندہ کے سپرد کر دیتا ہے
باقی ماندہ روپیہ خود ہڑپ کر جاتا ہے۔
میں کلالی صاحبان کی سیوا میں بھی یہ
نویدن کرتا ہوں کہ اگر اُن کو بھی شاستر
پوران کے مخفی پرماتوں سے بہتری
بنا منظور ہے۔ اور چندر گپت کی اولاد
سے بننا مد نظر ہے۔ تو بڑی بھاری بیوستھا
مندرجہ کتاب قریب دو تین سو صفحہ کی
ان کے لیے میں تیار کرا سکتا ہوں۔ بشرطیکہ
کوئی دھنیا ڈھ صاحب اور بہت سا روپیہ
خرچ کرنا منظور کرے۔ شاید کا لفظ اسلئے
درج ہے کہ اُس وقت ایسے کام میں ہاتھ
ڈالنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اگر آریہ سماج
کے ستیہ ہنت آگیا دیویں گے۔ تو اُن کو
تجویز بتا دوں گا۔ اپنی دفعہ اس وقت
بھی ہرگز نہ دوں گا۔ خط و کتابت معرفت
ایڈیٹر صاحب ہونی چاہیئے

راقم

ایک ودیارتھی

شہریان

مہاشے ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک کی نیتے۔

ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۷ جون
سنہ ۱۹۰۲ء پڑھ کر مجھے شوک ہوا۔ کہ
آپ کے ادعت پتر میں ایک ایسا
مضمون اور وہ بھی ایڈیٹر کی جانب سے
نکلا جو واقع کے بالکل خلاف ہے۔ اور
آریہ سماج آگرہ کے لئے ہانی کارک ہے
افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ آپ سے
مہاتما کے قلم سے اس سماج کی وقعت
و عزت میں خلل پڑنے کی سمبھاونا ہے۔
مجھے امید ہے کہ میرے اس تجربہ لکھے کو پرچارک
میں جگہ دے کر اپنی رائے بدل دوبارہ
اپنی لکھ دیں گے۔
میرا ارادہ تھا۔ کہ شری یان کنور حکم سنگھ جی
پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لیکھ کی جو
آریہ مترمراد آباد مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء
میں چھپا تھا۔ اور جس کی بنیاد پر آپ نے
اپنے ایڈیٹوریل نوٹس لکھے ہیں۔ سمیکشا
کالوچنا کروں۔ لیکن بوجوہ چند فی الحال
اپنے ارادہ کو بدل لیا ہے۔
پرچارک کے ایڈیٹوریل نوٹس جن کا
ہیڈنگ "ایک ضروری اپیل کو سنو"
اور اصل بات کیا ہے؟" کا نتیجہ آگرہ
سماج کے لئے یہ نکلتا ہے۔ کہ آگرہ
سماج پنڈت کرپارام (سوامی درشنانند)
کے کہنے کے موافق ہمیشہ کام کرتا رہا اور اپنی
رائے یا اپنا دماغ کبھی معاملہ میں خرچ نہیں

گزارا۔ جو کچھ پنڈت کرپارام جی چاہتے
کراتے رہے۔ آگرہ سماج کرتا رہا۔ اور
پنڈت جی کو دیوتا۔ رشی۔ مہاتما۔ سمجھتا
رہا۔ مگر اب آگرہ سماج نے اپنے خیالات
پنڈت کرپارام جی کی طرف سے بدل
لئے اور ان کی نسبت ایک نہایت خراب
رائے قائم کرکے ان کو نیچے گرادیا۔ اور اس
کارروائی میں بھی آگرہ سماج نے اپنی
بیوقوفی ظاہر کی۔ کیونکہ پنڈت کرپارام کو
آگرہ سماج کو نہ شروع میں اس قدر
بڑھانا چاہئے تھا۔ اور نہ اب اس قدر
گرانا چاہئے۔ یہاں تک آپ نے نتیجہ
نکالا کہ آگرہ سماج مردم پرستی کے درجہ
تک پہونچ گیا۔

افسوس ہے۔ کہ آپ نے بڑی جلدی رائے
قائم کی۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ کئی برس
ہوئے۔ جب آپ نے پرچارک میں ایڈیٹوریل
نوٹ اس مضمون کا دیا تھا۔ کہ "جلدی
رائے مت لگاؤ"۔ مگر افسوس کہ آپ نے
اس معاملہ میں خود جلدی اختیار کرکے سخت غلطی کی ہے۔ آگرہ سماج
نے پنڈت کرپارام جی کے کہنے پر کبھی پورا
عمل درآمد نہیں کیا۔ ہمیشہ ان کی نیک
صلاح کو قبول کیا۔ اور ان کی جس رائے
سے بھی کوئی نقصان دیکھی۔ فوراً نامنظور کیا
اول تو پنڈت جی کو سماج کے پربندھ سے
ہی کوئی تعلق نہیں تھا۔ دوم اگر کوئی
رائے سماج کی بہتری کے لئے انہوں
نے دی تو بعد بحث مباحثہ انترنگ سبھا
وہ معاملہ طے کیا گیا۔ آگرہ سماج نے کبھی
پنڈت جی کو دیوتا۔ رشی وغیرہ قرار نہیں
دیا۔ اور نہ کبھی ان کی بے وقعتی ہی کی۔
شروع سے جب پنڈت جی آگرہ تشریف
لائے تھے۔ جب سے جیسی عزت یہ سماج
گزارا ہے۔ اس سے کسی قدر زیادہ
ہی جیسی پہلے تھی ویسی ہی بلکہ ان کی عزت زیادہ ہی
کی جاتی ہے۔ یہ بات سفید جھوٹ ہے۔
کہ آگرہ سماج نے ان کی وقعت کو گرادیا
آپ کی اس رائے سے نہ معلوم سوامی
درشنانند جی کے دل پر کیسی چوٹ لگے گی
اور آگرہ سماج کی طرف سے نہ معلوم
وہ کیا رائے قائم کریں گے۔ اور اس
چوٹ کا اگر کوئی باپ ہے۔ تو آپ کو
ہی ضرور رنج ہوگا۔ مجھے یہ بھی شک
ہے کہنا پڑے گا۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ
آگرہ سماج کے ریزولیوشن کے معنی
آپ نے بالکل عجیب لئے ہیں۔ اور بعض
بعض الفاظ اپنے تبدیل کرکے اس کے
معنی بھی کسیقدر تبدیل کردئے ہیں۔ اصل
بات یہ ہے۔ کہ شریمان جناب کنور حکم سنگھ
جی پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا
مہاکوشل نے آگرہ وارد ہوکر آگرہ سماج
میں ایک چٹھی بھیجی تھی۔ جسکا خلاصہ مطلب
یہ تھا۔ کہ آگرہ سماج کی نسبت بعض سماجوں
نے غلط رائے قائم کرکے پرتی ندھی سبھا کو
سہایتا دینے سے انکار کردیا ہے۔ چنانچہ
یہ چٹھی آگرہ سماج کی انترنگ سبھا میں
پیش ہوئی اور وہ ریزولیوشن جس کی
نقل آپنے پرچارک میں چھاپی ہے۔ پاس
کیا گیا۔ جسکا مطلب ہرگز یہ نہیں
ہے۔ کہ آگرہ سماج اپنی پچھلی کارروائی
پر افسوس کرتا ہے۔ یا یہ کہ اسنے پچھلی
کارروائی غلط کی ہے۔ مگر اس کا مطلب
یہ ہے۔ کہ چونکہ آگرہ میں لوکل سماجوں کی
ضرورت محسوس ہوئی جو ممکن ہے کہ دوسری
سماجوں میں محسوس نہ ہو۔ اسلئے آگرہ میں
لوکل کام جاری ہے۔ ان حدود تو ان کو
محسوس نہ کرتے ہوئے۔ دوسری سماجوں
کو آگرہ سماج کی پیروی نہ کرنی چاہئے
بلکہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا کرنا اپنا پرم
آوشیک کرتویہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ یہ
سماج بھی سمجھتا ہے۔ اگر کوئی صاحب
یہ خیال کریں کہ جب یہ بات ہے تو یہ
شرومنی سبھا سے کشما کیوں مانگی۔ مگر یاد
رہے کہ کشما مانگنے کی یہ غرض نہیں تھی۔
بلکہ شریمان پردھان پرتی ندھی سبھا کو جو تکلیف
پہونچی ہے۔ گو ہم نہیں کہہ سکتے کہ پردھان
مہاشئے کا یہ خیال کہاں تک درست ہے اور
اس خیال سے ہی لفظ معافی کا ڈال دیا
لیکن آگرہ سماج اپنے جاری کئے ہوئے کاموں
پر کبھی نہیں پچھتایا نہ اب۔ افسوس ہے۔ بلکہ
ان کی ترقی کے لئے سدا کوشش کرتا رہتا ہے
اور نہ ان کی وجہ سے معافی مانگی گئی ہے
واقعی بات یہ ہے۔ کہ آگرہ سماج کو ان
کاموں کی ضرورت محسوس ہوئی اور ان کو
جاری کیا۔ لفظ "معافی" نہیں لکھا گیا۔
اور اگر اس کے دوسرے معنے لئے جاتے
ہیں۔ تو سخت غلطی ہے۔ پرچارک مورخہ
۲۷ جون کے صفحہ ۷ کالم ۳ کی سطر اول
و دوئم میں ریزولیوشن کے الفاظ کہ
(دسکا انوکرن آگے نہ کریں) کا ترجمہ
یہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کی تقلید گزشتہ روییہ
کی طرح نہ کریں جسکا صاف مطلب یہ معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جو کام آگرہ سماج کرتا رہا ہے
اور جسکی پیروی دوسری سماجیں کرتی
رہی ہیں۔ اب آئندہ سے آگرہ سماج کی
پچھلی کارروائی کی تقلید نہ کریں۔ مگر یہ
منشاء ہرگز نہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جب
کہ غلطی سے آگرہ سماج کی نسبت بعض
سماجوں نے غلط رائے قائم کرکے کارروائی

کی تقلید نہ کریں۔ بلکہ جو عمل آگرہ سماج نے اختیار کیا ہے۔ اُس کی تقلید کریں۔ مگر منشاء ہرگز نہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ غلطی سے آگرہ سماج کی نسبت بعض سماجوں نے غلط رائے قائم کر کے کاروائی شروع کر دی ہے۔ سماجوں کو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ یہ سماج ہمیشہ پرتی ندھی سبھا کی ضرورت کو محسوس کرتا رہا ہے۔

یہی سبھا کے خلاف نہیں ہوا۔ یہ دوسری بات ہے کہ کسی خاص معاملہ میں سبھا کے ریزولیوشن پہنچے تو نیک نیتی سے اُس ریزولیوشن پر دوبارہ غور کرنے کے لئے پرارتھنا کی ہو۔

مجھے پھر دوبارہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ آپ کے حسب ذیل الفاظ نے نہ معلوم کتنے آتاوں کو کانشنس کا خون کرنے والا قرار دے دیا اور کتنے دلوں پر چوٹ لگائی ہوگی۔ ایہہ الفاظ "اصل بات یہ ہے کہ پیچھے بجنور والوں اور آگرہ وغیرہ کے آریہ سماجوں نے پنڈت کرپارام جی کو رشی - دیوتا - مہاتما سمجھا اور اسلئے اُس جوش میں اُن پر سارے پربندہ وغیرہ کو قربان کر دیا - اور اب شاید کسی وجہ سے سوامی درشنانند کو اس آویش سے گرے ہوئے پایا - جو کہ اُنھوں نے پنڈت کرپارام کے لئے مقرر کر لیا تھا اور اسلئے اُن کو آسمان سے یک لخت پاتال میں پھینک دیا - میری رائے میں جہاں پہلے آریہ سماجوں کی بھول تھی وہاں اب بھی بڑی بھاری بھول ہوئی ہے کہ کام نہیں لیا گیا - کسی شخص کی عزت اُس کی لیاقت سے بڑھ کر نہ کرنی چاہئے - اگر پھر کبھی اُس کی کمزوریوں سے بڑھ کر بے عزتی نہ کرنی پڑے یا سخت ناگوار گزرے ہوں گے - اور یہ الفاظ بھی ایک مہاتما کی قلم سے - یہی الفاظ نے ہر گوردہ

سماجوں کے عہدہ داران و سبھاسدان کو ہی کام عفنی ہونے کا خطاب نہ دیا - بلکہ سوامی درشنانند جی کی بھی بڑی بھاری غلطی کی ہے آپ کے آخری ریمارک سے اتفاق کرتا ہوں کہ کام کثرت رائے سے ہونا چاہئے مگر افسوس کہ اگر کوئی ایسی جماعت ہو جسکے کام کرنے والے ممبر زیادہ تر ایسے ہوں کہ جو ایک خاص شخص کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوں - اور اُس کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھ لیتے ہو - اور جب کبھی اُس جماعت کے اُن ممبروں کے خلاف کبھی معاملہ میں رائے دی جاوے تو فوراً اُس معاملہ میں اسی خاص شخص کا ہاتھ سمجھ کر ضرور ہی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہوں (باوجودیکہ اُس معاملہ میں اُس خاص شخص کا کوئی بھی تعلق نہ ہو) تو پھر آپ ہی فرمائیے۔ کہ ایسی کثرت رائے کس طرح سے پکشپات سے رہت سمجھی جا سکتی ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو ایسی مثال بھی پیش کر دوں گا - آخیر میں آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ اس معاملہ میں اپنی رائے کو تبدیل کر کے پبلک کو آگاہ کریں گے۔

خاکسار

سیوک سری رام لیڈ کا پیکش آریہ سماج آگرہ و ممبر انترنگ سبھا شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا مالک متحدہ آگرہ و اودھ "

نوٹ - مہاشے سری رام جی کا مضمون کسی تشریح یا جواب کا محتاج نہیں ہے - کیونکہ شروع میں جو خیالات مجھ سے منسوب کئے ہیں - وہ اُن کے من گھڑت ہیں - میری رائے میں جاننے مسٹر سری رام جی کی تحریر سے اب بھی نہیں بدلی۔ اُن کا خط بجنسہ درج کر دیا ہے - تاکہ ناظرین اندازہ لگا سکیں کہ اُن کا معافی مانگنا کیا معنی رکھتا ہے - مجھے آج معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے زنہار دار قتی معافی اور **تہذیب معافی** میں فرق ہے۔

ایڈیٹر

نہایت شوک کے ساتھ یہ خبر

درج کی جاتی ہے - کہ آریہ سماج کے جوشیلے شریمان پنڈت دھرم چند مہاپی پردھان آریہ سماج امرتسر کا دیہانت ہو گیا - آپ بڑے دھرماتما اور ویدک دھرم کے پورن پریمی بھگت تھے جو دھا اور ستیا کے سورما تھے۔ اگرچہ کچھ عرصے سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں آپ کا آنا جانا بند ہو گیا تھا۔ لیکن اپنی بزرگانہ صلاح مشورہ سے اور کاروباری سماج کو ہمیشہ سہایتا دیتے رہتے تھے۔ اور مرتے وقت تک آریہ دھرم کے پالن میں تتپر رہے۔ پرماتما پس ماندگان کو شانتی دیں

آریہ سماج امرتسر ۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو امرتسر سماج کے مندر واقعہ کٹڑہ گھنیاں متصل سکول رائے سیلارام صاحب آریہ سماج کا ایک خاص اتی جلسہ ہوا - جس میں اول شریمان دھرم چند صاحب سابق پردھان کی وفات کے متعلق جو کہ ۲۰ ماہ حال کو وقوع میں آئی۔ شریمتی لالہ کشن جی کی وفات پر افسوس کا اظہار اور ہمدردی کی گئی اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا :-

" شریمان پنڈت دھرم چند جی کی وفات پر آریہ سماج امرتسر افسوس اور اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے پنڈت جی نے جو اعلے خدمات امرتسر سماج کی کی ہیں۔ وہ اس سماج کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگی - باوجود کمزوری پنڈت

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج شملہ کے سبھاسدوں نے ایک خاص جلسہ منعقد کر کے ایشور پرارتھنا کے رنگ میں اچھے دلی بھاؤ کا اس پرکار اظہار کیا کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو جلد شفاء کلی حاصل ہو۔

بھوجن آریہ سماج نے ایک خاص جلسہ میں ہزہم پنڈت لیکھرام جی کی بیوہ شریمتی بی بی لکشمی جی کی بیوقت وفات پر اظہار افسوس اور پسماندگان کیساتھ ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا

(۱) علی پور سے لالہ بیلارام جی اپ منتری علیپور سماج بی بی لکشمی جی کے مرتیو پر شوک پرگٹ کرتے ہیں
(۲) گذشتہ ہفتہ کے پرچارک میں جو انتخاب آریہ سماج علیپور کا درج ہوا اس میں لالہ کھیم چند جی سب پوسٹ ماسٹر ان کی بجائے بنگت بعل چند جی اپ پردھان کا نام غلطی سے چھپ گیا۔

مہاشے ٹھٹھورام ممبر آریہ سماج خیرپور لکھتے ہیں۔کہ میں بڑا فضول خرچ تھا۔ جبسے سماج میں شامل ہوا ہوں فضول خرچی ترک کر دی ہے اب پرن کرتا ہوں کہ جو اپنی توت بازو سے کماؤنگا اس میں سے ایک پیسہ فی روپیہ دھرم ارتھ دان کیا کروں گا۔

مہاشے وزیر چند جی نے موقع دوسا نجبہ تحصیل پھلور میں جاکر ایک رہتیہ خاندان کو شدہ کیا۔ اور حسب موقعہ ایک اپدیش دیا۔ جس کا اثر شرومنی گنوں پر بہت اتم ہوا۔

سیالکوٹ بہر ہال میں ۲۲۔ جون کو نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا جسکے ادہکاریان منن لکھت ہوئے:۔ بابو سانگا رام جی اور ہیر پردھان - بابو ... منتری - بابو سوہن سنگھ سٹیشن ماسٹر خزانچی -

مہاشے دیورت منتری " - اسوقت کل ممبروں کی تعداد ۱۵ ہے - روز بروز ترقی کی امید ہے ہفتہ وار جلسے ددھا رام جی منتری کے مکان پر ہوتے ہیں۔ ماہواری چندہ ۱۲؍ - ساماجک اخبار منگوائے گئے ہیں (۲۰) جولائی کو ایک بواہ ویدک ریتی انوسار ہونیوالا ہے۔

مہاشے دولی رام منتری آریہ سماج سیالکوٹ نے مبلغ پچاس روپے گروکل کے لیے چندہ کر کے منتری آریہ پرتی ندہی پنجاب کی سیوا میں روانہ کئے لالہ صاحب کا پرشارتھ پرسنشنیہ ہے۔

چھاونی سولن میں پنڈت رام رتن جی پرچارک کے لگاتار اپدیشوں اور بابو لیکھرام جی روڈ انسپکٹر کی کوشش سے ۲۹۔ جون کو نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ ادہکاری حسب ذیل نیت ہوئے:۔ لالہ نول کشن پنساری پردھان بابو لیکھرام صاحب اپ پردھان۔ بابو دونی چند ٹھیکہ دار منتری - لالہ جیون مل اپ منتری - لالہ سورج مل کوشادھیکش - اور لالہ آسارام سارجنٹ پولیس - لالہ لچھمی نرائن - لالہ نانک چند - لالہ کالو رام لالہ گنگا رام - لالہ رام سرن داس ۔ لالہ پرسرام اور لالہ برکت رام ممبران سماج اور لالہ رلارام و لالہ چرن داس سبھاسد ہوئے۔

گھنکے بانگر ضلع گورداسپور میں مہاشے مولچند جی و مہاشے ہیرانند جی کے ادیوگ سے نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ پانچ عہدہ داران اور دس سبھاسد ہوئے سماج ہذا کی درخواست پر آریہ پرتی ندہی سبھا کی طرف سے پنڈت رشی رام جی بھیجے گئے تھے جنہوں نے ۲۵ سے ۲۸۔ جون تک زور شور سے پرچار کیا جس سے سماج کو بڑی تقویت پہنچی - سبھاسدان کا اتفاق بڑھا اور عوام کے دلوں میں سماج کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوگئی

رسول پور ضلع بدایوں میں آریہ سماج اور محمدی مولویوں کے درمیان ۳۱ جون و یکم جولائی کو ایک بھاری مباحثہ ہوا۔ جسمیں محمدیوں نے شکست فاش کھائی۔ اور وہاں آریہ سماج قائم ہو گیا۔

لالہ وزیر چند جی ایڈیٹر آریہ مسافر ... آریہ پرتی ندہی سبھا پشچموتر دیش ... پر آریہ پرتی ندہی سبھا ندہی سبھا پنجاب ... اس مباحثہ کے لئے بھیجے گئے تھے - پنڈت ... اور پنڈت سوج پرشاد جی کے ۳۰ جولائی ... مباحثہ کے خاتمہ پر مذہب اسلام کی ... شور سے دکھائیاں ہوئے - جن کا اثر ... بہت اتم پڑا۔ مباحثہ میں دونوں دن ... تعداد پانچسو اور چھ سو کے درمیان رہی ... سے بڑے شوق سے مباحثہ سننے کے لئے ... خاتمہ پر سب پر بڑا اعلیٰ پربھاؤ پڑا۔

جلندھر - گذشتہ اتوار کو ہفتہ وار جلسہ میں مہاشے وزیر چند جی نے ... ایشور پرارتھنا کرائی اور پرشن اوتر ... آریہ کمار سبھا کے جلسے تین ہفتے سے ... بورڈنگ ہوس کے اپ سماج مندر میں ہو ... پہلے جلسہ میں مہاشے وزیر چند جی ... کی ڈیوٹیوں پر ایک خاص لیکچر دیا ... معقول تھی - منتری سماج نے ہفتہ وار ... بی بی لکشمی جی کی بے وقت وفات پر ... سے اظہار افسوس کیا۔

جموں (۱) لالہ شیو دیال کا بواہ ... کو ہوا۔ دونوں طرف سے ... دان ... (۲) پورنانند جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ... جون سے ۷۔ جولائی تک گرہست دھرم ... اور اسکا کرتویہ آدی وشیوں پر اتھ ... دئے۔ جن کا اثر سامعین پر بہت اتم پڑا ... معمولی ہوتی رہی - مخالف بھی پنڈت جی ... بڑے پریم سے جھوم جھوم کر سنتے رہے ... شہر میں پنڈت جی کی وکتر تا اور یوگتا ... (۳) لالہ مولچند جی زمیندار ... دان ... نے تولد نبیرہ کی خوشی میں پانچ روپے آریہ ... (۴) ۲۰ - جولائی کو سردار سندر سنگھ جی ...

ओ३म्

L39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L39

جسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی

قیمت پیشگی

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۲ ساون سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء بروز شکروار۔ جلندھر شہر | نمبر ۱۶

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریدی اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	للعہ	[illegible]
طلبا سے	عہ	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور بھی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فیصد کالم شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ یکم ساون یکم اگھن۔ (بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع)

ویدیان یوگ پرکاش ۱۴/

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں سے سری سوامی کلشمانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرت سے بدھی لکھی گئی ہے (۱) پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران باہر نکالنے اندر لانے کی کرانی جسکو کہ دینا بھی کہتے ہیں (۴) ٹھہرانے کی بدھی (۵) گو پران بدھی (۶) وغیرہ چڑھانے کی بدھی جسکے کرنے سے پریہ ہو کر شٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک بار پستک کے دیکھنے سے ہونگے قیمت ایک روپیہ چار آنے ۔۔۔ صفحہ کی پستک ہے۔ اور برلی محلہ بہاری بابو کا لکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ اپنے خریدار کو ایک پستک لائبریری میں دیگی۔ اور پستک لینے والے کو فیصدی کمیشن ملے گا۔

ہندو ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھراداس پوری پروپرائٹر کیا لحاظ ترقی عمارت اور کیا لحاظ انتظام اعلےٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع قبائل کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی بستر اور نوکر ہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فیس رہائش و خوراک فی کس درجہ اول دو روپیہ۔ درجہ دوم عہ – درجہ سوم ۸/ مفصل کے دریافت کرنے کے لئے منیجر سے خط و کتابت کریں

المشتہر

منیجر ہندو ہوٹل لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

کنیا جو دو یا اس کی آٹھویں جماعت کی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے گھر چلی گئی ہے۔ سوشیلا اور بدھی ہے۔ ور کھتری ہونا چاہئے۔ خواہ کسی فرقہ کا ہووے۔ آریہ ہو۔ عمر ۱۴ سے ۱۶ سال تک ہو۔ آمدنی پچاس روپیہ سے کم نہ ہووے۔ صحت اچھی ہو۔ خط و کتابت ہونی چاہئے معرفت منیجر ستیہ دہرم پرچارک جلندھر

ایک بار اسکو ضرور پڑھئے گا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دہرم کو پہونچے گا اسکا انوبھو وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آریہ دہرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک ایک روپیہ چار چار آنہ تھی۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں۔ اُن کو یہ کتابیں ۸/ میں دی جاویں گی۔ اِن کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپ کی نذر ہوگا۔ علاوہ اِن کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پستکوں کی قیمت قریباً ½ کے کر دی ہے۔ اور بہت سی اور مفید کتابیں زیر طبع ہیں جن کا وگیاپن عنقریب دیا جاوے گا۔

نام کتاب		قیمت سابق	قیمت حال
ستیارتھ پرکاش	ہندی	۱۲/	۳/
ایضاً	گورمکھی	۱۲/	۳/
بھجن مالی بھگوتی جی	ہندی	۲/	۱/
ایضاً	گورمکھی	۲/	۱/
ستری دہرم	ہندی	نئی کتاب	۱/
ستیہ گورمکھی و ہندی		۲/	[illegible]

یکمشت خریدنے کو

بلاقیمت دیجاتی ہے:- سندھیا اردو ہندی۔ گورمکھی آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک کاپی بلاقیمت ارسال کیجاتی ہے

کمروں کی سجاوٹ کے لئے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو طیار کرائے ہیں امید ہے کہ آریہ پرش اُن کو منگوا کر علاوہ کمروں کی سجاوٹ کے اُن سے فائدہ اُٹھاویں گے۔

حروف سنہری - کاغذ روغنی رنگ دار

نمستے اردو حروف میں			
ایضاً	ہندی حروف میں		
ایضاً	انگریزی		
اوم	اردو		
ایضاً	ہندی		
ایضاً	انگریزی		

گائیتری منتر	ہندی حروف میں	
نیم	اردو	
نیم	ہندی	
نیم	انگریزی	

المشتہر متھراداس پوری سینئر مینیجنگ ڈائریکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

سنسار کی گتی

دہرم سنگٹھن کی کتنی ضرورت ہے

سنگٹھن میں دو بوس بھائیوں کو چھ چھ ماہ کی قید سخت کی سزا ملی کہ انہوں نے ایک مُردہ کی ارتھی کو سمشان بھومی جاتے ہوئے اُسوقت تک روکے رکھا تھا۔ جب تک کہ اُن کا باختی قرضہ مُردہ کے بیٹے نے ادا نہ کر دیا۔ ایسے جگر سوز واقعات کبھی کبھی ہی پبلک کے روبرو آتے ہیں۔ جبکہ وہ حد مقررہ سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ ورنہ سنسار میں ہر بڑے شہر کے اندر روز اس قسم کی درجنوں گھٹنائیں گذر جاتی ہیں۔ جنپر اگر مجموعی طور پر وچار کیا جاوے تو سخت سے سخت ہردیہ کانپ اُٹھے۔ یہ تو لوبھ کی مثال ہے۔ اگر کام اور کرودھ کی کرتوتوں کے اوپر وچار کرنے بیٹھیں تو امید کا کہیں نام و نشان دکھائی نہ دیوے۔ یہ حالت افسوسناک ہے۔ اور ایسی ہی حالت کو بدلنے کے لئے ہمیشہ سے ست پرش کوشش کرتے آئے ہیں۔ بڑے بڑے آدمیوں نے اپنے جیون انہیں کوششوں میں قربان کر دئے لیکن افسوس کہ ہماری کوشش میں نتیجہ اب تک خاطر خواہ برآمد نہیں ہوا باوجودیکہ مختلف دھارمک سوسائٹیوں کے اگنت پرچارک کام کر رہے ہیں۔ پھر بھی انسانوں کی افسوسناک حالت میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور تبدیلی ہو بھی کیونکر؟ جبکہ خود دہرم پرچارک محض نمائشی زندگی گذران کر رہے ہیں

ع چہ کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

جب دہرم پرچارک خود کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ اور اہنکار کا غلام بن رہے ہوں۔ تو سامعین پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ اسلئے جیون میں پلٹا آنا چاہئے۔ جو بغیر سنسکاروں کی درستی کے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے آریہ سماج نے چوتھائی صدی کے تجربہ کے بعد گروکل کی بنیاد ڈالی ہے جس میں ہی عمدہ سنسکاروں میں پل کر برہمچاری

گرہستہ آشرم کے اندر سنسکاروں کو بدلنے کی طاقت پیدا کر سکیں۔ اگر بھارت واسیوں نے اس پوتر انسٹیٹیوشن کی کافی مدد کی تو میں سمجھونگا کہ وے اس لائق ہیں کہ اُن کی اوستھا میں بہتری کی طرف تبدیلی واقع ہو

ایک غیر معمولی طاقت کا اظہار بنگالی راجا میں

بنگال کا نام بعض انگریز مضمون نے بدنام کر رکھا ہے لیکن طاقت اور بہادری کسی فرقہ کی ہی پدری میراث نہیں ہے۔ سنسکاروں کے بگڑنے سے ہی قومیں بزدل بن جاتی ہیں۔ اور سنسکاروں کی درستی سے بہادر نکل آتی ہیں۔ اخبار امرت بازار نے بقول میدنی باندھب بیان کیا ہے۔ کہ مقام جہرگرام کے راجا رگھوناتھ ناراین اسقدر طاقتور ہیں کہ ایک ۱۸ ہاتھ لمبی اور ۴ ہاتھ گول لکڑی پر ایک اس سے کسیقدر کم وزن کی لکڑی رکھ کر اور اُن دونوں پر پانچ موٹے تازے آدمیوں کو بٹھا کر راجہ صاحب نے سبکو اپنی کمر پر اُٹھا لیا۔ فی زمانہ شاید خبر گپ معلوم ہو۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اس قسم کی طاقت کے نظارے بھارت ورش میں گذشتہ بیس پچیس سالوں سے پیشتر برابر دکھائی دیتے رہے ہیں اگر جہرگرام کے راجا صاحب یورپ اور امیریکا کے ممالک میں نمائش کیلئے جاویں تو شائد ہی وہاں کا کوئی طاقت ور آدمی اُن کے سامنے آوے۔ اسقدر طاقت پر مجھے تو اب بھی کوئی تعجب نہیں آتا۔ کیونکہ میری رائے میں شخصی طاقت میں (خواہ جسمانی ہو یا دماغی) اب تک ہندوستان دُنیا کے تمام ممالک سے بڑھا ہوا ہے اس میں اگر کمی ہے تو دو چیزوں کی۔ ایک انتظام۔ دوسرا حوصلہ۔ جبتک یہ دونوں وصف پیدا نہیں ہوتے تب تک باوجود غیر معمولی شخصی طاقتوں کے اظہار کے بھی اس ملک کے اندر سے غلامی کا طوق گردن میں پہنے ہی رہیگا

لیکن اعتبار کون کرے

نیشنل کانگریس کے ہندوستانی ہند دولت

اور تعلیمیافتہ لوگ ہمیشہ ہی ڈینگ ہانکا کرتے ہیں۔ کہ اگر انہیں کونسل و اضلاع قانون میں زیادہ دخل ملجاوے۔ اور اپنے ملک کے انتظام کا راج نیتک بھار زیادہ تر انہیں پر ڈالا جاوے تو وے بہت کچھ کر دکھا دیں وہ یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ لیکن ان کے کہنے پر اعتبار کون کرے۔ بھلا پالیٹکس تو رہے دور۔ تمہاری مجلسی حالت کیسی خراب ہے۔ کیا تمہیں اس سے انکار ہے تمہارا عمل زبان حال سے پکار رہا ہے۔ کہ تم اپنے دیش کی مجلسی حالت کو بہت ہی گرا ہوا سمجھتے ہو۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ پانڈوں کی غلامی کے باعث تم ہل نہیں سکتے تھے لیکن سلطنت برطانیہ نے تمہیں ہر قسم کی آزادی بخشدی تم خواہ ہر ایک پرانے رواج کو خیرباد کہدو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کیا اس آزادی کا تم نے کچھ بھی فائدہ اُٹھایا چہ جائیکہ رواداری باوجود یگیوپویت پر اعتقاد نہ رکھنے کے محض باہمنوں کو خوش کرنے کی نیت سے اپنے لڑکوں کا نام یگیوپویت سنسکار ہی کراتا ہے۔ بلکہ اُن جھوٹ پرتگیاؤں کا مرتکب ہوتا ہے۔ جنکے برخلاف کہ ہمیشہ سخت تقریریں کیا کرتا ہے۔ وہ پولیٹکل حقوق حاصل کر کے ہی تمہارا کیا بنا سکتا ہے۔ جو تمہارے لیڈر سمجھے جاتے ہیں اُن میں سے ایک ایک کی زندگی پر نگاہ ڈالو۔ اور غور سے انکا مطالعہ کرو پھر تمہیں یقین ہو جاویگا۔ کہ سوراج حکومت کے اندر دخل دینے کے بغیر ہی تمہیں ابھی تک بہت سی غلامیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے

جواب ترکی بہ ترکی اسے کہتے ہیں

ہندوستانی رجواڑوں اور رؤسا کو دکھن کالج کی طرف سے دعوت دی گئی۔ سب دیکھنے کے لئے گئے۔ استقبال کرتے ہوئے کالج کے ماسٹر نے زبان لاطینی میں ایک ایڈریس پڑھا جواب کے لئے مہاراجہ صاحب کولہاپور کھڑے ہوگئے۔ جنہوں نے زبان مرہٹی میں جواب دیا۔ خوب جواب ترکی بہ ترکی تھا۔ لیکن ساتھ ہی مہاراجہ صاحب کا یہ کلمہ نہایت ہی دلچسپ تھا۔ کہ گو لاطینی ایڈریس کا جواب مرہٹی میں سُنکر لوگ

حیران ہوں گے۔ لیکن اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آخر دونوں زبانوں کا مخرج سنسکرت ہی ہے۔ جس کی وجہ سے کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں کا باہمی دیرا رشتہ ہے۔ مہاراجہ صاحب کے اس خیال کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ کہ اس دیش میں ذہانت کی کمی ہرگز نہیں ہے۔ اگر کمی ہے تو اخلاقی دلیری کی۔

روس میں جدوجہد شاہنشاہ تاج شاہی کے ساتھ ہی ختم ہوگی

روس کا نہلسٹ فرقہ مشہور ہے۔ اس فرقہ کا خیال ہے۔ کہ جب تک ایک بھی تاجدار دنیا میں زندہ رہیگا تب تک دنیا میں شانتی کا راج نہیں آوے گا۔ شانتی کے نام پر کسقدر اشانتی اس فرقہ نے پھیلائی ہے۔ اس سے تواریخ اور اخباروں کے ناظر ہی واقف ہیں۔ پہلے تو محض شاہنشاہ روس کے برخلاف کام کرنا ہی اس فرقہ کا اصول تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ ہر ایک قسم کی حکومت کے برخلاف کام کرنا ان لوگوں نے اپنا فرض سمجھ لیا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں جب کبھی ان لوگوں نے سر اٹھایا جنگی فوج خصوصاً کاسک لوگ ان کو دبا دیا کرتے تھے۔ لیکن حال میں جو شورش رشیہ میں ہے۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ فوج نے بھی ان پر گولی چلانے سے انکار کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رفتہ رفتہ ان خیالات کے ساتھ ہمدردی کا دائرہ فراخ ہوتا جاتا ہے۔ اور بہت شاید اسلئے کہ ان لوگوں نے اپنے انتہا کے خیالات کو چھوڑ کر اصلی اصلاح کی طرف توجہ کی ہے۔ لیکن موجودہ صورت میں یہہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک شخصی حکومت ملک روس میں سے دور نہ ہوگی۔ تب تک روس میں اشانتی ہی پھیلی رہے گی۔

تعلیمی مشکلات کا حل ہر جگہ تلاش کیا جا رہا ہے

آج سے دس سال پیشتر کون شخص کہہ سکتا تھا کہ موجودہ طریقہ تعلیم سے عام ناراضگی کا اظہار ایسا عالمگیر ہو گا۔ لارڈ کرزن کا تعلیمی کمیشن ہی گویا ابتدا تعلیمی جدوجہد کا تھا۔ نہیں ہے۔ انگلستان میں اسوقت علاوہ دیگر تعلیم کے فوجی تعلیم کی نسبت ہی ایک کمیشن تحقیقات کر چکی ہے۔ جسکی آخری رپورٹ یہی ہے کہ موجودہ فوجی تعلیم اس قسم کے بہادر سپاہی پیدا نہیں کرتی جیسے کہ ضروری ہیں۔ فرانس میں تعلیمی کمیشن علیحدہ بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ امیریکا میں ہمیشہ ہی تحقیقات جاری رہتی ہے۔ اور بھارت ورش! یہاں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ مسز اینی بسنٹ کے ہندو کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ترچرڈسن صاحب نے سہارنپور میں دو لیکچروں کے اندر حال کی سائینس کو بالادر ساتھا بیان کرکے اپنے آپ کو میڈیم ہوٹیکلی و آمہاتاؤں (روحوں) کے ... کٹ ہوی لال سنگھ وغیرہ سے مراد ہے کا خادم بیان کیا قطع نظر انکے بیانات کے تحقیق شدہ ہونیکے ایک بات اُن سے ہی ظاہر ہوتی ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم کو ناقص سمجھ کر ہی ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کا عزم بالجزم کیا تھا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ چاروں طرف سے موجودہ طریقہ تعلیم کے برخلاف آواز اُٹھ رہی ہے۔ اور جو جو مشکلات بیان ہو رہی ہیں اُن سب کا حل گروکل کا سکیم بتلا رہا ہے۔ پھر کیا ایسے سکیم کا امتحان کرنے کے لئے دھن دینا محض آریوں کا ہی فرض ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ کیول ہندوستانیوں کا ہی بلا لحاظ ملت اور قوم کے اس اور انسٹیٹیوشن کی مدد کرنا فرض ہے بلکہ ہر ملک کے باشندوں کو اس کے تجربہ سے فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ آریہ پرشوا جب ایسا پوتر اور ضروری انسٹیٹیوشن ہے۔ تو انہیں تو ہر لحظہ اسکی مدد کا خیال رہنا چاہیے۔

شاہنشاہی سے مذہب کا کیا تعلق

اب جبکہ ولایت کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ۱۱ یا ۱۵ اگست کو رسوم تخت نشینی شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ادا کیجاویں تو ممکن نہیں کہ ہندوستانی راجے اور رئیس جلد واپس تشریف لاویں۔ ... کے معنی یہ

بتاتا ہے کہ جتنے جتنے لاکھ خرچ کے لئے رکھے گئے تھے اُسیقدر الیومینیشن کے لئے منگادیں۔ لیکن اس عرصہ میں وہ آنریبل ... اُن کی ایٹنگ سوسائٹی کی جگہ میں جو جلسہ اُنکی شان میں کیا گیا اُسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ مشرقی عیش و عشرت اور شان و شوکت کا پورا نمونہ تھا۔ لیکن سب سے بڑھکر جو کارروائی ہندوستانی ہندو راجوں کی وہ تھی۔ معظم کی تصویر پر پھول ... الایڈیٹر صاحب ... اس عمل کے لئے انہیں کسی نے مجبور نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے خود خوشامد سے ایسا عمل کیا۔ کیا آج تک کسی ہندوستانی ریاست کے انگریز ریذیڈنٹ نے ہندو راج کی طرف سے رام یا کرشن یا دیوی کی مورتی کے آگے سر جھکایا ہے؟ یہ بات چھوٹی سی ہے لیکن ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتیں بتلا رہی ہیں کہ خود مختار حکومت کا زمانہ ہندوستان میں ابھی بہت دور ہے۔

بارہ برسوں بعد لوگ بوڑھے کی ہی سنی جاتی ہے

سٹریلیا کے اخبار پڑھنے والوں میں بہت زور دینے والوں کے لئے یہہ مشہور خبر ہے کہ جنوبی آسٹریلیا میں اسوقت مرد ووٹروں (پارلیمنٹ کے ممبروں کا انتخاب کرنیوالوں) کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر وہاں عورتیں چاہیں تو آئندہ پارلیمنٹ کے اندر اپنی کثرت رائے کے جنطیع کے قوانین اُنکے حسب منشا ہوں پاس کرالیں۔ بنگال میں اسی پر خوشی منائی جا رہی ہے کہ چھوٹی عمر کی عورتوں کا بیاہ جلد ہو جانے کے باعث گاؤں میں ... بیٹیوں کے ... پاٹھ شالاؤں کا رواج عام ہوتا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے نوجوانوں نے تو بنگالی چھاپے پر موجب ہونے ... کی خبروں سے ہی خوشی حاصل کرکے مست لیٹ رہتے ہیں۔

دہلی دربار پر آریہ سماج کیا کریگا

دہلی دربار کی تیاریاں شروع ہو رہی ہیں۔ ... دو رجمنٹیں ... جو فوج کی قواعد میں حصہ لیں گے۔ تمام یورپین ... فوجی پنشنر بلائے جاویں گے جنہوں نے دہلی کی حفاظت میں ... گورنمنٹ ہند نے چالیس عمدہ قاعدہ دان ہاتھیوں کی ... ہوئی ہے۔ جنکا جلوس نکلیگا۔ گورنمنٹ ہند اور ... عالیشان کام نکلے تو قیمت خرچ کرنے میں لاکھوں کو ...

اُپدیش

(۹۳)

यो देवानामधिपो यस्मिंल्लोका अधिश्रिताः। य ईशे अस्य द्विपदश्चतुष्पदः कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

" " "

سورج اپنے محور پر گھومتا ہوا اور اپنے گرہوں کو اپنے گرد گھماتا ہوا سوتنتر پرتیت ہوتا ہے - پرتھوی کی دن رات دوہری حرکت کو دیکھ انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے - آندھی کی تیزی کے پیٹ میں آ کر ہزاروں درختوں کو جڑ سے اُکھڑتے اور سینکڑوں مکانوں کو بنیاد سے ہل جاتے ہوئے دیکھ کر کون بندہ ہے جو اُس کے آگے سر جھکانے سے رُک سکے - جوالا کے پرجولت شعلوں کو پیچ در پیچ اپنے دایرے کے اندر دور تک کی چیزوں کو لیتے ہوئے دیکھ کر کون اُس کی بزرگی سے منحرف ہو سکتا ہے ؟ علم سے بے بہرہ - جاہل انسان اِنہیں وجوہات سے عناصر پرستی کے جال میں پھنس جاتے ہیں - اور جب یہ جلہ طاقتیں آتمی اور بیرونی ہونے کے باعث آتما سے کچھ بھی سمبندھ پیدا نہیں کر سکتیں تو بے اختیار اُن بیرونی پرتی ندہی قایم کرنے کی فکر میں جہالت غرق ہو جاتی ہے - اور اُس گرنے کا نتیجہ بُت پرستی ہے - لیکن عناصر پرستی اور بُت پرستی دونوں انسان کی طبیعت کو شانت نہیں کر سکتیں ہوا - اور پانی - آگ اور زمین کس سے جاہل انسان مرادیں نہیں مانگتے ہیں - لیکن جو دب کو رلاتی ہے - جب ان میں سے ایک بھی اپنی طاقت پر قایم نہیں ہے - اور ایک کا بھی استقلال اپنے آپ پر منحصر نہیں ہے - تو بجائے ان بیجان چیزوں کی اُپاسنا کے بجائے اِن کے نزدیک ہونے کی کوشش سے خود جڑ بن جانے کے - کیا انسان کے لئے واجب نہیں ہے - کہ اُس مہا شکتی کی تلاش کرے جو اِن سب کا آدھار ہے ؟ - جس کے بھئے سے سورج روشنی دیتا ہے - جسکی پریرنا سے ہوا چلتی - جل شیتتا پردان کرتا - اور پرتھوی نانا پرکار کے پھل پھول اُتپن کرتی ہے - اُس پرپرمیشور پر ماتما کو تلاش کرنا - اور جو سب کا سوامی ہے اُسی کو اپنا بھی سوامی سمجھ کر اُس کی شرن میں آنا ہی منشیہ دھرم ہے - جس کا بار بار رشیوں اور دیوتوں نے اُپدیش دیا ہے - لیکن انسان کی ہی ایک وچتر بناوٹ ہے - ایکطرف تو عناصر پرستی اور بُت پرستی یکی کی غار میں گر جاتا ہے - لیکن جب اِن جلہ پدارتھوں کی نربلتا اُسے پرتیت ہوتی ہے - اور جب اُسے نشچے ہو جاتا ہے کہ ان سب جڑ پدارتھوں کو حرکت دینے والا اور اِن سے طرح طرح کے کام کرانے والا ایک ہی چیتن پرم پُرش ہے - تو پھر کمزور انسان جس نے ابھیاس سے اپنی بُدھی کو تیکشن نہیں کیا ہے - جڑ کی پوجا کو چھوڑ کر چیتن پوجا سے ہی منحرف ہو جاتا ہے جس من کو ایک مہان آتما کی راہبری کی ضرورت تھی اُسے اپنی راہبری خود کرنے کے قابل سمجھ کر کھلی چھٹی دے دیتا ہے - اُس بے مُہار پن کا جو نتیجہ ہوتا ہے - وہ آئے دن انسانوں کے تعلیمیافتہ فرقوں کے اندر پرتیکش دیکھنے میں آتا ہے - لیکن کیا جانوروں کے اندر چیتنتا نہیں ہے ؟ - کیا گائے اور بیل - بھیڑ بکری اور سجری - گھوڑا اور ہاتھی کیا یہ سب کے سب چوپائے بیجان ہیں ؟ - پھر اِن کو اپنے لئے سہارا پیدا کرنے اور اپنی حفاظت کرنے کی پریرنا کدھر سے ہوتی ہے ؟ اور حضرت انسان ہی کیا ہے ؟ کیا بغیر ہدایت کے انسان ذرا سا علم بھی حاصل کر سکتا ہے ؟ جہاں علم کی روشنی نہیں پہونچی - کیا اُن جگہوں میں صدیوں سے انسان جانوروں سے بھی بدتر نہیں ہیں ؟ - پھر وہ گیان جو انسان کو پشو کی حالت سے نکال کر منشیہ بناتا ہے کہاں سے آیا ؟ - اور اگر کسی چیتن سے ہی گیان کا شروت نکل سکتا ہے تو ایسے مہان گیان کا مخرج کیا کوئی مہان چیتن ہوگا ؟ -

پریہ پاٹھک گن اِسنسار کی ایک ایک واہیہ گھٹنا ہی پرم پتا کی مہان شکتی اور اُسکے اننت گیان کا ثبوت دے رہی ہے - لیکن کیا تمنے کبھی باہر سے اپنے من کو روک کر اندر کی گھٹناؤں کا مشاہدہ کرنیکی کوشش کی ہے اگر کبھی ہی کوشش نہیں کی تو اب سے ابھیاس آرمبھ کر دو - کیونکہ پرم جیوتی کا بیرونی اظہار جہاں پرکرتی کے پردے کے اندر بجز بی نہیں ہو سکتا اور جہاں ایسی حالت میں انسان دھوکا کھا سکتا ہے وہاں منشیہ آتما کے اندر پرماتم جیوتی اپنا پورن پرکاش کرتی ہے - اور چونکہ جیوآتما کے انتر تکچھ ہونے سے پرکرت ہر ایک قسم کے پردے کٹ جاتے ہیں - اسلئے اُسی مقام پر پرماتم جیوتی کے صاف درشن ہوتے ہیں - پریہ بندھو گن ! پرکاش مئے تمہارے اندر پرکاش دے رہے ہیں اندھکار کا اُسکے سامنے نشان باقی نہیں رہ سکتا لیکن تم ہو کہ پرکاش مئے کی گود میں بیٹھے ہوئی آنکھوں کی ٹکٹکی اندھیرے کی طرف لگا رہے ہو - آہ ! کیا دردناک نظارہ ہے ! لڑکا بغل میں ڈھنڈورا نگر میں - دولت جیب میں اور تلاش فراز و نشیب میں - پرکاش ہماری اندر موجود ہو - اور ہم باہر اندھیرے گڈھوں میں ٹھوکریں کھاتے پھریں - ہے دیالو ! ہم کبھی کبھی تو آپکے سندر منگل سوروپ کا چمتکار سا دیکھتے ہیں لیکن اگیان شش پھر اُسی اندھکار میں ڈوب جاتے ہیں - دیالو - کرپا کر ہمیں رہنی بھگتی کے لیو گیا جاؤ - اپنے پریم کی ڈور کے اند

آتمک نظارے

پتا اس پتت کا اُدھار کرو

پتت کون؟ بدن صاف ہے۔ پوشاک سفید اور بے عیب ہے۔ کلام میٹھا ہے۔ چلتے ہوئے نظر نیچے کو پڑتی ہے۔ پھر یہاں تو کوئی ہی پتت دکھائی نہیں دیتا۔ داہیہ (بیرونی) آڈمبر پر مت بھولو! یہ دی پرمیشور نے بُدھی دی ہے۔ اور تم نے اُس کو مانجا ہی ہے۔ تو نظر غور سے انتر بھاؤں کو دیکھنے کی کوشش کرو۔ کنتو تم کیا دیکھ سکتے ہو؟ منشیہ ہردے روپی اگادھ سمندر کے اندر سوائے اپنے آتما کے دوسری نگاہ نہیں پڑ سکتی۔ میرے اندر کیسی لہریں اُٹھ رہی ہیں؟ باوجود بیرونی مہاتما صورت کے اندر کام اور کرودھ۔ لوبھ اور موہ۔ ایرشا اور دویش سے نہ معلوم روز کتنے یُدھ کرنے پڑتے ہیں؟۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان یُدھوں میں سدا کامیاب ہی ہوتا ہوں۔ کتنی مرتبہ کام نے پچھاڑا۔ کتنی مرتبہ موہ نے دبایا۔ کتنی دفعہ اہنکار نے لتاڑ ڈالا۔ یہ تب معلوم ہو سکتا ہے۔ جب کہ میں اپنے اندر کی جدوجہد کا صحیح نقشہ سرو سادھارن کے روبرو کھینچ دوں۔ لیکن ایسے عمل کے لئے اہنکار۔ سے لتاڑا ہوا جیوآتما اجازت نہیں دیتا ہے۔ سرو سادھارن پُرش تو بیرونی آڈمبروں سے دھوکہ کھا کر مجھے "دھنیہ! دھنیہ!!" کہہ سکتے ہیں۔ کنتو ہے پرمیشور! پرانوں کی ایک ایک گنتی کے بھاؤں کو جاننے والے آپ کب دھوکہ کھا سکتے ہیں! ہے دیامئے! اس پتت ہردے۔ من اور آتما کی رکشا تمہارے ہی آدھین ہے ایسے پاپی من کو پلٹا دینے والا سوائے آپ کے اور کون ہے؟ من نے اپنی کمزور کوششوں کو بہت کچھ دوڑایا۔ لیکن مجھ میں کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار کے خوفناک لشکر کا مقابلہ کرنے کی طاقت کہاں ہے۔ اپنے اوپر نربھر کرتے ہوئے میں نے بہت ٹھوکریں کھائیں۔ پربھو! اب تم سہائتا کرو۔ ہے جگدیش! میں اس وقت سرل بھاؤ سے آپ کی طرف بانہہ پسار رہا ہوں۔ اور مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ اس پتت کا اُدھار آپ ہی کروگے

جو ہمارے لئے بہتر ہے تم وہی کرتے ہو

پراتہ کال ہی اُٹھ کر شوچ آدی سے نبٹ کر گنگا تٹ پر پہنچا ہوں۔ کپڑے اُتار کر بالو کے شوبھائمان میدان میں ویایام کے لئے تیاریاں کر ہی رہا تھا۔ کہ یکایک سبز پہاڑ پر سیاہ بادل نمودار ہوئے۔ ابھی ڈمب بیلز سنبھالے ہی تھے۔ کہ بادل کی گرج نے کمزور دلوں کو ہلانا شروع کر دیا اور آناً فاناً مینہ کی بڑی بڑی بوندیں برسنے لگ گئیں۔ ویایام بند کرنا پڑا طبیعت کچھ پہلے ہی خراب تھی۔ زیادہ خرابی کا احتمال ہو گیا۔ چھپر کے اندر گھس کر بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جب دیو لوک سے چھوٹے بچے گنگا میں غوطہ لگا کر دوڑے جاتے نظر پڑے تو شرم کے مارے باہر نکلا اوپر سے برشا کا شفاف جل اور نیچے گنگا کا ٹھنڈا پانی۔ غوطہ لگاتے ہی سب تکلیف دور ہو گئی۔ اور شدھ وایو کے جھونکوں نے پژمردہ دل کو تازگی بخشی۔ لیکن واپس آتے ہوئے مینہ کا ایک طوفان بن گیا۔ اپنے مختصر کمرے میں آکر عبارت کا فکر کرنے لگا۔ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں بہت سا وقت گزر گیا۔ مینہ بند ہو گیا۔ بادل پھٹ گئے۔ مطلع صاف نظر آیا۔ بجائے اس کے کہ مکان کا کچھ نقصان ہوتا چنبیلی کھلی ہوئی صاف پرتیت ہوئیں اور وہ سارا حبس جس کی وجہ سے دم گھٹا جاتا تھا۔ پون کے شیتل جھونکوں سے دور ہو گیا۔ جس مینہ کو میں نے بربادی کا باعث سمجھا تھا اُس نے بے شمار فائدے پہنچائے۔ ایسی ہی حالت آتما جگت کی بھی ہے۔ آتما جس وقت صاف دکھائی دیتا ہے۔ اور تکلیفوں سے بری نظر آتا ہے۔ جب کہ کسی طرح کے کشٹ کا خیال تک بھی نہیں ہوتا۔ دفعتاً چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی چھائی ہوئی نظر آنے لگتی ہے۔ دُکھ پر دُکھ آن پڑتے ہیں۔ اور کشٹ پر کشٹ ستانے لگتا ہے۔ کمزور انسان اوشواس کی غار میں گرا ہوا ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ اور سمجھ لیتا ہے کہ اب اُس کو دُکھ سے کبھی بھی رہائی نہیں ہو گی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ سب کے سب دُکھ سُکھ کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ دُکھ برداشت نہ کئے جاتے تو سُکھ کی قدر کرنا مشکل تھی۔ اور پھر ایسے کشٹوں کے بعد جو سُکھ آتا ہے۔ وہ بجائے اس کے کہ انسان کو مغرور بنا کر اُسے غارت کرے اُسے نمر اور شیل سوبھاؤ بنا دیتا ہے۔ سنسار کے کشٹ اور کلیش آتما کی شدھی کا ذریعہ ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم میں وشواس کا بھاؤ نہیں۔ یہ ان اتھ لا ہم سب

نزل ہیں۔ جو ہمارے لئے بہدر ہے۔ آپ دیا کرتے ہو۔ اسلئے ہمیں اپ وشواس دلاؤ کہ ہم کبھی ہی آپ کی اپار دیا کو نہ بھولیں

ستیہ سے پرے کوئی دھرم نہیں ہے

ماناکہ دولت اکٹھا کرنا تمہارے آدھین نہیں کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ہر ایک انسان کو یکساں موقع دولت اکٹھا کرنے کا ملے۔ ماناکہ بڑے بڑے خطاب حاصل کر کے سنسار میں پرتشٹھت بننا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ کیونکہ تمہاری حکام بالادست تک پہونچ نہیں ہے۔ ماناکہ سرو سادھارن کی واہ واہ حاصل کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ تم بیجا دھن نہیں لٹا سکتے لیکن کیا ان بے اختیاریوں پر تمہیں افسوس کرنا چاہئے؟ - کیا دولت [illegible] انسانوں کو [illegible] سکھ ہی پہنچایا کرتی ہے۔ یا کہ زیادہ حالتوں میں اُن کے شریر اور آتما دونوں کی بربادی کا باعث ہوا کرتی ہے؟ کیا بڑے بڑے خطاب انسان کے واقعی گنوں کو بڑھانے میں حصہ نہیں لیتے۔؟ اور کیا سرو سادھارن کی واہ واہ بعض اوقات انسان کو روپیوں کا محتاج نہیں بنا دیتی۔؟ - پھر ان کے لئے کیوں چنتا کرتے ہو۔ جبکہ دھرم کرنے کا اختیار تمسے کوئی نہیں چھین سکتا۔ تمہیں خطاب نہ ملیں۔ دھن نہ ملے۔ لیکن کیا تمہیں سچ سچائی اور شیل سوبھاؤ حاصل کرنے سے بھی کوئی روک سکتا ہے؟۔ لیکن جبکہ دھرم ہی ان سب کا مول ستیہ ہے۔ پس ستیہ جیون نا پیہ کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اس سے تمہیں کوئی بھی انسان محروم نہیں کر سکتا۔

ستیہ دھرم پر چلنے والی ہستی کا جیون کیا تھا

دیوی لکشمی کا جو ایک شرداب کی سنہ ۱۹۰۲ء کے پرچار سے میرا [illegible] کر دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر لکشمی دیوی جی کا دیہانت [illegible] کے دن کو جالندھر شہر میں ہوگیا۔ گو میرا آخری ظاہری سمبندھ دیر ہو [illegible] خبر آئی ہے۔ کہ دیوی کی ارتھی کیساتھ بڑا بھاری ہجوم تھا۔ جالندھر کے آر [illegible] سنسکار میں ہی شریک ہوکر جسقدر کہ [illegible] رُچی ظاہر کی ہے اُسکے لئے ہی میں [illegible] کرتا ہوں۔

لکشمی دیوی جی کا جیون شور وشر [illegible] ایسی عورتیں موجود ہیں جنہوں نے [illegible] کچھ شور مچا رکھا ہے۔ اور ایسی عورتیں نمائشی آدمیوں نے ہی مشہور کر رکھی [illegible] ستریوں نے ایک [illegible] ارگی بہلانے کے [illegible] نہیں کیا۔ لیکن ایسی دیش کے اندر [illegible] ہو چکی ہیں اور باوجود سخت گری ہوئی [illegible] ہی کبھی کبھی اپنا چمتکار دکھلا جاتی [illegible] دیش کو رساتل میں جانے سے بچا رکھنے والی ہیں ستی ستریوں میں سے لکشمی دیوی کو لکشمی جی لے۔

ایک سرشٹہ

سمجھتا ہوں لکشمی دیوی کب اور کہاں [illegible] کرنے نہیں ان کے والدین کے نام کیا تھے؟ انہیں نے اپنی کس طرح [illegible] پائی؟ وغیرہ وغیرہ سے اپنے گھر میں جوابات ڈھونڈھنے سے ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں [illegible] گو اسقدر معلوم ہے کہ اُن کا جنم کوہ [illegible] مجھے معلوم ہوا ایک پہاڑی گاؤں میں ہوا تھا۔ اور گو [illegible]

کہ لکشمی دیوی کے خیالات بڑے اعلیٰ ہیں۔ میں نے بھی انکے خیالات کو پشٹی دی اور اُن کا باقاعدہ علاج ڈاکٹر گنگا رام جی سے شروع کرایا۔ اب صحت بدنی دن بدن درست ہونی شروع ہوئی۔ اور لکشمی دیوی نے میری لڑکیوں کے ساتھ ہی ستیارتھ پرکاش کے مشکل مضامین مجھسے پڑھنے شروع کئے۔ سنسکرت بھی شروع کردی۔ اور پاٹھ اوپکارک کو ختم کر کے رجو پاٹھ کے ساتھ لگھو کومدی شروع کرنیکا ارادہ کر لیا۔ لیکن ایک طرف میں پنڈت گوپی ناتھ والے مقدمہ میں مبتلا ہوا۔ اور دوسری طرف میری لڑکی کے وواہ کا انتظام شروع ہوا۔ ان سب سے مجھے کم فرصت ملتی تھی۔ لیکن دیوی نے پھر بھی اُنتی جاری رکھی۔ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء میں اُن کی صحت بہت اچھی ہوگئی تھی۔ اور اثناء گفتگو میں انہوں نے مجھسے اپنے ہردے کا بھاؤ پرگٹ کیا تھا۔ کہ اگر دو برسوں تک سنسکرت ویاکرن اور دھرم گرنتھوں کی پڑھائی جاری رہی تو وہ کنیا آشرم جالندھر کا چارج لینے کے علاوہ کنیا مہاودیالے میں پڑھانے کا کام کرنے کے لئے تیار ہو جاوینگی۔ لیکن اُس مہینے میں مجھو گرو کل کی خدمات سپرد ہوئیں۔ اور مجھے قبل از وقت اُن سے کنیا آشرم کی سیوا کے لئے اپیل کرنی پڑی۔ بغیر حیل و حجت کے دیوی نے میری درخواست کو قبول کیا اور کنیا آشرم کا کام کرنا دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کے درمیانی حصہ میں ہی شروع کردیا۔ کنیا آشرم میں اُن کے انتظامی ادارہ سے مجھے واقفیت ہوئی۔ مجھے امید نہ تھی کہ لکشمی دیوی جیسی چپ چاپ ستری کے اندر بھی لڑکیوں پر دباؤ رکھ کر اُن سے پریم کرنے کی ایسی طاقت موجود ہے۔ ون لاٹ باقاعدہ کام کرتے ہوئے زکام کا آغاز میرے روبرو ہی ہوگیا تھا۔ ۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو میں جالندھر سے چلا آیا۔ اُسوقت سے دیوی لکشمی لالہ سومناتھ جی مینیجر کنیا آشرم کے ساتھ آشرم کا کام کرتی رہیں۔ سومناتھ جی کو بخوبی معلوم نہ تھا کہ اپنی بیماری کا حال لکشمی دیوی بتلایا ہی نہیں کرتیں۔ جب جنوری کے خاتمہ پر

آتمک نظارے

پت ابلاس پت کا اُدھار کرو

پت کون؟ بدن صاف ہے۔ پوشاک سفید اور بے عیب ہے۔ کلام میٹھا ہے۔ چلتے ہوئے نظر نیچے کو پڑتی ہے۔ پھر یہاں تو کوئی ہی پت دکھائی نہیں دیتا۔ واہیہ (بیرونی) آڈمبر پر مت بھولو! بدی پرمیشور نے بدھی دی ہے۔ اور تم نے اس کو مانجا بھی ہے۔ تو نظر غور سے انتریہ بھاؤں کو دیکھنے کی کوشش کرو۔ کنتو تم کیا دیکھ سکتے ہو؟ منشیہ ہردے روپی اگادھ سمندر کے اندر سوائے اپنے آتما کے دوسری نگاہ نہیں پڑ سکتی۔ میرے اندر کیسی لہریں اُٹھ رہی ہیں؟ باوجود بیرونی مہاتما صورت کے اندر کام اور کرودھ۔ لوبھ اور موہ۔ ایرشا اور دویش سے نہ معلوم روز کتنے یدھ کرنے پڑتے ہیں؟۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان یدھوں میں سدا کامیاب ہی ہوتا ہوں۔ کتنی مرتبہ کام نے پچھاڑا۔ کتنی مرتبہ موہ نے دبایا۔ کتنی دفعہ اہنکار نے ناڑ ڈالی۔ یہ تب معلوم ہو سکتا ہے۔ جب کہ میں اپنے اندر کی جد وجہد کا صحیح نقشہ سردساधارن کے روبرو کھینچ دوں۔ لیکن ایسے عمل کے لئے اہنکار سے لڑنا ہوا جیو آتما اجازت نہیں دیتا ہے سردو ایک اسانسارک پرشش تو بیٹری آڈمبروں سے دھوکہ کھا کر مجھے "دھنیہ! دھنیہ!!" کہہ سکتے ہیں۔ کنتو ہے پرمیشور! پرانوں کی ایک ایک گتی کے بھاؤں کو جاننے

والے آپ کو ویدک دھرم کی سیوا کی ہے دیا بعد لکشمی دیوی اپنی ساس کے اور آنا کہیں۔ جہاں سے کچھ عرصہ کے بعد ایس پاپی جالندھر میرے مکان پر آئیں آپ کے اور سلام کے مفید حصہ کے اندر کوششوں کہیں بھڑک رہی تھی۔ اور آریہ میں کام۔ گویا اپنے برگزیدہ آدمیوں کی کے خوفناک رہا تھا۔ چونکہ جالندھر شہر کہاں ہے۔ ارباب سمجھے جاتے تھے اور اس میں نے بہت اسکے اندر تعصب کا نام ونشان تم سمجھایا کہ انے دھرم ویر کی ماتا جی کو صلاح دی سسرال بھاؤں سے ہوکے تب تک کہ جالندھر میں ہی ہوں۔ اور بسر کریں۔ لیکن ماتا جی جوان کے کر اس پت سے پریم راولپنڈی کی طرف کھینچتا تھا اکیلی رہنا مناسب نہیں سمجھتی تھی

جو ہمارے لئے تم وہی کہ

دیویاں پھر رخصت ہو کر چلی گئیں پہنچتے ہی دیوی کی شریر ک رنج ہوئی۔ معمولی پتی کا سدا سے بٹ کر گنگا تٹ معمولی عورتوں تک کو غم والم اُتار کر بالو کے شو لوٹا دیتا ہے۔ پھر ایک غیر معمولی کے لئے طیار باں آلی طبیعت کے اندر ایسے غیر معمولی سبز پہاڑ پر سیاہ بات کا اثر کیا ہوا ہوگا۔ بڑی آسانی ڈمب بیلز سمجھا سکتا ہے۔ دن رات کا رنج کہ نے گج لے کم زور دلوں کو نہیں چھوڑتا۔ نتیجہ یہ ہوا اور آنا فانا مینہ آفت بالکل جاتی رہی۔ شریر کم زور برسنے لگ گئیں۔ بدن حالت بگڑتی گئی۔ مجھے اس طبیعت کچھ پہلے ہی کی خبر نہ ہوئی۔ لیکن جب گرد و کُل خرابی کا احتمال ہو گیا ہوا ۱۸۹۹ء میں راولپنڈی تھمس کر بیٹھنے کا آرای کے درشن کرتے ہی مجھے سخت یہ جو ٹے چھوٹے بچے گئے بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا۔ اور جاتے نظر پڑے تو تنہ رونیش میں ہی۔ صفائی کا خیال اوپر سے بدنشا کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ سوا غم اور فکر کا نہ پانی۔ غوطہ گئے نئی بن سا تھی نہیں ہے۔ اسوقت میں نے

پھر زور دیا کہ ماتا جی ان کو لے کر جالندھر میں آجا دیں۔ پنڈت لیکھرام جی کے خاندان میں سب سے بڑھ کر عزت میں ان کے چچا پنڈت گنڈا رام جی کی کرتا ہوں جو کہ پشاور کے ضلع میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس ہیں۔ جب انہیں دنوں پشاور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مہاشے گنڈا رام جی نے مجھ سے مل کر ایسی باتیں کیں جنہوں نے کہ انکی عزت میری نظروں میں دوبالا کر دی۔ انہوں نے مجھے پریرت کیا کہ میں لکشمی دیوی کو جالندھر لیجاؤں۔ اور وہاں کنیا مہاودیالے میں ان کے پڑھنے کا انتظام کر دوں۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ اگر لکشمی دیوی اپنا سب کچھ آریہ سماج کے ارپن کر دیوے تو وہ خوش ہوں گے۔ کیونکہ ایشور نے انکو سب کچھ دے رکھا ہے۔ راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷۔ اور ۱۸۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو مقرر تھا۔ اس موقع پر میں پھر راولپنڈی گیا اور ماتا جی کو پھر پریرت کیا۔ اسوقت شاید مہاشے گنڈا رام جی کام پر گئے تھے اور اسلئے ماتا جی نے خود سمبندھیوں کے پریم کے باعث راولپنڈی چھوڑنے سے انکار کرتے ہوئے بی بی لکشمی جی کو جالندھر میں جا کر رہنے کی آگیا دیدی اُسی جلسہ کے موقع پر سکندرآباد کی جو بھجن منڈلی آئی ہوئی تھی اُنہنے دھرم ویر کی مرتیو کے باعث سخت پرجوش بھجن گائے۔ اُن بھجنوں کے سننے کے لئے دیوی لکشمی دیوی کے مکان کے پاس گئے اور گلی میں اپنے پرجوش دیر آس میں بنے ہوئے کر دار سے گلی کے مردوں اور عورتوں تک کو آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ مجھے پیچھے معلوم ہوا کہ اُس بھجن کو سُن کر دیوی لکشمی بیہوش ہو گئی۔ مجھے افسوس ہے کہ جو کام دیوی کی خوشنودی سمجھ کر آریہ پرش کرتے رہے اُنہنے دیوی کی بیماری کو اور بھی زیادہ بڑھایا! آریہ مسافر کی موت کے دن سے ہی برابر ایسے پرجوش بھجن اُن جلسوں میں گائے جاتے رہے جن میں دیوی لکشمی شریک ہوتی رہیں۔ ہر ایک میں وہ بیہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ مجھے پیچھے یہ راز معلوم ہوا جبکہ ۶۔ مارچ ۱۹۰۱ء کے دن جالندھر کے خاص جلسہ میں دھرم ویر کے جیون

...ے متعلق پرسوز تقریروں سے کوشش کر اُنپر غشی کی حالت
...طاری ہو گئی تہی۔ اُسوقت سے میں ہمیشہ کوشش کرتا
...رکان کی موجودگی میں آریہ مسافر کی قتل کے بابت کوئی
...نظم پڑہی جائے۔ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر
...جو نومبر ۱۹۰۱ء کو ہوا تہا دیوی پہر بیہوش ہو گئی تہیں
...یہی وجہ تہی کہ جب گُرودکُل کے افتتاحی جلسہ پر کچہ
...پنڈتوں نے دہرم ویر کے بلیدان کی نسبت نظمیں سُننے
...کی فرمائش کی تہی۔ تو میں نے اسوقت منع کر دیا تہا۔ کیونکہ
...دیوی لکشمی جی اُسجگہ موجود نہیں۔ ہاں۔ میں راولپنڈی
...آریہ سماج کے جلسہ کا ذکر کر رہا تہا۔ آخری دن جب
...وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہوئی تو لیکچرار نے بڑے
...درد سے بہرے ہوئے الفاظ میں وید پرچار پر آریہ
...مسافر کے جان دینے کا ذکر کیا۔ اُسی وقت لکشمی دیوی
...نے اپنے کان سے سونے کی بالیاں اُتار کر وید پرچار فنڈ
...کے لئے دان کر دیں۔ اس دان پر دیوی کے سمبندہیوں
...نے اُسوقت بڑا شور مچایا تہا۔ اور اُنہیں سخت تکلیف دی
...تہی۔ لیکن دیوی نے اپنے سوابہاوک تحمل سے اُس کشٹ
...کو سہن کیا۔ ایسے وقت میں جبکہ اس دان کی وجہ سے
...ساس کی طرف سے بہی سختی ہوئی امید نہیں ہو سکتی تہی
...کہ لکشمی دیوی کی طبیعت اُن سے متنفر ہو گئی ہو۔ لیکن
...میں نے جب اُسوقت بہی آزمایا تو عملاً اُنہیں تنگدلی سے
...بالکل بری پایا۔ لکشمی جی کی جالندہر آنیکی طیاری پر
...ضروری ہوا کہ جو گذارہ دونوں کے لئے اکٹہا دیا جاتا
...تہا۔ اس کی تقسیم کا خیال شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا
...پنجاب کو پیدا ہوا چنانچہ دنترنگ سبہا کے ممبروں نے
...مجہے اس کام کے لئے نیُت کیا کہ میں آریہ مسافر کی ماتا اور
...بیوہ دونوں کے گذارہ کا تناسب مقرر کروں۔ سبہا کے
...ممبر جانتے تہے کہ گذارہ کا حق دہرم ویر کی بیوہ کا ہی
...زیادہ لیکن چونکہ اُن کی ماتا ساتہ تہیں اسلئے اُن کا بہی گذارہ
...سمجہاتے تہے کہ لکشمی دیوی [illegible] اپنی ساس کے
...لئے پانچ روپیہ ماہوار سے زیادہ منظور نہ کریں گی اور
...مجہے حیرت ہوئی تہی کہ میں اُنہیں اپنی ساس کے
...لئے دس روپیہ ماہوار منظور کرنے کے لئے پریرہ کروں

لیکن ہم سب کیسے حیران ہوئے جبکہ دیوی نے خودبخود
ماتا کے لئے دس روپیہ ماہوار منظور کر لئے۔ میں پہر
سفر میں رہا۔ مگر سفر سے ہی شریمتی جی کو جلد جالندہر
جانے کے لئے پریرت کرتا رہا۔ آخرکار جب گُرودکُل کے
لئے بہکشا کا کام پورا کر کے میں جالندہر اپنے گہر
اپریل ۱۹۰۰ء کو واپس آیا تو لکشمی دیوی پہلے سے ہی
اُسجگہ پہونچی ہوئی تہیں۔ لالہ نگینہ مل کے مکان میں اُن
کے لئے جگہ دلائی گئی۔ اور کنیا مہاودیالے میں اُنہوں
نے باقاعدہ پڑہائی شروع کر دی۔ اسوقت سے لکشمی دیوی
نے پڑہنے کا دڑہ ارادہ کر لیا تہا۔ اور تہوڑے ہی عرصہ
میں اچہی اُنتی کی۔ لیکن بیماری پہر اُن کی پڑہائی میں ہرج
ہوتی رہی۔ اِن دنوں میری بہرجائی اور میری لڑکیاں
اکثر بی بی لکشمی جی کو اپنے ہمراہ سیر کو لیجاتی رہیں۔ اور
اِس طرح اُن کی قوت ہاضمہ اور طاقت جسمانی کے درست
کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ لیکن چونکہ آلسی ہونے کے
باعث بعض اوقات وہ ایک وقت روٹی سبا کر دونوں ہی
وقت کہاتی رہیں۔ اسلئے طبیعت بالکل درست نہ ہوئی
تقریباً ہر ہفتہ سخت درد پیٹ ہو کر نفخ ہو جاتا۔ اور
بعض اوقات بغیر پچکاری کے طبیعت صاف نہ ہوتی
لیکن اس حالت میں بہی علاوہ رگوید آدی بہاشیہ بہومکا
اور ستیارتہ پرکاش کے کچہ حصوں کے پڑہنے کے لکشمی دیوی
نے حساب اور عام پڑہائی کے ساتہ چکتسا کی پڑہائی بہی
جاری رکہی۔ چکتسا دیوی نے اُس خاص جماعت میں پڑہی
تہی۔ جو کنیا مہاودیالے کے متعلق پنڈت وشنو دتہ
سے لالہ دیوراج جی نے کہلوائی تہی۔ جسقدر پڑہنے والی تہیں
اُن میں سے اگر کچہ لابہ اُٹہایا تو بی بی لکشمی جی نے۔
نبض دیکہنا اُنہیں اچہی طرح آ گیا تہا۔ اور اکثر اوشدہیوں
کے گُن بہی جان گئی تہیں۔ لیکن پہر بہی پڑہائی
میں بڑا وگہن پڑتا رہا۔ روزمرہ کی بیماری کچہ کرنے نہیں
دیتی تہی۔ صحت کی یہی حالت دیکہ کر میں نے اپنی
لڑکیوں کے ساتہ بی بی لکشمی دیوی جی کو اپنے گہر میں
رہنے کے لئے جگہ دی۔ میری بڑی لڑکی شریمتی ویدکماری
دیوی کے ساتہ اُن کا بڑا پریم تہا۔ تب مجہے معلوم ہوا

کہ لکشمی دیوی کے خیالات بڑے اعلیٰ ہیں۔ میں نے
بہی اُنکے خیالات کو تشفی دی اور اُن کا باقاعدہ
علاج ڈاکٹر گنگارام جی سے شروع کرایا۔ اب صحت
بہی دن بدن درست ہونی شروع ہوئی۔ اور لکشمی
دیوی نے میری لڑکیوں کے ساتہ ہی ستیارتہ پرکاش
کے مشکل مضامین مجہسے پڑہنے شروع کئے۔ سنسکرت
بہی شروع کر دی۔ اور پاٹہ اوپکارک کو ختم کر کے
رجو پاٹہ کے ساتہ لگہو کومدی شروع کرنیکا ارادہ
کر لیا۔ لیکن ایک طرف میں پنڈت گوپی ناتہ والے مقدمہ
میں مبتلا ہوا۔ اور دوسری طرف میری لڑکی کے
وواہ کا انتظام شروع ہوا۔ ان سب سے مجہے
کم فرصت ملتی تہی۔ لیکن دیوی نے پہر بہی اُنتی
جاری رکہی۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں اُن کی صحت
بہت اچہی ہو گئی تہی۔ اور اثناء گفتگو میں اُنہوں
نے مجہسے اپنے ہردے کا بہاؤ پرگٹ کیا تہا۔
کہ اگر دو برسوں تک سنسکرت ویاکرن اور دہرم گرنتہوں
کی پڑہائی جاری رہی تو وہ کنیا آشرم جالندہر کا چارج
لینے کے علاوہ کنیا مہاودیالے میں پڑہانے کا کام
کرنے کے لئے طیار ہو جاویں گی۔ لیکن اُس مہینے میں ہی
گُرودکُل کی خدمات سپرد ہوئیں۔ اور مجہے قبل از وقت
اُن سے کنیا آشرم کی سیوا کے لئے اپیل کرنی پڑی بغیر
حیل وحجت کے دیوی نے میری درخواست کو قبول کیا
اور کنیا آشرم کا کام کرنا دسمبر ۱۹۰۱ء کے درمیانی
حصہ میں ہی شروع کر دیا۔ کنیا آشرم میں اُن کے انتظامی
مادہ سے مجہے واقفیت ہوئی۔ مجہے امید نہ تہی کہ لکشمی دیوی
بہی چپ چاپ ستری کے اندر ہی لڑکیوں پر دباؤ رکہ کر
اُن سے پریم کرنے کی ایسی طاقت موجود ہے۔ دن رات
باقاعدہ کام کرتے ہوئے [illegible] کام کا آغاز بہتر رو بروہی
ہو گیا تہا۔ ۷ جنوری ۱۹۰۲ء کو میں جالندہر سے چلا
آیا۔ اُسوقت سے دیوی لکشمی لالہ سومناتہ جی منیجر کنیا آشرم
کے ساتہ آشرم کا کام کرتی رہیں۔ سومناتہ جی کو
بخوبی معلوم نہ تہا کہ اپنی بیماری کا حال لکشمی دیوی
بتلایا ہی نہیں کرتیں۔ جب بنو [illegible] کے [illegible] پر

میں پہر جالندہر گیا۔ تو مجھے لکشمی جی کی بیماری
کا حال معلوم ہوا - میں نے لالہ سومناتھ جی کی توجہ
دلائی - اور اُس دن سے لالہ سومناتھ جی۔ اور
اُن کی دہرم پتنی نے خبر لینی شروع کر دی -
جس پریم اور شردھا سے اِن دونوں نے دیوی
لکشمی کی سیوا کی ہے - آریہ پبلک کو اُس کے
لئے اُن کا مشکور ہونا چاہئے - لالہ سومناتھ
جی نے سیوا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
لیکن بیماری بڑہتی گئی - اب یہاں تک نوبت
پہونچی کہ بعض اوقات دن میں تین تین
مرتبہ بیہوش ہو جاتیں ۔ فروری کے آخیر
میں پہر میں گیا تہا ۔ اُسوقت اُنہیں اور بہی
کمزور پایا - لیکن اُسوقت تک کچھ نہ کچھ پڑہنے
کا شغل جاری تہا - اس کے بعد باوجود کمزوری
کے دیوی نے گروکل کے افتتاحی جلسہ پر
شامل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا - اس سے پہلے
جب میں فروری کے خاتمہ پر گیا تہا - تو انہوں نے
اپنی رائے ظاہر کی تہی ۔ کہ منجملہ تین ہزار روپیوں
کے جو اُن کے پاس جمع تہے - وہ دو ہزار روپیہ
دہرم ارتھ دینا چاہتی ہیں - گروکل ہومی
میں وہ میری چہوٹی لڑکی کو ساتھ لے کر
آئی تہیں - آتے ہی گروکل میں بیمار ہو گئیں - اسجگہ
پہونچ کر گنگا سنان سے اُنہیں فائدہ ہوا -
بخار جاتا رہا - لیکن وہی پرانا درد سخت شروع
ہوا - جب ڈاکٹری دوائی نے فائدہ نہ کیا
تو شریمان پنڈت گنگا دت جی کی دوائی
دی گئی - اُس دوا نے دو دنوں میں ہی اچہا
فائدہ کیا - اور یہ یقین ہو گیا - کہ گنگا جل
اور اوشدہی سیون سے شاید اُن کی
طبیعت ٹھیک ہو جاوے ۔ اُس جگہ اُس وقت
اکثر بے سروسامانی سب کا نیوں میں ڈیرا
تہا - لیکن باوجود اسکے بی بی لکشمی جی کی صحت
کے لئے میں نے اُن سے رہنے کی درخواست

کی - بی بی لکشمی جی کو خود بڑا فائدہ معلوم
دیتا تہا - اور اُن کو یقین تہا کہ اس اوشدہی
سے اُنکا روگ کم ہو جاوے گا - لیکن
ساتہ ہی گروکل کے کام اور میری مشکلات
کا خیال آیا - اور باوجود ہماری درخواستوں
کے اُنہوں نے یہاں سے جانا ہی مناسب سمجہا
میں اُن کے اُس وقت کے اعلےٰ بہاؤ کو نہیں بہول
سکتا - اُن کے الفاظ تقریباً یہہ تہے "بہائی جی!
یدی ایشور کو مجھے راضی کرنا اور مجھے اپنی
بہنوں کی سیوا کے یوگیہ بنانا منظور ہے - تو
وہاں ہی میں اپنے کرموں کے پہل ہو گئے کے
بعد راضی ہو جاؤں گی - لیکن آپ کا سارا
دھیان جو اسوقت گروکل کی اُنتی میں لگنا چاہئے
نشٹ ہو جاویگا"

اسی جلسہ پر شریمتی جی نے دو ہزار روپیہ ایک
وظیفے کے لئے گروکل میں دان دیا - جب اس
دان کا ذکر لکشمی دیوی نے مجہسے کیا تو میں نے
اُنہیں پہر سوچنے کے لئے پریرنا کی اور ساتہ ہی
جتلایا کہ شاید لوگ یہہ کہیں کہ چونکہ آپ جالندہر
میں رہتی تہیں اسلئے میں نے اس امر کا فائدہ اُٹھا
کر دو ہزار روپیہ اُس انسٹیٹیوشن کے لئے دان
کرایا ہے جسکے ساتہ کہ میرا تعلق ہے - دیوی نے
ایک نہ مانی - میں نے پہر پنڈت رام بہجدت جی پردہان
آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے جو اس جلسہ میں
شریک تہے - ذکر کیا ۔ اُنہوں نے ہی مجھے صلاح
دی کہ میں پہر شریمتی جی کو دوبارہ غور کرنے کے لئے
پریرنا کروں - میرے دوبارہ تکرار پر شریمتی جی
نے کہا "بہراتا جی! زندگی کا بہروسہ نہیں
نہ معلوم کب پران نکل جاویں - بدی دُنیا کے کہنے
کا خیال کیا جاوے - تو کوئی دہرم کا کام نہ
ہو سکے" اِس دان کو پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے
پنڈت رام بہجدت جی نے وعدہ کیا تہا - کہ وہ
شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا کو پریرت کریں گے

کہ دو ہزار روپیہ میں ہی ایک دائمی وظیفہ
آریہ مسافر کے نام پر گروکل میں دیا جاوے۔
گروکل کے افتتاحی جلسہ سے واپس ہو کر لکشمی
جی جالندہر آئیں - تو یہاں طاعون چمک اُٹھا
دوسرے دن ہی لاہور کو چلی گئیں - اور وہاں
سیدہی راولپنڈی کو روانہ ہوئیں - اُس جگہ جا کر
طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی - ایک طرف بیماری
کا زور اور دوسری طرف سمبندہیوں کی طرف
دو ہزار کے دان پر طعنوں کی بوچہاڑ - دن بدن
حالت خراب ہو چلی - دست اور بخار نے گہیر لیا۔
لکشمی جی جانتی تہیں کہ میں گروکل کے کام میں
مصروف ہوں اسلئے مجھے تو اپنی حالت سے اطلاع
نہ کیا - لیکن لالہ سومناتھ جی کو لکہہ بہیجا کہ
اگر اُن کی زندگی بچانا منظور ہے تو اُنہیں راولپنڈی
سے منگا لیویں - اسجگہ ایک اور مشکل پیش آئی
سومناتھ جی کنیا آشرم سے علیحدگی اختیار کر کے
روپڑ کو چلے تہے - اُنہوں نے لکہہ بہیجا کہ اگر لکشمی
جی روپڑ اُنکے ساتہ جانا منظور کریں تو ہم ہمراہ لے
اُن کی سیوا ہو سکیگی - لکشمی جی نے اس بات کو منظور
کیا - اور لالہ بستی رام اسسٹنٹ منیجر شبہ دہرم پرچارک
پریس کو بلوایا تا کہ اُنکے ہمراہ جالندہر جی آویں
میں یہہ لکہنا بہول گیا ہوں کہ پنڈت لیکہرام جی کی زندگی
سے ہی لالہ بستی رام کے خاندان پر پنڈت جی
لکشمی جی کو بڑا وشواس تہا - اسی عرصہ میں لاہور
جاتے ہوئے ۷ - جون کو لالہ بستی رام مجھے جالندہر کے
ریلوے سٹیشن پر ملے - اور میرے ساتہ لاہور تک
سفر کر کے راولپنڈی چلے گئے - ۹ - جون کو میں لاہور
سے جالندہر آیا تو بی بی لکشمی جی اسجگہ پہونچی ہوئی تہیں
دیوی کے درشن کے لئے اندر گیا - کمزوری کو دیکھ کر
گیا - چہرہ پر تپ دق کے آثار نمایاں تہے - اُسیوقت
ڈاکٹر گنگارام کو بلوایا - علاج باقاعدہ شروع
۱۵ - جون کو لالہ سومناتھ جی پر لوار سہت روپڑ
تیار تہے - لیکن ڈاکٹر کی رائے میں لکشمی دیوی سفر کے

کی تکالیف برداشت کرنے کے قابل نہ تہیں۔ ڈاکٹر گنگا رام جی نے اپنے اوزار سے مشاہدہ کر کے ظاہر کیا کہ بائیں پھیپھڑے پر اثر پہونچ چکا ہے۔ اسپر ڈاکٹر سمتھ صاحب سول سرجن کو بلایا گیا اُنہوں نے ہر طرح دیکھ بہال کر جگر کی سخت بیماری بتلائی اور امید کی جگہ یاس کا راج قایم کر گئے۔ ڈاکٹر سمتھ کی صلاح کے مطابق جگر کے موقعہ پر لیپ وغیرہ کئے گئے اور ادویات اور غذایات کا استعمال شروع ہوا۔ لیکن زندگی کے دن قریب الاختتام تھے۔ جب جیون ختم ہو چکا تہا تو انسانی تدابیر کیا کر سکتی تہیں۔ مجھے گو فوراً گروکل بھومی میں واپس آنا چاہئے تہا۔ لیکن جہاں وغیرہ بوا مجھے روک رہے تھے۔ وہاں اُنہیں سے ایک بی بی لکشمی جی کی بیماری تہی۔ اُنہیں مجھپر بہت وشواس تہا اور اُن کا خیال تہا کہ میری موجودگی میں ہی اُن کا علاج ٹہیک ہو سکیگا۔ میں نے بہی اُن کی خدمت کو اپنا دہرم سمجہا تہا۔ کیونکہ علاوہ پنڈت لیکہرام کی بیوہ ہونے کے اُن کا پروپکار کا بہاؤ اور اُن کے اعلےٰ خیالات اُن کی سوتنتر عزت میرے ہردے میں پیدا کر چکے تھے شریر دن بدن کمزور ہوتا گیا۔ آخر کار مجھے بہی ادہر آنے کی اشد ضرورت تہی۔ علاج اسلئے لالہ وزیر چند جی کے سپرد کر کے میں نے ۲۶ کی رات کو ادہر کی طیاری کی تہی لیکن جب میں ریلوے سٹیشن پر جانے کو طیار ہونے لگا تو لکشمی دیوی کی طبیعت سخت بگڑی۔ میں فوراً اندر گیا اور اُسوقت طیاری ملتوی کردی۔ طبیعت رات کو کچھ ٹہہر گئی تہی۔ اور اسلئے صبح میں پہر طیار ہوا اِس والوں نے رائے دی کہ میں اُن کو ملکر نہ جاؤں مبادا اُن کو صدمہ پہونچے۔ لیکن پہر رائے ہوئی کہ مل کر جانا اچہا ہے۔ چنانچہ آخری وقت رخصت کے لئے گیا نمستے کا جواب دیکر قبل اِسکے کہ میں کچھ بولوں دیوی نے پوچہا کہ میں گروکل کو کب جاؤں گا۔ میں نے جواب دیا کہ طیار ہوں لیکن اگر میری ضرورت ہو تو ٹہہر جاؤں دیوی نے جواب دیا آپ کی وہاں بہت ضرورت ہے۔ آپ جائے۔ آج ہی جائیے۔" میں آخری نمستے کہکے رخصت ہوا۔

میرے چلے آنے کے بعد دن بدن طبیعت بگڑتی گئی پہلے تو لکشمی جی کو اپنے راضی ہونے کی کچھ امید تہی کیونکہ مجھے خبر پہونچی ہے۔ کہ جب ڈاکٹر گنگا رام جی نے دوائی سے کچھ فائدہ نہ سمجہ کر دوائی بند کرادی تو ڈاکٹر کے لئے کہا اور یہہ بہی کہا کہ "اگر بابو جی موجود ہوتے تو ضرور بڑے ڈاکٹر کو بلا دیتے"۔ لیکن ۳۔ جولائی کو اُنہیں بہی یقین ہو گیا کہ اب آخری دم ہے۔ چنانچہ لالہ بستی رام کو بلا کر چند بہدر پُرشوں کے روبرو اپنی جایداد کی نسبت وصیت کی جو بحرف بحرف بابو امر سنگھ بی اے وکیل نے لکہ لی۔ اُس وصیت کے مطابق دو ہزار تو پہلے ہی گروکل کو دیدینا بیان کیا۔ اپنے کل زیور جو قیمت میں تقریباً ساڑہے آٹہہ سو روپے کے ہونگے مع چار سو روپیہ نقد اپنی ساس کو دیا جو کہ پہلے سے ہی پہونچ گئی تہیں۔ ایک بکس جسمیں بہت سے ریشمی پارچات اور بعض روپیہ کے دو کرنسی نوٹ آٹہہ روپیہ نقد برادری کے ایک اناتہہ لڑکی کے لئے ارپن کردئے جسکا کہ وواہ ہونے والا تہا۔ اور باقی کل روپیہ جو شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے پاس جمع تہا اور جو شاید چہہ سو کے قریب ہوگا۔ لیکہرام میموریل فنڈ کو دیدیا۔ اس وصیت کے دوسرے ہی دن زبان بند ہوگئی۔ ۴۔ جولائی کو دوپہر کے بجے کے بعد پران نکل گئے۔ آریہ پُرشوں نے انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کردیا۔ اور لکشمی دیوی کا شریر بہسمی بہوت ہو گیا۔ لکشمی دیوی کا جیون سچ مچ ستی کا جیون تہا۔ اپنے ہردے کے اندر ہی محدود رکہتے ہوئے جسقدر کشٹ اِس دیوی نے برداشت کئے اُن کا پرچارک کے پڑہنے والے پُرش کیا اندازہ لگا سکتے ہیں ستی نے اپنا کام پورا کیا اور چلدی۔ ہائے افسوس اور ہمدردی کی اُسکو کیا پروا ہے؟ اسمیں سندیہہ نہیں کہ لکشمی دیوی پورن کمت اوستہا کو نہیں پہونچ سکیں لیکن اسمیں سندیہہ سکتو ہے کہ وہ آئیندہ جنم میں گذشتہ اُتم سنسکاروں کے ہو تے ہوئے جنم دہارن کریں گی اور جو کام ادہورا چہوڑ گئی ہیں اُسے پورن کرنے کا پریتن کریں گی۔ دیوی! تمہارا

شبہ سنکلپ تو ایسے نہ تہے کہ پورن نہ ہوتے لیکن اس ابہاگی دیش کے کرم ایسے کب تہے۔ کہ تمہاری شبہ اِچہا پوری ہوسکتی۔ پہ یہ پاٹہک گن! ستی کا جیون چرتر گروکل کی پاٹہک وار سوانح عمریوں کی طرح جوش اور خوشی پیدا کرنیوالا نہیں ہے۔ لیکن کیا اس میں تمہیں کچھ شکشا نہیں مل سکتی ہے۔ کیا تم نہیں سوچ سکتے کہ اُس دیش کی سماجک دشا بہت ہی خراب ہوگی جسکے اندر کہ پروپکار کا زبردست بہاؤ اپنے اندر رکہتے ہوئے بہی ایک دیوی اپنی شبہ اچہا کو پورن نہ کر سکی۔ سچی ہمدردی اس دیش میں کہاں؟ باوجود یکہ دہرم کی بہیریں گیدہ کا ڈنکا بج رہا ہے مگر ہم سے پتت جیو کے اندر ویدک دہرم کے گورو کو انوبہو کرنے کا بہاؤ کہاں ہے؟ اِس سماجک اوستہا میں کون کام کر سکتا ہے ہاں کر سکتا ہے۔ اور کون ویر پُرش ہے جو کہ ساری دنیا کے طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہوئے دہرم پالن پر دوڑ رہا رہ سکتا ہے۔ اِس سارے اندہکار کے اندر مجھے صرف ایک ہی پرکاش کا چہلکا نظر آتا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ لکشمی دیوی ہی ستیوں کی سبہن شیلتا کا پربہاؤ اُن کے ساتہہ ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اپنا اثر آنے والی نسلوں پر چہوڑ جاتا ہے ہے دیالو! یہی ہماری اچہا پورن ہو سکتی ہے اور اس دیش کے دکہیوں کا دکہہ اُسے کافی مٹا چکا ہے تو اُسے ایسی اوستہا میں پیدا کرو کہ وہ اس جنم سے چوگنی طیاری کرکے اپنے اُدیشیہ کو پورن کرسکے اوم شم

گروکل سماچار

(نمبر ۴)

میں نے جب گروکل سماچار کا سلسلہ شروع کیا تہا۔ تو ارادہ کر لیا تہا کہ گروکل کے ضروری جملہ حالات سے اپنے آدرش کو آگاہ کرنے کے بعد ہفتہ وار بیماں کی خبر بہ چہاپ دیا کروں گا۔ لیکن اس عرصہ میں اسقدر مختلف افواہیں گروکل کی نسبت اڑائی گئیں کہ اُن سے باخبر ہوکر قوم کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے بہی آپ سمجہ کر

میں نے اُن کی اصلیت کا انکشاف ضروری سمجھا ہفتہ گزشتہ کے مضمون کے بعد مجھے امید نہ تھی کہ اس ونشہ میں مجھے جلد قلم اُٹھانا پڑیگا۔ لیکن اس عرصہ میں نئی قسم کے اعتراضوں کی خبر مجھے لاہور سے ملی۔ ایک گریجویٹ صاحب نے جو گروکل بھومی میں تشریف لاکر میرے روبرو یہاں کے جل۔ وایو۔ ستھان اور جملہ باتوں کی تعریف کر گئے تھے۔ لاہور پہونچتے ہی مشہور کردیا کہ (۱) کھانے کا انتظام خراب ہے کہانا اچھا نہیں ملتا۔ (۲) تمام کمرے نم دار ہیں۔ (۳) بیمار لڑکوں کی خبر نہیں لی جاتی وغیرہ وغیرہ۔ کہانا تو خراب اُنہوں نے اسلئے بتلایا ہوگا کہ اس جگہ کہانے میں پیاز۔ اور لال مرچ کی بالکل ممانعت ہے۔ ہر ایک بھوجن کے ساتھ فی برہمچاری ایک چٹانک گھی گرم کرکے علاوہ اُس گھی کے جو روٹی اور بھاجی وغیرہ میں پڑا ہے دیا جاتا ہے۔ گریجویٹ صاحب نے گھی لینے سے انکار کیا تھا۔ اور اسلئے خشک دال اُن کے آگے آئی تھی۔ اور چونکہ وہ نہار ہوکر اُس وقت فارغ ہوئے تھے۔ جبکہ گروکل آشرم نواسیوں کو بھوجن کئے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوچکا تھا۔ اسلئے ایک دال اور ایک بھاجی ہی ان کے لئے بچی تھی۔ ڈاکٹر بالکشن صاحب اسجگہ بیس دنوں سے براجمان ہیں چودہری چُنی سنگھ جی رئیس نہٹور بھی کچھ دنوں سے کانگڑی میں آئے ہوئے ہیں۔ اور بہدرپرش بھی جن کے لڑکے یہاں پڑھتے ہیں بھوجن کا پربندھ دیکھ گئے ہیں۔ اور ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ ایسا بھوجن ہر ایک بڑے گھر میں بھی نہیں مل سکتا۔ کمروں کی نمی کی بابت کیا عرض کروں۔ جس وقت یہ خبر آئی۔ اُسیوقت ڈاکٹر بالکشن اسسٹنٹ سول سرجن درجہ دوم۔ چودہری چُنی سنگھ اور بدھن سنگھ صاحبان رئوسا نہٹور کو ساتھ لے کر کمرے دکھانے کے لئے لے گیا۔ سبکی رائے یہہ تھی کہ ایسے خشک کمرے لاہور کے عمدہ مکانوں کی دوسری منزل پر بھی نہیں مل سکتے۔ کمرے تو درکنار (جن میں چونے سے اینٹوں کا فرش لگایا گیا ہے) یہاں تو ایک ہفتہ کی سخت بارش کے بعد بھی زمین جنگلوں کی تینوں خشک نظر آتی ہے۔ باقی رہی بیماروں کی خبرگیری۔ گریجویٹ بیچارے بیمارداری کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اگر رات کو یہاں رہتے تو اُن کو معلوم ہوتا کہ کس طرح جاگ کر یہاں کے کرمچاری اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ گریجویٹ مہاشے گھبیان پر آریہ پرتی ندہی سبہا کے ایک اعلےٰ ادھکاری گروکل کے پربندھ کرتاؤں کے برخلاف برافروختہ ہوگئے تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ جو بات پرتکش ہے اسکے لئے شُبہہ پر ان کی تلاش کیوں کیجاتی ہے۔ مناسب یہہ ہے کہ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے ذمہ وار ادھکاری اسجگہ خود تشریف لاویں اور اپنے لئے خود رائے قائم کریں۔ ابھی پر کیا منحصر ہے۔ ۱۶ جولائی کو میرٹھ کے بابو چندر بہان صاحب تشریف لائے۔ وے لاہور ایک برات میں گئے تھے فرماتے تھے کہ بابو لاجپت رائے جی پلیڈر کی بہن کا وِواہ تھا۔ اُسجگہ بابو چندر بہان کو دیانند اینگلو ویدک کالج کے چند طلباء کی زبانی معلوم ہوا کہ گروکل کے تمام برہمچاریوں کے پیٹ پہول آئے ہیں۔ کیونکہ پانی بہت خراب ہے۔ اور کہ گروکل تقریباً ٹوٹنے والا ہے بابو چندر بہان شاید کسی اور وقت تشریف لاتے۔ لیکن سچائی کو دریافت کرنے کا شوق اب دامنگیر ہوا کہ تیسرے میں چڑھ کر یہاں پہونچگئے۔ اور بعد برہمچاریوں کو دیکھنے کے ان افواہوں پر حیران رہ کر صد روپیہ برہمچاریوں کی مٹھائی کے لئے دیگئے۔

پنجاب کے بہائی جسقدر مہربانیاں فرمارہے ہیں وہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن پشچھوتر دیشہ بھلے لوگوں نے اُس پر بہی سقت یعنی نامناسب سمجھا۔ چنانچہ چودہری چُنی سنگھ جی نے یہاں پہونچتے ہی فرمایا کہ اُن کے سمبندھی رائے دیوی سنگھ صاحب کا خط میرٹھ سے بدیں مضمون آیا تھا کہ "گروکل کی آب وہوا بڑی خراب ہے۔ اسوقت تک دس ودیارتھی مرچکے ہیں۔ آپ اپنے لڑکے کو بلوا لیجئے" مجھے معلوم ہوا ہے کہ پنجابی آریہ سماجوں کے ایک سجن نے کہا تھا کہ گروکل کے ستر فیصدی ودیارتھی اس سال میں ہی مرجاوینگے۔ لیکن پشچھوتر دیشہ افواہوں نے ان کو بھی اشاعت کردیا۔ جب اس قسم کی افواہوں کا بازار گرم ہو تو سوائے خاموشی کے اور کیا چارہ ہوسکتا ہے۔

پریہ پاٹھک گن! زندگی اور موت پرمیشور کے آدہین ہے تندرست سے تندرست اور عمدہ سے عمدہ جگہیں موت سے پاک نہیں ہیں۔ جب بھارت ورش کی پرجا کمزور ہورہی ہے جب ہزاروں بچے روزانہ اپنی ماتاؤں کی گود میں مرتے ہیں تو کیا گروکل بھومی ہی موت سے بری ہوسکتی ہے۔ ایشور نہ کرے! اگر ذرا بھی گڑبڑ ہوئی تو نہ معلوم گروکل کے دشمن اُسکے خادموں کو کہیں رہنے لائق چھوڑیں گے یا نہیں درمیانی افواہوں کی اصلیت کی پڑتال کرنیکے بعد اب میں پہر گروکل کے حالات کیطرف رجوع ہوتا ہوں لیکن اب کی مرتبہ بہت اختصار سے کام لےکر اس بیان کو ختم کردونگا۔ اور آئیندہ کے لئے علاوہ معمولی ساپتاہک حالات درج کرنے کے محض اُن پرشنوں کے اُتر درج کیا کرونگا۔ جو سجن گروکل کی نسبت واقفیت حاصل کرنے کی نیت سے بہیجا کرینگے۔

بھوجن کا مفصل ذکر کرنے کے بعد ضروری ہے کہ جو عمارتیں اسوقت تک بن چکی ہیں اُن کا مختصر طور پر ذکر کر دیا جاوے۔ کانگڑی سے گروکل بھومی کے پاس پہونچتے ہی راستہ کے اوتر کی طرف ایک احاطہ چوب کہیر کے لٹھوں سے گھیرا گیا ہے۔ جن میں بانس جڑے جاکر مویشیان کے آنے میں کافی رکاوٹ ہوگئی ہے۔ اس ۲۵۰ فٹ عرض ۳۰۰ فیٹ طول جگہ کے اندر مہمانوں اور گروکل کے متعلقین کے پریواروں کے رہنے کے لئے چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ اس کل احاطہ پر تقریباً ۱۵۰ روپیہ صرف ہوا تھا۔ جس میں سے تقریباً [illegible] یا [illegible] روپیوں کی مالیت کے چھپر آگ لگ جانے سے ۱۰ جون کے پہلے ہفتہ میں جل گئے تھے۔ یہاں آگ لگنے کا ہرگز احتمال نہ تھا لیکن چونکہ ایک دیوی وال چڑھاکر دروازہ بند کرنے کے بعد گنگا سنان کے لئے چلی گئیں۔ اسلئے آگ لگنے کے وقت روکی نہ جاسکی۔ اس احاطہ سے آگے چلکر گروکل کے مکانات کا احاطہ واقعہ ہے جو کہ اسوقت طول میں ۴۰۰ فیٹ اور عرض میں تقر

۲۳۰ فیٹ ہے۔ اِس احاطہ کا صدر دروازہ اُتر کی طرف ہے جیکے باہر سامنے ہی نیا کنواں لگایا گیا ہے۔ اِس کنوئیں کا پانی عمدہ نکلا ہے۔ اور اسوقت جبکہ گنگا کا پانی اکثر گندہلا رہتا ہے۔ تو پینے اور رسوئی وغیرہ کے لئے محض کوپ جل ہی استعمال کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب سخت بارش کے بعد پانی بہت گندہلا ہو جاتا ہے۔ تو سنان بھی آشرم باسی کنوئیں پر ہی کرتے ہیں۔ احاطہ کے اندر داخل ہو کر دائیں یعنی پورب کی طرف ۱/۲ ۵ فیٹ طول اور ۸ فیٹ عرض کا کمرہ مکھیہ ادہشٹہاتا کے لئے ہے۔ اس کمرہ کے اندر لکڑی کا پردہ لگا کر ایک چھوٹا سا کمرہ اسباب اور چارپائی کے لئے نکالا گیا ہے۔ اور باقی جگہ بطور دفتر مکھیہ ادہشٹہاتا کے استعمال کی جاتی ہے اس کل جگہ کے باہر ۶ فیٹ عرض کا ایک ورانڈہ ہے جس کے اندر لکڑی کے تختے لگا کر ایک چھوٹی سی جگہ پانی رکھنے اور سندھیا تنہا اگنی ہوتر کے لئے بنائی گئی ہے اور کمرے کے ساتھ لگتا ہوا ۱۲ فیٹ طول اور ۸ فیٹ عرض کا کمرہ مع اُسیقدر ورانڈے کے ہے جسمیں ڈاکٹر بالکرشن جی نواس کرتے ہیں۔ اور اُسکے ساتھ کا اُسیقدر کمرہ بطور ہسپتال کے استعمال کیا جاتا ہے اُس ہسپتال کے ورانڈے میں ایک تخت بیماروں کے بیٹھنے کے لئے پڑا ہے۔ اور اندر بڑا المیرا ہے جسمیں دوائیاں رکھی جاتی ہیں۔ اندر بھی ایک تخت بیماروں کے بیٹھنے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اور تین الماریوں میں اور ایک لمبی پڑچھتی پر قرینے سے دوائیوں کی بوتلیں اور شیشیاں چُنی ہوئی ہیں۔ درمیان میں ۱۲ فیٹ کی گلی چھوڑ کر دو پارٹیوں کے سونے کے کمرے شروع ہوتے ہیں۔ اس سونے کی جگہ میں درمیانی کمرہ ۱۶ فیٹ لمبا اور ۱۴ فیٹ چوڑا ہے دو بغل کے دونوں کمرے ۱۲ فیٹ لمبے اور ۱۰ فیٹ چوڑے ہیں۔ ان سب کے باہر ایک ۱/۲ ۵ لمبا ورانڈہ بنایا گیا ہے۔ جسمیں برسات کے وقت دو پارٹی سو بھی سکتے ہیں۔ دونوں چھوٹے کمروں میں تیسری و پہلی جماعت کے برہمچاری رہتے ہیں

اور درمیانی بڑے کمرے میں دوسری جماعت کے برہمچاریوں کے نواس کا ستھان ہے۔ اس سے آگے پھر ۱۲ فیٹ کا راستہ چھوڑ کر ایک ۶۰ فیٹ طول اور ۱۲ فیٹ عرض کے کمرہ کی بنیاد بھری گئی تھی۔ لیکن چونکہ اینٹیں پاتھنے والے برسات کے خوف سے پہلے ہی بھاگ گئے۔ اسلئے یہہ کمرہ طیار نہ ہو سکا۔ اس سے آگے کونے میں ہسپتال کے لئے خاص کمرے دواخانہ۔ رہائش ڈاکٹر رہائش بیماران۔ پاخانہ۔ غسل خانہ۔ وغیرہ کے بنائے جاویں گے۔ جو برسات کی وجہ سے بند ہیں۔ صدر دروازہ کے دائیں طرف یعنی جانب مغرب سب سے پہلے ۱۰ فٹ طول اور ۱۴ فٹ عرض والے چار کمرے ہیں جن کے آگے سر بسر ۱/۲ ۵ فٹ عرض کا ورانڈہ ڈالا گیا ہے۔ یہہ چار کمرے پاٹھشالا کے لئے بنائے گئے تھے۔ لیکن اب تک ہماری دیگر ضروریات اسقدر ہیں کہ محض دو کمرے پڑھائی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ باقی دو کمروں میں سے ایک میں تو سامان کتب۔ کاغذ۔ سلیٹ۔ چینی قلم دوات۔ کپڑہ وغیرہ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ اور ایک کے اندر چوتھی جماعت کے برہمچاری مع پنڈت گنگا دت جی کے رہتے ہیں۔ اِس مکان سے آگے درمیانی کل جگہ چھوڑ کر آخری سرے پر بھنڈار اور رسوئی کا مکان ہے۔ جو مع اپنی چار دیواری کے بذات خود ایک علیحدہ مکان ہے۔ اُتر دکشن دونوں طرف اسکے دو دروازے ہیں۔ جن کے ساتھ ہی اُن طرفوں میں پانچ پانچ فیٹ کے چوڑے برامدے ہیں۔ پورب کی طرف اول بھنڈاری کے لئے مکان جسکا طول ۸ فیٹ اور عرض ۱۲ فیٹ ہے۔ پھر بھنڈار کے ذخیرہ کا مکان جسکا عرض ۸ فیٹ اور طول ۲۴ فیٹ ہے۔ اور خاتمہ پر جانب جنوب رسوئی کا مکان جسکا عرض ۱۲ فیٹ اور طول ۱۸ فٹ ہے۔ درمیانی صحن چھوڑ کر جانب غرب سر بسر ۱۰ فیٹ عرض اور ۵۲ فیٹ طول کا بڑا ہوادار مکان ہے جسمیں بیٹھ کر دو پارٹی دو وقت بھوجن کرتے ہیں۔ سامنے بھنڈار کے مکان کے دو جانب یعنی جنوب اور شمال میں مکان کے برابر کچے چبوترے

بنائے گئے ہیں۔ جنہیں گو اب تک ہمارے مستعد اور جفاکش برہمچاریوں نے استعمال نہیں کیا تاہم اگر سخت بارش یا سخت سردی کے وقت ضرورت پڑے تو ہمارے پاس اُس کے لئے انتظام موجود ہے بھنڈار کے ساتھ ہی لگتے ہوئے ابھی آٹھ ملازموں کے لئے مکانات بنانے ضروری ہیں۔ جو برسات کے بعد بنائے جاویں گے۔ سارے احاطہ کے مدھیستھان میں یگیہ شالا کا ہشت پہلو مکان بنایا گیا ہے۔ جو مرکز سے چاروں طرف بیس بیس فیٹ لمبا ہے گویا ایک سرے سے دوسرے سرے تک چالیس فیٹ لمبا ہے یہہ تو اِس یگیہ شالا کا پکی اینٹوں کا بنا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ کاریگر اچھے نہ تھے اور ساتھ ہی اتفاقی جلسہ کے موقع پر اسکی طیاری کے لئے اسقدر جلدی کی گئی کہ راتوں رات فرش لگوایا گیا۔ اگر کوئی داتا یگیہ شالا کے فرش اور چوکر ویدیوں کے لئے سنگ مرمر منگوا کر لگوا دیوے تو جو خوبصورت چھت اسوقت یگیہ شالا پر ڈلوائی گئی ہے۔ اسکی شوبھا دوگنی ہو جاوے۔ لیکن اگر سنگ مرمر لگوانے والا کوئی دانی نہ ملا تو مجبوراً اس جگہ چونہ کا گچ کرا کے اُسکو گٹائی سے چکنا بنوایا جاویگا۔

عمارت پر اسوقت تک شاید ساڑھے چھ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور جو مکانات اب تک بنانے باقی ہیں اُن کے لئے نالی دار چھت کی چادریں بھی منگا کر رکھی ہوئی ہیں۔ موسم برسات کے ختم ہوتے ہی مجھے امید ہے کہ یہہ سب مکانات بن جاویں گے۔ اور دس ہزار روپیہ جو عمارت کے لئے منظور ہو چکا ہے اُس کا خاتمہ ہو جاوے گا۔ اس عمارت میں اب تک جو لکڑی لگی ہے۔ اگر وہ لاہور یا امرتسر میں خریدی جاتی تو اڑھائی ہزار روپیوں سے کم میں نہ آتی۔ جب سے میں نے یہہ مضامین لکھنے شروع کئے ہیں۔ ایک ہزار سے زیادہ قیمت کی لکڑی اور چھتوں میں صرف ہو چکی ہے۔ اور اگر پرمیشور نے کرپا کی تو برسات کے بعد چھتوں پر تقریباً ڈیڑھ ہزار کی قیمت کی اور لکڑی خرچ ہو گی۔ یہہ سب لکڑی اسی جنگل میں سے

ہوتی جارہی ہے۔ اور لائی جاویگی۔ لیکن باوجود اس ضروری مدد کے اور دس ہزار روپیہ خرچ کردینے کے بھی اب تک دیگر ضروری مکانات بنانے باقی رہ گئے۔ عمارت کی نسبت میرا جو کچھ خیال ہے اور جس طرح کہ بلحاظ درخواست داخلہ برہمچاریاں مکان کشادہ اور فراخ بنایا جانا چاہئے۔ اور اس کے لئے جسقدر سرمایہ جس طرح پر جمع کیا جانا چاہئے اس کی مفصل رپورٹ بشرط صحت اور فرصت شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں کرونگا اور اس جگہ میرا فرض ختم ہوجاویگا۔

اب تک جو صاحبان گرُوکل کو دیکھنے کے لئے آئے ہیں اُن میں ہر قسم اور درجہ کے لوگ شامل تھے۔ میں گنجائش نہیں دیکھتا کہ ایک ایک مہتی کا ذکر اس اخباری مضمون کے اندر کرسکوں۔ لیکن اتنا کہونگا کہ جو لوگ یہاں آئے ہیں ظاہرا گرُوکل کی نسبت اچھے خیال ہی لے کر گئے ہیں۔ اور اب نہ تو مجھے اسقدر فرصت ہے۔ اور نہ ہی آپ میں اتنا صبر ہے۔ کہ میں اس کہانی کو لمبی کرتا چلا جاؤں۔ اور آپ برداشت کرسکیں پس اس کہانی کو اسی جگہ پر ختم کرتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہوں کہ گرُوکل کا سچا اور معمولی سماچار آپ کے گوش گذار کیا کرونگا لیکن ایک پرشن کا اُتر دینا ضروری ہے میرے پاس بیسوں خطوط پہنچے ہیں جن میں پوچھا گیا ہے "ہم گرُوکل کی کیسے سہایتا کرسکتے ہیں؟" پس ان بھائیوں کی تسلی کے لئے میں اُن کے پرشن کا اُتر ذیل میں درج کرتا ہوں

گرُوکل کی آوشکتائیں

گرُوکل کی ضرورتوں کو پورا کردیجئے۔ بس اس سے بڑھ کر اور کیا مدد آپ دے سکتے ہیں۔

اوّل۔ برہمچاریوں کے ولی سرپرست نیموں کا پالن کرنے سے ہماری مدد کرسکتے ہیں۔ دفعہ ۱۹ حسب ذیل ہے "ولی یا قریبی رشتہ دار کے سوا کوئی کسی دوسیار تہی سے ملنے نہ پاویگا۔ اور ولی وغیرہ بھی عموماً مہینے میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہ مل سکیں گے۔ اُن کی ملاقات کا انتظام اعلیٰ سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت کے مطابق ہوگا اور ملاقات دو دن سے زیادہ نہوگی"۔ میں، چونکہ یہ لحاظ کے لئے مشہور رہا ہوں۔ میری اُس عادت کا فائدہ اُٹھانے کی یہاں کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ افسوس کہ اس نیم کو توڑنے کی ایسے اصحاب تک کوشش کرتے ہیں۔ جو آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کے ممبر ہیں۔ اگر یہ نیم سخت سمجھا جاتا ہے (جو میری رائے میں بہت مناسب ہے) تو اُسکی ترمیم کی کوشش ہونی چاہئے۔ نہ کہ اُسکو توڑکر مجھے بدنام کرنے کا ذریعہ بنایا جانا چاہئے۔ کیونکہ جو اصحاب خود نیم توڑ جاتے ہیں وہ ادہکاریوں کو زیادہ تر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوم۔ اسجگہ میں ایک سبھا کا نوکر ہوں۔ یہ میرا گھر نہیں ہے۔ کوئی صاحب بھی میرا بے تکلف گھر سمجھکر تشریف نہ لایا کریں۔ بلکہ نیموں کی پابندی کو مقدم سمجھکر محض مقررہ وقت تک گرُوکل کو دیکھکر واپس چلے جایا کریں۔

سوم۔ بعض سجن میرے دفتر پر قبضہ کرلینا چاہتے ہیں جب اُن کو پہلے احاطہ کے چھپر میں رہنے کو کہا جاتا ہے تو بُرا مانتے ہیں۔ واضح رہے کہ میں تو جھونپڑی تک میں رہنے کو طیار ہوں۔ لیکن دفتر کی خاطر اور برہمچاریوں کے نزدیک رہنے کے خیال سے مجھے اصل احاطہ میں رہنا پڑتا ہے۔ جہاں گرُوکل کے متعلقین کے سوا کوئی بھی رات کو نہیں رہ سکتا ہے۔

چہارم۔ اِسوقت دودھ قیمتاً منگایا جاتا ہے۔ اور چونکہ اسجگہ کے گرد کے دیہات کے لوگ گایوں کی سانی وغیرہ نہیں کرتے۔ اسلئے دودھ اُس طاقت کا نہیں ہوتا۔ جیساکہ چاہئے۔ اِس دقت کو دور کرنے کے لئے چودہری ٹھاکرداس جی مقیم دہرم سالہ نے رجن کا پیشتر ویاد ہر گرُوکل کا برہمچاری ہے) یہہ تجویز پیش کی تہی کہ ہر ایک برہمچاری کا ولی دو جو مقدور رکہتا ہو) ایک عمدہ گائے قیمتی ۵۰ روپیہ کی بہینٹ کرے۔ اور ساتھہ ہی ایک گائے کی قیمت ... دینے کا وعدہ کیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسوقت چار ... بہدہ پُرش ہیں جن کا کوئی بھی سمبندہ گرُوکل ... برہمچاری نہیں ہے۔ لیکن باوجود اسکے وہ ... گائے بھیجنے کو طیار ہیں۔ میں نے پہلے اس خیال ... انکار کردیا تھا۔ کہ نہ تو ہمارے پاس گایوں کے ... کسی باڑے وغیرہ کا انتظام تھا اور نہ ہی چارہ کافی ... آتا تھا۔ لیکن اب تجربہ نے بتلایا کہ چارہ کی یہاں ... کمی نہیں ہے۔ اور برسات کے بعد عمدہ چھپر ... طیار ہوسکتے ہیں۔ پس جو صاحبان اس خیال پر عمل کرنا چاہیں۔ گرُوکل کو نہ صرف گودان ہی دیں۔ ... دان کے اصلی قاعدہ کے مطابق اپنے خرچ پر گائے ... گرُوکل بھومی میں پہونچا دیویں۔ جن ... ارادہ ایسا دان کرنے کا ہووے گایوں کو ... بھیجنا یکم نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کریں ... کہ امید کیجاتی ہے۔ کہ کُل انتظام ہوجاویگا۔ لیکن اپنے ارادہ کی اطلاع مجھے ابھی ... کہیں۔

پنجم۔ ستیہ شاستر کے ماننے والے دان کی ... سمجھتے ہیں۔ اسلئے بہت سے سجن مختلف چیزیں گرُوکل کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس دان ... وے ہماری ضروریات کو دریافت نہیں کر ... اسلئے بعض اوقات ایک کی ضرورت ہو ... چیزیں بے فائدہ پہونچ جاتی ہیں۔ پس ... کی آگاہی کے لئے میں گذارش کرتا ہوں ... بھیں حسب ذیل چیزوں کی ضرورت ہے ... بھیجنا چاہیں۔ ہر ایک چیز تعداد میں ... کیونکہ ۵۰ برہمچاری تو اسوقت موجود ... اور آئندہ سال شاید ۷۰ برہمچاری ... لئے جاویں۔

(اس سے آگے دیکھئے ضمیمہ صفحہ نمبر ۱)

آریہ سماجک خبریں

قصور۔ آریہ سماج کے سپتاہک جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ہر منگلوار کو بوقت ۵ بجے شام بابو اُتمادت جی منتری سماج بڑی یوگیتا سے اُپنشدوں سے کتھا کرتے ہیں۔ حاضری قریب ۴۰ کے ہو جاتی ہے۔ شروتاگن بڑے پریم سے سنتے ہیں۔ اور شانت ہو کر جاتے ہیں۔ لالہ صاحب کا یہ پُرشارتھ ہر جگہ کے ادھیکاریانِ سماج کے لئے قابل تقلید ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ۲۷- جون کو سردار امیر سنگھ جی ضلعدار سابق سبھاسد آریہ سماج نے اپنے مکان پر ہون کرایا۔ لالہ خوشی رام سٹیشن ماسٹر کے ساتھ بات چیت کر کے ہون کے مہتو کو سویکار کیا۔ اور آریہ سماج کے سبھاسد بنے۔ ۲۶- جون کو لالہ خوشی رام جی نے منڈی میں دھرم وشے میں ایک منوہر اُپدیش دیا۔ ۵۰ کی حاضری تھی۔ اثر بہت اُتم پڑا۔ ۴- جولائی کو پنڈت سوہن لال جی بیوپاری نے گرکل کو دان دیا۔ ۱۳- جولائی کو لالہ خوشی رام جی کے پُرشارتھ سے نگر کیرتن ہو کر نیا سماج ستھاپت ہوا۔ جسکے ادھیکاری نمن لکھت نیت ہوئے:۔
لالہ ٹھاکر داس جی منیجر کارخانہ پنجاب کاٹن پریس پردھان۔ لالہ موتی رام جی بیوپاری اُپ پردھان مہاشے عمرا مل جی منیم۔ لالہ سنسار چند جی بیوپاری منتری۔ لالہ تارا چند جی بیوپاری کوشادھیکش۔ مہاشے خوشی رام۔ مہاشے ہری دت۔ مہاشے جگت رام و مہاشے رام چند

ممبران انترنگ سبھا۔

سیت پور۔ لالہ چند و لعل جی منتری آریہ سماج کی نوکا سمبتو میں سنسکار و لیوان نورتن داس جی پردھان سماج نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔ لالہ صاحب موصوف نے بہت دان دیا۔ اور حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا۔ قریباً اچھوتوں نے اس سنسکار کو دیکھ کر بڑی پرشنسا پرگٹ کی
منتہم ضلع ڈیرہ غازی خان میں ۱۷ ہاڑ کو ایک آریہ بالک کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت ستیہ برت جی کو جو کہ سنسکار کرانے کے لئے پرتی ندھی سبھا کی طرف سے نیت ہوئے تھے پر دہان ڈیرہ غازی خاں سماج نے ایک خاص ضرورت کی وجہ سے جام پور بھیج دیا تھا۔ اِسلئے تار جانے پر پنڈت گنگا رام جی و ماسٹر بیلا رام مظفر گڑھ سے و پنڈت جیون لعل و مہاشے شام لال و مہاشے رام جی داس ڈیرہ غازی خاں سماج کی طرف سے سنسکار وغیرہ کرانے کے لئے وقت پر جا پہونچے۔ اور سب کارروائی آنند پورو ک انجام کو پہونچی کسی پرکار کی مخالفت نہیں ہوئی۔ مبلغ عہ ۲ روپیہ دان ملا (۲) پنڈت گنگا رام جی نے لالہ پرسرام کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ دان دینے کا وعدہ فرمایا۔

آگرہ۔ پنڈت دولت رام ہارگو اپدیشک، نے سنیا کے میلے میں جو کہ ماہ اساڑھ میں ہر سوموار کو ہوتا ہے۔ دو دن پانچ پانچ سو کی حاضری میں دھرم پرچار کیا اثر اُتم ہوا۔

انبالہ۔ سادھو پرمانند جی نے

بتاریخ ۴-۵ جولائی "دیش اُنتی" اور "بھگتی اہنسا" وشو پر لیکچر دیئے جن کو گاؤں کے لوگوں نے بہت پسند کیا اگر امرتسر سماج کے پرشارتھی بھائی وقتاً فوقتاً اس مقام پر جا کر پرچار کرتے رہے تو ضرور یہاں سماج قایم ہو جاویگا

راولپنڈی۔ ۲۶- جون کو پنڈت برہم سنگھ جی پرچارک پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان وغیرہ سماجوں سے پرچار کرتے ہوئے راولپنڈی تشریف لے گئے۔ صبح سپتاہک جلسے میں دھرم اُپدیش دیا۔ اور شام کو معقول حاضری میں ایک خاص لیکچر دھرم کی بزرگی پر دیا۔ چونکہ اصل شام کو لیکچر ادھورا رہا۔ اِسلئے ۳۰- کی شام کو پورا کیا گیا۔

گنگوہ۔ سوامی نتیانند جی اناتھ بھارت سیوک نے ۲۱- جون سے عام گذرگاہ پینٹھ کے موقعہ پر دھرم اُپدیش دینا شروع کیا ہے۔ اُس کے بعد ۲۵- ۲۸ جون اور یکم ۵ و ۱۲- جولائی کو خوب پرچار کیا۔ مارچ کے مہینے میں چند پورانک ممبران دھرم سبھا نے ایک مونی اسادھو کی گفا پر ایک برہمن دیوتا کی کتھا جھٹلائی۔ اور اُس میں نصف حصہ اپنا ہی ٹھہرالیا۔ لیکن تھوڑا جھگڑا ہوا چڑھنے پر بھید کھل گیا۔ مونی جی کے پاس کئی سیڑیاں بر ہوا وغیرہ رہتی ہیں۔ جس سے نگر باسی اکثر متنفر ہو رہے ہیں۔ اور پنچ دیو جاری کے جھگڑہ رقابت پر چند آدمیوں نے اور دو جماعت کو ہی شامل کر کے دیو مندر سابقہ کو چھوڑ کر دوسری طرف مندر بنانا شروع کر دیا ہے۔ جسکا جھگڑا ہوا بلا طیاری ہی خود لینا شروع کر دیا ہے۔ اور پوجاری کا روپیہ روک رکھا ہے۔ اور نام بھی رام باغ مشہور کر تا ہے۔ گر کہتے ہیں کہ پوجاری

جی نے اُس کا نام کالا پانی رکھا ہے - کہاں رقابت اور کہاں دھرم بھاو - یہ پورانوں کی تعلیم کا نتیجہ ہے -

— چوسانہ ضلع مظفرنگر - بابو جانکی ناتھ صاحب اوورسیئر محکمہ نہر ورکس پٹنا ور ساکن چوسانہ نے بموقع شادی برخوردار خوش بخت رائے بتفصیل ذیل دان دیا - گروکل برندابن عہ - یتیم خانہ فیروزپور ع یتیم خانہ ویش سبھا میرٹھ عہ - یتیم خانہ بریلی عہ آریہ سماج چوسانہ صہ - آریہ سماج پھتروں صہ میزان کل .. .. صہ

— ڈیرہ غازی خاں سے لالہ اودھو رام جی منتری سماج لکھتے ہیں :-

(۱) پنڈت آتمارام جو کہ سابق میں آریہ پرتی ندھی کا اُپدیشک تھا - اور جسکو کہ بوجہ اناچار کے سبھا نے نکال دیا تھا - اِس ضلع میں پوراتک سبھا کی طرف سے پرچار کر رہا ہے - اور اس قدر گندی اور فحش گالیاں آریہ پُرشوں کے نام لے کر دیتا ہے - کہ جس کی کچھ حد نہیں ہے - اُس نے گوپی ناتھ کا کام ہاتھ میں لیا ہے - بلکہ گالیاں نکالنے میں تو یہ گوپی ناتھ اور آلارام کے بھی کان کترتا ہے - افسوس ہے کہ باوجود تاکیدی خطوط کے بھی آریہ پرتی ندھی نے کوئی اُپدیشک اِس طرف کو روانہ نہیں کیا ہے - جو کہ اس گندہ دہن کی اچھی طرح سے قلعی کھولتا - اور اس کے بُرے اثر کو اِس اَن پڑھ اور جاہل ملک کے لوگوں سے دور کرتا -

(۲) چودھری جیمنی داس جی بی - اے پلیڈر - پر دہان کے گھر میں پُتر اُتپن ہوا جسکی خوشی میں چودھری جی نے مبلغ صہ سماجک فنڈوں میں دان دئے -

(۳) پنڈت ستیہ برت جی شاستری اُپدیشک ملتان سماج مورخہ ۲ - ماہ حال کو تشریف لائے - جنہوں نے مورخہ ۴ - ۵ - ۷ ماہ حال کو تجارت ورش کی شوچنیہ دشا اور آتم ہتیاریوں کی گنتی " اور " ہم کو اب کیا کرنا چاہئے " ان مضامین پر معقول حاضری میں لیکچر دئے - اثر اچھا رہا -

(۴) سماج مندر میں بہت سے بھائی شام کے وقت سندھیا کرتے ہیں - جس سے بڑا آنند پراپت ہوتا ہے - چودھری جیمنی داس جی پر دہان سماج کی ترقی میں بڑا حصہ لیتے ہیں - اور اُن کے اوصاف حمیدہ بڑے ہی سراہنیہ ہیں - آپ کو ہر وقت سماج کی ہی اُنتی کا دھیان رہتا ہے اور نہایت ہی شیل سبھاؤ اور لائق اور ترا ہیمان ہیں - پرماتما کریں کہ اُن کا اُتساہ دن بدن ترقی پذیر ہووے

(۵) شریمتی لکشمی دیوی جی بیوہ پنڈت لیکھرام جی کی مرتیو کا حال پرچارک میں پڑھ کر اتی شوک ہوا - اور اُن کی بردہ ماتا کی اوستھا کو سوچ کر بہت ہی دُکھ ہوتا ہے گو کال کے چکر سے بوڑھا جوان یا بالک کوئی بھی بچ نہیں سکتا - مگر اِس موت نے ہمارے دلوں کو خاص صدمہ پہونچایا ہے - کیونکہ لکشمی جی کے ہونے سے پنڈت جی کے اُپکار اور بھی ہمارے دلوں میں تازہ ہوتے رہتے تھے - پرماتما پنڈت جی کی ماتا کو شانتی پردان کریں -

— تاریخ ۲ - جولائی کے " نوساری پرکاش " نامی گجراتی اخبار سے گیات ہوا - کہ وہاں کی گیان پرسارک منڈلی کی طرف سے برہمچاری نتیانند جی کے تاریخ ۵ - اور ۶ - جولائی کو " منشیہ جیون اُدیشیہ " اور " ایشور بھگتی " پر ویاکھیان ہوئیں گے -

— نیچ سماج کے پُرشارتھی آریہ بھائیوں نے اکال پیڑت اناتھوں کی رکشا کے لئے ایک اناتھ پالک نامی سبھا ستھاپت کی ہے - اِس وقت ۶ - اناتھ سبھا کے زیر حفاظت پرورش پا رہے ہیں - سبھا کو اُچت ہے کہ ایک علیحدہ اناتھ آلیہ نیچ میں کھولنے کے بجائے ان اناتھوں کو اپنے خرچ پر دیانند اناتھ آلیہ اجمیر میں بھیج دے اور آیندہ جب کبھی کوئی اناتھ ہاتھ لگے وہیں بھیج دیا کرے - اور دھن اور مشورہ آدی سے ہمیشہ سہایتا دیتی رہے - علیحدہ اناتھ آلیہ کھولنا فضول ہے -

— کوئیٹہ آریہ سماج کا ستارھواں سالانہ جلسہ ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ - اگست کو ہوگا - نگر کیرتن ۱۶ - اگست کی شام کو ہوگا - سب اُپدیشکوں اور آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے - کہ اُس موقع پر ضرور اپنے درشنوں سے کرتارتھ کریں -

لوکل : شنیچر کو آریہ کمار سبھا کے ہفتہ وار جلسہ میں اگنو دیس ودیارتھی نے پرارتھنا کرائی - اور گنیش داس طالب علم نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی بعد ازاں ایک ودیارتھی نے روحانی اور جسمانی صحت پر لیکچر دیا جسکی تائید میں ماسٹر وزیر چند جی نے ۵ منٹ تک تقریر کی اور طالب علموں کو ورزش پر خاص توجہ دینے کے لئے زور دیا - آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا (۲) اتوار کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں بھجنوں کے بعد پنڈت ... جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور پرشن اُپنشد سے کتھا کی بعد پشچات ایک بھجن ہو کر لالہ وزیر چند جی نے سمہ اُپیوگی پر ویاکھیان دیا - شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ برخاست ہوا (۳) اتوار کی صبح کو پنڈت ودیا دیا لو جی لالہ وزیر چند جی کے پسر دھرم پال کا نشکرمن سنسکار - سنسکار ودھی انوسار کرایا - جب توفیق ...

پرنٹر ... چھپا اور شائع ہوا

L39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L39

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۴ | مطبوعہ ۱۷ ساون سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق یکم ۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء جالندھر | نمبر ۱۷

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج اخبار ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	للعہ/	۱۱۲/
طلباء سے	۳/	۱۱۲/

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۱۲۵	۱۱۰ روپیہ	۱۱۵
نصف صفحہ	۱۱۰ روپیہ	۱۱۵	۱۱۲
ایک کالم	۱۱۲	۱۱۱	۱۲
نصف کالم	۱۱۰	۱۱۲	۱۱

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فیصد کالم ہر شمار کر کے لیجاوے گی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتا ہے یکم بیساکھ یکم ساون یکم ماگھ ۔ یکم کاتک دستی رام اسسٹنٹ مینیجر

ویاس بیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی کلیانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے۔ ہر قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی جسکو دکھا دینا ہی کہتے ہیں (۴) ستمبھ بدھی (۵) گرہادان بدھی (۶) ویریہ چڑھانے کی بدھی جسکے کرنے سے پریہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۔ ۳۰ صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ ۱۰ پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔ ۱۵ پستک لینے والے کو حسب کمیشن ملے گی۔

ایک بار اسکو ضرور پڑھئے گا

آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہونچے گا اسکو انوبھوی ہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ پنڈت گورو دت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک ایک روپیہ چار چار آنے تھی۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنے کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں ان کو یہ کتابیں ۸ ۸ میں دی جاویں گی علاوہ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپ کی نذر ہوگا۔ ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پستکوں کی قیمت قریباً ½ کے کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع ہیں جن کا ڈکلیئرن عنقریب دیا جاویگا

نام کتاب		قیمت سابقہ	قیمت حال
سبھیا پرکاش	ہندی	۴ر	۳ر
ایضاً	گورمکھی	۴ر	۳ر ۱۰
ہون ادی بھگوتی جی	ہندی	۲ر	۱ر
ایضاً	گورمکھی	۲ر	۱ر
ستری دھرم	ہندی	نئی کتاب	ر
ستیا گورکھی	ہندی	ر	ر سکیمت کے خرید اکو چھ

بلا قیمت دیجاتی ہے:۔ سندھیا اردو و ہندی گورمکھی بر کارڈ آنے پر ایک کاپی بلا قیمت ارسال کی جاتی ہے

کمروں کی سجاوٹ کے لئے کمپنی ہذا نے ذیل کے نمونے طیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ پرش ان کو منگوا کر علاوہ کمروں کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حروف سنہری کاغذ روغنی رنگدار

نمستے	اردو حروف میں	[illegible]
ایضاً	ہندی حروف میں	
ایضاً	انگریزی	
اوم	اردو	" "
ایضاً	ہندی	" "
ایضاً	انگریزی	" "

گائیتری منتر	ہندی حروف میں	[illegible]
نیم	اردو	" "
نیم	ہندی	" "
نیم	انگریزی	" "

المشتہر تیرا داس پوری منیجنگ ڈائرکٹر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

ور کیلئے کنیا کی ضرورت ۱۶/۱۴ ۱۵/۱۴

ایک ویش شریف خاندان میں سے بعمر ۲۳ سال تعلیم یافتہ برسر روزگار ایک ایسی کنیا یا بال ودھوا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جو عمر میں ۱۴ سال یا ۱۵ سال تک ہو۔ اور کسیقدر لکھی پڑھی ہو گھاٹی بھی ہو۔ زیادہ دریافت حالات کے لئے مجھسے خط وکتابت کیجئے

المشتہر۔ ایل۔ کے۔ بی ملتان شہر۔

کنیا کے لئے ور کی ضرورت ۱۴/۱۴

کنیا مہاودیالئے کی آٹھویں جماعت کی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے گھر کو چلی گئی ہے۔ سوشیلا اور پڑھی ہوئی ہے۔ ور کھتری ہونا چاہئے۔ خواہ کسی فرقہ کا ہووے۔ آریہ ہو عمر ۱۴ سے ۱۶ تک ہو۔ آمدنی پچاس روپیہ سے کم نہ ہو۔ صحت بدنی اچھی ہو۔ خط و کتابت ہونی چاہئے معرفت منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

نوٹس

:۔ پنڈت بھگوا ندین اور ان کی دھرم پتنی پنڈتانی جی مہاجن راولپنڈی کنال۔ رہو پڑ۔ پٹیالہ آدی ستھانوں میں مقامی اودھیاپک اور اودھیاپکا اپدیشکا اور اپدیشکا کا کام کرتے رہے ہیں۔ ان ان سماجوں کے سرٹیفکیٹ بھی ان کے پاس ہیں۔ جن آریہ سماجوں کو دونوں صاحبان مذکورہ کی ضرورت ہووے وہ ذیل کے پتہ سے خط بیوہار کریں

المشتہر

شیو رام بھوشن جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

سنسار کی گتی

مذہب کی آڑ میں گھور تیا چار

ستیہ دھرم جہاں انسان کو نشیہ سے دیوتا بنا دیتا ہے۔ وہاں دھرم ابھاس اُس کو پشو سے بھی ہین کر دیتا ہے۔ دُنیا میں کون سا کوکرم پاپ اتیا چار ہے۔ جس کو کہ دُنیا دی مت متانتروں نے کسی نہ کسی قسم کے مہاتم یا ثواب کی آڑ میں پناہ نہیں دی۔ وام مارگیوں کے پنچ مکار گوسائیوں کا سمرپن اور ایسی پرکار دیگر مت متانتروں کی علم و عقل کے خلاف اخلاق کا خون بہانے والے اور انسان کی اشرافت پر بٹہ لگانے والے مسائل اور رسم و رواج اس خیال کی ہر پرکار سے پشٹی کرتے ہیں۔ سچ تو یہہ ہے کہ دہرم کے پوتر نام کو ملحدوں اور منکروں نے اس قدر بدنام نہیں کیا۔ جسقدر کہ سوارتھی اور نفس پرست مذہبی مجذوبوں نے خود خدائی کے دعویداروں نے ان مت متانتروں کی تعلیم انسان کے دل و دماغ کو اسقدر تاریک کر دیتی ہے کہ اعلے سے اعلے وِدیا تعلیم بھی اُس تاریکی کو دور نہیں کر سکتی۔ جس کا بیّن ثبوت یہہ ہے کہ بڑے بڑے عالم و فاضل بھی ان مت متانتروں کی گود کے پروردہ ہونے کے کارن ایسے ایسے توہمات باطل میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ کہ جو صریحاً علم و عقل کے برخلاف اور اخلاق کا خون کرنے والے ہیں۔

ایک ہمعصر راوی ہے۔ کہ حال میں اجودھیا کے ایک بی۔ اے صاحب نے ستری دان کا مہاتم لابھ کرنے کے لئے اپنی بیوی کو دان کر دیا۔ لطف یہہ ہے۔ کہ ان کے پتا بزرگوار نے ایسی پرکار گریجویٹ مہاشے کی ماتا کو دان کر دیا تھا۔ خاندانی دستور کے موافق بی۔ اے صاحب نے ایک ہزار روپیہ عوضانہ پیش کر کے باہمن دیوتا سے جب اپنی دان کردہ بیوی واپس مانگی۔ تو ستری کے شیش روپ وتی ہونے کے کارن باہمن دیوتا کی نیت میں فرق آ گیا۔ دیوتا جی اکڑ بیٹھے۔ اور یجمان کی درخواست کو نامنظور کیا۔ حتے کہ گریجوئیٹ صاحب نے زر عوضانہ کی رقم دس ہزار تک بڑھا دی۔ لیکن باہمن دیوتا اسپر بھی رضامند نہ ہوئے۔ آخر گریجویٹ مہاشے کمشنر صاحب کی حضور میں فریادی ہوئے۔ جنہوں نے کہ بی۔ اے صاحب کی عقل و دانائی پر ترس کھا کر ایک ہزار روپیہ پر ہی بیوی باہمن دیوتا سے واپس دلا دی۔ ہائے افسوس جس دیش میں ستری جاتی کو سماج کی لکشمی سروپ سمجھا جاتا تھا۔ وہاں آج دیویوں کی اسقدر بے عزتی ہو رہی ہے۔ کہ وہ پشوؤں کی طرح کان پکڑ کر دوسروں کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ اور ایسی کو کار ثواب خیال کیا جاتا ہے۔ تراہ ماں۔ تراہ ماں جس سوسائٹی میں اس قدر شرمناک بے انصافی کا راجیہ ہو۔ جہاں ایسے ایسے شیطانی کاموں کو کار ثواب مانا جاوے۔ اُسکی جسقدر درگت ہو تھوڑی ہے۔

مسٹر اگنی ہوتری کا ایک اور سوانگ

جو سجن مسٹر موصوف کے اعمالنامہ سے واقف ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ نت نئے سوانگ اُتارنے میں آپ کیسے اُستاد ہیں۔ پہلے سنیاس کی سخت مذمت کرتے رہے۔ پھر پیغمبری کا دعوے کیا۔ اور سنیاس لیا۔ ہر گرہستی سنیاسی بنے۔ پھر برہم سماج سے علیحدہ ہو کر اپنی پیاری بیوی کے نام پر دیو سماج کی بُنیاد ڈالی۔ اور گورو بن بیٹھے۔ عشق الہی کے جلسوں میں دیو شکتی کا خوب ظہور ہونے لگا۔ آخر جب لالہ کرم رائے جی بنولیوی نے آپ کی گپت لیلا کا بھانڈا پھوڑا تو بابو جی لاہور میں بھجن کرتے رہے۔ پھر آشرم باسی بنے۔ اب خود خدا بن بیٹھے ہیں۔ ایشور کی ہستی سے صاف منکر ہیں۔ اور یہی شکشا اپنے چیلوں کو دیتے ہیں۔ اپنی اراونا کا ایک ستوتر طیار کیا ہے۔ جو کہ تمام چیلے چیلیوں سے رٹواتے ہیں۔ اپنی آرتی اُترواتے ہیں اور ایسی پرکار کے کئی پاکھنڈ کرواتے ہیں لیکن اپنے سماج اور دہرم کا نام بدستور قایم رکھا ہے۔ یہہ نیا سوانگ دھارکر مسٹر موصوف نے ایک گونہ خود اقرار کر لیا۔ کہ اب تک اُن کی ساری زندگی مکاری میں گذری ہے عشق الہی کے جلسوں میں دیو شکتی سمائی ہوئی بتلا کر لمبی لمبی پرارتھنائیں کرتے ہوئے رونا پیٹنا اور ناچنا کودنا۔ پرم دیو سے الہام کا نازل ہونا وغیرہ سب باتیں محض اُن کی بناوٹ اور دل لگی تھی۔ لطف یہ ہے کہ آپ وہ حضرت ہیں۔ کہ جو چلا چلا کر مہرشی دیانند کو مکار بتلایا کرتے تھے۔ سچ ہے مکاروں کو سارا ہی جہان مکار نظر آتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ جس شخص کی ساری عمر اس پرکار کی سخت شرمناک مکاری میں بیت ہوئی ہو۔ وہ پبلک کو کیسے یقین دلا سکتا ہے۔ کہ اُس کا موجودہ سوانگ پہلے سوانگوں سے مختلف اور آخری سوانگ ہے اب جو کچھ وہ کہتے ہیں صدق دل سے اور نیک نیتی سے کہتے ہیں۔ سنسار کی گتی کیسی وچتر ہے۔ ایشور جانے یہ لوگ رجی گرگٹ کی طرح ابھی اور کیا کیا رنگ بدلیں گے۔

ولایت کے چوٹی کے موجد

مغربی ممالک میں ایجادوں اور اختراعوں کی اسقدر گرم بازاری ہے۔ کہ چوٹے اور بیشمار ہی موجد ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ پیرس میں ایک انارکسٹ کے پاس سے ٹھگی کے جرم میں ماخوذ ہونے پر اُس کی خود ایجاد کردہ ایک ایسی کل برآمد ہوئی۔ جس کی نسبت اُس نے بیان کیا کہ جیسے بغیر کسی ٹیلیگرافی کا کام دیتی ہے۔ یہ اُسی اصول پر کام کرے گی۔ کیا ایسی پر کار کی گھنائیں سیدھ نہیں کرتیں کہ اعلےٰ سے اعلےٰ ذہنی طاقتیں رکھنے والا انسان بھی بغیر روحانی اُنتی کے نیچ سے نیچ کام کرنے کے لئے اُدیت ہو سکتا ہے پھر وہ سجن کسقدر غلطی پر ہیں جو کہ مغربی قوموں کی تقلید پر محض مادی ترقی کو ہی دیش سدھار کا ایک ماتر ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ وہ تہذیب یا اُنتی کس کام کی جو کہ انسانی دُکھوں کی تعداد کم کرنے کے بجائے دن بدن اضافہ کرنے کی طرف مائل ہو۔ اور اُسے انسانیت سے حیوانیت کی طرف لے جاوے۔ سچی اُنتی تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبتک آتمک اُنتی اور مادی اُنتی پہلو بہ پہلو چلیں

بزرگوار اور برخوردار میں چخ چخ

کچھ عرصہ ہوا کہ پورانک دھرم کے نئے حامی بھارت پرتاپ۔ جیمری نے پرارتھنا کے رنگ میں سناتن سبہاؤں کے ان چھٹے پرزوں پر دلی چوٹیں کی نہیں۔ جو کہ بظاہر تو کٹر پورانک اور ہندوؤں کے دلی خیرخواہ بنے ہوئے ہیں۔ پرنتو اندر سے کچھ اور ہی ہیں لیکن سناتن دھرم گزٹ کے مشہور و معروف ایڈیٹر پنڈت گوپی ناتھ جی یہ سمجھے کہ یہ چوٹیں ہم پر ہوئی ہیں۔ اسلئے ہنیو صوفی سوسائیٹی کو آڑ بنا کر بھارت پرتاپ کو برخوردار کہہ کر پکارتے ہوئے خواہ مخواہ بیچارے کے گلے جا پڑے اور اُسپر لعنت و ملامت کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کئی ایسی بیتہ کی ہی سنائیں کہ برخوردار کو بزرگوار کا جواب ترکی بہ ترکی دینا پڑا۔ چنانچہ پرتاپ نے اپنے جون کے پرچے میں "بزرگوار کیا فرماتے ہیں،، کا عنوان جماکر پنڈت صاحب کی یتھا یوگیہ سیوا کی ہے۔ لیکن بزرگوار کی طرح سخت کلامی اور ناشائستہ الفاظ سے کام نہیں لیا بلکہ بڑی سنجیدگی اور نرمی مگر دلیری کے ساتھ جواب دیا ہے۔ اس لیکھ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت گوپی ناتھ جی اور مہا منتری جی میں سخت ان بن ہو گئی ہے۔ اور پنڈت صاحب اب اس اُدھیڑ بُن میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی پرکار مہا منتری جی کو بھی اپنے جیسا بنا لیں۔ جیسا کہ بھارت پرتاپ کے اس لیکھ سے صاف ظاہر ہوتا ہے "گویا کہ نیوتیگیجی آتما کی دین دیال صاحب سے محبانہ تعلق نہ چھوڑا جاوے۔ جہاں تک نہ ہو سکی ان سے پربت کا سنجا و کیا جاوے اور جو کچھ رفتار زمانہ کی بدولت ہمکو اعزاز و منصب ملا ہے۔ وہ پنڈت دین دیال صاحب کو بھی کوشش سے دلایا جاوے۔ اُن کی پرائیویٹ زندگی کے حالات اُن کے پرائیویٹ دوستوں سے پوچھے جاویں اور تدبیر ایسی کی جاوے کہ اپنے دوست کو اپنے جیسا بنا کر پبلک کے سامنے اپنی لیاقت فضیلت اور قابلیت کا سکہ جما جاوے۔ پہلے تو یہ تدبیر شروع کی جاوے کہ جس طرح آریہ سماجیوں پر عرصہ تک نندا کی بوچھاڑ کی گئی۔ اُن کو بُری بھلی کہی سُنا کر ہولی دیوالی میں پچکاری چلائی گئی اُسی طرح اپنے دوست کی سفید پوشاک کو طرح طرح کے رنگ کی پچکاریوں سے بھگویا جاوے۔ اگر وہ ہولی کی پچکاریوں سے نہ چڑیں تو ذرا زور سے چوٹ کی جاوے اخلاقی اور مذہبی اصولوں میں عیب تلاش کئے جاویں۔ دنیا میں بے عیب ایشور کی ذات ہے۔ کچھ تو عیب ملیں ہی گے۔ اگر وہ دل گئے تو صفر لگا کر بیس بنا دینا کوئی بڑی بات ہی نہیں ہے۔ غرضیکہ پوری توجہ اور پوری کوشش سے پنجاب میں دکن کے اور دکن میں پنجاب کے غرضیکہ ایک صوبہ میں دوسرے صوبہ کے جھوٹے سچے شبہ پیدا کرنے والے حالات کی ایسی طرح اشاعت کیجاوے کہ ہمارے پریم نہر پنڈت دین دیال کا اقبال ہماری طرح چمکنے لگے،، ناظرین کیا اس کو پڑھ کر بھی آپ نہیں جانیں گے۔ کہ سنسار کی گتی بڑی ہی وچتر ہے۔ کہاں تو راوی کی رتھ تلسی مالا اُٹھ باچتے اور رام نام کی مالا جپھتے

اُپدیش (۹۴)

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके। तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः॥

آپ کے پاؤں تلے ایک بھاری خزانہ گڑا ہے لیکن اگر آپ کو اُس کی خبر نہیں تو آپ کے نکٹ ہوتے ہوئے بھی وہ آپ سے بہت دور ہے۔ آپ خواہ ساری دُنیا ڈھونڈھ ڈالیں جب تک کہ اُس مخصوص ستھان کو نہیں کھودیں گے۔ وہ خزانہ آپ کے ہاتھ نہیں لگے گا۔ آپ کی جیب میں کچھ روپے پڑے ہیں۔ لیکن آپ کو اُن کی یاد بھول گئی ہے اِدھر اُدھر ہیرا ڈھونڈتے پھرتے ہیں لیکن جب تک کہ آپ اپنی جیب میں ہاتھ نہیں ڈالتے آپ کو وہ روپے ہاتھ نہیں آتے اسی پرکار پرماتما یدیپی سارے برہمانڈ کے اندر باہر ایکسم ویاپک ہیں۔ سورج چندر تارے ستارے کوئی بھی ایسا ستھان نہیں۔ جہاں کہ ہر سمے وہ وہاں نہ ہوں۔ حتے کہ بے پایان آکاش بھی اُن کے انترگت ہے۔ اِسلئے وہ نکٹ سے نکٹ ہیں۔ پرنتو یدی آپ کو ان کے سروپ کا گیان نہیں۔ تو آپ چاہے سارا برہمانڈ ڈھونڈ ماریں آپ کو اُن کا پتہ نشان نہیں ملے گا۔ اسی اوستھا میں وہ آپ سے دور سے دور ہوں گے۔ کنتو جب آپ کو اُن کے سروپ کا گیان ہو گیا۔ تو آپ کو اپنے اندر ہی اُن کے درشن ہو جاویں گے۔ کیونکہ وہ کسی ستھان وشیش میں مقیم نہیں ہیں۔ کنتو گھٹ گھٹ میں ویاپک ہیں۔ یدی آپ کے ہردہ نیتروں کا اندھکار دور ہو گیا۔ اور گیان چکشو کھل گئے ہیں۔ تو آپ کو انہیں ڈھونڈنے کے لئے اِدھر اُدھر جانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ آپ اُنہیں ہر سمے اپنے آتما کے اندر گیان نیتروں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ایک کوی نے کہا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یدپی یہہ شعر پورن روپ سے اصلی بھاو کو پرگٹ نہیں کرتا۔ پرنتو تات پریہ یہ ہے کہ وہ سروہتر ہم سے کہیں دور نہیں ہے کنتو ہمارے ہردے کے اندر وراجمان ہے۔ جسمیں کہ ہم اُس کے گیان نیتروں دوارہ ویسے ہی درشن پا سکتے ہیں۔ جیسے کہ ایک آئینہ میں کسی متر کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ اِسی بھاو کو درشانے کے لئے مندرجہ عنوان شرتی میں بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ پرماتما مورکھوں سے جن کے آتمک چکشو اندھے ہیں دور سے دور ہے۔ وہ لگوں پرینت بھی یدی اُس کو ڈھونڈتے پھریں۔ اور سارا برہمانڈ کھوج ڈالیں تو بھی اُن کو پراپت نہیں ہو سکتے۔ پرنتو جن کے گیان نیتر کھلے ہوئے ہیں۔ اُن کے لئے وہ نکٹ سے نکٹ ہے۔ وہ کہیں بھی جاویں پرم پتا کو اپنے اندر وراجمان پاتے ہیں اِسلئے ایک ودوان نے کہا ہے۔ کہ پرماتما ایک ایسا دائرہ ہے۔ کہ جس کا مرکز ہر جگہ ہے۔ پرنتو محیط کہیں بھی نہیں ہا! گیان اور اگیان میں کیا بھاری بھید ہے۔ ایک راہ راست سے بھٹکاتا ہے۔ دوسرا منزل مقصود تک پہونچا دیتا ہے ایک ناستک بنا دیتا ہے۔ دوسرا پرماتما کے ساکھشات درشن کرا دیتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ رتے گیانات مکتی۔ کہ گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ اِستو! بھگت جنوں یدی سچ مچ پرماتما کے درشن کرنا چاہتے ہو۔ یدی اُس سندر سروپ کی اور بہت سمیپ کے درشن پانے کی ابھلاشا ہے۔ تو ویدوکت کرموں دوارہ اپنے انتشکرن کے اندھکار کو دور کر کے گیان اور ودیا کو پراپت ہو۔ کہ جس سے تمہارا آتمک چکشو کھل کر اُس سروانترآتما کے جو کہ تمہارے نکٹ سے نکٹ ہے۔ درشن پا سکو۔ کلیان کا مارگ ایک ماتر یہی ہے۔ نہیں تو لگوں پرینت بھی تمہارا اُدھار نہیں ہوگا۔ جنم جنمانتر کے چکر میں بھولے بھٹکے اور ٹھوکریں کھاتے پھرو گے!۔ ہے پرم دیو!! ہمارے ہردے اندھکار سے اچھادت ہیں۔ اودیا نے ہمارے آتمک چکشو اندھے کر رکھے ہیں۔ وشئے وکاروں نے ہمارے انتشکرن کی اُجولتا کو ہر لیا ہے۔ ہم ہر پرکار سے اتینت ملین اور بلہین ہیں۔ تم ہمارے ہردیوں کو اپنی جیوتی سے پرکاشت کرو۔ کہ ہمارے گیان نیتر کھل جاویں۔ جس سے ہم آپ کو جو کہ ہر سمے ہمارے انگ سنگ ہیں۔ پہچان سکیں۔ اوم شم

انتقال پُر ملال

نہایت افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ آریہ پترکا کے یوگیہ ایڈیٹر بابو راجن سنگھ جی کا جو عرصہ سے عارضہ تپدق بیمار تھے گذشتہ اتوار کے دن لاہور میں انتقال ہو گیا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ باوا جی بڑے ملنسار سُشیل اور محنتی اور نیک دل نوجوان تھے۔ اِنکے ہاتھوں میں آریہ پترکا نے ہر ایک پہلو میں نمایاں ترقی کی۔ ایسے یوگیہ بھائی کی بیوقت دیوگتی پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ [illegible]

گھور سنگرام

۱۴/۱۷ ۲۰/۱۴

کوڑیوں کی مول نصف قیمت پر

روغنی آئل پینٹنگ - ۲۰×۱۵ انچ ڈبل موٹے کاغذ پر اعلے قسم کی رنگین وارنش شدہ. جنگ ٹرانسوال کی تصویریں ہیں ے ہے فی سٹ کے اب صرف ہے فی سٹ کو فروخت کی جا رہی ہیں. گویا ولایت کی اصلی قیمت سے بھی ۸ر کم. یہ تصویریں ملک جرمن کے مشہور کارخانہ مصوری ڈریسڈن کمپنی نے یدہ کے مختلف موقعوں پر طیار کیں تھیں. لاکھوں فروخت ہوگئیں. اب آگے طیاری بند. صرف ۱۲۰ سٹ ہمارے پاس باقی ہیں قابل یادگار بوئیروں کا نرالا طریق جنگ آجکل کے قواعد دانوں کو حیرت میں ڈالنے والا. بچے سے لے کر ۸۰ برس تک کے بوڑھے بوئیروں کا بھولپن میں کیا یل ہونا حیرت میں ڈالنے والا ہے. کمرہ کا رنگ سنگار ہمیشوں ٹکٹکی باندھے دیکھتے جائیں کیا مجال طبیعت سیر ہو جائے. یہ چار قسم کی تصویریں ہیں. جو ایک سٹ میں فروخت کیجاتی ہیں. اول. بوئر جنرل کرونجی کا گھر جانا گولہ باری سے زمین کی دھجیاں اڑا دینا - آخرش لارڈ رابرٹ اور لارڈ کچنر کا پچاس ہزار فوج سے گھیرنا بیلونوں کا آسمان پر چڑھ کر انکی طاقت کا اندازہ لگانا اور کرونجی کا محصور ہونا. دوم. جنرل وائٹ کا لیڈی سمتھ کے اندر ۱۲ ہزار فوج سے محصور ہونا. اور برابر دشمنوں کی گولہ باری کا جواب دینا. جنرل بلر کا گھور سنگرام میں پہنچ کر اسکو چھوڑانا قابل دید نظارہ. سوئم. کمبرلی میں جواہرات کی کان تھی سرکاری فوج کا گھر جانا. جنرل فرنچ کی کشمکش دست بدست لڑائیکے بعد چھڑانا. چہارم. جنرل بڈن پاول کا میفکنگ میں صرف پانچ ہزار فوج سے گھر جانا جوانمردی بوروں کے ساتھ دست بدست یدھ کرنا ہولناک نظارہ قیمت صرف ہے - محصول علاوہ - درخواستیں بہت جلد آنی ...

ایڈیٹوریل نوٹس
اور
آتمک نظارے

یہ موقعہ سوتے پڑا رہنے کا نہیں ہے

میرے ناظرین کو سماچار پتروں سے گیات ہوا ہوگا. کہ ۱۰ اکتوبر میں جاپان نواسیوں نے ایک عالیشان مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا نشچہ کیا ہے. جس میں شامل ہونے کے لئے آریہ ورت کے تمام مذہبوں کے پرتی ندھی مدعو کئے گئے ہیں. پچھلا گو کانفرنس کی طرح یدی اس موقعہ پر بھی آریہ سماج کی طرف سے کوئی پرتی ندھی نہ بھیجا گیا. تو آریہ سماج کے لئے سخت شرم کی بات ہوگی. گذشتہ ہفتہ کے آریہ پترکا میں لالہ امراؤ سنگھ جی رئیس لودھیانہ کا ایک پتر اسی وشیہ میں شائع ہوا ہے. جس میں کہ وہ اخراجات کے لئے دو ہزار روپیہ لیکھرام میموریل فنڈ سے منظور کرنے کے لئے پرتی ندھی سبھا سے درخواست کرتے ہوئے چند آریہ بھائیوں کے نام پیش کرتے ہیں کہ ان میں سے کوئی مہاشے آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے منتخب کرکے بھیجے جاویں میں اپنے بھائی کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوا پرتی ندھی کے ادھیکاریوں سے درخواست کرتا ہوں. کہ وہ جلد اس بارہ میں مناسب کارروائی کرکے اپنے کرتویہ کا پالن کریں. یہ سمے سونے کا نہیں ہے. میری ایچھا میں یدی رائے ٹھاکر دت جی جاپان جانا سویکار کریں تو وہ اس کام کے لئے بہت مناسب ہونگے ہیں. پرتی ندھی سبھا کے ادھکاریوں کا فرض ہے کہ وہ رائے صاحب کو اس مہم کاریہ کے لئے رضامند کرنے کا پریتن اور یوگ کریں. دوسرا موقعہ دہلی کے کاروںیشن دربار کا ہے. اس اوسر پر تمام آریہ ورت کے راجے مہاراجے اور عالم فاضل لیڈر کے مختلف حصوں سے اکٹھے ہونگے. دیگر سوسائٹیوں اور سبھا سماجوں کی طرف سے اس موقعہ کے لئے بڑی بڑی طیاریاں ہو رہی ہیں. ایک آریہ سماج ہی ہے. جو کہ خاموش بیٹھا ہے. اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت پورنانند جی سنتھان آدی کے پربندھ کے لئے دہلی بھیجے گئے تھے. اس سے زیادہ مجھے کچھ علم نہیں. اگر اس عالیشان موقعہ کو بھی پرتی ندھی سبھا نے یوں ہی ہاتھ سے کھو دیا اور ویدم پرچار کا کوئی معقول پربندھ نہ کیا تو وہ ایک بھاری اپرادھ کی بھاگی ہوگی. اس سبھا کے پردھان مہاشے سے میں بڑے ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سمے پر وشیش دھیان دیں اور اس کام کو محض اخباروں میں روپیہ کے لئے اپیلیں کر دینے سے کام نہیں بنیگا. کچھ سمے نکال کر وہ خود اس کام کے لئے میں بھرمن کرکے دھن اکٹھا کریں. اور دو تین یوگیہ اپدیشکوں کو خاص اسی کام پر نیت کر دیں کہ وہ جا بجا سماجوں میں بھرمن کرکے چیتہ سہایتا دینے کی پریرنا کریں. اسکے ساتھ ہی مختلف زبانوں میں کچھ ٹریکٹ بھی خاص طور پر طیار کرا کر چھپوائے جاویں اور بھارت ورش کی تمام پرتی ندھی سبھاؤں سے بھی سہایتا طلب کیجاوے. اور اپنے یوگیہ اپدیشک اس اوسر پر بھیجنے کی زوردار درخواست کیجاوے. علاوہ ازیں دو تین انگریزی کے ودوانوں کو بھی اس موقعہ پر خاص لیکچر دینے کے لئے تیار کیا جاوے. دہلی سماج کا خاص فرض ہے کہ وہ سہایتا دے. جیسا کہ پرشارتھ کہ دہلی کے پیارے نے سماج مندر کے جلسہ پر دکھلایا تھا. اگر اس ...

موہے سم کون کٹل کھل کامی

من کے اندر کٹل سے کٹل
بھاؤ اُتپن ہو رہے ہیں
انتشکرن وشے وکاروں
سے اپوتر ملین ہو رہا ہے۔ اندریاں ہر وقت
وشیوں کی طرف کھینچے لے جا رہی ہیں۔ مالک
واہگ۔ کالک پاپوں کا کوئی حد و حساب ہی نہیں
تیرے ہی اپنے سمان کوئی دوسرا نظر نہیں آتا
پرسمہ اندر سے ہیچو ادیگرے نیست کی صدا
آ رہی ہے۔ یدی کوئی مہاتما اِس پرکار کے
پاپ میرے جیون پر شرم دلاتا ہے۔ تو آگ بگولا
ہو جاتا ہوں۔ کرودھ کی جوالا بھڑک اُٹھتی
ہے۔ اور جی میں یہی آتا ہے۔ کہ اس شخص
سے جیسے تیسے ضرور بدلہ لوں۔ بھلا یہ کون
ہے۔ جو مجھے پاپی کہے۔ یہ کون دیوتا ہے
جو مجھے شکشا دیتا ہے۔ میں بڑا اودوان
برہمن مہاتما اور اپدیشک اور پرچارک ہوں۔ مجھ سے
بڑھ کر اُتم گُن رکھنے والا اور کون ہے۔ دونوں
وقت سندھیا اگنی ہوتر آدی کرموں کو کرتا ہوں
ستیہ شاستروں کو پڑھتا ہوں۔ نیک مہاتماجنوں
کی سنگت میں میرا جیون بیت رہا ہے۔ پھر
میں کیسے پاپی ہو سکتا ہوں۔ یدی میں ملین
ہوں تو پھر سنسار میں شُدھ آچاری کوئی ورلا
ہی ہوگا۔۔ لیکن اِس پرکار کی اگیان مئے
اوستھا تب ہی تک رہتی ہے۔ جب تک کہ انسانوں
کو اپنے وچاروں اور کرموں کا ساکھشی سمجھ
رہا ہوں۔ تو یہ سارا اگیان دور ہو جاتا ہے
اپنا اصلی سروپ نظر آنے لگتا ہے۔ تمام مند
واسنائیں کٹل بھاؤ اور مند کرم سلسلہ وار سامنے
ابھرتے ہوتے ہیں۔ اور پشچاتاپ کرتے ہیں۔ اُن
کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا چاہتا ہوں کہ
ان کو بھلا کے اپنے تائیں اس خجالت سے
بچاؤں۔ پرنتو اندر سے دھتکار پڑتی ہے
کہ خبردار یدی ایسا کرے گا۔ تو مہا

کی گود سے دور پھینک دیا جاوے گا۔
انسانوں کو تو تو نے دھوکا دے لیا
جگت میں تو تیری چالیں چل گئیں۔ پرنتو
پرمگت جننی کے سمکھ تیری دال نہیں گل سکتی۔ اُس
سے بھاگ کر تو کہاں جا سکتا ہے۔ اور اپنے
اصلی سُوروپ کو تو کیسے چھپا سکتا ہے۔ اس
پوتر گود تک پہونچ کر بھی یدی تیرے اگیان
کا پورن روپ سے ناش نہ ہوا۔ تیرے اندر
سچا انوتاپ اُتپن نہ ہوا۔ مند واسناؤں
اور مند کرموں کو تو نے سدا کے لئے خیرباد
نہ کہا۔ تو پھر تیرا کہیں بھی ٹھکانا نہیں۔ اس
مہان دربار تک پہونچ کر بھی تو نے کٹل بھاؤں
کا تیاگ نہ کیا تو تجھ سا ابھاگی اور کون ہوگا۔ یدی
تو چاہتا ہے کہ من آتما۔ جن سے پوتر ہو جاوے
وشئے واسناؤں کی زنجیریں کٹ جاویں۔ آپ
پشچاتاپ سے تیرا چھٹکارا ہو۔ شانتی کی امرت ورشا
ہو کر تیرے اندر کے سمپورن سنتاپ مٹ جاویں
اور تو ایک نیا جیون حاصل کرے۔ تو جھوٹی
لجیا کا خیال اپنے دل سے دور کر دے۔ اور سچے
دل سے اپنے تمام گذشتہ پاپوں کا اقرار
سرو انتریامی کے سمکھ کرتا ہوا آئندہ
کے لئے ہر پرکار کے پاپوں سے پرتھک رہنے کی پرتگیا
کر۔ حتے کہ اگیان کا لیش ماتر بھی تجھ میں نہ رہنے
سے نمر اور دگ بیساختہ تیرے بھیتر سے یہ
بھاؤ اُتپن ہو کہ

موہے سم کون کٹل کھل کامی

پربھو جی کیا گتی ہووےگی میری

انتشکرن اودیا کی گھنگھور
گھٹاؤں سے اچھادت ہو رہا
ہے۔ بدھی کی وچار شکتی ہٹھ اور اگیان نے ہر لی
ہے۔ من نے بغاوت کا جھنڈا اُٹھا رکھا ہے۔ کام
اپنے وِشیلے بان تان تان کر مار رہا ہے۔
کرودھ اپنے تیز شعلوں سے سنتپت کر رہا ہے

ویپ کسی دم بھی منتوش سے بیٹھنے نہیں دیتا
موہ اپنا موہنی منتر چلا رہا ہے۔ اہنکار نے
سنبھی کو مست کر رکھا ہے۔ اندریاں شتر بے مہار
کی طرح اپنے اپنے وشیوں کے پیچھے سرپٹ
بھاگ رہی ہیں۔ استپرکار بھیانک غدر مچا ہوا
ہے۔ من وش میں آتا ہے۔ نہ بدھی
کام دیتی ہے۔ کہ اُن کی سہایتا سے کچھ تو
امن قایم کر سکوں۔ سخت حیران و سرگرداں
ہوں کہ کروں تو کیا کروں۔ ایک کو سمجھاتا
ہوں تو دوسرا اکڑ جاتا ہے۔ دوسرے کو وش
میں لاتا ہوں تو تیسرا سر اٹھاتا ہے۔ کس کس
کو سمجھاؤں۔ میں اکیلا اور یہ اتنے۔ یہ
بلوان اور میں نربل۔ ایسی بے سروسامانی کی
حالت میں کہاں جاؤں اور کس سے فریاد کروں
کون ہے جو اس دُرگتی سے مجھے چھڑا دے
کیا آپت میری دستگیری کر سکیں گے۔ کہ
اُن کے چرنوں کا آشرے لوں۔ کیا پیاری استری
اس بپد سے چھڑا سکے گی۔ کہ اُس سے رجوع
کروں۔ کیا پتر پتریاں اس اشانتی کو دور
کر سکیں گے۔ کہ اُن کے پریم میں دیوانہ ہو
جاؤں۔ کیا متر۔ دوست۔ سمبندھی آدی
کسی پرکار کی سہایتا دے سکیں گے۔ کہ اُن
سے امداد کی درخواست کروں۔ ہائے افسوس
کہ اُن میں سے کوئی بھی میرے کام نہیں آ سکتا
جب اندر والے ہی بگڑ بیٹھے تو باہر کے کیا کریں گے
ہا دیو! میری کیا گتی ہوگی۔ پربھو ایسی حالت
میں سوائے تیرے کوئی درشٹی نہیں پڑتا
کہ جو اِس دُکھ اور ہین کی پکار سن سکے۔ پرماتما
نربل بیکسوں کا تم ہی ایک ماتر سہارا ہو
تیت پاؤں! تمہارے بنا میرا کون ہے۔ کہ
جو مجھ بے یار و مددگار کی ہاڑی کر سکے
سب اور سے نراش ہو کر تیری شرن
لی ہے۔ دیالو داتا مہاں پربھو! اپنے دیابندھا

سے بل دو۔ تیج دو۔ گیان دو۔ شردھا دو۔ وشواس دو۔ اپنی بھگتی کا دان دو کہ جس سے پورن سامرتھ وان ہو کر ان اندرونی باغیوں کی بغاوت کو فرو کر کے اپنے کھوئے ہوئے رتن کو پھر پا سکوں۔

آریہ پرشو! دیکھنا کہیں آریہ سماج کی کشتی پھر بھنور میں نہ جا پڑے

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مہرشی دیانند کا جیون ایک پورن پُرشارتھ کا جیون تھا۔ لیکن اس کا پورا پورا اندازہ وہی سجن جن لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے کہ مہرشی کے جیون کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے اُن اندرونی و بیرونی حالتوں پر بھی گمبھیر درشٹی ڈالی ہے جن میں کہ مہرشی نے کام کرنا آرمبھ کیا تھا۔ جس وقت مہرشی نے پانچہزار کی گھور نیند را سے سوئی ہوئی آریہ سنتان کو ویدودیا کا سنگھ ناد بجا کر بیدار کیا۔ اُسوقت سوائے پرماتما کے اُن کا کوئی سہایک نہ تھا۔ جس دیش کے وہ سدھار کرنے کے لئے اُدیت ہوئے تھے اُس کا بچہ بچہ اُن کا شترو تھا۔ جن لوگوں کی پتت اوستھا پر ترس کھا کر دیانند کے دیا لو ہردے میں دیا کا بہاؤ جوش زن ہوا تھا۔ وہی اُس کو ناستک و کرسٹان وغیرہ ناموں سے پکارنا اپنا فخر سمجھتے تھے آریہ ورت کے مت وادی تو ہر وقت اُن کے خون کے پیاسے تھے۔ بدیشی مت وادی بھی اُن سے کچھ کم بیزار نہ تھے۔ بال برہمچاری کا بھیشم اُن سب پر اسقدر غالب تھا کہ جب بھی موقع ہاتھ آیا ان آگ پانی کی طرح ایک دوسرے سے متضاد مذاہب نے دیانند کو اپنا سانجھا دشمن سمجھ کر اُس کو دبانے کے لئے ابھی راضی نامہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

عجب مقابلہ تھا۔ ایک طرف اکیلا دیانند جس کے پاس نہ دھن تھا۔ نہ راج شکتی۔ اور دوسری طرف دُنیا کے تمام مذاہب کے آچارج۔ حادی۔ وکیل۔ لیڈر۔ اور آرتھک جن کے قبضے میں ہر پرکار کی سانسارک شکتیاں بافراط موجود تھیں۔ ایسے مقابلہ میں بال برہمچاری کا ہی کام تھا۔ کہ کسی قسم کی مطلق پرواہ نہ کر کے کیول پرماتما کے سہارے جان ہتھیلی پر رکھتے ہوئے پاپ پشاچ کے لشکر کے ساتھ سنگرام رچدیا۔ اور چند سال کے اندر ہی دُنیا کو بتلادیا۔ کہ ایک رشی کا پُرشارتھ دُنیا کو اسپرکار پلٹا دے سکتا ہے یہ سب کچھ اُن کے اپور و پُرشارتھ اور تپوبل کا پرتاپ تھا۔ رشی جیون کا ایک ایک واقعہ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ یہ تمام ہلچل انہوں نے کیول سنسار میں ویدک دھرم کے پرچار کی خاطر پیدا کی تھی۔ کیونکہ اُن کا پورن نشچے تھا۔ کہ جب تک سنسار میں دُنیاوی مت متانتروں کا راج ہے۔ تب تک پرماتما کا دھرم راج ستھاپت نہیں ہوسکتا۔ ویدک دھرم پرچار سے ہی راگ۔ دویش۔ ایرشا ایہان۔ اپوترتا۔ اوشواس۔ کرورتا آدی دور ہو کر سنسار میں عالمگیر بھراتری بھاؤ کی بُنیاد قایم ہو سکتی ہے۔ اسی اُودیشیہ سے وہ جیون بھر ہمہ تن پرچار کے کام میں معروف رہے۔ اور اس اسار سنسار کو چھوڑنے سے پہلے اپنے دست مبارک سے آریہ سماج اور پروپکارنی سبھا کی بنیاد ڈال گئے اب آریہ سماج اور پروپکارنی سبھا دونوں کا کرتویہ یہ تھا۔ کہ اپنے جنم داتا کے اُودیشیہ و منتویہ کے انوسار اپنے اندر بل اور شکتی پیدا کر کے پرچار کے کام کو سنبھالتے اور دل لگن اور جوش کے ساتھ اُس کو وسعت دینے کے لئے وسایل بہم پہونچانے کا پُرشارتھ کرتے جہاں تمام بھارت ورش کو ویدک دھنی سے گونجا دیتے۔ وہاں ودیش ودیش انتروں اور دویپ دویپانتروں میں بھی ویدک دھرم کا منگل سما چار پہونچاتے ہوئے رشی رن ادا کرنے کا اُدیوگ کرتے لیکن ہمارے مند بھاگ ابھی کہاں اجازت دیتے تھے کہ آریہ سنتان کے اندر اتنی جلدی اسقدر پُرشارتھ اور جوش کی سپرٹ پیدا ہو جاتی۔ اسلئے مہرشی کی آنکھیں بند کرتے ہی دونوں اپنے اصلی کرتویہ کو بھول کر خانہ جنگیوں اور جھگڑوں میں اُلجھ گئیں۔ اور جو کچھ پُرشارتھ تھا۔ اُسی طرف خرچ ہونے لگا بلکہ پروپکارنی سبھا کو تو یکدم زیادہ پروپکار کرنے کے باعث بحران ہو گیا۔ اور دست آنے لگ گئے۔ جس سے اسقدر دربل ہو گئی کہ سوائے دو تین مرتبہ سوتے سوتے چونک اُٹھنے کے کبھی آنکھیں ہی نہیں کھولیں۔ اور چار برس سے تو ایسی غشی طاری ہوئی کہ لائق ویدوں اور ڈاکٹروں کے مجرب سے مجرب نسخے بھی ہوش میں نہیں لا سکے۔ میری رائے میں تو پروپکارنی سبھا کے پران نکل چکے۔ اور اسلئے ضروری ہے۔ کہ اب پرتی ندھی سبھائیں اپنے اپنے پرتی ندھی اجمیر میں بھیج کر بیتھ ورن رینتی سے اس کا انتیشٹی سنسکار کر دیں۔ لیکن جن مہاشیوں کے پُرشارتھ کا یہ نتیجہ ہے۔ وہ ابھی کے قائل نہیں ہیں۔ اندر سے تو وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پران نکل چکے ہیں۔ لیکن اپنے اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے بجا صبر کہے جاتے ہیں کہ ابھی دم باقی ہے۔ یہ تو ہوئی پروپکارنی سبھا کی گتی۔ باقی رہا آریہ سماج۔ اگرچہ ان تو اس کی تباہی

کے بھی پورے پورے پیدا ہو گئے تھے اور عرصہ تک آریہ سماج کی کشتی بھی بھنور میں پڑی چکر کھاتی رہی۔ لیکن سخت جد وجہد کے بعد اُس خطرناک حالت سے یہ نکل گئی۔ اور اِس کے رکھشکوں نے اپنے سابقہ تجربہ سے بہت کچھ سبق لے کر اپنے فرائض کی از سر نو پڑتال کرتے ہوئے آریہ سماج کے اصلی مشن کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ ویدپرچار فنڈ کی بنیاد اسی وقت پڑی۔ جہاں صرف تمام سماجوں میں آدھی درجن سے زیادہ اُپدیشک نہیں تھے وہاں اِس فنڈ کی بدولت جہاں اُپدیشکوں کی تعداد میں ایک بھاری اضافہ ہوا وہاں ساتھ ہی سماجوں کی تعداد بھی رفتہ رفتہ بڑھنے لگی۔ اور سبھاسدوں میں ایک نئی سپرٹ پیدا ہو گئی۔ اپنے دھرم گرنتھوں کو پڑھنے اور ویدک دھرم انوکول آچار بوہار اختیار کرنے کا خیال ... کسیقدر پیدا ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں آریہ پُرشوں نے کچھ عملی کارروائیاں اِس پرکار کی کر دکھائیں جن کو کٹر سے کٹر مخالفین کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ بلاشبہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے۔ اور بلحاظ اپنی آرگنیزیشن اور اعلیٰ مقاصد کے اِس دیش کی سبھا سماجوں کی شرومنی کہلانے کی مستحق ہے۔ اِس میں سندیہہ نہیں کہ بظاہر آریہ سماج کی حالت ایسی ہی پرتیت ہوتی ہے۔ اور دوسری سوسائٹیوں کی اپیکشا اِس میں شکتی بھی کسیقدر اَدھک ہے۔ لیکن اِس کے مشن کو سنمکھ رکھتے ہوئے جب میں اِسکی اندرونی حالت پر گہری نظر ڈالتا ہوں تو سخت مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ میں بڑے افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ اِس

کے سبھاسدوں میں وہ اعلیٰ درجے کا اٹھد پریم - دھرم بھاؤ۔ کرتویہ پرائنتا کبھی نہ ٹھنڈا پڑنے والا جوش - جولنت وشواس اور پُرشارتھ آدی اُتم گن۔ جو کہ آریہ جیون میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہونے چاہئیں قریب قریب ندارد ہیں - یہی کارن ہے۔ کہ جہاں سبھاسدوں میں پرسپر پریم اور ہمدردی کا ابھاؤ دیکھنے میں آتا ہے وہاں پریواروں کے اندر آریہ دھرم نے ابھی تک قدم بھی نہیں رکھا۔ بڑے بڑے نامی گرامی آریہ پُرشوں کے پریواروں میں بھی سادھارن آریہ جیون بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ پنچ مہایگیوں کا باقاعدہ کرنا تو درکنار ایسے پریوار بھی مشکل سے تین چار درجن سے زیادہ ملیں گے کہ جن میں صرف سندھیا اور اگنی ہوتر ہمیشہ ودھی پورک ہوتا ہو۔ یہی حال سنسکاروں کا ہے۔ جو سنسکار اخباروں میں ویدک سنسکاروں کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی پڑتال کی جاوے تو فی صدی دس بھی ایسے نہیں نکلیں گے۔ جن کو ہم سچے ویدک سنسکار کہا جا سکے۔ اِس میں بھی زیادہ تر وہی سنسکار کیے جاتے ہیں۔ جن کے کرنے میں چند اں دقت نہیں پڑتی۔ گربھادھان - برہمچریہ - بان پرستھ - سنیاس آدی سنسکاروں کا تو کہیں نام ہی سُننے میں نہیں آتا۔ سوادھیائے کا یہ حال ہے کہ بہت تھوڑے آریہ پُرش ہوں گے جو کہ وید آدی ستیہ شاستروں کو باقاعدہ پڑھتے یا سُنتے ہوں۔ یا کم از کم شوق ہی رکھتے ہوں۔ یہی کارن ہے کہ آریہ سماج میں بہت سے بھائی ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ویدک دھرم کے سدّھانتوں سے بھی پورے پورے واقف نہیں۔ اِس تمام

بے پرواہی اور استغنائی کا پرنام یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ سماج دن بدن اندر سے کھوکھلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ایسے کال کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ یدی ان کا جلد تدارک نہ کیا گیا تو خوف ہے۔ کہ آریہ سماج کی کشتی پھر بھنور میں نہ پڑے

مرتیو کیوں بھیانک پرتیت ہوتی ہے

ایک سانپ رسّی وشیؤں میں لپیٹ

پُرش مرتیو کا نام سُنتے ہی کانپ اُٹھتا ہے موت کا شبد تیر کی طرح اُس کے ہردے پر لگتا ہے۔ لیکن ایک دھرماتما پُرش کے مرتیو سامنے بھی آ جائے تو ہراساں نہیں ہوتا۔ بلکہ خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ تو اِس بھید کا کارن کیا ہے؟ کیوں موت ایک کو اسقدر بے چین کر دیتی ہے۔ اور دوسرے کے اندر شانتی کا دم پھونک دیتی ہے - کیوں ایک موت کا نام سُنتے ہی تھرتھراتا ہے اور وہ گھبراتا ہے اور دوسرا خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اِس تفاوت کا کارن سوائے اِسکے اور کچھ نہیں کہ سادھارن پُرش کے آتما میں موت کا مقابلہ کرنے کے لئے بل نہیں ہوتا۔ وہ اُس کے بھیانک سوروپ کو دیکھ کر ویسے ہی کانپ جاتا ہے جیسا کہ ایک نربل پُرش شیر کو دیکھ کر۔ یا جیسے بچہ اندھیرے سے گھبراتا ہے۔ مگر گیانی پُرش موت کی اصلیت کو جانتا ہے اُسکے نزدیک مرتیو کیول نقل مکان ہے۔ وہ موت کو قدرت کے عطیات میں شمار کرتا ہے۔ وہ نشچے پورک جانتا ہے کہ مرنا ایسا ہی مقرر ہے جیسے پیدا ہونا۔ ایک ودوان کا قول ہے۔ کہ جو شخص کسی بڑے مشن میں مرتا ہے وہ اُس پُرش کے سمان ہے جو سخت جوش میں گھائل ہوتا ہے۔ اسلئے جو دل کسی اچھی لگن میں لگا ہوا ہے وہ موت کی تکلیف سے بچا رہتا ہے۔ اسلئے ویدمیں انت سمے پرماتما کے نام اوم کا سمرن کرنے

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۲۲

برہمچاری کیوں ننگے پاؤں ہیں

(از لالہ جمنا داس صاحب [illegible])

جن لوگوں نے علم برق کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کو معلوم ہوگا۔ کہ اگر شیشہ کی ڈنڈی کو ریشمی کپڑے سے رگڑیں تو شیشے میں ایک خاص قسم کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ ہلکی چیزوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اس خاصیت کا نام بجلی ہے۔ جسکے ذریعے سے آج ہندوستان اور امریکہ ایک ہو رہا ہے۔ زمانہ حال میں علم کے اس خاص حصے نے ایسی ترقی کی ہے۔ کہ جسکے پڑھنے اور دیکھنے سے عقل چکرت ہو جاتی ہے۔ صرف یہہ ہی نہیں بلکہ ہماری معلومات کو بالکل پلٹا دے دیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے اگر کوئی لکڑی کے ٹکڑے کو ایسا کہہ دیتا کہ اس میں سے روشنی گذر سکتی ہے۔ اور یہہ بھی شیشہ کی طرح شفاف (transparent) ہے۔ تو کوئی بھی ماننے کے لئے طیار نہ ہوتا بلکہ اُلٹا اسکو ہی بیوقوف بناتے۔ اور کہتے کہ دیکھو یہ کیسا بیوقوف ہے۔ کہ لکڑی کے ٹکڑے کو شیشے کی طرح transparent بتاتا ہے اور عقل کے خلاف بات کرتا ہے۔ لیکن اُس وقت کسکو معلوم تھا۔ کہ موجودہ سائنس ابھی ادھوری ہے اور رونٹگن صاحب نے یہہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ جو چیزیں کچھ عرصہ پہلے گہری یا opaque دکھائی دیتی ہیں۔ اصل میں شیشے کی طرح صفا ہیں اور روشنی اُن میں سے گذر سکتی ہے۔ چنانچہ زمانہ حال میں X ریز کے موجد رونٹگن صاحب نے اس بات کو پریکٹس کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ جس امر کو کچھ برس پہلے ہم ماننے کے لئے طیار نہیں تھے۔ اور سائنس کے برخلاف کہتے تھے آجکل سب لوگ مانتے اور سائنس کے انکول بتاتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ مسمریزم اور ہپنوٹزم کے تجربوں نے صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ انسان کیا ہے بجلی کا ایک ذخیرہ ہے۔ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر غالب آنا صرف بجلی کی طاقت کے سبب سے ہے جو ان کے اندر ہر وقت ہر جگہ پیدا ہوتی رہتی ہے انسان کا جسم ایک ایسے مادے سے بنا ہوا ہے۔ جسکے اندر ہر وقت تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو انگریزی میں کیمیکل changes کہتے ہیں۔ اور جن کے سبب سے بجلی پیدا ہوتی رہتی ہے یوں تو جسم کے اندر عمر کے ہر ایک حصے میں بجلی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ مقدار پچیس برس تک پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ علم حکمت کی رو سے عمر کے اُس حصے تک بڑھتی (constructive) مادہ نسبت (destructive) مادے یعنی گھٹتی کے زیادہ ہوتا ہے۔ پچاس برس تک دونوں طاقتیں ایک جیسی رہتی ہیں۔ اور اُس سے آگے بڑھتی کم اور گھٹتی زیادہ ہوتی ہیں۔ انہیں طاقتوں پر بجلی کا پیدا ہونا منحصر ہے۔ اور چونکہ پچیس برس تک بڑھنے کی شکتی زیادہ ہوتی ہے۔ اسواسطے بجلی بھی زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ یہہ بات اور بھی زیادہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ جیسے بچوں کی بیماریوں سے صاف ظاہر ہے وہ زخم جو بچوں کے ایک ہفتہ کے اندر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے اور چالیس برس کی عمر کے آدمیوں کے دو یا تین ہفتہ میں بھی راضی نہیں ہوتے کیونکہ دوران خون اور نئی چیز پیدا کرنے کا مادہ بچوں میں بہ نسبت بوڑھوں کے زیادہ ہوتا ہے اور اسواسطے عمر کے پہلے حصے میں بجلی بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ بجلی کا اس زیادہ مقدار سے جسم پر جو اثر پڑتا ہے۔ وہ ڈاکٹر سا کہوم(?) صاحب نے اپنی کتاب ٹوکولوجی میں بیان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ اس عمر میں بجلی کے زیادہ پیدا ہونے سے معدہ اور انتڑیوں (alimentary system) کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اسہال و سوزش وغیرہ کی بیماریاں۔ وہ اپنے تجربے کی رو سے بیان کرتے ہیں کہ جب جسم کے اندر بجلی کو کم مقدار میں پیدا ہونے دیں یا زیادہ مقدار میں جسم سے نکال دیویں۔ تو یہہ بیماریاں بہت ہی کم ہو جاتی ہیں۔ اسواسطے اُنہوں نے ان بیماریوں کو دور کرنے کے لئے لڑکوں کو ننگے پاؤں پھرانا شروع کیا۔ اور اس طرح سے بیماری بہت کم ہو گئی گو زیادہ کامیابی حاصل نہ ہوئی جسکی وجہ صرف یہہ تھی کہ بجلی کو یکایک خارج ہونے دیا۔ کیونکہ ننگے پاؤں کے زمین سے لگنے سے بجلی بڑی آسانی سے زمین میں چلی جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پاؤں اور زمین کے درمیان ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے۔ جو نہ تو بجلی کو جلدی سے نکال دے اور نہ بالکل بند کر دے۔ اور نکلنے نہ دیوے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آریہ ورت کی پراچین رشیوں(?) ایک ایسا اصول پیش کرتی ہیں۔ کہ موجودہ گورنمنٹ(?) میں بھی اُسکا استعمال رائج ہے۔ یعنی کھڑاؤں کا استعمال۔ (باقی آئندہ)

شنکا سمادھان

شنکا نمبر ۱

جس جگہ میں اب رہتا ہوں۔ وہاں عموماً ویدک سدھانتوں کا چرچا ہوتا رہتا ہے۔ تھوڑے دنوں سے ایک نیا واقعہ میرے ایک مہربان کے ہوا ہے۔ ایک گرہست کی لڑکی جو کہ پہلے بڑا شرم وحیا سے رہا کرتی تھی ایک دن منہ کھولے اندبنڈ بولنے لگ گئی۔ اور وہ مہاشئے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ انگریزی پڑھے لکھے عمدہ خیالات کے آدمی ہیں۔ اُنھوں نے اُسکو مارا اور مرچوں کی دھونی دی۔ لیکن اس کا اثر اُس لڑکی پر کچھ نہیں ہوا۔ پھر اُس سے پوچھا گیا کہ تو کون ہے کہا کہ میں اس لڑکی کی دادی ہوں۔ وہ باتیں بھی ایسی کرنے لگی۔ جیسی کہ اس لڑکی کو کرنی چاہئیں نہیں۔ جیسے پتی کو بیٹا کہکر بات چیت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

رات بھر یہی حالت رہی۔ صبح ایک آدمی بلایا گیا۔ اُس نے آکر منتر وغیرہ پڑھے تو اُسکو کہا کہ یہ بھی مکتی نہیں ہوتی۔ اسلئے میں آئی ہوں۔ لو اب تم کہتے ہو میں چلی جاتی ہوں۔ پھر کبھی آجاؤں گی۔ اُس کے ساتھ وہ لڑکی ہوش میں آ سامنے پتی کو دیکھ کپڑے سے منہ ڈھانپ شرم سے اُٹھ کے کوٹھڑی میں چلی گئی۔ اور پوچھنے پر حیران تھی کہ میں کیسی بے شرم ہو گئی۔ مجھے کیا ہو گیا تھا

مجھے وہ پوچھنے لگے کہ اس کا کارن کیا ہے؟ مجھے جواب نہ بن پڑا۔ کیونکہ مجھے ان باتوں کی واقفیت کم ہے۔ آگے کے آدیش کے وہ بھی قائل نہ تھے۔ وہ بھی سخت حیران تھے کہ یہ کارن کیا ہے۔ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ مرنے کے بعد بہت آتمائیں سوریہ لوک کی طرف جاتی ہیں پھر اپنے کرم کے انوسار اپنی اپنی یونی میں پراپت ہوتی ہیں۔ پنڈتوں کی طرح بھوت وغیرہ کا کھنڈن کیا ہے۔ اور تھیاسافیکل سوسائٹی کے خیالات بھی اس اصول سے کھنڈن ہے۔ اسلئے آپ میں سے جو شخص سدھانتوں سے واقف ہوں۔ اور ساتھ ہی ان باتوں کا بھی تجربہ ہو۔ اس کا جواب آوشیہ رسی پتر میں لکھ کر چھپا دیں۔ تا کہ مجھے جواب دینے میں آسانی ہو (ایک آستک ویدی)

سمادھان

اس پرکار کے جتنے واقعات میرے دیکھنے سننے میں آئے ہیں۔ اور اُن کے متعلق جو مجھے میرا تجربہ ہے۔ اُس کی بنا پر بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ اس واقع کی تہہ میں یا تو کوئی خاص پرائیوٹ معاملہ ہے۔ جس کی حقیقت پورے طور پر تحقیقات کرنے سے پرگٹ ہو سکتی ہے۔ یا لڑکی کے دل ودماغ پر کسی اندرونی بے ترتیبی یا بیرونی حادثہ سے دفعتاً صدمہ پہونچنے کا نتیجہ ہے گریہ کی حالت میں کئی ستریوں پر اس قسم کی حالت . . . . . . کا طاری ہونا۔ بہت سے لائق ڈاکٹروں کی تحریروں سے بھی ثابت ہے۔ ایسی دشا میں دماغ کے اندر فتور آجانے سے جس قسم کے نئے پرانے سنسکاروں پر منقوش ہوتے ہیں۔ مریض بذریعہ کلام دیوانوں کی طرح اُن کا اظہار کرتا ہے۔ جس کی اصلیت کو نہ سمجھتے ہوئے مورکھ لوگ اس قسم کے مناظر کو بھوتوں۔ پریتوں۔ جنوں۔ چڑیلوں وغیرہ سے منسوب کر دیتے ہیں۔

(ڈبلیو سی)

شنکا نمبر ۲

پنچ مہا یگیہ کے اندر بموقعہ اگنی ہوتر گھی کی پانچ آہوتیوں کے بعد جو جل ہون کنڈ کے گرد چاروں دشا میں چھڑکا جاتا ہے۔ اس کا اصل پریوجن کیا ہے۔

سمادھان

یہ کریا اسلئے کی جاتی ہے۔ کہ چیونٹی وغیرہ جل کو عبور کر کے ہون کنڈ کے زیادہ نزدیک نہ جا سکیں۔ اور جلنے سے نیز اگنی کے زیادہ سینک سے بچیں۔ فی زمانہ اس کا ٹھیک طریقہ عام لوگوں کے استعمال میں نہیں رہا۔ ٹھیک طریقہ یہ ہے کہ ہون کنڈ کے چاروں طرف ایک نالی دیکھلا بنائی جاوے۔ اور اسکو پانی سے پُر کر دیا جاوے۔ تاکہ یہ مطلب بخوبی حل ہو سکے۔

شنکا نمبر ۳

جب آریہ سماج پرکرتی کو انادی مانتا ہے تو اُس کی قدامت کو ثابت کرنا وقت کا ضائع کرنا ہے۔ آریہ سماج کے لئے یہ امر مسلمہ ہے کہ مادہ انادی ہے۔ اس کا کوئی آغاز نہیں اور خاتمہ بھی ہونا نہیں ہے۔ تو ضروری ہے کہ اس کی ہر ایک صفت اور گن بھی انادی ہوں اور لازوال ہوں۔ مادہ انادی ہونے پر جب اُس کے گن انادی ہوئے۔ تو بیرونی طاقت یا شکتی کی کیا ضرورت تھا۔ ہر ایک اشیاء اپنے اپنے گن کے مطابق اُن کی لازمی

شرائط پورا ہونے پر خود بخود بنتی جاوے گی۔ نظام شمسی اپنے اپنے ذاتی صفات سے اپنے اپنے کام کر اپنے اپنے محدود دایرے میں کریں گے۔ زمین اپنی کشش ثقل کے باعث ہر ایک اشیاء کو اپنی طرف آکرشن کرے گی سو یہہ بچال کے آگے سے سمندر خشکی اور خشکی سمندر بن جاویگی جب یہہ حال ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ تو اس حالت میں ایشور کی شکتی کا ان دنیاوی اشیاء کے ساتھہ وابستہ کرنا ایک بڑی بھاری غلطی معلوم ہوتی ہے۔ انسان انسان کو حیوان حیوان کو، چرند چرند، پرند پرند کو پیدا کرتے ہیں۔ یہی حال حشرات الارض کا ہے۔ یہہ کوئی نیا مشاہدہ نہیں ہے۔ بلکہ پردادا سے اَنادی ہے۔

(جے۔ ڈی۔ رام۔ لاہور)

سماوان

مادہ جڑ ہونے سے علم۔ ارادہ حرکت سے معرا ہے۔ اسلئے اسکو ترتیب میں لانے کیلئے ایک گیان وان شکتی کی ضرورت ہے کوئی انتظام بغیر منتظم کے نہیں ہو سکتا لیکن موجودات چونکہ ایک مکمل نظام کی صورت میں ہے۔ اسلئے اس کی تہ میں کوئی ہمہ جا حاضر و ناظر شکتی ضروری ہونی چاہئے۔ جو اس تمام پربندھ کی نگرانی کرتی ہوئی اسکو قایم رکھہ سکے۔ جیسے جسم تب ہی تک حرکت کرتا ہے۔ اور اسکا تمام انتظام قایم رہتا ہے۔ جبتک کہ اس کے اندر اسکو انتظام میں رکھنے والا چیتن جیو آتما موجود رہتا ہے۔ جیو آتما کے نکل جانے پر جسم کا تمام انتظام بند ہو جاتا ہے۔ اور وہ گل سڑ جاتا ہے۔ اسی پرکار اس جگہ موجودات روپی شریر کا منتظم پرماتما ہے۔ جسکے بغیر خود بخود اسکا انتظام قایم نہیں رہ سکتا۔ (ڈبلیو۔ سی)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

مغربی سائنس کا انوکھا تجربہ

آج کل مغربی اخبار اور کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ غیر ملکوں میں جیو آتما اور من کی تلاش میں نہ (روں) تجربے ہو رہے ہیں۔ اور اس کارن سے ہزاروں پرانیوں کا گھات ہو رہا ہے۔ انکو ذبح کر کے من اور جیو آتما کو ان کے انگو میں تلاش کیا جاتا ہے۔ جس پرانی کے گھات کرنے کے بعد جس عضو میں چند منٹ تک حرکت رہتی ہے۔ اس استھان میں جیو آتما یا من کا ہونا فرض کیا جاتا ہے۔ سنا گیا ہے کسی ڈاکٹر نے اس پرکار کا تجربہ کرنے کیلئے سرکار سے منشیہ مارنے کیلئے درخواست کی ہے۔ اور لاہور میں مینڈک اور کبوتروں کو ذبح کر کے تجربے کئے جاتے ہیں۔ عرصہ ہوا ہے میں نے ایک مترکے پاس ایک کتاب دیکھی جسکے شروع میں انو پرمانوؤں کا نقشہ کھنچا ہوا تھا لا ننگ پرالوئس کا کشن شاستر کار صاف طور سے اتی اندریہ فرماتے ہیں۔ مگر انگریزی سائنس کے جاننے والے ایسی ایسی کتابیں کچھ کرلٹو ہو جاتے ہیں۔ اے پیارے بھائیو! ہمارے رشیوں نے اس طرح میز کرسی پر بیٹھکر کوٹ پتلون پہن کر چرٹ منہ میں لے کر تجربے نہیں کئے۔ بلکہ یوگ ابھیاس سے معمولی کھانا پینا ہی چھوڑ کر دنیا سے ہر طرف سے ہٹا کر چاندرین آدی برت رکھہ کر اول پرماتما کو پرتیکش کر کے بعدہ تجربے کئے ہیں۔ جو مرن کا کشن اس طرح فرماتے ہیں

स्वस्थ आत्मा शरीर संयोग

ध्वंसो मरणं

در حقیقت مرن وہ ہے جب آتمی پران کا سنجوگ شریر سے ناش ہو جاوے۔ اب خیال فرماویں اس کشن میں من اور آتما کا نام تک نہیں ہے۔ کیسی گہری فلاسفی سے یہ فقرہ بہرا ہوا ہے۔ جسکا مطلب یہہ ہے۔ سنسکار تین قسم کا ہوتا ہے۔ بیگ۔ بھاونا۔ استھتی استھاپک۔ اول بیگ سنسکار مان پانچ دربیوں پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو اور من میں رہتا ہے۔ سپرش والے دربیوں سے رگڑ جاتا ہے یا شدت کارن کچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جسطرف کو حرکت دیجاوے اسیطرف کو اسکی نستان پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا بھاونا جو صرف آتما میں پیدا ہوتا ہے۔ دیدہ۔ یا شنیدہ۔ یا انوبھو کئے ہوئے وشیوں میں اسمرتی اور سیرتیہ گیان کا کارن ہے۔ گیان دانا سنسکار وکچہ آدمی کا بردوہی انتہات اتک ہے۔ میں دور ابھیاس اور گیاد کے بہترت ہو جاتا ہے۔ جو پرتیہ گیان کی پرکشا کرانیوالا آتما اور من کے سنجوگ سے اتپنّ و شئے کے دیکھنے پر پیدا ہوتا ہے۔ سنسکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی پرش نے اوتتہ اول ہی دیکھا ہے اور دیکھتے ہی حیران ہو جاوے۔ دوبارہ پھر دیکھنے سے ابھیاس سے پیدا ہوتا ہے اسکا سنسکار ہی اتی شبدہ ہے۔ یہ مَن سے بھی ہے مگر کیطرح سے کو دیکھنے پر دکانی اپورب وشئے کو دیکھ کر اتی شبدہ پرتیہ دانا ہو جاتا ہے۔ جیسے کسی جنگل میں سونے یا چاندی کا برتن دیکھ کر حیران ہو۔ تیسرا استھتی استھاپک سنسکار سپرش والے برتنوں ہی میں اگنی وایو پدارتھوں میں وہ سنسکار پیدا ہوتا ہے۔ انکو الٹا دینا جو پڑنے کے بعد ہوتا ہے۔ کمان کی شاخ کی طرح سونا وغیرہ بستروں میں ٹیڑھا ہونے سے ہوتا ہے۔ مثلاً کسی رسی کو پیچ دیا جاوے پیچ دینے کے وہ رسی کئی دفعہ دونوں طرف گھومتی ہے۔

پس دوسرے تین استھتی استھاپک سنسکار منشیہ کے جسم میں رہتا ہے۔ خاص کر مردہ میں جہاں سماں پران کام کرتا ہے وہاں تو ضرور رہتا ہے۔ اور اسیکے بل سے مرنے کے بعد بھی یہ اسکا سنسکار مردہ میں رہتا ہے۔ جس کارن سے اکثر مردہ شریر کو انگ ہلتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس کو مغربی سائنس والے من یا آتما کے نام سے ہزاروں جانوں کو تلف کر کے کامیابی ظاہر کر رہے ہیں

اگر انگریزی سائنس کے دکھ سے بچنا منظور ہے تو کرپا کر کے رشی کرت شاستروں کا ادھیین کرو

راقم
ایک ودیارتھی۔

آریہ سماج حیدرآباد دکن
اور
سوم یگیہ پر شاستراتھ

یہہ تو عام طور پر سبکو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ گرشتہ ندی کے کنارے بسر پرستی اُچت سوامی ایک سوم یگیہ کیا گیا تھا۔ جس میں پشو ودھ بھی ہوا تھا۔ کہ یگیہ میں پشو ودھ کا ہونا اویدک کرم ہے۔ اسلیئے حیدرآباد کے آریہ سماجیوں نے اس مہاگھور پاپ کرم کے کرنے والے اُچت سوامی موصوف سے شاستراتھ کی درخواست کی۔ سوامی جی موصوف نے ایک زمانے کے بعد ہماری درخواست کے جواب میں بجائے اسکے کہ شاستراتھ کی تاریخ مقرر کرتے ہم پر چند سوالات کیئے۔ ہماری طرف سے فوراً ہی اُن سوالوں کا مفصل جواب ادا کیا گیا۔ اور اُس میں سوامی جی سے یہہ بھی پرارتھنا کی گئی۔ کہ حتی الامکان بہت ہی جلد شاستراتھ کی تاریخ مقرر فرما دیجیئے۔ دو مہینے کا عرصہ گذر گیا۔ صدائے برنخاست کا معاملہ ہوا۔ چونکہ حیدرآباد میں اس یگیہ کی نسبت تمام طور پر ایک قسم کی کھلبلی مچی ہوئی تھی اور یہاں کا ہر ایک شخص شاستراتھ کا بدل منتظر تھا۔ مگر سوامی جی موصوف کی طرف سے اب تک کوئی تاریخ شاستراتھ کی مقرر نہیں کی گئی تھی۔ اسلیئے حیدرآباد کے سماجک پرشوں نے اس امر کی ضرورت کو محسوس کیا کہ باضابطہ شاستراتھ ہونے تک پبلک کے خیالات کو جو اس طرف لگے ہوئے ہیں۔ قایم رکھیے۔ اِس غرض کی تکمیل کے لیئے یہی سوجھی کہ ویاکھیانوں کے ذریعہ سے پبلک کے اِس مذاق کو اُس وقت تک تازہ رکھا جاوے۔ جب تک کہ شاستراتھ ہو کر ستیاستیہ کا تصفیہ پاوے۔ چنانچہ پشچموتر ودیشیہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ شریمان پنڈت نندکشور ودیوشرما کو پرچار کے لیئے حیدرآباد میں بھیج دیویں۔ پرتی ندھی سبھا موصوف نے اپنے اعلےٰ درجے کی اُدارتا کو کام فرما کر پنڈت جی موصوف کو اپنے ہی اخراجات سے حیدرآباد روانہ کر دیا۔ ہم تمام اِس موقع پر پرتی ندھی سبھا موصوف کو نہائیت ممنونیت کے ساتھ دھنیہ واد دیتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ پرتی ندھی سبھا موصوف کو روز افزوں ترقی نصیب ہو وے۔

پنڈت نندکشور ودیوشرما نے حیدرآباد میں داخل ہو کر سماج مندر میں اپنے منوہر ویاکھیانوں سے نہ صرف ہم کو بلکہ تمام پبلک کو کرتارتھ کر کے اپنی اعلیٰ درجے کی لیاقت کا ثبوت دیا۔

متواتر آٹھ روز تک آپ کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ جس میں سے متواترسات روز تک صرف یگیہ کے وشئے میں آپکے عالمانہ ویاکھیان ہوتے رہے۔

آپ نے اِس وشئے کو نہ صرف وید اور وید انکول پرمانوں سے ہی بیان فرمایا بلکہ سائنٹیفک طور پر ثابت کر کے دکھلا دیا کہ یگیہ میں پشو کا بدھ کرنا جائیز نہیں ہے۔ اسی ضمن میں یہہ بھی ثابت کر کے دکھایا اور مدلل طور پر ظاہر کر دیا۔ کہ انسن بلکشن بالکل ادھرم ہے۔ اور کشاترودھرم (اشومیدھ یگیہ) میں جو نبا پر جاتی رکشا کے واسطے کرنی پڑتی ہے۔ دھنی وید کی منا ہونے سے نیتی دھرم ہے۔

پریہ ور! ایسا کونسا مقام ہے۔ جہاں پوپوں اور دیگر حضرات نے آریہ سماج کی نسبت اپنی طبعزاد باتوں سے عوام میں غلط فہمیاں نہ پھیلائی ہوں۔ اس لئے ضرورت اِس امر کی داعی ہوئی ہے کہ اِن غلط فہمیوں کے بدنما داغ کو آریہ سماج کے دامن سے پاک کر ڈالیں۔ پس حسب رائے انترنگ سبھا سماج یہاں پنڈت جی موصوف نے آٹھویں روز اُن ہر بان پوپوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کر کے بہت ہی زور دار اور موثر الفاظ میں دکھلا دیا۔ کہ آریہ سماج تمام سانسار بھر کے ہت کرنے میں تن من دھن سے مصروف ہے۔ نہ کہ کسی خاص قوم اور مذہب کے ہت کرنے میں۔

پنڈت جی موصوف کی خوش بیانی اور فصیح الالفاظی نے عوام کے دل پر بہت ہی اچھا اثر پیدا کیا۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ کی یہہ عالمانہ تقریر کوئی عمدہ نتیجہ نکالے بغیر نہ رہے گی۔

راقم
آپ کا سیوک
دیگانند سبھاسد انترنگ سبھا آریہ سماج حیدرآباد دکن

پرشنوتر

پورب پکش۔ یہ جیو آتما ذرہ ہی یا وبھو یا مدھیم پرمان والا ہے۔

اُتر۔ نیائے شاستر وبھو مانتا ہے۔ یوگ بھاشیہ بھی وبھو مانتے ہیں۔ نوین ویدانت ادیا ایک سے انو مانتا ہے۔ ویدانت سوتروں میں انو ورنج ہے۔

پورب پکش۔ پھر کسکو درست جانیں

اُتر۔ جو وید کہے۔

پورب پکش۔ وید کیا کہتا ہے؟

اُتر۔ کسی جگہ انو کہتا ہے۔ کسی جگہ وبھو کہتا ہے

پورب پکش۔ کیا وید میں بھی ملاوٹ ہے۔

اُتر۔ وید میں ملاوٹ نہیں۔ ہماری سمجھ میں ملاوٹ ہے۔

پورب پکش۔ پھر اس کا فیصلہ کس طرح کیا جاوے

اُتر۔ وید میں ہزاروں پرشنوں (شرتیوں) میں انستہت کہا گیا ہے۔

हृदि ह्येवायमात्मा + तेन प्र
द्योते नैष आत्मा निष्क्रामति
चक्षुषो वा मूर्ध्नो वा अन्येभ्यो
वा शरीरेभ्य ॥

ہردہ میں وہ ٹھیرا ہوا ہے۔ آتما آنکھ سے نکل کر جاتا ہے۔ وید کا نردوش پرمان ہونے سے ویدانت شاستر پرتی پادن کرتا ہے۔ انو تہ سویکار کرنا چاہئے۔ سوتر کار بھی رت کرانتی اور گتی سے انو کہتا ہے۔

एषो ऽणुरात्मा चेतसा वेदि
तव्य ।

ہردہ میں ٹھیرا ہوا ہے۔ پرشن اپنشد

تیسرا پرشن منتر ۶

हृदि ह्येष आत्मा +

ایش اپنشد منتر نمبر ۳

प्रेत्याभिगच्छन्ति مرکر جاتا ہے

کٹھ اپنشد پرتھم ادھیائے تریتیہ ولی منتر تیسرا

आत्मानं रथिनं विद्धि

آتما کو رتھ کا سوامی جان ارتھات سوامی رتھ کے ایک انگ پر سوار ہوا کرتا ہے۔

منتر نمبر ۱۳ کٹھ اپنشد ولی ۳ انگشت ماتر پرش ہے

پھر صاف کہا ہے۔ کٹھ اپنشد چھوٹی منتر ۱۷ میں

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषो

پھر اپنشد میں کہا ہے۔

वालाग्रशतभागस्य इत्यादि

بال کی اگر بھاگ جتنا جیو آتما ہے۔

स रूप सणुमात्र

اس کا سوروپ انو ماتر ہے۔ ایک کسی سمرتی میں کہا ہے۔

پورب پکش۔ اگر انو ہے تو تمام شریر بھر کا سکھ دکھ کس طرح انو بھو کر لیتا ہے۔ کیونکہ جس جگہ انو ہو اسی جگہ دکھ انو بھو ہونا چاہئے۔

جواب۔ جس طرح دیپ وغیرہ کی پربھا ایک جگہ ہو کر سب جگہ ہوتی ہے۔ اسی طرح گیان سرو تر سادھک ہوتا ہے۔ ملک یوگ کی سادھی سے منشیہ جب گیان کو بڑھاتا ہے۔ تب ایک شریروں میں ہو جاتا ہے۔ اسلئے سوتر کا ارتھ یہ ہے۔ گن سے انو کی طرح وبھو ہو جاتا ہے۔ برہدارنیک اپنشد میں صاف لکھا ہے۔

ज्ञानव्याप्त्या सर्वं भुङ्क्ते

گیان کی ویاپتی سے سب کا بھوگ کرتا ہے۔

پھر اُس جگہ صاف لکھا ہے۔

پر گیا سے بانی کو جان کر سب نامون کو جانتا ہے۔ پر گیا سے پھر ان کو جان کر سب گندھوں کو جانتا ہے۔ و غیرہ و غیرہ اسی طرح سے بنا شریر کے داخل ہوئے کئی ایک شریروں کا حال ایک کال میں جانتا ہے اور جو نوین ویدانتی اُپادھک مانتے ہیں اُن کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وید کا واکیہ اُپادھک نہیں ہوتا۔ پس اسے ویاس جی کی تیسری پتھر میں دھرم کا بھید بھی نیائے شاستر بھی سوتر نمبر ۲۲ پر تھم ادھیائے میں فرماتا ہے

महत्त्ववत्त् आद्योव्यञ्ज्यते

یوگ شاستر میں مہت کی طرح سنگھ سکوچ وکاس ہوتا ہے۔ ارتھات ویدرم سے وبھو ہو جاتا ہے۔ الغرض شاستر ادہکاریوں کے انو کوئی اپدیش دیا کرتے ہیں۔ نیائے شاستر شروع میں دلیل کی ترقی کرنے کو دور ایشور کے جاننے کو جس طرح سے آکاش کو کاریہ نہیں مانتا اسی طرح سے معمولی طور سے وبھو کہہ دیتا ہے۔ ان لکھتوں سے سدھ ہوا کہ جیو آتما انو ہے۔

پورب پکش۔ جین مت والے آتما کو دیہہ پرمان والا مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جیسے شریر میں جاتا ہے۔ اُس کے انوکول پرمان ہو جاتا ہے۔

اُتر۔ شرتیوں میں نربکار درج ہے۔ اس کے ماننے پر بکاری ماننا پڑیگا۔ اور اُن کی یہ کی سدھ شدھ کو نیائے شریر کا حال جاننے والا ہوا مشکل سے آتا ہے پھر ایک کال ماننے پڑینگے۔ پس یہ سے ہستی بن جانا انو [illegible]

ضلع کرنال میں ویدک ریتی سے سنسکاروں کا پرچار

(۱) موضع گھوگڑی پور میں جو کرنال سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چودھری دیارام جاٹ کی لڑکی کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس بواہ میں یہہ امر قابل تعریف اور قابل ذکر ہے کہ جب برات گھوگڑی پور پہنچ چکی۔ اور بوقت نشام لڑکے کے پتا وغیرہ نے ویدک ریتی سے سنسکار کرانے سے قطعی انکار کر دیا تو چودھری دیارام نے بڑی ہمت اور وڑتا کے ساتھ یہہ کہا کہ اگر سنسکار ویدک ریتی سے کرانا منظور نہیں ہے۔ تو میں اپنی کنیا کا بواہ اس ور کے ساتھ ہرگز نہ کروں گا اس لئے برات واپس چلی گئی۔ اور اُسیوقت دوسری جگہ سے دوسرا ور تلاش کر کے تین یوم کے اندر اُس کے ساتھ آنند پوروک بواہ ویدک ریتی سے کر دیا گیا۔ اس موقع پر ور اور کنیا کے والدین کی طرف سے مبلغ ۳۴ روپیہ دان بتفصیل ذیل ہوا۔

لوکل اُپدیشک فنڈ کرنال ۱۰ - گروکل ۱۰ ویدپرچار فنڈ ۵ - لیکھرام فنڈ ۲ - کنیا ودیالیہ ۵ آریہ پتری پاٹھشالا کرنال ۵ آریہ سماج گھوگڑی پور ۲ دکشنا پنڈت ۱۰

(۲) اسی موضع گھوگڑی پور میں چودھری داتارام ذیلدار کے بھتیجے کی شادی بمقام بھیڑا ویدک ریتی سے ہوئی۔ سنسکار پنڈت شمبھودت لوکل اُپدیشک نے کرایا۔ اور طرفین سے مبلغ ۱۵ حسب ذیل دان ملا:۔

لوکل اُپدیشک فنڈ کرنال ۵ - ویدپرچار فنڈ ۵ گروکل ۳ - دکشنا پنڈت ۲

(۳) لالہ نندلال برادر لالہ گنوہ سین پریسیڈنٹ آریہ سماج سفیدون کے لڑکے کا بواہ بمقام فتح پور ہوا۔ اگرچہ فریق ثانی کے آریہ نہونے کی وجہ سے یہہ سنسکار ویدک ریتی سے نہ ہوسکا۔ مگر لالہ نندلال نے اپنے ہاں کوئی رسم برخلاف سنسکار ودھی نہیں کی۔ اور مبلغ ۲۵ روپیہ بتفصیل ذیل دان دئے:۔

ویدپرچار فنڈ ۵ - گوروکل ۵ - لوکل اُپدیشک فنڈ کرنال ۵ - آریہ سماج سفیدون ۲ آریہ سماج پونڈری ۵ - آریہ سماج جیند ۲ آریہ سماج حیدرآباد دکن ۲ - آریہ سماج سانپلا ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲ - یتیم خانہ میرٹھ ۲ کنیا ودیالے ۲ - کرنال کمیٹی اپلودالیہ ۵ آریہ سماج سینک ۲ - میزان کل ۴۵

(۴) لالہ نرسنگ داس آریہ سبھا سد کرنال کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور لالہ صاحب نے مبلغ ۵ مختلف آریہ انسٹیٹیوشنز کے لئے دان دینے کے علاوہ حاضرین کا شرینی سے سنسکار کیا۔

(۵) بابو چھجورام پردھان آریہ سماج کرنال نے اپنے پتر لوگندر پال کا نشکرمن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اور مبلغ ۲ دان دئے

(۶) موضع سالون تحصیل کیتھل میں گنداپنتھوں کا (جو بام مارگ کی ایک شاخ ہے) بہت زور ہے ان کا ایک مٹھ ہی بنا ہوا ہے۔ اور بڑا میلہ ہوتا ہے۔ گذشتہ ۱۰ اپریل میں جب ان کا میلہ ہوا تو اس مت کا بڑا مہنت اور بہت سے چیلے دور دور سے آکر جمع ہوئے تھے۔ اس موقع پر پنڈت شمبھودت لوکل اُپدیشک اور دیوی رام راگی نے باامداد چند ممبران آریہ سماج سفیدون وکرنال شامیانہ لگا کر خوب زور سے چار روز تک ویدک دھرم کا پرچار اور بت کھنڈن اپدیش کیا۔ جس کا اثر یہہ ہوا کہ بہت سے گھر والوں اور راجپوت زمینداروں وغیرہ نے گنداپنتھیوں کے حالات سے واقف ہوکر اُن کو بڑی نفرت کے ساتھ تیاگ دیا۔ اور ان میں سے بہت سے ذی عزت آدمی آریہ خیالات کے ہوگئے سماج کے سبھاسد ہوگئے۔ اور امید ہے کہ لوکل اُپدیشک کے دوسرے دورہ میں باقاعدہ سماج بھی قائم ہو جاویگی۔

(۷) ۱۰ جون وجولائی میں پنڈت شمبھودت لوکل اُپدیشک آریہ سماج کرنال نے موضع ودھیا کلوئی (ضلع رہتک) کیتھورا (ضلع دہلی) بڈھاکھیڑا جاٹان - سوراتی - گنتولی - نرجن - جیند سفیدون (ریاست جیند) کھانڈا کھیڑی - چھاترا (ضلع حصار) سینک - الوپور - پانی پت - (ضلع کرنال) میں کئی کئی روز تک پرچار کیا۔ ان جلسہ گاہوں میں حاضری دو سو سے چار سو تک بلکہ پانچسو تک ہوتی رہی۔ اور لوگ ویدک دھرم کے پیاسے اور اُپدیش کو بڑی رچی سے سُننے والے معلوم ہوتے تھے۔

(راقم کشن سروپ منتری آریہ سماج کرنال)

التماس

۱- اکثر لوگوں کو نوین ویدانت (شنکر سدہانت) اور ناستک فلاسفی (چارواک) کے حالات وخیالات سے واقفیت پیدا کرنے کا شوق رہتا ہے مگر اردو میں اس قسم کے رسالوں کے کمیاب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اچھی طرح اُن کے اصول سے آگاہی پیدا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ہم ۱۵ اگست کے اندر اندر اس قسم کے دو رسالے جو جامع اور تمام وکمال ان دونوں ناستکوں کے عقائد سے مالا مال ہوں یہ جلدیں بھی نہ کریں بلکہ ان میں اسی طرز پر لکھی جائینگی جیسے ناستک نوین ویدانتی کہتے ہیں جس میں کسی طرح کی رد و عائیت و کیفیات کا دخل نہ ہوگا۔ صرف آخری باب میں چند صفحات کے

آریہ سماجک خبریں

ہوشیارپور — پنجرہان مہاشے یوگندر پال جی آریہ اپدیشک دس روز شکارپور میں ٹہر کر ۵ جولائی کو کوئٹہ پہونچے شکارپور میں وہ اپنے قیام تیاگم لیور اکموں سے صباحتہ کرتے رہے۔ کوئٹہ میں آپ کا پہلا لیکچر ۱۷ جولائی کو الیٹھ بہنگتی پر ہوا۔ حاضری قریباً ۱۵۰ کے تہی۔ حاضرین آپکے لیکچر کو بڑی دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور جب ویاکہیان ختم ہوا سب لوگ محظوظ معلوم دیتے تہے۔ پہر ۱۹ جولائی کو اُن کا اِسی مضمون پر ویاکہیان ہوا۔ حاضری اسی قدر تہی۔ سوامی جی نے دو تین پُرانوں کی کتہاؤں کو پبلک کے روبرو سُنایا جس سے پبلک کے دلوں پر بڑا اثر پڑا۔ چونکہ آریہ سماج کی طرف سے ایک نوٹس چہپ چکا تہا کہ ویاکہیان ختم ہونے پر سب کو عموماً اور سناتن دہرمیوں کو خصوصاً سنشے نوارن کرنے کا موقع دیا جاویگا اسلئے اس موقع پر مہاشے رکہی کیش اپنے دس بیس آدمیوں کو ہمراہ لے کر وہاں تشریف لائے ہوئے تہے ویاکہیان کی سماپتی پر اُنہوں نے ایک دو سوال کئے۔ جنکا جواب معقول طور پر دیا گیا۔ اگرچہ اُنکی طرف سے کچہہ بیفائدہ گڑبڑ کرنے کی کوشش ہوتی رہی مگر اُسکا مناسب انتظام کیا گیا۔ سناتن دہرمیوں کو شاستراتہ کے لئے چیلنج دیا گیا ہے جسکو اُنہوں نے خوشی سے منظور کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کو شاستراتہ ہوگا۔

— مہاشے سادہو سنگہ جی منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں لکہتے ہیں کہ شریمتی لکشمی دیوی جی کی افسوسناک مرتیو کی خبر پرچارک میں پڑہ کر انترنگ سبہا ڈیرہ اسمعیلخاں کا خاص جلسہ بتاریخ ۸ جولائی سنہ ۱۹۱۳ع منعقد ہوا ریزولیوشن پاس ہوا کہ سماج کو ایسی ہر ایک پرسِدھ ماتا دیوی کے دیوگ کا سخت افسوس ہے۔ جسکا موقعہ نہ رکہنا کی تہی۔ اور اُنکے متعلقین کیساتہ اُن کے دیوگ پر اظہار رنج و ہمدردی کا پرستاؤ کیا گیا۔

مہاشے اودہو رام جی منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں لکہتے ہیں کہ مورخہ ۱۰ جولائی کو شادی لالہ ہنسراج باشندہ موضع کنڈی والے کی پُتری کی ویدک ریتی انوسار ہوئی۔ بدہو کی عمر ۱۶ اور ور کی قریباً ۲۴ سال کی تہی۔ اِس بستی میں کبہی ویدک سنسکار نہیں ہوا تہا اسلئے بہت رونق تہی اور لوگ بہت شوق سے کارروائی دیکہتے رہے۔ سنسکار منتری اور لالہ گوردہن داس جی اُپ منتری نے کروایا۔ ور اور بدہو کی طرف سے مبلغ عہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان ملا۔

(۲) لالہ نرائن داس جی اُپ پردہان سماج ہذا نے اپنی ترقی کی خوشی میں ۲۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے۔ جسکے لئے سماج اُن کا تہِ دل سے مشکور ہے اور پرارتہنا ہے کہ ایسے اُتساہی اور اُدار سجنوں کی دن دُونی بردہی ہو

— لالہ گوپی ناتہہ جی رئیس کرنال نے اپنی شادی کے موقعہ پر مبلغ عہ دان فرمایا۔ مبلغ ہ تفصیل ذیل شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے پاس روانہ کر گئے ہیں وید پرچار فنڈ ع۔ گروکل ع۔ کنیا مہاودیالیہ عہ اور مبلغ ع دیانند اناتہہ آلئے اجمیر اور اناتہالیہ بریلی میں روانہ کر دئے۔ عہ فیس منی آرڈر میں صرف ہو

— جگروتہ — مہاشے گومتی پرشاد سکرٹری آریہ سماج لکہتے ہیں۔ ایک ماہ سے زیادہ یہاں سری سوامی آتمانند سرسوتی جی مہاراج مقیم رہے۔ اُنکی موجودگی میں مندرجہ ذیل کام سماج کے ہوئے۔

(۱) پنڈت بدہ دت سررشتہ دار کے مکان پر ہون یگیہ سوامی جی اور بخشی گومتی پرساد جی منتری کا ویاکہیان ہوا

۲ — بابو مہیش پرساد کلارک کے مکان پر ہون یگیہ اور کنیا کا ودیارمبہہ سنسکار سوامی جی و بخشی جی کا ویاکہیان

۳ — بہالی تیجا سنگہ مستری کے مکان پر ہون یگیہ اور سوامی جی کا ویاکہیان

۴ — ڈاکٹر کہڑک بہادر سنگہ صاحب اسسٹنٹ سرجن نے اپنے مکان پر بڑی شردہا سے ہون یگیہ کرایا اور حاضرین کو پوتری مٹہائی وغیرہ کہلا کر پان الائچی

سے ستکار کیا۔ اور چار روپیہ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی کو اور چہہ روپیہ سوامی آتمانند سرسوتی جی کو ہنا برز اور راہ دئے۔ سوامی جی صاحب موصوف نے اُن میں سے ہ روپیہ دیانند یتیم خانہ اجمیر کو دان دئے

۵ — سوامی جی کے دو ویاکہیان پبلک کے ہوئے

۶ — اسکے علاوہ روزمرہ رات کے وقت ڈاکٹر صاحب کے مکان پر سوامی جی سے ست سنگ آریہ مہاشے سوکشم سدہانتوں پر شنکا سمادہان کرتے رہے۔

۷ — سوامی جی کے اُپدیش کا اچہا اثر ہوا جس کہ آریہ سماج جگروتہ میں تین معزز صاحب ممبر ہو گئے۔ دو روپیہ ماہواری چندہ کی آمدنی سماج کو زیادہ ہو گئی۔

— ہانسی — لالہ شبہدیال جی ممبر سماج کی ستری کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا کسی قسم کی پورانک ریتی عمل میں نہیں آئی۔ برادری نے ایک خاص پنچایت کر کے سخت مخالفت کی لیکن وہ ناکام رہے۔ لالہ شبہدیال جی کی دِرڑہتا پرسنسنیہ ہے

وفات حسرت آیات

پچہلے ہفتہ جب اخبار کی آخری کاپی لکہی جا چکی تہی تو لاہور میں مہاشہ دہرم چند جی کے طاعون میں مبتلا ہونے اور ساتہ ہی مہاشے ہربنس لعل اور مہاشہ پنج لعل جی کے زیر علاج ہونیکی خبر ملی تہی۔ اب یہ دلخراش خبر پہونچی کہ مہاشے ہربنس لعل جی نے بہی ۲۵ جولائی کو پران تیاگ دئے مجہے دونوں بہائیوں کی اکہانی وفات پر سخت رنج ہے مہاشے ہربنس لعل جی بڑے حلیم الطبع نمونہ اوپکاری آریہ تہے۔ ویدک دہرم کی اُنکو پوری لگن تہی۔ اور ہر وقت ان کو آریہ سماج کی اُنتی کا ہی خیال دامنگیر رہتا تہا۔ ایسے ہونہار بہائی کا عین عالم شباب میں پردہ کر جانا جوان ستری۔ پندرہ سالہ لڑکی۔ اور دو چہوٹے بچوں کو روتے اور بلبلاتے بے سرو سامانی کی حالت میں چہوڑ کر ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جانا ایک ایسا واقعہ ہے جو کلیجہ پر برچہی کا کام کرتا ہے۔ پرمیشور ان دونوں کو بہی آتما شانتی عطا کرے۔

L 39 निश्चय चन्द्रुषा सनाद्दा म ह L 39

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی
(۱) ویدک دھرم کا پرچار اور تیتھ... ستیہ...
مذہبی بے تعصبی...
ذکر کرنا (۲) اشاعت...
...ستاریہ کی...
...آتمک ونتی
...مضامین
قیمت پیشگی
...ساری... کرنا...
...کبھی ویدوں... کے
...جیون چرتر...
...کرنا... یوگ...
...سنسکرت... بھی... تاریخ...
...گرووں کا... کرنا

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۲۴ ساون سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۸ اگست ۱۹۰۲ء۔ شکروار۔ جالندھر | نمبر ۱۶

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری کر بیٹھے ہیں۔ لیکن جب وی پی ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ½ ارکا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے۔ وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے

(۴) البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ بدستور درج ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	للعہ	[illegible]
طلبا سے	سے	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندراج جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور تین ماہ سے کم میعاد کی بشرح فی سطر کالم شمار کر کے لی جاوے گی۔ اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ المشتہر اسسٹنٹ منیجر

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی گنگا نند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرتا سے ودھی لکھی گئی ہے۔ ہر قسم پرانایام جو اہر لگانے کی ودھی ہے۔ (۲) جو انتر ہرنے کی ودھی ہے (۳) جو پران اپان کی نا سکا کے اگر لڑائی کرانی جسکو دیکھ دینا ہی کہتے ہیں (۴) ستمبر ودھی (۵) گرہیا دھان ودھی (۶) ...چڑھانے کی ودھی جن کے کرنے سے یہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی لابھ لینا کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۳۷ صفحہ کی پستک ہے۔ اور یہ جی محمد بیاری لوٹا بالو کا لکھا پرساد سکتی ہے۔ ...کے خریدار...

ایک بار اسکو ضرور پڑھئے گا

آرین پبلشنگ ہاؤس پرنٹنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہنچیگا اسکو انوبھو وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک روپیہ آنہ تھی کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن مہاجنوں کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں ان کو یہ کتابیں ۸ ر میں دی جاویگی۔ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپ کی نذر ہوگا۔ علاوہ ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کیلئے مفصلہ ذیل پستکوں کی قیمت قریباً ½ کم کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع ہیں۔ جن کا نوٹس عنقریب دیا جاویگا

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
سبھیا پرکشن ہندی	۱۴ر	۳ـــ
ایضاً گورمکھی	۱۴ر	۳ر
بھجن الی بگوتی جی ہندی	۲ر	۱ر
ایضاً گورمکھی	۲ر	۱ر
شتری دھرم ہندی	نئی کتاب	[illegible]
ست گورمکھی و ہندی	[illegible]	[illegible]

بلا قیمت دیجاتی ہے۔ سندھیا گورمکھی اردو ہندی۔ ہر کا ٹکٹ آنے پر ایک کاپی بلا قیمت ارسال ہوتی ہے **کمرہ کی سجاوٹ** کے لئے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو طیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آپ پرُش ان کو منگوا کر علاوہ کمرہ کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حروف سنہری۔ کاغذ روغنی رنگدار

منتر اردو حروف میں	
ایضاً ہندی " "	
ایضاً انگریزی " "	
اوم اردو " "	
ایضاً ہندی " "	
ایضاً انگریزی " "	

قیمت فی ۳

گائتری منتر ہندی حروف میں	
نیم ½ اردو " "	
نیم ½ ہندی " "	
نیم ½ انگریزی " "	

قیمت فی ۲ آنہ

المشتہر منتر دلس پوری بی سنگھ ڈائرکٹر آرین پبلشنگ پرنٹنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک دیش شریف خاندان میں ست سال تعلیم یافتہ برسر روزگار ایک ... بال برہمچاریہ شادی کرنا چاہتا ہے۔ جو ۱۴ سال یا ۱۵ سال تک ہو۔ اور کچھ پڑھی ہوئی ہو زیادہ دریافت حالات کیلئے خط وکتابت کیجئے۔

المشتہر۔ ایل کے بی عثمان۔ ...

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

کنیا مہاودیالے کی آٹھویں جماعت کو ختم کرنے کے بعد اپنے گھر کو چلی گئی ہے سوشیلا اور پڑھی ہوئی ہے۔ ور کھتری ہونا چاہئیے کسی فرقہ کا ہو۔ آریہ ہو۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال آمدنی پچاس روپیہ سے کم نہ ہو۔ خط وکتابت ہونی چاہئیے۔ معرفت مینیجر ... دھرم ...

کنیا ناتھ آلئے

جلندھر شہر میں تین چار کنیائیں قابل ... کے ہو گئی ہیں۔ جن اصحاب کو شادی کرنا منظور ہو۔ معہ حالات اپنی حیثیت تعلیم ... اور روزگار و حسب ونسب وغیرہ کے ... منتری یا پردھان آریہ سماج ... ہمارے پاس بھیج دویں اس پر انتر ... سبھا اب وچار کر کے ... منظور ... اطلاع دیگی۔ تیلورام منتری آریہ ... جلندھر

مفت بلکہ ٹکٹ نصف ... دیسی کپڑا معہ فہرست دیگر ... کارخانہ عام تقسیم کرنے ...

سنسار کی گتی

کابل سے خبردار رہنا دانائی ہے

دشمن کو کبھی بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئیے - اِس مسئلے پر ہماری مہربان اور عظیم الشان گورنمنٹ ہمیشہ سے عمل کرتی رہی ہے - امیر کابل کو ہمیشہ سے ہی گورنمنٹ برطانیہ کا دوست سمجھا جاتا ہے - اور اسیطرح یورپ کی ہر ایک سلطنت کا فرمانروا گو ایک دوسرے کو بھائی کا خطاب دیتا ہے - لیکن کیا یہ ایک امر واقع نہیں ہے کہ ہر ایک ملک کا فرمانروا واقعی ہر ایک دوسرے ملک کے فرمانروا کا دشمن ہے - بادشاہوں یا جمہوری سلطنتوں کے پریسیڈنٹوں کی دوستی کے یہ معنی ہیں کہ وہ اُسوقت اپنے دوست کی گردن دبانے کی طاقت اپنے آپ میں نہیں دیکھتے پس امیر کابل کا اسوقت اپنی فوج کی آراستگی میں مصروف ہونا اور بارہ سو نئے خیموں کا فوج کی ہمراہی کے لیے طیار کرانا نہ صرف ہی بلکہ دو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مُلّاؤں کو خلعت وغیرہ دینا انگریزی اخباروں کے اندر ہلچل پیدا کر رہا ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر آئے دن کی تمہاری فوجی طیاریوں پر ہی دوسرے ایسا ہی شور مچا دیں تو تعجب کیوں کیا کرتے ہو - جیسے کابل سے خبردار رہنا تم دانائی سمجھتے ہو ویسے ہی (روس اور انگلینڈ) تم دونوں رقیبوں سے خبردار رہنا امیر کابل دانائی سمجھتا ہے

اب مدعا علیہ ہی جوابدعوی کیلئے طیار ہے

جنوبی افریقہ کے جنگ پر درجنوں کتابیں انگریزوں کی ہی لکھنے والوں نے لکھ ڈالی ہیں - اُنہوں نے بوئیروں کیساتھ انصاف کا برتاؤ کرنیکا دعوی کرکے کتاب لکھی اُنہوں نے ہی اُس انصاف کے پردہ میں بوئیروں کو اپنے محسنوں کے برخلاف ہی کرنا چاہا - یہ امر مسلمہ ہے کہ بوئیروں کے اسقدر جوش اور مذہبی حمایت کی سپرٹ پھونکنے والا اگر کوئی سب سے بڑھکر تہا - تو وہ پال کروگر ہی ہے - اُن کے اندر قومیت اور آزادی کے خیالات ڈالنے والا بھی بوڑھا کروگر ہی ہے - لیکن ان کُتب نویسوں نے بوئیروں کو پال کروگر سے ہی متنفر کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن اب وہ لگام جو پریس کے مُنہ میں دی گئی تہی اب نکال لی گئی ہے - اور بوئیروں کے بوتہا - ڈی ویٹ اور ڈی لار ے آزاد گھومنے کا اختیار رکھتے ہیں - پہلا کام جو ان سب نے کیا وہ بوڑھے پال کروگر کی زیارت کے لئے جانا ہے - وہاں سے لوٹ کر جنرل بوتہا - ڈی ویٹ وغیرہ کی مدد سے ایک مکمل تاریخ جنگ جنوبی افریقہ کی لکھیں گئے ہیں - ایک کتاب سے البتہ امید ہے کہ سینکڑوں مشتبہ باتیں صاف ہو جاویں گی - اور انگریزی فوج کو بھی اپنے حسن و قبح معلوم کرنیکا موقع ملیگا - اور فیصلہ بھی مدعا علیہ کا جواب دعوے اور ثبوت لینے کے بعد ہی ٹھیک ہو سکتا ہے - ورنہ یکطرفہ ڈگری سے اصلی فیصلہ محال ہے -

ہندوستانی راجے اور روساء انگلینڈ میں

آجکل انگریزی اخباروں میں لنڈن کے نامہ نگار دیسیوں کی نسبت بڑے بڑے مزیدار چٹکلے لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں - ایک نامہ نگار دیسی راجوں کے ہمراہیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وے عموماً سخت زکام میں مبتلا اپنے اوورکوٹ کا کالر اُلٹے ہوئے بازاروں میں دکھائی دیتے ہیں یہ تصویر کیسی ہو بہو ہے - وہی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے میری طرح دیسی راجوں کے مصاحبوں کی اندرونی زندگی کو معلوم کیا ہے - ہر ایک بڑی کھانے اور جلسے میں دیسی روساء مدعو ہوتے رہے ہیں اور وہاں سینٹ جیاولئے گوالیار اور مہاراجہ کولہاپور اور سر مہاراجہ پرتاپ سنگھہ وغیرہ اپنی تقریروں سے واہ واہ ہی لیتے رہے - غریب جے پور کے راجا گئے تو ٹھاکر جی کی مورتی بکس ساتھ لے کر لیکن عجیب سانحہ کہا کہا ئے انگریزوں میں خلا ملا کیسے ہو سکیں - پس جب اور صورت چندہ لینے کی نظر نہ آئی تو پانچ ہزار پونڈ یعنی تقریباً ۷۵ ہزار روپیہ شاہی ہسپتال کی نذر کر دیا - جو بات دوسرے راجوں نے مفت حاصل کی دولت مند جے پور آدھیش نے اُسیان کو خریدنا چاہا - لیکن دیگر روساء کو بھی تو ایک دہوکا ہی رہا ہے - کہ وہ گورنمنٹ کے خرچ پر گئے ہیں - گو ان کے سفرخرچ کا گورنمنٹ کے ذریعہ سے دیا جاویگا - لیکن اُسکی ادائیگی ہندوستان کے ہی خزانہ سے ہوگی - اور ہندوستان کا خزانہ ہندوستانیوں کی جیبوں سے پُر کیا جاتا ہے - پس آخرکار سیندہیا اور کولہاپور اور جیپور اور کوچ بہار وغیرہ بیچارے غریب ہندوستانیوں کی گردن پر سوار ہو کر ہی ایسے مزید اسیر کرینگے - کیا اننید ...

وزارت میں تبدیلی

برطانیہ اعظم کی عظیم الشان سلطنت کے وزیر اعظم لارڈ سالسبری نے بوجہ پیرانہ سالی استعفے دیدیا ہے - اُنکے استعفے دیتے ہی صیغہ خزانہ کے وزیر سر مائکل ہکس بیچ نے بھی اپنا استعفی بھیجدیا جو فی الحال ملتوی ہو گیا ہے - لارڈ سالسبری کے علیحدہ ہوتے ہی اُنکے بھتیجے مسٹر بالفور وزیر اعظم قرار دئے گئے اور جملہ کام بدستور انجام پذیر ہو رہے ہیں - انتظام اسکو کہتے ہیں - نیپال میں وزیر اعظم بدل نہیں سکتا جب تک کہ پہلا وزیر اعظم قتل یا قید نہ کر دیا جاوے - بد انتظامی اسے کہتے ہیں - ہم لوگوں نے انگریزوں کی بزرگی اسلئے ہے کہ اُنہیں انتظام کا مادہ زیادہ ہے - اور تبھی وے سبکی بہلائی کے لئے اپنے آرام یا اپنے مان اپمان کو قربان کرنا جانتے ہیں - گو شور مچاتے تھے کہ شاید اس موقع پر مسٹر چمبرلین کچھ بڑا ئیں لیکن اُنہوں نے سب سے پہلے مسٹر بالفور کو اپنا لیڈر مان کر ایکطرح کا خدشہ دور کر دیا

مشرقی مذہبی کانفرنس جاپان میں

جاپان کے دارالخلافہ شہر ٹوکیو میں اکتوبر کے مہینے میں ایک مذہبی

جنت ہوگا۔ اسلئے کل جاپان کے سب سے بڑے بودھ مت کے مذہب کے مہنت ہیں۔ انکا ایجنٹ ہندوستان کے بودھوں کے وکیل لیجانے کا انتظام کر رہا ہے۔ وہاں ساتھ ہی کل ہندوستان سے ہندو دھرم کے کچھ وکیل لیجانے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چین۔ کوریا۔ سیام برہما سے بھی بودھ مت کے پرتی ندھی شامل ہوں گے یہ جلسہ خاص کوشش اس امر کی کریگا۔ کہ بودھوں اور ہندوؤں کے درمیان جو فرق پڑ گئے ہیں انہیں آہستہ آہستہ دور کر دیا جاوے۔ جاپان کے ایجنٹ اسوقت شہر کلکتہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اسجگہ سے میرے پاس بھی بابو نریندر ناتھ سین ایڈیٹر انڈین مرر اخبار روزانہ کا ایک خط مفصل آیا تھا جس میں انہوں نے مجھسے اپیل کی ہے کہ میں پنجاب میں اس جلسہ میں شرکت کے لئے اپیل کروں۔ مجھے تو گروکل کے کام سے فرصت کہاں کہ ایسے معاملات کی طرف متوجہ ہو سکوں۔ لیکن اسقدر ضرور لکھونگا کہ اگر اسوقت آریہ سماج تھوڑی سی توجہ کر کے ایک لائق آدمی کو جاپان میں بھیجے۔ اور کچھ آریہ پرش بطور وزیٹروں کے شہر ٹوکیو میں پہونچ جاویں۔ تو ویدک دھرم کا بڑا پربھاو پڑ سکتا ہے۔ موجودہ ہندوازم سے جاپان کی ہرگز تسلی نہیں ہو سکتی۔ انکی تسلی محض ویدک دھرم ہی کر سکتا ہے۔ بابو نریندر ناتھ سین کی چٹھی میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجدی ہے۔ یدی کوئی پرشارتھی اور یوگیہ آریہ پرش پھر دان مہاشے کے کہنے پر جانیکے لئے طیار ہو جاویں اور انکے اخراجات کا بھی بندوبست ہو جاوے تو امید ہے کہ اسوقت جاپان میں ایک بیج بو یا جاوے گا۔ جسکا پھل کچھ لوگ اپنی زندگی میں ہی کہا سکیں گے۔ مگر بس تم نے کہیں کا نہ چھوڑا۔

دنیا کا سیر مفت

بڈھوں کے بڑے ہی خیال ہوتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں کچھ دنوں سے یہ مرض لگ گئی ہے۔ کہ شہرت پسندی کے لئے کوئی شخص بائیسکل پر اور کوئی پیدل اور کوئی کسی طرح سیر کرنیکا اشتہار دیدیتا ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر وہ حضرت ہیں جو ہر جگہ کہ کر نکلتے ہیں کہ بلا ایک حبہ پلے سے خرچ کرنے کے کل روئے زمین کا سیر کر آئیں گے۔ امریکہ والے ایک نکلے تھے جو ردی کاغذوں کی پوشاک سے باہر نکلتے ہی اپنی نمائش کے ذریعہ روپیہ اکٹھا کر اور بوٹ کی بوا کر چل نکلے تھے واپسی کے وقت ہزاروں کے وارے نیارے کرلائے اور جب اپنا سفرنامہ نکالا تو مالا مال ہو گئے۔ اسوقت ایک میکس شیفلر صاحب بے دام کوڑی کے سیر کر رہے ہیں۔ مہذب دنیا میں اسوقت بغیر پیسے کوڑی کے گھوم آنا ایک اچنبا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن پنجاب میں ابھی پچیس برس نہیں گذرے کہ ہر شخص خرچ کئے جہاں جاتا روٹی کہانے کو اور مکان رہنے کو مفت لے سکتا تھا اسجگہ جو کام شاستر وکت آتتھی ستکار کی شکشا پر عمل کرنے سے ہو سکتا تھا۔ اسکے لئے یورپ اور امریکا میں بڑی دانائی اور محنت سے کام کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ ناظرین! کیا پرانے وقتوں کی مہمان نوازی کی سپرٹ پنجاب سے دور نہیں ہو رہی؟ اگر ہو رہی ہے تو کیا آپ اس سپرٹ کو پھر سے تازہ کرنے کی کوشش کریں گے؟۔

اب وہ شان و شوکت کہاں!

ارشاد مسلم

اب پرمیشور کی دیا سے تندرست ہو گئے ہیں۔ خاص خاص آدمیوں کو ملتے جلتے اور جہاز کی سیر کر رہے ہیں۔ جلسہ تخت نشینی کے ملتوی ہونے سے جو لوگ اداس ہو گئے تھے انکی دلداری کے لئے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے تخت نشینی کا جلسہ ۹۔ اگست کو قرار دیا ہے۔ لیکن کیا اب وہ شان و شوکت دکھائی دیگی۔ سلطنت ہائے غیر کے وکیل سب چلے گئے۔ فوجوں اور دیگر اہلکاروں کے دلوں میں سے نئے پن کی امنگ دور ہو گئی۔ اب جلسہ تو ہوگا لیکن جو اثر پڑنے کی امید تھی وہ ہرگز نہ پڑیگا کہا جاتا ہے کہ اس ساری کمی کو پورا کرنیکا انتظام دہلی کے جلسہ پر کیا جاویگا۔ اور اسجگہ شان و شوکت کا جہانتک دائرہ وسیع کرنا چاہیں کر ہی سکتے ہیں کیونکہ خرچ کی یہاں حد لگانیوالا کوئی نہیں۔ اگر خزانہ سرکاری میں گنجائش نہو تو دیسی رجواڑوں کے خزانے کس لئے ہیں۔ انکے ساتھ تو گورنمنٹ

غالبہ کا ہی برتاؤ ہے۔ کہ ہم تمہارے یہاں جاویں تو کیا کہلاؤ گے۔ اور اگر تم ہمارے یہاں آؤ گے تو ہمارے لئے کیا لاؤ گے"۔ بیشک ہی پرستان و شوکت کو جہاں تک چاہیں بڑھا سکتے ہیں۔ اور ہندوستانی راجے گھر پھونک کر بڑا عمدہ تماشہ دیکھ سکتے ہیں۔

اس جھوٹھ کو کوئی جھوٹھ نہیں سمجھتا تھا

اس دیش میں حق شفع کا رواج جاری ہے۔ میں اس حق کو برا نہیں سمجھتا البتہ جس بے اصولے پن سے اسوقت فیصلے دئے جاتے انکے برخلاف ہوں۔ میری رائے میں زیر کاشت زمین کا حق شفع فضول ہے۔ لیکن مکانات رہایشی کی نسبت ہر ایک پڑوسی کو حق ہونا چاہئے کہ لچے بدمعاش۔ بدوضع اور ایسے خیالات کے مخالف آدمیوں کو اپنے پڑوس میں نہ آنے دیں۔ ہمارے ملک میں شفع داروں نے اسکو بھی ایک ذریعہ روزگار کا بنالیا اور شفع کے مقدمات کی دہمکی سے رقمیں وصول کرنی شروع کیں۔ مگر خریدار بھی تو انہیں کے بھائی بند تھے انہوں نے بیعناموں میں فرضی رقوم درج کرکے شفیع کو روکنے کی کوشش کی۔ اس بے ایمانی کو بڑے بڑے وضعدار و تعلیمیافتہ آدمی بھی اب تک برا نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن اسوقت ہائیکورٹ نے ایک نئے فیصلہ سے اس معاملہ کی رنگت کو ہی بدل دیا ہے۔ اب اگر ثابت ہو جاوے کہ بیعنامہ میں بدنیتی سے فرضی رقم لکھوائی گئی ہے۔ تو ایسا کرنے والے پر مقدمہ فوجداری جاری کیا جاوے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ بعض اوقات مذہبی سوسائیٹیوں اور تعلیمی انسٹیٹیوشنوں کے منتظم بھی کمزوری میں پھنس کر اس پاپ کے بھاگی بنا کرتے ہیں۔ میں اسلئے ان سب بھائیوں سے جن کی نگاہ ان سطروں پر پڑے نویدن کرتا ہوں کہ وے نہ صرف خود ہی اس بے اصولے پن کو خیرباد کہہ دیں۔ بلکہ اپنے دیگر واقفوں کو بھی ایسے مذموم عمل سے روکتے رہیں۔

اُپدیش

(٢٤)

सूक्ष्माति सूक्ष्मं कलिलस्य मध्ये विश्वस्य स्रष्टारम-नेकरूपम्। विश्वस्यैकं परिवेष्टितारम् ज्ञात्वा शिवं शान्तिमत्यन्तमेति॥

پورب اور پچھم ۔ اُتر اور دکشن چاروں دشاؤں میں ڈھونڈھ مارا ۔ کیونکہ سب کے سوامی کی ہستی کی زبردست کا مظاہرہ کے اندر دھوم مچا رہی تھی ۔ لیکن جگت پتا کا کہیں بھی پتہ نہ ملا ۔ پاتال میں گھس گیا اور آکاش میں جان دوار اُڑ کر پتہ لگانا چاہا ۔ لیکن لا مکان کا کیا اس طرح پر پتا لگ سکتا ہے ؟ جو آکاش سے بھی سوکشم تر ہو اُس کا پتہ آکاش کیا دیگا ؟ وہ لطیف سے بھی لطیف ہے ۔ پھر اسکو کہاں ڈھونڈیں جب وہی سب کا سوامی ہے ۔ جب اُسی کے آشرے ہو کر ہم جیون وتیت کر رہے ہیں ۔ جب شریر اور آتما کا بل اُسکی شرن لینے پر پراپت ہوتا ہے تو اسے پراپت کئے بنا ہمیں شانتی کیسے مل سکتی ہے ؟ اور سنسار میں ڈھونڈھنے سے وہ ملتا نہیں ۔ تو پھر ہم جائیں کدھر ؟ ۔ رشی جواب دیتے ہیں کہ ایسا جانتے ہوئے کہ اس جگت کے انتظام اور ترتیب کے اندر جگت پتا کی موجودگی کو ہم بھول جاتے ہیں ۔ یہ سنہرا خول ہم سے اُس پرماتم جیوتی کو اوجھل کر دیتا ہے ۔ پس اس انتظام اور ترتیب اور نمائشی پھڑک وغیرہ سے اپنے من کو علیحدہ کر کے اُس ظاہرا بد انتظامی کے اندر دوربین دشٹی (باریک نظر) ڈالو جبکہ یہ شکل پرکرتی کے اندر ابھی تک حرکت پیدا نہیں ہوئی تھی پرم سوکشم حرکت ۔ رج ۔ اور تم کی ساما وستھا میں

تبدیلی کیونکر پیدا ہوئی ۔ وہ کون سی شکتی تھی جسنے پرکرتی کے اندر ہلچل ڈالی ؟ بس اسی جگہ جہاں سے کہ اس جہان کی بناوٹ شروع ہوئی ۔ مہاتیجسوی پرم پتا کی تلاش کرنی چاہئے ۔ کیونکہ آدی جملہ طاقتیں اُسکی پریرنا سے کام کر رہی ہیں ۔ سورج اور چاند ۔ ہوا اور پانی سب کو اپنی طاقت سے کام لینے کی شکتی دینے والا وہی ہے ۔ لیکن اس عجیب و غریب ترتیب اور انتظام کے اندر اُسنے چیزوں کا ایک دوسرے سے ایسا اختلاف رکھا ہے ۔ کہ انسانی عقل اُن کے مشاہدہ سے حیرت میں آجاتی ہے ۔ چیتن اور جڑ دونوں کے اندر علاوہ صدہا ہزارہا اور لکھو کہا تقسیم در تقسیم کے اندر ہی ایک ہی قسم کی چیز ایک دوسری سے تمیز کی جا سکتی ہے انسان اگر انسان کی فرضی شکل بناویگا ۔ تو ایک ہی قسم کی بنا سکیگا ۔ لیکن ایسی ایک پرتھوی کی ڈیڑھ ارب کے قریب انسانی آبادی میں ایک شخص دوسرے سے تمیز کیا جا سکتا ہے ۔ حالانکہ ہڈی ماس ۔ لہو ۔ ناک ۔ کان ۔ آنکھ ۔ منہ ۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ سب کی ایک ہی قسم کی بناوٹ ہے پھر بھی ایک شخص فوراً پہچان لیا جاتا ہے ۔ اور ہر ایک انسان کو دیکھ کر ہر صورت کا ہر مرحلہ کسی غیر معمولی حالت میں ہی پیدا ہوتا ہے ۔ ایسی دستکاری کاریگری کو سمجھنا معمولی انسانی دماغوں کی طاقت سے باہر ہے جب دنیا میں ایک کاریگر کی ساخت کی ہزاروں چیزوں کو ہم ایک آن میں پہچان سکتے ہیں ۔ تو اُس وقت بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ یہ کروڑوں کی سرشٹی ایک صانع کی صنعت نہیں ہے ۔ بلکہ شاید مختلف چیتن آتماؤں کی دانائی کا اظہار ہے ۔ لیکن دویہ دِشٹی سے دیکھنے والے رشی مہاتما لوگ سادھی میں مگن شہادت دیتے ہیں ۔ کہ اس گوناگون جہان کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے ۔ اس کا شریک کوئی نہیں ہے ۔ اپنی ہی شکتی سے وہ اس سارے جہان کو رچتا اور اپنے اندر اسکو لے کر لیتا ہے ۔ وہ اس جہان کو رچ کر

اُس سے علیحدہ نہیں ہو جاتا ۔ یا یوں کہو ۔ کہ وہ اس جہان سے علیحدہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ کیونکہ وہ اس ساری رچنا کے اندر اور باہر (شہبان میں) دیاپک ہے ۔ سب طرف سے وہ اسے گھیر رہا ہے ۔ کوئی جگہ اُس سے خالی نہیں ۔ تب ہی تو تم اُس سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے ۔ روم روم کے اندر وہ رم رہا ہے ۔ ایسے جو سوکشم سے بھی سوکشم برہم ہے کیا اُسکے اندر کسی پرکار کا وکشیپ ہے ؟ کمزور جیوآتما سمجھتا ہے کہ جب ایک تجربہ خاندان کے انتظام کا فکر ایک معمولی گرہستی کو سونے کی اجازت نہیں دیتا ۔ تو لاتعداد بڑے جہان بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر انگنت جہانوں کے انتظام کا بوجھ اُنکے بنانے والے کو کیونکر آرام سے بیٹھنے دیتا ہوگا ۔ لیکن بات یہ ہے کہ جو ہر جگہ موجود ہو جسکی اننت شکتی کی کوئی حد نہ لے سکتا ہو ۔ اُسے بڑے سے بڑے کاموں میں بھی کیا پریشرم کرنا پڑتا ہے ؟ بغیر کسی پرکار کے پریتن کے ہی وہ اس ناپید اکنار جہان کو بناتا اور باوجود اسکے اعلےٰ انتظام قایم رکھنے کے بھی شانت سوروپ اپنی ذات کے اندر قائم ہے ۔ اُس شانت سوروپ کلیان مئے پرماتما کو جاننے سے ہی منشیہ اپنی موجودہ جدوجہد کی زندگی سے نکل کر شانت اوستھا کو پراپت ہو سکتا ہے ۔ پر یہ یاد رکھ کہ اے جگت پتا تمہارے اندر وراجمان ہیں ۔ اُسکی اننت شکتی اپنے اننت بل سے تمہارے آتما کو روشنی دینے کے لئے طیار ہے اُسکی پراپتی کے سادھن بھی تمہارے اندر ہی موجود ہیں پھر کیوں اگیان ساگر میں ڈوبے ہوئے کب اُدھر اُدھر ہاتھ پیر مار رہے ہیں ؟ اُٹھو ! چیتو !! ۔ امولیہ سمئے دیر تھ جا رہا ہے ۔ جو سمئے سنسار کے اندر بہترین بتا لے ۔ سچائی کا راج لانے اور پرانی ماتر کے اُپکار کا راستہ دکھانے میں مگن چاہئے تھا ۔ وہ ہم دولیش اگنی کے بڑھکانے اور پاپ اور دُراچار کے پھیلانے میں لگا رہے ہیں ۔ دیا نیہ ! پرمیشور آپ ہم سب مورکھوں کو اپنے برہم دھام کا سیدھا

آتمک نرفتاری

گنگا جل بھی اب شیتل کب ہے

گرمیوں کے موسم میں جب کبھی سورج کی تپش کرنیں شریر اور دیہہ کو تپا دیتی ہیں تو گنگا کے کنارے پہونچ جایا کرتا تھا۔ سر پر چار چھینٹے ڈالتے ہی بیہوشی دور ہو جاتی تھی۔ برسات کے سخت سے سخت حبس میں گنگا کا شیتل جل جگر تک کو ٹھنڈا کر دیتا تھا۔ لیکن آج کیسا اچنبھا ہے کہ گنگا جل کے اندر پرویش کر کے سینکڑوں غوطے لگا چکا ہوں لیکن دگدھ ہردے شانت نہیں ہوتا۔ جسم تو درکنار سارا کا سارا اندر جل رہا ہے۔ جل خواہ گنگا جل ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی سوائے شریر کے اور کسی حصہ پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ لیکن یہاں تو آتمک روگ ہے۔ کرودھ اور کام کی اگنی دگدھ کر رہی ہے۔ اور لوہے کی بھٹی کے اندر سب سوا ہو رہا ہے۔ اس جلتی ہوئی پرچنڈ اگنی کو گنگا جل کب شانت کر سکتا ہے؟ بس۔ جلوں سے نراش ہو کر ایکانت ستھان میں جا بیٹھتا ہوں۔ بجائے باہر کے اندر کی طرف درشٹی ڈالنا شروع کرتا ہوں۔ کیا منوہر درشیہ دکھائی دیتا ہے۔ پریم کا پرواہ اندر چل رہا ہے۔ پریم سے اپنے شیتل پرکاش سے پریم کی ٹھنڈک دے رہے ہیں۔ اس پریم جل کے اندر سنان کرتے ہی کام۔ کرودھ اور لوبھ کی اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ بندھو گن! پریم ساگر کے اندر سنان کرنے کا یتن کرو کیونکہ گنگا جل بھی اب شیتل نہیں ہے۔

سنسکار بڑے پربل ہیں

سنسار ہی کچھ ہے جو کہ سنسکاروں نے تیار کیا ہے۔ برے اور بھلے ہر طرح کے سنسکار اپنا اثر دکھا ہی چھوڑتے ہیں۔ میں نے کونسا پاپ کیا ہے جو کہ اپنی بھیانک شکل سے مجھے اسوقت بھی نہیں ڈرا رہا۔ جب سے ہوش سنبھالا اسوقت سے لے کر اب تک کے کئی برے اعمال اسوقت میرے ارد گرد کھڑے ہیں۔ میں آنکھیں بند کرتا ہوں لیکن وہ اسی جگہ موجود ہیں۔ اور وے آنکھیں بند ہی کب کرنے دیتے ہیں۔ اپنی چوری۔ جھوٹ۔ دھوکا دہی۔ دغا بازی جعلسازی وغیرہ کے تمام کرموں کو دیکھ دیکھ کر پچھتا رہا ہوں۔ اپنی کرتوتوں پر غور کرتے کرتے عقل چکر میں آجاتی ہے۔ لیکن جہاں میرے برے کرم ایک پل کے لئے سامنے سے علیحدہ نہیں ہوتے وہاں اچھے کرم بھی دوسری طرف بالمقابل کھڑے ہیں تھوڑا سا دیا کا بھاؤ بھی اسوقت عجیب خوشنما شکل اختیار کئے کھڑا ہے۔ پریم اور پوترتا کے اندر تھوڑی سی رچی بھی اسوقت مجھے ڈھارس بندھا رہی ہے۔ گو یہ میرے گذشتہ نیک اعمال میری بد اعمالیوں کے اثر کو نیست و نابود نہیں کر سکتے تاہم وے اس خوفناک حالت سے مجھے بچا رہے ہیں۔ جسکے اندر کہ میری گذشتہ بد اعمالیاں مجھے لیجانے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ سنسکار سچ مچ بڑے پربل ہیں۔ اسلئے مبارک ہے وہ دور اندیش انسان جو ہمیشہ سنسکاروں کے لئے ہی کوشاں رہتا ہے۔

تجھ سے بڑھ کر تیرا اور کون دشمن ہے

مکتب سے پڑھ کر شام کے وقت جب ایک طالب علم گھر واپس جاتا تو ڈیوڑھی میں اسے خوف معلوم ہوتا۔ اُسنے مولوی صاحب سے آن کر ایک دن شکایت کی کہ شام کو روز اسے ڈیوڑھی میں بہوت ڈر آتا ہے۔ مولویصاحب نے سمجھایا اور کہا۔ بیٹا! بہوت ووت کوئی نہیں تو ڈرا مت کر جی کڑا کر کے چلے جایا کر تجھے ڈر نہیں لگیگا۔ لڑکا اُسدن جی بہت کڑا کر کے گیا۔ لیکن بہوت پھر بھی ڈرانے سے باز نہ آیا۔ لڑکے نے مولویصاحب سے پھر شکایت کی اور کہا کہ جب بہوت مجھے ڈراتا ہے تو میں کیسے فرض کر لوں کہ کوئی بہوت نہیں۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا۔ کہ معمولی طور پر اسکا خوف نہ دور ہوگا تو چلتے ہوئے لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ تو سے کی سیاہی ہاتھ میں لگا لے۔ لڑکا ہاتھ کو تو سے پر گھسا گیا۔ اور مولویصاحب کچھ بڑبڑانے لگے۔ جب سیاہی ہاتھ میں لگ چکی تو مولویصاحب نے فرمایا "دیکھو بیٹا آج میں نے تیرے ہاتھ پر کلمہ پڑھ دیا ہے۔ جب تو بہوت ڈرانے آوے زور سے سیاہی والے ہاتھ کا ایک تھپڑ رسید کرنا۔ بہوت فوراً بھاگ جاویگا"۔ لڑکا اطمینان کے ساتھ گھر کو روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن خوش و خرم چہرہ لئے ہوئے مکتب کو واپس آیا۔ اور مولویصاحب سے کہا۔ مولویصاحب! میں نے آپکے کہنے کے مطابق ایسا زور سے تھپڑ لگایا کہ بہوت کو بھاگتے ہوئے آگا پیچھا بھی نہ سوجھا۔ اب میں اس سے ہرگز نہ ڈروں گا۔" مولوی صاحب نے لڑکے کے روبرو آئینہ کیا تو لڑکا کیا دیکھتا ہے کہ اُسکے اپنے منہ پر سیاہی لگی ہے اور تھپڑ بھی معلوم ہوا۔ کہ اُسنے اپنے ہی لگایا۔ مولویصاحب نے اسپر سمجھایا کہ "اے شاگرد! یہ بہوت تیرے ہی من کی اختراع تھی ورنہ بہوت ووت کوئی چیز نہیں ہے۔" دنیا میں آدھے سے زیادہ پاپ تو محض ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے کرتے ہیں اور باقی نصف کے ساتھ بھی گو تعلق غیروں کا ہوتا ہے۔ تاہم اگر ہم چاہیں تو انسے بھی بچ سکتے ہیں۔ ہم میں دوسروں کو دوش دینے کی ایسی بری عادت پڑ گئی ہے۔ کہ جو کام ہماری وجہ سے خراب ہو رہے ہیں ان کا دوش بھی ہم دوسروں کے سر ہی منڈھ دیتے ہیں۔ سنسار کا اُپکار کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنا اُپکار کریں۔ اپنے آچرنوں کو درست کریں۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کی نکتہ چینی پر کمر باندھیں اپنے اعمال پر غور کی نگاہ ڈالیں۔ ممکن نہیں ہے۔ کہ ترقی کا راستہ رکے

سوامی دیانند اور سائنس

از ڈاکٹر جنادرس صاحب اسسٹنٹ سرجن مظفر گڑھ

گذشتہ اشاعت سے آگے

کھڑاویں کیا چیز ہیں

اس کا جواب پروفیسر گنیوز صاحب جن کی کتاب بہت سے کالجوں میں ٹکس بک ہے - فرماتے ہیں کہ دھات - لوہا آدی موصل - ستیہ - ریشم - موم وغیرہ غیر موصل (جن میں سے بجلی نہیں جا سکتی) اور خشک لکڑی - کاغذ وغیرہ - موصل ہیں نہ غیر موصل ان کو انگریزی میں

Semi-conductor

کہتے ہیں - خشک لکڑی کو کاٹ کر کھڑاویں بنائے جاتے ہیں - اور اسواسطے کھڑاویں Semi-conductor ہی ہیں اور جو ڈاکٹر ستاکیوم صاحب کے مجوزہ علاج میں بڑی بھاری مدد ہیں - اور جن کے استعمال سے بہت سی بیماریاں دور ہو سکتی ہیں - اسلئے اتی اُچت ہے - کہ اور خیالات اور فائدوں کو چھوڑ کر برہمچاری لوگ ننگے پاؤں رہ کر کھڑاوں کا استعمال رکھیں - اور اُن بیماریوں سے بچیں - جن کو یوروپ کے لوگ آج محسوس کر رہے ہیں -

ستری جاتی اور ورزش

آریہ ورت کے کسی حصہ میں جائے - ہر ایک شہر اور قصبے سے یہ آواز آ رہی ہے - کہ ہمارے ماں باپ بڑے مضبوط تھے - اُن کی بڑی برکت تھی - بردھ اوستھا میں سب کام کاج سنبھالے ہوئے تھے - علے الصباح اُٹھ دریا پر جاکر اسنان کرنے کے بعد جلدی گھر کو واپس آکر کام کاج میں لگ جاتے تھے - پاؤ یا ڈیڑھ پاؤ پر گذارہ نہیں تھا - بلکہ ہم سے دوگنی روٹی کھاتے تھے - اور آنند سے زندگی بسر کرتے تھے - اُن کی آیو بھی آجکل کی نسبت زیادہ تھی - زیادہ طاقتور اور مضبوط تھے لیکن ہم میں ایسی تبدیلی واقع ہوئی - کہ کیا ستری اور کیا پرش تمام کے تمام کرہیتی کمزور ہو گئے

یہ تبدیلی کیوں واقع ہوئی

سُنئے ! - اس تبدیلی کا کارن ہم ہی ہیں - زمانہ حال کی ریفارم ایک عجیب ریفارم ہے - وہ لوگ جو اپنی ستریوں کو تعلیم دینا ہا پاپ خیال کرتے تھے - اگر کوئی ستری اتفاق سے کبھی ہنس ہی پڑتی تھی تو اُس پر ہزار لعنتیں اور فحش الفاظ رسید کیا کرتے تھے - آج اُس قوم کے ساتھ تعلق میں آ رہے ہیں جو اپنی ستریوں کو کھلی ہوا میں سیر کروا لیتے گھوڑے کی سواری - بائیسکل کی سیر - اور طرح طرح کی ورزشوں سے اُن کے دلوں کو بہلاتے ہیں - اُن کی ستریں یونیورسٹی کے امتحانات میں کامیاب ہو کر مردوں کا مقابلہ کرتی ہیں - تمام مجلسوں میں ایک دوسرے سے شیک ہینڈ (دست پنجہ) کرتی ہیں - ادہر سے اُدہر پھولی نہیں سماتی ہیں -

خواہ کتنے ہی ریمارک پاس کر دیجئے - اُن کو بدمعاش اور طرح طرح کے الفاظ سے یاد کیجئے - لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں - کہ کتنے تعلیمیافتہ ہیں - جو آج اس قسم کی تعلیم - تہذیب پوشاک وغیرہ پر مست ہیں - لاہور اور دیگر آریہ ورت کے بڑے بڑے شہروں میں جاکر دیکھئے شام کے وقت ٹھنڈی سڑک کا ملاحظہ کیجئے ہماری (Cream of Society) (تعلیمیافتہ لوگ) اُن کے بچوں - لیڈیز - اور جنٹلمین کے ایک ایک ناز و ادا کو بڑی باریک بینی سے مطالعہ کرتی ہے -

یہ فرق اور یہ تعلق

اس تبدیلی کے جملوں میں سے ایک سبب ہے - ایک طرف تو اتنی آزادی اور دوسری طرف گھر کی چاردیواری کس طرح سے ایک ہی جگہ پر ٹھہر سکتی ہیں - زیادہ عرصہ گذرنے نہیں پایا کہ آریہ ورت کے بہت سے ہندو پرشوں نے اپنی ستریوں کا لباس بدل کا اُن کا پہنانا شروع کیا ہے - اور بعضوں نے منہ پر جالی ہی لگا دی - لیکن سچ کہا ہے -

"جب کا کام اُسی کو ساجے !" - ناتعلیم یافتہ عورتیں جنہوں نے سیر کا کبھی نام تک بھی نہیں سُنا تھا - کس طرح سے یکبارگی دوسروں کا انوکرن کر سکتی ہے - جوش میں آکر بہت سی تبدیلیاں پیدا کیں - لیکن آخرش دھیمی رفتار پر آنا پڑا -

مغربی لوگوں کی کتابوں اور لیکچروں سے اتنا اثر ہوا کہ ہمارے آریہ ورت کے لوگ بھی اُن کے پیچھے ستری جاتی کا سدھار کرنے لگے - چنانچہ اُن کی ستریوں کی طرح اپنی ستریوں سے گھر کا کام کاج چھڑا دیا - اور اُن کو تعلیم دینا شروع کیا -

اس تعلیم نے کیا اثر پیدا کیا

گھر کے کام کاج کو چھڑوا کر ستری جاتی کو آلسی بنا دیا - ستریں دن بدن دُبلی اور ضعیف ہوتی گئیں - کوئی بھی تندرست نظر دکھائی نہیں دیتا - جہاں کہ مستورات تندرست اور مضبوط ہوں - اسواسطے کئی قسم کی بیماریاں

اور Phthisis یا تپ دق اس کثرت سے ہو گئے ہیں۔ کہ ستری جاتی ہیں عموماً موت انہیں کے باعث سے ہوتی ہے۔ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ میرے ایک دوست کی بہن نے جو بڑی ذہین اور زود فہم تھی۔ اتنی چھوٹی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کیا پرائیویٹ طور پر علم انگریزی سے قدرے واقفیت حاصل کی۔ ورزش کے نہ ہونے سے اور بڑے شہروں کی جگہوں کی گندی ہوا میں ہر وقت سانس لینے سے اُن کی صحت بگڑ گئی۔ اور سرسام کی بیماری میں مبتلا ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھیپھڑے خراب ہو گئے۔ اور تپ دق نے آن دبایا چند مہینے اس مہلک مرض سے تکلیف اُٹھا کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئی۔

یہ ہی نہیں ہر ایک تعلیم یافتہ کے گھر سے یہ آواز آ رہی ہے۔ کہ اُن کی مستورات کی صحت بگڑ رہی ہے۔ اور خصوصاً نئی روشنی کی۔ کیونکہ پرانے فیشن کے لوگ کوئی نہ کوئی ورزش کا کام ضرور کرتے رہتے تھے۔ اس واسطے بڑھاپے تک پہونچنے پر بھی تندرست دکھائی دیتے تھے۔ لیکن آج کل کی ستریاں بیس اور پچیس برس کی عمر میں ہی کمزور۔ زرد۔ اور پیلے درجے کی نظر آتی دکھائی دیتی ہیں۔ جہاں پہلی سنتان پیدا ہوئی۔ وہاں سے ہی اُن کی صحت بگڑنی شروع ہوئی۔ اور بعد ازاں تمام عمر بھر کوئی نہ کوئی تکلیف اُن کو لگی ہی رہتی ہے۔

یہ ادہوگتی کیوں ہوئی؟

میں وکیل ہوں۔ میں بیرسٹر ہوں۔ میں پوزیشن کا آدمی ہوں۔ میری چار پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ کس طرح سے اپنی ستریوں کو باہر کھلی ہوئی ہوا میں سیر کرنے کی اجازت دوں۔ یہ وہ خیال ہے۔ جو آج ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی کے دل میں اس مرض کو پیدا کر رہا ہے بلکہ موجودہ تعلیم نے اس خیال کو اور بھی مضبوط بنا دیا ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ جب تحصیل علم کے بعد ملازمت اختیار کر لیتے ہیں۔ تو پوزیشن کے آدمی بن جاتے ہیں اور اس پوزیشن کے خیال سے دباؤ میں آ کر اپنی مستورات کو گھر کی چہار دیواری میں ایسا بند کر دیتے ہیں۔ کہ بیچاری گندی ہوا میں ہر وقت سانس لینے سے بیمار پڑ جاتی ہیں۔ اور اسی پوزیشن کے خیال سے اُن سے گھر کا کام کاج چھڑوا دیتے ہیں۔ کیونکہ رائے صاحب کی بہو یا بیٹی گھر کا کام کرنے سے مر جانے کو پسند کریگی۔

اور نیز آجکل کی ستری جاتی میں یہ خیال اب مضبوط ہو گیا ہے۔ کہ بڑی ہی مشکل سے دور ہونا ممکن ہے۔ وہ خیال کرتی ہیں کہ اس میں ہماری بڑی ہی بے عزتی ہے۔ اور اگر آپ انہیں اس طرف رجوع کریں تو لمبے سانس لے کر کہتی ہیں۔ کہ دیکھو لوگ کیا کہیں گے۔ کہ اتنے بڑے آدمی کی ستری، باوجود نوکروں کے ہونے کے ہی گھر کا کام کرتی ہے۔

اس پوزیشن کے گندے خیال نے ستری جاتی کو جو جو نقصان پہونچایا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ بیماری اتنی بڑھ گئی ہے کہ دولت مند آدمیوں کے گھروں کے واسطے فیملی ڈاکٹر کا ہونا ایک ضروری امر ہے۔ اور آج کل یہ بات بجائے شرمندہ ہونے کے ایک فخر خیال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کا بار بار مشورہ لینا۔ اور دوائیوں کا استعمال صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ تم صحت کے قاعدوں کی پابندی نہیں کرتے۔ اور کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو بیمار ظاہر کریں۔

نہیں نہیں۔ یہ بھی ایک فیشن ہے۔ جس کی آڑ میں اتنے لوگ تکلیف پا رہے ہیں۔ اور پھر بھی اپنے آپ کو civilised شائستہ کہتے ہیں۔

اے آریہ پُرشو!! اگر آپ ان تکالیف سے بچنا چاہتے ہیں۔ بلوان اور تندرست رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان تمام فیشنوں کو چھوڑ دو تاکہ قدرت کے نظاروں کو دیکھ کر اچھی اور لائق سنتان پیدا کر سکیں۔ جس سے ہمارا اور ہمارے دیش کا اُپکار ہو۔

التماس!

اکثر لوگوں کو نوین ویدانت (شنکر مت) اور ناستک فلاسفی (چارواک) کے حالات و خیالات سے واقفیت پیدا کرنے کا شوق رہتا ہے۔ مگر اردو میں اس قسم کے رسالوں کے کمیاب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اچھی طرح اُن کے اصول سے آگاہی پیدا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اُن کے متعلق اندر اندر اس قسم کے دو رسالے جو جامع اور تمام دلائل ویدانتی ناستکوں کے عقائد سے مالا مال ہوں پبلک میں نذر کریں۔ کتابیں اسی طرز پر لکھی جائیں گی جیسے ناستک دنوین ویدانتی لکھتے۔ کسی طرح کی رد رعائیت و کیفیات کا دخل نہ ہوگا۔ صرف آخری ابواب میں چند صفحات کے اندر اختصار کیا تھ آریہ مت سے اُن کا مقابلہ پیش کیا جاویگا۔ دو سو درخواست

سوامی اور داس

نمبر ۳

سلسلہ کے لئے دیکھو ستیہ دھرم پرچارک ۱۸ - جولائی ۱۹۱۲ء

ناظرین سلسلہ مضمون سوامی اور داس میں - داس جی کی ایمانداری کا فوٹو اور چند نمونہ اشٹادس سمرتی وغیرہ پستکوں کے پیش کرچکا ہوں اب صرف چند نمونہ اس نمبر ۳ میں ہی اور دکھلاتا ہوا ان باتوں کے سچا سا ان سنگرہ کئے ہوئے جنپر کہ اکثر آریہ و ہندو پرشوں کا اختلاف ہے پیش کرکے سلسلہ ختم کرتا ہوں جس سے کہ محقق مہاشے کو بہت کچھ لابھ پہونچنا سمبھو ہے - شاتاتپ سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۲ میں پتتری ہوگ کو بیکا ہی پرائشچت تبلایا گیا - شاید پورانک مہاشہ مجپیر اعتراض ہی کریں - کہ جسقدر اعتراض پہلے کئے جا چکے ہیں اُن میں اکثر پرائشچت وشیک ہیں - اسلیئے اُن کو یہہ جتلانا ہی ضروری سمجھتا ہوں - کہ تمہاری ہتیہ گوتم سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۶ صفحہ ۶۹ ۷ سطر میں سپشٹ یہہ لکھا ہے - کہ پرائشچت نہ کرنا چاہئے - کیونکہ جو آکرم نشٹ نہیں ہوتا - گو یہہ بھی لکھا ہے - کہ یوہار کے یوگیہ ہو جاتا ہے - اور یاگوولکیہ سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۶ صفحہ ۱۵۰ میں کہا ہے - کہ اگیان سے کئے کرموں کا پرائشچت ہوتا ہے - گیان سے کئے کرموں کا نہیں - پرنتو اسکے خلاف سموِرت سمرتی صفحہ ۲۵ - شلوک ۱۵۳ میں گیان سے کئے کرموں کا ہی پرائشچت کہا ہے جس سے پہلے شلوک ۱۵۲ میں چانڈالی سے گمن کرنے والا تین کرچھہ کرکے شدھ ہوتا ہے - ہیں ہر سمبیر وغیرہ کے پھل انکی ہی ذمہ داری ہم نہیں

وشیشٹ سمرتی ادھیائے ۱۶ صفحہ ۹۱۶ پر پانچ جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہی برہمن کیواسطے - کیسے پرانہ ناشن کے سمے بواہ کے سمے - اتیادی یاگوولکیہ سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۵۸ میں امبکا کے پوجن کے لئے کچی پکی مچھلی و مدرا - ایسی کرنے والا سبکا ساکو پراپت ہوتا ہے - اور ادھیائے ۱ شلوک ۴ صفحہ ۷۴ پر گرہ آدی کی پوجا کے لئے برہمنوں کو آسن بہات دینا چاہئے - اور شیو پران ادوہ کھنڈ پہلا صفحہ ۵ پر لکھا ہے - کہ جو لوگ بیشانی میں بھسم لگاکر شیو کا نام لیتے ہیں - وہ بلا محنت شیو لوک میں پہونچتے ہیں - جہاں بالکل رنج نہیں ہوتا - اور جو شیو کو نمسکار کرتے ہیں - وہ بہت اونچا پاتے ہیں - اور جو لوگ برہمنوں کی زمین چھین لیتے ہیں - یا برہمنوں کو قتل کرڈالتے ہیں - یا شراب خور وغیرہ وہ شیو کا نام لے کر عذاب جہنم سے بری ہو جاتے ہیں - اور پھر صفحہ ۶ پر کہا ہے - کہ کلجگ میں عذاب سے بری ہونے کی تدبیر سوائے شیو کا جس گانے کے اور کوئی نہیں - اور جو بیان شیو کا شیو پران میں کیا گیا - وہ ویدوں سے ہی نہیں ہو سکتا - (دیکھئے جو جوابات شیو پران مبتلا تا ہے ویدوں سے نہیں مل سکتے ہی تو آریوں کا کہنا ہے - خیر اس پران کی نسبت بشرط زندگی و تندرستی شیو پوران درپن کے نام سے ایک کتاب علیحدہ طیار کرکے شایع کرائی جاوے گی - جسکا کچھ ذخیرہ جمع ہو چکا ہے)

پچھلے مضمون نمبر ۲ میں جو قصہ برہسپتی و ممتا کا لکھا ہے اسکو لائق ایڈیٹر اشلیل سمجھ کر مفصل نہیں چھاپا - اسلئے شائقین سے پر ارتھنا ہے - کہ مفصل بیاسکہ پرکاش صفحہ ۱۰۰ پر یا پچ کیا چرتر ٹریکٹ کے آخیر پر ضرور ملاحظہ فرماویں - خاص کر وہ پورانک مہاشئے جو ویدک مسئلہ نیوگ پر مضحکہ اُڑایا کرتے ہیں - وہ شیں ایک بار پڑھیں - ہم مضمون کو طوالت نہ دے کر اب منتر سنگتہا ہی کا نام وید ہے - وید اگنی آدی رشیوں کے دوارا پرگٹ ہوئے - نہ کہ برہمن گرنتھ بھی وید ہیں - اور چار مکھ والے برہما کے دوارا ظاہر ہوئے - ورن جنم سے نہیں کرم سے ماننا ٹھیک ہے - اور اسی جنم میں ورن بدل سکتا ہے - نیوگ ویدوکت ہے - اور پہلے رشیوں نے بھی کہا ہے - جیو برہم جُدا جُدا ہیں ایک نہیں ہو سکتے - مکتی کلپیہ کے واسطے ہے - نہ کہ انت کے لئے - ہندو شبد سناتن نہیں اور نہ شودر کو ہی وید ادھین یگیہ کا ادھکار ہے کے پرمان دیتا ہوں -

(۱) منتر سنگتہا کو ہی سائنا چاریہ نے بھی وید مانا ہے - دیکھو اُنکا رگوید بھاشیہ کا دیباچہ اور پانی منی نے بھی اشٹادھیائی ادھیائے ۴ پاد ۳ سوتر ۶۰ و ادھیائے ۴ پاد ۳ سوتر ۱۲۶ و ادھیائے ۴ پاد ۳ سوتر ۱۰۵ میں منتر سنگتہا و برہمن کو جُدا جُدا مان کر ہی قواعد بنائے ہیں - اور سنہ ۱۲۰۰ سے پہلے کوئی بھی نہ مانتا تھا - صرف کاتیاین رشی نے برہمن کو بھی وید مانا ہے -

(۲) اسی طرح وید کا الہام اگنی وایو آدی رشیوں کے دوارا ماننا دھرم ہے - دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ و سائنا چاریہ کا رگوید بھاشیہ کا دیباچہ صفحہ ۳ چھاپہ بمبئی - واتھروان وید چھاپہ بمبئی صفحہ ۱ و رگوید سنہتا سائنا چاریہ رچت اور ہندی وید ارتھ پرکاش نام بھاشیہ سہت مطبوعہ پروفیسر میکس مولر بمقام لنڈن ۱۸۴۹ء صفحہ ۴ سطر ۵ و انتریہ برہمن پنچ کا پنچ کنڈ کا ۳۲ و شتپتھ ۱۱ جہاں اگنی آدی کے دوارا ہی مانا ہے - نہ کہ چار مکھ والے برہما کے دوارا -

(۳) ورن کرم سے ہے۔ یہہ کہنا بھی سوامی جی کا اپنا نہیں۔ سوامی شنکراچاریہ جی نے بھی اپنی بحر سوچی میں ایسا ہی مانا ہے۔ اور مہابھارت ون پرب ادھیائے ۱۸۰ میں یدھشٹر نے سرپ سے کہا کہ شودر برہمن ہو سکتا ہے۔ اور برہمن شودر۔ آپستمبہ کے سوتر ۱۰ و ۱۱ میں بھی ایسا ہی مانا ہے۔ سنو سمرتی ادھیائے ۱۰ اشلوک ۶۵ میں ایسا کہا ہے۔ اور بھوشیہ پوران پورو آردھ ادھیائے ۳۶ میں صاف بتلایا ہے۔ کہ وشوامتر کشتری سے براہمن ہو گئے اتری سمرتی شلوک ۱۲ میں کہا ہے۔ کہ تین روز دودھ بیچنے سے برہمن شودر ہو جاتا ہے۔ اور شلوک ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ میں توضیحاً درج ہے۔ کہ برہمن کشتری کا کام کرنے والا آشعتری اور اگر ویش کا کام کرنے والا ہو تو ویش کہلائیگا۔ اور بیاس سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۶۷ میں لکھا ہے کہ ایک ماہ تک شودر کا ان کہانے والا برہمن اسی جنم میں شودر ہو جاتا ہے۔ اور اگلے جنم میں کتا اور کلجگ کی مانیہ سمرتی پاراشر ادھیائے ۸ شلوک ۳۲ میں گائیتری سے ہین برہمن کو شودر سے بھی اشدھ کہا ہے۔ زیادہ پرمان دیکھتے ہوں تو ورن بیوستھا مطبوعہ ودیا درپن میرٹھ ملاحظہ کیجئے۔ جس میں گیتا و بہاگوت و مہابھارت و منو کے بہت پرمان موجود ہیں

(۴) نیوگ کے پرمان سنئے گوتم سمرتی ادھیائے ۱۸ صفحہ ۷۶۷ پر لکھا ہے کہ پتی کے ابھاؤ میں دیور وغیرہ کے لڑکے آدمی سے نیوگ کرے اور وششٹ سمرتی صفحہ ۹۲۱ پر بیوہ ستری کو نیوگ کے لئے بہائی پتا گرو وغیرہ کو اکٹھا کر کے ان سے اجازت لینی چاہئے۔ اور صفحہ ۹۲۳ پر اکشت یونی ال بدھوا کا پونہ سنسکار کرنا یوگیہ کہا ہے۔ مہابھارت ادھیائے ۱۲۰ میں راجہ پانڈو کا اپنی ستری کنتی کو نیوگ کے لئے اجازت دینا اور بدھیتی کا اپنے خاوند کی اجازت سے وششٹ کے ساتھ نیوگ کرانا لکھا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ ادھیائے ۱۹۸ میں یدھشٹر نے ایک ستری کو انیک پتی کرنے میں ہرج نہیں بتایا۔ دروپتی پانچ پانڈوں کی گوتم رشی کی لڑکی جٹلا بہت رشیوں کی ستری ہوئی۔ سوامی جی پر گربہ وتی کو نیوگ کرنے کی آگیا کا جھوٹا الزام لگانے والے اتری سمرتی شلوک ۱۹۳ صفحہ ۳۲ کی یہہ عبارت کہ گربہ وتی سے چھہ ماہ تک رشتے کرنے میں دھرم نشٹ نہیں ہوتا۔ دیکھیں کس قدر ادھرم ہے۔ اور سوامی جی نے تو گربہ وتی سے ایک سال تک وشئے کی سخت ممانعت کی ہے۔ نہ کہ گربہ وتی کو آگیا دینے جب آگیا گربہ کے لئے ہوتی ہے۔ برہمی سے کام لینا اُچت ہے۔

(۵) جیو برہم کے ایک ماننے والے بڑا کشٹ کے بہائی رشتینک درشن ادھیائے ۳ منتر ۲۱ صفحہ ۱۵۳ دیکھیں جہاں لکہی ہے۔ کہ جیو انیک ہیں اور جیو برہم دو ہیں۔ جیو برہم کا ایک ماننا اشنیہ ہے اور یوگ اشاستر ادھیائے ۱ سوتر ۲۴ میں بھی ایسا ہی مانا ہے۔ بلکہ سوتر ۲۴ کی شرح میں ویاس جی بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ دیکھو پورانک پنڈت پربہودیال کا بہاشیہ

(۶) موکش کو نتیہ ماننے والے ہی ادھونک ہیں۔ جبکہ چہاندوگیہ اپنشد شنکر بہاشیہ مع ٹیکا آنندگری کی رائے اور صفحہ ۲۳۷ سطر ۱۱ میں و صفحہ ۶۲۷ پر آخری شرتی میں شنکراچاریہ جی کی رائے کہ مکتی سے واپسی ہوتی ہے۔ اور مانڈوکیہ کارکا چوتھا پرکرن کارکا ۳۰ پر مکتی کو انت مانا ہے انت کال کے لئے کہیں مکتی نہیں مانی گئی۔

(۷)

ویدوں کا سب کو ادہکار ہے۔ دیکھو برہدارنیک اپنشد سنسکرت بہاشیہ شنکراچاریہ جسکا بہاشا بہاشیہ پتامبری چہاپہ بمبئی صفحہ ۱۰ جہاں اتی شودر تک کو ادہکار بتایا ہے۔ اور نشو سمرتی شلوک ... صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے۔ کہ شودر بھی پنچ یگیہ کر... گو اسکے خلاف گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲ صفحہ ... سطر ۱۴ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ شودر وید ... تو اُس کا کان سیسہ اور لاکہہ سے بہرد... اور اگر او چارن کرے تو جیبہ کاٹ لے۔ اگر ... کو پڑہے تو شریر چہیدن کر دے۔ کہاں وہ ... اور کہاں یہ ممانعت خود غرضانہ اسی طرح ... شبد کا کسی شاستر میں پتہ نہیں۔ سنسکرت ... میں ملا کر سدہ کرنا چاہا۔ جس طرح لک آسام ... روشن کیتہو لک والوں نے بہوچ پتر پو گرنتھ ... لکہا ہوا برآمد کیا ہے۔ جس میں تت سوتر ... کی بجائے تت یسو مسیح وریم کا پاٹھ در ج کیا ... کہا کہ دیکھو تمہارے گائیتری منتر میں ... کا نام آیا ہے۔ اسی طرح سناتن دھرم گزٹ ... جلد ۷ جون ۱۹۰۲ء کے پرچہ صفحہ ۲۷ پر ... شبد کی اسلامی تشریح فخریہ درج ... میں مندو لفظ کے معنے محبوب۔ بے عیب ... پوتر۔ بلا پرمان لکہے ہیں۔ نہ ہی اسلامی ... نے کہیں کا حوالہ دیا اور نہ ہی سناتن دھرم ... سناتن پریمی نے کیوں سناتنی جی! کیا ... تشریح آپ کے لئے کاشی کے ... سے بڑھ کر وقعت رکھتی ہے۔ جبکہ ... پال شاستری و شنہ پان انکارت بھی ... دو والوں کے دستخط موجود ہیں۔ اور ... وشودھانند جی نے بھی جس کی تردید ... میں صاف لکہا ہے۔ کہ ہندو کہلانا ... ہندو شبد یوں سنکیت ہے۔ اور ہندو ... کا فرمانے ہیں۔ جیسے کہ غیاث اللغات ... سطر پہلی میں موجود ہیں مطلب کہ ... ملا ہے۔ وودوان سے ودوان ہی سوا... دلیلوں کے راستی کے مقابلہ پر ادہکیا دلیک... ان بیچاروں کا تو کہنا ہی کیا۔ ان ...

ان باتوں سے کسی فروغ حاصل نہیں ہو سکتا۔ رشی دیانند نے جو وید وکت سدھانت پرا ویکا ارتھ ظاہر کئے ہیں وہ کسی رشی کے خلاف نہیں ہاں ادھونک گرنتھوں اور مطلب پرستوں کے پرتیکول ضرور ہیں۔ کسی مہاتما نے کیا اچھا کہا ہے۔

بہائیو چھری جفا کی چلاؤ گے کب تک
خونریزی اپنا مذہب بتاؤ گے کب تک
باطل سے میل حق کا بہلاؤ گے کب تک
اور امر حق سے آنکھ چراؤ گے کب تک
کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے
وحشی پنے کو دل سے بہلاؤ گے کب تک
قربانی کا نشان ہی ویدوں میں جب نہیں
دعوے یہ بے ثبوت چلاؤ گے کب تک
الزام خام چھوڑ کے سچ کو کرو قبول
کہاؤ گے ہانس خون بہاؤ گے کب تک
(رنجھو لال)

دھوکے سے بچو!

آپ سب صاحب جانتے ہیں۔ کہ کرنال آریہ سماج کی طرف سے گذشتہ چار سال سے ایک "آریہ جنتری و ڈائرکٹری" ایک اپنک اردو زبان میں ہر سال شائع ہوا کرتا ہے جس میں تاریخوں وغیرہ کے علاوہ عمدہ عمدہ مضامین۔ ہندوستان کی سماجوں کے مفصل حالات اور دیگر مفید عام باتیں بھی درج ہوتی ہیں۔ اب بابو نشتیل پرشاد قائمقام منتری آریہ سماج منٹگمری کے خط سے ہمیں معلوم ہوا کہ پنڈت بھیم سین اٹاوہ نواسی کے داماد ستیہ برت جی نے بھی آریہ جنتری نام کرکے ایک چھوٹا سا تحقی پتر اس سال سنہ ۱۹۰۲ سے چھپایا ہے۔ سو آپ (کرنال سماج) اسکا نام چاہئے تو بدلوا دیں گے۔ یا بند کرا دیں گے۔ کیونکہ ایک ہی نام ہونے سے سرو ساداہارن کو بھرم میں پڑنا پڑتا ہے۔ اس سماج نے ہی بھرم میں پڑ کر بجائے فائدہ کے نقصان اٹھایا ہے۔ ہم نے سماج موصوف کے پاس سے جنتری مذکور منگوا کر دیکھی واقعی یہ ناگری بھاشا میں بارہ صفحہ کا ایک چھوٹا سا تحقی پتر ہے۔ آریہ جنتری کا نام ہی محض دھوکے میں ڈالتا ہے۔ ورنہ سماج کے متعلق تو کیا تاریخوں کے علاوہ کسی کے ہی متعلق کچھ ذکر نہیں ہے۔ البتہ ایک کتب فروش کی کتابوں کی فہرست تو ضرور ہے اور اسپر ہی قیمت ایک آنہ رکھی گئی ہے۔ اسلئے ہم عوام الناس کو دھوکے سے بچنے کے لئے بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری جنتری کا نام "آریہ جنتری و ڈائرکٹری" ہے۔ اردو ایڈیشن کی ضخامت تقریباً سو صفحہ اور قیمت ۴ر فی کتاب ہے۔ سنہ ۱۹۰۳ء سے اس کا ناگری ایڈیشن بھی نکلے گا۔ جس کا نام "آریہ جنتری تتھا ڈائریکٹری" رکھا گیا ہے۔ اس کی ضخامت تقریباً ۸۰ اور قیمت پانچ آنہ ہوگی۔ ہر دو ایڈیشن سال آئندہ کے لئے سنہ ۱۹۰۲ کے ستمبر کے آخیر تک شائع ہو جائیں گی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو ہم سے براہ راست طلب فرمائیں۔

کرشن سروپ سکرٹری آریہ سماج کرنال

ہانسی میں ویدک دھرم کی اُنتی اور براہمن دیوتاؤں کی مخالفت

بڑے شوق سے پرگٹ کیا جاتا ہے۔ کہ لالہ شبدیال گو شادھیکش آریہ سماج ہانسی کی دھرم پتنی کا دیہانت مورخہ ۲- جولائی کو ہو گیا۔ جیسا کہ لالہ صاحب موصوف کے دھرم بھاؤ اور دڑھ وشواس سے آشا کی جاتی تھی لالہ صاحب نے مرتک سنسکار بالکل ویدک ریتی سے کرایا بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہاں کے اہل برادری نے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی۔ چونکہ لالہ صاحب موصوف نے دڑھ نشچے کر لیا تھا کہ کوئی پوراک ریتی نہ کی جاویگی۔ نہ تیرھویں کو برہمنوں کو پوراک دستور کے موافق بھوجن کھلایا جاویگا۔ یہ بات سب برہمن صاحبان نے سنی۔ تو سخت ناگوار گذری۔ اور ایک پنچایت اکٹھی کی۔ لالہ صاحب کے اہل برادری کو بلایا اور کہا کہ لالہ شبدیال نے دھرم کے خلاف اور انوچت کام کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی دھرم پتنی کے کریا کرم نہیں کئے۔ اسلئے آپ لوگ انکو برادری سے نکال دیویں۔ برادری کے دانا اصحاب نے جو بخوبی جانتے تھے۔ کہ برہمنوں کی یہ کوشش دھرم رکشا کے لئے نہیں ہے بلکہ سوارتھ سدھی اور خود غرضی کے لئے ہے صاف کہدیا کہ ہماری رائے میں کوئی انوچت کام نہیں کیا گیا اور ہم کوئی دخل نہیں دینا چاہتے۔ سب اصحاب برادری اٹھ کر چلے گئے۔ اور برہمن دیوتا اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ آخر پیش بندی کے لئے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ تیرھویں کے دن کوئی برہمن لالہ شبدیال کے گھر پر بھوجن کرنے نہ جاوے مگر لالہ صاحب نے اس سے پہلے ہی دڑھ نشچے کر لیا تھا۔ کہ تیرھویں کی رسم کو بالکل نہ کیا جاوے۔ برہمنوں کی جب پنچایت ہوئی اسدن لالہ صاحب موصوف کا پروہت اس میں شامل نہ تھا۔ جب اُن کو خبر ہوئی تو اُس نے صاف طور سے برہمنوں سے کہدیا

کر چاہے تمام برہمن مجکو برادری سے خارج کر دیں مگر میں اپنے یجمان کا گہر نہیں چھوڑونگا حالانکہ لالہ صاحب نے اسکو سمجہایا کہ آپ میرے لئے اپنا کسی طرح کا نقصان نہ کریں اُنھوں نے جواب دیا کہ جب تک آپ مجھے جواب نہ دیں گے میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ آپ اپنے برت پر درڑہ رہے۔ اور وہ پنڈت ایسں چند اپدیشک آریہ سماج حصار کے ساتھ لالہ شبہ یال کے مکان پر ہوَن کرانے میں شریک ہوئے اور وہیں بہوجن کیا۔ اب برہمن صاحبان نے پروہت مذکور کو برادری سے نکالنے کے لئے پنچایت کی۔ مگر پنچایت میں پھوٹ پڑ گئی۔ اور بہت سے برہمن پروہت مذکور کے ساتھی بن گئے بن کر تو توں کے سبب ہر ایک آدمی برہمنوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر لوگ کہتے ہیں "اجی یہ وہی برہمن ہیں۔ جنھوں نے دوات میں گنگا جل ڈال کر پہلے ہی دستخط کئے تہے۔ کہ ہم جینی لوگوں کے بہوجن نہیں کریں گے اور اب ہیں اُن کے ہاں جا کر کہا تے ہیں کہاں کہیں برہمنوں سے چھوٹ سکتا ہے جیسے جب قایم رہے تہے ایسے ہی اب "قایم رہیں گے"! "یہہ برہمن لوگ جب پنچایت کرتے ہیں۔ کہانے کی بابت ہی کرتے ہیں کبھی نہیں سُنا کہ برہمنوں نے کبھی دہرم کاریہ کے لئے پنچایت کی ہو!"

ناظرین! ہم اپنی اوپر کی تحریر سے کوئی نتیجہ نہیں نکالنا چاہتے۔ واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ اپنے لئے خود نتیجہ نکال لیں۔ ہمیں اتنی شوک ہے کہ رشیوں کی سنتان کی یہہ درگتی ہو رہی ہے

کیوں؟ ناظرین۔ اِس سوال کا جواب آپ اپنے دل سے پوچھیں۔

(ایک آریہ از ہانسی)

کاشی میں اکشت یونی کنیاؤں کے پُنر بواہ پر شاسترارتھ

واضح ہو کہ کاشی میں مندرجہ بالا نہایت ضروری مسئلہ پر شاسترارتھ ہوگا۔ تین سنسکرت دان انگریز مدہیشت ہوں گے اور چار مہاراجے میر مجلس۔ اِس جلسہ عظیم میں سوتی شنکرلال جی رئیس بجنور و ایڈیٹر ایلا ننکارک و پریسیڈنٹ بدہوا بواہ پرچارک سبھا بہارت ورش "اکشت یونی (جن کی ہم بستری نہیں ہوئی) کنیاؤں کی دوسری شادی از روئے دہرم شاستر ثابت کریں گے۔ اور مہامہوپادہیائے پنڈت شوکمار مشر شاستری جی اس کی تردید کریں گے۔ اس شاسترارتھ کے لئے سوتی شنکرلال جی نے ایک اقرارنامہ دستخط کر کے شاستری جی موصوف کو دے دیا ہے۔ اور ایسا ہی ایک اقرارنامہ مہامہوپادہیائے جی نے دستخط کر کے سوتی جی کو دیدیا ہے۔ مضمون دونوں کا ایک ہی حسب ذیل ہے:-

آج ۵۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو اکشت یونی کنیاؤں کے پُنر بواہ کی باتیں ہو کر یہ تجویز ہوا کہ ایک سبھا کاشی جی میں کی جاوے۔ جس میں مہاراجہ بنارس و مہاراجہ دربہنگہ و مہاراجہ اجودھیا و مہاراجہ جگتیندر موہن ٹیگور یہ چاروں میر مجلس رہیں اور اُن کے سامنے ہی شاسترارتھ ہو۔ اور تین انگریز سنسکرت دان مدہیشتہ ہوں جو دونوں فریق کی رائے سے ہوں۔ یہ لوگ دہرم شاستر کی رو سے دئیے ہوئے پرمانوں سے ہی اپنی رائے قایم کریں گے۔ نیز کاشی کے دیگر مہامہوپادہیائے اور معزز اصحاب اِس سبھا کے ممبر کئے جاویں۔ اِس سبھا میں سوتی شنکرلال رئیس بجنور "اکشت یونی کنیاؤں کے پُنر بواہ کی" تائید میں سوال مع ثبوت شری مہامہوپادہیائے پنڈت شوکمار شاستری جی سے کریں گے۔ اور مہامہوپادہیائے جی اُن کی دہرم شاستر کے حوالے سے تردید کریں گے شرتی سمرتی اتہاس پوران سب کا پرمان مانا جاویگا لیکن شرتی سمرتی سے اور سمرتی اتہاس پوران سے بلوان رہیں گی۔ بیمان شاستر کا بھی پرمان لیا جائیگا۔ سوال و جواب اُسی وقت لکہا دئے جاویں گے۔ اِس سبھا میں سوال کرنے کا اختیار سوتی شنکرلال کے علاوہ اُن کے قایم مقام کو بھی ہوگا۔ دو ماہ کے اندر تاریخ مقرر کر کے مدہیشتوں کے نام ظاہر کر دئے جاویں گے۔ اور وہ تاریخ بھی چار ماہ سے زیادہ کی نہ ہوگی۔ یہہ شاسترارتھ کاشی میں ہوگا۔ سبھا کا انتظام و مدہیشتوں کا خرچ سوتی شنکرلال کے ذمہ ہوگا۔ اس سبھا میں سب باتیں ہندی بہاشا میں ہونگی صرف ثبوت میں سنسکرت کے شلوک ہونگے اور تیسری زبان بولنے کا کوئی مجاز نہ ہوگا۔

دستخط مہامہوپادہیائے شوکمار شرما۔
دستخط سوتی شنکرلال ساکن بجنور۔

پنڈت بھیم سین کی لیلا بلند شہر میں

واضح ہو کہ یہاں تاریخ ۲۹- جون ۱۹۰۲ء کو
پنڈت بھیم سین جی و پنڈت جوالا پرساد جی
مرادآبادی و پنڈت لالہ رام جی اپدیشکان
سناتن دھرم تقریب دی سبھی پیارے لال
پیدا ہوئے۔ ن لال شرما ساکن جگادہری تشریف
لائے۔ چونکہ پنڈت جوالا پرشاد خوش بیان
ارباب سخن کے ہیں۔ انہوں نے اپنے اوسی
پرانے ذخیرہ کو صرف کیا۔ پنڈت لالہ رام
پنجابی نوجوان سبزہ آغاز ہی طوطا کہانی
جو مت رزاالیہ کے استاد نے رٹائی تھی پلیٹ فارم
پر استادہ ہو کر خوب ہی سنائی۔ چنانچہ ہر دو
پنڈتان کی گفتگو لائق تشہیر ارباب فہم و ذکا
کے بسبب کم تحریر سے باز رہا۔ کیونکہ لیاقت
پنڈت جوالا پرساد جی کے ملاحظہ نسخہ موسومہ
دیانند تمر بھاسکر ہی سے بخوبی ظاہر و باہر ہے
حاجت حوالہ قلم کی نہیں ہے۔ منداہر دو ویاکھیان
پنڈت بھیم سین جی جو زمرہ فاضلان سناتن دھرم
سمجھے جاتے ہیں۔ بنابر ملاحظہ اپنی یادداشت
ناقص کے بموجب ترقیم کئے جاتے ہیں۔ امید کہ
معزز ناظرین دیدہ انصاف سے غور فرما کر سیاق
عبارت و صفائی مضمون پنڈت جی ممدوح کی
ضرور داد دیں گے۔

پہلا دیاکھیان۔ ۲۹- جولائی ۱۹۰۲ء

آریہ سماج سے پرتھک دکھلائی ہونے کے کارن
الزامات تیس ورش کے ہوئے ہوں گے کہ ایک
سنیاسی دگمبر (برہنہ تن) سوامی دیانند نامک
دھوپہاڑ سے اتر کر آئے جگہ بہ جگہ ویاکھیان
دیتے پھرتے تھے۔ مجھ سے ملے اور وارتالاپ
ہونے پر ودت ہوا کہ آپ ویدمت انویائی ہیں
اسی کا پرچار اور ہندو جاتی کا ادھار آپ
کا ابھپرائے ہے۔ یہ سمجھ کر میں ان کے ساتھ
ہو لیا۔ پرتھم ویدک دھرم کی انتی کے لئے
جہاں تہاں ویدک پاٹھ شالا فرخ آباد آدی
نگروں میں ستھاپت کیں پرنتو وہ کو پربندھ
آدی کئی کارنوں سے اٹھ گئیں۔ اور ان کا
اُدّیش پہلی بہت نہ ہوا۔ تب دوسری تدبیر
سوچنے لگے۔ یتھہ دیو نکہ) ان کو اتری تنتر
بھرمن کرنے تتھا ویاکھیان کے سمے نانا پرکار کی
نیتیوں سے سماگم کا اوسر ہوتا تھا۔ (لہذا)
انہوں نے انہیں کے الوبھو (تجربہ) کر کے دس
نیم بنائے۔ جس میں پانچواں نیم یہ تھا "وید
کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم
ہے"۔ اور ان نیموں کے ماننے والے کا نام
آریہ اور اس سمدائے (گروہ) کا نام آریہ
سماج رکھ کر ششہجہانپور آدی کئی نگروں میں
ستھاپت کیں۔ ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی
آدی کئی پستکیں رچیں۔ رگ وید آدی بھاشیہ
بھومکا میں یہ لکھا کہ اگنی ہوتر یگیہ سے لے کے
اشومیدھ پریَنت مانیہ تتھا سروتر اسمارت کرم
کانڈ وید انوکول ہیں۔ بس میں ایسے ہی لکھے ہوں
ارتھات یہ کہ یگیہ سروتر اسمارت آدی کرم
کانڈ مانیہ ہیں"۔ تتھا پانچواں نیم "وید
کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریہ سماج کا پرم
دھرم ہے"۔ آدی کو دیکھ کر میں سمجھ گیا
اور ان کے ساتھ سہکاری بن کر وچرنے لگا
پھر میں کئی برسوں تک دکشن تتھا لیکچر وارہ
اپدیش کرتا رہا۔ یو پی میں پہلے بھی وید آدی
برہمن گرنتھ تتھا سمرتی سوتر آدی گرنتھوں کو
سادھارن تیار دیکھے ہوئے تھا۔ کچھ ان ہی کے دوارا (واقف)
تھا۔ پرنتو جب جو دہ پراپت رہنا گت
سیکڑی نواسی سیٹھ مادھو پرشاد جی کے یہاں
اگنی اشٹوم یگیہ کرانا پڑا تب مجھ کو وشیش کر
(خاص طور پر) سانگو پانگ وید ادھیین کرنے کا
اوسر سمپت گت ہوا۔ اسی سمے میں نے چار پانچ
سو روپیہ کے گرنتھ منگوا کر دیکھے۔ اور بدھی
پورک یگیہ سامگری اکترت کرا کر جیوتشٹوم یگیہ کا
آرمبھ کرانا چاہا تھا۔ کہ تیوں ہی یگیہ کے آرمبھ
سے پورب سامگری کو اکترت دیکھ سامیرتے دوشٹی
جن ودیا شونیہ آریہ نام دھاری لوگوں نے چاروں
اور سے آریہ متر۔ آریہ ورت آدی پتروں (اخباروں)
دوارہ انیک پرکار کے کاکتس ترک وترکادی
کے دکھن ڈالنے تتھا رولا مچانے لگے۔ میں نے انہیں
پتروں دوارہ ان کے کو ترکوں کا اتر دیتے ہوئے
ایک وگیاپن یوں دیا کہ میں یگیہ آرمبھ کرتا ہوں
کر بھیا آپ لوگ پدھار کر یگیہ ادھیین کیجئے۔ جس کسی
درشٹی میں کوئی کرم وید ورودھ پرتیت ہو مجھے
پوچھئے میں اس کا اتر تتھو چت دوں گا۔ میں نے
اگنت یگیہ وید آدی ست شاستروں انوکول شردھا
آدی کرم سہت آنند پورک نروگھن پرما تما
کی کرپا دوارا سے سماپت کرایا۔ اسپر ٹیکہ دوارا
تو بہت ترک کو ترک میرے اوپر ہوتے رہے۔ پرنتو
سنمکھ (سامنے) سے آکر یگیہ کے آرمبھ سے
انت تک کوئی بات وید کے پرتی کول نہ دکھلائی
مجھ سے اور سیٹھ جی سے پہلے ہی یہ بات طے ہو گئی
تھی۔ ارتھات سیٹھ جی نے مجھ سے پوچھا یگیہ کس
ودھی سے ہوگا۔ میں نے اتر دیا کہ وید انوکول
تب انہوں نے کہا، بھلا تمہاں آریہ سماجی لوگ رسکو
نہیں مانیں گے۔ اور رولا مچا دیں گے۔ اچھے آریہ
سماج کے ورودھ کار یہ ہی ٹھیک نہیں۔ میں نے
اس کا جواب یہ دیا کہ پرتھم تو میں آریہ سماج کے ہاتھ
بک نہیں گیا۔ دوسرے ان کے ساتھ رہنے کا بھی یہی
کارن یہی ہے۔ کہ اس میں ویدک یگیہ کرنے اور کرانے
منانے کی پرپاٹی ہے اور سوامی دیانند جی نے

ہی رگ آدی مہاشیہ ہو سکا ہیں ایسا ہی کہا
ہے - اور یدی یہ سماج وید کے وشے میں
ہی کو نہیں مانے گا - تو آریہ سماج نہیں رہیگا
بلکہ ناستک کوٹی میں آجاویگا - اور یہ وگھن
ڈالنے یا رولا مچاوے ہیں اُنکے رولا مچانے
ماتر سے دھرم کے وپریت کرم نہیں کرا سکتا
جہاں یگیہ آدی شبھ کرموں میں بہت سے آدمی
بہانت بہانت کے وگھن ڈالتے ہیں - (جیسا کہ
پورب کال میں وشوامتر کے یگیہ میں راکھشس
لوگ بہی ہڈیاں پھینکتے رولا مچاتے تہے جسکی رچھیا
مہاراج دھرم مورتی سری رام چندر جی نے کی
تہی) دیورانے اتہاسوں سے پرگٹ ہے)
وہاں اُس وگھن کرتاؤں کے کوٹی میں ایک
چھوٹا سا سمدائے (گروہ) یہ بھی ہے یگیہ میں
وگھن ہوتے ہوئے دیکھ کر ہم دھرم کے پیچھے
کٹھن دھرتی (استقلال) کو کدا پی پرتیاگ
نہیں کر سکتے - آخر کار ایشور کی کرپا سے یگیہ
نروگھن سماپت ہو ہی گیا - تت پشچات میں نے
آریہ سدھانت آدی کئی پتروں دوارا سمت
آریہ سماجیوں کو سوچنا دی کہ میں اُنکے ستیہ
کرنے تتھا اس وشے پر شاستر ارتھ کرنے
کے لئے تیار (ہو دلیتار) ہوں - پرنتو کسی
نے شاستر ارتھ کرنے سمجھنے سمجھانے کا ساہس
ہی نہ کیا - اور آریہ مترپتر میں ایک لیکھ
(جس سے اُن کے ہردے کا دویش جھلکتا تھا)
یہ نکلا کہ پنڈت بھیم سین جی نے جو یگیہ میں وید
ویرودھ شرادھ کرایا ہے - اس کارن اکت
پنڈت جی آریہ سماج سے پرتھک کئے جاتے ہیں
تب میں نے ایک وگیاپن اس شیرشک (ہیڈنگ)
کا "برتمان آریہ سماج سے میرے پرتھک ہونے کا
کارن" "دھرم آنند دیانند سوچنا"
مدرت کرا کر جگہ جگہ وِتَرن (شائع) کرایا
کہ برتمان آریہ سماج کیول وید کے شبد کا ہی

پرچار جاننے و ماننے والا ہے - واستو (در اصل)
ویدک کرم کانڈ کا جاننے و ماننے والا ہی
نہیں ہے - کنتو ویدک دھرم یگیہ کا پورا ورودھی ہے
اس کارن اور کئی کارن ایسے ہیں جس کی
وجہ سے میں نے سماج کو چھوڑ دیا - اور اکت
یگیہ میں نے لوبھ بس نہیں کرایا - دیکھئے جودھپور
میں جب مانس پارٹی کھڑی ہوئی تو مجھے میرٹھ
کی اور سے بلایا گیا - سو روپیہ ماسک (ماہواری)
اور کئی ہزار روپیہ دینے کا وعدہ مجھ سے
اس بات پر راجہ صاحب بہادر نے کیا کہ تم مانس
کو وید انوکول کہہ دو - میں نے دھرم کے سامنے
روپیہ کو کچھ نہ سمجھ کر مہاراج کو صاف جواب
دیا کہ میں کداپی مانس کو وید انوکول کہنے پر
طیار نہیں ہوں تدنتر وہاں سے چلا آیا - کچھ
دنوں بعد اُس پارٹی کی اور سے کئی پستکیں
جس میں ویدادی ستیہ شاستروں تتھا ڈاکٹری
کے پرمان دے کر مانس کھانا سدھ کیا گیا
تھا" لیکن ان کا ہی کھنڈن میں کیا جواب
یہ وہ لیکھ پستکاکار موجود ہیں - اسی
سے آپ میرے لوبھ کا پتہ لگا سکتے ہیں - بس
پہلا کارن میرے آریہ سماج سے الگ ہونے
کا یہ ہے - جو نویدن کیا گیا -

۲- میں اتنیوں کے (داوروں) سدرش پہلے
ہی آریہ سماجی نہیں تھا - بلکہ ورن ویوستھا کو
جاتی سے پورب ہی مانتا تھا - اور اس وشے پر انوں
آٹھ برس ہوئے ہوں گے کہ آریہ سدھانت نج
پتر دوارہ ویدک پرمان دے کر لیکھ لکھ
چکا تھا - پہر کسی آریہ نام دھاری کو ساہس (ہمت)
نہ ہوا کہ ورن ویوستھا گن کرم سے سدھ کر سکے
تتھا میرے لیکھ کا کسی نے اُتر نہیں دیا - سب
مون ہو گئے - انہیں دنوں منتر بھید پر بھی لکھا
تھا - مرتک شرادھ میرے گہر میں ہوتا ہی تھا
مورتی پوجا کو بھی وید انوکول مانتا تھا -

(نوٹ - ناظرین پنڈت جی کی راستبازی کا کیا
ٹھکانا ہے - سمت ۹۲و۹۳ء میں جودھپور اکمل
اور آریہ سماجیوں سے مورتی پوجا پر شاستر ارتھ
ہوا تھا - اُس میں آپ نے آریہ سماج کی طرف
سے خوب ہی مورتی پوجا کا کھنڈن کیا تھا -
ثبوت کے لئے وہ شاستر ارتھ خورجہ "آپ ہی کے
سرسوتی پستکالیہ کا چھپا ہوا ہے)
بعد ازاں پنڈت جی نے یہ کہا کہ میں شودروں کا
یگیوپویت بھی شاستر انوکول نہیں مانتا تھا -
(نوٹ - پاٹھک گن! آپ کی پاکر کے وہ یگیوپویت
سنسکار سادھی" نامک پستک آپ ہی کی رچی
ہوئی ہے - اور آپ ہی کے پریس کی چھپی ہوئی
موجود ہے - دیکھ لیجئے تب آپ کو پنڈت جی
کی ستیہ پرتا کا حال معلوم ہو جاویگا -)
اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا (اتیادی آبادی
ادھکانس (زیادہ حصہ) وچار میرے وید
انوکول تھے - اور آریہ سماج کو آستک
ویدک دھرماولمبی بنانا چاہتا تھا - سو جب
میرے سو آسانہ آشا سے مگھی اور اُس
کا سدھ ہونا اسادھیہ دیکھا تب اُسکو تیاگ
دیا - بس آریہ سماج سے پرتھک ہونے کا
دوسرا کارن یہ ہے -

۳- آریہ سماج میں پہلے کی اپیکشا اب پرورتن (تبدیلی)
ہو گیا - پہلے کچھ آچار وچار ہی تھا - بھنگی چمار آدی کا
یگیوپویت ہی نہیں ہوتا تھا ورنہ دو جاتیوں سے ان
شودر آدی کے ساتھ کوئی کھان پان بیوہار کرتا تھا - پرنتو
جب یہاں تک کر چکے کہ (چمار) آدی کو یگیوپویت
پہرا نے اُن کے ساتھ کھان پان کرنے تتھا آریہ برادری
کی بیٹی کر گرودت نامک کھتری کا سوترا برہمنی کے
ساتھ بیاہ کرنے اتیادی شودر کرم برشٹاچار (ناشائستہ)
پرتی کول اس سمدائے (گروہ) میں ہوتے دیکھ کر آریہ
سماج کو پرتیاگ کرنا اوشیہ سمجھا اس میں بہت تھوڑا
پرورتن ہوا ہے - یہ نہیں کہ آریہ سماج سے ایکدم گئی

[illegible] دہرم [illegible] شامل ہو گیا جیسے کوئی درتمان سناتن دہرم میں ہی سمجھے کیونکہ سناتن دہرم میں بھی بہت سی وید ورودھ ہی باتیں سناتن دہرم کے نام سے پرچلت ہو گئی ہیں - اور میں آریہ سماج سے ورودھ بھی نہیں رکھتا ہوں - اور نہ کسی پرکار کا دویش ہے - جہاں آریہ سماجی پریم سے مجھکو بلواتے ہیں - وہاں جاتا ہوں - تاتپرج یہ ہے کہ آریہ سماج ہو یا دہرم سبھا اب میں کسی کے بندھن میں نہیں ہوں - کچھ بندھن ہے تو کیول ویدشاستر کا ہے -

نوٹ - دیاکھیان کے آخیر میں ایک آریہ سماجی بھائی نے شنکا سمادھان کی اجازت مانگی جو نامنظور ہوئی - (باقی آئندہ)

رام چند - سکرٹری آریہ ڈیبیٹنگ کلب شاہجہانپور [illegible]

آریہ سماجک خبریں

حصار: - سناتنی پنڈت جگت پرشاد عرصہ ایک ماہ سے یہاں پر ویدوں کی کتھا کر رہے ہیں - آپ نے اپنی چالاکیوں اور ہتھکنڈوں سے بھولے بھالے ہندوؤں میں خوب سکہ جما لیا ہے - ۷ - جولائی کو پنڈت صاحب نے تین سو ہندوؤں کے یگیوپویت سنسکار کرائے - ہر ایک سنسکار کرانے والے سے تین تین روپیہ وصول کئے - ان میں ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھے بھی شامل تھے - اگرچہ پنڈت جی تو یہ سب کچھ ٹکہ کی خاطر کر رہے ہیں - لیکن کیا کوئی انکار کر سکتا ہے - کہ سینکڑوں برسوں کے ان ادھکاری ٹھہرائے ہوئے دیش آدمی کا یگیوپویت دھارن کرانا آریہ سماج کا پرتاپ نہیں ہے ؟

شکر ہے جن باتوں کی وجہ سے ہمارے پورانک بھائی آریہ بھائیوں پر طعن کرتے تھے - اُن میں سے بہت باتیں خود کرنے لگ گئے ہیں -

بڑوت ضلع میرٹھ سے مہاشہ دینڈیال جی پُر درد الفاظ میں شریمتی بی بی لکشمی دیوی جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحومہ کی یادگار قائم کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں

انوپ شہر: بتاریخ ۲۳ جون لالہ متھرا پرشاد جی ممبر آریہ سماج سانکھنی کا بیواہ لالہ نیمی لال جی سکنہ انوپ شہر کی کنیا سے ویدک ریتی انوسار ہوا - اس موقع پر پرچار کا خاص پربندھ کیا گیا تھا ۲۵ - جون کو دہوم دہام سے نگر کیرتن کی گئی - راستہ میں ایک دوکان دار نے ایک گوڑ کی بہلی وید پرچار کے لئے دان دی جو کہ اُسی وقت ۴۵ روپیہ پر فروخت ہو گئی - ۲۴ - جون کو پنڈت گنگادت جی اور پنڈت رامیشور دت جی کے بڑے پربھاو شالی دیاکھیان ہوئے - [illegible] سنگھ جی نے پُرجوش لاونیاں گا کر شروتاگنوں کو پرسن کیا - قصبہ کے بہت سے معززین شامل جلسہ ہوئے تھے - وید پرچار کے لئے اپیل کی گئی جس پر ۱۶ روپے مختلف اصحاب نے دان دئیے - اس قصبہ میں پورانکوں کا بہت زور ہے - ہل چل مچ رہی ہے - اور امید کہ یدی ستواتر پرچار ہوتا رہا تو جلد یہاں پر سماج قائم ہو جائیگا

کوڑی ضلع راولپنڈی میں پنڈت بہ نام سنگھ جی پرچارک نے ۱۷ و ۱۸ کو اتی پربھاوشالی دیاکھیان ستری شکشا مورتی پوجا و شرادھ - اور ایشور بھگتی پر دئے - حاضری تین سو تک ہو جاتی رہی

قصبہ نواسیوں پر اثر بہت اُتم پڑا -

گنگوہ سے جاکر بمقام شاملی ضلع مظفرنگر مہاشہ رگھو رام شرما نے چھ چماروں کے یگیوپویت سنسکار ۲۷ - جولائی کو کرائے نو روپیہ دان ملا - ایک وید پرچار فنڈ دو - ایک گروکل فنڈ پرتی ندھی سبھا مراد آباد کی خدمت میں روانہ کر دئے -

لالہ گوپی ناتھ رئیس کرنال نے اپنی شادی کے موقع پر مبلغ عـہ روپیہ دان فرمایا - مبلغ صہ روپیہ بہ تفصیل ذیل شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس روانہ کر دئے ہیں وید پرچار فنڈ عـا - گروکل عـا - کنیا مہاودیالیہ جالندھر عـ - اور مبلغ دو روپیہ اناتھالیہ اجمیر اور مبلغ دو روپیہ یتیم خانہ دہلی میں روانہ کر دئے - [illegible] ہوئے -

دہرمسالہ - پنڈت رشی رام جی اپدیشک دہرمسالہ میں آئے ہوئے ہیں - مورخہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو اُن کا پہلا دیاکھیان بر مکان خزانچیان واقعہ کوتوالی بازار دھرم سالہ دہرم وشٹ پر ہوا

گنگوہ سے ۱۵ - جولائی کو سوامی نتیانند اناتھ بھارت سیوک مقام چوسانہ ضلع مظفرنگر پرچار کے لئے بھیجے گئے - کیونکہ وہاں کے ایک سادھو نرائن گر گوسائیں کی وفات کا بھنڈارا تھا - اور منتری سماج چوسانہ خود لینے آئے تھے - جس میں اکثرت از سادھو اکٹھے ہوئے تھے اُدھر بھنڈارہ کی شہرت اور اپدیشک کا آنا عام مشہور ہو کر اچھا مجمع ہو گیا ۱۶ - ۱۷ جولائی کو نہایت معقول حاضری میں دہرم اپدیش ہوا - ایک روز ایک جاہل سادھو آمادہ فساد ہوا - مگر لائق سب انسپکٹر کی خوش انتظامی نے امن رکھا - وہاں سے چل کر ایک لیکچر ۱۹ - جولائی کو گڈی دو تیرہ میں ہوا - پھر ۲۰ - اور ۲۱ -

گھور سنگھرام

جولائی کو تیتروں اپریشن کیا۔ ۲۴ جولائی کو ننگوہ واپس آ گئے۔

مہاشے اودھو رام جی منتری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ (۱) مورخہ ۱۰ جولائی شادی لالہ ہنسراج باشندہ موضع کنڈیوالہ کی بیٹی کی ویدک ریتی انوسار ہوئی۔ بدھو کی عمر ۱۶ سال اور ور کی قریباً ۲۰ سال تھی۔ اس بستی میں کبھی ویدک سنسکار نہیں ہوا تھا۔ اسلئے بہت رونق تھی۔ اور لوگ بہت شوق سے سنسکار دیکھ رہے تھے۔ سنسکار منتری اور لالہ گوردھن داس جی اپدیشک نے کرایا ور اور بدھو کی طرف سے مبلغ عہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان ۔ (۲) لالہ نند لال جی اپ پردھان سماج ہذا نے اپنی ترقی کی خوشی میں مبلغ صہ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے۔ جس کے لئے سماج ہذا ان کا تہ دل سے مشکور ہے۔ اور پرارتھنا ہے کہ ایسے اتہاہی اور اور سجنوں کی دلوں بڑائی ہو۔

اشتہار

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کو ایک لائق سوشیل ... کرک پنڈت کی ضرورت ہے۔ جس کی ... وشا اردو سے کم نہ ہو۔ اور آریہ سدھانت سے بخوبی واقف ہو۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ کام پرچار کرنا ... سماج کو بڑھانا۔ سنسکار وغیرہ کرانا۔ کتھا کرنا۔ اپدیش دینا۔ وغیرہ وغیرہ ہوں گے۔ جن اصحاب کو منظور ہو درخواست مع سرٹیفکیٹ کارکردگی وغیرہ معرفت پردھان سماج بنام سکرٹری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ قبل از ۱۰ ستمبر بھیجدیں۔ تقرری پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انتخاب پر ہوگی

کوڑیوں کے مول لغو قیمت

روغنی آئل پینٹنگ ۲۰×۱۵ انچ کی موٹے کاغذ پر اعلیٰ قسم کی رنگین وارنش شدہ جنگ ٹرانسوال کی تصویریں بجائے ۱۲ روپے فی سٹ کے اب صرف ۶ فی سٹ کو فروخت کی جا رہی ہیں۔ گویا ولایت کی اصلی قیمت سے بھی کم۔ یہ تصویریں ملک جرمن کے مشہور کارخانہ مصوری ڈرہ لیپسن کمپنی نے یدہ کے مختلف موقعوں پر تیار کی تھیں۔ لاکھوں فروخت ہو گئیں اب انکی تیاری بند۔ صرف ۲۰۰ سٹ ہمارے پاس باقی ہیں۔ قابل یادگار بوئیروں کا نرالا طریق جنگ انگلش کے قواعد دانوں کو حیرت میں ڈالنے والا۔ بچے سے لیکر بوڑھے بوئیروں کا لہولہان ہیں گھائل ہوا حیرت میں ڈالنے والا ہے۔ ہر ایک کا لڑنا گھنٹوں ٹکٹکی باندھے دیکھتے جائیں کیا مجال طبیعت بھر جائے۔ یہ چار قسم کی تصویریں ہیں۔ جو ایک سٹ میں فروخت کیجاتی ہیں۔ اول بوئیر جنرل کرونجی کا گھر جانا گولہ باری سے زمین کی دھجیاں اڑا دینا۔ آخر شش لارڈ رابرٹ اور لارڈ کچنر کا پچاس ہزار فوج سے گھیر لینا بادلوں کا آسمان پر چڑھا کر انکی طاقت کا اندازہ لگانا اور کرونجی کا محصور ہونا۔ دوم جنرل وائٹ کا لیڈی سمتھ کے اندر ہزار فوج سے محصور ہونا۔ اور برابر دشمنوں کی گولہ باری کا جواب دینا۔ جنرل بلر کا گھور سنگھرام کے پیچھے انکو چھوڑ لینا قابل دید نظارہ ہے۔ سوم کمبرلی جہاں جواہرات کی کان تھی سرکاری فوج کا گھر جانا۔ جنرل فرنچ کی کشمکش دست بدست لڑائی کے بعد چھڑانا۔ چہارم۔ جنرل بڈن پاول کا میفکنگ میں مع چار پانچ ہزار فوج کے گھر جانا۔ جوانمردی سے بوئیروں کے ساتھ دست بدست مقابلہ کرنا نہایت ہولناک نظارہ ہے۔ قیمت صرف ۶۔ محصول علاوہ۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ ورنہ یہ تصویریں پیرا نہ ہوں گی

المشتہر امانتہ چوپڑہ اینڈ برادرز لودھیانہ۔ پنجاب

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت
موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

سچ مذہب کا مجمع ویدک دھرم ہے ۔۔ ار

سنسکرت زبان کی عظمت اردو ۔۔ ار

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی بزبان اردو ۔۔ ۲ر

معدن التہذیب اردو ۔۔ ۲ر

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی اردو ار

حیرت انگیز واقعات اردو ۔۔ ار

سندھیا منظوم ۔۔ ار

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول اردو ۔۔ ۴ر

حصہ دوم اپنیوتی کی شادی اردو ۔۔ ار

حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ اردو ۔۔ ار

حصہ چہارم پنجم و ششم ۔۔ زیر طبع

ثبوت تعمیل وید اردو ۔۔ ۴ر

ویشنو دھرم ۔۔ زیر طبع

تعیدی صداقت وید دھرم اردو ۔۔ ۳ر

سوامی بیچلیٹ کھیمی اردو ۔۔ ار

ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائبل کیس اردو ۔۔

ہندی اردو ... ۔۔

دیانت و صداقت نوادن اردو ۔۔ ار

اپدیش منجری اردو ۔۔ ۵

سائنسکار اردو ۔۔ یوگ فلاسفی

اپنشد اردو ... آریہ ورشن دیوتانی فلاسفی اردو زیر طبع

وفت ... اثر ثقلت ... زیر طبع

... اسلام ...

المشتہر منشی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہر منشی رام جگیاسو چھپا اور شائع ہوا

श्रीओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L39

L39

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

نصیحت پیسے کی
شائع کرانا (۳) ابھی کبھی دینا ہاں
کے جیون چرتر پرگٹ کرنا
(۵) نام ہندی
اور دیگر
فہرستوں کتابوں پرتک

قیمت سالانہ
(۱) وید وکت ستیہ دھرم کا پرچار
اور ستیہ ... کا یہ مقصد
نیز ... کرنا (۲)
...
اور ... خدمت

جلد ۱۲	مطبوعہ ۳۱ ساون سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۲ء شکروار	نمبر ۱۹

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آیندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ایک ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے وہ ہرگز درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً درج ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰	۲۲۵	۱۵
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱۰
ایک کالم	۱۴۰	۱۱۰	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر کالم ... کر کے لئے جاویں گے۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتا ہے۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ المشتہر اسسٹنٹ منیجر

۱۲ ودیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پڑھانوں سے سری سوامی کلانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو ابھیاس لینے کی بدھی ہے (۲) جو انتر بہر دنے کی بدھی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دیکھ دینا ہی کہتے ہیں (۴) استھر بدھی (۵) گربھادھان بدھی (۶) ویدیہ چڑھانے کی بدھی جس کے کرنے سے پدیہ اور کنٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ادک لابھ پستک کے دیکھنے سے ہوں گے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ ۳۰۰ صفحہ کی پستک ہے۔ اور بڑی محنت سے پونڈ بابو کا کیا ہوا ... ملتی ہے۔ وس ایک پستک کے خریدار

ایک بار اسکو ضرور پڑھیے گا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہنچ سکتا ہے۔ اسکو تھوڑے ہی لوگ سمجھتے ہیں جن کے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن روپ سے گھر کر لیا ہے۔ کمپنی نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ تھی کمپنی نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبوں کی درخواستیں خاص طور سے آئی ہیں۔ ان کو یہ کتابیں ۸ آنہ میں دی جاویں گی۔ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے جو عنقریب مکمل ہو کر آپ کی نذر ہوگا۔ علاوہ ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس نکل چکا ہے۔ کمپنی نے اپنے ہیڈ... کے لئے مندرجہ ذیل پستکوں کی قیمت زیادہ کم کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع ہیں جن کو دیکھا جن منتظر ہیں۔ دیا جاوے گا

نام کتاب		قیمت سابقہ	قیمت حال
ستیارتھ پرکاش	ہندی	[illegible]	[illegible]
ایضاً	گورمکھی	[illegible]	[illegible]
بھجن مالا بھگوتی جی	ہندی	[illegible]	[illegible]
ایضاً	گورمکھی	[illegible]	[illegible]
ستری دھرم	ہندی	نئی کتاب	[illegible]
ایضاً گورمکھی	و ہندی	نئی کتاب	[illegible]

بلا قیمت و بچاتی ہے سندھیا گورمکھی اردو و ہندی ہر کاٹکٹ آنے پر ایک کاپی بلا قیمت ارسال ہوتی ہے۔ یکصد کاپی کے خریدار سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے

گھروں کی سجاوٹ کے لئے کمپنی نے ذیل کے موٹو طیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آپ پرنٹنگ کمپنی کو سرپرستی کر کے علاوہ گھروں کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حروف سنہری۔ کاغذ روغنی رنگدار

ایضاً	اردو حروف ہیں		
ایضاً	ہندی		
ایضاً	انگریزی		
اوم	اردو		
ایضاً	ہندی		
ایضاً	انگریزی		

گائیتری منتر	ہندی حروف ہیں	
نمبر	اردو	
نمبر	ہندی	
نمبر	انگریزی	

المشتہر

خوشحال داس پوری بنجب ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

کنیا ماہ و دیالیہ کی آٹھویں جماعت کی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے گھر کو چلی گئی ہے۔ سوشیلا اور پڑھی لکھی ہے۔ ور گرہستی ہو خواہ کسی فرقہ کا ہو۔ آریہ ہو۔ عمر ۲۴ سے ۲۷ تک ہو۔ آمدنی پچاس روپیہ کم از کم ہو۔ صحت اچھی ہو۔ خط و کتابت ہونی چاہیے معرفت منیجر ستیہ دھرم پرچارک

اشتہار

یتیموں کے علاج کے لئے ایک پاس شدہ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت روپیہ اور مکان رہائش کے لئے دیا جاویگا۔ جس صاحب کو یہ ملازمت منظور ہو۔ اپنی درخواست مع نقل ڈپلومہ و سرٹیفکیٹ کے بہت جلد آنریری سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیج دیویں۔ آریہ پنشنر اور عمر رسیدہ کو ترجیح دی جاوے گی۔ ایسے ڈاکٹر چاہئیں جو یتیموں کو اپنے بچوں کی طرح سمجھ کر ان کی شاریرک اوستھا کو درست رکھیں

المشتہر سکرٹری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی

ستیہ دھرم پرچارک
پر پہلا لائیبل کیس
یعنی پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر
اخبار عام کی کمل زندگی کی حالت

اردو قیمت [illegible]

ہندی قیمت [illegible]

منیجر ستیہ دھرم پرچارک

سنسارگتی

ہرک آدمی مارنے کو دوساخت

بیکلیں ۔ اسٹاموں ٹکٹوں وغیرہ پر اب کا سوگ آسنی مہارانی وکٹوریا کا ہی چہرہ دکھائی دیتا ہے ۔ اب حکم جاری ہوا ہے کہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ع یعنی جلوس تخت نشینی لندن کے دوسرے دن ہی ہندوستان کے تمام ڈاکخانوں میں جو ٹکٹ وغیرہ ملیں گے ۔ اُن پر شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا چہرہ ہوا کریگا ۔ اب ان کی طبیعت بہت کچھ قدر فراموشی کا مادہ ہے ۔ وکٹوریا تھی ۔ ملکہ تھی اسلئے کچھ دنوں لوگوں نے یاد رکھا اب جو تصویریں اُسکی یاد دلاتی تھیں وہ بھی نہ دکھائی دیں گی ۔ ع
ہرک آدمی مارنے کو ساخت ۔ لیکن یاد رہے کہ ہر منزل بہ منزل سے ہر دولت ہی سب کے ساتھ ہے

کیا شوقین بنگالی بھی بلیٹ گے ؟

بنگالہ آنریبل بابو سُریندر ناتھ اور بابو کیشب چندر سین کی کوششوں نے مشہور کر رکھا ہے ۔ ورنہ اصلاح سے جسقدر بنگالی ڈرتے ہیں اور کوئی حصہ ملک بھی ایسا نہیں ڈرتا ۔ باوجود برہمو سماج کی تحریک کے بنگال کے عوام پر موجودہ زمانہ کی اصلاح کے خیالات کا کچھ بھی اثر نہیں پڑا لیکن اگر معصر پایونیر کے بنگالی نامہ نگار کی تحریر قابل اعتبار سمجھی جاوے تو اسوقت بنگال میں یہ تحریک ہو رہی ہے کہ چونکہ برہمنوں کا کل آبادی گر گیا ہے ۔ اسلئے کشتری اور ویشیوں میں سے تین ہزار سارسوتیہ اور برہمن کل میں داخل کئے جانے چاہئیں ۔ پایونیر کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ اسوقت اس خیال کے پیرو مشتری کی البت بڑھتے جاتے ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ بنگال میں آریہ سماج نے ابتک باقاعدہ پرچار کا کام شروع نہیں کیا ۔ ورنہ بنگالیوں کا یہی مطلب اگر پورا ہوگا ۔ تو آریہ سماج سے ہی آنہیں

امید رکھنی چاہئے ۔ افسوس ! اسقدر کام کا میدان فراخ اور اُپدیشک والنٹیر ہی ایسی گری ہوئی اوستھا اور آریہ سماجی سمجھ بیٹھے ہیں کہ بیرونی فرائض کو پورا کر کے اندرونی جھگڑوں کے قابل ہو گئے ہیں

جس کے سایہ سے اب تک کانپتے ہیں وہ کیسا ہوگا

غدر ۵۷ء میں ایک راجپوت ادھو نے سرکار انگریزی کو بڑا دکھ دیا تھا ۔ لکھنؤ میں اسوقت ایک بوڑھا سادھو آیا جسنے راجپوتوں کی پلٹن نمبر کے پاس ایک مندر میں ڈیرا کیا ۔ یہ سادھو کچھ آیا وطیع ہوگا ۔ اور سپاہیوں کو کچھ ادت پٹانگ اُپدیش دیتا ہوگا ۔ فوراً اس پلٹن کے بہادر کرنیل وائلین تھا نے اُسے گرفتار کر کے حوالات میں دے دیا ۔ اور شک ظاہر کیا کہ نانا ہی مادھو ہے ۔ جسنے انگریزی فوج کو سخت تنگ کیا تھا ۔ اسوقت پایونیر کا نامہ نگار آخر غدر کا ڈی ویٹ کہتا ہے ۔ یعنی ادھو رانا نے سرکاری فوج کو بہت ہی تنگ کیا ہوگا ۔ جسکے سایہ سے ابتک اسقدر خوف کہاتے ہیں ۔ یعنی ادھو بیچارا نہ معلوم کہاں گیا ۔ اسوقت سرکار انگریزی کو ستانے کی طاقت بہلا ہے کہیں ؟

بمبئی بیوپاری شہنشاہ کی بہلائی نہیں کرتے

بمبئی میں ایک شخص دو چھتریوں اور ایک کوٹ کی چوری کے جرم میں قید ہوا ۔ جیلخانہ میں دستر قیدی کے کان میں اُسنے ایک سونے کی جڑاؤ بالی دیکھی ۔ اُس سے وہ بالی اس وجہ کہینچ لی کہ کہیں پولیس نہ تاڑے اور فوراً نگل گیا ۔ مجسٹریٹ کے سامنے مجرم نے شیخی سے کہا کہ بالی اُسکی گردن میں بائیں طرف ہے ۔ لیکن کوئی طاقت اُسے وہاں سے نہیں نکال سکتی ۔ معلوم ہوا کہ خاص سادہ مجرم اس طرف کو ہاگر لیتے ہیں ۔ جسمیں عرصہ تک اپ چوری کا مال محفوظ رکھ سکتے ہیں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بنارس کے جائیں اس کرتب کے لئے مشہور ہیں ۔ میں نے خود انہیں پچیس پچیس روپیہ کی گنیاں منہ میں غائب کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ ایسے لوں اور حیوانوں

کو نقصان پہونچانے کے لئے کیسے کیسے سادہن سوچے جاتے ہیں ۔ یہ تو معمولی چوروں کا حال ہے ۔ لیکن شاہی چوریں اور ڈاکوؤں کی حالت اس سے بھی بدتر ہے ۔ وہی لوگ جو کہ گیروں میں ذرا سا ہی جہوٹ بولنا پاپ سمجھتے پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہوئے خون جھوٹ دغا اور مکر کے اُستاد بن جاتے ہیں ۔ اور یہ سب کرتب اسلئے سیکھے جاتے ہیں کہ اُنکے ملک کی دولت بڑھ جاوے اور دوسرے ملکوں کی دولت بھی اُنکے ہاتھ آجاوے ۔ اسوقت سنسار میں ہر شخص بڑی بیماری میں لگا ہوا دکھائی دیتا ہے ۔ اور سنسار کا دکھ بڑھتا جاتا ہے ۔ یہی بہتر سادہن سنسار کی بہلائی کے لئے ہوتے تو معلوم نہیں ملک اُنتی کی ہوتی ۔ لیکن کبھی اُنتی ہو سکتی ہے جبکہ دہرم سے سختی سے طلاق کرایا جارہا ہے ۔

آزاد قوم جو چاہے سو کر گذرے

جناب شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی بیماری کے باعث غریب ہندوستانی نمازیں پڑھتے گھنٹے ہلاتے اور جاپ کرتے رہے جہاں کہ وہ تاجپوشی کا جشن ٹہا رکھ دیا وہاں انگلستان کے والفورڈ شہر میں تخت نشینی کے جشن کے التوا سے ناراض ہوکر شہر داروں نے بلوہ کر دیا ۔ جسمیں پچاس گرفتار ہوئے ۔ اس بلوہ میں دکانیں لُٹ گئیں اور کیتوں کے سر پھوٹ گئے ۔ ہندوستان میں اگر ایسا واقعہ ہوتا ۔ تو شاید شہر پر تعزیری پولیس بیٹھ جاتی ۔ اور جتنے ہی گرفتار ہوئے تھے ۔ وہ باغی سمجھے جاکر کالے پانی بھیجے جاتے لیکن آزاد قوم جو چاہے کر گذرے ۔ انگریز اپنے بادشاہ کی جسقدر چاہیں بے عزتی کر سکتے ہیں ۔ لیکن دوسروں کو اُنکی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتے ۔

بوئیروں کی قوم اب تک تباہ نہیں ہوئی

ہم سب سمجھ بیٹھے تھے کہ بطور ایک قوم کے بوئیروں کا خاتمہ ہو گیا ہے لیکن تازہ خبریں کیپ کالونی سے آرہی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل بوتھا ۔ ڈی ویٹ اور ڈی لارے اپنی تقریروں میں بوئیر قوم کو افریقہ کے ساتھ خاص محبت دلاتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ اسی کو اپنا وطن سمجھتے ہوئے اپنی آیندہ نسلوں کو بھی

تعلیم دینی چاہیے کہ وہ بھی اس ملک کے حکم روا ہو سکیں۔ ڈی لارے نے کہا کہ ہم نے اپنی بندوقیں اور اپنے جھنڈے الوگرا دیا۔ لیکن اپنی گذشتہ تواریخ نہیں دفن کر سکتے۔ گویا اب معلوم ہوا کہ بوئر جنرلوں نے کسی خاص امید پر ہتھیار رکھ دئے ہیں۔ وہ اپنے آپکو انگریزوں سے ایک علیحدہ قوم کی حالت میں قائم رکھیں گے اور انگریزوں کی ہی رعایا رہتے ہوئے کوشش کریں گے کہ افریقہ کے تمام اعلے عہدوں کے لائق انکی قوم کے آدمی بن جاویں نتیجہ بیاوروں کو تعداد اور ثروت وغیرہ کچھ بھی روک نہیں سکتی

سوامی وویکانند کی موت

سوامی وویکانند جی مر گئے جس جوان آدمی نے سنیاس کے دیش میں امیریکا کے آدھے حصہ کو ہلا دیا تھا۔ وہ جوان عمر میں ہی اس سنسار کو چھوڑ گیا۔ چونکہ یہ مشہور آدمی تھے۔ اسلئے کچھ مقامات پر ان کی موت پر اظہار افسوس کے لئے جلسے بھی ہوئے اور مدراس والوں نے انکی یادگار میں انسٹیٹیوشن ایک قائم کرنے کے لئے قائم کرنیکا ہی وچار کیا ہے۔ پایونیر کے ایک نامہ نگار نے سوامی جی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ انکی نسبت لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے طیاری کر کے خود پران تیاگ کر دئے۔ اور بڑے یوگیوں کی طرح برہم دم کو چڑھا کر۔ لیکن عجیب یہی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ سوامی وویکانند کے طور پر سینکڑوں بڑے آدمیوں کیا کرتے تھے کہ جب تک اس ملک کے باشندے ہر طرح کا مالنس کھانا نہیں سیکھتے۔ تب تک یہ ترقی نہیں کر سکتے تو عجب حیرانی ہوتی ہے۔ شاید پبلک اب تک نہ بھولی ہوگی کہ ڈاکٹر بیروز نے جملہ انگریزی اخباروں میں چھپوا یا تھا۔ کہ سوامی وویکانند امریکہ میں گوشت کھاتے رہتے تھے جب یوگی کہلانے سے پہلا کرم اہنسا دھرم کا سیون کہا ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مانس خور وویکانند نے کس طرح پر اپنی اچھا سے پران تیاگ کئے اور کس طرح وہ یوگیوں کی طرح برہم دم کو بند کیا۔ اگر سوامی وویکانند جی کی تقریر کے کارن امریکا اور انگلینڈ میں ہندوؤں کی تعلیم کی عزت ہوئی تو ہم بھی مان گئے۔ ان سوامی وویکانند کا کر چھوڑ دیں۔ لیکن انکے یہ معنی نہیں ہونے چاہئیں کہ تم آریوں کی یوگ ودیا کی مٹی پلید

کرنے بیٹھو۔ یوں تو ہر ایک ہندوستانی جو ہندوستان کی باہر عزت کرا آتا ہے۔ تعریف کے قابل ہے۔ لیکن قابل عزت وہی مہاتما ہیں جن کے اپنے آچرن اعلے ہیں۔

بمبئی کے لارڈ بشپ کی قیمتی رائے

بمبئی میں عیسائی مشنریوں کا جلسہ ہوا جسکے میر مجلس لارڈ بشپ موصوف نے اثناء گفتگو میں ظاہر کیا کہ اُن کے کام میں بڑی بھاری رکاوٹ ڈالنے والے اینگلو انڈین عیسائی ہیں۔ انکا خیال ہے کہ قبل اسکے کہ ہندوستانیوں کو عیسائی مذہب کی دعوت دیجاوے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یوروپین حصہ کو اچھا عیسائی بنایا جاوے۔ میری رائے میں اس سے بڑھکر اور کوئی رائے ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک مذہب کے واعظوں کے لئے لازمی ہے کہ قبل اسکے کہ دوسروں کو اس مذہب کی دعوت دیں پہلے اپنے عمل سے ثابت کر دیں۔ کہ انکی رائے میں انکے مذہب کی تعلیم صحت بخش ہے۔

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ

پرچارک کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ لارڈ کرزن بہادر نے موجودہ تعلیم اور اسکے طرائق کی نسبت خاص تحقیقات کر کے مناسب نتیجہ پر پہونچنے کے لئے سرکاری بڑے بڑے معزز عہدہ داروں کا ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس نے ہندوستان کے تمام صوبجات میں چکر لگا کر شہادتیں قلم بند کی تھیں۔ اس کمیشن کی رپورٹ چھپ کر ۹۳ صفحوں میں نکلی ہے۔ مجھے اس رپورٹ کے ان حصہ جات سے کچھ مطلب نہیں جن میں کہ جبری تعلیم کو روکنے کے لئے پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں پر کسقدر ظاہرا سختی کی گئی ہے۔ مجھے مطلب صرف ان حصہ جات سے ہے جن کی نسبت کہ میں نے لارڈ کرزن کی ابتدائی سپیچ پر ریویو لکھتے ہوئے ہی اشارہ کیا تھا اور کمیشن نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ یونیورسٹیوں کا کام محض امتحان لینا ہی نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم کا دائرہ فراخ کرنا انہیں کا فرض ہے۔ آئندہ نئی یونیورسٹیاں بنانے کا بھی خیال نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرسید کی یادگار میں جو یونیورسٹی ہمارے

مسلمان بھائی بنانا چاہتے ہیں۔ اُسکو جلد کامیابی ہونا تو درکنار شاید کبھی بھی کامیابی نصیب ہو۔ ہر فیس ایسی رکھنا چاہتے ہیں جس سے ہر کہ ومہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔ اس اصول کے مقابلہ میں گورنمنٹ کا اصول قابل ملاحظہ ہے کہ طالب علم بلحاظ صحت جسمانی و دماغی داخل ہونے چاہئیں نہ کہ بلحاظ دولت و ازدیں رشٹنٹ کے برخلاف جو نیم بنائے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں لیکن سب سے بڑھ کر ایک اصول مانا گیا ہے۔ جو ہمارے ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔ کمیشن نے رپورٹ کی ہے کہ "طالب علم یا تو اپنے والدین یا ولیوں کی نگرانی میں رہیں یا ایسی جگہوں میں جن کو یونیورسٹی پسند کرے"۔ یہ ایک ادھوری سی کوشش ان برائیوں سے بچانے کے لئے ہے جو کہ اس ملک کے طالب علموں کو چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہیں۔ اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ جب اس ملک میں جا بجا کہ فیصدی ۲ سے زیادہ ایسے آدمی نہیں ہیں گے جنہیں کہ واقعی تعلیمیافتہ کہا جاوے۔ اور ان تعلیمیافتوں میں سے شاید ۔ فیصدی ہی ایسے ہوں جو اپنے بچوں کی تربیت کی نگرانی کرنے کے قابل ہوں تو اس قاعدہ سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ میری رائے میں جب تک کہ گروکل کے طریقہ تعلیم کی پیروی کرتے ہوئے لوگ ودھیا یک اور آچاریہ اکیٹھے کر کے بچوں کو کل زمانہ تعلیم (برہمچریہ آشرم) تک ان کے دائرہ اثر میں نہیں رکھا جاتا۔ تب تک کوئی بھی طریقہ تعلیم مکمل انسان پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اُپدیش

य एव काले भुवनस्य गोप्ता विश्वाधिपः सर्वभूतेषु गूढः। यस्मिन्युक्ता ब्रह्मर्षयो देवताश्च तमेवं ज्ञात्वा मृत्युपाशांश्छिनत्ति॥

دُکھ اور کلیش سے پیڑت پاپ آتما یہ ماننے کے لئے
تیار نہیں ہوتا کہ سرو رکشک شکتی اِس سنسار کے
اندر موجود ہے۔ جب اُسکا دُکھ دور نہیں ہوتا جب
پاپ کا نتیجہ اُسے کلیش پہونچا رہا ہے۔ تو وہ کیسے
مان سکتا ہے کہ سرو رکشک کی رکشا کے دایرہ کے
اندر وہ بھی داخل ہے۔ پورانوں کے اہر اُسے مہابھارت
کے یدھ میں ہاتھی کے گھنٹے کے نیچے پرند کے بچوں
کی رکشا کا حال سُناتے ہیں۔ دُریودھن کی سبھا میں
دروپدی کے لبتر بڑھنے کا چمتکار دکھاتے ہیں
پاپی پھر چلا اُٹھتا ہے "یدی پرماتما سرو رکشک ہے
تو میرا کلیش کیوں دور نہیں ہوتا؟" ویک مت
اولمبی اُسے پراچین اور نوین دونوں ہستیوں کے
درشٹانتوں سے ڈھارس بندھوانا چاہتے ہیں
لیکن اُس کا وہی جواب چلا جاتا ہے "یدی وہ
سرو رکشک ہے تو میرے دُکھ کیوں نہیں دور
ہوتے" اتنے میں رشی آن پہونچتے ہیں۔ اور
دنیا کی دشا پر دیا کر کے اُسکی اودیا پر جس کریوں
اُس کے بھرم کو دور کرتے ہیں وہ تو کیوں نراش
ہوتا ہے۔ اور ٹالیت کرنہ سمجھ کہ کیوں ناستک بنتا ہے
کیا وام مارگ نے اِس دیش کے اندر گھور اتیاچار
نہیں پھیلا رکھا تھا؟ کیا ہزاروں۔ لاکھوں پشوؤں
کی گردنیں روز دھرم کے نام پر نہیں ماری جاتی تھیں؟
اور کیا دھرم کی اوٹ میں ظن شکتی رکھنے والے منشیوں
کی ہی تلوار کے وار سے قربانی نہیں چڑھائی جاتی تھی

پارک نیا وتیا ہے

کیا اُس سے برسوں پہلے کا رہنے
کوئی سرو رکشک نہ ہوتا تو
کو کون پریرت کرتا؟ اور اسی
پستی اور قبر پرستی کا کس قدر
کمانشٹ ہو چکا تھا۔ گھر گھر بیمار
ل ہے؟ ۲-۴-۰ جولائی
کون سمجھ سکتا تھا کہ بید کا راستہ کر
رین معلوم کر چکے ہیں
ایک دن میں دور ہو گئے تھے؟ کر
رنگی دھرم پتنی شریمتی
میں ہی کسی اچاریہ کا ظہور ہوا؟
۳-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء
برسوں کی خرابی کے بعد کہیں رشی
دیا دھرم ویر کیا تھا
جینے اندھیرے کو اُجالے سے
گیا۔ جالندھر سے
انتظام کے لئے وجہ ہے۔ منشیو
آریہ پرشوں کا
ساجوں کے کرموں کا پھل جب
پرشوتم انتیشٹی
نہ مل لے تب تک اُن کی حالت کو
تو یہ اُس کے طرف
حالت درست نہیں ہوتی۔ اسی
رماتما کا دہنیہ واد
تیری حالت ہے۔ سرو رکشک
کرتے ہیں!! معاملہ صاف ہو گیا۔ پر
لیکن اُسکی رکشا کا پربندھ ہمارے
رکا جیون نہ تھا
خسارے کے اندر بہت
خواہشوں سے محدود نہیں ہے۔
بعض
ہی موجود ہیں کو صفت
علم کے (اندھ جیسا پربندھ موجود
ہے۔ اِس قسم کی
عمل ہوتا ہے۔ سینے پر ہی وہ سب
نی میں کچھ دیر یا کام
جسے ہم رکشا سمجھتے ہیں شاید اُسکی رکشا
قسم کی ستی ستریں
نہیں ہے۔ اُسکے پربندھ کو وہی
حالت کے اسوقت
تجھ جیو اُسکے پربندھ کی حقیقت
ہیں۔ جن جیون کی
وہی سب کا ایشور ہے۔ اُس
ہے ہیں۔ ایسی
اس پر نہانا نہیں سکتا ہے؟ جب
ہیں
اُسکی بخشش کا نتیجہ ہیں تو کون
اپنے جاہ و حشم سے اُسکا مقابلہ کرتی
محض شرطوں کا مالک ہی نہیں
کے رہنے والا ہی نہیں۔ وہ محبت پیدا ہوئی؟
وں نے بچپن میں
اور پانی کو بہانے والا ہی نہیں
الانہ میں جن کے
پر ان کرپا کا ہی سہارا وہی
بندہ نہیں ہو سکتا
بلکہ ایک ایک پرانی کے اندر
سکا جاننے والا ہونے کے باعث
رہی کی جانب
نے والدین اور

(پہر کی)
بھائیوں کے نام ہی دریافت کر کے درج کئے ہیں سکتے
ہیں۔ تاہم اِس سے صرف یہی معلوم ہو گا۔ کہ کس قدر
عزت کے قابل دیوی دیہاتی براہمنوں کے یہ گھر جا کر
مثل دیگر لڑکیوں کے پلتی رہی۔ دھرم ویر کے
(ذخیرہ سے اوجھل)
وردانت سے جن سجنوں کو کچھ بھی واقفیت ہے انہیں
معلوم ہے کہ اِس دیوی کا وواہ اُسوقت ہوا۔ جبکہ
اُسکی عمر تقریباً سولہ برسوں کی تھی۔ اپنے وواہ
(لیکن)؟
شاید دو یا تین سال کے بعد پنڈت لیکھرام جی سبھاسدی
جالندھر میں اپنی دھرم پتنی کو لے آنا شروع کیا تھا کوئی
جو سمبندھ سُورگباشی پنڈت جی کا میرے ساتھ تھا
باعث اُسوقت سے میں لکشمی دیوی کے سُوبھاؤ
آچرن کو جانتا ہوں۔ یہ شروع سے ہی بہت کم گو تھیں
سُوبھاؤ میں شیل حد درجہ کا تھا۔ اِن کی تکلیف کو دوسرے
معلوم کر کے اُسکا علاج کر دے تو خیر ورنہ خود کبھی کسی
کسیکو تکلیف دینے کا نام نہیں جانتی تھیں۔ وواہ کے
سمے سے ہی آریہ مسافر نے اپنے منتویہ کو عمل میں لانا
شروع کر دیا۔ یعنی جس جوش کے ساتھ کہ وہ زنانی ستری
شکشا کا پرچار کرتے تھے۔ اُسی جوش کے ساتھ انہوں نے
اپنی دھرم پتنی جی کو پڑھانا شروع کیا۔ جالندھر میں ستری
سماج اور آریہ سماج کے سپتاہک اور دیگر کُل جلسوں میں
لکشمی دیوی ہمیشہ شریک ہوا کرتی تھیں۔ سورگباشی آریہ
آریہ مسافر اپنی دھرم پتنی کو ستری جاتی کی سیوا کے لئے
اُسی طرح تیار کرنا چاہتے تھے جس طرح کہ خود پُرش جاتی کی
سیوا کے لئے اُدیّت تھے۔ مجھسے دھرم ویر نے بارہا اپنے
آیندہ جیون کا سوچا ہوا پروگرام بیان کیا تھا جس میں
لکشمی دیوی کا ذکر اکثر آتا تھا۔ یدی وان پرستھ کا خیال
تھا تو اُس میں بھی لکشمی دیوی کے کام کا ذکر ہوا کرتا تھا۔
دھرم ویر لکشمی دیوی کو کیا بنانا چاہتے تھے وہ اُس
تقسیم اوقات کے کاغذ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو کہ
۳۸
ملفوظات آریہ مسافر کے سلسلے کے اندر اُس ضمیمے کے نمبر
میں شائع ہوا تھا۔ جو آریہ مسافر کے نام سے ستیہ دھرم پرچارک
کے ساتھ نکلا کرتا تھا۔ اُس میں پراتہ کال کے کاریوں کا ذکر
کرتے ہوئے لکھا ہے "اگنی ہوتر کو لکشمی دیوی جی

مسلمان بہائی بنانا چاہتے ہیں۔ اُسکو جلد کامیابی ہونا تو درکنار شاید کبھی بھی کامیابی نصیب نہ ہو۔ ہم جس ایسی رکھنا چاہتے ہیں جس سے ہر کہ ومہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔ اس اصول کے مقابلہ میں گروکل کا اصول قابل ملاحظہ ہے کہ طالبعلم بلحاظ صحت جسمانی و دماغی داخل ہونے چاہئیں نہ کہ بلحاظ دولت والدین۔ ریذیڈنٹ کے برخلاف جو نیم بنائے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں لیکن سب سے بڑھ کر ایک اصول مانا گیا ہے۔ جو سارے ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔ کمیشن کی رپورٹ کی ہے کہ "طالبعلم یا تو اپنے والدین یا ولیوں کی نگرانی میں رہیں یا ایسی جگہوں میں جن کو یونیورسٹی پسند کرے"۔ یہ ایک ادھوری سی کوشش ان برائیوں سے بچانے کے لئے ہے جو کہ اُس ملک کے طالبعلموں کو چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہیں۔ اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ جب اُس ملک میں جہاں کہ فیصدی ۲ سے زیادہ ایسے آدمی نہیں ہیں جنہیں کہ واقعی تعلیمیافتہ کہا جاوے۔ اور ان تعلیمیافتوں میں سے بھی ۵ فیصدی ہی ایسے ہوں جو اپنے بچوں کی تربیت کی نگرانی کرنے کے قابل ہوں تو اس قاعدہ سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ میری رائے میں جب تک کہ گروکل کے طریقہ تعلیم کی پیروی کرتے ہوئے یوگ ادھیاپک اور آچاریہ اکیٹھے کر کے بچوں کو کل زمانہ تعلیم (برہمچریہ آشرم) تک ان کے دائرہ اثر میں نہیں رکھا جاتا تب تک کوئی بھی طریقہ تعلیم ممکن انسان پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

مفت بلکہ ٹکٹ نصف آنہ کے آنے سے لگا کر خبر دی دو رو با
دیسی کپڑا مع فہرست دیگر مال کارخانہ عام تقسیم کرتے ہیں۔
المشتہر نبی بخش احمد بخش کارخانہ گیروان محلہ شمیہ گوجرانوالہ

پُتر اور پتی دونو دیبی بھینٹ چڑھانے کے ہمراہ گھر کو چلی گئیں

دونوں دیویاں ... اُس وقت اہل ... مخالفت کی آگ ... سماجیوں کو ... جانوں کا خوف ... آریہ سماج کے ممبر ... شہر کے مسلمانوں ... نہ تھا۔ اسلئے میں ... تھی کہ اپنی پُتر بد... بود و باش اختیا... سمبندھیوں کا ... اور لکشمی دیوی ...

اسلئے دونوں ... راولپنڈی میں ... پہونچا نگرانی ... کے لئے دیوگ ... کے سمبندھیں ... محسوس کرنے ... بہادر پتی کی سما... آپ سے سمجھ میں ... مجھے پینے کے قابل ... کہ صدمہ کی ... ہو چلا اور ... تبدیلی کی ... کے لئے بہت ... کیا تھا پہونچا تو دیوی ... کا کام صدمہ ہوا۔ کا دائرہ معمولی سا ... ایک نہیں رہتا ہے کے ان کا کورس

تعلیم دینی چاہئے کہ وہ بھی اس ملک کے کام ... ڈی لارے نے کہا کہ ہم نے اپنی بندوقیں"۔ گویا گنہگار یہ بیت اگنی کی رسم کا کام کرتی ہیں ... جھنڈا الٹ گرا دیا۔ لیکن اپنی گذشتہ تدبیر کے اُنہیں آریا پدیشکی دھکارنی سمجھ لیا تھا۔ کر سکتے۔ گویا اب معلوم ہوا کہ بدیر جنرل پر حسب ذیل عبارت درج ہے" ایجی سے ایڈ پر ہتھیار رکھدئے ہیں۔ وے اپنے بھوجن۔ آرام۔ امور خانہ داری وغیرہ۔ ایک علیحدہ قوم کی حالت میں قائم رکھیں۔ بڑی لکشمی کو پڑھایا جاوے"۔

کی ہی رعایا رہتے ہوئے کوشش کریں۔ میں ہی شرمیتی لکشمی دیوی کی گود بھری اور اسیگ انکو اپنے پیارے پُتر کے دیوگ کا دکھ ملا۔ تمام اعلےٰ عہدوں کے لائق انکی تو ... کی کا پُتر ہی اُس طیاری میں بیمار ہوا۔ جو کہ وہ بیچی بہادروں کو تعداد اور شروت وغیرہ ... دیکار کے لئے کر رہی تھیں۔ لکشمی دیوی کے مزاج میں اسقدر مسکینی تھی کہ وہ سوائے اُن ایک دو عورتوں کے جن سے اُن کی طبیعت ملی ہوئی تھی اجنبی عورتوں سے ہوا شرمایا کرتی تھیں۔ پنڈت لیکھرام جی چاہتے تھے کہ انکی دھرم پتنی اُن سے دھرم وتبلیغ طیاری میں لے کر اپنی بہنوں اور ہمنشینوں کی طبیعتوں کو ویدک دھرم کی طرف پریرت کیا کرے۔ اُنہوں نے مجھے صلاح پوچھی کہ کسطرح لکشمی دیوی کا حوصلہ بڑھایا جاوے۔ میں نے صلاح دی تھی کہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر اُن کو پنڈت جی ساتھ لیجایا کریں۔ چنانچہ اسی صلاح پر عمل کر کے وہ شرمتی جی کو انبالہ چھاؤنی اور تھر آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر لے گئے۔ جہاں سے سخت بیماری کی حالت میں لڑکے کو واپس لانا پڑا۔ پنڈت جی سنہ ۱۸۹۶ء کے موسم برسات کا ذکر ہے۔ اسکے بعد چونکہ رشی دیانند کے جیون چرتر کی چھپائی کا کام شروع ہونے والا تھا۔ اسلئے لکشمی دیوی کو اپنے پتی کے ہمراہ لاہور جانا پڑا۔

ایک صدمہ سے ابھی تک پورا چھٹکارا نہیں ہوا تھا۔ اور پیارے پُتر کی یاد ابھی بھولی نہیں تھی۔ کہ دیوی کے دیکھتے دیکھتے ایک شیطان دھوکہ باز انکے پیارے پتی کے پیٹ میں چھری بھونک کر چھینے لگا۔ کس بہادری سے ویر انگنا نے قاتل کے ہاتھ سے چھری چھیننے کی کوشش کی اور کس طرح سے ہاتھوں پر زخم کھایا۔ یہ واقعات ہیں جنہیں وے سجن بخوبی جانتے ہیں۔ جو مارچ ۱۸۹۷ء کا پُرجوش اخباری لٹریچر پڑھتے رہے ہیں

سوامی وویکانند کی موت

جس جوان آدمی نے سنیاس کے آدھے حصہ کو ہلا دیا تھا۔ وہ جو ... ستمبر کو چھوڑ گیا ... مگر یہ مشہور ... مقالات پہلے ... ہوئی اور مدراس ... طیار کرنے کے لئے تیار ... ہنگامہ ... نسبت اُن کے جیسے بیان کر ... خود بہان تیاگی ... اور ... کورس ... لیکن جب ہی نام ... نج کے طور پر سینکڑوں ٹریکٹ ... ملک کے باشندے ہر طرح ... نہیں کر سکتے تو مجھے ... بھولی ہوگی کہ ... چھپوا دیا تھا۔ کہ سوامی جب یوگی کے لئے ... تو میری سمجھ میں نہیں آتا ... اپنی اچھا سے پران تیاگ ... برہم دھام کو سدھار ... اور انگلینڈ میں ... لیکچر ... ان سوامی ... نہیں ہونے چاہئیں

اُپدیش

य एव काले भुवनस्य गोप्ता विश्वाधिपः सर्वभूतेषु गूढः। यस्मिन्युक्ता ब्रह्मर्षयो देवताश्च तमेवं ज्ञात्वा मृत्युपाशांश्छिनत्ति ॥

دکھ اور کلیش سے پیڑت پاپ آتما یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ سرو رکشک شکتی اس سنسار کے اندر موجود ہے۔ جب اسکا دکھ دور نہیں ہوتا جب پاپ کا نتیجہ اُسے کلیش پہونچا رہا ہے۔ تو وہ کیسے مان سکتا ہے کہ سرو رکشک کی رکشا کے دایرہ کے اندر وہ ہی داخل ہے۔ پرانوں کے ماہر اُسے مہابھارت کے یدھ میں ہاتھی کے گھنٹے کے نیچے پرند کے بچوں کی رکشا کا حال سُناتے ہیں۔ دُریودھن کی سبھا میں دروپدی کے بستر بڑھنے کا چمتکار دکھاتے ہیں پاپی پھر چلا اُٹھتا ہے "یدی پرماتما سرو رکشک ہے تو میرا کلیش کیوں دور نہیں ہوتا؟" ویدک مت والے بھی اُسے پراچین اور نوین دونوں ہستیوں کے درشٹانتوں سے ڈھارس بندھوانا چاہتے ہیں لیکن اُس کا وہی جواب چلا جاتا ہے "یدی وہ سرو رکشک ہے تو میرے دُکھ کیوں نہیں دور ہوتے" اتنے میں رشی آن پہونچتے ہیں۔ اور رشی کی دھن پر دیا کر کے اُنکی اودیا چھین کر یوں اُس کے بھرم کو دور کرتے ہیں "تو کیوں نراش ہوتا ہے۔ اور شانتی کیوں نہیں سمجھتا کہ کیوں نا سنگ نشا کیا وام مارگ نے اس دیش کے اندر گھور اتیاچار نہیں پھیلا رکھا تھا؟ کیا ہزاروں۔ لاکھوں پشوؤں کی گردنیں روز دھرم کے نام پر نہیں ماری جاتی تھیں؟ اور کیا دھرم کی اوٹ میں عن شکتی رکھنے والے منشیوں کی ہی تلوار کے وار سے قربانی نہیں چڑھائی جاتی تھی

کیا اُس سے برسوں ہا ہا کار نہیں مچ رہا؟ پھر یدی کوئی سرو رکشک نہ ہوتا تو دیو کے کومل بچے کو کون پریرت کرتا؟ اور اسی سمے میں دیکھو بُت پرستی اور قبر پرستی کا کس قدر زور تھا۔ برہمچریہ کا نشٹ ہو چکا تھا۔ گھر گھر بیماری کا زور تھا۔ کون سمجھ سکتا تھا کہ بید کا رستہ کدھر ہے؟ کیا یہ سب دکھ ایک دن میں دور ہو گئے تھے؟ کیا بکرمی سمت کے آرمبھ میں ہی کسی اچاریہ کا ظہور ہوا؟ ہرگز نہیں بلکہ اُنیس سو برسوں کی خرابی کے بعد کہیں رشی دیانند کا جنم ہوا جنہنے اندھیرے کو اُجالے سے تبدیل کر دیا۔ اس انتظام کے لئے وجہ ہے۔ منشیوں اور اسیطرح منشیہ سماجوں کے کرموں کا پھل جب تک پورن ریتی سے نہ مل لے تب تک اُن کی حالت کو تبدیل کر نیسے اُن کی حالت درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے مورکھ! تیری حالت ہے۔ سرو رکشک سمے پر ہی رکشا کرتے ہیں" معاملہ صاف ہو گیا۔ پرماتما سرو رکشک ہے لیکن اُسکی رکشا کا پربندھ ہمارے ارادوں اور ہماری خواہشوں سے محدود نہیں ہے۔ بلکہ اُسکے لامحدود علم کے اندر جیسا پربندھ موجود ہے۔ اُسکے مطابق عمل ہوتا ہے۔ سمے پر ہی وہ سب کی رکشا کرتا ہے جسے ہم رکشا سمجھتے ہیں شاید اُسکی نگاہوں میں وہ رکشا نہیں ہے۔ اُسکے پربندھ کو وہی جان سکتا ہے ہم تُچھ جیو اُسکے پربندھ کی حقیقت کو کب سمجھ سکتے ہیں! وہی سب کا ایشور ہے۔ اُس سے بڑھ کر ایشورج کس پر ہو سکتا ہے؟ جب سب ایشورج اُسیکی بخشش کا نتیجہ ہیں تو کون ثروت کا مالک اپنے جاہ و حشم سے اُسکا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ محض ثروتوں کا مالک ہی نہیں وہ محض جگت کے رچنے والا ہی نہیں۔ وہ محض ہوا کو چلانیوالا اور پانی کو بہانے والا ہی نہیں۔ بلکہ پرانیوں کی پران کریا کا بھی سہارا وہی ہے۔ نہ کیول یہی بلکہ ایک ایک پرانی کے انت کرن کی تمام حالتوں کا جاننے والا ہونے کے باعث اگر اُسی کو

پرانبش ہو کہیں تو عین درست ہے۔ پھر کیا شک ہے کہ بغیر اُسکے جانے۔ بغیر اُسکو حاصل کئے منشیہ اپنے جیون کے اُدیشیہ کو پورن نہیں کر سکتا یہاں تک تو معاملہ صاف ہے۔ لیکن اس سے آگے چلکر ہی مشکلوں کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بغیر اُسکو جانے ہوئے اس وکشیپت من کو شانتی نہیں مل سکتی۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ اُسکے حصول سے ہی کلیش اور موت (جنم مرن) کا دُکھ دور ہو سکتا ہے لیکن وہ کہاں؟ اُسکا پتہ کس سے پوچھیں؟ گنگا۔ اور گوداوری کاشی اور پریاگ۔ بدری ناراین اور جگناتھ پوری کوئی دھام اور کوئی تیرتھ تو چھوڑا نہیں۔ لیکن اشٹ کی پراپتی اب تک کوسوں دور ہے۔ گرجا اور مسجد مندر اور دھرم شالا کونسے ستھان کی ہمنے خاک نہیں چھانی۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ یہ دل اُسیطرح بیقرار ہے آتما اُسی طرح اشانت ہے۔ لیکن وہ دیکھو اسکھ آسن جمائے۔ پران چڑھائے کون شانت مورتی ستھت ہے؟ اور اُسکے پاس ہی کون وہ پیشانی مسکراتا ہوا چہرہ کس سجن پُرش کا نظر آتا ہے۔ آہ! اب نہیں دو نہیں یہ تو انگنت چہروں کا نظارہ دکھائی دے رہا ہے اور سنو اُس گمبھیر کنٹھ دھرم بانی کو جو ایک سُر سے ہزاروں لاکھوں موجودہ اور گذشتہ مہاتماؤں کی زبان سے نکل رہی ہے "برہم ایک ہے۔ وہی سرو ویشو ہے۔ اُسکی بھگتی سے ہمنے شانتی لابھ کی ہے۔ تم بھی اُسکی شرن میں پہونچ کر شانت ہو سکتے ہو" پریہ پاٹھک گن! آؤ ہم سب بڑے پریم سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رشیوں اور دیوتاؤں کی شرن میں پہونچیں۔ اور اُنکے قدموں پر شردھا اور وشواس سے بیٹھ کر اُن سے اس بید کے مارگ کا پتہ پوچھیں جس پر چل کر اُنہوں نے اس دشوار گذار راستہ کو طے کیا ہے۔ جسکے ایک ایک قدم پر دس دس ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں

اوم شم

آتمک نظارے

تمہارے درشن کے لئے دیا کل ہو رہا ہوں

جن سبھاؤں کے اندر بھگتی اور پریم کی دھار بہتی ہے...

ہستی کو ثابت کر چکا ہوں وہ مجھ بڑا ہی بھاگیہ شالی پرش سمجھ رہے ہیں۔ جن ودیارتھیوں کو اتم عمر میں تنہا تمہاری بھگتی کا منوہر اپدیش دے چکا ہوں وہ میری حالت پر رشک کر رہے ہیں۔ لیکن کیا میری حالت رشک کے قابل ہے؟ یدی وے ودیارتھی میرے انت کرن کے اندر پیش کردہاں کے خطرناک چیز کو دیکھ سکتے۔ تو مجھ پر صدقہ کرتے۔ یدی شاستر ارتھ کی سبھا میرے انتر یہ بھاوؤں کا مطالعہ کر سکتی۔ تو ہرگز مجھے جہاں گیہ وان نہ سمجھ سکتی۔ پران اتھ الوگ مجھے کیا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جن واستو میں کیا ہوں تم ہی اس کشٹ ہردے کے بھاوؤں کو سمجھ سکتے ہو اور تمہاری ہی کرپا سے اسکا ادھار ہو سکتا ہے جس وقت کہ تمہاری ہستی کو ثابت کر کے دو ہزار آدمیوں کو تمہاری طرف رجوع کر کے آیا تھا۔ اس وقت انت کرن تمہارے درشنوں کو بہت ہی زیادہ ترس رہا تھا۔ آہ! ہردے کے اندر اس سمے ادشواس کی کیسی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ میرے سرد بھاوؤں کے سوا ہی جگدیشور! دلیل اور کتابیں مجھے مکار بنا رہی ہیں۔ وہ دلیل کس کام کی جس کی بنیاد امر واقع پر نہ ہو۔ اور کتابیں کس کام کی جنکے سمجھنے کے لئے ہردے کے اندر جیون موجود نہ ہو دیا سندھو! تمہارے درشن کے بغیر بڑی سے بڑی دلیل بھگتی اور اعلےٰ سے اعلےٰ شاستریہ پرمان بھی بالکل خشک رہتے ہیں۔ سمرن شکتی کو انت کرنے کا لابھ اور بدھی کو بھی سوکشم کر کے کیا حاصل اگر تمہارے درشن سے محروم رہا۔ کرپا ناتھ! اپنے درشنوں سے کرتارتھ کرو تا کہ میری بھگتی اور پرمان دونوں کے اندر جیون موجود ہو جس سے کہ میں سنسار کا سچا اپکار کر سکوں۔

تم ادرشیہ اپنا اعلےٰ بناؤ

ہر ایک منشیہ کا کچھ نہ کچھ ادرشیہ ادرشیہ ہونا چاہئیے۔ نر

ادرشیہ پرش کا جیون۔ جیون نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن کیا کوئی بھی پرش ادرشیہ شونیہ ہے؟ مجھے تو سنسار کے اندر کوئی بھی پرش بغیر ادرشیہ کے دکھائی ہی نہیں دیتا۔ جن پرشوں کو ہم نر ادرشیہ سمجھتے ہیں انہوں نے بدشا رتھ کی جڑ کا نا ہی اپنا ادرشیہ بنایا ہوا ہے۔ جس طرح سنسار میں کوئی پرش بھی ستھت نہیں بلکہ سبھی سب چل رہے ہیں اسی طرح سبھی کچھ نہ کچھ ادرشیہ ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں ہر ایک انسان چل رہا ہے۔ وہاں یہ ضروری نہیں کہ سب آگے ہی چل رہے ہوں ان میں سے بہت حرکت تو کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی حرکت انہیں پیچھے کی طرف کھینچے لئے جاتی ہے۔ اسی طرح پر ادرشیہ تو ہر ایک پرش کا کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ لیکن ہر ایک پرش اپنا ادرشیہ اعلےٰ نہیں بناتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود بہت کوششوں کے بھی انسان دکھ اور کلیش کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ ورنہ جو پرش اپنا ادرشیہ اعلےٰ بنا دے تو وہ کسی نہ کسی بہتر حالت میں ضرور پہونچ جاتا ہے۔ جس شخص کا ادرشیہ ہی ایک کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں جا بیٹھنا ہے۔ وہ کب اُنتی کر سکتا ہے۔ لیکن جس شخص نے دھولاگری کی چوٹی کو اپنا لکشیہ بنایا ہے۔ وہ ہرم کوٹ کی اونچائی پر تو پہونچ ہی جائیگا۔ اور پھر اگر اپنے لکشیہ پر نہ بھی پہونچا تب اپنا شریر تو مضبوط بنا ہی لیگا۔ اعلےٰ ادرشیہ کے لئے کوشش کرتے ہوئے اگر ادرشیہ تک انسان نہ بھی پہونچ سکے تب بھی اسکے لئے طیاری کرتے ہوئے بہت سے اعلےٰ اوصاف اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ اسلئے مت ڈرو کہ اعلےٰ ادرشیہ تک پہونچ نہیں سکوگے۔ بلکہ یہ وشواس کرتے ہوئے کہ اعلےٰ ادرشیہ کی پراپتی کے پرشارتھ سے ہی اعلےٰ آچرنوں کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایسے ادرشیوں کو اعلےٰ سے اعلےٰ بناتے جاؤ۔

نیکی کر اور دریا میں ڈال

جو نیک کام شہرت اور جاہ کی خاطر کئے جاتے ہیں ان کا نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہوتا۔ آریہ شاستروں نے اسلئے نشکام کرم کی مہا کتہ بہت کچھ ورنن کیا ہے۔ جن لوگوں کے نیک اعمال محض ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے محدود ہوتے ہیں ان سے سنسار کی کچھ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کچھ ہوتی ہے تو اسکا بہت جلد خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ورشانت کے لئے دنیا کے مصنفوں کی حالت کو دیکھئے۔ جو کتابیں اس وقت اور ایسی جنتر ہی محض روپیہ کمانے کی خاطر لکھی گئیں ان کا ان مصنفوں کی زندگی میں ہی خاتمہ ہو گیا۔ لیکن جن آتم پرشوں نے کہ جنگل کے اندر بیٹھ کر منشیہ ماتر کی بھلائی کے لئے ودیا کا بھنڈار کھول دیا تھا ان کی تصانیف اب تک روئے زمین کی قوموں کو زندگی کے بسر کرنے کے لئے اعلےٰ سبق دے رہی ہیں۔ نشکام کرم کے اندر ایک خاص برکت ہے۔ جسے اوشواسی پرش محسوس نہیں کر سکتے حاتم طائی کے قصہ کے اندر جو شخص دریا پر بیٹھا ہوا کہہ رہا تھا "نیکی کر دریا میں ڈال" وہ ایک بڑی بھاری سچائی کا اپدیش کر رہا تھا یہ خیال محض ضعیف الاعتقادی ہی نہیں ہے کہ جس شخص نے نیک کام کی پرشنسا چاہی۔ اس نے اپنے نیک اعمالوں کے ثمرہ کو بالکل گنوا لیا۔ جب تک انسان نشکام بھاؤ سے کام کرنے کی مہما کو نہیں سمجھیں گے۔ تب تک منشیہ جاتی کی سچی اُنتی دشوار ہے۔

آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کو ہوگا
آریہ بھائی و اپدیشک مہاشے درشن دے کر کرتارتھ فرماویں۔

درشن ابھلاشی منتری آریہ سماج شملہ

ست دھرم پرچارک

تم ملکر کام کرنا کب سیکھو گے!

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماسک پتر کے گذشتہ نمبر میں ایک بڑی دردناک اپیل چھپی ہے۔ جہاں چاروں طرف سے آریہ پُرشوں نے یہ پرشن کرنے ہوئے کہ دہلی کے جاتے تخت نشینی پر تحریری اور تقریری پرچار کا کیا انتظام ہوگا۔ سبھا کا ناکول دھرم کر دیا ہے۔ وہاں سبھا کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا افسوسناک ہے کہ اگر وید پرچار فنڈ کے لئے آئیندہ ایک ماہ کے اندر کافی مدد نہ ملی تو شاید موجودہ اُپدیشکوں میں سے ہی کچھ کم کرنے پڑیں۔ اٹھنے کے لئے تو یہ الفاظ کچھ بھی نہیں۔ لیکن اسکا اخلاقی اثر جو کچھ پڑیگا اُس پر آریہ پبلک کو ایک لمحہ کے لئے ضرور غور کرنی چاہئے اگر سچ مچ (ایشور نہ کرے) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی حالت ایسی ہوگئی کہ وہ موجودہ اُپدیشکوں میں سے ایک کو بھی محض اس وجہ سے کہ کمی روپیہ کے وہ اُسے ملازم نہیں رکھ سکیگی۔ تو کیا سبھا آئیندہ کے لئے ذرا بھی اعتبار کے قابل رہ سکیگی۔ ایسی حالت میں کیا سبھا کی کچھ بھی وقعت رہ سکیگی۔ اور کیا سبھا ایسی حالت میں اپنے خادموں کی جان نثاری کی مستحق بن سکیگی۔ جس سبھا کے اُپدیشکوں کو ہمیشہ یقین رہا ہے کہ اگر وے سبھا کی سیوا کرتے ہوئے افلاس کی حالت میں مر جاویں گے تب بھی سبھا اُنکے پسماندگان کا پالن پوشن کر سکیگی۔ اگر انہیں اس طرح پر جواب دیا گیا۔ تو کون پُرش ہے جو کام کرنے سے پہلے اپنے پریوار کے لئے چنتا جیسی کے خیالات دل میں نہ لاویگا۔ آریہ پُرشو۔ شاید اب تک نہ سمجھے ہوں گے۔ کہ معاملہ کیا ہے۔ اُنکی آگاہی کے لئے یہ بتلانا ضروری ہے کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ۳۱- اگست کو ختم ہوجایا کرتا ہے۔ اُسوقت تک جسقدر دھن وید پرچار فنڈ میں پراپت ہوتا ہے اُسکا چوتھا حصہ بطور سرمایہ کے جمع کرنے کے بعد باقی تقریری اور تحریری پرچار کے کام میں صرف کیا جاتا ہے۔ مگر سبھا کے ماسک پتر سے معلوم ہوتا ہے کہ وید پرچار فنڈ میں جسقدر دھن اب تک آیا ہے اُس سے آئیندہ سال کا پورا بجٹ تیار نہیں ہو سکیگا۔ میں نے موٹا حساب لگا کر دیکھا ہے کہ اگر ۳۱- اگست تک سبھا کے کوش میں وید پرچار فنڈ کے لئے ۵۰۰۰ روپیہ اور نہیں پہونچ سکیگا۔ تو موجودہ اُپدیشکوں میں سے کسی نہ کسی کی تخفیف کا سوال ضرور پیش کرنا پڑیگا۔

آریہ پُرشو! جب تم اپنے معمولی فرائض کو بھی ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ تو دہلی دربار پر غیر معمولی پرچار کے لئے زور دینے کا نہ معلوم تمہارا کیا حق ہے یہ مانا کہ طاعون کی وجہ سے بہت سے آریہ سماج اپنا سالانہ جلسہ نہیں رچا سکے۔ لیکن کیا ایسی حالت میں ہی اُن کے لئے وید پرچار فنڈ کے لئے نہیں بھیج سکتے تھے؟۔ یہ تو درکنار میں نے افسوس سے دیکھا ہے کہ جن آریہ سماجوں نے سالانہ جلسے رچائے۔ اُنہوں نے بھی شرومنی سبھا کی ضروریات پر اپنی لوکل ضروریات کو ترجیح دیکر کُل کا کُل روپیہ دکھلاوے کے بعد اپنے یہاں رکھ لیا۔ بعض بھائیوں نے وید پرچار کے نام سے روپیہ جمع کرکے خود بخود اپنے مندر فنڈ کے لئے بغیر مرضی اہل مالک (یعنی سبھا) کے قرضہ لے لیا ایسی حالت میں جبکہ آپادھاپی پڑی ہوئی ہے۔ سبھا کی نازک حالت پر غور کون کرے۔

لیکن سبھا کی حالت پر غور کئے بغیر گذارہ چل سکتا ہے؟ سبھا کیا ہے؟۔ پنجاب کے جملہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کا مجموعہ۔ گویا پنجاب کے جملہ آریہ سماجوں نے اپنی متفقہ طاقت کو ایک جگہ ملکر خرچ کرنے کے لئے اس سبھا کی بنیاد رکھی تھی۔ اور دیدکی اس آگیا کی تعمیل میں کہ ہم سب کو آپس میں ملکر تمام دھرم کے کام کرنے چاہئیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب قایم کی گئی تھی۔ جو لوگ آرگنیزیشن کی طاقت سے واقف ہیں۔ جنہوں نے مذہبی تواریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے آرگنیزیشن کی طاقت کا پتہ لگایا ہے۔ وے اس امر کے ماننے کے لئے مجبور ہوں گے کہ اسوقت جو کچھ کام لوکل آریوں کی محنت سے ہی ہو رہا ہے۔ اُسکے پیچھے بھی سبھا کی ہی اخلاقی متفقہ طاقت کام کر رہی ہے۔ اگر سبھا کا وجود نہ ہو تو لوکل کام میں بھی وہ کامیابی نصیب نہ ہو جو فی زمانہ دکھائی دیتی ہے۔

ان جملہ وجوہات پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہونچنا مشکل نہیں ہے۔ کہ شرومنی سبھا کی مدد کرکے اُسے بے فکر کردینا آریہ پُرشوں کا پہلا فرض ہے۔ سبھا کے ماسک پتر میں جو کچھ لکھا ہے اُسے پردہ ان مہاشے کی آواز سمجھنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آواز ہرگز ایسے دردناک لہجہ میں نہ سنائی دیتی۔ اگر ضرورت اشد نہ ہوتی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا بردھان بدیپوکو کا بچھونا نہیں ہے۔ میں تجربہ سے جانتا ہوں کہ یہ پد کانٹوں کی جھاڑی ہے۔ پنڈت رام بھجدت جی نے اس پد کی ذمہ داریوں کو ایک بڑے نازک وقت میں اپنے ذمہ لیا تھا۔ جو لوگ پنڈت جی کی آزاد طبعی اور بیفکرے پن سے واقف تھے اُنہیں اُمید نہیں تھی کہ وہ اس عہدہ کے فرائض کو پورا کرسکیں گے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ ذمہ داری طبیعت میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ بغیر سکرٹری کے (جو پد کا عرصہ سے خالی پڑا ہوا ہے) کام کو جس خوبی سے انجام دیا ہے وہ اسوقت انہیں کا حصہ ہے۔ جبوقت کام کرنیوالوں کا ایسا قحط نظر آرہا تھا اُس نازک سمے میں جس شخص نے محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہو۔ اُسکا حوصلہ کیا آگے کے لئے ٹوٹ سکتا ہے۔ اگر اُنکو وے لوگ ہی مدد نہ دیں۔ جن کے بھروسہ پر کام کیا گیا ہو! میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت بغیر چون وچرا کے آریہ پُرشوں کو وید

برچار فنڈ کی سالانہ کمی کو پورا کرنے کے لئے کم از کم
ہونا چاہئیے - چار آنہ فنڈ اور ایک آنہ فنڈ اور اسی طرح
کے جتنے فنڈ چاہو پیش کرتے جاؤ - لیکن جب تک
سچی کوشش نہیں کی جاتی تب تک اسوقت کی کمی
پوری نہیں ہو سکتی - ہم فنڈ اور ایک آنہ فنڈ
اطمینان کے ساتھ سیتمبر کے بعد کرتے جاتا - لیکن اسوقت
تو ۲۵۰۰ کی رقم نقد جمع کرنے سے کام چل سکتا ہے

یہ رقم معلوم تو بڑی دیتی ہے - لیکن اسکا جمع کرنا کچھ
بھی مشکل نہیں ہے - جالندھر آریہ سماج نے دو برسوں
سے اپنے سالانہ جلسے نہیں کئے - تیسری مرتبہ
بھی شاید ہی کرے - مجھے معلوم ہے کہ ۱۹۱۰ء میں اگر
جلسہ کیا جاتا تو وید پرچار فنڈ کے لئے تین سو روپے
سے کم نہ ہوتا - کیونکہ دوابہ ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس
میں ہی لالہ نند لال جی کے یونشا رتنے سے اکیسو سے
زیادہ روپیہ ہو چکا تھا - اگر اسوقت جالندھر کے
بھائی کوشش کریں تو دو سو روپیہ ہو جانا مشکل امر
نہیں ہے - پشاور آریہ سماج نے اس سال اپنا
جلسہ نہیں کیا - وہاں سے بھی دو تین سو روپیہ ہو سکتا ہے
گجرات - وزیر آباد - گوجرانوالہ سے ایک ایک سو
روپیہ کیا مشکل ہے - جھنگ آریہ سماج نے لوکل اپدیشک
رکھنے کی غرض سے وید پرچار فنڈ کا روپیہ روک
رکھا تھا - وہ آریہ سماج سارا بھیج سکتا ہے - کیونکہ لوکل
اپدیشک کی تقرری کی باری تو اب دوسرے سال ہی آوے گی
پونڈری - شرقپور وغیرہ بہت سے آریہ سماجوں میں
وید پرچار کا روپیہ اب تک رکا ہوا ہے - اُن میں سے جنہوں نے
ابھی روپیہ نہیں بھیجا - وہ اب فوراً بھیج دیویں - دہلی
آریہ سماج نے بھی کچھ عرصہ سے مون دھارا ہوا ہے - وہاں سے
دو تین سو روپیہ فوراً جمع ہو جانا کیا مشکل ہے - بھوانی -
انبالہ چھاؤنی - شملہ - لودھیانہ - پٹیالہ - ننگرتی - بیگو - نبھ پور
بھاگوواڑ - چھینا - بٹالہ - دھرم سالہ - سکھو - کن کن
جگہوں کا نام لکھا جاوے - اگر سو پچاس کچھ ہی کر کے بھیج
دیویں تو کام چل نکلتا ہے - لیکن ان آریہ سماجوں کے علاوہ
سینکڑوں جگہوں میں آریہ پرش نواس کرتے ہیں - جو
تھوڑی سی توجہ سے وید پرچار کے کوش کو پورن کر
سکتے ہیں - جناب اور جہلم کی انبارہ پر خصوصاً بہت سے
بھائی ایسے ہیں جن کی ذرا سی توجہ سے یہ مشکل حل ہو
سکتی ہے -

آریہ پرشو! - دس کنو جئے اور گیارہ چولھے کی ضرب المثل
پر عمل کرتے تو ہمیں یہ درودشا دیکھنی نصیب ہوئی ہے
اسی گری ہوئی اوستھا سے ہمیں نکالنے کے لئے رشی دیانند
نے اسقدر زور لگایا - اگر اب بھی اپنی طاقتوں کو متفق
کر کے کام کرنا نہ سیکھیں گے - تو کب ہمیں عقل آوے گی
میں جانتا ہوں کہ اسوقت شخصی ناراضگیاں ہمیں گمراہ
کر رہی ہیں - اور اپنے فرائض پر وچار کرنے کے لائق
اُنہوں نے ہمیں نہیں چھوڑا - انسانیت ہی تو اسی میں
ہے - کہ ایسے اندھکار کے سمے میں بھی سچائی کی روشنی
کیطرف درشٹی رکھتے ہوئے دویش کے گڑھے سے اپنے
آتما کو بچایا جاوے - مجھے بڑی خوشی ہوگی جب یکم ستمبر
کو سبھا کی طرف سے آریہ پرشوں کا شکریہ ادا کیا جاویگا
کہ انہوں نے بیس پچیس دنوں کے اندر اڑھائی ہزار روپیہ
وید پرچار فنڈ کے لئے جمع کر دیا -

گروکل سماچار

افسوس کہ ہفتہ گذشتہ میں خاص بیقراری وقت
اور طبیعت کے خراب ہونے کی وجہ سے یہاں
کے حالات نہ لکھ سکا - میں نے سمجھا تھا کہ
موسم برسات میں دریائے گنگا کی طغیانی
کے باعث لوگ بہت کم آئیں گے - لیکن برخلاف
اسکے اسوقت روز چار پانچ مہمان اُترے رہتے ہیں
میں خوش ہوتا اگر بقول بنی لغوں کے راستہ
خطرناک ہو جاتا - کیونکہ اس حالت میں
کم از کم اڑھائی تین ماہ تک تو بغیر شور و شر
کے کام ہو سکتا - اسوقت گنگا بڑی بڑھی
ہوئی ہے - اور اسکے کنکھل سے گروکل
بھومی کو آنے کے لئے ایک عجیب کشتی کا سہارا
لینا پڑتا ہے - مٹی کے تیل کے ۱۰ کنستر لے کر
خالی کر دئے جاتے ہیں اور اُن کو جوڑ کر بانسوں اور
مونج سے باندھ دیا جاتا ہے - نتیجہ ایک ایسی کشتی ہوتی
ہے - جس پر ڈوبنے یا گرنے کا خوف ہی نہیں
ہوتا - عورتوں کو اس کشتی سے ڈرایا جاتا تھا لیکن
جو دیویاں گروکل بھومی میں تمیز پر چڑھ کر آئی
ہیں اُن کا قول ہے - کہ ایسا آنند دایک سفر
اُنہوں نے کبھی کیا ہی نہیں

برہمچاریوں کے والدین میں سے گذشتہ
ماہ میں لالہ برکت رام تھاپر - پنڈت بالمکند وکیل
نجیب آباد - اور چودھری جینی سنگھ جی تشریف
لائے تھے - یہ ہر سہ صاحبان اپنی رائے کتاب رائے
میں درج کر گئے ہیں - اس ہفتہ محض پنڈت بالمکند
جی کی تحریر پیش کرتا ہوں - آئندہ ہفتوں میں شاید
کبھی اُنہیں دیگر اصحاب کی رائیوں میں سے بھی کچھ
انتخاب کروں گا - پنڈت بالمکند کئی بار اپنے پتر
ستیہ کام کو دیکھنے کی غرض سے آنے کا ذکر
کر کے فرماتے ہیں " میرا خیال ہے کہ گروکل
کے واسطے اس سے بہتر دوسری جگہ اور نہیں
پرماتما نے بخوبی کے ساتھ گروکل کے لئے یہ
جگہ بنائی ہے - میرا جانے ماسٹر سندر سنگھ جی
تندرستی لڑکوں کی روزانہ عمدہ ہوتی جاتی
ہے - میرا لڑکا جب سے داخل ہوا ہے جسمی
حالت میں اس وقت بہت اچھا ہے - اور یہی
حال میں اور لڑکوں کا دیکھتا ہوں - شروع
میں جب ماسٹر سندر سنگھ جی تھے - اکثر لڑکے
بیمار معلوم ہوتے تھے - لیکن اب ان کے ایک
دو لڑکے سے زیادہ تعداد بیماروں کی نہیں
رہتی - اور کبھی وہ بھی نہیں ہوتی .... چوکی
کا فرش برہمچاریوں کو دیا گیا ہے - کھانے میں
عمدہ عمدہ موسمی پھل ہر قسم دیا جاتا ہے - اور جب
کا شخص ہو اپنے بچوں کو اس قسم کی عمدہ غذا

ہیں کہا جاسکتا۔ ..... برہمچاریوں
سے کوئی شخص بات نہیں کرسکتا۔ ہر وقت
ان کی حرکات سکنات کی خبر رکھی جاتی ہے
کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا۔ جو استادوں
کی نگاہ سے برہمچاری علیحدہ ہو جاوے
یہاں ایک اور خوبی ہے۔ کہ بارش ہونے
کے بعد زمین فوراً خشک ہو جاتی ہے۔ کہیں
نشیب میں پانی بھرا ہوا معلوم نہیں ہوتا
اس سبب سے اطمینان ہوتا ہے۔ کہ یہاں
مرض پیدا ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔
مجکو یہ فکر اور خوف تھا۔ کہ موسم برسات
میں دریائے گنگ کو کس طرح عبور کر کے گروکل
میں جانا ہوگا۔ تمیٹر کی سواری سے میں واقف
نہ تھا۔ تمیٹر پر سوار ہو کر دریا کو عبور کیا تو
میری رائے یہ قائم ہو گئی کہ اگر بےخوف ذریعہ
عبور گنگ کا ہے۔ تو تمیٹر سے بہتر نہیں ہو سکتا
اکثر مستورات بھی مع بچوں کے عبور کرتی ہیں
..... یہاں پر مچھر یا جنگل کی مکھی
قریب ناپید کے ہے۔ حالانکہ ضلع بجنور
کے حصہ جات میں موسم گرما میں بھی نظر آتی
ہیں۔ وغیرہ وغیرہ "شخصی تعریفوں کے حصوں
کو چھوڑ کر پنڈت بالکند جی کی کمشن رائے
پیش کر دی گئی ہے۔

گروکل کی ضرورت جو میں نے پہلے بتلائی
تھیں ان پر لوگوں نے خاص توجہ کی ہے۔ پورقاضی
ضلع مظفرنگر سے خط آیا ہے۔ کہ ایک گاؤ عمدہ
موجود ہے منگا لو۔ کئیہ ہاں کے آریہ بھائی
منتر کونوں کا سامان کر رہے ہیں۔ جو بہت
جلد بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک طرف
سے سنگ مرمر کے فرش کی لاگت کا تخمینہ
دریافت ہو رہا ہے۔ ..... مجھے آشا
ہے کہ جو بھائی گروکل کے ساتھ پریم رکھتے
تھے۔ وے کچھ نہ کچھ ہر جگہ کر رہے ہوں گے

برہمچاریوں کی صحت عموماً اچھی
رہی ہے۔ البتہ جب کبھی بارش بند ہو کر
ہوا بھی بند ہو جاتی ہے۔ تو حبس کے باعث
کھانے پینے میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔
لیکن ہمارے برہمچاری ابھی بہت سے بچے
ہیں۔ بے احتیاطی کر ہی بیٹھتے ہیں۔ اسی باعث
جولائی کے آخری ہفتہ میں کچھ برہمچاریوں
کو بدہضمی کے باعث بخار آگیا تھا۔ لیکن یکم
اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو سب راضی ہو گئے۔ اور
اب تک پھر ایک بھی بیمار نہیں ہوا۔ تجربہ سے
آئیندہ فائدہ اٹھایا جاوے گا۔ اور کہا نے پینے میں
بد پرہیزی نہیں ہونے دیجاوے گی۔

موسم نہایت عمدہ ہے۔ خاصہ جاڑا پڑ
رہا ہے۔ یکم اگست سے گرمی کا پارہ ۷۵ درجہ
پر ہے۔ ایک طرف دریا کی لہریں۔ دوسری
طرف پہاڑ کی سبزی۔ اور درمیان ایک ہی
سبز فرش۔ عجیب آنند آرہا ہے۔

موضع کانگڑی کے انتظام کے لئے بابو گوری شنکر
صاحب پردہان آریہ سماج بجنور تشریف لے
آئے ہیں۔ آپ نے ایک برس کی فرلو رخصت
لی ہوئی ہے۔ اور بغیر ایک کوڑی سبھا سے
لئے برابر موضع کا انتظام کریں گے۔ اپنی
زمینداری ہونے کے باعث ان کو تجربہ بڑا بھاری ہے

آجکل دو ماس کا اندھیائے (تعطیل) ہے
اور ہاتوں میں معمولی پڑھائی بند رہے گی
برہمچاری اپنا پڑھا ہوا یاد کریں گے۔ اور
دیگر ضروری باتیں سیکھیں گے۔ ویایام بڑی
عمدگی سے کرتے ہیں۔ اور دل بہلاؤ کے لئے
فٹ بال کرکٹ بھی ٹینس کھیل لیتے ہیں۔

سکرٹری آریہ سماج خانکی لکھتے ہیں کہ
گروکل کا ایک نقشہ مع نقشہ راستہ ہریدوار
وکنکھل ستیہ دھرم پرچارک کے ساتھ شائع
کیا جاوے۔ اس جنگل میں نقشہ کون کھینچے

کوئی نقشہ کش بھائی آویں۔ گروکل کا
درشن بھی کریں۔ اور نقشہ بھی طیار کر دیویں
ایک پنتھ دو کاج کا مسئلہ بعیدہ ہو جاوے۔

بارش پچھلے دنوں سخت ہوئی ہے ۳۱۔
جولائی کی رات کے گیارہ بجے سے شروع
ہو کر ۲۔ اگست کی شام تک لگاتار برستا رہا۔
شاید اس عرصہ میں ۱۲۔ انچ سے زیادہ
بارش ہوئی ہوگی۔ لیکن جیوں ہی کہ ۲۔ اگست
کی شام کو بارش بند ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد
کہیں بھی زمین پر پانی نظر نہیں آتا تھا۔ اسی
وقت ایک طرف سورج کا پرکاش ہوا۔
اور دوسری طرف پھوار پڑنی شروع
ہوئی۔ اور فوراً مکمل اندر دھنس کے درشن
ہوئے۔ جسکا ایک سرا پہاڑ سے نکلتا ہوا
اس ورشیہ کی شوبھا کو بڑھا رہا تھا۔ آدھ گھنٹے
تک سرد برہمچاری تنہا دھیان مگن اس
نظارے کے اندر محو رہے۔ گنگا بہت چڑھ گئی
تھی۔ کنارے سے صرف ۳ فیٹ نیچے رہ گئی تھی
لیکن اس جگہ گنگا کے بہاؤ میں ڈھلاؤ اس
قدر ہے۔ کہ بہت زیادہ پانی چڑھ آلے
پر بھی گروکل آشرم تک پانی کا پہونچنا محال
ہے۔ اس سے زیادہ گنگا کا پانی کسی سال
شاید ہی بڑھے۔ گو گذشتہ سخت بارش
کے بعد مچھر کسی قدر زیادہ دکھائی دیتے
ہیں۔ لیکن بڑا مچھر اب تک نابود ہے
آشرم کے احاطے کے گرد کا گھاس بہت
کچھ صاف ہو گیا ہے۔ اور باقی کرایا جا رہا ہے

**آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان) کا
سالانہ جلسہ ۱۶۔ ۱۷۔ اگست کو
ہونا نیت ہوا ہے۔ نگر کیرتن
۱۵ کی شام کو ہوگا**

کیا جیو آتما انو نہیں ہے؟

(از لالہ کیسن داس سب اوور سیئر)

مہاتما کناد جی نے ویشیشک درشن میں پدارتھوں کی گنتی اس طرح سے کی ہے۔

ادھیائے اول - اہنک پہلا - سوتر ۵

पृथिव्यापस्तेजो वायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि।

یعنی پرتھوی - جل - تیج - وایو - آکاش کال - دشا - من - آتما - یہی دربیہ ہیں

سوال - ایشور کو دربیوں میں کیوں نہیں لیا گیا

جواب - آتما شبد سے جیو آتما و پرماتما دونوں مراد ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ جڑ اور چیتن پدارتھوں کو بیان کیا گیا ہے۔ پہلے آٹھ دربیوں میں جڑ یعنی پرکرتی کے کاریہ گنے ہیں۔ اور نواں آتما چیتن کا اظہار کرتا ہے۔ جڑ چیزیں وہ ہیں جو دوسروں کے اختیار میں ہیں۔ اور خود مختار نہیں ہیں۔

تغیر پذیر چیز کو کاریہ کہتے ہیں۔ چونکہ یہ سنسار تغیر پذیر ہے۔ لہذا اسکو کاریہ سمجھنا چاہیئے اگر اس سنسار کو ذرا گہری درشٹی سے دیکھا جاوے۔ تو صرف دو ہی قسم کے پدارتھ نظر آتے ہیں۔ یعنی چیتن اور اچیتن کوئی بھی کاریہ بنا کارن کے نہیں ہو سکتا ہے۔ یعنے جب تک کہ دونوں کارن نمت و اپادان موجود نہ ہوں۔ کوئی بھی کاریہ ہو نہیں سکتا ہے۔ نمت کارن اسکو کہتے ہیں۔ جو کاریہ کی شکل میں خود داخل نہ ہو۔ اور اپادان کارن وہ ہے جو کاریہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ سنسار بھی دو ہی کارن رکھتا ہے۔ پرکرتی اسکا اپادان کارن ہے۔ اور پرماتما نمت کارن

اب ذرا اور آگے چلیئے۔ اور دیکھیئے کہ یہ جو ذی روح اجسام دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں خالی پرکرتی ہی ہے۔ یا کچھ اور۔ تو ذرا سے غور سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ کارن کے گن کاریہ میں ہی رہتے ہیں۔ لہذا پرکرتی جڑ ہے۔ اس میں چیتنتا کبھی بھی نہیں آسکتی ہے۔ اس طرح سے ہمکو پرکرتی سے علیحدہ جیو آتما ماننا پڑیگا چونکہ سنسار میں دن رات کا ہونا چاند سورج کا چڑھنا وغیرہ وغیرہ ایک انتظام سے ہیں اور یہ انتظام ایسا بڑا ہے۔ کہ سوائے ایسے انتظام کنندہ کو وبھو یعنی سرو ویاپک مانے کے ایسے بڑے انتظام کا ہونا سمجھ میں نہیں آسکتا ہے۔ لہذا ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس سنسار کا منتظم یا نمت کارن سرو ویاپک ہے۔ اب ہمیں اسبات کی تحقیقات کرنا ہے کہ جیو آتما انو ہے یا مدہم یا وبھو

سوال - کیا جیو آتما انگشٹھ ماتر یعنے مدہم پرمان والا نہیں ہے؟

جواب

मूर्त्तत्वाद् घटादिवत्समानधर्मापत्तावपसिद्धान्तः— सांख्य सू० ५०; अ० ९।

ارتھ۔ اگر آتما کو مدہم پرمان یعنی مورتی والا مانیں تو گھٹ پٹ کی طرح آتما میں سنیوگ یعنی ترکیب وغیرہ ہونے سے آتما کی پیدائش اور ناش تسلیم کرنا پڑیگا۔ چونکہ آتما انتیہ نہیں ہے اسواسطے وہ سنیوگ ویوگ سے علیحدہ ہے اور مورتی والا نہیں ہے۔ جو لوگ مدہم پرمان والا یعنی مورتی والا مانتے ہیں۔ وہ جیو آتما کے نت ہونیکے سدھانت کا کھنڈن کرتے ہیں۔ لہذا جیو آتما مدہم پرمان والا نہیں ہے۔

سوال - تو کیا جیو آتما مہت یعنے وبھو بھی نہیں ہے

جواب

उत्क्रान्तिगत्यागतीनाम्॥ वेद० दर्शन: अ० २ पा० ३ सू० १९

ارتھ - نہیں ہے بلکہ انو پرمان والا ہے۔ شاستر کے وچن سے اتکرانتی گتی اگتی کا شروع اس شریر کو تیاگنے کا نام اتکرانتی ہے۔ اس لوک سے چندر لوک آدکوں کو جانا گتی ہے۔ چندر لوک آدکوں سے اس لوک میں آنے کو اگتی ہے۔ وبھو میں اتکرانتی گتی اگتی نہیں ہو سکتی ہے۔

पा० ३
वासनाचोत्तरयो: वे० दर्शन अ० २

جیسے کوئی پرش کسی گرام کا سوامی ہے۔ ... تو بھی اگر چت اسکا سوامی پنا دور ہو جاتا ہے ایسے ہی جیو اس شریر میں نہ چلے تو بھی اس شریر سوامی کی نورتی روپ اتکرانتی ہو سکتی ہے۔ اگر ... آتما کے سنیوگ کے بغیر گتی اگتی نہیں ہو سکتی ہے۔ ... سیتے ہی جیو انو ہے۔ انوکے بنا سنیوگ نہیں ہو ... سنیوگ کے بنا چلن نہیں ہوتا۔ چلنے بنا گتی اگتی نہیں ...

سوال - اگر جیو آتما انو پرمان والا ہے۔ تو ... شریر کے اندر گیات آدکوں کا گیان نہیں ہو ...

अविरोधश्चन्दनवत् वे० दर्शन अ० २ पा० ३ सू० २३

جیسے چندن کا ایک بندو شریر کے ایک دیش میں ... سرو شریر بیاپی آنند کو کرتا ہے ویسے ہی جیو ... توک کیا نتہ سنیوگ یا کر شریر کے ایک دیش میں ... سرو شریر بیاپی گیات آدی گیان کو کرسکتا ہے۔ ... شاستروں سے بہ حد کرکے دکھایا گیا ہے۔ کہ جیو انو ... والا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ مہرشی نے ستیارتھ پرکاش میں بھی ایسے ہی مانا ہے۔ دیکھئے۔ ستیارتھ پرکاش ... سمولاس ہفتم پانچویں بار کا چھپا ہوا۔ صفحہ ۲۰۵ ... پر اسطرح سے مہرشی نے بحث کی ہے۔

(پرشن) جیو شریر میں بھن وبھو ہے یا پریچھن ... یدی وبھو ہے۔ تو جاگرت سوپن ... مرن جنم - سنیوگ - ویوگ - جانا آنا کبھی ...

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک راستی کو محسوس کرنے والا آریہ سماجی۔ ایڈیٹر خالصہ سماچار ہی کیا افسوس ہے اس وقت بہت سے سکھ ویدک دھرم کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ لیکن زمانہ آئے گا جب وے خود بخود ویدک دھرم کی شرن میں آئیں گے۔ سخت لکھنے سے کچھ فائیدہ نہیں

ایڈیٹر

مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ

بدبخت ہندوستان قحط کے ہاتھوں کئی بار چیخ اُٹھا۔ بارہا یتیموں اور بیوگیوں کی آہ و زاری سے کرہ ارض تاریک ہو چکا۔ شیرخوار ننھے ننھے اور معصوم بچے ماتاؤں نے اپنی گود سے نکال پھینکے۔ ہزاروں جانیں تلف ہو گئیں سینکڑوں سفید پوش قحط کے ہاتھوں ستائے زہر کھا کر ہمیشہ کے لئے سُکھ کی نیند سو گئے لیکن مارے شرم وحیا کے کسی نے بھی ہاتھ نکال کر کسی سے پیسہ نہ مانگا۔ غرضیکہ جب جب قحط کا دورہ ہوتا رہا۔ خلق خدا پر ایک قہر نازل ہوتا رہا۔ طاعون نے وہ ہاتھ دکھائے کہ جس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حرکت خون ایک دفعہ تو تھم جاتی ہے۔ لاکھوں گھر بے چراغ ہو گئے۔ سینکڑوں شہر اور گرام اُجاڑ ہو گئے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مردے اسی نامراد طاعون کے سبب سے میونسپل کمیٹیوں کے بھنگی بیل گاڑیوں پر لاد لاد کر پھینکتے رہے۔ لیکن کبھی ہندوستانی نواب اور سرکیفور راجہ مہاراجہ کو اس بدنصیب انڈیا اور ہم وطنوں کی حالت زار پر رحم اور ترس نہ آیا۔ قحط میں اگر گورنمنٹ کے سوا کسی کا کلیجہ پگھلا تو صرف مذہبی سوسائیٹیوں کا یا اُن کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا طاعون سے اگر کسی کا دل نرم ہوا۔ تو صرف گورنمنٹ کا۔ اور یا اُن کا جن کو راے بہادری اور تمغوں کی خواہش تھی لیکن اب پڑھا ہے کہ کلکتہ کے چڑیا خانہ میں ریچھوں کا مکان بنانے کے واسطے نواب صاحب ڈھاکہ نے پندرہ ہزار روپیہ دیا۔ اور لنڈن کے شاہی ہسپتال کے فنڈ میں سرکیفور مہاراجہ صاحب جیپور نے (پچھتر ہزار روپیہ) عطا فرمایا ہے

راقم

گوروپیارا

شریمتی لاجونتی جی کا پُنر وواہ

شُبھ دان۔ گمبھیر چیت۔ نیتی مان۔ بہدر پرش جس قدر ہو چکے ہیں۔ اور جو آج کل شہرۂ آفاق ہیں۔ کیا اہل ہند اور کیا انگریز۔ سب بیک زبان پکار رہے ہیں۔ کہ قوم کی مضبوطی کی بُنیاد اچھے قوانین مجلسی پر ہے۔ مگر سوسائٹیاں ہرگز ترقی نہیں کر سکتیں۔ جب تک اُن کے اندر دھرم کے پاک اصول کام نہ کر رہے ہوں۔ سنسار بھر کے واقعات ہر ایک ملک کی تواریخ اس بات کی شاہد ہے۔ جب تمام اعلے اصول کتابوں میں ہی بند رہ گئے۔ جب تک کہ عامل لوگ میدان میں نہ نکلے اور ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

پر آرُوڑھ ہو کر اُتم کرم اور دھرم کو پالن کرنے کے لئے مستعد نہ ہو گئے۔ نہیں نہیں جب تک کہ اپنے آچرنوں دوارا ثابت نہ کر دیا۔ کہ یہ پوتر اصول واقعی سویکار کرنے کے یوگیہ ہیں۔ ایسے ہی نہیں کہ اُن کو کرتویہ میں لانے سے اُنکو کوئی ذاتی فائیدہ ملحوظ خاطر ہے۔ بلکہ اسلئے کہ وہ اپنی پیاری کانشنس (آتما) کا خون نہیں کر سکتے۔ اور اپنے فرض کو بلا غرض طور سے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ گو اس قسم کے آدمی معدودے چند ہوا کرتے ہیں۔ مگر در حقیقت یہی انسان ہوتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی شکل میں سنسار کے اُدھار کی صورت نکال سکتے ہیں۔ تجربہ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ انسان جس نسبت سے عالی حوصلگی اور فراخدلی سے کام لیتا ہے۔ اُسی نسبت سے وہ سوسائٹی کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔ ورنہ تنگدل اور پست ہمت اور ضعیف طبع تو عموماً اپنے ہی نفع کی سوچا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ آخر کار اُس خوشی سے محروم رہجاتے ہیں۔ جو بنی نوع انسان کے خیر خواہوں کے حصہ میں آیا کرتی ہے۔ اُن کو خوشی صرف اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے فرض کو پورا کر دیا۔ خواہ وہ کبھی ہو یا شکستہ دونوں حالتوں میں خوش۔ ہمارے ہاں آجکل بڑے بڑے ریفارمر قوم اور ملک کی بہبودی پر آمادہ لیکچر بازی کے دلدادہ۔ فن تقریر میں یہاں تک ترقی کر گئے ہیں۔ کہ ایک دُنیا ان کی داد دے رہی ہے۔ مگر چونکہ اکثر یہ تمام شور و غوغا اور آہ و زاری صرف پلیٹ فارم تک ہی محدود رہتی ہے۔ بموجب مصرع۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی بجائے فائیدہ کے اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ لوگ فوراً کہہ اُٹھتے ہیں۔ ہنوز لنکا چنے ایسے گئے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ کہنا اور کرنا دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ ورنہ ہزار کہنا تو نرا بکواس ہی ہے۔ صاحبان دور نہ جائیے۔ لیجئے۔ میں آپ کو زندہ مثال سنتا

دیتا ہوں۔ شریمان لالہ دونی چند صاحب منصف ڈسکہ کی دختر شریمتی لاجونتی جی کی شادی تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ قصبہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں بعمر ۱۳ سال ہوئی۔ دھرماتما پتا نے اسوقت ہی اچھی طرح سے دیکھ بھال کر ور سے کنیا کا بواہ کیا۔ مگر کرم گتی بڑی وچتر ہے۔ لڑکا نوجوان تھا بیاہ کی تھوڑی مدت بعد مرض تپ دق میں گرفتار ہو کر جاں بحق ہو گیا۔ تمام سمبندھی اُسوقت شریمتی جی کی اوستھا کی طرف دھیان دیکر غم کے آنسو بہا رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ اے ایشور اچھا ہو اگر یہ بھی مر جائے۔ اسکے پران نکل جائیں۔ آہ! اُسوقت پیاری بہن لاجونتی کے ہردے میں اپنی بےدرد شاستروں کا کیا خیال آتا ہوگا۔ کیا اُسوقت پُرشوں کے بنائے کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھتی ہوں گی ہاں اُن لوگوں کو جو اسکے ساتھ سچی ہمدردی کرنا نہیں جانتے تھے۔ اور بے گناہ کو گنہگار ٹھہراتے تھے۔ دل ہی دل میں شراپ دیتے ہونگے۔ مگر اگر یہ مسئلہ درست ہے کہ ع دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر۔ تو اپنے پرماتما پتا کو جو بوجہ اس بات کے گیان کے کہ انسانی نیچر سوائے خاص حالتوں کے شادی کی مقتضی ہے۔ شادی یوگ ان کے حق میں تھے۔ دعا دیتی ہونگی کہ جیسے آپ مجھ بے زبان پر دیا کرنے کی اچھا کر رہے ہیں۔ ویسے ہر وقت ایشور کے رحم کا ہاتھ آپ کے سر پر رہے ہمارے ملک میں ہزارہا مثالیں ہیں جن سے یہ نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے۔ کہ کام دیو ان اپاہجوں دھوتوں سے کب جیتا جا سکتا ہے۔ جن کو نہ پورن ویراگ اور نہ پورن ودیا ہے۔

آج کل جو جو اثر تبد اسباب کو نظر انداز کرنے سے ہو رہے ہیں اُس کا ایک عالم گواہ ہے مگر باوجود اس بات کے لوگ نہیں سمجھتے۔ اور اپنے کلیجہ پر پتھر رکھے ہوئے غفلت سے سوئے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ قدرت دست انداز کرتی ہے۔ کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ بلاشبہ گناہ تھا۔ اور بالکل ویدورُدھ تھا۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمکو رسوا ہونا پڑا ہے۔ مگر جو آدمی اپنے دھرم کے پابند ہیں۔ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کو شرمسار اور سرنگوں ہونے کا موقعہ منہ دکھائے پرماتما نے شریمان لالہ دونی چند کو نور ہدایت بخشا ہوا تھا۔ کہ استری اور پُرش کے حقوق ایک سے ہیں۔ اُنہوں نے من میں ٹھان لیا۔ کہ معصوم پتری کا اسطرح رکھنا سراسر ظلم ہے۔ اس شدھ بھاونا کو لئے ہوئے پتری کی اچھا انوسار اُن کو گرہست آشرم کی تمام ذمہ داریاں از سر نو سمجھا دیں۔ سنسکار ودھی وغیرہ دھرم پستک پڑھا دئے۔ تاکہ مورکھتا سے کوئی کارروائی نہ ہو۔ جب وہ بخوبی سمجھ چکیں تو شریمان ماسٹر لچھمن داس جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول جلندھر شہر کو اُن کا یوگیہ ور خیال کر کے بلایا۔ اور بعد پرکشا کے پتری سے مشورہ لے کر بیاہ کی تاریخ ۹۔ اگست ۱۹۱۲ء مقرر کر دی۔ اسوقت ور کی عمر کوئی ستائیس یا اٹھائیس سال کی ہوگی۔ اور لڑکی کی عمر سترہ سال کی۔ براتی جن میں کہ ماسٹر آتما رام۔ پنڈت پورنانند وغیرہ وغیرہ شریمان اور استریاں بھی شامل تھیں مورخہ ۸۔ اگست کی شام کو یہاں ڈسکہ میں رونق افروز ہوئے۔ آریہ پُرش جو کہ استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اُن کو پڑاؤ سے ابو فتح سنگھ کی حویلی میں بڑی شان و شوکت سے لے آئے۔ اور نہایت ستکار پوروک نمستے۔ نمستے کہہ کے اور آؤ بھگت کر کے سبھا منڈپ میں تشریف لے آئیں۔

براتی اور اور لوگ جو دیہات سے تشریف لائے تھے۔ سب جمع ہو گئے۔ استری پُرشوں کو الگ الگ دریوں پر بٹھایا گیا۔ جن کی تعداد دو سو کے قریب ہوگی۔ چوکیاں ور اور بدھو کے لیے مہیا کی گئی تھیں۔ جن پر وہ براجمان ہو گئے۔ بعد پرارتھنا سوستی واچن اور شانتی پاٹھ کے کارروائی شروع ہوئی لڑکی کے منہ پر پردہ نہ تھا۔ اور نہ کپڑوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ بلکہ ضروری سفید لباس پہنے نہایت سنجیدگی سے بیٹھی۔ ور کے ساتھ سب منتر خود پڑھتی تھی۔ اور ور خود۔ پھر ور نے بدھو کا کپڑوں اور بھوشنوں سے آدر کیا۔ اور بدھو نے ور کا۔ بعد ازاں اُنہوں نے اپنے اپنے استھان میں جا کر آپ وستر دھارن کئے۔ اور پھر سبھا منڈپ میں تشریف لائے۔ براتی استریوں کے بھجن شادی کے موقع بموقع ستشو بہت کرتے تھے اب پرتگیاؤں کے منتر شروع ہوئے۔ لوگ تصویر کی طرح چپ چاپ بیٹھے ہوئے تمام کارروائی کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ پنڈت پورنانند جی ہر ایک پرتگیا منتر کے پڑھے جانے پر اُس کا ارتھ اور تاتپریہ بتلاتے جاتے تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے شِل کے پاؤں کے نیچے رکھنے اور دھرو اور اروندھتی تاروں کی طرف دیکھنے کی وجوہات بتلا دیں۔ مختصراً یہ کہ ہر ایک کریا کا سارتھک ہونا فریقین کو سمجھایا گیا۔ ور اور بدھو نے دوران شادی میں پنڈت پورنانند جی کو اپنا پروہت بنایا۔ اور ان سے زندگی بھر اپدیش لینے کی پرتگیا کی کوئی شخص نہ تھا جو کہ دل سے اس ویدک رسم کی معقولیت کا قائل نہ ہو گیا ہو۔ یہ نہ اور بات ہے کہ کسی ذاتی خیال یا کمزوری سے اختلاف رائے رکھتا ہو۔ یا مخالفت پر آمادہ ہو الغرض شادی کی کارروائی نہایت عمدگی

اور شانتی سے ختم ہوئی۔ اختتام پر
شریمان لالہ لچھمن داس جی نے مبلغ سے
روپیہ ویدک سکاریوں کے لئے دان دئے
جن میں سے مبلغ ۵ روپیہ لوکل سماج کو دان
دیا گیا۔ اور شریمان لالہ دونی چند جی نے مبلغ
۱۰ روپیہ دان دیا۔ جس میں سے مبلغ ۵
لوکل سماج کو دئے گئے۔ جس کی نسبت لوکل
سماج ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ بعد ازاں
ماسٹر آتما رام جی۔ اور لالہ وزیر چند جی نے
مختصر سپیچوں میں شریمان لالہ دونی چند
جی کے دھرم بہادری کی داد دی۔ اور بتلایا
کہ کھتریوں کے اندر معزز گھرانے میں یہ
دوسری شادی ہے۔ پہلی شادی دیوان نشت رام
صاحب نے کی۔ مگر انہوں نے مصلحت وقتی
کو ملحوظ رکھا۔ جبکہ یہ شادی ویدک دھرم
انوسار ایشور کی آگیا پالن کرنے کے لئے کی
گئی ہے۔ اس سے زیادہ تر قابل قدر ہے
بعد ازاں میں نے مبارک بادی کے طور پر اشعار
ذیل پڑھے۔

چمن میں آج ہے باد بہاری
ہو بلبل پھول کا ملنا مبارک
خوشی سے سب نہیں پھولے سماتے
غمی کا ہونا ٹلنا مبارک
لگا تھا زخم غم کا دل پہ بھاری
ہوا اب دور ہے سارا مبارک
جو غم سے اقربا نالاں تھے
انہیں یہ امن ہے کیسا مبارک
مٹے گی ظلم کی ظلمت جہاں سے
دونی چند (ماہ عالم) جبکہ ہے نکلا مبارک
سبھی ہیں ماہ (دو چاند) کا دیدار کرتے
کہ وہ نور کا چشمہ مبارک
کیا اپکار ہے عادت جنکی
رہے یہ تا ابد خاصہ مبارک
کیونکہ مشفق ان کی داد دیویں
ملے جب ان کو راہ سیدھا مبارک
کریں گے لچھمن جاہل لوگ گرچہ
مبارک ہو خداوندا مبارک
کہ ہے اپکار دنیا پر یہ بھاری
جہاں سے بیخ غم کٹنا مبارک
مناسب ہے کروں اب ختم تقریر
مبارک اب دعا کہنا مبارک
رہیں محفوظ دولہا اور دلہن
کہو سب یار یہ کلمہ مبارک
رہیں آنند سے پرماتما یہ
کہیں سب خویش و بیگانہ مبارک
فرائض خانہ داری سب بجا لائیں
کریں سنتان خوش پیدا مبارک
کریں باہم محبت پیار دل سے
ہو گویا رام اسے جینا مبارک
یہ ہر دم ہے دعا بھگتی کی ایشور
یہی ہے کلام اپنا مبارک

اور بعد ازاں کارروائی ختم ہوئی۔ حاضرین
نے ور اور بدھو کو اشیرواد دی۔ اور
انہوں نے ان کو وداع کیا۔

اس شادی میں یان لالہ دینا ناتھ
جی نے جس طرح سے اپنا پارٹ پلے کیا۔ وہ
قابل دید تھا۔ ہون کنڈ کی جانب شمال نہایت
ہی شانتی سے بیٹھے ہوئے تھے۔ آہوتی اپنے
ہاتھ سے ڈالتے تھے۔ اور جو جو کام ان کے
متعلق تھے۔ مثل دیگر آریوں کے نہایت
خوبی سے انجام دیتے رہے۔ ذاتی نفع
و نقصان کے خیالات دل سے مفقود تھے
برادریوں کے درمیان اس طرح آ جا رہے
تھے۔ گویا وہ بھی ایک سبھا ایک ہیں۔ نہ
دل میں کوئی خاص فخر ہے۔ نہ من میں
خوف و خطر۔ غرض ایک ایک حرکت
دیکھنے کے لائق تھی۔ اور یہاں تک موثر
تھی کہ گو میں اس وقت سبھا منڈپ میں
نہیں ہوں۔ مگر ان کی سنجیدہ شکل آنکھوں
کے سامنے ہے۔ اور ان کی دیرتا کے لیکچر
دے رہی ہے۔ اور میرے آتما کو کہہ
رہی ہے۔ کہ کھو شریمان لالہ دونی چند
صاحب کیا کھتری ہیں۔

دوسرے دن بوقت روانگی براتی پیشاوریہ
نے نہایت عمدہ مناسب موقع بھجن گائے
جو کہ بہت ہی موثر تھے۔ شیریوں پر ان
کا اثر بہت اچھا ہوا۔ ایشور کرے ایسی
پر اپکاری دیویاں ہم میں دن بدن ظہور پذیر ہیں

راقم
گوبند رام بھگت ڈسکوی

لالہ گوکل چند جی متوجہ ہوں

اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۳۲ جیٹھ
سمت ۱۹۵۹ صفحہ ۱۳ و ۱۴ پر جو مضامین مہاشے
گوکل چند جی ودیارتھی بنارس نواسی کے چھپے
ہیں۔ ان کے بارے میں مہاشے مذکور سے پرچہ اتف
ہے۔ کہ وہ میرے مضمون کا متعلقہ مضمون بغو
کو بہر سے پڑھیں۔ اور جو جو ان کو اعتراض
ہوں ان کو مشرح طور سے تحریر فرماویں یعنی
میں نے یہ لکھا ہے۔ اور اس پر اعتراض یہ
ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ میں نے ان کے
مضمون کو کئی بار پڑھا ہے۔ اور مجھے
اچھی طرح سے معلوم ہوا ہے۔ کہ میرے ان
مضامین کا بہت سا حصہ ان کے دھیان میں نہیں
آیا ہے۔ لہٰذا ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ
براہ کرم وہ میرے مضامین کو ایک دفعہ

پیپر پڑھیں۔ اور مفصل تحریر فرماویں تاکہ ہیں اور دیگر مہاشے اس بارے میں اچھی طرح سے وچار کرسکیں۔

لچھمن داس سب اوورسیر

ڈھیلوں کے ڈھیلے کام

پیارے آریہ پرشو! اوپر کے لفظ بھارت ورش کے پرتیک پرش۔ ستری کے کرم وسوبھاؤ میں اس پرکار سے پرورت ہو گئے ہیں۔ کہ جیسے یوتر پنچ مہایگیہ روپی نتیہ کرموں کے کرنے میں ڈھیلن کاری ہو رہے ہیں۔ عرصے آریہ سماج کے ممبروں کو پوچھیں کہ مہاراج! آپ سندھیا جانتے ہیں؟ گائتری کا ارتھ معلوم ہے؟۔ پرارتھنا کے لئے سماج میں بیٹھی سیکھئے۔ یا ہو سکا۔ یا ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرنے کے لئے سماج میں آئیے۔ اوپر کے الفاظ بھی پرکار پرکاشت ہو جائیں گے۔ ہمارے کئی مہاشے اوپر کے کاموں میں بھی لکھت اُتر دیں گے۔

(۱) جی میں سندھیا کے دو منتر جانتا ہوں (دوسرا) جی میں سندھیا تو ساری جانتا ہوں پر ارتھ نہیں جانتا۔ (تیسرا) جی میں تو سندھیا مع ارتھوں کے جانتا ہوں۔ پر کرتا نہیں ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مختلف مہاشیوں کے مختلف اپنے لحاظ ہے۔

(Explanation) ہوں گے کیوں جی آپ پرارتھنا یا ستیارتھ کرینگے (سماجک بھائی کا اُتر) ابھی اب کی بار تو کشما کیجئے۔ اگلے ہفتے (ستیہ)

دیکھا جاویگا۔ غرض نوبت یہاں تک پہونچی ہوئی ہے۔ کہ معمولی سنسکاروں کی ودھی ہون یگیہ۔ نت پنچ مہایگیوں کی پوری ودھی ان کا پوری طرح گھر میں پرچار یا ان کے نام تک بھی ہم کو نہیں آتے۔ مگر ہمیں یہ کہتے ہوئے ذرا بھی حیا نہیں آتا۔ کہ ہم اپنے منہ سے آریہ اپنے آپ کو کیوں کہتے ہیں۔ جبکہ ہماری حالت جیسا ہم کہتے ہیں۔ نہ تو ویسی ہے۔ اور نہ ہم، ویسے بننے کی کوشش ہی کرتے ہیں۔

یہی حال ہماری سب سماجوں کا ہے۔ انہی سب سماجوں سے بڑے بڑے آدمی چُن کر شری نتی۔ پرتی ندھی سبھا میں پرتی ندھی بھیج کر پرتی ندھی سبھا کی ہستی بنی ہے۔

ہمارے پنجاب پرانت کے چُنے ہوئے پرتی ندھیوں کی سیوا میں! یہ کہو کہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں کئی مہاشیوں نے اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرکے اپنی قیمتی رائیں ٹریکٹ نکالنے کے لئے پیش کیں۔ عرصہ تک پرچارک کے کالم کے کالم سیاہ ہوئے۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ وہ اوپر کے الفاظ

ڈھیلوں کے ڈھیلے کام۔

چونکہ سماج میں ڈھیلوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اُن میں سے ہی چن کر پرتی ندھی بھیجے گئے۔ سماجوں کے جو ممبر ہیں وہ اپنے کاموں میں ڈھیلے۔ وہی پرتی ندھی سبھا کے ممبر۔ جو ان سماجوں میں سے ہی چنے گئے ہیں۔ جن کے ممبر ڈھیلے ہیں۔ تو کیونکر پرتی ندھی سبھا کے کام ہی ڈھیلے ہوں۔ میرے جیسے متر کو اوپر کے الفاظ برے لگے ہوں گر، اگر کے وہ پرچارک میں اپنے لیکھ دوارا بتا دے۔

(۱) کو ٹریکٹ کتنے چھپوائے گئے۔ (۲) سنسکرت کی کتنی پراچین پستکوں کے ترجمے ہو کر سستے داموں میں لوگوں کے پاس پہونچے

(۳) کن کن سماجوں میں پستکوں کے پڑھنے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ تاکہ پبلک کتابوں کے خریدنے میں زیادہ خرچ پڑ جانے سے نہ جھجکے۔

اگر جواب نفی میں ہے۔ تو اوپر کے لفظوں میں کیا شک ہے۔

(آریہ پرش ٹنکا میوک بھگوان داس سارڑ)

پنڈت بھیم سین کی لیلا بلند شہر میں

سند کے لئے دیکھو اخبار ہفتہ گذشتہ۔

دوسرا ودیالیہ ان ۳۰ جون ۱۹۰۲ء۔ بابت ادھیکار اور ورن ویوستھا

وید کے پڑھنے کا ادھیکار سوائے دو جاتیوں کے اور کسی کو نہیں ہے۔ اور اس وشئے میں ایک پرمان وید آدی شاستروں میں بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو آجکل آریہ نام دھاری لوگ بہت سے ترک کرتے ہیں۔ کیول جی جب ایشور نے جیو دئیے۔ پرنتو ہی کہا! پنیا بولنا۔ سو نا سمت پران دھاریوں کا ایک سا بنایا۔ برہمن چھتری آدی کا اس میں کچھ انتر نہیں رکھا۔ تو اچھے پوتر گیان وید سے شودروں کو کیوں ونچت رکھا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ کبھی ایک بل دائک پدارتھ ہے۔ پر تندرست آدمی کو۔ یدی روگی کو کھلایا جاوے ہی کبھی اجیرن (بدہضمی) پیدا کرکے ہانی پہونچا دیگا۔ ایسے پر تیتم تو وید کو شودر پڑھیگا ہی نہیں۔ اور یدی پڑھے گا تو آپ نہیں۔ اور کداچت ویوگ آہی جاوے تو ادھیکار نہ ہونے کے سبب وہ اسکی

اگر یہ ہمارے پرتی پکشی لوگ شودروں کو
[...] دینے کے وشئے میں یہ منتر

यथेमां वाणी च

[...] کرتے ہیں۔ اور ارتھ اسکا یہ بتلاتے ہیں
[...] اس منتر دوارا منشیہ ماتر کو وید
[...] کی آگیا دیتا ہے۔ پرنتو مہاتما منو اپنی

एकमेव तु

[...] سمرتی میں یہ شلوک
[...] بتلاتے ہیں کہ صرف خدمت کرنا ہی شودر
[...] کا ایک کرم ہے۔ اب ان لوگوں کے ارتھ
[...] سمرتی کے اس شلوک سے برودھ ہو گیا۔
[...] ان لوگوں کا یہ ارتھ پرکرن اور شودر
[...] کے انکے یوگیہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس
[...] ستھان میں ادھیکار نکھیدھ نہیں ہے۔ بلکہ اس
[...] اور اس منتر سے پہلے یگیہ پرکرن چلا آتا ہے
[...] ارتھ پرکرن انوسار یہ ہے۔

यथेमां वाणी च

[...] چھتری آدی کو یہ بانی کہتا ہوں جس سے
[...] دیوتاؤں کا پیارا ہو جاؤں اور کام سدھ ہو کر
[...] پچھتا ہو۔

شنکا۔ یدی اس منتر میں ایشور منشیوں سے
کہتا ہے۔ تو اسکا بیان کے بیتن ہونے سے کیا مطلب
[...] اوپر سے چھوڑ کر آدھے ٹکڑے کا ارتھ کرنے سے
[...] شنکا پیدا ہوتی ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں نے
[...] سمرتی کا ۶۵ شلوک ہی درمیان کا بے جوڑ
[...] پیچھے کے شلوک اور آگے کے چھوڑ اپنے
[...] پکش کے پشٹی میں مان لیا ہے۔ ۶۵ شلوک
[...] ہے۔

शूद्रो ब्राह्मणतामेति

[...] ارتھ اس کا یہ کہ مار اگر جیسے کرموں سے
برہمن شودر ہو جاتا ہے۔ اور اچھے کرموں سے
شودر برہمن بن جاتا ہے۔ تم کوئی پوچھے کہ
کتنے کرموں سے شودر۔ کتنے دنوں میں برہمن
ہو جاتا ہے۔ اور ایسے کتنے دنوں میں کن کرموں
سے برہمن شودر۔ تو تمہارے شنکا اس وشئے

میں کیا اثر ہے۔ اور وش کا کیا پرمان ہے
یدی تم نے کوئی پرمان شودر کے سمبول کلپت
گھڑ دیا تو وہ وید برودھ ہونے سے مانا
نہیں جائے گا۔ واستو میں اس جگہ ورن
شنکر وشئک پرکرن ہے۔ اُکت شلوک سے
پہلے ۶۴ شلوک کی انوبرتی اس شلوک میں
آتی ہے۔ اور دونوں شلوک ملا کر ایک ارتھ ہو
جاتا ہے۔ تم ایک ٹکڑے کا ارتھ الگ کر کے اپنے
پکش کے سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ سو بناوٹی
ہے۔ کارن یہ ہے کہ پرکرن اور سنگت کے برودھ ہے
شلوک ۶۴

शूद्रायां ब्राह्मणाज्जातः श्रेयसा चेत्

اس کا ارتھ یہ ہے کہ برہمن اور شودر استری سے
پیدا ہوئی لڑکی یدی برہمن کے ساتھ بیاہ کرے
اور اس بیاہ سے پھر لڑکی ہو وہ اس سے اور کوئی
برہمن بیاہ کرے۔ اسی طرح پر شودر کنیا میں پیدا
ہونے سے چھتر دوش کے سبب شودر کہلانے والی
اولاد چھٹی پیڑھی میں برہمن ہو جاویگی۔ ارتھات
چھ پشت بعد کہیں سمبندھ ہی دوش دور ہوگا
ایسی برہمن کنیا میں اتپن ہوئی سنتان میں کہیت
کے گن سے تھوڑا بہت جو رہا وہ شنیہ شنیہ
शनैः २ آہستہ آہستہ چھٹی پیڑھی میں
چھوٹ کر پورا شودر ہو جاویگا۔ اب اس ۶۴
شلوک کے ارتھ کا کرم (سلسلہ) اس ۶۵ شلوک
میں ملانے سے ٹھیک ہو گیا۔ اب آپ اس اور
دھیان دلیویں گے۔ تو معلوم ہو جاویگا کہ اس
جگہ گن کرم سے ورن ویوستھا کا ذکر ہے۔ یا
پران شنکرتا کا ورنن ہے۔

यथेमां वाचं

اس منتر کا ارتھ پرکرن انوسار یوں ہے۔
یگیہ کا پرکرن ہے یگیہ آدمی کے وشئے میں
ارتھات بانی کی کتھنا ہے اور ستیہ ہے۔
اسی کے لئے اس منتر دوارا پرمیشور نے سارے

اُکھاڑ (حکم عام) دیا یہ نہیں۔ کہ برہمن سے ستیہ
بولو۔ اور شودر سے استیہ یا کھشتری کا سب سے
ایک سا۔ بعد میں یہ جو آیا ہے کہ میں دیوتاؤں کا
پیارا ہو جاؤں۔ اس کا مطلب بھی اوپر کا سلسلہ
ملانے سے صاف ہوتا ہے۔ کہ یگیہ میں جتنے
یجمان بھی پرسن ہونگے۔ کلیان روپی یگیہ تمہارا یہ
یگیہ ہے شودر کیوں بہشت رکھا جاوے۔ اس
شنکا کا سمادھان یہ ہے۔ کہ جن برہمن چھتری
آدی کو برہم یگیہ کا ادھیکار دیا گیا ہے۔ کسی کسی
ستھان پر ان کو بھی آگیا نہیں دی گئی۔ جیسے منتر
میں آگیا ہے۔ اسی منتر میں آگے ہیں۔ ہا ہدیہ
بجڑہ۔ راتیادی کو کرنا منع کیا ہے۔ اب سوچئے
جب کسی کسی ستھان میں برہمن تک کو ادھیکار نہیں ہے
جیسا اوپر ورنن کیا گیا۔ تب شودروں کی کون
کہے۔ اب رہا یہ سوال کہ شودروں کا کلیان کیسے
ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ شودر کا دھرم سیوا ہے
اسی سے اس کی موکش ہوگی۔ کیونکہ جس میں جتنی
دھارنا شکتی ہو اتنا ہی دھارن کرنے سے آنند ہوتا
ہے۔ کسی راج کو ایک لاکھ کی چٹھی مل گئی۔ خبر کے
سنتے ہی دھارنا شکتی کے نہ ہونے سے وہ مر گیا
سمجھنے کی بات ہے۔ جس ورن ویوستھا کا سمبندھ
روم روم اور پرانوں سے کئی پیڑھیوں سے
چلا آیا وہ ایک جنم میں تنک (ذرہ) ہون کرنے
یا اشدھ گائتری یاد کر لینے تھا جینو تاگے گلے
ڈال لینے سے کیسے بدل سکتا ہے۔ اور یدی کوئی
شودر سداچاری دھرماتما ہو تو اُسکے لئے شاستر
میں یہ ادھیکار دیا گیا ہے श्रवण ज्ञानरूपति
منتر بھاگ کو چھوڑ کر اور سب پڑھ سکتا ہے۔ کوئی
دوش نہیں ہے۔ گن کرم سے ورن ویوستھا کا
کوئی درشٹانت ہی نہیں ملتا۔ سوائے وشوامتر کے
اُن کے وشئے میں اتہاس کا پرمان دے کر جس کو یہ
لوگ ڈین اور پوپ کرت بتلاتے ہیں) دیگر
ثابت کرتے ہیں۔ کہ چھتری سے برہمن ہو گئے

آج جلسہ ختم (سی التماس) سے اُن کی ڈھول کی پول کھل جانے
دیا۔ پر ہم تو پنڈت اندر جی کے گرو بہ ستہا آپ ہی بہمن بنا
دو سرے جو چھتری بنا دُ چھتری السی کچھ نیا ہی سدھ دوش
ہم ا سہسر دہزار ادوش کے ہیپ جاتا رہا۔ پھر پورن
تیا برہمن ہو گئے۔ یدی آپ کہیں کہ ہم کئی ہزار دوش
کیا آپ کو جو نیچ سمجھتے ہیں۔ تو یہ کتنی آپ کا سرد تیا
ا نوچیت ہے کیونکہ جس گرنتھ سے آپ نے وشوامتر
کے چھتری سے برہمن ہونے کا پرمان دیا۔ اُسی گرنتھ
میں یہ بھی کہا ہے کہ اس پکار اتنے سے میں اس کرم
دور ادو برہمن ہو گئے۔ اب آپ اُد کا نتم میں آو ار
یہی نہیں مانتے ہیں۔ یا تو پورن تیاگ دئے یا کل چھوڑ دے
اور دوسرا پرمان دیکھئے کہ کیسی جاوے آپ مجبور ہیں
یدی آپ پورا نہیں تو آپ کا سدھانت سدھ نہیں
ہوتا۔ یدی چھوڑیں تو دوسرا کوئی پرمان نہیں ملتا
جس طرح پر گرتے کو برسوں دھو یا جاوے۔ تو کالی
نہیں ہو سکتی یا کو ایسٹ کال تک گنگا میں سنان کرتا رہے مگر
تو بھی ہنس نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی شودر کچھ ہی کرے
برہمن نہیں ہو سکتا اور نہ دید میں شودر کو برہم گیہ
کی آگیا ہے

اوم شم

آج ہی جلسے پر آریہ سماج کے اُپدیشک پنڈت رام شرن
شرما نے آخر لیکچر میں شنکا سمادھان کی اجازت مانگی
مگر منظور نہیں ہوئی اور جواب دیا گیا کہ اگر سننا ہو تو سنو
ورنہ جلسے سے چلے جاؤ۔ واہ رے دہرم سبھا۔

راقم پورنا سیوک رام چند ہیڈ سٹنٹ سکریٹری آریہ ٹریکٹ کمپنی
فی جہلم(؟) ضلع جہلم

مزید گروکل سماچار

والی کاؤنٹی بتالے کی سی دیہاتی جو دری نہیں کہیں
سے نکل آتے ہیں۔ بکریاں اور ہاتھی نے تمام کنڈوں کو
ختم کیا۔ شملہ کے چودھری بشن سنگھ جی نے کہا کہ تباہی اور
سکنڈوں دونوں کا انتظام وہاں ہو جاویگا۔ انہیں کہہ دیا گیا
فی الحال ۰۰ عدد آتو بھیجدیں۔ میاں جی گڈھ وک پرنندہ
کرنے کو ایک سو دو گاؤں کی قیمت بھیجدیں۔ لاہور ہے۔

شریمتی پر دیوی جی نے ایک گائے دان کرکے لکھا ہے کہ انہیں
یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ اب تک گروکل میں دودھ قیمتاً
لیا جاتا ہے۔ انہوں نے شریمتی رماباٹی کے شاردا سدن کا
ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہاں دو سو سے زیادہ گائیں
ہیں اور دودھ دہی وغیرہ سب گھر کا ہوتا ہے۔ یہاں بھی
سب انتظام ہو سکتا ہے بشرطیکہ رماباٹی کو جو دو
ایمبرلکا وغیرہ سے ملتی ہے اُسکی نصف دہی اسجگہ
کے پربندھ کرنا کو دی جاوے۔ ایک کنوئیں کا بھی پربندھ
ہو گیا ہے۔ لیکن گروکل کے لئے اسوقت مستقل سرمایہ کی
بڑی ضرورت ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ یہ برہمچریہ آشرم کی
مستقل نیا دائم ہو اُن کو ایک لحظہ بھی سست نہیں بیٹھنا چاہئے
برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ سوا اسکے کہ کبھی
بھاگتے اور کھیلتے کودتے ہیں کسی برہمچاری کے چوٹ لگ جاوے
وجس کی برہمچاری تین چند ان پر واہیں کرتے، ہیضہ اگست
سے اب صرف ایک برہمچاری کو چند گھنٹوں بخار آیا تھا
اور وہ بھی بوجہ زخم چوٹ کے درد کے۔ بارش سو۔
اگست کے بعد کوئین مرتبہ ہو چکی ہے۔ تاہم ابر وغیرہ کی
وجہ سے گرمی نہیں رہی۔ البتہ جب ہوا بند ہو جاتی ہے تو
بھنگے تنگ کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ کاٹتے نہیں اور
محض شب کے چاروں طرف بھنبھناتے ہیں۔ اسلئے
چنداں تکلیف نہیں ہوتی۔
میں نے وعدہ کیا تھا کہ چودھری جوانی سنگھ جی وغیرہ
مہاشیوں کی رائیوں کا اقتباس پیش کروں گا۔ لیکن
ان کے بعد پنڈت گنگا رام جی سکرٹری آریہ سماج مظفر گڑھ
تشریف لائے تھے۔ پنڈت جی نے میری درخواست پر
موجودہ مکانات کا نقشہ بھی بنا دیا اور آئندہ کے لئے
جو پختہ عمارت گروکل ودیالے کی بننی چاہیے اُسکے
نقشہ کا بھی خاکہ کھینچ دیا۔ ہر دو خاکہ بابو پیارا ل جی
منتری آریہ سماج منٹگمری کے پاس بھیج دئے گئے۔ جنہوں نے
بڑے شوق سے موضع کا نقشہ بھی سرکاری نقشہ
میرے پاس بھیج کر اُن کاموں کے لئے مجھے پریرت
کیا ہے۔ پنڈت گنگا رام جی اپنے خط میں لکھتے ہیں
...... باوجود موسم برسات اور دو دو

تین تین روز تک لگاتار بارش ہونے کے اسکے آس
پاس پانی بالکل جمع نہیں ہوتا۔ قدرت نے اسکی نکاس
کا انتظام ایسا کر رکھا ہے کہ فوراً گل قصبہ کا پانی بذریعہ
نالہ کے جو کہ ملحق گروکل کے مشرق کی طرف قریب
ایک ہزار فٹ کے فاصلہ پر شمال سے جنوب کو بہتا ہے
نکل جاتا ہے۔ اسکے بعد زمین کی زرخیزی۔ عام پیداوار
اور ہوا اور ہو جن کی تعریف کرنیکے بعد لکھتے ہیں:-
"بچوں کی صورت دیکھتے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے
کہ اس قسم کے سنسان اور ہوا اور پانی اور غذا میں پرورش
پا کر بچوں کی جسمانی حالت کیسی ہونی چاہیے۔ اور ویسی ہی ہے
بیماری کا زور بیان کچھ نہیں صرف دو تین لڑکوں کے بدن پر
معمولی پھوڑا پھنسی تھے۔ اور ایک لڑکے کو بخار ہو گیا تھا
...... آپس کا لڑکوں کا برتاؤ بہت عمدہ ہے۔ بدزبانی
اور گالی گلوچ کا یہاں نام تک نہیں ہے .... یہاں ۵۰ لڑکے
جو زیادہ تر چھوٹی عمر کے ہیں ایسا پیار اور برتاؤ رکھتے
ہیں کہ میں نے ان تین دنوں میں کوئی اپ شبد اُن کی زبان
سے نہیں سُنا۔ وقت مقررہ پر سب کام کئے جاتے ہیں۔ لڑکے اپنے
والدین کے گھر میں ایسے آنند سے ہرگز نہیں رہ سکتے خواہ کوئی
خاندان لاکھ پتی ہی کیوں نہ ہو۔ گھر میں رکھ کر بچوں کی پرورش
اور تعلیم کا ایسا انتظام نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ یہاں ہو رہا ہے
.... پنڈت گنگا رام جی نے پورے چار صفحوں میں اپنی رائے
درج کی ہے۔ اور بہت سی نیک صلاحیں جنپر عمل کرنے سے
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گروکل کو پورا فائدہ پہنچایا
جا سکتی ہے۔ قابل توجہ ہے کہ پنڈت گنگا رام جی نے مبلغ ۵ روپیہ مظفر گڑھ
آریہ سماج کی طرف سے ایک گائے کے لئے دان دئے۔ اُن کے
ساتھ ہی لالہ پوہلا رام ملتان ڈی۔ سی آئے تھے جنہوں نے
گروکل کے لئے ۵ روپیہ دان دئے۔

ضروری التماس

مضمون مندرجہ صفحہ
۸۔ اگست کی اخبار کے لئے آیا تھا۔ لیکن چونکہ اخبار چھپ
چکا تھا۔ اسلئے درج نہ ہو سکا۔ تو بھی ... ہے
پھر بھی وید پرچار فنڈ کا کوئی ... کی مدد
سے پورن ہو سکتا ہے۔ (منشی رام)

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشی منشی رام جی چھپا اور شائع ہوا

L39 जिल्द ४ بوائی ۳۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — L39 بوائی ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بمع پیشگی ... مضامین تشا ... کرا کہیں کسی دہوا نادوں ... کے جیون چرتر ... ویدم عقیدہ ہی ... اور دیگر خبروں ... کا ہر کلفت کرنا

جلد ۱۷ | مطبوعہ ۷ بھادوں سمت ۱۹۵۹ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۰۲ء شکروار جلد ۱۷ نمبر ۲۰

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بجوانے سے درخواست خریداری کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل بنام ان کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاوے گا

(۲) نمونہ کے پرچے کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے وہ آئندہ درج اخبار نہ ہونگے

البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے وہ بجلد درج ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	سالانہ مع محصول چندہ	چندہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات منظور ۱۹۵۹ کے لئے

تعداد جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر ... لئے جاویں گے۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون یکم کاتک۔ یکم اگھن۔ المشتہر اسسٹنٹ منیجر

دہیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے مرہی سوامی گنگا نند سرسوتی جی سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی ترکیب بدہی لکھی گئی ہے۔ پر قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے (۲) جو اندر بھر نے کی بدہی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کر انکی جگہ کو جو دہینا ہی کہتے ہیں (۴) ستمبہ بدہی (۵) گرہا دان بدہی (۶) ... چڑہانے کی بدہی جس کے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک لاہو پستک کے دیکھنے سے ہو گئے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۲۰۰ صفحہ کی پستک ہے۔ اور جیو پال محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ جس پستک کے خریدنگی

کنیا کیلئے ور کیضرورت

کنیا مہاودیالیہ کی آٹھویں جماعت کی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے گھر کو چلی گئی ہے۔ سنسکرت اور ہندی پڑھی ہوئی ہے۔ ور کھتری ہونا چاہیئے۔ خواہ کسی فرقہ کا ہو۔ آریہ ہو عمر ۲۲ سے ۲۷ تک ہو۔ آمدنی پچاس روپیہ سے کم نہ ہو صحت اچھی ہو۔ خط وکتابت ہونی چاہئے معرفت

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک

گمشدہ کی تلاش

ایک شخص ذات سے برہمن مرہٹہ یاگو اسمی نراین راؤ ساکن راجپور واقعہ درمیان پونہ و بنگلور ۱۹ سال کی عمر میں جبل پور میں عیسائی ہو گیا تھا۔ عیسائی ہونے کے سات سال بعد انبالہ چھاونی میں شادی ہوئی تھی فروری ۱۹۰۶ء میں وہ لاہور میں جاکر آریہ ہو گیا اُسوقت محکمہ کمسریٹ کسولی میں کلرک تھا پھر گلگت کا تبادلہ ہوا۔ وہاں سے واپس آکر چھاونی انبالہ میں چند روز رہ کر کوہاٹ کی تبدیلی ہوئی۔ اُس کے بعد کا پتہ معلوم نہیں۔ عیسائی زمانہ کے دو بچے مع بیوی کے موجود ہیں۔ اب اُس کی بیوی مع بچوں کے آریہ ہونے کو تیار ہے اُن کا عیسائی نام مسٹر پرائس ہے۔ عمر اسوقت ۴۰ یا ۴۱ سال کی ہے۔ جس صاحب کو اُن کا پتہ ہو۔ مشتہر کو مطلع فرمادیں۔ نیز آریہ سماچار پتروں کے ایڈیٹروں سے نویدن ہے کہ وہ بھی اپنے پتروں دوارہ اس نوٹس کو جگہ دے کر ثواب کے کام میں حصہ لیں

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

ایک بار اسکو ضرور پڑھیگا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہنچیگا۔ اُسکا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے۔ کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ تھی کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں اُن کو یہ کتابیں ۸ ۸ میں دی جاویں گی۔ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب کمل ہوکر آپ کی نذر ہوگا۔ علاوہ ان کتابوں کی جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پستکوں کی قیمت تقریباً نصف کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع ہیں جن کا وگیاپن عنقریب دیا جاویگا

نام کتاب		قیمت سابقہ	قیمت حال
سبھا پرشن	ہندی	۴ر	۳ر
ایضاً	گورمکھی	۴ر	۴ر
برہمن اور چکرورتی جی	ہندی	۲ر	۱ر
ایضاً	گورمکھی	۶ر	۱ر
ستری دھرم	ہندی	نئی کتاب	/ر
سیتا گورمکھی و ہندی		ایضاً	/ر

بلا قیمت دیجاتی ہے سندھیا گورمکھی اردو و ہندی۔ ہر کاشٹ دنے پر ایک کاپی بلا قیمت سال ہوتی ہے۔ کیفیت کاپی کے خریداروں سے ۵ روپیہ لیا جاتا ہے۔

کمروں کی سجاوٹ کے لیے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو تیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آپ پرشن ان کو منگوا کر علاوہ کمروں کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اٹھادیں گے۔

حروف سنہری۔ کاغذ روغنی رنگدار

نستے اردو حروف میں		
ایضاً	ہندی	۔
ایضاً	انگریزی	۔
اوم	اردو	۔
ایضاً	ہندی	۔
ایضاً	انگریزی	۔

گایتری منتر ہندی حروف میں		
نیم	اردو	۔
نیم	ہندی	۔
نیم	انگریزی	۔

المشتہر شہزاداس پودی مینیجنگ ڈائریکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

ستیہ دھرم پرچارک

ہندوؤں کے پنتھ کیسے قایم ہوئے

کسی "اندھیر نگری چوپٹ راج" میں ایک دھوبی رہتا تھا۔ اُس کا کارخانہ شوالے کے متصل واقع تھا۔ جو وقت مندر میں پوجا یا آرتی کے وقت گھنٹہ سنکھ کی آواز بلند ہوتی۔ دھوبی کا گدھا بھی اپنے انوکھے راگ الاپنے لگتا۔ وہ سنکھ کی دھونی کو اپنے بھجنوں کے رینکنے کی آواز سمجھتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ شوق کے ساتھ روزانہ سُر میں سُر ملانے کو مستعد رہتا۔ دھوبی نے سمجھ لیا! "یہ گدھا پہلے جنم کا کوئی مہاتما رہا ہے۔ کرم کی گتی اور دیوتاؤں کے ظلم سے گدھے کے قالب آگیا ہے۔ گزشتہ انت کرن کی وجہ سے اُس کو اپنے پہلے جنم کی بزرگی کی یاد آتی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مندر میں آرتی وغیرہ ہونے کے وقت وہ بھی بھگوان کی ستتی اونچے سُر سے کرنے لگتا ہے"۔ یہہ خیال دھوبی کے دل میں ورڑھ ہوتا گیا۔ اور رفتہ رفتہ گدھے کی تعظیم نے اُس کے دل پر ایسا اثر کر لیا۔ کہ اُس نے اُس سے کام کاج لینا بند کر دیا۔ اور اچھے سے اچھے کھانے اُس کو کھلایا کرتا۔ اُس کا نام "شنکھیشور" رکھ دیا۔ اور وقتاً فوقتاً اُس کے سامنے جاکر سجدہ کر کے گناہوں کی مغفرت کی التجا کیا کرتا۔ اسی طرح کرتے کچھ دن گذر گئے کہ ناگہاں گدھا بیمار پڑ کر مر گیا۔ دھوبی چونکہ اُس کا معتقد ہو چکا تھا۔ اس واقعہ سے نہایت ہی دُکھی ہوا۔ عادت بھی دُنیا میں عجیب چیز ہوا کرتی ہے۔ جو آدمی کسی بات کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ اُس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اُس کے خیالات میں جگہ کرتی ہوئی اس درجہ اُس کے سنسکار بڑھاتی ہے۔ کہ اکثر عیب ہی ہُنر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اور انسان بے بس ہو کر از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ اور اُسی کے بڑھاتے اور تعریف کرتے ہیں۔ خوشی و مسرت تلاش کرتا ہے۔ دھوبی نے نہایت تعظیم و تکریم سے اُس کی لاش اُٹھوائی اور محلہ والوں سے چندہ وغیرہ لے دے کر اُس کا دَہ کرم اپنے ہاتھوں سے کیا۔ اور روز مقررہ پر حسب رواج خاندان مونچھ داڑھی صاف کرا دئے۔

اُسی دن وہ اپنے محلہ سے ذرا فاصلہ پر کسی بنئے کے یہاں سودا خریدنے گیا۔ بنئے نے داڑھی مونچھ کی صفائی دیکھ کر پوچھا کہ کیا حادثہ ہوا؟ دھوبی نے جواب دیا کہ "اپنے یہاں جو مہاتما شنکھیشور رہتے تھے اُن کا دیہانت ہو گیا۔ اس وجہ سے میں نے آج یہہ حجامت بنوا ڈالی ہے"۔ بنئے نے کہا "کیا بڑے مہاتما تھے؟" دھوبی نے کہا "وہ بیشک بہت بڑے مہاتما تھے اور نیچی یونی پانے پر بھی مالک کو نہیں بھلایا۔ اور برابر اُس کی بھگتی کا دم بھرتے تھے"۔ بنئے نے کہا "تب تو ہم کو بھی اُن کی تعظیم کرنی واجب ہے"۔ یہہ کہہ کر اُس نے بھی حجام کو بُلا کر صفائی کروا ڈالی اور دوکان پر آکر ڈٹ گیا۔

دس گیارہ بجے کے قریب اُس کی دوکان پر راجہ صاحب کے سپاہی بنئے کے پاس حسب معمول روزانہ کھانے پینے کا سامان خریدنے کو آئے اور اُنہوں نے بھی وہی سوال کیا۔ جو دھوبی سے بنئے نے دھوبی سے کیا تھا۔ "کیا شنکھیشور مہاتما بڑے مہاتما تھے؟" بنئے نے جواب دیا "ہاں بہت بڑے صاحب کرامت و ولی تھے"۔ سپاہی نے بھی پلٹن میں پہونچ کر سب ایک سے دوسرے تک صفا چٹ بن گئے۔ راجہ صاحب کے دیوان نے یہہ کیفیت دیکھ کر سپاہیوں سے اُس کا سبب پوچھا۔ سپاہیوں نے کہا "حضور! اپنے یہاں جو بہت کامل بزرگ مہاتما شنکھیشور جی رہتے تھے گذر گئے۔ اُن کے مرنے کا رنج ساری رعیت کو ہے"۔ دیوان نے دوبارہ دریافت کیا کہ "سچ مچ مہاتما تھے؟" سپاہیوں نے جواب دیا "بڑے شدھ بھگتی والے تھے۔ سینکڑوں کو بال بچے دئے۔ اور ہزاروں کی مراد بر لائے"۔ دیوان نے بھی مع اپنے کنبے کے صفائی کرا ڈالی جب دیوان راجہ کے پاس گیا۔ وہاں بھی اسی قسم کے سوال و جواب ہوئے۔ اور راجہ نے راج نیتی کے موافق رعیت کے رنج میں شرکت کرنا مصلحت و ضروری سمجھا۔ اب تھوڑی دیر کے بعد راجہ صاحب محل میں داخل ہوئے۔ رانیوں نے اُن کا چتر روپ دیکھ کر پوچھا "مہاراج! آج دشمنوں پر کیا حادثہ واقع ہوا۔ جو ایسی صورت بنائی ہے؟" راجہ بولے۔ "سنو رانیو! اس راج کا قطب اور ولی آج سورگ لوک کو چلا گیا اُس کے رنج میں پرجا دُکھی ہے۔ میں نے بھی یہ حالت اپنی کر لی"۔ رانیوں نے کہا "حضور! اُس بزرگ کا کیا نام تھا؟ اور کیا وہ واقعی بہت بڑے مہاتما تھے؟" راجہ نے جواب دیا "اُن کا نام شنکھیشور تھا۔ اور وہ ایسے دھرم آتما اور دیالو تھے۔ کہ لاکھوں کا اُپکار ہوتا تھا۔ اور اس راج کا آباد ہونا محض اُنہی کی بزرگی کا سبب سمجھنا چاہئے"۔ رانیاں خود تمیز والی تھیں۔ غور کرنے کے بعد ایک نے کہا "کہ اے اوکہ نام آج تک سُننے میں نہیں آیا۔ خیر مہاراج! اگر اُن کے جیتے جی درشن نہیں ہوئے۔ تو یہہ پتہ ہے کہ اُن کی سمادھی کہاں بنی ہے۔ چلئے اُسی کو دیکھ آویں"۔ اب تو راجہ

کے ہوش ٹہکانے ہوئے۔ گہبرا کر بولے "مجہہ سے تو دیوان سے اُن کی خبر لی" دیوان بلائے گئے۔ اُنہوں نے سپاہیوں کا حوالہ دیا۔ سپاہیوں نے بنئے کو بلا بہیجا اُس نے ڈرتے کانپتے ہوئے دہوبی کا نام لیا۔ دہوبی بیچارہ طلب کیا گیا۔ اور راجہ نے اُس سے پوچہا کہ "پتا شنکیشور مہاتما کی سمادہی کہاں ہے؟" دہوبی نے ہاتہہ باندہہ کر جواب دیا "مہاراج! سمادہی وادہی تو کہیں نہیں۔ شنکیشور میرے گدہے کا نام تہا وہ مندر کے شنکہہ بجتے ہی رینکنے لگتا تہا۔ میں نے اُس کو مہاتما سمجہہ کر شنکیشور نام رکہا۔ وہ آج کئی دن ہوئے مر گیا" یہہ سننا تہا کہ راجہ لوگ پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑ گئے۔ ہنسی کو ضبط کیا۔ اور دیوان راجہ اور فوج والوں کی ناگفتہ بہ حالت ہوئی۔ سب اپنے اپنے دل میں شرمندہ ہوئے۔

یہہ قصہ بلا مبالغہ ہندوؤں کے مختلف پنتہوں کے بننے کا پتہ دیتا ہے۔ ہندو اس قدر ضعیف الاعتقاد ہو گئے ہیں۔ کہ ہر چیز ان کی نگاہ میں قابل پرستش ہو گئی ہے۔ یہہ نہیں سوچتے کہ آیا وہ ان کی تعظیم کے مستحق بہی ہیں یا نہیں۔ مختلف فرقوں کے آچاریوں کی سوانح عمریاں مطالعہ کرئیے تو یہہ بات بخوبی آپ کے ذہن نشین ہو گی۔ کہ یہہ لاکہوں پنتہ جو چل پڑے ہیں۔ وہ محض مقرر زیادہ تر جاہل آدمیوں کی خود غرضی کے نتیجے ہیں۔

وشنو پنتہ کا بانی ایک منہر ہوا ہے۔ جس کا نام شٹ کوپ تہا۔ جو اپنی بے عزتی دیکہہ کر ایک علیحدہ پنتہ کا آچاریہ بن بیٹہا۔ اُس کے بعد منی واہن اور یادون آچاریہ نے اس کو ترقی دی۔ منی واہن بہنگی اور یادون آچاریہ مسلمان تہا۔ ان کے بعد رامانج اُس میں شریک ہو گیا یہ پڑہا لکہا تہا۔ اِس کی وجہ سے فروغ ہوا اسی طور پر بلبہ سمپردا کے بانی کا حال ہے

جب وہ برادری سے خارج ہو کر اپنے آشرم کے دہرم سے پتت ہو گیا۔ اور ملک سے بہاگ بنارس میں بہی خیریت نہیں دیکہی گوکل میں آکر مذہب کا نقشہ ڈالا۔ وہاں بہولے بہالے آدمی جال میں پہنس گئے۔ پہر کیا تہا پو بارہ ہو گئے بہی جانشین بہی اب ہی اجودہیا کا رہنے والا ہوا ہے۔ جب وہُں کی دال کہیں نہیں گلی۔ تو گجراتیوں کو پہانس کر پنتہ چلا بیٹہا

شیو دہرم اور شاکتی دہرم کی بہی یہی کیفیت ہے پہر اب آپ یہہ بتائے کہ اگر ان خود غرضی کے مذہبوں کی تردید کی جاتی ہے۔ تو کیا بُرا کیا جاتا ہے۔

مہابہارت میں پنچراتر (وشنو) پاشوپت و ہیشور (شیو) کو خود ویدک فرقہ قرار دیا گیا ہے۔ جو سناتن دہرم سے برخلاف ہیں۔ باقی اور پنتہ جو باقی رہ گئے۔ یہہ سب جال کے ہیں۔ اور سوائے چارواک پاشوپت و پنچراتر کے باقی سب دو دو سو ڈہائی ڈہائی سو برس کے اندر قایم ہوئے ہیں۔ جہاں تک میرا قیاس کام کرتا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ کم سے کم پچاس فرقے محض ایک بادشاہ اکبر کے عہد میں قایم ہوئے اور اب بہی برابر بنتے چلے جا رہے ہیں۔ جب کسی چالاک شخص کو معاش کا بہتر ذریعہ نہیں ملتا۔ یا ان پڑہائی کا سامان مہیا نہیں ہو سکتا۔ جہٹ بہبوت رما کر سادہو بن جاتا ہے۔ اور ایک نیا پنتہ چلاتا ہے۔ اور اپنا دوسرا نکما نقصان کرتا ہے۔ ہندوؤں میں ضعیف الاعتقادی کا بہت بڑا مرض پیدا ہو گیا ہے۔ یہ کیسے چہوٹتا نظر نہیں آتا۔ سمجہہ بوجہہ کا مادہ ایسا کم ہو گیا ہے۔ کہ بعض تعلیم یافتہ نوجوان بہی مکاری اور ریاکاری کے دام میں پہنس کر غیر مہذبانہ و ناقص کارروائیاں کرتے ہیں۔ ان میں اخلاقی جرات کی کمی اس قدر آگئی ہے کہ جان بوجہہ کر بہی سوسائٹی کے خوف سے بُرے کام کرنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں اُسکا سبب صرف یہی ہے کہ ابتدا سے اُوکہ اصولوں میں پرورش پائی سکا۔ راست روی کی مطلق عادت نہیں پیدا ہوئی اور نوین پنتہوں نے جن کے دام تسلسل سے ان تعلیم یافتوں کا بہی

چہٹکارا نہیں ہوا۔ پہنس کر اپنی روح کا خون کر ڈالتے ہیں اور ذرہ بہی نہیں سوچتے کہ اُنکا کیا کرتوت ہے۔

ہندو مذہب بہی عجیب طرح کا مذہب ہو گیا ہے اس میں ہر قسم و ہر خیال کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ایشور کے ظاہری ماننے والے اُسکو اوتار دہاری سمجہہ کر پرستش کا ڈنکا بجاتے ہیں۔ تو اُدہر اُنکے منکر بن کر ایشور کو بانجہہ پتر دختر گوش کے سینگ مانتے ہیں۔ رامانندی ویراگی ویراگ کے گیت گاتے ہیں۔ اُس کے ساتہہ ہی وام مارگی بیچ مکتا و سپت مکار کے شوق میں مست ہو رہے ہیں اور بلبہ کل والے گوپیوں کے دلکش مجمع میں تفریح ڈہونڈہتے ہیں۔ ہندو دہرم کیا ہے۔ اجتماع ضدین۔ یہ بات صرف اسی میں دیکہی جاتی ہے۔ اور اُسپر طرہ یہہ کہ یہہ سب مت تنا نتر والے اپنی اصلیت کا پتہ ویدوں سے لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر سچائی چہپتی نہیں۔ یہہ سب پنتہ اوپر ہیں۔ اور کسی کی ابتدا خود غرضی سے ہوئی ہے کسی نے آچاریہ بن کر پوجوانا اور لوگوں کو گمراہ کر کے جہوٹے راہ میں لگانا اپنی شہرت تصور کی

آج دن ہندوؤں کی قوم راستی سے دور ہٹی ہوئی گمراہ جا رہی ہے۔ اور اُس کی کشتی منجہدہار سمندر کے بہنور میں اس طرح آکر پہنس گئی ہے۔ کہ بغیر ویشو۔ کی مدد اب اُس کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

صفت بلکہ ثبوت جرح بضعف انذ سکا گرہ سے نکلکر خیتری دہنونجات دیسی کپڑا معہ فہرست وغیرہ مال کارخانہ تمام کرتے تفہیم
المشتہر ماسٹر نبی بخش محمد دین کارخانہ بگڈ لنشامحلہ گوجرانوالہ

اطلاع بواد شادی کے امیدواران کی درخواستیں ضرورت سے بڑہ کر آگئی ہیں۔ اب آئیندہ کوئی صاحب درخواست نہ ارسال کریں۔ آئندہ درخواستوں جس صاحب کے ساتہہ مناسب سمجہا جاویگا خط و کتابت کی
المشتہر تیلو مل منتری آریہ سماج

اپدیش

(۹)

मर्यादमिन्द्र इन्द्रियं दधात
क्रत्वा यो मघवानः सचन्ता
अस्माकं ये सत्वा श्रियः सत्वा
श्रियः ॥ ॥ ॥ ॥

پرم پوتر جگت کے آدھین۔ پالن اور سنگہار کرتا جگدیشور سے
کیلئے پید اور سکون ہوسکتا ہے کہ جیسا اپنا
پربندھ سمپورن پران دھاریوں کے لئے سکھ
کیا ہے۔ جو اپنی اپار کرپا سے سرو جگت کے کلیان
ارتھ ایک پرکار کی روحانی و جسمانی برکتیں نازل
کر رہا ہے۔ وہی اس ادبھت سرشٹی کا رچیتا ہے
جس نے انکے اندر کرم اندریوں اور گیان اندریوں
عجیب و غریب پربندھ ستھاپت کیا ہے کہ جس
دوارا جیو آتما بیرونی و اندرونی جگت کے پدارتھوں
کا گیان پراپت کرنے اور ان کو یتھا یوگیہ اپیوگ
میں لانے کے سامرتھ ہوتا ہے۔ اسکے بنا کس کی سامرتھ
ہے کہ کسی ایک اندری کو ہی بنانا تو در کنار پورن
روپ سے سمجھ ہی سکے جس پرکار گھڑی ساز ہی
پورن روپ سے گھڑی کے ہر ایک پرزے کی بناوٹ
اور پرزوں کی باہمی تعلق اور ترتیب کو سمجھ
سکتا اور کسی پرزے کے بگڑ جانے یا پرستھان میں
فرق آجانے پر انکے سنشودھوں یا درست کرنے کی
ودھی ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اسی پرکار وہ صانع مطلق
ہی اس شریر روپی گھڑی کی رچنا کو پورن روپ سے
جانتا ہے۔ اور اپنی اپار دیا سے اس کی رکشا اور
استعمال کا بودھ اپنی ستیہ گیان دوارا کر منشیہ
کو اس یوگیہ بناتا ہے۔ کہ وہ اپنی شریرک۔ مانسک
اور آتمک شکتیوں کو اپیوگی یتنوں اور سادھنوں دوارا
انت کرکے سرشٹی کے سمپورن پدارتھوں سے یتھا
یوگیہ لابھ اٹھا سکے۔ سونا۔ چاندی۔ موتی۔ الماس

ہیرا، پنا، نیلم۔ پکھراج آدی دھن کی سامگری
اور ان کی پراپتی کے سادھنوں کا داتا وہی جگن
سوامی ہے۔ اس سے بڑھ کر دھن دان کون ہے
اسی پرم دھنی کے در کے سب بھکاری ہیں بیشمار۔
جس قدر مادی اور روحانی دھن کی سامگری وستر ت ہو
رہی ہے۔ وہ کس کی عطا کی ہوئی ہے؟ اسی
پرم دھنوان جگدیشور کی۔ انسان میں تو اتنی
ہی شکتی نہیں کہ اپنی سامرتھ سے ایک پدارتھ
کو ہی رچ سکے۔ جس شکتی سے وہ ان پدارتھوں میں
جوڑ توڑ کرکے اپنی ضرورتوں کو پورن کرنے کے لئے
کرترم چیزیں بناتا ہے۔ وہ بھی اسکی اپنی نہیں ہے
اس میں تو اتنی سامرتھ ہی نہیں کہ اپنی آشاؤں
کو آپ پورا کر سکے۔ اس میں اچھا کرنے کی شکتی تو بہت
سو یہاں سب ہے۔ لیکن اس شکتی کا ظہور خود بخود نہیں
ہو سکتا۔ انسان بڑی بڑی کامنائیں کرتا ہے۔ آشاؤں
کے پل باندھتا ہے۔ لیکن کیا وے خود بخود پوری ہو جاتی
ہیں؟ ہرگز نہیں! ان میں سے کیول وہی آشائیں
پورن ہوتی ہیں۔ جو کہ ستیہ ہوتی ہیں۔ وہ بھی اس
صورت میں کہ تدانکول کریا کی جاوے۔ پرماتما سے
سمبندھ رکھنے والے پرش کی آشائیں پوری ہوتی ہیں
کیونکہ پرماتما کے نیائے نیم سے آگاہ ہونے کے کارن
وہ سدیو ستیہ کا ہی سیون کرتا ہے۔ جس سے
من شدھ ہونے سے اسکے اندر ہمیشہ ستیہ سنکلپ
ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ستیہ سنکلپوں کا پورن
کرنا اس سروکاریہ کے پورن کرنے والے مہا پربھو
کا نیائے نیم ہے۔ گیانی پرش نیائے نیم کو جانتا ہوا
اور اس میں پورن وشواس رکھتا ہوا جھوٹی آشاؤں
کو اپنے من کے اندر پیدا نہیں ہونے دیتا اور سدیو اسی
یتن میں رہتا ہے۔ کہ اسی پرکار کے پوتر بھاؤ اس کے
اندر پیدا ہوتے رہیں۔ جس سے اسکے آتما کے اندر
کرم پردھانتا کی شکتی پریتی کو پراپت ہو۔ اگر وہ الپیہ
گرہست پرشوں کی طرح فضول آشاؤں کے پل باندھنے
میں اپنا جیون نشٹ نہیں کرتا ہوا ہر سمے پرشارتھ

کرنے میں تتپر رہے۔ جس سے اپنا اور دوسروں کا
کلیان کرسکے۔ جو پرش اس پرکار اپنی نج طاقتوں
کو دھرم انوکول استعمال کرتا ہوا سانسارک و پرمارتھک
پدارتھوں کی پراپتی کی اچھیا سے پرماتما کا آشرے لیتا
ہے۔ وہ پرم پتا اوشیہ اس کو بل و سامرتھ پردان
کرکے اسے اپنی ستیہ اچھاؤں کو پورن کرنے
کے یوگیہ بناتا ہے۔ جس سے اس کے آتما
میں پرماتما کی دیالتا کا وشواس بڑھتے بڑھتے
اس پایہ تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ جس کو پراپت
ہو کر اس کے اندر کبھی نراشا پیدا نہیں ہوتی
اس اوستھا میں اس کے آتما میں پرم آنند کی
دھارا بہنے لگتی ہے۔ جسکے اندر وہ غوطہ زن ہوتا
ہوا اپنی تمام کامناؤں کو بھول کر کیول یہی اچھا
دھارن کرلیتا ہے۔ کہ جگدپتا کی گود سے کبھی جدا
نہ ہووے۔ کیونکہ وہاں پر وہ تمام کامناؤں
کی ساپھلتا دیکھتا ہے۔ اسپر سانسارک پدارتھوں
کی اصلیت کھل جاتی ہے۔ وہ اس بات کو ساکشات
کرلیتا ہے۔ کہ دھن آدی پدارتھ انتیہ ہیں ان
کی پراپتی پربھی دکھ کا بھئے بنا رہتا ہے۔ پرنتو
یہ وہ پرم پد ہے کہ جسکو پراپت ہو کر جیو کی تمام
آشائیں پورت ہو جاتی ہیں۔ اسلئے پیارے
سجنو! یدی چاہتے ہو کہ تمہاری
اندریاں شدھ و پوتر ہوں۔ تم کبھی نراشا
کو پراپت نہ ہو۔ تو آؤ شردھا پوروک سے
اس مہا دیو کو اپنے آتما کے اندر دھیان کرو
کہ وہ ہے مہا بلوان شدھ سوروپ بھگون
آپ ہم میں وگیان آدی شدھ اندریہ پراپت
کیجئے۔ ہے پرم دھنوان جگدیشور ہم کو اتم
دھن سے یکت رکھئے۔ ہے سروکاریہ کے پورن
کرنے والے پرم پتا ہماری آشا اپنی کرپا سے ست
ہونے دیجئے۔ ہے بھگون ہم لوگوں کی اچھیا
آپ شیگھر ہی پورن کیجئے۔ جس سے ہم پرم آنند
میں سدا رہیں۔ اور ہمیشہ رکشت رچھیا کے سدہ

آتمک نظارے

آتم ہتیارے کون ہیں

ہم بتیا رون کے دیش میں
... مقابس کا اشتاد ہے

کہ ہے ایسے لوکوں کو پراپت ہوتے ہیں جو کہ مہا اندھکار
سے آچھادت ہیں۔ اسی بات پر یہ اُن جونیوں سے ہے
جن کا نور پرکاش رہت سمہانوں میں ہے۔ سمندر کی بہو
کے بیچ لیسی یونیاں ہیں جن تک کہ سورج کا پرکاش مطلق
نہیں پہونچتا۔ آتمک اوستھا کے انکول ہی شاریرک اوستھا
جیو آتما کو ایشوری نیم انوسار پراپت ہوتی ہے جنکی آتما ہنساکے
کے اندھ ہ وبے ہوئے ہیں۔ اسی لحاظ سے انکو مرنے کے
پشچات شریر بھی ملتے ہیں کہ جو سورج آدی کے
پرکاش سے کم و بیش رہت ہیں۔ یہ ہمادی روشنی روحانی پرکاش
کا خارجی چنہہ ہے۔ پرنتو آتم ہتیارے کون ہیں جنکی
کہ اس پرکار گتی ہوتی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ وے
مورکھ جن جنہوں نے کہ پرماتما سے اپنے آتما کا سمبندھ
توڑ لیا ہے کیونکہ وہ آتما کا بھی آتما ہے جیسے ہمارے
آتما کا شریر سے ویوگ ہو جانے پر موت واقع ہوتی ہے
اسی پرکار پرماتما کا آتما سے ویوگ ہونے پر روحانی موت
واقع ہوتی ہے۔ اتیو وے تمام اگیانی جن آتم ہتیارے
ہیں جو کہ پرماتما سے بیمکھ ہیں جنہوں نے کبھی اوپاسنا
دوارا پرماتما سے اپنی آتما کو نہیں جوڑا۔ جو کہ ان نیموں
اور سادھنوں کو عمل میں نہیں لاتے کہ جن دوارا یہ سمبندھ
قائم رہ سکتا ہے۔ جیسے کہ ہوا تتھا بھوجن شریر اور آتما کا سمبندھ
قائم رکھنے کے لئے کھانا پینا۔ ویایام آدی لازمی ہیں
ویسے ہی آتما اور پرماتما کا سمبندھ قائم رکھنے کے لئے شردھا
بھگتی اوپاسنا۔ پرارتھنا۔ اوپاسنا آدی آوشیک ہیں
اسلئے دنیا میں سے بھگت جن جو کہ رات دن پربھو پوجا
میں مصروف رہتے ہیں دنیا میں زندہ کہلانے کے
یوگیہ وہی ہیں نہ کہ وہ جو کہ پرماتما سے بیمکھ ہوتے دن رات
سنسارک دھندوں میں غلطاں ہیں۔ جن کا آتما مردہ شریر
کے سدرش کہا ہے +

ایک بھیانک درشیہ

من اتی ویاکل ہو رہا ہے۔ بدھی میں وچار
کی شکتی نہیں ہی آتما میں سے بل جا رہا۔ اندریاں شکت
ہو گئیں۔ شریر سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا۔ چلنا چاہتا ہوں
چلا نہیں جاتا۔ قدم اٹھاتا ہوں کہ لڑکھڑا کر گر پڑتا ہوں
بولتا ہوں بولا نہیں جاتا۔ بصد مشکل آواز نکالنے کا
یتن کرتا ہوں کہ اچھو آ جاتا ہے اور کھانستے کھانستے
انگ انگ درد کرنے لگتا ہے۔ کوئی یار و مددگار
نظر نہیں آتا۔ کہ ڈھارس بندھائے۔ اپنی بیگانی سب
نے مکھ پھیر لیا۔ میری حالت اس مچھلی کی سی ہو رہی
ہے۔ جو کہ زخمی ہوا پنکھوں سے رہت گرم بالو میں
لوٹ پوٹ ہو رہا ہو۔ کس نے مجھے اس ادھوگتی کو
پہونچایا۔ میں کیونکر اس دُردشا کو پراپت ہوا۔ کس
ظالم نے میری یہ گت بنا دی۔ نہ جیتوں میں ہوں نہ
مردوں میں۔ اس دُردشا سے تو مرنا ہی بھلا۔
اے مرتیو! مجھے شیگھر سنبھال لے۔ مجھ سے اب یہ کشٹ
سہا نہیں جاتا۔" اس پرکار کے ورلاپ کی آواز
ایک عالیشان محل کے اندر سے آ رہی ہے۔ آئیے ذرا
اندر چلکر دیکھیں تو سہی کہ یہ دکھیارا کون ہے جو کہ
اس پرکار بلبلاہٹ کر رہا ہے۔ ہا! یہ تو وہی بانکا
نوجوان ہے جو کہ ابھی ایک سال ہی ہوا ہو گا کہ جوانی
کے نشہ میں چور اپنے حسن و جمال پر اسقدر نازاں
تھا کہ اپنے سمان کسی کو نہیں سمجھتا تھا۔ اسوقت تو
ستر برس کا بوڑھا نظر آتا ہے۔ پہچانا تک نہیں جاتا
اتنے تھوڑے عرصہ میں کیسے اس کا یہ روپ بنا دیا۔ اسقدر
رنج و محن کا پہاڑ اسپر کہاں سے آ ٹوٹا۔ اسکی پیاری
استری بچے بھی یہاں نظر نہیں آتے۔ کوئی نوکر
چاکر بھی پاس نہیں ہے۔ اتنے بڑے مکان میں
اکیلی جان اسپر کا رنج پڑا ہے جیسے بن جل کے
مین۔ اے نوجوان! سچ بتلانا یہ کیا ماجرا ہے
کسنے تیری یہ قابل رحم حالت بنا دی۔ دیکھیے رہ یہ سنکر
اور بھی بے تاب ہوتا ہے۔ اور پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگتا ہے۔ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی ہے
سرد آہیں بھرتا ہے اور دکھوں سے چھاتی کوٹتا
ہے۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت اندر داخل ہوتی
ہے۔ اور دریافت کرنے پر بتلاتی ہے کہ اس دُرگتی
کا کارن یہ نوجوان خود ہی ہے۔ دن رات کوکرموں
میں لپٹ رہنے کا یہ پرنام ہے۔ مدیہ۔ مانس
بوچار کی ادھکتا اور کئی پرکار کی کام اُتیجک
اوشدھیوں کے دن رات سیون سے اسکی یہ
دُردشا ہو گئی ہے۔ اسکی علتوں سے تنگ آ کر
اسکی بیوی نے خودکشی کر لی۔ دو چھوٹے چھوٹے
بچے تھے ماتا کے مر جانے پر جب ان کا کوئی سنبھالنے
والا نہ رہا تو وہ بھی بیمار پڑ کر مرتیو کا گراس ہو گئے
قرضداروں نے تمام مال و اسباب قرضہ میں نیلام
کرا لیا۔ جب کوڑی پاس نہ رہی تو یار دوستوں نے بھی
مکھ پھیر لیا۔ اور نوکر چاکر اپنے اپنے گھروں کو
چلتے بنے۔ اب یہ دکھوں اور روگوں کا شکار بنا ہوا
سامنے پڑا۔ تڑپ رہا ہے۔

آریہ نوجوانو! دیکھنا کہیں تمہارا بھی ایسا
ہی حال نہ ہو۔ اس سمے چاروں طرف بُرائیوں
اور دُراچاروں کا جال بچھا ہے سنبھل سنبھل کر
قدم رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی علت میں پھنسکر اپنے
تئیں نشٹ بھرشٹ کر لو۔ نشچے رکھو کہ پاپ کا
انجام ہمیشہ دکھ ہوتا ہے۔ یدی اپنے جیون
میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ہر پرکار کے منشیات
سے پرہیز رکھکر وید وکت کرموں کو کرتے ہوئے
جیون بتیت کرو ۔

سوامی دیانند اور سائنس
نمبر ۲۹

ایک اور روکاوٹ
از ڈاکٹر جیا واسو صاحب

ورزش کے لئے کھلی ہوا اور فراخ میدان کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ تنگ مکانوں اور شہروں کی گندی ہوا میں ورزش کرنے سے نہ صرف صحت کا ہی نقصان ہے۔ بلکہ بجائے اچھی ہونے کے خراب ہو جاتی ہے۔ اس واسطے شہر سے باہر جا کر ورزش کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور نیز ورزش کے وقت بدن پر بہت کپڑے نہیں ہونے چاہئیں چھاتی پر بہت ہی ڈھیلا یا موقع کے موافق کھلا رہنا چاہئے۔ تاکہ چھاتی اچھی طرح سے پھیل سکے اور ہوا بغیر کسی رکاوٹ کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر پھیپھڑوں میں آجا سکے۔

سر تو بالکل کھلا رہنا چاہئے کیونکہ بالوں میں پسینہ آنے سے اگر ورزش کے وقت کسی جسم کی رکاوٹ ہو تو سانس اچھی طرح سے اندر نہیں جا سکتا۔ اور علاوہ اس کے ہوا کا خراب حصہ جسکو کاربانک ایسڈ گیس کہتے ہیں۔ زیادہ تر پھیپھڑوں میں جا کر ان کی طاقت پر برا اثر پیدا کرتا ہے۔ باقی کے جسم پر بھی تنگ کپڑے نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ تنگ کپڑوں کے ہونے سے دوران خون اچھی طرح سے نہیں ہو سکتا۔

ان باتوں کو مد نظر رکھ کر جو لوگ ستریوں کو ورزش کروانا چاہیں۔ ان کے لئے اتی اچیت ہے۔ کہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ اور پردہ کی رسم کو جو اس بارے میں ایک سخت سد راہ ہے۔ نیست و نابود کر دیں۔ کیونکہ پردہ کی حالت میں نہ تو سیر ہو سکتی ہے۔ اور نہ اور کسی قسم کی ورزش شہر کے باہر کسی اپنے واقف آدمی کے گھر پر یا اور کسی مناسب جگہ پر جہاں کوئی نہ ہو کوئی ورزش کا پربندھ کریں۔ جس سے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے قدرت کی تازہ ہوا میں اپنے پھیپھڑوں کی شدھی کر سکیں۔ اور آسانی سے اپنی حالت کو سدھار سکیں۔ جب تک آپ اس منحوس رسم پردہ کو نہیں اڑاتے۔ تب تک ستری جاتی کے لئے ورزش کا خیال کرنا ایک بیہودہ خیال ہے۔ لباس کے بارے میں آپ کا موجودہ طریقہ ورزش کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ایک کرتہ اور لہنگا اس امر کی ہر ایک ضرورت کو پورا کر سکتا ہے اور سر تو کھلا ہی رہنا چاہئے۔ رشی نے ان تمام باتوں کو آسانی کے ساتھ پورا کرنے کے لئے ایک دم فیصلہ کر دیا۔ پہلے ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ ستریوں کا لباس دکشنی ستریوں کی طرح ہونا چاہئے جو آریوں کا پرانا رواج ہے۔ اس میں سر ننگا رہتا ہے۔ اور باقی کا شریر ہر ایک طرح آسانی سے حرکت کر سکتا ہے۔ یہ لباس پارسیوں کے لباس سے ملتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ایک میں تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ اور دوسری حالت میں سر ننگا ہوتا ہے۔

یوروپ کی ستریوں کا لباس اس بارے میں بالکل ہی نکما ہے۔ کیونکہ کمر کے زیادہ تنگ کرنے سے بدن کے اعضا ٹھیک طرح سے حرکت نہیں کر سکتے۔ اور اسواسطے سینڈو صاحب کو ستری جاتی کی ورزش کے لئے لباس بدلنا پڑا۔ پردے کے بارے میں وستار پوربک سوامی جی نے پہلے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ کیسی انیائے کی بات ہے کہ مرد تو باہر کھلی ہوا میں پھریں۔ اور ستریاں گھر کی چار دیواری میں بند پڑی رہیں۔ وغیرہ۔ بلکہ دوسرے ستیارتھ پرکاش میں مسلمانوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑے انیائے کی بات ہے۔ کہ ستری گھر میں قید کی سمان رہے۔ پرش کھلے رہیں۔ کیا ستریوں کا چت شدھ وایو۔ شدھ دیش

...یں بھرمن کرنا۔ سو رشی کے ایک کو دیکھنا نہیں چاہتا ہوگا۔ اسی پرکار وہ کے لڑکے وشیش کر سیلانی اور رشی ہوتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ رشی دیانند ستریوں کے پردہ کرنے کے سخت برخلاف تھے۔ اور اس کو قانون قدرت کے برخلاف مانتے تھے لیکن آشچریہ کی بات ہے۔ کہ آریہ لوگ رشی کے وچنوں کو پڑھ کر بھی فائدہ نہ اٹھاویں۔

اے پیارے مترو اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ستریوں کی جسمانی صحت میں کچھ فرق آوے تو آپ ایسی بیہودہ رسموں کو توڑ ان کو کھلی ہوا کی سیر کروائیے۔ اور ایسا بن دیجئے۔ جس سے وہ آرام میں رہ سکیں۔ ورنہ جو جو نقصان اس قدرت کے خلاف رسم کے جاری ہونے سے اور ستریوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ قلم سے لکھے نہیں جا سکتے۔ ستری جاتی ساری کی ساری کمزور اور ڈرپوک ہو گئی ہے۔ اسواسطے جب سے یہ رسم چلی ہے آریہ ستان گرتی ہی رہی ہے۔ اور آج دوسرے ملکوں کے لوگ اسے

(دبیچوں کی اولاد) کے نام سے پکارتے ہیں۔

ہماری ایک اور غلطی

جن لوگوں کو ستری جاتی کے سدھار کا کچھ خیال ہے وہ ان کو شام کے وقت جب اندھیرا ہو جاتا ہے۔ باہر سیر کے واسطے لے جاتے ہیں۔ لیکن بیچاروں کو کیا پتہ کہ شام کے وقت کی ہوا بڑی خراب ہوتی ہے کیونکہ درختوں سے اس وقت کاربانک ایسڈ گیس نکلتی ہے۔ جو صحت کے واسطے نہایت ہی مضر ہے۔ اسی واسطے یہ اچھی سمجھ

بیر شام کی سیر موقوف تھی۔ دن ہی دن میں شوقیہ آدمی سے فراغت حاصل کر لیتے تھے اور جس وقت وہ ختوں سے کار، بلاک اینڈ اینڈ گیس نکلنی شروع ہوتی تھی۔

یہ لوگ ہون کی شدہ وایو سے اپنے آپ کو آنندت رکھتے تھے۔ آج کل کے لوگ اس بات میں بڑی شرم خیال کرتے ہیں۔ کہ دن میں صبح کے وقت جب قدرت اپنی عجیب بہار میں ہوتی ہے۔ استریوں کو ساتھ لے کر شہر یعنی باہر باغ کی سیر کرا دیں۔ کیونکہ ان کو اس امر سے بڑا ڈر رہتا ہے کہ کوئی شخص یہ نہ جان لے کہ فلاں آدمی کی استری وہی ہے۔ جو کہ اُس کے ساتھ سیر کر رہی ہے۔ اپنی استری کے ساتھ چلنا ہمارے لوگوں کے واسطے نہایت ہی دشوار ہے۔ اور اگر کسی وقت سیر کو جانا ضروری ہی ہو جاوے تو استری کم از کم تیس یا چالیس گز کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم اُٹھائے چلتی ہے اور پتی اس خیال سے آگے بھاگتا جاتا ہے۔ کہ کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ یہ اُسی آدمی کی استری ہے۔ اسی ڈر کے مارے پتی مہاشے کو پیچھے دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ اب میں اکیلا ہوں۔ اور ادھر اُدھر کوئی آدمی نہیں ہے۔ تو کچھ دیر کے واسطے انتظاری کر لیتا ہے۔ لیکن جوں ہی استری نزدیک آئی اور آپ آگے بھاگے۔

بھلا سوچئے تو سہی کہ اس سیر میں کیا لطف ہے استری کو اپنا دھیان نیچے کئے جیسا کوئی قید خانہ میں جا رہا ہے۔ پتی کے پیچھے پیچھے چپ چاپ جا رہی ہے۔ اور پتی مہاشے اس خیال سے کہ کب رستہ پورا ہو۔ کہ واپس ہوں بھاگتا ہوا چلا جاتا ہے۔ گسمی کو جی اجی اے ٹیلف

نہیں آتا۔ چاہئے تھا۔ کہ ایک دوسرے سے باہیں کرتے۔ اور سیر کے فایدوں کو بتاتے ہوئے اور نیز قدرت کی بہار دیکھنا پر وچار کرتے۔ نہ کہ گونگوں کی طرح ایک دوسرے سے علیحدہ رہ کر اپنے وقت کو ضائع کرتے۔

ذرا اوپر جائیے تو

معلوم ہوگا۔ کہ امیر آدمیوں میں ایک اور ہی دستور ہے۔ اپنے قبائل کو بند گاڑی میں سیر کے لئے باہر بھیجتے ہیں۔ اُن کو اس بات نے تو یقین دلا دیا ہے۔ کہ استریوں کے لئے سیر کرانا نہایت ہی ضروری ہے۔ لیکن وہ ایسے بزدل ہیں کہ پردے کی رسم کو نہیں توڑ سکتے۔ بھلا اُن سے کوئی پوچھے کہ بند گاڑی میں باہر سیر کے لئے بھیجنے سے کیا فائدہ ہے۔ بلکہ سراسر نقصان ہے۔ گاڑی کی بند ہوا سے بہتر تھا۔ کہ وہ اپنے گھر کے اوپر ہی تھوڑا سا ٹہل لیں۔

یہ کن کی بات ہے

وہ تعلیم یافتہ لوگ جو آج ریفارمر بننے کا دم بھرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا رہبر اور deep خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک لائق ریفارمر کی بات کو کوٹ کرتا ہوں آپ تو کھلی گاڑی میں شام کے وقت سیر کو جاتے ہیں۔ اور ایک دوسری بند گاڑی میں اپنے قبائل کو سیر کے لئے بھیجتے ہیں۔ ایسے بزدل اور کم زور ہیں کہ اپنے قبائل کو اپنی گاڑی میں جس میں ہر طرف سے کھلی ہوا آتی ہے۔ نہیں بٹھا سکتے۔ مبادا اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ قبائل اُن جناب کے ہیں

اسی طرح کے اور بہت سے ... لوگوں کا حال ہے۔ (جملہ معترضہ)

اپنے حقوق کے واسطے کانگرس کے ہال میں جا کر باواز بلند بڑے جوش اور خروش سے پکارتے ہیں۔ لیکن جب اپنے اوپر یہ بات آتی ہے۔ تو اُن بیچاری استریوں کو جو عمر قیدی کے سمان ہیں۔ جیسا اسی برس کی قید کے بعد قید خانہ کی دیواروں سے محبت رکھتا ہے۔ اور اُسے چھوڑ کر آزاد ہونا نہیں چاہتا۔ گھر کی چار دیواری میں بند کر کے ان کو کھلی ہوا میں سانس تک نہیں لینے دیتے۔

یاد رکھئے گا۔ جب تک آپ استری جاتی کے سالہا سال کے زبردستی سے چھینے ہوئے حقوق کو بڑی خوشی سے واپس نہیں دیتے غیر ملکوں کے لوگ ہمیشہ آپ کو اپنے زیر رکھیں گے۔ اور کبھی بھی تمہارے حقوق تمہیں نہیں دیں گے۔ خواہ برسوں تک کانگرس کے پنڈال میں پیٹتے مر جائیے۔

آریہ پرشوں سے امید ہے۔ کہ وہ اس شئے پر ضرور بالضرور وچار کریں گے۔ اور شیگرہ ہے۔ استری جاتی کی حیوانی حالت کو ترقی دینے کے لئے کوئی نہ کوئی پربندھ سوچیں گے

نویدن چونکہ آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر نے از سر نو ریڈنگ روم کھول دیا ہے۔ جس سے ویدک دھرم کی دھوم نی ہزاروں کے کانوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اسلئے صاحبان اخبار وغیرہ کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے اپنے اخبار مفت اس کلب میں روانہ کر دیا کریں۔

المکلف جگن ناتھ اسسٹنٹ سکرٹری آریہ ڈیبیٹنگ کلب۔ فرید چوک امرتسر۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

درشن شاستر و ستدان

از پنڈت بھگت رام جی

عموماً کہا جایا کرتا ہے کہ آریہ سماج میں درشنوں کا پورا پورا پنڈت دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن اس خیال سے ہر ایک بات کی دریافت میں رکاوٹ صرف اسی اصول پر ڈالنا منطق کے اصول کے برخلاف ہے درشنوں میں انیک ایسے ایسے ستنل اسوقت بھی موجود ہیں جن کو سادھارن پرش بھی غور سے پڑھنے سے بہت تک پہونچنے کا دعوے کر سکتا ہے۔ خاص خاص ستنلو کے علاوہ درشنوں کے طریق لیکھہ سے واقفکار ہر ایک جگہ دخل رکھنے کا دعوے اگر کر بھی دیوے تو کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ کیونکہ مہرشی دیانند نے ایک ایسا راستہ صاف کرنیکا طریقہ بیان کر دیا ہے کہ ان اصولوں پر چلتے ہوئے بہت کم ٹھوکر کھانے کا موقعہ ملتا ہے۔ عام طور پر موجودہ خیالات کا افق ہماری آنکھوں کی دوری کو اسقدر تنگ کر رہا ہے کہ سادھارن پرش کتنا ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیوں نہ دیکھے۔ افق سے پرے دیکھ ہی نہیں سکتا اس طریقہ سے کہ کچھ بعد دیگرے افق کی دوری کو درجہ بدرجہ چند کر لیا جاوے۔ اور موجودہ درشٹی کو رسیا کو بہت دور تک لے جایا جاوے۔ لیکن خاص حد سے تجاوز کرنے کا دعوے کرنا بالکل کم واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک افق کا ان ضرور ہے۔ افق اور موں کا ان کو نشٹ کرنا سرو تیا ممکن ہے۔ اسواسطے تمام اور پرشرتیہ اپنی کمی پوری کرنیکے واسطے ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو نیت کرنا معمولی انسان سے کیا ہر ایک

انسان بلکہ جگدیشور کی طاقت سے بھی باہر ہے کیا جیو کی الپگیتا کبھی بھی دور ہو سکتی ہے۔ وہ کیسا ہی ودوان کیوں نہ ہو۔ کتنی ہی طاقت کیوں نہ حاصل کی جاوے جتنا برتن ہوگا۔ پانی اتنا ہی اس میں بھر سکیگا اگر کوئی انسان ایک معمولی لوٹا لے کر بڑے سمندر کے کنارے پر ہی کیوں نہ چلا جاوے تو کیا سمندر کے کنارے کی موجودگی اس لوٹے میں ایک تالاب کا پانی بھر دیگی۔ ٹھیک اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ جگدیشور کتنا ہی نزدیک کیوں نہ ہو جاوے جیو وہی کچھ کریگا جو کچھ کہ اس کی طاقت میں رکھا جا چکا ہے۔ جو حالت جیو کی ہے۔ وہی حالت شریر کی ہے۔ اگنی اپنا دھرم نشٹ نہ کرتی ہوئی اگنی نہیں کہلا سکتی۔ جل اپنے دھرم کو دور کرتا ہوا۔ جل کہلانیکی یوگیتا نہیں رکھہ سکتا۔ ویسا ہی حال سب پدارتھوں کا ہے۔ شنکر آچاریہ جی بھی جو کہ دنیا کی نظروں میں تمام پدارتھوں کی ہستی یک کو سویکار کرنے کے واسطے طیار ہو جاتے ہیں جب ان پر صاف الفاظ میں سوال کیا گیا ہے۔ تو صاف انکاری فقرہ میں فرماتے ہیں کہ پرکرتی کداپی کال و کرتی بھاؤ کو پراپت نہیں ہو سکتی۔ عام طور پر اس میں شک نہیں کہ معمولی اور غیر معمولی پنڈت بھی سمجھے بیٹھا ہے کہ یوگ میں طاقت ہے کہ یوگی ساڑھے تین ہاتھ یا چار ہاتھ لمبے چوڑے جسم کو انو کے برابر کرتا ہوا اس سنسار میں سب ریلوں کو کر سکتا یا ایک معمولی جسم کو اتنا لمبا چوڑا کر دیوے کہ وہ میلوں تک چلا جاوے۔ یا آکاش میں اڑ جاوے۔ اگر یہ طاقتیں یوگ میں نہیں تو پھر یوگ میں طاقت ہی کیا ہے۔ نا ہو سکتی ہے۔ ان سارے خیالات کا اندازہ وہ لوگ لگا سکتے ہیں۔ جو کبھی منطقی دلائل سے کام لیتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں قدرتی اصولوں کو دیکھ دیکھ کر نتیجے نکالنے کے عادی ہیں۔ کیونکہ منطق یا نیائے کا سارا کا سارا عالی شان محل صرف موجودات

اور انکے قواعد پر مبنی ہے۔ جو پرش موجودات سے کم واقفیت رکھتا ہے وہ نیائے سے فائدہ ہرگز نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن عام لوگ یوگیہ کو ایک

unnatural ولایتی واردات موجودہ قدرتی قواعد کو اولنگھن کرنے والا) بتلاتے ہیں۔ اور اپنے کم زور خیالات کو یوگ درشن کے بیاس بھاشیہ سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گو میں کئی بار پہلے بھی اسی وشے میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ تاہم چونکہ اخبار دنیا میں نئے ڈھنگ سے بیان کرنا ایک دلچسپی دیتا ہے اسواسطے پھر انہیں پرانے خیالات کو دوسرے پیرایہ میں بیان کر کے عرض کرونگا۔ کہ سبھاؤ کسی چیز کا کبھی نشٹ نہیں ہو سکتا یہ قدرتی اصول ہے۔ اور یہی خیال لفظ بہ لفظ بیاس جی نے یوگیہ بھاشیہ میں ظاہر کیا ہے اس سے پہلے کہ میں ان الفاظ پر شروع سے بحث کر کے جتلانے کی کوشش کروں۔ کہ شاستروں میں اس کے متعلق کیا کیا خیالات درج ہیں۔ مختصراً شنکر آچاریہ کے الفاظ میں ان اصولوں پر بحث کو درج کر کے جتلانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف آج کل کے انگریزی پڑھے لکھے وچار داں لوگوں کا ہی خیال ہے بلکہ شنکر آچاریہ کا بھی یہی خیال تھا۔ حالانکہ اسوقت کے موجودہ خیالات کی بنیاد نہیں رکھی گئی تھی۔ آپ گوڑپاد آچاریہ اپنی گورو کی کارکاؤں پر بھاشیہ کہتے ہوئے فرماتے ہیں۔

सांसिद्धकी स्वभावकी सहजा प्रकृतालया प्र-
कृतिः सेति विज्ञेया स्व-
भावं न जहाति या। काके॥
यस्मात्सैा किंकायि प्रकृतिर्नु
वर्ष्याति का ः साविस्याहा॥३॥मठे

یہ گوڑپادیہ پر یہ کی کارکاؤں پر یہ کہتے ہیں کہ جس سے سادھارن لوگ سبھاؤ بھی پہچانتے نہیں ہوتا۔ اب اسکو کہتے ہیں وہ کیا ہے

सम्यक सिद्धि संसिद्धस्वंभवा

सांसिद्धिको यथा योगिनां सिद्धानामणिमाद्यैश्वर्यप्राप्तिः॥

سانسدھیکا ارتھ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
اپنی پرکار سے جو سدھ ہی اس کا نام سِدھی
وہ جس میں ہو اسکو سانسدھی کہتے ہیں
مثلاً جس طرح یوگیوں کو انیما وغیرہ ایشوریہ
کی پراپتی۔ یہ وہی انیما گیما وغیرہ آٹھ سدھیاں
ہیں جن کا ارتھ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے
کہ شریر کو چھوٹا کر لینا اور شریر کو بڑا
کرنا وغیرہ وغیرہ۔ شنکر آچاریہ جی خود
بخود اُنہیں سدھیوں پر لکھتے ہوئے فرماتے
ہیں۔ کہ یوگیوں کو بھی کسی پرکار سے سنسدھکی
شکتی ہونے پر کوئی اپورب طاقت نہیں آتی۔
اسواسطے وہ پرکرتی کو کہتے ہیں۔

प्रकृतिसम्भूत भविष्यमका लयोराशि योगिनां न विपर्येति तथैव सा॥

پرکرتی اُس کا نام ہے۔ جو یوگیوں کو بھی بہت
دور ہوشت میں بھی اُلٹی نہیں ہوتی۔ کنتو
ویسے کے ویسے ہی رہتے ہیں۔ اُس کے سوبھاو
کی شبد سو کہتے ہیں۔

तथा स्वभाविको द्रव्य स्वभाव एव सिद्धो यथाः ग्न्यादे नामुष्ण प्रकाशादिलक्षण सायिन कालान्तरे व्यभिचरति देशान्तरे च तथा सहजा आत्मा सहैव जाता यथा पक्ष्यादिनामाकाश गमनादि लक्षण॥

اسی پرکار سوابھاو کی جس طرح دریہ (اگنی وایو)
وغیرہ کے دھرم کی طبع سدھ ہے۔ جس طرح
اگنی وغیرہ میں گرمی اور پرکاش وغیرہ
دھرم کسی وقت یا کسی دوسرے دیش میں بھی
نشٹ نہیں ہوتے۔ ایسا تھ پیدائش کے
وقت پیدا ہوئے ہوئے دھرم ساتھ ہی رہتے
ہیں۔ جیسے پکھشیوں کا آکاش میں جانا
یہ دھرم جانوروں کا پیدائش سے ان
کے ساتھ ہے۔ یہ کبھی نشٹ نہیں ہوسکتا

अन्यापि यथा काचित्कृता केनचिन्न कृता यथाः पानि स्वदेश गमनादि लक्षण॥

اور بھی جو کسی سے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔
مثلاً جل کا نیچی جگہ میں بہنا۔ یہ دھرم نشٹ
نہیں ہوسکتا۔

अन्यापि या काचित्स्वभावं न जहाति सा सर्वा प्रकृतिरिति विज्ञेया॥

اور بھی جو جو اپنے سبھاؤ کو دور نہیں کرتا
وہ پرکرتی نام سے جانی جاتی ہے۔ اور اُس
کے بعد لوکک اور پرمارتھک دونوں وستوؤں
کو مقابلہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

लोके मिथ्या कल्पितेषु लौकिकेष्वपि वस्तुषु प्रकृतिर्नान्यथा भवति किमुताः ज स्वभावेषु परमार्थ वस्तुष्वमृतत्व लक्षणा प्रकृति नान्यथा भवति साभिप्रायः॥

جب کہ سنسار میں کلپت وستوؤں میں سوبھاؤ
اُلٹے نہیں ہوتے۔ تو کس طرح سے نہ پیدا ہونے
والی قدرتی پیتارتھ وستو جو کہ کبھی مرنے
والی نہیں ہے۔ ایسے دھرموں سے پرکرت
پرکرتی اپنے دھرم کو تیاگ دے۔

اس بھاشیہ اور کارکا کے کہنے سے صاف
معلوم ہوگیا۔ کہ انیما۔ گیما وغیرہ آٹھ سدھیاں
اگنی میں گرمی اور روشنی۔ جنم سے ساتھ
پیدا ہونیوالے۔ دھرم اور بناوٹ سے جو
پیدا نہیں ہوئے وہ سب اپنے اپنے سوبھاو
کو نہیں تیاگتے۔ یہ گوڑپداچاریہ اور
شنکراچاریہ کا مت ہے۔ ارتھات یوگی بھی پرکرتی
کو تبدیل نہیں کرسکتا۔

سنسار کی گتی

زندگی کے قیام کی طرف ذرا دھیان دیجئے۔ اور اسکے
ثبات کی طرف ذرا خیال کیجئے کہ کوئی بھی متنفس یہ
نہیں کہ سکتا۔ کہ کل تک میں زندہ رہوں گا۔ یا
کل تک میرا جیوآتما اس شریر میں رہیگا۔ جبکہ
ایک ایک دم پر زندگی اور موت کا مقابلہ ہو رہا
ہے۔ یعنے دم کا قالب میں آنا نشان زندگی ہے
اور دم کا باہر جانا نشان موت ہے۔ کسی نے کیا
اچھا کہا ہے ؎

غافل زاحتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

کسی بھاشا کے کوی نے بھی ایسا ہی ایک
دوہا کہا ہے۔ کہ [illegible]
سوانس سوانس پہ ہری نام جپ برتھا سوانس نہ کھوئیں
سمپ جالوں میں انت کا ہی سوانس مت ہو
نہیں معلوم کہ موجودہ شریر کس وقت تک
قابل رہائش جیو آتما کے ہے۔ کون کہ سکتا ہے
کہ دوسرے کشن میں کوئی آفت ناگہانی
اس موجودہ شریر کو بالکل ناقابل رہائش
جیو آتما کر دیگی۔ بڑے بڑے یودھا بڑے بڑے
شورویر۔ بڑے بڑے یوگی۔ بڑے بڑے
مہاراجہ اس سنسار پر ہو گذرے ہیں کہ جن
کی ہستی کا نشان بھی اگر آپ ڈھونڈنا چاہیں

معلوم۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ~

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند
کز ہستی اش بروئے زمیں یک نشاں نماند
واں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

حالت ہے زندگی کے قیام کی۔ اب ذرا دنیا اور سنسار کے چلن کی طرف نگاہ دیکھو معلوم ہوتا کہ کسی بھی متنفس کا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ مجھے مرنا ہے۔ گویا یہ سمجھ رہا ہے کہ مجھے اسی شریر میں ہمیشہ رہنا ہے۔ آپس مرتا ہے۔ دو بھائیوں میں سے ہر ایک کا یہی خیال ہے۔ کہ میں کسی نہ کسی طرح سے دوسرے بھائی کو ورثہ سے محروم کروں۔ موت کا تو خیال ہی نہیں۔ کچہری میں جاتا ہے۔ حلف اُٹھاتا ہے۔ اور پیچھے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر دونوں میں ہر ایک یہی کہتا ہے۔ کہ میں اکیلا ہی اپنے باپ کا بیٹا ہوں۔ یہ نہیں جانتا کہ دوسرا کس کی اولاد ہے۔ رام ناتھ یا پیر بخش سرکاری نوکر ہے۔ برخاست ہو جاوے۔ تو بلا سے کچھ فکر ہی نہیں۔ جھٹ پٹ آٹھ آنہ پر جھوٹی گواہی دینے کا پیشہ اختیار کر لیتا ہے۔ بادشاہ ہے ہر طرح سے آرام کے اسباب موجود ہیں۔ مگر ترشنا کسی دوسرے ملک کے دبانے کے لئے لگا رہی ہے۔ یہ معلوم ہی نہیں ہے۔ کہ دوسرے پل کیا ہونے والا ہے۔ سخت افسوس کا مقام ہے کہ اس بے ثباتی پر ہمارے یہ گھمنڈ ہیں۔ کہ چین کے مارے ایک دم بھی زمین سے نہیں گذرتا۔ لیکن اگر کچھ قیام ہوتا۔ تو نہ جانے کیا ہوتا۔ اس بے ثباتی پر بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ ثبات ہوتا۔ تو نہ جانے کیا نہ ہوتا۔ اس اگیان گرست سنسار کی حالت دیکھ کر از حد افسوس ہوتا ہے کہ اشرف المخلوقات ہو کر تو یہ یونی

ہوتا ہوا بھی کوئی انسان سکھی دکھائی نہیں دیتا۔ یہ منشیہ یونی سب یونیوں سے افضل ہے۔ یعنی باقی سب یونیاں اسی کے کرموں کے بھگتان کے واسطے ہیں مگر لاکھوں میں سے ایک بھی انسان ایسا نظر نہیں آتا ہے۔ جو کسی دُکھ میں مبتلا نہ ہو۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سُکھ کسی طرح سے مل ہی نہیں سکتا ہے؟۔ جواب ملتا ہے کہ دُکھ اگیان سے ہوتا ہے۔ اور تت گیان سے متھیا گیان کا ناش ہوتا ہے۔ متھیا گیان کے ناش ہونے سے دُکھ کا بھی ناش ہوتا ہے جب دُکھ کا ہی ناش ہوا تو بس باقی سُکھ ہے لہذا گیان سے سُکھ ہوتا ہے۔ جو چیز جیسی ہو اُسے ویسی ہی جاننے کا نام گیان ہے۔ اور اس کے برخلاف اُس کے اگیان۔ اگنی کیسی عمدہ چیز ہے۔ کہ جس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے مگر ایک بچہ جسکو اس کا یتھارتھ گیان نہیں ہے۔ اپنا ہاتھ اُس سے جلا لیتا ہے۔ اور بہت دُکھی ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے وہ آدمی جسے اگنی کا گیان ہے۔ وہ اُس سے روٹی پکاتا ہے۔ جاڑے سے ٹھٹھر رہا ہے۔ تاپ کر آنند ہوتا ہے۔ دیکھئے ایک ہی چیز اگیانی کے لئے کیسی دُکھ دایک ہے۔ اور گیانی کے لئے سُکھ دایک۔

یہ متھیا گیان دو طرح سے ہوتا ہے۔ اندری دوش سے۔ یا سنسکار دوش سے۔ جب کوئی اندری اپنا کام اچھی طرح سے نہ کرے تو وہ اندری دوش کہلاتا ہے۔ مثلاً دور سے ایک ٹھونٹھ دیکھ کر آدمی کا خیال ہونا اندری دوش ہے سنسکار دوش وہ ہے۔ جو سنسکار کے سبب سے ہو۔ مثلاً ایک آدمی چور کے پاس بیٹھ کر چوری کرنے کا عادی ہو گیا۔ تو یہ سنسکار دوش ہے۔ سنسکار دوش بڑا

ہی پربل دوش ہے۔ اس سنسار میں اول تو بہت ہی کم باپ ایسے ہیں جو یہ چاہیں کہ اُن کی اولاد جھوٹ نہ بولے۔ یا دغا باز نہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی بیچارہ ایسا ہو بھی تو وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ بچہ کو ست سنگ تو بہت ہی کم ملتا ہے اور بُری سنگت بہت زیادہ۔ آج کل جو سنسار میں اگیان زیادہ پھیلا ہوا ہے اس کا کارن سنسکار دوش ہے۔ لہذا پرارتھنا ہے۔ کہ مترگن اپنے کو اور اپنے بچوں کو سنسکار دوش سے بچا کر گیانی بنیں گے اور بنائیں گے

ادم شم

اقم

لچھمن داس سب اوورسیر

ایشور سدھی

منشیہ ماتر کو اُچت ہے کہ سب سے اول ہر کام کے شروع میں سنسار روپی برکش کے نمت کارن پرماتما کو نمسکار کرے۔ ارتھات اپنے آپ کو دین اور تُچھ سمجھ کر اور پربھو کو اننت گرن سب سے بڑا اور سرو گیہ اور گیان والا جان کر اُس کا من سے سمرن کرے

ناستک - ایشور کی ہستی میں پرتیکش پرمان نہیں ہے۔ پرتیکش ہونے میں روپ آدی کی اپیکشا ہوتی ہے۔ اور روپ والی وستو کو جب تک آنکھ کا سنجوگ ہو۔ اور وہ مہت نہ ہو تب تک اُس کا پرتیکش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پرمانو بہت چھوٹے انیک اوپو والا نہونے سے پرتیکش نہیں ہوتا۔ اور گھٹ اندھیرے میں بلا آنکھ سنجوگ دکھلائی نہیں دیتا۔ اسلئے باہر کی اندریوں سے ایشور کا پرتیکش نہیں ہو سکتا

من سے ہی اُسکا پرتیکش نہیں ہوتا کیونکہ انتر
اندریہ من صرف اپنے آتما کو سُکھی دُکھی
جان کر پرتیکش کر سکتا ہے۔ جب دوسرے
منشیہ کے آتما کو پرتیکش نہیں کر سکتا تب پرماتما
کو کس طرح پرتیکش کر سکتا ہے۔ اگر آپ وید
کا پرمان دیں تو جب اُس کا پرتیکش نہیں تب
ایشور کا وید اوچت ہونا کیسے پرمانک ہو سکتا ہے

آستک۔ ایشور انومان سے ہی ثابت
ہو سکتا ہے۔ جیسا گھٹ کسی سے بنایا ہوا ہے
کاریہ ہونے سے ارتہات جو جو کاریہ ہوتا ہے
وہ کسی سے بنایا ہوا ہوتا ہے۔ پس پرتھوی
سورج اگن آدی کسی سے بنائے ہوئے ہیں
وہ بنانے والا ایشور سدہ ہے۔

ناستک۔ یہ تمہارا انومان صرف پیدا شدہ
چیزوں میں ایک انش میں گھٹتا ہے۔ یہ مانو نہیں
نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ کسی سے بنا ہوا نہیں ہے
دوسرا ہم پرتھوی کو پیدا شدہ نہیں مانتے
ہر ایک وستو کو پرمانوؤں کا سموہ مانتے ہیں۔
پس یہ انومان فضول ہے۔

آستک۔ اس انومان سے یہ ثابت ہوتا
ہے۔ کہ ہر ایک کاریہ میں یتن کی اپیکشا ہے۔ بلا
یتن کے کوئی کاریہ نہیں ہوتا جب پر ایک ابہاو کا
ابہاو ہوتا ہے۔ تب کاریہ پیدا ہوتا ہے۔ بلا
اپ کرش گیان اور اچھا اور کرتی اور پراگ
ابہاو کا ابہاو ہونے کے کوئی کاریہ نہیں ہوتا۔
یتن ہونے سے کاریہ ہوتا ہے۔ اور یتن ہونے سے
کاریہ نہیں ہوتا۔ اور یتن بنا کرتا کے نہیں ہوتا۔
پس اُس یتن کا کرنیوالا ایشور سدہ ہے۔

ناستک۔ یتن بنا اچھا اور اچھا بلا گیان کے نہیں
ہوتی۔ تم صرف یتن مانتے ہو۔ اسلئے تمہارا لکشن
ٹھیک نہیں ہے۔

آستک۔ بیشک اول گیان ہوتا ہے
۔۔۔ اچھا۔ بعدہ یتن ہوتا ہے۔ ہم نے

مختصر کہنے کے لئے صرف یتن کہہ دیا ہے۔
گیان۔ اچھا۔ سوائی کارن ہمارے اورشٹ
اس میں شامل کر لو۔ چونکہ ایسی پرتھوی آدی
کا بننا ہماری سامرتہہ سے باہر ہے۔ پس ایسی
مہان سامرتہہ والا ایشور ہے۔ جس سے یہ
مہان جگت اُتپن ہوا ہے۔

ناستک۔ جب ہر ایک کاریہ میں خاص خاص
سمبندہ والا یتن جس سے خاص خاص کاریہ
ہے۔ اور سمواہی سمبندہ سے پیدا ہونے والا
پراگ ابہاو کا ابہاو جو تمہارا انومان مانا جاوے
تب گھٹ کے ناش میں یہ انومان کسی طرح نہیں
گھٹ سکتا۔

آستک۔ یہ انومان ست پدارتھوں پر گھٹنے
کے لئے دیا ہے۔ نہ کہ دہنس (ناش) پر۔ پس ناش
کو علیحدہ مان کر اُسکا سہارا لو۔ اور علاوہ ازیں
اس کا بھی خیال رکھو۔ ناش بھی یتن ماتر سے ہی
پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے سب کاریہ یتن جنیہ ہے۔

ناستک۔ جب ہر ایک وستو کے پیدا ہوتے
وقت اُسی طرح کے گیان کا پیدا ہونا اور ناش ہوتے
وقت اُسی پرکار کے گیان کا ناش ہونا مانوگے۔ تو
انیک گیان کلپنا کرنے پڑیں گے۔ علاوہ ازیں ایک
گیان بھی نہیں مان سکتے۔ کیونکہ گُن میں گُن
نہیں رہتا۔ سنکھیا جو گُن ہے شامل ہے۔ کس
طرح رہ سکتی ہے۔

آستک۔ نت گیان میں اننت سنکھیا نہیں رہتی
اور ہم گیان کو ایکتہ نہیں مانتے۔ بلکہ سمواہی
کرن ارتہات جس جگہ ایکتہ رہتا ہے۔ اس جگہ ہم
نت گیان مانتے ہیں۔

ناستک۔ جیو آتما میں انیک گیان کیوں کر
مانے جا سکتے ہیں۔

آستک۔ نت گیان وو کہنے والے میں بھی رہتا
ناستک۔ گھٹ پٹ آدی تو دُکھ والے
نہیں۔ اُن میں گیان ایکتا کیوں نہیں مانتے

آستک۔ اناتما میں گیان نہیں رہتا۔
ارتہات نت سکھ والا اور چیتن ہی نت گیان رکھتا ہے
جو مختلف پرکار کا نہیں ہوتا۔ اسی طرح رنگ روپوں
کو چھوڑ کر ایشور میں نت کرتی۔ نت اچھا۔ نت
گیان ماننا چاہئے۔

ناستک۔ ہم دیکھتے ہیں۔ جو جو کاریہ پیدا
ہوتا ہے۔ وہ شریر دہاری سے پیدا ہوتا ہے
ایشور بلا شریر کے ہے۔ اس سے کاریہ پیدا
نہیں ہو سکتا۔

آستک۔ ہمارا درشٹانت صرف کاریہ کارن
کے پکش میں تہا۔ ارتہات ذکرتی یا یتن ہونے سے
کاریہ ہوتا ہے۔ اور گرہ کے یتن ہونے پر ہی گھٹ
پیدا ہوتا ہے۔ تم اُس کے برُدہ پکش یعنی بو
جنگوست پرتی پکش کیا جاتا ہے۔ اسلئے تمہارا
انوکول ترک نہیں ہے۔

پس وہ ناستک یا بُدہ بجائے علیحدہ علیحدہ
گھٹ پٹ بنانے کا یتن ماننے سے اننت گیان اور
اُن اُچت کرتی کو اپنے سے ایک ایک گیان اننا ضرور
ہے۔ جہاں جہاں یتن ہوگا۔ وہاں وہاں کاریہ ہوگا
اور ایسا ویدوں میں بھی سپشٹ ہے

چونکہ وہ کرتی سب جگہ کام کرتی ہے۔ اسلئے
اسکو سروگیہ کہا گیا ہے۔ اگر وہ بھون ہوتا۔ تو
جس دیش میں وہ ستہت ہے۔ اسی جگہ کاریہ
پیدا ہوتا۔ دور دیش میں کاریہ نہ ہوتا۔ اس
طرح مذکورہ بالا انومان سے ایشور سدہ ہی
ہونے پر اُس سے ادیچت وید کا پرمان ہونا
نشچے ہوتا ہے۔ یہ کاریہ پکش انومان صرف انش
ماتر ہے۔ سرشٹی ہونے کے وقت وہ انیک چیزوں
میں جو حرکت ہوتی ہے۔ وہ کرم ہونے سے پرتیپکش
وزن دار چیزوں میں پرتین نہ ہونے سے گرنا ہوا
اور پکشی وغیرہ کا پرتین ہونے سے گرنے دینا
پرتی بندہ کہتے ہے۔ پرماتما کا ناش ہونے سے

…قی پر بتی جنیہ ہے۔ ستیہٹ آدمی۔ وید اور
…کیوں کے وید ۲. کی طرح سوتنتر پرشوں کے
…بوا سے جنیہ ہے۔ ویہ سے پیدا ہوا تہا۔ لیہ
…یان زید کے واکیہ سے یتارتہ گیان ہونے
…ں کی وجہ یتارتہ وکتا ایشور کے گیان سے جنیہ ہے
…دید ہو نے اسنا دی پرشوں سے
…ترت ہے۔ ر بیہ واکیہ ہونے سے پرشش
…(ایشور) سے کہا گیا ہے۔ جو ایسا نہیں وہ
…ایسا نہیں) جو وید واکیہ نہیں وہ وید نہیں
…بیسے مہابھارت آدی۔
…دو الگ پرمان کی اتپاد وک سنکھیا ایک سے
…زیادہ سنکھیا ہونے سے اپیکشا بدہی سے جنیہ
…ہی ہے۔ ایسے ایسے انومان پرمانوں سے
…ایشور شاکشات یا پرمپرا سمبندھ سے
…ثابت ہوتا ہے۔ اِتی۔

راقم
ایک ودیارتہی

"قدرت آدمی ہی سکھ کا پدارتھوں سے سکھ حاصل کر سکتا ہے"

ایک نوجوان جس کی عمر بمشکل پورے اٹھائیس سال کی بھی نہیں ہوئی۔ بیمار شدید بیماری مبتلا ہے۔ اس نوجوان کا نام چرنجیت ہے۔ لالہ چرنجیت ایک اچھا مالدار ہے۔ اور صاحب جائیداد آدمی ہے ساہوکاری اُس کے دادا پردادا سے چلی آتی ہے۔ اور ساہوکاری کے ساتھ زمینداری بھی ہے۔ دو لڑکے اور ایک شیرخوار لڑکی بھی ہے۔ گھر میں ستری نہایت ہی سوشیلا خوبصورت اور آگیاکارنی ہے۔ اُس کا نام ہی سوشیلا ہے۔ سوشیلا نے گھر کا انتظام ایسا رکھا ہوا ہے۔ کہ جو فقط دیکھنے کے ساتھ ہی تعلق رکھتا ہے۔ ایسی ایسی نیک صفتوں اور خوبیوں کے سبب لالہ چرنجیت کو پیاری سوشیلا کے ساتھ اعلےٰ محبت ہے۔ سوشیلا سکرتی ہی اپنے جیسا ہی ملا ہوا ہے۔ بگھیاں گھوڑے۔ رتھ۔ اور پالکیاں۔ نوکر۔ چاکر غرضیکہ جو کچھ گرہستیوں کو چاہئے۔ وہ ایشور دیا سب کچھ لالہ چرنجیت کے گھر میں موجود ہے۔ گویا چرنجیت کا گھر سورگ دھام بنا ہوا ہے۔ لیکن کیسے شوک سے سُنا کہ لالہ چرنجیت کو دو ماس سے ایک بخار چڑھا ہے۔ کہ اُترا ہی نہیں۔ چارپائی پر پڑا ہوا ہے۔ ماتا نیچے بیٹھی ہوئی ہے۔ اپنے پریہ پُتر کے چہرے سے مکھیاں اڑا رہی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چرنجیت چرنجیت پکارتی ہے۔ لالہ چرنجیت آنکھیں کھولتا ہے۔ چاہتا ہے۔ کہ کچھ بولے۔ لیکن طاقت نہیں کہ بات کر سکے۔ ماتا کی طرف دیکھ کر پھر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ ستری پیروں کی طرف سامنے بیٹھی ہوئی پاؤں داب رہی ہے۔ لالہ چرنجیت چاہتے ہیں۔ کہ سوشیلا سے پریم بھری باتیں کریں۔ لیکن زبان نہیں چل سکتی۔ کمزوری اجازت نہیں دیتی۔ افسوس اور حیرت سے نگاہ پھیر کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ سوشیلا زار زار رو رہی ہے۔ نیتروں سے چھم چھم پانی برس رہا ہے۔ مانو کہ جھڑی لگ رہی ہے۔ دوپٹے سے آنکھوں کو سوشیلا ایسی ہوشیاری سے پونچھ رہی ہے۔ کہ اُس کے بیمار پتی کو پتہ نہ لگ جاوے۔ نہیں معلوم اس وقت لالہ چرنجیت اور سوشیلا کے دل میں کیا کیا خیالات گزر رہے ہیں جن کو کہ وہ اندر ہی اندر جذب کر رہے ہیں جس پریہ ستری کی منوہر مورت کو دیکھ دیکھ لالہ چرنجیت نہ تھکتا تھا۔ جس سوشیلا کی من موہنی اور دل لبھانے والی باتوں کو سُن سُن کر لالہ چرنجیت خوش ہوا کرتا تھا۔ افسوس کہ اُسکو دیکھ نہیں سکتا چاہتا ہے کہ تمام تکلیف کو اپنے پریہ جی سے بیان کرے۔ اور اُس کو اپنی مصیبت میں شریک کرے لیکن یہ سب کچھ اب اُس کی سامرتھ سے باہر ہے جن متروں کے ساتھ لالہ چرنجیت سوسائٹیوں میں جاتے اور سیر کرتے تھے۔ جن کے ساتھ مل جل کر دعوتیں اور مجلسیں اُڑاتے تھے جن کے ساتھ دھارمک وشیوں پر باتیں کر کر خوش ہوتے تھے۔ آج بستر بیماری پر پڑے ہوئے اُن کی نمستے کا جواب دینے کے لئے بھی عاجز ہیں۔ جن بچوں کی توتلی زبان سے نکلی ہوئی میٹھی باتیں سُن کر لالہ چرنجیت پھولے نہ سماتے تھے۔ آج اُن کی آواز بھی اچھی نہیں لگتی۔ غرضیکہ جو باتیں اور جو چیزیں لالہ چرنجیت کے سکھ کا باعث تھیں۔ آج اُنہیں سے اُن کو کلیش پہونچ رہا ہے۔

.. ..

.. ..

ناظرین وہی لالہ چرنجیت ہیں۔ وہی پہلا اُن کا سوبھاؤ ہے۔ وہی سوشیلا ہے۔ وہی بچے ہیں اور وہی گھر کے تمام کچھ موجود ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ لالہ چرنجیت کو سب کچھ تلخ ہو رہا ہے۔ پتا لگ گیا کہ لالہ چرنجیت کا شریر روگ گرست ہے۔ جب تک شریر آروگیہ تھا۔ سب کچھ بھلا چنگا لگتا تھا۔ اب کچھ نہیں بھاتا۔ بند ہو گئو! جس طرح شاریرک بیماری ہونے کے کارن تمام گرہست اور سکھ دکھ دائک ہو جاتے ہیں ٹھیک اُسی طرح روحانی بیماری ہونے سے ہم سنسار کی کسی طرح کا کسی چیز سے بھی سکھ نہیں … سکھ کے سامان سارے ہوں گے۔ … نصیب ہو جو اُن سے سکھ نہ پا سکیں گے۔ … سکھ کے … کو جس طرح دنیاوی سکھ پانے کے لئے اپنے شریر کی رکھشا کرنا اور اُسکو ہر طرح کی روگوں سے بچانا ضروری ہے۔ اُسی طرح … اور روحانی سکھ

کے حصول کے لئے کام کرو دھ آدی جانی بیماریوں سے بچنا ضروری اور لابدی ہے کیونکہ

تندرست آدمی ہی سُکھ ایک پدارتھوں سے سُکھ حاصل کرسکتا ہے

(گرو وپیاس)

ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ

چونکہ آپ کا پرچہ اُردو زبان کا ہے۔ لہذا اُردو زباں والی پبلک کے فائدہ کے واسطے جو کہ آرین لٹریچر کی طرف رُچی رکھتے ہیں۔ میں ذیل میں ایک ٹائم ٹیبل لکھتا ہوں۔ جس کے ذریعہ سے ایک ماہ میں ایک مرتبہ ستیارتھ پرکاش اُردو ختم ہو جایا کریگا یعنے ایک سال میں بارہ مرتبہ ستیارتھ پرکاش صرف اس ٹائم ٹیبل پر باقاعدہ چلنے سے ختم ہو جایا کریگا۔ یہ طریقہ آسان ترین اُن صاحبان کے واسطے ہے۔ کہ جو لوگ وقت کی کمی فرصت کے قائل ہیں۔ اُن میں کمی فرصت والے اصحاب بھی آجاویں گے۔ اور باقاعدہ بموجب مندرجہ ٹائم ٹیبل کے کام کرکے ایک ماہ میں ستیارتھ پرکاش گرنتھ ختم کرلیا کریں گے۔ چونکہ وید آدی ستیہ شاستروں کو ہر روز پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا پرم دھرم ہے۔ اور اس کام کے واسطے تعطیل ہرگز نہیں رکھی گئی۔ لہذا اس لٹریچر کا ہر ایک آریہ کو ہر روز پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ٹائم ٹیبل بعد تجربہ اور بمصداق ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند۔ طیار کرکے آرین پبلک کے روبرو دے رکھا ہے۔ گر قبول اُفتد زہے قسمت۔ بھلا معاملہ ہوگا سوامی ستیارتھ پرکاش ہی جو کہ سوامی جی مہاراج نے چودہ غیب کے خزانوں کی کنجیاں بنائی ہیں۔ ان خزانوں کو پاکر دہرم ارتھ کام موکش

کا استفادہ اُٹھاویں گے۔ آج کل سب لیڈر آریوں کی رائے ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش بے نظیر گرنتھ ہے۔ اور اُس کا فائدہ اس کا پڑھنے والا ہی جانتا ہے۔

شاید کہ آنکھیں کھولنے والا ایک اور دماغ کو بل دینے والی یہ کتاب ہے۔ میں نے یہ طریقہ اس بنا پر ہی خصوصاً پیش کیا ہے۔ کہ میری ملاقات چند مسلمانوں سے ہے۔ جو بلاناغہ ایک ماہ میں ایک مرتبہ قران ختم کرتے ہیں۔ خواہ گرمی ہو یا سرمی۔ لیکن اُن کو ایک ماہ میں کل قران یعنے ایک سیپارہ ہر روز ختم کرنا ضروری ہے اسی طریقہ سے یہ ٹائم ٹیبل بنایا ہے۔ کہ کم ازکم ایک ماہ میں ایک مرتبہ ستیارتھ پرکاش ضرور ختم ہو جایا کرے۔ چنانچہ دہارمک گرنتھوں کو آدھ گھنٹہ ہر روز دینا کچھ بھی مشکل بات نہیں ہے۔ بہت سے اصحاب ایسے ہیں کہ اخبار یا کیبل کو بابیٹ (Time) کے واسطے تو ضرور آدھ گھنٹہ نکال لیں گے۔ لیکن دہارمک پستک کے مطالعہ کے واسطے جو کہ ازحد ضروری ہے کم فرصتی بتلادیں گے۔ میری رائے ہیں خواہ سب تفریحیں چھوٹ جاویں۔ پر تو آدھ گھنٹہ دہارمک پستک کے مطالعہ کا ضرور ہی کم ازکم نکالنا چاہئے۔ اور ایک دو سال کے بعد ٹائم ٹیبل پر چلنے سے ستیارتھ پرکاش یعنی چودہ خزانوں کی چابی اُمید ہے کہ حفظ ہو جاوے گی۔

میری رائے میں بجائے اس کے ایک دن ہفتہ میں صرف ستیارتھ پرکاش کو ہی دینے کی نسبت اس ٹائم ٹیبل پر چلنا بہت ہی عمدہ ہے۔ اگر بالفعل کوئی صاحب اس پر بھی اعتراض کریں کہ ۱۵ منٹ یا ۳۰ منٹ بھی فرصت نہیں ہوتی تو ایسے صاحبان کو ۱۵ منٹ تو ضرور ہی روزانہ نکالنا چاہئے۔ جس سے دو ماہ میں ستیارتھ پرکاش یعنی ایک سال میں چھ مرتبہ ختم ہو جایا کرے۔

یہ ٹائم ٹیبل اردو مستند ستیارتھ پرکاش کا ہے۔ ۵۰۰ صفحہ ہیں۔ لہذا بحساب ۲۵ صفحہ روزانہ کے ۳۰ روز میں ۵۰۰ صفحہ ختم ہو جایا کریں گے۔ اور جس مہینہ میں ۳۱ دن ہوں اُس روز دیباچہ یا کسی خاص مضمون پر توجہ دینا چاہئے۔

اس سے فائدہ یہ ہے۔ کہ تمام آریہ پُرش کسی ایک تاریخ میں مقررہ صفحہ پڑھتے ہونگے۔ اور بغیر پڑھنے اور عمل کرنے کے کچھ بھی فائدہ متصور نہیں ہے اور ترقی نہیں ہوسکتی۔

پہلا سملاس پہلی تاریخ ہر ماہ کی ختم کرنا چاہئے
دوسرا سملاس دوسری تاریخ نصف اور تیسرا سملاس بچاس صفحہ کا ختم کرنا چاہئے۔

تیسرا	،،	دوسری۔ تیسری۔ چوتھی تاریخ کو ختم		
چوتھا	،،	پانچویں و چھٹی	،،	،،
پانچواں	،،	ساتویں کو	،،	،،
چھٹا	،،	۸ و ۹ کو	،،	،،
ساتواں	،،	۱۰ و ۱۱	،،	،،
آٹھواں	،،	۱۲	،،	،،
نواں	،،	۱۳ و ۱۴ کو ہر ماہ میں ختم کرنا چاہئے		
دسواں	،،	۱۵	،،	،،
گیارہواں		۱۶ لغایت ۲۱	،،	،،
بارہواں		۲۲ ،، ۲۴	،،	،،
تیرہواں		۲۵ ،، ۲۷	،،	،،
چودہواں		۲۸ ،، ۳۰	،،	،،
سونتتر یا انتویہ		،،	،،	،،

میرا اپنا تجربہ گذشتہ دو سال سے یہ ہے کہ اس گردونواح میں جہاں کہیں رہتا ہوں آریہ پرش آریہ گرنتھوں کو بلاناغہ ہر روز نہیں پڑھتے۔ بلکہ وید کا حکم ہے اور کہ جس کا پڑھنا سب منشیوں کے واسطے کیا گیا ہے۔ دوسری کمی یہ ہے کہ بعض باقاعدہ نہ کرنا۔ گو یہ لوگ اپنا اکثر وقت اخباروں اور فضول بحث میں تو ہر روز صرف کردیتے ہیں۔ لیکن ہر روز

آریہ سماجک خبریں

کالکا سے لالہ جیشٹ رام جی لکھتے ہیں۔ قصبہ کالکا تمام انبالہ کے ایسے مندبھاگ ہیں کہ ہر سوتے آریہ دھرم کے لوگوں کے کان تک نہیں پہونچا۔ بعض اپدیشک یہاں بعض جگہ اپدیشک مہاشے ایک سال میں پانچ پانچ دفعہ جاکر اپدیش کیا کرتے ہیں۔ یہ بھی اتکوٹھا اپرشرم کر کے وہاں تک پہونچنا پڑتا ہے۔ پرنتو کارن معلوم نہیں کہ شمار جاتے ہوئے اپدیشک مہاشے کیوں کالکا نہیں ٹھہرتے یدی وہ چاہیں تو یکا آدمی میں سوار ہوتے ہوتے اپدیش کر سکتے ہیں۔ شاید پرتی ندھی سبھا کی اجازت نہیں یا وہ کسی اور کارن سے جو نہیں ہی معلوم ہے یہاں ٹھہرا نہیں چاہتے۔ اچھا ان کی اچھیا۔ ۱۳ - اور ۱۴ ستمبر کو شملہ آریہ سماج کا اتسو ہونا ہے۔ بہت سے مہاشے اس امر پر وہاں جاتے ہوئے کالکا سے گذریں گے یدی جاتی یا آتی دفعہ سماج کالکا ٹھہر کر دھرم کا اپدیش کرتے جاویں تو بڑی انوگرہ ہو۔ کدا چت ۱۴ یا ۱۳ جو ہو تو مہرشی کی اور جس تاریخ کی ریل میں کالکا پہونچیں مجھے اطلاع دیں۔ ریلوے سٹیشن پر درشن ہی کرونگا۔ اور ٹانگہ سواری آدی کا پربندھ کر دونگا۔ جس سے ان کو کسی پرکار کی تکلیف نہ ہوگی

چھپلی شہر - ۹ اگست ۱۹۰۶ء عین راجپوشی کے دن آریہ سماج چھپلی شہر کا خاص جلسہ واسطے اظہار خوشی راجپوشی۔ داوائی مبارکباد جناب عالم پناہ سلطان المعظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم بہادر دام اقبالہ وسلطنتہ منعقد ہوا۔ ممبران سماج نے بڑے جوش مسرت کے ساتھ اظہار خوشی کیا۔ و حضور عالم پناہ و جناب قیصرہ ہند کی صحت و تندرستی و ترقی عمر و اقبال کی دعا مانگی گئی۔ کارروائی آریہ سماج ہذا پر رنگین قصبہ چھپلی شہر تعریف خاص کے قابل ہے۔ چنانچہ ان چند ہم جلسہ جو مذہبی تعصب سے اس مبارک جلسہ میں شریک ہونے سے خود بخود ہے کنارہ کش رہے۔

نارنگمی کی پرواہ کرتے ہوئے تشریف آوری سے جلسہ کو رونق بخشی و شریک تہنیت ہوئے۔

یکم اگست کو سوامی درشنانند جی سرسوتی معہ چار ودیارتھیوں کے بغرض پرچار قصبہ مانڈ میں تشریف لے گئے۔ وہاں سیکچروں کا اچھا اثر ہوا۔ ماہ حال نقد آریہ سماج نے گروکل کے لئے بھیج کردیا۔ حالانکہ سماج ہذا کے پردھان لالہ سیتارام جی سخت بیمار ہیں تاہم آپنے وہاں کی پاٹشالہ کے لئے ایکہزار نقد دان دیا ہے۔ اور سماج مندر دو ہزار کی لاگت سے اپنی گرہ سے طیار کروا دیا موضع ساہنی میں چھپے ہوئے۔

لودیانہ آریہ کمار سبھا لودیانہ جو کہ قریباً دو سال سے ستھاپت ہے اور اپنا کام برابر ودیارتھیوں کے درمیان کر رہی ہے۔ ان دنوں خوب ترقی کر رہی ہے۔ امسال سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے۔ اشٹرام چند جی پردھان۔ لالہ ہرنام سنگھ جی اپ پردھان۔ لالہ گنگا سہائے سکریٹری لالہ بال کشن اس خزانچی و لالہ جگن سنگھ پستکالیکش امید ہے نئے ادہکاریاں بھی اسی طرح سرگرمی سے کام کو سر انجام دیں گے۔

رڑکی سے منتری جون پرچارنی سبھا لکھتے ہیں:- آریہ جون پرچارنی سبھا کے جلسہ میں جو اصحاب باہر سے تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے کوئی صاحب اپنا ایک بنیان اور ایک تکیہ یہاں چلتے وقت بھول گئے ہیں۔ جن مہاشے کی یہ چیزیں ہوں وہ کرپا کر کے رڑکی سماج کو تحریر کریں۔ اور اپنی یہ چیزیں منگالیویں۔

تصحیح صفحہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۲ - جولائی ۱۹۰۶ء میں جو خبر پنڈت ہریش چندر جی کے پتر کا دیہانت کی شائع ہوئی وہ دریافت سے معلوم ہوا کہ صحیح نہیں۔ اصل میں ان کے پتاجی کا دیہانت ۲۳ - جون کو ہوا ہے۔ جنکا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔

لالہ ۔۔۔ داس رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مسلیسی ضلع ملتان کے فرزند کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پہلے ہون ہوتے رہے بعد ازاں ہون ہوا۔ بعد ازاں پربھجن ہو کر آرتی ہوئی۔ بڑے اتساہ سے آریہ پرشوں نے کام کیا بعد آرتی کے کام سماپت ہوا۔ حاضرین کا تباشہ سے ستکار کیا گیا۔ تین روپیہ ڈاکٹر صاحب نے دان حسب ذیل سماج مسلیسی ۱ - گروکل ہردوار ۱ - یتیم خانہ فیروزپور ۱

سال آئندہ کے لئے سماج ہذا کے ادہکاریان ذیل نیت ہوئے چودھری سندر داس صاحب پردھان۔ لالہ ... چند منتری لالہ مرلیدہر اکونٹنٹ۔ پنڈت بیج ناتھ صاحب پستکالیکش لالہ رام داس جی۔ لالہ حکم چند جی۔ چودھری سندر داس جی پرتی ندہی ممبران

لودیانہ آریہ سماج کے منتری مہاشے لکھتے ہیں کہ لودیانہ میں چودھری نہال چند جی حکیم جو سماج کے بڑے پریمی اور سبھاسد ہیں انہوں نے اپنی برادری میں کچھ عرصہ سے بموقع بیاہ کنیا کے مردان کنیا داننہ آلے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا۔ اب تھوڑے عرصہ سے چودھری صاحب نے ایک روپیہ دستور باندہ دیا ہے۔ چنانچہ اب چودھری صاحب نے رلا رام ساکن لس ڈھہ خالی دار دلودیانہ کی طرف سے ان کی بھتیجی کی شادی پر ایک روپیہ کنیا داننہ آلے کو عنایت فرمایا ہے۔ چودھری کی کوشش اور لالہ رلارام کے دان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر اور برادریاں بھی اپنے اپنے علاقہ میں اس برادری کی نقل کو اختیار کریں۔ تو سماج کو بہت ہی لابھ پہونچ سکتا ہے۔

لالہ دینا ناتھ جی لکھتے ہیں۔ کثیر التعداد آریہ اصحاب اپنے پیارے پتروں کو مغربی تعلیم کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ گروکل میں بوجہ کمزوری حالت یا دور خیال پنڈتوں کے تاروں کو داخل نہیں کرا سکتے ایسے اصحاب کے لئے نہایت مفید ہوگا اگر وہ اپنے بچوں کو آریہ ہائی سکول رام نگر ضلع گوجرانوالہ میں داخل کرا دیویں وہاں علاوہ یونیورسٹی کورسوں کے دھارمک شکشا بہت ہی باقاعدہ دیجاتی ہے۔ بورڈنگ ہوس کا انتظام نہایت معقول ہے۔ دور دراز کے آریہ بھائی اودشیہ دھیان دیں۔ بورڈنگ کی کوئی فیس نہیں۔ صرف سوا سیر آٹا اور ایک روپیہ نقدی ماہ لیا جاتا ہے۔ دونوں وقت دال اور ترکاری کے علاوہ ہر اتوار کو اسی خرچ میں حلوہ یا کھیر کافی دی جاتی ہے۔ خرچ معہ فیس سکول و دیگر ضروری اخراجات پانچ روپے ماہوار بہت کافی ہو سکتا ہے۔ مفصل حالات

پیمن داس جی مینجر سکول سے دریافت کریں۔
بلند شہر سے لالہ منی لعل چرنجی لعل جی لکھتے ہیں میری ایک پوتی کی شادی بمقام دہلی بخانہ لالہ پیارے لال صاحب پنشنر جج۔ اور دوسری پوتی کی شادی بمقام علی گڈھ بخانہ لالہ پورن صاحب وکیل کے ہاں ماہ اپریل و مئی ۱۹۱۰ء کو ہوئی۔ شادیاں جہاں تک عام خیال ہے بہت عمدگی اور خوش اسلوبی سے ہوئیں۔ طرفین میں کسی قسم کی ناراضگی وغیرہ نہیں۔ رقص وسرود۔ آتش بازی۔ باجہ گاجہ وغیرہ لغویات و فضولیات کوئی نہیں ہونے پائی۔ غرضیکہ ہر ایک کام نے رفتار زمانہ کا ساتھ دیا۔ اور ہر دو شادیوں میں حسب ذیل دان دیا گیا۔ یتیم خانہ بریلی ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۵ یتیم خانہ میرٹھ ۵۔ اناتھ آلیہ اجمیر ۵ انا تھ آلیہ جالندھر ۵۔ آریہ سماج علی گڈھ ۵ ویدک پرچارک فنڈ لاہور ۵ دیو پرچارک فنڈ لاہور ۵ گوروکل ہردوار ۵۔ گوروکل سکندر آباد ۵ ٹیکہ رام ہائی سکول ۵۔ ہیش اگروال سبھا میرٹھ ۵ ولنٹیئر بورڈ آگرہ ہوس علی گڈھ ۵۔ لا ئبریری علیگڈھ ۵ ہیں آپ کے پاس روانہ کیا ہے۔ جمع کر کے رسید سے مطلع کرنا۔

ضروری اطلاع

چونکہ جناب بابو منشی رام جی مینجر و مالک مطبع ہذا گوروکل کے کام کے لئے سوا گڈھی میں ہر اوقات رہتے ہیں ان کو مطبع کے متعلق کام کرنے کے لئے ایک دم بھی فرصت نہیں ملتی۔ اسلئے جو کاروبار اسسٹنٹ مینجر کے متعلق ہو وہ مجھ سے ہونی چاہیئے۔ جس کی بابت سابق ایک دفعہ اطلاع دی جا چکی ہے مگر پھر بھی بعض بھائی ناحق ان سے خط و کتابت کر کے تضیع اوقات کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اطلاع ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو کاروبار اسسٹنٹ مینجر کے متعلق ہو وہ مجھ سے کیا کریں۔ ان کو تکلیف نہ دیں۔ (اسسٹنٹ مینجر)

گھور سنگرام

۲۰/۱۲ ۱۷/۱۲

کوڑیوں کے مول تقسیم

رنگین آئل مینٹنگ ۲۰×۳۰ انچ ڈبل موٹے کاغذ پر اعلےٰ قسم کی رنگین و نقشین شدہ جنگ ٹرانسوال کی تصویریں بجائے پچیس روپیہ فی سٹ کے اب صرف عہ فی سٹ کو فروخت کیجاتی ہیں گویا ولایت کی اصلی قیمت سے ہی ۸ رقم۔ یہ تصویریں ملک جرمن کے مشہور سکارخانہ مصوری دلسڈن کمپنی نے بڑے مختلف موقعوں پر تیار کی تھیں۔ لاکھوں فروخت ہو گئیں۔ اب ان کی تیاری بند۔ صرف ۱۲۰ سٹ ہمارے پاس باقی ہیں۔ قابل یادگار یہ تصویریں ہیں کہ منظر الاطلاق جنگ کے قدردانوں کو حیرت میں ڈالنے والا بیچ سے لیکر بوڑھے بوڑھوں لہولہان میں گھائل ہوا حیرت میں ڈالنے والا کمرہ کا آرائش کی شنوں تکنگی باندھے دیکھتے جاتیں۔ کیا مجال طبیعت سیر ہو۔ یہ چار قسم کی تصویریں ہیں جو ایک سٹ میں فروخت کیجاتی ہیں۔ اول بوئیر جنرل کرونجی کا گھیر جانا۔ گولہ باری سے زمین کی دھجیاں اُڑا دینا۔ آخرش لارڈ رابرٹ اور لارڈ کچنر سپاہیوں ہزار فوج سے گھیرنا۔ چلولوں کا آسمان پر چڑھا کر اُسکی طاقت کا اندازہ لگانا۔ اور کرونجی کا محصور ہونا۔ دوم جنرل وہائٹ کا لیڈی سمتھ کے اندر انگریزی فوج محصور ہونا اور باہر دشمنوں کی گولہ باری کا جواب دینا۔ جنرل بلر کا بوئیروں کے پیچھے آپ ان کو چھوڑانا۔ ڈبل دیدہ نظارہ ہے۔ سوم کمبرلی جہاں جواہرات کی کان ہے سرکاری فوج کا گھر جانا۔ جنرل فرنچ کی کشمکش۔ دست بدست لڑائی کے بعد چھڑانا۔ چہارم جنرل بڈن پاول کا میفکنگ میں تین چار پانچ ہزار فوج کے گھر جانا۔ جوانمردی سے بوئیروں کے ساتھ دست بدست جنگ کرنا نہایت ہی عمدہ نظارہ قیمت صرف عہ محصول علاوہ۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ ورنہ یہ تصویریں پھر ہاتھ نہ آئیں گی۔

المشتہر

رام ناتھ چوپڑہ اینڈ کو اور لودھیانہ پنجاب

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

سیج مذہب کا فیصلہ یعنی ویدک دھرم ہے	۱۰/۔
سنسکرت زبان کی عظمت۔ اردو	۱/۔
شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی بزبان اردو	۱/۔
معدن التہذیب اردو	۱/۔
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی لڑائی اردو ..	۱/۔
حیرت انگیز واقعات اردو	۱/۔
سندھیا منظوم	۱/۔
بھارت کی شجاعت اور عالم حیرت سکندر نامہ حصہ اول اردو	۱۰/۔
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی اردو	۱/۔
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ اردو	۱/۔
حصہ چہارم ۔ پنجم و ششم	زیر طبع
ٹوٹنا تثلیث اور وید اردو	۴/۔
ویلنٹائن دھرم	زیر طبع
تصدیق صداقت دھرم آریہ	۴/۲
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی اردو	۱/۔
ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائبل کیس اردو	۱/۔
ہندی اور ویدک منتر الگ چھپیں	۱/۔
ویدانت و حقانیت قدرتی اردو ..	۱/۔
اپنیشد ہندی اردو .. تاکو .. نہج ہماری اردو	۱/۔
یونانی فلاسفی .. آریہ دھرم و یونانی فلاسفی اردو	زیر طبع
الفت کرانڈ کت دھرم اردو زیر طبع ۔ شود دھرم اردو	زیر طبع
فقہ اہل ہنود و اسلام یک تدافق	زیر طبع

المشتہر

سیتا رام اسسٹنٹ مینجر۔ مطبع ستیہ دھرم پرچارک

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام منشی رام جی کے سو چھپا اور شائع ہوا

ओ३म्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹ L39

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۴ بھادوں سمت ۱۹۵۹ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۲ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۲۱

قواعد اخبار

...بعض اصحاب بھولے سے درخواست
...جاری کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل
...کو بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس
...دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار
...نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آیندہ کے لیے کسی
...صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار
...جاری نہ کیا جاوے گا۔
...نمونہ کے پرچے کے لیے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔
...ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ
...دھوکا پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ
...ہو آیندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔
...اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے
...برابر درج ہوتے رہیں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	پیشگی سالانہ مع محصول	بعد سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لیے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہو گی شرح فی سطر کالم سے شمار کر کے لئے جاوینگے۔ کل اجرت یکمشت آنی چاہیے۔ ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم بیساکھ۔ یکم ساون یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ المشتہر ستیہ ارام اسسٹنٹ منیجر

ودیان لوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی کشنانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرتیں سے بدھی لکھی گئی ہے۔ ہر قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران کی ناسکا کے اندر لڑائی کرتا جسکو دھیان بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گربھا دان بدھی (۶) دیر یہ چڑھانے کی بدھی جس کے کرنے سے پرمیہ اور سرکشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور کیا لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ ۲۷ صفحہ کی پستک ہے۔ اور بڑی محلہ بہاری پورہ بابو اکا پرشاد سنگھ ... شرما سے ملتی ہے۔ اس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ مفت ملیگی۔ اور ۵ لیتا

مُول چہہ شاستر نصف قیمت پر

آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کی

سیوا میں خصوصاً اور عام بھائیوں کی سیوا میں عموماً نویدن کیا جاتا ہے کہ کمپنی نے کئی ایک پُستکوں کی قیمت کم کرنے کے علاوہ اخیر ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک مجلد مُول چہہ شاستروں کی قیمت بجائے عہ کے صرف ۱۰ر کردی ہے - اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر ہر ایک آریہ سماج کو اور اُن آریہ پُرشوں کو جو سنسکرت میں دسترس رکھتے ہوں کم از کم ایک ایک کاپی ضرور خریدنی چاہیئے ؞

المشتہر

متھرا داس پوری مینیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ انارکلی لاہور -

---

گھوسنگرام

کوڈیوں کی مول نقل ...

رنگین آئیل پینٹنگ ۲۰ × ۱۹ انچ ڈبل ... اعلے قسم کی رنگین وارنش شدہ جنگ ... سجائی ہے فی سٹ کے اب صرف ... فی سٹ کو ... گویا ولایت کی اصلی قیمت سے بھی ... یہ تصویریں جرمن کے مشہور کارخانہ مصوری ... کمپنی کے مختلف موقعوں پر طیار کی ہیں - لاکھوں ... ہوگئیں - اب اُن کی طیاری بند - صرف ۱۲۰ سٹ ... باقی ہیں - قابل یادگار ... آجکل کے قواعد دانوں کو حیرت میں ڈالنے ... لیکہ بوڑھے بوئروں کا لہولہان ... ڈالنے والا ہے - ... جاتیں کیا ہی اصلیت ... چار قسم کی تصویریں ... سٹ ہیں ... اول ... کا گہر جانا ... زمین کی ... لارڈ ... اور لارڈ کچنر کا ... بیلونوں کا آسمان پر چڑھ کر ... اور کرونجی کا ... دوم جنرل وائٹ ... کے اندر ... سے محصور ہونا ... گول باری کا جواب دینا - جنرل ... کے پہنچنا - اب اُن کو ... سوئم کیمبرلی میں جہاں ... کا گہر جانا - جنرل فرینچ کی کشش اور دست بدست ... کے بعد چہڑانا - چہارم - جنرل ... مع چار پانچ ہزار فوج کے گہر جانا - جوانمردی ... کے ساتھ دست بدست یدھ کرنا نہایت ... ہے - قیمت صرف عہ - محصول علاوہ - ...

... جلد ... ورنہ ... پہر ہاتھ نہ آئیں گی

المشتہر

... ہاتھی ... اینڈ ... لدھیانہ ...

ستیہ دھرم پرچارک

والمیکی رامائن پر ایک نظر

تمہید

یہ ایک ضروری امر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک دیش والوں کو اپنے اپنے دیش کے پراچین اتہاس (تواریخ) اور دھرماتما پُرشوں کے جیون چرتروں کو مطالعہ کر کے ان سے اپنے جیون کو موثر کرنیکی کوشش کریں۔ اپنے دیش میں اُتپن ہوئے پراچین رشی اور منی دھرماتما راجاؤں اور دھرماتما پُرشوں کے جیون چرتر کے مطالعہ سے منشیہ بہت کچھ سبق لے سکتا ہے۔ شاید اسی خیال کو مدنظر رکھکر مہرشی دیانند جی نے اپنے ستیارتھ پرکاش سملاس تیسرے میں ودیارتھی لوگوں کے واسطے مہابھارت اور رامائن کا پڑھنا لازمی ٹھہرایا ہے۔ ہم لوگوں پر اکثر اعتراض ہوتا ہے۔ کہ ہمارے یہاں کی باقاعدہ اور مکمل تواریخ موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہمارے یہاں جیون چرتر (سوانح عمری) تحریر شدہ پائی جاتی ہیں۔ اسیواسطے ہمارے واسطے غیر ملکوں کے دھرماتما پُرشوں کے جیون چرتر پیش کرنیکی کوشش ہوتی ہے۔ اور غیر ملکوں کی تاریخ پڑھانے پر زور دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی تواریخ ہائے جو آج تک لکھی گئی ہیں۔ اُن کے اسلی تاریخ سے غور سے مطالعہ ہمارے یہاں کی پراچین اتہاس ہائے سے بہت کم لیا گیا ہے۔ اور بعض حالتوں میں تو ہماری تواریخیں ایسے صاحبان نے لکھی ہیں۔ کہ جو پہلے سے ایک خاص نتیجے پر پہونچنے کے لئے ہاتھ میں قلم لیکر تحریر کرنیکے واسطے بیٹھے تھے۔ جیسا کہ سلوک ہمارے ستیہ شاستروں کے ترجمہ کرنے میں کیا گیا ہے وہی سلوک ہمارے پراچین اتہاس یعنی تاریخ ہندوستان لکھنے والوں نے ہمارے ملک کی تاریخ سے کیا۔ مگر اس سبب میں قصور کسکا ہے؟ ہمارا اپنے بھائیوں کا۔ اگر مہابھارت اور رامائن کو غور سے دیکھا جاوے تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ہمارے یہاں آجکل کے مروجہ طریقہ کی طرح ہسٹری، بائی آگرفی وغیرہ مضامین کو دھرم کی پستکوں میں شامل کر کے علیحدہ مضمون قرار نہیں دیا۔ بلکہ اتہاس اور جیون چرتروں کو ایسے طریقہ سے بیان کیا ہے کہ ودیارتھی اُن کو پڑھتا ہوا اپنے دھرم کے متعلق بہت کچھ واقفیت حاصل کرلیوے اور ساتھ ہی اُنہی میں ایک طریقہ سے جغرافیہ اور تواریخ دونوں آجاتے ہیں۔ اور بڑی خوبی ایسی ترتیب سے یہ تھی کہ جہاں آجکل کی تصنیفات سے ہمارے طالب علم ناستک پن سیکھ لیتے ہیں۔ وہاں ہماری دھارمک پستکوں کے ذریعہ ودیارتھی سناتک اور پرمارتھک دونوں ودیا حاصل کر کے سنسار میں پروپکار اور دھرم پرچار ہی کرتے تھے اور اپنے فرائض دُنیاوی بھی سرانجام دیتے تھے۔ ناستک نہیں ہوتے تھے اسی ضرورت کو ہی محسوس کر کے آجکل وچار ہو رہا ہے۔ کہ جو پستکیں رشتہ تعلیم کیطرف سے تجویز کیجاویں۔ اُن میں دھارمک اصول کی بھی تعلیم ہو۔ — بلکہ یہانتک کہ ایک بڑے لاٹ پادری صاحب اس وچار کو دوسریطرف لیجا کر بائبل کی تعلیم دینے کا رواج دینے کی رائے دیتے ہیں۔ مگر بڑا شوک ہوتا ہے جب اپنے یہاں کی موجودہ اتہاس کی پستکوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ ایکطرف تو اُن میں جہاں بڑی نفیس اور نادر جواہرات کا مجموعہ ملتا ہے۔ اور ویدوں کے انوکول خیالات کا اظہار ایک بڑی دلچسپ و دلکش پیرایہ میں پایا جاتا ہے جس سے ودیارتھی کے خیالات اور زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے وہاں دوسریطرف ایسے گندے اور خلاف خیالات درج ہیں اور ایک دوسرے باہم متضاد ہیں کہ جو وید دھرم کے انوکول ہونے کا تو کیا ذکر ہے۔ ایسی اُلٹی تعلیم اُن سے ملتی ہے کہ جو بڑا زہریلا اثر رکھتی ہے۔ اور جسکو ایسی کاریگری سے اُن میں شامل کیا ہے کہ جسکی تمیز اور شناخت کر کے اُس کوڑے کرکٹ کو الگ کرنے کے واسطے بڑی محنت اور وقت کی ضرورت ہے۔ گو جواہرات کو اس کوڑے کرکٹ سے الگ کرنا مشکل ہے۔ مگر ناممکن نہیں ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور وقت اور فرصت کا کام ہے سوامی جی مہاراج کی عمر اگر اپنا کام اور بڑھا دیتے تو یقین تھا۔ کہ وہ وید بھاشیہ سے فارغ ہو کر ایسے کاموں کی طرف توجہ کرتے۔ اب بھی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھائیں جہاں ایکطرف چھوٹے چھوٹے پمفلٹ دھرم کے متعلق شائع کرانے کا انتظام کرتی ہیں۔ وہاں دوسریطرف موجودہ اتہاس مہابھارت رامائن آدی کے سنشودھن کا اگر انتظام کریں تو بڑا اُپکار ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دھن کا ابھاؤ اسطرف توجہ نہیں ہونے دیتا۔ کیا اچھا ہو کہ ہمارے آریہ پُرش جو اِن پستکوں کا مطالعہ کریں اگر وچار کرتے ہوئے اُس کے سنشودھن کی طرف بھی توجہ کرتے رہیں تو ایک دو شخصوں کے باہم وچاروں کو ملا کر بہت کچھ ہو سکتا ہے ایسے کام میں بڑی تکلیف یہ ہوتی ہے کہ ایسے کام کیواسطے قلمی پرانی لکھی ہوئی پستکیں جن سے باہم شلوکوں کا مقابلہ کیا جاوے۔ ایک جگہ نہیں ملتی ہیں اور یہ بڑا ضروری ہے ایک ایک پستک کی لکھی لکھی پستکیں مختلف ملک کی مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ مگر سب جگہ جا کر اُن کو حاصل کرنا اور پھر ایک ایک شلوک کا مقابلہ کرنا ایک بڑا کام ہے جو ہونے کو تو ہو سکتا ہے۔ مگر مشکل ہے بہرحال جس صاحب کو جو سامگری مل سکے اُسی قدر مگری سے کام آرنبھ کریں۔ اسوقت دو پستکیں ایسی ضروری ہیں کہ اُن کے سنشودھن سے بڑا لابھ ہو سکتا ہے۔ اور اُن کو سوامی جی نے بھی ودیارتھیوں کو پڑھنے کے واسطے لکھا ہے۔ اور وہ مہابھارت اور والمیکی رامائن ہیں۔

مہابھارت کی بابت مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا ستیہ دھرم پرچارک میں ایک مہاشے نے ایک لیکھ چھاپا تھا جس میں شاید یہ تھا کہ کسی ذریعہ سے مہابھارت کے شلوک بہت کم اصل تصنیف ثابت ہوئے ہیں۔ اور جسقدر اب ملتے ہیں بہت زیادہ ہیں۔ اُسکے بعد پھر کوئی لیکھ اُسکے متعلق نہیں نکلا۔ والمیکی رامائن پر بھی کئی صاحبوں نے وچار کیا ہوگا۔ مگر جہانتک مجھے یاد ہے۔ کبھی کوئی لیکھ پرکاشت نہیں ہوا۔ یہاں اِس تمہید میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ اِن پستکوں میں کسی شلوک کی

کو صرف اسی دلیل سے پرکشپت کہا گیا کہ یہ وید پرتیکول ہے بڑا آسان ہے۔ اور اسکے واسطے بہت تھوڑی جگہ ہیں جو ایک پستک کی پڑتال کر کے وید انوکول خیالات کو وید پرتیکول خیالات سے الگ کر سکتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ بڑی کسوٹی ہے۔ مگر ہم جب تک اچھی طرح سے یکتی اور پرمان سے ثابت نہ کریں اور اسکے واسطے کامل دلیل پیش نہ کریں۔ تب تک سروسادھارن پرشوں کی ہی تسلی نہیں کر سکتے۔ یہی والوں اور دوسرے والوں کا تو کہنا کیا ہے۔ اور جب تک ہم یکتی اور پرمان سے ثابت نہ کر سکیں ہم والمیکی رامائن اور مہابھارت سے وید پرتیکول اور اسمبھو گپوں کو علیحدہ کر کے اصل شدھ ہوئی پستک انتخاب کر کے شائع نہیں کر سکتے۔

اس قسم کی چھان بین اور وچار کیواسطے دو امور کی طرف توجہ بڑی ضروری ہے۔ جنمیں سے پہلا تو یہ ہے کہ ہم یہ رائے قایم کریں کہ کونسی کونسی خود غرضی کو مدنظر رکھ کر خود غرض دھورت لوگوں نے ان پستکوں میں ملاوٹ کی ہے۔ میں نے اس پر جب وچار کیا تو میری رائے میں تو مندرجہ ذیل اغراض کو مدنظر رکھ کر ان پستکوں میں ملاوٹ کی گئی ہے

(۱) اپنے خیالات کو پرچار کرنے کے واسطے بزرگوں کے ساتھ اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی جرات کرتے ہوئے ان اپنے خیالات کو انیہ مستند دھرم پستکوں میں شامل کر دینا۔ اور اسطرح سے ملا دینا کہ بہتیرے اس کلاس کے لوگوں کی منشا صرف اپنے مذہبی سکہ ودم مارگتا۔ اور اسی قسم کے خلاف وید ماننے خیالات پرچار کرنے کے واسطے ملا دینے کے سوائے کوئی دنیاوی لالچ یا عزت دنیاوی کی غرض نہیں معلوم ہوتی

(۲) دوسری جماعت ایسے لوگوں کی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو ایسے قریب کے زمانہ میں ہو چکے ہیں کہ جب آریہ لوگ گرنتھ گورو فلاسفی وید اور ستیہ شاستروں کے اوپر محنت کرنے میں سستی کی حالت میں ہو گئے۔ اور خود وید اور شاستروں کا پٹھن پاٹھن چھوڑ کر دوسروں کی زبان سے ستیہ شاستروں کے سننے کے محتاج ہو گئے اور خود ستیہ یا اسنیہ ارتھ سمجھنے کی تمیز بالکل نہ رہی۔ اور جس جماعت سے سننے کا کام شروع کیا وہ خود وید۔ اپنشد۔ کبت درشن۔ گورہ فلاسفی کے گرنتھوں پر محنت کرنا چھوڑ کر معمولی سوائے گرنتھوں کی تعلیم سے آگے نہ بڑھ سکے اور ان کی ہی کتھا اپنے چیلوں کو سنانی شروع کر دی۔ یہ قاعدہ ہے کہ باریک بینی اور فلاسفی کے مضامین کی طرف سروسادھارن کی کم توجہ ہوتی ہے۔ اور ان کو دلچسپ مضامین بنانے کے واسطے بڑی لیاقت اور ہمہ دانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ ایسا دیکھا۔ اور لوگ بھی کتھا ایسے ٹپکوں سے سن کر خوش ہونے لگے دکشنا جمع کرنے کے واسطے کتھا کی جاتی تھی۔ اب یہ ضروری ہوا کہ ان گرنتھوں کے مہاتم بنا کر ان کے ساتھ لگا دئے جاویں۔ ان کو طویل پستک بنایا جاوے کہ جو برسوں میں بھی ختم نہ ہووے اور پنڈت جی کی کتھا کا سلسلہ برابر جاری رہے اسواسطے دھن لابھ اور اپنے چیلوں کی شردھا بڑھانے کے واسطے من گھڑت شلوک بنا کر ملا دئے گئے۔ اور چھوٹی چھوٹی پوتھیوں کی بڑی بڑی اس طرح سے پوتھی بنا دی گئیں۔

اسقدر ضروری تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اگر ہمارے آریہ پرش ایسی چھان بین کی طرف متوجہ ہوں تو مندرجہ ذیل طریقہ سے ملاوٹ کا پتہ لگانے کی کوشش کریں

(۱) جہاں تک قلمی پستکیں مل سکیں اُن سے باہم شلوکوں کا مقابلہ کریں (۲) جو شلوک یا ادھیائے وید پرتیکول یا گپ بازی سے بھرا ہوا معلوم کریں اسکی شلوک کی بناوٹ کا اصلی وید انوکول شلوکوں کی بناوٹ سے مقابلہ کریں۔ اگر ویاکرن وغیرہ اچھی طرح سے درست نہ ہووے تو ویاکرن کی اشدھی سے پتہ نکالیں (۳) ایک شلوک کا دوبارہ آ جانا۔ ایک شلوک کے کسی حصہ کا دوبارہ سے آ جانا اس سے بہت کچھ پتہ لگ سکتا ہے وہ بھی جس قدر ٹیکا ہیں ان کو اچھی طرح سے وچاریں۔ کیونکہ اس سے بہت پتہ لگ جاوے گا

(۹) بڑی بات یہ ہے کہ تاریخی حالات کی طرف خاص توجہ دیں

(۷) اور جس طریقہ سے مناسب ہو سکے پتہ لگ سکے۔

اس طرح سے جو آریہ بھائی ایسے پستکوں کے مطالعہ کے وقت جو نوٹ جمع کریں۔ اُن کو شائع کرا دیویں تاکہ باہم وچار ہو جاوے۔

میرے وچار میں اور مطالعہ میں والمیکی رامائن ایک عرصہ سے رہی ہے۔ افسوس ہے کہ اس کی قلمی پستک یا کم سے کم دوسرے کسی چھاپہ کی پستک اور کوئی ٹیکا سوائے اسکے کہ جو پستک میری پاس ہے اسکے نیچے درج ہے۔ کوئی اور پستک نہیں ملی تو اور سامگری آپ کے وچار کے واسطے پیش کروں گا۔ وہ اسی ایک پستک میں سے ہو گی۔ اگر آریہ پاٹھک گن جو اس مضمون کو پڑھیں۔ مجھے پستکوں سے جہاں جہاں ان کو معلوم ہوں یا جو قلمی پستکیں اشاعت کے مجموعے دیویں تو اور زیادہ کام ہو سکتا ہے۔

پاٹھک گنوں سے میری یہی پرارتھنا ہے کہ اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔ جہاں تک ہو سکے مجھے میرے وچار میں مدد پہنچا دیویں۔ تاکہ زیادہ ثبوت بہم پہنچ جاوے اور اگر غلطی ہو جاوے تو اسکی اصلاح کر لی جاوے۔ تاکہ اچھی طرح سے چھان بین ہو جاوے۔ اگلی اشاعت سے اصلی مضمون لکھنا شروع کروں گا اور پہلی پڑتال یہ ہو گی کہ

کیا والمیکی رامائن کا اتر کانڈ صاف طور سے بعد میں شامل کیا ہوا نہیں معلوم ہوتا

(ہمراز نگ)

(باقی آئندہ)

مفت بلکہ نصف آنہ کا ٹکٹ آنے پر ...

اپدیش

(۵۸)

घृतात्परं मण्डमिवातिसूक्ष्मं
ज्ञात्वा शिवं सर्वभूतेषु गूढम्
विश्वस्यैकं परिवेष्टितारं ज्ञा
त्वा देवं मुच्यते सर्वपाशैः ॥

موت کی زنجیروں کے ساتھ چاروں طرف سے جکڑا ہوا جیوآتما عجیب کشمکش کی حالت میں ہے۔ جدہر جاتا ہے اور اپنی رہائی کا دروازہ تلاش کرتا ہے۔ اُسی طرف سے بے نراش واپس لوٹنا پڑتا ہے۔ اور چاروں طرف سے جد وجہد کے بعد واپس آکر ہانپتا ہوا درمیان میں جب بیٹھ جاتا ہے۔ تو اسکی دیاکلتا کا کچھ حساب ہی نہیں رہتا۔ بیرونی ہاتھوں اور پیروں کی تو کیفیت ہی کیا کہی جاوے۔ جب کہ اندرونی ایک ایک اِنتہ کرن کا بھاؤ بھی اُسی طرح کی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ باہر سے بارمبار نراشں واپس آتے ہوئے بھی وہ پھر باہر کیطرف ہی دوڑتا ہے۔ اور جا کر بھی کیونکہ جب بھوک لگتی ہے۔ تو وہ دیکھتا ہے کہ باہر سے روٹی۔ بھاجی۔ پھل اور دیگر کھانے کے لائق چیزیں آتی ہیں اور اُسے ترپت کر دیتی ہیں۔ جب پیاس سے اندر دیاکلتا پھیلتی ہے تو باہر سے ہی جل اندر پرویش کر کے اسکو شانتی دیتا ہے۔ اِن روزمرہ کے تجربوں سے جیوآتما اسی نتیجہ پر پہونچتا ہے کہ آتما کے اندر جو ہلچل ہے۔ اور اُس کی ایک ایک طاقت کے گرد جو زنجیریں بندھی ہوئی ہیں اُن کا کھولنے والا بھی کوئی باہر سے ہی آویگا۔ لیکن اس امید میں بندھے ہوئے جیوآتما کی حالت دن بدن قابل رحم ہوتی جاتی ہے۔ جیوں جیوں باہر کی طرف زیادہ دیکھتا ہے تیوں تیوں انتہکرن کی دیاکلتا زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ دراصل میں اُس دیاکلتا سے چھوٹنے کا سادھن باہر موجود نہیں ہے۔

انسان جب کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اُس کے شریر کو پشٹ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو باہر سے اُس کے اندر گھی پہونچایا جاتا ہے۔ کیا وہ گھی انسان کی پرورش کرتا ہے؟ اگر ایسا ہو تو کیوں نہ مُردے کے اندر گھی ڈال کر اُس کے شریر کو پشٹ کر سکیں؟ گھی خود پشٹ نہیں کرتا بلکہ شریر کے اندر اُس کا ست کھینچ کر اُس سے پرورش پانے کی طاقت موجود ہے۔ یہی حالت آتمک بناوٹ کی ہے۔ آتما جب نربل ہو جاتا ہے۔ اور کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار کی زنجیریں اُس کے گرد زیادہ تر مضبوط ہو جاتی ہیں۔ تو اُس کی پشٹی کے لئے اُس کی نربلتا کو دور کرنے کے لئے اُسے باہر سے گیان روپی گھرت پہونچانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن کیا اس گیان کے اندر بذات خود یہ طاقت موجود ہے کہ اپنا ست آتما کے اندر پہونچا کر اُس سے آتما کو پشٹ کر سکے۔ اگر گیان کے اندر بذات خود یہ طاقت موجود ہوتی تو انسان کو اس قدر جدوجہد کی ضرورت کیوں پڑتی؟ یہ طاقت گیان کے اندر نہیں ہے بلکہ جس کا گیان ہے۔ اُس کے اندر ہی یہ طاقت ہے کہ اُس کا ست جیوآتما کے اندر پھیلا دیوے۔ وہ گیان سے کہاں ہے؟ کوئی اُسے پورب میں تلاش کرتا ہے۔ اور کوئی پشچم میں۔ ہر ایک دِشا۔ اوپر نیچے اور ہر ایک استھان میں اُس کی تلاش کی جاتی ہے۔ کبھی پہاڑ کی چوٹی پر اور کبھی ہر کشش کی ریاول میں اُسے ڈھونڈھتے ہیں۔ وہ ہر استھان میں موجود ہے۔ لیکن جہاں ہر کشوں کے پتے پتے میں اُس کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ وہاں نشچیہ ہے کہ آتما کے اندر اُس کا پورا جلال موجود ہے وہ ہمارے اندر اپنے سارے پرکاش کے ساتھ پرکاشمان ہے اور ہم اُسے گرجا۔ مندر اور مسجد کے اندر تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اُپنیشد سورکھتا ہے! اگیان کے تموگن جیوآتما کے اندر پھیلانے کی طاقت اگیان ہی میں ہی ہے اور جب گیان ہمارے اندر موجود ہیں۔ تو ہم کیوں باہر بھٹکتے ہوئے پھریں وہ پربھو جیوآتما کے اندر دیاپک ہیں ہمارے اندر بکاروں کو دور کرنیوالے خود سکھ سروپ ہر ایک طرح کی برائی سے پاک ہیں۔ کونسی دشا اور کونسی وستو ہے جس میں پربھو کا پرکاش موجود نہیں؟ روم روم کے اندر وہ رم رہے ہیں۔ یہ تمام زنجیریں اندھکار کے باعث ہیں جکڑے ہوئے ہیں۔ اُنہیں کاٹنے کے لئے پرکاش کی ضرورت ہے۔ پس پرکاش سوروپ کو ہی اپنے اندر تلاش کرنا چاہئے۔ تاکہ اندھکار کی زنجیروں کو کاٹ کر جیوآتما آزاد ہو سکے۔

ہم نے یا ٹھیک گن! ہم سب نے کتنے جنم اکارتھ گنوا دیا۔ گنگا۔ اور ہردوار۔ کاشی اور پریاگ۔ رام۔ اور یروشلم کہاں کہاں کی خاک نہیں چھانی ستھانوں سے نراش ہو کر ہم نے انسانوں کی جوتیاں کھائیں۔ اور مردم پرستی کے بڑے بھاری گڑھے میں گرے لیکن زنجیریں آگے کی نسبت بھی زیادہ تر مضبوط ہوتی گئیں۔ اب بھی اپنے گیان نیتروں کو کھولو۔ بجائے دن رات باہر کی طرف جھکے رہنے کے ایک مرتبہ دور سے تمام اندریوں کو اُن کے وشیوں سے ہٹا لو۔ وشیوں سے علیحدہ ہوتے ہی اندریاں من کو چھوڑ دیں گی۔ من بھی جیوآتما کو پل بھر کے لئے چھٹی دیگا۔ آزاد ہوا جیوآتما انترمکھ ہو کر جب پرم جیوتی کے درشن کرے گا تو موت کی تمام زنجیریں خود بخود کٹ کر گر جاویں گی۔ اور پہتاوا گون کے بندھن سے چھوٹا ہوا جیوآتما برھم دھام میں رہنے کا ادھیکاری بنے گا۔

اوم شم

آتمک نظارے

اگنی سُوروپ پتا کو نمسکار ہو

سانس رک رہی ہے۔ ہاروں میں دن رات پیاسا ہوا ٹھوکریں کھا کر گر رہا ہوں۔

ناکامیابی پر ناکامیابی امید کو یاس میں بدل رہی ہے۔ دل سرد ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ٹھنڈک حرکت کو بند کرنے لگ گئی ہے۔ دشمن ہو۔ دوست ہو۔ ۔۔ کسے بات۔ ہر فرد بشر سے نفرت ہے۔ کسی پر طبیعت پسیجتی ہی نہیں۔ سنبندھی حوالی موالی نبض دیکھنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر آتما کے اندر حرارت نہیں ہے تو حرکت آج نہیں ہوئی کل بالکل بند ہو جاوے گی۔ لیکن انسانوں کی بیوفائیوں پر غور کرتے کرتے طبیعت کسی اور طرف ہی پھر گئی۔ دفعتاً وہی انسان جو ساری دنیا سے نفرت کرتا تھا۔ ان کی سیوا کے لئے مستعد ہو گیا۔ انسان کیا ہی بدصورت ہو اس کو اب کسی سے بھی نفرت معلوم نہیں ہوتی۔ دل کے اندر بڑی مضبوط لیکن باقاعدہ حرکت شروع ہو گئی ہے۔ یہ حرکت کہاں سے آئی؟ نسندیہ اگنی کے اندر ہی حرکت دینے کی طاقت ہے اُسی نے سرد خون کو از سرِ نو جوش عطا کیا۔ اور اس گرمی سے جو پریم پیدا ہوا اُس نے ہمدردی کا دائرہ ساری دنیا کے اندر پھیلا دیا۔ گرمی آئی حرکت ہوئی۔ پریم ساگر میں غوطے لگنے شروع ہو گئے۔ لیکن پریم اندھا ہی ہو جایا کرتا ہے۔ فوراً پرکاش ہوا۔ اور پریم کا ٹھیک راستہ دکھنے لگ گیا۔ ۔۔ یہ پرکاش کہاں سے آیا؟ وہی اگنی جس نے گرمی سے حرکت دی تھی۔ اب پرکاش روا را اُس حرکت کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور پھر دوت (بجلی) روپ ہو کر سارے ایشور جگ کا مالک بنتا ہے ہے گرمی پرکاش اور بجلی کے عطا کرنے والے اگنی سُوروپ پتا! تمہیں بار بار نمسکار ہو

نسندیہ کرم کا ناش نہیں ہوتا

آواگون (تناسخ ارواح) کے ماننے والے ویدک دھرمی آتما کو تو امر مانتے ہی ہیں۔ بندھن میں پڑنے والا جیو آتما ناش کو کبھی بھی پراپت نہیں ہوتا۔ لیکن جیو آتما کے کرموں کا بھی ناش نہیں ہو سکتا۔ ایک طرح پر ان کو بھی امر کہا جا سکتا ہے۔

ویاس دیو اپنا ویدانت شاستر لکھ کر کب کے چلے گئے

ہزاروں برسوں کا عرصہ گذر گیا۔ کہ جس جسم کا نام ویاس رکھا گیا تھا۔ اس کو بھسم کی ڈھیری کر دیا گیا۔ لیکن کیا اُن کے کرم کے پھل یعنی ویدانت شاستر کا ناش ہو گیا؟ زمانہ عروج سے بھارت ورش نے زمانہ زوال میں قدم رکھا پانچ ہزار برسوں تک گرتا چلا آیا۔ اس عرصہ میں یکے بعد دیگرے ظالم اور رحمدل ہر طرح کے ہی راجے ملتے رہے۔ شریر اور آتما دونوں ہی کی طاقتوں کا خاتمہ سا دکھائی دینے لگا۔ تلواریں چلیں۔ خون کی ندیاں بہیں۔ لاکھوں راجپوت کیسری جامہ پہن پہن کر بلیدان ہوئے۔ ہزاروں دیویاں بے عزتی سے بچنے کے لئے جلتی ہوئی چتاؤں میں کود پڑیں۔ لاکھوں بہادروں کی سنتان نے بزدلی کا جامہ پہن کر اپنے دھرم کو جواب دیتے ہوئے دنیاوی ثروتیں حاصل کیں۔ یہ سب کچھ اور اس سے بڑھ کر بڑے بڑے اتیاچار ہوئے۔ لیکن ویاس کی امر بانی کو کوئی بھی ظالم دبا سکا؟ محمدی خونی شمشیر نے بھی آخر کار ویاس کی فلاسفی سے ہار مانی اور محمد کے ہدایت ناموں پر ویدانت کا رنگ چڑھنے لگا۔ زمانہ بدل گیا ظلم کی جگہ شانتی نے لی۔ زہر کی جگہ شکر کا استعمال شروع ہوا۔ آریہ سنتان ولایتی بننے لگ گئی۔ کیا پھر ویاس کی فلاسفی قیمت و نابود ہوئی؟ ہرگز نہیں! بلکہ توریت اور انجیل دونوں کو ویدانت نے اپنا حلقہ بگوش غلام بنا لیا۔

ویاس کے کرم پھل کا ناش نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے ساتھ ٹکر لگانے والے خود اس کے رنگ کو گرہن کرنے لگ گئے۔ ویاس پر کیا منحصر ہے۔ گوتم۔ اور کناد۔ کپل اور پتنجلی جیمنی اور بیسیوں دیگر رشی اور مہاتما اپنے خیالات چھوڑ کر چلے گئے۔ صدیاں آئیں اور چلی گئیں۔ ظالم آئے اور ظلم کی کہانی باقی چھوڑ گئے۔ انسان بدل گئے۔ سرزمین بدل گئی۔ درخت اور پتے تک بدل گئے۔ لیکن گوتم اور کپل کی فلاسفی کو کوئی بھی بدل نہ سکا۔ یہ میراث آریہ سنتان سے چھینی نہ جا سکی۔ جب ان مہاتماؤں کے امر گرنتھ موجود ہیں تو اس گرے ہوئے دیش کے لئے بھی امید موجود ہے جس وقت آریہ سنتان کی آنکھیں کھلیں گی اسی وقت گوتم سے لے کر جیمنی تک کے سب مہاتما اُن کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے زمانہ سے آگے لے چلنے کے لئے تیار ہوں گے کیونکہ

نسندیہ کرم کا ناش نہیں ہوتا!

ستیہ ہانت آخر بھگوان ہیں

میرا ایک پُر جوش بھائی ویدک دھرم کے گورو پر ٹرایہ بھجا خالی ویاکھیان دے رہا تھا۔ سندھیا اور اگنی ہوتر کی فلاسفی کا نماز اور گرجا کی دعا سے مقابلہ کرتے ہوئے اُس نے سامعین کو دنگ کر دیا۔ ویاکھیا کی مہاسبھا وسرجن کی گئی جیو اور برہم کی اکتا ماننے والے اپنے گذشتہ فتویٰ پر پچھتانے لگے۔ دو تین وشواسی بھگت اپدیشک جی کے ساتھ ہی چلے گئے دو گھنٹوں تک بیٹھے رہے۔ لیکن سوائے کے اور کچھ نہ سُنا۔ شاستروں کا حال اور ہر ایک آریہ سماجی کی ہر حملہ آخر ایک سے نہ رہ گیا۔ پوچھا "مہاراج سندھیا ہوا تھا زور اور خود نہیں کرتے۔ ویدک دھرم سچے ہیں" "اپدیشک" بھائی آگے ہی لے سندھیا کی تو اصول تو اعلیٰ ہیں،" وشواسی "سدھانت آخر بھگوان ہیں"۔ سچ ہے اگر اپدیشک ہی اپنے اپدیش پر عمل نہ کرے تو شردھا وان کب اپنے اپدیشک کو مان سکتے ہیں!

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۲۵

ورزش کے نہ ہونے سے خوفناک نتائج

از ڈاکٹر جیان داس صاحب

جو ستری جاتی میں پیدا ہو چکے ہیں اُن کو وستار پوروک اخبار کے کالموں میں لکھنا نہایت ہی مشکل ہے۔ اسلیئے صرف ایک ہی نتیجہ پر الفاظ کے اصلی مضمون پر آنے کی کوشش کروں گا۔ اس نتیجہ کو بیان کرنا ستری جاتی کی اُس نازک اوستھا کا نقش کھینچنا ہے۔ جنکو ہم میں سے بہت لوگ اپنے خیال میں نہیں لاسکتے۔ کیونکہ مروجہ رسومات اور پورانے سنسکار کب اجازت دیتے ہیں۔ کہ ستری کے بچہ پیدا ہونے کے وقت ہم پاس ہی کھڑے ہو جائیں۔ اور اُس کی تکلیف کا خاکہ غور سے اپنے دل میں کھینچ سکیں۔ یہ سب تکلیف ورزش کے نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ وحشی قوموں میں اور نیز اون ستریوں میں جو محنت ومزدوری کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔ یہ تکلیف نام کو بھی نہیں ہوتی۔ صرف بچہ پیدا ہونے کے وقت اُن کو دو تین گھنٹہ تک اپنے مکان میں بند رہنا پڑتا ہے۔ اور پھر وہ اپنا کام کاج کرسکتی رہتی ہیں۔ لیکن جوں جوں آپ بیہودہ لوگوں کی طرف جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ زیادہ عیش و آرام سے اور ورزش نہ کرنے سے یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی ہے کہ مغربی دیشوں اور نیز آریہ ورت کے

مختلف شہروں سے یہ صدا آرہی ہے کہ ستریوں کو بچہ پیدا ہونے کے وقت اس قدر تکلیف ہوتی ہے، جو قلم سے تو لکھے نہیں جا سکتے

ڈاکٹر سٹورو صاحب کہتے ہیں۔ کہ اس تکلیف کا مقابلہ ہم کسی سے نہیں کر سکتے۔ اور ڈاکٹر بیگ صاحب کہتے ہیں۔ کہ جیسی موت کے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ ویسی ہی حالت ستریوں کی بچہ جننے کے وقت ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر ہالبوک صاحب اپنے ذاتی تجربے سے بیان کرتے ہیں کہ وحشی لوگوں میں یہ تکلیف بہت ہی کم ہوتی ہے پروفیسر کیلے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ وحشی لوگوں کی ستریاں تو ذرا بھی درد نہیں معلوم کرتیں۔ اور شائستہ قوموں کی مستورات ایسی تکلیف برداشت کریں کہ اُن کی زندگی تک کا بھی اندیشہ ہو۔

آپ اپنے روزانہ مشاہدے سے جان سکتے ہیں کہ اُن خانہ بدوش آدمیوں کی ستریاں جو ہر وقت جنگلوں میں رہتے اور کیا مرد اور کیا عورت۔ سبھی اپنے ہاتھ سے سب کام کرتے۔ ایسے نازک معاملات میں ذرا سی بھی تکلیف معلوم نہیں کرتیں۔ اودہر اپنے کام سے فارغ ہوئیں۔ اُدہر بچہ جننے کو بیٹھ گئیں چند گھنٹوں کے بعد پھر سے اپنے معمولی کاروبار میں لگ گئیں۔ کیا یہ کھلی ہوا میں رہنے اور محنت مزدوری سے روزی کمانے کا نتیجہ نہیں تو کیا ہے دہقانوں اور غریب لوگوں کی ستریوں میں یہ تکلیف بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے۔ ہاں جو لوگ شہروں کی گندی ہوا میں رہیں۔ اور مختلف قسم کے عجیب خیالات سے اپنی ستریوں کو کھلونوں کی طرح سمجھ رکھیں۔ ان میں تو جتنی تکلیف کم ہو اُتنی ہی تھوڑی ہے۔

ہمارے دیش کے تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں پوزیشن اور گھر کی چار دیواری کے خیال نے ستری جاتی کو جو اس بارے میں نقصان پہونچایا ہے۔ وہ کس سے پوشیدہ ہے۔ انگریزی دائیوں کی مانگ اور نت نئے افداروں کی ایجاد ظاہر کررہی ہے۔ کہ ہم قدرت کے قوانین کے برخلاف جارہے ہیں ورنہ یہی نوع انسان جو اشرف المخلوقات ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ایسی تکالیف کیوں برداشت کریں جو کوئی قدرت کاملہ کے لازوال اصولوں کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُسے بہر صورت اپنے کیئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگنا پڑتا ہے اور جیسے روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی کی ستری کو بچہ پیدا ہوتے وقت غش آگئی۔ یا سرسام ہوگیا۔ یا ستری ہی جاں بحق ہوگئی۔ یہ تمام آپ کی اُن زبردستیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے جو آپ فیشن اور عزت کے خیال کی آڑ میں ستری جاتی پر کررہے ہیں۔ اور جن کے سبب سے آج سارا سنسار دُکھ ساگر میں ڈوبا ہوا ہے۔

ورزش کے نہ کرنے سے نہ صرف ستریوں کو ہی تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ بچہ کو بھی سخت نقصان پہونچتا ہے۔ بعض حالتوں میں بچہ کی جان گربھ میں ہی نکل جاتی ہے۔ اور کبھی کوئی انگ بھنگ ہو جاتا ہے۔ اور جو دیر بعد تکلیف سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر کسی روگ میں گرفتار رہتے ہیں۔ ماتا اور بچے کی ایسی نازک اور تکلیف دہ حالت کو دیکھ کر کس کا کلیجہ نہ دہل جائیگا۔ اس کی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتا ہوگا۔ گو مغربی لوگوں کو اس امر میں وحشیوں کی حالت دیکھ ایک اچنبھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جن کشٹ پات رہنے لائق ڈاکٹر لوگوں نے اس معاملے کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ اُنہوں نے صاف الفاظ میں

لکھا ہے۔ کہ یہہ حالت تب ہی آسکتی ہے جب نیشن کو برسر طاقت رکھ کر ورزش کے اعلیٰ اور پوتر اصول کی پیروی کی جاوے۔ ستری کھلی ہوا میں قدرت کی مہان رچنا کو دیکھتی ہوئیں اپنے ایک ایک انگ کو شدھ کر سکیں۔ جس سے اُنہیں اور اُن کی سنتان کو پورا پورا فایدہ ہو سکے۔

ایسی حالت میں ہم لوگوں کو اُچت ہے کہ ہم اپنے دیش اور اُس کی آئندہ بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے ستری جاتی کی بہتری کے واسطے کوئی ایسا پربندہ کریں جس سے وہ ان تکلیفوں سے بچ سکیں اور آنند پورک زندگی بسر کریں۔ اس سے نہ صرف آپ کو ہی فایدہ ہوگا۔ بلکہ آپ دوسروں کی محتاجی سے بریئت حاصل کریں گے۔ اور جب ہم سب لوگ قدرت کے قانون پر چل کر زندگی بسر کریں گے تو نہ صرف دوائیاں ہی موقوف ہو جائیں گی بلکہ وہ اوزار جو آج بڑی خوشی سے ایجاد کیے جا رہے ہیں اُنکا ایک کی بھی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔ کیونکہ یہہ سب اوزار ان abnormalities کے لئے ہیں جو ہماری بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہیں

آریہ سماج مراد آباد

آریہ سماج مراد آباد نے اپنی انترنگ سبھا سے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ جاپان میں جو مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے اُسمیں اِس پرانت سے بھی کسی یوگیہ اپدیشک کے بھیجنے کا پربندھ کرنے کے لئے شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا صوبہ ہندا کی سیوا میں نویدن کیا جاوے۔ اور مبلغ دس روپیہ اس یاترا کے خرچ کے واسطے بھیج دئے جاویں اور جو بھیج دیے گئے۔ آریہ سماج الوان کرتا ہے کہ یدی دس روپیہ فی سماج اِس پرانت کی انیہ سماجیں بھیج دیویں۔ تو اس صرفہ کے لئے اوکت دہن کافی ہو گا۔

اور دیگر سماجیں بھی بہت جلد اس معاملہ کو اپنی اپنی سماجوں میں پیش کر کے اِس یاترا کے صرفہ کے واسطے مدد دیویں۔

(۲) شریمان پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل وکیل چیف کورٹ پنجاب پردھان شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اپنی دہرم پتنی و بچوں سمیت گرو کل سے واپس آتے ہوئے ۱۸۔ اگست کی رات کو مراد آباد تشریف لائے۔ اور ۱۹۔ اگست کی صبح کو بتقریب سرادنی آریہ سماج مندر میں بادیو سنسکرت پاٹشالہ کے لڑکوں نے وید منتروں سے ہون کرایا اُس کے بعد شریمان پنڈت جی صاحب کا لیکچر ہوا کہ جس کا اثر سامعین پر بہت ہی اچھا ہوا ممبران سماج نے پنڈت جی صاحب سے درخواست دوسرے روز کے لیکچر دینے کے واسطے کی۔ کہ جو پنڈت جی صاحب نے منظور فرمائی چنانچہ ۲۰۔ اگست کو ۶ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ٹون ہال میں پنڈت جی صاحب نے اُپدیش کیا۔ کہ جو ہندوستان اور آریہ سماج کے وشہ پر تھا۔ منتری آریہ سماج مراد آباد کی طرف سے عام نوٹس شہر میں تقسیم کرائے گئے تھے حاضری پانسو آدمیوں کے قریب تھی پنڈت جی صاحب کے لیکچر سے تمام آدمی خوش تھے۔ آریہ سماج مراد آباد پنڈت صاحب کا مشکور ہے۔ اور یہہ التجا کرتا ہے۔ کہ جب کبھی پنڈت جی صاحب اس طرف تشریف لاویں۔ تو مراد آباد ضرور تشریف لاویں۔

(۳) ۹۔ اگست کو آریہ سماج مراد آباد نے بہ جشن تاج پوشی ملک معظم جناب ایڈورڈ ہفتم کے آریہ سماج مندر میں ہون کرایا۔ اور اُن کی صحت یابی اور جشن تاج پوشی پر لیکچر ہوئے۔ جس کی اطلاع بذریعہ چٹھی صاحب مجسٹریٹ بہادر کو دی گئی۔ اور بذریعہ تار اطلاع جلسہ بہ توسل لفٹنٹ گورنر بہادر، بنگلینڈ کو دی گئی۔

{ آپ کا دیا پاتر پنڈت کنور سین شرما
منتری آریہ سماج مراد آباد }

اطلاع ضروری

لالہ دولباغ رائے سکرٹری کالج سماج گورداسپور اطلاع دیتے ہیں کہ پنڈت آتما رام حال اپدیشک دہرم سبھا کے ساتھ ہمارا کوئی سمبندہ نہیں ہے کوئی صاحب پنڈت صاحب کے دہوکہ میں نہ آئیں

اطلاع

چونکہ میں ۹۔ اگست سے دورہ پر ہوں۔ اور غالباً ۱۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک واپس لاہور جاونگا۔ اسلئے کمپنی کے متعلق جن صاحبونکی خط وکتابت کا جواب میری ہی ذات کے متعلق ہوگا انکو کچھ دیر بعد ملیگا کیونکہ چٹھیات دفتر سے ہو کر مجھے دورہ میں ملیں گی

المشتہر
منہرلال اپوری منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

گُرُوکُل

[illegible] کرکے ذیل کی چند سطور کو اپنے پرچہ میں جگہ دے کر مشکور فرماویں۔

[illegible] سے چل کر میں ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو [illegible] پہنچا۔ چونکہ آج کل موسم برسات [illegible] ہے اس لئے گُروکل بھومی میں جانے کے واسطے ایک ٹمٹم کی ضرورت تھی۔ جو کہ [illegible] یہاں ادھشٹاتا جی نے بھیج دیا تھا۔ میں ہمراہی منشی [illegible] رام جی مع اپنے بکس اور بستر کے ٹمٹم پر سوار ہو گیا۔ اور قریباً پندرہ [illegible] منٹ میں عین گُروکل استھان کے نزدیک جا پہونچا۔ درحقیقت اس ٹمٹم پر دریا سے عبور کرنے کی آفت وہی محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے تجربہ کیا ہے۔ بیڑی میں پانی پڑ جانے [illegible] بھاری ہونے کے باعث کئی قسم کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ جو اس ٹمٹم کی سواری سے کبھی امید نہیں کیا جا سکتا۔ سچ ہے پرماتما ہر ایک قسم کی ضروریات اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دیتا ہے۔ ٹمٹم سے اتر کر دو منٹ میں گُروکل بھومی میں جا پہنچا۔ جہاں ادھشٹاتا جی کے درشن ہوئے۔ اُن کا کمرہ جس میں آپ [illegible] قیام رکھتے ہیں۔ دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ سچ مچ ایک مہاتما کو کسی اعلیٰ اُدیشیہ کی لگن تمام دنیوی [illegible] اور سکھ کو فراموش کرا دیتی ہے۔ کہاں مہاتما منشی رام جی کا وہ امیری ٹھاٹھ کہ جالندھر میں اپنے مکان [illegible] - [illegible] - زنانہ مکان علیحدہ - ڈرائنگ روم - آفس روم - مہمان [illegible] کے لئے علیحدہ کمرے - اور کہاں اپنے ملک اور قوم کا سچا [illegible] ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں جس کا طول چار پانچ گز اور عرض دو ڈھائی گز سے زیادہ نہ ہو گا۔ اپنی تمام ضروریات کو بڑے آنند پورک پورا کر رہے ہیں۔ اُسی کمرے میں آپ نے سونے کے لئے ایک چارپائی بھی رکھی ہوئی ہے۔ ایسے مہاتما کا جیون گُروکل کے لئے نہایت غنیمت ہے۔ میں اب آپ کو ودیارتھیوں کے متعلق کچھ حالات بتلانا چاہتا ہوں۔ جن کو پڑھ کر آپ نہایت خوش ہوں گے۔

(۱) باوجود موسم برسات کے آب و ہوا یہاں کی بہت اچھی ہے۔ صرف ایک ودیارتھی کو میرے دو دن کے قیام میں دو چار گھنٹہ خفیف سا بخار ہو گیا تھا۔ اور ایک دو ودیارتھیوں پھوڑے پھنسی کی شکایت تھی۔ باقی سب ودیارتھی تندرست تھے۔ بلکہ جن ودیارتھیوں کو میں جانتا تھا۔ اُنہوں نے خاص ترقی اُنّتی کی ہوئی ہے۔ عام سکولوں کے طلباء کی نسبت ہمارے گُروکل کے ودیارتھی دو وقت ویایام کرنے اور تازہ ہوا کھانے کے باعث خوب موٹے تازے اور تندرست دکھائی دیتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ جن ودیارتھیوں کے ماتا اور پتا نے اُن کو گُروکل بھومی میں آن کر دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے بچوں کی صحت کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوئے ہوں گے۔ اگرچہ میرے قیام کے دونوں دن ہوا چلتی رہی تاہم مچھر وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں۔ اور نہ پنکھے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ رات کو بمقابلہ موسم کے خاصی سردی ہوتی ہے۔ گُروکل بھومی میں نہ صرف ودیارتھی ہی موٹے تازے ہیں۔ بلکہ ادھشٹاتا جی اور ڈاکٹر بالکرشن جی اور پنڈت وشنو متر جی نمایاں [illegible] ہیں۔

ویایام

سے فارغ ہو کر کل برہمچاری یگیہ شالہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اگنی ہوتر کے بعد مکھیہ ادھشٹاتا جی ہر روز اُپدیش دیتے ہیں اس اُپدیش سے برہمچاریوں میں وہ گن پیدا ہو جانے کی امید ہے جن کی گُروکل کے برہمچاریوں سے پبلک میں امید کی جاتی ہے مہاتما منشی رام جی کا یہ اُپدیش نہ صرف ودیارتھیوں کی آئندہ زندگی پر نیک اثر ڈالتا ہے۔ بلکہ ودیارتھیوں کو اپنے فرائض کی طرف رجوع دلاتا ہوا اُن کی روزمرہ کی پڑھائی میں مدد کا باعث ہوتا ہے

اُپدیش

سے فارغ ہو کر ایک گھنٹی کے بجنے پر کل برہمچاری کیچن میں۔ دودھ پینے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک برہمچاری کو ڈیڑھ پاؤ دودھ ملتا ہے۔ اور اسی طرح سے کھانا کھانے کے بعد تیسرے پہر بھی برہمچاریوں کو دودھ دیا جاتا ہے۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوا ہوں۔ کہ سات برس اور تیرہ برس کے برہمچاری کو ایک ہی مقدار دودھ کی دی جاتی ہے۔ میں نے مہاتما منشی رام جی سے ذکر کیا تھا۔ کہ وہ ضرور اصلاح کریں۔ صبح دس بجے کے قریب برہمچاری کیچن کے ایک لمبے ہال میں بیٹھ جاتے ہیں۔ جو اسی مطلب کے لئے بنایا گیا ہے اور وہاں مکھیہ ادھشٹاتا اور دیگر ادھیاپک بھی اُسی پنکتی میں برہمچاریوں کے ساتھ بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں۔ بھوجن کے انتظام کی نسبت کیا کہنا ہے۔ بہت کم آریہ پُرش ایسی غذا اپنے بچوں کو دے سکتے ہیں۔ ڈیڑھ چھٹانک گھی ہر ایک برہمچاری کی اوسط ہے۔ گویا ایک ماہ میں تین سیر گھی اور ۲۳ سیر دودھ ایک برہمچاری کو ملتا ہے۔ عموماً ایک دال اور دو بھاجی اور ہر دوسرے روز کھیر یا حلوا یا چاول وغیرہ

ہوتے ہیں۔ بہوجن بڑی احتیاط سے طیار کرایا جاتا ہے۔ بہنڈاری کہانے کی تیاری میں بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ کچن کی جگہ نہایت ہی صاف رہتی ہے۔ پانی پینے کا بڑی احتیاط سے رکہا جاتا ہے۔ تمام گہڑے صاف جگہ رہنے کے علاوہ برتنوں سے ڈہکے رہتے ہیں۔ سٹور جہاں کچن کے تمام ضروریات رہتی ہیں۔ نہایت صاف رکہا جاتا ہے۔ تمام اشیاء باقاعدہ ترتیب وار صاف اور ستہرے پڑی نظر آتے ہیں۔ ہمارے گہروں کی طرح کوئی گڑبڑ نہیں

برہمچاریوں کے کپڑے

گرمیوں کے موسم کے واسطے ہر ایک برہمچاری کو حسب ذیل کپڑے اور سامان ملا ہوا ہے۔ دہوتی سات عدد جن میں سے تین دہوبی کے پاس اور چار برہمچاری کے پاس رہتی ہیں۔ بنین ۲ کورتہ ۲ عدد۔ چادر سفید دو۔ لنگوٹ تیکھ گرودی یک۔ لوٹا یک۔ آسن یک۔ پرنہ ۶ کہڑاؤں یک جوڑہ۔

اور ایک ودیارتہی کو ایک تخت پوشی۔ اور اور ایک ایک دری اُس پر بچہانے کے لئے ملی ہوئی ہے

(متہراداس پوری)

بواہ سنسکار
آریہ سماج گنیش گنج لکہنؤ

للہ الحمد براں چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہماری سماج کے آپ سبہاپتی جناب ڈاکٹر اندرمن صاحب کی سری متی لگنی دیوی لائق جیبہ کی شادی جناب لالہ ہرکشن صاحب ساکن ملتان کے بڑے لڑکے بابو سرہانند عمرہ کیا تہ

حسب قواعد و دستور ویدک دہرم کے مطابق ساتہ بدی نومی سمت ۱۹۵۹ بکرمی آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۳ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ بڑی شان و مہذبانہ طریقہ سے حسن انجام پائی جسکے لئے جملوگوں کو ہزاراں ہزار شکر و سپاس اُس پرماتما کا ادا کرنا فرض ہے (۲) اس شادی میں یہ امر قابل تعریف و تحسین ہے کہ پابندی رواجہائے مہمل و شرمناک مراسم کا ذکر کیا جہانتک ہونے نہیں پائی بلکہ جملہ رسوم میں طرایق و اصول ویدک دہرم کے مطابق عملدرامد کیا گیا۔ اس کار خیر میں پرمیشور کی از آغاز تا انجام کامل امداد رہی کیونکہ جس لڑکی کے یوم پیدائش سے تا اینوم تمام سنسکار حسب اصول ویدہی کے ہمیشہ ہر طرح پر ہوتے رہے جیسے ہر قسم کے رواج قبیحہ و ناپسندیدہ کا ان اور ہا اُسکا ودیا آرنبہ سنسکار یعنی آغاز تعلیم حسب احکام وید مقدس کیا گیا تہا۔ پس بدیں وجہ خود ڈاکٹر صاحب و نیز اُن کے جملہ احباب قریب و بعید بلکہ ہر چہوٹے بڑے کو یہ فکر عظیم پیش رہتی تہی کہ وہ کونسا مبارک وقت آویگا کہ بار عظیم سے سبکدوشی حاصل ہوگی جس سے اس بار یہ پرمیشور نے اپنی قدرت کاملہ سے ہماری حسب خواہش اس موقعہ پر نا ئیز المرام فرمایا (۳) لالہ ہرکشن صاحب ایسے واثق الاعتقاد ہیں کہ باوجود سات پسران تعلیمیافتہ ہونے کے و باوصف ہوجانے عمر خلف اکبر قریب ۲۰ سال کے کبہی سگائی کا تذکرہ تک زبان پر نہیں لائے بلکہ کبہی اسکا خیال تک نہیں کیا تہا جن صاحبوں کو موقع گفتگو کا ہوا بزبان حال آزادانہ کہتے ہیں کہ جو فیض و فوائد تعلیم و وعظ مبارک مہاتما سوامی دیانند سے ان صاحب کو حاصل ہوا ہے۔ ہلوگ بہی امید رکہتے ہیں کہ اُس سے مستفید ہونگے۔ ڈاکٹر اندرمن صاحب سے کون واقف نہیں ہے کہ تن من دہن کو آریہ سماج کے ارپن کئے ہوئے ہیں۔ بریلی کے آریہ سماج و یتیم خانہ کے ہمیشہ مددگار و معاون رہے۔ اُنکے جملہ کاموں کی کامیابی چلانے کی کوشش بلیغ کرتے رہے۔ اپنے اوقات بیش بہا بڑے حصہ کو صرف کرتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ ورپریند ہی سبہا و کالج آریہ سماج منڈ۔ لکہنؤ وغیرہ کی امداد کے لیے جب وقتاً فوقتاً درخواست کی گئی کبہی دریغ نہیں فرمایا

وید پرچار کالج کے طلائے کی غرض سے ڈاکٹر صاحب نے نہایت محنت سے علیگڈہ میں کوشش کامل کی چنانچہ اسی دہارمک خیالات سے اُنہوں نے اپنی پیاری لڑکی کو سنسکرت کی تعلیم دی جس نے ۱۳ برس کی عمر میں بنارس سنسکرت کالج کی پرتہما پریکشا میں کامیاب ہوکر سرٹیفکیٹ کامیابی حاصل کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے سکل گہرانہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ ہر متنفس کے زبان زد ہیں۔ مشرح کہنا غیر ممکن ہے اگر دفتر کے دفتر لکہہ ڈالے جائیں تاہم ناظرین سمجہ گئے ہونگے کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کے سچی او صاف کا لکہنا امر دشوار ہے آپکے کل صفتوں کا کہنا تو بہلا کیا سمجہی ایک شمہ بہی نہیں لکہا گیا۔ لالہ ہرکشن صاحب بہی تمام گہرانہ میں اُن کے کل لڑکے نہایت مہذب اور لائق ہیں۔ اس شادی کی تقریب میں حسب ضرورت موقعہ موقعہ پر لالہ صاحب کے نور عین بکوہم بابو ہنس راج نے ہارمونیم بجا کر مجلس عمدہ بجن گایا وہ نہایت ہی دلکش بلکہ قابل یاد رکہنے کے تہا۔ عمر نوشہ زادہ قریب بیس سال و عمر طفلی مخمورہ ۱۵ سال کی ہے۔ منڈپ و بیدی و جگ کنڈ وغیرہ اپنے اپنے موقعہ مناسب پر بنائی گئی تہی اور انواع و اقسام کے پہول و پتے و نیز ستون کیلہ وغیرہ عمدہ طریقہ سے باندہے و نصب کئے گئے تہے۔ ہر جگہ ہر طرح پر دلاویز بنائی گئی تہی کوئی امر فرو گذاشت نہیں ہوا تہا۔ منجانب نوشہ پنڈت دولت صاحب اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب و منجانب طفلی پنڈت تلسی رام سوامی ساکن میرٹھ پروہت تہے۔ شادی میں ابتدا سے آخیر تک جملہ کارروائی بپابندی تحریر پوتہی سنسکار ودہی مولفہ سری سوامی دیانند سرسوتی کی گئی۔ ایجاب و قبول جو نیما بین نوشہ و طفلی حسب احکام وید مقدس خاص اپنی زبان سے ادا کی گئی۔ بیحد دلکش تہا۔ سچ تو یوں ہے کہ جن اشخاص نے یہ سماں دیکہا ہے اُنہیں سے کوئی پوچہے کہ سے خبر تک ختم ہوا ہم کہانی بہری۔ سننے والا کوئی ہوتا کوئی پوچہتا کیا ہے باوجودیکہ جائے قیام ڈاکٹر صاحب شہر سے قریب جامع مسجد فاصلہ پر واقع ہے تا ہم بارش کے شب تار اور بعد مسافت کی حالت میں بہی قریب ۵ ستر معززان جنمیں آریہ جناب و نیز دیگر اصحاب مثل بابو گنگا پرساد صاحب وردانا وراتا

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

تعلیم النسوان

آج کل جب کہ ہمارے ملک میں مستورات کو تعلیم دینے کی پکار چاروں طرف سے آرہی ہے یہ غیر مناسب نہیں ہوگا۔ اگر اس سوال کے ہر ایک پہلو پر غور کیا جاوے۔ اور یہ دریافت کیا جاوے کہ لفظ تعلیم سے اس پیرایہ میں کیا مراد ہے۔ اور اس مدعا کے حصول کے لئے کونسے اسباب ضروری ہیں۔

اس ملک کی تعلیم یافتہ جماعت اس مضمون پر دو فریق میں منقسم ہے۔ ایک تو وہ فریق جو تعلیم نسوان کو ضروری خیال کرتا ہے۔ لیکن اس بات کا خواہاں ہے کہ اس پر چند پابندیاں لگائی جاویں۔ اور اس تعلیم کا دائرہ محدود رکھا جاوے۔ دوسرے الفاظ میں ان کا منشا یہ ہے کہ مستورات کے واسطے پرائمری تعلیم کافی ہے۔ اور سوائے معمولی نوشت خواند اور اس کے اگر ان کو چند مذہبی کتب کا مطالعہ کرایا جاوے تو بہتر ہے۔ اس فریق کا خیال ہے کہ چونکہ مستورات کو ملازمت میں داخل ہو کر روزی کمانے کی ضرورت نہیں اسلئے انکے لئے اعلےٰ تعلیم فضول تضیع اوقات ہے۔ دوسرا وہ فریق ہے جو مستورات کو اعلےٰ تعلیم دینے کے حامی ہیں اور ان کی تعلیم پر کسی طور کی پابندی لگانا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہم تعلیم نسوان کے توحق میں ہیں لیکن ان دونوں فریق متذکرہ بالا سے چند ضروری امور میں اختلاف رکھتے ہیں۔ لہذا اس مضمون میں فریقین کے خیالات کی چھان بین کی جاویگی۔ اور یہ کوشش ہوگی کہ تعلیم مستورات کے لئے ایک عمدہ طریق وضع کیا جاوے جس سے کہ مدعا زیر تجویز پورا ہو سکے۔

پیشتر ازیں کہ اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاوے۔ یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ کس طرح سے ہمارے ملک میں تعلیم مستورات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انگریزی سلطنت کے آغاز کے پہلے اس ملک میں تعلیم کا بالکل نام ونشان نہیں تھا۔ سوائے ملازمت پیشہ جماعت کے جو تھوڑی شد بود جانتے تھے۔ لوگوں کی کثیر تعداد علم سے بالکل بے بہرہ تھی۔ سوائے اس جماعت کے مولانا اور پنڈت لوگ جن کا کام لوگوں کی مذہبی رسوم ادا کرانا تھا چند پرانی کتب کا برائے نام مطالعہ کر چھوڑتے تھے لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ یہ لوگ کسی صورت میں بھی تعلیم یافتہ (جیسا کہ اس لفظ کو آج کل سمجھا جاتا ہے) کہلانے کے مستحق نہیں تھے۔ تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ جسوقت ملک کی یہ حالت تھی تو عجب نہیں کہ لوگوں کا خیال تعلیم مستورات کی طرف مبذول نہ ہوا ہو۔ مرد اور عورتوں کے خیالات سب معاملات دینی و دنیوی پر یکساں تھے۔ اور وہ اپنی زندگی کو خاصے طور پر بسر کر سکتے تھے۔ گو اس زمانہ میں بھی ہمارے ملک میں خاوند اور بیوی کبھی آپس میں عزیز دوست اور مونس اور غمخوار و ہمراہی کے طور پر نہیں رہا کرتے تھے۔ اور چونکہ ملک کی اخلاقی حالت بھی اعلےٰ درجہ کی نہیں تھی۔ اسلئے مردوں کو اور بہت سے وسائل بطور ناچ و تماشہ کے دل بہلانے کے حاصل تھے جبکہ بیچاری مصیبت زدہ مستورات کو قفس بندی میں رکھا جاتا تھا۔ قوم طوائف کی قدر و عزت جو اسوقت ہندوستانی سوسائٹی میں ہے۔ جو اس امر کی شاہد ہے ایسے زمانہ میں ایک رنگیلے مزاج نوجوان کے لئے اپنی منکوحہ بیوی سے منحرف ہو کر ایک طوائف سے ناجائز تعلق پیدا کرنا نہ صرف غیر معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ بلکہ باعث فخر ہوتا تھا۔ لیکن مغربی تعلیم کی روشنی کے ساتھ ہی یہ سب حالات تبدیل ہو گئے۔

انگریزی سلطنت کی تابعی کے ساتھ ہی لوگوں کی تعلیم کے لئے سکول اور کالج کھل گئے۔ اور مغربی تعلیم کا لوگوں میں رواج ہو گیا۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے خیالات مغربی روشنی سے بالکل تبدیل ہو گئے اور زندگی کے طریق نئے و عجیب ہو گئے۔ لیکن ہماری مستورات کی حالت بدستور سابقہ رہی۔ تعلیم یافتہ لوگوں نے محسوس کیا کہ اُن کی خانگی زندگی اُن کی آرزو کے مطابق نہیں۔ اُن کے گھر کی مستورات نے بجائے اسکے کہ وہ زندگی میں اُن کی ہمراہی اور مونس و غمخوار ہوں کہ اُن کا ساتھ دیتیں۔ ہر ایک بات میں اُن کی مخالفت شروع کی۔ اور راہ اصلاح میں اُن کی مزاحم ہوئیں۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے تعلیم مستورات کا خیال لوگوں کے دل میں پیدا ہوگیا۔ جیسا کہ انقلاب زمانہ کے وقت ہوتا ہے۔ ہمارے راہبروں نے اپنی کوشش غلط راستہ پر شروع کی۔ یہ عذر اُٹھایا جا سکتا ہے کہ خواہ تعلیم کیسی ہی ہو۔ کچھ ترقی تو ضرور ہے۔ ہمیں جان رسکن (John Ruskin) کے آگاہ کرنے والے الفاظ سے فائدہ اُٹھانا چاہئے کہ "نہ صرف ہم کو ترقی پر ہی شاکر رہنا چاہئے بلکہ معلوم کرنا چاہئے کہ ترقی کی جانب کیا ہے" ابتدا میں سوال یہ ہے کہ ہم مستورات کو کیا بنانا چاہتے ہیں۔ اور کس قسم کی تعلیم اس مدعا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ موٹے الفاظ میں تعلیم کے مدعا یہ ہیں دماغی اور دیگر اعلےٰ طاقتوں کو نشو و نما دینا اور ہر ایک طور کی واقفیت کو بڑھانے سے تنگئ دل یعنی تعصب کو دور کر کے فراخدلی پیدا کرنا۔ اور اعلےٰ طریق زندگی بسر کرنے کے ذرائع دریافت کر کے فرحت و سکھ حاصل کرنے کا موقعہ دینا۔ پس مندرجہ بالا سطور سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری مستورات کو اپنے ارد گرد کی دنیا کا ذی شعور علم ہو۔ اُن کو حفظان صحت اور خانہ داری کے اصولوں سے واقفیت ہو۔ اور نیز اُن کی چشم اور گوش مصوری اور علم موسیقی سے ترتیب شدہ ہوں۔ اُنہیں اپنے اور مہذب ممالک کی تواریخ سے واقفیت ہو۔ اُنہوں نے اچھے اور نیک آدمیوں کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا ہو۔ سب سے بڑھ کر اُنہیں وہ تعلیم ہونی چاہئے جو اُسے کہ بہتر خیرخواہ بیوی۔ میزبان۔ اور زیادہ محبت بنا سکے۔ اس سے یہ خیال نہ کر لیا جاوے کہ میں کسی طور پر مذہبی تعلیم کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ درحقیقت دینی اور اخلاقی تعلیم اُن سب کی بنیاد ہے۔ اِن سب امور کو مدنظر

رکھتے ہوئے دیکھنا یہ ہے کہ کیا آج کل کی مروجہ تعلیم تشفی بخش ہے۔

اگر فریق اول کی سکیم پر عمل کیا جاوے۔ اور مستورات کو پرائمری تعلیم دی جاوے۔ تو ممکن ہے کہ اُن کو کچھ نوشت وخواند کا مادہ ہو جاوے۔ لیکن کیا ایسی مستورات اپنے مردوں کے ہمخیال ہو سکیں گی۔ کیا وہ اپنے لائق باپ بھائی اور خاوند کے ساتھ اعلے مضامین ملکی۔ علمی اور اخلاقی اور ذہنی پر گفتگو کر سکیں گی کہ وہ اپنے گھر کو علم صحت کے مطابق سلیقے سے رکھیں اپنے بچوں کی پرورش کریں۔ اور اپنے گھر کو پاک اور خوبصورت بنا کر فردوس خاکی میں تبدیل کر دیں۔ کیا اُن میں فراخدلی اور متحمل مزاجی ایسی ہوگی کہ اپنی فرشتہ سیرت سے اپنے گرد ایک پاک اور مسرت بخش اثر پیدا کر سکیں۔ آپ ذرا غور کرنے پر انشا ہو جاویگا۔ کہ ایسی معمولی تعلیم کی عورت سے یہ امید رکھنا گویا ہوائی قلعہ بنانا ہے ایسی تعلیم سے کچھ فایدہ نہیں۔ اگر یہ عذر اُٹھایا جاوے کہ وہ اپنے مردوں سے خط وکتابت کریں گی۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ جب خط وکتابت کے واسطے اُن کے پاس نازک خیال نہیں ہیں۔ جب وہ آپ کے اعلے خیالات اور تمناؤں کو سمجھ کر آپ سے متفق الرائے نہیں ہو سکتیں تو ایسی خط وکتابت بے معنی معلوم دیتی ہے۔ آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سچے دل سے کہیں کہ آپ اپنے عزیز رشتہ داروں سے جو اس کم درجہ تعلیم کے آدمی ہیں کس شوق سے خط وکتابت کرتے ہیں۔ لہٰذا مندرجہ بالا چند سطور سے آپ پر بخوبی انشا ہو جاویگا۔ کہ پرائمری تک تعلیمیافتہ مستورات اپنے مردوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے زندگی بسر نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ہی اپنے گھر کا سنگار ہو سکتی ہیں۔

ہم فریق دوئم سے اس بارے میں متفق ہیں کہ مستورات کو اعلےٰ تعلیم دینی چاہیئے۔ اور اُن کو حصول تعلیم کے وہی موقع ملنے چاہیئں۔ جیسا کہ آج مردوں کے ہاتھ میں ہیں۔ کیونکہ دو اشخاص کے لئے ہم خیال ہونا اغلب نہیں جب تک کہ وہ ایک ہی تعلیم وتربیت کے سانچے میں نہ ڈھلے ہوں۔ لیکن یہ تعلیم مستورات کا صرف ایک ہی پہلو ہے۔ جب کہ آدمی کا فرض ایک قبیلہ کی روزی کمانا اور اُن کی حفاظت کرنا ہے۔ تو عورت کا کام معاملات خانہ داری کا سرانجام دینا ہے۔ عورت کا کام بچوں کی پرورش اور گھر کی زیبائش ہے۔ تو پس یہ ضروری ہے کہ جہاں مستورات کو اُس تعلیم کی حاجت ہے۔ جس سے کہ وہ مردوں کی دماغی طور پر ہمپایہ ہو سکیں۔ دوسری طرف اُن کو امور خانہ داری میں کاریگر بنانا ہے۔ نیز اُن کو نازک اور نفیس ہنر مثل مصوری اور علم موسیقی میں مہارت حاصل کرانا ہے جس سے کہ وہ اپنے گرد دلچسپی کا دایرہ قایم کر سکیں چونکہ ہماری مستورات اُن مبارک فنوں سے بے بہرہ ہیں اور اُن میں قدرت کے سرسبز نظاروں اور بیشمار خوبصورتیوں کو محسوس کرنے کی طاقت نہیں (جو کہ صرف علم مصوری سے حاصل ہو سکتی ہے) اس کا نتیجہ اُن کے بچوں پر صاف طور پر نمایاں ہے۔ اس باعث سے ہمارے نوجوان گو کالجوں میں تعلیم پا کر سائنس اور فلسفہ کے مضامین میں یوروپ کے عالم وفاضل لوگوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن بیچارے اِن نازک مضامین کی جو ایک مہذب سوسائٹی کا معیار ہیں بُو تک نہیں جانتے۔ اس صورت میں کیا تعجب ہے اگر ہمارے تعلیمیافتہ نوجوان اپنی زندگی بڑے کڑوے طور سے بسر کرتے ہیں۔ جہاں ایک طرف اُنہوں نے بد اخلاق دلچسپیوں سے گریز کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگر اُن کے واسطے زندگی میں اخلاق کے مطابق نئی دلچسپیاں مہیا نہ کی جاویں۔ تو زندگی مسرت نہیں بلکہ وبال ہے۔ اور تعلیمیافتہ جماعت پر ٹھیک یہ مصرع عائد ہوتا ہے ؏

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

ہمیں اس مضمون پر زیادہ دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ جب کہ ہمارے درمیان ایسی مستورات موجود ہیں جنہوں نے کہ اعلیٰ تعلیم کو حاصل کر کے اپنے ملک کے نام کو روشن کیا ہے۔ اور یوروپ جیسے ترقی شدہ ملکوں سے بھی آفرین حاصل کی ہے۔ کون ہے جو کہ بنگال کی مشہور شاعرہ مس تورودت کے نام سے واقف نہیں۔ پنڈتہ رما بائی جس لیاقت اور خوبی سے اپنا کام صوبہ بمبئی میں کر رہی ہیں سب پر ظاہر ہے۔ اسی پیرایہ میں مسز کالا ستیا نادہن Editor Indian Ladies Magazine مہارانی صاحب کوچ بہار۔ مسز گوشال۔ مرحومہ ڈاکٹر آنندا بائی جوشی کے نام ہیں۔ ویسی عیسائی اور برہمو سماج کے لوگوں نے اس جانب میں جو نمایاں ترقی کی ہے وہ ہمارے رہبری کا کام دیسکتی ہے۔

راقم

(ج ۔ د)

ستیہ دھرم پرچارک میں نیوتا

مہاشئے ایڈیٹر جی! نمستے۔ اگر میں پرماتما کے اِس نیَم پر وہ بیان کروں۔ کہ ہر ایک چیز جیسی کہ ابتدا میں ہوتی ہے۔ انت میں ویسی نہیں رہتی تو مضمون ہذا کی نسبت مجھے قلم نہیں اُٹھانا چاہیئے۔ پرنتو جس بہتر کام "ستیہ دہرم پرچارک" ہو اگر اُس میں کچھ نیونتا پائی جاوے۔ تو میرے خیال میں مہاشئہ ایڈیٹر رہ بی ڈرائیور کا فرض ہے کہ اپنے اخبار روپی انجن کو از سر نو سٹیم دیکر اُس کی رفتار کی کمی کو پورا کر دیں۔ اور میں نے افریقہ میں دیکھا ہے۔ کہ چڑہائی کے موقع پر مسافر بھی اُتر کر ٹرین کو دھکیلا کرتے ہیں۔ چونکہ میں بھی اخبار روپی انجن یا ٹرین کا ایک ادنے مسافر ہوں۔ واسطے اگر آپ ناراض نہ ہوں تو وہ تے پر کچھ نویدن کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر آپ اس پوتر اخبار

کے اپنی سمے کے اوراق اُلٹ کر دیکھیں گے۔ تو
موجودہ حالت کا مقابلہ کرنے سے نمایاں فرق معلوم
ہو جاویگا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اُن ایام میں جب
اخبار کھول کر پڑھا جاتا تھا۔ تو شردھ کے دو تین
مضمون ایسے پُرتاثیر ہوتے تھے۔ کہ سنگدل بھی
پتھروں کے جل کو نہیں روک سکتا تھا۔ گویا موکش
پراپتی کی سیدھی سڑک ہوتی تھی۔ اسیواسطے
میرا ارادہ ہوا کہ ایک کتاب مرتب کروں جس میں
ستیہ دھرم سمبندھی پُرتاثیر مضامین آریہ اخبارات
سے چن کر درج کروں۔ تاکہ بوقت فرصت اُسکے
پڑھنے کا شغل ہو۔ اور اُس کے پڑھنے سے آتما
پوتر جیون سپھل ہو۔ من کو ویراگ ہو۔ بلکہ
گیان پراپت کر کے موکش کی سڑک پر چل پڑے
چنانچہ میں نے ایک پاکٹ بک کا نام امرت پھل
رکھ کر آرنبھ کر دیا۔ اتفاق سے مجھے اخبار
ستیہ دھرم پرچارک اور آریہ بندھو کے کسیقدر
پرانے فائیل مل گئے۔ جن سے اُتم مضامین
چن کر میں نے نصف کتاب تو لکھ لی۔ پرنتو شوک
سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو اخبارات حال میں
آتے ہیں اُن میں سے مجھے کوئی ورشہ سوائے
اپدیشوں کے نہیں ملتا۔ کہ جو امرت پھل کتاب کے
ورقوں کو پورن کر سکے۔ اسلئے دین کی پرارتھنا
ہے۔ کہ آپ کرپا کر کے بمثل سابق اپنے پوتر پتر
میں کافی مضامین ستیہ دھرم آدی کے درج
کر دیا کریں۔ کہ جس سے میری کتاب واقعی
امرت پھل سے پورن ہو جاوے۔ اور آپ کا
اُپکار ہو۔ آشا ہے۔ کہ آپ کرپا کر کے میری
پرارتھنا کی طرف دھیان دیویں گے۔

اوم شم

راقم

[illegible] ڈپٹی انسپکٹر پولیس مشرقی افریقہ تہانہ [illegible]

[illegible] اپنے بھائی کا مشکور ہوں کہ مجھے اپنے کرتوے سے خبردار کیا ہے۔ ایڈیٹر

آریہ جیون

شریمان مانیہ ور پرم پوجنیہ مہاشئے سمپادک
ستیہ دھرم پرچارک جی۔ نمستے۔
کرپا کر کے نمن لکھت سطور کو اپنے امولیہ پتر
میں استھان پردان دیکر مشکور و ممنون فرماویں
یہ ایک مسلمہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس سمے پنجاب
میں کوئی ایسی میگزین نہیں ہے۔ جس میں ویدک
سدہانتوں پر اعلےٰ اعلےٰ آرٹیکل ہوں۔ شاستروں
کا ترجمہ ہو۔ اور مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب
ہوں۔ کیول آریہ مسافر میگزین ہی ہے۔ جو کہ
کسی حد تک اِن اعتراضوں کو پورا کرتی ہے
اگرچہ آریہ مسافر میگزین کے ایڈیٹر
مہاشئے آریہ پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ
اُنہوں نے اسکو ہندوستان کی بھی میگزینوں میں
ایک اعلےٰ درجہ تک پہونچایا ہے۔ تاہم اس میں
شک نہیں کہ وہ اپنی خاص اغراض رکھنے کے کارن
جو کہ از خود نہایت ہی اعلےٰ اور ضروری ہیں۔ ایک
ہندی میگزین کا جس میں کیول شاستریہ ودیاؤں
پر بحث ہو کام نہیں دے سکتی۔ اس اہم ضرورت
کو محسوس کر کے آریہ پرتیندھی سبھا نے اپنے
۱۳۔ جولائی کے جنرل اجلاس میں فیصلہ کیا کہ پہلی نومبر
سنہ ۱۹۰۲ء سے ایک ۴۸ صفحہ کا ماسک پتر لاہور
سے نکالا جاوے۔ جس میں درشنوں کے بھاشیہ کے علاوہ
براہمن سروسمبد آدی پتروں کے اعتراضوں کا
جواب ہو اور ویدک سدہانتوں کی تشریح لائق لائق
نامہ نگاروں کے مضمون ہوں۔ اس میگزین میں
ورن بیوستھا کے مضمون پر خاص طور پر محققانہ
اور فلسفیانہ بحث ہوگی۔ اور ویدک سنسکاروں
کے منتروں کو خاص و عام پر ظاہر کرنا اس کے فرائض
میں سے ایک ہوگا۔ کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر
مع تصاویر کے بھی دئے جاویں گے۔ اس کے
علاوہ آٹھ صفحہ کا ضمیمہ ہوگا۔ جس میں کیول
آریہ پرتیندھی سبھا کے معاملات کی نسبت خبریں
آدی ہوں گی۔ اور جو کیول ممبروں کو ہی ملا
کریگا۔ اس میگزین کا نام " آریہ جیون "
ہوگا۔ اور اس کے سمپادک شریمان مہاشئے
گوربخش سنگھ جی شرمیتی آریہ پرتیندھی سبھا
کے یوگیہ پردھان اور شریمان پنڈت پورنانند
جی اُپدیشک شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب ہوں گے۔ اور خاص نامہ نگار شریمان
مہاشئے آتما رام جی امرتسری۔ لالہ دیوی چند جی
ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین۔ شریمان ڈاکٹر
جمنا داس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن مظفرگڈہ
آدی یوگیہ آریہ پرش ہوں گے۔ سالانہ چندہ
صرف ایک روپیہ چار آنہ مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ
میگزین ہر ایک آریہ خرید سکے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ
پبلک سبھا ہذا کی حوصلہ افزائی کریگی۔ اور تھوڑے
ہی عرصہ میں خریداروں کی تعداد کم از کم
ایک ہزار ہو جاویگی۔

درخواستیں لالہ سیتارام جی سوداگر کتب
انارکلی لاہور پربندھ کرتا آریہ جیون کے نام
جانی چاہئیں۔

راقم

آریہ دہرم کا سیوک رامداس منتری آریہ پرتیندھی سبھا

یہ موقع چوکنے کا نہیں ہے

پریہ پاٹھک گن! سنسار کے مذہبی اتہاس کو اُٹھاؤ
ہر ایک دیش کے ریفارمروں کے جیون چرتروں
کو دھیان سے پڑھو۔ تم دیکھو گے۔ کہ اصل رنگ
اُن کام کرنے والوں کے مشن پر اُس سے آیا ہے
کہ جس سے اُن کے پیرو اپنے مذہبی عقاید کے پالن

کرنے میں سوتنتر ہوئے ہیں۔ اگرچہ مند مند اگنی اُن کے اندر رہی ہے۔ پرنتو وہ اپنے اصلی روپ میں اُسی سے پرگٹ ہوتی ہے۔ جب بار بار کی ٹھوکریں دور ہو گئی ہیں۔ بُدھ دیو نے اپنے جیون میں بودھ دھرم کا خوب پرچار کیا۔ پرنتو اُس کے مشن کو تب تک ادھورا رہنا پڑا جب تک کہ راجہ اشوک نے بدھ مت کو سویکار نہیں کیا۔ بودھ دھرم کے راجیہ دھرم ہونے پر اُس کی جوالا پرکاشت ہوئی۔ اشوک کے پرچار کے طریقے اور ڈھنگ سے کون سا تاریخ دان واقف نہیں۔ اور عجیب نتیجہ اُس کے کام نے دکھایا وہ سب پر روشن ہے۔ شنکراچاریہ اپنی چھوٹی سی عمر میں ناستکوں کو بھارت سے باہر نکال دینے میں کیسے سمرتھ ہوئے۔ جب ایک راجپوتر نے اُن کے مشن کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

رشی دیانند کا پوتر مشن پرماتما کی دی ہوئی وید بانی کا پرچار۔ سنسار کے مہاتماؤں کا پراچین دھرم یہ سنسار میں کیسے پھیلے گا؟ یہ ایک پرشن ہے مہا دیہا رن سدھار کا کاریہ اور تھوڑے وید کے سدھانتوں کے لئے ولیش ہوا کی دیو استھا پر چلنے والے پرچارکوں نے اشٹ کرشٹ سہن کئے۔ یہ ویدک دھرم جو عالمگیر ہے سب سچائیوں کا مخزن ہے۔ سنسار کی دھارمک اور آتمک شکھشوں کا داتا اور سرو اُنتیوں کا مول ہے۔ کب اس طرح پرچارت ہو کے سنسار میں پھیل سکتا ہے۔ آریہ پرش اور رشی کے جیون کال تک تو تم بچے تھے۔ اور اس پرشن کی مہانتا کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ رشی نے جو مشن اُٹھایا ہے اُس کا بوجھ کتنا ہے۔ پرنتو آج ۴۲ سال کے تجربہ سے تم نے پورن طور سے انوبھو کر لیا ہے۔ کہ ہم کیا تھے؟ کیا ہیں اور ہمارا فرض کیا مہان ہے؟ کتنے کام آپ لوگوں نے

اُٹھائے ہیں؟ کتنی سپھلتا پراپت کی؟ ودوان دیو سبھا کا پورسشن بڑی مشکل ہے؟ شُدھی کا کام بڑی کٹھن پرتیت ہوتا ہے۔ گروکُل کا کام بڑی ہی بھیت کر رہا ہے۔ تو وہ کیول اسلئے کہ تمہارے اوپر کے بندھن نہیں ٹوٹے اُن اوپری بندھنوں سے جکڑے ہوئے تم مشن میں پوری کامیابی حاصل نہیں کر سکو گے۔

آج ایک ایسی جاتی تم سے دھرم کی پرارتھنا کرتی ہے۔ جس نے اپنے باہر کے بندھنوں کو توڑ کر اپنے آپ کو ایسا بنا لیا ہے۔ کہ یدی اب تن من دھن خرچ کر ان کو اپنے سدھانتوں کی مہانتا اور ویدوں کی پوترتا سے واقف کرا دو تو تھوڑے ہی ورشوں میں تم ویدک دھرم کے جھنڈے امریکا اور یوروپ میں گاڑ پاؤ گے۔ جاپان میں آگامی اگست میں مذہبی کانفرنس ہو گی یہ شن کر یہ بھولا نہیں سماتا۔ کیوں کہ ہمارے سدھانت اٹل ہیں۔ بڑے بڑے داناؤں نے ویدک دھرم کی صداقت کے آگے سر جھکایا ہے۔ عیسائی۔ مسلمان سب مباحثوں سے بھاگتے ہیں پھر ایسے دھرم کے ماننے والے یدی پھولے انگ نہ سمائیں تو کیا ہو۔ پرنتو سوچ تو یہ ہے۔ کہ ہمارا سندیسہ وہاں تک کون پہونچے گا؟

پنڈت گورودت اِس سے نہیں ہیں بنا کسی کی پریرنا کے وہ چاروں ویدوں کو سر پر رکھ کر اشٹادھیائی مہابھاشیہ کو بغل میں داب نرکت نگھنٹو کو ہاتھ میں لے رشی کے جیون کو سمرن کرتا ہوا اُس دھرم مہا سے جاتا۔ آریہ سماج کے مشن کا پرچار کرتا۔ اور بھارت بھومی کے گورو کو بڑھاتا پرنتو ہا! ماتا کا یوگیہ پتر دیانند کا سچا بھگت آریہ سماج کا رتن چھوٹی سی عمر میں اپنی ماتا کی گود خالی کر گیا۔ پر پی ماتا کے اور

ہی پتر ہیں۔ پرنتو نہیں ماتا کے دکھ کو دیا دھیان نہیں کب یدی بابو گنگا پرشاد جی ایم۔ اے ویدک دھرم کے جھنڈے کو اُٹھاتے تو آریہ سماج کو پنڈت گورودت کے مرتیو کا دکھ یاد نہ تھا۔ کیا یدی پنڈت کرپا شنکر۔ ایم۔ اے آگرہ سماج کے بیوشن تنک آپسے آورش کو اعلےٰ بنا دیں تو ویدک میگزین کا جاری ہونا مشکل ہے۔

کیا یدی ڈی اے وی کالج کے ادھیکاری پرچار کے کاریہ کو رشی دیانند کے جیون کا پردھان کام سمجھتے۔ تو آج یہ دقت معلوم ہوتی کہ جاپان کون جائے؟ بلکہ سب سے پہلے طیار ہوتے۔ لیکن یہ ہو کیسے اس دیش کے بھاگیہ ہی ایسے ہیں۔ ہے آریہ سماج کے بھوشنو! یہ اوسر چوکنے کا نہیں ہے۔ اُٹھو۔ جاپان کا سوتنتر دیش دھرم کی تلاش میں ایک ماتر ویدک دھرم کے ہی شیتل جل سے اُن کی شانتی ہو گی۔ تمہارا تو اپنا فرض ہے کہ منسا بلائے دیش دیشانتر میں پرچار کرو۔ اب تو وے بلائے تمہارے دیش میں آئے ہیں۔ کیا یہ سخت شرم اور پاپ نہیں ہو گا۔ یدی تم نے یہ موقع کھو دیا فنڈ کو دینے میں زیادہ خرچ اور دوری کا خیال تھا۔ اب تو تھوڑا خرچ اور بہت لابھ ہونے والا ہے۔ اُٹھو پنجاب کے ویرو! سب سماجیوں کی آنکھیں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں۔ عیسائی مشنری تمہارے نام سے کانپتے ہیں۔ ایسے لگ تمہارے کام کی دھاک بندھی ہوئی ہے۔ بہار کے پبلک لیڈر ٹکٹکی لگائے تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور انگلیوں سے خاص خاص آدمیوں کو اشارہ کر رہے ہیں۔ اُٹھو پنجاب کی پوتر بھومی کی عزت قائم رکھو۔ ہمیشہ تمہارا قدم آگے رہا ہے۔ پرماتما آپ کو بل پردان کریں

آریہ سماجک خبریں

کھیریاں ۱۰ اگست کو آریہ سماج کھیریاں نے اپنے پیارے شاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی میں خاص جلسہ منایا۔ پریذیڈنٹ و سکریٹری سماج نے سلطنت انگلشیہ کی خوبیوں کا گذشتہ سلطنتوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے حاضرین کو اپنے رعیتانہ فرائض کی ادائیگی کے لئے ہدایت کی۔ اور اسسٹنٹ سکرٹری نے اپنے بادشاہ کی درازی عمر و ترقی سلطنت کے لئے پرارتھنا کرائی۔ آریہ سماج مندر میں روشنی کی تھی۔ اور انگریزی باجہ کے ساتھ ۷ بجے سے ۹ بجے رات تک قریب ڈیڑھ سو کی حاضری میں کیرتن کیا گیا۔ اس جلسہ کی خوشی کی مبارکباد و تفصیل حالات جلسہ بخدمت جناب صاحب گورنر جنرل بہادر و لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کی خدمت میں بھی بھیج دی گئی۔

(۲) منشی رام سکریٹری نے تجویز پیش کی اور اتفاق رائے سے منظور ہوئی کہ جاپان کی آئندہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء میں ہونیوالی مذہبی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے کم از کم دو لائق ودوان ایک سنسکرت کا عالم اور دوسرا انگریزی کا عالم اصحاب جو کہ آریہ سدھانت کے اظہار و پرچار کی پوری پوری مہارت و لیاقت رکھتے ہوں بھیجے جانے چاہئیں۔ اور خرچ آمد و رفت صاحبان مذکور کا لیکھرام میموریل فنڈ میں سے دیا جاوے۔ اور علاوہ ازیں چند ایک مفید ٹریکٹ انگریزی میں ایک کافی تعداد میں چھپوا کر ساتھ بھیجے جانے چاہئیں جن سے کہ ویدک دھرم کے مبتو کا بخوبی پرچار ہو سکے۔

قرار پایا کہ انتظام کے لئے سیوا میں شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بڑے ادب لیکن زور سے گذارش کیجاوے کہ جہاں تک ہو سکے جلدی اس کا انتظام کرے۔ اب نہ ہو کہ مثل گذشتہ امریکہ کی چکاگو کانفرنس کے آریہ پبلک کو ادھکاریان سبھا کے لئے دل شکنی کا موقع ملے۔

نیز پاس ہوا کہ اس کی ایک نقل سیوا میں آریہ پرتی ندھی سبھا اور ایک نقل اخبار ستیہ دھرم پرچارک جلندھر میں واسطے اشاعت بھیجی جاوے۔ اور سب آریہ سماجوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی پرتی ندھی سبھاؤں کی توجہ اس ضروری اور اہم معاملہ کی طرف مبذول کراویں۔

کمالیہ سے منتری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ کمالیہ آریہ سماج نے اپنا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ ماہ ستمبر کو کرنا نیت کیا ہے۔ اور ۲۶ کو نگر کیرتن ہوگا۔ جلسہ امسال بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ اور اغلب ہے کہ علیگڈھ اور نجیب آباد کی بھجن منڈلیاں اور ملتان اور جاپور کی بھجن منڈلیاں بھی شریک جلسہ ہونگی۔ آشا ہے کہ ملتان و منٹگمری کے آریہ بھائی اوشیہ اس اوسر پر شریک ہوکر رونق بڑھاویں گے اور درشن سے کرتارتھ کریں گے۔

کوئٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ختم ہوا مبلغ ۲۷۰۰ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور سادھو بالکرام اودا سی کیساتھ سوامی درشنانند جی کا شاستر ارتھ ہوا جس میں ہندوؤں کو شکست فاش ہوئی۔

لودھیانہ آریہ سماج کا انتخاب عہدہ داران امسال رواں کیواسطے حسب ذیل ہوا۔ لالہ لال سنگھ جی پردھان۔ لالہ امراؤ سنگھ جی اُپ پردھان۔ لالہ شیو پرشاد جی منتری لالہ اندرسین اُپ منتری۔ لالہ لاجپت رائے جی خزانچی لالہ پورن سنگھ جی پُستکادھیکش۔ پنڈت لچھمن داس لالہ سکلیو رام جی۔ لالہ گنیشی لال جی ممبران انترنگ سبھا آئندہ جملہ خط و کتابت متعلقہ آریہ سماج لالہ شیو پرشاد جی سکرٹری آریہ سماج کے نام ہونی چاہیے۔

آریہ سماج نجیب آباد نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ اس سماج کی اور سے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی سیوا میں تحریک کیجاوے کہ جاپان کی مذہبی کانفرنس میں اولکاٹ صاحب دو یوگیہ ودوان آریہ پرشوں کے بھیجنے کا پربندھ کرے۔ یہ بھی نشچے ہوا کہ اس کام کے لئے پنڈت گنگا پرساد جی ایم۔ اے اور بابو شیام سندر جی بی۔ اے نہایت مناسب ہیں۔ اور اور کل اخراجات کے لئے ہر سماج سے عہ روپیہ وصول کئے جاویں۔

میمپور ہرہا میں ۲۰ اگست کو نیا آریہ سماج قایم ہوا جسکے ادھکاری حسب ذیل منتخب ہوئے۔ بابو گوپال داس پریذیڈنٹ منشی دی نیدو داس وائس پریذیڈنٹ۔ بابو رام سروپ سنگھ سکیٹری اور خزانچی۔ پہلے جلسہ میں بابو شیو اتم نے سماج کی ستھاپتی کا اُپدیش دیتے ہوئے جلد سماج مندر تعمیر کرنے اور سماج کی دیگر ضروریات کے مہیا کرنے کی سبھا سدوں سے اپیل کی۔ جسپر ساٹھ روپیہ ماہواری اور ایکسو ہی کے قریب مندر فنڈ کے لئے چندہ لکھا گیا۔ بھجن اور شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بابو گیا نچند جی رئیس دھنیاڈ کے یوگیہ ہیں۔ جن کے پرشارتھ سے سماج ستھاپت ہوا ہے۔

علیپور سے منتری آریہ سماج لکھتے ہیں:۔ پنڈت جوالا دت جی اُپدیشک ضلع ہذا اس طرف تشریف لائے ہیں۔ اُن کے لیکچر خیرپور۔ سیت پور۔ جتوئی۔ خانگڈہ وغیرہ میں ہوئے ہیں پنڈت آتما رام سناتنی کے اعتراضوں کے جواب جگہ بجگہ دیا ہے پنڈت جی علیپور میں پانچ یوم تک ویاکھیان دیتے رہے۔ پہلے دن دھرم اُپدیش۔ دوسرے دن ویراگ۔ تیسرے دن تیرتھ چوتھے دن مورتی پوجا۔ پانچویں دن شتری شکشا پر ہوا حاضری ہر ایک دن ۱۵۰ کے قریب مرد اور تیس کے قریب ستریاں ہوتی تھیں سماج مندر میں لیکچر ہوئے۔ خوب اثر پڑا۔ پنڈت جوالادت جی اچھی طاقت گویائی رکھتے ہیں۔ پنڈت جوالادت جی تبارنج ۱۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء اوچ کو روانہ ہوگئے۔ اوچ اور ریاست احمدپور میں پرچار کریں گے امید کہ علاقہ ریاست بہاولپور میں خوب ویدک دھرم کا پرچار ہوگا۔

بگوڑہ ضلع سہارنپور میں سادھو نتیانند اُداسی نے ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اگست کو بڑے جوش سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ باوجود چیلنج کے کوئی پوپ مقابلہ میں نہ آیا۔ ہاں پہلے روز صرف پنڈت پرشادت اوتار سے بات چیت ہوئی۔ جس میں پنڈت جی بالکل لاجواب ہوگئے

کتب برائے فروخت پستکالہ آریہ سماج وچھووالی لاہور

	قیمت سابقہ	قیمت حالی
فوٹو سوامی جی جو ولایت سے طیار ہو کر آئی ہیں	۵/	۵/
" جن کے نیچے عمدہ کپڑا اور رول لگے ہوئے ہیں	۱۰/	۹/
اگر کوئی مہاشے ایک درجن اکٹھی خرید کریں تو اُن کو ۸ فی تصویر کے حساب سے دیجاوے گی		
ستیارتھ پرکاش کا دوسرا سمولاس انگریزی میں مصنفہ پنڈت چرن داس جی	۱۰/	۸/
پرشارتھ پرکاش ہندی مصنفہ برہمچاری نتیانند جی	۸/	۸/
دھیان یوگ پرکاش مصنفہ سوامی لکشمانند جی ہندی	۸/	۸/
ناول ستیا چتر ہندی چاروں بھاگ	۸/	۸/
ہنومان مہاتما جیون چرتر ہندی	۸/	۱۰/
ایضاً ایضاً اردو	۱۲/	۱۰/
سری کرشن کا جیون چرتر اردو مصنفہ لالہ لاجپت رائے لیڈر	۱۲/	۱۰/
نساری ہوشن	۷/	۶/
ستیارتھ پرکاش گورمکھی مجلد جلد پر سنہری حروف لکھے ہوئے ہیں	۱۲/	۸/
ایضاً ایضاً بلا جلد	۸/	۸/
آریہ سنگیت پشپاولی مجلد ہندی	۸/	۶/
ایضاً ایضاً بلا جلد	۶/	۵/
ہون کنڈ تانبا	۸/	۸/
ایضاً لوہا	۵/	۵/
خوشبودار ہون سامگری	دس آنہ سیر	
دھوپ	بارہ آنہ سیر	

اس کے علاوہ سوامی جی۔ لالہ منشی رام جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ لالہ جے چند جی۔ لالہ جیون داس جی سوامی درشنانند جی۔ جن کا پہلا نام پنڈت کرپا رام جی تھا وغیرہ کرت پستکیں۔ اس پستکالے سے مل سکتی ہیں۔ نیز اس پستکالے میں اکثر تعداد پستکوں کی ایسی موجود ہیں۔ جو نصف قیمت پر مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی مہاشے فہرست کا ملاحظہ فرمانا چاہیں نصف آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست کتب منگا سکتے ہیں۔

نوٹ۔ کسی مہاشے کو یہہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ چونکہ ستیہ دھرم پرچارک جیسے مشہور پرچہ میں اس پستکالے کا نوٹس نہیں نکلتا شاید بند ہو گیا ہے۔ نوٹس نکلے یا نہ نکلے برابر اپنے آریہ بھائیوں کی سیوا کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہے۔

شبھ چنتک سیکٹری پستکالہ آریہ سماج وچھووالی لاہور

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت
موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک
جالندھر شہر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے	۱/
سنسکرت زبان کی عظمت اردو	۲/
سیواجی اور روشن آرا دختر ارنگ زیب کی شادی بزبان اردو	۳/
معدن التہذیب اردو	۲/
حیرت انگیز واقعات اردو	۱/
سندھیا منظوم	۱/
بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول اردو	۴/
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی اردو	۱/
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ اردو	۱/
حصہ چہارم پنجم ششم	زیر طبع
ثبوت تثلیث وید اردو	۴/
ویشنو دھرم	زیر طبع
تصدیق صداقت دھرم آریہ	۳/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی اردو	۱/
ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائیبل کیس اردو	ع/
" " " ہندی از دید نیتر اجمیر کے لئے	۸/
دیانت وحمانت نوارن اردو	۱/
اپدیش منجری اردو ۵/ تا کو اوز سانکھیہ کاریکا اردو	۲/
یوگ فلاسفی ۱/ آریہ درشن یونانی فلاسفی اردو	زیر طبع
تقدامی ہنود و اہل اسلام میں تو افق	زیر طبع

المشتہر
بستی رام
اسسٹنٹ مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک
جالندھر شہر

علاوہ ازیں بھارت ورش کی عالم اور شجاع ستریوں کے کارنامے زیر طبع ہیں

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشہ منشی رام جی چھپا اور شائع ہوا

L ۳۹ मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L ۳۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۱ بھادوں سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء شنبہ مقام جالندھر شہر | نمبر ۲۲

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے آئندہ کے لیے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاوے گا۔

(۲) نمونے کے پرچے کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے وہ ہرگز درج اخبار نہ ہوں گے البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے وہ بدستور درج ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

تعداد خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سطر ۵۷ کے لیے

اندازہ جگہ	یکسال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لیے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہوگی بشرح فی سطر کالم ... لیا جاویگا۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہیے۔ ذیل کی شرح میں حسب ضرورت تبدیلی ہو سکتی ہے۔ منیجر سادوان۔ منیجر صاحب منیجر ... الشتہر ... اسسٹنٹ منیجر

اشتہار!

آریہ سماج لائلپور کو ایک ایسے لائق اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو کہ سنسکرت آچرن۔ اور اُنشا۔ اور ویدک سدھانت سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو۔ جس صاحب کو اپدیشک رہنا منظور ہو۔ وہ اپنی درخواست مع تصدیق اسی آریہ سماج کے منتری کے میرے پاس بھیج دیویں۔ اور تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ اور کام پرچار کرنے کا ہوگا۔ علاوہ تنخواہ کے مکان رہائش اور سفر خرچ بھی دیا جاویگا

المشتہر

جھنڈا رام منتری آریہ سماج لائلپور

ادھیاپکاؤں کی ضرورت

(۱) لالہ لبھنت لال صاحب وکیل عدالت مظفر نگر کو ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو حساب میں اچھی لیاقت کے علاوہ [illegible] بھی جانتی ہو۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار
(۲) کنیا پاٹھ شالا [illegible] کے لئے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو ہندی [illegible] سکے اور کام [illegible] بھی جانتی ہو۔ تنخواہ [illegible] ماہوار
نوٹ اول الذکر کے لئے درخواست لالہ لبھنت لال وکیل مظفر نگر اور ثانی الذکر کے لئے منیجر کنیا پاٹھ شالا [illegible] کے پاس جاویں

ایک ضرورت

(۱) ہمکو ویراچھین گرنتھ [illegible] شدہ کی ضرورت ہے [illegible] کو عمدہ مطبع ایک [illegible] پانہ ہو تحریر [illegible] ہیں۔ مگر تحریر فرمانے والوں کو اپنا ذاتی تجربہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اشتہارات کی واقفیت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) اگر ہو سکے تو جس جس گرنتھ جس جس نے [illegible] ہو تو اُن کے نام نامی سے بھی آگاہ کریں۔ اور یہ بھی مطلع فرماویں کہ اُن میں سے کون کتنا [illegible] اور درستہ خیال کیا جاتا ہے (۳) [illegible] [illegible] اگر کسی کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الحاقی خیال کرتا ہے [illegible] سے مطلع [illegible]
[illegible]

ایک بار اسکو ضرور پڑھیگا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہنچے گا۔ اسکو وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے ہردے میں آریہ دھرم نے پورن ریتی سے گھر کیا ہوا ہے۔ کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ پنڈت گورودت جی ورکس اور اگ [illegible] ہوسکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ تھی۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں اُن کو یہ کتابیں مرہ رسی دی جاویں گی۔ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپکی نذر ہوگا۔ [illegible] ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی کا نوٹس پہنچے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پُستکوں کی قیمت قریباً ⅓ کے کم دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع جن کا آیا پن عنقریب دیا جاویگا۔

نام کتاب			قیمت سابقہ	قیمت حال
ستیارتھ پرکاش	ہندی		۴ر	۳ر
ایضاً	گورمکھی		۴ر	۳ر
پُجن ماتی بھگوتی جی	ہندی		۲ر	۱ر
ایضاً	گورمکھی		۲ر	۱ر
سنتری دھرم	ہندی		نئی کتاب	۲ر
سنتری دھرم ہندی و گورمکھی			ایضاً	۱ر

جا قیمت دیہاتی ہے ستیارتھ پرکاش گورمکھی اردو ہندی آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک کاپی بطور نمونہ ارسال ہوتی ہے۔ [illegible] کاپی کے خریدار سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے۔
کمروں کی سجاوٹ کیلئے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو طیار کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ پُرش ان کو منگا کر اپنے کمروں کی سجاوٹ کر کے اُن سے فائدہ اُٹھاویں گے۔

حروف سنہری۔ کاغذ روغنی رنگدار

نمستے آ ردو حروف میں	
الفا	ہندی ۸
ایضاً	انگریزی ۸
اوم	اردو ۸
ایضاً	ہندی ۸
ایضاً	انگریزی ۸

گائیتری منتر ہندی حروف میں	
نیم	اردو ۸
نیم	ہندی
نیم	انگریزی

سنسار کی گتی

مبارک ہیں وے جو کہ سچائی کی خاطر ستائے جاتے ہیں

سنسار میں بدی کوئی ایسا پدارتھ ہے کہ جسکے مٹھو کو رنگنا اسکا دودلوں نے سویکار کیا ہے زود سنذیہ ہے۔ ستیہ کے اندر عجیب طاقت ہے۔ یہ پرتیوں کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ جسکے آتما میں اس کی ایکبار ہی جھلک پڑ گئی وہ بس اسی کا ہو لیا۔ لوگ خواہ اس کی نند اکریں یا استتی۔ دھن خواہ رہے یا چلا جائے۔ جتنے کہ پران تک چلے جاویں۔ لیکن ممکن نہیں کہ وہ ستیہ پنتھ سے ایک قدم بھی ادھر ادھر رکھے۔ حال میں امریکہ کے ایک نامی گرامی پادری ریورنڈ کولمبس بریڈ فورڈ صاحب پر جو امریکہ کے کئی گرجوں کے پیھر پادری رہ چکے ہیں۔ چرچ لے اس ایراده پر کفر کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ کہ وہ کھلم کھلا مسئلہ تناسخ کی تلقین کرتے ہیں۔ اور انہوں نے حال میں ایک کتاب بھی شایع کی ہے۔ جسمیں کہ انہوں نے بائیبل حوالوں سے اپنے دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہونچانے کی جرات کی ہے۔ پادری صاحب اپنے اعتقاد پر درڑھ ہیں۔ اور پادریوں کی ہر پرکار کی مخالفت کا بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ جس کا پرنام یہہ ہوا ہے۔ کہ پادریوں کی متعصبانہ کارروائیوں سے متنفر ہوکر بہت سے حق پسند لوگ ان کے حامی و مددگار بن گئے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو کہ سچائی کے لئے ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ستیہ سے بڑھ کر کوئی دھرم اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں ہے۔ صدیوں کے توہمات باطلہ کے جال کو توڑنا ایسے ہی ستیہ پریمیوں کا کام ہے

اتیاچاری کے اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں

راستباز انسان اپنی پاک زندگی کے مقناطیسی اثر سے جہاں بیگانوں کو بھی اپنا بنا لیتا ہے۔ وہاں بدکار آدمی کے اتیاچاروں سے تنگ آکر اس کے اپنے ہی بیگانے ہو جاتے ہیں حتے کہ پیاری بیوی بھی جو کہ اس سے بڑھ کر کسی کو اپنا سچا رفیق و شفیق نہیں سمجھتی تھی بیزار خاطر ہو کر تمام محبت و پیار کے خیالات کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے۔ اور جہاں پہلے اسکو سادہارن دکھ یا مصیبت میں مبتلا دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی شیطانی حرکتوں سے غیرت کھا کر اس کے پران تک لینے کو اُدیت ہو جاتی ہے۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا راوی ہے۔ کہ ولایت سیدی میں قبیلہ زلیق کے ایک آدمی کو جدید سلسلۂ تار توڑ دینے کے ایرادہ میں کئی بار سزا مل چکی تھی۔ آخر پھر اسی جرم کی پاداش میں گرفتار ہو کر قیدخانہ بھیجا گیا پرنتو اس موقعہ پر اسکی منکوحہ بیوی نے حاکم کی منت و سماجت کرکے اپنی ضمانت پر اسے چھوڑ لیا ملزم اپنی کرتوتوں سے باز نہ آیا۔ اور رہائی سے تھوڑے عرصہ بعد پھر تاریں توڑنے لگا۔ آخرکار اسے اپنی گرفتاری کا یقین ہوا تو وہ ایک دوسرے گاؤں میں جو کہ اس کے اصلی وطن سے ایک دن کی مسافت پر تھا چھپ رہا۔ یہاں ایک عورت اسنے گھر میں ڈال رکھی تھی۔ حاکم نے اس کی ضامن بیوی کو بلا کر اسے ایک دن کے عرصے کے اندر ملزم کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اگر اس عرصہ میں میرے روبرو پیش نہیں کرے گی تو میں قدیم دستور کے موافق سیاہ کپڑا شاہراہ میں لٹکا دوں گا اور منادی کرادونگا کہ جو شخص ایفائے وعدہ میں کوتاہی کرے۔ خدا اس کا منہ اس چادر کی طرح سیاہ کرے۔ یہہ حکم سن کر بدنصیب عورت نے بڑی عاجزی کے ساتھ شیخ سے درخواست کی کہ مجھے ایک دن کی مہلت دیجائے چنانچہ شیخ نے منظور کیا۔ عورت اسی رات پیادہ پا اس گاؤں کو روانہ ہوئی جہاں اس کا شوہر پناہ گزین تھا۔ جب یہ عورت وہاں پہونچی وہ سو رہا تھا۔ عورت نے اپنی کمر سے خنجر نکال کر اس کا سر تن سے الگ کیا۔ اور بجنسہ دوسرے دن وہ سر شیخ کے روبرو رکھ کر عرض کیا کہ اب میں اپنی ضمانت سے سبکدوش ہو گئی۔

سائنس کو نام ہے توہمات باطلہ کی حمایت

جس پرکار خود غرضوں اور مطلب پرستوں نے دھرم کے نام سے ادھرم پھیلا کر دھرم کے پوتر نام کو بدنام کر رکھا ہے اسی پرکار سائنس کی بھی سائنس کے اصول ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ان کے نزدیک جنتر منتر بھی سائنس۔ بھوتوں پریتوں کی کہانیاں بھی سائنس۔ پھلت جوتش بھی سائنس۔ معجزات اور کراماتوں کے گپوڑے بھی سائنس جھاڑا پھونکا بھی سائنس۔ پورانوں کی اوٹ پٹانگ گپیں بھی سائنس۔ غرضیکہ کوئی فضول سے فضول بات پیش کیجئے۔ یہہ اسکو بھی کوئی سائنس کی صداقت ہی بتلاتے ہیں یہہ سائنس جنیا یہاں تک پھیل گیا ہے۔ کہ بھولے بھالے ہندؤں کو مہورت و شگون وغیرہ بتلا کر ٹھگنے والے اڑیل پوپ بھی آج سائنس کی ڈینگیں ہانک رہے ہیں۔ کوئی کسی اخبار میں اپنی تعریف چھپوا کر جوتش ودیا کا ماہر ہونے کا دم بھر رہا ہے۔ کوئی نئے فیشن پر پیشگوئیوں کے اشتہار دے رہا ہے۔ بجائے اسکے کہ اس قماش کے لوگوں کی پول کھولی جاوے۔ اور انہیں اصلی رنگ میں پرگٹ کیا جاوے۔ بڑے بڑے تعلیمیافتہ اور روشن دماغ ہونے کا دم بھرنے والے ہی ان کی بیجا حمایت پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اسکو وہ اپنے زعم میں قومی پاسداری اور دیش ہتیشی خیال کرتے ہیں حال میں ایک مدراس کے جوتشی کنڈ اسوامی نے جو کہ اسی کینڈے کے حضرت ہیں سے ایک سطلوم دیتے ہیں۔ یہہ گیدڑ بھبکی دیا کہ ۳۰ و ۳۱ اگست کو ایک بھاری زلزلہ آدے گا۔ اس پر کئی جوتشی بیں کچھ اڑانے والے میدان میں کود پڑے۔ کہ کنڈ اسوامی کی پیشگوئی غلط ہے۔ ان تاریخوں پر کوئی زلزلہ نہیں آویگا۔ زلزلہ و لزلہ تو کیا آنا تھا۔

بھولے بھالے جاہل لوگوں کو جو کہ ایسی فضولیات کو ہی پرم دھرم مان رہے ہیں۔ سخت تشویش پیدا ہو گئی۔ اور کئی سادہ لوحوں نے تو ان تاریخوں پر ہریدوار بنارس آدی تیرتھوں میں جا ڈیرے جمائے ہوں گے ہر کے ساتھ ہی جن چلتے پرزوں نے گنڈا سوامی کے برخلاف اشتہار دئے۔ ان کا مورکھوں میں وہی سکہ جم گیا۔ اور مفت میں پانچوں سواروں میں شامل ہونے کا موقعہ مل گیا۔ دیکھیں اب گنڈا سوامی شرم اتارنے کے لئے کیا مینخ لگاتا ہے۔

دھن ہیں وہ جن کا دھن پرو پکار میں لگتا ہے

امریکہ نواسیوں کی دُھن مشہور ہے

نئی بات انہیں سوجھتی ہے ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور آخر کرکے ہی چھوڑتے ہیں۔ انسانی اُنتی کے مختلف صیغوں میں جو حیرت انگیز کامیابیاں اُن کو حاصل ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اُن کا اصلی گر اُن کی عجیب و غریب دُھن ہی ہے۔ اس دُھن کے ساتھ ہی ایک اعلےٰ وصف اُن میں یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے خیالات نہایت اعلےٰ اور وسیع ہیں۔ دوسروں کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنے کا بھاؤ ان کے اندر زور سے کام کر رہا ہے۔ بھارت واسیوں کی طرح تنگدلی اور سوارتھ ان کے اندر بھرے ہوئے نہیں ہے۔ اگر سچ پوچھو تو اس سمے میں یہی لوگ ہیں۔ جو کہ ویدوں کی عالمگیر تعلیموں کو بہت کچھ پالن کر رہے ہیں۔ ہماری جنتا میں آریہ جیون کے چنیہ او ہک دکھائی دیتے ہیں۔ آریہ جیون کا سب سے بیش چنیہ کہ تو پراپنا ہے۔ سو ان میں دن رو پ سے وردان ہے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ کہ مسکہ کو انہوں نے اپنا رہبر بنا رکھا ہے۔ جس سے پرپکار کی سدھیاں ان کے آگے ہر سمے ہاتھ باندھے اور گردن جھکائے کھڑی ہیں۔ ایک امریکہ کے سماچار پتر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ نیو یارک میں اس امر کی بھاری کوشش عمل میں لائی جاتی ہیں کہ گندے ستھانوں میں رہنے والے بچوں کے لئے موسم گرما میں صحت بخش کھلے ستھانوں میں تفریح طبع کے سامان مہیا کئے جاویں۔ لیکن ان کوششوں سے بہت تھوڑے بچے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ دیکھ کر اب ایک دھناڈیہ پرش مسٹر چارلس ایم سواب پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹس سٹیل کارپوریشن ایک بھاری سکیم لے کر اُدو کے لئے مستعد ہوئے ہیں۔ مسٹر سواب اور اُن کی بیوی نے جو کہ خود کوئی سنتان نہیں رکھتے۔ بیس ہزار پونڈ پر ۱۶۵ ایکڑ اراضی خرید کی ہے۔ یہ قطعہ اراضی جزیرہ سٹیٹن ہے واقع جو کہ شہر سے بذریعہ سٹیمر نصف گھنٹہ کا راستہ ہے یہ ایک بڑا ارمنیک ستھان ہے۔ اس میں بچوں کے لئے موسم گرما میں رہنے کے لئے مکان۔ تفریح کے کمرے مختلف قسم کی ورزشوں اور کھیل کود کے احاطے بنائے جائیں گے۔ اور ہزاروں بچوں کو روزمرہ اُس جگہ لے جانے کے لئے ایک خاص سٹیمر کا پربندھ کیا جاوے گا۔ اگر یہ سکیم چل نکلی تو ایک اور سٹیمر بنایا جاویگا۔ تاکہ بچوں کی تعداد دو چند ہو جاوے۔ مسٹر سواب صاحب تن من دھن سے اس سکیم کی کامیابی کے لئے ادیوگ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی اس دیش میں بھی ایسا دھناڈیہ پرش ہے جسکو اپنے دیش کے بچوں کا اس پرکار خیال ہو۔ ایک نہیں شائد بہت سے ہونگے لیکن مجھے تو تب ہی یقین آسکتا ہے۔ جبکہ کوئی دھنا اور کچھ نہیں تو کم ازکم گروکل کے لئے اسقدر سرمایہ ہی بہم پہونچا دے کہ جس کی آمدنی سے کم ازکم دو سو بچے بلا فیس گروکل میں نواس کر سکیں۔ ایسے ٹرسٹ اتم دان اور کیا ہو سکتا ہے

بلی تو بنالی لیکن میاؤں کون کریگا

شکر ہے کہ آریہ سماج کی دیکھا دیکھی جیجر پور اک بھائیوں کو بھی آرگنیزیشن کا خیال آیا۔ اور مہا منڈل کی باضابطہ رجسٹری کرانے اور پرتی ندہی سبھائیں قایم کرنے کی سوجھی۔ اگست کا سناتن دہرم گزٹ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنڈت دین دیال اینڈ کو کی مرضی کے خلاف بھارت دھرم مہا منڈل کی باضابطہ رجسٹری ہو گئی۔ میمورینڈم آف ایسوسی ایشن اور قواعد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سناتن دہرم کو بھی چولا بدلنے کی ضرورت پڑ گئی۔ کہاں تو یہ خیالات کہ جو کچھ بھلا برا پرمپرا سے چلا آرہا ہے۔ سناتن دہرم ہے۔ آپس میں کمی بیشی کرنا سناتن دھرم کا ناش کرنا ہے۔ اور کہاں ہندوؤں کے اندر چھپی ہوئی کوریتیوں کو دور کرنے کا علاوہ اور بات بات میں آریہ سماج کی تقلید کی گئی ہے مہا منڈل کی طرف سے یتیم خانے۔ سکول یا ٹھہ شالا۔ پستکالئے۔ اور چھاپے خانے کھولے جاویں گے۔ پرچار کے لئے تنخواہ دار اپدیشک رکھے جاویں گے۔ بڑے بڑے راجے مہاراجوں اور سیٹھ ساہو کاروں کے آچاریہ ممبرن بنائے گئے ہیں ہزاروں روپیوں کی سہایتا کے وعدے ہوئے ہیں بڑے بڑے پنڈت اور ایم اے۔ بی اے مہا منڈل کے ٹرسٹی اور پرتی ندہی سبھاؤں کے منتری چنے گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس سارے ٹھاٹھ کو چلائیگا کون؟۔ بلی تو بنالی۔ لیکن میاؤں کون کرے گا۔

بواہ کیضرورت۔ ایک صاحب از قوم راجپوت جو ہلی ہوری سماج کے سبھاسد عمر تقریباً ۲۲ سال ایک ایسی کنیا یا بال ودہوا سے جو از قوم راجپوت ہو۔ اور عمر ۱۵ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ سماجک خیالات کی ہو۔

پدیش

एष देवो विश्वकर्मा मह
सदा जनानां हृदये सं
ष्टः। हृदा मनीषा मन
क्लृप्तो य एतद्विदुरमृता
भवन्ति ॥

... آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے - جب کان ... نہیں سکتے - جب کسی بھی گیان اندریہ کی اُس ... ہے تو پھر ہم اُسے کیا کہیں؟ ہاں جیسے ... تھی - اُسکا کیا نام رکھیں؟ نام تو اُس کا ... کتے ہیں اسمجھ تو اُسے ہم کب سکتے ہیں!

... معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرکاش ... ہے - وہ روشنی کا منبع ہے - مانا کہ ... کے اندر ہم بھٹکتے پھرتے تھے - ٹھوکریں ... رہے تھے - ہمیں سوجھتا نہیں تھا کہ کس ... نہیں - مہاتماؤں کے ست سنگ سے ... کتابوں کی چوٹوں سے - سمرر کی گہری ... دن ہمالے کی سفید چوٹیوں سے ... کر دیکھتے رہنے سے ہماری آنکھیں کھل ... روحانی شکتیوں کو چھوڑ کر شکتیاں کی طرف ... ہوئی اور اندھیرے کو کاٹتا ہوا صاف ... نظر آنے لگا - اس پرکاش کی طرف طبیعت ... کھنچی ہے - اور گو اب تک پتہ بھی نہیں کہ ... کیا ہے اور کس طرف کو پھیل رہا ہے - ہر یا ... اسکا چمتکار دکھائی دیتا ہے - یا ہر جگہ موجود ... ہے اسقدر ضرور یقین ہو جاتا ہے ... کا خاتمہ اگر کبھی ہوگا تو اسی پرکاش کی ... پرکاش کا ظہور ہیں آرام نہیں لینے دیتا ... شکتی کا ظہور - پرکاش دو دوارا ہوتا ہے - ا - قسمیں

سے محض پرکاش ہی برامد نہیں ہوتا - بلکہ گرمی بھی وہیں سے نکل رہی ہے - اور وہ گرمی ایک جگہ ٹھہرے ہوئے جیو آتما کو یکدم سے ہلا دیتی ہے - اُسے بھی آگے چلنے کی کوشش کرنی ہے - پھر دوسری جگہوں میں بھی اُسی پرکاش کا ظہور دیکھتی ہے - جڑ اور چیتن دونوں کے لئے پرکاش کا ثبوت ایک ہی دکھلائی دیتا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ سارے برہمانڈ کے اندر محض ایک ہی اصول کام کرتا ہوا نظر آتا ہے - اگر آکرشن شکتی ہمارے سورج منڈل کی حرکت کو باقاعدہ چلا رہی ہے - تو دیگر اگنت سورج منڈلوں کی رفتار کو بھی وہی نیم کے اندر رکھتی ہے - کیونکہ نہ صرف ان کروں میں ہی بلکہ انکے درمیانی آکاش کے اندر بھی آکرشن کا نیم کام کر سکتا ہے - گویا یہ سب ایک ہی قادر کی قدرت سمجھیں ہے - تب اُسکو اسکا بنانیوالا ماننا پڑتا ہے - بنانا تو اندھی شکتی سے بھی ممکن ہو سکتا ہے - لیکن برہمانڈ کے اندر جو ترتیب اور انتظام دیکھنے میں آتا ہے اس سے یقین ہو جاتا ہے کہ اسکا بنانے والا صرف چیتن آتما ہی نہیں بلکہ اسقدر عظیم آتما ہے کہ جسکے مقابلے میں جیو آتما کی کچھ ہستی ہی نہیں ہے - بس وہ - صرف **دیو** یعنی روشنی کُل ہی ہے - نہ صرف جگت کا بنانے والا ہی ہے بلکہ مہان اور پرم آتما ہے - کوئی جگہ اُس سے خالی نہیں - بس ہر ایک جاندار کے ہردے کے اندر وہ موجود ہے - وے انسان سچ مچ اندھے ہیں - جو اپنے انتہ کرن کو چھوڑ کر دوسری جگہوں میں پرم پتا کو ڈھونڈھنے جاتے ہیں - اُس کا سب سے اعلے ظہور منشیہ کے ہردے کے اندر ہی ہوتا ہے - اسلئے سارے ہردے سے - ساری بدھی سے - اور سارے من سے اُس پرماتما کو سویکار کرنے کی کوشش کرو - انجان انسان سویکار شبد کو سنکر گھبرا جاتے ہیں - جب وہ سرو شکتیمان ہے - جب وہ سرو ویاپک ہے - جب اُسی کی شکتی سے سارا جہان ہوا ہے - تو ہم سویکار کریں یا نہ کرنے والے کون! - لیکن ذرا سوچو - کیا اُسکے راجیہ میں رہتے ہوئے ہم؟

ہم اُس سے باغی نہیں ہیں - کیا دن رات ہم اُس پتا کے نیاے اور پرچلت کئے ہوئے نیموں کو توڑ رہے ہیں - کیا آنکھیں ہمیں انہیں کاموں کے لئے دی گئی تھیں جن کے لئے کہ ہم اُنہیں استعمال کر رہے ہیں - کیا ہم نے اُن کو اُنکے اعلے آدرش سے گرا کر ناپاک نہیں کر دیا - کان کس پوتر گیان کے سننے کے لئے دیئے گئے تھے اور ہم اُن سے کام کیا لے رہے ہیں - اُپستھ اندریہ کس پوتر سرشٹی کے کام کے لئے دی گئی تھی - اُسکو ہم نے ناپاک کر کے سنسار کو کیسا نرک دھام بنا چھوڑا ہے! اسلئے رشی ہدایت کرتے ہیں کہ دل سے اُس پرماتما کی آگیا کا پالن اپنا وطیرہ بناؤ - اپنی ساری بدھی اُسیکی آگیا کا گیان اور پالن کو سکو - اپنے من کو اُسی مالک کی رضا جوئی میں لگا دو - تاکہ تمہارا من تمہاری اندریوں کو قابو کر کے بیرونی دشٹیوں سے اُنہیں روک دیوے اور دے بھی اُسی اُدیشیہ کو پورن کرنیوالی بن سکیں جس کے لئے کہ پرماتما نے اُنہیں نیت کیا ہے - یہی طریقہ امر ہو سکتا ہے - شوک! ہا شوک!! جس جیو آتما کو پرم آتما کے سکھا کا پد عطا ہوا ہو - جو پرماتما میں مگن ہو نیکا ادھکاری قرار دیا گیا ہو - اُس کی ایسی ہین دشا دکھائی دیوے! اے امرت پُترو! تم امر ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہو - جنم مرن سے چھوٹنے کے سامان تمہارے چاروں طرف موجود ہیں - اُن سامانوں کو پہچاننے اور اُن سے اُپکار لینے کے لئے تمہیں بدھی اور گیان دئیے گئے ہیں - پھر کیوں دیر کرتے ہو - اپنا ہردے اپنی بدھی اور اپنا من پرماتما کے ارپن کر دو - تاکہ امرت دھام میں پہنچ کر پرمانند کے ادھکاری بن سکو -

اودم شم

آتمک نظارے

بعیو اتما شدھ اور نرمل ہو جاتا ہے۔ دھن ہیں وے مہاتما جن جو کہ اس پرکار مانک یگیہ رچ کر اپنی انتریہ شدھی کا ہر تن کرتے ہیں۔

کی متفنا طیسی کشش پر غالب آ کر ... مارگ میں قدم رکھنے کے ... ادہکاری ...

مانک یگیہ کیسے رچا جاتا ہے

جسپرکار مادی شدھی کے لئے گھرت آدی پدارتھوں سے ہون کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی پرکار آتمک شدھی کے لئے مانک ہون کرنا ہی ادشیکتا ہے۔ اس پوتر یگیہ کو وہی مہاتما جن ٹھوچت کر سکتے ہیں جو کہ یوگ ودیا میں پرانا کال ہی اٹھ کر یوگی اپنے گذشتہ کرموں کے سوچ بیتر کی پڑتال کرتا ہوا ان کرموں کے تیاگنے کی درڑھ پرتگیا کرتا ہے۔ جو کہ اسکو موکش مارگ سے پھیرے لیجانے والے پر تبت ہوتے ہیں۔ یہی مانک ہون کی پرتھم سامگری ہے۔ یعنی **گھرت**۔ جب آدھا دن بتیت ہو جاتا ہے تو سنسار میں بچرتا ہوا مہاپراب سانسارک کاموں کو کرتا ہوا یوگی ان کرموں کا انوبھو کرتا ہے۔ جو پاپ سے بھرپور ہیں۔ اور ان کا مہانک چتر ہیشٹ اپنے روبرو دیکھ کر اسے دوسری سامگری ملتی ہے۔ یعنی **لکڑی**۔ اب آدھی رات گذرنے پر جب تمام سانسارک پرش نیند میں بے سدھ پڑے ہوتے ہیں جب کہ کوئی بھی وستو اسکے من کو ڈگمگانے اور چنچل بنانیوالی موجود نہیں ہوتی۔ اس سمے وہ ہر ایک پاپ پر وچار کرتا ہوا ان سے اپنے من کو شدھ کر لیتا ہے۔ اور یہی تجربہ کئے ہوئے پاپ ہون کے پدارتھ ہیں۔ جس پرکار سمدھا پر گھرت ڈالنے سے اگنی پرچنڈ ہوتی ہے۔ اسی پرکار سنسارک بیوہاروں کو کرتے ہوئے جب پاپ کی اچھیا سنکلپ آن کھڑی ہوتی ہے تو اس سمے اپنے مضبوط ارادہ کا گھرت اس پر ڈالنے سے دھرم کی اگنی پرچنڈ ہوتی ہے۔ اور جب ایکانت ستھان میں ایک ایک مانک پاپ کو اس اگنی کنڈ میں سواہا کر کے ڈالتے جاویں تو پوتر آتما کا ناش ہو کر وہ ستیہ روپی سگندھ ہی پراپت ہوتی ہے۔ کہ جسکو گرہن کر کے من بچن اور کرم کے سمپورن ودشٹن ہو کر

آتمک اُنتی کے کون ادھیکاری ہیں

سب جانتے ہیں کہ پربت آدی اُچیہ ستھانوں پر چڑھنا اترنے کی اپیکشا کٹھن ہوتا ہے۔ ایک مینار پر سے نیچے تو آپ بھاگتے ہوئے چلے آویں گے۔ لیکن چڑھتے ہوئے تھوڑی دیر میں ہی آپ کا دم پھول جائیگا اور ہانپنے لگیں گے۔ تو اس بھید کا کارن کیا؟ کیوں چڑھنا اترنے کی اپیکشا کٹھن ہے۔ آپ جھٹ بول اٹھیں گے کہ کسی بلند ستھان پر چڑھنے میں کشش ثقل مزاحم ہوتی ہے چڑھتے ہوئے اسکا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اسیوجہ سے چڑھتے سمے جسقدر بوجھ ادھک ہوگا۔ اُسیقدر پریشرم بھی زیادہ کرنا پڑیگا۔ اور جلد تھکاوٹ معلوم ہونے لگے گی۔ پرنتو اترتے سمے یہ حالت نہیں ہوگی۔ نیچے آتے ہوئے کشش ثقل مزاحم ہونے کے بجائے سہایک بنجاتی ہے ٹھیک اسی پرکار آتما کا اُچیہ اوستھا کی طرف حرکت کرنا تو کٹھن ہے۔ پرنتو نیچ اوستھا کو پراپت ہونا آسان ہے۔ جس پرکار جڑ جگت میں کشش ثقل کا اصول کام کرتا ہے اسی پرکار آتمک جگت میں پرکرتی کا پربھاؤ آتما پر اثر ڈالتا ہے۔ جس سمے آتما اوپر اٹھنے کی چیشٹا کرتا ہے۔ تو سنسارک ترشنا اسکو اپنی اور آکرشت کرتی ہے۔ یہی کارن ہے کہ ہم سنسارک وشئے بھوگوں میں جھٹ پٹ پھنس جاتے ہیں۔ لیکن ان سے پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ آتمک اُنتی کی سچی خواہش اپنے اندر رکھتے ہیں سنسارک وشئے واسناؤں سے آزاد ہو کر اپنے آتما کو اُنت کرنے کے لئے پرتھم کافی بل حاصل کر نیکا اُدیوگ کرتے ہیں۔ اور وہ بل تپ اور گیان سے پراپت ہوتا ہے اسلئے جو لوگ اودیا کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں تو سمجھ لو کہ انہوں نے جن کے آتما کو نربل کر رکھا ہے آلسیہ اور پرمادنے جن کو چلنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ وہ سنسار کے رشتے و سنادل

گیان بنا کرم نشپھل ہے

کیول گیان ... منشیہ کا سار ... ہو سکتا۔ پری ... تو بڑے بڑے ودوان اور سائنس د... ان برائیوں میں گرست نہ پائے ... جن کی کہ وہ خود بڑے زور شور سے ... کرتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر لوگوں کو تو شراب پینے سے منع کرتا ہے۔ لیکن خود بوتلوں کی بوتلیں چڑھا جاتا ہے۔ ایک اپدیشک دوسروں کو تو یہ اپدیش کرتا ہے کہ بھول کر بھی جھوٹ نہ بولو لیکن خود جھوٹ بولنے سے ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ایک سماجک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تو جہاں ... آزاد ہونے کی تلقین کرتا ہے لیکن خود ایسی ... باتوں کو مانتے ہوئے ہے کہ جن کی بچے بھی ہنسی اڑا... ہیں۔ یدی کیول گیان ہی برائی سے روک سکتا ... ہے تو نظارہ دیکھنے میں نہ آتا۔ تمام ودوان جو کچھ ... کہتے ہمیشہ اس کے انوکول ہی ان کا آچرن ہوتا ... پاکیزگی اور اعلےٰ دھارمک جیون کا معیار۔ کیول گیان ... تو کیا گیان نشپھل ہے؟ ہرگز نہیں۔ گیان کے بنا منش... قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ گیان کے بنا اسکو یہ ... معلوم نہیں ہو سکتا کہ برائی بھلائی میں کیا بھید ہے ... تو پھر اصل بات کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ گیان ... روشنی کے ہے جیسی روشنی میں پڑا ہوا ہمیں ہر ایک وستو معلوم ... ہے ویسے ہی گیان دوارہ برائی بھلائی کا فرق ... لیکن محض فرق معلوم ہو جانے سے انسان بھلا نہیں بن سکتا ... بھلا بننے کا یتن نہیں کرتا۔ آتما کے اندر ایک اور شکتی ہے ... جسکے نشوونما کر لینے سے کہ یہ میلان پیدا ہوتا ہے۔ وہ ... شکتی ہے۔ یہی شکتی ہے کہ جو انت ہو کر گیان کی روشنی ... فائدہ اٹھانے کو پرورت کرتی ہے۔ جیسے انت ہو لی ... ان کے اندر کر توبہ پر اثر آجاتی ہے۔ ...

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۲۶

ستریوں کو کونسی ورزش چاہئے

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو ہر ایک انسان کو اپنے لئے خود ہی سوچنا چاہئے کیونکہ وقت انسان کا سیاسی ہر ایک کے اپنے خیالات پر منحصر ہے۔ تعلیمیافتہ ستریاں ہر طرح سے آسائش پسند ہو کر اور کمزور ہو سکتی ہیں۔ اور جو گھر کی چار دیواری میں بند ہیں اُنکے لئے اور ہی سامان درکار رہتے ہے۔ مختلف اقسام کی ورزشیں جو زمانہ حال میں ستریوں کی بہتری کیلئے مروج ہیں۔ ہمارے دیش کے واسطے بہت ہی کم مفید مطلب ہیں۔ کیونکہ اس ملک کے طور اطوار اور دوسرے ملکوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان بعض ایسی ورزشیں ہیں جن سے ہمارے دیش کی ستریاں بہی فایدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ مثلاً سیر وغیرہ کا کرنا یا ڈمبلز کا پھیرنا۔ لیکن دوسری ورزش مثلاً سکیٹنگ Skating۔ اور سائیکلنگ Cycling رویگ Rowing سکیپنگ Skipping۔ لان ٹنیس Lawn Tennis ٹیبل ٹنیس Table tennis وغیرہ بہت ہی کم مفید مطلب ہیں۔ ان ورزشوں کو چھوڑ کر اگر ہم اپنے دیش کی ہی ورزشوں کو شمار کریں تو شاید آجکل کی نئی ایجاد شدہ ورزشوں کو بھول جائیں۔ کیونکہ ان تمام ورزشوں میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ اور نیز ہماری موجودہ حالت ایسی ہے کہ ہم لوگ اُن کا انتظام نہیں کر سکتے۔ جتنا فایدہ ان نئی ورزشوں سے ہو سکتا ہے۔ اُس سے زیادہ ہمارے دیش کی پرانی ورزشوں سے پہونچ سکتا ہے۔ اور بہت سی ورزشیں تو یہاں پہلے ہی سے مروج ہیں۔ مثلاً تیرنا یا ناچنا وغیرہ۔

Swimming Dancing
French Boxing

فرینچ باکسنگ یعنی گھونسہ بازی جمناسٹک یا ٹینس اور جھولنا وغیرہ۔ ان میں کسی نہ کسی فارم میں یہاں پہلے ہی سے موجود ہیں لیکن افسوس اس امر کا ہے۔ کہ ہم نے ان سب کا تیاگ کر دیا لیکن اب بھی اگر آپ چھوٹے چھوٹے شہروں اور گاؤں میں جا کر دیکھیں تو آپ کو یہ سب کھیلیں مل سکتی ہیں ان کھیلوں سے لڑکیوں کا دل بہلا رہتا ہے۔ اور ساتھ ہی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ جو ستریاں گاؤں میں باہر جا کر ورزش نہیں کر سکتیں۔ اُن کے لئے چکی کی ورزش سب سے اچھی ہے۔ اس سے بازو چھاتی دل اور پیٹھ سب بہت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے مضبوط ہونے سے دودھ بھی بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے۔ جو بچہ کی پرورش کے کام آتا ہے۔ جن شہروں میں چکی کا رواج جاری ہے۔ وہاں کی ستریاں زیادہ مضبوط اور طاقتور ہیں۔ اور جہاں ایسا رواج جاتا رہا ہے۔ وہاں کی ستریاں کمزور اور بزدل ہو گئی ہیں۔ علاوہ چکی کے بعض شہروں میں دیکھا گیا ہے کہ ستریاں خود کنوئیں سے پانی بھر لاتی ہیں۔ اس سے نہ صرف بازو اور پیٹھ کو ورزش ہوتی ہے۔ بلکہ ٹانگوں تک زور پہونچتا ہے جس سے سارا جسم مضبوط رہ کر ہر ایک قسم کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے۔ بھوک اچھی لگتی ہے۔ روٹی جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری تکلیف نہیں دے سکتی۔ ایسی ستریوں کو بچہ پیدا ہونے کے وقت کوئی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ بچے بھی زیادہ طاقتور اور تندرست پیدا ہوتے ہیں۔ عمر بڑھ جاتی ہے اور بڑھاپا بڑے آنند سے گذر جاتا ہے۔

ان ورزشوں کے دور ہونے سے ہمارے دیش کی ستریوں کی حالت بالکل خراب ہو گئی ہے۔ دن بدن زیادہ نازک اور کمزور ہوتی جاتی ہے۔ زیادہ شائستہ سوسائیٹی کی ستریاں ایسی ورزش کرنا تو گویا پاپ خیال کرتی ہیں۔ بھولی کر بھی اُن کی طرف نہیں جاتیں۔ آلسی بن کر دن رات یوں ہی گذار دیتی ہیں۔ جس سے اُن کو معمولی غذا بھی ہضم نہیں ہوتی۔ اور سخت تکلیف اور رنج میں عمر کے عزیز حصہ کو گذار دیتی ہیں۔ میرے خیال میں ایسی شائستگی اور نزاکت کو یکدم جواب دینا چاہئے۔ اور ایسے سادگی اختیار کرنے چاہئیں۔ کہ جن سے ستریوں کی جسمانی طاقت میں فرق آوے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں ہے کہ اس فیشن اور نزاکت کی لہر سے سارا دیش تباہ ہو جاوے۔ شاید آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ آجکل کی ستریاں ایسی سخت ورزش کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ان ورزشوں کو سخت خیال کرتے ہیں تو اُن کو چھوڑ دیجئے۔ اور دوسری آسان ورزشوں کا کرنا شروع کر دیجئے۔ جب ایک دفعہ ورزش کا خیال اور اُس کے فایدے معلوم ہو جائیں گے تو خود بخود دوسری ورزشیں رواج پکڑ جائیں گی۔ کیونکہ موجودہ حالات ایسے ہیں کہ آپ اپنی ستریوں کو ٹینس نہیں کھلا سکتے گھوڑے پر سوار کرا کے اور شہر سے باہر لیجا کر ان کی دیگر ورزشوں سے کچھ بھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ ان خاص خاص حالتوں میں جیسا چاہیں انتظام کر سکتے ہیں۔ مثلاً ٹینس یا ناچنے وغیرہ کی ورزشوں ر سے کافی فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ گو آجکل کی مروجہ رواج بہت ہی بُرا ہے۔ مکانوں کی تنگی اور گندی ہوا سے اپنی تندرستی کو خراب کر لیتی ہیں۔ اور نیز ستریاں اور پُرشوں کے باہمی میل ملاپ سے اُلٹا نقصان اُٹھاتے ہیں۔

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ اگست کو ہوگا۔

پنڈت بھیم سین جی کے براہمن سروسو پتر پر ایک پورانک اخبار کا ریویو

مرسلہ خاص نامہ نگار

پنڈت بھیم سین جی کو "آریہ سدھانت" کے بند ہو جانے سے جب ایک بڑا ذریعہ آمدنی کا جاتا رہا تو اب نیا ماہواری رسالہ موسومہ براہمن سروسو ब्रह्मण सवस्व نکالنا شروع کیا ہے۔ اسپر الہ آباد کا ایک ہندی دو ورقہ ماہواری اخبار ناٹیہ پتر नाथ्यपत्र جکا ایڈیٹر ایک کٹر پورانک اور آریہ سماج کا سخت مخالف ہے، اپنی ۲۶ اگست کی اشاعت میں جو ریمارک لکھتا ہے ہم اُسکا ضروری اقتباس مع اپنے نوٹ کے ناظرین کی آگاہی کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہ ایک تمہیدی سطروں کے بعد اس طرح لکھتا ہے۔ کہ

"پنڈت بھیم سین جی (سوامی) دیانند سرسوتی (جی) کے شِشیوں میں تھے ...... اُنہوں نے ایک ماسک پتر بھی آریہ سدھانت کے نام سے نکالا تھا۔ اور وہ بہت دن تک چلا۔ اُس پتر کی بدولت پنڈت جی نے سمتی بنتر ایسے ہی ستھاپت کیا۔ جس سے پنڈت جی کی بڑی بھاری اُنتی ہوئی"۔

نوٹ - اس اوپر کے فقرہ سے آریوں کے اس قول کی صاف طور پر تصدیق ہوتی ہے کہ پنڈت جی کا جو کچھ عروج ہوا تھا۔ وہ آریوں کی ہی گاڑھی کمائی کی بدولت تھا۔

"پنڈت جی نے ایک یگیہ بھی کیا تھا۔ جس میں آریہ سماج کے سدھانتوں سے کچھ ورودھ پائے آریہ سماجی لوگ کچھ کُنمنائے پھل یہ ہوا کہ پنڈت جی نے آریہ سماج تیاگ دیا۔

نوٹ - یہ آخری جملہ بالکل پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ہے۔ پنڈت جی نے خود سماج نہیں تیاگ دیا۔ بلکہ اپنے اعمال کی بدولت نکالے گئے ہیں۔ وہ تو عرصہ تک ایام گذاری کرتے رہے کہ پنڈتوں کی ایک سبھا کرکے وچار کروں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب وہ صاف طور پر اپنی پوزیشن ظاہر نہ کر سکے۔ تو پشچموتر دیش کی پرتی ندہی سبھا نے فوراً ایک سرکلر لوکل سماج (۱۱ ماہ) کے نام جاری کر دیا تھا کہ پنڈت جی کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا جاوے۔ اور عام سماجوں کی واقفیت کے لئے اُسی وقت یہ سرکلر "آریہ مت مراد آباد" میں چھپوا دیا گیا۔

"کچھ لوگ یہ جاننے لگے کہ پنڈت جی سناتن دھرم میں شامل ہو گئے پر یہ اُن کی بھول ہے۔ وے وے بیچارتھ میں کسی سماج میں نہیں تھے"

نوٹ کہاں ہیں وے سناتن دھرمی جو کہ رتھ خطی ہو کر سناتن دھرم سبھا میں پنڈت جی کی خوش آمدید کا غل مچاتے پھرتے تھے ذرا اوپر کی تحریر کو آنکھ کھول کر دیکھیں۔ اس کے بعد پنڈت جی کے اُس فقرہ کا حاشیہ اپنی انگلی کے ذکر کرکے جسمیں اُنہوں نے آریہ شبد بنیات خیال کرکے آریہ سدھانت کے بند کرنیکی وجہ لکھی ہے۔ اودھکی پڑتال شری پنڈت تلسی رام سوامی نے ویدپرکاش میں مفصل طور پر کر دی ہے۔ ناٹیہ پتر مذکور اس طرح لکھتا ہے:-

"انت میں (پنڈت بھیم سین جی نے) کہا ہے کہ دھرم نے آریہ سماج کے ساتھ سمبندھ چھوڑ دیا۔ تتھا ہم آریہ سماج سے بھن (علیحدہ) انیہ (دیگر) بھی کسی سبھا سمپردائے میں ویشیش روپ سے سملت نہیں ہیں"۔

نوٹ - اس سے چونکہ پورانکوں کے اُن خاطرخواہ امیدوں کا خون ہو گیا جو وہ مدت سے لیے بیٹھے تھے۔ اسلیے اسپر ناٹیہ پتر بھی گویا ایک آہ سرد کھینچ کر یوں کہتا ہے

"پنڈت جی کا یہ پرستاؤ بہت اچھا نہیں ہے۔ کہ جو کسی سبھا سمپردائے میں سملت نہیں ہیں۔ اس میں بہت سا دھوکھا دہی کا ڈر ہے۔ کیونکہ سناتن دھرم کے ماننے والے وید۔ پوران۔ دھرم شاستر تتھا اور ادرشٹ گرنتھوں کو مان کر اپنے کرم دھرم کا پرچار کرتے ہیں"۔

اس کے بعد پھر پنڈت جی کو اس طرح صلاح دیجاتی ہے

"پنڈت جی آریہ سماجی رہے تب منوسمرتی آدی کا ارتھ اُسی کی رُچی کا کیا اب اُس سے الگ ہو کر تو اس کا سنشودھن کہاں تک کر سکینگے؟ اس سے بہت اودھ پڑھ ششیوں کا دھوکھے میں پڑنا سمبھو ہے۔ یدی سپشٹ روپ سے سناتن دھرم میں شامل ہو پیچھے کی کچھ لیکھوں کا نرسکار کرتے تو دھوکھے میں پڑنے کا ڈر نہ تھا"

نوٹ صلاح تو آپنے اپنے مطلب کے موافق اچھی دی ہے۔ لیکن ہائے۔ پنڈت جی کی عمر آریہ سماج کے منوتوں کے پالن کرنے میں گذر گئی۔ دفعتاً کہاں تک اپنے آتما کا ہنن کر ڈالیں۔ دیکھے بعد پھر پنڈت جی کی بابت اس طرح بدگمانی ظاہر کی جاتی ہے۔

"دوسری بات جو براہمن سروسو نام کا پتر نکالتے ہیں وہ بھی ویا ہی ہے کیونکہ براہمن شبد کا ارتھ آگے پنڈت جی نے جاتی واچی سدھ کیا ہے۔ جو ابھی سپشٹ (صاف) نہیں ہوا دونوں سے پرتیت ہوتا ہے کہ براہمن عیسائی مسلمان دھرم گرہن کرے تو بھی اُسکی براہمنتو جاتی نہیں جاتی اسی سے بھی گڑبڑ ہو رہا ہے"

نوٹ۔ ناظرین ذرا غور کیجئے کہ یہاں پر پورانک جی نے کیا پہلو بچایا ہے۔ حرف گڑبڑ سوالکھ کر ٹال دیا ہے۔ لطف آتا اگر دلیلوں سے اس کا کھنڈن کرتے۔

۲۵
"تیسری بات ہمارے منتویہ ایں کہا ہے۔ جن میں

آریا چاہیے کہ جس طرح جی توڑ کر معدودے چند آریہ سماج نے اُن کی خدمت کی تھی وہ کروڑوں ہندوں سے امید رکھنا باوصف تیس ... نکالنے کی اشتہار کہتے ہیں۔ باقی ریویو کچھ
چونکہ ناٹیہ پتر جی نے آئندہ وعدہ کیا ہے لہذا ہم بھی ناظرین کو آئندہ کے لیے منتظر بناتے ہیں۔ راقم ... رام لوزادہ وبھو

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

(۱) پنڈت ہیمراج جی ! آپکے پرشن اور انکے اُتر اگلے ہفتہ کے پرچہ میں درج ہو سکیں گے - آریہ پرتری سبھا جلندھر ہی لیکھ جلندھر اپنے بھیجا ہے نکالدیا جاویگا - امید کہ آپ اپنے نیک اصول سے نفلی پرہیز کرنیکی پرتگیا کیہ قائم رہیں گے آپکے جواب میں جو کوئی لیکھ پرچارک میں درج کرائیگا - اگر انہیں اشارۃً بھی کسی پر ذاتی حملہ ہوا تو ہرگز اُسکو پرچارک میں جگہ نہ دوں گا

(۲) ٹھاکر سنگھ داس جی ! آپکا بھیجا ہوا ٹریکٹ براے ریویو وصول ہو چکاہے - کسی آئیندہ پرچہ میں اُس کا ریویو کر دیا جاویگا -

(۳) بابو جگن ناتھ شرما - ایک مختصر مضمون اتفاق اور نفاق کے نقصانات پر بھیجتے ہیں جسمیں آریہ پرشوں کو نفاق سے پرہیز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے - کون نہیں جانتا کہ سنسار میں ہر ایک کاریہ کی سدھی اتفاق کی ضرورت ہے - لیکن اپنے عمل سے اسکا ثبوت دینا ہی مشکل ہے -

(۴) ٹھاکر مہان سنگھ لکھتے ہیں کہ بہت سی تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ قوم کلال راجپوت قوم سے بسبب شراب نکالنے کے علیحدہ ہوکر مختلف حصص ملک میں آباد ہوکر مختلف ناموں سے نامزد ہوئی ہے - آخر میں کلالی چھوڑ کر ریفارمر بننے کے لئے دیگر جاتی سبھاؤں کی طرح ایک علیحدہ سبھا قائم کرنے کی اپیل کرتے ہیں - میری رائے میں ایسی جاتی سبھاؤں سے سوائے ہانی کے لابھ کی کوئی امید نہیں ہو سکتی - جس چھوٹے جاتی ابھمان کے کارن آریہ سنتان پتت ہو گئی - یہ سبھائیں اُسکو اور بھی دڑھ کرتی ہیں -

ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ

آپکے انمول پتر میں جو لیکھ بابو بسنت رام جی صاحب اوورسیر کی جانب سے بعنوان بالا ۲۲- اگست کو نکلا ہے - اُسکو دیکھ کر بہت سے آریہ دہرم کے پریمیوں اور خاصکر ناواقف آریہ سدہانتوں کو اتی ہرش ہوا ہوگا کہ ہمارے بھائی نے ایک سہل ترکیب جیتے جی آریہ سدہانتوں سے واقفیت کا بتادیا - بلکہ یہہ کہئے کہ بہت بھائیوں کو باعلم آریہ بنا دیا - کم از کم میں تو کوشش ضرور کرونگا کہ سال میں ستیارتھ پرکاش اور بقول ہمارے بھائی یہہ خزانہ غیب کو کئی مرتبہ دیکھ جاوُں - میرے بھائی نے جو ٹائم ٹیبل پبلک کے واسطے طیار کی ہے - مجھے اُسکے ساتھ اتفاق نہیں ہے - کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ خزائن پر قابض ہونا کیسی مشکل بات ہے - یہ خزائن معمولی خزائن نہیں ہیں - میں اُن کو چودہ علوم کہوں گا - یہی علوم کا حاصل کرنا بڑا کٹھن کام ہے - ہاں ناول کے طور پر یا سرسری طور پر پڑھنا تو چنداں مشکل نہیں ہے - مگر اُس کا سمجھنا اور یاد رکھنا جو بہت ہی لابدی اور ضروری ہے - ایسی تیز روی سے نہیں ہو سکتا - جیسے ہمارے لائق بھائی نے تحریر فرمایا ہے - میں اپنی تجربہ سے ہی البتہ کہہ سکتا ہوں - کہ بدی بہت غور و خوض کیساتھ ہی نہ پڑھا جاوے - تو کم از کم تین ماہ میں ایک مرتبہ ایک گھنٹہ روزانہ شغل رکھنے سے ستیارتھ اردو اول دفعہ پڑھا جا سکتا ہے - لیکن یہہ ضروری ہے - کہ دوبارہ عمل میں کچھ وقت کم صرف ہوگا - اور تیسری اور چوتھی دفعہ میں اس سے بھی کم وقت صرف ہوگا - میری رائے میں یہی اس طرح پڑھا جاوے تو کچھ لابھ اوشیہ ہوگا -

دیباچہ	- ۱	
سملاس (۱)	۲ سے ۵	تک
" (۲)	۶ کو	
" (۳)	۷ سے ۱۵	تک
" (۴)	۱۶ سے ۲۳	تک
" (۵)	۲۴ و ۲۵	
دوسرے مہینہ میں (۶)	۲۶ سے ۳۱	تک
" (۷)	۱ " ۵	تک
" (۸)	۶ " ۹	تک
" (۹)	۱۰ " ۱۵	تک
" (۱۰)	۱۶ " ۱۷	"
تیسرے مہینہ میں (۱۱)	۱۸ " ۳۰	"
" (۱۲)	۱ " ۱۰	"
" (۱۳)	۱۱ " ۲۰	"
" (۱۴)	۲۱ " ۳۰	"
منتویہ امنتویہ	۳۱	"

ملتمس

ویدک دہرم کا سیوک رگھوبر دیال گپتا اوورسیر بنارس

میلا کیلاش

اور

ویدک دھرم پرچار

یہہ میلا آگرہ میں اکبر کی خانقاہ کے قریب جو کہ سکندرہ کے نام سے مشہور ہے - ہر سال بڑی دہوم دہام سے ہوا کرتا ہے - اور اس میں ہر قسم کے آدمی زاہد - فقیر - سادہو - سنت - بیراگی - وغیرہ تشریف لاتے ہیں - اسواسطے آریہ سماج آگرہ وادیہ متر سبھا نے اسکو پرچار کا ایک عمدہ موقع خیال کر کے اس سال کافی پربندھ کرنا مناسب سمجھا - اور اسی منت

کو مد نظر رکھ کر ہندو سبھا نے آریہ سماج سے
علیحدہ ہو کر پرچار کیا۔ چنانچہ آریہ ہندو
سبھا کا خیمہ سورج جہاں کے باغ کے عین
مقابل تھا۔ جہاں کہ ہجوم کے ہجوم گروہ در گروہ
لوگ باغ کی سیر کو آیا کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج
آگرہ کا خیمہ خانقاہ کے متصل اور کرسچن خیمہ
کے بالکل سامنے تھا۔ اور آریہ سماج کی طرف
سے پنڈت متصدی رام اپدیشک لوکل سماج
و پنڈت مہر داس و بابو سری رام وغیرہ
نے بڑے زور شور سے مت متانتروں کی اصلی
حقیقت کو پبلک کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے
اور ان کی کج رفتاری و بد کرداری کی بجائے
ویدک دھرم کا سچا اپدیش کرتے ہوئے خوب ہی
پرچار کیا۔ اور ہندو سبھا کی طرف سے بابو گنگا سہائے
و بابو بلاس رائے و پنڈت دلیپ سنگھ و پنڈت
رونق رام شرما مارگو پدیشک نے بڑی دھوم
دھام سے پرچار کیا۔ اور قرآن کی حقیقت و انجیل
کی اصلیت کو بتاتے ہوئے ہندو مذہب کی واہیات
و قبیح رسموں کی تاریک غاروں کو وید روپی سورج
کی شعاعوں سے روشن کرتے ہوئے۔ اور بھارت
ورش کی بگڑی دشا کا فوٹو پبلک کے سامنے
کھینچ کر اُس کی پورانی بزرگی و علم و عروج
کا مقابلہ کرتے ہوئے۔ اور ویدوں کے ایشوری گیان
کو لوگوں پر درشاتے ہوئے مخالفین کے
سوالوں کا جواب بہت مستند اور مدلل دلیلو
ں سے دے کر بڑی کامیابی سے پرچار کیا۔
آشا ہے کہ آگرہ آریہ ہندو سبھا کے ممبر ابھی جوش
و اُتساہ سے اپنے کام کو جاری رکھیں گے۔ جیسا
کہ اُنہوں نے اس میلہ میں پرگٹ کیا۔ یا جیسا
کہ وہ آج کل اپنے بازار پرچار میں
مستعدی و سرگرمی سے مشغول ہیں۔ تو وہ
ضرور اور جلدی اصلی کامیابی کی منزل پر
پہنچ کر دوسروں کے واسطے نمونہ بنیں گے۔ (کیسری چند سیٹھ)

آریہ سماج کے متعلق سادھو آلارام کی کرتوت اور الہ آباد میں اس کا باضابطہ ظہور

سادھو آلارام سے آریہ سماج کے باخبر لوگ ناواقف
نہ ہوں گے۔ اُنہوں نے عرصہ سے آریہ سماج کی
مخالفت میں زبانی اور تحریری گالی گلوچ سے کام
کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ سال گذشتہ میں کانپور
اور شاہجہانپور میں یہ ناگوار واقعات پیش آئے
تھے۔ جسپر فریقین کے لیڈروں کے مشورہ
سے پھر باہم مصالحت ہو گئی تھی۔ اور عدالت
سے استغاثے خارج کر دئے گئے تھے۔ ہمیں امید
کہ آئندہ پھر ایسا معاملہ پیش نہ آئے گا۔
لیکن سادھو جی کا دلی جوش چونکہ ہنوز ٹھنڈا نہ ہوا
تھا۔ اسلئے تین مہینے سے زائد عرصہ ہوا ہو گا۔ کہ
الہ آباد میں اُنہوں نے آکر پہلے تو شارع عام پر
سماج کے قریب خوب ہی کھول کھول آریوں کو
گالیاں دینا اور کوسنا شروع کیا۔ بعد ازاں ایک
نوٹس چھپوا کر جابجا نظر عام پر چسپاں کئے۔ اور
عوام میں تقسیم کئے۔ جس میں آریوں اور سری
سوامی جی مہاراج کی نسبت نہایت ہی گندہ دہنی
سے خلاف تہذیب اور ناقابل تحریر الفاظ درج
کئے۔ بعد ازاں ایک اور نوٹس شائع کیا جس
میں ستیارتھ پرکاش۔ وید بھاشیہ اور آریہ
بھومی وغیرہ کے چند ٹکڑے جابجا سے لے کر
بحوالہ صفحہ و سطر کے یہ لکھا کہ "پہلے (سوامی)
دیانند جی کی گالیاں سُن لیجئے" وغیرہ۔ اس کے
بعد پھر بہت سی چھوٹی چھوٹی کتابیں ستیارتھ پرکاش
کے نام سے چھپوا کر بیچنا شروع کیا جن
سے یہ بھی مخالفت کا کوئی پہلو ہو جواباً
رکھا گیا ہو۔ ورنہ سادھو جی نے اپنی ساری
ختم کر دی تھی۔ اور ستیارتھ ہی اُس کے اُنہوں
نے پہلو قسم کے اپنے لیکچروں کا سلسلہ جاری
رکھا۔ لیکن ہمیں تک بس نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک
اور خفیہ نوٹس بھیجا گیا۔ جو یورپین حکام
اور افسران پولیس کے لئے خاص طور پر چھپوائے
گئے تھے اور وہ دئے گئے ہوں گے۔ اس
خفیہ نوٹس میں بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور وید
بھاشیہ وغیرہ کے سادھو جی نے آریوں اور سوامی
جی مہاراج کو بزعم خود گورنمنٹ سے باغی ثابت
کرنے کے لئے جان توڑ کر کوشش کی تھی۔
وسپر الہ آباد کے آریوں نے اعلے درجہ کے تحمل
کو کام میں لا کر سادھو جی کے حملوں کے انسداد
کے لئے کوئی استغاثہ عدالت میں دائر نہ کیا
لیکن مقامی افسران پولیس نے یہ دیکھ کر
کہ سادھو جی کی یہ کارروائیاں امن اشتعال انگیز
اور فساد پیدا کرنے والی ہیں۔ خود ہی تفتیش
شروع کر دی اور بالآخر حسب دفعہ ۱۵۳
تعزیرات ہند صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی
خدمت میں رپورٹ کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان
پر ضابطہ مقدمہ منجانب سرکار کے چل رہا ہے
پہلے دن تو سادھو جی حوالات میں رہے۔ دوسرے
روز پانچ پانچ سو روپیہ کی دو ضمانتیں داخل
ہیں۔ اب تک چار پانچ پیشی ہو چکی ہیں۔ اور
گواہان ثبوت گذر رہے ہیں۔ یہاں کی ہندو
کمیونٹی کا ایک بڑا حصہ سادھو جی کے ڈیفنس
کے لئے سرگرم کوشاں ہے۔ سنا گیا ہے کہ ادھر
ضلع کی دھرم سبھاؤں میں بھی چندہ کے لئے اپیل
کی گئی ہے۔ سادھو جی نے عدالت کے سامنے
کل نوٹسوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اب اس کا
جواب وہ اس طریقہ سے کیا چاہتے ہیں کہ

باغی وغیرہ جو الفاظ لکھے ہیں اُن کو ستیارتھ
پرکاش سے ثابت کرنے کو دیانند جی اور آریہ ہونے
وغیرہ سے ثابت کریں - اور سخت کلامی کے
بابت وہ یہہ کہلانا چاہتے ہیں - کہ چونکہ آریوں
کے اُپنتکوں میں سناتن دھرم کی بابت
ایسے ہی الفاظ درج ہیں - لہٰذا ان کو دیکھ
کر اپ اشتعال پیدا ہوا - جس سے اُنہوں
نے بھی ایسے ہی سخت الفاظ لکھے -
علاوہ یہہ کہ اس مقدمہ میں سادھو جی عدالت
کے روبرو آریوں کو ان کی کتابوں سے باغی
اور ثابت کرنے کے لیے بڑی محنت کے ساتھ
تیاریاں کر رہے ہیں -
ادھر سرکار کی جانب سے صرف کورٹ انسپکٹر
پولیس مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں - جن
کو نہ تو ان کتابوں کے حقیقی مطالب سے
واقفیت ہے اور نہ اب ہو ہی سکتی ہے -
پس اس خبر کے مشتہر کرنے پر ہمیں دیکھنا ہے
کہ آریہ سماجیں عموماً اور پرتی ندھی سبھائیں
خصوصاً سادھو جی کے اُن متعلقہ اور غلط خیالات
جو وہ سماج کی کتابوں سے اخذ کر کے عدالت
کے روبرو پیش کرنے والے ہیں تردید کی
کوئی ضرورت سمجھتی ہیں یا نہیں ؟ - اگر
نہیں تو کیا وہ خواہ مخواہ کے لیے اپنے آپ کو
ایک مجسٹریٹ کے سامنے باغی اور سخت کلام ثابت
ہونا پسند کریں گی ؟ اگر ضرورت سمجھتی ہیں
تو ہم منتظر ہیں کہ وہ جلدی سے جلدی اسپر
کیا سٹیپ لیتی ہیں ؟ درحالیکہ الہ آباد
میں نہ کوئی آریہ پنڈت ہے اور نہ کوئی
واقف کار آریہ قانونی مشیر - اور نہ سماج
کی مالی حالت قابل اطمینان - چونکہ گمان غالب
ہے کہ اس مقدمہ کا جو نتیجہ ہوگا اُس کا
اثر صرف الہ آباد ہی کے آدمیوں پر محدود
نہیں رہیگا - بلکہ کل آریہ ورت کی سماجوں
پر پڑیگا - اسلئے امید ہے کہ سب شرطا
ضرورت کا اس میں جو کچھ کرنا ہو اس کو
کل سماجیں بلا لحاظ اپنے صوبے وغیرہ کے
مشترکہ فرض سمجھیں گی - اور عمل میں
لاویں گی - اور سماج کے کل اخبارات انگریزی
و اردو و ہندی اس مضمون کو یا اس کا
ترجمہ فی الفور آریہ پبلک کی آگاہی کے
لیے شایع کر دیں گے - جس کو اور کچھ حالات
دریافت کرنا ہو تو آریہ سماج الہ آباد سے
خط و کتابت کر سکتے ہیں

راقم

ایک رپورٹر

کوئیٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

(۱) کوئیٹہ آریہ سماج کا ستارہواں سالانہ جلسہ
۱۶ - اگست کو شروع ہوا - اور ۱۹ - اگست کو
نروگھن اور کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا - سوامی
درشنانند - پنڈت دولت رام و سوامی یوگندرپال
جی کے لیکچروں و اُپدیشوں سے کوئیٹہ نواسی
بہت آنندت ہوئے - اِس سال جلسہ پر ۲۶۲۹
دو ہزار چھ سو اُنتیس روپیہ کا دان پراپت ہوا
جس میں سے گیارہ سو روپیہ نقد وصول ہوا
(۲) کوئیٹہ آریہ سماج کا سناتن دھرم سبھا
کے ساتھ شاستراارتھ ہوا - سناتن دھرم سبھا
کی طرف سے بولنے والے بال رام جی تھے -
اور آریہ سماج کی طرف سے سوامی درشنانند
جی - میر مجلس لالہ ہارام صاحب منذہ تھے
شاستراارتھ بیرون جنبانہ میں چار روز ہوتا رہا
یعنی ۱۱ - اگست کو شروع ہوا - اور ۱۴ کو ختم ہوا
پہلا وشے شرادھ کا تھا - جسکو سناتن دھرم سبھا
والوں نے اپنے پکش میں لیا تھا - دو روز اس
وشے پر شاستراارتھ ہوتا رہا - منجملہ اور سوالوں
کے سوامی درشنانند جی نے سادھو بال رام
جی پر دو سوال کئے (۱) یہہ کہ شرادھ شبد
ویدوں میں بتایا جاوے (۲) مرتک پتروں کے
ساتھ اُن کی زندہ اولاد کا سمبندھ ثابت
کیا جاوے - ان کا جواب سادھو بال رام جی
کی طرف سے کچھ بھی نہ بن آیا - بلکہ دوسرے دنے
شرادھ شبد سے تنگ ہو کر پتری یگیہ پر آگئے
اور کہا - کہ یہی ہمارا مضمون تھا - آخر وقت
جلسہ عام میں وہ چٹھی جس میں سکرٹری
سناتن دھرم سبھا نے لکھا تھا - کہ ہماری طرف
سے شرادھ پر شاستراارتھ ہوگا سنادی گئی
دوسرے روز یہہ مضمون آریہ سماج کی طرف
پیش کیا گیا - کہ آیا پورانوں کی شکشا وید
انوکول ہے یا نہ - اُس کی نسبت سوامی
درشنانند جی نے پانچ پرشن مثلاً ایشور کا
سر کٹنا - ایشور کا زنا کرنا - وغیرہ وغیرہ کئے
اور مختلف پورانوں کے حوالے بھی دئے - سادھو
بال رام جی نے ان سوالات کا جواب دینے
سے پہلو تہی کرتے ہوئے پرانوں کو پانچواں
وید ثابت کرنے کی بے فائدہ کوشش کی
یہی نہیں بلکہ سادھو بال رام جی کے لئے
آریہ سماج کے شبد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے
اُپ شبدوں سے آریہ سماج کے اوپر [illegible]
کی - آریہ سماج ایسے بیجا حملہ کو کہاں برداشت
کر سکتا تھا - پر وہاں آریہ سماج نے اُٹھ کر
عام جلسہ میں یہہ کہا کہ یا تو سادھو بال رام
جی اپنی اس بیہودہ تقریر کے واسطے معافی مانگے
یا یہہ کہ جلسہ بند کیا جاوے - چنانچہ سادھو
بال رام جی نے عام جلسہ کے اندر معافی مانگی
اور آریہ سماج کی طرف سے اُنکو معافی دیگئی

مگر باوجود اس کے بھی سادھو بال رام جی نے اپنے شبدوں کو کام میں لائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میر مجلس صاحب نے جلسہ برخاست کر دیا۔ حاضرین پر ویدوں کی سچائی کا چمتکار اور پورانوں کی غیر مہذب اور ناپاک تعلیم کا اندھکار اچھی طرح پرگٹ ہو گیا۔

افسم

حکم چند منتری آریہ سماج کوئٹہ

آریہ پبلک سے ونے پوروک پرارتھنا

پریہ آریہ گن! آپ کو اس کے قبل اخبار ستیہ دھرم پرچارک کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ حیدرآباد دکن میں دریائے کرشنا کے کنارے جو سوم یگیہ کیا گیا تھا۔ اور جس میں نراپرادھ پشوؤں کا ودھ کرایا گیا ہے اُس یگیہ کے کرنے والے اُجیت سوامی جی مہاراج سے شاستر ارتھ کے لئے حیدرآباد آریہ سماج کی طرف سے چیلنج کیا گیا تھا آخر کار سوامی جی صاحب موصوف نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ دسہرہ اور دیوالی کے درمیان کوئی تاریخ مقرر کی جاوے گی نیز بعض قرائن سے معلوم ہوا کہ اس شاستر ارتھ کے لئے سوامی جی موصوف نے پونہ بمبئی اور دیگر مقامات سے بڑے بڑے پورانک ودوان بلوانے کی کوشش کی ہے۔ اور اُن کا ارادہ ہے۔ کہ یہ شاستر ارتھ بہت ہی دھوم دھام سے شروع کیا جائے۔ پریہ آریہ بہادر پُرشو! یہ شاستر ارتھ اک دکن میں بلحاظ اپنی نوعیت کے اس وجہ سے عظیم الشان خیال کیا گیا ہے کہ یہاں اس ملک میں بڑے بڑے کرم کانڈی ودوانوں کا دنگل ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ پورانک مت کے سہایک یا طرفدار اپنی مالی حیثیت میں قارون کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ جس مقام پر ایک ہی شخص نے چالیس ہزار روپیہ خرچ کر کے سوم یگیہ کرایا ہو وہاں ہمارے فریق مخالف کے اودیائی خامی اس شاستر ارتھ کے موقع پر کس قدر اپنی حاتم دمی کو کام فرمائیں گے۔ اس کا اندازہ خود آریہ پبلک بخوبی کر سکتی ہے۔ اگر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اودیا کرم کا اندھیارا ویدک کرم آفتاب کی کرنوں کی روشنی کو نہیں چھپا سکتا تھا۔ لیکن جہاں ودوان اور عقلمندوں کا آباد ہے۔ وہاں غلیظ ابروں کی آڑ میں یہ کاشتان سوریہ کے آ جانے کو ہی اس کے عدم وجود کا خیال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں پس ایسے اودیا اندھکار کے بھرم کو دور کرنا ویدک دھرم کے سوریہ کا ہی کام ہے۔ پیارے آریہ گن! اُٹھو۔ کمر کسو۔ دریا اور ودیہ روپ وایو کے پرواہ سے اُن غلیظ ابروں کو جو آفتاب کے مد مقابل ہو کر اُس کے عدم وجود کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ چھن بھن کر کے اپنا اپنا پُرشارتھ دکھلائیے یہی آپ کا پرم دھرم ہے یہ تو ظاہر ہے کہ سارا جاب پُرشوں میں دھنوانوں کی بہت کمی ہے۔ مگر یاد رکھو اگر آپ حیدرآباد دکن میں ہونے والے شاستر ارتھ کا مقابلہ صرف دھن ہی کے اکثر نہ ہونے کی وجہ سے نہ کر سکو تو اُس مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے لگائے ہوئے اور پھولتے پھلتے درخت میں اپنے ہاتھوں سے دشمن کا دھارا بہاؤ گے۔ کیا آپ کی نظروں کے سامنے ان آریہ ویروں کے چترنہیں دکھلائی دیتے ہیں۔ کہ جنہوں نے ویدک دھرم کی رکشا کرنے میں اپنی پیاری جانیں قربان کر دی ہیں۔ اور اُف تک نہیں کی۔ کیا ہم پُرش جاتی ہو کر اُس عالی ہمت ستری سے بھی گئے گذرے ہیں کہ جس نے عالی حوصلگی اور استقامت اودارتا کو کام فرما کر اپنی زندگی میں ہی نہائت خندہ پیشانی کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ ویدک دھرم کی رکشا میں ارپن کئے۔ سچ ہے یہ کام ایسے ہی شوربیر کی ستری کی اُدارتا کا نتیجہ ہے۔ کہ جس نے آریہ دھرم پر اپنا خون بہا دیا۔ اب آریہ پبلک سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس حیدرآباد میں ہونے والے دھوم دھام کے شاستر ارتھ میں تن من دھن سے حصہ لینے کو اپنا کرتویہ کرم خیال کریں گے۔ اگرچہ اس کے قبل ستیہ دھرم پرچارک کے ذریعہ سوم یگیہ مندرجہ بالا کے حیرت انگیز حالات ذکر کرتے ہوئے آریہ پبلک کی سیوا میں اپیل کی گئی تھی۔ جس پر اب تک مختلف مقامات سے صرف ۲۰۸ روپے وصول ہوئے۔ جس کی تفصیل علیحدہ طور پر مشتہر کی جاوے گی۔ مگر یہ رقم بمقابلہ اُس تیاری کے جو فریق مخالف کی طرف سے ہو رہی ہے۔ کوئی وزن نہیں رکھتی۔ حیدرآباد دکن کے صرف سا جاب پُرشوں نے جن کی تعداد اور مالی حالت باوجود اس کے کہ بہت ہی کم ہے۔ تاہم اپنے اپنے حوصلہ اور حیثیت سے بڑھ کر اس شاستر ارتھ کے لئے مبلغ ۳۰ ماہوار کی فراہمی کا پربندھ کر لیا ہے۔ پریہ آریہ گن! یہ دونوں رقمیں اس شاستر ارتھ کے لئے بالکل غیر مکتفی خیال کی گئی ہیں۔ آشا ہے کہ آپ ہمارے دامن امید کو گوہر مراد سے بھر کر اپنی دریا دلی کا ثبوت دیں گے۔

آپ کا سیوک یوگانند

ہیڈ حیدرآباد آریہ سماج کی انترنگ سبھا کا ایک ممبر

آریہ ماجک خبریں

لودہیانہ (۱) بتاریخ ۱۹۔ اگست بوقت صبح ۷ بجے بتقریب تیوہار رکشا بندھن آریہ پرشوں نے دریا کے کنارے گھاٹ پر جمع ہو کر اول پرارتھنا کی۔ بعد ازاں ہیجن ہون ہو کر کاروائی آنند پوروک ختم ہوئی۔ جس کا اثر حاضرین پر اچھا ہوا۔

(۲) بعدہ دوپہر رکشا بندھن کا چندہ جمع کیا گیا۔ چندہ جمع کرنے میں ٹھاکر پورن سنگھ پنڈت لچھمن داس جی سبھاسدان نے بڑی پریت سے کام کیا۔

(۳) بابو رام ناتھ صاحب سبھاسد آریہ سماج لودہیانہ نے اپنے لڑکوں کے منڈن سنسکار پر جو دیدوکت ہوئے مبلغ للعہ مندرجہ ذیل فنڈوں کو دان دئے۔ گورکل عہ ویدپرچار فنڈ عہ کنیا مہاودیالیہ عہ۔ کنیا اناتھ آلیہ جالندھر عہ لالہ صاحب موصوف نے شری عالی حوصلگی سے گورکل کے دو برہمچاریوں کے لئے برائے دودھ ایک گائے جو قیمت میں للعہ۔ ۵۰ سے اندر اندر ہوگی روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(۴) حسب ایجنڈ رپورٹ لیوشن نمبر ۱ مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۲ء اتفاق رائے سے قرار پایا کہ شریمتی لکشمی دیوی اہلیہ پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم دبابو ارجن سنگھ ایڈیٹر اخبار آریہ پتریکا اور لالہ ہربنس لال کی وفات پر اخباروں میں شوک ظاہر کیا جاوے۔ آریہ سماج لودہیانہ کو ان تینوں کی وفات پر سخت افسوس ہے۔ پرماتما پسماندگان کو شانتی پردان کریں۔

لوانہ سے ماسٹر ہرسروپ جی منتری سماج لکھتے ہیں۔ کہ جنتری ۱۹۰۲ء میں صفحہ ۸۱ پر غلطی سے اینگلو ویدک پاٹشالہ کی بابت یہ چھپ گیا ہے۔ کہ یہ پاٹشالہ آریہ سماج کی طرف سے جاری ہے۔ لہٰذا سب صاحبان جن کے پاس جنتری ہو اس کو آریہ سماج کی پاٹشالہ خیال نہ فرمائیں کیونکہ یہ ہندوں کی پاٹشالہ ہے۔ گو آریہ سماجک بھی کئی شامل ہیں۔ اور آریہ پرشوں کی ہمت سے قائم ہے۔ اور تمام کام بھی آریہ پرش کرتے ہیں

پلول بتاریخ ۹۔ اگست ۱۹۰۲ء بمکان بابو ہردیال سنگھ صاحب ڈویژنل افیسر نہر آگرہ بتقریب جلسہ تخت نشینی حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ہون کیا گیا۔ اور مفصلہ ذیل چندہ گورکل فنڈ کے لئے اکٹھا کیا گیا۔ بابو ہردیال سنگھ صاحب سب ڈویژنل افیسر ۔ پنڈت چورنجی لال صاحب ضلعدار ؏ بابو گورانداتا مل صاحب اوورسیر ؏ بابو چندر بھان صاحب اور ہیرا لال تارا چند اوورسیر ؏ ؏ کل للعہ

گنگوہ۔ افسوس کہ منتری سماج کے بھائی لالہ تلکپت رائے عین عالم شباب میں بتاریخ ۱۸۔ اگست کو اس اسار سنسار سے چل بسے پرماتما مرحوم کے سمبندھیوں کو دھیرج پردان کریں۔ سادہو نتیانند جی نے ۲۸۔ جولائی کو گنگوہ سے جا کر ایک ویاکھیان شارع عام بازار سہارنپور اور وہاں سے جاکر دیوبند میں چھ ویاکھیان دئے پھر انبہٹہ شیخاں میں ایک ویاکھیان دیا پھر نکوڑ میں ویاکھیان ہوئے

جلال آباد سے منتری آریہ سماج لکھتے ہیں۔ کہ ۱۱ اگست ۱۹۰۲ء کو فریق مخالف یعنے مہاتما پارٹی نے سماج مندر کا دخل تحصیل کا چپراسی آکر دلا گیا۔ پورے دو سال کے بعد مہاتما پارٹی نے سماج مندر پر قبضہ حاصل کیا۔ مہاتما کا ایجنٹ رہنے والا ہے۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۲ء بروز اتوار سماج مندر میں سجاوٹ کی ۵۰ آدمیوں کے ہون کیا گیا۔ اور ہرگوبند والی لواسی بھائیوں نے ہارمونیم باجہ کے ساتھ بھجن گائے اور لالہ گوربخش رائے خزانچی سماج نے پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات میں نے آریہ دہرم پرورشہ رہنے کے لئے مختصر سا ویاکھیان دیا۔ پھر بھجن ہوئے۔ حاضرین کو حلوا بانٹا گیا۔ منشی دینا ناتھ جی گوبند والی لواسی نے ننھ تلکپت نیکلیں سماج کو دان دیں یہ تجربہ نہایت ادر درستنگار روہی۔ دواکثر پرکاش۔ جن کا سماج بذاتہ دل سے مشکور ہے۔

بنوں سے لالہ گورو پیارا جی منتری سماج لکھتے ہیں کہ (۱) آریہ سماج کے سپتاہک جلسے میں مورخہ ۳۰۔ اگست کو سردار سادہو سنگھ جی تاجر کتب نے آریہ ورت کی دشا اور آریہ سماج کی ضرورت پر ۲۰۰ آدمی کی حاضری میں ایک عمدہ لیکچر دیا

(۲) مورخہ ۱۰۔ اگست کو سردار سادہو سنگھ جی کا لیکچر الہام پر ہوا۔ لیکن وہ بباعث علالت طبع کے اسکو پورا نہ کہہ سکے۔

(۳)۔ ۷ا۔ اگست کو لالہ آتما چند صاحب ورما ڈیرہ اسمعیل خاں نواسی نے استری جاتی کی موجودہ حالت پر ایک نہایت ہی عمدہ لیکچر دیا۔ جس سے کہ سامعین نہایت ہی محظوظ ہوئے اسی روز لالہ آیا رام صاحب ہیڈ کلرک ہلوڈ گمشٹ نے اپنے گھر ہون کر دیا۔ اور تمام آریہ بھائیوں کو بھوجن دیا۔

(۵) آریہ سماج کا وارشک اتسو مورخہ ۹ و ۱۰ و ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہونا قرار پایا ہے آریہ سماج کے اوپدیشک ویدپرچار کے لئے خاص طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ سٹر بیتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پردان مہاشے کی سیوا میں لو دیدن ہے۔ کہ وہ اس اتسو کو آگے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ ہونے کے لئے انتظام کریں گے۔ اور خود تشریف لاکر ہم لوگوں کے اتساہ کو بڑھا دیں گے۔

(۶) شری بان برہمچاری نتیانند جی وسولی

دشیشودا نند جی - وسوامی درشنا نند جی
وسوامی آتمانند جی سے اخاص طور پر پرارتھنا ہے کہ وہ ہی تشریف لاکر سرحد کے آریوں کو خصوصاً اور دیگر لوگوں کو عموماً اپنے درشنوں اور منوہر لیکچروں سے کرتارتھ کریں گے۔

ملتان - ۷ اگست کو حسب معمول بازار پر چار شام کے وقت ہوا - جہاں منوہر بھجنوں کے علاوہ ویاکھیان بھی عمدگی سے ہوا
۷۔ اگست کو سماج کی ڈیبیٹنگ کلب میں مضمون ریبرتھ پر دو سسٹم تھا۔ لالہ سولشی رام جی۔ مہتہ جیمنی جی - ٹھکر بیہاری رام جی - لالہ سنگت رائے صاحب لالہ بھگت رام جی - اور لالہ مرلیدھر جی نے تقریریں کیں پنڈت ملا رام جی شاستری میر مجلس اس کارروائی کے تھے۔
۸۔ اگست - لالہ حاکم رائے کی لڑکی کا بواہ سنسکار لالہ دیا رام صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہرادری سکول کھرڈر کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا - تمام سماج کے تمام پرش شریک بواہ ہوئے۔
۹۔ اگست - لالہ حاکم رائے کی دوسری لڑکی کا بواہ سنسکار حسب رسومات مندرجہ سنسکار ودھی ہوا۔
۱۰۔ اگست کو سماج کی کارروائی میں لالہ چمن لال جی نے اپاسنا کرائی - اور مہتہ جیمنی جی نے کٹھ اپنشد سے کتھا شروع کی - کتھا بہت ہی دلچسپی سے ہوئی۔
۱۱۔ اگست کو مہاراج ادھیراج شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی یادگار میں آریہ سماج کے مندر میں ہون بھجن اور پرارتھنا کرائی گئی۔ مہتہ جیمنی جی نے پرارتھنا کرائی - جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان بھی اس جلسہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور انہوں نے منشی بیان کنہیا لال جی کے مبارکبادی کے بھجن کو بہت شوق سے سنا۔ تعـ ۔ دہ

حاضرین بہت تھی۔ مہتہ جیمنی جی نے بہت مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

لودھیانہ - تاریخ ۲۸ - اپریل ۱۹۰۲ء کو مہاشہ منشی رلیاں سنگھ ٹھیکہ دار آریہ سماج لودھیانہ کی ماتا جی کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا - اور مہاشہ موصوف نے مبلغ عـہ روپیہ حسب ذیل سماجک فنڈوں اور مبلغ دو روپیہ آگروال راجپوت سبھا میرٹھ کو جملہ عـہ روپیہ دان دیا۔
کنیا پاٹھ شالہ جالندھر عـہ - یتیم خانہ فیروزپور عـہ ۔ ویدپرچار فنڈ ضلع عـہ - گورو کل ہردوار عـہ اینگلو ویدک پاٹھ شالہ قصبہ لودھانہ للعہ
(۲) تاریخ ۱۱ - جون ۱۹۰۲ء کو چودھری مولراج سنگھ صاحب زمیندار موضع برائی کی دو پتریوں کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار ہونے کے بعد بر طرف سے عـہ روپیہ بتفصیل ذیل دان کئے گئے۔
پنڈتوں کو عـہ - اینگلو ویدک پاٹھ شالا لودھانہ ــہ یتیم خانہ فیروزپور عـہ - گورو کل ہردوار عـہ آریہ سماج لودھانہ عـہ - آریہ سماج برال عـہ لوکل اپدیشک فنڈ ضلع مظفرنگر عـہ - راجپوت سبھا للعہ دوسرے دن بعد کھانا کھانے کے سبھا ہوئی اور آریہ سماج لودھانہ و دیگر پنڈتان نے جو شادی میں شامل ہوئے تھے - آریہ اپدیش کا پرچار کیا

بیان پور آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ - ستمبر ۱۹۰۲ء بروز سنیچر و اتوار ہوگا - کوئی سماج ان تاریخوں پر جلسہ کا بندوبست نہ کرے۔

بٹھنڈا - مہاشہ بشیر جی ایک دھورت گوربت نامی کی بابت لکھتے ہیں کہ وہ پرلے درجہ کا بدچلن ہے - سجنوں کو جابجا دھوکہ دیتا پھرتا ہے - حلیہ اس کا اس پرکار ہے۔ گندمی رنگ - قد میانہ - کتری ہوئی ڈاڑھی - عمـر

ھیں اور پینتیس کے درمیان - قدرے سنسکرت جانتا ہے - کبھی اپنے تائیں آریہ سماج کا آنریری اپدیشک اور کبھی دام مارگی تبلاتا ہے سجنوں کو خبردار رہنا چاہئے - ایسے دھورتوں کا پالن سے ہی سہائتا کرنا یوگیہ نہیں ہے۔

احمد پور شرقیہ سماج کے ہفتہ وار جلسے رونق سے ہوتے ہیں - لالہ ہاڑی مل جی سپرنٹنڈنٹ جلسوں میں اپنے منوہر ویاکھیانوں سے شروتاگنوں کو لابھ پہونچاتے ہیں۔

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ ستمبر کو ہوگا - نگر کیرتن ۱۴ - کی شام کو ہوگا آریہ بھائی اور اپدیشک شریک جلسہ ہوکر اتسو کی شوبھا کو بڑھا دیں۔

گوہاٹی ناگا ہلز آسام سے منشی بیان مُراکٹر جوالا پرشاد جی لکھتے ہیں کہ ۲۰۷ روپیہ یہاں پر چندہ اکٹھا کیا گیا - اور اس طرح پر تقسیم کیا گیا۔

ودھوا بواہ سہایک سبھا ... عـہ
پنجم اتر ودیش شاہجہان پور ... عـہ
ویدپرچار فنڈ پنجم اتر دیش مراد آباد للعہ
ویدپرچار فنڈ بہار بنگال رانچی ... عـہ
یتیم خانہ آریہ سماج بریلی ... عـہ
یتیم خانہ آریہ سماج اجمیر ... عـہ
گورو کل ہردوار ... عـہ
منشی ہر دواری لعل جی اپدیشک کو ایک دھرم سمبندھی سوال کے لئے ... عـہ
منی آرڈر خرچ ... ۱/
کل میزان ... ۲۰۷

باقی للعہ روپے کے ٹریکٹ اور سنگا کیرتی پستک وغیرہ منگوا کر تقسیم کروں گا۔ جملہ چندہ دہندگان خصوصاً صوبیدار میجر صاحب گنگا رام کار کی اور چودھری سنہہ رام جی نہایت ہی شکریہ کے مستحق ہیں - فہرست شائع کرنے کی گنجائش نہیں

بیسیاں - الموڑا کے پنڈت ورگا دت شرما ممبر آریہ سماج ۱۲۔ اگست کو دیہانت ہو گیا۔ عمر کم بستہ برس کی تھی۔ ...ایم کے اس سال سخت بخار سے ... جی جل ہی ... کو رفت ہوا ... سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ بیوی ... سب ... پیشن نہیں پاسکتی۔ صبر کے سوا کچھ چارہ نہیں ہے۔

لوہاردگی آریہ سماج کے لئے بند سال ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ لالہ مٹن لال پردھان۔ لالہ ... رام اپ پردھان۔ لالہ دیالال منتری۔ لالہ ... اپ منتری۔ لالہ ساہو رام لائبریرین۔ لالہ ... رام خزانچی۔ پنڈت ... جی نے یہاں متواتر کئی روز تک دھرم پرچار کیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

سنبھل آریہ سماج میں پنڈت بسنت رام جی اپدیشک نے ۸ اور ۹۔ اگست کو دو بہت عمدہ لیکچر دئے۔ شام کو جشن تاجپوشی کی خوشی میں نگر کیرتن کیا گیا۔ اور پنڈت جی کا ... لوکل دیا کھیان ہوا۔ قریب قریب تمام رؤسا و امراء قصبہ شریک جلسہ ہو گئے۔

جلیل پور ضلع بلندشہر آریہ سماج میں بتاریخ ۱۱۔ اگست ۱۹۰۲ء سماج کا اُتسو لالہ ... جی کے مکان پر بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ ... مختلف مہاشیوں نے ... سبھا کو دان دیا۔ ... جی آریہ سماج ... لالہ ... رام جی کی ... سے ... لالہ ... صاحب نے ... مکان ... لئے ... جلسوں کے لئے ... آریہ سماج ... لیکن ... پنڈت ... [illegible]

فیروزپور صدر آریہ سماج کے آریہ بھائیوں نے تقریب تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ۹۔ اگست کو پہلے نگر کیرتن کیا پھر سماج مندر میں بھجن وغیرہ کے بعد لالہ ... کشن جی پردھان سماج و لالہ ... رام نے حسب موقع تقریریں کیں۔ اور ماسٹر آتما رام جی نے ... پڑھا۔ یتیم خانہ کے ... یتیموں کو ... کھلایا گیا۔ اور ... کو کپڑا تقسیم ...

قایم گنج خوشی کی بات ہے کہ ہمارے آریہ بھائی ... اور ... کے ہاں پتر اتپن ہوا جس کا جات کرم اور نام کرن سنسکار ویدک ریتی انوسار پنڈت بھدر دت جی نے کر دیا۔ پنڈت جی یوم پیدائش سے نام کرن سنسکار ... سنسکار ہونے تک ہر روز ... ہون کرتے اور وید بھاشیہ ہوم کا ... سناتے رہے۔ سنسکار کے موقع پر لالہ ... رام جی نے ... روپیہ پاٹھ شالہ کو دان دیا اور سب حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ پنڈت بھدر دت جی کو گورو ... پاٹھ شالہ میں تعلیم پانے کے لئے لالہ صاحب نے خاص امداد بطور وظیفہ ... کا وعدہ فرمایا۔ پرماتما بالک کو عمر دراز عطا کرے۔

وزیر آباد ... کہ وہ لالہ ... رام جی سوداگر ... کی لاہور ... سے ... دیکھا گیا بہت اُتم ... ہے اور ... اچھی دیتا ہے۔ لالہ صاحب سے ... منگا سکتے ہیں۔

پنڈ دادن خاں آریہ سماج میں پنڈت پورنانند جی اور لالہ ... رام جی ۲۹۔ اگست کو پرچار کے لئے تشریف لے گئے ایک ... کی حاضری میں پنڈت جی نے ... پر ایک ظاہر ... دیا کھیان دیا جس کا بہت اچھا اثر پڑا۔ بارش آ جانے کے سبب لالہ ... رام جی کا دیا کھیان نہ ہو سکا۔

آگرہ سے ... صاحب آریہ سبھا لکھتے ہیں: ایک خاص جلسہ آریہ سبھا آگرہ کی طرف سے بتاریخ ۹۔ اگست ... بجے شام شہنشاہ ہند کی تخت نشینی کی خوشی میں منعقد ہوا۔ جس میں ... اور شاد ... کے لئے ... کی گئی ... آریہ سماج ... سے ... کام کر رہا ہے۔

آریہ سماج ... کا سالانہ جلسہ ... ہوگا سب ... پدھار کر اُتسو کی رونق کو بڑھاویں۔

میانمیر آریہ سماج نے شریمتی ... دیوی ... مرحوم پنڈت لیکھرام جی ... اور بابو ارجن سنگھ ایڈیٹر آریہ پتربکا کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا۔

ڈیرہ غازی خاں آریہ سماج کے منتری ... لکھتے ہیں کہ چونکہ بابو ارجن سنگھ جی سابق ایڈیٹر آریہ پتریکا نے پتریکا کی اُنتی کی از حد کوشش کی جس سے پتریکا کو ایک معمولی حالت سے ... درجہ ... پر ... دیا جس سے آریہ سماج کو فائدہ پہونچتا رہا۔ اسلئے سماج ہذا بابو جی کی بیوقت موت پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ ... سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ... شانتی پردان کرے۔

گورداسپور کے آریہ بھائیوں نے ۹۔ اگست کو تقریب تاجپوشی شاہ ایڈورڈ ہفتم دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا۔ نگر کیرتن کرتے ہوئے سب بھائی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر پہنچے جہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے سب بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔

آریہ سماج جلالاباد ضلع امرتسر نے اپنے ۱۰۔ اگست کے جلسہ انترنگ سبھا میں یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ سماج کی جملہ جائیداد کی مالک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سمجھی جاوے (۲) ایک سنسکرت پاٹھ شالہ کھولی گئی۔ ۲۰۔ اگست سے پڑھائی شروع ہوگی۔ ایک برس تک کوئی فیس نہیں لی جاوے گی۔ ۹۔ اگست کو تاجپوشی کا خاص جلسہ کیا گیا۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک تھے۔

پھونہ ضلع بجنور۔ بتاریخ ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۲ء کو ٹھاکر ... سنگھ کے پوتے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ ... پنڈت ... پردھان آریہ سماج ... نے ... دیا کھیان سنسکار کے ... پر ... حاضرین قریب چار سو کے ... ۳۰، ۳۱ اگست کو ... پنڈت شنکر دت نے دو دیا کھیان ... حاضری قریب ... (۳) تاریخ ۱۳ اگست ... کے پوتے کا نام کرن سنسکار ... پنڈت شنکر دت پردھان آریہ سماج ... نے کرایا اور ...

بیباقی حساب کے لئے نوٹس

قیمت اخبار	
۳/	بابو نیکھ رام صاحب خریدار نمبر ۳۶ لاہور انارکلی متصل دوکان میراں بخش دوائی فروش
۹/	دیوان کمہ دھاری لال ہیڈ ٹائم کیپر ریلوے ورکشاپ سابق ملتان حال لاہور خریدار نمبر ۳۷
۴/	لالہ بودھ راج صاحب معرفت مسٹر لالہ دیویدیال صاحب بک فروش پٹھانکوٹ خریدار نمبر ۲۳۵
۱۵/	لالہ پربھو لال صاحب کی معرفت محلہ براہمن پورہ جو ایک دفعہ پوسٹ ماسٹر جلیسر ضلع متھرا رہ چکے ہیں خریدار نمبر ۳۳۱
۹/	لالہ داوا کشن صاحب دفتر چیف اکونٹنٹ یوگنڈا ریلوے۔ ممباسہ افریقہ خریدار نمبر ۷۴۴
۱۳/	پنڈت امرناتھ صاحب بستی شیخ خریدار نمبر ۵۵
[illegible]	لالہ ستیا رام صاحب صراف اڈمڑاں خریدار نمبر ۵۶

مندرجہ بالا اصحاب کی سیوا میں نوٹس ہے۔ کہ ان کے نام اخبار ہذا مدت سے بند ہو چکا تھا۔ اور حساب کا بقایا آپ کے نام برابر نکلتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے نوٹس ہے کہ براہ کرم بہت جلد حساب بیباق فرما کر مطبع کو مشکور فرماویں

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضروری اطلاع

چونکہ دیکھا گیا ہے کہ اکثر بہت سے اصحاب ضرورتوں کے نوٹس مفت چھپانے کے لئے بھیجتے جاتے ہیں۔ جن کا منشا اگر ایک ایک دفعہ بھی مفت اندراج ہو تو بہ نسبت ایک صفحہ سے زیادہ اخبار کے کالموں میں سے جگہ کھینچ ہو۔ جس سے خریدار صاحبان کا ہرج ہے۔ لہذا نوٹس ہے کہ آئندہ کوئی نوٹس مفت نہیں چھپے گا۔ اور اجرت پورے نرخنامہ مندرجہ صفحہ اول اخبار ہذا لی جاویگی۔

المشتہر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی نتیانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی ترکیب بھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے (۲) جو اندر کھینچنے کی ودھی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرائی جیسے دکھا دینا ہی کہتے ہیں (۴) ٹھہرانے کی بھی (۵) اگر باہر وہاں بھی (۶) ویریہ چڑھانے کی ودھی جس کے کرنے پر ویریہ اور لشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور اب ٹائیٹل کے دیکھنے سے معلوم ہو قیمت ایک روپیہ چار آنہ + ۳۰۰ صفحہ کی پستک ہے اور ہر بلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لاہہ میں ملیگی ہے

نئے تحفے

قابل دید کتابیں

برائے فروخت

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مسیحی مذہب کا تحقیق بدھ دھرم

سنسکرت زبان کی عظمت اردو

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی بزبان اردو

معدن التہذیب اردو

مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی شادی اردو

حیرت انگیز واقعات اردو

سندھیا منظوم

بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول اردو

حصہ دوم راجپوتنی کی شادی اردو

حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ اردو

حصہ چہارم پنجم وششم

ثبوت تثلیث وید اردو

صداقت دھرم آریہ

سورگ میں سبجیکٹ کمیٹی اردو

ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائیل کیس اردو

ر ر ر ہندی اردو پرچار کی جنتری الٹے اچھر

ویدانت وسدھانت نوارن اردو

اپدیش منجری اردو

تماکو

سانکھیہ کارکا اردو

یوگ فلاسفی

آریہ درشن یونانی فلاسفی

انت کے رازہائے دھرم اکوڈ زیر طبع۔ شدھی زیر طبع۔ تحفہ اہل ہنود و اہل اسلام

المشتہر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L39

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

L39

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی

قیمت پیشگی

مطبوعہ ۲۸ بھادوں سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۲۳ | جلد ۴

قواعد اخبار

...بعض اصحاب بہوے سے درخواست
...اری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو
...پی ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد
...واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے ناحق مطبع کو
...بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلیئے آئندہ
...کسی کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز
...اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔

(۲) ...نمونہ کے پرچہ کے لیئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے
(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ
...مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ
...ہو وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔ البتہ جن
...اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ مجبوراً
...درج ہوتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	للعہ/	[illegible]
طلباء سے	ہے/	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لیئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لیئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ... فی سطر کالم شمار کر کے لی جاوے گی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہیئے۔ نیز ... کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ ... الشتہر ...

نوٹس!

یتیم خانہ کو تین اپدیشکوں کی ضرورت ہے جو جابجا دورہ کر کے یتیم خانہ کا پرچار کریں۔ اور یتیم خانہ کے واسطے امداد بھی فراہم کریں۔ ان اپدیشکوں میں علاوہ اعتبار اور نیک چلنی کے ویاکھیان کی شکتی اچھی ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار دی جاویگی۔ کرایہ ریل یا دیگر سواری جس سے وہ سفر کریں گے۔ اسکے علاوہ ہو گا۔ درخواست کنندوں میں سنسکرت دان اور آریہ جیون کو ترجیح دی جاویگی۔ جو صاحب درخواست کریں۔ اپنی سندات اور سفارش درخواست کے ساتھ بھیجیں۔ درخواستیں ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء تک آنی چاہئیں۔

المشتہر سکرٹری یتیم خانہ فیروزپور

ہر پرچارک کے حساب کی بیباقی کیجئے
نقیں ن

نمبر	نام باقی دار	باقی
۵۷۲	پنڈت بیلی رام صاحب ساکن چڑھا گورایہ ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ قلعہ دیدار سنگھ	[illegible]
۹۱۳	لالہ ایشور داس خلف رائے امیر چند صاحب جو مدت سے بھی فوت ہو چکے ہیں	[illegible]
۶۴۸	صاحب سکرٹری آریہ سماج تحصیل ضلع گجرات	[illegible]
۹۱۰	چودھری ڈھیر سنگھ صاحب منتری آریہ سماج بہرادلی پرگنہ اجیپورہ ضلع بدایوں	[illegible]
	ایضاً بابت چھپوائی کاغذات زیارت چودھری چینی سنگھ	[illegible]
۶۷۵	لالہ کنہیا لال صاحب رجسٹل منشی چھاؤنی جالندھر	[illegible]
۶۵۹	لالہ پربھی ناتھ صاحب سب اوورسیر محکمہ نہر امین پور علاقہ لائل پور	[illegible]
۹	بابو بشیشر ناتھ صاحب کلرک محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منٹگمری	[illegible]
۶۹۰	مہاشہ لچھمن پرساد صاحب رئیس جرگانوں ڈاکخانہ بلاری ضلع مرادآباد	[illegible]
۶۸۰	لالہ جگیو پال داس صاحب معرفت لالہ ہری چند صاحب نائب تحصیلدار ڈیرہ اسمعیلخاں	[illegible]
۶۸۹	مہاشہ بشن سنگھ صاحب بھنڈاری سٹوڈنٹ ایم بی سکول حصار	[illegible]
۶۸۸	سردار دیوا سنگھ صاحب داروغہ نہر جتوئی ضلع مظفر گڑھ	[illegible]
	لالہ تارا چند صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نیٹو جنرل ہاسپٹل چھاؤنی نوشہرہ	[illegible]

نمبردار بالا صاحبان توجہ فرماویں کہ انکے نام مدت سے اپنا چندہ ہے اور حساب کا باقی آیا انکے نام ہر ایک کتاب پر لکھا ہے۔ اسلئے توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ کرم بہت جلد حساب بیباق فرما کر مطبع کو مشکور فرماویں۔

اشتہار لیتی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع

ایک بار اسکو ضرور پڑھیگا

آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہنچ سکا۔ اسکو تو بہت ہی لوگ کہ سکتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آریہ دھرم کے پوتر بیجی ہیں۔ کمپنی ہذا نے اپنا کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک روپیہ چار آنے تھی۔ کمپنی ہذا نے ہیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں ان کو بہت کم دی جاویگی۔ ان کتابوں کا بہت سا حصہ چھپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپکی نذر ہوگا۔ علاوہ ان کتابوں کے جن کی قیمت کی کمی سو لوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مندرجہ ذیل پستکوں کی قیمت قریباً نصف کے کم کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع جن کا ڈیکلریشن عنقریب دیا جاویگا۔

نام کتاب		قیمت سابقہ	قیمت حال
ستیارتھ پرکاش	ہندی	۴	۳
ایضاً	گورمکھی	۴	۳
بھجن مانی بھگوتی جی	ہندی	۲	۱
ایضاً	گورمکھی	۲	۱
ستری دھرم	ہندی	نئی کتاب	[illegible]
ستری دھرم	ہندی و گورمکھی	ایضاً	[illegible]

بلا قیمت دیجاتی ہے سندھیا گورمکھی اردو ہندی آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک کاپی بلا قیمت ارسال ہوتی ہے۔ یکصد کاپی کے خریدار سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے۔

گھروں کی سجاوٹ کے لیے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو طیار کرد یے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ پرش ان کو منگوا کر علاوہ گھروں کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اٹھاویں گے۔

حروف سنہری کاغذ روغنی رنگدار

نمونے اردو حروف میں	
ایضاً	سنہری
ایضاً	انگریزی
اوم	اردو
ایضاً	ہندی
ایضاً	انگریزی

گایتری	منتر ہندی حروف میں
نیم	اردو
نیم	ہندی
نیم	انگریزی

المشتہر اوس پوری جنرل منیجر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

سنسار کی گتی

بوئر اب کیا کر رہے ہیں

گورنمنٹ برطانیہ اعظم کیساتھ صلح کرنیکے بعد بوئیر لوگ تو اپنے اپنے اُجڑے ہوئے گھروں کی درستی میں لگ گئے ہیں اور اُنکے دے بہادر جنرل (ڈی ویٹ ڈیلرے اور بوتھا) جوکہ آخیر دم تک متحدہ جنگ رہے۔ اُنکی مدد کے لئے یوروپ میں چندہ کرنے اور اپنی آئیندہ زندگی کے لئے کام ڈھونڈنے کی غرض سے نکلے ہوئے ہیں۔ پال کروگر سے یہہ سب مل چکے ہیں لنڈن میں شہنشاہ ایڈورڈ معظم کی زیارت بھی کر چکے ہیں اور اب ارادہ رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ اعظم کے وزرا سے مصلاح ہو کر ایک دورے پر نکلیں جس کی بابت شاہ بوئیروں کی مدد کے لئے چندہ جمع کریں۔ سابقہ گورنمنٹ آرنج کالونی کے پریسیڈنٹ سٹائن صاحب کو فالج مار گئی تھی۔ وہ ابتک زیر علاج ہالنڈ میں پڑے ہیں۔ جنرل لوکاس میئر کا بیانت ہو چکا ہے۔ گو جیسا کہ جنرل بوتھا نے ایک جلسے میں بجواب ایک ایڈریس کے بیان کیا تھا۔ بوئیر ایک برباد اور اُجڑی ہوئی قوم ہو گئی ہے۔ تاہم جس مردانہ ہمت سے ان لوگوں نے نئے حالات کے مطابق کام کرنا شروع کیا ہے۔ اور جس بردباری سے کہ اُنہوں نے اس نئی آفت کو برداشت کیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بطور ایک علیحدہ شعبہ سماج کے یہہ اپنی ہستی کے قائم رکھنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

ایک ایک اور دو گیارہ

جہاں وید مقدس میں سب سے اعلے ہدیت پرماتما کی طرف سے یہ ہے کہ جملہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ وچار کر کے کام کیا کریں وہاں ہندوستانی عام ضرب المثل بھی یہی بتلاتی ہے کہ ایک سے زیادہ آدمی جس بات پر ملکر وچار کریں اُسکی

کامیابی کی امیدیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اس اصول پر کام کر کے یوروپ کی قوموں نے جہاں اپنی آزادی کی حفاظت کی ہے۔ وہاں اُسکی حفاظت کے لئے سامان بہم پہونچانے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اسی جدوجہد میں اُنہوں نے علم کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ تیز کیا ہے۔ علمی تحقیقات کے لئے مُدت سے مختلف سوسائیٹیاں جاری ہیں۔ کوئی جغرافیہ کوئی اتہاس کوئی ہیئت اور کوئی نجوم غرضیکہ کوئی علمی صیغہ ایسا نہیں ہے جسکی تحقیقات کے لئے سینکڑوں ہزاروں آدمی ملکر کام نہیں کر رہے۔ ان سوسائیٹیوں کی کوششوں کے علاوہ ممالک یوروپ و امیریکا کی گورنمنٹوں کی طرف سے ان تفتیشوں کے اندر بڑی بھاری مدد ملتی ہے بر خلاف اسکے بھارت ورش میں ملکر کام کرنیکا مادہ ہی انسانوں کے اندر سے دور ہو گیا۔ قصہ مشہور ہے کہ اوائل عملداری سرکار انگریزی میں ایک رشتہ دار بڑے دن کی تقریب پر اپنے صاحب بہادر کے لئے ڈالی لے گیا دیگر روساء اور اہلکار تو میوہ جات مختلف اقسام لیگئے لیکن اُسنے مُدت سے حفاظت کے اندر بھوٹ رکھی ہوئی تھی۔ اُسی کو ایک عمدہ طشتری میں رومال سے ڈھک کر لیگیا۔ جب ڈالی پیش ہوئی تو صاحب بہادر حیران ہوئے اور پوچھا کہ اس معمولی بے ذائقہ پھل کو کیوں اس تکلف سے پیش کیا گیا۔ رشتہ دار نے جواب دیا "خداوند نعمت حضور کے پیش کرنے کے لائق اس سے بڑھکر کوئی میوہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں اس کی موجودگی نے ہی سرکار انگریزی کو یہاں کی بادشاہت دلوائی" افسوس کہ صدیوں کے تجربہ کے بعد بھی ہندوستانی پھوٹ کے ویسے ہی شوقین دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے کہ شہاب الدین غوری کو ہندوستان میں لانے کے وقت تھے۔ میرے دل میں اس قسم کے خیالات پاؤنیر میں یہ پڑھکر اُٹھے ہیں کہ بنگالیوں کی ساہتیہ پرشد نے مُدت سے بنگالی کوش اور ویاکرن کے بنانے اور پراچین بنگالی گرنتھوں کے اکٹھا کرنے کا وچار کیا تھا۔ اُس میں بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ مانا کہ جغرافیہ علم کیمیا۔ نجوم اور دیگر

علمی معاملات میں اسوقت ہندوستانی کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ گورنمنٹ وقت کی مدد اُنکو نہیں مل سکتی۔ تاہم اپنی ساہتیہ اور اپنی مادری زبان سنسکرت کی اُنتی اور رکھشا کے لئے تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کام بھی جسقدر بدیشیوں نے کیا ہے۔ اُسکا عشر عشیر بھی بھارت واسیوں سے نہیں ہوا۔ آریہ سماج اپنے دھرم کا سدھ رشٹی کے آدتک پہونچاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اُسکے اندر بھی ملکر کام کرنے کا اعلے مادہ موجود نہیں ہے۔ ورنہ کیا اب تک آریہ سماج اسقدر بھی نہ بتلا سکتی کہ پراچین گرنتھوں میں سے کون بچ رہے ہیں لیکن اس کام کو کرے کون۔ پردیکار کے لئے ریزولیوشن پاس کرنیکی کسی کو فرصت ہی نہیں ہے۔

اسے اصلاح نہیں کہہ سکتے

پاؤنیر کا ایک بنگالی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ وہاں کے کٹر ہندو خاندان میں سے بھی پردہ کی رسم دور ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ بتلاتا ہے۔ کہ جب لارڈ کرزن اور ہیر خاب نواب لفٹنٹ گورنر بنگال مرشد آباد تشریف لے گئے تو جس راجا کے گھر گئے اُسی کی لڑکیوں نے اُن کو ہار دغیرہ پہنائے۔ اور بعض کی عورتوں نے پردہ کے اندر سے بات چیت کی۔ حیدرآباد دکن میں اس سے بڑھکر حالت سُنی گئی۔ ایک ہندو مہاراجہ کے گھر جب حضور نظام تشریف لے جاتے ہیں تو اُن کے گھر کی تمام جوان عورتیں کھلے مُنہ حضور کے قدموں پر سر رکھتیں اور اُن کی زیارت کرتی ہیں۔ ان واقعات کے معنے یہ ہیں کہ اپنے حاکم کو خوش کرنے کے لئے اپنے فرقہ کے قاعدوں کو توڑا جاتا ہے۔ جسے کوئی بھی ذی شعور اصلاح نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح کی اصلاح تو راجپوت راجوں نے بھی مغلیہ بادشاہوں کو لڑکیاں دیکر شروع کر دی تھی لیکن پرتاپ سے بہادر راجپوت اور اُسکے بزرگ اور خورد ہمیشہ ایسے خود غرضوں سے نفرت ہی کرتے رہے۔

کاشی کا مشہور آبیندہ شاستراتھ

پنڈت شیو کمار شاستری جو کسی شاستراتھ ... نہیں

پہنچے تھے۔ رشر وتنہ بہ شنکرلال جی بجنور والا بھی کے پیچھے
ہیں پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ال یہ ہوا کہ بودہ کے پرمانوں
مسریوں کے ورق کے ورق بھرے پڑے ہیں۔ اگر سچ مچ
اسپر وادہ پرمانوں پر بھی فیصلہ کا دار و مدار رہا تب بھی
شاستری کی زبان وغیرہ بند ہو جاوے گی۔ خصوصاً اسکے
کہ پستیہ انگریزی تلاش کیے گئے ہیں۔ مہاراجہ دربھنگا
اور مہاراجہ بنارس نے تو انکار کر دیا ہے کہ انہیں کسی نے
بھی اس شاستر ارتھ کا ثالث بننے کے لئے درخواست نہیں
کی اور نہ ہی وے اب کرنے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن
ممکن ہے کہ کوئی اور بارعب اور ذی رتبہ ممبر مجلس
مل جاوے۔ اگر کوئی بڑا آدمی اس شاستر ارتھ کے انتظام
کے لئے نہ ملا تو ممکن ہے کہ پنڈت شیو کمار جی کو شاستر ارتھ
سے گریز کرنیکا بہانہ ہی مل جاوے۔ میرا یہ مطلب نہیں
ہے کہ وہ باقی زبان سے شاستری جی کا پکش کر سکتی
ہے۔ کیونکہ مجھے تو اس امر کا اقبال ہے کہ پنڈت
شیو کمار شاستری اسوقت کے سنسکرت دانوں کے
شرومنی ہیں۔ لیکن پکش نربل اور اسثیہ ہو تو دیا
اس کی پشتی ہی کیا کر سکتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ
شاستر ارتھ کسی خاص منزل تک پہونچے۔ کیونکہ بال
بیاہ کے بیورہ کو رواج دینے کے لئے کسی شاستر
ارتھ کی اسوقت ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اگر سنسکرت
دیا کے شرومنی ہی اسکی مخالفت میں ناکامیاب رہے
تو اسکا یہ اثر ضرور ہوگا کہ عام ہندوؤں میں سے
اس کی مخالفت کم ہو جاویگی۔

عمر طبعی کا کر

بنگال کے مشہور پنڈت
مدھو سودن ترک واچسپتی

کا وصال بھی ابھی اکسو برس سے زیادہ کی عمر میں دیہانت
ہو گیا ہے۔ اس خبر کو لکھتے ہوئے ایک بنگالی اڈیٹر پوچھتا
ہے کہ کیا باعث ہے۔ یہ عمر تھوڑی کا جاننے والا پنڈت
باوجود سخت دماغی محنت کی عادت کے اتنی بڑی
عمر تک پہونچا۔ اور برخلاف اسکے انگریزی یونیورسٹیوں
کے گریجویٹ کیوں جلد مر جاتے ہیں۔ میری رائے

میں اس سوال کا جواب صاف ہے۔ آریہ رشیوں
نے یہ اصول سمجھ لیا تھا۔ کہ من کے اندر جسقدر وکشیپ
ہو گے۔ اسیقدر عمر گھٹتی چلی جاویگی۔ اور وکشیپ
تب پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ ایک ہی وقت میں بہت سی
باتوں کی طرف دھیان دوڑتا پھرے۔ انگریزی تعلیم
نہ صرف ایک ہی وقت میں پانچ سات مضامین کی
طرف طالب علم کو رجوع کرتی ہے۔ بلکہ کالر اور کٹائی
تھیٹر اور لکچر ہال اور اسی قسم کی صدہا دیگر مہذب؟
کارروائیوں کی طرف اُسکی طبیعت کو کھینچتی ہے
جبکا اسقدر بڑا اثر ہے۔ پھر اُسکی خیریت کا خدا
حافظ ہے۔ آج کل کی تعلیم جہاں انسان کو "ہر فن
مولا"، بنا دیتی ہے۔ وہاں اُسکی انسانیت کو
تکمیل پہونچانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ عمر
بڑھانے کا بڑا ابھاری گُر یہ ہے کہ من کو وکشیپ
سے بچایا جاوے اور یہ تب ممکن ہے۔ جبتک
کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار کی لہریں
اپنے بس میں ہوں۔

جلسہ تاجپوشی کے ہندوستانی مہمانوں کا خرچ

سوال یہ تھا کہ
جو ہندوستانی
اور رؤسائے ہندوستان

کے وکیل بن کر جلسہ تخت نشینی پر لنڈن گئے تھے۔ اُن کا خرچ
کون ادا کرے۔ ہندوستانی اخبار تو درکنار اینگلو
انڈین پایونیر وغیرہ بھی یہی شور مچاتے تھے۔ کہ گورنمنٹ
اعظم کے خزانہ سے خرچ دیا جانا چاہئے۔ آخر کار سکرٹری
آف سٹیٹ کی بھی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے اب
ولایت کے خزانہ سے ہی خرچ دینا منظور کیا ہے
لیکن کیا اس شور و شر کی ضرورت تھی؟۔ ہندوستانی
رؤسا اسقدر دن چندوں خرید تحائف اور
نذرانہ وغیرہ میں خرچ کرائے ہیں۔ اُنکے چوتھے حصہ
وہ اپنا زاد راہ اور سب کھانے وغیرہ کا نکال سکتے تھے
اور پھر ہندوستانی کا قاعدہ ہی تو یہی ہے۔ کہ
جو زمیندار اپنی اسامیوں کو ہر پہر کی روٹیاں

اپنے بیاہ شادیوں پر کھیلاتا ہے۔ وہ پانچ پانچ
سات سات روپیہ بوجہ تنبول بھی وصول کر لیتا ہے
سرکار انگریزی نے بھی ہماری ہی رسوم کی
پیروی کرنی چاہی تھی۔ اس سے زیادہ کچھ نہ تھا

روس کا نام سنتے ہی چلے آتے ہیں

ایک صدی سے بہت
زیادہ عرصہ گذرا ہے

جب سے برابر روس کی آمد آمد سنی جاتی ہے
اسی روس کی چالبازیوں کی روک کے لئے سرکار
انگریزی نے کابل کے تخت پر ایک ایسا آدمی بٹھایا تھا
جسکی دوستی نے اس گورنمنٹ کو روس کی طرف سے
کچھ عرصہ کے لئے بے فکر کر دیا تھا۔ امیر عبد الرحمن
جب تک زندہ رہا دونوں بڑی طاقتوں کو ہاتھ
پر نچاتا رہا۔ لیکن اس اعلےٰ پالیسی باز حکمران
کے مرتے ہی روس کے خیالات بدلنے لگے۔

اب روس کے اخبارات یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں
کہ روس کو چاہئے کہ امیر کابل کو اپنے ساتھ خاص
عہدناموں کے لئے مجبور کریں۔ امیر حبیب اللہ
کی اب تک کی کارروائیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ ایک دانا حاکم ہے۔ اور اگر اُسے اپنی سلطنت
کی خیر اس میں معلوم ہوئی کہ دونوں کے ساتھ
رابطہ اتحاد بنائے رکھے۔ تو وہ بھی مزدور کاری
کی پالیسی سے چل کر دونوں کو ہی لوٹتا رہیگا
ورنہ اگر ایک قدم بھی چوکا تو دو ملاؤں
میں مرغی حلال ہو جاوے گی۔ اور حسب
تحریر ایک روسی اخبار کے جب انگلینڈ اور
روس ایک دوسرے کو دبانے کی طاقت نہ
دیکھیں گے۔ تو کابل کو نصفا نصف تقسیم
کر لیں گے۔ لیکن

رموز سلطنت شاہاں بدانند

اُپدیش

नैनमूर्ध्वं न तिर्यञ्चं न मध्ये प
रिजग्रभत । न तस्य प्रति मा
अस्ति यस्य नाम महद्यशः॥
" " " "

باوجود ناستک پن کی اعلےٰ سے اعلےٰ دلیلوں
کے۔ باوجود مادی جہان کی اعلیٰ سے اعلیٰ
خوبیوں کی موہنی مورت کے - کون انسان
ہے۔ جو مصیبت کے وقت آخرکار اُس کی شرن
کی طرف نہیں دوڑتا - **وہ** کون ہے؟ کہاں
ہے؟ کیا ہے؟ یہ سب نہ جانتے ہوئے بھی
منشیہ اُس کی طرف اِس طرح دوڑتے ہیں
جس طرح بچہ کہ اُس ماتا کی طرف بالک دوڑتا ہے
جس کی گود میں بیٹھ کر کہ اُس نے ایک مرتبہ
دودھ پیا ہے۔ ایسے اُسکو نہ جانتے ہوئے
اس کا مہالیس ہو رہا ہے - مورتی پوجک ہوں یا
منشیہ پوجک یہاں تک کہ ناستک بھی زبان حال
سے اُس کی بزرگی اور اُسکی عظمت کا اقبال کر رہے
ہیں - اُس لاانتہا کا انت کون لے سکتا ہے؟ اور اسلئے
اسکو پورے طور پر انسانی عقل کے اندر نہ سمانے
والا جانتے ہوئے بھی ہر ایک انسان کی ٹکٹکی اسیطرف
بندھ جاتی ہے - کیونکہ اپنی کمزوری سے واقف
ہوکر ہر ایک انسان اپنے ہم جنسوں سے مدد کی
امید سے ناامید ہوکر نیچے سے اوپر کو اٹھنا
چاہتا ہے - یہی باعث ہے کہ جہاں اپنی مشکل
کے وقت میں افریقہ کا جاہل اور مردم خور حبشی
آسمان کی طرف نظر اٹھاتا ہے - وہاں مہذب
یورپین بھی عیسیٰ کی پیروی میں اپنے آسمانی باپ
کی طرف ہی رجوع لاتا ہے - انہوں نے اُسے
بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج کے اندر تلاش کیا

اور کروڑوں نے دنیا کے اونچے سے اونچے
پہاڑوں اور چمکیلے سے چمکیلے سورجوں کی روشنی
کے اندر اُسکی جستجو کی جب تک یتھارتھ گیان سے
آزاد رہے - تب تک کسی قدر طفل تسلی ملتی رہی
لیکن جیوں ہی گیان نیتر کھلے فوراً آنکھ جھپک
گئی - آسمان کہاں ہے جہیں؟ کیا اس چمکتے ہوئے
مگر متغیر ستارے کی طرف اُس مہان آتما کی تلاش
میں سر اٹھا دیں - جو بیسیوں رشیوں کے ایک طرف
ستاروں کے جھرمٹ کا مرکز دکھائی دیتا ہے - آگ
اُس کی تلاش میں اپنے پیر کیطرف پرتھوی کے دھیر
سے کے آکاش کی طرف نگاہ دوڑا دیں - اِس
سرکشش کے اندر روشن آتما فوراً چلا اٹھتے ہیں
کہ نہ وہ اوپر - نہ وہ ترچھا - نہ بیچ میں ان آنکھوں
میں اُسے کون دیکھ سکتا ہے؟ جب اُس کا کوئی
آکار ہی نہیں - جب اُسکی کوئی مورتی نہیں - جب
نراکار آکاش سے بھی وہ سوکشم تر ہے - تو پھر
دشاؤں میں اُس کی تلاش کہاں ہو سکتی ہے -
کس دشا میں اُسے ڈھونڈیں؟ اگر پشچم میں نہو
تو پورب میں مل سکتا ہے - اگر اُتر میں دیاپک نہو
تو دکشن میں اُس کے درشن ہو سکتے ہیں - لیکن جبکہ
وہ سارے برہمانڈ کے اندر دیاپک ہے - جب
آکاش اور پرتھوی - جل اور وایو - اگنی اور
وقت کوئی بھی اُس کی دیاپکتا سے خالی نہیں
تو ایک ستھان یا ایک وستو کے اندر اُس کی
تلاش کمال جہالت ہے - جب کوئی ستھان
اور کوئی وستو بھی اُس کی موجودگی سے خالی نہیں
ہے - تو مکہ اور مدینہ - جگناتھ اور کاشی یروشلم
اور روم غرضیکہ کسی خاص ستھان میں ہی مارے
مارے پھرنے سے زندگی کا مقصد حاصل نہیں
ہو سکتا - پھر کیا اُس کی تلاش ہی نہ کریں؟
کیا حاضر و ناظر کہتے ہوئے بھی اُس کے
درشنوں سے محروم رہیں؟ - ہرگز نہیں!
بلکہ اُس سے پوتر اور بزرگ جگہ میں

تلاش کریں - جہاں کہ ہمیں اُس کے کھلے
درشن ہو سکتے ہیں - جو ہمالے کی چوٹی
کے علاوہ پرتھوی کی گہری سے گہری
کندراؤں کے اندر بھی موجود ہے - کیا
وہ چیتن مہان آتما چیتن جیو آتما کے اندر بھی
دیاپک نہیں؟ جب منشیہ کے ہردے کا وہ
ایشور ہے - اور وہی اُسکا انتر آتما ہے - تو
پھر اپنے انتہ کرن کے اندر اُسکی تلاش نہ کرکے
اوپر اور نیچے - دہنے اور بائیں نگاہ دوڑانا
اور پہاڑ و ندی - جنگل و بیابان کی خاک
چھانتے پھرنا کب دانائی ہے - اُس نراکار
آنند سوروپ پرماتما کو اپنے آتما کے اندر
ہی تلاش کرنا چاہئے - اور جب اُس کے
درشن ہوں تو اُس کی حضوری سے کبھی
بھی غیر حاضر نہیں ہونا چاہئے - ہے پران
پتی پرمیشور! آپ کے ستیہ سوروپ کو بھول
کر میں نے ستھانوں اور وستوؤں کے اندر
آپ کو تلاش کیا - حیوانوں اور انسانوں
کے جیون کے اندر آپ کے پرکاش کی کھوج
کی - لیکن کہیں پر بھی شانتی نہ ہوئی - کرپا
ندھا! - اِس طرح کی بھٹکنا سدیو کے لئے
ہی رہیگی؟ تحقیق اور پرمانوں سے ثابت کریں
کہ آپ میرے اندر براجمان ہیں - لیکن کیا
میرا جیون ثابت کرتا ہے - کہ میرا یہ وشواس
واستوِک ہے؟ - یدی سچ مچ آپ ہردیشور
ہونے کا مجھے وشواس ہوتا تو کیا میں سفا
کے بیٹھنے سے آپ کے سنمکھ پرکاش کرنے میں
رُک سکتا - ہے دیا مئے! کرپا کرکے وہ
اوشواسی ہردے کو وشواس پاتر
بنا۔ مجھے میرے کرتویہ کا سیدھا
مارگ دکھلائیے -

اوم شم

آتمک نظارے

رُدر سوروپ پرماتما کو نمسکار ہو

ہے رُدر! سچ تمہارے ہی بھئے سے سارے سنسار کے پرانیوں کو پیدائش جیون پردان کر رہا ہے۔ اگنی آپکے ہی بھئے سے ستھول کو سوکشم کرکے انہیں چیتن بھن کر دیتی ہے۔ وایو آپکی ہی پریری ہوئی ہزاروں میلوں کا سفر طے کرکے بیماریوں کو دور کرتی اور بادلوں کو لیجا کر برسنے سے زمین کو ہری بھری کر دیتا ہے۔ یہاں تک سنجوگ اور ویوگ دوارا جتنی کریا سنسار میں ہو رہی ہے۔ وہ تمہارے بھئے سے ہی نیہاوت چل رہی ہے۔ آپ کے نیائے شاسن کے دائرے سے کون بری ہو سکتا ہے! ہے رُدر! آپ میرے دانواڈول من کو نیہاوت دنڈ دیجئے۔ وے لوگ مورکھ ہیں جو کہ تمہارے رُدر روپ سے ڈر جاتے ہیں اس بھیانک روپ کے اندر ہی وچتر شیلتا کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ جسنے ایک مرتبہ تمہارے رُدر سوروپ کے درشن کئے وہ پھر سنسار میں نربھئے ہو جاتا ہے۔ جو آنند کے سمندر میں سے غوطہ مار کر نکل آوے اُسپر اگنی کا پھر کیا اثر ہو سکتا ہے؟۔ تمہارا رُدر روپ اپنے نیائے دنڈ سے ہماری سرو اپوترتاؤں کو دور کرنیوالا ہے۔ اسلئے ہے رُدر سوروپ پرماتمن! تمہیں میرا بار بار نمسکار ہو۔

خوئے بد را بہانہ بسیار

امریکا کے مشہور مدبر سلطنت و فیلسوف بنجامن فرینکلن کا ذکر ہے کہ ادائل عمر میں اُسے گوشت خوری سے اسلئے نفرت ہو گئی تھی کہ وہ اسے ہنسا اور نردیئتا سے لگا ہوا عمل تصور کرتا تھا۔ اٹھارہ برس کی عمر میں فرینکلن تلاش روزگار کے لئے گھر سے بھاگ نکلا۔ اور شہر نیویارک کیطرف چلدیا۔ رستہ میں ایک جگہ ہوا بند ہونے کے باعث کشتی رک گئی۔ ملاحوں نے مچھلی کا شکار کیا۔ اس شکار کو فرینکلن قتل بالقصد سمجھا کرتا تھا۔ اور بہت معیوب خیال کرتا تھا۔ کیونکہ اُن بیچاری مچھلیوں نے کبھی انسان کو تکلیف نہیں دی تھی۔ جب تک مچھلیاں پکڑی جاتی رہیں۔ فرینکلن کی دلیل کام کرتی رہی۔ لیکن جبکہ تلنے کی بو کڑاہی سے آئی تو پرانے سنسکار جاگ اُٹھے۔ اور ہنسا کے اصول پر نوجوان فرینکلن نے نظر ثانی شروع کر دی۔ پھر بھی دلیل میں کوئی نقص نہ دکھلائی دیا۔ آخرکار اُسے خیال آیا۔ کہ جب ایک بڑی مچھلی کا پیٹ چیرا گیا تو اُس کے پیٹ سے ایک چھوٹی مچھلی برآمد ہوئی تھی اسپر ہوس کا ستایا ہوا فرینکلن بے اختیار مچھلیوں کو مخاطب کرکے بول اُٹھا۔ "اگر تم ایک دوسرے کو کھا لیتی ہو تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم سب تم کو نہ کھا دیں"! اپنے بڑھاپے کی عمر میں اس کہانی کو بیان کرکے فرینکلن کہا کرتا تھا "با دلیل انسان ہونا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ جو کچھ انسان کرنا چاہے اُسکے لئے دلیل ڈھونڈھنا یا پیدا کر لینا کچھ مشکل نہیں ہے"!

پریہ پاٹھک گن! کیا فرینکلن کے اس قول کی تصدیق ہم روزمرہ اپنی زندگیوں کے اندر نہیں دیکھتے؟ مجھے ایک بھائی کا قصہ یاد ہے۔ جو آریہ سماج کے بڑے بھگت تھے اور بڑی شردھا سے اُسکے جلسوں میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ایک روز سماجک کام کے لئے چندہ کی ضرورت پڑی شردھالو آریہ بڑے امیر لیکن کنجوس تھے۔ اُنسے بھی چندہ مانگا گیا دوسرے دن پر اُنہوں نے ٹال دیا۔ جب دوسرے دن سماج کے منتری اُن کے گھر پر گئے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے جیو اور برہم کی ایکتا پر وشواس ہو گیا ہے۔ اسلئے چندہ نہیں دے سکتا۔ ایک بھائی آریہ سماج میں بڑے پرتشٹھت تھے۔ مانس بھکشن کا بڑا زوردار کھنڈن کیا کرتے تھے۔ کلچرڈ بھائیوں کے فرینکلن مسلک کی خوب دھجیاں اُڑایا کرتے تھے۔ اُنہیں خاص کاموں کا وشیش بنا جنکی پڑتال شروع ہوئی وہ ناراض ہو گئے۔ اب اُن کی نظروں میں آریہ سماج کا خاتمہ ہو گیا۔ اُنہوں نے اپنے سماج کو نمستے کر لیا۔ لیکن ساتھ ہی رائے قائم کر لی کہ چونکہ کلچرڈ لائق ہیں۔ اسلئے اُنکی ترقی لازمی تھی۔ اور چونکہ مہاتما کا لائق ہونا ہے اسلئے اُنکی قدر کرنا بالکل لازمی تھا۔ بس دلائل کے مطابق کچھ روز ہونیکے عملاً دیا رہ گئے۔ آریہ سماج گذشتہ دو برسوں میں کسقدر بھائیوں نے اسی قسم کی دلیلوں سے اپنا جامہ کو تبدیل کیا؟ اسی انسانی کمزوری کے شکار ہو کر جب اسوقت اٹاوہ نواسی پنڈت بھیم سین آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف دلائل پیش کر رہے ہیں تو آریہ سماجی متعجب ہو جاتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ آریہ سماج میں بھی اُن کے اندر ایسے آدمی موجود ہیں جو کہ سوارتھ پورتی کے لئے اپنے جملہ قائم کردہ اصولوں کو بھول دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ معقول انسان ہونیکا یہی فایدہ ہے کہ ہر ایک خواہش یا تقاضا منتویہ کے لئے دلیل پیدا کر سکتا ہے۔

ابھیاس کیا زبردست ہے

کرتارپور کی ویساکھی کے میلہ کے دن مجھے معلوم ہوا کہ میرا ایک عزیز بس روپیہ لیکر میلہ میں کچھ شرابیوں کے ساتھ چلا گیا ہے۔ عزیز کو بچانے کے لئے بگھی جوڑی اور میں اُدھر کو روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک معزز دوست نے اور کرتارپور جانے کیلئے میری بگھی روک لی۔ مجبوراً اُنہیں ساتھ چڑھا لیا۔ لیکن گاڑی ہانکتے ہی پچھتایا کیونکہ اُنکے منہ سے شراب کی بدبو دماغ پراگندہ کر رہی تھی۔ لیکن میرے معزز دوست نے شراب نوشی کا ابطال کرکے اسکا کھنڈن شروع کر دیا۔ میں نے اپنی ساری عمر میں ایسا زبردست کھنڈن کبھی نہیں سُنا۔ لیکن جب ہم کرتارپور پہنچ کر تانگہ سے اُترتے ہی اُنہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ ایک گلاس غٹاغٹ چڑھا گئے۔ میں نے اُسوقت محسوس کیا کہ ابھیاس کے روبرو دلیل اور اخلاق وغیرہ کے سبق کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ جو لوگ خاص خاص برائیوں پر زبانی لعنتیں بھیجتے ہیں دیکھا گیا ہے کہ ابھیاس کے وشی بھوت ہو کر وے ہی اُن برائیوں کی زنجیروں کے کاٹنے میں ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ وشیوں کی غلامی سے جو شخص آزاد ہونا چاہے اُسے چاہیئے کہ جسقدر ابھیاس سے وہ اُس غلامی میں پھنسا تھا اُس سے چوگن ابھیاس اُسکے ترک کرنے کے لئے عمل میں لا دے۔

والمیکی رامائن پر ایک سرسری نظر

نمبر ۲

والمیکی رامائن کے مضامین کی پڑتال کرنے سے پہلے یہ ضروری تھا کہ اس امر پر بھی وچار کیا جاتا۔ کہ یہ گرنتھ کس زمانہ میں بنایا گیا۔ کس قدر عرصہ اس پستک کو تصنیف کئے ہوئے گذرا ہے۔ مگر افسوس جیسا کہ میں نوٹس کر چکا ہوں۔ اس وقت وہ کافی سامگری میرے پاس موجود نہیں ہے۔ کہ جس کی مدد سے اس اہم سوال کو حل کرنے کی کوشش کر سکوں۔ اس واسطے اس وچار کو کبھی اور سمے کے واسطے چھوڑا جاتا ہے۔ بہرحال اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ یہ پستک مہابھارت کے زمانہ سے بہت عرصہ پہلے تصنیف ہوئی ہے۔ کیونکہ مہابھارت کے **بن پرب** میں راجہ یدھشٹر کو رشیوں نے مختلف اُپاکھیان کتھائیں سناتے ہوئے راجہ رامچندر جی کی کتھا بھی سنائی ہے۔ جس میں شروع سے راون کے یدھ کے حالات درج ہیں عام طور پر بھی یہ خیال مشہور ہے۔ کہ رام اوتار ترتیا یگ میں ہوا ہے۔ اور مہابھارت کلیگ میں ہوا۔ لہذا اس میں کوئی شک باقی نہیں رہا کہ یہ پستک مہابھارت سے بہت عرصہ پہلے بنائی گئی ہے۔ اس کے مصنف کی بابت بھی کوئی شک نہیں ہے۔ کہ یہ والمیکی رشی کی ہی تصنیف ہے۔ اسلئے اسپر زیادہ وچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسوقت جو پستک والمیکی رامائن کی ملتی ہے۔ اُن میں کانڈوں اور سرگوں کی تقسیم اس پرکار کی پائی جاتی ہے:-

اوّل بال کانڈ جس میں ۷۷ سرگ ہیں
دوسرا ایودھیا کانڈ جس میں ۱۱۹ سرگ ہیں
تیسرا آرنیہ کانڈ جس میں ۷۵ سرگ ہیں
چوتھا کشکندھا کانڈ جس میں ۶۷ سرگ ہیں
پانچواں سندر کانڈ جس میں ۶۸ سرگ ہیں
چھٹا یدھ کانڈ جس میں ۱۲۸ سرگ ہیں
ساتواں اُتر کانڈ جس میں ۱۱۱ سرگ ہیں

اس پرکار سات کانڈ ہیں۔ جس میں ۶۴۵ سرگ ہیں۔ تمام مطبوعہ پستکوں میں یہی تقسیم پائی جاتی ہے۔ جس طرح کہ دیگر گرنتھوں کی اشاعت بذریعہ چھاپہ خانہ ہوئی ہے۔ اسی طرح سے یہ پستک بھی مختلف قلمی نسخوں کا باہم مقابلہ و موازنہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ دراصل جن لوگوں نے نہایت پرشرم سے اس امولیہ گرنتھ کے شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ وہ آریہ ستان کے بھاری شکریہ کے مستحق ہیں۔ مگر ایک بھاری ہانی بھی اُن لوگوں نے پہونچائی ہے۔ جس کا میں ابھی ذکر کروں گا برہمو سماج کی طرف سے سمت ۱۹۲۹ میں ایشور پرستی بابو دوارکا ناتھ صاحب پنڈت ہیم چندر بھٹاچاریہ نے ایک پستک والمیکی رامائن کا چھپوایا تھا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے بڑی بھاری محنت سے بھارت ورش کے مختلف صوبوں سے مختلف قلمی نسخے جمع کر کے اُن کا باہم مقابلہ کر کے یہ پستک شائع کرایا۔ اس کام میں بیچارے پنڈت جی کو سخت دقت پیش آئی۔ انہوں نے مختلف قلمی نسخہ جات میں اسقدر گڑبڑ دیکھی کہ پنڈت جی گھبرا گئے۔ میں اُن کی اپنی وگیاپن (جو بال کانڈ کے شروع کرنے سے پہلے انہوں نے لکھا ہے) ذیل کا اقتباس درج کرتا ہوں۔ جو کہ پنڈت جی کی اصل سنسکرت سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

"جب میں نے اس پستک کے شودھ کرکے چھپوانے کے واسطے کام آرمبھ کیا۔ اور دیش میں جہاں جہاں سے پستکیں (قلمی نسخہ جات) دستیاب ہو سکیں اُن کو جمع کیا۔ تو اُن میں میں نے پاٹھ (عبارت) اور ترتیب کا اسقدر فرق دیکھا کہ میری عقل چکرا گئی پھر میں نے دکشن دیش سے اور پشچم دیش سے قلمی نسخے منگوا کر دیکھے بھالے تو وہاں یہ دیکھا گیا کہ لکھاریوں (کاتب) نے اکثر تو لکھائی کے نہایت خوبصورت لکھے ہیں۔ مگر چونکہ اُن کو ودیا سنسکرت کی نہیں تھی۔ اسواسطے اصل مطلب کو نہ سمجھتے ہوئے کچھ کا کچھ بگاڑ کر لکھ دیا ہے۔ بنگال دیش کی لکھت کی پستکوں میں اس کے برخلاف دوسرا نقص دیکھا گیا ہے۔ وہ یہ کہ یہاں کے لکھاری (کاتب) بہت شاستروں کو پڑھے ہوئے تھے شودھن کرنے کی غرض سامنے رکھ کر اپنے من گھڑت پاٹھ اپنے منشاء کے مطابق اُن پستکوں میں ملا دئے۔ اسواسطے ہمارے دیش کے قلمی نسخوں میں باہم بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صرف شلوک ہی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کیوں ایسا ہوا۔ بدھی چکرا گئی ہے۔ اسواسطے میں ابھی تک اس پر وچار کرنے والوں کے سنمکھ مشق وِدیارتھی کے ہوں"

اس اقتباس کو پڑھ کر ناظرین صاف معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ اس پستک میں بلاشبہ تحریف ہوئی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً جس پنڈت کو جب موقع ملا حسب مرضی شلوک گھڑ کر موقع مناسب پر بھر دئیے اس پستک کی شکل اس قدر بدل گئی ہے۔ کہ اصل اور نقل میں تمیز کرنا عام طور پر کٹھن ہو گیا ہے۔ بہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جن صاحبان نے اس طرح سے قلمی نسخہ جات کو باہم جمع کر کے اور اُن کا سنشودھن کر کے اشاعت کے واسطے پستک طیار کیا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا مذکورہ پنڈت جی نے تکلیف اُٹھا کر بڑے اُپکار کا کام کیا۔ وہاں ایسے صاحبوں سے نقصان بھی بڑا بھاری پہونچا ہے۔ وہ یہ کہ چونکہ اُن کے اپنے خیالات کا میلان اور جھکاؤ اپنے سدھانتوں کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اسواسطے اُن کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ اپنے مطلب کے پاٹھ اور شلوک اور بڑھائے رکھے جاویں۔ اور جہاں اُن کو اپنے خیالات کے برخلاف

کو کہ شلوک یا ادھیائے معلوم ہوا۔ تو یا ٹھک گن خیال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اُس ستو دہت پستک میں کیوں درج ہو گا۔ وہ اُس پستک میں جو اشاعت کے واسطے طیار ہو چکی ہے کھٹا ہی نہیں جا سکیگا۔ اور اُس کا حاشیہ اور نوٹ میں ذکر ہوگا۔ مثال کے طور سے لیجئے۔ اگر کسی شلوک یا ادھیائے میں کچھ مورتی پوجا یا اوتار کا کھنڈن یا ایجاد ہے گا۔ تو ایسی صورت میں وہ حاشیہ کے نیچے یہ نوٹ لکھ کر کہ یہ "پرکشپت ہے" ہی درج نہیں کریں گے جیسا کہ اکثر شلوک اور ادھیائے حاشیہ میں یہ نوٹ لکھ کر درج ہیں کہ یہ بعض میں نہیں پائے جاتے یا یہ "پرکشپت" ہیں۔ اُس کو اس طرح سے ہی درج نہیں کریں گے۔ اور درج ہو کس طرح سے۔ عموماً یورپ تک لوگوں نے پستک تشریح کر کے شائع کرائی ہیں۔ اور جس طرف اُن کے خیالات کا جھکاؤ تھا۔ اُسی طرف کے اپنے سدھانت کے انکول شودھ کر کے شائع کرائی ہیں۔ اور مجھکو اُن قلمی نسخہ جات کے درشن تک ہونے مشکل ہیں۔ یہ بڑی بھاری رکاوٹ راستہ میں ہے۔ اوپر کے ترجمہ میں پنڈت بھیم سین جی نے صاف طور پر اس امر کا اقبال کیا ہے۔ کہ من گھڑت پاٹھ اور شلوک خود تصنیف کر کے پستک میں خود غرض لوگوں نے شامل کر دئے ہیں۔ جیسے اُدے پور کی سورکھ گھاریوں نے ترمیم پر یہ کرپا درشٹی کری کہ اُشدہ پاٹھ لکھ دے۔ اور ودوان گھاریوں نے اپنے تصنیف کئے ہوئے کیول کلپت پاٹھ درج کرکے پوں ذیا درشٹی کی۔ اور جن مہاشیوں نے اُن کو تالیف کیا۔ اُنہوں نے ملکر دونوں جماعت کے گھاریوں کی غلطی سے آگاہ نہ کیا۔ بس پھر ا ___

رنجیر سے چنیں شہر یار سے چناں
حیال چوں انگبیر دقرار سے چناں

پستکوں کا ستیاناش کیوں نہ ہووے۔ اور باہم متضاد خیالات لکھنے سے کیونکر پستکیں بچ سکیں یہ

تو گھاری دکاتب) اور مؤلف صاحبان کی کرپا درشٹی کا ذکر ہوا ہے۔ ابھی ایک اور بڑی جماعت کا ذکر باقی ہے۔ جو آئندہ اشاعتوں میں مفصل بیان کیا جاویگا۔ وہ جماعت ٹیکہ کاروں کی ہے۔ جنہوں نے جہاں ایک طرف ان پستکوں پر شرح لکھ کر اُن کے سمجھنے میں ہمکو بڑی مدد دی ہے۔ دوسری طرف اپنے سدھانتوں کا پرچار بڑی دلکش طریقے سے کیا ہے۔ اور مولفان کی طرف سے ان مہاشیوں کو بھی جہاں کہیں کوئی پاٹھ یا شلوک اپنے خیال کے برخلاف ملا وہاں یا تو اسکو بالکل چھوڑ دیا یا اُسکے کھینچ تان کر ارتھ لگائے۔ یا اگر دونوں باتیں نہ ہو سکیں تو اُن کی تشریح بڑی طرفداری ہے۔ یہاں میں پاٹھک گنوں کے سامنے اسکا ایک درشٹانت پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بال کانڈ کے پہلے ادھیائے میں نارد رشی نے سری رامچندر جی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے

विषा ना स दृ शो वी र्ये

رامچندر جی وشنو کی مانند بلوان ہے۔ چونکہ اس سے یہ شنکا پیدا ہوتی تھی کہ اگر شری رامچندر جی وشنو کا اوتار ہوتے تو شلوک میں وشنو کی مانند بلوان نہ کہا جاتا۔ بلکہ خود وشنو کا روپ یا وشنو کا اوتار ورنن ہوتا ہے۔ مجکو تو شاید اس شلوک سے یہ شنکا نہ پیدا ہوتی۔ کیونکہ ہم تو آگے چل کر شروع کے چار ادھیاؤں کو بعد کی بناوٹ ثابت کریں گے۔ مگر ٹیکاکار شری رامانج جی کو یہ شنکا ضرور پیدا ہوئی۔ کیونکہ وہ خود ویشنو سمپردائے کے بڑے بھاری پرچارک ہیں۔ چنانچہ اس شلوک کی ٹیکا پر کہتے ہیں کہ

यद्यपि शणे विष्णुरेव सवे
कपस्थ तथा पि सानुषोपा
[illegible] मदात

ارتھات۔ اگرچہ شری رامچندر جی وشنو بھگوان کا سروپ تھے۔ مگر چونکہ انش بن کے اوپاد ہی

اُن کے ساتھ لگ گئی تھی۔ اسواسطے وشنو کے مانند کہنا بن سکتا ہے۔

پس اس طرح سے جہاں ہمیں اپنے سدھانت کے برخلاف کچھ درج کرنا پڑا۔ وہاں اس طرح ٹیکا کر دی گئی۔ اس طرح سے جہاں ایک گڑ بڑ ڈالنے والا ہو وے۔ وہاں مشکل ہو جاتی ہے۔ یہاں تو ایک دل کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس طرح سے شودھن کرنا کٹھن ہو گیا ہے۔ خود غرضی نے رتنوں کا انبار کر دیا۔ جواہرات کو کوڑا کرکٹ سے ڈھانپ دیا۔ اب اگر ادھر پرماتما کی کرپا ہو وے سے بھارت کا اُدھار پرماتما کو ہمارے کرم الوست منظور ہو وے۔ اُدھر آریہ بھائی پُرشارتھ کریں تو اس کوڑا کرکٹ صاف کر کے ان جواہرات کو نکال سکتے ہیں۔ اکیلے کے کرنے کا کام نہیں ہے۔

اس والمیکی رامائین پر اسوقت تک مجکو تین ٹیکہ کاروں کا پتہ لگا ہے۔ ایک ٹیکہ تو اس پر شری رامانج آچاریہ کی ہے۔ جو اسوقت تک والمیکی رامائین پر ملتی ہے۔ اسی ٹیکہ سے دو اور ٹیکہ کاروں کا پتہ لگتا ہے۔ ایک کا نام کتک۔ دوسری کا نام تتر تتھ ہے۔ یہ ہر دو ٹیکہ کار کتک اور تیرتھ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شری رامانج جی سے پہلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ شری رامانج جی نے اُن کو اپنے ٹیکہ میں کھنڈن کیا ہے۔ شری رامانج آچاریہ کے نام سے ہمارے آریہ بھائی اچھی طرح سے واقف ہیں۔ جو وشنو سمپردائے کے بڑے بھاری پرچارک تھے۔ اُن کی ٹیکا سے جیسی آشا آریہ بھائیوں کو ہو سکتی ہے۔ ویسی یہ ٹیکا ہے۔ باقی آئندہ -

اندر سنگھ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

(۱) مہاشے گوپال سنگھ جی لکھتے ہیں کہ جولائی کو میری شادی مقرر تھی۔ ناطہ نو سال سے ہو چکا تھا جب شادی میں ایک ماہ رہ گیا تو سنا گیا کہ میرا سسر ان خالصوں کے طریق پر شادی کریگا۔ لیکن پیتر پواہ ہونے پر قرار پایا کہ حسب خواہش جاری بواہ ہوگا۔ لیکن شادی سے ایک دن پہلے لڑکی کے والد نے لکھ بھیجا کہ بواہ گوردوارہ سے ہوگا۔ چونکہ ہم ویدک ریتی سے شادی کرنی چاہتے تھے۔ اسلئے اس ناطے کو خیرباد کہنا پڑا۔ اپنی جائے رہائش پر چلے آئے۔ اس پرکار کے انیل سمبندھیوں میں ایسی کارروائیوں کا وقوع میں آنا کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔

(۲) مہاشے ہرسروپ۔ دان کی مہاوزن کرتے ہوئے آریہ پرشوں کو سمجھتے دان شیل بننے کی پریرنا کرتے ہیں۔ خاص زور اس بات پر دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے دھارمک کاموں کو چلانے کے لئے ہندوؤں کی خیرات پر لٹہر نہ رہ کر خود ادار بننا چاہئے۔ اور جس پرکار ہندو لوگ اپنے مندروں کے بنوانے پر لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ آریہ پرشوں کو بھی آریہ مندر بنوانے اور دیگر انسٹیٹیوشن چلانے میں ویسی ہی ادارتا دکھانی چاہئے۔ (ایڈیٹر)

سانکھیہ درشن اور یوگ

موجودہ خیالات کے مطابق ودوان اسی امر پر متفق الرائے ہیں کہ سانکھیہ اور یوگ آپس میں ایک خیال کے ہیں۔ اسواسطے امید ہے کہ یوگ شاستر میں پیچیدہ مضمونوں کا مضمون کو صاف کرنے کی غرض سے سانکھیہ سے بھی سہایتا لی جاوے۔ اور یہ معلوم کیا جاوے کہ کہاں تک رشی کی رائے ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ سادھارن پنڈتوں کا فرض ہے کہ وہ رشیوں کے فیصلہ کئے ہوئے سدھانتوں کو بلاحجت منظور کریں۔ اور اپنی واقفیت کی بنیاد انہیں اصولوں پر رکھیں تاکہ باریک سے باریک اصول جو کہ ان کے دماغوں میں آنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ کسقدر آسان ہو جاویں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک منشیہ میں اٹھائیس پرکار کی کمزوریاں ہیں۔ وہ کمزوریاں ویراگ اور ابھیاس سے دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ

वैराग्यादभ्यासाच्च ॥

सा० अ० ३ - सू० ३६

اس سوتر کے دو حصے اسواسطے کئے گئے ہیں۔ کہ کیول ویراگ سے منشیوں کی اشکتیاں دور نہیں ہوتیں اسواسطے نہایت اوشیک ہے کہ جہاں دنیاوی وشیوں سے علیحدگی کی جاوے۔ دوسرے سادھن بھی کئے جاویں۔ کیونکہ انیک پرکار کی اودیا اوں کا دباؤ اس منشیہ پر ہر سے رہتا ہے۔ اور اسی خیال کو یوگ درشن بھاشیکار نے بھی دریافت کیا ہے

न तु बुद्धिनिवृत्तिरेव मोक्षो

अदर्शनकारणाभावात् ॥

योग - पा २ - सूत्रभाष्य २४

کہ بدھی کا وشیوں سے مدرت ہونا ابھی موکش نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ادرشن کارن کا ابھاو ہے۔ اس کہنے سے صاف پرتیت ہوتا ہے کہ بدھی کی نورتی کیا تب جبتک درشن کی پراپتی اور ادرشن کی ہانی نہ ہو تب تک موکش یا یوں کہو کہ اشکتیوں کا تیاگ اور پورن گیان کا پرکاش نہیں ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے سوتر میں صاف کہہ چکے ہیں کہ

दर्शनस्याभावे बन्धकारणस्य अदर्शनस्य नाश इत्यतो दर्शनज्ञानं कैवल्यकारणमुक्तम् ॥ पा २ · सू · २३ भाष्ये ॥

درشن کی موجودگی سے بندھن کے کارن ادرشن کا ناش ہوتا ہے۔ اسواسطے درشن ارتھات گیان کو موکش کارن کہتے ہیں۔ جہاں بھاشیکار یہ صاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سادھارن بدھی کے لوگ کہیں ادرشن کے معنے کچھ اور کے اور نہ لے بیٹھیں۔ اسواسطے

वस्तु प्रत्यक्षचेतनस्य स्वबुद्धिसंयोगः ॥

جو کہ ہر ایک منشیہ یا شیو (روح) کی چیتن بدھی سے میل ہے اسکو ادرشن کہتے ہیں۔ پس صاف ہے کہ جب تک ویراگ کے ساتھ ساتھ ادرشن کے ابھاو کا کارن نہیں ہے۔ اشکتیوں کا ناش ہرگز نہیں ہو سکیگا۔

ان اٹھائیس ۲۸ پرکار کی کمزوریوں کے دور کرنے کے واسطے اتنے ہی پرکار کے سادھنوں کی ضرورت ہے اور وہ بھی ۲۸ ہی پرکار کے ہیں۔ سادھارن طاقتوں کو ہر ایک پر ظاہر کرتے ہوئے رشی نے باریک اور مشکل باتوں کا ورنن کر دیا ہے۔ اور وہ شترہ پرکار کے ہیں۔ نو پرکار کی تشٹی ارتھات سنتشٹتا قبیل اور ۸ پرکار کی سدھیاں۔ یہ وہی سدھیاں ہیں جن کو یوگ شاستر کار نے بھی ورنن کیا ہے۔ سانکھیہ رشی فرماتے ہیں کہ۔

आध्यात्मिकादिभेदान्नवधा तुष्टिः ॥ ४३ ॥

ارتھات۔ آدھیاتمک وغیرہ بھید کے ۹ پرکار کی صبور وہ کون کون ہیں۔ اس پر جا کر جگیاسا پیدا ہوتا ہے۔ اس کو صاف کرنے کی غرض سے پہلے آپ کی توجہ سانکھیہ اور یوگ دونوں کی ایک ہی پرکار کے سوتروں کی طرف دلاتا ہوں تاکہ اس سوتر کے اپدیش وغیرہ کو سمجھ سکیں۔ سانکھیہ نے جس بات کو

वैराग्यादभ्यासा —

اس سوتر سے ظاہر کیا ہے یوگ میں

अभ्यासवैराग्याभ्यां तन्निरोधः ।

اس سوتر سے ورنن کیا گیا ہے۔ کچھ بھی بھید نہیں ہے

کیول شبدوں کا جوڑ توڑ ہے۔ پس ان سب
کو وچار پوربک دھیان دینے سے وہ کون سے
نو پرکار کی تُشٹی میں جلد سمجھ سکتا ہے۔ وہ یہ ہیں

(۱)	वितर्क	(۲)	विचार
(۳)	आनन्द	(۴)	अस्मिता
(۵)	श्रद्धा	(۶)	वीर्य
(۷)	स्मृति	(۸)	समाधि
(۹)	प्रज्ञा		

جب یہ نو پرکار کی طاقتیں کے بعد دیگرے پراپت ہو جاتی ہیں تو بعد ازاں سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ جس کو سانکھیہ کار اس طرح سے اپنے سوتر میں ورن کرتے ہیں کہ

ऊहादिभिः सिद्धिः ४४

اوہا (ترک وشیش) سے سدھی کی پراپتی ہوتی ہے یہ وہ سدھیاں ہیں جن کو پہلے سوتر میں۔ تشٹی اور میں آٹھ کہہ آئے ہیں۔ اور اس سوتر میں وہ کس طرح سے پراپت ہوتی ہیں۔ ورن کرتے ہیں اور انہیں کو یوگ بھاشیہ میں

एताव्य छ्वै [illegible]कारिणी

بتا آٹھ پرکار کی طاقت ورن کیا گیا ہے۔

ان نو پرکار کی شکتیوں (تُشٹی) اور آٹھ پرکار کی سدھیوں کو ملاکر ستر ہ پرکار کی طاقت ورن کیا گیا ہے۔ اور وہ ۲۸ پرکار کی اشکتیوں کے دور کرنے کا سادھن ہے۔ وہ اگر وچار اجاوے تو یہ ستر ہ پرکار کی اندریوں کی اور ایک من کی طاقت ہے کہ اٹھائیس ہوتی ہیں۔ جب تک وہ اشکتیاں ان میں موجود رہتی ہیں تب تک موکش پد کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ بے ستر ہ پرکار کے اپیشوریہ کچھ بھی ودّت ہو سکتے ہیں۔ اسلئے شاستر کار فرماتے ہیں۔ کہ

नैतरादितरहानेन विना ॥४५॥

इतरा ल ارتہات

ان ستر ہ پرکار کی طاقتوں سے الگ ہیں

داتہرات موکش پد کی پراپتی نہیں ہوتی۔

इतरद्य न न विना

دوسرے کے ناش کے بنا ارتہات اودیا کے کارن جو اٹھائیس پرکار کی کمزوریاں اُن کے ناش کے بنا۔ جب تک وہ کمزوریاں بنی رہتی ہیں تب تک سدھیں وغیرہ بھی کچھ موکش کا سادھن نہیں بنتی۔

اس سادھن کے کتھن سے سانکھیہ شاستر میں صاف کر دیا ہے۔ کہ گیان وشیش سے ستیہ ہی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ارتہات سدھی وبراگ اور ابھیاس سے پراپت ہوتی ہے۔ جب تک اوہا پراپت نہیں ہوتے تب تک سدھی نہیں آتی۔ اور اوہا دہاں آدی کے سبب سے پراپت ہوتی ہے۔

جو لوگ یہاں شدہ ۹ پرکار کی طاقت جبیری سے محروم ہیں، اُن کی گیان شکتی بھی کمزور رہتی ہے اسواسطے اوہا (طاقت گیان) کے ابھاؤ ہونے سے آٹھ پرکار کی سدھیاں کی پراپتی کدا پی کال نہیں ہو سکتی۔ ساتھ ہی شاستر کار نے صاف کر دیا ہے۔ کہ سدھیوں کو شاریرک پوستہا سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ یہ کیول گیان کی وشیش طاقتوں کا نام ہے۔ صاف سوتر کار فرماتے ہیں

ऊहादिभिः सिद्धि

کہ اوہا (ترک) سے سدھی ہوتی ہے۔ جو کہ آتما چت کا دھرم ہے۔ شریر سے اسکا کچھ واسطہ تک نہیں ہے۔ اس نوین کلپنائیں انیک پرکار کے خیالات پیدا کرتی ہیں جن کا مول میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

یہ سب پرکار کی طاقتیں ودوان لوگ ہی پراپت کر سکتے ہیں۔ اور انہیں کو ایشور پراپتی ہوتی ہے۔ ہر ایک سادھارن منشیہ نہ تو وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ اور پراپت شدہ کو قایم رکھ سکتا ہے۔ اسواسطے ودوان وشیش جو کچھ مان کی

کارن مانا گیا ہے۔ سدھیوں کا بھی اسی کو شاستر کار کارن مانتے ہیں۔ کون سنجیدہ پرش اس طاقت کو جو کہ گیان کا ساپیکش روپ ناقابل ہے بیان کیا جا چکا ہے۔ شریر کے بنے جوڑنے ہونے میں لگائے گا۔ یہ بالکل نوین کلپنا پرتیت ہوگی

(باقی آئندہ)

اف

بتہ بھگت رام

بھارتری سبھا کے نیم اور مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت

پیارے آریہ سجنو! آپ کچھ وقت سے تحریروں، تقریروں کے ذریعہ سے بھارتری سبھا کے نیموں کی تعریف سن رہے ہو۔ کہ جن کو سب سے اعلیٰ مرد ہنگارک اور وید کی ستیہ ہانتوں کو عملی شکل میں لاکر آریہ سماج کے علمی جیون کے نقصوں کو دور کرنیوالے ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ اسلئے میں آپ کی توجہ اس وچار کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ میں ان نیموں کے ظاہر ہونے سے قریباً دو برس پہلے وچار رہا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ بھارتری سبھا کے ممبر خصوصیت سے اور دوسرے آریہ سبھاسد عموماً آریہ سماج کی رکھشا اور ویدک دھرم کے پرچار کے لیے پکشپات چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے وچار کریں گے۔ اگر کسی جگہ مطلب کے ظاہر کرنے میں عبارت میں نقص ہو۔ تو کرپا کر کے اصلی مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے معاف فرما دیں گے۔ اگر کسی جگہ مطلب کے ظاہر کرنے

...ہی نیات میں نقص ہو تو کر پاک کے اصل مطلب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے معاف فرمادیں

مہرشی سوامی دیانند اور آریہ سماج

...کون ایسا پرش ہے۔ جو کہ مہرشی سوامی دیانند جی کے یوگ بل اور ودیا بل کو نہیں جانتا۔ ...ہون ایسا پُرش ہے۔ جو دھارمک سبھاؤں کے ساتھ سمبندھ رکھتا ہوا۔ مہرشی سوامی دیانند جی کے پرکاشت ویدک سدھانتوں اور ان کے بنائے ہوئے اکھنڈنیہ آریہ سماج کے نیموں کو دیکھ کر ایک ہے اُن کے بھاگ آتا ہونے میں سنت کرے: یعنی ہم اس وقت چاروں طرف سے یہ سُن رہے ہیں۔ کہ فلاں جگہ میں فلاں لوگوں نے بغیر آریہ سماج کی کوشش کے ویدک سدھانت کے الوکار کیا۔ اور فلاں سبھا نے مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت دلوستا فلاں کام کرنا سویکار کیا ہے۔ مختلف سبھاؤں کا قایم ہو کر کسی کسی پہلو میں اویدک سکاموں کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنا۔ ایک صحیح نتیجہ ہے۔ اور غیر ملکوں انگلینڈ۔ امیریکا وغیرہ دیشوں کے ودوانوں اور بھارت ورش کے بڑے بڑے ودوانوں کی بُدھیں ویدک سدھانتوں کو دیکھ کر شسدہ ہو رہی ہیں۔ اور چاروں طرف سے ویدک دھرم کی جے کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ مہرشی جی کے پرکاشت کئے ہوئے ویدک سدھانت اور نیموں کا کھنڈن ماتر ہی کھنڈن کرنے والا کوئی موجود نہیں ہے۔ مثلاً آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ جب دہلی میں بھارت مہامنڈل کا اتسب رچا گیا تھا۔ جس میں سارے بھارت ورش کے بڑے بڑے پنڈت ودوان آئے ہوئے تھے۔ ان ان کو جبکہ آریہ سماج کی طرف سے بار بار چیلنج دیئے جاتے تھے۔ لیکن پھر بھی کسی شاستراتھ کے لئے حوصلہ نہ پڑ سکا اور پنڈت بھیم سین جیسے ودوان ویدک سدھانتوں کو چھوڑتے ہوئے۔ آریہ سماج کے مقابلہ میں اگر کسی سدھانت کا ہی کھنڈن نہ کر سکے۔ بلکہ خود ہی منہ کی کھا لی۔ (آگرہ وغیرہ کا شاستراتھ ملاحظہ فرماویں) ایسی ہی اور بہت سی سبھائیں اور بہت سے پرشوں نے کئی قسم کے مقاصد ملے کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو ہانی پہونچانے کے لئے کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ جن کو دیکھ کر بعض اوقات دل میں یہ شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایشور نہ کرے کہ ویدک سدھانتوں کی اس سے کچھ ہانی ہو۔ لیکن پیارے آریہ سجنو! نہایت ہی حیرانی ہے۔ کہ جو جو پرش و سبھا ویدک سدھانتوں کو ہانی پہونچانے کے لئے مستعد ہوئیں۔ وہ وہ اپنی ویدہ ورُدھ کارروائیوں سے ملیا مِٹ ہو گئیں۔ اسی طرح ہر جگہ ویدک دھرم کی ہی جے ہوئی۔

اس حالت کو دیکھتے ہوئے جب ہم اپنے انتہ کرن کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ ہم بہت ہی نربل ہیں۔ اس وقت ہمیں یقین ہوتا ہے کہ یہ عالمگیر کامیابی ہمارے بل سے نہیں بلکہ اس کے اندر کوئی اور طاقت کام کر رہی ہے۔ وہ طاقت کونسی ہے؟۔ اس سوال کا جواب میں یہی دوں گا کہ وہ شکتی صرف اس بال برہمچاری مہرشی سوامی دیانند جی کا تپوبل ہے دتپ کا بل ؟ جہاں مہرشی کا نام لب اور زبان سے باہر گئے ہوئے سدھانتوں کا ذکر کرتے ہوئے کسی مخالف سے بات چیت شروع کی تو اسی وقت مخالف کا جگر دریہ کانپ اٹھا۔ اور ویدک دھرم پرچارکوں کے سامنے دم نہ مار سکا۔ پیارے آریہ سجنو! اس سروُتم (?) کو جب غریب آریہ لوگوں نے مہرشی جی سے پراپت کر کے ہی آریہ سماج روپی کلپ برکش کو لگا کر اُن کے سدھانتوں کا پرچار کرانا اپنا کرتویہ بنایا۔ اور اس کرتویہ کے پالن کرنے میں آریہ لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ جو کسی سے پوشیدہ نہیں جیسے چھوٹے چھوٹے سنسکار کے کرنے پر برادریوں سے خارج کئے جانا اور ماتا پتا اور استری وغیرہ کا تیاگ دینا اور حقہ پانی کا بند ہونا۔ لڑکے لڑکیوں کے رشتوں کا قطع ہونا۔ دوست آشناؤں کا دشمن ہو جانا۔ حاکموں کی ناراضگی برداشت کرنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے دُکھوں کو برداشت کرتے ہوئے بھی ترقی کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نیز تمام شکت مذکورہ بالا دُکھوں کو پریم اور شانتی سے دور کرنے کا اُپاؤ کرتے ہوئے اور لوگوں کی توجہ کو ویدک دھرم کی طرف کھینچتے چلے آئے ہیں۔ اور جہاں جہاں آریہ لوگوں نے اپنی کمزوریوں کو محسوس کیا ہے۔ وہاں وہاں اُن کے دور کرنے کے لئے از حد کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ اس سے آریہ سماج نے وہ وہ کارروائیں کر کے دنیا کو دکھائی ہیں۔ جن کا ہونا اُن کی اپنی آتمک شکتی سے ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ جبکہ آریہ سماج اپنے پورن بل سے اپنے دھرم کا پالن اور پرچار مستقل مزاجی سے اسی طرح سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ تو عرصہ تقریباً چار سال سے سننے میں آیا ہے۔ کہ آریہ سماج میں سے چند نوجوان بھائیوں نے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ آریہ سماج کچھ نہیں کر رہا ہے۔ آریہ سماج میں یہ کمی ہے۔ وہ کمی ہے۔ آریہ سماج کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتی۔ کہ کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی۔ عورتوں کی حق تلفی۔ عیسائی مسلمان وغیرہ کو جب وہ ہم میں آنا چاہیں۔ اُن کو اُسی وقت سے شامل نہ کر سکنا۔ گُن کرم انوسار ہر ایک کو برہمن کھشتری وغیرہ کا ورن نہ دینا وغیرہ وغیرہ۔ نہایت ہی کمزوریاں ہیں۔ اور آریہ سماج کے کاموں کو چلانے والے جو بعض پُرش ہیں۔ اُن کے بہت سے نقص نکالنے شروع کئے ہیں۔ اس قسم کی بہت باتیں خاص کر لاہور سماج کے چند ممبروں کی طرف سے سرزد ہونی شروع ہوئیں۔

باقی آئندہ

راقم

ہیرا لال اُپدیشک

بنارس کی سیر

وہ کون ہے؟ جو بنارس کے نام سے واقف نہیں۔ یہ ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔ اور پنڈوں کا ہائی کورٹ۔ یہاں وشوناتھ کے مندر کی بڑی بہار ہے۔ یہ وہ مندر ہے۔ جسکو گرا کر اورنگ زیب نے مسجد بنائی تھی۔ اب تک بھی اُس مسجد کی شمالی دیواریں مندر کی نظر آتی ہیں۔ ہندوؤں نے اس مسجد کے نزدیک اور مندر تعمیر کرالیا تھا۔ جو اب وشوناتھ کا مندر کہلاتا ہے۔ اس نئے مندر اور مسجد کے درمیان ایک کنواں ہے۔ جہاں اورنگ زیب کے آنے پر وشوناتھ بھاگ کر چھپ گئے تھے۔ اُس کنویں میں ایک مورتی رکھی ہوئی ہے۔ جس کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس مندر کے اندر سنسکرت میں لکھا ہوا ہے۔ کہ سوائے آریوں کے اور کسی کو آنے کی اجازت نہیں گویا صاف ثابت ہے۔ کہ اس مندر کی تیاری کے وقت بھی آریہ سناتن کو ہندو نام سے نہیں پکارا جاتا تھا۔ راجہ دربھنگہ نے اس مندر کے فرش میں روپے جڑوائے ہوئے ہیں۔ اس مندر میں داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ چند پنڈے برہنہ سر مالا ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور وہ آہستہ آہستہ بڑبڑ کرتے رہتے ہیں۔ کہ گویا کوئی بڑا بھاری جاپ کر رہے ہیں۔ مگر وہ ایک اکشر بھی پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ آپ اگر کاشی کے گلی کوچوں میں جائیں۔ تو آپ کو قریباً ہر ایک گھر کے ساتھ ایک مندر چھوٹا یا بڑا ضرور ملے گا چھوٹی چھوٹی مورتیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں بنارس میں مندروں کا وہ ہیر پھیر ہے۔ کہ شاید ہی ہندوستان میں اور کسی جگہ اس قدر مندر ہوں۔ بنارس کے عین ساتھ ساتھ گنگا بہتی ہے۔ اور شہر کے ساتھ تین میل تک گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ جو مختلف ناموں سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ ہندوؤں پنڈے اُن گھاٹوں کے پنڈے کہلاتے ہیں۔ جن کا کام صرف گھاٹ پر بیٹھے رہنا اور سنان کرنے والے لوگوں کے کپڑوں کی نگہبانی کرنا۔ اور اُن کو چہرہ نامو نشاد دے کر پیسے وصول کرنا ہے۔ یہ وہ پنڈے اُن سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اُن گھاٹوں کے کنارہ پر شاید ہی ہندوستان کا کوئی راجہ ہو۔ جنہیں مکان نہ بنوایا ہو۔ تمام راجاؤں امیروں اور سیٹھوں کے مکان برابر تین میل تک بنے ہوئے ہیں۔ بعض مکان اُن میں بڑے عالی شان اور مضبوط ہیں۔ اُن گھاٹوں میں سے ایک گھاٹ منی کرنکا پر اکثر مردہ جلائے جاتے ہیں اور اُس مشمشان بھومی کا واحد ایجنٹ ایک ڈوم ہے۔ جو ہر ایک مردہ کی بابت ایک روپیہ جبرانہ چارج کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ڈوم صاحب اب بڑے دھناڈیہ ہو گئے ہیں۔ مگر کھتری قوم کے مُردوں کا کچھ دینا نہیں پڑتا۔ کیونکہ ایک کھتری نے بوجہ تکرار ہو جانے کے پانصد روپیہ ڈوم کو دے کر کچھ جگہ خرید کر لی تھی۔ اسی گھاٹ پر ایک منی کرنکا کنڈ ہے۔ جس میں پانی نہایت غلیظ رہتا ہے۔ اس کنڈ میں سنان کرنے سے چوراسی کٹ جاتی ہے یاتری بڑی شردھا سے اس گندے پانی میں نہاتے ہیں۔ تاکہ اس آواگون سے چھوٹ کر موکش کے رجسٹر میں بندہ مرا امیدواران اُن کا نام درج ہو جاوے۔ یہاں کے کئی پنڈے یہ سمجھتے ہیں کہ درحقیقت اُن کے ہاتھ میں سورگ کی کنجی ہے۔ جسکو چاہیں داخل کر دیں۔ سیکڑوں بیوہ عورتیں اور مرد یہاں مرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور کئی دھرم شالوں اور کئی کرایہ کے مکانات میں رہتے ہیں۔ اور صرف اس انتظار میں ہیں کہ وہ کون وقت آوے کہ کاشی میں ہمارے پران نکل جاویں۔ یہاں گوپال جی اور لال جی کا ایک مندر ہے۔ جہاں یک صد روپیہ کا روزمرہ کا بھوگ لگتا ہے۔ اور اُس بھوگ کو اس طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ کئی پنڈوں اور خدمتگاروں اور بیکاروں کی پلٹنیں مقرر ہوتی ہوئی ہیں جو صبح آتے ہیں۔ اور مقررہ تھالوں پر پوری اور کڑاہ لگا ہوا لیجا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ یہاں پر ایک ہندو بیوہ ہزاروں روپیہ کا دان کر دیتی ہے۔

ودیارتھی

عام پاٹھشالاؤں مہنتوں کی گدیوں اور دھرم سالوں میں سنسکرت پڑھنے والے ودیارتھی ملیں گے۔ جا بجا سنسکرت کا پرچار نظر آویگا۔ عام ودیارتھیوں کی ودیا کے لئے بڑی ابھلاشا ہے۔ مگر ہندو ودیارتھی ہی ایسا ات کم ملتا ہے۔ کہ یہاں پنڈت اور سنیاسی بڑے لالچی ہیں۔ بغیر ٹکے لئے نہیں پڑھاتے۔ عام طور پر نوین ویدانت کا پرچار ہر ایک جگہ نظر آوے گا۔ میں نے چند پاٹھشالوں میں جا کر ودیارتھیوں سے خود بات چیت کی۔ اور ویدانت وشئے پر بات چیت ہوتی رہی۔ میں نے نصف سے زیادہ ودیارتھی آریہ خیالات کے پائے۔ بلکہ ایک پاٹھشالہ کے مہنت نے کہا کہ اگر ہم اپنے آپ کو آریہ ظاہر کر دیں۔ تو ہماری روٹیوں کا کون بندوبست کریگا۔ ہمارے ودیارتھیوں کو یہاں کسی چھتر میں کھانے کو نہیں ملے گا۔ اور نہ کوئی اور کوئی پنڈت پڑھائے گا۔ دل سے پنڈت سوامی دیانند جی کے سدھانت کو مانتے ہیں۔ ایک اور پاٹھشالہ میں گیا۔ اور وہاں پر میں نے ودیارتھیوں کے درمیان آریہ شبد پر بات چیت کی۔ ودیارتھیوں کے درمیان باہم مباحثہ ہو پڑا۔ کہ ہندو کوئی سنسکرت شبد نہیں۔ آخیر میں ودیارتھیوں میں سے صرف ایک تھا۔ جو ہندو شبد پر ہٹ کرتا رہا۔ باقی سبھی کا سدھانت پایا گیا۔ کہ ہندو شبد ہم کو مسلمانوں کے وقت سے ملا ہے۔ ورنہ کسی گرنتھ میں اس کا پرمان نہیں ملتا۔ سوامی جی کی تمام

ودیارتھی اور پنڈت بڑی پرسنتا کرتے تھے
ودیارتھیوں کے وہاں کھانے پینے کا کوئی
انتظام نہیں ہے۔ عام ودیارتھی شاکی ہیں۔ لالہ
کول چند جی پلیڈر بڑی محنت سے سنسکرت
ودیا کے پڑھنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور آپ
نے بمقابلہ سابق بڑی ترقی کی ہے۔ آپنے فرمایا
کہ جن جن سا ایک وشیوں پر مجھے کبھی
شنکا ہوتی تھی۔ اُن کے اُتر مجھے مختلف گرنتھوں
کے مطالعہ سے ایسے کافی ملے ہیں۔ کہ میں
شانت ہو گیا ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ لالہ جی کول چند
جی چند ماہ بعد بنارس سے واپس آکر پرچار
کا بہت کام کریں گے۔ اور اُن کی یہ بڑی دلی
اچھیا ہے۔ بنارس میں تھوڑی دیر کے بعد دو
سناتن دھرم سبھا کے پنڈتوں کے درمیان مہوا
بواد پر مباحثہ ہونے والا ہے۔ کھنڈن پنڈت
شوکمار شستری کریں گے۔ اور منڈن ایک اور
پنڈت کریں گے۔ کہتے ہیں۔ کہ اقرار نامے سٹمپ
پیپر پر لکھے گئے ہیں۔ کاشی میں عام طور
پر لوگ سندھیا کے گوم کا ہنڈی نظر آتے ہیں
یہ یہاں خصوصیت ہے۔ شہر میں ایک جگہ کاشی
کروٹ کے نام سے مشہور ہے۔ قریباً ۱۲ فٹ مربع
جگہ میں۔ ایک کنواں سا کھودا ہوا ہے۔ اور ڈسپیر
چھت ڈالی ہوئی ہے۔ پچھلے زمانہ میں لوگ دھن کیر
یہاں آیا کرتے تھے۔ اور پنڈوں سے اپنا دھن لوٹا
کر اپنی گردن ایک آرے کے نیچے رکھ دیا کرتے
تھے۔ اور اس طرح جان دے کر اپنی موکش سمجھتے تھے
اب تک کئی مورکھ اپنا دھن وہاں لٹانا دھرم
سمجھتے ہیں۔ یہاں ایک بیوہ اس قدر دھن دان
ہے۔ کہ اُسنے اپنے مکان کا بڑا دروازہ جرمن سلور
کا بنوایا ہوا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہاں کی حالت ایسی
خراب ہے۔ کہ کہنے کے قابل نہیں۔ بھارت درشن
کی بڑی ہال مسز اینی بیسنٹ نے ہندو کالج بنارس میں
بنایا ہے۔ وہ مکان کاشی کے راجہ نے دیا ہے

کچھ عمارت نئی ہی بنوائی ہے۔ کالج کا پلیٹ فارم
قریباً ۴۰×۵۰ فیٹ ہے۔ طلباء کے کمرے
تصویروں سے سجائے ہوئے ہیں۔ کئی تصویروں
میں کرشنا جی گوپیوں کے ساتھ براجمان ہیں۔ دین
یعنی لکشمی کی تصویر۔ سرسوتی کی تصویر۔ دوازدہ
اور کچھ اوتار کی تصویریں کمروں میں لگائی ہوئی
ہیں۔ واقعی انڈیا کی بڑی ماں نے ہندو بچوں
کی تعلیم اور تربیت کے لئے اِن تصویروں کا کمروں
میں رکھنا نہایت ضروری اس لئے سمجھا ہے۔
کہ بھارت ورش کی سنتان اپنی موجودہ درگتی
سے نکلنے نہ پاوے۔ چڑیلوں اور بھوتوں
کا یہ پرچار میم صاحبہ کے جیون کا اُدیش ہے
کالج کے فنڈ سے میم صاحبہ نے ایک بنگلہ کالج
میٹنگ کے لئے اور ایک رہائش کے لئے کالج کے
متصل بنوایا ہے۔ بنارس کے پنڈت تو ملیچھوں
کو وید منتروں کا ادھکاری نہیں سمجھتے تھے۔ مگر
اب تو پنڈت شوکمار شاستری بڑی ماتا کے
لیکچر کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے ناناتات
درگا کے نام سے بولنوں کو نامزد کرتے ہیں
چند ماہ ہوئے۔ میم صاحبہ نے بنارس
میں ایک لیکچر دیا۔ کہ تمام پاپوں کا مول تیرتھ
اور مندر ہیں۔ انہیں ستھانوں سے پاپ پھیل
کر دیش کو خراب کرتا ہے۔ اور کہا کہ مندروں
میں یہ طریقہ اور بناوٹ عمارت کا ڈھنگ پرکرتی
کے لئے جواب ہے یہ پہلے نہیں ہوا کرتا تھا۔
پوجاریوں نے بیوپار کے لئے یہ طریقہ رائج
کیا۔ غرضیکہ تیرتھ اور مندروں کی خوب قلعی کھولی
مگر پھر بھی عقلمند پنڈت کچھ نہ سمجھے۔ بلکہ
میم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی
نے یہاں خوب پیر جمائے ہیں۔ اگر کوئی ہر پہلو
پر سوچنے والا کالج کا معائنہ کرے۔ تو وہ
تصویروں اور نقشوں کا ملاحظہ کر کے صاف
اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ بھارت ورش

کی سنتان کو میم صاحبہ کیا بنانا چاہتی ہیں۔
سوسائٹی مذکورہ کا اندرونی فوٹو ایک کرسچن
نے ایک کتاب موسومہ تھیوسوفی کریز میں اچھا
کھینچا ہے۔ کہ جسکی خوبی واقعی پڑھنے سے ہی معلوم
ہو سکتی ہے۔ یہاں ریشم کے کپڑے کی بڑی
تجارت ہے۔ علاوہ اِس کے جرمن سلور کے
اور پیتل کے برتنوں کی بھی بڑی تجارت ہے۔
تمام شہر میں پائپ لگے ہوئے ہیں۔ پاخانوں
کا انتظام بھی نئی دوارہ ہے۔ کل مکانوں کا مل
موتر نلکوں میں بہ کر گنگا میں چلا جاتا ہے۔ قریباً
کل مکانات پتھر کے ہیں۔ اور کل بازاروں اور
کوچوں میں پتھر کا فرش ہے۔ خاص کر اسی گھاٹ
کی طرف البیا نگر کے راجہ کے مکانات نہایت عمدہ ہیں۔
تیرتھ کاشی جو اتنا بڑا تیرتھ کہا جاتا ہے۔ اس
کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ہندو بیوہ عورتوں کا یہاں
مرنے کے لئے آنا۔ اور نوین ویدانت کے گہن گمبھیر
میں پھنس کر جو جو نتائج پیدا کرتا ہے۔ وہ قابل
ذکر نہیں۔ یہاں کے تمام نشیب و فراز کا مطالعہ
کر کے اس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے۔ کہ لاہور اکسی
شہر کی چار دیواری میں بیٹھ کر منشی کیا سمجھ سکتا ہے
کہ دنیا کا رخ کس طرف ہے۔ اِن تمام حالات کو
دیکھ کر سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ ہم ایشور
سے پرارتھنا کریں۔ کہ ہے پربھو تو ان تیرتھوں
کے پنڈوں اور بھگوے پوشوں کے ہردوں میں دھرم
کا انکر پیدا کر تا کہ بھارت ورش اس ادھوگتی
سے نکل کر اپنی اصلی اوستھا کو پراپت ہو۔

آپکا متھرا داس پوری

مہاتما لچھمن داس جی کے لیکچر کا جواب

آپ کا لیکچر ستیہ دھرم پرچارک ۳۱ ماہ دن کا مطالعہ

کر کے دیدن ہے۔ مجکو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر دچار کرنے میں میرے جیسے کمزد بُدھیہ کیوال دوسرے کے دعوے کو کھنڈن کرنے کے لئے اپنے سدہانت سے گر جایا کرتے ہیں۔ مبادا میرا بھی ایسا ہی حال ہو۔ بدیں خیال پیشتر مضمون دُہرانے کے اپنے سدہانت کو مجبوراً برملا طور سے صاف صاف لفظوں میں گذارش کرتا ہوں کہ میں سناتن دھرم کے سدہانتوں کو یہاں تک زبردست مانتا ہوں کہ ایک ایک فقرہ مندرجہ ستیارتھ پرکاش جو بہو مختلف بھاشیوں اور شاستروں کے چند سوتروں کا لیشش ماتر خلاصہ مانتا ہوں۔ اور اپنی ناقص رائے سے اُن کو اس طرح سمجھ رہا ہوں کہ سوامی جی مہاراج نے جس جس تحقیق کو وید انکول قابل پرچار پایا اُس کو سویکار کر کے اُس کا ہم کو اُپدیش دیا اور جن جن تحقیقوں کو پرتی کول پایا اُن کو تیاگ دیا۔ ان خیالات کو مدنظر رکھ کر میں یہ بھی کہنے کو تیار ہوں کہ جو شخص کسی عبارت سوامی جی کو من گھڑت ہونے کا شبہ کرے یا غلط بتلائے تو انشاء اللہ وہ عبارت بجنسہ سوامی جی کے ظہور سے پہلے کی مستند کتابوں اور بھاشیوں میں دکھلانے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ جو سدہانت سوامی جی نے مانے ہیں وہ سب کے سب ہر ایک شاستر میں اسی طرح درج ہیں کوئی شاستر بھی اُن کے برخلاف نہیں۔ اس سے میرا اتفاق نہیں ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میمانسا شاستر پرمیشور کا ہونا اور ایشور کی ہستی مانتا ہے۔ تو مجکو ایسا سویکار کرنے میں بالفعل سندیہ ہے۔ کیونکہ اصلی بھاشیہ لوپ ہو گئے ہیں۔ اور مدت سے لوگ وید کا پٹھن پاٹھن تیاگ کر دلیل بازی کے میدان میں کھیل رہے ہیں۔ صرف اسی رشی نے کئی ہزار برسوں کے بعد پراچین طریق کو ہم پر پرگٹ کیا۔ اسی کارن سے میں نے اپنا مجموعہ بھی کے اتوسار اخبار مذکور اسادن صفحہ ۱۱

میں آپ کا لیکھ پڑھنے سے اول ہی جس طرح مناسب جانا جیو اور ایشور کا کھنڈن کر دیا۔ اور مختصر طور سے ایک مضمون اخبار نمبر ۱۲ میں شائع شدہ کا ضمیمہ مع نمبر ۱۱ حل طلب دقیقہ ہائے چھپوا دیا۔ اگر آپ کی مرضی ہے۔ تو بائیسواں یہ دقیقہ درج فرما دیں کہ کیا کسی شاستر جیو آتما کو دیبھو مانا ہے۔

آپ کی تحریر مندرجہ اُسی اخبار سے جس میں آپ نے جیو آتما کا انو ہونا کھنڈن کیا ہے میرا اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے ہی ویشیشک شاستر سے باندھی پیرساتکی سے جیو آتما کو مدھیم پریمان والا ثابت کیا۔ بعدہ ویدانت شاستر سے انو ہونا ثابت کر دکھلایا اور جس مضمون کو ایڈیٹر صاحب نے بھی اپنی ذمہ داری کے کالم میں شائع کیا ہے۔ میں مبارک سمجھتا ہوں آپ کو اور ایڈیٹر صاحب کو جو مجھ پر اُپکار کر کے میرے خیالات کو بھی اپنے انوکول بنا دیں۔ میری رائے ناقص میں اس کو سنگتی نہیں کہتے کہ ایک سوتر ویشیشک کا درج کر کے یقایا نمبر ۷ ۳ سوتر اس شاستر کے اُس مضمون پر خاموش ہو جاویں۔ اگر ایسا ہے تو کرپا کر کے ادہیائے ساتواں اہنک اول سوتر نمبر ۲۲

बंभवान महाना काश स्तथा चा त्मा

جو آتما کو دیبھو بتلاتا ہے۔ اُس کا کھنڈن فرماویں آتما شبد کے ارتھ جیو آتما اور پرماتما آپ خود اپنے مضمون میں مان ہی چکے ہیں۔ اگر اس میں سندیہ ہے۔ تو اس کی تائید میں شہادت بھی موجود ہے۔

آپ کے مضمون کیا جیو آتما انو نہیں ہے کی بابت سے ہیتوا بھاس ارتھات دوش پرتیت ہوتے نمونہ کے طور پر چند دوش عرض کرتا ہوں۔ اور بعدہ آپ کا سدہانت سُن کر دیگر دوش بھی گذارش

کروں گا۔ ویشیشک شاستر کو نسے سوتر میں ہیہ ارتی کو مانتا ہے۔ اور اگر دو ہی پدارتھوں کو شاستر مانتا ہے۔ تو چھ پدارتھ کیوں کہے ہیں۔ جب تفسیر بذیر کو کارن کہتے ہیں۔ تو پرتھوی جل تیج۔ وایو کے پرمانوؤں کی سوتر میں ویشیشک کارن کہتا ہے۔ اور آکاش کال دِشا و بہو پدارتھوں کا کون کارن ہے۔ اگر یہ نِت ہیں ان کا تغیر ہوتا ہے تو سوتر کے حوالہ سے ثابت فرماویں نمت اور اپادان کارن کون سے سوتر میں ویشیشک درشن مانتا ہے۔ اگر ان دونوں کے بنا کاریہ نہیں ہوتا تو گیت آکاش کاریہ کا کون کارن اور کون اپادان کارن ہے۔ اگر اپادان کارن کاریہ کی شکتی اگر بن کر آتا ہے تو گیان کا اپادان کون اور کون نمت کارن ہے۔ ویشیشک درشن تو سمواۓ اسمواۓ اور نمت کارن مانتا ہے۔ ان تینوں میں سے کس کا نام اپادان کارن اور اسمواۓ کارن کا دوسرا نام کیا ہے کس شاستر میں اس کا ذکر ہے آپ کا لیکھ پتیا پتہ پرکاش سے پردہ پڑا ہے۔ آپ نے مدھیم پریمان جیو آتما کا سانکھیہ شاستر سے ثبوت کر کے اُس کا کھنڈن ویدانت سوتر سے کیا ہے۔ کیا سانکھیہ شاستر اس بارہ میں خاموش ہے رہا تا بھی اس طرح شاستروں کا ملاپ ہونا ٹھیک نظر نہیں آتا ہر ایک شاستر کی علیحدہ علیحدہ دلیلیں ہیں۔ اگر کچھ وچار کا لطف دینا اور آپ کا اٹھانا منظور ہے۔ تو ایک شاستر میں رہیں۔ یا آپ چھ شاستروں کے ملاپ کا پکش لے لیں میں اُس کے برودھ پکش لے لیتا ہوں۔ ورنہ شاید میری تحریر آپ کی سمجھ میں نہیں آوے گی۔ نہ مجکو کچھ فائدہ ہو گا۔ آپ نے ویدانت شاستر کے سوتر میں صندل کی طرح جو جیو آتما کا سرو شریر میں سکھ دُکھ ہو گیا نا ہے۔ کیا جیو آتما کے بھی پرمانوں صندل کی طرح اُڑ کر دنیہ دیش میں جاتے ہیں۔ میرا بقیہ مضمون جس کو دُہرانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے وہ نہایت صاف نظر آتا ہے۔ اگر زیادہ طوالت دوں تو شاید کئی ہفتوں میں ختم ہو۔ گویا کہ ایک ایک شبد پر تحریر کرتے جاویں اور جو جو آپ کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اُس بارہ میں علیحدہ

آریا ماجک خبریں

لوہٹہ صدر ۱۹- اگست بروز منگل آریہ سماج
ہیروٹ نے بتقریب تیوہار سراونی (سلونو)
منایا گیا۔ صبح کے آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک
پنڈت لیکھی رام جی اور پنڈت بدری دت جی نے
ہون کرایا۔ اور پنڈت تلسی رام جی نے ہون کے
ودھی میں ایک منوہر ویاکھیان دیکر حاضرین
کو آنند کیا۔ اور ۱۱ بجے حاضرین جلسہ کو
لڈوؤں سے سنتشٹ کرکے جلسہ برخاست کیا گیا۔
پھر ۳ بجے سے ۹ بجے تک بھجن منڈلی سکندر آباد
نے عمدہ عمدہ بھجن سنا کر حاضرین کو خوش کیا۔ بعد
ازاں پنڈت بدری دت جی نے تیوہار سلونوں کے
بارہ میں ایک پر اثر اور مدلل ویاکھیان دیا۔ پھر
اننت کی کنیاؤں کے بھی ویاکھیان آدی ہوئے جن
کو سن کر حاضرین بہت پرسن ہوئے۔ حاضری
اسقدر تھی کہ قدم رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔
۱۲ روپیہ لڑکیوں کی شکشا کے لئے دان ملے

کمبل پور سماج کے منتری مہاشہ لکھتے ہیں
کہ ۹ تاریخ کو ممبران سماج کا ایک غیر معمولی جلسہ
واسطے اظہار خوشی تاجپوشی حضور قیصر ہند
ایڈورڈ ہفتم سماج مندر میں ہوا۔ اس پرکار
کارروائی یہ تھی کہ اول ہون ہوا۔ پھر حسب موقع
خوشی کے بھجن گائے گئے۔ تت پشچات پرماتما
کی استتی وید منتروں دوارا کی گئی۔ غریبوں۔
مسکینوں۔ محتاجوں۔ بیماروں۔ اندھوں
لنگڑوں۔ لولوں کو ۹ بجے سے لے کر ۲ بجے
تک بھوجن تقسیم ہوتا رہا جسکی بابت دو بارہ
عوام کو بذریعہ منادی اطلاع دی گئی۔ اور ان
شہنشاہ عالم پناہ کے اقبال کی دعائیں منگوائی
گئیں۔ جس جگہ سماج لگتی ہے۔ یعنی سماج مندر

میں اور بہت سے سماجک ممبروں نے اپنے اپنے گھر
میں دیپ مالا کے سمان روشنی کی۔

بڈھانہ ضلع مظفر نگر۔ بتاریخ ۹- اگست سنہ ۱۹۰۲ء
کو جلسہ مندر آریہ سماج میں بخوشی تاجپوشی شاہنشاہ
ایڈورڈ ہفتم بوقت اچھے دن کے منعقد ہوا
اول بھجن گائن ہوئے۔ بعدہ ہون ہوا۔ اور
منشی رام ماسٹر اینگلو ویدک پاٹھ شالا نے شہنشاہ
کی عمر درازی آدی کی پرماتما دیو سے پرارتھنا
کی۔ پھر بھجن ہوئے۔ اور دو ودیارتھی اینگلو ویدک
پاٹھ شالا و آریہ کنیا پاٹھ شالا بڈھانہ کو لڈو
تقسیم ہوئے۔ بعد ازاں آرتی ہوکر جلسہ سماپت
کرکے بھوکوں کو چاول تقسیم کئے۔ اور شام کو
آریہ سماج مندر بڈھانہ میں روشنی کی گئی۔

سکھر سے ماسٹر شیو رام جی منتری آریہ سماج
لکھتے ہیں "ایشور کی کرپا سے آریہ سماج کا نیا
مندر بن کر اب تیار ہو گیا ہے۔ اور شریمتی آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام سے اس کی رجسٹری
بھی کرائی گئی ہے۔ ۱۹ تاریخ ماہ گذشتہ یعنے
تیوہار سلونوں کے دن مندر کی پرتشٹھا کا جلسہ
بڑی دھوم دھام سے کیا گیا۔ پنڈت پورنانند جی
مہاراج اس جلسہ کے واسطے خاص طور پر بلائے
گئے تھے۔ جنہوں نے یہاں آکر تین روز تک بڑا بہ
اپنے منوہر ویاکھیانوں سے سکھر کے رہنے والوں
کو بڑا فائدہ پہونچایا۔ اس موقع پر چار آدمیوں
نے اپنا یگیوپویت سنسکار بھی کرایا۔ اور انہوں
نے پنڈت جی کو مبلغ عہ روپیہ دکشنا کے دئے
اور للعہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے واسطے
بھی دان کئے۔ اس کے علاوہ وید پرچار فنڈ
کے واسطے اور کچھ روپیہ بھی جمع کیا گیا ہے۔

نوشہرہ صدر آریہ سماج کے ادھیکاری
حسب ذیل نیت ہوئے ہیں۔ لالہ نند لال جی چیف
سٹرس کلرک پردھان۔ لالہ جیو رام جی اپ پردھان
لالہ منگل سین جی منتری۔ لالہ گوکل چند جی خزانچی
لالہ لیکھی رام جی لائبریرین۔ مہاشے گوردت شاکر
شنتی گوبند رام جی پرنشٹھت ممبران۔ یہاں اسے
سوامی نتیانند جی آئے تھے بابت ویدک کو منتری مع
کرایہ سفر خرچ کے بھیجا گیا ہے۔ آشا ہے کہ
وہ آج کل میں یہاں تشریف لاویں گے۔ اور
فرائض منصبی خوب پرچار کریں گے۔ آریہ سماج مردان
نوشہرہ پیشاور کیمل پور وغیرہ کو بھی توجہ دینی چاہئے
تاکہ کچھ عرصہ تک سوامی جی یہاں رہ کر وید کے دھرم
کا ہتھ لوگوں پر پرکاش کر سکیں۔ دیگر اس
علاقہ کے آریہ پرش بھی اوسشیہ دھیان دیویں
مورخہ ۲ ماہ جون گوسائیں جی یہاں پدھارے تھے
ایک ہفتہ یہاں نواس کیا جسمیں ہر دو نوشہرہ
کلاں و صدر بازار میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

نارووال ۱۳- اگست کو لالہ بیلی رام جی ڈگی
کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا جس
میں تمام سماجک بھدر پرشوں اور سکول کے طلباء نے
شامل ہو کر اول بھجن گائے اور بعد ازاں ہون
شروع ہوا۔ حاضری سماجک پرشوں کی قریب
۲۵ کے تھی۔ بڑی خوشی اور آنند سے یہ اتسو سماپت
ہوا۔ مندرجہ ذیل دان مہا گوروکل فنڈ للعہ
آریہ سکول نارووال عہ دونوں ہوتا درشنی
پنڈت ورنگا پرشاد ۸/ اور پنڈت برکت رام جی ۸/

جاپان کی مذہبی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے
برہمچاری نتیانند جی اور سوامی وشیشورانند بمبئی پریذیڈنسی
کی طرف سے پرتی ندھی بھیجے گئے ہیں۔ پنڈت رام بھجدت
جی پرتی ندھی پنجاب کی طرف سے تشریف لے گئے۔
ڈاکٹر پرمانند جی پنڈت جی کے ہمراہ بطور سیر تشریف لے
گئے ہیں۔ چاروں مہاشے بمبئی سے جاپان کو روانہ ہو گئے

پونڈری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر
کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشے برہمچاری نتیانند
جی۔ سوامی وشیشورانند جی۔ سوامی درشنانند جی
پنڈت باسدیو جی و ٹھاکر پرویں سنگھ جی سے وشیش
پرارتھنا کرتے ہیں کہ یہ مہاشے اوشیہ درشن دیں

شرقپور :- لالہ ستمدری لال صاحب الکن نربجن سبھا آریہ سماج ہذا کی پتری کا براہ ویدک ریتی سے نرو تیمن شریمان پنڈت رام رتن جی نے کرایا۔ لالہ صاحب نے مبلغ معہ مختلف فنڈوں میں دان دئے۔

ھرووی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ہوگا

چیچی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ یتیم خانہ کا سالانہ جلسہ بھی تبھی ہوگا

آریہ سماج بہان پور ضلع گورداسپور کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ ستمبر مطابق ۱۲ و ۱۳ اسوج بروز سنیچر و اتوار کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۶ ستمبر کی شام کو ہوگا۔

مہاشے امرت رائے جی رب اور سیئر لکھتے ہیں کہ لالہ گنپت رائے جی سرویئر گوگیرہ ڈویژن نہر چناب ساکن ساڑھ ضلع جالندھر نے اپنے پتر کے اُتپن ہونے کی خوشی میں مبلغ عہ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان کرتے ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے کنکوں والے دھوتیاں۔ جو بذریعہ پارسل ڈال روانہ کی گئی ہیں سے روپیہ ویدک پرچار فنڈ عہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کنیا ناتھ آلیہ عہ۔ یتیم خانہ فیروز پور و اجمیر عہ کل عہ مہاشے گنپت رائے جی نے یہ روپیہ بھجوادیا ہے جن میں سے دھوتیاں کے مبلغ عہ روپیہ ان کی دھوتیاں خرید کر روانہ کردی ہیں۔ اور باقیماندہ ... روپیہ بذریعہ منی آرڈر بخدمت خزانچی صاحب پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور روانہ کئے گئے ہیں لالہ جی اسی طرح سماج کی خدمت کرنے میں ہمیشہ طیار رہتے ہیں۔ لالہ گنپت رائے جی کے اس دان پر اور پتر اُتپن ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں

لالہ بنواری لعل صاحب بدایوں سے اپنی دھرم پتنی کی یادگار میں عہ ماہوار کا وظیفہ رد ... کی ایک کنیا کو دا ... دکتر برسے دنیا سو ... کرتے ... اور اس کے لئے مبلغ عہ آنجہانی نے معرفت لالہ بھگوان سروپ اُپ منتری آریہ سماج بدایوں کے منیجر ودیالیہ کے پاس بھجوا دئے ہیں جس سے ان کو وظیفہ دلوا دیا جاتا ہے۔

بھوانی سے لالہ کلیان داس جی منتری آریہ سماج لکھتے ہیں :- منجانب آریہ سماج بھوانی آج بذریعہ منی آرڈر ... پرتی ندھی سبھا کے اُپ منتری کی سیوا میں ارسال کر دئے گئے ہیں۔ مگر کانگرس کی طرح اپیلیں کرنے سے کب تک گذر چلے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک ایک شبھ پُرش خواہ وہ تنخواہ دار ہو یا آنریری کام کرنے والا پرتی ندھی سبھا کے اندر پیدا نہیں کیا جاتا کام چلنا بہت مشکل سا ہی دکھائی پڑتا ہے۔ سماجوں میں جو ایک قسم آپا پنتھی سی پڑی ہوئی ہے۔ تب ہی بند ہوگی جب ایک سبھا کا ادھیکاری سال بھر پھر کر سماجوں کو ٹھیک راستے پر لاوے اور غلط فہمی کو دور کرے۔

دہلی صدر سماج کے منتری مہاشے لکھتے ہیں کہ چودھری اہر سنگھ جی نے اپنے پد و سماج کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے بجائے اُنکے بابو چین سکھ جی آپ پردھان مقرر ہوئے اور چودھری من سنگھ جی انتر نگ سبھا بابو چین سنگھ جی کی بجائے مقرر ہوئے

کرتارپور :- نہم اور دہم اگست کو پنڈت برنام سنگھ جی اُپدیشک نے چونک بازار کرتارپور میں دو لکچر دئے جن کا اثر اب عمدہ پڑا اگرچہ باوجود نفرت کے سوا آدھی کے قریب حاضری ہوگئی۔ اور جم کر سنتے رہے۔ اور سب نے کہا کہ آریہ بات زیبھی کہتے ہیں۔

اجنالہ ضلع امرتسر میں عرصہ ایک ماہ سے سماج قائم ہے مندرجہ ذیل صاحبان ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ لالہ بھگوان داس سکرٹری۔ بابو مکند صاحب مختار بی اے پریذیڈنٹ بابو منوہر لال مختار وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ بخشی داس کوشا دھیکش۔ آریہ سماج ہذا میں ان کے علاوہ ممبر مقرر ہوئے ہیں

گوئندوال ضلع امرتسر کے منتری لکھتے ہیں کہ سادھو پرمانند جی پرچارک پرتی ندھی سبھا اور لبھو رام پرچارک امرتسر لوہاری نے ۲۳ جولائی سے ۲۹ جولائی تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اُن کے پرچار کے دوران ... نئی کمیں سے پنڈت دھرم بہکشو جی ننند لال آدی پور اگئے اُپدیشک آگئے۔ جنہوں نے ان کے ویاکھیان میں وگھن ڈالا۔ اور آریہ سماج اور اسکے بانی کو کوسنا شروع کیا جن کو ایک دن منشی دینا ناتھ جی اور ایک روز پنڈت لکشمن داس جی سبھا سدان جلال آباد سماج نے لاجواب کیا جن کا اثر سامعین پر اچھا پڑا۔ اب گوئندوال کا میلہ اسوج کے شروع میں ہوگا۔ جہاں ہر سال ویدک دھرم کا پرچار ہوا کرتا ہے۔ امسال کے لئے سبھا کے یوگیہ عہدہ داران کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ ضرور دیگر اسوج کو کوئی یوگیہ اُپدیشک جلال آباد میں بھیج دیویں تاکہ میلہ پر پرچار کرایا جاوے۔

مہاشہ رتنو لال جی گنگوہ سے لکھتے ہیں کہ چار روز ... آپ ریہ مول ... یا بہاشیہ سمیت جس مطبع سے مل سکتے ہیوں جس مہاشہ کو معلوم ہو ضرور بذریعہ اخبار یا بذریعہ پتر مطلع کرکے مشکور کرے ضرورت ہے یا آپ کو ہی معلوم ہو تو آپ ہی اطلاع دیں۔

۲۲ ستمبر کو بابو کدار ناتھ سب اوورسیئر پردھان آریہ سماج جلیسر کے پتر کا کرن بیدہ سنسکار پنڈت رام بشر سہائے شرما و پنڈت پربھودت شرما نے ویدک ریتی سے کرایا۔ جس موقعہ پر بابو صاحب نے مبلغ عہ روپیہ حسب ذیل دان کئے اور مٹھائی حاضرین کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ وید پرچار فنڈ عہ یتیم خانہ آریہ سماج جلیسر ادبیا پک فنڈ عہ۔ پنڈت رام بشر سہائے پنڈت پربھودت جی عہ کل عہ

آریہ مسافر میگزین

اگست کا رسالہ روانہ ہو چکا ہے۔ آج شملہ کے اُتسو میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہوں ۲۰ ستمبر تک واپس آکر باہر سے آئے ہوئے پتروں کا جواب دے سکوں گا۔ ستمبر کا رسالہ طیار ہے واپسی پر روانہ ہوگا۔

ویدک دھرم کا سیوک

وزیر چند

مہاشہ دھرم پرچارک سیلنا ص شہر میں بہ وہم بھاشی تشکر یہ کیا گیا۔

ओ३म्

L99 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा L99

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

قیمت پیشگی

فہرست [illegible]

سدھرم پرچارک

جلد ۴ | مطبوعہ ۳ ۔ ۱۰ اسوج سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۰۲ء شکروار ۔ جالندھر شہر | نمبر ۲۶

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بہت سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں ۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے ۔ تو بہت واپس کر دیتے ہیں ۔ جس سے ناحق مطبع کو نقصان ہونا پڑتا ہے ۔ اسلئے آئندہ کے لئے کوئی تحریر نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاوے گا ۔

(۱) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے

(۲) ادبیات ۔ [illegible] جن سے مالک کو خواہ مخواہ ہو کہ میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے ہرگز درج اخبار نہ ہونگے ۔ البتہ جن پیشگی ادا شدہ میعاد باقی ہے وہ مجبوراً درج کئے جاتے رہیں گے

شرح چندہ اخبار فی سال

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	للعہ	۲ ۸
طلباء سے	۲	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن اشتہارات کی میعاد تین ماہ سے کم ہے شرح حسب سطر ہوگی اشتہار کے میعاد گزر کی اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تاریخ پیشگی تبدیل ہو سکتا ہے [illegible] اور [illegible] ہر ماہ [illegible]

پرچارک کے حساب کی بیباقی کے لئے

سلسلہ کیلئے دیکھو نوٹیفیکیشن اخبار ہفتہ گزشتہ

نمبر	نام	نقدی
۸۲۶	لالہ کنیا لال صاحب ٹالر معرفت بابو دینا پال صاحب سکرٹری کوٹ ونگ کمپنی دہلی	۹
۸۵۱	پنڈت گنگا بشن صاحب معرفت پنڈت بھگوان سہائے صاحب ریکارڈ کیپر فوکونسل لاہور	[illegible]
۸۶۲	لالہ رام پرساد صاحب باڑہ محلہ [illegible] ضلع جھنگ	۹
۹۱۰	منشی کرم چند صاحب سٹوڈنٹ سنیئر کلاس ٹریننگ کالج لاہور	[illegible]
۹۳۶	صاحب سکرٹری آریہ سماج ظفروال ضلع سیالکوٹ	[illegible]
۱۰۰۷	لالہ [illegible] صاحب سیکنڈ ماسٹر مشن سکول [illegible] ضلع گجرات پنجاب	[illegible]

قیمت ہمیشہ کیلئے گھٹا دیگئی

علاوہ اُن پُستکوں کے جنکی کمی قیمت کا نوٹس پہلے نکلتا رہا ہے کمپنی نے کئی اور پُستکوں کی قیمت ہمیشہ کے لیئے کم کر دی ہے۔ نئی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے گا۔

(نصف قیمت)

مُول کھٹ ورشنو کی قیمت اخیر ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک بجائے عہ کے ۱۰ ار کر دیگئی ہے۔

نئی پُستکیں جو فہرست کُتب کے شائع ہونیکے بعد تیار ہوئی ہیں۔

(انگریزی)

پنڈت گورو دت جی کے ورکس حصہ دوئم قیمت ۴ ر۔ ایولز اوف فلش ایٹنگ۔ یعنے گوشت خوری کی بُرائیاں قیمت ۶ پائی۔ ٹرمنالوجی اوف دی ویداز یعنے ویدوں کے صحیح ارتھ کرنے کا اصول قیمت ۲ ر۔ ستیارتھ پرکاش کا سمُلاس دوئم قیمت ۱ ر ۶ پائی۔ ستیارتھ پرکاش کا سمُلاس گیارہواں قیمت ۱۲ ر۔

(اُردو)

نت کرم گُٹکا جسمیں پانچوں یگیّوں کی سمپُورن ودھی اور اُن کے کُل منتروں کے ارتھ۔ شبد ارتھ۔ اور پدچھید علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ مرتبہ شریمان لالہ جیونداس پنشنر لاہور۔ ۲ ۔ سندھیا۔ جسمیں مفصل ارتھ۔ شبد ارتھ اور پدچھید معہ پوری ودھی کے درج ہیں مرتبہ لالہ صاحب معصوف۔ ۱ ر

(ہندی)

سنگیت ساگر حصہ اوّل یعنی گنجینہ بھجن مرتبہ لالہ جیونداس پنشنر قیمت ۴ ر۔

پنڈتونکی ضرورت

کمپنی میں دو سنسکرت کے ودوانوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ عنا ۲۰ روپیہ سے ۳۰ تک اور ۳۵ سے ۵۰ تک ماہوار دیجاویگی۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر

متھرا داس لوری۔ مینجنگ ڈائرکٹر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

لاہور (انارکلی)

۱۰۲۷	لالہ موہن رام صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ ستھنی، سرور ضلع ڈیرہ غازیخاں	۳ ر
۱۰۳۳	پنڈت پرسرام صاحب پستکادھکیش آریہ سماج کھنہ ضلع لودیانہ	۱۲ ر
۱۰۳۶	مہاشے ہرنام سنگھ صاحب جہلم ... تحصیل ... ضلع ہوشیارپور	۱ ر
۱۰۳۴	پنڈت پرسرام صاحب بابت قیمت تصانیف پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر	
۱۰۴۱	سردار سنتوکھ سنگھ صاحب اہلووالیہ جاگیردار ... کرتارپور	۱ ر
۱۰۴۳	صاحب سکرٹری آریہ سماج نینی تال	
۱۰۶۲	لالہ واسو رام صاحب سب اوورسیئر ملٹری ورکس کوئٹہ	۶ ر
۱۰۶۷	لالہ رام چند صاحب سب اوورسیئر کوچہ رجاریاں لاہور	۱ ر
۱۰۷۷	لالہ اتم چند صاحب سابق سارٹر ریلوی میل سروس	۱ ر

دہیان یوگ پرکاش ۷/۱۲

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمن آنند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرل سے سرل ہی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے (۲) جو اندر بھرنیکی ودھی ہے (۳) جو یہ ان آپان کی ناسکا کے اندر اڑا لی کرانی جسکو کہ دیپ بھی کہتے ہیں (۴) ستمبہ ودھی (۵) گرسیہ دہان ودھی (۶) دیر یہ چڑھالے کی جیسے کرنے سے پرمیہ اور گشت روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کمال یہ پستک کے دیکھنے سے ہو سکتے تیت یکمیہ چار ۲۷ صفحہ کی پستک ہے۔ اور بہ ڈاک ہماری پورہ بابو سالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔ ۱۵ پستک لینے والے کو مع ۲۰ فیصدی کے حساب سے کمیشن دیا جاویگا۔

سنار کی گتی

ادیا اور دھرم کا مہا سمبندھ ہے

ہندوستان میں انگریزی راجیہ نے جہاں بہت سی بے بہا برکتیں نازل کی ہیں وہاں سب سے بڑھ کر یہ برکت ہے کہ مذہبی آزادی موجودہ ہر ایک خود جو جس مذہب کی چاہے پیروی کرے کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔ لیکن مذہبی آزادی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مذاہب کے پیشرو خواہ کچھ ہی کہیں ان کی پرسان ہی نہ ہوگا۔ بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی کسی نٹکھٹ سنت نے بہکایا تو اُسے قید کی سزا دی گئی۔ اور جب کسی ستولی نے کسی مال و نقد پر دست درازی کی اس کی اوس قانون کے ذریعے سے اُسکے ہاتھ سے ہٹائے گئے لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ اس اصول نے بعض جگہ بے پروائی اختیار کی ہے۔ حالانکہ وضعیہ حکام وقت کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ جنگی پولیس اور فوج کا انتظام ہندوستان میں مختلف مذاہب اور خیالات کے جو پیشرو ہیں ان میں ایک جنسی مت کے پیر آغا خان صاحب ہیں جنہیں سر کا خطاب سرکار انگلشیہ کی طرف سے ملا ہے۔ یہ شمسیوں میں کرشن کا اوتار سمجھے جاتے ہیں اور علاوہ مسلمانوں کے ہزارہا ہندو سنار وغیرہ یہاں تک کہ کھتری اور براہمن بھی آپ کے پیرو کار ہندوستان کے مختلف حصوں کے اندر پائے جاتے ہیں۔ یہ جملہ شمسی مت کے پیرو ان پیر صاحب کو اپنی گتی کا ساون سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ سر صاحب ہماری نسبت زیادہ تر پاک اور خدا پرست ہیں۔ لیکن جو سوانح عمری پیر صاحب کی حال میں انگریزی اخباروں میں دی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیر جی نہ صرف انگریزوں کے نام وغیرہ میں مشتبہ ہو کر عیسائی کی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ اُن کی تمام عادتیں بہ کمال دلچسپی رکھتے ہیں۔ جن میں سے بعض ایسی صاف اور بھولا بھالی کی تعریف میں آ جاتی ہیں۔ یہ مانا کہ

گورنمنٹ جن شخصوں کو اپنے اپنے فرقوں میں زبردست دیکھتی ہے اور نہ ہی اُنہیں گورنمنٹ کی جانب داری پر آمادہ سمجھتی ہے اُن کی عزت بڑھا کر اپنی سلطنت کو زیادہ تر مستحکم بنانا چاہتی ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جن لوگوں نے ان لوگوں کو یہی یقین دلایا ہو۔ کہ وہ ان کی راہبری کے قابل ہیں اُنہیں اس طرح پر مکاری سے دو قسم کی زندگیاں بسر کرنے دیا جاوے اگر گورنمنٹ اپنی مطلب براری کے لئے ایسے آدمیوں کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے تو رعایا کے اخلاق کی درستی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کے چال و چلن کی مناسب نگرانی کی جاوے۔ میرے بہت سے ہندوستانی بھائی اس پر کہہ اُٹھیں گے کہ گورنمنٹ کا دخل ایسی باتوں میں ٹھیک نہیں ہے۔ اگر یہی بات ہے تو کیا کوئی بھی شمسی آغا خان کو اپنے اختیارات سے محروم کر سکتا ہے؟ کیا اُن کے حقوق دلوانے کے لئے گورنمنٹ اپنی عدالتوں سے مدد نہیں دلواتی۔ پھر جب اُن کا حق بذریعہ عدالت مل سکتا ہے تو اُن کے پیروں کا حق بھی بذریعہ عدالت کے ملنا کچھ نامناسب نہیں معلوم دیتا

تعلیمی کمیشن کی رپورٹ کی مخالفت

ہمارے ناظرین اس تعلیمی کمیشن کا بہت کچھ حال پڑھ چکے ہیں۔ جو کہ لارڈ کرزن بہادر نے ہندوستان کی موجودہ تعلیم میں اصلاح کی غرض سے قایم کی تھی اُس کی رپورٹ کا بھی مختصر حال ہم درج کر چکا ہے۔ اس کمیشن کے ممبروں نے باستثنائے بابو گورو داس بنرجی صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ اتفاق رائے سے اس قسم کی تجاویز پیش کی ہیں۔ جن سے ان کالجوں کو یقیناً نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ جو کہ قومی کالجوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اور جن کے کارکن کم محض تھوڑی فیس کے لالچ سے لڑکوں کو اکٹھے کر کے کم حیثیت اور کم لیاقت پروفیسر دے کے اُنہیں تعلیم دلواتے ہیں۔ یہ تھوڑی سی بات تو آسان ہے۔ کہ دو یا تین کا دان ملنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن

ساتھ ہی اُس کے یہ بھی تو ضروری ہے۔ کہ معلم بھی لائق اور عالم ہوں۔ اس دیش کے پراچین رشیوں کے وقت اگر تعلیم مفت دیجاتی تھی تو معلم بھی اعلیٰ درجہ کے عالم ہوا کرتے تھے۔ میری رائے میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم پا کر اگر تھوڑے نوجوان ہی نکلیں۔ تو وہ بہ نسبت اُن ہزاروں کے جو کہ ادھوری تعلیم حاصل کر کے اپنی جماعت کے لئے مفر ثابت ہو رہے ہیں بہتر ہیں۔ جہاں سردار دیال سنگھ صاحب کے عطیہ سے اگر کالج کھولا جاوے اور اُس میں مفت تعلیم دیجاوے تو کوئی معقول عذر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اُس فنڈ کے منتظمان کے پاس اس قدر سرمایہ ہوگا کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تنخواہیں دے کر لائق پروفیسر مقرر کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیشن کے برخلاف آواز اُٹھانے سے پیشتر ہمیں لوگوں کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ آیا تھوڑی فیس لے کر وہ لائق پروفیسر بہم پہونچا سکیں گے یا نہیں۔ انگریز اپنی اغراض کے لئے کالج اور یونیورسٹیاں قایم کرتے ہیں پھر کیوں نہ اپنی اغراض کو مد نظر رکھ کر اُن کے لئے قواعد بنا دیں۔ اگر بھارت نواسیوں کا کوئی حصہ اپنے خاص اغراض کو پورا کرنے کے لئے کوئی تعلیم گاہ کھولنا چاہتا ہے۔ تو اُسے گورنمنٹ کے قواعد سے آزاد ہو کر اپنا انتظام کرنا چاہئے

ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

گذشتہ جلسہ تخت نشینی میں شامل ہونے کے لئے جو لیڈر اور رؤسا لنڈن کو جا رہے تھے۔ اُن کا گورنمنٹ نے ہی انتخاب کیا تھا۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جسے رعایا کی آزاد رائے کے مطابق بھیجا گیا ہو۔ ایسی صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اُنہیں ہندوستان کی تیس کروڑ رعایا کی وکالت کا کوئی حق نہ تھا۔ لیکن جو ایڈریس کہ اُنہوں نے جلسہ تخت نشینی کے دن معرفت مہاراجہ بیکانیر پیش کیا اُس میں اُنہیں اپنے آپ کو تیس کروڑ ہندوستانیوں کا مربی ظاہر کیا گیا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹ

جو ہمیشہ کانگریس کے ہندوؤں کی طرف منتخب ہو کر
کانگریس میں شریک ہوا کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ
اپنے آپ کو ہندوستان کا پرتی ندھی ظاہر کرتے ہیں
تو اُس وقت اینگلو انڈین اور نیز حکام وقت اُن کی
اِس حماقت پر مضحکہ اُڑایا کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا
کہ اگر مہاراجہ بیکانیر، ٹیگور۔ آغا خان۔ مہاراجہ صاحب
کولہاپور۔ گوالیار۔ ایدر وغیرہ تیس کروڑ ہندوستانیوں
کے وکیل ۳۰ کروڑ سے دریافت کئے بغیر کہے
جا سکتے ہیں۔ تو نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹ کیوں
اپنے آپ کو ۳۰ کروڑ کا پرتی ندھی نہیں ظاہر کر سکتے
میری رائے میں ان دونوں کا ہی اپنے آپ کو ہندوستان
کے کروڑوں کے پرتی ندھی ظاہر کرنا حماقت ہے۔

پھلت جیوتش میں نیا فیشن

پھلت جیوتش سے روزی کمانے والے عموماً اپنی دوکانداری
پرانے فیشن کی ہی رکھتے ہیں۔ اور شہر بشہر گھوم کر لوگوں
کو میلے ٹھیلے میں پھنسایا کرتے تھے۔ لیکن جب سے ہر ایک
چیز کا (دنیا بھر کے مذہب کا) پرچار بذریعہ اخبار کے
شروع ہوا ہے۔ تب سے ان جوتشیوں کو بھی اخبار سے مدد
لینے کی سوجھی ہے۔ اب ہر سال یورپ کی پیروی میں
ہندوستان کے جیوتشی بھی پیشگوئیاں چھاپتے رہتے ہیں
چنانچہ پچھلے ایام ان پیشگوئیوں کی بدولت عوام دکھ
اُٹھا چکے ہیں۔ حال ہی میں صوبہ مدراس کے مسٹر ایم کنڈا
سوامی پلے نے پیشگوئی کی کہ ۳۰۔ اور ۳۱۔ اگست کو
بڑا سخت بھونچال آویگا۔ اسپر گو کچھ جیوتشیوں نے
تردید بھی کی تھی۔ تاہم اُن کی کون سنتا تھا۔ بیاہ شدہ ہو
دیگر کاروبار۔ دنیوی کو جواب مل گیا۔ اور دونوں راتوں کو
صدہا گاؤں اور شہروں کے باشندے گھروں سے باہر میدان
میں بسیرا لئے رہے۔ لیکن گذری دونوں راتوں کو خیریت
میری رائے میں اس قسم کا خوف لوگوں میں پھیلانا ہی جرم
قرار دیا جانا چاہئے۔ اب اور سنئے انہیں حضرت نے
اب یہ پیشگوئی اخبار ہندو میں چھپوائی ہے۔ کہ ۲۸
اور ۳۰۔ اکتوبر کے درمیان حضور شاہزادہ ڈیوک
آف کناٹ (برادر خورد شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم) کو
کسی فولاد کے ہتھیار سے زخم آویگا اور ماہ جون اور
نومبر کے درمیان انگلینڈ پر کوئی دو سلطنتوں کی طرف
سے چڑھائی ہوگی۔ مسٹر پلے کچھ معمولی سے آدمی
معلوم ہوتے ہیں جن کو علم جغرافیہ سے بالکل بےخبری
ہے۔ اور معمولی تواریخ سے بھی واقفیت نہیں ہے
ورنہ اُنہیں معلوم ہوتا کہ جزائر برطانیہ پر حملہ کرنے
کے لئے ساری دنیا کی بحری طاقتیں حوصلہ نہیں
کر سکتیں۔ عقلمند جیوتشی محض عام طور پر پیشگوئی
کیا کرتے ہیں۔ خیر۔ مسٹر پلے نے تو یہ پیشگوئی کی اور
اُسکے برخلاف ایک کانپور کے جیوتشی ہیں جو اُن کی
ہر بات کی تردید کر چھوڑتے ہیں۔ وہ پائنیر میں لکھتے
ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اس قسم کی پیشگوئی
بہت ہی آسان ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں نے
اس قسم کی کارروائی سے کیا فائدہ سمجھا ہے۔ شاید
اسطرح پر مشہور ہو کر تعلیم یافتہ اصحاب کو جال میں
پھنسانے کا ڈھنگ سوچا ہوگا۔

سنسکرت کی اُنتی کے لئے گورنمنٹ سے اپیل

مہا مہوپادھیائے پنڈت آدتیہ رام بھٹاچاریہ
ایم۔ اے میور سنٹرل کالج الہ آباد کے پرانے سنسکرت
پروفیسر ہیں۔ آپنے یونیورسٹی کمیشن کے روبرو جو کاغذ
پیش کیا تھا اسمیں سنسکرت کی اُنتی پر بڑا زور دیا ہے
ان کا خیال ہے کہ فرسٹ ایر اور بی اے میں سنسکرت
یا عربی لازمی قرار دی جانی چاہئے۔ ان کا خیال ہے (اور
وہ خیال درست ہے) کہ جب تک گورنمنٹ اُسطرف توجہ
نہیں دیتی تب تک ہندو ہرگز سنسکرت کی تعلیم کیطرف
رجوع نہیں ہونگے اسلئے وہ استدعا کرتے ہیں۔ کہ سنسکرت
کے لئے خاص وظائف مقرر کرنے کے علاوہ سنسکرت کے
ڈگری یافتوں کو خاص عزت بخشنے کا بھی سلسلہ جاری کرنا
چاہئے۔ پنڈت آدتیہ رام جی کا خیال ہے کہ اگر سنسکرت
کی حفاظت منظور ہے تو محض یونیورسٹی کے ساتھ تعلق
رکھنے والے سکولوں اور کالجوں سے اُس کی رکشا نہیں ہو سکتی۔ وہ
لکھتے ہیں "سنسکرت ودیا کی حفاظت یونیورسٹی سے
تعلق رکھنے والے انگریزی سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ
سے نہیں ہو سکتی جبکہ سنسکرت کا مطالعہ محض بطور
دوسری زبان کے ہوتا ہے۔ سنسکرت اپنے جاں نثاروں
کے پورے دل لگاؤ اور اُسکی تصدیق کی خواہاں ہے"۔
پروفیسر موصوف کا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ دوسری زبان
کا سیکھنا ویسا ہی مشکل ہے جیسا کہ حضرات انگلینڈ
کے تاروں کا ملاحظہ سے علم نجوم کی تحصیل کی کوشش۔ اسی
خیال کو مد نظر رکھ کر آریہ سماج کے دیرینہ دوراندیش مدبروں
نے گروکل قائم کرنیکا خیال کیا تھا۔ پہلے پہل ناعاقبت
اندیش لوگ گروکل پر مضحکہ اُڑاتے تھے۔ لیکن آج
وہ دن ہے کہ چاروں طرف سے گروکل کے بانیوں
کے خیالات کی تائید ہو رہی ہے آریہ سماج کا بھی دعویٰ
یہی ہے۔ کہ جبتک سنسکرت کو اول زبان بنا کر
باقی جملہ زبانوں اور مضامین کو اُس کے ماتحت
نہیں کیا جاتا تبتک پراچین سنسکرت ودیا کی اُنتی
ہونی کٹھن ہے۔ پروفیسر آدتیہ رام کا خیال ہے کہ اگر
گورنمنٹ مدد نہ کرے تو ایک ایک پنڈتوں اور گروکل
پنتھیوں کو میدان میں آکر اپنے پراچین متبرک خیالات
کی رکشا کرنی چاہئے۔ یورپ اور امریکا کے
اندر ایک ایک شخص نے اپنی جائداد کو لگا کر
ایک ایک خیال کو وسعت دینے کی کوشش
کی ہے۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اس دیش
میں اس قسم کے بہادر دکھائی نہیں دیتے
گروکل ابھی تک اوسط درجہ کے آدمیوں
کی مدد سے چل رہا ہے۔ اگر کہیں اس کے لئے
اس دان سے نصف ہی مدد مل جاوے جو کہ
معمولی سے معمولی امریکن اپنے ملک کی تعلیم کے
لئے دیتا ہے۔ تو وہ کام دیکھنے میں آوے
جس کا اس وقت نشان و گمان ہی نہیں ہے

اپدیش ۱

(۲۲)

न संदृशे तिष्ठति रूपमस्य न चक्षुषा पश्यति कश्चनैनम्।
हृदा हृदिस्थं मनसा य एनमेवं विदुरमृतास्ते भवन्ति॥

آنکھ کس روپ کو دیکھ سکتی ہے؟ جس پرکرتی سے آنکھ بنی ہے اُسی پرکرتی کے جس قدر ستھول روپ ہیں اُنہیں کو آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ پرکرتی سے پرے آنکھ کی پہنچ نا ممکن ہے! اور پرکرتی میں بھی رس۔ گندھ۔ سپرش اور شبد پر آنکھ کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ جب ان چیزوں کے دیکھنے میں ہی آنکھ عاجز ہے تو پھر اُس آنکھ سے اُس پُرش کے دیکھنے کی آشا رکھنا جو کہ روپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش اور شبد سے بری ہے کیسی جہالت ہے!۔ اُس کا سوروپ ہی ایسا ہے کہ آنکھ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ یا یوں کہو کہ آنکھ اس پر نہیں ٹھہر سکتی۔ پھر آنکھ سے اُسے کون دیکھ سکتا ہے؟ جو لوگ آنکھیں کھولے ہوئے اُس کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھتے پھرتے ہیں۔ وہ سخت بھولے ہوئے ہیں۔ اُسے وید اور شاستروں میں ہردیشیہ کہا ہے۔ رشیوں نے بھی تلاش سے اُسے ہردے کے اندر ہی پایا ہے۔ اسلئے ہردے میں ہی اُس کی تلاش ہونی چاہئے۔ جو لوگ اُسکی تلاش میں لگن رہتی ہے لگن کے ساتھ من کو اُس کے اندر روک لیتے ہیں۔ اُن کا من ہی تھک کر بدھی کو آگے بڑھاتا ہے۔ اور بدھی اس جدوجہد میں زیادہ سے زیادہ سوکشم ہوتی ہوئی آخرکار اُس پرمیشور کے درشن کرتی ہے جیسا کہ وہ ہے۔ اس پرکار جو پُرش اُس پرم پُرش کو جاننے کی اِچھا کرتے ہیں۔ اُنہیں نہ کیول اُس کے درشن ہی ہوتے ہیں بلکہ وہ امرت دھام کے ادھیکاری بن جاتے ہیں۔

کیسا منوہر سلبہ ہے! لیکن کتنے پُرش ہیں جو اِس سچائی کو انوبھو کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ جو سارے جہان میں ویاپک ہو رہا ہے۔ وہ کسی ستھان وشیش میں کیونکر مل سکتا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ جو بے انت ہے اُسے ہماری اندریاں محسوس نہیں کر سکتیں۔ کمزور جیو آتما اُس کے پیچھے اسی سنسکار کے اندر واکل ہو کر گھوم رہا ہے۔ اس اودیا اندھکار میں پھنس کر ہم سے کیا کیا انوچت کارروائیاں سرزد نہیں ہوتیں! اگر درحقیقت ہمیں پورن وشواس ہے کہ وہ پرماتما ہر ایک ستھان کے اندر موجود ہے تو کیا کبھی ممکن ہے کہ ہم کوئی بھی برا کام کر سکیں۔ یدی وشواس ہو کہ ہمارے ہردے میں اُس پرم پتا کا شُدھ آسن ہے تو کیا ممکن ہے کہ اُس ہردے کے اندر ملین واسنائیں پیدا ہو سکیں؟ لیکن ہماری حالت کیا ہے؟ اگر ہم قانون کے پنجے سے بچ سکیں اور اپنے ہم نشینوں کی آنکھوں سے اپنے کرموں کو بچا سکیں تو پھر ہم کبھی پاپ سے ہی نہیں ڈرتے۔ وے انسان جنکی نظریں عموماً دھوکا کھاتی رہتی ہیں۔ جن کے کان عموماً کچھ کا کچھ سن سکتے ہیں۔ جن کی جیبھ کچھ کا کچھ سواد لے سکتی ہے۔ جن کی ناسکا سگندھ ہی کو درگندھ ہی سمجھ سکتی ہے۔ ایسے ان لوگوں کی آنکھوں اور دیگر اندریوں سے ہم کیا خوف کھاتے ہیں۔ ایک پانچ برس کا بچہ ہمارا پاپ کی طرف بڑھا ہوا ہاتھ روکنے کے لئے کافی ہے لیکن سارے برہمانڈ کے سوامی کی موجودگی بھی ہمیں اپنے دل کے اندر برے خیالات اُٹھانے سے روک نہیں سکتی۔ اپنے ہردے کے اندر آنند ولن کرو۔ انتہ کرن کو باہر سے بالکل ہٹا لو۔ آہ کیا خطرناک نظارہ ہے! قتل اور ویبھچار۔ کرودھ چوری اور جعلسازی اور مکاری۔ کس کس درگن کا نام لیں۔ اُنہیں نے دل کے اوپر اپنا راجیہ جما لیا ہوا ہے۔ جس ہردے

کو پرماتما خود بخود اپنی لازوال روشنی سے منور کر رہے ہیں۔ ہائے اُس ہردے کے اندر کیسی کیسی بھیانک واسنائیں اُٹھ رہی ہیں۔ جو دل پاک پروردگار کی موجودگی کے باعث شُدھ ہونا چاہئے تھا اس میں کیسی کیسی ناپاکیاں بھری پڑی ہیں! پریہ پاٹھک گن! کیا تمہیں ابھیاس ہے کہ تم دن رات میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے اندر کی پڑتال کیا کرو۔ اگر تمہیں ابھی ابھیاس نہیں ہے۔ تو آج سے ابھیاس آرمبھ کر دو۔ پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ تم نے کہاں تک اپنے اندر کو [illegible] پر قربان کیا ہوا ہے۔ تمہیں تب معلوم ہوگا کہ تم نے اسار وستوؤں کا پیچھا کرتے ہوئے سار وستوؤں کو کہاں تک بھلا دیا ہوا ہے۔ یہ سنسار پل پل میں بدل رہا ہے۔ اُس بدلنے والے سنسار کے لئے یدی ہم نہ بدلنے والے پرمیشور کو بھول کر بیٹھ جاویں۔ تو ہم سے بڑھ کر مورکھ کون ہے۔ پرمیشور ہردے کے اندر براجمان ہیں۔ اُن کی تلاش میں بھٹکتے مت پھرو۔ بلکہ بیرونی شاہوں سے دل کو علیحدہ کر کے اُس کے درشنوں میں مصروف ہو کر امرت دھام کے ادھیکاری بنو۔

اوم شم

نویدن ۔ جن اصحاب کے ذمہ مطبع ہذا کا بقایا ہے اُن کے نام نامی مع تعداد رقم بقایا کے ہر ہفتے اخبار ہذا میں درج کر کے نویدن کیا جاتا ہے کہ کرپا کر کے اپنا اپنا حساب جلد صاف کر کے مطبع کو مشکور فرماویں۔ نیز ان کے قرب و جوار میں جو جو سماج ہیں اُن کے منتریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے بقایا کی وصولی میں مطبع کی امداد فرما کر مشکور فرماویں (مینیجر)

آتمک نظارے

میری آیو آپکے ادھین ہو۔

اپنی گزشتہ زندگی پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہی میں کانپ اٹھتا ہوں اپنے حافظہ کی کمزوری کو دیکھ کر اکثر مجھے افسوس ہوا کرتا تھا۔ میں اُن دنوں کو یاد کر کے بیخود ہو جاتا تھا جبکہ ہر ایک واقعہ سلسلہ وار یاد رکھ سکتا تھا۔ پرمیشور کی شکایت کی کرتا کہ اُس نے کیوں نہ میرے حافظہ کی حفاظت کی۔ لیکن اگر سچ مچ میرے حافظہ کی کمزوری کے لئے بجائے میرے کرموں کے پرماتما ہی ذمہ وار ہوتا تب بھی مجھے شکایت نہیں کرنی چاہئے تھی! اگر سچ مچ میرا حافظہ ایسا ہی رہتا جیسا کہ عالم جوانی میں تھا تو کیا میری کو کرنیوں کا مکمل چتر مجھے اس قابل چھوڑتا کہ میں اُن سے رہائی پا سکوں۔ اس حافظہ کی کمزوری کا باعث گو میرے کرم ہی ہیں لیکن جس پرماتمانے کہ کو کرمی سے حافظہ کو کمزور کر دینے کا نیم جاری کیا ہے اُس کے اس عمل سے بڑی بھاری دیا کا نشان ملتا ہے۔ دھرماتما کا حافظہ اگر درست رہے تو اُس کے لئے آنند دایک ثابت ہوگا لیکن مجھ ادھرمی کا حافظہ کمزور ہی مجھے ہر وقت کے سنتاپ سے بچاتا ہے۔ اسوقت کا سرسری نظارہ بھی میرے ہر روئے کو کپکپا یمان کر رہا ہے۔ یہہ اسقدر آیو ویرتھ برباد گئی۔ لیکن یہ بربادی کیوں ہوئی؟ اسلئے کہ میں نے ہر ایک کام میں اپنے آپ پر نربھر کیا۔ میں نے اپنی عمر کو پراکرت پدارتھوں کے حاصل کرنے میں صرف کرنا چاہا لیکن اگر یہی زندگی کا اعلیٰ حصہ ایشور ارپن ہوتا تو کیسا آنند دایک ثابت ہوتا۔ پرماتمن! اسکو بھولکر میں نے بہت دکھ اٹھائے۔ اب پرارتھنا یہ ہے کہ مجھے ایسا بل دیجئے تاکہ میں باقی کی ساری آیو آپکی پوتر سیوا میں بھینٹ کر سکوں۔

زمانہ کا حیرت انگیز انقلاب

کسی زمانہ یہ درت برش ایک زمانہ تھا جبکہ لنگوٹ بند فقیر اور معمولی پوشش غریب براہمن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے راجہ کو بھی ادھرم سے ہٹانے کے لئے ڈانٹ بتلا سکتے تھے اگنت فوجوں کے لشکر کو لیجاتا ہوا چکرورتی راجا بھی جنگل کی رشی کی کمزور لیکن دھارمک آواز کو سنتے ہی کانپ اٹھتا تھا۔ وہ زمانہ پھر بدل چلا۔ راجے اجانہ ودش بن گئے۔ راجوں مہاراجوں اور امیروں کی خوشامد آریوں کی سنتان اور براہمن سنیاسیوں کے جانشینوں نے اپنا دستور العمل بنایا۔ برخلاف اس کے یہی لوگ عوام غریبوں کو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اپنی توہین میں ہی اپنا فخر سمجھتے تھے۔ زمانہ نے پھر پلٹا کھایا اور آخرکار انگریزوں کا راجیہ آیا۔ جمہوری سلطنت کا نقشہ بھارت نواسیوں کو دکھلایا گیا۔ اس تبدیلی نے کایا ہی پلٹ دی۔ آریہ پدوی سے گر کر جہاں ہندوؤں نے ایشر پرستی کو اپنا دھرم بنا کر راجوں مہاراجوں کو نردوش ٹھہرایا وہاں انگریزی تعلیم نے بڑے آدمیوں اور امیروں پر حملوں کو شغلیہ کا کرتویہ کرم بتلا کر انام جمہور کی خوشامد کو نئی روشنی کی پالیسی بتلایا۔ آجکل کے پبلک لکچروں میں جس طرح ہر عام مورکھ منڈلی کی تعریفوں کے پل باندھ کر اُن سے شاباش حاصل کیجاتی ہے وہ نظارہ بڑا ہی عبرت انگیز ہے۔ ہا! اِس بھومی میں رشیوں کا زمانہ کب آویگا جبکہ امیروں اور غریبوں دونوں کی خوشامد کو پاپ سمجھکر لوگ یتھارتھ گیان مارگ پر چلنا سیکھیں گے۔

بہاؤ کو چیرنا سنگھ کا ہی کام ہے۔

دو دنوں سے برابر برشا ہو رہی تھی۔ دور دور کے پہاڑوں سے زبردست برشا کی خبریں آ رہی تھیں۔ تیسرے پہر کے وقت جبکہ برشا کا زور کچھ کم ہوا میں بھی گنگا کا نظارہ دیکھنے کے لئے کنارے پر گیا۔ دریا کا زور غضب کا تھا بعض جگہوں میں لہریں آسمان سے باتیں کرنے کے لئے تیار تھیں۔ آفت کا چڑھاؤ تھا۔ اور اس خطرناک دریا کے اندر لٹھے اور درخت اور تختوں کے ساتھ مردہ مچھلیاں اور دیگر مردہ جانور بھی بہے جا رہے تھے۔ اس تیزی سے ہر ایک چیز گذرتی تھی کہ آنکھ ٹھہر نہیں سکتی تھی۔ دفعتاً دوسری طرف نگاہ پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قوی ہیکل جوان دھارا کو چیر کر اس کنارے پر آنا چاہتا ہے۔ کس طرح پر زور سے شانہ آگے کو کرتا ہے۔ بلیوں پھر دھکیل کر ایک بغل کو لیجاتا ہے۔ جوان پھر زور سے چیرنا چاہتا ہے۔ لہروں کے تھپیڑے اُسے پھر ایک طرف کو پھینک دیتے ہیں۔ گھنٹوں کی جد وجہد کے بعد آخرکار جوان ہیجان زدہ ہوا۔ اس کنارے پر پہونچ جاتا ہے۔ اُسکے پار پہونچنے پر خوشی کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ جب میں متعجب زدہ سا ہو جاتا ہوں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس دریا کو چیرتی ہوئی بیجان لکڑیاں اور مردہ مچھلیاں چلی گئیں اُسکو اس شکل سے عبور کرنے میں کیا بہادری ہے؟ لیکن اندر ایک اور آواز اٹھی جس نے سمجھایا "دیکھ۔ پانی کے بہاؤ کے ساتھ تو مردہ مچھلیاں بھی چلی گئیں۔ لیکن کیا یہہ مردہ مچھلی یا بیجان درخت دھارا کو چیر کر پار بھی جا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پس بہادر وہی ہے جسمیں دلیری اور طاقت بہاؤ کے چیرنے کی موجود ہو۔ میں نے اس گھٹنا کا سنتیہ سماج کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور مجھے کیسی حیرانی ہوئی جب میں نے دیکھا کہ عام رائے کی اٹھتی ہوئی لہر کے مقابلہ میں کام کرنے کی طاقت اور حوصلہ کسی سپوت میں ہی ہوتا ہے مجھے مجبوراً اُس سمے اپنے پیارے وطن کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نگاہ دوڑانے کا خیال آیا۔ تب مجھے پتہ لگا کہ باوجود بیشمار سبھاؤں اور سوسائٹیوں۔ انسٹیٹیوشنوں اور پیپروں کے بھی کیوں یہ گرا ہوا دیش اپنی ہین اوستھا کو نہیں تیاگ سکتا۔ اگر کسی بھائی کو اس میں شک ہے تو وہ اُن ہندوستانی بہادروں کی فہرست تیار کرے جنہوں نے طاقت اور دلیری سے خیالات کے بہاؤ کا مقابلہ کیا ہے۔

سوامی دیانند اور سائنس

... اسسٹنٹ ... مظفرگڑھ

نمبر ۲۷

ویریہ اور اُس کا استعمال

پیشتر اس کے کہ میں اپنے نازک مضمون پر سلسلہ وار لکھنا شروع کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ آج پبلک کی آگاہی کے لیئے ایک ضروری بات عرض کر دوں۔ اور وہ یہہ ہے کہ ہم لوگوں میں جب کبھی ایسے معاملات پہ بحث ہوتی ہے تو اُنکو اخلاق سے بعید سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے اندر وشے بھوگ کے زبردست خیالات نے ایسا ... دیا ہے۔ کہ ویریہ کے متعلق مضامین کو ٹھیک طریقے سے مطالعہ کرنا بڑا مشکل دکھائی دیتا ہے بڑے بڑے لائق آدمی بعض اوقات ایسی ایسی غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ مضمون پر بحث کرنا ... سخت غلط نتیجوں پر جا پہنچتے ہیں۔ علاوہ ازیں شرم کے خیال نے اس مسئلے کو گندا ... رکھا ہے۔ ہمارے شرم کے اس اہم معاملہ کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم روزمرہ سخت سے سخت غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جن کے سبب سے ... کچھ دنوں کے لیئے تکلیف ہوتی ہے۔ ... بعض اوقات ساری عمر کے واسطے پچھتانا پڑتا ہے۔ اس لیئے اس کے استعمال کو جاننا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ لیکن کسی چیز کو استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اس کی ماہیت وغیرہ سے اچھی واقفیت پیدا کی جاوے۔ جس کا مختصراً ذکر پرچارک کے پہلے نمبروں میں کر چکا ہوں۔ صرف ایک سوال اور رہ گیا ہے جس کو میں نے ابھی تک چھیڑا نہیں۔ اور وہ یہ ہے

ویریہ کیا ہے؟

شاید آپ یہ سوال سُن کر حیران ہوں۔ کیونکہ کون انسان ایسا ہے۔ جو اس سے ناواقف ہے۔ جس چیز کا ہر روز استعمال کیا جاوے۔ لمحہ لمحہ ہی خیال کیا جاوے۔ اگر اس کی بابت پتہ نہ ہو تو اس سے بڑھ کر اور کیا حیرانگی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بہت ہی کم آدمی ہوں گے۔ جنہوں نے اس سوال کو حل کر کے اپنے من کی شانتی کی ہو گی۔ بیہودہ شرم کے خیال نے اس مضمون کے مطالعے کو فراموش کر رکھا ہے۔ اور اسی واسطے ہم لوگ اس کے ٹھیک استعمال کو نہیں جان سکتے۔ ویریہ جسم کے اور رسوں کی طرح ایک قدرتی رس ہے۔ جو سب رسوں سے اُتم اور زیادہ تر طاقتور ہے۔ کیا بلحاظ ساخت اور کیا بلحاظ فائدوں کے یہ سب کا سرتاج ہے۔

وہ انسان جو اشرف المخلوقات سمجھا جاتا ہے جو سب کا شرومنی اور قدرت کی گوناگوں کائنات میں افضل تر خیال کیا جاتا ہے۔ کیا ہے۔ ویریہ کی دوسری شکل ہے۔ جو کئی مہینوں کی پرورش پائے جانے کے بعد ایک ایسے قدرتی سانچے میں ڈھل کر جہاں کسی ہتھیار اوزار کی ضرورت نہیں انسانی شکل اختیار کرتا ہے۔ اسی واسطے ویریہ کو ایک بیج خیال کرنا چاہئے۔ جو اور جانوروں اور درختوں کے بیجوں کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ اور جس طرح سے اور بیج اس میں کچھ عرصہ رہ کر کھاد وغیرہ چیزوں کی مدد سے خاص وقت کے اندر پودوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ اُسی طرح سے انسانی بیج ماتا کے گربھ میں کچھ عرصہ کے واسطے ماتا ہی کے خون سے پرورش پا کر خاص وقت کے پورے ہونے کے بعد انسانی روپی پودے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اور جو بڑھ کر اور کافی طاقت حاصل کر کے عام درختوں کی طرح پھل لاتا ہے۔ ان ہی پھلوں سے اور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے آج یہہ تمام دنیا بھرپور ہو رہی ہے۔

جیسے پودوں یا درختوں کے بیجوں کے لیئے ضروری ہے۔ کہ سال کے کسی خاص حصے میں خاص کھاد کے ذریعے خاص ہی زمین میں بوئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اچھا پھل اور پھول پیدا کر سکیں۔ ویسے ہی قدرتی طریقے پر انسان پیدا کرنے کے لیئے انسان کے بیج یعنی ویریہ کے واسطے خاص وقت اور خاص خوراک اور دیگر تمام خاص باتوں کی ضرورت ہے۔ اور اگر ان تمام امورات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو جیسے درختوں میں خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ درخت اُگ نہیں سکتا۔ اچھی طرح سے پھل نہیں لا سکتا۔ وغیرہ ویسے ہی انسانی بیج پورے وقت پر نہیں پکتا یا اگر پک جائے تو کمزور رہتا ہے۔ اسواسطے ویریہ کا استعمال کرنے سے پہلے ان تمام باتوں کو بغور مطالعہ کر لینا چاہیے۔ تاکہ آئندہ تکلیفوں سے بچ سکیں۔

فرق!

گو بہت سی باتوں میں ویریہ دوسرے بیجوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ جسکو ہم کبھی بھی بھول نہیں سکتے اور جو ہر ایک انسان کے اندر موجود ہے۔ جسکا اظہار ہر ایک زمانے میں ہوتا رہا ہے۔ کیا امیر کیا غریب سب ہی اس کے محتاج ہیں۔ اور جس کا بیان کرنا ہی بڑا مشکل ہے صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جیسے بھوک اور پیاس قدرتی خواہشیں ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ویریہ کے متعلق ایک خواہش ہے۔

جو درختوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن انسان میں بڑی زبردست ہے۔ ویریہ کے استعمال کا مطالعہ کرنا۔ اس خواہش کے استعمال کو جانتا ہے۔ اِسلئے جو لوگ ویریہ کے استعمال کو قدرتی طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ وہ ویریہ کو اور بچوں کی طرح اور اس خواہش کو بھوک پیاس وغیرہ قدرتی خواہشوں کی طرح جانیں۔ ایسا نہ جانتے ہوئے ہم لوگ ایسی غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں کہ اصلی مضمون کو کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ جب کسی امر کو اُس کی اصلی حالت میں نہ دیکھا اور بھالا جاوے۔ تو کس طرح سے اُس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ اُس خواہش کو جسکو وشئے کی خواہش کہا جاتا ہے۔ ایک قدرتی خواہش نہ فرض کیا جاوے۔ جب ویریہ جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ خوراک اور خون کا آخیری درجہ اور سار ہے۔ تو کیونکر خوراک اور خون کی طرح اُسکو بھی قدرتاً جسم کا ایک حصہ نہ مانا جاوے جیسے بھوک اور پیاس انسانی زندگی کو قائم رکھنے کے لیئے ایک قدرتی ضروریات میں سے ہیں۔ ویسے ہی وشئے کی خواہش انسانی قالب کے لیئے قدرت سے ہی پیدا ہوئی ہے۔ ہاں اتنا تو ضرور ہے کہ اُس کے درست اور غلط اور مناسب اور غیر مناسب استعمال سے ضرور واقفیت حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا نقصان روٹی وغیرہ اور دوسرے امورات کے نامناسب استعمال سے پیدا ہوتا ہے اُس سے بہت زیادہ ویریہ اور اس خواہش کے بے قاعدہ استعمال سے ہوتا ہے کیونکہ ویریہ سب کا پردھان اور سرشرومنی ہے۔ جو فائدہ اور نقصان اُس سے پیدا ہوں وہ بھی ویسے ہی ہونے چاہئیں اور نفسانی خواہش یا کام کی اچھا تو کیا ہی کہنا۔ سب خواہشوں سے زبردست خواہش ہے۔ جس کا روکنا نہایت ہی کٹھن ہے اسی واسطے اُس کے نتائج بھی ویسے ہی ہونے چاہئیں

باقی آئندہ

میری پُرانی آشا

میں ستیہ دھرم پرچارک کو دس بارہ سال سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھ کو اس وقت یہ کہنے یا کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اتنے گراہکوں کے اندر دھارمک سپرٹ کس درجہ تک پیدا کردی ہے۔ یا اکھڑ سے اکھڑ اور اہنکار میں میں ڈوبے ہوئے منشیوں کے کٹھور ہردیوں کے اندر کس گہرائی تک شانتی بھردی ہے مجھے صرف اس وقت مہاشہ لعل چند جی ڈپٹی انسپکٹر پولیس مشرقی افریقہ کے لیکھ پر جو ۱۴ بھادوں سمت ۱۹۵۹ کے ستیہ دھرم پرچارک میں درج ہوا ہے۔ کچھ یاد آگیا ہے وقتاً فوقتاً دھرم اپدیشوں دھارمک نظاروں اور دیگر آتمک مضمونوں نے جو ستیہ دھرم پرچارک میں مہاتما منشی رام کے سچے ہردے سے اُتپن ہو کر شائع ہوئے ہیں بجلی کا سا کام کر دکھایا ہے۔ کٹھور سے کٹھور من بھی یدی ان کو دھیان سے پڑھ کر پڑھتا ہے تو موم سا پگھل کر ویراگ کی اور ڈھل جاتا ہے۔ اور شانتی کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ میرا کئی مرتبہ ارادہ ہوا ہے کہ ایسے ایسے دل ہلانے والے۔ شانتی پھیلانے والے۔ ویراگ اُتپن کرنے والے۔ مضامین ستیہ دھرم پرچارک سے چھانٹ کر اپنے واسطے علیحدہ کتاب کی شکل میں بنا لوں۔ مگر یہ کام اپنی شکتی سے باہر سمجھ کر ستیہ دھرم پرچارک میں سے اُن مضامین کے اوراق علیحدہ کر کے رکھنا شروع کیا۔ مگر یہ کام بھی چلتا نظر نہیں آتا ہے۔ کیونکہ اُن اوراق میں دیگر مضامین بھی اکثر لکھے رہتے ہیں۔ آخر دل میں یہ آتا ہے کہ مہاشئے ایڈیٹر صاحب کو ہی تکلیف دوں کہ وہ عمدہ عمدہ مضمونوں کو کتاب کی شکل میں شائع کرنا شروع کر دیں۔ جس سے علاوہ میرے اور گراہکوں کو بھی فائدہ پہونچے۔ مگر بوجہ مہاشئے جی کی عدیم الفرصتی کے میں نے یہ تحریک نہیں کی۔ میں تو نراش ہو گیا تھا مگر مہاشہ لعل چند جی کی تحریر نے پرانی آشا سرسبز و شاداب ہو کر کچھ امرت پھل لانا چاہتی ہے۔ جس کا میں ابھی سے دھنیہ واد دیتا ہوں اور ایشور پرماتما سے پرارتھنا ہوں کہ لالہ منشی رام جی وغیرہ کی قلم سے زیادہ سے زیادہ اور جلد جلد ویراگ اُتپن کرنے والے اور شانتی پھیلانے والے مضامین نکلیں۔ تاکہ ہمارے بھائی لعل چند جی کی کتاب موسوم امرت پھل جلد درجہ تکمیل کو پہونچے۔ اور ست دھرم کے پیاسوں کی اگنی شانت ہو۔

ویدک دھرم کا سیوک
رگھوبر دیال گپتا بلند شہری از بنارس

آریہ سماجک سالانہ جلسے

بیجناپور آریہ سماج ۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۰۲ء
پونڈری آریہ سماج ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء
ہردوئی آریہ سماج ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء
بریلی آریہ سماج ۲۵-۲۶ " "

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

پدارتھ نروپن

اُس بھگوان پتی ایشور نے پرم کرپا اور دیا سے ہمارے ادھیکاریوں کے انوکول انیک پدارتھ عطا کئے ہیں۔ جن کو پدارتھ ودیا جاننے والے رشیوں نے سات پدارتھوں میں تقسیم کیا ہے دربیہ۔ گن۔ کرم۔ سامانیہ۔ وشیش۔ سمواۓ ابھاو۔ ویاکرنی پرشن کرتا ہے۔ ہم سنجوگ اور کرم میں کچھ بھید نہیں مانتے۔ کرم کا نروپن کرنا ویرتھ ہے۔

جواب۔ جس طرح یہہ گھٹ نیل پٹ رنگ والا ہے ایسا کہنے سے گن علیحدہ پدارتھ ہے۔ اسی طرح سے کرم کو بھی علیحدہ پدارتھ جانو۔ مہان ک

پرشن۔ ابھاو ادھی کرن آتمک ہے۔ جیسے اس پرتھوی میں گھٹ نہیں ہے۔

جواب۔ اس کا آگے مفصل ورنن کیا جاوے گا

پرشن۔ بھاگ واکیہ کا کم وبیش سنکھیا سے کہنا ہے یا نہیں۔

جواب۔ شیشٹ کرنے کو سات سنکھیا کہا گیا ہے اُن سے ادھک کوئی پدارتھ نہیں۔ چنانچہ کناد رشی نے بھی وشیشک درشن میں سات پدارتھ کہے ہیں

پرشن۔ وشیشک درشن میں سوتر میں چھ پدارتھ درج ہیں۔

جواب۔ اُس کا مطلب یہہ ہے کہ بھاو پدارتھ چھ ہی ہیں۔ اسلئے بھاو پدارتھوں کا علیحدہ نروپن کرنے کے لئے چھ سنکھیا دی گئی ہیں مگر سوتروں میں ابھاو کو بخوبی نروپن کیا ہے۔ اور

اُس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ چھ سے انیہ کوئی پدارتھ نہیں۔

جواب۔ وہ سب سولہ پدارتھ انہیں سات کے انتر آجاتے ہیں۔ پرمان اندریہ پرمیہ آتما شریر اندریہ من وغیرہ دربیوں میں آجاتے ہیں اور بیاپتی گیان انومان ارتھ گندھ روپ رس وہی پرواتی دوش اچھا پتیا گیان جنم مرن اکیس پرکار کا دکھ شریر چھ اندریہ چھ اندریوں کے وشئے چھ قسم کی بدھی سکھ دکھ وغیرہ گن میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح سے سب پدارتھ چھ پدارتھوں میں آجاتے ہیں۔

پرشن۔ اکیس پرکار کا دکھ کیوں کر ہو سکتا ہے جب کہ من اور شرووتر اندریہ نت ہیں۔ تب اُن کا دکھ ہی نت رہیگا۔ موکش کا ہونا دکھ مشرت ثابت ہوگا۔

جواب۔ جس طرح سے گالی کا گیان ہونے سے دکھ کا سکارن ہوتا ہے اور اُس اوپادھی کا ناش ہونے سے گالی کا گیان نہیں دکھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے آتما اور من کے سنجوگ سے جو بیوپار ہوتا ہے اُس کا ناش ارتھات اوپادھی روپ بیوپار کا ناش ہونے سے دکھ کا ناش ہو جاتا ہے۔ اسکو انیہ شاستروں میں من کا لیہ ہونا کہا ہے۔ اب رشی کرت بھاشیہ پرشنکا کر کے ناستک کہتا ہے جتنا منی پستک میں ہم نے سات پدارتھوں سے علیحدہ شکتی اور شادرشی کو دیکھا نہ تم کس طرح سے چھ پدارتھ مانتے ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ منی کو آگ کے سمیپ رکھنے سے آگ کا داہ بند ہو جاتا ہے۔ ارتھات منی منتر اوشدھی وغیرہ آگ کے داہ روپی سکارن کو ناش کر دیتے ہیں اسلئے شکتی پدارتھ چھ بھاو پدارتھوں سے علیحدہ مانتے ہیں۔ جب منی سمیپ نہو۔ تب داہ ہو جاتا ہے۔ اگر آگ میں داہ کرنے والی شکتی ہوتی تو آگ کے ہوش ہونے پر اُس کا ناش ہوتا اُس نتیجے سے شکتی علیحدہ ہے۔ اگر منی وغیرہ کو شکتی کا ناشک مانا جاوے تب اوت تیجک کے ہونے پر منی کی موجودگی میں داہ شکتی کیوں ہو جاتی ہے۔ ارتھات منی وغیرہ کے دور کرنے پر داہ شکتی دیکھی جاتی ہے اور منی کے ساتھ اوت تیجک رکھنے پر شکتی ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح مذکورہ پدارتھوں میں شامل ہونے سے اُس کا علیحدہ ہونا سدھ ہے دربیہ بھی شکتی نہیں کیونکہ اُس میں گن کرم نہیں ہیں۔ شکتی گن کرم بھی نہیں ہے۔ کیونکہ گن میں گن نہیں رہتا۔ سامانیہ وشیش سمواۓ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ پیدا ہو کر ناش ہو جاتی ہے اسی طرح سادرشی ساتوں پدارتھوں سے علیحدہ ہے چھ بھاو پدارتھوں کے بھی اندر نہیں ہے۔ سامانیہ میں ہونے سے ارتھات سامانیہ انیہ پدارتھوں میں رہتا ہے۔ سامانیہ میں دوسرے پدارتھ نہیں رہتے یعنی جاتی بیکتی میں رہتی ہے۔ بیکتی جاتی میں نہیں رہتی۔ جیسے گوتو گو جاتی نت ہے اسی طرح اشتیہ۔ گھوڑا جاتی نت ہے موجودہ نظر آنے سے شادرشی ابھاو پدارتھ کے بھی اندر نہیں ہے

جواب۔ چونکہ ہم دیکھتے ہیں منی کے ابھاو سے داہ ہوتا ہے۔ تم کو انت شکتی اور اُس کا پراگ ابھاو ارتھات پیدائش اور انت ناش ارتھات دھونس کلپنا کرنا پڑیگا۔ اسلئے آسانی سے چھ پدارتھ ہی سدھ ہیں۔ اگر اس طرح علیحدہ علیحدہ کارن مانے جاویں تو لکڑی کو بھوک لگنا بھی کارن مانا جاوے گا بس شکتی کوئی علیحدہ پدارتھ نہیں ہے ایشور اچھیا کو شکتی ماننا چاہئے۔ اور سادرشی بھی علیحدہ پدارتھ نہیں ہے۔ ایک سے علیحدہ ہو کر اُس جیسا ہونا یہہ سادرشی کا لکشن ہے جیسے چندر سے علیحدہ ہو کر اُس جیسا آنند دینے والا موکھ ہے۔ موکھ چندر کے سادرشی ہے

بس جہی ارتھ سدہ ہیں۔

نوٹ (۱) اگرچہ اس بنی وغیرہ کی تمثیل سے بہت سے بہائیوں کو سدھانتوں سے بروده ہوا معلوم ہوگا۔ اُن کی سیوا میں نویدن ہے۔ اس تمثیل سے بیتھو ابھاس ارتھاپت ورشٹ سو سمجھ لینے میں بہت آسانی ہوگی۔ یہہ تمثیل ورشٹ ہیتو سے گیان کرانے والی ہے۔ اور ابھیاپتی ارتھاپت سادھیہ کے ایک دیش میں ہیتو کا رہنا جیسے سفید گائے سیاہ رنگ کی گائی میں گھٹ نہیں جاتا انی بیاپتی سینگ والی گائی بھینس کے بھی سینگ ہوتے ہیں۔ استیو ایک کھُر والی گائی ان تینوں دوشوں کے پکڑنے میں یہہ تمثیل بہت سہارا دیگی۔ خیال رہے لکشن اُسی کو کہتے ہیں۔ جس میں یہ تینوں دوش نہ ہو۔ علاوہ ازیں الیشمہی سے بجار کا ہونا اور بجار کا نہ ہونا بھی ثابت دیتا ہے بس کرپا کرکے اُس کو ورہیات خیال نفرماویں موقع پران کا ذکر آتا رہیگا۔

نوٹ (۲) شاستروں سے بجبہ تجبہ بُدہی کو پرتیت ہوتا ہے۔ میان اور نیای کا مت بہت قریب قریب ملتا ہے۔ یہہ انرچنیہ شبد کلھو جس کا مطلب یہہ ہے۔ ہم کچھ نہیں کہ سکتے اور جو کہ ہارنے کی ایک نشانی ہے۔ اسکو بالکل نہیں مانتے۔ نوین ویدانت میں جہاں جواب نہیں بن پڑتا۔ بڑے بڑے گرنتھوں میں انرچنیہ کہکر ٹال دیا جاتا ہے۔ اگر اِس شبد کو نکال دیا جاوے۔ تو نوین ویدانت کی تبدیلی پراچین ویدانت میں باسانی ہوجاتی ہے۔

اقسام

ایک ودیارتھی

کیا جیو کی ایکنتا یوگ کی سدھیوں میں پرتی بندھک ہے

آپکے اخبار ستیہ دھرم پرچارک ۱۲ اساڑہ میں ایک پرشن درج تہا کہ یوگی آکاش میں اُڑ سکتے ہیں۔ اور دوسرے آدمی کے انترکرن کا حال معلوم کر سکتے ہیں۔ اور اپنی روح کو دوسرے قالب میں ڈال سکتے ہیں۔ اور پانی کے سطح پر بغیر ہاتہ پاؤں ہلانے کے تیر سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ جو کوئی اس پرشن کا جواب دیں وہ کوئی یوگ شاستر کے سوتر کو مع ارتھ تحریر فرماویں۔ جس سے وہ دتّ ہوتا تہا کہ پرشن کرتا نے شاید یوگ شاستر کے تیسرے پاد مطالعہ نہیں فرمایا۔ میں اس انتظار میں تہا کہ کوئی مہاتما اس پرشن پر وستار پوروک تحریر فرماویں گے۔ مگر بدقسمتی سے اس امید کے برخلاف پرچہ ۱۶ بہادوں میں درشن اور سدھیاں کا کچھ خصہ مضمون پڑھا گیا۔ جس میں مضمون داتا نے منطق پر بہروسہ رکھکر یوگ شاستر کا کھنڈن فرمایا ہے۔ اور شبہ پڑتا ہے کہ باقی ماندہ مضمون میں اُس سے اور بھی کھنڈن ہوگا۔

اس بھیانک معاملہ کو دیکھ کر میں نے بھی اپنا خاموش رہنا نامناسب جان تچھ بدھی کے انوسار تحریر کرنا شروع کیا ہے۔ امید کہ پاٹھک گن اِس پر بھی دھیان دیں گے۔ میرا کہنا بالفعل اِسی الش پر ہے۔ کہ ایکنتا شبد کا کیا مطلب ہے اور جیو ایکیہ ہونے پر یوگ کی سدھیاں کر

سکتا ہے یا نہیں۔ اصل میں بات یہہ ہے۔ کہ آجکل شردھا اور بہگتی نہ ہونے کے کارن ہم پرتیکش انومان کو مانتے ہیں۔ اور یہی کارن ہے کہ باوجود روزمرہ کے شاستروں کے مطالعہ کے ضدی گری میں اُس پرم پتا کو اپنے اعمالوں کا ساکشی نہیں مانتے۔ اور ہر جگہ موجود گی مانتے ہوئے بہی اسکو اُسوقت سنمکھ نہیں مانتے۔ اسی پرتیکش پرمان کی کرپا سے ناستک مت رواج پایا۔ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے پرتیکش پرنر بہر رہنے کا تہوڑے سے لفظوں میں کھنڈن کیا ہے۔ وہی فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنی آنکھ سے پرتیکش نہیں دیکھتے۔ کیا وجہ ہے اپنی آنکھ ہونے کا وشواس کرتے ہو۔ اور مہاتما ادیوتیا چاریہ جی فرماتے ہیں اگر پرتیکش پرمان بلوان ہے کیا کبھی کارن ہے کل کو سورج طلوع ہوگا۔ تم اپنے مکھ سے تو کہتے ہو وغیرہ وغیرہ مہرشی جیمنی جی سوتر نمبر ۴ پاد اول ادہیائے اول شاستر میں اس پرتیکش کا کھنڈن کرتے ہیں

सत् सम्प्रयोगे पुरुषस्येन्द्र
यानां बुद्धिजन्म तत् प्रत्य
क्षमनिमित्तं विद्यमानोप
लम्भात्

ترجمہ۔ وشئے کے پرمان ہونے پر اندریہ کے سنجوگ ہونے سے جو بُدہی سے پرتیکش گیان کہلاتا ہے۔ ایسا پرتیکش دھرم کے گیان کا ادتپادک نہیں ہے۔ کیونکہ اندریوں کا کام پرمان چیز کو دیکھنے کا ہے۔ ازتہات ورتمان وستو کے وقت گیان کے ہونے سے اندریہ ایوگ ہیں۔ بہاشیہ کار اس پر حاشیہ چڑہاتے ہیں جب پرتیکش کا یہہ حال ہے۔ تو انومان اپمان پرمان بہی نہیں گھٹ سکتا۔ لوک میں دیکھا جاتا ہے۔ اگر ہم کسی ناواقف آدمی کو یہہ کہیں کہ فلاں شخص ایسا پرمانوں میں

...بنک باندھ کر گھومتا ہے۔ تو جب تک اُسکو
...نہ دکھلا دیں تب تک اُس کو وشواس
...آ۔ اگر کسی دہقان سے یہہ کہدیں کہ ایک
...گاڑی موجود ہے۔ جو آگ اور پانی کے
...لا ہیں یا گھوڑا جو منٹ کے ایک منٹ
...میل چلتی ہے۔ تو وہ آگ اور پانی کا سبھ
...اور ڈوبا سمجھ کر ہماری بات کو جب تک
...ریل بیلون وغیرہ نہ دکھلا دیں تب
...خیال کرتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ہم
...ن کھٹولے کی کہانیوں کو بیشتر بیلون کا
...سُننے کے غلط خیال کرتے تھے۔ اُس
...حال
...جیونے آگنی او ... اور جس
...سبھاؤ کو نہیں بدل دیا۔ بلکہ ایک ترکیب
...قابو میں لا کر اپنے وجود کو تیج اور شیت
...پاکر لوک لوکانتروں کو سدہ کرنا شروع
...۔ اسی طرح ان شاستروں کا حال ہے۔ اگر
...کسی شخص کو کہا جاوے کہ انسان اپنے
...کے ہوتوں کو وش میں کرکے آکاش میں
...سکتا ہے۔ جل پر چل سکتا ہے۔ تب اُس کو
...دابیات پر تیت ہوتا ہے۔ مگر جب رفتہ
...سیڑھی کی طرح ایک ایک سوتر پر وچار
...جاویں۔ اور شردھا پوروک انو بھو کرتے جاویں
...شاستروں کی سچائی پر وشواس کرتا ہوا
...خود کہہ سے کہ اُٹھتا ہے۔ کہ جب آکاش
...سوکشم پرماتما کا یوگ سے درشن ہوتا ہے
...ان ناچیز سدھیوں کا کیا ہے۔ وہی تو
...سدہ کر سکتا ہوں۔

...سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ علم منطق
...انو پرمان کہاں تک زبردست ہے۔

...اور انومان پرمانوں میں کون طاقت ور ہے
...منطق کا اول ہے یا وید۔ نیائے مت منتر

* * * * * * * *

پرمان ہے یا شبد پرمان کا سہایک ہے اسکا جواب شاستر کار اور بھگت جنوں کے آتماؤں سے یہی نکلتا ہوا نظر آتا ہے کہ بے پرماتمن تیری قدرت جاننے کے لئے یہ آنکھ کان میں سمرتھ نہیں ہے۔ نہ تم ترک سے جانے جا سکتے ہو تم شبد پرمان سے ہی جانے جا سکتے ہو جس دن سے لوگوں نے شبد کو چھوڑ کر انومان کا سہارا لیا ہے۔ اُسی دن سے مختلف فرقہ بن گئے۔ اس وقت ویدانت شاستر کے چار بھاشیہ موجود ہیں انو بھاشیہ۔ وگیان بھکشو بھاشیہ۔ رامانوج بھاشیہ۔ شنکر بھاشیہ جو ہر ایک اپنے اپنے بھاشیہ کو بودہاین پراچین رشی کے انوکول تبلاتا ہے۔ حالانکہ اُن بھاشیوں سے صاف پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے ایجاد ہونے سے پہلے ہی پراچین بودہاین رشی کرت بھاشیہ لوپ ہو چکا ہے۔ جس کو ان رتنا ہر ایک مانتا ہوا ہی معلوم پڑتا ہے۔ مگر ان کے مطالعہ کے وقت ایک کی دلیل دوسرے سے زبردست معلوم ہوتی ہے۔

اسوقت آریہ ورت دیش میں اسقدر دلیل بازی کا بڑا زور ہے اور رہا ہے۔ کہ سات سو کتاب صرف شنیتہ پدارتھ کے نرنے پر موجود ہے مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ اُن پستکوں میں جہاں کہیں پرمان درج ہیں۔ سوائے پورانوں کے شلوکوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر کسی مہاتما نے زیادہ زور دیا تو اُپنشدوں کی شرتی کو درج کر دیا۔ اب کوئی منتر دیکھنے میں نہیں آیا جو اُپنشدوں نہیں نہ ہو وید کا کیول پرمان تو یہاں تک تجربہ کر چکا ہوں کہ اگر کسی ویدانتی سے وچار کے وقت کوئی سنگہتا کا منتر پڑھ دیا جاوے تو منہ کی طرف تاکنے لگ جاتا ہے۔ بیشک کاشی اور جیسے سینکڑوں آدمیوں کے چاروں سنگہتا کنٹھ یاد ہیں۔ مگر بے سود۔ فی صدی ایک آدمی کو بھی ارتھ نہیں آتے

اور جنہوں نے نیائے وغیرہ یاد کیا ہے۔ اُن کو دیاکرن کی خبر نہیں۔ اصل میں اُن کی تمام عمر کلشنوں کے کھونٹنے گھوٹنے بیت ہوگئی۔ یا ہیتو بھاس ارتھات دوسروں کے کلشنوں میں دوش نکالتے نکالتے کاٹ دی۔ اے پیارو! اور منطق کے ابہان کرنے والو ست پرتیکش ایک زبردست ہتھیار اپیاس ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ منشیہ کو پکڑ لیتا ہے۔ مثلاً کسی نے کہا جو جو کاریہ ہے وہ وہ یتن سادھیہ ہے جگت کاریہ ہے۔ وہ یتن سادھیہ ہے اُس یتن کا کرنے والا ایشور ہے۔ دوسرا شخص یہہ جواب دیتا ہے جو یتن ہوتا ہے وہ شریر والے سے ہوتا ہے۔ پس ایشور شریر والا نہیں ہے۔ اسلئے یہہ جگت ایشور سے بنا ہوا نہیں ہے۔ اصل میں ایک کا مطلب کرتی سدہ کرنے کا تھا دوسرے نے اُسکو یہہ کہا دے کر ایشور کا شریر سدہ کرنے پر ڈال دیا۔ انومان کا مدعا بیاپتی گیان جتلانے کا ہے۔ جہاں جہاں اگنی ہے وہاں وہاں دھوم ہے۔ بیاپتی گیان تب سدہ ہوتا ہے جب وستو کا گیان پرتیکش ہو۔ اسی طرح سے اول جب جگت کا کرتا سدہ ہو جاوے گا تب انومان بنانے کے قابل ہوں گے۔ کہ جو کوئی چیز بنایا کرتا ہے جیسے وہ مہان گیان والا تھا۔ اسلئے وہ سروگیہ ہے۔ قبل ازیں ایک دو دفعہ ثابت کر چکا ہوں کہ وید واکیہ سورگ کی کامنا والا اگنی ہوتر کرے اس بدھی واکیہ میں انومان کچھ بھی کام نہیں دیتا اور کریا کی یہہ خاصیت ہے۔ اول کشن میں اتپن دوسری میں دوسری میں ستھت تیسری میں ناش کریا کا ہو جاتا ہے۔ جب یہہ حال ہے۔ ارتھات کریا ناش ہو گئی۔ اُس سے سورگ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے بہاؤ سے بہاؤ پدارتھ کی اُتپتی ہولی اسنبھو ہے۔ پس وید واکیہ کو تیاگ کر کے انومان سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ اگنی ہوتر سے سورگ ملیگا یہی کارن ہے کہ سوامی جی مہاراج نے کا کیہ بھاشیہ کر

چھوڑ اور ویدوں کی روشنی کو پرگھٹ کیا شکر ہے کہ ان کے طفیل سے معمولی آدمی بھی اس وقت آریہ سماج میں دو چار سو منتر با ارتھ جانتے ہے۔ اور ہزاروں بالک ارتھ سہت سندھیا کے منتروں کو اُچارن کرتے ہیں۔ کبھی وہ دن بھی آجاویگا جب ہم نام کے آریہ نہیں رہیں گے۔ اس جنم میں نہیں تو دوسرے جنم میں سچے آریہ بن جاویں گے۔ خلاصہ دلیل بازی ارتھات منطق کسی صورت میں ہو مُد نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اول ودیارتھی کو یہ نہ پڑھایا جاتا۔

مذکورہ بالا نویدن سے یہ ثابت ہو گیا ہوگا کہ شبد پرمان بہاں بلی ہے۔ اور اس کے بنا ہمارا کچھ کام نہیں سُدھر سکتا۔ اب اپنے شبد کا ارتھ کرنے سے پہلے ہم کو کچھ یوگ شاستر کا سدھانت ورنن کرنا چاہئے۔

سانکھیہ یوگ شاستر کا سدھانت یہ ہے۔ وہ نیائے شاستر کی طرح جیوآتما میں کرتت ادما بھوکترت نہیں مانتا۔ بلکہ اس سے آگے بڑھکر دوسرے زینہ پر کرتی ارتھات ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن میں کرتت شکتی مانتا ہے۔ اور آتما کو پرکرتی انادی سمبندھ سے بدھ مانتا ہے۔ پرکرتی سے علیحدگی کو موکش مانتا ہے۔ اس سدھانت پر وچار کرنے سے صاف پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پرکرتی کو قابو میں لانا ہی موکش ہے۔ اور یہ بھی سوتروں میں واضح طور سے دکھلایا گیا ہے۔ کہ ان گنوں کی کمی بیشی ہمارے ادھین ہے۔ ارتھات اگر اس وقت ایک لوٹا بھنگ کا چڑھا جاویں فوراً تموگن زور پکڑ لیتا ہے۔ اور شریر بھاری ہو جاتا ہے۔ مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ تموگن نے اپنے سوبھاؤ کو تیاگ دیا۔

الپگیہ شبد کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ایشور سے کم گیان والا ہو۔ جیسے خفیف کیڑے مکوڑے شیر ہاتھی۔ اور منشیہ میں گیان کی کمی بیشی ہوتی ہے اُسی طرح منشیہ میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ جہاں بیشی کی حد ہے اُس حد سے کم گیان والے کو الپگیہ کہتے ہیں۔ اب سندیہہ کرنا کہ الپگیہ کے کارن سدھیاں نہیں کر سکتا۔ فضول ہے۔ دیکھو یوگ شاستر سوتر نمبر ۲۴ پاد اول میں رشی خود ہی اس سندیہہ کو نورت کرتے ہیں۔

پرشن۔ موکش کو بہت سے یوگی پراپت ہوئے ہوں گے؟

جواب۔ وہ سب تینوں بندھنوں کو کاٹ کر یوگی ہوئے ہیں۔ ارتھات موکش کو پراپت ہوئے ہیں۔ ایشور سب بندھنوں کے موکش ہے۔ ارتھات اس کو کبھی بندھن ہوا اور نہ ہوگا۔ وہ ایشور نہیں ہو سکتے ارتھات جیسے مکت پرش اول بندھنوں میں تھے۔ ایسا ایشور نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایشور کے سمان نہ ہونے سے جیو الپگیہ ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ انیما آدی سدھیوں کو نہیں کر سکتا۔ کیا اس سے وہ سروگیہ سب سرشٹی کا کرتا ہو جاویگا۔ علاوہ ازیں یوگ شاستر بھی اُپدیش کرتا ہے۔ جو پرش سدھیوں کو کرے گا۔ وہ ایشور کو پراپت نہیں کریگا۔ ارتھات اسی تماشہ بینی میں رہیگا۔

اگنی اپنا دھرم بیشک نہیں چھوڑتی۔ مگر جس قسم کی لکڑی ڈالی جاوے اُسی قسم کی تیزی آگ میں ہوتی ہے۔ اُسی طرح جب ادرشٹ ہوگا۔ ویسا ہی پھل ہوگا۔ جو صاحب ان سدھیوں پر اعتبار نہیں کرتے اُن سے گذارش نویدن ہے۔ کہ جب پرانایام سے من کو قابو کرنا مانتے ہو۔ کبھی ایک منٹ کے لئے آپ ہی آزمایا ہے۔ کہ اس وقت اگر آپ کے کان کے پاس مچھر کی آواز آوے۔ تو آپ نے اُس حقیقت آواز کو معلوم نہ کیا ہو۔ یا اگر سوئی سے بدن میں چھید کیا جاوے۔ تو درد پیدا نہ ہوا ہو دیکھو سوتر نمبر ۳۵ پاد دوم میں رشی جی فرماتے ہیں۔ کہ جب اہنسا کی بھومی کو جیت لیتا ہے۔ تو کوئی پرانی اُس سے دویش نہیں کرتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو کبھی سانپ کو ہاتھ سے بھی اُٹھا کر دیکھا ہے۔ سوتر نمبر ۴۷ پاد دوم آسن کی بھومی جیتنے سے اگر نہ کانپنا بتلاتا ہے۔ کبھی آپ بھی آسن لگایا ہے اگر کبھی اُس وقت بدن پر مکھی بیٹھ جاوے تو مطلق التوجہ نہ ہوا ہو۔ جب یہ حال ہے تو پھر ہمارا یوگ کی سدھیاں کو کھنڈن کچھ حیرت انگیز نہیں ہو سکتا۔

پیارے متر وہ شاستر وہ چیز ہے۔ جب تک ایک بھومی کو نہ جیت لیا جاوے۔ تب تک دوسری بھومی کے جیتنے کا انوبھو کر نہیں ہو سکتا۔ اور رشی خود ہی نمبر ۷ سوتر پاد تیسرے میں اُپدیش فرماتے ہیں۔ یوگ سے ہی یوگی آتما ارتھات ایک بھومی پر پہنچنے سے دوسری بھومی پر جانے کا راستہ ملتا ہے۔ میری رائے میں یوگ شاستر کا کھنڈن کرنا چاند پہ تھوکنا ہے۔ نہیں تو اور کیا ہے۔

مضمون میں گوڑ پادا چاریہ سوامی شنکرا چاریہ کا گورو بتلا کر اُن کی کارکاؤں سے سدھیاں کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں نویدن ہے سوامی شنکرا چاریہ کے گورو گوبند اچاریہ تھے شاید گوڑ پادا چاریہ کو پرم گورو تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی بہت سندیہہ ہے۔ کیونکہ بہت جگہ اُس کے برودھ میں ملتا ہے۔ اُن کی کارکاؤں سے صاف پرتیت ہوتا ہے۔ کہ جس طرح سے یوگیوں کا سبھاؤ نہیں بدلتا اگنی کا سبھاؤ نہیں بدلتا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح جیوآتما کا جنم مرن کے سبھاؤ رہت ہونا نہیں بدلتا۔ اب اس وقت زیادہ طوالت دینا نامناسب سمجھ کر مختصر نویدن کرتا ہوں۔ پرتیکش پرمان کی حیثیت الوا اِن پرمان کی کمزوری شبد پرمان کی پردھانتا گنوں کا ورن الپگیہ شبد کا ارتھ یوگ کا سدھانت

تیاہانک بیان کر چکا ہوں۔ انتم دریافت
کرتا ہوں۔ اگر میری یہ تحریر واہیات ہے
تو کرپا کر کے اس نو یدن کا اُتر داتا اول یہ تو
فرماوے جس طرح جلیہ شریر پار تہو شریر
مانتے ہو تو اُسی طرح وایو اور تیج کے شریر
سب ہُت و شیشک درشن مانتے ہو۔
یا نہیں۔ جس طرح اس شریر میں پرتہوی
پردہان ہے۔ اُسی طرح اُن شریروں میں وایو
اور تیج پردہان ہے۔ پرتہوی اُپشتمبک ہے
اور تینوں گنوں کا بدن ہوتا ہے۔ یا نہیں
اگر دونوں منظور ہیں تو پہر سدہیاں ہونے میں
کون سنتہ ہے۔ اگر منظور نہیں تو جواب سُننے
پہر اس مضمون پر طوالت دینے کے لئے
کچہ یتن کروں گا۔ اوم شم

راقم
ایک دو یارتہی از بنارس

اپیل
نمونہ بن کر دکھلاؤ

زمانہ کے تبدلات دیکھ دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ اس بہارت ورش نے صنعت و حرفت میں اہل یونان کو مات کر دیا تہا۔ مگر آج کل اُس کے برعکس ہی نظر آرہا ہے۔ پراچین سمے میں جوان سے لے کر پیر تک اپنے ہاتہوں سے کام کرنا موجب فخر سمجہتے تہے۔ مگر زمانہ حال کے جنٹلمین کام سے ایسا مُنہ چراتے ہیں جیسے بلی سے چوہے۔ جن اصحاب نے تواریخ ہند کا مطالعہ فرمایا ہوگا کہہ سکتے ہیں کہ اُس زمانہ کے لوگوں میں سے اگر کوئی کار خیر سے بہی جی چُراتا تہا۔ تو نامردگی تہمت دہرتے تہے۔ اور یہہ داغ گویا اُن کی زیست کو تلخ کر دیتا تہا زمانہ سلف کے احباب کو فرخندہ حال اور دولت مند رکہنے کا یہی ایک خاص سبب تہا نئی روشنی کے لوگوں کے حرکات سے دولت اس طرح بہا گئی تہی۔ جیسے شیطان لاحول سے تندرستی اور بہہ کا تو نام ہی نام رہ جاتا ہے۔ اگر ہمارا یہی وطیرہ رہا تو یاد رہے کہ افلاس گہات لگائے کیا بلکہ دروازہ پر ہی ہے۔ ایک معمولی عقل کا بہی انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ جس حال میں ہندوستان کا روپیہ اہل ہند کی کاہلی کی وجہ سے غیر ممالک میں جا رہا ہو تو اس میں شک نہیں کہ تہوڑے ہی عرصہ بعد اہل ہند نان شبینہ کے بیزار ہو کر طوق غلامی سے آزاد نہوں۔ ایک نظر پورانے فیشن کے دوکانداروں کو بہی دیکہیں۔ اُن کے میلے کچیلے کپڑوں اور سادگی سے کراہیت تو ضرور پیدا ہوتی ہے۔ مگر جنٹلمین ضرورت کے وقت انہیں کے دست نگران ہوتے ہیں۔ یہہ تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہیں گے۔ کہ شائستگی نے اسوقت ہماری عقلوں کو مفقود کر دیا ہے جس کے لئے ہم اپنی سرکار دولت مدار کے دل و جان سے مشکور و ممنون ہیں۔ مگر نہ معلوم انگریزی تعلیم نے ہماری فہمید کو کیوں صد درجہ کا ضعیف بنا دیا ہے۔

اگر زید اس بات کا دل میں مصمم ارادہ کر لیوے کہ میں آج سے کبہی غیر ممالک کی اشیاء کام میں نہ لاؤں گا۔ اور بہلائی اور صداقت کو ہمیشہ مدنظر رکہوں گا۔ تو وہ اپنے ہمعصروں میں نہایت ہی کم زور اور رذیل اور ہیچ قرار دیا جاوے گا۔ اے قوم کے بزرگو اور ملک کے سچے خیر خواہو!۔ اس وقت اپنے ملک کی مردہ حالی پر کچہ بہی تو سوچو۔ اور سُدیشی کو کام میں لاؤ۔ ہمارے گہروں میں سادگی اور صداقت ہمیشہ پائی جائے تاکہ آنیوالی اولاد کے لئے ہی تو کچہ بہتری کی صورت نظر آئے۔ ہمارے طول طویل لیکچر اور زور شور سے جلسوں میں گرجنا ہرگز ہرگز سودمند نہ ہوگا تاوقتیکہ ہم **خود نمونہ بن کر نہ دکہائیں**

اگر ملک ہند اس وقت اس بات کا عہد کر لیوے کہ ہم حتی الوسع دیسی اشیاء کو کام میں لانے کی کوشش کریں گے۔ تو کیا ہمارے دیسی کاریگروں کا حوصلہ نہ بڑہے گا؟ اور کیا ہم خود کام کرنے کے عادی نہ ہو جائیں گے مجہے ایک دفعہ ایک بزرگ انگریز سے بات چیت کا موقعہ ملا۔ اثناء گفتگو میں میں نے اُس سے دریافت کیا کہ آپ کی خوراک اور پوشاک تو نہایت ہی سادہ ہے۔ ساتہہ ہی اس کے اگر آپ ہندوستانی اشیاء کو بہی کام میں لادیں تو اس سے آپ کی سادگی کو دوبالا رونق ہوگی۔ اس کے جواب میں اُس دیرینہ سال بزرگ نے جواب دیا کہ "مجہے اپنے وطن سے حب ہے۔ میں یہہ چاہتا ہوں کہ میرے اہل وطن ہی میرے روپیہ سے فایدہ اُٹہاویں"

دوسرے اہل ہند کے لوگ اخلاق میں بہت پیچہے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہندوستانی قابل اعتبار نہیں۔ لہذا بحالت مجبوری مجہے ولائیت سے چہوٹی چہوٹی چیزیں منگوانی پڑتی ہیں۔ گو اسوقت مجہے اس بزرگ کے الفاظ سخت معلوم ہوئے۔ مگر جب اُس کے اُن الفاظ پر غور کیا تو مجہے معلوم ہوا کہ وہ شخص کسقدر راستی پر تہا۔ کیونکہ صداقت اور ہمدردی ہم سے اتنی دور ہوں جتنی پورب پچہم سے اور

سکا تو گویا نام تک ہمارے ضمیر میں نہیں وعدہ کا ایفا ہماری سرشت میں ہی نہیں بھلا جس ملک یا قوم کی یہہ کیفیت ہے تو یہہ اُس کے زوال کا لوازمہ ہیں۔ شاید ہی کسی اور چیز کی کمی ہو۔ آریہ سماج کا یہی مدعا ہے کہ بھارت ورش خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنی اصلی حالت پر آجائے۔ جس حالت میں ہمارے مہربان حال ایم اے خود منوں نہ من کر دکھا رہے ہیں۔ اس پر بھی اگر ہم اپنے کانوں پر جوں تک نہ چلنے دیں۔ تو حیف ہے ہماری زندگی پر اور تف ہے ہمارے جینے پر

راقم

خاکسار گنیش داس۔

ہندو بے ہی کُلی ہو گئے

نمستے۔ بندہ کو عرصہ تین برس سے آریہ سماج کی کتابیں پڑھنے کا پرماتما کی مہربانی سے برابر اتفاق ہوتا رہا۔ جن کے مطالعہ نے مجھے راہ راست بتا دیا۔ اور جھوٹی پوپ دیا سے خلاصی ہوئی اگرچہ پوپ دیا سے اکثر اوقات پر دل کی تسلی نہ ہونے کے باعث دل گھبرایا کیا۔ مگر چونکہ راہ راست سے بیخبر تھا اور علم سنسکرت سے محض ناواقف۔ نیز بزرگوں سے لے کر مجھ عاجز تک پوپوں کے جال میں گرفتاری رہی۔ راہ راست سے جتنی چابی اب ہاتھ لگی۔ تین سال کے پیشتر تک ستیہ دھرم سے بے خبر رہا۔ اب میں مہرشی سوامی دیانند جی کے حق میں جنہوں نے بھارت ورش کے لوگوں کو غفلت کی نیند سے اُٹھا کر راہ راست پر پہنچایا۔ صدق دل سے پرماتما کی درگاہ میں شکریہ کے ساتھ اُن کی حصولی مراد کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ اور آپ جیسے مہاتماؤں کا جنہوں نے صدق دل سے بھارت ورش کے اُدھار کے لئے دھن من تن ارپن کر دیئے ہیں۔ نہایت ہی شکر گزار ہوں۔ ایشور مہاراج آپ کی سب آرزوئیں پوری کرے۔ اور آپ کے کاموں میں کامیابی تقریر اور تحریر میں اثر۔ مجھے یہ مفصلہ ذیل پستکیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ستیارتھ پرکاش۔ ثبوت تناسخ۔ تکذیب براہین احمدیہ سوانح عمری سوامی جی مہاراج۔ قربانی دراصل خدا کی نافرمانی ہے اور چند ایک چھوٹے چھوٹے پستک وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ میں مندرجہ بالا چند پستک دیکھنے سے جیسے ہونا چاہئے۔ ویسے نہیں ہوا۔ مگر پھر بھی مجھے اپنے ستیہ دھرم سے بہت کچھ واقفیت ہو چکی ہے۔ یعنی پہلے تو میں محمدیوں عیسائیوں کے آگے دم بھرنے کے قابل ہی نہ تھا اب اگرچہ ستیہ دھرم کے آگے ابھی بچہ ہی ہوں مگر دونوں قوموں کے سامنے بلکہ دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ بحث کرنے کے لئے خاصہ طیار ہوں۔ اور کئی ایک مقامات پر پرمیشور کی کرپا سے فتحمند ہی رہا ہوں اور جس بات پر بحث ہوئی۔ حریف کو پیٹھ ہی دکھنی نصیب ہوئی۔ اب ہر روز مجھے ستیہ دھرم میں ترقی کرنے اور لوگوں کو راہ راست پر لانے اور اپنے عزیز واقارب کی پرورش کرنے کے سوا دوسرا کوئی شوق نہیں رہا۔ اور یہ شوق مرتے دم تک نہ چھوٹے گا۔ وہ پروردگار مجھے دونوں ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور اُن شورویروں کی طرح مجھے ستیہ دھرم پر جانثار بناوے۔ جنہوں نے ستیہ دھرم پر اپنا بلیدان کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ سماجوں کی کل کارروائیوں میں جو آج تک ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بہت ہی اچھی اور عمدہ طور سے ہو رہی ہیں۔ مجھے نہ تو اسقدر علم ہے اور نہ اتنی عقل کہ کوئی رائے بیلا ہی پیش کروں۔ مگر اتنا بطور عرض کہنے سے رہ نہیں سکتا کہ کل پستک جو آج تک تیار ہو چکے ہیں انگریزی میں ترجمہ کرائے جاویں کیونکہ اُردو اور بھاشیہ صرف ہندوستان کے لئے ہی مفید ہو سکتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کے واسطے ایک انگریزی زبان ہی عموماً بلکہ یقیناً کارآمد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہہ اعلیٰ و ادنےٰ پر ظاہر ہے۔ کہ

دنیا بھر میں انگریزی سے کام چلسکتا ہے

کوئی ایسا ملک نہیں ہے جہاں کے باشندے قریب قریب یک تہائی یا نصف کے انگریزی زبان نہ جانتے ہوں۔ میرا صرف یہی خیال نہیں کہ صرف انگریزی میں ہو جاویں۔ بلکہ ضرورت بھر بھاشیہ اور اُردو زبان میں بھی ضروری ہیں۔ اور جو بالکل سنسکرت میں ہی ہیں۔ انکی عبارت یعنے بھاشیہ اور اُردو میں کی جاویں مگر سب کی سب کا انگریزی میں ترجمہ ہونا بہت ضروری ہے۔ اسوقت شاید میں غلطی پر ہوں یہہ میری ہی زیادہ رائے ہے۔ شاید ذرا اور آگے میرا خط مطالعہ کرنے سے آپ کے بھی پسند آجاوے۔ میں صدق دل سے چاہتا ہوں کہ اس ستیہ دھرم کا دُنیا بھر میں ڈنکا بج جاوے۔ اور میں اس میں اپنی جان تک فدا کرنے میں سعادت سمجھتا ہوں۔

یہ کمترین یوگنڈہ ریلوے British East Africa کی ملازمت ۱۲۵ روپیہ ماہوار کی کلرکشپ چھوڑ کر نٹال و ٹرانسوال کا کچھ اچھا حال سن کر

یہاں **نٹال میں ٹرنسوال کے ارادے سے آچکا ہے** اور قریباً ڈیڑھ برس سے یہاں ہوں۔ لڑائی کے باعث منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا۔ **اب لڑائی کے خاتمہ پر بھی جانے کی اجازت نہوئی**

راقم گنگا رام۔ ایسٹ افریقہ۔

آریا ماجک خبریں

جمادولی فیروزپور آریہ سماج کے متعلق جو خطوط و سمبنت
لالہ گوپال سہائے صاحب منتری آریہ سماج
... ہونی چاہئے۔ صرف منتری سماج کے
... سماج میں خطوط چلے جاتے ہیں۔

... اپور میں پنڈت کاشی رام جی اسٹر آریہ
... دیا نگر نے ۳۰ اگست کو ویدک دھرم
... پرچار کیا۔ اور ہندو سبھا سے بحث مباحثہ بھی
... پڑا۔ پھر ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو پنڈت
... رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
... نے تشریف لا کر اگلے روز ویدک دھرم کا
... کیا۔ اور ہندو سبھا سے بحث مباحثہ ہوا
... جگ کے سماج کے چند سبھا سدان اور
... نے حقہ اور مانس چھوڑ دیا ہے۔ اور
... چھوڑنے کا وعدہ کیا ہے۔ جنہوں نے چھوڑا
... انہوں نے ڈنڈ مقرر کیا ہے۔ اگر پھر مدد
... استعمال کریں گے تو ڈنڈ دیویں گے۔

... مہاشے چند ارام جی نے بروز سلونوں
... روپیہ گروکل میں دان دیا۔ و ضلع ہاسپور
... مہاشے نفیر چند جی جوگی پادھے نے گروکل
... ایک اوگاؤ دان کر کے لالہ رتنو لال جی
... بھیجی۔ امید ہے کہ گروکل میں عنقریب
... جاوے گی۔

... سیالکوٹ کے نزدیک مقامات پر پرچار کی سخت ضرورت
... پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ضرور اس طرف توجہ
... سنوان وغیرہ۔ اور دفتاح ... اور ...
... تحصیل پسرور جہاں پر کہ قریباً ایک لاکھ
... بستا ہے۔

... سہائے صاحب پوسٹ ماسٹر پنڈ دادن خاں
... آریہ سماج میں ہر اتوار کو پرچار کرتے

دہاں کی فضا میں گیتا اقتباس ضرور سنایا جاتا ہے

آریہ کمار سبھا لودھیانہ نے بروز رشی ترپن پرسیتی ہوجن کیا۔ ہر سنیچر کی شام کو ستسنگ جلسے ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ممبروں کی تعداد ۱۵ تک پہونچی ہے۔

آریہ سماج بوڈھانہ ضلع مظفر نگر میں بروز رشی ترپن سماج مندر میں بھجن و ہون ہو کر منشی کلیان سنگھ جی نے اناتھان راجپوتانہ کی امداد کے لئے اپیل کی۔ جس پر مبلغ ۸ روپیہ وصول ہوئے

نوانشہر ضلع جلندھر ہندو دھرم سبھا کا اتسب ۹ و ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو تھا۔ دروازہ پر لکھ کر لگایا ہوا تھا کہ کوئی آریہ سماجی اندر نہ آوے گویا ان کے سوائے اور سب کو اجازت ہے۔ اس موقع کو ممبران آریہ سماج نوانشہر نے بھی اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ پنڈت دیوی دیالو۔ پنڈت بھوج چند پنڈت ہیمراج۔ اور برہمچاری گورو دت جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اور لالہ وزیر چند جی نے بھجن منڈلی جمع کر کے خوب زور شور سے نگر کیرتن کیا۔ شہر میں اثر بہت ہی عمدہ پڑا۔

ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب) لالہ جگو ناتھ صاحب سردار ممبر آریہ سماج گجرات کے پتر کا بواہ لالہ گیان چند کی کنیا ڈنگہ کی پتری سے ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ ہر روز بھجن و لیکچر وغیرہ ہوتے رہے مہاشے جگن ناتھ جی نے آریہ سماج ڈنگہ کو دو روپیہ دان دئے۔

بنوں۔ آریہ سماج کے ستسنگ جلسہ میں ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو لالہ کرشن چند جی ورمانی ڈیرہ اسمٰعیل خاں نواسی نے لیکچر دیا اثر اچھا ہوا (۲) لالہ مولچند صاحب نے اپنے پوتے کا نام کرن سنسکار کروایا۔ دو روپیہ گروکل فنڈ میں دان دئے

شیخوپور (ریاست کپورتھلہ) لالہ خوشی رام جی پردھان آریہ سماج کپورتھلہ سابق پردھان آریہ سماج شملہ کی پتری کا بواہ سنسکار ہمراہ لالہ ہیرا لال صاحب

خلف لالہ جواہر لعل صاحب ملا ابستم بی۔ اے کلاس و آنریری لیکچرار آریہ سماج ... کے ۲۲ اگست کو سنسکار ویدی انوسار خوش اسلوبی سماپت ہوا۔ گو برادری کی طرف سے مخالفت بہت ہوئی۔ مگر لالہ صاحب اپنی پرتگیا پر درڑھ رہے اور ڈگمگائے بالکل نہیں۔ بواہ کی کریا کرانے والے پنڈت دیودت جی۔ پنڈت منی رام جی کے شش اور پنڈت ملکھی رام جی ساکن شیخو پور تھے۔ لڑکی کے اور لڑکے کے پتا کی طرف سے دس دس روپیہ سماجک فنڈ میں دان ملے۔ اس موقعہ پر لالہ خوشی رام جی کی کوٹھی پر عام اعلان دیکر لالہ ہیرا لال جی نے اور لالہ ملک رام جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

جلال آباد آریہ سماج کا ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو حسب ذیل انتخاب ہوا۔ لالہ بساکھی رام جی دیرو وال نواسی پردھان۔ لالہ گوربخش رائے جی اپ پردھان لالہ گنپت رائے جی بھنڈاری منتری۔ لالہ دیانی رام جی اپ منتری۔ لالہ چونی لال پستکادھیکش۔ مہاشہ کیسر سنگھ۔ لالہ ٹھاکر داس۔ لالہ گوبند لال۔ لالہ ریلو رام ممبران انترنگ سبھا۔ ۱۴ ستمبر کے ستسنگ جلسہ میں بھجن و پرارتھنا کے بعد ایک ویاکھیان ہوا۔ حاضری ۵۰ سے زیادہ تھی۔ لالہ تیج لال جی خواجہ چند جی نے اپنے پتر کے بواہ پر اور لالہ چونی لال جی جلال آبادی نے اپنی پتری کے بواہ پر دو دو روپیہ سماج فنڈ میں دان دئے۔

آریہ سماج ماہر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا

ڈیرہ غازیخان۔ چند روز ہوئے مہاشے گوردھن داس جی اپ منتری سماج کی بھتیجی کی شادی بمقام سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان ویدک ریتی سے ہوئی۔ سنسکار پنڈت کرپا رام جی نے کرایا۔ چونکہ سنگھڑ میں آج تک ویدک دھرم کی دھوم نہیں پہونچی تھی مخالفین نے طرح طرح کی افواہیں

رہا کبھی نہیں بالکل جب سنسکار کو دیکھا۔ لہ نام اور گروہ کے سوالوں والے جو محض دکھاوے کی خاطر آتے تھے۔ نہایت ہی موثر ہوئے۔ اور وہ بھی سنسکاروں کی تعریف کی۔ مبلغ روپیہ مختلف سبھا جات فنڈوں کو دان ہوا۔ (۲) جاپان کی بابت آریہ سماج پر دیا گیا ہے (۳)۔ تاریخ کو انترنگ سبھا کا خاص جلسہ ہوا۔ یہ نتیجہ ہوا کہ فہرست چندہ کھولی جاوے جو ہر اکثر ہوئے وہ سب ہی رسید سبھا کے دفتر میں بھیج دیا جاوے۔ مبلغ چندہ روپیہ اسی وقت جمع ہو گئے۔ اور بھی آشا ہے (۲) مہتا اودھو رام جی منتری کے چلے جانے کے باعث مہتا دیوان چند منتری مقرر ہوئے۔ تمام خط و کتابت ان کے نام ہونی چاہیئے۔ (۴) سماج مندر میں بروز آدتوار کو ستیارتھ پرکاش۔ گیتا پڑھی اور سنی جاتی ہے۔ مہاشے گوردن داس جی کتھا کرتے رہے۔

آریہ جوان پرچارنی سبھا رڑکی جس کے متعلق ایک رپورٹ ترتیب دی گئی ہے۔ قریباً سو سوا سو روپیہ کی کتابیں منگوائی گئی ہیں۔ علاوہ اس کے جوان جو کہ ماہوار جو آکر ہوتا ہے۔ اور جو اندر ہوتا ہے سبھا کے بڑے پرچارک ہیں اور تواریخ کا دن کیا جا کر پرچار کرتے ہیں۔ منگلور میں سماج قائم ہو گئی۔ مصنفین اور ایڈیٹران آریہ اخبارات سے گزارش ہے کہ جو نئی پستکیں چھپوا دیں یا اور کتابیں ان کے ہوسکے دیا چاہیں۔ آریہ جوان پرچارنی سبھا رڑکی کے نام روانہ کریں۔

جالندھر چھاؤنی۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء کو بہ تقریب جشن شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آریہ سماج چھاؤنی کے ممبران نے اکٹھے ہو کر اس دیا لو پرماتما سے درد دل سے دعا مانگی کہ ایڈورڈ ہفتم کو راج تو اس کے ہے اور ان کی ترقی عمر اور سلطنت کی بڑھی اور وہ ہمارا دنیا میں

راجہ کی بات پر اظہار خوشنودی کی۔ اور ایک تار بہ تحریک بابو ہرگوبند پرشاد صاحب پردھان آریہ سماج کی مبارکبادی بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر دام اقبالہٗ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ روانہ کی۔

آریہ سماج ڈسکہ۔ واقعہ ۲۹۔ ساون سمت ۵۹ کو لالہ گوبند رام کے برادر زادہ کا جات کرم سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ حاضرین کا سنسکار شیرینی اور انار آدی سے کیا گیا۔ ایک روپیہ لوکل سماج کو دان ملا (۲) ۱۳۔ بھادوں سمت ۱۹۵۹ کو لالہ گوبند رام کے برادر زادہ کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ حاضرین کا تباشہ سے ستکار کیا گیا۔ ایک روپیہ گرد کل کو دان ملا۔ (۳) لالہ نرائن داس و لالہ مالک چند نقشہ نویسان نے ۴ روپیہ لوکل سماج کو دان دیا۔ (۴) ہفتہ وار جلسہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ لالہ منوہر لال منتری سماج و لالہ کرم چند پردھان اگر توجہ دیویں تو کامل ترقی کی امید ہے۔ آریہ سماج کے جملہ ممبران سداچاری اور عامل ہیں۔ پرچار اچھا ہو رہا ہے۔

لوکل

آریہ سماج مندر میں سپتاہک جلسے نروگن ہوتے ہیں پنڈت سنت رام جی ہارمونیم سے بھجنوں کی شوبھا اور بھی دوبالا کر دیتے ہیں۔ پرشن اپنشد کی کتھا سماپت ہو چکی ہے۔ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ء کو مہاشہ بھگوان سنگھ ولد ہری سنگھ ساکن موضع رانی پور ریاست کپور تھلہ کو شدھ کر کے اس کا نام بھگوان دت رکھا گیا۔ اور یگیوپویت دے کے اس کو کہا گیا کہ جب اس کے اوپر کوئی آ کر دکھلاوے گا۔ تو دیا جاوے گا۔ مورخہ ۲۔ اگست کو بھی شیر سنگھ ولد خوشحال سنگھ برہمن پڑا پنڈ تحصیل پھلور شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام شیر دت رکھا گیا۔

نئے تحفے

قابل دید کتابیں

برائے فروخت

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

- سچ مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو
- پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ،،
- سنسکرت زبان کی عظمت ،،
- سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی بزبان اردو
- معدن التہذیب
- مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پرانی کہانی اردو
- حیرت انگیز داستان اردو
- سندھیا منظوم اردو
- بھارت کی غلام اور عالم مغرب کی آزادی کا راز مع مفصل اردو
- حصہ دوم راجہ دنتی کی شادی اردو
- حصہ سوم اپنتدیا کا محاصرہ اردو
- حصہ چہارم و پنجم و ششم زیر طبع
- ثبوت تثلیث وید اردو
- تصدیق صداقت دھرم آریہ اردو
- سورگ میں سبجکٹ کمیٹی اردو
- ستیہ دھرم پرچارک پریس اسپیچ اردو
- ،، ،، ہندی از ویدک پستکالیہ اجمیر
- ویدانت و ہوانت نوارن اردو
- اپدیش منجری اردو
- تتا کو
- سانحہ سکاریکا اردو
- یوگ فلاسفی
- آریہ ورشن یونانی فلاسفی زیر طبع

انشاء راز شاکت دھرم اردو زیر طبع ... اردو زیر طبع۔ نقد ... ہرو وہ ... تمام ... ترکی

المشتہر — مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشہ منشی رام جی منیجر چھپا اور شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L39 جنوری ۳۹   L39 جنوری ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

مضامین شائع کرنا (۳) کسی کسی ورا تمادن کے مضمون چرتر پرنٹ کرنا (۴) ویدم سمبندھی اور ویگر خبروں کا ... کرنا

عام نمبر ... فی کس ...

(۱) ویدک ... ستیہ دھرم کا پرچار (۲) ستیہ دھرم تا بے تعصب ... (۲) ... رسالہ جات ... اور ... کی تحقیقات

... تیل ... فی کس

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۱ اسوج سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۰۲ء شنکرور جلندھر شہر | نمبر ۲۵

قواعد اخبار

(۱) چونکہ بعض اصحاب بہو لے سے ورخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب وی پی بیلیو جاتا یا چندہ بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے ناحق مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کو کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ آنے کے اخبار ہرگز جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہ آئندہ درج اخبار نہونگے۔ البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابھی باقی ہے۔ وہ بجنسہ درج اخبار ہوں گے

شرح چندہ صاحب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلب سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ۳ فی سطر سطر شمار کرکے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم بیساکھ۔ یکم ماگھ۔ المشتہر بستی رام آریہ اسسٹنٹ مینیجر

پرچارک کی حساب کی بیباقی

بقیہ گذشتہ — کیلئے نو بہدن سے آگے

نمبر	نام	بقایا
۱۰۸۲	لالہ پربھو جی لال صاحب ایتی سٹوڈنٹ کلاس رڑکی ٹامسن کالج سائن خداگنج ضلع شاہجہانپور	[illegible]
۱۰۸۴	صاحب سکرٹری آریہ سماج کرتارپور	[illegible]
۱۰۸۵	بابو نند سنگھ صاحب کلرک ساکن بستی شیخ ضلع جالندھر	[illegible]
۱۰۸۷	مہاشہ شنکر راؤ وگھواہ ڈاکخانہ وسگولی ضلع چمپارن نیپال	[illegible]
۱۱۰۶	چودہری رام چند صاحب منتری آریہ سماج سنونہ ڈاکخانہ چاندپور ضلع بجنور	[illegible]
۱۱۱۸	پنڈت رام رتن جی نقشہ نویس	

ایک بار اسکو ضرور پڑھیگا

آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لیمیٹڈ لاہور کے وجود سے جو لابھ آریہ دھرم کو پہونچے گا۔ اُسکو تو بہو دہی لوگ کرسکتے ہیں جن کے ہردئے میں آریہ دہرم نے پورا رہنی ہے گہر کیا ہوا ہے۔ کمپنی ہذا نے اپنے کام کو شروع کر دیا ہوا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ پنڈت گورو دت جی کے ورکس اور رگ وید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ جن کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ تہی کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے بارہ آنہ کر دی ہے۔ بلکہ جن صاحبان کی درخواستیں خاص عرصہ کے اندر آئی ہیں اُن کو یہہ کتابیں مفت میں دی جاویں گی۔ ان کتابوں کا بہت ساحصہ چہپ چکا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر آپ کی نذر ہوگا۔ علاوہ ان کتابوں کے سنکی کی قیمت کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے کمپنی ہذا نے ہمیشہ کے لئے مفصلہ ذیل پُستکوں کی قیمت قریباً ½ کے کر دی ہے۔ اور بہت سی کتابیں زیر طبع ہیں جن کا دگیاپن عنقریب دیا جاوے گا

نام کتاب		قیمت سابقہ		قیمت حال
سنہیا پرشن	ہندی	۴/		۳/
ایضاً	گورمکہی	۴/		۳/
بہجن مالی ہگوتی جی	ہندی	۲/		۱/
ایضاً	گورمکہی	۲/		۱/
ستہری وہرم	ہندی	فی کتاب		/
ہندی دہرم گورمکہی و ہندی		فی کتاب		/

بلا قیمت وبجاتی ہے سندھیا گورمکہی اردو ہندی آدہ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بلا قیمت ارسال ہوتی ہے۔ یک صد کاپی کے خریدار سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے

کمروں کی سجاوٹ کے لئے کمپنی ہذا نے ذیل کے موٹو نہایت عمدہ طبع کرائے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ پُرش اُن کو منگواکر علاوہ کمروں کی سجاوٹ کے ان سے فائدہ اُٹھاویں گے

حروف سنہری کاغذ روغنی رنگدار

نمستے اردو حروف میں
ایضاً ہندی ”
ایضاً انگریزی ”
اوم اردو ”
ایضاً ہندی
ایضاً انگریزی

گائیتری منتر ہندی حروف میں
نیم اردو ”
نیم ہندی ”
نیم انگریزی ”

	لاہور جہوتر منڈی	کیفیت
۱۱۲۰	سردار ایشور سنگھ صاحب نند گل	
	ڈاکخانہ کاہنوواں ضلع گورداسپور	۱۲/
۱۱۳۹	لالہ اُتم چند صاحب ٹیلیگراف کلرک	
	لاہور کوچہ سوداں اندرون	۱۴/
	شاہ عالمی دروازہ	
۱۱۶۷	لالہ چیت رام صاحب سکھیلہ جنٹ	۳/
	معرفت لالہ صبا دیوی بین اسپتال	
۱۰۷۱	لالہ سرب دیال صاحب ملہوترہ	
	سابق کالج سٹوڈنٹ لاہور	
۱۱۱۶	لالہ ہر گوبند و دیال سنگھ اردو فروش	۲/
	چھاونی پشاور	
۱۱۷۱	بہرا تا دیوی چند دہرم سالہ بابت کینٹ	
۱۰۰	ایضاً بابت چندہ اخبار	
۱۱۷۷	لالہ کرپا رام صاحب سب اوورسیئر	۱۱/
	سابقہ رڑکی کالج	
۱۱۸۰	مہاراج کمار خوشحال سنگھ ورما ارجن	
	ڈاکخانہ نشن گڈہ ضلع فرخ آباد	۱/
۱۱۸۵	مہتہ پرمانند صاحب معرفت	
	دینا ناتھ صاحب ایم اے لاہور انارکلی	۷/
۱۱۸۹	ہیرا سنگھ درہا سکن منیدہ	
	تحصیل روپڑ ضلع انبالہ	۹/
۱۱۹۳	راجہ بہاری پرساد صاحب	
	حیدرآباد دکن	
۱۱۹۴	لالہ گنگا رام صاحب ٹھیکہ دار سابق	
	بنگلہ بریہ والہ ڈاکخانہ کمالیہ	۱/
۱۱۹۸	لالہ کندن لال صاحب ٹیچر انگریزی	
	اے پی ہیڑہ علاقہ رڑکی	۲/
۱۳۴	منشی دوارکا پرساد صاحب سلوال	
	سابق جہلم	۱۲/
۱۰۵	ماسٹر ہرلیہر صاحب ڈرائنگ ماسٹر	
	گورداسپور	۱۱/

سنار کی گتی

مدراس میں ہندو و مسلمانی پر اثر

مردم شماری ہر دس برس سال ہوتی ہے۔ اس
پر گورنمنٹ کو رعایا کے اصلی حالات جاننے کا بڑا
موقع ملتا ہے۔ جہاں دیگر صوبہ جات میں گزشتہ
سالوں کے اندر لڑکوں کی تعلیم میں ترقی نظر آئی ہے
وہاں مدراس کی رپورٹ مردم شماری سے معلوم ہوا ہے
کہ وہاں عام مردانہ تعلیم نے اسقدر ترقی نہیں کی
بمقابلہ نسبتاً ستری شکشا نے ترقی کی ہے۔ انگریزی
پڑھنے والوں کی تعداد میں البتہ نمایاں ترقی معلوم ہوئی ہے
سب سے دلچسپ اس صوبہ کے رہنے والوں کی رسوم
کا بیان ہے۔ صاحب کمشنر مردم شماری کہتے ہیں۔ کہ ہندو
رسوم کا مسلمانوں پر بہت ہی نمایاں اثر دکھائی دیتا ہے
شادیوں پر پارچات بانٹنا۔ چندن لگانا۔ اور دیگر رسوم
ادا کرنا ہندوؤں کی طرح دیکھنے میں آیا ہے۔ دلہن
کو چوڑی پہنانے اور بیوہ ہو جانے پر چھوڑ دینے کا
رواج بھی مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ رواج محض
ان مسلمانوں میں ہی نہیں پائے جاتے جو کہ اصل میں
ہندو تھے۔ بلکہ جنم کے مسلمانی ملک سے آئے ہوئے
مسلمانوں میں بھی یہ رواج ادج پر ہیں۔ ایک مسلمانی
عورت کے نام پر ایک مندر ہے۔ جسمیں ہندو پوجا
کرتے ہیں۔ اور سب سے تعجب کی بات یہہ ہے۔ کہ اس
مسلمانی عورت کو سری رنگم کے رنگناتھ جی کی زوجہ
مانتے ہیں۔ ایک اور مزیدار بات یہہ لکھی ہے۔ کہ
بعض ہندو لوگ قرآن کی آیتوں کو وید منتر کی
طرح پڑھتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے چڑھاوے
... اس قسم کی رسوم کی کھچڑی کم و بیش ہندوستان
کے ہر حصے میں پائی جاتی ہے۔ پنجاب کے سنکڑوں گاؤں
... کے بعد وہ اور کنیا کو قبل اس کے کہ
... مندروں کی پرستش کریں۔ کسی مسلمان فقیر
کی قبر پر چور ما وغیرہ چڑھانا پڑتا ہے۔ ہندو ہوں
خواہ مسلمان جب تک ایک پرمیشور کی پوجا کی مہاول
پر منقوش نہیں ہوتی تب تک اہل ان اسی طرح
ضعیف الاعتقادیوں میں پھنسے رہتے ہیں

کہاں راجا بھوج کہاں بھوجا تیلی

اخبار پاؤنیر کہتا ہے۔ کہ
دہلی دربار پر جو ہندوستانی
روسا اکٹھے ہوں گے ان کی سلطنت پانچ لاکھ
آٹھ ہزار مربع میل پر ہے۔ جو رقبہ کہ جرمنی کی بادشاہت
سے اڑھائی گنا ہے۔ اس تحریر کا مطلب غالباً یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی کی طاقت کا اندازہ
جرمنی وغیرہ کے سلاطین کو دکھایا جاوے۔ لیکن صاحب
پاؤنیر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ پانچ لاکھ مربع میل کی ممالک
مع اپنی فوجوں اور اپنے تمام بالغ نر رعایا کے جرمنی
کی فوج کے دو ہزار کے دستہ کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں
صاحبان انگریز کو نمائش کہ اسوقت ہندوستانی رجواڑے
اور ہندوستانی روسا ہی کر رہے ہیں۔ اس سے
ان کا مطلب اگر یہ ہے کہ دنیا کے دیگر سلاطین برطانیہ
اعظم کی طاقت سے خائف رہیں تو میری رائے میں
لازمی ہے کہ اپنی کل رعایا اور اپنے کل ماتحت راجوں
کو شستر ودیا میں پٹو اور جنگ میں بہادر بنایا
جاوے تا کہ جب کام پڑے تو وے شیر قالین کی
طرح محض نمائش کا ہی کام نہ دیں۔ بلکہ شیر نیستان کی
طرح گرج کر دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ اور سرکار انگریزی
سے حریفوں کو پامال کرنے میں واقعی مدد دے سکیں

بوئر جنرل نہ معلوم اب کیا کریں گے

تینوں بوئر جنرل (۱) ڈی وٹ
(۲) بوتھا۔ (۳) ڈی لارے) مسٹر
چیمبرلین وزیر صیغہ ممالک نو آباد سے ملے۔ شاید ان
کی درخواست یہہ ہوگی کہ برطانیہ اعظم میں ان کو لیکچروں
کی اذن اجازت ملے۔ مسٹر چیمبرلین نے یہ درخواست
نامنظور کی۔ جس کی وجہ سے تینوں جنرل یوروپ کو
واپس چلے گئے۔ مسٹر چیمبرلین نے واقعی دور اندیشی
سے فیصلہ دیا ہوگا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ
جنرلوں کی تقریریں جنگ وغیرہ کی بابت نئی
اور نئے خیالات پھیلانے والی ثابت ہوں
لوگوں نے وہی خیالات یوروپ کے ...
لیکچروں سے کر پھیلائے اور ان کے ترجمے
شائع ہوئے تب بھی امید نہیں کہ اس کے علاوہ باہر سے
بہرصورت اینگلینڈ میں انہیں کچھ نہ کچھ ...

لفظ ہندو سے بھی بڑھکر خطاب ہو سکتا ہے

... اس قسم ... جیسی ... وستو کی ...
... بھائی تو ہندو شبد
سے بھی گھبرائے ہوئے ہیں۔ لیکن جو حالت ہندو کی غیر
ممالک میں ہو رہی ہے۔ اس سے ہندو شبد کچھ زیادہ عزت
رکھتا ہے۔ اخباروں سے اکثر معلوم ہو رہا تھا۔ کہ نٹال
کیپ کالونی۔ وغیرہ ممالک افریقہ کے اندر ہندوستانیوں
کی عموماً اور ہندوؤں کی خصوصاً بڑی بھاری دُرگت
... ہو رہی چاہئے تھی۔ ہندوستان کے ... شودروں سے
آپ کو عربی ظاہر کر کے عزت حاصل کر ...
... لیکن وہ بیچارے ہندو کس سے رشتہ جوڑیں۔ ... اب ...
جگہ نہیں جہاں ہندوؤں کا اپنا ذاتی اختیار ... دکھائی دے۔ اس
کی شیخی پر ہندو کودتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کا سہارا ایک
صرف ہندوستان کے دائرے کے اندر ہی قائم ہے۔ لالہ
ہندوستان سے باہر ان کی حفاظت ... آئی ہے۔ جو
سمجھتی۔ پھر ایسی بے سر قوم کی قدر کیا ... رت ہے۔ اور آج
اسوقت انگلستان کے بہت سے مدبر اس ... پر اجمان یہ
آواز اٹھا رہے ہیں۔ جو کہ ہندوستانیوں کے ساتھ ...
وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں ایک بھائی نے
نٹال سے میرے پاس ایک خط بھیجا ہے جسمیں ان اطراف
کے ہندوؤں کا نقشہ بخوبی کھینچنے کی کوشش کی ہے مجھے
امید ہے کہ میرے ناظرین اس خط کو بڑے غور سے پڑھیں گے
جس ان تی جماعت نے خود بخود کُلی کا خطاب اپنے ... لای
قبول کر لیا ہو۔ اسکی گری ہوئی حالت پر ... بیٹھیں
جو نہ پسیجے گا۔ لیکن قصور کس کا ہے؟ شکایت دوسرے سے
سے کیوں کریں؟ - کیا یہ سب کچھ ہمارے ... کے

...ں ہے؟ اگر ہے تو پہلے ہمیں اپنے رونے دھونے
...رسوں کو درست کرنا چاہئے۔ جب ۱۱۶۴
...ہماری یہہ حالت ہے۔ کہ ہم سچائی
...پاکیزگی کا ابھیاس نہیں کر سکتے
...سے خواہاں کس انصاف کیا تھا ہمو
...لئے ہیں بجائے دوسرے ملکوں کے اند ۱۱۶۷
...ہنے کے ہمیں اپنی موجودہ حالت
لالہ... آریہ سماج اور ویدک دہرم ۱۰۶۱
...پ ہو ور ودیشوں میں لیجانے کا خیال تو بڑا
...ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ان اطراف کے نیک
...مردوں کو ویدک دہرم کا پیرو بنا کر تم لاہور یا
...امرتسر بازار میں کون سا اعلیٰ نظارہ دکھا سکتے ہو جو
...انہیں اپنے گرہن کئے ہوئے دہرم پر دڑہ کر سکیگا

ہی مذہبی تعلیم ہیچ ہو... مضامین نہ... ہیچ

انگریزوں میں ایک ۱۱۸۰
ضرب المثل ہے۔ کہ
...نام انگلستان کی پاک سرزمین ۱۱۸۵
ہے۔ اس کی بیڑیاں فوراً کٹ
...پڑتی ہیں۔ لیکن تجربہ سے ۱۱۸۹
...کہ بہت سے ہندوستانی باوجود
...آنے کے بھی بدستور بیہودہ ۱۱۹۳
...سے جکڑے ہوئے ہیں۔ اسیطرح
...قول ہے کہ ابن مسیح پر ایمان لاتے ۱۱۹۴
...جاتا ہے۔ لیکن اس ملک میں جو ہزاروں
عیسائی ہوئے ان کی طبیعتوں کو ہم نے بہت ہی
نخوت پسند اور بگڑے ہوئے پایا۔ لنکا سے خبر
آئی ہے کہ وہاں کی نیچ قوموں کے لوگ عیسائی
ہونے کے باعث ایسے بد مغز ہو گئے کہ اونچی قوم
ہندوؤں سے نفرت کرنے لگ گئے۔
...کر ان کے ایک لڑکے کو پیٹ ڈالا۔ اسپر
...لڑکے روسن کیتھولک گرجا کی
...می تاک کی اور نیز چیزیں باہر پھینک دیں۔
...مرد ابھی جرم میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس

واقعہ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ عیسیٰ کے مذہب کی پیروی انسانوں کو حلیم الطبعی اور عجز نہیں سکہاتی۔ جیسا کہ اس مذہب کے بانی کا مت تھا۔ میری رائے میں کوئی بھی مذہبی تعلیم ہیچ منتر نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود یہ کہ مذہب کے اصولوں کے خیال کے بھی اب تک ہزاروں آریہ سماجی جہالت کی زنجیروں کے اندر جکڑے ہوئے اپنی اندریوں کے غلام بن رہے ہیں۔ میری رائے میں بہ نسبت ایسے آریوں کے وے انگریز زیادہ تر آریہ پدوی کے ادہیکاری ہیں۔ جو باوجود کسی مذہبی تعلیم کے قائل نہ ہونے کے بھی انصاف اور پاکیزگی کی پیروی میں لگے ہوئے دنیا کی ترقی میں مدد دے رہے ہیں۔

کیا سچ مچ اخباروں میں گپ ہی ہوتی ہے

پرانے فیشن کے ہندوستانیوں کی رائے ہے کہ اخباروں میں سچی خبر شاید ہی کوئی ہوتی ہو۔ سب غپ شپ ہوتی ہے۔ گو ہر حالت میں یہ رائے ٹھیک نہیں لیکن خاص تحریریں بعض اوقات ایسی نکلتی ہیں جن سے اس کا گمان ہو سکتا ہے۔ لنڈن کے ایک اخبار میں ایک پارسی لیڈی مس سوراب جی (ہندوستان کی پہلی لیڈی بیرسٹر) نے جلسہ تخت نشینی کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ہندوستانی بہائیوں کی رائیوں کا خلاصہ دیا ہے۔ اس میں ایک کہانی ایک سکھ کی رائے کی دی ہے۔ اولاً تو حیرانی ہے۔ کہ واہ گورو کے سنگہ کی ٹھیٹھ پنجابی بولی پارسی لیڈی کیسے سمجھی ہوں گی۔ لیکن اگر یہہ بھی فرض کریں تو اس سکھ کا یہہ کہنا کہ "جب میرا نماز کا وقت پہنچا لیں میں آوے۔ تو کیا میں اپنا جا نماز بچھا کر دعا پڑھ سکتا ہوں" صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مس صاحبہ شاید سکھوں کے عقیدوں سے واقف نہیں۔ سکھوں کے یہاں کسی جانماز یا چٹائی بچھا کر دعا پڑہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مس صاحبہ شاید مسلمانوں کے سوائے ہندوستان کے اور کسی مذہب کے خیالات سے بھی واقف نہیں ہیں۔ ایسے ایسے مضامین کو پڑھ کر اگر کوئی مبالغہ پسند آدمی یہہ رائے قایم کرے کہ اخباروں میں نری گپ شپ ہی ہوتی ہے تو کیا تعجب ہے۔

اب جلسہ تخت نشینی واقعی عام ہوگا

خبر آئی ہے کہ دہلی کے عالیشان دربار میں ایک طرف پردہ نشین ہندوستانی خاتونوں کے لئے بھی جگہ بنائی جاویگی۔ تاکہ پردہ کے اندر سے وے عالیشان جلسہ کی شان و شوکت دیکھ سکیں۔ ہندوستان کی امیرزادیوں کو یہ نظارہ دکھانے سے لارڈ کرزن کا یہ مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف موجودہ مرد ہی سرکار برطانیہ کی عظمت کا نظارہ دیکھ کر اپنے ناچیز ہونے کا سبق سیکھ لیویں۔ بلکہ ہندوستان کی آیندہ نسلوں کو پیدا کرنیوالی مائیں گھر بہادران کے ساتھ اس خیال کو اپنی سنتانوں کے اندر نقش کر دیں۔ لارڈ کرزن کے خیالات ہمیشہ وسیع ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ دہلی دربار کے موقع پر ان کی وسعت بہت ہی بڑھ جاوے گی۔

اپدیش ! (22)

अज्ञात इत्येव कश्चिद्वीरः प्रपद्यते रुद्र यत्ते दक्षिणं मुखं तेन मां पाहि नित्यम् ॥

انسان باوجود اپنی تمام طاقتوں کے آخر کار کس شمار وقطار میں ہے۔ جسمانی طاقتوں پر انسان نازہی کیا کرسکتا ہے؟ اگر جسم کی طاقت کا اندازہ لگایا جاوے۔ تو انسان سے کہیں بڑھ کر طاقت صرف چرندوں میں ہی ہے۔ بلکہ بعض بعض پرندوں کے اندر ہی دکھلائی دے گی۔ اگر جسیم ہونے کا دعویدار ہو تو اُس سے بڑھ کر کیسے کیسے خوبصورت اور کیسے کیسے مضبوط جسم حیوانی دُنیا کے اندر موجود ہیں۔ اور پھر اگر ثروت یا جاہ وحشم کی شیخی بگھارے تو محض معمولی چیزوں پر اُسکا ادھیکار ہے۔ وہ تو اورکار اگر ساری دُنیا کا راجیہ ہی اُسکے ادھیکار میں آجاوے۔ تو پھر بھی اُس کی ثروت کی کیا حیثیت ہے۔ شنی اور برہسپتی کے مقابلہ میں اُس کی حیثیت ہی کیا ہے۔ اور پرکاش میں ان جرت سورج کے مقابلہ میں تو پرتھوی محض ناچیز ہے۔ اس برہمانڈ کے اندر کتنی اور پرتھوئیں اس کی پرتھوی سے بھی برتر پریم کر رہی ہیں۔ اس چیز کا انسان ابھمان کرسکتا ہے۔ کیا اپنی عقل پر نازاں ہونا چاہتا ہے۔ نفیس سے نفیس عقل کی پہونچ اب تک ان انگشت ستاروں تک نہیں ہوئی جن کا چمکتا ہوا منڈل روز رات کو تندرست طبیعوں کو موہت کررہا ہے وہ وہاں میں کیا ہے۔ چمکتے ہوئے دیگاں اور کیتوں کے اندر کس قسم کی آبادی ہے۔ یکس قسم کی باتیں چل رہی ہیں۔ ان اربوں، کھربوں سنکھیوں کوس دوری رہنے والے ستاروں کو جانے دو۔ تمہارے نزدیک ہی بدھ ہے اُس سے کچھ زیادہ فاصلہ پر منگل گرہ ہے۔ سچ بتلاؤ تمہیں اُن کے اندر کا حال کچھ معلوم ہے۔ اور بہادر منگل کے سرخ چہرے کو تم ہمو تا دیکھتے ہو۔ کیا اُس چہرے سے سُرخ نقاب کو دور کرکے تم نے اب تک پتہ لگایا کہ اُس کے اندر کس قسم کی آبادی ہے! جب انسانی عقل کا یہہ حال ہے تو عقل پر بھی نازاں کب ہو سکتے ہیں۔ ایک ہوا کا جھونکا یا ایک بادل کی گرج کے روبرو ساری عقل گم ہو جاتی ہے جو خدائی عدی کے زور اور کثرت کی کمائی ایک معمولی سی آدی طاقت ایک پل میں دور کر دیتی ہے۔ پھر کس جسم پر۔ کس دماغ پر اور کس بدھی پر انسان ناز کرسکتا ہے؟ باوجود بڑی بڑی کتابیں لکھنے۔ باوجود ساری دُنیا کے گرد چکر لگانے۔ باوجود اُتر یہ اور دکشنیہ دھروکی سیما کی دریافت کے لئے بیخوف جانے باوجود فلسفہ کے باریک سے مسئلوں پر وچار کرنے کے بھی انسان ویسا کا ویسا ہی کمزور ہے جیسا کہ پیدا ہوا تھا۔ اگر اُسکو کسی اور شکتی کا سہارا نہ ملے۔ بڑی سے بڑی ضخیم کتابیں لکھنے کے بعد جب شریر کو راج روگ گھیر لیتے ہیں۔ تو اُسوقت دماغی طاقت کیا مدد دے سکتی ہے۔ جہاز کو دکشن کے خاتمہ کی طرف لیجانے کی کوشش میں جب برفانی چکر کے اندر جہاز پھنس جاتا ہے۔ جب تختہ سے تختہ ٹکرا کر ٹوٹ جاتا ہے۔ اور سواء آسمان کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اُسوقت بھوکھ اور سردی کا ستایا ہوا سائینس دان کس جگہ سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ ایسے ہی سمئے میں تو بے اختیار پرماتما کے رودر روپ کا دھیان آتا ہے۔ سنسار کی جملہ چیزیں فانی ہیں۔ پہاڑ اور درخت۔ برف۔ آگ۔

سورج اور بجلی سب کے سب ایسا کوئی زمانہ تھا۔ کہ یہ نہ تھے۔ آویگا۔ کہ یہ سب پھر نہیں ایک ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے۔ رہیگا۔ خوفناک سے خوفناک

کے حملے اور خطرناک سے خطرناک علاوہ باہری شکتیوں کے اشیاچار کے وقت ہے۔ اسی قسم یاد آتا ہے۔ اسلئے کہ جہادرم جیسی سوگنم وستر کی اور ہم دینوں کی آواز کو بڑی لسن ہوتا ہے سن لیتا ہے۔ وہاں وہ رُودر ہے جو دُشٹوں کو اپنے نیائیم سے دنڈ سے اس رلانے والا ہے۔ اسیلئے رُودر آنند لین ہوتا کی شرن میں جانا چاہئے جو اسی سرشٹی نے کبھی وچار نہیں کیا۔ لیکن اپنے اچار کی چوٹوں سے دیا گمّی منہ کو اٹھا کر امناسب بارہا اپنی کمزوری کو محسوس ہوا شوروں سے وقت ہی دپی کم زوری میرے۔ لیکن اب ہورہی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے اب تک جب دُور ہو جاتا ہے۔ تو صاف دکھائی۔ اس کہ میں بڑا نربل ہوں مجھے رودر کا سہارا ایک چاہئے۔ ہے پر ماتمن! میں جنم سے لالہ دھیر ڈرپوک ہوں۔ آئی ہے۔ جو مجھے بڑی بھاری ضرورت ہے۔ اور آپ دن رات میرے ہردے کے اندر براجمان رکشا ہی کر رہے ہو۔ لیکن چونکہ میں آپ درشن کے یوگیہ نہیں ہوں اس لئے اب ڈر رہا ہوں۔ کرپا ناتھ! مجھے اپنے درشن کے یوگیہ بنا دیجئے۔ تاکہ آپ کے درشن سے تیج دھارن کرکے ہر پرکار کی بزدلی کو اپنے آپ سے دور کر سکوں اوم سکھی جا بیٹھے

نے کے

...نظارے

...آپ ...وں

پران کس منشیہ کو پیاری نہیں
کون نہیں جانتا کہ سارے
جیون کا آدھار پرانوں پر ہی
... وایو کے اندر جانا کسی طرح ...
... سران ن کے جینے کی ہی
... ہی ہے۔ پرانوں سے بڑھ کر اور
... کسی طاقت منشیہ کی بناوٹ کی سہایک
... نہیں ... ہے! کنتو۔ شوک کہ یہ پران
... دوں کو ... بجائے ان کی زندگی کو بڑھانے
... نا دیں کو ... کے باعث ثابت ہوتے ہیں
... انہیں اپنے کر ... ہم سب نے پرانوں ...

... ہی مذہبی ...

... رہا۔ وہی پران جو کر
... منشیہ کے شریر اور
... نرمل تتھا شدھ کرتے ہیں
... پرملین ہوا و اُتپن کر لیتے
... ور پران دنیا کی بھی یہی حالت ہے
... کیسے کیسے زبردست انسان دیکھنے
... ہیں۔ جنہوں نے اپنے پرانوں
... چھوڑا ہے۔ لیکن ہم پریکٹس
... ہر کہ ان کو بجائے فائدہ پہونچنے کے
... سے ہی نقصان ہوتا ہے۔ یہ کیوں؟
... کہ ہم سب نے پرانوں کو ہی پراکرت
... ں کے حاصل کرنے کا ہی ذریعہ بنا
... دیا ہے! اپنے پرانوں کو اس
... آلودگی میں ... میں نے اپنے آتما
... کر لیا ہے۔ ... بڑی نمرتا سے پرارتھنا
... کر ... بال کا دان دیں جس
... سے کہ ... کو ... کہ میرے
... کہ ہاد ں

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

آریہ سماج کا ابھی میں نیا نیا ممبر بنا ہی تھا۔ عمر کے لحاظ سے بھی دُنیاوی تجربہ ابھی کم تھا ایک بڑے بردہ پنڈت ایک دن میرے پاس اپنے کچھ دنیاوی مطلب کے لئے تشریف لائے۔ میں نے اُن سے بڑی سرلتا سے پوچھا کہ کیا سچ مچ ویدوں کے اندر مورتی پوجا کا کہیں وہاں ملتا ہے۔ پنڈت جی نے (جو ایک فاضل آدمی تھے) جواب دیا کہ ویدوں میں مورتی پوجا اور مرتک شرادھ کی تلاش ایسی ہے جیسی آک کے درخت سے آنبوں کی تلاش۔ میں پنڈت جی کی رائے سن کر خوش ہوا اور ایشور کا دھنیہ واد کیا کہ اب تک بھی دیش میں سچ بولنے والے موجود ہیں۔ کچھ عرصہ گذر گیا ایک اور پوراتک پنڈت صاحب نے باہر سے آکر آریہ سماج کے برخلاف ویاکھیان شروع کر دئے۔ نوبت شاستر ارتھ تک پہونچی۔ سبھا جمع ہوئی اُس وقت میں نے بہ باعث سادگی اُنہیں پنڈت صاحب کو پوراتک دل کی طرف بیٹھا دیکھ کر اپنی تقریر کے دوران میں ظاہر کیا کہ پنڈت ویدوں میں مورتی پوجا تتھا مرتک شرادھ کی ہدایت کا ہونا نہیں مانتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ ہمارے پکش کو اُن سے پُشٹی ملے گی۔ لیکن مجھے کیا تعجب ہوا جب کہ پنڈت صاحب اُسی دل کی طرف سے کھڑے ہو کر ویدوں سے مورتی پوجا و مرتک شرادھ کو ثابت کرنے لگے۔ خیر نتیجہ شاستر ارتھ کا تو آریہ سماج کے حق میں یہ ہوا کہ اُسکے ممبران بڑھ گئے۔ لیکن پنڈت جی سے میں نے تخلیہ میں اُن کی حرکت کی بابت پوچھا۔ پنڈت جی جواب دہ ہوئے "آپ عجیب آدمی ہیں۔ میں نے اپنی رائے آپ سے اسلئے تھوڑے ہی بتلائی تھی کہ آپ اُسے عوام میں ظاہر کریں۔ بلکہ آجکل کے تعلیمیافتہ اس صفت سے زیادہ موصوف ہیں۔ خفیہ ہوٹلوں میں کھاتے لیکن ظاہرداری چوکے رکھی ہوئی ہے۔ دوستوں

میں بچے بہت تک لیکن گھر میں دیوی دیوتا توڑ کر نہ کچھ۔ چولھا تک پوجنے کو طیار دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ سوشیل اور مذہبی معاملات میں ہی یہ حالت نہیں ہے پولیٹکل معاملات میں اس سے بڑھ کر دو رنگی دکھائی دیتی ہے۔ جب تک بھارت نواسی اس دو رنگی کو چھوڑ کر یک رنگ نہیں بنتے تب تک اُن کے چین اور تم جنم کی ذرا بھی آس نہیں ہے۔

عوام مکار کیوں ہیں

کسی محرر کے بستہ کے پاس جا بیٹھو۔ ایک ایک قلم کی جنبش پر تمہیں حیرانی ہو گی۔ پرسوں کی تاریخیں آج بھری جاتی ہیں۔ تمنوں کی واپسی پر عجیب عجیب واپسیں درج ہیں۔ ہر ایک چال پر تم "مکاری! مکاری!" پکار اٹھتے ہو۔ لیکن اب اکیلا محرر ہی نہیں رہا۔ کمرہ کی کرسی پر ڈپٹی صاحب متمکن ہو گئے ہیں۔ مقدمہ بلایا گیا۔ دونوں طرف سے وکیل بیرسٹر حاضر ہیں۔ محرر رپورٹ کرتا ہے "کہ گواہوں کے سمن تعمیل ہو کر نہیں آئے" ڈپٹی صاحب جھنجلا کر "تم نہیں" ارے کمبخت! چار مہینوں سے مقدمہ دائر ہے اوسط بڑھ چلی۔ کیوں سمنوں کی تعمیل کا خاص انتظام کیا،، محرر حیران ہے گالیاں سُن رہا ہے۔ اتنے میں وکلاء فریقین جو فسٹ کلاس جنٹلمین" ہیں بالاتفاق کہتے ہیں "جناب فکر نہ کریں مقدمہ کو ایک غوطہ دیجئے،، ڈپٹی صاحب نئے ہیں سمجھے نہیں۔ وکلاء ہنس پڑے۔ "جناب زیر دفعہ ۹۸ داخل دفتر کر دیجئے۔ مدعی کل ہی درخواست برامدگی دیدیگا۔،، ڈپٹی صاحب حیرانی سے دیکھنے لگے۔ وکیل صاحب پھر بولے "جناب بڑے مقدموں میں ڈسٹرکٹ جج صاحب تو دس دس مرتبہ غوطہ دیکر مقدمہ کو تازہ کر لیتے ہیں۔" اب تو ڈپٹی صاحب بھی قائل ہو گئے وہ مستند حوالہ ملا جسکے آگے دم مارنے کی جگہ نہیں آہ! کیا دردناک نظارہ ہے۔ اس قسم کے نظارے مجھے مدت تک ستاتے رہے۔ عدالتوں پر ہی کیا منحصر کسی محکمہ میں جاؤ بڑے سے بڑے افسروں کی زندگی

دہلی دربار و ویدک دھرم پرچار

دہلی دربار کے موقع پر بہارت درشن کے علاوہ باہر سے ہی ہزاروں لاکھوں منشیہ اکٹھے ہوں گے - اس قسم کے شبھ و شتہ کا موقع گو دھرم جیسی سوکشم وستو کی عظمت کو دلوں پر نقش کرنے کے لئے مناسب نہیں ہوتا تاہم ایک دہرم کی طرف عام لوگوں کی توجہ کھینچنے کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے - اسلیئے مدت سے اس وشئے پر آریہ سماج اور پتروں کے اندر آندولن ہوتا رہا ہے - آریہ پرتی ندہی سبہائیں بھی اس صفوت پر کبھی کبھی وچار کرتی رہی ہیں - لیکن اپنے وچار کے نتیجے سے کبھی بھی آریہ پبلک کو آگاہ کرنا مناسب نہیں سمجھا - اخباروں میں اکثر صلاح مشوروں سے آریہ پرتی ندہی سرفراز کرتے رہے ہیں - لیکن وہ سب صلاحیں ہی رہیں - عمل درآمد کرنے کا ابھی تک آغاز ہی نہیں ہوا - سبہاؤں نے کیا فیصلہ کیا اس سے کسی کو آگاہی نہیں - البتہ آریہ پتر کا میں ایک خبر نکلی تھی کہ لالہ رام کرشن - لالہ چھجو رام اور لالہ امراؤ سنگھ کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے - جو دہلی میں پہونچ کر جگہ کی تجویز کرے گی - معلوم نہیں کہ ان صاحبان میں سے کوئی دہلی گیا یا نہیں - مگر اب تک کچھ بھی فیصلہ نہیں ہوا - اور نہ ہونے کی امید ہے - تو میں ہی اپنی پورانی رائے پیش کر دیتا ہوں جس طرح پر کہ میں نے شروع جنوری میں ہی اس رائے کو پیش کیا تہا - خرچ کے لئے کم از کم بیس ہزار روپیہ پہلے رکھ لینا چاہئے - میری رائے تہی کہ ایک درجن آنریری آریہ پرچارک جولائی سے اپنا سارا کام چھوڑ کر دہلی جا بیٹھیں -

اب وہ تو نا ممکن ہے لیکن اب کم از کم یکم اکتوبر سے ہی تشریف لے جاویں - مکان کا بندوبست کرنے کے

سَت سنگ اوم سَت دارا اور لکشمی پاپی گرہ جی ہو

...سَت سنگ ہمیں میں سبھ ہو ... کی مہیما

...لودیانہ میں امرت ورشا

لودیانہ نواسیوں کی خوش قسمتی ہے - کہ مورخہ ۲۰ مارچ ... مطابق ۸ چیت سمت ۱۹۶۹ بکرمی سوم وار سے ہر روز ... رات کے ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک کٹڑہ نوہریاں میں

...شری سوامی ستیانند جی مہاراج

اپنی اُپار کرپا سے ویدوں کی منوہر کتھا کیا کریں گے ... کتھا سے پہلے منوہر بھجن ہوا کریں گے -

... آشا ہے - کہ سب نر ناری نیت سمے پر پدھار کر اس ... ست سنگ سے لابھ اٹھائیں گے -

... استریوں کے بیٹھنے کے لیئے خاص علیحدہ پربندھ کیا گیا ہے

... الملتمس

...لال رام مہاشہ نجار سنگھ (ڈاکٹر) ہری چند مہرہ (بنیکر) گوردیال سنگھ تھاپر

کنہیا لال (مہاشہ) نوندھر رائے عرف بندرا بن (ڈاکٹر) بالو رام گپتا

میں پہنچے بھتک لیکن گھر میں دیوی دیوتا تو ہر گز نہ
گئی۔ چولھا تک پوجنے کو تیار دکھائی دیتے ہیں۔

آریہ سماج کا ہی
میں نیا نیا ممبر بنا ہی

دو رنگی چھوڑ دے
یک رنگ ہو جا

"دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا"

تقریباً چالیس اکتالیس سال کی بات ہے [illegible]

[illegible]

نظارے

پران کس منشیہ کو پیارے نہیں
کون نہیں جانتا کہ سارے
جیون کا آدھار پرانوں پر ہی
وایو کے اندر جانا کسی طرح پر
لالہ مہران ن کے جینے کی ہی
[illegible] ہی ہے۔ پرانوں سے بڑھ کر اور
[illegible] سمی طاقت منشیہ کی بناوٹ کی سہایک
[illegible] ہیں ہے! کنتو۔ شوک کہ یہ پران
[illegible] دن کو بجائے ان کی زندگی کو بڑھانے
[illegible] بادمی کو رکھے باعث ثابت ہوتے ہیں
[illegible] انہیں اپنے گرد ہم سب نے پرانوں
[illegible] مذہبی مسئلہ۔ وہی پران جو کر
[illegible] منشیہ کے شریر اور
[illegible] نرل تتھا شدہ کرتے ہیں
[illegible] پر ملین ہوا کو اُتین کر لیتے
[illegible] ویران دنیا کی بھی یہی حالت ہے
[illegible] جیسے کیسے زبردست انسان دیکھنے
[illegible] ہیں۔ جنھوں نے اپنے پرانوں
[illegible] چھوڑا ہے۔ لیکن ہم پریکٹش
[illegible] کہ ان کو بجائے فائدہ پہنچانے کے
[illegible] سے ہی نقصان ہوتا ہے۔ یہ کیوں؟
[illegible] لئے کہ ہم سب نے پرانوں کو ہی پراکرت
[illegible] کے حاصل کرنے کا ہی ذریعہ بنا
[illegible] دیا ہے! اپنے پرانوں کو اس
[illegible] میں لگا نے ت میں نے اپنے آتما
[illegible] کو لیا ہے۔ اسی بڑی نمراستے پر اتھا
[illegible]
[illegible]

ستیہ دھرم پرچارک

اصلی لابھ کب ہوگا؟

جاپان کی مذہبی کانفرنس جس میں آریہ سماج کا
پرتی ندھی بھیجنے کے لئے اسقدر شور مچایا جا رہا تھا
ملتوی ہو گئی ہے۔ غالباً باعث اس التواء کا جاپان کے
اندر وبائی امراض کا پھوٹ نکلنا ہے۔ پنجاب کی طرف
سے پنڈت رام بھجت بی اے پردھان آریہ پرتی
ندھی بطور پرتی ندھی کے مع ڈاکٹر پرمانند
صاحب کے روانہ ہو کر ۲۔ سپتمبر کو چلے گئے تھے
۲۳۔ سپتمبر کو التواء کی تار خبر آئی۔ پشچموتر دیش
سے بھی شاید بابو جیوتی سوروپ جی وکیل
پریسیڈنٹ آریہ سماج دیرہ دون تیار رہتے
آریہ پبلک کی امیدوں کا پارہ ۱۱۰ درجہ تک
پہنچا ہوا تھا۔ آریہ پرش خیال کر رہے تھے۔ کہ
جاپان کے مدبروں کو ویدک دھرم کی طرف کھینچ
کر یہ ارادہ کریں گے۔ آریہ سماج کو بڑا لابھ
پہونچے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مجھسے ہی جب پوچھا گیا
کہ آیا جاپان ایسا پرتی ندھی جانے سے کچھ فائدہ
ہوگا یا نہیں تو یہی جواب دینا پڑا تھا۔ کہ فائدہ
ہو ممکن ہے۔ بہر صورت نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن
جب زیادہ تر غور کی گئی تو مجھے شک ہو گیا کہ
حالات موجودہ میں کسی قسم کا فائدہ ہوگا۔ اسمیں
تو ایک لحظہ کے لئے بھی شک نہیں ہو سکتا کہ ویدک
دھرم کے عالمگیر اصولوں کو اگر کوئی لائق آدمی
اہل تعلیم یافتوں کے روبرو رکھے گا۔ تو وے
ضرور انہیں قبول کریں گے۔ لیکن اصول آخر بیجان
ہوا کرتے ہیں جان ڈالنے والے انسانوں کے جیون
ہوا کرتے ہیں۔ بغیر آچرن میں لائے ہوئے دھرم
بیجان سا رہتا ہے۔ پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے
کہ اگر آریہ سماج کا پرتی ندھی جاپان کے کچھ اعلیٰ
دماغ آدمیوں کی طبیعتوں کو ویدک دھرم کی
بزرگی کا قائل کر لیتا اور وے سنئے پریم کی ڈوریں
بندھے ہوئے اسجگہ آتے تو آپ لوگ اُن کو کیا نظارہ دکھا
سکتے تھے۔ کیا آپ کے اندر کی پھوٹ اور اپنے مانے
ہوئے اصولوں کو پاؤں تلے روندنے کے نظارے
ایسے ہیں جو اُن کے دلوں پر چوٹ نہ لگاتے۔ جب ہم
سب وید منتر کی آگیا کے انوکول ایک دوسرے کے تئیں
پریتی پوروک وچار ہی نہیں کر سکتے تو رگویدادی بھاشیہ
بھومکا کا "ویدوکت دھرم" وشئے بدیسیوں کو
دکھلانا عبث ہے۔ تمہارا وواہ کا اعلیٰ آدرش
کس مصرف کا سمجھا جاویگا۔ جبکہ جاپانی آکر دیکھیں گے
کہ کئی آریہ سماجی بھی یکے بعد دیگرے اپنی اردھانگنی
کے مرنے پر وواہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ تمہارا معمولی
انسانی کمزوری کا عذر کون سن سکتا ہے۔ اگر اندریوں
کو دمن کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ تو تمہیں کس نے مجبور
کیا ہے۔ کہ تم ویدک دھرم کے پوتر اصولوں کے
پھیلانے کا دعوے کرو۔ ایک دو نیم ہی ٹوٹتے
ہوں تو لکھوں۔ یہاں تو چوکا ہی پھیرا ہوا دکھائی
دیتا ہے۔ یم نیم کی عظمت کے قائل کو۔ شوچ، سنتوش
اور تپ۔ اہنسا۔ ستیہ اور استیہ وغیرہ کا نظارہ کہاں
دکھلاؤ گے۔ پرانایام کے پریمی کو سمادھی کا سادھن
کون کراویگا؟ کیا تمہاری ریزولیوشن بازی اور ترمیم
اور تردید کی کشتی کو دیکھ کر کوئی بھی ویدک دھرم کی
بزرگی کا قائل ہو سکتا ہے؟ تم کہو گے کہ میں تمہارے
حوصلوں کو گراتا ہوں۔ لیکن تمہارا یہ خیال ٹھیک نہیں
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قبل اس کے کہ تم بھارت ورش
سے باہر کی قوموں کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے
نیچے لانے کی کوشش کرو۔ تم خود آریہ جیون کا نمونہ
بنو تاکہ تمہارے بانی سے بڑھ کر تمہارے جیون سکھشا
دے سکیں۔ تب دیش ودیش نستروں میں پرچار لابھ
دایک ہوگا۔

دہلی دربار و ویدک دھرم پرچار

دہلی دربار کے موقع پر بھارت درشن کے علاوہ باہر سے
بھی ہزاروں لاکھوں منشیہ اکٹھے ہوں گے۔ اس قسم
کے شور و شر کا موقع گو دھرم جیسی سوکشم وستو کی
عظمت کو دلوں پر نقش کرنے کے لئے مناسب نہیں ہوتا
تاہم ایک دھرم کی طرف عام لوگوں کی توجہ کھینچنے
کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اسلئے مدت سے اس
وشئے پر آریہ سماچار پتروں کے اندر آندولن ہوتا
رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھائیں بھی اس موضوع
پر کبھی کبھی وچار کرتی رہتی ہیں۔ لیکن اپنے وچار
کے نتیجے سے کبھی بھی آریہ پبلک کو آگاہ کرنا مناسب
نہیں سمجھا۔ اخباروں میں اکثر صلاح مشوروں سے
آریہ پرش سرفراز کرتے رہے ہیں۔ لیکن وہ سب
صلاحیں ہی رہیں۔ عمل اُنپر کرنے کا ابھی تک
آغاز ہی نہیں ہوا۔ سبھاؤں نے کیا فیصلہ کیا۔ اس
سے کسی کو آگاہی نہیں۔ البتہ آریہ پتر کا میں ایک
خبر نکلی تھی۔ کہ لالہ رام کرشن۔ لالہ چھجو رام اور لالہ
امراؤ سنگھ کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو
دہلی میں پہونچ کر جگہ کی تجویز کرے گی۔ معلوم نہیں
کہ ان صاحبان میں سے کوئی دہلی گیا یا نہیں۔ مگر جب
اب تک کچھ بھی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہونے کی امید
ہے۔ تو میں ہی اپنی پرانی رائے پیش کر دیتا ہوں
جس طرح پر کہ میں نے شروع جنوری میں ہی
اُس رائے کو پیش کیا تھا۔ خرچ کے لئے کم از کم
بیس ہزار روپیہ پہلے رکھ لینا چاہئے۔ میری
رائے تھی۔ کہ ایک درجن آدرش آریہ یکم جولائی
سے اپنا سارا کام چھوڑ کر دہلی جا بیٹھیں۔
اب وہ تو ناممکن ہے لیکن اب کم از کم یکم اکتوبر سے
ہی تشریف لے جاویں۔ مکان کا بندوبست کرنے کے

اب خیمے اور شامیانے مختلف جگہوں کے آریہ بھائیوں سے منگوا دیں۔ ایک ویاکھیان کا بڑا ہال بنایا جاوے۔ جس میں کم از کم ایک ہزار کرسیاں ہوں۔ دو تین جگہیاں آریہ بھائیوں کی ۱۵ نومبر سے منگوالی جاویں۔ سول ٹریکٹ

انگریزی اردو ہندی کے مختلف مضامین پر تیار کر کے دس دس ہزار کاپیاں فی ٹریکٹ چھپوائی جاویں۔ ۱۵ نومبر سے بارہ معزز آریہ بھائی سب کام دھندا چھوڑ کر بیٹھ جاویں۔ اُن کی تین منڈلیاں بنائی جاویں۔ جو ہر روز لائق تعلیمیافتہ صاحب راجوں مہاراجوں و اُن کے اہلکاروں کو مل کر اُن سے بات چیت کریں اور وقت ضرورت رشی دیانند کرت اور دیگر گرنتھ اُن کی معرفت نظر کرتے اُن سے آریہ سماج کے لیکچروں کے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے پربرنا کریں۔ پانچ اصحاب اب سے ہی ایک ایک اعلیٰ لیکچر کی انگریزی زبان میں طیار کریں۔ ان پانچ لیکچروں میں معزز اصحاب کو دھیان کر کے ویدک دھرم کی عالمگیر تعلیم کا نقشہ اُن کے روبرو کھینچنے کی کوشش کی جاوے۔ اس طرح پر امید ہو سکتی ہے۔ کہ کچھ کامیابی نصیب ہو۔ ورنہ اور طریقے پر کام کرنے سے نہ کام کرنا ہی بہتر ہے جب ساری دہلی شہر کے باہر موجود رہا کرے گی تو آریہ مندر میں آریہ اپدیشکوں کے لیکچر سُننے کون آویگا۔ لیکن سوال روپیوں اور آدمیوں کا ہے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو لے تب تک سب صلاح مشورے ناکارہ ہیں۔ کہیں وہی مثل تو صادق نہیں آوے گی

نہ نو من تیل ہو اور نہ رادھا ناچیں

گروکل سماچار

کچھ عرصہ سے اپنے ناظرین کو گُروکل کی خبریں نہیں سُنا سکا ہوں۔ اس کا باعث یہی ہے۔ کہ ایک قسم کا کام نہیں کرنا پڑتا۔ مجھ سے سادھارن پُرش کی شکتی سے باہر ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں پانچ چھ مختلف قسم کے کاموں کو خوش اسلوبی سے انجام دے سکوں جہاں گُروکل کی مخالفت میں مردوں کی طرف سے زور و شور سے کام ہو رہا ہے۔ اور غیر آریہ تو درکنار بعض آریہ سماجی بھی مختلف وجوہات سے کوشش کر رہے ہیں کہ جو انسٹیٹیوشن زیر سرپرستی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا گورنمنٹ پر کھلی ہے۔ اُسے کسی طرح پر ناکامیاب ثابت کیا جاوے وہاں آریا دیویوں کے ہردیوں میں گُروکل کی عظمت گھر کرتی جاتی ہے۔ ایک برہمچاری کی دُرشی ماتا کا حال سُن کر ہر دو بہنوں نے آخر ناکامیاب رہنے کی امید ظاہر کر کے لکھتی ہیں۔ " ایشور نیک کاموں کی سوئم رکشا کرتے ہیں برہمچاریوں کے ماتا پتا ہستھیوں کو بھلی بھانت نشچے کر لینا چاہیئے۔ کہ جس اُپتر یگیہ کی پورتی کے لئے اُنہوں نے اپنی سنتانوں کو ارپن کیا ہے یدی وہ پورن نہ ہوا تو اُس پاپ کے بھاگی نہ کیول وہی ہوں گے کنتو ورود بھی ہیں۔ یدی گُروکل میں کسی پرکار کی بیماری بھی ہو تو کیا اس تھوڑے سے کشٹ پر ہی گھبرا جانا چاہیئے۔ کیا ہمارے گھروں میں بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ یا مرتیو کا بھئے نہیں ہوتا یا دایو جل بڑے صاف ہوتے ہیں۔ یدی گُروکل بھومی کو اپنے گھروں کے سمان ہی مان لیا جاوے جیسا کہ نہیں ہے۔ کیونکہ گنگا جل وایو کی مہما سب رشی منی گن کرتے آئے ہیں ۔ ۔ ۔ ویدک دھرم کے پریمیوں کو بھلی بھانت جان لینا چاہیئے کہ جو اپنی سنتانوں کو ویدک دھرم کی سیوا کے لئے گُروکل میں بھینٹ کر چکے ہیں۔ یدی ایسے مہان کام کی پورتی کے لئے کشٹ آٹھ دن اُٹھانے پڑیں تو برہمچاریہ جو آتما کے سُدھار بغیر نہیں مل سکتی کون سی آسان وستو ہے۔ گُروکل ان سمرو اوستھاؤں کے سُدھار کا ایک مانتر کارن ہے۔ مجھے جو سماچار شریمان پتی جی نے گُروکل ہو لی سے آ کر سُنائے تھے۔ اُس سے میں کہہ سکتی ہوں کہ گُروکل ٹھیک ہے۔ آتمک تشفی سا ہاویک از رستے کے سُدھار کا ایک ماتر کارن ہے۔ اور مجھے اتنا شوک ہوا کہ اس اُتسو کو نہ دیکھ سکی۔ کارن یہ تھا کہ آپ نے یہ چار دور لیا ہوا کہ اب کے استری کو روکا تھا۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ وہاں بہت سی استریاں سمّلت ہوئیں اور میں اپنے پیارے پتر کے ساتھ استریاں رہ کر آپ کی سیوا میں۔ جیسے اُس آنند سے وانچت ہی رہی میں اپنے پُتر کو برہمچریہ آشرم پورا کرتے ہوئے دیکھوں گی۔ تو وہ دن میرے لئے بڑے ہی آنند کا ہو گا۔"

اس پتر کو میں نے اسلئے بجنسہ درج کیا ہے کہ میرے ناظرین ایشور کی مہما کا نظارہ دیکھیں جن استریوں سے مخالفت کا اندیشہ تھا۔ اُن کی تو یہ حالت ہے۔ اور جن پُرشوں سے بڑی بھاری سہائتا کی آشا تھی۔ جو گُروکل کے گورو کا خود پرچار کیا کرتے تھے۔ اُن کی وہ دوسری حالت جسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو دیویاں آج تک اس بھومی میں ہو گئی ہیں اُن کا پریم گُروکل سے بہت بڑھ گیا ہے۔ جب تک ایسی شردھا سنتانوں کی سچی رکشا کے لئے قائم رہے گی۔ تو گُروکل کی کامیابی کی آس اور بھی بڑھ جاوے گی۔ گزشتہ دنوں میں

دشکوں کی بڑی بھیڑ بھاڑ

رہی۔ اِن سب میں سے قابل ذکر شہ بیان

پنڈت رام بھجدت جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آمد ہے۔ آنکت مہاشے جی راجگاہ پردونوں ایک رہے۔ دو دن یہاں کے ہر ایک کام کی پڑتال کر گئے۔ پردھان مہاشے جی نے یہ کام ایک پانچ روپیہ انجانہ اپنے دان دینے کا وعدہ کیا تھا کہ اپنے تئیں میرے پاس لکھ کر بھیج دیں گے۔ یا آریہ پتر کا میں لکھ دیں گے لیکن ابھی انہوں نے اپنی رائے تحریر کے ذریعہ ظاہر نہیں کی جس طرح دیگر درشک کچھ نہ کچھ مالی مدد کے لئے دان دیتا ہے ہیں پردھان مہاشے کی دھرم پتنی جی نے بڑی مہربانی کر کے اس گرنتھ کو تیار دینے کے علاوہ پچاس روپیہ نقد ایک گائے کے لئے دان دیئے۔ پنڈت رام بھجدت جی سے اس گرکل کو بڑی بھاری مدد کی امید ہے کیونکہ جہاں اُن کا ایک پتر اسمیگا۔ پڑھتا ہے وہاں دوسرا بچہ ابھی سے گرکل کے لئے طیار کیا جا رہا ہے۔ پرمیشور اس بچے کو دیرگھ آیو کرے!

دوسرے مہاشے جن کی آمد قابل ذکر ہے بازی کے ڈاکٹر جینہ لال صاحب ہیں۔ آپ دیرہ دون سے گرکل کی جگہ اور انتظام کے برخلاف خیالات لے کر تشریف لائے تھے لیکن یہ جگہ کام دیکھنے کے آپ نے جو رائے درج فرمائی اُس کا ترجمہ حسب ذیل ہے "میں نے آج گرکل کا ملاحظہ کیا۔ میں یہاں پنڈت رام ناتھ مالک پنجاب میڈیکل ہال لاہور کے ہمراہ آیا تھا۔ جو اعتراضات کہ قبل ازیں سُنے تھے اور اس کے سفر صحت ہونے کی نسبت قائم کئے تھے۔ بہ نظر طب بہت کچھ دور ہو گئے۔ باقی کل انتظامات عمدہ معلوم ہوتے ہیں"۔ ڈاکٹر صاحب نے اسوقت محض ۱۰ روپیہ نقد مرحمت فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر جس طرح اس انسٹیٹیوشن کے سے خوش معلوم ہوتے تھے۔ اسی طرح پر آدارہ تاہے

مستقل فنڈ کی مدد کریں گے۔ سب سے آخری ذکر میں شری سوامی آتمانند سرسوتی جی کی آمد کا کرنا چاہتا ہوں۔ سوامی جی مہاراج ۷۔ ستمبر کو تشریف لائے اور ۹۔ کو واپس تشریف لے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے گرکل کے ہر ایک کام کا بغور ملاحظہ کیا۔ ظاہرا بہت ہی پرسن معلوم ہوتے تھے۔ ۵۰ روپیہ نقد پہلی قسط ادا کر گئے دو صد روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ ارادہ ظاہر کیا کہ جب اک ہو سکیگا گرکل کو مدد دیویں گے سوامی جی نے رشی دیانند کے اُپدیشوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک دو ایسے واقعات ظاہر کئے جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس قسم کے گرکل کو قائم کرنے کا بڑے سوامی جی مہاراج نے بھی کئی مرتبہ ارادہ کیا تھا۔ مجھے وشواس ہے کہ سوامی جی جہاں کہیں جائیں گے۔ رشی کی آگیا کے پالن کے لئے جو انسٹیٹیوشن قائم کی گئی ہے۔ اُس کا بھی دھیان رکھا کریں گے سوامی جی کی رائے حسب ذیل درج کیجاتی ہے

" دو دن ہو کر ۷۔ ۹۔ ستمبر تک گرکل کا اولوکن کیا۔ یہ ستھان گنگا تٹ پر بڑا رمنیہ ہے۔ میرے دیکھنے میں اس سے پرنبدھ بھی اُتم ہے۔ میں نے یہاں دو تین دو بار ہیں سلیقت ہو کر بھوجن کیا۔ یہ بھوجن ستوگی سکارک اور شانتی دایک ہے۔ اس سمے ۵۲ برہمچاری ہیں۔ اس کے بعد بھی کتنو کی پڑھائی کا ذکر ہے) برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے۔ برہمچاریوں کے روگ نوڑتی کے لئے وید اور اوشدھ بھی ہے۔ میری سمجھ میں ویک (خرچ) او بہت ہے۔ اور لابھ نیون (آمدنی کم) ہے۔ اتہ جن دھرماتماؤں سے آشا ہے کہ اس کی اوشیہ سہایتا کریں؟

اس سے آگے دو شلوک درج کئے ہیں

اپیل معمولی ضرورتوں کی پورتی

کے لئے کی گئی تھی۔ وہ نشپھل نہیں گئی۔ شریمان لالہ کرپا رام جی پریسیڈنٹ آریہ سماج راولپنڈی نے دو سو پچاس روپیہ نقد برہمچاریوں کے گرکٹوں کے لئے روانہ کیا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد دھوتیاں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ لالہ امرت لال جی سب اورسیئر نہر نے علاقہ لائل پور کے جھنگ سے ۷۰ دھوتیاں بھیجی ہیں۔ کیمبل پور آریہ سماج کے منتری مہاشے نے ۷۰ سنتر عمدہ کانسے کے کول بھیج دئے ہیں۔ شملہ کے چودھری لسٹن سنگھ جی نے ستر روپے تھالیوں کے لئے بھیج دئے ہیں۔ اور ستر کانسے کی تھالیاں جگادھری میں طیار ہو رہی ہیں۔ چودھری بدن سنگھ جی رئیس نہٹور نے پچاس جوڑے کھڑاؤں دان کی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے بھائی اس وقت مختلف چیزوں کے اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

گاؤں کے لئے جو اپیل کی گئی تھی۔ اُس پر حسب ذیل روپیہ نقد ہو چکا ہے۔ پنڈت گنگا رام مظفر گڑھ ۵۰ پچاس - پنڈت رام بھجدت بی اے ۵۰ بابو تیج رام جی اوورسیئر ۵۰ منتری آریہ سماج بدایوں ۱۶ لالہ ستت رام خلف سیٹھ لچھی رام صاحب بھوانی ۱۰ - ڈاکٹر دنی چند جی جالندھر شہر ۵۰ - لالہ چونی لال جی شر گووندپور ۵۰ ڈاکٹر گنگا رام جی ۵۰ - جملہ ۳۷۶ روپیہ ان کے علاوہ چودھری ٹھاکر داس جی کے ۵۰ نقد بھیجنے چاہئیں۔ اور لالہ رام ناتھ جو پڑھ لودھیانہ نواسی یا تو ۵۰ کی گائے بھیجیں گے یا ۵۰ روپیہ نقد۔ پانی پت سے دو گائیں آنیوالی ہیں۔ رائے کوٹ سے ایک اور کالکا سے ایک

سہارنپور سے بابو رام چند جی ایک گائے اور ایک بچھی اور بچھڑے کے بھیجنے والے ہیں۔ موضع پدر قاضی میں ایک گرودکل کی گائے موجود ہے گائیوں کی خرید کے لئے آرڈر دیا جا چکا ہے۔ اور ان کی خریداری کے بعد اور بقدر ضرورت ہو گی منگائی جاویں گی۔

چار برہمچاریوں کا یگیوپویت تتہا وید ارمبھ سنسکار ۲۰ ستمبر کو کیا گیا۔ آتم دیو برہمچاری کے پتا مہاشے چودہری بدہن سنگھ جی۔ بدیو برہمچاری کی ماتا شریمتی ٹھاکر دیوی جی مع چھ سات دیگر ستریوں کے یگیشور برہمچاری کے پتا چونی لعل جی ابسنگھ موجود تھے۔ سنسکاروں کا نظارہ ورنن کرنے سے اس کا آنند نہیں آسکتا۔ ۱۱ بجے سنسکار ختم ہوا اور آشیرواد سخت بارش شروع ہو گئی۔ بھکشا کے لئے جانے پر ۵ روپیہ نقد اور ایک سونے کی بالی بھکشا میں وصول ہوئے۔

موسم نہایت عمدہ رہا ہے۔ جب دو چار دنوں کے لئے برسات رک جاتی تھی۔ تو پانچ چار کو بخار ہو جاتا تھا۔ لیکن بہ نسبت شہروں کے اب تک آب وہوا نہایت ہی عمدہ ہے۔ آئندہ پرمیشور مالک ہے۔

احاطہ گرودکل کے عین مقابل تقریباً بارہ بیگہ پختہ بیگہ کا باغ لگ رہا ہے۔ جگہ صاف ہو رہی ہے اور روشیں بن رہی ہیں۔ گرودکل کے بیلوں سے جو موٹھ اور تونگی کاشت کی گئی ہے۔ اس کی اچھی حالت ہے۔ دو بیل اور منگائے گئے ہیں اور ارادہ ہے۔ کہ کچھ اراضی میں خود کاشت گندم کی جاوے۔ اس سال کچھ درخت شیشم کے گنگا کے کنارے کی طرف لگائے گئے ہیں جنگل میں بھی کچھ نئی شاخیں بیل کی لگائی گئی ہیں۔ فصل عموماً اچھی ہے۔

اکثر بھائی پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ آیا ہردوار اور کنکھل کے رہنے والوں کی طرف سے مخالفت

تو نہیں ہوتی۔ بنئے مہاجن اور دیگر لوگ تو عموماً مخالفت نہیں کرتے۔ اور برتاؤ بھی اچھا کرتے ہیں۔ لیکن پنڈے اب تک قدرتی طور پر برخلاف ہیں۔ گو ان میں سے بھی بہت ایسے ہیں جو بہ نسبت سابق کم مخالفت کرتے ہیں، لیکن اس مخالفت سے نقصان کیا پہونچتا ہے؟ یہی کہ کوئی دانی اپنا سنکلپ کیا ہوا دان نہیں دے سکتا۔ چنانچہ گذشتہ دنوں میں ایک ستری بہت کچھ دہن گرودکل کے لئے دینے آئی تھی۔ پنڈوں نے کہا کہ گنگا کو عبور کرنا دشتر ہے۔ بیچاری واپس چلی گئی۔ عموماً لوگوں کو دہوکہ دے کر گنگا کو ناقابل عبور بتلاتے ہیں۔ اور گرودکل کو پندرہ کوس کے فاصلہ پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس بیہودہ مخالفت کے سوا اور کسی قسم کی مخالفت اب نہیں ہے اور آشا ہے کہ جیوں جیوں سچائی اپنا بل دکھلائے گی یہ مخالفت بھی کچھ نقصان نہیں پہونچا سکے گی۔

ریویو

دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ کی آمدنی خرچ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کا نقشہ جو موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خالص منافع بعد منہائی اخراجات ما ل عیسہ رہ/ ۱۔ بلحاظ ان افواہوں کے جو اس کمپنی کے نقصان کی اڑ رہی تہیں یہ منافع معقول معلوم ہوتا ہے اگر اسی طرح تندہی سے کام ہوتا رہا۔ اور پبلک کا اعتبار بڑھتا رہا تو امید پڑتی ہے۔ کہ حصہ داروں کو مایوس نہیں ہونا پڑیگا۔

گندت۔ ہون سامگری راولپنڈی کی فرانٹیئر ٹریڈنگ کمپنی کے منیجر مہاشے نے ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ قیمت فی روپیہ دو سیر ہے۔ میں نے اس ہون سامگری کو استعمال کر کے دیکھا۔ میری رائے فیروزپور چہاونی آریہ سماج کی طرف سے جو ہون سامگری آئی تھی۔ بہر صورت بلحاظ قیمت کے یہ سامگری بھی اچھی ہے۔ پانچ روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو پانچ روپیہ سیکڑہ کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس کا انگریزی ترجمہ مع نوٹ و تشریح از پنڈت چرنداس بی اے مالک مطبع "پنجاب پرنٹنگ ورکس،، لاہور۔ یہ ترجمہ بلحاظ زبان کے اچھا ہوا ہے۔ ساتھ ساتھ جو مفید نوٹ دئے گئے ہیں۔ اور شری سوامی جی مہاراج کے لیکھوں کی پشٹی میں جو تازہ یورپین طبی شہادت پیش کر دی ہے۔ اس نے کتاب کی وقعت کو دوبالا کر دیا ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔ لیکن اگر ۲/ ہو تو زیادہ نہیں ہے۔ اگر پنڈت چرنداس جی اس طرح دیگر سمولاس بھی انگریزی کر کے رفتہ رفتہ نکالتے جاویں تو آریہ سماج کا بڑا کام ہوگا۔ لیکن خاص مضامین پر انہیں ان مضامین کے ماہروں سے بھی پہلے اصلاح ہونا مناسب ہے۔ درخواست خریداری مالک مطبع کے نام بھیجئے۔

گرہست آشرم سیریز۔ حصہ اول۔ گربہادھان دوہی یعنی اتم سنتان پیدا کرنے کے طریقہ جات۔ مضمون اچھا ہے۔ لیکن درمیان میں کہیں کہیں مختلف رائیں اور نسخہ جات جو پیش کئے گئے ہیں۔ ان پر میں کوئی رائے نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ طبیب نہیں ہوں۔ ضخامت ۴۴ صفحہ۔ بلحاظ ضخامت قیمت ۴/ فیلہ زیادہ ہے۔ پنڈت سربدیال مالک مطبع گنجینہ کمپنی کے نام درخواست خریداری بھیجئے۔

...درپن :۔ ایک رقت انگیز
...لالہ سندر داس صاحب بی او ایل مائسٹن
...قیمت فی ۲ ۔ ـ کولالہ سندر داس نے
...اول نہیں کیا تاہم ناول کے طرز اور واقعات
...کے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ کسی
...کا اگر لفظی ترجمہ نہیں تو نچوڑ ضرور ہے
...گو اور کوئی کام نہ ہو اُن کے لئے
...اول غنیمت ہیں۔ لیکن میری رائے میں جو
...کسی مذہبی یا مجلسی یا دیگر اصلاح کی
...کیا گیا ہو۔ اُس کے مطالعہ سے کچھ فائدہ
...مضمون نگاری بُری نہیں : زبان
...ہے۔ لیکن بعض واقعات ایسے گندے
...کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے والے نوجوانوں
...ایسی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں)
...کو آوارہ کر دیویں -

...پرچارک :۔ ماہوار رسالہ۔ قیمت
...ایک روپیہ۔ اس رسالہ کو بجنور سے شری دیو
...جی نے بیساکھ سمت ۱۹۸۵ سے نکالنا شروع
...چار انک اس کے میرے پاس پہونچ چکے ہیں
...رسالہ کا مقصد بال برہمچاریوں کے دودھ
...دانا اور اُسی کے لئے یتن کرنا ہے۔ مضامین
...ہیں۔ بال برہمچاریوں کے دودھ کو جو لوگ
...کرنا چاہتے ہیں اُنہیں یہ رسالہ ضرور
...چاہئے۔

...سندھیا شکھر نی مرتبہ پنڈت رام سروپ
...منتری آریہ سماج نجیب آباد۔ قیمت
...سندھیا کے منتروں کا ترجمہ ہندی
...چھندوں میں کیا ہے۔ میری رائے
...اصل مشابہ ترجمہ کا ہوتا ہے۔ یعنی عبارت
...کر دینا وہ اس منظوم ترجمہ سے
...ہوجاتا ہے۔ " اوم بھود ھ سپتا تو نیتر تو"
...اگر تیشی سوری چکین جو" بھلا کیا عام فہم
...ہے۔ جو شخص قیتر شبد کو سمجھ سکتا ہے

وہ چکین شبد سے واقف نہیں ہو سکتا میری
رائے میں وید منتروں کے ارتھ ہمیشہ تشریح
کے ساتھ نثر میں ہی بیان کئے جانے چاہئیں۔

ابالا شد ہار بھجن تیسی۔ تیسرا بھاگ۔ مصنفہ
مہاشے رام سروپ شرما منتری آریہ کنیا پاٹھ شالا
نجیب آباد۔ قیمت فی جلد ۱۲ بھجن عمدہ ہیں
ہر سمہ کے گیت شامل ہیں۔ وید منتروں کا استنا
بیان کیا گیا ہے۔ یا شلوک جن کا ترجمہ یا گیت ہے ساتھ
ساتھ درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ ہر دو کتب
سوامی پریس میرٹھ سے مل سکتی ہیں۔

حفظان صحت۔ مولفہ منشی چوکہانند صاحب
طبیجہ ریٹائرڈ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر متوطن
ڈیرہ غازیخان۔ قیمت فی جلد ۱۲۔ ملنے کا پتہ
مولوی علی محمد و رام دتہ مل تاجران کتب لوہاری
دروازہ لاہور یا مصنف اس رسالہ کے مولف گوشتخوری
کے مؤید معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ تازہ گوشت کو
مہ حیات بتلاتے ہیں۔ اور تہذیب کا یہ قول ہے
کہ اس کا بیان اخبار میں کرنا مناسب نہیں ہے
بہت سی مفید ہدائیتوں کے ساتھ زہر بھی بھرا
ہوا ہے۔ رنڈو بگاری ہونے کا ہی صفحہ ۳۳ اور ۳۴
پر کھنڈن کیا ہوا ہے۔

نوین سنگ شا۔ مصنفہ پنڈت سنگھ العصل
اُپدیشک بھارت ورہم مہا منڈل رو پڑ نوا صحی
قیمت فی جلد ۳۰ ـ ایسے پہلے سنانہ دہریوں کی
کوئی پُستک ریویو کے لئے اس دفتر میں نہیں آئی
اس کتاب کے بھیجنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ
جو خیال نوین سنگھوں کے عقیدوں کی نسبت مصنف
نے قایم کئے ہیں۔ تقریباً وہی خیالات میرے بھی ہیں
مصنف نے پرانوں سے یہ تو ثابت کر دیا ہے۔ کہ
دسوں گرو صاحبان نہ کبھی اپنے آپ کو ہندوؤں
سے علیحدہ مانتے تھے۔ اور نہ کبھی انہوں نے
اپنی زندگیوں میں علیحدہ ہونے کی کوشش کی ہے
لیکن یہ خیال مصنف کا غلط ہے۔ کہ دسے موری پوجا

اور مزار کہ شہزادہ وغیرہ کو سدا ہی مانتے تھے
اُن کے لیکھوں میں ان دیشیوں تہا تیرتھوں وغیرہ
کا کھنڈن اور منڈن دونوں ہی ملتے ہیں۔ جس
سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن مت نقیروں کی طرح
اپنے سیوکوں میں ظاہر ہوتے تھے۔ جو متعدد
اتنی کہ کوئی ہیکڑ سمجھے جاتے ہیں۔ گرو صاحبان
کسی خاص مذہب کے بانی نہ تھے۔ بلکہ ایک
عنتھی کی گدی قایم کرنے والے اسلئے سکھوں
کا اپنے آپ کو ہندوؤں سے اس دعوے پر علیحدہ
ہونا کہ اُن کے گرو صاحبان نے ایک نیا مذہب
چلایا تھا۔ غلط ہے۔ ہاں اگر وے خود پر راک مت
کے توہمات سے بری ہونا چاہتے ہیں تو اپنے خاص
اصول بنا سکتے ہیں۔ اور اُسکے مطابق عمل
کر سکتے ہیں۔ پُستک زیر ریویو کو بے تعصب
ہوکر ہر ایک سنگھ کو پڑھنا چاہئے -

نانک شیطان ورحمان معروف بہ فریاد
بے زبانان۔ مصنفہ بابو کنہیا لال ورما متخلص ...
قیمت فی جلد ۔ درخواست خریداری بنام مصنف
بھیجئے۔ نانک کے مصنف نے لوگوں کو گوشتخواری
سے نفرت دلانے کے لئے طیار کیا ہے۔ مصنف
اپنی تصنیف کو ناظرین کی نذر کرتے ہوئے ظاہر
کرتے ہیں کہ پیشتر گوشتخواری کے برخلاف ایک
رسالہ موسومہ گلدستہ رحم تصنیف کیا تھا۔ جو حوالہ
اور دلائل سے بھرا ہوا تھا۔ اب اُسی خیال
کو ناٹک کی شکل میں دلائل اور حوالہ جات
سے بری ہوکر پیش کیا ہے۔" یہ خیال کر کے
کہ اگر گوشت خوری بذریعہ قصہ کے ناجائز ظاہر
کیجاوے۔ اور وہ قصہ بھی نظم میں لکھا جاوے
تو اُس کا اثر بہ نسبت بحث و دلائل کے زیادہ
ہوگا "۔ کتاب کو پڑھنے کے بعد میری رائے ہے
کہ اس مقصد میں مصنف کامیاب نہیں ہو سکتے
جب تک کہ پڑھنے والے کو قصے میں اصلی
واقعات کا گمان نہ ہو جاوے۔ تب تک

اثر نہیں ہوتا - اگر اس ناسٹک کو ٹھیک سمجھا جاوے تو اب بھی دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں جیسا پڑھ سکتے ہیں ساری کہانی کو لفظ بلفظ سمجھیں گے ریویو بہت کچھ اس مہاسبھا کے پانچویں اجلاس کی بابت بطرح کا لکھتا - گورکھی - ودیشپد - گوجر - سنوجیا وغیرہ مہاسبھائیں ہیں - اسی طرح راجپوتوں نے بھی اپنی کشتری مہاسبھا قائم کی ہے - جس کے جلسے ہر سال بڑوں کے موسم اور دسمبر میں ہوتے ہیں یہ جلسہ جس کی رپورٹ زیر ریویو ہے ۳۰ - ۳۰ اور ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو لکھنؤ میں ہوا تھا - کانگریس کی طرح ہی ایک مہاراجہ صاحب پردھان ہی چند ریسپشن کمیٹی کے پردھان نے سپیچ پڑھی - اور پردھان صاحب نے اپنی سپیچ انگریزی میں سنائی تھیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کشتری پردھان صاحب اپنی دیسی زبان کو بھول گئے تھے - ریزولیوشن بھی معمولی اصلاح کے ہیں - جو سپیچیں پڑھے گئے سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اکثر تقریر میں فارسی الفاظ سے پر تھیں - اور سپیچوں کی تیئوں دیو ناگری اکشروں میں چھاپ دی گئی ہیں - نمونہ کے طور پر حسب ذیل فقرہ " جو کہ نہایت تعلیم عامہ خلایق کی ہندو راجاؤں کے ذہن میں تھی . . . . اس زمانہ کے حالات علمی پر اکتفا کروں اور وہ بھی باختصار تمام جو قدم بقدم مہمنت لزوم سرکار انگریزی کے آنے ۔۔۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب تقریر یہ ۔۔۔ تھیں تو کیوں نہ رپورٹ بھی ۔۔۔ میں شایع کی گئی اور اگر رپورٹ ہندی میں ۔۔۔ کرنی تھی تو ان تقریروں کا ترجمہ ہندی بھاشا میں کر کے شایع کرانا تھا -

نوٹ :- میرے پاس بہت سی کتابیں ریویو کے ۔۔۔ بھیجی گئی تھیں جن پر اب تک عدیم الفرصتی کے ۔۔۔ ریویو لکھا نہ جا سکا - اسیقدر کتابوں میں سے ۔۔۔ کا ریویو چھپ کر دیا ہے - اگر اور کوئی کتاب ۔۔۔ صاحب کی ان میں فرمائش کی گئی ہو تو بار دوئم ۔۔۔

مرسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت اور بھارتی سبھا کے اصول

نمبر ۲

بھارتی سبھا بانی کے خیالات کہاں سے پیدا ہوئے

پیارے ناظرین! لاہور پنجاب میں ایک ایسا شہر ہے - جہاں بہت سے کالج سکول و دفتر ہیں - جن میں بہت جگہوں کے لڑکے و دیا پڑھتے ہیں ان کے علاوہ کلرک وغیرہ اپنے روزگار کے لئے عموماً آتے رہتے ہیں - پر دیکھا گیا ہے آریہ سماج کے ساتھ تعلیم یافتہ لوگوں کا اکثر پریم ہوتا ہے - اور بغیر دو لوگ آریہ سماجک لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتے ہیں - ان میں سے ویدک دھرم کی چھان بین کر کے اس کی سچائیوں کو انوبھو کرتے ہوئے سماج کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے بہت ہی تھوڑے ہیں - اکثر اپنا اپنا ہت و چار کر ایک دوسرے کی صحبت سے لوگ سماج کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہیں - اسوقت جن کا جن لوگوں کے ساتھ زیادہ سمبندھ ہوتا ہے - وہ لوگ عموماً انہی کے مطابق دھرم کے کاموں کو کرتے ہیں - وہ کوئی بات تحقیق مطابق ہے کہ نہیں؟ - ایسا وچار نہیں کر سکتے - سمجھ کر ان لوگوں کو دھرم کے سدھانتوں کا گیان نہیں ہوتا - آریہ سماج کے سوا کے اور سماجوں میں بھی اسی قسم کی عجیب حالت دکھائی دیتی ہے ایف اے - بی اے - ایم اے وغیرہ بھی معمولی آدمیوں کے پیچھے لگ کر دھرم کے معاملات میں اپنے بھولے پن کو ظاہر کرتے ہیں - مثلاً جب لاہور میں بستی رام اگنی ہوتری نے دیو سماج بنایا - تو ایک عجیب حالت ان دنوں میں دیکھنے میں آئی تھی - ایف اے وغیرہ پاس شدہ نوجوان ممبروں سے ۔۔۔ دیکھے جاتے تھے - اسی طرح ۔۔۔ کے پیرو تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ممبروں کو دیکھ کر حیرانی پیدا ہوتی تھی - ۔۔۔ کے بعد میں آپ کی توجہ اپنے پیارے ۔۔۔ طرف دلاتا ہوں - جب لاہور آریہ سماج ۔۔۔ لوگوں پر پرچار سے ان بھائیوں کے ۔۔۔ خاص طور پر اثر ہوا - تب انہوں نے ۔۔۔ علیحدہ سبھا بنائی - اپنے آپ کو ۔۔۔ سادھک و سوامی جی کے ایک ایک لفظ ۔۔۔ ماننے والے ظاہر کرنے لگے - مثلاً ۔۔۔ چند اصولوں کے ایک خاص اصول ۔۔۔ کہ اس سبھا میں وہ آدمی داخل ہو سکتا ۔۔۔ جو چار سے پرے دلشن سنسکار کے مطابق ۔۔۔ ہو یعنی جب ان میں کوئی داخل ہوا ۔۔۔ تھا - تب سب سے پہلے اس کا سر اور ۔۔۔ منڈوا کر کپڑے پہنا کے جاتے تھے - ۔۔۔ بعد ان ایک صاحب جن کا نام اسوقت ۔۔۔ (گرو پدبی) یعنی اسوقت ۔۔۔ آدمی گرو کے برابر بن کر بیٹھ جاتا تھا - ۔۔۔ نام الوپائی - اور جس کا سنسکار کرایا جا ۔۔۔ اس کو الو ۔۔۔ ی کہتے تھے - اور وہ الوپائی ۔۔۔ الوپائی منتر کو ۔۔۔ کے چاروں طرف ۔۔۔

اور مندرجہ ذیل منتر پڑھا کرتا تھا۔

ओं अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि – इत्यादि

بعد و منتر مندرجہ ذیل اقرار کرائے جاتے تھے۔ مثلاً وہ اسوقت اپادھیائے کے سامنے بیٹھ کر یہ کہتا تھا۔ کہ میں سوامی دیانند جی کے ایک ایک لفظ کو ستیہ مانتا ہوں۔ اور اُن کے مطابق ہی عمل کروں گا۔ منتہا جو کچھ آپ کی آگیا ہوگی۔ اس سے کبھی منحرف نہیں ہونگا۔ وغیرہ وغیرہ اسوقت اپنا نام بھی کا پہلا نام بدل کر نیا نام مقرر کیا جاتا تھا۔ مثلاً پہلا نام کسی کا رادھا کشن ہری کرشن۔ یا رام کرشن ہے۔ تو اس کے بدلے یہاں بھیرو دہرم بھیر۔ گیانشیل بھیر وغیرہ مقرر کر دیتے تھے۔ لیکن اس پردیش سنسکار کے موقع پر اُن کی سبھا کی حالت نرالی وضع کی ہوتی تھی۔ یعنی پُرش اور ستریاں اکٹھی ہی ایک ساتھ بیٹھتے تھے۔ اور پُرشوں سے عورتیں اکثر کسی قسم کی شرم و حیا نہیں رکھتی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اُن کی سبھا کے لوگوں کا بڑا بھاری نشان یہ تھا۔ کہ ہمیشہ سر اور مونچھ وغیرہ منڈوائے رہتے تھے۔ پس پیارے ناظرین! اس حالت نے جو کچھ اسوقت لاہور سماج کے لوگوں پر اثر کیا۔ وہ بیان مندرجہ ذیل سطور میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ کہ اس سماج کے اکثر نوجوان پردیش سنسکار کرا کر اُن میں شامل ہونے لگے۔ کچھ دنوں میں ایسی حالت ہوگئی۔ کہ عموماً نوجوان بھائیوں کے سر مونچھ وغیرہ منڈے نظر آنے لگے۔ علاوہ ازیں بہت لوگوں نے پردیش سنسکار نہیں کروایا۔ انہوں نے بھی سر داڑھی وغیرہ منڈوا ڈالی۔ اسوقت کا ایک عجیب نظارہ تھا۔ کہ جس سے دیکھنے کو ہم لوگوں کو بہت ہی ہنسی آتی تھی۔

اور میں دل میں خیال کیا کرتا تھا کہ ہا! کیا حالت عجیب ہے۔ ہمارے بھائی کچھ بھی نہیں وچارتے اور فوراً ہر ایک کی تقلید کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ اُس کے مجھے پورن وشواس تھا۔ کہ ایسی قسم کی حالتیں اکثر سماجوں میں ہو جاتی ہیں۔ اور وہ خود بخود نشٹ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جہاں وید اور مہرشی سوامی دیانند جی کا آشرا لے کر آریہ سماجک لوگ کسی قسم کے کام نہیں کرتے۔ وہاں ترقی کی بجائے تنزل ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ آپس کی ہی مخالفت سے نفی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن لوگوں میں دھرم بھاؤ کم ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ان بھائیوں کو یہ بھی یقین دلایا گیا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی مذہب اب تک نہیں پھیلا۔ جب تک کہ اُس مذہب کی پیروؤں میں اپنے مذہب کے پھیلانے کا جوش نہ پیدا ہو۔ مثلاً محمدی وغیرہ مذہب کی ترقی تب تک نہیں ہوئی۔ جب تک کہ اُن میں مذہبی جوش پیدا نہیں ہوا۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ دھرم کے لئے جوش سے کام لیا جاوے۔ یہی سبب تھا۔ کہ ان لوگوں سے جب کچھ بات چیت کی جاتی۔ بجائے اسکے کہ وہ شانتی سے سوال کنندہ کو جواب دیں۔ وہ لوگ جلد جوش میں آ جاتے تھے۔ پیارے ناظرین! یہ ہم اپنا کی چیز جنگی کے بدولت ہمارے بھائی بھی آ گئے۔ یعنی ان کی آپس میں پھوٹ ہونے کے سبب سے مخالفت ہوگئی اور ایک دوسرے کے برخلاف عجیب و غریب حالات ظاہر ہونے لگے۔ کوئی صاحب اپنے آپ کو پیغمبر ظاہر کرنے لگا۔ کہ ہمیں وید کا گیان سمپورن ہے۔ اور وید کی کوئی ایسی بات نہیں جو ہم نہیں سمجھتے۔ لیکن سنسکرت وغیرہ جو زبانیں ہیں۔ وہ سب انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ نیز ہر ایک آدمی کو اختیار ہے۔ کہ ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔ اور نیز عورتیں بھی ایک سے زیادہ خاوند کر سکتی ہیں۔ جیسے مہاراجہ دشرتھ دروپدی وغیرہ وغیرہ۔ اور جو بھائی اصولوں کے توڑنے سے اس سبھا سے خارج کئے گئے تھے۔ وہ بھی اُن کے مخالف ہو کر عجیب قسم کی باتیں ظاہر کرنے لگے۔ پھر کیا تھا کوئی کسی کی کچھ سنا کرتا تھا۔ اور دوسرا اُس کے حالات کو اور ہی شرمناک طریقے سے ظاہر کرتا تھا۔ یہ حالت کچھ دیر تک رہی۔ اسکے بعد نہ تو شبھ پردیش سنسکار اور نہ ہی اپادھیائے اور اپنا کامی وغیرہ رہے۔ وہ سب رفتہ رفتہ تھوڑے ہی وقت میں کافور ہو گئی۔

اتق

ہیمراج ایڈیٹر

ہندو بھی قُلی ہو گئے

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچہ ہفتہ گذشتہ

از مہاشے گنگا رام جی ایسٹ افریقہ

صرف وہ شخص یا انگریز وہاں جا سکتے ہیں جن کا پہلے وہاں کاروبار تھا۔ وہ لوگ بھی بڑی مشکل سے منظوری منگواتے ہیں۔ پس یہاں ہی اجازت ملنے تک گذران کرنا ہوتا ہے

مشکل یہ ہے کہ یہاں پر نوکری اپنے دیسی آدمی کے واسطے محال ہے کیونکہ انگریز سخت نفرت کرتے ہیں

دیگر یہ بات ہے کہ ابتدا سے اونچ نیچ اور امیر سے مزدور تک بلکہ مستورات بھی بچوں کے انگلش اس طرح سے بولتے ہیں۔ کہ جیسے ان کی

مادری زبان ہے - اور نصف سے زیادہ اپنے دیسی بہائی انگریزی کی تعلیم بہی بخوبی رکہتے ہیں اور جو بے علم ہیں اُن میں سے پندرہ فیصدی کے قریب دیوناگری یعنی بہاشا جانتے ہیں. اُردو فی صدی ٢- یا ٣ - اور سنسکرت کُل ملک میں شاید دس آدمی جانتے ہوں تو ہوں اور وہ بہی ایسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں اور مسلمانوں کے سوائے ہندو وغیرہ مذہب کو جانتے ہی کم ہیں - کہ کیا بلا ہے - پس اُن کو مسلمانوں سے کہانے سے کچہ پرہیز نہیں ہے اکثر ہندو مسلمانوں میں شادیاں ہونے کی بہی خبریں سُنی گئی ہیں - اور ہندو مستورات اکثر مسلمانوں کے گہروں میں بستی نظر آتی ہیں - اور مسلمانیاں ہندوؤں کے گہروں میں - اس مذہبی ناواقفیت کی وجہ سے اکثر ہندو عیسائی اور مسلمان ہو چکے ہیں - اور ہو رہے ہیں - اس روک کے واسطے آریہ سماج کی یہاں سخت ضرورت ہے اور میں تن تنہا یہاں انگریزی کی پوری پوری تعلیم نہ ہونے کے باعث اور خاطر خواہ روزگار نہ ملنے کے سبب سے ستیہ دہرم کا ڈنکا بجانے میں کافی نہیں ہو سکتا - اسواسطے نہایت ضروری سمجہتا ہوں کہ اسجگہ سماج کا بندوبست کیا جاوے اور اسجگہ کی تجارت کُل روئے زمین کے ملکوں سے تعلق رکہتی ہے - جسکی مدد سے اسی جگہ کا پرچار روئے زمین پر پہیل سکتا ہے -

اور اس ملک میں سوائے علم کی بیقدری کے اور ہندوستانیوں کے دفتروں میں نہ لینے کے کہ اُن کے چہرے سیاہ ہیں اور وہ کمینے نیچ کہی سمجہے گئے ہیں - اور کسی قسم کے روزگار کی یہاں کمی ہرگز نہیں ہے - معمولی مزدور یہاں دو یا ڈہائی روپیہ سکہ انڈیا روزانہ کما سکتا ہے - دہوبی فی درجن کپڑہ کی دہلائی دو روپیہ لیتا ہے حجام فی حجامت ٧ روپیہ - امیر آدمی کی حجامت کی اُجرت کا ٹہکانا نہیں - بڑہئی چہ روپیہ یا چار روپیہ روزانہ سے لے کر نو دس روپیہ تک لے سکتا ہے - لوہار کی مزدوری نہایت گراں ہے - درزی فی سوٹ کپڑے کی سلائی پانچ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک لے سکتا ہے - اور پونڈ جو انڈیا میں پندرہ روپیہ کا ہے - یہاں لوگوں کو بہاری سکہ کے باعث - اور دولت اس ملک میں زیادہ ہونے کے باعث اپنے روپیہ سے بڑہ کر نہیں ہے - اپنے ملک میں ایک روپیہ کی چیز لینے سے اکثر چیزیں یہاں دو پونڈ کے برابر قیمت میں ہو سکتی ہیں - مگر پہر بہی یہاں گرانی ہرگز نہیں معلوم ہوتی - باقی رہا بیوپار کا حال وہ بغیر پیسہ کے ہونا محال بلکہ ناممکن ہے - اور یہ بہی نہیں کہ ہندوستان کی طرح سو پچاس سے کچہ کام کیا جا سکے - معمولی سے معمولی اس اسجگہ ایک معمولی دوکان کے واسطے سو پونڈ یعنی ڈیڑہ ہزار روپیہ ہونا چاہئے - اور علاوہ اسکے پہیری کا لائسنس ہے - اور لائسنس بہت مشکل سے ہاتہ آتا ہے -

یہہ سب ٹیکس انگریزوں کے واسطے نہیں ہیں بلکہ صرف اپنے لوگوں کے لئے ہیں ہاں رشوت کے بغیر کام نکلنا محال ہے - یہاں کی کمیٹی ہم لوگوں سے سخت متنفر ہے

اگر بس میں ہو وے تو اپنا ایک آدمی یہاں رہنا نہ پاوے - ہاں پیسہ والے کی یہاں چاندی تو درکنار بلکہ سونا ہے - مال تجارتی اگر دوسری ولایتوں سے بہی نہ منگوایا جاوے تو یہاں بہیم ہاتہ کی قیمت پر مل سکتا ہے - اور بینکیں نقد روپیہ سودی دیتی ہیں - مگر یا تو زمین والے کو مل سکتا ہے - یا بیوپاری کو - ایک دفعہ جسکا بیوپار چلا پہر کمشنر ٹیکہ عیب نہ کرے کوئی صورت گرفتاری نہیں - اور مجہ جیسے غریب کا کسی مزدوری بہی نہیں کر سکتا - پاؤں جبنا محال ہے میرے جیسے غریب بہی موجود ہیں - جوہری و میوہ وغیرہ کا کام کرتے ہیں - میں تو نیلام سے کچہ پہل ترکاری لے لیتا ہوں - اور دوسری جگہ فروخت کر دیتا ہوں - اس میں خیر گذران اچہی ہوتی ہے - اور آئندہ بہتری کی صورت پرمیشور کے ہاتہ میں ہے - مگر امید قوی ہے - کہ کوئی نہ کوئی ڈہنگ کر کے میں اوپر چلا جاؤنگا - یعنی ٹرانسوال میں پہر وہاں کچہ تجارت مزدوری وغیرہ کر کے بیوپار کی صورت ہو رہیگی - ٹرانسوال میں ہر طرح کی مزدوری یہاں کی نسبت بہی تین گُنی زیادہ ہے - کسی اپنے دیسی دوکاندار کے ہاں نوکری وغیرہ کر لونگا -

وہاں ٨ پونڈ تک ماہوار مل جاتے ہیں

(باقی بہ ہفتہ آئندہ)

دہیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور رشیوں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے - جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدہی لکہی گئی ہے - پرتہم پرانایام جو بابہر نکالنے کی بدہی ہے (٢) جو اندر بہرنے کی بدہی ہے (٣) جو پران اُپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو وہکارویت بہی کہتے ہیں (٤) ستہر بدہی (٥) گربہادہان بدہی (٦) دبر یہ چڑہانے کی بدہی بہیچلے کرنے سے پرمیہ اور گنٹ روگی دور ہو جاتے ہیں - اور کہلا بہ پستک کے دیکہنے سے ہو سکتے - قیمت ایک روپیہ چار آنہ - ٢٠٠ صفحہ کی پستک ہے اور بربی محلہ بہاری پورہ بابو کا کتاپلد سے مل سکتی ہے

اُپدیش کا نیا سلسلہ انتظام

شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے متعلقہ تمام آریہ پرادوں نیز ان سے ادہیکاریوں۔ منڈلا دہیشوں اور اُپدیشک مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء سے حسب ذیل انتظام اُپدیش کا کیا گیا ہے۔ اس سے آریہ سماجوں اور سبھا دونوں کا بہت سا وقت بچ جاویگا۔ بڑے دائق اور وچار شیل تجربہ کار ... ہتیشی پرشوں کو منڈلا دہیش بنایا گیا ہے۔ وہ اپنے اپنے منڈل کے منڈلادہیش ہونگے جو دوارہ خط و کتابت کرنے سے اصل مطلب ضائع ہوتا ہو۔ شاستر ارتھ یا اُتسو وغیرہ کے واسطے جملہ خط و کتابت شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کے ساتھ معرفت منڈلادہیش ہونی چاہیے۔ شریمان پنڈت دولت رام جی۔ اور شریمان پنڈت پورنا نند جی۔ اور شریمان ماسٹر آتما رام جی۔ و شریمان مہاشے وزیر چند جی سبھا کے جنرل اُپدیشک رہینگے۔ پنڈت پورنا نند جی و پنڈت دولت رام جی کا ہیڈ کوارٹر لاہور رہیگا اور اُن کو حسب ضرورت شاستر ارتھ و دیگر ضروری اُپدیش کے کاموں کے متعلق فوراً بار سماجوں میں کام کرنے کو بھیجا جاویگا۔ لاہور ٹھیرا کر ان مہاشیوں کا کام یہ ہوگا کہ آریہ دہرم کے متعلق چھوٹی چھوٹی کتابیں و اُپدیش وغیرہ کی پستکیں لکھیں۔ اور اس طرح سے ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے مفید ہوں اور ان ہر چہار مہاشیوں سے خاص طور پر یہ رکھا گیا ہے۔ کہ وہ وشیش دہیان آریہ دہرم کے گمبھیر مسائل پر وچار اور منتلک کتب کے مطالع اور اُن کے پرچار کرنے میں دیں۔ ماسٹر آتما رام جی و مہاشے وزیر چند جی کو حسب ضرورت

لئے سماجوں میں بھیجا جاویگا۔ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو آشا ہے۔ کہ شریمان ماسٹر آتما رام جی و لالہ وزیر چند جی جیسے یوگیہ اُپدیشکوں اور آریہ دہرم ہتیشیوں کو ہتیہ شاستروں کے مطالعہ کے لئے مزید اوکاش دیا جاوے۔

ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق یہ تجویز ہے کہ آئندہ جو ٹریکٹ بنوائے جاویں وہ معمولی طور پر ۱۶ یا ۲۴ صفحوں کے ہوں اور قیمت اُن کی پیسہ یا دو پیسہ رکھی جاوے۔ جو شخص کسی ایک ایک مضمون کو لے کر ایک ایک اس قسم کا مختصر اور دلچسپ اور پُر مضمون ٹریکٹ لکھا کریگا۔ اُس کو کچھ نذرانہ معہ پرشنسا پتر شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے دیا جایا کریگا۔ بشرطیکہ وہ ٹریکٹ آریہ سدہانتوں کے انوکول ہو اور سبھا اُس ٹریکٹ کو اپنی طرف سے شائع کرانا سب سمجھے جو ٹریکٹ منظور نہ ہوگا وہ واپس کر دیا جاویگا۔

منڈلادہیش مہاشیوں کا فرض ہوگا۔ کہ اپنے اپنے علاقہ کے کام اور سماجوں کی حالت اور اُن میں دہرم پستکوں کے وچارنے کی رُچی وغیرہ سمبندہی باہواری رپورٹ سبھا کے دفتر میں بھیج دیں گے۔ یہ رپورٹیں حسب ضرورت آریہ پتر اور دیگر آریہ اخباروں میں شائع بھی کی جاویں گی۔

منڈلادہیش صاحبان سے نویدن ہے۔ اگر ہو سکے تو فرصت کے دنوں میں اپنے اپنے علاقہ کی سماجوں میں بھرمن کیا کریں۔ وہ اپنے علاقہ کی سماجوں کی اُنتی کے ذمہ وار سمجھے جاویں گے۔ ہر ایک سماج میں ہر شام کو کسی نہ کسی آریہ پستک خصوصاً رگوید آدی بھاشیہ بھومکا۔ ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہونے کا رواج ڈالنا بھی منڈلادہیش مہاشیوں کا فرض سمجھا جاویگا۔ انہیں ضروری ہوگا کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی ... سبھاپتیا کے لئے کسی دو سرے

اُپ منڈلادہیش مقرر کریں۔ سیالکوٹ۔ گورداسپور۔ کے علاقہ میں لالہ گنگا رام جی بی اے وکیل سیالکوٹ کی سبھاپتیا کے لئے مہاشہ مرلیدہر جی پوری پریذیڈنٹ آریہ سماج گوجرانوالہ اُپ منڈلادہیش مقرر کئے گئے ہیں۔ اور دوابہ منڈل کے اُپ منڈلادہیش شریمان مہاشے اُمرا و سنگھ جی مقرر کئے گئے ہیں۔ حصار۔ انبالہ منڈل میں رائے کھیم لال اسسٹنٹ انجنیئر مقبندہ والہ کی سبھاپتیا کے لئے لالہ سکانشی ناتھ پرد ہان آریہ سماج انبالہ اُپ منڈلادہیش مقرر کئے گئے ہیں۔ اُپ منڈلادہیش مہاشیوں کی سیوا میں بڑے ادب سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے منڈلادہیش مہاشیوں کی پوری سہایتا کریں اور اپنے ضروری فرائض سے بھی بڑھ کر اپنے آپ کو اپنے وہاں کے افسر کے سامنے ذمہ وار خیال کریں مجھے اوکاش نہیں۔ صبح سے لے کر شام تک مجھے کتنے ہی صرف و مشورے اشارے و ہدایات بھیجے چھوڑ سکونگا۔ میں خود آپ صاحبان کی سیوا آ گیا یا میں کس لئے کام کاج چھوڑ جا پاں جاتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ باہمی نیک سلوک تابعداری اور سہایتا سے ایسی عمدگی سے کام کریں گے۔ کہ میری اوگن پر دنیا کو نکتہ چینی کا موقعہ نہ ملے۔ اور سب دہرم کا ریہ خوبی سے سرانجام پا دیں۔

ہر ایک منڈلادہیش مہاشے اپنے اپنے علاقہ کی سماجوں کے نقشے ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اور نقشہ کو اس طرح پر بھرتے رہیں۔ کہ جس سے ہر وقت معلوم ہو کہ فلاں سماج میں اتنے دن اُپدیش ہوا۔

نقشہ ملاحظہ ہو اگلے صفحہ پر

گوشوارہ تقسیم منڈل ہائے برائے اپدیشن مجوزہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

نمبر شمار	نام منڈل	منڈلادھیش	اپدیشک	نام اضلاع
۱	دہلی کرنال	لالہ کرتارام جی کرنال	پنڈت سمبھودت جی	دہلی رہتک ۔ گوڑگانواں ۔ کرنال ۔ ریاست جیند
۲	حصار ۔ انبالہ	رائے کھیم لعل جی اسسٹنٹ انجنیر بھٹنڈہ	پنڈت بھوجیدت	حصار ۔ انبالہ ۔ ریاست پٹیالہ ۔ ریاست نابھ
۳	دوابہ ۔	لالہ بدری داس جی ایم اے پلیڈر	لالہ وزیر چند جی ساد ہو گوبند اپال جی	لودہانہ ۔ جلندھر ۔ ہوشیارپور ۔ کانگڑہ ۔ ریاست کپورتھلہ
۴	گورداسپور سیالکوٹ	لالہ گنگارام جی ٹھیکیدار سیالکوٹ	پنڈت کرپارام جی	گورداسپور ۔ سیالکوٹ ۔
۵	گوجرانوالہ و گجرات	سردار ساون سنگھ پردہان گجرات سماج	پنڈت ہرنام سنگھ جی	گوجرانوالہ ۔ گجرات
۶	جہنگ ۔ شاہپور	لالہ میلارام جی پردہان جہنگ	پنڈت میلارام شاستری	منٹگمری ۔ جہنگ ۔ شاہپور
۷	راولپنڈی	پنڈت ہرچرنداس سیکرٹری آریہ سماج	سادہو پرمانند	جہلم ۔ راولپنڈی ۔ پشاور ۔ ریاست کشمیر
۸	ڈیرہ اسمعیلخان	مہاشہ بیلی رام صاحب ایم اے وکیل	پنڈت رام رتن جی	ڈیرہ اسمعیلخاں ۔ میانوالی ۔ بنوں ۔ کوہاٹ
۹	ملتان	مہتہ جھینی جی بی اے پلیڈر ملتان	پنڈت سرجودت	ملتان ۔ مظفرگڈھ ۔ ڈیرہ غازیخاں ۔ ریاست بہاولپور
۱۰	سندھ } بلوچستان	پنڈت ہری کشن صاحب پردہان آریہ سماج کوئیٹہ ۔	پنڈت دینی رام اوجاص وقت کیواسطے ایک پنڈت	بلوچستان ۔ سندھ ۔ ژوب

رام بھجدت پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماجک خبریں

گورداسپور سے مہاشے بہولارام جی سکریٹری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء کو ماسٹر شیدیال جی ایم اے اور بابو نونہال سنگھ جی نے اپدیش دیا ۔ ماسٹر جی نے ویدک دہرم کی عظمت کو حاضرین کیا منے مجسم بناکر کھڑا کردیا دیگر مہاشے مثلاً لالہ سوماناتھ جی رولیہ نواسی وغیرہ نے جو بوقت شادی لالہ تہورجی رام صاحب سفف تشریف لائے تھے اس سماج کو رونق بخشی ۔ حاضری قریباً ۱۰۰ آدمی کے تھی ہماری سماج ان صاحبان کی مشکور ہے ۔ بابو خداداس اپ پردہان اور بابو ہرجی رام صاحب نے اس جلسہ میں بہت دلچسپی لی ۔

بابو گیاد ہرجی لکھتے ہیں کہ بمقدمہ سرکار بنام آلارام شہادت منجانب ثبوت ختم ہوگئی ۔ اب گواہان صفائی کی فہرست طلب کی گئی ہے ۔ فہرست داخل ہونے پر کوئی تاریخ مقرر کی جاویگی ۔ منجانب گورنمنٹ عرف کورٹ انسپکٹر عدالت پیروکار ہیں ۔ چونکہ رد سانا دہرم سیدہانتوں سے واقف نہیں ہیں اور گواہان صفائی غالباً سناتن سیدہانتوں پر اور نیز تحریرات کتب سماج پر اظہار دینگے اسلئے آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی کو یوگیہ ہیں کہ بمجبر اسکے متعلق اچت سہار روائی کرنی چاہیے ورنہ پہر کوئی موقعہ باقی نہ رہیگا ۔

مرادآباد ۔ ۷ ستمبر کو موضع کہاتہ پرگنہ امروہہ ضلع مرادآباد میں تین خاندانوں کا پرائشچت آریہ سماج مرادآباد نے کرایا ۔ یہ لوگ پچیس تیس سال سے عیسائی ہوگئے تھے بابو جگناتھ کا پرائشچت مع بیوی و لڑکے کے کرایا گیا ۔ انہوں نے اپنے لڑکے کا نام عیسائی مذہب کے موافق رابرٹ سنگھ رکہا تہا ۔ اب اسکا نام شیام سندر رکہا گیا ۔ تیسرا زمرہ اور سنگہ کا پرائشچت مع اسکی بیوی و تین لڑکیوں اور دو لڑکیوں کے ہوا ۔ یہ دونوں جاٹ خاندان سے تھے مشن نے دبا لئے تھے

مگر انہوں نے نہیں مانا ۔ غرضیکہ پرائشچت کرایا گیا

لائلپور میں شہر بیان ماسٹر آتمارام جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ۷ ۔ ۸ ستمبر کو وید اور دیوتا بہتی اور پراچین رشیوں کے گربہت اخرم کے متعلق ویاکہیان دئے جن کا لوگوں پر اتی اتم اثر ہوا

آریہ سماجک سالانہ جلسے

بیان پور آریہ سماج	۲۷ ۔ ۲۸	ستمبر ۱۹۰۲ء
پونڈری آریہ سماج	۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱	اکتوبر ایضاً
ہردوئی آریہ سماج	۱۱ ۔ ۱۲	”
بہرائچ آریہ سماج	۲۵ ۔ ۲۶	”
کیتھل آریہ سماج	۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵	”
مرادآباد آریہ سماج	یکم ۔ دوم	نومبر ۱۹۰۲ء

مطبع ... رام ... چھپا ... باہتمام ... منشی رام ... چھپا اور شائع ہوا

L 39

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

مطبوعہ ۱۸ اسوج سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء گنکور جلندھر شہر | نمبر ۲۶

قواعد اخبار

بعض اصحاب بہولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت واپس کر دیتے ہیں جس سے ناحق مالک کو بہاری نقصان ہو جاتا ہے۔ اسلئے آئندہ سے کسی کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

نمونہ کے پرچہ کیلئے ایک ٹکٹ آنا چاہئے

اور ذاتیات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ جہگڑے میں پڑنے اور نقصان کا اندیشہ ہو آئیندہ درج اخبار نہ ہونگے البتہ جن اشتہاروں کی میعاد ابہی باقی ہے۔ وہ بدستور درج اخبار ہوتے رہینگے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بامحصول
عام سے	للعہ	۱؎
طلباء سے	؏	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات بہمہ کیلئے

اندازہ جگہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	ما ۔	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ۳ فی سطر فی کالم شمار کرکے لیجاویگی۔ کل اجرت یکمشت آنی چاہئے ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم بیساکھ۔ یکم لکھنا۔ یکم کاتک۔ یکم اگہن۔ لبہی رام اسسٹنٹ مینیجر

فہرست باقیداران پرچارک و نوبدن برائے بیباقی حساب

گذشتہ اشاعت سے آگے

نمبر	اسماے باقیہ داران	رقم
۲۹۳	چودہری دیوان سنگھ صاحب رئیس نہنوڑہ	[illegible] ۱۳
۵۹۷	مستہ رام دتا مل صاحب لودہران	[illegible]
۱۲۰۴	لالہ ہنجہ داس صاحب سابق سٹوڈنٹ الیف اے دیانند کالج لاہور	[illegible]
۱۲۰۵	مہاشہ رگہو بیر سنگھ صاحب معلم مدرسہ جیدہ ضلع جلندہر شہر	[illegible]
۱۲۱۴	لالہ گوکل چند صاحب پٹواری موضع بہوڑ و داتہا تحصیل امرتسر	[illegible]

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۲۱۸	مہاشہ چوتہ رام صاحب معرفت منتری آریہ سماج سرکانہ ضلع تھکار پور سندھ	۱ر
۱۲۵۱	لالہ جیون لال صاحب پٹواری نظام پور ڈاکخانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر حال ہٹی کہارکہ ڈاکخانہ ترن تارن	۱؎ر
۱۲۵۲	لالہ لچھمن داس صاحب ملازم ایجنسی سرجن صاحب بہادر کوئٹہ	۳؎ر
۱۲۶۷	بابو جگدیش رام صاحب سابق ٹیچر اینگلو ویدک سکول سہارنپور ساکن جگراؤں ضلع لودہیانہ	۵ر
۱۲۶۹	لالہ کرم چند ملازم رائے گوپال داس موضع باورہ کہنہ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۱۱ر
۱۲۷۶	بھگت خوشحال داس صاحب سٹری امانت خاں ضلع امرتسر	۱۲ر
۱۲۷۹	مہاشہ رام رتن چہٹی رسان خانقاہ ڈوگران	۱۲ر
۱۲۸۳	لالہ دیسراج صاحب سابق مینیجر ٹیکنیکل کمپنی دہلی	۱۲ر
۱۲۸۶	بابو تسیلو رام صاحب پوسٹ ماسٹر کچہری کرنال	۲ر
۱۲۸۸	سکرٹری آریہ سماج کالسی ضلع ڈیرہ دون	۲ر
۱۲۹۹	پنڈت رام اچج پرساد صاحب بھڑ ایچ	۱۱ر
۱۳۰۵	ڈاکٹر پنڈت تہپا رام صاحب اسپیشل اسسٹنٹ سابق شاہ ولی ضلع مظفر گڈھ	۸ر

المشتہر

سیوا رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

قیمت ہمیشہ کیلئے گھٹا دیگئی

علاوہ اُن پستکوں کے جن کی کمی قیمت کا نوٹس پہلے نکلتا رہا ہے کمپنی نے کئی اور پستکوں کی قیمت ہمیشہ کے لئے کم کردی ہے۔ نئی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیگا

(نصف قیمت)

مول کھٹ درشنوں کی قیمت آخیر ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک بجائے ۲ کے ۱ر کردیگئی ہے
نئی پستکیں جو فہرست کتب کے شائع ہونیکے بعد تیار ہوئی ہیں

(انگریزی)

پنڈت گورودت جی کے ورکس حصہ دویم قیمت ۴ر ایولز آف فلش ایٹنگ یعنی گوشت خوری کی برائیاں قیمت ۶ پائی - ٹرمینالوجی آف دی ویداز یعنی ویدوں کے ارتھ کرنے کا اصول قیمت ۲ر - ستیارتھ پرکاش کا سملاس دویم قیمت ۱ر ۶ پائی ستیارتھ پرکاش کا سملاس گیارھواں قیمت ۱۲ر

(اردو)

نیت کرم گنگا جسمیں پانچوں گیتوں کی سمپورن ودھی اور اُن کے کُل منتروں کے ارتھ شبدارتھ اور پدچھید علیحدہ علیحدہ درج ہیں - مرتبہ شریمان لالہ جیون داس پنشنر

(ہندی)

سنگیت ساگر حصہ اول یعنی گنجینہ بھجن مرتبہ لالہ جیون داس پنشنر قیمت

پنڈتوں کی ضرورت

کمپنی میں دو سنسکرت کے ودوانوں کی ضرورت ہے - تنخواہ ۲۰ روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک اور ۲۵ سے ۳۰ تک ماہوار دیجاویگی درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں

المشتہر

اودھو پوری مینیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور انارکلی

سنار کی گتی

دہلی کے عالیشان دربار پر کب ہوگا؟

آجکل اخباروں میں دہلی دربار کا ہی چرچا دیکھنے میں آتا ہے۔ کوئی بھی روزانہ اخبار ایسا نہیں ہے جو ان خبروں سے خالی ہو۔ لارڈ کرزن اس موقع کو حتی الوسع بڑا عالیشان بنانا چاہتے ہیں۔ ولائت سے بعض آدمی خاص طور پر مدعو کئے گئے ہیں۔ اور ایشیا کی تمام طاقتوں کے قائمقاموں کو جمع کرنے کی بھی کوشش کیجا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اعتراضوں کی بوچھاڑ چاروں طرف سے پڑ رہی ہے۔ جن لوگوں نے اس دربار پر نامناسب اخراجات کی وجہ سے شور مچایا تھا اُن کا جواب تو حضور لارڈ کرزن نے دیدیا ہے۔ اُن کی رائے میں خرچ زیادہ نہیں ہوگا۔ اور جب تک کہ اصل خرچہ ہو کر جمع خرچ سے معلوم نہ ہو کہ کیا خسارہ پڑا۔ تب تک لارڈ موصوف کی بات کو کون کاٹ سکتا ہے۔ لیکن ایک انوکھا اعتراض مسٹر میکلین ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ جس حالت میں لنڈن میں شاہنشاہ کی باقاعدہ تخت نشینی ہو چکی ہے اور شاہنشاہ سلامت دہلی میں موجود نہ ہوں گے تو رسومات مذہبی کون ادا کریگا۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ شاہنشاہ عالم کا خاص پیغام رعایائے ہند کے لئے اُسوقت سُنایا جاویگا۔ اور وائسرائے ایک با موقع تقریر کریں گے۔ ممکن ہے کہ دہلی دربار پر بقول لارڈ کرزن گورنمنٹ کے خزانہ سے کم خرچ ہووے۔ لیکن میری رائے میں بعض رجواڑوں کا دیوالہ ضرور نکلیگا۔ وائسرائے ہند کی درخواست ہے۔ کہ سب راجے اپنی اپنی پوشاک پہن کر شریک دربار ہوں۔ یہہ اشارہ لاکھوں کیا کروڑوں کے بگڑ جانے کے لئے کافی ہے۔ لیکن

تماشہ ہی تو ہے پھونک پھونک کر دیکھا جا سکتا ہے

اس آنکھ پوچھو لا سے ہم نہیں ملتے

شریمتی لیڈی کرزن کے بعض کام

خدمو صاان کی عزت ہندوستانیوں کی نظروں میں بڑھانے والے ہیں۔ یہہ انہیں لیڈی صاحبہ کی بدولت ہے کہ موقع جلسہ تخت نشینی لنڈن پر مہارانی **الگزینڈرا** نے جو پوشاک پہنی وہ ہندوستانی کپڑوں کی بنی ہوئی تہی۔ اور اب جبکہ دہلی دربار کی تیاریاں ہو رہی ہیں شریمتی جی نے وعدہ کیا ہے کہ اُس وقت خالص ہندوستان کی بنی ہوئی پوشاک پہنیں گی۔ اس پوشاک کی تیاری کا ٹھیکہ بہی ایک دہلی کے ہی کاریگر کو دیا گیا ہے۔ جو کہ اس پوشاک کے شاندار اور خوبصورت بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑیگا۔ فی الحقیقت یہہ دونوں کام لیڈی صاحبہ کو ہندوستانیوں کی نظروں میں بہت عزیز بنا رہے ہیں۔ یہہ دونوں واقعات شاعر کے قلم کے لئے تو لاثانی مضمون ہیں۔ لیکن ہندوستان کی غریب رعایا کا اس سے کچھ فائدہ ہے یا نہیں۔ یہہ سوالات ویسے ہی مشکل بنے رہتے ہیں۔ ملک ہندوستان کو واقعی فائدہ تب ہو سکتا ہے جب کہ یہاں کی ساخت کی چیزیں عام طور پر صاحبان انگریز اور اُن کی میم صاحبان استعمال کرنی شروع کر دیں۔ جب اسوقت تک یہہ تعصب موجود ہے کہ ہندوستانی ارزاں چیز کو چھوڑ کر ہی بہت سے اینگلو انڈین اصحاب ولائت کی گراں چیزوں کو خرید کرتے ہیں تو اس قسم کے انکھ پوچھو دل سے ہندوستانیوں کا پورا فائدہ کب ہو سکتا ہے: انگلستان بہی شاہنشاہ ایڈورڈ کی سلطنت میں ہے۔ اور ہندوستان بہی پھر اگر ہندوستانی کمائیں گے اور زیادہ خوشحال ہو جاویں گے تو آخر کار سلطنت کا ہی فائدہ ہوگا۔ کیا ہی مناسب ہوتا اگر لارڈ کرزن یہہ حکم جاری کرتے کہ ہندوستان کی تخت نشینی کے دربار میں شریک ہونے والے ہندوستان کے کارخانوں کے کپڑوں کو ہی پہن کر آویں اب بہی وقت ہے کہ لارڈ اور لیڈی کرزن درباری مردوں اور عورتوں کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت اور حرفت کو لاکہوں کا فائدہ پہونچا سکیں۔

کسی دن موسیٰ سنگہا بہی نکل آوے گی

حال میں ہی مسٹر جان اسے فرانسیس صاحب نے ظاہر کیا ہے۔ کہ انہیں پرانا سنسکرت "عیسیٰ سنگہتا" ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ کتاب بھوج پتر پر لکھی ہوئی ہے۔ گو بہت پرانی ہے۔ تاہم بہت سے ورق درست نکل آئے ہیں۔ ۲۰۰ کالم کے قریب مضمون پڑھا جاتا ہے۔ گویہ ترتیب سے نہیں۔ زبان سنسکرت اور دیوناگری کے پورانک زمانہ کے ہیں۔ اس کتاب کے اندر سب سے حیرت انگیز وصف یہہ ہے۔ کہ اُس میں پرمیشور کے اوتار کا ذکر ٹھیک عیسائی مذہب کی کہانی کے طور پر درج ہے۔ جب تک ان پرانے پتروں کو ملاحظہ نہ کیا جاوے۔ تب تک یہہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کب کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور کون اُن کا مصنف ہو سکتا ہے۔ لیکن عیسیٰ سنگہتا کا برامد ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ جبکہ عرصہ چار پانچ برسوں کا ہوا ہے۔ کہ بنگالہ میں بھوج پتر پر ایک گائتری منتر لکہا ہوا ملا تھا جس میں "یسوع مسیح ورمیم" پڑہا آتا تھا۔ کیا تعجب ہے۔ کہ عیسیٰ سنگہتا کے بعد موسیٰ سنگہتا کا ظہور ہو۔ اور رفتہ رفتہ داؤد۔ سلیمان

وغیرہ سب آریہ سنگھٹن میں لگ آویں۔ میری رائے میں آریہ سماج کو اس سوال پر بڑی سنجیدگی سے وچار کرنا چاہئے۔ اور پراچین سنسکرت گرنتھوں کی تلاش کر کے اپنے اندر ایسے عالم پیدا کرنے چاہئیں۔ جو ہر ایک زور کی زبان کے استاد ہوں۔ لیکن ——— آگے لکھنے کا حوصلہ نہیں پڑتا

تقلید پرستی اس دیش کو اور بھی گرا دیگی

انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ لارڈ ریڈنگ کی لیڈی صاحب نے اشتہار دینے کے بعد اپنی جلسہ تاج پوشی کے وقت کی پوشاک چن کر اپنی عام نمائش کرائی۔ جس میں ٹکٹ کی قیمت ۳ر رکھی گئی۔ باوجود نمائش کی قیمت اس قدر کم رکھنے کے بھی خاص آمدنی ہو گئی۔ ہندوستان میں عورت تو درکنار اگر کوئی مرد بھی اس طرح پر اپنی نمائش کرائے تو معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن یہ نمائش اس لئے قابل معافی سمجھی جاتی ہے کہ لیڈی صاحبہ نے آمدنی اپنے لئے نہیں جمع کی۔ بلکہ ایک خیراتی ہسپتال کے لئے۔ میں مدت سے اس افسوسناک سپرٹ کو اپنے دیسی بھائیوں کے اندر پھیلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ دیگر مجلسی اور پولیٹیکل سوسائٹیاں تو درکنار مذہبی سوسائٹیوں کے اندر بھی یہ سپرٹ پھیل رہی ہے۔ کچھ زیادہ برس نہیں گذرے کہ آریہ سماج میں مندروں کے بنانے کے لئے قمار بازی سے کام لینے کی سپرٹ شروع ہوئی تھی۔ جس کے برخلاف میں نے بڑے زور سے اپنی آواز اٹھائی تھی۔ اس وقت ہی بمبئی اور کلکتہ جیسے نئی روشنی سے متاثر شہروں میں انگریزوں کی تقلید میں نیک کاموں کی مدد کے لئے بازار، کھیل اور بعض اوقات ہندوستانی عورتیں بھی زیادہ روپیہ کمانے کے لئے ان میں شریک ہوتی ہیں

اس میں شبہ نہیں کہ جن انگریزوں کے اندر اس خیال کی امیر زادیاں ہو چکی ہیں کہ اپنے پولیٹیکل پہلوان کے لئے ایک رائے حاصل کرنے کی خاطر ایک معمولی آدمی کو منہ چوم لینے دیں۔ ان کی امیر زادیوں کا سب سے بڑھ کر خیراتی کاموں کی مدد کے لئے بیٹھ کر سودا سلف کرنا ان کی قوم میں معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ تاہم اگر قومی تعصب کو علیحدہ کر کے سوچا جاوے۔ تو یہ کام اعلے اخلاق سے گرا ہوا ہے۔ دان وہی چندا کہلاتا ہے جو دل سے دیا جاوے۔ اس قسم کا دان دانیوں سے زبردستی چھینا جاتا ہے۔ میں ان بدیسی رسوم کے سخت برخلاف اسلئے ہوں کہ انکی بدولت آریہ سماج کو بھی سخت نقصان پہونچا ہے۔ آریہ سماج کے اندر اس خیال کو انہیں تمثیلوں نے پیدا کیا ہے۔ کہ اگر مقصد نیک ہے تو اسکے لئے ذرائع خواہ کیسے ہی ہوں استعمال کئے جاویں قابل معافی ہے۔ ویدک تعلیم کے مطابق برخلاف اس کے پاپ پاپ ہی ہے۔ اور پنیہ پنیہ ہی ہے۔ اور کوئی بھی حالت پاپ سے بغیر اسکا پھل بھوگے چھٹکارا نہیں کرا سکتی۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سوا دیشی بھائی اپنے پرانے دھرم کی تعلیم کو سمجھیں اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کو دیکھ کر بدیسیوں کی بے اصولیوں کی پیروی میں نہ پھنسیں

ممکن ہو کہ پھر بھی قحط پڑ جائے

اس وقت سارے بھارت ورش میں خوب بارش ہو گئی ہے۔ قحط کے آثار بالکل اڑ گئے۔ چاروں طرف کسان خوشیاں منا رہے ہیں۔ لیکن اخباروں کے ذریعہ سمندر پار سے آواز آ رہی ہے کہ برطانیہ اعظم میں ساری فصل ماری گئی۔ اہل برطانیہ تو اس خبر سے فکرمند ہو رہے ہیں۔ اور شاید ہندوستان کے بنئے خوش ہونے ہوں گے۔ لیکن میری رائے میں ہم انگریزوں کو فکر کرنی چاہئے اور نہ ہی ہندوستانی بنیوں کو خوش ہونا چاہئے برطانیہ اعظم میں اسقدر دولت ہے کہ اگر دنیا کے آخری کونے پر بھی کہیں غلہ پیدا ہوا ہو تو وہ اسے خرید کر سکتے ہیں اسلئے انکے لئے ذرا بھی فکر کی بات نہیں ہے۔ ہندوستانی کے بنئے جس وقت یہ خبر سنیں گے تو ضرور خوش ہوں گے۔ کیونکہ

گندم کے سودے میں اپنے پو بارہ سمجھیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اس طرح پر یہاں سے گیہوں باہر بھیجنی شروع کر دی تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ملک میں پھر قحط پڑ جائیگا۔ جس نرخ سے انگلینڈ کا غریب سے غریب باشندہ ہمارا گیہوں خرید کر سکتا ہے اس نرخ سے خرید کرنے کی اس دیش کے متوسط درجے کے آدمیوں میں بھی طاقت نہیں ہے۔ لیکن بنیا جواب دیگا "ہماری بلا سے ہم تو گھر بھر لینگے!" بیشک کچھ دنوں کے لئے بنیا اپنا گھر بھر لیگا لیکن اسکی کمائی آخر کب تک چلیگی۔ جب وہی غربا جکی گرد میں کاٹ کاٹ کر بنیوں کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اناج سے لاچار ہو جائیں گے۔ تو پھر تین چار روپیہ فیصدی اہوار سود دینے والا کون رہیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر بنئے اپنا مستقبل چاہتے تب بھی انہیں غلہ باہر بھیجنے کا ذریعہ نہیں بننا چاہئے کیونکہ اگر بنیا رفیہ روپوں کو ترجیح نہیں دے گا تو ان کے غلہ خریدے تو غیر ممالک کے باشندوں میں حقیقہ لیاقت نہیں ہے کہ انکی غلہ کی کوٹھی کا منہ کھلوا سکیں۔

جو بات کی لاجواب کی

بمبئی کے مشہور پارسی کروڑ پتی مسٹر تاتا صاحب میرے ناظرین سے واقف ہو چکے ہیں۔ انکی مجوزہ یونیورسٹی کے لئے تیس لاکھ روپیہ کا دان اس ملک کے پارسیوں کے لئے ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ جب مسٹر تاتا نے یہ دان کیا ہے ان کی مجوزہ یونیورسٹی پر اخباروں میں اسقدر لکھا گیا ہے کہ اس کے ایک صفحہ کی میں جلدیں کتابوں کی تیار ہو سکتی ہیں۔ اسکے بعد انکی اعلیٰ تجارت کا پتہ لگایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ بڑی اعلیٰ تجارتیں ہندوستان میں جاری کیں۔ اب بمبئی کے اپالو بندر کے ساتھ مسٹر تاتا نے ایک بیمثال ہوٹل تیار کروایا ہے جس پر مکمل ہونے تک پچیس لاکھ کے قریب روپیہ خرچ آ دیگا اسکے مقابلہ کا دوسرا ہوٹل بمبئی میں نہیں ہے۔ اسمیں کل سامان یورپ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹلوں کے مقابلہ کا ہوگا۔ مسٹر تاتا جو کام کرتے ہیں لاجواب کرتے ہیں۔

دہلی دربار کے لئے ایک عجیب چندے کی تجویز

منجملہ دیگر تجویزوں کے جو دہلی دربار کے لئے لارڈ کرزن کے حضور میں پیش کی گئی ہیں ایک پارسی صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سو روپیہ فی کس چندہ کر کے ہندوستانیوں اور انگریزوں کا

اُپدیش (23)

मान स्तोके तनये मान आयुषि मा नो गोषु मा नो अश्वेषु रीरिषः। वीरान्मा रुद्र भामितो वधीर्हविष्मन्तः सदमित्त्वा हवामहे॥

... اپنی زبان کو انوبھو کر لیتا ہے۔ اور ... جان لیتا ہے کہ سوا پرماتما کے اور کوئی ... نہیں ہے۔ جو اُس کی دن رات رکھشا ... تب وہ سوچنے لگتا ہے۔ کہ کون کون سے ... جن کے کارن کہ ایشور پراپتی کے سادھن ... نہیں ہو سکتے۔ تجربہ سے ان دکھوں ... کارن کو جاننا مشکل نہیں ہے۔ کسی بڑے شہر کے اندر چلے جاؤ۔ ابھی دس قدم نہیں چلے ... سامنے سے ایک پُرش اپنے ہاتھوں ... کپڑے میں لپٹی ہوئی کچھ چیز لئے جا رہا ہے۔ پیچھے بہت سی عورتیں آہ و زاری کرتی جا رہی ہیں ... میں سے ایک کی دردناک آواز پتھروں کو ... رُلا رہی ہے۔ اُس کپڑے میں کیا لپٹا ہوا ہے اور یہ بدبخت عورت کون ہے؟ سوال کرتے ہی تمہارا ساتھی تمہیں بتلاتا ہے۔ کہ کپڑے میں ... ایک مرے ہوئے نوزائیدہ بچے کی لاش ہے اور یہ اُس کی ماں ہے۔ جو دُکھ سے پیڑت ... جان کی بھی نہ پرواہ کرتی ہوئی ساتھ چلی جا رہی ہے ... آگے ابھی بیس قدم اور نہیں چلے ہو کہ ایک ... عالیشان محل کے اندر ہلچل مچی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر پر ڈاکٹر آ رہا ہے۔ روپے ٹھیکریوں کی طرح خرچ ... ہو رہا ہے۔ سندھیا کا سمے ہے۔ گھر دکش کے ... اس سمے سندھیا سے فارغ ہو کر اپنے ایکانت دیش میں اگنی ہوتر کی تیاری کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں گو ایک آریہ دھرمی پُرش کا عالی شان محل ہے۔ اب تک سندھیا کا کسی کو خیال تک نہیں۔ تمہیں پر تعجب ہوتا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ کیونکہ تم اُس مکان کے مالک کو سندھیا بندھن میں درڑھ دیکھا کرتے تھے۔ لیکن اُس کا چہرہ تو دیکھو کیسا مُرجھایا ہوا ہے۔ دریافت پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیارا دس سالہ لڑکا بیمار ہے اُس کے دُکھ سے دُکھی ہو کر سب کچھ بھلا دیا گیا ہے۔ تیسری طرف جاؤ تمہیں ایک بیس سالہ جوان آدمی کمر خم کر کے چلتا ہوا نظر آتا ہے۔ مشکل سے ہل سکتا ہے۔ دس دنوں کے بعد دیکھو اتپ دق نے سمان بھومی کے نزدیک پہونچا دیا ہے نبض ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہے۔ کسی دن کا مہمان ہے آہ! کیا دُکھ اس جوان آدمی کو مل رہا ہے پھر چوتھی طرف جاؤ۔ سارے کنبہ کو دودھ سے پالنے والی گائے حالت نزع میں تڑپ رہی ہے۔ اور ایک شاندار آدمی اُس کے سرہانے کھڑا آنسو بہا رہا ہے۔ پانچویں طرف ایک امیر گھوڑے کے پاس ساوتری کو لئے کھڑا ہے۔ نالی پھاندتے ہوئے گھوڑے کے سخت چوٹ آ گئی ہے۔ ایک اور محلہ میں جا نکلے ہو۔ سخت کہرام سیاپا ہو رہا ہے۔ عورتیں بڑی بیدردی سے چھاتی پیٹ پیٹ کر لہو نکال رہی ہیں۔ اور ایک امیرانہ پوشاک پہنے ہوئے بارعب آدمی ایک لاش کا مُنہ دیکھ دیکھ کر رو رہا ہے۔ ان کا ایک جوانمرد سمبندھی ابھی وقت مرا ہے۔ دُکھ سے سب کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ کہاں تک ورنن کیا جاوے اپنے سمبندھیوں کے ویوگ اور ان کی تکلیف کے باعث بڑے سے بڑے دھارک آدمی ایسے ویاکل ہو جاتے ہیں۔ کہ سندھیا بندھن اور ایشور پراپتی کے جملہ دیگر سادھنوں کو بھی جاتے ہیں۔ کون انسان ہے۔ جس ذرا بھی سوچنے کا مادہ ہے۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ پرمیشور پراپتی کے بنا سانسارک کلیشوں سے چھوٹنا محال ہے۔ لیکن اُن میں سے کتنے پُرش ہیں۔ جو کہ ایسے موقعوں پر سادھان رہ کر اپنے سادھنوں کو قائم رکھ سکتے ہیں؟ ایسی نربلتا کیوں ہے؟ یہ پرشن ہی نفضول ہے۔ مجھے تو تب تعجب ہوتا۔ اگر انسانوں کے اندر ایسی کمزوری نہ پائی جاتی۔ کم زور تو انسان ہیں ہی۔ لیکن یہ کمزوری تب تک ہے۔ جب تک کہ پرکرتی کے سنسرگ سے اُسکے غلام بن رہے ہیں۔ جیوں جیوں پرکرتی کی غلامی سے رہائی ہوتی جاتی ہے اور پرماتما کے ساتھ پریتی کا سمبندھ قائم ہوتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں یہ کمزوری دور ہوتی جاتی ہے۔ ایسجگہ سادھارن پُرشوں کو بہر سندیہ اُتپن ہوتا ہے۔ وے سوچتے ہیں۔ جب ایشور سرو ویاپک ہے تو ہمارے ساتھ اُسکا پہلے سے ہی سمبندھ ہے۔ اب نیا سمبندھ کیا قائم ہوگا۔ یہ سچ ہے۔ کہ پرمیشور کا ہمارے ساتھ ہمیشہ سے سمبندھ ہے اور ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ لیکن جب تک کہ ہم اس سمبندھ کو نہ سمجھیں جب تک کہ ہم اس پرم پُرش کو سویکار نہ کریں تب تک دُکھ دور نہیں ہو سکتے۔ پرمیشور کو سویکار کرنا اُسی کے پرائن ہونا یہ اعمال ہیں جنکی وجہ سے کہ سمبندھیوں کے کلیش ... دُکھ ہمکو ستا نہیں سکتے۔ ورنہ ہماری کمزوری تو ایسی ہے۔ کہ خود بخود ہم کچھ بھی کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔ ہے رُدر پرماتمن! اسلئے آپ کی پوتر سیوا میں اُپستھت ہو کر بڑی نمرتا سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے جملہ سمبندھیوں کی رکشا کیجئے۔ اور ہماری آیو کو بھی سکھ پوروک بڑھائیے۔ تاکہ ہم نرنتر آپ کی پراپتی کے سادھنوں پر عمل کرتے ہوئے آپ کے پوتر اور شانتی دایک ...

آنکھ نظارے

آنکھوں کی ساری شکتی آپ کے ارپن ہو

کیسا خوبصورت نوجوان چلا جاتا ہے۔ آنکھیں ہرن کی سی ہیں۔ جو دیکھتا ہے مو‌ہت ہو جاتا ہے۔ اور خود ہی نوجوان اپنی آنکھوں کی طاقت کو محسوس کر کے مست ہو جاتا ہے۔ اُسے ابھمان گھیر لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ایسی خوبصورت اور .... آنکھیں اُسے دن رات اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ گلی کوچہ میں اونچی نگاہ کر کے گزرتا ہے۔ ٹھوکریں کھاتا ہے۔ تب کہیں خیال آتا ہے کہ خوبصورت اور مضبوط آنکھوں کی موجودگی ہی برتاؤ میں سندرتائی نہیں ہو سکتی۔ اپنی مرضی کے مطابق انہیں استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک اتو سندری دیوی نظر پڑتی ہے۔ نوجوان کی نگاہ پاپ میں ہو جاتی ہے۔ دُکھ پر دُکھ اٹھاتا ہے۔ لیکن جب خوبصورت آنکھوں کو بے شری آزادی سے ہٹا کر قابو کر لیتا ہے۔ تو وہی آنکھیں سنسار ہی کے اندر ماتری روپ کا درشن کرتی ہیں۔ دیا سے پرماتمن! یہ آنکھیں دن رات مجھے پاپ کے راستے میں دور سے دور لئے چلی جاتی ہیں۔ میں بے بس ہو رہا ہوں۔ پتا جی! آپ ایسا ور دو۔ کہ میں ان آنکھوں کی ساری شکتیوں کو آپ کے ارپن کر سکوں جب آپکے آدھین ہونگی تو پھر انکی کیا مجال ہے۔ کہ آپ کی آگیا کے برودھ چلنے کا ساہس کر سکیں۔ شدھ سوروپ کے آدھین ہو کر پھر ان میں اشدھی نہیں آئیگی۔ اور بھگوان کے درشن کے ساتھ .... کا سادھن بن جائیں گی

کیا کشٹ اٹھانا ہی تپ ہے

اس سمے بھارت ورش کا بچہ بچہ تپسوی بننے کی خواہش مند نظر آتا ہے۔ ہر ایک دن رات قربانی کی دھن لگا رہا ہو

رہی ہے۔ جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک آدمی تپسوی کہلانا چاہتا ہے۔ ڈل یا ہیں نہیں کیا تجربہ کچھ نہیں۔ دھرم کے لکشنوں کو سمجھا نہیں لیکن جوش یہ ہے کہ دیش اور دھرم کے لئے قربان ہونے کے لئے طیار ہیں۔ ایسی قربانیاں کالے سیام کے اُس سفید ہاتھی کی طرح ثابت ہوتی ہیں جسکو باندھ کر محض اُس کی پرستش کی جاتی ہے مگر وہ کسی مصرف کا نہیں ہوتا۔ میں شوق سے دیکھتا ہوں کہ جس کام کے ایک انسان یوگیہ نہیں ہے۔ اُسے کرنے کا دعویدار ہے کہ ہی وہ اپنے آپ کو قربانی کے معراج پر پہونچا ہوا سمجھتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اردو یا ..... پکار کے پھیلنے کا ہے۔ لوگ لفظوں کی ٹھیک تعریف سمجھتے نہیں اور اسلئے غلط فہمی میں پڑے ہوئے ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ لیکن جواب ملتا ہے "واہ جناب! ہمنے اسقدر تکلیفیں برداشت کیں۔ گھر بار چھوڑا۔ پھر بھی ہم تپسوی نہیں" پیارے بھائی! ذرا سوچو۔ اگر سچ مچ کشٹ اٹھانا ہی تپ ہوتا۔ تو جو چور شدتوں کے سامنوں سے جسم کو اپنے بس میں کر کے تین تین راتیں بھوکا پیاسا چھت کے ساتھ چپکا رہکر ہزاروں کا مال لے آتا ہے اسکو اعلے درجہ کا تپسوی سمجھا جاتا۔ تب محض کشٹ اٹھانے کو ہی نہیں کہتے۔ بلکہ دھرم کے پالن میں کشٹ اٹھانے کا نام تپ ہے۔ جب تم ایک کام کے یوگیہ ہی نہیں ہو۔ تو اسکے لئے تمہارا کشٹ اٹھانا دیرتھ ہے۔ تمہیں دھرم کے لئے کشٹ اٹھانے سے دھرم کاریوں کو کچھ لابھ پہونچیگا یا نہیں۔ دوسروں پر چھوڑ دو۔ ہاں اگر دوسرے تجربہ کار جنہیں اُس خاص کام میں دلچسپی ہو۔ تمہیں اُس کے یوگیہ سمجھیں تو پھر اپنا تن من اور دھن سب کچھ اُسکے ارپن کر دو۔ ایسے اعلے بھاؤ ستے جب تک کام نہیں کیا جاتا تب تک تپسوی کہلانا کٹھن ہے۔ پرمیشور دیا کریں۔ کہ بھارت ورش کے اندر اس قسم کے تپسوی پیدا ہوں تاکہ انکی .... سے رہائی ملے

بعض اوقات

جب سوامی دیانند جی نے جودھپور

پرچار کے لئے جانے کا ارادہ کیا تو کسی معزز شخص نے کہا کہ مہاراج وہاں ذرا نرمی سے اُپدیش کرنا۔ کیونکہ وہ ظالم دیش ہے۔ جواب میں سوامی جی کہنے لگے کہ میں پاپ کے جنگلی درختوں کی جڑ کاٹنے کے لئے کلہاڑی سے کام لونگا۔ نہ کہ حجاموں کے ناخن گیر سے ان کو تراشونگا۔ مجھے کسی کا خوف نہیں ہے،، لالہ جیٹھمل جی بیان کرتے ہیں کہ جب سوامی جی جودھپور جانے لگے تو ہم لوگوں نے منع کیا تھا۔ کہ وہ گنوار دیش ہے۔ اور لوگ وہاں کے شریر ہیں آپ مت جائیے۔ مگر سوامی جی نے نہ مانا۔ اور کہا اگر لوگ ہماری انگلیوں کی بتیاں بنا کر جلا دیویں تو بھی کچھ پروا نہیں ضرور جا کر اپدیش کریں گے سچ مچ اس ظالم دیش نے سوامی کے پران ہی لے لئے لیکن ستیہ پریہ نے ویدک دھرم کا بیخوف پرچار وہاں پر بھی کیا۔ معمولی حالتوں میں خاموش رہنے سے کچھ بڑی ہانی نہیں ہوتی۔ لیکن جب غیر معمولی موقع ہو تو بولنا لازمی ہو جاتا ہے۔ ایک دھارک انگریز نے ایک بڑے نازک موقع پر کہا تھا" بہتر ہے کہ سچ بولنے کے لئے مجھے کشٹ سہن کرنا پڑے بجائے اس کے کہ میرے بولے بغیر ستیہ کو نقصان پہونچے،، سچ بولنے والا جاہل۔ وحشی۔ بدتہذیب وغیرہ ناموں سے اکثر منسوب کیا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے

سچی بات سدا ان کہیں
سب کے من سے اتری رہیں

لیکن دھارک منشیہ یوں سوچتا ہے۔" بہتر ہے کہ میں سب کے من سے اترا رہوں بجائے اسکے کہ بغیر بولے بغیر دھرم لوگوں کی نظروں سے چھپا رہے" منو جی مہاراج نے سچ کہا ہے۔ کہ" مارا ہوا دھرم منشیہ کو مار دیتا ہے۔ لیکن رکشا کیا ہوا دھرم منشیہ کی بہتری وت رکشا کرتا ہے" سچ بولنے سے کبھی مت چوکو کیونکہ ستیہ ..... کا اصلی بیج ....

گروکل سماچار

ناظرین پرچارک کو معلوم ہے - کہ ایک لایق
ڈاکٹر کی ہمیشہ سے گروکل میں کام
کی بڑی بھاری ضرورت ہے - گروکل کے
برہمچاری تو عموماً ایک سال کے اندر اپنے مفوضہ
... ڈاکٹر کی صلاح اُنکی قایمی صحت کے لیے
بہت کم ضرورت پڑیگی - پھر بھی عام قواعد حفظان صحت
کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے - سوا اس
کے اگر ایک لایق ڈاکٹر یہاں رہے - تو
آس پاس گرد و نواح کے لیے ہسپتال بھی جاری ہو جاوے گا
اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر پہلے بھی کئی ڈاکٹروں
سے استدعا کی تھی - کہ وہ باری باری رخصت
لیکر ایک ایک ماہ کام کر جایا کریں - اسپر
لالہ شیام لعل صاحب اسپیشل اسسٹنٹ نے
لالہ جمنا داس جی اسسٹنٹ سرجن کے ہمراہ
یہ صلاح دی کہ یہ معاملہ مشکل ہے - اور ڈاکٹروں
کے بدلنے سے کوئی بھی بیمار بچوں کی طبیعتوں
کا واقف نہ ہوگا - پس مستقل انتظام ہونا چاہیے
اس مستقل انتظام کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے - کہ
چالیس روپیہ ماہوار پر کسی لایق تجربہ کار
اسپیشل اسسٹنٹ کو ہمیشہ کے لئے ملازم رکھ
لیا جاوے - اور اسکا خرچ سالانہ چندہ دیکر
آریہ ڈاکٹر پورا کریں - لالہ شیام لال اسپیشل
اسسٹنٹ گوجرانوالہ نے سال میں اپنی ایک
ماہ کی تنخواہ کے برابر دینے کا وعدہ کیا - لالہ
جمنا داس جی اسسٹنٹ سرجن جو کہ وہ ہم ...
اور بھی بہت خرچ کرنے کے لیے مجبور ہیں اسلیے
... روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں
... اسپیشل اسسٹنٹ بھی ... روپیہ
سالانہ دیں گے - اس خبر کو سن کر ... نہیں

پنڈت کالورام جی - اور ڈاکٹر رگھبال جی نے بھی
کوشش کی - اور حسب ذیل کئی روپیہ سالانہ
کا چندہ لکھوایا - پنڈت کالورام جی ...
ڈاکٹر کنہیا لعل جی ... ڈاکٹر موہن لعل جی ...
اور ڈاکٹر موہن لعل جی ... یہ سب صاحبان
ہر سال کی یکم جنوری کو یہ رقم بھیج دیا کرینگے
کل خرچ پانچ روپیہ ماہوار ہوگا جس میں سے
دو کا انتظام ہو گیا - امید ہے - کہ ڈاکٹر
گوروودتہ جی خود بخود اپنے مجوزہ چندہ کی
رقم لکھ بھیجیں گے - اور دیگر آریہ ڈاکٹر
بھی ان سب بھائیوں کی تقلید میں سبھا کا
وعدہ کر کے یکم جنوری تک ... وعدہ
شدہ چندہ بھیج کر گروکل کو مستقل قابل
بنا دیں گے - کہ وہ مستقل طور پر ایک ...
یا ڈاکٹر کی خدمات حاصل کر سکے -

سوامی دیانند اور سائنس

کام کی اچھائی کیسے قدرتی ہو سکتی ہے

از ڈاکٹر جمنا داس جی اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ

دنیا کے کسی حصے کی تواریخ کو پڑھیے - کسی
ملک میں چلے جائیے - کیا شائستہ اور کیا جاہل
کیا امیر اور کیا غریب ہر ایک کے اندر یہ
اچھا موجود ہے - جو سوائے ستری اور
پرش کے باہمی ملاپ کے اور کسی طرح
سے پوری نہیں ہو سکتی -
جانوروں میں کیا نر اور کیا مادہ سبھی اس
کے محتاج ہیں - اور قدرت نے صاف طور پر
مثال دے کر سمجھایا ہے - کہ یہ خواہش
ایک قدرتی خواہش ہے - اور جس کی قدرتی

صرف ایک ہی طریقہ سے ہو سکتی ہے یعنی نر اور
مادہ کے ملنے سے
پھولوں میں بھی قدرت نے ایسے ذریعے
پیدا کئے ہیں - جس سے کہ وہ آسانی کے ساتھ
اپنے مطلب کو پورا کر سکیں - ایک ہی پھول
میں عین موقع پر stamen (نر حصہ)
اچھی طرح سے پک کر pistil (
مادہ حصہ) پر جا گرتا ہے - اور نالی کے
ذریعے پھول کے اُس حصہ میں چلا جاتا ہے
جہاں کچھ دیر رہ کر پھل کی شکل اختیار کرتا ہے
جس سے بیشمار بیج پیدا ہوتے ہیں -
کیا پھول اور کیا حیوان ہر ایک اعلیٰ کام
کی اچھائی قدرتی سوائے نر و مادہ کے
باہمی ملاپ کے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتی
اور جبکہ انسان نے ایک خاص صورت میں
پورا کرنے کی کوشش کی ہے - یعنی شادی
یا بیواہ کے ذریعے گو ایسے موقعوں
پر اس بات کو نظر انداز کر گئے انسان کی
پیدائش کے اصول کا پرچار کیا جاتا ہے
لیکن عملی طور پر سوائے خواہش کو پورا کرنے
کے اور کچھ نہیں ہوا - شائستہ سے شائستہ
قوم کے اندر چلے جائیے - تو آپ کو معلوم ہوگا
کہ یہی اصول ہر ایک جگہ جاری ہے - شادیاں
صرف اسی واسطے کی جاتی ہیں - کہ سوسائٹی
کی موجودہ روش اجازت نہیں دیتی - کہ
آپ بغیر شادی کے اقرار کے اپنی خواہشوں
کو پورا کر سکیں - ورنہ کون چاہتا ہے کہ اس
جھگڑے میں پڑے - چند منٹ کے آرام کی خاطر
ساری عمر کے جنجال کو برداشت کرنا عقلمندوں
کا کام نہیں ہے - لیکن سوچنے سے معلوم
ہوتا ہے - کہ جہاں آدمیوں کے لئے صرف
چند منٹ کا ہی سوال ہے - ستریوں کے واسطے
ایک امر محال ہے - کہ ہر کے دنوں میں نو مہینے

کی لگاتار مصیبت سے اور بچہ پیدا ہونے کے وقت حالت نزع کے برابر تکلیف سے ہفتوں بعد اس قابل نہیں ہوتیں کہ گھر کے کام کاج کر سکیں۔ بچہ کی پرورش اور نگہبانی ان کے ضروری فرائض میں سے ہے۔ اس لئے شادی کے موقع پر اس اقرار کی ضرورت ہے کہ پرش ستری کا ایسی حالت میں نگہبان حال رہے۔ تکلیف کے وقت سہایتا اور ضرورت کے وقت امداد کے واسطے تیار رہے۔ اور اپنی خواہش کے

پھل یعنی اولاد کے واسطے

زیادہ مدد میں کوشش ... کو بالغ بنائے اور جہاں تک ہو سکے ودیا پڑھائے۔

اسجگہ خاتمہ نہیں

بلکہ ستریوں کو اور بھی تکلیف ہے۔ چند ہی لڑکے لڑکیوں کے پیدا ہونے کے بعد ان کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ جوانی کا جوش ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ خوبصورتی کم ہو جاتی ہے اور زندگی کا وہ حصہ جو نہایت عزیز اور دوسروں کے واسطے بھانے والا ہوتا ہے جاتا رہتا ہے۔

ایسی حالت میں شادی کے اقرار کو اور بھی زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ حالت اُس خواہش کی قدرتی کا نتیجہ ہے۔ جو انسان قدرتاً محسوس کرتا ہے اسی لئے اس کو اپنی خواہش کے نتیجہ کا ذمہ وار ہونا چاہئے۔ اور اقرار کرنا چاہئے۔ کہ میں اپنی خواہش کے پھل کا ذمہ وار ہوں۔ اور اسی پھل کی پرورش کرنے کے لئے ہر وقت تیرا مددگار رہوں گا۔ اور نیز تیری مدد کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ اور اس

حالت میں بھی جب کہ فکر تفکرات سے تیری صحت بگڑ جائیگی۔ جوانی کا جوش جاتا رہیگا۔ تیرا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑونگا کیونکہ تم نے مجھے اُس قدرتی خواہش کو جو سب بنی نوع انسان میں پائی جاتی ہے۔ پورا کرنے میں مدد دی ہے۔ اور خواہش کے پھل یعنے اولاد کی پرورش کرنے میں تکلیف اٹھائی ہے۔ اسی طرح سے ستری کو پرش کے ساتھ اقرار کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی ہر سمے اُس کی مدد کے واسطے تیار رہیگی۔

یہی مدد یہی سہایتا اور یہی اقرار شادی کے تعلق کو مضبوط کرتے ہیں۔ اُس کی ذمہ واری کو مضبوط کرتے اور بڑھاتے ہیں۔ تمام عمر بھر کے لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ باندھتے ہیں کیونکہ اگر پرش اپنی اچھیا کو پورا کر کے علیحدہ ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا دھوکہ اور فریب ہو سکتا ہے۔ اگر اسکو مصیبت کے وقت سہایتا نہ دے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا بیرحمی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے جہاں کام کی اچھیا ایک قدرتی اچھیا ہے۔ اُسکے ساتھ ہی اچھیا کے پھل کی ذمہ واری اور تمام عمر بھر تک تعلق کا ہونا ایک قدرتی اصول ہے جو لوگ [illegible] کے اصول کا پرچار کرتے ہیں۔ اور [illegible] کے مسئلے کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں عارضی تعلق سے ذمہ واری جاتی رہتی ہے۔ اولاد کی پرورش نہیں ہو سکتی۔ بیوہ کا بیاہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اور ستری اور پرش کو ذرا سی ناراضگی پر اس امر کی اجازت دینے سے سخت نقصان پیدا ہوتے ہیں دونو ہر وقت دوسری ستری اور پرشوں کے دھیان میں لگے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے نفع و نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعض

اوقات صرف ستری یا پرش کی بیماری سے دوسرے پر ناواجب سلوک اور سختی کی جاتی ہے۔ ان تمام مصیبتوں سے بچنے اور تکلیفوں سے کنارہ کش ہونے کے لئے سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

پرشن - بیواہ کیوں کرنا کیونکہ اس سے ستری پرشوں کو بندھن میں پڑکر بہت سنکوچ کرنا اور دکھ بھوگنا پڑتا ہے اسلئے جس کے ساتھ پریتی ہو تب تک وے ملے رہیں۔ جب پریتی چھوٹ جائے تب تو چھوڑ جاویں۔

اُتر - یہ پشو پکشیوں کا بیوہار ہے۔ منشیوں کا نہیں۔ جو منشیوں میں بیواہ کا نیم نہ رہے تو گرہ آشرم کے سب اچھے بیوہار نشٹ بھرشٹ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی سیوا نہ کرے۔ اور مہا بیبھچار بڑھ کر سب روگی نربل اور الپ آیو ہو کر شیگھر مر جائیں کوئی کسی سے بھئے وا لجیا نہ کرے۔ برِدھ اوستھا میں کوئی کسی کی سیوا بھی نہ کرے اور مہا بیبھچار بڑھ کر سب روگی اور نربل اور الپ آیو ہو کر کلوں کی کلیں نشٹ ہو جائیں کوئی کسی کے پدارتھ کا سوامی وا دایہ بھاگی بھی نہ ہو سکے۔ اور نہ کسی کا کسی پدارتھ پر زیادہ دیر تک قبضہ رہے۔ انہیں دوشوں کے دور کرنے کے لئے بیواہ کا ہونا سرو وا یوگیہ ہے۔

سوامی جی کے اس لیکھ کو پڑھ کر مسٹر بینتھم کی تھیوری آف لیجسلیشن کا مقابلہ کیجئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ بینتھم صاحب نے رنجیدہ نب کا ایک خاص باب اسی دشئے میں لکھا ہے۔ اُس کو سوامی جی نے ایک ایک بات کو مان پڑتا ہے۔ آج تمام وکلا اور بیرسٹر اسی کی کتاب کو

وہ کہ عش عش کرتے ہیں۔ پر نتو سوامی جی نے ان تمام باتوں کا فیصلہ ایک پرشن اور ایک ہی اُتر میں کر دیا ہے

وشیشک شاستر

اور

سدہیاں

از پنڈت بھگت رام جی

جیسا کہ ہم نے سانکھیہ شاستر کے دوارا سدھیوں کو مانا کہ سانکھیہ رشی سدھی شبد سے کیا مراد لیتے ہیں۔ وہاں اس بات کے جاننے کی ہی اپیکشا ہے۔ کہ کن پرشوں کو کس قسم کی سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ آیا ان پرشوں میں موجودہ خیال کی سدھیاں ہو ہی سکتی ہے یا نہیں۔ اس سے شاید ہی کسی پرش کو انکار ہو سکتا۔ کہ بنا یوگ سادھن کے سدھیوں کی پراپتی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ زیر بحث صرف یہہ امر ہے۔ کہ وہ سدھیاں کس پرکار کی ہوتی ہیں۔ آیا یوگ دھرم والے آتما یا چت میں وشیش طاقتوں کا حاصل کرنا سدھی پراپتی ہے۔ یا کیول اس یوگی آتما کے سمبندھ سے شریر کے اندر اس قسم کی شکتیاں پراپت ہو جاتی ہیں جن دوارا شریر کو چھوٹا بڑا کرنے کی سامرتھ یوگی میں آ جاتی ہے۔ سانکھیہ شاستر کو شروع سے آخیر تک پڑھ جانے سے اس بات کا پورا پورا نشچے ہو جاتا ہے کہ سوترکار نے کہیں بھی شریر کے سمبندھ میں سدھیوں کا ذکر نہیں کیا۔ اں

ऋद्धिसिद्धिः

اس سوتر نے صاف کر دیا۔ کہ آتما کی خاص قسم کی طاقت کو سدھی شبد سے پکارتے ہیں۔ یہی ایک تمیز یوگی اور سادھارن منشیوں میں ہر ایک شاستر میں لکھی ہوئی پرتیت ہوتی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو یا تو پرتیکش ہوتا ہی نہیں۔ اور اگر ہوتا ہے۔ تو اندریوں دوارا جس میں غلطی کا امکان ہے۔ یا دور کی اشیاء کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اور اگر نزدیک ہونے پر درمیان میں کوئی پردہ آ جاوے تو ہم کو ہرگز پرتیکش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم لوگ کیول اندریوں دوارا پرتیکش کرتے ہیں۔ یا کر سکتے ہیں۔ یوگی جنوں کو پرتیکش کرنے کے واسطے بیرونی اندریوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ اور یہی ان کی سدھی ہے۔ اس واسطے یوگی کے واسطے سوترکار فرماتے ہیں۔

योगिनामबाह्यप्रत्यक्षत्वान्न दोषः सा० अ० ३ - ९०

یہاں یہہ بحث ہو رہی ہے۔ کہ کیا کیول اندریوں کے ذریعہ سے ہی پرتیکش ہو سکتا ہے۔ یا آتم من کے سنیوگ سے ہی ساکشات گیان کیا جا سکتا ہے۔ اس واسطے رشی فرماتے ہیں کہ دونوں پرکار سے پرتیکش ہو سکتا ہے۔ سادھارن پرشوں کو اندریوں کے ذریعہ سے لیکن یوگیوں کو بیرونی اندریوں کی ضرورت نہیں۔ یہی ان کو یوگ سمادھی سے سدھی پراپت ہوتی ہے۔ اس بات کو وشیشک کار رشی صاف الفاظ میں فرماتے ہیں۔

आत्मन्यात्ममनसोः संयोगविशेषादात्मप्रत्यक्षम् ॥११॥ तथा द्रव्यान्तरेषु प्रत्यक्षम् ॥१२॥ असमाहितान्तःकरणा उपसंहृतसमाधयस्तेषां च ॥ २३

वै० अ० ९ आ० १ सू० ११-१२-१३

زیر بحث یہہ معاملہ ہے۔ کہ یدی پرتیکش گیان اندریوں وغیرہ کے پدارتھوں کے ساتھ سنیوگ کرنے سے پراپت ہوا کرتا ہے۔ تو آتما جو کہ کسی اندری کا وشے نہیں اُس کا ساکشات گیان کس پرکار سے ہوگا۔ رشی جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ آتما میں آتما اور من کے سنیوگ وشیش سے آتما کا پرتیکش گیان ہوتا ہے۔ اسی پرکار یوگی کو دوسرے پدارتھوں کا بھی گیان ہو جاتا ہے۔ پرشن پیدا ہوتا ہے کہ کیا یوگی اُسی سمادھی کی حالت میں ہی پرتیکش کرتا ہے یا جس سمے سمادھی کو چھوڑ دیتا ہے اُس وقت بھی وہ بنا اندریوں کے یوگ سے ہی پرتیکش کر سکتا ہے۔ تو رشی سوتر ۱۳ میں اس بات کا اُتر دیتے ہیں۔ کہ گو اُس وقت سمادھی کی حالت میں یوگی نہیں ہے۔ لیکن یوگ سمادھی دوارا جو شکتیں حاصل کی جا چکی ہیں اُن کی مدد سے ہی اُس حالت میں بھی بنا اندریوں کے دور و دراز کی اشیاء یا در پردہ اشیاء کو ساکشات کار کرتے ہیں۔

ان تینوں سوتروں پر گوتم رشی بھاشیہ لکھتے ہوئے اس سارے مضمون کو صاف کر جاتے ہیں اُس پر ہر اچاریہ بالکل ہی شک و شبہ کو دور کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

अस्मद्विशिष्टानां तु योगिनां युक्तानां योगजधर्मानुगृहीतेन मनसा स्वात्मान्तराकाशदिक्कालपरमाणुवायु

मन स्मृत त्त्समवेत गुण
कर्म सामान्य विशेषेषु
समवाये चावितथं स्वरू
प दर्शनमुत्पद्यते॥
प्रशस्तपाद

اس سے جو خصوصیت رکھنے والے یوگی ہیں
ان کو یوگ سمادہی میں یوگ سے پیدا ہونے
والے دہرموں کی مدد سے من کے ذریعہ
آتما کے اندر آکاش۔ دِشا۔ کال۔ پرمانو
وایو اور من اور ان کے ساتھ ہمیشہ رہنے
والے جو گن۔ کرم۔ سامانیہ اور وشیش اور
سمواے ہیں۔ ان سب کو اصلی سوروپ میں
درشن کرتے ہیں۔ ارتھات جن وشیئوں کو
دوسرے سنساری پرش ہرگز نہیں جان سکتے
ان کو کیول یوگی ہی سمادہی دوارا ساکشات
پرتکیش کرتے ہیں۔ اور وہ گیان ہر ایک
پرکار کے شک و شبہ سے بری ہوتا ہے۔ رشی
نے جہاں وشیش گنوں کی اُوپیسدہی کا ذکر
کیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس بات کو بھی جتلا
دیا ہے۔ کہ یوگی لوگ بناکسی قسم کی چکشو وغیرہ
اندریوں کے بہت باریک چیزوں کا پرتکیش
کرتے ہیں۔ جن کو سادارن پرش ہرگز نہیں
کر سکتے۔ یہ ان کا انومان نہیں ہوتا۔ کہ
پرتکیش ہوتا ہے جو اُن میں بزرگی خیال کی
جاتی ہے۔

اس پر شری وہیاچاریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ

یوگی प्रत्यक्षमाह॥ اس سے
آگے یوگی کے پرتکیش گیان کا درشن کرینگے
بہاشیہ کی ویاکہیا کرنے کے بعد جسکو خود دیدوان
پُستک سے اچھی پرکار دیکھ سکتے ہیں۔ پرشن
کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ آکاش کال دِشا
وغیرہ اشیاء سُنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور
ان سب کے گُن ہی جانے ہوئے ہوتے
ہیں۔ اس واسطے ان کا پرتکیش کوئی بات نہیں
اس پر ٹیکاکار کہتے ہیں۔ کہ

दृष्टं तावत् समाहिते न
मनसाभ्यस्य मानस्य विद्या
शिल्पादेरे द्वातस्यापि ज्ञानम्॥

دیکھا گیا ہے کہ یوگی کو سمادہی کے دوارا شاستر
اور ودیاؤں کا بھی دیوار پورا گیان ہو جاتا ہے
حالانکہ پہلے بالکل جانی ہوئی نہ تھی۔ ان کی فضیلت
درشن کی گئی ہے۔ پرنتو کسی کو زیادہ اور کسی
کو کم گیان ہونے کا سبب بدہی کی کمی بیشی
بتلاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

तथा बुद्धेस्तारतम्यं क्वचि
न्निरतिशयं सातिशयत्वात्
परिमाणतारतम्यवत्॥

آگے چل کر بدہی کی کمی بیشی کے ساتھ پراکرت
اپدارتھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ननु सन्ताप्यमानस्योदकस्यौ
ष्ण्ये तारतम्यमस्ति न च तस्य
सर्वातिशयो वह्निरूपतापत्ति
लक्षणः प्रकर्षो दृश्यते॥

اس میں شک نہیں گرم کئے ہوئے جل میں
گرمی کی کمی اور بیشی کے سبب سے کمی
بیشی ہوتی ہے۔ لیکن بالکل ہی آگ روپ
ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ ٹھیک اُسی پرکار

नापि लङ्घनाभ्यासस्य क्व
चिद्धि आन्तिरवगता न सो
ऽस्ति पुरुषो यः समुत्सव
न भुवनत्रयं लङ्घयाति॥

دیکھا گیا ہے۔ کہ دنیا میں ایک دوسرے
سے لمبی چھلانگ مارنے والے بہت پرش ہیں
اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں پرش سے کوئی
دوسرا چھلانگ مارنے کا ابہیاس کرنے والا
زیادہ چھلانگ نہیں مار سکتا۔ ان تینوں لوکوں
کو کہہ سکتے ہیں اور شیح سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ
ایک کوئی پرش نہیں جو چھلانگ مار کر تینوں لوکوں
کو بھی اُلنگھن کر سکے۔ کیونکہ ایسا نیم ہے کہ

यः स्थिराश्रयो धर्मः स्वाश्रये
विशेषमारभते सोऽभ्यास
क्रमेण प्रकर्षपर्यन्तमासा
दति। यथा कलधौतस्य
पुटपाकप्रबन्धाहिताशुद्धि
परं रक्तसारताम्॥

جیسے دہرم رکن مستقل سے وارتباط دھرمی
سے ٹھہرے ہوئے ہیں ادھار میں خصوصیت کو
پیدا کرتا ہے۔ وہ ابہیاس دستور آہستہ
آہستہ پورن حالت تک پہونچ دیتا ہے جس
طرح سونے کے دھرم آگ وغیرہ سونے کو
بار بار اگنی میں ڈالنے سے اُس کی پوری پوری
شدہی ہو جاتی ہے۔ اور اس رنگ کو پراپت
ہوتا ہے۔ جس سے بڑھ کر ہو ہی نہیں سکتا
جسکو سنسکرت میں परं रक्तसारता
کہتے ہیں۔ ارتھات آگ کی اعلے سے اعلے
حالت کو پہونچ سکتا ہے۔ لیکن

न चोदकतापस्य स्थिराश्र
योयत्नयमभ्यस्यमानः परा
प्रकाष्ठां गच्छेत॥

جل کے گرم کرنے میں ستھرتا موجود نہیں ہے
جس سے اُسکو تپانے تپانے اگنی روپ بنا
دیا جا سکے کیونکہ

अत्यन्त तापे सत्युदक परि
क्षयात्॥

باقی آئندہ

...راسلات

...نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

...شہر آریہ سماج کا سالانہ اُتسو

...۱۲-۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء کو ہونا قرار پایا تھا ...ام کو پنڈت بھوجدت جی اور لالہ وزیر چند ...پرچار و شالی دیاکھیان ہوئے - ۱۰- ستمبر ...کو ہارے پردھان لالہ کانشی رام جی ...کے چھوٹے بھائی کا یگیوپویت سنسکار ...ویدک ریتی سے پنڈت دیوی دیالو جی ...بھوجدت جی - لالہ وزیر چند جی دیر بہچاری ...دت جی نے کرایا - جالندھر سے لالہ بدری داس ...ایم اے - لالہ کرم چند جی بی اے - و لالہ ...لال جی بی اے شریک سنسکار ہوئے ...دری نے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی - بلکہ ...سب بہائی بڑی خوشی سے شریک سنسکار ہوئے ...شہر میں کسی پورانک سنسکار پر کبھی اسقدر ...لوگ نہیں ہوتے تھے - لالہ کانشی رام ...کی طرف سے مبلغ ۱۴ روپیہ مختلف ...ات و پنڈت صاحبان کو دان دئے گئے ...حاضرین کا سنسکار لڈوں سے کیا گیا - یہ سنسکار ...بڑی اُتم ریتی سے سماپت ہوا - اُسی روز بوقت ...بعد دوپہر کے شہر میں نگر کیرتن شروع ہوا ...کانشی رام جی پردھان آریہ سماج نوانشہر ...کے مکان سے نوانشہر - جالندھر و راہتوں کی ...بھجن منڈلیاں نگر کیرتن کے لئے روانہ ہوئیں

اور ہر ایک بازار و گلی کوچہ سے گاین کرتی ہوئیں قریب ۷ بجے شام کے منڈپ آریہ سماج میں واپس آئیں - اس عرصہ میں لالہ وزیر چند جی ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین کے اُپدیشوں و ہری کیرتن نے جو اثر شہر نوانشہر پر کیا - اُس کے وَرنن کی قلم کو طاقت نہیں ہے - لالہ وزیر چند جی کے اُپدیشوں نے مخلوق میں خاص کر ستریوں پر نہایت ہی عمدہ اثر ڈالا - اِس طرح سے ۱۰ - ستمبر کی کارروائی سماپت ہوئی اسی رات لالہ وزیر چند جی شہر سماج کے اُتسو میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئے -

۱۱ - ستمبر کی صبح کے ۷ بجے سے آریہ مہاشئے لالہ کانشی رام پردھان کے مکان سے چل کر نگر کیرتن کرتے ہوئے قریب ۸½ بجے کے منڈپ پر پہونچے - وہاں پنڈت صاحبان نے ہون کیا - بعد اُس کے ۱۵ منٹ تک بھجن ہو کر پنڈت دیوی دیالو جی نے پرارتھنا کرائی اور ایک منوہر اُپدیش دیا - اُس اُپدیش نے شہر والوں پر نہایت ہی اُتم اثر ڈالا - اور سب حاضرین جلسہ اُس اُپدیش پر عش عش کرتے تھے - اور پنڈت جی کی اعلےٰ لیاقت اور ودیا کی تعریف کرتے تھے - پھر آدھ گھنٹہ تک بھجن ہوئے - جن میں خصوصاً لالہ نند لال جی سکریٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کے اُتم بھجنوں اور ہارمونیم کے ساتھ گاین نے حاضرین جلسہ کو نہایت خوش کیا - قریب ۱۰½ بجے پنڈت بھوجدت جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا پر بھاوشالی دیاکھیان ویدک دہرم وشئے پر ہوا -

پھر دو بجے دوپہر سے کارروائی شروع ہوئی ۲ بجے سے ۳ بجے تک پرشن اُتر کے واسطے وقت مقرر تھا - لیکن کسی شخص نے کوئی پرشن باربار درخواست کرنے پر بھی نہ کیا - لالہ بدری داس

جی ایم - اے پلیڈر جالندھر شہر پوری ۳ بجے دیاکھیان کے لئے کھڑے ہوئے - اور قریب ۲۰ منٹ تک اُنہوں نے ستری شکشا پر دکھیان دیا اس موقع پر ستریوں کا خاص ہجوم تھا - تت پشچات پندرہ منٹ تک بھجن ہو کر پنڈت دیوی دیالو جی کا اُتم دیاکھیان دہرم وشئے پر ہوا - پنڈت جی کی منوہر بانی نے جو اثر سامعین پر کیا وہ بیان سے باہر ہے - بعد ازاں لالہ نند لال جی امرتسر نواسی پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے - اور اُنہوں نے اپنے لیکچر میں لوگوں کو درشایا کہ منشی اشیاء کا استعمال صحت کے لئے نہایت مضر ہے - دوران میں اُنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہہ بتلایا - کہ ہر دوار جیسی جگہ میں جسقدر شراب کا استعمال ہوتا ہے - اُس قدر کہیں نہیں - اُنہوں نے ہندوں کو اِس بات کی نصیحت کی کہ جب اُن کے پنڈے ہی ایسی گہری غار میں غرق ہیں تو اپنے مقلدوں کو کس طرح تاریں گے - اور یہہ بھی بیان فرمایا کہ نوانشہر سناتن دھرم سبھا کے جلسہ میں جو ان ہی ایام میں ہو رہا ہے دو گیلن شراب خرچ ہوئی اور یہہ بتلایا کہ ٹھیکہ دار شراب اِس جلسہ سناتن دھرم سبھا کا بڑا شکر گزار ہے - برخلاف آریہ سماج کے جلسہ سے اُس کو بڑی مایوسی رہی - لالہ نند لعل جی نے قریب ۴½ بجے اپنے لیکچر کو ختم کیا - اور نوانشہر آریہ سماج لالہ صاحب موصوف کا دھنیہ واد کرتا ہے کہ جنہوں نے باوجود اپنے ماتا کے سخت بیمار ہونے کے بھی ہمارے جلسہ کو اپنی حاضری سے رونق دی - بعد بھجن ۵ بجے پنڈت ہیمراج جی اُپدیشک نے اپنا دیاکھیان شروع کیا اُنہوں نے مہرشی سوامی دیانند کے مقصد کو جتلاتے ہوئے آریہ دھرم کی بزرگی ظاہر کی اور اِس بات کا ہندوں کو چیلنج دیا کہ

اگر کوئی شنکا آریہ دھرم پر ہو تو وہ نوارن کر لیویں۔ اس کے بعد قریب ۶ بجے برہمچاری گوروودت جی کا پربھاوشالی دیاکھیان ستہری شکش پر ہوا۔ قریب ۷ بجے شام کے کارروائی ۱۱۔ ستمبر کی ختم ہوئی اس روز قریب پانچ یا چھ سو مرد و زن کے حاضر تھے۔

۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۸ء کو ۷ بجے صبح سے جلسہ کا آغاز ہوا پہلے شہر میں نگر کیرتن کیا گیا پھر قریب ۸ بجے تک ہون ہو کر برہمچاری گوروودت جی نے پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات پنڈت ھیمراج جی کا اپدیش ہوا۔ اور بعد بھجنوں کے صبح کی کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ پھر دو بجے سے ۳ بجے تک دھرم چرچا کا وقت تھا لیکن کسی نے پرشن نہیں کیا۔ اسکے بعد بھجن ہوتے رہے۔ اس وقت لالہ دیا رام جی نواسی و لالہ جوت رام سٹوڈنٹ مشن کالج نوانشہر نواسی نے اپنے منوہر بھجنوں سے سامعین کو آنندت کیا۔ قریب ۲½ بجے پنڈت بھگودت جی کا منوہر دیاکھیان مورتی پوجن وشئے پر ہوا۔ پھر برہمچاری گوروودت جی کا لیکچر ہوا۔ قریب ۶ بجے کے لیکچر کی سماپتی پر پردھان سبھا نے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا دھنیہ واد ادا کر کے جلسہ کی کارروائی کو سماپت کیا چونکہ کئی کارنوں سے جلسہ کے واسطے پہلے نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ اس واسطے انترنگ سبھا نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر اپیل نہ کیا جائے۔ میں یہ بھی ذکر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ سناتن دھرم سبھا کا جلسہ جو کہ ۹۔۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ یہ قابل نوٹ تھا کہ انہوں نے دروازہ پر ایک اشتہار چسپاں کیا ہوا تھا۔ کہ کسی آریہ بھائی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے

۱۳۔ ستمبر ۱۹۰۸ء کی صبح کو سب اپدیشکان لاہور تشریف لے گئے۔ میں اُن سب آریہ بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تن من دھن سے پورے طور پر کامیابی دینے کے لئے کوشش کی۔

راقم
آریہ دھرم کا سیوک چرنداس کھتری
آریہ سماج نوانشہر

ستیارتھ پرکاش کا پٹھن پاٹھن

جناب کے بہو مولیہ پرچہ ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۷۔ بھادوں مطابق ۲۱۔ اگست ۱۹۰۸ء میں جو مہاشئے سنت رام صاحب اور سیکرٹری قائم گنج نے ٹائم ٹیبل لکھا ہے۔ وہ پسند خاص و عام اور بہت اپکاری ہے اور ہر آریہ پرش کو پورن لابھ کاری ہے کہ بلا مشقت ایسے اُتم گرنتھ کا پٹھن پاٹھن ہو جایا کرے۔ لیکن مہاشئے جی ایک اندیشہ اس بارہ میں مجھکو ہے وہ نویدن کرتا ہوں کہ جو پہلا اور دوسرا سملاس پہلی اور دوسری تاریخ کو پڑھنا لکھا وہ تو عین مناسب ہے۔ لیکن سملاس سوئم میں دوسری تیسری چوتھی تاریخ لکھی ہے۔ اسکا کیا باعث ہے اور سملاس دوئم کے ساتھ ۵ صفحہ سملاس سوئم کے لکھدیئے۔ جب پڑھائی کیا جس کے پڑھنے میں ۲۔۳۔۴۔ تاریخ صرف ہوں۔ اور پھر سملاس تیسرا ہی ۲۔۳۔۴۔ تاریخ کو پڑھا جاوے تب بھی بہت کم ہے۔ کیونکہ سملاس اول و دوم سے سملاس سوم کچھ زیادہ بڑا نہیں ہے۔ لہذا آنجناب کی خدمت میں و نیز جناب موصوف ٹائم ٹیبل کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس پر غور

فرما کر جواب سے مشکور فرما دیں اگر واقعی غلطی ٹائم ٹیبل میں ہے۔ یا کوئی [illegible] کا قصور ہے۔ البتہ ستیہ دھرم پرچارک [illegible] ۲۱۔ بھادوں ۵۔ ستمبر میں جو مہاشہ [illegible] جی صاحب گپتا اور سیکرٹری بنارس [illegible] فرمایا ہے۔ اُس سے میری بھی رائے اتفاق [illegible] کہ پہلے مہاشئے کے ٹائم ٹیبل کے موافق پاٹھ [illegible] طور پر کرنے سے چنداں لابھ نہیں ہو سکتا [illegible] یاد ہوتا ہی لابھ دائک ہو سکتا ہے۔ [illegible] گھیر دیال جی کی رائے کے موافق پاٹھ کرانا [illegible] مہاشہ سنت رام صاحب اور سیکرٹری قائم گنج کی [illegible] موافق نہیں۔ میری رائے میں ہے۔ بھادوں [illegible] بھی ٹائم ٹیبل مصنفہ لالہ سنت رام جی اور [illegible]

دھرم پرچار کرانیکا عمدہ موقع

آریہ گن اگذشتہ سالوں سے مجھے پوا [illegible] کہ بھجن منڈلی کے ساتھ پرچار کرنے میں [illegible] کامیابی اور عوام کے دلوں میں ویدک دھرم [illegible] نسبت پوری شردھا پیدا ہوتی ہے۔ لیکن [illegible] ملنے سے کسی دور جگہ باوجود بلاوے [illegible] کے حاضر ہونا مشکل رہا ہے۔ اسلئے ۱۰ اکتوبر [illegible] کے بعد منڈلی سمیت پورا ڈیڑھ مہینہ دورہ [illegible] نزدیک بلانے والی سماجوں میں جانے کا [illegible] ارادہ کر لیا ہے۔ جو جو سماج اس موقع [illegible] لابھ اٹھانا چاہے۔ وہ کرپا پتر دوارا [illegible] اٹھا دے۔ اور امور ذیل پر خاص دھیان [illegible] دیں (۱) منڈلی سوائے کسی مجبوری صورت [illegible] دو دن سے زیادہ ایک جگہ نہ ٹھہرے گی [illegible] (۲) ہر ایک سماج کو اُن کا خاص [illegible] پیسنجر [illegible]

درجہ سے زیادہ سہمی فیشی پر مجبور کیا جا وے گی (۳) سماجوں کے سالانہ جلسے بند و ملتوی رہنے دیگر مصارفوں سے سبھا کو امداد کم ہوئی ہے (۴) ویسے موقع پہ جبکہ لوگ سب ہند دہرم رکھشا کے لئے خاص جوش اور اتساہ رکھتا ہے۔ اسلئے آریہ پرشوں کو شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے فنڈ اتہ وید پرچار و گروکل آدی کو معقول امداد دلانے کا یہہ موقع ہوگا۔ خاص کر ان سماجوں کو جنہوں نے پچھلے سال جلسہ نہیں کیا اور نہ امسال ارادہ ہے۔ اسکے علاوہ رام نگر آریہ سکول کی بھی کچھ امداد ہو سکے۔ تو موجب شکریہ لیکن یہہ سوال مجھے کسی جگہ پرچار سے روک نہیں سکیگا۔ حالات اجازت دیں گے۔ تو صرف پرچار کو بھی حاضر ہوں گا (۴) بازار پرچار و نگر کیرتن کے علاوہ مقررہ جگہ کے پرچار میں بھی تعداد سامعین ہر جگہ صدہا تک پہونچی دیکھی گئی۔ اسلئے فراخ اور وسیع جگہ ہو سکے۔ تو پہلے انتظام سوچ لینا ضروری ہے۔ (۵) ہر سماج متعلقہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں جہاں سے بلاوا آوے حاضر ہونگا جہاں سے مجبور ہوں گا۔ چٹھی کے بعد دس دن کے اندر اطلاع دیدوں گا۔ (۶) مباحثہ چونکہ لیکچروں اور کتھاؤں سے بھی زیادہ سچ جھوٹھ کی تمیز کے لئے جوش اور حرکت دیتا ہے۔ اسلئے جہاں اس کا انتظام پریم سے ہو سکے اور بھی مفید ہوگا۔ (۷) سکرٹری صاحبان پرچارک میں درج ہونے کے بعد دس دن کے اندر اندر مطلع فرماویں۔ میں حاضری کی تاریخ کا پہلے ہی دیدوں گا۔

ویدک دہرم کا سیوک لچھمنداس
سکرٹری آریہ سماج و منیجر آریہ سکول
رام نگر ضلع گوجرانوالہ

پنڈت بھیم سین نے جو سوانگ اب کھیلا ہے اُس میں وہ پہلے سے ہی کمال رکھتے ہیں

پنڈت بھیم سین کی تبدیلی مذہب کے بارہ میں ہماری ایک دوست سے گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران گفتگو میں ہمارے دوست نے فرمایا کہ سوامی جی مہاراج کے وقت میں بھی یہہ پنڈت جی اسی قماش کے انسان تھے۔ اور اگرچہ ان حضرت نے اسوقت بھی شری سوامی جی مہاراج کو اپنی نیک نیتی کا یقین کامل دلانے کی کوشش عجیب چاپلوسی کے شبدوں میں کی تھی۔ لیکن وہ کبھی ان کی نمک مرچ والے شبدوں کے داؤں گھات میں نہیں آئے اور نہ کبھی انہوں نے اسکے قول و فعل کا پوری طور پر اعتبار کیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سے اس کی اندرونی تصویر سے واقف تھے۔ چنانچہ اس کے بارہ میں میرے دوست نے مجھکو پرچہ آریہ پترکا بریلی ماہ دسمبر ۱۹۰۱ء کا دکھلایا۔ کہ جس میں کچھ تھوڑی سی خط و کتابت مابین سوامی جی مہاراج اور ان حضرت پنڈت بھیم سین جی شائع ہوئی ہے۔ چونکہ پرچارک کے اکثر ناظرین نے اسکو نہیں دیکھا ہوگا۔ اسلئے ان کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں۔

سوامی جی مہاراج اپنی چٹھی تتی ماگشر بدی پنچمی روی وار سمت ۱۹۳۳ میں مقام اودے پور سے بنام منیجر ویدک ینترالیہ حسب ذیل الفاظ ان حضرت پنڈت بھیم سین کی تعریف میں رقم فرماتے ہیں

"آج اتینت ایوگتا کے کارن بھیم سین کو سب دن کے لئے نکال دیا ہے۔ اس کو کبھو نہ لگانا۔ کچھے کھاوے تو کچھ دہیان نہ دینا"

اب یہہ حضرت پنڈت جی سوامی جی مہاراج کو اپنی چٹھی تتی بھادوں سدی ۱۱ سنی وار سمت ۱۹۲۱ کے ذریعہ کس عاجزی کے الفاظ میں اپنے نشچے کا یقین دلاتے ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیے

"بہت پستکوں کے دیکھنے۔ ایکانت میں وچار کرنے گذشتہ آدی ودوانوں کے بچنے اور بہت سے سجنوں کے کہنے سے وچار ہو کر **سرب پرکار آپ کا سدھانت وید انوکول نشچے ہونے سے آپ کی پرتی بڑہی اب کوئی کارن آپکی اور سے چت ہٹنے کا نہیں ہے**"

ناظرین! چٹھی کی جن الفاظ کو موٹے حروف میں لکھا گیا ہے۔ آپ اسکو غور سے سوچیں۔ اور پنڈت جی کی آجکل کی سناتنی لیلا سے مقابلہ کریں۔ اس کے بعد پھر آپ کہتے ہیں اور پرتگیا دھارن کرتے ہیں۔

"آپ کے سمبندھ میں رہ کر آگے یا پیچھے کچھ بھی پرتی کول نہیں برتونگا۔ آپ سے کوئی بات کی ہٹ نہیں کرونگا۔ اور میں جیسا لکھ چکا ہوں و لکھتا ہوں یہ **بات وشواس یوگیہ ہے**۔ جب آپ اپنے سمبندھ میں رکھ کر پھر چار چھ مہینے برتاؤ دیکھیں گے۔ تو پریکشا سے نشچے آجاویگا ایک منشیہ کا سوبھاؤ ایک سا نہیں رہتا دیش کال وستو بھید سے بدل ہو جاتا ہے جیسی بدھی منشیہ کی پرتھم ہو۔ اور بیچ میں کئی کارن سے بدل کر پھر پورب اوستھا کو سویکار کرے۔ تو پھر اس میں ور دہتا ہو

جاتی ہے۔ پھر چلایمان نہیں ہوتا۔ جس سمے بیچ میں میری بُدھی میں بھرم پیدا ہو گئے تھے جب ضرور ہی آپ کے بہتیرے کھنڈن کو بروده جاننے لگا تھا"

اس سے بھی زیادہ ترشنچے دلانے کی غرض سے اور بھی نمرتاپورک پنڈت جی نے سوامی جی کو لکھا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تحریر سے ناظرین معلوم کریں گے۔

"میرے اوپر کرپا کر کے میری دوشش آپ یہ شیش جانتے ہیں سو آپ چت سے ہٹا دیجئے۔ کیونکہ میں سب دوشوں کو سمول چھوڑ دونگا۔ جن باتوں سے میری بُدھی میں بروده بڑھتا تھا۔ اب کداچت بھی نہ کروں گا۔ اب میرے پورے اتوبھوت اپرادھوں کو کشما کر کے اپنے چرن کملوں کے درشن کرائے"

ناظرین! پنڈت بھیم سین کو ان واکیوں کو دیکھئے۔ کہ کیسی نمرتائی ظاہر کر رہے ہیں لیکن کیا شری سوامی جی مہاراج نے ان پر وشواس کر لیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ بڑے دوردرشی تھے۔ چنانچہ اِن حضرت بھیم سین کے بارہ میں باوجود استقدر گن ما نمائی کے سوامی جی مہاراج بنام منیجر ینترالے ایک چٹھی میں حسب ذیل لکھتے ہیں

"بھیم سین کی جیسی تم نے ورتی سمجھی ہے ویسی ہی ہم بھی ورتی۔ اور ادھار لکی سمجھتے ہیں"

اس تھوڑی سی خط وکتابت سے ناظرین پر ثابت ہو جائیگا کہ پنڈت بھیم سین نے جو سوانگ نئے رپلی دھرم کا اب کھیلا ہے۔ اس میں وہ پہلے ہی سے کمال رکھتے ہیں۔ اور پورے کھلاڑی ہیں۔ اور اس سے سوامی جی مہاراج پہلے ہی اچھی طرح واقف تھے۔ لیکن افسوس تو اُن بھائیو پر ہے۔ جنہوں نے سوامی جی مہاراج کے کھنڈن میں شودھ کر کے ایسے حضرات کو اریسماج

میں گھسنے دیا۔ اور اُن کو بانس پر چڑھا دیا کہ جس سے وہ خوب پرورش پا کر اور خوب موٹے تازے ہو کر اب اُسی سماج کا گلا کاٹنے پر چھری لئے پھرتے ہیں۔ آئندہ ایسے مہاتماؤں کی اچھی طرح خبرگیری ہونی چاہئے۔ اور وقت پر دفعیہ ہونا چاہئے۔

نوٹ - یہ جملہ خط وکتابت ویدک ینترالے کے پرانے کاغذات میں موجود ہے۔ جس کا کچھ حصہ آریہ پتر بریلی کے اجمیری نامہ نگار نے شائع کیا تھا۔ اگر اس قسم کی جملہ خط وکتابت مکمل طور پر شائع ہو جاوے تو آریہ پبلک کو پورے طور پر پنڈت بھیم سین کا فوٹو نظر آجاوے

راقم
رگھوناتھ سہائے از ریاست بھرت پور

دیکھو ریاست نابھہ میں کیا ہو رہا ہے

اخبار وکیل امرتسر مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء ایک مضمون بعنوان "رئیس نابھہ کی روشن ضمیری" اخبار دارالعلوم دہلی سے نقل کرتا ہے۔ جسکو ہم ضروری سمجھ کر آریہ سماج کے لئے بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وھو ہٰذا۔

ہم نے تاریخ میں پڑھا تھا۔ کہ شہنشاہ اکبر ہر روز مختلف المذاہب علماء کو جمع کر کے اُن میں مباحثہ کرایا کرتا تھا۔ تحقیق حق کا اس سے بہتر اور کیا طریقہ ہو سکتا تھا۔ ہم کو اسبات کے معلوم کرنے سے بے انتہا مسرت ہوئی کہ ایک چھوٹی سی سکیل پر مہاراجہ صاحب نابھہ نے اس اکبری سنت کو پھر زندہ کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب ہر روز ایک سبھا جمع کرتے ہیں۔ اس میں سکھ جو مہاراجہ صاحب

کے ہم مذہب ہیں۔ اور ویدانتی۔ گیانی جوگی۔ مسلمان۔ عیسائی سب طرح کے چیدہ اور برگزیدہ لوگ جمع ہوتے ہیں مہاراجہ صاحب ہر ایک مذہب کی مذہبی کتابیں سنتے اور بذات خود اُن پر ریمارک کرتے ہیں۔ ہمکو مہاراجہ صاحب کے دربار کی یہہ حالت اس طرح معلوم ہوئی کہ مہاراجہ صاحب نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا کیا ہوا اول سے آخیر تک پڑھوا کر سنا اور چونکہ پڑھنے والا کم گو سا آدمی تھا۔ دوبارہ حکیم محمد صدیق صاحب نے سننا شروع کیا۔ جو شخص درپے تحقیق ہوتا ہے۔ اُس کو جابجا شکوک واقع ہوتے ہیں چنانچہ مہاراجہ صاحب ایسے شکوک کے نوٹ کراتے جاتے تھے آخرکار ایک دن حکیم محمد صدیق خاں صاحب نے عرض کیا کہ مترجم زندہ دہلی میں موجود ہیں۔ یہ تضعیف مصنف نیکو لند بیان یہہ شکوک اُن کے پاس عرض کئے جاویں۔ چنانچہ فارن منسٹر ریاست نے شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب کو بایمائے مہاراجہ صاحب طلبی کا تار دیا اور جناب ممدوح بہ تقاضائے حمیت اسلامی محض کار دین سمجھ کر بلا عذر اپنے مشاغل روز مرہ کو ملتوی فرما کر نابھہ تشریف لے گئے (نوٹ مولوی صاحب جیسے مقتدر اور ضعیف العمر پُرشتارتی سے آریہ سماج کو سبق لینا چاہئے) مہاراجہ صاحب کی طرف سے شرائط مہمانداری کا سرانجام بخوبی ہوا۔ چار دن مولانا صاحب نابھہ میں رہے۔ پہلے ہی دن سبھا میں مہاراجہ صاحب کے شکوک پڑھے گئے۔ اور مولانا صاحب نے فی البدیہہ اُن کے جواب بتلی دئے۔ ان بعد تحریری شکوک آتے رہے۔ اور ان کے جواب ادا کئے جاتے رہے۔ مولانا صاحب زیادہ دنوں دہلی سے غیر حاضر نہیں رہ سکتے تھے ناچار اُنہوں نے باوجود اصرار مہاراجہ صاحب

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج مالیرکوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۱۰ - ۱۱ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوگا - جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہیں وہ ۹ - اکتوبر کو ۱۱ بجے وہ صبح کو لودھیانہ سے سوار ہو جاویں - تاکہ نگر کیرتن میں شامل ہو سکیں

مراد آباد سے منتری سماج لکھتے ہیں کہ واہ رشک اتسو ۲۹ و ۳۰ نومبر کو قرار پایا ہے - اس موقع پر پنجابی مہاتما اور اپدیشک مہاشے ضرور پدھاریں - نیز ہر منتری سماج سے نویدن ہے کہ اپنی اپنی سماج کے سبھاسدوں سمیت اس موقع پر ضرور پدھاریں - اور مہاشے برج لال جی لاہور نواسی - ولالہ دیوراج جی جلندھر نواسی - ومہاشے منشی رام جی اس موقعہ پر ضرور تشریف لاویں اور ممبران سماج ہذا کو مشکور کریں - ممبران سماج ہذا کو صاحبان مذکور کی تشریف آوری کا کمال شوق ہے

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ - ۱۴ - ستمبر کو کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا - پنڈت دولت رام لالہ وزیر چند سادھو پرمانند اور دیوان منگل سین کے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور منوہر دھرم اپدیش ہوئے پہلے دن جلسہ چندہ ہوا اور دوسرے روز ٹون ہال میں - لالہ وزیر چند نے دیر پر چارفنڈ کے لئے اپیل کی - جس پر سوا نو سو روپے مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا - ۶۲۵ روپیہ نقد اور تین سو وعدہ - آٹھ نئے ممبر ہوئے - ۱۴ کی شام کو نگر کیرتن ہی خاطر خواہ کامیابی کے ساتھ ہوا

جگادھری میں پنڈت رشی رام اپدیشک نے تین روز تک دھرم پرچار کیا - جس کا پربھاؤ بہت اتم پڑا - ایک برہمن دیوتا نے اپدیش سن کر انس پکشن کے تیاگ کا پرن کیا - یہاں کا سماج عرصہ سے خفتہ حالت میں ہے - یدی دو ہفتہ تک یہاں لگاتار پرچار ہوتا رہے - تو از سرنو سرسبز ہونے کی آشا ہے - منتری پرتی ندھی سبھا دھیان دیں

دھیان یوگ پرکاش

یہہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے - جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرل سے بدہی لکھی گئی ہے - پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدہی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دیکھا دیبا ہی کہتے ہیں (۴) ستنبھ بدہی (۵) اگر بیاوان بدہی (۶) وبربہ چڑہانے کی بدہی - جس کے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور لابہہ پستک کے دیکھنے سے ہوسکتے - قیمت ایک روپیہ چار آنہ ۱۰۷ - ۳ صفحہ کی پستک ہے اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے - دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابہہ میں ملے گی - ۱۰ پستک لینے والے کو ۲۵ فیصدی کے حساب سے کمیشن ملیگا -

ایک دفعہ

ضرورت

آریہ سکول گنگن وال علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ کے لئے ایک ماسٹر کی ضرورت ہے - جو انگریزی میں انٹرنس پاس ہو - تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار - اور اگر دوسری زبان اس کی سنسکرت ہوگی - تو تنخواہ ۱۸ یا ۲۰ روپیہ ماہوار ہوگی - صرف آریہ سماج کے سبھاسد درخواست کریں - اور نقول سند ات ۳۰ نومبر تک من لکھت پتہ پر آدیں - المشتہر بہیو دیال چودہری منیجر آریہ سکول گنگن وال ریاست مالیر کوٹلہ

ایکدفعہ

ضرورت - ویدک پریس اجمیر کیواسطے ایک منیجر کی تنخواہ ۳۰ مع وعدہ ترقی - ہندی اردو - انگریزی میں حساب کتاب رکہنا ہوگا - خط وکتابت کرسکتا ہو آریہ

ویدانت درشن

مع تفسیر ویدانت سدھا

ناظرین! جن کو جیو برہم کی بابت غور رفکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اُپ نشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں اور برہم ودیا کے شائق ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت میں ادویت باد کے اول پرچارک سوامی گوڑ پادا چارج تھے۔ ان سے پیشتر آریا ورت میں ادویت باد پھیلا ہوا۔ یا برہم باد کا کوئی چرچا نہ تھا، جب کہ پورانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو پھر چاہے کیسے ہوتا پورانے رشی مہرشی اعلےٰ درجہ کے آستک تھے۔ ان کو ادویت بادی یا مایا بادی بتلانا ان پر اتہام لگانا ہے۔ پسیہ وان شنکراچاریہ یا خود شنکراچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ تر پرچار ہوا جس وقت سے انہوں نے مصنوعی بیراگیہ کا اُپدیش کیا تب ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا نیان کر کے الیشور بیگم ہو گئے۔ ان الیشور کے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گڑھے اور تاریک غار میں گر جاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اس پوشیدہ آستک باد کا کھنڈن وتردید کیا جائے۔ اور الیشور جیو کے حقیقی سوروپ کو دلپذیر نقش کیا جاوے۔ ان لوں کے دلوں میں الیشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے اُتم ہرکش کو مضبوط بنا پاہار تہک ستیہ روپ پھل لانے کے قابل بنایا جاوے۔ امید ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالفرد ہماری ویدانت سدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی بیاس کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جبکہ کم ازکم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین ماہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاوے گا۔ اگر اس عرصہ میں چار سو درخواست پوری ہو گئی۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا۔ اس گرنتھ کا حجم قریب آٹھ سو صفحہ کا نذر رائل آٹھ پیجی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ قیمت پیشگی بھیجنے والوں کو صرف چار روپیہ میں دی جاویگی۔ جو خریدار پیشگی دام بھیجنا چاہیں۔ اول ہمکو اطلاع دیویں۔ ان کو دام ارسال کرنے کی اطلاع درخواستیں پوری ہونے پر کام شروع کرنے کے وقت دی جاوے گی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد زائد کمیشن میں ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں مکھو شریان پنڈت نارائن دت جی سدھ نیائی بھوشن شکھیہ ادھیاپک گروکل سکندرآباد اور شریان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گروکل برندابن و دیگر ویدوان شریوں اور دوستوں سے ہم کو کامل مدد ملے گی۔ اور شریان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل ہردوار اسکو پڑتال کریں گے ساتھ ہی ان کی رائے بھی گرنتھ پر اپرت پُیع کر دی جاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لئے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اس کی تیاری کے لئے بہت عرصہ سے مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کیجاویگی

(۳) جیسی اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیرات اس سے منزہ ہوگی۔ حروف اور لفظوں کا خیال رکھ کر ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاوینگے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک تعلقات دکھلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاو کہا جاویگا۔ اس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی (پد آنکت بھاشا) میں معنی درج ہوں گے

المشتہر

بھیم سین شرما۔ گروکل کانگڑی۔ ہردوار

مطبع سنتو دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام ساہی ملشی رام جی چھپا سو چھپا اور شائع ہوا

ओ३म्

L 39 جسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — L 39 جسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی

مطبوعہ ۲۵-اسوج سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۰-اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء - شکروار جلندھر شہر — نمبر ۳

قواعد اخبار

...یشن صاحبان ہوئے سے درخواست ...اخبار بند کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب بیوپے ...کا بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس ...دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو ناحق زیر بار ...ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ سے ...صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ...اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

...نمونہ کے پرچہ کے لیے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

...اشتہارات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ ...مخواہ دھوکے میں پڑنے اور نقصان اُٹھانے کا ...اندیشہ ہو۔ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	ششماہی بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لیے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لیے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہو گی بحساب فی سطر کالم شمار کر کے بھیجا دیگی۔ کل اجرت یکمشت آنی چاہیے ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون یکم کاتک یکم بیساکھ یکم ماگھ۔ المشتہر منیجر

پرچارک کے بقایا حساب کی بیباقی

کے لیے نویدن

گزشتہ اشاعت سے آگے

نمبر	نام	بقایا
۱۳۰۸	مہاشے سوہن سنگھ صاحب کیسر گنج ڈاکخانہ قصور	[illegible]
۱۳۲۲	لالہ حکومت رائے و نہچند اسٹیشن وارڈن ساکن میانی ضلع شاہ پور پنجاب	[illegible]
۱۳۳۲	لالہ بورا داس صاحب مٹھا ٹوانہ ضلع گوجرانوالہ	[illegible]
۱۳۳۴	لالہ گیان چند صاحب تحصیلدار ریاست نالاگڑھ	[illegible]
۱۳۳۶	مہاشہ جوتی رام صاحب رئیس موضع بھل پور ڈاکخانہ چھبرامئو ضلع فرخ آباد	[illegible]

۱۳۶۴	لالہ سوہن لال صاحب منشی کارکسیبران بہدراوہ علاقہ ریاست جموں	عہ/
۱۱۶۶۰	بابو ہزاری لعل بجنور	پچہ/
۱۱۷۰۱	بابو گوبردھن سنگھ صاحب سکرٹری گوری سبھا لکھنؤ	۱۱/
۱۳۴۶	بابو ڈی . اے گپت معرفت پوسٹ ماسٹر ہانگ کانگ	۱۲/
۱۳۸۹	منشی نارائن سنگھ صاحب درس تحصیل سکو چر خان سابق ٹراہلی	۱/
[illegible]	مہاشہ مہاں سنگھ صاحب آزاد گجرات پنجاب	۲/
۱۳۸۸	صاحب سکریٹری آریہ سماج داتا گنج ضلع جہانپور	۱۵/
۱۳۸۷	لالہ رام داس درگادت لاہور کوچہ بابیاں	۴/
۱۴۰۵	مہاشہ شیام سندر لعل صاحب ماتھر سی گلی شیشہ والی	۴/
۱۴۰۸	لالہ ہر نام داس صاحب پوری ناظر گجرات پنجاب	[illegible]
۱۴۰۹	بھولا ناتھ شرما مدرس یوب شہر ضلع حصار	۷/
۱۸۵۰	لالہ بالکشن چوپڑہ معرفت لالہ پنڈیداس دوکاندار چھاؤنی پانڈلے ٹرینیں پورٹ مین	[illegible]
۱۸۵۶	پنڈت بالمکند صاحب ایجنٹ رائے بہادر لالہ میلارام صاحب رئیس اعظم لاہور - اوکاڑہ تحصیل گوگیرہ ضلع منٹگمری	۲/
۱۸۶۴	سادھو ہر دیال صاحب چک نمبر ۱۰۲ ٹبے والہ ڈاکخانہ کبیر والہ تحصیل بل لائل پور	۱۲/
۱۸۶۶	مہاشہ راج بہادر سنگھ صاحب رئیس سون ڈاکخانہ سچنڈی ضلع کانپور	[illegible]
۱۸۶۸	صاحب سکرٹری آریہ سماج بیلوں ضلع بلند شہر	۱۳/
۱۸۷۰	بابو نرائن داس صاحب معرفت مسٹر کارٹ رائٹ ٹنوزانور کو چین ریلوے ملایا کوسٹ	۱۳/

المشتہر
ستی ام آریہ اسسٹنٹ منیجر

قیمت ہمیشہ کیلئے گھٹا دیگئی

علاوہ اُن پُستکوں کے جنکی کمی قیمت کا نوٹس پہلے نکلتا رہا ہے کمپنی نے اور پُستکوں کی قیمت ہمیشہ کے لئے کم کردی ہے - فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

(نصف قیمت)

مول کھنڈ ورشنونکی قیمت آخیر ستمبر ۱۹۰۲ء تک بجائے ۴ کے ۱۰ کر دیگئی ہے

نئی پُستکیں جو فہرست کُتب کے شایع ہونیکے بعد تیار ہوئی ہیں

(انگریزی)

پنڈت گورودت جی کے ورکس حصہ دویم قیمت ۱۴؍ - ابولز اوف فلیش ایٹنگ - یعنے گوشت خوری کی بُرائیاں قیمت ۶ پائی - ٹرمی نالوجی اوف وی ویداز یعنی ویدوں کے صحیح ارتھ کرنے کا اصول قیمت ۲؍ - ستیارتھ پرکاش کا سملاس دویم قیمت ۱؍۶ پائی - ستیارتھ پرکاش کا سملاس گیارہواں قیمت ۱۲؍

(اردو)

نِت کرم گٹکا جسمیں پانچوں یگیوں کی سمپورن ودھی اور اُن کے کُل منتروں کے اردو شبدارتھ - اور پدچھید علیحدہ علیحدہ درج ہیں - مرتبہ شریمان لالہ جیون داس پنشنر لاہور ۲۰؍ - سندھیا جسمیں مفصل ارتھ - شبدارتھ اور پدچھید معہ پوری ودھی کے درج ہیں مرتبہ لالہ صاحب موصوف ۰

(ہندی)

سنگیت ساگر حصہ اول یعنی گنجینہ بھجن مرتبہ لالہ جیون داس پنشنر قیمت ۴؍

پنڈتونکی ضرورت

کمپنی میں دو سنسکرت ودوانوں کی ضرورت ہے - تنخواہ ۲۰ روپیہ سے ۳۰ کا اور ۳۵ سے ۵۰ تک ماہوار دیجاویگی - درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں

المشتہر
منتھر واس توہری مینیجنگ ڈائرکٹر پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور ۔ [illegible]

سنسار کی گتی

دونوں ہی قوم کی محبت کا دم بھرتے ہیں

الہ آباد کا کائستھ سماچار جب سے اردو انگریزی ہوئے ہیں آیا تب سے اس نے سچ مچ ہی چولا بدل لیا ہے۔ نام تو کائستھ سماچار (محدود) لیکن کام فراخدلی کے صرف شاید ہی کوئی دوسرا مقابلہ کر سکے۔ گذشتہ پرچہ میں دو مضامین ایسے لکھے ہیں جن کا ہندوؤں کی قومیت سے تعلق ہے۔ پہلے صاحب نے "ہمارے نوجوانوں کا مذہب" زیر بحث لاتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ ہر مذہب۔ آریہ وغیرہ سب مذہب کو خراب کرنے والے ہیں۔ صرف انجیل کی تعلیم ہے جو ہمارے نوجوانوں کو لامذہبی سے بچا سکتی ہے۔ ہیں تو آپ ہندو اور ان میں سے بھی کائستھ۔ اور بار بار اپنے ہندو ہونے کا یقین بھی دلاتے ہیں۔ لیکن ان کی تحریر ظاہر کر رہی ہے۔ کہ آپ نے جن مذہبی خیالات کی نسبت ایسی بے باکانہ رائے دی ہے۔ انکا لٹریچر بھی شاید ہی پڑھا اور جن لوگوں پر رائے زنی کی ہے ان کے جیون کا بھی شاید ہی کم ملاحظہ کیا ہے ورنہ آریہ سماج کو ہندو دھرم اور کرسچیانٹی کا رقیب ظاہر نہ کرتے۔ میں نہیں کہتا کہ جب تم مضمون کی واقفیت میکس میولر اور ولسن کے ترجموں سے بڑھکر نہیں ہے تو وہ کیونکر آریہ سماج کی تعلیم کی نسبت رائے دے سکتا ہے کائستھ صاحب کا خیال ہے یہ جملہ پڑھ جو ان بائیبل پڑھتے ہیں۔ لیکن رگوید کی مشکل شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔ اگر راقم مضمون کو سچائی کی خواہش ہے۔ تو آریہ سماج کے ممبروں سے ملیں تب ان کو معلوم ہوگا کہ ایسے بہت سے آریہ موجود ہیں جنہوں نے نہ صرف رگوید کو ہی پڑھا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی ان کی بیاری انجیل کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی تسلی کر لی کہ جو کائستھ صاحب کی نظروں میں پاک کتاب ہے اس میں بہت سی نالائق کہانیاں درج ہیں۔ اور جسکو انہوں نے زندگی کا معراج سمجھا ہے۔ جو واقعی لڑکوں کا کھیل ہے۔ یہ تو ایک طریقہ ہندوستان کو درست کرنے کا ہے۔ دوسرا طریقہ اسی رسالہ میں پنڈت مادھو رام صاحب وکیل انبالہ نے ظاہر کیا ہے۔ آپ نے برخلاف کائستھ صاحب راضی نامہ کو ہی قومی ترقی کا معراج ظاہر کیا ہے۔ آپ کی رائے میں آریوں۔ برہموؤں۔ سکھوں۔ ہندوؤں تہیاسفسٹوں وغیرہ کو چاہیے کہ باہمی اتحاد کر کے شیر و شکر ہو جاویں۔ قومیت کی ویدی پر ہر طرح کے عقیدوں وشواسوں اور سچائیوں کو قربان کر دیویں۔ ایک طرف ہر ایک پرانی چیز سے پرہیز کی ہدایت۔ اور دوسری طرف ہر ایک نئی پرانی چیز کا بے اصولا ملاپ۔ عجیب طرح کی اخلاقی تعلیم کا مجمع کائستھ سماچار بن رہا ہے۔ میں پنڈت مادھو رام جی کی توجہ کائستھ صاحب کے مضمون کی طرف کھینچتا ہوں۔ اور ان سے استدعا کرتا ہوں کہ پہلے اس قسم کے بھائیوں کے ساتھ راضی نامہ کر کے انہیں راہ راست پہ لاویں پھر آریہ۔ برہمو اور سکھ بھی ان کی ڈانٹ ڈپٹ کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

اپنی ریاست کے نئے عہدنامہ کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا کہ "برطانیہ اعظم عہدنامے کو توڑتی نہیں بلکہ عطا کرتی ہے"! اسپر شور و شر مچا۔ وزیر نے اپنے نائب کی غلطی بیان کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا۔ لیکن دنیا کے سلاطین کی نبض کو جانچ لیا۔ اب فرانس کے صیغہ جنگ کے نائب وزیر نے فرانس کے دشمنوں کے برخلاف ایک سپیچ میں جنگی سپرٹ کا اظہار کر کے اس کے لئے تیاری کا ذکر کیا۔ اسپر شور و شر مچا جس پر فرانس اعظم کو ایسی غلطی کے لئے ہو ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا اس سے بڑھکر شور مچا! خیر نبض دیکھنے سے ہی مطلب تھا۔ وزیر اعظم نے یہہ کہکر ٹال دیا کہ دعوت کی شراب میں مست ہو کر جو کچھ کہا جاوے اسے پبلک کی پالیسی قرار دینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً دنیا کی سلطنتیں ایک دوسرے کی نبض دیکھتی رہتی ہیں۔ اور کمینگاہ میں شست لگائے رہتی ہیں ہر ایک ملک دوسرے کے ہلاکت کرنے کے لئے طیار رہتا ہے۔ زیادہ تر افسوس اسلئے ہے کہ یہ سب ایک دوسرے کی تاک میں لگے ہوئے جیسے اس آدمی کی شاگردی کا دم بھرتے ہیں۔ جسکا عقیدہ یہ تھا کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال اسکے روبرو کر دو

لائق حکیم نبض ہی دیکھا کرتے ہیں

دلی کے مشہور حکیم محمود خان کی نسبت مشہور ہے۔ کہ جب کبھی مریض پہلے پہل ان سے رجوع لاتا تو اس کی نبض بڑی بے پروائی سے دیکھ کر بے دھڑک نسخہ لکھ دیتے۔ وہ نسخہ محض آزمائشی ہوا کرتا تھا۔ جس سے مرض کی اصلیت کھل جاتی تھی۔ اور پھر اصل علاج شروع ہوتا تھا۔ یوروپ کے لائق مدبران ملک بھی اسی حکمت کے اصول کی پیروی کرتے ہیں دنیا کے سلاطین کی نبض دیکھنے کے لئے سلطنت کے وزیر اعظم جانچ جاتے ہیں کہ دنیا میں ان کی کیا وقعت ہے۔ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ برطانیہ اعظم کے نائب وزیر خارجہ نے جاپان کے ساتھ

لارڈ کرزن کی تعلیمی کمیشن کے برخلاف آواز

لارڈ کرزن کی تعلیمی کمیشن سے برخلاف چاروں طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔ کمیشن کی رائے سے جن امور میں بابو گورو داس بنرجی صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ نے اختلاف کیا تھا۔ ان کی بناء پر ملک کے مختلف حصوں میں جلسے ہو کر عرضداشت گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجے جا رہے ہیں۔ لیکن کیا اس آواز کو کوئی سنیگا؟ میری رائے ہے کہ لارڈ کرزن نے اپنی رائے کو بدلنے کی نیت سے افتتاحی تقریر نہیں کی تھی۔ غیر ممالک میں حکومت کرنا کچھ ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے۔ ہندوستان میں انگریزوں نے یہہ گر دفتر پڑھ لیا ہے۔ کہ اگر اپنی رائے

کو بدلیں گے تو گورنمنٹ کمزور سمجھی جاوے گی میری رائے میں اس سے بڑھ کر اور کوئی غلط اصول ہو نہیں سکتا۔ اگر بقول انگریزوں کے یہ سچ ہے (جیسا کہ میں بھی اس کو سچ مانتا ہوں) کہ ہندوستانیوں کی نالائقی اور آپس کی پھوٹ کی وجہ سے انگریزوں کی حکومت اس جگہ لازمی تھی۔ تو راستے بدلتے ہیں کوئی بھی ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی رعب و داب میں فرق آتا ہے۔ ویدک دھرم کی تو خاص ہدایت ہے۔ کہ "ستیہ کو گرہن کرنے کے لئے سرود اُدّت رہنا چاہیئے" لیکن اس وقت دھرم وغیرہ کی آواز کو کون سنتا ہے۔ میری رائے میں جب امور سلطنت کے لئے سچا دھرم راہبر سمجھا جاتا تھا۔ اُسوقت انسانوں کو بہت اچھا انصاف مل سکتا تھا۔ جب یہ یقینی امر ہے کہ جو کچھ وائسرائے یا کسی گورنر کے منہ سے نکل جاوے۔ اُس کا پورا کر دینا فرض سمجھتے ہیں۔ تو ایسے نتیجوں کو بدلنے کی کوشش میں وقت ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے

نہ کریں گے نہ کرنے دینگے

جب بوئیر جنرل بوتھا۔ ڈی لارے اور ڈی ویٹ پہلے پہل انگلینڈ کو گئے تو انگریزی اخبار دیگر ممالک پر طعنہ زنی کرتے تھے۔ اور بوئیروں کو یقین دلاتے تھے۔ کہ جو لوگ انہیں جنگ کو جاری رکھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ وے ہرگز ان کی مدد نہ کریں گے۔ اور شیخی بگھارتے تھے۔ کہ آخرکار انگلینڈ ہی ان کا مددگار ہوگا۔ لیکن جب بوئیر جنرلوں نے اپنے آدمیوں کی تباہ حالت بیان کر کے سرکار برطانیہ سے چار چند مدد کی درخواست کی ہے۔ جس پر اب پرنٹس

اخبار نویس پھر شور مچا رہے ہیں۔ وے بوئیروں کے اس عمل پر اظہار ناراضگی کرتے ہیں۔ اور ان پر ناشکرا پن کا الزام لگاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب گورنمنٹ برطانیہ کی مدد بوئیروں کے برباد شدہ آدمیوں کو از سر نو اُٹھانے کے لئے کافی نہیں ہے تو دیگر ممالک سے اُن کا مدد مانگنا کیوں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اگر اہل برطانیہ اس قدر حس کی طاقت رکھتے ہیں کہ بوئیروں کا دوسروں کے ساتھ تعلق اُنہیں ناگوار گذرتا ہے۔ تو بہتر طریقہ اس دقت کو دور کرنے کا یہ تھا کہ انگلینڈ کے باشندے اپنی گورنمنٹ کی پبلک پالیسی کو مدنظر رکھ کر خود پرائیویٹ چندہ سے بوئیروں کی مدد کرتے۔ بجائے اس کے دوسروں کو بھی بوئیروں کی مدد سے روکنا انصاف نہیں ہے۔

چاء کی چاہ میں بنگالی تو غرق ہو چلے

پائونیر کا بنگالی نامہ نگار لکھتا ہے "پیسہ پیالہ والی چاء نے ہندوستانی بنگالی کو فتح کر لیا ہے یا یوں کہو کہ فتح کرنے کے قریب ہی ہے۔ کلکتہ کے بنگالی بابو علی الصباح اُٹھنے کے لئے مشہور نہیں ہیں۔ لیکن پیسہ فی پیالہ والی چاء کی دوکانوں پر سورج اُدے ہونے سے پیشتر ہی ہجوم لگتا ہے گرم بنی ہوئی چاء گلیوں میں کلبوں اور دیگر دفتروں میں بکتی ہے۔ ...... یہ بھی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ان کلبوں کی معرفت زنانہ لیڈیوں میں بھی دیسی زبان کے اشتہاری پرچے بانٹ کر گرم پیالہ چاء کی محبت بڑھائی جاوے جس کام پر انسان کمر باندھ لے اُس میں کامیابی ضرور ہوتی ہے۔ اگر بنگالی بابوؤں کی مخالفت بھی ویسی ہی زندہ ہوتی جیسی کہ چاء کا رواج دینے

والوں کی کوشش زبردست ہے۔ تو ممکن نہ تھا کہ وے اس مہلک پیالہ سے کلکتہ کو بچا سکتے لیکن افسوس! بدبخت ملک کے باشندوں نے کبھی کام میں بھی استقلال کو قائم رکھنا نہیں سیکھا۔ اُن کی مجلس اور کوششیں چند روزہ ہوتی ہیں۔ اُن کے اندر استقلال کا مادہ نہیں ہوتا کسی تحریک کی طرف لگاؤ ڈالو جو جو باتیں ان کی آغاز میں تھیں اس وقت اُسکا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دیتا انڈین نیشنل کانگریس اس ملک کے اعلیٰ سے اعلیٰ دماغوں کی متفقہ طاقت کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کیا اُسکی وہی حالت ہے جو دس برس پیشتر تھی۔ دن بدن جوش سرد ہوتا جاتا ہے۔ اور کام کرنیوالے سست پڑتے جاتے ہیں۔ جن جوانوں کے اندر کامیابی کی موقعہ پر مضبوط رہ کر کام کرنیوالے ہی نہیں سکتے اُنکی ہستی بطور ایک پولیٹکل جماعت کے نہایت ہی مشکل ہے

کیا جاپان کو بھی لے ڈوبینگے

اِسوقت چاروں طرف سے "جاپان چلو جاپان چلو" کی صدا سنائی دیتی ہے۔ صرف بنگال ہی نہیں پنجاب ہی نہیں۔ کُل ہندوستان جاپان کی ایک ایک بات پر موہت ہو رہا ہے۔ جاپان کی فوج۔ جاپان کی تجارت جاپان کا کافور۔ جاپانی اخبار۔ غرضیکہ جاپان کی جوتیوں کی بھی تعریف ہندوستانیوں میں قدر ہو رہی ہے۔ اور جاپانی بھی ہندوستانیوں کی ظاہری بزرگی پر بھولے جا رہے ہیں۔ مذہبی کانفرنس میں اسلئے التوا کیا گیا کہ ہندوستانی زیادہ تعداد میں جمع ہو سکیں۔ لیکن کیا "جاپان۔ جاپان" کی پکار ہندوستانیوں کے مردہ جسموں میں روح پھونک سکیگی؟ جن ہندوستانیوں کے اندر اپنی طاقت موجود نہیں وہ سہارے سے بوجھ سر پر رکھ کر بھی کیسے چل سکینگے؟ میں نہیں جانتا اس نئے سمبندھ سے جاپان کو کیا فائدہ ہوگا؟ اگر درحقیقت اسقدر ہی امید ہوتی کہ نقصان برداشت کر کے بھی جاپان ہندوستان کا کچھ بھلا کر سکیگا تو امر دیگر ہے لیکن یہاں تو باتوں کی اسقدر عادت ہے کہ باتیں کرتے کرتے دوست کو بدظن ہی کرا دیں اور آپ ایک کونے دبک بیٹھیں۔ کوئی زمانہ تھا کہ انگریزی اخبار بہت پہلو سے

اپدیش (24)

यदा ऽ तमस्तन्न दिवा न रात्रि
र्न सन्न चासच्छिव एव केवलः
तदक्षरं तत्सवितुर्वरेण्यं प्र
ज्ञा च तस्मात् प्रसृता पुराणी
॥ ॥ ॥

منشیہ کا آتما چاروں طرف سے اندھکار سے گھیرا ہوا ہے۔ جدھر نگاہ ڈالتا ہے۔ اُسکے بھی روپی نیتروں کو واپس ہی آنا پڑتا ہے دانکی ہو کر آخرکار مہاتماؤں کی شرن پکڑتا ہے دھرم میں جگیاسا کا ہی آغاز ہوتا ہے۔ رشی نے سب سے پہلے عیضا کے تیاگ دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ دلیلوں سے قائل ہو کر ان کے سر دہا تیاگ میں پرورت ہوتا ہے۔ کنتو پرانے سنسکار اُسے کچھ نہیں کرنے دیتے۔ تب رشی ہدایت دیتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے شوچ کا ابھیاس کر۔ جسم کو پانی سے۔ من کو ستیہ سے۔ آتما کو ودیا اور تپ سے اور بدھی کو گیان سے جب شدھ کر لیتا ہے۔ تو ہنسا کی عادت خود بخود دور ہو جاتی ہے۔ سارا سنسار متر ہی متر درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ پھر ستیہ کا پالن کرنے لگ ہوتا ہے۔ کرم اور بانی تو درکنار من میں استیہ کا دھیان بھی نہ کرنے کا ابھیاس شروع کرتا ہے۔ یہاں پھر لالچ ادھک ہوتا ہے۔ جسکو روکنے کے سنتوش کا ابھیاس کرایا جاتا ہے اس منزل سے ہی گذر کر ابھی تک دوسروں کا دھن بکار لینے کی عادت نہیں جاتی۔ اُسوقت تیاگ کا ابھیاس کرنا پڑتا ہے۔ دہرم پر جان بھی چلی جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ کنتو کشٹ ہو جاوے اور دہرم کا راستہ نہ چھوٹے۔ جب ایسی

اوستھا ہو جاتی ہے۔ تب منشیہ کام بلی کے ترجیہہ یانوں (دشمنوں) کو سہن کرنے کے یوگیہ بنتا ہے۔ اُسوقت برہمچریہ کو درت دھارن کرنیکا ساہس کر سکتا ہے۔ لیکن برہمچریہ کا برت کیسا کٹھن ہے! اسے وے پُرش ہی کچھ جانتے ہیں جنہیں کام بلی سے مقابلہ پڑا ہے برہمچریہ کی درڑھتا کے لئے مہاتما پُرش سوادھیائے کی مہما ورنن کرتے ہیں۔ پرماتما کے نج نام اوم کا جاپ اور اُس کے اننت ارتھوں کے اندر آتما کو غرق کر دینے سے برہمچریہ برت کا پالن سمبھو ہو سکتا ہے۔ اس برت کے پورن ہوتے ہی پرماتما پر پورن وشواس ہونا چاہئے۔ برہمچاری سب کام پرماتما کے ہی ارپن کر دیتا ہے۔ تب ہی اُسکا موہ سنسار سے دور ہوتا ہے۔ اس طرح پر ویراگیہ وان ہو کر جلد وشیوں سے بری ان ن پرمیشور کی پراپتی کا ابھیاس کر سکتا ہے اُسی ابھیاس میں پہلے پرماتما تک پہونچنے کے سادھنوں کے لئے ٹھیک آسن بیٹھنے کی آوشیکتا ہے۔ پھر پرانایام سے من اور اندریوں کو وشیوں سے علیحدہ کر کے پرتیاہار کا سادھن کر کے دھارنا اور دھیان سمادھی اوستھا تک پہونچتا ہے۔ اُسی ہی اوستھا میں مکت جیو آتما کی کیا حالت ہوتی ہے؟ اسکا اُتر سوائے مکت رشیوں کے اور کون دے سکتا ہے؟ پس رشی فرماتے ہیں کہ وہاں نہ دن ہے اور نہ رات ہے۔ جب وہاں اندھیرے کا نام ہی نہیں۔ جب پرکاش ہی پرکاش کا راجیہ ہے۔ تو دن اور رات کی تمیز کیا! یہ بنا ہوا جہان کیا دکھائی دیتا ہے اور پھر پرکرتی کی طرف ہی کب توجہ ہوتی ہے پرکرتی موجود ہے۔ سارا سنسار موجود ہے۔ سورج کے گرد پرتھوی اور گرہ گھوم رہے ہیں۔ ایسے انگنت سورج منڈل بڑے بڑے سورجوں کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن برہم دھام میں پہونچنے والے مکت آتما کے لئے یہ سب کہاں ہیں۔ اُسے سوائے

پرماتم جیوتی کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے برہم دھام میں پہونچتے ہوئے اُسے چاروں طرف برہم ہی برہم دکھائی دیتا ہے۔ شانتی دھام میں نواس کرتے ہوئے اُسے کلیان سوروپ شیوجی مہاراج کے ہر سمے درشن ہوتے ہیں۔ جسکو حاصل کرنے کی کامنا ہمیشہ سے ودوان دھرماتما پُرش کرتے آئے ہیں۔ لیکن پرشن پھر ہوتا ہے۔ کیا محض کوششوں سے آتما کی شانتی ہو سکتی ہے۔ آتما چیتن ہے۔ اُسکی شانتی بغیر گیان کے کیسے ہو؟ جواب ملتا ہے کہ برہم دھام میں ایک ہی نہیں بلکہ دونوں برہم پہیں رہتے ہیں۔ جہاں برہم جیوتی کا پرکاش چاروں اور پھیل رہا ہے۔ وہاں اُس سے ہی ہمیشہ بہنے والی اُس کی شانتی ودّیا دید بھی مکت آتما کے چاروں اور بہہ رہی ہے۔ پر یہ یاد رکھیں گن! سانسارک وشیوں کے اندر شانتی کی تلاش ویسی ہی ہے جیسی بالو سے پیاس کو بجھانے کی کوشش۔ ان وشیوں سے آزاد ہو کر جب اندریاں اور من آتما کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور آنند دھام کے اندر پرکاش ہی پرکاش کے راجیہ میں وچرتا ہوا برہمانڈ کو انوبھو کرنا شروع کرتا ہے۔ اُس وقت آتما شانت ہو جاتا ہے جس شانتی کی تلاش میں جنگل اور بیابان بستی اور شہر چھان کر ڈالے۔ زمین اور زر اکٹھے کئے تھے۔ اُس شانتی کا ملاپ ان سب کو چھوڑنے پر ہوتا ہے۔ پر یہ ہزاروں ورگ! کیا پراکرت پدارتھوں کے ساتھ ہوئے تمہارے من اب تک اُس شانتی دھام کے لئے دیاکل نہیں ہوئے جس میں کیول ستیہ سوروپ پرماتما ہی براجمان ہیں

اوم شم

پرشن

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب!

بندہ چند سطور خدمت والا میں بھیجتا ہے ان کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرماویں - مدت سے بندہ کے دل میں ایک سنشے تھا - جس کے دور کرانے کی خاطر مدت سے آپ کی خدمت اقدس میں التماس کرنے کی دُھن لگی ہوئی تھی - مگر آپ کے بڑے بڑے عالم فاضل نامہ نگاروں کی تحریروں کو پڑھ کر حوصلہ نہ پڑتا تھا - اور خیال آتا تھا کہ بندہ ناچیز کس برتے پر ایسے علما و فضلا کے سامنے دست سوال کو دراز کرے - مگر آخر کار خلشِ نے آواز دی کہ جو شبہ دل میں پیدا ہوا اُس کا دور کرانا ہی بہتر ہے -

مترس از ذل پرسیدن

عالمی ارادہ شناسی ہو ہے -

ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۵۱۸ لغایت ۵۲۴ میں ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی درج ہے - اسپر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں

(۱) سمراٹ مہاراجہ یدہشٹر سے لے کر راجہ یشپال تک آریہ راجوں کی ۱۲۴ پشتوں نے ۴۱۵۷ سال کچھ ماہ وغیرہ سلطنت کی - اس حساب سے سمرا ٹ مذکور ۲۹۶۵ سال قبل از بیع راج گدی پر بیٹھے اور سمراٹ مذکور سے لے کر راجہ مہاپال (جسپر مہاراجہ وکرم آدتیہ والئی اُجین نے فوج کشی کی) تک ۱۲۰ پشتوں نے ۳۱۰۵ سال تک سلطنت کی یعنی راجہ وکرم آدتیہ سنہ ۱۲۰ ء میں راج گدی پر بیٹھے - جو کہ سمت کے لحاظ سے ۷۰ سال قبل بیع تخت نشین ہوئے گویا ۱۹۷ سال کا فرق آتا ہے -

(۲) مہاراجہ وکرم آدتیہ سے لے کر راجہ یشپال تک ۴۵ پشتوں نے ۱۰۵۲ سال سلطنت کی - اس حساب سے راجہ یشپال کا سلطان شہاب الدین غوری کے ہاتھ سے قید ہونا سمت ۱۰۵۲ میں ٹھیرتا ہے - جو سمت ۱۲۴۹ میں لکھا ہے - اس طرح بھی ۱۹۷ سال کا ہی فرق آتا ہے

(۳) سمت ۱۲۴۹ یعنی سنہ ۱۱۹۲ ء کے بعد مسلمانوں کی ۵۳ پشتوں نے ۷۵۴ سال حکومت کی گویا مسلمانوں کی سلطنت کا خاتمہ سنہ ۱۹۴۶ ء میں ہونا چاہئے تھا - جو سنہ ۱۸۵۷ ء میں ہوا اُس حساب سے ۸۹ سال کا فرق آتا ہے

(۴) اکثر تاریخوں میں لکھا ہے - کہ سلطان شہاب الدین اور مہاراجہ پرتھوی راج میں جنگ ہوئی - مگر اس ونشاولی میں درج ہے کہ سلطان شہاب الدین نے راجہ یشپال کو قید کیا - جو مہاراجہ پرتھوی راج سے ۳۰ سال بعد تخت نشین ہوا

راقم

آپ کا تابعدار رام سرن داس منتری آریہ سماج کھیم کرن ضلع لاہور

گمشدہ کی تلاش اور صرف انعام

شاہجہانپور آریہ سماج کے یتیموں میں سے جو قحط زدہ بمقام قحط منگائے گئے تھے دو یتیم بھاگ گئے ہیں - جن احباب کو انکا پتہ ملے فوراً پولیس میں اطلاع کریں - تلاش کرنیوالے کو دس روپیہ انعام ملیگا - جو منشی بختاور سنگھ پردھان آریہ سماج شاہجہانپور دیگا - گمشدگان کا حلیہ حسب ذیل ہے - ...

(۱) جانکی داس عمر ۱۲ سالہ قوم سادھو گوسائیں گندم رنگ ماتھے پر چوٹ کا داغ بولی بنجے پورہ کانوں پیش کی چھوٹی بالیاں

(۲) دولا عمر ۱۲ سالہ قوم گوجر رنگ سانولا چہرہ گول کانوں (؟) ... بولی بنجے پوری (؟)

المشتہر کاملہ (؟) ... آریہ سماج شاہجہانپور

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت

موجودہ مطبع ستیہ ورم پرچارک جلندھر

مشتہر

- ہیبع مذہب کا مخرج بودہ دہرم ہے — اردو
- پارسی مذہب کا مخرج ویدک دہرم ہے — ”
- سنسکرت زبان کی عظمت — ”
- سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی — ”
- معدن التہذیب — ”
- مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی — ”
- حیرت انگیز واقعات — ”
- سندھیا منظوم — ”
- بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول — ”
- حصہ دوم رانی سیوگتی (؟) کی شادی — ”
- حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ — ”
- حصہ چہارم حصہ پنجم حصہ ششم — زیر طبع
- ثبوت تثلیث وید — اردو
- تصدیق صداقت دہرم آریہ — ”
- سورگ میں سبجکٹ کمیٹی — ”
- ستیہ دہرم پرچارک پر پہلا لائبل کیس — ”
- ” ” ہندی از ویدک ینتر آگرہ (؟) — ”
- ویدانت دہرم انت نوارن — اردو
- اُپدیش منجری — ”
- تماکو — ”
- سانکہہ کارکا — ”
- یوگ فلاسفی — ”
- آریہ درشن یونانی فلاسفی — زیر طبع

افتا اصول شاکت دہرم اردو زیر طبع - شودر دہرم زیر طبع - فقہ اہل ہنود و اہل اسلام میں توافق

المشتہر ستیہ رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

ریویو

جہالت مصنفہ پنڈت گنگا سبہا ئے شرما مختار عدالت ضلع بلند شہر - قیمت مجلد ایک آنہ - اس ۱۸ صفحوں کے پمفلٹ میں مصنف نے برہمنوں پر کئی الزام لگائے ہیں جو بُرا نہیں - لیکن اس کی بنا پر دوسری ذات والوں کو گالیاں دینا بھی کچھ اچھا نہیں - میری رائے ہے کہ جن کے گن کرم سوبھاؤ برہمنوں کے ہیں اُن کی کوئی بھی ذی ہوش آریہ توہین نہیں کر سکتا - اور نہ کرتا ہے - مصنف خود آزاد خیال کے آدمی نظر آتے ہیں - اور پہلے پنڈت برہمنوں کو اپنے رسالوں میں ڈانٹ بتلا چکے ہیں - لیکن اب اُن جیسی عاقبت اندیش آریہ کے دل دکھانے والے اپنے اصولوں سے کس قدر گر رہے ہیں جو ہر انا پُرشوں کے لئے غیر مناسب ہے -

ردِ جہالت - جس بلند شہر سے جہالت کا ظہور ہوا - وہاں سے ہی لالہ بھگوتی پرشاد صاحب گپت نے ایک ۳۲ صفحوں کا رسالہ موسوم بہ ردِ جہالت اوپر کے رسالہ کے جواب میں لکھا ہے - جواب ترکی بہ ترکی دیتے ہوئے بہت بڑھ کر ذاتی حملے کئے ہیں - میری رائے میں جہالت کے روکنے کے لئے اس قدر خفگی اُلٹی نقصان دہ ثابت ہوگی - قیمت اس پمفلٹ کی صرف ۲ پیسے ہیں - اس لحاظ سے یہ رسالہ اول کی نسبت ارزاں ہے

مرتک شرادھ پریکشا :- بزبان اردو مصنفہ لالہ جے دیال صاحب معقول دلائل سے مردوں کے شرادھ کا کھنڈن کیا ہے - اور آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے - اس طرح ٹریکٹوں کے بانٹنے سے بہت سی جہالت کو دور کرنے میں مدد مل سکتی ہے -

بچوں کے والدین دہا نظوں کو نہایت ہی قیمتی ہدایت :- مصنفہ ڈاکٹر گنگا رام صاحب جتندر سے موری لاہور - بزبان اردو - ہدایات عمدہ ہیں - جن کا لب لباب یہ ہے - کہ اگر اولاد کو نیک اور تندرست بنانا ہو تو گھر کو نیک اور تندرست بنانا چاہئے - حلق کے نقصانات خصوصاً بڑی واضح طور پر دکھلائے گئے ہیں - کتاب چھوٹی تقطیع کے ۲۴ صفحوں پر ختم ہوئی ہے - قیمت کتاب پر درج نہیں ہے

ستری دکھ نوارن :- بزبان ہندی مصنفہ لالہ تارا چند صاحب جک سبہا سد آریہ سماج راولپنڈی - مفت تقسیم کے لئے چھپوائی گئی ہے اس کتاب کی تصنیف کی وجہ مصنف نے تمہید میں ہی درج کر دی ہے - اپنی بھگنی اور دھرم پتنی کی موت بوجہ بیماری پرسوت کے دیکھ کر اُن کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ استریوں کی ہدایت کے لئے ایک رسالہ لکھا جاوے - اس میں شبہ نہیں ہزاروں جانیں بوجہ ناواقف دائیوں کے پالے پڑنے کے ہر سال ضائع ہوتی ہیں لیکن میری رائے میں اس کی تلافی اس قسم کے رسالے سے نہیں ہو سکتی - بچہ جنانے کا کام آخر کار دائیوں کو ہی کرنا ہے - اسلئے اُنہیں کی لیاقت کو بڑھانے سے اس مرض کا دفعیہ ممکن ہے - اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے کتابی شکل میں دیگر جگہ بھی موجود ہے گو مصنف کتاب زیر ریویو نسخے لکھ کر بیچنے کا وعدہ کرتے ہیں - اور اس کتاب میں بھی اُنہوں نے بہت سے نسخے درج کر دئے ہیں - تاہم میری رائے ہے کسی نسخہ کا بھی استعمال بغیر مشورہ کسی لائق دائی یا ڈاکٹر کے نہیں کرنا چاہئے -

آریہ مت مارتنڈ ناٹک :- مصنفہ پنڈت رودر دت جی - یہ نسخہ اخبار میں مدت کم نکلتا رہا تھا - جس خوب صورتی سے پنڈت رودر دت جی نے پرانک مذہب کی مختلف شاخوں کی اصلیت ایک طالب حق اور پنتھائیوں کی باہمی گفتگو کے ذریعہ سے ظاہر کی ہے - وہ قابل داد ہے ہر ایک پنتھ کے آغاز سے لے کر اُس کی سوانح عمری مکمل بیان کر کے پڑھنے والوں کی طبیعت کو اُن سے گھنا دلائی ہے - کیا ہی اچھا ہو اگر اسی کے اندر ویدک دھرم کا گورو درشن کر کے پڑھنے والے کو بھنور میں نہ چھوڑا جاتا - قیمت فی جلد ۸/ ملنے کا پتہ - پنڈت دریاؤ سنگھ اوجھا رئیس نصیر پور - ڈاکخانہ کمبیر ضلع اٹاوا -

مانس شیدھ بگنی سدھ :- قیمت نصف پیسہ اور

مرتک شرادھ وشئیک پرشن قیمت فی جلد نصف پیسہ - ہر دو ٹریکٹ بابو رام شرما لاک پتنکلے اٹاوا سے ملتے ہیں - ان ہر دو ٹریکٹوں کا مضمون پہلے ہی دوسری شکلوں میں چھپ چکا ہے - ایسے ٹریکٹ اگر مفت تقسیم کئے جاویں تو بہت فائدہ ہوتا ہے - مرتک شرادھ وشئیک پرشن وہی ہیں جو مہاتما وزیر چند ودیارتھی نے اجمیر سے چھپوائے تھے

ہنومان چرتر :- ہندی مصنفہ ٹھاکر سکھرام داس صاحب لاہور - قیمت فی جلد ایک روپیہ - استریوں اور لڑکیوں کے لئے ۱۲/ فی جلد - اس کتاب میں ہنومان جی کو (بندر نہیں بلکہ) منشیہ سمجھ کر ان کا جیون چرتر دیا گیا ہے - اُردو ایڈیشن کا مفصل ریویو اس پرچہ میں پہلے ہو چکا ہے اسلئے اُس رائے کو دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے -

ستیہ بھاسکر بزبان ہندی - مولفہ پنڈت

تیغ بہادری لال دوروں کی ضلع کانپور۔ نواسی
قیمت فی جلد ۱ر۔ اس کتاب میں منوہر
مَن ہی نظم میں دوردُلی کے شاستراتھ
کا حال درج ہے۔ جو بُت پرستی کے مضمون
پر درمیان آریہ سماج اور پُورانک سماج
کے ہوا تھا۔ کوتیا کا ڈھنگ تلسی داس
جی مہاراج کی پیروی میں ہے۔ پر ان
اصل سنسکرت عبارت میں دئے گئے ہیں
اور اُن کا ترجمہ ہندی نظم میں چوپئیوں
کا نظم میں اظہار۔ ایک خاص لطف دیتا ہے۔
ملنے کا پتہ بابو رام شرما آریہ پت کالے آلادا

سرفروش :۔ مصنفہ لالہ نتھو مل
صاحب بیری لودیانہ نواسی۔ ناول کے
ڈھنگ پر لکھنے کی بجائے اگر یہ کتاب محض
تاریخی طور پر لکھی جاتی تو میری رائے میں
پرتھوی راج کے جیون چرتر کے خاص واقعات
کو صاف کرنے میں بڑی مدد ہوتی۔ ناول نویسی
کا مقصد یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ پڑھنے والا قصہ
کو اصلی واقعات سمجھ کر اپنے آپ کو دھوکے میں
ڈال لے۔ یہ مقصد اس کتاب سے تو کیا
اردو زبان میں جسقدر ناول نکلتے ہیں۔
ان میں سے بہت کم سے پورا ہوتا ہے۔ تاہم
یہ کتاب عام ناولوں سے اچھا ہے۔ مجھے
افسوس ہے کہ ایسے عمدہ نسخہ میں بھی مصنف
بعض اوقات غلطیوں سے نہیں بچ سکا۔
صفحہ ۲۷ پر سنجوگتا کے سوئمبر کی رچنا
ایک بڑے وسیع کمرے میں بیان کرنا ظاہر
کرتا ہے۔ کہ مصنف کا دھیان انگلینڈ کے
سرد ملک کی طرف چلا گیا ہے۔ ورنہ بھارت ورش
میں کمروں کی بجائے ہر ایک اتسب کھلے صحن
میں رچایا جاتا ہے۔ صفحہ ۳۷ پر عشق کے
مضمون پر صرف ابھی متناقض تحریریں
ہیں بلکہ نامناسب حد تک پہونچی ہوئی ہیں

صفحہ ۴۶ پر سنجوگتا کے غم ہجر کا اظہار اردو
شاعری میں بالکل ناموزوں ہے۔ اگر سنجوگتا
سے نظم ہی پڑھا جاتا تھا۔ تو ہندی کوتیا
موزوں ہوتی۔ صفحہ ۴۵ کے شعر فحش کی حد
تک پہونچے ہوئے ہیں۔ اگر ان نقائص کو
درست کر لیا جاوے تو میری رائے میں یہ
کتاب مہاراج پرتھوی راج کا جیون چرتر
بڑی عمدہ صورت میں پیش کرتی ہے۔
مصنف نے چونکہ ابھی تصنیف کے میدان
میں قدم ہی رکھا ہے۔ اسلئے میں انہیں
صلاح دوں گا۔ کہ آئندہ کسی ترغیب میں
پھنس کر بھی عشق اور حسن کے جھگڑوں میں
اپنے مجوزہ ناولوں کو نہ پھنسایا کریں۔ کیونکہ
اس ملک میں عشقبازی کے وہ معنی کبھی
نہ تھے۔ جو کہ اردو شاعری اور انگریزی ناول
نویسی نے ملک میں داخل کر دئے ہیں۔

ناری رکھشا درپن :۔ مصنفہ پنڈت
چونی لعل شرما ویدھ برہمہ آیور ویدک ادشدھالیہ
وچھووالی۔ نزدیک آریہ مندر لاہور۔ قیمت
فی جلد ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ ویدیہ راج جی نے
اس گرنتھ میں ستریوں کے روگ اُن کی چکتسا اور
اوشدھی درج کی ہے۔ یہ کُل مضامین بقول
اپنے اُنہوں نے ویدک کے پرمانک گرنتھوں سے
اخذ کئے ہیں۔ اس کتاب کا مفید ہونا اسی حالت
میں ممکن تھا جبکہ انہیں عام فہم عبارت میں ادا
کرنے کے علاوہ بذریعہ تشریح کے بھی عام فہم
بنایا جاتا۔ البتہ خاتمہ کتاب پر یہ ہدایت
نہایت عمدہ ہے۔ کہ بغیر ودوان ویدیہ سے
پریکشا اور چکتسا کرانے کے کوئی اوشدھی
نہیں دینی چاہئے۔

رپورٹ سالانہ کارروائی یتیم خانہ آریہ
سماج بریلی از یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء لغایت
ستمبر ۱۹۰۱ء۔ بریلی کا یتیم خانہ آریہ سماج

کی ابتدائی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ افسوس
سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ۱۹۰۰ء زیر ریویو میں اتفاقاً
سکرٹری صاحب کے کوئی بھی انتظام قابل
اطمینان نہیں تھا۔ ایک سال میں دس یتیموں
کی موت گو لوجہ اس کے ہوئی۔ کہ یتیم کمزور
حالت میں داخل یتیم خانہ ہوئے تاہم قابل
افسوس ہے۔ لیکن میری رائے میں اس کے لئے
گورنروں پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اگر وے
اپنا کار منصبی انجام دینے میں کوتاہی نہیں کرتے
رہے۔ گیارہ یتیم لڑکے اور لڑکیاں بھاگ
گئے تھے۔ جن میں سے تین واپس بھی آگئے
سکرٹری صاحب لکھتے ہیں کہ کمیٹی انتظامیہ نے
اور سب کمیٹی آنریری سپرنٹنڈنٹ نے بھی کام اچھا نہیں کیا
ہے وہاں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لڑکوں کی
تعلیم میں نمایاں ترقی ہوئی ہے گو اس موقعہ پر
ساتھ ہی لڑکیوں کی تعلیم ناقابل اطمینان رہنے
کے باعث افسوس ہُوا۔ زیادہ تر حصہ رپورٹ کا ان کا
نقشہ جات جسٹر کا نمونہ دینے میں صرف ہوا ہے۔ جو کہ ایک
مہینے بنا کر ایجنٹ چکے ہیں۔ میری رائے میں گورنران و عہدہ داران
کو یتیم خانہ کی حالت درست کرنے کی طرف بہت جلد متوجہ
ہونا چاہئے۔ کیونکہ اسقدر بھاری ذمہ داری
لیکر خاموش بیٹھنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے

سندریا سے شاریرک لابھ :۔ یعنی جسمانی فوائد
مولفہ ٹھاکر گوردت سنگھ ممبر آریہ سماج شاہجہانپور۔ قیمت مجلد
۱۰ر ملنے کا پتہ مجھ جیون لعل ولیش سکرٹری سندھیا
پاٹھ شالا تلہر ضلع شاہجہانپور۔ سندھیا سے فوائد
جسمانی دکھلانا اس زمانہ میں بلا شبہ مفید ہے کیونکہ اس
زمانہ کے لوگ کبھی بھی کسی کام کی طرف رجوع نہیں ہوتے
جب تک انہیں اس سے مادی فائدہ پر تیقن نہیں ہوتا
اس نسخہ میں جہاں واقعی فوائد بڑے واضح طور پر
ظاہر کئے گئے ہیں وہاں ساتھ ہی بعض جگہ کسیقدر کھینچ تان
سے بھی کام لیا ہے لیکن اس تھوڑے سے نقص کے
مؤلف نے کتاب کی ترتیب میں بڑی محنت سے کام لیا ہے
کہ گو بعض فوائد ایسے درج کئے ہیں جو کہ روزمرہ کے مشاہدہ میں آتے ہیں۔ تاہم جہالت میں گرفتار انسان نے بڑے زور سے انسانوں کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ اس حالت
میں انہیں اپنے معمولی فرائض سے خبردار کرنے کے لئے جسقدر تدابیر عمل میں لائی جاویں تھوڑی ہیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے)

بھائی ٹھیراج جی لاہور نواسی کے پرشنوں کے اُتّر

بھائی ٹھیراج جی سابق پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرشن پرچارک میں درج کئے ہیں اور اُن کا اُتّر منجملہ پنڈت پورنانند اور پنڈت بھگت رام جی کے اس خاکسار سے بھی طلب کیا ہے۔ اگرچہ جس ... بھائی ٹھیراج نے یہ پرشن کئے ہیں ... نہیں ہے۔ تاہم بھی اُن کے اس ... کو دور کرنے کے لئے ... اُنہوں ... پرشنوں کو آریہ پتر کا ادی میں چھپوا کر ... آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری مہاشے اور کئی ... سبھاسدوں کی سیوا میں بھیج کر ... کہا ہے۔ میں سنکشیپ سے اُن ... ایک پرشن کا اُتّر ذیل میں درج کرتا ہوں

پرشن - عیسائی۔ مسلمان آدی تمام مذہبوں ... (دوجوں) کی پرکار سے آپت ... بھوجن بوہار کرنا یوگیہ ہے؟

اُتّر - مت بھید بھوجن بوہار میں پرتی بندھک ... جو لوگ مہرشی دیانند کی بتلائی شکشا ... کے انوسار آچار بیوہار سویکار ... اور وہ کسی مت سے سمبندھ رکھتے ہوں ... کے ساتھ آریوں کی طرح بھوجن بوہار کرنے میں ... نہیں۔ یدی آپ اپنے دعوے کا کوئی ... رکھتے ہیں۔ تو اپنے دعوے کے ثبوت پیش کیجئے۔ آپ کا دعوے پیش ہونے پر میں پرمان دوں گا۔

پرشن۲ - دوجوں میں آکشت یونی بے بیاہوں کے بنا سردساہارن رنڈ ودھواؤں کا نیوگ کرموں کو کرتے ہوئے بیاہ کرنا مہرشی جی کی شکشا کے انوسار ہے؟

اُتّر۲ - ویدک ودواہ کے مہان آدرش کو سنمکھ رکھتے ہوئے دوجوں میں اکشت یونی ستریوں کا ودواہ مہرشی کی شکشا کے ویسے ہی خلاف ہے۔ جیساکہ رنڈوے پرشوں کا کنواری ستریوں کے ساتھ ودواہ۔ یدی آپ اس سے بھنیہ ہے تو سپشٹ کیجئے۔

پرشن۳ - ودیا سبھا و راج سبھا کی بیوستھا کے بنا سویم سوچھیا انوسار ورن بیوستھا کرنا سمیک ہے؟

اُتّر۳ - جبکہ ورن بیوستھا کی مریادا نشٹ بھرشٹ ہو گئی ہو۔ تو جب تک ودیا سبھا و راج سبھا ٹھیک طور پر قائم کرنے کی سامرتھیہ پراپت نہ ہو آپت کال سمجھ کر ایسی سبھاؤں کا ستھان کوئی ایسی اُدیش کی رکھنے والی آریہ پرشوں کی قائم کردہ سبھا دوارہ ورن بیوستھا کرنا آج کل کی جھوٹی جات پات کے بندھنوں میں جکڑے رہنے اور اناریہ برادریوں کی شمولیت سے ہزار درجہ اُتّم ہے

پرشن۴ - ستریوں کی سوتنترتا سرو کاریوں میں اُن کو پرشوں کے تلیہ ادھیکارنی ماننا۔ پرشوں کی سبھا میں پرشوں کے ایک ساتھ بیٹھنا تتھا اُن کی سادھارن لجیا کو بھی دور کرنے کے لئے ایک یتن کرنے۔ یہ مہرشی کی شکشا کے انوسار ہے؟

اُتّر۴ - مہرشی دیانند کی شکشا انوسار ستری اور پرش دونوں کو اپنے اپنے دائرہ میں یکساں ادھیکار حاصل ہیں۔ ناجائز آزادی ستریوں کے لئے ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ پرشوں کے لئے۔ پرشوں کی سبھا میں ستریوں کا یا ستریوں کی سبھا میں پرشوں کا ایک ہی جگہ خلط ملط ہو کر بیٹھنا غیر مناسب ہے۔ پرنتو بغیر پردہ کے جُدا جُدا بیٹھنے میں کوئی دوش نہیں ہے۔ خصوصاً دھرم سبھاؤں۔ سنسکاروں اور یگیوں آدی کے موقعوں پر اور مناسب لجیا ستریوں کے لئے ویسی ہی ضروری ہے۔ جیسی کہ پرشوں کے لئے۔ جو اشخاص سچی لجیا کے بھاؤ کو نہ سمجھ کر جھوٹی اور ناواجب لجیا کی زنجیروں میں ستریوں کو جکڑنے کے لئے پردہ یا اور لجا آدی کے مذموم دستوروں کو رواج دیتے ہیں۔ یا اُن کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ سچی لجیا کے مرم شترو ہونے سے مہرشی دیانند کی شکشا کا سروتھا اپمان کرتے ہیں۔

پرشن۵ - اُن آریوں جن کا نام شدھ کیا گیا ہے ہندو ہو گیا ہے۔ اُن کو عیسائی و مسلمانوں سے بھی پتت جاننا تتھا اُن کو اپنے سمیپ تریں برتاؤ ماننا کیا یہ مہرشی جی کی شکشا انوسار ہے؟

اُتّر۵ - مہرشی کی شکشا تو یہ ہے۔ کہ سب کے ساتھ پکشپات رہت ہو کر دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔ ہندوؤں میں جو لوگ بلحاظ خیالات اور آچار بیوہار کے ہمارے ادھک نکٹ ہیں وہ نسبتہ ہمارے سمیپ تر ہوتا ہیں۔ پرنتو جو ہندو کہ مانس اور شراب کا سیون کھلم کھلا کرتے ہیں جو ایشور کو مانتے ہیں نہ وید کو۔ جو وام مارگی اور چوڑی توڑ پکھنڈ آدی میں پھنسے ... مانس شراب نہ کھانے پینے والے شدھ آچاری۔ پرماتما کے ماننے والے مسلمان و عیسائی آدی انصافاً تو ہم سے زیادہ تر ہمارے بھائی ہیں۔ پکشپات کا معاملہ دوسرا ہے عام طور پر ہندو مسلمان عیسائی سبھی آریہ سنتان ہیں۔ کیول دھرم اور آچار بیوہار کے بھید سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ ویدک دھرم ان سب کی مشترک وراثت ہے اپنی جہالت کے کارن

مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت اور بھراتری سبھا کے اصول

تو وہ انہیں سے کوئی ان کو قبول کرے یا نہ کرے
پرشن - نہ بن مہرشی جی کی پرکاشت کی کسی
شدھی کی ودھی کے تحت آریہ سماج جنم
دو والوں کی کسی سبھا سے نسبت کی ہوئی ودھی
کے نہ پرکاشت ہونے (جس سے ودھی کی جائے)
پر ارتھات کسی ودھی کے پرکاشت نہ کرنے
ہوئے سوچھیا انوسار پتت آریہ یا ادھیتان
کو شدھ کرنا دیکھو پویت آدی کا دینا شدھی
تو ودھی انوسار ہی ہونی چاہیئے
اس میں کوئی پرمان ہے؟
اُتر - بیشک جیسی کہ آپ کی سمتی ہے - شدھی
ودھی انوسار ہونی چاہیئے - اور جہاں تک مجھے
معلوم ہے - آریہ بھراتری سبھا میں تو ابھی تک
کوئی شدھی ہوئی نہیں - آریہ سماجوں میں اینک
شدھیاں ہو چکی ہیں - اُن میں سے شاید دو چار
آپ نے بھی کرائی ہوں گی - آپ ہی بتلائیں
کہ کیا یہ شدھیاں بغیر کسی ودھی کے ہی ہوتی
رہی ہیں؟ - اگر بغیر کسی ودھی کے ہوتی رہی
ہیں تو کیوں؟ - اگر کسی ودھی انوسار ہوتی
رہی ہیں تو کیا وہ ودھی وید انوکول ہے - یا وید
ورودھ؟ - یدی وید ورودھ ہے تو کرپا کر کے
بتلایئے کہ وید انوکول کونسی ودھی ہے؟
پرشن - کیا بھراتری سبھا آریہ سماج سے بھن ہے
کہ نہیں؟
اُتر - آریہ بھراتری سبھا آریہ سماج کی
سبھا ہے - کیونکہ اس کا مقصد دلتوں ادھار اور رکاوٹ
کو دور کرنے میں آریہ سماج کی سہایتا
کرنا ہے - جو کہ آریہ سماج کی واستوک سدا چار
انتی کے راستہ میں حائل ہیں۔

نوٹ - پہلے آپ اپنی پوزیشن مقرر کر لیں تب
مہرشی دیانند جی کے لیکھوں سے پرمان پیش کئے جاویں

ناقص ویدک دھرم کا سیوک
ذریہ چند مہتا آریہ بھراتری سبھا

بھراتری سبھا کی ونا ہونے سے پہلے کے کچھ حالات

پیارے ناظرین اب اس کے بعد کے
حالات آپ کے سامنے رکھتا ہوں - یعنی وہ مہاجن
کہ جن کے دلوں میں یہ متعصبانہ باتیں گھر کر چکی
تھیں - انہوں نے اپنے اس کام کو نئے ڈھنگ
پر سماج میں جاری رکھا - اور اس کام کے پورا کرنے
کے لئے بہت قسم کی نئی نئی تجویزیں نکالنی شروع
کیں - مثلاً سماج کے سبھا سدوں میں پریتی بھوجن
وغیرہ کر کے اپنے خیالات کو ان میں پھیلانے کی
کوشش کرتے رہے - اُن پریتی بھوجن وغیرہ میں
استریوں کو ساتھ لیجانا تاکہ وے اپنے پردہ وغیرہ
کو دور کر دیں - یا وے ہماری خواہش کے مطابق
ہر ایک کام کو کریں - تاکہ ہم اپنے سب کاموں کو
اپنی خواہش کے مطابق پورا کر سکیں - چنانچہ
ان خیالات کو پورا کرنے کے لئے بہت قسم کی
کوششیں کرتے رہے - یہاں تک اُن بیچاریوں کو
خوف دلایا گیا کہ اگر تم ہماری مرضی کے مطابق
نہیں چلو گی - تو ہم تم کو چھوڑ دیویں گے - اس
خوف کو بہت محسوس کر کے دکھی ہوئیں - کیونکہ جن
عورتوں کو جن باتوں کے سنسکار بہت ہی پرانے
پڑے ہوئے تھے - مثلاً گھونگھٹ وغیرہ نکال کر
اپنی شرم و حیا کو ظاہر کرنے کے لئے یا کسی قسم کی
دنیا کے تکلفات دور کرنا بہت ہی مشکل ہو گیا - آخر
اُن بیچاریوں نے بہت لاچار ہو کر گھروں سے نکالے
جانے کے خوف سے اُن کو اپنے خاوندوں کی مرضی
کے مطابق کرنا پڑا - استریوں کے شدھار کے
طریقے کے سوا شدھار کا ایک اور طریقہ
بھی شروع ہو گیا - یعنی اُن خیال والے کچھ بھائیوں
نے مل کر شدھی کا کام بھی عجیب ڈھنگ سے
شروع کیا - چنانچہ اگر کسی چمار وغیرہ کی شدھ
ہونے کی خواہش کی تو اس کے گھر پر جا کر کھانا
وغیرہ کھا کر اس کو شدھ کیا جانا مشہور کر دیا
کہ ہم نے اس کو شدھ کیا ہے - اس کے ساتھ
سب کو کھان پان کا بیوہار کرنا چاہئے - اگر کبھی
دوسرے خیالات والے نے ان کی کچھ مخالفت
کی تو یہ لوگ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتے تھے - اور
اس کے بدنام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہ کرتے تھے - اس مخالفت کو دیکھ کر دوسرے
سماج کے بڑے بڑے ذی رتبہ اور ذی عزت
شخص اپنی عزت کو بچانے کے لئے ان کے برخلاف
ایک لفظ تک بھی زبان سے نہیں نکالتے تھے۔
پیارے ناظرین! اس وقت ہمارے ان بھائیوں
کے درمیان ایک اور عجیب انگ کا خیال پیدا
ظاہر ہو رہا تھا - یعنی اکثر بھائی یہ کہتے تھے کہ
ہم شدروں میں جنیؤ پویت پہننے کا کوئی حق
نہیں ہے - چنانچہ چار پانچ شدر بھائیوں نے جو جنیؤ
پہنا ہوا تھا اُن کے جنیؤ پویت اتار دیئے - اور چوٹیاں
کٹوا دیں - وہ لوگ اُن مندرجہ بالا کاروائیوں
کے سوائے اندرونی طور پر لوگوں میں یہ بھی ذکر
کرتے ہوئے (۱) کہ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ جات
ایک برادری ہونی چاہیئے - جس کے ہر ایک
کا کام ہو گا کہ وہ سنسکار ودھی کے مطابق
سنسکاروں کو کرے (۲) اور اپنے لڑکی لڑکوں
کا بیاہ گن کرم سوبھاؤ کے مطابق کرے
(۳) عیسائی مسلمانوں کے طریق کے مطابق
جب کوئی ویدک دھرم کو گرہن کرے ا
اسی وقت سماج میں ملا لیا چاہئے (۴)
ہم لوگ اگر ہندوؤں کے بیچ رہ کر

کرتے رہیں۔ تو ایک دن ہندو وہیں ضرور ننگی
ہائیں گے۔ کیونکہ ہندوؤں نے سکھ وغیرہ
مذہبوں کو ظاہرا انگل لیا ہے۔ ہندوؤں سے
دھیانی مسلمان وغیرہ مذہبوں کے لوگ
سنتا اچھے ہیں۔ (۵) ہماری عورتوں کی
عجیب حالت ہے۔ جب کا شدھار جب تک پردہ
وغیرہ کی رسموں کو دور نہ کیا جاوے۔ ہونا ممکن
ہے۔ (۶) بیچاری ودھواؤں کی ہمدردی کرنی
چاہئے۔ اگر ہم سے ہو سکے تو بازاری عورتوں
کا ہی بواہ کر دیں۔ ان خیالات سے سوائے
ایک بڑا بھاری خیال لوگوں کی توجہ کو اپنی
طرف کھینچنے کے لئے یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ جب
تک ہماری برادری کا سدھار نہ ہو تب تک آریہ
لوگوں کی سنتان ممکن نہیں کہ آریہ ہی ہو۔
چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ برادری کے نہ ہونے
سے ہمارے پنڈت گورودت جی ایم۔ اے
کی سنتان ہی آریہ نہیں ہیں۔ ان کی رکھشا
تب ہی تک ہو سکتی ہے۔ جب ہم موجودہ آریہ
سماج سے اپنی ایک الگ سوسائٹی بنائیں وغیرہ
وغیرہ۔ ان ظاہرا لبھانے والی باتوں کو سن
کر ہمارے بہت سے بھولے بھالے بھائی موہت
ہونے لگے۔ (ان مندرجہ بالا خیالات کی اصلی
حالت ہم پرتی نیدھی سبھا کے اصولوں پر اپنے
خیالات ظاہر کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں
مفصل عرض کریں گے) اور ان کی ہاں میں ہاں
ملانے لگے۔ جس سے کہ ان لوگوں نے پرائیویٹ
طور پر اپنے خیالات والے لوگوں کی فہرست
وغیرہ بنالی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۵ء کے لاہور آریہ
سماج کے جلسہ پر ان لوگوں نے اپنے سہ کر
اپنی باقاعدہ سوسائٹی بنانے کے لئے وچار کی

ناقص

ھیمراج اپدیشک

شنکا سماوہان

اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۷ اساڑھ سمت ۵۹
صفحہ ۱۱ کالم ۳ کے شنکا نمبر ۲ کا

سماوہان

مہاشئے جی۔ ڈی رام لاہور لواسی نے ویدی (ہون کنڈ) کے چاروں طرف جل چھڑکنے کا کچھ پریوجن تو درج اخبار کر کے شنکا کا سماوہان کر دیا ہے۔ مگر اس کے اتی رکت ایک اور پریوجن بھی ہے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مہاشئے گن! آپ اچھی پرکار جانتے ہیں کہ ہون کے کئی ایک لابھوں میں سے ایک یہ بھی لابھ ہے کہ ویریہ (منی) بڑھتا ہے۔ وہ کیونکر؟ سوم رس اور جو کے ستو وغیرہ اوشدھیوں کا ہون کرنے سے۔ چنانچہ ویریہ نے جگت اتپاد پرماتما سام وید کے منتر ۷ و ۴ ودوارا ہی ویریہ بردھی کا اپائے سوم رس کا ہون کرنا بتاتے ہیں۔ جس کا ارتھ یہ ہے۔ ہے سوم! ویریہ وردھک دا کا مطلب پورن کرنے والا کھینچا ہوا۔ داہرو نے کس میں کہا ہے کیا ہوا اپت ہو۔ اور منتروں میں ہم کوشش والا کر ایسے ہی دشمنوں اور کام کرودھ آدی کو نشٹ کر۔ اور منتر ۸۰۴ میں بھی یہی ابھپرائے ہے جس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ پوتر کارک سوم اپرکاش سے پرکاشمان۔ سکھ دکھانے والے تجھکو ہم ہون کرتے دائیکار کرتے ہیں۔ یقیناً تو ویریہ (منی) بڑھانے والا اور مطلب پورا کرنے والا ہے رگوید منڈل ۹ سوکت ۶۵ رچا ۱۸ میں بھی یہی آیا ہے۔ اور سام وید منتر ۵۰۲ میں بوڑھے کو جوان ہونے کی ودھی یہی ہون ہی درج ہے۔ جس کا ارتھ یہ ہے۔

سوم کے آپ بھوگ اور یگیہ کرنے سے بوڑھے

پرش نئی جوانی کو رفتہ رفتہ حاصل کرتے ہیں اس کارن پرکاش کے لئے سورج کی مانند تیج کرنے والے یعنی سوم کو لوگ پیدا کرتے ہیں رگ وید منڈل ۹۔ سوکت ۲۳ رچا ۲ میں بھی یہی مضمون لکھا ہے۔

چونکہ اوشدھیوں کے شربت یا عرق اور گولی وسفوف کی نسبت بھاپ و بخارات کا اثر جلدی اور بہت عمدہ ہوتا ہے۔ اسی کارن تو ہون میں ہوی ہوئی اوشدھیوں کی بھاپ منہ کے رستہ اندر پرویش کر کے اندرونی رگوں کو نشٹ بھرشٹ کرتی اور ویریہ کو بڑھاتی رہتی ہے۔ دوسری وجہ بھاپ کے اندر جانے کی یہ ہے کہ گھرت کی پانچ آہوتیاں دینے کے پشچات ہون کنڈ کی آگ کا دھواں سگندھت و صاف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ہون کنڈ میں ایک شخص یجمان تو صرف گھی کی آہوتیاں دیتا ہے۔ اور باقی پرش سامگری کی آہوتی دینے سے جو بھاپ اٹھتی ہے وہ گھی کی آہوتی دیتے وقت گھی کے سروے کو کچھ چمٹ جاتی ہے۔ اور باقی ماندہ گھی (جس کو شیش گھرت کے خاص نام سے پکارتے ہیں) جو بھاپ کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے۔ پانی کے ایک برتن میں چوایا یعنی ٹپکایا جاتا ہے۔ جو کہ اسی غرض سے پانی کا برتن رکھا جاتا ہے۔ اور اس گھرت ملے پانی سے بھوجن (روٹی) بنا کر یجمان اور اس کی استری کو کھانا چاہئے۔ جس سے کہ جسم کے اندرونی روگ اور ویریہ دوش دور ہو کر استری پرش سنتان اتپتی کے یوگیہ بنتے ہیں۔ اور سنتان بلوان۔ سندر بدھی وان نروگ اتپن ہوتی ہے۔

چونکہ ہوا کا یہ سوبھاؤ کی گئی ہے۔ کہ گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے۔ اور سرد ہو کر نیچے کو بیٹھتی ہے چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ عطار یعنی پنساری لوگ اوشدھیوں کا عرق کھینچتے وقت عرق کے بھبکے کو سرد پانی کی ناندوں میں ڈبا دیتے ہیں

تاکہ بہاپ سرد ہوکر نیچے بیٹھ جاوے۔ اسیلو سے گرم بہاپ (جس میں ہوم کے دربیہ لبس چکے ہیں) اوپر کو جانا چاہتی ہے اور ہم کو اُس کا کچھ انش مُنہ کے اندر لیجانے کی ضرورت ہوتی ہے بہاپ کے اوپر جانے کی گتی کو روکنے اور اُس کو جمع کرنے کے لئے ویدی کو چاروں طرف میں پانی کی گہری نالی بہرنی پڑتی ہے۔ اگر آج کل کی طرح پانی کے چھینٹے کافی نہیں ہیں۔ تاکہ سردے کا نشیش گہرت اوشدہیوں کی بہاپ کو اپنے میں جذب کرکے پانی کی ٹھنڈک ہی واپو سے جلدی سفیش ہو جاوے۔ ورنہ سردے کے گرم ہو جانے کی وجہ سے اُس کا باقی بھی بہاپ کو گرہن نہ کرسکے گا چنانچہ پدہتی یگیہ کرنے کی یہی غرض اور طریقہ ہے جس سے منشا اُتپن ہوتی ہے۔

راقم
آسارام اُپ منتری آریہ سماج فیروزپور

یگیہ اور اسکی پدہتی کی ضرورت

یہہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج ویدک کرموں میں یگیہ کو ایک افضل کرم سمجھتے تھے۔ اور یہہ مسئلہ ہی غیر متنازعہ ہے۔ کہ قبل از وقت وفات ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل جو معلم تماموصوف کے دماغ میں مرتسم تھے۔ ناکامل وادہورے رہ گئے۔ حالانکہ آریہ سماج نے بذریعہ تعلیم بنفسہ مسئلہ یگیہ کو خیالی دُنیا میں سب سے کچھ اُبھار کیا۔ تاہم بقول مہرشی موصوف العدار مصری کا نام لینے سے مُنہ میٹھا نہیں ہو سکتا۔“

اسوقت ایک آریہ سماج کے پاس ایسی پُستک کوئی ہی موجود نہیں ہے۔ کہ جس میں قدیم ویدک کُتب کے ذریعہ سے طے کرکے مسائل ذیل کی تصحیح کی گئی ہو۔

(۱) یگیہ کتنے قسم کے ہیں (۲) کس کس یگیہ میں کون کون سا سامگری اور کتنی کتنی ہونی چاہئے (۳) کس رُت (فصل) اور کس مقام پر کون یگیہ کرنا چاہئے (۴) ہرایک یگیہ کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی ودہی کیا ہے (۵) ہرایک یگیہ میں کتنے اتوج۔ اور ہوتا وغیرہ ہونے چاہئے (۶) اس قسم کے یگیہ کتنے ہیں کہ جن کو تینوں ورن کے منشیہ کرسکتے ہیں (۷) ایسے یگیہ کتنے ہیں کہ جن کو صرف براہمن کرسکتے ہیں (۸) اس قسم کے کتنے یگیہ ہیں کہ جو صرف کشتری یا ویشیہ ورن سے متعلق ہیں۔ وغیرہ وغیرہ مسائل مذکورہ بالا اسی قسم کے ہیں جواب تک تاریکی میں ہیں۔ اور جن کا اظہار کرنا آریہ سماج پر صرف فرض ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ مسائل یگیہ کے واقفکار براہمن سنہہ ناسک و بنارس وگوالیار وغیرہ میں ہنوز پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے اور اُن کے درمیان میں دیگر مسائل کی بابت اختلاف ہو تاہم سؤسہت وید وں کا پڑھنا اور یگیہ کی کریائیں اُن سے سیکھنے میں یا اُنکو یگیہ کے موقعوں پر بلاکر اُن سے کام لینے میں کوئی ہی قباحت معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ مسئلہ یگیہ میں ہمارا اور اُن کا قریب قریب ایک خیال ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک متحدہ آگرہ واودھ و شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب بذریعہ پنڈت دیودت شاستری۔ و پنڈت تلسی رام سوامی۔ و پنڈت رودردت شاستری۔ و پنڈت نند کشور جی شرما۔ و پنڈت آریہ منی جی۔ و پنڈت کرپا رام جی و برہمچاری نتیانند جی ایک کمیٹی مرتب فرماکر مسائل متذکرہ بالا کو بہ دہرما تو گول طے کرا کے ایک یا مختلف یگیہ پدہتیاں طیار کرانے کا انتظام عمل میں لادیں گے۔

ایک عمر رسیدہ برہمچاری جنہوں نے کہ ہندوستان کے مشہور مختلف مقامات پر اسوقت تک ۱۹۵ یگیہ کرائے ہیں۔ آج کل اسی مقام بارہ بنکی اودھ میں رونق افروز ہیں۔ اور آئندہ اتوار تاریخ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء سے بارہ بنکی میں مستقل ستھان اگنیشور جی۔ اور یگیہ کا آغاز کریں گے۔ اور غالباً پندرہ یا بیس یوم میں یگیہ سماپت ہوگا۔ اس یگیہ میں ویدخواں پنڈت بنارس وگوالیار سے بلوائے گئے ہیں۔ یگیہ کا کُل انتظام اور قریب قریب خرچ کا بہت بڑا حصہ بابو پنالال صاحب وکیل بارہ بنکی نے اپنے ذمہ لیا۔ یگیہ ویدک ہوگا۔ کسی پشو وغیرہ کا بلیدان نہیں ہوگا۔ حالانکہ سدہانت میں ہمارا اور برہمچاری جی کا کُلیتہً اتفاق نہیں ہے۔ تاہم اگر چند روز بارہ بنکی میں برہمچاری جی کے ساتھ چھوڑ دئے جاویں تو ویدوں کا سوپہت پاٹھ اور یگیہ کی کریا بہت کچھ آسانی سیکھ سکتے ہیں۔

راقم
رام نارائن ایجنٹ ریاست رام نگر دہمیڑہ ضلع بارہ بنکی

آریہ سماجک خبریں

بھیرہ۔ لالہ شیودیال جی ایم اے اور بھی دیگر آریہ سماجیوں کی موجودگی کے باعث سماج کے سپتاہک جلسے رونق سے ہوتے ہیں۔ حاضری ساٹھ ستر تک ہو جاتی ہے۔ ریڈنگ روم ترقی پر ہے۔ اگست میں پانچ اصحاب اخبارات پڑھنے کے لئے ریڈنگ روم میں تشریف فرما ہوئے۔ روز بروز حاضری بڑھتی جاتی ہے۔ چار بینچ تین کرسیوں اور ایک میز کی اشد ضرورت ہے۔ بابو بھگت رام جی سابق اسسٹنٹ انجینیر خاص شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اپنے تمام اخبارات ریڈنگ روم میں بھیج دیتے ہیں۔ پنڈت پورنانند جی اور لالہ سیتا رام جی نے موضع بھوتین میں دھرم پرچار کیا۔ وہاں سے بابو شتھا سنگھ جی سوپروائزر کے اُدیوگ سے ۸۵ء۲ روپے مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ بعد ازاں تین لیکچر پنڈت پورنانند جی نے بھیرے میں دئے۔ یہاں سے ۱۰۵ء روپے چندہ جمع ہوا۔ لالہ شیودیال جی ایم اے۔ ماسٹر سوہن لال جی بی اے۔ پنڈت گوکل چند جی۔ حکیم رام رکھا مل جی۔ لالہ ہری رام صاحب سیٹھ۔ اور لالہ ذیلیدیتہ مل نے چندہ اکٹھا کرنے میں کوشش سہائتا دی۔ بابو شتھا سنگھ جی سوپروائزر کے اُدیوگ سے ۱۳ روپے اور بھیرہ سماج مندر فنڈ کے لئے پراپت ہوئے۔ دھن کے ابھاؤ سے مندر نامکمل پڑا ہے۔ بھیرہ نواسی بھائیوں کو مندر کے مکمل کرنے کا کوشش اُدیوگ کرنا چاہئے۔

گجرانوالہ کی کھتری سبھا نے اپنے ۱۷ اگست کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ لالہ دُنی چند جی منصف ڈسکہ نے جو اپنی بدھوا کنیا کے بواہ کرنے میں مردانگی دکھلائی ہے اسکے لئے ان کا دھنیہ واد ادا کیا جاوے۔

گوجر خان سے مہاشہ اوتار سنگھ جی منتری سماج لکھتے ہیں۔ کہ افسوس ہے ہمارے لائق آریہ بھائی رام داس جی سٹوڈنٹ بی۔ اے مرض چیچک کا عین عالم شباب میں شکار ہو گئے۔ آپ تعطیلات کی وجہ سے یہاں گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ سب سے اول ایتوار کو سماج میں باقاعدہ حاضر ہو کر خود ویاکھیان دینا ہر ایک کو اپنے آچار بیوہار و آریہ سماج کے اٹل سدھانتوں کا لشچہ کرانا ان کا کام تھا۔ بڑے دھرماتما اور برہمچاری تھے۔ سماج کو اُن کے دیہانت کا سخت افسوس ہے۔

۱۲ ستمبر کو لالہ گنپت رائے عرائض نویس اُپ منتری آریہ سماج ڈسکہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کا جات کرم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ایک روپیہ لوکل سماج کو دان ملا (۲) ۱۲ ستمبر کو مہاشہ ٹھاکر سنگھ سہایک سماج نے اپنی شادی کی خوشی میں دعوت انہوں نے گئو۔ کرم سوبھاگیے الوساہ۔ یتیم خانہ فیروز پور کی ایک یتیمہ کے ساتھ کی ہے) ہون کرایا۔ مبلغ ۵ روپے لوکل سماج کو دان ملا۔ اور حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔ (۳) ۲۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو لالہ گنپت رائے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ ایک روپیہ لوکل کو دان ملا۔ حاضرین کا مہاشہ سے ستکار کیا گیا۔

قائم گنج! بوسنت رام جی سب اوورسیئر کے لڑکے کا نس کرن سنسکار بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء پورنماشی کو پنڈت لالمن آنریری اُپدیشک نے کرایا۔ سماج کے سب ممبران حاضر تھے۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ پنڈت جی کو عطر دکشنا اور ایک روپیہ دان واسطے چندہ جاپان کے دیا گیا۔ (۲) شام کے وقت لالہ للتا پرشاد ساہوکار کی دوکان پر ہون ہوا۔ اور ہون وشٹ پر ایک ویاکھیان ہوا۔ جس کا اثر اتم ہوا۔

گوجرانوالہ سے منشی نراین کشن جی لکھتے ہیں کہ لالہ گھبر مل صاحب کے برادر زادہ ان کے چھوٹے بھائی کے نونہال کا جات کرم اور نام کرن سنسکار اُنہیں کے زیر اہتمام پوری شردھا سے ہوا۔ آپ نے نام کرن سنسکار کے موقعہ پر علاوہ اپنے متر ورگ کے ویدک پاٹھ شالا کے ادھیاپک مہاشئے اور ودیارتھیوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ جس میں ودیارتھیوں کے آدر ستکار۔ اور پنڈت صاحبان کی دکشنا اور انعام چپراسی سماج کے علاوہ مبلغ ۵ روپیہ پردھان سماج کے روبرو اس غرض سے پیش کئے۔ کہ جس سماجک فنڈ میں وہ مناسب سمجھیں بھیج دیویں۔ پردھان صاحب نے یہ رقم وید پرچار فنڈ میں بھیجنی تجویز فرمائی۔ جو عنقریب سبھا میں روانہ کر دی جاوے گی۔

رہتگ سے اُپ منتری آریہ یوون پرچارنی سبھا لکھتے ہیں کہ کرپا کر کے ذیل کی چند سطور کو جگہ دیکر مشکور فرماویں۔ آریہ یوون پرچارنی سبھا رہتگ جس کے متعلق ایک ریڈنگ روم کھولا گیا ہے قریب سوا سو روپیہ کی کتابیں منگا چکی ہے علاوہ اس کے جو ہون ماہواری کیا کرتی ہے ہفتہ وار کرنے لگی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس کے سبھاسد اردگرد کے گاؤں میں جا کر بڑے اُتساہ سے دھرم پرچار کیا کرتے ہیں۔ قصبہ منگولہ تحصیل رہتگ ضلع سبھا رنپور میں سماج قائم ہو گیا ہے۔ اور مضمونوں اور ایڈیٹروں سے پیشگوں روپیہ اخبار دوارا سبھا کیا پردان کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

فیروز پور چھاونی سے ٹھاکر سنگھ جی سپرنٹنڈنٹ ہیڈ منیجر مدرسہ لکھتے ہیں کہ مفصلہ ذیل اصحاب سے دہلی کے جلسے پر وید پرچار کی اشد ضرورت محسوس فرما کر بڑے پریم سے وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔ اگرچہ ان

صاجان ہیں سے قریب بہت مہاشے پور انک مت
کے ہیں۔ الیثور ایسے پربہی اور وچار شیل مہاشیوں
کے ہرونے میں اور ہی سچے دان کی خواہش پیدا کرے
میاں نرندر سنگہ صاحب صوبے دار ہے۔ ایک
ناچیز ہے۔ صوبہ دار کرپارام صاحب عہ۔
جمعدار شپ رن صاحب عہ۔ جمعدار صدا رام
صاحب عہ۔ جمعدار بیر سنگہ صاحب عہ۔ جمعدار
میاں رگہو ناتہ سنگہ صاحب عہ۔ گپت دان عہ۔
حوالدار طوطا جی صاحب عہ۔ حوالدار رگہبیر سنگہ عہ
حوالدار بنڈاری جی عہ۔ مہاشے ٹاکو عہ
حوالدار سوچیت سنگہ صاحب عہ۔ حوالدار ہزارو صاحب عہ
حوالدار منشی رام صاحب عہ۔ مہاشہ سب ن صاحب عہ
مہاشہ لکہو صاحب عہ۔ مہاشہ ہنس صاحب عہ
مہاشہ میلارام صاحب عہ۔ وغیرہ وغیرہ عہ
میزان ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

یہہ رقم مع روپیہ منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب
وچہو والی کے نام روانہ کی گئی ہے۔

لالہ کپور چند صاحب پٹواری ممبر آریہ سماج بوراڈل
کے پتر کا نام کرن سنسکار و دیگر کرم سنسکار ویدک
ریتی انوسار پنڈت گنپت نے کرایا۔ لالہ صاحب نے مندرجہ
ذیل دان دیا۔ اینگلو سنسکرت سکول بوراڈل عہ
اناتہ آلیہ فیروزپور عہ۔ گرکل ہریدوار عہ
دکشنا میں عہ۔ سادہاک پرشوں کو پریتی بہوجن
دیا گیا۔ بالک کا نام نریندر ناتہ رکہا گیا۔

واقعہ ۱۲۔ ستمبر بروز اتوار لبہو مل خلف لالہ
بوٹا مل صاحب سماہو کار لوچرا الکفیل اجنالہ نے
برادری آریہ سماج اجنالہ و محلہ نوالہ دگگو اہل کو بلا کر
بہجن و ہون و اپدیش کرایا۔ آریہ بہائیوں کا پریتی بہوجن
ہوا۔ اور جب میں چندہ برائے امداد حسب ذیل اشخاص
نے بتفصیل ذیل بذات میں دیا۔

نام	اناتہ آلیہ	گرکل
لالہ جگن دہن داس خزانچی	عہ	عہ
لالہ گنیش داس صاحب	+	عہ

لالہ ہیرانند عرائض نویس عہ۔ جملہ عہ

آریہ سماج جلال آباد نے میلہ گگیہ گو بیند والی
بتفصیل ذیل دہرم پرچار کیا۔ یکم اسوج ۱۰ بجے صبح سے ۱۲ بجے
شام تک بازار میں ہارمونیم باجہ کے ساتہ بہجن گاتے
رہے۔ پہر ۷ بجے سے شروع ہو کر ۱۰ بجے رات تک
نگر کیرتن ہوا۔ سامعین کا جمگہٹا دو سو سے زیادہ
تہا۔ آریہ اپدیشک جابجا اپنے سنوہردیاکہیانوں کو
شروتا گنوں کو پرسن کرتے رہے۔ سننے والوں کا
اتی پریم پرگٹ ہوتا تہا۔ نگر کیرتن نرو گہن ہوتا
ہوا۔ یہ پہلا ہی موقع تہا کہ اس نگر میں نگر کیرتن
ہوا۔ ۲ اسوج کو پنڈت رام سنگہ اپدیشک بہی
آ گئے۔ بازار میں سارا دن بہجن اور ویاکہیان
ہوتے رہے۔ حاضری دو دو سو سے کبہی زیادہ
اور کبہی کم ہوتی رہی۔ سبہی لوگ جم کر اپدیش سنتے
تہے۔ اور میلے کو بالکل بہول گئے تہے۔ غرضیکہ ویدک
دہرم کا آوازہ دور دور سے آئے ہوئے بہائیوں
نے سنا۔ سکہہ لوگ پرشنوتر کرتے رہے۔ اس پرچار
نے لوگوں کے دل پر بہاری اثر کیا۔ سماج کے دو
نئے ممبر بنے۔ اور لالہ ہری چند گوندوال نوا سی
نے ایک روپیہ اپنے لڑکے کی شادی پر سماج کو دان
دیا۔

بتاریخ ۱۱ ستمبر لغایت ۱۴ ستمبر تک میلہ نومی موضع
پہتورہ ضلع بجنور میں آریہ سماج چاندپور دہتہ وپہتورہ
کی طرف سے بڑی دہوم دہام کے ساتہ ویدک دہرم
کا پرچار ہوا۔ بدایوں سے پنڈت باسدیو جی کی
بہجن منڈلی و پنڈت نرنجن دیو بلائے گئے۔ اور پرتی
ندہی سبہا کی طرف سے پنڈت بسنت لال جی اپدیشک
پدہارے تہے۔ موضع نگینہ کلاں سے پنڈت رام سنگہ
تشریف لائے تہے۔ حاضری قریب دو ہزار کے ہوتی
رہی۔ سناتن دہرم سبہا نے آریہ سماج کا ڈیرہ و
شامیانہ اکہڑوانے کی بہت کوشش کی۔ یہاں تک
کہ ایک شخص جسکا نام عرضی میں موہن تحریر ہے صاحب
مجسٹریٹ ضلع کے عرضی بہی دلوائی۔ لیکن ناکام رہے

رام نگر ضلع گوجرانوالہ آریہ سماج و آریہ کمار سبہا
کے ہفتہ واری جلسے سکول میں روزانہ بہ ستور ہوتے
رہتے ہیں۔ بورڈنگ ہوس میں سندہیا، ہون بہی
شروع ہو گئی ہیں۔ اس ماہ بہ بازاروں میں
ماسٹر لچہمن داس جی ہیڈ ماسٹر سکول نے مع بہجن منڈلی
خوب پرچار کیا۔ اب ہیڈ ماسٹر صاحب کا ارادہ نواح
پرچار مع بہجن منڈلی آریہ سماجوں میں دورہ کرنا
ہے۔ آریہ کمار سبہا کا انتخاب حسب ذیل ہوا ہے
ودیارتہی میلارام پردہان۔ ودیارتہی بدری ناتہ اپ
پردہان۔ ودیارتہی گنپت رام خزانچی بہگوان ناتہ
لیکہ کا ڈیش۔

علیپور ضلع مظفر گڑہ سے منتری سماج لکہتے ہیں
ہفتہ وار جلسے رونق سے ہوتے ہیں۔ پتری پاٹشالہ
چل رہی ہے۔ بہگت جیرام داس جی ویدا اس کے ادہشٹاتا
ہیں۔ اور اُن کی چچی صاحبہ ادہیاپکا ہیں۔ لڑکیوں
کی تعداد معقول ہے۔ پاٹشالہ کے ساتہ پریم
رکہنے والے ہر وقت اس کی بابت سوچ رہے ہیں
اس ہفتہ ایت وار ۲۸۔ ستمبر کے ستیارتہ جلسہ میں
پرارتہنا بہگت جیرام داس جی نے کرائی۔ اور گیتا
تک ویدادی ہہاشیہ پہو سکا سے کی۔ مضمون نہایت
کا پرگٹ ہوتا تہا۔ حاضری اچہی تہی۔ لالہ ایشور داس
کے بہجن ہوئے۔ اس کے بعد میری جانب سے دہنیہ واد
بابو ہیم چند جی پوسٹ ماسٹر پر وہان آریہ سماج نذا کے
واسطے اُن خدمات کے لئے کیا گیا۔ جو انہوں نے
اپنے ایک سال کے رہنے میں یہاں کیں۔ کیونکہ اب
اُن کی تبدیلی ہو گئی ہے۔ جس کا سماج نذا کو بڑا
افسوس ہے۔ کیونکہ آریہ مندر اُن کی موجودگی
میں تکمیل کو پہونچا۔ سالانہ جلسہ اُن کے پرشارتہ
سے ہوا۔ پتری شالا کو اُن کے پرشارتہ سے مدد
ملی۔ بہجن منڈلی انہوں نے بنائی۔ انترنگ
سبہا انہوں نے قایم کی۔ اُن کے دہرم بہاؤ کی
تعریف مشکل ہے۔ سچے آریہ آپ کی دہرم بہتی
بہاؤ رہا تہا ہے۔ امید ہے کہ جہاں وہ تشریف

انتمی کے سالانہ جلسہ پر بھائی ان کی مدد کے لئے گئے ان
کے نونہالوں نے بھی اپدیش دیئے تھے۔ اور بابو جی موصوف
بھی دو ہفتہ پر دورہ رہیں تھے۔ اس کے بعد
بابو بھیم چند جی نے سماج کا شکریہ ادا کیا
اور اپنے ایک لیکچر میں آریہ سماج کی نسبت سنایا۔

۲۰ ستمبر سے ۲۲ تک ہیرا پور ضلع امرتسر
میں پنڈت میلا رام جی شاستری اور پنڈت
رام لال سناتنی کے مابین ایک معرکے کا
شاستر ارتھ ہوا۔ زیر بحث مورتی پوجا اور
نیوگ تھا۔ پھر ایک پنڈت جی نے شکست فاش
کھائی۔ لوگوں پر اثر بہت اُتم ہوا۔

شملہ۔ خوشی کی بات ہے کہ شملہ میں بھی
آریہ کمار سبھا ستھاپت ہو گئی۔ اور کاریہ کرتا
حسب ذیل نیت ہوئے ہیں۔ لالہ جے لعل جی
بی اے وکیل پردھان۔ لالہ فقیر چند جی
بی اے اُپ پردھان۔ لالہ بودھ راج جی آفس
پنجاب بنکنگ کمپنی لمیٹڈ سکرٹری۔ چودھری
رتن سنگھ اسسٹنٹ سکرٹری۔ اور خزانچی
لالہ ہولا ناتھ ممبر انترنگ سبھا۔ تمام خط و
کتابت لالہ بودھراج جی منتری کے نام سے
ہونی چاہئے۔ افتتاحی جلسہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء
کو ۶ بجے شام کے سماج مندر میں ہوا۔

نوشہرہ صدر۔ شاستر ارتھ مردان
سے واپس ہوتے ہوئے پنڈت میلا رام جی
نے ۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کو سماج مندر
میں تین پر بھاوشالی ویاکھیان دیئے۔ اور
شاستر ارتھ مردان کے حالات سنا کر پورانکوں
کی پول کھولی۔ سوامی ستیانند جی کے بھی
دونوں میں دو ویاکھیان ہوئے۔ حاضری
بہت ہوتی رہی۔ اثر بہت اُتم ہوا۔

نوشہرہ پنوال آریہ سماج میں یکم ستمبر
کو جاپان فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جس سے
حسب ذیل چندہ ہوا:۔ لالہ امیں چند پردھان نے

لالہ کشن دیال منتری ۲ - لالہ کشن داس
خزانچی ۸ - لالہ رام لعل ممبر ۸ - لالہ
جے کشن ۸ - لالہ نانک چند طالب علم ۴ -
مہاشہ رام کشن داس ۸ - مہاشہ دیا رام ۸ -
کل للعہ روپیہ (۲) سے روپیہ حیدرآباد
دکن میں ہونے والے شاستر ارتھ کی سہایتا
میں بھیج دئے گئے۔ (۳) سماج ہذا کو ایک
ایسے پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو سوامی
جی کرت گرنتھ بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ
عہ روپیہ ماہوار ملے گی۔

بریلی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تاریخ
کو ہوگا۔ منتری مہاشہ بڑے زور سے
پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ سوامی درشنانند جی
سوامی وشیشورانند جی۔ برہمچاری
نتیانند جی ٹھاکر پردین سنگھ جی ضرور
ہی درشن دیں۔

سوامی ستیانند جی جہاں کہیں ہوں
کرپا کر کے لالہ امیں چند جی پردھان آریہ
سماج نوشہرہ پنوال کو شیگھر اپنے پتہ
سے سوچت کریں۔ لالہ صاحب ایک
ضروری معاملہ کے لئے سوامی جی موصوف
سے پتر بیوہار کرنا چاہتے ہیں

لائلپور سے مہاشے امرت رائے جی اور سیر
جو ستر دھوتیاں خرید کر گُر وکُل میں بھیج
چکے ہیں ان کے لئے جنہوں نے چندہ دیا
اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔ لالہ وزیر چند
جی ٹھیکہ دار چک نمبر ۲۷۶ عہ - پنڈت رادھا کشن
ٹھیکہ دار عہ - لالہ سنگھ ذیلدار چک نمبر ۲۳۰ عہ
لالہ گنپت رائے جی سردیر جنہوں نے اپنے
پتر کے اُتپن ہونے کی خوشی میں مختلف فنڈوں
میں ۱۰ روپیہ دان دیا۔ ان میں سے
مبلغ ۵ روپیہ واسطے دھوتیاں
گُروکُل کے لئے دان دیا۔

باقی صاحبان اپنا نام پرگٹ کرانا نہیں
چاہتے ہیں۔

دھیان یوگ پرکاش ۱۲/

یہ کتاب ویدوں اپنشد ستر دشنگ پرانوں سے شری سوامی
کشنانند سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم
کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے۔ پر تھم
پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے
کی بدھی ہے (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر
لڑائی کرانی جیکو دبا دینا ہی کہتے ہیں (۴) سمبر
بدھی (۵) گر بہادمان ہے ۶۰، منیہ یہ چڑھانے
کی بدھی جس کے کرنے سے پریم اور کشٹ روگ
دور ہو جاتے ہیں۔ ایک لابھ پستک کے دیکھنے سے ہونگے۔
قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ ۳۷۰ صفحہ کی پستک ہے اور بریلی
محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملتی ہے۔ دس پستک کے
خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملے گی۔ ۱۵ پستک
لینے والے کو عہ فیصدی کے حساب سے کمیشن دیا جاوےگا

ہندو ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کچھ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام
لالہ متھرا داس بوری بروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت
اور کیا بلحاظ انتظام اعلےٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل
کا مکان بڑا عالی شان دیسی امیروں اور شریفوں
کے قابل رہائش مع قبائلی اصحاب کے لئے علیحدہ
باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی
ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش
اور خوراک فی کس درجہ اول ۱۲ - درجہ دوم ۱۰
درجہ سوم ۸ - مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت

المشتہر
منیجر ہندو ہوٹل لاہور۔

ویدانت درشن

مع تفسیر ویدانت سدھا

ناظرین! جن کو جیو برہم کی بابت غور و فکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں اور برہم ودیاؤں کے شائق ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں اودیت باد کے پرچارک سوامی گوڈ پاد آچارج تھے۔ ان سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت باد۔ متھیا واد یا برہم واد کا کوئی چرچا نہ تھا جبکہ پرانے مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو چرچا کیسے ہوتا۔ پرانے رشی مہرشی اعلے درجہ کے آستک تھے۔ ان کو ادویت وادی یا مایا وادی بتلانا ان پر اتہام لگانا ہے۔ پیروان شنکر آچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ ترپرچار ہوا جس وقت سے انہوں نے مصنوعی بیراگیہ کا اُپدیش کیا تب ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دہرم کا زیان کر کے ایشور سے بیگانہ ہو گئے۔ انسان ایشور کے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گر چکے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اسی پوشیدہ ناستک واد کا کھنڈن (تردید) کی جائے۔ اور ایشور۔ جیو کے حقیقی سروپ کو دنوں پر نقش کیا جاوے۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے آتم برکش سر سبز و شاداب بنا پارمارتھک سکھ روپ پھل لانے کے قابل بنایا جاوے۔ امید ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہماری ویدانت سدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی ویاس کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جبکہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہمکو اس پاک کام کے شروع کرنے میں مدد پہنچا کر مشکور فرماویں۔ تین ماہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا۔ اگر اس عرصہ میں چار سو درخواست پوری ہوگئی تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحے کا کاغذ رائل آٹھ پیجی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے قیمت ساڑھے پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ قیمت پیشگی بھیجنے والوں کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی جو خریدار پیشگی بھیجنا چاہے اول ہمکو اطلاع دیویں۔ تو ان کو دام ارسال کرنے کی اطلاع درخواست پوری ہونے پر کام شروع کرنے کے وقت دی جاویگی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن زائد ارسال ہوگی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

ریمارک: ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور عمدگی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں مجھ کو شری پنڈت نارائن دت جی سدھانت نیائی پورشن کھیہ ادھیاپک گروکل سکندرآباد اور شری پنڈت گنگا دت جی شاستری کھیہ ادھیاپک گروکل ہردوار و دیگر و دوان متروں دوستوں کی مدد ملے گی۔ اور شری دیاں نال شنی رام جی کھیہ ادھشٹاتا گروکل بھی دوسری بھی پڑتال کریں گے۔ ساتھ ہی ان کی رائے بھی گرنتھ میں مفید ہیچ کی جاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کو طیار کرنے کے لئے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ درشناستروں میں شکنی تیاری کے لئے بہت عرصہ سے مطالعہ جاری کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کیجاوے گی۔

(۳) جیسی اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیر اس بات سے منزہ ہوگی۔ حروف اور لفظوں کا خیال رکھ کر ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک تعلقات دکھا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ دربھاو دکھایا جاویگا۔ اسکے نیچے ہندی بھاشا یعنی (پراکرت بھاشا) میں معنی درج ہوں گے

المشتہر

ہیم سین شرما گروکل کانگڑی ہریدوار

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشہ منشی رام ۔ کلیاسو کے چھپا اور شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39 رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۳) کبھی کبھی وہ تاؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا

(۳) مہم سمبندھی اور دیگر خبروں کا پرکاشت کرنا

وزیر علام ... فی پرچہ ...

ستیہ دھرم ... کا پرچار اور ... شرنبہ کا ... (۲) ... اور آتنگ

مطبوعہ ۲ کاتک سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۲۸ | جلد ۱۴

... اخبار

... بعض اصحاب پہلے سے درخواست ... اخبار بند اکر بیٹھتے ہیں۔ لیکن ... ویلیو پے ایبل برائے وصولی چندہ ... خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ تو ... واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے ... کو ناحق زیر بار نقصان ہونا ... اسلئے آئندہ کے لئے کسی صاحب ... چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار ... کیا جاویگا۔

... کے لئے ... ٹکٹ آنا چاہئے ... کے نوٹس جن سے پبلک کو ... میں پڑھنے کے ... نقصان کا اندیشہ ... درج اخبار نہ ہوں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	للعہ	ہے
طلباء سے	ے	۲

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	ساہ	...	اص
نصف صفحہ	...	...	ماہ
ایک کالم	...	...	...
نصف کالم	...	...	...

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے شرح فی سطر کالم شمار کرنے ... چاہئے۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تاریخ پر مضمون اشتہارات تبدیل ہو سکتا ہے۔ پہلی ساون پہلی کاتک پہلی پھاگن۔ المشتہر منشی رام اسسٹنٹ منیجر

پرچارک کی بقایا حساب کی بیباقی

کے لئے نوید ن

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقایا	نام	نمبر
۱۵ للعہ	لالہ نرائن داس صاحب سب اوورسیئر محکمہ نہر ڈاکخانہ ڈونڈاہی تعلقہ پیامبوی - بربما۔	۱۸۸۲
۶ عہ	مہاشہ رام سروپ صاحب طالب علم بجنور ہائی سکول	۱۸۹۵
۱۳ عہ	لالہ دیو یدتا مل صاحب پنڈوچی	۱۸۹۶
عہ	مہاشہ شیو پرشاد صاحب طالب علم کلیم پور ضلع کھیڑی ملک اودھ	۱۹۲۶

قیمت ہمیشہ کیلئے گھٹا دیگئی

علاوہ اُن پُستکوں کے جن کی قیمت کا نوٹس پہلے نکل چکا ہے۔ کمپنی نے
پُستکوں کی قیمت ہمیشہ کے لئے کم کر دی ہے۔ فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیں

(نصف قیمت)

مول گھٹ ورشونکی قیمت آخیر ستمبر ۱۹۰۲ء تک بجائے ۸ کے ۴ کر دیگئی ہے
نئی پُستکیں جو فہرست کتب شائع ہونے کے بعد تیار ہوئی ہیں

(انگریزی)

پنڈت گورودت جی کے ورکس حصہ دوئم قیمت ۱۲ ۔ بولیٹ اوف لائف اینڈ
گورنمنٹ خوری کی برائیاں قیمت ۲ پائی ۔ ہسٹری آف دی ویدک
ارتھ کرنے کا اصول قیمت ۱۔ ستیارتھ پرکاش کا سمولاس دوئم قیمت ار ۲ پائی

(اردو)

نیت کرم گٹکا جسمیں پانچوں یگیوں کی سمپورن ودھی اور اُن کے کل منتروں کے
شبدارتھ ۔ اور پدچھید علیحدہ علیحدہ درج ہیں ۔ مرتبہ شریمان لالہ جیون داس پنشنر
۲۰۷ سندھیا جسمیں مفصل ارتھ ۔ شبدارتھ پدچھید لکھا ہوا پوری ودھی کے درج ہیں
لالہ صاحب موصوف ۔

(ہندی)

سنگیت ساگر حصہ اول یعنی گنجینہ بھجن مرتبہ لالہ جیون داس پنشنر

پنڈتوں کی ضرورت

کمپنی ہذا میں دو سنسکرت ودوانوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ عنہ روپے
سے منہ تک اور ہ سے مہ تک ماہوار دیجاویگی۔ درخواستیں بہت
جلد آنی چاہئیں

المشتہر
منیجر اوس ہوپی منجنگ ڈائریکٹر پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ
انارکلی

۱۹۲۹	سبھاسد جگن ناتھ سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج ممبر ٹیپے ڈاکخانہ بھگوشی	[illegible]
۱۹۳۰	لالہ گنیش داس صاحب کپورتھلہ بابجہ بنگلہ پپلانہ ڈاکخانہ شاہکوٹ ضلع لاہلپور	عہ/
۱۹۴۷	سبھاسد کشوری لال صاحب کالینس نولیس ۔ تحصیل محمد رفیع شاہ پور	۱۱ عہ/
۱۹۸۶	لالہ چرن داس صاحب ساکن امرتسر کٹڑہ پہولوں والا چوک	۳ عہ/
۱۹۵۲	حکیم خوشحال چند صاحب قادر آباد ضلع گجرات پنجاب	۲ عہ/
۱۹۹۵	سردار سروپ سنگھ صاحب جہلم	عہ/
۲۰۱۸	ماسٹر الیجو داس صاحب ہرانوالہ ڈاکخانہ حافظ آباد	عہ/
۲۰۲۳	لالہ چھبر رام صاحب سٹوڈنٹ سب اوورسیئر کلاس رڑکی کالج	عہ/
۲۰۹۳	لالہ ساون مل صاحب امین آبادی	۲ عہ/
۲۱۶۷	صاحب سکرٹری آریہ سماج بٹھو ۔ ضلع کانپور	[illegible]
۲۱۶۹	پنڈت ستیارام صاحب پردھان آریہ سماج اوجھیانی ضلع بدایوں	۷ عہ/
۲۱۹۷	لالہ دیوی چند صاحب مہاجن محلہ کے ڈاکخانہ رتیہ ضلع حصار	عہ/
۲۲۶۱	بابو رام پرساد صاحب ٹرینس کلرک ریلوے سٹیشن بہرکھیڑہ ۔ آئی ایم ریلوے	۴ عہ/
۲۲۶۰	لالہ کانشی داس صاحب پٹواری چک ۲۶ گوگیرہ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۱ عہ/
۲۲۷۹	لالہ ونپت رائے صاحب بلیک سمتھ ولد دریا خان سندھ ساگر ریلوے	۸ عہ/

المشتہر
بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

وشیشک شاستر
اور
پاپ

از پنڈت بھگت رام جی

(سلسلہ کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۰ پرچارک ۱۰ اسوج ۱۹۵۵)

...بہت زیادہ گرم کرنے سے جل سکا ہی ناش ہو جاویگا ...یک اسی طرح

नापि लङ्घनाभ्यासस्य स्व...
ये विशेषाधायकत्वमस्ति...
॥ ॥

...جہلانگ مارنے روپ ابھیاس کے ادھکار بہت ...پرش کو اس قسم کا ابھیاس کرنے والا ہے ...اس میں خاص طور پر دھارن کرنے کا مادہ نہیں ...ہے۔ اور نہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ۔

निस्त्व यदि नष्टे पूर्वल...
नेलङ्घनान्तरस्य बलान्तर...
प्रयत्नान्तरस्य पूर्व व...
पत्तेः ॥

...ایک جہلانگ جب پرش مار چکتا ہے۔ تو دوسری ...جہلانگ مارنے کے واسطے دوسرے بل اور ...دوسرے پرتین کی ضرورت پڑتی ہے۔ پہلا ...بل اور کوشش جو کہ پہلی جہلانگ کے واسطے ...کی گئی تھا۔ نشٹ ہو جانے سے دوسری جہلانگ ...مارا نہیں کر سکتا۔ اسی واسطے

अतएव त्रिचतुरेत लङ्...
परिश्रान्तस्य लङ्घने पूर्व...
दपेक्षीयते सामर्थ्य परि...

तयात ॥

تین چار بار کودنے کو وقت تہک جاتا ہے اور بعد ازاں پہلے کی نسبت تھوڑی دور جہلانگ مار سکتا ہے۔ کیونکہ سامرتہہ نشٹ ہو جاتی ہے ایک مثال دے کر صاف کر دیا گیا جو جہلانگ وغیرہ روپی کام شریر سے کئے جاتے ہیں۔ وہ آگے پہلی استہراشدہ نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح وہ پانی کی طرح تہوڑی دیر بعد نشٹ ہو جاتے ہیں۔

جو صاحب شاریرک سمبندہوں کے ماننے والے ہیں۔ اُن کے واسطے ایک زبردست دلیل پراچین گرنتھوں میں موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وشیشک تنہا پرنشت پادبہاشیہ میں اُن تمام خیالات کا کھنڈن صاف اور بادلیل کیا گیا ہے۔ شاریرک طاقتوں کی برم کاشٹہا ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نشٹ ہونے والی ہے۔ لیکن یہہ دلیل بُدہی پر ہرگز نہیں گہٹ سکتی۔ وہ خود ہی فرماتے ہیں کہ بدہی استہراشدہ ہے۔ اسی واسطے

लाघ्ये विशेषमाधत्ते
प्रथमगृहीतार्थस्य पुनः
पुनरभ्यस्यमानस्य ग्रहण
दर्शनात ॥

اپنے آشرے میں وشیشتا کو پراپت کرتی ہے اور پہلے سے پراپت شدہ پدارتھ کو بار بار ابھیاس کرنے سے پراپتی دیکھی جاتی ہے۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ

तस्याः पूर्वं पूर्वाभ्यासाहि
ताधिकाधिकोत्तरोत्तरविशे
षाधानक्रमेण दीर्घकालादर
नैरन्तर्यसेवितात्योगज
धर्मानुग्रहसमासादितसके प्रक
र्षपर्यन्तप्राप्तिरनुपप
त्तिमती ॥

اس بُدہی کو پورو پورو ابھیاس کئے ہوئے سے اُتر اوتر ادہک پراپتی کی وشیشتا کے حاصل شدہ سلسلہ سے بہت مدت تک لگاتار سیون کئے ہوئے یوگ اُتپن ہونے والے دہرم کی انوگرہ سے حاصل کی ہوئی شکتی کو پرکرش تک پہونچا سکتے ہیں۔ اور کسی قسم کی رُکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔

اس سارے کتھن کا نچوڑ صرف یہی ہے۔ کہ شریر آدی میں جو موٹی موٹی طاقتیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ وہ بہت تہوڑی حد تک اُنہی کو پراپت ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ادہک ہونے سے ناش ہو جاتی ہیں۔ کنتو بُدہی آدی انتہ کرن جو کہ گیان کی طاقتیں مانی گئی ہیں۔ وہ دیرگہ کال تک ابھیاس کئے جانے سے اُتر اوتر اُنہی کو پراپتی ہوتی ہیں اور کسی کال میں بھی رُکاوٹ پیدا نہیں کرتیں۔ جس پرکار سونے کو آگ میں بار بار ڈالنے سے مل وغیرہ دور ہونے ہوتے اُتر اوتر ادہک سوندریتا کو پراپت ہوتا جاتا ہے۔ ٹہیک اسی طرح بُدہی کی اوستہا ہے۔ پس جو لوگ یوگ سے اُتپن ہونے والے دہرموں کو شریر سے سمبندھ رکہتے ہوئے ایک پرکار کی سدہیوں کو ثابت کرنے کا یتن کرتے ہیں۔ اُن کا یہ اننا یکتی شونیہ تہا شاستر کاروں کی سمتی درودھ ہے۔ کیونکہ شاستر کار بدہی کے اندر ہی کاشٹا کو یوگ سے اُتپن ہونے والے دہرم سے مانتے ہیں۔ نہ کہ شریر آدی کے گنوں میں۔ پرنشت پادبہاشیہ میں گوتم رشی پہر صاف کرتے ہوئے سادہارن پُرشوں کے شنکہ وشیش کو دور کرنے کی غرض سے پہر فرماتے ہیں کہ جو لوگ اس یوگ سے حاصل ہونے والے دہرم کو مان کر یہہ خیال پیدا کرتے ہیں کہ زہر وبش وغیرہ کی چیز کو ہضم کی غرض

سے اپنے شریر کو لباچوڑا کر لیا مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ ان کو یوگ دوارہ اس قسم کی سدھیاں پراپت ہو جاتی ہیں کیونکر دور دیش کی اشیاء کو وہ دیکھ سکیں اور پرتیکش کر سکیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

वियुक्तानां पुनश्चतुष्टय सन्निकर्षाद्योगजधर्मानुग्रह सामर्थ्यात् सूक्ष्मव्यवहितविप्रकृष्टेषु प्रत्यक्षमुत्पद्यते ॥

وہ لوگ (جن کو اتینت یوگ ابھیاس سے پراپت کئے ہوئے دھرم سے سدھیاں پراپت ہو چکی ہیں) سمادھی اوستھا سے باہر آتما۔ من۔ اندریہ اور ارتھ چतुष्टय کے سمبندھ سے تنہا۔ یوگ سے حاصل شدہ سدھیوں کی مدد سے सूक्ष्म پرمانو وغیرہ کو व्यवहित جن کو بسبب کسی قسم کی درمیانی رکاوٹ کے آ جانے سے نہیں دیکھ سکتے۔ ایسے پدارتھوں کو مثلاً امریکہ وغیرہ جگہوں کی اشیاء کو विप्रकृष्टेषु جو کہ دور تو ہیں لیکن درمیانی پردہ کوئی نہیں۔ مثلاً چاند۔ گرہ نکشتر وغیرہ کو ساکشات پرتیکش کرتے ہیں اس کتھن سے بھی یدی کسی پُرش کو شک کا موقعہ باقی رہے۔ تو ایشور ہی اس کی بدھی پریر سکتے ہیں۔ رشی نے کتھن سے صاف کر دیا ہے کہ یوگ کے اندر اس قسم کی طاقتیں موجود ہیں۔ کہ جس سے یوگی ایک جگہ پر بیٹھے ہر ایک پرکار کی جانی ہوئی نہ جانی ہوئی دور دیش میں رہنے والے اور پردہ کے اندر آئی ہوئی اشیاء کو یوگ سمادھی دوارہ دیکھ سکتا ہے۔ اور سمادھی سے علیحدہ ہوتا ہوا بھی ان اشیاء کے جاننے کی چیشٹا کرنے سے تمام سوکشم پدارتھوں کو دور سے دور تنہا در پردہ اشیاء کو ساکشات کرتا ہے۔ اور شاید کہ یہ ہیون کو آج کل لوگ یوگ کے ساتھ ملاتے ہیں۔ تقریباً صاف الفاظ میں کھنڈن کر دیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مہابھاشیہ کار میں پرتیکش گیان کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ اور بیان سکا بھاشیہ کار صاف طور پر پیکا کرنے سے دھرم میں پرتیکش گیان کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ یہ بتلاتا ہے۔ تو پھر یوگیوں کو ساکشات پرتیکش ہونا کس طرح سے ثابت ہے۔ یدی سوتر کار کے گورو کو درشٹی سے دور نہ کیا جاوے تو صاف پرتیت ہوتا ہے کہ یہ ہرگز تاثر پر یہ نہیں ہے۔ یہ پرتیکش کھنڈن ٹھیک سانکھیہ کار کے پرتیکش کھنڈن کی طرح ہے۔ وہ صاف فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم کیول دربیہ اندریوں کے سنیوگ سے اتپن ہونے والی بدھی کو پرتیکش مانتے ہو تو وہ پرتیکش دھرم آدی سوکشم پدارتھوں میں سادھن نہیں ہو سکتا سوتر کار بیان کے پادا اول ادھیائے اول سوتر چار میں یہی فرماتے ہیں۔

सत्संयोगे पुरुषस्येन्द्रियाणां बुद्धिजन्म तत्प्रत्यक्षम् अनिमित्तं विद्यमानोपलम्भनत्वात् ॥ मी॰ अ॰ १ पा॰ १॰ सू॰ ४

ان بیہارے خیالات کے جواب کو رشی لوگ (وادی) پورو سے ہی انوبھو کرتے ہوئے اپنے اپنے ستھان پر صاف کر گئے ہیں۔ وشیشک درشن میں صاف ورنن ہے۔

आत्मेन्द्रियार्थसन्निकर्षाद्यन्निष्पद्यते तदन्यत् वै॰ अ॰ ३ आ॰ १ सू॰ १८

सामान्यविशेषापेक्षं द्रव्यगुणकर्मसु वै॰ अ॰ ८ आ॰ १॰ सू॰ ६

نیز گوتم رشی نیائے شاستر کے کرتا بھاشیہ کے ہوتے صاف طور پر ورنن کر گئے ہیں۔ جس کے پاٹھ ماتر سے ہی سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ دھرم آدی سنپورن پدارتھ پرتیکش کئے جاتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ دربیہ اندریوں کے سنیوگ سے نہیں پر من آتما اور من کے سنیوگ سے دربیہ۔ گن اور کرم آدی کا ہی پرتیکش ہوتا ہے بھاشیہ کار فرماتے ہیں

चतुष्टयसन्निकर्षाद्धिथर्मादिसामग्र्ये च स्वरूपालोचनमात्रम् ॥ प्रश॰ भाष्ये॰ प्रत्यक्ष विषये ॥

آتما۔ من۔ اندریہ اور ارتھ کے سنیوگ سے دھرم وغیرہ تمام وستوؤں کا پرتیکش ہوتا ہے۔ یہی پرکار شیکا کار بھی صاف طور پر ایک ایک اکشر کو کھولتے ہیں۔

चतुष्टयसन्निकर्षाद् = کے ارتھ کہتے ہیں۔

आत्मनो मनसा संयोगो मनस इन्द्रियेण इन्द्रियस्यार्थेन तस्मात् कारणकलापात् ॥

کہ آتما کا من سے سنیوگ ہوتا ہے۔ اور من کا اندریوں سے۔ اور اندریوں کا ارتھ سے۔ اس پرکار کارن مانتے ہیں

धर्मादि सामग्र्येच

ارتھات

मतिधर्माधर्मादिकालादीनांसमग्राणांभावे सति प्रसंस्यात् ॥

ادہرم - دشٹ بھکال وغیرہ
پرتیکش ہوتا ہے -
تمام رشیوں کا صاف کہنے والے رشی پونہر
ایسی قسم کا اعلان طور پر وچار کرتے ہوئے انیک
سراگش کرتے پرتیت ہوتے ہیں - پرنتو
اس معاملہ بہت دور ہوتا ہے - جس کو
ہم لوگ سادھارن بدھیوں سے نہیں
دیکھ سکتے - سوچنا صرف یہہ امر ہے - کہ
جہاں تو لوگ اسی قسم کے اعتراض اٹھانے
کے واسطے طیار ہوں کہ دہرم وغیرہ پدارتھوں
میں پرتیکش کو کوئی دخل نہیں ہے - اور
اسی کارن انومان وغیرہ ہی ثابت کرنے
میں اشکت ہیں - اور کہاں یہہ امر کہ
رشی خود ہی ہم لوگوں پر کرپا درشٹی
کرتے ہوئے یہہ فرما جاویں - کہ نہ کیول
دہرم بلکہ تمام دہرم ادہرم دشٹ ادرشٹ کال کا
ہی پرتیکش ہوتا ہے - حالانکہ یہہ بھی
سب پدارتھ وا ہیہ اندریوں کے وشئے
نہیں ہیں - پرشن پیدا ہوتا ہے - کہ تمام
دنیا کی تین حالی سے پنڈت لوگ یوگ
اور یوگ سے حاصل ہونے والے گیان ارتہات
سدھ گیان بہن پرکار (مختلف قسم)
کی ودیا ورنن کرتے ہیں - تم لوگ اس
کو کیوں نہیں مانتے ہو - اور سب سے اول
ہی انومان کا دعوے کرتے ہوئے دنیا
میں ناستک پن پھیلانے کا باعث ہوتے
ہو - جس سے انیک مت متانتروں کا پرچار
اس بھارت بھومی میں ہو گیا - اور ہوتے
کا اندیشہ ہے -

اس میں شک نہیں کہ سادھارن بدھیوں
کو اسی پرکار پرتیت ہوتا ہے - اور شاستروں
میں اسی قسم کا وچار آنتر پستکوں میں دیکھا
گیا - معلوم ہوتا ہے - کہ اس بھی میں

ہی لوگوں نے اسی قسم کے وچار اوشیہ
پرگٹ کئے ہوں گے - جن کے اوتر میں رشی
نے سپشٹ کرنے کی غرض سے لیکہ لکھا
نہیں تو ان کو کیا اوشیکتا تھی - ہاں یہہ
بھی لکھ سکتے ہیں - کہ ایسا نہ ہو - کہ
پرچار کے نیون ہو جانے سے لوگ وپریت
بھاؤں کو اتپن نہ کریں - اسی کارن اپنی
دیرگہ درشٹی سے سوچتے ہوئے رشی
نے تمہیں بھی سوچا دی ہو - پرشن پیدا
ہوتا ہے - کہ سدھ گیان سے سبھی اور پرکار
ودیا کو کیوں نہیں مانتے ہو - کیا ضرورت ہے
کہ سدھ گیان اور آرش گیان کو بھی
پرتیکش یا انومان کے انترگت ہی مانا جاوے
جب کہ آج کل بھی لوگوں کا وچار ہے
جواب میں رشی فرماتے ہیں - کہ

सिद्धदर्शनेन ज्ञानान्तरम्
ارتہات - لوک میں یہن جیسا نام ارتہات
پورن یوگی) سدھ ہے ایسے سدھ
پرشوں کا درشن ارتہات گیان
کوئی دوسری ودیا نہیں ہے - کیونکہ

प्रयत्नपूर्वकमञ्जन......
आदि सिद्धानां दृश्यद्रष्टॄणां .... विप्रकृष्टेष्व
र्थेषु यद्दर्शनं तत्प्रत्यक्ष
मेव॥ प्रश० भाष्ये॥
" "

(۱)

سادہن کرتے کرتے انجن وغیرہ میں جنہوں نے
سدھی حاصل کی ہے - ایسے درشٹیہ پدارتھوں کا
گیان کرنے والے پرشوں کو سوکشم
وپرکرشٹ اور دور پدارتھوں کا جو گیان
ہوتا ہے - وہ بھی پرتیکش ہی ہے - اب
آپ فرمائے گا کہ اس پرکار سے سپشٹ

کئے ہوئے پر بھی یدی کوئی اعتراض کا
موقعہ ہو تو بدھی وان خود ہی وچاریں
دونوں کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے
کیونکہ مفصل کہنے کا موقعہ نہیں ہے -
آگے چل کر رشی خود ہی شنکا کرتے ہوئے
اتر دیتے ہیں کہ پرتیکش گیان کیول ورتمان
کال میں ہی ہو سکتا ہے - پرنتو رچے گئے
ہوئے دہرم ادہرم کے پھل کو ہو گئے کے
واسطے ایک لوک دوسرے لوکانتر میں ارتہات دیکھے
ستارے وغیرہ ورتمان ہونے کے متعلق
جو گیان سدھ پرشوں کو ہوتا ہے - اس
گیان کو تو کسی اور پرکار کا ماننا لازمی ہے
اتر میں فرماتے ہیں کہ

दिव्यान्तरिक्षभौमानां
प्राणिनां ग्रहनक्षत्रता
राद्विनिमित्तेष्वर्थेषु वि
पाकदर्शनमिष्टं तदप्य
नुमानमेव॥ प्रश०

یوگیوں کو اور سدھوں کو گیان ہو جاتا ہے - کہ
اس پرکار کے دہرم ادہرم کے کرنے سے
فلاں گرہ اور فلاں نکشتر وغیرہ میں
تو اس ہوگا - تو یہہ گیان کس پرکار کا
ماننا چاہئے - تو رشی فرماتے ہیں - کہ یہ
گیان بھی انومان ہی ہے -
یدی ہم اس پرکار کے گیان کو انومان
شبد سے پکارتا ہوں تو زبان پکڑنے
کو اکثر لوگ تیار ہو جاتے ہیں - لیکن
رشی کی زبان کو پکڑنے والا دنیا میں
کوئی نہیں - کیونکہ آرش گیان ہی ہمارا
سچا راہبر ہو سکتا ہے - رشی فرماتے ہیں
کہ اس پرکار کے سب گیان انومان ہی
ہیں - کوئی نئے پرکار کا گیان دنیا میں

نہیں ہوتا - جس کا دوسرا نام - کہا جاوے - پرشن پیدا ہوتا ہے - کہ الوکک گیان کے واسطے لنگ جس کو دیا ہی گیان کہتے اُس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سدہیوں کو ایسا گیان ہی ہوتا ہے جو کہ لنگ کی ضرورت نہیں رکھتا - تو اُس گیان کو کیا کہو گے؟ تو رشی فرماتے ہیں - کہ

अथ स्वि ज्ञान पेक्षं धर्मादि षु दर्शनमिष्टं तदपि प्रत्य क्षा षं योरन्य तरस्मिन्नन्त र्भूतमिति ॥ प्रश्न.

یوگیوں سدہیوں کو بنا لنگ دہرم کے بہی گیان ہوتا ہے تو اس کا کیا نام ہے؟ جواب میں فرماتے ہیں - کہ وہ گیان ہی یا پرتیکش ہے - یا آرش گیان - ان دونوں گیانوں کے انترگت ہی ہے - کوئی علیحدہ گیان نہیں کہلاتا -

پرشن پیدا ہوتا ہے - کہ وہ آرش گیان کیا وستو ہے - رشی فرماتے ہیں -

आम्नाय विधातॄणामृषी णामतीतानागत वर्तमाने ष्वतीन्द्रिये षर्थेषु धर्म दिषु ग्रन्थोपनिबद्धेष्वनु पनिबद्धेषु चात्म मन सोः संयोगाद् धर्म विशे षाद्यत् प्रातिभं यथार्थ निवेदनं ज्ञानमुत्पद्यते तदार्षमित्याचक्षते ॥

प्रश्न:

کو وید کے پورن جاننے والے پرشوں کا سیتوں - بہوت - بہوشیت اور ورتمان کال میں ہونے والا دہرم ادہرم وشاکال

وغیرہ متعلق جو گیان خواہ وہ گرنتھ پستک آگم وغیرہ میں درج ہو یا نہ درج ہو - ارتہات ارتہیاپتی سے پراپت ہو آتما اور من کے سنیوگ سے اخاص دہرم کے کارن خود بخود ٹھیک ٹھیک دیتا رہتا ہے پیدا ہونے والا جو گیان ہے - اُس کو آرش گیان کہتے ہیں - آگے چل کر فرماتے ہیں کہ وہ گیان کن کن پرشوں کو ہوتا ہے

तत्तु प्रस्तारेण देवर्षी णाम् कदाचिदेव लौकिका नां यथा कन्यका ब्रवीति श्वो मे भ्राताऽऽगन्तेति हृ दयं मे कथयति ॥

प्रश्न ॥

ایسا گیان عموماً دیوتا (وِدوان) اور رشی لوگوں کو ہی ہوتا ہے - پرنتو کبہی کبہی سادہارن منشیوں کو بہی ہوتا ہے جس طرح کبہی کبہی کوئی کنیا کہتی ہے - کہ کل میرا بہائی آوے گا - یہہ میرا ہردے کہتا ہے -

پس صاف ثابت ہے - کہ اِس پرکار کی سدہیاں شاستر میں جابجا درج ہیں لیکن آج کل کی انی ہوئی سدہیوں کا نام نشان ہی پرتیت نہیں ہوتا - اس کہنڈن موجود ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں

باقی آئیندہ



نوید

ہم دیہات کے رہنے والے ودیا کے نہ ہونے کے کارن اپنی دہارمک اوستھا میں نہایت ہی قابل رحم ہیں - اگرچہ شہروں کے رہنے والے اپنی حالت کے سُدہار میں کچھ نہ کچھ طاقت و ذریعہ رکہتے ہیں - کیونکہ وہاں پھر بہی سنسکرت ودوان مل جاتے ہیں - مگر مضافات کے رہنے والوں کی حالت قابل رحم ہے - خاص کر جبکہ ان بیچاروں کو کوئی سنسکار کرنا پڑتا ہے - تو وہ ودیا ہین ہونے کے باعث نہ خود کر سکتے ہیں - نہ کسی پنڈت مہاشہ کو خرچ کی قلت کے باعث بلا سکتے ہیں - مجبوراً پورانک برہمنوں کی سہائیتا لینی پڑتی ہے - اِسلئے میری یہہ پرارتہنا ہے - کہ سنسکار ودہی کے سولہ سنسکاروں کو جدا جدا ایک ٹریکٹ یا پُستک کی صورت میں چھپوایا جاوے - تاکہ سنسکاروں کے موقع پر تکلیف نہ ہو - کیونکہ موجودہ صورت میں ہر ایک سنسکار میں یہ کہا ہے کہ دیکھو فلاں پرشٹ و صفحہ - اس دقت کو میں نے خود ایک بواہ میں شریک ہوکر محسوس کیا ہے - نیز اُس میں جہاں کہیں کوئی بات قابل اعتراض معلوم ہو اُسکو تنسیخ کر کے درج کیا جاوے اگر شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر پورن کرے تو سنسکاروں کے متعلق جو کلفت سدراہ ہو رہی ہیں وہ دور ہو جاویں گی چونکہ اُپدیشکوں کے نئے انتظام کے بموجب شریمان پنڈت دولت رام جی - وشرییان پنڈت پورن آنند جی لاہور میں نواس کر کے اپنی توجہ کو ٹریکٹوں کے بنانے میں مبذول کریں گے - مناسب ہے کہ یہی اس کام کو سرانجام دیں - اگر شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب اس کام کو اپنے ہاتھ میں

سوامی دیانند اور سائنس

نمبر ۳۱

از ڈاکٹر جینداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن

اس کا انوبھو کرنا بڑا کٹھن ہے

اس خواہش کو جو قدرت نے ہمارے اندر پیدا کی ہے۔ جو ایک انسان کو دوسرے کے ساتھ ساری عمر بھر کے لئے جوڑتی ہے۔ اصلی سوروپ میں دیکھنا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ موجودہ حالت بہت سالہا سال کی لاپرواہی کے سبب سے انسانی جسم کی بناوٹ بدل چکی ہے۔ ہزاروں میں سے ایک بھی تندرست دکھائی نہیں دیتا۔ طبیعتوں کا میلان قدرت کے برخلاف جا رہا ہے۔ ستری اور پرش کے باہمی تعلقات کو اپوتر خیال کیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر انسان قدرتی رستہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکتا پھرے تو کیا تعجب ہے۔

معمولی سے معمولی بیج بھی جب بویا جاتا ہے تو اس کے واسطے موسم۔ زمین۔ پانی وغیرہ کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ زمین کو اچھی طرح سے صاف کیا جاتا ہے۔ کوڑا کنکر نکالا جاتا ہے۔ ہل چلایا جاتا ہے۔ اور جب بالکل صاف ہو جاتی ہے تو بیج ڈالنے سے پہلے خوشیاں منائی جاتی ہیں کسانوں کو دیکھئے کہ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ ذرا برسات لگ گئی۔ تو آنند ہو گیا۔ ایسی حالت میں کسان کیسی خوشی سے کھیتوں میں جاتا ہے۔ اور بیجوں کو بوتا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ویریہ روپی انسانی بیج کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اندھا دھند بغیر کسی قسم کی احتیاط کے لاپرواہی کی جاتی ہے۔ نہ موسم کی پرواہ ہے۔ نہ زمین کا خیال ہے۔ نہ پانی کا وچار ہے

بھلا سوچئے تو سہی

کہ جب سونف کے بیج کو بونے کے لئے آپ اتنی احتیاط کرتے ہیں۔ اور ہر طرح کا لحاظ رکھتے ہیں کہ کھیت کی حفاظت کریں۔ مبادا کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو۔ تو کیا انسان کا ویریہ جس سے بڑے بڑے دھرماتما پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے ہم پیدا ہوئے۔ اور آئندہ انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ سونف کے دانے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب معمولی سے معمولی بیج کی اتنی پرواہ کی جاتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ انسانی بیج کے بارہ میں اتنی لاپرواہی کی جاتی ہے۔ اور ایسی غفلت واقع ہوتی ہے۔ کہ جس کا کوئی حد اور حساب ہی نہیں ہے۔

نہ صرف یہی

بلکہ یہ انسان جس وقت اپنے جانوروں مثلاً گھوڑی۔ گائے۔ بکری وغیرہ کی بابت ہی سوچتا ہے۔ تو یہی جانتا ہے کہ اپنے گائے۔ گھوڑے۔ آدی کو ایسے گھوڑے۔ بیل آدی پشو سے ملاؤں۔ جہاں اچھا پکا ہوا ویریہ مل سکے۔ سنتان اچھی اور ہشٹ پشٹ ہو۔ اس امر کے واسطے میلوں تک سفر کرتا ہے روپے وغیرہ خرچ کرتا ہے۔ ہر ایک طرح کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست جنہیں کتوں کا بڑا شوق ہے۔ اور خصوصاً انگریزی گرے ہونڈ (English Grayhound) کا اثنائے گفتگو میں ذکر کرنے لگے۔ کہ اس نے اپنی کتی کو جسے وہ بہت پیار کرتے تھے دور فاصلے پر ایک انگریز کے کتے سے ملانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور انہوں نے اس کتے کے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کی اتنی فہرست اکٹھی کی ہوئی تھی۔ کہ میں سن کر حیران ہو گیا۔ اور پھر آ کر سوچنے لگا کہ آہا کہ انسان اپنے کتے اور گھوڑوں کی بابت تو اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں کتنا دھن خرچ کر کے ان کی اولاد حاصل کرتے ہیں۔ لیکن افسوس جب اپنے آپ پر سوال آتا ہے۔ تو خیال تک ہی نہیں دوڑاتے۔ بلکہ ایسے مضمونوں پر سوچنا اور وچار کرنا بری بات سمجھتے ہیں۔

ایسی حالت کیوں ہو گئی

اس کا کارن صرف یہی ہے۔ کہ ہم نے اس خواہش کو بری طرح سے قدرت کے برخلاف استعمال کیا ہے ورنہ ممکن نہ تھا۔ کہ ہم اپنے درختوں اور جانوروں کی تو اتنی پرواہ کرتے اور اپنے بارے میں بالکل لاپرواہ ہو جاتے۔ ذرا غور سے سوچئے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ سب کچھ ہماری غلطی کا نتیجہ ہے۔ وشئے کی زبردست خواہش سے دبائے جا کر وچار شکتی ملین ہو جاتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ آیا یہ کام قدرت کے اصول کے مطابق ہے۔ یا اس کے برخلاف۔ اندھا دھند جس طرف کام کی ورتی چل پڑی۔ بہہ نکلے۔ ذرا خیال تک نہیں۔ کہ کس طرف چل رہے ہیں۔ اسی سبب سے اس خواہش کا قدرتی طور پر مطالعہ کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ جو لوگ اس کا اصلی سوروپ دیکھنا چاہیں۔ وہ ویریہ کو ایک بیج خیال کریں۔ اور جو باتیں بیج کے واسطے ضروری ہوتی ہیں۔ وہی ویریہ کے واسطے ضروری سمجھیں۔ ورنہ ہم کبھی بھی ٹھیک نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتے۔ اور جب ویریہ (بیج)

خواہش قدرتی - اور سمبندھ ساری عمر کے واسطے ہے۔ تو اس اہم معاملہ کا حل کرنا نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔
بیج کو زمین میں بونے سے پیشتر پر طرح پر کھا جاتا ہے۔ سہارنپور - بھبوڑ - مدراس کلکتہ آدی شہروں سے بیجوں کے نمونے منگوائے جاتے ہیں۔ اور جب سے یہاں انگریز آئے ہیں۔ انگلستان۔ امریکہ اور دلیش ودیش نتروں کے بیج یہاں پر بوئے جاتے ہیں۔ بیج کی شناخت اور پختگی کا بہت سا لحاظ رکھا جاتا ہے۔
مرجھائے ہوئے کچے اور سڑے ہوئے بیجوں کو بالکل فارغ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اگ نہیں سکتے۔ اور اگر ایسے بیجوں کو بویا جاوے۔ تو علاوہ اسکے کہ وہ خود ضایع ہو جاتے ہیں زمین کے اس حصہ کو جہاں اگر اور اچھا بیج بویا جاتا تو ایک عمدہ درخت پیدا کر سکتا۔ بالکل خراب کر دیتے ہیں۔ اور بہت عفونت پیدا کرتے ہیں۔ اس واسطے لوگ ہی بڑی دانائی کے ساتھ ایسے بیجوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے - اور زیادہ قیمت خرچ کر کے دور دور سے پیکٹوں میں بند نمونے منگواتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ انسان کے بیج کو نہ دیکھا جاوے - نہ پرکھا جاوے - بڑی لاپروائی سے جہاں کہیں اتفاق سے زیادہ آیا تو پھینک دیا۔

پھینکے

کا لفظ میں نے اس واسطے استعمال کیا ہے کہ عملی طور پر یہی ہو رہا ہے - یہ - زہر لفظ تب استعمال کرو جب انسان بونے کی غرض سے دیریہ کو برتتے۔ اور جب اس خیال کی بو تک ہی موجود نہیں ہے۔ تو کس طرح سے ہم اس لفظ کو اپنے اوپر لینے کے واسطے دلیری کر سکتے ہیں۔ بتائیے تو سہی جب ہماری یہ گتی ہے تو کس طرح سے ہم اپنے آپ کو انسان کہہ سکتے ہیں - انسانی ویریہ سے تو معمولی درخت کا بیج ہی اچھا ہے - جس کی اتنی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور جو اس خیال سے بویا جاتا ہے کہ اس سے درخت پیدا ہوگا - انسان کا ویریہ تو در حقیقت پھینکا ہی جاتا ہے۔ اور جو چیز اتنی لاپروائی سے برتی جاتی ہے - اس کی کیا حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا ساخت اور کیا پختگی کی بابت خیال رکھا جا سکتا ہے - خواہ سڑے خواہ ضایع ہو۔ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک لمحے کے واسطے شہوت کی خواہش کو پورا کیا۔ اور بس - ایسی خواہش کو ہم کبھی قدرتی خواہش نہیں کہہ سکتے۔ یہ تو قانون قدرت کے برخلاف اور صحت کو بگاڑنے والی ہے چاہیے تھا کہ انسانی بیج کو زیادہ احتیاط سے بوتے اور بخوبی حفاظت کرتے۔ تاکہ اچھی طرح سے پرورش پائے جانے کے بعد وہ عمدہ پھل لاتا چاہیے تھا کہ کچے - سڑے ہوئے۔ اور کمزور ویریہ رو پی بیجوں کو اگنے سے روکتے۔ مبادا کہ وہ پرورش پاکر کمزور اور بزدل پھل نہ لاویں

لیکن یہاں تو اور ہی حساب ہے

ابھی ویریہ پکنے ہی نہیں پاتا۔ بیج کا مادہ ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس سے پختہ بیج کا کام لیتے ہیں اور اس زمین میں جہاں نہ معلوم کہ وہ اگ ہی سکیگا۔ یا نہیں - بغیر دریافت کئے اندھا دھند بو دیتے ہیں - جہاں وہ سڑ کر ہی غایب ہو جاتا ہے اور اتنی عفونت پیدا کرتا ہے۔ جسکا کچھ حساب نہیں اور جس عفونت کے سبب سے آج ایک ہی تندرست آدمی کی بھی حالت (باقی آئندہ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ

ادھیویشن بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۲- اکتوبر ۱۹۰۲ء بخیریت سماپت ہوا۔ سال آئندہ کے لئے ادھکاریان و ممبران انترنگ سبھا حسب ذیل انتخاب ہوا۔

پنڈت رام بھجدت پردھان - لالہ رام کرشن وکیل۔ پنڈت پرمانند جی اُپ پردھان - لالہ گنگا رام ٹھیکیدار منتری - لالہ گیان چند جی خزانچی - بھگت رلیا رام پنڈت داس جی پستکا دھیکش - لالہ رلا رام پرنٹنٹ و ے انسپکٹر گجرانوالہ - لالہ منشی رام جی کہیبہ ادھشٹھاتا گروکل کانگڑی لالہ شیو دیال پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور رائے ٹھاکر دت صاحب ای - اے سی پشاور لالہ جیون داس گورنمنٹ پنشنر لاہور رائے روشن لال صاحب بیرسٹرایٹ لالا لاہور لالہ خوشی رام جی سب پوسٹماسٹر سیالکوٹ رائے پیڑا رام جی - ای - اے سی شاہپور مہتہ جیمنی جی بی اے پلیڈر ملتان - لالہ نرائن داس جی پلیڈر جالندھر بابو سوچیت سنگھ صاحب ساکن چنیوٹ لالہ بھیم رام صاحب کرنال - لالہ گنگا رام صاحب وکیل سیالکوٹ - رائے کھیمی لال صاحب پنڈ دادنخاں - لالہ متھرا داس صاحب پوری
بیمار بھی سنجیع اور عالم ستریوں کے کارنامے چہ حصے ہار ہیں قیمت للعہ علاوہ محصولڈاک

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

سوامی دیانند جی کے سدھانت
اور
بھارتری سبھا کے اصول

بھارتری سبھا کے اصول اس قسم سے کیوں بنائے گئے

پیارے ناظرین! نمبر ۳ میں میں لکھ چکا ہوں کہ رستہ ۱۹۰۰ء لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بھارتری سبھا بنانے کے خیالات والے سجنوں نے اکٹھے ہو کر اپنی باقاعدہ سوسائٹی بنانے کا وچار کیا [illegible] اس سالانہ جلسہ پر آئے ہوئے ان سجنوں نے جو اپنے آپ کو پورنتا سے مہرشی سوامی دیانند جی کے لیکھ کے مطابق چلنے کے ... ظاہر پرکاشت کرتے تھے - ایک خاص ... پر اکٹھے ہو کر مندرجہ ذیل وچار کئے کہ ہمیں آریہ سماج سے ایک علیحدہ سبھا قائم کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہم آریہ سماج کے اندر رہ کر ... سے اپنی اچھیا کے انوسار کام وغیرہ نہیں کر سکتے تھے کوئی منتویہ ستسار میں سوسائٹی کے ... زندگی نہیں گذار سکتا جب تک اس کی ... سوسائٹی نہ ہو۔ ہم میں کسی قسم کی محبت اور ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ ہم اپنے سمپورن ... کو پورنتا سے نہیں کر سکتے۔ (جیسا کہ ... نمبر ۲ میں معمولی طور پر میں ظاہر کر چکا ہوں)

وغیرہ وغیرہ۔ جب وہاں یہ وچار ہو رہی تھی۔ تب اُن میں سے کچھ خاص آریہ سماج بنا چاہنے والے ہی موجود تھے۔ انہوں نے اُس سمے یہ بنتی (جیسا کہ اُن میں سے کچھ ایک پُرشوں نے بیچ کے طور پر خاص خاص سجنوں سے اپنے دل کا بھاؤ ظاہر کیا ہوا ہے) کی کہ اگر ہم ان کی مخالفت کریں تو یہ پُرجوش نوجوان آدمی ہیں۔ یہ لوگ ایک الگ اپنی سماج بنا لیں گے۔ جس کا نتیجہ خاص کر بہت برا ہوگا۔ پہلے ہی سے سماج کے دو حصے ہو گئے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اب تیسرا حصہ ایک اور کھڑا ہو جاوے۔ اسلئے یہی اُتم ہے کہ ان میں شامل ہو جاویں اور ان کی سوسائٹی کا یہ ایک بہت ہی ضروری نیم ہو جاوے کہ صرف آریہ سماج کے ممبر ہی اس سبھا میں داخل ہونے کے ادھیکاری ہیں۔ نہیں تو ان لوگوں کی یہ سوسائٹی تیسری سماج سمجھی جاوے گی اور اس اصول کے ہونے سے آریہ سماج کی انترنگ ایک اُپ سبھا سمجھی جاوے گی۔ اس بات پر اُس وقت آپس میں خوب بحث ہوئی۔ اور نشچے ہوا۔ کہ اس سبھا میں صرف آریہ سماج کے ممبر ہی داخل ہونے کے ادھیکاری ہوں گے۔ ایسے ہی اور بھی نیم نشچت ہو کر باقاعدہ سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کا نام آریہ بھارتری سبھا رکھا گیا۔

پیارے ناظرین میں آپ کا دھیان خاص کر اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو ہمارے آریہ سماج بہت چاہنے والے بھائیوں نے اُس وقت کی (جیسا کہ وہ بیچ کے طور پر ظاہر کرتے ہیں) ارتھات - ان سجنوں نے اگر ان لوگوں کی بات حقیقت میں اپنی جان کر کر ان میں شامل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ فقط اس بات اور اس خوف سے کہ تیسری سماج قائم نہ ہو جاوے ان میں شامل ہو کر مندرجہ بالا اصول نشچت کروایا۔ تو یہ نیتی دھرم انوسار پر نیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان سجنوں کے ان میں داخل ہونے پر بھی وے بھائی اپنے پہلے اصول کو نکال دینے کے لئے (جیسے لالہ توتا رام صاحب پریذیڈنٹ آریہ بھارتری سبھا لاہور۔ وائیڈیٹر آریہ پترکا نے ہم سے ذکر کیا تھا) اکثر وچار کر چکے ہیں۔ اور اپنا الگ اُپدیشک رکھنے اور ایک خاص ماہواری رسالہ نکالنے کا وچار کر رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وے لوگ اپنی سبھا کو آریہ سماج کے انترنگ نہیں رکھنا چاہتے۔ آریہ سماج کا بہت چاہنے والے بھائی اگر بھارتری سبھا کے بنانے والے لوگوں کے کاموں کو عمدہ اور مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت کے انوسار سمجھتے ہوئے ان میں شامل ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو آریہ سماج کے بہت سے سجنوں کے اعتراضوں سے بچانے کے لئے الگ ظاہر کرتے ہیں۔ تو بھی یہ دھرم انوسار نہیں ہے اور ان بھائیوں کے کاموں سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وے لوگ ہی انہیں اچرنوں کو کرتے ہیں۔ کہ جن پر آریہ سماج کے اکثر سجن لوگ مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانتوں کے انوسار نہ سمجھتے ہوئے پسند نہیں کرتے۔ بالفرض ان سجنوں کے کہنے کو کہ ہم نیتی وچار کر شامل ہوئے ہیں سچ مان لیا جاوے۔ تو بھی ٹھیک نہیں پرتیت ہوتا کیونکہ دنیا میں بہت قسم سبھائیں اپنے اپنے مقاصد کو لے کر قائم ہوئی ہیں۔ اگر وے سبھائیں دھرم انوسار کام نہیں کرتیں۔ تو خود بخود ہی شانت ہو جاتی ہیں۔ اور مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانتوں کی رکشا کرتے ہوئے تیسری سماج بھی نہیں بلکہ سینکڑوں سماجیں کیوں نہ قائم ہو جاویں نہیں کبھی بھی ڈر کر ان میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہرشی سوامی دیانند جی نے اکھنڈت ویدک سدھانت کی موجودگی میں

بہت قسم کی سبھائیں قایم ہوئیں اور ٹوٹیں اور آگے ایسا ہی ہونے کا امکان ہو سکتا ہے اسلئے ایسی سبھاؤں میں داخل ہو کر ایک تو جوان لوگوں کی ہمت کو بڑھانے کے مدد کرنا ہے۔ دوسرے اس سے اچھے آریہ سماج کی نربلتا ظاہر ہوتی ہے۔ اسلئے یہ کارروائی ہی دھرم الوسار نہیں پرتیت ہوتی۔ پیارے ناظرین ہم وچار کے لئے آپ سجنوں کے سنمکھ بھراتری سبھا کے نیموں کو لکھتے ہیں۔ اور ان پر ہم آئندہ وچار کریں گے۔

اوم

آریہ بھراتری سبھا کے مقاصد

(۱) آریہ لوگوں میں پرسپر پریم اور ہمدردی بڑھا کرنا۔ (۲) ویدک سنسکاروں اور آریہ تہواروں کو رواج دینا (۳) بواہ کی ویدک مریادا کو عملی طور پر قایم کرنا۔

نیم (۱) صرف آریہ سماج کے ممبر ہی اس سبھا میں داخل ہونے کے ادھکاری ہیں

(۲) اس سبھا میں پرویش کرنے والوں کو تمام ادیدک نشان موجودہ دھرم سمجھ کر جو رکھتے ہوں اترک کرنے پڑیں گے۔

(۳) ہر ایک پرش یا استری کو سبھا میں پرویش کرتے وقت تحریری اور تقریری یا صرف تحریری طور پر پرتگیا کرنی ہوگی۔ کہ وہ رشی دیانند کرت سنسکار ودھی کے مطابق سولہ سنسکاروں سیکہ کرنے پر ہمیشہ کمربستہ رہیگا یا رہیگی۔

(۴) جیسا کہ رشی دیانند نے اپنے وید بھاشیہ اور ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں آریوں کو پرسپر کہاں پان آدی بیوہار کا اپدیش کیا ہے۔ اسپر ہر ایک سبھاسد کو عمل درآمد کرنا لازمی ہوگا۔

(۵) رشی دیانند نے جو اپنے وید بھاشیہ اور ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں ویدک پرمانوں سے جو سدھانت نشچت کئے ہیں۔ یا مختصر طور پر اپنے منتویہ امنتویہ میں ورنن کئے ہیں۔ ان میں سے کسی سدھانت پر کسی سبھاسد کا وشواس نہ رہنے کی حالت میں اُس کو کافی تحقیقات کے بعد سبھا سے خارج کیا جاویگا۔

(۶) اس سبھا کے سبھاسدوں میں سے اگر کوئی مہاشے اس وجہ سے آریہ سماج کی ممبری سے مستعفی ہو کہ اُس کا آریہ دھرم پر وشواس نہیں رہا۔ تو وہ اس سبھا ساری سے علیحدہ کیا جاویگا۔ پرنتو اگر وہ کسی خارجی وجہ سے آریہ سماج کا ممبر نہ رہے گا۔ تو اُس کو کسی اور آریہ سماج کا ممبر ہونا پڑے گا اسوئیکار کر لینے پر وہ سبھاسدی سے علیحدہ کیا جاوے گا۔

(۷) جو سبھاسد اپنا یا اپنی اولاد کا وواہ گن کرم اور سوبھاؤ تتھا اپنے آریہ دھرم کے مطابق یا ان سبھاسدوں میں نہیں کرے گا تو سمجھا جاویگا کہ اُس کا یا اُس کی سنتان کا وواہ ادیدک ہوا۔ اور اس سبھا سے وہ اسی واسطے نکال دیا جاوے گا۔

(۸) ہر ایک سبھاسد کا فرض ہوگا کہ سر نیایا رپ پردہ وغیرہ اویدک رسم و رواج کو اپنے ان سے دور کرے۔ جس سبھاسد کا عمل اس کے برخلاف ثابت ہوگا۔ سبھا اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ کافی تحقیقات کے بعد جیسا کثرت رائے سے نشچت ہو اُس کے لئے مناسب ڈنڈ تجویز کرے۔

(۹) اس سبھا کے تمام سبھاسدوں کا کہان پان السن مدرا آدی ابھکشیہ پدارتھوں کے بغیر ہونا چاہئے۔

(۱۰) ان سبھاسدوں میں سے اگر کوئی سبھاسد ورن چار میں گرست پایا جاوے۔ تو وہ اس سبھا سے نکال دیا جاوے گا۔

(۱۱) جہاں جہاں اس سبھا کے سبھاسد ہوں اُن کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے میں سے ایک کو منتری اور ایک کو پردھان نیت کریں جن کا کمیپ کرتویہ یہہ ہوگا۔ کہ کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ باری باری سبھاسدوں کے گھروں پر گرہ اُپاسنا کے جلسوں کا پربندھ کریں۔ اور اس تمام مناسب تدابیر کو کام میں لاویں جن میں سے کہ سبھاسدوں کا پرسپر پریم بڑھے۔ اور سبھی کے ساتھ لوگوں کو عام ہمدردی پیدا ہو۔ باقی آئندہ

اقسام

ہیمراج اُپدیشک

مرتیو

دنیا میں ایک ایک جنشیہ موت کی ڈراونی صورت سے خوف کہاتا ہوا اور اسکے منہہ میں آنے سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتا ہوا دکہائی دیتا ہے۔ لیکن اس میں ذرا اشتباہ نہیں ہے۔ کہ موت کا نذر بردرت ہر ایک دن آگے یا ایک دن پیچھے ضرور نگل لیگا۔ یہہ صاف ظاہر ہے کہ بچوں کی نسبت جوان اور جوان کی نسبت بوڑہے کال روپی دیو سے بہت خوف کہاتے ہیں۔ اس کی تصدیق ایک انگریز ودوان فاضل کی تحریر سے ہی ہوتی ہے۔ وہ صاف الفاظ میں لکہتا ہے۔ کہ جوں جوں انسان عمر میں بڑا ہوتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں وہ اپنی زندگی زیادہ پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس سنسار سے جدا ہونا نہیں چاہتا۔ نیز اُسکا یہہ کہنا بالکل درست ہے کہ بڑہاپے کی تکالیف عمر رسیدہ شخص کو برداشت کرنی پڑتی ہیں

آگر نوجوانوں کو ہی اُن کا سامنا کرنا پڑتا تو اکثر
نوجوان اپنا گلا گھونٹ کر مر جاتے اسی فیلسوف
نے ایک ذی عزت مال دار اور رتبہ والے نوجوان
آدمی کی حکایت بیان کی ہے - جو ہر روز ایک
ہی دُنیا کی دوڑ میں سے گردش میں گھومتے گھومتے تنگ
آگیا تھا - اس کا دل کسی نئی چیز کی تلاش میں
بیقرار رہتا تھا - آخرش روز مرہ کے جاگ اُٹھنے
اور پہر رات کو سو رہنے - روٹی کھانے اور معمولی
کاروبار سے دق آکر اس نے اسوت جو اس کے لئے
نئی چیز تھی اُس کا مزا چکھنے کی امنگ میں خود کشی کر لی
اس سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے - کہ نوخیز لڑکے
بڑی عمر والے آدمیوں کے مقابلہ میں موت سے
کم ڈرتے ہیں - لیکن اس ایک مثال کو ایک طرف
چھوڑ کے دیکھو کہ خاص خاص مرد ہی میدان میں
ایسے ہیں جو موت کی تلوار کے سامنے اپنی گردن
خم کرتے ہیں) جب ہم عام حالت پر نظر دوڑاتے
ہیں - تو ہمیں اس مسئلہ امر سے انکار نہیں ہو سکتا
کہ سب لوگ (کیا بوڑھے کیا زیادہ جوان کم) موت
کے پنجہ سے آنکھ بچانے کے لئے طرح طرح کی کوشش
کرتے ہیں - جس سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی
بھی کال بھوت کا درشن کرنا نہیں چاہتا - دکھیارا
سے دکھیارا اور روگ گرست جیسا چاہئے موت
آنے سے پیشتر مرنے کو کتنی بدھ دکھ سہتا)
ہو جاتا ہے - تو کسی کا حوصلہ نہیں پڑتا - کہ
چھاتی سامنے کرکے اور آگے بڑھکے اپنے دشمن کا
مقابلہ کر سکے - اب قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے
کہ کیا موت ایسی ہی ڈراونی خوفناک اور عذاب دہ
ہے - ہمارا وشواس ہے - کہ موت بجائے خود
کوئی بڑی چیز نہیں ہے - پرماتما نے ایسا نیم
رکھا ہے - مرتے دم انسان ذرا بھی تکلیف محسوس
نہیں کرتا بلکہ آخری وقت ایک قسم کی غنودگی سی
چھا جاتی ہے - اور مرنے والا اس دُنیا کے سارے
دھندوں اور بکھیڑوں - رنج اور تکلیف سے
بالکل بے خبر ہو جاتا ہے - اُسکے ثبوت میں ایک
دو - انگریز ودوان کی اپنی سرگذشت پیش کرتے
ہیں - اس مہا پرش کا قول ہے - کہ وہ ایک
دفعہ جنگل میں چلا جا رہا - دور سے ایک شیر اسکی
نظر پڑا - جو کہ سیدھا اُس کی طرف آ رہا تھا - دیکھتے
ہی اُس کے ہوش و حواس اُڑ گئے - غم و الم
نے ہی اس کے نرم دل پر دھاوا کیا - طرح طرح کے
خیالات اُس کے اندر آنے جانے لگے - غرضیکہ
شیر نے اُسے اپنے مُنہ میں پکڑ لیا - اس ناگہانی
مصیبت سے رہائی پانے کے بعد وہ کہتا ہے - کہ
جب اُسنے اپنے آپ کو شیر کے قابو میں اور موت
کے مُنہ میں پایا تو سب فکر و غم کافور ہو گئے
بیہوشی کا عالم طاری ہو گیا - اور محسوس کرنے کی
طاقتیں کام کرنے سے جواب دے گئیں - اس سے
وہ درست نتیجہ نکالتا ہے - کہ موت کوئی عذاب دہ
چیز نہیں ہے - اسلئے وہ لوگ جو موت کی بھرال
مورتی سے ڈرتے اور کانپتے ہیں - اُنہیں حوصلہ
کرنا چاہئے - جب موت سکھدایک ہے - اور
یہاں کے جھگڑوں سے خلاصی دلانے والی ہے
تو پھر ڈر کاہے کا - سال بھر لگاتار محنت کرکے
طالب علم یونیورسٹی کے امتحان میں بیٹھتے ہیں اور
بیٹھتے وقت واویلا مچایا کرتے ہیں - اور کیا اسی طرح
موت والا دن ہمارے سارے اعمالوں کی پڑتال
کا دن نہیں ہے؟ - جب ہم معمولی امتحان سے
ڈرکر رونے کی بجائے پہلے ہی سے بڑی سرگرمی
کے ساتھ اُس دن کے لئے تیاری کرتے ہیں
تو اس دنیا کے بڑے امتحان کے دن سے اپنی
لیاقت دکھلانے کے بجائے ہم کیوں پیچھے بھاگتے
ہیں - ہمارے انگریز فلاسفر نے ان سوالوں کا
جواب یہ دیا ہے - کہ چونکہ ہم کو اس پاس کی
چیزوں اور پدارتھوں میں رہتے ہوئے مدت مدید
گذر جاتی ہے - اور ہمارا اُن کے ساتھ پریم
بڑھ جاتا ہے - اسلئے ہم اُن سے علیحدہ ہونا
گوارہ نہیں کرتے -

مہاشئے گن! یہ اُتر گو کسی قدر درست ہے
اور کسی حد تک بالکل راست ہے - لیکن ہم اس
کے ساتھ کچھ اور بھی ایزاد کرنا چاہتے ہیں -
امتحان کے کمرہ میں وہی طالب علم بڑے حوصلہ
اور دلیری سے داخل ہوا کرتے ہیں - جنہوں نے
اپنی تعلیم کے فرائض کو پورے طور سے ادا کیا
ہوتا ہے - بجائے دن کو سونے اور رات کو تاش کھیلنے
اور ادھر اُدھر چلا گیں لگانے والے ودیارتھی
وہاں ہی مسکین صورت بنائے ڈرتے ڈرتے اندر
قدم دھرا کرتے ہیں - یہی حال ہمارے بڑے امتحان
کا ہے - چونکہ ہمارے اعمال درست نہیں - اِسلئے
آوارہ طالب علموں کی طرح جب ہم اپنے فرائض
سے پتت ہوئے ہوئے ہیں تو ہم کس مُنہ سے ایسے
امتحان کے جاہ و جلال و لٹے دربار میں ہنستے کھیلتے
داخل ہو سکتے ہیں؟ -
پیارے گن! اگر خواہش ہے کہ موت کے خوف
سے بچ جاؤ اور کال دیو ہمارے گلے میں انگوٹھا
دیکر ہمیں نہ رلاوے - تو اپنے دھرم کے پالن کرنے
میں ہمیشہ تت پر رہو -

راقم

بیہو رام نیشٹر - لودھانوی -

دیانند ناتھ آئے اجمیر

پیارے گن! ویدک دھرم کے پرچار کے ارمبھ سے
جوں جوں نئی روشنی اس دیش میں پھیلتی گئی تیوں
تیوں ہی سوارتھی دیش لوگوں کو چھوڑ پبلک نے
اس مہاں سرل دھرم کے ستیہ ارتھوں کو گرہن
کرنا اپنا کرتویہ سمجھا - سوشیل ریفارم
میں - دھرم کاریوں میں - دیش ہت میں یہ نیم
سر دتر پہ درشن ہونے لگے - مہرشی نے اپنے

سویکار پتر (وصیت نامہ) میں فرمایا ہے۔ کہ میری سرو وستی ان تین کاریوں میں ویئے ہوگی جن میں سے تیسرا یہ ہے۔ کہ بھارت ورش کے اناتھ اور دین اپاہج منشیوں کے پالن پوشن رکشا کرنے میں خرچ کریں۔" آریہ سماجوں کے ستھاپت ہونے سے جہاں جہاں پرچار ہوا وہاں وہاں ویدک دھرم انویائی بھائیوں نے مہرشی کے اس نیم پر ہمیشہ نظر رکھی۔ اور آگیا پالن میں اپنا کرتویہ سمجھا۔ بڑے بڑے نگروں میں اناتھ آلیہ کھلے۔ لیکن سب نے اپنی شکتی انوسار دیشی کے اناتھ بالکوں کے پالن پوشن میں اپنا پرم ہت پرگٹ کیا۔ آپ کو گیات ہوگا کہ مہرشی نے اجمیر نگر (راجپوتانہ) میں اپنے شریر کو تیاگا تھا۔ اس کارن سے پروپکارنی سبھا کا کیندر ستھان اجمیر ہی رہا۔ اجمیر میں ویدک ینترالیہ لایا گیا۔ اجمیر میں ہی مہرشی کا سویکار پتر کے (۳) نیم کے پالن ارتھ دیانند اناتھ آلیہ اجمیر کھولا گیا۔ یہ اناتھ آلیہ سمت ۱۹۵۲ سے جاری ہے مگر موجودہ حالت میں لانے کی ضرورت سمت ۱۹۵۶ کے گھور کال پیڑا پڑی۔ جس میں سینکڑوں کو دکھت دارہا گی راجپوتانہ سے سنگرہ کر اس اناتھ آلیہ میں رکھا گیا۔ نگر واسیوں نے اپنی پورا ست پرگٹ کر پرشنتا سے یہاں کاریالیہ بنانے میں اپنی اچھا پرگٹ کی۔ جس پر آریہ سماج اجمیر نے کھلے طور پر سب جاتی و رنب مت کے مہاتماؤں کو بھی پربندھ کرتری سبھا کے سبھاسد ہونے کا ادھکار دیا۔ موجودہ سبھا میں آریہ ہندو۔ سکھ۔ دینی سب شامل ہیں۔ مگر ہمیں ان سب بھائیوں کا ہردے سے شکریہ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے آج تک اناتھ بچوں کے پرورت و آنند و دان کرنے میں کبھی بھی ہار نہیں ڈالا۔ اس سمے اناتھ آلیہ میں ۲۲۸ بالک پرورش پا رہے ہیں۔ رپورٹیں اردو ہندی۔ انگریزی میں چھپ کر سینکڑوں بٹ چکی ہیں۔ ایک آنریری اپدیشک ڈاکٹر چانن مل دھن اکٹھا کرنے کے لئے پربھن کر رہا ہے۔ ماسک خرچ اس سمے لگ بھگ سات سو روپیہ کی ہے۔ مستقل آمدنی انومان ایک سو روپیہ ماسک کے ہے۔ پچھلے دو سال کی رپورٹ کو دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس اناتھ آلیہ کو مکان اور اپیوگی بنانے کے لئے ۱۲۵۰۰ روپیہ کیول لڑکے اور لڑکیوں کی رہائش کے مکانوں میں ہی خرچ ہوا ہے۔ غیر مستقل آمدنی اتنے سمے بہت کم ہے۔ اپدیشک کے بھیجنے سے ہمیں گیات ہو گیا ہے۔ کہ آپ لوگوں کی ہمدردی ہمارے ساتھ بہت ہے۔ لیکن یہ کمزوری ہماری ہمیں کیسے معلوم ہو سکتی ہے آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ کام کچھ دو چار آدمیوں کا نہیں۔ راجپوتانہ پر آریہ قحط کا سنکٹ بنا رکھا ہے۔ ایسی حالت میں ہمیں سینکڑوں اناتھ مل سکتے ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ آپ دوسرے کاریہ آلیوں کو چھوڑ اس کی سہایتا کریں۔ بلکہ اتنا کہنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جس رشی کے نام سے یہ اناتھ آلیہ اپکار کر کے کام ہمیں باندھ رہا ہے۔ وہ کیول آپ لوگوں کا حوصلہ بڑھانے موقعہ موقعہ مدد کرنے کے کارن سے۔

ہم نے اس خیال سے کہ سماجیں روپیہ بھیجکر اس کاریالیہ کو مستقل اور عمدہ حالت میں لانے کا یتن کریں گی۔

اپنے اپدیشک کو سب ستھانوں میں بھیجنا آرمبھ کر دیا ہے۔ جن سماجوں نے مل کر ہماری اتساہ کو بڑھا کر مدد دی ہے۔ ہم ان کے مشکور ہو کر اس اپیل دوارا دوسری سماجوں کو ویدک دھرم انویائی و دیشی ہتیشی بھائیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ان کی مثال کو دیکھتے ہوئے ہمیں مدد دینے میں شیگھر بھاگی ہوں۔ آپ کا شبھ چنتک مٹھن لال بھارگو وکیل پریذیڈنٹ

چو دلاور است دزدے
کہ بکف چراغ دارد

اُنیسویں صدی کی مادی چوگان بازی میں اس جہان مذہبیہ دوڑ سے آریہ ورت نے وہ اڑنگی لگائی ہے۔ کہ کھلاڑیوں کے شان و گمان بھی نہ تھی ایڈیٹر اور نوجوان طبیعتوں میں گو سخت جوش پیدا۔ مگر علم دوست طبیعتیں نہ صرف مشکور ہی ہوئیں۔ بلکہ آریہ ورتی مذہبی داؤں پیچ کی گرویدہ ہو گئیں۔ امریکہ۔ جاپان وغیرہ میں مذہبی کانفرنس کیا اسی تحقیق کا نتیجہ نہیں جو کہ ویدادھارک رشی نے آریہ ورت میں مادہ پرستی پر لگائی تھی۔؟ مسلمانوں عیسائیوں اور تھیاسوفسٹوں کا مختلف انسانی ایجادوں (مذہبوں) پر یوگک و تقول سے رنگ چڑھانا کیا اسی لفظی ہیر و پھیر کی اپج کا غلط استعمال نہیں ہے۔ جو کہ ویدوں کے لئے مخصوص ہے مختلف مذاہب میں سے اگر ہم سب سے پہلے اپنے سناتنی بھائیوں کی طرف دیکھیں تو بھاگوت وغیرہ پورانوں میں استعارات کا استعمال مثل ویدوں کے بتلانے میں جو سر توڑ کوششیں بابھی دیوتاؤں کی طرف سے ہو رہی ہیں وہ فاضلوں کے لئے گو عارضی اطمینان کا باعث ہی کیوں نہ ہو۔ مگر عوام کے لئے اس سے زیادہ خطرناک کیا اور کوئی محل ہو سکتا ہے جو بابھن دیوتا ہم کیا اپنی مختلف کوششوں اور حرکتوں سے شکستہ جہاز کے ڈوبتے ہوئے چیختے مسافروں کی طرح بد حواسی اور بد حواسی کا نمونہ دے آپ کو ظاہر نہیں کر رہے ہیں؟ پیارے ناظرین! اس نونکا درشن اگر آپ اچھی طرح کرنا چاہیں۔ تو پہلی بات

نیچ گرال کی ایک ماہ ستمبر کی حالت سے ہی
ملاحظہ فرماویں -

ریاست میں جینیوں کے ایک شگن
منی کے آنے سے بعض بلبیلیں
ماد رزاد) منی کے آنے سے بعض بلبیلیو
میں سری گرسش آدسک کی طرف خاص رجحان
پیدا ہوگیا تھا - کیونکہ سولی پت کے خبط
سے معلوم ہوتا تھا - کہ منی صاحب مذکور سے
ان کی بات سخت سولا ہی کی تھی - نہ مدر جبیتیں
دردہ تو ہی ہی - لاچار وہ لوگ آریہ سماج
سے منہ کی کھتہ کرالے کے آرزومند ہوئے
اور پنڈت شمبھودت جی اُپدیشک آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کی سرعی - علمی اور گونج دار
آواز بازار سارڈی میں شروع ستمبر میں
سنائی دینے لگی - حاضری کی اوسط دو سو کس
رہتی تھی - اہمن دیوتا ہی پر احسان ہونے
لگے اور کتھا چند روز میں رونہ بڑی تعریف
اور حیرت انگیز کامیابی سے ختم ہوئی - بنیوں
زمینداروں - کمینوں - غرضیکہ ہر جاتی
میں بڑے زور سے کھلبلی پڑ گئی - اور برہمنوں
کے منڈوں اور عین گتھوں کی بڑے افسوس
اور حیرانی سے نہ صرف فکر ہی پڑی بلکہ ان
کے اعتقادوں کی کمزوری بھی ان کے لیئے
آفت ہوگئی - ایک دو آنکھ کے اندھوں
نے تو کے پوروں کے بجانے سے ان کی اپنی
ہنڈیا چولہے کی خیر اسی میں سوجھی کہ کوئی ہاتھ
دیم جین دیجرہ کی شرن لی جاوے - مگر وہ
بیچارے ہوئے - اور کیسے زخمی ہوئے جبکہ
چاروں طرف ناامیدی اور مایوسی کی گھٹا چھاتی
ہوئی معلوم ہوگی - بڑے ہاتھ پاؤں مارے
اور خرابی جلسوں کی حالت میں بقول
کسی کی اینٹ کہیں کا روڑا - بھان متی نے کنبہ جوڑا
در در سے آدمی بلا کر دھرم سبھا
بنا کر آریہ سماج کے خلاف جھنڈا گاڑ دیا - اور

آریہ سماج اور مہرشی کو بے نقط سنانی شروع
کیں - ہمارے آریہ بھائی گو بڑے دانا متحمل
اور مستقل مزاج ہیں - مگر ویدک دھرم کے
مخالفوں کے لیئے بعض وقت بڑے ہی سیلہ رحم
بھی ہیں - چنانچہ ایسے وقت میں بھی اُنہوں نے
پورانوں پر بے طرح ہاتھ صاف کیا - پنڈت
شمبھودت اور لالہ شادی رام نے ایسی بے رحمی
سے اعتراض جڑے کہ بیچاروں کے اوسان
پھر غائب ہوگئے - اور پھر تاروں کی گھوڑ دوڑ
شروع ہوگئی - اس مرتبہ بتبدیل آخر کار
گھبرا کے دن بھی پھر آتے ہیں - مرادآبادی
حضرت پنڈت جوالا پرشاد جی نے اپنی پیٹ پوجا
اور خرچ مقرر کرنے کے بعد آنا منظور
کیا اور ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو دو بجے بعد دوپہر آ پہنچے
کاش کہ آریہ سماجی اب بھی رحم کرتے -

ناظرین ! یہ جوالا پرشاد وہ ہیں - جنکو دھرم سبھا میں
دو یا کا پرم سورج بنایا گیا تھا جس نے دیانند
تمر بہاسکر بنا کر پورانکوں کو ملکو کیا تھا مگر کوئی تھا
اور دین و ایمان کی جگہ پورانکوں جسکو دیکھ کر اس
سخت تشویش اور کشمکش کی حالت میں سناتنی
محافظوں کی بربادی پر حسرت کی نگاہ سے دیکھ
رہا ہے - ہائے افسوس پانی پت میں اس کی
پہلی ہی آمد پر دو تین ہی گھنٹوں کے اندر پورانکوں
کی تمام امیدوں پر بے رحم گر راستباز آریوں نے
پانی پھیر دیا -
۲ بجے کل آریہ مع پنڈت شمبھودت جی وانپرستھ و
مہاشہ کاشی رام جی مشبھہ دیدیالہ - جو خوش قسمتی
سے پہلے روز اپنے اوشدھالیہ کی ایک شاخ
قائم کرنے پہونچ گئے تھے - مع برتنے بڑے بستہ کتابیں
جن میں چاروں وید - وید انگ - درشن - مہابھارت
گیتا - ستیارتھ پرکاش - بہو منکا - سنسکار ودھی
آریہ بھونیہ وغیرہ وغیرہ کتابیں تھیں لیئے ہوئے
دھرم سبھا میں تمام رشی ہر کو مطلع کرتے ہوئے جا پہونچے

ایک آن میں چھ سات سو آدمیوں کی بھیڑ
ہوگئی - لوگوں کا دلی شوق اُن کی آنکھوں
سے ٹپک رہا تھا - اور گو مباحثہ سننے کی
اضطرابی بھی اُن کی حرکات سے نمایاں تھی تاہم
اُنہوں نے اس کو بڑے حوصلہ سے سنبھالے
رکھا - اور دھرم سالہ کے عالیشان ہال میں سناٹے
کا سماں ہوگیا -
دھرم سبھا کے عہدہ دار آریوں کی اس دلیری
اور جرات سے حیرت زدہ ہوگئے - اور تردد و
بے چینی اُن کے چہروں سے ٹپکنے لگی -
ناظرین ! دیکھا !! سناتنیوں کی بدحواسی
کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت کی ضرورت ہے
اگر ہے تو اور سن لیجئے - شرائط سنانے کے
بعد پہ وہاں سناتن دھرم سبھا مذکور نے کھڑے
ہوکر بڑی تیزی ! بڑے غصہ اور بڑی جلدی
میں کہنا شروع کیا کہ اس شہر کے بڑے بھاگ
ہیں - کہ دویا کے پرم سورج - سناتن دھرم سبھا
کے سب سے بڑے رکشک دھا فظ) پنڈت
جوالا پرشاد جی مراد آبادی لیکچر دیں گے
کسی آریہ کو بولنے کی انشاء لیکچر میں ہرگز
اجازت نہ ہوگی - اگر وہ چاہیں تو لیکچر کے بعد
سنسکرت میں تحریری چٹھی بھیج دیں - جواب
دیا جاویگا -
آخری فقرہ ایسی جلدی اور تیزی سے کہہ گئے
کہ عام آدمی اصلی مطلب دمباحثہ سے انکار
انکار کو نہ سمجھ سکے !!!
مگر بلے آریوں ! تمہاری پھرتی - دقیقہ رسی
اور احتیاط !!!
اس پر وہاں کی تقریر ختم ہوتے ہی پنڈت جوالا پرشاد
کو کھڑا ہو کر اپنا لیکچر شروع کرنا تھا - اور سناتنیوں
کا منشاء اور ان کی چالاکی ان کی سکنات و حرکات
سے ٹپکی پڑتی تھی - کیونکہ اپنے دوہان کی تقریر
اور پنڈت جوالا پرشاد کے لیکچر میں دو ایگریمنٹ

کا ہی دقفہ ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔ آریہ سماج ان روباہ بازیوں اور گیدڑ بھبکیوں کے علم شطرنج کرنے کا پہلے ہی بند و بست کر چکے تھے۔ ساہالہ دھرم میں آنے سے پیشتر ہی ابتدائی مراتب اور مباحثہ شروع کرنے کے لئے وہ ایک شخص کو نیت و تجویز کر چکے تھے۔ اور مباحثہ شروع ہونے کے بعد آریہ سماج کی طرف سے اردو میں بولنے والے کانشی رام جی ورمہ اور سنسکرت بولنے والے پنڈت شمبھو دت جی تھے۔

مناسب وقت اور مناسب طور سے مباحثہ شروع کرنے کی اعتبار کی عزت جس آریہ کو دی گئی تھی اُس نے بڑی آسانی اور عمدگی سے انجام دیا ایک نحو ہی اُس نے پیش کرنے یا سناتن دھرم سبہا کے پیش کردہ شرائط پر غور کرنے سے انکار نا پسند کیا۔ اور فوراً ہی کھڑا ہو کر بلا کسی ابتدائی بندش یا قید کے روپٹی بات قریب قریب ان الفاظ میں بلند آواز سے کہدی۔ مہا شہ آریہ مباحثہ کرنے اور انتقاد، لوگ صرف مباحثہ سننے کے آرزو مند ہیں چھ بج گئے ہیں۔ دن چھپا چاہتا ہے۔ لیکچر کے دوران میں بولنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ بس میں وقت نہیں رہنا۔ اسلئے آپ کی شرطیں منظور ہیں۔ لیکچر سے پہلے ہی مباحثہ شروع کیا جاوے" سناتن دھرم سبہا کے پریذیڈنٹ اور ایک اور آدمی بڑے زور سے بولے "یہ ہرگز نہیں ہو سکتا" لیکچر ختم ہونے کے بعد سنسکرت میں پوری چٹھی بھیجو پھر دیکھا جاویگا "

آریہ نے پھر بڑی گمبھیرتا سے کہا "ان سب باتوں کے لئے ہم ابھی تیار ہیں۔ لیکچر کے بعد وقت نہ رہیگا۔ آپ ابھی مباحثہ شروع کر دیجئے" پر دھان دھرم سبہا نے پھر صاف صاف الفاظ میں کہا کہ "وہ ہنیں ہرگز نہیں" !!!

پھر کیا تھا صرف ایک لمحہ کا ہی کام تھا۔ تمام خلقت بھڑ بھڑا کے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور سناتن دھرم سبہا اور اس کے ودیا کے سورج کی قلعی کھل گئی۔ بامر مجبوری آریہ بڑی سادہ دلی اور سنجیدگی سے چلے آئے۔ مگر پبلک نے اپنے نعرے بلند رکھے۔ آخر کار بڑی مشکل سے سبہا کے عہدہ داران نے بچے کچھے آدمیوں کو پھر بٹھایا!

(باقی آئندہ)

الناقـــــــم
جگ دیبان

ہندو بھی کُلی بن گئے

از مہاشہ گنگا رام جی - ساؤتھ افریقہ

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچہ ۱۱-۱۰ اسوج سمت ۸۵

اور یہاں بھی پانچ پونڈ تک ولایتیوں کے ہاں نوکری مل سکتی ہے۔ مگر نوکری سے میری موجودہ حالت سنبری میں اچھی ہے۔ اس جگہ مکانات کا کرایہ شہر میں پانچ پونڈ سے لے کر پچاس ساٹھ پونڈ ماہوار تک ہے۔ چھوٹے چھوٹے کمرے ایک ایک پونڈ پر مل جاتے ہیں یہاں اکثر آدمی بھاری بھاری مکان کرایہ پر لے کر ہر ایک کمرہ علیحدہ علیحدہ کرایہ پر دیتے ہیں اس صورت میں رہائش یا بیوپار کے واسطے جگہ منافع میں پڑ جاتی ہے۔ اور اکثروں کا روزگار ہی یہی ہے۔ کہ جہاں مکان سستے ہوں دو سال دو سال کے لئے کرایہ پر لے لیا۔ اور پھر دوسروں کو کرایہ پر دے دیا۔ اس میں بھی بہت منافع ہے۔ بعضوں کا بیوپار زمینیں کرایہ پر لینا ہے اور کاشتکاری کے لئے کرایہ پر دینا ہے۔ یا مکان اُس میں بنا کر کرایہ پر دینا بعد مدت گذرنے کے مالک اپنا زمیندار الگ کی۔ بعض زمین خرید لیتے ہیں۔ موقعہ پا کر کئی گنا کر لیتے ہیں بعض کمیشن کا کام کرتے ہیں۔ جس میں ہزارہا پونڈ کی آمدنی ہے۔ بیوپار کے آڑھتیہ جُڑے ہیں پانچ پونڈ فی صدی سود ہے۔ اور یہی کمیشن یا ڈسکونٹ وغیرہ ہے۔ مگر کوئی کام بغیر پیسہ کے نہیں چل سکتا۔ اور یہاں ہندوؤں کی نسبت زیادہ بیوپاری محمدی بھائی ہیں۔ جو مدت دراز سے یہاں ہیں۔ اور اچھے آپ کو عربی ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کا نام بدنام ہے اور لاکھ ہا پونڈ کے مالک نظر آتے ہیں اور سینکڑوں ہندو بھی مسلمانوں سے گھٹ کر امیر ہیں جو ہزارہا پونڈ کے مالک ہیں۔ مگر وہ ایسے لالچ میں پھنسے ہیں کہ ملک میں جانے کا یا ملک کو اپنے روپیہ سے فائدہ دینے کا بالکل خیال ہی نہیں رکھتے۔ صرف رنڈی بازی میں روپیہ کھو رہے ہیں۔ اور رنڈیوں یہاں کے انگریزی اثر سے آزاد ہیں۔ ذرا سی بات میں عدالت کو جا پکارتی ہیں۔ مردوں کا عورتوں پر کچھ بھی زور نہیں ہے۔ اکثر عورتیں بس بیٹھے ذلیل کر کے چھوڑ دیتی ہیں۔ اور ہزارہا لاوارثوں کا پیسہ سرکار میں چلا جا رہا ہے۔ پہلے زمانہ میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بھوکے مرتے ملک سے کلیوں میں بھرتی ہو کر آئے ہیں۔ اور یہاں کی حالت دیکھ کر ہندوستان کو بھی سمجھ کر یہیں خورتیں کر کے بیٹھ گئے اور پیچھے گھر کا نام لینا بھول گئے۔ اکثر انگریز سوداگر اب بھی ہندوستان سے عورتوں و مردوں کی بھرتی کر کے لاتے ہیں اور وہ لوگ صرف یا تو مدراسی ہوتے ہیں یا جنوبی یا وسط انڈیا کے غریب لوگ) جن کو صرف پانچ یا سات روپیہ پر پانچ برس کے واسطے لا کر منافعہ پر دوسرے بیوپاریوں کے پاس جن کو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ فی مرد یا عورت بیس پونڈ لے کر اسی حد رتبہ یا لا تنخواہ پر اُسی عرصہ کے لئے فروخت کر دیتے ہیں۔ وہ بیچارے اتنی بھاری تنہہ کے بعد کچھ تو غریبی کے سبب گھر کو بھول جاتے ہیں۔ اور کچھ یہاں کی حالت دیکھ کر

اپنی قید کے بعد پھر شدھ پاکھانے کے لئے از سر نو پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ بغیر پیسہ جلد پیدا ہو سکتا محال ہے۔ اس طرح سے ان کو مدت میں کچھ ہاتھ آتی ہے۔ جس وقت ہندوستان بالکل اور سے بیول جاتا ہے۔ اگر یاد رہتا بھی ہے تو غریبی میں۔ انڈیا کی حالت اور بیروزگاری کا منع فرد ان کو ملک کی طرف رجوع کرنے ہی نہیں دیتا۔ سینکڑوں ایسے ہندوستانی بھنگی یعنی مہتروں کا کام کرتے ہیں۔ ہزاروں اور بھی گوروں کے ہیں۔ اور سب قسم کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ جن سے مسلمان کب ہی نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ بھلا انگریز کیوں نہ کریں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھے ایک خواری ہوٹل کا آرڈر آیا کہ فلاں فلاں سبزی درکار ہے پس میں جب آرڈر کے ذریعہ خود وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہندو جنٹلمین ہوٹل کا کھانے کی غرض سے وہاں موجود تھا۔ اچانک مسلمانوں کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور کھانا طلب کیا۔ چند محمدیوں نے پہچان کر رپورٹ کر دی۔ کہ آئندہ کو کوئی ہندو ہماری جگہ پر کھانا طلب کرے گا۔ تو کوئی محمدی تمہارے ہوٹل میں نہ آویگا۔ پس اس کو بہت ذلت سے اصلی جگہ پر جو ہندوؤں کے واسطے مقرر تھی بٹھا کر کھانا کھلایا۔ ہندو بیچارے پر لعنت کا کچھ اثر نہ معلوم ہوا۔ جب وہ باہر گیا تو میں نے بہت سر دردی کر کے سمجھایا کہ تم نے اب یہ حالت خود بخود قبول کر لی۔ جو ملک میں ہندوؤں کے نزدیک مسلمانوں کی ہے۔ اور اکثر ہندو کی ایک آدمیوں سے ملاقات کے موقعہ پر جب دریافت کیا کہ بھائی تم کون ہو۔ جواب ملا "گی"۔ جب پھر میں نے ذات کا نام لے کر پوچھا کہ تم کون ذات ہو تو پھر وہی جواب ملا پر جب کہا۔ ہائے رے انڈیا تیری حالت کیا

ہو گئی۔ اب جہاں انگریز پہنچا گئی و کہیں تو اور کیا کہیں۔ ایسے دشمنی لوگ ہو بلکہ سینکڑوں برسوں سے یہاں رہ رہے ہیں نام سے مشہور نہیں وجہ یہ کہ نام ہندوستان سمجھی کہلاتا ہے۔ جو امیر ہیں وہ پنجابی ہیں اور غریب لوگ چھوٹے گئے ہیں۔ مگر وجہ یہی ہے کہ آج تک یہاں جو ہندو آیا ہر قسم کے سوا اپنے کرایہ پر پہنچ آیا۔ اور اشراف ہندو آج تک کوئی نہیں آیا۔ مسلمانوں کی تو بات ہی نہیں وہ تو عربی جہازی بن کر پھر لے گئے۔ اور پنجابی لوگ اس جگہ بے بہا نہیں۔ البتہ ٹرینول کے ذریعہ سے پہ اکثر پنجابی سوار اور پیادہ ڈاکٹر رسالوتری لڑائی کی مدد کے واسطے بلائے گئے تھے۔ اور اب بھی کئی ادھر ہیں۔ مگر اس وقت اب یہاں ہم بارہ پنجابی ہندو بھائی موجود ہیں جو پڑھے لکھے بھی ہیں۔ اور اپنے کرایہ پر آئے قریباً دو برس سے یہاں ہیں۔ مگر پیسہ کی تنگی کے باعث عمدہ حالت میں نہیں ہیں۔ ہاں امید ہے۔ جلد مالک کی کرپا سے بڑھ جاویں گے۔ مگر ستیہ دھرم کے پرچار کا خیال کسی کے بھی خیال میں نہیں۔ ہاں ایک شخص ہے۔ مگر وہ بیچارہ اردو بھی معمولی جانتا ہے۔ دیگر پنجابی بھائیوں کو اگر کسی موقعہ پر دھرم کے بارہ میں مجھے کچھ کہنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو جواب یہ ملتا ہے کہ ہمیں تو روزگار کی پڑی ہوئی ہے۔ اور تم دھرم کی دم دبائے پھرتے ہو۔ دھرم کو کب کریں۔ دھرم کے جھگڑوں سے تو ملک کا ناش ہو گیا۔ اتنی دور تو چلے آئے۔ کیا اب بھی دھرم پیچھے ہے۔ جب ملک ہی جاویں گے۔ تو جو دھرم کی پوچھ بنا ٹھیلی ہیں۔ درست کی جاویگی خیر وہ بالکل ایسے بندے کچھ روزگار کی صورت ہو جانے پر اور برائی سے جاویں گے ہیں ان کی ایسی باتوں کا برا نہیں مانتا۔

ہندوؤں کے تیواروں میں مسلمان بہت کم شامل ہوتے ہیں۔ مگر محمدی بھائیوں کے تیوہار گویا ہندوؤں کے ہی تیوہار ہیں بلکہ تعزیے مسلمانوں سے زیادہ ہندو ہی بناتے ہیں۔ اور ہولی کی طرح طرح کے سوانگ دھارتے ہیں۔ اور انگریزی لوگوں کو ہنساتے ہیں۔ جو دن بدن نفرت زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں۔ اور ان کی وحشیانہ سیر پر حالت کو خیال ... کر کے خود قہقہہ مار کر اس نیت سے باہر کر رہے ہیں اور مردے جلانے کی بجائے دفن کر رہے ہیں یہاں ہندو بھائیوں کا ایک مندر ہے جس میں عمدہ عمدہ مورت رکھے ہیں۔ جو دور ہی انگریزوں اور دوسروں کی ہنسی کا باعث ہے۔ مگر دوسری جانب ایک بلکہ دو مسجدیں محمدیوں کی بنی ہیں اور تیسری شہر سے باہر دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک ایک مسجد کا تین تین چار چار لاکھ پونڈ میں خرچ ہے۔ جس روپیہ سے زمینوں وغیرہ کے بیوپار چل رہے ہیں۔ اور باقی عمدہ غریبوں مفلسوں کا دھیان ہے۔ اور باقاعدہ نماز روزہ شروع ہے۔ بذریعہ چندہ لاکھوں پونڈ جمع ہو رہے ہیں۔ اور لاکھوں کی مدد حجاز کی ریلوے کی پہنچی۔ مگر افسوس ہمارے ہندو جو کہ ہیں۔ کملیوں کی سی عقل رکھتے ہیں۔ ایسی باتوں کا ذرا بھی دھیان نہیں ہے۔ اگرچہ پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار پونڈ کے کئی مالک ہیں۔ اور دو دو تین تین ہزار پونڈ تو سینکڑوں کے پاس ہیں اور تین چار آدمیوں کے پاس لاکھ لاکھ پونڈ کی بھی حیثیت ہے۔ مگر سب کے سب ٹون منزلہ ستیہ دھرم سے بے علم ہیں۔ ہماری پیاری دنیا یعنی دیگر مسلمان تو ہندوؤں سے نفرت کرتے ہیں مگر ... ایسے ہیں کہ فرق کم معلوم ہوتا یہاں ڈوبتا ہے ... دو ... بھی ہیں اگر سماج کو بند و بست کیا جاوے۔ تو شامل

ہو جاویں۔ کیونکہ آگرہ ان کے خیال سماج کے مطابق ہیں۔ ہاں کچھی لوگ قدرے دوسر لوگوں کی نسبت سے بہت کم رہے ہیں۔ مگر جب تک ایک بھاری رقم ... نہ کیا جاوی سماج بعد ترقی نہیں کر سکتا۔ جیوں ہی سب خرچ جلاری ہمارا ہو کر بہت مخالفت آ شروع ہو جاویگا۔ اور خوش قسمتی سے یہاں سب دوکانیں اور سرکاری دفاتر کے روز بند ہوتے ہیں جو سماج کے لیکچروں و دوسری کاروائیوں کے واسطے فائدہ مند ہیں۔ میں کچھ اور دلی بخار نکال کر جو اس ملک کے بارہ میں دل میں کھول رہے ہیں۔ اور جیسے سماج کے بارہ میں اصلی دعا سے روک رہے ہیں۔ بیان کروں گا۔

اور کچھ حال میں برہما کا ہی کہا جاتا ہوں وہاں بھی سماج کی ضرورت سخت ہے۔ مگر جسقدر لابھ سماج کو اس ملک سے ہوگا کسی دوسرے ملک سے امید نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ میری عقل ناقص ہے۔ اور علم تھوڑا۔ مگر پھر بھی اگر آپ غور سے اور دل سے میری رائے کے بموجب کاروائی کریں گے۔ تو سماج کا لٹا اسقدر بڑھ جائیگا کہ ہزار سکولیں اور ہزارہا فائدے بھارت ورش کی بہتری کے واسطے نکل سکیں۔ اور سماج کو جواب ... ایک کوڑی کی ضرورت ہے۔ سب پوری ہو جاوینگی اور یہاں کے لوگ جو رت سے عیسائی و مسلمان ہو چکے ہیں۔ پھر اپنے سیدھے رستے پر آ جاوینگے جس سے سماج کو بہت ہی لابھ و کامیابی ہوگی بھارت واسی جو یہاں بھرتی ہیں آکر تانخ برس کے لیے بجری ہو جاتے ہیں جو کام دہرم کے خلاف ہے۔ مجبوری یا زبردستی سے ان سے لیا جاتا ہے یہی وجہ ہے وہ غریب آہستہ آہستہ کولہو کے بیل کی طرح ڈھیٹھ ہو جاتے ہیں۔ اور اس مقررہ وقت قید کے بعد لیے سر سے جنم لے کر پھر تمنا لے کے واسطے مکر اٹھاتے ہیں

باقی آئندہ

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام ... منشی رام ... چھپا اور شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

No. 39 — نمبر ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت پیشگی

[illegible]

مطبوعہ ۹ کاتک سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء شکروار۔ جلندھر شہر — نمبر ۲۹

قواعد اخبار

بعض اصحاب پہلے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔

[illegible] کے لئے ½ کا ٹکٹ آنا چاہئے

[illegible] کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے کا در نقصان اٹھانے کا [illegible] آئندہ درج اخبار نہ ہونگے

شرح چندہ لاحق خریداران

درجہ خریداران	سالانہ چندہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	للعہ	؎
طلباء سے	۲/	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح سرفی سطر کالم وصول کی جاوے گی۔ کل اجرت یکمشت آنی چاہئے۔ ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون۔ یکم کاتک، یکم پھاگن۔ المشتہر بستی رام آریہ سیکرٹ مینیجر

سدھرم پرچارک کے بقایا کی بیباقی کیلئے نویدن

نمبر	نام	نقد یا
۱۱۹	بابو لیکھو رام صاحب سب پوسٹ ماسٹر جو کالیہ اور پاکپٹن میں رہچکے ہیں	[illegible]
۱۳۱	لالہ ایشور داس صاحب کنڈر چیفنس آفس سری نگر	[illegible]
۱۹۰	منشی دولا سنگھ صاحب امین محکمہ بندوبست ریاست پٹیالہ ساکن پیلیہ ضلع جالندھر	[illegible]
۱۱۳۲	لالہ سدھو رام پٹواری قصبہ نسیبڑ [illegible]	[illegible]
۱۱۴۴	بابو لبھو رام صاحب سٹیشن ماسٹر افریقہ	[illegible]
۱۱۹۵	لالہ رلیا رام صاحب پٹواری راجپورہ ریاست پٹیالہ	۲/

۱۴۱۶	مہاشہ جواہر سنگھ صاحب مسٹری ورکس ریاست جموں	۶/
	لالہ نند لال صاحب پٹواری	
۱۴۱۹	ڈاکخانہ جھنگلہ ترکھانی ضلع جھنگ	۱۰/
	منشی اودھے رام صاحب	۲/
۱۴۲۴	تارڑہ تحصیل تھانیسر	
۱۴۲۵	مہاشہ بسونت سین صاحب سابق طالب علم مشن سکول ادھیانہ	۵/
	لالہ اجودھیا پرساد صاحب جنتری	
۱۴۴۳	آریہ سماج جلال آباد ضلع بلند شہر	۶/
	لالہ دیوی چند صاحب مختار عام شاہ پور	
۱۴۴۰	رچپال سنگھ صاحب مالان والا تحصیل خانقاہ ڈوگران	۳/
۱۴۵۰	مہاشہ جمنا لال صاحب شاہ پور ڈاکخانہ اچھنیرہ	۱۵/
۱۴۵۶	لالہ دونی چند صاحب سٹوڈنٹ شادی خان بنکر کی کوئٹہ	۲/
۱۴۶۹	لالہ بھگوان داس صاحب منسٹری آریہ سماج اٹاوہ ضلع بلند شہر	۲/
	لالہ لبھو رام صاحب اوورسیر	
۱۴۷۰	خانقاہ ڈوگران	۷/
۱۴۷۱	لالہ گنپت رائے صاحب محرر جیل سیالکوٹ	۶/
	لالہ جیوا رام صاحب ولیش تعجبہ گوجرانوالہ	
۱۴۷۶	ضلع گوجر گانوں	۲/
۱۴۸۹	مہاشہ گوپال داس صاحب بخشی معرفت	۱۲/
	مہتہ روپ چند مل گدام سرسہ ضلع حصار	
۱۴۹۶	لالہ بالک رام صاحب نرول بنوں	
	بابو رام پرساد صاحب سنگید معرفت	
۱۴۹۸	سٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن گیم میلہ نظام ریلوے	۱/
	لالہ نتھو مل رلیش ہیلوی منتری	
۱۵۰۲	آریہ سماج داتا ولی ڈاکخانہ بلیر ضلع علیگڑھ	۱/
	لالہ دوارکا پرساد صاحب صدر کشنین	
۱۵۰۷	آریہ سماج گھنٹھ کلاں ضلع ہٹہ	۱/

مشتہر لبھو رام آریہ اسسٹنٹ منیجر سمیع ہندا

قیمت ہمیشہ کیلئے گھٹا دیگئی

علاوہ اُن پُستکوں کے جن کی قیمت سکا لوٹس پہلے نکلتا رہا ہے کمپنی نے اور پُستکوں کی قیمت ہمیشہ کے لئے کم کردی ہے فہرست منگاکر ملاحظہ فرماویں

(نصف قیمت)

مول گھٹ ورشنوں کی قیمت آخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء تک بجائے ۴؍ کے ۱۰/ کر دیگئی ہے

(نئی پُستکیں جو فہرست کتب کے شائع ہو چکنے کے بعد تیار ہوئی ہیں)

(انگریزی)

پنڈت گورو دت جی کے ورکس حصہ دوم قیمت ۴؍ ایولز آف فلش ایٹنگ یعنی گوشت خوری کی برائیاں قیمت ۲ پائی ۔ ٹرمنالوجی آف دی وید از یعنی وید کے صحیح ارتھ کرنے کا اصول قیمت ۱/ ۔ ستیارتھ پرکاش کا سملاس دوم قیمت ۱؍ ستیارتھ پرکاش کا سملاس گیارھواں قیمت ۱۲/

(اردو)

نت کرم گٹکا جسمیں پانچوں یگیوں کی سمپورن ودھی اور اُن کے کُل منتروں کے ارتھ شبد ارتھ ۔ اور پد چھید علیحدہ علیحدہ درج ہیں ۔ مرتبہ شریان لالہ جیون داس پنشنر لاہور ۲/ ۔ سندھیا جسمیں مفصل ارتھ ۔ شبد ارتھ اور پد چھید مع پوری ودھی کے درج ہیں مرتبہ لالہ صاحب موصوف ۰/

(ہندی)

سنگیت ساگر حصہ اول یعنی گنجینہ بھجن مرتبہ لالہ جیون داس پنشنر قیمت ۴/

پنڈتوں کی ضرورت

کمپنی ہیں دو سنسکرت کے ودوانوں کی ضرورت ہے تنخواہ عنٰ روپیہ ۳۰ تک اور ویسے ۵ سے ۵۰ تک ماہوار دیجاویگی ۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں

المشتہر

منتھرا داس ہمدری منیجنگ ڈائریکٹر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ
لاہور (انار کلی)

سنسار کی گتی

...جائی کا چمتکار

زمانہ نے پلٹا کھایا۔ ایک تھا ...سی کر دکھایا۔ گویا وہ ...ن تھا کہ ہندوستان سے نکل کر غیر ملک ...میں قدم رکھنا گناہ عظیم سمجھا جاتا۔ جو شخص ...لے کے ایسا کرتا وہ ازبس اثیم تھا۔ ...پرائشچت۔ بڑا پاپی۔ آتی ہتیارا۔ دین و ...ایمان کا مارا تھا۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ غیر ملک ...سے واپس آ کر میں اپنی برادری میں مل جاؤں ...مگر ممکن نہ تھا۔ سورج و چاند ٹل جائیں ...ٹل جائیں۔ مگر برادری کو کبھی یہ گوارا نہ تھا ...وہ لیجئے۔ لو وہ کمبخت منحوس زمانہ ...۔ انھوں نے اپنے اوہیوں کی کیسی ...گر رکھی تھی۔ اور کس قسم کے بندوں اور پھندوں سے انہیں پا بزنجیر کر رکھا تھا ...آج کیسی خوشی کا مقام ہے۔ جو آریہ سماج کے اُپدیشوں کا بابرکت انجام ہے۔ کہ سناتن دھرم مہا منڈل کے پردھان منتری سکرٹری صاحب ...تمام دھرم سبھاؤں کو ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ فرمائش کرتے ہیں۔ کہ سناتن دھرم سبھائیں اپنا ایک پرتی ندھی آئیندہ ...ہونے والی کانفرنس جاپان میں ضرور بھیجیں ...پورانوں کی زبردست اور سائنس سے بھری ہوئی تعلیم کا وہاں پرچار ہو۔ اور یہ ...پورانوں کی تعلیم ویدوں کے ذمہ لگائیں۔ اور لوگوں کو ان حالات پر ہنسائیں۔ افسوس پورانک ...جاگے ہی تو کن خیالات کو لے کر۔ سر دست ...اس سے کچھ مطلب نہیں۔ اگر پورانک بھائیوں کی یہ رفتار چند سے رہی۔ تو وہ دن دور نہیں ...مہرشی دیانند کی ایک ایک بات کے ستکھیہ

اُنہیں سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔

لو ایک اور مسیح موعود نکل آئے

قادیانی مرزا نے تو اپنا نام مسیح موعود مدت سے رکھ ہی چھوڑا تھا۔ اور بڑی بڑی چالبازیوں سے آج تک اپنی نیرنگیاں دکھا رہے تھے۔ مگر لنڈن میں ان سے بھی بڑھ کر ایک شخص نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں وہی مسیح ہوں جو خدا بن کر دنیا میں ۱۹۰۰ سال گذرے آیا تھا۔ میں خدا ہوں اور تمام دنیا کی نجات میرے ہی ہاتھ سے ہوتی ہے۔ الفا اور اومیگا میں ہی ہوں۔ بس مجھ پر ایمان لاؤ۔ اُن کا نام پگٹ صاحب ہے ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ پگٹ صاحب نے دفعتاً گرجا میں اپنے خدا یا مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا مسٹر پگٹ کے فقرات انجیل سے ملتے جلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے گناہوں کا بار اپنے سر پر لیا۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ جو لوگ اُن کے منتظر رہیں گے۔ اُن کی خاطر وہ دنیا میں تشریف لائیں گے مسٹر پگٹ اس طرح لوگوں کو تعلیم دے رہا ہے کہ بہتیروں نے اسکو مسیح موعود مان ہی لیا ہے اور اُس کے سچے معتقد بن گئے ہیں۔ مسٹر پگٹ کے مکان کے ارد گرد بیشمار خلقت جمع رہتی ہے اندیشہ ہے کہ اگر انہوں نے کسی جگہ علانیہ طور پر اپنے تئیں مسیح موعود یا خدا کہا تو فساد ہو جائیگا کیونکہ بعض لوگ ان کے متعلق کفر کا فتوےٰ دیتے ہیں اور بعض اُن کو پاگل خانہ میں بھیجنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ دیکھیں اس مغربی مسیح کی قادیان کے مدعی مسیح سے کب مٹ بھیڑ ہوتی ہے اور دونوں میں سے کون کس کو پچھاڑتا ہے

دیش بھگتی ہو تو ایسی ہو

بوڑھا ہو کر وہ اب دن رات اس فکر میں ہے کہ کہیں سے روپیہ ہاتھ آوے تو اپنے ان بوئیروں کی پرورش فرمائے۔ جن کے ماں باپ میدان جنگ میں مارے گئے۔ جن کے گھر اور مال اُجڑ گئے جنھوں نے اپنی شجاعت و مردانگی اور دانائی اور استقلال سے تمام دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے جن کی حب الوطنی نے دنیا کے بڑے بڑے سنگدلوں کے جگر موم کر دئے۔ اُن کا قومی باپ کروگر اُن کی وجہ سے لاچار یورپ کے تاجداروں سے مدد کا خواستگار رہے۔ اُس کی قلم و زبان و حرکات سے جو کچھ بن پڑتا ہے وہ سب بوئروں کی رفاقت و ہمدردی کے لئے ہے۔ بوئروں کا بڑا وفادار۔ بڑا جان نثار بڑا شفیق بڑا رفیق ایک مسٹر کروگر ہے جس نے حال ہی میں جنگ ٹرانسوال کی تاریخ لکھی ہے اور اُس کو تیس ہزار پونڈ پر ایک جرمن پبلشر کے پاس فروخت کیا ہے۔ سب روپیہ اور اُس کتاب کا کل منافع لاوارث اور یتیم بوئروں کی امداد میں صرف ہوگا۔ دیش بھگتی ہو تو ایسی ہو۔ بھارت واسیو!! تمہارے لئے شرم کا مقام ہے۔ کہ تمہارے دیش کے یتیم بچے قحط اور بھوک سے مرتے ہیں۔ تم سے بڑھ کے راجے مہاراجے۔ رئیس اور اُمرا شراب و خود غرضی میں مخمور ہیں۔ اس دیش کے امیر مالوں کو تلے روپیہ داب کر مر جانے کو تو ثواب جانتے ہیں لیکن حرام ہے کہ اُن یتیموں کی مدد فرماویں جن کا سوائے تمہارے کوئی والی وارث نہیں ہے جو خشک کوڑیاں چبانے کو ترستے ہیں۔ جو پانی کی بوند کے لئے تڑپتے ہیں۔ اُن کو عیسائی لوگ اُن کا دھرم بھرشٹ کرنے کے لئے لے جائیں اور تمہیں خیال تک نہ آئے۔ آنکھیں غم سے تر نہ ہوں۔ تمہارے دل پر چوٹ نہ لگے۔ اے آریہ سنتان تیری اس سرد مہری اور بے پروائی پر جتنا افسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ کاش تو اب ہی سمجھے۔ تیری آنکھیں کھلیں۔ اور

تو دیکھے کہ تیرے کتنے جگر کے ٹکڑے۔ کتنے آنکھوں کے تارے۔ تیرے نام کے پیارے تجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ تجھے آج کیا ماتم کا دن نہیں۔

قادیاں کا طاعونی مسیح

مرزا صاحب کی چالاکیوں سے جہان آگاہ ہے۔ حضرت جب موقع دیکھتے ہیں اپنی چال سے ہرگز نہیں چوکتے مرزا صاحب پہلے کہتے رہے۔ کہ جو شخص سلسلہ احمدیہ عالیہ میں داخل ہو سکا۔ اُس کو طاعون ہرگز نہ ہوگی۔ لیکن جب دیکھا کہ سیالکوٹ میں اُن کے چند مرید اس مرض سے جاں بحق ہوئے اور لوگوں کو اُن کے جھٹلانے کی سوجھی ہے تو اُنہوں نے ایک ضخیم رسالہ بنام کشتی نوح شائع کیا۔ جس میں کہا کہ میرے مرید ٹیکہ طاعون نہ لگوائیں۔ کیونکہ صرف مجھ پر ایمان رکھنا ہی طاعون کا ایک علاج ہے۔ اگر میرے مریدوں میں سے کوئی شخص طاعون سے مرے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ اُس کا ایمان پختہ نہ تھا۔ چونکہ مرزا صاحب جانتے ہیں کہ موت کے سامنے بوڑھا۔ بچہ۔ ہندو۔ مسلمان عیسائی۔ مرزائی سب برابر ہیں۔ اور قبل ازیں سیالکوٹ میں اُن کے کئی مرید لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ اسلئے آپ نے پیش بندی کر دی کہ میرا جو مرید طاعون سے مرے گا وہ صرف وہی ہوگا جس کا ایمان کچا ہوگا اگر مرزا صاحب اپنے ایمان میں پکے ہیں تو اُس کی آسان آزمائش یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کو طاعون زدہ مریضوں کے درمیان ایک ماہ تک بٹھایا جاوے۔ پھر دیکھیں اُن کو طاعون ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ بھی طاعون کے حملے سے نہ بچے تو مرید بیچارے کس باغ کی مولی ہیں۔

رنگ میں بھنگ

بمبئی گزٹ راوی ہے کہ لنڈن کے ایک نجومی نے دربار دہلی کی نسبت ایک پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ دربار جس کے لئے اس قدر شان و شوکت کے سامان اکٹھے کئے جائیں گے بالکل ماتم کدہ بن جائے گا۔ یعنی ۱۵ نومبر سے ہندوستان میں سخت مصیبت نازل ہوگی۔ اور اُدھر انگلستان میں ۱۵ دسمبر کو ایک افسوسناک موت ہوگی۔ جس سے برٹش مملکت میں ماتم برپا ہوگا۔ جوتشی بھی عجب قہر کا نمونہ ہے۔ جس نے اس طرح خوفناک شوشہ چھوڑا ہے۔ انجام جو ہے بخیر ہو۔ مگر ان جیوتشیوں کو جب سوجھا۔ رنگ میں بھنگ سوجھا جس طرح اس دیش کے جیوتشی بیٹھے بٹھائے نو برنو اور چنگے بھلے آدمی پر شنیچر کا آسیب بتا دیتے ہیں۔ ولایت کے جوتشی ان کے بھی کان کترتے ہیں۔

پورانکوں کی بھی کایا پلٹنے لگی

اس میں کیا شک ہے کہ آریہ سماج کے پوتر اُپدیشوں کی تعلیم نے پورانکوں کو رذالت پر لا ڈالا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے حال ہی میں بمبئی کے پورانک اخبار وینکٹیشور نے ہندوؤں کے سنسکاروں پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ "ہندو لوگ وید آدی شاستروں کا حکم ماتھے پر رکھ ابھی تک سولہ سنسکاروں پر شردھا رکھتے ہیں گرستھ کے پھیرے اُن میں بھی واہیات رسوم جا گھسی ہیں۔ بواہ وغیرہ خوشی کے کاموں میں چاہے شاستروں کے طریقے نہ بھی ہوں مگر بوڑھیا پوران کی ایک بات بھی نہ رہ جائے۔ آج کل مورکھ ان پڑھ ستریاں ہی اس بوڑھیا پوران کی کچھ دیوی ہیں

اُنہیں شاستروں کی باتوں سے کچھ غرض نہیں ہے۔ صرف فحش گالیاں گانے سے ہی بواہ کی شوبھا سمجھتی ہیں۔ جو عورتیں حالت پردوں کے اندر رہ کر اپنا منہ کسی مرد کو دکھانا پاپ سمجھتی ہیں۔ جنہیں غیر مرد تو کیا جیٹھ دیور ساس اور سسر کو بھی منہ دکھانے میں شرم ہے وہی اپنی ان بہنوں ساس نند وغیرہ کے ساتھ ہو کر مردوں کے سامنے فحش گالیوں کے اولے برسانے لگتی ہیں۔ اُس وقت شرم و حیا سب کافور ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی رنڈی سے بھی گالی دینے کو کہو کہ جو بے شرم بنکے سامنے کھڑی ہو کر ناچتی گاتی ہے۔ تو وہ بھی یہ کہہ دیتی ہے۔ کہ ہم منگلا مکھی ہیں۔ ہمارا کام گالی دینا نہیں ہے۔ کیا رنڈی کے منہ سے یہ بات سن کر بھی عورتوں کو شرم نہیں آتی۔ لعنت ہے ان پر"

اندھے کو کیا چاہیں دو آنکھیں۔ اور پیاسا کیا مانگے پانی۔ حضرت خواہ جوں کریں خواہ توں۔ آخر پچھتانا ہی پڑے گا۔ جس آریہ سماج نے مدت سے ان سٹھنیوں کا قرار واقعی انسداد کر دیا جس آریہ سماج نے پورانوں کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کی اصلیت ظاہر کی۔ جس آریہ سماج نے ہندوؤں کی تمام خراب رسموں کو جڑ سے اُکھاڑنے کا پکا انتظام کر رکھا ہے۔ یہ پورانک لوگ آج تک اُسے کوسنا اور گالیاں دینا ہی اپنا فرض اور دھرم سمجھے بیٹھے تھے۔ مگر شکر ہے۔ کہ ان کو اپنی غلطیوں کا پتہ لگنے لگا ہے۔ اور یہ اُن پر لعنت بھیجنے لگے ہیں۔

اُپدیش

(24)

आ पश्यति पश्य पश्यति
सर्वं यश्च पश्यति। तस्मै
ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः।

پہاڑوں کی برف سے معمور چوٹی پر چڑھ کر ذخار سمندر کی تہہ میں گھس کر جہاں تک نظر دوڑائی۔ پتا سب میں آپ کی حکمت اور دانائی بھری پائی۔ گل و گلزار۔ نہر و آبشار ہیں۔ ارض و خلا ہیں۔ آب و ہوا ہیں۔ آپ کی عظمت کا ظہور دیکھا فضا میں دور سے دور اُڑ جانے والے پرندے فقط آپ کے دئے بل اور زور پر اُڑ رہے ہیں۔ فقط آپ کے ہی سہار سے اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر اُڑ مڑ رہے ہیں۔ دریاؤں کے کناروں پر سارس و لقلق۔ جنگلوں میں ہرن اور گائے۔ شیر اور چیتے۔ سمندر میں مچھلیاں اور سانپ۔ چاند و سورج کے گردوں اور بیشمار ستاروں پر آپ کی نظر ہے۔ یہ رنگا رنگ کے بادل یہ بجلی۔ یہ چھما چھم مینہہ۔ یہ خزاں کی رت۔ یہ بہار کا موسم۔ یہ گرمی کی شدت یہ جاڑے کی سردی۔ یہ چاند کی چاندنی۔ یہ سب آپ کی اعلےٰ دانش و باکمال فضیلت و کاریگری کا اظہار ہے۔ جس کی خوب صورتی پر ہر بشر حیران اور حیرت زدہ سا ہے۔ ہر لحظہ ہر گھڑی ہر روز و ہر رات ہر صبح و ہر شام گلشن گلشن۔ سال و ماہ سب آپ کی رچنا ہے۔ پیاسوں کو پانی۔ بھوکوں کو روٹی۔ زندوں کو موت۔ مردوں کو زندگی دینا۔ سب سے کرموں کا حساب لینا۔ اُن کا ثمرہ یا پاداشن دینا۔ یہ سب آپ کا کام ہے انسان ایک دن کسی پر کوئی نیکی کرتا ہے۔ مگر ساری عمر اُس کو نہیں چھوڑتا۔ طعن دیتا ہے۔ اور احسان جتاتا ہے۔ پرنتو آپ کی گمبھیرتا بیشک قابل صاد ہے۔ ہر بشر آپ کی برکتوں سے طور ستہ۔ وشاد ہے۔ غریب سے لے کر امیر تک۔ اور شاہ سے لے کر گدا تک آپ سب کو پالتے ہیں۔ اور آئی بلا کو ان کے سر سے ٹالتے ہیں۔ رات کے وقت جب تمام عالم خواب غفلت میں سو جاتا ہے۔ آپ کی بیدار آنکھ سب کے نگران حال ہے چور و چکار۔ سانپ و بچھو کسی کی مجال نہیں۔ کہ کسی کا اسباب اُٹھائے۔ یا کوئی کسی کو کاٹ کھائے۔ آپ فی الفور انسان کو بیدار کر دیتے ہیں۔ جس سے وہ سب بال بال بچ جاتے ہیں۔ یہ آپ کی کس قدر کرونا ہے۔ کس قدر کرپا ہے

آپ ہی ہیں۔ ماتا کے پیٹ میں سب کی رکھشا کرتے ہیں مرغیوں کے انڈوں۔ حیوانات کے جبڑوں۔ برشا کے کیڑوں سب کا آپ کو فکر ہے۔ یہ سب اگرچہ آپ کی عنایت کو نہیں سمجھتے تاہم آپ اُن سے اپنا دریائے شفقت ہٹا نہیں لیتے۔ اسلئے آپ سچے پتا ہیں۔ موت کے دُکھ سے چھوٹ کر انسان کو مکتی سکھ آپ سے ہی مل سکتا ہے۔ آپ ہی سنسار کی تمام یونیوں کے درشٹا۔ نیتا و پالن کرتا ہیں جب ہم کبھی آپ کے اس مہما ہیں سنا۔ چکر پر درشٹی ڈالتے ہیں تو بے اختیار یہ آواز منہ سے نکلتی ہے۔

आ पश्यति प्र पश्यति

آپ سرو درشٹا۔ سرو نینتا۔ اور سرو آدھار ہو۔ آپ کے بغیر ہمارا کہیں گذارا نہیں۔ پتا اسلئے بار بار آپ ہی کو نمسکار۔ ہو سب جگ آپ کے ہی آدھار ہے آپ کو چھوڑ کر ہم کہاں جائیں کس کو اپنا حال سنائیں۔ ہمارا اور کہیں ٹھکانا نہیں۔ ہمیں کال کے منہ سے چھڑاؤ۔ اپنے چرنوں میں لگاؤ۔ پتا! یہی ہماری وانچھا ہے۔ یہی واسنا ہے۔ ہماری کامنا کو پورا کرو۔ پورا کرو۔

رودم شرم

ستیہ دھرم پرچارک

کال سے ہانی چاہتے ہو تو اکال پرش کی شرن لو

ہم کوئی دم کے دنیا میں مہمان ہیں۔ سو حسرت ہزار ارمان رنج و غم سے لدے ہیں آہ و نالے بھرے ہیں۔ یار و آشنا چل بسے۔ ماں باپ سب مر گئے۔ اپنی کوئی صورت آشنا نہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھ پاؤں ہی جواب دے گئے ؎

کیسے رفیق اپنے جو پیری میں چل بسے
منہ میں زبان رہ گئی دانت نکل گئے
آنکھیں نور سے بے نور ہو گئیں۔ ٹانگیں
لڑکھڑی چکنا چور ہو گئیں ؎

گذرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں
کہ جیسے جائے کوئی کشتی دھار پانی میں

کشتیٔ عمر بر آب زمانہ رواں ہے۔ یہ جان کوئی دم کی مہمان ہے۔ لاکھوں کما کے لاکھوں اڑا کے۔ چلتی کے سب یار دیکھے مگر ٹانی میں وہ سب غدار نکلے ؎

حال یہ کا شرک دنیا میں
نہ برادر نہ آشنا دیکھا

اب کہاں جائیں۔ کس کو اپنا حال سنائیں غفلت نے دھوکہ دیا۔ ہمیں بیٹھے بٹھائے مار دیا۔ ہمیں کیا خبر تھی۔ یہ معاملہ پیش آئے گا۔ ہمارا یہ حال ہو جائیگا۔ ورنہ کچھ انتظام کرتے۔ اس وقت آرام کرتے۔ جس عمر کو باقی و پائیدار سمجھے بیٹھے تھے۔ وہ ہستی مستعار نکلی ؎

پیری ہی چلی گئی جوانی اپنی
اے درد کہاں ہے زندگانی اپنی
کل کوئی اور بیان کریگا اسکو
سنتے ہیں اب آپ ہم کہانی اپنی

ہم مر جائیں گے۔ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ ہمیں کون یاد کریگا۔ کس کا دل ہمارے لئے تڑپے گا۔ بیشک اس دنیا کا یہی حال ہے۔ سب لوگوں کا یہی حال ہے لیکن ایک آشنا ہے۔ کہ ہمہ تن نیکی ہے۔ وہ سب کا پروردگار ہے۔ آڑے وقت میں سب کا مددگار ہے۔ پرانوں کا پران جان ارحم الراحمین ہے۔ اس کا نام پربھو ہے۔ وہ دیس بندھو نشکلنک ہے۔ وہ بیوفا نہیں سب کے ساتھ باوفا۔ محبت میں فرد۔ مروت میں یکتا ہے۔ مشکل کشا ہے۔ بُرے وقت کی دوا ہے۔ اور کہیں نہ جاؤ اُسی سے پیار بڑھاؤ۔ وہ تمہیں ہر آفت سے بچائیگا ہر طرح کی تسلی دلائیگا۔ شفقت فرمائے گا۔ وہی تمہارے رنج و غم کو مٹائیگا۔ وہی تمہاری جان ہے۔ وہی تمہارا پران ہے تمام عالم اُسی نے بنایا ہے۔ چاند اور سورج کو آکاش میں اُسی نے لٹکایا ہے بادِ صرصر و نسیم سحری کا مالک وہی ہے۔ بحر و بر و اسفل و اعلیٰ زمین و خلا ذرہ ذرہ میں محیط ہے۔ جوہر منفرد و یگانہ ہے۔ سب جگہ اُسکی بادشاہی ہے۔ آب و آتش خاک و ہوا اور یہ خلا کا لشکر اُسیکا سپاہی ہے۔ دنیا کے لوگوں اور چیزوں کو تم نے بارہا آزمایا۔ جسکو دیکھا بیوفا دیکھا۔ مگر وہ ایسا نہیں ہے۔ تم اگر بیوفائی کرو وہ تم سے وفاداری کریگا۔ تم بیمروتی کرو۔ وہ تم سے محبت کریگا۔ وہ دنیا کے انسانوں کی طرح کٹ پونجیا نہیں ہے۔ وہ نیکی کر کسی پر احسان نہیں جتاتا اور نہ ظاہر کرتا ہے۔ سب کو دیکھتا۔ سب کو جانتا ہے۔ ازل سے ابد تک اُس کا یہی کام ہے یہی سرانجام ہے۔ اُس کی بادشاہی بے حد ہے وہ بے عضو بے قد ہے۔ سو کھشم سے سوکھشم ستھول سے ستھول ہے۔ معبود و مقبول ہے جانِ جہان ہے۔ بے رنج و بے ارمان ہے۔ اُسی کے پاس جاؤ۔ ذرا نہ گھبراؤ۔ شرم نہ کرو۔ نہیں تو تمہارا کوئی ساتھی نہیں۔ تمہاری آنکھ اب بہاتی نہیں۔ اٹھو پرماتما سے ملو۔ جاؤ اُسکا درشن کرو۔ وہی نراکار ہے۔ وہی آنند سروپ ہے۔ بنا کی وجہ سے سا گر سے بچنے کے لئے اُسکا درشن کافی ہے۔ اُسکے پاس اس قدر دولت و سرمایہ وافی ہے جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ کروڑہا سورج اربوں چاند۔ انگنت شہر بے تعداد کروڑوں سے سلطان سب کے سب اُس کے آگے سر تسلیم خم ہیں۔ وہ سدا تنومند ہے۔ سب سے بڑھ کر عقلمند ہے۔ سب سے زیادہ خورسند ہے۔ اُس سے بڑھ کر کسی کے پاس نہ مال ہے۔ نہ دولت۔ نہ عقل نہ صولت۔ اگر ہمیں پہلے ہی خبر ہوتی۔ اُسکے پاس جاتے۔ اسی سے دل لگاتے۔ اسقدر رنج نہ اٹھاتے۔ دکھ نہ سہتے۔ یہ ہمارے دماغ کا قصور ہے۔ اصلیت کا سمجھنا کیا دور ہے۔ دماغ کی صفائی اور تیزی عقل کے بغیر اندھے کنوئیں میں گرنا ہے جنگل میں بھٹکنا ہے۔ بُری موت مرنا ہے۔ اے جان جہاں آپ ہمارے دماغ اور سر کو صاف کیجئے۔ اور اپنی رحمت سے ایسے سراسر بہرہ ور کیجئے۔ تاکہ ہم راہِ راست سے بھٹک نہ جائیں۔ اور ٹھوکریں نہ کھائیں۔

اوم قیم

ورکی ضرورت

عمر ۲۵ اور ۳۰ سال کے اندر ہو۔ صحت اچھی ہو۔ روزگار معقول رکھتا ہو۔ ... بر ہو اکی عمر ۲۰ اور ۲۲ سال کے اندر ہے

۲۹ ۱۲ ... ۳ ۱۲

سوامی دیانند اور سائنس

ڈاکٹر دیناداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن مظفر گڑھ

گذشتہ اشاعت سے آگے

جہاں ایسی لاپرواہی ہو۔ جہاں دستے کی دولت کشی نے اپنا گھیرا ہوا ہو۔ جہاں ویرج روپی انسانی بیج کو معمولی درختوں کے بیج کے برابر بھی نہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں اس خواہش کو قدرتی رستہ پر لے جانا نہایت ہی کٹھن ہے۔ ڈاکٹر بیلفور نے سچ کہا ہے کہ انسان کے اندر محبت کا مادہ موجود ہے پر آج کل اس کو ایسے برے طریقہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ جس سے صحت کا نقصان اور عمر بھر کی تکلیف پیدا ہوتی ہے یہ خیال ہے کہ اگر کسی ایک پرش کی کسی پرش کے ساتھ دلی محبت ہے۔ تو وہ بلا شادی کے آپس میں مل نہیں سکتے یہ بالکل ادھ حیوانی خیال ہے۔ اسی خیال نے گھروں کے گھر برباد کر رکھے ہیں اسی خیال نے سچی دوستی اور سچے تعلقات لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا۔ اسی خیال نے ایسے تعلق پیدا کئے جن کا خاکہ ڈاکٹر لوکس صاحب اور ڈاکٹر ٹرال صاحب نے مفصل طور پر بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ موجودہ سوسائٹی میں شادی کا مروجہ رواج ہے کہ ایک آدمی ایک ستری کو پسند کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اس کے ساتھ شادی کے واسطے تیار کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اگر محبت کرتی ہے۔ بڑی خوشی کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے لیکن بیچارے کو کب پتہ ہے کہ نفسانی خواہشات کا جوش جو قدرت کے برخلاف ہے۔ اور چند ہی دنوں کے بعد ظہور میں آجاتا ہے۔ ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا شمار کرنا بڑا مشکل امر ہے۔ اگر اس محبت کے خیال کو جو قدرتاً انسان کو ملا ہے۔ اچھی طرح سے برتا جاوے۔ تو سنسار میں کیسا سکھ اور آنند پیدا ہو۔

ڈاکٹر نکلوس صاحب اپنی کتاب ہیومن فزیالوجی میں لکھتے ہیں۔ کہ آج کل انسانوں نے ویریہ کو حیوانی خواہشوں کے پورا کرنے کے واسطے سمجھ رکھا ہے۔ شادی کی آڑ میں مذہبی کتابوں کی مدد سے اپنی طاقتوں کو ضائع کر رہے ہیں اگر ویریہ کا مطلب اولاد کا پیدا کرنا ہی سمجھیں۔ تو آج جو دکھ دکھلائی دیتے ہیں سب رفع ہو جائیں۔ مسٹر ہنٹم جو ستری اور پرش کے تعلق کو صرف خواہش کی پورتی سمجھتا ہے۔ اور اس مسئلہ کو یوٹیلیٹی کے اصول پر مبنی کرتا ہے۔ گو سوامی جی سے اس بات میں متفق الرائے ہے کہ ستری اور پرشوں کا ہمیشہ ساری عمر کے واسطے ہونا چاہئے۔ لیکن اس کا ویریہ کو صرف خواہش کی پورتی سمجھنا غلط ہے۔ کیونکہ قدرت نے بیج بونے کے واسطے دیا ہے۔ نہ کہ قدرت کے برخلاف حیوانی خواہشوں کی پورتی کے لئے ضائع کرنے کے واسطے۔ اور جب قدرتی طریقے پر ویریہ کو بویا جاوے تو خواہش بھی قدرت کے مطابق پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد کسی قسم کی خرابی یا خلل واقع نہیں ہوتا۔ اور یہی تو ایک خواہش کے قدرتی ہونے کا ثبوت ہے۔ آزمائش ہے۔ جب جب کسی کام کے کرنے سے خرابیں واقع ہوں۔ اور نقصان پیدا ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وہ کام درست نہیں ہے۔ اور جس کام کے کرنے سے فائدے اور انسانی ترقی میں مدد ملے۔ تو اس کو قدرت کے اصولوں کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ مثلاً دن کو کام کرتے اور رات کو سوتے ہے۔ بھوک لگنے پر روٹی کھاتے۔ اور وقت پر کام کرنے سے ہمیشہ ترقی ہوتی ہے۔ صحت بگڑ جاتی ہے۔ ہاضمہ درست نہیں رہتا۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں پیش آتی ہیں۔ جن سے صاف نتیجہ نکال لینا چاہئے۔ کہ ہم قدرت کے برخلاف چل رہے ہیں۔ اسی طرح سے ویریہ کا استعمال ہے جس طریقہ سے سنسار کا اور جسم کو کسی قسم کی بہتری ہو۔ وہی اچھا یا قدرتی طریقہ اور جس سے سنسار کی ہانی اور جسم کی پیڑا ہو وہ قدرت کے برخلاف۔ اسی اصول پر چلتے ہوئے ہمیں ویریہ کے ٹھیک استعمال کو جاننے میں کوئی بھی دقت پیش نہیں آسکتی۔ اور جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ویریہ انسان کو صرف اس غرض سے دیا گیا ہے۔ کہ اس کو بووے کیونکہ بونے ہی کے خیال سے وہ اس خواہش کو جو قدرت کی رو سے قدرتی طور پر دی ہے کسی حد تک رکھ سکتا ہے۔ ورنہ اگر ویریہ کو خواہشوں کی پورتی کا ذریعہ فرض کیا جائے تو خواہشیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ جس سے سخت نقصان پیدا ہوں گے۔ اور جسمانی ترقی کے واسطے سخت سد راہ ہوں گے۔ اسلئے جہاں تک ہو سکے ویریہ کو صرف اسی غرض سے برتنا چاہئے۔ جس سے سنسار کی ترقی ہو نہ کہ دنیا کے بھوگ کے واسطے۔ قدرت نے صاف طور پر بتایا ہے۔ کہ جس طرح سے اور بیج وقت سے بوئے جاتے ہیں۔ اور اگر زمین اچھی ہو تو صرف ایک دفعہ ہی بونے سے بیج اگ آتا ہے۔ اور عموماً ایسا ہی دیکھا گیا ہے۔ کہ زمیندار لوگ بار بار کھیتی نہیں بوتے

جانوروں میں بھی یہی حال ہے۔ کہ نر اور مادہ کا صرف ایک ہی دفعہ تعلق ہوتا ہے پھر نہ معلوم کہ انسان اپنے لئے نہ کوئی نیم کرے نہ حد لگاوے۔ بلکہ ایسی باتوں کو دھارین اور سخت نفرت کریں۔ یہی تو وجہ ہے کہ ہم لوگ اِس مضمون کو قدرتی طور پر مطالع نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ٹھیک نتیجوں پر پہونچ سکتے ہیں۔ جب اس بارے میں جو بہت ہی ضروری انسانی ترقی کی بنیاد ہے۔ ایسی لاپروائی کی جاوے اور اخلاق سے بعید سمجھ کر کے نظرانداز کر دیا جاوے۔ تو کیا تعجب کہ ہمارے دوسرے بھائی اور نیز بعض اوقات ہم خود ہی غلطیوں میں پڑ جاویں۔ اور مضمون کے اصلی نفس کو بالکل بھول جاویں اسی وجہ سے ہمارے عیسائی۔ مسلمان اور چند آریہ سماجی بھائی نیوگ کے اصول کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ . . .

. . . .

اور نیوگ کا اصول کبھی بھی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ ویریہ اور اُس کے استعمال کا قدرتی طریقہ سمجھ میں نہ آوے

اپنے بھائیوں سے

میری التماس ہے۔ کہ اگر وہ ستیارتھ پرکاش ہندی ایڈیشن میں جو وواہ اور نیوگ کی تشریح کی ہے۔ صاف دل سے مطالع کرنا چاہیں۔ تو جہاں سے میں نے ویریہ اور اس کے استعمال کے بارہ میں لکھنا شروع کیا ہے۔ صاف دل سے پڑھیں۔ اور آئندہ کے واسطے پکشپات چھوڑ کر ان مضمونوں پر وچار کریں۔ تو تعجب نہیں

کہ وہ ٹھیک نتیجوں پر پہونچ جاویں۔ سو شروع ہی سے ویریہ اور اُس کی ساخت و عمدہ کے بارے میں لکھنے سے میری یہی غرض تھی کہ لوگوں پر یہ بات بخوبی روشن ہو جاوے کہ ویریہ جسم کے تمام رسوں سے طاقتور ہے۔ یہی چیز ہے۔ جو انسان کے جسم کی بنیاد ہے۔ ایسی بیش بہا اور اولیہ پدارتھ کو کسی طرح بھی بے فایدہ ضایع نہیں کرنا چاہیے اور جس طرح سے ہو سکے اُس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ جو ذریعے اس کی بہتری کے سمجھ میں آ سکیں۔ عمل میں لانی چاہئیں۔ اور جب انسان اس بات کو بخوبی سمجھ لے کہ ویریہ بہت ہی بیش بہا چیز ہے۔ تو کیوں کر اُس کے استعمال کرنے میں لاپروائی کرے گا۔ لاپروائی تب ہی تک ہے۔ جب تک کہ انسان اس کی قدر کو نہیں جانتا۔ اور اُس کو صرف خواہش کی نورتی کے لئے سمجھ رکھا ہے۔

دیکھو تو ریاست نابھہ میں کیا ہو رہا ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳۔ اخبار ۱۸۔ اسوج سمت ۱۹۵۹

واپسی کی اجازت چاہی اور مہاراجہ صاحب نے ان کو خلعت ہفت پارچہ وغیرہ بھجوری جنفت کیا۔ مولینا صاحب نے جو حالات میں مہاراجہ صاحب کو چھوڑا وہ تو یہ تھی کہ جب وقت حکیم محمد صدیق قران کا ترجمہ لے کر درباری کمرہ میں داخل ہوتے تھے تو دیکھنے کیا تھا مہاراجہ صاحب اور ان کے ساتھ تمام درباری قران مجید کی تعظیم کے لئے سروقد کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ترجمہ قران کئی ریشمی غلافوں میں لپٹا ہوتا تھا۔ مہاراجہ صاحب جب وقت قران کا ترجمہ کھولا جاتا تھا تمام سکھ ڈنڈوت کرتے تھے اور پڑھے جانے کے وقت پڑھنے والے سے خطاب کرتے تھے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

موجودہ آریہ گرہ

وشیہ ہے وہ پریوار جو ہر ایک انش میں دھرم پر چلتا ہوا پرانے آریوں کی مریادا سے سکھ پوروک وچر رہا ہے۔ اس سے بھی زیادہ مبارک اُس پریوار اگرگامی جس کے اُتم جیون اور دھرم پرایٹتا نے اپنے لئے ایک سُندر پریوار بنایا ہے لیکن درہا گیا ہے ہمارے آریہ سماج کے دائرہ میں ایسے گرہ بہت کم ہیں۔ اور کم ہی نہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہم لوگوں کے جیون دھرم سے ہین ہونے کے کارن دن بدن ادہوگتی کو پراپت ہو رہے ہیں۔ ہمارے لیکچر ہمارے اُپدیش اور ہماری لمبی لمبی پرارتھنا ہم کو سکھ اور شانتی دینے والی ثابت نہیں ہوئیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ صرف اُس وقت کے جو کہ ہم سبھا سماج یا سنگت میں گذارتے ہیں۔ باقی سارا وقت ہم کو اپنے گھر میں گذارنا پڑتا ہے۔ اور اس سارے وقت کے کرم اور سنسکار جو ہمارے آتما پر پڑتے رہتے ہیں۔ دھرم سے شونیہ ہوتے ہیں کسی دھرم پستک کے پڑھنے اور کسی مہاپرش کے ستیہ اُپدیش سے جو اچھے بھاو پردے میں لے کر ہم اپنے گرہ میں پرویش کرتے ہیں۔ وہ اُتم بھاو یا ان کا کچھ حصہ بھی ہم اپنے گھر سے باہر لے کر نہیں نکلتے کیونکہ ہمارے گرہ آریہ گرہ نہیں ہیں۔

کون آریہ پُرش ہے۔ جو یہہ نہیں چاہتا۔ کہ اگنی ہوتر آدی پنچ مہا یگیہ اُس کے گھر میں پرتی دن نروگھن ہوا کریں۔ اُس کی سنتان اُتم سنسکار لیئے ہوئے اُتپن ہو اور اُس کے ہاں ادیدک سنسکار کوئی بھی نہ ہو۔ لیکن واستو میں ہوتا کیا ہے اگر پتی ایک پرماتما نرآکار کو ماننے والا ہے تو پتنی جی کٹر پوپنی دل سے ہندوؤں کے تیس کروڑ دیوتاؤں کے علاوہ سب پیروں اور فقیروں کو ماننے والی ہے۔ اگر پتی مرتک شرادھ - مورتی پوجا اور جھوٹے برتوں کے خلاف ہے۔ تو اردھانگی جی پوپ جی مہاراج کو نیوتے دیتی۔ شوالوں اور ٹھاکردواروں میں جا بڑی شردھا سے پتھر اور دھاتوں کی مورتیوں کے آگے سر جھکاتی اور اُن سے ور مانگتی۔ اکادشی وغیرہ کا برت رکھتی ہوئی اُس سے مکتی کی اچھا کرتی اور کرواچوتھ آدی برتوں کو رکھ کر سدا سہاگن رہنا مانتی ہے۔ حاصل کلام یہہ ہے۔ کہ پتی کا دھرم کچھ اور ہے۔ اور پتنی کا کچھ اور۔

پھر جب کسی سنسکار کا موقعہ ہمارے آریہ بھائیوں کے لئے بڑا آزمائش کا وقت ہوتا ہے۔ ایک طرف اپنے آتما کی زبردست آواز اور اپنی سوسائیٹی کا ڈر اور دوسری طرف برادری کا خوف اور جورو کی مخالفت اور اُس سے خانہ جنگی کی سنبھاونا۔ عجب تذبذب کی حالت ہے۔ جس میں درڑھ رہنا کسی خاص شورویر کا کام ہے۔ میں نے اکثر آریہ بھائی ایسے موقعہ پر اپنے آتما کے برخلاف نوگرہ کی پوجا کرتے اور گنیش جی مہاراج کا گڑ اور چاول آدی سے پوجن کرتے اور کبھی کبھی کرما کرم کے چکر میں آکر داڑھی مونچھ منڈا سر گردوارے روز شام کو آچاریہ کے سامنے

نیچے ترکٹیوں پر چراغ جلا جلا کر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ شوک۔ یہہ ہمارے اُس پیارے دھرم کی حالت ہے۔ جس کے پالن کرنے کے لئے سربسو قربان کر دینا ہر ایک انسان کا اعلےٰ فرض ہے۔ یہہ وہ دھرم ہے۔ جس کے بغیر ہمارا جیون نشپھل ہے۔ یہہ وہ دھرم ہے جس کے اُپدیش ہم نتیہ پرتی دن پستکوں میں پڑھتے اور مہاتماؤں کے مکھ سے سنتے ہیں یہہ وہ دھرم ہے۔ جو اُس پرم پتا کی آگیہ ہے جس کو پالن کرنا ہمارے جیون کا اُدیشیہ ہے اور جس کے ہیتو مہاتما پُرش سخت سے سخت تکلیف اٹھانے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اُس ایسے دھرم کی گردن پر کیول اِس واسطے کہ گرہ سُکھ دھام بنا رہے۔ چھُری دھرتے ہیں۔ لیکن کیا اُس سے سُکھ نصیب ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ دھرم کے مارنے کی اچھا کرنے والا خود ہی مارا جاتا ہے۔ اگر کوئی بہادر بیوی اور برادری کی نہ پرواہ کرتا ہوا۔ درڑھ رہتا ہے۔ تو بیشک وہ اپنے آتما کا گھاتک نہیں ہے۔ اور نہ ہی اُس نے سوسائیٹی کے نیم کو توڑا ہے۔ لیکن گرہ اس کے لئے ہی سُکھدایک نہیں ہے۔ اگر اُس نے کیول اپنی زبردستی سے اپنی استری کو خاص بھئے دے کر یا تاڑن کر کے کوئی پورانک کرم نہیں کرنے دیا۔ تو اُس سے وہ کداپی یہہ نہ جان لیوے کہ اُس نے اپنی پتنی کے خیالوں کو بدل دیا ہے بلکہ یہہ سمجھ لے کہ وہ پرانے خیال اُس کے من میں زیادہ گہرے چلے گئے ہیں۔ اور جس وقت اُس بھئے اور تاڑن کا پتھر اُن سے اُٹھ جائیگا وہ زیادہ روشن ہو کر ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کے اُٹھانے کے لئے زیادہ طاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے دیکھے کئی ایک آریہ میتروں کو کسی پورانک کارروائی پر اپنی استریوں کو مارتے دیکھا ہے۔ اور وہ یہاں تک مان

بھی جاتی ہیں۔ کہ جب تک پتی کے ساتھ پتنیاں برت وغیرہ نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے دل سے یہہ بھاؤ نہیں اُٹھا۔ برابر امرتسر کے تالاب نہانے اور گنگا اسنان کرنے کو مہاتم سمجھتی ہیں۔ اور اُس سارے استری اور پُرش کے متضاد خیالوں کا نتیجہ یہہ کہ آریوں کے گرہ شانتی نہیں بلکہ اشانتی دینے والے بن رہے ہیں۔ اور اس کا کارن یہہ کہ دھرم اور استری ایک نہیں ہے۔ اور جب تک دھرم اور استری ایک نہیں ہوتے تب تک گرہستی پُرش کو دھرم ارتھ اور کام کداپی پراپت نہیں ہوتے۔ پاٹھک گن! یہہ نشچے جانئے کہ جب تک آپ اپنا دھرم جیون بنا کر اپنی دھرم پتنیوں کے اگیان کے کنٹکوں کو پریم سے نہیں نکالتے۔ جب تک اُن کے پُنر بھی ایک سنسکار دو دیا۔ دوارا دور نہیں کرتے جب تک تم اُن کو اپنی غلام ہی نہیں بلکہ پاؤں کی جوتیاں سمجھ رہے ہو۔ اور جب تک ان کی گھر کی چار دیواری میں بند رہنے اور کیول روٹی پکانے اور برتن مانجھنے کے لئے ہی بنایا گیا ہوا مانتے ہو تب تک آپ کے گرہ آپ کے لئے سورگ دھام نہیں بن سکتے

اقسم

گنجیش سنگھ ککڑ لٹری ورکس ملا نیر

آریہ سماج و آریہ بہرتی سبھا

عرصہ دو تین سال سے اِس جھگڑے میں بہت وقت آریہ پبلک اور بہت سے کام ستیہ دھرم پرچارک کے ضائع ہوئے۔ مگر افسوس کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اور میری سمجھ میں اس کا فیصلہ بہت آسان ہے۔ بشرطیکہ آریہ پبلک پسند کرے۔ کُل آریہ پبلک آریہ سماج

کے اصولوں کو مانتی ہے۔ مگر ہر یک عمل نہیں کر سکتا۔ جس کا عام جواب یہ ہے کہ برادری کی مخالفت عمل کرنے کے سدِّ راہ ہے۔ جو کہ ایک معقول عذر ہے۔ آریہ بھراتری سبھا چاہتی ہے۔ کہ پرانی برادری کو چھوڑ کر آریہ سماجک برادری قایم کرکے اصولوں پر عمل کیا جائے جو کہ معقول جواب پہلے عذر کا ہے مگر آریہ بھراتری سبھا کا اصول سوم جس میں لکھا ہے۔ کہ سنتان کا بواہ گن۔ کرم اور ورن انوسار سبھا کے سبھاسدوں یا سبھایکوں سے کرنا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ جب کوئی سبھا ورن دینے کی ادھیکاری اِس وقت موجود نہیں ہے۔ اور لڑکے یا لڑکی کے والدین کا اپنی اولاد کا ورن قایم کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ جس سے وہی ورن شنکر کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلئے مناسب ہے۔ کہ شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا میں آریہ پبلک کی طرف سے (بقول لالہ منشی رام جی) ورن بیوستھا یک سبھا کی قایمی کے لئے تحریک کی جاوے۔ اور سبھا قایم ہونے پر ہر ایک آریہ اپنی اپنی درخواستیں سبھا میں پیش کرکے اپنا ورن حاصل کریں۔ اور جو ورن سبھا مناسب سمجھے بذریعہ ایک سرٹیفکیٹ کے دیوے اس شخص کا لڑکا یا لڑکی جب بالغ ہوں تو سبھا میں اپنی درخواست پیش کرکے ورن حاصل کریں۔ جو ورن سبھا سے ملے اسکے مطابق اپنا ور حاصل کرے۔ یا اُسکے والدین تلاش کریں اور جو نیا ممبر آریہ سماج میں شامل ہو اپنا ورن سبھا سے حاصل کرے۔ اس طریقہ سے کل آریہ پبلک آریہ بھراتری سبھا بن سکتی ہے۔ سوائے اِسکے کبھی آریہ سماج ترقی نہیں کر سکتا۔ اور نہ آپس میں محبت اور سچی ہمدردی

پیدا ہو سکتی ہے۔

راقم بسنت رائے آریہ ہاسپٹل اسسٹنٹ ماہیپور

پریوارک سُکھ

ایک ان پڑھ دوکاندار کس آنند سے اَن پڑھ پریوارک سکھ بھوگتا ہے۔ ایک معمولی زمیندار کس رشک دینے والی دل لگی سے اپنی گنوار ستری کے ساتھ بیٹھا میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہے ایک مہاجن کس پریم اور اتفاق کے ساتھ اپنی بے علم بیوی کے ساتھ بڑی سوچ اور وچار سے خانگی معاملات پر بات چیت کرتا ہے لوگوں کی طرز گفتار کا مشاہدہ کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ سب بڑے ہی پریم کے ساتھ دو قالب و یک جان ہو کر رہتے سہتے ہیں۔

مگر افسوس ہے نہایت ہی افسوس ہے۔ علاوت اور میلاپن کو ناپسند کرنے والے عمدہ عمدہ کپڑوں اور آرام آسایش کے سامان سے محروم تہذیب اور ادب آداب کے اصولوں سے بے بہرہ لوگ اس امن اور چین سے زندگی بسر کریں۔ لیکن وہ منشیہ جنہوں نے علم کی روشنی پالی ہے۔ اور جنٹلمین ہونے کا فخر حاصل کیا ہے۔ اور جن کے پاس زیب و زینت کا سب سامان مہیا ہے آرام کرنے کے لئے آرام کرسی بھی موجود ہے۔ سیر کے لئے گاڑی بھی گھوڑا بھی حاضر ہے۔ ٹہل سیوا کے لئے خدمتگار بھی دست بستہ حکم کے منتظر ہیں۔ مگر رنج و قلق کا مقام ہے۔ کہ یہ بیچارے سویٹ ہوم کی برکات سے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

گھر کی چہار دیواری کے باہر پورے مہذب اور خوش قسمت دکھ پڑتے ہیں۔ لیکن جوں ہی کہ گھر کے اندر پاؤں دھرتے ہیں

فرشتہ سیرت نرم دل نیک فراخ دیوی کی پریم بھری نگاہوں کی بجائے چڑیلوں اور سکل جو شکنوں کی بھیانک نظروں اور کم ذمت و شوخ باتوں کا نشانہ بن جاتے ہیں!! کیا جہالت میں ہی خوشی ہے؟ کیا تعلیم کا نتیجہ دُکھ ہے؟ کیا دُنیاوی جاہ و حشمت کا ثمر بپتا اور کلیش ہے؟ نہیں نہیں!! یہ سب وستوئیں ہمارے سُکھ کو دوبالا کرنے والی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم بغیر بنیاد کے شیش محل بنا کر چین سے سونا چاہتے ہیں۔ جو کہ بالکل ناممکن ہے۔ اگر سچا سُکھ چاہتے ہو تو بنیاد کو پختہ کر دو۔ یعنی اپنی ستریوں کو سوشکشت بناؤ۔ ورنہ اِس کے سوائے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ کہ اپنی تمام ودیا اور فلاسفی کو بھلا دو۔ اعلےٰ خیالات کو دل سے نکال دو۔ شان و شکوہ کے تمام اسباب کو یکدم دریا برد کر دو اور عین گنوار و صاف ہو کر اپنی ستریوں کی طرح پکے مجہول بن کر گذارہ کرو۔ پھر وہی اَن پڑھ ستریاں تمہیں پری معلوم دیں گی۔ جب تک ایکتا ہے اور یکرنگی نہیں ہوتی سُکھ چین اور پریوارک آنند کی ہوس خبط سے کم درجہ نہیں پا سکتی۔

(بھیوا رام نیٹر لودھیانوی)

آریہ سماجک سالانہ جلسے

نام سماج	تاریخ جلسہ
ریاست کوٹہ راجپوتانہ	۱۴۔ لغایت ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۲
کرنال آریہ سماج	۱۵۔ لغایت ۱۷ " "
کپورتھلہ	۱۴ لغایت ۱۶ " "
لاہور	۲۸۔ لغایت ۳۰ " "
برنالہ ریاست پٹیالہ	۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

آریہ پُرشوں کی سیوا میں ایک ضروری نویدن

(آنریری اُپدیشک)

ہیرا تری گن! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ پُرانا طریقہ جو شکشا تعلیم اور زندگی کی ذمہ داریوں کو طے کرنے کا اس طرح سے عمل میں لایا جاتا تھا کہ قوم کی طرف سے ایک پاکیزہ انسٹیٹیوٹ بنائے جاتے تھے جن میں کہ زمانہ حال کی طرح سے تعلیم نہیں دی جاتی تھی جو کہ ایک پوری آکسفرڈ ٹیوشن کا شیدا طالبان علم کو بنا دیتی ہے۔ اور جس میں برہمچریہ کی حفاظت اور روحانی ودیا کا بالکل لحاظ نہیں کیا جاتا اور جو کہ صرف ایک مصنوعی لاندنیا پر مسکن کی جاتی ہے۔ اور ہمارے اور ہماری سنتانوں کے ساتھ ہم وہ سلوک پاتے ہیں۔ جو کہ برق خرمن کے ساتھ کرتی ہے۔ اور آپ کا اس میں جوش ظاہر ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس کو بخوبی محسوس کرتے ہیں۔ کہ اسکا برا اثر ہماری مجموعی بربادی کے واسطے کچھ کم نہیں ہے۔ کیا خوش کن مژدہ ہے جو کہ ہمارے ہتکاری لالہ منشی رام صاحب جگیاسو پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور وکیل جالندھر شہر سے سننے میں آیا۔ مہاشے گن! آپ کا دل بیتاب اس مژدہ کے پانے کیلئے اسی طرح منتظر ہوگا جس طرح کہ صدف گوہر پانے کے واسطے باران رحمت سے قطرہ کے انتظار میں بغل پھیلائے ہوئے ہوتی ہے۔ اور وہ باران پر انحصار رکھتی ہے۔ مگر آپ کا مژدہ

آپ پر منحصر ہے۔ اور صرف آپ کی توجہ کا رجوع ہونا اس کے قیام کے واسطے درکار ہے اور وہ ذریعہ گروکل ہے جس کے مفصل حال سے آپ بخوبی واقف ہوں گے۔ کیونکہ اخباری دنیا میں اس کی منادی ہر طرف بڑے زور سے ہو چکی ہے۔ یہ پاٹھشالا ہر یدوار کی پوتر بھومی میں ایک ایکانت اور ایسی جگہ میں قائم ہوگا جو کہ بستی سے دور رہے۔ اور جہاں لائق عالمان سنسکرت مقرر کئے جاویں گے۔ اور جو اپنا اپنے پُتر کو وہاں پر داخل کریں گے وہ وید اگیا انوسار اور شاستر کے پرمان پر چلے گا۔ برہمچریہ آشرم پورا ہوتا ہوا پاویں گے یہ آشرم جو کہ ماں باپ کی سب سے ضروری ڈیوٹی ہے۔ آپ بموجب حکم وید مقدس کے اُن میں سے گذرے بہت توجہ کا محتاج ہے۔ کہ آئندہ تمام آشرموں یا یوں کہو کہ تمام زندگی کا انحصار اسی پر ہے جس شخص کا برہمچریہ قائم ہے وہ تمام عمر کامیابی کے ساتھ گزارے گا۔ اور جس نے کہ اس کو توڑ دیا وہ ہزارہا مصیبتوں کا شکار بنتا ہے۔ اور بدھی ہین اور بل ہین ہونے کے باعث عموماً ناکامی کا شکار بنا رہتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس گروکل کے اجراء کے واسطے ہم تن من دھن سے حامی ہوں اور آپ بخوبی جانتے ہیں کہ آج کل کے راج میں بغیر روپیہ کے ہر ایک کام محال ہے۔ اسلئے آؤ ہم اُس کے دینی اپنے بچوں کے واسطے) واسطے روپیہ جمع کریں تاکہ ستیارتھی اور گرو دوان اور کپڑا اپنے برہمچاریوں کے لئے پہلے مہیا ہو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ ویاس جی جیسے اور منوجی جیسے رشی ان اس بھارت ورش میں پیدا ہوتے ہیں یا نہیں۔ آج آپ کا حوصلہ دیکھنے کا موقعہ ہے۔ کہ آپ

اپنی قوم کی اُنتی کے واسطے کہاں تک دلدادہ ہیں اس اپیل پر اصحاب ذیل نے چندہ دیا فہرست برائے اشاعت اخبار ارسال ہے۔

نام		چندہ
بابو رام دیو گڈس کلارک نکودر		عـہ
,, جگدمبہ پرشاد ورما ,,	,,	عـہ
,, دولت سنگھ راشن سٹور	,,	عـہ
,, چھجو رام گڈس کلارک	,,	ـہ
,, گلاب رائے گڈس باکر	,,	ـہ
,, خیراتی لال سٹیشن ماسٹر	نکودر	عـہ
,, شاداس سگنیلر	نکودر	ـہ
,, فقیر چند ,,	,,	ـہ
,, بُڈہ سنگھ ٹکٹ کلکٹر	,,	ـہ
,, آسا رام سگنیلر انچارج	,,	صہ
,, رام دتہ کلارک چیف گڈس آفس ملتان		صہ
,, سنتی رام اسسٹنٹ راشن سٹور کیپر	,,	صہ
,, بدری ناتھ کپور	,,	صہ
,, چرنجی لال خزانچی	سولو	صہ
لالہ بشن سنگھ کار پنٹر	سلطان پور لودھی	صہ
بابو پرتھی ناتھ سگنیلر	,,	صہ
,, گوردین بھائی ہیڈ سگنلر	نکودر	عہ
,, کشن رام	نرولی	للعہ
,, مرلی دھر	نرولی	للعہ
,, لچھمن بھائی گڈس کلارک	نکودر	للعہ
,, دھرم داس ,,	سولو	عہ
,, دیال سنگھ اے۔ ایس۔ ایم	نکودر	عا
,, ہمت لال سگنیلر	نکودر	عا
لالہ سنتل رام	,,	عا
بابو تفضل محمد سٹیشن ماسٹر	آلیور	عا
,, سول چند سگنیلر	کلانڈی	عا
,, بسنت رام	نرولی	عا
,, سردہا رام	,,	عا
,, جگراج سنگھ سگنیلر	سولو	عا

بابو پرورس مل ہیڈ کلارک	مولو	[illegible]
" رگھی رام سنگینر	بکمورہ	[illegible]
" بابو ناتھا بھائی سگنیلر	"	[illegible]
" لاله انتر وبیل	"	[illegible]
بابو مدسو رام	مولو	عہ/
" بی چی میڈر	"	عہ/
" اس سی گھوس	"	عہ/
" ایم ۔ این ۔ چٹرجی	"	عہ
" بشمبر ناتھہ سگنیلر	"	عہ/
" دماریتی متھا بھائی	"	عہ/
" جی ناتھا بھائی کمشیل	"	عہ/
" ران چھوڑ لال سگنیلر	"	عہ/
" لدھا سنگھ سٹیشن ماسٹر	"	عہ/
گوپال مزدور	"	عہ/
لالہ لدھا رام	گلاسدنی	عہ/
بمع گشوہ	مولو	۸/

میزان ۔ ماھٹ ۱۷۸

منی آرڈر نمبرہ ۷ لہ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۰ روپیہ فیس [illegible]
منی آرڈر نمبر ۶ ، ۳ ، ۲ ستمبر مع فیس [illegible]
کل [illegible]
میران [illegible]
[illegible]

شام داس سگنیلر انچارج

گورو کل میں ڈاکٹر کی تجویز

نمستے ۔ ۱۰ ۔ ۱۸ اسوج کا اخبار ملا ۔ گورو کل ہاچار کا مضمون دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ۔ میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اور ۲۵ روپیہ سالانہ جب تک نوکری میں ہوں دینے کا وعدہ کرتا ہوں ۔ اور اپنا چندہ دسمبر میں بھیج دیا کروں گا ۔ اس مضمون میں ایک غلطی معلوم ہوتی ہے ۔ جو دوسرے کالم کی ساتویں سطر میں ہے ۔ بجائے "کل خرچ پانصد روپیہ ماہوار ہوگا" کے سالانہ ہونا چاہئے ۔ میرے ایک دو میٹر ڈاکٹر اور ہیں اُن کو بھی پریرنا کروں گا ۔

کرم چند ہسپتال اسسٹنٹ ۔ از بوبہ ٹوچی ویلی

ایک تجویز واسطے چھاپنے ویدانت درشن مع تفسیر

۱۰ ۔ ۱۸ اسوج کے اخبار کے آخیر صفحہ پر ویدانت درشن مع تفسیر کا ایک اشتہار پنڈت بھیم سین شرما جی نے گورو کل بھومی کانگڑی پر دیا ہے ۔ جس کی نسبت میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کا خلاصہ یا کل اخبار میں نکال دیویں ۔ تاکہ اگر کسی مہاشے نے کسی مضمون پر کوئی ٹریکٹ یا کتاب تیار کی ہو تو وہ بھی اس کو طبع کرا کر دوسروں کو مستفیض کر سکے ۔

"ویدانت درشن مع تفسیر" ۔ یہ الفاظ پڑھ کر میرے دل میں ایسی خوشی ہوئی کہ جس کا بیان نہیں ۔ دل چاہتا تھا کہ ابھی پستک منگوا کر دیکھوں ۔ مگر جب کل اشتہار پڑھا تو بجائے خوشی کے ایک قسم کی مایوسی ہو گئی ۔ جب دوسرے کالم کی چوتھی اور پانچویں سطریں دیکھیں یعنی "لیکن مہرشی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے جبکہ کم از کم چار سو خریدار ان کی طلب ہوں" بھلا پنڈت جی درخواستوں سے کیا آنند آسکتا ہے ۔ آپ کرپا کر کے اپنے ترجمہ کو پورا کریں ۔ اگر آپ اپنا دھن نہیں لگا سکتے ۔ یا نہیں لگانا چاہتے ۔ تو اپنی تصنیف کا حق کسی چھاپہ خانہ والے کو دے دیویں ۔ یا آسان طریقہ یہ ہے ۔ کہ آریہ پرنٹنگ کمپنی آریہ لوگوں کے سرمایہ سے ہی کھڑی ہوئی ہے ۔ اس کا فرض ہے ۔ کہ ایسی پستکوں کا حق تصنیف خرید کرے ۔ اول تو آپ کا ترجمہ پہلے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں جانا چاہئے ۔ پھر اس سبھا کا کام ہے ۔ کہ اپنے لائق پنڈتوں کی سبھا میں پیش کر کے بعد رد و بدل کے اپنی طرف سے چھپوا کر مشتہر کرے ۔ اور آپ کی محنت کا حق آپ کو ادا کر دیوے ۔ علم دوست ملکوں میں ہمیشہ سے یہی دستور ہے ۔ اور اگر کسی دیش کے آدمی ترقی کر سکتے ہیں ۔ تو اسی طرح انگریزی قوم کے لائق مصنف ہمیشہ اس لائق نہیں ہوتے ۔ کہ اپنی تصنیف کو خود چھپوا سکیں لوگ ہی حق تصنیف خرید کر چھپوا لیتے ہیں ۔ اس تجویز سے یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ آپ کو تو محنت کا حق مل جاویگا ۔ اور اگر کوئی غلطی وغیرہ ہوگی ۔ اس کی صحت ہو جاوے گی گویا آریہ سماج کی طرف سے وہ ہی مستند ترجمہ کے نام سے چھپے گا ۔ قیمت بہت کم رکھی جاوے گی ۔ کم قیمت ہونے سے زیادہ آدمی لابھ اٹھا سکیں گے ۔ دوسرے آدمیوں کو تصانیف کا شوق ہوگا ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھی ایسا کرنے میں شوق ہوگا ۔

ستیارتھ پرکاش جو آریہ پرنٹنگ کمپنی ایک مجلد کتاب کی شکل میں ۱۰ / یعنی نصف قیمت پر فروخت کر رہی ہے ۔ ورجانند پریس لاہور کی چھپی ہوئی ہیں ۔ جلد باندھنے کے وقت ان کا سلسلہ جیسا کہ چاہئے نہیں رکھا گیا موجودہ جلد میں ان کی ترتیب اس طرح ہے ۔ اول نیائے ۔ دوئم سانکھیہ ۔ سوم نیائے چہارم یوگ پنجم ویدانت ششم ویشیشک

حالانکہ پنڈت گرو پارام برسو مہ سوامی ورجانند
جی نے جو ایک ٹریکٹ گربھ ورشنو کا سلسلہ
لکھا ہے۔ اس میں سلسلہ اس طرح پر ہے۔
اول نیائے۔ دوم وشیشک۔ سوم سانکھیہ
چہارم یوگ۔ پنجم میمانسا۔ ششم ویدانت۔ اور عقل
سلیم بھی اس طرح تسلیم کرتی ہے۔ یہ تو سلسلہ
کی بے ترتیبی ہے۔ ایک غلطی یہ ہے۔ کہ سانکھیہ
درشن کے بنانے والے کا نام کنادیکھا ہے۔ حالانکہ
کپل چاہئے۔

ہندو سے کُلی بن گئے

از مہاتما گنگا رام جی ساؤتھ افریقہ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ہفتہ گذشتہ
اس طرح سے در بدر خراب ہوتے ہوتے
... دنیا کے خیال سے بیخبر ہو جاتے ہیں
اور سب کی نظروں میں اس قدر ذلیل ہو گئے
ہیں۔ کہ کل ہندوستان ان کے سبب سے
بدنام بلکہ کلیوں کا ملک مشہور ہو چکا ہے
کیونکہ ان بیچاروں میں انسانی بو بھی نہیں رہی
یہاں تک کہ کافر یعنی اصلی باشندے بھی اپنے
... سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ اور نو
... کے بعد ایسے سب لوگوں کو جو کلی ہو کر
... آئے اور ہزارہا پونڈوں کے حاصل کرنے
... ان کی کلیوں کی سی خو نہ گئی۔ کہ کپڑا
پہننا چھوڑ دیا۔ اور پاؤں سے ننگے رہنا
... کی ذات میں داخل ہو گیا۔ رات کو
... آنا منع ہے۔ بعض کلی ایسے بھی
... کہ پشت در پشت سے ایسے ہی نظر
... جیسے ان کی قید میں کی حالت۔
... مردہ دل جو سب اگلے و پچھلوں
... بھول گئے صرف تھوڑا سا کام کر کے

دو شلنگ یعنی ملک کا ڈیڑھ روپیہ کما لیا
جو یہاں پر کچھ خرچ کرنے کے موقعہ پر انڈیا
کے ۸ سے زیادہ وفا نہیں کر سکتا۔ آدھے
کی شراب نوشی اور آدھے سے آدھا اگر
قبیلہ ہوا تو اس میں خرچ۔ باقی قمار بازی کے شغل
میں۔ اگر قبیلہ نہیں تو اسی میں۔ یا رنڈی بازی
میں جھونک دیا۔ اور وردی ان کی انگریزوں
کی سی ہے۔ مگر ایسی ردی کہ ہمارے ملک کے مہتر بھی
اسے پہننا ہرگز قبول نہ کریں۔ صبح کے
وقت جب سبزی وغیرہ بیچنے ہیں ٹوکرے کاندھے
پر رکھے ان کی قطاریں کی قطاریں نظر آتی ہیں
ان کے پاؤں ننگے ایسے نظر آتے ہیں کہ کبھی
انہوں نے جوتا استعمال ہی نہیں کیا۔ جو انگریز بہادر
میں باعث ذلالت کا ہے۔ ایسے شخص اکثر
فٹ پاتھ سے دھکیلے ہی جاتے ہیں۔ اور اس
ملک کے دیسی آدمی پولیس میں بھرتی ہیں
جو سیاہ فام کہلاتے ہیں۔ وہ پولیس ہمارے دشمنوں
کے واسطے ہے۔ جہاں ذرا لڑائی یا جھگڑا ہوا
فوراً حضرت پولیس حوالات میں لے گئی۔ اور
دس یا پانچ شلنگ فریقین سے لے کر چھٹکارا
ہوا۔ جہاں کوئی نشہ میں ذرا بھی غافل دکھا
اس سیاہ پولیس نے جس کی وردی بھی سیاہ
ہے۔ جھٹ آن پکڑا۔ اور اٹھا کر یا کھینچتے
ہی سٹیشن تک لے گئے۔ یہاں رات کی قید کے
دس شلنگ کے جرمانے سے رہائی ہوتی ہے
جس کی قیمت ملک کے ۷ ہیں۔ اور عورت
و مرد میں پولیس کو کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر
یہ پولیس گوروں کی ہوا سے بھی ڈرتی ہے
اور سرکاری حکم ہی گوروں کو پکڑنے کا نہیں
صرف یہی نہیں کہ یہ گورے لوگ جو ہم کو
کلرڈ پیپل (Coloured people)
بولتے ہیں۔ ان بیچارے کلیوں سے ہی نفرت
کرتے ہوں۔ بلکہ تمام اعلیٰ و ادنیٰ کو اگر

ظاہرہ نفرت نہیں تو دلی نفرت ضرور ہے۔
کوئی دیسی وہاں سے ٹکٹ ریل سے نہیں لے سکتا
جہاں سے یہ لوگ لیتے ہیں۔ ڈاک خانہ میں ان
کی جگہ دوسری اور ہمارے بھائیوں کی دوسری
ہے۔ جس ٹکٹ پر یوروپین لفظ لکھا ہے۔ کوئی
کافر یعنی یہاں کا باشندہ اپنے آدمی کو نہیں
بٹھاتا۔ خواہ دُگنا چارج دیا جاوے۔ رکشا
ایک دو پہیہ گاڑی کا نام ہے۔ جس کو یہاں
کے باشندے کھینچتے ہیں۔ جو ملک کے ٹٹو
کی طرح کرایہ پر چلتی ہے۔ پاخانوں و پیشاب
گاہوں میں انڈین ان سے علیحدہ ہیں۔ انڈین
کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز خواہ کھانے کی ہو
یا دیگر استعمال کی ہو اسے وہ ایسا جانتے ہیں
جیسے ہندو بُری چیز کو۔ یا جس سے یہ خطرہ
ہو کہ کاٹ کھائے گی۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی
دیسیوں کے برخلاف سبق پڑھائے جاتے ہیں
یہاں تک کہ سکولوں میں جو کتابیں پڑھائی جاتی
ہیں۔ ان سب کے آخیر صفحہ پر ہندوستانیوں
کے غدر کا حال ہے۔ جس سے بچپن سے لڑکے
ہم سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے
آدمیوں کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔ ان
محمدیوں سے جو عربی ہیں البتہ ان سے قدرے
خوش ہیں۔ ہمارے لوگوں سے یہ پیار کرنا
نہیں چاہتے۔ ہمارے لوگوں کو زمینیں خریدتے
دیکھ کر جلتے ہیں۔ مگر وہ زبردستی لے ہی
لیتے ہیں۔ یعنی ہزار کی جگہ دس ہزار کی
بولی دے کر بھی نہیں چھوڑتے۔ جس سے وہ
دانت ہی پیستے رہ جاتے ہیں۔ بڑے بڑے
کارخانوں میں دو ہزار ایک آدمی کام کرتا ہے
جن کے باعث کوڑیوں کے نرخ سے ان کا کام
نکلتا ہے۔ اور ہزارہا اپنے بھائی زمینداری
کرتے ہیں۔ جن کے باعث ان کو سبزی ترکاری
میسر آتی ہے۔ مگر یہ قدر نہیں کرتے۔ جہاں

جہاں اپنے آدمی بیوپار کرتے ہیں مچھ اور
جہاں اپنے آدمی سبزی ترکاری فروخت
کرتے ہیں وہ کمیٹیوں کی جگہیں بدل لی ہیں
اگرچہ خود ہی واں آتے اور بیوپار کرتے
ہیں۔ اور ہزارہا کام انہی کے کمیٹیوں
کے باعث سے بند ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ
کینہ وری سے باز نہیں آتے۔ اور ان غریبوں
کا بھی پاؤں جم گیا ہے۔ وہ کچھ کر بھی نہیں
سکتے۔ اگر یک لخت سب بیوپاری اور
مزدوری پیشہ کام چھوڑ دیں تو کروڑوں
کی مزدوری پونڈ سے نہ بنے۔ اور اب جو
ایک بہاری دوکان کی بکری بیس بیس
چالیس چالیس ہزار پونڈ کی ہے۔ ایک
ہزار پونڈ کی نہ رہے۔ کیونکہ ہمارے بھائی
ایسی ایسی جگہوں میں مال لے جاتے ہیں
جہاں یہ کبھی نہیں پہونچ سکتے۔ یہ انڈیا
کی بدولت ہی ہے۔ کہ جنگلوں کے جنگل
آباد ہیں۔ جہاں ہمارے بھائی سروں پر
ہی اٹھا کر ان کو ان کی ضروریات سے [illegible]
کرتے ہیں۔ مگر ان کی حقارت و قومی
ہمدردی مرزا قادیانی سے بھی بڑھ کر
ان کی آنکھیں اندھی کر رہی ہے۔ مردہ
جلانے کو پیشتر سب اچھا جانتے تھے۔ مگر
چونکہ یہ ہمارے آدمیوں کے مخالف کارروائی
ہے۔ انہوں نے اس بہانے سے کہ جلنے
سے ہوا خراب ہوتی ہے۔ بند کروا دیا۔
ان دنوں اگر زور تھا تو مسلمانوں کا لیکن
وہ بھی مخالف۔ اگر اب کوئی جلاتا بھی ہے
تو دو میل شہر کے باہر تس پر بھی سرکار
کو پانچ پونڈ دینے پڑتے ہیں۔ جس
سے غریب لاچار ہیں۔ اور پرانی رسمیں
بھول کر عادی دبانے کے ہو گئے ہیں۔
کچھ عرصہ ہوا کہ ایک پنڈت یہاں پربنام

رام پیارا جی فوت ہو گئے کئی چیلے اور مہمان
بوقت مرگ جمع ہو گئے۔ اور چاہتے تھے کہ
ایسے مہاتما کو جلانا بہتر ہے۔ مگر اُن کی عورت
جو کسی اور ہندو قوم میں سے تھی۔ اور
اس کے چار پانچ لڑکے لڑکیاں ماں کے بہکانے
سے اس بات پر سخت ناخوش ہو کر کہنے لگے
کہ ہم جلانے کا کام ہرگز ہرگز نہ کرنے دینگے
جب تھوڑی دیر کے اصرار کے بعد لڑکے بھی
اس بات پر منائے گئے تو پنڈت صاحب
مرحوم کی عورت فرمانے لگی کہ اگر تم لوگ
سب مل کر بزبردستی جلاؤ گے تو عدالت میں
فریاد کروں گی۔ اتنی بات سن کر سب کے سب
مایوس ہو کر چلے گئے۔ مگر ایک شخص بول اٹھا
کہ دیکھو بی بی اس میں تمہارا بہت بھلا ہے
اور یہ رسم ہماری پرانی اور بہت اچھی ہے
اگر تم آپس میں ضد نہ کرو گے تو تمہارے خرچہ
کے واسطے بطور چندہ سب آدمی مل کر دو ہزار
پونڈ جمع کرا دیویں گے۔ جس سے تم اپنی
زمین وغیرہ چھوڑا لو گی۔ مجھے خیال ہے کہ
دگنا [illegible] روپیہ جمع ہو جاتا۔ اگر وہ عورت
مان جاتی۔ مگر وہ اپنی بات سے بالکل نہ ہٹی
اور اسقدر رقم کا بھی خیال نہ کیا۔ خیر وہ پنڈت
جی دبائے گئے۔ اور کونسل یعنی چند پہلے پرشوں
نے کچھ روپیہ جمع کر کے پنڈت صاحب مرحوم
کی اصلی عورت کو جو ہندوستان میں ہے۔ بھیجنے
کا ارادہ کیا ہے۔ جو عرصہ قریباً بیس پچیس برس
سے پنڈت صاحب سے علیحدہ ہے۔ کیونکہ پنڈت
صاحب نے جب سے گھر چھوڑا۔ پھر نہ نام لیا
اگرچہ یہاں ایسے بھائی گوروں کے نزدیک
ذلیل ہیں۔ مگر اگر سماج جیسا یہاں بندوبست
ہو جاوے اور یہ راہ راست پر آ جاویں۔ تو
سماج کی طاقت ایسی بڑھ جاوے۔ کہ دنیا
بھر میں پرچار کرنا آسان ہو جاوے۔ اکثر

دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک معمولی گلی بھٹیارا بیس
پچیس پچاس پونڈ نکال کر اس طرح سے خرچ
کر دیتا ہے۔ جیسے ملک میں کوئی دو چار روپے
دو روز کا ذکر ہے۔ کہ میں مارکیٹ میں جہاں
پھل ترکاری نیلام ہوتی ہے۔ کچھ [illegible]
لینے گیا۔ جو میرے نیلام والے صاحب سے
لینے لگتے تھے۔ اچانک وہاں چند ایک محمدی بھی
موجود تھے۔ اتنا انگریز نے ایک محمدی سے
پوچھا کہ کیا تم عربی ہو۔ جواب ہاں تھا۔ پھر
اُسنے باری باری سب سے دریافت کیا۔ تو
سب سے عربی ہونے کا جواب ملا۔ جب نوبت میری
آئی تو ابھی میں نے جواب کچھ نہ دیا تھا۔ کہ ایک
محمدی بول اٹھا کہ یہ ہندو ہے۔ اور ہندو
ہی یہاں کئی زیادہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ
ہندوستانی ہیں۔ اور محمدی عرب۔ میں یہ
سنتے ہی برداشت نہ کر کے محمدیوں سے مخاطب
ہو کر کہا کہ کیا میری طرح انسان ہو تم لوگ
سے یہ کہنا کیوں بولتے ہو۔ تس پر وہ انگریز
میں صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ
ہو کر مجھ سے اب بات کا اکسپلینیشن پوچھا کہ
اسے کیوں ہندو کہا۔ تو مجھے صاف لفظوں میں
کہنا پڑا کہ یہ لوگ ہندوستانی ہو کر اپنا نام اپنی
غرض سے عربی ظاہر کرتے ہیں کہ ہندو اور
یہاں عزت نہیں۔ یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہو
کر میں نے ان کو کیوں ایسا کہا۔ میں نے کہا
تم کیوں سچی بات سے جلتے ہو۔ جھوٹ کب تک
تمہارا پردہ رکھ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ
جھوٹ نہیں بولتے ہمارا پیغمبر محمد عربی
پیدا ہوا۔ اور ہم اسی وجہ سے عربی ہیں
تس پر صاحب بہادر نے بھی [illegible]
کہا جیسے ہندوستانی عیسائی یوروپین نہیں
ویسے ہی ہندوستانی مسلمان عربی نہیں
اگر یہ عربی ہیں تو زبان عرب سے کیوں نا

وگیاپن!

ہماری آریہ سماج سے ودوتین صاحبوں نے مادہ گاؤ گروکل میں دان کر کے روانہ کرنی ہیں اور ہم ان کو گروکل میں بھیجنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ چونکہ جسقدر مادہ گاؤ زیادہ تعداد میں شامل ہو کر جاویں اُسیقدر خرچ میں کفایت رہیگی۔ اسواسطے جو صاحب مادہ گاؤ بھیجنا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں اور ہمارا جواب جانے پر مادہ گاؤ کو یہاں بھیجدیویں یہاں سے شامل ہو کر سب مادہ گاؤ ایکساتھ گروکل میں بھیجدی جاوینگی۔ اسطرح سے خرچ بہت کم پڑیگا۔ یہاں ایک یا دو آدمی تجویز ہونگے جو وہاں تک مادہ گاؤں کو پہونچا دیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل سے ہووے

المشتہر
اندر سین اپ منتری آریہ سماج لودیانہ

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت
موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک
جلندھر شہر

مسیح مذہب کا منبع بدھ دھرم ہے … اردو	۱؍
پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے … "	۳؍
سنسکرت زبان کی عظمت … "	۲؍
سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی … "	۳؍
معدن التہذیب … "	۲؍
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی … "	۱؍
حیرت انگیز واقعات … "	۱؍
سندھیا منظوم … "	۱؍
بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے حصہ اول "	۴؍
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی … "	۱؍
حصہ سوم چتوڑ گڑھ کا محاصرہ … "	۱؍
حصہ چہارم ۱؍ حصہ پنجم ۱؍ (حصہ ششم حصہ ہفتم و ہشتم زیر طبع)	
ثبوت تثلیث وید … اردو	۱؍
تصدیق صداقت دھرم آریہ … "	۳؍
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی … "	۱؍
ستیہ دھرم پرچارک پہلا لائبل کیس "	۴؍
" ہندی از ویدک منترا لئے اجمیر	۴؍
ویرانت و سوانت نوارن … اردو	۳؍
اپرپشن منجری … "	۵؍
تاکو … "	۱؍
سانکھیہ کاریکا … "	۲؍
ایدگ فلاسفی … "	۱؍
آریہ درشن یونانی فلاسفی …	زیر طبع

اف شبھ راز شاکت دھرم اردو زیر طبع۔ شدو دھرم اردو زیر طبع۔ نقابل ہنود و اہل اسلام میں توافق زیر طبع

المشتہر نیتی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے پدھی لکھی گئی ہے (۱) پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو انتر بھرنی کی بدھی ہے (۳) جو پران زبان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دھکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گربھادان بدھی جس کے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور لابھ اس پستک کے دیکھنے سے ہونگے قیمت ۸ ۲۴ صفحہ کی پستک ہے اور ہیرالی محلہ بہاری پورہ بابو ساکا کا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک زیادہ ملیگی۔ ۱۵ پستک لینے والے کو ۲۵ فیصدی کے حساب سے کمیشن دیا جاویگا

ہندو ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کچھ عرصہ سے ایک معمولی حالت میں تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پنڈ دادنخان کیا بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام اعلےٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیر اور شریف لوگوں کے قابل رہائش۔ مع فیملی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی بلا تعلق دئے جاتے ہیں۔ فیس رہائش اور خوراک فی کس درجہ اول ... درجہ دوم ... درجہ سوم ... مفصل خط و کتابت کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

چھ حصص چھپ کر تیار ہیں۔ قیمت ۱؍
محصول ڈاک علاوہ

۳۸/۱۲ ۳۷/۱۲

ویدانت درشن

معہ تفسیر ویدانت سُتھا

ناظرین! جن کو جیو۔ برہم کی بابت غور وفکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شایق ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں ادویت باد کے اول پرچارک سوامی گوڑپاد آچاریہ تھے۔ ان سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت باد۔ متھیا باد۔ یا برہم باد کا کوئی چرچہ نہ تھا۔ جب کہ پرانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدّھانت ہی نہ تھا تو چرچا کیسے ہوتا۔ پرانے رشی مہرشی اشٹ دیو کے آستک تھے۔ اُن کو دوویت بادی متلا! الی پراتہام لگاتا ہے پھیر ان شنکر آچاریہ یا خود شنکر آچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ تر پرچار ہوا۔ جس وقت سے انہوں نے مصنوعی بیراگ کا اُپدیش کیا۔ تب ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا دیان کرکے ایشور سے بیمکھ ہوگئے۔ انسان ایشور کے احکام کے خلاف چل کر منزل سے گمراہ تاریک غار میں گر جاتے ہیں لہٰذا ضرورت ہے۔ کہ اس پوشیدہ ادویت باد کا کھنڈن (تردید) کئے جانے اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کو دنیا میں پرکاش کیا جاوے۔ انسانوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے آستک بیرکش کو مضبوط بنا دیا جاوے اور تھک سکھ روپ پھل لانے کے

بنایا جاوے۔ امید ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یا بضرور ہماری ویدانت سدھانتی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی بیاس کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جب کہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین ماہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاوے گا۔ اگر اس عرصہ میں درخواست پوری ہوگئی تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداران کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحے کاغذ رائل پیجی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے تحریر کی ضرورت نہیں۔ ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی۔ جو خریدار پیشگی دام بھیجنا چاہیں اول ہم کو اطلاع دیویں۔ ان کو دام ارسال کرنے کی اطلاع درخواست پوری ہونے پر کام شروع کرنے کے وقت دی جاوے گی پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن زاید ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں فقط

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں ہم کو شریمان پنڈت نارائن دت جی سدھانتی بھوشن کھمبیر اودھیاپک گوروکل سکندر آباد اور شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری کھمبیر اودھیاپک گوروکل کانگڑی ہریدوار و دیگر ویدوان شتروں (دوستوں) سے کافی مدد ملے گی۔ اور شریمان لالہ منشی رام جی کھمبیر ادھشٹھاتا گوروکل ہریدوار اس کو پڑتال کریں گے۔ ساتھ ہی ان کی رائے بھی گرنتھ پر شایع کردی جاوے گی

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لئے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے ان کی تیاری کے لئے بہت عرصہ سے مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کی جاویگی۔

(۳) جیسی اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہوگی حروف اور لفظوں کا خیال کرکے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک تعلقات دکھلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کافی ارتھ اور بھاشیہ دیا جاویگا۔ اسکے نیچے ہندی بھاشا لفظی پر اکرت بھاشا میں معنی درج ہوں گے۔

المشتہر

بھیم سین شرما گروکل کانگڑی (ہریدوار)



ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط قابل دید کرسیاں موڑھے
سلوانی
سنی۔ سیالکوٹی
اتار پور سے مل سکتی ہیں

درخواست آنے پر فہرست نمونہ بمعہ تصاویر مفت بھیجی جاوے گی

المشتہر ہمارے ہاں ہر قسم کا لوہا۔ کلابتو دکپڑا) لنگی چیک وغیرہ بکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر

R. L. ٣٩ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — R. L. ٣٩ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

قیمت پیشگی
(۱) ویدوں
ویدک دھرم کا پرچار
اور ہلکیہ اشتہار سکھا ہے
تعصب نہ لئے کرتا
(۲) ناجک
شاریک
روز آتنک
اتنی سے

پلٹوں بیڑوں کی
قدر و بقیہ
ہمبرچرہ

قیمت پیچھے
مضامین شائع کرتا
کبھی کبھی وہ پڑھاتا ہوں
کے جیون چرتر
پرگٹ کرتا
دھرم سبھوں
اور دیگر خبروں
کا پرکاشت کرتا
نمبر سالانہ
پیپل عام
فی نمبر

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۶ کاتک سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ بمقام جالندھر شہر | نمبر ۳۰

قواعد اخبار

چونکہ بعض اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا ان کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ تو بہت جلد واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو ناحق زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر چندہ پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

(۲) نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) ان دنیات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہو۔ وہ آئندہ درج اخبار نہ ہوں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	سالانہ پیشگی مع محصول	سالانہ چھ ماہی بلا محصول
عام سے	للعہ	۲ ہے
طلباء سے	ہے ۲	۱۲

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	سالہ	ادعہ	ماعہ
نصف صفحہ	ہادعہ	ماعہ	مار
ایک کالم	راعہ	ماعہ	صعہ
نصف کالم	ماعہ	دعہ	عہ

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ۳ر فی سطر کالم شمار کر کے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں یہ کام نیجیم کو کہ نیجیم ہیں کہ نیجیم لکھ۔ المشتہر ستی رام آریہ منشی منیجر

پرچارک کی بقایا کی بیباقی کے لئے نویدن

نمبر	نام	بقایا
۱۵۰۶	لالہ درباری لال صاحب سب اوورسیر جنگل نمبر ۱۰۰ ۳۷ ریلوے سٹیشن	۱ اعہ
۱۵۰۷	لنکیکی لائن پتہ وزیرآباد ریلوے لالہ دولت رام صاحب پتہ تحصیل پھالیہ	للعہ
۱۵۱۵	گوسائیں لبھا رام سابق گرداور قانونگو حال بندوبست ریاست اودے پور	۳ عہ
۱۵۲۶	ماسٹر ہیرا سنگھ صاحب پلٹن نمبر ۱۴ سابق چھاؤنی نوشہرہ	۲ ہے
۱۵۴۲	بابو گمیان چند صاحب سکول ماسٹر ڈیرہ غازیخاں	للعہ

۱۵۴۳	بابو رگھبر دیال صاحب سب اوورسیر گونڈہ کورٹ ان وارڈس	۱/۱/
۱۵۴۴	لالہ دولت رام صاحب تار بابو نہر ہیڈ ورکس ڈاکخانہ کول ضلع کرنال	۶/
۱۵۵۷	پنڈت رام سنگھ ریٹائرڈ صاحب گورکھ پور محلہ قاضی پور	۷/
۱۵۵۹	لالہ رام لال صاحب طالب علم ایم ایس ہائی سکول گجرات ساکن رجوعہ	۵/
۱۵۶۰	لالہ کشن پرشاد صاحب خلف لالہ نرائن لال کھتری بر مکان لالہ چھوٹے لال رائے متوسل بازار اورنگ آباد علاقہ نظام	۶/
۱۵۶۱	لالہ چند بداس وزیر آبادی معرفت لالہ گورداس مل صاحب تحصیلدار	۱/۳/
۱۵۶۵	بابو کھیداس صاحب گنگنیلد بنگلہ بہاگٹ ڈاکخانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۶/
۱۵۵۹	بابو بسن صاحب منتری آریہ سماج کوڑیا گنج ضلع علی گڑھ	۵/
۱۵۸۱	پنڈت دامودر پرشاد و شرما سپرنٹنڈنٹ ریلوے سٹیشن	۱/
۱۵۸۲	بابو بدھو سنگھ صاحب اوورسیر نہر جہلم ریلوے سٹیشن آلا	۱/
۱۵۸۳	مہاشہ پرام سنگھ صاحب نمبردار چک نمبر ۵۸ ڈاکخانہ بنگلہ ٹروالہ تحصیل لائلپور	۱/
۱۵۸۷	لالہ بوٹا لال صاحب سٹیشن ماسٹر سیالکوٹ نمبر مشرقی	۲/
۱۵۹۹	مہاشہ رام پیارا معرفت منشی شیل رام کوہاٹ بازار موچیاں	۱۲/
۱۶۰۱	مہاشہ کندن لال صاحب سٹوڈنٹ مشن سکول لدھیانہ	۱/

باقی آئندہ

المشتہر بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت
موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر

سیج مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے	اردو	۱۰/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	”	۴/
سنسکرت زبان کی عظمت	”	۲/
شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی	”	۳/
سعدن التہذیب	”	۱۲/
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی	”	۱/
حیرت انگیز واقعات	”	۱/
نسخہ عجیب منظوم	”	۱/
بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول	اردو	۱/
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی	”	۱/
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ	”	۱/
حصہ چہارم اور حصہ پنجم اور حصہ ششم ہفتم ہشتم و نہم زیر طبع		
ثبوت تثلیث وید	اردو	۴/
تصدیق صداقت دھرم آریہ	”	۳/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	”	۱/
ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا لائبل کیس	”	۶/
” ” ہندی از ویدک یتنترالیہ اجمیر		۱۲/
ویدانت و ہوانٹ نزاران	اردو	۳/
اپدیش منجری	”	۵/
تماکو	”	۱/
سانکھ کا رسکا	”	۱/
یوگ فلاسفی	”	۱/

آریہ ورشن یونانی فلاسفی مہرشی دیانند کی جیون کتھا... افسانہ راز شاکتک دھرم اردو۔ شدھو دھرم اردو۔ نقشہ اہل ہنود و اہل اسلام میں توافق زیر طبع ہیں۔

المشتہر بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

ڈیہیان یوگ کا کس

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں سے ماخوذ شری سوامی گنگانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی جس میں چند قسم پرانایام کی ترکیب سے بدھی بڑھانے کی پرکشم پرانایام جو باہر سکالنے کی بابت ہے ۲۶ حاجز ہر ایک کی بابت ہے ... جو پران اپان کی نامکلنے اندر لڑائی کرانی جس کو ہٹا دینا بھی کہتے ہیں دم ... و ۵۰ گرہ وہاں بدھی جس کے کرنے سے پرانے اور کہنہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک لاہبہ کتاب کے دیکھنے سے ہوسکتے۔ قیمت ۱۲/ تین سو ستر صفحہ کی کتاب اور ... مہاراج بہاری پورہ بالیہ کا کتا پرساد سنکی ... دس پیستک خریدار کو ایک لابہ میں لیگی ۱۵۰ پتنگنا لینے والے کو ... فیصدی کے حساب ...

ہندو ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت میں تھا اب زیر اہتمام لالہ متھراداس پوری پروپرائٹر کیا گیا انتظام اور کہا ہی خاطر تواضع بہت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع قبائلی اصحاب کے لیے علیحدہ پردہ دار جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فیس رہائش اور خوراک یومیہ درجہ اول ۱۲/ درجہ دوم ۸/ درجہ سوم ۶/

مفصل حالات کے لیے منیجر سے خط و کتابت کیجیے۔

المشتہر
منیجر ہندو ہوٹل لاہور

بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے چھ حصص میں چھپ کر طیار ہیں قیمت ... محصول ... علاوہ

سنسار کی گتی

یوروپ کا گیان کے ... شانتی شہال!

عیسائی ممالک کے اندر ایک مدت سے جنگ

... کو ختم کرنے کی جدوجہد ہو رہی ہے ہمیشہ
...وں کی پُر تاثیر تحریروں کی یہ کوشش رہی ہے
... اپنے آپ کو اعلیٰ خیالات کے پیشرو ثابت کریں
... زمانہ تھا کہ صرف ایک ہی آواز یہ جانب
... کی پارلیمنٹ میں جنگ کریمیا کے برخلاف
... اُٹھائی گئی تھی۔ لیکن زمانہ آیا جب کہ اسی روس
... شہنشاہ (جو روس کو جنگ کریمیا کے طوفان
... پار کرنے والا تھا) نے دنیا کے سلاطین کی
... بڑی بھاری مجلس اس غرض کے لئے قائم
... کے در پئے ہوا کہ دنیا سے جنگ موقوف
... ہو جاوے اور جملہ سلطنتوں کے باہمی جھگڑے
... ثالثی فیصلہ پایا کریں۔ اس مجلس میں
... زمین کی کُل ریاستوں کے وکیل جمع ہوئے لیکن
... اور جو کچھ اُنہوں نے فیصلہ کیا تھا اتفاقاً رائے کیا تھا
... ہی عرصہ نہیں گذرا تھا۔ کہ جنوبی افریقہ
... جنگ شروع ہو گیا۔ اور باوجود کمزور فریق
... درخواستوں کے محض ایک لفظی عذر پر
... ثالث بانجیر مجلس کے دائرہ اختیار سے
... فریق نے اپنے آپ کو باہر رکھا۔ لیکن کیا
... سلاطین میں باہمی اتفاق رہا جنہوں نے جنگ
... کرنا چاہا تھا؟ یوروپ سے آئی ہوئی خبریں
... کر رہی ہیں کہ ہرگز نہیں۔ نت نئے جھگڑے
... ہو رہے ہیں۔ اور قوموں کی طاقتیں اپنی
... اخلاقی اور مجلسی ترقی کرنے میں لگنے کے
... دوسرے کے تنزل میں لگی ہوئی ہیں۔ افسوس
... کی تسلیم زمین پر شانتی کا راج لانے
... بیان کی جاتی ہے۔ اُس کے پیرو زمین کو

خون سے رنگنے میں دن رات لگے ہوئے ہیں
روس ایک طرف تو صلح کا پیغمبر بنتا ہے۔ اور
دوسری طرف پورانی فتوحات کے جیبے کر کے
روم کو چِڑھاتا ہے اور بلگیریا کے نزدل؟ عیسائیوں
کو حوصلہ دیتا ہے۔ کہ وے اپنے حکام وقت
سے باغی ہو جاویں۔ اور اُن کی فوج کو کاٹ ڈالنے
کی کوشش میں ہزاروں گھروں میں رانڈیں
اور یتیم بٹھا دیویں۔ یہ روم اور روس کا ذکر
ہے۔ چھوٹی چھوٹی جگہوں میں جہاں دیکھو وہاں
ہی خون کی ندیاں بہ رہی ہیں۔ سُمالی لینڈ (ملک
افریقہ) میں سرکار انگریزی کی فوج سے وہاں
کے مُلّا کا مقابلہ ہو گیا ہے۔ سیکڑوں دونوں طرف سے
مارے گئے۔ ہزاروں زخمی ہوئے۔ اب فوج پر فوج
اُس طرف جا رہی ہے۔ حیرانی ہوتی ہے۔ کہ
عیسےٰ کے پیرو کیوں جہاں جاتے ہیں بجائے شانتی
کا راجیہ پھیلانے کے کُشت و خون کا راجیہ پھیلاتے
ہیں۔ بلاشبہ عیسےٰ کی تعلیم میں ہی کچھ نقص ہوگا
جو سنسار سے اشانتی کو دور نہیں کرنے دیتا۔ بہتر
ہو کہ عیسائی قومیں اُس نقص کو دریافت کر کے
اُس کے دفعیہ کی کوشش کریں بہتر ہو کہ عیسائی پادری
اپنے اپنے ملک کی خونخوار اسپرٹ کو انصاف اور حلم
سے بدلنے کی کوشش کریں۔ بجائے اسکے کہ چین
اور افریقہ میں مسیح کے نام پر فتنہ و فساد کے شعلے
بلند کرتے پھریں۔

کیا عیسائی پادری اِن صاحب سے پر غور کریں گے

چین کے علاقہ جوآن

کے چِینچَو شہر میں ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو پادری
لیوس اور پادری بروس صاحبان قتل کئے گئے
ان اصحاب کا وطن چونکہ ہماری گورنمنٹ کا
وطن ہے۔ اسلئے برطانیہ اعظم کے سفیر
نے گورنمنٹ چین کے افسران سے بازپرس کی
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ضعیف الاعتقاد چینیوں

نے مرض ہیضہ کا باعث اُن پردیسیوں کو سمجھ کر
اُنہیں قتل کر دیا۔ لیکن بانیتجہ گورنمنٹ چین نے
اس جرم میں آٹھ آدمیوں کے سر کٹوا دئے
اور چھ سول اور فوج کے افسران کو موقوف کر دیا
پھر بھی سفیر انگلستان شانت نہیں ہوئے۔ بلکہ
اور سزا مانگتے ہیں۔ اور کہا یہ جاتا ہے۔ کہ افریقہ
کے حبشیوں میں خونخواری کی سپرٹ ہے معاصر
پایونیر الہ آباد اس بارے میں ایک چینی
اخبار کے عیسائی مشنری نامہ نگار کی تحریر سے
یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ واقعی جہاں تک ہو سکتا تھا
چینی افسران گورنمنٹ نے پادریوں کی حفاظت
کی کوشش کی۔ اسی پادری نامہ نگار کا یہ قول
ہے "ایک پادری اسی اشتعالک کے موقعہ پر
اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر مشن کے مقاموں
کا ملاحظہ کرتا اور عیسائی ٹریکٹوں کو فروخت
کرتا تھا" صاحب ایڈیٹر اخبار پایونیر پوچھتے ہیں
"کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ ایسی حالت میں افسران سرکاری
ہر طرح کی بدبختیوں کو روک سکتے ہیں؟ مشنری لوگ
اُن پیچیدگیوں سے واقف ہیں جو کہ اُنپر حملہ ہونے کے
بعد وقوع میں آتی ہیں۔ کیا اسطرح اپنی جان خطر
میں ڈالنا قانون کا جرم ہے یا کہ بہادری؟ صاحبان
بروس اور لیوس نے جو اعتقاد قادر مطلق پر کیا
اُس کی بدولت کئی آدمیوں پر مصیبتیں آئیں۔۔۔
۔۔۔ مشنری لوگ خواہ یہ عذر پیش کریں کہ وے
گورنمنٹ کا دخل اپنے لئے نہیں چاہتے۔ لیکن انہیں
بطور امر واقع کے یہ معلوم ہے کہ گورنمنٹ (دخل دینے)
کے لئے مجبور ہے۔ کاش کہ وے (عیسائی مشنری)
اپنے کام میں عقل کا سبق سیکھیں تاکہ خدا کی محبت میں
عیسائیوں اور کافروں کی کم جانیں ضائع ہوں"۔
کیا عیسائی پادری اس صائب رائے پر غور کریں گے؟
میری رائے میں اگر گورنمنٹ وقت کو یقین ہے کہ مشنریوں
کی وجہ سے بعض اوقات اُنکو دوسرے ممالک کے
ساتھ بیرحمی اور بے انصافی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے

تو اُسکو چاہیے کہ عملی طور پر عیسائی مشنری لوگوں کو جتلا دیوے کہ اپنے کرموں کے دے خود جواب دہ ہوں گے ۔

پرمیشور کا نام لیوں بدنام کیا جاتا ہے

۱۴ - اکتوبر کے پاینیر میں ایک چندوں سے ستائے ہوئے عیسائی بھدر پرش نے لکھا ہے ۔ کہ چندہ دینا ہو تو کسی مشہور بڑے مشن کو دینا ہے ۔ ورنہ چھوٹی چھوٹی تحریکوں میں دان دیکر پچھتانا اور خفیف ہونا پڑتا ہے ۔ عیسائی تقلید میں ہمارے اہل وطن بھی اس قسم کا پیشہ اختیار کرتے جاتے ہیں ۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ پہاڑی مقام پر یتیم خانہ کی بنیاد رکھنے کا ارادہ ظاہر کرکے ایک بنگالی تعلیم یافتہ عیار نے مہاراجہ بردوان کو ٹھگ لیا تھا ۔ پنجاب میں گجرات کا شانتی آشرم اسکا نمایاں درشٹانت ہے ۔ نہ صرف یہی بلکہ جگہ بجگہ ایسے خدا کے واسطے کام کرنے والے انسان نظر آتے ہیں جنکا سارا مشن محض اپنے نج کے اخراجات کے لئے روپیہ جمع کرنا ہی ہے ۔ پنجاب کا تو چپہ چپہ بھارت درشن کے آریہ سماجوں کو لوٹتا رہا ۔ اسوقت بھی محض سنیاسی یا پنڈت وغیرہ آریہ پرتی ندہی سبھاؤں اور آریہ سماجوں سے علیحدہ رہ کر محض پرُاپکار اور ایشور کا نام لیکر جابجا اپنے لئے دھن اکٹھا کر رہے ہیں وہ آریہ سماج کے لئے بھی باعث شرم ہے ۔ دیو سماج کی تو ساری بنیاد اسی پر تھی ۔ اور اب اور بھی زیادہ کام چلنے ہر ایک دان گپت طور پر دیا اور لیا جاتا ہے ۔ میری رائے میں اسوقت سوائے بڑی بڑی مشہور تحریکوں کے جن کے باقاعدہ حساب شائع ہوتے ہیں ۔ پرائیویٹ آدمیوں کو پبلک کاموں کے نام پر چندہ ہرگز نہیں دینا چاہیے ۔ ہاں جہاں بوجہ کہ کسی خاص پروپکاری پرش کی مدد کی اگر ضرورت ہو تو یہ کہہ کر دینا چاہیے کہ اسی شخص کو مدد کے لئے دیا جاتا ہے ۔ ورنہ پبلک کاموں کے نام پر پرائیویٹ اخراجات کے لئے چندہ

لیا اختیاری اور بہو کہا دہی سمجھی جا سکتی ہے

انگلستان میں نئے مسیح کا ظہور

امریکا ۔ انگلستان اور دیگر ممالک میں اسوقت ایک درجن سے زیادہ مسیحیت کا دعوےٰ کرنے والے پیدا ہو چکے ہیں ۔ ایک ریورنڈ جے ایچ سمتھ پگٹ نے اعلان دیدیا ہے کہ مسیح اُٹھ کر آنے والے تھے ۔ وہ خود بدولت ہی ہیں جس مکان میں اِن نئے مسیح موعود نے اپنا اوتار ظاہر کیا ہے اُسکی بنیاد ایک مسٹر پرنس نے ڈالی تھی جن کے عشق الہی کے جلسوں نے ایک زمانہ میں عجیب بیہودہ روائیتیں مشہور کر رکھی تھیں ۔ شاید انہیں سے انکی ہوتری صاحب نے عشق الہی کے جلسوں کا سبق سیکھا تھا) مسیح موعود انگلستان کی دوکڑی پر چڑھے بیٹھے اور آنند بھوگ رہے ہیں ۔ بیشمار عورتیں انکی معتقد نظر آ رہی ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کے مسیح موعود ہیں جن کا گو مسیح پر کوئی حق نہیں (کیونکہ محمدی ہیں) تاہم اُس کی شرکت کے دعویدار ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے انگریزی آرگن کے ذریعہ سے مرزا غلام احمد نے نہ صرف اپنے آپ کو قادیان کا سردار یا مالک ظاہر کیا ہے (واضح رہے کہ جب تک سکھانی مرے نہیں تھے تب تک مرزا صاحب کی تھوڑی بہت زمین بھی گرو تھی ۔ اور ساہوکاروں سے قرض لیکر گذارہ کرتے تھے ۔ ایسے آدمی کا اپنے آپ کو چیف آف قادیان لکھنا عجیب مذاق ہے) بلکہ رومن کیتھولک عیسائی پوپ روم کو چیلنج دیا ہے ۔ کہ دونوں ملکر خدا کی درگاہ میں دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو وہ مر جاوے ۔ اسپر صاحب پاینیر نے سوال کیا ہے کہ اگر دونوں جھوٹے ہوں تو پھر فیصلہ کیا ہو ۔ صاحب پاینیر کی رائے درست ہے کہ جب تک دنیا میں ضعیف الاعتقادی کا راجیہ رہیگا تب تک ایسے چیر لوگ عیش اڑا یا کر ہی گے ۔

بوئیر جنرل بھیک مانگتے پھرتے ہیں

انگلستان سے نراش ہو کر بوئیر جنرل ڈوئیس بوتھا

ڈی ویٹ ۔ ڈی لارے) یورپ کے ممالک میں اسلئے پھر رہے ہیں ۔ اسپر انگریزی اخبار انکا مضحکہ اُڑا رہے ہیں ۔ اور لکھ رہے ہیں کہ ممالک یورپ انکی کچھ مدد نہیں کرینگے ۔ کیونکہ اگر انگلستان انہیں مدد دیتا تو بیچارے کیوں بھیک کے لئے ہاتھ پسارتے ۔ اور یہ بھکشا وہ اپنے لئے نہیں کر رہے بلاشبہ یہ اعلیٰ دل و دماغ والے آدمیوں کا وصف ہے کہ جو مصیبت انہوں نے اپنے کرموں سے پیدا کی ہو اُس کے دفعیہ کے لئے خود کوشش کریں ۔ اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت میں جو جنگ ان جنرلوں نے کیا اُسکی بدولت لاکھوں گھر برباد ہوئے ۔ اور اب اُن کو گھر اور کھلیان دینے کا ذمہ بھی انہیں جنرلوں نے اپنے سر پر لیا ہے ۔ یورپ اور امریکہ سے خواہ کم ملے خواہ زیادہ ۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ بوئیر جنرلوں کا نام ہمیشہ اُنکے ہموطن پیار اور محبت سے لینگے

روس کا آنا بھی ایک فسانہ ہے

وہ روس آیا ۔ وہ آیا ! اُسنے ... یہی سنتے سنتے تو ... ہیں لیکن ... کی مجال نہیں پڑی کہ ایک قدم بھی آگے چلے ۔ جہاں تھا بیٹھا ہے ۔ لیکن اُس کی آمد کی خبر ہمارے فرمانرواؤں کو بہت فائدہ پہونچاتی ہے ۔ پاینیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت روس کی پیشقدمی کی پھر خبر اُڑ رہی ہے ۔ گو ... بجائے کابل کی طرف حسب دستور سابق آنکھیں ہمالے کی طرف بلوچ ۔ افغان وغیرہ سبکی نگاہیں ہماری سرکار دولتمدار کی طرف لگی ہوئی ہیں ۔ اور یہ عامل گورنمنٹ اس قرب سے بھی کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا رہی ہوگی ۔ کیا تعجب کہ روس کی آمد کے خوف سے کل کی کل آزاد سرحدی قومیں برٹش گورنمنٹ کے سایہ ہما پایہ کے نیچے آنا قبول کر لیں

مدراس کی خبر جلد لینی چاہیے

یوں تو مدراس سے برابر خبریں آتی رہتی ہیں ۔ کہ وہاں کے باشندے عموماً عیسائی ہو رہے ہیں ۔ لیکن حال میں ایک سیاح نے ریاست ٹراونکور کی سیر کا حال لکھتے ہوئے درج کیا ہے کہ اس ریاست میں پانچ لاکھ لیسے عیسائی ہیں ۔ جو کہ ... صدی میں مذہب تبدیل کر کے سینٹ ٹامس کی طرف ...

آریہ سماج بنوں کا بارہواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۹ و ۱۰ و ۱۱- اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء کو پیشتر ایک روز دسہرہ کے قرار پایا تھا - مگر تیوہار دسہرہ ۱۱- تاریخ کو منایا جانے کے باعث جلسہ کا آخری روز بجائے ۱۱- تاریخ کو رکھا گیا تھا - نگر کیرتن ۹ کی شام کو تھا - جو کہ سماج مندر سے چل کر مشہور راستوں اور گذرگاہوں میں کیا گیا - نگر کیرتن میں گزشتہ جلسوں کی نسبت غیر معمولی رونق تھی - لالہ وزیر چند جی کے بھجنو اور اپدیشوں اور نبی بخش راگی کے راگ اور گیتوں نے نگر نواسیوں کو عموماً اور سامعین کو خصوصاً محظوظ کیا - شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ وزیر چند جی و پنڈت رام رتن جی اور پنڈت سیارام جی شاستری تشریف لائے تھے - اور علاوہ ان کے سوامی ستیانند جی پہلے ہی سے موجود تھے ۹- تاریخ کو صبح ہون یگیہ کے پشچات اتسو کی کارروائی شروع کی گئی - لالہ وزیر چند جی نے پرارتھنا اپاسنا کے بعد ایک منوہر اپدیش دیا جس میں کہ انہوں نے سکھ کے متلاشیوں کے لئے ایشور کی شرن میں جانا بتلایا

دوپہر کی کارروائی میں بھجنوں کے بعد رپورٹ آریہ سماج پڑھی گئی - جو کہ سماج کا کرم کانڈ بہت اور استقلال ممبروں کے دلچسپ تھی - بعد ازاں پنڈت سیارام جی کا لیکچر ہوا - جس میں کہ انہوں نے وید بھگتی سے آچار اور آتم پریہ کو نہایت مدلل اور عالمانہ طور پر بیان کیا - ان کے بعد پنڈت رام رتن جی کا لیکچر گرہست دھرم پر ہوا پنڈت جی نے نہایت سریلی آواز میں گرہست کی خرابیوں کا نقشہ سامعین کے سامنے کھینچ کر اس کی اصلیت جتلاتے ہوئے گرہست کو ٹھیک اور درست کرنے کے لئے حاضرین سے اپیل کی ان کے بعد لالہ وزیر چند جی پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے - اور ایک وید منتر کو پڑھ کر روح کی علامتی پر یوں شروع کیا - محمدی - عیسائی و دیگر ورودھ متوں کے عقائد کو باری باری سے دلیل کی کسوٹی پر لگایا - اور ویدک سدھانت کے ساتھ تمام کی مانی ہوئی روح کے متعلق فلاسفی کا مقابلہ کرکے دکھلایا اور بتلایا کہ جس طرح ویدک دھرم روح کا انادی ہونا وغیرہ وغیرہ بتلاتا ہے وہی ایک سدھانت ہے جو کہ علم و عقل کے مطابق دلیل کی کسوٹی پر ٹھہر سکتا ہے - اور کوئی نہیں - لیکچرار کی ایک ایک دلیل پر سامعین کے دل نعرہ آفرین و صدائے شاباش پکارتے تھے - لیکچر کے شروع سے سامعین بیجان مورتوں کی طرح بے حس و حرکت لیکچرار کے منہ کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھتے اور ان کی دلکش تقریر کو سنتے رہے -

۱۰- تاریخ کو سوامی ستیانند جی نے پرارتھنا اپاسنا کے بعد ایک منوہر اور موثر اپدیش دیا - جس میں انہوں نے "آچار پرمو دھرما" پر نہایت عالمانہ طور پر تشریح کرتے ہوئے بتلایا - کہ جب تک ہمارے آچار ویدانکول نہیں ہوتے تب تک ہم دنیا میں اپنے جگانے کے لئے مفید نہیں ہو سکتے - ان کے بعد پنڈت سیارام جی کا لیکچر سکھ کی پراپتی پر ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی -

دوپہر کو ۳ ۱/۲ بجے سے ۵ ۱/۲ تک دو گھنٹے دھرم چرچا کا وقت تھا - اسلئے حاضرین سے ویدک دھرم کے متعلق اعتراضات و شکوک پیش کرنے کے لئے کہا گیا - پانچ اصحاب نے مختلف اعتراضات پیش کئے جن میں سے قابل ذکر دو اصحاب ہیں - ایک تو آریہ سماج کے پرانے مہربان بنوں ہندو دھرم سبھا کے (کسی زمانہ میں) سکرٹری صاحب تھے - یہ صاحب اکثر اپنی مدلل تقریر اور اپنے غیر معمولی معلومات سے مہذبانہ اور شائستہ طور پر آریہ سماجیوں کو مشکور فرمایا کرتے ہیں - اور ان کا زیادہ پریم سنجوگ کے ساتھ ہی ہے - اور اس کو چھیڑ کر وہ اپنے دلی بھید لے اندر دلی بخارات اور نرالے خیالات کو اچھی طرح ممبران آریہ سماج پر پھوڑا نکالا اور جھاڑا کرتے ہیں - لیکن آج کے آپ وید منتروں پر ہی چونکا لگا کر کھڑے ہو گئے ہندو دھرم سبھا سکرٹری صاحب اور وید کے انکار - بظاہر تو حیرانی دلانے والی بات ہے - لیکن ہندو دھرم سبھا بنوں گرنتھ صاحب کو الہامی کتاب اور ہندوؤں کے ۲۴ + ۱۰ اوتاروں کے بھی ساتھ ہی مانتی ہے - اسلئے ایک طرف کے انکار سے دوسری طرف کے بنے ہی رہتے ہیں - اور یہ بات ان کے لئے کوئی ہیچ پیدا نہیں کر سکتی - اُتردا تا لالہ وزیر چند جی تھے - وہ بھی یاد رکھیں گے - کہ کوئی معقول اور سمجھدار آدمی ان کو ہی ملا تھا آپ تو شاستروں اور ویدوں کے پرمانوں اور یکتیوں اور فلسفیانہ دلائل ہی پیش کرتے رہے لیکن ہمارے ہندو دھرم سبھا کے ہیرو نے لفظ نہ سے ان کی ساری دلائل اور شاستر پرمانوں کو ہوا میں اڑا دئے - لیکن چونکہ اُتردا تا تجربہ کار اپدیشک اور آریہ مسافر میگزین کے ایڈیٹر تھے - جنہوں نے کہ بڑے بڑے کجراؤں اور کوزپشتوں کو سیدھا کیا ہوا ہے - اسلئے فوراً ان کی نبض کو تاڑ گئے اور کہا کہ میری تقریر کا انوواد کر دیا کریں - کہ میں نے کیا کہا ہے - اور اسی طرح آپ کی تقریر کا میں انوواد کر دیا کروں گا - اب تو سکرٹری صاحب گھبرائے اور جانا کہ اب مشکل پیش آئی اور نکلنا دشوار ہو گیا - مخلصی کے لئے ایک اپ نرالا ڈھنگ نکالا کہ جس کے آگے ہندو دھرم سبھاؤں کے سکرٹری اپدیشک اور ممبر ہی نہیں بلکہ تمام سوسائیٹیوں کی ہستیاں سر خم کر گئیں

اور وہ یہ کہ جناب یہ کوئی عالمانہ بحث نہیں ہے خوب یک نند ہوئے۔ مطلب اصل میں یہ تھا کہ اُن سے انوواد نہ کرایا جاوے۔ اُتر داتا نے درخواست منظور فرمائی لیکن ایک اور گڑبڑ نکالا۔ کہ پرشن کرتا کی تسلی ہو گئی۔ جو کہ سامعین کے خیال میں قریب ناممکن کے تھی۔

دوسرے صاحب ایک تت کہالتے تھے۔ جنہوں نے کہ مسئلہ نیوگ پر اعتراض پیش کر کے کہا کہ آریہ سماجی اس کو عملی طور پر کیوں نہیں کرتے۔ لالہ وزیر چند جی نے نیوگ کی اصلیت جتلا کر کہا کہ یہ آپت دھرم ہے اس کا کرنا ہمارے لئے لازمی نہیں۔ بلکہ اختیاری ہے۔ اور جو بات کسی کے لئے اختیاری ہو۔ اُس کے لئے یہ اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ عملی طور پر کیوں نہیں کرتے۔ ساتھ ہی اُنکے اُتر داتا نے الزامی جواب میں ایسا پہنایا اور قابو کیا جس سے تت کہالتے صاحب گھبرا اُٹھے۔

دھرم چرچا ختم ہو جانے کے بعد پنڈت رام رتن جی نے سکھ ازم پر لیکچر دیا۔ جس میں کہ اُنہوں نے دربار صاحب۔ تالی صاحب۔ ننکانہ صاحب وغیرہ وغیرہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ سکھ دھرم ہو بہو ہندو دھرم کی نقل بن گیا ہے حالانکہ کسی گرنتھ میں اُن کے لئے ایسی باتوں کی تعمیل کرنے کے لئے نہیں لکھا ہے۔ جو کہ آج کل سکھ دھرم کے اندر رائج ہو گئی ہیں۔ پنڈت جی جس باکی تر دید کرتے تھے اُسکے لئے وہ سکھ دھرم کے گرنتھوں سے ساتھ ہی ساتھ پرمان بھی دیتے جاتے تھے۔ جس سے کہ سامعین پر نہایت ہی عمدہ اثر پڑا۔ اس کے بعد لالہ وزیر چند جی کا لیکچر ہوا۔ جنہوں نے کہ موجودہ مذاہب کی مروجہ پوجاؤں کے مختلف طریقوں کو جانچنا اور وزن کرنا شروع کیا۔ اور فلسفی طور پر معقول وجوہات زبردست دلائل اور پرمانوں سے پرچلت پوجاؤں کی خوب دھجیاں اُڑائیں

اور بتلایا جب تک ویدک طریقہ پوجا کا اختیار نہیں کیا جاتا۔ جب تک خود غرضی اور مردم پرستی وغیرہ وغیرہ کو جواب نہیں دیا جاتا۔ تب تک سُکھ اور شانتی کا حاصل ہونا ناممکن ہے۔

۱۲۔ تاریخ کو صبح کے وقت پنڈت سیتا رام جی کا اُپدیش اور پنڈت رام رتن جی کا لیکچر ہوا۔ اور دوپہر کی کارروائی میں سوامی ستیانند جی کا عالمانہ لیکچر ہوا اُن کے بعد لالہ وزیر چند جی کا لیکچر شروع ہوا اُنہوں نے النکار کے طور پر ویدک دھرم کے زمانہ کا حال بتلایا۔ اور موجودہ زمانہ کا فوٹو کھینچا۔ اور جس جس طرح جو جو زوال ویدک دھرم پر آئے اُن تمام کی ہو بہو تصویر سامعین کے آگے کھینچ کر اُن کے دل پانی پانی کر دئے۔ لیکچرار کی فصاحت طرز تقریر اور اُن کی جادو بیانی نے سامعین کے دلوں پر آکرشن شکتی کا کام کیا۔ برابر پونے دو گھنٹے تک حالات اور واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ ایسے اندھکار کے سمے میں محمدی اور عیسائی وغیرہ مذاہب روپی بڑے بڑے اژدہا مُنہ کھولے ہوئے رشی سنتان کو نگل رہے تھے۔ اور صورت بچاؤ کی قریب ناممکن کے ہو چکی تھی۔ کہ مہرشی دیانند جی نے ویدک دھرم کا جھنڈا ہاتھ میں پکڑا تھے اور تمام مخالفتوں کا سامنا کرتے ہوئے آریہ سماج روپی کلپ ورکش کو لگایا۔ اُس وقت وہ لنگوٹ بند فقیر بے یار و مددگار کیول ایک ایشور پر آشریہ ستیہ کی گھڑگ کو ہاتھ میں لئے کرنی لفوں کا مقابلہ کرتا رہا! اور بتلایا کہ اگر رشی سنتان بچا چاہتی ہے۔ تو اس آریہ سماج روپی کلپ ورکش کی رکشا کرے۔ آخیر میں زبردست اپیل ڈیپوٹیشن پرچار کے لئے اپیل کی جس پر سات سو روپیہ کے قریب مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ مبارکباد کے بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ آنند پورک سماپت ہوا
(کھوردیال منتری۔ بنوں)

آریہ سماجوں کے اودھیکاری مہاشیوں سے ضروری نویدن

اکثر دیکھا گیا ہے کہ آریہ سماجوں کے اودھیکاری مہاشے اُپدیشکوں کو سبھا کے دئے ہوئے پروگرام پر کام کرنے میں سہایتا دینے کی بجائے اُن کو پروگرام کے برخلاف اپنی مرضی کے مطابق ٹھہرا لیتے ہیں۔ صرف ٹھہرا ہی نہیں لیتے۔ بلکہ بعض اوقات سبھا کے پردھان و منتری کی طرف سے ضروری تار اور چٹھیاں (جو کہ اُپدیشک کی ضرورت محسوس ہونے پر اُپدیشک کو لاہور جانے یا کسی اور استھان میں بھیجنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اکثر میں صرف اتنا لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ کہ اُپدیشک کی اس جگہ زیادہ ضرورت ہے۔ اس وجہ سے اُس کو روک لیا گیا ہے۔ اُن کے ایسا کرنے سے چونکہ سبھا کے کام میں ہرج ہوتا ہے۔ اور انتظام میں خلل پڑتا ہے۔ اسلئے آریہ سماجوں کے اودھیکاری مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے آئندہ ایسا کام نہ کریں۔ اور سبھا کو امداد دیویں کہ سبھا اپنا انتظام رکھ سکے۔ اور اُپدیشکوں سے باقاعدہ کام لے سکے۔

الشتہار

آپ کا شبہ پنڈت کا لدرام تہ تھا پر منتری

لائبل کیس یعنی پنڈت گوپی ناتھ کی اصلی سوانح عمری
چھپ کر تیار ہے۔ قیمت ۴ر (مجنبر)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج اور اپدیشک

جب سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے وید پرچار فنڈ قایم کر کے پرچار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ تب سے آریہ سماجوں کی حالت میں تازگی پیدا ہوئی ہے۔ اور جو سماجیں اپدیشکوں کی برشا نہ ہونے سے دھرم کی خشک سالی میں مرجھا رہی تھیں۔ وہ اپدیشوں کی امرت روپی برشا سے سرسبز ہونے لگی ہیں اور وید روپی امرت کے نقطۂ نظر سے کبھی کے پودے آریہ سماجوں کے اُپبن ہو کے اور پھلتے ہوئے مہک رہے ہیں۔ ان دیہات اور قصبات اور گاؤں میں جہاں لوگوں نے کبھی ویدکا نام بھی مشکل سے سُنا ہوگا۔ جنہوں نے اپدیشک کو شاید کانوں کے ذریعہ بھی نہ سنا ہوگا۔ وہاں دن رات وید اور آریہ دھرم کا چرچہ ہو رہا ہے۔ جا بجا سال بسال نئے سماج قایم ہو رہے ہیں۔ دیہات میں سالانہ جلسے ہو رہے ہیں۔ اور ہزاروں کی حاضری میں لایق اپدیشک اپنے دلپذیر بھاشن اور پرجوش وعظ سے کٹھور ہردیوں کو بھی نرم کر دیتے ہیں۔ سامعین ویدوں کی مہما اور دھرم کی عظمت سُن کر عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ اگرچہ ظاہرا بہت کم لوگ آریہ سماج کے ممبر بنتے ہیں۔ مگر اُن کے دلوں میں آریہ سماج کے اصول چھاونی بنا رہے ہیں اور اندر ہی اندر وہ اصول اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دوسرے پہلو کی طرف نظر کی جاوے تو یہ ظاہر ہے کہ عملی پرچار میں آریہ سماج نے تا حال نمایاں ترقی نہ کی۔ ایک کی سی بھینی جہاں کہ آئے دن ہم اخبارات وغیرہ دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ فلاں جگہ جھوٹ شاستراتھ ہوا۔ فلاں جگہ کے سماج میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ وغیرہ کیونکہ آیا اس کے مقابلہ پر بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ آریہ سماج نے ویدک ... میں بہا ... تبدیلی کی ہے۔ گویا موجودہ ... میں ہم آریہ سماج کی عام مجموعی حالت کا اظہار کر کے پھر اُس کی بہبودی اور ... کے وسایل پر بحث کریں گے۔

(۱) بجز اس کے کہ نئے علاقوں یا دیہات میں سالانہ جلسے ہی مناتی ہیں۔ ... کرتی ہیں۔ اور ہر طرح سے ظاہری ... اور اخبارات میں تعریفی کلمات ... حق میں شایع کراتی ہیں۔

(۲) سوادھیاء کی پڑہائی یعنی ویدک دھرم کی پُستک پڑھنے۔ اُن پر وچار کر کے آریہ سدھانتوں کو سمجھنے اور ان کے ... نقش کا لحجر کرنے کا خیال آریہ سماجوں میں نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ ہفتہ وار ... میں دو گھنٹے اور وہ بھی مشین کی طرح کیئے جاویں۔ آتمک۔ سماجک اور شارِیرک بہبودی کا خیال آریہ پُرشوں کے دل میں نہیں گذرتا۔ بلکہ ہر پہلو سے سُستی ... ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برہمن حلوا۔ کھیر کہانے کہاتے بیزار ہے۔ ویسے ہی دھرم کا نام سنتے سنتے تھک گئے ہیں۔ اور اب جی نہیں چاہتا ... زندہ دلی۔ پُھرتی اور تر و تازگی ...

... برخلاف کہا جا چکا ہے۔ جس سے پبلک نے ہمیں کہ آریہ سماجک دنیا کو بہت کچھ رہنمو کیا ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نے اس بارے میں کوئی بھی نوٹس نہیں لیا ہے۔ جس آجکل ہر جگہ سماجک سدھانتوں پر بحث رہتی ہے اگر شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا میں اس اہم کام کو اپنے ذمہ لیں اور دو تین پنڈتوں کو اس کام کے واسطے رکھیں کہ وہ ہر ایک تصنیف کو جو کسی آریہ سماجک پُرش کی طرف سے شایع ہونے کو ہو پیشتر شایع ہونے کے خوب غور سے دیکھ لیا کریں۔ کہ آیا یہ کتاب سماجک سدھانتوں کے انوکول ہے۔ اور جو سدھانت کے برودھ مضمون ہوں۔ اُن کو مصنف سے نکلوا دینا چاہئے۔ کہ اس میں یہ سماجک سدھانت کے پرتیکول ہے۔ اس سے پبلک کو بہت ہی فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ یوں تو بہت سی تصنیفات ہیں سماجک سدھانتوں کے پرتیکول بیسیوں مل سکتی ہیں مگر میں یہاں پر ایک ہی منتر جو دونوں ہندی اور اردو کے ترجمے کا صرف ایک ہی جگہ سے مقابلہ کر کے دکھاتا ہوں۔ کہ اُن میں آپس میں ہی کس قدر فرق ہے۔ سانکھیہ درشن مترجمہ پنڈت کرپا رام جی ہندی سوتر ۱۲۱ ادھیائے پنجم

न वास्थु बु हि बि न सो वृत्त मुल्लस लौ पध खु न स्य ति तु ए वी कृत्य सेना मःपि भोक्त तु ओ गा पु न त्वे पू र्वं व त् ॥

सू ११ अ : ५
॥ ॥ ॥

اوّلیٰ مضمون میں بابت ... ہوتی ہے۔ اسکو شرح کہتے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ... شرح میں بابت ... نہیں ہوتی ہے!

تو کیا اُسکو شریر نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اور برکش۔ گلم۔ اوشدہی۔ بنسپتی۔ ترن برو آدکون کے شریر بھی بھوگ کے نمت ہیں کیونکہ یدی بھوگیاتن نہ ہوتے تو سوکھنا اور ہرا ہونا آدی اُن میں کیوں دیکھتا ہے۔

स्मृते श्च ॥ सू ९२१

اس بات کو سمرتیاں کہتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ستہاور بھی شریر ہیں۔ اب اُسی مترجم کا اردو ترجمہ انہیں سوتروں کا حسب ذیل ہے۔

دارتھ۔ جن میں بیرونی پدارتھوں کے جاننے کی طاقت ہو۔ اُسکو جسم کہتے ہیں۔ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ کیونکہ درخت پیپل اور دورنہیں۔ کے پیڑوں میں بہت جیو جیسے کے واسطے رہتے ہیں۔ اور اُن کو باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں رہتا۔ اگر بیرونی چیزوں کے گیان سے ہی شریر مانا جاوے تو اُن کے جسم کو شریر نہیں ماننا چاہئے۔

س۔ کیا برکش میں جیو ہے یا نہیں؟۔

ج۔ برکش میں جیو نہیں ہے۔ بلکہ یہاں پر برکشوں میں رہنے والے جیوؤں سے مراد ہے کیونکہ گولر وغیرہ کے پھلوں میں جو جیو رہتے ہیں اُن کا باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جس سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ستہاور میں جیو نہیں ہے۔ کہاں اُن کا وہ ہندی کا ترجمہ۔ اور کہاں یہ اردو کا ترجمہ کیا ان میں زمین آسمان کا فرق نہیں ہے؟

اب جبکہ ایک ہی کتاب کے ایک ہی محل کے ترجمہ کرنے میں ایک ہی مصنف اسقدر فرق کر سکتا ہے تو کیا پرتی ندہی سبھاؤں کو اس کا کچھ بھی نوٹس نہیں لینا چاہئے۔ آشا ہے کہ پرتی ندہی سبھائیں اس معاملہ پر ضرور غور فرمائیں گی۔

(راقم لچھمن داس سب اوورسیر)

نوٹ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ سوامی درشنانند جی مہاراج شُشن کو ویدانوکول ماننے والوں کی ایک دلیل ہے بچنے کے لئے برکشوں میں جیو کا ابھاو مانتے ہیں۔ اور اسلئے اردو کی تفسیر میں اس خیال کو ظاہر فرماتے ہیں۔ لیکن ہندی کا ترجمہ دوسرے آدمی سے کروایا گیا ہے۔ اور چونکہ سوامی جی ترجمہ وغیرہ کی پڑتال تو درکنار پروف بھی نہیں دیکھا کرتے اسلئے ممکن ہے کہ مترجم نے اپنا بھاؤ ترجمہ میں رکھ دیا ہو۔ سوامی جی کا منوسمرتی کا ترجمہ جو پنڈت کرپارام ہونے کے زمانہ کا ہے آریہ سماج کو بڑا نقصان پہونچانے کا باعث ہوا ہے۔ کیونکہ سرورق پر وہ ویدک دھرمیوں کے لئے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور دو ادھیائے پر نوٹ بھی باقاعدہ اور عمدہ دئے گئے ہیں۔ لیکن اُس کے بعد محض مطبع نولکشور کے ترجمہ کی نقل درج ہے۔ اور وہ بھی بہت غلط چھپی ہے۔ برکشوں میں جیو مان کر بھی مانس اہاری پاپ سے نہیں بچ سکتے۔ اور برکشوں میں جیو کا سُشپت اوستھا میں ہونا کئی بار پرچارک میں یکتیوں اور پرمانوں سے ثابت کیا جا چکا ہے

ایڈیٹر

ہندو بھی گلی بن گئے

از مہاشہ گنگا رام جی۔ ایسٹ افریقہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

خیر بہت سے تکرار کے بعد وہ شرمندہ ہوئے اور صاحب لوگوں نے جو وہاں جمع ہو گئے تھے تالیاں بجا دیں تب محمدیوں کو دم دبا کر بھاگنا ہی پڑا میرے دوست بنام مکھم چند نے لاہور سے چند پستک منگوائے ہیں۔ جن میں دس بارہ کے قریب چھوٹے چھوٹے پستک انگریزی کے بھی ہیں وہ پستک اکثر ہندی جنٹلمینوں کو دکھلائے تھے اور انہوں نے انگریزوں کے بھی ملاحظہ سے گذرانے جن کو دیکھ کر مہندر تو جو طالب ہے درکنار۔ انگریز بھی خواہاں نظر آئے۔ مگر وہ سب سب پستک ختم ہو گئے۔ اگرچہ وہ قیمتاً فروخت نہیں کئے گئے۔ مگر پیچھے بعد دیگرے گھومتے پھرتے ہیں۔ غرضیکہ جسقدر بھی انگلش میں کتابیں تیار ہوں یہاں عمدہ دام پر فروخت ہو سکتی ہیں۔ مگر عمدہ اثر تب ہی ہووے جب چند ضروری کتابوں کا انگلش میں ترجمہ کیا جاوے۔ مثل ستیارتھ پرکاش۔ ثبوت تناسخ۔ تکذیب براہین احمدیہ سوانح عمری سوامی جی وغیرہ وغیرہ یا اور جن کو آپ کے نزدیک زیادہ ضروری سمجھا جاوے دیگر یہاں شیو بھی چھاپے کی یہاں کار آمد ہو سکتی ہیں ایک شخص نیک خصلت یہاں پر بھی برہمن ہے جسکا اپنا چھاپہ خانہ ہے۔ سندھیا کی انگلش میں اس سے ہزار کاپی چھپوانے کا ذکر کیا گیا تھا۔ مگر لاگت بہت پڑ جاتی ہے۔ اسواسطے یہ کام نہ ہو سکا۔ ساہوکاروں کا سود یہاں پر پانچ پونڈ فی صدی ہے۔ اور ایک اور یہاں نہایت بڑی بھاری مفید بات یہ ہے کہ سینکڑوں یا ہزاروں پونڈوں کے کاروبار چلتے ہیں یعنی Promissory note یہاں پر دیا جاتا ہے جس پر سٹیمپ وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں۔ اور یہ نوٹ انڈیا کی درشنی ہنڈی سے بھی زیادہ معتبر ہیں۔ بغیر خرچ کے وکیل کی معرفت عدالت میں نالش کرنے سے ڈگری ہو جاتی ہے۔ اور خرچہ وکیل قرضخواہ کو نہیں دینا پڑتا۔ مگر اس میں سود کی شرط وغیرہ نہیں ہوتی۔ پس ایسا لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ جتنی دیر کے واسطے کوئی قرضہ لیوے اتنی مدت کا سود ملا کر پی نوٹ پر لکھ لیتے ہیں۔ کبھی نہیں سنا گیا کہ پی نوٹ کا روپیہ مارا گیا ہووے

(باقی آئندہ)

پیلی بھیت میں عیسائیوں سے مباحثہ

یہاں پیلی بھیت میں آریہ سماج و عیسائی صاحبان سے چھ روز تک مباحثہ ہوتا رہا۔ یہ مباحثہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء سے منعقد ہوا تھا۔ اور ۲۷ ستمبر سنہ الیہ کو مباحثہ ہوکر ختم ہوگیا۔ اس مباحثہ میں جو ہر روز شام پانچ بجے شام سے ۱۰ بجے شب تک ہوا کرتا تھا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب ہو جاتی تھی۔ عیسائی صاحبان کی جانب سے پادری جوالا سنگھ و مسٹر ڈیل عیسائی برہمانند جی و مسٹر پی ایم داس صاحب۔ اور آریہ سماج کی جانب سے سری سوامی درشنانند سرسوتی جی۔ و پنڈت ستیہ دیو شرما۔ و پنڈت متصدی رام شرما و بابو گردھاری لال صاحبان یہ چار صاحبان مقرر تھے۔ پہلے روز آریہ سماج کی جانب سے تین سوال پیش ہوئے۔ سوال اول مسئلہ تثلیث پر دوسرا ابن اللہ مسیح کس طرح ہے تیسرا مسئلہ کفارہ پر اعتراضات ہوئے جس کے جوابات عیسائی صاحبان نے تین روز میں اپنی دانست میں بڑی طراری و لفاظی کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کی۔ مگر جب اُن مسائل کے جواب دینے میں بڑے بڑے پادری صاحبان نے ناقابلیت کا اظہار کیا ہے۔ تو ہمارے ناظرین اخبار خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ اور زیادہ کیسا اطمینان بخش جواب دے سکتے ہیں۔ آریہ سماج پر عیسائی صاحبان کی جانب سے تین روز میں تین سوال پیش ہوئے۔ اول روز وید کے پرمیشری ہونے کی کیا دلیل ہے۔ دوسرے روز روح اور مادہ کی قدامت پر۔ اور پرماتما روپ سے سرشٹی کیسے انادی ہے تیسرے روز مسئلہ تناسخ یعنی آواگون پر ان ہر سہ مسئلہ کے جوابات جو کچھ آریہ سماج کی جانب سے بدلائل ساطع و بہ براہین قاطع دئے گئے اُن کو حاضرین جلسہ خوب جانتے ہیں۔ تاہم کچھ یہاں پر کہہ کر اپنے منہ سے میاں مٹھو بننا نہیں چاہتے۔

آخرکار اس جلسہ کے پادری صاحبان کی طرف سے ختم ہونے کی استدعا کی گئی۔ ہم کو اس بات کا افسوس ہے۔ کہ قبل از وقت پادری صاحبان نے جلدی کی۔ دوسری بات یہ کہ مباحثہ تحریری ہونے سے گریز کیا گیا۔ ورنہ دونوں جانب کی مفصل تقریریں دیکھ کر سامعین جلسہ کی طرح ناظرین اخبار کو بھی پورا پورا لطف آجاتا ہم اس موقع پر اپنے حاکم ضلع کی عنایات کا کمال سے مشکور ہیں۔ جن کی خوش انتظامی سے یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہونچا

الشتہر

ویدک دہرم کا سیوک ہرسہائے سنگھ اپدیشک آریہ سماج

پیلی بھیت

ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ

جو اعتراض بابو گنگا دیال صاحب اوورسیر و مہاشہ لچھمن داس صاحب نے میرے ٹائم ٹیبل پٹھن پاٹھن ستیارتھ پرکاش پر کیا تھا اُس کے واسطے میرا مندرجہ ذیل جواب اپنے قیمتی اخبار میں شائع کرکے مشکور کریں جو ٹائم ٹیبل میں نے طیار کرکے آرین پبلک کے روبروئے پیش کیا تھا۔ اُس کا خاص مدعا یہ تھا۔ کہ سوادھیائے ہر ایک آریہ کا ضروری نیم ہے۔ اور سوادھیائے بھی اسقدر ضروری ہو جس سے کچھ نتیجہ نکلے صرف اسی کا نام سوادھیائے نہیں ہے کہ کہ چند سطور یا چند صفحہ پڑھ کر اکتفا کر دی جاوے۔ اسواسطے میں نے پچیس صفحہ ہر روز پڑھنے تجویز کیے تھے چنانچہ اس حساب سے خاص مدعا یہ تھا کہ ایک ماہ میں ایک مرتبہ ستیارتھ پرکاش ختم ہو جایا کرے گا۔ جن اصحاب کو عدم فرصتی کی بہت شکایت ہے۔ وہ ۱۲ صفحہ ہر روز پڑھ کر اور سوچ سوچ کر نتیجہ نکال دیتا کہ ایک سال میں بارہ مرتبہ یا کم از کم چھ مرتبہ یہ گرنتھ ضرور پڑھ ہوجایا کرے گا۔ اور چند سال میں اس طرح ٹائم ٹیبل الوسار چلکر یہ گرنتھ قریباً حفظ ہو جائے گا۔ اور جب یہ چند سال میں نیم الوسار چلنے والے اصحاب کو حفظ ہو جاویگا تو وہ اصحاب رات کو سوتے وقت یا بوقت فرصت کے اپنے گھر کے لوگوں کو جو اُن پڑھ ہوں۔ اور نیز اپنے بال بچوں کو بطور کہانی کے سُنا سُنا کر بہت اُپکار کر سکتی ہیں۔ اور جبکہ آئندہ دس یا پانچ سال میں یہ سلسلہ بچوں کے ویدک دہرم ہی دہرم کا نقش کرنے کا جاری ہو جاویگا۔ تب قیاس ہو سکتا ہے کہ کس قدر فائدہ ہماری آئندہ نسل کو ہو سکتا ہے مگر جب تک کہ ہم ہی خود ستیارتھ پرکاش قریباً حفظ نہیں جانتے۔ تب تک دوسروں

کا کب انکار کر سکتے ہیں۔ اور بوقت بحث کس حوالہ پیش کر سکتے ہیں۔ میں نے ان ٢٥ صفحوں کے واسطے آدھ گھنٹہ تجویز کیا ہے۔ اگر بفرض محال کسی مہاشہ سے ٢٥ صفحہ نہ ختم ہوں۔ تو دس پندرہ منٹ اور زیادہ لگ جاویں گے۔ تاہم نیم ہر ایک آریہ کا یہ ضرور ہونا چاہئے۔ کہ ایک ماہ میں یہ گرنتھ ضرور ختم ہو جاوے۔ میری رائے میں دو ماہ زیادہ سے زیادہ وقت ہے۔

(٢) اب رہی غور سے پڑھنے کی بات۔ سو لفظ اوم جو ستیارتھ پرکاش کے اول ہی صفحہ پر درج ہے۔ اُس ایک ہی لفظ پر غور و خوض کرنے کے واسطے ہفتوں چاہئیں۔ کیونکہ برہم ودیا کے ایک ایک لفظ سے کئی پرکار کے معنی نکلتے ہیں لہٰذا نیم انوسار جب تک ٢٥ یا ٥ و ١٢ صفحہ ہر روز نہیں پڑھیں گے۔ تب تک کلی فائدہ متصور نہیں ہے۔ اب رہا وقت کا معاملہ چنانچہ آدھ گھنٹہ سے ایک گھنٹہ تک ٢٥ صفحہ ہر روز پڑھنے والے اصحاب کے واسطے درکار ہیں۔ کیونکہ ہر ایک پُرش کی عقل و دماغ و طبیعت و علم یکساں نہیں ہیں۔ لہٰذا ایک گھنٹہ سے آدھ گھنٹہ تک تو ایسے اصحاب کو درکار ہے۔ جو کہ مہرشی کے گرنتھ ستیارتھ پرکاش کو ایک سال میں بارہ مرتبہ یا ایک ماہ میں ایک مرتبہ ختم کرنے کا نیم پالن کرنا چاہتے ہیں

(٣) جو اصحاب اس بات کے شاکی ہیں کہ اس قدر جلدی پڑھنے سے کیا لابھ متصور ہوگا۔ سو ایسے مہاشیوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ لابھ تو ہر ایک آریہ گرنتھ کے پڑھنے کا تب ہی ہوگا۔ جب کہ عمل پورے پورے طور سے کیا جاوے

(٤) سوامی جی مہاراج نے وید آدی ستیہ شاستروں کے اصلی منتروں شلوکوں کا ترجمہ بڑی محنت اور غور و خوض سے رفاہ عام کے واسطے بھاشا کو سلیس زبان اردو میں ترجمہ عام فہم کر دیا ہے۔ لہٰذا اب ٢٥ صفحہ منتروں یا شلوکوں کی تفسیر کے پڑھ جانا کونسی مشکل بات ہے۔ مشکل تو تب تک ہی تھی جب تک منتر یا شلوک سنسکرت زبان میں تھے۔ اب تو عام فہم سلیس زبان اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا کوئی دقت باقی نہیں رہی ہے۔ خصوصاً اردو ستند ترجمہ میں ہر ایک صفحہ میں خطوط وحدانی کے اندر ہر ایک مضمون یا اصول کا نتیجہ [illegible] نکال کر رکھ دیا ہے پھر نہ معلوم ٢٥ صفحہ جو کہ صرف بیس بائیس منتر یا شلوکوں کی تفسیر ہے۔ جو کہ اصلی سنسکرت میں ایک صفحہ یا ورق ہے۔ اس کا ختم کر لینا کون اسمبھو ہے۔ لہٰذا ویدوں کا ایک حصہ یا ایک ورق اگر ہر روز ختم نہ کیا جاوے۔ تو سوادھیاء کے کیا معنی ہیں

(٥) جیسے کہ اقلیدس پہلے پہل ایک مبتدی کو ایک پہاڑ سا نظر آتا ہے۔ لیکن جب رفتہ رفتہ دعوے حفظ ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کا حل دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ تب گھنٹہ بھر میں مقالوں کے مقالے دُہرائے جاتے ہیں۔ اُسی طرح سے [illegible] ہر ایک صفحہ پر تفصیل وار درج ہے۔ حفظ ہو جاویگا۔ تو مضمون کے دُہرانے میں کوئی دقت رہیگی۔ وقت تو صفحہ ٢٥ ہر روز پڑھنے میں اُس وقت تک ہے۔ جب تک یہ قیمتی پُستک ایک دو بار نظروں سے نہیں گذر جاتا۔ پھر تو ٢٠ منٹ میں ہی ٢٥ صفحہ دہرائے جاویں گے۔

(٦) جب تک ہم لوگ آریہ سدھانت سے ہی پورے پورے طور پر واقفیت نہیں ہوتی جو کہ نیم انوسار سوادھیاء سے حاصل ہو سکتا ہے۔ تب تک ہم عمل کس اصول یا سدھانت پر کریں۔ اور جب تک عمل نہیں ہے۔ تب تک لابھ کیا ہو سکتا ہے۔

(٧) بڑا تعجب تو اس بات پر ہے۔ کہ آج کل اسی بھارت درش میں ٢٥ صفحہ تفصیل یا تفسیر کے پڑھنے کو وقت نہیں ملتا۔ جن ٢٥ صفحوں میں صرف چند وید منتر و شلوک ہوں گے۔ اور کہاں وہ زمانہ تھا۔ کہ زندگی کا زیادہ تر حصہ نہیں نہیں دن کا زیادہ تر حصہ شاریرک اُنتی کی نسبت آتمک اُنتی پر لگایا جاتا تھا۔ یا اب وہ زمانہ ہے۔ کہ اسی آریہ کل میں سے بعض مہاشہ کو ٢٥ صفحہ اسی مہرشی کی تفسیر کے پڑھنے کو ہر روز نہیں ملتے ہیں۔ جس مہرشی نے کہ صرف ہماری اُنتی کے واسطے جان تک دھرم پر نثار کر دی۔ لہٰذا میں دوبارہ دست بستہ گذارش کرتا ہوں کہ ان چودہ خزائن کی چابیوں کو اپنے پروپکار روپی بکس میں محفوظ کر کے آرین پبلک اس واسطے اُنتی دیگران کے کمر باندھیں۔ تاکہ اُس مہرشی کی محنت پورا پورا پھل لاوے۔

میں مجھے ادب سے جناب مینجر صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ اور عہدہ داران پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں بھی گذارش کرتا ہوں۔ کہ رشی رن کے پورا کرنے کے واسطے خاص توجہ ورسطے منظوری دتر میم ٹائم ٹیبل فرماویں۔ کیونکہ ہو تو صرف ستیارتھ پرکاش کا ہی ٹائم ٹیبل ہے۔ جب کہ دیگر [illegible] سوامی جی مہاراج کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جب

کمیٹی خاص منظور شدہ ٹائم ٹیبل پر
اور پبلک نہ چلے گی۔ تا ہرگز ترقی سماج
نہیں ہو سکتا ہے۔

راقم
خادم دہرم کا سیوک سنت رام سب ایڈیٹر

جاپان دیش کی مذہبی کانفرنس

ہندوستانی آریہ بھائیوں نے اسکے التواء پر خاموشی اختیار کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں گویا تسلیم کر لیا ہے۔ کہ آنے والی تاریخ کانفرنس کی جو غالباً ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء میں ثبت ہو گی۔ آریہ سماج پورے طور پر تحریری اور تقریری پرچار کے لئے طیار کر لے گا اگر موجودہ رفتار اُس کے بالکل پرتی کول نظر آتی ہے۔ کیا کوئی بھائی بتلا سکتے ہیں کہ انگریزی بھاشا میں کون کون سی آریہ پستکوں کا اُلتھا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے جاپان جیسے بے نظیر دیش میں وہ اپنے سدّھانتوں کا پرچار کر سکیں گے۔ یدی اس کے لئے روز اول ہے۔ تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ وہاں جا کر محض لیکچر بازی کیا کام دے سکے گی۔ کیا لیکچروں کے اثر کو تازہ رکھنے کے لئے آپ نے کوئی پربندھ کیا ہے۔ یا آپ کے پاس کوئی معقول ذخیرہ جمع ہے۔ کہ جس کے لئے آپ اسقدر بےفکر پڑے ہوئے ہیں پیارے سجنو! یدی ہمارے پاس اپنا کچھ بھی سرمایہ موجود نہیں۔ اور ہمارے سنیاسی بھی اس یوگیہ نہیں کہ اپنا آدرش بھی ان پر ڈال سکیں۔ تو حسب فرمان مہاتما منشی رام جی مہاراج وہ ہم سے کیا لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس وقت بڑی بھاری ضرورت ہے۔ کہ آریہ سدّھانت کے ایک ایک مضمون پر جُدا جُدا انگریزی بھاشا میں ٹریکٹ طیار ہوں۔ اور جہاں جاپان دیش میں بڑے زور شور سے آریہ سدّھانت کا پرچار کیا جاوے وہاں اُس کے تازہ رکھنے کے لئے تحریری پرچار کا ہونا بھی جاپانی بھائیوں کے اُتّ کو تازہ اور دڑھ رکھنے کے واسطے اتی آوشیک ہے۔

شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ٹریکٹ سوسائٹی بھی کمبھ کرن کی ہی نیند سوئی پڑی ہے۔ اُس کے تو جاگنے کی اتنی جلدی امید کرنا عبث ہے کیونکہ سالہا سال کی نیند اسقدر جلدی کھلنی بہت مشکل ہے۔ پس اُن بھائیوں کی سیوا میں جو کہ پرپکار کے سادھن رکھتے ہیں۔ پرارتھنا ہے۔ کہ بہت جلدی عنان توجہ کو اُس طرف پھیریں اور آنے والی کانفرنس سے پہلے پہلے ہی کچھ کر دکھلا دیں۔ اور شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے خصوصاً نویدن ہے کہ وہ بہت جلد اس گاڑھ ندرا کو تیاگ کر اُچت پربندھ کرے۔ اور یوگیہ بھائیوں کے سپرد اس اہم کام کو کر کے سرانجام دیوے۔ اور چند بھائیوں کے سپرد جُدا جُدا ٹریکٹ طیار کرنے کے لئے ایک ایک مضمون کہ جن میں انہیں ملکہ ہو سونپ دیوے۔ تاکہ جہاں جلدی یہ کام پورا ہو جاوے۔ وہاں ایک شُدھ ویک سبھا دوارا انہیں شودھ کر چھپوا دیوے اور جو بھائی وہاں پر پرچارک تشریف لے جانے والے ہوں اُن کی بھی یہی ہے کہ وہ پڑتال کر کے ابھی سے انہیں نیت کر کے خاص خاص مضامین پر وچار کر لینے کا موقع دیوے۔ میرے پرم متر ڈاکٹر کرم چند جی سرحد نویا سے پتر دوارا مجھے صلاح دیتے ہیں۔ اور جس سے میرا پورے طور پر اتفاق ہے۔ کہ اور نہیں تو مضامین ذیل پر انگریزی بھاشا میں ٹریکٹ طیار کئے جاویں۔

(۱) ایشور کی ہستی۔ اُس کی صفات۔ اُس کے افعال۔ کیوں اُس کی اُپاسنا پرارتھنا ضروری ہے۔ اس پر ایک ٹریکٹ۔

(۲) مادہ کی خاصیت اور اُس کے ابدی ہونے کے ثبوت۔ اور انادی ہونے پر بحث۔ اس پر ایک ٹریکٹ (۳) جیو آتما کی ہستی اُس کے صفات۔ گُن۔ کرم۔ سوبھاؤ۔ اور پرماتما کے ساتھ اُس کا کیا سمبندھ ہے۔ (۴) مسئلہ تناسخ (۵) الہام کی ضرورت (۶) وید ہی ایشور کا سچا الہام ہیں۔ (۷) موجودہ الہامی پستکوں کا کھنڈن۔ (۸) اصلی ویدانت کا منڈن اور نوین ویدانت مت کھنڈن۔ یدی مذکورہ بالا آٹھ ٹریکٹ ہی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب طیار کرا دیوے تو گویا یہ بڑی بھاری ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔ اگر شرمتی سبھا پرشرم سے کام کرے تو کوئی مشکل امر نہیں معلوم ہوتا۔ اسلئے آریہ بھائیوں اور سبھا کے ادھیکاری سجنوں کی توجہ زور سے اس طرف دلائی جاتی ہے۔ آئندہ اختیار ہے۔

یہ یاد رہے کہ اگر جاپانی بھائی ویدک دھرم کے گورو کو سمان کر لیویں تو ہمارے عقیدہ رفتہ اس وقت دہن کے ابھاو کے کارن مردہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ از سر نو جیون دان کر لیویں گے۔ اور جاپان دیش میں ... ہو چکے سے آپ وہ لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ کہ جن کی

آنے ڈں میں ہم سب بلبلا تے پھرتے ہیں ایک اور امر کی طرف توجہ دلانی ضروری ہے کہ کانفرنس میں ممکن ہے کہ تو بن ویدانت کا زیادہ پرچار نہ ہو۔ کیونکہ بودھ دھرم بھی ان میں سے ایک ہے۔ اور یہ مسئلہ ویدانت کا ایسا نہیں کہ آپ دگیر مت متانتروں کی طرح چھو منتر میں اسے گرا دو گے۔

ابھی آپ بھولے نہیں ہوں گے۔ کہ سوامی دویکانند نے اسی طفیل عیسی موسیٰ کے تمام گڑھ ہونکو گرا کر کس طرح سے اپنی مہما کا چمتکارہ امریکہ نواسی بھائی بہنوں کو دکھلا دیا تھا۔ گو یہ تو ویدک دھرم کے سنمکھ اس کی کچھ مجال نہیں تاہم سب سے فتح یابی آپ کی وہ دھری ہے۔ یدی آپ اپنے کرا دیویں۔ پس اس کے کھنڈن پر جسقدر زبردست ٹرکیٹ لکھے جاویں تھوڑے ہیں۔ اور ساتھ ہی تقریری پرچار بھی اس ورشہ میں بڑے زور شور سے ہونا چاہئے۔ یہ سب کچھ تب ہی مفید ہو سکتا ہے۔ کہ یدی ہمارے پرچارک کچھ سال کانفرنس کے لئے۔ بھی وہاں ویدک دھرم کے مہتو کو بھلی بہانت جاپانی بھائیوں کے ہردیوں میں سنچرت کرا دیں۔ اور آتے ہوئے اپنے دیش کے لئے کچھ پرا اگرت ودیا سیکھ آویں۔ آشا ہے کہ میرے بہائی ضرور اس نوٹ چھوٹے لیکھ پر پوری توجہ فرماویں گے۔

راقم

ویدک دھرم کا سیوک۔ ٹھاکر داس چودھری از گوہ دھرم سالہ۔

آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ جلسہ

کمالیہ آریہ سماج کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ ستمبر بڑی دہوم دھام سے ہوا۔ نگر کیرتن کے لئے بھجن منڈلی علی گڈھ سے بلائی گئی جو کہ ۲۴ کی رات کو پہونچ گئی۔ صبح کو بورڈ سکول کمالیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اور اس میں بھی منڈلی والوں نے شرو تاگنوں کو خوش کیا۔ شام کے ۴ بجے نگر کیرتن شہر کا شروع ہوا سب سے پہلے منٹگمری والوں کی بھجن منڈلی تھی۔ کیونکہ وہاں سے پنڈت گوروہنداس جی مع دیگر چند بھائیوں کے اس موقع پر تشریف لے آئے تھے۔ دوسری لوکل سماج کی۔ تیسری علی گڈھ کی نگر کیرتن بازار اور شہر کی بڑی بڑی گلیوں میں ہولیا۔ علیگڈھ کی بھجن منڈلی نے سامعین کو نہایت ہی محظوظ کیا۔ بھجن کیا تھے۔ اُپدیش تھا۔ مہاشے رگھنندن لال کی سریلی آواز نے ہر ایک کے دل میں گھر کر لیا بعد پنڈت پورنانند وسادھو یوگنند پال جی کے اُپدیشوں نے جادو کا اثر کیا سادھو یوگنند کے خوب پُر جوش پُر مذاق اُپدیش تھے۔ منڈلی کے ساتھ انبوہ کثیر تھا پر چار بہت زور شور سے ہوا۔ آخر کار بڑی مشکل سے رات کے ۱۰ بجے نگر کیرتن بند ہوا۔ دوسرے دن صبح کے ۷ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت پورنانند جی نے ہون یگیہ کرایا۔ بعد سادھو یوگنند پالی نے پرارتھنا کرائی۔ اور اُپدیش دیا۔ پھر بھجن منڈلی نے خوب زور سے بھجن گائے۔ سامعین کو دنگ کر دیا۔ پنڈت پورنانند جی کا لیکچر منشیہ جیون کے ادّہار پر ہوا۔ لیکچر خوب موثر تھا۔ اپنی شیریں زبان سے پنڈت جی نے سب کو اکرشت کیا۔ آریہ سماج کو مہتو جتلایا۔ اسکے بعد بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کو ۲ بجے کارروائی شروع ہوئی ۲½ بجے تک بھجن ۲½ بجے سے ۳ بجے تک دھرم چرچا کا وقت تھا۔ مگر کسی نے کوئی پرشن نہ کیا آخر مہاشے جیمنی جی بی اے کا لیکچر ویدوں کی عظمت پر ہوا۔ لیکچر بڑا فلسفیانہ تھا۔ اگر کسی بڑے شہر میں ہوتا تو مہتہ صاحب کو خوب تحسین و آفرین ملتی۔ مگر چونکہ دوکانداروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اسلئے اُن کو گراں معلوم ہوا۔ مگر مہتہ جی نے اپنے لیکچر کی شاخ کو تبدیل کر کے دوسرے پیرایہ میں شروع کیا۔ لوگ شانتی سے سُنتے رہے۔ ایسے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت پورنانند جی کا لیکچر ایشور کی پراپتی پر ہوا۔ لیکچر کیا تھا۔ جادو تھا۔ اگرچہ سوکشم وشئے پر تھا مگر پنڈت جی نے اسقدر دلچسپ اور موثر بنایا کہ تمام شانتی سے بیٹھے رہے۔ اور کوئی بھی اُٹھنے نہ پایا۔ بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ دوسرے دن اتوار کو پہلے حسب معمول ہون ہوا۔ پھر بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت جی کی پرارتھنا و اُپدیش ہوا۔ بعد سادھو یوگنند پال جی کا لیکچر تھا۔ لیکچر پُر جوش و پُر مذاق تھا۔ مسلمانوں اور عیسائی مذہب کا مقابلہ ویدک دھرم سے کیا۔ قرآن ہو بہو ملاؤں کی طرح پڑھ کر معنی سنائے گئے۔ مسلمانی قرآن کے بعید از عقل مسئلے سُن کر لوگ بہت ہی ہنسے۔ بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ ۲½ بجے جلسہ شروع ہوا آدھ گھنٹہ دھرم چرچا کا تھا۔ آج بھائی پرتاپ سنگھ قانونگو و پریذیڈنٹ سنگھ سبھا نے چند سوال کئے جو سماج کے اصول سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ محض ذاتی حملے تھے۔ پنڈت جی کا لیکچر ستری شکشا پر ہوا پنڈت جی کا لیکچر کیا تھا ہی سن کر لوگ بہت اکٹھے ہو گئے تھے۔ لیکچر خوب فریدار ہوا۔ پھر بھجن منڈلی کا بھجن

... پوری سنائی گئی - پھر سادھو جی کا لیکچر ... کی بابت پر ہوا - سادھو صاحب نے سماج ... میں اپیل کیا - اور سبکی ... بڑی کا پرجوش الفاظ میں اپیل کیا - اور سبکی ... کو جوش سے ابھار دیا - حتی کہ تمام ... لوگ جوش تھے - بھجن منڈلی نے ... چپ چاپ پر از جوش تھے - بھجن منڈلی ... اور جب سماپت ہوا - بھجن منڈلی ... گئے جس قسم کا لیکچر ہو اس قسم کے بھجن تیار ... ہیں - لوگ اس بھجن منڈلی کو یاد رکھیں گے ... اصحاب نے درخواست ممبری کی - ہم سبھا کے ... بیرونجات سے یعنی ملتان - منٹگمری - وزیر چیا ... وغیرہ قریباً بیس بھائی شریک جلسہ ہوئے ... کے لیے ۱۲۲ روپیہ - جاپان فنڈ ... پنڈت پورنانند و دیگر اپدیشکوں ... التماس ہے - کہ اسی طرح خیال رکھیں ... جو ہو سکتا ہے - ایشور دیگر تعلیمیافتہ بھائیوں ... ویدک دھرم کی شرن میں لاوے - مہتہ جیمنی جی ... کام کے باعث پہلے ہی دن چلے گئے تھے

(گوردانہ تہ رام سکریٹری آریہ سماج)

آریہ جگت خبریں

ڈنگہ کے منتری آریہ سماج لالہ ہریچند جی سب پوسٹ ماسٹر ممبر سبھا آریہ سماج کی بیوقت وفات پر اظہار افسوس کرتے ہیں -

فتحپور پونڈری تحصیل کیتھل ضلع کرنال بتاریخ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۲ء پنڈت شیو بھگت ... ضلع ہذا کی کوشش سے نیا سماج قائم ہوا - عہدہ داران حسب ذیل ہیں - لالہ گرتا رام زمیندار پریسیڈنٹ - لالہ بھگت سنگھ وائس پریسیڈنٹ - لالہ منسا رام سکریٹری - لالہ اترام خزانچی - کل ممبران اسوقت پندرہ ہیں - ان میں زمیندار اکثر ... کی ہے - لالہ گرتا رام جی منڈلاہ ہیں

اسی گاؤں کے باشندے ہیں -

ہٹ باغ ۲۲ - اکتوبر کو موضع پاٹی خیل تحصیل میانوالی میں بابو گنپت رائے بالسٹ انسپکٹر لائن ہارڈی آنک ریلوے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - لوگوں پر بہت عمدہ اثر ہوا - حاضرین کا بہ چن سے ستکار کیا گیا - بالک کا نام دیا دھر رکھا گیا - بابو صاحب نے گورو کل میں دان دینے کا وعدہ فرمایا ہے -

آریہ سماج میانوالی لالہ تارام جی سابق منتری آریہ سماج ہذا کا ان کی نہایت ہی جانفشانی سے سماج کے لیے کام کرنے کے واسطے شکریہ ادا کرتی ہے -

شرقپور کے منتری سماج کہتے ہیں کہ مہاشہ لالہ موہر چند صاحب پٹواری موضع غازی پور و ممبر سماج ہذا کی دھرم پتنی بیمار ہوگئی تھی - اب ایشور کی کرپا سے تندرست ہے - لالہ صاحب نے اثناء بیماری کے ایک مادہ گائے دودھ دینے کے واسطے برہمچاریان گوروکل کے دان کی تھی - شرومنی پرتی ندھی سبھا میں کہا گیا ہے - کہ وہ گائے جلدی منگوا لیویں -

مروان - چودہری لعل چند صاحب فسٹ الفنٹری پنجاب نے اپنے لڑکے لالہ ہریچند جو آریہ سماج مروان کے اپ پردھان ہیں - ان کی شادی کی خوشی میں مبلغ صہ روپیہ حسب ذیل دان دیا - سماج فنڈ مہ یتیم خانہ فیروزپور ۱ چادنی لعہ - کنیا مہا ودیالہ جالندھر لعہ مہ منجملہ ان کے مبلغ صہ روپیہ سیوا میں سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ارسال کردئیے ہیں - سماج ہذا چودہری جی کا دھنیہ واد ادا کرتا ہے -

سہارنپور کے منتری سماج کہتے ہیں کہ ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو برہمچاری گوردت جی کے لیکچر دیا گیا آریہ سماج مندر میں ستیہ اتیہ دھرم اور ... کر لیے پر ہوئے - ۸ - ۱۲ نومبر کو رائے صاحب لالہ

لشن چند جی سب ڈویژنل آفیسر نہر جمن مشرقی کے گھر کنیا پیدا ہونے کی تقریب میں ہون ہوا - لالہ صاحب نے عطا آریہ سماج سہارنپور ع کنیا پاٹ شالہ سہارنپور اور ایک روپیہ پنڈت دھنی رام شاستری کو دان دیا

(۳) ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو تین روز تک آریہ سماج نے میلا رام لیلا میں خیمہ و شامیانہ وغیرہ نصب کرکے ویدک دھرم کا پرچار - بھجنوں ویاکھیانوں - اور نظم خوانی دوارا کیا - دسہرہ کے روز ہون بھی اسی موقع پر کیا گیا - اگرچہ یہ کام آریہ سماج نے اس موقع پر اس سال ہی کیا - لیکن اسی کامیابی سے سرانجام پایا - کہ آئندہ کے لیے سبھاسدوں کے حوصلے بڑھ گئے

جلال آباد کے منتری سماج کہتے ہیں - کہ لالہ گردھاری لال گوبند وال نوراسی نے اپنے بیٹا کے دیہانت پر دسویں کا مرتک سنسکار ویدک ہوا تھا تین روپیہ بہ تفصیل ذیل لوکل سماج ۱ گوروکل عہ - وید پرچار فنڈ عہ دان دیئے جس کا سماج ازحد مشکور ہے -

(۷) لالہ نرسنگھ داس جی کے پسر کا چوڑا کرم سنسکار ویدوکت کرایا گیا - جنہوں نے مبلغ عہ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیا - لوکل سماج عہ کنیا انتھ آلئے عہ - وید پرچار فنڈ عہ سماج ہذا ان کا بھی مشکور ہے

آریہ سماجک سالانہ جلسوں کا التوا و تقرر

چیچو کی ملیاں سماج	۸ - ۹ - نومبر کو بجائے ۲۶ - ۲۷ - اکتوبر قرار پایا
کرنال آریہ سماج	۸ - ۱۰ - نومبر کو قرار پایا پہلی تواریخ ملتوی
کپورتھلہ آریہ سماج	۱۴ - لغایت ۱۶ - نومبر کو مقرر تھا جو چند ملتوی
ریاست کوٹہ	۱۴ - لغایت ۱۷ - نومبر ۱۹۰۲ء کو ہوگا
لاہور آریہ سماج	۲۰ - لغایت ۲۴ - نومبر
جالندھر شہر سماج	۲۵ - ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۲ء
جالندھر آریہ سماج	۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر کا ملتوی ہوکر بجائے اسکے ۲۸ فروری و یکم مارچ قرار پایا

٢٦/١٢ ٣٨/١٢

ویدانت درشن
مع تفسیر وانت شدھا

ناظرین اجن کو جیو۔ برہم کی بابت غور اور فکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شائق ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں اودیت باد کے اول پرچارک سوامی گوڑ پاد آچاریہ جی تھے اُن سے پیشتر آریہ ورت میں اودیت باد پھیلا ہوا۔ یا برہم باد کا کوئی چرچہ نہ تھا جب کہ پورانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ اور چرچا کیسے ہوتا پورانے رشی مہرشی اعلےٰ درجہ کے آستک تھے۔ اُن کو اودیت بادی بتلانا ان پر اتہام لگانا ہے۔ پیروان شنکر آچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ ترچرچہ ہوا جس وقت سے اُنہوں نے مصنوعی بیراگ کا اپدیش کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا زیان کر کے ایشور سے بیمکھ ہو گئے۔ ان ایشور کے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گر جاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن (تردید) کئے جانے اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ ان لوگوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے آستک پن کو مضبوط بنا کر ہار تھک سکھ روپ پھل لانے کے بنایا جاوے۔ کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہماری ویدانت شدھا نامی تفسیر

نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی بیاس کے پاک کلام کا آنند تب ہی آ سکتا ہے۔ جب کہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین ماہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہو گئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداران کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ رائل چیجی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں زائد ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ (۱) اس تفسیر کے بنانے میں جگکو شریان پنڈت نارائن دت جی سدھانتی بھوشن مکھیہ اودھیاپک گوروکل سکندرآباد اور شریان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ اودھیاپک گوروکل کانگڑی ہریدوار و دیگر دوا یک بتروں (دوستوں) سے کامل

مدد ملے گی۔ اور شریان منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی ہریدوار اس کو پڑھ کر نہ تب ہی اُن کی رائے ہی گرنتھ پر شائع کر دی جاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے اور شاستروں سے اس کی تیاری کے لئے بہت سا مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ اور تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کو لے طبع کی جاوے گی۔

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے۔ یہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہے حروف اور لفظوں کا معنیاں ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظ بلفظ معنی اور لفظوں کے ٹھیک تعلقات دکھلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاشیہ دکھلایا جاوے گا۔ اس کے بعد ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی درج ہوں گے۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

مطبوعہ ۲۲ کاتک سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۷ نومبر ۱۹۰۲ء گرکل کانگڑی ... جلندھر شہر | نمبر ۳۲

اعلان اخبار

بعض اصحاب بھولے سے درخواست ... اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن ... ویلیو پے ایبل چندہ کا ان کی خدمت ... کیا جاتا ہے۔ تو بہت جلد ... واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع ہذا ... بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے ... کے لئے کسی صاحب کے نام بغیر ... پیشگی آنے کے ہرگز اخبار جاری نہ کیا جاویگا ... نمونہ کے پرچے کے لئے ایک ٹکٹ آنا چاہئے ... کے اڈرس جو ... پبلک کو دھوکے ... نقصان اٹھانے کا اندیشہ ... درج اخبار نہیں کئے جاویں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی بلا محصول
عام سے	۴	۲
طلباء سے	۳	۱

شرح اجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۱۳۰	۸۰	۵۰
نصف صفحہ	۸۰	۵۰	۳۰
ایک کالم	۵۰	۳۰	۲۰
نصف کالم	۳۰	۲۰	۱۲

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت ... میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ... کالم سطر شمار کر کے لئے جاویں گے اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار ... اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تاریخ پر مضامین تبدیل ہو سکتے ہیں۔ ... بکرم سمت ...

پرچارک کی بقایا کی بیباقی کے لئے نوٹس

نمبر	نام	بقایا
۱۹۰۴	رائے درگا پرشاد صاحب ڈگبس گلبرگہ ریاست نظام	۱۲
۱۹۰۸	ماسٹر روی شنکر صاحب منتری آریہ سماج موضع ہیڈرو ... مظفر آباد ضلع ...	۱۱
۱۹۱۳	بابو ہیر سنگھ صاحب ... روہیو ضلع ...	۱۳
۱۹۱۵	مہاشہ نند لعل صاحب ... ہسپتال ... ضلع منٹگمری	۶
۱۹۲۲	مہاشہ جمیعت رائے صاحب ... وارد حال ...	۶

المشتہر ... مینجر

۱۹۳۱	لالہ چرنجیت لال صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کشمیر	عہ
۱۶۶۴	مہاشہ لچھمن چند صاحب پٹواری سابق چھچھنی ضلع جہلم	۵/
۱۶۶۷	مہاشہ منی رام صاحب بابلی ساکن دیوپور ضلع اگہندلی ریاست نظام	۶/
۱۶۷۶	لالہ بھگوان داس صاحب ایف ایس سی اجنالہ ضلع امرتسر	۱۳/
۱۶۸۷	مہاشہ چرنجی لال صاحب کلرک محکمہ نہر کرنال چاہ جوڑیاں	۱۵/
۱۶۹۸	میاں بلدیو سنگھ صاحب رینجر جنگلات کوہ ٹرڈ ضلع اودھم پور علاقہ ریاست جموں رام نگر	۱۵/
۱۷۰۱	مہاشہ موتی لال صاحب مدرس منڈیرہ تحصیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵/
۱۷۱۱	مہاشہ آتما رام صاحب پٹواری کوٹ جٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان	عہ/
۱۷۱۶	مہاشہ تیج سنگھ صاحب پوسٹل کلرک سابق ملک چیچہ وال کا پتہ نہیں	۶/
۱۷۱۹	مہاشہ سیوا رام صاحب سبھاسد آریہ سماج جالندھر	۳/
۱۷۲۷	مہاشہ گردھاری لال صاحب منتری آریہ سماج کروڑ ضلع ملتان	۲/
۱۷۳۱	مہاشہ گوردتا مل صاحب پٹواری نہر چک نمبر ۱۵ نوشہرہ ڈاکخانہ مانانوالہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں	۱۲/
۱۷۳۶	مہاشہ جیون سنگھ صاحب ایجنٹ جے رستم اینڈ کو امرتسر	۴/
۱۷۳۷	مہاشہ لچھمن پرشاد مبتی چھوڑ لالہ لال ڈیرہ دون	۱۲/
۱۷۳۹	مہاشہ دیوان چند رکھا صاحب ملک چیچہ وال	للعہ/

المشتہر
بھگتی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

...سنسار کی گتی

...لنڈن میں ہندوستانی طالب علم

چونکہ انقلاب زمانہ کی وجہ سے شہر لنڈن بھی آجکل ترقی...

...اب۔ اور جن اہل ... کے بزرگوں سے شکستگی اب ... کے بے روئے زمین کے لوگ آیا کرتے تھے۔ اسوقت ... ہی ذریعہ دی کامیابی کے لئے شہر لنڈن کی ... رخ کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے دن بدن اس جگہ ... شہر میں ہندوستانی طلباء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے ... ہیں وہ عموماً طالب علم ایسے جاتے ہیں۔ جو ... امتحان میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ اسلئے ان میں ... کی زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ بہت جلد لنڈن ان ... رئیسوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ اکثر معمولی اخلاق ... عورتوں سے بیاہ کر لیتے ہیں۔ اور خراب ہوتے ... زیادہ بدوضع عورتوں اور مردوں کی صحبت ... برباد ہوتے ہیں۔ اس قسم کی ہستی سے ان طلباء کو ... نے کیلئے پہلے ہی کئی تدابیر سوچی گئیں اور اب بھی ... مسٹر چیسٹرس صاحب ممبر پارلیمنٹ نے ایک ہندوستانیوں ... آشرم کھولنے کا وچار کیا ہے۔ پانیر سے معلوم ... علیگڑھ کے ایک مسلمان پروفیسر صاحب نے ... اسوقت لنڈن میں ہیں۔ ایک آشرم کھول بھی یا ... ہندو مسلمان وغیرہ سب کو ہی دعوت ہے ... میں ہندوستانیوں کے اندر پھوٹ نے جو ... ہے۔ اسکے لحاظ سے ممکن نہیں ہے کہ کسی ... ہندوستانی کا کھولا ہوا آشرم سب کیلئے مفید ہو سکے ... مسٹر چیسٹرس کو مدد دیکر ہی مسٹر دادا بھائی ... وغیرہ آشرم کو کامیابی کی صورت دیں ... انسوس ہے کہ آریہ سماج کے پورا نئے سعب... ہی ... شیام جی کرشن ورما لنڈن میں اپنا جیون ... کا کام کر رہے ہیں، مفت وظائف دیرہے ہیں۔ اگر وہ ... پنڈت ... وغیرہ ہندوستانی مدبر...

کیسا اچھا ہو اگر مسٹر دادا بھائی نوروجی کی سرپرستی میں ایسا آشرم کھولیں۔ تو ممکن ہے کہ انہیں کامیابی ہو اور وے ہندوستانی نوجوانوں کو علاوہ لنڈن کی خرابیوں سے بچانیکے ان کی آپس کی پھوٹ کو بھی دور کر سکیں

کہاں تک یہ اضیا مد کرتے چلے جاؤ گے

ایک زمانہ تھا جبکہ عیسائی محقق بائیبل کی کہانیوں سے بیزار ہو کر علانیہ انکی تردید کرتے اور پرمیشور کی وحدانیت کے پھیلانے کی کوشش کرتے تھے بشپ کولینزو- ٹام پین وغیرہ اسی زمانہ کی پیدائش سے تھے- لیکن جب اسطرحکا انحراف انہیں اسلام کی غار میں دھکیلا دینے لگا۔ کیونکہ انکے روبرو سچا ایشور گیان موجود نہ تھا- تو اضیا مد شروع ہوا- خدا کی روح کا پانی پر تیرنا- چھ دنوں میں سرشٹی کا بننا اور ساتویں دن خدا کا آرام کرنا- مسیح کی الوہیت اور اسکا قبر سے اٹھنا وغیرہ ہر ایک خیال کو الگ بتانے کی اضیا مد کرنیکی کوشش کیگئی تھی- لیکن دنیا میں دیگر مذاہب کے اصول بھی اسنے دکھلاۓ- پس انکے ساتھ بھی اضیا مد لازم آیا- پھر کیا تھا چاروں طرف کھچڑی مذہب کا ظہور ہونے لگا- یہ امتزاج اور تھیاسوفیکل سوسائٹی ان کھچڑی مذہبوں سے درجہ اول رکھتے ہیں لیکن اس سے قومی سپرٹ کے دور ہونے کا احتمال ہوا۔ مشرق کے مذاہب کیساتھ مغرب کے مذہب کے لانیکا اثر دونوں جماعتوں کی یکانگت میں دیکھ کر مغرب کے کٹر عیسائیوں کو خوف ہوا۔ اب ہر ایک مغربی محقق عیسائی مختلف فرقوں کو ایکدوسرے سے جوڑنیکی کوشش کرتا ہے چنانچہ امیریکا کے مشہور و آزاد خیال محقق پال کیرس صاحب جو بدھ مذہب کے بڑے مداح اب عیسائی فرقوں کیلئے نیا اضیا مد تجویز کرتے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہیکہ عیسائیوں کے مختلف فرقے اپنی اپنی خاص رسوم قائم رکھتے ہوئے بھی قرار دیں کہ سائنس اور تہذیب کی ترقی کیساتھ ساتھ جیسے نئے خیالات پیدا ہونگے ہم انہیں قبول کرتے جائینگے اگر سائنس کی معلومات ایشور گیان کے برخلاف ہیں اور انکی وجہ سے ایشور گیان ہی نہیں رہتا- اضیا مد کے خیال کو چھوڑ کر جب تک ایشور گیان کی تلاش نہیں کیجاتی- جسکو سائنس اور فلاسفی کے نئے سے نئے ثبوت ہی نہیں بدل سکتے- تب تک مذاہب کی بدترین جماعتوں کو ٹھوکر ہی دیتی رہیں گی-

موجودہ تہذیب اور وحشی پن میں بھی تو فرق ہے

ہندوستانی
نو تعلیم یافتہ

گوونا گد واکد جو اپنے آپ کو مہذب بنا لیتی ہیں- ان سپر یورپین اصحاب کی تقلید میں آنکر ہندوستانی تعلیمیافتہ مہذب ہو کر انہیں اور انہیں وحشی کا خطاب دیتے ہیں- دلشنو ڈنگر پہن پہننکو- چکر- گرا اور پدم سکانشان وغیرہ کو دیکھکر ایسے لوگ ہی انہیں جاہل اور بدھی ہین قرار دیتے ہیں- لیکن اس خیال کے مقابلہ میں ایک انگلستان کے رسالہ سے معلوم ہوا قابل ملاحظہ ہے "جہاں غیر مہذب اور نیم مہذب قوموں میں گودنا گودنیکا رواج دور ہوتا جاتا ہے- وہاں مہذب آدمیوں کی ترقی پر ہے- بہرحال لنڈن میں اسوقت ایک آدمی ہے جو کہ دیگر لحاظ سے مہذب آدمیوں کے جسموں پر بہت مختلف رنگوں کے عجیب غریب نقش و نگار اپنی روزی پیدا کرتا ہے گودنا گودانے والوں میں پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان زیٹرچ ولیعہد روس اور بہت سے شہزادوں اور دیگر امراء کی ایک جماعت شامل ہے- یہ کام ایک برقی سوئی سے کیا جاتا ہے- اور دو گھنٹے روز کے حساب سے اکثر اسمیں ساٹھ یا ستر گھنٹے لگتے ہیں- ان میں بہت سے اشخاص نے اپنی پیٹھ پر بڑی تصویریں بنوائی ہیں اور اپنی انگلیوں پر مختلف نقش و نگار بنوالئے ہیں- جسکے لئے کوئی خاص وجہ نہیں ہے- کیونکہ اگر محض شناخت کیلئے ضروری تھا تو ایک چھوٹا سا نشان کافی تھا" ناظرین اسکو آپکو تعجب ضرور ہوا ہوگا- لیکن تعجب کی کوئی بات نہیں ہے بیسویں صدی کی آدمی سال جمع کرنیسے کوئی بھی سچا مہذب نہیں کہلا سکتا اور پھر مہذب اور غیر مہذب میں فرق دیکھنے کیلئے گودنا تو دھکتی کے لئے دیدہ و دل ہے- ہم نہیں خاص مذہبی فائدہ سمجھکر گودنا گودواتے ہیں- لیکن پرنس آف ویلز...

وغیرہ محض نمائش کیلئے ایسا عمل کرتے ہیں - اور نمائش بھی کس کے لئے محض اپنے لئے - کیونکہ ان کا مہذب جسم ہمیشہ ڈھکا ہوا رہتا ہے - آپ پوچھیں گے پھر مہذب اور غیر مہذب میں فرق کیا ہے؟ میں جواب دیتا ہوں کہ فرق بہت ہی ہے - غیر مہذب بدن کو کھلا کر چھپاتے ہیں اور مہذب کو وہ ڈھک کر انہیں چھپائے رکھتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ مہذب اکثر بیمار ہوتے ہیں - اور یہ وصف غیر مہذبوں میں کم پایا جاتا ہے -

لاٹھی اور بھینس کا تعلق
اب غلط ثابت ہو رہا ہے

جسکی لاٹھی اسکی بھینس - یہ ضرب المثل زبان زد عام تھی - اور اب تک ہے - اسی مثل کو پیش کر کے نسل اور پرستش انس بیکشن کو جائز بتلایا کرتے ہیں - اسی مسئلہ کی اوٹ میں بعض یوروپین قومیں افریقہ کی قوموں پر اپنے ظلم کو جائز بتلایا کرتے ہیں - لیکن زمانہ پلٹا کھا رہا ہے - اور ویدک اصول سچے ثابت ہو رہے ہیں - اس لاٹھی اور بھینس کے مسئلہ کی تردید ساری دنیا میں سے محض ویدوں میں ہی پائی جاتی تھی - وید ہی پرانی ماتر کو متر کی دشٹی سے دیکھنے کی ہدایت کرتے تھے - اب گو مشرقی یوروپ کا رخ بھی پلٹا ہوا نظر آتا ہے - انسانوں کے متعلق اس مسئلہ کی تردید تو مدت سے ہو چکی تھی - لیکن حیوانوں کی نسبت اب تک یہی کہا جاتا تھا کہ ان میں اخلاق وغیرہ کا کچھ بھی خیال نہیں - بعض زبردست کو دبا لینا ہی ان کا قدرتی اصول ہے - اب اس خیال کی بھی تردید شروع ہو گئی - فرانس کے ایک محقق فلاسفر [illegible] صاحب نے حال میں ایک عالمانہ مضمون ایک فرانسیسی رسالہ میں درج کیا ہے جس میں یہ سوال اٹھا کر اگر یہ صحیح ہے کہ حیوانی زور ہی زندگی کی بنیاد ہے - تو قدرتی طور پر اسکی تصریح مخلوقات حیوانی دنیا میں ہونی چاہیے [illegible] مثالوں اور جانوروں کے خاص اعمال سے ثابت کیا ہے کہ جانوروں میں مذہبی اخلاق اور رحم درد پیار [illegible] وغیرہ کے خیالات موجود ہیں - اس محقق نے ہر ایک قسم کے جانور کو تتش کے لئے روبرو رکھ کر انکی حرکات سے ثابت کیا ہے کہ محض حیوانی طاقت جانوروں میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی - میری رائے میں کو [illegible] کے لئے اس سے بڑھکر مطالعہ نہیں ہو سکتا - کہ وہ جانوروں کی زندگیوں کے اس قسم کے واقعات پر غور کریں

یہ اندھی تقلید ہمکو
اور بھی برباد کریگی

انسان کا خاصہ ہے کہ وہ جس کسی کو اپنے آپ سے طاقتور پاتا ہے اسکی تقلید کرتا ہے - بچوں میں یہ عادت بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے - اسلئے بچوں کو بندروں سے تشبیہ دیا کرتے ہیں - لیکن جو انسان اخلاق اور دماغ کے لحاظ سے بچپن کا زمانہ طے کر چکے ہیں وہ تقلید پرستی کی غلامی سے آزاد ہو جاتے ہیں - اپنے سے اعلیٰ اوصاف والے آدمیوں سے نصیحت پکڑنا تو اچھا ہے لیکن اپنے سے زیادہ طاقتور کی ہر حالت میں تقلید بہت ہی خراب ہے - جسمانی قوت اگر ہمیشہ ہی اخلاقی طاقت کے ہمرکاب رہتی تو ایسا کرنا لازمی ہو جاتا لیکن دیکھا گیا ہے - کہ بہت سی حالتوں میں تنومند انسان اخلاق میں بہت ہی گرے ہوئے ہوتے ہیں - ہندوستانیوں نے دیکھا کہ مٹھی بھر انگریزوں نے ان کے کروڑوں کو قابو کر رکھا ہے نتیجہ یہ نکالا کہ ہر فرد انگریز ہندوستانیوں سے افضل ہے - اور اسلئے ہر انگریز کی تقلید کو ثواب سمجھا لیکن جس حالت میں کہ ذی علم اور ذی مرتبہ جتان انگریز کو اپنے منصبی کاموں سے ہی فرصت نہیں تو سوائے ایسے کہ کم ظرف انگریز ویسے واسطہ پڑتا ہندوستانیوں کو اور کون سی صحبت ملسکتی تھی اب جبکہ صاحبہا دیکھے ہاتھ ملانا ہی دونوں جہانوں کی ثروت سمجھا گیا - تو جن نیچے درجہ والوں سے ہاتھ ملانیکا موقع ملا انہیں کی تقلید شروع ہوئی - بوٹ، جیکٹ، برانڈی کتا وغیرہ لوازمہ جنٹلمینی سمجھے گئے - نتیجہ وہ خطرناک ہے - جو آج دکھائی دے رہا ہے - اسوقت ایسے تعلیم یافتہ ہندو موجود ہیں - جن کا یہ خیال ہے کہ انگریزوں کا اسلئے چکرورتی راجیہ ہے کہ وہ گوشت مچھلی کے سیوا استعمال کرتے ہیں - معلوم کا یہ خیال ہے کہ انگریز وسکی رم اور برانڈی نے دوسری قوموں کو زیر کرنے کے لئے لائق بنایا ہے -

یہ خیال کچھ نیا نہیں ہے - ہر زمانہ میں ظاہر بہت لوگ ایسا ہی خیال کرتے رہے ہیں - سکھوں کے تیج پرکاش میں بھی یہی خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ جب تک شراب اور گوشت کے کھانے والے یودھا نہ پیدا کئے جاویں گے تب تک ترکوں پر فتح نہ ہوگی - لیکن یہ بیہودہ خیالات خام ہیں انگریزوں کے چکرورتی راجیہ کا کارن نہ ان کا گوشت مچھلی کا استعمال ہے اور نہ برانڈی اور رم کا دور ہے بلکہ ان کا مستقل استقلال اور انکی میانت بہت ہے ہندوستانیوں نے ان بیہودہ خیالات کے نتائج اگر خود انگریزوں کی تحریروں کو پڑھا جائے تو اپنے [illegible] بھائیوں کی بدچلنی پر بھی افسوس آتا ہے - ایک انگریزی اخبار [illegible] لندن کی [illegible] دار لکھا ہوا [illegible] بیان کرتا ہے کہ شہر [illegible] کو بیچا ہے اور [illegible] دنیا میں [illegible] ہے ایک ہر طرف شرابخوری اور بدکاری دیکھتا ہوں - ایسے اور [illegible] مستحق نہیں ہیں نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں جنہیں شرم اور حیا کی تک باقی نہیں ادھر ادھر سے [illegible] کانوں میں ناپاک گالی گلوچ اور کفر کے کلمات سنائی دیتے ہیں - [illegible] کو جاتی ایک پاک دن کی صبح [illegible] کے بعد [illegible] اتوار کی صبح کو ایک معمولی [illegible] سے نہیں [illegible] اتوار کی صبح کی ان کا [illegible] اور انہیں تنخواہ کے دن سے پیشتر تک گذارہ کے لئے [illegible] گروی رکھ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے - پیارے [illegible] کی زندگی کا نظارہ ہے جسکی تقلید میں آپکے برادران [illegible] برباد ہو رہے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ امریکہ کے مشہور [illegible] مسٹر کارنیگی جیسوں نے اپنی عقل اور زور بازو سے [illegible] کی جائداد پیدا کی حال میں ہی ایک لیکچر میں [illegible] کو صلاح دی کہ وہ تمباکو اور شراب کا استعمال ترک کر دیں بیہودہ نشہ آوروں سے پرہیز کریں ان کا خیال ہے [illegible] انگریز ان معاملات میں اپنی [illegible] نہیں کریں [illegible] خوشی نصیب نہیں ہوگی - یہ سچ ہے کیونکہ اس [illegible] نوجوانوں کو وقتاً فوقتاً مغرب کی روحانی زندگی [illegible] دینے کی ضرورت ہے - [illegible]

ویدوں کی رکشا پورانک نہیں کر سکتے

مہاشئے ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی۔ نمستے ماہ مئی کے آخیری ہفتہ میں شہر پونہ میں سوامی ہنس سوروپ جی پورانک کے کئی ویاکھیان ہوئے۔ ان ویاکھیانوں میں سے متحرک ہو کر پروفیسر جنسی والا نے ایک ویاکھیان دیا۔ جس میں اُنہوں نے ویدوں کے اپورشیہ (الہامی) ہونے پر اعتراضات کئے۔ اس لیکچر کے جواب میں جو دلائل سوامی ہنس سوروپ نے پیش کئے۔ وہ اخبار کیسری سے ترجمہ کر کے آپ کے ناظرین کے فائدہ کے لئے آپ کی سیوا میں بھیجتا ہوں۔ آشا ہے۔ کہ آپ بھی ان پر اپنی سمتی پرکاشت کریں گے۔

آپ کا سیوک

سری نواس راؤ از عثمان آباد علاقہ ریاست حیدرآباد دکن

ترجمہ از اخبار کیسری مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء

"شری مت سوامی ہنس سوروپ کے ویاکھیانوں کا خلاصہ دوسرے کالم میں مرقوم ہے۔ ہم نے اُن کے اُن ویاکھیانوں کے مطالب کو نہیں دیا۔ جو کہ اُنہوں نے سفر بڑودہ میں دئے تھے۔ اسلئے وہ چار نئے ویاکھیان ہیں۔ جن میں سے وہ خاص ویاکھیان قابل ذکر ہے۔ جو کہ پروفیسر جنسی والا کی شنکاؤں کے جواب میں ہوا۔ پروفیسر جنسی والا اس امر سے منکر نہیں ہے۔ کہ وید کے برابر کوئی بھی پستک اس دُنیا میں پُرانی نہیں ہے۔ وہ ہزاروں برس پیشتر کے ہیں اُن کا علمی خزانہ نایاب ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ ایشوریہ ہوں۔ لیکن ایک مدت سے پروفیسر صاحب موصوف کا یہ قول ہے۔ کہ خواہ وہ ایشوریہ ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی اس دعوے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اُسے (وید کو) ایشور نے بنایا۔ پروفیسر جنسی والا کے سلسلہ بحث کے جوابات شوقی مہا مہوپادھیائے راجا رام شاستری نوڈس۔ اور کاشی کے مشہور سنیاسی کرشنانند سوامی نے دئے تھے۔ لیکن اُن سے پروفیسر صاحب کی تسلی نہیں ہوئی ہے۔ اُن کا قول ہے کہ خود ویدوں میں کہا ہوا ہے۔ کہ وید پرمیشور سے اُتپن ہوئے ہیں۔ لیکن جو حصہ وید کا ثبوت میں نہیں لیا جا سکتا۔ ویسے ہی براہمن اپنشد۔ منو وغیرہ سمرتی اور پاتنجلی اور جیمنی کے قول بھی کچھ کام کے نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ سب ہندو دھرم کے ہیں۔ چونکہ اُن کو وید کا سرا نہیں ملا۔ اسلئے وید اپورشیہ نہیں ہو سکتے اُنہوں نے نہ پہچانا ہوں نہ خود پہنچے ہوں وید کی انوکرمنیکا (فہرست مضامین) (زولیف وار) بنانے والے کہتے ہیں۔ کہ فلاں سوکت کے جو فلاں رشی ہیں۔ وہ منتر درشٹا تھے۔ نہ کہ منتر کرتا۔ لیکن اسی کتھن کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے۔ دیگر مذاہب والوں کے سئے ہی قابل جو پیدا ہی ہو ایسے پرمان وید کے اپورشیہ ہونے کے بارے میں بدا چاہئے جس طرح کہ لڑکے کی عدالت میں گواہی باپ کے کام نہیں آتی۔ اسی طرح منو کی شہادت وید کے اپورشیہ ہونے کے بارے میں کام نہیں آتی۔ وید میں نقص ہے۔ وید میں اتہاس ہے۔ دان ستوتی ہے۔ براہمن رشیوں اور راجوں کے بارے میں کیا ہوا ہے۔ دیوت کا بیان ہے۔ سام جگ جاچ اچھے بڑے لکھے ہوئے ہیں۔ پرارتھنائیں بھی ہوئی ہیں۔ رشی لوگ دیوتوں کے پاس شکایت گاتے ہیں۔ تاکہ اُن کے بال بچوں کو دولت عزت اور معاشرت کے ذرائع ملیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ فحش وچار بھی رگ وید میں پائے جاتے ہیں ایسی باتیں جس کتاب میں پائی جاتی ہوں اس کو ایشور پرنیت کہنا غلطی ہے۔ ان سے آدمیوں نے ہی بنایا ہوگا۔ چند رچاؤں میں ایک ذکر ہے۔ کہ جیسے بڑھئی رتھ تیار کرتا ہے۔ ویسا ہم نے اس سوکت کو بنایا ہے۔ اگر اُس میں ایسے واکیہ ہوں تو وید کے اپورشیہ ہونے کے بارے میں کوئی شک باقی ہی نہیں رہتا۔ پروفیسر جنسی والا کے یہ اعتراضات کچھ نئے نہیں ہیں۔ ویدوں پر پہلے اپنے معترضوں نے بھی یہ اعتراض اُٹھائے ہیں۔ اور ان اعتراضوں کی تردید جیمنی۔ پتنجلی۔ کپل وغیرہ نامور رشیوں نے خود اپنے شاستروں میں کی ہے۔ پتنجلی نے تو صاف طور سے لکھا ہے۔ کہ وید نتیہ اور اُس کا ارتھ نتیہ (ازلی) ہے۔ اُس کے شبد نتیہ ہیں اور سانکھیہ کا رنے بھی اب ہی مانا ہے۔ وید کو ازلی سمجھنے والے اقوال اور ویدوں کے ارتھ دور تسلسل سے چلے آتے ہیں۔ پروفیسر جنسی والا کے اعتراض کا ارتھ کی نتیہ تا کے سدھانت پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔ واقف کار گرہستیوں کو معلوم ہے۔ لیکن ہماری طرف علم کا کچھ ایسا افلاس ہے۔ کہ پروفیسر جنسی والا کے مندرجہ بالا اعتراضات سن کر علم سے بے بہرہ لوگوں نے اُن کی

اسی طرح تعریف کی کہ جس طرح نیتی کی پستک میں کوتے نے کوتے کی تعریف کی ہے۔

جن کو خواب میں بھی نہیں سوجھا کہ وید آدھین یا ئی شاستر پڑھ سکتی ہیں۔ ایسے وید کے قدیم ہونے کے بارے میں کیا سدھانت رکھا جا سکتا ہے۔ اُن کے ہاتھ سے ایسے برتاؤ کا تعجب نہیں ہے۔ شری سوامی دھرم بھکشو سُوروپ نے اوپر کے اعتراضوں کے جو جوابات دئے اُن کا مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اگر وید قدیم ہیں۔ اور وید کے زمانہ پایا گیا پیشتر کے گزشتہ اتہاس دستیاب نہیں ہوتے تو وید کے اپورشیہ ہونے کے بارے میں جو پرمان اُسی گرنتھ (وید) میں سے دیا جاوے۔ اس میں کچھ دوش نہیں ہے۔

جب وید کو پورشیہ دانوں کی بنائی ہوئی مانے کے لئے اُسی کی رچا کا پرمان دیتے ہیں سچ نہیں ہے۔ تو اپورشیہ ماننے کے لئے ہی کیوں نہ دوسری رچاؤں کا سہارا لیا جاوے۔ ایسا ماننے کے لئے کہ کچھ رچائیں سچی اور کچھ جھوٹی ہیں۔ کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔

آج کل گو عدالت میں واقعاتی شہادت لیجاتی ہے تاہم عدالت میں بھی جب تیس سال پُرانے دستاویزی ثبوت کا معاملہ درپیش ہوتا ہے اُسوقت رواج سابقہ اور جائز ماخذ کے قبضہ میں دستاویز کا ہونا قابل پذیرائی سمجھا جاتا ہے۔ انصاف کی عدالت میں جب یہ انتظام ہے۔ تو تیس نہیں سو نہیں ہزاروں سال کے پیشتر کے وید جو حرف بحرف حفظ کر کے محفوظ کئے ہوئے سوتر یان کیوں نہ ماننا چاہئیں۔ اور اگر ایسے سوتر پڑتالیں تو جن ہو گئیں ہیں یہ وجہ ہے کہ اُنہیں رشیوں نے بنایا اور جن رشی درج نہ کر دیدوں دات پرش سے نکلے ہیں اُنکی باہمی مطابقت کیونکر ہو سکا نہیں جن جن رشیوں کے نام پر انوکرمنیکا میں کوئی سوکت یا رچائیں پروفیسر جنسی والا کے کہنے کے مطابق وے اُنہیں رشیوں نے پہلے پہل بنائے

اگر ایسا ہی مان لیں تو دیر تیتی کا دوش آتا ہے مثلاً گایتری کا رشی وشوامتر ہے۔ اگر ایسا مانیں کہ اُسنے ہی گایتری بنائی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے پیشتر گذرے ہوئے وسشٹھ آدکوں نے کونسی گایتری جپی یا جپتے تھے۔ سوائے اس کے انوکرمنیکا میں منڈل کے رشی دیگر اور منڈل کے اندر کے رشی دیگر کہے ہوئے ہیں۔ دو لوگ مصنف مانیں تو جنگ و جدل شروع ہوگا۔ یعنی رشی منتر درشٹا ماننے چاہئیں۔ اگر حال میں کوئی ریاضی کی کتاب تصنیف کرے تو اس میں دو دونی چار کے سدھانت کا جیسے وہ کرتا نہیں ہو تا اُسی طرح انوکرمنیکا میں جس رشی کے نام پر منتر ہے وہ کرتا نہیں ہوتا۔ وید میں اتہاس ہے۔ ساماجک آچار ہے۔ پرارتھنا ہے۔ دان ستوتی ہے۔ اِن باتوں کی وجہ سے وید اپورشیہ ماننے میں کوئی دقت نہیں کیونکہ وید منشیوں کے واسطے بنایا ہوا ہے۔ اور اُن کو بودھ ہونے کے لئے سب اتہاس ترتیب کا لگیہ ایشور کی طرف سے کہا گیا ہو تو کچھ تعجب نہیں۔ ایک پرنگوں میں وید اُدھورے ہیں۔ اُسکی وجہ یہ ہے کہ وید کے اکثر حصوں کا ناش ہو گیا ہے۔ اس کا دوش **اندھ تھالو نیا** ہے وید کو نہیں دیا جا سکتا۔ فحش وغیرہ کے دوش بھی اسی پرکار کے ہیں۔ ایشور کی درشٹی سے کچھ بھی فحش نہیں۔ اگر یہ مانیں کہ نیتی شاستر وغیرہ کے فحش وغیرہ کے نیم کا ایشور کو پالن کرنا چاہئے تو بچا کیوں نہیں بوٹے پتلون پہنے پیدا ہوتا۔ اس کا دوش ایشور کو لگیگا۔

ایسا ثبوت ملنا مشکل ہے جو دوسرے مذہب والوں کو بھی پسند ہو کیونکہ جسکو پسند ہو گا وہ ہندو ہی ہو گا دوسرے مذہب کا نہیں رہ سکتا۔ الغرض یہ کہنا کہ وید کے باہر کا ثبوت چاہئے غلط ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ پران شاستر کے برخلاف ہے۔ جیمنی۔ پانینی۔ یاسک اور پتنجلی رشی کو وید کے کرتا کا پتہ نہیں لگا یہ پراوہ جنسی والے کو گراہیہ ہو گا۔ مگر بہت پرانا دستاویز ثابت کرنے کے لئے وہ دستاویز اور اُسوقت سے اب تک دور تسلسل۔ اس کے سوا دوسرا ثبوت ملنا ممکن نہیں ہے "تاہم یونان وغیرہ یوروپین ملکوں کے پرانے مذہب میں دیو (द्यौ) پتا (पिता) وید کے دیوتا اگر جیو پیٹر (Jupiter) نام سے پایا جاتا ہے۔ تو ویدک دھرم اور دیوتا اتنے پرانے ہیں

ہیں کہ یہی کہنا بنتا ہے کہ وید کے سوکتوں میں سے رشیوں نے انوواد کیا۔ اگر سوامی جی کے جواب چند آدمیوں کو ہیچ معلوم ہوئے ہوں تو اُنکی عقل کے افلاس کا قصور ہے۔ نہ کہ سوامی جی کا سماپت

نوٹ پروفیسر جنسی والا اگر اپنے اعتراضات کسی ویدک دھرمی کے پاس پیش کرتے تو وہ اُن کو تشفی جواب دیتا۔ وید میں فحش ہونیکا اعتراض بڑا زبردست ہے۔ اس کا جواب سوامی ہنس سوروپ نے ایسا لچر دیا ہے کہ اُنکی بدھی پر افسوس آتا ہے۔ بچّے کے ننگا پیدا ہونے اور یجمان کی استری اور گھوڑے کی کہانی کا بھلا مقابلہ کیا! اگر کوئی ویدک دھرمی سامنے ہوتا تو پروفیسر جنسی والا کو صاف پتہ لگ جاتا۔ کہ فحش کا دوش وید وغیرہ وام مارگیوں نے مڑھا۔ ورنہ وید جیسی پاک کتاب ہر ایک قسم کے فحش سے بری ہے۔ علاوہ قدامت کی دلیل کے وید کا مضمون بطور خود اُس کے ایشوریہ ہونے کا ثبوت ہے۔ جو پراکرتک اور آتمک سچائیاں اُسکے اندر پائی جاتی ہیں۔ اُن کا ثابت کر دینا ہی غیر مذاہب کے غیر متعصب پیروؤں کو اُسکی بزرگی کا قائل کر دینے کے لئے کافی ہے انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو سمجھانے کے لئے سب سے پہلے اُن کا تعصب دور کرنا ضروری ہے۔ جب تک وے یوروپین ترجموں کے ترجموں کو چھوڑ کر بطور خود استعداد حاصل کر خود مول وید کو وچارنے کے قابل نہیں ہوتے۔ تب تک ممکن نہیں کہ وے ویدک تعلیم کی بزرگی کو سمجھ سکیں۔ **اڈیٹر**

مراسلات

(ایڈیٹر! مضمون نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے)

مہرشی سوامی دیانندجی کے سدھانت اور بھرتری سبھا کے اصول

نمبر ۳

آریہ سماج کی موجودگی میں کیا بھرتری سبھا کے نیموں کی ضرورت ہے

پیارے ناظرین! پیشتر اسکے کہ میں بھرتری سبھا کے نیموں پر کچھ لکھوں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آریہ سماج کی موجودگی میں آریہ سماج جیسے ہی اور کسی سبھا (جیسے بھرتری سبھا) وغیرہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ یہی ایک سوال ہے۔ جس پر ہم سب آریہ لوگوں کو گمبھیر وچار سے وچارنا چاہئے۔ پیشتر اسکے کہ میں اس سوال پر مفصل کچھ لکھوں اس کا جواب میں یہی دوں گا کہ دھرم ارتھ کام کی سدھی کا ایک ماتر کارن آریہ سماج ہی ہے۔ اس آریہ سماج کی موجودگی میں اور کسی سبھا کی ضرورت آریہ سماج میں دھرم ارتھ کام کی سدھی کے لئے نہیں ہے۔ اسی کے بعد میں اس مضمون پر کچھ دلیلیں وچار آریہ سجنوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ امید ہے گمبھیر وچار نے والے آریہ سجن اس پر اپنے وچار کو وچار کر کے آریہ سماج کی ترقی اور اعلیٰ والی تکلیفات کو دور کرنے کی سچے دل سے از حد کوشش کریں گے۔

دلیل اول۔ جیسے کہ ہم اس دنیا میں عام طور پر یہ نیم دیکھتے ہیں کہ ایک کام کی موجودگی میں دوسرے کام کو اس وقت شروع کیا جاتا ہے کہ جب موجودہ کام میں کمی یا زیادتی ہو۔ یعنی پہلے جو کام موجود ہے۔ اس میں اگر کمی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یا اگر اس میں زیادتی ہے۔ تو اس زیادتی کے کم کرنے کے لئے یعنی ان گوڑھ مسائل کو (جن کو ہم عملی طور پر شاستر کی آگیا کے انوسار بجالانے میں بباعث کمزوری قاصر ہیں) اپنی سہولیت کے لئے نئے ڈھنگوں اور نئے وسیلوں سے عمل میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عام نیم کا آشرا لیتے ہوئے ہم اس کو ایک مثال سے صاف طور سے آپ کے سامنے ظاہر کرتے ہیں مثلاً آریہ سماج کے سدھانت و نیموں و اپ نیم آریہ سماج اور بھرتری سبھا کے نیموں اپ نیم (بھرتری سبھا) کو ہی وچار کے لئے لے لیں۔ جیسے کہ آریہ سماج کے سدھانت و نیموں اپ نیموں۔ بھرتری سبھا کے نیموں اپ نیم کے بننے سے پہلے موجود تھے۔ تو ایسی حالت میں آریہ سماج میں سے ہی کچھ بھائیوں کی طرف سے بھرتری سبھا کے نیموں اپ نیم کا بننا یہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یا تو آریہ سماج کے نیموں اپ نیم و سدھانتوں میں کمی ہے یا زیادتی ہے۔ یعنی ٹھیک ٹھیک عمل میں لانے کے ہم ناقابل ہیں۔ اگر ہماری بھرتری سبھا کے بھائیوں نے آریہ سماج کے نیموں اپ نیم و سدھانتوں میں کمی دیکھ کر بھرتری سبھا کے نیموں اپ نیم بنائے ہیں تو ان کا پہلا منترجہ ذیل نیم مفاد کا مہت برتا ہے۔ جو یہ ہے:-

"صرف آریہ سماج کے ممبر ہی اس سبھا میں داخل ہونے کے ادھیکاری ہیں"

کیونکہ دنیا میں یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ انسان ہمیشہ عمدہ اور دلکش چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ اور اس کے برخلاف چیزیں جو ہیں ان کی خواہش نہیں کرتا۔ انسانوں میں آپس کی محبت اور ایک دوسرے کے ساتھ میل جول رکھنا یا ایک دوسرے کی خواہش کرنا اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جب ان کے آپس میں خیال ایک جیسے ہوں۔ جیسے کہ ہمارے بھائی لالہ رام داس منتری بھرتری سبھا ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۷-۱۰ ہاڑ سمت ۱۹۵۸ کے صفحہ ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں "انسانیت کا قاعدہ ہے۔ کہ جب تک کسی شخص کے ساتھ خیالات کی پوری پوری مشابہت نہ ہو تب تک اسکے ساتھ پریم اور ہمدردی کا ہونا اسمبھو ہے"

جب آریہ سماج کے سدھانتوں اور نیموں اور اپ نیموں میں کمی ہے تو آریہ سماج کے سدھانت اور نیموں اور اپ نیموں کے ماننے والوں میں تو ضرور کمی ہوگی۔ کیونکہ ان کے سدھانت اور نیم اپ نیم کمی والے ہیں۔ تو اس کمی والی سماج کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہمارے بھائی لالہ رام داس منتری بھرتری سبھا آریہ سماج کو بہت ہی نکمی بتاتے ہیں (جس سماج سے ان کی رائے میں بجائے فائدہ کے بہت قسم کے نقصانات پہنچ رہے ہیں) مانتے ہیں۔ جیسے کہ ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۹ بیساکھ سمت ۱۹۵۸ کے صفحہ ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"ایسے آدمی سماجوں کے ادھیکاری ہیں جو صرف السن شراب سے ہی پرہیز نہیں کرتے بلکہ جنہوں نے شاید کوئی ساری عمر میں

ویدک سنسکار کیا ہوگا۔ سبھاسدوں کی کثرت رائے سے ایسے ادھکاری منتخب ہوتے ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سبھاسدوں کا عام طور پر عملی زندگی کی طرف بہت کم خیال ہے۔ وغیرہ وغیرہ "

آگے چل کر لالہ رام داس جی ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۵ بیساکھ سمت ۱۹۵۰ کے صفحہ ۵ پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

" لیکن جب دھرم آریہ سماج نے ہندوؤں کے خوف سے باوجود اس کے کہ انہوں نے لیس منڈوانے منظور کیئے ویدک دھرم کا دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔ اگر ہم ہندوؤں کی شرن نہ لیتے تو ہمارے جالندھری بھائی ویدک اڑل نیموں کا خون کیوں کرتے "

ان تحریروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں ہمارے بھراتری سبھا کے بھائی بہت قسم کی کمی مانتے ہیں۔

جالندھر سماج کی مفصلہ بالا مدبرانہ کارروائی کی بابت میں آیندہ شدھی کے مضمون پر تحریر کرتا ہوا مفصل وچار آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ تو پھر سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے بھراتری سبھا کے بھائیوں نے کیا نیتی وچار کر مندرجہ بالا اپنا پہلا نیم رکھا جب کہ آریہ سماج ایک ایسی سوسائٹی ہے۔ جس کے اندر بہت قسم کے نقص ہیں۔ اگر اس کے ممبروں کو ہی لینا آپ نے خاص کر منظور کیا۔ تو شاید ایک دن آپ لوگوں جیسے شدھ آتماؤں (جیسے کہ مندرجہ ذیل لالہ رام داس جی کی عبارت سے صاف عیاں ہے کہ ہم لوگ شدھ آتما ہیں) کو بھی وے لوگ خراب نہ کر دیں۔ اسلئے آریہ سماج کے ممبروں کو ہی خصوصیت کیا تھا

داخل ہونے کا نیم رکھنا ہر ایک طرح سے بیفائدہ ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپ لوگوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں۔ نیموں اپ نیموں میں زیادتی دیکھ کر (یعنی اس کے گوڑھ مسائل کو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانے کے ناقابل ہو) ہی بھراتری سبھا کے نیم بنائے ہیں۔ تو بھی آپ لوگوں کی یہ کارروائی آپ لوگوں کی ہی تحریروں اور تقریروں کے برخلاف ہونے سے ناقابل تسلیم ہے۔ کیونکہ بھراتری سبھا کے منتری کی تحریروں اور آپ لوگوں کی تقریروں سے بہت دیر سے یہی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج نے آج تک کچھ نہیں کیا۔ اور نہ کرتا ہے۔ اس میں بہت قسم کی کمزوریں ہیں۔ ان کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے ہماری اس قسم کی سوسائٹی کی از حد ضرورت ہے۔ جب تک کہ اس قسم کی سبھا نہ ہوگی تب تک آریہ سماج کا ادھار ہونا ناممکن ہے۔ اس میں ثبوت کے طور پر مندرجہ ذیل لالہ رام داس منتری بھراتری سبھا کی تحریر کو پیش کرتا ہوں۔ جیسے کہ وہ ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۲ ہاڑ سمت ۱۹۵۹ کے صفحہ ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

" میرا اور میرے ہم خیالوں کا دڑھ وشواس ہے کہ جب تک ایسی سبھا کی بنیاد نہ ڈالی جاوے جیسی کہ آریہ بھراتری سبھا ہے۔ تب تک آریہ سماج کا ادھار اسمبھو ہے "

ایسے ہی ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۶ بیساکھ سمت ۱۹۵۸ کے صفحہ ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں

" ایسی حالت میں مناسب ہے کہ جو آتمائیں ابھی تک اتیاچار کے اثر سے محفوظ ہیں۔ وہ اکٹھی ہو کر ایک دوسرے کی سہائتا کرتی ہوئیں دھرم کے مارگ پر چلیں "

اور یہی ابھی تاریخ کے اخبار کے صفحہ ۱۲ میں

جس طرح فرماتے ہیں:۔

" پس جب آریہ بھراتری سبھا نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ آریہ سماج میں عملی زندگی پیدا کریں تو یہ نشچت طور پر سماج کی اُنتی کا باعث ہوگی۔ نہ کہ اودھتی کا۔ میرا تو یقین واثق ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کیول اسی طریقہ پر ہوگی "

لالہ رام داس کی ان تحریروں سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھراتری سبھا نے آریہ سماج کے گوڑھ مسائل کو دیکھتے ہوئے اپنے اپ نیم نہیں بنائے ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج روپی زہر کے زہر پھیلنے سے بھراتری سبھا کے دھرماتماؤں کی رکھشا کے لئے ایک سبھا کا قایم کرنا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک قسم کا زہر ہے۔ اور نہیں کہ جس کے گوڑھ مسائل کو الگ ہو کر کے اپنی سہولت کے لئے بھراتری سبھا کے نیم اپ نیم بنائے ہوں۔ پس مندرجہ بالا تمام لیکھ کو سامنے رکھتے ہوئے آریہ سماج اور بھراتری سبھا کو مثال کے طور پر وچارتے ہوئے ہم لوگ بلا شبہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ ہر دو صورت میں بھراتری سبھا کو اپنے نیموں و اپ نیموں میں آریہ سماج کی سبھاسدتا کی ضرورت نہیں۔ اور بھراتری سبھا کو آریہ سماج کا سبھاسد بنایا آریہ سماج کے اٹھین رکھنا بالکل بیفایدہ ہے۔ الغرض ایسی حالت میں بھراتری سبھا کو آریہ سماج سے اور آریہ سماج کو بھراتری سبھا سے الگ سمجھا جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ بھراتری سبھا کو آریہ سماج کی شرن لینے کی کیا آوشیکتا تھی اب رہی یہ بات کہ آریہ سماج کو بھراتری سبھا کی ضرورت ہے یا نہیں۔ کیونکہ میرے خیال میں اس کے اصولوں میں کوئی نیونتا ہے۔ بلکہ میں اسکو پورے طور پر انسان ماتر کے لئے کافی سمجھتا ہوں۔ میری رائے میں آریہ سماج کو

یہ کہنی ہونے کے بہراتری سبھا جیسی سبھا نیتیوں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ: پیارے ناظرین! مہربانی کر کے اس دلیل کو دوبارہ سے پڑھیئے۔

دلیل دوئم: کیا بہراتری سبھا آریہ سماج سے الگ سبھا ہے۔ یا آریہ سماج کے اندر ہی ہے۔ یہ ایک معمولی طور پر ہر ایک آریہ سماجک پرش کے دل میں سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب اگر ہمارے بہراتری سبھا کے بھائی یہ دیویں کہ بہراتری سبھا آریہ سماج سے الگ ہے۔ جیسے کہ بہراتری سبھا نے نیموں اپ نیموں سے اور ان کا اپنا ایک الگ ماہواری رسالہ نکالنے، الگ اپنا اپدیشک رکھنے کی تجاویز کرنے اور علیحدہ چندہ اکٹھا کرنے سے ثابت ہے۔ کہ بہراتری سبھا آریہ سماج کے سدھانتوں و نیموں اپ نیموں سے الگ ہے۔

تو آریہ سماجک لوگوں کے لئے ویسے ہی بیفائدہ ہے۔ جیسے کہ آریہ سماج کے ہوتے ہوئے آریہ سماج میں سے ہی چند ممبروں کا ویجیٹیرین سوسائٹی و ٹمپرنس سوسائٹی کو قائم کرنا۔ کیونکہ آریہ سماج جن مدیہ مانس آدی اشدھ پدارتھوں کا نشیدھ پہلے ہی کرتا ہے۔ تو پھر ان کے نشیدھ کے لئے کچھ بھائیوں کا الگ سوسائٹی بنا کر ماس کھانے اور شراب نوشی دور کرنے کے لئے الگ نیموں اور اپ نیموں کا بنانا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ نیم اور اپنیم آریہ سماج کے سدھانت اور نیموں اپ نیموں کی موجودگی میں بیفائدہ ہیں۔ اگر وہ لوگ آریہ سماج کے سچے بھگت ہیں۔ تو ان کا سب سے بڑھ کر اعلیٰ فرض ہے۔ کہ جن جن کاموں کے ساتھ ان کا زیادہ پریم ہے وے اگر آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف نہ کرنا چاہئے۔ تو ان کاموں کو سماج کے اندر رہتے ہوئے ہی پورا کر کے دکھا دیں تو قابل عزت ہیں۔ ایسی عمدہ قاعدے کے مطابق نہ چلتے ہوئے اور کسی بھی آریہ سماجک آپت پرش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسے لوگوں کا جن کی کارروائی کے برخلاف اگر کوئی بہادر پرش کہتا یا سنتا ہے تو اس کے برخلاف بہت قسم کی ناجائز باتوں کو پھیلا کر اسے عام لوگوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

الگ سبھا میں بنانا کچھ خاص معنی ضرور رکھتا ہے۔ اگر ہماری بہراتری سبھا کے بھائی یہ جواب دیں کہ بہراتری سبھا کے نیم اپ نیم آریہ سماج کے سدھانتوں اور نیموں اپ نیموں سے الگ نہیں ہیں۔ اور بہراتری سبھا آریہ سماج سے کوئی الگ نہیں تو یہ سن کر کم سے کم میں تو بہت ہی خوش ہونگا اور ساتھ ہی باواز بلند آریہ پبلک میں یہ کہونگا۔

سچائی کی ہمیشہ ہی فتح ہوتی ہے۔ پیارے ناظرین میں اس جواب پر ہی آپ کے سامنے کچھ سنجیدہ دو چار پیش کرتا ہوں۔ اگر بہراتری سبھا اور آریہ سماج ایک ہی ہیں اور الگ الگ نہیں ہیں تو میں بہت ہی نمرتا پوروک اپنے بہراتری سبھا کے بھائیوں سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ اے میرے بہراتری سبھا کے بھائیو اگر آپ کی بہراتری سبھا کے نیموں اپ نیموں سے الگ نہیں تا اور آپ کا اپنی سبھا کی طرف سے ستیہ دھرم پرچارک اور آریہ مسافر گزٹ اور آریہ پترکا جیسے عمدہ اخبارات کی موجودگی میں ایک ماہواری رسالہ نکالنا اور اسکے خاص صفحات اپنی بہراتری سبھا کے ممبروں کے لئے ہی چھاپنا۔ اور آریہ سماج کے کسی ممبر کو جو کہ بہراتری سبھا کا ممبر نہیں ہے۔ ان صفحات کا نہ دینا۔ اپنا اپدیشک الگ رکھنے کے لئے تجویزیں کرنا۔ اور بہراتری سبھا کے لئے خاص چندہ اکٹھا کرنا۔ کیا آریہ سماجک لوگوں میں خصوصاً اور عام پبلک میں عموماً یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ آپ کی بہراتری سبھا آریہ سماج سے علیحدہ ایک سوسائٹی ہے۔ اگر بہراتری سبھا اور آریہ سماج آپس میں الگ سبھا اور سماج نہیں ہیں۔ تو مجھے حیرانی ہے کہ بہراتری سبھا کے بھائی اپنے خاص نیموں کا پرچار کیوں کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ آریہ سماج کے سب نقصوں کو دور کرنے والی فقط ایک اتر بہراتری سبھا کو ہی بتلاتے ہیں۔ اور بہراتری سبھا کے بغیر ان کی رائے میں وے شدھ آتما جو آریہ سماج کے زہریلے اثر سے بچے ہوئے ہیں محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اگر بہراتری سبھا حقیقت میں الگ سوسائٹی نہ ہوتی تو اپنے مخالفانہ [illegible] نفاق پیدا کرنے والے خیالات کو سماجوں میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے مختلف [illegible] خیالات کو پیدا کر کے آپس میں بیفائدہ نفاق کا بیج نہ بوتے جس نفاق کی بدولت آریہ سماج کو پہلے ایک بڑا بھاری دھکا لگ چکا ہے۔ کیونکہ یہ بات قدرتی ہے۔ جہاں پہ مختلف خیالات کے آدمی ہوں گے۔ اس سبھا اور سوسائٹی میں ضروری نفاق برپا ہوگا۔ اور محبت نشٹ ہو جاویگی۔ اگر بہراتری سبھا کے ممبر درحقیقت آریہ سماج کے مشن کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ تو آریہ سماج میں مختلف خیالات کا پرچار نہ کریں۔ اور نہ کرائیں۔ اگر یہ صاحبان اس کام کو عمدہ اور دھرم کے مطابق جان کر پھیلاتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہم آریہ سماج

سے الگ نہیں ہیں۔ تو کم از کم میں یہہ ضرور ہی کہوں گا۔ کہ آریہ سماج جیسی مکمل ویدک دہرم کی سوسائٹی کی موجودگی میں اس قسم کے نفاق کی بنیاد ڈالنے والے مختلف خیالات کا پرچار کرنا بے فایدہ ہے۔ اور ایسے نیوں اور اپ نیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو آریہ سماج میں نفاق کا بیج بونے والے ہوں۔ اب دوسری دلیل سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی موجودگی میں ایسی نیو اور آپ نیوں کی یعنی بہراتری سبہاؤں کی کوئی ضرورت نہیں۔ باقی آئندہ

راقم

ہیراج اپدیشک از لاہور

ہندو سے بہاگلی بن گئے

از مہاشے گنگارام جی ایسٹ افریقہ

ہفتہ گذشتہ سے آگے

ایک دفعہ بنک میں اکونٹ کہول دینے سے اور بیوپار چل جانے سے ہزاروں پونڈ کا مال قرضہ ملتا ہے۔ اور اس چہہ ماہ کی مدت پر سب دیتے ہیں۔ اور تجبری کا یہہ حال کہ بڑی بڑی دوکانوں کی بکری چہہ چہہ سات سات ہزار پونڈ کی ماہواری ہوتی ہے۔ اور چہوٹی چہوٹی دوکانوں والے ۳۰۔۳۰ پونڈ ماہواری کرایہ دے کر اور مع خوراک دفاضل خرچ جملہ چالیس پونڈ نکال کر ماہواری چالیس پچاس پونڈ کما لیتے ہیں۔ آج سنا گیا ہے کہ مزدور Gokul Chand میں دو پونڈ فی ہفتہ پاتے ہیں۔ اور پڑہے لکہے کو بہی تین پونڈ ہفتہ کے وہاں ملجاتے ہیں۔ اور سب کاموں میں اعلے درجہ

کی آمدنی ہے۔ چونکہ بغیر پرمٹ کے وہاں کوئی جا نہیں سکتا۔ آدمی کی وہاں سخت ضرورت ہے۔ اور مال بہی اجازت بغیر نہیں جاسکتا اور جسقدر مال کی اجازت ملتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں جاسکتا۔ انڈیا سے کسی آدمی کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ بشرطیکہ سو پونڈ بمبئی میں سرکار کے ہاں فی آدمی جمع نہ کرادے۔ اور روپیہ یہاں پہونچتے ہی واپس مل جاتا ہے۔ یا وہ شخص آسکتا ہے جس کا کوئی رشتہ دار پاس نکال کر روانہ کردے۔ مگر پاس یہاں پر تین پونڈ خرچ کرنے سے صرف عورت یا لڑکے کے نام کا نکل سکتا ہے اور وہ بہی معمولی آدمی نکلوا نہیں سکتا ہے مگر معتبر و معزز پرشن جو انڈیا سے آتے ہیں ہوم کمپنی کو لکہہ کر پاس وغیرہ کا بندوبست کرکے آسکتے ہیں۔ اور ایک دفعہ مال وغیرہ کے واسطے آڑہتیوں سے بمبئی یا دوسرے شہروں میں بندوبست کرکے سامان نکل سکتا ہے۔ اور سب ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور گرایہ مال بہی اگر مال بونڈ میں رہے فروخت ہونے پر سرکار لیتی ہے۔ لائسنس بہی ہول سیل پارٹیل کا ہوم کمپنی سے بندوبست کرکے مل جاتا ہے یا یہاں پہونچ کر بہی لائسنس کا بندوبست ہو جاتا ہے۔ میں نے خوب سوچ و سمجہہ کر دیکہہ لیا ہے۔ کہ جب تک یہاں بیوپار نہ پہیلے سماج کا جمنا محال ہے۔ جس کی صورت یوں میرے دہیان میں آئی ہے۔ کہ سماج کا وہ روپیہ جو بنک میں سودی چلتا ہے۔ اور جس سے سماج کے اخراجات چلتے ہیں اُن کا یہاں پر بیوپار پہیلایا جاوے۔ اور آہستہ آہستہ سماج کے پُستک جو زیادہ انگریزی یا ہندی میں ہوں فروخت کئے جاویں جوں جوں بیوپار بڑہتا جاوے۔ تیوں تیوں

لوگوں کو شوق اور اصلی بات کے کہوجنے کی ضرورت پڑے۔ اور ہفتہ رفتہ اتوار کو کہ سب کام بند ہوتے ہیں۔ تہوڑا تہوڑا آریہ دہرم کے بارہ میں لیکچر دئے جاویں پہلے کسی سے یعنی غیر مذہب کے مخالف کچہ نہ کہا جاوے۔ جب لوگوں کا خود شوق بڑہے۔ اور خاص کر ان عیسائیوں سے جو ہندوؤں سے ہوئے ہیں راہ و رسم پیدا کی جاوے۔ اور کتابیں ان کو مطالعے کے واسطے دی جاویں۔ واضح رہے۔ کہ یہہ عیسائی ہی Colonials کہلاتے ہیں کیونکہ عرصہ دراز سے یہاں ہیں۔ جب ان کے ذہن میں یہ بات بیٹہہ جاوے جو جلد ہو گی کیونکہ ان لوگوں میں تعصب کم ہے۔ اور انڈیا کی ہوا ابہی ان میں باقی ہے۔ اور انہوں نے عیسائی مذہب اپنے مذہب کی عدم واقفیت کے سبب اختیار کیا ہے۔ جس سے ان کی قدر اور زیادہ ہو گئی ہے۔ یہہ پختہ امید ہے کہ جلدی وہ لوگ ستیہ دہرم کو قبول کریں گے۔ پہر تو ان کی طاقت سے سب کام سیدہے پڑ جاویں گے۔ یکایک سب کے برخلاف کام کرنا پاؤں نہ جمنے دیگا۔ کیونکہ یہ مصری لوگ جو بہت امیر ہیں دشمن ہو جاویں گے۔ اور انگریز تو نفرت کرتے ہی ہیں۔ مگر مذہب بالا تجویز سے ضرور کامیابی ہوگی۔ اور بیوپار سے بہی بہت لابہہ سماج کو ہوگی۔ بس اب کیا جاوے۔ کہ پانچ ہزار پونڈ یا کم سے کم دو ہزار پونڈ بنک میں اور ہزار پانچ سو کا مال انڈیا سے جہاں سے اتنا مال وغیرہ لیا جاوے وہاں سے اسی قدر رقم کا قرض مال بہی مل سکتا ہے۔ اور دو یا دو ہزار کا مال ساتہہ لایا جاوے۔ تو بہت بہتر ہے اور آیندہ کے واسطے آڑہتیوں سے جگہ جگہ

... کا بندوبست کیا جاوے

... بمبئی سے بھی اسی طرح درخواست ... کر سنا گیا ہے کہ نٹال میں ہمارے ... ہندو جو ورت سے وہاں بے علمی ... کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور عرصہ دراز ... اپنے مذہب سے بے بہرہ ہیں۔ اور نہ ان کے پاس کوئی سمجھانے والا ہے اور نہ ان کے پاس کوئی مذہبی کتاب ہے اسی وجہ سے اُن کی تہذیب بالکل جاتی رہی ہے۔ یا یوں کہو کہ بالکل وحشی ہو گئے ہیں۔ اور نٹال کے Colonial ... ان سے سخت تنگ ہیں۔ اور نٹال کے Colonial Secretary ان کے سُدھ کرنے سے بھی ناچار ہیں۔ اس واسطے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ وہاں جا کر اُن کو راہ راست پر لاویں چونکہ وہاں اخراجات زیادہ ہیں۔ ... بیوپاری بھی اجازت مل جاوے ... اگر ... سے بچ جاویں۔ یا آپ جیسے صاحب ہمیں تحریر کر کے پہلے نٹال کی کونسل کے تفتیش کریں۔ بعد میں ہم بمبئی ولایت کو لکھیں پھر ضرور کامیابی ہو گی۔ اور لیکچرار انگلش سے بخوبی واقف ہوویں اور کم سے کم چار اردو زبان ضرور ہوویں لیکن بیوپار کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہوویں۔ ... ہر طرح سے وہاں مل جانے کے لیے موجود ہے۔ اور واقفیت یہاں کے حال کا سبب ہے۔

... یہاں پر ایک برہمن ... م آتما رام جو حسن اتفاق سے چند پینگ سماج کے ... چکا ہے۔ جہاں جہاں اُس کا زور پڑ جاتا ہے۔ پرچار کرتا ہے۔ اُن سے مجھے ملاقات کا فخر حاصل ہے۔ جن حالات سے اُن کو واقفیت نہ تھی۔ میں نے

اُن کو مبتلا دیا ہے۔ اُن سے ملاقات کا عرصہ صرف ایک رات ہی تھی۔ جو میری عقل میں آیا زیادہ سمجھایا۔ خیر پھر بھی اُن کی تقریر معمولی آدمیوں سے بہت اچھی ہے۔ بہت جگہوں پر اُن سے وہ عیسائی جو ملکی ہیں شکست کھا چکے ہیں۔ آج کل ایک مسلمان شدہ عورت کو میں ہندو کرنے کا بندوبست کر رہا ہوں۔ مالک کامیاب کرے۔ یہہ عورت ایک ہندو بھائی کے گھر رہتی ہے۔ جو میرا دوست ہے پرچارکوں یا لیکچراروں کے ساتھ اگر مناسب سمجھا جاوے۔ اُن کے بال بچوں کی پرورش کے واسطے نوکری کی بجائے اگر تھوڑا تھوڑا حصہ مقرر کیا جاوے تو بہتر نظر آتا ہے۔ کیونکہ میں نے سُنا ہے۔ کہ ایسے لائق شخص جو اِس ملک کے لئے بطور پرچارک درکار ہیں۔ انڈیا میں بھی بھاری بھاری تنخواہیں پاتے ہیں۔ یا امیر آدمی ہیں۔ تنخواہ پر وہ شخص شاید خوش نہ ہوں گے۔

مال مندرجہ ذیل کی اقسام سے ہونا چاہئے اوڑھنیاں خود رنگ و سفید بڑھیا۔ چادریں دشالے گرم۔ ہر قسم کا ریشمی کپڑا طرح طرح کے۔ ٹوپیاں طلائی زری سادہ یا منقش۔ دوپٹے۔ دریاں۔ غلیچے برتن پیتل کے دستکاری کے۔ رضائیاں ہر قسم کی۔ آریہ سماجی کتابیں۔ خاص کر انگریزی میں۔ اور بمبئی کی بہاشا۔ یعنی ناگری میں۔ جالندھر کی جستی قلیاں یعنی حقے کوٹھی لوہاران کا کچھ سامان بطور نمونہ قسم کے ... یا بڑا امرتسری دریاں۔ کچھ بطور نمونہ پشاوری سودا قدرے کانپور کی زین۔ اگر مطابقت نہ ہو

کانپوری بوٹ و ہوشیارپوری دیسی جوتی اور قصوری پاپوش۔ وغیرہ۔ مگر زیادہ طلائی نہ ہوں۔ اور لنگیاں۔

ہر پرچارکوں کے ہمراہ ایک دھوبی اور دو آدمی کھانا پکانے والے بھی ہوں۔ تو بہت ہی اچھا ہے۔ بندہ کی پیدائش دریائے رائیس بستی شیخ ضلع جالندھر ہے مگر قریباً بارہ چودہ برس سے امرتسر میں رہتا تھا۔ میں ایک معمولی آدمی یا غریب آدمی ہوں۔ اور چند وجوہات سے مع قبیلے کے امرتسر میں رہتا تھا۔ چونکہ آپ مشہور و معروف آدمی ہیں اسلئے آپ کو جانتا ہوں۔ مگر آپ مجھے ایک بے نام آدمی ہونے کی وجہ سے نہیں جانتے۔ میں برما میں سات برس رہا۔ مالک نے عزت آبرو سے وہاں زندگی کے دن گذار دئے وہاں میرا کام بیوپار تھا۔ اس قدر عرصہ میں وہاں مجھے جو دیکھنے میں آیا ضروری سمجھ کر تحریر خدمت کرتا ہوں۔ اکثر بلکہ سب اپنے دیسی ہندو بھائی وہاں عورتیں گھروں میں بسا لیتے ہیں۔ دس پانچ برس کے بعد بال بچوں کو وہیں ہی چھوڑ کر اس غرض سے کہ برادری نکال دے گی ملک کو بھاگ جاتے ہیں۔ پیچھے یتیم عیسائی یا محمڈن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے بھارت ورسیوں کی سنتان ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ اور جو عورتیں مسلمان کرتے ہیں۔ اپنے مذہب میں لے آتے ہیں۔ عموماً سب طریقے برہما کے لوگوں کے ہندوؤں کے سے ہیں۔ تناسخ کو مانتے ہیں۔ ہولی دیوالی وغیرہ کرتے ہیں۔ نقص یہ بھاری ہے کہ گوشت سب چیز کا کھا لیتے ہیں۔ مگر جانور کا مارنا سب لوگ گناہ سمجھتے ہیں۔ مردار کھانا زیادہ پسند کرتے ہیں

اگر زیادہ ویر سماج خبر نہ لیگا سب کے سب عیسائی یا مسلمان ہو جاویں گے۔ چین وجزیرہ نما ہند چینی کے لوگ بھی ایسے ہی ہیں۔ (باقی آیندہ)

تحریر کا کام بند ہو

مندرجہ بالا الفاظ کسی شدھ بیر کی زبان سے نکل کر پانچ سال سے آریہ سماجوں کے گنبدوں میں گونج رہے ہیں۔ لیکن کیا ان الفاظ سے کوئی موثر ہو کر متکلم کی وصیت پورا کرنے کے لئے تیار ہوا؟ ناظرین اِس سوال کا جواب ہم خود نہیں دینگے۔ بلکہ آریہ سماجوں کی پانچ سالہ کارروائی کی تواریخ کے صفحے لوٹ جائیے۔ اور بغور مطالعہ کیجئے۔ فوراً معلوم ہو جاویگا۔ کہ آریہ سماج کی رپورٹ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ "مس کیا۔ اپنے ذاتی جھگڑوں سے فرصت ملے تو کوئی سُنے۔ ابھی تک تو گوش ہوش سے ان کلمات کو سُننا تک نہیں" یہ دلشکن جواب سُنتے ہی کام کرنے والوں کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی نازک حالت دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ مگر ظاہری نمائش کے "دیکھنے والے پھولے نہیں سماتے۔ بہت سے گمبھیر آریہ پُرشوں نے کئی مرتبہ زور لگایا۔ کہ آریہ لوگو!! ذرا سنو تو سہی کہ دھرم بیر کے الفاظ کس زور شور سے گونج رہے ہیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ پرچارک کے کالموں میں اِس امر کو پایہ ثبوت تک پہونچا دیا گیا ہے۔ کہ تحریری کام بمقابلہ تقریری کام کے زیادہ ضروری ہے۔ لیکن پھر سب نے بات کو ٹال دیا۔ اور انہیں باتوں باتوں میں سر کے اُڑا دیا۔ آریہ پُرشو! ذرا عیسائیوں کے تحریری کام کی طرف غور سے دیکھو۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ عیسائیت کے پرچار میں تحریری کام نے کیا زبردست نتیجہ دکھایا۔ برٹش انڈیا فارن مشن سوسائیٹی لنڈن ہی کی طرف سے ایک لاکھ کے قریب تو صرف بائیبل ہی تقسیم ہوئی ہے۔ دُنیا کی دیگر مشن سوسائیٹیوں کا کام رہا جدا۔ غرضیکہ ہر سال کروڑوں بائیبل ٹریکٹ اول دیگر قسم کی کتابیں۔ جو مفت تقسیم ہوتی ہیں مانا کہ آریہ سماج میں ابھی اتنی طاقت نہیں کہ اسقدر تحریری کام ہو سکے۔ تاہم اپنی بساط کے مطابق تو ضروری ہے۔ جہاں ہر ایک میلہ و جلسہ کے موقعہ پر عیسائیوں کے مقابلہ میں آریہ لوگ پرچار کرکے انکے دانت کھٹے کر دیتے ہیں۔ وہاں جب عیسائی لوگ دیہاتیوں کو اپنے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ و ہینڈبل تقسیم کرنے لگتے ہیں تو بیچارے آریہ اپنا سا منہ لے کر رہجاتے ہیں۔ وہ ٹریکٹ لوگ اپنے گھروں کو لیجاتے ہیں۔ اور تحفہ کے طور پر دیگر اشخاص کو بھی دکھلاتے ہیں۔ فرمائیے کیا آریہ سماج کے پرچارک ان خیالات کو جو ٹریکٹوں کے ذریعہ بھولے بھالے دیہاتیوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ دور کر سکتے ہیں۔؟ دور کیوں جائیے دہلی دربار پر پرچار کے معاملے کو لیجئے۔ کوئی ستیارتھ پرکاش تقسیم کرنیکی رائے دیتا ہے کوئی ایک ایک پیسہ والے ٹریکٹ مفید بتلاتا ہے کوئی کچھ کوئی کچھ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں لیکن اتنا خیال رائے دیتے وقت نہیں رہتا۔ کہ ایسی قیمتی کتابیں آریہ سماج کیونکر مفت تقسیم کر سکتا ہے اور ہزار دو ہزار کا لاکھوں آدمیوں میں پتہ ہی کہاں لگیگا۔ لیکن دوسری طرف ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرنے سے دیوالہ نکلا جاتا ہے۔ ان سب قباحتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمنے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور چار چار صفحے کے ہینڈبل جیسے کہ عیسائی لوگ بیشمار مفت تقسیم کیا کرتے ہیں چھپوانیکا ارادہ کیا ہے۔ یہ چار چار اور آٹھ آٹھ صفحے کے ہینڈبلوں اور دربار کے موقعہ پر مفت تقسیم کر سکیں گے سوا اسکے چونکہ محض ویدک سدھانتوں کے پرچار کی غرض سے عمدہ کاغذ پر چھپا کریں گے۔ اور چندہ (?) فوائد کا خیال نہ رکھا جاویگا۔ لہذا ہم ایک روپیہ کے تین سو ٹریکٹ چار صفحے والے مفت تقسیم کنندگان کو دینگے۔ یعنی ۱۲۰۰ صفحے کی کتاب صرف ایک روپیہ میں۔ یہ ہینڈبل ہر ماہ میں دو دفعہ نکلا کرینگے جنمیں ویدک سدھانتوں کا منڈن اور غیر مذاہب کا کھنڈن ہوگا۔ ہاں آریہ پُرشوں کی خواہش پر ہم دہلی دربار تک تیس ہینڈبل مختلف مضامین کے پبلک میں پیش کر سکتے ہیں۔ اب اگر پانچ سو سماجیں بھی صرف ایک ایک ہی روپیہ کے ہینڈبل خرید کر دربار دہلی پر تقسیم کریں۔ تو ۵۰۰۰۰ ایک لاکھ پچاس ہزار ٹریکٹ دہلی دربار پر تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اسطرح کم خرچ بالا نشین بننے کا موقعہ ہاتھ لگ سکتا ہے۔ پس دھرما تما اور دھرم پریمی آریہ پُرشوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ جلدی جلدی اپنی اپنی سماجوں سے درخواستیں اس مضمون کو پڑھنے کے پندرہ روز بعد تک روانہ کر دیں۔ کہ وہ کتنے ہینڈبل خریدنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ فی الحال ہم صرف جسقدر ضرورت ہوگی اُسیقدر چھپوائیں گے۔ اگر آریہ لوگوں نے اس وشواد کام میں مدد دیکر ہمارا ہاتھ بٹایا تو چند ہی ماہ میں ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ کمزور سماجوں کو مفت ٹریکٹ حسب ضرورت دیا کرینگے۔ دہلی دربار تک جسقدر ٹریکٹ نکلیں گے سب ستیہ دھرم پرچارک کو ریویو کیلئے آئینگے لوگوں کو اطمینان دلانے کے لئے روانہ ہوا کرینگے۔ آؤ دھرم پریمی پُرشو! ایک مرتبہ اور اس زبردست کام کو ہاتھ میں لے کر دیکھیں۔

نوٹ۔ جو آریہ پُرش ہندی اردو انگریزی کے چار چار صفحہ کے ٹریکٹ لکھ کر برائے افادہ پبلک چھپنے کے لئے ہمارے پاس روانہ کریں گے۔ انکے ٹریکٹ شکریہ کیساتھ قبول ہو کر چھاپ دئے جاوینگے۔ بشرطیکہ سدھانتوں کے خلاف نہوں۔ درخواستیں بہت جلد

آریہ ساماجک خبریں

بدایوں۔ بتاریخ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء آریہ سماج بدایوں کا عام جلسہ انتخاب عہدہ داران کا منعقد ہوا۔ سال آئندہ یعنی سنہ ۱۹۰۲ و سنہ ۱۹۰۳ء کے حسب ذیل عہدہ داران سماج منتخب ہوئے۔ منشی جگل کشور صاحب وکیل عدالت منصفی بدایوں پردہان۔ پنڈت رامجی مل جی اپ پردہان منشی بنواری لال صاحب منتری۔ بابو بھگوان سنگہ صاحب اپ منتری۔ منشی سکٹ مل صاحب کوش ادہیکش لالہ دوارکا داس صاحب پستکا دہیکش۔

اطلاع۔ اپدیشک اور بھجن منڈلی کے پربندہ کرتا منشی جگل کشور صاحب وکیل پردہان آریہ سماج بدایوں رہیں گے۔ بھجن منڈلی اور اپدیشک کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منشی صاحب موصوف ہونی چاہئے۔ تاکہ تعمیل میں تامل نہ ہو وے بھجن منڈلی آریہ سماجہائے ضلع بدایوں میں تقریب دورہ معمولی طور پر مفت پہونچا کرے گی۔ اور زائیشی طور پر ضلع کے اندر خواہ باہر جانے میں اُس کا صرفہ حسب ذیل ہوگا۔

فیس پرچار ضلع ۵ع۔ صرفہ فی یوم عیسکا۔ صرفہ آمد و رفت جسقدر رہو۔ درخواست کم از کم ایک ماہ پیشتر آنی چاہئے۔

(۲) ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو منشی جگل کشور صاحب وکیل پردہان کے مکان پر اُنکے ہمشیرہ زادہ بابو جمنا پرشاد صاحب کلرک دفتر ڈاکخانہ بدایوں کے فرزند ارجمند کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا جس میں آریہ سماج بدایوں مع بھجن منڈلی اور اپدیشک صاحبان کے رونق افروز تھے سنسکار بڑے آنند کیساتھ ہوا۔ ہون سے پہلے بھجن بھی گائے گئے جسکا اثر حاضرین پر بہت اچھا پڑا۔ شرینی تقسیم ہونے کے بعد جلسہ ختم ہوا بابو صاحب نے پرچار کے لئے دو روپیہ اور گورو کل سکندرآباد کو دو روپیہ دان دیا پنڈت رام پرشاد جی ادہیاپک آریہ سماج پاٹھشالہ کو مرتبہ (۳) تاریخ ۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو لالہ بہاری لال زرگر ممبر آریہ سماج بدایوں نے ایک دوکان مع بالاخانہ واقع بازار حلوائیان قیمتی چار سو روپیہ بنام آریہ سماج بدایوں ہبہ کی اور باضابطہ رجسٹری کرادی۔ آپ نے پیشتر بھی تعمیر مندر میں بہت کچھ اعانت فرمائی تھی۔ آریہ سماج بدایوں دل سے شکر گذار ہے۔

(۴) آریہ سماج بدایوں کو ایک ڈہولک بجانیوالے اور ایک بھجن گانے والے کی ضرورت ہے۔ جو بھجن پچاسہ مصنفہ منشی مراری لال کے بھجن کہڑتال بجا کر گا سکے۔ بالفعل گانے والے کو عسہ روپیہ اور ڈہولک بجانے والے کو پانچ روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ آیندہ بشرط کارگذاری و گنجایش کے ترقی ہو سکے گی۔ درخواست بنام مہاشے جگل کشور جی وکیل پردہان آریہ سماج پربندہ کرتا بھجن منڈلی آنی چاہئے۔ (۵) بتقریب سالگرہ شریمتی نواسہ پنڈت ٹوالچند سکرٹری آریہ سماج داتا گنج بھجن منڈلی مع اپدیشک بدایوں سے داتا گنج پہونچی۔ اور بھجن گا گا کر پرچار کیا گیا۔ سامعین کی تعداد و کثیر تھی۔ اثر اچھا رہا۔ والدہ شریمتی بی بی آنندی زوجہ مصری لال ولد لالہ بہاری لال صاحب مرحوم دیوان ریاست بجاور نے ایک نوٹ قیمتی عسہ روپیہ دان دیا۔ آفرین

آریہ سماج برالہ ریاست پٹیالہ دن بدن الشیہ کی کرپا سے ترقی کر رہا ہے۔ علاوہ باقاعدہ ستیاہک جلسوں کے روزانہ بوقت شام بھجن منڈلی کے بھجن ہوتے ہیں۔ اور ہر اتوار ہون و اپاسنا کے بعد ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوتی ہے۔ جس کا اثر عمدہ ہو رہا ہے (۲) ۱۴۔ اکتوبر کو بروز دسہرہ بابو شب چندر داس اپ پردہان کے مکان پر ہون ہوا۔ اور بعد دوپہر پنڈت بہو چند جی نے بمیلہ دسہرہ پر پرچار کیا۔ اور بوقت واپسی بھجن منڈلی نگر کیرتن کرتی ہوئی سماج مندر میں آئی بازار میں پنڈت جی موقعہ بموقعہ حسب حال اپدیش کرتے رہے۔ جسکا اثر بہت عمدہ ہوا (۳) ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ و ۱۶۔ اکتوبر کو پنڈت جی نے بجاڑی ۳۰ لغایت ۵۰ مختلف وشوں پر دیاکہیان دئیے جسکا عمدہ اثر ہوا۔ اور بابو تر لوک سنگہ گرداس کلارک۔ منشی چرن داس سکول ماسٹر موریا رام تقال۔ نتھو رام تقال۔ ممبران سماج ہوئے۔ علاوہ اس کے دو کس سہایک ہوئے۔ (۴) ۱۷۔ اکتوبر کو موضع سنگرہ میں پنڈت صاحب نے مع پردہان و دیگر ممبران آریہ سماج و بھجن منڈلی جاکر بجاڑی در ضد اپدیش دیا۔ وہاں کے مہاجن مسلمان سقہ کے ہاتھ سے پانی قدیم سے پیا کرتے تھے۔ پنڈت جی کے اپدیش سے پرتگیا کرلی کہ آئندہ مسلمان سقہ سے پانی نہیں پیویں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے ہندو کہار کا انتظام کرلیا۔ اُن کی درخواست پر ۲۰۔ اکتوبر کو پھر جاکر پنڈت جی نے مع ممبران سماج و بھجن منڈلی کے اپدیش کیا۔ منشی طوطا سنگہ صاحب نے یگیوپویت پرشن کیا۔ جسکا جواب پنڈت جی نے دیا۔ (۵) حسب درخواست بابو شام سنگہ گرداس کلارک اُن کے مکان پر پنڈت جی نے مع ممبران سماج و بھجن منڈلی کے ہون کرایا۔ اور بھجن منڈلی واپسی کے وقت بھجن کرتی ہوئی آئی۔ بابو صاحب موصوف نے شراب و مانس چھوڑنے کی پرتگیا کی۔ (۶) ۲۱۔ اکتوبر کو موضع ہنڈایہ میں جاکر بجاڑی قریب ایک صد آدمی اُپدیش دیا۔ پنڈت جی رات کی ٹرین میں لاہور کو تشریف لے گئے۔

الہ آباد:۔ بتاریخ ۵۔ اکتوبر ڈاکٹر گپت اے صاحب اسسٹنٹ سیلف آفیسر کے پتر کا نام کرن سنسکار استہان

کے پربندھ سے پنڈت سیتا رام ویاکرن آچاریہ نے سنسکار ودھی انوسار کرایا - ڈاکٹر صاحب نے اس شبھ پر لوکل اناتھ آلیہ کے تمام اناتھوں کو بھوجن کھلایا - اور پانچ روپیہ لوکل سماج اور مختلف ساماجک فنڈوں کو دان دیا -

سکھر آریہ سماج کے ادھکاریوں کا انتخاب حسب ذیل ہوا :- ماسٹر ہری سنگھ جی پردھان - مہاشئے گوپی پرساد جی اُپ پردھان - مہاشئے ٹھاکر لے جی منتری - مہاشئے گوپن داس جی کوشا دھیکش مہاشئے دیو بیہ لال جی پستک ادھیکش - مہاشئے نراین داس جی - مہاشئے چندر گپت جی - اور مہاشئے کیول رام جی ممبران انترنگ سبھا -

جموں بتاریخ ۴ - اکتوبر لالہ رام داس صاحب ٹھیکہ دار کے پتر بھشبدت کا اپنین سنسکار لالہ گیان چند جی اُپ پردھان آریہ سماج نے سنسکار ودھی انوسار کرایا - ایک روپیہ گروکل کو دان ملا - اور ایک روپیہ لوکل سماج کو - سنسکار کرتا کو جو ایک روپیہ دکشنا میں ملا تھا - وہ اُنہوں نے سماج کے حوالے کر دیا -

گورداسپور ۵ - اکتوبر کو شری یان پنڈت پورنانند جی نے لوکل سماج کے پربندھ سے ایک عام گذرگاہ پر ایک پرجوش ویاکھیان دیا جس کا اثر بہت اچھا ہوا -

جلالپور جٹاں : لالہ رام داس جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول کو اُن کے سکول سے علیحدہ ہو کر تعلیم پانے کے لئے میڈیکل کالج میں جانے پر سا ماجک بھائیوں نے ایک عام جلسہ کر کے تمہ کیرتن کے بعد ایک ایڈریس دیا -

جلال آباد (۱) ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء کو گوبند وال کے میلہ سے واپس آتے ہوئے پنڈت پرمانند جی نے سماج مندر میں بجا ضری ساٹھ آدمیوں کے ویدک دھرم کی عظمت پر ایک منوہر ویاکھیان دیا - (۲) سماج مندر بننے کی خوشی میں لالہ سندر داس جی پردھان آریہ سماج دھرم کوٹ نے جلال آباد سماج کو ایک جلد گیان پرکاش دان دی - (۳) بتاریخ ۸ - اکتوبر کو لالہ ریکھی لال سبھاسد سماج کے ماموں زاد بھائی کا چوڑا کرم سنسکار ساٹھ ستر منتری پرشوں کی حاضری میں سنسکار ودھی انوسار ہوا - حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا - ایک روپیہ لوکل سماج کو دان ملا - لڑکے کے ماتا پتا امرتسر سے پورا ایک ریتی سے سنسکار کرانے کے لئے آئے تھے -

موضع پائی خیل تحصیل میانوالی میں بتاریخ ۲۲ - اکتوبر بابو گنپت رائے اسسٹنٹ الیکٹرلائن ماڑی انڈس ریلوے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - لوگوں پر بہت ہی عمدہ اثر ہوا حاضرین کا پرتی بھوجن سے ستکار کیا گیا - بابو صاحب نے گروکل میں بھی دان دینے کا وعدہ فرمایا بالک کا نام ودیا دھر رکھا گیا -

بیانمیر آریہ سماج لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ سماج مذکور کا ان کے نہایت ہی جانفشانی سے سماج کا کام کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتا ہے

مہاشہ لالہ مہر چند صاحب پٹواری غازی پور ممبر سماج ہذا کی دھرم پتنی بیمار ہو گئی تھی - اب ایشور کی کرپا سے تندرست ہے - لالہ صاحب نے اثناء بیماری میں ایک مادہ گاؤ واسطے دودھ بہم پہنچانے کے گرو کل کو دان کی ہے - شکریہ پرتی ندھی سبھا میں لکھا گیا ہے - کہ جلد منگوا لیویں -

مردان چودھری لال چند صاحب فرسٹ الفنٹری پنجاب نے اپنے لڑکے لالہ بیچند جو آریہ سماج مردان کے اپ پردھان ہیں - اُن کی شادی کی خوشی میں مبلغ ۵۰ روپیہ حسب ذیل دان دئے - سماج فنڈ ۱۰ یتیم خانہ فیروزپور ۱۰ کنیا اناتھ آلیہ جلندھر ۱۰ - لو رنجیب اکٹی کے مبلغ ۲۰ روپیہ سپوا میں سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ارسال کر دئے ہیں - سماج ہذا چودھری جی کا تہ دل سے دھنیہ واد ادا کرتا ہے -

جلال آباد سے منتری سماج کہتے ہیں (۱) گوبند وال نواسی لالہ گردھاری لال نے اپنے تایا کے دیہانت پر جن کا مرتک سنسکار ویدک ہوا تھا - مبلغ تین روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیا لوکل سماج ۱ - ویدپرچار فنڈ ۱ گورو کل ۱ جس کا سماج از حد مشکور ہے - (۲) لالہ نر سنگھ داس جی کے پتر کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا جنہوں نے مبلغ تین روپیہ لوکل سماج ۱ کنیا اناتھ آلیہ ۱ وید پرچار فنڈ ۱ ویدک سماج کو دان دئے اُن کا بھی مشکور ہے -

سہارنپور کے ضلع میں ایک پنڈت ارجن جی شرما بہت بڑے پورانک خیال کے تھے اور عقیدت سے کام ہمیشہ کیا کرتے تھے - اور سیانے جی بھوت پریت وچوڑیل مسان وغیرہ کے بھی منتر جنتر کیا کرتے تھے - پنڈت جی کی جیوکا انہیں کاموں پر تھی - اب کچھ دنوں سے اُنہوں نے آریہ سماج کے ستیارتھ پرکاش وسوامی جی کو خوب سمجھ کر ویدک دھرم قبول کر لیا ہے - اور سماج کے سبھاسد ہو گئے ہیں - پہلے ان کو سانگ تماشا دیکھنے کا بہی شوق تھا - اب اُنہوں نے سب پاکھنڈ چھوڑ دئے - اور بھجن منڈلی بنالی ہے جسے بھجن سبھی ویدک دھرم کے انوکول ہوتے جاتے - وہی گاتے ہیں - جن مہاشیوں کو کسی آنند اُتسو میں بھجن منڈلی کی ضرورت ہو مجھ سے خط و کتابت کریں - اور تاریخ اُتسو سے پندرہ روز پیشتر مجھے اطلاع دیویں -

راولپنڈی سماج نے اپنا سماج مندر مسمی گنگا چودھری شیر سنگھ سے بلا اخراجات خرید کر لیا ہے -

جلسہ آریہ سماج کوٹ اددو کا ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ دسمبر کو نیت ہوا ہے - مگر کیرتن ۲۳ دسمبر کو ہوگی

از پردھان شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

دہلی دربار اور ہمارا فرض

آریہ پرش حیران ہوں گے کہ اتنے بڑے کام کے لئے شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے اس وقت تک خاموشی ہو رہی ہے۔ آپ کو یہ تو معلوم ہوگا کہ پہلے پہل بمبئی سے واپس آتے ہوئے میں اپنے معزز بھائی ڈاکٹر پرمانند صاحب سرجن ڈنٹسٹ وحال وائس پریذیڈنٹ شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ہمراہ لے کر دہلی گیا تھا اور چار روز تک بارہ سے چودہ گھنٹے تک روزانہ کام کرنے اور گھومنے کے بعد ایک جگہ تلاش کر کے اسکے حاصل کرنے کے واسطے ہی آریہ سماج دہلی کے معزز پردھان رائے صاحب لالہ گردھاری لال صاحب وکیل کو مقرر کر آیا تھا۔ کچھ قسم پیشگی بھی اپنی ذمہ واری پر دے آیا تھا۔ کیونکہ ابھی تک سبھا نے اپنے جنرل اجلاس میں دربار دہلی پر پرچار کرنے کے واسطے کچھ فیصلہ نہ کیا تھا۔ انترنگ سبھا نے سوال جنرل اجلاس میں بھیج دیا تھا۔

۲۱ اکتوبر کو ایشور کی کرپا سے شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اس وشواس پر کہ آریہ سماجیں خاص طور پر اس کار عظیم کے واسطے چندہ ویکر سبھا کی سہائتا کریں گی۔ اور نیز کہ شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پشچموتر دیش خصوص اور دیگر آریہ پرتی ندہی سبھائیں بالعموم معقول رقم اور امداد ہر قسم دیتی رہیں گی فیصلہ کیا کہ دہلی دربار کے بے نظیر

اور سب سے بڑے موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھویا جاوے

اور اس کے لئے **پانچ ہزار کی رقم** انترنگ سبھا کو خرچ کرنے اور سماجوں اور آریہ پرتی ندہی سبھاؤں سے وصول کرنے کے لئے اختیار دیا۔ جنرل اجلاس کے دوسرے تیسرے دن داس بوجہ زیادتی کام کے بیمار ہو گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے منصبی کام اور بیچ کے اتنت آ پڑے تھے۔ کہ اس معاملہ میں ۲۲ تک کچھ نہ کر سکا۔ ۲۲ تاریخ کو ناگہانی میرے گھر میں ایک میرے عزیز رشتہ دار کو پلیگ پڑ گیا۔ اور گھر میں پیچھے بعد دیگرے کیا یک چار بیمار ہو گئے۔ اور ان پر پلیگ کا تو زبردست اثر ہوا تھا ایشور کی کرپا سے سب راضی ہو گئے۔ اور میں اب اپنے مکان میں بیٹھ کر باقاعدہ کام کرنے لگ گیا ہوں۔ اگرچہ رات کو اب بھی اپنے بھائی لالہ متھرا داس جی کے پاس سوتا ہوں۔ ان دنوں کے لئے میں پبلک سے معافی مانگتا ہوں اس سال میں جاتی دفعہ میں نے لالہ منشی رام جی سے عرض کی تھی۔ کہ وہ دہلی دربار کے لئے مضامین اخبار میں لکھیں۔ اور اپنی جادو بھری تحریر سے لوگوں کے دل اس بڑے دھرم یگیہ کی پورتی کے لئے سہائتا دینے کے لئے پریریں۔ لیکن انہوں نے مجھے قریب ایک ہفتہ کے بعد لکھ دیا۔ کہ گروکل کے کام سے وہ ابھی فرصت نہیں سکتی۔ اور اسلئے وہ میرے لئے کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ ان کے ایسا کہنے سے میرا دل اور بھی گھبرا گیا۔ لیکن میرے اندر سے برابر آواز آتی ہے کہ حوصلہ رکھو۔ ایشور کرپا سے دہلی دربار پر سب انتظام بڑا اعلے درجہ کا ہوگا۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پشچموتر دیش کے اندور وودوان وائس پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان سے میں آخیر ماہ اگست میں ملا تھا۔ اور میں نے ان کی سیوا میں عرض کی تھی۔ کہ اس دربار پر تمام اشیاء کا بہم پہونچانا اور دہلی دربار کا بالکل انتظام کرنا اور اصل ان کا فرض ہے اور کہ ہم ان کی سہائتا بنا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تو میرے وودوان اور دھرم رشیل بھائیوں نے بڑے پریم سے ہر طرح سے امداد دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

بس اب وقت آگیا ہے

دہلی سے واپس آکر میں متعدد تار و خطوط رائے صاحب لالہ گردھاری لال جی کو بھیجتا رہا ہوں اور ان سے پریرنا کرتا رہا ہوں

کر جگہ کی تجویز کریں۔
آخر کار میں نے اپنے لائق بھائی لالہ متھراداس صاحب پوری کی سیوائیں پرارتھنا کی۔ کہ وہ دہلی جاکر زمین کا فیصلہ کرا دیں یہ اماتا کا شکر ہے۔ کہ زمین تو ایک ہزار تک ہمیں ملنے کا خیال تھا۔ وہ لالہ متھراداس صاحب کے تشریف لے جانے اور رائے صاحب لالہ گردھاری لال صاحب کی کوشش سے پانچ روپیہ میں مل گئی ہے۔ اور یہ جگہ ایک ایسے عام موقع پر واقعہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو دربار دہلی

دیکھنا چاہے گا وہ ضرور وہاں سے گذریگا

اس جگہ کے ٹھیکہ کرانے کے لئے قریباً پانچ روپیہ اور صرف ہوگا میں شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتر دیش کی سیوا میں پہلے سے دریوں شامیانوں خیموں اور قناتوں کے اکٹھا کروانے کے لئے پرارتھنا کر چکا ہوں۔ آشا ہے۔ کہ پشچم اتر دیش کے مختلف آریہ سماجوں کے معزز رکن اس کام کو اپنا فرض سمجھیں گے۔ کہ دہلی دربار کے موقعہ پر آریہ دھرم کا پرچار بڑے زور و شور سے ہو سکے اور ہماری آواز بڑے بڑے مہاراجوں سے لے کر ایک چھوٹے سے چھوٹے مزدور کے کان تک پہونچ سکے غرضکہ کل آدمی کے لئے دھن آکٹر اور جملہ تعلقہ داران و روسا و راجگان کو آریہ دھرم کی طرف راغب کرنے اور ویدک دھرم کے پاک اور زندگی بخش تعلیم کو قبول کرانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقعہ ہاتھ نہیں آویگا

دہلی سے سو کوس تک کی گرد اگرد کی سماجیں سمجھ لیں کہ اگر انتظام میں کچھ نیونتا رہی تو انکی ذمہ وار وہ ہونگی۔ یکصد شامیانے دو صد دریاں۔ یکصد قنات چار صد کورسیاں یکصد لیمپ و لالٹین۔ پچاس بڑے برتن کڑاہ و بلٹوہی وغیرہ چار عدد گھوڑے گاڑیاں اور چار بیل گاڑیاں

علاوہ پچاس مزدوروں کے ہمیں فوراً درکار ہیں آریہ سماجہائے مذکورہ بالا اور شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پشچموتر دیش کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ اس درخواست کے پڑھنے کے دس دن کے اندر اندر جسقدر شامیانے و تمبو وغیرہ اشیاء ضروری ہو سکیں وہ لالہ متھراداس صاحب پوری کے نام پر دہلی میں بھیج دیویں۔
میں آپ صاحبان کو بڑی خوشی سے مطلع کرتا ہوں کہ

لالہ متھراداس صاحب پوری منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے

میری پرارتھنا کو سویکار کرکے اس بڑی ذمہ واری کے کام کو پورا کرنا سویکار کرلیا ہے۔
اور نیز میرے معزز بھائی لالہ گنگا رام صاحب سب اوورسیئر افریقہ والے نے بھی دہلی جاکر اس کام میں امداد کے لئے اپنی خدمات شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپرد کی ہیں لالہ متھراداس صاحب بتاریخ ۹ دوپہر کو دہلی پہونچ جاویں گے۔ جملہ خط و کتابت متعلقہ پرچار دہلی

لالہ صاحب موصوف

ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔ اور اسی پتہ پر کل اسباب روانہ دہلی کرنا چاہئے۔
لالہ متھراداس صاحب پوری منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

سنٹرل ویدک دھرم پرچار دہلی

راقم سب آریہ بھائیوں کا سیوک ... رام ...
پریذیڈنٹ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا ...

...ب آریہ بھائی شامل جلسہ ہو کر مشکور فرماویں
...کہ مہاشہ جیمنی جی منشا لاد ھیش ملتان
...لا دیو پرشاد جی حلب پر نواسی اور لالہ
...لال جی بجھنک ملتان نواسی اور مہاشہ
...رام جی بجھنک جام پور نواسی - اور پنڈت
...پرشاد جی سابق اپدیشک پرتی ندھی سبھا
...پنجاب وال ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے
...تے نویدن کیا جاتا ہے ۔

سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور

...ن ۱۹۵۹ گم رکھنا تسی دیکھو وہ دست دار اور کشمی بانکی بیچ ہو
...مفصل کے آریہ بھائیوں کی سیوا میں سوچنا نویدن ہے
...کہ تاریخ ۲۸-۲۹ و ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۲ کو آریہ سماج لاہور کا
...سالانہ اتسب بڑی دھوم دھام سے سابق سال کی
...طرح لنگے منڈی دائرہ گیس کے وسیع میدان میں ہوگا
اس سال خاص طور پر اردو سے بھجن منڈلیاں
...اپدیشک بلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے - امید کی جاتی ہے
...کہ ایشور کی کرپا سے نہایت کامیابی اور رونق
...سے انجام ہوگا - حکام ریلوے نے گذشتہ سال کی طرح
...ریل کا نصف کرایہ کر دیا ہے - اور اسباب کی کھلی
اجازت دیدی ہے مگر مستورات - بچے ملازم وغیرہ
...دیگر ناتقیں جب سیکرٹری لاہور سماج کے سرٹیفکیٹ
...پیش کرنے پر دوم درجہ - درمیانہ درجہ و تیسرا درجہ کا
صرف ایک طرف کا کرایہ دیکر دو طرف کا ٹکٹ حاصل کر سکینگے
...بشرطیکہ ایسے اصحاب لاہور سے پچاس میل پر سے تشریف
لاویں - مثلاً امرتسر و گوجرانوالہ والے اصحاب
اس رعایت سے مستفید نہیں ہو سکتے - پس جملہ آریہ
مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ ضرور اس
دھرم میلہ پر تشریف لاکر ممنون فرماویں - اور اپنے
...اپنے سماجی بھجن منڈلیوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش
کریں - واضح رہے کہ اسوقت تک لاہور میں کسی قسم
کی بیماری پلیگ نہیں ہے - اور امید کی جاتی ہے کہ
...ایشور کی کرپا سے طاعون ملعون کا ظہور نہیں ہوگا
...کسی خوف کے آریہ بھائی اس سال اتسب پر

. . . .

شامل ہو کر خود مستفید ہوں اور جلسہ کی رونق بڑھاویں - مفصل سماجوں کے منتری مہاشیوں کی سیوا میں یہ بھی گذارش ہے کہ وہ بہت جلد اس امر کی اطلاع راقم کے پاس بھیجدیویں کہ انکے ہاں سے کب اور کسقدر تعداد آدمیوں اور استریوں کی شامل ہوگی - اور کتنے اشخاص کیلئے سرٹیفکیٹ نصف ٹکٹ کے لینے کی ضرورت ہے - یہ بھی واضح رہے کہ ایک سرٹیفکیٹ پر ۱۵ یا اس سے زیادہ کے نام آ سکتے ہیں - نصف حصہ سرٹیفکیٹ کا واپس آنا چاہئے

دفعہ — ایک

اطلاع

لالہ چانن مل جی آنریری اپدیشک دیانند اناتھ آلئے اجمیر کی سہایتا کیلئے ۱۰ نومبر میں پنجاب میں کام شروع کر گئیے - سب مہاشے یتھا شکتی سہایتا دیں روپ دھن ہمنڈ اسے کام شروع کیا جاویگا - آپکے

المشتہر - ایم - ای - ایل - ایل - جے لعل منتری دیانند اناتھ آلئے اجمیر

دفعہ — ایک

لاہور آریہ سماج کے اتسب کے موقعہ پر کثیر التعداد ٹکٹوں کی قیمت نصف کر دیگئی ہے جس مہاشہ کو ضرورت ہو - ٹکٹ بھیجکر فہرست منگا سکتے ہیں - سوامی جی کا فوٹو جو ولایت سے چھپ کر آیا ہے - جی ۸ x ۱۲ کو ملیگا جسپر سفید کپڑا اور رول لگی ہوئی ہے بجائے ۱۲ کے ۸ کو - پرتاپ کمپنی آریہ سماج وچھووالی لاہور

دفعہ — ایک

آریہ سماج لائلپور کے لئے ایک یوگیہ اپدیشک جو کہ ویدک سدھانت سے بخوبی واقف - شدہ آچرن اور شانت طبع ہو ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت دیگی - سفر خرچ - مکان رہائش مفت درخواست بہ تصدیق منتری آریہ سماج ۲۰ - نومبر تک آنی چاہئیں
ہتے جند ارام منتری آریہ سماج لائلپور

نئے تحفے
قابل دید کتابیں
برائے فروخت
موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر

سیح مذہب کا فیصلہ بدھ دھرم ہے	اردو	١٠/
پارسی مذہب کا مخزج ویدک دھرم ہے	"	٥/
سنسکرت زبان کی عظمت	"	٢/
سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی	"	٣/
معدن التہذیب	"	۴/
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی	"	١/
حیرت انگیز واقعات	"	١/
سندھیا منظوم	"	١/
بہارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول	"	۴/
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی	"	١/
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ	"	۴/
حصہ چہارم اور حصہ پنجم اور حصہ ششم ہفتم ہشتم و نہم زیر طبع ہیں		
ثبوت تثلیث وید	"	۴/
تصدیق صداقت دھرم آریہ	"	٣/
سوال میں سبجکٹ کمیٹی	"	١/
ستیہ دھرم پرچارک پر پھیلائے گئے لائبل کیس	"	١/
" " از ویدک یتر آلئے اجمیر	ہندی	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	اردو	٣/
اپنشد نجبری	"	٥/
تماکو	"	١/
سائیکہ کارکا	"	١/

آریہ درشن یونانی فلاسفی - مہر بانو نوشیروان عادل کی پوتی او وافت کمراز شگت دھرم اردو - فقہ اہل ہنود و اہل اسلام بیچ توافق زیر طبع ہیں -

المشتہر بستی رام آریہ اسسٹنٹ مینیجر مطبع ہٰذا

ویدانت درشن

مع تفسیر ویدانت بھاشیہ

ناظرین! جن کو جیوبرہمہ کی بابت غور اور فکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہمہ ودیا کے شائق ہیں۔ اور برہمہ ودیا کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں ادویت باد کے اول پرچارک سوامی گوڑپاد آچاریہ جی تھے۔ ان سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت باد ۔ متھیاباد۔ یا برہمہ باد کا کوئی چرچہ نہ تھا جب کہ پورانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدّھانت ہی نہ تھا۔ توجیہ چوکیے ہوتا۔ پورانے رشی مہرشی اشنہ ورجیہ کے آستک تھے۔ ان کو ادویت بادی متلاشی ان پر اتہام لگاتا ہے۔ پھر دان شنکراچاریہ کے زمانے سے اس سدّھانت کا زیادہ تر چرچہ ہوا۔ جس وقت انہوں نے مصنوعی بیراگ کا اُپدیش کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا زیان کر کے ایشور سے بیمکھ ہوگئے۔ انسان ایشور کے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گہرے اور تاریک غار میں گر جاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے۔ کہ اس پوشیدہ آستک باد کے کھنڈن (تردید) کیا اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ انسان کے دلوں پر ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے آتم ہرکش کو مضبوط بنا کر مار تک کے ہوپ پھل لانے کے قابل بنایا جاوے۔ سو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہماری ویدانت درشن نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی لیکن مہرشی بیاس جی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جب کہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس کلام کے شروع کرنے میں مدد دے کر مشکور فرمائیں تین ماہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاوے گا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہوگئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداران کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ کا اور کاغذ رائل بیجی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے تحریر کی ضرورت نہیں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں زائد ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ (۱) اس تفسیر کے بنانے میں جگہ شری پنڈت آریہ ورت جی سرسوتی نیائے بھوشن ٹیکہ دھیاپک گروکل سکندرآباد اور شری پنڈت گنگا دت جی شاستری ٹیکہ دھیاپک گروکل کانگڑی ہریدوار۔ و دیگر ودوان متردوں اور دوستوں سے کام لیا جاوے گی۔ اور شری پنڈت لالہ منشی رام جی گورو کل کانگڑی ہریدوار اس کی پڑتال کر دیں گے۔ ساتھ ہی ان کی رائے بھی گرنتھ پر شائع کر دی جاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کے شائع کرنے کے لئے بہت سے گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اس کی تیاری کے لئے بہت سا مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کی جاوے گی۔

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے۔ یہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہوگی۔ حروف اور لفظوں کا خیال رکھ کے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک تعلقات دکھلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاو دکھلایا جاوے گا۔ اس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی درج ہوں گے۔

المشتہر

بھیم سین شرما گورو کل کانگڑی ہریدوار

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

مطبوعہ ۳۰ کاتک سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شکروار جالندھر شہر | نمبر ۳۴

قواعد اخبار

اکثر احباب بذریعہ خط کے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب پہلا پرچہ بذریعہ وی پی ایبل چندہ کا ان کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ تو فوراً واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے ہم کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے اس لئے آئندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام اخبار بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے ہرگز جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

اشتہارات کے نوٹس جب پبلک کو ... میں پہنچانا ... ہو ایسے درج ہونگے

شرح چندہ اخبار فی سال

درجہ خریداران	چندہ سالانہ پیشگی	چندہ سالانہ بعد الحصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات بمد فی پہلو

انداز جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے شرح فی سطر کالم شمار کرکے لی جائیگی

کل اجرت پیشگی آنی چاہیے۔ ذیل کی تاریخ یا مضمون تبدیل ہوسکتے ہیں۔ ... جیسا کہ ...

المشتہر ... اسسٹنٹ منیجر

جلسہ آریہ سماج لاہور

سنت سکام برکتھا تلسی ڈر لبھ دو
سنت وار اوپن لکشمی پاپی ہی ہو

مفصل کے آریہ بھائیوں کی سیوا میں سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ تاریخ ۲۸-۲۹ اور ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سابق سال کی طرح ... منڈی میں وا ... ورکس وسیع میدان میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس سال خاص طور پر اور دور دور سے بھجن منڈلیاں و اپدیشک بلائے جانے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ جلسہ ایشور کی کرپا سے ...

رونق کے ساتھ ہوگا۔ حکام ریلوے نے
گزشتہ سال کی طرح ریل کا نصف کرایہ کر دیا
ہے۔ اور اس بات کی بھی اجازت دے
دی گئی ہے۔ کہ مستورات و بچے۔ ملازم
و دیگر شائقین جلسہ سکرٹری سماج کے
سارٹیفکیٹ پیش کرنے پر دوم درجہ
درمیانہ درجہ وتیسرا درجہ کا طرف
ایک طرف کا کرایہ دے کر دو طرف
کا ٹکٹ حاصل کر سکیں گے۔ بشرطیکہ
ایسے اصحاب لاہور سے پچاس میل
پرے سے تشریف لاویں گے۔ مثلاً امرتسر
و گوجرانوالہ والے اصحاب اس
رعایت سے مستفید نہیں ہو سکیں گے
پس جملہ آریہ مہاشیوں کی سیوا میں
نویدن ہے۔ کہ وہ ضرور اس دھرم
میلہ پر تشریف لاکر ممنون فرماویں
اور اپنے اپنے سماج کی بھجن منڈلیاں
بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں
واضح رہے۔ کہ اس وقت تک لاہور
میں کسی قسم کی بھی بیماری پلیگ نہیں
ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ایشور
کی کرپا سے طاعون ملعون کا ظہور
نہیں ہوگا۔ بلا کسی خوف کے آریہ بھائی
اس مہاں اتسب پر تشریف لے آویں
اور شامل ہو کر خود مستفید ہوں اور جلسہ کی
رونق کو بڑھا دیں۔ مفصل سماجوں کے
منتری مہاشیوں کی سیوا میں یہ بھی گذارش ہے
کہ وہ بہت جلد اس امر کی اطلاع راقم کے پاس
بھیج دیویں کہ ان کے ہاں سے کب اور کس قدر تعداد
آدمیوں اور استریوں کی شریک جلسہ ہوگی اور کتنے اشخاص
کے لئے نصف ٹکٹ کی ضرورت ہے۔ یہ بھی واضح رہے
کہ ایک سرٹیفکیٹ پر دس یا اس سے زیادہ آدمی آسکتے ہیں
[illegible]

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ سماج کی موجودہ حالت پر چند خیالات

ساہوکار ہر سال کے خاتمہ پر اپنی بہیات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اور اگر انہیں اپنے انتظام میں کچھ گڑبڑ دکھائی نظر آتی ہے۔ تو اسے درست یا پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح پر کہ کوئی معمولی سے معمولی کارخانہ بھی بغیر سالانہ پڑتال اور درستی کے قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پر منشیہ سماج کا کوئی فرقہ بھی واقعی زندہ نہیں رہ سکتا اگر اس کے ممبر بندہ اور اسکی حالت کی سالانہ پڑتال نہ کی جائے۔ اور آریہ سماج کا بھی اسی اصول پر عمل رہا ہے۔ اور اسکے وچارشیل پرش (باوجود عوام کی عدم توجہی کے) وقتاً فوقتاً اس کی حالت اور رفتار کی پڑتال کرتے رہتے ہیں۔

یوں تو مختلف آریہ سماجوں کے سال مختلف تاریخوں سے شروع ہوتے ہوئے مختلف تاریخوں پر ہی ختم ہو کر ان ان آریہ سماجوں کے سبھا سدوں کو اپنی حالت پر سوچنے کا موقع دیتے ہیں لیکن عام طور پر آریہ سماجوں کی مجموعی طاقت کیلئے اگر کوئی سال کا آغاز ہو سکتا ہے۔ تو وہ دیوالی کا دوسرا روز ہے۔ اور کوئی تاریخ سال کے خاتمہ کی ہو سکتی ہے۔ تو وہ رات ہے جسمیں کہ موجودہ آریہ سماج کا بنیاد رکھنے والے رشی نے اپنا مشن پورا کر کے اس فانی جہان سے کوچ کیا تھا۔ پیارے ناظرین! دیانند کو ان فانی مادی چولا چھوڑے ہوئے انیس برس گذر چکے۔ اس عرصہ میں آریہ سماج کے اندر کتنے انقلاب آئے اسپر کسقدر آفتوں کے پہاڑ ٹوٹے۔ اسے کن کن مشکلات کے اندر سے گذرنا پڑا۔ یہ سوالات ہیں۔ جن پر آپ صدہا بار غور کر چکے ہیں۔ لیکن کیا آپ نے ان سوالات پر غور کرنے کے بعد کبھی ہی اپنی موجودہ حالت کا اپنی گزشتہ حالت کے ساتھ مقابلہ کیا ہے؟ اگر نہیں تو آؤ ہم سب ملکر وچار کریں کہ آیا

ہم نے اُنتی کی ہے یا اونتی

میرے کانوں میں چاروں طرف سے آواز آ رہی ہے۔ کہ بجائے ترقی کے آریہ سماج نے تنزل کیطرف قدم بڑھایا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ گو مردم شماری کے لحاظ سے گذشتہ دس برسوں میں تعداد کی کچھ زیادہ ترقی نظر نہیں آتی تاہم ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ اگر شمار کنندگان تعصب سے بری ہو کر جملہ آریہ سماجیوں کو آریہ لکھتے تو ان کی تعداد اسوقت کی لکھی ہوئی تعداد کی نسبت چوگنی ضرور ہوتی۔ تبدیلی خیالات کے لحاظ سے ہمیں بطور امر واقع کے معلوم ہے کہ اسوقت ہندو سوسائٹی کا تقریباً ½ حصہ رشی دیانند کے سدہانتوں کی طرف جھکا ہوا ہے دولت کے لحاظ سے آریہ سماجک انسٹی ٹیوشنوں میں اسوقت مقابلہ پیشتر کے زیادہ تر دولت نظر آتا ہے۔ ہون بھی زیادہ ہوتے۔ اور ویدک سنسکاروں میں بھی ترقی ہے۔ پھر حیرانی ہے کہ باوجود ان آشکار ترقیوں کے کیوں ہر ایک وچارشیل ویدک دھرم والے کے منہ سے بیاختہ یہ کلمات نکل پڑتے ہیں۔ کہ "ہم آریہ سماج کی ترقی بند ہے" آریہ سماج کی موجودہ حالت کو تنزل کی حالت کہنے میں تامل ہو۔ لیکن اس میں کس کو تامل ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے

ظاہری نمائشوں سے آریہ سماج کے ممبر آریہ سماج کے ممبر غیر آریہ سماجیوں کو دھوکے میں ڈال سکتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں کی نظر وہ کو کوئی دھوکہ نہیں دیسکتا۔ کیونکہ ہر ایک آریہ سماجسٹ پرش اپنے انتہ کرن کی حالت سے دوسروں کی حالت کا کیسقدر اندازہ لگا سکتا ہے جن لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ

آریہ سماج کی ترقی بند ہے

میرا انکے ساتھ اسلئے اتفاق ہے۔ کہ میں اسوقت آریہ سماجیوں کے اندر دہرم کے لئے وہ اتساہ اور پریم نہیں دیکھتا جو کہ پہلے نظر آتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کی مجموعی ظاہری حالت بہ نسبت پیشتر کے ترقی پذیر نظر آتی ہے۔ لیکن انکے اندر وہ ترقی نہیں ہے۔ جس کے لئے کہ اسی سماج کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ رشی دیانند کی تحریر کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی خاص مت یا پنتھ کو بڑھانے کی غرض سے نہیں۔ بلکہ سنسار کے شاریرک، آتمک، اور سماجک سدھار کی غرض سے انہوں نے اس سماج کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن کیا محض تعداد انسانوں کی یا دولت وثروت کی ترقی کو آریہ سماج کی ترقی کہہ سکتے ہیں۔ میری رائے میں جب تک کہ انسانوں کے جسموں یا آتماؤں کی حالت بہ نسبت پیشتر کے زیادہ تر مضبوط اور پاک ہونا شروع نہیں ہوتی تب تک یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کہ آریہ سماج نے ترقی کی منزل میں پہلا قدم بھی اٹھایا ہے۔

آریہ سماجک سالانہ جلسے

لاہور آریہ سماج	۲۸-۲۰ نومبر ۲-۳ دسمبر
سیوہارا ضلع بجنور	پنڈت گنپتی جی کوہستری
جلندھر شہر	مہاشے جگت رام جی / ۲۵-۲۹ دسمبر

آتمک نظارے

میری کانوں کی سب شکتیاں آپ کے ارپن ہوں

جب میں نے اپنے کان بنائے ہی نہیں۔ جب میں انکی اندرونی باریکیوں کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ تو پھر میں اُن سے ٹھیک کام کیسے لے سکتا ہوں ؟ ہے سارے جہان کے بنانے والے! آپنے کانوں کو بنا کر اُنکے اندر شبدوں کو اندر پہونچانے کی شکتی دی۔ پس سوائے آپ کے اور کون جان سکتا ہے۔ کہ اُنکا مقصد کیا ہے۔ کیا یہ کان مجھے اسلئے دیئے گئے تھے۔ کہ میں لوگوں کی نندا چغلی اور بدگوئیاں سُنوں ؟ کیا آپنے یہ حیرت انگیز تیتر مجھے اسلئے بخشا تھا۔ کہ میں اس سے بدچلن عورتوں اور آدمیوں کی آوازوں اور کلاموں کو اپنے اندر جاذب کروں ؟ پرماتمن! میری سمجھ میں کب آ سکتا ہے کہ اس اپور شکتی کے دان کرنے سے آپ کا کیا مطلب تھا! اسے تو آپ ہی جان سکتے ہو۔ میں مورکھ منش۔ اسے کیا جان سکتا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں اپنی زبان کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ یہی کارن ہے کہ میں اسکو جھوٹ اور دغابازی سے کلنکت کرتا ہوں دیا مئے! میرے کانوں کی سب شکتیاں آپ کے ارپن ہوں میں تو بیچ بروئے سے بارہا یہی کہتا ہوں۔ لیکن پھر بھی اپمان آ رہا ہے۔ اسلئے درود تاکہ میں اپنے کانوں کو آپ کی آگیا بغیر کسی کام میں بھی نہ لگنے دوں

دُکھ اور سُکھ دونوں کا پیدا کرنیوالا انسان ہی ہے

نیم پورک چنتا ہوا اچھا بھلا کام کر رہا ہوں۔ کسی قسم کی جسمانی یا دماغی شکایت نہیں ہے کام بھی سب بھلی پرکار کر رہا ہوں۔ بارہ گھنٹوں کا دماغی کام بھی تھکا نہیں سکتا۔ میرے ہمدرد پہونچتے ہی اور کام کی حالت دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں ” اہ! کیا

لینا چاہئے۔ آؤ آج دور کی سیر ہو“ جواب دیتا ہوں کہ روزانہ صبح کی ورزش مجھے تندرست رکھنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن وہاں سنتا ہی کون ہے۔ وہاں تو ہمدردی کی دُھن لگی ہوئی ہے۔ زبردستی اُٹھا لیتے ہیں۔ نشیبر یوجن پھر من شروع ہوتا ہے۔ واپس ہوتے ہوتے روز سے زیادہ بھوک معلوم ہوتی ہے لیکن اس جاڑے کے موسم میں بھی پیاس کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ شیتل گنگا جل کا گلاس چڑھایا۔ ذرا سی شانتی ہوئی۔ لیکن خوف ہوا کہ مبادا نقصان نہ کرے۔ نیم حکیم بھی پاس موجود ہیں۔ صلاح دیتے ہیں کہ آج ٹھنڈ کھا لو۔ ہاضمہ درست ہو جائیگا۔ کمزوری کی حالت میں اُن کی صلاح مان لیتا ہوں۔ پھر بھی ضرورت سے زیادہ کھا لیا جاتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ زیادہ روشنی کے لئے لیمپ اور مٹی کے تیل کی شرن لیتا ہوں۔ پھر نیند کہاں! رات کروٹیں لیتے لیتے کٹ جاتی ہے۔ صبح ہوتے طبیعت خراب ہے۔ ویایام (ورزش جسمانی) مشکل۔ پھر وقت پر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ صبح مکان سے باہر نکلتے ہی ایک دین کھیا دکھائی دیتا ہے۔ کرودھ میں دگدہ ہو کر اُسے باہر نکلوا دیتا ہوں۔ یہی مصیبت کا مارا اسلئے آیا تھا کہ شاید اس نرجن بلش مجھ سے کوئی دوائی اپنی راگ نورتی کے لئے حاصل کرے لیکن مجھے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص خواہ مخواہ مجھے تنگ کرنے کے لئے آیا ہے۔ آگے چلتے ہی وایو کا ایک تیز جھونکا آتا ہے زبان بے اختیار کہتی ہے ” آہ! کمبخت ہوا کو بھی مجھ سے ہی دشمنی ہے۔ اسکو بھی آج ہی چلنا تھا “ آگے چلکر کیا دیکھتا ہوں ایک شانت چہرے والے مہاتما خوش و خرم چلے آ رہے ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی دل گُرگرہ ہو جاتا ہے۔ ” کیا مکار ہے۔ جیسے چہرہ کو کیا شانت بنا ہوا آتا ہے۔ اسے کیوں دُکھ نہیں ہوتا “ آج قدم قدم پر کوئی نہ کوئی سامان میری ناراضگی کا ملتا ہے۔ آخرکار تنگ آکر واپس لوٹ آتا ہوں

ہی نیند آتی ہے۔ صبح وہی براہم مہورت میں نیند کھلتی ہے۔ آؤ ٹھیک وقت لیکر شوچ کو جاتا ہوں۔ ویایام کا خوب آنند آتا ہے۔ گو آلسیہ پہلے ہی ہے۔ لیکن اچھیا کے پربل ویگ سے اُسے دور کر کے ویایام کو پورن کرتا ہوں۔ اب گنگا کی طیاریاں ہیں۔ ابھی تک تارے ٹمٹما رہے ہیں۔ ہوا زور سے چل رہی ہے۔ لیکن شریر اس سے آنندت ہو رہا ہے۔ گنگا کے کنارے پہونچتے ہی رتوانن سے علیحدہ ہو اور کلا وغیرہ کرکے میں گنگا میں کود پڑا۔ کیسا سرد پانی ہے! لیکن بدن ملتے ہی ساری سردی بھاگ جاتی ہے۔ بدن میں تازگی اور پھرتی ہے۔ کپڑا اوڑھ کر بیٹھتے ہی دھیان لگ جاتا ہے اہا! ایشور اپاسنا کا کیسا آنند آتا ہے۔ مجھ پاپی بھی آدھ گھنٹہ کے لئے پربھو کی مہما کے نظارے میں محو ہو جاتا ہے۔ ندی سے اُٹھتے ہی کئی بڑھ کر روگی چیخیں مارتا ہوا سامنے آتا ہے۔ گویا بھی دیتا ہے۔ لیکن آج کچھ من کا بھاؤ ہی اور ہے اگنی ہوتر کو کچھ سمے کے لئے ملتوی کر کے اس کا حال پوچھتا ہوں اور اپنی بڑھیا اوشدھ اُسے دے دیتا ہوں۔ اور پھر اگنی ہوتر کرتا ہوں۔ بیگیشالا سے باہر آتے ہی ایک مہاتما نظر پڑتے ہیں۔ چت اُن سے بڑھ جاتا ہے۔ اُن کو نمسکار کر اپنے ہمراہ لاتا ہوں۔ اور اُن سے بارتالاپ کر کے اپنے آتما کو شانت کرتا ہوں۔ پریہ پاٹھک گن! کیا ایسے نظارے آپ روز نہیں دیکھتے کیا آپ کے اپنے جیون میں ہی ایسے نظارے بیسیوں مرتبہ نہیں دکھائی دیتے ؟ پس دُکھ اور سُکھ کے اُتپن کرنیوالے ہم سبھی ہیں۔ یدی ہم چاہیں۔ (میرا مطلب ہے کہ من بچن اور کرم دوارا چاہیں) کہ دُکھ ہمارے نزدیک نہ آوے تو ممکن نہیں ہے کہ ہم کبھی دُکھی ہوں۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اور ہا ندھکار میں پھنسکر ہمیں یہ بھی گیان

کیا نظر کا لگنا سچ نہیں ہے

...ش کے بارے میں کوئی سندیہہ اُتپن ہو
... اس کی نور تی نہ ہو - بیشک بیتھ رتنہ گیان
... نہیں ہو سکتا - اسلئے یہہ لیکھ آپ کے پتر
... ورت ہونے کے واسطے بھیجتا ہوں - اگر آپ
... اور کافی اُتر ملا تو نہ کیول میرا ہی بلکہ سیکڑوں
... پاٹھیوں کا سنشے نورت ہوگا - جگ بیتی سے آپ
... بی کہنی ٹھیک ہے - دیروز میری کنیا عمر ایک
... سال کو دستر بہوش پہنا کر میرا آدمی ہوا خوری
کے واسطے اُٹھا کر ممباسہ شہر میں لے گیا - جاتے
وقت بالکل تندرست تھی اور دل کو پیاری
اور بھلی معلوم ہوتی تھی - جب واپس آئی
تو تمام رات بخار میں مبتلا رہی اور آج بھی بخار ہے
اسکی ماتا نے فوراً کہا کہ بچہ کو نظر لگ گئی - چونکہ
... ایسا ج نظر کے ڈھکو سلے کو نہیں مانتا اسلئے میں نے
ٹال مٹال کر دیا - مگر چونکہ میرے دل میں بھی سمایا ہوا
تھا کہ نظر لگ سکتی ہے - اسلئے سنشے نورتن کے
واسطے یہہ پتر لکھنا پڑا - میں نے چند روز تک مسمریزم
سیکھا تھا - اور اسوقت ایک جوان لڑکے کو بنا رہ منٹ
میں بیہوش کر سکتا تھا - اور وہ میرا معمول گھنٹہ دو
گھنٹہ تک خراب یا نیند میں پڑا رہتا تھا - مگر وہ نہ
کوئی منتر ہے نہ جادو نہ تعویذ - صرف ایک خاص
طریقہ سے پندرہ منٹ تک معمول کے چہرہ کی
طرف نظر بھر کر دیکھنا اور من سے ارادہ کرنا کہ
... عرصہ تک غفلت ہو جاوے اور اپنے ہاتھوں سے
... پاس کرنے - میں تو اس میں کہ ذرا سا آگے پہونچ کر
ختم کر بیٹھا مگر اُستاد نے بہت سے عجیب غریب کرشمے
... بیان بتلائیں - اور کتب نے لفظ ملتی تو کیا اور
دل گواہی دیتا تھا کہ عموماً ٹھیک ہونگی - چونکہ
تھوڑا سا عمل کرنے سے مجھے یقین ہوگیا ہے -
کہ نظر کا بڑا بھاری اثر دوسری چیز پر پڑتا ہے

اس نظر کے ذریعہ سے بھی ایک راجا ایک
کنگال کے ہوشی بہوت ہو جاتا ہے - اگر کسی شخص
کی قوت مقناطیسی زبردست ہو اور وہ کسی لبھانے والی
چیز کو خود غرضی سے نظر بھر کر دیکھے تو اُسکو نقصان
پہونچ سکتا ہے - اور خصوص معصوم بچّہ پر بہت جلد
اثر ہوتا ہے کیونکہ وہ طاقت مقناطیسی کا مقابلہ
نہیں کر سکتا - نظر کے نظارے ہر روز سیکڑوں
لوگ دیکھتے ہیں - اور نظر بہتر بہار کے نام سے
مشہور ہے - میرے اوپر کی آپ بیتی کو جانے دیجئے
شاید جانے بخار کا کوئی اور کارن ہو - مگر ہر روز
ہزاروں جھگڑے سننے میں آتے ہیں - کہ فلانی چیز
کو جھٹ پٹ نظر کا فلاں اثر ہوا - کیا یہہ سب ایک
سرے سے غلط ہی ہیں - شاید ایسا ہی ہو - مگر جب
تک کہ ایسکے برخلاف دلائل قاطع و برہان وغیرہ
سے ثابت نہ کیا جاوے تب تک میری تسلّی نہیں ہوتی
کیونکہ میں نظر کے نظارے مسمریزم وغیرہ میں
دیکھ چکا ہوں - اگر آریہ سماج نظر کے اثر کو نہیں مانتی
تو کوئی مہاشئے با دلیل پر کاشت کریں - اور اگر
کوئی مسمریزم سے واقف بھائی اُسکا کھنڈن
منڈن کرے تو بہت مناسب ہوگا - اوم شم
لعل چند وہی انسپکٹر پو سٹ ایسٹ افریقہ

دیوتا آریہ ورت اور پشوا فریقہ کا مقابلہ

صحبت اچھی کہائے آگرہ پان
صحبت بُری کٹائے ناک اور کان

صحبت یا سنگت ایک ہی مترادف لفظ ہیں میں
سنگت کو ویسا ہی قرار دیتا ہوں جسکی جڑ بڑی مضبوط
ہے - جہاں ایک دفعہ گڑ بیجا ہے پھر ہٹا دے
چاہو رہی اکھاڑ نہیں سکتا - اسکا پودا ایسا
سندر اور دلکش ہے کہ اگر سنگدل بھی دیکھ لیو
تو کیا مجال اُس کا عیش نوش کرنہ کھاوے - پہلے

کہا یا تو یس بنسرہ دہی جما دیا - میں افریقہ میں
سنگت کے بہت سے انوبھو کر کش جا بجا دیکھے
ہیں - اسکی دو شاخیں ہیں - نیچلی شاخ کا نام کُسنگت
ہے - اوپر کی اونچی شاخ کا نام ست سنگ ہے
بھارت آریہ ورت باشی جو آمیں چالیس ہزار کے قریب یہاں
آئے تھے - کُسنگت روپی نیچلی شاخ پر فوراً اچھل پڑے
کیونکہ اسکے پھل دیکھنے میں اتی سندر موہنی مورت
تھے - مگر جب انکو کہایا تو گولر کا سا مزہ پایا اندر
سے یہہ جواہرات نکلے - شراب خوری - زناکاری - سود
آتشک - قمار بازی - الو کہی جنٹلمینی - حب زر
بے ایمانی - بد معاشی - آوارہ گردی - تنگدستی
حیلہ سازی - شراب خوری کی یہہ نوبت آگئی رہی کہ
کہ اسکے تارک یہاں انگلیوں پر گنے جاتے ہیں -
زناکاری کی بابت صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ
بڑے بڑے تیس مار خاں و مرو ڑ خاں جنٹلمین وشل
و دوار ا بابو کہ جو موچھوں پر تاؤ دینے سے بند نہیں ہوتے
اور مزاج کے اوپر کبھی مکھی کا بیٹھنا گوارا نہیں گذرتا ہے - انہوں
نے افریقہ کی حوروں سے بہشت آچار کرنے سے گریز
نہیں کیا - حالانکہ ان کا کوئی مذہب و دھرم نہیں
پر ایک مردہ جانور ٹرپ کر جاتے ہیں - بدن پر
کپڑا نہیں ہیا - بلکہ بدبو سے مغز پھٹا جاتا ہے -
پھر جو زال و آتشک سے ہسپتال کیوں خالی ہوں - قمار
بازی کا یہہ حال رہا کہ قلیاں کا تو رات دن کا پیشہ
ہی یہی ہے - پر نتو جنٹلمینوں نے ریت وار تعطیل کا
یہہ مشغلہ مقرر کیا ہوا تھا - جنٹلمینی نے بھی یہاں اچھے
پانو جمائے - ایشی ویسی پوشاک کو خفیف حیثیت کے
آدمیوں نے بھی خیرباد کہنا شروع کیا - مگر بابو
لوگوں نے زرا اور ترقی کی - یعنی انگریزی ٹوپی
بھی زیب سر مبارک کر لی - اور فرمایا مسٹر اچھا لفظ ہے
بابو اچھا نہیں ہے - صاحب بننے کا تحت لوگ زر
کر اچھا کام کرتے ہیں - مگر میں پوچھتا ہوں آپکی
واہ و خانی رنگت کہاں جاویگی - حب زر - بے ایمانی
بدمعاشی تو انڈین لوگوں کی جبلی عادت ہے

مگر یہاں ذرا زیادہ تعقل کر دیا۔ ابتدا میں دستکاروں کی وہ سیج دیتی تھی کہ ہزاروں روپیوں کا مال ڈال کر ٹھری بڑی شا میں نکالی تھیں۔ مگر ان تینوں کرتوتوں سے ننگے یا تو فی قدمت نان شبینہ کے محتاج پھر رہے ہیں یہی حال کلیاں وغیرہ کا ہے۔ آوارہ گردی اور تنگدستی کا زور وشور ہے۔ نتیجہ جس کا آخیر جیتنا ہے۔ اب افریقی لوگوں کا حال سنئے۔ پشو وجنگلی تو تھے۔ مگر انتٹ لیٹ وبہشت رہتی ہے۔ فوراً بازیگر کی طرح ست سنگ کی اونچی شالی پر چڑھ گئے اور ناریل کے بیج کی طرح جھٹ پٹ پھوڑ پھاڑ کر نکال کر کہا لیا۔ جس سے یہ جوہر نکلے۔ تعلیم وہنر عقل۔ شیریں زبانی۔ پیار اتھا۔ ایشور بھگتی۔ آزادانہ ترقی۔ ست سنگ کے جوہروں نے دلوں میں عروج پکڑنا شروع کیا۔ اب عمدہ انگریزی بولتے ہیں کتنے سکولوں میں لڑکے لڑکیاں پڑھتے دفتروں میں کلرک مترجم اور دیگر معزز ڈیوٹیاں کرتے۔ جنگلی سے فوج میں بھرتی ہو کر نہایت عمدہ پریٹ کرتے اور بڑی خوبصورتی سے باجا بجاتے ہیں۔ فائر مین اور ڈرائیور بن کر تنخواہیں لیتے ہیں۔ جو سوائے گھاس کے کچھ جانتے نہیں تھے۔ وہ لذیذ سے لذیذ کھانے بناتے اور کھاتے ہیں۔ اور صاحب لوگوں کو کھلا کر رجھاتے ہیں سفید پوش اپنے کرم سے ہی نفرت کرتے ہیں جن کی صدہا پشتوں سے کبھی خدا کا نام سنا بھی نہیں تھا۔ وہ اب گرجا ومسجد میں بھی ارتھنا اور نماز پڑھتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک کام میں روز افزوں ترقی ہے۔ ہیچ میں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ کیا عجب نظارہ ہے۔ دیوتا آریہ ورت پشو بن رہا ہے۔ اب میرے پیشانی ہندو اپنی کرتوت کا فوٹو دیکھ لیا۔ چونکہ اپنے افریقہ ولیش نے اتر دیا تھا۔ کیا کچھ کم شرم ہے۔ کیا ڈوب مرنے میں ابھی کچھ کسر باقی ہے؟

رسائی تک تو پہونچ گئے۔ کیا اس سے بھی کوئی نیچے جگہ ہے۔ کہ جہاں جا کر آرام لوگے ایشور کے واسطے اب تو خواب غفلت تیاگو گدھے اور جنگلی تو آدمی بن گئے۔ مگر تم کچھ بھی پہچانا نہ کرو گے۔ جلدی سنبھلو۔ ورنہ وہ دن قریب ہے۔ کہ جب افریقہ کے جنگلی تمہیر تہو گیں گے۔ اور تم انہیں نیچی کر کے رؤو گے۔ پرماتمن ہماری نواتی بھیانک دشا ہو رہی ہے۔ آپ ہی کرپا کیجئے۔

اوم شم

نیازمند لعل چند ڈپٹی انسپکٹر پولیس شرقی افریقہ

دہلی دربار

آپ کا فرض

کم از کم صد دریاں۔ صد خیمہ جات صد شامیانہ

سوائے بیس گاڑیوں اور گھوڑے گاڑیوں کے ورکار ہیں۔ کرایہ پر تو یہ سامان مل نہیں سکتا۔ اور نہ ہم میں ان کو کرایہ پر لینے کی طاقت ہے۔ شامیانوں کے بنا پنڈال کا بننا ناممکن ہے۔ کرپا جتنی جلدی ہو سکے اپنے علاقہ سے یہ سامان جسقدر ہو سکے کر عاریتاً

دہلی بھیج دیویں۔ پتہ حسب ذیل ہے۔

سیوا میں شریمان لالہ متھرا داس پوری منیجر آرین کیمپ دہلی۔

نوٹ۔ پہلے بجائے آرین کیمپ کے غلطی سے سنٹرل ویدک دھرم پرچار چھپ گیا معاف فرماویں۔

آپ کا سیوک

رام بھجدت پریذیڈنٹ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

دہلی دربار کے متعلق ضروری اطلاع

آریہ سماج کے منتری مہاشیوں اور دیگر آریہ پرشوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر تمبو۔ شامیانے۔ قناتیں۔ گاڑیاں بھیجنے میں دریغ نہ کریں۔ کیونکہ یہہ موقعہ ہے۔ کہ آپ اس بالی برہمچاری کی آواز کو چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے بھارت نواسی کے کان تک پہونچا سکتے ہو۔ ترسیل اسباب وخط وکتابت اس کے متعلق لالہ متھرا داس جی پوری آرین کیمپ دہلی کے نام ہونی چاہئے۔

ہندو سبھی کُلی بن گئے

از مہاشے پنڈت گنگا رام جی سوتھ افریقہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

عرب میں ایک جگہ خاص جزیرہ نزد زنجبار ہے جہاں اب اپنے آدمیوں کا جانا بند ہے۔ اور راج پرتگال کا ہے وہاں ایک عرصہ دراز سے اپنے آدمی گئے ہیں۔ جو ملک کو بھول گئے ہیں ان آدمیوں کی تعداد ہزاروں تک سننے میں آتی ہے۔ یہ لوگ تمام خیالات مذہب سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکہ مدت سے ان کا تعلق انڈیا سے جاتا رہا ہے کسی قوم کا اپنا آدمی جاوے۔ سنا جاتا ہے۔ وہ اپنی بیٹی دیتے ہیں۔ اور مال متاع بھی دیتے ہیں۔ تاکہ وہ وہاں ہی رہ جاوے۔ مدت سے ایسی رسموں کی مٹا میں پھنس کر ملک میں نہیں آ سکتے۔ نٹال کی طرح ان کے مال و دولت سے انڈیا کو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ بہرہ سے آگے نکل کر جنگل میں ہے۔ سماج کو توجہ دینی چاہئے۔ مجھے خیال ہے کہ سماج ابھی غریب ہے۔ اس سبب سے استے بھاری بھاری کام کرنے سے لاچار ہے۔ مگر اگر نٹال میں سماج ابھی پار کھولا جاوے۔ تو سب لاچاریاں مجبوریاں دور ہو جاویں۔ پھر اس طرح سے سب جگہ کی خبر گیری بخوبی ہو سکتی ہے۔ بلکہ پختہ یقین ہے کہ اس بندوبست سے کل روئے زمین پر ستیہ دھرم کا ڈنکا بج جاوے۔ نٹال کی

آب و ہوا سرد ہے۔ اور صحت ور جگہ ہے۔ موسم اُلٹے ہیں۔ یعنی جب ہندوستان میں گرمی ہوتی ہے۔ تو یہاں سردی ہوتی ہے۔ اور جب وہاں سردی ہوتی ہے تو یہاں گرمی ہوتی ہے۔ مگر ٹرنسوال میں بہت ہی سردی ہے۔ اور برف گرتی ہے۔

انگلینڈ کے گوروں کو کچھ بھی مضائقہ نہیں اگر اپنے آدمی وہاں کی عورتوں کو بیاہ لیں مگر یہاں کے دوغلے اسبات کو بہت ہی بڑا جانتے ہیں۔ بلکہ جان سے مار دینے کو کچھ بات نہیں سمجھتے۔ اگرچہ یہاں ایس قدر عورتیں ہیں کہ آدمی سنبھال بھی نہیں سکتے۔ مگر یہ متعصبی و جاہ پیشہ لوگ ایس پر دھیان بھی نہیں دیتے۔ مگر ڈچوں کی عورتیں ٹرنسوال میں کئی اپنے آدمیوں کے پاس ہیں۔ پیدا ہوتے ہی بچوں کو ہندوستانیوں کے برخلاف پڑھایا جاتا ہے۔ اور غدر کا حال وہ اوائل بچپن میں ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان کے بچے ہمارے آدمیوں کو پتھر مارتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ اور کلی کہہ کر پکارتے ہیں۔

اگر کوئی گورا جنٹلمین ایسے موقع پر دیکھتا بھی ہے۔ تو بچوں کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ خوب ہنسی اڑاتا ہے۔

اب میں ٹرنسوال کے پاس جانے کا بندوبست کر رہا ہوں۔ شاید اگر کامیابی ہو گئی۔ تو اوپر جاؤں گا۔ وہاں کا حال اچھا سننے میں آیا ہے۔ وہاں پہونچ کر جو دیکھوں گا۔ اس سے اطلاع دوں گا۔ انڈیا کا روپیہ یہاں کے چار آنہ کے برابر ہے

کیونکہ اپنے روپیہ کے ۱۶ آنے ہوتے ہیں اور فی آنہ پینی کے برابر قیمت میں ہوتا ہے اور شلنگ ۱۲ پینی کا ہوتا ہے۔ اگرچہ شلنگ کا وزن اپنی اٹھنی سے قدرے کم ہوتا ہے۔ مگر انڈیا کے ۱۲ سے چلتا ہے مگر اس جگہ کی پینی جو ادھنی کے برابر ہوتی ہے۔ جو ملک کے ایک آنے کے برابر ہے۔ صرف بعض بعض چیزوں میں ہی اپنے پیسہ کا کام دیتی ہے۔ پس روپیہ اپنا ہر جگہ دام کا ہوا۔ اور ٹرنسوال میں پینی ہی نہیں چلتی۔ اس کی بجائے تین پنی جو تین آنہ کے برابر ہے۔ ایک پیسہ کا کام بعض ہی چیزوں میں دیتی ہے۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو یہاں ایک شلنگ میں آتی ہیں۔ مگر ملک میں ایک ہی پیسہ میں۔ اور یہاں جو چیزیں ایک شلنگ کو آتی ہیں۔ وہ چیزیں ٹرنسوال میں مشکل سے تین شلنگ کو آتی ہیں۔ اور چونکہ شلنگ کا قد اپنی اٹھنی کے قریب ہوتا ہے۔ اپنے لوگ اُسے اٹھنی ہی پکارتے ہیں۔ اور دو شلنگ کو روپیہ۔ تین تین پنی کی چاندی کے سکے کو دو ر بولتے ہیں اسی وجہ سے یہاں کا روپیہ چہارم کے برابر ہوا۔ جس سے بیوپار میں صرف اسی حساب سے ڈیوڑہ ہے۔ بیٹھتے ہیں اور سب منافعے الگ رہے۔

آٹا ہی۔ اڑد کی بنیرہ ہوئی ہوئی دال جوار۔ مرچ ہی چنے۔ موٹھ۔ وغیرہ یہاں ہرگز نہیں چاہئے آٹا یہاں لاکھوں من پیسا جاتا ہے۔ بنیرہ ہوئی دال کا چین نہیں۔ جوار یہاں بیشمار ہوتی ہے۔ چنے بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ موٹھ وغیرہ

کوئی حاجت ہی نہیں۔ اور کئی لاتعداد پیدا ہو رہا ہے۔

آج کے ایک خط سے جو ہمبرگ سے آیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جلدی میرے واسطے وہاں سے ایک پرمٹ اوپر جانے کی آجاوے گی۔ پس میں ایک ماہ تک اوپر چلا جاؤں گا۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ سوائے یہاں کے سناتنیوں یا مسلمانوں کی دو دو دکانوں کے ان کے سنگ اور بھی کئی آدمی ہیں۔ اور وہ پھیری کا کام کرتے ہیں۔ اور ٹرنسوال میں اور بھی بہت قسم کی دوکانیں ہیں یہاں کی دو دو دکانوں کی مدد سے سب سماجوں کو مدد ملے گی۔ کیونکہ ایک ملاقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لوگ عموماً سماج کے خیالوں کے مطابق ہیں اور سماج کے یہاں کھلنے سے نہایت خوش ہیں۔

یہاں پر ایک اور بھی پنڈت صاحب بنام گوپی رام موجود ہیں۔ جن سے کل رات ایک مکان کی جیٹھ کے موقعہ پر ملاقات ہوئی۔ پنڈت صاحب ظاہرا تو پورے پورے ہیں۔ اور پوپ بابا سے روزگار سنبھال رکھا ہے۔ اور ویدی آریہ دھرم کے قائل بلکہ آریوں کے ہم خیال ملاقات کے موقعہ پر دیکھا گیا۔ کہ کئی مرید و چیلان سر کے صافے یا ٹوپیاں اتار اتار کر ان کے پاؤں پر دھرتے ہیں۔ اور غذا سے بڑھ کر ان کی مانتا کرتے ہیں۔

یہاں آنے کی بابت میں کچھ پہلے ہی لکھ چکا ہوں۔ کہ کسی کو اجازت نہیں۔ مگر یہ بات ہوا لگی تھا۔ کہ جیسے کو ٹھگایا جاسکتا ہے۔ جس کا حلیہ۔ لمبائی۔ چوڑائی اس کی یہاں آنے کے وقت اسے خوب دیکھ بھال کر اتارا جاتا ہے۔ اور آنے سے پہلے پاس یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس غرض سے کہ دوسرے کا پاس چوراکر نہ آیا ہووے۔ یا انڈین (دیسیوں) کی بدمعاشی نہ ہووے کہ خواہ مخواہ پاس نکلوا کر فروخت نہ کرتے ہوں۔ پس اگر آپ مطلوبہ پرچارکوں کو جس طرح ہو سکے بقدری (جس قدر کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں) دے کر روانہ کر دیں تو لائسنس نکلوا کر اپنا میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ یہاں پہنچ جاویں گے۔ کیونکہ راستہ نکلا پڑا ہے۔

یہاں کے انگریز بابا کے گریٹرے بینک میں اور دوسری قوم کو کہا ہے دیکھ کر جلنے والے مگر گھٹانے کی غرض سے کہ بہت سا وقت ان کا ایسی دھن میں خرچ ہو جاتا ہے۔ کہ دوسری قوم کے پاؤں اکھڑیں۔ اور ان کو کسی قسم کا ضعف نہ آوے۔ مذہبی تعصب کا کم خیال معلوم ہوتا ہے۔ اس سبب سے اگر مندرجہ بالا ویسل کے مطابق ساماجک کارروائی یہاں ہووے تو ضرور کامیابی ہوگی۔ یعنی یہ لوگ ستیہ دھرم کو قبول کریں گے۔ اور مخالفت اور زبردستی نہ ہوگی۔

اگر سماج کو اس قدر روپیہ کا بندوبست کرنا مشکل نظر آوے۔ جو میں پہلے لکھ آیا ہوں تو صرف ایک ہزار پونڈ کے بندوبست کرکے مطلوبہ پرچارک معہ دو نوکروں کے یہاں آجاویں۔ مال وغیرہ نٹال سے لے کر ٹرنسوال میں دوکان کھولی جاوے گی دو صد روپیہ نٹال کے بنک میں جمع رکھا جاوے گا۔ باقی ٹرنسوال کی نٹال کے روپیہ سے مال وغیرہ کا بندوبست کر جاویگا۔ نیز اوپر کام چلاویں گے۔ مسنگ ہے جو ہمبرگ ٹرنسوال سے سات گنا بڑا شہر ہے۔ اور وہاں سے چھ سات طرف کو ریلوے لائینیں ہوتی ہیں۔ باقی آئندہ

فاضل ودیارتھی جی کے سوالوں کا جواب

فاضل معترض کے سوالوں کا جواب بنا اگرچہ مجھ جیسے کم لیاقت آدمی کا کام نہیں ہے۔ مگر جب تک کہ کسی معاملہ کے ہر ایک پہلو پر غور نہ کیا جاوے۔ اس کی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی۔ اسی خیال کو مدنظر رکھ کر اپنے ناقص خیالات کو ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ معاملات زیر بحث اچھی طرح سے صاف ہو جاویں۔ فاضل ودیارتھی جی نے ایک ایک مضمون پر بحث کرنے کی صلاح دی ہے۔ میں بچشم قبول کرتا مگر چونکہ ودیارتھی جی نے خود ہی کتنے مضامین کو ملا کر آخیر کے مضمون میں سب مضمون پر اعتراض کئے ہیں۔ لہذا مناسب سمجھتا ہوں کہ کل مضامین کا جن کا ودیارتھی جی کے آخیر کے مضمون سے تعلق ہے۔ ایک سلسلہ میں جواب دوں۔ لہذا اب میں اپنے سلسلہ کو شروع کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ناظرین کرپا درشٹی سے وچار کریں گے

اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۳۲ جیٹھ سمت ۵۹ صفحہ ۱۲ ملاحظہ ہو

… میں پہلا اعتراض یہہ ہے ۔ کہ راگ
… سکہ ۔ دوکہہ ۔ گیان اور پریتن
… میں لنگ کرکے مانا ہے ۔ تو ان
… سے کوئی بھی سبہاوک نہیں ہو سکتا ہے
جواب :- لنگ کا ارتھہ میرے خیال میں
… نی ۔ وتن وغیرہ ہیں ۔ چنانچہ پنچپ
… ویشیشک درشن کے سوتر
… ادہیائے ۲ پر صفحہ ستیارتھ پرکاش
… پانچویں بار کا چھپا ہوا کے ارتھ میں
… سوامی جی نے لنگ کا ارتھ گن اور کرم
… ہے ۔ جب کہ لنگ کا ارتھ گن ہو سکتا
… ہے ۔ تو کیا وجہ ہے ۔ کہ لنگ سبہاوک یا
… ہو ۔ یعنی سبہاوک ہی ہو سکتا ہے
… ہی ۔ چنانچہ نیائے درشن کے سوتر
… سے بھی گیان آتما کا سبہاوک
… ہونا ثابت ہوتا ہے ۔

स्मरणं त्वा त्मनो ज्ञ स्वाभाव्यात ॥ अ ॥ ३ ॥ सू ११८

یعنی گیاتا کے سبہاوک پن سے سمرن … کا گن ہے ۔

پنڈت کرپارام جی نے اپنے بہاشیہ میں … نمبر ۲۶ ادہیائے ۳ آنہک ۲ دوسرے … اس طرح کی ہے ۔ جواب

इच्छा द्वेष निमित्त त्वा दारम्भ निवृत्त्योः ३६

… گیاتا یعنی عالم جس چیز کو اپنے … سکہ کا سبب سمجھتا ہے ۔ اسکے حاصل کرنے … کی اچھیا ہے ۔ یعنی خواہش کرتا ہے ۔ اور … دکہہ کا سبب سمجھتا ہے ۔ اس سے … علیحدہ ہونا چاہتا ہے ۔ جب سکہہ کے … حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے ۔ تو … اسکے وسائل حاصل کرنے کی کوشش … کرتا ہے ۔ اس واسطے گیان اچھیا

دویش ۔ سکہہ ۔ دوکہہ اور پریتن یہہ ایک تہہ آپس میں تعلق رکھتے ہیں ۔ یعنی جسکو سکہہ کے سادہن یعنی سبب کا گیان ہوگا ۔ اسی کو خواہش ہوگی ۔ اور وہی اُس میں پریتن یعنی کوشش کریگا ۔ اور جسکو دکہہ کے سادہن کا علم ہوگی ۔ وہی اس سے دویش یعنی دور کرنے کی کوشش کریگا اس طرح پر ان سب کا مخزن ایک ہی معلوم پڑتا ہے ۔ اس واسطے سکہہ دکہہ اچھیا دویش گیان اور پریتن سب آتما کے دہرم ہیں

سوال :- کیا یہہ سب آتما کے نیتہ رہنے والے دہرم ہیں ۔

جواب :- چار تو مہتیا گیان کے سبب آتما میں پیدا ہوتے ہیں ۔ یعنی سکہہ ۔ دوکہہ ۔ اور دویش صرف گیان اور پریتن آتما کے ہمیشہ رہنے والے دہرم ہیں ۔"

گویا پنڈت کرپارام جی تو پیشتر علم اور حرکت کو جیو آتما کا سبہاوک گن مانتے ہیں رگ وید آدی بہاشیہ بہومکا کے " وید کے پیدائش سمبندہ بہ باب میں " سوامی جی نے گیان کے بارے میں اس طرح سے بحث کی ہے

(معترض) ایسا مت کہو ایشور نے انسانوں کو سوابہاوک گیان دیا ہے ۔ جو کہ سب کتابوں سے اعلے ہے ۔ کیونکہ اس کے بغیر ویدوں کے الفاظ معنی اور تعلیم کا علم کبھی نہیں ہو سکتا ۔ اس کی ترقی ہونے پر لوگ کتابیں بھی تصنیف کریں گے تو پھر وید ماننے کی کیا ضرورت ہے ۔ کہ وید کی پیدائش ایشور سے ہوئی ۔

ایشور نے بہتی گیان نہیں دیا ہے ۔ تو وہ تعلیم حاصل کرنے کے بغیر عالم کیوں ہو جاتے … آجکل آفرنیش میں پڑھانے ۔ پڑھنے اور کتابیں تصنیف کرنے کا کوئی سلسلہ نہیں ہوتا

ایشور اپدیش کے بغیر کبھی علم کا بھی امکان نہیں ہے ۔ کہ کس طرح کوئی آدمی تصنیف کر سکتا ہے ۔ ان لوگوں کو نیمتک گیان بہی آزادی نہیں ہے ۔ اور صرف سوابہاوک گیان سے علم کا حصول ناممکن ۔ اور جو یہہ کہا تھا ۔ کہ سوابہاوک گیان ہی افضل ہے ۔ وہ ٹہیک نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ تو صرف سادہن کوٹی میں ہے ۔ جس طرح پر کہ من کے شامل حال ہوئے بغیر آنکہہ کچھہ نہیں دیکھہ سکتی ۔ اسیطرح پر پرمیشر کے گیان اور دیگر عالموں کے شامل حال ہوئے بغیر سبہاوک گیان سے کچھہ کام نہیں ہو سکتا ۔

متذکرہ بالا عبارت سے صاف مترشح ہے ۔ کہ سبہاوک گیان جو آتما میں ہے ۔ اور وہ صرف سادہن کوٹی میں ہے ۔ ورنہ اگر جیو آتما میں سوابہاوک گیان نہ ہوتا ۔ تو یہہ اعتراض ہو سکتا ہے ۔ کہ پرکرتی گیان کیوں نہیں ہو سکتی ۔ مگر پہر یہہ سوال ہوگا کہ چیتن کا لکشن کیا ہے ۔ یہاں پر گیان آدی کے بغیر چیتن آتما نہیں ہو سکتا ۔

پہر اس کے متعلق پنڈت کرپارام جی نے اپنے بہاشیہ سانکہیہ درشن میں اس طرح سے بحث کی ہے ۔

(سوال) اگر آپ دہرم ادہرم کو مانیں گے تو پرش دہرمی اور دہرمی ماننا پڑے گا جس سے پرش پرنامی ہو جاوے گا

(جواب)

उभर - अन्त: करण धर्मत्वं धर्मादीनाम ॥ सू :- २५

(ارتھہ) دہرم ادہرم وغیرہ انتہ کرن کے دہرم ہیں ۔ ان کا تعلق پرش سے نہیں بلکہ انتہ کرن سے ہے ۔ اس سوتر میں جو آدی شبد آیا ہے ۔ اس کا مطلب یہہ ہے

کہ ویشیشک شاستر میں گیان اور پریتن کے سوائے جسقدر گن آتما کے مانے گئے ہیں۔ اُن سب کا ہی انتہ کرن سے تعلق ہے۔

(سوال) پرلے کال میں تو انتہ کرن نہیں رہتا۔ پھر دہرم ادہرم آسیندہ کہاں رہتا ہے۔

(جواب) انتہ کرن میں بدہی بھی داخل ہے۔ جو جیو کا گن ہونے سے پراکرت نہیں۔ دہرم ادہرم کے سنسکار بدہی میں رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ "

آخیر میں سجن گنوں سے پرارتھنا ہے کہ یہہ مرحلہ بہت مشکل ہے۔ میرے جیسے کم لیاقت آدمی کا اس معاملہ میں قلم فرسائی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ مگر میں ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہوں۔ کہ جہاں پر ست سنگ بہت کم ہو سکتا ہے۔ لہذا اپنے سندیہاؤں کے نوارن کرنے کے لئے ستیہ دہرم پرچارک میں خامہ فرسائی شروع کی ہے۔ کہ اس معاملہ کو سجن گن خوب وچار کریں گے۔ اور ٹھیک ٹھیک دہنیہ واد کے بہاگی بنیں گے مجھے اس معاملہ میں شک نہیں ہے بلکہ یہہ یقین سا ہوگیا ہے۔ کہ بدہی پراکرت نہیں ہے۔ کیونکہ نیائے درشن میں اور ویشیشک میں بدہی گیان۔ اور بدہی ہم معنی بیان کئے گئے ہیں۔ پرکرتی سے اگر گیان اُتپن ہو سکتا ہے۔ تو جیو آتما کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ماسوائے اس کے یہہ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ کہ پرلے میں جب بدہی وغیرہ پرکرتی میں ہو جاوینگے۔ تو جیو میں چیتنتا کا کیا لکشن باقی ہوگا۔ شریمان

لالہ منشی رام جی نے حاصل کر نویدن ہے جی کہ وہ خاص کر اس مسئلہ کو سمجھا دیں۔ جیسا کہ انہوں نے بھومکا کی تفسیر کرنے میں جیو میں سبہاوک گن کا ابہاؤ مانا ہے پھر آگے چل کر ودیارتھی جی رقم فرماتے ہیں۔ کہ اگر جیو آتما کو وبہو مان لیا جاوے تو سب دوش دور ہو جاتے ہیں۔ اوپنشدکار بار بار وبہو لکھتے ہیں وغیرہ"

جواب:- کس طرح سے جیو آتما کو وبہو مان لیا جاوے۔ جب کہ وہ الو ہے۔ اوپنشدکار کہیں بھی جیو آتما کو وبہو نہیں کہتے۔ اگر کہیں جیو آتما کو وبہو لکھا ہے۔ تو اس کا پرمان دیجئے۔ پھر اسی صفحہ میں ودیارتھی جی "عالم بیہوشی سے گہتہ رہا" یہ ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسا پرشن کرتے ہیں۔

جواب:- میرے خیالات میں نباتات درخت وغیرہ میں جیو ضرور ہے۔ اگر نباتات کے جیو کو سکھ دکھ راگ دویش والا مانیں تو بتائے سبزی خور کیا کہائیں گے۔ "وہی جیو اجیو رہا" کر مسئلہ ہو جائے گا۔

میرے کرم فرما! درخت نباتات بھوگ یونی میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حیوانات مطلق ہے۔ مگر حیوانات مطلق کا مارنا منع لکھا ہے۔ اور نباتات کو کاٹ کر بہاجی بنانا مسنک ہے۔ اب جبکہ ہردو حیوانات و نباتات بھوگ یونی ہیں۔ تو ان ہر دو میں کیا فرق ہے۔ کہ ایک کو کاٹنے سے پاپ ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو کاٹنے سے نہیں۔ لہذا ماننا پڑتا ہے۔ کہ نباتات کے جیو میں راگ۔ دویش سکھ دوکہہ نہیں۔ مگر اب اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر درختوں کی یونی میں سکہہ دوکہہ وغیرہ نہیں ہے۔ تو یہ کیوں بھوگ۔ پاپ

کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ یہہ یونی عالم بیہوشی کی ہے۔ اور بیہوشی کی یونی کو کون پسند کرتا ہے میرے خیال میں عالم بیہوشی کی یونی سے بڑہکر اور ڈنڈ کیا ہو سکتا ہے۔ اور درختوں کی طرح ہرا صورت دیکھنے سے بھی ان کا عالم بیہوشی میں ہونا پرتیت ہوتا ہے اُسی اخبار کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ ہو۔ ودیارتھی جی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سبز پتوں کو کچے انس سے تمثیل دینا موزوں پڑتا ہے۔ . . . جب شریر طیار ہو جاتا ہے۔ تب جیو اُس میں داخل ہوتا ہے۔ یہ بھی ہیرانت معلوم ہوتا ہے

(جواب) ودیارتھی جی ستیارتھ پرکاش کو مانتے ہیں۔ ایسا وہ کسی مضمون میں تحریر فرما چکے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں گوشت یعنی انس کہانے کا کھنڈن کیا ہے اب ودیارتھی جی سبز پتوں کو کچے انس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کیا ودیارتھی جی پاک آدمی سے گوشت نہیں کہاتے ہیں جو ایسا پرشن کرتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر شریر کے بننے کے بعد اُس میں جیو آتما داخل نہیں ہوتا تو کس وقت داخل ہوتا ہے۔ کیا بیج میں ہی جیو ہے؟ ایسا ماننے سے بہت اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس بارہ میں بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم علم طبابت سے تحقیقات کریں۔ ڈاکٹر لوگ تو صرف اس بات کو مانتے ہی ہیں۔ کہ نطفہ قرار پانے کے چار ماہ بعد جب شریر طیار ہو جاتا ہے۔ تو روح یعنی جیو آتما اُس میں پرویش کرتا ہے۔ مگر شاستر کار بھی چار ماہ کے حمل کے بعد استری کو دوہد ہدی والی

کہتے ہیں۔ تک اس سے پیشتر نہیں۔ ایسا
... بات سوال ہے کہ جب پانی
... گری میں ... سے۔ بیج میں سے
... دیکھتا ہے۔ تو جیو آتما اس میں
... پرویش ہوتا ہے۔ اسی صفحہ پر سرخی
... کے اندر جسقدر مضمون ہے۔ وہ
... سے الو کول ہے۔ پہ ... آ
اسکو دیا رتھی جی پہر سے ملاحظہ فرماویں
(۱) اس بارے میں کچھ ہی نہیں تحریر کیا گیا
... اسی صفحہ میں سرخی سب کے نیچے جب
(۲) اعتراض ہیں۔

(۱) اگنی سے اندر سے بڑھنا۔ جل سے باہر
سے بڑھنا وغیرہ میری سمجھ میں نہیں آتا
جواب: آدمی وغیرہ کا جسم اندر سے بڑھتا ہے
سو یہہ اگنی کے زور سے بڑھتا ہے۔ یعنی
جو خوراک کہائی جاتی ہے۔ وہ اگنی سے
ہضم ہو کر شریر میں شامل ہو
جاتی ہے۔ پتھر وغیرہ جو پانی کے زور سے
بنتے ہیں۔ وہ باہر سے بڑھتے ہیں۔ یعنی
اوپر سے تہیں جمتی جاتی ہیں۔
(۱) آپ تحریر فرماتے ہیں۔ چنے جب
اگائے جاتے ہیں اندر سے بڑھتے ہیں۔ اگنی
کے پرمانو اندر سے شامل ہو جاتے ہیں
کیا اگر لوٹا تپایا جاوے تو اول اس کے
پرمانو اندر داخل ہوتے ہیں۔ جب لوٹا باہر
سے گرم ہوا تھا۔ اور اگر چنے کے جسم میں
اگنی کے پرمانو داخل ہوتے تو کس طرح درخت
بن جاتا۔ اور کیا سب پرمانو باہر سے لگتے
جاتے وغیرہ۔

جواب: مطلب یہہ ہے کہ جس میں جیو
ہوتا ہے۔ اسی میں بہیتر سے مٹی کے پرمانو
شامل ہو سکتی ہیں۔ ورنہ مٹی کے پرمانو
اندر سے شامل نہیں ہو سکتے۔ چنے کے درخت
میں چونکہ جیو ہوتا ہے لہذا اس میں مٹی
کے پرمانو شامل ہو کر درخت ہو جاتا ہے۔ فقرہ
ایک چنے کا دانہ جو ابھی پورے قد کا
نہیں ہے۔ کس کو مرقوم ہے کہ اسکو درخت
سے علیحدہ کر کے پورے قد کا بنا دے۔
(۳) جسقدر جڑ پدارتھ ہیں وہ ہمارے بھوگ
کے تو ہیں۔ اور بھوگ کو بند کر دینا پاپ ہے
برکش وغیرہ بھوگ ہونے سے پاپ جنک نہیں ہیں
اور مچھی وغیرہ جو ہم کو دیکھ کر بہاگتے ہیں۔ اور
ان کے اپنے بھوگ کو ہم روکتے ہیں۔ اسلئے
پاپ جنک ہے۔
دیکھا آپ نے بیشک جڑ پدارتھ ہماری بھوگت
کے واسطے ہیں۔ مگر درخت وغیرہ تو جڑ پدارتھ
نہیں ہیں۔ ان میں بھی تو جیو ہوتا ہے۔ مگر ان
میں راگ دویش نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ
ہی اس سرخی کے اندر مانتے ہیں۔ اسلئے
انکا بھوگ بھی پاپ جنک نہیں ہے۔ اس کے
بارے میں پہلے ہی تحریر کر چکا ہوں۔ کہ جیو
آتما ہرگز ہرگز وبہو نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ الو
ہی ہے۔
صفحہ ۱۴۔ اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ
۱۷۔ ساون سمت ۱۹۵۹
پرشنوتر کی سرخی میں جو مضمون ودیارتھی جی
کا ہے۔ اس کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا
کافی ہے۔ کہ ودیارتھی جی شاستروں کا پرمان
دے کر دکہا دیں۔ کہ وہ ان سوتروں
میں جیو آتما کو وبہو مانتے ہیں۔
صفحہ ۱۴۔ اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ
۲۸۔ بہادوں سمت ۱۹۵۹
پیشتر اس کے کہ اس صفحہ کا جواب لکہنا شروع
کروں شاستروں کے بارے میں سوامی جی
کی رائے نیچے درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔
ستیارتھ پرکاش تیسرا سمولاس صفحہ ۷۳

منو سمرتی پانچویں بار کا چھپا ہوا ملاحظہ ہو۔
(پرشن) جیسا ستیہ اسستیہ اور دوسرے
گرنتھوں کا پرسپر ورودھ ہے ویسے انیہ
شاستروں میں ہے۔ جیسے چھ شاستر سرشٹی
رچنے کے ورودھ ہیں۔ میمانسا کرم ویشیشک
کال نیائے پرمانو۔ یوگ پرشارتھ۔ سانکھیہ
پرکرتی اور ویدانت برہم سے سرشٹی کی اتپتی
مانتا ہے۔ کیا یہہ ورودھ نہیں ہے؟
(اتر) پرتھم تو بنا سانکھیہ اور ویدانت کے
دوسرے چار شاستروں میں سرشٹی کی اتپتی
پرسدہ نہیں لکھی۔ اور ان میں ورودھ نہیں
ہے۔ کیونکہ تمکو ورودھ اور اورودھ کا گیان
نہیں ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ ورودھ
کس ستھل میں ہوتا ہے۔ کیا ایک وشے
میں اتھوا بہن بہن وشیوں میں۔
(پرشن) ایک وشے میں انیکوں کا
پرسپر ورودھ کتھن ہو اس کو ورودھ کہتے ہیں
یہاں بھی سرشٹی ایک ہی وشے ہے۔
(اتر) کیا ودیا ایک ہے؟ جو
ایک ہے۔ تو ویاکرن۔ ویدک۔ جوتش آدی
کا بہن بہن وشے کیوں ہے۔ جیسا ایک ودیا
میں انیک ودیا کے اویو ایک دوسرے
سے بہن پرتی پادن کئے جاتے ہیں۔ ... نہیں ...
نہیں۔ جیسے گہڑے کے بنانے میں کرم۔ سمے
مٹی۔ وچار۔ سنیوگ۔ وبوگ آدی کا پرشارتھ
پرکرتی کے گن اور کمہار کارن ہیں۔ ویسے ہی
سرشٹی کا جو کرم کارن ہے۔ اس کی ویاکھیا
میمانسا ہے۔ سمے کی ویاکھیا ویشیشک میں
اور پادان کارن کی ویاکھیا نیائے میں۔ پرشارتھ
کی ویاکھیا یوگ میں۔ تتوں کے انکرم سے پرگنن کی
ویاکھیا سانکھیہ میں۔ اور نمت کارن جو پرمیشور ہے
اسکی ویاکھیا ویدانت شاستر میں ہے۔ اس
سے کچھ ورودھ نہیں (باقی آئندہ)

کہ وشیشک شاستر میں گیان اور پریتن کے سوائے جسقدر گن آتما کے مانے گئے ہیں۔ اُن سب کا ہی انتہ کرن سے تعلق ہے۔

(سوال) پرلے کال میں تو انتہ کرن نہیں رہتا۔ پھر دھرم ادھرم آئیندہ کہاں رہتے ہیں۔

(جواب) انتہ کرن میں بُدھی ہی داخل ہے۔ جو جیو کا گن ہونے سے پراکرت نہیں۔ دھرم ادھرم کے سنسکار بُدھی ہی میں رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ"

آخر میں سجن گنوں سے پرارتھنا ہے کہ یہ مرحلہ بہت مشکل ہے۔ میرے جیسے کم لیاقت آدمی کا اس معاملہ میں قلم فرسائی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ مگر میں ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہوں۔ کہ جہاں پر ست سنگ بہت کم ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے سندیہوں کے نوارن کرنے کے لئے ستیہ دھرم پرچارک میں خامہ فرسائی شروع کی ہے۔ کہ اس معاملہ کو سجن گن خوب وچار کریں گے۔ اور ٹھیک ٹھیک نرنیہ دار کے بھاگی بنیں گے مجھے اس معاملہ میں شک نہیں ہے بلکہ یہ یقین سا ہو گیا ہے۔ کہ بُدھی پراکرت نہیں ہے۔ کیونکہ نیائے درشن میں اور ستیہ ہی گیان۔ اور بُدھی ہم معنی بیان کئے گئے ہیں۔ پرکرتی سے اگر گیان اُتپن ہو سکتا ہے۔ تو جیو آتما کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ماسوائے اس کے یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ کہ پرلے سمے میں جب بُدھی وغیرہ پرکرتی میں ہو جاویں گے۔ تو جیو میں چیتنتا کا کیا لکشن باقی ہوگا۔ شریمان

لالہ منشی رام جی نے خاص کر نوید ن ہے لکھتے کہ وہ خاص کر اس شلوک کے سمجھانے کے لئے جیسا کہ انہوں نے بھومکا کی تفسیر کرتے ہیں جیو میں سبھاؤک گن کا ابھاؤ مانا ہے پھر آگے چل کر دیارتھی جی رقم فرماتے ہیں۔ کہ اگر جیو آتما کو وبھو مان لیا جاوے تو سب دوش دور ہو جاتے ہیں۔ اُپنشدکار بار بار وبھو لکھتے ہیں وغیرہ"

جواب:۔ کس طرح سے جیو آتما کو وبھو مان لیا جاوے۔ جب کہ وہ انو ہے۔ اُپنشد میں کہیں بھی جیو آتما کو وبھو نہیں لکھتے۔ اگر کہیں جیو آتما کو وبھو لکھا ہے۔ تو اس کا پرمان دیجئے۔ پھر اُسی صفحہ میں دیارتھی جی "عالم بے ہوشی سے گھبرا کر پاپ ہونا سمجھ میں نہیں آتا" ایسا پرشن کرتے ہیں۔

جواب:۔ میرے خیالات میں نباتات درخت وغیرہ میں جیو ضرور ہے۔ اگر نباتات کے جیو کو سکھ دُکھ راگ دویش والا مانیں تو بتائیے سبزی خور کیا کھائیں گے۔ وہی جیو اجیو رہا یہ مسئلہ ہو جائے گا۔

میرے کرم فرما! درخت نباتات بھوگ یونی میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حیوانات مطلق ہے۔ مگر حیوانات مطلق کا مارنا منع لکھا ہے۔ اور نباتات کو کاٹ کر کھا جانا منع نہیں ہے۔ اب جبکہ ہر دو حیوانات و نباتات بھوگ یونی ہیں۔ تو ان ہر دو میں کیا فرق ہے۔ کہ ایک کو کاٹنے سے پاپ ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو کاٹنے سے نہیں۔ لہٰذا ماننا پڑتا ہے۔ کہ نباتات کے جیو میں راگ۔ دویش سکھ دُکھ نہیں۔ مگر اب اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر درختوں کی یونی میں سکھ دُکھ وغیرہ نہیں ہے۔ تو بے کیوں کہو۔ پاپ

کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ یہ یونی عالم بیہوشی کی ہے۔ اور بیہوشی کی یونی کو کون پسند کرتا ہے میرے خیال میں عالم بیہوشی کی یونی سے بڑھ کر اور ڈنڈ کیا ہو سکتا ہے۔ اور درختوں کی ظاہرا صورت دیکھنے سے بھی ان کا عالم بیہوشی میں ہونا پرتیت ہوتا ہے اس اخبار کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ ہو۔

دیارتھی جی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سبز پتوں کو کچے مانس سے تشبیہ دینا موزوں پڑتا ہے۔ ... جب شریر تیار ہو جاتا ہے۔ تب جیو اُس میں داخل ہوتا ہے۔ یہ بھی بہرانت معلوم ہوتا ہے

(**جواب**) دیارتھی جی ستیارتھ پرکاش کو مانتے ہیں۔ ایسا وہ کسی مضمون میں تحریر فرما چکے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں گوشت یعنی مانس کھانے کا نشیدھ کیا ہے اب دیارتھی جی سبز پتوں کو کچے مانس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کیا دیارتھی جی یا کل آدمی سبزی تک نہیں کھاتے ہیں جو ایسا پرشن کرتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر شریر کے بننے کے بعد اُس میں جیو آتما داخل نہیں ہوتا تو کس وقت داخل ہوتا ہے۔ کیا بیج میں ہی جیو ہے؟ ایسا ماننے سے بہت اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس بارہ میں بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم علم طبابت سے تحقیقات کریں۔ ڈاکٹر لوگ تو صاف اس بات کو مانتے ہی ہیں۔ کہ نطفہ قرار پانے کے چار ماہ بعد جب شریر تیار ہو جاتا ہے۔ تو روح یعنی جیو آتما اس میں پرویش کرتا ہے۔ مگر شاستر کار بھی چار ماہ کے حمل کے بعد ستری کو دو ہردی والی

کہتے ہیں۔ تم اس سے پیشتر کہتے ہیں۔ ایسا
ہی [illegible] کا حال ہے کہ جب پانی
اور تری کے [illegible] سے بیج میں سے
[illegible] دیکھتا ہے۔ تو جیو آتما اس میں
پرویش کرتا ہے۔ اسی صفحہ پر سرخی
[illegible] کے اندر جسقدر مضمون ہے۔ وہ
[illegible] ہے۔ پر تنکیہ [illegible]
اسکو دیا۔ تبھی پھر سے ملاحظہ فرماویں
اس بارے میں کچھ بھی نہیں تحریر کیا
اسی صفحہ میں سرخی سب کے نیچے سب
(۱) اعتراض ہیں۔

(۱) اگنی سے اندر سے بڑھنا۔ جل سے باہر سے بڑھنا۔ وغیرہ میری سمجھ میں نہیں آتا

جواب: آدمی وغیرہ کا جسم اندر سے بڑھتا ہے وہ اگنی کے زور سے بڑھتا ہے۔ یعنی جو خوراک کھائی جاتی ہے۔ وہ اگنی سے [illegible] روپ ہو کر شریر میں شامل ہو جاتی ہے۔ پتھر وغیرہ جو پانی کے زور سے بنتے ہیں۔ وہ باہر سے بڑھتے ہیں۔ یعنی اوپر سے تہیں جمتی جاتی ہیں۔

(۲) آپ تحریر فرماتے ہیں۔ چنے جب [illegible] جاتے ہیں اندر سے بڑھتے ہیں۔ اگنی کے پرمانو اندر سے شامل ہو جاتے ہیں [illegible] اگر [illegible] تو اول اُس کے [illegible] اندر داخل ہوتے ہیں۔ [illegible] باہر سے [illegible] اور اگر چنے کے جسم میں [illegible] کے پرمانو داخل ہوتے تو کس طرح درخت بن جاتا۔ اور کیا سب پرمانو باہر سے لگتے [illegible] وغیرہ۔

(جواب) مطلب یہ ہے کہ جس میں جیو ہوتا ہے۔ اُس میں باہر سے مٹی کے پرمانو شامل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ مٹی کے پرمانو باہر سے شامل نہیں ہو سکتے۔ چنے کے درخت میں چونکہ جیو ہوتا ہے۔ لہٰذا اُس میں مٹی کے پرمانو شامل ہو کر درخت ہو جاتا ہے۔ شمار ایک چنے کا دانہ جو ابھی پورے قد کا نہیں ہے۔ کس کو مقدور ہے کہ اسکو درخت سے علیحدہ کر کے پورے قد کا بنا دے۔

(۳) جسقدر جڑ پدارتھ ہیں وہ ہمارے بھوگ کے تو ہیں۔ اور بھوگ کو بند کر دینا پاپ ہے برکشن وغیرہ بھوگ ہونے سے پاپ جنک نہیں ہیں اور مچھلی وغیرہ جو ہمکو دیکھ کر بھاگتے ہیں۔ اور اُن کے اپنے بھوگ کو ہم روکتے ہیں۔ اسلئے پاپ جنک ہے۔

(جواب) بیشک جڑ پدارتھ ہماری بھوگت کے واسطے ہیں۔ مگر درخت وغیرہ تو جڑ پدارتھ نہیں ہیں۔ ان میں بھی تو جیو ہوتا ہے۔ مگر ان میں راگ دویش نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ بھی اس سرخی کے اندر مانتے ہیں۔ اسلئے اسکا بھوگ بھی پاپ جنک نہیں ہے۔ وبھو کے بارے میں پہلے ہی تحریر کر چکا ہوں۔ کہ جیو آتما ہرگز وبھو نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ انو ہی ہے۔

صفحہ ۱۲۔ اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ
۱۷۔ ساون سمت ۱۹۵۹

پرشنوتر کی سرخی میں جو مضمون ودیارتھی جی کا ہے۔ اُس کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ ودیارتھی جی شاستروں کا پرمان دے کر دکھا دیں۔ کہ وہ ان سوتروں میں جیو آتما کو وبھو مانتے ہیں۔

صفحہ ۱۴۔ اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ
۲۸۔ بھادوں سمت ۱۹۵۹

پیشتر اس کے کہ اس صفحہ کا جواب لکھنا شروع کروں شاستروں کے بارے میں سوامی جی کی رائے ظاہر کر دینی مناسب سمجھتا ہوں۔

ستیارتھ پرکاش تیسرا سمولاس صفحہ ۷۳ ہندی پانچویں بار کا چھپا ہوا ملاحظہ ہو۔

(پرشن) جیسا ستیہ استیہ اور دوسرے گرنتھوں کا پرسپر وردھ ہے ویسے انیہ شاستروں میں ہے۔ جیسے چھ شاستر سرشٹی وشئے کے برودھ ہیں۔ یہاں کرم ویشیشک کال نیائے پرمانو۔ یوگ پرشارتھ۔ سانکھیہ پرکرتی اور ویدانت برہم سے سرشٹی کی اُتپتی مانتا ہے۔ کیا یہ برودھ نہیں ہے؟

(اُتر) پرتھم تو بنا سانکھیہ اور ویدانت کے دوسرے چار شاستروں میں سرشٹی کی اُتپتی پرسدھ نہیں لکھی۔ اور ان میں برودھ نہیں ہے۔ کیونکہ تمکو برودھ اوردودھ کا گیان نہیں ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ برودھ کس ستھل میں ہوتا ہے۔ کیا ایک وشئے میں اتھوا بھن بھن وشیوں میں۔

(پرشن) ایک وشئے میں انیکوں کا پرسپر وردھ کتھن ہو اُس کو برودھ کہتے ہیں یہاں بھی سرشٹی ایک ہی وشئے ہے۔

(اُتر) کیا ودیا ایک ہے یا دو؟ جو ایک ہے۔ تو ویاکرن۔ ویدک۔ جوتش آدی کا بھن بھن وشئے کیوں ہے۔ جیسا ایک ودیا میں انیک ودیا کے اَویو ایک دوسرے سے بھن پرتی پادن کئے جاتے ہیں ویسے ہی [illegible] نہیں۔ جیسے گھڑے کے بنانے میں کرم۔ سمے مٹی۔ وچار۔ سنیوگ۔ ویوگ آدی کا پرشارتھ پرکرتی کے گُن اور کمہار کارن ہیں۔ ویسے ہی سرشٹی کا جو کرم کارن ہے۔ اس کی ویاکھیا میمانسا ہے۔ سمے کی ویاکھیا ویشیشک میں اُپادان کارن کی ویاکھیا نیائے میں۔ پرشارتھ کی ویاکھیا یوگ میں۔ تتوں کے انوکرم سے پرگنتی کی ویاکھیا سانکھیہ میں۔ اور نمت کارن جو پرمیشور ہے اسکی ویاکھیا ویدانت شاستر میں ہے۔ اس سے کچھ برودھ نہیں

(باقی آئندہ)

مہرشی سوامی دیانند جی کے ویدک سدہانتوں کی گمبھیرتا

۵، ۲ اسوج سمت ۱۹۵۹ کے ستیہ دھرم پرچارک میں لالہ وزیر چند صاحب ممبر پرتی نِدھی سبھا کے جواب کا۔ جواب الجواب

مہاشئے ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی نمستے مہاشئے جی میرے جو پرشن ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۵ اسوج میں چھپے ہیں۔ اُن میں کوئی کوئی لفظ رہ گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ پتر لکھتے وقت بھول گیا ہوں۔ یا اُردو ترجمہ کرتے وقت رہ گیا ہے۔ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل ٹھیک فرما دیں۔

(۱) لالہ .... چند کے ساتھ ماسٹر آتما رام کا نام بھی ہونا چاہیے (۲) چوتھے پرشن میں تیریوں کی "سرو تیا" سوتنتر ہونا چاہیے اور پرشنوں کی دھرم سبھائیں متربھ تماما اور ایک ساتھ بیٹھ اور پرشنوں سے دھرم اُپدیش لینا ایسا ہونا چاہیے۔ (۱) سب سے پہلے میں اُس پرم پتا دیالو جگدیشور کا نہایت ہی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جسکی کرپا سے آج مجھے آریہ سماج کے ہتیشی اور گمبھیر وچار کرنے والے آریہ سجنوں کے سامنے پتر دوارا اپنے وچار بدلے ہوئے مہرشی سوامی دیانند جی کے لیکھ کو ظاہر کرنے کا موقع ہوا ہے۔ اسلئے میں اُس پرمیشور کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ مجھے طاقت دیوے کہ میں اپنے سچے ہردے سے آریہ سماج کے ہِت کے لئے وچار کو آریہ سجنوں کو بھی سو بدھی پردان کرے تاکہ ہٹ بات چھوڑ کر ستیہ کا گرہن

اور ستیہ کا پرچار کرنے میں تیار رہیں۔

(۲) اسکے بعد میں اپنے بھائی لالہ وزیر چند جی کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے اپنی کرپا سے میرے پرشنوں کا اتر دیکر مجھے آریہ پبلک کے سامنے اُن پرشنوں کے مضمون پر وچار کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ نہیں تو مجھے تقریباً دو سال ہو گئے۔ لیکن کسی بھائی نے مجھے پرائیوٹ طور پر یا پبلک میں جواب نہ دیا تھا۔ ساتھ ہی بڑی خوشی کی بات ہے کہ لالہ صاحب موصوف آریہ پرتی ندھی سبھا کے ایک اور بھارتی سبھا کے ممبر ہیں۔ ایسے بھائی سے امید ہے کہ ان ہر دو سبھاؤں کی طرف نگاہ رکھتے ہوئے پرتی پورو کی مہرشی کے سدہانت کے وچار کے لئے تیار رہیں گے۔

(۳) پیارے آریہ سجنوں! ان سات پرشنوں کے مضمون پر ایک گمبھیر وچار مہرشی سوامی دیانند جی کے گرنتھوں کے پرمان سہت ہونے کی بجائے اُلٹا ہے اسلئے اُسکے وچار کرنے والے اگر آپس میں ایک دوسرے کی بابت آپ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کریں تو اس وچار کا عمدہ نتیجہ نکلنے کی امید نہیں ہو سکتی سوائے اسکے کہ وہ وچار ذاتی حملوں میں بدل جاوے اسلئے لالہ وزیر چند جی کے تہدیدی لیکھ سے جیسا میں سمجھا ہوں لوگوں کو کچھ بھرم ہو سکتا ہے۔ اور آریہ پتر کا بھی بھارک بھارتالا۔ تلا رام جی بھارتی سبھا لاہور جو ایڈیٹر آریہ پتر کا اور اسسٹنٹ سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لیکھ سے آپ لوگوں کو کوئی شک ہو گیا ہوگا تو اسلئے میں پہلے اُس شک کو آپکے دلوں سے دور کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہونے والے وچار کے نتیجہ پر آپ ٹھیک پہنچ سکیں

(۴) میں مہرشی سوامی دیانند کے اُن ویدک سدہانتوں کو دل سے ہی ستیہ مانتا ہوں جیسا کہ ایک سچے آریہ کے ہتیشی اور سبھاسد کو ماننا چاہیے

اور آریہ پرتی ندھی سبھا کا میں ویسا ہی ہتیشی ہوں جیسا کہ پہلے تھا۔ چاہے میں سبھا کا تنخواہ دار اُپدیشک رہوں یا نہ رہوں۔ لیکن میں نے سبھا کے پردھان صاحب سے چھ ماہ کی رخصت اسی شرط پر مانگی ہے۔ کہ اگر آپ رخصت منظور فرمائیں تو میرا استعفا منظور کر لیں۔ اسکا جواب ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے نہیں ملا ہے۔ بلکہ میرا نام ابھی تک اسی سبھا کے ان پرچارکوں کی فہرست میں ہے۔ جس میں لالہ وزیر چند جی وغیرہ کا ہے اسلئے سبھا سے نہ ہی جُدا ہوں اور نہ ہی سبھا کا درودھی ہوں۔ ہاں یہ میری سبھاؤں کی عادت ہے۔ کہ میں جہاں اپنے وچار کے مطابق مہرشی جی کے سدہانتوں کے برخلاف کچھ ہوتا ہوا دیکھتا ہوں تو اُسکے وچار کیلئے تیار ہو جاتا ہوں۔ چاہے وہ کام سماج یا سبھا کرے یا سبھا سماج کا کوئی پرش کرے۔ کیونکہ ہم سب لوگ مہرشی سوامی دیانند جی کو آریہ سماج کا آچاریہ مانتے ہیں اور اُن کا لیکھ ہی آریہ سماج کے لئے قابل عزت ہے۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا صاحبان کی تحریروں میں سے کوئی غلط فہمی ہو تو دور فرما کر مشکور فرما دیں

(۵) میرے بھائی لالہ وزیر چند جی نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ اگرچہ جس پر یوجن سے بھائی ہیرا لال نے پرشن کئے ہیں وہ پرشن قابل عزت نہیں ہیں۔ پیارے آریہ سجنوں میں نہیں جانتا کہ میرے پیارے بھائی نے اپنے دل میں میرے لیکھ کا کیا پریوجن خیال کیا ہے میرا تو اُن پرشنوں کے مشتہر کرنے کا یہی پریوجن ہے کہ آریہ سجنوں میں اسی قسم کے خیالات جو لالہ وزیر چند صاحب نے بھی ۵، ۱۰ اسوج کے پرچہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اُنکو آریہ سماج کے سدہانتوں کے برخلاف اور آریہ سماج کے لئے نہایت ہی ہانی کارک سمجھتا ہوں

... کہ ایسے خیالات لوگوں میں
... چاہتا ہوں ۔ کیونکہ میں
... پھیلنے پاویں ۔
... کے مطابق اُن کو مہرشی سوامی
... پرچار
... نند جی کے سدھانتوں کے برخلاف
... سمجھتا ہوں ۔ اُن پہ آپس میں پریم پورک
... ہو کر ایک نتیجے پر ہو جانا چاہئے ۔ تاکہ
... کسی قسم کا آپس میں ورودھ نہ ہو جاوے
... ہیں کہ میرے خیال کے مطابق کچھ کچھ
... منودر ہو گئے ہیں ۔ اگر اس
... سوائے میرا اور کچھ اور پریوجن بھائی
... صاحب موصوف کو معلوم ہو تو آپ ظاہر کر سکے
... کر دیں تاکہ میں اُسکو بتلا دوں
... پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے ... ہم
... نہیں ہوتا ۔ آپ لوگ نتیجہ رکھیں
... مذکورہ بالا پریوجن کے سوائے میرا
اور کوئی پریوجن نہیں ہے ۔ چنانچہ میں
... اپنے پرشنوں کے ساتھ ہی یہ لکھ
دیا تھا ۔ کہ میں مہرشی سوامی دیانند جی کے
... تحریری ثبوت کے سوائے اور کسی قسم
کا ثبوت نہیں مانوں گا ۔ کیونکہ ہم لوگ
... اصول وچار رکھنے والے مہرشی جی کے
تحریری ثبوت کو چھوڑ کر فقط اپنی عقل
کا ابھمان کرتے ہوئے اگر وچار کریں تو
... سے ہٹ دھرمی ہو جانے کا اندیشہ
... ہے ۔ اسلئے ... لوگوں کو ابھمان نہ کرتے
ہوئے وچار کرنا چاہئے ۔

(۹) اس ضروری پرارتھنا کے بعد میں
لالہ وزیر چند جی کے جوابوں کی طرف
... دلانا چاہتا ہوں ۔ چنانچہ جب کہ میں
کہہ چکا ہوں کہ مہرشی سوامی دیانند جی کے
تحریری ثبوت کے سوائے میں کوئی اور
ثبوت نہیں مانوں گا ۔ تو لالہ وزیر چند جی کے
جواب کیا ایک آدھ ... ہی مہرشی جی کے

ٹیکہ کا نہیں ہے ۔ اسلئے جتنا آپ کا جواب ہے
وہ تب تک پرمانک نہیں ہو سکتا ۔ جب تک
مہرشی جی کے تحریری ثبوت کا حوالہ نہ دیں
دوسرے اُن کے جواب اسقدر مہمل ہیں کہ جن
کا صاف ارتھ معلوم نہیں ہوتا ۔ ایسی
حالت میں اُن کے جوابوں پر جوابی لیکھ
لکھنا بے فائدہ معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ اُن
مضمونوں پر وچار چھپنے کے وقت لالہ صاحب
موصوف کہہ سکتے ہیں ۔ کہ ہمارا یہ مطلب
نہ تھا ۔ اسلئے اُن کے جوابوں کے مطلب
کو جیسا میں سمجھتا ہوں اُن میں سے ایک
ایک کو دوہرانا مناسب سمجھ کر اپنی سمجھ
کے مطابق آریہ سجنوں کے سامنے پیش کرتا
ہوں ۔ تاکہ کسی بھائی کو کوئی شبہ ہو تو
صاف ہو جاوے ۔

چنانچہ اُن کے پہلے جواب پر پہلے بحث
ہونا مناسب خیال کرتا ہوں اور اُسکو پہلے
دہراتا ہوں ۔ ایسے ہی آگے بھی اور جوابوں
پر کیا جاویگا ۔

لالہ وزیر چند جی کے جوابوں کا مطلب اور اُنپر میرا نوٹ

الف ۔ اگر عیسائی مسلمان وغیرہ مذہبوں
والے گوشت کھانا اور شراب پینا چھوڑ کر
سبزی وغیرہ کھانا اور دودھ وغیرہ
پینا سویکار کریں ۔ (جیسے سوامی جی نے
کہا ہے) تو ہم اُن کے ساتھ ویسا ہی
کھان پان کر سکتے ہیں ۔ جیسا کہ دوِج
یعنی براہمن کشتری ویش کے ساتھ کرتے
ہیں ۔ مسلمان عیسائی وغیرہ مذہب والے
ہمارے کھان پان میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتے

نوٹ ۔ اگر کوئی عیسائی وغیرہ یہ کہے
کہ میں مانس کھانا اور شراب پینا تیاگتا ہوں
فقط اس واسطے کہ آپ میرا کھانا کھائیں ۔ کیونکہ
میرے دھرم پستک انجیل میں لکھا ہے ۔ کہ
" اگر گوشت وغیرہ کھانا چھوڑنے سے تیرا
بھائی راہ راست پر آتا ہے ۔ تو تو چھوڑ دے "
اس خیال سے نہیں کہ مانس وغیرہ کھانا ویدوں
میں منع ہے ۔ اور اُسکو مہرشی دیانند یا آریہ سماج
آپ مانتے ہیں ۔ جیسا کہ آریہ سماج کے سالانہ
جلسہ ۱۹۰۰ء میں ڈاکٹر [illegible] صاحب پادری کا
کھانا کھایا گیا اور ڈاکٹر صاحب کے لاہور تشریف لانے
پر آپ نے چوکے اور برتنوں میں کھانا کھلا کر مہمان
نوازی کرنا ۔ کیا آپ بھی ایسا ہی مانتے یا کرتے ہیں
یا آپکا اسکے ساتھ کچھ فرق ہے ؟

پیارے آریہ سجنوں ! اگر لالہ وزیر چند جی کے
اس جواب کا یہی مطلب ہے ۔ جیسا میں نے ظاہر
کیا ہے ۔ تو میں اس کا جواب مفصل آئندہ
سوامی جی کے پرمانوں سمیت آپکی سیوا میں
پیش کروں گا ۔ میرا اندیشہ فقط اُن کے مطلب کو
صاف کرنے کا ہے ۔ جو اگر یہ نہیں ہے ۔ اور جو
لالہ صاحب موصوف نے جواب دیتے ہوئے کہیں
مجھ سے مہرشی سوامی دیانند جی کے پرمان طلب
کئے ہیں تو مجھے پرمان دینے میں کچھ عذر نہیں ہے
لیکن فرض تو آپ کا تھا ۔ جو اُنہوں نے لکھا ہے
کہ میں پہلے اپنی پوزیشن کو صاف کروں تو اسکا
جواب یہی ہے کہ میری ہستی وہی تھی جو مہرشی سوامی
جو سوامی جی کی تھی ۔ لیکن مناسب سمجھتا ہوں
کہ میں اپنے سوالوں کو دعوی کے طریق پر لوگوں
کے سامنے پیش کروں تاکہ میں اپنے پر اُن کے ثبوت
کو سوامی جی کے ثبوتوں کیساتھ آپکے سامنے پیش
کرنیکی کوشش کروں اور میں خیال کرتا ہوں کہ
میرے پیارے بھائی صاحب لالہ وزیر چند جی بھی اپنے
دعوے کے ثبوت میں سوامی جی کے پرمان پیش کرینگے
جیسا کہ وہ پرچارک میں تحریر فرما چکے ہیں ۔ چنانچہ

میں یہاں اپنے پہلے سوال کو ہی دخوے کے طریق پر پیش کرتا ہوں کہ اسپر پہلے وچار کیجاوے۔

(۹) عیسائی وغیرہ مذہب والوں کے ساتھ آپ کل کے دلاچاری اور یوروپ وغیرہ دیشوں میں ویدک دہرم کے پرچار کے لئے یا ودیا حاصل کرنے کے لئے جائیں تو) ہر ایک حالت میں جیسی کہ آریوں یعنی براہمن۔ کہتری۔ ویش کیساتھ ہم کہاں پان کرتے ہیں۔ ویسا ہی عیسائی مسلمان مذہب والوں کیساتھ نہ کرنا چاہئے پیارے سجنوں! آخیر میں میں یہ التجا کرتا ہوں۔ کہ میں نے خاصکر ماسٹر آتمارام جی۔ یا پنڈت بھگت رام جی و پنڈت پورنانند جی و لالہ وزیر چند جی سے ان پرشنوں کا جواب اسلئے پوچھا ہے۔ کہ یہ بھائی ہمارے پرتی ندہی سبھا کے اُپدیشک ہوتے ہوئے براتری سبھا کے ممبر بھی ہیں۔ اور مجھے یقین واثق ہے۔ کہ ان چار مہاشیوں کی رائے اور براتری سبھا کی رائے تو ایک جیسی ہوگی۔ کیونکہ یہ چاروں مہاشے براتری سبھا کے ہکبہ پرشش ہیں۔ اور بقول لالہ رام داس صاحب نستری براتری سبھا آریہ سماج کے زہریلے اثر سے بچے ہوئے ہیں۔ اسلئے لازمی ہے۔ کہ ان کی آپس میں ایک ہی رائے ہو۔ اگر لالہ رام داس جی نستری براتری سبھا وغیرہ کی رائے لالہ وزیر چند وغیرہ صاحبان کے ساتھ متفق نہ ہو تو مہربانی کر کے پرچارک کے ذریعہ مطلع فرماویں۔ تاکہ مجھے علیحدہ علیحدہ ہر ایک بھائی کے ساتھ وچار نہ کرنی پڑے چنانچہ لالہ رام داس صاحب تحریر فرماتے ہیں دیکھو ستیہ دہرم پرچارک مورخہ ۲۰ بیساکھ سمت ۵۹ کے صفحہ ۱۵ پر" ہم دیکھتے ہیں سماج میں پہلی دفعہ شامل ہونے کے وقت

لوگوں کو بڑا جوش ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ چاروں طرف عملی زندگی کا ابھاؤ دیکھتے ہیں۔ تو ان کے جوشوں پر برف پڑجاتی ہے اس حالت میں مناسب ہے۔ کہ جو آتما ئیں اس زہریلے اثر سے محفوظ ہیں وہ اکھٹے ہو کر ایک دوسرے کی سہائتا کرتے ہوئے دہرم مارگ پر چلیں"

اس سے ان کی مراد براتری سبھا سے ہے جو آریہ سماج کے زہریلے اثر سے بچ گئی ہے لالہ وزیر چند کے جواب آنے پر اپنا دعویٰ بمع ثبوت پیش کروں گا

(ہیمراج از لاہور)

ایک ضرورت

دفعہ

ورکی ایک بال بیوہ براہمنی لڑکی کے لئے لڑکی کی عمر سولہ برس ۹ ماہ۔ گورمکھی بخوبی جانتی ہے۔ اور ہندی پڑھ رہی ہے۔ تندرست ہنس مکھ اور خوب صورت ہے۔ ور کے منفصلہ ذیل اوصاف ضرور ہونے چاہئیں ورنہ درخواست فضول۔ نیک چلن خوب صورت۔ تعلیم یافتہ۔ روزگار معقول ہو۔ عمر ٹھیک بیس اور تیس سال کے اندر ہو۔ سگائی کے واسطے ضروری ہوگا۔ کہ نوجوان اور لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ لیں۔ اور آپس میں گفتگو کر لیویں۔ درخواست کے ساتھ مالیند کسی سماج کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضرور ہونی چاہئے۔ درخواست بنام (ج) معرفت ستیہ دہرم پرچارک آنی چاہئے۔ نوجوان کی ذات اگر براہمن ہو تو ترجیح دی جاویگی۔

اشتہار

۳۲
۱۴

محکمہ آبادی نہر

نیلام و فروخت زمین برائے دوکانات و مکانات سکونتی واقعہ جدید شہر

چونکہ ایک جدید سول سٹیشن یعنی صدر مقام آبادی جہلم میں عنقریب بنایا جاویگا۔ اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ تمام لوگ جو اس جدید شہر میں سکونتی مکانات یا دوکانات کیلئے زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد ہمارے پاس بھیجدیویں امورات ذیل قابل اطلاع ہیں

(الف) شہر کے اندر سکونتی مکانات کیلئے زمین بالمقطع قیمت پر بدیں شرائط دیجاویگی کہ (۱) مکانات کا اگواڑہ یعنی اگلا حصہ پختہ بنایا جاوے اور (۲) مکانات اس میعاد کے اندر بنا دئے جاویں جو بوقت تقسیم زمین مقرر کردی جاویگی

(ب) بازار میں دوکانوں کیلئے زمین بشرائط مندرجہ فقرہ الف بذریعہ نیلام عام فروخت کیجاویگی۔

(ج) شہر کے باہر ریلوے سٹیشن کے قریب ایک اناج منڈی ہوگی جسکے اندر زمین بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاویگی۔

(د) کار خانوں کے لئے زمین ایک مقررہ قیمت پر دیجاویگی چاہیئے کہ تمام لوگ جو مذکورہ بالا اغراض کے لئے زمین حاصل کرنا چاہیں ایک جوابی پوسٹکارڈ جسپر ان کا صاف پتہ لکھا ہو حسب ضرورت مطلوبہ مقدار زمین لکھ کر ہمارے پاس بھیجدیویں اور ان کو تقسیم یا نیلام زمین کی تاریخ اور مقام سے اطلاع دیجاویگی

(ہ) زمین برائے دوکانات اندر شہر و منڈی ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بمقام بھیرہ نیلام ہوگی خریداران اُس تاریخ پر حاضر ہو کر بولی دیویں۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۲ء

دستخط بیو ایم ہیلی صاحب بہادر سی ایس منتظم آبادی

جہلم

(نئے تحفے)

... ویدک کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک

جالندھر شہر

- ... کا فیصلہ ... اردو ۱/
- ... مذہب کا فیصلہ ویدک دھرم ہے اردو ۲/
- ... زبان کی عظمت ... ۲/
- ... اور روشن آرا و ... اورنگ زیب کی شادی ... ۳/
- ... التہذیب ... ۲/
- ... چندر گپت سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱/
- ... انگریزی واقعات ... ۱/
- ... منظوم ... ۱/
- ... اور عالم ستیریوں کے کارنامے حصہ اول ۴/
- حصہ دوم رجپوتنی کی شادی ... ۱۰/
- حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ ... ۱/
- چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم زیر طبع ہیں
- ... ویدک ... اردو ۲/
- ... صداقت دھرم آریہ ... ۲/
- ... سنگٹھ کمیٹی ... ۱/
- ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا اپیل کیس ... ۱/
- ... نیتر لئے زنجیر ہندی ۱/
- ... ثوارن ... اردو ۱/
- ... منجری ... ۵/
- ... ۱/
- ... کا رکا ... ۲/
- ... فلاسفی ... ۱/

... فلاسفی ... اور ... کی پوتی ... ستیہ دھرم اردو ...

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے ودھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی ودھی ہے (۳) جو پران اپان کی گتی کے اندر لڑائی کرانی جسکو دیہستا وبن ہی کہتے ہیں (۴) ستھر ودھی (۵) اگر یہ پرانایام ودھی سے کرنے سے پرتھم اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور کہ لابھ پستک کے دیکھنے سے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے زینہ صد صفحہ کی پستک ہے اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کانتا پرشاد سے مل سکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار ایک پستک لابھ کو ملے گی۔ پندرہ پستک لینے والے کو ۲۵ فی صدی کے حساب سے کمیشن ملیگا۔

ہند ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت میں تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ ... پوری پروپرائٹر کی بلحاظ انتظام اور کیا بلحاظ ترقی عمارت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ایسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع فیملی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ منیں رہائش اور خوراک فی کس درجہ اول ... درجہ دوم ... درجہ سوم ... مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجیے۔ منیجر ہند ہوٹل

ایک دفعہ

ضرورت

ایک اپدیشک واعظ اور ایک پرائیویٹ ... ... کی بریلی آریہ سماج کو ضرورت ہے۔ جو صاحب منظور کرنا چاہیں۔ وہ بذریعہ خط و کتابت راقم نوٹس سے فیصلہ کریں۔ سنسکرت میں خوب واقف ہونے چاہیں۔

المشتہر
بابو رام ... منتری آریہ سماج بریلی

اشتہار امرت پرکاش — بڑی عمدہ سگندھت تازہ موافق روز ... اسکلا بی ... پرکار کی ہم خود تیار کرتے ہیں ہر آدمی عموماً اور آریہ سماجیوں کو خصوصاً سوامی جی کی ہدایت کے انوسار روزمرہ ہون کرنا ضروری ہے اپنا اور غیروں کا مفت میں اپکار ہوتا ہے۔ درجہ اول ۲/ سیر درجہ دوم ۱/ سیر درجہ سوم ۶/ سیر
المشتہر چرنجی لال اگروال ملند شہر ڈپٹی گنج

اشتہار — ... پتری ... ... چھپ گئی ... بہاشا ... نسخہ ... لکھا ... ۔ ... دعا کب ... ملیگا۔ اور کرایہ ... خط و کتابت ... سے کی جاوے۔
ہیرا لال حکیم ...

ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا اپیل کیس

بزبان ہندی ٹائپ کا چھپا ہوا
نہایت عجب جکڑا کیا ہے قیمت ۳/
علاوہ محصول ... جلد منگا لیجیے پھر نہیں ملیگا ... منیجر

ویدانت درشن

معہ تفسیر و بیانت سُدھا

ناظرین! جن کو جیو - برہم کی بابت غور اور فکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شائق ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں ادویت باد کے اول پرچارک سوامی گوڑ پاد آچاریہ جی تھے۔ اُن سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت باد متھیا باد۔ یا برہم باد کا کوئی چرچہ نہ تھا۔ جب کہ پورانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو چرچہ کیسے ہوتا۔ پورانے رشی مہرشی اعلےٰ درجہ کے آستک تھے۔ اُن کو ادویت بادی مبتلا اُن پر اتہام لگاتا ہے۔ پیرو ان شنکراچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ تر چرچہ ہوا۔ جس وقت سے اُنہوں نے مصنوعی بیراگ کا اُپدیش کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنے نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دہرم کا زیان کرکے ایشور کے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گرتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے۔ کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن (تردید) کیا جاوے۔ اور ایشور جیو کے حقیقی سروپ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ اِن لوگوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر اُن کے آتم برکش کو مضبوط بنا پر ما رتھ سے جو روپ پہل

لانے کے قابل بنایا جاوے۔ اور کرنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالخصوص بھاگوت ویدانت سُدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی بیاس جی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جب کہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرمائیں۔ تین مہینہ تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہوگئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداران کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ رائل بیبھی ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں زائد ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے (۱) اس تفسیر کے بنانے میں جگت شری مان پنڈت نارائن دت جی سدھانتی مہرشی گُھیہ ادھیاپک گروکل سکندرآباد۔ اور شری مان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گروکل کانگڑی ہریدوار اور دیگر ودوان شہروں دوستوں سے کافی مدد ملے گی۔ اور شری مان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھیشٹاتا گروکل کانگڑی ہریدوار بھی کہ جب پڑتال کر کے ساتھ ہی اُن کی رائے بھی گرنتھ پر شائع کر دی جاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لئے بہت کر ختصوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور بنا ستر وغیرہ سے اس کی تیاری کے لئے بہت سامان لکھ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کی جاویگی

(۳) جیو اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے۔ یہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہوگی حروف اور لفظوں کا ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر۔ لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک ٹھیک۔ متعلق بہ حتٰے کہ پھر سنسکرت میں سوتر کا کاپی بہ اور بھاشیہ دکھایا جاوے گا۔ اس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی درج کئے جاویں گے

المشتہر

بھیم سین: شنا گروکل کانگڑی ہریدوار



ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط اور قابل دید کوبٹا موڑ ج سدوان اینٹ سنی سپلائر ایجنسی کر تیار ہو سکتی ہیں درخواست آنے پر نمونہ مع نقشہ و مفت روانہ ہوگی

اشتہار

ہر قسم کا لوہا نہ کلا تہ دیپ ملا، کنگھی وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت بھیج

لاہور: سہگل بی اے مینیجر پنجاب ٹریڈنگ کمپنی لاہور

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

L 39

L

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

مطبوعہ ۷ مگھر سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۲ء - شکروار - جلندھر شہر | نمبر ۳۳

ضروری اطلاع

لاہور آریہ سماج نے نہایت سوچ اور وچار کے بعد جلسہ پر آئے ہوئے اصحاب کو سماج کی طرف سے بھوجن دینے کے اہم سوال پر قطعی طور پر یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ چونکہ لاہور سماج کا جلسہ ایک بڑے میلے کی صورت پکڑ گیا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر ہزارہا آئے ہوئے یاتریوں کو تھوڑے سے وقت میں بھوجن دینا جہاں ایک طرف نہایت مشکل ہے۔ وہاں بہت سے اخراجات کے بوجھ کا سماج زیر بار ہوتا ہے اسلئے آئندہ جلسوں پر خصوصاً سماج کی طرف سے روٹی کا انتظام نہیں کرنا چاہئے۔ پس اس جلسہ لاہور سماج پر آئے ہوئے بھائیوں کے لئے دو کانیں بر موقع پر کھلوا دی جاوینگی۔ اور وہ حسب خواہش خرید کر کھا سکیں گے۔ باقی سب حسب خاطر تواضع کیجاویگی۔ گر[illegible]

شرح چندہ اخبار

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول		چندہ سالانہ بلا محصول	
	ہندوستان و برہما کے لئے	دوسرے ملکوں کے لئے	ہندوستان و برہما کے لئے	دوسرے ملکوں کے لئے
عام سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	۱۳ [illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۲

شرح اجرت اشتہارات سماجوں کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰ [illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	۹ [illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہے بشرح ۳ فی سطر کالم شمار کر کے لی جاویں گی

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار بحساب [illegible] فیصدی کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ خریداروں کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہوگا۔

یکم ساون یکم کاتک یکم بیساکھ یکم ماگھ۔ الشتہر اسسٹنٹ منیجر

قواعد اخبار

[illegible] صاحبان بہولے سے [illegible] [illegible] کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے [illegible] وصول کرانے کے نام مطبع سے روانہ [illegible] ہے۔ تو فوراً واپس کر دیتے ہیں [illegible] کو زیر بار نقصان ہوتا [illegible] اس سلسلے آئندہ کے لئے یہ حکم [illegible] گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام اخبار [illegible] پیشگی آنے کے اخبار ہرگز روانہ نہ ہوگا [illegible] کے پرچہ کے خاص کا ٹکٹ آنا چاہئے [illegible] کا نوٹس جتنا سے پبلک [illegible] بیجا پڑنے اور نقصان اٹھانے [illegible] ہے۔ آئندہ وہ وی اخبار [illegible] جاویں گے

ہندوستان کے کسی حصہ میں کتابیں خریدنے سے پہلے یہ پڑھو

کوئی کتاب ہمارے عظیم الشان پستکالیہ میں ایسی نہیں جو کہ جسقدر قیمت لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر کم نہ کی گئی ہو ۔ نمونہ کے طور پر چند کتابوں کے نام نیچے لکھے جاتے ہیں

یہ رعایت مفصلات کیلئے ۱۶ ؍نومبر سے ۳۰ ؍نومبر تک ہے ۔ { لوکل خریداروں کے لئے صرف ۲۷ ؍نومبر سے ہے ۔

ان قیمتوں پر کوئی کمیشن نہیں دیا جاویگا ٭ کتب فروشوں کے لئے قیمت ...

نام کتاب	اصل قیمت	کم قیمت	نام کتاب
ستیارتھ پرکاش ہندی	۸؍	۶؍	آریہ سنگست پبیا ... ہندی
سنسکار ودھی ہندی	۸؍	۶؍	نیز ترمیم معہ ...
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا	[illegible]	[illegible]	نیتی شتک ہندی
ستیارتھ پرکاش اردو	[illegible]	۱۴؍	نیتہ کرم ...
؍؍ ؍؍ مہتہ رادھا کشن	[illegible]	۱۰؍	[illegible]
؍؍ ؍؍ اردو لالہ جیونداس گیاروں	۱۲؍	[illegible]	[illegible]
سوانح عمری اردو محمد صاحب	[illegible]	۶	[illegible]
صبح امید مترجمہ لالہ منشی رام جی	۸؍	۲	[illegible]
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا حصہ اول مترجمہ لالہ منشی رام جی	۸؍	۵	[illegible]
اپدیش منجری	[illegible]	۵	[illegible]
پوران کس نے بنائے اردو فیصدی	۶؍	[illegible]	[illegible]
مجموعہ تصانیف لالہ جے چند	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منو سمرتی بھیم سین دونوں حصے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اوپ نشد	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کین - کٹھ - پرشن منڈک / منڈوکیہ تیتری ایتری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نگھنٹو کو ہندی بھاشیہ ٹیکا	۸؍	[illegible]	[illegible]

المشتہر داس ... منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ ... لاہور

دہلی دربار پر جانے والے ...

یہ کمپنی راجاؤں - امیروں و رؤسائے ہندوستان کو ... مکانات ... مکھن - گھی وغیرہ قیمتاً بہم پہنچاتی ہے ۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ...

المشتہر داس ... منیجنگ ڈائرکٹر آرین پرنٹنگ ... دہلی

اشتہار

محکمہ آبادی ...

نیلام و فروخت زمین برائے دوکانات و مکانات سکونتی واقعہ جدید شہر

چونکہ ایک جدید سٹیشن یعنی صدر مقام آبادی ... عنقریب بنایا جاویگا ۔ اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ تمام لوگ جو اس جدید شہر میں سکونتی مکانات و دوکانات کیلئے زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد ہمارے پاس بھیج دیویں ۔ اور امورات ذیل قابل ملاحظہ ہیں ۔ (الف) شہر کے اندر سکونتی مکانات کیلئے زمین بالمقطع قیمت پر بدیں شرط دی جاویگی کہ (۱) مکانات کا اگواڑہ یعنی اگلا حصہ پختہ بنایا جاوے اور (۲) مکانات اس میعاد کے اندر بنائے جاویں جو بوقت تقسیم زمین مقرر کردی جاویگی ۔ (ب) بازار میں دوکانوں کے لئے زمین بشرائط مندرجہ فقرہ الف بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاویگی (ج) شہر کے باہر ریلوے سٹیشن کے قریب ایک اناج منڈی ہوگی ۔ جسکے اندر زمین بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاویگی ۔ (د) کارخانوں کیلئے زمین ایک مقررہ قیمت پر دیجاویگی

چاہئے کہ تمام لوگ جو مذکورہ بالا اغراض کے لئے زمین حاصل کرنا چاہیں ایک جوابی پوسٹکارڈ جسپر انکا صاف پتہ لکھا ہوا ہو تہ بضرورت مطلوبہ مقدار زمین لکھکر ہمارے پاس بھیج دیویں اور انکو تقسیم یا نیلام زمین کی تاریخ اور مقام سے اطلاع دیجاویگی ۔ (ہ) زمین برائے دوکانات اندر شہر ... ۳۰ - اور ۳۱ ؍دسمبر ۱۹۰۲ء بمقام ... نیلام ہوگی ۔

خریداران ... بر ... ۱۹۰۲ء

... ڈپٹی کمشنر ... منتظم آبادی نہر جہلم

سنار کی گتی

دنیا صبیان کا گہر کیوں ہے

اسوقت پارسی کروڑپتی مسٹر واڈیا کا بے نظیر دان اخباروں میں خاص مضمون بن رہا ہے۔ اخبار والے نامہ نگاروں نے مسٹر واڈیا سے محض اسلئے ملاقات کی کہ ان کی اتنی بڑی جائیداد کی بابت دریافت کریں۔ لیکن انہوں نے یہی جواب دیا کہ جب ان کی وصیت پڑہی جاویگی۔ خود بخود ان کی جائیداد کی اصلیت معلوم ہو جاویگی۔ گو پارسیوں کے اندر تجارت سے بڑی بڑی رقمیں دہرم ارتھ دینے کی عادت پہلی چلی آئی ہے۔ تاہم مسٹر واڈیا کا دان ان سب سے نرالا ہے۔ پارسی اصحاب اپنی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں اور ان کے دان عموماً پارسیوں سے ہی تعلق رکھتے رہے ہیں۔ برخلاف اسکے جس طرح مسٹر ٹاٹا نے اپنی مجوزہ یونیورسٹی میں پارسیوں کی کوئی بڑی خصوصیت نہیں رکھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مسٹر واڈیا نے اس دان میں پارسیوں کی کچھ خصوصیت نہیں رکھی۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ اپنی قوم کے لئے دہن دینا دان ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نشکام بہاؤ نہیں ہے مسٹر واڈیا کا یہ خیال آریہ رشیوں کی پیروی ہی ہے۔ لیکن برخلاف اسکے دنیا میں جہاں بعض کروڑپتی اعلےٰ درجہ کے کنجوس نظر آتے رہے۔ وہاں ایسے تو کثرت سے ذاتی ملتے ہیں جو دان کے وقت بہی کچھ نہ کچھ فایدہ ہی مدنظر رکھتے ہیں۔ میں مسٹر واڈیا کی اندرونی حالت نہیں جانتا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا ان کے دان کا محرک کون سی طاقت تھی۔ لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ بعض ہندوؤں نے محض انگریزوں کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کے لئے گرجا گہروں تک کے لئے چندے دئے ہیں۔

مجھے اسوقت کل دنیا کی ان نیچ جماعتوں سے مطلب نہیں ہے۔ ورنہ ہر ایک میں طرفداری کا مرض پایا جاتا ہے۔ لیکن خاص کر آریوں کی سنتان میں یہ مرض بہت بڑھ گیا ہے ہندوؤں کے نیوتہ اسی براہمن کو دیا جاتا ہے جس سے کچھ فایدہ اٹھانے کی غرض ہو بعض اوقات پڑھے لکھے براہمنوں کو چھوڑ کر اپنے دوستوں یا رشتہ داروں کو رسوئیوں یعنی شودر کرم کرنے والوں کو نیوتہ کہلایا جاتا ہے آریہ سماج میں بہی کسی حد تک یہی حال ہے۔ دان کبہی تحریک کی ضرورت کو دیکھ کر نہیں دیا جاتا۔ بلکہ بھیکہ منگنے کی حیثیت اور لحاظ ملاحظہ پر دان کا حصر رکہا جاتا ہے۔ افسوس کہ جو آریہ لوگ نشچیہ سرشٹی سے باہر گئے ہوئے اپکار کو ہی پرُاپکار سمجھتے تہے۔ ان کی سنتان اسوقت دان کی مہما کو ہی بہول گئی۔

دہلی دربار نے سبکو ہی دیوانہ بنا دیا

دہلی دربار نے سبکو ات کر دیا ہے۔ بڑوں بڑوں کی عقل ماری گئی ہے۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جب ڈہول بجتا ہے۔ تو بڈہیاں بہی پیر ہلانے لگتی ہیں۔ اور ضبط کی تاب ان میں نہیں رہتی۔ ہندوستانیوں میں نوین ویدانت نے اب گہر کر لیا ہے۔ کہ جگت کو مٹہیا کہتے کہتے انہوں نے زندگی کو محض تماشہ ہی سمجھ لیا ہے۔ گو یہ جہان تماشہ گاہ ہے تاہم انسانی زندگی تماشہ نہیں ہے۔ یہ نوین ویدانت کا ہی اثر ہے۔ کہ اپنی شخصیت کو بالکل بہول کر ہندوستانی راجے اور رئیس اپنے آپ کو برباد کرنے پر کمر باندہ رہے ہیں۔ میں نے اپنے نزدیک کے رہنے والے ایک رئیس کی نسبت سنا۔ کہ انس نے اپنی کل جائیداد رہن رکہہ کر دہلی دربار کو دیکھنے کا قصد کر لیا ہے۔ جب کچھ بہی خواہوں نے سمجہایا۔ تو جواب ملا کہ جائیداد تو سدا رہے ہی نہیں۔ لیکن ایک مرتبہ دنیا کا سب سے بڑا تماشہ دیکھ کر اپنا نام تو بطور یادگار چہوڑ جاویں گے۔ سچ ہے پنجلی رشی کا نام ہی جہان میں مشہور ہے۔ اور راکشس راون کا بہی۔ ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

لیکن کیا یہ بیچارے اپنا نام بطور یادگار چہوڑ بہی جاویں گے؟ ہندوستان میں کتنے آدمی ہیں جو ان لوگوں کے نام جانتے ہیں جو کہ ۱۸۷۷ء کے دہلی دربار میں شریک ہوئے تہے۔

ہندوؤں کو نوین ویدانت نے شانت کر دیا

شانتی بذات خود تو بہت رچہی ہے لیکن موت کی شانتی وہ شانتی نہیں ہے جسے پارسی ان پرستش کر رہے ہیں۔ امرت میں شانتی کی تلاش رشیوں نے کی اور خودکشی سے موت میں شانتی کی تلاش کمزور پاپیوں نے کی۔ ہندوستان کی سرزمین مشہور ہے کہ اس میں ہر طرح کی آب و ہوا موجود اور ہر طرح کی پیداوار ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سرزمین کی زرخیزی سے ہندوستانیوں نے کوئی فایدہ نہ اٹھایا۔ جب پرکرتی کا وجود ہی نہیں۔ جب جگت نہیں ہے تو پھر مادی ترقی کا یتن فضول ہے۔ انکے دہرم گرنتھوں کے الٹے پلٹے ترجمے بدیشیوں نے کئے انہوں نے کروٹ نہیں بدلی کیونکہ جب سب کچھ کلپت ہی ہے۔ تو کیا ویدوں اور اپنشدوں کے ترجموں کی پڑتال کی کچھ ضرورت ہے۔ رفتہ رفتہ ان کے جملہ گرنتھوں کے ترجمے ہو گئے۔ انہوں نے شکر کیا کہ بکہیڑا طے ہوا۔ اب مسٹر دت ہسٹری لکہتے ہیں۔ تو انہیں ترجموں کی بنیاد پر اور اس امر کا فخر ہے۔ کہ انہوں نے کبہی اصل گرنتہ کو دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجہی اور محض

یوروپین سنسکرت دانوں کے ترجموں پر ہی اکتفا
کی۔ حال میں ہی ایک بنگالی پروفیسر ہندوستان
کی قدیم رسایئن ودیا کی بزرگی کی تواریخ لکھتے
ہوئے اتھرووید کو جادو اور ٹونوں کی کتاب
ظاہر کیا ہے۔ اور وید کو گیت پرانوں کے ترجمے
مغربی سنسکرت دانوں کے کئے ہوئے پیش کئے
ہیں۔ اب پایونیر سے مجھے پتہ لگا ہے۔ کہ
پروفیسر رئیس ڈیوڈس نے ایک تقریر میں بیان
کیا ہے۔ کہ چونکہ آریہ ورت کی پورانی تواریخ
کے لئے بذریعہ مغربی سنسکرت دانوں کے ترجموں
کے مصالحہ جمع ہو گیا ہے۔ اسلئے اب ہندوستان
کی مکمل مستند تواریخ لکھا ہونی چاہیے۔ یہ بات
پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ کوئی کوئی تعلیم یافتہ ہندو
اس بات کے شاکی نظر آتے ہیں۔ کہ یوروپین
سنسکرت دانوں نے پورانی کتابوں کا صحیح ترجمہ
نہیں کیا ہے۔ لیکن اب شکایت کرنے کے سواء
ان سجن پرشوں نے ایک قدم بھی اس خرابی
کو دور کرنے کے لئے نہیں ہلایا۔ لیکن ان پر بھی
کیا افسوس ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج جب سے قایم
ہوا ہے۔ رشی دیانند کے اپدیشوں کی بدولت
بخوبی جانتا ہے۔ کہ اس وقت کے اتہاس ہمارے
بزرگوں کے اصلی اتہاس نہیں ہیں۔ لیکن
باوجود اس علم کے بھی آریہ سماج نے اب تک
اس زہر کو رد کرنے کے لئے کوئی بھی بندوبست
نہیں کیا۔ جو کہ شبانہ روز اپنے اثر کو وسعت
دیتی ہے۔ ہندوستانی تعلیمیافتہ نوجوانوں کو
اپنے دھرم اور اپنی فلاسفی سے متنفر کر رہی ہے
رشی دیانند کی مردانہ عقل نے توہین ویدانت
کے بھرم جال کو کاٹنے کے لئے نہایت زبردست
اگنی دی۔ لیکن صدیوں کے بند ہوئے بیخبر اس
جال میں پڑے ہوئے اس سے نکلنے کی کب
کوشش کر سکتے تھے۔ اب بھی وقت ہے۔ لیکن
جب ہم کی طاقت ہی نہ ہو تو وقت کا فائدہ کون اٹھا دے

ایک نئی پالیسی

گورنمنٹ ہند نے آئندہ سے کے لئے یہ تجویز کی ہے۔ کہ
مسٹر ایلیٹ صاحب کی رپورٹ دربارہ موسمی ہوا
اور بارش کے پبلک نہ کی جایا کرے بلکہ پرائیوٹ
محض گورنمنٹ کے فائدہ کے لئے رہے۔ میری
سمجھ میں اس پر نیشنل کانگرس والوں کو بھی
کچھ واویلا نہیں مچانا چاہیے۔ اور اپنی عمر میں ایک
مرتبہ حقوق نہ مانگنے کا نظارہ ہی دکھلانا چاہیے
اس رپورٹ کو اگر پہلے ہی سے خفیہ رکھا جاتا
تو انگریزی سائنس اور گورنمنٹ کے انتظام کی
عزت بہت کچھ زیادہ قایم رہتی کیونکہ آج تک
مسٹر ایلیٹ کی پیشنگوئیاں نقش بر آب ہی
ثابت ہوتی رہی ہیں۔ میری رائے میں اُن کی
رپورٹ سے سوائے لفاظی کے شوقینوں کا
مذاق پورا ہونے کے کچھ بھی فائدہ واقعی نہیں
ہوتا رہا۔ ہاں ایک نقصان ہوگا۔ مسٹر ایلیٹ
کی رپورٹ نکلتے ہی یہ یقین ہو جاتا تھا۔ کہ جو کچھ
اُنہوں نے پیشنگوئی کی ہے۔ ٹھیک اُس کے
برعکس ہوا اور پانی کا رخ ہوگا۔ گویا ایک طرح
سے موسم کی تبدیلی اور اُس کے اثر کا علم مسٹر
ایلیٹ کی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا۔

آریہ سماج کی نسبت ایک نرپکش رائے

ممالک مغربی و شمالی کے گذشتہ
مردم شماری کے کمشنر مسٹر
برن صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ میں آریہ سماج کی نسبت
کسقدر تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے۔ جسکا ذکر
ظاہر کرتے ہوئے ہمعصر پایونیر لکھتا ہے "اس سماجی
دائرہ سماج کا کھمبہ ویدک سنسار کی شاہ رگ۔ ان کا
آہنگ۔ وہ ویدک اور سماجک انتہا کرتا ہے۔ اور دوسرا
دنیا کو بتلاتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کو علم کے پھیلانے اور
جہالت کے دور کرنے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اور امر
واقع بھی یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ بانسبت سناتنی ہندوؤں
کے مردوں اور عورتوں دونوں کی تعلیم کے بہت زیادہ

حاصل ہے۔ اور دونوں کے ٹھیک نصف مرد لکھنے کی عمر
بیس کی ستہ پر ہے پڑھے لکھے ہیں۔ ممالک
مغربی و شمالی اور پنجاب کے [illegible] نے تعلیمی انسٹیٹیوشن
کی قایم کرنے کے سکیم چلائے گئے ہیں جن کا نام گروکل ہوگا
ان انسٹیٹیوشنوں کا مدعا یہ ہے کہ پچھلے زمانہ کے
رواج کو بہ ترمیم ان ضروریات کے جو موجودہ زمانہ
کے باعث لازمی ہوں از سر نو تازہ کیا جائے۔ کالج میں رہنا
لازمی ہوگا۔ اور طالب علموں کو بغیر ہمراہی استادوں
کے باہر جانے کی اجازت نہیں۔ غیر ودیارتھیوں کو دیکھنے کی بھی
ممانعت ہے۔ تعطیلوں میں بھی ودیارتھی کالج ہی میں رہیں گے
گو پڑھائی میں کچھ کمی ہو جاویگی۔ پنجاب کی سکیم میں یہ تجویز
کی گئی ہے۔ کہ معمولی گورنمنٹ کے امتحانوں سے کوئی تعلق
نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ [illegible] ہیں۔ ہردوار کا سکیم جو کہ اسی
فرقہ سے تعلق رکھتا ہے [illegible] کر دیا کہ یہ امتحانات اس تعلیم
کے سدراہ ہوتے ہیں۔ لیکن ممالک مغربی و شمالی میں اس
معاملہ میں رایوں کا اختلاف ہے۔ تعلیم زیادہ تر دیسی
زبان میں ہوگی اور انگریزی آٹھویں سال سے پیشتر شروع
نہیں ہوگی۔ پنجاب کا گروکل اسی انتظام کا [illegible]
اس سال کے ماہ مارچ میں کھولا گیا۔" اسکے بعد پایونیر
آریہ سماج کے [illegible] ایشور پوجن [illegible]
کے بارہ میں جو خیالات مسٹر برن نے ظاہر کئے لکھتا ہے کہ
مسٹر برن کی رائے میں سناتنی ہندوؤں کا یہ الزام کہ آریہ سماج
مذہبی اور مجلسی اصلاح کی آڑ میں پولیٹکل تحریک کر رہے
ہیں۔ غلط ہے۔ مسٹر برن کہتے ہیں یہ اگر مجلسی اور
مذہبی ترقی کی تحریک کے لئے ایک آلہ ہے تو یہ عجیب نظر آتا
کہ کوئی ٹھیک شہادت اس امر کی پیش نہیں کی گئی۔
رشی دیانند کی نسبت انکا خیال یہ تھا کہ [illegible]
ہونے سے ہی [illegible] کا نشو ہوا ہے۔ اور [illegible]
شدھ [illegible] ہوگا۔ رشی نے اپنے خیال
انہوں نے اپنی زندگی میں ہی گروکل کی بنیاد رکھنے
کی کوشش کی تھی۔ اور اسکے لئے بہت سے سامان
مہیا بھی کئے تھے۔ لیکن افسوس کہ قبل ان خیالات کو
پایۂ تکمیل کرنے کے ہی رشی نے یہاں پرستھان کیا۔ لیکن

اُپدیش

(24)

ह्वे अ धारे ब्रह्मा पे रखन [illegible]
हानि हो ति छिते यजपू हो
हरे त्व वि हा हामृते [illegible]
वि हा वे वै ई श ते य तू मो
२ त्व : ॥

... پرانی اور نا محدود ... پرمیشور کے اندر ...
... اس سے اُلٹی یہ ارتھ ودیا دونوں گہری
... میں موجود ہیں اور جو برہم ودیا اور پدارتھ ودیا
... کا ایک ہے۔ وہ ادھی ہے۔ اور اودیا
... انادی ہے۔ لیکن ودیا یقیناً کوشش
... ہی ہے"

... اور پدارتھ دونوں کی ودیاؤں کا ظہور
... دیکھتے ہیں۔ ایک طرف سائنس کی ودیا میں نپن
... بڑے دماغ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں
دوسری طرف سائنس کے پدارتھوں کو تچھ سمجھ کر
... کی پرواہ نہیں ... سے آتم
... کو سمجھنے کی شکتی رکھنے والے دکھائی
... ہیں۔ کیا انسانوں کی ذات میں فرق ہے؟
... انسانوں کی ... کی ... ہر
... مگر ... کو کام کرتے
... کر اب ہی برہم ہوتا ہے لیکن ... حقیقت
... ستھول درشٹوں کو ...
... برخلاف کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے
... میں وہ برہم ودیا کی ہی سہایک ہے
... ایک کیوں نہ ہو جبکہ اسی برہم کے اندر
... دونوں کا ظہور ہوا ہے۔ جو برہم گیانی
... ہے۔ گویا جملہ علم کا ظہور پرماتما
... ہے۔ اگر نہیں ہوا تو اسے انسان ابتدا
... ان کا ظہور ہوا ہے۔ گیا ... کے اندر

سے ودیا ... برتن کرنا پڑتا ہے
آنکھوں کو دیکھنے کے لئے برتن نہیں کرنا پڑتا
ہے؟۔ کان خود بخود سُننے لگ جاتے ہیں۔ جیسے
کو سوادی کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن
رنگوں میں تمیز کرنے، شبدوں میں بھید جاننے
اور ذائقوں کے لطیف اختلافات کو سمجھنے
کے لئے شکشا کی ضرورت پڑتی ہے۔ منش
سماج کی ہر ایک پشت اپنے سے پہلی پشت
سے شکشا حاصل کر کے ہی علوم میں ترقی کرتی
چلی آئی ہے۔ جس میں شک نہیں کہ ودیا
انسان کے اندر سے سوابھاوک طور پر نہیں ہو تی
بلکہ باہر سے آتی ہے۔ وہ باہر کون سی
جگہ ہے۔ جہاں سے ودیا آتی ہے؟۔ انسان کے
اندر سے نکلتی نہیں کیونکہ انسان کے اندر
تو گیان حاصل کرنے یعنی باہر سے اندر لانے
کی صرف ساد ہن کو تی ہے ... کرتی ہے اندر
ہی نہیں چھپ سکتے کہ ان پرم ...
سے ... جس نے کہ سورج اور چندر نکشتر
اور آکاش کو موجودہ صورت بخشی اور کہاں
سے ودیا کا ظہور ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا ودیا
کی کوئی آزاد ہستی ہے؟ کیا ودیا خاص درجہ
ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ پرماتما کے اندر موجود ہے
سنسار اور پدارتھ دونوں کا تعلق پرماتما سے
وہ اُن سے بالکل جدا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں
اس کے تحت ہیں۔ پھر کیا دونوں سے انسان
جیون کا اُدیش ہو سکتا ہے؟ رشی جواب
دیتے ہیں کہ ہو سکتا ہے۔ لیکن محض ایک
یعنی اودیا (دنیاوی علم) جو کہ اسی کا
اصلی مقصد ہے۔ پھر کیا دنیاوی علم بتاتا ہے؟
کیا دنیاوی علوم سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے؟
ہرگز نہیں! جملہ دنیاوی علوم کو بڑی اچھی
طرح سے حاصل کرنا چاہئے۔ اسلئے نہیں کہ اس
سے ... سے مکتی مل سکتی ہے۔ بلکہ اسلئے

کہ وہ بھی برہم ودیا تک انسان کو پہونچنے
کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ پدارتھ ودیا (دنیاوی
ودیا) کا ہی ظہور تو پرماتما سے ہی ہوتا ہے
لیکن اس سے گیان ان دنیاوی پدارتھوں
کا ہوتا ہے۔ جو کہ فانی ہیں۔ آگ۔ اور پانی
ہوا۔ مٹی اور آسمان یہ سب فانی ہیں۔ ان
سے جو مختلف صورتیں بن رہی ہیں۔ وہ ایک
دن بگڑ ہی جائیں گی۔ ان کو قرار نہیں جب
ان وستوؤں کو ہی قرار نہیں تو ان سے
علوم کو کیسے قرار ہو سکتا ہے؟ جیسے دنیاوی ہر
طرح کی فانی ہے۔ فانی چیزوں سے پریم کرنا بھی
کسی کام نہیں ہے جسم بھی فانی ہیں۔ اسی لئے
جو لوگ جسم کے ساتھ محبت کرتے ہیں بڑے بڑے دکھ
انہیں اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جو آتما غیر فانی ہے۔ اسلئے
جنے آتما کے ساتھ پریم لگایا۔ اُسے دکھ نہیں ہوا۔
لیکن اسلئے کہ جسم فانی ہے۔ کیا جسم سے فائدہ ہی نہیں
اٹھانا چاہئے۔ کیا جسم کی درستی اور تابو ہوئے کے بغیر
برائی ہم کر سکتے ہیں؟ جس طرح یہ جسم فانی ہوتے ہوئے
بھی ... کا ایک ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح
یہ دنیاوی علوم گو دنیاوی چیزوں کی طرح فانی ہیں
تاہم انہیں برہم ودیا کی پراپتی کا ذریعہ بنا
سکتے ہیں۔ اور اس برہم ودیا کی پراپتی پر ان کا
خود بخود ناش ہو جاتا ہے۔ پر ... ٹھیک تحسین!
... ودیا بڑی موہنی صورت سے کر تمہارے
سامنے آتی ہے۔ اسکے اندر پھنسنے کا بڑا
بھاری احتمال ہے۔ اس کی بہار کی بڑی ... بہار
نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے اندر مت پھنسو۔
جب تمہیں اپنے آدرشیہ کی طرف چلنے کے لئے ایک
ذریعہ کے طور پر دی گئی ہے۔ جو تمہاری
غلام بنائی گئی ہے۔ اس کا مان رکھ۔
ودیا کے غلام بن کر اپنے اصلی آدرشیہ
کو نشٹ مت کرو

اوم شم

آتمک نظارے

ہری بانی آپ کی آگیا کے انوکول چلے

شبد کو آپ نے کیسی زبردست طاقت عطا کی ہے۔ اور جب کہ شبد شکتی کی بانی وہ اراپ کا شت ہوتا ہے۔ اُسوقت اُس کی طاقت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ وہی بانی جو اپنی نرمی سے دیان کے من کو قابو کر لیتی ہے۔ سخت ہو کر ایک ہی کو دشمن بنا لیتی ہے وہی بانی جو کسی سینے میں بادشاہتوں کو ہلا سکتی ہے اُلٹی چل کر اپنے ایک جیو آتما کو بھی رسوا کرتی ہے ایک ہی بانی کے کام سے اسقدر مختلف نتائج کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ بانی وہی رہتی ہے۔ لیکن اس کے عمل میں بھید ہوتا ہے۔ پرماتما کی آگیا کے پیچھے چل کر جو بانی انسان کسی بربادی کا باعث ہوتی ہے وہی اُس کی آگیا کے انوکول چل کر انسان کی مکتی کا ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن پرماتما کی آگیا کا پتہ کیونکر لگے کیا پورا انا لیکن کیا وردناک سوال ہے۔ پرماتما کی بشرشٹی میں بچے تے ہوئے پرماتما کے بنائے ہوئے شنتی جس اور سگندھ بت یون سے شانتی لابھ کرتے ہوئے بھی یدی پرماتما کی آگیا کا پتہ ہم نہ لگا سکیں تو ہم سے بڑھ کر قابل رحم کون ہو سکتا ہے۔ پرماتمن! ہم سب آپ کی آگیا کو بھولے ہوئے ہیں۔ اور اسیلئے بھول کر اسی بانی کو جو آپ نے ہمیں اپنے اندر کے صحیح خیالات دوسرے بھائیوں پر ظاہر کرنے کے لئے دی تھی اُن کو دھوکے میں ڈالنے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ جو بانی ہمیں سچائی کے پھیلانے کے لئے عطا کی گئی تھی۔ اُسے جھوٹ کے ذریعہ کا منتری بناتے ہیں۔ اسلئے ہے کرونا نِدھے پتا! ہم سب کی بانیوں کو اپنی آگیا کے انوکول چلنے کی پریرنا کرتے ہوئے ہماری رکشا کیجئے

تفصیل آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب از یکم ستمبر لغایت ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

آمدنی

نمبر شمار	مدات	رقوم	میزان
I	وید پرچار فنڈ		
۱	ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۱۰ روپیہ	
۲	وید پرچار فنڈ جاپان	[illegible]	
۳	وید پرچار فنڈ	[illegible]	
۴	دشانش	[illegible]	
۵	مارک پتر	[illegible]	
٦	چار آنہ اور ایک آنہ فنڈ	[illegible]	
۷	ویدک لائبریری پنجاب	[illegible]	
۸	آٹا فنڈ	[illegible]	
۹	آریہ پتر کا	[illegible]	
۱۰	دہلی دھرم پرچار فنڈ	[illegible]	[illegible]
II ک	ڈیپازٹ دیگر انسٹیٹیوشن	[illegible]	[illegible]
III ک	ڈیپازٹ سماجہائے	[illegible]	[illegible]
II ک	گروکل فنڈ		
(۱)	فیس و دیارتھیان	[illegible]	
۲	چندہ آمدہ برائے گروکل فنڈ	[illegible]	[illegible]
II ک	متفرقات		
۱	سود	[illegible]	
۲	دیہاتی پرچارکان فنڈ	[illegible]	
۳	سسپینس اکونٹ	[illegible]	[illegible]
	میزان		[illegible]
	بقایا۔ ۳۱۔ اگست تک		ایک لاکھ [illegible] روپیہ

خرچ

نمبر شمار	مدات	رقوم	میزان
I ک	وید پرچار فنڈ		
۱	تنخواہ اُپدیشکان	[illegible]	
۲	سفرخرچ اُپدیشکان	[illegible]	
۳	پنجاب ویدک پیتکانے	[illegible]	
۴	ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	[illegible]	
۵	آریہ پتر کا	[illegible]	
	سائر خرچ	[illegible]	[illegible]
	دیگر فنڈ		
B II	چرنجی لال میموریل فنڈ	[illegible]	[illegible]
B III	لیکھرام میموریل فنڈ		
	آریہ سافر میگزین	[illegible]	
۲	گذارہ پاملی بھاگ بہری	[illegible]	
(۵)	تنخواہ اُپدیشکان	[illegible]	
٦	سفرخرچ اُپدیشکان	[illegible]	[illegible]
	میزان		[illegible]
	بقایا جو سماج کے پاس ۳۱۔ اکتوبر کو ہے		ایک لاکھ [illegible]
	میزان کل		ایک لاکھ [illegible]

دستخط پنڈت ٹھاکر دت جی اکونٹنٹ کلرک آریہ پرتی ندھی

لوکل

مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ستیا [illegible] یہاں ایک عیسائی صاحب مع ہستری اور چار لڑکوں کے شدھ کئے گئے۔ عیسائی صاحب تو ذات کے بنئے عیسائی اور اُن کی بیوی جنم سے مسلمان عیسائی ہوئی تھیں ۱۴۔ نومبر لالہ ٹھاکر داس صاحب سبھاسد آریہ سماج کی ماتا کا دیہانت ہو گیا مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ بروز سنگروار ۱۴۔ نومبر کو آریہ سماج مذہبی جوہر سنگھ ولد ٹہل سنگھ قوم رہتیہ ساکن موضع جاگیر تحصیل نکودر ضلع جلندھر کو شدھ کر کے اور کپ [illegible] پان ۳ دھی کا بیچ ۴ کے آریہ دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ ۱۲۔ نومبر کو بیاوانی جلسہ [illegible]

آریہ سماجک سالانہ جلسے

لاہور آریہ سماج	۲۸۔ لغایت ۳۰۔ دسمبر
[illegible] ضلع بجنور	۶۔ ۷۔ دسمبر
راولپنڈی	"
جلندھر شہر	۲۵۔ ۲۶۔ دسمبر
برنالہ ریاست پٹیالہ	۲۸۔ فروری [illegible]

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

بھائی ہیرا رام جی لاہور۔ ناطہ کی رسم سے بلاشبہ بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا نتیجہ بڑا خطرناک نکلتا ہے۔ اسلئے اس اویدک رسم کو بہت جلد دور کرنا چاہئے۔ آپ کی پیش کردہ نظائر کو درج اخبار کرنا مناسب نہیں۔ مطلب اصول کی بحث سے ہے۔ نہ کہ شخصی معاملات سے

ایڈیٹر

آریہ پرتی ندھی سبھا کے اصول اور بھائی ہیمراج جی لاہوری

جس بھاؤ سے بھائی ہیمراج آریہ پرتی ندھی سبھا کے برخلاف لکھ رہے ہیں۔ وہ ناظرین پرچہ سے مخفی نہیں ہے۔ وہ پہلے سوامی جی کی تعریف میں قلم اٹھاتے ہیں۔ اُن کی عظمت کو جتلاتے اور اُن کا قابل تقلید ہونا جتلاتے اور پھر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سوامی جی مہاراج کا آشا کے مطابق کام نہیں کر رہی۔ اور وہ دھرم انوسار کام کرنیوالی جماعت نہیں۔ لیکن یہ الزام سراسر خام۔ بالکل زبون۔ بلکہ انصاف کا خون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا ممبر نہیں ہوں۔ جواب لکھنے کو آمادہ ہوا ہوں۔ کیونکہ سوامی جی بحوالہ منو مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ جو شخص سبھا میں بے انصافی کو دیکھ کر خاموش رہے۔ وہ سخت گنہگار رہے

عبارت ذیل کے اندر (ق) سے مراد ہیمراج اور (ج) سے مراد جواب ہے۔

(ق) جب آریہ سماج پورن بل سے دھرم کا پرچار اور پالن مستقل مزاجی سے اِس طرح سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ تو آریہ سماج میں سے چند نوجوان بھائیوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ آریہ سماج کچھ نہیں کر رہا۔ آریہ سماج میں یہ کمی ہے۔ یا وہ۔

جواب ۔ بھائی صاحب! آریہ سماج نے جو جو کام جوانمردی سے دھرم کے پرچار کے معاملہ میں کر کے دکھلائے اُسکی بیشمار لوگ داد دینے میں تو کسیکو گریز نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کسی نے کیا۔ مطلب صرف یہ تھا۔ کہ سماج کا عملی پہلو میں ہنوز روز اول ہے۔ اسی لئے اس دشا میں آریہ سماج کی کمزوری کو جاننے جتوانے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بلکہ عین مصلحت ہے۔ کیونکہ جب تک لوگ اپنی کمی کو محسوس نہ کریں اوپر ترقی کے درپے کون ہوگا لیکن اگر آپ کا دعوے ہے۔ کہ سماج کی اندرونی کمی نہیں ہے۔ تو جو کمیاں آپ نے پرتی ندھی سبھا والوں کی طرف سے درج اخبار فرمائی ہیں ثابت کر دیں۔ کہ وہ کمیاں نہیں ہیں۔ تو معاملہ صاف ہو جائے گا۔ لیکن بغیر ثبوت کے یوں ہی لکھتے جانا نیک نیتی میں داخل نہیں ہے

(ق) یہ سب رچنا تھوڑے ہی وقت میں کافور ہوگئی۔ کیونکہ جہاں پر ویدادی ستی شاستروں سوامی دیانند جی کا آشا اپنے کہ لوگ کسی قسم کا کام نہیں کرتے۔ وہاں ترقی کی بجائے تنزل ہوتا ہے۔۔۔۔ کیونکہ وے بجائے دھرم کے انوسار کام نہیں کرتے ہیں۔ تو خود بخود شانت ہو جاتے ہیں"

جواب ۔ اسلئے یہاں پر ویداوہ سوامی جی کا آشا اپنے کر اور دھرم انوسار کام نہ کرنے والے لوگوں سے اُن کی مراد آریہ پرتی ندھی سبھا سے ہے۔ کیونکہ یہ اُن کے خیال میں کافور ہوگئی۔ جو کہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر سبھا نے اپنے پہلے نیموں کو ناقص جان کر ترک کر دیا ان میں مناسب تبدیلی کر دی تو اس سے سبھا کا کافور ہونا نہیں نکلتا۔ کیونکہ سبھا کئی ایسے مجموعہ اشخاص کا نام ہوتا ہے۔ جن کا مقصد ایک ہو۔ سبھاسدوں کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ اس مقصد کو عمل میں لانے کے واسطے آسان ترین نیم بناتے رہیں۔ پس اگر کوئی سبھا یہ معلوم کرے کہ جو نیم اُس کے کیفیت کسی صفت کو مدنظر رکھ کر پاس کئے تھے۔ اُن سے وہ مطلب اب حل نہیں ہوسکتا۔ یا اس سے کوئی اور بہتر تجویز ہے سبھا اپنے نیموں میں حسب ضرورت تنسیخ یا ترمیم کر دے تو یہ ہرگز نہیں سمجھا جاتا کہ سبھا کافور ہوگئی۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ یہی حال پرتی ندھی سبھا کا ہوا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اُن کی یہ حرکت کیوں معیوب خیال کی جاتی ہے۔ بھائی صاحب یہ تو آپ بھی کہتے ہیں کہ الو پاپی کے سامنے بیٹھ کہ الو سکا می پو کہتا تھا۔ کہ میں سوامی دیانند جی کے ایک ایک نقطہ کو ستیہ مانتا ہوں۔ اور اُن کے مطابق ہی عمل کرونگا۔ اگر یہ بات ہے تو بتلائیے کہ کس طرح وہ سبھا سوامی جی کے فرمودہ چار نمیاروں۔ وید۔ سمرتی۔ سدچار اپنے آتما کا غیر مخالف گیان۔ سے انحراف کر سکتا ہے۔ اگر نہیں تو اُن کو وید اور سوامی جی سے منحرف قرار دینا سراسر بے انصافی ہے ہاں اگر آپ یہ لکھتے کہ یہ پرتگیا کرنے پر کہنے

مانتے تھے۔ مگر منشا اُن کے درود تب اور ساتھ ہی بہت ہی دیتے تو اور مگر تھا۔ لیکن جو کی تحریر سے اُلٹا یہہ ہوتا ہے کہ صرف اُن جوش میں آکر ایسے نیم پاس کر دئے۔ اسبات کو ایک منٹ کے واسطے اگر مان بھی لیا جاوے تو پھر بھی اُن کی حرکت پسند نہ تھی۔ کیونکہ جو جو اُنھوں نے ستیہ ... کا اظہار کیا لیکن جب اُن کے موجود ... اِنوبائی۔ انوگامی۔ داڑھی مونچھ وغیرہ فروعاتی جھگڑوں سے بری ہیں تو پھر آپ نے اُن کے اس بہاو کی تعریف کیوں کی۔ یہہ بات نوٹ کے قابل ہے۔ کہ اُن میں سے اکثر باتوں کی تائید میں تو سوامی جی نے بھی لکھا ہے۔ (۱) داڑھی مونچھ کے لئے دیکھو اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۸

(۲) رادہے کشن۔ ہری کشن۔ رام کشن پورانک نام سمجھ کر ترک کئے گئے تھے۔

(۳) سنسکاروں میں ستریوں کا پرشوں کے ساتھ بیٹھنا تو سنسکار ودہی صفحہ ۸۰ کی مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے بعنکار میں آئی ہوئی ستریوں کو بالک کی ماتا۔ اور پرشوں کو بالک کا پتا ستکار کرکے وداع کر دیوے"

پھر ستریوں کا بے گھونگھٹ مردوں کے ساتھ جلسہ میں شریک ہونا تو آریہ سماج میں بھی پایا جاتا ہے۔ جو کہ لاہور سماج کی کارروائی جلسہ سے ظاہر ہے۔

(۴) جرم چاکی وغیرہ گنتی میں وے بھی آگئے۔ ... کی آپس میں پھوٹ ہونے کے باعث سے مخالفت ہو گئی۔ ایک دوسرے کے من ناعجیب و غریب خیالات ظاہر ہونے لگے۔ کوئی صاحب اپنے آپ کو پیغمبر کہنے لگا وغیرہ

جواب ۔ واہ صاحب یہہ خوب چلائی آپ یہہ ... کی گنتی کرانے کی ہی ہے۔ جائے غور ہے۔ کہ کسی سبھا میں ایک دو آدمیوں کے نکل جانے کو اگر آپس کی پھوٹ ہی کہنا پڑیگا اگر پھوٹ کے یہہ ہی معنی ہیں تو چھٹی ہے تیسرے سماج کے پنے کا ڈر کیوں ظاہر کیا آپ کے خیال کے مطابق تو سماج پھوٹ کا گھر نکلا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہہ پھوٹ ہرگز نہیں کہلاتی۔ بلکہ اسکو پھوٹ کا دور ہونا کہتے ہیں کیونکہ جب ایک آدمی نے اپنی پرتگیا کے برخلاف کہنا شروع کیا تو سبھا نے اس کو خارج کیا۔ فیصلہ شد۔ پس یہی معاملہ اُسوقت بھر اتری سبھا کا تھا۔

(۵) ان (اودیشوں) ظاہرا بھلے والی باتوں کو سُن کر ہمارے بہت سے بھولے بھالے بھائی موہت ہونے لگے۔

جواب ۔ اگر یہہ باتیں جو کہ اودیشوں کے اندر ظاہر کی گئی ہیں۔ ظاہر طور سے بھانے والے ہیں اور ان کے اندر کوئی صداقت نہیں اور ان کے گرہن کرنے والوں نے ان کو بھولے پن سے گرہن کیا۔ تو آپ اپنی عقلمندی سے یہہ تو بتلا دیتے۔ کہ ان کے اندر نقص کیا کیا ہیں۔

(۶) تب ان (یعنی بھولے بھالے بھائیوں) میں سے کچھ سماج کا ہت چاہنے والے ہی تھے اُنھوں نے اس سے یہہ نیتی سوچی۔ کہ اگر مخالفت کی تو یہہ پرجوش نوجوان علیحدہ سماج بنا لیں گے۔ . . . . . اسلئے یہی اُتم ہے کہ ان میں شامل ہو جائیں اور ان کی سوسائٹی کا یہہ بڑا ضروری نیم ٹھہرایا گیا کہ صرف سماج کے ممبر ہی اس میں داخل ہوں۔

جواب ۔ میں خیال کرتا تھا۔ کہ آپ شاید نوجوانوں کی ہمت بڑھانے کے برخلاف ہیں۔ جیسا کہ آپ کے مضمون نمبر ۴ کے آخری الفاظ سے عیاں ہے۔ مگر آپ تو سماج کا ہت چاہنے والوں کی نندا میں بھی کمربستہ نکلے۔ کیا وہ بھی سماج کا ہت چاہنے والے تھے۔ جو راستی کے پرکاش سے خوف کھاتے ہیں ہرگز نہیں۔ پھر اس الزام کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ نوجوان علیحدہ سماج بنانے کے درپے تھے۔ اور اس خوف سے "صرف آریہ سماج کے ممبر ہی اس میں داخل ہونے کے ادھکاری ہیں" یہ نیم پاس کیا گیا۔ اول تو سوچنے کا مقام ہے۔ کہ اس میں علیحدگی ہی کیا تھی۔ اصولوں میں تل بھر بھی فرق نہیں ہے جب اصول وہی ہیں تو علیحدگی کا ڈر کیا بس اب ہرگز نہیں ہوگا۔ ہاں اگر آپ کی مورتی دیکھ کر کسی نے آپ کو کہدیا ہو تو عجب نہیں معلوم تو یہی ہوتا ہے۔ کہ رنگروٹ اور **آرمی سسٹم** پہنایا گیا ہے۔ یعنی جس طرح فوجی سپاہیوں کا پہلے رنگروٹ ہونا لازمی ہے کہ فوج گندی نہ ہو۔ اسی طرح پر یہاں پر بھی کیا گیا ہے۔ آریہ سماج بمنزلہ رنگروٹ اور بھراتری سبھا بمنزلہ فوج کے ہے۔ کیونکہ اس کا کام میدان عمل میں قدم دھرنے کا ہے۔ پس اس کے ممبر سپاہیوں کی طرح کورپتی روپی شترو کو وتبع کرنے کا یتن کریگی۔ اور آریہ سماج کے پیٹے نوجوان پرچار کا میدان جہاں تک ہو سکا صاف کریں گے۔ اس سے میری یہہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ کہ بھراتری سبھا والوں کے نزدیک آریہ سماج کے ممبر پرشوں کی توہین بمنزلہ رنگروٹ کے ہے۔ کیونکہ جو صاحب اُن کے اندر قابل قدر ہیں۔ وہ اپنے ستھان پر قابل عزت ہیں۔ مگر جو شخص اپنی خدمتوں کو ادھورا لیبٹر کرتے ہیں۔ اُن کی قدر اس لحاظ سے اور طرح کی ہے۔

(۷) ایسی سبھاؤں میں داخل ہونے سے

آریہ سماج کی نربلتا ظاہر ہوتی ہے۔
جواب! بھائی صاحب! ابھی تو آپ دھرم دھرم پکارتے تھے۔ ابھی دھرم کے معنی بدل گئے۔ دھرم کے معنی بے زور رعایت سچائی اور استیہ کو ترک کرنا اور ماننا منوانا ہے۔ کیا نربلتا سے ڈر کر دھرم چھوڑنا کمزور دھرماتماؤں کا کام ہے اور اگر آپ کو آریہ سماج کی نربلتا سمجھ میں آتی ہے۔ تو بتلائیے کہ آپ نے یہ کیوں لکھ مارا: تعلیم یافتہ اور آریہ سماجک لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ان میں سے ویدک دھرم کی چاہ ہے کہ اسپرشیہ کی بھائیوں کو اتھو کرتے ہوئے سماج کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اکثر اپنا مت وچار کر ایک دوسرے کی صحبت سے لوگ سماج کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ غرضیکہ تو ہی ایک طرف اپنی توجہ کا ہی پھیر دیا ہے۔ جب تھوڑے آدمی سچائی کو اتھو کر کے اور اکثر دیکھے داخل ہوتے ہیں تو کیا آپ کی تحریر کے بموجب آریہ سماجیوں سے ویدک دھرم کی اُنتی کی توقع کا خیال محال کیونکر نہیں ہی خوب سنتی ہے! رنگیا یہ کہ اس زور منٹ کی کیوں ضرورت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ سوامی جی بحوالہ منو کہتے ہیں کہ جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے اس وید کی مذمت کرنیوالے منکر کو ذات پنکتی سے نکال دینا چاہئے ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۶۱۔ اب دیکھئے جناب ان لوگوں کی طرف جنکو سوامی جی پوپ اور ناستک وغیرہ کے نام سے ہماری بتلاتے ہیں۔ جب ورن کتن کے انوسار آریہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم ایسے آدمیوں کو ذاتی پنکتی سے خارج کریں۔ تو اس امر کا نتیجہ آریہ پرتی نندھی سبھا کے سوا

سکھ دکھ نہ مانا جاوے۔ تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔" اب آپ ہی بتلائیے کہ اور کس طرح آریوں کا ایک ہی نفع نقصان دکھ سکھ وغیرہ ہو سکتا ہے۔ بھائی صاحب اس سے تو آریہ پرتی نندھی سبھا کا ہی پرکاش ہو رہا ہے۔ اور دیکھئے سوامی جی لکھتے ہیں "لڑکا لڑکی چاہے موت تک کنوارے رہیں لیکن اسدرش یعنی باہم مخالف وصف عمل فطرت رکھنے والوں کا بیاہ کبھی نہیں ہونا چاہئے صفحہ ۱۰۸۔

اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن کا لحاظ رکھ کر آریہ پرتی نندھی سبھا کے بنانے کی سخت ضرورت ہے۔ جن کو بوجہ طوالت کے یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔ مگر آپ اتنے ہی سے سمجھ لیں کہ اگر آریہ پرتی نندھی سبھا نہ ہو تو اس کا محلہ انتظام کیسے ہو سکتا۔ ایک آریہ تو کھتری دوسرا اروڑہ۔ تیسرا براہمن چوتھا کچھ اور پانچواں کچھ۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ اس پر یہ ملامت کہ اپنی اپنی برادری کے اندر شادی کرنی چاہئے۔ اس صورت میں کامیابی ناممکن ہے۔ مثلاً ایک اروڑہ ہے۔ اول تو اُس نے برادری کے اندر شادی کرنی ہے۔ اُس صورت میں دوسرے برادری کے اندر ہی آریہ دیکھنا ہے۔ پھر سدرش اور اسدرش کا خیال ہے۔ جب اسقدر دائرہ تنگ ہو گیا تو شادی ممکن ہی نہیں۔ اس طرح سے تو انسان خواہ مخواہ گر پڑتا ہے۔ اگر یہ خیال ہے تو ترک کرنے والے ہوتے ہیں۔ کہ ہی لیتے ہیں۔ تو بھائی صاحب یاد رہے۔ کہ سب مہاتما منشی رام ہی نہیں ہیں۔ ایسے آدمی خاص ہی ہوتے ہیں۔ جو کہ انکا کام بہاؤ سے کام کرتے ہیں عام آدمی بغیر سہولت دیکھنے کے کام نہیں کر سکتے۔ اسواسطے اُن کے لئے

سہولیت کے سامان پیدا کرنا آریوں کا فرض اولے ہے۔ اور آریہ برادری کی غرض تو یہ کاموں کے لئے راستہ صاف کرنے کے لئے ہے۔ آخیر میں یہ ارتھا ہے۔ کہ پاٹھک معترض خود پہ اعتراض کریں۔ مہشری نہ بتلاتے جاویں۔ تاکہ حصر ایک کو پتہ لگ جاوے کہ آپ کی پوزیشن کیا ہے۔ ساتھ ساتھ جواب ہی چھپتے جاویں اگر آپ کو اعتراض نہ رہے۔ تو خاموش رہئے۔ آریہ پرتی نندھی سبھا آپ کو مجبور نہیں کرتی۔ کہ آپ ہی داخل ہو جاویں۔ اسواسطے کہ پاکر کیمپ بنگرپی سنگے اور نہ کرنے دیں گے ایسی پالیسی سے باز آئے۔ کیونکہ اس سے آریہ سماج کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ آئندہ آپ آلک ہیں۔

ماقم گوبند رام ڈسکوی

واقعی یہ تعویذ عمدہ ہے

ایک عورت کسی فقیر بابا کے پاس گئی۔ اور کہا کہ میرا پتی عرصہ سات ماہ سے پردیس گیا ہوا ہے اُس کے چلے جانے بعد میری ساس نے میرا ناک میں دم بند کر دیا ہے۔ دن کی ۲۴ گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اور ۲۴ وقت وہ میرے ساتھ لڑتی ہے جو جو غضب کے گولے وہ منہ سے نکالتی ہے سہارے نہیں جاتے ہیں ایسی لاچار ہو گئی ہوں کہ اگر جان نکل جائے تو میں جانوں کہ بچ گئی۔ ہر وقت تیل کی گرم کڑاہی میں ساس مجھے تلتی رہتی ہے۔ روتے روتے میرے سر میں پانی نہیں رہا میرا خون ہی خشک ہو گیا۔ کوئی ایسا تعویذ دو کہ میری ساس ہمارے ساتھ لڑنا جھگڑنا چھوڑ دیوے۔ فقیر بابا نے ایک کاغذ لے کر اسپر

سکتا اور کیا ہو سکتا ہے (۳) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۱ پر لکھا ہے۔ لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی عیب دکھلائی نہیں دیتا۔ جب تک ایک ہی عقیدہ والوں کا ایک ہی نفع نقصان ایک ہی

سیدھی ٹیڑھی کچھ ادھر کچھ اُدھر لکیریں کھینچ کر کھاکر لو ہنچی اُس نے کسی سنار سے تانبے کے پترے میں منڈھا کر گلے میں ڈال لیا۔ اور جس وقت تمہاری ساس تمکو منہ اپھنگا بولنے اور تیرے ساتھ لڑنے لگے۔ اُسوقت تم اس تعویذ کو دانتوں میں لے کر خوب دبا رکھو۔ اور جب تک وہ بولتی رہے۔ تم اُس کو دانتوں میں پکڑے رکھا کرو۔ پھر دیکھنا کہ تمہاری ساس خود بخود چپ ہو جایا کریگی۔ اور اگر تم نے اسپر عمل کیا۔ تو تھوڑے ہی دنوں کے اندر تم اسکو ایسی سیدھی کر لوگی۔ کہ وہ بآسانی تمہارے کان میں پڑ سکے گی۔ چنانچہ عورت نے ایسا ہی کیا۔ ساس نے جب بڑا بھلا بولنا شروع کیا۔ اور اُس کی انگلی تھپلی پیٹ پیٹ پر پانی پھیرنے لگی۔ تو اُس عورت نے فوراً اُس تعویذ کو دانتوں کے نیچے دبا لیا۔ اور جب تک وہ بولتی رہی۔ اُسنے تعویذ کو دبائے رکھا۔ جب دوسری طرف سے جواب نہ ملا۔ تو ساس نے چپ ہونا ہی تھا۔ اسی طرح وہ عورت کرتی رہی۔ آخر تمام کولاہل دور ہو کر دو لو آپسمیں شیر و شکر کی مانند رہنے لگیں۔

گو بظاہر یہ ایک معمولی سا تعویذ ہے۔ لیکن یہ سارے جھگڑوں کے فیصلہ اور سخت سے سخت بدکلام آدمی کے بھی دانت کھٹے کرنیوالا تعویذ ہے۔ نہ صرف یہاں تک ہی اُس کے گن محدود ہیں۔ بلکہ اس کے استعمال سے شترو تک بھی اپنی شتروتا کو بھولی کر متر بن جاتے ہیں۔ کسی کی گالیوں کے جواب میں ہم گالیاں دے کر اپنے مخالف پر فتح نہیں پا سکتے۔ بدکلام کو سخت کلامی سے ہم چپ نہیں کرا سکتے۔ بلکہ اگر بدکلام آدمی کو چپ کرانے کا کوئی منتر ہے تو بھی اگر تعویذ ہے تو یہی۔ کہ ہم اُس کی بدکلامی اور گالیوں کا جواب خاموشی میں دیں۔ اور

یہ واقعی عمدہ تعویذ ہے

(گورو پیارا)

اصلیت کی ناواقفیت انسان کو کیا ناچ نچاتی ہے

کمزور انسان اپنی کمزوری۔ لاعلمی اور جہالت کے سبب اپنی مرضی کے مطابق اصول قوانین اور قواعد گھڑ لیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قوانین قدرت کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا اور اسکو اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شخصی فرقوں کی بنیاد بھی ان کمزوریوں پر ہی رکھی گئی ہے اور وہی کمزوریاں قوانین اصول مذاہب سمجھے گئے ہیں۔ لیکن چاہے کوئی برہمن ہو یا شودر۔ فقیر ہو یا امیر۔ حاکم ہو یا محکوم سچا اور اصلی قانون سب کے لئے یکساں ہوا کرتا ہے۔ اور وہ قانون اکثر قانونوں کے پیچھے نہیں لگتا۔ بلکہ سب کو اپنے پیچھے لگاتا ہے۔ باوجود اس قاعدہ کلیہ اور اکھنڈ نیم کے ہر ملک اور قوم کے اندر ایسی ایسی خراب رسومات اور ایسے ایسے خراب رواجات ہیں۔ کہ جن کا کچھ بھی حد و حساب نہیں۔

اشانٹی (افریقہ) میں شاہی خاندان کی لڑکی کے ہاں بچہ پیدا ہونے سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس میں شاہی خون ہے۔ لیکن ملکہ کی نسبت بدگمانی ہو سکتی ہے۔ کہ مبادا اس کی اولاد کسی غلام کے نطفہ سے ہو۔ بادشاہ کی بہنوں کو اجازت ہے۔ کہ جس سے چاہیں مباشرت کریں بشرطیکہ وہ شخص مضبوط خوبصورت اور تندرست ہو

وہاں کا بادشاہ وہ ہو جنے ۳۳۳۳ (تین ہزار تین سو تینتیس) دو بین عورتوں کی کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہاں جب کوئی امیر مر جائے تو ایک غلام کو قتل کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسری دنیا میں اُس کی خدمت کرے۔ قتل سے پیشتر غلام کے دونوں رخساروں میں چاقو ٹھونس دیے جاتے ہیں تاکہ وہ شور و غل نہ کرے۔ علے ہذا القیاس ایک بادشاہ کی وفات پر کم از کم سو غلام اور سو عورتیں اسی طرح قتل کئے جاتے ہیں جلاد کی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ اور وہ اعلیٰ عہدہ داروں میں گنا جاتا ہے۔

کاش کہ لوگ زندگی کے مدعا اور اس کے بھید کو سمجھتے تاکہ وہ برائیوں کے شکنجہ میں پھنس کر اپنی زندگی کو چکنا چور اور تباہ نہ کر دیتے جس شخص نے رموز زندگی کو سمجھ لیا ہے مبارک اور خوش نصیب ہے۔ جو شخص بے پروا رہے۔ وہ ادھر کا ہوا نہ اُدھر کا رہا۔

گورو پیارا از بنوں۔

پاپ کب تک پھلیگا

ہر ایک کوشش کے دو نتیجے ہوا کرتے ہیں۔ کامیابی۔ یا ناکامیابی۔ لیکن صداقت کی ڈوری ہاتھ میں لے کر جو شخص کام شروع کرتا ہے۔ اُسکو انجام کار کامیابی کا یقین ہو سکتا ہے۔ لیکن جھوٹ پاپ اور پشاچت کے پیچھے چلتے ہی منصوبے اپنے دل میں باندھتے ہیں۔ تیغے ہی طومار گھڑتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے ان کی گرم بازاری رہنا ممکن ہے۔

بعض کا تو یہ خیال ہے۔ کہ پاپ پہلے پہل بہت

ہوتا پھلتا ہے۔ لیکن آخر کار شکست کھا کر اپنی موت آپ مر جاتا ہے۔ صبر اور استقلال کے ساتھ سیوا کرنا ہمارا فرض ہے۔ آخیر دھرم کی جے آپ کی سرشٹی ہوتی ہے:

(راقم بھوٗدام نیٹر لودھانوی)

سچی سیوا

ہکفیلڈ کے پادری صاحب نے اپنے پیرو وار کے اچھے قیدیوں کو سدھارنے کی تجویز پیش کی تو سب جیل خانہ پر چار کے کام کو نامناسب سمجھا۔ اور اپنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ لیکن اس وقت کے پادری صاحب کے بچن بڑے ہی غور سے پڑھنے کے لائق ہیں۔

"یہ لوگ خواہ کتنے ہی گر گئے ہیں۔ تاہم انسان تو ہیں۔ اگر یہ بدنصیب بندگان خدا شاہزادے ہوتے تو ہزاروں پُرش وزارت کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے۔ لیکن میری رائے میں وہ دل بہت ہی قیمتی ہے۔ جیسا کہ وہ دل جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے"

دھرماتما پُرش اس پاکیزہ کلام کی صداقت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے مشن کے جیون کے اصلی مقصد کو سمجھا ہے۔ لیکن ایسے انسان ہر جگہ بکثرت پائے جاتے ہیں جو کہ اپنے جیسے اور خاص انسانوں کی ظاہری شان و شوکت اور ٹھاٹھ دیکھ کر اُن کے پاؤں چومنے اور چاپلوسی کرنے پر ہی اپنی سیوا کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔

لیکن کیا اس قسم کی خود غرضی جس سے مطلب براری ہوتی دیکھی۔ اس کے آگے سر جھکا دیا۔ اور جس سے کچھ ملنے کی امید نہ ہوئی اُسے جھٹ دکھا دیا، انسانی ہمدردی ہمدردی کی پدوی پا سکتی ہے۔ کداپی نہیں

مشن ماننے کا سچا سیوک وہی ہے۔ جو کہ پریم سے ہر کہ ومہ کی بلالحاظ دولت و حشمت سیوا کرنے کو ہر وقت تت پر ہے۔

(راقم بھوٗدام نیٹر لودھیانوی)

مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے اصول

کیا آریہ سماج کی موجودگی میں پرتی ندھی سبھا کی ضرورت ہے؟

دلیل سوئم۔ دنیا میں ہر ایک انسان ہمیشہ اپنے اُتم کرموں سے ہی رشی۔ دیوتا۔ اور منشیہ کی پدوی کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ ہر تین قسم کے انسان علیحدہ علیحدہ اوصاف سے موصوف ہوتے ہیں۔ جیسے کہ رشی کی صفات کا ذکر نروکت میں درج ہے۔

साक्षात्कृत धर्माण ऋषयो बभूवुस्ते ऽवरेभ्यो ऽसाक्षात्कृत धर्मभ्य उपदेशेन मन्त्रान् सम्प्रादुः॥
निरु० अ० १ ख० २०

ارتھ۔ جو دھرم کو ساکشات کر ارتھات اُسکے اصلی سوروپ کو جان کر دوسروں کو جو دھرم کے اصلی سوروپ کو نہیں جانتے۔ اگر یہ آدمی منتروں کا اُپدیش کرتے ہیں۔ اُن کا نام رشی ہے۔ ایسے ہی شتپتھ براہمن میں بھی آتا ہے۔

विहारः सादि दे वब ग्रबुरा आ सापे शका मो लो पाय रवि ता ॥
३-६-३-१०

ارتھ۔ جب پرارتھوں کی اصلی حیثیت کو جان کر

دوسرے کا اپکار خرچ کرتا ہے۔ اُس کا نام دیوتا ہی اور جو فقط خود غرض ہو کر اپنے ہی پرائوں کا پالن کرتا ہے۔ اور ہرگیش کے سادھنوں کو نہیں کرتا۔ اُس کا نام اُسُر ہے۔ اور منشیہ کی تعریف شتپتھ براہمن نے اس طور کی ہے۔

सत्यं देवा अनृतं मनुष्याः ॥ १-१-०२

ارتھ۔ جن کے کاموں میں غلطی کا ہونا ممکنات میں ہے اُس کا نام منشیہ ہے۔ مفصلہ بالا شاستروں کے پرمانوں سے ہم رشی دیوتا منشیہ کی صفات سے بخوبی واقف ہوتے ہوتے اس فیصلہ پر پہونچنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ کہ کون کس پدوی کے قابل ہے۔ جیسے کہ سنسار میں کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جیسے مہاں پُرش ودوان منشیہ رشی پدوی کے لائق نہ تھے؟ کہ جنہوں نے کئی برسوں تک جنگلوں میں یوگ ابھیاس آدی اُتم کرموں کو کرتے ہوئے دھرم کی اصلی حیثیت کو جان کر ہم ایسے لوگوں کو اور ہمارے کمینے ویدوں کے سچے ارتھوں کو پرکٹ کیا اور راہ راست پر لائے۔ رشیوں کے سدھانت عموماً غلطی سے مبرا ہوتے ہیں۔ اور سنسار کے اندر بجلی کی مانند پھیل جاتے ہیں۔ کسی منشیہ کی کیا مجال ہے۔ کہ اُن سچائی سے بھرپور سدھانتوں پر پانی پھیر سکے۔ میرے اس لیکھ کی تائید میں لالہ رام داس صاحب منتری آریہ پرتی ندھی سبھا اخبار ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۷ ماہ ستمبر ۱۹۵۸ کے صفحہ ۱۴ پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"اب سوال یہ ہے۔ کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اس پرکار کے آپت پُرش کی شریٹی میں تھے۔ یا نہیں۔ اس کا جواب دینے مجھکو کوئی ضرورت نہیں ان کی خوبیوں کا زمانہ واقف ہے"

پس اس سے ہی ثابت ہوا کہ سوامی دیانند جی رشی تھے۔ اور ہم سدھارن لوگ منشیہ ہیں

پیارے بھراتری سبھا والے بیان میکر
مندرجہ بالا لیکھوں سے ضرور اتفاق رکھتے
ہونگے۔ جب سوامی جی رشی تھے۔ تو ان
کے دھرم سمبندھی بتلائے ہوئے سدھانتوں
میں غلطی کی سمبھاونا نہیں ہوسکتی۔ آپت پرش
ہونے کے کارن ان کے فرمان سچائی سے بھرپور
تھے۔ جیسے کہ لالہ رام داس جی ستیہ دھرم پرچارک
مورخہ ۷ ماہ ہاڑ سمت ۱۹۵۸ کے صفحہ ۱۴ پر تحریر
فرماتے ہیں۔

"اسلئے یہہ لازمی طور پر ماننا پڑتا ہے
کہ تمام آپت پرشوں کا ویدک سدھانتوں
کی نسبت گیان نربھرانت ہونا چاہئے۔ جو
کوئی یوگ سمادھی میں بیٹھ کر وید منتروں کی
اصلیت جاننے کا یتن کریگا۔ اس کو ضرور ہی
نربھرانت گیان پراپت ہوگا" یہہ ماننا پڑا
کہ مہرشی دیانند جی کی پرتپادک ویدک سدھانت
دھرم ضرور ہی غلطی۔ بے معنی پن۔ و متضادپن
آدی نقصوں سے بری ہیں۔ اور ہم لوگوں
کے بنائے ہوئے نیم آدی ضرور کوئی نہ کوئی
اس قسم کے نقص رکھتے ہیں۔ پس سوامی
دیانند جی کے ویدک سدھانت و نیموں کی
موجودگی کے مقابلے میں ہماری بھراتری سبھا
والوں کے تیار کردہ نیم آدی میں مذکورہ بالا
نقصوں میں سے ضرور کوئی نہ کوئی نقص ہونا
ممکن ہے۔ کیونکہ وے لوگ منشیہ ہیں۔
(مجھے یقین پڑتا ہے۔ کہ بھراتری سبھا
کے بھائی اپنے آپ کو رشی دیوتا تو نہیں
مانتے ہونگے) پیارے آریہ بھائیو! جب
ہم لوگوں کے سامنے رشی کرت پرتپادک نیم اور
ویدک سدھانت موجود ہوں۔ تو ان کے
سامنے منشیہ کے تیار کردہ نیموں و سدھانتوں
کی کیا حقیقت ہے؟ جبکہ ان میں غلطی ہونا
متضادپن وغیرہ نقصوں کا ہونا ممکن ہے

(اور جو نقص حقیقت میں بھراتری سبھا
کے نیموں میں موجود ہیں۔ ان نیموں پر وچار کرنے کے وقت
آپ صاحبان کی سیوا میں پیش کروں گا)
بھلا اگر رتنوں کے خزانے کو رکھتے ہوئے
بھی ہم لوگوں کی درشٹی تچھ چیزوں پر پڑے
تو کیسی قابل افسوس بات ہوگی۔ یہی حساب
بھراتری سبھا والوں کے تیار کردہ نیم وغیرہ
و رشی جی کے ویدک سدھانتوں و نیموں
وغیرہ کا سمجھ لیجئے۔ بلکہ معمولی انسان
کے تیار کردہ نیموں و سدھانتوں کے پیچھے چلنا
گویا ہم لوگوں کے آتما کی کمزوریاں کا لوگوں
پر ظاہر ہونا ہے۔ کیونکہ اس تعلیم کے نیم آدی
جو آج کسی شکل میں ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ

کل کسی اور شکل میں تبدیل ہو جاویں
کیونکہ سبھاؤک کمزوری سے جو کچھ
دوش وغیرہ ہوتے ہیں

اسکے دور کرنے کے لئے مقررہ نیموں کو بدل
دیا کرتے ہیں۔ ایسے ہی جب تک رشی پرتپادت
نیموں کا ہی آشرہ نہ لیا جاوے گا تب تک
یہی حالت رہتی ہے۔ تو اب اس نتیجہ پر پہونچنا
کوئی مشکل نہ رہا۔ کہ بھراتری سبھا کے نیموں
میں اکثر تبدیلیوں کا ہونا بہت ہی ممکن ہے۔ کیونکہ
آریہ سماج کے نیموں کیطرح رشی پرتپادک نہیں
ہیں۔ اسلئے آریہ سماج کے نیموں وغیرہ کی موجودگی
میں بھراتری سبھا کے نیم بیفائدہ ہیں۔ اور
ان کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

دلیل چہارم:۔ ہمارے بھراتری سبھا کے اکثر
بھائی یہہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمنے اپنے اُدیشوں کو
پورن کرنے کے لئے اور اپنی سوسائٹی کو نیم پوروک
چلانے کے لئے نیم و اپ نیم وغیرہ بناتے ہیں۔ کیونکہ
بنا اس قسم کی سوسائٹی بنانے کے ہم لوگ آریہ سماج کے

زہریلے اثر سے ان پرشوں کی رکشا نہیں کرسکتے
جو ابھی تک اس زہر کے اثر سے بچے ہوئے ہیں
یہی سب سے عمدہ طریقہ ہے۔ جیسے آریہ سماجی
لوگوں کا خیال ہے۔ ہوسکتا ہے۔ ثبوت کے لئے دیکھو
لالہ رام داس جی کا لیکھ مورخہ ۲۶۔ بیساکھ
سمت ۱۹۵۹ صفحہ ۱۵ اخبار ستیہ دھرم پرچارک)
اسلئے ہی اپنے نیم و اپ نیم بنانے پڑے۔ پیارے
بھراتری سبھا کے بھائیو آپ کی سبھا تو ۱۹۱۰ء میں
قائم ہوئی۔ پرنتو آریہ سماج کے بہت پرش تو
تقریباً عرصہ دس بارہ سال سے اس بات
پر وچار کر رہے ہیں۔ کہ سنسکار کرتے وقت
آریہ لوگوں کو اپنی برادریوں کی بدولت جو
جو سخت تکلیفیں آتی ہیں۔ اور جن مشکلات
کو نہ برداشت کرتے ہوئے وہ آخر آریہ سماج سے
بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ اور جو سماج کی ترقی میں
بہت سد راہ ہیں ان مشکلات کو ضرور کسی طرح
رفع کیا جاوے۔ اسی ضمن میں اگر میں بھول
نہیں گیا۔ تو شاید تقریباً ۱۸۸۶ء میں جالندھر
آریہ سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب میں ایک تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ جسمیں
غالباً اس پرکار کا ذکر تھا۔ کہ آریہ لوگ آریہ لوگوں
میں ہی اپنی کنیاؤں کا لین دین کریں۔ اور اس
کام کو چلانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا میں
اس قسم کے رجسٹر ہوں کہ جن سے پتا لگا کر ایک
آریہ پرش سہولت سے ایک دوسرے کے ساتھ
رشتہ ناطہ کر سکے۔ مگر پرتی ندھی سبھا کے اجلاس
میں یہہ تجویز نامنظور ہوئی۔ اس کے بعد شاید
سنہ ۱۸۹۴ و سنہ ۱۸۹۳ء کے درمیان یہہ تجویز ہوئی
کہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جو میل ملاپ
کا طریقہ ہے۔ اُس کو دور کر کے اُس کی جگہ
کانفرنس ہوا کریں۔ چنانچہ اس کام کو جالندھر
آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے شروع کیا
گیا۔ اور اس کانفرنس میں آریہ برادری بنانے

...مضمون پر خوب بحث ہوئی۔ اگر میں غلطی
نہیں کرتا۔ تو کہہ سکتا ہوں کہ اسوقت امرتسر
...سماج جیسے بہائی اس کے سخت برخلاف تھے
...لاہور و جالندھر کے بہائی بہت کچھ حق میں
...اسکے بعد خاص کر لاہور و دیگر آریہ سماجوں
...کی تمام جلسوں پر کانفرنسوں میں اس
...مضمون پر بحث ہوتی رہی۔ آخر کو اس بحث
...نے یہاں تک ہی طول کھینچا کہ جس سے آپس میں
...مخالفت کا ہو جانا بہی ممکنات سے تہا۔ لیکن
...سماج کے بہدر پرشوں نے اس اہم کام
...کو کرتے ہوئے بہی کوئی ایسا اتم طریقہ نہیں نکالا
...کہ جس پر چلتے ہوئے آریہ سماج ایک فرقہ
...صورت نہ پکڑ جاوے۔ اور اس کی ترقی
...میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو تہا جس سے
...آپس میں مخالفت بہی نہ ہو۔ اور اچہی طرح
...ویدک دہرم کو پرکاشت کرتے ہوئے
...کام کو کر سکیں۔ اس سوچ میں ہی تہے
...ہمارے چند نوجوان بہائیوں نے کسی
...پرش کی رائے تک ہی نہ پوچہتے ہوئے
...یہی یہ وچار تے ہوئے کہ ہماری اس قسم
...کی کاروائی سے کہیں آریہ سماج کو نقصان
...پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں ہے۔ جہٹ پہراتری
...سبہا کے نیم بنا پہراتری سبہا قایم کر لی۔
...کیا تہا بس وہی پرانا جوش و جوش میں
...والی سبہا کا ذکر کرتے ہوئے
...صاحبان کی سیوا میں پیش کر چکا ہوں)
...ہونے لگا۔ اگر کسی پرش نے ایک شبد
...ان کے برخلاف بولا تو اس کے خلاف
...ایسی ایسی کارروائیاں کرتے اور غلط
...پہیلاتے کہ جس سے وہ بیچارہ اپنے
...کے چپ ہو جاتا۔ یہاں تک انہوں
...باندہی کہ اگر ہمارے برخلاف
...کسی بڑے آدمی نے کچھ کہا تو پبلک میں

ان کو جس کس طرح بدنام کرنے کی کوشش
کریں گے۔ بس اس قسم کے جوش کے دور کو
دیکھ کر سب بڑے آدمیوں نے خاموشی اختیار
کی۔ پس اے آریہ سماج کے سجنو! آریہ سماج کے
بہدر پرشوں کا بیان کرتے ہوئے چند آدمیوں
کا اس موجودہ طریقہ کی ایک صن مانی سوسائٹی
آریہ سماج کی موجودگی میں آریہ سماج سے الگ
نیم وغیرہ رکہتے ہوئے بنانا اور اس میں اپنے
ہی من مانے راگ الاپنا۔ سماج کے لئے ہانی
کارک اور سماج میں تفرقہ ڈالنے کا باعث ہے
اس لئے آریہ سماج کی موجودگی میں نئی سبہا
کی کوئی ضرورت نہیں۔ (باقی آئندہ)

اقم

ہیمراج از لاہور

فاضل ودیارتہی جی کے سوالوں کا جواب

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسے ویدک شاستر میں ندانی چکتسا۔ اوشدہی
دان اور پتہیہ کے پرکرن میں نہیں ہیں۔ سب
کا سدہانت روگ کی نورتی ہے۔ ویسے ہی سرشٹی
کے چہہ کارن ہیں۔ ان میں سے ایک ایک
کارن کی ودیا کہیا ایک ایک شاستر نے کی ہے
اسلئے ان میں کچھ بہی بروده نہیں ہے"
ایسے ہی آٹھویں سمولاس میں بہی ایسے ہی
تحریر فرماتے ہیں۔ مضمون کے بڑھ جانے کے
ڈر سے درج نہیں کیا گیا۔
اس صفحہ میں پہلا اعتراض جو ودیارتہی جی نے
کیا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ میمانسا شاستر پر لے
کا ہونا اور ایشور کی ہستی نہیں مانتا ہے۔
جواب۔ ہمارا جی! میں سنسکرت بالکل

نہیں جانتا ہوں۔ میمانسا کا بہاشیہ تو ابہی
مجہے دستیاب نہیں ہوا۔ اگر اس کا بہاشیہ
ہندی یا اردو میں کسی نے ترجمہ کیا ہو تو تحریر فرمادیں
تاکہ اس کو بہی وچار اجاوے۔ اب آپ نے
سوامی جی کا سدہانت تو دیکہہ لیا۔ کہ دو
شاستروں میں ایک وشے پر برودہ نہیں مانتے
ہیں۔ اور ساتہہ ہی آپ کاشی جیسے ودیا کی
نگری میں تشریف فرما ہیں۔ آپ شاستروں
کی بابت اچہی طرح سے شنکا سمادہان کر کے ہم
ودر ادانا دوں کو مستفید کر سکتے ہیں۔
(۲) پہلے بہومکا وشے شنک سے بانہی
بہر ساتہیہ سے جیواتما کو سہم پرمان والا
ثابت کیا۔ بعدہٗ ویدانت درشن سے الو ہونا
ثابت کر دکہایا۔ میں مبارکباد سمجہتا ہوں آپ
کو۔ جو مجہہ پر اپکار کر کے میرے خیالات کو
بہی اپنے الو کول منادیں۔ میری رائے ناقص
میں اس کو سنگتی نہیں کہتے۔ کہ ایک سوتر دے
شنک کا وروده کر کے بتایا۔ ۷، ۳ سوتر اس
شاستر کے اس مضمون پر خاموش بنائی جاویں
اگر ایسا ہے تو کرپا کر کے ادہیائے ساتواں اہنک
اول سوتر ۲۲ جیواتما کو وبہو بتلاتا ہے۔ اس
کا کہنڈن فرمادیں۔ وغیرہ وغیرہ۔
جواب:۔ میں نے کوئی سوتر ہی ویشیشک
کا اس مضمون پر خاموش نہیں بنایا۔ اگر کوئی
سوتر اس شاستر میں ایسا ہو جو جیواتما کو
وبہو مانتا ہو تو پیش کرنا چاہئے۔ یہہ سوتر
جو آپ نے پیش کیا ہے۔ اس میں آتما شبد
ہے۔ جو جیواتما و پرماتما کا سادہارن نام ہے
وشیشک میں بہی بہت سے ستہلوں میں
آتما جیو کا انو ہونا سدہ ہے۔ مثلاً ویشیشک
ادہیائے ۳۔ اہنک ۲۔ سوتر ۴ میں جیواتما
کے لنگ بیان کئے ہیں۔ کیا وہ وبہو نہیں ہو
سکتے ہو۔ کبہی نہیں۔ کیونکہ وبہو میں نہیں

نہیں ہو سکتی۔ ایک وشیشٹ چیز میں گتی ہوا کرتی ہے۔ آپ نے جو تحریر فرمایا ہے۔ کہ سانکھیہ نے سہم پرمان واد ثابت کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ سہم پرمان کا کھنڈن سانکھیہ نے کیا ہے۔

آگے چل کر دویارتھی جی یہہ پرشن کرتے ہیں کہ کونسے سوتر میں وشیشک پر کرتی کو مانتا ہے۔ اور اگر وہ ہی پدارتھوں کو نہ مانتا ہے۔ تو چھ بھاگ کیوں کہتے ہیں۔

جواب:۔ کونسے سوتر میں وشیشک کا پرکرتی کو نہیں مانتا ہے؟۔ کئی مضامین کا ذکر ایک شاستر میں نہیں ہے۔ بلکہ سرشٹی کے چھہ کارنوں کی دیاکھیا علیحدہ علیحدہ ایک ایک نے کی ہے۔ میرا مطلب دو پدارتھوں سے یہہ تھا کہ آتما شبد میں جیو آتما و پرماتما دونوں چیزوں کا اظہار ہے۔ اور باقی سب جڑ پر کرتی کا اظہار ہیں۔ اور یہہ جو آپ نے چھہ گیان کا پرشن کیا ہے۔ اس کا اتر یہہ ہے۔ کہ یہہ سب ان ہی تینوں میں گھٹ سکتے ہیں۔

آگے چل کر دویارتھی جی پرشن کرتے ہیں۔ کہ اگر نمت ورو پادان کارنوں کے بغیر اگر کاریہ نہیں بن سکتا۔ تو گھٹ ناش کاریہ کا کونسا نمت کارن ہے۔

جواب:۔ ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس کو ملاحظہ فرمانے سے اچھی طرح سے ودت ہو سکتا ہے۔ کہ گھٹ ناش کاریہ کا کون نمت کارن ہے۔ اس سمولاس میں تینوں کارنوں کا ہی ذکر ہے۔ وہ ہی ملاحظہ سے گذریں گے۔

آخیر میں یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ "آپنے ویدانت شاستر کے سوتر میں صندل کی طرح سے انو جیو آتما کا سرو شریر میں سکھ دکھ بھوگتا مانا ہے۔ کیا جیو آتما کے پرانوں ہی اڑ کر صندل کی طرح انیہ دیشوں میں جاتے ہیں۔ میرا سابقہ مضمون جو دہرانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہ نہائت صاف نظر آتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

جواب۔ جا بجا مرکب چیز کے پرمانوں اڑا کرتے ہیں۔ پرمانوں کا سموہ جیو آتما نہیں ہے جیو آتما غیر مرکب یعنی مفرد و غیر فانی ہے۔ یہہ صرف درشٹانت سمجھانے کے واسطے دیا گیا ہے ویدانت درشن میں اس سے آگے مہرشی ویاس جی نے اور وضاحت سے بحث کی ہے۔ جس کے دیکھنے سے یہہ سب شکوک رفع ہو سکتے ہیں چونکہ یہہ مضمون بہت بڑھ گیا ہے۔ لہذا میں اور زیادہ تحریر نہیں کرتا میں نے دویارتھی جی سے یہہ عرض کیا تھا کہ میرا مضمون پھر سے دیکھیں اس سے میرا مطلب میرے اپنے مضمون سے تھا۔ نہ کہ دویارتھی جی کے مضمون سے۔

الراقم

لچھمن داس سب اوورسیر

نوٹس!

جلسہ کائستھ کمیٹی تعلیم ہند منعقدہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء میں یہہ تجویز ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسوان کے لئے ہندی کتابوں کا ایک سیریز نکالا جاوے۔ اور اسے اعلےٰ دو حصوں میں تقسیم کیا جاوے۔ یعنی ایک تو واسطے مستورات۔ اور دوسرا واسطے لڑکیوں کے۔ اس سلسلہ کتب کا مقصد یہہ ہوگا کہ

(۱) ہماری عورتوں میں مذہبی خیال پیدا ہو

(۲) انہیں فرائض خانہ داری سکھلائے جاویں۔ اور عام طور سے ان کو وہ تمام باتیں سکھلائی جاویں۔ جو فرائض انات کے لئے ضروری ہیں۔

قبل اس کے کہ یہہ کتابوں کا سلسلہ جاری کیا جاوے۔ یہہ بھی تجویز ہوا ہے۔ کہ اب تک جس قدر کتب عورتوں کی تعلیم کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے سب کی اطلاع واسطے امداد کے لئے جمع کی جاویں جو اس کام کے لئے منتخب ہوئے ہیں لہذا کمیٹی ان اصحاب کی تہ دل سے مشکور ہوگی جو براہ عنائت ایسی کتب خواہ مفت خواہ پوری قیمت پر اس کے دفتر میں ذیل کے پتہ سے روانہ فرماویں گے۔ جو اصحاب کم قیمت پر کتابیں بھیجنا پسند فرماویں وہ مہربانی کر کے کمترین کو قیمت بھیجنے کے نام سے مطلع فرماویں۔

المشتہر

سوہن لال بی اے سکرٹری کائستھ ایجوکیشن کمیٹی انڈیا علی گڈہ

کوٹ ادو وسے منتری سماج لکھتے ہیں کہ سماج ہذا کے ہفتہ وار جلسہ بروز اتوار نعیم الوسا بڑی رونق سے ہوا کرتے ہیں۔ کہ تقریباً ہفتہ سے رات کو ہی روزانہ سماج لگا کرتا ہے۔ جب کہ بھجن وغیرہ ہو کر کتھا اوپدیش ہوا کرتی ہے۔ حاضری تقریباً بیس سے پچیس تک ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۱ اکتوبر کی رات کو بھجن ہو کر کتھا کی گئی۔ بعد انتخاب اودھکاریان کارروائی حسب معمول سماپت ہوئی لالہ کشن داس جی پردھان۔ لالہ سکھرام داس جی سب پوسٹ ماسٹر منتری و خزانچی۔ مقرر ہوئے کو سماج کے رکھا ہی گئی۔ جہاں بھجن ہو کر لالہ بہاری لال جی اپدیشک نے پرارتھنا کرائی۔ بعدہ کارروائی سماپت ہوئی۔ حاضری حسب معمول اچھی تھی۔ ۱۲ اکتوبر کی صبح کو ۸ بجے بمکان لالہ جی ہون ہوا۔ حاضرین کا ستکار پتاشہ سے کیا گیا۔ قریباً ۱۵ پرش و ۱۵ استریاں آئی تھیں۔ پھر جب

اشتہار پروتیما

[illegible] ہندی کا بہت بڑا ہوا ناول [illegible] تیار کرتے ہیں ہر ادمی [illegible]
[illegible] روزمرہ ہو کرنا ضروری [illegible] صفت میں پروتیما ہوتا ہے درجہ اول
[illegible] درجہ دوم [illegible] سیر۔ درجہ سوم [illegible] سیر

المشتہر چونی لال اگروال [illegible] شہر ڈپٹی گنج

اشتہار [illegible]

[illegible] بہاولپور [illegible] ایسی [illegible] سنگھ [illegible] شکاری سپاہی [illegible] کتاب [illegible] اور کرکٹ [illegible]
[illegible] سیٹھ ہیرالال [illegible] بہاولپور سے [illegible]

اطلاع ضروری

[illegible] روہیلکھنڈ ریلوے نے بھی لاہور سماج [illegible] آنے والے صاحبان کے لئے نصف کرایہ [illegible] ہے۔ پس اودھ روہیلکھنڈ ریلوے والے جو صاحب تشریف لانا چاہیں [illegible] بھیج کر نصف ٹکٹ کے لئے سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

الشتہار

[illegible] جائنٹ سکرٹری آریہ سماج

ستیہ دھرم پرچار پہلا ایڈیشن

جس کی قیمت [illegible] ایک روپیہ تھی اب اس خیال سے کہ [illegible] کے ہاتھوں میں [illegible] ۲۱ نومبر سے ۲۱ جنوری تک نصف قیمت پر فروخت ہوگا [illegible] کا [illegible] فی جلد قیمت

المشتہر [illegible] اسسٹنٹ منیجر

[illegible] یوگ پرکاش

یہہ کتاب ویدوں اور [illegible] کے پرمانوں سے بھری [illegible] سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی [illegible] لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام [illegible] کی ودھی ہے (۲) [illegible] کی ودھی ہے (۳) [illegible] ستیہ [illegible] دور ہو جاتے ہیں [illegible] ہوں گے۔ قیمت [illegible] پندرہ [illegible] کے حساب سے [illegible]

[illegible]

[illegible] دروازہ موچی لاہور [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible] کتب [illegible]

[illegible] ستیہ دھرم پرچار جلندھر شہر

[illegible] دھرم ہے [illegible] اردو [illegible]
[illegible] وید کا دھرم ہے [illegible]
[illegible] زبان کی عظمت [illegible]
[illegible] کی شادی [illegible]
[illegible]

ویدانت درشن

مع تفسیر ویدانت سدھا

ناظرین! جن کو جیو برہم کی بابت غور وفکر کا موقع ملا ہے، اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شائق ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں ادویت باد کے اولین پرچارک سوامی گوڑ پاد آچاریہ جی تھے۔ ان سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت باد ہتیا ہو۔ یا برہم باد کو کوئی جرچہ نہ تھا۔ جب کہ پورانے رشی مہرشی لوگوں کا یہہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو چرچہ کیسے ہوتا۔ پورانے رشی مہرشی ایشور کے آستک تھے۔ ان کو ... بالکل مبتلا ان پر الزام لگانا ہے۔ پہیر والی شنکراچاریہ کے زمانہ سے اس ویدانت کا زیادہ ترچرچہ ہوا۔ جس وقت سے انہوں نے مصنوعی ویراگ کا اپدیش کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنے نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دہرم کا زیان کر کے ایشور نے احکام کے خلاف چل کر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گر جاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے۔ کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن (تردید) کیا جاوے۔ اور ایشور جیو کی حقیقی سوروپ زنوکروں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ ان نوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان کے ہاتھ پرکرتی کو مفید ... بنا ... سکے ... لانے کے قابل بنایا

جاوے۔ اور کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہمارے ویدانت سدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی ویاس جی کے پاک کلام کا انت ... ہے۔ جب کہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد خواست ہائے خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین مہینہ تک درخواستیں پوری ہونے کا انتظار کیا جاوے گا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہو گئیں تو آٹھ ماہ کے بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا۔ (۱) گرنتھ کا حجم قریب آٹھ سو صفحہ کا اور کاغذ ولائتی بہت اچھا ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دی جاوے گی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں زائد ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔ وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے (۱) اس تفسیر کے بنانے میں بھوشریان پنڈت نارائن جی سدھ ... بیاپک کلیہ گوروکل سکندرآباد۔ اور شریان پنڈت گنگا دت جی شاستری کلیہ ادھیاپک گوروکل

کانگڑی ... اور دیگر شاستری ... اور ... سے ... اور شریمان لالہ منشی رام ... گوروکل کانگڑی ... کریں گے۔ ساتھ ہی ان کی ... گرنتھ چھپ شائع کردی جاوے گی۔ ... تفسیر کے تیار کرنے کے لئے بہت سے گرنتھوں کا مطالعہ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تحقیق کے ... تفسیر ... کی جاوے گی۔ (۳) ... مفسروں نے ... ان تفسیروں ... لفظوں ... کیا ... (۴) ... اور لفظوں کے ٹھیک ... گرنتھ ... کا ... اور ... دکھایا جاوے گا۔ اسی ... ہندی بھاشا لفظ پراکرت ... درج کئے جاویں گے۔

المشتہر

بھیم سین شرما گوروکل کانگڑی



تلاش

... سو ... آریہ ... پنڈت ... شر ... جو ... کا پتہ ہو ... صاحب موصوف کو ... دیں

المشتہر منیجر مطبع ہذا

... منشی رام ... کے ... سے چھپا اور شائع ہوا

L 39 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे L 39

رجسٹری نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۴ مگھر سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۳۴

خبریں

سیالکوٹ آریہ سماج لکھتے ہیں: ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز ... ڈاکٹر گوپال چند جی کے ہاں ہون یگیہ ہوا حاضرین کا ... ڈاکٹر صاحب نے مٹھائی سے کیا (۲) ... سماجک سبھاسدوں نے ... کیلئے انا تھ فنڈ کے لئے چندہ قریب دو روپیہ جمع ہوا ... نومبر ۱۹۰۲ء ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت بھگت رام جی نے ... لیکچر دیا۔ سوا سال سے کوئی اپدیشک ... سماج میں نہ آیا ... سیالکوٹ سے لالہ گنیشہ داس جی لکھتے ہیں: دیوالی کے ... آریہ سماج کے ممبروں اور دیگر نوجوان آریہ بھائیوں نے ... بازار میں نگر کیرتن کیا ... ایک بڑی کثیر التعداد ... شام کو سماج ... افسوس ہے بوجہ کافی ...

حاضرین سے کچھ نہ ہو سکا۔

سماجک کار ... سبھا کے جلسوں کی حسب معمولی ہوتے ہیں ... ختم ہوئی۔ اس اتوار کو شریمان لالہ گنگا رام جی بی۔ اے پلیڈر سیکرٹری سماج نے ... ایک ناصحانہ سرمن دیا۔ گزشتہ اتوار کو شریمان جی نے ایک عالمانہ لیکچر کے ذریعہ ثابت کیا تھا کہ سرشٹی اتپتی کے بارے میں مغربی سائنس دن بدن اپنے ماخذ ویدک سدھانت کی طرف جھک رہی ہے۔

(۳) تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ سیالکوٹ کے ایک معزز و رئیس ... کھتری نے اپنی ایک بال بدھوا کا پنر لوواہ کیا تھا ... پنڈت ... رام جی پورانک سنسکرت ٹیچر ہائی سکول ... سماج ... مشن نے موجب خیالات والدین لڑکی کے پورانک ریتی سے کرایا۔

لالہ شب پال منتری آریہ سماج میانوالی نے نئی دوکان بزازی کی کھولی ہے ۱۹ اکتوبر کو مین دریان بازار ... دوکان مذکور پر ۹ بجے سے ۱۱ بجے صبح تک ...

بھگت سولی رام پردھان سماج نے ... سات ... خواندہ ممبران کے ہون کرایا۔

آریہ سماج میانوالی کو لالہ لعل چند جی نائب صدر ... نے یجروید دس ادھیا کا اردو ترجمہ اور لالہ گوردتہ رام جی کہنو رام سٹور کلرک کا لکا (ممبر سماج) نے سوامی جی کا جیون چرتر مجلد دان کیا۔

میانوالی سماج کے لئے مندر فنڈ کی اپیل جو بھگت سولی رام نے کی تھی اُسکے لئے سو روپیہ سے زیادہ لکھا گیا ہے۔ اور اُمید ہے بڑھکر امداد دینے کی آشا ہے۔ لالہ بودہ راج جی و لالہ مانک چند جی محافظ دفتر ... خاص طور ... دینے والے ہیں۔ (۲) سماج کے جلسے ہفتہ وار بڑی رونق سے ہوتے ہیں۔ ایک دری ... کو خرید کی گئی ہے جسمیں بھگت نند لال ... لالہ ... صاحب مختار ... اور لالہ ... رام صاحب وکیل ... لالہ ... خزانچی ... دان دیا ہے۔ اُپدیش عمدہ ہوتا ہے۔ سماج کے ممبران ... ہو رہے ہیں۔

محلہ نولکھہ آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ باوا گنڈا سنگھ پردھان۔ لالہ ہرنام داس اُپ پردھان۔ گردھاری لال منتری لالہ شیدیال اُپ منتری۔ و سردار کشن سنگھ جی خزانچی مقرر ہوئے۔ ۷ کو لالہ چونی لال و لالہ منشی رام جی نے ۹ ستمبر کو اپنے گھر میں ہون کرایا۔ ۸ روپیہ آریہ سماج کو اور ۸ روپیہ آریہ سنسکرت پاٹھ شالہ کے پنڈت بھگت رام جی کو دان دیا۔ ۱۱۔ اکتوبر کو شریمان باوا گنڈا سنگھ جی پردھان نے اور باوا رامچند جی نے اپنے اپنے گھروں میں ہون کرایا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو لالہ گردھاری لال نے اپنے گھر ہون کرایا۔ ایک چادر پنڈت کو دان اور ۲ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ ۲۷۔ اکتوبر کو موضع اوٹھیاں تحصیل اجنالہ میں بخانہ لالہ دُنی چند لالہ شیدیال و لالہ جوہر مل و لالہ چونی مل و پنڈت بھگت رام کے ہون ہوا۔ دان ۱۴ روپیہ ملا۔ بعد ہون کے لالہ چونی لال و لالہ جوہر مل جی نے منوہر ویاکھیان دئے۔ اور پھر بوقت ۴ بجے لالہ جوہر مل و لالہ چونی لال جی نے برہمچریہ اور مورتی کھنڈن پر ویاکھیان دئے۔

جالندھر شہر کے نیک دل سرجن ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب مالک پنجاب میڈیکل ہال کی طبیعت کچھ عرصہ سے علیل ہے۔ اور لاہور میں ڈاکٹر براؤن صاحب کے زیر علاج ہیں۔ اور طبیعت رو بصحت ہے۔ ان کے احباب نے بیشمار خطوط انکی صحت کی دریافت کے لئے بھیجے ہیں اور برابر بھیج رہے ہیں۔ ان کرمفرماؤں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ہنوز پنڈت جی لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ بعد صحت کامل سب عنایت فرماؤں کا شکریہ ادا کیا جاویگا۔ ایشور ان کو شفا دیوے۔

شملہ مورخہ ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء سے مفصلہ ذیل انتخاب آریہ سماج شملہ کا ہوا ہے۔ لالہ بھنڈاری رام جی پردھان۔ پنڈت مول چند جی و پنڈت رگھناتھ داس جی اُپ پردھان۔ پنڈت کرپا رام جی منتری۔ لالہ لدھا رام اُپ منتری۔ پنڈت لبھو رام جی خزانچی۔ لالہ بھولا ناتھ جی آڈیٹر۔ لالہ شترو رام جی پستکادھیکش۔

بھیسے خیل لالہ [illegible] رام جی سبھاسد آریہ سماج بھیسے خیل کے گھر ۳ اکتوبر کو پُتر اُتپن ہوا۔ جات کرم سنسکار مہاشہ کشن چند دربانی نے کرایا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ایشور بالک کو چرنجیو رکھے۔ اس سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں لیکن حاضری دس بارہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ مدت سے کوئی اُپدیشک مہاشے تشریف نہیں لے گئے۔ پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ منتری پرتی ندھی سبھا دھیان دیں۔

لالہ دھرم جس جی نائب تحصیلدار سنانواں ضلع مظفر گڑھ نے چونکہ اپنی پُتری کی بیماری پر یہاں رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ حالت بیماری میں ۱۰۰ روپیہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے لئے دان دئے۔ مگر شوک ہے کہ انکی پُتری کا دیہانت ہوگیا۔ لالہ صاحب کی صرف یہی ایک اولاد تھی جو عین عالم شباب میں انکی آنکھوں کے سامنے گزر گئی۔ سماج ہذا اس غم میں ان کے ساتھ تہ دل سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ کنیا پاٹھ شالا بھیسے خیل کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ اور گرہ کام و سینا کاری جانتی ہو۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار۔ مکان رہائشی مفت۔ درخواستیں بنام جیسا رام منتری سماج ہذا۔

بھاگووال تاریخ ۱۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء بھاگووال تحصیل بٹالہ میں جہاں پہلے آریہ سماج بڑے زور شور سے کام کرتی تھی۔ آریہ کمار سبھا بھی قائم ہوگئی ہے۔ جسکا اُدیش اس سبھا کا خود لوگوں کو نمونہ بنکر دکھلانا اور گاؤں کے تہواروں اور میلوں پر پرچار کرنا اور شراب ماس کی نندیا کرنا ہے۔ سال حال کے لئے سردار نیہال سنگھ پردھان اور پنڈت سرن داس [illegible] منتری اور پنڈت دیویدیال اُپ منتری اور پنڈت باول رام (گوپال داس) اور [illegible] خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس جلسہ پر سردار کشن سنگھ صاحب نے ۵ روپیہ اور پنڈت ٹیکچند جی نے ۱ روپیہ دری کے واسطے اور ایک روپیہ [illegible] کے واسطے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک روپیہ امیر چند صاحب زرگر نے اپنے گھر لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں دان دیا۔

سکھر ۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک جلسہ ہوا۔ بھجن سندھیا۔ پرارتھنا۔ اور اُپنشد سے کتھا ہوئی۔ حاضری معقول تھی۔ ۹۔ نومبر دیپ مالا کے ایک دن پہلے ہون ہوا۔ مختلف جگہوں پر اُپدیش ہوا۔ اثر بہت پڑا۔

۱۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء دیپ مالا کے موقعہ پر سماج مندر میں ہون ہوا۔ بعدہٗ لیکچرات مہاشہ ہری سنگھ جی بھگت ٹوپن داس۔ مہاشہ بہادر رام جی۔ پنڈت لوکا رام جی اور حاکم رائے نے سوامی جی کی لائف کے مختلف حالات اور انکے اُپدیش کی بابت کچھ کہا۔ جلسہ میں چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل ہوئی۔ اور چندہ جمع کیا گیا۔ حاضری معقول۔ یکم نومبر سنہ ۱۹۰۲ء سماج مندر میں سبھاسدوں اور مہمانوں کا پریتی بھوجن ہوا۔ حاضری ۶۰ کے قریب تھی۔ سماج کی اُنتی کے بارے میں بات چیت ہوگئی۔ ۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء صبح کو آریہ کمار سبھا قائم ہوئی اور اُسکا جلسہ ہوا۔

۲۔ شام کو بھی ایک جلسہ ہوا۔ بھجن۔ سندھیا۔ پرارتھنا اور اُپنشد کی کتھا ہوئی۔ حاضری چالیس کے قریب تھی۔ مہاشہ عالم چند جی نے سماج کا ممبر ہونا سویکار کیا۔

۱۶۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء صبح کمار سبھا کا جلسہ ہوا۔ شام کو سماج کا جلسہ ہوا۔ وقت کی پابندی دو تین ہفتہ سے رکھی گئی تھی۔ وقت کی غیر پابندی کا سماج میں کسی قدر روگ ہے۔ اس ہفتہ حاضری صرف ۸ کے قریب ہی۔ سپتاہک کارروائی برابر ہوئی۔

عام خیالات اور عام مجلسی کام میں کچھ ترقی کر رہا ہے۔ اسکی وجہ مجلسی کام پنچایت کے ذریعہ ہوتے ہیں اور پنچایتیں باقاعدہ اور سنجیدگی سے ہوتی ہیں۔ ۱۰۔ تاریخ سے یہ بندوبست ہوگیا کہ کوئی ستری مندر وغیرہ میں کتھا سننے یا کسی اور غرض سے نہ جائے۔ اس جگہ بھگوے پوشوں کا نمبر بہت ہے۔ اور بعض اوقات بہت ناجائز کاروائیاں ان سے وقوع میں آتی ہیں۔

چھاؤنی فیروزپور۔ لالہ گوپال سہائے جی سیکرٹری سماج کے پوتے کا جات کرم سنسکار ۲۸ ستمبر کو اور نام کرن سنسکار ۸ نومبر کو وید وکت ہوا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔ دو روپیہ ایک فنڈ [illegible] میں دان دئے۔ یکم اکتوبر کو لالہ رادھا کشن جی پردھان سماج کے مکان پر [illegible] ہون ہوا۔

سنسار کی گتی

...یوں کا ہی چکرورتی راجیہ ہوتا ہے

ویدک دھرم والمبیوں کی پرارتھنا یہہ

...ہے کہ آریوں کا ہی چکرورتی راجیہ ہو ... کا آیا بھارت یہہ پرارتھنا کرنے کی ہے ... جب ویدک ایشوریہ گیان بتلاتا ہے ... یوں کیلئے چکرورتی راجیہ کی پرارتھنا کرو ... کا مطلب یہہ ہی سمجھا جاویگا کہ آریوں ... ہی ہر وقت چکرورتی راجیہ رہا کرتا ہے لیکن ... یہ ہو سکتا ہے کہ اسوقت کیوں آریوں ... ورتی راجیہ نہیں چکرورتی پرشوں کے اندر ... ہوتا ہے انہوں نے اب تک ویدوں کے ... اصولوں کو نہیں سمجھا۔ ویدان پرشوں ... خطاب نہیں دیتا جو کہ کاشی یا متھرا میں ... ہوں۔ ویدمنشیہ ماتر کو دو حصوں میں ... کرتا ہے۔ جو سریشٹھ دھارمک پرش ہیں ... آریہ کہلاتے ہیں اور جو دشٹ ادھرمی ... مکار ہیں وے دسیو کہلاتے ہیں ... رنا چاہئے کہ آیا بھارت درش کے موجودہ ... سے آریہ کہلانے کے یوگیہ ہیں یا نہیں۔ ... اور کنارہ اگر آریوں کے جیون کیطرف ... لے تو آپ کو ویدک آریوں کا بھاؤ ... نہ آویگا۔ برخلاف اسکے انگریزوں کے اندر ... انصاف۔ دلیری اور دیگر دھرم کے ... وں کا زیادہ تر پرچار دیکھنے میں آویگا۔ ... انگریزوں کا چکرورتی راجیہ ہے تو کون ... سکتا ہے کہ ویدوں کا سدھانت غلط ہے ... کی خواہش بُری نہیں اگر منشیہ ماتر ... لئے ہو لیکن اگر چکرورتی راجیہ کی خواہش ... یا اپنی خاص جماعت انسانی کی شان و

شوکت بڑھانے کے لئے ہو تو اس سے بڑھکر اور کوئی بُری خواہش ہو نہیں سکتی۔ میں نے بارہا اپنے تجربہ میں دیکھا ہے کہ بڑے سے بڑے ملکی ہمدرد ہندو۔ یا مسلمان۔ یا برہمو یا آریہ کی نسبت معمولی انگریز نے زیادہ تر انصاف اور نرپکشتا سے برتاؤ کیا ہے پس جب تک انگریزوں کے اندر ہندوستانیوں سے بڑھکر انصاف سچائی اور بہادری کے اصول کام کریں گے تب تک انگریزوں کا ہی چکرورتی راجیہ بنا رہیگا۔

ہمارے پرجوش پولیٹیکل ریفارمر غور کریں

اوپر کے خیالات میرے دلمیں ایک خاص خبر

اخباروں میں دیکھکر اٹھے تھے جنکو بہت عرصہ کے بعد میں نے ظاہر کیا ہے ماہ ستمبر گذشتہ میں ایک نوجوان انگریز مسٹر سپنسر نے معہ اپنی دھرم پتنی اور ایک چھوٹی لڑکی کے اپنے بنائے ہوئے بیلون میں آکاش یاترا کی۔ لنڈن کے اوپر سے غبارے کو چاروں طرف پتنگ کی طرح گھماتے ہوئے اور ہوا کے رخ کے برخلاف بھی بیلون کو چلاتے ہوئے مسٹر سپنسر بمقام صحیح و زمین پر اوتر آئے۔ غبارے روز چڑھائے جاتے ہیں ہم برابر انکی خبریں اخباروں میں دیکھتے ہیں لیکن انڈین نیشنل کانگریس کے بڑے بڑے لیڈروں کے خاندانوں میں سے ایک بھی "ایسی استری اور چھوٹی لڑکی نکل سکتی ہے جو کہ بیخوف ہو کر بیلون میں اپنے پتی کے ساتھ جانے کے لئے طیار ہو۔

انڈین نیشنل کانگریس کو تو جانے دیجئے۔ ہمارے دیش میں کچھ پولیٹیکل ریفارمر ایسے ہیں جو خفیہ کمیٹیوں کو زیادہ تر کارگر

لئے مفید سمجھکر اندھیرے میں کلام کرتے ہیں اپنے خیال خام میں ہندوستان کی آئیندہ جمہوری سلطنت کے عہدے اپنے دوستوں میں تقسیم کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔ میں اُنسے پوچھتا ہوں کہ آیا اُنکی اردھانگنیاں اس قسم کی بہادر طبیعتیں رکھتے ہوئے اُنکا ساتھ دینے کے لئے طیار ہیں؟ لیکن استریوں کا سوال درمیان میں کیوں لایا جاوے جبکہ مرد ہی استریوں سے بڑھکر بزدل ہو رہے ہیں استریاں تو اپنے کام میں بہادری کا کچھ نظارا دکھاتی بھی ہیں ساری عمر رنڈاپے میں نیک چلنی سے کاٹ کر ہندو عورتوں نے تو بہادری کا ثبوت دیا ہے لیکن مردوں کی حالت پر غور کرتے ہوئی افسوس ہوتا ہے میری رائے میں بہتر ہو کہ بھارت درش کی پولیٹیکل ریفارمر بجائے گورنمنٹ وقت پر نکتہ چینی کرنیکے سب سے پہلے اپنے گھر کی پولیٹیکل گورنمنٹ کو درست کریں کیونکہ جو اپنے گھر کا ہی انتظام نہیں کر سکتا اسکا ایک سلطنت کے انتظام میں ہاتھ ڈالنا اعلیٰ درجہ کی حماقت ہے۔

کیا یہہ گھر و کُل کی ضرورت کیلئے ایک اُپدیشک نہیں ہے

ملک امریکا کے انڈیانا پولس

نامی شہر میں ایک پادری نیو ریڈ مینٹ صاحب ہیں ایکدن گرجا سے باہر جاتے ہوئے ہزار گداگر اور بیکار جمع دیکھکر انہوں نے اُنکی جماعت کا گرجا کے خالی بنچوں سے مقابلہ کیا۔ انکے دل میں اس جاہل اور مفلس فرقہ کے سدھار کا خیال پیدا ہوا۔ ہر چند کوشش کی پر یہہ لوگ پادری کا اپدیش سننے نہ آئے۔ لیکن نیو ریڈ مینٹ کا ارادہ سدھار کا

پختہ تہا اور سے سوچا کہ اگر یہ میرے پاس الٹی سیدھی نہیں آتے تو میں انکے پاس ایڈیشن دے کر جاؤں۔ لیکن جب تک کہ اس فرقہ کی مرضی سے واقفیت ہو چکا سردار کرنا ہوا تب تک سرداری کی کوشش ممکن ہے کہ بجائے نیکی کے نقصان پہونچاویں۔ پس ریورینڈ میکینٹش نے جاہلوں کے اندر جا کر بس کر رہکر چار برس تک انکی ضروریات کا مشاہدہ کیا اور اب چار برس کے تجربہ کے بعد انکے لیے کام کرنا شروع کیا ہے۔ ہندوستان میں اسوقت چاروں طرف سے دیسی سرداروں کی فوج اپنی آوازیں گونجا رہی ہے۔ لیکن معاملہ عجیب بے سر وسامانی کا ہے۔ ہمارے پولیٹیکل لیڈر ان لوگوں کی اصلی زندگی اور انکی ضروریات سے ناواقف ہیں جنکے لیے وہ سرکار دولتمدار سے پولیٹیکل حقوق کی درخواست کرتے ہیں ہمارے سوشیل ریفارمر خود تو ناستک اور دہریہ خیالات رکھتے ہوئے مادر پدر آزاد بن رہے ہیں اور ضعیف الاعتقاد ہندوؤں کو انکے شاستر اور دہرم کے نام پر اطلاع کیجئے لیے پرہیز کرتا چاہتے ہیں۔ ہمارے مصنف اپنی تصنیف میں۔ اور دیگر زمین کے کسی اور کسی قوم کے رواج کو نہیں چھوڑتے اور خود گھر کی چار دیواری سے باہر بھی قدم نہیں رکھتے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ واقعی سدھار ہو سکے۔ اگر ایسے حالات کی موجودگی میں واقعی سدھار ہو جاتا تو کم از کم مجھے تو بڑا ہی تعجب ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ آریہ دھرت کے پرانے رشی گرو کل کے اندر غریب اور امیر کی تمیز کو دور کر کے سب برہمچاریوں کے لیے طرز معاشرت ایک قسم کی بتلاتے تھے اور برہمچریہ کے سخت نیموں پر چلا کر انکو اس قابل بناتے

ہیں کہ وے غریب سے غریب اور محتاج سے محتاج آدمی کی حالت اور ضرورت کو سمجھ سکیں کاش میرے ہموطنوں میں عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں میں خصوصاً ریورینڈ میکینٹش کی خصلت کے بہت سے آدمی ہوتے پھر باوجود دوسرے تو کر شتوں کے بھی کیوں ناکامیابی ہی ناکامیابی کا سامنا پڑتا

دہلی دربار کی طیاریاں

دہلی دربار کے موقعہ پر ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء سے اول درجہ پالکی گاڑی کا کرایہ چالیس روپیہ یومیہ ہو جاویگا۔ دیگر گاڑیاں اور کار دیگر کا کرایہ دس روپیہ یومیہ ہو جاویگا۔ دیسی رجواڑوں کے مصاحب اب سے ہی دہلی میں جا پڑے ہیں۔ بڑی بڑی ناٹک کمپنیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ ابھی سے روپیہ پانی کی طرح برس رہا ہے۔ راجوں اور نوابوں نے لاکھوں روپیہ جواہرات خرید کر کے اپنی شان شوکت بڑھانے میں خرچ کر دیا ہے لاکھوں ریل والوں کی بھینٹ ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ یہی رجواڑے جو لاکھوں کیا کروڑوں روپیہ دہلی میں برباد کر جائینگے اپنی ریاستوں میں روشنی پر ہزاروں ہونگے کا حکم دے جاوینگے۔ لیکن اس سارے طوفان بے تمیزی کے مقابلے میں طوفان کے برباد کرنیوالے لارڈ کرزن کی حکمت عملی قابل تقلید ہے۔ ہمعصر پایونیر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کل ہندوستان کے سرکاری سول اور ملٹری مکانات کی روشنی کے لیے ۵۰۰۰ ۲ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اب اگر ریاستوں کا ملاحظہ کیا جاوے تو شاید اسقدر روپیہ ایک ہی معمولی دیسی ریاست روشنی پر خرچ کر دے گی۔ اگر بڑوں کی تقلید نواب بہادر دنیا میں مانا گیا ہے۔ تو میری رائے میں ہر ایک ریاست کو روشنی کا خرچ بھی اسی قدر روپیہ نسبتاً خرچ کرنا چاہئے جو نسبت کہ اسکی ریاست کے رقبہ کو ممالک محروسہ گورنمنٹ ہند کے ساتھ ہے۔ اگر فرمانروایان ریاستہائے ہندوستان ذرا سی عقل رکھتے ہوں تو نیچے درجہ کے گورا شاہی انگریزوں کی تقلید چھوڑ کر لارڈ کرزن سے ماہر ناظم ریاست کی پیروی کریں تاکہ اپنا فرض ادا کر سکیں ساتھ ہی اپنی رعایا کو بھی اپنی فضول خرچیوں کے نتیجوں سے بچا سکیں۔

جاپان کے ساتھ رشتہ گانٹھا جا چکا ہے

جاپان میں جو بدہی کانفرنس کرنیکا خیال پیدا ہوا تھا صرف خیال ہی نہیں بلکہ تکمیل کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ اسکا اثر اور خفیہ ہندوستانیوں کی ناخوشی سے اسوقت تبدیل ہو گیا ہے۔ اخبار میں ظاہر کیا گیا تھا کہ چونکہ اس قلیل عرصہ میں یہاں سے ہم ہندو اپنے وکیلوں کی کافی تعداد نہیں بھیج سکتے۔ اسلئے جلسہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب اخبارات میں مشہور ہو رہا ہے کہ جاپان کے ٹوکیو نگر راجدہانی میں ایک انڈو جاپانی کلب کھولی گئی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اسوقت مسٹر سوفوڈا گیکیو بودہ یونیورسٹی کے پروفیسر پنجاب میں تفتیش کی غرض سے سیر کر رہے ہیں۔ یہ آثار ہیں جو بتلاتے ہیں کہ جاپان اسوقت ہندوستان کے ساتھ اپنے پرانے رشتہ کو سمجھ رہا ہے اور اپنے تعلقات اسوقت پنجاب کے ساتھ نیز ۵ بہارت ورش کے دیگر صوبہ جات کے

وہ نہایت ہی بلند ہے۔ یہ بھی کچھ سچ ہے لیکن ہندوستانی ہی قسمت کے دھنی آجکل جہاں یہ سبز قدم جا پہنچے ہیں وہاں سے برکت اور خیر وبرکت دونوں رفوچکر ہو جاتی ہیں۔ کیا کبھی ایسا نہ ہو کہ جاپانیوں کی مدد سے فائدہ اٹھانے کی بجائے انہیں بھی لے ڈوبیں۔

اپدیش

(۲۵)

यो योनिं योनिमधितिष्ठत्येको विश्वानि रूपाणि योनीश्च सर्वाः। ऋषिं प्रसूतं कपिलं यस्तमग्रे ज्ञानैर्बिभर्ति जायमानं च पश्येत ॥

جو جملہ قالبوں کا ایک ہی مالک ہے وہی علم سے پُر ہو کر پیدا ہوئے جیو آتما کو پہلے پہل گیان اندریوں سے موصوف کرتا ہے۔ اور پیدا ہوئے اس جیو آتما کو اور جملہ اشکال اور قالبوں کو دیکھتا ہے۔ جملہ علوم کا منبع پرماتما کو پہلے بتلا چکے ہیں پرارتھنا ودیا سے اُستتی کرتے ہوئے پرارتھنا ودیا کو پراپت ہو کر مکتی دھام میں پہونچنے کا سلسلہ عمدہ طور پر بیان ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی کمزور جیو آتما وسواس بھی رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو انادی اور سرو شکتی مان جانتا ہوا جیو آتما یہ گمان سے باہر کر کچھ نہیں سکتا کہ گیان کہیں باہر سے آسکتا ہے لیکن درحقیقت گیان باہر سے آتا ہی کہاں ہے گیان کے بھنڈار گیان سوروپ پرماتما جب اندر ہی رم رہے ہیں تو گیان کی سادھن کوئی (ندھی) کے اندر ہی اسکا جلال موجود ہے۔ پھر باہر سے اسکی کیا ضرورت ہے؟ لیکن گیان جیو آتما سے نہیں نکلتا۔ جو سادھارک درشٹی ہیں عالم فاضل سمجھے جاتے ہیں جنکی معلومات اور جنکی ودوان کی دھوم مچ رہی ہے کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ آنکھیں، ناک، کان۔ ذائقہ چکھنے کی جیبھ کو ناک، اور مس کا ذریعہ خود بنا لیں۔ کیا نہیں وہ ماننا پڑے گا۔ جبکہ سوکشم گیان اندریاں تو درکنار استھول شریر بنانے کے لیئے وہ اگر نہیں تو ساری زندگی بھی ہے۔ اپنے شریر کو ہم نے نہیں بنایا پھر گیان اندریوں کو انکوں اور انکی سوکشم شکتیوں کو

بنانا ہماری طاقت میں کیسے ہو سکتا ہے؟ پس کب تک ہو سکتا ہے کہ اس ستھول شریر کو بنا کر اسکے اندر گیان اندریوں کو گیان پراپتی کا بیرونی سادھن اُسی پرم پتا نے بنایا جس نے کہ ساری سرشٹی کو پیدا کیا ہے۔ اس گیان شکتی کے اندر رہنے کیسے بہاؤ ہیں؟ یدی گیان کا پرکاش نہ ہوتا تو جیو آتما پشو آدی یونیوں میں پڑا رہتا ہی ختم ہو جاتا۔ پھر اُنتی کے کچھ معنی ہی نہ رہتے۔ یہ گرنے اور پھر اُٹھنے کی جدوجہد کہاں ہوتی اور اس سے جو نیک نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ کہاں ہوتے اندریوں کے سوامی نے اندریوں کو پیدا کر کے انکے کام کے لیئے ویدوں کے گیان کا سورج روشن کر دیا کیسی اپار دیا اس پرماتما کی ہے لیکن پرماتما نے یہیں تک ہمارے ساتھ سمبندھ نہیں رکھا بلکہ اسکا سمبندھ ہمارے ساتھ اننت کال تک رہے گا۔ نہ صرف یہی کہ سرشٹی کے آدی میں ہر ترتیب وہ گیان کا سورج ہمارے لیے اُدے کر دیتا ہے بلکہ گیان کے حاصل کرنیوالے جیو آتما اور جن چیزوں کا گیان وہ جاگرت اوستھا میں حاصل کر سکتا ہے یعنی پشو آدی ستو پن اور نشیمت اوستھا کی یونیاں اور جملہ شکل والی مادی اشیاء ان سب کا ساکشی وہ پرماتما ہی ہے شکلوں کو بنا اور یونیوں کو پیدا کر نیکے بعد پرماتما ان سب سے اپنا سمبندھ جدا نہیں کر لیتا بلکہ ان سب کا ادھار بنا ہوا کر پالو ساران سب کو پہن ورتا ہوا انکی حفاظت کرتا ہے۔ اسلیئے پرمیشور پرانی بھگت گن! سنسار میں بڑے گیانی مشہور ہو رہے ہوتے بھی تتوں کا گیان حاصل کرنے کے سادھن کرتے ہوئے نشچے جانو کہ جب پرم پتا نے ہی گیان حاصل کرنیکے سادھن دیئے اور ان سادھنوں کے لیئے گیان کا بھنڈار کھولدیا اسکا اس ویدادی گیان کے دان سے خاص مقصد ہے۔ وہ تمہاری ہدایت کیلئے گیان کے سورج کا پرکاش اسلیئے کرتا ہے کہ تم ہدایت حاصل کر کے اس اُتم شکشا کے اوپر

چلکر اپنا ادیش پورا کر سکو۔ تمہارا گیان نکما اور تمہاری معلومات وبال جان ہیں اگر تم انپر عمل نہیں کرتے۔ علم بغیر عمل کے نرک دھام میں انسان کو ہر گھڑی اور ہر لحظہ ڈالے رکھتا ہے۔ اسلیئے عمل کرنیکے لیئے ہی علم حاصل کرو۔ تمہارے نیک اور بد اعمال کا پھل دینے والا ہمیشہ جاگتا ہوا تمہارے ساتھ ہمیشہ سے ہو رہا نہ رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی تمہاری بہبودی کے خیال سے بے خبر نہیں ہوتا۔ اُسے دن رات ہر استھان اور ہر حالت میں موجود سمجھتے ہوئے اپنے گیان اور کرتویہ کو ایک کر دو تاکہ تمہارے جیون کا ادیش پورا ہو۔ لیکن ہمارے ہر دیو میں وشواس کا راجیہ ہو رہا ہے۔ ہم انہیں تک پرستھان ہی سے ہیں جنکی نسبت وید مقدس کہتے ہیں کہ وہ آنکھیں رکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے بھی نہیں سنتے " قدم قدم پر ٹھوکر لیکن پھر بھی اوشواس کے گڑھے میں سے نکالنے والا کوئی نہیں ہے؟ آنکھیں بند مت کرو۔ گیان نیتروں کو زور سے کھولو اور دیکھو اس اننت شکتی کو جس نے تمہارے رکشا کے لیئے ہاتھ پسار رکھے ہیں۔ چلے جاؤ پورن وشواس سے اسکی گود میں اور پھر تم اس اُتم اوستھا کو پراپت ہو سکو گے۔ جہاں پر کہ بڑھاپے اور موت کا بھئے ہی نہیں رہتا

مہتمہ وسیر پچارک پہلا ایڈیشن گیس

جسکی قیمت پہلے ایک روپیہ تھی اب اس خیال سے کہ یہہ کتاب عام کے ہاتھوں میں پہونچ جاوے ۱۵ نومبر سے ۱۵ جنوری تک نصف قیمت پر فروخت ہوگی مگر بعد میں بدستور وہی ع۱ فی جلد قیمت رہے گی

المشتہر بستی رام اسسٹنٹ منیجر

آتمک نظارے

میری بانی آپ کی اگیا کے انوکول چلے

جس بانی کو ویدرک جہان کی جان تبلاتے ہیں۔ جو بانی کہ سارے جہان کے کرموں کو پلٹا دینے والی ہے جس بانی کے سہارے سارا جہان ستھت ہے۔ اُس بانی کی مہما کو میں نے سمجھا ہی نہیں۔ شاہنشاہوں کے تاج بانی کے غلط استعمال سے خاک میں ملجاتے ہیں حالیہ ہم آدمیوں کے برسوں کے پیدا کئے ہوئے بانی کی کمزوری کے باعث ایک پل میں دور ہوجاتے ہیں۔ تلوار اور بھالا توپ و تفنگ۔ سورج اور بجلی کی چمک سے بھی بانی کی شکتی بڑھ کر ہے۔ لیکن کیسی خطرناک! اس میری بانی نے کیا کیا آفتیں نہیں مچائیں! جہاں گندی ہوکر نہ کیول میرے ہی آتما کو گندہ کیا بلکہ سینکڑوں ہزاروں آتماؤں کی پاکیزگی کو ناپاکی سے بدل دیا وہاں کرودہ سے جل بھن کر اسنے میری ساری اُتم آشاؤں کو بھسمی بھوت کردیا۔ اسلئے ہے بانی کے مالک پرمیشور آپ ہی اس کو ہدایت کیجئے تاکہ آپ کی اگیا کے انوسار چلتی ہوئی یہہ بانی میرے لئے سکھہ ایک ہوسکے

ضروری التماس

میں نے اپنی جملہ کتابیں گروکل پستکالیہ میں داخل کر دی ہیں پڑتال پر معلوم ہوا کہ بہت سی پستکیں جو میرے پستکالے میں بتعداد اندر موجود تھیں اسوقت موجود نہیں ہیں میں ایک رجسٹر رکھا کرتا تھا جسمیں عاریتاً پستکوں کا دیا جانا درج ہوا کرتا تھا۔ وہ بھی گم ہوگیا ہے۔ جن صاحبان کے پاس میری کوئی بھی پستک موجود ہو کرپا کر کے اُسے بذریعہ پارسل میرے پاس بمقام گروکل بھومی بھیجدیویں کیونکہ اب اُن پستکوں کے باہر رہنے سے گروکل کا نقصان ہوگا۔ نہ میرا محض کتب جو کئی جلدوں میں ہیں انکی ایک ایک جلد غائب ہے۔ اینڈرو جیکیس ڈیوس کی تصانیف میں سے پانچ جلدیں غائب ہیں اس طرح بہت سی کتابیں نہیں ملتیں جنکا اسجگہ درج کرنا باعث طوالت ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ جن بھائیوں کی نظروں سے یہہ نوٹس گذریگا وہ دوسرے بھائیوں کو بھی خبردار کردیں گے۔

المشتہر
منشی رام کمھیہ ادھشٹھاتا گروکل

ستیہ دھرم پرچارک

جالندھر نگر کو آخری نمستے

ستیہ دھرم پرچارک اخبار اور پریس نے جالندھر نگر میں ہی جنم لیا تھا۔ وہاں ہی اسکا بچپن کا زمانہ گذرا اور بادِ مخالف کے جھوکوں سے محفوظ رہکر اسی جگہہ پرچارک نے پرورش پاکر نوجوانی کے دن دیکھے۔ ابھی پوری جوانی بھرنے نہ پائی تھی کہ بیوقت بڑھاپے کے سامان اسکے لئے جمع ہوگئے۔ اسکے ناظرین جو جنم دن سے ہی اسکے ساتھ گاڑھا پریم کا سمبندھ رکھتے ہیں اس سے نراش ہونے لگے۔ پرچارک کیوں اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے ناقابل بن گیا تھا۔ ان پرشنوں کا اُتر مجھے اپنے ناظرین کے روبرو پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دسمبر ۱۹۰۷ کے بوا عث کو بجلی جانتے ہیں پرچارک کو اسکی اصلی حالت میں قائم رکھنے کی طاقت نہ دیکھکر میں نے اسکے بند کرنیکا ارادہ کر لیا تھا لیکن آریہ بھائیوں نے میرے اس ارادہ کو ایسا خطرناک تبلایا کہ مجھکو اپنی سبھی کا خیال پیدا ہوا اور ارادہ کر لیا کہ پریس کو ہریدوار اپنے نزدیک پہنچا کر اپنے فرائض کو عمدہ طرح سے ادا کرسکنے کے قابل ہوں ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ دیوی آکشمی کی سخت بیماری نے اس ارادہ کو ملتوی کرنیکے لئے مجبور کر دیا۔ اسکے بعد جب پھر اس بندھن سے آزادی ہوئی تو باضابطہ درخواست پریس کے ہریدوار لیجانے کی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع سہارنپور کے روبرو پیش کی گئی۔ صاحب بہادر کو اہلکاروں نے کچھ ایسا بدظن کر دیا کہ انہوں نے میرے پریس کے ہریدوار میں پہنچنے سے سخت بلوہ اور بغاوت کا احتمال سمجھ لیا۔ اس کشمکش میں مجھکو پھر ارادہ کو بدلنا پڑا۔ لیکن پرمیشور کی دیا سے ہریدوار کے پنڈتوں و دیگر خود غرضوں اور اہلکاروں کی جد وجہد کے باوجود انگریز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے اعلیٰ اصولوں سے کام لیا اور قانون کے آگے سر جھکاتے ہوئے مطبع اور اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ہریدوار میں لانے کی اجازت دیدی اب پریس کے ہریدوار میں لانے کی پوری طیاری ہوگئی ہے گو اس تبدیلی میں زر کثیر خرچ کرنا پڑیگا۔ ملازمین پریس کی تنخواہیں بڑھانی پڑی ہیں اور مکان کے ماہواری کرایہ وغیرہ پر زیادہ خرچ کرنا پڑیگا تاہم یہہ سب خرچ اس آنند کے مقابلے ہیچ ہے جو کہ مجھے اپنے پرانے سمبندھی ہوں (ناظرین ستیہ دھرم پرچارک) کی سیوا سے حاصل ہوگا۔

پریس کی تبدیلی کچھ چھوٹا کام نہیں ہے اُسکے
لئے علاوہ زرکثیر کے خرچ کے پوری فرصت
بھی ملنی چاہیئے پس جالندہر شہر میں یہہ

۲۸ نومبر کا پرچہ آخری ہوگا

اسکے بعد ۵ دسمبر اور ۱۲ دسمبر ۱۹۰۸ع کو کوئی
پرچہ نہیں نکل سکیگا۔ کیونکہ اس عرصہ میں
پریس کا سارا سامان معہ متعلقین کے ہریدوار
پہنچکر باقاعدہ جمانے کے علاوہ ملازمین کو
مکانات کا اپنے لئے انتظام کرنا ہوگا۔ اور ساتھ ہی
محکمہ ڈاکخانہ اضلاع مغربی و شمالی میں اخبار کی
رجسٹری ایسی عرصہ میں کرائی جاویگی

ہردوار سے پرچارک کا پہلا پرچہ

۱۹ دسمبر ۱۹۰۸ع کو شایع ہوگا۔ گو دو ہفتوں
تک میرے ناظرین پرچارک سے ملاقات نہ کرسکینگے
تاہم میں انہیں امید دلاتا ہوں کہ اس کی
کسر خاتمہ سال تک کبھی نہ کبھی ضرور نکال جاویگی۔
اور اب جالندہر سے کوچ کرتے وقت
سیوادرم پرچارک جالندہر نواسی آریہ
بھائیوں اور دیگر ہمدردوں اور دوستوں
کو آخری نمستے کہتا ہے اور آشا کرتا ہے
کہ جن لوگوں کو میرا جالندہر کے ساتھ اس پرچہ
کے ذریعہ سے سمبندہ رہنا بھی ناگوار گذرتا تھا
انکے دلوں کو اب شانتی ہو گئی۔ دیدہ و
دانستہ میں نے کبھی کسی بھائی کا دل دکھانے
والا کوئی کام نہیں کیا۔ البتہ اپنے فرایض کی
ادائیگی میں اپنے دنیاوی دوستوں اور رشتہ
داروں تک کو اکثر اوقات ناراض کیا ہے
ان فرایض کی ادائیگی کے لئے نہیں بلکہ اُس
کمی کے لئے جو کہ میں نے کسی بھائی کو مجبور آ
بہرنچایا ہو تو میں صدق دل سے معافی مانگتا ہوں
اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ میرے جالندہری
آریہ بھائیوں کو اپنے گذشتہ دنا ہ تک اتساہ
اور دھرم لابھ کا سامرتھ دیوے۔

چونکہ ہریدوار میں پریس کا دفتر باقاعدہ طور پر
۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ع سے پیشتر نہیں کھل سکیگا۔ اسلئے
اس سے پیشتر خط و کتابت بدستور جالندہر کے
پتہ سے ہونی چاہیئے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ع کے بعد
الفاظ "جالندہر شہر" کو "ہریدوار" سے تبدیل
کرکے خط کتابت ہونی واجب ہے۔ منشی رام

گروکل سماچار

گروکل کا سماچار سننے کا میرے ناظریں کو ہمیشہ سے
بڑا اشتیاق رہا ہے۔ عرصہ دو ماہ سے کوئی
خبر نہ سننے کے باعث وے گھبرا رہے ہیں۔
میرے پاس خط پہ خط آرہا ہے کہ ہر ہفتہ
گروکل کے مفصل حالات درج اخبار کئے جایا
کریں۔ ارادہ ہوا کہ اس ہفتہ سے لکھنا شروع
کردوں۔ لیکن خیال ہوا کہ اس ہفتہ سلسلہ شروع
کرکے پھر ۱۹ دسمبر کے لئے ملتوی کرنے سے بیقراری
ناظرین پرچارک کے دلوں میں پیدا ہوگی۔ پس
اس ہفتہ محض اسقدر بتلا کر کہ کنکھل اور
سماگڑھی کے درمیان گنگا کے اوپر کشتیوں کا پل
بندھ گیا ہے اور گروکل میں پڑھائی کا کام عمدہ
طرح سے چل رہا ہے اور برہمچاریوں کے
سمبندھیوں کو یہہ خبر دیکر کہ ہمارے کل کے سب
سبھاسد تندرست اور آنند پورک ہیں اس
تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۸ع کو یکم
دسمبر سے اسوقت تک کا مفصل حال دیکر اسکے
بعد ہفتہ وار رپورٹ پرچارک میں شایع کیا کرونگا۔

منشی رام

لالہ باروملی جی سب اورسیر کاتھیاں سب
ڈویژن علاقہ لایل پور سے مفصلہ ذیل اصحاب
سے مبلغ ۵۵ روپیہ اکٹھا کرکے امداد گروکل ارسال
فرماتے ہیں اور مزید چندہ کیلئے کوشاں ہیں۔

لالہ ایشر داس صاحب سب اورسیر کہانیاں سب ڈویژن نہر چناب	دس عہ روپیہ
پنڈت امر سنگھ صاحب	دس عہ روپیہ
لالہ بارومل صاحب	دس عہ روپیہ
لالہ سوجہ مل صاحب ضلعدار	پانچ صہ روپیہ
سردار سادہو سنگھ صاحب ٹھیکدار	پانچ صہ روپیہ
لالہ بیلی رام صاحب سب ڈویژنل کلرک	پانچ صہ روپیہ
سردار مادہو سنگھ صاحب مستری	دو عہ روپیہ
پنڈت بیلی رام صاحب سب ڈویژن، منشی کانمیاں سب ڈویژن نہر چناب	پانچ صہ روپیہ
لالہ ملکھی داس تار بابو	دو عہ روپیہ
سردار کشن سنگھ مستری	دو عہ روپیہ
محکم سنگھ جمعدار	ایک عہ روپیہ
لالہ باروعل صاحب ٹھیکیدار	ایک عہ روپیہ
لالہ گوپال سنگھ صاحب کلرک	آٹھ آنہ ۸ر
سردار دیوان سنگھ صاحب دوکاندار	ایک عہ روپیہ
لالہ نورنگ لعل صاحب ہاگٹ سب ڈویژن نہر چناب	دو عہ روپیہ
لالہ ہتو رام صاحب ٹپو پوسٹ ماسٹر چک نمبر ۲۶۶ کانیاں سب ڈویژن	آٹھ آنہ ۸ر
پنڈت پرتھو رام صاحب لاین مین کانیاں سب ڈویژن	ایک عہ روپیہ
ترسیٹھ	۵۵ روپیہ

دہلی وہار پرچار کے متعلق آریہ پرشوں سے نویدن

شریمان پنڈت رام بھجدت صاحب

پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی چٹھی دوارہ
آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ دلو ہار دہلی
میں سفید زمین مل گئی ہے جسکی صفائی اور
ہمواری وغیرہ کے لئے کئی دن سے پرچارک مشغول

لگائے ہوئے ہیں۔ جگہہ تو قریباً صاف ہو گئی ہے اور پنڈال کے بنائے جانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ پنڈال تو دو ہفتہ میں آپ سمجھئے گا۔ کہ درجہ تکمیل تک پہنچ جاوے گا۔ مگر اس وقت ہر ایک صوبہ سے ... پاس چٹھیوں کی بہرمار ہو رہی ہے۔ کہ آریہ پرشوں کی رہائش کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے سینکڑوں آریہ پرش اس موقعہ پہ پدہارنے کے لئے طیار ہیں نہ صرف یہی بلکہ بہت بہائی اپنے پریوار سہت آنے کا بہلا لشا رکھتے ہیں۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ یہہ موقعہ بلحاظ آریہ درم پرچار کے اور بلحاظ جلسہ کے رونق کی ہندوستان کی تواریخ میں ایک یادگار رہیگا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہر طرف سے آریہ پرش اپنے پدہارنے کی خواہش ظاہر کر رہے ہیں۔ جو صاحبان اور سماجیں اپنے رہائش کے انتظام کے متعلق دریافت کرتی ہیں۔ میں اونکی اطلاع کے لئے سبہا کی طرف سے اور بحیثیت منیجر آریہ کمپ دہلی ظاہر کر دوں۔ کہ جبتک آریہ پرش اپنے سماجوں اپنے دوستوں کی کوشش سے یعنے جسطرح سے ہو سکے خیمہ جات بہم پہنچانے میں کریں گے تو کیونکر تسلی بخش جواب اس سوال کا دیا جا سکتا ہے۔ کہ سبہا آریہ بہائیوں کی رہائش کا انتظام کرے گی یا نہ۔ اگرچہ شریمان پردہان جی کا بھی حکم ہے کہ آریہ پرشوں کی رہائش کا کم از کم ضرور بندوبست کیا جاوے۔ اور اسی وجہ سے پردہان صاحب نے علاوہ صوبہ پنجاب کے باقی پرتی ندہسبہوں کے سیوا میں ضروری پتر بہیجے ہیں وہ اس موقعہ پہ خیمہ جات بہم پہنچا کر پرچار کے کام میں سہایتا دیویں مگر افسوس سے دیکہنا پڑتا ہے کہ آریہ پرشوں نے ابہی تک بہت کم توجہ کی ہے صرف ایک خیمہ گورداسپور ... آیا ہے۔ اگر یہیں اپنی کمیٹی سے سایہ بان اور قنات وغیرہ نہ

لے آتا۔ تو سفید زمین میں ڈیرہ لگا کر مزدوروں سے کام لینا ہی مشکل ہو جاتا۔ آج ۱۴ نومبر ہو گئی۔ ہفتہ دو ہفتہ میں راجگان وغیرہ کی آمد آمد شروع ہو جاوی گی مزدوروں کی مزدوری گاڑی وغیرہ کا کرایہ بہت ہی گران ہو رہا ہے۔ جو خیمہ آج چار روپیہ خرچ کر کے ریلوے سٹیشن سے لایا جا سکتا ہے۔ اور نصب کرایا جا سکتا ہے۔ چند روز تک اوسپر پانچ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس لئے آریہ پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ خیمہ جات اور روپیہ کے بہیجنے میں بہت جلدی کریں۔ تاکہ ہم پہر وعدہ کرنے کے قابل بن سکیں۔ کہ ہم آریہ پرشوں کی رہائش کا انتظام کر سکتے ہیں۔ یہہ سب کچھہ آپ صاحبان پر دارومدار رکہتا ہے۔ یہاں پہ امداد کرنا تو آپ کا فرض ہے مگر میں اس موقعہ پہ آریہ سماج کے لیڈروں اور سرگروہ چمکتے ستاروں سے نویدن کرونگا کہ کیا دہلی پرچار کے لئے یہہ کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر پرتی ندہی سبہا نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے اور آریہ پرشوں نے جہاں تہاں سے مانگ کر خیمہ جات دریاں وغیرہ وغیرہ بہیجکر اس موقعہ پہ مدد بہی کر دی تو کیا دہلی دربار کا پرچار ہو گیا۔ مقصد یہہ موقعہ ہے کہ شاید پہر آریہ سماج کو کبہی راجگان۔ روسا۔ و دیگر عام باشندگان ہندوستان میں پرچار کے لئے ایک مجمع سینکڑوں برس تک نہ ملے۔ سو اگر آریہ سماج کا ذمہ وار حصہ یعنے اسکے لیڈر اور سرگروہ ممبر اگر اس موقعہ سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہیں۔ تو کم از کم ایک ایک ماہ اپنے وقت کا اس تو تر یگیہ کی پورتی کیلئے قربان کریں۔ اور ۱۵ ار دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع سے دہلی میں ڈیرے جمائیں۔ راجگان کے

وزیروں دیوانوں اور مہاجنوں سے ملاقاتیں کریں۔ یہہ کام ایک دو صاحبان کا نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستان کے راجگان کے کان تک ویدک دہنی پہنچانے کے لئے بہی لیڈروں کے کئی منڈلیاں بن کر جبتک کام نہ کرینگی تو یہہ سب اڈمبر سچ مچ اڈمبر ہوگا۔ کیونکہ کمپ وغیرہ اس وقت قریباً تیس میل کے دایرہ کے اندر پہیلا ہوا ہوگا۔ یہہ کام سچ مچ بڑے بڑے آدمیوں کا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ شریمان پنڈت رامبہجدت جی۔ رائے روشن لعل جی۔ لالہ جیونداس جی۔ ڈاکٹر پرمانند جی۔ رائے ٹہاکر دت جی۔ رائے ... رام جی۔ لالہ ... رام جی۔ لالہ کانشی رام جی۔ پلیڈر ملتان۔ لالہ رام کشن جی۔ لالہ دیوراج جی لالہ شیودیال جی وغیرہ وغیرہ ایک ایک ماہ اپنے قیمتی وقت کا اس درم یگیہ میں ارپن کریں۔ ورنہ عین وقت پہ اگر دو چار صاحب آ گئے۔ اور ادہر اودہر گہوم گہر واپس چلے گئے۔ تو سمجہو کہ یہہ نادر موقعہ یونہی کہو دیا اور اپنا روپیہ بے قاعدہ ضایع کیا اور میں نہیں سمجہتا۔ کہ اگر ایسے موقعہ پہ اس سچ کے سمرپاد وہ ... پرش اگر سوامی دیانند کے مشن کو ایک قدم آگے نہ بڑہائیں۔ اور اپنی طاقتیں آریہ دہرم پرچار میں خرچ نہ کریں۔ تو اونکی طاقتیں اور زور شور دہائی کس دن کے لیے مفید ہوگی
باقی آئندہ

دہلی پرچار

لالہ گنگا رام جی سب اوورسیر جنکی نسبت پہلے دہلی دربار کے موقعہ پہ پرچار کے متعلق ...

امداد دینے کے بارہ میں پہتر میں چہپ چکا ہے اونکی نسبت اب لالہ مہتھراداس جی پوری بنیگ دایرکٹر و منیجر آرین کیمپ دہلی کی بذریعہ اپنی چٹھی مورخہ ۱۸ نومبر تحریر فرماتے ہیں کہ اب لالہ گنگارام صاحب سب اورسیر بوجہ ملازم ہو جانیکے پرچار کے کام میں مدد دینے سے مجبور ہیں۔ سو اسطرح اگر کوئی آریہ پرش ایسے موقعہ پر پرچار کے کام میں مدد دینا چاہتے ہیں سو لکھا کریں۔ تو وہ مہاشہ لامتھراداس پوری منیجر آرین کیمپ دہلی سے اس بارہ میں خط وکتابت کریں اُنکے کہان پان درشن وغیرہ کا انتظام لالہ صاحب موصوف معقول کرینگے۔

آپکا متر سیکرٹری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور
گدادہرناتہ

بیرونجات کے خطوں کے اختصار

پونڈری۔ ۹ و ۱۰ و ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج پنڈت جوالا پرشاد مرادآبادی باوجود پوراکنوں کی طرف سے تار جانیکے سماج کے ساتہ شاستراتھ کرنیکے لئے راضی ہو کر آنے کا وعدہ کیا لیکن ۱۹ کو آئے سماجکی طرف سے شاستراتھ کا چیلنج دیا گیا لیکن پنڈت جی نے شاستراتھ کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اپنے لکچروں میں کئی باتیں ستیارتھ پرکاش کے نام سے ایسی کہیں جو کہ بالکل جھوٹھ تہیں۔ ٹھاکر پور کے ایک معزز شخص نے پرشن کیا جس کا کوئی اوتر نہ دیا گیا اس سے لوگوں کو پنڈت جی کی پول بخوبی معلوم ہو گئی۔ جو غلط باتیں

پنڈت جی نے اپنے لکچر میں بیان کی تہیں ان کو ستیارتھ پرکاش میں سے نکال کر دکھانے کے لئے بہت سے ممبران سماج نے پنڈت جی کے مکان پر جاکر جب درخواست کی تو ادہر اودہر کے بہانے کر کے صاف ٹال دیا۔ فتح پور کے معزز زمینداروں پر بخوبی روشن ہو گیا کہ سناتن پنڈت آریوں کے مقابلہ میں نہیں آسکتا اسلئے دوسرے دن ہی انہوں نے پنڈت شنبھودت جی آریہ اُپدیشک کو اپنے ہاں بلوا کر ہون کے بعد سماج استہاپت کر دیا۔

جام پور۔ دیوالی کے روز سماج مندر کو بہلے پرکار آراستہ کر کے اوتسو کیا گیا۔ ہون اور بہجنوں کے بعد چودہری وسندارام جی نے پرارتھنا کرائی اور ڈاکٹر جیکشن کپی نے کتہا کی۔ پہنچات دو بہجن ہو کر لالہ موہن لعل جی کا منوہر سرمن ہوا اور دیوان جہانگی رام جی نے دیوالی کی اصلیت پر دیا کہیان دیا جسمیں خاتمہ پر دیوالی کی شام کو مہرشی دیانند کی مرتیو کا ذکر کرتے ہوئے دوران کے پراد پکاروں کو بتلاتے ہوئے چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کیا۔ جس پر آٹھ روپیہ آٹھ آنہ ۸ کا وعدہ ہو کر سات چار آنہ ۴ وصول ہو گئے۔ استریوں نے بہی ۸ کے پیسے اور چہلے دان کئے۔ ایک سو کے قریب پرشوں اور ہیں کے قریب استریوں کی حاضری تہی۔ جلسہ آنند پورک سماپت ہوا (۲) سماج میں باؤ مولی گر جی بہت کام کرتے ہیں یہہ مہاشہ اوارہ گرد فقیروں کی طرح پہرتے تہے اور سر پر بڑے بڑے بال رکہتے تہے آریہ سماج کے اپدیشوں سے بال وغیرہ کٹوا کر اور بہنگ وغیرہ کا پینا چہوڑ کر ویدک دہرم کو قبول کیا اور اب دن رات اُن کو ویدک دہرم کی ہی لگن ہے۔ مہاشہ پڑہنے لگ گئے ہیں اور سماج مندر میں نواس کرتے ہیں مہاراج

سماج پر روز مندر میں جاکر سندہیا و درشن کیا کرتے ہیں۔

خانگڑہ پنڈت جوالادت جی اوپدیشک آریہ سماج مظفرگڑہ نے ایام دسہرہ میں یعنی ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ اکتوبر کو زور شور سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ حاضری ۳۰۰ تک ہوتی رہی سنتروتا گنوں پر اثر بہت اوتم پڑا۔

چہاؤنی ملتان۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ یہاں پر آریہ سماج جو کئی کارنوں سے بند ہو گیا تہا مہاشہ آتمارام جی کلرک کمسریٹ آفس اور ڈاکٹر مہاراج کشن جی کے اُدیوگ وشیش سے پہر کہل گیا۔ ہفتہ وار جلسوں کے لئے غلہ منڈی میں مکان کرایہ پر لیا گیا ہے۔ ادہیکاری نمن سکہت نیت ہوئے ہیں۔ بابو مدن لعل جی فوٹوگرافر پردہان۔ ڈاکٹر مہاراج کشن جی اوپ پردہان۔ ماسٹر گوپال داس جی منتری مہاشہ امرناتہ جی اوپ منتری بخشی گنپت رام جی کوشادہیکش۔ مہاشہ سرکیتن جی پستکادہیکش مہاشہ آتمارام جی و مہاشہ بہاری لعل جی پرتشٹہت سبہاسدان۔ (۲) سماج کا افتتاحی جلسہ بروز دیپ مالا ۳۰ اکتوبر کو کیا گیا۔ پرات کال ہون ہوا جسمیں بہت سے مہاشہ اوپستہت تہے تین بجے دوپہر سے صدر میں نگر کیرتن شروع کیا گیا جسمیں آریہ سماج شہر ملتان کے پردہان مہاشہ و دیگر سبہاسدان شامل ہوگئے لالہ گنہیا لعل جی اور لالہ ٹہیک چند جی کے بہجنوں سے خوب آنند برسایا۔ دوسرے بہجن منڈلی میں وشنودت ودیاتہی نے ۸ رمونیم پر بہجن گا کر سنتروتا گنوں کے دلوں کو آکرشت کیا۔ ۵ بجے شام کے سماج مندر میں پہونچکر ایک بہجن کے بعد پنڈت میلارام جی شاستری نے پرارتھنا کرائی اور مہتہ جیمنی جی بی اے سے نے ویدک دہرم کے مہتو کو بتلاتے

ہوئے مہرشی دیانند کی زندگی کے مختصر حالات بیان کئے۔ حاضرین پر بہادا چھا پڑا۔ ارتت پشچات پر وہاں سماج نے سب بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔ پھر بھجن و آرتی ہو کر ۶ بجے شام کو جلسہ سماپت ہوا۔

علی پور - آریہ کمار سبھا کے ہفتہ وار جلسے بڑی رونق سے ہوتے ہیں۔ دیوالی دن سبھا ہذا کے ممبروں نے دھوم دھام کیساتھ شہر میں نگر کیرتن کیا۔ راستہ میں جا بجا دیا کھیاں لگا ہی ہوئے۔ نگر واسیوں پر اوتم اثر پڑا۔

میلسی - سے پنڈت ہر جنا تھ جی منتری سماج دریافت فرماتے ہیں کہ ٹھاکر پر دین سنگھ جی جہاں کہیں ہوں اپنے مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔ میلسی سماج انکو اپنے سالانہ جلسہ پر بلانا چاہتی ہے۔

لکھنؤ - افسوس کہ چودھری جیت رام جی کا جو کہ کورمی جاتی کے ایک رکن اعظم تھے دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ سنسکار سماپتی پر بابو بنارسی لعل جی نے چودھری جی کے پر اوپکاروں کا ورنن کیا اور سنسار کی اسارتا پر ایک منوہر اپدیش دیا جس کا اثر کورمی بھائیوں و دیگر لوگوں پر جو کہ ایک بڑی بھاری تعداد میں موجود تھے بہت اوتم پڑا۔ مرحوم ویدک دھرم کا پریمی اور آریہ سماج کا بھگت تھا۔ پرماتما اس آتما کو شانتی دے۔

بیری ضلع متھرا میں پنڈت دھرم دت جی آریہ اپدیشک نے ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اکتوبر کو متواتر تین دیا کھیان دیئے۔ حاضری ۱۵۰ کے قریب ہوتی رہی۔ اثر اچھا پڑا۔ اس گاؤں میں پوپ لیلا کا ادھک زور ہونے کے کارن کم از کم ایک ماہ تک متواتر پرچار کی ضرورت ہے امید کہ بابو گھنشیام سندر جی ۔۔۔ جلد اسطرف توجہ دیں گے۔

لودہانہ سے منتری آریہ کمار سبھا لکھتے ہیں

آریہ کمار سبھا لودہانہ کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء بر مکان لالہ رامجیداس صاحب خزانچی صبح ۷ بجے سے شروع ہو کر دوپہر کے ½ ۱۱ بجے تک رہا۔ پنڈت دیو دیال جی جالندھر سے شریک جلسہ ہوئے تھے بھجنوں اور بھجنوں کے بعد پنڈت دیو دیال جی نے پرارتھنا کرائی پھر چند بھجنوں کے بعد پنڈت صاحب موصوف نے ایک منوہر اپدیش دیا اس کے بعد بابو اناش چندر صاحب بسواسی جلسہ ہذا کے میر مجلس بنائے گئے۔ **کمار سبھا** کے ممبروں نے سندھیا اور بھجن سنائے اس کے بعد ۵ ممبران سبھا ہذا نے اپنے اپنے جواب مضمون سنائے جو کہ ودیارتھیوں کے فرائض پر تھے مضامین ہذا نہایت دلچسپ تھے۔ بعد ازاں ممبران سبھا موصوف کو انعام تقسیم کیا گیا جو کہ پہلے سے مقرر تہا اس سبھا میں یہہ انعام سہ ماہی ملا کرتا ہے مگر یہہ موقع سالانہ تھا انعام دو تین اغراض سے دیا جاتا ہے۔ (۱) ستپاہک جلسوں میں حاضر باش رہنا۔ (۲) سبھا کے کام کو بشوق کرنا۔ (۳) خیالات کا اچھا ہونا وغیرہ مگر انعام زیادہ تر ستپاہک جلسوں کی حاضری پر موقوف ہے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر ۲۵ ممبران کو انعام تقسیم کیا گیا جبکہ ممبروں کے تعداد ۳۰ تھی اس کے بعد لالہ رامجیداس صاحب خزانچی نے جو کہ ممبران کی اس جرات کو دیکھ کر اور اُن جواب مضمونوں سے جو کہ ممبروں نے جلسہ ہذا کے موقعہ پر سنائے تھے بہت خوش ہو کر ان ۵ ممبروں کو جنہوں نے مضامین سنائے عہ فی ممبر انعام دیا اور یہہ لفظ کہے کہ اپنے قصور کا اقرار کئے بغیر وہ قصور دور نہیں ہوتا اسواسطے میں اپنے ایک قصور کے اقرار کئے لئے آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں کہ مجہے عرصہ دراز سے جب سے کہ یہ سبھا قائم ہے کبھی اس سبھا کی خدمت نہیں کی مگر اب میں وعدہ کرتا ہوں کہ جیسی مجھ سے ہو سکیگی میں اس سبھا کی ضرور خدمت کیا کرونگا۔ چنانچہ جب سے آپ ہر ستپاہک جلسے میں تشریف لاتے ہیں اور لڑکوں کو اپدیش آدی کرتے ہیں۔ اس کے بعد رپورٹ پڑھی گئی اور بعد ازاں چیرمین صاحب کی سپیچ ہوئی قریب ½ ۱۱ بجے کے بعد آرتی ہو کر جلسہ ختم ہوا گو کسی قسم کی اپیل نہیں کی گئی تو بہی مفصلہ ذیل صاحبان نے جو کہ اس موقعہ پر تشریف لائے تھے آریہ کمار سبھا کی اس جرات کو دیکھ کر دان دیا۔

پنڈت بھوانی شنکر صاحب وکیل	۱۰؍
ڈاکٹر خوشی رام صاحب	۸؍
لالہ سالگرام صاحب	۸؍
لالہ امین چند صاحب	۸؍
لالہ ناتھی رام صاحب	۱۴؍
میزان کل	۲؍ ۳

راقم گنگا سہائے منتری آریہ کمار سبھا لودہانہ

آریہ سماج میانچر کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲ و ۹ نومبر کو نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ ماسٹر آتما رام جی۔ لالہ رشود یال جی ایم اے۔ بھگت ریحلہ اس جی۔ لالہ کاشی رام جی وید۔ پنڈت رام بھدرت جی کے منوہر دیا کھیان ہوئے۔ پورانکوں سے دھرم چرچہ ہوا جسکے نتیجے سے اُن کے جہوٹ کی قلعی کھل گئی اور پبلک پر آریہ سماج کی شوقی کا اچھا اثر پڑا۔ لالہ کاشی رام جی نے اپیل کی اور پانچسو بائیس روپے نقد جمع ہوگئے۔ اسکے علاوہ ساڑھے چارسو روپے اقرار ہوا جو قریباً وصول ہو جائیگا۔ لوکل سماج کے سبھاسدوں کا جنہوں نے جلسے کی کامیابی میں بہت کوشش کی دل سے ۔۔۔

ریویو

...ری وشد ہانند سرسوتی ودیالے
...بادلی معہ اسکی پہلی سالانہ رپورٹ کے
...ے پاس ریویو کی غرض سے آئی ہے۔
...وامی وشدہانند کاشی کے مشہور ودوان
...گو وہ آریہ سماج کے سخت مخالف تھے
...اسکو کیا [illegible] بہی اتنا خوشی
...بھا کرتے تھے عام فقیروں کی طرح گالی گلوچ
...منڈکر سوامی جی بہت [illegible] تھے تاہم
...ی اکی ودیا کے لیے انکو باعث عزت سمجھتا
...ں۔ انکے مرنے کے بعد جہاں انکا اپنا جمع
...ا روپیہ وپکار کے کاموں کے لیے وقف
...یا وہاں کلکتہ کے مارواڑیوں نے بھی انکو
...ہیں ایک ودیالے کھولنے کا ساہس کیا
...وقت اس ودیالے کو کلکتہ کے امیر
...واڑی ہی چلاتے ہیں۔ کل چندہ اب تک
...۲۲ جمع ہوا ہے جسمیں سے ایک سال
...ب چار ہزار کے قریب خرچ ہو چکا ہے ودیا کو
...حصے ہیں۔ اول سنسکرت وبہاگ جسمیں
...ں ۳۰ ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ رپورٹ
...درج ہے کہ اگر ذات کے برہمنوں
...وظیفہ دیا جاوے تو اسکے لالچ سے بہت
...ارتھی آسکتے ہیں۔ جب سنسکرت ودیا کے
...ہمن کی انتی کے لیے لوبہہ دینے کی ضرورت
...شک کلکتہ نگر میں سنسکرت کی حالت
...ہے۔ انگریزی حصہ میں تقریباً
...دو سو ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ کل خرچ
...روپیہ ماہوار بتلایا گیا ہے اور کل
...ارتھی دونو حصوں کے تقریباً دو سو
...ہیں گویا محض تعلیم پر ودیالے کیطرف
...روپیہ ماہوار فی ودیارتھی خرچ پڑتا ہے

اور انگریزی حصہ سے فیس ہر جماعت کی ایک روپیہ ماہوار ہے گویا چار روپیہ ماہوار علاوہ خرچ کتاب کاغذ پارچات کہاں پان وغیرہ کے پڑتا ہے اور طالب علموں کا تعلق محض پڑہائی کے گھنٹوں کا ودیالے کے ساتھ ہے انگریزی حصہ میں مڈل تک کی جماعتیں بنی ہیں دو جماعتیں اور بن جاویں۔ تو انٹرنس تک کا پورا ودیالیہ بن جاوے گا۔ ایک جزو اس انسٹیٹیوشن کا دہارمک [illegible] گیا ہے جسمیں گیتا اسمرتی مہابھارت وغیرہ سے اپدیش سناتے ہیں پرانوں کا نام [illegible] دہرم [illegible] لیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت دین دیال جی [illegible] بہارت دہرم مہامنڈل نے پورانوں کی لغویت کو سمجھکر انکی تعلیم سے ایکدم پرہیز کرنیکی کوشش کی ہے گو اس ودیالے میں منوسمرتی وغیرہ کی تعلیم بہی میرے سدہانتوں [illegible] پردہ بہی دی جاتی ہوگی تاہم میں خوش ہوں کہ اسمیں دہارمک تعلیم ہوتی ہے۔ لیکن کسی قسم کی دہارمک تعلیم بہی مفید نہیں ہوسکتی جب تک کہ ودیارتہیوں کا تعلق ادہیاپکوں کے ساتھ دن رات کا نہووے۔ مجھے افسوس ہے کہ آئے دن اس قسم کے نئے نئے سکول اور کالج کہولنے سے لوگوں نے کیا فائدہ مد نظر رکھا ہے۔ میری رائے میں جو نیا ودیالے سکول یا کالج دہرم شکشا دینے کے خیال سے کھولا جاتا ہے اسکے ودیارتھیوں کا اپنے گھروں سے بالکل قطع تعلق ہوجانا چاہئے جب تک جگہ بہ جگہ ایکانت دیشوں میں گرو کل نہیں کہلتے تب تک ان اوہوری کوششوں سے بجائے فائدہ کے نقصان پہنچنے کا امکان ہے اسلئے میں شریمان پنڈت دین دیالو جی کی توجہ اسطرف دلاتا ہوں کہ اگر اس پاٹھ شالا کو پراچین گروکل کے طریقہ پر چلانا ناممکن ہے تب بھی کم از کم رائے کلکتہ کے نزدیک بورڈنگ سکول بنا دینے کی چیشٹا کریں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

یوگ شاستر اور سدہیاں

از پنڈت بہگت رام

اس سے پہلے میں نے شاستروں کے حوالجات سے اس بات کی سدہی میں یہ ثبوت پیش کئے ہیں کہ موجودہ خیالات کو رغلطی اور افترایائی اور پراچین منتری دہرم آچاریہ آدی پنڈت کس پرکار مضبوط کرتے ہیں اور ہماری کے تماشوں کو پراچین کس طرح سے مانتے تہے عام مروجہ خیالات مثلاً پرشوں سے بکری اور بکری سے بہیڑیا بنانا جو بنگالی لوگوں پر خصوصیت کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے کہانتک شاستر کار مانتے ہیں۔ اور ایک منتر کے پڑہتے پڑہتے تمام سبہا کے اندر تمام ودوانوں کے دیکہتے دیکہتے کسطرح غائب ہو جایا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ جوکہ عموماً موجودہ پنڈت ہر ایک شاستر سے سدہ کر لیتے ہیں خاصکر یوگ شاستر اور ویاس جی کا بہاشیہ تو ذرا شک و شبہ ہی نہیں چھوڑتا ایسے عجیب وغریب خیالات کو رشیوں کے سدہانت بتلاتے ہوئے موجودہ پنڈت لوگ اور کہیں کہیں آریہ بہی پرتیت ہوتی ہیں۔ جنکے شنکانوارن کے واسطے خاکسار اور جلد سجنوں کے بتلانے کی غرض سے کہا جتک یور انکے سدہیاں

شاستروں کے اندر موجود ہیں جنے اپنے
خیالات ظاہر کرنے آرھنہ گئے ہیں۔
اس میں تو کسی کو انکار نہیں کہ یہ سب قسم
کی سدھیاں سمادھی کی دوارہ ہی بدھ
ہوتی ہیں لیکن اختلاف صرف
اسی میں ہے کہ وہ سدھیاں کسی قسم
کی ہیں دوسرے شاستروں کی رائے
سے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پوراننک
سدھیوں کی بنیاد تک شاستروں میں
موجود نہیں بلکہ انیک سپر کار سے کھنڈن
موجود ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا
ہوں رہا صرف یہ امر کہ جب لوگ
شاستروں میں صاف الفاظ میں ان
پوراننک سدھیوں کو مانا گیا بتلاتے ہیں
نہ صرف مانا گیا بلکہ ثابت کیا گیا ہے ایسا
مانتے ہیں تو پھر کون انکار کرسکتا ہے ہاں
اتنا تو ہو سکتا ہے کہ اون سارے خیالات
کو پوراننک لوگوں کا ملاپ مانا جاوے۔
جیسا کہ عام طور پر آریہ سجنوں کی طرف
سے جواب دیئے جاتے ہیں۔ مجھے اسپر
صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ جہاں تک
میری بدھی نے کام کیا ہے اور جہاں تک
میں نے یوگ سوتر اور بھاشیہ کار کے لیکھ پڑھ کر یہ
سے نتیجہ نکالا ہے مجھے کہیں بھی رشی دیاونوں
میں ملاپ معلوم نہیں دیتا۔ ہاں بعض
ایسے مضمون ہیں جنکی سنسکرت عام مروجہ
سنسکرت سے ہے اور اسیواسطے اسکے
سمجھنے میں مجھ جیسے سادھارن بدھیوں کا
کام نہیں ہے۔

رشی سمادھی سے پراپت ہونے والی
سدھیوں کو چار پانچ مختلف حصوں میں منقسم
کرتے ہیں جنکے انتر گت ہی ہر ایک پرکار
کی مروجہ اور غیر مروجہ موجود ہیں۔ اشلوک ہے

کہ آپ میرے آشے کو ضرور دھیان سے
سمجھیں گے اور الفاظ کیطرف چنداں
دھیان نہیں دینگے

जन्मौषधिमन्त्रतपःसमाधिजाः सिद्धयः यो· अ· ३ सू· १·

سمادھی دوارا چار پرکار کی سدھیوں
کی اوپ لبدھی (پراپتی) ہوتی ہے۔
(۱) جنم۔ (۲) ارشدھی۔ (۳) منتر۔ (۴)
تپ بھاشیہ کار رشی بیاس جی ہر ایک
کی مثال دیکر بتلاتے ہیں۔

देहान्तरिता जन्मना सिद्धिः

ارتھات جنم سدھی دوارا دوسرے
جنم کی سدھی۔ ارتھات دوسرے جنم
میں کہاں کس پرکار اور اوسکے متعلق
ہر ایک بات کا گیان ہو جاتا ہے۔ جیسا
کہ پرشسٹ پاد بھاشیہ کار نے بیان کیا ہے
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔
دوسرے اوشدھی سدھی ہے

औषधिभिरसुरभवनेषु रसायनेनेत्येवमादि

مثلاً رسائن کھانے سے اسر بھون ہیں۔
میرا پورا یقین ہے کہ اس قسم کے انیک
موقعہ ہیں جہاں کہ غلطی پڑنے میں اور
بالکل سمجھ میں نہیں آتا اور اوت پٹانگ
ارتھ کرکے بجائے کچھ لابھ دینے کے الٹا
نقصان دیدیتے ہیں۔ اسکا مطلب صاف
ہے کہ اون بیماریوں میں جنکے نہ پہچاننے
کی وجہ سے لوگ مرتیو موک کو پراپت
ہو جاتے ہیں یوگی اور ایسے یوگی جنکو
اوشدھی سدھی پراپت ہو چکی ہے
وہ فوراً زندہ کر دیتے ہیں۔ کئی ایک
جیسے اس قسم کے لوگ ہیں یہ سدھیاں
فلاں سنیاسی نے مردہ کو زندہ کیا۔

لوگ عموماً سنایا کرتے ہیں کہ فلاں جگہ
ایک مردہ نعش کو اوٹھائے لیے جا رہے
تھے ایک سنیاسی سادھو بولا اوسنے اوسکو
نیچے اوتروا کر اوسکے سارے حالات دریافت
کیے اور ایک پل سے اوشدھی تنکے پر دی
وہ مردہ فوراً زندہ ہوگیا۔ اسی قسم کی
سدھیاں اوشدھی سدھی کہلاتی ہے
جنکی گنتی اسر بھون تک ہو جاتی ہے۔
اوسر نام زندگی اور بھون کے ارتھ میں
ہونا۔ زندہ ہونا۔ انگریزی اسکے ترجمہ
میں being alive شبدارتھ असुर
صاف کئے ہیں اور شبد تو भवन
دھاتو سے سدھ کرنے سے صاف بنتا ہے
اتری رشی کے متعلق صاف مشہور ہے
کہ اونکے موجودگی میں ایک بھی
यक्ष्मा (جسکو تھائیسس کہتے ہیں) کا روگی نہیں مرا تھا
ہر ایک ایسے پرش کا علاج کیا جاتا تھا
جسکو آجکل لا علاج ٹھہرا لیا گیا ہے۔ اسی
واسطے ایسی ایسی بیماریوں کو
असुरभवन کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یہ کوئی لوک
شبد نہیں کیونکہ لوگ شبدارتھ لیے
جاتے ہیں جنسے صاف ارتھوں کی پرتیتی
ہو جاتی ہے اور ذرا بھی شک و شبہ نہیں
ہو سکتا۔

(۳) تیسری سدھی

मन्त्रैराकाशगमनाणिमादिलाभः

ارتھات منتروں کے ذریعہ سے آکاش
میں گمن کرنا انیما وغیرہ کی پراپتی۔ انیما
شبد سے جسپر خصوصاً لوگوں کو زیادہ
ترشک ہے آکاش میں اوڑ جانا۔ بالکل
چھوٹا ہو جانا۔ پہاڑ کے سمان شریر
بنا لینا۔ لمبا کر لینا۔ وغیرہ وغیرہ
اصل تات پریہ کی طرف بدھی کو دوڑانے

کی کوشش کرنے کا یہہ سارا نتیجہ ہے۔
ی کوئی منتر شبد سے پورا پورا واقف
ہو تو یہہ سوال ہرگز نکرے یہہ وہی
شبد ہے جنکے ارتھ وید میں جنکو یجور
اور اتہر و ناموں سے پکارا جاتا ہے
کے جاننے سے تمام علوم اور فنون لوگ
ودوان ہو جاتے ہیں۔ ارتھہ وید جسکا
ایک انگ ہے جسمیں ہر ایک پرکار کی
کلا کوشل لکہی گئی ہیں۔ یہہ وہی شبد جسمیں
ے منتر یہہ شبد بنتا ہے۔ یہہ وہی شبد ہے
کے ارتھ راز داں۔ وزیر۔ فاضل باریک بیں
اور صلاح کار وغیرہ کے ہیں یہہ وہی
شبد ہے جنکے مورکہہ لوگ جادو کے ارتھ
لیا کرتے ہیں۔ مثلاً فلاں شخص سانپ
کا منتر بچھو کا منتر بھوت ڈاکنی شاکنی وغیرہ
کے لگانے کا منتر وغیرہ جانتا ہے اور وہ
انکا ہوتی ہیں عموماً مشہور جاتی جنکو مورکھہ
ت مہت کہنا عین موزوں ہوا کرتا ہے۔
اصل بات یہہ ہے کہ منتر۔ جنتر اور تنتر یہہ
زبان شبد ہیں۔ جب تک سوچنا یا بہاؤ وچار
کی صورت میں رہتا ہے اوسوقت اوسکو منتر
کہتے ہیں جنکو انگریزی زبان میں Design
کہتے ہیں مثلاً جب یہہ گھڑی بنانیوالے کے
دماغ میں تہی تب تک اوسکا نام منتر تہا جب
بناوٹ کی صورت میں آئی اوسکا نام
جنتر ارتہات کلا۔ ہو گیا اصل میں یہہ وہی منتر
ہے اور جب وہ بہتر کام کیطرح ہوسکا کرتا ہے استعمال
صورت کو حاصل کرتا ہے اوسکو تنتر کہتے ہیں
ڈکشنری وغیرہ میں بہی یہی ارتھ کرتے ہیں
to perform, to go through
in order, to maintain
by Discipline, Keep
in order, etc

ارتہات ٹہیک باطریقہ استعمال کرنا۔
وغیرہ وغیرہ۔

یہہ کیول منتر ہی ہوتا ہے جس پہ باقی دونوں
باتیں انحصار رکہتی ہیں۔ جو بلا سوچے Design
و مضبوط وچار کے کوئی کام کرتے ہیں
نقصان اٹہاتے ہیں۔ وہو کہا کہا جاتے
ہیں۔ اب امید ہے کہ آپ میرے آشئے کو
کسیقدر سمجھ گئے ہونگے یہہ منتر ہی تہا جسنے
ریل بنائی۔ تار ایجاد کی۔ وبان چلائے۔
بجلی کے تماشے دکہلائے۔ وغیرہ وغیرہ
منتر ہمیشہ موجد کے دماغ میں ہوتا ہے اور
تنتر لوگ دیکہا کرتے ہیں۔ اسجگہ سوائے
منتر کے اور کوئی شبد نہیں لکہا جا سکتا
کیونکہ سماوہی کا ذکر ہے اور سماوہی دوار
سدہی کی پراپتی ہے کیونکہ سماوہی نام موٹی
الفاظ میں ٹہیک ٹہیک وچار کا ہے۔ آکاش
گمن کوئی ہم لوگونکے واسطے اپورو وستو
نہیں ہے ہر ایک منش جانتا ہے کہ کسطرح
منتروں کی مدد سے تیر بنا کر میلوں آکاش
میں اڑ جاتے ہیں۔ روز نئے نئے تجربات
ہو رہے ہیں۔

اینما وغیرہ کو ایک ایک لیکر عرض کروں گا
یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کو نامناسب نہ
ہوگا کہ ہر ایک قسم کے پدارتہ ہونکی ماہیت کو جاننا
اور اوسپر پورا پورا قابو حاصل کرنیکا نام اینما
وغیرہ کی پراپتی ہے۔

तपसा संकल्यसिद्धिःकाम
रूपो मवन वन न कामगाउति·

تپ سے سنکلپ سدہی پراپت ہوتی ہے
ارتہات اچہا کے مطابق ہر ایک چیز کو
حاصل کرنا اور ہر ایک جگہ کو پراپت ہونا
کسی قسم کی رکاوٹ خیالات کی موجودگی
میں عمل میں نہو۔ ہر ایک قسم کی اچہا پوری
ہو یہہ دوسری بات ہے کہ خواہش ہی پوری
نہو مگر خواہش پیدا ہو گئی ہے تو وہ پوری ہوگی
امریکہ کا جانا کوئی دور نہو۔ لیکن ٹہیرو ہوا
اچہا کی پراپتی کر لیوے۔ اس قسم کی سدہی
کا نام تپ سدہی ہے۔ جس قسم کے خیالات
کو ویشیشک شاستر پہ بہاشیہ کرتا رشی گوتم
بڑی اچہی طرح صاف کر چکے۔ جنکے واسطے
دیش کی دوری کال کی دوری اور وستو کی
دوری کسی قسم سے رکاوٹ پیدا نہیں کرتی۔
اوسکے واسطے ہمالیہ کی اونچی چوٹی یا سمندر کی
گہری سے گہری جگہہ کچھہ دور نہیں ہے کیونکہ
اونکے واسطے سب جگہ اونکے سامنے ہیں پہر بہی
انکی اچہا ہو گئی ہے اور وہ بہی ساکشات
گیان الغمان کا کوئی کام نہیں سب کچھہ اونکے
پرتیکش گیان ہے۔ جنکو مفصل طور پر میں پہلے
عرض کر چکا ہوں۔ رشی خود بخود پرشن پیدا
کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں کہ پرتیم شدہی
جو جنم سدہی ہے کیا اوسکی سہائتا سے منش
سے پشو پکشی وغیرہ تت کال بنسکتا ہے یا نہیں
اور یہی خیال عموماً مروجہ سدہیوں کے اندر
ندر سے گہر گئے ہوئے ہے کیونکہ عام لوگوں
کے کانوں تک یہہ خیالات پورانک کہتنکڑوں
کے ذریعہ روز مرہ پہونچتی رہتی ہیں فلاں رشی
کبہی منش کا اور کبہی پشو کا روپ دہارن
کرتا ہے اور کبہی کسی اور قسم کے روپ دہارن
کرتا ہے گویا ہر ایک پرکار کے روپ کو ایک
ہی دیکہ میں دہارن کرنے کی طاقت اوسکو حاصل
تہی وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہہ طاقتیں درحقیقت جنم
سدہی سے پراپت ہوتی ہیں یا نہیں۔

तत्र कायेन्द्रिय या ए मन्य जातीयपरि
णा ता नाम

رشی دوسرے سوتر میں اسکا جواب دیتے ہیں

जात्यन्तर परिणामः प्रकृत्यापूरात् सू० २ पा० ४

ارتھات - دوسرے جاتی میں تبدیلی پورن پرکرتی کی تبدیلی کے بہت - جسم اور اندریونکی تبدیلی کے سبب سے ہوتی ہے - جب تک تمام جسم اور اندریونکی پورن پرکار سے درشٹو بہاؤ کی تبدیلی نہو دوسرے جاتی میں تبدیلی نہیں ہوتی یہہ تات پریہ ہے - اسی سوتر کو لکھتے ہی تمام پوراتک خیالات پر رشی نے پانی پھیر دیا - کیونکہ پورانک لوگ شریر کی تبدیلی کو تو مانتے ہیں لیکن پرکرتی ارتھات سوبھاؤ کی تبدیلی کو ہرگز سویکار نہیں کرتے اور اس سے رشی نے ایک اور شنکا کو بھی صاف کر دیا ہے کہ چونکہ جسم اندریان تبدیلی ہونے سے ہے جاتی کی تبدیلی ہوتی ہے اسواسطے منش جاتی کے اندر جو لوگ برہمن جاتی کا عمدہ فخر کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے وہ عین غلطی پر ہیں کیونکہ وہ کھشتری جاتی سے علیحدہ جسم و اندریان نہیں رکھتے پس منش جاتی کے انتر گت انیک ورن ہو سکتے ہیں - کہ انیک جاتیاں - ہاں برہمن بننے کے واسطے کسی خاص جسم و اندری کی ادشکتا نہیں کیول پرکرتی کی تبدیلی لازمی امر ہے -

دوسرا اصول یہہ بھی صاف ہو گیا ہے کہ یدی کوئی دھوروپیا انیک شکلوں کو دھارن کر لیتا ہے تو وہ دوسری جاتی ہرگز خیال نہیں کرنا چاہیے اور جب تک جسم اور اندریونکے اور سوبھاؤ کے اندر تبدیلی واقع نہو جاتی کا بھید ماننا ٹھیک نہیں ہے -

مہارشی کا ویاس جی اسکو صاف کرتے ہوئے نہایت اختصار سے کام لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

पूर्वपरिणामापाये—

उत्तरपरिणामोपजनस्

ارتھات جن تبدیلیوں کے واقعہ ہونے سے ایک جاتی کی ایک خاص ویکتی ار شکل مقرر ہو گئی ہے جب تک وہ تمام تبدیلیاں نافتی ہو جاویں دوسرے قسم کی بناوٹ کی پیدائش نہیں ہو سکتی ہاں اتنا لازمی امر ہے کہ

तेषां पूर्वप्रवि-
यथानुप्रवेशाद्भवति

اور تمام اندریوں اور جسم کی بناوٹ بندے کے اندر اعضائے کی بناوٹ کے کول ہی ہوتی ہے یہہ بات اگلے سوتر میں رشی صاف کریں گے - مثال کے طور پر رشی انیک پرکار کے بیجوں کو لیکر ایک ہی زمین میں ڈالنے سے انیک پرکار کے برکشوں کی پیدائش کو لیا ہے جسکو میں وہیں موقعہ پر عرض کرونگا -

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جسم اندریوں اور سوبھاؤ کی تبدیلیوں کون چیز سبب ہے تو رشی جواب دیتے ہوئے تمام اعتراضات کو صاف کر دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

कायेन्द्रिय प्रकृतयश्च स्वं स्वं
विकारमनुगृह्णन्त्यापूरेण
धर्मादि निमित्तमपेक्षमाणा इति

پورن روپ سے

دھرم ادھرم وغیرہ سنسکاروں کی تبدیلی کے انوسار ہی - جسم - اندریان اور سوبھاؤ پورن طور پر تبدیل ہوتے ہیں - پس صاف ہے جب تک سنسکاروں کی تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی کسی قسم کا وکار جسم اور اندریوں کے اند نہیں آسکتا چہ جائے کہ جاتی کی تبدیلی ہو لوگی لوگ - جو کہ تمام پیکار کے سنسکاروں پر قابو پا چکے ہیں اور نہیں بھاؤ کہ وہ لیشو ... کے روپ اور جاتی ... ان کریں

کتنا غلط خیال ہے اتنا ضرور ہو سکتا ہے کہ یوگی یوگ سدھیونکو پراپت کرتا ہوا عیش عشرت میں پڑ کر تمام پرکار کے سنچت دھرم ادھرم کو نشٹ کر لیوے - اور ادھرم ہر گنش ہو کر انیک یونیونکو پراپت کرے لیکن یہہ ماننا سرو تھا وپریت ہے کہ اس جنم میں وہ کشتی ہو جاوے ہاں جنڈال شودر تو وہ ہو سکتا ہے -

باقی آئندہ

وگیاپن

گروکل میں ۱۸ ودیارتھی سال آئندہ دو جو مارچ ۱۹۲۳ء سے شروع ہوگا میں یعنی شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے منظور کر لئے ہیں - بہت سے ودیارتھیوں کی درخواستیں آ چکی ہیں - اسواسطے ان مہاشیوں کی سیوا میں جو اپنے لڑکے گروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں نویدن ہے کہ وہ بہت جلدی اپنی درخواستیں شریمان مکھ ادھشٹاتا گروکل کی سیوا میں بمقام کانگڑی براستہ کنکھل ضلع سہارنپور بھیجدیویں - درخواست کا فارم دفتر گروکل سے براہ راست منگوا لیویں

اشتہار

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دو ایسے یوگ اپدیشکوں کی ضرورت ہے جو کہ ویدک سدھانتوں سے بخوبی واقف ہوں اور شاستر ارتھ کرنے کے یوگیہ ہوں اور سوامی دیانند جی مہاراج کرت گرنتھوں کی بابت سے بھی بخوبی واقف ہوں - درخواستیں سبھا کے دفتر میں بنام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آنی چاہئیں تنخواہ کا فیصلہ حسب

خبریں

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲۵

...ی کے میلہ پر چوکہ باواکرم سنگھ جی
...صاحب کے شہزادہ کے متعلق حال میں
...سادھو نتیانندجی اناتھ بہار سیوک
...ویدک دہرم کا پرچار کیا اور سادھو جی
...ام پر جو جال رچا ہے اسکی خوب پول

...گپت رائے جی محرر جسٹری کے بیٹہ کا
...ا۔ اکتوبر کو سنسکار ودھی انوسار ہوا
...آریہ بہائی معہ بہجن منڈلی کے سنسکار
...ہوئے۔ اور قصبہ میں نگرکیرتن کیا جسکا
...پڑا۔ دو روپیہ ساماجک فنڈات میں
...اکتوبر کی رات کو لالہ دیارام وغیرہ
...بہائیوں نے بنگہ سے گئے ہوئے آریہ بہائیوں
...بہوجن کے بعد بہجن کیرتن ہوا۔
...ماج لکھتے ہیں کہ ڈنگہ سماج کو بونچاہی
...شادی کے موقعوں پر پانچ دہیلی یا سوکار
...کھوکھران برادری سے لالہ رامسرن
...کی شادی پر لالہ گوپالداس جی کوشش
...آریہ سماج ڈنگہ کو مثل دیگر دہرم استہانوں

...کال۔ افسوس کہ فقیر چند جی دوکاندار
...دیہانت ہو گیا۔ انکی وصیت کے موجب
...سنسکار ودھی انوسار ...۔ مرحوم نے
...روپیہ نقد ایک پلنگ قیمتی ... دے
...سماج کو دان دیا۔
...یکم اکتوبر کو بہگت مدن چند جی کی ماتا کا انتقال
...ہوا کسی پرکار کی پوراتک کارروائی
...ہوئی۔ نور ونگ بہگت جی کے مکان پر
...اور لالہ سوایارام جی پردہان سماج اپ نند
...۔ بہگت جی نے دس روپیہ مختلف

سماجک فنڈوں کو دان دیا۔

سری گوبندپور۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حکیم بخشش رائے جی آریہ اوپدیشک ساکن سری گوبندپور کے پوتر اور انکے بھانجے کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ حکیم صاحب نے علاوہ پنڈت کی دکشنا کے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دئے اور کل ممبران آریہ سماج کو پریتی بہوجن دیا۔ اس تقریب پر سات صاحب دینا نگر اور پنڈوری سے جو حکیم صاحب موصوف کے شاگرد اور دوست تھے شامل سنسکار ہوئے۔

لالہ موہن لال صاحب خزانچی آریہ سماج قصبہ سری ہرگوبندپور کے پتر عزیز درگا داس کی شادی لالہ نرمل ... ممبر آریہ سماج قادیان کی پتری کے ساتھ ہوئی سنسکار کرانیوالے پنڈت پورنانند جی تھے۔ لالہ موہن لال جی نے مبلغ ساٹھ روپیہ اور لالہ نرمل ... نے مبلغ پانچ روپیہ سماجک فنڈات میں دان دئے۔

تازہ وقعات

گورنمنٹ پنجاب نے بابت ۱۹۰۳ء کے تفصیل ذیل تعطیلات دفاتر منظور فرمائی ہیں۔ تعطیلات ۵۴ عیسائیوں کی تعطیلیں ۹۔ ہندووں کی تعطیلیں ۱۱ مسلمانوں کی تعطیلیں ۷۔ افسوس ہے کہ آریہ سماج نے ابتک اپنے تیوہاروں کی تعطیلات منظور کرانے میں کوشش نہیں کی۔

پنجاب میں یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء سے ۳۰ ستمبر ۱۸۹۸ء تک طاعون کی ۳۴۰۲ واردات ہیں اور ۲۱۰۵ اموات یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء سے ۳۰ ستمبر ۱۸۹۹ء تک ۴۲۳ واردات ہیں اور ۳۳۴ اموات یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء تک ۵۵۹ واردات ... یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۲ء تک ... ۵۴۵ اموات یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء سے ... ۳۱۸۲۱۱ واردات ہیں اور ۲۱۹۵۸۶ اموات یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء سے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء ... ۳۹ واردات ہیں اور ۱۰۰ ... اموات۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ۵۰۶ واردات

اور ۱۸۲۸ اموات وقوع میں آئیں سب سے زیادہ وارداتیں اور اموات لودہانہ اور سیالکوٹ کے ضلعوں میں وقوع میں آئیں۔

بمبئی میں ہائی کورٹ نے قطعی فیصلہ دیدیا کہ بروئے احکام دہرم شاستر بچپن کی شادی ناجائز ہے چنانچہ اسی پرانت میں ایک نابالغ لڑکی کے والدین نے اسکا بیاہ ایک بوڈہے سے کرایا لیکن جب وہ بالغ ہوئی تو اسنے خود اپنا بیاہ ایک نوجوان سے کرلیا۔ اسپر عدالت میں نالش دائر ہوئی جسپر اپیل در اپیل مقدمہ پہونچکر ہائی کورٹ نے نابالغی کی شادی ناجائز قرار دیکر لڑکی کے حق میں فیصلہ دیا۔

مسٹر اے۔ ایم بیر صاحب انجنیر مدراس ریلوے جو بنگلور کی شاخ پر تعینات تھے ۳۵۴۴ روپیہ کے غبن میں ماخوذ ہیں۔ جرم سے اقبال ہے۔

لنڈن میں پرنس رنجیت سنگھ پندرہ لاکھ تین ہزار کے دیوالیہ قرار دئے گئے۔ اور انکی جائیداد چھ لاکھ آٹھ ہزار کی بیان کیجاتی ہے۔ اسوقت آپ پیرس میں ہیں۔

مہاراجہ صاحب گوالیار تعلیمی کوشش میں سرگرم ہیں۔

مسٹر جے لونڈے صاحب کلکٹر بہار خوش قسمت میرٹھ میں ایڈیشنل کمشنر مقرر ہوئے۔

سٹیشن سنودہ اودہ روہیلکہنڈ ریلوے میں گوڈس ٹرین اور امپیریل ٹرین آپسمیں ٹکرگئیں۔ کئی سوار ... وہیں مر گئے۔ اور ۲۶ مجروح ہوئے۔

کلکتہ میں ایک میم صاحبہ نے ڈاکخانہ کی معرفت ایک چیز ولایت سے منگوائی جسکے شکست ہوجانے پر محکمہ ڈاک پر نالش ہوکر ڈیڑہ ہزار کی ڈگری ملی۔

کشمیر کے باشندے دستکاری میں شروع سے ہی مشہور ہیں۔ چنانچہ اسوقت ریشم کے کارخانہ کو بھی اچھی ترقی کی امید بندہتی جاتی ہے۔ چنانچہ سال گزشتہ میں چھ لاکھ کا مال یہاں سے باہر کو گیا تھا۔

دربار دہلی کیوجہ سے اب کی دفعہ یونیورسٹی نے تاریخ امتحان بجائے ۵۔ جنوری کے ۱۹ مقرر کردی۔

دہلی میں دربار کے مزدوروں کے کیمپ میں طاعون

نوٹس

دہلی دربار جانے والوں اور وائسرائے کی سواری کا جلوس دیکھنے والوں کو

مژدہ

دہلی دربار ہوٹل

{ سب کمرے نئے فرش سے آراستہ ہیں }

کمپنی نے ہزاروں روپیہ خرچ کرکے چاندنی چوک دہلی میں ایک عظیم الشان عمارت کرایہ پر لی ہے۔ یہ جگہ ایسی با موقعہ ہے کہ وائسرائے کی سواری یکمنہ کلاس مسافروں کو بیٹھے ہوئے دو گز کے فاصلہ پر جاتی ہوئی نظر آویگی۔ ایسے اچھا موقعہ جلوس دیکھنے اور بارونق مکان میں رہنے کا دہلی میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

شرح فیس درجہ اول

معہ رہائش و خوراک برائے ایام دربار چھ صد روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک۔ باقی حالات زبانی یا بذریعہ خط و کتابت۔

شرح فیس یومیہ فی کس فی سیٹ معہ رہائش و خوراک

	درجہ دوم	درجہ سوم
ازابتدائے یکم دسمبر لغایت ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء	عہ	سے
۱۰ دسمبر لغایت ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء	لعہ	صہ
۲۰ دسمبر لغایت ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء	دوصہ	لعہ
۲۰ جنوری لغایت ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء	لعہ	صہ
بعد ازاں	صہ	ے

جو صاحب ہوٹل میں رہنا چاہیں یا صرف جلوس دیکھنا چاہیں۔ وہ اُن ایام کا پیشگی روپیہ نیشنل بنک اوف انڈیا لمیٹڈ دہلی کے نام کمپنی کے حساب میں بھیجدیں جو کہ کمپنی کے خزانچی ہیں جنکی وصولی پر ٹکٹ یا سرٹیفکیٹ ارسال ہونگے۔

المشتہر

متھرا داس ایل۔ پی منیجنگ ڈائرکٹر اینڈ پرنٹنگ پبلک انڈین جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ دہلی

مہاراجہ میسور نے دہلی دربار کے لئے ۷ لاکھ کا خرچ منظور کیا۔

ریاست چرکھاری کے ناگا گانوں میں ماہ ساون میں ایک بستی ہونے کی خبر ہے۔

صوبہ قویا داقعہ تڑی کے ایک گانوں میں ایک آدمی سویا پڑا تھا اُس کے اندر ایک سانپ گھس گیا جس سے بیچارہ مرگیا۔ بعد ازاں پیٹ چیرنے سے سانپ زندہ برآمد ہوا۔

حضور لاٹ صاحب بہادر و مسٹر سر چارلس ریواز صاحب بہادر ۵ء۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو لاہور سے روانہ ہوکر ریاست بہاولپور میں رونق افروز ہونگے۔

ملایا کی سیامی ریاستوں میں ایک ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ کا تقرر منظور کیا گیا۔

لاہور کے عجائب خانہ میں بودھوں کے وقت کی بُت تراشی کے نمونے بھی آگئے ہیں۔

مہاراجہ میسور کے برادر زادہ صاحب ایک براہمن کی قتل میں ماخوذ ہیں۔

سپین۔ فرانسسکو سے بھی مرض طاعون کے پھوٹنے کی خبر آئی ہے۔

ٹوکیو (جاپان) میں ایک ہندی کلب قایم ہوا ہے۔

لنڈن کے اخبارات ہندوستان میں نمک کا محصول کم کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

لاہور میں عام گلی کوچوں میں مویشی باندھنے پر ٹیکس کی تجویز بھی منسوخ کردیگئی۔

جلندھر جہر ہیرالمدعو اِل اجلاس آپکے بیچ نصابی والدہ کے مرنے پر مبلغ دس روپیہ ماہوار بطور گذارہ تین سال تک ملنا منظور ہوئے۔

ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط لوہا اور بید کی کرسیاں محمد لال راج سلطان



اینڈ سنز سیلائیر ایجنسی کے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

درخواست آنے پر فہرست نمونہ معہ تصاویر مفت نذر ہوگی۔

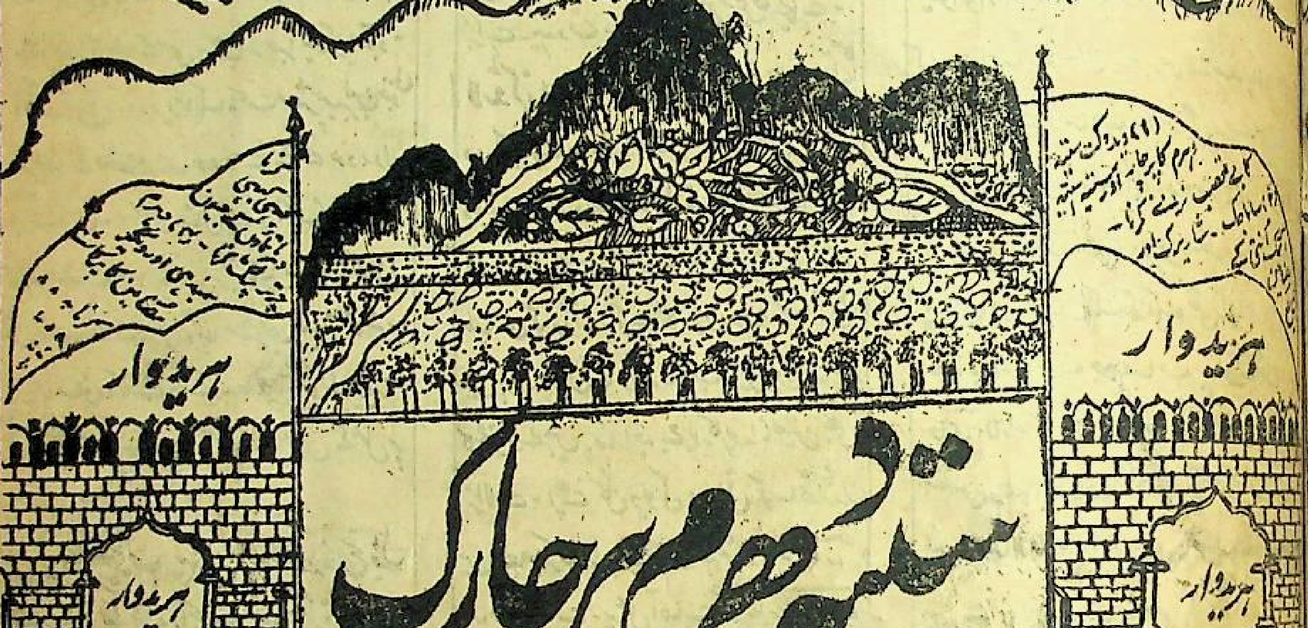
مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام مہاشے منشی رام جگیاسو منیجر کے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۵ پوہ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع شکروار ہریدوار | نمبر ۳۵ و ۳۶ و ۳۷



تازہ خبریں اور رائیں

طاعون نے جو واقعی آفت مچا رکھی ہے وہی کچھ کم تھی لیکن ضلع گجرات کے موضع ملک والا میں طاعون کا ٹیکا کرنے سے تقریباً انیس آدمیوں کا ضائع ہونا اور کی وہشت ناک نہ ثابت ہوا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے محض ... رکھی ہے۔ بظاہر ہو کہ وجہ اسقدر جانوں کی ... ظاہر کیجاوے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ ایسی ... طاعون کے ٹیکا کے ذریعہ سے نو لاکھ روپیہ ... ڈاکٹروں کی جیب میں ڈالنے کا تجربہ اگر بلحاظ انگریزی آمدنی کے کامیاب ثابت ہوا ہے تو بلحاظ ہندوستانیوں کی بربادی کے یقیناً ناکامیاب ثابت ہوا ہے۔

مسٹر بال گنگا دھر تلک کے برخلاف جو مقدمہ فوجداری دروغ حلفی اور جعلسازی کا پونا میں چل رہا ہے وہ گو اس لحاظ سے معمولی ہے کہ ہمیشہ ایسے مقدمات بڑے سے بڑے آدمیوں کے برخلاف چلا ہی کرتے ہیں۔ لیکن جب ایک طرف ہندوستانیوں میں یہ مشہور ہے کہ مسٹر تلک کو بدنام کرنے کے لئے پونا کے انگریزوں نے یہ مقدمہ اٹھایا ہے۔ اور دوسری طرف انگریزی اخبار یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندو لوگ ایک خواب چین کے آدمی کے پیچھے لگے ہیں غلطی پر ہیں تو اس مقدمہ کا نتیجہ ہندوستانیوں کے لئے خاص دلچسپی رکھتا ہے۔

مسٹر ٹاٹا مشہور پارسی کروڑپتی جنہوں نے تیس لاکھ روپیہ ایک اعلیٰ یونیورسٹی کے لئے دان کیا تھا۔ اس وقت امریکہ میں خاص تفتیش کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ آہنی کانوں اور معدنیات کے متعلق نئی معلومات کا ذخیرہ جمع کر کے اپنے ملک ہندوستان کو فائدہ پہونچاویں۔

ریاست پونچھ (علاقہ کاشمیر) میں بھی طاعون پھوٹ نکلا۔ ریاست کاشمیر کے سر میں بیجا اندیشہ در...

کی ترغیب پر راجہ پونچھ نے ٹیکہ کرالیا۔ اسکی تقلید میں کل ریاست کے آدمی ٹیکا کرانے کے لئے طیار ہیں۔ انگریزی اخبار راجہ پونچھ کی اس سادگی پر اسکی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ میری رائے میں اس سے بڑھکر اور بیوقوفی ہو نہیں سکتی کہ جس عمل سے ڈاکٹر لوگ محض تین ماہ کے لئے طاعون سے بچاؤ ظاہر کریں۔ اس عمل کے لئے اپنی رعایا کو مجبور کیا جاوے۔ کیونکہ ایسے معاملات میں مثال قایم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جبراً ٹیکا کرایا جاوے۔

انگلستان کے وزیر ممالک ماتحت مسٹر چیمبرلین جنوبی افریقہ کے انتظام میں مدد دینے کے لئے خود روانہ ہوئے ہیں۔ یہ پہلی مثال ہے کہ انگلستان کا ایک وزیر سلطنت خود موقعہ پر پہونچکر مشکلات کو حل کرنے چلا ہے۔ ساری دنیا مسٹر چیمبرلین کی مشن میں کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ کیونکہ بیچارے بوئیروں کی بہبودی کا انحصار انہیں کے عمل پر منحصر ہے۔

لارڈ کچنر جنگ جنوبی افریقہ کے فاتح جنرل ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہوکر آگئے ہیں بمبئی میں اترتے ہی ادھر کو چلدئے اور اب دہلی کے نئے مصنوعی جنگ کا سامان پڑتال کر رہے ہیں لارڈ کچنر اسوقت انگلستان کی فوج میں تو کیا کل دنیا میں ایک بینظیر سپہ سالار سمجھے جاتے ہیں۔

پانیر کا ایک انگریز نامہ نگار رائے دیتا ہے کہ بجائے اس کے کہ انگریزوں کو ہندوستانی کی اوٹ پٹانگ تعلیم دیجاوے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کل ہندوستانیوں کے لئے انگریزی زبان کا جاننا لازمی قرار دیدیا جاوے تاکہ محکوم حاکموں کی زبان کو سمجھ سکیں۔ گو اس قسم کی رائیں معمولی سمجھی جاتی ہیں۔ تاہم اس سے آریہ ورتی سنتان کو سنسکرت ودیا کی رکشا کا سبق سیکھنا چاہئے۔

دہلی دربار پر جونہی جلوس نکلیگا اسکے بعد تماشگیر جامع مسجد اور چاندنی چوک تک بڑھیں گے کہا جاتا ہے کہ مسجد کے پاس بائیسو کے بیٹھنے کا اور چاندنی چوک میں نوہزار کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

سلطنت برطانیہ کے عروج کا سورج اس وقت نصف النہار پر ہے۔ شاہنشاہ جرمنی اور شاہ پرتگال ابھی انگلستان سے ہوکر گئے ہیں۔ شاہ فارس سے توبیسیوں فرمانروا برطانیہ کے ارد گرد پھرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس عروج کے بھی آسمان پھرا ہے۔ یہ وقت برطانیہ اعظم کے جھک جانیکا ہے۔

لارڈ کرزن نے دہلی دربار سے پیشتر جو ریاستوں کا دورہ کیا ہے۔ اسکا مطلب صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دہلی دربار کی شان وشوکت کو بڑھانا چاہتے ہیں کون راجہ ہے جو وائسرائے کے پہونچنے پر اپنی طیاری کو دوگنا نہ کریگا۔ اس دورہ کا خاتمہ جے پور میں ہوا۔ جہاں کے راجہ صاحب اپنی پرانی فیشنگی کا فخر کرتے ہیں۔ مہاراجہ جے پور کا پوجا پاٹھ بھی نرالا ہے۔ اپنے کل دیو کی مورتی کو ساتھ لنڈن میں لیجا کر مہاراجہ جے پور نے سمندر یاترا کا راستہ صاف کردیا ہے۔ یہ عمل اچھا ہے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ لیکن کیا مکاری دہرم ہوسکتا ہے۔

ووڈگانون ضلع پونا میں ایک انامدار نے دولت کی تلاش میں ایک سادھو کے کہنے پر ایک نوکر کو قربان کردیا۔ اب قتل عمد کا مقدمہ دایر ہے۔ تانترک جہالت کا اب تک زور ہے۔

سادھو آلارام سے اس اخبار کے ناظرین اکثر واقف ہیں۔ یہ شخص پہلے نوین ویدانتی تھا۔ گرونانک پرمحض حملہ کرنے کے جرم میں چھ ماہ کے لئے کراچی میں قید ہوا تھا۔ بہت عرصہ بعد آریہ سماج میں آیا۔ اسکی سخت لکچروں سے تنگ آکر آریہ سماج نے اسے نارض کردیا۔ پھر گورکشا کا پرچارک بنا۔ اسکے بعد کانگریس کا مشنری بنا۔ جب پولیس کی نگاہ اسپر پڑنے لگی تو سناتنی پرچارک بنا۔ جہاں آریہ سماج کو گالی دینا اور شدھ آریہ کو غلط ثابت کرنا اس شخص نے اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ آریہ سماج کے برخلاف سخت تہذیب سے گرا ہوا اشتہار اسنے چھاپنے شروع کئے یہی مشہور ہے کہ سو دن چور کا ایک دن سادھ کا بھی آجاتا ہے۔ گورنمنٹ وقت کے ملازمین اسکی بیہودہ تحریروں سے تنگ آگئے اور الہ آباد میں مقدمہ ضمانت زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری دایر ہوا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجلاس میں مقدمہ دایر تھا۔ صاحب بہادر نے اپنے فیصلہ میں درج کیا ہے کہ سوامی آلارام نے جرم زیر دفعہ ۱۵۳ حرف الف کیا ہے اور آریہ سماج کے برخلاف ہندؤوں وغیرہ کو بھڑکایا ہے۔ صاحب بہادر کی رائے میں آلارام کا یہ سمجھنا محض غلط ہے کہ آریہ سماج یا سوامی دیانند کی تحریریں بغاوت سے پر ہیں۔ بلکہ وہ اسکی حد تک پہونچتی ہیں۔ جہاں تک کہ ایک مخفی لفافہ نہیں پہونچ سکتا ہے۔ بہ ثبوت جرم صاحب بہادر نے قرار دیا کہ سوامی آلارام کا مچلکہ ہونا چاہئے۔ لیکن چونکہ وہ مفلس ہے۔ اسلئے دو سو روپیہ کا مچلکہ ایکسال کے لئے لکھانا کافی سمجھا گیا ہے اور الہ آباد کے معززین میں سے دو اس امر کے ضامن مانگے گئے ہیں کہ سوامی آلارام ایک برس تک اپنا چلن ٹھیک رکھیگا مجھے امید نہیں کہ آلارام اب بھی اپنی حرکات ناشائستہ سے باز آوے۔ نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو آریہ سماج کے لئے بھی یہ بہ اور ایسے دیگر واقعہ قابل خوشی نہیں سمجھا۔ جب پنڈت گوپی ناتھ کو میرے ساتھ مقدمہ کرکے خفت اٹھانی پڑی تھی۔ اسوقت بھی مجھے افسوس تھا۔ کیونکہ جس جماعت کے سدھار کے لئے آریہ سماج نے خاص کام کرنا ہے۔ اسکے اندر اس قسم کے انسانوں کی موجودگی اسکے مشن کے لئے بڑی سخت رکاوٹ کا ہے۔

گجرانوالہ ضلع منٹگمری کے پرنامی مت والوں نے ملکر اپنی ایک سبھا قایم کی ہے۔ یہ وہی مت ہے جسکی نسبت سوامی دیانند جی نے ان کالموں میں اچھی طرح کہوٹی ہے۔ امید ہے کہ پرنامی صاحبان اپنی سبھا میں شنکا سمادھان کے لئے بھی موقعہ دیا کریں گے۔

سنسار گتی

سنسکرت کی اُنتی کا ایک ماتر اوپائے

سنسکرت کی اُنتی پر چاروں طرف سے زور دیا جاتا ہے ہندو اور آریہ تو ہر کنارہ وردیپ دیش سے بھی یہی آواز آتی ہے کہ سنسکرت کی اُنتی کرنی چاہیئے لیکن باوجود اس تگ و دو کے سنسکرت کی اُنتی کا ہونا دشوار ہے مانا کہ پہلے کی نسبت اب زیادہ آدمی سنسکرت کے گرنتھوں کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جاوے تو اس مطالعہ کی زیادتی نے کوئی سنسکرت کے بڑے وِدوان پیدا نہیں کیئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا باعث کیا ہے؟ اس سوال کے جواب کے لیئے مجھے ایک مختصر سی خبر نے بڑی مدد دی ہے۔ جو میں نے حال میں ہی انگریزی اخباروں کے اندر دیکھی۔ عام خبر شائع ہوئی ہے کہ ملک آسٹریا میں زبان انگریزی کی پڑھائی لازمی کر دی گئی ہے اسی طرح سوئیزرلینڈ سے بھی خبر آئی ہے کہ وہاں بھی انگریزی لازمی طور پر مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے امریکا کے پرانے باشندوں نے انگریزی زبان میں ہی رواج پالیا ہے۔ جاپان میں اگر کسی غیر زبان کا زور ہے تو انگریزی کا۔ ہندوستان کا تو کہنا ہی کیا ہے بنگالہ کے بعض باشندوں نے انگریزی زبان دانوں کو بنگالی لیاقت سے مات کر دیا ہے۔ کیا باعث ہے کہ ہندوستان کے علاوہ افریقہ کا ایک ایک حبشی بھی انگریزی زبان کا سیکھنا بھی اپنا ایک فرض سمجھتا ہے۔ جواب صاف ہے پھر لوگ توجہ نہیں کرتے۔ انگلش قوم اسوقت مادی زمانہ میں ساری دنیا کی سرتاج ہے۔ انگلش قوم کے علاوہ میں اُن تمام قوموں کو شامل سمجھتا ہوں جنکی مادری زبان انگریزی ہے۔ (مثلاً امریکا۔ آسٹریلیا وغیرہ) چونکہ ہر ایک ملک کو انگریزی بولنے والوں کے ساتھ خواہ مخواہ مادی تعلق پیدا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لیئے وے سب (بعض حالتوں میں اپنی خواہش کے برخلاف) مجبور ہوتے ہیں کہ زبان انگریزی کو سیکھیں۔ اس نظارہ سے ہمیں خاص سبق مل سکتا ہے۔ بڑے بڑے پھیلسوفا ممنوں کی رائے ہے کہ سنسکرت کے اندر آتمک خزانہ بھرے پڑے ہیں یعنی وید سمرتی و دیاؤں کا بھنڈار ہے۔ لیکن اس بھنڈار میں سے آتمک ودیا وان کا علیحدہ کرنا اور اُن کو اصلی صورت میں انسانوں کے روبرو ظاہر کرنا بدیشیوں کا کام نہیں ہے جنہوں نے گنگا کی لہروں کو پہاڑوں میں سے شروع ہو کر نکلتے ہوئے نہیں دیکھا جنہوں نے ہمارے یوگیوں کے ستھانوں کو سودیشی کی نگاہ سے ملاحظہ نہیں کیا۔ وے ویدوں کے منتروں سے پورا لابھ کب اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کام کے یوگیہ وہی رشیوں کے پشت در پشت جانشین ہیں۔ جنہوں نے تپ اور ٹننگ۔ ثروت اور حشمت ہر ایک کے خوف اور پریم کو تیاگ کر وید وِدیا کی رکشا کی ہے۔ اگر سنسکرت کی اُنتی کی خواہش ہے تو انگریزی گورنمنٹ کی طرف ٹکٹکی مت لگاؤ۔ بلکہ خود وید کے گہرے خزانہ کے اندر جانیکی کوشش کرو تاکہ اس میں حصہ لینے کی نیت سے دنیا کی قومیں خود بخود سنسکرت کی تعلیم اپنے اپنے ملک میں لازمی قرار دیں۔

یہ کشت و خون کب بند ہوگا۔

سمالی کے دیوانہ مُلا کی کرتوت معلوم اگر اپنے آدمیوں کے خون کا بدلا لینے کے لیئے جہاں انگریزی فوج ایک طرف کشت و خون جاری کرنے گئی ہے۔ وہاں جنوبی امریکا کی جمہوری ریاست موسومہ وینیزویلا پر انگریزی اور جرمن دولتوں کی بحری فوجوں نے حملہ کر دیا ہے۔ وجہ جنگ تو کچھ نہ کچھ ہوتی ہی ہے۔ ادھر ہر ایک سلطنت اپنے آپکو راستی پر ثابت کر سکتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا زمانہ حال کی تہذیب فخر کر سکتی ہے کہ اُسنے زمانہ سابق کے مقابلہ میں کسی قسم کی شانتی پیدا کی ہے؟ گو ان بڑی سلطنتوں کا خیال ہو کہ چھوٹی ریاستیں صلح عام کے راستہ میں رکاوٹ ہیں اور ما تم انہیں تقسیم کر لینا چاہئے۔ اور پھر شانتی کا راج آ جاوے تاہم تجربہ بتلاتا ہے کہ جب چھوٹی ریاستیں آپس میں تقسیم ہو جاویں گی تو بڑی سلطنتیں آپس میں جنگ کرینگی۔ اور یہ کشت و خون ہرگز بند نہ ہوگا۔ جو لوگ واقعی دنیا کے اندر سے اس کشت و خون کو بند کرنا چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وے اُس تعلیم کو پھیلا دیں جس میں انسانوں اور حیوانوں (سب پران دہاریوں) کو مِتر کی نگاہ سے دیکھنے کی ہدایت ہو۔

امریکا میں وام مارگی

وام مارگ کسی خاص ملک کی میراث نہیں۔ اُلٹے راستے چلنے والے ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور اُلٹے کو سیدھا کر دکھلانے والے بھی ہر جگہ موجود ہیں۔ بھارت ورش کے وام مارگیوں نے شراب کا نام تیرتھ اور کباب کا نام شدھی رکھ کر ان پاپ کرموں سے انسانوں کی نفرت کو دور کرانیکی کوشش کی تھی۔ اسوقت امریکا کے ہونہار نگر میں شدھی کا کام زور شور سے ہو رہا ہے دو دولتمند آدمی گورنمنٹ کو شدھ کرنا چاہتے ہیں لیکن جسکو ایک شدھی سمجھتا ہے اُسکو دوسرا اشدھی سمجھتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ دونوں بیشمار دولت شدھی کے لیئے خرچ کر رہے ہیں ان دونوں شدھی کے حامیوں کے نام ہینزی اور کلارک ہیں۔ دونوں سینیٹ کے ممبر ہیں ابھی کی جگہ خالی ہوئی کلارک نے ساڑھے سات لاکھ روپیہ رشوت میں خرچ کیا تاکہ ہینزی کا آدمی جج نہ بن سکے۔ ہینزی نے اُس سے بھی بڑھ کر شدھی کا حامی نکلا۔ اُسنے کلارک کے لڑکے کو پچیس لاکھ روپیہ محض اس غرض کے لیئے پیش کیا کہ وہ اپنے والد کو ہینزی کی شدھی کا قایل کر دیوے۔ دونوں رشوت دیکر اُس کا نام شدھی کی اُجرت پکارتے ہیں۔ انسانی حالت ہر جگہ یکساں ہے۔ اُدھر ہریدوار کے پنڈے اور اُدھر امریکا کے سینیٹر۔ شدھی دونوں ہی کرتے ہیں۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ ہریدوار کے پنڈے شدھ کرنیکی اُجرت خود لیتے ہیں اور امریکا کے سینیٹر شدھ کرنے کے لیئے اُلٹی جیب سے اُجرت دیتے ہیں۔

مدراس کی مشنری کانفرنس

مدراس میں ۱۱۔ دسمبر سے ایک عالیشان مشنری کانفرنس بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ بشپ مدراس نے ظاہر کیا کہ

موجودہ مردم شماری کے مطابق اسوقت ہندوستان میں دس لاکھ بارہ ہزار عیسائی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مشنریوں کی کوششیں پھل لا رہی ہیں۔ اس ضمن میں زیادہ چوہڑوں کے عیسائی ہونیکا ذکر کرتے ہوئے لارڈ لپ نے جہاں ایک طرف اقبال کیا کہ بھنگی محض اپنی سوشیل حالت کو بڑھانے کی غرض سے عیسائی ہوتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی فخر کیا کہ سوشیل حالت کو بڑھانا عیسائیت کا ہی کام ہے۔ میں اس امر میں تو عیسائی چرچ کی پرشنسا کرتا ہوں۔ کہ کسی شخص کو محض اُس کے کام یا سوشیل حالت کیوجہ سے دھرم سے محروم نہیں کیا جاتا لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ جو لوگ محض اپنی مجلسی عزت کو بڑھانے کے لئے ایک مذہب کو اختیار کرتے ہیں۔ اُن سے اُس مذہب کو کیا فخر ہو سکتا ہے۔ اس جگہہ مجھے جالندھر کا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرتا ہوں گزشتہ قحط میں جالندھر کا نیا گرجا بن رہا تھا جو پادری گولک ناتھ صاحب کی یادگار میں طیار ہوا ہے۔ جو بھنگی عیسائی ہو جاتا اُس کو فوراً نوکری کے کام پر وہاں لگا دیا جاتا۔ ایک دن ایک بھوکھا بھنگی روزگار کی تلاش میں اُس جگہہ جا پہونچا۔ اور پادری صاحب سے ان الفاظ کا خواستگار ہوا۔ کہ عیسائی کر لیجئے اور کام دیجئے۔ پادری صاحب نے دریافت کیا کہ آیا اُسنے عیسائی مذہب کی اصلیت کو سمجھا ہے یا نہیں جواب ملا کہ عیسائیت ولیائیت کچھہ نہیں جانتا۔ محض نوکری کے کام کے لئے عیسائی ہونے لگا ہوں۔ اسپر بھنگی وہاں سے نکالدیا گیا۔ اپنے عیسائی شدہ بھنگی بھائیوں میں اُسنے اپنا تجربہ بیان کیا تو اُس کے بھائیوں نے صلاح دی کہ بیوقوفی کو چھوڑ کر پادری صاحب سے کہدیو کہ میں محض مذہب کے لئے آیا ہوں۔ دوسرے دن بھنگی پھر پہونچا اور بیان کیا کہ مذہب کے لئے عیسائی ہونے آیا ہوں۔ پادری صاحب نے اُس کا امتحان لینا ضروری سمجھا اور حسب ذیل مکالمہ وقوع میں آیا۔ پادری صاحب "دیکھو تم عیسائی مذہب کو خوب سمجھا۔ اچھا۔ بتلاؤ مسیح کیوں سولی پر چڑھایا"۔ بھنگی "حضور کوئی کھونا ہی کیتی ہوئی ہے" (حضور کوئی جرم کیا ہوگا۔) پادری صاحب جھلا گئے۔ اور بھنگی کو پھر نکالدیا۔ آخر کار دو تین دنوں کے بعد کچھہ سیکھہ سکھا کر عیسائی بن گیا۔ اور مزدوری سے پیٹ بھرنے لگا۔ اگر اس قسم کی روحانی فتوحات کا ہی ہندوستانی پادریوں کو فخر ہے تو ہمیں اسمیں کلام نہیں۔

پھوٹ کی ہر جگہہ شکایت ہے

سب سے بڑھکر ضروری کام جو لارڈ لپ نے بتلایا یہ تھا کہ عیسائی مذہب کے مختلف فرقوں کی باہمی مخالفت دور ہونی چاہئے۔ لارڈ لپ نے فرمایا کہ جب عیسائی مشنریوں کے آپس ایکدوسرے پر حملہ کی وجہ سے خود نفرت کے قابل بن رہے ہیں تو اُن کا اثر غیر عیسائیوں پر کیسے صحت بخش پڑ سکتا ہے۔ میری رائے میں یہی باہمی مخالفت عیسائیت کی ناکامیابی کا زیادہ تر باعث ہو رہی ہے۔ اس کنفرنس میں اس باہمی مخالفت کو دور کرنے کی تدابیر سوچی جاویں گی۔ میں مدراس کے لارڈ بشپ کی تقریر کی طرف آریہ پرشوں کی توجہ زور سے کھینچنا چاہتا ہوں اسوقت نہ کیول بھارت ورش بلکہ ایکطرح پر ساری دنیا کی آنکھیں ویدک دھرم کی طرف لگ رہی ہیں دنیا کے روزمرہ کے کشت و خون۔ زبردستوں کی زیردستوں پر زیادتیاں زبان حال سے پکار رہی ہیں کہ وید و نکی شانتی دایک تعلیم کو روئے زمین پر پھیلانے کی ضرورت ہے اور ویدک دھرم کے پھیلانے کا دعوے کرنیوالے آریہ سماجی پرسپر کی ایرشا و دلیش میں پھنسے ہوئے اپنے اعلے مشن کو بھول رہے ہیں۔ اصولوں کے اختلاف کے باعث جو افسوسناک پھوٹ پڑ چکی ہے۔ اسکے علاوہ گھر گھر میں (یعنے عموماً آریہ سماجوں میں) پھوٹ کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ ہر شخص اپنی اڑھائی چاولوں کی کھچڑی علیحدہ پکا رہا ہے۔ بڑے کاموں کے لئے بڑے دل درکار ہیں۔ جن دلوں کے اندر وسعت نہیں وے عالمگیر دھرم کو کیسے گرہن کر سکتے ہیں جب گرہن ہی نہیں کر سکتے تو اُسکا پرچار کیسے کر سکینگے۔

دہلی کا شاہی ناٹک آن پہونچا

سچ پوچھے دہلی دربار ایک ناٹک ہی ہوگا۔ مجھے کبھی بھی اس شاہی دربار کو ناٹک سے تشبیہ دینے کی جرأت نہ پڑتی کیونکہ چھوٹا منہ بڑی بات حاکموں کے معاملات میں دخل دینا رعیت کا کام نہیں۔ لیکن جب خود گورنمنٹ ہند اسے ناٹک قرار دے رہی ہے۔ تو رعایا کو بھی اُسے اسی نام سے پکارنے کی آزادی ہے۔ اخبار پاینیر جو گورنمنٹ کا رازدان سمجھا جاتا ہے راوی ہے کہ دہلی دربار پر جو کچھہ کارروائی ہوتی ہے اُس سب کا Rehearsal (مشق) ابھی سے ہو رہا ہے کسطرح سواری نکلے گی۔ اُسموقعہ پر کیا کچھہ کیا جاوے گا کون آدمی کیا کیا بولیگا۔ ابھی سے تعلیم دیجاتی ہے ہاتھیوں کو بھی ابھی سے اُس راستہ کی مشق کرائی جاتی ہے جہاں سے کہ سواری گذریگی۔ اس بڑے بھاری ناٹک کا ہر ایک ایکٹر اپنے پارٹ کی طیاری بڑی سرگرمی سے کر رہا ہے۔ البتہ دیسی راجاؤں کو بڑی بھاری شکایت ہے۔ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے وہ اپنے ڈیروں کے سامان محض وائسرائے ہند کو اپنی شان و شوکت دکھانے کے لئے لائے تھے۔ اب فیصلہ یہ ہوا ہے کہ بلحاظ تنگی وقت وائسرائے ہر ایک راجا کے ڈیرہ پر فرداً فرداً ملاقات کے لئے نہیں جائیں گے اس سے مہاراجوں اور نوابوں میں مایوسی کا سا عالم طاری ہے بیچارے کہتے ہیں کہ آدھہ آدھہ گھنٹہ بھی وائسرائے ہمارے یہاں چکر لگا جائیں تو دلکی مراد پوری ہو جاوے۔ دلسے تو یہ بیچارے چوں تک نہیں کرتے گورنمنٹ ہند جو ناچ نچاوے ناچنے کو تیار ہیں۔ پھر انکی دلداری کے لئے اگر لارڈ کرزن آدھہ آدھہ گھنٹہ نہیں تو پندرہ پندرہ منٹ انکی طیاریوں کی جھلک دیکھ کر انکو خوش کر دیویں تو کیا ہرج ہے۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

مجھے ہندوستانی فرمانرواؤں پر سخت افسوس ہے کہ بجائے ایسے موقعوں پر سنجیدگی کے ساتھ معاملات ملک میں دلچسپی لینے اور اپنے حقوق میں ایزادی کی کوشش کے اس قسم کی طفل تسلی کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ اسوقت تو جوش میں کچھہ نہیں سوجھتا۔ لیکن جب گھر پھونک کر تماشہ دیکھ چکیں گے تب کہیں گھر کا حساب کرنے کی سوجھیگی۔

اپدیش

एकैकं जालं बहुधा विकुर्वे
स्मिन्क्षेत्रे संहरत्येष देवः।
भूयः सृष्ट्वा पतयस्तथेशः
सर्वाधिपत्यं कुरुते महात्मा॥

"...ربھی کل سب شروتوں کا مالک پرماتما ہر ایک جال کو ...طریقوں پر الجھاتا ہوا اس کشیتر میں بگاڑ دیتا ... اور پھر رچنا کے پالنے والوں کو سبھا پتی ہی بنا کر ... حکومت کرتا ہے"۔

پرتھوی - آپ - تیج - وایو - آکاش - ان پانچوں عنصروں کے مختلف نظارے ہم کو اس سنسار میں دکھائی دیتے ہیں۔ عناصر تو پانچ لیکن ان میں سے ایک ... کی (انسان کے لیئے) انگنت شکلیں نظر آ رہی ہیں۔ ایک ایک چیز کو کئی حالتوں میں تبدیل کر دینے کی طاقت کمزور انسان میں بھی ہے لیکن جس طرح پر اس کی طاقتیں محدود ہیں اسی طرح پر وے مختلف ...ہیں جو کہ ایک چیز میں وہ پیدا کر سکتا ہے محدود ...ہیں۔ برخلاف اس کے اس جہان کی بناوٹ ... اندر یہ عناصر بےشمار طریقوں پر ایک دوسرے کے ساتھ ...کئی صورتیں اور کئی حالتیں پیدا کر رہے ہیں ...حالتوں کو آج تک کسی ایک انسان یا کسی انسانی ...جماعت کی مجموعی بدھی نے شمار کیا ہے؟ کیا ان کو ...شمار کرنا انسانی طاقت کے امکان میں ہے؟ بھی ہم ...دیکھیں تو پتہ لگاؤ گے یہ وچتر رچنا کس انت باغ ...میں؟ ایک ایک تتو کے اندر کس نے بےشمار صورتیں ...کی طاقت دی۔ قدرت کے ایک ایک نظارہ ...کو باربار دیکھو تحقیق شاہد ہے کہ ... تب کہیں تم کو پتہ لگیگا کہ ان پانچوں جالوں

(عنصروں) کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر ان کو مختلف صورتیں دینے والا وہی چیتن پرش ہو سکتا ہے جس کی کہ یہ سب ملکیت ہے۔ لیکن کیا جال خود بخود نہیں بن سکتا؟ دنیا کی بناوٹ جواب دیتی ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ اس کے اندر ترتیب اور انتظام کا معراج دکھائی دیتا ہے۔ ہر ایک چیز بطور خود مکمل نظر آتی ہے اور باوجود جُز ہونے کے ہر ایک چیز انتظام کے ساتھ صورت تبدیل کرتی ہے۔ برہمانڈ کے درمیان انسانی بناوٹ کیا حیثیت رکھتی ہے؟ لیکن اگر اسی کو غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر لطیف سے لطیف اجتماع کے ساتھ ساتھ سارے کام نردگھن ہو رہے ہیں۔ مادی جسم کے اندر اس قسم کے حیرت انگیز اصول کام کر رہے ہیں کہ جنکے محض وچار سے عقل کا چکر میں آ جاتا ہے۔ لیکن کیا کوئی کمزور انسان کہہ سکتا ہے کہ وہ سب انتظام اسکی بدھی یا اس کے من سے نکلا ہے؟ اسکی بدھی ہی کتنی اور اسکے گیان کی ہی سیما کیا؟ لہذا یہ ادبھت جال کسی ایسے کاریگر نے پھیلایا ہے جسکے گیان کی کوئی حد نہیں ہے جسکے انتظام کو سوائے اسکے اور کوئی ہی سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہی پانچوں تتوں کو مختلف شکلیں دیتا اور انکو مختلف طریقوں پر چلاتا ہے پھر ان تتوں کی مختلف شکلوں کو دور کر کے پھر انہیں انکی اصلی حالت پر لانیکا بھی وہی ہے اور اس کے بعد جبکہ سوکشم اوستھا کے اندر حرکت پیدا ہوتی ہے تو وہ بھی اسی کے حکم کے مطابق۔ آخرکار وہی پرماتما پھر قبل اسکے کہ پرجا کی اتپتی کرے قبل اس کے کہ پران دھاریوں کو دنیا کے کاموں میں لگا دے۔ انکی پرورش کرنیوالے سورج اور چاند کو پیدا کرتا ہے۔ لیکن کیا ناش اور وکاش کا کام کر کے پرماتما اس جال سے علیحدہ ہو جاتا ہے؟ کیا پیدائش اور موت کے ساتھ ہی اسکا سمبندھ ہے؟ اگر ایسا ہو تو پیدائش کے بعد ہر ایک کام باقاعدہ کیوں ہوتا رہتا ہے؟ اسلئے نشچے جانو کہ پرماتما سارے جگت کی کھیل کو رچا کر بھی خود ہی اسکو نیم پوروک چلاتا ہے۔ وہ کسی سے بھی

الگ نہیں سرشٹی کے انتظام سے علیحدہ نہیں ہوتا سچ تو یہ ہے کہ وہ برہمانڈ سے علیحدہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ سارے برہمانڈ کا سہارا وہی ہے۔ پھر ای انسانی جامہ کا فخر کرنیوالو! اس تیجے پتا (دکشک) کو کسی سمے بھی مت بھولو۔ اسے جاگرت، سپن اور سشپتی تینوں میں سمجھتے ہوئے دن رات اسی کی شرن میں رہنے کی کوشش کرو۔ اس جڑ جگت کے اندر جسقدر زندگی نظر آتی ہے۔ وہ سب اسی کی دی ہوئی ہے۔ وہ جیون کا آدھار ہے۔ اس لئے اگر زندہ رہنا چاہتے ہو۔ اور اصلی جیون کی تلاش ہے تو پرماتما کی شرن میں آؤ۔ شرن کی سنگت میں چیتن پرش بھی جڑ بن جاتا ہے۔ پرکرتی کی غلامی سے نکلکر پرماتما کی شرن آنے سے ہی موت کا بھے دور ہو سکتا ہے۔ پھر کیوں ہم سب مادی لہروں کے اندر پھنسے ہوئے بہے چلے جا رہے ہیں؟ پریہ پاٹھک گن! ہم سب کو بدھی کی کنجی دی گئی ہے۔ اگر وہ استعمال کے قابل نہیں تو اسے جسقدر سوکشم ہو سکے بناؤ۔ تیجے وشواس کی پتوار سے اسے سنوار کر کے بھکتی کے بچے سے کھیتے ہوئے چلے جاؤ۔ پرماتما کی کرپا سے آخرکار بیڑا پار ہوگا۔ لیکن وشواس کہاں سے آوے؟

ہے دیامے۔ وشواس پردو! آپکی ہی کرپا سے ہم سچے وشواسی بن سکتے ہیں۔ ایسی کرپا کرکے ہمیں اپنے سچے وشواسیوں کے اندر گنیں جو مادی طاقتوں سے محفوظ کردو۔ کیونکہ تمہیں جیون کے ادھار ہو۔ اوم شم۔

ستیہ دھرم پرچارک

یہ دوری مجھے آپکے نزدیک لائیگی

پنجاب کے اکثر بھائیوں کا خیال ہے کہ ستیہ دھرم پرچارک پنجاب سے باہر جانے کے کارن اُنسے جُدا ہوتا ہے اور اسلئے وے لکھتے ہیں کہ پرچارک کے ہردوار چلے جانے سے گویا ہیں اُن سے ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا۔ لیکن اسمیں تھوڑی ہی بھول ہے۔ میں تو پنجابی بھائیوں سے پہلے ہی دور چلا گیا تھا۔ مطبع گو جالندھر میں تھا اور اخبار گو جالندھر نگر سے نکلتا تھا۔ تاہم بوجہ دوری میں اخبار میں نقریباً کچھ بھی نہیں لکھ سکتا تھا۔ اسلئے میں اپنے پنجابی بھائیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر ایک پرانت کے بھائیوں سے دور ہی دور چلا جارہا تھا اس فاصلہ کو کم کرنے کے لئے اِن سب بھائیوں کے سمیپ ہونے کے لئے میں نے مطبع کو اپنے سمیپ بلا لیا ہے۔ تاکہ میں ہر ہفتہ اپنے ناظرین سے بات چیت کر کر اُن کے نزدیک بنا رہوں۔

پریہ پاٹھک گن! آپکا اور میرا سمبندھ محض دُنیاوی کاروبار کا ہی نہیں ہے۔ آپ کا جو اس اخبار کیساتھ زیادہ پریم ہے جسکی نظیر اخباری دُنیا میں شاید ہی دکھلائی دیتی ہو۔ اُس پریم کا کارن کیا ہے؟ ویدک دھرم آپکو میرے ساتھ جوڑ رہا ہے۔ اور اسلئے اُس سمبندھ کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ میں ویدوں کے پوتر دھرم کی خوشخبری اپنی تُچھ بدھی انوسار ہر ہفتہ آپکے کانوں تک پہونچاتا رہوں۔ اس کے لئے سنار کے اور آتمک بل کی آوشیکتا ہے۔ اسلئے پرمیشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ میرے شریر اور میرے آتما کو بل دیں۔ تاکہ میں آپکی سیوا بڑی نمرتا کے ساتھ کرسکوں۔

آئندہ خط وکتابت

(١) ستیہ دھرم پرچارک کے انتظام اور مالی کاروبار کی نسبت کل خط وکتابت منیجر اخبار ستیہ دھرم پرچارک بمقام ہردوار سے ہونی چاہئے۔ اور جملہ منی آرڈر وغیرہ اسی پتہ سے بھیجنے چاہئیں۔ کوئی خط اس قسم کا ایڈیٹر کے نام بمقام گوروکل نہیں آنا چاہئے۔

٢۔ اخبار ستیہ دھرم پرچارک کی ایڈیٹری کے متعلق کل خط وکتابت خواہ سیدھے میرے ساتھ بمقام گوروکل ہوجی ہووے۔ خواہ محض ایڈیٹر کا پتہ لکھکر بمقام ہردوار ہووے دونوں طرح سے جواب مل سکتا ہے۔

٣۔ آریہ مسافر میگزین کے متعلق کل خط وکتابت لالہ وزیرچند جی ودیارتھی ایڈیٹر و منیجر میگزین مذکور کے نام بمقام ہردوار ہونی چاہئے۔

٤۔ گوروکل کے متعلق جسقدر خطوط براستہ ہردوار لکھ کر بھیجے جاویں۔ وے مجھے جلدی ملتے ہیں۔ لیکن جملہ بیرنگ خطوط پارسل رجسٹری اور منی آرڈر وغیرہ حسب ذیل پتہ سے بھیجنے پر جلد پہونچنے ممکن ہیں منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل۔ ڈاکخانہ شامپور ضلع بجنور۔ ہردوار کے پتہ سے جسقدر منی آرڈر وغیرہ آتے ہیں۔ وے سب ہردوار سے بجنور ہوکر واپس آتے ہیں۔

(٥) مطبع ستیہ دھرم پرچارک اُس مکان میں واقعہ ہے جو سٹیشن ریلوے سے چلکر ڈاکخانہ ہردوار کے ساتھ لگتا ہوا پہلا عالیشان مکان ہے۔

منشی رام

کیا پنڈیہ جی خود بولے ہیں یا کسی نے بلایا ہے

ناظرین حیرانی سے پوچھیں گے۔ کون پنڈیہ جی بولے ہیں کیا پنڈیہ جی بھی دو چار ہیں۔ وہی پنڈیہ جی جنہوں نے اپنی پُتری کے وواہ کے نمنترن پتر پر پورا انگریزی ہوند وانے کے فیشن کے ساتھ میل کرایا تھا۔ جو باوجود اپنی اس حرکت پر نادم ہونے کے دو چرانے دھڑے کے ارکان ہونیکا فخر کرتے تھے۔ جنہوں نے کلچرڈ دل سے ملکر اُن میں بیٹھا۔ ناجائز کارروائیاں کیں جن پر آریہ سماجوں نے متفقہ آواز سے اظہار ناراضگی کیا۔ جنہوں نے رائے مولراج کی مدد سے کچھ دنوں علیحدہ کلرک رکھ کر رجسٹروں وغیرہ کا ادھمبر جلایا اور پھر رائے صاحب کا دان ختم ہوجانے پر پھر ہاتھ پر ہاتھ دیکر بیٹھ گئے۔ نہ صرف یہی بلکہ جس ویدک پریس کے قابو کرنے کی نیت سے آگرا والی پاپ آلودہ کارروائی کی تھی جب اُس پریس کا قابو آنا دشوار دیکھا اور اجمیر والے خزانہ کے محافظ سانپ کی طرح سدراہ نظر آئے تو جھٹ منتری پد سے استعفا دیدیا۔ میری مراد اُن پنڈیہ جی سے ہے جنہوں نے اس کے بعد ناچ رنگ کو صرف جائز ہی نہ بتلایا۔ بلکہ خود فعل رقص و سرود کی زینت بنے۔ اِن پنڈیہ جی کا نام

موہن لعل وشنو لعل پنڈیہ

ہے۔ اتنی مدت کی خاموشی کے بعد یہ کچھ عرصہ ہوا دہلی میں سُنی خبر سُنی تھی کہ پنڈیہ جی نے پروپکارنی سبھا کے ممبروں کو جلسہ کے لئے نوٹس دیا ہے۔ یہ نے تو جس وقت اس نرجن دیش میں بھی بیٹھے ہوئے اگست اور ستمبر کے درمیان سنا تھا کہ لالہ ہنس راج۔ لالہ لال چند اور مہاراج صاحبان متھرا اور اجمیر کی سیر کے لئے گئے ہوئے ہیں

نقصان کیوں ہاتھا کہ ایک مرتبہ پروپکارنی کا جلسہ بلانے
کی بابت کچھ پہانی ضرور کوشش کریں گے۔ میرا یہ
اونمان ٹھیک نکلا۔ چنانچہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ع کے آریہ
مترپتر میں جب ذیل نوٹس دیکھنے میں آیا۔

دیگیاپن اُپ نیم ۷ کے انوسار۔ نشچت ہو کہ شریمتی
پروپکارنی سبھا کا وارشک ادھیویشن دلی نگر میں
تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ع کے دن ہوگا۔ دوسرا وگیاپن
اپ نیم ۸ کے انوسار پیچھے سے پرکاش ہوگا۔ اس
اوسر میں آپ کرپا کر کے وچار نیہ وشئے لکھ بھیجیں۔
انگیا انوسار۔ بھودیہ موہن لال وشنولال پنڈیا منتری

متر اپ نیم سات کا مطلب یہ ہے کہ پروپکارنی
سبھا کے جلسوں کا نوٹس سماچار پتروں میں تین ماہ
پیشتر نکلنا چاہیے۔ آریہ متر پتر نے اپنے دسمبر کے پرچہ
میں بھی اس وگیاپن کا ذکر کیا ہے۔ پروپکارنی کو تو پنڈیہ
جی آریہ اخبار ہی نہیں سمجھتے۔ ایسے اُسے نہیں بھیجا
اور اُن کا ایسا نہ سمجھنا ہے بھی بجا۔ کیونکہ جس سماج
کے پنڈیہ جی ممبر ہیں۔ اُس سماج کی ممبری کا خواستگار دھرم
پرچارک کے ایڈیٹر تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ
پہلا نوٹس نیم بیرودھ ہے۔

دوسرا نوٹس اُپ نیم ۸ کے انوسار جو ایک ماہ جلسہ سے
پیشتر نکلنا چاہیے تھا۔ آریہ ورت پتر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۵ع
میں نکلا ہے۔ نہ معلوم پہلے نوٹس ہیں کن پرشنوں کی
طرف ہوا اُنکے وچار نیہ وشئے پوچھے گئے ہیں۔ اگر
آریہ سماجوں سے پوچھے گئے۔ جیسا کہ پہلے قاعدہ تھا
تو بالکل فرصت نہیں ہوگی کہ کوئی وشئے لکھ
بھیج سکیں۔ اگر کسی کا سوائی کو بھارت ورش کے تمام
آریہ سماج ناجائز قرار دے چکے ہیں۔ ایسے سب سے پہلا
مضمون جو کسی جلسہ پروپکارنی سبھا میں پیش ہونا چاہیے
(جب کبھی باقاعدہ جلسہ ہو) یہ ہے کہ اگر وہ کی کارروائی
کا جواز یا عدم جواز نتیجے ہو جاوے۔ پہلے نوٹس میں
لکھا ہے "انگیا انوسار" اور اُپ نیموں میں لکھا ہے کہ
اگر میعاد باہر ہو تو منتری اُسکا نتیجہ سبھاپتی کی آگیا
انوسار ممبروں کی کثرت رائے سے کرے۔ کیا پنڈیہ جی
نے شاہپورہ ادھیش کی آگیا لی ہے ہیں سو کیا جی نے
اگر اس لئے نہیں کہ اُنہوں نے مہاراجہ کرنل سر
پرتاپ سنگھ پردھان سمجھا تھا۔ تو کیا آخر اللہ کر مہاراجہ
صاحب کی اجازت حاصل کی تھی؟ اور جب اُپ نیم
۹ صاف ہے کہ اگر ایک جلسہ اجمیر سے باہر ہو تو
دوسرا لازمی طور پر اجمیر میں ہو تو یہ جلسہ دہلی
میں کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر اگلی کارروائی
جہاں اُپ نیم ناجائز طور پر بیٹھے گئے خود زیر بحث
ہے۔

لیکن مجھے اسقدر طویل تحریر لکھنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ پنڈیہ جی بیچارے تو خود ان باتوں سے
جان چراتے رہیں۔ سوامی پرکاشانند جی مہاراج
جو آج کل کلکتہ میں براجمان ہیں مجھ سے کہتے تھے کہ
پنڈیہ بیچارا کب بولتا تھا۔ یہ ساری کارستانی
مہاراج جی کی ہے۔ سوامی صاحب یہ بھی فرماتے تھے
کہ پنڈیہ بیچارا تو خود استعفے دینے کو تیار ہے
اور اس لئے یہ وگیاپن اُنہوں نے دیا ہے" وغیرہ۔
میں نہیں کہہ سکتا کہ سوامی صاحب کا یہ فرمانا کہاں تک
درست ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ راؤ مہاراج صاحب
اسوقت مع اپنے مددگاروں کے دوسرا ناجائز جلسہ
کر کے سبھاپتی کو خود رجسٹری کرانے اور آریہ سماجوں
کے واسطہ اختیار سے پروپکارنی سبھا کی جائداد کو
زبردستی چھین لینے پر بالکل آمادہ نظر آتے ہیں۔ مجھے
یقین نہیں پیارے کہ اسوقت تک میرا بھیجا ہوا کوئی
بھی خط کرنل سر پرتاب سنگھ کی سیوا میں پہنچ
سکے۔ جب وائسرائے وغیرہ دولت ہوگئے تو وہی
روسا کی پیشن کے کیا معنی۔ وہاں سے کب غیر حاضر
ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مہاراجہ صاحب دہلی میں
ہی ہوں۔ اس صورت میں جبکہ حالت میں تفصیل تحریر
مہاراجہ صاحب کی خدمت میں نہیں بھیج سکتا۔ لیکن
اپنے آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کر دینا چاہتا ہوں کہ
جس کسی کو پہنچ مہاراجہ صاحب تک ہو سکے تو ابھی
سیوا میں ادب سے عرض کر دیں کہ جو لوگ اسوقت
خلاف قواعد آپ سے جلسہ کرا رہے ہیں اُن کا مدعا
صاف یہ ہے کہ آپکے نام کا فائدہ اٹھا کر اپنا مطلب
سیدھا کریں۔ اور آپ کو آریہ سماج کے فیصلہ میں بدنام
کرا دیں۔ مجھے شوق ہے کہ چند آریہ نام دھاری سادھوؤں
کی کرتوتوں نے آپکو آریہ سماج سے متنفر کر دیا ہے
میری سمجھ میں آپ ہی آریہ راجا ہیں جو ویدک دھرم
کی رکشا کرتے رہے ہیں۔ اگر آپکی بدنامی آریہ
سماج تک دنیا میں ہوگئی تو بڑا بھاری نقصان ویدک
دھرم کو پہنچے گا۔

مہاراجہ صاحب تو خواہ میری بکا کو نہیں سُنینگے
لیکن اسے ممبر سے آریہ بھائیو! تم تو میری آواز
کو یقیناً سنو گے۔ مگر دل کی نازک ذمہ داری مجھے
اجازت نہیں دیتی کہ میں دہلی میں حاضر ہو کر آپکی سیوا
کرسکوں لیکن تم کو خبردار کرنا میرا فرض ہے۔ خواہ پنڈیہ
جی اس جلسہ کو کیسے ہی گمنام مکان میں کرنا چاہیں اور
اور خواہ راجوں کے اندرونی محلوں میں ہی ممبروں کو
بلا کر کچھ پاس کرنا چاہیں تم بڑے ادب سے شمولیت
کی درخواست کرنا۔ سب کے سب آریہ بھائی اُس جگہ
پہنچ کر اپنا پروٹسٹ پیش کرنا اور اگر آپکے پروٹسٹ
کی کچھ پرواہ نہ کی جاوے۔ اور آریہ سماج کے اُدیشوں
کو پاؤں تلے روندنے والے خلاف قواعد کوئی من
ملنے ریزولیوشن پاس کرنے میں پرورت ہوں تو آریہ سماج
کے اسوقت کی موجودہ ممبروں کا جلسہ کر کے پروپکارنی
سبھا کا معاملہ صاف کر دینا چاہئے۔ اس سبھا کی ممبروں
میں سے جو جو ویدک دھرم کے بیروہی اور آریہ سماج کے
منتوں سے گرے ہوئے ہیں۔ اُن سبکو ایسی ممبری کا
ان اختیار ظاہر کر کے شری سوامی جی مہاراج کی وصیت کو
پورا کرنے کے لئے ایک سارودیشک سبھا قائم
کر دی جاوے۔ تاکہ رشی کی آگیا کو سر پر رکھ کر
ولایتی دنیا نگروں میں اوم کا جھنڈا لہرانے کا
بھاگی ہو سکیں۔

دہلی میں بار پرویدک دھرم کا پرچار

دہلی کا جلسہ تاجپوشی ایک ایسا موقعہ ہے جو کہ مدت کے بعد پھر کبھی نہ ملیگا۔ سارے بھارت ورش کی دولت اور دماغ ایک جگہ جمع ہونگے۔ جو ناٹک کہ اسموقعہ پر کھیلا گیا ہے اسکی موجودگی میں گو امید کم ہوسکتی ہے کہ سنجیدہ باتوں کو لوگ سنجیدگی سے سُننے کے لئے تیار ہوویں۔ تاہم اگر آریہ سماج کا نام اور اسکے مشن کی آواز اُن پرانتوں کے آدمیوں کے کانوں میں پڑجاوے جہاں پر کہ ویدک دھرم کے اُپدیشک اب تک نہیں پہونچے ہیں تو میں سمجھونگا کہ بہت بڑا کام ہوا۔

مجھے امید ہے کہ اس پرچہ کے شائع ہونے تک لالہ متھرا داس نے ایک عالیشان پنڈال ویاکھیانوں اور اُپدیشوں کے لئے بنالیا ہوگا۔ خیمے بھی کافی لغب کرادئے ہونگے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پانی اور روشنی کا انتظام بھی کافی ہوگیا ہے۔ اب ضرورت صرف یہ ہے کہ آریہ پرش دہلی پہونچکر اپنا کام شروع کردیویں گو جگہ کا انتظام قابل اطمینان سنائی دیتا ہے تاہم محض جگہ سے کیا بن سکتا ہے۔ میں نے پہلے ہی اس پتر دوارا نویدن کردیا تھا کہ اگر کچھ کام کرنا ہے تو کم از کم بارہ چودہ معزز آریہ پرش یکم دسمبر سے ہی پہونچکر دہلی آئے ہوئے بھدر پرشوں سے ملنے کا کام شروع کردیں۔ جہاں تک مجھے خبریں ملی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰۔ دسمبر سے پیشتر کوئی بھی کام کرنے والا دہلی نہیں پہونچے گا۔ اب گزشتہ باتوں کو دوہرانے کا تو وقت رہا نہیں۔ اسلئے صرف یہ دیکھنا ہے کہ اسوقت کام ہوسکتا ہے سو اس میں دستے میں بھی کچھ مشتی نہیں دے سکتا۔ کیونکہ دور بیٹھے ہوئے ہیں وہاں کی ضروریات کو نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن آریہ پرشوں کو اتنے کرنے سے ضرور آگاہ کرسکتا ہوں۔ جو حسب ذیل ہیں

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کوشش میں ثبت بلکہ پانچ ہزار روپیہ پہونچ جانا چاہئے کیونکہ آریہ پرشوں کے اعتبار پر ہی بہانے اسقدر بوجھ اُٹھانے کا ساہس کیا ہے۔

(۲) بھارت ورش میں جسقدر لائق آریہ اُپدیشک موجود ہیں۔ اُن سبکو ۲۰۔ دسمبر تک دہلی میں پہونچ جانا چاہئے۔

(۳) جو آریہ پرش دہلی جاویں اُن کا فرض ہونا چاہئے کہ جس بھدر پرش کو آریہ سماج کے ویاکھیانوں میں لاسکیں۔ اُسپر کوشش کریں۔

(۴) جو آریہ پرش دہلی میں جمع ہوں وے اس نمائش کے مشاہدے سے بھی اپنے کام کے لئے خاص ہدایتیں حاصل کریں۔

(۵) پرسپر ایک دوسرے سے ملکر سب پرانتوں کے آریہ سماجوں کے درمیان پریم کا ناطہ مضبوط کرنیکی کوشش کریں۔

میں چونکہ خود اس موقعہ پر آپکے ساتھ آریہ سماج کی سیوا میں شریک نہیں ہوسکتا۔ اسلئے آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میں سے جن بھائیوں نے گروکل کے سوال کو اپنا خاص مطالعہ بنایا ہوا در شاستروں کی بھی اعلےٰ واقفیت رکھتے ہوں کرپا کرکے ضرور گروکل کے اغراض کو آریہ سماج کی ویدی پر سے بیان فرماویں اور یورپ اور امریکا کی موجودہ تعلیمی تحریکوں اور چار ولی کا گروکل سے مقابلہ کرکے انگریزی تعلیم یافتہ صاحب کو بتلادیں کہ جسقدر دقتیں اسوقت طریقہ تعلیم کے معاملہ میں پیش آرہی ہیں، وہ سب گروکل سے ہی دور ہوسکتی ہیں۔

لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

میرا ارادہ مصمم ہوگیا تھا کہ گروکل کے کام کو چھوڑکر اب ہرگز کہیں باہر نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ میں تجربہ کرچکا ہوں کہ برمکھ چاہیں پرتگیاہ کے کئے ہوئے کام کا اثر معض میری ایک دن کی غیر حاضری دور کردیتی ہے لیکن لاہور کے بھائیوں نے مجھے وہاں جانے کے لئے مجبور ہی کردیا۔ میں چاہتا تھا کہ کوئی اور بھائی جلسہ کے حالات لکھتا۔ کیونکہ میں نے پوری کارروائی نہیں دیکھی لیکن چونکہ اب بوجہ تبدیلی پریس دیر ہوگئی ہے اور کسی بھائی نے سالانہ جلسہ کے حالات لکھکر بھیجے بھی نہیں۔ اسلئے اس عالیشان جلسہ کی نسبت جو خیالات میں لایا ہوں وہ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے درج اخبار کرنا مناسب سمجھتا ہوں پہلا کام اسجگہ نگرکیرتن کا ہوا کرتا ہے۔ سو چونکہ باہر سے اسدفعہ سے زیادہ بھائی آئے ہوئے تھے۔ اسلئے نگرکیرتن میں رونق تو اچھی ہونی ہی تھی لیکن سُنا گیا ہے کہ روشنی کی بدانتظامی اور کسی خاص نیم کے نہ ہونے سے گزشتہ سال کیطرح نگرکیرتن بارونق نہیں ہوا۔ راستہ میں پرچار بھی نہیں ہوا۔ لیکن بمقابلہ دیگر جگہوں اور جلسوں کے لاہور کا نگرکیرتن پھر بھی ممتاز دل بررہی تھا۔

اُپدیش۔ ویاکھیان اور بھجن وغیرہ تو ہوتے ہی رہے اُن سب کا مفصل حال اسجگہ درج نہیں ہوسکتا۔ ہاں ان کل اُپدیشوں میں سے لالہ لاجپت رائے جی کا انگریزی کا لکھا ہوا مضمون اپنے قسم کا اعلےٰ تھا۔ انگریزی دانوں کی خدمت میں میری گذارش ہے کہ جب وہ مضمون آریہ پترکا میں چھپے تو اُسے ضرور غور سے پڑھیں۔ ماسٹر آتما رام جی کا مضمون بھی بہت اعلےٰ تھا۔ ویدک زمانہ کا اتہاس بتلاتے ہوئے آپنے بہت سے مہذب توہمات کا رد کیا جو سُننے کے قابل تھا۔ ان دونوں لیکچروں کے سوائے باقی سب لیکچر معمولی تھے۔ گو اپنے اپنے مضمون کے لحاظ سے سب حاضرین کے دلوں میں ویدک دھرم کی بزرگی ذہن نشین کرانے تھے۔

جلسہ کے پہلے دن ایک عیسائی پرلوار شُدہ کیا گیا۔ تیسرے روز ایک میرزائی شُدہ کیا گیا۔ دوسرے روز ایک بنگالی کرسچین شُدہ کیا گیا۔ ان شدھیوں کا اثر براہمو صاحب پر تو بہت اچھا پڑا اور باہر کے آریہ سماجوں پر بھی ان شدھیوں سے شاید گُن کا شرم ہوئے تیکنے ہونگے لیکن مجھے ان شدھیوں پر کچھ اعتراضات ہیں جو

...کی درج اخبار کرونگا ۔ اسجگہہ صرف اِسقدر
...سمجھتا ہوں کہ نئے شدہ ہوئے بھائیوں سے
...کی استدعا خطرناک ہے ۔ کیونکہ اُسوقت سے
...بھائی نے اپنی پتری سہت جو بھیج لگا یا
...سیچ کی جگھہ الیتور کا لفظ بدلکر اُسے آریہ سماج
...یا تھا ۔ ورنہ اُنہیں سے بوئے عیسائیت کی آتی

...کہ امسال لاہور سماج نے نہیں کیا تھا میں
...نی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ میں نے اسکے متعلق
...قات نہیں کی ۔ لیکن مجھہ سے کسی بھائی نے
...کہ رسوئی کا انتظام نہ ہونے کے باعث اُن کو
...ہوئی ہے ۔ حاضری برابر آٹھہ ہزار سے دس
...ہوتی رہی ۔ روپیہ ساڑھے آٹھہ ہزار سے
...ہوا جسکے علاوہ کچھہ اقرار بھی تھا ۔ میں اس
...بھائی کے لئے اپنے لاہوری بھائیوں کو دھنیواد
...لیکن اُنسے التماس کرتا ہوں کہ بہت جلد کوئی
...دود حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ
...کی حاضری سال بسال بڑھتی چلی جاتی ہے

...ان کی ہندی کنفرنس

...میں بہت لوگ جاپان کی ہندی کنفرنس
...گن رہے ہوں گے ۔ کہ کب اپریل آوے
...جاپان پہونچکر اپنے دلکی مرادیں پوری
...ہر ایک جاپانی تحریک ہندوستانیوں
...اپنی طرف کھینچنے کو تیار ہے ۔ چنانچہ اخبار
...سردار سنگھ وغیرہ کی طرف سے ایک ایسی
...قیام کا اشتہار نکلا ہے جسمیں ہندوستانی
...ہوکر کام کریں گے ۔ میرے ہموطنوں میں
...ایسے معزز صاحب ہیں جو جاپان سے آنیوالی
...کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتے ہیں ۔ اس امید
...کچھہ ہندوستان کی بہتری کے

سامان اُسطرف سے لاوے گا ۔ اسلئے یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ جاپان کی مذہبی کنفرنس میں شامل ہونے کا جوش اسوقت تک موجزن ہو ۔ لیکن اخباروں کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ گوسائیں تیرتھہ رام ایم اے (جنہیں شاید ٹہری کے مہاراجہ صاحب نے اپنی طرف سے خرچ دیکر بھیجا تھا) نے جاپان پہونچکر دریافت کیا تو وہاں کے اخباروں میں اس مذہبی کنفرنس کا کچھہ بھی چرچا نہ پایا ۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہندوستانی دہوکہ میں نہ آجاویں ۔ نہ کوئی کنفرنس ہوگی نہ کوئی ہان ہے ۔ اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر نریندر ناتھہ سین کے بیان جو جاپان کے رئیس آئے ہوئے تھے کیا وہ اصلی رئیس تھے؟ اور کیا کلکتہ کے بیہودہ منھہ کے مفت ایک خیالی پلاؤ تھے؟ چونکہ یہاں سے ہر طرح کی تیاری کرکے آخری وقت تار آگیا تھا کہ جلسہ ملتوی ہو گیا ۔ اور چونکہ التواء کے لئے یہ مضحکہ خیز عذر پیش کیا گیا تھا کہ ہندوستانیوں کو زیادہ تعداد میں شریک ہونیکا موقعہ دینے کے لئے جلسہ ملتوی کیا گیا ہے ۔ اسلئے شک بھی ہوتا ہے کہ کسی دل لگی باز نے ہندوستانیوں کی ضعیف الاعتقادی کا تماشہ دیکھنے کے لئے یہ شعبدہ کھڑا کیا تھا ۔ اسکو ۔ جو کچھہ ہوا وہ تو ہوا ۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اس بہانہ کچھہ روپیہ ہی جمع کر لیا جسے وید پرچار یا دہلی کے خاص پرچار کے کام میں صرف کر سکتے ہیں دل لگی باز نے یہہ بھی کر پایا کہ جاپان پہونچکر ہندوستانیوں کو خراب نہیں کیا ✦

~~~~~

آریہ جنتری

گرکل آریہ سماج نے منجملہ دیگر کاموں کے جو وقتاً فوقتاً کئے ہیں آریہ جنتری کی طیاری کا کام بڑا ہی مستفیضہ کیا ہے ۔ جنتری تو کسی نہ کسی قسم کی ہر ایک آریہ پرش بھی استعمال کرتا ہی ہے ۔ کیونکہ ہر ایک سمبت کے مہینہ اور تاریخ دریافت کرنیکی ہر وقت ضرورت رہتی ہے ۔ اس جنتری کی طیاری سے پیشتر جو جنتریاں استعمال میں آتی تھیں اُن میں

عموماً اس قسم کے مضامین درج پائے جاتے تھے جو ویدک دھرم کے خیالات کے بالکل مخالف تھے ۔ گرکل آریہ سماج نے آریہ جنتری میں آریہ سماج کے متعلق معلومات کا اظہار کرنے کے علاوہ جو مفید مضامین کا ذخیرہ شایع کرنا شروع کیا ہے ۔ اُسنے پڑھنے والوں کو بڑا لابھہ پہونچایا ہے ۔ اب پہر پورانے سلسلہ میں اردو کی جنتری بابت سمبت ۱۹۷۰ شایع ہوئی ہے ۔ جسکی قیمت ۴ر فی جلد ہے اس سال کی جنتری میں مہارانی منڈالسا جیون چرتر اور سوامی شرد ہانند کی کیفیت شلوکوں کی تحقیقات ۔ وغیرہ مضامین اعلے درجہ کے ہیں ۔ اردو ایڈیشن کی نسبت تو کچھہ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ یہہ تو ہر سال ہاتھوں ہاتھہ فروخت ہو جاتی ہے لیکن اِس سال کو گرکل آریہ سماج اس جنتری کو دیوناگری اکشروں میں شایع کرکے آریہ پبلک پر بڑا احسان کیا ہے ۔ اس آریہ بھاشہ والی جنتری میں گزشتہ اردو جنتریوں سے چُنے ہوئے عمدہ عمدہ اقتباس بھی دئے گئے ہیں اور قیمت فی جلد ۵ر رکھی گئی ہے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آریہ پرتی اس قیمت کو زیادہ بتاتے ہیں اور اسلئے اب تک صرف ۳۰۰ جلدیں ایک ہزار میں سے فروخت ہوئی ہیں ۔ جب جنتری کو ترتیب دینے والوں کی محنت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور جس ویدک پریس میں چھپی ہے اُسکی گران فروشی کا خیال کیا جاتا ہے ۔ تو مجھے یہ قیمت ارزاں معلوم ہوتی ہے لیکن خواہ کچھہ ہی ہو کیا ایک ہزار جلدوں کا نہ بکنا آریہ سماج کے ممبروں کے اُتساہ پر ایک دھبہ نہ ہوگا ۔ میری رائے میں جن بھائیوں نے اردو کی جنتری خرید کی ہے اُنہیں بھی دیوناگری اکشروں والی جنتری اوشیہ خرید کرنی چاہئے ۔ کیونکہ آریہ بھاشہ کا جاننا ہر ایک آریہ کے لئے لازمی ہونا چاہئے ۔ مجھے بڑا شوک ہوتا ہے جبکہ گرکل سے بھیجے ہوئے پتروں کے اتر میں بعض پنجابی آریہ بھائیوں کا یہ لکھا ہوا دیکھتا ہوں کہ چونکہ وہ آریہ بھاشہ پڑھ اور سمجھہ نہیں سکتے ۔ اسلئے اُنہیں پتر اردو میں لکھے جایا کریں ۔ مجھے آشا ہے کہ آریہ پبلک گرکل آریہ سماج کے اُتساہ کو بڑھانے کی غرض سے ایسی کوشش کریگی کہ اُس آریہ سماج کو کسی قسم کا مالی نقصان نہ اُٹھانا پڑے ۔

گرکل سماچار

۱۔ گرکل کا سال ہمیشہ چیت بدی پرتپدا کو شروع
~~~~~

ہو آ رہا تھا۔ چونکہ یہ سال داخل ہو کر گئے اُن کا وید آرنبہ
سنسکار پھاگن شدی پورن کر ہو کر رہیگا۔ جب کہ گزشتہ
سال ہوا تھا۔ سال رواں میں ۵۰ برہمچاریوں کے داخلہ کی
آگیا تھی۔ اور وہ پورے خرچ پر زائد لئے گئے۔ سال آئندہ
میں ان دو زائد کی منظوری کے علاوہ ۱۸ اٹھارہ کا
داخلہ اور منظور ہوا ہے۔ اِن میں سے ذیل تو آٹھ برس
کی عمر سے کم والے ہیں نے خود منظور کرلئے تھے اور پانچ
کو شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے
لینا منظور کیا تھا۔ اُس کے بعد باقی تین ہی میں نے لئے
گویا کُل نمبر پورا ہوگیا۔ شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی
سبھا نے اِس کارروائی کے بعد ۱۸ وہ یاریتیوں کے داخلہ کا
اشتہار دیکر ہم سے بھائیوں کو درخواست داخلہ بھیجنے کی
تحریک کی جنکو نا امید کرنے کا بوجھ مجھ پر آن پڑا۔ میں
سبھی پُرشوں کو سوچیت کرتا ہوں کہ اب کوئی بھائی ہے
درخواست داخلہ بھیجیں۔ منظور شدہ سے زائد جسقدر
درخواستیں اب تک نامنظور نہیں ہوئیں اُن کو صرف
یہ موقعہ اس وقت ہے کہ اگر کوئی منظور شدہ میں سے
درخواست کنندہ اپنے لڑکے کو پھاگن پورنماں کو نہ لاوے تو
سب سے بہتر درخواست کنندہ کا لڑکا لیا جا سکیگا۔

(۴) عمارت کا کام یکم اکتوبر سے پھر جاری کر دیا گیا ہے۔ سبھا
کی منظور شدہ بجٹ میں تو صرف ۴۰۰۰ روپیہ کے قریب روپیہ
عمارت کے لئے بچا ہوا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اسقدر جگہ بنوالی
جاوے کہ جا پانچ آئندہ سالوں میں اگر بیس دو بارہ بھی فی
سال داخل کئے جاویں۔ تب بھی کسی نئے مکان کے بنوانے کی
ضرورت نہ پڑے۔ اس غرض کے لئے چار بڑے کمرے جن میں سے
ایک ۶۰ فیٹ طول اور ۲۸ فیٹ عرض کا ہے اور باقی تین پچاس
پچاس فیٹ لمبے اور سولہ سولہ فیٹ چوڑے ہیں۔ شروع کرا
دئے گئے ہیں۔ اور دو کمرے پاخانہ لانے اور نہانے کا انتظام
کیا گیا ہے۔ اس کل عمارت پر علاوہ منظور شدہ رقم کے بھی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تقریباً دو ہزار روپیہ اور خرچ ہوگا
گویا گروکل کے سہائکوں اور پریمیوں کی موجودگی میں مجھے
عمارت کا کام بیچ میں ہی بند کرنا پڑیگا؟ اگر بیس شیمول ہی
ایک ایک سو روپیہ دان کرنے کا پرن کریں یا بیس پوشاہی
بھائی ایک ایک سو روپیہ جمع کرکے بھیجنے کا وچن دیں
تو یہ رقم بہت جلد اکٹھی ہو سکتی ہے۔ روپیہ عمارت کے
لئے مجھے یکم فروری ۱۹۰۳ء تک چاہئے۔ کیونکہ میں
چاہتا ہوں۔ گروکل کی عمارت ختم ہو کر پھاگن شدی دوج
تک احاطہ مکمل طور پر درست ہو جاوے تاکہ سالانہ یگیہ اور
ویدارنبہ سنسکار کے موقعہ پر کسی قسم کا بیرونی دخل
احاطہ کے اندر باقی نہ رہے۔

(۳) لاہور کے سالانہ جلسہ پر ایک ہزار روپیہ تو چودھری
رام کشن جی پردھان آریہ سماج امرتسر کا دیا ہوا
وصول ہوا تھا۔ وہ تو دو کمروں کے لئے علیحدہ رکھا گیا
ہے۔ طیاری چاہات کے لئے حسب ذیل رقوم وصول
ہوئیں۔ (۱) بابو تمارام ویدی ۴۰۰ چار صد روپیہ۔
(۲) ڈاکٹر رام لکھامل جی کی ماتا ۳۰۰ تین صد روپیہ۔
(۳) پنڈت رام بھجدت جی کی دھرم پتنی ۳۵۰ تین سو پچاس
روپیہ جملہ ۱۰۵۰ روپیہ۔ ان کے علاوہ بالغدر روپیہ
پہلے پنڈت گنڈا رام جی کا دان موجود ہے۔ چاہات کے
لئے ابھی ۱۴۵۰ چودہ سو پچاس روپیہ کی اور ضرورت
ہے۔ امید ہے دان دیتے وقت گروکل کے پریمی اِس
ضرورت کو یاد رکھیں گے۔

(۴) گروکل کے متعلق ایک علیحدہ شفاخانہ کے مکان کی
ضرورت ہے۔ اس کے لئے ۳۹۳ روپیہ دس آنہ تو
اب تک لاہور کے طلباء میڈیکل کالج اور گورنمنٹ کالج
کے پورشارتھ سے جمع ہو چکے ہیں۔ اور اُن لوگوں نے
وعدہ کیا ہے کہ دو ہزار روپیہ تک شفاخانہ کی پختہ عمارت
کے لئے دے جمع کر دیں گے۔ میں پختہ شفاخانہ کا اندازہ
لگوایا تو معلوم ہوا کہ پچیس سو روپیہ (۲۵۰۰) کے قریب خرچ ہو کر عمدہ
پختہ ہسپتال بن جاوے گا۔ میں اس لئے لاہور کے جملہ
کالجوں کی طلباء سے اِس تحریر کے ذریعہ سے درخواست کرتا
ہوں کہ وے پورشارتھ کرکے کل ۲۵۰۰ کی رقم جمع کر دیویں
تاکہ ہسپتال کے ساتھ اُن سب کالجوں کے نام عزت کے
ساتھ لگا دئے جاویں۔ جن کے طلباء کے پورشارتھ سے کہ وہ
بنایا جاوے گا۔ اور یہ یادگار اس لئے زیادہ تر مناسب
ہوگی کہ گروکل کی ضرورت کو کچھ طلباء ہی عملی طور پر
محسوس کر سکتے ہیں۔

(۵) جب سے گروکل کے برہمچاری گوجرانوالہ سے
آئے ہیں مختلف قسم کے ایسے وگھن پڑتے رہے
کہ ابھی پاکشک پریکشا کا کوئی پربندھ نہیں ہو سکا
تھا۔ اب تین مہینوں سے برابر ماسک پریکشا (ماہواری
امتحان) ہوتی ہے۔ جن کارنوں سے گروکل کے
دیگر حالات نہیں لکھ سکا تھا۔ انہیں کارنوں سے
یہ حالات بھی درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ اب …
پریکشا کا نتیجہ برہمچاریوں کے ولیوں کو گذشتہ
۵ سے بھیجنا شروع ہوا ہے۔ جو پریکشا اِس …
ہوئی ہے۔ اُس کا نتیجہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے …
میں برہمچاریوں کے ولیوں کو بھیجا جاوے گا
جنہیں سے وہ کل نتیجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں …
میرے پاس کوئی کلرک نہیں ہے۔ اور کل کام
اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے …
آئندہ نتیجہ امتحانات سینہ دھرم پرچارک …
چھاپ دیا کروں گا۔ تاکہ ولیوں کو اپنے …
برہمچاریوں کی لیاقت کا مقابلتاً پتہ لگ جاوے

(۶) برہمچاریوں کو موسم برسات کے خاتمہ پر
موسمی بخار کی شکایت ہوئی تھی۔ جو میدان کے
معمولی شہروں کی اوسط سے بھی کم تھی۔ …
کی کر پایا ہے۔ اوسط بیماروں کی مجموعی ۵۳ برہمچاریوں
کے حساب موجود ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ کے قریب
ہے۔ جس کا باعث موسم یا ہسپتال نہیں۔ بلکہ یہ
ہے کہ برہمچاری اپنے گھروں سے بہت سی بیماریاں
اور کمزوریاں لے کر آتے ہیں۔ جنہیں دور کرنے کی
کوشش لگاتار کی جا رہی ہے۔

اس ہفتہ پھر عدم گنجائش کی وجہ سے …
سماچار کو یہیں سماپت کرنا پڑتا ہے۔ …
باقی سماچار درج کئے جاویں گے۔

دستخط
منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل

یا دوسرے لفظوں میں زمین کا خاص حصہ اُوسی بیج کی پرورش کر سکتا ہے۔ جو بیج اوسکی ساخت کے مطابق ہو۔ گرم مُلکوں کے درخت گرم آب و ہوا میں ہی اُگ سکتے ہیں خواہ سرد مُلکوں میں کتنے ہی سامان پیدا کیجیئے۔ روپیہ خرچ کرکے گرمی پہنچانیکے لئے Hot house کا انتظام بھی کیجیئے۔ باوجود اسکے ہم وہ ویسا پھل نہیں لا سکتے جیسا کہ اپنے گرم مُلکوں کے ویرانہ جنگلوں میں پیدا کر سکتے تھے۔ اسیطرح سے سرد مُلکوں کی پیداوار کا حال ہے۔ آم کا درخت انگلستان میں کیوں نہیں پیدا ہو سکتا۔ جواب صاف ہے۔ کیونکہ آم کے بیج کی خوراک کیواسطے انگلستان کی زمین میں ویسے سامان پیدا نہیں ہو سکتے۔ جیسے ہندوستان کی زمین میں۔

پہاڑی پھل۔ پھول اور میوہ جات میدانوں کی صاف ستھری زمین میں ویسا پھل نہیں دیسکتے جیسا کہ پہاڑی اونچی نیچی زمین میں۔

یہہ باتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ بیج وہاں پر ہی اچھی طرح سے اُگ سکتا ہے۔ جہاں اوسکے مطابق زمین ہو۔ اور اُسیی پر ہی اچھی پیداوار اُگا سکتی ہے جہاں اوسکی بناوٹ کے مطابق بیج بویا جائے۔ یہی حال

استری اور پرش کا ہے

اگر دونوں کا میل انکے گُن کرم انوسار ہے تو وہ اچھا پھل یعنی اولاد پیدا کر سکیں گے اور اگر ایکدوسرے کے ویرودھ یا برخلاف ہے تو نتائج ویسے ہی ہوں گے جیسے قدرت نے درختوں میں مثال کے طور پر بتایا ہے کہ درخت اُگ نہیں سکتے یا مرجھا جاتے ہیں۔ یا اور خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔

جہاں اِستری اور پرش کا باہمی اتفاق نہیں۔ وہاں کبھی بھی خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہمیشہ لڑائی اور جھگڑے میں عمر کا عزیز حصہ گذر جاتا ہے۔ اور نہ صرف انہی کی ذات کو ہی نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ سارے کا سارا کُنبہ تکلیف اوٹھاتا ہے۔ اور اولاد کمزور اور مرجھائی ہوئی پیدا ہوتی و شیگر ہی مرجاتی ہے۔ اور طرح طرح کے کشٹ اوٹھانے پڑتے ہیں۔ جو بیان نہیں ہو سکتی ساری عمر مایوسی اور افسوس میں رائیگاں جاتی ہے۔ کیونکہ یہہ ایسا سنبندھ ہے۔ جسکو بڑی مشکل سے توڑا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر میکلوس صاحب ایم ڈی نے سچ کہا ہے کہ دُنیا کی تین چوتھائی تکلیفیں آج کل کی بیہودہ اور بیجا شادی کے رواج سے پیدا ہوتیں ہیں۔ نہ صرف وہ مُلک جہاں اِستریوں کا کوئی ادھیکار نہیں بلکہ انگلستان جیسی شائستہ سوسائٹی میں بھی اس رسم کی بیہودگی سے سخت اور ایسے بُرے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں جنکا کوئی شمار نہیں ہو سکتا۔

رشی نے سچ کہا ہے کہ جہاں استری سے پُرش اور پرش سے استری پرسن نہیں رہتے وہاں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ کام کی اونتی نہیں ہو سکتی اور جسکے سبب سے سنتان نہیں ہو۔ تی اور یدی ہوتی ہیں تو دشٹ ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر بیلفور۔ ڈاکٹر کاون اور دیگر بڑے بڑے لایق آدمی جنہوں نے اس مسئلے کو اچھی طرح سے وچار لیا ہے۔ آخرش اُوسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جسکو رشی نے چند لفظوں میں بیان کر دیا۔

گُن کرم اور سبھاؤ کے نہ ملنے سے لوگوں نے۔ فریبی لوکا پرچار کیا۔ جس سے اور بھی خرابی پیدا ہوئی۔ استریوں کے بدلنے کا اصول یہیں سے رائج ہوا۔ کئی جانوں کے خون ہوئے اور ہزاروں اِستریوں کی جانیں تلف ہوئیں کیونکہ ایکتا کے نہ ہونے کے سبب سے کیا اِستری اور کیا پرش بچے تک اسکے نقصان پہنچے ہیں جنکا مختصراً حال ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

گن کرم اور سبھاؤ کے نہ ملنے سے استری جاتی پر جو جو مصیبتیں نازل ہوئی ہیں۔ اوس سے کون شخص ہے جو ناواقف ہوگا۔ بڑی خوشی کے ساتھ ماتا پتا اور دوسرے سبندھی شادی کے سامان کی تیاری کرتے ہیں۔ ہزاروں روپیہ خرچ کرکے اور بعض آریہ سماجی بھائی برادری کی سخت سے سخت مخالفت کو برداشت کرکے لوگرہ کی پوجا کو اوڑا کر ویدک ریتی سے بواہ کی پاک رسم کو رچتے یا رچاتے ہیں۔
شادی ہوگئی روپیہ فنڈوں کو دیا گیا بھجن گائے گئے۔ باجے بجائے گئے۔
بغیر کسی وگھن کے بواہ سماپت ہوا۔ استری اپنے پتی کے ساتھ دوسرے گھر چلی گئی۔ آنند پورک کئی دن گذر گئے۔ کچھ سمے بتیت ہوا۔ وقت آیا کہ قدرت نے جوش پیدا کیا اور ایکدوسرے کے گن کرم اور سبھاؤ کو جانچ پڑتال کرنیکے لئے مجبور کیا۔ کیونکہ جوانی کے وقت میں ہی یہہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور اب وہ ایکدوسرے کی تفتیش کرنے لگتے ہیں اتفاق سے اچانک سبھاؤ مل گیا تو خیر ورنہ دن بدن ایکدوسرے سے نفرت پیدا ہوتی ہی جاتی ہے۔ سیدھی بات کو اُلٹی خیال کیا جاتا ہے۔ یہانتک کہ باہمی کشمکش ہوکر لڑائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور اب وہ وقت آتا ہے جہاں سے کوئی چھٹکارا نہیں۔ کوئی طاقت نہیں جو رہائی دے سکے مجبوراً اوسی حالت میں عمر کو گذارنا پڑتا ہے۔ لیکن کہاں تک۔ اگر ایک دن کی تکلیف ہوتی تو صبر سے گذر سکتی۔ یہاں تو ساری عمر کا فیصلہ ہوگیا جس سے سوائے موت کے اور کسیطرح سے کوئی رہائی نہیں۔
دھرم شاستر کے سمان اپنے پتی کے حکم کے انکول خواہ مناسب ہو یا غیر مناسب۔ سخت ہو یا نرم چلنا پڑتا ہے۔ اگر ذرا سی روکاوٹ پیش آئی تو زبردستی کے نیچے سر جھکانا پڑا۔ چوٹیں لگیں۔ اور خفیہ طور پر علاج کروائے گئے۔
کیونکہ استری کسطرح سے دوسری استریوں کو اپنی چوٹیں دکھا سکتی ہے۔ اس بدنامی سے بچنے کے لئے ہزاروں دفعہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ تاکہ لوگوں پر یہہ بات روشن نہ ہوجائے کہ پتی نے استری کو مارا یا استری نے پتی سے مار کھائی۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ کئی دفعہ مارے جوش کے زہر دینے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اس سے بھی تو چھٹکارا نہیں ہوتا ویسے کی ویسی ہی حالت بنی رہتی ہے۔ دوسری شادی ہوئی تو بھی وہی حساب ہے۔
غلامی کیحالت سے بڑھکر بیرحمی کیسا تھ سلوک کیا جاتا ہے۔ پتی استری کو روپیہ سے محروم کردے۔ خوراک وغیرہ نہ دے مال و اسباب چھین کر گھر سے باہر نکال دے کوئی چارہ نہیں۔ مارے شرم کے پتا کے گھر چلی جاتی ہے۔ جہاں سوائے رنج کے اور کیا میسر ہوسکتا ہے۔ کتنی دیر تک وہاں گزارا کرسکتی ہے۔ کوئی قانون نہیں کہ پتی کو چھوڑ دوسری شادی کرلے۔ مجبوراً اوسی گھر آنا پڑتا ہے۔ جہاں اوسے سخت حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اپنی حالت کی کیفیت کسی سے سُنا نہیں سکتی۔ قانون سے پابند۔ سوسائٹی کا ڈر ماتا اور پتا کی عزت کا خوف آواز تک نکالنے نہیں دیتا۔ لیکن کہاں تک۔ انسان آخرش انسان ہے۔ تنگ آکر اپنے بھائی کو ایک چٹھی لکھتی ہے۔

ایک ضروری نویدن

جہاں تک میرا خیال ہے دھرم کے پرچار کے زبردست طریقے صرف دو ہی ہوسکتے ہیں۔ ایک تقریری دوسرا تحریری۔ سوامی دیانند کی طرف اگر دھیان ڈالیں تو وہاں بھی یہی پتہ ہوتا ہے کہ اس ستیہ ویدک دھرم روپی درخت کو … کلہاڑے سے اُپدیش اور تحریر دوارہ … لیکن جہاں تقریر ایک دم میں سیکڑوں … آدمیوں کو قابو میں لا سکتی ہے۔ وہاں … پائدار اثر موجود نہیں جو قدرت نے تحریر … ہے تحریر کا جو کام ہے وہ ہرگز تقریر سے نہیں … اور اگر تحریر تقریر سے زیادہ ضروری نہیں تو … بھی نہیں یہی وجہ ہے کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی نے آخری لمحوں میں یہہ بھی وصیت کی … آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے … آریہ پرتی ندھی سبھا نے جہاں تک اوس … ہوسکا دونوں ذرائع کو استعمال میں لانے … کیا ہے میں اسوقت اس امر پر بحث نہیں کرتا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اس کام کے متعلق … فرائض کو پورا کر رہی ہے یا نہیں لیکن … نہیں کہ اُسنے کیا پایا تقریر اور کیا بجا … اُس سے میں پڑا ویدک دھرم کے پرچار … کوشش کی ہے کوئی اس بات سے انکار … ہوسکتا کہ سبھا نے تحریر کی طرف وہ توجہ … نہیں کی جو درکار تھی لیکن میرا خیال ہے … سبھا کا اتنا قصور نہیں جتنا دھن اور آدمیوں کے ابھاؤ کا۔ آریہ پرش جانتے ہیں کہ سبھا … زیر اہتمام ایک انگریزی اخبار بنام آریہ … سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے جو کام اس … پنجاب میں خصوصاً اور انیہ دیشوں میں … کے سدھ چار نت پھیلانے کے متعلق کیا ہے … اظہر من الشمس ہے یہی پرچہ ہے جسنے تحریر … آریہ سماج کا سندیسہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں … جوان آدمیوں تک پہنچایا ہے بلکہ … آریہ پرتی ندھی سبھا کے ڈریکٹ ڈیپارٹمنٹ …

اگر کوئی ہے تو صرف آریہ پتر کا ہی ہے انگریزی بھاگ اگر کوئی ہے تو صرف آریہ پتر کا ہی ہے لیکن افسوس سے دیکھا جا رہا ہے کہ جہاں آریہ پتر کا اپنے کام میں اسی رفتار سے جا رہا ہے وہاں آریہ پرشوں نے وہ توجہ اسکی طرف سے ہٹالی ہے جو پہلے تھی۔ آریہ پرشو کیا افسوس کا مقام نہیں کہ ایک ہی انگریزی پرچہ اور اسمیں بھی گھاٹا۔ بعض بھولے بھالی سمجھے بیٹھے ہیں کہ آریہ پتر کا میں جو نقصان ہوتا ہے وہ وید پرچار فنڈ سے پورا نہیں نکلتا لیکن ان بھائیوں کو جتا دوں کہ جتنا نقصان آریہ پتر کا میں ہوتا ہے وہ وید پرچار فنڈ سے پورا کیا جاتا ہے گویا جتنے خریدار آپ آریہ پتر کا کے پیدا کرینگے اتنا آپ وید پرچار فنڈ میں مدد دینگے۔ مینے بہت سے ایسے بھائی دیکھے ہیں جو وید پرچار فنڈ کے لیے دھن اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں لیکن ایسے بہت کم دیکھے جو آریہ پتر کا کے خریدار بڑھانے کا یتن کر رہے ہوں خیر یہ معاملہ تو رہا روپیہ کا لیکن آریہ پرش ایسی مدد بھی نہیں کرتے جنمیں انکا بہت کچھ خرچ نہیں ہوتا اور وہ یہہ کہ سماجوں کے سیکرٹری اپنی ہفتہ وار کارروائی لکھکر بھیجنے تک کے روادار نہیں پنجاب میں کم از کم ۱۵۰ سماجیں ہونگی اور انہیں سے بہت سے ارشی پر لوگ گمس کے دن جلسہ کئے ہونگے کیونکہ ہم تو یہہ باور کرنے سے رہا کہ آریہ پرش ایسے کرتگھن ہو گئے ہیں کہ وہ خاص اس دن بھی جلسہ کرنے سے رہتے لیکن آپکو سنکر تعجب ہوگا کہ آریہ پتر کا کے دفتر میں نو یا دس سماجوں نے کارروائی لکھکر بھیجی ہے اور پھر اس جلسے کے متعلق جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ سو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر آریہ پتر کا کی طرف اسیطرح بے توجہی رہی تو کام مشکل سے چل سکیگا۔

علاوہ بریں آریہ پتر کا میں انتظام کیا گیا ہے کہ چار پانچ صفحے عام خبروں کے لیے مخصوص کر دیئے جاویں تا کہ ان آریہ پرشوں کو جو دھن کے ابھاؤ یا کسی اور وجہ سے دوسری اخبارات نہیں پڑھ سکتے آریہ پتر کا میں سے ہی وہ خبریں مل جایا کریں۔ لیکن چونکہ آریہ پتر کا کے خاص نامہ نگار کم ہیں اسلیئے اکثر ایسی خبریں دوسری اخبارات سے نقل کرنی پڑتی ہیں جنکے متعلق اکثر شکایت کی جاتی ہے کہ باسی خبریں درج کیجاتی ہیں حالانکہ کوشش کی جاتی ہے کہ تازہ خبریں چھاپ دی جایا کریں میرے خیال میں اس تکلیف کا حل صرف یہی ہے کہ آریہ پرش علاوہ سماجک خبروں کے دوسری عام خبریں بھی ارسال کر دیا کریں۔ اگر کسی سماج کے سیکرٹری کو فرصت نہ ہو تو کوئی اور مہاشہ اس مہان کام کو اپنے سر پر لیویں اور اپنے سماج اور شہر کی خبریں بھیجدیا کریں کیونکہ ایڈیٹر اور تو سب کچھہ کر سکتا ہے لیکن خبریں نہیں گھڑ سکتا مہاشیوں کی آسانی کے لیے میں اس کام کو اپنے سر لیویں میں عرض کر دوں کہ یہہ ضروری نہیں کہ وہ انگریزی میں ہی کارروائی لکھکر بھیجیں بلکہ وہ ان کو اردو یا ہندی دونوں میں سے کسی زبان میں لکھکر بھیج سکتے ہیں میں خود انکا ترجمہ کرکے چھاپ دیا کرونگا۔

آریہ پرشو۔ آریہ پتر کا کو سماجک دنیا میں ایک ہی انگریزی ارگن ہونے کا فخر حاصل ہے کیا آپ سہا یتا نہیں کریں گے کہ اسکا یہہ فخر قایم رہے لیکن آپ سوچیں یہہ سماجک کسطرح ہو سکتا ہے اگر اسمیں سماجک خبریں ہی نہ ہوں۔ آپ آریہ پتر کا کی مدد کریں آریہ پتر کا آپکی سیوا کریگا۔ مینے یہہ چند سطور ان بھائیوں کے لیے تحریر کرنیکی جرأت کی ہے جو آریہ پتر کا نہیں پڑھتے تا کہ وہ نہ سمجھتے رہیں کہ وہ آریہ پتر کا کی کچھ مدد نہیں کر سکتے بلکہ اس نویدن کو پڑھکر آریہ پتر کا کے لیے خریدار پیدا کرنے اور اسکو خبریں بھیجنے کا یتن کریں

داس

ایڈیٹر آریہ پتر کا لاہور

آریہ سماج اور اُپدیشک

سلسلہ کیلئے دیکھو اشاعت ۱۰ اکتوبر سنہ ۵۵

سوامی دیانند کا منشا کیا تھا

جہانتک ہمنے سوامی دیانند کے جیون چرتر اور انکے رچنت پستکوں کو مطالعہ کیا ہے اور انکا عملی جیون چرتر سنا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوامی دیانند جی کا منشا اور مقصد ہرگز یہہ نہیں تھا کہ آریہ سماجوں کی تعداد و بڑھائی جائے یا یہہ کہ آریہ سماجوں کے ممبر بڑھائے جاویں یا یہہ کہ سالانہ جلسوں پر ایک دو ماہ پہلے سماجک پرش در بدر بھکشا کرنے کے لیے مارے مارے پھریں اور ان شخصوں کی مدح سرائی اور بادفروشوں کی طرح تملق و خوشامد کریں جو اخلاقی عمل میں اسفل السافلین تک پہونچے ہیں جو دھارمک خیالات سے پرلے درجہ کے خسیس اور پست خیالات ہیں لیکن دنیوی جاہ و جلال کے لحاظ سے باثروت و ذی عزت ہیں۔ اس بارہ میں ہم مفصل آگے لکھینگے اسوقت یہہ بتلانا ضروری ہے کہ آریہ سماج قائم کرنے سے سوامی دیانند کا منشا کیا تھا۔

سوامی دیانند نے پورن برہمچاری اکھنڈ برہمچاری کا نمونہ دکھا کر پورن تپسوی اور یوگی کا فوٹو دکھلا کر اپنے عملی جیون سے بتلایا کہ کسی سماج کی سوسائٹی کا وجود اور سبھا کی تقویت اسکے اصولوں پر ہی نہیں ہے اگرچہ اصول سوسائٹی کے بنیادی پتھر ہوا کرتے ہیں لیکن محض اصولوں پر ہی سبھا یا سوسائٹی کا ارتقا اور عروج مبنی نہیں رہتا جبتک کہ ان اصولوں کے بنیادی پتھر پر اسکے رکن (ممبران) عملی زندگی اور شدہ جیون کی عمارت تعمیر کرنے والے نہ پیدا ہوں۔

اصول کیا ہیں دراصل جڑہ ہیں۔ اصولوں میں

کوئی جان نہیں۔ ہمارے سدہانت کیا ہیں دراصل وہ گلاب کے پھول یا دیگر خوشبودار تخموں کے بیج کے دانے ہیں جنہیں دراصل سونگنے سے بو نہیں آتی لیکن اگر دھرتی اور پانی سے انکا سنجوگ کیا جاوے تو عمدہ چمک دمک اور رنگت والے مہکتے ہوئے لہلہاتے ہوئے دلکش اور آنکھوں کو لبھانے والے پودے بنجاتے ہیں۔ یہی حالت اصولوں کی ہے اصولوں (سدہانت) مثل بیج کے ناچیز اور حقیر ریزے ہیں لیکن اگر انکو ہم لوگ عملی جیون کے پانی سے آتمک روپی پرتھوی میں سینچا کریں تو یہی دلکش پھولوں کیطرح خوشبودار نبکر نظارہ دیکھنے والوں کے لئے ایک عمدہ باغِ ارم کا نمونہ دکھلا سکتے ہیں۔ پس گویا کہ مختصر الفاظ میں کسی سوسائٹی یا سبھا کو تر و تازہ کرنے کے لئے اُسکی ترقی اور پشٹی کے لئے خالی دلاویز اصول ہی مکتفی نہیں ہیں جبتک کہ اُن سدہانتوں کو عملی جامہ پہنانے والے پرش نکل کر پبلک پر یہہ ثابت نہ کریں کہ اُن اصولوں ہی سے منش اپنے جیون کو اعلیٰ نبا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے سدہانت تو پہلے سے یعنے سوامی دیانندجی مہاراج کے جنم لینے سے پہلے موجود تھے بکھری ہوئی شکل میں پرانوں میں بھی بجا پائے جاتے ہیں جیسے کوئی آدمی گلشن میں موتی بکھیر دے لیکن سوامی دیانندجی مہاراج نے اگر کوئی اعلیٰ کام کیا تو یہہ کہ اُس نے سدہانتوں کو عملی جامہ پہنایا اور اپنے جیون پر گھٹا کر ثابت کر دکھلایا کہ اگر اِن سدہانتوں پر منش عمل کرے تو شاریرک آتمک اور ساماجک سکھہ حاصل کرتا ہے اور حاصل کر سکتا ہے۔

ایسا ہی پنڈت گرودت جی مہاراج سے ایک بہدر پرش نے ایک دفعہ استدعا کی کہ مہاراج آپ سوامی جی مہاراج کا جیون چرتر لکھنے کے لئے یہہ ہیں کیوں نہ آپ اس کام کو سنبھالیں۔ بعد تامل کے آپنے جواب دیا کہ میں سوامی جیو کے جیون چرتر کو لکھنے کا یتن کر رہا ہوں تب سوال کنندہ نے خوش ہو کر دریافت کیا کہ مہاراج آپنے کتنا مصالحہ جمع کیا ہے اور کسطرح لکھنا شروع کیا ہے اور کتنا لکھہ چکے ہیں۔ تو آپنے جواب دیا کہ میں مہارشی دیانند کے جیون چرتر کو کاغذوں پر پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے جیون میں اُنکے جیون چرتر کو لکھہ رہا ہوں۔ ناظرین کیا یہہ معنی خیز الفاظ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دلمیں منقوش کالجہ نہیں کرنے چاہیئے۔ ہم میں سے کتنے پرش ہیں جنہوں نے سوامی دیانندجی مہاراج کے جیون چرتر کو اپنے جیون میں لکھنے کا یتن کیا ہے یا یہہ کہ آسکے جیون پر وچار کیا ہے۔ سوامی جی کے مباحثے اور شاستر ارتھہ اور تکالیف کا پڑھنا سننا تو معمولی بات ہے لیکن اُنکے جیون کی تعلید کرنا ایک آدہم اور انسب کام ہے۔

پیارے ناظرین۔ میرے مضمون کے توسن کی لگام دوسری طرف چلی گئی تہی آمدبرسرِ مطلب۔ حیانکہ سوامی دیانندجی مہاراج نے ایشوری گیان کے کونش (خزانہ) کو گیان روپی لعل۔ جواہر اور موتیوں سے بھرپور تہا لیکن مدت تک اندہکار روپی مٹی کے لگنے سے لعل جواہر موتی بہی مٹی کی شکل میں نظر آتے تہے۔ اور اُنکی چمک دمک و خوبی کو محسوس کرنے والے انسان نظر نہیں آتے تھے جیسے کہ پہاڑوں میں جو سونے چاندی دہات کی کانیں ہوتی ہیں اُنکو معمولی عقل کے آدمی مثل پتھر ہی سمجھتے ہیں مگر تجربہ کار ماہر لوگ فوراً شناخت کر لیتے ہیں۔ ویسے ہی سوامی دیانندجی مہاراج نے ویدروپی خزانہ کے اوپر سے اندہکار روپی مٹی کو الگ کیا اور دہم ارگیوں۔ یورپ کے سنسکرت دان گولڈ سٹکر۔ میکس مولر۔ بنفی۔ ہاگ وغیرہ جیسے نامور کے محققوں نے جو ویدروپی امرت کو گندگی کے نام سے تعبیر کر رکھا ہے اس تمام آلودگی ہٹا کر دیانند نے ویدروپی کوہ نور لعل گران بہا کو سب منشوں کے آگے مجلیٰ و منور کر کے رکھدیا تا کہ لوگ اُسکی چمک دمک دیکھکر فخر کر سکیں کہ ہمارے کیسا دُرنایاب ہے۔ ساتھہ ہی سوامی دیانندجی مہاراج نے جابجا یہی اپدیش کیا کہ جبتک منش وید پر عمل کر کے اپنے مہتو کو اپنی آتما کے اندر انوبھو نہیں کر سکتا اور ایشوری احکام سے جبتک مستفیض ہو کر آنند نہیں حاصل کر سکتا اُسکے لئے آریہ سماج میں داخل ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ مضمون زیرِ بحث بہت طوالت پکڑ لے گا اگر ہم سوامی جی کے جیون چرتر اور رچت گرنتھوں سے اقتباس پیش کریں کہ سوامی جی کا منشا دراصل آریہ سماج بنانے کا یہہ تھا کہ منش اپنی جیون کو اعلیٰ نبا کر راحت اور سچا آنند حاصل کریں جن صاحبان کو سوامی جی کے رچت پُستکوں سے مس ہے اُنسے یہہ امر مخفی نہیں کہ سوامی جی کا منشا دراصل منش ماتر کے سدہار کا تہا سوامی جی کا منشا خالی فارم پر کر کے اسپر دستخط کر کے ایک سوسائٹی میں بیٹھکر واہ واہ کی تالیاں بجانے یا بجوانے کا ہرگز نہ تہا۔ بلکہ اُنکا دلی منشا یہی تہا کہ کسی طرح منش ماتر رودیا اور اندہکار اور ادہرم کے دُکہہ ساگر سے نکل کر ایشوری راج میں سکھہ اور آنند کے حاصل کرنے والے ہوں۔ سوامی جی نے جب منشی اندرمن جیسے فاضل میں عملی زندگی میں مینونتا (کمی) دیکھی تو اسکو آریہ سماج سے الگ کرنے میں رضامندی اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ پس آخری جملہ یہہ کہ رشی دیانند کا اصل منشا یہہ تہا کہ آریہ سماج ایک ایسی سبھا کا نام ہو جو نہ صرف ویدوں کے احکام کا جا بجا خالی پرچار کرے بلکہ ویدوں کے احکام پر عامل انسان پیدا کر سکے تا کہ اُس سنسار میں جسکو لوگوں نے دُکہہ ساگر نبار کہا ہے جسکو عام منشوں نے

...کے نام سے تعبیر کر رکھا ہے اور ایک پنجابی مقولہ بنا رکھا ہے "دونا نک دکھیا سب سنسار"۔ سچا آنند پھیلایا جاوے اور لوگوں پر ظاہر کیا جاوے کہ پرماتما نے یہ جگت اور اس کے متعلقین ہمارے کلیش یا دکھ کے لئے نہیں بنائے بلکہ یہ جگت اور اسکی ہر ایک شے ہمارے سکھ اور انند کے لئے ہیں اور اسکی پیدا ہر انسان کے آتمک اور شاریرک سکھ اور اپکار کے لئے بنائی گئی ہے اور ہر ایک شخص کا فرض بلکہ طبعی خاصہ ہے کہ سچے آنند کو گرہن کرے اور یہی انسان کا دھرم ہے چنانچہ مہارشی کناد نے دھرم کی یہی تعریف کی ہے کہ جس سے سنسارک اور پرمارتھک آنند ملے وہی دھرم ہے"۔

سوامی دیانند کا جیون سنسار میں اسلیے ضروری تھا کہ اُسنے درشایا کہ وید کے متھو کو اپنے جیون میں گرہن کرنے سے سچا آنند مل سکتا ہے۔ باقی آئندہ۔

آریوں کا داس جیمنی ...

حالات شاستر ارتھ آریہ سماج مردان و سناتن دھرم سبھا

نئے کروپا تر دربارہ شاستر ارتھ آریہ سماج مردان و دھرم سبھا مردان پہنچا۔ اُس میں لکھا ہے۔ کہ شاستر ارتھ کی بنا اس طرح پر شروع ہوئی۔ کہ پنڈت بشیشر ناتھ شاستری جو تحریک دھرم سبھا مردان تشریف لائے۔ اور بعد لیکچر ختم کرنیکے تمام حاضرین کے سامنے للکار کر کہا کہ جس کسی کو سناتن دھرم سبھا کے اصولوں پر شک ہو۔ وہ اپنا شک رفع کر سکتا ہے۔ اور آریہ بھائی بھی اسی طرح۔ گویا کہ آریہ بھائیوں کو خاص طور پر چیلنج دیا گیا۔ اسلیے میں نے حاضرین کے سامنے کہا کہ چونکہ سبھا کی طرف سے باقاعدہ نوٹس نہیں

دیا گیا اس واسطے للکارنا لوگوں کو آریہ سماج کی طرف سے بدظن کرتا ہے اگر آپ کی شاستر ارتھ کی منشاء ہو تو باقاعدہ شاستر ارتھ کیا جاویگا۔ جسکو انہوں نے منظور کیا اور تقریباً ۳ یوم تک شرطوں اور جگہہ کی بابت فیصلہ ہوتا رہا۔ آخر یہاں تک کہ ہم نے انکی تمام شرطوں کو منظور کیا۔ اس خیال سے کہ سچ اور جھوٹھ کا فیصلہ ہو جاوے۔ آخر تاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۲ء شاستر ارتھ کی قرار پائی۔ شاستر ارتھ مورتی پوجا کے وشے پر ہونا تھا۔ اور شرط یہ تھی۔ کہ دھرم سبھا سنگھتا بھاگ سے ثابت کرے۔ کہ مورتی پوجا جایز ہے۔ اور جسکے ترجمہ کیلئے نگھنٹو۔ نرکت استعمال میں لانا ہوگا۔ اور آریہ سماج یہہ ثابت کریگی کہ مورتی پوجا سنگھتا بھاگ اور سناتن دھرم سبھا کے اُن تمام گرنتھوں سے جنکو کہ وہ مستند مانتی ہے ناجایز ثابت کریگی اس شاستر ارتھ کے میر مجلس بخشی تیرتھ رام صاحب رسالدار تھی ٹیڈز کیولری مقرر کیئے گئے چونکہ پہلے سوال دھرم سبھا کی طرف سے تھا۔ اس واسطے دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت بشیشر ناتھ شاستری اُٹھے اور وید کا منتر پڑھا اور اُس کے معنے کر کے یہہ ظاہر کیا کہ ویدمیں مورتی جایز ہے۔ اور مختلف کتابوں سے جنکو شاستر ارتھ سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اور جسکی بابت یہہ طے ہو چکا تھا کہ کوئی حوالہ دیگر کتب سے سوائے مذکورہ بالا کتب کے نہیں مانا جاویگا اور جسکو انہوں نے منظور و قبول بخوشی خود کر لیا تھا۔ ثابت کرتے رہے۔ اس کے بعد آریہ سماج کی طرف سے پنڈت میلا رام جی شاستری اُٹھے۔ اور ان کے ہر ایک سوال کا ایک نہایت فصیح اور پُراثر جواب دیا۔ اور پوری طرح کھنڈن کیا اور صاف طور پر ثابت کر دیا۔ کہ ویدوں میں مورتی پوجا بالکل نہیں ہے۔ چنانچہ اُن کے اسی جواب میں حاضرین جلسہ کو بخوبی اطمینان واثق ہو گیا۔ کہ وید میں مورتی پوجا ہرگز نہیں ہے۔ چونکہ سناتن دھرم سبھا کو بڑی سخت ذلت اُٹھانی پڑی تھی۔

اس واسطے اُنہوں نے پشاور میں تار دی اور پھر خاص طور پر آدمی بھیجا۔ اور پشاور سے سکرٹری دھرم سبھا اور بہت سے آدمی جو ظاہر طور ہی لڑنے مارنے کو آمادہ تھے۔ آموجود ہوئے۔ اور سچ پچ وہ انکی کارروائی ہونیکو طیار ہی تھی۔ مگر ہم اس موقع پر میر مجلس صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس موقع پر زیادہ خلل اس انتظام میں نہ آنے دیا۔ لیکن جب یہہ خیال انکے دلوں میں گھر کر گیا تھا۔ کہ سچ سچ ہی ہے اور جھوٹھ جھوٹھ ہی ہے اور اسمیں قلعی ہماری صاف طور پر کھل جا رہی ہے یہہ مصمم ارادہ کر لیا کہ جب ہمارا پنڈت اپنی تقریر ختم کریگا۔ تو سب اُٹھہ کھڑے ہونگے۔ اور کہدینگے کہ سناتن دھرم کی جے" اور واقعی اُنہوں نے حسب قاعدہ خود ایسا ہی کیا اور ہمارے پنڈت جی کو اُس وقت کھنڈن کا موقعہ نہ دیا گیا۔ اس وقت ہم کو یہہ امر جتلانا بھی ضروری ہے کہ آریہ سماج کے ایک ممبر نے جو دھرم سبھا کے ایک لیڈر نے جو مردان کے ورنیکلر افس میں ملازم ہیں۔ صاف طور اعلانیہ بیان کیا۔ کہ اگر ہم "اس طرح نہ جیت سکے تو دوسری طرح جیت لینگے" ناظرین اس فقرہ سے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ کہ ابھی شاستر ارتھ کی تاریخ اور جگہہ کا بھی فیصلہ نہیں ہوا تھا اور انکی یہہ پیشگوئی تھی۔ جب دوسرے دن شاستر ارتھ ہوا۔ تو پنڈت بشیشر ناتھ نے مختلف کتب سے جسکی بابت پہلے ہم جتلا چکے ہیں کہ وہ ماننے کے لایق نہیں ہونگے۔ اور جسکی تصدیق کے لئے ہمارے پاس دفتر میں تحریر موجود ہے۔ اور جسکو انہوں نے بخوشی خود منظور و قبول کیا تھا۔ کہ سوائے وید کے ہماری طرف سے مورتی پوجا کے وشے پر کوئی پرمان نہیں دیا جاویگا مگر پرمان کہاں سے دیتے کہ جبکہ خود وید بھی وہ ساتھ نہیں لائے تھے۔، نیز دربار صاحب سے مورتی پوجا

ثابت کرنا چاہا۔ کہ مورتی پوجا دربار صاحب میں بھی جائز ہے لیکن نتیجہ برعکس اس کے پڑا۔ بلکہ تمام سکھ صاحبان بھی ناراض ہونے لگے۔ جب انہوں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ تو جس طرح کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ہی تعبیر مہلت دیکر ہمارے پنڈت جی کو جس کے وہ مستحق تھے۔ حسب دستور خود عمل کیا گیا بخشی صاحب نیز دیگر انصاف پسند اصحاب اس ناجائز حرکت کو دیکھکر حیران ہوئے۔ اور خاصکر بخشی وتہبہ بحیثیت میر مجلس سخت ناراض ہوئے۔ اور دہرم سبھائیوں کو بہت کچھ کہا۔ لیکن وہ کب سننے والے تھے جبکہ وہ خود کاٹھ کے گھوڑے پر سوار تھے۔ اگر جواب سنتے تو بہت لوگوں کو اپنا دشمن بنا لیتے۔ دوسرے دن بخشی صاحب کو دفتر آریہ سماج سے چٹھی لکھی گئی۔ کہ بقایا شاستراتھ ختم ہوکر اس کا فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ جس کا جواب صاف طور عیاں ہو گیا۔ کہ دہرم سبھائی مباحثہ ہرگز نہیں کرتے۔ چنانچہ ہماری چٹھی کا جواب جو کچھ بخشی صاحب نے دیا۔ بجنسہ درج کیا جاتا ہے

نقل چٹھی آریہ سماج

از دفتر آریہ سماج ۱۹۰۲/۹/۷ مردان

شریمان مہاشے بخشی صاحب بخشی تیرتھ رام جی نمستے۔ آج صبح جناب کی خدمت میں عرض کی گئی تھی کہ آپ سناتن دہرم سبھا کے سیکرٹری صاحب سے دریافت فرماویں کہ جب بقایا آج وہ شاستراتھ کرنے چاہتے یا نہیں اسلئے بذریعہ عریضہ ہذا گذارش ہے۔ کہ سناتن دہرم سبھا آج شاستراتھ کریگی یا نہیں جواب سے سرفراز فرماویں۔

آپکا تابعدار

تارا سنگھ سکرٹری آریہ سماج مردان

نقل جواب بخشی تیرتھ رام صاحب میر مجلس شاستراتھ

جناب من۔ نمستے اس وقت تک دہرم سبھا والوں نے کوئی خبر نہیں دی اسواسطے یقین ہوتا ہے کہ آج نہیں ہو سکے دستخط بخشی تیرتھ رام۔

نوٹ

تمام خط وکتابت دفتر آریہ سماج میں موجود ہے۔ نیز واضح رہے۔ کہ ۶ و ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو شاستراتھ ہونا قرار پایا تھا یعنی ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو شاستراتھ بجانب آریہ سماج ختم ہوگا یعنی آخیر جواب آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ مندرجہ بالا چٹھی میر مجلس صاحب سے صاف عیاں ہے۔ کہ سناتن دہرم سبھا ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو شاستراتھ کیلئے نہ آ سکی۔ اور نہ آج تک شاستراتھ کے واسطے طیار ہوئی۔

راقم

تارا سنگھ سکرٹری

آریہ سماج مردان

17-11-02

پرنامیوں سے ایک نویدن

ہر ایک دی گن آپکو وہ سمے یاد ہوگا کہ جب میں نے چند حالات متعلقہ پرنامی مت بذریعہ اخبار ہذا شایع کرائے تھے بلکہ ایک ٹریکٹ موسومہ گیت لیلا بھی چھپوایا تھا جس میں پرنامی مت کا سارا نچوڑ درج ہے پرنتو پرنامی مت کے گرو و مہنت و پیرو کاران صاحبان کیطرف سے آجتک کوئی جواب نہ بن آیا مگر آج میرے پاس اپنے ایک عزیز مہتہ جسنداس جی کا جو کہ پرنامی مت کے بڑے تام پیرو ہیں ایک پتر بدین مضمون پہونچا ہے کہ آپ اپنے سوالات و ٹریکٹ وغیرہ کو تیار رکھیں کیونکہ آپکو اور آپکے معاونوں کو جواب دینے کیلئے پرنامی لوگ دراصل پنہ و اتنہ علاقہ نیدصیلکھنڈ کے مہنت و پنڈت صاحبان آرہے ہیں ایسا نہ ہو کہ وقت پر آپ پہلو تہی کرکے باعث شرم کا ہوگا۔ صرف پتر ہی نہیں بلکہ کئی ایک زبانی سندیسے بھی چند دیگر سجنوں کے پہنچے ہیں۔ سو میں سچے دل سے پرنامی بہائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں جو کہ پانچ سال کے بعد خرگوش کیطرح خواب غفلت سے جاگ اٹھے ہیں اول تو پرنامیوں کو اس مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کا دھنیواد کرنا چاہیے جن کے ست اپدیشوں نے صدیوں کے سوئے ہوؤں کے کانوں تک ویدک دھرم کا آوازہ پہونچا یا پشچات میں پرنامی بہائیوں کی سیوا میں دھنیواد کے پورک پرارتہنا کرتا ہوں کہ آریہ سماج ست رست کے نرنے کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے جیسا کہ آریہ سماج کا نیم نمبر ۴ بتلا رہا ہے کہ ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروداؔ اودیت رہنا چاہیے اس میں ذرا بھی سندیہ نہیں کہ پنجاب دیش کے اندر کوئی پرنامی گورو یا پیرو کار میرے سوالوں کا جواب آجتک نہیں دے سکا اور نہ آئندہ امید ہے جس سے پبلک کو عموماً اور پرنامیوں کو خصوصاً نشچے ہو گیا ہوگا کہ پرنامی گورووں کے اندر کسقدر ودیا کا بل بھرا ہوا ہے اور کہانتک وے اپنے دہرم کے اصولوں سے واقف ہیں چونکہ پرنامی مت کی بنیاد ریت کے ٹیلے پر ہے اسلئے میں دعوی سے جملہ پرنامی صاحبان کو از سر نو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر اون میں ذرا بھی سچائی کا مادہ موجود ہے تو پہلے میرے جملہ سوالات و ٹریکٹ وگیت لیلا کا جو کہ شایع ہو چکا ہے جواب دیں پھر آریہ سماج کیساتھ شاستراتھ کا نام لیں کیونکہ جب مجھ جیسے ہندی ہین کے جو کہ سنسکرت کا ایک کالا اکھشر بھی نہیں جانتا سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے تو پھر آریہ سماج کے یوگیہ ودوانوں اور پنڈتوں کیساتھ کیسطرح شاستراتھ کر سکتے ہیں اول تو پرنامیوں کے مہنت و پنڈت صاحبان

…بلکہ میرے سوالوں کا جواب دے سکتے
…پنجاب میں تشریف لائیں اور جلو پوری
…زمین مبارک ہے کیونکہ ایک چھتہ
…یہی سنا جاتا ہے کہ کیا یہ نواسی
…نے مہنت صاحب کو شاستراتھ
…کی خاطر بہت سادھن اکٹھے
…معلوم نہیں ہوتا کہ یہ نامی صاحبان
…وائی در پردہ کیوں کر رہے ہیں شاید
…ہو کہ اگر مہنت صاحب وغیرہ تشریف
…پبلک میں شرم ندا ٹھانی پڑے
…خیال میں ان نامیوں کو یہ کارروائی
…پر کرنی چاہئے کیونکہ سارے سناتن
…سے بڑھکر اور کوئی وستو نہیں۔
…شانتی شانتی شانتی۔ ویدک دھرم کا
…بھنڈارام آریہ لائل پور۔

…دربار کے متعلق

…پاس بہت سے خطوط اس مضمون
…ہیں کہ آیا انکو دربار کے موقعہ پر آرین
…رہائش کی جگہ مل سکے گی یا نہیں میں
…صاحبان کی اطلاع کیلئے نویدن کرتا
…کہ وہ اسکی بابت لالہ مہترا داس جی پوری
…سے خط وکتابت کریں کیونکہ
…متعلق ٹھیک ٹھیک جواب دے سکتے ہیں
(۲) میرے ایک متر لالہ منی لال
…اپدیشک منڈل پنڈت بشن لال آریہ
…بھی رہائش اور کھان پان
…انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ جو آریہ بھائی دہلی
…دربار میں تشریف لانا چاہتے ہیں۔
…ان سے اس پتہ پر خط وکتابت
…۔ دہلی محلہ بلی ماران۔ ۱۴۹۵ ودی

شیر افگن خاں۔ لالہ منی لال جی صاحب منیجر
پرچارک منڈل پنڈت بشن لال آریہ۔
نوٹ۔ اپدیشکوں۔ پرچارکوں سنیاسی
مہاتماؤں۔ اور بھجن منڈلیوں کو ترجیح
دیجاوے گی۔

آریہ دھرم کا سیوک
بھاگیرت لال سیکرٹری آریہ سماج دہلی

آریہ سماجک خبریں

چودھری نورنگ سنگھ اور لالہ کرپا رام ٹھوا نیا
بارے مبلغ عہ روپیہ گروکل میں گائے
بھیجنے کے لئے جمع کرکے منتری آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے پاس بھیجا ہے۔
مہاشے نہال سنگھ منتری آریہ سماج موضع علم
ضلع مظفرنگر ایک ادھیاپک کے لیے بمشاہرہ
عہ روپیہ نوٹس دیتے ہیں۔
بابو پورن چند رشتہ دار پنڈت گوبرل صاحب
سپرڈائینر رکا لڑکا کا دیہانت ہو گیا انتیشٹی
سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔
ہردوئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ اکتوبر
کو ہوا تھا۔ حالات سالانہ جلسہ بوجہ عدم
گنجائش اب تک درج نہ ہو سکے۔ باہر سے ایک
سو بھائی تشریف لائے تھے۔ حاضری ۵۰۰
کی ہوتی رہی ویاکھیان وغیرہ خوب ہوئے۔
چالیس روپیہ وید پرچار اور جاپان پرچار
فنڈوں کے لئے جمع ہوا۔ انترنگ سبھا اور
ادھکاریان کا نیا انتخاب بھی ہو گیا مفصل
درج ہونیکا اب فائدہ نہیں اسلئے اختصار کے
لئے منتری مہاشے سے معافی مانگی جاتی ہے۔
آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۱۰ اور
۱۱ نومبر کو ہوا۔ پنڈت پورنانند مہاشے
بھوج راج اور سادھو گوبند پال آریہ پرتی ندھی
سبھا کیطرف سے شامل ہوئے ویاکھیانوں میں خوب
آنند رہا۔ دھرم چرچا میں سادھو گوبند پال جی کے
جواب خصوصاً تسلی بخش تھے۔ مندر فنڈ اور
وید پرچار فنڈ وغیرہ کیلئے ۱۰۵ روپیہ چندہ ہوا۔
آریہ سماج مالیر کوٹلہ کے جلسہ پر جو آریہ بھائیوں
کی کانفرنس ہوئی اسمیں شدھی کے معاملہ کے علاوہ
عورتوں کا بیوہ پن دور کرنے کا ریزولیوشن
پاس ہوا اور اکشت یونی کے ودھوا وواہ کے علاوہ
کشت یونی کا وواہ گون پکش میں جائز قرار دیا گیا
پنڈت پورنانند جی نے آریوں میں ایسی ودوا
ہونے ہونے پر زور دیا۔ وہ بھی ریزولیوشن سرب سمتی
سے پاس ہوا۔ اور ساتھ ہی تجویز ہوا کہ ان ریزولیوشنوں
کو اخباروں میں شائع کیا جاوے۔ میری رائے میں اگر کوئی ایسے
آریہ سماجی موجود ہیں جو کشت یونی ودھوا استری اور
کشت ویریہ رنڈوے پرش کا وواہ ویدوں میں
جائز سمجھتے ہیں تو انکو چاہئے کہ بجائے گاؤں گاؤں کے آریہ سماجوں
کے سالانہ جلسوں پر ریزولیوشن پاس کرانیکے شرومنی
آریہ پرتی ندھی سبھا کے روبرو اس سوال کو پیش کریں
دوسرے … یہ ہے کہ آریہ بھائیوں نے حسب دستور
سوامی … میں خوب پرچار کیا جس کا مفصل حال لالہ
کرپا رام جی نے … تھا عدم گنجائش کے باعث
معافی مانگنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔
آریہ سماج سرائے ترین ضلع مرادآباد کا سالانہ جلسہ
۳۔۴ اور ۵ نومبر کو ہوا۔ سوامی شانتی سوروپ
اور پنڈت نند کشور دیو شرما کے ویاکھیان ہوئے حاضری
تقریباً پانچ سو آدمیوں کی رہتی تھی۔ وید پرچار کیلئے
للعہ چندہ ہوا۔
پنڈت لعل چند جی پردھان آریہ سماج علی پور ضلع
مظفرگڈھ (پنجاب) درخواست کرتے ہیں کہ پنڈت
ہیم سین زنادہ نواسی کی تحریروں کا جواب شافی
ضرور دیا جاوے کیونکہ انہوں نے آجکل لوگوں کو
گمراہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اُردو	١٠/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے اُردو	٥/
سنسکرت زبان کی عظمت ... "	٢/
سیواجی اور روشن آرا و دختر اور نگ زیب کی شادی "	۴/
معدن التہذیب	۴/
مہاراجہ چندرگپت سکندر اعظم کی پوتی کی شادی "	١/
حیرت انگیز واقعات ...... "	١/
سندھیا منظوم ...... "	١/
بھارت کی شجاع اور عالم بیٹیوں کے کارنامے حصہ اول	١/
" حصہ دوم راجپوتنی کی شادی ...... "	١/
" حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ ...... "	١/
" حصہ چہارم ...... "	١/
" حصہ پنجم ...... "	١/
" حصہ ششم و ہفتم ...... "	٣/
" حصہ ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع	
ثبوت تثلیث وید ...... اردو	۴/
تصدیق صداقت دھرم آریہ ...... "	٣/
شو رگ میں سبجکٹ کمیٹی ...... "	١/
جھگڑا دھرم پرچارک پر بہلا لائیبل کیس اردو	٤/
" ...... ہندی	
ویدانت و سوانت لوزان ... اردو	٣/
اپدیش منجری ...... "	٥/
تماکو ...... "	١/
سائنکھیہ کارکا ...... "	٤/
یوگ فلاسفی ...... "	١/

آریہ درشن و یونانی فلاسفی مہربانو نوشیروان عادل کی پوتی و مہارانا گوہ کا ملاپ ۔ افشائے راز شاگرد ... شو دھرم و شنو دھرم ۔ نقرۂ الہی ہنود و اہل اسلام ... فی ...

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لودہانہ کا تہمد و کپڑا، لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔

لا دھوری مل بی اے منیجر ہینو فیکچرنگ کمپنی لودہانہ

وگیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی گیانانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدہی لکھی گئی ہے۔

یہ قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے

(٢) جو انتر بھرنے کی بدہی ہے۔

(٣) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دہکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ... بدہی

(۵) گرہ بھاوتان بدہی جس کے کرنے سے چنبہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں ادہک لابھ پستک کو دیکھنے سے۔ قیمت ایکروپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کی خریدار کو ایک پستک انعام ملے گی۔ پندرہ پستک لینے والے کو ۱۰ فی صدی کمیشن ملیگا

اشتہار

ہمارے یہاں بوتیری پاٹھشالہ کیلئے ایسی ادہیاپکا چاہئے جو سنسکرت بھاشا شلپکاری سینا پرونا لکھنا سکھا سکے ۱۵ سے ۲۰ تک ماہانہ ملیگا۔ اور کرایہ یکطرفہ خط و کتابت سیٹھ بہیرا لال حکیم بہاولپور سے کی جاوے۔

اشتہار اودیکاٹہ تورن ساگری

بڑی عمدہ سگندہت تازہ موافق سنسکار روہی تین پرکار کی ہم خود تیار کرتے ہیں ہر آدمی عموماً اور آریوں کو خصوصاً سوامی جی کی ہدایت کے انوسار روزمرہ ہون کرنا ضروری ہے اپنا اور غیروں کا صفت ہیں پراپکار ہوتا ہے درجہ اول ۱ روپیہ سیر درجہ دوم ۱۲ سیر درجہ سوم ۱۶ سیر۔

المشتہر چونجی لال اگروالی بلند شہر ڈپٹی گنج

اشتہار

محکمہ آبادی نہر

نیلام و فروخت زمین برائے دوکانات و مکانات سکونتی واقعہ جدید شہر

چونکہ ایک جدید سول سٹیشن یعنی صدر مقام آبادی جہنگ بار عنقریب بنایا جاویگا۔ اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو لوگ جو اس جدید شہر میں سکونتی مکانات یا دوکانات کیلئے زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد ہمارے پاس بھیجدیویں امورات ذیل اطلاع ہیں (الف) شہر کے اندر سکونتی مکانات کیلئے زمین بالمقطع قیمت پر جس میں شرائط دیجاویگی کہ (١) ... کا گولڑہ یعنی کم از کم حصہ پختہ بنایا جاوے اور کہ (٢) مکانات اُس میعاد کے اندر بنا دیئے جاویں جو بوقت تقسیم زمین مقرر کر دی جاویگی (ب) بازار میں دوکانات کے لئے زمین بہ شرائط مندرجہ فقرہ الف بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاوے گی۔

(ج) شہر کے ... ریلوے سٹیشن کے قریب ایک اناج منڈی ہوگی۔ جسکے اندر زمین بذریعہ نیلام عام فروخت کیجاویگی (د) کارخانوں کیلئے زمین ایک مقررہ قیمت پر دیجائیگی چاہیئے کہ تمام لوگ جو مذکورہ بالا اغراض کے لئے زمین حاصل کرنا چاہیں ایک جوابی پوسٹکارڈ جسپر اُن کا صاف پتہ لکھا ہو حسب ضرورت مطلوبہ مقدار زمین لکھکر ہمارے پاس بھیجدیویں اور انکو تقسیم یا نیلام زمین کی تاریخ اور مقام سے اطلاع دیجاویگی (ه) زمین برائے دوکانات اندر شہر و منڈی جس ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء بمقام ... ہوگی۔ خریداران اس تاریخ پر حاضر ہو کر بولی دیویں۔ ۱۶ - اگست ۱۹۰۲ء

ڈبلیو ایم ہیلی صاحب بہادر آئی سی ایس منتظم آبادی

جہلم

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب وی پی ایل چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام

(۱) بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے آئندہ درج نہ ہونگے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات معہ ٹکٹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
تمام صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہے شرح ہر فی سطر کا شمار کر کے لی جاویگی کل اُجرت پیشگی آنی چاہیے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون یکم کاتک۔ یکم پھاگن۔ یکم ہاڑ

اُجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار۔ فیصدی ۱۰

المشتہر

لبھی رام آریہ سنسکرت منیجر

اشتہار ہمارے ہاں ہر قسم کا لودہیانہ کلاہ (کپڑا) لنگی لنگہ وغیرہ با کفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔

لاہوری لال بی اے منیجر مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ

نوٹس

دربار جانیوالوں اور وائسرائے کی سواری کا جلوس دیکھنے والوں کیلئے

مژدہ

دھلی دربار ہوٹل

(سب کمرے نئے فرش سے آراستہ ہیں)

کمپنی نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے چاندنی چوک دہلی میں ایک عظیم الشان عمارت کرایہ پر لی ہے۔ یہ جگہ ایسی موقعہ کی ہے کہ وائسرائے کی سواری درجہ اول کے مسافروں کو بیٹھے ہوئے ... کے فاصلہ پر جاتی ہوئی نظر آویگی اس سے اچھا موقعہ جلوس دیکھنے اور بارونق مکان ... رہنے کا دہلی میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

شرح فیس جو خاص معہ رہائش و خوراک برائے ایام دربار چھ صد روپیہ ... تین ہزار روپیہ تک باقی حالات زبانی یا بذریعہ خط و کتابت۔

شرح فیس یومیہ فی کس فی سیٹ معہ رہائش و خوراک

	درجہ اول	درجہ دوم
از ابتدائے یکم دسمبر لغایت ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء	[illegible]	[illegible]
۱۰ دسمبر لغایت ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء	[illegible]	[illegible]
۲۰ دسمبر لغایت ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء	[illegible]	[illegible]
۲۰ جنوری لغایت ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء	[illegible]	[illegible]
بعد ازاں	[illegible]	[illegible]

	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم بچوں پر پورا لگیگا
ٹکٹ برائے دیکھنے جلوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جو صاحب ہوٹل میں کم از کم دس یوم رہنا چاہیں یا صرف جلوس دیکھنا چاہیں وہ ان ایام کا روپیہ نیشنل بینک آف ... لمیٹڈ دہلی کے نام کمپنی کے حساب میں بھیج دیں۔ جو کہ کمپنی کے خزانچی ہیں۔ جنکی وصولی پر ٹکٹ یا سرٹیفکٹ ارسال ہونگے۔

المشتہر

متھراداس پوری منیجنگ ڈائریکٹر اورینٹ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی

لمیٹڈ دھلی

ویدانت درشن

معہ تفسیر ویدانت سدھا

ناظرین اِیشور کی جیو برہمہ کی بابت غور اور فکر کا موقعہ ملا ہے۔ اور جو اُپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے مشتاق ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں ادویت واد کے اول پرچارک سوامی گوڑ پاد آچاریہ جی تھے۔ اُن سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت واد متھیا واد یا برہم واد کا کوئی چرچہ نہ تھا۔ جبکہ پرانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو چرچا کیسے ہوتا۔ پرانے رشی مہرشی اعلےٰ درجہ کے آستک تھے اُن کو ادویت وادی بتلانا اُن پر اتہام لگانا ہے۔ پیروان شنکر آچاریہ کے زمانہ سے اِس سدھانت کا زیادہ تر چرچہ ہوا۔ جس وقت سے اُنہوں نے مصنوعی ویراگ کا اُپدیش کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا زیان کرکے ایشور کے احکام کے خلاف چلکر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گرجاتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اِس پوشیدہ ناستک واد کا کھنڈن (تردید) کیا جاوے۔ اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ انسانوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر اُن کے تخم برکت کو مضبوط بنا پرماتما سکھ سوروپ پھل لانے کے قابل بنا دیا جاوے۔ اور کہ بس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہمارے ویدانت سدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن مہرشی ویاس جی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جبکہ کم از کم چار صد خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرماکر ہم کو اِس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین مہینے تک درخواستیں پوری ہونے کا انتظار کیا جاوے گا۔ اگر اِس عرصہ میں درخواستیں پوری ہوگئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا۔ اِس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دیجاویگی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں مفت ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

(۱) اِس تفسیر کے بنانے میں مجھکو شریمان پنڈت نارائن دت جی سدھانتی بھوشن مکھیہ ادھیاپک گوروکل سکندرآباد۔ اور شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل کانگڑی ہردوار اور دیگر ودوان مِتروں دوستوں سے کامل مدد ملے گی۔ اور شریمان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہردوار اِس کی پڑتال کریں گے ساتھ ہی اُنکی رائے بھی گرنتھ پر شائع کردیجاویگی۔

(۲) اِس تفسیر کے تیار کرنے کے لئے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اِسکی تیاری کے لئے بہت سا مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ پوری تکمیل کے لئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لئے خرچ کیجاویگی۔

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیر اِن باتوں سے منزہ ہوگی۔ صرف سوتر اور لفظوں کا خیال کرکے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک ٹھیک متعلقات جتلاکر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ بھاو دکھایا جاوے گا۔ اِس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی درج کئے جاویں گے۔

المشتہر

بھیم سین شرما گوروکل کانگڑی ہردوار

مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار میں باہتمام مہاشہ منشی رام جگیاسو منیجر کے چھپکر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ہریدوار



ستیہ دھرم پرچارک

نمبر ۳۸	مطبوعہ ۱۲ پوہ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شکروار ہریدوار	۱۴

تازہ خبریں اور رائیں

[illegible] بابو رام شرما کتب فروش اپنی کتابوں [illegible] اسکا نام دیوناگری پرچار رکھا [illegible] دو چار صفحہ تو اردو کی برائیوں کی [illegible] ہیں اور باقی ہیں اپنی کتابوں کے [illegible] ہیں۔ ہاں اردو کے نقائص بڑی [illegible] کئے ہیں۔ تقسیم کے لئے مفت [illegible] رام سوامی مالک سوامی پریس [illegible] کے رکن ہیں اور ویدپرکاش

نامی ماہوار رسالہ آریہ سماج کی حمایت میں نکالتے ہیں انکے بھائی پنڈت چھوٹن لعل سوامی اُسی پریس سے چھپوا کر براہمن سماچار نامی گوڑ سبھا کیطرف سے نکالتے ہیں پنڈت چھوٹن لعل کیول سبھا رکپ ہی نہیں گئتو دہرم سبھا کے پرانی ندہی ہی کبھی کبھی ہیں کرجایا کرتے ہیں اور ساتھ ہی جب کبھی مقدمہ کے لئے دیرہ دون وغیرہ تشریف لیجاتے ہیں تو آریہ سماج مندر میں قیام کرکے اُسی سماج کیطرف سے پرچار ہی کرآتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ پنڈت دیودت جی کے بھائی پورانک ہیں اور بعض کتب پورانک مت کی پشٹی میں اپنے بھائی سے بنوا کر فروخت کر چکے ہیں پنڈت

بہم پہنچ اٹاوہ لوا سی کے داماد اب تک آریہ بن کے دعوے دار ہیں۔ ایک گھر میں دو مت کا رہنا دیو اسگرام باعث ہوتا ہے۔ ایشور کرے اس دیش سے یہہ دورنگی دور ہوجاوے

مشہور ہورہا ہے کہ دہلی دربار کے موقع پر کچھ قیدی رہا کئے جاویں گے۔ اسکو شاید دیا کہا جاویگا لیکن اگر اس خوشی کے موقع پہ کچھ ڈاکو اور راہزن قبل از وقت رہا کئے گئے تو لاکھوں رعایائے سرکار پر کیسا ظلم ہوگا۔ بہتر ہو کہ قیدی اس قسم کے رہا کئے جاویں جنکی رہائی سے کچھ فایدہ پہنچ سکے۔

یورپین قومیں قمار بازی کو برا نہیں

سمجھتیں۔ غالباً اسلئے کہ اُنکے بڑے بڑے آدمی قمار باز ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اُنکی عام زندگی تکی پور کی زندگی ہو رہی ہے۔ لیکن اب اُنکی بھی آنکھیں کھلنے لگی ہیں۔ سوٹیزرلینڈ میں اب حکم ہونے والا ہے کہ علانیہ قماربازی کو ناجائز قرار دیا جاوے۔

امریکہ کے ہوٹلوں میں چونکہ چودہ چودہ منزلیں ہوتی ہیں اسلئے بجائے اندرونی زینوں کے اوپر کھینچنے کو جھولنے لگے ہوئے ہیں جنپر سوار ہو کر مسافر اپنی منزل میں چلا جاتا ہے۔ ہر ایک ایسے جھولنے کے ساتھ ایک ملازم ساتھ جاتا ہے۔ بوسٹن شہر میں اب اس جگہ عورتیں ملازم رکھی گئی ہیں۔ اس سے ہوٹل والوں کے کام کو ترقی تو ضرور ہوگی لیکن اخلاق کا ستیاناس ہوگا۔

ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) میں دو سال کے لئے گاو، بچھیا اور بچھی کا مارنا جرم قرار دیا گیا ہے جسکی پاداش میں ۷۵ روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ کی قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ یہ حکم غالباً اسلئے نافذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ جنگ میں گاؤ سالہ بہت ضایع ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں گاؤکشی کے باعث اسوقت دودہ اور گھی کا نرخ بہ نسبت سابق بہت گران ہو گیا ہے اور کھیتی کے لئے بیلوں کی قلت ہو گئی ہی اچھا ہو اگر لارڈ کرزن جلسہ تاجپوشی کے موقع پر بجائے قیدیوں کی رہائی کے گاؤکشی کے بند کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔

حال میں انگلستان میں صرف عیسائیت کا اظہار مذہب کے ہی زور نہیں۔ بلکہ ہندو خاندانوں میں نام بھی عیسائی اور انگریزی ہوتے ہیں۔ **مسٹر وہ... میکلیڈ** ... وغیرہ نام اکثر سننے میں آتے ہیں۔ آریہ سماج کو مدراس میں بہت کچھ کام کرنا ہے ... ہو سکتا ہے جبکہ انہیں گھر کے جھگڑوں سے فرصت ...

موجودہ شاہ فارس کی ساٹھ بیویاں ... بچے ... وغیرہ ماجد کے سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) بیویاں اور دو سو لڑکے اور لڑکیاں تھے لیکن موجودہ شاہ ماشاءاللہ ابھی جوان ہیں مرتے دم تک دیکھیں کہاں تک نوبت پہونچتے ہیں۔ ایسے ہی شاہوں کو لوگ سکھی سمجھتے ہیں۔

مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی کا دیہانت ہو گیا۔ گو مہاراجہ صاحب سادہ آدمی تھے لیکن سنسکرت کی اعلیٰ لیاقت رکھتے تھے۔ آریہ سماج کے ساتھ تھے دہرم سبھا کا آپ نے جالندہر میں شاستر ارتھ بزبان سنسکرت کرایا تہا۔

ہمعصر ہمدرد ہند راوی ہے کہ بہاولپور میں ایک ہندو اور ایک مسلمان لڑکے کا باہمی تکرار ہو گیا دونوں نے ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کو گالیاں دیں نواب صاحب نے ہندو لڑکے کو سزا دلوائی۔ اگر یہ خبر صحیح ہے (جسکے باور کرنے میں مجھے تامل ہے) تو حقیقت رائے والا نظارا شاید ایک نرم صورت میں دوبارہ دکھلائی دیوے۔

ہماروؤں کے چوبیس اوتار تو آجتک پیر سایہ تجر جنمیں سے کلکی اوتار ابھی ہونے والا ہے۔ لیکن ایک نئی مدہوسودن سنگہتا نامی کتاب چھپی ہے جسمیں ایک نئے اوتار مدہوسودن کی پیشگوئی ہے یہ کتاب ہند مہا منڈل کے ایڈیٹنگ کلی پڑہائی میں شامل ہے کئی ہندوؤں کا خیال ہے کہ مہا منڈل نے اس ذریعہ سے دہرم ... چارہ کا سوکم بار پیسہ ... چاہا ہے۔

گجرات کے موضع ملکووال میں جو اُنیس آدمی پلیگ کے ٹیکہ سے مر گئے تھے اُنکی عذر خواہی پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے اب نکلی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ قصور کسی کا نہیں۔ ان بیکسوں نے مرنا ہی تہا اور گورنمنٹ نے اُنکے پسماندگان کو مدد بھی دی ہے۔ لیکن کیا اس واقعہ سے آئندہ کے لئے سبق نہیں لینا چاہئے۔ کیا نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب اب بھی اپنے بھلے ہوئے انگریز ڈاکٹروں کی ہتک سمجھتے ہیں۔ ایک یہ

اس موقع پر ڈاکٹر تہارن صاحب سینی ... ڈپٹی سرجن جنرل کا خط اس ٹیکہ کے برخلاف پیش ہونا موقع آیا ہے۔ میری رائے میں پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت اپنے دباؤ سے ٹیکہ کرانے میں غلطی ...

گوسائیں تیرتہ رام ایم۔ اے کی نسبت ایک مہاشے دریافت کرتے ہیں کہ آیا وہ آریہ ہیں یا کیا۔ جواباً نویدن ہے کہ گوسائیں صاحب الف ... کے پیرو ایک خاص قسم کے نومن ... بدانتی ... آپ کو اس زمانہ کا ویاس سمجھتے ہیں اور کچھ ... سادہو سنگن چند کے داؤ میں رہ چکے ہیں۔

مسٹر گرو گر نے ابھی چودہ سال کی عمر میں ایک شیر شکار کیا تھا۔

جاپان میں ہندوستانیوں اور جاپانیوں میں تعلق پیدا کرنے کے لئے جاپان میں ایک ہندوستانی جاپانی کلب قائم ہوا ہے۔

ختمہ ۶ دسمبر میں طاعون سے پنجاب میں ۱۷۹۰ اموات واقعہ ہوئیں جسکی تفصیل ضلع وار حسب ذیل ہے۔ جالندہر ۲۴۲ ہوشیارپور ۵۴۴ گورداسپور ... سیالکوٹ ۱۰۱۔ لودھیانہ ۶۵ لاہور ... انبالہ ... فیروزپور ۵۵۔ کرنال ۸۴۔ گوجرانوالہ ۱۲۵۔ امرتسر ... ۳۹۹ گجرات ۱۲ جھنگ ۱ ریاست پٹیالہ ۵۰ ریاست کپورتھلہ ۱۹۔ مالیر کوٹلہ ۹۱۔ ریاست جیند ۹۔

جہلم میں مولوی ابوالفضل محمد کرم الدین صاحب نے مرزا صاحب قادیانی و شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم اور مولوی فضل الدین و مولوی عبداللہ پر استغاثہ توجداری دائر کیا ہے۔ جسپر مرزا صاحب اور ایڈیٹر الحکم کی حاضری کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ اور باقیوں کی لئے پانچ پانچ سو روپیہ کے وارنٹ عدالت لالہ ... مجسٹریٹ درجہ اول ضلع جہلم سے جاری ہو گئے ہیں تاریخ پیشی ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے اور مرزا صاحب کے خاص حواری حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے بھی مولوی محمد کرم الدین صاحب پر زیر دفعہ ۴۱۷ عدالت گورداسپور میں نالش دائر ہو چکی ہے۔

(از پنجاب سماچار)

प्रसनेमा सद्गमा

...پرتھوی کے منڈل اور پرمیشور! سورج اور چندرما
اور تارا گن کے اندر آپ کا ہی پرکاش کام
...رشیوں اور دیوتاؤں کے وشال اور
...بدھیوں کے اندر تمہارا ہی راجیہ ہے
...وے کیول اشانت ہی ہے کنتو
...انکھوں کے پیچھے چلتا ہوا۔ ٹھوکریں کھا
...اے پرماتمن! سکھ اور شانتی کا سیدھا مارگ
...دکھا رہے ہو۔ کنتو ہم سب الٹے راستے
...کریں کھاتے جا رہے ہیں۔ ہمیں ٹھوکر کھا کر
...اگرہ سے ہمیں اسی مارگ سے ہٹا کر
...مارگ میں چلاؤ۔

آوشیک نویدن

...تک اُپدیش آپ تک پہونچانے کے لئے وچار
...لگا ہوا تھا کہ شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کا
...کہ دہلی کے آریہ کیمپ میں فوراً پہونچ جاؤں
...غیر حاضری سے جو کچھ نقصانات گروکل کو
...پہنچنے کا احتمال تھا میں نے تفصیل کے ساتھ لکھ کر
...ان مہاشے کی سیوا میں بھیجدئے تھے اور انہیں
...دیا تھا کہ اگر اسپر بھی انکی رائے میں میرا دہلی پہنچنا
...سمجھا جاویگا تو میں پنجاب کے آریہ سماجوں کے
موجودہ سردار کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کروں گا
...انتظام بغیر تعمیل حکم افسران وقت کے چل
...سکتا۔ یہ میرا یقین اور اسی پر میرا عمل ہے۔
...مہاشے کے فرمان پر دہلی جانیکی طیاری
...کرنی پڑی اور اسوقت دہلی میں موجود ہوں۔ یہ کارن
...آریہ پرچارک کے منتظر ناظرین کی سیوا میں آریہ سماج

کی موجودہ حالت اور چند دیگر ضروری امور کے متعلق مضامین پیش نہیں کرسکا۔ امید ہے کہ دہلی سے لوٹ کر ان ضروری مضامین پر اپنی رائے تفصیل کے ساتھ پیش کرونگا۔

گروکل سماچار

گزشتہ پرچہ میں اقرار کیا گیا تھا کہ ماہواری امتحانوں کا نتیجہ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے پیش کرونگا لیکن چونکہ میں گروکل کے دفتر سے دور چلا گیا ہوں۔ اسلیئے اس ہفتہ نتیجہ امتحان کا پیش نہیں کرسکتا۔ پرماتما کی دیا سے اگر دہلی سے تندرست واپس آیا تو گزشتہ پرتی پدا کے امتحان کا اس سے پہلے مہینے کی پریکشا کے ساتھ مقابلہ کرکے دکھلاؤنگا کہ یہ امتحان کیسے صحت بخش نتیجے پیدا کر رہے ہیں۔

برہمچاری سب پڑھتا ہوا لوگ اپنا کرتویہ پالن کر رہے ہیں۔ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی سجن تشریف لاتا ہوا لوگ گروکل کا اولوکن کرنے آکر کچھ نہ کچھ دکشنا دان وادشوا میں دکھلاتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ ایک بھائی (جو آریہ سماج کے ممبر ہیں) اپنے کسی سمبندھی کی ہڈیاں گنگا میں ڈالنے آئے۔ اس کارروائی کے بعد کنکھل کو ایک انت طلائی پنڈے کو دینے کی نیت سے گئے وہاں جاکر گروکل کا خیال آیا۔ اور سیدھے میرے پاس آکر پہلے انت گروکل کی بھینٹ اور پھر گروکل کو دیکھنے کا نام لیا۔ بیسیوں ایسے مہاشے آئے ہیں جو گروکل کے سخت مخالف خیالات لیکر آنے کے باوجود اپنے خیالات کو بالکل تبدیل کرکے واپس گئے ہیں۔ مفصل حالات تو آئندہ پرچوں میں درج کرونگا۔ لیکن اسوقت ایک بڑی بھاری ضرورت کو آریہ بھائیوں کی توجہ کے لئے ظاہر کرنا ضروری ہے۔ ہائیش وہ ضرورت دوبارہ طیاری چھاتات کے ہے۔ مکانات نویں نے اس جنگل میں جنوں انہوں

کرکے طیار کرائے۔ اور کچھ تیار کرا رہا ہوں لیکن چھاتات اور بچے مکانات (شفاخانہ وغیرہ) کے بنوانے کا کام اگر میں اپنے ذمہ لونگا۔ تو گروکل کا اصلی کام نہیں کرسکوں گا۔ اس لئے آریہ اوورسیروں اور اسسٹنٹ انجنیروں سے نویدن ہے۔ کہ جو بھائی چھاتات اور مکانات کے بنوانے میں اپنے اکپولائق سمجھیں وہ اپنی خدمات پیش کرکے مجھسے خط وکتابت کریں۔ ایسے بھائیوں کی سیوا گروکل محض روکھی سوکھی روٹی سے کرسکیگا۔ اگر کوئی آریہ بھائی ٹھیکیداری کا کام عمدہ کرسکتے ہوں اور وہ چھاتات اور مکانات کی تعمیر کا ٹھیکہ لینے کے لئے تیار ہوں تو یہاں کا کام بہت ہی ہلکا ہوسکتا ہے۔ میں خطوط کی انتظار دو ہفتوں تک کرونگا۔

آپ ناراض نہ ہوں

آپ شاید پرچارک سے پھر ناراض ہو چلے ہوں کیونکہ ایک محض ہفتہ باقاعدہ مضامین دینے کے بعد انہیں کاتب اور پروف ریڈر کی عدم توجہگی سے بہت سی فاش غلطیاں رہ گئیں اپھر بے ترتیبی انسان کو قدرتاً ناراض کردیتی ہے لیکن دہلی دربار روز روز نہیں آویں گے اور نہ ہی روز روز شریمان پردھان مہاشے مجھے گروکل بھومی سے دور بلانا مناسب سمجھینگے۔ اسلئے میں پھر نویدن کرتا ہوں کہ

آپ ناراض نہ ہوں

بقیہ مضامین اسلام

یوگ شاستر اور سدھیاں

جب یہ بات نشچیہ ہوگئی کہ جبتک شریر اندریوں اور سوبھاؤ میں تبدیلی نہیں ہوتی جاتی ہیں تبدیلی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فیصلہ ہوگیا کہ ان تمام تبدیلیوں کا اصلی سبب دھرم یا ادھرم ہے۔ جس سے ترقی یا تنزل واقعہ ہوتا ہے۔ چاہے دھرم کرنے سے دیوتا بن جاوے یا ادھرم کرنے سے پشو وغیرہ یونیوں کو پراپت ہو۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ سوبھاؤ کی تبدیلی میں دھرم یا ادھرم پریوجک ارتھات سیٹ کارن ہیں یا نیمتیک کارن تو رشی جواب دیتے ہیں۔

निमित्तम प्रयोजकं प्रकृतीनां वरणभेदस्तु ततः क्षेत्रिकवत् प. ३ सू. ३

ارتھات سوبھاؤ کی تبدیلی میں نمت (دھرم اور ادھرم) پریوجک نہیں ہیں۔ کیونکہ اُس سے (دھرم او ادھرم سے) درمیانی پردہ ٹوٹ جاتا ہے جس طرح کہ مالی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس پرکار مالی۔ جب ایک کھال سے دوسری کھال میں پانی پہنچانا چاہتا ہے۔ تو درمیانی روکاوٹ توڑ دیتا ہے اور پانی فوراً دوسرے کھال کو چلا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح دھرم اُنتی کی طرف روکاوٹ کے پردہ کو کاٹ دیتا ہے۔ اور جیو سوبھاوے اپنی پرکرتی کو گرہن کرتا ہے۔ اور ادھرم اونتی (تنزل) کے مارگ میں رکاوٹ کو توڑ کر فوراً نیچے پہنچاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دھیان رہے کہ چونکہ جل کا سوبھاؤ کسی نہ کسی طرف کو بہتا ہے اسواسطے ایک طرف کو چلتے ہوئے پانی کو دوسری طرف لے جانے کے واسطے جو درمیان کی روکاوٹ کو دور کیا جاتا ہے وہ دو کام دیتی ہے۔ ایک تو دوسری طرف کو پانی کے جانے کے واسطے راستہ بنا دیتی ہے اور دوسرا پہلے طرف جانے کے راستہ کو بند کردیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح جب منشیہ دھرم کرتا ہے تو وہ دھرم کی اُنتی کے مارگ کی روکاوٹوں کو دور کرتا ہوا ادھوگتی کے راستہ کو بند ساتھ ہی ساتھ کرتا جاتا ہے۔ اور ادھرم ادھوگتی کے رستہ کھولتا ہوا اُنتی (ترقی) کے مارگ میں روکاوٹیں پیدا کرتا جاتا ہے۔ اسی بھاؤ کو ویاس جی نے اپنے بھاشیہ میں صاف کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

नहि धर्मादि निमित्तं प्रयोजकं प्रकृतीनां भवति न कार्य्येण कारणं प्रवर्त्यत इति ॥

جو نمت پہلے سوتر میں دھرم وغیرہ کو مانا گیا ہے وہ سوبھاؤ کے پریوجک نہیں ہوتے۔ کیونکہ کاریہ سے کارن کی پرورتی نہیں ہوتی۔ اگر ایسا مان لیا جاوے تو رشی خود بخود پرشن کرتے ہیں کہ कथं तर्हि پھر یہ سب جگت کی نانا پرکار کی رچنا کس طرح ممکن ہو سکتی ہے۔ تو رشی جواب دیتے ہیں کہ

वरणभेदस्तु ततः

اُس نمت دھرم اور ادھرم سے ورن ارتھات پردہ درمیانی کا بھیدن ارتھات ٹوٹنا واقعہ ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دھرم وغیرہ نمت درمیانی رکاوٹ توڑ دیتے ہیں۔ مثال دیکر صاف کرتے ہیں۔

क्षेत्रिकवत् यथा क्षेत्रिकः केदारादपां पूर्णात् केदारान्तरं पिप्लावयिषुः समं निम्नं निम्नतरं वा नापः पाणिनापकर्षत्यो वरणं त्वासां भिनत्ति ۔

مالی کی طرح جس طرح کہ کوئی مالی ایک کھال کے پورن ہو جانے پر دوسری کھال میں پانی پہنچانے کی خواہش کرتا ہوا برابر کی یا نیچے کی یا اونچی روکاوٹ کو ہاتھ سے دور کرتا ہے جس سے ان کے آورن پردہ درمیانی کو توڑ دیتا ہے اُس کے ٹوٹ جانے سے

तस्मिन्भिन्ने स्वयमेव आपः केदारान्तरमाप्लावयन्ति तथा धर्मः प्रकृतीनामावरणमधर्मं भिनत्ति तस्मिन्भिन्ने स्वयमेव प्रकृतयः स्वं स्वं विकारमाप्लावयन्ति ॥

خود بخود جل دوسری کھال کو چلا جاتا ہے۔ ٹھیک اُسی طرح دھرم سوبھاؤوں کے ادھرم روپ پردہ کو توڑ دیتا ہے۔ اُس پردہ درمیانی (رکاوٹ) کے ٹوٹ جانے سے سوبھاؤ خود بخود اپنے اپنے کاریوں کو کرنے کو پرورت ہوتا ہے۔ اسی بھاؤ کو رشی دوسرے پرکار سے سادھارن بدھی پرشوں کو سمجھاتے ہیں تاکہ کسی پرکار شک و شبہ نہ رہے۔ اور خواہ مخواہ اعتراض کا موقعہ نہ ہو۔

यथा वा स एव क्षेत्रिकस्तस्मिन्नेव केदारेण प्रभवत्यौदकान् भौमान् वा रसान् धान्यमूलान्यनुप्रवेशयितुं ॥

یا جس طرح وہی مالی اُسی ایک کھال کے ذریعہ ایک پرکار کی اشیاء سبزی وغیرہ کو پیدا کرنے کے واسطے سمرتھ ہوتا ہے۔ مثلاً اودکیہ۔ بھومیہ رس۔ دھانیہ۔ مول وغیرہ (اودک) وہ چیزیں ہیں۔ جن میں جل کا حصہ خصوصیت سے پایا جاتا

...ہوں وغیرہ بھومیہ وہ کہلاتے ہیں جنہیں
...ی کا حصہ زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ مثلاً
...پھولی وغیرہ ادیہ مختلف رسوں کو مثلاً مدھو
...) آمل (ترش) لون (نمکین) کٹو
...) تکت (تیکھا) کشائے (کسیلا) پیدا
...ہے۔ دھانیہ ہر ایک قسم کا اناج۔ مول
...گاجر شلجم۔ وغیرہ۔
...یار یعنی پیدا کرنے کے واسطے ہر ایک دیگر
...گھاس جو کہ خود بخود پرتھوی میں سے
...ہو جاتا ہے۔ اس مالی کو بڑے احتیاط
...ے بہانا پڑتا ہے۔ اور جب اسکی اچھے پرکار
...کر لیتا ہے تو خود بخود اسکی اچھا کے
...تی وہ وہ اشیاء پیدا ہو جاتی ہیں ٹھیک
...ح سے دھرم اور ادھرم کی حالت ہے یعنی
...ہیں دھرم روپی انکر پیدا کر سکھ واسطے
...تم کے دکھ دینے والی غیر ضروری بلکہ نقصان
...اشیاء کو نرمول کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ دھرم
...برکش اچھے پرکار سے پھل لاوے ورنہ
...پرکار (یدی مالی بے پرواہ ہو جاوے)
...گھاس (جو کہ خود رو ہوتا ہے) پیدا
...اصلی بیج کو نشٹ کر دیتا ہے۔ اسی طرح
...پرکار کی دنیاوی خواہشات خود بخود
...ہو کر دھرم روپی انکر کو دبا لیتی ہیں اور
...بڑھنے نہیں دیتیں۔ رشی نے اسجگہ سند لشور
...کو دھرم میں مثال کے طور پہ ورنن کیا
...اور نیش اجگر وغیرہ کو ادھرم میں مثال دیکر
...کیا ہے۔ لیکن اس خیال سے ممکن ہے کہ
...ک خیال کے اندر پلے ہوئے پرش اپنے
...کے مطابق سمجھکر اسپر حاشیہ چڑھاویں۔ میں
...یہ خیال کرتا ہوں کہ رشی کے اپنے لکھے کو
...بیان کروں۔ مبداں جو آپکی اچھا ہو
...کال لینا۔ رشی اسی خیال کو دوسرے ادھیائے
...سوتر ۱۲ میں صاف کرتے ہیں (اوشیش اس

اُس سوتر کی دیاکھیا پر حسب موقعہ کروں گا)
یہاں مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جب تک
جیو پہلے شریر کو نہیں تیاگتے۔ دوسری اوستھا
کو پراپت نہیں کر سکتے۔ ہاں یوگی لوگ اس
قسم کی طاقت رکھتے ہیں۔ کہ وہ جنم جنمانتر کی
حالتوں کو ساکشات دیکھ سکیں۔ اور معلوم کر لیں
کہ فلاں پرش پچھلے جنم میں کیا تھا۔ اور کس پرکار
سے اس جنم کو پراپت کرنے میں سمرتھ ہوا۔

ईश्वरदेवता महर्षि महा
नुभावानामाराधनमहाय:
परिनिष्पन्न: स सद्य: परि
पच्यते पुण्यकर्माशय
इति ॥ यथा नन्दीश्वर:
कुमारो मनुष्य परिणाम
हित्वा देवत्वेन परिणत: ॥

پرماتما - وِدوان - مہرشی - مہان پرشوں کی
اوپاسنا کرنے سے - پنیہ کرم آشے بہت جلدی
ہی پک جاتا ہے - ارتھات اسکی ایسی حالت
ہو جاتی ہے - کہ اسکو جلدی ایسے شریر وغیرہ
سادھن مل جاتے ہیں جس سے وہ دیوتا بنجاوے
اور برخلاف اُس کے

तथाक्लेशेनभीतव्यधित
कृपणेषु विश्वासोपगते
षु वा महानुभावेषु वा
तपस्विषु कृत: पुन: पुन-
रपकार: स चापि पाप
कर्माशय: सद्य एव परि
पच्यते । तथा नहुषो
ऽपि देवानामिन्द्र: स्व
कं परिणामं हित्वा ति
र्यक्त्वेन परिणत इति ॥

دُکھ - یعنی - ایک پرکار کی بیماریوں میں مبتلا
رہنے سے یا کرپن پرشوں میں وشواس کرنے سے

اٹھوا - یہاں پرشوں کو یا تپسوی لوگوں کو
بار بار تکلیف پہونچانے سے پاپ کرم آشے بہت
جلد پک جاتا ہے - مثال کے طور پر نہش جو کہ
دیوتاؤں میں اندر (شرومنی) تھا - پراپت کردہ
شریر کو تیاگ کر ترینگ یونی کو پراپت ہو گیا
اس بات کو میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں کہ آیا مرکر
مرنگ (پشو) وغیرہ کا جنم لیتا ہے یا کھڑے کھڑے
ذرا پشو ہو جاتا ہے - یہاں وِشیش لکھنے کی چنداں
ضرورت نہیں کیونکہ رشی نے صاف کر دیا ہے کہ
پہلے پرنام کو تیاگ کر دوسرا شریر پالیتا ہے۔
پھر بھی صرف یہ بات کہ دیوتا یونی کوئی علیحدہ
ہے - جیسا کہ پرانک لوگ مانتے ہیں۔ یا وِدوان لوگ
ہی - جن کے شریر اندریاں اور من اور بدھی
سادھارن منشوں سے خصوصیت رکھتی ہیں دیوتا
کہلاتے ہیں - ایک جگہ رشی نے اس بات کو اشارۃً
سمجھانے کی کوشش کی ہے - جسکو آپکے سامنے
پیش کر دیتا ہوں جس سے آپکو تسلی ہو جاویگی
کہ ایک منش جاتی کے تین قسم کے مختلف درجے
بیان کئے گئے ہیں سب سے نیچے کے درجے کو منشیہ
کہتے ہیں - اس سے اتم کو دیوتا کہتے ہیں - اور سب سے
اتم کو رشی پدوی دیگئی ہے - یوگ کے اخیر میں
ادھیائے تیسرے کے سوتر ۳۳ میں سوال کیا ہے کہ

तथा मनुष्यजाति: श्रेयसी
नवा श्रेयसीत्येवं बहि: पृष्टे
विभज्य वचनीय: प्रश्न:
पा ३ सू ३३ भाके.

کہ منشیہ جاتی سریشٹ ہے یا نہیں - تو رشی جواب
دیتے ہیں کہ سریشٹ ہے یا نہیں - اس سوال کو
حصوں میں تقسیم کر کے جواب دیا جا سکتا ہے - وہ
فرماتے ہیں کہ

पशूनधिकृत्य श्रेयसी देवा
नृषींश्चाधिकृत्य नेति ॥

اگر پشوؤں سے منشوں کا مقابلہ کیا جاوے تو ضرور

اُتم ہیں۔ لیکن اگر دیوتاؤں اور رشیوں کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے تو نہیں۔ پس رشی نے دیوتا شبد کو مُنش اور رشی شبد کے درمیان لکھتے ہوئے اس مسئلہ کو صاف کر کے دکھلا دیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک سادھارن بُدھی والا منشیہ بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ رشی تو منشیہ کا سا ہی شریر دھارن کرتے ہیں۔ تو پھر دیوتا شبد رشی شبد کے ساتھ استعمال کیا جانیسے اس قسم کا شریر رکھنے والا ہوتا سویکار کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ یہاں سب مقابلہ شریر دھاریوں کا آپس میں کیا گیا ہے اگر سوال یہ کیا جاوے کہ دیوتا تو اسطرح منشیہ جاتی کے اندر آچکتے ہیں تو رشی بھی تو اسطرح سے منشیہ شریر رکھنے والے ہونے سے اُسی جاتی میں شامل ہیں۔ تو پھر مقابلہ شریروں کا نہیں بلکہ دیوتا کی نسبت بھی۔ بُدھی اور نیک اعمالوں کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ کیا چنڈال صرف منشیہ شریر دھارن کرنے کی وجہ سے برہمن سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وجہ سوائے اسکے اور کوئی نہیں کہ برہمن کے گُن۔ کرم اور سوبھاؤ چنڈال سے اُتم ہیں۔ برہمن کا شریر اور ظاہری ہر ایک پرکار کے نشان چنڈال کے برابر ہو سکتے ہیں اور بعض حالات میں برہمن کے شریر سے چنڈال کا شریر ظاہری حالات میں اُتم بھی ہو سکتا ہے۔ اس سے صاف ہے کہ دیوتا کوئی اور یونی ایسی نہیں جس کا دُنیا میں نشان موجود نہ ہو۔ اور صرف چند ایک پوراننک خیالات سے پرسدھ واغولیا میں ہی کیول وہمی طور پر موجود ہے۔ جب تک دونوں چیزیں دیکھیں یا دیکھنے گیان کرنیکے یوگیہ نہ ہوں تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس منشیہ جاتی کے مقابلہ میں دیوتا شبد سے سوائے ودوان کے اور کچھ گرہن نہیں کیا جا سکتا۔ وہی پرمان کافی ہیں۔ جنکو رشی دیانند اپنے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں فرما چکے ہیں۔ یہاں اُنکے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اِن بھاری دلائل کو نظرانداز کرتے ہوئے اگر بفرض محال مان بھی لیا جاوے کہ یوگی انیک پرکار کے شریروں کو دھارن کر لیتا ہے تو معترض شخص کو اس بات کا جواب ضرور دینا ہوگا۔ کہ منتروں کے ساتھ من کی بھی تبدیلی ہوتی ہے یا نہیں۔ رشی نے اس سوال کو بھی خود بخود اُٹھا کر جواب دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

यदा तु योगी बहून् कायान् निर्मिमीते तदा किमेकमनस्कास्ते भवन्त्यथानेकमनस्का इति ॥

यो॰ पा॰ ३ सू॰ ३ भाष्ये ॥

جب یوگی کو بہت شریر دھارن کرنیوالا مانا جاوے اور تہات جب وہ ایسا کرتا ہے تو کیا اُس کا من ایک ہی رہتا ہے یا اُس کے من بھی انیک ہو جاتے ہیں۔ سِدھانتی کا یہ سوال اس خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جیو آتما ایک مانا گیا کیونکہ ایک ہی یوگی نے انیک شریروں کو دھارن کرنا ہے۔ تو پھر منونکا انیک ہونا سویکار ہوگا یا ایک۔ سوال صاف ہے کہ آتما سوبھاؤ سے شُدھ اور پوتر ہے۔ اگر کوئی بکار آتا ہے جس سے اُس جیو کو شُدھ ہوتے ہوئے بھی مجبوراً دوسرا شریر دھارن کرنا پڑتا ہے۔ تو وہ کیول من میں ہی آتا ہے۔ یہ سِدھانت شاستروں کا سربستمتر ہے۔ اس میں کسیکو بھی اعتراض نہیں۔ تو ہر ایک شریر کے ساتھ ایک ایک من کا ماننا لازمی ہو جاتا ہے۔ اسیواسطے سِدھانتی کی طرف سے معترض پر سوال کیا گیا ہے۔ معترض جواب دیتا ہے۔ کہ

निर्माणचित्तान्यस्मितामात्रात् ॥ ४

انیک چِتوں کا بنانا صرف اسمتا ماتر سے یعنی خیال ہی خیال سے چِتوں کا بنانا ہے نہ کسی اور بات سے جسکے واسطے یہ کہا جا سکے کہ انیک ہیں یا ایک۔ معترض صاحب جواب دینے سے انکاری ہو کر ایک پیچ سے جواب دیتا ہے جیسا کہ گلے پڑے کو ٹالنے کے واسطے کیا جاتا ہے۔ اور تہات جال میں پرتن کو ڈالا جاتا ہے۔ بھاشیہ کار اسکے مطلب صاف کرتے ہیں کہ

अस्मितामात्रं चित्तकारणमुपादाय निर्माणचित्तानि करोति ततः सचित्तानि भवन्ति ॥

(یوگی) اسمتا (خیال) ماتر کو چِتوں کا کارن بناتے ہوئے چِتوں کا نرمان (بنانا) کرتا ہے۔ اسی سے وہ انیک شریر چِتوں والے ہوتے ہیں۔ اسپر سِدھانتی سوال کرتا ہے۔ کہ

प्रवृत्तिभेदे प्रयोजकं चित्तमेकमनेकेषाम् ॥ ५ ॥

جب انیک شریروں کی موجودگی میں چیشٹا میں اختلاف لازمی امر ہے۔ تو ایک چِت انیک چِتوں کا پریرک کس طرح سے ممکن ہے۔ اور تہات مان لو کہ ایک یوگی نے دو مختلف قسم کے شریروں کو (مثلاً شیر اور بکری کے جسم کو) دھارن کیا اسمیں شک نہیں کہ شیر اور بکری کی چیشٹا۔ سوبھاؤ اور خوراک وغیرہ مختلف ہے۔ اور یہ سب حرکات چِت کے ماتحت ہیں لیکن یدی اسمتا ماتر سے چِت کی بناوٹ کو سویکار کیا جاوے وہ اصلی چِت دو مختلف قسم کے سوبھاؤ نکو اور اُس سے پیدا ہونیوالی مختلف چیشٹاؤں کا کس طرح سے پریرک ہوگا۔ اور من کا لکشن ہی یہ ہے کہ جو ایک وقت میں مختلف گیانوں کو نہیں کر سکتا اور پھر جب تک سوبھاؤں کے اندر خاص تبدیلی واقعہ نہ ہو۔ پرورتی میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی اور پرورتی کے انکول کرم ہوتے ہیں۔ تو پھر ایک چِت جسمیں خاص پرکار کے سنسکار رونکا نتیجہ موجود ہے۔ وہ دو یا زیادہ مختلف چیشٹاؤں کو کس طرح

...پرکٹ کیا ہے۔ اور یہی بھاو رشی نے بھاشیہ میں بیان فرمایا ہے۔

बहूनां चित्तानां कथमेकाभिप्रायपुरःसरा प्रवृत्तिः सर्वचित्तानां प्रयोजकं चित्तमेकं निर्मिमीते ततः प्रवृत्तिभेदः ॥

کس طرح ایک چِت یعنی ایک چِت کے ابھیپرائے (منشاء) کو مدِنظر رکھتے ہوئے پرورتی ہو سکتی ہے۔ (کیونکہ ایک ہی وقت میں مختلف ہوگی) ایک چِت کا پریوجک (پریرک) ایک چِت بنانا ہے جس سے پرورتی کے خلاف ہوتا ہے۔ رشی نے معترض کے سوال کو اسی ڈھنگ سے کھنڈن کر دیا۔ اور یہ صاف کر دیا کہ مختلف چیشٹائیں اُن کا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ ایک جیو کے ساتھ ایک ہی پریرک چِت رہ سکتا ہے۔ ایک چِت ماننے پر بھی اُن کا پریرک ایک ہی ہوگا۔ کرنا پڑے گا۔ جو کہ ہو نہیں سکتا ہے کیونکہ ایک ابھیپرائے کو ارتبات سنسکار بنیش کو مدِنظر رکھتے ہوئے مختلف چیشٹائیں نہیں پیدا ہو سکتیں۔ معترض کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے سِدّھانت کو رشی بیان کرتے ہیں۔

तत्र ध्यानजमनाशयम् ॥६॥

کہ یوگی لوگ انیک پرکار کے سادھن کرتے ہوئے انیک سدھیاں پراپت کرتے ہیں۔ اور اُن سدھی سے اُس کے انوکول چِت کو بنا لیتے ہیں (الیکن) اُن میں سے دھیان سے جو پیدا ہونے والا چِت ہے۔

अनाशयम्

ہے۔ ارتبات پھر اسکو جنم مرن کا جھگڑا نہیں رہتا ارتبات باقی تمام سدھیوں کے کھینچ ہوتے ہوئے بھی جنم مرن کا چکر بنا رہتا ہے۔ رشی نے اس سوتر سے تمام معمہ کو حل کر دیا ہے کہ خیال ہی خیال سے چِت کا نرمان ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ جیسا ہریش...

سے اُس اُس کرم کے انوکول اپنے چِت کی بناوٹ کو کرتے ہیں۔ اس سے صاف پرتیت ہوا کہ ہاتھی گھوڑا، گدھا یا شیر بکری کی بناوٹ کو حاصل نہیں کرتا بلکہ منشیہ شریر کو دھارن رکھتے ہوئے مختلف سادھنوں کے ذریعہ مختلف دویاؤں کو حاصل کرتا ہے۔ اور اُنہیں کے انوکول سنسکاروں کے مجموعہ کو سنچت کرتا ہے۔ جسکو رشی نے (چِت کی بناوٹ) اس شبد سے فرمایا ہے۔ دیاس جی اس سوتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

पञ्चविधं निर्माणचित्तं जन्मौषधिमन्त्रतपःसमाधिजाः सिद्धय इति तत्र यदेव ध्यानजं चित्तं तदेवानाशयं तस्यैव नास्त्याशयो रागादिप्रवृत्तिः ॥

چِت نرمان (بناوٹ) پانچ پرکار کی ہوتی ہے سمادھی دوارا حاصل ہونے والی۔ جنم۔ اوشدھی منتر اور تپ روپی سدھی ہیں۔ یہ وہی سدھیاں ہیں جنکو میں نے شروع میں عرض کیا تھا۔ رشی اُنکو نرمان چِت کے نام سے پکارتے ہیں باقی تمام شکوک بھی اسی سے صاف ہو جاتے ہیں کہ اِن پانچ اقسام کی سدھیاں ہیں شریر نرمان ہرگز نہیں ماننا چاہئے بلکہ اِن میں چِت نرمان کا ورنن ہے۔ دوسرے الفاظ میں گیان بھید ہے اگر کچھ اختلاف ہے تو گیان میں ہے شریر میں نہیں۔ پس رشی نے سِدّھانت کو ورنن کرتے ہوئے دیگر اعتراضات کو بھی صاف کر دیا ہے سب سدھیوں میں ایک مول چیز کو نرمان (بنانا) کہا جاتا ہے نہ کہ شریر والی کا۔ جسکو آج کل تمام ہی خیالات کے اندھ پلے ہوئے مانتے ہیں جنکی اصل بنیاد آج کل کے کپول کلپت پوران ہیں۔ اور جسکا شاستروں کے اندر نام و نشان سِدّھانت کوئی بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں ایسے بھی خیالات کا کھنڈن

بعض جگہ پہ اشارہ تھا اور بعض جگہ صاف پرتیت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک چِت دھیان سے اُتپن ہوتا ہے۔ اور وہی اناشیہ ہے۔ ارتبات اُس میں ایک چِت کا آشیہ ارتبات راگ وغیرہ کے ذریعہ سے پرورتی نہیں ہے۔ اسی واسطے یوگی پُنیہ اور پاپ سے بری ہو گیا ہے۔ چنانچہ رشی لکھتے ہیں کہ

अतः पुण्यपापाभिसम्बन्धः क्षीणक्लेशत्वाद्योगिन इति ॥

اسی سبب سے نیک و بد کرموں کے سمبندھ سے علیحدہ یوگی لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے کلیش سب دور ہو گئے ہوتے ہیں۔ لیکن دھیان سے پیدا ہونیوالے چِت کے رکھنے والے یوگیوں کے سوا دوسرے سب چِتوں کے رکھنے والے پُنیہ اور پاپ سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ رشی فرماتے ہیں کہ

इतरेषां तु विद्यते कर्माशयो यतः ॥

یہی سبب ہے کہ دوسری سدھیوں کے اندر ممکن پُرشوں کا کرم آشیہ رہتا ہے۔ جس سے وہ جنم اور مرن کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب تک وہ دھیان سمادھی کو پراپت نہیں کرتے برابر اسی طرح دکھ اُٹھاتے ہیں۔ ارتبات جنم اوشدھی وغیرہ سدھیاں موکش کا سبب ہرگز نہیں ہیں۔

باقی آئندہ — راقم

(سنگت رام)

گرنتھ سنشودھن

شریمان مہاشے امراؤ سنگھ جی نے جو نیاز بعنوان "والمیکی رامائن پر ایک نظر" ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۹ اگست میں پیش کئے ہیں۔ اُنکی نسبت اسقدر عرض کرنا ہے کہ آپ نے صحیح اور اُنکے وکیلوں کو ہرگز نہ سے ایک خاص وجہ سے پردے چلنے کے لئے ورنہ ...

سنسکاروں سے محفوظ رکھنے کے لئے آرش گرنتھوں کا
سنشودھن بہت لازمی ہے - اب وہ وقت آگیا ہے
جبکہ آریہ سماج کو بال اوستھا سے نکلکر برھمچریہ کی عملی
زندگی بسر کرنا ہے - جن موجودہ بھن پرشوں نے اونچے
درجہ کے گرنتھوں کی سیر کی ہے - وہ خوب جانتے ہونگے
کہ ادل تو بہت کچھ وچی تاری ہی کیگئی ہے - اور اگر
کوئی حصہ محفوظ بھی ہے تو اس بھاؤ کو جنہ ایسے
مہاتماؤں نے جو کسی خاص غرض سے پیریت نہ تھے
اور جن پر انکی عظیم عالمیت کیوجہ سے فی زمانہ سنسکرت
دان دنیا کی بہت کچھ شردھا ہے اس قسم سے شکنجہ
میں ڈالکر بنا پر لوجن سیدھ کیا ہے کہ اصل بات
کا آسانی سے پتہ چلنا اور بھرم میں نہ پڑجانا بہت مشکل
ہے - چنانچہ جن مہاشیوں سے مہابرہمرد نیک اُپنیشد پر
سوامی شنکراچاریہ کے بہاشیہ کا مطالعہ کیا ہوگا وہ
کہہ سکتے ہیں کہ جیتن نگت کی اُتپتی میں کیسا گول
مال ہوا ہے - یا مانو گرہیہ سوتروں میں گرہ بیرولیش اور
گربھا دہان سنسکار کا ورطان کرتے ہوئے انشٹ کر بہاشیہ
میں کیا کیا سدھانت بتلائے گئے ہیں -
غرض یہہ کہ جہاں تک ہو سکے سدھانتوں کا صاف
کر لینا بہت ضروری ہے - مگر یہہ منشا کس طرح پورا
ہو سکے متعلق تین باتوں کی ضرورت ہے اول یہہ
کہ ویدک گرنتھہ جہاں جہاں سے دستیاب ہو سکیں
اکٹھا کرنا ضروری ہے - دوسرے یہہ کہ سنسکرت کے
معقول ودوانوں کی ایک سبھا قایم کیجاوے تیسرے
یہ کہ ایک معقول پریس جو اس منشاء کو پورا کر سکے
ہمارے قبضہ میں ہونا چاہیے -
مذکورہ بالا تینوں سامان کسطرح مہیا ادھکار آمد
ہو سکتے ہیں - انکی نسبت میں ایک معقول مضمون ناظرین
کی توجہ کے لئے علیحدہ پیش کرونگا جس سے ثابت
ہوگا کہ میرے خیال میں یہ تینوں سامان نہایت آسانی
اور کم کوشش سے مہیا ہو سکتے ہیں - بشرطیکہ آریہ
پرش دھرم کی خاطر - دیش کی خاطر - جاتی کی خاطر
بلکہ انکم ایک مہرشی کے بھی دان کی خاطر کچھ دیش

اگنی کو کم کریں -
کچھ آرش گرنتھہ جو ہندوستان میں نہیں ملتے جیسے
مانو گرہیہ سوتر - مانو دھرم سوتر - کلپ سوتر - میترائی
ونکھڈ آدی شاکھا روس آدی ملکوں سے میں نے
پراپت کرنا پرارمبھ کیا ہے - اُنکے دیکھنے سے معلوم
ہوا کہ جہاں وہ ہم لوگوں کے لیے بہت لابھکاری ہیں
وہاں بہت گراں قیمت پر ملسکتے ہیں - جو اگر سادک پریس
میں شایع ہو کر فروخت کئے جاویں - تو جو گرنتھہ ابھی
دس روپیہ میں ملتا ہے - وہ چھاپ کر دو روپیہ پر
فروخت کرنے میں بھی منافع ہوگا - اور دیش میں
آرش گرنتھوں کا پرچار ہوگا جس سے اکثر گرنتھوں کے
سنشودھن میں بھی بہت کچھ مدد ملیگی -
فی الحال جہاں میرے ایک اتساہی مترنے بالمیکی
رامائن کی طرف توجہ کی ہے وہاں مجھے بھی اسقدر
سوچت کرنا ہے کہ اس رامائن سے مجھکو بھی پریم
ہے اور میں نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ اُسکا وہ
جز جو مجھکو پرکشپت پرتیت ہوتا ہے چھانٹ کر
ودوانوں کی سمتی کے لئے ایک ٹریکٹ کے روپ
میں پیش کروں اور سب ودوانوں کی سمتی روپ
سمتی پراپت کر کے یہ کوشش ہو کہ اصل پُستک میں سے
وہ جز نکالکر باقی شایع کر دیجاوے - میری رائے میں
مہاشے امراؤ سنگھ جی کو اپنا قیمتی وقت اس امر کے
ثابت کرنے میں کھونا الاہیوگی ہوگا - کہ آیا رامائن
موصوف میں ملاوٹ ہے یا نہیں - اسلئے کہ آریہ سماج
کے وجود کے بہت پیشتر یہہ ثابت ہوچکی ہے کہ
اُسمیں بہت کچھ پرکشپت ہے - چنانچہ رام بھاشیہ
کار اور کتک وغیرہ بھاشیہ کاروں نے بارہا اپنے
بھاشیہ میں اظہار کیا ہے - چنانچہ بالکانڈ کے
اس شلوک پر کہ

चतुर्विंशत्सहस्राणि श्लोकानामुक्तवानृषिः। तथा सर्गशतान्पञ्च षट्काण्डानि तथोत्तरम्॥ वा॰ बा॰ ४।२

رام بھاشیہ کار کہتا ہے کہ

चतुर्विंशदिति। चतुर्विंशतिरित्यर्थः छान्दसः। शतानि पुंलिङ्गोऽप्येवम्। तत्र पतिशतरूपसर्गसंख्या षट्काण्डानामेव। श्लोकसंख्या तसोत्तराण्यमिलित्वा हि। अत्र कृतस्तु उक्तसंख्यापेक्षया षट्ट्रिंशत्सर्गसंख्याधिक्यदर्शनात्। चतुर्विंशत्सहस्रापेक्षया श्लोकसंख्याया अप्याधिक्यदर्शनाच्च उत्तरकाण्डीयसर्गसंख्या नुक्तेश्च प्रक्षिप्तोऽयं श्लोको न त्वार्ष इत्याहुः॥२॥

یعنی پہلے بتلایا کہ चतुर्विंशत اور शतानि یہ ویدک پریوگ ہیں پہر کہتے ہیں کہ
پانچسو سرگ کا شمار چھہ کانڈوں میں ہی ہوجاتا ہے
اور شلوکوں کی سنکھیا میں اُتر کانڈ بھی شامل کیا
ہے - اور کتک کی تحریر کے بموجب مذکورہ بالا شمار
کے لحاظ سے ۳۶ سرگ زیادہ معلوم ہوتے ہیں - اور
۲۴ ہزار شلوک کی تعداد سے بھی شلوک زیادہ
ہیں - اور اُتر کانڈ کے سرگوں کی سنکھیا بھی نہیں
بیان کیگئی - اسلئے یہہ شلوک پرکشپت ہے - آرش
نہیں ہے -
پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گرنتھہ کی حالت
ناگفتہ بہ ہے - رام بار بار کہتا ہے کہ

तीर्थकतकाद्यष्टप्रक्षिप्तेन प्रक्षिप्तमिति न व्याख्यातम्

یعنی رام کہتا ہے کہ تیرتھہ کتک وغیرہ نے اُن میں
ہاتھ بھی نہیں لگایا اسلئے پرکشپت جانکر
میں نے بھی بیکھا نہیں کیا -
غرضیکہ بھی اور دوسرے بھی پرشوں کو جھوڑ کر سب

...تقسیم کریں گے کہ ملاوٹ ضرور ہے۔ اسلئے علاوہ اسکے ہم سچی نہ صرف کریں گے وسکو ایکطرف سے دور کرنے کی کوشش کرنا زیادہ کارآمد ہے ویدک دھرم کے سیدھے اُصول پر ساد اگلی بھولی...

اُم گرگی دھرم پرچار منڈلی کے بھرمن یاترا کا اختصار

(۱) جیسا کہ پرچارک وبتیر کا دوار اظاہر کیا گیا منڈلی نے اول ۷ لغایت ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء اور پھر ۲۲۔ اکتوبر لغایت ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کل ایک ماہ اور ۳۰ یوم پرچار کیا بجائے ۲ ماہ کے جو وعدہ تھا۔

(۲) اس کل عرصہ میں سوائے لاہور کے جہاں جلسہ سالانہ تھا۔ کسی دن بھی منڈلی بیکار نہ رہی۔ چاہو کتنا ہی لمبا سفر کسی دن کرنا پڑا۔ مقام پر پہونچتے ہی فوراً کام شروع ہوجاتا رہا۔ البتہ ایک دن بوجہ بیماری ایک ممبر منڈلی کے ہرج ہوا۔ جسکو ...جناب سے واپس کیا گیا۔

(۳) مقامات ذیل پر مقام ہوا۔ گکھڑ۔ وزیرآباد۔ بھیرہ بال۔ پھالیہ۔ بھیرہ۔ شاہ پور چھاؤنی۔ ...شاب۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جامپور۔ کوٹ چھٹہ۔ ...مظفر گڑھ۔ بہاولپور۔ صادق آباد۔ رحیم یارخان۔ ...لمہ۔ لاہور۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ دلاور۔ حافظ آباد ...تقریباً ہر کہیں نگرکیرتن ہوئے۔ جنمیں بھجنوں ...لیکچروں دوارا دھوم دھام سے پرچار ہوا ...اسکے ایک گھنٹہ سے ۳ گھنٹے تک بڑے لیکچر ...دھرم سالاؤں یا آریہ سماج مندروں میں ۵ گھنٹے ...ہوئے۔ جس سے ہزاروں منشوں کے ہردوں ...پر ویدک دھرم کی سچائیاں نقش ہوئیں۔ ...اسکا اثر اس پرچار نے کیا۔ کئی جگہ لوگ اُن کے

اظہار کے لئے کئی ذریعے استعمال کرتے تھے۔ اور ...کئی جگہ لاہوری شہر اسے سنگٹھ ہوا ...ان جگہوں میں باوجود حالات ناموافق وسنگدلوں رکاوٹوں کے نئے آریہ سماج قائم ہوئے۔ اور دو بند شدہ سماج پھر جاگے۔

(۵) دونوں کال منڈلی کی طرف سے عمدہ باقاعدہ ہو تر ہوتا رہا۔ اور کوٹ چھٹہ سماج کے پردھان صاحب کی تیرتھا یاترا شریک نہ ہو سکا ہوا۔

(۶) چند جگہوں کی حالات کے لحاظ سے سفر خرچ بھی نہ مل سکا۔ چندہ کی نسبت کسی سماج سے بھی پہلے پرچارہ نہ کیا۔ تاہم جب ایک دو دن زور شور سے پرچار ہوتا تو خود بخود ہی منڈلی کی سہاینتا کا خیال پبلک کے دلوں میں پیدا ہوجاتا مگر افسوس اسوقت پروگرام کے بموجب کوچ کا وقت آجاتا تھا۔ اسلئے جو کم و بیش سہاینا مل سکتی اُسی کو غنیمت سمجھتے ہوئے پرچار کے کام کو ترجیح رکھا گیا۔ وید پرچار آدمی کے نیکل ورو صد کے قریب چندہ ہوا۔ اور چونکہ سفر خرچ باقاعدہ ہر سماج سے نہ مل سکا۔ اُدھر سے سہایتا پہلے منظور ہی نہ لی گئی تھی۔ اسلئے سکول کو سفر خرچ کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا علاوہ اور طرح کی سہایتا ہیں اور سبھا میں وہیں خرچ کرنے کے مختلف جگہوں سے ۱۱۲ للعہ سکول کو ملے۔ جنمیں سفر خرچ کے شامل ہیں علاوہ پندرہ روپیہ خاص خرچ کے جو ہیں لے اپنے اوپر لیا ہے

(۸) کئی قسم کی کتب حسب ضرورت مفت تقسیم کیں اور بہت سے پستک و ٹریکٹ فروخت ہوئے۔

(۹) افسوس ہے کہ ہیں بہاگی طرف سے کوئی اُپدیشک ساتھ نہ لے سکا۔ جسمیں خاص وجوہات تھیں۔ اسلئے اکیلا پرش ہونے کے سبب پرچار میں کمی رہنے کا پہلے بہت فکر تھا۔ تاہم ایشور کا شکر ہے۔ کہ کہیں ایسی کمی کام کرتے ہوئے محسوس نہ ہوئی۔ جن جن پرشوں نے ہر طرح

کی سہایتا دی اُن کا ذکر موجب طوالت سمجھکر میں صرف شکریہ پر اکتفا کرتا ہوں ایشور انہیں پورا کرے بہت جو چندہ اور سامان ہے کو ٹھہرا دیں گے جگہ ماسٹر لوگ نے خاص پربندہ کرا کر اپنے ... ان کل دورے میں جسطرح زور و شور اور استقلال سے ایک ایک دو دو دن مقام ٹھہرانے کے لئے مجبوریاں پیش آئیں اور کئی جگہوں سے جو پریم اور اصرار سے پریم کے بھرے ہوئے منتر آئے۔ اسکا بڑا اثر میرے دل پر پڑتا تھا۔ کہ واقعی ہر طرف دھرم کی پیاس زور سے لگ رہی ہے۔ اور اسی لئے خاکسار کئی جگہ انکار کرتے وقت آئندہ دوبارہ دورے آنے سے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس سے بھی زور کے ساتھ مستقل طور پر اپنی خدمات پرچار کے اربن کر سکے پہلے اب بھی دوبارہ دورہ کیا جاوے"

اسلئے سماجوں کے منتری مہاشیوں سے نویدن ہے کہ نگر کیرتن کا انتظار ہیں۔ مگر ضروری امر یہ ہے کہ اگر کسی نزدیکی جگہ میں کوئی سماج پرچار کرانا چاہے۔ تو اس سے بھی پہلے مطلع فرماویں کیونکہ گذشتہ دورے میں زور دار سفارشیں کسقدر ہرج اور تکلیف کا موجب ہوئیں۔ نیز پہلے دورے میں جو بہت جگہ مباحثے ہوکر منکر لوگوں کو ویدک دھرم کے عالمگیر اصولوں کے قائل کرنیکا کارن ہوئے۔ اس سے پہچانے اس امر کے پربندہ کا خاص خیال دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسیطرح جہاں پر دھرم اور شانتی اور سہن شیلتا کا بہاؤ زیادہ زور سے ظاہر ہوتا ہے اور حاضری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ سفر خرچ وغیرہ کے متعلقہ امور کو خط و کتابت سے فیصلہ ہوگا پرماتما کرے۔ کہ ہم دھرم کی پیاس کو ساحر نہ الوکول بجھانے کے لئے پورے طور تیار رہیں اور ہالتا کو کام میں لائیں۔ اوم شم۔ ویدک دھرم کا سیوک

بھیمسین اس منیجر آریہ سکول رام نگر ضلع گوجرانوالہ

نوٹ: میں لالہ لچھمنداس جی کی اس
کی تعریف کرتا ہوں انہیں صرف اسقدر احتیاط
کیلئے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں ویدک
دھرم کی سیوا میں لڑکوں کی پڑھائی کا حرج ہو
اور کہیں محض ہمیں گانے گانے بجوں میں
ہی پکی کا گھمنڈ نہ آجاوے۔ (ایڈیٹر)

سوامی ویدانند اور سائنس

بہت سی خط و کتابت کے بعد جب بھائی اور پتا کی اور سے تسلی نہ ہوئی، تو ایک آخری چٹھی دونوں کو مندرجہ ذیل مضمون کی لکھی۔

آپ مجھے سندھیا ہون آدی اور رشی کے گرنتھوں کا پاٹھ کرنے کی بابت لکھتے ہیں سندھیا ہون آدی دھرم کے کاموں میں میرا من نہیں لگتا۔ اور کسطرح سے لگ سکے۔ سوچ میں سارا وقت گزر جاتا ہے۔ اور اسی سوچ کے کارن نہ پرماتما کا دھیان اور نہ دھرم کا وچار ہو سکتا ہے۔ رشی کے گرنتھوں کے پڑھنے سے میرا من اور بھی گھبراتا ہے۔ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ سولہ برس سے نیون استری کا اور پچیس برس سے کم پرش کا وواہ نہیں ہونا چاہئے۔ پھر آپنے کسطرح سے مجھے یہاں تیرہ اور چودہ سال کے دریا میں ننھی سی کو پھینک ڈال دیا جس سے اب کسطرح بچ نکلنا نہیں۔ رشی نے تو لکھا ہے کہ ایک دوسرے کی پرسنتا ہونی چاہئے۔

پرنتو آپنے مجھے اس معاملہ کی خبر بھی نہ کی۔ اور جب مجھے ان باتوں کا پورا گیان نہیں تھا میرے اوپر ایسا بوجھ رکھ دیا جسکے تلے آج بھی اٹھ نہیں سکتی ہیں تو زمانے کی تکلیفوں کو نہیں جانتی تھی لیکن آپ تو گرہست کی تکلیفوں سے واقف تھے۔ پھر کن پاپوں کے کارن میرے ساتھ ایسا میل ملایا۔ جو کبھی مل ہی نہیں سکتا۔ پرماتما کے خوف سے چلکہ تو میری صلاح لے لیتے۔ جس کے ساتھ ساری عمر کاٹنی تھی۔ اوسکی خبر تک تو کر دیتے لیکن آپ ہی تو سمجھے ہیں۔ میں چھوٹی سی عمر میں ایسے معاملات کو کسطرح سے سمجھ سکتی تھی۔ اور آپ بھی کیسے بتا سکتے تھے۔

پرنتو چھوٹی عمر میں شادی کرنا تو رشی نے پاپ لکھا ہے۔ سنسکار ودھی میں لکھتے ہیں "جو کوئی تھوڑا وستھا میں وواہ کر بال اوستھا میں نیچ پتی الپو گیہ ور کنیا کا وواہ کروائینگے وے وید و کت ایشور آگیا کے ویرودھی ہو کر مہا دکھ ساگر میں کیونکر نہ ڈوبینگے" پھر آپنے کسطرح اس شادی کو اخباروں میں وید و کت وواہ کے نام سے مشتہر کیا تھا وہ کونسا وید ہے جو ایسی آگیا دیتا ہے کہ ننھی سی جان کو بغیر اوس سے دریافت کئے ایسے آدمی کے ساتھ ملا دو۔ جو اوسکی بات تک بھی نہ پوچھے۔

پتاجی۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ آپنے بڑی دلیری سے برادری کی مخالفت کو برداشت کیا۔ لیکن وہ برادری کی مخالفت میرے کس کام کی۔ اگر ہم آپسمیں خوش نہیں ہیں مخالفت سے تو چپ چاپ بہتر تھی اگر ہم آپسمیں خوش رہتے۔ برادری کی مخالفت برداشت کرکے اگر آپنے یہہ کہا کہ آپنے دھرم کی آگیا کو پالن کیا۔ اخباروں میں آپکی تعریف چھپی۔ آریہ سماج نے آپکی داد دی۔ اور سب کچھ کیا۔ لیکن میں پرماتما تک یہ آواز اپنے جلے ہوئے ہردے سے پہنچانا ضروری سمجھتی کیونکہ آپ میرے پتا ہیں۔ پرنتو کہے بغیر بھی رہ نہیں سکتی کہ آپنے کونسی دھرم کی آگیا کو پالن کیا۔ وہ اوس اخبار کے ایڈیٹر نے کونسی ہمت کی۔ اور آریہ سماج نے کس چیز پر آپکی داد دی۔ یہہ سب کچھ جھوٹ اور اور پاکھنڈ نہیں تو اور کیا ہے۔ اتنی چھوٹی عمر میں شادی کرنا کونسا دھرم کا انگ ہے۔ بغیر ایکدوسرے کی رضامندی کے وواہ کر دینا کونسی داد کا کام تھا۔ صاف صاف رشی دیانند کے لیکھ کے برخلاف اور ویدوکت نیم کے ... رشی نے تو گن کرم پرچار کیا اور آپنے کچھ اور کر دکھایا۔

پوجنیہ پتا جی۔ آپنے سارا زور تو گرہ کی پوجا کے اوٹھانے میں لگایا برادری اور ماتا جی کو ناراض کیا۔ مانتی ہوں کہ آپنے مورتی پوجا کو بند کیا۔ لیکن میرے کس کام۔ جتنا زور آپنے اس امر میں دیا اگر مجھے زیادہ ودیا دیتے اور جیسا رشی نے لکھا ہے۔ ویسی ودیا دیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آپ بھی مجھے دیکھ خوش ہوتے اور میں بھی آنند میں رہتی۔

مجھے وہ وقت یاد آتا ہے جب آپنے لالہ جسونت رائے کے خط کو پڑھکر پھاڑ دیا تھا۔ کیونکہ اوسمیں ایک ایسے آدمی کا ذکر تھا۔ جو ہماری برادری سے باہر تھا۔

بھلا سوچئے تو سہی۔ کہ اگر آپنے اور آپکے دوستوں نے چند مہینوں کی رخصت لیکر بڑی تلاش کے بعد بر تلاش کیا۔ اور آپکو اس تنگ دائرہ میں بڑی تکلیف اوٹھانی پڑی۔ میرے کس کام کی۔ اس سے بہتر تھا کہ برادری سے باہر ہی میری شادی ہو جاتی۔

رشی نے تو لکھا ہے۔ کہ ورن ویوستھا گن کرم انوسار ہے جنم پر کچھ منحصر نہیں۔ پھر آپنے کیوں۔ موجودہ ذات پات کی پرواہ کی۔ اور مجھے ایسے دکھ میں ڈالا۔ کیا آپکا دھرم آپکو یہی سکھلاتا ہے۔ کہ رشی دیانند کے اوپدیش کے برخلاف ہی کام کرنا۔ آپکا جوش کہاں گیا۔ اور اونکی تعلیم کو پھاڑ ڈالنا۔ اور اوس وقت کی گفتگو صاف ظاہر کرتی تھی۔ کہ آپنے اُن اصولوں کو اچھی طرح سے گرہن نہیں کیا۔ لیکن مجھے اور بھی اچنبھا ہے۔ کہ ایکدفعہ آریہ سماج کے جلسہ پر آپنے ہی مضمون لیا تھا۔ اور بڑی زور سے موجودہ ذات پات کا کھنڈن کیا تھا۔ کیا آپکا دھرم وہاں کے لئے ہی تھا۔ اور اگر آپنے سچ مچ اوس اصول کو مانا ہوا تھا تو پھر ذات کے جھگڑے میں کیوں آئے اور میرے لئے ایسے بر کی کیوں تلاش کی جو خواہ موجودہ ذات سے باہر ہی ہوتا۔ لیکن گن کرم میں ... شاید آپ یہہ کہیں گے کہ اب ابھی اصول کو تو مانتے ہیں لیکن جب تک گن کرم سبھا والے ورن ویوستھا قائم کرنے کیلئے ایک عمدہ سب کمیٹی قائم نہیں ہو جاتی۔ تب تک کیسے نئے رستے پر چل سکتے ہیں۔ اسکا جواب میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ موجودہ حالات میں جب تک ...

ریویو

بھارت لائف انشیورنس کمپنی کے حصہ داران کو ایک چیلنج ۔ از لالہ بسنت رائے حصہ دار حال متوطن جموں۔ لالہ بسنت رائے جی حصہ دار کو بھی تبدیل قواعد کے لئے رائے ... ایک ہینڈ ارکو ... تھے جو یہ معلوم منظور ہوئی یا نہیں اب بھارت ... انشیورنس کمپنی کے لیے سرمایہ کو دیگر نئی کمپنیوں ... میں لگتا دیکھکر انہوں نے پھر قلم اٹھایا ہے۔ جب تک کہ اس پمفلٹ کا جواب از جانب لالہ کشن لعل ... اے نہ دیکھا جاوے تب تک یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا کس قسم کا خطرہ اس فنڈ کے سرمایہ کو ہو سکتا ہے لیکن اگر واقعی اس فنڈ کا ایک ... لاکھ سے زیادہ روپیہ دیگر فنڈات ماتحت لالہ ... کشن لعل میں قرض دیا ہے اور اگر واقعی کچھ ... روپیہ اجازت سے زیادہ باہر گیا ہوا ہے تو بادی النظر میں انتظام اطمینان دہ نہیں کہا جاسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پمفلٹ کا جواب لالہ کشن لعل جی کی قلم سے ملاحظہ کروں قبل اسکے کہ کچھ رائے قائم کروں۔

ایک ان پڑھ مستری کی یاترا۔ لالہ ... راج جی کرت اردو کے پمفلٹ کا آریہ بھاشا میں ... از پنڈت لالتا پرساد۔ ویدک یتر الیہ ... میں چھپی۔ قیمت فی جلد ۔/

یتھارتھ سکھاپتی ورتن۔ از پنڈت منصدی رام ... دھرم پرچارک قیمت فی جلد ۱/ مختلف وید ... اپنشد وغیرہ گرنتھوں کے پرمان جیو۔ ایشور اور ... پرکرتی کے سوروپ کے بارے میں دیگر ایشور پراپتی ... کے سادہن بتلائے ہیں لیکن جب لوگ شاستر ... کا راستہ دکہاتا ہے اور رشی دیانند اسکا خلاصہ ... کی آدی بھاشیہ بھومکا میں درج کرتے ہیں تو ... ایسی کتابوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ میری رائے

بھی اس پستک کا طریق بیان بھی ٹھیک نہیں ہے۔

آیورویدک ڈائری بابت ۱۹۱۲ء۔ از لالہ کاشی رام جی ویدیا اگ منجاب آیورویدک آوشدہالے لاہور۔ ایک صفحہ پر ۳۶۵ دنوں کی ڈائری ہے جسمیں ہر صفحہ پر دو دن آتے ہیں اور دوسرے صفحے پہ لالہ کاشی رام جی کے اوشدہالہ کے اشتہارات اور صحت یاب بیماروں کے سارٹیفکیٹ درج ہیں۔ چھپوائی اچھی نہیں ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سال لالہ کاشی رام جی چھپوائی اور کاغذ کیطرف متوجہ ہوں گے خاتمہ پر جو انعامات تجویز کئے گئے ہیں انکے چونکہ ہیں اصولاً بر خلاف ہوں اسلئے اُن پر رائے نہیں دینا چاہتا۔ اصل قیمت ۵/ فی جلد ۱۵ ار جنوری ۱۹۱۲ء تک ۱/ فی جلد۔

ادھیاپکا کی ضرورت

کنیا پاٹھ شالہ عیسے خیل ضلع بنوں کے لئے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک تعلیم دیسکے اور کام دستکاری بھی سکھا سکے تنخواہ ۲۰ ماہوار مکان رہائشی مفت ہوگا۔ درخواستیں معہ سارٹیفکیٹ نیک چلنی جے رام سکریٹری سماج کے نام آنی چاہیئے۔

ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالہ پٹھان کوٹ کے لئے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے پانچویں جماعت تک سنسکرت تعلیم دے سکے اور سینا پرونا و کشیدہ کا کام بخوبی جانتی ہو۔ آریہ سدھانت سے واقف ہو چال چلن اچھا اور سوشیلا ہو۔ درخواست اس پتہ پر ہو۔ کرم سنگھ اپ پردہان آریہ کنیا پاٹھ شالہ پٹھان کوٹ

مرشدان

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

بابو ہو رام آریہ (ڈیرہ غازیخاں) سوامی یوگیندرپال سے شیطان والے سات سوال پوچھتے ہیں اور انکی ستیہ دھرم پرچارک میں اشاعت کے خواستگار ہیں۔ سوامی صاحب بدھو رام جی کو تمام سوال لکھکر علیحدہ بھیجدیں پرچارک میں انکے درج کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ایڈیٹر

سوامی دیانند ورہ امائیں

پرم پوجنیہ بہرا تا جیو۔ نمستے۔

مدت سے وچار کر رہی تھی کہ پتر لکھوں یا نہ لکھوں کبھی جوش آیا خط لکھنے پر آمادہ ہو گئی۔ ورنہ چپ بیٹھی رہی لیکن اب تنگ آکر مجبوراً پتر لکھتی ہوں پڑھکر پتر پھاڑ ڈالیئے گا۔

پیارے بھائی مصیبت کے وقت سوائے گھر والوں کے اور کون یاد آسکتا ہے اپنے دل کا حال آپ سے کھولتی ہوں اپنے تک ہی رکھیگا اور جو مناسب کارروائی ہو عمل میں لاویں جب میں پتری پاٹ شالا میں پڑھتی تھی تو مجھے کئی دفعہ اپنی بڑی بہنوں کی شادی کے موقع پر جانیکا اتفاق ہوا آریہ سماجی بھائی اور ایسے ہی پوپ لیلا اور پوپ پاکھنڈ کا مخول کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ من میں سوچتی تھی کہ دیکھئے رشی نے ہم پر کتنا بڑا اوپکار کیا جو ایسی جہالت میں پھنسے ہوئے جیوؤں کو نکال دھرم کا ستیہ مارگ دکھایا۔ اسی عرصہ میں مجھے رشی کے گرنتھ پڑھنے کا بڑا شوق ہوا اور چونکہ میری شادی کے دن نزدیک تھے میں بواہ کے وشئے کو پڑھنے

خورسے پڑہتی تھی اور من میں وچارتی تھی۔ کہ اب وہ دن آگیا ہے۔ کرویدک ریتی سے بواہ ہونے لگ گئے ہیں۔ اب وہ تکلیفیں نہیں رہیں جن سے پہلے کشٹ اُٹھانا پڑتا تھا۔ پیارے بھائی آپکے اور تپاجی کے اپدیشوں کو بھول نہیں سکتی۔ جنہوں نے مجھے ستیہ مارگ کا اپدیش کیا۔ رشی کے گرنتھوں کا پاٹھ کر دیا۔ اور وہ وہ باتیں بتائیں۔ جنہوں نے میرے اگلے جنم کا بھی اوپکار کیا۔

میں اوس سمے کو بھول نہیں سکتی۔ جب آپنے اور تپاجیو نے بر کی تلاش میں جان توڑ کوشش کی تھی اب لالہ موہن لعل جی نے تین مہینہ کی رخصت لیکر اپنے گھر سے کرایہ وغیرہ خرچ کر کے کھتری بنش سے بر کی تلاش کی تھی۔ گو آپکی چھوٹی سی برادری میں لایق بر کا ملنا بڑا مشکل تھا۔ پر نتو آپکی کوشش اور تپاجیو کی محنت کے مقابلہ میں کیا بات تھی۔ جو معاملہ طے نہ ہوتا۔ مجھے وہ بھی وقت یاد ہے جو وقت لالہ جسونت رائے نے آپکو ایک ٹیرو دکھایا تھا جسکو آپ دیکھ کر بڑے جوش میں آگئے تھے اور اُن سے لڑائی تک نوبت پہنچی تھی۔ کیونکہ اوس میں ایک ایسے گریجویٹ بھائی کا ذکر تھا جو ہماری برادری سے باہر تھے۔ اور جنہوں نے بڑی دلیری سے اپنے لیے خود چھٹی لکھی تھی آپنے اُوس چھٹی کو پڑھ کر پھاڑ دیا تھا

مجھے وہ بھی وقت یاد ہے جو وقت آپنے اور تپاجیو نے بواہ سے پہلے یہاں خط لکھ بھیجا تھا۔ کہ کوئی اویدک رسم نہیں ہونے پائیگی۔ اور اوس وقت کو خصوصاً کبھی بھی نہیں بھول سکتی جو وقت نوگرہ کی پوجا کے بارے میں میرے بزرگ بابا جیو آپسے پرارتھنا کرتے تھے کہ یہہ کام پنڈت جی کی مرضی کے انکول ہو جانے دو۔ اور میری عزت کو بھی قایم رکھو۔ پرنتو آپ جیسے دڑھ آریہ پرش دہرم پہ قایم رہے۔ اور ایک بھی پوجا پاکھنڈ نہ چلنے دیا۔ گو برادری اوٹھ گئی بہت سا نقصان ہوا۔ پرنتو بابا اور ماتا جیو کو شوک ہوا۔ لیکن آپنے بڑے سوشیل سبھاؤ سے کاریہ کو نردگھن پورا کیا۔

مجھے وہ بھی وقت بھول نہیں سکتا۔ جو وقت میں گھونگھٹ کے اندر ایکدفعہ سانس لینے میں تکلیف معلوم ہوتی تھی تو آپنے گھونگھٹ اوتارنے کے لیے تپاجی سے سفارش کی تھی گو تپاجی نے اوس وقت نہ مانا۔

پرنتو آپکی مدد اور سہایتا میں کیا شبہ ہو سکتا تھا پیارے بھائی کن کن باتوں کا ذکر کروں اور کن کا ذکر نہ کروں۔ آپسے چند مہینوں کے علیحدہ ہونیکے بعد مجھے ایسی ایسی تکلیفوں کا مقابلہ کرنا پڑا جنکا آگے چلکر ذکر کرونگی نہ معلوم کس سبب سے پتی جی مہاراج مجھ سے ناراض رہتے ہیں۔ ہنس کر کبھی گفتگو تک نہیں کرتے۔ کئی دنوں تک ان کے درشن نہیں ہوتے اور کبھی اتفاق سے میل بھی ہوا تو نیا شگوفہ پیدا ہوا۔ ناراضگی پاؤ بڑھ گئی۔ اور نئی مصیبتوں کا منہہ دیکھنا پڑا جب ہون کرتی ہوں تو استریں مجھ پر مخول اُڑاتی ہیں۔ لاچار۔ جو کتابیں آپنے مجھے دی تھیں اُنکو پڑھتی رہتی ہوں۔ لیکن پڑھنے پر بھی تو سخت لعنت ملامت ہوتی ہے۔ کسطرح سے گھر کا کام کاج چھوڑ سکتی ہوں بڑی مشکل سے کوئی وقت ملا تو آپکی طرف چھٹی لکھ لی۔ ورنہ ساری رات اس فکر میں مبتلا رہتی ہوں۔ کہ کسطرح سے عمر بیتیت ہوگی ایکبار کا ذکر ہے کہ میری ایک سہیلی بیمار تھی اُسکی تیمارداری کے لیئے دو تین گھنٹے کیواسطے اُوسکے گھر گئی تھی۔ واپس آنے پر جب پتی جی مہاراج کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایسا سلوک کیا۔ جو لکھا نہیں جا سکتا۔ بڑی سخت چوٹ لگی۔ اور بیماری کے بہانے سے علاج کرواتی رہی گو میں جانتی تھی کہ ایسا کرنا پاپ ہے۔ لیکن سوسائٹی کے ڈر کے مارے مجبوراً ایسا ہی کہنا پڑا۔ پیارے بھائی میں بھی آخر شریر اور کی سرشٹی میں ایک جیو ہوں جسکو اودیہ گیان کے نہ ہونے کے کارن اور استریوں کیطرح مختلف تکلیفوں نے گھیرا ہوا ہے۔ اچھا ہوتا کہ موت سے رہائی ہو جاتی گو موت کا مانگنا بھی پاپ ہے۔ پرنتو میرا بھی سارا ہردے ان بڑی بڑی تکلیفوں کو برداشت نہ کرتا ہوا۔ ایسا گھبرا جاتا ہے۔ کہ سوائے موت کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اگر کسی سے ذکر کرتی ہوں تو دوسری استریں اور کی اور باتیں بناتی ہیں۔ اور اگر من میں رکھتی ہوں۔ تو سوائے اس کے کہ اپنے اندر جلتی رہوں اور کیا ہو سکتا ہے۔ اے بھائی آج ایسے ان باتوں کا دراز کھولا ہے۔ پرماتما کے خوف سے اپنی بہن کی حالت زار پر درشٹی دیجیئے۔ غور فرمائیے کوئی ایسا چارہ بتلائے۔ جس سے ان تکلیفوں اور مصیبتوں سے جان بچے۔ اور اگر ہو سکے تو اشارتاً تپاجی سے ان تمام حالات کا ذکر کر دیجیئے۔ اب مجبور ہوں۔ بس میں نہیں ہے۔ اگر کوئی لفظ برا یا نامناسب لکھا گیا ہو تو میرا قصور نہ سمجھئیگا۔ اور دکھیاری بہن کی حالت پر افسوس کر کے معاف فرمائیگا۔ اوم شم۔

آپکی دکھیاری بہن

تھیوسافسٹ بھائیوں کی سیوا میں دست بستہ نویدن

انٹروڈکشن ٹو سوسائٹی پر سرسری نظر

میرے پیارے بزرگوں میں آپکی کئی کتابوں کو نہایت غور سے دیکھ چکا ہوں مجھے اب تک یہہ پرتیت نہیں ہوا کہ آپ کیا مانتے ہیں انٹروڈکشن ٹو سوسائٹی

…کے پڑھنے سے بہت سے شکوک پیدا ہو گئے پر مشہور
…کے واسطے مجھ پر کرپا کر کے میرے شکوکوں کا جواب
دیں تاکہ دل وجان سے انکی پیروی سے جنم سپھل
کروں اگر جواب نہ دے سکو تو اپنے خیالات کو بدلیں
اور ویدک جھنڈے کے نیچے آکر جگت کا اوپکار کریں
کیونکہ میں مانتا ہوں آپ دل وجان سے آریہ کے
خیر خواہ ہیں آپ کو روشن ہوگا شروع میں یہ
مذہبی بھائی سوامی جی کو گورو مانکر آئے تھے
جب اون سے دال نہ گلی تب اپنے خیالوں کے
انکوان اوپدیش کرنا شروع کر دیا اور آپ لوگوں نے
آریہ سماج کے لٹریچر کو جو حقیقت میں سوامی جی
سوامی جی کے اور دیگر چند پنڈتوں کے سبب
…ندہ ہے داہیات جانکر اور علیحدہ ہوکر علیحدہ
…بنیاد بنائی آپ کو مناسب تھا کہ ویدک مت
کا پرچار کرتے اور دیکھتے ویدک دھرم کیسی جلدی کیسے
سیدھے راہ پر لیجاتا ہے مگر ناراض ہو کر آریہ سماج
کے سنتر دھوکے اور بعض چند صاحب جو ناراض
نہیں ہوئے اونہوں نے ترقی کرنا بند کر دیا
اور یورپ کے خیالوں کو گرہن کر لیا۔

پیارے بھائیو اگر آپ اس عرضی پر خیال نہیں
فرماوینگے تو مجھکو بھی اوسیطرح کرنا پڑیگا جسطرح
…پیارے ویدک دھرم کو برا بھلا کہتے ہیں۔

…آپ کا اصول اول یہہ کہتا ہے کہ یونیورسل
برادر ہڈ بلا کسی قوم مذہب اور ملت وغیرہ کے
برادر ہڈ قایم کیا جاوے معزز صاحبان برادر
ہڈ وہاں قایم ہو سکتی ہے جہاں سب ہم خیال
ہوں جب ایک طرف گائے ذبح کرنیوالا ہو دوسری
…پالن کرنے والا اہنسا کا جپ کرنیوالا
…اون میں کسطرح برادرہڈ ہو سکتی ہے
…معمولی برادرہڈ تو سب میں پہلے ہی موجود
…بلا مسلمان وغیرہ کے ہمارا کام کوئی بر
…سکتا نہ اونکا ہمارے بنا۔ بلکہ ہمارا کام
…ذرا ذرا سے کی غیر موجودگی میں نہیں

ہوسکتا ہے اونکا تو ہو بھی سکتا ہے پس یہہ
قانون بنانا صرف اس لئے ہے کہ کسی طرح سب
ایکمٹھے ہو جاوے تاکہ ویدک دھرم کا جسمیں
گن کرم سے ہیوستہا موجود ہے اوسکو خراب
کیا جاوے۔

آریہ سماج کی موجودہ پرنالی بسطرح جسکو دل
چاہتا ہے یگیوپویت دیاجاتا ہے بالکل آریہ
سماج اور سوامی جی کے سدہانتوں کے خلاف
ہے مگر آپ نے اون سے بھی بڑھکر خراب کردی
ہے مہانشا ستر سہکاری شکتی جو صیغہ اور
مصدر यजेत سے نکلتا ہے آپ نے دوران
ہوکر کس کارن سے اوسکا وچار ناچھوڑ دیا ہیں
ہیں کچھ شک نہیں کہ اس جنم میں بدل سکتا
ہے اگر جن جن پرشوں کے رشیوں نے ورن
بدلائے ہیں اونکے گن کرم کا تو خیال فرماویں
ویسا ہی آدمی کا ورن بدلا یا جاسکتا ہے
مگر آپ نے اون سے بڑھکر انگریزوں وغیرہ
کو بلا سنسکار ڈالنے اور یگیوپویت اور وید
پاٹھی ہونے کے وید کے پڑھنے کا ادہکار دیا
پہلا کرپا کرکے یہہ تو خیال فرماویں جسکا ادھیکار
کرشنا رام چندرا ارجنا ہو جس پر پایا جاتا ہے
کہ سنسکرت زبان سے متعلق بے بہرہ ہیں وے
کسطرح ادھکاری ہو سکتے ہیں رشیوں نے
گورو منتر دنیا کان میں سونا کہا تھا تاکہ
سنایا جاوے اوس کے دل میں عمدہ اثر پیدا ہو
اور اوس کے بعد گاتیری منتر کے جپ کرنے
کا ادھکاری بنایا جاتا ہے آپ نے اوسکے
بجائے کچھ نشانیاں مقرر کرلی ہیں اور سنسکار
اوچارن ایک ایسے مہاتما سے کیا جاتا ہے
جو یگیوپویت سے رہت ہے تمام عمر میں پانس
سمجھا یا ہے اور کوئی سدہانت نہیں جہاں پونچے
اوسکے گپت گانا شروع کر دیئے پیارے متر
جو ویدکا نندک ہو اور جو اونکے اصول آجزن

نکرے گیا وہ ہمارے نزدیک اُس درجہ تاک پہنچ
ہے جس درجہ تک آپ اپنے لیڈروں کو مانتے ہیں
اون سے مسلمان بھائی زیادہ قریب ہیں۔

(۲) دوسرا سدہانت آپ کا آرین مذہبی لٹریچر
کو ترقی دینے کا ہے بھائیو صاحبان میں آپ سے
پوچھتا ہوں کہ یہہ جو پاٹھ اور نصیحتیں اور جاپ
کرنا انگریزی میں ترجمہ کرکے لوگوں کو استعمال
کرنیکو دیتے ہیں یہہ پاپ جنک ہے یا پن جنک۔
صرف چند کتابوں کا ادہکار آپ دیکھتے ہیں گیتا
وغیرہ جسکو آپ شرتی مانتے ہیں اوسکا ادھکار
کسطرح ہو سکتا ہے اور یوگ شاستر وغیرہ کے ترجمہ جو
آپ سوسائٹی میں سپتاہک جلسہ میں پڑھتے ہیں
اوسکا مطلب انگریزی خوانوں کو آسکتا ہے
اور انگریز لوگ جنکو وید سے کچھ ہوئے دہرم
کی خبر ہی نہیں وہ اوسکو کہاں تک جان سکتے ہیں
بالفرض اگر جان سکتے ہیں تو میں ماتہہ پانزدہ
کر یہہ پوچھتا ہوں جو اصل وید سے اپورب پیدا
ہوتا ہے وہ کبھی اونکے ترجمہ میں ہو سکتا ہے
اگر ہو سکتا ہے تو کرپا کرکے مطلع فرماویں جو
دودہ کا گن ذائقہ ہے وہ گن اور ذائقہ دودہ
کے بگاڑنے میں موجود رہے یا نہیں باقی آپ کے جواب
پہ کہونگا۔ اور شنکراچارج رامانج وغیرہ سب بہاشیوں
سے ثابت کرونگا کہ آپ کا یہ سب کام پاپ جنک ہے

(۳) تیسرے اصول سے یہہ صاف پرتیت ہوتا
ہے کہ آپ کے لیڈر تانترک وہ دیا سے آپ کو
طرح طرح کی باتیں کتابوں میں دکھلا رہے اور
الوجیہ آتما کے خیالات کے شکوں کی چادریں بنا کر
دکھلا رہے ہیں مگر کرپا کرکے یہہ تو فرماتے کہ کسی
مہاتما نے آج تک پرتیکش بھی کیا جسے میری
ناقص رائے میں شاستروں کو نامکمل بنانا
چاند پر تھوکنا ہے جنکو سب ششی منی آجتک
مانتے رہے ہیں اور اسطرح اگر دو ایک حرف بھی
نہ جانا یا تو انت تک مانتے رہینگے ہمکو کرپا کرتے

طاقتیں تو سب یوگ شاستر لکھہ چکا ہے اور دہارمک سنسکرت کو کم و بیش جاننے والے اون شاستروں کو جنکے بہاشیہ پراچین ہیں اونکو لفظ بلفظ مانتے ہیں صرف انگریزی خوان اودیا کے کارن کہنڈن کر دیتے ہونگے اگر آپ سماج میں سہایک رہتے تو ایسا ہرگز نہیں ہوتا میری دانست میں اس دوش کے بہاگی آپ ہوں گے بہلا جو پوریک آپ سے یہہ پوچہتا ہوں کہ جب شنکراچاریہ مہاراج اپنے سوتر ادہیائے اول آنہک اول سوتر ۔۔۔ میں ۔

نانبے وغیرہ کی گلی ہوئی صورت کو نہ پوجہ

ان شبدوں سے مورتی پوجن کہنڈن فرماتے اور آپکے لیڈر اوس کو مانتے تو ہیں اوسکے سدہانت کا پرچار کرتے ہوئے آپ کو دکہلانے کے لیئے اپنے گہروں میں مورتی پوجن کر کے دکہلاتے ہیں اور آپ بجائے رام چندر وغیرہ کی تصویروں کو یادداشت کے رکہنے کے لیئے انگریزوں کی تصویروں کو جنکو دہرم کی مطلق خبر نہیں اپنے گہروں میں لٹکاتے ہیں کیا یہہ ایسا کرنا شنکراچارج کی ہدایت کے برودہ نہیں اور سوامی شنکراچاریہ کا کہتن سوتر ۲ پاد سوم ادہیائے اول سے صاف نہیں پرتیت ہوتا کہ یہہ اہنکار سوامی جی کا ماننا کہ گیان گیان ہے اور کچہ نہیں ہے صرف کشنک گیان وادیوں کے کہنڈن کے لیئے نہیں تھا بیشک سوامی شنکراچاریہ جی سب پدارتہوں میں برہم بہاونا کے لیئے پرتہک اوپاسنا مانتے تھے مگر کرپا کر کے اوس ہی سوتر میں آدی کی سطروں کو تو ملاحظہ فرماویں کہ ایسا کرنے کا کون ادہکاری ہے جسکو سرخ لال رنگ میں ۔۔۔

نہو کیا آپ کے لیڈروں کو روٹی اور دال اور مرچ میں کچہ بہید نہیں ہے علاوہ اس کے پرمیشور کے واسطے اس مسئلہ پر تو غور فرماویں جب انتہکرن میں اودیا والا چیتن ہے اوس ہی جگہہ میں شدہ چیتن ایک کال میں کسطرح رہ سکتا ہے اور جس کی ایسی اوستہا ہو کہ برہم ہی برہم ہے وہ سوامی کسطرح ایسے کہنڈن میں پرورت ہو سکتا ہے ماننا پڑتا ہے کہ وہ اسوقت اودیا گرست تہا اور سروشکتیمان پرماتما کو ماننے سے منش آستک کیونکر رہسکتا ہے زیادہ جواب پر ۔

علاوہ اس کے کیا باعث ہے لیڈی بلیوٹسکی صاحبہ کے مرنے کے دن تو ہزارہا آدمیوں کو خیرات بانٹی جاوے اور جبکہ لون شری رام چندر مہاراج وغیرہ کے اوتسب ہوں اون دنوں میں سوسائٹی شمشان بہومی کیطرح معلوم ہو اور بجائے اونکے مانس انڈے کہانے والوں کو ترجیح دیکر اونکے گلوں میں پہولوں کے ہار ڈلوائے جاویں شری رام چندر کی مورتی کی بجائے میڈم صاحب کی مورتی پر پہول روزمرہ چڑہائے جاویں بلکہ پوجا میں سامنے رکہہ کر دہیان لگایا جاوے یہہ کس دہرم کا کام ہے ۔

* [illegible]

صاحبان کبہی سنسکار بہی دور ہوا کرتے ہیں اور یہی کارن ہے کہ شری رام چندر کے برابر عیسیٰ مسیح کو بناکر لوگوں کے دل کو لبہایا جاتا ہے کیا کسی ایک دو صفات کے عمدہ ہونے سے کوئی آدمی پوجنیہ ہو سکتا ہے ۔

ایکطرف پورانوں کو لڑکوں کا کہیل کہا جاتا ہے دوسری طرف شرادہ وغیرہ کا منڈن کہا جاتا ہے جسکو شاستر کا رٹہے زور سے مانتے ہیں کہ جو کام کرتا ہے اوسکو پہل ہوا کرتا ہے بہلا اگر کہیں کہانچ کر اونکو پہل پونچا ہی

آپ بان لیں جو پرشس بنارس وغیرہ میں مر رہے آپ کے دیباچہ میں صاف طور سے لکہا ہے کہ سوسائٹی اپنے سدہانتوں کی ذمہ وار نہیں جب یہہ حال ہے تو بہائی صاحبان یہہ تو بتلاویں کبہی دلیلوں سے بہی مذہب سدہ ہوا کرتے ہیں جب تک وید کا سہارا نہ لیا جاوے ویدوں کو تو آپ پورش پرنیت مانتے ہیں کرپا کر کے تحقیقات تو فرماویں میمانسا شاستر کیا لکہتا ہے ۔

جو وید سے کہا گیا ہو وہی دہرم ہے جب تک میمانسا نہ دیکہی جاوے تب تک ایسی باتوں کا نرنے کس طرح ہو سکتا ہے اپورشس وید صرف نیائے کی دلیل سے کسطرح ثابت ہو سکتا ہے پرمیشور کے واسطے کچہ اپنے سدہانتوں کو دوسری دفعہ وچاریں تاکہ ہم سب ملکر اپنا دور جگت کا اوپکار کرسکیں ۔

ایک تہیوسافسٹ ساکن لاہور

شاستر وکتے برودہ کا پرچار اور یوگ کی سدہیوں کا پرچار

قبل ازیں لہ اسوج ۱۹۶۵ میں کیا جیو آتما کا وکیا یوگ کی سدہیوں میں پہلی جلد تک بیچ لونیدن کرچکا ہوں جس میں اشردہالو پورشوں کا وکیا شاستر پر جس کا بہاشیہ پراچین موجود ہے کہنڈن کیا گیا تہا علاوہ اوس کے شبد پرمان ملوان بہی جتلایا گیا تہا کیونکہ پرتیکش پرمان پر حرف ناستکوں کا بہروسہ ہے انومان اور

...پرمان پرمرف ...ہو کر کے ادیعوں کا پھر سے
...وہ شبد پرمان کو نہیں مانتے جیسے جب
...کسی سے کہے گھوڑا لے آؤ اور واپس
...لانے اور واپس لیجانے کا ...
...کو پرتیت ہوتا ہے تب وہ اسیطرح اوپار
...ا کیا جاتا ہے اسیطرح وشیشک اور نیائے
...در بہوں کا گیان ... ثابت
...بتلاتا ہے چنانچہ یہی کارن ہے کہ ان دونوں
...نے وید کو پورش رچت مانا ہے
...کو پرمان جسقدر رمانا ہے اوسکو
...قرار دیا ہے اور اکاش کا گن
...مانا ہے چنانچہ وشیشک درشن فرماتا
...شاستر ادہیائے ... یاد دو ...
(۲۷) جو شرو تر اندریہ سے گرہن ہو وہ شبد
...ہے اندریہ جاتی روپ گنوں میں اور
...انبھ جاتیہ درجہ اور کریوں
...گنش شروتر اندریہ گراہیہ ...
...سے سنتے ہوا کہ شبد دربیہ ہے گن
...ہے۔

...شبد کا دربیہ ہونا منع کرتے ہیں۔
...ایک آشرت ہونیسے شبد دربیہ نہیں ہے
...دربیہ کار کا ہوتا ہے ایک نیند۔ دوسرا جنیہ
...کا ہی سنہت نہیں ہوتا جنیہ دربیہ انیک
...آشرت رہتا ہے چونکہ شبد ایک ہی سنہت
...لئے شبد دربیہ نہیں۔
...شبد چاکشش ہونے سے کرم بھی نہیں ہے
...لگا ہوتا ہے وہ چاکشش ہوتا ہے
...گراہیہ نہیں ہے اس لئے کرم نہیں
...کرتا ہے کہ جو جلدی ہی نشٹ ہو جاتا
...کرم ہوتا ہے۔
...شبد جلدی نشٹ ہوتا ہے اسی لئے
...کار اسی کا کھنڈن کرتا ہے کہ
...ہوا گنوں کا ہی کرم کے جیسا جلدی

ناش ہوتا ہے جیسے بدہی ات ایو جا۔ ناش
ہونے سے شبد کا کرم نہیں سدہ ہوتا اسلئے
اب باقی رہنے سے شبد کا گون ہونا سدہ ہوا بعض
شبد کو نت مانتے ہیں اوسکا کھنڈن وشیشک
مہاراج کرتے ہیں۔

(۲۵) شبد کے نت ہونے میں پرمان نہونے سے
شبد انت ہے۔

اس کے بعد اب ساد ہک رہا ؤ دکھلا کر شبد کے
ہونے میں بادہک دکھلاتے ہیں۔

(۲۶) نت کے ساتھ بردوہ دہرم والا ہونے
سے۔ نت نشٹ نہیں ہوتا شبد نشٹ ہوتا ہے
اس سببسے شبد نت نہیں ہے۔ پھر اور بھی
اسکو پختہ کرتے ہیں۔

(۲۸) کارن والا ہونے سے شبد نت نہیں ہے
بعض کہتے ہیں شبد کا کارن نہیں ہوتا اسکا کھنڈن
فرماتے ہیں۔

(۲۹) شبد کا کارن والا ہونا اسدہ نہیں ہے چھوٹا
بڑا بھی شبد ہونے سے نت چھوٹا بڑا نہیں ہوتا
مطلب اسطرح سے شبد کے انت ہونے میں
عمدہ ثبوت دیا گیا ہے اب اسوقت اگر کوئی
اساد ہارن پنڈت بھی وشیشک درشن جس میں
چلا نگیں مارنا لکھا ہوا ہے یوگ کو سدہ کرے
تو یہ کہنا ایسا ایگت ہے جیسے آجکل کے میرے
جیسے مورکھ اور تنخواہ والے اوپدیشک سے ویراگ
اور میرے جیسے کامی پرش سے سنسار سے برکت
ہونے کی بابت اوپدیش کا مانگنا سب کام کرلے
کروانے میں ادہیکاری کی ضرورت ہوتی ہے یہی
کارن ہے کہ بلا ادہیکاری دیت دہاری کے وید کا پڑھنا
ہو سکے اگر لنگڑا آدمی یگیہ کرنا شروع کرے اور
اوس سے کل انگ یگ کے پورے نہ کئے جاویں
تب اوسکو بجائے پھل کے پاپ انگ ہی لوٹ
جاوے تب کسطرح اونکی ہو سکتا ہے ہوم کنڈ میں کتنا
ہی گھی ڈالو جب اوس میں اگنی نہیں ہے تب کسطرح

ہون ہو سکتا ہے اسی کارن یہ وشیشک کا کہنا
سوامی جی کے کہنے سے بردوہ ہوتا ہے جو صفحہ ۲۷
ویدک سمکا میں شبد کو اسطرح کہتے ہیں کہ شبد دو پرکار کا
ہے نت اور انت کا ریہ روپ انت ہے کارن روپ
نت ہے کیونکہ جسکی کریا اور گیان نت ہے اور سوبہاؤ
سے انادی سدہ ہے اوسکی سامرتہیہ بھی نت ہے
اور شبد بھی نت ہے۔ آگے چلکر سوامی جی مہاراج
اوس جیمنی رشی کے واکیہ سے اوپدیش فرماتے
ہیں صفحہ ۳۱ ویدہا شبہو ہمکا شبد نت سے
نباش رہت ہونے سے دوسرے کو جتلانے
کے سببسے اور وید کو بار بار ابھیاس کا اوپدیش
فرماتے ہیں اسیطرح یوگ شاستر سے سمادہی کے
مضمون کا وچار ہو سکتا ہے وشیشک درشن بیچارہ
لنگڑا کیا ایسے ایسے وشیوں کو جان سکتا ہے
میمانسا کا بڑی زبردست دلیل شبد کے نت
ہونے میں یہ فرماتے ہیں اگر شبد نت نہ ہوتا تو کیا
باعث ہے حاملہ عورت کا توت ... آواز سے کرب
ضایع ہو جاتا ہے جس کو سن کر وشیشک کا رقم
دباکر بھاگتا ہے اور چلا کر پکارتا ہے وید نت ہے
جب وید کا انت ہونا ثابت ہے اور منش اپنے جیون کو ویدک
انکول بنا کر یگ ہون کرتا ہے جسکا وشیشک نام تک
نہیں لیتا کیونکہ کریا پر تب اوسکو بھروسہ ہوتا
جب اوسکے بعد اوسکا کچھ سنسکار پیدا کرنا نشچے ہوتا
وہ تو کریا کو انت مانتا ہے تب مہاراج جیمنی جی جسکو
کل بہاشیہ کار گوروکے شبد سے پکارتے ہیں ثابت
فرماتے ہیں کہ کریا سے ایک اپوروب پیدا ہوتا ہے
تب یگیہ سو اوس پرش دیا کرکے برہم کی طرف
دوڑنے کا ارادہ کرتا ہے جہاں پہونچکر سب دنیاوی
چیزوں کو بہی ہم درشٹی سے دیکھتا ہوا۔ برہم ہے
سب برہم ہے اور کچھ نہیں کچھ نہیں منہ سے بول کر سب
کو چھوڑتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ ناستک لوگ صرف
پرتیکش کو مانتے ہیں دلیل باز لوگ انومان کو مانتے
ہوئے ... شبد کو مانتے ہیں کیونکہ پرتیکش اسیدہ

وستو کا کہنڈن کرنا ایسا ہے جیسے آجکل میرے جیسے مورکہہ پرش دنیا داروں سے یوگ کا ثبوت کرا کرانا۔ جب پاتنجل مہاراج جی وید کا ڈنڈا ہاتھہ میں لیکر ایشوا اسنکینت وید کو مانتا ہوا ادہیکاری پرشوں کو ایشور پر اپنی کا مارگ دکہلا کر اونکو کیول پد کو پہونچاتا ہے ارتہات اودیا کی گنیج کو اوس کے شریر سے دور کرتا ہے تب اونکو وشواس آتا ہے اسی کارن سے لوگ شاستر تینوں پر مانوں کو پرتیکش انومان شبد کو مانتا ہے روپ مان کو اسلئے چہوڑ دیتا ہے کہ وہ لنگڑا ہے انومان سے ہی اوسکا گذارہ ہوسکتا ہی اس تحریر سے پاٹہک گن یہہ نتیجہ نہ نکالیں کہ مینے پرتیکش اور انومان کو کہنڈن کیا ہے بلکہ یہہ خیال فرماویں کہ انومان کمزور ہے ؎

ترک کسکو کہتے ہیں :

ارتہات ترک وہ ہے جس سے بیاپیہ کا اروپن کرکے بیاپک کا اروپن کیا جاوے اسکو اسطرح معاف کرنا چاہیئے۔

جسطرح ہر ایک چیز کے بنانے میں کارتوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے اسیطرح اسکے لئے پانچ یا تین انگوں کی ضرورت ہوتی ہے تب انومان مہاراج انکی جلوہ دکہاتے ہیں پکش ساد ہیہ اور ہیتو ارن۔ اوپنین نگمن اس کے لئے بیاپتی گیان ہتیار ہے اور پرامرش بیوپار رہتے جیسے جس پرش نے اول باورچی خانے میں دہوم دیکہا ہے بعدہٗ کسی پربت میں دہوم کی لکیر کو دیکہتا ہے تب بعدہٗ اوسکو گیان ہوتا ہے جہاں جہاں دہوم ہے وہاں وہاں آگ ہے جسکو بیاپار کہتے ہیں اس سے گیان ہوتا ہے بعدہٗ اوسکو "آگ والا پربت ہے" ایسا گیان ہوتا ہے اس کو انومتی کہتے ہیں۔ جب دلیل باز اس پربت پر بحث کرتا ہے جل میں بھی دہوم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ تب اوسکو نتیجہ ہوتا ہے کہ اوسکا یہہ کہنا غلط تہا جہاں جہاں اگنی ہوتی ہے وہاں وہاں دہوم ہوتا ہے بس پربت پکش اگنی سادہیہ ہے اور ہیتو ارن جس سے لوگوں کو دونوں کا سمپورن گیان ہوتا ہے اتنا اوس پربت کہیہ کو۔ اب دلیل باز کی بابت کہ کسطرح سنیاسی ویدانت شاستر اور بان پرستی لوگ سے بہاگتا ہے اسکی کتہا شروع کرتا ہوں اس کے بعد لوگ کی بابت کہونگا۔ اب انومان کا کہنڈن شبد کا سدہ کرنا شروع کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے لئے عمدہ مضمون وچار کے لیے پیدا پت ہوا۔

راقم ایک ودیارتہی مورکہہ

آریہ سماج کوٹا کا چوتھا وارشکوتسو

۱۴- ۱۵- ۱۶- ۱۷- نومبر کو بڑی کامیابی سے نردگہن سماپت ہوگیا پنجاب پرانتی ندہبی سبہا کی طرف سے شری یت پنڈت ...پوری... ... گوربخش سنگہ جی یہہ دہان آریہ ... مہاتما سوامی درشنانندجی معہ ایک ودیارتہی کے باہر سے پدہارے۔ علاوہ اسکے اجمیر سماج کیطرف سے مہاشیہ بہیم راج معہ بھجن منڈلی کے پہونچ گئے ۱۴ کی صبح کو شہر کے باہر کے حصہ میں اور ۳ بجے سے ۶ بجے تک شہر کے اندر نگر کیرتن ہوئے علاوہ اجمیر کی بھجن منڈلی کے لوکل سماج کے ممبروں نے بھجن گان کئے۔ یہہ پہلا موقع ہے کہ کوٹا سماج کے ممبروں نے بازاروں میں بھجن کا نیکی شرم کو دور کرکے اپنے فرض کو سمجہا ہے نگر کیرتن میں جابجا ڈاکٹر گوردت جی و مہاشیہ بہیم راج جی پرچار کرتے رہے۔ اور لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونیکی ترغیب دیتے رہے۔

۱۵- ۱۶- ۱۷- کو سوامی درشنانند جی مہاراج پورنانند جی کے دیا کہیان ہوتے رہے ۱۸ کی دوپہر کو کاشی کے ایک پنڈت گرودہر نامی کے ساتھہ دو گہنٹہ تک ویدوں میں پشو مارنے کے وشئہ ۱۸ میں سوامی درشنانند جی کا مباحثہ ہوتا رہا پنڈت مہاشیہ نے کسی چہوٹے سے ٹریکٹ میں سے کوئی منتر اپنی تائید میں پیش کیا۔ لیکن نہ تو وہ منتر کا پتہ بتلا سکے۔ اور نہ اسکے کچہہ ارتہہ کر سکے۔ ارتہہ کرنیکے واسطے کہا گیا۔ تو کہنے لگے۔ پہلے تم کرو پہر ہم بھی کرکے دکہلاویں گے۔ دوسرے دن بہی دہرم چرچا کا وقت تہا۔ لیکن افسوس ہندو سبہا کے پنڈت نہ تو خود آتے۔ اور نہ اُس پنڈت جی کو ہی آنے دیا جو پہلے دن منتر دکہلانے کا وعدہ کر گئے تھے۔

۱۸ کی شام کے لکچر میں سوامی درشنانند جی نے یتیم خانہ اجمیر کے واسطے اپیل کیا جسپر ۱۳۴ روپیہ چندہ ہوا

ہندو سبہا سے شاستر ارتہہ

گذشتہ ورش کے مباحثہ میں ہمارے ہندو بہائیوں کی کثیر تعداد نے تالیاں پیٹ کر اور ہنسی اوڑا کر یہہ ظاہر کر دیا تہا۔ کہ ہندو سبہا جیت گئی۔ اور سوامی درشنانند جی جان بوجہہ کر شاستر ارتہہ سے گریز کر چہپتے ہی بہاگ گئے۔ ان صاحبان کے اس وہم کو دور کرنیکی غرض سے سوامی جی مہاراج گذشتہ جولائی ماس میں دوبارہ کوٹا میں پدہارے۔ اور ۸ دن تک برابر دیاکہیان اور شاستر ارتہہ کے لئے چیلنج دیتے رہے اس اثناء میں مولوی فضل الرحمان خان صاحب کے ساتہہ جو کہ کوٹا میں ایک منصف مزاج اور ودوان مسلمان ہیں۔ شاستر ارتہہ بہی ہوا لیکن ہمارے ہندو بہائیوں نے اس عرصہ میں کان تک نہ ہلایا۔ لیکن جب سوامی جی مہاراج کوٹا سے چلکر باراں میں ریل پر سوار ہو گئے تو یہ تحریری چیلنج بہیجدیا۔ ہندو سبہا شاستر ارتہہ کے واسطے تیار ہے۔ سوامی جی بہی یہاں ٹہرے ہیں ہم بہی پنڈتوں کو بلاتے ہیں۔ ۱۴ جولائی سے لیکر

۲۰ نومبر تک شاستراتہہ کے متعلق خط وکتابت
ہوتی رہی۔ اور نیموں پہ بحث ہوتی رہی۔ جس سے
معلوم ہوتا تہا۔ کہ ہمارے ہندو بہائی نرنے
کرنے کے لیے درحقیقت تیار نہیں لیکن افسوس
جوں جیوں ہمارے جلسہ کی تاریخیں نزدیک
آنے لگیں۔ تیوں تیوں ہندو سبہا خاموش
ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ہماری ۳ نومبر کی
چٹہی کا جواب ۱۲۔ نومبر تک کچھہ نہ دیا۔ ۱۲
نومبر کو منتری و پردہان سبہا کو شاستراتہہ کے
لیے چیلنج بہیجے گئے۔ پردہان صاحب کیطرف سے
زبانی جواب یہہ ملا۔ کہ انکو شاستراتہہ کے متعلق
کوئی خبر ہی نہیں ملی واہ کیا خوب۔ اور منتری
صاحب نے لکہا۔ کہ آپ پہلے اس بات کا اتر دیں
کہ آریہ سماج کون کون سے گرنتہوں کو پرمانک
مانتا ہے۔ اور سوامی دیانند کرت گرنتہوں کو
مانتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب پہلے ہی دیا
جا چکا تہا۔ آخرکار یہہ صلاح ٹہری۔ کہ دونوں
طرف کے صاحبان ایک جگہ پہ ملکر نیموں کا فیصلہ
کریں۔ اسکے موافق آریہ سماج کی طرف
سے پنڈت پورنانندجی۔ سردار گوربخش سنگہ
جی معہ دو ایک لوکل سماج کے ممبروں کے ہندو
سبہا کے مکان پر گئے قریباً ۳ گہنٹہ تک مباحثہ
ہوتا رہا۔ ہندو سبہا نے اس بات پر ضد کی۔ کہ
دونوں طرف سے صرف وید سنگہتا ہی آگے
ارتہہ پرمان دیئے جاویں۔ اور کسی گرنتہ کو پرمان
کے لیے پیش نہ کیا جاوے۔ اسپر پنڈت پورنانند
جی نے اتر دیا کہ ہمیں یہہ بہی منظور ہے لیکن
اور منتروں کے ارتہوں کو ٹہیک ثابت کرنیکے لیے
دوسرے گرنتہوں کی ضرورت پڑیگی۔ وہ کون کون
سے مانوگے۔ اسپر ہندو پنڈتوں نے ذیل کے گرنتہ
پیش کئے۔ اشٹادہیائی۔ مہابہاشیہ نروکت۔
نگہنٹو۔ کوش۔ اسکے اتر میں پنڈت جی نے کہا
اگر کیول دیاکرن سے ارتہوں کا فیصلہ نہیں ہو سکتا

جب تک کہ آئندہ رشیوں کے بہاشیہ کئے ہوئے
ارتہوں کی شہادت کو نہ مانا جاوے اگر یہہ بہی منظور
نہ ہو۔ تو کمیٹی سے جو اپنے ارتہوں کو ٹہیک ثابت
کردے۔ اسکو مانا جاوے۔ لیکن ہمارے مہربان
دیوتاؤں نے دونوں باتوں میں سے ایک کو بہی نہ مانا
اور یہہ کہا کہ فیصلہ کے لیے مدہست مقرر کیا جاویگا
سماج کی طرف سے کہا گیا کہ مدہست بہی منظور ہے
بشرطیکہ وہ نہ تو ہمارے پکش کا ہو۔ نہ تمہارے۔ اور
وید کا جاننے والا اور ماننے والا ہو۔ سو ایسا مدہست
ملنا ناممکن ہے ہندو سبہا کے پکش کے دیگر صاحبان
نے بہی اپنے پنڈتوں کو سمجہایا کہ ایسی ناممکن بات
پر ضد نہیں کرنی چاہئے۔ پبلک خود فیصلہ کریگی۔
لیکن برہمن دیوتاؤں نے تو ٹال مٹال کر کسیطرح پیچہا
چہڑانا تہا۔ وہ کاہے کو منظور کرتے اس ساری کارروائی
کا نتیجہ یہہ نکلا کہ عام طور پر لوگوں کو شبہہ ہو گیا کہ یہہ
لوگ دکہلاوے کے لئے شور مچایا کرتے ہیں درحقیقت
یہہ نرنے کرنا نہیں چاہتے ۱۸ تاریخ کی صبح کو پنڈت
صاحبان تشریف لے گئے پرتی ندہی سبہا پنجاب اور سوامی
درشنانندجی کا یہہ سماج نہایت ہی مشکور ہے۔
راقم۔ گورودت

آریہ سماجک خبریں

آریہ کنیا پاٹہہ شالا ڈیرہ اسمعیلخان کے لیے
ایک ادہیاپکا یا بوڑہی ادہیاپک کی ضرورت ہے جو
کنیا مہاودیالیہ کی پانچویں جماعت یا کورس تک پڑہا
سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

بدایوں آریہ سماج نے دہلی دربار کے پرچار
کیلیئے پچاس روپیہ چندہ کیا

قائم گنج آریہ سماج کے منتری لالہ گردہاری لعل
کے پوتے کا ان پراسن سنسکار ویدوکت ہوا۔ ۲ روپیہ
سبہا تک سماج مندر فنڈ کو دان ملا۔

منتری آریہ سماج تہپور لکہتے ہیں کہ ۱۰ اور
انکے سماج کے پردہان کی کوشش سے ایک ہندو مسلمان
ہونے سے بچ گیا۔

سکلہ ٹیمری آریہ سماج علیپور کیطرف سے لکہتے ہیں کہ لالہ ...
نائب تحصیلدار نے عرصہ کیا تہا انکو اپنی ...
صحت پر دان دیا۔ ... لالہ صاحب رام ولد ... چند نے
اپنے لڑکے اور لڑکی کا جات کرم سنسکار ویدوکت کیا ہفتہ
وار جلسے برابر ہوتے ہیں۔

لوائے بہگت رام صاحب سابق اسسٹنٹ انجینئر نہر
سرہند کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء کو
ویدک ریتی سے ہوا۔ لدہیانہ آریہ سماج کے پنڈت بہاری لعل
جی اور مہاشیہ لاجپت رائے نے سنسکار کروایا
رائے صاحب نے ... روپیہ سماج کے فنڈوں میں
دان دیا۔

پہووہان شریمان راجہ بجے سنگہ جی صاحب ورما آپ
پردہان شریمان بابو گوبند پرشاد صاحب حاکم محکمہ ...
شریمان بابو سندرداس صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ جنگل
(فارسٹ) منتری ... اپرسا دروشنہ ... اپ منتری
بابو ... بہاری لعل جی ... خزانچی بابو جوگل کشور
جی۔ لائبریرین بابو شام روپ جی ... ایڈیٹر منشی
امجد ... جی

آریہ متر سبہا آگرہ کا تیرہواں سالانہ جلسہ ۳۱ جنوری
اور یکم و دوم فروری ۱۹۱۲ء کو ہوگا۔

آریہ سماج برنالہ (علاقہ پٹیالہ) کے پوروشارتہ سے ویدک
دہرم کا بڑا اگروہ ہوا۔ سادہو گیشوانند ہندو دہرم سبہا میں
دہاکہیان دیتے رہا تہا۔ پورانکوں کی استدعا پر پنڈت
پورنانندجی اپدیشک بلائے گئے۔ جب آریہ پنڈت پہونچے
تو گیشوانندجی کہا شاستراتہہ سے ٹالمٹول کرنے لگے۔ آخرکار
مجبوراً گیشوانندجی نے اپنا ایک لائق چیلا بہیجا۔ جو سنسکرت
میں بات چیت کرنیکے بعد بہاشا میں دو مرتبہ بولا لیکن
پنڈت پورنانندجی کے جواب پر خاموش ہو کر چلا گیا۔ عام
میں اس شاستراتہہ کا اثر بہت اچہا پڑا۔

اگرا ... خبر آئی ہے کہ پنڈت دولت رام مارگو ...

کے ان بہائی نند کشور اور پنڈت بھگوجدت پنجاب پرچارک کے بچترین تشمی دت کی بدت سے ایک علیحدہ آریہ سماج کھولا ہے۔ نوٹس جو چھپا میرے پاس آیا ہے اسمیں درج ہے کہ افتتاحی لکچر کا مضمون تھا سوامی دیانند جی کا اُدیشیہ اور اُس سے کوتاہ اندیشوں کا ودیش"۔ اس مضمون سے بو آتی ہے کہ یہ نیا سماج پورانے آریہ سماج آگرا کی مخالفت میں کھولا گیا ہے اگر معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو پنڈت دولت رام اور انکے مددگاروں پر مجھے سخت افسوس ہے۔ آگرا سماج سے بھی استدعا ہے کہ ان گمراہ بہائیوں کی ناراضگی کو اگر معقول وجہ پر ہے تو دور کر دیوے۔

مہیانہ بھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸- اور ۹- نومبر ۱۹۰۲ء کو بڑی رونق سے ہوا۔ لالہ شیو دیال ایم۔ اے۔ لالہ کانشی رام جی وید۔ ماسٹر آتما رام۔ بھگت ریملداس وغیرہ مہاشیوں کا اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے کل وعدہ چندہ کا ۹۵۶ روپیہ ۸ آنہ ہوا جسمیں سے ۵۱۷ روپیہ نقد وصول ہوئے۔ خاتمہ کا ویاکھیان بزبان پنجابی پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کا بڑا موثر ہوا۔

قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر میں پنڈت بنسی دھر جی کے اثر وجود سے سویا ہوا آریہ سماج پھر جاگ پڑا۔ ڈاکٹر ایشوری پرساد اور بابو بشمبر ناتھ صاحب وکیل اس سماج کے خاص پورشارتھی کارکن ہوئے

مہاشے نند لعل منتری آریہ سماج انبالہ کے اینگلو ویدک کالج میں کام کرنے چلے گئے ہیں اسلئے اب جملہ خط و کتابت بابت آریہ سماج چہاؤنی انبالہ لالہ نند لعل جی کے نام ہونی چاہئے۔

ڈیرہ اسمعیل خان آریہ سماج میں دیوالی کی رات کو یادگار شری سوامی جی مہاراج جلسہ ہو کر ویاکھیان ہوئے اور ا... مشن فنڈ کیلئے چندہ ہوا۔ لالہ مہلا رام جی نے ... روپیہ کی کتب آریہ ٹریڈنگ ہوم کو دان دیں۔ اسیوقت ایک ودیارتھی کو ... روپیہ بابت تمغہ سنسکرت امتحان دیا گیا سماج نے ایک ... روپیہ کا ... خریدا جسکی نصف قیمت ... نے ... آریہ بھائیوں نے دیوالی کے دن بمقام موضع

بہاہر ڈہ ایک خاص جلسہ رشی دیانند کی یادگار میں کیا گیا ہون۔ بھجن وغیرہ کے بعد رشی کے جیون پر ویاکھیان ہوا اور اپیل پر مبلغ للعہ مشن فنڈ کیلئے جمع ہوا۔

دہلی محلہ بلی ماران بارہ دری شیر افگن خان میں پنڈت بشن لعل آریہ مرحوم کی یادگار میں ایک سرو پکار سندر کھولا گیا ہے جسمیں کھان پان اور رہنے کا نہایت اعلیٰ انتظام مفت ہے دہلی دربار پر جانیوالے آریہ بہائی اور انکے بعد بھی سب سجن اس جگہہ اترا کریں تو آرام ملیگا۔

مہاشے چانن لعل نے دیانند اناتھ آلیہ اجمیر کیلئے مقام جھنڈا سے ... چندہ کیا یا۔ اب پٹیالہ میں کام کر رہے ہیں جہاں ... روپیہ چندہ لکھا جا چکا ہے۔

پنڈت بھوجدت نے معہ لالہ شب لعل پلیڈر الخلاص سوامی دیال کے میلہ پر خوب پرچار کیا پھر قصبہ بھنگن ضلع گوڑگانوہ میں چار پانچ بگیدیوپیت سنسکار ہوئے۔ پھر موضع نوح میں پنڈت بھوجدت جی نے پرچار کیا اور ... روپیہ جمع کر کے شری بھتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری کے پاس اُپدیشک فنڈ کیلئے بھیجے گئے۔

بھٹی میں شری دیانند اناتھ آلیہ اجمیر کیلئے تقریباً چار ہزار چندہ ہو چکا ہے۔

آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان) کے ادہکاریاں وانترنگ سبھا کا انتخاب برائے سال رواں حسب ذیل ہوا۔ لالہ گنپت داس وگ پردھان۔ اوپ پردھان (۱) پنڈت ہری کشن بی۔ اے (۲) لالہ رادہا رام صاحب منتری لالہ رام چند۔ لالہ امر ناتھ ... پستکالیہ لالہ روشن لعل۔ پربندھ کرتا مکانات لالہ ٹھاکر داس۔ سوائے ان کے لالہ پورن چند۔ لالہ بجے دیال۔ لالہ حکم چند۔ سردار بچیت سنگھ۔ لالہ گنیش داس ورما اور لالہ ہولراج ممبران۔

کنگ خورد و کلاں ضلع جالندھر سے پنڈت ٹھاکر داس جی نے پنڈت تلسی رام پٹواری و مہاشے منشی رام جی کی کوشش سے حسب ذیل مہاشوں سے اکٹھا کر کے بعد وضع کمشن منی آرڈر ... گورکل کو ارسال کیا ...

سردارنی بشن کور ...	کنگ خورد	
سردار بشیشر سنگھ گرداور قانونگو حلقہ	کنگ خورد	
لالہ بوٹا لال ساہوکار پہلول گہیروال		
منشی خوشحال سنگھ ...		
ٹھاکر داس گنڈا لال	کنگ خورد	
... رام ورما پٹواری	کنگ خورد	
لالہ نرائن داس	کنگ خورد	
منشی رام ورما	کنگ خورد	
لالہ ہرنش داس مختار سرداری	کنگ خورد	
منشی نتھو رام مدرس	کنگ خورد	
پنڈت تلسی رام وید	کنگ خورد	
لالہ بدہا مل کہتری	کنگ خورد	
سردار شیر سنگھ	کنگ خورد	
بابو بالا رام	کنگ خورد	
لالہ نتھو رام پٹواری	بوانہ گہا بیولد	
چودہری دیوا جٹ	کوہٹہ	
پنڈت بنسی لعل	کنگ کلاں	
چودہری باگھ سنگھ	کنگ کلاں	
مہنت پریم داس	کنگ کلاں	
میزان کل		

واقعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو پنڈت نرنجن دیو جی اُپدیشک منڈلی باطراف موضع چیتورہ دہورہ ... ہمراہ جگل کشور ... آپ بھیجے گئے اوسی تاریخ بوقت شام موضع چیتورہ میں ویاکھیان اور بھجن گائے گئے۔ یکم نومبر ۱۹۰۲ء کو بمقام ... چودہری ... سبھا صاحب زمیندار ویاکھیان و بھجن ہوئے ہجوم بکثرت تھا چودہری ... سبھا ... اور منشی ... سنگھ صاحب ... بہت کوشش کی ... مبلغ ... روپیہ ... ۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو بمقام موضع چیتورہ دہورہ پرگنہ ... تحصیل داتاگنج ضلع بدایون بر مکان جگل کشور وکیل و پردھان آریہ سماج بدایون و زمیندار موضع چیتورہ دہورہ ویاکھیان اور بھجن منڈلی کے ہوئے ہجوم بکثرت تھا مبلغ چالیس روپیہ آٹھ آنہ اپیل میں آئے

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

آریہ مذہب کا مخرج بید در دھرم ہے اردو ا/

ہماری مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے اردو ۔/

سنسکرت زبان کی عظمت .... " ۲/

سیوا جی اور روشن آرا دختر
اورنگ زیب کی شادی } " ۳/

معدن التہذیب ۲/

مہاراجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی " ا/

عبرت انگیز واقعات .... " ا/

سندھیا منظوم .... " ا/

راجپوتوں کی شجاعت اور عالمگیر کے کارنامے حصہ اول " ۱۲/

" حصہ دوم راجپوتنی کی شادی ...... " ۱۲/

" حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ .... " ۱/

" حصہ چہارم .... " ا/

" حصہ پنجم .... " ۱۲/

" حصہ ششم و ہفتم .... " ۳/

ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع

ثبوت تثلیث وید .... اردو ۱۲/

تصدیق صداقت دھرم آریہ .... " ۳/

سوگ میں سبجکٹ کمیٹی .... " ا/

ستیہ دھرم پرچارک پرپہلا لائبل کیس اردو ۶/

.... ہندی ۶/

ویدانت وسدانت نواری ... اردو ۳/

اپدیش منجری .... " ۵/

تاکو .... " ا/

سانکھیہ کارکا .... " ۲/

یوگ فلاسفی .... " ا/

آریہ درشن و یونانی فلاسفی مہر بانو و نوشیروان عادل کی پوتی مہاراجہ
گوہ کا ملاپ پنجابی رامائن کرت دھرم۔ شدھ دھرم۔ وشنو دھرم
تعلیم ہنود و اہل اسلام میں تفاوت زیر طبع ہیں المشتہر منیجر

اشتہار ہمارے ہاں ہر قسم کا لودھیانہ
کی تہہ دکپڑا لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔
نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔
لاہوری مل بی۔ اے منیجر کانپور نیو میگزین کمپنی لودھیانہ

وہیان یوگ کاش

۱۲

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں
سے سری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے
سنگرہ کی ہے۔ جس میں چند قسم کے پرانایام
کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے۔
یہ منظم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے
(۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے
(۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی
کرانی جسکو دھرکا دنیا بھی کہتے ہیں وہ بہتر بدھی
(۵) گر بہاو تان بدھی جس کے کرنے سے پرمیہہ
اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور کہ لابہہ
پستک کے دیکھنے سے قیمت اگرو پیہ چار آنے تین سو
صفحہ کی پستک ہے اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو
کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کے خریدار کو
ایک پستک لابہہ میں ملے گی۔
پندرہ پستک لینے والے کو ۲۵ فی صدی کے حساب سے کمیشن ملیگا

اشتہار بہاولپور ریاست کی پاٹھشالہ کیلئے ایسی
اودھیاپک چاہئے جو سنسکرت بہاشا شدھ کار سکے سینا پرونا
لکھنا۔ سکھا پڑھا سکے ۲۵ سے ۳۰ تک تنخواہ دیگا
اور کرایہ یکطرفہ خط و کتابت سیٹھ پیر دیال لال حکیم
بہاولپور سے کی جاوے۔

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب ہوئے سے درخواست خریداری
اخبار کر بیٹھتے ہیں لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ

کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً
ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو بیجا
نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ
نیم قرار دیا گیا ہے کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی
چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔
نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہئے
ادویات کے نوٹس جن سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکا
میں پڑنے کا اندیشہ ہے آئندہ درج نہ ہونگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	۱۲	۲
طلبا سے	۱	۱۲

شرح اجرت اشتہارات ہمراہ اخبار کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سارا صفحہ	۳۰	۱۸	۱۰
نصف صفحہ	۱۸	۱۰	۶
ایک کالم	۱۰	۶	۴
نصف کالم	۶	۴	۳

نصف کالم سے کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی
میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ ۳ فی سطر کالم شمار کرکے
لیجائے گی کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تاریخ
پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں یکم ساون یکم کاتک۔
یکم ماگھ۔ یکم بیساکھ۔
اجرت اشتہار ہمراہ اخبار فیصدی ۱۰/

المشتہر
بسی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

ویدانت درشن
مع تفسیر ویدانت سدھانت

ناظرین اس کتاب کو یہ ہم کی بابت غور اور فکر کا موقعہ

ملاہے۔ اور جواب لسندر وغیرہ تے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شایق ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں اودیت پاد کے اول پرچارک سوامی گوڑ پاد اچاریہ تھے ان سے پیشتر آریہ ورت میں اودیت باد متعینیا پاد۔ برہم باد کا کوئی چرچہ نہ تھا جب کہ پرانے رشی مہرشی لوگوں کا یہہ سدھانت ہی نہ تھا تو چرچا کیسے ہوتا۔ پورانے ہوشتہ مہرشی اعلیٰ درجہ کے آستک تھے ان کو اودیت بادی بتلانا ان پر اتہام لگاتا ہے۔ پیروان شنکر اچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زبانی ترجمہ ہوا۔ جس وقت سے انہوں نے مصنوعی بیراگ کا اپدیس کیا تب ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دہرم کا زیاں کر کے ایشور کے احکام کے خلاف چلکر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گرجاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن (تردید) کیا جاوے۔ اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ انسانوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کران کے اتم ہر کش کو مضبوط بنا پرمارتھک شکھ سوروپ پھل لانے کے قابل بنا دیا جاوے۔ اور کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بالضرور ہماری ویدانت سدھا نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی لیکن مہرشی دیاس جی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔

جبکہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں تین مہینے تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہو گئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاوے گا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ ایل پیجی ہوگا۔ ٹایپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تجربہ کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دیجاویگی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں مفت ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں مجھکو شریمان پنڈت نارائن دت جی سدھ ہینا اپہوشن مکھیہ ادھیاپک گوروکل سکندر آباد۔ اور شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل کانگڑی ہر دوار اور دیگر ودوان متروں دوستوں سے کامل مدد ملے گی۔ اور شریمان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہر دوار اس کی پرتال کریں گے۔ ساتھ ہی انکی رائے بھی گرنتھ پر شایع کردیجاویگی۔

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لیے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اسکی تیاری کے لئے بہت سا مصالح جمع کیا گیا ہے پوری تکمیل کے لیے ایک رقم کثیر پنڈتوں کیلئے خرچ کیجاویگی۔

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہوگی حروف اور لفظوں کا خیال کر کے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک ٹھیک تعلقات جتلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاو دکھایا جاویگا۔ اسکے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی بیچ کئے جاویں گے۔

المشتہر بھیم سین شرما گروکل کانگڑی ہر دوار

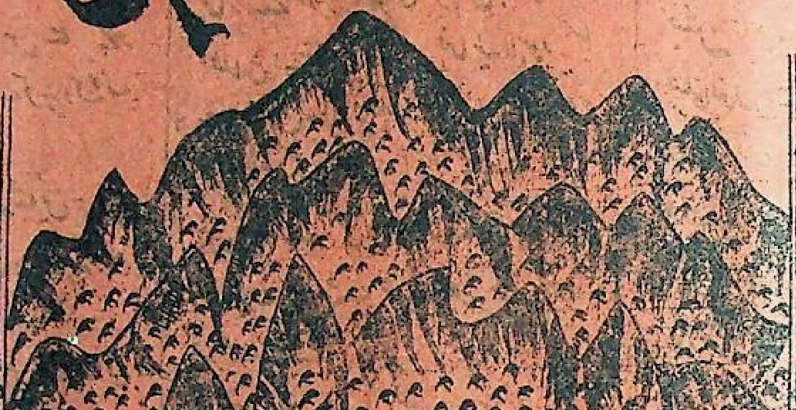
A.204

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ہریدوار

ہریدوار



ستیہ دھرم پرچارک

نمبر ۳۹	مطبوعہ ۱۹ پوہ سمت ۵۹ بکرمی مطابق ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء شکروار ہری دوار	جلد ۱۴

لوکل

ہم ۲۰ دسمبر کو حضور
وائسرائے صاحب
بہادر دیرہ دون سے
... رونق افروز ہوئے نگر نواسیوں نے
... خوشی میں اپنی دوکانوں اور مکانوں کو
... ستہ کیا میونسپل کمیٹی کی طرف سے نند
... سٹیشن وہر کی پوڑیاں دو عالیشان
... دروازے بنائے گئے تھے جن پر شبہ آگمن
... لکھا تھا

الیمع ستیہ دھرم پرچارک کے دروازہ پر
ویلکم لگایا گیا تھا اور مکان کو جھنڈیوں
وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا۔
۲ جنوری کو جشن تاجپوشی کی خوشی میں جو
آریہ بھائی اسٹیشن میں موجود تھے انہوں نے
باہم ملکر گنکہل میں ایک خاص جلسہ کیا جس میں
بھجنوں وا ویدپاٹھ کے بعد حسب موقعہ تقریریں
ہوکر مبارکبادی کے تار دیئے گئے۔
رات کو پاٹھشالا کے استہان اور مطبع

ستیہ دھرم پرچارک میں روشنی کی گئی۔

تازہ خبریں اور نوٹس

موضع لک والی کے جو آدمی ہیکہ طاعون
کی لاگ ناقص ہونے کے باعث جان بحق

ہوئے تھے گورنمنٹ نے اُنکے پس ماندگان کو معاوضہ دیا۔ ایک کے وارث کو چار مربعے اراضی عطا ہوئی ہے اور باقیوں کے وارثوں کو ۲ روپیہ سے ۵ روپیہ ماہوار تک پنشنیں دیگئی ہیں۔ معاوضہ معقول ہونے میں کلام نہیں۔

آگرہ کے ایک مندر راوت پاڑہ میں سے چھ ٹھاکرجی کے تمام زیورات وغیرہ لے کر بیرو دس نو لکھ چلتے بنے۔

شاہ مراکو مقبروں کے از حد شائق ہیں۔ آپکی متعصب محمدی رعایا سخت ناراض ہے کہ یہ خلاف شریعت ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ دارالخلافہ روس میں اگلے سال قدیم جنگی لباسوں کی عالمگیر نمائش کیجاویگی۔

مغربی ممالک میں غضب کی ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں۔ حال میں قرائیم واقعہ انگلستان میں مسٹر جان ہیری نائٹ نامی نے چند سالوں کے تجربہ کے بعد ایک ایسی کل ایجاد کی ہے کہ جو خود مکان تعمیر کر سکتی ہے۔

مسٹر تلک پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں سشن جج پونا نے مسٹر ممدوح کو عدالت فوجداری کی کارروائیوں سے صاف بری کر دیا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ مسٹر تلک پر مقدمہ قائم کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سانچ کو آنچ نہیں۔

ممالک متحدہ امریکہ کے پرسیدہ موجد مسٹر ایڈیسن نے حال میں ایک ایسی گاڑی ایجاد کی ہے کہ جسمیں ایک مرتبہ برقی طاقت داخل کرنے سے ۱۱ میل فی گھنٹہ کے حساب سے ۶۷ میل تک جا سکتی ہے۔ ہموار زمین پر ۱۳ میل فی گھنٹہ اور ایک دفعہ کا خرچ ۱۲ ہے۔ مسٹر موصوف رقمطراز ہیں کہ

بیس سال عرصہ میں تمام ریلوے لائین سٹیم لوکو موٹو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گی اور برقی موٹر استعمال کرینگی اور گھوڑے کی سواری کے بجائے برقی آٹوموبائیل کام میں لائے جائینگے۔

مہارانی صاحبہ تعوہ نے سرجان وڈبرن کی یادگار میں بیس ہزار کی لاگت سے ایک یتیم خانہ قائم کیا۔

ہمارے معزز ہمعصر منشی محرم علی چشتی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن نعمانیہ لاہور کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۰۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس جلسہ میں لاہور کے نامی گرامی علما کے علاوہ دور دور مقامات سے بڑے بڑے معزز ملاں بھی شریک ہونگے۔

فرانس میں برقی طاقت سے سبزیاں ترکاریاں پیدا کرنیکے تجربے ہو رہے ہیں اور وہاں کے سائنس دانوں نے تحقیق کیا ہے کہ برقی آلہ کھیت میں دبانے سے سبزی بہت جلد اور بکثرت پیدا ہوتی ہے اور خرچ بھی کم پڑتا ہے۔

مشرقی افریقہ میں ایک عجیب مہلک مرض نمودار ہوا ہے مریض کو نیند سی آجاتی ہے جس سے وہ پھر بیدار نہیں ہوتا۔ اسکی تحقیقات کے لئے ڈاکٹروں کی ایک کمیشن ولایت سے روانہ کی گئی ہے۔

پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر ناتن دھرم گزٹ اور اُنکے برادر بزرگوار پنڈت گوبند سہائے ایڈیٹر اخبار خاص پر جو مقدمہ گورنمنٹ کی طرف فتنہ نویسی کا چل رہا ہے اُسمیں ہر دو صاحبان پر عدالت نے فرد جرم لگا دیا ہے آیندہ پیشی ۹ جنوری کو ہوگی۔

حال میں ایک نئی حرارتی قوت کا پتہ لگا ہے کہ جس سے بڑے بڑے پہاڑ پتھر اور لوہے کے ڈھیر منٹوں میں پگھلا کر پانی بنا سکے

جا سکتے ہیں اس طاقت کا نام تھرمائٹ ہے۔ ایلومینیم اور آکسیڈ آف آئرن کو باہم ملا کر آگ لگا دینے سے یہ تیز قوت جھٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

میسور کے مہارانی کالج سے امسال دو لڑکیوں نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ پیشتر از یں اور کسی لڑکیاں بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کر چکیں ہیں۔

جشن تاجپوشی کی خوشی میں ہندوستان کے جیلخانوں سے گیارہ ہزار اور کالے پانی سے چار سو قیدی رہا کئے گئے ہیں۔

مشہور پارسی تاجر مسٹر ٹاٹا سفر یورپ و امریکہ سے واپس آگئے۔ حال ایک متوسط پیمانہ لوہے اور فولاد کے کارخانہ وسیع پیمانہ پر جاری کرنیکی غرض سے منزل مراد کے دو ولایتی صاحب ہمراہ لیتے آئے ہیں جو دو دو بار سفر کرچکے تھا خوشی کی بات ہے کہ انکو اندرون میں بہت کچھ حوصلہ افزائی ہوئی اور کامیابی کی اُمید ہے۔

حال میں ایک عجیب دھات کا پتہ لگا ہے جسکا نام ایڈیم رکھا گیا ہے۔ یہ دیکھنے میں ٹھیکری کی سی معلوم پڑتی ہے دو جوڑے پر ٹھنڈی جان پڑتی ہے۔ اس میں سے ہمیشہ روشنی نکلتی رہتی ہے اور کسی دوسری چیز کو اسکے پاس رکھنے سے وہ جھٹ گرم ہو جاتی ہے۔ اگر اس دھات کا ایک لیموں برابر ٹکڑا شیشی میں بند کر دیا جائے تو اس سے فیل لیمپ کے برابر روشنی نکلیگی۔ اس دھات کا ایک ہزار برس میں چوتھائی تاشے کا کہیں جا کر خرچ ہوتا ہے۔ چار تاشے کا ٹکڑا سو برس تک چل سکتا ہی ایک نہایت ۳۷۶۶۰ پوچھو اس نئی دریافت نے سائنس دانوں کے اندر یہ خیال پیدا کر دیا کہ ہو نہو سورج میں یہی دھات موجود ہے کہ جس سے روشنی اور حرارت دونوں

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

نام مضمون آجکل کے نوجوانوں کی تہذیب آپ نے اپنا پتہ اور نام نہیں لکھا۔ ایسی قسم کی مراسلت درج کرنیسے فائدہ نہیں ہے۔

منشی ... صاحب سنگھ گرین لیچر از مقام ... ضلع بجنور۔ دہلی دربار کے موقعہ پر پرچار کی ضرورت اور اسکے فائدے بیان کرتے ہوئے کچھ تجاویز بھی پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ آرین کیمپ دہلی میں پہنچ گئے ہونگے۔ اب انکا مراسلہ شایع کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

مہاشئے کرپا رام سکرٹری آریہ سماج پسرور شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ماسک پتر سیولر کو ہندی زبان اور اردو میں شایع کرنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہیں۔ بہتر ہو کہ سبھا کے منتری مہاشئے سے پتر بیوہار کرکے اصلی وجہ دریافت کریں۔ میرا تجربہ ہے کہ پنجاب کے آریہ بھائی آریہ بھاشا کے میتروں کے جواب میں ہمیشہ مطلب نہ سمجھنے کی شکایت کرتے رہتے ہیں پھر اگر سبھا انکے عمل سے تنگ آکر ماسک سرکیولر کو پھر اردو میں نکالنے کے لیے مجبور ہو تو قصور سبھا کا نہیں ہو سکتا۔

مہاشئے کیسر چند سیکرٹری ودیا رتھی۔ آریہ سماج میں جو نرم دل سبھاسد ہیں انپر دھکار اٹھتے ہیں۔ بہتر ہو کہ خود بزدلی سے بچکر بہادری کا نمونہ بنکر دکھلادیں بجائے اس کے کہ دوسرے کمزور بھائیوں کو لعن و طعن کریں۔

لالہ سکارام ... محمدی کلمہ کی جگہ اوم لکھانے سے کیا نئی ضعیف الاعتقادی کی بنیاد قایم نہ ہوگی۔ ایکا مضمون بجا ہے اخبار کے آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کے منتریوں کے نام بھیجنا چاہیے۔

پاربتی دیوی۔ اگر واقعی دیوی کا لکھا ہوا مضمون ہوتا تو باوجود ہونے کا ڈھکوسلا پورا نے الفاظ میں ہی بیان ہونیکے میں مضمون کو لفظ بلفظ درج اخبار کر دیتا۔ لیکن میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ مرد محض عورتوں کا نام درج کرکے اپنا لکھا ہوا مضمون اسطور پر چھپوا دیں۔ میں اس عمل کے سخت برخلاف ہوں جسکے رو سے آجکل کسی مسئلہ کو وجہ بنانے کیلئے عورتوں کے نام سے مردوں کے مضامین شایع کیے جاتے ہیں۔

مہاشئے آسا رام مدرس فیروز پور شہر آپ کے مضامین متعلق نیوگ نہیں ہیں بعض دعاوی ایسے ہیں جنکے لیے ثبوت درکار ہے۔ ان کے شایع کرنے سے کچھ فایدہ مدنظر نہیں ہے۔

ڈاکٹر چیارامی لعل فرساؔ۔ مردوں سے استریوں کے حقوق واپس دینے کے لیے ایک لمبی اپیل کرتے ہیں میری راے میں اس اخبار کے پڑھنے والے سب یہ تو سمجھ چکے ہیں کہ استریوں کے حقوق واپس دینے چاہئیں۔ اب ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ کوئی انکو واپسی کا طریقہ بتلاوے اور پھر انکے عمل ہی کرے۔

بابو گوکل ناتھ منیجر جگپت رائے خیراتی دوائی خانہ ایکا لال مرچ والا مضمون تو ستیہ دھرم پرچارک ہی لیا ہوا ہے۔ اب اسکو دوبارہ چھپوانے سے کیا فائدہ ہے۔

لالہ بت داس نندا ہیرا پور ضلع گورداسپور آپ کے سوالات فروعی ہیں جنکی تحقیقات آپ کو خود کرنی چاہیے اگر شدہ ہوئے بھائی اور اسکی سنتان کے نام و عمر وغیرہ معلوم ہوئیں تو اُس سے کیا مطلب سدھ ہوگا۔ شدہی کے مضمون پر آریہ سماج کا سا بیتہ بہم پہنچے اگر کوئی اعتراض ہو تو صاف الفاظ میں لکھیے۔

مہاشئے کیشب ولہ جی جہوہ دیشک سبھا کے قایم کرنیکی ضرورت بتلاتے ہیں اور اسی سے اپنی خیال ظاہر کرتے ہیں۔

مہاشئے گوبند رام (امید وار سیت گوپال) بعنوان کیا میں بھی ایک ہندو سمپردائے ہے اپنے مضمون میں دہرم پرچارک نام کیا۔ ماہ گذشتہ کے سلسلہ میں ایک مضمون بہیجتے ہیں جسمیں وہی ایرانی تاکید ہے کہ ہندو برادری کسطرح آریہ سماج کو خرخشا دکے گڑھے میں گرتے ہوئے بچانا چاہئے۔ میری راے میں اخباروں میں ایسی تحریریں زیادہ ترد دینے کی نسبت بہتر ہے کہ عملاً یہ گمرہ بیاں اپنے بھائیوں سے ہٹانے کی کوشش کیجاوے۔

ویدیک دھرم اور شدہ

موجودہ حالت میں ہر ایک ودوان شاستروں کو انیک پرکار سے وچار کرتا ہوا نا وید وید دکھلانے کی کوشش کرسکتا ہے۔ چنانچہ ستیہ دھرم پرچارک ۲۰ دسمبر میں ایک آواز شری کاشی نگر سے آئی ہے جسکی پورتی میں چند ایک خیالات عرض کرنا اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ نیائے اور ویشیشک دونوں یہ نہیں کہ الوہان کو زیادہ لیتے ہیں اور وہ وید پہ بھی زیادہ وچار کرتے ہیں لیکن اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ شبد پرمان سے انکاری ہیں۔ جیسا کہ معترض صاحب کاشی نواسی جی کا خیال ہے۔ شاستر کاروں نے ہر ایک وشے کو اپنے اپنے موقعہ پر ورنن کیا ہے۔ یدی کسی خاص وجہ سے کسی خاص مضمون کو کسی خاص جگہ کسی خاص موقعہ پر ورنن کیا ہے۔ تو اس سے ودوان پرش یہ ہرگز نتیجہ نہ نکالیں کہ رشی نے لتا یا حصہ اس خاص مضمون کا نظر انداز ہی کردیا ہے۔ رشیوں لوگوں کی اپنی طرز بیان ہوتی ہے۔ اُن کا ہمیشہ یہی خیال ہوتا

ہے کہ کسی طرح متلاشی لوگوں کو ٹھیک ٹھیک بیان ہو سکا تا آسانی بودھ ہو جاوے۔ وہ ہمیشہ مختصر لیکن پُر از مطلب لکھتے اور اُپدیش کرتے ہیں۔ مثلاً شبد کا مضمون ہی لے لیجئے گا۔ جو کہ اسوقت زیر بحث ہے۔ جسکو میرے مہربان نے رشی دیانند کی وید بہاشیہ بھومکا سے رشی کناد کے سوتروں کے برخلاف دکھلایا ہے۔ خیر جو کچھ ہو۔ میرا دعویٰ ہے کہ رشی دیانند جی نے جو کچھ شبد کے نتیہ اور انتیہ ہونے میں لکھا ہے وہی رشی کناد نے اپنے سوتروں میں ورنن کیا ہے۔ ہاں خاص خیالات کی لہروں میں غوطہ زن دیگر لہروں کے اندرونی رازوں کا آنند ہرگز نہیں لے سکتا۔ بات درحقیقت اسی طرح سے ہے کہ جہاں گُن روپ شبد کا ورنن کیا گیا ہے وہاں ٹھیک میرے مترجی کے خیالات کے ہی مطابق ہے۔ لیکن کیا آپ کا وشنہ پران روپ شبد سے تھا یا گُن روپ شبد سے۔ کیا کوئی ودوان اس بات سے انکاری ہو سکتا ہے۔ کہ شبد آکاش کا گُن ہے اور وہ دو پرکار کا ہوتا ہی ایک ورن آتمک اور دوسرا دھونی آتمک۔ جو کہ سوتر کار نے دوسرے ادھیائے دوسری اہنک کے سوتر ۲۱ سے ۳۷ تک ورنن کیا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کہیں کسی دوسری جگہ پہ پران روپ شبد کو بھی ورنن کیا ہے یا نہیں۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ رشی دیانند نے وید وشنہ پر وچار کرتے ہوئے اُسی وید بھاشیہ بھومکا میں پرمیشور کرت ثابت کرنے کے واسطے کناد رشی کے کئی ایک حوالجات درج کئے ہیں جسکے متعلق میرا مہربان اسطرح سے فرماتا ہے کہ "ویشیشک درشن بیچارہ لنگڑا کیا ایسے ایسے وشیوں کو جان سکتا ہے۔" رشی کناد نے

तद्वचनादाम्नाय-
स्य प्रामाण्यम्

اس سوتر کو اپنے شاستر میں دوبارہ لکھا ہے شروع گرنتھ میں تیسرا سوتر ہے۔ اور پھر گرنتھ کے خاتمہ پر اُسکو دوبارہ درج کیا ہے جس سے صاف پرتیت ہوتا ہے۔ کہ درشن کار اس سوتر کو خصوصیت کے ساتھ ودوانوں کے دلوں پر نقش کرنا چاہتا ہے۔ اور اُس سوتر سے رشی دیانند نے وید کو ایشور کرت ثابت کرنے کی غرض سے بیان کے طور پر پیش کیا ہے۔ ایسے سوتروں کی موجودگی میں یہ کہنا "چنانچہ یہی کارن ہے کہ ان دونوں شاستروں نے وید کو پُرش رچت مانا ہے اور شبد کو جسقدر مانا ہے اُسکو ناشوان قرار دیا ہے" کہاں سے نکالا گیا ہے۔ یہ پتہ وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جو کہ اسکو مانتے ہیں۔ رشی دیانند جی اس سوتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

तद्वचनात्तयोर्धर्मेश्वरयोर्वचनाद्धर्मस्यैव कर्तव्यतया प्रतिपादनादीश्वरेणैवोक्तत्वाच्चाम्नायस्य वेदचतुष्टयस्य प्रामाण्यं सर्वैर्नित्यत्वेन स्वीकार्यम्॥
वै। भा- भूमिका

دہرم اور ایشور کا وچن ہونے سے ارتھات دہرم کا ہی کرتویہ روپ کتھن کرنے سے اور ایشور سے ہی اُپدیش کیا جانے سے آمنائے جو چاروں وید ہیں پرمانک مانے جاتے ہیں اس سے سب منشیوں کو وید نتیہ ماننے چاہئیں۔ جب ویشیشک درشن اور اُسپر رشی کرت بھاشیہ اس طرح اُپدیش کرتا ہو تو میرے جیسے پرشوں کا تو بلاشک وشنہ پورن روپ سے کرتویہ ہے کہ اُسکو ہر پرکار سویکار کرے۔ ہاں معترض پُرش کہہ سکتا ہے کہ رشی دیانند کے بھاشیہ کو ہر ایک سویکار نہیں کریگا۔ ایسلئے اُنکی تسلی کے واسطے میں پرشست پاد بھاشیہ اور اُسپر شری دہری ٹیکا

بھی ٹھیک اُسی وشنہ پر پیش کرتا ہوں۔ کناد و گوتم رشی چونکہ رشی دیانند کی طرح شبد کو شروتر اندری سے گرہن کئے جانے یوگیہ اور اوچارن کئے جانے سے پرگٹ ہونے والا مانتے ہیں اور آکاش کا گُن سب کو سویکرت ہے۔ اسواسطے خود بخود سب رشیوں کو اعتراض پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر ان پر سے یہہ اعتراضات کسطرح دور ہو سکیں گے پہلے رشی دیانند جی جسطرح اس پرشن کا جواب دیتے ہیں۔ اُسکو مختصراً عرض کرکے بعد ازاں کناد اور گوتم جی کے اُپدیشوں کو عرض کروں گا تاکہ کاشی نواسی معترض صاحب کی پوری تسلی ہو جاوے۔ وید بہاشیہ بھومکا میں رشی نے فرمایا ہے کہ

श्रोत्रेन्द्रियेण ज्ञानं यस्य बुद्ध्या वितरो ग्रहीतुं योग्य उच्चारणेनाभिप्रकाशितो यो यस्याकाशो देशोऽधिकरणं वर्त्तते स शब्दो भवतीति बोध्यम् ॥

شبد کا لکشن کرتے ہیں کہ جس کا شروتر اندریے گیان ہو۔ جو کہ بدھی دوارا ہمیشہ گرہن کیا جاتا ہے۔ اور جو کہ بانی دوارا پرگٹ ہوتا ہے۔ جس کا آکاش ولیش آشرا ہے۔ اُسکو شبد کہتے ہیں۔ تمام ودوانوں کو جاننا یوگیہ ہے۔

اسی بھاو کو رشی کناد نے مختلف موقعوں پر مختلف سوتروں سے ورنن کیا ہے۔ مثلاً

१ श्रोत्रग्रहणो योऽर्थः स शब्दः वै॰ अ॰ २ आ॰ २ सू॰ २१

२ एतेन शब्दं व्याख्यातम् " वै॰ अ॰ ई आ॰ २ सू॰ ३

३ कार्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः

वै॰ अ॰ २ आ॰ १ सू॰ २४

४ परत्र समवायात् प्रत्यक्षत्वाच्च नात्मगुणो न मनोगुणः वै॰ अ॰ २ आ॰ १ सू॰ २६

५ परिशेषाल्लिङ्गमाकाशस्य वै॰ अ॰ २ आ॰ १ सू॰ २७

ان سوتروں کا صاف صاف ارتھ سوامی جی
مہاراج کے ایک واکیہ میں آچکا ہے۔ اسواسطے
یہاں کچھ وشیش لکھنے کی ضرورت معلوم نہیں
ہوتی۔ کیونکہ یہ صاف صاف الفاظ ظاہر کر رہے
ہیں۔ پہلے سوتر سے یہ سدھ ہے کہ جو کرن اندریہ
سے سنا جاتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے سوتر سے
صاف صاف پرتیت ہوتا ہے کہ شبد او جان
ادرے ہی پرتیت ہوتا ہے یا یوں کہو کہ
شبد دو پرکار کا ہوتا ہے۔ ورن آتمک اچارن
دوارا پرگٹ ہوتا ہے۔ اور دھونی آتمک دو
خاص اشیا کے وشیش سمبندھ سے ظاہر ہوتا ہے۔
چوتھے سوتر میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آتما
اور من کا یہ گن نہیں۔ پرنتو۔ آتما اور من
کے سنیوگ سے اسکا ارتھ پرتیت ہوتا ہے
جسکو رشی نے پہلے ورنن کر دیا ہے۔
پانچویں سوتر نے اس بات کو جتلایا ہے کہ
آکاش میں رہنے والا۔ جس کا آدھار آکاش
ہے۔ اسکو شبد کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں
اگر آکاش کا کسی طرح گیان کیا جاسکتا ہے تو
کیول شبد دوارا ہی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ شبد
ہی آکاش کا گن ہے۔
اسی خیال کو گوتم جی نے (نیائے درشن کا)
بھاشیہ کرتے ہوئے ورنن کیا ہے جسکی خصوصیت
کے ساتھ بیان دیکھیا کرکے میں عرض کرنا چاہتا
ہوں۔ پرشن پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہر ایک شبد
کے ارتھ کو بودھ کرانے کے واسطے وکتا کی ضرورت

[illegible]

ہے۔ کیونکہ مانا گیا ہے کہ اوچارن کرنے سے ہی شبد
پرکاش کو پراپت ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو وید
پر اعتراض آویگا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

ननु यदि वक्तृद्वारेण शब्दो-
ऽर्थावबोधकः तदा वेदवाक्या
दर्थप्रत्ययो न घटते वक्तु
रभावात् ॥ (टीका)

اگر یہ مانا جاوے کہ وکتا کے ذریعہ سے ہی شبد ارتھ
کو جتلاتا ہے تو وید کے ارتھ کا تو گیان ہو ہی
نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کا تو کتھن کرنے والا ہی
کوئی نہیں۔ تو رشی جواب دیتے ہیں کہ

श्रुतिस्मृतिलक्षणोऽप्या
म्नायो वक्तृप्रामाण्यापेक्षः
॥ प्र॰ भाष्ये

شرتی اور سمرتی روپ آمنائے بھی وکتا کی پرامانیتا
کی اپیکشا کرتے ہوئے بودھک
ہوتے ہیں۔

न केवलं लौकिक आम्ना
यः श्रुतिस्मृतिलक्षणो
ऽप्याम्नायो वक्तुः प्रामाण्य
मपेक्ष्य प्रवर्तकः । टीका

نہ صرف لوکک واکیہ ہی (آمنائے) وکتا کے
پرامانیتا کی ضرورت رکھتے ہیں بلکہ شرتی اور
سمرتی روپ آمنائے بھی وکتا کی پرامانیتا کی
اپیکشا سدھ کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ

नित्यत्वे वेदस्य वक्तुरभा
वात् दोषाशङ्कानवकाशे
सति निराशङ्कं प्रामाण्यं
सिध्यति (टीका)

وید چونکہ نتیہ ہے۔ اور وید کا کتھن کرنیوالا
کوئی نہیں ہے۔ اسی سبب سے دوشوں کو موقعہ ہی
نہیں ہے۔ اسواسطے وہ بلاشبہ پرمان ہیں کیونکہ

पौरुषेयत्वे तु निर्विचि

किन्तु प्रामाण्येन लभ्यते
कदाचित् पुरुषाणां राग
द्वेषादिभिरयथार्थस्या
पि वाक्यस्य दर्शनात्
(टीका)

پرشوں کا بنایا ہوا پورن ریتی سے پرامانیتا کو
پراپت نہیں کرتا۔ کیونکہ پرشوں کے راگ دویش
وغیرہ کے کارن کہیں کہیں جھوٹھ بھی دیکھا
جاتا ہے۔ اسی کو بھاشیہ کار اسطرح سے
فرماتے ہیں جو کہ کناد رشی جی کا سوتر روپ ہے
وہ فرماتے ہیں کہ

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्य
मिति ॥

یہ وہی سوتر ہے جس کے ارتھ رشی دیانند نے
کئے ہیں۔ اب اس کے ارتھ جو شری دھر آچاریہ
نے کئے ہیں مقابلے کے واسطے لکھتا ہوں
جس سے پہلا اعتراض بھی دور ہو جاویگا
کہ رشی دیانند نے جو ارتھ کئے ہیں وہ قابل
اعتبار ہیں یا نہیں۔

तदित्यनागतावेक्षणाख्या
येनास्मद्बुद्धिभ्यो लिङ्ग
मृषेरिति सूत्रे प्रतिपादि
तस्यास्मद्विशिष्टस्य व
क्तुः परामर्शः तद्वचनात्
तेन विशिष्टेन पुरुषेण प्रण
यनादाम्नायस्य वेदस्य
प्रामाण्यम् ॥ (टीका)

تد شبد اپراپت کی تلاش کرنا اس نیائے سے
ہم لوگوں سے وشیش ارتھ کا بودھ رشی نے
کر دیا ہے جس سے سنسارک پرشوں سے
وشیش پرش جو کہ وکتا ہے سمجھا جاتا ہے۔ یہی
وکتا تد وچنات کے ارتھ وشیش
پرش پرماتما کے بنائے ہوئے ہونے سے ویدکو

پرا انیتا ہے ارتھات وید اسی واسطے مانے
لگئے ہیں کیونکہ یہ پرمیشور کے رچے ہوئے
ہیں۔ کیا یہ ٹھیک وہی ارتھ نہیں ہیں جو کہ رشی
دیانند جی نے وید بھاشیہ بھومکا میں درج
فرمائے ہیں۔ اسی واسطے سب پنڈتوں کو بھی ماننے
پڑ گئے ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ دیگر شاستر
شاستر وید کو ایشور کرت اور نتیہ مانتا ہی۔ اس
واسطے رشی کی دیا پر اس قسم کا اعتراض بالکل بے
بنیاد ہے۔ اور یہی حالت نیائے درشن کی بھی ہے
ایک تو یہ کہ بھاشیہ کار وہی گوتم رشی ہیں
جو کہ نیائے شاستر کے بنانے والے ہیں۔ دوسرے
رشی دیانند جی نے نیائے شاستر کے حوالے
سے وید کو نتیہ اور پرمانک ثابت کیا ہوا ہے
تیسرے کئی ایک پرمان اس جگہ بھی درج
کیے جا سکتے ہیں۔ جو کہ واتسائن بھاشیہ
میں موجود ہیں۔ چنانچہ۔

मन्त्रायुर्वेदप्रामाण्यवच्च तत्प्रामाण्यमाप्तप्रामाण्यात् ।। न्या॰ अ॰ २ आ॰ १ सू॰ ६८

اسپر بھاشیہ کرتے ہوئے شبد کو دو بھاگوں
میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک وید واکیہ اور دوسرا
لوکک واکیہ۔ پرمانتا دونوں کی ہو سکتی ہے
لیکن نتیتا (ہمیشہ رہنا) دونوں کا ہرگز
سمان نہیں۔ اسی واسطے اس جگہ میں عرض کرتا
ہوں تاکہ مختصراً اشارہ ماتر سے معلوم ہو جاوے
کہ نیائے بھی وید کو کس پرکار عزت سے دیکھتا ہے
جیسے کہ:-

मन्वन्तरयुगान्तरेषु चातीतानागतेषु सम्प्रदायाभ्यासप्रयोगाविच्छेदो वेदानां नित्यत्वम् ।। आप्तप्रामाण्याच्च प्रामाण्यम् ।। अर्थ

وید کی نتیتا (ازلیت) اس طرح سے رشی
نے فرمائی ہے کہ ہر ایک منوانتر اور ہر ایک یگ میں
گذشتہ اور آئندہ زمانہ میں سمپردائے ابھیاس پریوگ
کے پرلوگ میں وید کا ویسے ہی قایم رہنا وید کی
نتیتا ہے اور اُن کو پرمانیہ ماننا تو کیول
آپت پرمانیہ ہونے سے سویکرت ہے۔ جو کہ
لوکک واکیوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ وہ فرماتے
بھی ہیں۔ लौकिकेषु शब्देषु चैतत् समानमिति
کہ لوکک شبدوں میں یہ بات سمان ہے۔ ارتھات آپت پرمان
ہونے سے ماننے یوگیہ ہونا وید اور لوکک میں
سمان ہے۔ اس سے صاف پر ثبت ہوتا ہے
کہ وید کو آپت پرمان اور نتیہ سویکار کیا گیا ہے
جیسے کہ معترض صاحب کو اعتراض ہے۔ اگر
ضرورت ہوتی تو خصوصیت کے ساتھ ہی نیائے
میں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ دونوں
شاستروں کا ایک مت ہونا معترض صاحب کو
بھی سویکرت ہے۔ اسی واسطے مفصل طور پر ایک
شاستر میں سے لکھتے ہوئے دوسرے میں سے
کیول اشارہ ماتر ہی کافی ہوگا۔

آپکا بھگت رام از گروکل بھومی

دیانند کرت سنسکار ودھی اور آریہ سماج کی ریتی میں فرق

کنیا

کا نام دُہتا اس کارن سے ہے کہ اسکا وِواہ
دور دیش میں ہونے سے ہتکاری ہوتا ہے۔ دور دیش
میں وِواہ کرنے سے زیادہ لابھ ہوتا ہے۔ پھر
آپنے کتنوں نے ایسا کیا۔
پشچم اُتر دیش - راجستھان - بمبئی - کلکتہ کے

آریہ لوگ بھی تو ہمارے بھائی ہیں۔ پرنتو ہم
سے ایسے علیحدہ ہیں کہ انکی خبر تک نہیں کہ
اُن سے سوائے ملنے وغیرہ کے اور کوئی تعلق
نہیں۔ بھارت ورش کے اُن حصوں کو چھوڑ کر
بطرف پنجاب کو دیکھئے۔ ایسا میں بھی تو اب
انتظام نہیں کہ آریوں کی لڑکیاں آریہ
گھروں میں ہی جایا کریں۔ عموماً دیکھا گیا ہے
کہ درجنوں آریوں کی لڑکیاں ہندو خیالات کے
لڑکوں سے بیاہی جاتی ہیں۔ جہاں سوائے تکلیف
اور مصیبت کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ پتا جی اگر
آپنے ایسا انتظام نہیں کرنا تو ہمیں پتری
پاٹھشالا میں پڑھانے سے کیا فائدہ۔ بائی
بھگوتی کے بھجن گنوانے سے کیا لابھ۔ اور آریہ
دھرم کی باتیں سکھلانے سے کیا نفع ہو سکتا ہے
کیا آپنے مجھ جیسی ننھی ننھی جانوں کو اسی واسطے تعلیم
دی تھی۔ کہ صرف اپنی مصیبت ہی کا حال آپ سے
بیان کریں۔ یا کسی اور مطلب کے لئے۔ نہایت ہی
افسوس سے لکھتی ہوں کہ آپ جیسے دردمند
آریہ بھی اس مصیبت کے وقت میں مجھے یہ نصیحت
دیتے ہیں کہ

اپنے دھرم کا پالن کرنا

اگر اپنے دھرم کا پالن کرتی ہوں تو سخت تکلیف
پیش آتی ہے۔ اور اگر تکلیف کو برداشت کر کے
آپکے پاس آ جاتی ہوں تو کیا کوئی قانون ہے
جسکی آڑ میں میں وہاں رہ سکوں۔ افسوس کہ
آپنے ابھی تک اپنا کوئی قانون بھی پاس نہ
کروایا۔ آپ کا قانون پاس نہ کروانا کسی
حد تک سچ بھی ہے۔ کیونکہ پرشوں کو کیا
تکلیف۔ کوئی رکاوٹ نہیں۔ کوئی بندش
نہیں۔ کوئی قانون کی پابندی نہیں۔ جو چاہیں
سو کریں۔ اور یہ بھی سننے میں نہیں آیا کہ کسی
استری نے اپنے پتی کو سخت تکلیف دی ہو۔ یا
ایسا ہی مجبور کیا ہو۔ جیسا کہ آجکل کی بیہودہ

...وروداج میں جکڑی ہوئی معصوم جانیں تکلیف
...یں۔ جب ایسی حالت ہے - تو پھر پرش کیوں
...نش کریں۔ خودغرضی کا اصول ہر جگہ رائج ہے
...اب تکلیف ہوتی تو ضرور بالضرور کوشش
... نہ صرف آریہ سماج کا بلکہ دوسری
...سبھاؤں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک ستری کے
...ر جانے پر جتنی چاہیں شادیں کرتے چلے جائیں کوئی
...یں نہیں۔ اور اگر ایک ستری سے نہیں بنی تو جھٹ
...نی کی زندگی میں دوسری تیسری شادی کر لی۔
...ن کے واسطے تو اتنی آزادی اور ستریوں کے لئے
...اس سال کا جلنا۔

...میں نہیں چاہتی کہ استریں بھی ایسا ہی کریں لیکن
...ر انصاف کو تو دیکھئے۔

...میں بی اے یا ایم اے کو کیا کروں۔ جب انہیں
...نشی نصیب نہیں تو بی۔ اے یا ایم۔ اے کس
...ام کے۔ دولت کس کام کی جب اسکے برتنے
...ور استعمال کیو سلیقے دل ہی نہ رہے۔ کہا ہی
...ستیارتھ پرکاش نے سچ لکھا ہے کہ جا ہے
...کتنے ہی دھن دھانیہ سے ہو۔ اچھا۔ ہاتھی گھوڑے
...ہا ہو۔ ستری آدی بھی ہوں۔ تو بھی ایسا گریہ بندھ
...نہیں کرنا چاہئے۔

...باجی۔ کتنے آریہ پرش ہیں جو شادی کے وقت
...ہی صلاح مدنظر رکھتے ہیں۔ کوئی دولت کو دیکھتا
...ہے۔ کوئی ودیا کو کہ آیا بی۔ اے پاس کیا ہے
...یا نہیں۔ کوئی صحت کو دیکھتا ہے۔ لیکن ان باتوں
...کا کیا فائدہ۔ جب ایک دوسرے کی صلاح تک بھی
...نہیں مل جاتی۔ دھن۔ ودیا یا صحت اسوقت
...سکھ دایک ہیں۔ جب ایک دوسرے کے گن کرم
...اور سبھاؤ ملتے جلتے ہوں۔ جب ایسا نہ ہو۔ تو نہ
...دھن کام آتا ہے۔ نہ ودیا اور نہ صحت بلکہ سب
...دکھ کے بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ آپ کا دھن ہے
...کس کام۔ جب اسکو ایک دن بھی خوشی
...سے برت کر اپنا من پرسن نہیں۔ حیف ہے ایسی

پرشوں کو ایک دوسرے سے پرسن دیکھ کر میرا ہردے رشک کرتا ہے۔ کہ میں بھی دھن مند ہوتی تو کیا ہی اچھا تھا۔

دیکھئے کرموں کے کھیل

کہاں اتنے بڑے ایشوریہ والے گھر کی لڑکی اور میری یہ اوستھا۔ یہ صرف رشی کی بات نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں پرشن کے طور پر لکھتے ہیں۔ کہ

"دواہ ماتا پتا کے آدھین ہونا چاہئے یا لڑکا لڑکی کے آدھین رہے۔"

اُتر۔ لڑکا لڑکی کے آدھین دواہ ہونا اُتم ہے جو ماتا پتا دواہ کرنا کبھی وچاریں تو بھی لڑکا لڑکی کی پرسنتا کے بنا نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی پرسنتا سے دواہ ہونے میں ورودھ بہت کم ہوتا ہے۔ اور سنتان اُتم ہوتے ہیں۔ اپرسنتا کے دواہ میں نتیہ کلیش ہی رہتا ہے۔ دواہ میں مکھیہ پریوجن ور اور کنیا کا ہے۔ ماتا پتا کا نہیں کیونکہ جوان میں پرسپر پرسنتا رہے تو انہیں کو سکھ اور ورودھ میں انہی کو دکھ ہوتا ہے۔ اور جس کل میں استری سے پرش اور پرش سے استری سدا پرسن رہتی ہیں۔ اُسی کل میں آنند۔ لکشمی اور کیرتی نواس کرتی ہیں۔ اور جہاں ورودھ کلہ ہوتا ہے۔ وہاں دکھ دریدرتا۔ اور نندیا نواس کرتی ہیں۔ اِسی لئے جیسا سوئمبر کی ریتی آریہ ورت میں پرم پرا سے چلی آتی ہے۔ وہی دواہ اُتم ہے۔ جب استری پرش دواہ کرنا چاہیں۔ تب ودیا۔ ونیہ۔ شیل۔ روپ آیو۔ بل۔ کل۔ شریر کا پرمان آدی یتھا یوگیہ ہونا چاہئے۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا۔ تب تک دواہ میں کچھ بھی سکھ نہیں ہوتا۔

پتا جی۔ رشی نے تو سچ مچ میرے گھر کا خاکہ کھینچ دیا۔ ذرا سوچئے تو سہی۔ کیسے صاف صاف الفاظ میں لکھتے ہیں۔ کہ دواہ لڑکا لڑکی کے آدھین ہونا اُتم ہے۔ اور ماتا پتا کی ایچھا لکھتے ہیں کہ اگر وہ کبھی دواہ کرنا وچاریں تو بھی لڑکا لڑکی کی پرسنتا کے بنا نہ ہونا چاہئے۔

کیا پتا جی آپ اسی سوامی کو مانتے ہیں یا اور کسی کو۔ میرے خیال میں کوئی اور سوامی ہوگا۔ اگر دیانند سوامی کو مانتے تو ایسا نہ کرتے۔ مجھے پوچھ تو لیتے۔ اسوقت کی بیہودہ شرم وحیا نے میری ساری عمر کو خاک میں ملا دیا۔ میری امیدوں پر پانی پھیر دیا میری جوانی کو بڑھاپے میں بدل دیا۔ استریں ہنستی ہیں۔ جو میری اس عمر میں مجھے بوڑھی کہتی ہیں۔ اور وہ کیونکر نہ کہیں۔ خانگی تفکرات سے رات دن میرا خون خشک ہوئے جاتا ہے۔ کوئی رستہ نہیں ملتا کہ کدھر جاؤں اور کدھر نہ جاؤں۔ کئی دفعہ من میں آتا ہے۔ کہ رشی نے جیسا کہا ہے اسکو سدھ کر دکھاؤں یعنی

جو پرش اتینت دکھدائی ہو۔ اُسے
چھوڑ دینا چاہئے

لیکن یہ اپنے خیالات۔ استری جاتی کا سالہا سال غلامی کا سایہ۔ ماتا پتا کی بیہودہ عزت کا خیال قانون کی پابندی۔ اخلاقی بزدلی اجازت نہیں دیتی کہ اتنا کام اپنے سر پر اٹھاؤں اور کیس نہ پڑے لوگ تو بدھواؤں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک لائق۔ سمجھدار آریہ پرش کی استری کا انتقال ہو گیا۔ اُسے دوسری شادی کے لئے کہا گیا۔ لوگوں نے اسکا کسی بدھوا استری کے ساتھ سمبندھ کرنے کے لئے زور دیا۔ جسکے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں سیکنڈ ہینڈ کو کیا کروں گا جب بدھوا استریوں کی یہ حالت ہے تو نہ جانے میری کیا حالت ہوگی۔ گو میں دیکھتی ہوں کہ آریہ سماج میں بھی پہلی ایک ستری کی موجودگی میں دوسری شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن میں تو استری ہوں۔ اگر آواز نکالوں تو سب کے سب میرے دشمن بن جائیں مجھے وشی بسواش کے نام سے پکارا جائے۔

کیا یہ میرا کہنا جھوٹ ہے

کہ میرا شادی کے واسطے اٹھا کرنا۔ دوسروں کے دلوں میں میرے خیالات کی نسبت بدگمانی پیدا کرنا ہے۔ پتا جی نہ صرف میں ہی اکیلی بلکہ ہزاروں دمنتیں وواہ کی موجودہ کوریتی سے تکلیف اٹھا رہی ہیں۔ مگر گرم اور سماج کے ویرودھ ہونے سے جو کشٹ پراپت ہوتے ہیں۔ وہ وہی محسوس کر سکتی ہیں۔ جو اس جھمیلے میں پھنسی ہوئی ہیں۔

لیکھ اور تقسیم میں فرق

شری سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں وواہ کو آٹھ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ یعنی براہمہ۔ دیو آرش۔ پراجاپتیہ۔ آسر۔ گندھرو۔ راکھش اور پیشاچ۔ ان میں سے سب سے اتم براہمہ وواہ جس میں براہمچریہ اور ایکدوسرے کی پرسنتا ہے۔ دیو آرش اور پراجاپتیہ۔ اس سے نچلے درجہ پر ہیں۔ اور باقی کے چار تو بالکل ونشٹ اور نیچ وواہ کہلاتے ہیں رشی نے پہلے چار وواہ آریوں کے لئے جائز قرار دیئے ہیں لیکن افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ موجودہ حالت میں ایسا نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ایک اور ہی تقسیم دیکھی جاتی ہے۔

اول وہ وواہ جو بالکل پوپ ریتی سے رچے جاتے ہیں۔ جنہیں نوگرہ کی اچھی خاطر کیجاتی ہے۔ پوپ جی مہاراج کا منہ۔ لڈو۔ پیڑا۔ موہن حلوا وغیرہ سے میٹھا کیا جاتا ہے۔ اور کہیں کہیں آنجہ دیوتوں کی نظر بالش کیے ہوجن سے بھی روفق کی جاتی ہے۔

دوم۔ وہ وواہ جن میں پوپ جی آپ نارائن کا کام کرتے ہیں۔ نوگرہ بھی خوش ہو جاتے ہیں اور آریہ سماجک ریتی سے بھی وواہ ہو جاتا ہے۔

سوم۔ وہ وواہ جہاں نوگرہ کسی اور کام میں لگ جاتے ہیں اور منتر میں انکی غیر حاضری شمار کیجاتی ہے۔ باقی سب وہی کارروائی جو پہلے دو قسم کی وواہوں میں کیجاتی ہے۔

چہارم۔ وہ وواہ جہاں نوگرہ غیر حاضر۔ پوپ جی لیٹ یعنی دیر ہوگئی۔ اور آریہ پنڈت حاضر۔ گو پوپ جی کو لیٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کا حق ادا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جب پوپ جی کا منہ میٹھا ہو گیا تو وہ بقول ایک گہرے خیال والے آدمی کے ہندو برادری میں شور نہیں مچاتے۔ بلکہ کہیں کہیں آریہ پنڈت کے ساتھ سنسکار ودھی کے منتروں کو بھی پڑھ دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ہندو برادری شامل ہو جاتی ہے۔ اور آریہ پنڈت کی موجودگی سے وواہ بھی آریہ ریتی انکول قرار دیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ علاوہ مذکورہ بالا اپنی اپنی صفتوں کے ان چار وواہوں میں اور بھی شرطیں ہوتی ہیں۔ مثلاً

(۱) وواہ کا ماتا پتا کے آدھین ہونا۔

(۲) بر اور کنیا کا آپس میں درشن تک نہ ہونے دینا۔

(۳) سولہ اور پچیس کی نسبت کو ضروری قرار دینا۔

(۴) جنم پتر ملن جوتھا ماننا اور اس کے انکول شادی کرنا۔

(۵) جہاں تک ہو سکے آریہ ریتی سے شادی کو نامنظور کرنا۔

پنجم۔ وہ وواہ جن میں نوٹ والی پانچ شرطیں تو قائم رہیں۔ لیکن فضول خرچی کو کم کرنا۔ نوگرہ کی اچھی طرح سے گوشمالی کرنا۔ اور آریہ پنڈت سے سب کارروائی کروانا

ششم پانچویں قسم کے وواہ کی طرح لیکن بڑی عمر میں شادی کرنا۔ اور باقی چار شرطوں کو قائم رکھنا۔

ہفتم۔ پہلی اور دوسری شرط کو توڑنا یعنی لڑکے براور کنیا کو بیاہ سے پیشتر ایکدوسرے کے گن اور سبھاؤ دیکھنے کے لئے اجازت دینا۔ لیکن چوتھی شرط کو قائم رکھنا۔ باقی کارروائی چھٹے کی طرح۔

ہشتم۔ پانچوں شرطوں کو توڑ دینا۔ بڑی عمر میں شادی کرنا۔ وواہ سے پیشتر کسی حد تک بر اور کنیا کو آپس میں درشن اور سپرشن ہونے دینا سب فضول رسومات کو دور کر دینا۔ ورن بوستھا کو کرم انوسار مان کر ہندو برادری سے قطع تعلق اور بہشت سے آریہ سماجیوں کی مخالفت کو برداشت کرنا۔

نوٹ۔ آٹھویں قسم کے وواہ کا ایک اور بھی فائدہ ہے۔ کہ بباعث کئی ایک وجوہات کے یہ وواہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اور اس میں آریہ لوگوں کی حاضری بھی بہت کم ہوتی ہے۔ دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید آریہ سماج کے سدھانت کے ویرودھ ہو۔

لیکن پتا جی۔ سچ جانیگا۔ ایسے یعنی آٹھویں قسم کے وواہ کو دیکھ۔ اور سنکر میرے اندر ایک خاص قسم کی لہریں اٹھتی ہیں۔ اور دل میں آتا ہے کہ ہا میرا ایسا وواہ کیوں نہ ہوا۔ چند منٹوں کے لئے بڑی گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن آخر تنہا اپنے کرموں کے پھل پر وشواس کر کے چپکی ہو جاتی ہوں۔ لیکن کہاں تک۔ شانتی نہیں ہوتی۔ دل کے دھڑکنے سے مجھے دل کی ایک خاص بیماری ہو گئی ہے۔ جسکو پلپٹیشن کہتے ہیں۔ اور دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ چہرے کا رنگ بہت پیلا پڑ گیا۔ یہ خیال آتا ہے کہ آپکو حالات سے آگاہی کر دوں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے اپنے بہنوں کی خاطر جو کہ میری طرح نے ابھی اس جھگڑے میں پھنسنا ہے۔

[illegible] موجودہ حالات اور طلوع اطلاع نہیں آگاہی [illegible] مطلب تھا۔ نہ کہ اور کچھ۔ اشارہ ہے کہ آپ [illegible] اپنے کو ذرا خیال نہیں کریں گے۔ کیونکہ میں نے بڑے [illegible] نہیں کہا۔ بلکہ ایک امر کا اُس نے اصلی روپ [illegible] ظاہر کیا۔ جب میں دیکھتی ہوں کہ آریہ سماجی [illegible] بیٹھے ہوں۔ دیکھے اوٹ پٹانگ رہتی ہے جس میں [illegible] کی ضروری شرح ہوں کا لیش مانز بھی خیال نہیں کیا [illegible] اپنی ہی جانوں کو اپنے خیال کے مطابق [illegible] لوہے کے قید خانہ میں لوہے کے مضبوط زنجیروں [illegible] جکڑ بند کر دیتے ہیں۔ جہاں سوائے موت یا اپنچ [illegible] اپنے عزیز رشتہ داروں کی عزت کو خاک میں ملا [illegible] پبلک کی نظروں سے گرتے ہے۔ یا جیلوں میں [illegible] سالہ کے بیچ [illegible] نہیں ہو سکتی [illegible] اور یہ لاپرواہی [illegible]

اوش وروں اور کسکو اچھا کہوں۔

[illegible] کاروں نے تو گرہست کو [illegible] دھام بنانے کے [illegible] طرح سے کوشش کی۔ لیکن انسانوں نے اتنی غلطی کھائی کہ جس سے بجائے [illegible] پیدا ہوتا ہے۔ کہاں [illegible] کا یہ کہنا کہ وواہ میں کسی کا کوئی تعلق نہیں۔ برادری کیا۔ آپ سے آپ ایک دوسرے کی [illegible] اور کہاں [illegible] وہ [illegible] اور ماتا پتا کی [illegible] داسیاں۔

پچھلے پرشوں کا قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی نر و مادہ [illegible] کے سدرشن عاجز اور مسکین ہو کر ان کی [illegible] پڑتے۔ تو ایسی خبرداری سے پالتے اور حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن نہ جانے کن کن کو کرموں کے عوض [illegible] جاتی جو پرشوں کے اختیار میں سالہا سال سے عاجز اور مسکینوں کی طرح ہے۔ کیسے کیسے سخت صدمے اور ظلم برداشت کر رہی ہے۔ پتا جی آپ نے رشی کے گرنتھوں کا پاٹھ کیا ہے۔ کرپا کرکے اس اہم سوال کو ذرا سوچئے۔ اور غور و فکر سے ہزارہا [illegible] جانوں کو اس مصیبت سے چھڑائیے۔ موجودہ اودش کو بدل دیجئے۔ اور آریہ سماج میں سچی ویدک رشی کا عملاً پرچار کیجئے۔

نوٹ۔ آپ نے جو دوائی بھیجی تھی۔ اُس کا استعمال ہر روز کرتی ہوں۔ ایک مہینہ ہو گیا ہے بخار اترنے میں نہیں آتا۔ اور جگر کی جگہ پر درد ہر وقت رہتی ہے۔ پرسوں سے ڈاکٹر کی دوائی شروع کی ہے۔ گو درد کو تخفیف ہے لیکن بخار بدستور ہے اور بعض اوقات [illegible] درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ دونوں ٹانگیں کئی دفعہ نیلی پڑ جاتی ہیں۔ اور ڈاکٹر نے صلاح دی کہ آب و ہوا بدلی جائے۔ لیکن بوجہ کمزوری اچھی طرح سے چل پھر نہیں سکتی۔ اس واسطے امر مجبوری ہے۔ اگر ہو سکے۔ تو ماتا صاحب درشن دیویں۔ ورنہ لالہ جسونت رائے کو جنہوں نے میری شادی کے وقت پردہ وغیرہ اڑائے اور ذات سے باہر شادی کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کو ہی ساتھ لا دیں۔ تاکہ ایسی حالت میں جب زندگی کی بہت ہی کم امید رہ گئی ہے۔ کچھ وقت کے لئے انکو درشن کر لوں۔

آپکی
پتری

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

تجربہ نے جتلا دیا ہے کہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے آریہ سماجوں کے اندر نیا جیون پیدا کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ کئی ایک واقعات سے معلوم ہوا ہے کہ جو مہاشے کن مفصلات سے شامل جلسہ ہوتے رہے ہیں۔ ان میں دھارمک بھاو اور اُتشاہ کی سپرٹ خاص طور پر پیدا ہو گئی ہے۔ وید پرچار فنڈ و دیگر آریہ انسٹیٹیوشنوں کی مالی امداد کے لئے سالانہ جلسوں کے بغیر اور کوئی طریقہ تسلی بخش نظر نہیں آتا۔ ابتدائی حالت میں ممبران آریہ سماج ہر ایک قریب کے سالانہ جلسہ پر خصوصاً اور دور پر عموماً شامل ہوا کرتے تھے۔ انہیں پریم بھری منتے کی آواز سے دو کر جوڑ ملا اتفاق و اتحاد کا نقشہ سامنے کھینچ جایا کرتا تھا۔ جب ایک جلسہ سے آتم پرساد لیکر واپس گھروں میں آتے تھے۔ تو دوسرے جلسہ کی شمولیت کی ابھلاشا [illegible] شانت نہیں ہو جایا کرتی تھی۔ بلکہ زور پکڑتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے کوش میں ہر سال معقول رقم پہونچ جایا کرتی تھی۔ مگر اب بجز لاہور آریہ سماج کے دیگر مفصلات کی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر بہت ہی کم مہاشے شامل ہوتے ہیں۔ اور یہی سابقہ کی سی انہیں پریم بھاو نظر آتا ہے۔ جس کا نتیجہ بالآخر یہ ہوتا ہے۔ کہ لوکل ممبران آریہ سماج کا اُتشاہ بہت ہی کم ہو جاتا ہے اور وید پرچار فنڈ کے لئے ہانی ہو جاتی ہے۔ کئی ایک تو [illegible] برادری کی سخت مخالفت ہوتی ہے۔ مگر باہر سے اصحاب نہ آنے کے باعث جلسہ میں بہت ہی رونق کم ہوتی ہے۔ اور آئندہ جلسہ کرنے کے لئے حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ [illegible] سماج کی حالت مثال کے لئے کافی ہے۔ [illegible] برادری کی طرف سے اس قدر سخت مخالفت ہوتی رہی ہے۔ کہ وہ جائز و ناجائز کوئی وسیلہ بھی آریہ سماج کو ہانی پہونچانے کا ہاتھ سے نہیں دیتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سماج چار پانچ سال اپنا جلسہ نہیں کر سکی۔ جس سے وید پرچار فنڈ کے کوش میں بہت سا روپیہ نہ جا سکا۔ اب ہیں نے سماج مفصلات کے آریہ سماجوں کی سبھاؤں کے [illegible] پر اپنے سالانہ جلسہ کے لئے تاریخ یکم دوم فروری سنہ ۱۹۰۳ء اور نگر کیرتن کے لئے ۳۱ جنوری اور منتری سماج کے سالانہ جلسہ کے لئے ۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مقرر کی ہے۔ اگر ممبران و سبھاسد آریہ سماج نے اس [illegible] سماج کی سہایتا سے ذرا بھی تغافل فرمایا تو یاد رہے کہ سارا پاپ آپکی گردن پر رہیگا۔ علاوہ ازیں میں [illegible] آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ دھرم پرچار میں جس کا وقت اس سماج نے درمیانی [illegible] میں رکھا ہے۔ بہت سا آریہ [illegible] سیکھ کر

جاویں گے۔ اور بہت سے معاملات وچار کے لئے ساتھ
لے جاویں گے۔ لایق فایق اپدیشکوں اور راگیوں اور
بھجن منڈلیوں کا پربندھ امسال خاص طریق سے کیا
گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنے آریہ سماج کی ساری شان
وشوکت سے یہاں کے اہالیان شہر کو متاثر کرتے ہوئے
کرتارتھ فرماویں گے۔ خاص طور پر نویدن ہے کہ استریوں
کو ضرور ساتھ لاویں ۔۔ آپ کا
بخت رائے سکرٹری آریہ سماج سری گوبند پور

کوٹ ادو آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء کو جوا شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شریمان پنڈت ہرنام سنگھ جی و شریمان پنڈت میلارام جی شاستری اپدیشکان اور ملتان آریہ سماج کی طرف سے شریمان مہتہ جیمنی جی بی۔ اے پلیڈر منڈلادیش اپدیشکان ماسٹر گیان چند جی بھنبھنک اور شریمان سادھو پرمانند جی اور آریہ سماج مظفرگڑھ کی طرف سے شریمان پنڈت گنگا رام جی سکرٹری آریہ سماج مظفرگڑھ و شریمان پنڈت جوالادت جی لوکل اپدیشک اور آریہ سماج بوراوالہ کی طرف سے شریمان پنڈت ہرچند جی بی پلیڈر سکھیکی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شریک جلسہ ہوئے۔ اور علاوہ ازیں باہر سے قریباً ۱۰۰ آریہ بھائی آکر شامل جلسہ ہوئے۔ ۲۴ تاریخ کو نگر کیرتن ہوا۔ اور اثنائے نگر کیرتن میں مناسب موقعوں پر اپدیش بھی ہوتا رہا۔ ۲۵ تاریخ کو پہلے ہون ہوا۔ بعد ازاں شریمان پنڈت ہرنام سنگھ نے اپاسنا کرائی۔ اور پھر شریمان پنڈت میلارام جی شاستری کا دیاکھیان گرہستھ آشرم دھرم پر ہوا۔ دوپہر کی کارروائی ۲ بجے سے شروع ہوئی پہلے آدھ گھنٹہ بھجن ہوتے رہے۔ بعد ازاں شریمان پنڈت آتمارام جی جن کو شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور جو عرصہ قریباً ڈیڑھ سال سے آریہ سماج کے خلاف پرچار کر رہے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی ہٹ دھرمی کے سبب پورا زور لگایا کی رفتار شاستراتھ کا پربندھ کیا ہوا تھا شامل جلسہ ہو کر معافی کے ملتجی ہوئے۔ اور آریہ سماج سے پرارتھنا کی

کہ انکو پھر آریہ سماج کی شرن میں لیا جاوے۔ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں۔ درخواست انکی شریمان منشی ... نے منظور کر کے انکو اجازت دی کہ جلسہ عام میں اپنی پشیمانی کا اظہار کریں۔ اور وہ ایک کشما پتر (معافی نامہ) تحریر کر کے آریہ سماج کی سیوا میں پیش کریں۔ چنانچہ پنڈت جی کی زبردست تحریک سے کھینچے جا کر اور ویدک دھرم کی سچی و عالمگیر تعلیم سے پریرت ہو کر پنڈت جی نے یا کشما پتر کے اس آگیا کو منظور کیا۔ اور جب اسٹیج پر آکر اپنے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے علیحدہ ہونے اور ایام علیحدگی کی اپنی کارروائی کا مفصل حال پبلک کے روبرو پیش کیا۔ اور بتایا کہ خود غرضی ہی انکی علیحدگی کا کارن تھی اور اس عرصہ میں اُس نے صرف بانی وید اور آریہ سماج کے خلاف کام کیا تھا۔ نہ کرمن اور آتما کے انوسار اور اس امر کے ثبوت میں چند امورات کو بطور شہادت کے بیان کیا اور آخیر میں اپنے بتلایا کہ صرف ویدک دھرم کی زبردست عالمگیر تعلیم ہے۔ جو کہ انکو بے اختیار پھر ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ باوجود پورا لوگوں میں اس کے اعلےٰ درجہ کے مان اور پرتشٹھا مہیا ہونے کے بھی و دیالی اور دیگر سامان مہیا ہونے پر بھی اُس کا جیو آتما گوارا نہیں کرتا کہ وہ اُس سبھا میں رہ کر آتما کے ورودھ کارروائی کرے۔ اسکے بعد اپنے کشما پتر سنایا۔ اور شریمان منڈلادیش جی کے پیش کیا گیا۔ اس کے بعد شریمان منڈلادیش جی نے آریہ سماج کی طرف سے معافی کا اعلان پنڈت جی کی نسبت کیا۔ اور پھر شریمان پنڈت ہرچند جی کا اپدیش دھرم وشے میں ہوا۔ بعد ازاں شریمان پنڈت جوالادت جی کا اپدیش ستسنگ کے مہاتم پر ہوا۔ اور بعد ازاں سندھیا وغیرہ سے فراغت پا کر رات کے ۸ بجے شریمان مہتہ جیمنی جی منڈلادیش کا لکچر ستیہ کی مہما پر ہوا جس کا بہت اثر ہوا۔ اور یہی دن دھرم چرچا کے لئے وقت دیا گیا تھا۔ مگر باوجود بار بار پکارنے کے کوئی معترض سامنے نہ آیا۔ ۲۶ تاریخ کی کارروائی اور بھی ... آریہ سماج پر ہوئی۔ جو کہ ... سے شروع ہوئی۔ ایک ... پنڈت لالہ گوکل چند جی قوم ... کی شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... کر دی تھی۔ آج آریہ سماج کی طرف سے یہ بھی خیال تھا کہ مندر آریہ سماج کی عمارت کی بنیاد رکھی جاوے۔ مگر بوجہ بامکنی کی وجہ دقت و ... ایک کام میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور کارروائی جلسہ باوجود پورا کوشش کے ... نہایت خوبی تمام سے کامیاب ہوئی۔ شریمان پنڈت جوالادت جی کا اپدیش دھرم وشے پر ہوا۔ اور شریمان پنڈت ہرنام سنگھ جی اپدیشک کا ... اور ... کے ... کی ... پر

دیا۔ سوشر اور منوہر دیاکھیان ہوا۔ حاضری معقول تھی اور اثر بہت عمدہ پڑا۔ آج سادھو پرمانند جی کا دیاکھیان چند انک گھنٹوں پر ہوا۔ شام کے وقت بہاری لال ممبر آریہ سماج کوٹ ادو نے اپیل عمارت مندر آریہ سماج کے لئے کی جس پر ... چندہ لکھا گیا جس میں سے ... روپیہ اسوقت وصول ہوئے۔ باقی وعدہ ہوا۔ اس پر کارروائی جلسہ آج کی ختم ہوئی۔ ۲۷ تاریخ علی الصباح ہون ہوا۔ اور بعد ازاں شریمان پنڈت میلارام جی شاستری نے اپاسنا کرائی۔ اور پھر شریمان پنڈت ہرچند جی کا دیاکھیان سنسکار وشے میں ہوا۔ ۱۲ بجے دن کے بعد ... کی کارروائی بند ہوئی۔ اور دوپہر کی کارروائی ۲ بجے شروع ہوئی بھجن ہو کر شریمان پنڈت گنگا رام جی کا "مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی کی مہا شکتی" پر دیاکھیان ہوا۔ پھر شریمان پنڈت آتمارام جی کا لکچر ویدک دھرم کی عظمت اور اُپاسنا کے ستھیا ... پر ہوا۔ بہت ہی موثر اور فصیح لکچر تھا۔ حاضرین پر ایک غیر معمولی اثر پڑا۔ اس کے بعد شریمان پنڈت ہرنام سنگھ جی کا لکچر بھارت ورش کی استریوں کی دُردشا اور اُس کے سُدھار پر ہوا۔ پنڈت جی نے ایسا فوٹو کھینچا۔ کہ سامعین دنگ رہ گئے۔ اور بتلایا۔ کہ کیول یہ ... ویدک دھرم کی شکشا سے ہو سکتا ہے۔ اور نہیں۔ اس کے بعد شریمان مہتہ جیمنی جی نے گورنمنٹ و شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کیا۔ اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب باہر سے آئے ہوئے آریہ سجن اور نگر واسی مہاشیوں کا آریہ سماج کوٹ ادو کا شکریہ نہایت ہی عمدہ و دلکش پیرایہ میں ادا کیا۔ اسکے بعد آریہ سماج کوٹ ادو کی طرف سے بہاری لال جی ممبر آریہ سماج نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و باہر سے آئے ہوئے مہاشے جن اور نگر نواسیوں کا شکریہ اپنے دھرم اُتساہ ... سے ... ہونے کے باعث سے ادا کیا۔ بعد ازاں کارروائی جلسہ سماپت ہوئی۔

۲۸ تاریخ کو شریمان لالہ گردھاری لال جی نے رپورٹ سالانہ آریہ سماج کوٹ ادو سنائی۔ جس سے واضح ہوا۔ کہ ... خرچ و ... روپیہ آمد ہے۔ کل سال تمام کے اندر ... روپیہ بچت ہوئی۔

شریمان ماسٹر کنہیا لال جی اگرچہ ایک ہی روز رہے مگر اپنے منوہر بھجنوں سے آنند کر گئے ۔۔

...ونیشن دربار دھلی

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

...ہز ایکسلنسی لارڈ کرزن بہادر
ویسرائے ہند دام اقبالہ

...سے قبل بہت پیشتر اعلیٰ حضرت کنگ ایڈورڈ ...معظم انگلستان و قیصر ہند کو تاج انگلشیہ ...وعدہ عطا کیا گیا تھا۔ سلطنت ہند کے صرف ...اور چند رئیسوں کو اس تقریب میں شریک ...کا فخر حاصل ہوا۔ آج کے دن حضور ملک ...نے اپنی عنایات خسروانہ سے اپنی تمام ...ہند کو اس تقریب کی خوشیوں میں شریک ہونے ...کا موقع دیا ہے۔ اور یہاں تمام مقامات ہندوستان میں ...اس مبارک جشن کے موقع پر خواہ راجگان و ...والیان ریاست و سرداران ہند جو حضور عالی ...سلطنت کا انتظام بحسن و خوبی تمام و جانفشانی ...تمام بجا لاتے ہیں خواہ انگریزی اور ہندوستانی ...فوج جو اس قدر نمایاں بہادری کے ساتھ حضور ...کی حدود ممالک کی حفاظت و نگہبانی کرتی اور ...حضور کی طرف سے میدان جنگ میں جان ...کرتی ہیں۔ خواہ ہندوستان کی تمام اقوام ...اور باشندوں کی ایک جماعت بے شمار۔ ...باوجود ہزار قسم کے اختلافات حالات و خیالات ...کے۔ بطیب خاطر سلطنت عظمیٰ کی اطاعت ...متفق ہیں سب کے سب بیک جا مجتمع ہیں ...تاجپوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان ...انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے

مجھے بحیثیت نائب السلطنتہ ہونے کے۔ اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے۔ اور خاص کر کے اس جشن کی عظمت و وقعت کے اظہار کی غرض سے اعلیٰ حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والا تبار عالیجناب ڈیوک آف کناٹ کو اس تقریب میں شریک ہونے کا ارشاد فرما کر ہم لوگوں کی عزت افزائی فرمائی ہے۔

اب سے چھبیس برس پیشتر۔ اسی مہینے کے اسی دن میں اسی قدیم شہر میں جو یادگار رفتہ شان نام آوروں تاجداروں کا قابل الذکر ہے اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کی گئی تھیں۔ یہ کام حضور ممدوحہ کی اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل ہیں۔ اور ان کے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت و انقیاد متفق ہونے کے ثبوت میں کیا گیا تھا۔ اس سے ربع صدی (یعنی چھبیس برس) بعد۔ آج کے روز۔ اس سلطنت وسیع کے اتحاد میں کچھ کمی نہیں بلکہ زیادتی ہو گئی ہے۔ وہ بادشاہ جس کی اطاعت کے اظہار کے واسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہیں۔ اپنی رعایائے ہند کے درمیان بحیثیت عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس کی شکل اپنی آنکھوں دیکھی اور اس کی آواز اپنے کانوں سنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے جو دنیا میں نہ صرف سب سے زیادہ نامی و گرامی ہے بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائیدار بھی ہے۔ اور وہ نکتہ چین جنہیں اس بات کی تصدیق سے انکار ہو۔ کہ سلطنت ہند کا قبضہ۔ اور حضور ملک معظم کی رعایائے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اس تخت کے استحکام کے لئے ادنیٰ بنیادوں میں سے نہیں ہے غلط خبریں سنے ہوئے ہونگے۔ بلکہ میری دانست میں یہ باتیں اس کے استحکام کی شروط لازمی میں سے ہیں۔ جس طرح ہندوستان اپنی ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے۔ اسی طرح اس وفاداری و نمک حلالی کی روشنی سے منور ہے۔ جس کی از سر نو جانب مغرب سے افزائش کی گئی ہے۔ اپنے اولوالعزم طالبوں کی بڑی جماعت میں سے۔ جو قرناً بعد قرن اس کی طلب و تلاش میں آتے گئے۔ اس نے صرف اسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی جس نے اس کے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا۔ دنیا کے کسی دوسرے حصہ میں ممکن نہیں ہے کہ ایک ایسا منظر جس کا ہم آج یہاں مشاہدہ کر رہے ہیں دیکھنے میں آئے۔ میں اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہیں کرتا۔ ہرچند کہ اس کے لاثانی ہونے کا مجھے یقین ہے۔ میں اس حقیقت کی طرف جسکا یہ مجمع گویا مجاز ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف جن کی کیفیات قلبی کا یہ مجمع اظہار کرتا ہے۔ اشارہ کرتا ہوں۔ مختلف ریاستوں کے سو سے زیادہ والی جن کی مجموعہ آبادی چھ کروڑ آدمیوں کی ہے۔ اور جن کے ممالک ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوئے ہیں اپنے مشترکہ حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ ہم ان کے اس جوش و فاداری کی نہایت قدر کرتے ہیں جو انہیں اس قدر فاصلوں سے دھلی تک کھینچ لایا ہے۔ اور جس کے لئے انکو بہت کچھ تکلیف اور اخراجات بھی برداشت کرنا پڑا ہے۔ اور ابھی تھوڑی دیر میں مجھے انکی خاص زبانوں سے حضور ملک معظم تک ان کی طرف سے مبارکباد پہونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی۔ وہ عہدہ دار اور سپاہی۔ جو یہاں موجود ہیں۔ ہندوستان کے قریب قریب ۲۳۰۰۰ جوانوں میں سے منتخب کر کے بلائے گئے ہیں۔ اور انہیں خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہیں۔ سربرآوردہ جماعتہائے ہند۔ عہدہ دار اور غیر عہدہ دار۔ جو یہاں موجود ہیں۔ ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیوں کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہیں اس لئے حقیقت میں اس بات کا دعوے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس جلسہ

تماشاگاہ میں روحانی طور پر مالک حکمرانوں اور نائبوں کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی۔ تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہاں موجود ہے سب کے سب میں ایک ہی جوش دل کی روح پھونکی گئی ہے۔ اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم کرتے ہیں اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد و منتشر جماعتوں کو ایک جگہہ کھینچ بلایا اور انہیں متحد کر دیا ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھہ وفاداری۔ اور اس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد۔ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ یہہ نہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے۔ بلکہ ایک تجربے کی گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے۔ اسلیئے کہ ان کروروں آدمیوں میں سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے بعضوں کو ان کے حقوق و اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے۔ بعضوں کے لئے باعزت مشغولیوں کی راہیں فراخ و کشادہ کر دی ہیں عامہ خلایق کے حال پر مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھہ عادلانہ انصاف برتنے انہیں ظلم و ستم سے نجات دینے۔ تربیت و تعلیم اور امن و امان کے فیوضات عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اس ملک پر قبضہ قایم رکھنا اس سے بھی بڑھکر کامیابی ہے عاقلانہ تدابیر ملکی سے اس کے اجزاے منتشرہ کو ایک مجموعہ مستحکم بنا کر برقرار رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے۔

اس تاجپوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض و مقاصد ہیں۔ اب میرا یہہ فرض ہے کہ حضور ملک معظم کے اس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایاے ہند تک پہونچانے کی فرمایش کی ہے۔ آپ لوگوں کے سامنے پیش کروں

حضور ملک معظم و قیصر ہند کا پیغام مبارکباد

❖

مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پر شوکت موقع پر جب کہ میری ہندوستانی رعایا میری تاجپوشی کی خوشیاں کر رہی ہے میں انہیں خوشنودی و مبارکباد کا پیغام بھیجتا ہوں۔ اس تقریب میں جو لنڈن میں انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلاے ہند شریک ہو سکے۔ اسلئے میں نے اپنے نایب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی کہ وہ دہلی میں ایک بڑا دربار منعقد کریں۔ تاکہ تمام والیان ریاست و باشندگان ہند۔ اور سرکاری حکام اس مبارک موقع پر خوشیاں منا سکیں۔ جب میں ۱۸۷۵ء میں ہندوستان کی سیر کو گیا تھا۔ تب سے اس ملک اور اسکے باشندوں کی محبت میرے دل نشین ہو گئی ہے۔ اور میرے خاندان اور تخت کی ان میں جو دلی اور وفادارانہ ہوا خواہی ہے اس سے میں پوری طرح باخبر ہوں۔ گزشتہ چند برسوں میں ان کی محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلیں ظہور میں آچکی ہیں اور میری سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات میں میری ہندوستانی افواج نے نمایاں خدمتیں کی ہیں۔

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز ہمراہی پرنسس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کر سکینگے۔ جس کی نسبت ہمیشہ سے میری یہہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھیں۔ اور وہ خود بھی اس کی سیر کے اسی درجہ مشتاق ہیں۔ اگر ممکن ہوتا تو میں اس مہتم بالشان موقع پر بخوشی خود بنفس نفیس ہندوستان آتا۔ بہر کیف۔ میں نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ بہادر کو جو ہندوستان میں بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہیں بھیجا ہے۔ تاکہ اس جشن میں۔ جو میری تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لئے انجام دیا جائے۔ میرے خاندان کی طرف سے کوئی شخص موجود رہے۔

جب میں اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ دام قیصرہ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہوں۔ میری یہی خواہش رہی ہے۔ کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنہوں نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلوں میں جناب مرحومہ کی عظمت و محبت پیدا کر دی تھی۔ بے کم و کاست برقرار رہیں۔ تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہوں یا رعیت مطیع۔

میں پھر از سر نو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں ان کی آزادیوں کا خیال رکھونگا اور میری حکومت کے یہی اعلیٰ اغراض و مقاصد ہیں۔ اور یہی مقاصد انشاءاللہ تعالیٰ۔ میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی رونق افزون

مرفہ الحالی اور اس کے باشندوں کی
زیادتی شادمانی و کامرانی کا باعث ہونگے۔

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! یہ اس شاہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہیں جس کی تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لیے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں۔ یہ ان افسروں کے دلوں میں۔ جو اس کی خدمت بجا لاتے ہیں۔ تحریک پیدا کرتے اور ان کے لیے الہام غیب کا کام دیتے ہیں۔ اور عامہ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہیں ہم میں سے ان لوگوں کے دلوں میں۔ جو۔ میری اور میرے ہم منصبوں کی طرح۔ حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہیں۔ ایسی نیت پیدا کرتے ہیں جو ہماری حرکات و سکنات کا راہ نما اور ہماری ریاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہیے۔ ایسا زمانہ کبھی نہیں گذرا کہ ہمیں اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ میں سے ہونا چاہیے۔ جنہوں نے زیادہ تکلیفیں سہی ہیں وہی عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہیں انہوں نے پوری طرح سے خدمت گذاری کی ہے وہی انعام و صلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہیں اس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیوں میں والیان ریاستہائے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلواریں ہماری تائید و تقویت کے لیے پیش کی ہیں۔ اور دوسری مشکلوں میں بھی مثلاً خشک سالی و قحط کے مقابلے میں اٹھانی پڑی۔ انہوں نے اپنی کارروائیوں میں اسی قسم کی شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ جو آرام اور سہولتیں انہیں اس وقت حاصل ہیں۔ ان میں اضافہ کرنا مشکل ہے۔ اور اس سلامتی میں۔ جس کے استحکام میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے۔ بایں ہمہ۔ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہیں۔ کہ گذشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے۔ جو جو قرضہ دیسی ریاستوں کو دیسی ریاستیں ان کی ذمہ داری کی ہے۔ سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک ان کا سود لینے سے باز رہیگی۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ریاستیں جن پر یہ عنایت کی جاتی ہے۔ اس سے بخوشی تمام استفادہ کرینگی۔ اس بڑے ملک میں اور بھی زیادہ کثیر التعداد جماعتیں ہیں جن کے حق میں امداد کو وسعت دینے سے ہمیں خوشی حاصل ہوگی۔ اور ہمیں امید ہے کہ عنقریب ہم انکی نمائیت اور بہبودی میں کچھ اضافے کا اعلان کر سکیں گے۔ سال حسابی کے درمیان ور اودوں کا اظہار قرین مصلحت۔ اور حسابوں کے نقشوں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قائم رہی۔ اور اگر ہمیں ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جس کے ہاتھ آنے کی ہمیں بہمہ وجوہ امید ہے۔ تو میں امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہائے اولین گذرنے نہ پائیں گے کہ گورنمنٹ ہند کچھ مالی امداد کے ذریعے سے اُن کے ساتھ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کر سکے گی ان کا وفادارانہ صبر سالہائے تکلیف و عسرت میں اس قدر نمایاں ہوا ہے۔ کہ میں نہایت ہی خوشی کے ساتھ اس امداد کو پیش نظر رکھتا ہوں۔ اب میں عنایت اور مہربانی کی ان دوسری کارروائیوں کا ذکر کرنا۔ جنہیں ہم نے موجودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ ضروری نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ وہ باتیں اور جگہہ مندرج ہیں۔ لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق میں اس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے "انڈین اسٹاف کور" کا لقب منسوخ ہو جائیگا۔ اور کہ وہ حضور ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقے میں شمار کیے جائینگے حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! اگر ہم ایک لحظے کے لئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں۔ تو بلاشبہ اس ملک کے واسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہوں گے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہیں۔ خواہ وہ آبادی، تعلیم اسباب روزگار۔ یا معیشت کے خصوص میں ہو۔ جس کا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو۔ ان مسائل سے بہتیروں کا حل ان دنوں ہماری نگاہوں کے سامنے کیا جا رہا ہے۔ اگر برطانیہ عظمیٰ و ہندوستان دونوں کی مجموعی قوت سے ہماری سرحدوں پر امن و امان برقرار رہے۔ اگر ان کے درمیان۔ رئیسوں اور رعایا کے درمیان۔ فرنگیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان۔ اور حاکم و محکوم کے درمیان۔ رشتہ یگانگی۔ و اتحاد مضبوط و مستحکم ہے اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیوں میں کوتاہی نہ کریں۔ تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اگر خداوند تعالے نے چاہا ہے۔ ہندوستان آیندہ زمانے میں وہ ہندوستان ہوگا۔ جسکی زرخیزی روبہ تنزل ہو۔ جس کی آیندہ امیدیں مفقود ہوں۔ یا جس میں بیجا شکایت و ناراضی کی بو پائی جائے۔ بلکہ یہ وہ ہندوستان ہوگا جس میں جد و جہد کو وسعت ہوگی۔ تمام ملک میں عالم خواب سے بیداری کی حالت پیدا ہوگی۔ بہبودی و مرفہ الحالی روبہ ترقی ہوگی۔ اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائے گی۔ مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے۔ اور اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتوں پر بھروسا رکھتا ہوں۔ لیکن ان آیندہ صورتوں کے ظہور میں آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے۔ یعنی کہ دولت عظمیٰ کے اختیار و تسلط میں کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ اور یہ صورت حال سوائے دولت علیہ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری میں پایدار برقرار نہیں رہ سکتی۔

اب میں ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہوں میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتوں یاد رکھیں گے۔ کہ اسی کے ذریعہ ایک نہایت پرشوکت موقع پر

اُنہیں اپنے شاہنشاہ عالی جاہ کے خصایل ذاتی
کو دریافت کرنے اور اُنکے نیک خیالات کے سننے
کی عزت حاصل ہوئی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ
اس یاد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی اور
ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت۔ جو ایسے
سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے۔ ہندستان
کے صفحات تاریخ اور اُس کے باشندوں کے صفحات
دل پر تا ابد باقی اور منقش رہے گا۔ ہم دعا کرتے
ہیں۔ کہ اُس قادر مطلق مالک ارض و سما کے
فضل و کرم سے شاہنشاہ ممدوح کی سلطنت
اور حکومت سالہا سال قایم رہے۔ آپ کی رعایا
کو روز افزوں بہبودی اور ترقیٔ خیالات ہو۔
آپ کے عہدہ داروں کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی
اور نیکی کی مُہر ثبت رہے۔ اور آپ کی سلطنت
کی سلامتی اور برکتیں تا ابد قایم رہیں۔ حضور
ملک معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہو۔

برٹش ایسٹ افریقہ

شری جان مہتے ایڈیٹر جی

نمستے۔ برٹش ایسٹ افریقہ میں اپنے
ہندوستانی بھائیوں کے حالات متواتر
کچھ عرصہ سے ملاحظہ کرتے ہوئے دل
میں ولولہ پیدا ہوا ہے۔ کہ یہ حالات
مختصراً خدمت والا میں تحریر کروں
اور اگر آپ مناسب سمجھیں۔ تو آپ
اپنی اخبار کو ہر بار کے کسی کونہ میں
جگہ دیکر پبلک کے روبرو پیش کریں
تاکہ پبلک پر واضح ہو جاوے۔ کہ
پردیس میں ہمارے بھائیوں کا چال
چلن کیسا ہے اور وہ ایسا چلن رکھتے
ہوئے غیر اقوام کی نظروں میں کس درجہ تک قدر و

منزلت حاصل کر سکتے ہیں۔
ہندو سے قلی بن گئے والا مضمون جو کہ لالہ گنگا رام
حالی لواسی ساؤتھ افریقہ کی قلم سے نکلا ہے پڑھ
کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بدن کانپ اٹھتا ہے
اور فوراً منہ سے نکل پڑتا ہے۔ کہ وہ آدمی غلطی
پر ہیں۔ جو یہ مانتے ہیں کہ کرموں کا پھل نہیں ملتا
اگر کرموں کا پھل نہیں ہوتا۔ تو آریہ قوم ہندو کیسے
بنی اور پھر ہندو سے آج غیر ممالک میں قلی کہلائی؟
اسکا بھی جواب ملیگا۔ کہ جب اُنکے کرم سریشٹ
اور نیک آدمیوں کے سے تھے۔ تو آریہ کہلاتے تھے
اور جب انہوں نے نیک کام چھوڑ اپنی من گھڑت
باتوں کو سوئیکار کرکے انپر عمل کرنا شروع کر دیا
تو وہ ہندو کہلانے لگے۔ پس جب اپنا علم و ہنر کھو کر۔
اور سوداگری اور زراعت کے اعلےٰ اور بہترین اصولوں
کو بھولکر معاشرت کے واسطے ملازمت کی خاطر ملک
بہ ملک اور جگہ بہ جگہ گھومنے لگے۔ تو قلی کہلائے
گویا وہی آریہ ورت جو کہ کسی وقت رشی ستھان
تھا۔ جہانکہ بڑے بڑے تپسوی۔ بلوان۔ اور
جودھا تھے۔ جسکو غیر اقوام سونے کی چڑیا خیال
کرتی تھیں۔ آج اپنے کپوتوں کی بدولت قلی ستھان
کہلا رہا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ یہ ہمارا اپنا ہی قصور
ہے۔ غیر اقوام کو کیوں دوش دیویں۔
لالہ گنگا رام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہاں ہمارے
بھائی اپنی کمائی کے بہت سارے حصے کو۔ جو
کہ وہ بہت مشقتوں اور تکلیفوں سے کماتے
ہیں۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ رنڈی بازی
کی بھٹی میں جھونکے دیتے ہیں۔ پس اگر ایسے
لوگوں سے نفرت کی جاوے۔ تو اور وہ حکمران
قوم سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ پنجابی مثل ہے
کہ کسی جاٹ نے کسی پہلے پرش سے پوچھا تھا۔ کہ
ہم رجے ہوئے اچھے ہیں یا کہ بھوکے۔ اسنے جواب
دیا کہ مرے ہوئے۔ کیونکہ اگر تم بھوکے ہوگے
تو لوٹ مار کروگے۔ اور اگر رجے ہوئے ہوگے۔

تو خون کا بھاڑ ہو چھتے پھروگے۔ یہی مثل ہمارے
بھائیوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اگر کسی کو چار
پیسے کا روزگار مل بھی جاوے۔ تو وہ چار پیسے
شراب۔ کباب اور رنڈی بازی کے بھینٹ کئے
جاتے ہیں۔ اور اگر نہ ملا ہو۔ تو ملک بہ ملک
دربدر گھومتا پھرتا ہے۔
اب یہاں برٹش ایسٹ افریقہ کا حال سنئے۔ کہ
جب ایک دوست کسی دوسرے دوست کے
پاس جاتا ہے۔ تو مہمان نوازی کا آغاز برانڈی
یا وسکی یا بی ہائیو کی بوتل اور مچھلی کے ڈبے
کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور جو چند اشخاص شراب
اور کباب کو سوئیکار نہیں کرتے۔ انکو مجلس کے
لایق خیال نہیں کیا جاتا۔ بہت سارے شخص
یہاں ایسے ہیں کہ جنہوں نے انڈیا میں شراب
خانہ خراب کا ذائقہ تک نہیں چکھا تھا۔ لیکن جونہی
کہ یہاں دو چار پیسے کا روزگار مل گیا اور چار
رکابیئے یار بھی مل گئے۔ بس یہ بیہودہ اور لغو
عذر پیش کرکے کہ افریقہ میں اگر شراب نہ پیا جاوے
تو پانی لاگ ہو جاتی ہے۔ آدمی بیمار ہو جاتا ہے
اب بوتلوں پر بوتلیں غٹا غٹ چڑھا جاتے ہیں
اور مہذب و مجلس کے رکن کہلاتے ہیں۔
بہت سارے آدمیوں کی تو یہ حالت ہے کہ
روٹی ملے نہ ملے۔ لیکن بی برانڈی ضرور حلق
سے نیچے اُتر جاوے۔ ہر وقت خمر سے مخمور
انسانی زیور (عقل)، سے محروم حیوان بنے ہوئے
واہی تباہی بکتے اپنے باپ دادوں کی عقل پہ
لوگوں کو ہنساتے ہیں۔ جونہی کہ بی شراب صاحبہ
بمعہ اپنی وفادار لونڈی کباب و مچھلی کے حلق
سے پار ہوئی۔ کہ بی چنداں۔ عائشہ اور متی جان
وغیرہ یاد آئیں۔ اور جن مقامات پر یہ بی صاحبہ
میسر نہ آئیں۔ وہاں بینگا۔ اور اجیرو (یہ یہاں
کی عورتوں کے نام ہیں۔ جو سیاہ فام ؍ الوں سے
محروم۔ بدشکل بدکلام حبشیوں کی طرح گھومتی پھرتی ہیں)

خواہشوں کی تکمیل کرتے ہیں۔
...ی اپنی حیوانی
...ز دری ثمرہ سوز آک اور آتشک متعلق
...رادوں ہی یہاں کیا ہندو کیا مسلمان کیا
...لی اور دوکاندار ان نامبارک امراض میں
...بڑے حال ہائے دن نہیں اڑاتے۔ ہائے
...آتے نظر پڑتے ہیں کئی ایک کے تو اعضاء تناسل
...ئے جا چکے ہیں۔ ایک طرف تو یہ حال ہے۔ اب
دوسری طرف خیال فرمائے۔ قمار بازی کا یہاں
...وقت بازار گرم ہے۔ خواہ ہاڑ ہو یا ساون۔
...ان لوگوں کو ہر مہینہ کا تاک ہی معلوم دیتا ہے۔
...پہاڑ کے عذرہ کوشش کر کے بہت سارے بھائی
قمار بازی کی بدولت آج جگہہ بہ جگہہ چیلنی نون
...میں ناداری اور بھوک سے دل بہلاتے ہیں۔
...ی کمایا اپنے بھرا تا جوئے کے حوالہ کیا۔ نہ گھر
...بالکہ نہ آئیندہ کا خیال۔ جوئے کو دھرم اور جوئے
کو ایمان سمجھتے ہوئے اپنی کمائی سے ہاتھ دھو بیٹھتے
ہیں۔ اور جو چار پیسہ کسی کے پاس بچا۔ اور شراب میسر
...نہ آئی۔ تو بھنگ اور چرس پر ہی اکتفا کی۔ کسی کو
کالی دے کسی سے سُن مزے سے اپنا وقت بیکاری
اور ناداری میں گذارتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی
شخص انکا پرساں حال ہوتا ہے۔ تو اپنی قسمت
کو کوستے ہیں۔ اور بدھاتا کو بے تکی گالیاں سناتے
ہیں۔ اور جوئے کو ایک بیوپار سمجھتے ہوئے اپنی
بہبودی اور فارغ البالی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں
جو کوئی چند اشخاص شراب کباب اور جوئے سے
بچے ہوئے ہیں۔ اُن میں تین چوتھائی حصہ چاء کی
پیالہ میں غرق پڑے ہوئے ہیں۔ دوسروں کا کیا
ذکر۔ بارہ روپے کے مزدور تک کی یہہ حالت ہے
کہ جب تک چاء کی پیالی اور پیرو وٹھا صبح سویرے
نوش کر لینے مٹی کی نوکری اُٹھانا حرام سمجھتے
ہیں۔ یہاں تک کہ جیسے حقی کو صبح حقہ پیئے بغیر
پاخانہ نہیں آتا۔ یہاں چاء پیئے بغیر طبیعت بحال
ہی نہیں ہوتی۔ یہہ حالت دیکھکر خیال آتا ہے۔ کہ یہہ

وہی ہمارے بھائی ہیں۔ جو ساگ اور باجرے
کی روٹی سے بھی محروم ہوئے ہوئے ہو کوں
ہیمش یہاں آئے۔ اب ایسی انکی عادت بگڑ گئی
ہے۔ کہ جب پیا نیسے اپنا اگریمنٹ پورا کر کے گھر
جاوینگے۔ تو بقول پنجابی مثل "وڈیاں سجاں
نہیں سران دے نال" اپنی ماتا۔ بہن یا استری
سے الصباح چاء کی پیالی اور پیرو ٹھا طلب کرینگے
تو وہ بیچاری جنہوں نے شلغم۔ مولی۔ گاجر۔ مکی
باجرہ وغیرہ کے بغیر اور کچھہ نہیں دیکھا۔ چاء اور پیالی
کو کیا سمجھینگی۔

بہت سارے یہاں من مانے مہذب تعلیم یافتہ
بابو کوٹ پتلون پہنے۔ نکٹائی لگائے۔ ڈاسن کا
بوٹ معہ لانگ موزوں کے چڑھائے۔ منہ
میں چرٹ لئے ہوئے پاخانوں میں جاتے ہیں
تو جب تک دو تین چرٹ پھونک نہیں لیتے۔ پاخانہ
انہیں آتا ہی نہیں۔

اِن سارے خیالات کو مدنظر رکھکر سوال پیدا
ہوتا ہے۔ کہ آیا افریقہ نے ہندوستانیوں کو
فائدہ پہنچایا ہے۔ یا کہ نقصان بے اختیار
میرے مُنہہ سے تو یہی نکل پڑتا ہے۔ کہ بلحاظ
زر کے تو ہندوستان کو تھوڑا بہت فائدہ پہنچا ہی
ہے۔ لیکن اِس میں کلام نہیں کہ یہاں
ہندوستانیوں کی عادات ایسی بگڑ گئی ہیں
کہ ہر قسم کے عیبوں کی بنیاد یہاں پختہ ہو گئی ہے۔
یہاں کے دیگر حالات اگر ایڈیٹر مہاشہ نے
اجازت دی تو پھر کبھی پیش کئے جاوینگے۔

واقف
دولت سنگھ کلارک راشن سٹور کلینڈنی نولقہ

اطلاع۔ میں ۱۳ / جنوری ۱۹۱۳ء تک اسباب بند ہوا
لوں گا اور کسی کو رسال نکروں گا جو صاحب خود گاڑیوں پر اپنا اسباب
بھیجکر انتظام کرنا چاہیں وہ فوراً مجھے اطلاع کریں تاکہ انتظار کیا جاوے
دہلی کی اس پاس کے مہاشے ضرور انتظام کریں گے۔ پھر جواب دیا جاویگا
منہرداس یوری منیجر آرین کیمپ دہلی۔

جالندھر آریہ سماج کا ستارہواں سالانہ جلسہ

بڑی دہوم سے نرو گھن سماپت ہوا۔ جلسہ کی
تاریخیں ۲۵ و ۲۶ دسمبر تھیں اور نگر کیرتن ۲۴ دسمبر
کو تھا۔ باہر سے آئے ہوئے استری پُرشوں کی تعداد
قریباً دو صد تھی۔ پہلے جلسوں کی نسبت امسال یہہ
تعداد کم تھی اس کمی کی ایک بڑی بھاری وجہ یہہ
ہے کہ دہلی دربار کے کارن بہت سے بھدر پُرش جو
پہلے جلسہ میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھایا کرتے
تھے۔ اس سال جالندھر جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے
حسب دستور جالندھر سماج نے قریب ایک ماہ قبل از
جلسہ پر اتہ کال کے نگر کیرتن سے نگر باسیوں تک
ویدک دھرم کا سندیسہ پہونچانا شروع کیا۔ اور آنیوالے
جلسہ کی خوشخبری پہونچائی۔
اور مہاشے نند لعل جی نے جو لاہور سے تبدیل ہو کر
آئے ہیں۔ ایک سنت دھرم پرچارنی سبھا قائیم کر کے
سائنگ کال کا نگر کیرتن اور اُپدیش شہر کے بازاروں
اور گلی کوچوں میں شروع کیا جسکو نگر کے پُرش اور استریاں
بڑے پریم سے سننے کے لئے آتے رہے مہاشے نند لعل
جی کا پرشار تہہ دھنیاد کے یوگیہ ہے۔
نگر کیرتن کے وقت ٹھاکر پروین سنگھ جی۔ اور لاہور سماج
کی بھجن منڈلی اور مہاشہ نبی بخش راگی اور رودر سماج
کی منڈلی نے اتی منوہر بھجن گا کر کے شہر والوں کو
آنندت کیا اور اُنکی وجہ سے نگر کیرتن میں بڑی رونق
رہی کل نو بھجن منڈلیاں تھیں اور ساتھ ہی گوکل چند بال
جی کے اُپدیش شہر کے بازاروں میں بڑے موثر تھے
۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو صبح کی کارروائی ہون اور یگیہ
سے شروع ہوئی۔ اُسکے بعد نیترجان پنڈت دولت رام جی

اوپدیشک نے پرارتھنا اوپاسنا کرائی۔ اور ایک
اتی منوہر اوپدیش دیا جن مہاشوں نے پنڈت
دولت رام جی کے اوپدیش سنے ہیں۔ وہ جانتے
ہیں کہ پنڈت جی کے اوپدیش کیسے سکھ دینے
والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پچھلے سمے میں
ودیا پراپتی کے لیے منش برہمچاری رہکر کشٹ
اوٹھایا کرتے تھے۔ ودیا اور گیان جسجگہ سے
ملے پراپت کیا کرتے تھے۔ ودیا خواہ چنڈال
کے گھر میں ہو خواہ برہمن کے گھر میں ہو۔ حاصل
کرنا دہرم سمجھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ودیا
کی پراپتی کا پھل ابھیمان کا نشٹ اور شدھ
اچار کو گرہن کرنا ہے۔ اگر یہہ پھل حاصل نہیں ہوتا
تو ودیا بھی نشپھل ہو جاتی ہے پھر آتما اور انتہ
کرن کی شدہی پر زور دیا۔

اونکے بعد سادہو یوگندر پال جی کا لکچر ہوا۔ آپنے
نہایت خوبی کے ساتھ اسلام۔ دین عیسائی اور
دیگر مت متانتروں کا مقابلہ ویدک دہرم کے
ساتھ کرکے ویدک دہرم کی مہماں کو دکھلایا
سادہو جی کو مذہب اسلام اور دین عیسائی
کی نہایت اعلی واقفیت ہے۔ اوسکے بعد
کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں نے بڑی میٹھی سریلی آواز سے
بھجن گائے اور صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد دوپہر بھجنوں کے پشچات دہرم چرچا کا سمے تھا
چنانچہ دہرم سبھا کے چند پنڈتوں نے ورن ویوستھا
آدی پر سوال کئے جنکا جواب پنڈت پورنانند
جی نے پورا تسلی بخش دیا اوسکے بعد ہمارے پورانے
دوست پنڈت موتی رام جی پلیڈر نے کرن
بیدھ سنسکار پر سوال کیا۔ جسکا جواب لالہ
آتما رام جی نے نہایت معقول اور تسلی بخش
دیا۔ چنانچہ حاضرین جلسہ میں سے ایک مسلمان
بھائی نے اوٹھکر کہا کہ پورا پورا جواب ہو گیا ہے
اور اگر پنڈت موتی رام جی اب بھی ضد کریں
تو اونکی ہٹ دھرمی ہے۔

دہرم چرچا کے بعد پنڈت پورنانند جی کا لکچر تھا
آپ نے سنسکاروں کی فلاسفی کو دکھلاتے ہوئے
اونکی بزرگی جتلائی۔ آپکا لکچر نہایت عالمانہ
تھا۔ بعد ازاں آرتی ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔
رات کے ۸ بجے لالہ بدری داس جی ایم اے وکیل جالندھر
کا انگریزی لکچر استری سکھشا کے بارہ میں تھا
آپکا لکچر نہایت عالمانہ تھا۔ آپنے فرمایا کہ
انسان اور حیوان میں ایک امر قابل تمیز ہے۔
انسان میں سوشیل انسٹنکٹ ہے۔ جو حیوان
میں موجود نہیں۔ اس امر کو قائم رکھنے کے
لئے جو انسان کو حیوان پر برتری دیتا ہے
استری بہت کام کرتی ہے۔ چنانچہ یہہ دکھلاتے
ہوئے آپ نے فرمایا کہ بچے کے دماغ۔ اوسکے
اخلاق اور خیالات کو بنانے والی استری ہی ہے
بچے کی بانی بھی ماتا ہی پوتر کر سکتی ہے۔
مرد میں اگر جسمانی طاقت زیادہ ہے تو عورت
میں صبر زیادہ ہے۔ مرد اگر بیرونی حملوں
سے حفاظت کر سکتا ہے۔ تو عورت اندرونی
جذبات کے حملوں سے حفاظت کر سکتی ہے
مرد عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر
ادہوری ہے۔ دونوں ملکر ایک سالم چیز
بنتی ہے۔ جیسے گاڑی کے دونوں پہیے موجود
ہوں تو گاڑی چل سکتی ہے اسلیئے ضروری
ہے کہ مرد اور عورت دونوں ہم خیال ہوں
اگر مرد تعلیم یافتہ ہے تو عورت کے لئے تعلیم
یافتہ ہونا ضروری ہے اگر دونوں تعلیم یافتہ
نہ ہوں۔ تو زندگی خوشی سے نہیں گذرتی۔

مورخہ ۲۶ دسمبر دوسرے دن صبح ہون اور
بھجنوں کے بعد سوامی ستیانند جی نے پرارتھنا کرائی
اور ایک اوپدیش دیا۔ آپکی بانی بڑی سدھ تھی
اور اوپدیش ایسا اوتم تھا کہ دل پر اثر کرتا تھا
پھر کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں نے وید پاٹھ کیا
اوسکے بعد منتری جی نے رپورٹ سالانہ پڑھنی شروع کی۔

لالہ دیوراج جی کا لکچر کنیا مہاودیالہ اور اوسکی
ضرورت پر تھا۔ آپ نے کنیا مہاودیالہ کی
ضرورتوں کو دکھلاتے ہوئے اون اعتراضوں
کا جواب جو وقتاً فوقتاً ودیالہ پر ہوتے رہے ہیں دیا
پھر ودیالہ کی خصوصیتوں کا ذکر کیا اور دکھلایا
کہ کنیاؤں کی جسمانی۔ دماغی اور اخلاقی بہتری
کی کسطرح سے نگرانی کی جاتی ہے۔ جسمانی ورزش
اور دہرم سکھشا کا خاصکر ورنن کیا۔ بوجہ اسکے
استری ہی کے شکشک نہ ہونے پرش ادھیاپک رکھنے
کا جو نقص ہے اوسکو تسلیم کرکے دکھلایا کہ ودیالہ
کے کافی اکٹھے ہونے پر یہہ نقص بہت سا دور
ہو سکتا ہے کنیا آشرم کیلئے مکان کی ضرورت
سخت ہے۔ پھر جو کنیائیں ودیالہ سے سکھشا
پا کر گئی ہیں اونکا سماچار سنا کر یہہ درشایا کہ
اون کنیاؤں کا ودیالہ کے ساتھ کیسا پریم ہے
جیسا پتری کا اپنی ماتا کے ساتھ ہوتا ہے اور یہہ سب
سے بڑھکر ثبوت مہاودیالہ کی کامیابی کا ہے
بھجنوں کے بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی
اسجگہ اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ
مہاودیالہ کی کنیاؤں نے جو مٹھائی اور نمکین
اشیائے خوردنی بنائی ہوئی تھیں وہ
فروخت کے مندر میں موجود تھیں۔ اور سلائی
اور بنتی کا کام کپڑوں پر نکالا ہوا مندر
میں آویزاں تھا۔ سماجک بھائی اوس
مٹھائی کو خرید کر بڑے پریم سے کھاتے
رہے۔ اور مٹھائی اور کپڑوں کی فروخت سے
بہت سی قیمت وصول ہوئی۔

بعد دوپہر بھجنوں کے پشچات پنڈت دیوی دیال
جی اور پھر پنڈت دولت رام جی کے لکچر ہوئے
اوسکے بعد مہاودیالہ کی کنیاؤں نے بھجن
گائے۔ پھر ماسٹر آتما رام جی کا لکچر اور
اپیل وید پرچار فنڈ کے ہوئے۔ یہ دونوں لکچر ایسے
تھے کہ ہر ایک کے لئے ایک علیحدہ مضمون چاہئے

داشت طوالت اونکا مفصل ذکر نہیں کیا جاتا۔
نانا جی کے لکچر پر روپیہ جمع ہونا شروع ہوا
سالعہ اسوقت جمع ہوا جسمیں [illegible] صرف
وعدہ ہوا اور جسکی تفصیل حسب ذیل ہے
مہا ودیالہ ... ... سالعہ
انا والیہ ... ... سو للعہ
وتی ... ... مار ہے
پرچار فنڈ ... ... مار
متفرق ... ... سالعہ

شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کا دھنیاباد
جاتا ہے کہ انہوں نے پنڈت [illegible] جی۔ پنڈت
رمانند جی۔ پنڈت رام رتن جی اور سوامی
ستیانند جی اور ٹھاکر پروین سنگھ جی کو جالندھر
بھیجا۔ پنڈت رام رتن جی کی لاونی بھی جلسہ کی
رونق کو دوبالا کرنیوالی تھی۔

ستری سماج کا جلسہ مورخہ ۲۷ دسمبر اور بالا
سماج کا جلسہ مورخہ ۲۸ دسمبر کو تھا۔

ستری سماج میں قریب چار صد یا پانچ صد کی
تعداد تھی۔ بی بی مالن بیوہ سرگباش [illegible]
جنہوں نے کہ کنیا مہا ودیالہ کا مکان دان کیا
پر رکھا اور اوپدیش دیا۔ بی بی سندری
دہرم پتنی لالہ دیوراج جی نے سرمن دیا۔ بی بی
کنیا ماسٹر سنت رام جی نے وید بہاشیہ
بہومکا سے کتھا کی۔ اور بی بی ساوتری نے
[illegible] پر اوپدیش دیا اور اپیل ہونے پر اوسوقت
تخمیناً سالعہ جمع ہوئے علاوہ اوسکے روپیہ
استریوں نے پہلے دن سماج کے موقعہ پر
جمع کیا تھا۔

ستری سماج میں کنیاؤں نے بھجن گائے اور
تقریریں بھی کیں۔ جو ایک خصوصیت کنیا مہا ودیالہ
کی ہے۔ دوسرے دن بالا سماج کی کنیاؤں
نے بھی کچھ چندہ جمع کیا۔
جلسہ میں امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی جسکے لئے
پرماتما کا دھنیاباد کیا جاتا ہے۔

آریہ دہرم کا سیوک
کرم چند اوپ منتری آریہ سماج جالندھر شہر

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج گوجرانوالہ میں یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو
شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی خوشی منائی
گئی۔ ممبران سماج اور ویدک پاٹھ شالا گوجرانوالہ
کے ودیارتھی سماج مندر میں جمع ہوئے۔ بعض
دیگر معزز اصحاب بھی اس خوشی کے موقعہ پر تشریف
لائے جنمیں سے منجملہ موجودہ افسران ضلع ہذا کے
جناب جج صاحب بھی جو بڑے خلیق اور مہربان طبع
افسر ہیں نہایت مہربانی سے شامل جلسہ ہوئے۔
صبح کے وقت بڑی دیر تک خوشی کے بھجن ہوتے
رہے پھر پورے دس بجے ایشور کے حضور میں پرارتھنا
ہوئی۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ ہمارے شہنشاہ
اپنی سلطنت کے اعلے اور عمدہ اصول کو پالن
کرتے ہوئے جہانتک کہ زیادہ سے زیادہ انسانی
عمر ہو سکتی ہے۔ اپنی رعایا کے سر پر سلامت
رہیں۔ پھر سماج کے اوپ پردھان نے کھڑے
ہوکر ایک تقریر کی جسمیں تخت انگلستان کے اعلے
اور عمدہ اصول کی تشریح تھی۔ نیز اس امر کا
اظہار تھا کہ آریہ سماج کو اس سلطنت سے
ایک دلی اونس اور خاص دلچسپی ہے کیونکہ
اوسکا جنم (بعہد مہارانی وکٹوریا) اسی سلطنت
میں ہوا ہے۔ نیز آریہ سماج کو جسقدر نشوونما کہ
ابتک حاصل ہوئی ہے۔ اوسکا سبب زیادہ تر
اس سلطنت کی قابل تعریف برکات ہیں جس
وجہ سے کہ آریہ سماج کو بالخصوص پریم اس سلطنت
سے ہے تقریر کا خاتمہ شاہنشاہ کی تاجپوشی کی
خوشی۔ نیز اونکی عمر و دولت کی ترقیات کی دعا
کے ساتھ ہوا کہ وہ اپنی سلطنت کے اعلے
اور پاک اصول کو بڑی عمدگی سے پالن کرتے
ہوئے ہمارے سر پر قایم و برقرار رہیں۔ شام
کو سماج مندر میں نیز ویدک پاٹھ شالا و ویدک
آشرم میں بتقریب اسی خوشی کے چراغوں کی روشنی
ہوئی۔

نجیب آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ [illegible]
یکم و ۲ فروری ۱۹۰۳ء کو ہونا نشچت ہوا ہے منتری
مہاشے سب آریہ بھائیوں اور اپدیشکوں سے
شمولیت کی درخواست کرتے ہیں

نوشہرہ پنوان۔ آریہ سماج کے پرشارتھی آریہ بھائیوں نے
ہونٹہ جیون سے خاص چندہ کرکے سماج کیلئے ایک اپدیشک
ملازم رکھنے کا وچار کیا پر وہاں مہاشے نے [illegible]
روپیہ اس فنڈ میں دان دیئے دیگر سبھاسدوں نے
بھی حسب مقدور دان دیا۔

مری۔ لالہ امیں چند جی پردہان آریہ سماج کی دہرم
پتنی شریمتی مہا دیوی جی نے مبلغ [illegible] روپیہ
مہرشی دیانند کرت یجر وید بہاشیہ منگانے کے لئے
دان دیئے شریمتی جی کا یہ انوراگ اور دہرم پریم
پر ستری اور دیگر آریہ بہنوں کے لئے قابل تقلید ہے
آریہ سماج محلہ والہ میں یکم جنوری کو جشن تاجپوشی
شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی خوشی میں ایک خاص جلسہ
کیا گیا جسمیں نگر کیرتن کے بعد بہت سے بھائیوں
نے بہت انوکول تقریریں کیں باوو راجچند صاحب
ساہوکار ممبر سماج ہذا کیطرف سے غربا کو بھوجن
تقسیم کیا گیا۔ اور رات کو روشنی کی گئی جملہ ہندو
مسلمان قصبہ ہذا بڑے شوق سے شریک جلسہ ہوئے۔

بڑوت ضلع مظفر نگر کا تیسرا سالانہ جلسہ ۸ فروری
و یکم مارچ ۱۹۰۳ء کو ہونا قرار پایا ہے منتری مہاشے
جملہ آریہ بھائیوں اور اپدیشکوں سے عموماً اور
سوامی درشنانند جی سے خصوصاً اس شبھ اوسر پر
تشریف آوری کی درخواست کرتے ہیں۔

ساد ہو ودیا نند جی کا پتہ جس کسی مہاشے کو معلوم ہو وہ کرپا کر کے مہاشے لیکھرام نمبردار ویدپرچارک آریہ سماج ابھٹہ شیخہ تحصیل دیوبند ضلع سہارنپور کو فیگھر مطلع فرماویں۔

بھون آریہ سماج میں جشن تاجپوشی کی تقریب میں یکم جنوری کو دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا گیا رات کو سماج مندر میں روشنی کی گئی اور ایک خاص جلسہ کر کے اظہار خوشی کیا گیا۔

نمبر ۲ مہاشے امر سنگھ جی منتری آریہ سماج کے گرہ میں ۲۵ دسمبر کو (سیمنتونین) سنسکار ہوا۔ حاضری کا پتاشوں سے ستکار کیا گیا ۲۹ دسمبر کو اوکت مہاشے کے استھان پر ان کی دھرم پتنی کیطرف سے اونکی اپر پرائمری کا امتحان پاس کرنے کی خوشی میں ایک ہون کیا گیا بھجنوں کا خوب آنند رہا لم. روان پانڑے وصول ہوئے ایک صف سماج کو دان ملی۔

شاہ پور رجاجن میں یکم جنوری کو بتقریب تاجپوشی شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم سماج مندر میں رات کو روشنی کی گئی اور سماجک سبھاسدوں نے ایک خاص جلسہ کر کے بڑے جوش کے ساتھ اظہار خوشی کیا۔ ٹھاکر کرم چند صاحب ولالہ دھرت رام صاحب اور منشی رلا رام صاحب نے اُتسو کی شوبھا بڑھانے میں وشیش سہایتا دی۔ جسکے لئے سماج ہذا اونکا شکریہ ادا کرتا ہے۔

مردان آریہ سماج کے سبھاسدوں نے بھی بتقریب جشن تاجپوشی یکم جنوری کو بڑے اُتساہ سے اُتسب منایا جسمیں ہون واپاسنا کے پشچات لالہ راداکشن صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور نے برٹش راجیہ کی برکتوں اور شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ذاتی خوبیوں پر ایک منوہر ویاکھیان دیا اس جلسہ اُتسو پر مبلغ ۱۰ء؍۵ کمیا اناتھالیہ لاہور وینیم خانہ فیروز پور وینیم خانہ لاہور کی سہایتا پر جمع ہوئے رات کو سماج مندر میں روشنی کی گئی۔

اور کارروائی کی ایک نقل صاحب اسسٹنٹ کمشنر مردان کی سیوا میں بھیجی گئی اور چیف کمشنر صاحب بہادر مغربی وشمالی کی سیوا میں بمقام دہلی مبارکباد کا تار دیا گیا۔

سیلسی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جو ۲۷ و ۲۸ دسمبر کو ہونا نشچت ہوا تھا بوجوہات چند در چند ملتوی رہا آیندہ جو تاریخیں مقرر ہونگی اونکی اطلاع آریہ پتروں دوارا دیجائیگی۔

سیالکوٹ آریہ سماج مندر میں شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی میں انترنگ سبھا کی خاص میٹنگ یکم جنوری کو ہوئی جسمیں پاس ہوا کہ مبارکباد کی تاریں دیجاویں علاوہ دیگر اظہار خوشی کے شام کو سماج مندر میں روشنی بھی کی گئی۔

۲ شوک کہ شریمان بابو خوشحال چند جی اُوپ پردہان آریہ سماج کے لوگیہ پتر بابو سندر لال جی کا عین عالم شباب میں بعارضہ تپ دق ۲۴ دسمبر کی رات کو دیہانت ہو گیا پتا بابو صاحب اور اونکے دیگر سمبندھیوں کو شانتی دیں۔

بھوپالوالہ آریہ سماج میں پنڈت ہیرانند جی پرچارک ضلع سیالکوٹ نے متواتر کئی ویاکھیان دیئے اور کتھا سنا کر گاؤں کے لوگوں کو آنند کیا۔

۲۔ ۲۰ دسمبر کو لالہ کرم چند جی گپت کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا حاضری معقول تھی اثر اچھا رہا۔ سب کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ دان حسب ذیل پراپت ہوا۔ دکھشنا پنڈت ہیرانند جی کو ۸؍ گئو رکھشا ۸؍ ویدپرچار فنڈ ۸؍ علاوہ ازیں لالہ ہرچند صاحب ساکن گوجرانوالہ نے مبلغ ایک روپیہ گئو رکھشا کو دان دیا۔

بہرام پور ضلع گورداسپور۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یکم و ۲ فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۳۱ جنوری کو ہوگا۔ منتری مہاشے ضلع گورداسپور کی آریہ سماجوں سے اپنے اپنے ہاں کی بھجن منڈلی [illegible]

بھیجنے کی بڑے زور سے درخواست کرتے ہیں۔

آگرہ آریہ مترسبھا کا تیرہواں سالانہ جلسہ ۳۱ جنوری و یکم و ۲ فروری کو ہونا قرار پایا ہے منتری مہاشے سب آریہ بھائیوں اور [illegible] سے شمولیت کی درخواست کرتے ہیں۔

جلال آباد ضلع امرتسر۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یکم و ۲ فروری کو ہونا قرار پایا ہے نگر کیرتن ۳۱ جنوری کو ہوگا۔ اپدیشک مہاشے اور [illegible] درشن دیں۔ اور مہاتما سوامی درشنانند [illegible] جہاں کہیں ہوں تشریف لاویں۔

(۲) ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء کو لالہ گنپت رائے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ حاضرین کو پتاشے تقسیم ہوئے اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا بھوجن سے ستکار کیا گیا۔ اور ایک روپیہ لڑکی سماج کو دان ملا سنسکار کا اثر اچھا ہوا۔

(۳) یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو رات کے وقت سماج مندر میں روشنی کی گئی اور شریمان شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے تاجپوشی کی خوشی منائی گئی بھجن [illegible] اور پرارتھنا کی گئی۔ اور انگلش راجیہ کی خوبیاں [illegible] امن حاضرین پر ظاہر کیا گیا آرتی ہو کر کارروائی سماپت کی گئی۔

وگیاپن

ڈیرہ دون کنیا پاٹھ شالا کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے کہ جو ہندی بھاشا کا بہت اچھا بودہ رکھتی ہو اور کم از کم ستیارتھ پرکاش مانند آدی بھاشا کی پرامانک پستکیں پڑھا اور سمجھا سکے۔ اور حساب کے پہلے چاروں قاعدے اچھی طرح سمجھا کر پڑھا سکے۔ یدی کچھ سنسکرت یا اور کسی بھاشا کا بھی بودہ رکھتی ہو تو اور بھی اچھا۔ اسکا آدی لوگت الونس انٹرویو دوارا طے کیا جائیگا۔ وگیاپک بابو جیونی سرویہ وکیل ڈیرہ دون

قابلِ دید کتابیں

مطبع ستیہ دھرم پرچارک بڑودہ

[illegible] مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو ۱۰/

[illegible] مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے اردو ۵/

سنسکرت زبان کی .... " ۲/

[illegible] اور شمس [illegible] دختر اورنگ زیب کی شادی " ۱۲/

[illegible] التہذیب ۴/

راجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱/

[illegible] انگیز واقعات .... " ۱/

[illegible] دھیا منظوم ۱/

بھارت کی سماج اور دھرم سرشٹی کا نامہ حصہ اول " ۴/

حصہ دوم راجپوتنی کی شادی .... " ۱۰/

حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ .... " ۷/

حصہ چہارم .... " ۱/

حصہ پنجم .... " ۱۰/

حصہ ششم و ہفتم .... " ۳/

ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع

ثبوت تناسخ .... اردو ۸/

تصدیق صداقت دھرم آریہ .... " ۳/

سوامی [illegible] سبجکٹ کمیٹی .... " ۱/

ستیہ دھرم پرچارک پہلا لائبل کیس اردو ۱۲/

.... ہندی ۴/

ویدانت و جہانت نورن .... اردو ۳/

اپنشد منجری .... " ۵/

تاکو .... " ۱/

سانکھیہ کارکا .... " ۱۲/

[illegible] فلاسفی .... " ۱۰/

[illegible] دیونانی فلاسفی مہر بالو پنیشید واحادل کی بھارت [illegible] ناگوہ کا [illegible] افشا و راز [illegible] دھرم۔ [illegible] وید [illegible] نقد اہل ہنود و اہل اسلام میں تو افق [illegible]۔ المشتہر اسسٹنٹ مینیجر

اشتہار ہمارے ہاں ہر قسم کا فوٹو نکالا جاتا [illegible] کپڑا، لنگی، پنکھہ وغیرہ بافن بُت سکتا ہے۔ نمونہ بمعہ درخواست آنے پر مفت روانہ ہونگے۔ لاہور [illegible] بی۔ اے۔ مینیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودیانہ۔

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمن جی سرسوتی نے تیار کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی ریت سے بدی لکھی گئی ہے۔ یہ تم ہمارا یام جو باہر نکالنے کی بدی ہے

(۲) جو اندر بھرنے کی بدی ہے

(۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دہکار دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدی۔

(۵) گرہا دمان بدی جس کے کرنے سے [illegible] گشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور ایک لابھ پستک سے کھنے ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے اور پہلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملے گی۔

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب ہونے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ اور [illegible] پبلک کو خواہ مخواہ دہوکے میں پڑنے کا اندیشہ [illegible] آئندہ [illegible]

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد ماہ سے کم ہو نرخ فی سطر کالم شمار کر کے لیجائے گی کل اجرت یکمشت آنی چاہئے ذیل کی تاریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں یکم ساون یکم کاتک یکم ماگھ یکم بیساکھ۔

اجرت اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱۰/

المشتہر

بسنتی رام آریہ اسسٹنٹ مینیجر

ویدانت درشن
مع تفسیر ویدانت بھاشیہ

ناظرین۔ جن کو برہمہ کی بابت غور اور فکر کا موقعہ ملا ہے اور جو اپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں اور برہمہ ودیا کے شائق ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت ورش میں ادویت واد کے اول پرچارک سوامی گوڑپاد آچاریہ جی تھے ان سے پیشتر آریہ ورت میں ادویت واد متھیاواد برہمہ واد کا کوئی چرچہ نہ تھا جب کہ پرانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ

سدھانت ہی نہ تھا تو چرچا کیسے ہوتا۔ پورانے رشی مہرشی ایسے ادب کے آستک تھے ان کو ادویت بادی بتلانا ان پر اتہام لگانا ہے۔ پیروان شنکراچاریہ کے زمانہ سے اس سدھانت کا زیادہ ترچرچہ ہوا جس وقت سے انہوں نے مصنوعی بیراگ کا اپدیش کیا۔ تب ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دہرم کا زیان کرکے ایشور کے احکام کے خلاف چلکر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گرجاتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن (تردید) کیا جاوے اور ایشور جیو کے حقیقی سوروپ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ انسانوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا پانی سینچ کر ان آتم کرشی کو مضبوط بنا پرارتھک سکھ روپ پھل لانے کے قابل بنا دیا جاوے۔ اور کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بالضرور ہماری ویدانت سدھانت نامی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی لیکن مہرشی دیاس جی کے پاک کلام کا آنند تب ہی آسکتا ہے۔ جبکہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرماکر ہم کو اس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہنچا کر مشکور فرماویں۔ تین مہینے تک درخواست پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہوگئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ رائل بیچ ہوگا۔ ٹائپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دیجاویگی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں زیادہ ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہییں

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں مجھکو شریمان پنڈت نارائن دت جی سدھ ہستہ وپا ہوشی مکھیہ ادھیاپک گوروکل سکندرا باد۔ اور شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل کانگڑی ہریدوار اور دیگر وودان متروں دوستوں سے کامل مدد ملے گی۔ اور شریمان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہریدوار اس کی پڑتال کریں گے۔ ساتھ ہی انکی رائے بھی گرنتھ پر شایع کردیجاوے گی۔

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لیے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اسکی تیاری کے لیے بہت سا مصالح جمع کیا گیا ہے پوری تیاری کے لیے ایک رقم کثیر ہنڈیوں سمیت خرچ کیجاویگی۔

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیر ان باتوں سے منزہ ہوگی۔ حروف اور لفظوں کا خیال کرکے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطالب ظاہر کئے جاویں گے۔

(۴) اول سنسکرت میں لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک ٹھیک تعلقات جنوا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاشیہ دکھایا جاویگا۔ اس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنے درج کیے جاویں گے۔

المشتہر مہیش چند شرما گوروکل کانگڑی ہریدوار

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۲

सद्धर्म प्रचारक

ہر [illegible]وار

(۱) ویدوکت ستیہ دھرم کا پرچار اور [illegible] ستیہ کا بے تعصب [illegible] کرنا (۲) سماجک [illegible] اور [illegible] سے متعلق مضامین شائع کرنا۔



(۳) کبھی کبھی [illegible] مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکاش کرنا (۴) دھرم [illegible] اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

جلد ۱۴	مطبوعہ ۲۲ پوہ سمت ۵۹ بکرمی مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء شکروار [illegible]	نمبر [illegible]

میری تصانیف

[illegible] جیون آورتی اور سلسلہ صبح امید کی ابتدائی [illegible] جب [illegible] شروع ہوئے تھے تب ہی [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] مجھے [illegible] لیکن [illegible] [illegible] ان تصانیف کی طرف [illegible] [illegible] کا کام [illegible] [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] [illegible] اس قدر [illegible] گذر گیا۔ [illegible] جیون [illegible] حصہ چھپا پڑا ہے [illegible] [illegible] لیکن [illegible] ختم [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] تو ملنا چاہئے

سلسلہ صبح امید کی بے دوسری جلد تقریباً طیار ہے محض معمولی ترتیب دینا باقی ہے لیکن اسکے لئے بھی کچھ سے چاہئے صبح امید کے باقی حصوں کے لئے بہت سے نوٹ وغیرہ پڑے ہیں۔ انکے سوا تقریباً نو دیگر کتابوں کا مصالحہ [illegible] ایک کا بہت سا حصہ لکھا پڑا ہے چنانچہ [illegible] پروہت درپن کو لاکر یہاں کے کام کو قریباً ختم کر لیا تھا اور تصانیف کے کام کو ہاتھ لگانے کے لئے طیار تھا کہ [illegible] پنجاب کے [illegible] کے حکم کی تعمیل کے لئے دہلی جانا پڑا۔ [illegible] ۷ جنوری [illegible] کو واپس آیا گویا پورے سولہ دن باہر رہنا پڑا صحت [illegible] بھی [illegible] فرق آیا اور واپسی پر [illegible] کا ڈھیر لگا ہوا تھا

[illegible] ختم تک باقی ہوگی لیکن اب مجھے کچھ [illegible] ہوتی ہے کہ ان تصانیف کو [illegible] نہیں لکھ سکونگا کیونکہ اس جگہ سے میرا باہر جانا اب بالکل ناممکن سا ہو گیا [illegible] میری [illegible] ناظرین اخبار کو معلوم ہو جائیگا [illegible] پاس بہت سے خطوط [illegible] کے آتے ہیں انکا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ناممکن سمجھکر میں نے یہ تحریر [illegible] سالانہ جلسہ کا علیحدہ [illegible] معلوم ہو جاویگا کہ اگر صحت ٹھیک رہی اور [illegible] باقی ہے تو [illegible] مہینے کے [illegible] اندر [illegible] ہاتھوں [illegible] پہنچ جاویگی اور [illegible] سلسلہ [illegible] جاری [illegible] منشی رام جگیاسو کا مطبع

ستیہ دھرم پرچارک

تازہ خبریں اور رائیں

مدراس یونیورسٹی کے گذشتہ امتحان بی اے میں دو برہمنوں کی لڑکیاں شامل ہوئیں یہہ دونوں مہارانی میسور کے کالج سے تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ یہہ پہلا ہی موقع ہے کہ کٹر ہندو برہمنوں کی لڑکیاں ڈگری کے امتحان میں شامل ہوئی ہیں۔

بنگالی زبان نے اسوقت حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس بہاشا میں اسوقت ہر قسم کا اعلی لٹریچر موجود ہے۔ بنگال کی یہہ پریشد جو کام اسوقت کر رہا ہے اسکا مقابلہ اور کسی بہاشا کے خیرخواہ نہیں کر رہے ہیں۔ گو گجراتی اور مرہٹی وغیرہ میں بھی اُنتی دکہائی دیتی ہے تاہم سب نے بنگالی کی تقلید کی ہے۔ دیکہیں آریہ بہاشا لٹریچر کی اُنتی میں کبتک استقلال سے کام ہوتا ہے۔

انگلستان کے شہر ہل میں ایک کتے کا بچہ چار گہنٹہ تک زندہ درگور رہا جسکے بعد منہ اور آنکہیں نکالیں دو قوی دیسی پٹے بازوں نے دو ولایتی مشہور پٹہ بازوں سے فن آزمائی کی جسمیں دو ولایتی پہلوان مجروح ہوئے۔ وحشی ہو خواہ مہذب انسانوں کے اندر خونخواری کا مادہ ابتک موجود ہے

قحط کے آثار کم ہو جاتے ہیں۔ غریبوں کے دکہ درد بھی کم ہوتی جاتی ہے لیکن اسکا بارش اگر فروری کے خاتمہ تک پہیج پر بہی ہو تو فصل ربیع کافی نہ ہوگی پرمیشور اپنی دیا کریں۔

لنڈن کے نزدیک ایک صاحب بہادر کے یہاں ایک ہنسی دیوتا کی مورتی ہے جو وہ ایک ہندوستانی مندر سے لے گئے تھے ایک دن مذاق میں صاحب نے آدمیوں سے مورتی کو سجدہ دکہا لیکن دو مشنریوں نے اس عمل کو گناہ کہکر سجدہ نہ کیا۔ اخبار والے لکہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک کا گہر جل گیا اور دوسری آگ میں گر پڑی جس سے بدن بہت کچہ جل گیا ضعیف الاعتقادی کچہ ہندوستان کی ہی میراث نہیں ہے

امریکا کے ایک انجینئر اعظم مسٹر ... ایک مکان بنوا رہے ہیں جسپر قریب چالیس لاکہہ روپیہ کے خرچ ہوگا اگر یہہ رقم ہندوستان کے قحط فنڈ کے لیئے ملجاوے تو کتنے ہی بہوکہوں کی جان بچے۔

سوئیٹزرلینڈ کے زیوریچ نگر میں ایک لیڈی بیرسٹر نے پہلے پہل کام شروع کیا۔ لیڈی بیرسٹر کی تقریر ایسی برجستہ اور موثر تہی کہ اسکی مؤکلہ رہا ہوگئی اور جملہ بیرسٹران حاضرین نے اسکی تعریف کی۔

پاپونیئر میں ایک صاحب بہادر لکہتے ہیں کہ ایک گانوں میں پہونچکر انہوں نے دیکہا کہ ایک گہر کو آگ لگی ہوئی ہے لیکن گہر کی عورت پردہ نشین ہونے کے باعث باہر نہیں نکلتی اور اسلیئے کوئی آدمی اسکو باہر لانے کے لیئے اندر نہیں جا سکتا۔ صاحب اسکو بیہودہ سمجہتے ہیں جسکے ساتہہ میرا بہی اتفاق ہے لیکن کیا صاحب بہادر وہ قصہ بہول گئے جہاں ایک انگریز کی پتلون جل رہی تہی اور دوسرا اسلیئے اُسے اس حالت سے خبردار نہیں کرتا تہا کہ وہ اُس سے انٹروڈیوسڈ نہیں ہے۔ ہر ملک اپنے ساتہہ اپنی خاص بیہودگی رکہتا ہے لیکن دوسروں کی بیہودگی ذرا صفائی سے دکہائی دیتی ہے۔

دنیا کی بعض مہذب قوموں میں مکہن کی جگہہ مٹی استعمال کی جاتی ہے اور اسکے بیس لاکہہ روٹی پکائی جاتی ہے اور اُسے مزہ سے کہاتے ہیں پہر ہندوستان کی بعض جماعتوں کا مہوا اور آم کی گٹہلی پر گذران کرنا کیوں وحشی پن نہیں سمجہا جا سکتا

جنگ جنوبی افریقہ پر ایک کتاب لکہی گئی ہے جسکے ستائیس سو مصنف ہیں۔ کتاب عجیب خیالات کا مجموعہ ہوگی۔

نظام صاحب حیدرآباد (دکن) کی نسبت معلوم ہوا کہ جب وہ ۲۰ دسمبر کی رات کو دہلی پہونچے تو وہی رات اور دوسرے دن رات اسپیشل ٹرین میں رہے۔ نظام بہادر کی یہہ حرکت کچہ نئی نہیں ہے جب ... حیدرآباد گیا تہا تو تقریباً پانچ چہہ دنوں تک ایک سپیشل ٹرین دن رات دہوئیں اڑاتی طیار کہڑی رہی سٹیشن پر جہنڈیاں اور سجاوٹ کا سامان لگا رہا ایسی انتظار میں کہ کس وقت نظام بہادر شکار کیلیئے بیس میل پر تشریف لیجاتے ہیں۔ ریاست کا اخراجات کئی طرفوں پر پورا کرتا ہے۔

دہلی دربار کے موقع پر جو مصنوعی جنگ ہوا تہا اسمیں ہزاروں بیگہہ کہیتی کا نقصان ہوا۔ سرکار کی طرف سے ہرجانہ تجویز ہوا ہے۔ پاپونیئر کی رائے ہے کہ بجائے ہندوستانی ماتحت ملازمان کی معرفت تقسیم کرانیکے یہہ ہرجانہ معرفت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تقسیم ہو تو پورا روپیہ کسانوں کو پہونچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ یہہ اعتراض تو دل دکہاتا ہے لیکن ہے سچ۔ اسلیئے جواب میں کہا بھی کیا جاوے۔

حال میں لارڈ بشپ ... نے جو لارڈ کرزن کو ایڈریس دیا تہا اسمیں پلیگ کیمپ اٹہائے جانے کی بہی استدعا تہی۔ وائسرائے نے جواب مبہم سا دیا جس سے صاف نہیں معلوم ہوتا کہ آیا کمیشن کے میابر پورا عملدرآمد ہوگا یا نہیں۔

انگلستان کے لیڈس شہر میں ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے جسکے ممبروں نے باہمی عہد کیا ہے کہ رات کو بغیر بہوجن کئے سوجایا کریں گے۔

وسط ہند میں ایک نوجوان خوبصورت عورت نے پیشہ ڈاکہ زنی اختیار کیا ہے واقعات انسان کو کچہ کا کچہ بنا دیتے ہیں

ولایت یورپ کی مشہور راگن میڈیم پیٹی نے تقریباً ڈیڑہ کروڑ روپیہ اپنا گانا سے پیدا کیا ہے۔ اسوقت اسکے گانے کی ایک رات کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہے کیشن ہے چاہے مالا مال کردے ورنہ ممکن ہے میڈیم سے بہتر گانے والے راگی ہندوستان میں بہوکہوں مر رہے ہوں۔

...نار کی گتی

...نہیں

ہر آزاد ملک کیسا ہی بلند ... وقت ضرورت اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے اپنے ملک کو محفوظ رکھنے کیلئے تیار رہا کرتی ہے ... ضرورت تو اعداد و شمار ... کا جانا مشکل ہے ... انگریزی فوج کے سامنے ناظرین ہو کر پہلے سے ہی ... ہندوستان میں ابھی ایسی فوج موجود ہی نہیں ... یورپین ہی پہلے پہل بھرتی ہوا کرتے تھے ... بھی بھرتی ہونے لگ گئے تھے کیونکہ حکام وقت نے سمجھ لیا ... ہندو اور مسلمان دونوں ملک ہندوستان سے ... نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا اب سکھوں کا شور مچاتے مچاتے ... بھی والنٹیئر فوج میں رنگ و روپ کا داخل ہونے لگ گئے ہیں ... یورپین ممبران والنٹیئر کور سخت ناراض ہیں ... ہندوستانیوں کے شامل ہوتے ہی انہوں نے استعفیٰ پیش کئے ... ہندوستانی واویلا مچاتے اور اپنے حقوق کی پامالی ... اور گورنمنٹ وقت بجائے ... جو دینے کے حکمت ... ہے۔ اخبار پایونیر میں اس مضمون پر بحث ... ایڈیٹر پایونیر لکھتے ہیں کہ اصل میں غدر ... ہندوستانیوں پر شبہ ہو گیا تب والنٹیئر فوج ... اسکا مطلب محض یہہ تھا کہ ہندوستانیوں کی ... حفاظت کیجاوے پس ہندوستانیوں کو ... چاہیے کہ اس فوج میں تمہاری خدمات کی ... میری رائے ہیں گو یہہ سخت جواب کڑوا ... لیکن سچ ہو گیا ہے کہ باعث ... صورت مصلحت ... ایک طرف وائسرائے کا یہہ اعلان دیا ... کے لیے کہ ہندوستانی روساء ... سے نکالی ہیں اور دوسری طرف گورنمنٹ ... پر کہہ رہا ہے کہ اب تک ہندوستانی ... ہیں لیکن لطف یہہ ہے کہ دونوں ... اعتبار سمجھے جاویں گے۔

چار دن کی چاندنی پھیر اندھیرا پاکھ

ہندوستان کی سالانہ زندگی کا ہفتہ آیا اور چلا گیا غیر معمولی موقع ہونیکی وجہہ سے اس سال زندگی کے آثار دگنے تگنے عرصہ تک دکھلائی دیتے رہے لیکن آخر کار ہندوستان پھر انجیا سا نقشہ گہری نیند سو گیا چھوٹا سا دن گذرا اور سال بھر کی رات پھر آن پہونچی بلاشبہ اس رات میں بھی لنگل بکسٹن کا پہرا نام نہیں۔ افسوس کہ جن انسانی جماعت میں زمانہ کی شمار چندر ماکے گھٹنے بڑھنے پر منحصر ہو انکو سال بھر کے اندر چونسٹھ تو درکنار بارہ مرتبہ بھی پورن چندرما کے درشن کرنے نصیب نہوں۔

انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس

بہت دہلی دربار کی طیاریوں کے حالات وقتاً فوقتاً لکھتا رہا ہوں اس سال دہلی دربار ہندوستان کی ساری کوششوں کا مرکز بن رہا تھا۔ بیجان ویرانوں میں جان پڑ رہی تھی۔ ہندوستان کی سالانہ زندگی کا آغاز بھی دہلی دربار کی طیاریوں کی بدولت بہت عرصہ پہلے سے ہو چکا تھا۔ اسلئے گو دہلی دربار نے اور چلتی تحریکوں کو اپنے سایہ کے تلے دبا لیا تھا تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں آفتاب عالمتاب کے طلوع اور غروب کا ذکر کیا جاوے وہاں چمکتے ہوئے ستاروں کو بھی فراموش نہ کیا جاوے انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس اسسال احمد آباد (احاطہ بمبئی) میں ہوا۔ کانگریس کے حامی اخباروں کی تار خبروں اور دیگر مضامین سے تو اسکا اصلی حال معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں تو سب کام جوش سے بیان کرنا ایک فرض سمجھا جاتا ہے۔ اور جابزلیں ہمیشہ سے گہری گہرائی رکھی رہتی ہیں۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اسسال جلسہ کے پریسیڈنٹ قرار پائے تھے۔ انکے پردھان بنانے پر بھی باہمی نفاق پیدا ہوا کیونکہ بابو صاحب ایکمرتبہ پہلے ہی پریسیڈنٹ بن چکے ہیں۔ کلکتہ کے بہت سے احمی تجے بابو کالی چرن بنرجی صاحب کو پریسیڈنٹی کے لیے پیش کیا تھا جو کلکتہ کے ایک مشہور وکیل کانگریس کے پرانے حامی اور فصاحت ہیں بابو سریندر ناتھ کے ہم پلہ ہیں۔ انکو پریسیڈنٹ نہ بنانے کی وجہہ یہہ مشہور کیگئی کہ کانگریس والے عیسائی کو پردھانگی کا موقعہ نہیں دینا چاہتے یہہ الزام گو غلط ہو کیونکہ عیسائی انگریز بارہا پریسیڈنٹ بنائے گئے ہیں تاہم ہندوستانی عیسائیوں کو کانگریس کے دوچار چوٹی کے لیڈروں کی اس کارروائی پر افسوس ضرور ہوا۔ پہر بابو نریندر ناتھ سین صاحب ایڈیٹر انڈین مرر کا نام کچھ اصحاب کیطرف سے پیش کیا گیا۔ لیکن آخر کار پریسیڈنٹی کی کرسی سے بابو سریندر ناتھ کی ہی گرج سنائی دی۔ ڈیلیگیٹوں کی تعداد بوجہ دہلی دربار اس سال کم جمع ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر لوگ سنجیدہ کام پر تماشہ کو ترجیح دینے والے ہمارے ملک میں موجود ہیں۔ کانگریس کے لیڈروں (بابو سریندر ناتھ اور مسٹر واچا) نے ملکر جو کانگریس کی مقرر کردہ کارکن سبہا کو خود بخود موقوف کر دیا تھا۔ اسپر پنجاب ناراض تھا اور اسلئے پنجاب سے کوئی بھی ڈیلیگیٹ نہیں گیا۔ گویا پنجاب کلی طور کانگریس سے علیحدہ ہو گیا مسلمان پہلے سے ہی برخلاف ہیں۔ اور باوجود اسکے یہہ کانگریس نیشنل کی نیشنل ہی بنی رہی۔ انگریزی آزادی کا راج ہے اگر کوئی اپنی جھونپڑی کا نام محل رکھے تو کون منع کر سکتا ہے۔

الہ آباد کی نمائش صنعت اور حرفت

اپنا اصلی کام تو کانگریس نے کیا انجام دیا جبکہ گجرات میں چھوٹو لال ... ہاں ایک بڑا کام ہوا صنعت اور حرفت کی نمائش کے افتتاحی جلسہ میں مہاراجہ صاحب بڑودہ نے ایک معنی خیز تقریر کی ہندوستان کے مختلف حصوں سے ہندوستانیوں کی کاریگری کے نمونوں کا جمع ہونا ایک اعلیٰ زندگی کے آثار سمجھنے چاہئیں اور اسپر مہاراجہ صاحب بڑودہ سے عالم باعمل کا انکی ترقی میں شریک ہونا ممکن ہے کہ اُس زندگی کو دیرپا کر دیوے۔ مہاراجہ بڑودہ کی تقریر نمائش کے افتتاحی جلسہ پر بڑی سنجیدہ اور قابل عزت تھی۔ آپنے سمندر یاترا کے راستہ میں ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادیوں کو ایک رکاوٹ بیان کر کے اُس کے دور کرنے کے لئے اپیل کی۔ اثنا الیکچر میں حرفت اور زراعت وغیرہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے گائو اور بیل کی نسل کو بہتر اعلیٰ بنانے پر زور دیا اور اسکے لئے بڑھیا نسل کا نیا بیل تیار ایک گاؤں میں بہ غرض نسل کے سانڈ گاؤں والوں کی طرف سے رکھے جاویں اور انکی ضعیف الاعتقادی ...

سے فائدہ اٹھا کر انکی پرورش کرائی جاوے (میری رائے میں بجائے انکی ضعیف الاعتقادی سے فائدہ اٹھانے کے انہیں اصل مطلب سائنس کی پرورش کا سمجھایا جاوے) سودیشی وستو پرچار پر مہاراجہ صاحب کی رائے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اقرار سے کہ ہم محض سودیشی وستو لیں گے کچھ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا ہر ایک شخص فلاسفر اور پروپکاری نہیں ہے کہ مہنگی سودیشی چیز خریدنے کا حوصلہ کر سکیگا۔ اگر سودیشی وستو قیمت کی ارزانی میں بدیشی وستو کا مقابلہ کر سکے (میری بھی یہ رائے ہمیشہ سے رہی ہے اور اسلئے بڑودا نریش کی تقریر کے اس حصہ سے مجھ بڑی خوشی حاصل ہوئی جو کہ ایک قدرتی خاصہ انسانی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقی تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ کمپنیاں بنا کر سرمایہ ان سے کام کیا جاوے اور اسبارہ میں ہماری باہمی بے اعتباری بڑی سخت رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ اپنی تقریر کے خاتمہ پر بڑودا نریش نے نہایت ہی اعلیٰ صلاح دی جسپر عمل کرنے سے ہی اس بدقسمت ملک کے دکھ دور ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سوارتھ (خود غرضی) کے لئے یا کسی خاص ذات یا فرقہ یا جماعت کے لئے کام کرنا چھوڑ کر ہم سب بلکہ محض اس ملک کی بہتری کے لئے متفق ہو جاویں یہ ہندوستان کی بڑی بھاری ضرورت ہے مہاراجہ صاحب بڑودا وہی خواب دیکھ رہے ہیں جو ۔ سوامی دیانند نے دیکھا تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب تک مہاراجہ صاحب بڑودا رشی دیانند کی شرن نہ لیں گے تب تک انکا خواب بھی امر واقع کی صورت نہ پکڑیگا۔

دہلی کا عظیم الشان دربار اور اسکی تاریخ

ستاروں سے ایک کا ذکر محض اسلئے کر کے کہ وہ سورج سے پہلے ہی اودے ہو کر استت ہو گیا اب میں سورج کے طلوع اور غروب کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ دہلی دربار کی تواریخ کا لکھنا ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ بسٹر ہویلر دربار کا خاتمہ ہوتے ہی لنڈن کو چلے گئے ہیں کہ اسجگہ دہلی دربار کی مکمل کہانی چھپوا کر جلد شایع کریں۔ اس کتاب کی قیمت طیار

ہونے پر ۳۲ روپیہ ہوگی۔ لیکن جو لوگ اس قیمت کو اپنی شان سے گری ہوئی سمجھیں گے انکے لئے ۱۵۰۰ ڈیڑھ سو روپیہ کا ایڈیشن بھی نکالا جاوے گا۔ دو دو چار چار روپیہ قیمت رکھکر تو بیسیوں اشتہارات اسوقت نکل چکے ہیں جس جلسہ کی تواریخ اسقدر لمبی ہو سکتی ہو اسکا حال ایک اخبار کے اندر کیا دیا جا سکتا ہے۔ ہاں! اخبار نویس کے خیالات اُس واقع کے نسبت البتہ بیان کئے جا سکتے ہیں اور چونکہ دنیا کا اتہاس خیالات کے مجموعہ سے ہی آخر کار بنا کرتا ہے اسلئے میں بھی دہلی دربار کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

دہلی دربار کو اگر ایک عالیشان تماشہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا اور تماشہ سمجھکر ہی وایسرائے سے لیکر پولیس کانسٹبل تک اسمیں شریک ہوئے تھے۔ شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کی رسوم تو سنجیدگی اور متانت سے لنڈن کے اندر ادا ہو چکی تھیں ہندوستان میں اسکے متعلق یہ جلسہ محض اسلئے کیا گیا تھا۔ کہ جہاں لنڈن میں سلاطین غیر کے وکیلوں نے برطانیہ اعظم کی عظمت کو ملاحظہ کیا ہے اسیطرح ایشیا کے اندر بھی انکے جلال کا نمونہ دیکھ سکیں۔ اور اس سارے جلال کا نظارہ سب سے پہلے اس عالیشان سواری میں دکھانے کی کوشش ہوئی جو کہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء کو شہر دہلی کے خاص بازاروں میں سے نکالی گئی تھی۔ اُس روز سے پیشتر سواری کے نکالنے کی مشق ہو چکی تھی۔ اسمیں تھیٹر کے ناٹک کا نمونہ بھی دکھلایا جا چکا تھا۔ بمبئی۔ ملک متوسط راجپوتانہ۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ مدراس۔ بنگال۔ آسام۔ برہما۔ پنجاب اور بلوچستان وغیرہ کے فرمانروایاں اور روساء کے علاوہ ملک ہندوستان کے جملہ گورنران۔ لفٹنٹ گورنران اور چیف کمشنران کے خیمہ جات بھی نصب ہو کر پڑے ہو چکے تھے۔ دہلی کے گرد نواح کے جنگل منتظمین شہروں کی شکلیں اختیار کر چکے تھے۔ لارڈ کرزن کا ارادہ تھا کہ مغل بادشاہوں کی بڑی بھاری سواری اور قدیم آریوں کے مہان سے مہان رجسویہ یگیہ کو مات کر کے برٹش طاقت کا سکہ ہندوستانیوں اور غیر ہندوستانیوں کے دلوں پر جمایا جاوے۔

سواری کی شان و شوکت

۲۹۔ دسمبر کو صبح سے ہی شہر کے بازار صاف ہونے لگیں۔ عام آمد و رفت ۹ بجے کے بند ہو چکی۔ میں نے چاندنی چوک میں سے سواری کا ملاحظہ کیا تھا۔ گیارہ بجے کے بعد وایسرائے ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے۔ توپوں کی سلامی سر ہوئی انکے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد ڈیوک آف کناٹ برادر شاہنشاہ سلامت معہ ڈچز شہزادی کے تشریف لائے ہندوستان کے کل فرمانرواؤں نے ان دونوں کا شان و شوکت سے استقبال کیا جس راستہ سے سواری نکلنے والی تھی دو رویہ فوجی سپاہی پہرہ پر کھڑے تھے۔ تماشائیوں کا ہجوم ناگفتہ بہ تھا۔ انگریزی اخباروں نے ہندوستانیوں کی رنگ برنگی پگڑیوں اور پوشاکوں کی بڑی تعریف کی ہے لیکن اسی خیال سے جس خیال سے کہ گوڑیوں کی تعریف کی جاتی ہے ہودوں کا حال تو اخبار نویس بڑی وضاحت سے بیان کر چکے ہیں کیا لکھوں وایسرائے اور لیڈی کرزن سب سے اگلے ہاتھی پر تھے۔ انکے پیچھے شہزادہ کناٹ اور جملہ راجے مہاراجے اور گورنران وغیرہ جواہرات اور طلائی ستاروں کی جگمگاہٹ آنکھوں میں چکا چوندہ کا عالم طاری کرتی تھی۔ لیکن اس ساری شان و شوکت میں سے جسمیں ایک کم سن راج پتر ایک چھوٹے ہاتھی پر بطور مہاراجے کے ۔۔ ور اپنی طرف سب کی توجہ کو کھینچتا تھا۔ اس ساری شان و شوکت میں میں نے۔

کیا دیکھا؟ میں نے دیکھا کہ مہاراجہ شہزادہ اور مہارانا اودے پور اس سواری میں نظر نہیں آئے کسی بہانہ سے بچ گئے ہیں اور مجھے یقین ہوا کہ ہندوستانیوں میں سے اگر کسی میں غیرت ہے تو انہیں دو راجوں میں۔ ورنہ ان جواہرات سے لدے ہوئے کھلونوں کا اس سواری میں شریک ہونا سوائے ہندوستان کی ہنسی کرانے کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اگر لارڈ کرزن کو منظور رہتا کہ ہندوستانی ریاستوں کی جان نثاری کے اظہار سے سلاطین غیر پر رعب ڈالیں تو ان بہتر ہے اور معلوم ہے مصرف رو پیار کو انکی پولیٹیکل پوشاکوں پر لاکھوں لٹوا کر نہیں بلوانا تھا بلکہ

انکی فوجوں کی نمائش کرانی چاہیے تھی: بہرصورت اس جلوس نے ان ہوائی قلعے بنانے والوں کی آنکھیں ضرور کھول دی ہونگی جوکہ انگریزی راج کے امن میں آنند سے بیٹھے ہوئے ہندوستانی راجوں اور نوابوں کی امید پر پرتاپ اور شیوجی کے کارناموں کا ناٹک ہوتے دیکھا کرتے ہیں۔ یہ سواری ہندوستان کی بے سروسامانی اور اسکی گری ہوئی حالت کا ایک سچا فوٹو دکھلاتی تھی۔ اس کل سواری میں اگر کوئی ہندوستانیوں کو خوشی دلانے والا نظارا تھا تو وہ مہاراجا سر جنرل پرتاپ سنگھ اور انکے کیڈٹ کور کا دستہ تھا جو ہندوستانی شان وشوکت کے ساتھ پرانی راجپوتی بہادری اور جوانمردی کا نمونہ دکھلاتا تھا۔ اس دستہ کو ہر جگہ سے بے اختیار شاباش ملتی تھی اور میری رائے میں ہندوستانیوں نے اگر دل سے خوشی کا اظہار اس موقع پر کیا ہے تو وہ اسی دستہ کی عزت میں تھا۔ لیکن اس دستہ کی نمائش بھی محض ظاہری تھی ورنہ کسکو معلوم ہے کہ انکے اندر کیا بھاو کام کر رہے تھے!

اس نمائش کا نتیجہ کیا ہوا؟ باہر والوں کو یقین ہوگیا کہ ہندوستانی اسقدر گرے ہوئے ہیں کہ اپنے پیروں اٹھنے کی انمیں طاقت نہیں رہی۔ اور اندر والوں کو یقین ہوگیا کہ انکی بہتری سرکار برطانیہ کی حکومت کے استقلال میں ہی ہے۔ لیکن سب سے بڑھکر نتیجہ یہ ہوا کو پایونیر کے نامہ نگار کو یہ دعوے کرنیکے لیے ثبوت ملگیا کہ ہندوستان دن بدن امیر ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامہ نگار مذکور ہندوستانی راجوں اور روسار کی بے بہا اور بیش قیمت پوشاکوں اور زیورات کی تعریف کرکے سوال اٹھاتا ہے کہ جب ایک ایک بدن پر ایک ایک بادشاہ کی قیمت کے زیور اور پارچات موجود تھے تو کون کہ سکتا ہے کہ انکے خزانوں میں زنانخانوں کے اندر کسقدر دولت گڑی ہوئی چھپی ہوگی! کیا لارڈ کرزن نے بار بار پرانے قسم کی قیمتی پوشاکوں اور زیوروں سے لدکر آنیکی تاکید اسلیئے کی تھی کہ سلاطین غیر کے وکیلوں کو دکھلا دیں کہ مسٹر دادا بھائی کا اعتراض غلط ہے کہ ہندوستان غریب ہوتا جاتا ہے؟

بے نظیر شاہی دربار

یکم جنوری کو دربار ہوا۔ اسمیں کوئی نئی بات نہ تھی۔ جو کچھ پایونیر میں ہفتوں پہلے درج ہوچکا تھا وہی کارروائی کی گئی۔ اس دربار کی کارروائی کی مشق بھی پہلے سے ہی ہوچکی تھی۔ وائسرائے اپنی آمد سے ایک ہفتہ پیشتر سے دیرہ دون چلے گئے تھے اور مشہور تھا کہ دربار کی سپیچ اور ناٹک کی ذاتی طیاریاں کر رہے ہیں لیکن اس ایک ہفتہ کی طیاری کا نتیجہ اگر وہی سپیچ ہے جو کہ دربار میں پڑھے جانے سے دو گھنٹہ پیشتر درباریوں کے ہاتھوں میں چھپی ہوئی دی گئی تھی تو اس ایکانت سیون کا کوئی بڑا نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ دربار پر ایک نظارا بڑا شکشا دائک تھا یعنے وائسرائے نے اس موقع پر شرکت کے لئے غدر ۱۸۵۷ء کے پنشن یافتہ بہادروں کو بھی بلوایا تھا۔ جسوقت وہ لوگ جنمیں سے اکثر تقاضائے عمر کی وجہ سے اچھی طرح چل بھی نہیں سکتے تھے۔ دربار کی جگہ میں پہونچے تو جلسہ کے حاضرین نے جنکی تعداد ہزاروں تھی اٹھکر اظہار خوشی کیا۔ اسوقت معلوم ہوا کہ ہمارے حاکم اپنی قوم کے لیے کٹ جانیوالوں کی کیسی قدر کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے انگریزی سلطنت کو ایک سخت طوفان کے وقت ہندوستان میں قایم رکھنے میں مدد دی تھی اور انکی جو عزت کی گئی اُسنے ایک ایک انگریز کے دل میں یہ بات جاگزیں کر دی ہوگی کہ جو قوم اپنے جان نثاروں کی ایسی عزت کرتی ہے اسپر سچ مچ جان کو نیوچھاور کر دینا چاہیے۔ وائسرائے کی سپیچ معمولی تھی۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا اعلان بھی معمولی تھا۔ ریاستوں کو جو قحط کے لیے قرضہ دیا گیا تھا اسکا تین سال کا سود معاف کرنا ہندوستانی ریاستوں کو سلطنت برطانیہ کا شکر گذار بنا سکتا ہے، لیکن عام آدمیوں کو اس دربار کی عظمت تب ہی معلوم ہوسکتی تھی جبکہ گورنمنٹ ہند تمام لگان یا مالگذاری معاف کر دیتی۔ وائسرائے کی سپیچ کے بعد راجوں مہاراجوں اور نوابوں کی ملاقات شروع ہوئی۔ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کناٹ کھڑے ہوگئے اور سیکرٹری صیغہ خارجیہ نے باآواز بلند ہر ایک راجے کا نام لیکر پیش کرنا شروع کیا۔ حاضرین کا بیان ہے کہ ایک راجہ بڑودا دیکھے گئے کہ استقلال کے ساتھ بغیر غلامانہ عجز دکھلائے ہاتھ ملاکر آگے بڑھ گئے ورنہ جملہ روسا کی جو کارروائی کی وہ ناگفتہ بہ ہے۔ ایک عجیب نظارہ نواب بیگم بھوپال تھیں جو کہ نقاب چہرہ پہ ڈالکر سلام کرنیکے لیے آئی تھیں۔ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کناٹ نے تو انسے ہاتھ ملایا لیکن شہزادی کناٹ اور لیڈی کرزن کے پاس جاکر بیگم صاحبہ نے انکے پیروں پر سر رکھدیا۔ اس واقع پر لوگ عجیب عجیب رائیں لگا رہے ہیں۔ دربار کا خاتمہ بڑی شان وشوکت سے ہوا لیکن کون جانتا ہے کہ جو لوگ اسمیں شریک ہوئے کس کس طرح کے مختلف اور متضاد خیالات اپنے دلوں میں لیکر واپس گئے۔

شاہی نمائش فنون

نمائش کی پہلے سے ہی دھوم دھام تھی۔ افتتاحی جلسہ پر لارڈ کرزن نے جو تقریر کی اسمیں صاف طور پر اسکے اغراض ظاہر کر دیے انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے محض فنون [illegible] کی نمائش اسلیے کھولی ہے کہ ایک تو نمائش گاہ میں زراعت اور حرفت کے نمونوں کے شامل کرنے سے بدصورتی کا دخل خوبصورتی کے اندر نہو دوم اسلیے کہ دیسی روسا دیکھ سکیں کہ انکے اپنے ملک میں انگریزی بھدی پرکمدار چیزوں کی نسبت بدرجہا خوبصورت اور پایدار چیزیں بن سکتی ہیں اور اسلیے وے

بجائے لاکھوں روپیہ ولایت کی بھڑکدار چیزوں پر خرچ کرنے کے اپنے ملک دیسی صنعت کی چیزوں سے اراستہ کیا کریں۔ میری رائے ہیں وائسرائے ہند کی اس بہی خواہی کو دیسی روساء قبول کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے بیش قیمت زیورات اور دیگر قیمتی چیزیں نمائش ہیں فروخت کی غرض سے بھیجی تہیں وے اسلئے انہیں جلد واپس لینا چاہتے ہیں کہ روسار دیسی انکے خریدنے کے لئے طیار نہیں لیکن جس وائسرائے نے انگریزی چیزوں کے خریدنے سے دیسی روساء کو منع کیا تہا اُسی کے لشکر ہیں جب ولایتی بگھیاں نیلام ہوئیں تو دیسی روساء نے ایک سے ایک بڑہکر بولی دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بقول پایونیر امید سے کہیں بڑہکر انکی قیمتیں وصول ہوئیں جس سے لارڈ کرزن کی پیشگوئی سچی ثابت ہوتی نظر آتی ہے کہ دربار پر واقعی بہت کم خرچ آئیگا۔ پایونیر کے ایڈیٹر کا یہاں تک خیال ہے کہ آمدنی اور خرچ کا مقابلہ کرنے سے شاید کچھہ رقم فاضل بچ رہے وائسرائے نے اس دربار کے انتظام میں ہندوستان کے بنیوں سے بہی بڑہکر کاروبار کے مادہ کا اظہار کیا۔ پہلے سے سنا جاتا تہا کہ دربار کے دنوں تک نمائش کی فیس ایکدن کے لئے عمر اور کل دنوں یعنے آخر فروری تک کے لئے صر روپیہ اور اُسکے بعد شاید روزانہ ہر اور آخر فروری تک عمر روپیہ مقرر ہوگی لیکن جب تماشا بینوںکا زور دیکہا تو عہ روپیہ فی دن کر دیا گیا اور ۲۰ جنوری کو جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صہ روپیہ روزانہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ان طریق میں سے ایک ہے جن کے ذریعہ کہ لارڈ کرزن نے دربار شاہی کا خرچ ہندوستان کی رعایا کی گولک سے وصول کیا ہے۔ اس نمائش کو دیکھنے بن باوجود اپنے دوستوں کے اصرار کے اسلئے نہیں گیا کہ جب اسپر عام لوگوں کے فائدہ اور انکی تعلیم کیغرض سے کوئی سامان جمع نہیں کیا گیا تو اُسکے سرسری ملاحظہ میں ایک ۵ پیہ ضایع کرنا بھی عقلمندی سے بعید ہے

دہلی دربار کا آخری نتیجہ

دیسی رجواڑے تو دیوالہ نکال کر واپس چلے ہیں۔ اسلئے شاید آئیندہ دو تین سال تک کسی نیک یا بد کام میں کچھہ بہی خرچ نہ کر سکیں۔ ٹہیکہ داروں نے البتہ نا نہہ رنگ لیئے لیکن مزدور اور گاڑئیں اسی افراط سے موجود تہیں کہ عام لوگوں نے دربار سے کچھہ بھی فائدہ نہ اٹہایا۔ ایک دیسی راجے نے سادگی سے مجھے جواب دیا تھا کہ انکا ارادہ ہریدوار جانے کا بہی تہا اور اُسوقت وہ گورو کل کا بہی ملاحظہ کرتے لیکن اب گنجائش نہیں رہی۔ یہ تو ایک صاف گو راجہ کا ذکر ہے لیکن زبان حال سے تمام راجے ہی پکار رہے تہے تیسر شاہنشاہ عالم پناہ کا یہ خوشنودی مزاج کا اعلان کہ پرنس اف ویلز ہی عنقریب آکر دیسی راجوں اور نوابوں کو اپنی ملاقات کا فخر بخشیں گے۔ سہاگا کا کام دیگا اور دیسی روساء اپنی رعایا کو نچوڑنے کی کوشش کریں گے۔ ہندوستانی روسار کو اپنی بے سروسامانی اور کمزوری کا پورا حال معلوم ہوگیا ہوگا۔ لیکن امید نہیں کہ وے اپنی حالت کو درست کرنے کے لئے ہلیں۔ پس دربار کا آخری نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ روساء ہند تو گورنمنٹ برطانیہ کے زیادہ فرمانبردار اور زیادہ تر دوست بن جاوینگے لیکن عام لوگوں کو اسکی برکتوں کی خبر تک نہو گی۔

آریہ مسافر میگزین

دسمبر ۱۹۱۱ء اور جنوری ۱۹۱۲ء کے پرچے آخر ماہ حال تک ایک ساتھہ روانہ ہونگے۔ اطلاعاً گذارش ہے۔ المشتہر

منیجر

دہلی دربار پر ویدک دھرم پرچار

دہلی کے گزشتہ عظیم الشان دربار پر جبکہ بہارت ورش کے مختلف حصوں کے ہر مذہب ملت کے لوگ جمع ہوئے تھے ویدک دہرم کا سندیسا اُن تک پہونچایا جانا عین مناسب تھا لیکن یہ سندیسا کیونکر پہونچایا جاوے؟ اور کس شکل میں لوگوں کے روبرو پیش کیا جاوے؟ یہ پرشن تھے جن کا اُتر دہلی پہنچنے سے پہلے ہی دیا جانا مناسب تھا۔ پہلے پہل جب اس دربار پر ویدک دھرم پرچار کا خیال پیدا ہوا تو میں نے اپنی بدھی کے انوسار ایک پروگرام بنا کر دیا تھا۔ جب دوبارہ اس وشئے میں عین زمانہ دربار کے نزدیک پہونچکر تحریک ہوئی۔ تب بہی میں نے ازسرنو اپنا پروگرام بذریعہ اخبار کے پیش کیا تھا۔ اور جب یہ سوال شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے روبرو آیا تب بہی قبل پرچار کے انتظام اور اسپر روپیہ خرچ کرنے کی رائے دینے کے میں نے سوال کیا تھا۔ کہ منتظم آدمی کہاں ہیں؟ لیکن نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا تہا۔ دہلی پہونچتے ہی جہاں پر کہ پرچار مہاشے کا آخری ناطق حکم مجھے دے گیا۔ مجھے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ میری پیشگوئی سچی نکلی۔ لوگوں کو اپنی پیشگوئیوں کے صحیح ثابت ہونے پر خوشی ہوتی ہے۔ لیکن مجھے اس سے رنج ہوا کہ میری پیشگوئی کی تصدیق نے آریہ سماج کا اصلی کام کامیابی کے ساتھہ ہونے دیا۔ لالہ متہراداس پوری اور پنڈت تارام بہی بات کو ماننا پڑا اور ان کے بعد جسقدر آریہ بہدر پرش آئے۔ اُن کو اس امر کی تصدیق کرنی پڑی کہ اگر یکم دسمبر ۱۹۱۱ء سے بیس پچیس دن قبل آریہ پرش روساء عظام کے اہلکاروں سے ملتے اور انپر ویدک تعلیم کی بزرگی

...نے کا کام شروع کرے تو دس گنا زیادہ ہوتا اور ویدک دھرم کا سندیسا لاکھوں ...وں کے کانوں تک پہونچتا۔ لیکن اب ...بھول پر رونے سے کیا ہوتا ہے۔ بقول ... آریہ پرش کے اس نظارے سے اگر آئندہ ...اٹھانے کی کوشش کیجاویگی تب بھی ...ہے۔

...میں ۲۳۔ دسمبر کی صبح کو دہلی ریلوے ...ٹیشن پر سے اتر کر آریہ کیمپ میں پہونچا تو ...کی طیاری کو دیکھ کر حیران رہ گیا میری ...میں یہ استھان بڑے عمدہ موقعہ پر ...واقعہ ہے۔ پہلی پہل کچھ لوگوں کا خیال ہوا ...اگر علی پور کی سڑک پر جگہ ہوتی تو ...رونق زیادہ ہوتی۔ لیکن واقعی تجربے نے ...دیا کہ رونق کی طرف حاضرین جم کر بیٹھیں ...بیٹھے۔ بلکہ بھجن سننے کے بعد لکچرار کے اٹھتے ...ہی رفوچکر ہو جاتے ہیں۔ موقعہ نہایت عمدہ ...ثابت ہوا۔ اور خیمہ جات بھی کافی سے ...زیادہ موجود تھے۔ لکچر ہال بڑا ...عالیشان تھا۔ اور روشنی۔ پانی وغیرہ کا ...انتظام معقول کیا گیا تھا۔ اور اس جگہ میں ...یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اسقدر خیموں ...کا جمع ہونا مشکل ہوتا اگر شری یمان ...کنور حکم سنگھ جی سابق پردھان آریہ پرتی ...ندھی سبھا ممالک متحدہ غیر معمولی مدد نہ ...دیتے۔ اور میری رائے میں آریہ کیمپ کی ...بغیر کامیابی بھی ادھوری ہی رہتی اگر ...ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے لائق منتری ...بابو شیام سندر جی اپنی لگاتار تحریروں سے ...اطلاع کی آریہ سماجوں کو نہ جگاتے ...لالہ متھرا داس پوری جی نے بڑی مہربانی ...کی کہ اسقدر انتظام بھی ایسے مشکل وقت ...میں کر دکھایا۔ لیکن جسدن سے میں پہونچا

انہیں کیمپ میں مشکل دکھلائی ہی مشکل ہوگئی اور میری پیشنگوئی کا ایک اور حصہ ستیہ ثابت ہوا۔ میں نے رائے دی تھی کہ انتظام کے لئے ایک ایسا آدمی چاہئے۔ جسے اس کام کے سوائے اور کوئی دوسرا کام نہ ہو لالہ متھرا داس جی کا آنا تب ممکن ہوا جبکہ انکی کمپنی نے انہیں اپنے کاروبار کے لئے بھیجا۔ پھر کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنی کمپنی کے تجارتی کام پر آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرچارکی کام کو ترجیح دیتے خصوصاً اس حالت میں جبکہ انکی کمپنی کے تین اور ڈائیرکٹر ہر وقت یہہ کہتے ہوئے ان کے سر پر سوار تھے۔ کہ دیکھنا کہیں گھاٹا نہ اٹھانا پڑے اور کمپنی کے دشمنوں کو انکا فاتحہ پڑھنے کا موقعہ ملے" لالہ متھرا داس جی کی عدم موجودگی میں لالہ بھولا ناتھ جی خلف لالہ جیونداس صاحب بڑی تندہی سے مینیجر کا کام کرتے رہے۔ لیکن سب سے بڑھکر شکریہ آریہ پبلک کو بابو امرناتھ صاحب سبھاسد لاہور آریہ سماج کا ادا کرنا چاہئے۔ جنہوں نے بلا تنخواہ رخصت لیکر لکچر ہال کو سجایا اور اسکو اس قابل بنایا کہ اس کے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ اور رتبہ کے حاضرین بیٹھکر ویدک دھرم کے سندیسے کو سن سکیں۔ واقعی ایسی بے سروسامانی کی حالت میں ایسا عمدہ پنڈال سجانا انہیں کا حصہ تھا۔

زبانی پرچار کا کام

۲۵۔ دسمبر سے شروع کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ لیکن جب پہلے دن ابتدائے اگنی ہوتر کے لئے ہی آریہ پرشوں کو بلایا گیا تو پچیس تیس سے زیادہ کی حاضری تھی

حالانکہ اسوقت تک کیمپ میں سو کے قریب بھائی پہونچ چکے تھے۔ ۲۰۔ دسمبر سے باقاعدہ کام پرچار کا شروع ہوا۔ ٹھاکر [illegible] سنگھ جی اور لاہور آریہ سماج کی بھجن منڈلی کے علاوہ دیانند اناتھ آشرم اجمیر کے چند لڑکوں نے بھجنوں دوارا بڑے اتم اپدیش دئے۔ پنڈت دولت رام۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت تلسی رام۔ پنڈت رودر دت۔ پنڈت شنکر دیو بابو شیام سندر بی اے۔ اور میں نے ہندی میں اپدیش اور لکچر برابر ۵۔ جنوری تک دئے۔ ان کے علاوہ پنڈت گنگا پرساد جی ایم۔ اے کا انگریزی لکچر جو رات کیوقت ہوا۔ نہایت ہی اعلیٰ مضمون پر تھا۔ جسے انہوں نے بڑی عمدگی سے نبھایا۔ یہہ لکچر اسی مضمون پر تھا۔ جیسا کہ پنڈت جی نے کٹھ ولی اپنشد والے شریر روپی رتھ کے النکار کو لیکر ایک ٹریکٹ لکھا ہے۔ مہاتما شیوکر جی سابق اپ پردھان ویدھرم پرچارنی سبھا ممبئی کا اپنشد وشئے کا ویاکھیان نہایت اعلیٰ تھا۔ میں نے شیوکر جی سے نویدن کیا تھا کہ اس ویاکھیان کے سلسلہ کو معہ لفظاً سمیت جلد چھپواکر آریہ پبلک کو ممنون کریں شری سوامی آتمانند سرسوتی۔ برہمچاری شری نیتیانند جی۔ سوامی شری وشیشورانند سرسوتی سوامی شری نتیانند جی بھی پدھارے تھے برہمچاری نتیانند جی ممبئی اور احمد آباد کی محنت کے باعث بیمار رہے۔ اس لئے کوئی ویاکھیان نہ دے سکے۔ اور درمیان میں ہی انہیں اپنی صحت کے لئے سمندر کے کنارے کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ سوامی آتمانند جی کا ویاکھیان دھرم کی ستتی پر بڑا ہی مدلل اور موثر ہوا۔ ویاکھیان کے خاتمہ تک لوگ جمے بیٹھے رہے۔ میں حیران تھا کہ

ستر برس سے زیادہ عمر میں کس طرح ہمارے
پیردھ سوامی اسقدر ہمت سے کام کر سکتے
ہیں۔ اسی دوران میں ڈاکٹر کپتان سرجن
یو ایل ولیامز صاحب چیف سرجن ریاست
رام پور سینہ حفظان صحت پر ویاکھیان دیتے
ہوئے جتایا کہ جب تک ویدوں کی آگیا
کے انوکول چلتے ہوئے پنچ مہا یگیوں کو
پورا رکھنے کی عادت نہیں ڈالی جاتی
تب تک پلیگ وغیرہ امراض سے پیچھا
نہیں چھوٹے گا۔ ان کے علاوہ ایک دن
رائے بہادر جگناتھ بروا ممبر لیجسلیٹو کونسل
نے آریہ کیمپ میں آکر ایک ویاکھیان
میں آریہ سماج کے ساتھ اپنی ہمدردی
کا اظہار کیا۔ حاضری بلحاظ دہلی دربار کے
میں معقول نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ایسے
موقعہ پر جب لاکھوں آدمی باہر سے
آئے ہوئے ہوں۔ ایک ہزار کا مجمع معقول
حاضری نہیں سمجھی جا سکتی۔ لیکن غضب
تو یہ تھا کہ اپنے کام میں آریہ پرش
بھی تو مدد نہیں دیتے تھے۔ اگر آریہ پرش
جنکی تعداد چھ سات سو سے کم نہ تھی
سب کے سب شریک جلسہ ہوا کرتے تب
بھی حاضری ڈیڑھ ہزار سے کبھی بھی کم
نہ ہوتی۔ لیکن آریہ پرشوں کو نیتہ
ہوینہ میں شریک ہونا بھی دوبھر ہو رہا
تھا۔ کیا یہ شوک کی بات نہیں ہے
کہ چھ سات سو آریہ پرشوں میں سے
محض پانچ چھ ایسے بھدر پرش نکلے
تھے۔ جو نیتک اگنی ہوتر میں صبح و شام
ہوتے تھے۔ لیکن جب پنڈت دولت رام
جی نے ۲۹۔ دسمبر کی صبح کو شاہی سواری
کا تماشہ دکھلانے کی جگہ تک رہنمائی کرنے
کا اعلان دیا [illegible]

کا مجمع بغیرستان وغیرہ تک چلا گیا اور
دو پیچھے تک بلا ان بالی کے جنگل
میں چیخ پکار رہا۔ اسکو ایس وشنے میں سکیا
لکھیں جبکہ ابھی تک آریہ سماجیوں کے
اندر اپنے دھرم کے لئے کام کرنے کا
سچا جوش ہی پیدا نہیں ہوا۔ زبانی
پرچار کے اس حصہ میں تو میری رائے
میں بڑی کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ
اگر لاہور آریہ سماج کے جلسہ کے پرچار
کے برابر ہی پرچار ہو جاتا تو شاید مجھے
کسی قدر سنتوش ہوتا۔ لیکن بات چیت
میں ویدک دھرم کا سندیسا ہزاروں تک
پہونچا۔ جن سجن پرشوں کو آریہ سماج
کے ٹریکٹ وغیرہ دئے جاتے تھے۔ یا جو
بھدر پرش آریہ کیمپ کی طرف سے ہو کر
گزرتے تھے۔ انکی توجہ خواہ مخواہ ویدک
تعلیم کی طرف کھنچتی تھی۔ اور اس موقعہ پر
بڑا ہی عمدہ کام اُن کے اندر ہوتا لیکن۔

تحریری پرچار بھی کامیابی

ہوئی۔ گرد کل کے سکیم شاید ڈیڑھ
ہزار کے قریب تقسیم ہوئے۔ لالہ ملا رام
جی نے ایک چھوٹا سا رسالہ انگریزی میں
آریہ سماج پر لکھا تھا جسکی ہزاروں کاپیاں
بانٹی گئیں۔ انکے سوائے پنڈت گورودت
کی تصانیف اور دیگر بیسیوں ٹریکٹ تقسیم
کئے گئے۔ نہ صرف یہی بلکہ راجوں اور
رئیسوں کی خدمت میں ڈیپوٹیشن حاضر
ہوئے اور تقریباً پچیس تیس بڑے راجوں
اور اسی قدر دیگر روساء کو مول وید اور
رشی دیانند کرت گرنتھوں کی بھینٹ دی گئی
میری رائے میں تحریری پرچار بڑا عمدہ
ہوا لیکن اگر [illegible]

عمل کیا جاتا۔ تو تحریری پرچار بھی اس سے
چوگنا ہو سکتا۔ سینکڑوں راجوں تک محض اسلئے
پہنچ نہ ہوئی۔ کہ کافی کام کرنیوالے
آدمی نہ تھے۔ میری یہ مراد نہیں ہے کہ
کافی کام کرنے والے دہلی میں موجود نہ
تھے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ کام کے لئے
کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا۔ کیمپ میں
راؤ وجے سنگھ جی راج کناڑی رئیس کوٹہ
دو مرتبہ تشریف لائے۔ شری سردار سنگھ
جی راجا اور مہاراج شاہپورہ پردھان شرومنی
پرتینیدھی سبھا پہلے ایک مرتبہ ویسے ہی
آریہ پرشوں کو ملنے کو تشریف لائے۔ اور
بڑے اخلاق سے بات چیت کرتے رہے
اور دوسری مرتبہ معہ اپنے کنور صاحب اور
راج صاحب کناڑی کے ایڈریس لینے کے
لیے آئے۔ ایڈریس انگریزی میں تیار کر کے
راستہ ٹھاکر دت صاحب نے پڑھی جس کے
جواب میں راجہ مہاراج نے رشی دیانند
کی بدولت اپنے ناستک پن سے آستک
بننے کا ذکر کیا اور بڑی نمرتا سے فرمایا کہ
اگر آریہ سماج چپراسی کا کام ان کے سپرد
کریگی تو وہ کرنے کو تیار ہوں گے۔ سماج
کی طرف سے پھول مالا پہنائی گئیں اور
ایک رئیس فوٹو گرافر نے اسی وقت سارے
مجمع کی فوٹو لے لی۔

نہ تو میرے پاس جگہ ہی ہے اور نہ ہی
مجھے اس قدر وقت ہے کہ دہلی کے پرچار
کا مفصل حال لکھ سکوں محض یہ
لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ گو تقریری اور
تحریری پرچار میرے رائے میں اس قدر
نہیں ہوا جس قدر کہ ہو سکتا تھا تاہم باوجود
بے سروسامانی کے جو کچھ ہوا غنیمت تھا نہ صرف
[illegible] اگر [illegible] ہوتا اور بعض آریہ [illegible]

… کو دیکھ کر رہی ہیں پچیس ہزار
… ذیل لیجاتے کہ آریہ سماج کچھ کام
… ہے۔ تو ہیں پانچ ہزار روپیوں کے
… کوشش … سمجھا۔ لیکن یہ کامیابی مجھ
… کے لئے اندھا نہیں بنا سکتی جو کہ
… امیدوں … محسوس کئے۔ مجھے یہ کہنے
… میں دریغ نہیں ہے کہ آریہ سماج کے
… پرچار کی کامیابی اب بھی دگنی تگنی
… اوشیہ ہوتی۔ اگر اس کے اندر وہ
… نظر آنے والی پارٹی سپرٹ کام نہ کرتی جو کہ
… میں نے اُس جگہ اُنہیں کے ساتھ ملاحظہ
… کی۔ میں نے دیکھا کہ ذرا ذرا سے ذاتی تفضیل
کی بنیاد پر ہر شخص اپنے ڈھائی چاول
کی کھچڑی علیحدہ پکا رہا ہے۔ میں سمجھتا
ہوں کہ اگر اس زہریلی سپرٹ کو اسطرح
پھیلنے کی اجازت دی گئی تو وہ دن دور
نہیں ہے۔ جب کوئی بھی سنجیدہ کام کرنیوالا
سبھا سبھائیوں کا نام نہ لیگا۔ مجھے دہلی
کے تجربہ نے بتلا دیا کہ اگر دنیا میں کچھ
کام کرنے کا منشاء ہے تو گروکل بھومی کی
چاردیواری سے مجھے باہر نہیں نکلنا چاہئے
اور جن جگہوں میں میری ضرورت نہیں
ہے۔ وہاں جاکر بجائے فائدہ کے نقصان
نہ پہونچانا چاہئے۔ مجھے پہلے ہی اس نتیجہ کی
امید تھی اور اس لئے میں دہلی جانا نہیں
چاہتا تھا۔ لیکن پردھان مہاشے نے مجھے
زبردستی وہاں بلواکر جہاں گروکل کے مقامی
کام کو نقصان پہونچایا وہاں اُن کے پرچار
کے کام کو بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔

اس جملہ معترضہ کو یہیں چھوڑ کر (کیونکہ جب
میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ جب تک میرے
بلوں (?) کا روپیہ ملتا رہیگا اور مجھے کوئی اپنے
کام سے سبکدوش نہ کرے گا۔ تب تک یہاں
یقینا سکتی پرشارتھ سے کام کروں گا تو پھر
ان امور کو دوہرانے یا مفصل بیان
کرنے کی نوبت ہی نہ آئیگی۔) میں پھر
دہلی کے کام کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ گو
خاص صاحبان خاص وجوہات سے لالہ
متھراداس پوری کے بڑے شاکی تھے۔ اور
پنڈت رام بھجدت جی پردھان کو بھی سخت
دباتے تھے اور اُنکی بدنامی کرتے تھے تاہم میں
انصافاً یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ
پنڈت رام بھجدت کا پورشارتھ اس
قابل ہے کہ اُنکی داد دیجائے نہ کہ بجائے
اس کے اُنپر اظہار ناراضگی کیجاوے۔ حالانکہ
اُنکی دھرم پتنی دربار ہوٹل میں چاندنی چوک
کے مقام پر ٹھیری ہوئی تھیں۔ وہ بیس دنوں
میں تین چار مرتبہ سے زیادہ اُنہیں ملنے
نہیں گئے۔ جس حالت میں کہ دیگر آریہ پرش
خود تماشوں سے طبیعت کو نہیں روک سکتے
تھے۔ پنڈت رام بھجدت نے اپنی استری اور بچے
کا بھی خیال نہیں کیا۔ میں مانتا ہوں کہ پنڈت
رام بھجدت جہاں بیٹھے ہیں وہاں ترتیب نہیں
رہ سکتی لیکن اسموقعہ پر زیادہ تر بدانتظامی
کے ذمہ دار دوسرے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے
دیدہ و دانستہ پنڈت رام بھجدت کے راستہ میں
روکاوٹیں ڈالیں۔ رہے لالہ متھراداس پوری
کا معاملہ سو آریہ کیمپ کے بارے میں تو وہ شکریہ
کے ہی مستحق ہیں کیونکہ اگر وہ پہلے نہ پہونچتے
اور زمین وغیرہ صاف کراکے روشنی تار
پائپ وغیرہ کا انتظام نہ کرتے تو دہلی میں
آریہ بھائیوں کا کھڑا ہونا بھی مشکل ہو جاتا
لیکن اس کام کے کرنے کے بعد اُنہوں نے
اپنی شکل نہ دکھائی۔ جسکے لئے میں اُن کو
قصوروار نہیں سمجھتا۔ دہلی میں جب تک
میں رہا اکثر راتوں کو آریہ بھائیوں کی
کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ میری رائے میں
ان کانفرنسوں سے بڑا لابھ ہوتا اگر محض
باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کو اپنے اپنے
تجربات کے ہی ظاہر کرنے کا موقعہ ملتا
صرف ایک روز ایسا ہوا اور اُس دن بمبئی
اور دیگر پرانتوں کے بھائیوں سے ایسی
بہت سی نئی باتیں سُنیں جو کہ ہمارے
آئیندہ کام میں مفید ہو سکتی ہیں لیکن
عموماً چونکہ مضامین زیر بحث فیصلہ
طلب ہوتے تھے۔ اس لئے ذاتیات پر ممبران
اُتر آتے تھے۔ چنانچہ کئی مرتبہ کئی آریہ
بھائیوں نے مضمون زیر بحث کو چھوڑ کر
اشارتاً کنایتاً دوسروں پر ذاتی حملے
کئے اور مضمون زیر بحث کو محض اپنے
دلی بخارات نکالنے کا ذریعہ بنایا۔ میں نہیں
سمجھتا کہ منو مہاراج کے مشہور واکیہ کی
پیروی نہ کرتے ہوئے کبھی بھی ایک
دوسرے سے ملکر کام کیا جا سکتا ہے۔
دہلی کا دربار کسی کے لئے باعث خوشی اور
کسی کے لئے باعث رنج ہوا۔ دنیا داروں
کے لئے تو اس موقعہ کو اور نظر سے
دیکھا جاویگا۔ لیکن جن انسانوں
کو دھرم کی پیاس ہے اور جن کا یقین
ہے کہ دُنیا میں جان اور انجان ہر کہ
و مہ زبان حال سے سچے دھرم کا
پیاسا دکھائی دیتا ہے۔ اور جنکو ساتھ
ہی یہ بھی یقین ہے کہ دھرم کی پیاس
محض ویدک تعلیم ہی بجھا سکتی ہے۔ اُنکو
درحقیقت اس کام سے بالکل اطمینان
نہیں ہوا جو کہ آریہ سماج نے دہلی دربار
کے موقعہ پر کیا۔ ہاں یہ فائدہ ضرور ہوا
کہ مدراس اور بمبئی۔ آسام اور برہما
دور دراز ملکوں کے تعلیم یافتہ اصحاب کے

دُنیا کا بڑا بھاری حصہ ویدک دہرم کی تعلیم سے ناواقف ہوتا ہوا بھی اُس کے اصولوں کی طرف رجوع ہونے کو طیار ہے۔ بشرطیکہ لیاقت اور استقلال کے ساتھ اُن کو اِس طرف رجوع کرنے کی کوشش کیجاوے۔ لیکن یہہ کوشش کب کارگر ہو سکتی ہے۔ جبکہ آریہ پُرش سوارتھ کو دبا کر پروپکار کے لئے ملکر کام کرنے کا سبق نہیں سیکھتے۔ ایک بڑے معزز آریہ لیڈر نے دہلی کے مقام پر اِس امر پر بڑا زور دیا تھا کہ اختلاف رائے ہی آریہ سماج کی زندگی کا نشان ہے اور فرمایا کہ جسدن اتفاق رائے ہوگا۔ اُسی دن وہ آریہ سماج کی موت کا نشان سمجھیں گے۔ لیکن اُنہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ریپریزنٹیٹو سوسائٹیوں میں اختلاف رائے اُسی وقت تک صحت بخش ہوا کرتا ہے۔ جبتک کسی امر پر وچار ہو رہا ہو۔ لیکن جب کوئی سوسائیٹی بعد وچار کامل کے کثرت رائے سے ایک فیصلہ کر دے تو اُس کے بعد کام کرنیکے وقت اختلاف رائے اُس سوسائیٹی کی تباہی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ آریہ سماج اگر زندہ رہنا چاہتا ہے تو اُس کے ممبروں کے لئے لازم ہے کہ وے اُسی وقت تک اختلاف رائے رکھا کریں۔ جب تک کہ کسی امر کا فیصلہ نہ ہو جاوے لیکن جب کثرت رائے ایک امر کا فیصلہ کر دیوے تو اُسکو حد تکمیل تک پہونچانا اُن ممبروں کا سب سے پہلے فرض ہونا چاہئے۔ جنہوں نے کہ اختلاف رائے ظاہر کیا تھا۔

دہلی کے متعلق مفصل پروپکارنی سبھا کا ذکر باقی رہگیا۔ میں نے جو مضمون دہلی جانے سے پیشتر لکھا تھا اُسکو پڑھکر لاہور کے آریہ گزٹ اخبار نے انسپر تو اپنی پرانی سپرٹ کا اظہار کرتے ہوئے امور واقعہ اور دلایل سے پرہیز

گالیوں کو تو سر ہاتھ رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہہ میرے بڑے پرانے مہربان ہیں لیکن صرف اسقدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ پروپکارنی سبھا کے متعلق جو کارروائی ہوئی۔ اور سر جنرل پرتاپ سنگھ اور راجا ادہیراج شاہپورا اور راجہ جیکشنداس وغیرہ مہودیوں سے جو کچھ بات چیت ہوئی اور اُنہوں نے جو کچھ وشواس ٹھیک طور پر کام کرنے کے دلائے اُن کے لحاظ سے آریہ گزٹ کا یہہ لکھنا کہ "ہم پرو ۵۔ جنوری کو پروپکارنی سبھا کے اجلاس ہوئے اور سر پرتاب پردہان اور راجہ ادہیراج شاہپورا اور راجہ جیکشنداس منتری مقرر ہوئے مگر پریس بدستور بابو رام بلاس جی کے ہاتھ میں رہا۔" بالکل غلط ہے۔ پروپکارنی کی خرابی کا معاملہ بڑا لمبا ہے۔ اور اُس کے مفصل پبلک کرنے کی بھی شاید کسی وقت ضرورت پڑے لیکن جس حالت میں مجھے آریہ پُرشوں سے یہہ گیات ہوا ہے کہ مہاراجگان نے پکشپات ہین ہوکر اِس معاملہ کو پہلے جج کے طور پر طے کرنے کے بعد اُسے پبلک جلسہ میں رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اقرار کیا ہے کہ اُس جلسہ میں آریہ سماج کے پرتی ندہیوں کو بُلوا کر اُن کے مشورہ سے کام کریں گے تو اِس وقت اُس معاملہ کو چھیڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں آشا رکھوں گا کہ مہاراجہ صاحبان اپنی پرتگیا کو بہادر کشتریوں کی طرح پورا کریں گے۔ اور آریہ بھائیوں کی ہمتی سے کام کرنے کو اپنا فخر سمجھیں گے۔ اگر اُدہر سے ناامیدی ہوئی تو پھر آریہ سماج کو پروپکارنی کے معاملہ کی طرف بڑے زور سے توجہ دینی پڑیگی جسکی ایشور نہ کرے کہ ضرورت پڑے۔

---

(۲)

اطلاع عام

(۱)

چونکہ لالہ کشمیرا مل متوطن دینانگر حال ساکن بابو گنج سہلہ کے قرضخواہ مجھے اس کے کاروبار میں شریک سمجھکر تنگ کرتے ہیں بلکہ اپنے حساب کتاب کی بیباقی کے واسطے مجھے تقاضا کرتے ہیں۔ جہاں تک کہ عدالت میں کھینچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے مشتہر کرتا ہوں کہ میری لالہ کشمیرا مل کے کاروبار میں کبھی کوئی شراکت نہیں ہوئی اور نہ اب ہے۔ جو لوگ اُن سے کسی قسم کا لین دین کریں۔ وہ اُنہی کو اس کا ذمہ دار خیال کریں۔

المشتہر گوری شنکر [illegible] گنج ٹہلہ

بر کی ضرورت

ایک پندرہ سالہ لکھی پڑھی یدوبنش کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جسکی آیو پچیس برس کی ہو۔ اور لکھا پڑھا یدوبنش کشتری کل میں سے ہو۔ اتھوا دوسرے کشتریوں کی کل میں سے ہو۔ جن کا کہ [illegible] ناطہ یدوبنشیوں کے ہمراہ ہو سکتا ہو۔

المشتہر متھرا پرشاد منتری آریہ سماج اجمیر

ستیہ دہرم پرچارک پہلا اول نمبر اردو

اِس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پنڈت [illegible] پبلک الائنس کا فوٹو ہے۔ پہلے اسکی قیمت فی جلد ۲ تھی۔ اب بغرض توسیع اشاعت اسکی قیمت گروکل کے سالانہ جلسہ تک صرف ۱ فی جلد کر دیگئی ہے۔ اور ہندی کی قیمت بدستور سابق ہی رہیگی۔

المشتہر تیتی رام ہیڈ منیجر ستیہ دہرم پرچارک گوجرانوالہ

ملیہ دھرم پرچارک ہریدوار

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ سماج رنگون

سننے - خوشی ہے کہ رنگون آریہ سماج عرصہ سے کمزور حالت پر تھا۔ اور اسکی فربہیاں اُنکی دھرم کا نہایت ہی بُرا حال تھا جسکی خاص وجوہات تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی پرچارک نہیں رہا۔ دوسرے شہر رنگون میں لوگ زیادہ تر نوکری تجارت و دیگر پیشہ میں ہیں۔ اور مختلف ملکوں کے رہنے والے لوگ ہیں۔ جنکی توجہات کو سماج کی طرف لانا بغیر کسی خاص دلچسپی کے نہایت ہی مشکل تھا۔ پھر بھی یہ چند ممبران آریہ سماج نہایت ہی دھنیواد کے لایق ہیں کہ وہ مقدار بہیونی کے فوٹن اپدیش سے بھی ... پیچھے نہیں ہٹے جوش سے لگے آ رہے ہیں۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ رنگون شہر جسمیں ہزاروں ہندو بنگالی گجراتی مارواڑی دکھنی مدراسی ہندوستانی موجود ہیں۔ مگر کسی کو دھرم کے ... کا شوق نہیں ... دھرم کے تتو سمجھنے ... کو ... پرچار کریں۔ ... سے آریہ دھرم ... کی ... دل سے منظور ہے کہ اُنکی ... اچھا ہوں۔ ... کوئی ایسا ... جو ... کو ... اور دھرم کا اپدیش کریگا۔ رنگون آریہ سماج ... وہ تقلید ... جس سے ... ہوتی تھی۔ دوسرے سماج کی طرف سے کوئی ... ایک ... دھرم ... جاری ہو ... جسکے ... جی کو خود ... طرف سے ... بہت بہت دھنیواد ... رنگون سماج کو ایک عمدہ ستھان ... کہا ...

بذریعہ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو اسی مہاتما کی کرپا سے شہر رنگون

پنڈت وشوا ناتھ جی جو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے خاندان سے ہیں۔ گاؤں ٹکول ضلع احمد آباد علاقہ گجرات سے آئے ہیں اور ہر آتوار کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک شام سماج ہوتا ہے جسمیں پنڈت جی موصوف جو سنسکرت ودیا میں ہر طرح سے کامل معلوم ہوتے ہیں اُنکی تو ودیا کے بل اور ایشور بخشش عقل سے شانتی کے ساتھ اپنے ایسا ویاکھیانوں کے پرکاش کے ذریعہ ایک دلوں کو ستیہ دھرم کی طرف رجوع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ سماج کی طرف سے انکی آج تک کسی قسم کی سیوا نہیں ہوئی۔ ایسے مہاتما پرش کو رنگون آریہ سماج کیا بلکہ مہرشی کے سب سیانوں کیطرف سے بہت بہت دھنیواد دینا چاہیئے) پنڈت جی نے آج تک علاوہ دیگر مضامین دھرم کتابی و زبانی کے مندرجہ ذیل ویاکھیانوں سے ذریعہ سماج کو آنند کیا۔

(۱) پران گرنتھ ... جو ویاس جی کے بنائے ہوئے ثابت نہیں ہوتے۔

(۲) سب ... سرشٹی ... سنسکرت ... کے رو سے اگر دیکر ... صاحب و دیگر فلاسفروں انگلینڈ کی فلاسفیوں سے ثابت کرنا۔

(۳) جین و ویدانت کا مقابلہ (۴) ہت جوتش ... شراب ... ثابت کرنا۔

(۵) ... (۶) آریہ سماج کا ... (۷) آریہ دھرم کے پرکاش سے دوسری دھرموں کا پرکاش (۸) ... دوسرے دھرموں کا شامل کرنا ... (۹) ... (۱۰) ... جن میں ... ثابت ... دیگر ... ثابت کرکے پرکاش کیا۔ اور ... بھائیوں کو ... پرشن کا اُتر بڑی خوبی سے شانتی کے ساتھ ... دیگر براہمن گرنتھوں سے دیا گیا۔ اسی طرح سے جو ... کسی مہاشے کے ... پیدا ہوتا ہے ...

پنڈت جی ہر دی دار کو سماج ستھان میں شوبھا یمان ہو کر نواس کرتے ہیں۔ پنڈت جی کی کم عمر اور ودیا تجربہ دیکھ کر پرماتما کی شکتی یاد آتی ہے۔ ایسے مہاتما پرش کا گُن ظاہر کرنا ہم لوگوں کی طاقت سے باہر ہے ناخواندہ اور مورکھ لوگوں کی واہیات بحث اور سوالات پر خواہ مخواہ دلکو رنج پہونچتا ہے۔ پرنتو پنڈت جی کے چہرہ پر غصہ تو درکنار ذرا بھی تلخی نہیں پائی جاتی۔ اور بڑی شانتی اور شیریں زبان سے ہر ایک پرش کا اُتر عمدگی کے ساتھ دیکر ہر ایک دلکو آنند کرتے ہیں۔ آپ ہندوستانی زبان پورے طور سے نہیں جانتے تھے۔ مگر اب اچھی طرح سے ہر ایک کو سمجھا سکتے ہیں۔ پنڈت جی کے ویاکھیانوں سے اب کسقدر گجراتی بھائیوں کی توجہ سماج کی طرف ابھری ہے اور دوسرے لوگ بھی آتے جاتے ہیں۔

(۲) شریمان مہاشے ڈاکٹر لکھن لال ورما پریسیڈنٹ آریہ سماج رنگون جنہوں نے اپنا تن من دھن سماج کے ارپن کر رکھا ہے۔ بہت بہت دھنیواد کے لایق ہیں آپ نے ایک مرتبہ وگ ... کے لیئے بہت کوشش کی ہے کہ جو ہندو جنرل ہاسپٹل رنگون میں ... ہیں بجائے ایسے کہ گورنمنٹ کی طرف سے وہ ... جاتے ہیں کرم کانڈ کے ساتھ جلائے جاویں۔ اس کارج کے لیئے بڑے بڑے گجراتی سیٹھ مہاشیوں نے کمیٹی کی ہے۔ اور برابر کوشش ہو رہی ہے اور کسی قدر دھن بھی جمع ہو چکا ہے۔ دیکھیئے اس کارج کو پرماتما کب پورا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب کے اس انتظام پر سکھوں کے لیئے علیحدہ رنگون گوردوارہ کی طرف سے سردار گوپال سنگھ صاحب رائے بہادر نائب کمانڈنٹ ... مہاموں ... پولیس کے ... کے لیئے کوشش کی ہے۔

(۳) ایک نہایت افسوس کی بات ہے کہ ملک برہما میں جو ہندو ... بھائیوں نے برہما عورتیں رکھ لی ہیں اور اولاد پیدا ہو چکی ہے اور آئندہ کے لیئے یہ سلسلہ بدستور جاری نظر آ رہا ہے۔ آج تک ... کے لیئے کوئی خاص انتظام نہیں ہے جسکا نتیجہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ یعنی یا تو وہ برہما لوگوں میں

شامل ہوتے ہیں۔ یا مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بخوشی اپنے میں شامل کر لیتے ہیں۔ جس سے اپنے دھرم کی کمی ہو رہی ہے۔ اگر بغور خیال کیا جاوے۔ تو مسلمان لوگوں کی بر ہما میں بہت ہی ترقی ہو رہی ہے۔ جس سے سب سے بڑی وجہ ہندوؤں کے کھانے پینے کی رکاوٹیں ہیں۔ اگر کسی آدمی نے برہمی صورت رکھی ہوئی ہے۔ اسکو ہندو کی دوکان پر روٹی کھلانے کے لئے اعتراض ہوتا ہے۔ اس کے لئے کوئی خاص اشتہار یا بذریعہ اخبارات سا ما جک کے مشتہر ہونا چاہئے۔ کہ برہما عورتوں سے پیدا ہوئے ہوئے لڑکے لڑکیاں کون ورن میں شامل ہونی چاہئیے۔ اور اُس کے لئے ایک خاص انتظام کی ہستیہ کے لئے ضرورت ہے۔ کمترین کے مندرجہ بالا حالات پر ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک کی جو رائے والا میں مناسب معلوم ہو درج اخبار فرماویں۔

آپ کا تابعدار

سیتارام اد نٰے خادم آریہ سماج رنگون

پرچار کے متعلق

اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں جو گوشوارہ تقسیم منڈلوں برائے اُپدیش مجوزہ آریہ پرتی ندھی سبھا از جانب شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نکلا ہے۔ وہ پردھان مہاشے کے اعلٰے دماغ کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ اس تقسیم کا مدعا یہ ہوگا کہ ہر ایک اُپدیشک مہاشے اپنے علاقہ میں گاؤں بہ گاؤں اور جگہ بہ جگہ بھرمن کیا کریں۔ اور ہر خاص و عام کے کان تک ویدک دھرم کو پہونچا دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کئی ایک دیگر بہتریاں پردھان مہاشے نے سوچی ہونگی۔ لیکن بخوف طوالت مفصل اخبار ہذا میں درج نہیں ہوئیں۔ اسوقت کو غنیمت سمجھ کر بندہ

بھی اپنی سمجھ بدھی انوسار ایک تجویز پیش کرتا ہے۔ اگر قبول افتد زہے عزو شرف۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک گھر میں روز دس بارہ بھکھاری بھیکھ مانگنے کے لئے آیا کرتے ہیں۔ اور ہر ایک مٹھی خشکی آٹا ہر ایک گھر سے لیجاتا ہے یعنی ان بھکھاریوں میں ہٹے کٹے اور مشٹنڈے ہوتے ہیں۔ جو کہ مانگنے کے بہانہ سے گھر تاڑتے پھرتے ہیں اور رات کو لوٹنے کے واسطے جھٹ تیار ہو آتے ہیں۔ بعضے ان میں نوجوان ایسے بھی ملیں گے جنہوں نے کہ پشت در پشت سے محنت کر کے روٹی کمانا حرام سمجھ رکھا ہے۔ صرف بھیکھ مانگنا ہی اپنا دھرم سمجھ رکھا ہے۔ اور شاید ایک آدہ مشکل سے اُن میں مستحق خیرات کا بھی ہوتا ہوگا۔ پس اگر لوگوں کو یہ نشچت کرایا جاوے۔ کہ ایسی خیرات کرنے سے چوری چکاری لوٹ مار بیکاری اور دیگر کئی ایک عیبوں کی بڑھتی ہوتی ہے۔ اور اُنسے التجا کیجاوے کہ وہ اپنی خیرات کو ایسے طریقہ پر نہ کیا کریں۔ بلکہ وہ آٹا جو روزانہ ایسے فقیروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر ہر ایک گھر میں ایک مٹکے میں جمع کیا جایا کرے۔ اور گاؤں کے دو تین سرکردہ آدمیوں کا یہ فرض ہوا کرے کہ وہ آیتوار کے آیتوار جمع شدہ آٹا ایک جگہہ اکٹھا کر کے ایک معتبر و کاندار یا ایسے آدمی کے سپرد کر دیا کریں۔ جسکو وہ مقرر کریں اور وہ سرکردہ آدمی بہ اتفاق دیگر اشخاص گاؤں میں سخت حکم کر دیویں کہ کوئی مائی بہن فقیر وغیرہ کو خشکی آٹا بھی نہ ڈالا کرے۔ یا اگر ہو سکے تو ایسے فقیروں کو گاؤں کے اندر ہی نہ آنے دیا کریں پس اس جمع شدہ آٹا سے ہر ایک اپاہج یا سفید پوش یا کسی مستحق لنگڑے۔ لولے۔ اپاہج۔ کوڑھی۔ اندھے وغیرہ کی خدمت کیجایا کرے۔ جنکو کہ گاہے بگاہے اس گاؤں میں آنے کا اتفاق ہوا کرے۔ اور ایک ہی وقت میں دو دفعہ سے زیادہ جیسا کہ مناسب ہو ایک آدمی اُس بھنڈارے سے

بھوجن کا مستحق نہ ہوا کرے۔ پس ایسا کرنے سے جہاں کہ مشٹنڈے۔ چور چکار۔ بھکھاریوں کی کمی ہوگی۔ وہاں سفید پوش اُپدیشک۔ یا دیگر مستحق آدمیوں کو جو کہ بعض اوقات کسی سے سوال کرنا بھی پسند نہیں کرتے بھوجن ملا کرے گا۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ بہت سارا آٹا بچ بھی رہا کریگا۔ اس بچے ہوئے آٹے کو یا اسکی فروخت سے جو نقدی ملے اُسکو یتیم خانوں۔ ودیالوں یا دیگر انسٹیٹیوٹ میں جو کہ خیرات کے مستحق سمجھے جاویں۔ اور لوگوں کو بھی وہاں بھیجنے میں کسی قسم کا اعتراض وغیرہ نہ ہو۔ بھیجا جایا کرے۔ کیونکہ اگر انکو ایسا سمجھا جاوے۔ کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی کی سیوا میں بھیجو تو وہ آریہ کے نام سے ہی ڈر کر اس سے مخالفت کرنی شروع کر دیویں گے۔ پس چونکہ یتیم خانے۔ مہا ودیالے ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ اس لئے ایسی انسٹیٹیوٹ میں مدد دیتے ہوئے اُن کو مخالفت نہیں ہو سکیگی۔ پس ایسی مدد سے یتیم خانوں۔ و انا تھ آلیوں اور ودیالوں کو بہت مدد ملا کریگی۔ اور وہ روپیہ جو کہ بعض آریہ پرتی ندھی سبھا کو ان انسٹیٹیوٹ کی امداد میں اپنے کوش سے دینا پڑتا ہے۔ وہ دوسرے اُپکار کے کاموں میں خرچ کرنے کا موقعہ ملیگا۔

امید ہے کہ اس تجویز کو کئی ایک گاؤں والے پسند کریں گے۔ اور اگر بالفرض مسلمان بھائی اس میں شامل نہ بھی ہوں تو ہندوؤں کے گھروں میں تو یہ پربندہ ضرور ہونا چاہئے۔ دیگر آریہ جان اور رفاہ عام کے چاہنے والوں کا یہ بھی فرض ہوگا کہ وہ اپنے اپنے حلقے کے اُپدیشک صاحب کو لوگوں کو پریرنا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیا کریں گے۔

آریہ بھائیوں کا داس

دولت سنگھ کلارک ریشن سٹور سکنڈ لی

آریہ سماج اور اپدیشک

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

آریہ سماج کا رُخ کدہر بدل گیا

گزشتہ اشاعت میں ہم نے یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ آریہ سماج درصل اُس مجمع کا نام ہے جس کا ہر ممبر ویدوں پر عمل کر کے اپنے جیون کو نمونہ (آدرش) بنا کر دکھلاتا ہے۔ جس سے نہ صرف انکو شاریرک و پارمارتہک آنند ملیگا بلکہ اُن کے جیون سے دیگر لوگ بھی جو اُن کے تعلق میں آویں گے مستفیض ہو سکیں گے۔ اب یہاں ہم یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ درصل ہمنے کدھر چلنا تھا اور کدھر چل پڑے۔

الف) گرہستہ جیون کا پہلا اور معمولی فرض بقول منوجی مہاراج پنچ مہا یگیوں کا کرنا ہے۔ مہارشی منوجی کی رائے میں روزمرہ پانچ یگیوں کا کرنا کوئی باعث فخر یا بڑی بات نہیں بلکہ جس طرح روزمرہ صفائی بدن کے لئے شوچ آدی سے فارغ ہو کر کے مسواک کرنا و اشنان کرنا ضروری امر ہے۔ حفاظت جسم کے لئے ریاضت کرنا اور کھان پان کرنا ویسے ہی آتمک شکتی اور شانتی کے لئے پنچ مہا یگیوں کا کرنا ہمارے روزمرہ کے فرائض میں سے ہے۔

لیکن اسوقت آریہ سماج نے پرشوں کی اوستھا کیا ہے۔

اکثر آریہ بھائی تو ایسے بھی موجود ہوں گے جنکو پنچ یگیوں کے نام بھی برزبان ہوں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ناظرین سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتلاویں کہ ہم میں سے کتنے ایسے پرش ہیں جو روزمرہ برہم یگیہ۔ بل ویشو دیو یگیہ اور اتہتی یگیہ کرتے ہوں گے۔ میرے خیال میں فیصدی اندازہ لگانا تو مشکل امر ہے۔ ایسے آریہ پرشوں کی تعداد انگلیوں پر ہی آسکتی ہے۔ باقی رہا برہم یگیہ اور اگنی ہوتر یگیہ۔ ان میں سے اگنی ہوتر یگیہ روزانہ صبح اور شام کو کرنیوالے تو شاید فی ہزار ایک آریہ پرش ملجاویں۔ البتہ ایک وقت اگنی ہوتر یگیہ کرنیوالے شاید ایک دو فیصدی ملجاویں تو عجب نہیں۔ باقی رہا برہم یگیہ۔ اس میں سوادھیائے۔ ایشور کی ستتی پرارتہنا اُپاسنا اور سندھیا شامل ہیں۔ پہلے چار امور کی طرف تو قلیل آریہ پرش دھیان دینے والے ہیں۔ البتہ سندھیا کی طرف چند آریہ پرشوں کی رُچی (میلان) ہے لیکن ایسے آریہ پرشوں کی تعداد بھی بمشکل پانچ دس فیصدی ہوگی اور وہ بھی جب اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم تو روزمرہ سندھیا کرنیوالے ہیں۔ افسوس کہ آج آریہ ستان کی ایسی اوستھا ہو گئی ہے کہ سندھیا کرنے کا فخر کیا جاوے۔ لیکن میں پیارے آریہ بھائیوں سے بہ ادب پوچھتا ہوں کہ آپ میں سے کتنے پرش ہیں کہ برہم یگیہ کو مکمل طور پر سرانجام کرتے ہیں۔ یعنی آیا ہم نے کہاں تک برہم یگیہ کا پہلا جزو سوادھیائے (آرش گرنتھوں کا مطالعہ) جاری کیا ہے۔ دوستوں کے ساتھ گپ بازی میں ہنسی مخول کھیل لہو و لعب کے لئے تو گھنٹوں وقت ملجاتا ہے۔ لیکن ایشوری گنوں پر وچار کرنے کے لئے اور وید پُستکوں کے پڑھنے کے لئے آدہ گھنٹہ بھی نہیں نکلتا۔ کیا بے اختیار یہ کلمہ ہمارے حق میں عاید نہیں ہوتا۔

ہمنے کدہر چلنا تھا اور کدہر چل رہے ہیں

ب) آریہ سماج کا مدعا جیسا کہ پہلے میں اشارتاً کہہ چکا ہوں سنسکرت زباندانی کو وسعت اور اشاعت دینا تھا۔ آرش گرنتھوں کا اندولن اور ان کا کھوج لگانا تھا۔ آرش گرنتھوں کی تحقیقات تجسس اور تفتیش کر کے انکی عظمت اور شوکت عام لوگوں پر ظاہر کرنی تھی۔ سوامی جی کرت گرنتھوں کو ہر زبان میں ملبوس کر کے جابجا ویدوں کی آواز پہونچانی تھی۔ لیکن افسوس ہم کہاں گرے ایک دوسرے کی نکتہ چینی میں وقت ضایع کرتے ہیں۔ جب کبھی انترنگ سبھا یا سوسائیٹی کا جلسہ یا کہیں کنفرنس بھی کرتے ہیں۔ تو بجائے ایسے کہ ویدک گرنتھوں کی تحقیقات اور تجسس پر بحث ہو۔ شاستروں کے اندولن کرنے کے وشئوں پر تقاریر برجستہ ہوں۔ آرش پرش نئے نئے گرنتھ تیار کر کے پبلک کے پیش کریں۔ کیا کارروائی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے پر نکتہ چینی ایک دوسرے کو کوسنا۔ پارٹی سپرٹ۔ پارٹی فیلنگ باہم عناد و بغض۔ غرضیکہ کوئی بہبودئی عامہ یا آتمک شانتی ہمارے اجتماع اور باہمی مکالمہ سے نہیں نکلتی۔ باعث یہی ہے کہ ہمیں خود شاستروں کے مطالعہ کی طرف رغبت نہیں۔ ہمیں اُن سے آتمک آنند حاصل کرنے کا خیال نہیں۔ اگر آپ نے کسی شاستر کی تولیف کسی سے کسی انگریز کی زبانی سنی تو اسپر لٹو کی طرح بلائیں لینے ہیں اگر کسی انگریزی پُستک میں وید یا اُپنشد کی تولیف میں چند کلمات مطالعہ کرتے ہیں تو جابجا اُن کے حوالے دینا فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے بلاچین رشیوں منیوں اور یوگیوں نے جو وید و بھی تولیف میں پل باندہ دیے تھے جو کہ وید کی اشترن سے کرہی پُستک لکھا کرتے تھے۔ جنکے رچیت گرنتھوں کا سہارا کیول ماتر ویدہی ہوا کرتا تھا۔ اُن کے اقتباس پیش کرنا اور ان کے حوالے دینا عار سمجھتے ہیں۔ یہاں میں پھر اپنے آریہ بھائیوں سے پوچھونگا کہ آپنے سوامی ویانند جی مہاراج کے رتھو کے بعد آریہ سماج میں وشئی بران کہاں تک

کہاں تک اوتار واد ویدوں کے مہتو کو کہاں تک
پرگھٹ کیا۔ آپنے سوامی دیانند کا ایک باتی کو باتی
اوتار۔ اسکی وصیت پر کہاں تک عمل کیا۔ اسکا
جواب ذرا ایکانت میں بیٹھکر اپنی آتما سے
پوچھیں۔ کیا آپنے آریہ سماج میں داخل
ہوکر ہر (ذمہ داری) کے جیتے کو نہیں چھیڑا
کیا آپکو معلوم ہے کہ مشنری لوگ آریہ ورت
میں اور یورپ میں بیٹھکر آپکے ویدوں پر کسقدر
سخت حملے کر رہے ہیں۔ اور فلسفیوں اور علوم
طبعیات و ارضیات کے ماہر ذکی لگا دیں ویدوں
کی عظمت پر کسقدر کلنک لگا رہے ہیں اور کسقدر
غلط فہمیوں اور غلط بیانوں سے ویدوں کی
پاک بانی کو ملوث کر رہے ہیں۔

کیا آپکو معلوم ہے کہ تھیاسوفیکل سوسائٹی
آج کل کس قدر زور شور سے کام کر رہی ہے
اور اُن کے لیڈر جادو بیانی سے پبلک کو موہت
کر رہے ہیں۔ کیا یہ سخت شوک کا مقام نہیں کہ
آریہ سماجک پرش بھی مس اینی بیسنٹ وغیرہ
کی عذب اللسانی اور فصاحت پر لٹو ہو کر انکے
شرادھ اور اوتار سدھی کے لیکچروں پر تالیاں
بجا رہے ہیں اور خوشی کے نعرے مار رہے ہیں
کیا آپکو معلوم ہے کہ یوروپ میں مشرقی
مذاہب کی متلاشی سوسائٹی غلط فہمی میں
پڑکر کس قدر ویدوں کے مہتو کو گرا رہی ہے
ناظرین مضمون بہت طوالت پکڑے گا۔ اگر
میں اُن کل سوسائٹیوں کے نام یہاں درج
کروں۔ جو آریہ سماج نہیں ہیں۔ بلکہ ویدوں کی
مانا کے اوپر چاروں طرف سے تیر چلانے کو مستعد
کھڑی ہیں اور ایسے لیپا کرنے میں ہر طرف
سے پاؤں مار رہی ہیں۔

آریہ پرشو۔ ایسی حالات میں سچ بتلاتا ہوں
کیا آپکی زبان سے بے ساختہ یہ کلمہ نہیں
نکلے گا۔ شوک کہ

ہمنے کیا پڑھا تھا اور کیا پڑھ رہے ہیں

(۱۴) آریہ سماج کا مدعا ایک جگت میں
دھرم آچرن یعنی اخلاقی حالت کو عروج
پر پہونچا کر دنیا سے اودیا کے دکھ اور کلیش
کو مٹانا تھا۔ لیکن اب افسوس سے دیکھنا اور
کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماج کے ادھیکاری
پُرشوں کے ورتاؤ بن گئے ہیں۔ ایک زمانہ تھا
جبکہ راجے مہاراجے لوگ سنیاسیوں کے آدھین
ہوکر کام کرتے تھے۔ جب کوئی سادھو مہاتما
راجوں کے دربار میں چلا جاتا۔ تو راجے تخت
سے اٹھ بیٹھتے اور مہاتماؤں کو سنگھاسن پر
بٹھاتے تھے۔ لیکن آج کل عجیب اندھیر ہے
اگر کوئی دھناڈھیہ پرش خواہ آتمک۔ شاریرک
اور اخلاقی اوستھا میں مہا نیچ ہو آریہ سماج
میں آمد و رفت جاری کرے۔ یا شُبھ چندہ دیدے
اُس کے لئے عہدہ پردھانی خالی ہے اور
جھٹ آریہ پرش اُس کے گرد ستاروں کی طرح
گھومنے لگ جاویں گے۔

ہمیں معلوم ہے کہ بعض آریہ سماجوں کے
لیڈروں نے طوائف اپنے لڑکوں کے بیاہ
پر منگوائے۔ رنگ رلیاں کیں کئی آریہ پرشوں
نے ایسے امور کی طرف دھیان تک نہیں دیا
بعض سماجک لیڈروں نے ایک استری اور
سنتان کی موجودگی میں دوسری سے بیاہ
کیا۔ غرضیکہ کن کن نقائص کو ظاہر کریں جبکہ
ہم سب خود ان سب بدیوں کا شکار بن رہے ہیں
ہمنے دھرم کا معیار دولت اور دنیوی عزت
کو سمجھا۔ نتیجہ اسکا اوشیہ ہونا تھا اور ہو
رہے ہیں۔ پس منوجی مہاراج کا یہ مقولہ
سچ ثابت ہو رہا ہے۔

अर्थ कामेषु सक्तानां धर्म
ज्ञानं विधीयते धर्म जिज्ञा
मानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः

مطلب۔ جو شخص کہ ارتھ اور کام کے
میں پھنسے ہیں۔ وہ دھرم گیان کو حاصل نہیں
کر سکتے۔ جو آدمی کہ سچے دھرم کو گرہن یا اختیار
کرنا چاہیں۔ ان کو وید کا سہارا لینا چاہئے۔
ناظرین۔ جو شخص نفس پرستی کے بہر الفاظ
پانی سے دل پر نصب کرنے کے قابل نہیں ہیں
اور کیا انہوں نے کرنے سے شخص اُس اعلیٰ اور
واسطہ ابدی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ میرے
منہ سے بے ساختہ یہی کلمہ نکلتا ہے۔
آریہ پرشو۔ ہم سمجھ لیں کہ ہم کیا پڑھتے تھے اور کیا پڑھ رہے ہیں

(۱۵) آریہ سماج کا مدعا ایک کارروائی
اور دیگر غیر معمولی جلسوں سے نمائش اور
پرچار اور پریم کا سلسلہ قائم ہو اور وید رکشک
گرنتھوں اور آرش گرنتھوں پر وچار ہو
لیکن جہاں آپ آجکل سماجوں میں جاویں
وہاں کی کارروائی دیکھنے سے معلوم پڑا۔ مہاشے
افسوس آتا ہے۔ بہت سی تبدیل سماج ہو گئی
جہاں ہفتہ وار کارروائی میں آرش گرنتھوں
سے کتھا ہوتی ہو۔ کہیں تو لکچرار صاحب انگریز
ودوان یا مصنف ہیگل یا سپنسر وغیرہ کسی
کی کتاب سے دو چار خیالات اقتباس کرکے
پیش کر دیتے ہیں۔ کہیں قومی ترقی اور قومی
پکار پر لکچر بازی ہوتی ہے۔ کہیں گرنتھ صاحب
سے کتھا سننے میں آئی ہے۔ کہیں بائبل نہیں
گیتا سے کتھا ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہر ایک جا
سماجیں اپنے اپنے خیال کی کھچڑی پکا رہی
ہیں۔ بہت تھوڑی سماجیں ہیں جہاں
ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی پاٹھ ہوتا
یا اپنشدوں سے کتھا ہوتی ہو یا اندھیری
کرت گرنتھوں پر وچار ہوتا ہو۔ یا ویدوں
مسائل پر اہم بحث کیجاتی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ جب سے ہم آریہ سماج میں داخل ہوئے
کوئی ترقی نہیں کی بعض صاحب کو دس بارہ سال
سماج میں شامل ہوئے ہو گئے مگر ابتک سنسکرت
نہیں کی۔ ابتک ہندی پڑھنا نہیں سیکھا
ستیارتھ پرکاش کو مطالعہ نہیں کیا۔ لیکن ہندو
اور انکوں کو دشنام دہی کے لیے شیر ببر کا کام
ہی گے دو صرف متھا شتروں کو سننے کے لیے مستعد
ایسی ہی یہہ حالت کہ نہ کسی شاستر کو پڑھا اور نہ
آتک ترقی کی۔ سچ ہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا رہا۔

پیارے بھائیو۔ ذرا اپنی دوستوں پر غور کرو اور
ایکانت میں بیٹھکر وچار کرو۔ کیا بے ساختہ یہہ بد
کے کان میں نہیں آتے۔

"ہائے میرا جیون۔ جنے کدھر جانا تھا اور کدھر چلا ہے"

آئندہ۔ (جیمنی از ملتان)

لالہ منشی رام جی سے التماس

یکی کتاب سچ اسید میری نظر سے گزری۔ اسمیں کوئی
شک نہیں کہ یہہ جلد نہایت موزوں الفاظ اور دلچسپ
پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ مگر جبتک اسکی سو دو سو جلدیں
انگریزی لباس میں جرمن اور انگلینڈ کو اسیوں
کی خدمت نذر نہ ہونگی اوسوقت تک ظلمت شب
اوہام باطلہ کے چھٹنے کے لیے آپکو صبح امید کبھی پڑھی
نہ ہو گی اور آپکی نیک محنت سپھل نہ سمجھی جاوے
گی۔ گرچہ انگریزی ترجمے سے گریز کرنے کیلئے بڑا بہرا
اس کتاب کی تصنیف کا مدعا ہندوستانی انگریزی
خوانوں کے دلوں پر مسٹر میکس مولر کے واہیات
دعاوی کے برخلاف ویدوں کی عظمت کا
نقش کا جمکرنا جتلایا گیا ہے لیکن بباطن جلسہ
مذکورہ بالا کا لفظ لفظ زبان حال سے پکار رہا ہے

کہ اہل یورپ کے جھوٹے مدعیوں ہی کو اونکی
فاش غلطیوں سے آگاہ کرکے اونکے بے بنیاد
دعاوی کو محض مغالطہ اور سراب ثابت کرنا اس
جلد کا اصلی مقصد ہے آریہ ورت کے باشندے تو
آریہ سماج کی لگاتار پکار سے کچھ کچھ باخبر ہو چلے
ہیں اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں مگر اہل یورپ اپنے
زعم باطلہ میں ہنوز مرغی کی ایک ہی ٹانگ پکار
رہے ہیں۔ کارکنان آریہ سماج میری پیشین گوئی کو
جو قیاسات اور دلائل دونوں پر مبنی ہے یاد
رکھیں کہ دنیا کے جملہ اقوام میں باستثناء ہنود
قوم یوروپ کے مہذب اور حق کے متلاشی پہلے
ہی سب سے پہلے ویدک صداقت کو قبول کرینگے۔
فی زمانہ دولت وحشمت صنعت وتجارت وغیرہ بہت
سے دنیاوی سکھ کے سامان اونکے پاس موجود
ہیں۔ جب کبھی اونکے دل تفکرات دنیا سے بیفکر ہوکر
آخرت کی طرف دوڑتے ہیں تو وے بائبل کی ورق
گردانی کرنے لگتے ہیں مگر افسوس کہ ہمارے بھولے
بھٹکے دور افتادہ بھائیوں کی اون اوراق سے کچھ
بھی تسلی نہیں ہوتی اور وے بیچارے مایوس اور مجبور
ہوکر ادہر ادہر بھٹکنے لگتے ہیں۔ کوئی ناستک پرنت
بنجاتا ہے۔ اور کوئی ہمہ اوست کے مہلک مسئلہ
کا قائل ہوجاتا ہے۔ یوروپ کے متلاشیان حق سے
قوی امید ہے کہ وے ویدک اصولوں کی شانتی
دایک عالمگیر مسئلوں کو بہت جلد محسوس کرکے ترنگ
شانتی حاصل کرینگے۔ اسلئے آریہ سماج کا منجملہ اور
فرائض کے یہہ بھی ایک فرض ہے کہ آریہ سماج کی
دہرم پستکوں کا انگریزی میں ترجمہ کرکے اونکی
یوروپ میں اشاعت کرائے۔ یہہ سچ ہے کہ آجکل
آریہ سماج اپنی طاقت سے کہیں زیادہ بوجھ
کو اوٹھائے ہوئے کام کر رہی ہے۔ اور اسکے لیے
موجودہ حالت میں میری التماس پر غور کرنا چاہیئے
ہی مشکل امر ہے تاہم اسے اپنے ہر ایک فرض
کو زیر نظر رکھنا چاہیئے۔

قطرہ قطرہ میشود دریائے آب
راقم۔ باردولال بارنگرگوہی ناولسٹ اینڈ پوئیٹ
ممبر آریہ سماج گنگوہ

آریہ ورت کی مکمل و مستند تواریخ

۔ گنگوہ کے پرچارک ہیں پروفیسر راٹھیس ڈیویڈر کی
ایک تقریر میں آریہ ورت کی مکمل مستند تواریخ لکھے
جانیکی نسبت تحریک کرنے اور اسکو مغربی سنسکرت
دانوں کے ترجموں پر مبنی کیئے جانیکا تذکرہ
کرکے آریہ سماج کی طرف لالہ منشی رام جی نے
جو اشارہ کیا ہے کہ باوجود اس علم کے کہ
اسوقت کے اتہاس ہمارے بزرگوں کے
اتہاس نہیں اُس نے اس خرابی کو دور کرنے
کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا اُسکی معقولیت
اور صحت میں کسکو شک ہو سکتا ہے پروفیسر
موصوف کی تحریک ابھی محض تحریک ہی ہے
لیکن اگر اس نے جلد ہی عملی صورت اختیار
کی جسکی قوی اُمید ہے تو کیا یہہ یقینی امر نہیں ہے
کہ غلط ترجموں کی بنیاد پر ہمارے آباؤ اجداد
کے اتہاس غلط ہی لکھے جائیں گے۔ ایسی صورت
میں سخت ضرورت ہے کہ آریہ سماج کی جانب
سے ایسا تحریری مصالحہ انگریزی میں بہم پہنچایا
جاوے کہ جو اس مستند تواریخ کے مولفین کے
سامنے رکھا جا سکے اور میری دانست ناقص میں
اگر وقت اور ضرورت کو دیکھکر مہاتما منشی رام
جی "صبح امید" کا وہ سلسلہ انگریزی نکال
دیں جسکا وہ بہت دنوں سے بہت صاف ارادہ
ظاہر کر چکے ہیں تو بہت بہتر ہو۔ یہہ بجا ہے
کہ ان کو اور ضروری کاموں سے ہی کم فرصت
ہے لیکن یہہ کام بھی ضروری ہے اور ان

کی موجودگی میں مقابلۃً آسانی سے یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اس کام میں اور تمام آریہ بھائیوں کا فرض ہے کہ مہاتما جی کا ہاتھ بٹائیں اور اگر مہاتما جی اسکے لیے کچھ وقت ہی نہ نکال سکیں تو یہ بھائی ہی اس سامان کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کریں۔

اسی ضمن میں میں مہاتما جی کی توجہ "رشی جیون آدرش" کی تکمیل کی جانب مبذول کرنے کی جرأت کرتا ہوں جو مدتوں سے چھپی پڑی ہے مگر جسکا دیباچہ لکھنا باقی ہے یہ نادر کتاب جو مہاتما جی کے جادو رقم قلم سے نکلی ہے مجھ جیسے ہیچ کارہ اور کمزور آدمیوں کی اصلاح کے لیے ایک حد تک بڑی معاون ہو سکتی ہے ان دونوں ضروری اور اہم کاموں کی تکمیل کے لیے اگر مہاتما جی مناسب خیال کریں تو پرچارک سے تھوڑے دنوں کے لیے علیحدگی اختیار کریں اور اسکا کام کسی اور صاحب کو سپرد کر دیں۔ راقم جگدمبا پرشاد از بٹالہ

مذہبی کانفرنس جاپان

مہاتے نمستے۔ ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ وار دسمبر ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۹ میں جو پنڈت تیرتھ رام ایم۔ اے کی چٹھی کے ذریعہ اظہار ہے کہ جاپان میں کوئی مذہبی کانفرنس نہیں ہونے والی ہے اسمیں کچھ انہیں گوسائیں جی کی خود غرضی معلوم ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ گوسائیں صاحب چاہتے ہیں کہ کوئی اور اپدیشک یہاں نہ آوے اور جو Reputation انہوں نے حاصل کی دوسرے تک نہ پہونچے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی کانفرنس نہ ہو مگر ہم لوگوں کو اس معاملہ کو اچھی طرح دریافت کرنا چاہیے۔

ایک یہ نوید ہے کہ دو پنڈت جو ہندی میں ہیں ان کی کاپی آپ براہ مہربانی اپنے ستیہ دہرم پرچارک میں شایع کر دیں۔

نند کشور اوپ منتری
آریہ سماج فیض آباد

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج ہائے پنجاب و ممالک متحدہ سے برابر خبریں آ رہی ہیں کہ آریہ ساماجک بھائیوں نے جلسہ تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تقریب میں خاص خوشی کے جلسے کئے۔ چنانچہ شکر گڑھ بیر گوبندہ دینا پور تحصیل لودہران۔ قصور۔ ڈسکہ۔ کانگڑہ ڈیرہ غازیخاں۔ انبالہ چھاؤنی۔ پنڈ دادنخاں۔ احمد آباد ضلع جہلم۔ بہیرہ۔ مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ۔ گوبندکی۔ لودہانہ۔ راہوں۔ دینانگر۔ کرور ضلع میانوالی۔ جنڈیالہ ضلع امرتسر۔ سکھر۔ بسولی۔ کرانہ۔ رام نگر۔ دلاور۔ بہرام پور ضلع گورداسپور۔ کوٹ عیسےٰ خاں پر اس روز ہون۔ اور نگر کیرتن وغیرہ کرنیکے علاوہ خاص شکریہ کئے، دیا کہیان دیئے اور آریہ سماج مندروں کو روشنی سے خوبصورت بنا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

جلسہ تاجپوشی دہلی دربار کی شان میں بہت سے شاعروں نے طبع آزمائی کرکے اپنی طبع آزمائی کا نتیجہ میرے پاس ستیہ دہرم پرچارک میں شایع ہونے کی غرض سے بھیجا ہے۔ لیکن جگہ کی کمی مجبور کرتی ہے کہ انہیں مایوس کروں۔ نیز ان نظموں کو درج کرنے سے شاعران بے بدل کو کچھ فایدہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جو فائدہ پہونچا سکتے ہیں انکی نظروں سے یہ ناچیز پرچہ گذرتا ہی نہیں۔

کالکا ضلع شملہ آریہ سماج کمزور ہوتا جاتا ہے اور ہندو سبھا کا زور ہوتا جاتا ہے۔ پر وہاں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو جلد وہاں پر اپدیشک بھیجنا چاہیے۔

تھیم کرن ضلع لاہور میں مہاشہ چانن رام جی اپدیشک اناتھ آلہ اجمیر نے معہ چار اناتھوں کے ایک ہفتہ تک ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ مبلغ عہ وسولہ پارچات اناتھالہ کی سہایتا میں ملے انکے بعد سادہو پرمانند جی نے معہ مہاشہ بوٹا رام پدمار کر ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

قصبہ شادیوال ضلع گجرات پنجاب میں پنڈت رام سنگھ جی پرچارک نے ۳۔ ۴ و ۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ویدک دہرم کا پرچار کیا یہاں پر ایک مشن گرل سکول ہے باشندگان شہر نے بھی ایک گرل سکول کھولنے کا وچار کیا۔ ارادہ تو نیک ہے اگر پایہ تکمیل کو پہونچ جاوے

کوٹ اڈو ضلع ڈیرہ غازیخان آریہ سماج کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر باوجود پورانک لوگوں کی کوشش کے کوئی پنڈت شاستر ارتھ کے لیے سامنے نہ آیا بلکہ جلسہ کے بعد بھی ایک ہفتہ تک آریہ پنڈتان اپدیش کرتے رہے تب پر بھی کوئی نہ سامنے آیا مگر جب پنڈت ہرشچندر جی اپدیشک ۱۰ جنوری کو یہاں سے پدہارے انکے بعد ہم بھوڑے کو میدان خالی پاکر جھٹ پورانک پنڈت گنیش دت جی شاستری آ براجے اور آریہ سماج کو کوسنا شروع کر دیا اور بیجا دلائل دینے شروع کیں جب کوئی شاستر اور ویدکا پرمان مانگا جاتا تو ندارد آخرش آریہ سماج کی طرف سے جوابی لکچر ہونے شروع ہوئے جسکا اثر عمدہ ہوا

جالندھر شہر کی دہرم سبہا بھی شدہی کا کام دو لوہیگرت کے خاندان میں سے ایک لڑکی بیوہ بائیس سال کی بھی خاص مطلب کے لیے مسلمان ہو گئی تھی انکے ہندو دہرم میں واپس آنے کی خواہش پر دہرم سبہا روسا شہر اور پورانک پنڈتوں کی کمیٹی ہوئی اور پنڈت صاحبان نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ کا پراچت

...یوم تک سر منڈوا کر ہریدوار میں اُپواس رکھ
...پر واپس آنکر ۷۰۰۰ گاٹھڑی کا برہمنوں سے
...برا ہوے اسکے بعد ایک سو برہمنوں کو بھوجن
...لوگوں نے اصرار کیا کہ اس لڑکے میں سنقدر
...تو نہیں پنڈتان نے جواب دیا کہ ہم نے بہت
...ثابت کر دی ہے ورنہ دنڈ میں لودھن مادہ
...کا سنکلپ ہی لکھا ہے آخرش اس شدھی کے
...بندہ تک نوبت پہونچی کسی نے دینا سویکار نہ کیا
...ایک پنڈت صاحب بولے کہ لڑکے کو ملانے کے لئے
...کے دستخط ہو جاویں اس کام کے لئے دو سو روپیہ
...میں دیتا ہوں۔

فیض آباد آریہ سماج ۱۹۸۶ میں سورگ باشی رائے
بہادر رائے گکول جی وکیل۔ رئیس میونسپل بورڈ
...سوامی آتمانند جی سورستی کو بلا کر ستھاپت کرایا
...جناب انکے سپوت بابو گوپال لعل جی ایم۔ اے وکیل
...اپنے پتا کی یادگار میں ایک مکان بہت عمدہ
...موقعہ پر شہر کے بیچ چوک کے متصل بڑی سڑک
...قیمتی پچیس سو کا جسکا ہال ۲۶ فٹ ۲۴ فٹ ہے طیار
...کرا کر سماج کے لئے دان دیا اور اوکت سوامی جی
...کو بلا کر ۳۰۔ نومبر ۱۹۲۰ء کو اسمیں سماج کا پرویش
کرا دیا۔

آریہ سماج جھنگ نے آریہ کیمپ دہلی میں دو گاڑیاں
...بیلوں کی بار برداری کے لئے اور ایک پنڈت
...رام بھونیک کو بھوجن کے لئے بھیجا ۸۔ جنوری کو
...ان گاڑیاں واپس آگئیں۔

انبالہ چھاؤنی چونکہ ماسٹر شنوادی رام جی یہاں
سے تبدیل ہو گئے ہیں آئندہ کو جملہ خط و کتابت آریہ
سماج کے متعلق بنام لالہ نند لعل کھوسلہ سار...
بکل مرس ویسکرٹری آریہ سماج چھاؤنی انبالہ
ہونی چاہئے۔

تاج پور ضلع کرنال مہاشہ چندی سنگھ سبھاسد
آریہ سماج کا دیہانت ۳۱۔ دسمبر کو ہو گیا انکے پتر
...سنگھ انکا مرتک سنسکار ویدوکت کرانا چاہتے تھے

پنڈت کی انتظاری میں ۲۸ گھنٹہ لاش کو رکھ چھوڑا
ایک طرف برادری کی سخت مخالفت دوسری طرف
پنڈت کی عدم دستیابی نہایت تنگ کر رہی تھی
آخرش مہاشے سادھو رام دوارکا داس وغیرہ
سبھاسدان آریہ سماج پونڈری کو بلا کر مرتک سنسکار
کرایا۔ میرے خیال میں جب تک ساماجک پرش
خود سنسکار کرانے نہ سیکھینگے تب تک یہ دقت
دور نہ ہوگی۔

سکھر۔ دیوالی گذشتہ کے روز آریہ کمار سبھا سکھر
قائم ہو کر ادھکاریاں کا انتخاب حسب ذیل ہوا
لالہ حاکم رائے پردہان۔ لالہ بھوت چند جی اوپ
پردہان۔ لالہ مولچند جی منتری مہاشے چمن لعل
مہاشے رادہا ولبھ۔ مہاشے لکھنداس اور مہاشے
مظفر چند ممبران انترنگ سبھا ستسنگ کا جلسہ ہر
سنیچروار کی شام کو ۶ بجے سے ۷½ بجے تک بڑی
رونق سے ہوتے ہیں حاضری ۲۰ - ۲۵ تک
ہو جاتی ہے۔ ۲۴۔ دسمبر کی شام کو پریتی بھوجن
کیا گیا۔

افسوس کہ پنڈت لعل چند جی ساکن پنج وڑ
ضلع امرتسر ڈپٹی انسپکٹر پولیس افریقہ کی دھرم
پتنی کا دیہانت ملک افریقہ میں ۳ دسمبر کی رات
کو ہو گیا مرحومہ کی سوا سالہ ایک چھوٹی لڑکی
ہے مرحومہ کے دل میں ساماجک اُنتی کے لئے
بہت سے خیالات جاگزیں تھے جو دل کے دل ہی
میں رہے پنڈت لعل چند جی ایک ایسے غیر ملک
میں خود آپ ہی مرحومہ کی ارتھی کے ساتھ تھے صرف
گائیتری منتر پڑھ کر اہوتیاں ڈالکر مرتک سنسکار
کیا ہم پنڈت جی کے غم میں شریک ہو کر پرماتما سے
بنتی ہیں کہ وہ انکو شانتی پردان کریں۔

کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں ایک نیا
آریہ سماج ستھاپت ہوا۔

بھرام پور ضلع گورداسپور - لالہ دھنپت رائے
جی اوپ منتری آریہ سماج بھرام پور کے پتر کا نام

کرن سنسکار ویدوکت ہوا قبل سنسکار شہر میں
نگر کیرتن ہوا اور جابجا اپدیش ہوتے ہوے ایک روپیہ
گروکل فنڈ میں علاوہ پنڈت کی دکشنا کے دان
دیا لوکل سماج کے ممبروں اور دیگر بھائیوں کا بعد
بیرونجات سے آئے ہوئے بھائیوں کے بھوجن
سے سنسکار کیا گیا دوسرے روز ہندو سبھا نے
اسکا اثر دور کرنے کے لئے نگر کیرتن کیا اور
کوششیں کیں مگر ناکامیاب رہے۔

احمد پور ریاست بہاولپور میں پنڈت رشی رام
جی نے چند یوم ٹھہر کر ویدک دھرم کا پرچار کیا انکو
اپدیش دیا کرتے اثر عمدہ پڑا پورانکوں نے
بھی ایک سادھو کو بلا کر ہر چند ہاتھ پاؤں مارے
مگر ناکامیاب رہے۔

مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ آریہ سماج مدت کا سویا
ہوا کاروئیشن کے موقعہ پر جاگ پڑا چار نئے سبھا
سد ہوئے لالہ کالو مل کھتری نے ایک روپیہ
سماج کو دان دیا۔

ریاست بہاولپور شہر میں مہاشہ گھنشام داس
جی فوٹو گرافر کے والد کا دیہانت ہو گیا لالہ صاحب
مرتک سنسکار سنسکار ودہی کے مطابق کرانا چاہتے
تھے شہر والوں نے اتفاق کر لیا کہ کوئی ہمراہ نہ
جاوے آخرش پانچ اصحاب نے گھنشام داس
جی سے آنکر کہا کہ تم جسطرح چاہو سنسکار کرو ہم تمہارے
ساتھ ہونگے پھر مرتک سنسکار سنسکار ودہی انوسار
کیا گیا۔

لودھانہ میں پنڈت رام رتن جی اپدیشک اور
برہمچاری گورودت جی نے ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء سے
۲ جنوری ۱۹۲۰ء تک ویدک دھرم کا پرچار کیا

لالہ دولت رام جی سیکرٹری آریہ سماج شاہ پور
کانجن ضلع گورداسپور نے اپنی بیماری سے صحت
پانے پر ۸ ساماجک فنڈات میں دان دیئے۔

پنڈت ہری رام ٹھیکہ دار جنڈیالہ ضلع امرتسر نے
اپنے مکان پر کاروئیشن کے روز ایک خاص جلسہ

خوشی کا کیا لالہ سبلا رام و لالہ رلیا رام نے اس موقعہ پر ۵ روپیہ گوروکل فنڈ میں دان دیئے

لالہ گوپال داس منتری آریہ سماج چیچاوطنی ملتان لکھتے ہیں کہ مہاشہ مدن موہن جی ایک جوڑی طبلوں کی بغرض مرمت اپنے ہمراہ لاہور لے گئے تھے مگر وہ مجھ سے مل نہ سکے آخر تک انہوں نے کسی آریہ سماج کے ایک سبھاسد کو مجھکو دینے کے لئے دیدے نام یاد نہیں رہا پس جس صاحب نے وہ جوڑی لی ہو وے لالہ گوپال داس جی کو مندرجہ بالا پتہ پر سوچت کر دیں۔

لالہ سنت رام صاحب اوورسیر قایم گنج نے تاجپوشی کے روز اپنے مکان پر خاص جلسہ کر کے خوشی کا اظہار کیا۔

آریہ سماج سکھر کا سالانہ اتسو تا بک جلسے ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء تک متواتر بڑی رونق سے ہوتے رہے لیکچر کتھائیں اور بھجن بڑے آنند سے ہوتے رہے۔

موری پرگنہ نگینہ ضلع بجنور میں منشی دولا سنگھ صاحب صدر میڈ ارینجنر کا دیہانت ہوگیا مرتک سنسکار بڑی دہرم دہام سے ہوا ۔/۵ روپیہ کی سامگری ڈالی گئی ارتھی کے ہمراہ تقریباً چار سو آدمی تھے۔

بڈہ درت ضلع میرٹھ میں پنڈت تلسی دت جی نے ۷ ورہ دسمبر کو ویدک دہرم کا پرچار کیا منشی راج سنگھ جی پردہان نے سماج مندر کے لئے ایک سو روپیہ دیگر سبھاسدوں نے ۔/۵ اور چودہری دہرم داس جی نے ایک پکا مکان دان کیا انتخاب ادہیکاریاں حسب ذیل ہوا۔ آنریبل منشی راج سنگھ صاحب ایم۔ ایل جی ممبر کونسل ڈسٹرکٹ بورڈ زمیندار پردہان۔ چودہری چتر سنگھ جی اوپ پردہان پنڈت دیوکی نندن جی سیکرٹری مہاشہ زمیر سنگھ جی اسسٹنٹ سیکرٹری۔ چودہری امراؤ سنگھ

جی خزانچی۔ لالہ دینہ پال جی پستکا دہیکش۔ چودہری ہرداس وچودہری چنڈ رام جی ممبران انترنگ۔

ریاست جیند افسوس کہ ۱۸۔ دسمبر کو چودہری نند لعل جی منصرم بنک جیند کی دہرم پتنی کا دیہانت ہوگیا باوجودیکہ سابقہ ویدو کت سنسکاروں کے باعث برادری کی مخالفت چلی آتی تھی مگر چودہری صاحب نے سابقہ سنسکاروں کی طرح یہہ مرتک سنسکار بھی ویدوکت کیا پرماتما چودہری صاحب کو شانتی پردان کریں۔

بسولی کے لالہ شب چرن لعل جی نے بموقعہ تاجپوشی مبلغ ۵ روپیہ گوروکل فنڈ میں دان دیئے۔

آریہ کی سبھا بہاگووالہ ضلع گورداسپور نے بروز لوہڑی نگر کیرتن کیا اور موقعہ بموقعہ اپدیش دیئے۔

سبھاسدان آریہ سماج خانقاہ ڈوگران بموقعہ تہوار لوہڑی ہون اور نگر کیرتن کیا اور لیکچر بھی ہوا۔

آریہ سماج کہروڑ ضلع میانوالی آریہ سماج کی عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

(۱) لالہ گنگا رام جی پردہان۔
(۲) لالہ موہن لعل جی اوپ پردہان۔
(۳) لالہ دہرم چند جی منتری
(۴) لالہ بیگا رام جی پستکا دہیکش
(۵) رائے مول چند جی خزانچی
(۶) رائے گھنشیام داس و لالہ خوشی رام جی انترنگ ممبران۔

سال حال کے لئے سہارنپور آریہ سماج کے عہدہ داران حسب ذیل نیت ہوئے ہیں۔
لالہ پھمن لعل وکیل پردہان
ٹھاکر جمنا پرساد منتری

منشی درگا پرساد اوپ منتری۔
منشی ہرنام سنگھ پستکا دہیکش۔
لالہ گوکل چند خزانچی۔

آریہ سماج بنوں (۱) مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو لالہ جیٹھانند صاحب کلارک پلٹن نمبر ۳۳ و سبھاسد آریہ سماج نے اپنی ترقی تنخواہ کی خوشی میں ہون کرایا۔ اور ایک روپیہ گوروکل و ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔

(۲) مہاشہ ٹھاکر سنگھ برادر عزیز بابو سردار سنگھ کلارک سول سپرجن و سبھاسد آریہ سماج نے دو روپیہ گوروکل کے لئے دان دیا۔

(۳) یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے دن آریہ سماج مندر میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی خوشی میں ایک خاص جلسہ کیا گیا۔ بھجنوں کے بعد سے انگول تقریریں ہوئیں۔ تقریروں کا خاتمہ تاجپوشی کی خوشی اور اپنے بادشاہ کی عمر درازی اور ترقی بادشاہت کی دعاؤں پر ہوا۔ رات کو مندر میں روشنی کی گئی۔

(۴) مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو بابو سندر داس صاحب کلارک پلٹن نمبر ۲۲ سکھ و سبھاسد آریہ سماج کے بالک کا نام کرن سنسکار ہوا۔ بالک کا نام ایشور بالک رکھا گیا ایشور بالک کو ویرگہ آیو کریں اور دہرماتما بنا دیں۔ تاکہ وہ آریہ سماج کیلئے مفید ثابت ہو۔ بابو صاحب نے حاضرین کا ستکار حلوہ سے کیا اور آٹھ روپیہ فنڈات ذیل میں دان دیئے۔ گوروکل تین روپیہ۔ وید پرچار دو روپیہ۔ یتیم خانہ آریہ سماج بنوں ایک روپیہ۔ آریہ سماج ڈیرہ غازیخان ایک روپیہ۔

خوشی کی بات ہے کہ ۴۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو چینوٹ دو دو میں نیا آریہ سماج استہاپت ہوا سبھاسد ہو سچے آریہ بننے اور اپدیش کرنے پاس کرنے لگے ہیں وہ دہرم کی چمک آریہ سماج جو کہ عرصہ سے بند تھا جاگ اٹھا ہے اور ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہونے لگے ہیں

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک جالندھر سے دستیاب

مذہب کا مخرج بدھ دہرم ہے اردو	۱ر
ہندو مذہب کا مخرج ویدک دہرم ہے اردو	۵ر
سنسکرت زبان کی عظمت اردو	۲ر
شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی اردو	۳ر
معدن التہذیب اردو	۵ر
مہاراج چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی اردو	۱ر
حیرت انگیز واقعات اردو	۱ر
سندھیا منظوم	۱ر
بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول اردو	۴ر
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی	۱۰ر
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ	۱ر
حصہ چہارم	۱ر
حصہ پنجم	۱۰ر
حصہ ششم و ہفتم	۳ر
حصہ ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع	
ترقی نیشنٹ وید اردو	۴ر
تصدیق صداقت دہرم آریہ اردو	۳ر
لوگ میں سبجکٹ کمیٹی اردو	۱ر
بندہ دہرم پرچارک پر پیا پال گیس اردو	۶ر
ہندی	۶ر
ویدانت رہوانت ترورن اردو	۳ر
پرنسپل مجری	۵
ناگر	۱ر
مالک کار کا	۵ر
لال فلاسفی	۱ر

بنارس یونانی فلاسفی بھرپا ہو شیر دال عادل کی پوتی مہاراج ... کا خلاصہ اپنشد رازشناکت دہرم تسعود ہرم وپنشد دہرم اخبار موجودہ اہل اسلام سیرت وغیرہ زیر طبع ہیں۔

المشتہر بستی رام اسسٹنٹ منیجر

اشتہار ہمارے ہاں ہر قسم کا لوہا بکانہ دیکچا، لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت ملسکتا ہے۔ نمونہ بتا درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔

لاہوری مل بی۔ اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودہانہ

دہیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانا یام کی سرلتا سے بار بھی لکھی گئی ہے۔

پرنتھم پرانا یام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے۔

(۲) جو انتر بہرنے کی بدہی ہے۔

(۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دھکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستنبھ بدہی (۵) گرہیا و مال بدہی جس کے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور کہ لا یہ پستک کے دیکھنے سے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کانکا پرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لا بہہ میں ملے گی۔

پندرہ پستک لینے والے کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیگا

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

ادویات کے نوٹس عجیب ... بکثرت خواہ مخواہ دقت میں پڑنے کا اندیشہ ہے آئندہ درج نہ ہونگے۔

شرح چندہ اخبار جب ویکلی پیشگی

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ ششماہی معہ محصول
عام سے	للعہ	[illegible]
طلباء سے	۳	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۶۵ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱ر
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ ۳ر فی سطر لیا جائیگا اشتہار کرکے بھیجا ہے گی کل اجرت پیشگی آنی چاہئے ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں یکم ساون یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ یکم بیساکھ۔

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱۰ر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر

ویدانت درشن

معہ تفسیر ویدانت شدھا

ناظرین! جن کو برہم کی بابت غور اور فکر کا موقع ملا ہے۔ اور جو اپنشد وغیرہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور برہم ودیا کے شائق ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بھارت درشنوں میں اودیت یا دکے اول پرچارک سوامی گوڑپاداچاریہ جی تھے ان سے پہلے آریہ ورت میں اودیت باد نہیں تھا۔ یا برہم باد

کا کوئی پرچہ نہ تھا۔ جبکہ پرانے رشی مہرشی لوگوں کا یہ سدھانت ہی نہ تھا۔ تو پرچار کیسے ہوتا۔ پرانے رشی مہرشی اعلیٰ درجہ کے آستک تھے ان کو ناستک بادی بتلانا ان پر اتہام لگانا ہے۔ پھر وان شنکر آچاریہ کے زمانہ میں سے اس سدھانت کا زیادہ تر پرچار ہوا جس وقت سے انہوں نے مصنوعی ویراگ کا پرچار کیا۔ تب سے ہی لوگ اپنا نقصان اور کرم کانڈ وغیرہ دھرم کا زیان کر کے ایشور کے احکام کے خلاف چلکر تنزل کے گہرے تاریک غار میں گر جاتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اس پوشیدہ ناستک باد کا کھنڈن دیروید کیا جاوے اور ایشور دیو کے حقیقی سوروپ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا جاوے۔ انسانوں کے دلوں میں ایشور بھگتی کا بالائی سینچن کر اُن کے اُتم برکش کو مضبوط بنا پریارتھک شکھ سوروپ پھل لانے کے قابل بنا دیا جاوے۔ اور کیونکہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیئے بالضرور ہمارا رچا ہوا ویدارتھ سندر نما ہی تفسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوگی لیکن مہرشی دیاس جی کے پاک کلام کا آئینہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ کم از کم چار سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس موجود ہوں ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد درخواست خریداری ارسال فرما کر ہم کو اس پاک کلام کے شروع کرنے میں مدد پہونچا کر مشکور فرماویں۔ تین مہینے تک درخواستیں پوری ہونے کا انتظار کیا جاویگا۔ اگر اس عرصہ میں درخواستیں پوری ہو گئیں۔ تو آٹھ ماہ بعد یہ تحفہ خریداروں کی خدمت میں بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا۔ اس گرنتھ کا حجم قریباً آٹھ سو صفحہ اور کاغذ رائل بھی ہوگا۔ چھاپ کی خوبی کا اندازہ خریداروں کی نظر پر منحصر ہے۔ تحریر کی ضرورت نہیں ہے قیمت ساڑھے پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحبان کو صرف چار روپیہ میں دی جاویگی۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد کمیشن میں بلا قیمت ارسال ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے

پتہ پر ہمارے پاس آنی چاہئیں۔

وجوہات ذیل سے گرنتھ کی خوبی اور غلطی سے بری ہونے کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

(۱) اس تفسیر کے بنانے میں مجھکو شریمان پنڈت نارائن دت جی سدھو نیائی بھوشن تکھیہ ادھیاپک گوروکل سکندرآباد۔ اور شریمان پنڈت گنگا دت جی شاستری تکھیہ ادھیاپک گوروکل کانگڑی ہریدوار اور دیگر ودوان متروں و دوستوں سے کامل مدد ملے گی اور شریمان لالہ منشی رام جی تکھیہ ادھشٹاتا گروکل کانگڑی ہریدوار اس کی پڑتال کریں گے ساتھ ہی انکی رائے بھی گرنتھ پر شایع کیجاویگی

(۲) اس تفسیر کے تیار کرنے کے لیئے بہت گرنتھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور شاستروں سے اسکی تیاری کے لیئے بہت سا مصالح جمع کیا گیا ہے پوری تکمیل کے لیئے ایک رقم کثیر پنڈتوں کے لیئے خرچ کیجاویگی

(۳) جیسے اور مفسروں نے کھینچا تانی کی ہے یہ تفسیر اُن باتوں سے منزہ ہوگی۔ حروف اور لفظوں کا خیال کر کے ٹھیک ٹھیک معنی اور مطلب ظاہر کئے جاوینگے۔

(۴) اول سنسکرت میں سوتر لفظی معنی اور لفظوں کے ٹھیک ٹھیک تعلقات جتلا کر پھر سنسکرت میں سوتر کا کامل ارتھ اور بھاؤ دکھایا جاویگا اس کے نیچے ہندی بھاشا یعنی پراکرت بھاشا میں معنی درج کئے جاوینگے۔

المشتہر

بھیم سین شرما گروکل کانگڑی ہریدوار

ہندو ہوٹل لاہور

بیرون دروازہ موچی لاہور

چونکہ ایک عرصے سے معمولی حالت میں تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا

بلحاظ انتظام اور کیا بلحاظ ترقی عمارت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہے۔ امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش معہ بال بچوں اصحاب کے لیئے علیحدہ باپردہ جگہ بنائی گئی ہے بستر یا نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں فیس رہائش اور خوراک فی کس درجہ اول درجہ دوم عہ درجہ سوم ۸ر مفصل حالات کے لیئے بذریعہ خط و کتابت کیجیئے منیجر ہندو ہوٹل

اشتہار ہون سامگری ہم نے تین قسم کی عمدہ سامگری جسمیں دور سے ہی خوشبو اور لپٹ اٹھتی ہے۔ خاص اپنی نگرانی میں سنسکار ودھی کے مطابق تیار کرائی ہے۔ ہر آدمی کو عموماً اور ہر آریہ کو خصوصاً ہون کر کے اپنا اور غیروں کا فائدہ کرنا چاہیئے۔ بہت ارزاں اور عمدہ سامگری ہے قسم اول ۸ر سیر قسم دوم ۸ر سیر قسم سوم ۶ر سیر۔

المشتہر

چرنجی لال گپت نمبردار شہر محلہ ڈپٹی گنج



ہر ایک قسم کی بہت عمدہ اور مضبوط اور قابل تعریف کرسیاں صوفہ حسب الحکم تیار کی جاتی ہیں۔ جنس بہت عمدہ ہے سفر کرنیکی کرسیاں بھی مل سکتی ہیں۔ درخواست پر فہرست نمونہ معہ تصاویر ہ…

مفت نذر ہوگی۔

ستیارتھ پرکاش پر پہلا اپیل گیس

اسکی قیمت ۲۱ نومبر سے ۲۱ جنوری تک نصف قیمت یعنی ۸ر کر دی گئی ہے۔ مگر ہندی کا بہت جلد فیصلہ ہو جاویگا۔

المشتہر بستی رام مصنف ستیارتھ پرکاش ہریدوار

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार — हरिद्वार

ستیہ دھرم پرچارک

ہردوار — ہردوار

(۱) ویدوکت ستیہ دھرم کا پرچار۔ اپنیہ استیہ کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) سماجک شاریک اور آتمک اُنتی ویگیا مضامین شایع کرنا

کبھی کبھی ہر ماتاؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا۔ (۳) ویدک دھرم ابدھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا

جلد ۱۴	مطبوعہ ۴ ماگھ سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء شکروار ہردوار	نمبر ۱۴

تازہ خبریں اور رائیں

شمالی صومالی لینڈ کے جنگ کے لئے بوئر لوگوں کا ایک سو آدمیوں کا دستہ بھیجا جانا منظور ہوا ہے برٹش گورنمنٹ کا ارادہ ہے جنرل ولیجون کو بطور رنگ کمانڈر کے بھیجیں۔ یہ وہ بوئر جنرل ہیں جنہوں نے بعد جنگ کے انگریزوں کے ساتھ بڑا اتحاد پیدا کر لیا ہے۔

دہلی دربار پر مکانات بنانے کا کام رائے بہادر گنگا رام صاحب ایگزیکٹو انجینئر کے سپرد تھا۔ اُمید تھی کہ رائے صاحب اپنی ملازمت کے خاتمہ پر کم از کم سی. ایس. آئی بن کر نکلیں گے لیکن جہاں بھائی رام سنگھ کو ماتحتی کے کام میں قیصر ہند کا تمغہ نمبر ۲ لگ گیا وہاں رائے صاحب کی خدمات کسی صلہ کے لایق نہ سمجھی گئیں۔ اور میری رائے میں رائے صاحب کا کام کچھ شراز نہ تھا لیکن۔

رائے بہادر دولت رام صاحب سی. آئی. ای کو پندرہ مربع اراضی کی مالگذاری ہمیشہ کیلئے معاف ہو گئی۔ اور میرا تجربہ ہے نیز دربار کیمپ کے بیچ عام طور پر مشہور رہا کہ ڈاک کا انتظام نہایت خراب رہا۔ وقت پر کسی کو خط نہیں ملتا تھا باوجود بار بار شکایتوں کے کوئی شنوا نہ تھا۔ پھر رائے صاحب کو مالگذاری کیوں معاف ہوئی جو کہ سی. ایس. آئی سے بھی بڑھ کر فتح ہے؟ اسلئے کہ انکا باوجہ شملہ کی تہا نہ پتی کے حکام بالا دست تک بڑا رسوخ ہے اور بیچارے گنگا رام اس سے محروم ہیں۔

فن مصوری میں آجکل اس دیش میں روی ورما کا ہم پلہ ہے حال میں پہاڑی جواکی سوانح عمری چھپی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مہاراجہ ٹراونکور کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور گنشتر انی کے گھر پیدا ہوئے تھے۔

شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کا جام صحت پینے سے پیشتر جو سپیچ وائسرائے ہند نے دی تھی اسمیں ہندوستان کی فوج کا دنیا کی فوجوں کے ساتھ تعریف کے ساتھ

مقابلہ کرکے (تعداد اس فوج کی دو لاکھ تیس ہزار بتلائی گئی ہے) کہا کہ اگر ایک فوج ناکارہ رہے تو اسکو بے فکری کا مقام ہوتا ہے. کیا ہندوستان کی سرکاری فوج کو مشغول کرنیکے لئے کوئی جنگ چھڑنے والی ہے

انگلستان میں ایک اور نیا مذہب نکلا ہے جسکا نام کوسموٹن ہے. یہہ پارسی اور بدھ مذاہب کی دین عیسوی کے ساتھ کچھڑی ملائی ہوئی معلوم ہوتی ہے. نیکی اور بدی کے دو بڑے دیوتوں کو مانتے ہوئے اس مذہب کے پیرو نروان پد کے قائیل ہیں. اس مذہب کے پیروان کا نام مینتھا چاوا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ خالق پر اعتقاد اور ہر اتری پیار کا قایم کرنا صبح اور شام عبادت کے لئے مقرر ہیں جبکہ پیرو ہیت سفید پوشاک پہنکر دہوپ جلاتا ہے اور پرارتھنا کراتا ہے.

ہمیں نے تو سمجھا تہا کہ ہندوستان میں ہی خطابوں پر خرچ کرنا پڑتا ہے. اب انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ وہاں پر خطابوں کے حاصل کرنے پر ایسی رقوم خرچ کرنی پڑتی ہیں جو مقررہ ہیں. چنانچہ یہی خرچ سے ڈرکر لارڈ رابرٹس نے نایٹ آف کارٹر کے خطاب کی سند حاصل کرنے سے انکار کرد یا لارڈ موصوف کو اپنے اول بننے پر محض سارٹیفکیٹ کے تحصیل کرنے میں اس ہزار روپیوں سے زیادہ خرچ کرنے پڑتے تھے.

مہاراؤ ہیجر سرامید سنگہ والئے ریاست کوٹہ راجپوتانہ نے شاہ ایڈورڈ کی تاج پوشی کی خوشی میں اپنے راج کا کل بقایا مالگذاری جو تقریباً پچاس لاکھ روپیہ کے ہے اپنی رعایا کو معاف کر دیا. اس کو ہم عاقلانہ اظہار خوشی کہتے ہوں.

انگلستان کے ایک پادری ریورینڈ ارتہو بٹیلی ورتھنگٹن صاحب نے اپنا پیشہ پادری چھوڑ کر عجیب ڈھونگ رچا. اپنا نام اسمیرس رکہا اور مطابان سچائی کے نام سے ایک جماعت بنائی. ظاہر کیا کہ موتر تھمبا نامی ایک پیغمبر سے انکی واقفیت ہے اور اُسکے ذریعہ

سے وہ دوسری دُنیا کے حالات معلوم کر لیتے ہیں. ایک مالدار حسین بیوہ کو اپنے دام فریب میں لاکر اسکا روپیہ اور اسکی عصمت دونوں کو برباد کیا. اُسے اپنی بیوی اپنی جماعت کی پروہتانی بنانے کا وعدہ کرکے اُسکا سب کچھ لوٹ لیا. آخر کار معلوم ہوا کہ حضرت کی بیوی زندہ ہے اور سات بچے ہیں. اس شخص نے ایک تالاب بنا رکہا تہا جسمیں اُسکی چیلیاں برہنہ اُسکی موجودگی میں نہاتی تہیں. آخر کار پاپ کا ہنڈا پھوٹا اور اس انگلستانی لام مارگ کے گرو کو سزا قید دیگئی. دنیا کی ایسی حالت ہر سمت سے سنائی دیتی ہے. اسیلئے دہرم دیا کل ہو رہا ہے. مبارک ہیں وے جو دہرم کی اس ویا کلتا کو دور کرنیکا پرتین کر رہے ہیں.

فرانس میں کوشش ہو رہی ہے کہ ریل گاڑی بغیر انجن کے چلا کرے. جسطرح دہلی کے گذشتہ دربار پر موٹر کار نامی گاڑیاں بجلی یا گیس سے بغیر انجن وغیرہ کے چلتی دکھلائی دیتی تہیں اسیطرح کی ریل گاڑیاں فی گاڑی چالیس مسافر لیجانے والی بنائی گئی ہیں دہواں. شور و شر سب موقوف ہو جاوے گا اور رفتار فی گھنٹہ ۱۶۱ میل سے کم نہ ہوگی. یورپ میں مادی ترقی کا بازار گرم ہے. ہندوستان میں جو کسی زمانہ میں آریہ ورت کہلاتا تھا نہ مادی ترقی ہی ہوتی ہے اور نہ ہی آتمک اُنتی کیطرف توجہ ہوتی ہے.

دُبدہا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

دہلی میں جب دیسی ریاستوں کے سارے ہاتہی نکل چکے تو ریاستوں کے لوگ یا ایجنٹوں نے انکی سواریاں طیار کرکے اپنے ... کیلئے بلوائیں اور اپنے انگریز دوستوں کو دکہا کر انکا مضحکہ اُڑایا

امیریکا کے سان فرینسسکو نگر میں ایک پہلوان کپتان ڈائمنڈ نامی رہتا ہے جسکی عمر ۱۰۶ برس کی ہے. راز اسکی طاقت کا یہہ ہے کہ وہ مٹی بینوغیرہ سے پرہیز کرتا ہے. کہانا کم اور سادا کہاتا ہے. چا قہوہ وغیرہ کا استعمال نہیں کرتا. اور پانی گرم کرکے چہان کر پیتا ہے. بدن میں روز زیتون کے تیل کی مالش کراتا ہے.

قوم اور نیشن کے الفاظ عجیب بے معنی سے ہو رہے ہیں. حال میں ہی تہیا سوفیکل سوسائٹی کیطرف سے ایک قومی فنڈ کیلئے اپیل کی گئی ہے. آریہ ورت کے سب باشندوں سے ۱۰ روپیہ فی کس مانگا جاتا ہے. لیکن سوال یہہ ہے کہ وہ کون سی قوم ہے جس سے روپیوں کا سوال ہے کانگریس اپنے آپ کو قوم کی پرتی ندہی بتلاتی ہے. اسکا بہی قومی فنڈ جاری ہوا تہا جو نہ معلوم کیا ہوا. کیا یہہ قومی سینٹرل ہندو کالج میں خرچ کرنا جینیوں. برہموں بودہوں. آریوں اور دیگر سناتنیوں کے خیال کے مطابق جائز ہو سکتا ہے؟ لیکن یہاں پوچھنے والا کون ہے. ہر ایک شخص ایسے واندہل کے زمانہ میں اپنا مطلب سدہ کر سکتا ہے.

انڈین نیشنل کانگریس نے بہی امسال ایک قومی گیت بنوا کر گوایا. لیکن. ہندو. جینی. مسلمان پارسی. یہودی. بودہ. عیسائی. سکہہ. اور برہمو سب کو شاستر کے واکیہ کے حوالے سے اکٹھا کرنیکی کوشش کی. اگر ہندو شاستروں کیا یہہ سب مت وادی مان لیویں تو پہر کانگریس کے نیشنل ہونے میں شک ہی کیا ہے. لیکن

اخبار اڈووکیٹ لکھنؤ میں ایک مراسلہ درج ہوا ہے جسمیں گوسائیں تیرتہہ رام جی نے امیریکا سے اپنا کارنامہ لکھکر بہیجا ہے. خود ہی مضمون نویس اور اپنی ہی تعریف کے پُل باندہ دیئے. جو لوگ گوسائیں جی کو ایم. اے کی حالت میں جانتے تھے اور جنہوں نے بعد برہم ہونے کے بہی اُنکے درشن کئے ہیں انکو اس مضمون کے مطالعہ کی میں زور سے پریرنا کرتا ہوں. اُسجگہ جاکر سوامی صاحب یوگی راج بن گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ اُنکو جلا نہیں سکتی. ہتہیار سے اُنکے زخم لگایا جاوے تو اُنکے خون نہیں نکلتا اور نہ درد ہوتا ہے بلکہ اگر اُنکی اُنگلی کسی کے لگ جاوے

...سنار کی گتی

...لی دربار کے چند ...زاق واقعات

باوجود آگ کا سامان بافراط جمع ہونے کے اور دو چار مرتبہ آگ لگنے کے بھی دہلی دربار

...وجاپانی لارڈ کرزن کے انتظامی دماغ کی شاہد ہے ...ون ہی دبدبہ شاہی کیوجہ سے اپنا سرا وٹھا کر پھر ...لیا۔ یا جیسا کہ عام مشہور ہے دبا دیا گیا۔ اس موقع ...یجائے ہیرا۔ پنا۔ جواہرات۔ سونا۔ چاندی جاگیر ...یرہ کے جوکہ ایشیائی سلاطین کے وقت میں تقسیم ...جاتے تھے خطابوں کی خوب بوچھاڑ ہوئی۔ سب سے ...رتبہ نظام الملک حیدرآباد دکن کا سمجھا گیا۔

...اری سواری میں بھی وہ سب سے آگے تھے۔ اور خطاب بھی ...سی۔ بی کا سب سے اعلیٰ انہیں کو ملا۔ لیکن برار کا ...ہمیشہ کیلئے ان سے علیحدہ ہو کر برٹش گورنمنٹ کے ...ضہ میں آگیا جسکے مبادلہ میں انہیں پچیس لاکھ روپیہ ...سالانہ منافع کا ملا کریگا۔ انکے وزیر اعظم مہاراجہ ...شن پرشاد صاحب کو وہ خطاب ملا ہے جو کہ بعض ...ایان ملک کو نصیب نہیں ہوا۔ (یعنی کے۔ سی۔ آئی ...ی)۔ آریہ سماج کے پورانی ہتیشی راجا دھیراج ناہر سنگھ ...شاہپورادھیش کو بھی خطاب ملا ہے جسکی وجہ ...سے اب وہ سر ناہر سنگھ جی ہو گئے۔ آریہ سماجوں کی ...ف سے دہلی میں بھی اس موقع پر خوشی منائی گئی ...ب نواب گورنر جنرل بہادر و وائسرائے ہند نے ہر ایک ...طرح اس موقع پر خوش کرنیکی کوشش کی حضور ...ممدوح پریس کی طاقت کو تسلیم کرنیوالوں میں سے ...ہیں چنانچہ خود بدولت پریس کیمپ میں تشریف لیگئے ...ایڈیٹروں سے ملکر بات چیت کی اور انہوں نے دہلی ...دربار کو جیسے سنجیدہ لارڈ ممدوح نے بنایا ہے ویسا ...پریس والے بھی اسے سمجھیں۔ لیکن امرت بازار ...پترکا نے پھر بھی اسے سنجیدگی کا خطاب نہیں دیا۔

اس قسم کی آزادی برٹش راجیہ میں ہی ممکن ہے اور اسلئے ہندوستانیوں کو برٹش راجیہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اسموقع پر ایک عجیب مذاق ہوا مسٹر ایلفرڈ نندی جو کانگریس کے بڑے کارکنوں میں سے ہیں بطور پرتی ندہی "کائستھ سماچار" اخبار کے بیٹھے ہوئے اور دوسرے دن وہی مسٹر نندی ہندوستان کے دیسی عیسائیوں کی کمیٹی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ کیا ایک ہی آدمی کائستھوں اور عیسائیوں کی سوشیل کوششوں کا وکیل بن سکتا ہے؟ ہندوستانی اخبار نویسوں نے دہلی دربار کے اخراجات کے برخلاف سخت واویلا مچایا تھا لیکن تعجب سے دیکھا گیا کہ اپنے لئے زیادہ خرچ کرانیکی اخبار نویس خود زیادہ کوشش کرتے رہے لیکن یہ تو ہندوستانی خاصہ ہو گیا ہے اسکی شکایت کیا۔ دہلی میں جو دیگر دعوتیں اور جلسے وائسرائے اور گورنران اور دیسی ریاستوں کیطرف سے ہوئے انکا اس مختصر سے پرچہ میں ذکر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ الغرض یہ شان و شوکت کا موقع بھی خوش اسلوبی سے گذر گیا۔ ان نظاروں سے ہندوستان کو بڑے زور سے جگانا چاہا۔ لیکن کنبھ کرن نے ایک کروٹ بدل کر آنکھ کھولی اور پھر بند کر لی۔ خیر شکر ہے۔ اس سال آنکھ تو کھولی ہر سال تو صرف کروٹ بدلتے ہوئے "موہنہ" کرکے ہی پھر خراٹے لینے لگ جایا کرتا ہے

ولایتی سکالر

انگریز لوگ اس بات کا بڑا فخر کیا کرتے ہیں کہ مشرقی زبانوں کے ماہر ہیں اور اس بنا پر مشرقی زبانوں پر وہ نادر شاہی فتوے لگایا کرتے ہیں۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدتوں تک ہندوستان میں رہ کر بھی وے یہاں کی مروجہ زبانوں سے بخوبی واقف نہیں ہوتے۔ ایک دوست نے لنڈن کا ایک واقعہ اسطرح پر بیان کیا کہ ایک محفل میں

ہندوستانی بہت سے شریک تھے۔ انگریزوں کی طرف سے فرمائش ہندوستانی راگ گانے کی ہوئی ایک رنگین مزاج ہندوستانی طالب علم نے نظیر کی ایک اردو غزل شروع کی۔ ایک صاحب بہادر جو فارسی اور عربی کے حکام رکھے جاتے تھے بڑھے اور بولے "آہا۔ تم نے میرے پرانے دوست حافظ کو کیسی عمدگی سے ادا کیا ہے؟" اسکو جانے دیجئے۔ ریورنڈ ... ایونس جو شرایان لورنی سبھا کے جنرل سکرٹری ہیں اور ہندوستان میں جنہیں کام کرتے ہوئے چالیس برسوں سے زیادہ گذر چکے ہیں جب اپنا لیکچر شروع کرتے ہیں تو عجب لطف آتا ہے آپ فرمایا کرتے ہیں "سب میں متھرا میں گئی تو چوبے نے کہی کہ صاحبہ تم آگئی" یہ اسطرح کے لطیفے نہیں ہیں جیسے سول ملٹری گزٹ اور پایونیر میں ہندوستانیوں کی انگریزی کے نسبت لکلا کرتے ہیں بلکہ امور واقع ہیں۔ حال میں ہی پایونیر کا کارسپانڈنٹ دہلی کے قلعہ کے دربار خاص کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تخت طاؤس کے پاس حسب ذیل شعر لکھا ہوا ہے

اگر فردوس بروئے زمین ست

تو ہمیں ست وہمیں ست۔

حاکم ہونے کی وجہ سے خواہ کچھ دعوے کریں لیکن یہ امر واقع ہے کہ جس آسانی سے ہندوستانی غیر زبانوں کو سیکھ سکتا ہے اس آسانی سے صاحبان انگریز غیر زبانوں کو نہیں سیکھ سکتے

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

سر سید احمد کی قایم کردہ مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا سالانہ جلسہ بھی اس سال دہلی میں ہی ہوا۔ میر مجلس سلطان آغا خان صاحب تھے جو مسلمانوں کے گرو ہیں۔ ان کا مت گو ہندو ازم اور اسلام کی ضعیف الاعتقادیوں کا میل ہے تاہم یہ خود ان توہمات سے بری ہیں جنکی بدولت کہ لاکھوں کی آمدنی کرکے عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے ہیں انکے حالات پہلے بھی پرچارک کے کالموں میں دے

پکا ہوں۔ اس کانفرنس کی پہلی خصوصیت صاحب پریزیڈنٹ کی افتتاحی تقریر تھی۔ سر آغاخان نے چار وجوہات مسلمانوں کی تعلیمی حالت کے گرے ہونے کی بیان کیں۔ اول کثرت مسلمانوں کی دُنیا کے کاروبار سے علیحدگی اور زیارت وغیرہ میں لگے رہنا۔ دوم عورتوں کا پردہ جسے اُنہوں نے اسلام کی تعلیم کے برخلاف تبلایا۔ سوم انسانوں کی خود غرضی اور چہارم قسمت پر شاکر رہنا۔ سر آغاخان بالکل انگریزی خیالات کے ہیں اور اسلئے سوائے اسکے کہ انہوں نے سرکار انگلشیہ کے نمکحلال رعایا ہونے پر زور دیا اور کوئی بھی حصہ اُنکی تقریر کا عام مسلمانوں کے خیالات بدلنے کیلئے کافی نہ تھا جو خیالات انہوں نے مسلمانوں کے زوال کے بواعث بیان کئے وُہی ہندوؤں کے اندر بھی تجنسہ پائے جاتے ہیں۔ گو مسلمان شور و شر مچا کر اپنے ہم مذہب اصحاب کو جگانا مناسب سمجھتے ہیں تاہم میری رائے میں اُنکی تعلیمی حالت بہ نسبت ہندوؤں کے گذشتہ دس برسوں کے عرصہ میں بدرجہا ترقی کر گئی ہے۔ دوسری خصوصیت اس کانفرنس کی یہہ تھی کہ جہاں ہندوؤں کے کسی بھی جلسہ میں حکام عالی مقام نے اپنی شمولیت سے فخر نہیں بخشا وہاں اہل اسلام کی اس تعلیمی کانفرنس میں (۱) نواب گورنر بہادر بمبئی۔ (۲) نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحد آگرا و اودھ۔ (۳) سر ہاورڈ وِنسنٹ ممبر پارلیمنٹ۔ (۴) جناب صاحب ریزیڈنٹ حیدر آباد دکن۔ (۵) لارڈ کچنز کمانڈر انچیف ہند۔ (۶) سر مائیکل ہِکس بیچ سابق وزیر خزانہ سلطنت برطانیہ (۷) ارل آف ہمبروک اور دیگر بہت سے حکام شریک جلسہ تھے نہ صرف شریک ہی ہوئے بلکہ آخر الذکر تین اصحاب نے نہایت ہمدردانہ تقریریں کیں۔ یہہ بلا شبہ ایک معمہ ہے کہ باوجود سخت خوشامد اور لگاتار اظہار نمکحلالی اور باوجود عمل نمکحلالی کا ثبوت دینے کے کیوں صاحبان انگریز بہ نسبت ہندوؤں کے مسلمانوں پر زیادہ مہربانی اور اُنسے زیادہ رابطہ اتحاد پیدا کرتے ہیں اس خیال کی تشریح میں مجھے ایک پورا نا سچا واقع یاد آیا ہے۔

میرے والد بزرگوار یہہ قصہ سنایا کرتے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے وقت میرے والد حصار کے تھانہ دار تھے اور وہاں ہی ایک رسالہ ملٹری پولیس کا بھرتی کر کے سرکار انگلشیہ کی مدد کو روانہ پہونچا۔ انکے رسالہ میں ایک سردار بھوپ سنگھ صاحب بھی رسالدار تھے۔ ایکدن رسالہ کے افسر میجر ارل صاحب معہ اولالذکر دونوں سرداروں کے بن بیسے کے میدان میں باغیوں کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے تو دو بچے ایک مسلمان مرد کے پیچھے دکھائی دیئے۔ صاحب بہادر نے فرمایا "ول رسالدار دیکھو! بھیڑئے کے پیچھے دو بچے" میرے والد نے حیرانی سے پوچھا کہ صاحب یہاں دو دکھائی نہیں دیتے صاحب بہادر نے مسلمان اور اسکے بچوں کیطرف اشارہ کیا۔ سردار بھوپ سنگھ نے کہا "حضور آج انکو بھیڑیا کہتے ہیں لیکن زمانہ آویگا جب یہہ بھیڑئے ہمیں آپ کے دربار تک گھُسنے نہ دیں گے۔" وہ وقت گذر گیا غدر کا خاتمہ ہو گیا۔ ملٹری پولیس ٹوٹ گیا۔ میرے والد انسپکٹر پولیس ہو گئے۔ سردار بھوپ سنگھ تحصیلدار ہو گئے اور میجر ارل سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو گئے۔ اُسوقت ایک مسلمان کورٹ انسپکٹر اف پولیس کی صاحب بہادر کے ساتھ بڑی رسائی تھی۔ سردار بھوپ سنگھ اپنے پُرانے افسر کو ملنے آئے اور میرے والد کے ساتھ ملاقات کو گئے۔ اطلاع کراتے ہی جواب ملا کہ صاحب غُسل سے فارغ ہو کر ملیں گے۔ دونوں سردار باہر بیٹھ گئے۔ پندرہ منٹ کے بعد مسلمان کورٹ انسپکٹر آیا اور غسل خانہ میں بلا لیا گیا۔ جب آدہ گھنٹہ کے بعد اِن سرداروں کی باری آئی تو بھوپ سنگھ نے جاتے ہی صاحب بہادر کو اپنی پیشین گوئی یاد کرائی اور صاف کہا کہ ہم لوگ جنہوں نے آپ کی خاطر جان ہتھیلی پر رکھی تھی آج باہر بٹھائے جاتے ہیں اور جنکو آپ اپنا اسقدر بدخواہ سمجھتے تھے اُنہیں غسل خانہ میں بلایا جاتا ہے۔ مطلب اس جملہ معترضہ کا صرف یہہ کہ زمانہ رنگت تبدیل کرتا رہتا ہے اور ہر ایک انعام ہمت والے کے لئے ہے۔ مہاراجہ کرنل پرتاپ سنگھ سے دہلی کے مقام پر ہی جب ایک آریہ بھائی نے ذکر کیا کہ مسلمانوں کے یہاں ایسے بڑے بڑے آدمی گئے اور ہندوؤں کے کوئی نہ آیا تو اس بہادر سپاہی نے ایک زور سے لکھنے کے قابل جواب دیا۔ سر پرتاپ سنگھ نے کہا "تم باہمی نفاق کو دور کر دو پھر تمہارے والیسرائے کو بلا بُلائے خود آویں گے" یہہ محض مسلمانوں کے اتفاق کا نتیجہ ہے کہ صاحبان انگریز اُنکی اسقدر عزت کرتے ہیں اور یہہ ہندوؤں کے باہمی نفاق کا نتیجہ ہے کہ اُنکے بڑے سے بڑے بہی خواہ کی بھی اُنکی پرواہ نہیں کرتے۔ دوسری وجہ مسلمانوں پر حکام کی شفقت کی یہہ ہے کہ مسلمانوں کی آزاد سلطنتیں روم۔ فارس۔ کابل وغیرہ اب تک ایسی موجود ہیں جو سرکار برطانیہ کی برابری کا درجہ رکھتی ہیں اور ہندوؤں کی جو ایک ہی آزاد سلطنت نیپال ہے اُسکے فرمانروا اور باشندے اپنے ہندوستانی بھائیوں سے کچھ واسطہ ہی نہیں رکھتے۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا ہر ایک تعلیمی یا سوشیل تحریک میں ہمارے حکام کا ہمارے ساتھ شریک ہونا ہر وقت ہمیں فایدہ پہونچا سکتا ہے۔ میری رائے میں بعض اوقات حکام کے خیالات کا اظہار ہماری ترقیوں کو بھی روک سکتا ہے۔ سب سے آخری اور نہایت ضروری امر جو اس کانفرنس میں طے ہوا وہ یہہ تھا کہ علی گڈہ کالج کو یونیورسٹی کے درجہ تک پہونچانے کے لئے ایک کروڑ روپیوں کی اپیل کیجاوے۔ اس ضمن میں لارڈ ہیمبروک نے کہا کہ چھ کروڑ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ یونیورسٹی کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر سچ مچ سر سید احمد کے پیروؤں کا فرض ہے کہ چھ کروڑ مسلمانوں کے سُدھار کے لئے ایک یونیورسٹی قایم کریں تو کیا آریہ سماج کا فرض نہیں ہے کہ ہندوؤں کے لئے سُدھار اور اُنکو رشیوں کی سیدھی سڑک پر چلانے کے لئے چار یونیورسٹیاں قایم کرے؟ اور کیا آریہ سماج کے اس اُدیشیہ کی سبہا تہا کرنا بھارت ورش کے ہندو ماتر کا دہرم نہیں ہے؟ لیکن یہاں تو ایک گروکل کو کامیاب کرنا تو درکنار معمولی حالت میں چلانے کیلئے بھی جان کے لالے پڑ رہے ہیں۔ مسلمان تو خود کوشش کر اور باوجود اظہار تعصب کے ہندوؤں سے بھی مدد لیکر اپنی یونیورسٹی قایم کر ہی لیں گے۔ لیکن آریہ سماج کا ہر ایک کام میں ہنوز روز اول ہی رہیگا۔

کشتریہ مہاسبھا

سر سید احمد کی کانفرنس کے تقلید میں سب سے پہلے کانگریس کے ساتھ ایک ... کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ کانگریس کے مخالفوں کے طعنوں سے تنگ آکر جس سوشیل کانفرنس کا ... کیا گیا تھا وہ تو بیجان رہنی ہی تھی کیونکہ اسکے اندر ... کے سامان موجود نہ تھے۔ اس سال بھی اس کانفرنس کا اجلاس ہوا اور حاضرین نے بہت سے ریزولیوشن پاس کئے لیکن انکی تعمیل کرانے کا کوئی ذریعہ آج تک بھی نظر نہ آیا۔ اس سوشیل کانفرس کی تقلید میں ... کانفرس۔ ویشیہ کانفرنس۔ کورمی کانفرنس ... کانفرنس۔ گوڑ کانفرنس۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ وغیرہ کہاں تک شمار کریں۔ انگنت کانفرنسوں کا ظہور ہوا۔ انہیں سے ہی راجپوت کانفرنس تھی جسکا نام بدلکر اب کشتریہ مہاسبھا کے پردھان سر جنرل پرتاب سنگھ ... قرار پائے تھے۔ آٹھ سو ڈیلیگیٹ تشریف لائے لیکن ... راجواڑوں میں سے علاوہ سر پرتاپ سنگھ کے راجا صاحب ... ٹھاکر صاحب بمری۔ راجا مہراج شاہپورہ راؤ راجا سیکر۔ مہاراجہ گدہور۔ مہاراؤ راجا کوٹا۔ اور سر راجہ امر سنگھ شریک ہوئے۔ گویا سر پرتاپ کے لحاظ والوں کے سوائے اور کوئی بھی کشتریہ راجا شریک جلسہ نہوا۔ ریزولیوشن معمولی پاس ہوئے کشتریوں کی تعلیم پر زور دیا گیا لیکن پردھان سبھا کا بار بار اسی پر زور رہا کہ جب تک تعلیم کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی نمکحلالی کا سبق نہیں سکھایا جاتا تب تک کشتریہ جاتی اُنتی نہیں کر سکیگی۔ نمکحلالی بڑا عمدہ وصف ہے۔ لیکن بار بار بیان کرنیسے عمدہ سے عمدہ بات کی بھی آبرو جاتی رہتی ہے۔ سر آغا خان کی سپیچ میں۔ نمکحلالی پر زور۔ سر پرتاپ کی سپیچ میں نمکحلالی پر زور۔ سننے والوں کو شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم سب نمک حلال رعایا سرکار ہیں تو ہمیں بار بار نمک حلالی کا سبق پڑھانے سے ان معاملوں کی غرض کچھ اور تو نہیں ہے۔

ایسے بہادروں کی ہندوستان کو ضرورت ہے

ممالک متحدہ امیریکا کے موجودہ پریسیڈنٹ مسٹر روسیویلٹ صاحب اب دوبارہ پھر پریسیڈنٹ انتخاب کئے گئے ہیں۔ جمہوری سلاطین کے اندر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن اصحاب کا انتخاب عوام کے اختیار میں ہوتا ہے وے لوگ عوام کو خوش کرنے کے لئے بعض اوقات اپنے اصولوں کو بھی دبا دیا کرتے ہیں۔ اور اسطرح پر آزادی آزادی کی پکار مچاتے ہوئے بھی سچی آزادی کی بیخ کنی کے باعث ہوتے ہیں۔ جب مسٹر روسیویلٹ پہلی مرتبہ پریسیڈنٹ مقرر ہوئے تو انہوں نے ایک حبشی جج عدالت کو اپنے یہاں مدعو کر کے انسے چاء پلائی اور کھانا کھانے میں شریک کیا۔ پریسیڈنٹ کی حرکت پر عوام میں بڑا شور پڑ گیا کیونکہ آزاد امیریکا میں حبشی لوگ آزادی کے مستحق نہیں سمجھے جاتے۔ اور گو کہا جاتا ہے کہ غلامی لعنت امیریکا سے دور کر دی گئی ہے تاہم گوروں کی ہوٹلوں میں اب تک کالوں کو اترنے تک کی اجازت نہیں اور وحشی قوم کے آدمی خواہ کیسے ہی مہذب ہو جاویں اُنہیں گوروں کے برابر نہیں سمجھا جاتا۔ پریسیڈنٹ روسیویلٹ نے اس شور و شر کی کچھ بھی پروانہ کی۔ اب دوبارہ پریسیڈنٹ مقرر ہونے پر ایک حبشی نیگرو، ڈاکٹر کو کلکٹر محصول کا عہدہ دیا ہے جسپر کبھی کوئی نیگرو آفیسر مقرر نہیں کیا گیا۔ اسپر اب جنوبی امیریکا میں سخت شور مچ رہا ہے اور وہاں در پریسیڈنٹ کے برخلاف طوفان بے تمیزی اٹھایا جا رہا ہے۔ لیکن پریسیڈنٹ روسیویلٹ شانت چت بیٹھے ہوئے اپنے منصبی کام کو ادا کر رہے ہیں اور استقلال سے اُس دن کے منتظر ہیں جبکہ حبشیوں کو بھی گوروں کیطرح پرمیشور کے بندے سمجھا جایا کریگا۔

ہندوستان کی گری ہوئی حالت سے سب کو اتبال ہے اور سب ہی اسے اس گری ہوئی حالت سے اوٹھاکر اوج پر پہونچانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا مشکل کام بزدلوں سے ہو سکتا ہے اپنے گول کمروں میں آرام چوکیوں پر لیٹ کر تو ہر ایک تعلیم یافتہ آزادی اور اصلاح کے خواب دیکھتا ہے لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو گیدڑ کیطرح دم دبا کر بھاگتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایک بڑے آزاد طبع بیرسٹر کو میں نے ڈرائنگ روم کے اندر اپنی چھوٹی لڑکی کو کھلاتے دیکھا۔ بیرسٹر صاحب انگریزی میں اُسے لوریاں دے رہے تھے "تو بڑی ہوگی۔ تو تجھے آزادی دونگا کہ یوروپین قوم میں سے کسی ور کو پسند کرے۔ تیری تعلیم اعلیٰ ہوگی اور پھر تو کیا اچھا گھر ہے ۔۔۔ ہو گیگی" میں نے تعجب سے پوچھا "کیا تم ذات پات توڑ دوگے۔ کیا اُس سے بھی بڑھکر یوروپین لوگوں سے رشتہ کروگے"! جواب ملا "بیشک۔ کیا وہ ہم سے بہتر انسان نہیں" کچھ عرصہ گذر گیا۔ اُنہیں بیرسٹر صاحب کے ایک رشتہ دار نے اپنی پُتری کا وواہ ذات پات کے بندھنوں کو توڑ کر کر دیا۔ اور ہندوؤں کی تمام برادری نے اُنکی مخالفت کی۔ بیرسٹر صاحب نے ہی انسے تعلق توڑ دیا۔ ظاہر تو کوئی واسطہ نہ رکھا لیکن درپردہ ہمیشہ یہہ جواب دیتے رہے "کام تو اچھا کیا لیکن ہم کیا کریں۔ اپنے بزرگوں کو آخر وقت میں کیوں دُکھ دیں ورنہ ہم تو ان سے بھی بڑھکر آزاد ہیں"۔ آہ! پیارے بھائیو! تمہاری یہہ اُن سے بھی بڑھکر آزادی کس مصرف کی ہے۔ کیا یہہ تمہاری عرش معلی پر پہونچی ہوئی آزادی اُس وقت ہوش سمبھالے گی جب آزادی کے اظہار کے لئے میدان ہی نہ رہیگا کاش کہ پریسیڈنٹ روسیویلٹ کی ہمت کے دس مرد بھی ہندوستان میں موجود ہوتے تاکہ اس بدبخت دیش کی کایا پلٹ دیتے!۔

گروکل سماچار

بادہ گاوان کی ضرورت خیال نے پر بہت سادہن تنہا گائیں آنی شروع ہوگئی ہیں اسوقت تک تیرہ گائیاں آچکی ہیں اور تقریباً بارہ عمدہ گائیوں کی قیمت آچکی جنکی خریداری کا انتظام ہو رہا ہے۔ یہاں کل پچاس گائیاں چاہیے تہیں پس گروکل کے پریمیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ پچیس گائیاں اور گروکل میں بھیجنے کا پربندھ کریں۔ میری رائے میں بجائے روپیہ بھیجنے کے اگر گائے بھیجی جاویں تو دان کا آورش قایم ہو سکیگا۔

ماسک پریکشا کا قاعدہ پہلے نہ تہا میں نے یہاں شروع میں ہی اُسکی ضرورت محسوس کی تہی لیکن پہلے چار مہینوں تک کچھ ایسی جدوجہد رہی اور مجھو شریمتی سبھا کی دیا سے اسقدر عرصہ تک گروکل بھومی سے علیحدہ رہنا پڑا کہ میں نے اس خیال کو عملی جامہ نہ پہنا سکا پہلی ماسک پریکشا پہر ماہ اسوج کرشن پکش چھٹی کو لی گئی تہی دوسری پریکشا پہر منگر کرشن دوتیا کو (مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء) لی گئی۔ اور تیسری پریکشا ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کو لی گئی۔ ۱۷ نومبر والی پریکشا کا نتیجہ برہمچاریوں کے والدین کے پاس بہیجا جا چکا ہے اسلئے دوہرانے سے کچھ فایدہ نہیں تیسری پریکشا کا نتیجہ مجموعی طور پر یہاں درج کرتا ہوں آیندہ ماسک پریکشا بند کر دی گئی ہے کیونکہ وارشک پریکشا مارچ کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگی۔ اسکے بعد نئے سال سے پہر وارشک پریکشا کا آرنبھ ہوگا۔

چوتھی جماعت کل ۵۰

(۱) ہر یشچندر ۱ ۴۱ - (۲) جے چندر - ۳۰ (۳) اندر چندر ۳۰ (۴) مہاندو داج ۲۲½ - (۵) پہوج ۲۳½ (۶) برمعدت - ۱۷ (واضح رہے استاذ بہائی کی پریکشا کے وقت جسکے لئے کل نمبرہ ۲۵ مقرر تہے برمعدت کو خفیف سا بخار آگیا تہا اور دردسر تہا اسلئے اس مضمون میں وہ حاضر نہ ہوا۔ یہہ ۱۷ نمبر ۲۵ میں پائے تہے)

تیسری جماعت - کل ۳۰

(۱) وشونا تہہ ۲۳ (۲) شنکرانند ۱۹ - (۳) گیان چندر ۱۷ - (۴) یگیہ دت ۱۷ - (۵) یاد ہشپر ۱۷ (۶) چندر منی ۱۶ (۷) وشوجت ۱۴ - وشوکرما ۱۳ -

دوسری جماعت کل ۵۰

(۱) ودیا ساگر ۴۳ - (۲) وشو متر ۴۲½ (۳) برہمانند ۳۹½ - (۴) ایشوردت ۳۹ (۵) دہرم پال ۳۷½ (۶) دیانند ۳۱ (۷) ستیہ کام ۴۳½ - (۸) سکہدیو نے حساب میں ۲۰ میں سے ۱۳ پائے - پہر ایسے سخت سردرد ہوگیا تہا جسکی وجہ سے باقی امتحان میں شریک نہ ہو سکا (۹) دیر سین امتحان کے دن بیمار تہا (۱۰) شوویت کیتو ۴۲½ (۱۱) شرید یو ۳۰ (۱۲) بہدرسین ۳۲½ (۱۳) دیو دت ۴۰½ (۱۴) دہرم ویر ۲۷ (۱۵) ستیہ یگیہ ۲۱ - (۱۶) پربہودت ۳۰½ (۱۷) دیوراج ۴۳ (۱۸) جے دیو اول ۳۵ - (۱۹) جے دیو دوسرا ۴۴½ (۲۰) بہیم سین ۳۰ - (۲۱) کرشن چندر - ۴۵ (۲۲) کُشل امتحان کے دن بیمار تہا - (۲۳) گورودت ۲۹ - (۲۴) دیو ویاس ۴۲ -

پہلی جماعت کل ۴۵

(۱) بلرام ۳۶½ - (۲) ودیا دہر ۴۰ - (۳) چہدمانتہی ۳۳½ (۴) ستیہ پریہ ۳۳ - (۵) جیا رکیتو ۳۰½ - (۶) بہیشم ۲۹ - (۷) جگت پریہ ۲۷½ - (۸) یگیشور ۲۳½ (۹) بلبہدر ۲۳ - (۱۰) وشنودت ۲۰½ - (۱۱) برت پال ۱۹ - (۱۲) یشپال ۱۳ - (۱۳) یاگیہ ولک ۱۲½ (۱۴) بلدیو ۱۰ (۱۵) آتم دیو اکثر ابہیاس کرتا اور ابتدائی پہاڑے یاد کرتا ہے

عمارت کا کام بدستور جاری ہے میں نے علاوہ نعیم منظور شدہ سبھا کے دو ہزار روپیہ عمارت کے واسطے گروکل کے پریمیوں سے ۱۹ دسمبر کے پرچہ میں مانگا تہا اگر سب بہائی اب بہی ایک ایک سو روپیہ جمع کر کے خاص عمارت کے لیے بہیجیں تو اب بہی مارچ کے خاتمہ تک اسقدر عمارت طیار کرا سکتا ہوں کہ پہر آیندہ تین چار برسوں تک نئی عمارت بنانے کی ضرورت نہ رہے میں جانتا ہوں کہ دہلی دربار کے خرچ نے آریہ پرشوں کی پاکٹوں کو خالی کر دیا ہے لیکن آریہ سماج کی شکتیوں کی کوئی حد نہیں ہے اب بہی یدی آریہ پرش دہیان دیں تو اسقدر عمارت کا بن جانا کچھ مشکل نہیں ہے

دہلی کے جلسے سے واپس ہوتے ہوئے بہت سے سجن پرش گروکل کو دیکہنے کے لیے آئے - میرے دہلی میں موجود رہتے ہوئے ہی بہت سے بہائی ہو گئے تہے جن کے درشن مجہے نہیں ہوئے میرے ساتہہ سوامی شردہانند جی اور حیدرآباد دکن کے راجہ گووند پرساد جی تشریف لائے اُنکے بعد بمبئی کے ڈاکٹر کہانڈ بہاٹ صاحب - اور انکے بعد آسام کے رائے بہادر جگنناتہہ بروا تشریف لائے جو آسام کے چیدہ روسا میں سے ہیں اور جو آسام کے پرتی ندہی کیطور پر جلسہ تاجپوشی لنڈن میں بلائے گئے تہے آپ گروکل کو دیکہکر بڑے پرسن ہوئے اور اُسکا سکیم ملاحظہ کے لیئے لے گئے ہیں۔ اُنہوں نے وعدہ کیا کہ اگر آریہ سماج کے مشن کا کوئی ڈیپوٹیشن آسام میں جاوے تو وہ اسکی بڑی مدد کریں گے۔

شری جال پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سمتی سے یہہ امر طے ہو گیا ہے کہ اس سال گروکل کا پہلا وارشکوتسب ودیشیہ منایا جاویگا لیکن اس سال پانی غیر معمولی طور پر کم ہو گیا ہے اور اسلئے گروکل دہارا سے وہ گنگی ہے اسوقت گنگا گروکل بہومی سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ہے - کوشش کر رہا ہوں ایک بڑا چاؤ تک طیار ہو جاوے تاکہ درشکوں کو پانی کی تکلیف نہو وارشکوتسب کا پروگرام بناکر آیندہ ہفتہ کے پرچارک میں درج کرونگا۔

بیماروں کی خبرگیری کے لیئے مہاشے شمبہودیال جی نے پنشن کی درخواست دیکر انتقال لی ہوئی ہیں۔ آپ گروکل میں بہوجن ماتر کریں گے کچہ تنخواہ نہیں لینگے۔ ٹہیکیدار کا کل کام آپ نے سبہال لیا ہے اور بیمار برہمچاریوں کے پاس رات کو بہی آپ ہی رہتے ہیں چونکہ سن رسیدہ تجربہ کار ہیں آشا ہے

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے یہ لکھنا ضروری ہے کہ جو خط پنڈت تلسی رام جی کی طرف سے ہے۔ پتا کے نام اور بہن کی طرف سے بھائی کے نام ستیہ دھرم پرچارک کی چند گزشتہ اشاعتوں میں درج ہوئے ہیں۔ وہ سب کوئی اصلی خط نہیں جو میرے پاس مراسلہ اشاعت کرنے بھیجے گئے ہوں۔ بلکہ لالہ جمنا داس صاحب اسسٹنٹ سرجن مظفر گڈھ کے مضمون ہیں جو اُنہوں نے اپنا نام ہی مشتہر کیا ہے۔ بہتر ہے کہ یہ ستیہ دھرم پرچارک ضرور درج ہوئے ہیں جو بنارس کے ہیں وہاں کے نتائج کو بطور تبادل کے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا خط کسی ستری کا لالہ جمنا داس جی کے نام آیا ہو تو مجھے معلوم نہیں لیکن جہاں تک مجھے علم ہے۔ ان خطوط کا اظہار کسی خاص ستری کی طرف سے نہیں ہوا ہے۔ ایڈیٹر

اطلاع ضروری

۱- لالہ جمنا داس کا مراسلہ در بارہ وواہ پنڈت گنگا رام اس لئے درج کرنا ضروری تھا کہ اس میں پرچارک پر خاص آکشیپ تھا جس کو اُنہوں نے بیٹا لالہ جمنا داس صاحب کی عبارت بجنسہ درج کرنی ضروری سمجھی گئی۔

۲- آریہ پرتی ندھی سبھا کے متعلق جو مضامین اس اخبار میں نکلتے ہیں وہ آخری سمجھے جائیں۔ اس سلسلہ بحث کو بند کرنے کی وجہ ہم آئندہ پیش کریں گے۔

ایڈیٹر

اخلاقی بزدلی کا خاص نمونہ اور پرچارک سو گیا

(از لالہ جمنا داس جی اسسٹنٹ سرجن مظفر گڈھ)

پنڈت گنگا رام جی ادھیپک مظفر گڈھ کے نامی مقدمہ باز آریہ پروہتوں میں ہیں گے جو واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ آریہ سماج مظفر گڈھ کے سکریٹری ہونے کے علاوہ یہ پنجابی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھی اور آریہ سماج کے لیڈروں میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن بڑے افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنی لڑکی کے وواہ پر ایسی بزدلی دکھائی کہ آریہ سماج کے سہایک سے بھی امید نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ عرصہ قریباً دو ماہ کا ہوا کہ اُنہوں نے بڑے غور وفکر کے بعد ایک ایسے بر کے ساتھ سمبندھ کرنا منظور کیا جسکی پہلے ایک ستری مر چکی تھی۔ اور اسپر طرفہ یہ کہ شروع سے لے کر آخیر تک تمام ہی تمام وواہ سمبندھی رسوم پوپ لیلا سے ہوئی۔ وادھو پنڈت گنگا رام ساری عمر تو تھی کے گزشتہ اور آتمک بل پر لکچر دیتے ہوئے گذر گئی۔ اور وقت پر ایسا حوصلہ ہارا کہ ذرا سی بھی مخالفت نہ کی۔ اور جھٹ گرو گل بھومی کا آسرا لیا اور وہاں جا ڈیرا جمایا۔ شاید آپ نے ان لوگوں سے باتش کی سہاتا کی ہے۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ماتا پتا کو اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی کے بارے میں بہت کم دخل دینا چاہئے۔ لیکن میں بادب گزارش کرتا ہوں کہ اُن کا لیڈری کے بارے میں مطلب ہوتا ہے۔ اور آپ نے شاید اسکو دوسری طرف لگا لیا۔ اور سمجھا کہ وواہ سنسکار میں شاید ہی کہیں جا کر ضرورت پڑتی ہو۔ شامل ہونا بیفائدہ ہے۔

ٹھیک آپ نے بالکل لفظ بلفظ سوامی جی کے لیکھ کے انوکول کیا۔ شاباش **ویدک دھرم کی جے اور پوپ مت کی کھے**۔ لیکن اس میں آپ کا ہی کیا قصور ہے۔ ہمارے لائق پنڈت جنکا منوہر اپدیش بجلی کی طرح کام کیا کرتا ہے۔ یعنی **پنڈت دولت رام جی** نے بھی تو ایسا ہی کام کیا تھا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ اُنہوں نے اپنے لڑکے کی شادی پوپ لیلا سے رچی تھی اور جسکی بابت آریہ پتر کا میں بھی نوٹ نکلا تھا۔ گو اُسوقت ستیہ دھرم پرچارک سو گیا تھا۔ لیکن تاہم آریہ پتر کا کے نوٹ سے صاف صاف معلوم ہوتا تھا کہ آریہ سماج میں ابھی اتنی سپرٹ ہے کہ نہ صرف ہندوؤں اور دیگر مذہبوں کی اویدک کارروائیوں کو نڈر ہو کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اپنے لوگوں کی کمزوریوں کو اچھے بھاو سے پرگٹ کیا جاتا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا پکشپات خیال نہ کیا جاوے۔ اس دلیری کیلئے ہم سب آریوں کو آریہ پتر کا کے ایڈیٹر اور اُس کے ادھشٹھاتا جو آریہ سماج کے لیڈروں میں سے ہیں۔ بہت ہی ممنون ہونا چاہئے۔ جنہوں نے نڈر ہو کر کھلے طور پر بقول ہمارے ایک لائق آریہ بھائی کے جو سوسائٹی اپنی کمزوریوں کو محسوس نہیں کرتی وہ گر جایا کرتی ہے۔ اور جس سوسائٹی میں ایکدوسرے کی کمزوریوں کو بھراتری بھاو سے اُن کے اور دوسروں کے اپکار کے واسطے ظاہر کیا جاوے ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اپنے لائق ایڈیٹر کی کمزوری کو ظاہر کیا۔ اور بتایا کہ جہاں آریہ سماج پنڈت صاحب کے گنوں کی قدر کرتی ہے۔ وہاں ابھی اویدک کارروائی یعنی پوپ لیلا کی بے قدری کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ تاکہ وہ آئندہ ایسے کام سے بچے رہیں۔ **پرچارک سے التجا** میرے خیال میں پرچارک کو اتنا ممنون نہیں ہونا

چاہئے تھا۔ کہ اس ایک مشکل کے حل ہو جانے پر اتنی خوشی مناتا کہ مارے خوشی کے اپنے اصل کام کو بھولجاتا۔ گو اس میں شک نہیں ہے کہ جب حد سے زیادہ خوشی ہو جاتی ہے تو انسان بہت کچھ بھول جایا کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک یاد پڑتا ہے۔ ابھی خوشی کا موقعہ نہ تھا۔ اور اگر پرچارک نے ایسا خیال کیا ہو۔ تو میں معافی مانگتا ہوں۔ کیونکہ ہر ایک کی خوشی کا سٹینڈرڈ ایک جیسا نہیں ہوتا۔

وہ کیا مشکل تھی جو حل ہو گئی

الجبرے میں ایک خاص باب ایکویشنز کا ہوتا ہے۔ اور اُن میں یہ امر بہت دفعہ نئے طالبعلموں کو بھول جایا کرتا ہے

(+) + (+) = — یعنی جہاں دو مثبت ہوں۔ وہ دونوں مل کر نفی ہو جاتی ہیں۔

اس طرح سے ہر دو پنڈت صاحبان نے الجبرے کی اس مشکل کو اپنے عملی ثبوت سے آریہ سماج میں حل کر کے دکھایا۔

اور وہ کیسے

پنڈت + پنڈت = نا اتفاقی

نوٹ

میرا اس لیکھ سے کسی کے دل دکھانے کا مطلب نہیں ہے۔ بہرا تری بھاؤ سے اس امر کو اس غرض سے ظاہر کیا ہے۔ کہ بڑے بڑے پرشوں کے ایسے کاریوں کو دیکھ کر بھولے بھالے پریمی بھائی اُنہی اویدک کاموں کو ویدک سمجھ کر کرنے لگ جاتے ہیں جس سے آئندہ ترقی کا ق ف سے بدل جاتا ہے۔ بذات خود ہی تو اُن لوگوں کو دلیری نہیں رہتی کہ دوسرے لوگوں کو ویدک سنسکاروں کی طرف مائل کریں چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ وے لوگ کبھی بھی ویدک سنسکار اور وواہ کے اعلےٰ آدرشیہ پر لیکچر نہیں دے سکتے اور اگر مجبور کرنے پر دیں بھی۔ تو اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتے اور شروتاگنوں پر ٹھیک اثر نہیں پڑتا۔ اس غفلت سے آریہ سماج کو بہت نقصان پہنچا ہے

اور گو بقول پرچارک آدھی اوت گیا۔ لیکن چپ رہنے سے رہا سہا بالکل ہی اوت جائیگا۔ اور لوگوں کا یہ کہنا کہ آریہ سماجی بڑ بڑ بہت کرتے ہیں لیکن اپنے اصولوں پر نہیں چلتے۔ درست نہ ہوگا۔ اور

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

کا مسئلہ آپ پر صادق نہ ہوگا۔

مانیہ ور مہاشے ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک

نشچے ہے کہ آپ ممن لکھت پرشنوں کا اُتر دیکر شیگھر ہی کرتارتھ کریں گے۔

(۱) آیا پتر دھرم پرچارک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کا پرچہ ہے یا آپ کا اپنا۔

(۲) اگر آپ کا اپنا ہے تو جو مضامین جو اس میں شائع ہوتے ہیں آپ کے ملاحظہ و منظوری سے شائع ہوتے ہیں یا نہیں۔

(۳) اگر ایسا ہی ہوتا ہے تو اُن مضامین کی اشاعت کی اجازت دینے میں کونسی بہتری اور بہبودی نتیجہ کی مد نظر رکھی گئی ہے جبکے ذریعہ کہ شرومنی پرتی ندھی سبھا کے چند شرومنی ایڈیٹنگ مہاشے آپسمیں ہولی کھیلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

(۴) کیا یہ مضامین آپکی اُس پرتگیا کے پرتی کول نہیں ہیں۔ جس میں ذاتیات سے پرہیز کرنے کا پرن کیا گیا تھا۔

(۵) مضامین زیر طبع میں ڈاکٹر خیل صاحب والے گئے گزرے معاملے کو بار بار منہ پر لانا کیا ذاتی حملوں کے لئے ایک بہانہ بنانا نہیں ہے۔

(۶) اگر یہ ہولناک ہولی سبھا کی منظوری سے اور کسی بہتری کی بنا پر آرمبھ ہوئی ہے تو ہم جیسے ناواقفوں کو بھی کرپا کر کے مطلع کریں۔ تاکہ افسوس خوشی میں بدل جائے۔ و السلام

راقم

گنیش داس ودیا جاینٹ سیکریٹری آریہ سماج سیالکوٹ

آریہ بھراتری سبھا کے اصول

اور

بھائی ہیمراج جی لاہوری

(سلسلہ کے لئے دیکھو پرچارک ، نمبر ۵۹ سے آگے)

۵۔ دھرم ارتھ کام کی سِدّھی کا کارن ایک ماتر آریہ سماج ہی ہے۔ اور اس آریہ سماج کی موجودگی میں اور کسی سبھا کی ضرورت آریہ سماج میں دھرم ارتھ۔ کام کی سِدّھی کے لئے نہیں ہے۔

جواب ۔ آریہ سماج کے اِسطرح مفید ہونے میں کلام کس کو ہے؟ مگر اس میں زبانی اور عملی طور سے اور کیول زبانی کام کرنیوالوں کی کھچڑی کرنے سے تو سراسر نقصان ہے۔ کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ موخر الذکر صاحبان اکثر اپنی کمزوری سے نیکی اختیار کرنے کی بجائے عمل کے سدِ راہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں ذاتی علم سے کہتا ہوں۔ کہ جب لالہ منشی رام نے اپنی کنیا کی شادی بالکل نشکام بھاؤ سے ٹھیک ویدک ریتی سے کی۔ تو بہت سے آریہ سماجی اُن کی اس حرکت کے سخت برخلاف تھے۔ چنانچہ اپنی برادری میں اُن کے برخلاف محضرنامہ پاس کرانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آریہ سماج میں اسوقت یہی دقت نہیں ہے۔ بلکہ ایک اور سخت زہر اس کے اندر گھسا ہوا ہے جو غضب ہے۔ کہ اگر چند سے یہی حالت رہی تو آریہ سماج کو تباہ کئے بغیر نہیں چھوڑیگا۔ یعنے ایک آریہ سماجی کے ساتھ پولوں کی بیشمار تعداد لگی ہوئی ہے۔ جو ہر طرح سے اُن کو پیچھے گھسیٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کٹر سے کٹر آریہ بھی بعض اوقات اپنے فرائض منصبی ادا کرنے سے بچا تا ہے۔ جب کٹر آریہ کو معمولی کاموں میں بار بار

موقعہ پیش آتا ہے۔ جبکہ اکثر وہ گر جاتا
بقول آپ کے "اپناہت وچار۔ اور سچائی کو
" جو داخل سماج ہوئے ہیں۔ اُن کا کیا
گا۔ وہ تو لنگیٹ گر جائینگے۔ اور دوسروں کو
بچینگے۔ پس آریوں کو ایسی تکالیف سے
آریہ سماجیوں کا کام ہے۔ اور یہی فرض
بھراتری سبھا ادا کرے گی۔ اِسواسطے وہ آریہ سماج
نہیں کہی جاسکتی۔ اس سے بڑا فائدہ یہہ
کہ جو دان یہہ لوگ کریں گے۔ ویدک کاموں
انجام ہوگا۔ جبکہ موجودہ صورت میں آریوں کا
دان پوپوں کی ناجائز مدد کے لئے جاتا ہے
اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ نانووں۔ ڈبل
جنوں کا جانا وغیرہ اویدک رسومات میں جو
پیوں کے گھر جاتا ہے۔ وہ کسطرح جائے گا
دیکھیے۔

س۔ اگر ہماری بھراتری سبھا کے بھائیوں نے
سماج کے نیموں اُپ نیموں وسیدھانتوں میں
دیکھ کر بھراتری سبھا کے نیم اُپ نیم بنائے ہیں
کا ملا مندرجہ ذیل نیم بیفائدہ ثابت ہوتا ہے
ہے۔ صرف آریہ سماج کے ممبر ہی اس میں داخل
کے ادھیکاری ہیں"۔

جواب۔ ابھی تو آپ یہ ظاہر کرتے تھے
آریہ سماج سے آریہ بھراتری سبھا جُدا نہ ہونی چاہئیے
ہونی چاہیئے۔ اور ابھی بھراتری سبھا کے اُس
بھی جو کہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ آریہ بھراتری
سبھا آریہ سماج سے جُدا سوسائیٹی نہیں ہے بلکہ
کی بھی مددگار ہے۔ برخلاف ہوگئے۔ اور اُس
رشتہ محبت کو کاٹنے کے درپے ہوگئے۔ جو سچ مچ
آریوں اور اہل فیتہ کے درمیان ایک پیوند
کا تھا۔ عجیب خیر خواہی ہے۔ بھائی صاحب۔
یہہ اُس نیتی کو پرگٹ کر رہا ہے۔ جو کہ
یہ بھی سبھا میں سوائے آریوں کے کوئی
داخل نہیں ہوسکتا۔ سے ظاہر ہوتی ہے کہ یکایک

نیتی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ سماج کے نیموں۔
اُپ نیموں میں کچھ کمی تھی۔ جسکو کہ پرتی ندھی سبھا
نے اس نیم نے پورا کر دیا۔ نہیں ہرگز نہیں یہ
ایک انتظامیہ معاملہ ہے۔ اس قسم کے تمام نیم حسب
ضرورت ہوا کرتے ہیں۔ کسی بات کی کو ثابت نہیں کرتے
اور نہ محبت میں فرق لاسکتے ہیں۔ بلکہ زیادہ کرتے ہیں۔

س۔ اِن تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے
بھراتری سبھا کے بھائی آریہ سماج میں بہت قسم
کی کمیاں مانتے ہیں۔

جواب۔ اگر آپ کمیاں نہیں مانتے۔ تو صاف
طور پر آریہ سماج کو معاملاتِ انتظامیہ میں مکمل ثابت
کرنے کے لئے آپ کا فرض تھا۔ کہ جو کمیاں بیان
کی گئی ہیں۔ اُن کا جواب لکھ دیتے۔ لوگ خود فیصلہ
کر لیتے۔ بغیر جواب کے یونہیں لکھتے جانا انصاف میں
داخل نہیں ہے۔

س۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ بھراتری سبھا
کے بھائیوں نے کیا نیتی وچار کر مندرجہ بالا اپنا پہلا
نیم رکھا۔ جبکہ آریہ سماج ایک ایسی سوسائیٹی ہے
جس کے اندر نیت سے نقص ہیں۔

جواب۔ نیتی تو مضمون ماسبق کے مطالعہ
سے نمایاں ہے۔ اور جو نقص کہ آریہ سماج میں ظاہر
کئے گئے ہیں۔ اُن کا دفعیہ آریہ بھراتری سبھا ہے۔

س۔ کیونکہ آریہ سماج روپی زہر کے زہریلے اثر
سے بھراتری سبھا کے دھرماتماؤں کی رکشا کے لئے
ایک سبھا قائم کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ آریہ سماج
ایک قسم کا زہر ہے۔

جواب۔ لالہ رامداس جی کے اِس رائے کو
دیکھ کر طنزاً ایسا لکھنا ودوانوں کے شایاں نہیں ہے
اُن کا یہ دعوٰے ہرگز نہیں ہے۔ کہ سارے آریہ سماجی
سوامی جی کی آگیا کو پالن کر رہے ہیں۔ اور نہ یہہ کہ
سارے نہیں کر رہے۔ مطلب تو یہ ہے۔ کہ آریہ ایسے
بھی ہیں۔ جو کہ سچائی کو نہ ہو سکے بغیر اپناہت وچار کر
اسمیں داخل ہوگئے ہیں۔ اور آپ لکھتے ہیں کہ ایسے

آدمی زیادہ ہیں۔ اِس صورت میں ممکن ہے کہ بہیم سینی
سا بنے کے آدمی بھی سماج میں ہوں۔ جنکو کہ ہم بہر ہستے
تشبیہ دے سکتے ہیں۔ پس لالہ رامداس کا یہ لکھنا کہ
جو آتمائیں ابھی تک اِس زہریلے اثر سے محفوظ ہیں
وہ اکٹھی ہو کر ایک دوسرے کی سہایتا کرتی ہوئی
دھرم مارگ پر چلیں۔ بالکل درست ہے۔ اور اُن کے پوتر
ہردیہ کی دلیل ہے۔ لیکن آپ کا اُن کے الفاظ سے
نتیجہ نکالکر یہ ظاہر کرنا۔ کہ آریہ سماج ایک قسم کا زہر ہے
آپ کا طبعزاد خیال ہے۔ جو کہ معاذ اللہ لالہ رامداس
جی کا منشا نہیں ہوسکتا۔

س۔ الغرض ایسی حالت میں بھراتری سبھا کو آریہ سماج
سے اور آریہ سماج کو بھراتری سبھا سے الگ سمجھنا
چاہئیے۔

جواب۔ بھراتری سبھا کے کسی نیم کو اویدک
ثابت کرنے سے پہلے اس قسم کا نادر شاہی فتوے لگانا
بھائی ہمراج جی کی تیزیِ طبع کو ثابت کرتا ہے
نہ کہ ابھی گمبھیرتا کو۔

س۔ بھراتری سبھا کے نیموں اُپ نیموں اور اُن کا
اپنا الگ رسالہ نکالنے والگ اپنا اپدیشک رکھنے کی
تجویز کرنے اور علیحدہ چندہ اکٹھا کرنے سے ثابت
ہوتا ہے۔ کہ بھراتری سبھا آریہ سماج کے سدھانتوں
نیموں اُپ نیموں سے الگ ہے۔

جواب۔ نیموں اور اُپ نیموں میں تو آپ ابھی تک
آپ کوئی نقص نکال نہیں سکے۔ اور نقص ثابت ہونے
پر پھر بھی آریہ بھراتری کے ممبر اُسکو دور نہ کریں۔ تو
آپکا خیال درست ہوسکتا ہے۔ اور اگر کوئی سماج
یا سبھا کسی سبھا سے الگ اپدیشک رکھے یا اخبار نکالے
یا چندہ جمع کرے۔ تو یہہ نہیں ثابت ہوتا۔ کہ وہ سبھا
اُس سبھا سے الگ ہے۔ جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو کہ انکے
مقاصد میں فرق ہے۔ جب دونوں کا مقصد ایک یعنی
علمی و عملی طور سے ویدک دھرم کا پرچار ہے۔ اور اسکے
اخبار اور اپدیشک کوئی اویدک شکشا نہیں دیتے۔ تو
اُن پر یہہ الزام دینا سراسر بے انصافی ہے لیکن ہاں

بہو یہ بات ایسے کیوں؟ شاید تجویز کی انتہا کیا ہو
قبل از مرگ واویلا بیجا درست نہیں۔

س۔ آریہ بھراتری سبھا آریہ سماجی لوگوں کے لئے ویسے ہی بےفائدہ ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج کے ہوتے ہوئے پرارتھنا سماج میں سے چند ممبران کا دیکھے تھیوسوفیکل سوسائٹی سوسائٹی کا قائم کرنا۔

جواب۔ الگ تو ثابت کیجئے۔ پھر بے فائدہ ہو یا نہ دیکھا جاتا۔ دیکھئے تھیوسوفیکل سوسائٹی میں وہ ... کے ایک الگ کو لیا گیا تھا۔ مگر یہاں جزو یہ جھگڑا نہیں ہے۔ یہ تو ایک انتظامی معاملہ ہے جیسے کہ ایک سکول میں جماعت بندی ہوتی ہے۔ جو لڑکے پہلی جماعت کے ہوتے ہیں۔ وہ سب اکٹھے اور جو دوسری کے ہوتے ہیں۔ وہ علیحدہ اکٹھے پڑھتے ہیں۔ لڑکوں کا ایک سکول میں تعلیم پانا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے برخلاف نہیں۔ بلکہ دونوں کی ترقی چاہو۔ یہ پہلو مفید ہے۔ مطلب یہ کہ آریہ سماج بمنزلہ ایک سکول کے ہے۔ جہانکہ پریکٹیکل آریہ ایک جماعت اور دوسرے دوسری میں کام کریں۔ ورنہ دونوں کی ترقی ناممکن ہے۔ سوچ لیجئے۔

س۔ کیا وہ لوگ آریہ سماج کے نیچے بیٹھے ہیں۔۔ تو ان کاموں کو سماج کے اندر ہی رہتے ہوئے کرکے دکھلائیں۔

جواب۔ آپکے اندر کے معنے خدا جانے کیا ہیں؟ کیا سماج کوئی کوٹھڑی ہے۔ جس کے اندر بند ہو کر کام کرنا چاہئے۔ اگر نہیں۔ تو اندر کے معنے یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف کام نہ کیجئے اور اس کے کام میں خلل انداز نہ ہوں۔ سو اس قسم کا کوئی الزام ابھی تک ثابت نہیں۔

س۔ ستیہ دھرم پرچارک۔ آریہ مسافر۔ آریہ پتر کا جیسے عمدہ اخبارات کی موجودگی میں ایک اور رسالہ نکالنا۔۔ ۔۔ بھراتری سبھا کے لئے خاص فنڈ اکٹھا کرنا کیا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ ابھی بھراتری سبھا آریہ سماج سے علیحدہ ایک سوسائٹی ہے

جواب۔ جیسا کہ ستیہ دھرم پرچارک کی موجودگی میں آریہ پتر کا اور ستیہ دھرم پرچارک اخباروں کا نکلنا ثابت کرتا ہے۔ کہ آریہ پتر کا ان ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ جنکو لیکر کہ باقی دو اخبارات نکلتے گئے۔ ہے یہ الٹا ہیں۔ آریہ مسافر اور آریہ پتر اپنی اپنی ضرورتوں کو پورا کر رہے ہیں گو مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ اسی طرح سے ان کا اخبار بھی خاص ضرورتیں رکھتا ہے۔ جو کہ دھرم کے خلاف نہیں ہیں۔ باقی رہا چندہ اکٹھا کرنا۔ اب اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کچھ روپیہ گروکل کے واسطے اور سکولوں وغیرہ کے لئے نیت کرتی ہے۔ بھراتری سبھا کے اغراض کے لئے بھی نیت کر دیجئے۔ تو علیحدہ چندہ کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر سبھا منظور نہ کرے تو اکٹھا کرنا ہی ضروری ہے۔ اور بھراتری سبھا والوں کا یہ کام ایسا ہے۔ جیسا کہ اکثر سماجوں کو جب سبھا انکی مرضی کے مطابق اپدیشک نہیں دیتی تو وہ باہم چندہ کر کے اپنا الگ اپدیشک مقرر کر لیتے ہیں۔ ان کو کوئی برا نہیں کہہ سکتا۔ پھر آپ یہاں کیوں جھنجھلاتے ہیں۔ اپدیشک مقرر ہوگا تو وہ ویدک دھرم کا پرچار کرے گا۔ اگر وہ لوگوں کو یہ تعلیم دے گا۔ کہ ذات پات کا جھوٹا بکھیڑا چھوڑ دو۔ تو بتلائے۔ اس میں آریہ سماج کا کیا ہرج ہوگا۔ ہاں آریہ سماج کا ایک مضبوط جتھا بنجائے گا۔ جو کہ سوامی جی کے اس منشا کو پورا کرے گا۔ جو کہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۵۶ میں لکھا ہے۔ یعنی جب آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی عیب دکھائی نہیں دیتا۔ جبتک ایک عقیدہ۔ ایک سکھ دکھ۔ ایک نفع نقصان آپس میں نہ مانا جاوے۔ تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔"

س۔ اگر بھراتری سبھا ایک الگ سوسائٹی ہوتی تو اپنے مختلف اختلافات پیدا کر کے خیالات کو سماج میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے مختلف قسم کے خیالات پیدا کر کے آپس میں نفاق کا بیج نہ بوتے۔

جواب۔ بھراتاؤں اور بہنوں کا تو ہمیشہ نفاق ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اسکو کوئی ... آریہ نفاق خیال کرے۔ تو انکی مرضی ہے۔ لیکن تو پہلے درجہ کا اتفاق ہے۔ رشتہ ناطوں کا آپس میں ہونا ایک ایسی شے ہے۔ جو کہ آریوں کی چاپلوسی کی طرح بن دیگی۔ تو پھر ان کا ٹوٹنا ناممکن ہو جائے گا۔ بھلا جب یہ اور اندر رہا ہے اور کھتری جن سکا کہ منا کسی اصول بھی نہیں ہے۔ وہ لوگ اس لئے ان کے کام کرنے کے اپنی اپنی برادری میں ایک دوسرے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حالانکہ ان کے اندر کئی سارے مختلف بھی ایسے ہیں۔ چونکہ گو آریہ سماج میں ہیں تاہم انکی انہیں زنجیر میں جکڑے رہنے سے بیزار ہیں۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہی ہستی اگر ایک اصول پر کام کریگی تو آریوں کے ملاپ کو مضبوط نہ کریگی۔ اور نااتفاقی کو جڑ سے کاٹ کر اتفاق کی سیمنٹ سے اسکو نہ جوڑیگی۔ اسلئے ایسی پوتر سوسائٹی کو نفاق کا الزام لگانا اپنے آپکو مہاپاپ کا بھاگی بنانا ہے۔

س۔ بھراتری سبھا کے تیار کردہ نیم آدمی ہیں ... بالالفصوں میں سے (یعنی غلطی بے معنے پن اور متضاد پن) ضرور کوئی نہ کوئی نقص ہونا ممکن ہے کیونکہ وہ سے متشبہ ہیں۔

جواب۔ چونکہ آپ بھی مشتبہ ہیں ابھی یقین پڑتا ہے۔ کہ آپ اپنے آپکو رشی دیوتا نہیں مانتے ہونگے۔ اس لئے ممکن ہے کہ آپ ہی غلطی پر ہوں۔ اور آپ ہی کی بات بے معنی پن اور متضاد پن پایا جاتا ہو۔ اور جب مشتبہ پن میں وہ اور آپ مساوی ہیں۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ ہر ایک بات کی ترجیح میں دلیلوں اور ثبوتوں کے الفاظ کو کوٹ کر اور ثابت کریں۔ کہ بھراتری سبھا کے خیالات رشی ...

دلوانا خیالات کے خلاف ہیں جسوقت ثابت کر دینگے
جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا۔ اُسوقت ترک کرنے میں کسی
کو اعتراض کیا ہو سکتا ہے۔

س۔ بھراتری سبھا کے نیموں میں اگر تبدیلی کا ہونا
بہت ہی ممکن ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے نیموں کے
تیار رشی پتی پابند نہیں ہے۔

جواب۔ نقص معلوم ہونے پر تبدیلی تو ضرور
ہوگی لیکن یہ درست نہیں۔ کہ تبدیلی کے خوف سے
نیم نہ بنائے جاویں۔ جس بات میں فائدہ منظور ہو۔ وہ
کام ضرور کرنا چاہئے۔

س۔ بھراتری سبھا کے بھائیو۔ آپکی سبھا تو سنہ ۱۹۰۰ء میں
قائم ہوئی۔ پرنتو آریہ سماج کے بھدر پرش تو تقریباً
عرصہ دس بارہ سال سے اس بات پر وچار کر رہے ہیں
کہ سمبندھ کرتے وقت آریہ لوگوں کو اپنی برادریوں کی
بدولت جو سخت تکلیفیں آتی ہیں اور جن مشکلات کو نہ
برداشت کرتے ہوئے وہ اکثر سماج سے بے مکھ ہو جاتے
ہیں اور جو سماج کی ترقی میں سخت سدِ راہ ہیں اُن
مشکلات کو ضرور کسی طرح رفع کیا جاوے۔

جواب۔ بھراتری سبھا سنہ ۱۹۰۰ء میں قائم
ہوئی۔ یا آج۔ اس سے کیا غرض۔ آپ یہ بتلا دیں
کہ یہ مشکلات جو آریہ سماج کے بھدر پرش نے
کہی ہیں۔ کتنوں دور نہ کی گئیں۔ اور بقول آپ کے
جالندھر آریہ سماج کی طرف سے ایسی کنیاؤں کے
لین دین کی نسبت جو تجویز پیش ہوئی۔ وہ کیوں
نامنظور ہوئی۔ کیا سبھا کی یہ حرکت درست ہو سکتی ہے۔ اگر
مصلحت وقتی کے خیال سے نامنظور کی گئی۔ تو آپنے خود
کمی کو ثابت کر دیا۔ جس کا نام لینے پر آپ آریہ بھراتری
سبھا کے ممبران کی زبان کاٹتے تھے۔ اور جب بقول
آپکے "آریہ سماج کے بھدر پرشوں نے اس اہم کام
کو کرتے ہوئے بھی کوئی ایسا اتم طریقہ نہیں نکالا
کہ جس پر چلتے ہوئے آریہ سماج ایک فرقہ کی صورت
نہ پکڑ جاوے اور اسکی ترقی میں کوئی رکاوٹ
پیدا نہ ہو وغیرہ" اور ہمارے چند نوجوانوں"
نے سوچ وچار ایک نسخہ آپکے سامنے رکھدیا۔ جو کہ
مذکورہ بالا نقصوں سے مبرا ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا
وہ کیوں اپرادھی ہیں۔ سیدھی بات تو یہ تھی
کہ اگر آپکو یہ پسند نہیں۔ تو کوئی اور مفید تر تجویز
بتلا دیں۔ جس سے کہ بلا تکلیف ایسی کنیاؤں کے
لین دین کا رواج پڑ جاوے۔

س۔ ہمارے چند نوجوان بھائیوں نے کسی بھدر پرش
کی رائے تک نہ پوچھتے ہوئے اور نہ ہی یہ وچار کرتے
ہوئے کہ ہماری اس قسم کی کارروائی سے کہیں آریہ
سماج کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ تو نہیں ہے۔ جھٹ
بھراتری سبھا قائم کر لی۔

جواب۔ شاید بھدر پرشوں سے آپکی مراد
ہیراج جی ہوگی۔ ورنہ ماسٹر آتما رام جی۔ مہاشہ
وزیر چند جی۔ و پنڈت پورنانند جی تینوں اوپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا کیا بھدر پرش نہیں ہیں؟
اب تو یہ ہیں۔ اگر نہ ہوں۔ تو بھی میرے خیال میں
ایک سچے آریہ کا یہ دھرم ہے کہ ایک کام ویدک ہے۔ اسکو
کرنا چھوکرپن نہیں ہے۔ بلکہ دیوتا پن۔ چھوکرا پن تو
اُن کا ہے۔ جو ایسے آریوں کے برخلاف ہیں۔

س۔ یہاں تک انہوں نے اپنی دھاک باندھی کہ
اگر ہمارے برخلاف کسی بھی بڑے آدمی نے کچھ کہا تو
پبلک میں اُن کو جس کسی طرح ہو۔ بدنام کرنیکی کوشش
کریں گے۔ بس اس قسم کے جوش کو دیکھ کر سب بڑے
آدمیوں نے خاموشی اختیار کی۔

جواب۔ معلوم نہیں بڑے آدمیوں سے آپکی
کیا مراد ہے؟ دولت۔ قد۔ زور یا کچھ اور۔ وہ میرے
خیال میں آریہ سماج میں بڑا وہی ہے۔ جو بڑا آریہ
سماجی ہے۔ یعنے ویدک ستیا بھگت ہے۔ تو کسی کی
نسبت یہ کہنا کہ بدنامی سے ڈر کر خاموش ہو گئے۔ پرلے
درجہ کی توہین ہے۔ سچے کو بدنام کرنے والا تو کوئی
دکھائی نہیں دیتا۔ چاند پر تھوکنے سے منہ پر گرتا ہے
ایسے سچوں کو بدنامی کا ڈر نہیں۔ اور نہ ہی اُن کا
کچھ بگڑتا ہے۔ دیکھئے کالج پارٹی کی مہاتما پارٹی
کے ساتھ مدت تک کشمکش رہی۔ اور اُن میں سے
بعض ایسے آدمی تھے۔ جو نیکوں کو بدنام کرتے تھے
مگر اس سے اُن کا تو کچھ نہ بگڑا۔ کیونکہ اچھے اچھے
اور بُرے ہمیشہ خود بدنام ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے
اُن نوجوانوں کی نسبت ایسا کہنا کہ جس کسی طرح ہو
بدنام کرنے کی کوشش کریں گے۔ سراسر بطلان ہے
کیونکہ بے ثبوت ہے۔ اگر بالفرض کسی نے کہا
بھی ہو۔ تو وہ سبھا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔
پس اُسکا ہرج نہیں۔ اور اگر کسی نے یہ کہا ہو
کہ چونکہ یہ کام ویدک ہے۔ اس لئے جو آریہ برخلاف
ہوگا۔ اُسکی نسبت ہم یہ کہیں گے کہ وہ آریہ نہیں ہے
بُرا نہیں۔ کیونکہ جیسے کو ویسا کہنا عین انصاف ہے
علاوہ اس کے مذکورہ بالا بات کہنے والے کا منشا ذاتی
معاملات کی طرف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ذاتیات کا
بیان جھگڑا نہیں تھا۔

س۔ آریہ سماج کے سجنوں۔ آریہ سماج کے بھدر پرشوں
کا اپمان کرتے ہوئے چند آدمیوں کا اس طریقہ کی
ایک من مانی سوسائٹی بنانا...... سماج کے لئے
ہانی کارک ہے۔

جواب۔ ہانی کارک تو آپکی تحریر ہے جو کہ
نیکوں کو بدنام کر رہی ہے۔ اور آپ خواہ مخواہ کہہ
رہے ہیں کہ آریہ سماج کے بھدر پرشوں کا اپمان
کرتے ہیں۔ بھائی صاحب جو آریہ ہیں۔ اُنکا اپمان
تو کسی آریہ سدھانت انکول چلنے میں نہیں ہوتا۔ اگر
کوئی ہیم سینی طبیعت کا آدمی اپمان مانے۔ تو
اُسکو ہٹائے کون۔ میرا تو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ
سبھا سماج کے لئے ازبس مفید ہے۔ اگر آپ اس کے
برخلاف ہیں۔ تو مناسب یہ ہے کہ پنڈت پورنانند
جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ مہاشہ وزیر چند جی۔ لالہ
رام داس جی جو کہ سبھا مذکور کے کارکن ہیں کے
ساتھ کوئی خاص جگہ مقرر کر کے مباحثہ تحریری
یا تقریری کر لیں۔ اس طرح اخبار میں شور مچانا درست
نہیں۔ کیونکہ سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۵۲

پر لکھتے ہیں۔ "جب تک آمنے سامنے ہوکر بالطریق دعوے و تردید محبت کے ساتھ بحث یا تحریر نہ کیجاوے تب تک حق و باطل کی تحقیقات نہیں ہو سکتی" جب رشی ایسا کہتا ہے۔ تو آپ انکی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں۔ اور کیوں آمنے سامنے ہوکر فیصلہ نہیں کر لیتے۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ آپ ابھی سے تحریر بند کر دیں اور مذکورہ صاحبان سے اوکت طریقہ سے مباحثہ کریں جس کا درشٹ پھل ہوگا۔ معلوم ہو جائیگا آریہ پترک میں نوٹس دیدیں۔ کہ ایک مباحثہ فلاں ستھان میں درمیان فلاں فلاں کے ہوگا۔ جو شخص دیکھنا چاہے۔ دیکھ لے۔ اور کل مباحثہ چھپواکر ہر ایک سماج میں بھیجدیا جاوے۔ لوگ خود فیصلہ کریں گے۔ جھگڑا کیا ہے۔ جبکہ بھارتری سبھا کا اُپ نیم نمبر ۲۴ منظور کردہ ۲۳۔ جنوری سنہ ۰۲ء یہ ہے۔ (یہ اُپ نیم پرتی ورش بہو چت وگیاپن دینے پر آریہ بھارتری سبھا کے ادھویشن میں گھٹائے بڑھائے و سنشودھن کئے جا سکتے ہیں) اتو آسان ہے۔ جس وقت معلوم ہو جائیگا۔ کہ فلاں نیم ہانی کارک یا ادید کہہ ہے۔ تو امید ہے کہ ضرور سنشودھن کر دیویں گے۔

اوم شم

الراقم

گوبند رام ڈسکوی

مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت

اور

بھارتری سبھا کے اصول

کیا آریہ سماج کی موجودگی میں بھارتری سبھا کی ضرورت ہے

(دلیل پنجم) ستیارتھ پرکاش کے طبع پنجم صفحہ ۲۵۲ پر

مہرشی دیانند جی لکھتے ہیں۔ (پرشن) پورانوں میں سب باتیں جھوٹھی ہیں وکوئی سچی بھی ہیں۔ (اُتر) بہت سی باتیں جھوٹھی ہیں اور کوئی گھنا کشتر نیائے یعنی (جس کا پوست ہے لیکن اندرونی حصہ خلا ہے) سے سچی بھی ہیں۔ جو سچی ہیں۔ وہ ویدادی ستشاستروں کی اور جو جھوٹھی ہیں۔ وہ ان پوپوں کے پوران روپ گھر کی ہیں۔ سوامی جی کے اس لیکھ کے مطابق بھارتری سبھا کے اصولوں کو بھی سمجھئے۔ جو کچھ قدرے سچائی ان اصولوں میں ہے۔ وہ آریہ سماج کے نیموں وسدھانتوں کی ہے۔ اور جو کچھ انہیں اشدھ ہے (جو کہ میں آئندہ ظاہر کرونگا) وہ بھارتری سبھا کے سبھاسدوں کے جوش کا پرنام ہے۔ اسلئے اس پرکار کے نیموں کی آریہ سماج کو کوئی آوشکتا نہیں کیونکہ اس قسم کے نیم جن کا نتیجہ ارتھ گر (یعنی اصلی معنے) نہیں ہیں۔ جیسے کہ شریمان لالہ منشی رام جی ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۱ ماگھ سمت ۱۹۵۷ کے صفحہ سات پر تحریر فرماتے ہیں "جن گیارہ نیموں کو کہ اس سبھا نے جنم لیا ہے انکی عبارت کچھ ایسی مشتبہ بن گئی ہے۔ کہ وکالت پیشہ لوگ ہر ایک نیم کی دو۔ دو۔ تین۔ تین تفسیریں کر سکتے ہیں" پیارے آریہ سجنو جب ہمیں مہرشی سوامی دیانند جی نے جگایا ہے۔ تو پھر اگر ہم آریہ سماج کے نیموں کو مانتے ہوئے بھی اپنے بھوے پن سے سادھارن انسانوں کے بنائے ہوئے نیموں کو مانیں۔ تو سوائے اس کے کہ ہم دُکھ کے بھاگی بنیں۔ اور نتیجہ کیا ہوگا اس لئے۔ آریہ سماج کے نیموں کی موجودگی میں ایسے نیموں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دلیل ششم۔ مہرشی سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ نمبر ۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः॥ वै॰॥ अ॰-२। आ॰-१।

ارتھ

جیسے کارن میں گُن ہوتے ہیں ویسے ہی کاریہ میں ہوتے ہیں۔ سوامی جی کے اس لیکھ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز جس سے نکلتی ہے۔ اُس میں وہ ہی گُن ہوتے ہیں جو اسکے کارن میں ہوتے ہیں یعنی جس سے وہ نکلی ہے اس بات کو صاف کرنے کے لئے میں آپکی خدمت میں مثال کے طور پر آریہ سماج اور بھارتری سبھا کو پیش کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج سے ہی بھارتری سبھا کی پیدائش ہوئی۔ یعنی بھارتری سبھا کی پیدائش کا سبب آریہ سماج ہی ہے۔ اسلئے لازمی ہے۔ کہ جو گُن آریہ سماج میں ہیں وہ ہی بھارتری سبھا میں ہونے چاہئیں۔ پس جب بھارتری سبھا کے سکرٹری صاحب کی تحریروں سے میں ثابت کر چکا ہوں کہ بھارتری سبھا کے صاحبان آریہ سماج کو نقصوں سے بھری ہوئی مانتے ہیں۔ تو اُس نقصوں سے بھرے ہوئے آریہ سماج روپی کارن سے بھارتری سبھا روپی کاریہ میں ضرور ہی وے نقص ہونے چاہئیں۔ پس نقصوں سے بھری ہوئی بھارتری سبھا آریہ سماج کا سدھار نہیں کر سکتی۔ کیونکہ دُنیا میں عام قاعدہ ہے کہ جو جن نقصوں سے بری ہو۔ وہی اوروں کے اُن نقصوں کو دور کر سکتا ہے۔ اس لئے بھارتری سبھا کا یہ دعوے کرنا کہ ہم آریہ سماج کو شدھ کرینگے یہ ٹھیک نہیں۔ اسی بنا کے مطابق شریمان لالہ منشی رام جی ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۴۔ ماگھ سمت ۱۹۵۷ کے صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں "ہاں ایک بات ضرور قابل غور ہے۔ اگر یہ بنا صحیح ہے۔ کہ آریہ بھارتری سبھا کے ادھکاری پہلے غور کرتے ہیں۔ چونکہ اب تک آریہ سماج میں کوئی عامل پیدا نہیں ہوا۔ اسلئے وے آریہ بھارتری سبھا کی بنیاد رکھنے کے لئے مجبور ہیں (واضح رہے۔ کہ میرے روبرو ایسا دعوے آریہ بھارتری سبھا کے ادھکاریوں نے کبھی نہ کیا۔) تو میں بلا تامل کہونگا۔ کہ اگر آریہ سماج نے کچھ نہیں کیا۔ تو وے اس قابل کہاں سے ہوئے۔ کہ آریہ بھارتری سبھا کے نیم بنا سکیں۔ نہ صرف یہ ہی۔ بلکہ میں اُن سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اُن کے کس ممبر نے انکی سبھا کی قائمی کی تاریخ سے گُن کرم انوسار ورن بیوستھا قائم کرکے ودّاہ

...ب مانیہ ور۔ جی کی یہ ہے کہ بھراتری
...آریہ سماج سے ہی ہے تو بھراتری
...یں کرنا کہ ہم آریہ سماج کا سُدھار
...نہیں ہے۔ اس لئے۔ انہیں نقصوں
...ا جو نقص بھراتری سبھا والے آریہ
...بیان کرتے ہیں) بھراتری سبھا کیسے
...اس لئے اس سبھا کی کوئی ضرورت
...سبھا خود ان نقصوں سے بری نہیں ہے۔
...نیا۔ منہ پرکاش صفحہ ۸۸ پر مہرشی
...جی تحریر فرماتے ہیں۔

ये नास्य पित रो या
याता : पि ता म हा
स्त तो मार्गं तेन ग
च्य ते ॥ मनु ४-१७

ارتھ
...س کے پتا۔ پتا مہا چلے ہوں۔ اُس
...پر بھی چلے۔ پرنتو۔ جو ست پُرش
...ہو۔ انہیں کے مارگ میں چلیں"
...اس لیکھ کے مطابق ہم سب آریہ
...کو اپنے پتروں یعنے رکشا کرنیوالوں
...کے مطابق چلنا چاہیئے۔ اور ان کے
...راہوں کے برخلاف کسی قسم کی بھی
...گھٹے ہوئے نہ چلنا چاہیے۔ جیسے
...سماج کی رکشا کرنیوالوں میں سے
...لالہ منشی رام جی ہمارے پتر ہیں
...تھا۔ ان کی رائے اور ایسے ہی مفصل
...سماج کے بزرگوں اور رکشا کرنیوالوں
...کہ آریہ سماج کی موجودگی میں
...کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پس
...ہے کہ ان کے پیچھے چلتے ہوئے
...میں ہی۔ بلکہ دھرم کے ہر ایک کام کو
...شریمان لالہ منشی رام جی اخبار ستیہ دھرم
...۔ اگست ۱۹۵۹ کے صفحہ ۹ پر تحریر

فرماتے ہیں "میں بذات خود اس سبھا کا ممبر نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مجھے ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اس کا ممبر ہوں"۔

پھر صفحہ ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "میں خود آریہ بھراتری سبھا کے ممبروں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کے انتظام کی موجودگی میں اپنی سبھا کیوں قائم کی میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا جواب کیا ہوگا۔ وے جواب دیں گے۔ کہ چونکہ آریہ سماج کے ممبروں سے بہت زیادہ تعداد اپنے اصولوں سے عمل کے موقعہ پر گر جایا کرتی ہے۔ اس لئے انہیں ایک اندرونی سبھا کے بنانے کی ضرورت ہوئی۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا آریہ سماج کی ممبری اختیار کرتے وقت انہیں سب بھائیوں نے ویدک کی تعلیم پر چلنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ اور اگر ایسا وعدہ کیا تھا (جو کہ امر واقعہ ہے) تو اب کیا سند ہے۔ کہ دوبارہ وعدہ کر کے یہ لوگ نہ گر جائیں گے۔ کیا آریہ بھراتری سبھا کے ممبر کہیں سے نیا سا دہن کر کے آتے ہیں۔ کیا یہ لوگ ہی انہیں آریہ سماجوں میں سے نہیں ہیں۔ جو کہ عمل کے وقت گر کر اپنی کمزوری کا ثبوت دے چکے ہیں۔ پھر انہیں دیگر آریہ سماجیوں کی نسبت زیادہ تر اعتبار کیوں کیا جا سکتا ہے"

پھر اسی صفحہ پر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں "گو میں بذات خود ایسی سبھا کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایک طرح پر آریوں کے عملی جیون کے عالمگیر پرچار کے رستے میں رکاوٹ سمجھتا ہوں"۔ ان کے سوائے آریہ سماج کے رتن اور دھرم مورت شریمان مسٹر رونق لعل جی بیرسٹر ایٹ لا۔ سابقہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۴ ہاڑ سمت ۱۹۵۵ صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں "ارے بھائی (اس سے مراد انکی بھراتری سبھا سے ہے) اس ہندو سماج نے ہمیں شری سوامی دیانند سرسوتی جیسے رتن پنڈت گورودت سے فاضل و مہاتما منشی رام سے دھارمک پُرش دئے ہیں۔ اور ہم سب اُسی کھیت کے پودے ہیں۔ اور آریہ پُرشوں کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کے آریہ کم سے کم نام ماتر کو تو بن گئے ہیں۔ آپ جو آپ ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنانا چاہتے ہیں اُسکی بنیاد میں ذرا سوچئے وچاریئے۔ کہ خود غرضی دھوکہ بھی آزادی تو نہیں ہے۔ کیا آپ کے دماغوں پر مغربی تہذیب کا اثر تو نہیں پڑ گیا ہے جو اس قدر زبردست ہے۔ کہ ان سے اپنا نہیں بالکہ بہروپیا بنکر آریہ دھرم کی شکل بنائی ہے مگر پہچاننے والے پہچان ہی جاتے ہیں"۔

پیارے آریہ سجنوں۔ ہمارے قابل عزت اور لاثانی آریہ سماج میں سوچنے والے بزرگ رائے ٹھاکر دت صاحب و رائے پیڑا رام صاحب و ہمارے آریہ پرتی ندھی سبھا کے سابقہ پردھان شریمان لالہ رلا رام جی صاحب و موجودہ پردھان شریمان پنڈت رام بھجدت جی صاحب۔ و ہمارے دھرماتما بھائی شریمان لالہ اننت لال صاحب۔ ایم۔ اے۔ سابقہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ و آریہ سماجوں کے رتن شریمان لالہ خوشی رام جی سابقہ وائس پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماجوں میں تحقیقات کا لاثانی مادہ رکھنے والے ہمارے بزرگوار شریمان لالہ جیون داس جی دلیپ وغیرہ سب صاحبان آریہ سماج کی موجودگی میں بھراتری سبھا کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جب یہ بزرگ جو کہ اپنے تن من دھن سے آریہ سماج کی رکشا آج تک کرتے چلے آئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ انکی رائے میں آریہ سماج کی موجودگی میں بھراتری سبھا کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو ہمارے پرجوش چند نوجوانوں کا اپنے خیال کے مطابق بھراتری سبھا کا قائم کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس سے دنیا میں سوائے اسکے کہ آریہ سماج کی ہنسی ہو۔ اور عام لوگ یہ کہیں کہ آریہ سماج کی کیا عجیب حالت ہے۔ کہ جیسے ممبر تناتنی سے کام نہیں کرتے نت نئی سبھائیں قائم کرتے ہیں۔ اسلئے

اِن نام کی بھراتری سبھا وغیرہ سبھاؤں کی جنکی بدولت آریہ سماج کو بہتری نقصان پہونچ رہا ہے (جو میں مناسب موقعہ پر ظاہر کرونگا) کوئی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ - پیارے آریہ بھائیو - میری بحث اُن سات سوالوں پر جو ستیہ دھرم پرچارک میں میری طرف سے چھپ چکے ہیں۔ مفصل شرایط لالہ وزیر چند صاحب کے ساتھ ہونیوالی ہے۔ جس میں امید ہے کہ بھراتری سبھا کے قریباً قریباً سب نیموں پر بحث ہو جاویگی۔ اس لئے علیحدہ بھراتری سبھا پر نئیں مضمونوں کا لکھنا بےفائدہ ہوگا۔ اگر خدانخواستہ لالہ وزیرچند صاحب بحث نہ کریں گے تو میں اپنے اس مضمون کو مکمل آپکی خدمت میں پیش کرونگا۔ باقی آئیندہ

راقم

ہیمراج از لاہور

بھائی ہیمراج جی!

۱۴۔ نومبر گذشتہ کے پرچارک میں آپکا جو لیکھہ نفس مضمون سے کوئی تعلق نہ رکھنے والے عنوان تلے میرے ۲۰۔ اسوج کے پرچارک میں درج اُتر کے پرتی اُتر میں شائع ہوا ہے۔ اُسکو میں نے بغور پڑھا ہے اسکے بابت جواب نمبروار ذیل میں عرض کرتا ہوں:-

(۱) شکایت تو آپکی یہہ ہے کہ "میرے جو پرشن ..... چھپے ہیں اُن میں کوئی کوئی لفظ رہگیا ہے" لیکن اُنکی سمتھان پورتی آپ نے نئی باتوں سے کی ہے۔ جنکا کہ آپکے اصل پتر میں نام و نشان بھی نہیں۔ غالباً میرے دئے ہوئے اُتروں میں کوئی واستوک دوش نکالنے میں اسمرتھ ہوکر یا جس نیت سے آپنے یہہ چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ اُسکا پورن روپ سے پرچے دینے کی پریوجن سے آپکو یہ نئی باتیں سوجھی ہیں۔

(۲) میری بھی پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ جو کہ آپنے کی ہے۔

(۳) یہہ ٹھیک نہیں ہے کہ "دو سال ہو گئے لیکن کسی بھائی نے مجھے پرائیوٹ طور پر یا پبلک میں جواب دیا تھا" پرائیوٹ طور پر آپ جس جس مہاشے سے پرشن کرتے رہے۔ وہ برابر اُتر دیتے رہے۔ پبلک میں آنے سے بھی کبھی انکار نہیں کیا گیا۔ آپکی شکایت بجا نہیں ہے۔

(۴) صرف پرتی ندھی سبھا اور بھراتری سبھا کی طرف نگاہ رکھتے ہوئے ہی آپکی آگیا پالن کرنے کا میں نہیں سکونگا۔ بلکہ آریہ سماج کی طرف بھی پوری پوری نگاہ رکھونگا۔ آریہ سماج پہلے اور پیچھے۔ (۵) میرے تمہاری لیکھہ کا منشا وہ نہیں تھا۔ جو کہ آپنے پرگٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا پریوجن یہ تھا کہ جو پرشن آپنے کئے ہیں اُنکی تہ میں ذاتی عناد و کدورت ہے۔ آپ محض ایک شخصی جھگڑوں اور ذاتی معاملات کو بحث کے بہانہ سے پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ بھراتری سبھا کے بعض ممبروں کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلانے اور اُن کے آچرنوں پر بہاری سے بھاری دوشن لگانے سے سنتشٹ نہ ہوکر آپنے یہہ چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ چنانچہ میرے جواب نمبر ۱ کے نشانہ کے ورودھ جھٹ بھوں کا معاملہ پیش کر دینا میرے خیال کی پُرزور پشٹی کرتا ہے۔ (۶) سابق پرچارک میں آپکو آریہ پتر کا نوٹ پڑھکر لکھا تھا۔ جن وجوہات پر آپ نے سبھا سے چھہ ماہ کی رخصت مانگی تھی وہ آنکولائی بھگت رام جی کی ملازمت اختیار کرکے استیفا دیتے ہوئے بھی یدی آپ "پرچارک" شبد کے ساتھ لفظ "سابق" لگانے کی اجازت نہیں دیتے تو اس خطا کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ (۷) آپکے پرشنوں کے اُتر میں میں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں اُن کو اپنے سچے ہردے سے آریہ سماج کے سدھانتوں کے عین انکول اور آریہ سماج کے لئے اتینت لابھ دایک سمجھتا ہوں۔ میرے رائے میں کوئی سچا آریہ جو کہ آریہ دھرم کو محض نہ بالی جمع خرچ کا دھرم نہیں سمجھتا: خیالات کے حق میں اس قسم کا فتوے دینے کا ساہس کر سکتا۔ جیسا کہ آپ نے کیا ہے۔ میرا خیال ہے اصولوں پر عمل کرنے کی آپ میں ہمت نہیں ہے آپ نے ان کے خلاف جہاد کا جھنڈا کھڑا کیا ہے آپکے حق میں پنڈت صاحب کے ہاتھ سے کھانا کھانے سے پیشتر وہی خیال تھے۔ جنکو کہ آپ اب ہم کے سدھانتوں کے ورودھ بتلا رہے ہیں۔ واقعی میں کہ آپکے اندر یہہ افسوسناک تبدیلی شاید ہوتی۔ اگر پوربک برادری کا بھوت آپکو بے بس نہ کر دیتا۔ اور گھر والوں کا دباؤ آپ پر غالب آگیا پیارے نگر گمراہ بھائی جی برا نہ ماننا۔ مجھے چھوٹی چھوٹی باتیں پسند نہیں ہیں۔ جو کچھ میرے دل میں ہے اُسکو دبانا پاپ سمجھتا ہوں۔ (۸) مہربانی کے لیکھوں سے پرمان نہ پیش کرنے کی وجہ ہوگی کہ کسی وشے میں جب تک دونوں پکشوں میں منتویہ نشچت نہ ہو لیں۔ وچار نہیں چل سکتا بجائے وتنڈا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر آپکو کارروائی کرنا سوجھا ہے تو جن پرشنوں کے پیچھے دیتے ہیں۔ انہیں کا اُتر آپ بھی دیگر انیشچت کیجئے۔ اس سے آپکو اس خیال کی وجہ معلوم ہو جاویگی کہ "جواب اسقدر پیچیدہ ہے کہ صاف اُرتھ معلوم نہیں ہوتا" دوسرے صاف ہو جاویگا پھر اُن باتوں کا پتہ لگ جائے گا کہ جن میں آپکا واستوک اختلاف ہے۔ اسپر کاربن ... امور تنازعہ بھی شامل ہونگے جس سے ہم ... سی سر دردی سے بچ جائیں گے۔

(۹) آپنے میرے جواب نمبر ۱ کی تشریح کرتے انصاف سے کام نہیں لیا: اور شاید اسی لئے تشریح کے ساتھ اصل جواب کو درج نہیں کیا۔ مناسب ہے کہ آپکی تشریح پر وچار کرنے سے پہلے اصل جواب کو حرف بحرف درج کیا جاوے۔

میرا جواب نمبر ۱

ست بھید ہوجن بولہا میں پرتی ...

مہرشی دیانند لکھت بھکش ابھکش کی پابندیوں کے انوسار
ویوہار سویکار کریں۔ خواہ وہ کسی مت سے سمبندھ رکھتے
ہیں۔ اُن کے ساتھ آریوں کی طرح بھوجن بیوہار کرنے
میں کوئی دوش نہیں۔ یدی آپ اس کے ورودھ کوئی
اور پکش رکھتے ہیں تو اپنے دعوے کو معہ ثبوت پیش
کیجئے۔ آپ کا دعوے پیش ہونے پر میں ثبوت پیش کروں گا"
چونکہ بھائی صاحب نے یہ سوال محض منل صاحب والے
معاملہ کو ملک میں لانے کی غرض سے پیش کیا تھا اور
میرے جواب کی صحیح تعبیر کرتے ہوئے ایسا کرنے کی
گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے بھائی صاحب اپنی
دلال بدھی سے "مہرشی دیانند لکھت بھکش ابھکش
کی پابندیوں انوسار آچار بیوہار" کا مطلب نکالتے
ہیں "گوشت کھانا اور شراب پینا چھوڑ کر سبزی وغیرہ
کھانا اور دودھ وغیرہ پینا" معلوم ہوتا ہے کہ بھائی
جی نے مہرشی دیانند لکھت بھکش ابھکش وشیک
مضمون مندرجہ ستیارتھ پرکاش کو یا تو سمجھا ہی نہیں
یا اپنی مطلب براری کے لئے تجاہل عارفانہ سے
کام لیا ہے۔ مجھے دوسری صورت زیادہ اغلب معلوم
ہوتی ہے جیسا کہ اُن کے نوٹ سے صاف عیاں ہے
اس لئے جیسا کہ اُن کا دلی منشا ہے۔ ڈاکٹر منل والے
معاملہ کی بات بھی اپنا وچار ظاہر کر دیتا ہوں اگرچہ
مناسب تو یہ تھا کہ وہ خود اس معاملہ کی پوری
کیفیت معہ اپنی پرمانک سمتی کے حوالہ قلم کرتے
کیونکہ یہ سمتی بات تھی۔ لیکن اگر بھائی صاحب
کو ایسا کرنے میں کسی وشیش کارن سے سنکوچ ہے تو مجھے
اُن کے حکم کی تعمیل میں کوئی عذر نہیں ہے۔ میری
رائے میں بھائی صاحب کا ڈاکٹر منل کے ہاتھ سے اکو
مہرشی دیانند لکھت بھکش ابھکش کی پابندیوں
اور آچار بیوہار سویکار کئے بغیر کھا لینا آدرش
سے گرا ہوا تھا لیکن نہ اتنا کہ جسقدر ایک شرابی
مانس آہاری بھرشٹ آچاری۔ روگی۔ اور میلے
کچیلے ہندو کے ہاتھ کا بھوجن کھا لینا۔ امید کہ بھائی

صاحب اس وشے میں میرے ساتھ سہمت ہونگے
اگر کوئی اور سمتی رکھتے ہوں۔ تو مفصل تحریر فرماویں
تاکہ اُس پر بھی پرکاشہ وچار کیا جا سکے۔

اگر آپکے آریہ سماج لاہور کا ممبر اور آریہ پرتی
ندھی کا پرچارک ہونے سے آپکی سمتی آریہ سماج لاہور
اور پرتی ندھی کی سمتی سمجھی جا سکتی ہے تو ویسی
ہی بھدراتری سبھا اور اس کے سبھاسد کی بات
سمجھ لیجئے۔

آپکا خیر خواہ دلی
ورپرچند۔ ممبر آریہ بھدراتری سبھا

آریہ سماج اور اُپدیشک

گزشتہ اشاعت سے آگے ۲

گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے بطور تمہید کے اس امر کے
ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ابھی آریہ سماج میں
سخت پرچار کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے لئے ابھی
بلحاظ اُپدیش اور اُپدیشکوں کے روز اول ہی ہے۔
بعض بڑے شہروں میں آریہ پرشوں کا یہ خیال ہو گیا
ہے۔ کہ اب شہروں میں پرچار کی ضرورت نہیں ہے اب
دیہات میں پرچار کرنا چاہئے۔ مانا کہ دیہات میں بہ نسبت
شہروں کے زیادہ پرچار کی ضرورت ہے۔ دیہات کے
لوگ سادگی پسند۔ شردھالو۔ پریمی اور سچے دل سے
دھرم کو گرہن کرنیوالے ہوتے ہیں۔ شہروں میں آسائش
طلبی۔ خالی خیالی اور زبانی نکتہ چینی کا خیال ہوتا
ہے۔ لوگ شہروں میں اُپدیشک صاحبان سے گرہن
کرنا یا آتمک بھوجن حاصل کرنا نہیں جانتے بلکہ اُن کا
امتحان لینے جاتے ہیں۔ اور لیکچرار کی تقریر کے خاتمہ
پر باہم اُسکی لیاقت و متانت پر سرگوشیاں ہوتی
ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک اُپدیشک صاحب
نے لاہور آریہ سماج میں ویاکھیان دیا تھا اتفاق
سے شنیچر کے روز مجھے مل گئے۔ میں نے دریافت کیا

کہ آپ اب کہاں جاویں گے فرمانے لگے کہ امتحان
کی تیاری کے لئے۔ میں نے کہا وہ کیا۔ جواب دیا کہ کل
میں نے لاہور سماج میں لیکچر دینا ہے۔ وہ مدھم بھاو سے تو کسی نے
سُنتا ہے۔ بس میرا امتحان لیں گے۔

ناظرین۔ کیا اُپدیشک صاحب کے یہ الفاظ ہیں
اعلیٰ درجہ کا البشواشی ظاہر کرنے کے لئے کافی
نہیں ہیں۔ کہاں وہ زمانہ کہ جگیاسو اُپدیشکوں سنیاسیوں
کے پاس کیسی شردھا سے جا کر درشن کر کے آتمک آنند
حاصل کرتے تھے۔ اور کس پریم و شردھا سے اُنکے پاس
سمدھا لیجا کر اُن سے برہم گیان کا اُپدیش حاصل
کرتے تھے۔ آج ہم ایسی ادھوگتی کو پراپت ہو گئے
کہ ہمچو ما دیگرے نیست کے مصداق بنکر کسی اُپدیشک
کو کوئی چیز نہیں سمجھتے۔ بھارت ماتا کیا ایسی سنتان
کی موجودگی میں تیرے دکھڑے دور ہو سکتے ہیں
اب اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ شہر والوں کا یہ خیال
ہے۔ کہ اب بڑی سماجوں میں پرچار کی ضرورت نہیں
اگر سچ پوچھو تو ہم پرچار کے معنو کو نہیں محسوس
کرتے۔ ورنہ شہروں میں کیا پرچار ہوا
ہے ہم نے تو سیکھے سے لے کر سورتیہ پنت اور جیونی
سے لے کر ستی پرنت کل پدارتھوں اور جیووں کا
مکمل گیان حاصل کرنا اور دوسروں کو سُنانا ہے
ابھی تو ہم نے کھان پان آدی مضامین پر گرہست
آشرم کے اندرونی حالات پر۔ روزمرہ کی زندگی
اور اُس کے نقشہ تقسیم اوقات دیا منتروں کی وہ کیا
پر۔ علوم ارضی وسماوی وغیرہ پر ہزاروں ویاکھیان
دیکر ان کا گیان حاصل کرنا ہے۔ لیکن ہم بیٹھے ہیں
مثل مینڈک کی طرح چہ بچہ میں رہ کر سمجھتے ہیں کہ
سمندر ہماری ایک چھلانگ نہیں تو دو چھلانگوں
کے برابر ہو گا۔

غرضیکہ بالمختصر۔ ابھی ہمارے لئے پرچار کا دائرہ
تنگ نہیں ہوا۔ میدان وسیع اور کشادہ ہے اور
ابھی لوگوں کے دلوں کو ہلانے اور اُن کو راہ راست
پر لانے کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج میں ہم وہ دن مبارک سمجھتے ہیں جبکہ آریہ سماج کی منتظمہ جماعت نے انگریزی بیت العلوم اور مغربی تعلیم سے دست کش ہوکر وید پرچار کی طرف عنان توجہ منعطف کی اور ایک فنڈ بنام "وید پرچار" قایم کرکے وید کی دہونی چار دانگ عالم میں پہونچانے کا بیڑا اٹھایا اُسوقت سے آریہ سماج میں تر و تازگی پہیلنے لگی اور دن بدن روبہ ترقی ہوگئی۔ آئے دن نئی سماجیں قایم ہونے اور دیہات میں بڑے بھاری جلسے دیکھ کر سماج کی خوش نصیبی کے دن نظر آتے ہیں لیکن باوجود اسقدر ترقی اور زیادتی تعداد کے ہم پرچار کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

اسوقت پرچارکونکی کیا حالت ہے

بدقسمتی سے ہمیں آج کل یوگیہ پرچارک نہیں ملتے جسقدر اُپدیشک اِسوقت ہمیں نظر آتے ہیں وہ بھاڑے کے ٹٹو ہیں۔ جو پرپاٹی کہ پراچین سمے میں گرہست آشرم کو ختم کرکے بان پرست اور سنیاس آشرم کی تھی۔ اُسکا نام و نشان بھی مفقود ہوگیا ہے۔ کہاں وہ زمانہ کہ آریہ پُرش اپنے گرہست آشرم کو ختم کرکے سنیاس آشرم میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آج وہ دن ہے کہ اگر کوئی ایک آدھ گھنٹہ بھی دھرم کا کام مفت کرتا ہے۔ تو آنریری کے القاب حاصل کرکے اپنی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے اور اپنی تعریف میں کلمات سُنکر پہولے نہیں سماتے۔

اب اُپدیشکوں کی کیا حالت ہے؟ جن لوگوں کو کسی اور محکمہ میں کوئی روزگار نہیں ملتا۔ جو لوگ اپنے تئیں کسی دوسرے کاروبار دنیوی میں کامیاب نہیں سمجھتے۔ بس اُپدیشک بنجاتے ہیں اور چونکہ وہ بھاڑے کے ٹٹو بنکر کام کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے مشن کا نتیجہ بھی ویسا ہی تسلی بخش اور غیر اطمینان دہ نکلتا ہے۔

ہمیں یہ دیکھکر بہت تعجب ہوتا ہے کہ بعض ایسے صاحب بھی اُپدیشک بنجاتے ہیں۔ جنہوں نے ایکدفعہ بھی ستیارتھ پرکاش کو پڑھکر نہیں دیکھا۔ جنکو معلوم تک نہیں کہ سوامی دیانند کا دہرم کیا تھا اور اُنہوں نے کون کون سے پستک رچے۔ ہمیں ایک اُپدیشک صاحب کا حال معلوم ہے کہ اُنہوں نے اپنے لکچر میں سکندر اور ہیبر کو معصر بنادیا۔ اور پھر جو ایک صاحب نے پوچھا کہ مہاراج برہمن گرنتھ کون کون سے ہیں تو آپ وم بخود ہوگئے۔ اب آپ خیال کریجئے ہیں کہ جب اُپدیشکوں کی یہہ ودیا اور لیاقت ہو تو آریہ سماج کی ترقی کہاں تک ہوسکتی ہے۔ اور ویدک عظمت کا بیڑا کہاں تک پار ہوسکتا ہے۔

(ب) کوئی ایسا پربندھ نہیں کہ اپدیشک پدوی کا معیار یا امتحان مقرر کیا جاوے۔ یعنے یہ معلوم ہو کہ اُپدیشک پدوی کے ادھکاری کون پُرش ہیں مشنریوں میں دیکھو کم ازکم پانچ برس مدرسہ علوم الٰہی میں تعلیم پانے کے بعد۔ زبان لاطینی۔ یونانی عبرانی اور انگریزی میں کماحقہ واقفیت ہونے کے بعد اور چہرچلن در رویہ اُن کا اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد۔ اُن کو واعظ کا درجہ دیا جاتا ہے میرے ایک مہربان دوست عیسائی ولائیت میں عرصہ معقول علوم الٰہی کے مدرسہ میں تعلیم پاتے رہے مگر وہاں کی مذہبی جماعت نے باوجود انکی اعلیٰ لیاقت اور اعلےٰ مذہبی لٹریچر کے اُن کو پادری کے عہدہ کے قابل نہ سمجھا اس لحاظ سے کہ اُنکی طبیعت میں بہت غصہ ہے۔ اب آپ خیال فرمادیں کہ جہاں اُپدیشک پدوی کے ادھکاری بنانے کے لئے یہاں تک جانچ پڑتال کیجاوے وے لوگ کیوں نہ پوری کامیابی حاصل کریں۔ برخلاف اس کے ہمارے ہاں نہ تو کوئی علمی لیاقت نہ سدہانتوں سے واقفیت نہ چال چلن کی پرکھنا کیجاتی ہے۔ ہمارے ہاں ایسے اُپدیشک بھی موجود ہیں جو ہندی تک پڑھ نہیں سکتے۔ جنکو شلوک شدھ پڑھنا نہیں آتا اور پھر بھی وہ ویدک مشنری کہلاتے ہیں۔ کیا یہہ یہاں شوک کا مقام نہیں ہے کہ وید پرچار فنڈ سے وے لوگ وہین حاصل کریں جو کہ وید پڑہنا پڑھانا تو بجائے خود رہا خود ہندی بہاشا کو بھی نہ سمجھ سکتے ہوں ایک اُپدیشک صاحب نے راقم کو خط لکھا کہ مہربانی کرکے مجھے اردو میں خط لکھا کریں۔ ہندی بہاشہ میں اچھی طرح لکھ پڑھ نہیں سکتا۔

اب ایسے اُپدیشک آریہ سماج کا کیا اُپکار کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ جب تک فنڈ سے روٹی ملتی رہی آریہ سماج کے اُپدیشک بنے رہے۔ جب یہاں فانیہ تنگ ہوا مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ گنگا پر گئے تو گنگا داس جمنا پر گئے تو جمنا داس بنگئے۔

ناظرین۔ جسقدر حالت اُپدیشکوں کا خاکہ میں نے آپکے سامنے کھینچا ہے۔ اگر سچ پوچھو اور ذرا نظر تعمق سے دیکھو تو حالت اس سے بھی بدتر ہے مگر کیا کریں اُپدیشک کہاں سے لاویں۔

یہہ اعتراض اکثر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھکاری اُٹھایا کرتے ہیں کہ اُپدیشک کہاں سے لاویں۔ اس کا جواب بڑا سہل ہے۔ اگر ہم لوگ بھی زمانہ حال کے مشنریوں سے کچھ سبق سیکھنا چاہیں۔ اگر آپ لوگ چرچ مشن انگلینڈ کی ذرا حالت دیکھیں تو آپکو معلوم ہو کہ وہاں سینکڑوں والنٹیر ہندوستان میں عیسائی مذہب کا پرچار کرنے کے لئے سینکڑوں چین میں پرچار کے لئے سینکڑوں افریقہ کے لق ودق بیابان میں اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے سینکڑوں نیپال و تبت کی گھاٹیوں میں جاکر سر کھپانے کے لئے ہرسال طیاریاں کر رہے ہیں۔

اس کے دو باعث ہیں۔ ایک تو یہہ کہ انکو اپنے دہرم پر پورا وشواس ہے۔ وہ اپنی دہارمک پستک کو روزمرہ بلاناغہ پڑہتے ہیں۔ اور اُسکے مطابق پرچار کرنا اپنا دہرم سمجھتے ہیں۔ دوسرا یہہ کہ اُن کو اپنے گزارہ اور اپنے کنبہ کی

...کے لئے کافی سامان چیچ کی طرف سے ملتا ہے۔
...ہاں ہر دو امورات میں کمی اور نقص ہے۔
...پار نڈ میں نہ اسقدر سرمایہ ہے کہ لایق
...تنخواہ دار اُپدیشک ملازم رکھے جاویں
...ایسے لنٹواہی اور پریمی ویدک مت کے
...ہیں کہ اپنا سروسیہ دھرم پر نثار کر کے
...ہیں۔ تو پھر ہمکو کیا کرنا چاہئے۔ یہ ایک
...ہے جس کا جواب اگلی اشاعت میں دیا جاویگا

آپ کا داس
جیمنی

ویدپرچار پشن

...دھرم کی چوریاں کیسے بند ہوں۔ آہا اُجالا کیسی
...ہے۔ دن کا سمے کیسی برکتوں سے بھرا ہے۔ کس
...نیت سے خورد و کلاں کام کاج میں مشغول ہے
...لاکھوں کے زیورات زیب تن کئے چھوٹے چھوٹے
...ادھر ادھر پھرتے نظر آتے ہیں۔ ماتا پتا اور
...کو کس قدر بے فکری ہے۔ کس طمانیت سے
...مکان مکانوں کے دوکان پیشہ دوکانوں کے
...جوپٹ کئے ہیں۔ ہزار لعل روپئے کے ہوتے
...ہتھیلیوں کو کھلا رکھے ہوئے اپنی اپنی جگہ چھوڑے
...جہاں تہاں خاطر جمعی سے پھرتے اور دشمنی
...حال سے گا رہے ہیں۔ بڑے دلیر سے دلیر
...چور اور ڈاکو بازاروں میں گھومتے پھرتے
...لیکن اپنے ارادوں کی پورتی اور بُری خواہشوں
...میں کوئی ذریعہ نہیں پاتے۔ ہاں پرکاش میں
...جرأت نہیں کر سکتے۔ کہ بیگانی چیزوں کو ہاتھ
...لگائیں۔ واقعی اُجالا اہل زر کے لئے نعمت
...ہے۔ بچہ بھی صبح اور جوہر لگا۔ تاج اس
...رکھی۔ رونق بھرے گلی کوچوں اور بازاروں

میں جہاں چاہے گھوم آئے۔ لیکن ہا۔ اُجالا دور ہوا
پرکاش کی جگہ اندھکار نے لی۔ اور دن کی جگہ
رات پڑی۔ انو مادی دولتمندوں کے سر پر کراو
اندیشے کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ کبھی نہیں پختہ بلکہ پتھروں
تک کی دیواریں لکڑ اور لوہے کے دروازے مضبوط
کنڈیوں اور عجیب عجیب قفلوں سے مقفل حفاظت
زر میں معاون ہیں۔ چراغوں کی روشنی بھی کچھ
ڈھارس بندھا رہی ہے۔ دروازے یا ڈیوڑھی میں
صاحب خانہ کی دلجمعی کو ملازم نگہبانی کے لئے موجود
ہے۔ چوری کے خطروں سے بے خطر ہونے کے لئے
زیورات ونقدی زمین میں دفنائی ہے۔ یا دیواروں میں
خانے بنا بند کر گاڑے ہیں۔ لیکن سب سے اندرونی کوٹھیوں
میں لکڑی کے نہیں لوہے کے صندوق الماری میں
سب کچھ سنبھالا ہے۔ نت نئی قسم کے پیچیدہ سے پیچیدہ
کل والے تالوں کی ایجادات کا سارے فکر اندیشہ
کو پرے رکھنے والا پربندھ ہو رہا ہے۔ مگر افسوس انہیرا
کیسی زبردست دشمنی کر رہا ہے۔ دل بے چین ہی ہے
جو مالک مکان نیند حرام کئے بار بار اُٹھتا اور چراغ لئے
اندر باہر احتیاط سے دیکھتا پھرتا ہے۔ کہ ہر شے اپنی
اپنی جگہ پر تو ہے۔ یہ سب بہروسے چھوڑے ہماری
نگہبان گورنمنٹ ہمیں سکھ کی نیند سُلانے کے لئے
اور ہی گورکھ دھندے میں پڑی ہے۔ چوکیدار اور
سپاہی پیٹ کے بندے چار پہر رات آنکھوں میں
کاٹنے کو تیار ہیں۔ مانو تاریکی کے خطرے دور کرنے
کے لئے انسان اپنی یوج بدی کو تیاگ اُلو اور
چمگادڑ کے درجے پر قانع رہنے کو تیار ہوئے۔ رات
بھر یہ جاگتے رہنا بھائی " خبردار رہنا بھائی " کی بلند
آوازیں نیند کی مٹھاس میں تلخی ملانے کا کارن بن
رہی ہیں۔ حوالدار جنٹ۔ ڈپٹی انسپکٹر نہیں کئی جگہ
کئی موقعوں پر کپتان بہادر پولیس بھی گشت کرتے نظر آتے
ہیں۔ اس اطمینان پانے کے لئے۔ کہ کوئی ادائے فرض
میں غفلت تو نہیں کر رہا۔ غرضیکہ حفاظت مادی مال کا
نظم ونسق آج جس اوج موج پر ہے۔ زبان کے احاطہ

تقریر یا قلم کے یارائے تحریر سے باہر ہے۔ لیکن کیا اِس
تمام دوڑ دھوپ۔ اِن تمام مضبوط مکانوں اور صندوق
قفل آدی سامانوں اور اُن خانگی ملازموں اور گھر کے
مالکوں۔ اِن چوکیداروں اور پولیس افسروں کی نیند
کی اور پرائیویٹ اور سرکاری لکھو کھا روپئیوں کی قربانی
کی موجودگی میں بھی کوئی ہے۔ جو چھاتی پر ہاتھ
رکھکر دعوے سے کہہ سکے۔ کہ رات کو چوریاں قطعاً بند
ہو سکینگی۔ ہرگز نہیں ہائے تاریکی تیرا ستیاناش۔
جسکی کُرورتا کے آگے ہماری سب متفقہ کوشش ناکام
ہو رہی ہے۔ اِس نظارے کو دیکھتے ہوئے دھنی پرشو
آؤ اور مل جل کر بلند آواز سے اول اِس صداقت کو
ورد زبان کرو۔ کہ " واقعی اوجالا ہمارا نگہبان ہے "
اور پھر اِس مادی سچائی سے اِس آتمک اصول کو حفظ
کرو۔ جو اِس سے آبدار موتی کیطرح جھلکتا ہے کہ اودیا
اندھکار روپ راتری میں دھرم دھن کی چوری روکنا
انہونی ہے۔ انجیل قرآن پُران روپی چراغ مندروں
کے گھڑیال اور سنکھ کی گونج اذان دار مسجدوں کے
مُلاؤں کی آواز۔ دھرم سالوں کے بھائیوں سے بندوں
کی پکار کے دھرم کی حفاظت میں اشکت ہے۔ بڑے
بڑے مُرشٹ اور پاپی نو در کنار معمولی سے معمولی بدھی کے
شودھنی بھی اِس اندھکار میں تصرفات بیجا کو تیار
ہو جاتے ہیں۔ ہائے گرجا کے گھڑیال اور پادریوں کی
وعظ معہ متذکرہ بالا محافظوں کے مادی نیند کے
متوالوں کو کیسے نیچ گرتے ہیں۔ بڑھئی جسطرح ایک دولتمند
کا خیر خواہ بنتا ہوا پیچیدہ سے پیچیدہ اور مضبوط قفل بنا دیتا
ہے۔ ویسا ہی چور کا ہمدرد بنکر چابی بنا دیتا یا کھولنے
کی طرز سکھا دیتا ہے۔ یا وہ چوری اپنی دُھن کے مت
بڑھئی کی کاریگری کے تدارک کا جوں توں ذریعہ تلاش
کر لیتے ہیں۔ بعینہٖ اندھکار کے مذہبی پیشوا جسقدر مضبوط
دلائل کسی خرابی کے روکنے کو پیش کرتے ہیں۔ دھرم کے چور
اُن سے ہی لیلے یکتیاں اپنے پاپ کو چھپانے اور سرخرو
بنا رہنے کو نکال لیتے ہیں۔ یا وہی پاکھنڈی لیڈر بنتا چاہتے
سے بھی ملے ہوئے اور کورس میں شامل رہتے ہوئے پردہ

پونچنے کا ذریعہ بنجاتے ہیں۔ غرضیکہ آتم اندھکارہ میں
حمائتوں۔ لاکھوں ٹُھگوں۔ کروڑوں ٹلاؤں اور
بازیوں اور ان گنت ٹُھیتوں کی موجودگی میں انسانیت
یا روحانی دولت دھرم کی حفاظت ناممکن ہے۔ اور
سنسار دیکھ رہا ہے۔ کہ دن بدن پاپ بڑھتا ہی جاتا ہے
باوجود مت وادیوں کی دوڑ دھوپ اور جد و جہد کے پس
اس مسئلہ کا حل کہ اس انسانیت یا دھرم روپی لعل بے بہا
کی حفاظت کیسے ہو۔ کیا ہو سکتا ہے۔ یہی کہ سنسار آتم اگیان
کی نندرا سے۔ ایک گھر کی جائیداد سب ممبران خانہ کی مشترک
ملکیت ہے۔ اس کے کسی حصہ کی چوری ہی سب اہل قبیلہ کا
سانجھا نقصان ہے۔ ویسا ہی دھرم دھن تمام سنسار روپی
گھر کے منشیات روپی ممبران کی سانجھی جائیداد کے کسی
حصول سرچی حصہ کی ہانی ہی ہر انسان کے واسطے موجب نقصان
ہے۔ اور جس کسی غیر ممبر کو اندھکار میں ہو کر دھرم کرم
گنواتے ہوئے دیکھو تو اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ اس نقصان
میں آپ بھی شامل ہو۔ پس پرکاش کو پراپت ہوئے پرشو
تاریکی میں بھٹکتے ہوئے بھائیوں کو بھی روشنی میں لاؤ۔ تاکہ آئندہ
اتوشٹ منتر کہ دھرم دھن کی چوریاں بند ہوں۔ اس روشنی
اُجالے۔ پرکاش یا روحانی نور کا نام آریہ سماج جانتا ہے
ستیہ گیان یا وید ہے۔ پس اے دھرم ایمان کی سلامتی
کے خواہشمندو۔ آؤ۔ اور مل جل کر صدائے بلند سے
اس واک کو آکاش ہانی بناؤ۔ کہ ویدک پرکاش ہی دھرم کی
چوریاں بند کر سکتا ہے۔ اوم شم

ویدک دھرم کا سیوک
نیاز مند لچھمن داس رام نگری

کیا گروکل کی اوشیکتا موجودہ زمانہ میں ہے؟

میرے من میں کئی دفعہ یہ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا
ہماری حالتیں بلکہ سنسار کی موجودہ قابل غور حالت کے
سُدھار کے واسطے کسی انسٹیٹیوشن کی آوشیکتا ہے
یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ انسٹیٹیوشن کس اصول پر
مبنی ہو۔ اسکا جواب بھی بار بار اپنے دل سے یہی ملا
ہے کہ اگر سنسار کی موجودہ گری ہوئی حالت کو
کوئی انسٹیٹیوشن درست کرنے کے قابل ہو سکتا ہے
تو وہ کیول گروکل ہی ہے۔ جسکی وجوہات یہ ہیں
گو کہ ہمارے دیش میں ہر علم کی تحصیل کے واسطے اچھے
اچھے کالج موجود ہیں (مع سنسکرت کالجوں کے) مگر
پھر بھی جو طلباء اُن سے نکلتے ہیں یا اُن میں پرورش
تعلیمی پاتے ہیں۔ اُن کے آچار کا فوٹو کھینچنے کی ضرورت
اسوقت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس سے ہر فرد بشر
واقف ہے۔ اگرچہ سچ بولنے کے واسطے لکچر دئے جاتے
ہیں کتابیں پڑھائی جاتی ہیں مگر جسوقت عملی زندگی
کا زمانہ آتا ہے۔ وہی پرانی مثل مرغی کی ایک ٹانگ
والی صادق آتی ہے۔ فلاسفی اور سائنس کی نہایت
عمدہ پُستک تعلیم کے سلسلہ میں موجود ہیں لیکن باوجود
اُنکی تعلیم کے بھی تقریباً نصف طلباء تو ناستک اور
جو ہے نصف آستک نکلتے ہیں وہ بھی ہر طرح سے
توہمات میں پھنسے ہوئے ہی معلوم ہوتے ہیں ایک
ایشور سرو ویاپک سچدانند کی اوپاسنا کو چھوڑ ہر قسم
کی جڑ پاشان۔ مردم پرستی وغیرہ کا خاصہ اُن میں
بڑا مضبوط پایا جاتا ہے۔ بھارت ورش کے ہندو
عقائد کے لوگ تو اُن کو سائنس سے ثابت کرنا چاہتے
ہیں۔ مگر سائنس کوئی بھان متی کا تماشہ نہیں ہے
کہ ہُوبہو کو ہُوبہو ثابت کر دے۔ مسلمان عقائد کے
لوگوں کو تو دھرم کے معاملے میں عقل دینے کی
نہائت ہی سخت مخالفت ہے۔ عیسائی لوگ بھی
اس وہم سے خالی نہیں۔ اگر اس طرح لکھتا جاؤنگا
تو ڈر ہے کہ مضمون طوالت پکڑ جائیگا اسواسطے آمدم
بر سر مطلب۔ تجربے نے اس بات کو ثابت کر دیا
ہے نہیں بلکہ ۲۵ یا ۳۰ سال کی لگاتار دھانک
تفتیش نے اس بات کو بخوبی نوع انسان پر بخوبی
روشن کر دیا ہے کہ اگر سنسار یک بیک آستک اور سماجک

سکھ ملیگا۔ تو کیول ویدک دھرم کی پاک تعلیم کے حاصل
کرنے اور پرچار کے واسطے برہمچریہ کی نہایت ضرورت
ہے بنا برہمچریہ کے ویدک دھرم کے اصولوں کی خوبیاں
سمجھ میں آنی نہایت ہی مشکل ہیں۔ بلکہ نتیجہ اسکا یہی
بنا برہمچریہ سیون کئے کچھ ہو ہی نہیں سکتی۔ کیا موجودہ
کالج برہمچاری پیدا کر سکتے ہیں؟ جواب نہایت
کہ نہیں۔ اسی اوشیکتا کو انو بھو کر کے شریمتی آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گروکل قائم کیا ہے جسمیں
برہمچاری ویدوکت طریقہ پر تعلیم پا رہے ہیں۔ لیکن
اسکی رکھشا آریہ دھرم کے پریمی ہی کر سکتے ہیں کہ
اپنے اس ضروری فرض کو کبھی نہ بھولنا چاہئے اور
تن من دھن سے بلکہ اس سے بھی بڑھکر اُسکی
رکھشا کرنی چاہئے۔ اوم شم

راقم۔ گلاب سنگھ ہیڈ کلرک
پلٹن اول سکھ کوہاٹ

آریہ سماجک خبریں

تکھیریاں ضلع ہوشیارپور میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۱ء کو ایک
برہمنی بال بدھوا کا دواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ کنیا ۱۴
سال کی عمر میں ودھوا ہوئی تھی اور اب اسکی عمر ۱۹ سال کی
ہے۔ ور کی عمر ۲۴ برس کی ہے اور جنم سے وہ بھی برہمن
اور محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم ہے۔ پہلے ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر
دنکو پنڈت کاشی رام۔ پنڈت نرپت۔ بالو...
بھائی پرمانند اور لالہ مرلیدھر صاحبان کے لکچر وغیرہ
منعقد ہوئے۔ اور باوجود شاستر ارتھ کا چیلنج دینے کے
کوئی سامنے نہ آیا۔ پھر ۲۵ کی رات کو دواہ سنسکار ہوا
...
۲۴ روپیہ دان دیا گیا۔ اور ۲۶ دسمبر کو نگر کیرتن کرنے کے
بعد دولہا کے ساتھ کے آدمی رخصت ہو گئے۔ یہ دواہ
جی دھرم پتنی شریمتی پاربتی جی کے اُدیوگ سے ہوا ہے
ایک سال ...

...ایک پرچہ آریہ نامی پہلے بھی آریہ بھاشا
...میں نکلتا تھا۔ پھر محض آریہ بھاشا میں نکلنے
...بالکل بند ہو گیا ہے اور اسکی جگہہ دیانند
...اجمیر کی سبھا پتا کیلئے اناتھہ رکشک نامی
...نکالا گیا ہے جسکا پہلا نمبر بابت
...پرچارک کے دفتر میں پہونچ گیا ہے
...ہمعصر کو مبارکباد دیتا ہوں اور
...کرتا ہوں کہ یہہ اناتھوں کا سچا رکشک
...جہاں اناتھہ اسکے لیے دہن ایکتر
...اور دیگا وہاں ساتھہ ہی اناتھوں
...کی درستگی اور انکے خیالات کو
...بنانے کی آپ پر یہ نام کا بھی کام
...

...بھیم داس جی سکریٹری آریہ سماج رام نگر
...دسمبر ۱۹۰۲ سے ۵ جنوری تک حافظ آباد
...ڈوگراں۔ سانگلہ۔ رام نگر اور دلاور میں بڑی
...کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ حافظ آباد
...مندر میں لالہ نرسنگھ داس ورما کے پرنشا رنبھہ
...لگ گیا ہے لیکن سماج کے جلسے باقاعدہ
...ہوتے۔ خانگاہ ڈوگراں سماج کی حالت اچھی
...سب پوسٹ ماسٹر لالہ ارجن داس
...اور لالہ امرت رائے سب اوورسیر
...سے کام کرتے ہیں۔ سماج مندر کے لئے اراضی
...کا یقین ہو رہا ہے۔ ۲۱ دسمبر کو یہاں
...خالصوں کے ساتھہ ایک بھاری مجمع کے
...وشئے پر مباحثہ ہوا جسمیں خالصوں
...اٹھانا پڑا۔ لوگوں پر اثر بہت اچھا پڑا۔ رام نگر
...گنگا رام جی اوپدیشک اور ماسٹر دینا ناتھہ
...بھجن منڈلی سہت نگر کیرتن کیا
...کی امداد میں دان پراپت ہوا۔
...کا یہ شمار تھہ پرشنسنیہ ہے اور دیگر آریہ
...کے لئے قابل تقلید۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج آگرہ ۲۵ و ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۳ء۔ نگر کیرتن ۲۶ کو
رو بستہ گوبند پور۔ یکم و دوم فروری سنہ ۱۹۰۳ء۔ نگر کیرتن اختتام جلسہ کے
" پانی پت " " "
" گوندوال " " "
آریہ سماج اجمیر " " "
آریہ سماج نجیب آباد " " "
آریہ سماج نامنیر آگرہ " " "
" برنالہ ۲۸ فروری و یکم مارچ۔ نگر کیرتن ۲۸ فروری کو جلسہ کے
آریہ سماج ابوہر یکم و ۲ فروری

پنڈت گورودت جی ایم اے کی نایاب تصانیف کا اردو ترجمہ

میرے پاس مہاتما گورودت جی کے مفید تصانیف کے ترجمے کیلئے اکثر خطوط آتے ہیں۔ افسوس ہے میں نے کئی وجہوں سے اس کام کی ابتدا نہیں کی آج کے ڈاک میں جو پوسٹ کارڈ آیا ہے وہ مجھ کو مجبور کرتا ہے کہ آریہ بھائیوں کی خدمت و نیز الامر فوق الادب کے خیال سے اس کام کو ہی شروع کر دوں۔ پوسٹ کارڈ موصولہ حسب ذیل ہے۔

شریمان مہاتما جی۔ نمستے۔ ہم آریہ پبلک کی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہمارے صوبہ میں آپ ایک ایسے اعلی تعلیم یافتہ پرش موجود ہیں جنکو تصنیف و تالیف و دیگر علمی مشاغل میں خاص طور پر دلچسپی و مذاق ہے جس کی وجہ سے ہم لوگوں کو جو نفع پہونچا ہے اس کی بابت ہم آپ کے نہایت ہی احسانمند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک اور نہایت ضروری و اہم تحریک کے لئے ہم مجبور ہیں کہ آپ سے خاص طور پر نویدن کریں۔ اور وہ یہہ ہے کہ پنڈت گورودت جی کے ورکس کا اردو میں ترجمہ بامحاورہ مناسب حواشی و فٹ نوٹ کے ساتھہ شایع کیا جائے۔ آپ کے انگریزی کی قابلیت و ترجمہ کی مہارت امید دلاتی ہے کہ اگر آپ توجہ فرماوینگے تو حد تکمیل تک پہنچا دینگے۔ بھلا آپ ہی فرماویں کہ یہہ کون سے انصاف کی بات ہے کہ آپ انگریزی دان اصحاب اوس سے لطف روحانی اوٹھاویں اور ایک خلقت محروم رہے۔ میں سچ کہتا ہوں یہہ آپ کا بڑا فرض ہے اور جب تک آپ اوس کی امید نہ دلاوینگے ہم لوگوں کا تقاضا آپ کو چین سے بیٹھنے نہ دیگا۔ آخر کس سے کہیں جو جس قابل ہوتا ہے اسی سے التجا کی جاتی ہے۔ اگر اس کا کچھ جواب آپ تحریر فرماویں تو ستیہ دہرم پرچارک میں تکلیف کر کے لکھہ بھیجیگا میں دیکھونگا راقم آپکا ایک کرپا پاتر (از الہ آباد) اس خط کی تشریح کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے نسبت آریہ بھائیوں کے اس حسن ظن کو دیکھہ کر بلا شکریہ ادا کئے ہوئے نہیں رہ سکتا اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھ سے جو خدمت ہوسکیگی اوس میں کبھی تامل و دریغ نہ کیا جاویگا میں نے ترجمہ کا پورا ارادہ کر لیا ہے۔ اور آریہ بھائیوں سے ملتجی ہوں کہ اس خاص کام کے نسبت ستیہ دہرم پرچارک میں اپنے خاص خیالات کا اظہار فرماویں۔ آریہ پرشوں سے یہہ بھی نویدن ہے کہ میرے پمفلٹ و کتب کے نسبت براہ راست مجھ سے خط و کتابت کی تکلیف گوارہ نہ فرماویں بلکہ منیجر صاحب ستیہ دہرم پرچارک سے طلب فرماویں۔ کیونکہ کتابیں ستیہ دہرم پرچارک کی طرف سے شایع ہوتی ہیں۔ آریہ بھائیوں کا خادم گورسرن لال ورمن بریلی

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

مسیح مذہب کا مخرج بدھ دہرم ہے اردو	۱۰/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دہرم ہے ”	/–
سنسکرت زبان کی .... ”	۲/
سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی ”	۳/
معدن التہذیب ...... ”	/–
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ”	۱/
حیرت انگیز واقعات ...... ”	۱/
سندھیا منظوم .... ”	۱/
بھارت کی سبھاج اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول ”	۴/
” حصہ دوم راجپوتنی کی شادی .... ”	۱۰/
” حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ .... ”	/–
” حصہ چہارم .... ”	۱/
” حصہ پنجم .... ”	۱۰/
” حصہ ششم و ہفتم .... ”	۳/
” حصہ ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع	
ثبوت تثلیث وید .... اردو	۴/
تصدیق صداقت دہرم آریہ ... ”	۳/
سوڑگ میں سبجکٹ کمیٹی .... ”	۱/
ستیہ دہرم پرچارک پہلا لائبل کیس اردو	/–
” ..... ہندی	/–
ویدانت دہوانت نورن ... اردو	۳/
ویدیش منجری ...... ”	۵/
تاکو ...... ”	۱/
... انکھہ کارکا ...... ”	/–
یوگ فلاسفی ...... ”	۱۰/

آریہ درشن دیونانی فلاسفی مہربانو نوشیروان عادل کی پوتی و مہارانا گوہ کا ملاپ فنی رراز شاکت دہرم ستیہ دہرم ۔ ویشنو دہرم نقشہ اہل ہنود و اہل اسلام میں توافق زیر طبع ہیں۔ المشتہر بستی رام اسسٹنٹ منیجر

---

۲ اشتہار ہمارے ہاں ہر قسم کا لودھانہ کلا نتہ (کپڑا) لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔ لاہوری مل جی آئی منیجر کلا نتہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھانہ

دہیان یوگ پرکاش

یہہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی کلشانند جی سوتی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدہی لکہی گئی ہے ۔ یہ تہم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدہی ہے (۲) جو انتر بہرنے کی بدہی ہے ۔ (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دہکا دینا بہی کہتے ہیں (۴) ستہر بدہی ۔ گرہباوہاں بدہی جسکے کونے سے پرہیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اداہک لابہہ پستک کے پڑہنے سے ۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے اور میرٹھ محلہ بہاری پورہ بابو کانکاپرشاد سے مل سکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابہہ میں ملے گی ۔

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بہولے سے درخواست خریداری اخبار کر بیٹھتے ہیں لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیربار نقصان ہونا پڑتا ۔ اس لئے آیندہ کے لیے یہہ نیم قرار دیا گیا ہے ۔ کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا ۔ نمونہ کے پرچہ کے لیے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے ۔

ادویات کے نوٹس میں پبلک کو خواہ مخواہ دہوکہ

ہیں پڑنے کا اندیشہ ہے آیندہ نہ ...

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ ...
تمام سے	۲/	[illegible]
طلبا سے	/–	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات کے لیے

اندازہ جگہہ	ایک سال	چہہ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰/	۱۸/	۱۰/
نصف صفحہ	۱۸/	۱۰/	۶/
ایک کالم	۱۲/	۷/	۴/
نصف کالم	۷/	۴/	۲/

نصف کالم یا کم جگہہ کے لیے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ ۲ فی سطر شمار کر کے پیشگی روپے کی کل اجرت یکمشت آنی چاہیے ذیل کی تواریخ پر مضمون تبدیل ہو سکتے ہیں یکم ساون یکم کاتک یکم ماگہہ یکم بیساکہہ اجرت اشتہارات ہمراہ اخبار فی صدی ۱/

المشتہر
بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر



ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط اور قابل دید کرسیاں
مولا جی سیوان ...
منتظر سپلائر ایجنسی کرتار پور سے مل سکتی ہیں درخواست آنے پر فہرست نمونہ ... مفت نذر ہوگی ۔

مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار میں باہتمام مہاشہ منشی رام جی جگیاسو کے چہپا اور شائع ہوا

A.204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A.204

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴ — رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार — हरिद्वार

(۱) ویدک سناتن دھرم کا پرچار
ادیہ سبھیتا کا بلا تعصب پرچار کرنا
(۲) سماجک، شاریرک اور آتمک اُنتی
وشیک مضامین شایع کرنا

(۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر
پرکٹ کرنا - (۴) دھرم سمبندھی اور
دیگر مضامین پرکاشت کرنا



ستیہ دھرم پرچارک

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار کو کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی۔ ایبل چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آیندہ کے لئے یہ قاعدہ مقرر ہو گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے ✤

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ آیندہ درج نہ ہونگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	۳عہ	۲عہ
طلباء سے	۲/	۱عہ

شرح اُجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
تمام صفحہ	۳۰۰/-	۱۶۵	۱۲۵
نصف صفحہ	۲۱۵	۱۵۰	۱۰۰/-
ایک کالم	۱۹۰	۱۱۰	۶۵
نصف کالم	۱۱۰	۶۵	۵۰

تنبیہ - نصف کالم یا کم جگہہ کے لئے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو۔ نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے لیجاوے گی کل اُجرت یکمشت آنی چاہئے ✤

ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون - یکم کاتک - یکم ماگھ - یکم بیساکھ -

اُجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱/-

گذارش - ہمراہ مہربانی تبدیلی پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں ✤ المشتہر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

اپنیشد منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے بنائے ہوئے

بید ۵ اپنیشدوں کے ویاکھیان

اردو بولی میں

اکھچروں میں ہیں

ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں قیمت فی جلد ۱۵ آنے

علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بستی رام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

دہمیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرتیا سے بدھی لکھی گئی ہے

پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔

(۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے۔ (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جس کو قہتکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گیان دہیان بدھی (۶) دیریہ چرانکی بدھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور گنٹھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ادہک لابھ پستک کے پڑھنے سے ہوگا قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور برہلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی ٭

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لودہانہ کلابتہ (کپڑا) لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہوں گے ٭

لاہوری مل بی۔ اے منیجر کلابتہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودہانہ

آیہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو ۴ آنے ہندی پانچ آنے قیمت فیجلد۔

المشتہر

بستی رام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

سنسار گتی

[illegible] سوسائٹی کا سالانہ جلسہ

تھیو سوفیکل سوسائٹی کا سالانہ جلسہ اس

[illegible] پر ہوا اس میں ہوا ۔ جب سے مسز

[illegible] صاحبہ اس سوسائٹی کی صدر بنی

[illegible] پریسیڈنٹ اسوقت بھی کرنل الکاٹ

[illegible] ہیں تاہم جسطرح میڈیم بلیوٹسکی کے

[illegible] میں وہ درجہ دوم پہ تھے اب بھی ویسے

[illegible] پیچھے کا شی کو ہی اس سوسائٹی

[illegible] مقام بنایا گیا ہے ۔ امسال اس جلسہ

[illegible] دنیا کے مختلف مقامات سے

[illegible] شریک جلسہ ہوئے ۔ مسز بسنٹ

[illegible] لیکچر دیتیں تھیں [illegible] ہزار کی حاضری ہوتی

[illegible] سینٹرل ہندو کالج کا ہی جلسہ اسوقت

[illegible] مسز بسنٹ کیوجہ سے اس کالج نے بڑا عروج

[illegible] کیا ہے اور اسمیں انکی مدد ولت اور بھی بڑی

[illegible] ترقی ہونیکی امید ہے ۔ اس جلسہ میں ایک

[illegible] مسلمان بھائی نے بھگوت گیتا کی بڑی تعریف کرکے

[illegible] دھرم کی تعریف کی انگریزی اخبار اسپر تعجب

[illegible] ہیں لیکن انکو معلوم ہونا چاہیے کہ گیتا اپنشدوں

[illegible] نکتہ چینیات بنائی گئی ہے اور اپنشدوں پہ

[illegible] شکوہ سے لیکر اکثر بڑے بڑے عالم مسلمان

[illegible] ہوتے چلے آئے ہیں ۔ کرنل الکاٹ صاحب نے

[illegible] جلسہ میں فرمایا کہ وہ بار ہا ہندوستان میں

[illegible] چکے ہیں اور یہ جگہ انہیں وطن کی طرح

[illegible] معلوم ہوتی ہے ۔ بے شک ہندوستان کرنل صاحب

[illegible] وطن بن گیا ہے لیکن اگر سچ پوچھ انکو اپنے

[illegible] اوتا روں کی خبر ہے تو انکا دعوے

[illegible] دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ وہ لوگی راج ہیں

[illegible] پہل مسز اینی بسنٹ کے ساتھ جالندھر

تشریف لیگئے تھے تو ایک سالم مرغ کا گوشت روز کھایا کرتے تھے اور لوگ حاضر ہیں پنجابی منی کہتے ہیں کہ اہنسا یوگ سادھن کے پہلے زینہ کا پہلا انگ ہے ۔ مگر ممکن ہے کہ یموں والے سوتر کو سوائے کرنل الکاٹ صاحب کے اور کوئی سمجھا ہی نہ ہو

اگر اسکی تردید نہیں ہو سکتی تو شرم ہے

اخبار مدراس سٹینڈرڈ کے حوالہ پر اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے بموجب دہلی پریس کے پرتی ندھیوں کے بھوجن کا انتظام کیا جاتا تھا تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جارڈین نے شراب کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی تھی ۔ لیکن مسٹر گپتا جو وہ بنگالی مطلبین ہیں بنگلہ دہلی پریس کا میزبان بنایا گیا تھا اس تعلق میں ہونیوالے منتظمین کی کمزوری کو شاید جانتے ہوئے چاہتے تھے کہ گورنمنٹ کی مہمان نوازی میں ایسی [illegible] مسٹر جارڈین نے مان لیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ شامپین برانڈی اور چند ایک بیش قیمت شرابیں اس افراط سے بہائی گئیں جس طرح کہ پمپ کا پانی بہتا تھا ۔ اس کے بعد نامہ نگار موصوف لکھتے ہیں کہ آخر کار [illegible] ہو جانے پر مسٹر گپتا جی گھبرائے اور صلاح مشورہ کرکے محض بیر اور ایک گلاس وہسکی فی [illegible] پر گذارہ کی ٹھہرائی ۔ اگر یہ خبر صحیح ہے اور اگر اسکی تردید ناممکن ہے تو ہندوستانیوں کے لیے بڑا ہی شرم کا مقام ہے ۔ نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ ان بوتلوں کی بوتلیں لنڈھانے والوں میں بہت سے کٹر ہندو بھی شریک تھے ۔ افسوس کہ جو دیسی اخبار نویس دربار دہلی کے اخراجات کی شکایت کرتے تھے وہ خود اسطرح نہ صرف خرچ زیادہ کرانے میں ہی شامل ہوئے بلکہ اپنی قوم اور اپنے مذہب کو شرمناک دھبہ لگوانے کا ذریعہ بنے ۔ افسوس کہ بہیرے کے غلام گورے باہی تک تو شراب

خانہ خراب سے پرہیز کرنے پر تیار ہو گیا ہو ہم نے دکھائی ہیں اور شرابی چھوٹے سے نرک کی سزا بنے والے ہندوؤں کی اولاد شامپین اور وہسکی پیکر مست ہونے کا سبق اب سیکھنا شروع کر رہے ہیں

ہاٹس ہاکن لنڈہ میں ایک اور ہنر کیٹس رائے

امریکا کے مشہور سیاح اور [illegible] کے ڈاکٹر نے تصدیق کی مسٹر بلے ہیلمیر

قطب شمالی کی تلاش میں بالکل نئے ڈھنگ سے چلنے کا ارادہ کر رہے ہیں ۔ جہاں جہاز اور بیلون ناکامیاب رہے وہاں مسٹر ہیلمیر پیدل سفر کریں گے ۔ اور محض ایک ساتھی لیکر ہیں مرینکو سے ایک دو اسکیمو راہبر لیں گے ۔ اخبار انگلش مین ان کے طرز معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ۔ " مسٹر ہیلمیر بہت برسوں تک مقام الاسکا میں ڈاک ہرداہرہ رہ چکے ہیں اور ان کے وہاں کے تجربہ کا نتیجہ یہ ہے کہ قطب علاقوں میں ہم کا گذارہ محض پیچے شیریں خوراک پر ہو گا ۔ وہ (اس جگہ) کبھی بھی گوشت کو نہیں چھوتے تھے ۔ اور بوجہ اس کے انکو سردی نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دی ۔ اور نہ ہی کبھی کو [illegible] اثر ہوا " ہاٹس ہاکن کے حامیوں کی طرف سے ان کے حق میں بڑی بھاری آیا ، دلیل یہ دیا کرتی ہے کہ سرد ملکوں میں بغیر گوشت کے گذارہ نہیں ہو سکتا اور یہاں ایک بہادر امریکن اس جگہ کو شخص اس کو چھو نہ [illegible] بتلاتا ہے ۔ جہاں سے بڑھکر سردی روئے زمین پر نہیں ہو سکتی ۔ آشا ہے کہ اس [illegible] کے لیے ہنسا کے حامی غور کریں گے ۔

اگر یہ وہی لکھاسنے والا نکلے تو نکلنے دو

مسلمانوں کی تعلیم کا نفرنس میں مقام دہلی [illegible] اسوقت کے پریسیڈنٹ

سر آغا خاں نے دی تھی اسپر معلوم ہوا ہے کہ محمدی [illegible] نے بڑا واویلا مچایا ہے بعض اخبار پردہ سسٹم کی [illegible] کو مانتے ہوئے بھی کہتے ہیں کہ اسوقت بجکہ

محمڈن پنجاب اس بد رسم کو دور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ زبان پر لانا گویا تعلیم کے سوال سے انکی ہمدردی کو علیحدہ کرنا ہے - اس بارے میں پنجاب ابزرور کی رائے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے -

معاصر موصوف لکھتے ہیں کہ اس قسم کی اصلاح کے کام بیت فارم کے لکچروں سے تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ اصلاح تب ہوا کرتی ہیں جبکہ ضرورت کو محسوس کرنیوالے خود سر میدان ہوں اور نمونہ بن کر دکھلائیں انکی رائے ہے کہ جو تعلیم یافتہ مسلمان پردہ کی رسم کو دور کرنے پر شور مچاتے ہیں - اُن کے یہاں خود اسقدر بیہودہ پردہ ہے کہ انکی عورتیں باوجود برقعہ وغیرہ پہننے کے ریل گاڑی تک ڈولیوں میں لائی جاتی ہیں اور گاڑی کے ساتھ ڈولی کو لگا کر انہیں ریل میں رکھ دیا جاتا ہے - لیکن آخرکار رائے انکی بھی مصلحت وقت دیکھکر یہی معلوم ہوتی ہے - کہ سر آغا خاں کو نہیں بولنا چاہئے تھا - مگر جب تک کسی اصلاح کا پرچار نہ کیا جاوے - تو اُس اصلاح کا آغاز کیسے ہو سکتا ہے ؟ اگر اصلاح کے پرچار سے قومیں ناراض ہوتی ہیں تو ہونے دو - ایک ہندوستانی مثال اسجگہ صادق آتی ہے - کہ اگر دال روٹی کھانے دیوالہ نکلے تو نکلنے دو *

تبھی تو لکھا تھا کہ اسوقت آریوں کا راجہ ہے

دہلی دربار کے موقعہ پر لارڈ کرزن والیسرائے ہند نے جس اخلاق کے ساتھ ادنے و اعلے کے ساتھ سلوک کیا اُسنے رعایائے ہند کو انکی محبت کا غلام بنا لیا ہے - اخبار نویسوں کی جو عزت حضور ممدوح نے کی وہ ایسے چلبلے کیسی سُننے میں نہیں آئی - جس مہربانی اور دلی خلوص سے انہوں نے ہر کیمپ کی آسائش کے لئے انتظام کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرزن میں وہ صفتیں ایک بڑی حد تک موجود ہیں جو کہ ایک راجہ فرمانروا میں ہونی چاہئیں - انگلو انڈین اخبار نویسوں نے دہلی دربار کی کامیابی کے متعلق خطابات سال نو کا ذکر کرتے ہوئے تعجب ظاہر کیا ہے کہ اس ساری کارروائی کی کامیابی کی جو جان تھے ان کو کوئی خطاب نہ ملا کچھ انگریزی اخباروں نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس دربار کی کامیابی کے صلہ میں شہنشاہ ایڈورڈ کی طرف سے انکو پانچ برس اور والیسرائے کیا جاویگا - ہم سمجھتے ہیں کہ لارڈ کرزن کا جس قسم کا برتاؤ رہا ہے - اُسنے ہندوستانی رعایا کی امیدیں بہت بڑھا دی ہیں - اور وہ کہتے ہیں کہ

کرہائے تو ما را کرد گستاخ

اب یا تو بادشاہ سلامت کسی ایسے والیسرائے کو انکی جگہ بھیجیں جو انہیں کی سی خصلت رکھنے والے اور انہیں کے سے معتقد ہوں - ورنہ جب تک اپ والیسرائے ان کا جانشین نہ ملے انہیں کو اسجگہ رہنے دیں - آریہ راجا کی تعریف میں نرکت ہونا ایک بڑی بھاری صفت لکھی گئی ہے - اور یہ صفت لارڈ کرزن میں بڑی حد تک پائی جاتی ہے - تب ہی تو ہم نے لکھا تھا کہ اسوقت آریوں کا راجہ ہے جبکہ چند ایک اخباروں نے مجھے دیش بھگتی کا دشمن بتلایا تھا - لیکن جس آریہ سماج کی تعلیم کو ہم عالمگیر اعتقادوں اور جس سوائے آریہ اور دسیو دو لفظوں کے مختلف باتوں ایک سمجھے جاتے ہیں اور جس عقیدہ پر عمل کو بڑی بھاری ترجیح دیگئی ہے - اُس عالمگیر دھرم کی پیروی کرتے ہوئے جو رائے آریہ سماج پرگٹ دیویں انکی وقعت متوں کے متوالے کیا کر سکتے ہیں *

گروکل کی ضرورت کے لئے ایک اور رائے

کسی انسٹیٹیوشن کے پریمیوں کی طرف سے اسکی ضرورت کے لئے رائے حاصل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے - البتہ رائے خواہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی ہو عوام کی منظور نظر نہیں ہوتی - لیکن اگر اُن لوگوں کی طرف سے جن کا کہ اُس انسٹیٹیوشن سے کوئی واسطہ نہیں ہے اُس کے حق میں رائے ظاہر ہو جاوے تو اسکی بڑی قدر ہوتی ہے - گروکل کی قائمی کے وقت اُس کے لئے بڑی بھاری دلیل لالہ لاجپت رائے جی کی طرف سے یہہ دیگئی تھی کہ اس انسٹیٹیوشن کو ویدک سنسکرت کی اُنتی اور پرچار کا ذریعہ بنایا جاویگا اسوقت جو بحث محمڈن یونیورسٹی کی قائمی کی تجویز پر چھڑ رہی ہے - اُس میں حصہ لیتے ہوئے پائونیر نے علی گڑھ کالج کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ جب عربی کی تعلیم کی ترقی اور مذہبی خیالات کے درست کرنے کی طرف اس انسٹیٹیوشن نے کچھ قابل قدر توجہ نہیں کی تو محض ڈگریاں پاس کرانے سے اُسنے کیا فائدہ پہونچایا یا اسی ضمن میں پائونیر نے اصحاب مختلف مذہبی فرقوں کی جُدی جُدی یونیورسٹیوں کی مخالفت میں لکھنا شروع کر دیا ہے - اِن سب کے جواب میں جو خط علی گڈھ کالج کے لائق پرنسپل مسٹر ماریسن صاحب نے پائونیر کے ایڈیٹر کو بھیجا ہے وہ اصحاب دقیقہ کے غور کے قابل ہے - مسٹر ماریسن لکھتے ہیں کہ چونکہ ہندوستان میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہیں جن کے خیالات میں زمین اور آسمان کا فرق ہے اس لئے صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ ہر ایک مذہب کی علیحدہ علیحدہ یونیورسٹی ہونی چاہئے مسٹر ماریسن کا خیال ہے کہ جس طرف اسوقت کی تعلیمی اصلاح کا رُخ چل رہا ہے یعنی یہہ کہ طلباء کالجوں کے متعلقہ آشرموں میں رہیں اُنہیں کامیابی ہرگز نہیں ہو سکتی جب تک طلباء کی رہائش اور طرز معاشرت کو باقاعدہ چلانے کا کام اُن کے ہم مذہب پیشواؤں کے سپرد نہ کیا جاوے - اُن کا خیال ہے کہ جیسے مسلمانوں کو عربی کی تعلیم میں ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہئے - اسی طرح ہندوؤں کو سنسکرت کی اُنتی کے لئے کوشاں ہونا چاہئے اور یہہ تب ہی ہو سکتا ہے - جبکہ ہندوؤں کی علیحدہ یونیورسٹی قائم ہو - اُن کا یہہ خیال بھی ٹھیک صحیح ہے کہ جب تک اس قسم کی تعلیمی درسگاہیں نہیں قائم ہوتیں - امید نہیں ہے کہ کافی عالم

ہیں جنکے اکٹھے ہوکر تعلیم کی عزت کو بڑھا سکیں
اگر یہ خیالات صحیح ہیں جنہیں کسی بھی تعلیم یافتہ
کو کلام نہیں تو ویدک دہرم کے پیرووں کے
لئے سوائے قایمی گرُوکل کے اپنے ہم مذہبوں
میں ویدک سنسکرت اور ویدک دہرم کے
پرچار کے پھیلانے کا اور کوئی بھی ذریعہ نہیں
ہو سکتا۔ اِسی ضمن میں ضروری ہے کہ میں
اُس لیکچر کا ذکر کروں جو کہ مسٹر یوسف علی صاحب
سی۔ ایس نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
میں پڑھا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے اندر مسلمانوں کا
فرض بتلایا تھا کہ وے سنسکرت لٹریچر کے مطالعہ
سے اپنے خیالات کو وسعت دیکر پاکیزہ کریں
گیا ہے مختلف قسم کی تہذیبیں صاف نہیں بتلا
رہیں کہ مختلف مذاہب اور خیالات کے آدمی
اِس امر پر اتفاق کرتے جاتے ہیں کہ ہر ایک کالج
کے ساتھ ایک آشرم ضرور ہونا چاہیے جس سے
ہر کوئی متعلم اُس کالج سے فائدہ اٹھا سکے۔ میں آشا
کرتا ہوں کہ اِس تجربہ میں بھی ثابت ہوگا۔ کہ
رخصتوں میں گھر جاکر طالب علموں کے خیالات
میں بڑی بھاری تبدیلی آجاتی ہے جیسی دوران
کے سالانہ کام اُسکی واقعی ترقی میں حارج
ہوتا ہے تو ہر ایک مذہب کے پیرو کو گرُوکل کے
طریقہ تعلیم کی شرن لینی پڑیگی۔ اور کیا ایک
مسلمان منصف مزاج تعلیم یافتہ اعلیٰ عہدہ دار کا
سنسکرت کی بزرگی تسلیم کرکے اپنے ہم مذہبوں
کو اُسکی تعلیم کی طرف راغب کرنا اُن ہندوؤں کے
لئے باعث شرم نہیں ہے۔ جو کہ سنسکرت کو مردہ
زبان کا خطاب دیکر اُسے ہمیشہ جیوت کرنے سے ہراساں
ہو بیٹھے ہیں۔

کیا پردہ پوشی جوہر ہے؟

بعض دور اندیشوں کی طرف
سے ہمیشہ یہ الزام لگایا جاتا
ہے کہ میں ہر ایک کو ظاہر
کرکے بہت سے آریہ بھائیوں کو ناراض کر لیتا ہوں۔

جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے آریہ سماج میں
کام کرنے سے متنفر ہو جاتے ہیں جسکے لئے جاری کیا
ایسے عمل سے مخالفوں کو آریہ پرچار پر حرف گیری
کا موقعہ ملتا ہے۔ چنانچہ اس اور گزشتہ دو
پرچوں میں ایسی تحریریں نکلی ہیں۔ جن سے
امید ہے کہ بہت سے بھائی بقول میرے معترضوں
کے مجھ سے ناراض ہو جاویں گے۔ لیکن باوجود
اپنی نسبت ایسی رائیوں کے سننے کے میں ہر ایک
اور امر کو پبلک کے روبرو رکھنے پر مجبور ہوں۔
دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ
کمپنی ایک پبلک جماعت ہے۔ آریہ سماج کا اُس کو
ساتھ تعلق ہے۔ اُس کے مینیجنگ ڈائرکٹر لالہ
متھرا داس جی پوری نے جو دربار ہوٹل کھولا
تھا اُس میں ایسے انگریز پارسی اور نے
فیشن کے ہندوؤں کو جگہ دی جو مانس اور
انڈوں وغیرہ کا استعمال کرکے اُس استہان
کو اپوتر کرتے رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ
عام شکایت ہے کہ ہوٹل کے احاطہ میں مرغ ذبح
کئے جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کارروائی
ایک آریہ کمپنی کے ہوٹل میں بڑی شرمناک سمجھی جانی
چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جسطرح لالہ
متھرا داس جی نے دہلی کے مقام پر میرے
اعتراض پر آیندہ ایسی غلطیوں سے بچنے
کا اقرار کیا تھا وہ اُس پر دڑھ رہیں گے۔ اور
آریہ کمپنی کو ایسے ایسے الزاموں سے بچانے کی کوشش
کرتے رہینگے۔ میرے پاس اِس بارے میں دو تین
خطوط آریہ پُرشوں کی طرف سے آئے ہیں جنکے
شائع کرنیکی اب ضرورت نہیں۔
دور اندیش بھائی پھر کہیں گے کہ اپنے گزشتہ
اعمال کا اقبال کرتے ہوئے بھی تو نے دہلی کی کارروائی
کی۔ اِس کے جواب میں مجھے اسقدر لکھنا کافی سمجھتا
ہوں کہ کسی بُرائی کے ظاہر کرنیکی نسبت اُس کا
چھپانا سوسائٹی کو بہت نقصان پہنچاتا ہے میرے

ہیں نے لالہ سیتا رام کو روکنے کہ ایک ایسا امر واقع
بتلایا کہ پنجاب کے آریہ سماجی نیم پرتش دنگ رہ گئے
سمرن پنڈت بلائے گئے جس میں نیز بیا در سپھر پر فصاحی
جلسہ ہوا تھا۔ اُس میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان
کے لارڈ چانسلر صاحب نے فرمایا "صاحب لارڈ میئر نے
فرمایا ہے کہ بعض مقدمات ایسے ہیں جنکو پبلک
کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن میرے خیال میں جو
خرابی ایک امر کے شائع کرنے سے ہوتی ہے وہ
اُس خرابی سے کم ہے۔ جو کہ اُسوقت ہوتی ہے
جب سمجھا جاتا ہے کہ کوئی کام چھپ کر کیا گیا
ہے" میں انگلستان کے لارڈ چانسلر کی اِس
رائے پر اُسوقت سے ہی چلتا رہا ہوں۔ جب سے
کہ میں نے ویدک دہرم کی شرن لیکر اُس کے اصولوں
کو سمجھنا شروع کیا ہے۔ دہلی دربار کے موقعہ پر
اُن جلوں کا نئوں کے علاوہ جنہیں میں نے آریہ کیمپ
کے متعلق قابل اعتراض سمجھ کر اُن کا ذکر کیا تھا
وہ کارروائی بہت ہی افسوسناک ہتی جو کہ پنجاب
کے چند ایک آریہ سماجک لیڈروں کی طرف سے
محض شخصی ناراضگیوں کی بنیاد پر عمل میں آئی ہی
ہیں جس کارروائی کو نامناسب اور آریہ سماج کے
لئے ہانی کارک سمجھتا ہوں۔ اُسے ظاہر کر دینا
اور اُس کے دفعیہ کے لئے آریہ بھائیوں سے اپیل
کرنا لازمی سمجھا کرتا ہوں۔ اگر میری اِس کارروائی
کو آریہ سماج کے لیڈر اُس سماج کے لئے ہانی کارک
سمجھتے ہیں۔ تو بہتر طریقہ اِس خرابی کو دور کرنیکا
وہ ہے جس سے "سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے"
یعنے مجھے گرُوکل سے باہر کسی بھی مجمع میں نہ بلایا
کریں۔ پھر مجھے اِس قسم کے اعتراضات قایم کرنے کا
موقعہ ہی نہ ملیگا۔
ایک زمانہ تھا کہ جبالی کا بیٹا ستیہ کام سچائی کا
ایسا دلدادہ تھا کہ اُسنے اپنے آپکو ولد الحرام کہنے میں
شرم نہیں کی اور آج وہ زمانہ ہے کہ آریہ سماج کے
لیڈر سچائی کو دبانیکا نام دور اندیشی رکھتے ہیں۔
ہے ہیں اتفادت رہ اونچی بات تا سمجھا

محمڈن پنجاب اس بد رسم کو دور کرنے کے لئے طیار

بارہ خبریں اور ایک تعلیمی سوال ہے

کلکتہ میں اب بھی پلیگ کے بیس بائیس کیس روزانہ ہو جاتے ہیں۔

رڑکی کے علاقہ میں پلیگ زیادہ پھیل رہی ہے۔ ۲۲۔ جنوری کو ایک کیس خاص رڑکی میں ہو گیا۔ جسکی وجہ سے طلباء انجینرنگ کالج کا شہر میں جانا بند ہو گیا۔

ہردوار کا پلیگ کیمپ سنا جاتا ہے۔ کہ ۱۳۔ مارچ سے اٹھا دیا جاوے گا۔ جہاں تک آزاد رائے معلوم ہوئی ہے۔ اس پلیگ کیمپ سے کچھ فائدہ بھی نہ تھا۔ کیونکہ طاعون زدہ علاقہ کا ہر ایک آدمی سہارنپور سے ہی ٹکٹ بدل لیا کرتا تھا۔

ہم ہندوستانیوں نے حفظان صحت کے اصولوں کو اب تک نہیں سمجھا۔ بند جگہ میں کوئلہ جلانے کے مہلک اثر سے سب واقف ہیں۔ لیکن مہاراجہ صاحب بھاونگر کے ایک رشتہ دار اسیوجہ سے بنارس میں جان بحق ہوئے۔ جس کا نہایت افسوس ہے۔ اور دیوان صاحب کو چین اور اہلکاران اعلےٰ ریاست پڈوکوٹا بھی اسی وجہ سے ایک رات بیہوش ہو گئے تھے ہم نے تقلید بھی کی تو الٹی باتوں کی۔

اخبار سٹیٹسمین کا ایک ہندوستانی نامہ نگار رائے دیتا ہے کہ اگر جلسہ تاجپوشی کی

...نی عوام کے دلوں میں قائم کرنی کرنے ہوئے ۵ ایڈورڈ ہفتم اور انکی کی کامیابی کی تصویریں بنوا کر ہر ایک ڈاکخانہ سرکاری انگریزی تارگھر۔ کچہری۔ پولیس سٹیشن۔ شفاخانہ وغیرہ میں رکھی جاویں۔ تاکہ ان کے درشنوں سے عوام کا پریم شاہنشاہ جہاں پناہ کے ساتھ مضبوط ہو جاوے۔ مورتی پوجک قوم کا پریم اپنی طرف کھینچنے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

بغیر ذریعہ تار کے برقی خبریں بھیجنے کی کوشش میں مسٹر میکرونی نے بڑی بھاری کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ خبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۔ جنوری کو پریسیڈنٹ روسیولیٹ صاحب نے امریکہ سے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے ساتھ بذریعہ مسٹر میکرونی کی بجلی کے پیغام بھیجے اور حاصل کئے۔

جاپان کی مذہبی کانفرنس کی نسبت پھر مشہور ہو رہا ہے کہ ضرور ہوگی۔ مسٹر ادکاکیورا جو گزشتہ برسات میں ہندوستان میں ڈیلیگیٹ بھیجانے کے لئے آئے تھے اسکی کامیابی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جو جوش اس کانفرنس کی بابت ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے اسکا عشر عشیر بھی جاپان میں نہیں ہے۔ گویا اگر کوئی مشرقی مذاہب کی کانفرنس ہوگی تو وہ چند آدمیوں کا خیال ہے نہ جاپانی نیشن کا۔

وزیر اعظم نیپال دہلی دربار پر آتے ہوئے کاشی ٹھہرے۔ وہاں نیپال سے نکالے ہوئے چند ایک معززین موجود ہیں۔ وزیر اعظم کے قتل کے لئے وہاں سازش کا شک ہوا تھا جسکی تحقیقات جاری ہے۔ اور یہ شک کچھ نیپالی معززین پر ہو رہا ہے۔

کلکتہ میں تاجپوشی کے ہندوستانی دربار کا جلسہ ۲۸۔ جنوری کو منایا جاوے گا۔ اس جلسہ کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دارالخلافہ میں روشنی بے نظیر ہوگی۔ حضور والیسرائے کی پیشوائی بڑے کروفر سے ہوئی۔ اور ہر طبقہ و فرقہ کے لوگوں نے انکی ایسی عزت کا ثبوت دیا جو کہ دہلی کے عالیشان دربار کے خاتمہ پر لازمی امر تھا۔

جاپان کی ایک ریلوے کمپنی نے تجویز کی ہے کہ جو ہوٹل ریل کے ساتھ ہی لگا ٹیوں میں جاری ہیں۔ ان میں خوب صورت تعلیم یافتہ تندرست۔ اور نیک چلن لڑکیاں کام کرنے کے لئے بھرتی کی جاویں۔ یہ عمل جاپانیوں کا یورپ کی تقلید میں معلوم ہوتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی پالسیوں سے روپیہ جمع کرنا کیوں معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

گزشتہ دہلی دربار کے موقعہ پر جو پولو کی کھیل مقابلتاً کی گئی تھی۔ اس میں سب سے اول الور کا پولو ٹیم رہا۔

کیا پرچارک واقعی سو گیا؟

آرام لینا تو ہر ایک انسان کے لیئے ضروری ہے۔ اگر شریر تھک جاوے تو شاریرک آرام، اگر من کام کرتا کرتا تھک جاوے، تو مانسک آرام لینے کے لیئے انسان طبعاً مجبور ہے۔ لیکن اگر کسی ضرورت کی موجودگی میں انسان دیدہ دانستہ سو جاوے تو اسکا عمل واقعی قابل افسوس ہے۔ پرچارک کے گذشتہ پرچہ میں لالہ جیون داس جی کا مضمون پنڈت گنگارام منتری آریہ سماج مظفرگڈھ کی ننیری کے اودیک وواہ کے وشئے میں نکلا تھا جسمیں انہوں نے ستیہ دہرم پرچارک پر پنڈت گنگارام کی کمزوری پر پردہ ڈالنے کا الزام لگایا ہے۔ اسی ضمن میں انہوں نے پنڈت دولت رام کے پتر کے اودیک وواہ کو دوبارہ سمرن کراتے ہوئے بھی پرچارک کی اسوقت کی خاموشی کا نوٹس لیا ہے۔ نہ صرف نوٹس ہی لیا ہے بلکہ پرچارک پر خود غرضی کا الزام ایک خاص مضحکہ کے پیرائیہ میں لگایا ہے لالہ جیناداس کو بخوبی معلوم ہے کہ جن دنوں پنڈت دولت رام کے پتر یا پنڈت گنگارام کی پتری کے وواہ ہوئے اُن دنوں مجھے پرچارک میں لکھنے کی بہت کم فرصت تھی۔ اُنہیں یہہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ پنڈت گنگارام اور پنڈت دولت رام کے ساتھ میرے تعلقات اُن لوگوں کی نسبت کچھہ زیادہ ہیں جنکی کمزوریوں کا نوٹس میں وقتاً فوقتاً لیتا رہا ہوں۔ اور کیا اُنکو یہہ معلوم ہے کہ اپنے بھائیوں کی کمزوریوں کا نوٹس لیکر انہیں راہ راست پر لانے کے عمل کا سلسلہ آریہ سماج میں پہلے پہل باوجود سخت مخالفت کے کس نے جاری کیا اور ساتھہ ہی اسکے جب کہ پبلک نوٹس لینے سے کچھہ فایدہ نہ دیکھا تو ایسی تحریروں کو بند کر دیا۔ ؟ اگر یہہ سب باتیں انہیں معلوم نہیں تو انکا مجھہ پر اعتراض سمجھہ میں نہیں آتا۔ ہاں آریہ پرشوں کے اُس اعتراض کی تصدیق ہوتی ہے جو کہ وے ہرانتری سبھا کے ممبروں پر کیا کرتے ہیں کہ یہہ لوگ کسی آدمی کو بھی نیک نیت سمجھنے کے لیئے طیار نہیں ہوتے چنانچہ دہلی کی گذشتہ کانفرنس میں سے جس کا نوٹس میں بہرانتری سبھا کا معاملہ پیش ہوا اُسمیں بڑی کثرت ایسے بولنے والوں کی تھی جنھوں نے آریہ بہرانتری سبھا کے برخلاف تقریریں کیں انمیں سے بعض نے خاص دلائل پیش کی تھیں جنکا اثر دیا جانا ضروری تھا مثلاً رائے کنور بہادر جی وکیل جہان آباد و کن نے یہہ ظاہر کرکے کہ وہ بہرانتری سبھا کے ممبر تھے بیان کیا کہ جب پرچارک نے بہرانتری سبھا کی عدم ضرورت کے لیئے یہہ دلیل دی کہ جو لوگ آریہ سماج کے نیموں اور سدہانتوں کے انوکول چلنے کا وعدہ کرکے پہر گئے اُنسے بہرانتری سبھا کے اصولوں پر چلنے کی کیا امید ہو سکتی ہے تو اُنکو بھی شک پیدا ہوا اور اُنہوں نے بہرانتری سبھا سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اپنے شکوک جنرل سیکرٹری بہرانتری سبھا کی خدمت میں پیش کیے جنکا وہ کوئی معقول جواب نہیں دے سکے۔ اُنکے سوا گو اکثر بھائیوں نے غلط دلائل ہی پیش کیے تاہم بہت سے ایسے اعتراضات تھے جنکا جواب دیا جانا لازمی تھا۔ لیکن لالہ سیتارام صاحب نے جوش میں اٹھکر سب سے پہلے شبد یہہ اچارن کیے کہ یہاں پنتھو تر دیشیہ بھائی زیادہ ہیں اور جب انکی اکثریت رہتی نہیں کہ انکا ایک آدمی ہی کسی شدھ کیے ہوئے بھائی کے ساتھہ کھا سکے تو انکی موجودگی میں بہرانتری سبھا کا سوال پیش ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ میں چونکہ اسوقت کا پردھان تھا میں نے لالہ سیتا رام کو روکدیکہ کہ ایک ایسا امر واقع بتلایا کہ پنجاب کے آریہ سماجسٹ پرشن دنگ رہ گئے میں نے بتلایا کہ پنتھو تر دیشیہ بھائیوں نے جنم کے مسلمان شدھ کرکے ملائے اور اُن سے کہان پان بیوہار رکھولا ہوا ہے پھر اُن پر اس قسم کا بے سوچے سمجھے الزام لگانا اور مخالفت رائے والوں میں اپنے منتویہ کو واسطے بحث کے پیش کرنیکا حوصلہ نہ کرنا لالہ ستیا رام جی کے لئے کہاں تک مناسب تھا اسکا فیصلہ بہرانتری سبھا کے ممبروں کو ہی کرنا چاہیئے جب کبھی آریہ سماج کے پورانے ممبروں کیطرف سے بہرانتری سبھا پر لوگوں کی پگڑی اُتارنے کا الزام لگایا جاتا تھا میں ہمیشہ بہرانتری سبھا کو ڈیفنڈ کیا کرتا تھا لیکن دہلی کا تجربہ مجھے بتلاتا ہے کہ آریہ پرشوں کا الزام محض بے بنیاد نہیں۔ خیر اس معاملہ کو تو یہیں ختم کرتا ہوں کیونکہ آریہ پبلک تو درکنار غیر آریہ سماجی لوگ بھی شاید اس امر کے ماننے کے لیئے طیار نہ ہوں کہ میں کسی خاص مطلب کی سدہی کے لیئے کسی شخص کی کمزوری پر پردہ ڈال سکتا ہوں۔ لیکن مجھے اسوقت لالہ جیناداس جی سے ایک خاص عرض کرنی ہے۔ کیا وے اپنے مضمون کو دوبارہ پڑھکر یہہ کہہ سکتے ہیں کہ منو مہاراج کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اُنہوں نے ستیہ کا پریہ طریقے پر اظہار کیا ہے ؟ پنڈت گنگا رام جی کو میں جانتا ہوں اور اسلیئے مجھے یقین ہے کہ اگر اُس سے بھی سخت طعن و تشنیع کے وہ نشانہ بنائے جاویں تو بھی غصہ میں آکر ہرگز اپنے دہرم کو تیاگ نہیں سکتے وہ خود اپنی کمزوری کو محسوس کرکے پشچاتاپ کر چکے ہوں گے۔ لیکن کیا اس قسم کی تحریریں عام گمراہ بھائیوں کو راہ راست پر لانے کا کام دے سکتی ہیں ؟ طعنوں کے تیر نشتر اُس جگہہ چبہونے کی کوشش کی جاتی ہے جہاں پر کسی مخالف کی اخلاقی بزدلی پر خوشی کا اظہار کرنا ہو۔ لیکن جہاں ایک آریہ سماجسٹ بھائی کو اُسکی گری

ہوئی حالت سے خبردار کرتا ہو وہاں سنجیدگی سے کام کام لینا ضروری ہوتا ہے اور قطع نظر ان سب باتوں کے میں نہیں سمجھا کہ ایک ہیراتری سبھا کے ممبر کا کوئی حق ہے کہ وہ اخلاقی بزدلی پر لوگوں کو جلی کٹی سنا دے۔ آریہ پبلک کو معلوم ہے کہ جن اصولوں کو ہیراتری سبھا پھیلانے کا دم بھرتی ہے میں اُنکا مضبوط حامی ہوں لیکن جہاں میں آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ ویدک مریادا کے مطابق اپنا جیون کرے وہاں ہیراتری سبھا کی اسلئے ضرورت نہیں سمجھتا کہ اگر آریہ پرشوں کے راستے سے مخالفت دور ہو جاوے گی تو اُنکی اُنتی اُس مضبوطی سے نہیں ہو سکتی جس سے کہ ہونی چاہیئے۔ برخلاف اسکے ہیراتری سبھا کا یہہ دعویٰ ہے کہ ہر ایک آدمی مخالفت برداشت کرنیکی طاقت نہیں رکھتا اور اسلیئے سب بھائیوں کو ملکر ایک شارع عام بنانی چاہیئے جسکی وجہ سے کہ بیاہ شادیوں کے موقعوں پر لوگ گرنہ جایا کریں پس اس اصول کی قائل ہیراتری سبھا کو ہر ایک آریہ کا گرنا ضروری سمجھکر ایسے سمئے میں گرے ہوئے بھائیوں کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے پنڈت دولت رام اور پنڈت گنگا رام کا گر جانا بقول آپ کے تو ایک لازمی امر تھا کیونکہ اُنہوں نے ہیراتری سبھا روپی شاہی سڑک کا نترن لیکر ٹھوکروں سے بچنے کی کوشش نہیں کی اور وہ آپ سے پوچھ سکتے ہیں کہ آپ نے کیوں اُنکی ایسی خبر لی جبکہ اُنکا عمل آپکے ہی اصول کو ثابت کر رہا ہے۔ البتہ مجھسے وہ ایسی گفتگو نہیں کر سکتے نومبر ۱۹۰۸ء کے سالانہ جلسہ لاہور آریہ سماج پر جب بحیثیت پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں نے اُپدیشکوں کی کانفرنس بلائی تھی تو پنڈت دولت رام جی نے اپنے پُتر کے وواہ وغیرہ میں بچتن کیا تھا۔ اُنہوں نے کہا تھا کہ میرا لڑکا پورانک ہے اگر وہ پورانک ریتی سے وواہ کرے تو مجھپر تو کوئی آکشیپ نہیں آویگا میں نے اُسوقت اُن سے کہدیا تھا کہ اگر وہ خود اویدک کارروائی میں شریک ہوں گے یا اُس کارروائی کے لیئے روپیہ سے مدد کریں گے تو اُنپر اعتراض ضرور پیدا ہوگا۔ پنڈت دولت رام جی خواہ کوئی عذر پیش کریں اور پنڈت گنگا رام جی خواہ اپنے پتا کی زبردستیوں کی کتنی ہی شکایت کریں اور جو کوششیں اُنہوں نے آریہ ور تلاش کرنے میں کیں خواہ اُنکو کتنا ہی بطور تلافی کے پیش کریں تاہم میری رائے میں اُنکا عذر قابل سماعت نہوگا۔ جس سوسائٹی کے اُپدیشک اور ادھکاری گن غیر معمولی مخالفتوں اور آفتوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اُس سے اپنے اعلیٰ دھارمک اُدیشیہ کو پورن کرنے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے۔

اپنے مضمون کے آخری حصہ میں لالہ جمنا داس جی ظاہر کرتے ہیں کہ ایسی گری ہوئی کارروائیاں کرنیکے بعد پنڈت دولت رام اور پنڈت گنگا رام کے لیکچر اثر نہیں ڈال سکتے۔ یہہ بالکل صحیح ہے شرابی شراب کی برائیوں پر لیکچر دیکر کیا کسی کو قائل کر سکتا ہے؟ اور جسنے خود ذات پات کے بندھنوں میں قید ہو کر اپنے آتما کا خون کیا ہو اور بیرونی برادری کے خوف کو دور نہ کر سکا ہو وہ لوگوں کو اندرونی کی غلامی سے کب آزاد کرا سکتا ہے؟ اگر یہہ اصول صحیح ہو تو لالہ جمنا داس کا لیکھہ ان پنڈتوں پر کچھہ بھی اثر ڈال سکتا ہے؟ کیا یہہ امر واقع نہیں ہے کہ پنڈت پورنانند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور ہیراتری سبھا کے آرگن آریہ جیون پتر کے سمپادک نے باوجود کشتہ وریہ پُرش ہونے کے پُتر وواہ کیا؟ کیا اُنکا یہہ عمل دوجوں کے آدرش جیون کے انوکول ہے؟

[illegible] سابق پر دھان اور ورتمان خزانچی آریہ ہیراتری سبھا نے بھی پُتر وواہ کیا؟ شاید یہہ کہا جاویگا کہ پنڈت پورنانند جی نے سنتان کی خاطر ہیوگ کیا ہے تو لالہ لکشمنداس جی کے لیئے کیا عذر پیش کیا جاویگا جنکے یہاں اپنی پہلی پتنی سے ایک لڑکا موجود ہے۔ کیا لالہ جمنا داس جی کو ان واقعات کی خبر نہیں ہے؟ کیا لالہ جمنا داس جی کو معلوم نہیں ہے کہ میں اِن دونوں وواہوں کو بلحاظ آدرش کے ٹھیک نہیں سمجھتا اور کیا وہ ناواقف ہیں کہ میں نے اُنکے بارے میں ابھی ایک لفظ نہیں لکھا۔ اسلیئے نہیں کہ لالہ لکشمنداس جی کے ساتھہ پنڈت گنگا رام وغیرہ سے بھی بڑھکر میرا تعلق ہے اور پنڈت پورنانند کے ساتھہ اُنسے بھی بڑھکر سمبندھ ہے بلکہ اسلیئے کہ ویسے معاملات پر پبلک بحث کرنے سے میں نے بہت کم فائدہ دیکھا اور جس طریقے پر لکھنے سے کچھہ فائدہ ہو سکتا تھا اُسکے لئے میرے پاس سمئے نہیں تھا۔ لیکن لالہ جمنا داس سے یہہ سوال ہو سکتا ہے کہ ان موقعوں پر وہ کیوں چپ رہے؟ کیا اُنکا فرض نہیں تھا کہ ان لوگوں کو عبرت دلاویں جو کہ باوجود ہیراتری سبھا روپی شاہی سڑک کے مستحق ہونے کے بھی ٹھوکر کھا کر گر پڑے؟ کیا پنڈت پورنانند اور ماسٹر لکشمنداس صاحبان کے عمل کا اثر پردو پنڈتان زیر بحث سے کم پڑ سکتا ہے؟ پنڈت دولت رام سے ڈھیلے آریہ کا گرنا قابل تعجب نہیں لیکن پورنانند سے درڑھ آریہ کی کمزوری افسوسناک ہے۔ پنڈت گنگا رام سی برادری کے خوف سے خوف زدہ کارروائی لڑکی کے وواہ سے علیحدہ جا بیٹھنا کچھہ حیرت انگیز نہیں لیکن ماسٹر لکشمنداس سے آزاد پرش کا (جو موجودہ اویدک برادری کے اسقدر برخلاف ہو

...کو توڑ کر بھی وواہ کرینگا
...اور بنش سے گر جانا آریہ پرتی ندھی
...سماج دونوں کو شوک سا گر ہیں
...ہے اب پھر لالہ جمنا داس جی
...ہوں کہ اگر ہیں ان ہر دو موقعوں
...خاموشی کو پرتی ندھی سبھا کے پالیسی
...کہوں تو کیا آپ ناراض ہونگے۔
...ناراضگی واجب بھی ہو گی۔ کیونکہ
...سان نکتہ چینی اور تحریر کے لئے طیار

...ندھی سبھا کے ممبروں سے خاتمہ پہ
...س کرتا ہوں کہ ہر ایک شخص پہ
...الزام لگاتے لگانے جب سب کو
...ساگر ہیں ڈبو دینگے تو پھر اپنی
...کامر کسکو بنا دیں گے۔ سینہ بولنا
...لیکن پیارا دل نہ دکھانے والا سچا
...اپنا اثر پیدا کرے اور سخت سے
...ہوئے آتما نکو بھی اٹھانے ہیں
...ہوسکے۔ جو لوگ اخلاقی نہ دلی کے
...گئے ہیں۔ اُنکے گھر پہ جاؤ۔
...لوسنا کی حالت سے خبردار کرو اور
...انکے ساتھ انکوشانت کرکے آریہ سماج
...سیہ پورن کرو۔

...ری سبھا پر کافی بحث ہو چکی

...پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی
...عدم ضرورت کی نسبت جسقدر
...اسوقت تک وصول ہو چکے تھے
...گئے تھے اور ساتھ ہی اس بحث

...آئندہ کے لئے بند کر دیئے گئے اس
سلسلہ بحث کو بند کرنے کی وجہ آئندہ پرچہ
میں "پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا جسوقت
پنڈت ہیراج جی نے مجھسے اس مضمون پہ
بحث کرنیکے لئے پرچارک کے کالموں میں
جگہہ مانگی تھی میں نے ان سے نمونہ کا
ایک مضمون مانگا تھا۔ اس نمونہ کے مضمون
کو بوجہ ذاتی حملوں سے پُر ہونے کے میں نے
واپس کر دیا تھا۔ جس پہ پنڈت جی نے ذاتی
حملوں کو درکنار رکھکر بحث کرنے کا وعدہ
کرکے اس پہلے مضمون کو بھی ذاتیات سے
پاک کرکے شایع ہونیکے لیے بھیجدیا تھا
کچھ عرصہ تک پنڈت ہیراج نے اپنے وعدہ
کا ایفا کیا لیکن جب اُنکے خاص پرشنوں
پہ مہاشے وزیر چند رجی نے جواب دینے
شروع کئے تو پنڈت ہیراج نے پھر سنوں
والا معاملہ پیش کرکے ماسٹر آتما رام جی
پہ ذاتی حملہ شروع کر دیا۔ چونکہ مضمون شروع
ہو چکا تھا اسلیئے میں نے پنڈت ہیراج
جی کو لکھہ بھیجا تھا کہ جب اُنہوں نے ذاتی
حملے شروع کر دیئے ہیں تو اگر آریہ پرتی ندھی
سبھا کا کوئی سبھاسد جواب میں انپر ذاتی
حملے کریگا تو میں اُسے روک نہیں سکونگا
اسلیئے اُنہیں صلاح دی تھی کہ وے اس
مضمون کو خود بخود واپس لیویں اور
ساتھہ ہی ایک میعاد مقرر کرکے اُنہیں اطلاع
دی تھی کہ اگر اُس میعاد تک اُنکا کوئی
جواب نہ آیا تو اُنکے مضمون کو بجنسہ
چھاپ دیا جاوے گا اور اگر اس عمل سے نتیجہ بد
برآمد ہوا تو اُسکا ذمہ وار میں نہ ہونگا۔ پنڈت
ہیراج نے میرے اس خط کا جواب بھیجا دکے
اندر دنیا تو درکنار۔ اب تک نہیں دیا۔ چنانچہ
انکا وہ مضمون بھی نکل گیا اور انکے جواب

میں لالہ گوبند رام دستو ی نے مضامین پرتی ندھی
سبھا کی ضرورت کو جتلانے کے لیئے لکھنے شروع ہوئے
میں پرتی ندھی سبھا کے عہدہ داروں اور ممبروں کی اس
سپرٹ کی تعریف کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اس موقع
پر ضبط کر کے پنڈت ہیراج جی کو اپنے حملوں کا
نشانہ نہیں بنایا ورنہ وہ پنڈت جی کی نسبت بہت
سے واقعات ایسے لکھہ سکتے تھے جن سے پنڈت
جی کے گورو میں بڑا بھاری فرق آجاتا۔ اس سلسلہ میں
مہاشے وزیر چند جی کے مراسلات کو میں نے بڑی
عزت کی نگاہ سے دیکھا کیونکہ انہوں نے جہاں
نفس مضمون کو ہمیشہ مدِ نظر رکھا وہاں کبھی بھی
کھینچ تان سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی ناجائز حمایت کرنے
کی کوشش نہیں کی۔ لیکن پنڈت ہیراج جی اور لالہ
گوبند رام جی نے اپنے گذشتہ خطوط میں ایسے معاملات
چھیڑ دیئے ہیں جن پہ بحث بڑھنے سے آریہ سماج میں
خواہ مخواہ کی نا اتفاقی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ لالہ
گوبند رام جی نے میری پتری کے وواہ کو معرض
بحث میں لاکر بعض آریہ بھائیوں پر بھی لعن کا
الزام لگایا ہے اسکے جواب میں ممکن ہے کہ بعض
بھائی اپنی طرف اشارہ سمجھہ کر اپنی صفائی کیلئے
مضامین لکھتے ہوئے مجھپر ذاتی حملے کر دیں اپنی
پوزیشن کو صاف کرنیکے لئے ممکن ہے مجھے بہت سے
بھائیوں کے وہ اعمال پبلک کے روبرو رکھنے پڑیں
جنہیں کہ وہ اور میں دونوں بھول گئے ہیں پنڈت
ہیراج جی نے جہاں کوئی نئے دلائل آریہ پرتی ندھی
سبھا کی عدم ضرورت کی نسبت بیان نہ کرتے
ہوئے محض ستیہ دہرم پرچارک کے لیکھوں کا حوالہ
دیکر ہی اُنہیں دوہرایا ہے وہاں انہوں نے
بڑی بھاری رائے اس سبھا کی عدم ضرورت کی بابت
دی ہے کہ رائے ٹھاکر دت۔ رائے ہیرا رام۔ لالہ
رلا رام۔ پنڈت رام بھجدت۔ لالہ شیو دیال ایم اے
لالہ خوشی رام۔ اور لالہ جیوند اس وغیرہ اصحاب اس
کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ لیکن انکے جواب

ہیں ممکن ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے سبھا اسدان سب اصحاب کی رائے وہی کی لیاقت کی پڑتال کرتے ہوئے انپرذاتی حملے شروع کردیں۔ ہر ایک بحث اسوقت تک مفید سمجھی جاتی ہے جب تک کہ اُس سے ستیہ اور استیہ کا نرنے ہونے کی امید ہو سکے۔ اس حد سے کوئی بحث بڑھ جاوے تو اسکا بند کر دینا ہی مناسب ہے۔ باقی رہا پرتی ندہی سبھا کی ضرورت یا عدم ضرورت کا سوال سو اسکا فیصلہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے چلانیوالوں کے عمل سے ہی بخوبی مل سکیگا۔ بحث میں تو ہر ایک معاملہ کے حق میں اور اُسکے خلاف رائیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

پنڈت گورودت جی کی تصانیف کا اُردو ترجمہ

سنٹر شوبرت لال صاحب کی طرف سے پرچارک میں جو دگیا ہے پنڈت گورودت جی کی تصانیف کا ترجمہ کرنیکے بارہ میں نذرت ہوا ہے وہ میری نظر سے گذرا۔ میں اپنے بھائی کو بتلانا چاہتا ہوں کہ پنڈت جی کی تصانیف کا ترجمہ آریہ مسافر میگزین میں سلسلہ وار نکل رہا ہے اور نصف سے زیادہ نکل چکا ہے اسلئے وہ اس کام کو ہاتھ میں لینے کی تکلیف گوارا نفرماویں میرا ارادہ ہے کہ جلد تمام ترجمہ ختم کرکے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے نویدن کروں کہ وہ انکو اپنے زیر اہتمام چھپوا کر لاگت پر بیچنے کا بند بست کرے۔ امید کہ مسٹر ممدوح میری بے ... اپنا کو ... کرکے اس ارادہ سے باز رہینگے۔ ویدک دھرم کا سیوک

ذریہ چند ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین جالندھر

آریہ کیمپ دہلی

لالہ متھراداس جی منیجر آرین کمپنی لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ جن جن صاحبان نے آریہ کیمپ دہلی کے موقعہ پر دریاں خیمہ جات وغیرہ وغیرہ ارسال کرکے شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو مشکور فرمایا تھا۔ اونکی سیوا میں نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ میں ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ کو دہلی سے روانہ ہونے سے پہلے سب صاحبان کو اسباب بذریعہ ریل روانہ کرکے ریلوے رسیدات اونکو ارسال کر آیا ہوں۔ آریہ سماج مظفر نگر۔ راولپنڈی۔ شاہجہانپور کا اسباب ریلوی سٹیشن سے ہی واپس کر آیا تھا۔ مفصلہ ذیل سماجوں کا اسباب میری لگاتار کوشش کرنے پر بھی نہیں مل سکا۔ مال پر کوئی نمبر چٹ وغیرہ نہیں رہا۔ اس لئے اون سماجوں کے منتری مہاشوں کی سیوا میں نویدن کر دیا گیا ہے اور ریلوی رسیدات بذریعہ رجسٹری شدہ چٹھیات اونکی سیوا میں بھیجدی گئی ہیں کہ وہ کرپا کرکے ایسے مہاشہ کو دہلی بھیجیں کہ جو مال پہچان سکیں۔ نگینہ۔ ڈیرہ دون۔ چندوسی ہردوئی۔ سبھا نے جن جن صاحبان کا اسباب آیا ہوا تھا۔ اونکو بذریعہ ریل بھیجدیا گیا ہے۔ یا جن سماجوں کا نہیں ملا۔ اونکو ریلوی رسیدات واپس ارسال کر دی گئی ہیں۔ اگر اور کسی صاحب نے کوئی اسباب روانہ کیا ہو۔ جسکی رسید ریلوی اونہیں نہ ملی ہو تو وہ کرپا کرکے شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے خط وکتابت کریں اور سبھائی بھی جو آریہ کیمپ کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں سبھا مذکور سے کریں۔

آرین کمپنی لاہور

میری کمپنی سے دو ماہ غیر حاضری کے ... دجبکہ میں آریہ کیمپ کے انتظام کے ... پنڈت رام بھجدت جی بی۔ اے ... آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی آگیا ... بھیجا گیا ہے کئی بھائیوں کی چٹھیاں ... اور وہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ دفتر ... فلاں اسباب وغیرہ وغیرہ باوجود ... نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں اون ... مانگ کر پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ... دوبارہ مفصل آڈر ارسال فرماویں ... تعمیل کی جاوے گی

المشتہر

متھراداس پی۔ ی۔ منیجنگ ڈائرکٹر آرین ... پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

اطلاع

بہرام پور ضلع گورداسپور آریہ سماج ... سالانہ جلسہ بوجہ طاعون ملتوی ہوگا

آریہ سماج کے سالانہ جلسے

آریہ سماج اجمیر۔ ۳۱ جنوری یکم و ۲ فروری
" پانی پت یکم و ۲ فروری
آریہ سماج نجیب آباد " "
آریہ سماج سہگو بندپور "
" گوندوال "
" آریہ مترسبھا آگرہ "
" آگرہ - ۲۵ و ۲۶ فروری
" امرتالہ ۲۸ فروری و یکم مارچ
آریہ سماج سکھر ۱۱ و ۱۲ - ۱۳ اپریل
" پرتاپگڈھ ۲۸ و ۲۹ مارچ ... ۳۱

ریویو

مندرجہ ذیل کتابیں

لالہ جیونداس جی پنشنر لاہور نے منجملہ اپنی تالیفات کے بجھے بغرض ریویو بمقام دہلی دی تھیں۔ یہہ سب کتابیں فروخت کے لئے "دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور" کے دفتر میں موجود ہیں ۞

سفرنامہ یعنی بھرمن برتانت پرم ہنس ... سوامی شیو نارائن جی - بھومکا میں لالہ جیونداس جی لکھتے ہیں کہ یہہ ایک آریہ بھاشا کی کتاب کا ترجمہ ہے جو کہ خود بنگالی سے ترجمہ ہوئی تھی۔ شیو نارائن جی ایک مست فقیر تھے۔ جن کا سفرنامہ شایع کیا گیا ہے۔ لالہ جیونداس جی کا اس پُستک کی نسبت خیال ہے کہ "جو لابھہ سوامی دیانند سرسوتی جی کے ستیارتھ پرکاش سے لکھے پڑھے لوگوں کو پراپت ہو رہا ہے وہی سوامی شیو نارائن جی کے بھرمن برتانت سے سادھارن ستری پرشوں کو پراپت ہوگا" لالہ جی نے بقول خود سوامی شیو نارائن کی طرز تحریر کو بدل دیا ہے۔ جبکی اُن سے امید ہی تھی "نیز نوین کی جو کسی قدر اُس میں بو پائی جاتی تھی اُس کو بھی آریہ سدہانت کے انوکول کر کے لکھہ دیا ہے" میں نہیں سمجھتا کہ لالہ جی کو ترجمہ کرتے ہوئے کسی شخص کی رائے بدلکر لکھنے کا کیا حق ہے۔ میری رائے میں اس کتاب کے کسی پڑھنے والے کو بھی زیادہ لابھہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس کے پاٹھہ سے آریہ سدہانتوں پر اشردہا ہوجاوے جس جگہہ شیو نارائن جی گئے ہیں۔ اکھڑوں کی طرح اُن کا یہی دعوے رہا ہے کہ اُن کے انتہ کرن میں سوتہ ہی گیان کا پرکاش ہوگیا تھا۔ اسلئے اُنہیں ودیا بھیاس کی ادہیکتا نہیں تہی سدہ نام اُن کا نام لالہ جیونداس جی نے خود تجویز کیا ہے۔ کیونکہ اُنہیں یہ نام گنوں کے لحاظ سے ٹھیک معلوم ہوا۔ سدہ جی کے اپدیش عموماً تھیوسافیکل سوسائیٹی والوں کی طرح لوگوں کو بھرم میں ڈالنے والے ہیں۔ ایک دو معجزے بھی سدہ جی کی بدولت درج ہیں۔ سفرنامہ بھی کچھہ مستند نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ مُراد کے ایک گانو بھوجپوری آدمی کے مُنہ سے "ارشالا" کا لفظ جو خالص بنگالی بولا کرتے ہیں ظاہر کر رہا ہے کہ کہانی فرضی درج ہورہی ہے۔ دوتین دنوں میں ساری سندہ دیش کا سیر ایک اچنبھوسی بات معلوم ہوتی ہے میں نہیں سمجھتا کہ لالہ جیونداس جی نے اس کتاب سے کیا فائدہ آریہ پبلک کا مدنظر رکھا ہے۔ جبکی جیبوں سے کہ عموماً اسکی قیمت کے ٹکے وصول ہونگے۔ حجم ۲۷ صفحہ کاغذ معمولی چھپائی ہے۔ تیسرہ ۸ ر فی جلد قیمت۔ بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے ۞

جنرل انڈکس گنجینہ بھجن بہ ترتیب حروف تہجی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُردو گنجینہ بھجن کا یہہ انڈکس اب چھپا ہے۔ بارہ صفحوں کا انڈکس اور چار صفحوں پر مختلف اقسام کے پانچ بھجن ہیں قیمت درج نہیں ہے۔

سنگیت ساگر دیوناگری اکشروں میں بھجنوں کا مجموعہ پرتہم بھاگ قیمت فی جلد ۴ ر

ایضاً۔ دویتہ بھاگ قیمت فی جلد ۳ ر

تیسرا بھاگ قیمت فی جلد ۱ ر

اس سلسلہ میں ایک بھاگ اور چھپے گا۔ جس میں ستری سُدھار کے بھجن درج کئے جاویں گے آریہ بھاشا کے جاننے والوں کے لئے یہہ پُستک اچھے چھپے ہیں۔

پیپرز فور دی ٹوڈے [?] **ہتھ لفٹ** جیسے پنڈت گورودت جی کی مصنفہ "دٹرمنالوجی آف دی ویدز" کے دونوں حصے درج ہیں قیمت فی جلد ۲ ر (۲) قیمت فی جلد ۲ ر (۳) قیمت فی جلد ۲ ر (۴) قیمت فی جلد ۴ ر (۶) قیمت فی جلد ۲ ر (۷) قیمت فی جلد ۲ ر (۸) قیمت فی جلد ۴ ر اور (۹) قیمت فی جلد ۲ ر- ان رسالوں میں لالہ جیونداس جی نے انگریزی زبان کے پرانے آریہ اخبارات اور دیگر جگہوں سے انتخاب کر کے اپنے خیال کے مطابق عمدہ عمدہ مضامین درج کئے ہیں جن سے کہ ویدک دھرم کی تعلیم کا کچھہ حال معلوم ہوسکتا ہے۔ بعض مضامین ایسے ہیں۔ جن کا ویدک دھرم سے کوئی تعلق نہیں لیکن چونکہ اُن کا آریہ ورت سے تعلق ہے اس لئے لالہ جیونداس جی نے اُنہیں بھی درج کر دیا ہے۔ یہہ سلسلہ شاید لالہ جیونداس جی جاری رکھیں گے۔ میری رائے میں یہ سلسلہ اُن انگریزی دانوں کے لئے بڑا مفید ہوسکتا ہے۔ جو کہ ویدک دھرم کے اصولوں پر ہر ایک پہلو سے وچار کرنا چاہتے ہیں۔ ان رسالوں کا مطالعہ آریہ سماج بہت پرشوں کے لئے زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔

پنڈت گورودت جی کی تصانیف حصہ دوم۔ مرتبہ لالہ جیونداس صاحب پنشنر لاہور۔ قیمت فی جلد ۴ ر- اس کتاب میں پنڈت گورودت جی کے مضامین زمانہ طالبعلمی کے درج کئے گئے ہیں اور خاتمہ پر مالس ہکش کے کنڈن میں چند بھدر پرشوں کے مضامین دے گئے ہیں جن کے درج کرنے کی وجہ صرف یہہ بیان کی گئی ہے۔ کہ چونکہ آخری مضمون پنڈت گورودت کا مالس ہکش کے وشے میں ہے اس لئے اُس کے متعلق دیگر مضامین بھی دے گئے۔ اگر یہی وجہ ہے تو ڈاکٹر ارنالڈ گنگسفورڈ وغیرہ کے بھی مضامین ضرور درج ہونے چاہئے تھے۔ بہرحال یہ کتاب بھی غیرضروری

نہیں۔ لیکن پنڈت گرودت سے زمانہ طالبعلمی کے اوہ پچھڑے خیالات کو پبلک کے روبرو پیش کرتے ہوئے اُن کے ساتھ ایک عمدہ تمہید کی ضرورت تھی۔

اس پرُانے کے زمانہ میں جسقدر محنت سے لالہ جیونداس جی کام کر رہے ہیں۔ وہ بلحاظ انکی تالیفات کے حُسن و قبح کے بذاتِ خود آریہ سماج کے لئے کام کرنیوالوں کے لئے ایک عُمدہ مثال کا کام دے سکتی ہے۔

نیتیہ کرم گٹکا۔ بحروف فارسی۔ از لالہ جیونداس جی۔ قیمت فیجلد ۲ر۔ جس میں سوامی دیانند سرسوتی جی کرت پستکوں کے انوسار پانچوں مہایگیوں کی سمپورن ودہی اور تقریباً اُن کے سب منتروں کے پد چھید شبدارتھ اور انوے الگ الگ لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی ہر دلعزیزی خود لالہ جیونداس جی نے کر دی۔ اور "اس گٹکے کی ایک وشیشتا" یہہ بتلائی ہے کہ "اُس میں سام وید کا ایک ایسا منتر دیا گیا ہے جس سے دو کال کی سندھیا بخوبی ثابت ہوتی ہے"۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ اور وید منتروں کو فارسی حروف میں کرنیکی کوشش اچھی کی گئی ہے۔

سندھیا۔ جسمیں مول منتر بحروف دیوناگری دئے گئے ہیں۔ قیمت فیجلد ۲ر۔ مصنفہ لالہ جیونداس۔

موہنی۔ ماسک پتر۔ مہینے میں دو بار قنوج سے شائع کرے گا۔ قیمت پیشگی سالانہ عـہ

اول اور دوم نمبر میرے پاس بغرض ریویو کے پہونچے ہیں۔ اُس کے سمپادک پورانک دہرم کے واسطے معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ رادھا کرشن کی جگل جوڑی اور سنگھ پر چڑہی ہوئی درگا بھوانی کی تصویریں بنا کر انکی جے بولی گئی ہے۔ اور دیولا کو بھی دہرم مانا ہے۔

موہنی کی آوشیکتا کو بتلاتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔ کہ "وہ ویدی بھگوان موہنی روپ دھارن کر دُشٹ دیتیوں کو نہ موہتے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ویدی اُس سمئے پاترا پاتر کا وچار نہ کر دیتیوں ہی کو امرت کا بھاگ پراپت ہوتا۔ تو سنسار کی وشا کیا ہوتی وغیرہ" اس کا مطلب یہہ ہوا کہ موہنی کے پاس ایک امرت کا گھڑا ہے۔ جسے وہ دیوتوں کو دینا چاہتی ہے۔ اور دیتیوں کو اپنے روپ سے موہت کر کے ہی ان کو چکاچوند میں ڈالنا چاہتی ہے۔ پرنتو سمپادک کے لیکہہ سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ کون دیوتا اور کون دیتیہ ہیں۔ سمپادک نے ایک جگہہ وِدیا اودیا کے رشتے میں کچھہ لکہا ہے اور دوسرے مستقل بہ "دو عاشق مزاجوں کا تحفہ" درج کیا ہے۔ نہ معلوم یہہ امرت کے گھڑے کا کونسا حصہ ہے۔ عبارت میں اکثر جگہہ گرے ہوئے اخلاق کی بو آتی ہے۔ جسکی وجہ سے یہہ رسالہ اس قابل نہیں رہتا کہ کسی نوجوان ستری یا پُرش کے ہاتھہ میں دیا جاوے۔ میں سمپادک سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ کم از کم اخلاق کو بگاڑنے والی عبارت سے تو پرہیز کیا کریں۔

آریہ سماج کیا ہے؟ استھات آریہ سماج کے سدھانت اُس کے مہان کاریہ اور اُس کے بھوشیہ پر ایک وچار۔ از بابو پربھا چند بی۔ اے قیمت فیجلد ۳ر۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ اور اودہ کی پستک پرچارنی سبھا نے چھپوائی ہے۔ اس کتاب میں ملینیہ آچاریوں کی دوشت آچاریوں اور ایسی ہی کوریتیوں کے اندہکار کو مٹانے کی ضرورت بتلا کر سوامی دیانند کے جیون کا حال بتلایا ہے اور اُن کا مختصر جیون چرتر دینے کے بعد آریہ سماج کے منتویوں کا پرکاش کیا ہے تتپشچات نسکپتا اور کوریتیوں کے دور کرنے میں جو کام آریہ سماج نے کیا ہے۔ اُن کا ذکر کرنے کے بعد آریہ سماج کے انسٹیٹیوشنوں کا مختصر ذکر ہے۔ اور خاتمہ پر آریہ سماج کا مستقبل بتلانے کی کوشش کی ہے۔ مسٹر بلنٹ صاحب کی رپورٹ سے زیادہ کام لیا ہے۔ اور اسلئے مسلمانوں کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے شاید پنجاب وغیرہ دیگر پرانتوں کے خاص خاص مرحلوں کے کاموں کا ذکر نہیں کیا۔ آریہ بہاشا جاننے والوں کے لئے یہہ کتاب بڑی مفید ثابت ہوگی۔ اس وشئے پر وچار کرتے ہوئے "کیا آریہ سماج کرم سے ہی آریہ ہے" یعنی آیا آریوں کے وچار اور آچار ایک سے ہیں یا نہیں۔ مولف نے جو آریہ سماج کی کمزوریوں کو ماننے سے گریز سا کیا ہے اُس کے ساتھہ میری سمپتی نہیں ہے۔ جہاں وہہ دہرم کا پرشن ہو وہاں یہہ لنگڑا عذر ہے۔ کہ چونکہ ہندوؤں کو ساتھہ لیکر چلنا ہے۔ کچھہ دنوں کے لئے ادہرم کو جائز کر لو ہمیں صاف ماننا چاہئے۔ کہ ہماری کمزوری اور بزدلی سے ہمارے آچرن اپنے منتویانوسار نہیں ہیں اور ساتھہ ہی پرمیشور سے بل مانگنا چاہئے کہ وہ ہمیں اپنے نیموں پر چلنے والا بناوے۔

(۱) **آریہ سماج** کے متعلق ہندوؤں کا بیان۔ بزبان انگریزی قیمت فیجلد ۵ر

(۲) **ایشور بھگتی**۔ اور اُسکی پراپتی آریہ بہاشا میں قیمت فیجلد ۱ر۔ یہہ دو کتابیں بھی آریہ پستک پرچارنی سبھا کی طرف سے چھپوائی گئی ہیں۔

دی پرابلم آف لائف۔ از پنڈت گنگا پرساد ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر قیمت فیجلد ۸ر۔ یہہ پمفلٹ کٹھوپنشد کے اُن واکیوں کی ویاکھیا میں لکھا گیا ہے۔ جنمیں انسانی بناوٹ

... کرکے ہیں جہاں کو سفر قرار
... کی تشریح جس خوبی سے
... سے تعلق رکھتی ہے۔ تشکر
... پرساد جی مدت کے بعد پھر
... پرماتما اُن کو پریرت کریں کہ
... بولتے رہیں اور آریہ سماج
... جوش سے ہی کرنے لگجاویں

صداقت دھرم آریہ جسکو

ابوالفرح محمد عبدالمجید صاحب
... صدیقی صدقہ حیدریہ کے
... نے تیار کیا قیمت فی جلد ... مطبع
... کی ہیروار ہیں برائے فروخت
... یہ کتاب مصنفہ نے شری
... سوامی دیانند کی آخری وصیت
... کر آریہ پبلک کو اپنا ممنون
... ہے۔ جس مہذب طریقہ پر مصنف
... ہوں کے گندے اور نامناسب
... جواب دیا ہے۔ اُسے دیکھ کر
... بہت خوش ہوئی۔ مصنف کا
... درج نہیں تاہم ہیں اُنہیں
... اس لئے اُن سے استدعا
... آئندہ بھی مخالفوں کے حملوں
... دینے کے لئے کچھ نہ کچھ سمیت ...

... آف انڈیا ...

... اربہات برہم مہابہوت ...
... مصنفہ کپتان یو۔ ایل ڈیلیائی
... سرجن ریاست رامپور۔ اس کتاب
... شاید ہو۔ ویسا دکھائی
... اصل میں یہ آریہ ہیں ...
... تاہم اُنکے
... ہمدردی رکھنے والے ہیں
... کی مجلس جلدیں آپ نے

دہلی دربار کے موقعہ پر آریہ سماج کے سفت بھینٹ بھی کی تھیں۔ اس کتاب کا منشا نچوڑ یہ ہے کہ جب تک پنچ بھوت ارتھات پرتھوی۔ آپ تیج۔ وایو۔ اور آکاش کی شدھی نہیں کیجاتی تب تک انسان پلیگ۔ قحط اور دیگر اس قسم کی بیماریوں سے نہیں بچ سکتا۔ ڈاکٹر ولیائی نے اس کتاب کے اندر بچوں کی پرورش اور برہمچریہ کے قواعد کی پابندی پر بڑا زور دیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے ستیہ شاستروں کے حوالجات سے ثابت کردیا ہے کہ زمین پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور آکاش کو پلیت کرنے سے ہی تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُنہوں نے پلیگ کے ٹیکا سے اختلاف کیا ہے اور پلیگ کی نسبت بہی نئی معقول رائیں پیش کی ہیں۔ جنپر میں کوئی بھی رائے نہیں دے سکتا کیونکہ علم طبابت کا ماہر نہیں ہوں۔ لیکن جہاں تک عام اصولوں سے تعلق ہے مسٹر ولیائی کی ہدایتیں بڑی مفید معلوم ہوتی ہیں۔ خاتمہ پر مسٹر ولیائی نے انگریزی اور ہندوستانی ریاستوں کی ہدایت کے لئے چند ایک مضامین پیش کئے ہیں۔ جنپر خاص قوانین بنانے سے حفظان صحت کو بڑی بہاری مدد ملسکتی ہے۔ میری رائے میں ہر ایک گھر کے اندر ایسی اُتم کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے تاکہ اُسکی ہدایتوں کا روزانہ مطالعہ انسانوں کی صحت کو دن بدن اعلےٰ بنانے میں کامیاب ہو۔

ناگری پستکالے امرتسر کا پنجم

وارشک ودرن میرے پاس ریویو کے لئے آیا ہے۔ دیوناگری اکشروں کا لکھنے اور پڑھنے میں پرچار کرنا اس سبھا کا مکھیہ اودیشیہ ہے اس غرض کے لئے ۱۱۰۵ پستکوں کا سنگرہ ہوچکا

ہے ممبری کی شرح یہ ہے کہ ایک روپیہ کمیشن داخل کیا جاوے۔ اور پھر دو آنہ ماہوار چندہ دینے سے ایک ہفتہ تک ممبر کتاب کو اپنے گھر پڑھنے کے لئے لیجا سکتا ہے۔ اسوقت تیس ممبر ہیں اور اس میں ۳۰ ہندی اخبار زیر ریویو میں ہوتی اور خرچ ... ہوا۔ میں اس قسم کے پستکالیوں کو بہت ہی مفید سمجھتا ہوں۔ جو کہ رفتہ رفتہ سنسکرت بہاشا کے پرچار میں مدد دے سکیں گے۔

وودھوا وواہ ایکٹ نمبر ۱۔ بابت سنہ ۱۹۵۵

بکرمی جوکہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے اپنی ریاست کے لئے پاس کی تہی۔ ہندی میں ترجمہ ہوکر وودھوا وواہ سہایک سبھا شتا بھیاپور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اس ایکٹ کا مضمون تقریباً وہی ہے جوکہ وودھوا وواہ ایکٹ پاس کردہ کونسل وائسرائے ہند کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ سر سیاجی راؤ گائیکوار چونکہ خود ویدوں کے پیرو رہے ہیں۔ اس لئے اُن کا منشا یہ قرار دیا کہ وودھوا وواہ کو شاستروکت مانکر یہ قانون بنایا جاتا ہے۔ خاص معنی رکھتا ہے۔ شتا بھیاپور کی وودھوا وواہ سہایک سبھا کی جان منشی سجناد سنگھ جی پردھان آریہ سماج شتابھیاپور ہیں اور وہ جس لگن سے یہ کام کر رہے ہیں اُسکے پرشنسنیہ سمجھتا ہوں۔ لیکن جیسا گذشتہ باہمی گفتگو میں اُنہوں نے ظاہر کیا کہ محض گذشتہ یونی بال وودھواؤں کے وواہ پر ہی زور دینا چاہتے ہیں اُن سے استدعا کرتا ہوں کہ اُتنے شاستر مریادا میں ہی کام کریں۔ تاکہ اُن کے کام پر پرماتما کی طرف سے برکتیں نازل ہوں۔

رپورٹ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی از یکم

اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء لغایت ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء گذشتہ

سال میں صاحب سکرٹری مینجنگ کمیٹی نے بُہت سے امور کی شکایت کی تھی۔ جو اِس سال رفع ہوگئیں گزشتہ سال بُہت سے یتیمان کے فرار ہو جانے کی وجہ سے انتظام پر دہبہ آیا تھا۔ سال زیر ریویو میں سکرٹری صاحب بڑی خوشی سے خبر دیتے ہیں کہ کوئی بھی یتیم فرار نہیں ہوا۔ گزشتہ سال ۱۳۰ یتیم تھے۔ لیکن سال حال کے خاتمہ پر ۱۲۵ رہ گئے۔ بڑی وجہ اِس کمی کی یتیمہ لڑکیوں کا بیاہ سمجھنا چاہئے۔ ۷۵ یتیم راجپوتانہ سے منگانے کا وچار ہو رہا ہے۔ مکان کے بنوانے کی بڑی ضرورت جتلا کر سکرٹری صاحب فنڈز کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ آمدنی ساڑہے نو ہزار کے قریب اور اسیقدر خرچ ہوا ہے۔ کمیٹی کی طرف آریہ پتر بریلی نامی ایک ماہوار رسالہ بھی نکلتا ہے۔ جسکی حالت اطمینان دہ بتلائی جاتی ہے۔ ہر ایک امر کے لحاظ سے یتیم خانہ ترقی کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جسکے لئے بریلی آریہ سماج کے سبھاسد خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا

وارشک برتانت از ابتدائے یکم نومبر سنہ ۱۹۰۱ء لغائت ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء۔ پنجاب کی شری متی سبھا کا عرصہ سے رواج ہوگیا ہے کہ اُسکی سالانہ رپورٹ کبھی بھی اُس موقعہ سبھا کے سالانہ جلسہ تک طیار نہیں ہوتی۔ اور اِس لئے سبھا اپنے کام کو انترنگ سبھا پر ڈالتی رہی اور انترنگ سبھا اُس کام کو کسی ادہکاری کے گلے ڈالتی رہی لیکن ابکی مرتبہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ادہکاری کو بھی فرصت نہ تھی اور اِس لئے یہ رپورٹ سبھا کے تنخواہدار اُپ منتری کی طرف سے شایع کی گئی ہے۔ چنانچہ رپورٹ کی بُہت ہی ناقص ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ مفید عام اور رفاہ عام وغیرہ اعلےٰ پریسوں کی موجودگی میں کیوں ایک گمنام مطبع سے چھپوا کر رپورٹ کو خراب کیا گیا۔ رپورٹ کی طیاری میں کسی سلسلہ سے کام نہیں لیا گیا۔ جو امر جس جگہہ یاد آیا ہے اُسی جگہہ درج کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ۲۳۲ آریہ سماجوں کا تعلق سبھا کے ساتھ ہے۔ وہاں صرف ۵۲ آریہ سماجوں کی طرف سے ۹۴ ممبران سارا سال درج رجسٹر رہے۔ گو کیفیت میں یہ درج ہے کہ تقریباً تیس آریہ سماجوں کی درخواستیں بوجہ نامکمل ہونے کے جنرل اجلاس میں پیش نہ ہوسکیں تاہم حالات بتلاتے ہیں کہ آریہ سماجوں کے انتظام میں کچہہ کمی ضرور ہے۔ جسکی وجہ سے وے سبھا کے انتظام میں دلچسپی لینا اپنا فرض نہیں سمجھتے انترنگ سبھا کے کُل ۱۹ جلسے ہوئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سبھا زندہ رہکر کام کرتی ہے۔ لیکن لاہور سے باہر کے بھائیوں کی غیر حاضری افسوس دلانیوالی ہے۔ پرچار کے کام میں رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کامیابی ہوئی۔ سبھا کے ذریعہ سے تقریباً سوا چار لاکھ آدمیوں کے کانوں میں ویدک دہرم کی دہونی پہونچنا کچہہ چھوٹا کام نہیں۔ سال زیر ریویو میں ۱۶ نئی آریہ سماج قایم ہوئے۔ دیگر چھوٹے بڑے میلوں کے علاوہ کوروکشیتر کے سوریہ گرہن پر خاص طور پر زور شور سے زبانی پرچار ہونے کے علاوہ سینکڑوں روپیوں کی ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے۔ اُپ منتری مہاشے نے یہہ درج رپورٹ کرنے میں بڑی دانائی کی ہے۔ کہ کن کن آریہ سماجوں نے اپنے سالانہ جلسے کئے۔ ۳۱ آریہ سماجوں نے سالانہ جلسے منائے اور ۷ آریہ سماج باعث طاعون کے اپنے سالانہ جلسے نہ کرسکے اُپ منتری مہاشے کا یہہ لکھنا تو ٹھیک ہے کہ وارشکوتسب آریہ سماجوں میں نئی جان پہونک سکتے ہیں۔ لیکن یہ تب ہی ہوسکتا ہے جبکہ ان میں شریک ہونیوالے بھائی ذاتی عناد وغیرہ کو دل سے بھلا کر پریتی پوروک اکٹھے ہوں۔ میری رائے بھی یہی ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کو اپنا سالانہ جلسہ کر دینا چاہئے۔ خواہ کوئی تعطیل خاص کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ شاستراتہوں کا ذکر کرتے ہوئے اُپ منتری جی لکھتے ہیں کہ شاستراتہوں میں پورانک وغیرہ نیچا دیکھتے ہیں تو پھر یہہ اعتراض کر کے پیچھا چھوڑاتے ہیں کہ آریوں کا منتویہ ادرک تو ویا ہے نہیں۔ اسلئے اُپ منتری مہاشے آریہ بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے منتویہ ادرک تو ویہ کو ایک سارے سنسار کو اپنی طرف کہنچیں آمدنی اور خرچ اور سرمایہ کا بیان وہی ہے جو اخباروں میں شایع ہوچکا دفتر کے کام کے بڑہنے کی شکایت ہے۔ اور اسکے لئے ... کی ضرورت پر زور ہے۔ خاتمہ پر کُل اُپ سبھاؤں انسٹیٹیوشنوں کی رپورٹیں درج ہیں۔ جن میں ... حیرانی سے دیکھا کہ گوجرانوالہ ویدک پاٹھ شالہ کی رپورٹ صفحوں میں حرف بحرف درج ہے جیسا کہ پرکہ وہاں ... گئی تہی۔ اور گروکل کی رپورٹ کا خلاصہ دو صفحوں میں کیا گیا ہے۔ اور اِن دو صفحوں میں اُن امور کا ذکر ہی نہیں ہے جو کہ گروکل کے انتظام کی خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس سال کے شروع میں پردہان سبھا کا میں منتخب ہوا تہا۔ لیکن ۱۶ جنوری کو میری بجائے پنڈت رام بھجت بی۔ اے مقرر ہوئے۔ اِس واقعہ کو اُپ منتری جی نے یوں بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ کہ شریمان لالہ منشی رام جی بہ باعث کثرت کام اُدہشٹاتا گروکل و منیجر گروکل بوجہ بیماری کانگڑی سبھا کے پردہان پد کا کام نہ دے سکتے تھے۔ اسواسطے ... لالہ منشی رام جی کی درخواست پر اُن کو پردہان پد سے سبکدوش کیا گیا"۔ یہ بالکل غلط ہے میں نے کبھی کام کے بوجہ کی وجہ سے

نے گرو کل کے لکھنے ا دہا تشہیا تھا اور
کے پر دتان پد دونوں سے استعفیٰ دیدیا تھا
استعفیٰ کا مضمون انترنگ سبھا کی کاروائی
میں درج ہے ۔ اسوقت کل جلسے کی خاص
درخواست پر ایک شرط پر استعفیٰ واپس لیا - ۱۶
کو شرط ٹوٹنے پر پھر وہی استعفیٰ تازہ کیا
باوجود درخواست جملہ ممبران استعفیٰ واپس
لینے کے انترنگ سبھا نے خود بخود مجھے پردتان پد سے
برخاست کردیا چونکہ ایک غلط واقع چھپکر شایع
ہوا ہے اسلئے منتری مہاشئے سے درخواست
ہے کہ میرا استعفیٰ لفظ بلفظ معہ عبارت ریزولیوشن
انترنگ سبھا شایع ہونیکے واسطے سینیہ دھرم پرچارک
کو بھیجدیویں ورنہ میں سمجھونگا
کہ انہوں نے میرے ساتھ بے انصافی کی۔

بھارت دھرم مہامنڈل میں اصلاح کی طیاریاں

ذیل کا اقتباس اخبار ہندوستان سے بجنسہ پیش
کرنیکے لئے میں کسی تمہید کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں
امید تھی کہ دہلی میں مہامنڈل کے معاملات طے
ہو جاوینگے مگر افسوس ہے کہ ہنوز روز اول ہے۔
لالہ مدن موہن گوکل جی اگروال اپدیشک دیش
مہامنڈل نے تحریر ذیل ہمارے پاس بھیجی ہے کہ جس
سے مہامنڈل کے جلسہ کی کسیقدر کیفیت ظاہر ہوگی۔
۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو بمقام دہلی بصدارت جناب مہا
راجہ صاحب بہادر دربھنگہ اندرون خیمہ سری مہاراجہ
صاحب بہادر ممدوح بوقت ۲ بجے دن کے بھارت دھرم
مہامنڈل کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین جلسہ
میں سری مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر اور چند دیگر

افسر تھے علاوہ بریں بابو بیجناتھ بی۔ اے۔ و
بابو کدار ناتھ صاحب ایم۔ اے مہاجان معہ دیگر علما و
عہدہ داران کے بموجب نوید مہاراجہ بھنگا بھی
شریک جلسہ ہوئے۔ سوامی گیانانند جی ایجنٹ
جوگیش چندر بکرجی میرٹھ والے جنھوں نے استعفیٰ
اختیار کر لیا ہے اور جنکی رائے سے نگم اگم منڈل
و بھارت دھرم مہامنڈل ایک ہو کر رجسٹری ہو چکا
کی اجازت سے پنڈت گنیش دت اپدیشک مہامنڈل
نے نو سوال یا رزولیوشن پیش کئے جن میں سے
دو بہت ضروری اور قابل غور پبلک پر بہت مباحثہ
رہا اور دونوں کو یہاں پبلک کی واقفیت کے غرض
سے جہت اشاعت ارسال خدمت کرتا ہوں۔
اول اسوقت تقریباً ۵۷ ۱۱ روپیہ ماہواری
آمدنی مہامنڈل کی ہوگئی ہے اور بہت سا روپیہ
یکمشت و ماہواری و سالانہ کا اقرار اکثر روسا
و والیان ملک و مہاجنان ذی وقار نے کر لیا ہے
اسکے حساب کی پڑتال۔ و آمد و خرچ کا انتظام
کا حفظ کرنا اس کمیٹی کا کام ہے۔ اس رزولیوشن
کے پیش ہونے پر حسب الاجازت صدر نشین بابو بیجناتھ
صاحب بی۔ اے جج مطابقہ خفیفہ آگرہ نے حسب ذیل
تقریر فرمائی۔ مہاجنان جلسہ چونکہ اکثر لوگوں کو
مہامنڈل کے متعلق کچھ اعتراضات ہیں اور وہ
قابل غور ہیں اور اب چونکہ مہاراجہ صاحبان کشمیر و
دربھنگہ نے مجھے اجازت کہنے کی دیدی ہے بس میں
نیک نیتی سے صاف صاف آپ صاحبان کے روبرو
اختصار سے بیان کئے دیتا ہوں۔ پہلا اعتراض
یہ ہے کہ اس مہامنڈل کے ٹرسٹی لیگل ٹرسٹی نہیں
ہیں اور نہ پبلک انہیں سے کسی کو کسی رقم کے
تصرف و تغلب کے ساتھ ذمہ وار ٹھہرا سکتی ہے
اگر انہیں سے چند اصحاب معزز ٹرسٹی مقرر ہو کر
ایک ٹرسٹ ڈیڈ نہ تحریر فرما دینگے تو یہ مہامنڈل
مثل پہلے کے ہی رہیگا اور اس سے عملی فائدہ

حسب ذیل تجویز پاس ہوئی۔ (۱) صدر دفتر منتظم میں
جہت اخراجات معمولی مبلغ آٹھ ہزار روپیہ سپرد خزانچی
ہے اور اس رقم میں سے جب ضرورت ہو بذریعہ
چک بدستخط افسران ذمہ وار روپیہ نکالا جاسکے
(۲) ایک ہزار سے زائد جو روپیہ ہوگا وہ کسی بنک میں
مہاراجہ صاحب بہادر دربھنگا کے نام سے بھارت
دھرم مہامنڈل اکونٹ کے نام جمع رہیگا۔ (۳)
سالانہ حساب آمد و خرچ اخباروں میں شایع ہوا
کریگا۔ (۴) بابو بیجناتھ صاحب اڈیٹر اچارج کمیٹی
منتخب ہوئے۔ (۵) مگر لیگل ٹرسٹیوں کے انتخاب
اونکی تحریری دستاویز طیار کرانیکا سوال بغیر طے
شدہ رہا۔ شاید کہ آیندہ کسی جلسہ میں طے ہو گیا
معتبر وسائل سے سنا گیا ہے کہ بابو بیجناتھ صاحب
اڈیٹر نے مہاراجہ صاحب بہادران والی کشمیر و دربھنگہ
کی خدمت میں عرضداشت بھیجی ہے کہ جب تک
دھرم مہامنڈل کی کاروائی باضابطہ ہو اور اسکے
کام کرنیکے واسطے کوئی سیدھا راستہ نہ قایم کیا جائے
وہ اس میں شریک ہونے سے معافی چاہتا
مگر اونکو ہنوز کوئی جواب نہیں ملا۔ میری رائے
میں ہر شخص کا فرض ہے کہ جبتک لیگل ٹرسٹی نہ چنے جاویں
اور کام کرنیکے لئے ٹھیک طریق نہ مقرر ہو بھارت
دھرم مہامنڈل کو کوئی رقم دان نکرے ورنہ جو کیفیت
مہامنڈل کی رقومات کی پچھلے برسوں میں ہوتی
رہی ہے اب بھی ہوگی۔ ملک کو بہت سے اچھے
کام کرنیکی اشد ضرورت ہے انکو چھوڑکر محض
زبانی تقریر و محنت سے ملک میں نفاق بڑھانا دھرم
دھرم پکار کر پبلک کے روپیہ سے دو چار شخصوں کی
خواہش نفسانی کا پورا کرنا کبھی قرین مصلحت نہیں
اسیوجہ سے پہلے بھی بہت سے معزز اصحاب مہامنڈل
سے الگ ہو گئے۔ اور اب بھی ہٹتے ہیں۔ (دوم) پرچارک
کے واسطے اپدیشکوں و مہا اپدیشکوں و مہا مہو
اپدیشکوں کے واسطے کوئی طریق مقرر کیا جاوے۔

اس رزولیوشن پر پبلک نے یکدل ہو کر بیہ طے کردیا تھا
کہ اپدیشک لوگ محض تنخواہ دار ہوں اور جو صاحب
بھارت دھرم مہامنڈل کو کچھہ دان کیا چاہیں وے
سیدھا مہامنڈل کو روانہ فرماویں۔ مگر اگر اپدیشکوں
سے اوسپر بہت واویلا مچایا اور ایک پنڈت صاحب
نے بیان کیا کہ اپدیشکوں کی صعوبتیں بہت ہیں سال
گذشتہ میں مجھکو کانپور میں ایک مقدمہ میں پنسکرانچہ
پاس سے تقریباً آٹھہ سو روپیہ صرف کرنا پڑا اور کرایہ
وغیرہ کل خرچ اوٹھا کر بھی مہامنڈل کا کام کرتا رہا
اب آج ہماری تنخواہ مقرر ہوتی ہے۔ ہم اس سے
رضامند نہیں ہیں۔ چونکہ ہم ان صاحب سے واقف
نہیں ہوں پس یہہ سوال کرنا بیجا نہوگا۔ کہ پنڈت
جی نے یہہ روپیہ کہانسے حاصل کیا تھا آیا کوئی
زمینداری و جاگیر خانگی انکے پاس ہے۔ اگر یہہ بات
نہو اور دھرم مہامنڈل کی اپدیشکی ہی میں یہی دولت
حاصل ہوئی تھی تو اوس سے ایک جز دھرم مہامنڈل
کے کام میں لگانا اونکا فرض تھا اور اُسکا کوئی احسان
مہامنڈل پر رکھنا درست نہیں ہے۔ علاوہ بریں
دھرم مہامنڈل نے مقدمہ بازی کی نوبت پیدا
کرنیکو اپدیشکوں کو کب اور کس رزولیوشن میں
حکم دیا تھا اور اگر دیا تھا بالکل خلاف مصلحت بیجا
تھا۔ ایک دوسرے مہا اپدیشک صاحب نے فرمایا کہ ہم
برہمن ہیں اور اپدیش فروشی نہیں کرنا چاہتے
جو ہماری تقدیر میں ہوگا گذر کے واسطے مثل سابق
کے ملجایا کرے گا۔

غرض پنڈت جوالا پرساد جی اور دیگر صاحبان نے
بھی بہت اس بات پر زور دیا کہ تنخواہ مقرر نہو بس
پہلی تجویز منسوخ ہو کر یہ طے ہوا کہ۔
(۱) نئے اپدیشک بموجب قواعد مہامنڈل بعد از امتحان
مقرر ہوں تنخواہ دار ہوں۔ (۲) پرانے اپدیشکوں کو
یا تو سالانہ بطور گذارہ دیا جاوے یا کچھہ نہ لیویں
اونکی مرضی پر منحصر ہو۔ (۳) جو چندہ یا اونکو دورہ میں
... اونکو بھینٹی طور دے سکیں گے مگر جو رقم مہامنڈل
کو ملے وہ مہامنڈل فنڈ میں جمع کی جایا کرے (۴)
جو چندہ جس اپدیشک کی معرفت جمع ہو اوسمیں سے
اوسکو بطور کمیشن کچھہ فیصدی دیا جایا کرے گا
اڈیٹر تھوڑی سی لاجک جاننے والا اوپر کی تجاویز
کی بخوبی جانچ کر کے دیکھہ سکتا ہے کہ اس قسم کی
کارروائی اپدیشکوں کی کہاں تک پبلک کو فیض یاب
کر سکیگی۔ ایک صاحب پچھلا نقصان بھی اس کام
میں پورا کرنیکی منشا کا اظہار پیچدار الفاظ میں
ظاہر کرتے ہیں دوسرے صاحب بھی کمیشن مہامنڈل
کے خیراتی روپیہ میں لینا تو برا نہیں جانتے مگر تنخواہ
لینا برا خیال کرتے ہیں۔ تبصرہ کے نزدیک یہہ
دھرم مہامنڈل مثل مہامنڈل غیر رجسٹری سبھا
کے چند برہمنان کا گروہ ہے جس کی غرض یہہ ہے
کہ آریہ سماج کو گالیاں دیجاویں اور اپنی جیبوں
کو پُر کیا جاوے غرضیکہ ہم نہایت ادب سے والیان
ملک و روساء ہند کی خدمت میں التماس کرتے
ہیں کہ وہ اس گروہ سے علیحدہ رہیں اور اگر واقعی
وہ خیر خواہ ملک ہیں اور اپنے ملک کے ساتھہ ہمدردی
رکھتے ہیں تو حسب ذیل طریق عمل میں لاویں قبل اسکے
کہ اپنا و پبلک کا روپیہ بطور چندہ مہامنڈل کے
نام سے رکھنا شروع کریں (۱) اپدیشک ہر حالت
تنخواہ دار ہوں اور اپدیشکو بحیثیت اپدیشک جب
تک وہ ملازم رہیں ہرگز نذر لینے کی اجازت نہو۔
جو رقم مہامنڈل کو ملے اوسکی رسید اپدیشکوں کی
معرفت دیکر وصول کیجاوے اور یہہ رقم وصول
شدہ اپدیشک لوگ بذریعہ منی آرڈر نوٹ یا ہنڈی
مہامنڈل کو روانہ کردیں رسید کی تین پرت ہوں
ایک دان دینے والے کو دیں دوسری صدر دفتر
کو روانہ کریں تیسری خود رکھیں۔ (۲) رجسٹر و
قواعد کمیٹی کر کے طیار ہوں اور اونکی پڑتال ماہواری
وسہ ماہی و سالانہ بذریعہ لائق و بے غرض محاسب
کے کرائی جایا کرے۔ (۳) کوئی رقم خرچ نکیجاوے
جبتک کہ ایک خاص کمیٹی پاس نکر دے اس کمیٹی
میں کورم کم سے کم ۳۰ ممبران کا ہونا لازمی رکھا
جاوے۔ (۴) ایک ٹرسٹ ڈیڈ ٹرسٹیوں سے
لکھا لیا جاوے۔ (۵) ہر ماہ کے آخر میں حسابات
ہو کر انگریزی ہندی و اردو کے ایک ایک ...
پرچہ میں شایع ہوا کرے (۶) طریقہ دان پُن کا
سُدار۔ ترقی علم کی غرض سے تقریباً پٹھہ سالا جات
یتیم خانہ۔ بیوگان کی امداد۔ ترقی حرفت و صنعت
کے واسطے طالب علموں کو وظیفہ سے امداد کرنا
وغیرہ وغیرہ علمی کام کئے جاویں سناتن دھرم کے
متعلق بلا کسی طرح کی طرفداری و طعن و تشنیع
کے رسالجات نکالے جاویں مگر بحث مباحثہ کے
واسطے قطعی اجازت نہو۔ بجز اسکے کہ اگر کوئی
شخص تحریری سوال پیش کرے تو جواب تحریری
دیا جاوے۔ (۷) اغراض و مقاصد جیسے کہ پہلے
اوپر بیان کئے معہ تشریح لفظ "سناتن دھرم" علیحدہ
چھپ کر کثرت سے تقسیم ہوں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ
راے بیجنا تھہ صاحب نے ایک بہت بڑی پبلک خدمت
کی کہ اسطرحسے ملائمی کے ساتھہ ارکین منڈل کے
سامنے پبلک اعتراضات کا اظہار کیا اور ...
صاحب کے گوشگذار کیا کہ عطیہ کے اصراف کی نسبت
پبلک کا کیا خیال ہے۔ مہامنڈل کے اصولوں
سے جن لوگوں کو اتفاق ہو وہ بھی یہہ امید
ظاہر کر سکتے ہیں کہ کارکن کمیٹی اس عظیم سرمایہ
سے جو ہر سال اپدیشک ملک کے راسخ الخیال
لوگوں سے وصول کرتے ہیں کوئی خدمت ملک
کی کرے گی۔ اپدیشک صاحبان اگر مہامنڈل
کے خیر خواہ ہیں تو اپنی منحالطت سے باز آویں
کے اور کمیٹی کے احکام کی تعمیل کرینگے روپیہ
وہ جو نذرانہ میں وصول کرتے ہیں مہامنڈل
کے فنڈ میں جمع کریں گے اور خود ایک حبہ اپنے صرف
میں نہ لاویں گے پنڈت صاحبان کو کیا اعتراض
ہو سکتا ہے جب ظاہر ہے کہ اون سے بدرجہا
لائق اور قابل پادری صاحبان خوشی سے

سیاداوں کی نوکری کرتے ہیں اور مقررہ تنخواہ میں گذران کرتے ہیں۔ پورانی مرجادا پر یہ لوگ بیٹنے کو تیار ہیں۔ ہر اگ اور گیان کا وعظ کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ امتحان کے وقت ذرہ سا بھی عملی بیراگ نہیں دکھلاتے ہیں ہندوؤں میں نوبت نہیں پیدا ہو سکتی کہ اون کے سرگروہ نفس کشی کے نمونے نہیں دکھلاتے ہیں ہندوؤں میں باہم اتحاد نہیں پیدا ہوتا ہے کہ لیڈر بھی لالچ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مذہبی اور سوشل ریفارم نیوں پورے نہیں ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بھارت دہرم مہامنڈل نے اب تک کوئی قابل قدر نتیجہ حاصل نہیں کیا ہے اور نہ کوئی زبردست تحریک ایسی اوسنے پیدا کی ہے جسکی طرف با ایمان مخالف اور اوسکے اوپدیشک انگلی اوٹھا کر کہہ سکیں کہ دیکھو یہ ہماری محنت اور جانفشانی کا ثمرہ ہے دیکھو ہم نے یہ تو بھی جان نثاری کی نظیر قائم کی جسکی نوجوان اہل ملک پیروی کریں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ لوگوں کے سوچار

کون شخص نہیں جانتا کہ سوامی دیانند نے منشیہ کے دہرم ارتھ کام موکش کی پراپتی کے واسطے سولہ سنسکار درشائے۔ اسی ہیتو سے سنسکار دہرم جی جسپر عمل کرنے سے انسان پنچ پنچ پونر سانچے میں ڈہل جاتا ہے۔ اور اپنی زندگی کا بہترین سدہار

کر سکتا ہے۔ سولہ سنسکاروں میں سوائے وواہ اور انتیشٹی سنسکار کے باقی سنسکاروں پر کبھی بھی رشتہ دار یا برادری کی مخالفت سننے میں نہیں آئی لیکن وواہ اور انتیشٹی سنسکار پر ناواقف اور سنسکاروں کی فلاسفی سے محض نابلد لوگ مخالفت پر آمادہ ہو جایا کرتے ہیں۔ سوامی جی نے سنسکار ودہی میں سنسکاروں کی فلاسفی کو بہلی بہانت درشادیا ہے۔ لیکن اونکی فلاسفی کو ودوان لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ کہ سنسکار کہاں تک منش ماتر کے کرنے یوگیہ اور کہاں تک ہر ایک منش کی زندگی کا دارومدار انہی پر ہے۔ لیکن کئی ایک سنسکاروں کی کریا میں ایسی ایسی باتیں آجاتی ہیں۔ کہ خواہ مخواہ شنکائیں اوتپن ہو جاتی ہیں (مثلاً نامکرن سنسکار میں ہے۔ کہ جس نکشتر میں بالک کا جنم ہوا ہو۔ اوس تتھی اور اوس نکشتر کے نام لیکے اسی تتھی اور اوس نکشتر کے دیوتا کے نام سے آہوتی دینی۔ (۲) سماورتن سنسکار میں ہے۔ کہ چکشو، مکھ اور ناسکا کے چھیدروں کا سپرش کرکے ہاتھ میں جل لیکے اور دکھشن مکھ ہوکے

ओं दिवः शुच्य श्रम

اس منتر سے جل بھومی پر چھوڑے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں! یہہ تمثیلاً دو سنسکاروں کی نسبت عرض کیا گیا ہے۔ لیکن قریباً قریباً ہر ایک سنسکار میں ایسی ایسی کریائیں آجاتی ہیں۔ کہ جس سے خواہ مخواہ منش بھرم میں پڑ جاتا ہے۔ کہ رشی نے ایسا کیوں کتھن کیا۔ کہ جس سے سماج کے کئی ممبر بھی ناواقف پائے جاتے ہیں۔ کئی ایک ممبروں نے کریاؤں کے بعض بعض انگوں کی نسبت پرشن کئے لیکن وہ ان سے لاعلمی ظاہر کرکے کہ رشی نے کوئی نہ کوئی فلاسفی اسمیں ضرور رکھی ہے، مگر وہ بتا نہیں سکتے پیچھا چھڑایا کرتے ہیں ایسا جواب سنکر ایک تذبذب کی سی حالت ہو جاتی ہے زیادہ مشکل یہہ اوسوقت آن پڑتی ہے۔ کہ جب کوئی پورانک پرشن کر بیٹھتا ہے۔ ایسی حالتمیں سنسکاروں کے مشکل مسائل کو آسان ترین طریقہ پر حل کرنیکا خاص پربندھ کیا جانا چاہئے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے

عرصہ ہوا کہ ترجمان مہاتما لالہ منشی رام جی نے ایک سلسلہ موسومہ "سنسکار درپن" جاری کیا تھا۔ جسکا شاید ایک نمبر گرہیا دان ہی نکل کر بند ہو گیا تھا معلوم نہیں۔ کہ ترجمان جی نے کیوں ایسے دقیق مسائل کو حل کئے بغیر چھوڑ دیا۔ اگر ترجمان جی وہ سلسلہ جاری رکھتے تو آجتک کبھی کی سنسکاروں کی گوڑھ فلاسفی سرل ہوکر پبلک کے روبرو آجاتی۔ اور ہمیں جن جن دقتوں اور تکلیفوں کا سامنا سنسکاروں کے موقعہ یا دیگر ایسے ہی موقعوں پر کرنا پڑتا ہے۔ اون سے مخلصی ہو جاتی چونکہ سنسکاروں ہی میں سے کئی بلکہ کل سنسکاروں کے متعلق اونکی اصلیت وجہ موجہ کریا کی نسبت شکوک کا رفع ہو جانا از حد ضروری بلکہ لابدی ہے۔ اسلئے میں ابداول ترجمان لالہ منشی رام جی سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وے۔ ضرور ہی اوسی سلسلہ کو شروع کرکے سنسکاروں کے گوڑھ وشیوں اور انکی اصلیت کو سرو سادہارن کے لئے حل کرکے ممبران آریہ سماج کو کرتارتھ کریں۔ اگر ترجمان جی بوجہ انتظام گروکل یا دیگر پستکوں کی تصانیف کے اوس سلسلہ کو جاری نہ کر سکیں تو پھر ترجمان ماسٹر آتما رام جی ضرور اس کام کو ہاتھ میں لیویں۔ اگر ماسٹر جی بھی کسی کارن میری اس پرارتھنا پر دھیان نہ دیں۔ تو پھر شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو لازمی۔ کہ وہ ضرور اپنے ماتحت مذکورہ بالا مشکلات کو رفع فرماویں۔ کیونکہ ایسی ایسی شنکاؤں کا جو کہ سنسکاروں پر اور سنسکار بھی وہ کہ جنپر کل انسانی زندگی کا انحصار ہو سمادہان نہایت ہی ضروری ہے تاکہ لوگ اسکے ہیتو کو سمجھ کر اسکے عمل کرنے پر کٹی بدھ ہو جاویں۔ اس لمبے جملہ معترضہ کی میں ناظرین سے معافی مانگتا ہوں اور اصلی مطلب کیطرف آتا ہوں۔ تاں میں عرض کر رہا تھا۔ کہ زیادہ تر وواہ انتیشٹی سنسکار پر ہی مخالفت ہوتی ہے۔ استری کے بیوہ ہونے کے کارن پنچ چاڑ کر پیچھے پڑ جاتی ہے رشتہ دار الگ منہ پھیر لیتے ہیں۔ منہ ہی نہیں پھیرتے۔ بلکہ ہر ایک طرح سے سنسکار میں روکاوٹیں ڈالتے ہیں۔

برادری والے اپنی دہمکیاں پہلے ہی سے دینی شروع کر دیتے ہیں۔ آخر اوسکو ننگ آکر برادری کا کہنا ہی ماننا پڑتا ہے۔ اور اوسکا پہلا جوش سرد ہوکر مبدل بہ مایوسانہ ہی ہوجاتا ہے۔ کہ اچھا بھئی جسطرح چاہو کرو۔ ناظرین کوئی کرے تو کیا کرے۔ سچ جانئے ایسے موقعوں پر بڑے بڑے دہواں دہار تقریر کرنے والوں کی تقریریں بند ہوجاتی ہیں۔ کوئی پکا وشواسی اور آتمک بل والا ہی کہ جس نے اپنے آتمک بل کو پورنا یام روپی بیٹھکوں اور ورزشوں کی روحانی خوراک سے پُشٹ کیا ہوا ہو۔ ثابت قدم رہتا ہے ورنہ کئی منش ایسے موقعہ پر اگر گر جاتے ہیں۔ گر ہی نہیں جاتے بلکہ لوگوں کی طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے سماج ہی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ایسے کئی ایک ہہار پرش آپ دیکھ چکے ہیں۔ یہہ ساری باتیں کیوں!۔ ہم سب کی عدم توجہی۔ اور پریم پورک برتاؤ کا نہونا۔ پریوارک اُپاسنا کے طریقہ کا مفقود ہوجانا۔ اتوار کی معمولی پرارتھنا اور اُپاسنا کے بعد ہر ایک کا تو کون اور میں کون کی مصداق بن جانا یہہ ساری باتیں رہت ہیں۔ اگر ہر ایک آریہ سوچے تو اسمیں سر مو فرق نہ ہوگا۔ ایک مہا نبھاؤ کہا کرتے ہیں۔ کہ جس گہر میں دو سنسکار و واہ و انتیشٹی ہوجاویں۔ تو جانو کہ وہ آریہ پکا ہوگیا۔ اُسکے گہر سے پہر کبھی ویدک خیالات عنقا نہیں ہوسکتے۔ ایسی مخالفت کے موقعہ پر مقامی ممبروں کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ اُسکی متعلقین اور برادری کو نرمی سے سمجھاویں۔ اور شانتی سے کام لیں بعض جگہ سختی سے کام لینے پر اپنا کام ہی بگڑ جاتا ہی اگر وہ اسطرح راہ راست پر نہ آویں جو سنسکار کرانیوالے بھائی کی ہر پرکار سے سہائتا کریں۔ میں نے سنا ہے کہ کئی موقعہ پر اگر گاؤں میں کوئی آریہ بھائی انتیشٹی سنسکار کرانے کے لیے طیار بھی ہوجاتا ہے۔ تو بوجہ کمی کافی سہائتا کے اُسکو مجبوراً پورانک رسم و رواج کو ہی کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ زیادہ جوشیلا ہوا تو یا اکیلا یا ایک آدھ آدمی کو ساتھ لیکر نام ماتر ہی سنسکار

کرا چھوڑتا ہے۔ ابھی پچھلے ہفتہ کا ہی ذکر ہے۔ کہ ایک بھائی علاقہ ہوشیارپور کا رہنے والا۔ جو کہ یہاں امرتسر ملازم ہے اور وہ سماج کا ممبر بھی نہیں۔ سماج مندر میں جبکہ سماج ہو رہا تھا آیا۔ اور پرارتھنا کی کہ میری استری کا دیہانت ہوگیا ہے سنسکار ویدوکت کرانا چاہتا ہوں سہائتا دیویں۔ اس سے ایک روز پہلے ماسٹر آتما رام جی بوجہ کسی کام کے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اسلئے منتری مہاشہ کرم چند جی نے کھڑے ہوکر سب بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا کی کہ وہ ضرور اس سنسکار میں شامل ہوں۔ اور آپ اوسی وقت کسی کام کے واسطے بٹالہ چلے گئے۔ کئی ایک ممبر سنسکار کا نام سنکر ہی چلتے بنے۔ سا گر ہی لکھوا دیکھیں۔

میں نے سنا۔ کہ کوئی ممبر بھی اوسکے گہر نہیں گیا۔ اور نہ ہی کوئی ارتھی کے ساتھ (سوائے ایک پُرش کے وہ بھی جلال آباد آریہ سماج کا سبھا سد تھا) شامل ہوا۔ حالانکہ اتنے بڑے شہر میں ۵۰۔۶۰ آریہ بھائیوں کا شامل ہوجانا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اگر آریہ بھائی شامل ہوکر ویراگ اور اپدیش کے بچن گاتے ہوئے نگر والوں پر ایک خاص اثر ڈالتے جاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ بجائے اوسکے رشتہ دار ارتھی کو رام رام ست کہتے ہوئے شمشان بھومی لیگئے شمشان میں بھی سوائے دو چار ممبروں کے اور کوئی شامل نہوا۔ ایسے وقت اُس بھائی کے دل میں کیا خیال آتا ہوگا۔ آریوں کے اوتساہ اور ہمدردی پر کیا کچھ نفرت ہوگا۔ مجھے امرتسری آریہ بھائیوں پر بڑا ہی افسوس ہے۔ کہ انہوں نے ایسے موقعہ پر کسطرح سے دل چرایا۔ وہ کم از کم ایک آریہ بھائی کی خاطر ہی نہیں نہیں ایک پردیسی کی خاطر ہی شامل سنسکار ہوجاتے۔ اوس آدمی نے سنسکار کرانیکے بعد گہر آکر ایک ممبر آریہ سماج سے کہا۔ کہ میں جانتا تہا۔ کہ امرتسر کے ممبر اُتساہی ہونگے۔ مجھے معلوم نہیں تہا۔ کہ اُن کا اوتساہ کہاں تک تعریف لایق ہے۔ اگر کچھ اور بھائی شامل ہوجاتے تو جہاں

میرا حوصلہ اور بڑھ جاتا۔ وہاں میرے [illegible] کو بھی معلوم ہوجاتا۔ کہ اسکی برادری والے بھی ہیں۔ مگر یہاں برادری کیسی۔ آریہ بھائیو ایسے کئی ایک موقعہ پیش ہوچکے ہیں۔ جنکی گنتا کرنی مضمون کو طوالت دینا ہے۔ سنسکاروں پر آریوں کا شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن ان دو سنسکاروں پر تو شمولیت ازحد لازمی ہے۔ تاکہ اوس بھائی کو ہر پرکار سے سہائتا مل جاوے۔ اور کبھی وہ بیدل نہو جاوے۔ اور اوسکا جوش ٹھنڈا نہ پڑ جاوے بوجہ مخالفت برادری رشتہ داروں کے۔ میری کل آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر سنسکار کرانیوالے بھائی کی خاص طور پر سہائتا کیا کریں۔ کہیں ایسا نہو۔ کہ آپکی اس لاپرواہی سے بھائی ویدک دہرم سے ہی گر جاوے۔ اور اوسکا پاپ آپکی گردن پر رہے۔ مقامی ممبروں کو ان اور دیگر سنسکاروں پر کام کرنیکے خاص خاص طریقہ و ذرایع اختیار کرنے چاہیئے۔ ویدک دہرم کی دہونی ہر ایک فرد بشر کے کانوں تک پہونچانیکا یہی ایک ذریعہ ہے۔ تاکہ رفتہ رفتہ پورانک بھی ویدک دہرم کو گرہن کرکے اور سنسکاروں کے مہتو کو سمجھ کر اُنکو سویکار کریں۔ اور آریہ بھائی اپنیمیں درڑھ ہوکر عملی کارروائی شروع کر دیں اور سنسکاروں کے کرنے سے آتما کیسا پوتر اور بلوان ہوکر لوک اور پرلوک کے لیے پوتر سامگری اکٹھا کرسکیں۔ بھائیو!، اب محض لیکچروں کے سننے کا زمانہ نہیں رہا۔ آپ لیکچر بہت سن چکے ہیں اب عملی جامہ پہنئے اور دنیا کو دکھلائے کہ آریہ اسکو کہتے ہیں۔ ہر ایک مذہب کی آنکھیں تم پر ہی لگی ہوئی ہیں خواب غفلت سے بیدار ہو جئے اور اٹھیئے۔ سوچو کہ ہمارا کرتویہ کیا ہے [illegible]

راقم

ویدک دہرم کا سیوک

ٹھاکر بنداری عرائض نویس امرتسر

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فیجلد ۸/ آنے ـ قیمت دیوناگری ایڈیشن فیجلد ۱۲/ آنے

محصولڈاک علاوہ

اِس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پرپڑنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سو سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچ سو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کس قدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اسلئے اسمیں چندان کمی کی گنجائش نہیں تاہم اصل قیمت سے ۲/ فیجلد کم کر دیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف سے کم**

کر دیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فایدہ اوٹھانے کی کوشش کرینگے۔

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

...ل وید کتابیں

...مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

...اردو ... ۱۰/
...ویدک دھرم ہے ... ۵/
...بان کی عظمت ... ۳/
...اور روشن آرا دختر اورنگ زیب
...ری ... ۳/
...تہذیب ... ۳/
...ت و سکندر اعظم کی
...شادی ... ۱/
...واقعات ... ۱/
...منظوم ... ۱/
...جاع اور عالم ستریوں کے کارنامے
... ... ۳/
...راجپوتنی کی شادی ۱۰/
...چتوڑ کا محاصرہ ۱/
...چہارم ... ۱/
...پنجم ... ۱۰/
...ششم و ہفتم ... ۳/
...ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں
...وید اردو ... ۳/
...صداقت دھرم آریہ ... ۳/
...کمیٹی ... ۱/
...بولنت لورن اردو ... ۳/
...منظوم ... ۱/
...کا ... ۳/
...مفتی ... ۱/

المشتہر

...رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

گُروکُل (ہردوار)

کا

پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش نو درگنا ر۔ گُروکُل کو اسوقت دُنیا بھر کے سکل آریہ سماجوں کا مشترکہ کام کہنا چاہئے۔ ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ کُل عرصہ ایک سال سے کھُلا ہوا ہے۔ اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن شدی پورنماسی سمت ۱۹۵۸ بکرمی کو ہوا تھا۔ جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی۔ اب سمے آگیا ہے کہ ایکے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارکردگی کے تجربات پبلک کے روبرو رکھے جاویں۔ اس لئے

گُروکُل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰۔ مارچ سے ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ سالانہ امتحان ۶۔ مارچ سے شروع ہوکر ۸۔ مارچ تک ختم ہو جاوے گا۔ ۹۔ مارچ کو تعطیل رہیگی اور برہمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا۔ ۱۰۔ مارچ سے برہمگیہ شروع ہوگا۔ جو ۱۲۔ مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا کرے گا۔ ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشئے گُروکُل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کرسکیں۔

۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنما کے دن خاص جلسہ ہوگا۔ اسدن صبح کے وقت اُن سب برہمچاریوں کا

ویدارمبھہ سنسکار

ہوگا۔ جوکہ نئے برس میں داخل ہونے کیلئے آئے ہوئے ہونگے۔ یہ سنسکار سارے اُتسب کا کیندر ہوگا۔ تیسرے پہر گُروکُل کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد گُروکُل کے متعلقہ وشئیوں پر ایک دو ویاکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام تشخیص ہونے پر چھپوا شایع کیا جاویگا

اس جلسہ میں گُروکُل کی طرف سے میں ساری دُنیا کے آریہ سماجسٹھ پُرشوں کے علاوہ

ہر ایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن پُرشوں کو دعوت دیتا ہوں۔ جوکہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں۔ جوکہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے۔

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ اودھ رہیلکھنڈ ریلوے۔ اجمیر یاسواڑ ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعایت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعایت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی۔

(۳) جو صاحبان شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہہ سے تعداد آنیوالوں کی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مجھے مطلع فرماویں۔ تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے۔

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہئے وہاں پر ٹرین پر گُروکُل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے۔ ہردوار سے کنکھل تک یکہ۔ ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں۔ وہاں تک سب مہاشے اپنے خرچ پر تشریف لاویں جو اصحاب سیدھا گُروکُل یکہ رکھ لانا چاہیں اُن کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑے گا۔ گُروکُل کی طرف سے ہر ریل کے سمے کچھ بیل گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی۔ جو سب مہاشیوں کا اسباب جائے اوتارا سے لے آوینگی۔ کنکھل سے گُروکُل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا۔

(۴) اس برہمچریہ آشرم کے یاتریوں کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے جس میں گُروکُل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالے جاوینگے جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی اکٹھے رہ سکیں۔ علاوہ برین میدان بہت سا صاف رہے گا جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جاسکیں۔ گُروکُل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں۔ تو ان کو حسب دلخواہ آرام مل سکیگا۔ ورنہ میں تو محض اس جنگل میں انکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا۔

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھلوا دیجاوینگی۔

آریہ بھائیوں سے ونئے پوروک نویدن ہے کہ اس اُتسب کی کامیابی کے لئے جو جو امور قابل غور کے قابل ہوں۔ انکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیجدیویں۔ تاکہ میں اُن کی تحریروں پر غور کرکے اُنکی آسائش کا یتھا شکتی انتظام کرسکوں۔

آپ مہاشیوں کا سیوک

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گُروکُل

مطبع دھرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشے منشی رام مالک و پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

A.204   मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे   A.204

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۰

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार



ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے

قواعد اخبار

[illegible] اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری [illegible] کر بیٹھتے ہیں - لیکن جب وی پی [illegible] ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے [illegible] واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو [illegible] نقصان ہونا پڑتا ہے - اسلئے آئندہ کے لیے [illegible] کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول [illegible] کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا [illegible] کا کٹ آنا چاہئیے۔

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے - آئندہ درج ہونگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات ست [illegible] کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنبیہ - نصف کالم یا کم جگہ کے لیے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو - نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے لیجاوے گی کل اجرت یکمشت آنی چاہئیے۔

ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں - یکم ساون - یکم کاتک - یکم ماگھ - یکم بیساکھ -

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱/ -

گذارش - براہ مہربانی تبدیل پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں + المشتہر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ مینجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

ودیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے۔ (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جس کو ٹھہرا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گھاوٹان بدھی (۶) دیربہ چڑہانیکی بدھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک لابھ پستک کے پڑھنے سے ہوگا قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔

...ات و مفید رائیں

...نیدا اپنے لڑکوں کی تعلیم کا عوام سے علیحدہ
...جاتے ہیں۔ چنانچہ دہلی دربار کے موقعہ پر
...کانفرنسوں اور سبھاؤں کے جلسے ہوئے۔ وہاں
...زمینداروں نے بھی اپنے بچوں کی خاص تعلیم
...انسٹیٹیوشن کھولنے کے لئے ایک سب کمیٹی
...اور رزولیوشن پاس کئے۔ بھارت ورش کے
...زمانہ میں راجا اور رنک ایک ساتھ تعلیم پاتے
...اوقات راجا اور پرجا کا سمبندھ بہت اچھا
...وہ پورانا گروکل کا تجربہ اب مفید ثابت نہ ہوگا۔
...کوٹا کے مالگذاری معاف کرنے پر دوسرے
...زمیندار کی بھی آنکھیں کھلیں۔ چنانچہ
...بیر وغیرہ بہت سے نوابوں اور راجوں نے
...کا بقایا کسی قدر معاف کر دیا ہے۔ بیان کیا
...نے اشتہار کیا ہے کہ جالندھر کے [illegible]
...نے مزارعان کا کچھ بقایا لگان معاف کر دیا
...خواہ اب کوئی کتنی ہی کوشش کیوں کرے
...اس اعلیٰ سخاوت کے خیال کو رواج دینے
...زمیندار مہاراو کوٹا کو ہی رہیگا۔

...کی بات ہے بردہ فروشی کے مجرموں کا
...پکڑا گیا ہے۔ یہ لوگ معصوم لڑکیوں کو
...لے جاتے ہیں اور انہیں بیچکر اپنی شکم پوری
...صرف میسور میں ہی نہیں۔ ہندوستان کے
...علاقوں میں اسطرح کے بدمعاش پائے جاتے
...لڑکیوں کو بیچنے کا بیوپار کرتے ہیں قانون
...ان برائیوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے
...عوام کو ایسی بدکاریوں سے نفرت
...تب تک ممکن نہیں ہے کہ دور قطعی صلاح

...بودھ ۲ جنوری کو آنند کالج میں بودھ...

کی متبرک زیارت گاہوں کی حفاظت پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ہر فرقہ کے تقریباً تین سو پروہت اور تقریباً دو ہزار گرہستی جمع ہوئے۔ آخر فیصلہ یہ تجویز ہوئی کہ ایک بودھ نیشنل کانگریس کی بنیاد ڈالی جاوے۔ یہ زمانہ ہی نیشنل کانگریس کا ہے۔ نیشنل سے گھٹیا نام رکھنے والا فرقہ آج کل بیوقوف سمجھا جاتا ہے۔

امریکا کے مشہور کروڑپتی مسٹر کارنیجی کے صرف ایک ہی چھوٹی لڑکی ہے۔ بڑے دن پر آپ نے اپنی لڑکی کے لئے بجائے اور تحفہ جات ایک نیا محل بنوایا ہے۔ جس پر پچاس لاکھ روپیوں کے قریب لاگت آئی ہے۔ اس مکان میں لڑکی کے لئے باغ سکول اور کھیل وغیرہ کا سب سامان موجود ہے۔ مسٹر کارنیجی بڑے عقلمند اور کاروباری آدمی مشہور ہیں۔ لیکن ان کے پاس اسقدر دھن ہے کہ انکی سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کہاں صرف کریں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ایسے دولتمند آدمی اپنی دولت کا فائدہ ان ممالک کے باشندوں کو پہونچا دیں جنکو افلاس ستا رہا ہو۔ آریہ سماج کے پاس اگر پچاس لاکھ روپیہ ہو تو وہ مفت تقریباً ڈیڑھ ہزار طلباء کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کر سکے۔ لیکن مسٹر کارنیجی کے یہ حصہ کسی لیکھے میں ہی نہیں ہے۔

انگلستان کی آکسفورڈ یونیورسٹی میں قدیم رسم چلی آتی ہے کہ بڑے دن کو سور کا سر کھانے کے لئے بنا کر بڑے مذہبی رسوم ادا کرنے کے بعد لایا جاتا ہے۔ گذشتہ برس چونکہ ایک بیدر پرنس کی موت کی وجہ سے یہ رسم ادا نہیں ہوئی تھی اس لئے اس سال یہ رسم بڑی شان و شوکت سے ادا کی گئی۔ بھجن گاتے ہوئے ایک چاندی کی تھالی میں سجا ہوا سور کا سر رکھ کر موٹے تک اوٹھائے ہوئے ہال میں لایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سر تقریباً سو من تک وزن میں تھا۔ کیونکہ سور خاص اسی دن کے لئے پالا گیا تھا۔ حالانکہ ٹکٹ لگایا گیا تھا تاہم تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ کیا یہ عیسائی رسم افریقہ کے مردم خور حبشیوں کی رسم سے کچھ کم ہیبتناک ہے۔ لیکن انسانی خاصہ ہے کہ جس عمل کو ایکمرتبہ جائز بنا لیویں اس سے گھن نہیں ہوتی۔ اور جس کو ناجائز سمجھ لیں اس سے پریم نہیں ہو سکتا۔

معصوم لڑکیوں اور سادہ لوح عورتوں کو فروخت کر کے گذارہ کرنے کا پیشہ کچھ ہندوستان ہی میں مروج نہیں ہے۔ یوروپ کے ممالک میں بھی اس قسم کے پیشہ ور آدمی موجود ہیں جو باقاعدہ عورتوں اور لڑکیوں کو ملازمت وغیرہ کا دھوکھا دیکر غیر ممالک میں لیجاتے ہیں اور وہاں جاکر انہیں پاپ کی زندگی بسر کرنے کے لئے فروخت کر دیتے ہیں۔ اس خرابی کو روکنے کے لئے جملہ ممالک یوروپ کے پرتی ندھیوں کی ایک کانفرنس پیرس میں جمع ہوئی تھی جس نے بہت سے ذرائع اس عبرت خیز بردہ فروشی کو روکنے کے لئے سوچے اور استعمال کئے ہیں۔

مادی ترقی خواہ آخری زینہ پر پہونچ جاوے کبھی بھی انسانوں کی خوشی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ انکی آتما بری خواہشوں سے پاک نہ ہو جاویں ٭

پرانایام کی نسبت جب پہلے پہل بھارت ورش میں آکر صاحبان انگریز نے واقفیت حاصل کی تو اس پر مضحکہ اڑاتا تھا۔ انگریزی تقلید میں ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بھی کچھ عرصہ تک پرانایام کا خوب دل کھولکر مخول اڑایا غلامی کے عادی ہیں۔ دستانی تو مخول ہی اڑاتے رہے لیکن آزاد طبع انگریزوں نے جب تحقیقات سے پرانایام کی صداقت کو معلوم کیا تو یہاں تک فتویٰ دیا کہ جو تپ دق کا راج روگ کسی دوائی سے بھی دور نہیں ہو سکتا اس کا تیر بہدف علاج پرانایام ہے۔ اب انگلستان کے ایک میگزین میں مسٹر براؤن ایک بڑے عالم شخص نے یہ رائے دی ہے ہر ایک خوف سستی۔ تھکاوٹ درد ناامیدی اور ایسی ہی دیگر حالتوں میں اگر جھٹکے سانسوں کو ڈھیلی چھوڑ کر لمبے سانس بھر کر انکو چھوڑا جاوے تو تھوڑی ہی دیر میں انسان تندرست اور چست ہو جاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب پرانایام پر انگریزی تعلیم یافتہ

ہندوستانی ایسے مستعد ہوں گے کہ یوگیوں کو سادھی دکانی شکل ہو جاوے گی۔ کیونکہ مغرب کی مُہر اب آپ بھی لگ گئی ہے۔ —

افریقہ کے ملک یوگنڈا میں ایک لاٹ پادری نے وہاں کے باشندوں کو بیرحمی سے روکنے کے لئے اپنے سرمن میں ان کے سؤر مارنے کے طریقہ پر اعتراض کیا کیونکہ وے اسے تڑپا تڑپا کر مارا کرتے تھے۔ وہاں کے دیسی عیسائیوں نے دوسرے دن پادری صاحب سے درخواست کی کہ اُنہیں سؤر مارنا سکھلا جاویں۔ لاٹ پادری نے اُنکی درخواست قبول کی اور اپنی بندوق سے پچاس سؤر آن کی آن میں مار دئے۔ لاٹ صاحب کا دیسی واعظ بڑا ہوشیار تھا۔ اُسنے اس واقعہ کو ہی اپنے اپدیش میں ایک درشٹانت بنالیا۔ وہاں کے دیسی غیر عیسائیوں کو وعظ کرتے ہوئے اُسنے کہا۔ "ہاں اگر تم مشنریوں کی باتوں کو سنو گے اور جسطرح وہ کہیں اُسی طرح عمل کرو گے۔ تو جب تمہاری موت کا وقت آویگا تم شانتی سے اُسطرح چل بسوگے جیسے کہ صاحب آدمی کا مارا ہوا سؤر جاتا ہے۔ لیکن اگر تم اپنے دلوں کو سخت کرلوگے تو تم اُس سؤر کیطرح مروگے۔ جو کہ تمہارے دیسی طریقے پر چلاتا ہوا ذبح کیا جاتا ہے۔" میں سمجھتا ہوں کہ اس "جٹ کی دلیل" نے بڑا اثر پیدا کیا ہوگا۔

انگلستان میں اسوقت تقریباً ڈیڑھ سو رومن کیتھولک پادری رومن چرچ اور پوپ کے برخلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ وے ظاہر کرتے ہیں کہ بجائے جمہوری انتظام کے "پوپ" جملہ مذہبی جماعتوں کو نیدہا اپنے تعلق میں لیتا جاتا ہے۔ اور ضعیف الاعتقادیوں کو زیادہ تر حوصلہ دیتا ہے۔ اُن کا قول ہے کہ بائبل کی بجائے اسوقت رومن کیتھولک لوگ اپنے ذہنی خیالات میں پھنسے ہوئے سائنس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک رومن کیتھولک پروفیسر نے ایک کتاب چھپوائی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ دوزخ ہماری زمین کے ٹھیک اندر ہی ہے۔ یہ واقعہ ہے اور آتش فشاں پہاڑ اُس دوزخ کے دروازے ہیں۔ پروفیسر موصوف سائنس کا مخول اُڑاتا ہے اور لکھتا ہے کہ شیطان زمین کے اندر اپنی لیلا پسار رہا ہے۔ اسپر یہ منحرف (۱۵۰) پادری بڑے حیران ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا یہ بھولے پادری ابتک یہ بھی نہیں جانتے کہ بائبل پر ایمان لاکر انسان سائنس پر ایمان نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔

انگلستان سے ہالڈ جیچ کوارٹرلی ریویو میں تک لتیہ کے رومن کیتھولک پادریوں کا کچھ حال بیان کیا ہوا ہے اسکا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ برسوں تک اٹلی میں رہا ہے اور انکے پادریوں کے اخلاق کی نسبت دریافت کیا ہے۔ اُس کا خیال ہے کہ جنوب کے پادریوں کے چال چلن نہایت خراب ہیں۔ اور عام لوگ پادریوں کے بھیچار وغیرہ کو دیکھکر گھبراتے نہیں کیونکہ اسکو قدرتی سمجھتے ہیں۔ گویا ہندوستان کے اُن بھیہ آچاریوں کی پیروی کرتے ہیں جو کانی گرو کو کرشن سمجھ کر اور لوبھی گرو کو بامن سمجھ کر اپنا تن من اور دھن سب کچھ ارپن کر دیتے ہیں۔

یورپ میں اسوقت ایک نئی بولی ایجاد کی گئی ہے جسکو زبان کا درجہ دیا جا رہا ہے اسکی ایجاد کی ضرورت اسطرح پڑی کہ یورپ کی کوئی قوم بھی ایکدوسرے کی بولی کو ترجیح دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں مناسب سمجھا گیا کہ کوئی ایسی بولی ایجاد کی جاوے جسکے سیکھنے میں سب کو یکساں مشکل برداشت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسی بولی ایجاد کی گئی ہے اور اسکا نام اسپرینٹو رکھا گیا ہے۔ اسکے چند ایک الفاظ حسب ذیل ہیں۔ باپ کے لیے پیٹرو۔ بھائی کے لیے فریٹو۔ کتے کے لیے ہنڈو۔ پھول کے لیے فلورو۔ کتاب کیلیے لیبرو۔ وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ افسوس کہ اسموقعہ پر ان لوگوں نے ویدک سنسکرت کو بھلا دیا جسکے سیکھنے میں سب کو یکساں محنت اٹھانی پڑتی۔ اگر کہا جاوے کہ اسکے الفاظ تو لوگ سنسکرت سے کسیقدر ملتے ہیں تو اسطرح تو اس نئی زبان کے الفاظ بھی لاطینی زبان سے کسیقدر ملتے ہیں۔ لیکن ویدک سنسکرت کے برخلاف خاص یوروپین تعصب کام کر رہا ہے جو اسے زمانہ وحشت کی زبان بتلاتا ہے۔

انگلستان کے مشہور مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ صاحب کی نسبت مسٹر سٹیڈ اپنے رسالہ ریویو آف ریویوز میں بیان کرتے ہیں کہ جب ڈیڑھ گھنٹہ کی بڑی مؤثر اور اونچی تقریر کے بعد وہ جنرل بوتھ کو ریلوے سٹیشن پر لے اور اس تہتر برسوں کے بوڑھے کو جوانوں سے زیادہ چست و چالاک پایا تو مسٹر سٹیڈ نے پوچھا کہ اس غیر معمولی چستی کا باعث کیا ہے جو باوجود اسقدر محنت کے بھی نہیں تھکتی اور ساتھ ہی اسکے پوچھا کہ کیا کوئی آدرش بھوجن تمہیں ملگیا ہے۔ اسکے جواب میں جنرل بوتھ نے کہا ہاں مجھی ایک آدرش بھوجن ملگیا ہے سنو میں تمہیں بتلاتا ہوں میں بہت کم گوشت کھاتا ہوں بعض اوقات بالکل نہیں کھاتا میں پیسی ہوئی گیہوں کھاتا ہوں۔ کیا تم پیسی ہوئی گیہوں نہیں دیکھی؟...... میں اسے دودھ یا پکے ہوئے سیب کے ساتھ کھاتا اور سیا لونے وقت کھاتا ہوں" جنرل بوتھ نے بیان کیا کہ بغیر چوکر نکالے ہوئے گیہوں کی روٹی اگر کھائی جاوے تو اُس سے بہتر اور کوئی غذا نہیں ہے۔ جب اس قسم کی شہادتیں سرد ملکوں سے ملتی ہیں تو معلوم ہمارے گرم ملک کے باشندے کیوں مانس بھکشن کو نہیں چھوڑتے۔

جالندھر کے ایک ۱۵ سالہ لڑکے کے ہوشیار پور کے یکہ خانہ کے پاس والے ریلوے کے پھاٹک پر ریلوے انجن سے کٹ کر مرجانے کی خبر سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا۔ مجھے امید ہے دوآبہ سکول اور کنیا آشرم و کنیا اناتھ آلے وغیرہ انسٹیٹیوشنوں کے منتظمان بچوں کی نگرانی کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور منتظمان ریلوے سے بھی ایسا بندوبست کرادیں گے کہ آئندہ ایسے وقوعات ناممکن ہو جاویں۔

سنسار کی گتی

دنیا میں کیا کچھی خاص
ملک میں ہو رہا ہے

سنسار کا چکر چلتا رہتا ہے
لیکن اسکی رفتار بعض
اوقات بہت ہی سست پڑ
جاتی ہے۔ برائی کی طرف سنسار کا جھکاؤ بڑی جلدی
ہوتا ہے لیکن جب کوئی سوال اصلاح کا آتا ہے تب
وہ تیزی سخت سستی سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ افریقہ
کے مردم خور حبشیوں کی کہانیاں سنکر ہندوستان کے
مہذب آدمیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں
انگریز لوگ تو مردم خوروں کو ملعون سمجھتے ہوئے
بھی انکی بہتری کے لئے کوشش کرتے ہیں لیکن
نرم ہندو دل انکا خیال کرنا بھی پاپ سمجھتا ہے
اور یہی دیالو ہندو ہمدردی جب دیگر حالتوں
میں دیکھا جاتا ہے تو تعجب انگیز نظارے دکھاتا
ہے۔ ہندو دُکھی دیا چیونٹیوں کو آٹا ڈالنے
اور چڑیوں کے لئے پیالیوں میں پانی بھر
کر رکھنے کے کاموں میں زیادہ تر دکھائی دیتی ہے
لیکن جب کبھی کام یا کرودھ ۔ موہ یا لوبھ ۔
یا اہنکار انکو آن کر گھیر لیتا ہے ۔ اوس وقت
وہی دیالو ہندو ایک ہیبت ناک بے رحم ظالم
بن جاتا ہے۔ پونا کے پاس ایک جگہ وڈگاؤں
ہے جسکا انا مدار کسیقدر تعلیم یافتہ اور مشہور
آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اُسکو حال میں ہی اس
جرم میں پھانسی کی سزا ملی ہے۔ کہ اُسنے
اپنے ایک پورانے ملازم کو جان سے مار کر
کنوئیں میں پھینک دیا۔ دوران تحقیقات میں
ثابت ہوا کہ ایک فقیر نے انا مدار کو یقین دلایا
کہ اسکے گھر میں بڑی دولت گڑی ہوئی ہے
جو اُسوقت مل سکیگی جبکہ وہ دو انسانوں کو
مار کر بطور قربانی کے اُس دیوتا کی بھینٹ
کریگا جو کہ خزانہ کا محافظ ہے۔ انا مدار نے
اسیطرح کئی مرتبہ انسانوں کو قتل کرنے کی کوشش
بھی کی اور ناکامیابی ہوئی ایسا اوداس اور خطرناک
سا دکھائی دیا کہ گھر کی عورتیں ڈر کے مارے
ریل پر سوار ہو کر پونا چلی گئیں آخرکار بہانہ
سے اپنے پورانے نوکر کو مار ڈالا۔ دیگر نوکر جاگ
اُٹھے اور بھاگ گئے۔ مقتول کے لڑکے نے تلاش
کی اور کئی مرتبہ انا مدار سے اپنے باپ کی بابت
پوچھا تو خون نے سر پر سوار ہو کر کہلا دیا کہ
جا باپ کو فلاں کنوئیں میں دیکھ۔ اُسجگہ
سے لاش برآمد ہوئی اور ملزم کو پھانسی کی سزا
ہوئی۔ پونا کے ہی گرد و نواح میں ایک اور لڑکے
کی لاش ملی ہے جسکے بدن کی حالت ظاہر کر رہی ہے
کہ وہ بھی کسی دیوتا پر بطور قربانی کے چڑھانے
کے لئے مارا گیا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ ہندوستانی اسقدر معقول ہو گئے
ہیں کہ اپنے ملک کی حکومت میں حصہ مانگتے
ہیں ایسے واقعات بڑے ہی حیرت انگیز ہیں
لیکن جب کئی جگہ اب تک افریقہ کے مردم خور
وحشی بھی آزاد راج کر رہے ہیں تو کیوں نہ
ہندوستانی بھی باوجود ایسے وحشی پن کی
موجودگی کے بھی اپنے ملک کی حکومت میں
پتی داری کا دعوی کریں۔

سنسکرت کی نسبت ایک مسلمان کی رائے

پرانے مسلمانوں کی
تعلیمی کانفرنس کا
ذکر کرتے ہوئے مسٹر
یوسف علی کے لیکچر کا ذکر کیا تھا جو انہوں نے
کانفرنس میں پڑھ کر سنایا تھا اسمیں انہوں
نے اپنے ہم مذہبوں کو سنسکرت کے بارے
میں حسب ذیل رائے دی تھی۔ انہوں نے فرمایا
"وہ جن لوگوں نے اس لاثانی ناٹک یعنی
شکنتلا کو یا اُن عمدہ تاریخی مثنویوں یعنی
رامائن یا مہابھارت کو یا...... بان کی
کادمبری کو پڑھا ہے وے اسمیں شک نہیں
کرتے کہ ہندو لٹریچر میں بڑی بڑی تصنیف
موجود ہیں۔ کیوں نہیں مسلمان طالب علم اور
مصنف بطور تبدیلی شغل کے ان اور سینکڑوں
دیگر ہندو تصانیف کا جنکے نام لئے جا سکتے
ہیں مطالعہ کرتے۔ کیوں نہیں وے ستیا کے
اپنے نیتی کے لئے پریم اور کلیشن کی قابل
تقلید بہادری میں سے اپنے لئے الہام کی
تلاش کرتے۔ کیا وے ناٹک سے ایسے مکمل طور
سے واقف ہیں کہ وے کوئی راہبری یا
ہدایات ان تصانیف سے نہیں لے سکتے
جنمیں کہ وطن کی مضبوطی موجود ہے اور
جنہوں نے کہ ہندو سامعین کو گذشتہ
صدیوں تک فرحت بخشی ہے۔" اسکے بعد
مسٹر یوسف علی نے اسبات پر زور دیا ہے کہ
اگر مسلمانوں کے اندر سنسکرت کے لئے عزت
پیدا ہو جاوے تو ہندو مسلمانوں کا رابطہ
اتحاد بڑھ جاوے اور اردو ہندی کے سوال
پر جو شکر رنجی باہمی ہے وہ دور ہو جاوے
لیکن انکو وہ فرد عادت قرار دیتے ہیں اصل
مقصد جسکے حصول کیلئے انہوں نے مسلمانوں
سے سنسکرت لٹریچر کے مطالعہ کی درخواست
کی ہے یہ ہے کہ ہمارا لٹریچر عالمگیر ہونا
چاہئے۔ وے لکھتے ہیں کہ جسطرح مسلمانوں
نے ہندی کو اپنی زبان بنا لیا ہے اسیطرح
سنسکرت کو بھی اپنا لٹریچر سمجھنے لگ جائیں۔
مسٹر یوسف علی نے یہ رائے محض شکنتلا
اور کادمبری وغیرہ کو پڑھ کر قایم کی ہے۔
اگر وہ اسیطرح شوق سے سنسکرت لٹریچر
کی پڑتال کرتے رہے تو ایک دن آویگا
جبکہ وہ اپنشدوں اور ویدوں کو ساری
دنیا کے لٹریچر کا شرومنی ماننے لگ جاوینگے

ایشور کرپا کرے کہ ہر مسلمان بھائی مسٹر یوسف علی کی آواز کو غور سے سنیں۔

ناٹک کی تماشبینی خطرناک ہے

میں تھیٹریکل کمپنیوں کے ہمیشہ سے برخلاف رہا ہوں گو اسوقت دیگر ناٹکوں کو چھوڑ کر لوگ قومی ناٹکوں کو مفید سمجھتے ہیں اور بعض اخلاقی اور بیانتک کہ روحانی ناٹک تک دیکھنے کو طیار ہو جاتے ہیں تاہم ناٹکوں کے ساتھ میری ہمدردی پیدا نہ ہوئی۔ اسوقت انگلستان کے ایک اخبار میں ایک واقعہ پڑھ کر زیادہ تر نفرت پیدا ہو گئی یوروپ کے ایک شہر میں دو راہرو ایک محلے میں سے گذر رہے تھے "مدد کرو۔ مدد کرو" کی آواز انکے کانوں میں بڑے دردناک لہجہ میں پہونچی جس مکان سے آواز آ رہی تھی وہ اسکی دیوار پر چڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی خنجر لئے اپنی عورت پر حملہ کر رہا ہے جو کشمکش کر رہی ہے یہ لوگ کھڑکی توڑ کر گھس گئے اور آدمی کو گرا کر عورت کو بچا لیا۔ جب مقدمہ پیش عدالت ہوا تو معلوم ہوا کہ مرد اور عورت دونوں خاوند اور جورو ہیں یہ ناٹک کمپنی کے ایکٹر ہیں اور ایک ناٹک کے ایک واقعہ قتل کی مشق کر رہے تھے کہ ان لوگوں کے دخل در معقولات نے انہیں بیہوش کر دیا۔ یہ ناٹک کا کمال سمجھا جاتا ہے کہ وہ نقل میں اصل کا نقشہ دکھا سکے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ پہلے وہ اس نقلی حالت کو لانے کیلئے ایکٹروں کو اپنے تئیں اور اپنے آپکو کس قدر مجبور کرنا پڑتا ہے۔ کیا اس قسم کے کھیل کھیلتے کھیلتے ایک ایکٹر قاتل نہیں بن سکتا؟ بوچڑوں کی نسبت مشہور ہے کہ جب جانوروں کو کاٹتے کاٹتے انکی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ تو وے بڑے خطرناک ہو جاتے ہیں اگر کسی وقت کوئی آدمی انکی طبیعت کے خلاف کچھ کر بیٹھے تو وے بیدریغ اپنا ہاتھ انسان پر بھی صاف کر دیتے ہیں جب انسان کو دنیا میں اصلی جھگڑوں سے ہی فرصت نہیں ملتی تو انکے بردیکھ کے اندر مصنوعی ناٹکوں سے اصلی رنج اور خوشی کرنا کیسا خطرناک ہے لیکن سنسکار بڑے پربل ہوتے ہیں چونکہ ناٹکوں کو بھی اسوقت کی تہذیب کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے اسلئے انکے برخلاف آواز اٹھانے والا دیوانہ سمجھا جاتا ہے

جرم کی نئی تعریف

انتظامی دنیا میں جسقدر کمیٹیاں ہیں ان سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی جرائم کا انسداد کرنا۔ انسانی بادشاہتیں۔ خواہ شخصی ہوں خواہ جمہوری۔ انسانوں کے بیرونی جرائم کے انسداد کے لئے قائم کیجاتی ہیں۔ مذہبی پیشواؤں کے قائم کردہ اصول جنہیں خدا کی بات کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے انسانوں کے اندرونی جرائم کے انسداد کیلئے مشتہر کئے جاتے ہیں۔ اور اسلئے ہر ایک مذہبی جماعت کا مقصد اندرونی جرائم کا دور کرنا ہے لیکن سوال یہ ہمیشہ اٹھا کرتا ہے کہ جرم کیا ہے؟ جرم کی تعریف جب تک ٹھیک سمجھ میں نہ آ جاوے تب تک اسکے انسداد کا خیال محض وہم ہے۔ پس جرم کی تعریف ہر ایک مذہبی پیشوا اور ہر ایک واضع قانون اپنے اپنے خیال کے مطابق کرتا رہا ہے۔ حال میں فرانس کے ڈاکٹر میکس نارڈاؤ نے موجودہ ہر ایک تعریف کو ناقابل تسلی ظاہر کر کے لفظ جرم کی ایک نئی تعریف ظاہر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ واضعان قانون کی تعریف صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ قوانین ہر ملک اور ہر زمانہ میں بدلتے رہتے ہیں فلاسفروں کی تعریف سے بھی انکا اتفاق نہیں ہے کہ جرم وہ ہے جس سے سوسائٹی کی مجموعی حالت کو نقصان پہونچے کیونکہ وہی فعل جس سے آج نقصان پہنچتا ہے کل فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر نارڈاؤ جرم کو انسانی مفت خوری کا خطاب دیتے ہیں انکا خیال ہے جرائم کی ترقی کو وحشیانہ زمانہ سے منسوب کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ میں مفت خوری کا رواج بہت کم ہے۔ یہ مرض اسوقت پیدا ہوتی ہے جبکہ تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان دھوکہباز اور مکار بنکر دوسروں کے حقوق پر دست اندازی کرنا سیکھتے ہیں۔ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ڈاکٹر نارڈاؤ کے ان تمام دلایل کو بیان کریں جن سے کہ وے اپنے جرم کی تعریف کو سندیہ کرنیکے لئے خاص درشٹانت پیش کرتے ہیں۔ صرف اسی قدر مختصراً بیان کرنا کافی ہے کہ انکی رائے میں تمام جرائم بلامعاوضہ دوسرے کا حق چھیننے سے پیدا ہوتے ہیں مسٹر نارڈاؤ نے فلسفہ خیال کو آج بڑے کرّوفر سے ظاہر کیا ہے وید میں وہ سب ... ظاہر کیا گیا ہے یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے اول منتر میں لکھا ہے "کسی کے دھن کی آکانکشا مت کر" وید ہدایت فرماتا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ کسیکے ادھکار کو مت لے بلکہ اسکے لینے کا خیال بھی دل میں مت پیدا کر۔

کیا ہندوستانی رئیس اس سے بھی سبق لینگے

جسطرح کہ شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دنیا کے تمام بادشاہوں میں بزرگ اور اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں اسیطرح پر برطانیہ اعظم کے تخت کے ولیعہد شاہزادہ ویلز بھی دنیا کے تمام رئیسوں کے سرتاج سمجھے جاتے ہیں۔ اگر ہندوستانی رئیسوں کی ان کوششوں کو صحیح سمجھا جاوے جو کہ وے اپنی اولاد کی تعلیم کے لئے علیحدہ کالج قایم کر کے کر رہے ہیں تو لازم تھا کہ شاہزادہ ویلز کی اولاد کی تعلیم اور تربیت ساری دنیا سے نرالی ہوتی لیکن شہزادہ ویلز اور انکی دھرم پتنی شاہزادی نے انکی تربیت کے ساتھ سادگی کو وابستہ کر دیا ہے۔ انکی پوشاک انکی آرایش کے سامان اور انکے بھوجن کی سادگی کو دیکھکر تو ایک معمولی سے معمولی اوسط درجہ کا آدمی بھی تعجب کریگا۔ بجائے اسکے کہ اس چھوٹی سی عمر میں ان بچوں کو شاہی اوٹھک بیٹھک کی قواعد کا شکار بنایا جاوے انہیں معمولی آدمیوں کے لڑکوں کی طرح کھیلنے اور کبڈی و کشتی میں حصہ لینے کرنے کی اجازت دی جاتی ہے حضور پرنس آف ویلز جانتے ہیں کہ ان بچوں میں سے کوئی نہ کوئی برطانیہ اعظم کے تخت پر بیٹھے گا اور اسوقت شاید ستر اسی کروڑ کے قریب خلق اللہ کی حکومت انکے سپرد کیجاوے گی۔ اگر انہوں نے جفاکشی کا سبق نہ سیکھا ہوگا اور عیش عشرت میں پلا ہوگا تو انکی تکالیف میں وہ کب انکے ساتھ ہمدردی کریگا ساری دنیا کے رئیسوں کا سرتاج تو اپنی اولاد کی تربیت اس طریقہ پر کرے اور ہندوستانی رئیسوں کے معمولی سے معمولی رئیس بھی اپنی اولادوں کیلئے انوکھے قسم کے کالج کھولنے کی کوشش کریں! میری رائے میں تو ابھی تک شہزادہ ویلز کے بچوں کی تعلیم میں بھی ایک کمی ہے۔ انکو آپ پریوار سے علیحدہ رکھکر سختیاں برداشت کرنیکے قابل بنانا لازمی ہے تاکہ وہ قحط وغیرہ کے وقت سمجھ سکیں کہ غرباء کی تکلیف اصلی معنوں میں کیا

اپدیش ۱

(۲۲)

सर्वा दिश: ऊर्ध्वमध
तिर्यक् प्रकाशयन्भ्राज
यद्वनड्वान् । एवं स दे
भगवान् वरेण्यो योनि
स्वभावानधितिष्ठत्येक:

[…] سورج سب دِشاؤں میں اور اوپر اور نیچے ترچھی
[…] ں سے) پرکاشت کرتا ہوا خود روشن ہوتا ہے
[…] وہ دیو گنوں کا ادہار سب شروتوں کا مالک
[…] کرنے کے لایق اکیلا دیوتا مختلف اجسام اور
[…] ونوں پر حکومت کرتا ہے" اس مادی جہان کی
[…] کے اندر سورج ایک عجیب طاقت ہے۔ پورب و
[…] اتر اور دکشن۔ اوپر اور نیچے جدہر نگاہ ڈالو
[…] راجیہ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی سمت اور کوئی جگہ بھی
[…] میں جہاں اسکی کرنیں پرانیوں اور اپرانیوں
[…] میں پران شکتی نہ ڈال رہی ہوں انکو
[…] کی ترقی اور انکی خوشی کا اسیقدر انحصار
[…] کی روشنی پر ہے جسقدر کہ جانوروں اور نباتات
[…] اور انکی پرورش اسپر منحصر ہے۔ جو حال
[…] کا مادی دُنیا کے اندر ہے ٹھیک وہی حال
[…] جگت میں پرماتما روپی "سورج" تمام سوریہ کا ہے۔
[…] سوریہ کا راجیہ تو محض نگاہ کے خاتمہ پر ہی
[…] ہو جاتا ہے لکڑی اور اینٹ۔ پتھر اور ہیوش
[…] معمولی سے معمولی چیز بھی اسکے پرکاش کو
[…] ہوں سے اوجہل کر سکتی ہے لیکن اُس انہیرے
[…] وہ پرکاش سوروپ پرماتما کے اننت پرکاش
[…] کسی میں بھی شکتی نہیں ہے کیونکہ سنسار میں جسقدر
[…] ہیں ان سبکا ادہار وہی دویہ سروپ ہے۔ گلاب کے
[…] جو خوبصورتی ہمیں دکھائی دیتی ہے۔ کیا وہ مادی ہے۔

ستری اور پُرش کے چہروں کو جو سوندریہ شوبہا دے رہا ہے کیا اس سوندریہ کا مخرج مانس۔ ماس اور چرم ہے؟ کیا گال کی سرخی کے اندر محض رکت (لہو) ہی کام کرتا ہے؟ افسوس! آدہیا وچار کرتے کرتے ہم ایسے جڑبدہی ہوگئے ہیں کہ ہم چیتن کی مہما کو سمجھنے کے لایق نہیں رہے۔ سارا سوندریہ اُس دویہ سروپ سے نکلتا ہے جسکی شوبہا کے آگے موہت ہوکر بڑے بڑے یوگی راج کا آتما ہی ترپنیہ کرنے لگ جاتا ہے اُسکی شوبہا کو الوہ کرنیکے لئے بہی بڑے سادہنوں کی ضرورت ہے اور ان سادہنوں کا سیون منشیہ کیلئے لئے آوشیک ہے کیونکہ منشیہ کے ہردے کے اندر انشیرج مان ہوکر۔ صفاتِ ثروت بنکر سنسار میں اوجاگر ہونیکی ابھلاشا بڑے زور سے کام کر رہی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جہاں اندریوں کا غلام محض اندریوں کی ترپتی کے لئے ایشورج اور ثروت کا مالک بننا چاہتا ہے وہاں اندریوں کا راجا دہرماتما پُرش محض پرو پکار کی خاطر ثروت کی خواہش کرتا ہے۔ لیکن اسمیں سندیہہ نہیں کہ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے۔ دونوں ثروتوں کے مالک بننا چاہتے ہیں۔ وہ ثروتیں کہاں سے نکلتی ہیں؟ انکا بھنڈار کہاں ہے؟ جب تک اسکی تلاش نہ کی جاوے۔ ایک کا بہی مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اسلئے دویہ سوروپ جملہ ثروتوں کے مالک کی تلاش کرنی چاہئے مگر اسکی تلاش کسطرح کی جاوے؟ جب جملہ ثروتوں کا مالک اور ہر سوندریہ کا دان کرنیوالا وہ ہے تو پھر کسطرح ممکن ہوسکتا ہے کہ اسکی تلاش کرنیسے منشیہ جیون کا اُدیشیہ پورن ہوسکتا ہے۔ لیکن پرشن پھر وہی اُپستہت ہوتا ہے۔ اسکی تلاش کسطرح اور کہاں کریں؟ رشی اور یوگی جن اسکو الکھ کہتے ہیں۔ جسے نہ جاننے کا قابل تبلاتے ہیں ہمارے حواس اُس تک پہونچ نہیں سکتے۔ من بھی اسکی عظمت تک پہونچنے میں اسکت ہے۔ اسکی طرف رُخ کرتے ہی بُدہی کی بھی بکرڑی اتر جاتی ہے۔ اسکی تلاش کے معنی کیا؟ کمزور انسان عجیب حیرت زدہ ہو جاتا ہے کرے تو کیا کرے۔ کدہر جائے کوئی چارہ ہی نظر نہیں آتا! ایسی بے بسی کی حالت میں کبھی پہاڑوں سے ٹکراتا اور کبھی ندیوں کی لہروں کے تھپیڑے کھاتا ہوا دیوانہ وار گھومتا ہے۔ اسکی حالت رام چندر جی کی سی حالت بن جاتی ہے۔ رام پوچھتا تھا "ہے پربت ہے برکش۔ ہے پکشی گن! میری پران پیاری دُلاری ستیا ہی کسی نے دیکھی ہے۔......" اسی طرح وہ دیوانہ پتھر اور لکڑی۔ آگ اور پانی۔ ہر ایک سے یہی پرشن کرتا ہے "ہے سنسار کی مورتیو تمہارے برہمانڈ کی شکتیو! کیا تم میرے پرلوک کے دان کرنیوالے پرم پتا درشن کرا سکتے ہو۔ کیا تم مجھے اس دربار تک پہنچا سکتے ہو جہاں سے کہ اننت چمکتی ہوئی کرنیں چاروں طرف پہیل کر سنسار کے اندہکار کو دور کر رہی ہیں!" بیکس کی آہ و زاری کون سنے جبکہ یہی آہ و زاری کی آواز ہر سمت سے اُٹھ رہی ہے۔ اسنسار روپی جیلی نہیں کون کسکی آواز کو سُنے! سب کو ایک ہی تلاش اور سب ہی پرشن کرنیوالے ہیں اُتر دینے والا کوئی نہیں لیکن ٹھہرو۔ وہ دیکھو ایک گمبھیر آواز کہاں سے اُٹھ رہی ہے۔ مہاتما آدہی لگا کے بیٹھے ہیں۔ چہرہ پر جلال برس رہا ہے۔ اور نارک ہوئے ہوئے دیوانوں کی جد وجہد اور تکلیف کو دیکھکر اُپکار کا بہاؤ اُنکے ہردے میں اتپن ہو رہا ہے وہ فرماتے ہیں "ہے امرت لوک کے نواسیو! کیا تمہاری کمزور طاقتیں تمہیں پرماتما تک پہونچا سکتی ہیں۔ چھوڑو ان بہیمی حرکتوں کو۔ اور وشواس کے ساتھ اپنے من اور اپنے آتما کا پریم پریم اسکی طرف چھوڑ دو۔ بھگتی سے ہی تم اس تک پہونچ سکتے ہو کیا تم دیکھتے نہیں کہ بچے کے ہاتھ پسارتے ہی ماتا اُسے گود میں لیتی ہے۔ اسیطرح وہ جگت ماتا بہی تمہارے لئے اپنی گود کو ہر وقت کھولے بیٹھی ہے۔ تمہارے ہاتھ پسارنے کی دیر ہے۔ اور تم اُس امرت بھری گود میں بیٹھکر نشچنت ہوسکتے ہو" رشی کی گمبھیر آواز نے سخت سے سخت ہردیوں کو بہی ہلا دیا اور انہوں نے محسوس کیا کہ جب تک پورن شردہا کے ساتھ پرماتما کی بھگتی میں انسان مگن نہیں ہو جاتا تب تک اسکو جیون کے اُدیشیہ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

اوم شم

آتمک نظارے

تب بنا یہ منزل کیسے طے ہو؟

سوامی سباہا کا بنیتہ بنہا شکتی ابہیاس رکھتا ہوں اور اُس کا ریہ بیابام اور نیم کے پالن کیطرف بڑی توجہ کھینچی ہے منو کہتے ہیں کہ دھرم کے لکشنوں کی دیا کہیان کئی مرتبہ کرچکا ہوں سننے والے بیہری اُوجہیر ٹین کو دیکھکر دنگ رہ جایا کرتے ہیں۔ ایک ایک لکشن کے ذہن نشین کرانیکے لئے کئے درشٹانت اور اُوارن جسیے فقرے دیتا ہوں لیکن جب خود دھرم پالن کرنیکا موقع آتا ہے تو گرجاتا ہوں۔ اسکا کارن کیا ہے؟ کرودہ کے وشی بہوت ہوکر کیوں ہر گز کو جلاتا ہوں جب اسکی بہیانک نتیجوں کا انکے سامنے کھینچ سکتا ہوں تو کیا سبب ہے کہ خود بھی کرودہ کا غلام بنکر بعض اوقات کرتا ہوں۔ اور دھرم اور سچائی سے کنارہ کرکے بیٹھتا ہوں۔ بہہ صحیح ہے کہ ایسے ناسد خیالات کے اٹھتے ہی ردیک سنبھلنے کے لئے پرہیز کرتا ہے اور کچھہ عرصہ کے بعد سنبھل بھی جاتا ہوں اور اس سنبھلنے میں اسقدر تیزی کرتا ہوں کہ دیکھنے والے گمان تک نہیں کرسکتے کہ کرودہ کا سایہ بھی میرے اوپر پڑا ہے لیکن اس نمائش سے سدہ کیا ہوتا ہے؟ کیا انتہ کرن ان دنوں کے سنسکاروں سے خراب نہیں ہوتا؟ اگر اسوقت میرا کرودہ دوسروں کے آتما ونکو خراب نہیں کرتا۔ دوسروں کو کشٹ نہیں پہونچاتا تب بھی میرے اپنے آتما کا تو ستیاناش کر رہا ہے اور جب اپنے آتما کا ہی ناش ہوگیا تو دوسرے آتماؤں کا ناش کرنے میں اپنا آتما کیوں نہ پرورت ہوگا! یہہ اُدہا کیوں ہے؟ کیا یہہ اس تھا دور ہو سکتی ہے؟ من بڑی دیاکلتا سے پرشن کرتا ہے لیکن اندر پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جب تک منشیہ سرد ہوا بھی جہوٹ کرمگت ہوجاتا ہے تو کرودہ کی اصلیت کا گیان کیسے ہو جب بہیر بڑے سے بڑے منصوبہ کہاں ہو سکتے ہیں۔ آنکہوں میں دکہوا ہے ممکن نہیں ہوا؟ منزل تو بڑی ہے اور کٹھن مارگ ہے کٹھن ہے کہ وہ اپنی منزل دشوار گذار ہو کر اور بہت مشکل ہوجاتی ہے پھر کسطرح اس منزل کو کیسے طے کر سکینگے؟ ان سوالات کا جواب بھی آتما کے اندر سے

مل جاتا ہے۔ اندر والا پوچھتا ہے؟ تو نے کرودہ کی اصلیت کو سمجھ لیا ٹھیک ہے کیا تو نے اس سے بچنے کے لئے سادھن بھی کئے؟ تو نے سمجھ لیا کہ مصری میٹھی ہے۔ لیکن جب تک تو نے مصری کی ڈلی اٹھا کر منہ میں نہ رکھ لی کیا تیرا منہہ میٹھا ہوا؟ اسیطرح جو تو نے سمجھ لیا کہ کرودہ بہت سے پاپوں کا مول ہے اس سے بچنا چاہئے لیکن اگر تو نے اس سے بچنے کے لئے دڑرہ سادہن نہیں کئے تو تیرا گیان کس مصرف کا ہے؟ جو دھرم پالن کے دڑرہ سادھنوں کو ستا ستر کا رتب گنتے ہیں منزل بڑی اور کٹھن ہے۔ پھر تب بنا یہہ منزل کیسے طے ہو؟

بہہ بھید اب پہیلی نہیں ہے

باغ کے اندر دو دوست ٹہلنے چلے جاتے تھے مند مند سگندھ ہت پون چل رہی تھی سامنے کیطرف سے مست سگندھ ہی کو لا رہی تھی۔ دونوں کی نگاہ اُس طرف دوڑی دونوں کی نظر ایک گلاب کے پودے پر پڑی جسکی شاخوں میں کہلے ہوئے پہول اپنی نازک پتیوں کا نظارہ دکہلا کر ہر ایک حسن پرست کی طبیعت اپنی طرف کھینچ رہے تھے دونوں دوستوں پر بھی غیر معمولی اثر ہوا دونوں آگے بڑھے۔ لیکن جہاں انمیں سے ایک پہول کے جوبن اور اسکی بناوٹ کی خوبصورتی پر محو ہو کر نقش بدیوار کہڑا رہگیا۔ وہاں دوسرے نے جاتے ہی بلا تامل ایک خوبصورت پہول پر ہاتھ بڑھایا اور اُسے توڑ لیا انگلی میں کانٹا بھی چبہا لیکن اُسنے ہاتھ پہر بڑہا کر دوسرا پہول بھی توڑ لیا۔ توڑنے کی دیر تھی کہ پہول کی شکل بدل گئی کچھ پتیاں زمین پر گر پڑیں۔ باقیوں کی شکل میں تبدیلی شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ میں ہی کچلا ہوا گلاب کا پہول دیکھنے کے قابل نہ رہا۔ یہہ بھید کیوں ہے؟ دونوں منش ہیں ایک ہی طرح کی آنکھیں اور ایک ہی طرح کے ناک رکھتے ہیں۔ اکٹھے ہی انہوں نے دیا درشن کیا تہا۔ پہر ایک ہی پرکش کے پہول پر دونوں کے عمل میں بہید کیوں ہے؟ اسکا کارن جاننے کے لئے دونوں کے ہردے کے اندر جہانکی آدشیکتا ہے ایک کی اندریاں دن رات وشیوں کی طرف دوڑتی ہیں اُسی سنسار کو وہ اپنے لئے سمجھ رہا ہے۔ اسکی فلاسفی میں ہر ایک خوبصورت چیز انسان کے بہوگ کے لئے بنی ہے اور بہوگ کے معنی

بہی اسنے بگاڑ اُلٹے ہی سمجھہ رکہے ہیں۔ اسکے لئے پہول پہول ہی ہے اور انسان انسان ہی ہے اسلئے یہاں پہول کے اندر کوئی گپت شکتی نظر نہیں آتی وہاں سے آتما کا بہی کوئی وجود دکہائی نہیں دیتا باوجود زبانی اقرار کے بہی اسکے دل میں کسی مہتی شکتی پر یعنی بہگونت آتما کی ہستی پر وشواس نہیں ہے لیکن دوسرے کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسکے لئے جڑ پدارتھ تو کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اپنے آپ کو وہ کچھ سمجھتا ہی نہیں اس مہان جگت کے اندر اُسے ایک ہی مہان آتما نظر آرہا ہے اور ہر ایک جڑ اور ہر ایک چیتن کے اندر اُسی ایک مہان شکتی نظر آتی ہے جس سے کہ ہر ایک چیز کے اندر سوندریہ کا راجیہ ہو رہا ہے۔ اسکے لئے پہول کی خوبصورتی جگدیشور کے سوندریہ کا اظہار ہی۔ وہ پہول کو کیسے توڑ سکتا ہے؟ ہر ایک پہول کے اندر اُسے پرماتما کا سوندریہ نظر آتا ہے وہ کب گوارا کر سکتا ہے کہ اس سوندریہ کو بگاڑے؟ کیونکہ اسکے لئے سوندریہ سب کچھ ہے۔ اندریوں کے بہوگ کچھ بھی نہیں یہیں دونوں کے اعمال کا فرق رہتا ہے ایک کا عمل ایشوریہ آگیا کا پالن دوسرے کا عمل اُس ایشوریہ آگیا کا بہنگ ہے لیکن اوشواسی من پر پرشن اٹھاتا ہے۔ کیسے جانیں کہ پہول کو نہ توڑنا ہی ایشوریہ آگیا کا پالن ہے۔ اگر پہول سے خوشبو لینے کی مراد نہ تھی تو وہ پہول بنایا ہی کیوں گیا؟ اس پرشن کے اُتر کے لئے بڑی پرشرم کی آوشکتا نہیں ہے۔ کیا یہہ صحیح نہیں ہے کہ ایشوریہ آگیا کے پالن سے سکھہ ملتا ہے وا استو آنند ملتا ہے اور برخلاف اسکے اسکی آگیا کا بہنگ کرنے والوں کو دکہہ ملتا ہے۔ اب انہیں دونوں دوستوں کا انسانی خوبصورتی کے ساتھہ برتاؤ دیکھو پہر تمہیں یقین ہو جاویگا کہ خوبصورتی کو دیکھکر پرماتما کے سوندریہ کا الوہیہ کرنیوالا جہاں آنند میں مگن رہتا ہے وہاں اس خوبصورتی کی اصلیت کو بہولکر وشیئے بہوگ کا غلام دکہہ سہتا رہتا ہے ڈوب جاتا ہے۔ کیا اب بہی پرشن باقی ہے؟

یہہ بہید اب پہیلی نہیں ہے سوندریہ کی شوبہا کو الوہیہ کرنا اور اسکے اندر جگت نیاتا کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے ایک خوبصورت چیز کی عزت کرنا دیوتا پن ہے۔ برخلاف اسکے

تتمہ دھرم پرچارک

[illegible]واج کی غلامی نے ستیاناس کر دیا

نمبر ۱

[illegible]منو مہاراج نے وید کو پرم پرمان مانکر سمرتی [illegible]
[illegible] گرنتھوں کو اُس کے تابع بیان کیا ہے۔ انہوں نے
[illegible]صاف الفاظ میں لکھدیا ہے کہ جو رواج یا دھرم [illegible]
[illegible] کی تعلیم کے برخلاف ہدایت دیتا ہے وہ قابل ماننے کے
[illegible]نہیں ہے لیکن افسوس کہ منو کے فرمان کو بالائے طاق
[illegible] کر اسوقت ہندو فرقہ رواج کی غلامی کے باعث
تباہ ہو رہا ہے۔ بنابراں رواج کی اصلیت دریافت
[illegible] ضروری ہے۔ تاکہ اسکی اصلیت روشن کیا جائے
[illegible] جا سکے اس وشئے پر مدت ہوئی کہ ہمنے اپنے
[illegible] خیالات قلمبند کرنے شروع کئے تھے جنہیں آج
[illegible] اپنے ناظرین کے روبرو رکھنے شروع کرتا ہوں۔

رواج کا آغاز

[illegible]سنار کے اتہاس کا مطالعہ کرنے والے اس امر سے واقف
[illegible] ہیں کہ ہر ایک زمانہ اور ہر ایک قوم میں ہمیشہ سے
[illegible] سماج نے اپنی ضرورت اور اپنی لیاقت کے مطابق
انسانی زندگی کی تعلیم کے لئے خاص خاص رسوم مقرر
کر رکھی ہیں یہ رسوم کسی قوم یا فرقہ میں بھی باہمی
[illegible]صلاح اور مشورے سے رواج نہیں پاتی ہیں بلکہ
[illegible] آغاز ہمیشہ اس طور پر ہوتا رہا ہے۔ کہ کسی بزرگ
[illegible] قوم نے کسی خاص موقعہ پر خاص ضرورت کے باعث ایک
[illegible] فعل اختیار کیا۔ اس کے جانشینوں نے بلا ضرورت
[illegible] بھی اسی موقعہ پر اُسی رسم کا ادا کرنا بہ پاس ادب
اپنے بزرگ کے اپنا فرض سمجھ لیا۔ رفتہ رفتہ کچھ

پشتوں کے گزر جانے پر رسم متذکرہ بالا مروج ہو کر
اُس قوم نے اسکا ادا کرنا اپنے فرائض میں سے سمجھ لیا
تب اس رسم کو رواج کا مرتبہ حاصل ہوا۔ اور اسکی
عدم ادائیگی باعث ناراضگی خاندان یا قوم سمجھی جانے
لگی۔

ہندوؤں کے رواج

قبل اس کے کہ ہم آریوں کے مانے ہوئے سولہ
سنسکاروں کی فلاسفی اور اُس کے گہرے مقصد پر
وچار شروع کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان رسوم
کی پڑتال کر کے انکی اصلیت اپنے ناظرین پر ظاہر کر دیویں
جن کا کہ ہندو قوم میں رواج پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان
رسوم میں سے اکثروں کا تو سنسکار کرموں کی بدھی سے
بیدھا تعلق ہے۔ اور اس نے اُن کا ہندو ماتر میں پرچار
ہے۔ اور اکثر ایسے ہیں۔ جن کا کہ شاستر وکت سنسکار بدھی
سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن خاص سنسکاروں میں
ان کا ادا کرنا شاستر کے احکام کی نسبت بھی زیادہ تر
لازمی خیال کیا جاتا ہے۔
ہم اس امر کی بھی پڑتال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا
ایسی رسوم کا آغاز کہاں سے اور کیونکر ہوا۔ اور
کس طرح دے زور پکڑتے پکڑتے رواج کا مرتبہ
حاصل کرتی گئیں۔
ہندوؤں کی موجودہ رسموں کی نسبت جب کبھی
اعتراض کئے جاتے ہیں۔ تو ہمارے سادھے لکیر
کے فقیر بھائی یہی جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ رسوم
سناتن سے اسی طرح چلی آتی ہیں۔ اور کہ اس لئے ان کا
بند کرنا موجودہ ہندوؤں کے لئے ناممکن ہے۔ تھوڑے
سے وچار سے معلوم ہو جاویگا کہ اُن کا یہ مذکورہ قول
اور بے بنیاد ہے۔ اول تو لکیر کے فقیر بنا انسانی درجے
سے گر جاتا ہے۔ سچے منش بن سکنے کا دعوے کر نیوالے
کبھی بھی لکیر کے فقیر نہیں ہوتے۔ یہ کہاوت بھی تو
ہمارے بھائیوں میں ہی مروج ہے کہ

لیکے لیکے گاڑی چلے لیکے چلے کپوت
لیکے بنا تینوں چلیں سنگھ سورمن سپوت

اور دوم ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ہمارے بھائی سناتن کسکو کہتے
ہیں۔ وید اور شاستر پر میشر پرماتما کو سناتن کہتے ہیں
جسکے انکی ابتدا ہے کہ اُس کا آغاز کبھی نہیں ہوا
وہ ہمیشہ سے قائم اور اسی طرح قائم رہیگا لیکن کیا
بڑے سے بڑا جاہل ہندو بھی کہہ سکتا ہے کہ جن رسوم
کی زنجیروں میں آج ہندو قوم جکڑی ہوئی ہے
اُن کا آغاز کبھی بھی نہیں ہوا تھا؟ رسوم کی ابتدا
کی نسبت ایک بڑی دلچسپ روایت ہمارے ایک دوست
بیان کیا کرتے تھے جس سے عمدہ اور کوئی طریقہ
انکی اصلیت ظاہر کرنے کا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہم
اُس روایت کو بعینہ یہاں بیان کریں گے۔ تاکہ
ہمارے ناظرین کے ایک ہاتھ دو کاج سدھ ہو جاویں
یعنے دل بہلاؤ کا دل بہلاؤ ہو اور سکشا کی
سکشا ہے۔
کہتے ہیں کہ ایک پنڈت جی نے بہت سا دھن
کمانے یہ ارادہ کیا کہ کسی ایسے کام میں ہاتھ ڈالا جاوے
ہوئے جس کا کچھ [illegible] کہ [illegible] وہ بدنامی
جو بدبختی سے دھن کمانے کی وجہ سے ہو رہی تھی
دور ہو۔ اور اُن کا نام دان [illegible] آدمیوں کے زمرہ
میں شامل ہو جاوے۔ [illegible] نام پر [illegible]
دان کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے لفظوں میں چونکہ
دیوتوں کو [illegible] سے خوش کر کے اپنے گناہ بخشوانا
چاہتے تھے۔ اس لئے دلال کی ضرورت پڑی اور [illegible]
کے دلال ٹھہرے برہمن دیوتا۔ اسلئے پنڈت جی کی
طلبی ہوئی۔ پنڈت جی [illegible] اسکا سیدھا
سادا [illegible] آن [illegible] [illegible] آ گیا
[illegible] [illegible] [illegible] وچار نے [illegible]
[illegible] وچار کے تالاب کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] پہنچا۔ تو سب کام [illegible] ہو گیا۔
[illegible] پنڈت جی دروازے آ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
تھی۔ پوجا کا کریہ شروع ہوا۔ پنڈت جی تھوڑا دھیا
جاری رکھ کر اور [illegible] بیٹھے بیٹھے تو [illegible] آئی

جی گنیش پوجا میں جو ارگھے کا جل چھوڑنے کے لئے
آگے کی طرف بڑھے تو دھوتی کا پلا کھلگیا۔
سیٹھانی ذی ہوش عورت تھی۔ فوراً آہستہ سے ہاتھ
بڑھا کر کھلا ہوا پلا بدستور سابق اوڑھنگ دیا۔ اتفاق
سے سیٹھ جی کے پتر کا بواہ ہو چکا تھا۔ اور بیٹے کی
بہو کو سسرال آتے ہوئے اس کی ماں نے بہت
کچھ سمجھایا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ بچی تو اب
دوسرے گھر میں جانے لگی ہے۔ وہاں جا کر گھر
کی طرح رہیو۔ وہاں جاتے ہی اپنی ساس سے
سکھنا سیکھیو۔ اور جس طرح کل ریت تیری ساس سکھاتی
ہو۔ اسے دھیان رکھیو۔ کیونکہ ساس کے بعد
تو ہی کل ریت کی رکھشک ہوگی"۔ یہہ شکشا پائی
ہوئی بہو بھی یگیہ شالا میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسنے
اپنی ساس کی اس حرکت کو دل میں پکی گرہ
دے لی تھی۔ وِلادت سے سیٹھ جی کچھ عرصہ بعد
پرلوک سدھار گئے اور سیٹھانی جی کا بھی دیہانت
ہوگیا۔ اب سیٹھ جی کے پتر گدی کے مالک ہوئے
تھے۔ تو ہی ایک سال کا بہہ کھیل سُناتے ہوئے
سیٹھ جی کی درشا بتا کر پروہت جی نے ملا دان پر
آمادہ کیا۔ سب سامان پھر لیس کیا گیا۔ چھوٹے
سیٹھ جی اپنی پتنی کے ساتھ گانٹھ جوڑ کر بیٹھ
گئے۔ اور پروہت جی اُن کے سامنے براجمان ہو
کر یگیہ شروع ہوئی۔ لیکن چھوٹے سیٹھ جی تو بھلے
آدمی تھے۔ اپنی پیدائش سے ہی امیر کے
گھر پلنے کے باعث ابھی ہڈیاں تک بھی نکلی تھیں جا سکی
تھیں۔ جیسے ہی گنیش جی پر ارگھا چھوڑنے کے
لئے چھوٹے سیٹھ جی جھکے۔ بہو کی نظر ابھی دھوتی
پر پڑی۔ دیکھا تو پلا دھوتی میں کھونسا ہوا تھا
بہو گھبرائی کہ کہیں کل ریت نہ بھنگ ہو جائے
فوراً ہاتھ بڑھا کر پلا پہلے کھول کر پھر اُسی طرح
اٹھنگ دیا۔ سیٹھ جی چکرائے تو بہت۔ لیکن اُسوقت
چپ رہنے بنا بنتی نہیں تھی۔ جب کریہ ختم ہوگئی
سامان کل برہمن دیوتا کے گھر پہنچ گیا۔ تو سیٹھ جی
جھلا کر سیٹھانی سے بولے "اری تو نے تو مجھے
بڑا خفیف کر دیا۔ یہہ کیا احمق پن تھا۔ کہ دھوتی
کا پلا کھول کر پھر باندھ دیا۔ لوگ کیا کہتے ہونگے"
سیٹھانی منہ بنا کر بولیں "یہ ہو ہنہ! تم دوکان
کا کام کرنا ہی جانتے ہو۔ تم کل ریت کو کیا جانو
جب میرے سسر نے تلا دان کیا تھا۔ تو میری
ساس نے ارگھا چھوڑتے وقت سسر کی دھوتی
کا پلا اوڈھنگ دیا تھا۔ تم نے تو غضب ہی کر دیا
تھا۔ کہ پلا کھلا نہ چھوڑا۔ پر خیر گزری کہ میری
نگاہ پڑ گئی۔ نہیں تو نہ معلوم دیوتا کی کیا
کر دی ہوتی۔"
پیارے ناظرین! کیا سچ مچ ہر ایک رسم کا آغاز
قریباً اسی طرح نہیں ہوا کرتا؟ ہر ایک گھر میں
ایک نہ ایک چتر بہو موجود ہوتی ہے۔ جو کہ
رسوم کی ادائیگی میں نہ صرف اپنی ساس کی
تقلید پر ہی اکتفا کرتی ہے۔ بلکہ اُن میں
اضافہ کر کے کنبے میں اپنا سکہ جمانا فخر سمجھتی ہے
اور یہیں تک خاتمہ نہیں ہے۔ بلکہ لالچ اور نام
کی ہوس بعض وقت سمجھدار آدمیوں تک کو پاگل
بنا دیتی ہے۔ اور جب ہم اس کے ساتھ براہمنوں
کی سوارتھ سِدھی کو ملاتے ہیں تو ہمارے لئے
اس سلسلے کا پتہ لگانا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہتا
جس میں کہ گزر کر رسوم منزل بمنزل ترقی کرتی
آئی ہیں۔

جالندھر شہر کے چڈھے کھتری بابا
سوڈھل کی پوجا خاص طور پر اننت چودس
کے روز ہر سال کیا کرتے ہیں۔ شہر سے باہر
اُتر کی طرف ایک تالاب ہے جس کے آس پاس
ہمارے دیکھتے دیکھتے ہی کئی مندر اور مکان
سادھوؤں کے رہنے کے لئے بھگتوں اور بھگتنیوں
نے بنوا دئے ہیں۔ اسی تالاب کا نام سوڈھل کہا جاتا ہے۔
روایت ہے کہ بابا سوڈھل چڈھے کھتریوں کا
ایک بزرگ تھا۔ جب قریباً پانچ سال کا ہوا تو ایکروز
والدین نے اُسے سادھوؤں کے ساتھ کھیلتے ہوئے
دیکھ لیا۔ ماں حیران ہوئی اور دل میں سوچنے لگی
کہ یہہ تو کوئی سدھ معلوم ہوتا ہے۔ باواز بلند بولی
"بیٹا یہہ کیا کرتے ہو" بیٹا بولا "میری عمر
اتنی ہی تھی۔ لکھا ہی تھا۔ کہ جیسے تم مجھ سے پرشن
کروگی۔ اُسی وقت میرا دیہانت ہو جائیگا"
چونکہ بچہ کا ناطہ آنند فرقے کے کھتریوں کے
یہاں ہو چکا تھا۔ اس لئے ماں کو ایسا اثر سنکر
اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ ماں بولی "واری جاؤں
بیٹا! ایسی بات منہ سے نہ نکالو۔ تمہارا تو بیاہ
ہوگا۔ لڑکے بالے ہونگے۔ اور تمہاری ماں کا کلیجہ
اُنہیں دیکھ کر ٹھنڈا ہوگا"۔ بچہ بولا "ماں
بیٹے ہوئے تو وہ بھی کسی نہ کسی دن مر جائینگے
مجھے اُس کل کے سب لوگ ہمیشہ کے لئے مانینگے
گویا یہ کل میری سنتان رہے گا"۔ کہتے ہیں
کہ لڑکے نے اننت چودس کے روز اس دار فانی
سے کوچ کیا۔ اس لئے اُسکی پوجا اننت چودس
کو ہوتی ہے۔ لاہور سے رائے میلا رام مشہور
کروڑپتی بھی چڈھہ ہونے کے باعث پوجا کرنے
آیا کرتے تھے۔ لیکن اب تو بابا سوڈھل کی پرستش
چڈھوں پر ہی موقوف نہیں رہی ہے۔ جالندھر شہر
اور ضلع کے کھتری عموماً بلا لحاظ فرقہ سوڈھل کو
پوجنے کیلئے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ ہر ایک شخص
نے سیر کا ٹوپا بنایا ہے۔ جسکی یہ مٹھیاں بنائی
جاتی ہیں۔ اور دو سے چودہ چراغوں اور نقدی
کے ساتھ چھلنی (چھاننی) میں رکھ کر پروہتانی
کے حوالے کیجاتی ہیں۔ جو سات مرتبہ پانچویں
سنتری وید میں سے حسب ذیل منتر پڑھتی ہے:۔

چڈھیاں دے آنند آیا۔ دودھ پُت دیندا آیا۔
لڈو مٹھے کھاندا آیا۔ اور یہہ کل چیزیں خود
رکھ لیتی ہے۔ یہہ بات بھی اس جگہہ دلچسپی سے
خالی نہیں ہے۔ کہ چڈھوں کے پروہت رائے بہادر
بھاگ رام صاحب سی۔ ایس۔ آئی سکہڈی کون

...بیاہے - اور راستے بہادری کی ماتا آپ سے بیاہ ہونے تک جسکو کہ عرصہ قریباً چار برسوں ... سوڈھل کی پوجا لیتی رہیں۔

... سے غور سے اس رسم کی بنیاد صاف ... ہوتا ہے ... بعض بچے روز پیدائش سے بزدل ... اور بعض بہادر۔ معلوم ہوتا ہے کہ بابا ... ممکن ہے کہ بچپن کا نام اس سے ... آخرالذکر دھرتے میں سے ... سانپ گھر سے ناواقف بخوف اُس سے ... اُس نے ... نہ سے اُسے سیدہ ... سمجھ لیا - غالباً سانپ کی زہر بچے کو چڑھی اور بچہ مرگیا۔ ... ماتا نے " ہالا جوگی " ... اور بین شروع کر دئے - باقی قصہ لوگوں نے اپنے دماغ سے گھڑ لیا۔ غرضیکہ کوئی ... کہ موجودہ قصہ گڑھ نفت کر کے ضعیف الاعتقاد برادری کے روبرو پیش کیا گیا۔ جسکو کہ سب نے ست بچن کہہ کر مان لیا۔

لیکن بابا سوڈھل کی پوجا کا ابھی پر خاتمہ نہیں ہوا۔ جب ضرورت اسپر بھی ہاتھ تیئے چڑھتے رہے چنانچہ سوڈھل کے تالاب میں برسات کو مٹی بہت جمع ہو جایا کرتی تھی۔ اور اس لیے اس میں پانی بہت کم ٹھہرتا تھا - لالہ ناننا مل اُس وقت چڈھوں میں بزرگ خاندان تھے۔ انہوں نے سوچا کہ بابا سوڈھل پر جو شردھا اپنی برادری کو ہے اُسکو تالاب کی صفائی کا ذریعہ بنانا نتیجہ خیز امر نہیں ہے - ان بزرگوار نے ایک نئی رسم قائم کردی - کہ جو شخص چودہ مٹھیاں اور چودہ چراغ چڑھانے آوے - اُس کا یہ بھی فرض ہو - کہ چودہ مرتبہ تالاب سے مٹی نکالے - اس طریقہ پر لالہ ناننا مل نے اس ضعیف الاعتقادی کو نیک کام کا ذریعہ بنایا - اس امر کی تصدیق لالہ نانک مل کے پوتے چودھری رلا رام سے ہو سکتی ہے جنکی ہوش میں کہ چودہ مرتبہ تالاب کی مٹی نکالنے

والی رسم کی بنیاد پڑی تھی

تیسری ایزادی سوڈھل پوجا میں ایک اور کی گئی رولدو رام چڈھے کے بزرگوں نے ظاہر کر دیا کہ بابا جی کی ایک جوتی اُن کے یہاں ملی ہے - اور ثبوت کے لیئے ایک پانچ سالہ لڑکے کی جوتی پیش کر دیگئی پھر کیا تھا ! عورتوں نے ہر ایک بواہ سنسکار میں بابا سوڈھل کی جوتی کا بدھان کر دیا ! ہر ایک بواہ کے موقعہ پر شگون کے ساتھ جوتی رولدو رام کے گھر سے لائی جاتی - اور بعد خاتمہ بواہ معہ اڑھائی سیر شیرینی کے اُنہیں کے گھر واپس کیجاتی

لیکن یہ مشہور ہے کہ سوڈل چور نے تو ایک دن سادہ کا - عرصہ تقریباً آٹھ نو برسوں کا ہوا کہ چودھری رلا رام کے بیٹے کا بواہ سنسکار تھا بزرگ چودھری صاحب گو ستر سالکی عمر میں آریہ سماج کے سبھاسد بنے تھے - تاہم دہرم پا اپنے میں نوجوانوں سے بڑھکر جوش رکھتے تھے۔ عورتوں نے چودھری صاحب سے پوشیدہ طور پر مشہور جوتی پوجا کے لئے منگائی اور برات کیساتھ بھیجدی - بوقت واپسی چودھری صاحب کو راستہ میں جوتی کا حال معلوم ہوا۔ آپنے جوتی دیکھنے کے لئے ہاتھ میں لے لی۔ اور راستے چلتے ہوئے ایک کچے تالاب میں اُسے پھینکدیا۔ جب برات جالندھر میں واپس آئی - اور جوتی واپس نگئی - اور رولدو رام کی طرف سے تقاضا ہوا کہ باباجی کی جوتی واپس بھیجدو - تو چودھری صاحب نے کہا کہ جوتی تو نہیں ہے - جب پوچھا گیا کہ جوتی کیا ہوئی تو چودھری صاحب نے جواب دیا کہ بابا اپنی جوتی خود لیگیا - اس حاضر جوابی پر تو رولدو رام کو بھی خاموش ہی ہونا پڑا - اور اُسکے روز بابا سوڈھل کی جوتی کا نام و نشان باقی نہیں رہا لیکن ہمیں تعجب نہ ہوگا - اگر کوئی نئی جوتی بابا سوڈھل کسی اور بھگت کو بخشدیں۔

جلوٹے ... کی ...

کی ہے - اُن کے یہاں دہی بلونے (رڑکنے) میں مدھانی کا استعمال نہیں کیا جاتا - بلکہ بھی عورتیں دہی کو صرف ہاتھ سے بلوتی ہیں - دریافت پر معلوم ہوا - کہ اُن کا ایسا عمل بھی ایک کہانی پر مبنی ہے - کہتے ہیں کہ کسی زمانے میں جلوٹوں کی ایک عورت نے جب دہی رڑکا تو اُس کے ساتھ ہی ایک سانپ بھی رڑکا گیا اتفاق سے اُسی عورت نے جو چھاچھہ پی - اُس میں ملا ہوا سانپ بھی اُس کے اندر چلا گیا - رات کو سانپ خودبخود اُس عورت کے پیٹ سے باہر نکل آیا - اور اُسنے آواز بلند کہا کہ میں تمہارا بھونگ ہوں تمہاری عورت نے مجھے دکھ دیا اب آئندہ کے لیئے ہاتھ سے دہی بلویا کرو - تاکہ اگر اُس میں سانپ ہو تو معلوم ہو جاوے - سوچنے سے معلوم ہوگا - کہ اصلی وجہ آخری ہی ہوگی جسنے کہ قوم جلوٹہ میں ایسا رواج قائم کرا دیا کسی موقعہ پر لسی میں سانپ دکھائی دیا ہوگا پس عورت نے اُسے دیکھا اُسنے زیادہ تاکید کیلئے ایک قصہ گھڑ لیا - ورنہ سانپ کا چھاچھہ کے ساتھ اندر بلا معلوم پینے والے کے چلا جانا تحفہ مسیح کی مچھلیوں اور روٹی کے معجزے سے کم نہیں ہے - انہیں جلوٹوں کی قوم میں رواج ہے - کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نو ماہ تک عورتوں کا کاتنا بند رہتا ہے - دہی بلونے میں ہاتھ سے کام لینے کی رسم کا صرف جلوٹوں کی قوم پر ہی خاتمہ نہیں ہے - بلکہ پنجاب کے اکثر کھتری اور براہمن گھرانوں میں دہی ہاتھ سے ہی بلویا جاتا ہے - یہاں تک کہ بعض تو میں صرف دہی کا ہی استعمال کرتی ہیں اور اپنے گھر میں مکھن نہیں نکالتیں - گو ایسی قومیں باہر سے آئے ہوئے گھی اور مکھن کے استعمال کی ممانعت نہیں ہے - بعض گھی کا ذکر کرنا ہے ...

سمجھتے ہیں۔ تبدیل کے لئے سنجولو، علاقہ کپورتھلہ کے
اننہ کھتری کاتی ہیں۔ جہاں تک ہم نے تفتیش کی اس رسم کی تہہ میں ہر جگہہ سانپ کی کہانی ہی کام کرتی ہے۔ یہہ کہانی ہر جگہہ نئے رنگ اور روپ میں نمودار ہوتی ہے۔ چنانچہ آبرول قوم کے کھتریوں کے یہاں اس رسم کی بنیاد اس طور پر بیان کیجاتی ہے۔ کہ انکی کسی بزرگ کے بطن سے دو جوڑے (توام) پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک تو انسان کی شکل رکھتا تھا اور دوسرا سانپ تھا۔ انسانی بچہ کی پرورش کا انحصار تو ماں کے دودھ پر تھا۔ لیکن سانپ روپی بالک کے لئے رات کو دودھ اور دن کو دہی رکھا جاتا تھا۔ اتفاق سے ایکروز صبح کیوقت ماتا دہی رکھنا بھول گئی۔ اور کل کا کل ہونے کے لئے برتن میں ڈالدیا۔ دہی ہوتے ہوتے کسی کام کے لئے ماتا اوٹھی۔ حیوانی بچہ نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور جھٹ برتن میں گھسکر دہی پینے لگا۔ ماتا بھی پہونچ گئی۔ اور دہانی کی رسی بدستور گھر گھر چلنے لگی۔ بیچاری ماتا کو کیا معلوم تھا۔ کہ اسکا لخت جگر از گر بیچ میں ہی متھا جا رہا ہے۔ سانپ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اور چھاچھ کی رنگت سرخ وسیاہ ہوگئی۔ یہہ واقعہ معلوم ہونے پر آبرول کھتریوں کی اس بزرگوار نے ڈگڈگی پھیر دی کہ آئندہ انکی قوم میں کوئی عورت سوائے ہاتھ کے دہی نہ بلووے۔

سانپ کی پرستش کا رواج بھارت ورش میں عموماً ہر جگہہ پایا جاتا ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی اور قدرتی نظاروں کے اختلاف کے لحاظ سے خواہ روایتوں میں کیسا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ تاہم ان سب کا بنیادی اصول صرف ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ سیٹھ کھتریوں کی قوم میں ہر سال ماہ بھادوں کی نومی کے دن گھر کے سب زن و مرد اپنے پاؤں میں پازیب کی جگہہ لبنتی دھاگا باندھتے ہیں۔ جس میں کہ چند گانٹھیں دی ہوتی ہیں۔ اس دھاگے کو کوئی شخص خود نہیں اوتار سکتا۔ البتہ خود بخود اگر ٹوٹ جائے تو پھینک دینے کی اجازت ہے۔ اس رسم کے ساتھ جو روایت بیان کیجاتی ہے۔ اس میں سیٹھوں کی ایک بزرگ عورت کو ایک سانپ کے بچے کی ماں بنایا جاتا ہے۔ ایک پڑوسن کی بداحتیاطی سے اس سانپ کا آگ میں جلنا۔ ماتا کا شوک کرنا اور سانپ کے بچے کا خواب میں دکھلائی دیکر اپنی اس قسم کی انوکھی یادگار کا قایم کرانا سلسلہ وار سب کچھ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اسی قوم میں پھاگن کا مہینہ ہر ایک خوشی کے کام کے لئے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ جسکی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ اس قوم کا پروہت ماہ پھاگن میں مرے ہوئے اس قسم کی وصیت کر گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیٹھ قوم کے بزرگوں کو ہر ایک خود پسند آدمی کٹھ پتلی کا ناچ نچا سکتا تھا۔

وڑکہ ضلع جالندھر میں ایک براہمن خاندان ہے جس کا بزرگ کئی کھتریوں کے فرقوں کا گرو دیو سمجھا جاتا ہے۔ جب کوئی بھگت جا کر پرساد چڑھاتا ہے۔ تب اس میں سے کسی قدر باہر پھینکدیا جاتا ہے۔ اگر کوا اوٹھا لیجاوے تو سمجھا جاتا ہے کہ پرشاد چڑھ گیا۔ اور اگر اتفاق سے کوئی کوا انکی طرف رخ نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے کہ چڑھاوے میں شردھا نہیں ہے۔ اور انکی نیت کی صفائی کی نسبت ہی شک ہو جاتا ہے۔

پنجاب کے عام کھتری اور براہمنوں کے خاندانوں میں اور بعض بعض ویشوں اور شودروں کے خاندانوں میں بھی مویشی رکھنے والوں میں تھیٹی ڈالنے کا رواج ہے۔ چنانچہ سنیچر کو گوگے کی اماوس کو گل دیو کی برتھیٹ کو سلطان کی۔ چوتھ کو ستی کی۔ غرضیکہ خاص خاص دن خاص خاص مانے ہوئے بزرگ یا دیوی دیوتا کے نام پر کسی قدر دودھ براہمن کو دیا جاتا ہے۔ اور اس روز کا دودھ اگر جمایا جاوے تو اسے دوسرے دن بلوتے نہیں ہیں۔ اس تھیٹی کے رواج کی بنیاد وہ ضعیف الاعتقادی ہے۔ جو مویشی کی ہر ایک بیماری کو کسی نہ کسی پیر۔ اولیا۔ دیوی یا دیوتا کے ساتھ منسوب کرتی ہے۔ لاہوریوں میں ساڈے رلے کی شرمناک رسم کی بنیاد بھی بڑی تاریک ضعیف الاعتقادی پر مبنی ہے۔

پنجاب کے کھنہ فرقہ کے کھتریوں میں ایک رواج چلا آتا ہے۔ کہ ہر لڑکے کی عمر کے ساتویں سال میں اُسے بمقام دیپالپور ضلع منٹگمری بھیجتے ہیں۔ جہاں ایک طاق کے روبرو اس لڑکے کی چوٹی اوتاری جاتی ہے۔ باوجودیکہ چوڑاکرن سنسکار تیسرے سال ہو لیتا ہے۔ اس طاق کو متبرک مانا جاتا ہے۔ اور اسکی بنیاد اس طور پر بیان کیجاتی ہے۔ کہ دیپالپور میں ایک کھنہ کھتریوں کا خاندان رہتا تھا۔ کوئی زمانہ آیا کہ ان میں سے صرف ایک ہی شخص رہگیا۔ جسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ اسنے ایک اُتسب رچا۔ اور جب اپنے پروہت کو جو کہ جینگن براہمن تھا۔ رخصتانہ دے چکا۔ تو نوجوان نے آہ سرد بھر کر کہا "پروہت جی یہ آخری نذر آچکی ہے میں بے اولاد ہوں۔ میں نے اب کون سے اُتسب کرنے ہیں" قصہ یوں چلتا ہے کہ پروہت کو بڑا دکھ معلوم ہوا۔ اور اسنے جنگلاج دیوی کے یہاں جاکر بڑا بھاری تپ کیا (جس سے مراد اگنی تاپ کر کشٹ برداشت کرنا ہے۔ آخرکار دیوی نے

...ہوکر بردان دیا کہ یجمان کے لڑکا ہوگا ...یان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسا ہی ظہور میں آیا ...لڑکے کی پیدائش پر پروہت جی نے تاکید ...کی کہ یہ لڑکا کسی قدر الوکھی طاقت کا ...ہوگا۔ اسے کبھی ہی ... جب ...سال کا ہوا۔ تو اسکی کسی حرکت پر ...ماں نے اسے "نگھر جانا" (زمین میں دھنس جانا) ...والا کہا۔ لڑکے نے کہا "ماں! نگھر جاؤں" ...ماں نے جواب دیا "ہاں" دوبارہ سہ بارہ ...پوچھنے کے بعد بھی ماں یہی جواب دیتی گئی۔ ...تیسری بار جواب دینے کی دیر تھی کہ لڑکا ...دیکھتے دیکھتے زمین میں دھنس گیا۔ روایت ...ہے کہ طاق اسی جگہ پر بنا ہوا ہے۔ کہ جہاں ...لڑکا دھس گیا تھا۔ اور اس طاق کے پجاری ...ری جہگن فرقے کے باہمن دیوتا ہیں۔ کچھ ...عرصہ تک اس طاق کی پرستش صرف کھتریوں میں ہی محدود رہی۔ لیکن اب ...کپور مہروترے وغیرہ کھتری اور یہاں تک ...کہ سنار۔ حجام۔ گاذر۔ وغیرہ کل قومیں اس ...عجیب الخلقت طاق کی پرستش میں مشغول ...دیکھی جاتی ہیں۔ ہر سال ماگھ مہینے کے ...ہر چار اتوار دن کو میلا ہوتا ہے۔ جس میں ...اس قدر بدتہذیبی عمل میں آتی ہے۔ کہ اس کے ...روبرو کرتارپور۔ اور امرت سر کی بیساکھی ...کے میلے بھی گردن نیچی کریں۔ اس طاق ...کی پرستش کے لیے جو وقت لوگ گھر سے ...چلتے ہیں اس کے لئے تیل کی چیز کھانے ...کی منع ہے۔ سر نہانے وغیرہ بہت سے کاموں ...کی ممانعت ہو جاتی ہے۔

...اس کہانی کو اگر گہری نگاہ سے پڑتال کیا ...جاوے۔ تو کل کارسازی باہمن دیوتا کی ...معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ ان انگنت دستانوں ...میں سے صرف ایک ہے جو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ باہمنوں نے بھارت ورش کو اپنے پیٹ کی خاطر تاریکی کی بڑی گہری غار میں ڈبو دیا تھا۔

اکثر رسوم کی بنیاد ایسے غیر معمولی واقعوں پر رکھی جاتی ہے۔ جن کے بالخصوص کہ خاندان کی زندگی میں کوئی خاص غیر معمولی تبدیلی متعلق ہو۔ چنانچہ جالندھر کے سہگل کھتریوں کے یہاں جنکی قوم میں کہ لڑکے لڑکیوں دونوں کا مونڈن سنسکار کیا جاتا ہے۔ یہ رواج ہے کہ مونڈن سنسکار کے لئے جو تھتی نیت کیجاوے اس سے ایک روز پہلے بچے کی ماں کسی پڑوسی کے گھر چلی جاتی ہے۔ پھر خاوند برات باندھکر از سر نو نوشہ بنکر جاتا ہے۔ اور اپنی بیوی کو اپنے گھر واپس لاتا ہے۔ اس رسم کا آغاز اس طرح پر بیان کیا جاتا ہے ایہ سہگلوں کا ایک بزرگ غریبی کی حالت میں اپنی بیوی اور لڑکے کو گھر چھوڑ کر باہر روزگار کے لیے چلا گیا تھا۔ ایک مدت تک وہ باہر کماتا رہا۔ اسوقت ریل اور تار تو تھی ہی نہیں۔ گھر والوں کو کیا خبر تھی کہ لالہ لاکھوں روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ بیوی نے اپنے لڑکے کا بیواہ اپنی حیثیت کے موافق خرچ کر کے کر دیا۔ بہو گھر آئی پوتا پیدا ہوا جب پوتا دو سال سے زیادہ کا ہوا تو دادا بھی لاکھوں روپیہ کما کر واپس آیا۔ اب لڑکے کے بیواہ کا حال سنکر کہا کہ افسوس میرے پاس اتنا دھن تھا لیکن اپنے بچے کا بیواہ شان و شوکت سے نہ کر سکا اور نہ دیکھ سکا۔ اسپر باہمن دیوتا جو کہ حاضر ہوا کرتے ہیں۔ بول اٹھے۔ کہ یجمان اب کیا گیا ہے۔ پوتے کا مونڈن کرو اور اسوقت دوبارہ بیواہ کی ساری رسوم ادا کرلو کہتے ہیں کہ سہگل لالہ نے ایسا ہی کیا۔ اسی روز سے اس رسم نے رواج کا مرتبہ حاصل کیا اور اس بزرگ کی کرتوت کی یادگار میں اب ہر ایک سہگل وقت مونڈن سنسکار کے یہ رسم ادا کرتا ہے۔ دریافت پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ بیہودہ رسم صرف سہگلوں میں ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ کبھی قدر بدلی ہوئی شکل میں ہم اس کے نشان کھتری براہمنوں اور بعض ویشوں کی دیگر برادریوں میں بھی پاتے ہیں۔ بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ منبوں۔ اور سیمنتونین سنسکاروں کے موقعوں پر جنکو پنجابی زبان میں چھوٹی اور بڑی رتیاں کہتے ہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو لات مارتا ہے۔ بیوی بناوٹی غصہ کرکے کسی پڑوسی کے گھر جا بیٹھتی ہے۔ اور پھر خاوند کوئی زیور اسکی نظر کرکے مناتا ہے اور اپنے گھر واپس لاتا ہے۔ گو اس رسم کی اصلیت کا ہمیں دریافت پر ان اصحاب سے کچھ بھی پتہ نہیں لگا جنکی برادریوں میں کہ اس کا رواج ہے۔ تاہم اگر تھوڑا غور کیا جاوے تو اس اور اسی قسم کی دیگر رسوم کی بنیادوں کے وجود معلوم ہونے کچھ مشکل نہیں ہیں۔ فرض قیاس کرو کہ دور آئندہ ایک پاکدامن عورت گربھوتی ہوئی۔ حاسد عورتوں سے دیکھا نہ گیا۔ شاید ان عورتوں میں سے گربھوتی کی کوئی دیورانی یا جٹھانی ہی ہو۔ جسے کہ زیادہ قلق ہوا۔ ان سب نے ملکر اسکی نسبت اشتباہ ظاہر کئے خاوند سنکر غضب ناک ہوگیا۔ بلا تحقیقات عورت کو مار بیٹھا۔ وہ بھاگ کر کسی پڑوسی کے گھر پناہ گزین ہوئی۔ دریافت پر دوسری عورتوں کے حسد کا حال معلوم ہوا۔ خاوند کو معلوم ہوگیا۔ کہ اسکی عورت پاکدامن ہے وہ پشیمان ہوکر اسے لینے گیا اور باعزت واپس لایا۔ افسوس کہ سوچنے کا مادہ ہماری قوم میں بالکل باقی نہیں رہا۔ ورنہ کسی شخص کو تو خیال آتا کہ ہمارے بزرگ نے تو شبہ کی وجہ اپنی بیوی کو لات ماری تھا ہم سراپا ادھرمی جانتے ہوئے بھی دیوی کا کیوں نرادر کرتے ہیں*

باقی آئندہ

گروکل سماچار

گروکل کی سہایتا کے لئے جو دھن اُدار پرش بھیجتے ہیں اُسکی نسبت اکثر مجھ سے یہہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ دھن کس جگہہ بھیجا جاوے۔ ایسے سجنوں کی سوچنا کے لئے نویدن کرتا ہوں کہ یدی آپ ستھر راشی (منتقل سرمایہ) میں دھن دینا چاہتے ہیں تو بنام لالہ کدار ناتھ ہتا پہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام محلہ وچھووالی - لاہور کے پتہ سے بھیجا کیجئے لیکن جو دھن کسی خاص کام کے لئے مثلاً خرید گاؤ و مادہ - ویارچات یا عمارت وغیرہ کے لئے بھیجنا ہو۔ وہ سیدھا میرے نام بھیجا کیجئے۔ اِسطرح پر دھن بھیجنے میں پربندھ ٹھیک طرح پر قایم رہتا ہے۔

عام غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے یہہ بتلانا ضروری ہے کہ یہاں کے نیم انوسار برہمچاریوں کے لکھے ہوئے سرپرستوں کے علاوہ صرف وہی رشتہ دار برہمچاری سے مل سکتے ہیں جن کے پاس کہ اُس برہمچاری کے ولی کا اجازت نامہ موجود ہو۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر ایک درشنک جو کسی طرح سے بھی برہمچاری کو ملنے سے جانتا ہوا اپنا حق سمجھتا ہے کہ برہمچاری کو علیحدہ ملے اور جب میری طرف سے اجازت نہیں ملتی تو سخت ناراض ہوتا ہے۔ میں آئندہ کی اِس وقت سے بچنے کے لئے سب مہاشیوں سے نویدن کرتا ہوں کہ جو صاحب کسی برہمچاری کو ملنا چاہیں وہ اُس کے سرپرست کا اجازت نامہ لیکر آویں ورنہ اُنہیں برہمچاری سے ملنے کی اجازت نہوگی اور اجازت نامہ لانے کی حالت میں بھی مکھیہ ادھشٹھاتا کا اختیار ہے کہ کسی خاص وجہ پر کسی درشنک کو کسی برہمچاری سے نہ ملنے دے۔ آریہ بھائی سوچ سکتے ہیں کہ بغیر اِس نیم کے قاعدہ کے گروکل کا پربندھ حسب دلخواہ قائم رہنا کٹھن ہے۔

موسم سرما میں برابر برہمچاریوں کی عام صحت اچھی رہی ہے۔ لیکن بہت سے برہمچاری گھروں سے ہی اِس قسم کی بیماریاں اور کمزوریاں لیکر آئے ہیں کہ جن کا انسداد پہلے برس میں کٹھن تھا۔ تاہم برہمچاریوں کی طرز معاشرت کو اِس طرح پر رکھا گیا ہے کہ اُنکی حالت میں بھی نمایاں ترقی معلوم ہے۔ وارشک پریکشا (سالانہ امتحان) ۶-۷ اور ۸ مارچ ۱۹۰۳ع کو ہوگی۔ اِس لئے جو واکوردھنی سبھا آٹھویں اندھیائے (تعطیل) کے دن ہوا کرتی تھی وہ بند کر دی گئی ہے۔ بجائے اُس کے اب زیادہ وقت اُس دن کھیل کود کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ جو غیر معمولی محنت وہ پریکشا کے لئے کر رہے ہیں۔ اُس کا اثر اُنکی صحت پر نہ پڑے۔

بہت سے بھائی اسوقت کی دن چریا پھر دریافت کرتے ہیں اُنکی آگاہی کے لئے آجکل کی تقسیم اوقات درج کرتا ہوں۔

صبح ۴½ بجے سب برہمچاری جاگتے ہیں بڑی جماعتوں کے برہمچاری اشٹادھیائی کا پاٹھ شروع کر دیتے ہیں اور چھوٹی جماعتوں کے برہمچاری وید پاٹھ کا آرمبھ کرتے ہیں پانچ بجے باہر شوچ کے لئے چلے جاتے ہیں وہاں سے واپس آکر کنوئیں پر (جو کہ گروکل کے احاطہ کے سامنے باغ (باغ) میں لگا ہوا ہے) سنان کرتے ہیں (واضح ہو کہ نومبر کے شروع سے ہی گنگا سنان برہمچاریوں کا بند ہے۔ بسنت کے پشچات پھر گنگا سنان کیا کریگی کنوئیں پر ٹٹیوں کا گھیر کر کے اُوپر چھپر ڈالا ہوا ہے تاکہ ہوا نہ لگے۔) سنان کے پشچات سندھیا کر کے ویایام کرتے ہیں۔ اگنی ہوتر کے پشچات دھرموپدیش ہوتا ہے۔ جس کے بعد دودھ پی کر ۷½ بجے پڑھائی شروع ہوتی ہے ۱۰½ بجے بھوجن کی گھنٹی بج جاتی ہے۔ بھوجن کے پشچات بدستور سابق باغ میں سیر کرتے اور ادھشٹھاتاؤں سے زبانی شکشا لیتے ہیں۔ ایک بجے سے ۴ بجکر ۴۵ منٹ تک پھر پڑھائی اُس کے بعد شوچ اور اگنی ہوتر۔ رات کو ۷ بجے بھوجن کرتے ہیں ۸½ بجے پھر دودھ پیتے ہیں۔ اور ۹ بجے سب برہمچاری سو جاتے ہیں۔ بسنت کے بعد دودھ بجائے رات کے ۴ بجے دیا جایا کریگا۔

گروکل کا سارے دیش میں شور مچتا جاتا ہے۔ اسوقت یہ معلوم کر کے کہ ۱۵ روپیہ ماہوار دینے والوں کے بھی لڑکے نہیں لئے جا سکتے۔ درخواستیں آ رہی ہیں کہ ۲۵ روپیہ ماہوار پورا خرچ لے کر لڑکا داخل کیا جاوے چنانچہ ایسا ایک لڑکا منظور ہو چکا ہے۔ دوسرے کو درخواست بھیجنے کی اجازت ملگئی ہے۔ اور تقریباً پانچ کے پاس پہلے سے درخواست داخلہ کی فارم بھیجے ہوئے ہیں۔

وانپرستھ آشرم کے لئے اوتارے کی جگہہ صاف ہو رہی ہے۔ جنگل کی دوہائی پربت دھن خرچ ہو رہا ہے۔ سڑک بنا کر دونوں طرف بچیروں کی تیاری ہو رہی ہے وانپرستھ پر تقریباً پانچ صد روپیہ کا خرچ ہوگا جسکے لئے بجٹ میں کوئی انتظام نہیں ہے میں نے محض ورشک مہاشیوں سے اِس فنڈ میں امداد ملنے کی امید پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ اگر کچھ کمی رہ گئی تو اُسکا پورا کرنا میری ذاتی ذمہ داری پر ہوگا۔

عمارت کا کام جاری ہے۔ خاص اپیل دو ہزار کے لئے کی گئی تھی۔ اُسکا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ ڈر ہے کہ عمارت کو ادھوری حالت میں ہی چھوڑنا پڑے۔ مجھے آشا ہے کہ اِسی قدر لیکھہ آریہ بھائیوں کی توجہ کھینچنے کے لئے کافی ہوگا۔

اسوقت ڈاکٹر لکشمی چند جی یہاں رہکر علاج کا کام کرتے ہیں۔ وہ کنبھہ تک رہیں گے۔ اس کے بعد خاص انتظام کیا جاوے گا۔ جسکے لئے پتر ہو رہا ہے۔

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل

ور کے لئے کنیا کی ضرورت

میری عمر ۲۸½ سال کی ہے ذات ہندو جاٹ ہوں۔ کسی ایسی آریہ جاٹ لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہوں جو عمر میں ۱۶ سال سے کم نہ ہو۔ نیک سیرت و صورت و تعلیم یافتہ ہو۔ گینڈا سنگھ [illegible]

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشے فتح چند آگرانوامی - ستیہ دھرم پرچارک ضرور آزاد پرچہ ہے لیکن آزادی کے یہہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کو ناشائستہ اور غیر مہذب الفاظ میں دوسروں کو گالیاں دینے کا موقع دیا جاوے - شائستہ الفاظ میں لکھا ہوا مضمون خواہ پرچارک پر ہی کیوں نہ ہو سخت سے سخت ہو جگہہ پا سکتا ہے - بجائے محض شخصی حملوں کے اگر آپ واقعات کی بنا پر آگرا آریہ سماج کے منتری وغیرہ کی حیثیت ظاہر کر سکتے ہیں تو شوق سے لکھیے درج اخبار کیا جاوے گا - آپکے نئے سماج کے برخلاف لالہ ہری رام جائنٹ سیکرٹری آریہ سماج آگرا کا لمبا لیکہہ بھی اسی لئے درج نہیں کیا گیا کہ وہ نامناسب الفاظ سے بھری ہوا تھا - آپکے جس دوست نے گپت شدھی کا حال لکھا تھا اُسنے اول تو اپنا نام ظاہر کرنے کا حوصلہ نہ کیا اور دوم خود لکھدیا کہ وہ خط محض میری پرائیوٹ واقفیت کے لئے لکھا گیا ہے اخبار میں دینے کے لئے نہیں - کیا آپ امید کرتے ہیں کہ اُس شخص کا بھیجا ہوا مضمون چھپ سکتا ہے - جو کہ اپنے نام کو ظاہر کرنے کا بھی حوصلہ نہیں کر سکتا - پھر وہی التماس ہے کہ منو مہاراج کے بچن پر عمل کرتے ہوئے پریہ ستیہ لکھہ کر بھیجئے - فوراً پرچارک کے کالموں میں اُسکو جگہہ مل جاویگی - لیکن اگر آپکو اپنی طرز تحریر بدلنی منظور نہیں ہے - تو شوق سے کسی ایسے آزاد پرچہ کی تلاش کیجئے - جو آپکے مضامین چھاپنا منظور کرے - ایڈیٹر

مبارک

آج ایک مِتر کے پتر سے معلوم ہوا کہ پڑامیوں کے

گورو پرمہنس صاحب معہ کئی ایک پنڈتوں کے پتہ علاقہ بندھیکہنڈ سے ہمالیہ میں پدھارے ہیں جنکی مدت سے انتظاری ہو رہی تھی - پرنتو یہہ معلوم نہیں ہوا کہ آیا وے اندر ہی اندر اپنے شششیوں کو اُپدیش دیکر اور بھینٹ پوجا لیکر چلے جاویں گے یا آریہ سماج کے ساتھہ شاسترارتھہ بھی کریں گے بہتر تو یہہ تھا کہ پرمہنس جی پہلے میرے ٹریکٹ کا جواب تحریری دیتے مگر اب یہ نہیں کہ وے کوئی جواب دیں کیونکہ وے اپنے اصول کے مطابق بانی کا عام لوگوں پر ظاہر کرنا پاپ سمجھیں گے - جیساکہ آج تک پرنامیوں میں یہ دستور چلا آیا ہے - زیادہ تر تعجب تو اس بات کا ہے کہ بہت سے بزرگ ایسے بھی ہیں جو بڈھے ہو گئے اور مرنے کو تیار ہیں مگر اپنے ہٹ پر ایسے اڑے بیٹھے ہیں کہ اس بات کو ظاہر نہیں کرتے - کہ واقعی ہم قیامت نامہ معراج نامہ تورات کو جو کہ قرآن کا حصہ ہے مانتے ہیں - میرے خیال میں پرنامی بھائیوں کو یہ عمدہ موقعہ تھا کہ پرمہنس جی کو میرے ٹریکٹ کے تحریری جواب دینے کی درخواست کرتے تاکہ پبلک کو یہہ نتیجہ ہو جاتا کہ پرنامی مت درحقیقت کیا وستو ہے - مگر طوطی کی آواز نقار خانہ میں کون سنتا ہے - اور دھرم کے معاملہ میں واجب تھا کہ ستیہ آستیہ کے نرنے کے لئے کوئی پرنامی بھائی ضرور یتن کرتا حالانکہ شاستر کاروں کا وچن ہے (۱) وہ سبھا نہیں ہے جس میں برودھ پُرش نہ ہوویں - وے برودھ نہیں ہیں - جو دھرم ہی کی بات نہیں بولتے وہ دھرم نہیں ہے جس میں ستیہ نہیں اور نہ وہ ستیہ ہے جو کہ چھل سے یکت ہو - (۲) منش کو یوگیہ ہے کہ سبھا میں پرویش نہ کرے یدی سبھا میں پرویش کرے تو ستیہ ہی بولے - یدی سبھا میں بیٹھا ہوا بھی آستیہ بات کو سنتے مَون رہے تو وہ مہاپاپی ہے -

(۳) ادھرم سے دھرم گھایل ہو کر جس سبھا میں پراپت ہووے اُس کے گھاؤ کو یدی سبھاسد دور نہ کریں تو نشچے جانو کہ اُس سبھا میں سب سبھاسد ہی گھایل

پڑے ہیں -

پس پرنامی بھائیوں سے وِنے پوروک نویدن ہے کہ اُن کے لئے اس سے اور کوئی عمدہ موقعہ دھرم کے وشے میں بات چیت کرنے کا نہ ملیگا - آئندہ آپکی اچھیا۔

بھتہ چند آرام آریہ از لائل پور

کیا تھیاسوفی کا ہندوؤں پر یہی اُپکار ہے

نہیں!

(از مہاشے شہر سواس راؤ جی)

تھیاسوفی میں تھیاسوفی کی ایک شاخ ہے جس کا نام دھرمالیہ رکھا ہوا ہے - اسکی طرف سے ہر آدتیہ وار کو ایک لکچر ہوا کرتا ہے - عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ شری برھمچاری نیتانند جی نے اس وشے پر بمبئی کی ویدک دھرم سبھا کی طرف سے ویاکھیان دیا تھا کہ "وید سچا شرادھ کیا ہے" اس کے جواب میں گجانن بھاسکر بی - اے ممبر دھرمالیہ نے جو ویاکھیان دیا اُس کا خلاصہ اخبار میں درج ہوا ہے - اُس کا ترجمہ پرچارک کے ناظرین کی واقفیت کے لئے بھیجتا ہوں - تاکہ کوئی ودوان اس ویاکھیان کا اُتر دیں تو اُس کا ترجمہ کر کے میں کسی مرہٹی اخبار میں چھپوا دوں - ہندو لوگ تھیاسوفسٹوں کو اپنا بہتر سمجھتے ہیں لیکن کیا اگر بیجوٹ صاحب کے اس خیال نے کہ مرنے کے بعد جیو آتما کبھی بھی پشو یونی (قالب حیوانی) میں نہیں جاتا - بلکہ ہمیشہ ترقی کرتا جاتا ہے - ہندوؤں کے پُنر جنم کے مسئلہ کو ڈارون کی تھیوری کی ساں پر نہیں رکھا گیا ؟ استو! اب تو بغیر کسی لمبی تمہید کے مسٹر گجانن بھاسکر کے لکچر کا

خلاصہ درج کرتا ہوں۔

از اخبار کیسری پونا بابت ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

دھرمائے کا پوران

اخبار کیسری کے ہزاروں ناظرین جانتے ہیں کہ یہاں کے دھرمائے کی طرف سے ہر آدتیہ وار کو ٹھاکر دوارہ کے راستہ پر شینو یوں کے ٹھاکر دوارے میں راجمانیہ راجیشری شمبھوناتھ ماسکر ویدیہ بی۔ اے کا پوران ہوتا ہے۔ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء آدتیہ وار کے دن ویدیہ موصوف کا "شرادھ ودھی" کے مضمون پر پوران ہوا تھا۔ موصوف نے حسب عادت گرو اور دیوں کو نمسکار کر کے حسب ذیل شلوک پڑھ کر اپنے پوران کو شروع کیا۔

यान्ति देवव्रता देवान् पितॄन्यान्ति पितृव्रताः।

شلوک بالا میں من کے بھاؤں کی اعلیٰ بزرگی کا نیم بتلایا گیا ہے۔ یہہ عام قاعدہ ہے کہ من کو جس کا برت لگایا جاوے اسکی پراپتی ہوگی۔ اگر دیوتوں کی پراپتی کا برت کیا جاوے تو دیوتوں کی پراپتی ہوگی اور اسی طرح اگر دوسروں کی پراپتی کا برت کیا جاوے تو دوسروں کی پراپتی ہوگی۔ اگر یہہ بات صحیح ہے تو شرادھ کرنے میں دیوتوں کو چھوڑ کر پتروں کی کی اپاسنا یعنی پتر پوجا کرنے پر کیا نہیں کیا جاتا ہے؟ اور بجائے دیو پوجا کے پتری پوجا سے کیا ہم کو موکش کی پراپتی ہوگی؟ ایسے جہالت آب اعتراض شاید اسپر کئے جاویں لیکن شرادھ پتر پوجن نہیں ہے۔ کسی شک کا تتو گیان کہتا ہے کہ آدمی میں اُس کا دل بزرگ ہے۔ یہہ بات سمجھہ آپکو نہیں بھولنی چاہئے۔ ادھیاتم شاستر بھی دل کی بزرگی کو قبول کرتا ہے۔ اسے شاستروں انگریزی پہچان نانا ہو ... لئے وغیرہ ... کسی جگہ پر ... بھروسہ نہیں ... منتر شاستر ... کی ... ہوگی تو

منتر شاستر ہیچ ہے۔ ابتدا سے انتہا تک منتر شاستر کی بنیاد من پر ہے۔ من کے بغیر منتر شاستر فضول ہے۔ من کو شوبھا لانیوالی اُسکی برتی۔ بھگتی بھیٹ جو برتی ہے۔ اُسی کو شرادھ کہتے ہیں۔ دھرم کام میں تو یہہ شردھا خاص کر دینی پڑتی ہے۔ خاص موقعہ پر شردھا پورک جو کچھہ ہم کرتے ہیں وہ شرادھ ہے یعنی شردھا پورک کرتی ہے۔ کرتی کے وقت برتی (من کی جاگرت ورتی) کو شرادھ کہتے ہیں۔ پس یہہ سمجھنے کے لئے کہ شرادھ کیا ہے منتر شاستر کا منشا دیکھنا ضروری ہے۔ یجمان اور اُپادھیائے دونوں کو شرادھ ودھی کے وقت جو منتر اچارن کرنا پڑتا ہے۔ اُس منتر کا سامرتھہ کیا ہے؟ اور شدھ چرن کے کون سے نیم پالنے پڑتے ہیں۔ یہہ بھی معلوم ہونے چاہئیں۔ خلاصہ یہہ کہ اُنکو منتر شاستر کا گیان ہونا لازمی ہے۔ شرادھ کرنیوالے یجمان کو اگر سمجھنے کی عقل نہ ہو تو کام چل سکتا ہے۔ لیکن شرادھ کرنیوالے براہمن کو منتر شاستر معلوم رہنا چاہئے۔ سنسکار کا آتما ودھی ہے۔ اور ودھی کا آتما منتر ہے۔ سنسکار پرلوگ کا کاریہ ہے۔ سنسکار یکت شردھا سے کیا ہوا کاریہ شرادھ ہے۔ صرف شرادھ شبد سے کتنی ہی باتوں کا بودھ ہوتا ہے۔ یہہ وچارنے کے بعد معلوم ہوگا۔ جو پرانی اس لوک کو چھوڑ کر دوسرے لوک جا کر اپنے کرموں کے باعث قیدی ہوا ہے اُس پرلوک گئے ہوئے پرانی کی مدد کے لئے بڑے پریم سے کئے ہوئے کام کی قیمت بیش بہا ہونی چاہئے۔ اس ودیا کے بارے میں سماج کی ستھتی کیسی ہے؟ سماج اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ اور کرتا ہے؟ اس پر اگر وچار کیا جاوے تو پایا جاتا ہے کہ اس اعلےٰ مضمون پر مطالعہ نہیں ہوتا۔ اور اُس کا گہرا وچار بھی کوئی نہیں کرتا۔ ادھین اور جاگرتی دونوں نہ ہونے کے باعث اس دھرم کاریہ کی بابت لوگوں میں بہت غلط وچار پرچلت ہیں۔ اس سبب سے بعض آدمی ... منتر ... شاستروں کو

... ہیں۔ اس بات کا پہلا ثبوت ... جو پرسوں آریہ سماج میں ہوا تھا۔ کوئی شخص ایسا نہیں جسے وہ واقعہ بُرا نہ معلوم ہو۔ آریہ سماج میں سوامی نتیانند نے شرادھ پر ویاکھیان دیا۔ اُس وقت مہر مہاتچند رمیر مجلس تھے۔ اسوقت نتیانند جی مہر کیسے سوامی نے انتی نند پر بھاشن کیا جس پر مہرمہاتچند نے کہا کہ برھمی بھوت ہونے کے لئے ہم شرادھ کرتے ہیں۔ اور شرادھ کرنا گویا مری ہوئی آدمیوں کی یادگار کرنا ہے۔ یہہ نیائے موروتی نمبر کا وچن مہر صاحب نے پیش کیا۔ لیکچرار سوامی نتیانند اور میر مجلس مہرمہاتچند جی ان دونوں نے یہہ نہ جانتے ہوئے کہ اس بارے میں شاستر کیا کہتا ہے سوامی جی نے تو مضحکہ اُڑایا جو اچھا نہیں کیا کسی گرہستہ پر یہی اعتراض کرنا دھرمائے کا کام نہیں ہے اور یہہ دھرمائے کے نیم بر خلاف ہے لیکن مضمون کی آسانی کے لئے آج نام لینا پڑا اور آریہ سماج مندر کا حال بتلانا پڑا۔ اصل مضمون کو چھوڑ کر میں موجودہ رواج میں بولنے لگا۔ یہہ خلاف پرکار ہوتا ہے۔ دوسری بات یہہ ہے کہ نتیانند جی کو اپنے خاص پنتھ کی حفاظت کرنی ہے۔ اسوجہ سے اس طور پر اُنہیں بولنا پڑا۔ خیر۔ ہم ابھی دیکھیں گے کہ شرادھ کا کاریہ کیا ہے۔ دھرم کا تجربہ معمولی اور غیر معمولی دو دونوں سادھنوں کے ذریعہ سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ منجملہ ان کے نیمتک (غیر معمولی) سادھنوں یعنی آچار اور سنسکار میں سے شرادھ ایک سنسکار ہے۔ جن دھرم سوتروں پر یہہ پوران چلتے ہیں (یہہ دھرم سوتر تھیاسوفیکل سوسائیٹی نے انگریزی میں گھڑے ہیں جن کا مرہٹی میں ترجمہ ہوا ہے۔ اُنہیں کے مطابق دھرمائے میں پوران یعنی کتھا ہوتی ہیں) ہم دیکھیں گے کہ اُس کے چالیسویں اور اکتالیسویں دھرم سوتر کیا کہتے ہیں۔

باقی آئندہ

...ہو جاوے کہ ستیارتھ پرکاش صاحبان کے خیالات ... کے دئے میں کیا ہے۔ برہمچاری نتیانند ... نے واقعی کمال کیا ہے۔ کہ دھرم سے اپدیشکوں ... اپنا نام لوٹا ... برہمچاری جی کے لکچر نے ... لوگوں کو ہلا دیا ہوگا۔ اس لئے اس شہر کو ... کی خاطر ستیارتھ پرکاش کو اپنا نام توڑ کر ... برہمچاری جی کی نسبت ... لکھنا پڑا ... اس مضمون کا ہفتہ ... میں نکلے گا۔ ... بموقعہ پر اس کا مختصر ... درج ہو جائیگا۔

آریہ سماجک خبریں

سیالکوٹ آریہ سماج میں شریمان سوامی ستیانند جی نے ۱۴، ۱۵ جنوری کو ۶۰۰ سے ۷۰۰ تک کی حاضری میں "میں نے کیوں جین مت تیاگ کر ویدک دھرم کو قبول کیا" اور "جین مت کی اصلیت" پر دو پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ فاضل لکچرار نے اپنے خیالات کا ایسی سنجیدگی و متانت کیساتھ شدھ اپدیش پیرایہ میں اظہار کیا کہ مخالفین بھی سوامی جی کی لیاقت کے مداح تھے۔ اثر بہت اتم ہوا۔

(۲) لوہڑی کے دن آریہ کمار سبھا کے سبھاسدوں اور چند دیگر آریہ پرشوں نے شہر بازاروں میں نگر کیرتن کیا۔ راستہ میں موقعہ بموقعہ اپدیش بھی ہوئے۔

(۳) حسب معمول آنند پور وک ہوتے رہے۔ ۸ جنوری کے ستیاگ جلسہ میں "... ... ...

میانوالی۔ بھگت موتی رام جی نے لالہ ... جی اور لالہ خوشحال چند جی محرر رجسٹری نے گریہ پرویش پر ہون کرائے۔ دونوں موقعوں پر حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ہر دو مہا شیوں کے والدین باوجود پورانک خیالات رکھنے کے ایسے ... سے بہت متاثر ہوئے۔

(۲) لالہ چیتن رام جی سابق ہیڈ ماسٹر میانوالی سکول اگرچہ پکے سناتنی ہیں۔ لیکن راستی پسند اور نیک آدمی ہونے کے باعث آریہ سماج کیساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ انکی پریرنا سے ان کے ایک رشتہ دار لالہ دیو دیال نے ... گورو کل کو دان دیا۔ لالہ صاحب نے اس دان میں ... اپنے پاس سے شامل کرکے ... بھگت موتی رام جی کے حوالے کئے۔ لالہ صاحب کی ... قابل تعریف ہے۔

(۳) لالہ بودھ راج سابق منتری سماج نے اپنے نئے مکان میں ہون کرایا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔

(۴) سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں اور لوگوں کا پریم سماج کی طرف دن بدن بڑھ رہا ہے"

جامپور آریہ سماج نے بھی جشن تاجپوشی کی تقریب میں بڑے اتساہ کے ساتھ جلسہ کیا۔ شہر میں نگر کیرتن کیا گیا اور سماج مندر میں تحصیلدار صاحب و ڈاکٹر جے کشن صاحب اپ پردھان سماج نے انگریزی راج کی برکتوں پر تقریر فرمائی چیرمین نے حسب موقعہ ایک برجستہ تقریر فرمائی اور جملہ حاضرین نے ... ہوکر شہنشاہ کی درازی عمر کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی۔ تحصیلدار صاحب نے بڑے اتساہ کے ساتھ تمام کارروائی میں شامل ہوکر سماجک پرشوں کا اتساہ بڑھایا۔ اور آریہ سماج کے کام کی ... شہنشاہ کی ... ...

... نگر کے تمام معزز عہدہ داران و رؤساء شریک ہوئے (اسی دن تحصیلدار صاحب نے دھرم سبھا میں بھی اپنے خرچ سے ہون کرایا اور ایک پر مغز تقریر میں پورانکوں کو سوامی دیانند اور آریہ سماج کو گالیاں دینے کے بجائے پرناسمہ اور دھرم پرادپکار کے کاموں میں خرچ کرنیکی سکشا کی) اس تمام کارروائی کی اطلاع معرفت تحصیلدار صاحب حکام بالا تک پہونچائی گئی۔

افسوس کہ چودھری نیاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج ننگلہ پوسٹ موانہ ضلع میرٹھ کا ۹ جنوری کو دیہانت ہوگیا۔ چودھری جی سچے آریہ باعمل تھے انکی وصیت کے موافق انکی ماتا اور چچا نے باوجود برادری کی سخت مخالفت اور برہمن دیوتاؤں کی دھمکیوں کے انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا۔ گیارہ روز تک گرہ پر برابر ہون ہوتا رہا اور پوپ لیلا سے قطعی پرہیز کیا گیا۔ مرحوم کے چچا نے قریباً دس روپے نقد اور کچھ اناج مختلف سماجک انسٹیٹیوشنوں کی سہایتا میں دان دیا۔ پرماتما مرحوم کے پسماندگان کو شانتی دے۔

منٹگمری آریہ سماج نے بھی تاجپوشی کی تقریب میں بڑے اتساہ کے ساتھ خوشیاں منائیں شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ ایک خاص جلسہ کرکے حسب موقعہ تقریریں کیگئیں مبارکبادی کے تار دیے گئے سماج مندر میں روشنی ہوئی۔ آریہ بھائیوں اور ہمدردوں کا جل پان سے ستکار کیا گیا۔ اور آریہ اپدیش رتن مالا کی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ سماجک پرشوں نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی کوٹھی پر جاکر انکو مبارکباد دی۔

احمد آباد (ضلع جہلم) آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر کنہیا لال ... ...

لالہ سیتارام منتری۔ ماسٹر ہریرام لپستکا دہکش۔ ماسٹر شیوداس پرکوشادہکش۔ لالہ سرداری چند۔ ولالہ گوردھن رام سبھاسدان انترنگ سبھا۔ (۲) میناہک جلسے رونق سے ہوتے ہیں۔ سماج دن بدن ترقی کر رہا ہے۔

پنڈت مجوں جی سوپرو آئیزر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ دہرم کوٹ سے تبدیل ہوکر چھاؤنی انبالہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ امید کہ پنڈت صاحب جس اُتساہ کے ساتھ دھرم کوٹ میں ہوکر ویدک دہرم کے پرچار میں کوشاں رہے ہیں۔ یہاں پر اُس سے بھی بڑھکر اُتساہ سے ملحق گاؤں میں پرچار کرینگے اور لوکل سماج کو سرسبز کرنے کی کوشش اُدیوگ کرینگے۔

بہرام پور (ضلع گورداسپور) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بجائے یکم و ۲ فروری ۱۹۰۳ء کے ۶ - ۷ و ۸ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

جامپور (ضلع مظفر گڑھ) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشے سنسر بمتی پرتی ندھی سبھا اور مہتہ چمنی جی منڈل آدیشک ملتان منڈل سے یوگیہ اُپدیشک بھیجنے کا پربندھ کرکے جلسہ کو ہر پرکار سے بارونق بنانے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔

انبیٹھہ (ضلع سہارنپور) آریہ سماج میں سوامی وشنانند جی نے ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کو دو فاضلانہ ویاکھیان دئے۔ نگم مل جینی نے تحریری پرشن کئے جن کا معقول اُتر اسی سمے سوامی جی نے لکھکر دیدیا۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ جس پر روپئے گوروکل سکندرآباد کے لئے چندہ ہوا۔

(۲) ۳۱ دسمبر و یکم جنوری کو جشن تاجپوشی کی تقریب میں ایک خاص جلسہ کرکے مبارکباد کا تار بخدمت حضور وائسرائے صاحب روانہ کیا گیا۔

(۳) پنڈت رگھوودت جی نے مہاشہ جوتی پرشاد اور اُن کے بھرا تا چمن لعل جی کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے کردیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا اور پنڈت کو ۲ روپیہ دکشنا دینے کے علاوہ ۲ روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان دیا گیا۔

لودھیانہ آریہ سماج میں بتاریخ ۱۱ - ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء برہمچاری گورودت جی کے دہرم وشیہ پر منوہر ویاکھیان ہوئے۔ ویاکھیانوں کی سماپتی پر برہمچاری جی تار کے ساتھ بھجن گاکر شروتاگنوں کو آنند کرتے رہے۔

(۲) ۱۱ جنوری کو ایک نومسلم کو بعد از ضروری پرایشچت شدھ کیا گیا۔ برہمچاری جی روزمرہ کبھی سماج مندر میں اور کبھی کسی سبھاسد کے گھر پر اُپدیش کرتے ہیں۔ جس سے بڑا لابھ ہو رہا ہے۔

کوٹ عیسیٰ خاں۔ و دہیرپور کی آریہ سماجوں نے بھی بتقریب تاجپوشی اُتسو منا کر اظہار خوشی کیا۔ اور موخرالذکر سماج نے بیس روپیہ دہلی دربار پرچار فنڈ کے لئے اکٹھے کئے۔

بدایون سے شریمتی دیناوتی جی منتری ستری سماج لکھتی ہیں کہ ستری آریہ سماج بدایون کو ستھاپت ہوئے ایک برس سماپت ہونیوالا ہے۔ اس لئے یہ سماج بھی بدایون آریہ سماج کے وارشکوتسو کے ساتھ اپنا اُتسو بھی کرنا چاہتا ہے۔ لہذا سب آریہ سجنوں کی سیوا میں سونے لوہن ہے کہ جہاں کہیں ایسی استریاں موجود ہوں جو ویاکھیان دینے میں کُشل اور اس اُتسو کا ریہ میں سمّلت ہونا سویکار کریں۔ تو مجھے پتر دوارا سوچنا دیں۔ جب اُپدیشکاؤں کا نام نشچت ہو جائیگا تو ستری سماج کے اُتسو کا بھی وگیاپن دیا جائیگا۔ ایسی ستریوں کا سفرخرچ بھی یہ سماج دیسکتا ہے۔ اگر آریہ پتریوں نے اُپدیشکاؤں کا پربندھ نہ کیا۔ تو ستری سماج کے اُتسو نہ ہوسکنے کا بھار اُن کے سر پر ہوگا۔ جواب جلد آنا چاہئے۔

موضع ملکیانہ ضلع گوجرانوالہ کے ہندوؤں نے رام نگر کے آریہ بھائیوں کی سہایتا سے ایک نومسلم کو ضروری پرایشچت کے بعد شدھ کیا۔ میرا یقین ہے کہ آئندہ دس سال تک پورانک بھائیں بھی کھلم کھلا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کو مجبور ہونگی بشرطیکہ اُن میں زندگی کا دم باقی رہا۔

چھاؤنی ملتان آریہ سماج جو کہ حال میں ہی قائم ہوا ہے۔ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ مہتہ چمنی جی بی۔ اے۔ ہر روز اُپنشد کی کتھا کرتے ہیں۔ جسکو سامعین بڑے پریم سے سُنتے ہیں حاضری پچاس تک ہو جاتی ہے۔

خانکی سماج کے ممبر شارتی بھائی بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ جس سے سماج کی حالت بہت اچھی ہے۔ ٹھٹری کے سوداگر اور منتری سماج نے دیگر سبھاسدوں کو ہمراہ لیکر تمام آریوں کے گھروں سے کچھڑی اکٹھی کی جسکی فروخت سے ۱۲ روپئے وصول ہوئے۔ نرائن سنگھ جی نے اپنے چچا کی مرتیو پر سات روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دئے۔ یہ رقم دفتر پرتی ندھی سبھا میں پہونچ چکی ہے۔

کنبھ ہریدوار کے موقعہ پر اس مرتبہ ویدک دہرم کا پرچار دہوم دھام سے ہوگا۔ پرچار کا پربندھ کامیابانہ پر کرنے کے لئے وچار ہو رہا ہے۔ نیز بمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی کا کرتویہ ہے کہ جلد اس طرف متوجہ ہو۔ اور آتے وقت کی تمام پرلی ندہبی سبھاؤں کو اس مہان سمارمبھ میں سہائتا دینے کا سنمان کرکے اس اُتسو کی کامیابی میں خصوصی بھی جتن کرے۔

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸؍ آنے ۔ قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۱۲؍ آنے

محصول ڈاک علاوہ

اِس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پبلک اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک اونچا نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سو میں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا ابتک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر اُن لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اُٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اسلئے اُسمیں چندان کمی کی گنجائش نہ تھی تاہم اصل قیمت سے ۲؍ فی جلد کم کردیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی

نصف سے کم کردیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فایدہ اوٹھانے کی کوشش کرینگے۔

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

قابل دید کتابیں

ملنے کا پتہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مذہب کا منبع بدھ دھرم ہے اردو ... ۱۰؍
مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے ... ۵؍
سنسکرت زبان کی عظمت ... ۲؍
مہاشے جواہی اور روشن آرا دختر اورنگزیب
کی شادی ... ۳؍
...ن التہذیب ... ۳؍
راجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی
... کی شادی ... ۱؍
...حیرت انگیز واقعات ... ۱؍
...جا منظوم ... ۱؍
...ن کی شجاعت اور عالم ستریوں کے کارنامے
حصہ اول ... ۴؍
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی ۱۰؍
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ ۱؍
حصہ چہارم ... ۱؍
حصہ پنجم ... ۱۰؍
حصہ ششم و ہفتم ... ۳؍
حصہ ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں
...ثبوت تثلیث وید اردو ... ۴؍
...صداقت دھرم آریہ ... ۳؍
...ہورگ میں سبجکٹ کمیٹی ... ۱؍
...اپانت دھوانت نوارن اردو ... ۳؍
...ہنا کو ... ۱؍
...سنکھ کا رکا ... ۴؍
...رنگ فلاسفی ... ۱؍

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

گروکل (ہردوار)

کا

پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش نوودگنا - گروکل کو اسوقت دنیا بھر کے کل آریہ سماجوں کا منشترکہ کام کہنا چاہئے - ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ کل عرصہ ایک سال سے کھلا ہوا ہے - اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن سُدی پورنما سمت ۱۹۵۸ بکرمی کو ہوا تھا - جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی۔ اب سمے آگیا ہے کہ اسکے برھمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارکردگی کے تجربات پبلک کے روبرو رکھے جاویں۔ اس لئے

گروکل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰- مارچ سے ۱۳- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک ہونا قرار پایا ہے - سالانہ امتحان ۶- مارچ سے شروع ہوکر ۸- مارچ تک ختم ہو جاوے گا ۹- مارچ کو تعطیل رہیگی اور برھمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا - ۱۰- مارچ سے یگیہ شروع ہوگا - جو ۱۳- مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا کرے گا - ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشئے گروکل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کرسکیں -

۱۳- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنما کے دن خاص جلسہ ہوگا - اسدن صبح کے وقت ان سب برھمچاریوں کا

ویدارمبھ سنسکار

ہوگا - جوکہ نئے برس میں داخل ہونے کے لئے آئے ہوئے ہونگے۔ یہ سنسکار سارے اُتسو کا کیندر ہوگا۔ تیسرے پہر گروکل کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد گروکل کے متعلقہ وشیوں پر ایک دو ویاکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام نشچت ہونے پر چھپوا کر شائع کیا جاویگا

اس جلسہ میں گروکل کی طرف سے میں ساری دنیا کے آریہ سماجیہ پُرشوں کے علاوہ

ہر ایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن جنوں کو دعوت دیتا ہوں - جوکہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں - جوکہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے۔

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے - اودھ اینڈ روہیلکھنڈ ریلوے - اجمیر مالواڑ ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعایت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعایت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی۔

(۳) جو صاحب شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہہ سے تعداد آنیوالوں کی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مجھے مطلع فرماویں تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے۔

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہئے وہاں ہر ٹرین پر گروکل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے۔ ہردوار سے کنکھل تک یکے - ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں وہاں تک سب مہاشے اپنے خرچ پر تشریف لاویں جو صاحب سیدھا گروکل تک سواری لانا چاہیں ان کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑے گا۔ گروکل کی طرف سے ہر ریل کے سمے کچھ بیل گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی - جو سب مہاشیوں کا اسباب جاتے اوتار ایک لے آویگی۔ کنکھل سے گروکل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا۔

(۴) اس برھمچریہ آشرم کے یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے۔ جس میں گروکل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالے جاوینگے جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی اتر سکیں۔ علاوہ بریں میدان بہت سا صاف رہیگا جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جاسکیں گروکل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے - کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں - تو ان کو جب دلخواہ آرام مل سکیگا - ورنہ میں تو محض اس جنگل میں انکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا۔

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا - کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھلوا دیجاوینگی۔

آریہ بھائیوں سے ونئے پوروک نویدن ہے کہ اس اُتسو کی کامیابی کے لئے جو جو امور مزید غور کے قابل ہوں - انکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیجدیویں۔ تاکہ میں ان کی تحریروں پر غور کرکے انکی آسائش کا یتھاشکتی انتظام کرسکوں۔

آپ مہاشیوں کا سیوک
منشی رام جگیاسو ادھشٹھاتا گروکل

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشے منشی رام مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

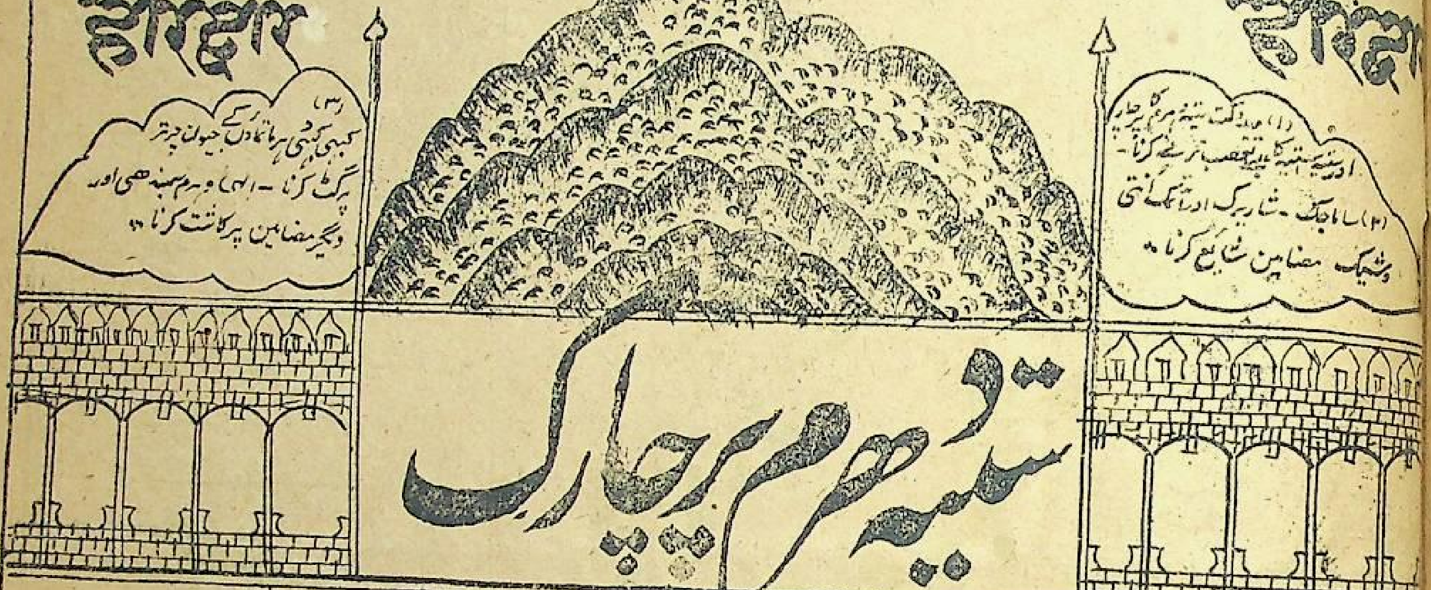
ओ३म्

A.204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A.204

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार



ستیہ دھرم پرچارک

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار تو کر بیٹھتے ہیں - لیکن جب ویلیوپے ایبل چندہ کا اُن کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں - جس سے مطبع کو زیربار نقصان ہونا پڑتا ہے - اسلئے آیندہ کے لئے یہ قاعدہ بنا دیا گیا ہے - کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا - نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ / کا ٹکٹ آنا چاہئے ✤

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکھے میں پڑنے کا اندیشہ ہے - آیندہ درج ہو سکیں گے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۵۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنبیہ - نصف کالم یا کم جگہہ کے لئے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم اشتہار کر کے لیجاوے گی کُل اُجرت یکمشت آنی چاہئے ✤

ذیل کے تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں - یکم ساون - یکم کاتک - یکم ماگھ - یکم بیساکھ

اُجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱ / -

گذارش - براہ مہربانی تبدیل پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں ✤ المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

ویدیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے

پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے۔ (۳) جو پران اپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جس کو دیکھا وینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھمبھ بدھی (۵) گہیادھان بدھی (۶) دھاوین ہیہ چرنا یکی بدھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اوہک لابھ پستک کے پڑھنے سے ہوگا قیمت ایکروپیہ چار آنے۔ تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لودھانہ کلاتھ (کپڑا) لنگی پٹکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہوں گے

لاہوری مل بی۔ اے۔ منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھانہ

آریہ جنتری سمبت ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو ۲ آنے ہندی پانچ آنے قیمت فیجلد

المشتہر

بستی رام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ایڈیشن نمبر ۲

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے بنائے ہوئے

نمبر ۵ سے ۔۔ ویاکھیان

اردو لباس میں

ایڈیشن اول میں

صفحہ

ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں قیمت فیجلد ۵ آنے

علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار



ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط اور قابل دید کرسیاں

مولراج سلوان اینڈ سنز

سپلائیر ایجنسی کرتارپور سے ملسکتی ہے

درخواست آنے پر فہرست نمونہ مع تصاویر مفت نذر ہوتی ہے

واقعات اور مفید رائیں

یہ ورت کا نام سوؤن بھومی (سنہری زمین)
سے چلا آتا ہے۔ ایک وجہ اسکی یہہ بھی ہوسکتی ہے کہ
کی ندیوں کے کنارے ریت میں سے دہو کر سونا
جاتا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں
کی سرکاری آمدنی کا تیسرا حصہ سونے کے
سے حاصل ہوتی تھی۔ انگریزوں کا خیال
لگا ہے کہ اگر ہمالے سے نکلنے والی ندیوں
ان پھر سے سونا دہونے کا کام جاری
بڑی آمدنی ہوسکتی ہے۔ انگریز سونے
تلاش میں افریقہ وغیرہ مارے پھرتے ہیں اور
بڑی مشکلوں کا سامنا کرکے اپنے دیش
مالا مال کر رہے ہیں۔ ہندوستانی اپنے گھر
بہتی ہوئی گنگا سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے

جنرل ڈیلجوئین کی خدمات جنگ سومالی
لئے پہلے قبول کر لیگئی تھیں۔ اب ان کی خدمات
سے انکار کیا گیا ہے۔ جنرل ڈیلجوئین اسکی وجہ
بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں
ریز جنرلوں پر نکتہ چینی کی ہے۔

ریاست جمہوری وینیزیولا پہ جو انگلستان
ی اور اٹالیہ کی طرف سے چڑھائی ہو رہی تھی
بدستور قائم ہے پریسیڈنٹ ریاست موصوف
ارمان لی اور اب ان ہرسہ طاقتوں کے فرمان
مطابق وینیزیولا عمل کریگا۔

مسٹر چیمبرلین وزیر کالونیز کا سفر جنوبی افریقہ
بہی سود مند ثابت ہو رہا ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے
ی تقریروں سے بوئیروں کے دلوں کو بھی
کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بڑے سے بڑے
مخالف بوئیر بھی اب مسٹر چیمبرلین کی نصیحت
کرنے کو طیار ہیں۔ اگر مسٹر چیمبرلین کی کوشش سے
بوئیر لوگ انگریزی قوم میں خلط ملط ہو گئے تو دنیا
کے آیندہ امن کو بڑا بھاری فائدہ پہونچیگا۔

احاطہ بمبئی میں قحط کے آثار بالکل نہیں رہے۔
جملہ ورک بند کردی گئی ہے۔ لیکن طاعون اس
احاطہ کو تباہ کر رہا ہے میرے ایک دوست کا
خط آیا ہے پونا میں موت کی تعداد خطرناک ہو رہی
ہے اور بمبئی پر بھی طاعون کی از سرِ نو مہربانی ہونے
والی ہے۔

حضور شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے مزاج میں
اعلیٰ درجہ کا وصف یہہ ہے کہ وہ لوگوں کی برائیوں
کو بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ فرانس کے ڈیوک آف
اورلینز نے ملکہ معظمہ وکٹوریا شاہنشاہ کی ماتا کی
تصویر کو بگاڑنے والے ایک مصور کی بڑی تعریف
کی تھی جسپر انگریز تو درکنار فرانسیسیوں نے بھی
برا مانا تھا۔ اب اُسی ڈیوک کی شاہنشاہ ایڈورڈ
ہفتم نے بڑی خاطر داری کی۔ بے شک ایک فرمانروائے
سلطنت کو ایسا ہی بردبار ہونا چاہئے۔

پنجاب میں فیروزپور کی نمایش اسپان و
مویشیان مشہور ہے امسال بھی ۱۵ سے ۱۷ جنوری
تک یہہ نمایش بڑی کامیابی سے ختم ہوئی تیرہ
سو گھوڑے اور تقریباً اسیقدر دیگر مویشی فروخت
ہوئے گویا دو لاکھ کے قریب کا سودا ہوا۔ ایکہزار
روپیہ سرکار کی طرف سے انعام میں دیا گیا۔ جہلم
کی جانب کے زمینداروں نے عمدہ عمدہ گھوڑیاں
خریدیں۔ ایسی کو اگر گائے اور بیل کی نسل کو درست
کرنے کا ذریعہ بنایا جاوے تو نہایت عمدہ ہو۔

گذشتہ پرچہ میں وزیر اعظم نیپال کے برخلاف
ایک سازش کا حال چھپا تھا جو مقام بنارس میں
معلوم ہوئی۔ اسکی کیفیت یوں ہے کہ نیپال کی
ریاست کیطرف سے ہر مقام پر جہاں کہ نیپالی خاندان
جلاوطن رہتے ہوں ایک مخبر رہتا ہے۔ ایسا مخبر بنارس
میں بھی رہتا تھا۔ اس نے فریق مخالف کے اندر ایسی
جگہہ کرلی تھی کہ اُن لوگوں نے اپنا کل منصوبہ اُس سے
کہدیا۔ یہہ منصوبہ وزیر اعظم کو زہر دیکر انکے
عہدہ سے علیحدہ کرنیکے متعلق تھا۔ معلوم نہیں اس
واقعہ کے معلوم ہونے پر صاحب مجسٹریٹ ضلع بنارس
نے کیوں مشتبہ آدمیوں کی گرفتاری کا حکم صادر کیا
شاید ریاست نیپال کے ساتھہ کوئی عہد و پیمان ہوگا
لوگ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی بننے میں خوشی ہے لیکن
جس آدمی کو ہر جگہ سازشوں کا خوف ہو اسکی بھی
بھلا کوئی زندگی ہے۔

سومالی (ملک افریقہ) کے پاگل ملا سے جنگ کے
لئے جو فوج روانہ ہوئی اسکے ساتھہ ریاست بیکانیر کے
سانڈنی سواروں کا ... وہی ایک ۲۵۰
کا دستہ بھیجا گیا ہے۔ اس ریگستان کے ملک میں سانڈنی
سوار بڑا عمدہ کام کر سکیں گے۔ یہہ سانڈنی سوار
ہر ایک سانڈنی پر ایک زاید سپاہی کو لیجا سکے گا گویا
یہہ دستہ ہر جگہ ۵۰۰ عمدہ لڑنے والے سپاہی پہونچا
سکیگا چونکہ انکی رفتار فی ۲۴ گھنٹہ ایک سو میل ہے
اسلئے امید ہے کہ یہہ سانڈنی سوار سرکار برطانیہ کو
بڑی بھاری مدد دے سکیں گے۔ مہاراجہ بیکانیر کا گورنمنٹ
ہند کیطرف سے خاص شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

نظام الملک حیدرآباد آگرہ اور بمبئی وغیرہ ہوتے ہوئے
اپنی ریاست میں پہونچ گئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ آگرہ میں
بھی آپ حسب عادت اپنی سپیشل ٹرین ہی میں رہے۔

سلطان روم کا سب سے زور آور پہلوان علی حسن
جسکا قد چھہ فیٹ ۹ انچ ہے ہندوستان کے کسی راجہ کی
دعوت پر ایک ہندوستانی پہلوان سے کشتی کرنیکے لئے آیا ہے

ممالک متحدہ امیریکا کی ریاست وایومنگ میں دو عورتیں
جسٹس آف دی پیس مقرر ہوئی ہیں جو عہدہ کہ کلکتہ وغیرہ کے
پریسیڈنسی مجسٹریٹوں کے برابر ہے۔ عورتوں کے حقوق میں ہر
طرف ایزادی ہو رہی ہے جسے بعض امید اور بعض یاس
کے ساتھہ دیکھ رہے ہیں آخری نتیجہ کیا ہوگا اسکو پرمیشور ہی جانتا ہے

دوراندیشی کے بغیر کام کرنیکا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا
ہے مصنوعی دانت لگوانے والے ہمیشہ اپنے دانتوں کو سوتے
وقت اتار کر رکھہ دیا کرتے ہیں۔ انگلستان کے پیڈنگٹن

مقام میں ایک آدمی دانتوں سمیت سو گیا۔ خراٹے لینے کا بہت ہی عادی تھا ایک رات کو اسقدر زور سے خراٹے لئے کہ دانت حلق میں چلے گئے اور وہ آدمی مرگیا۔ چہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

کرنیل لنچ صاحب برٹش پارلیمنٹ کے ایک ممبر ہیں جنہیں ابھی جرم بغاوت میں سزا موت کا حکم ملا ہے۔ یہہ صاحب باوجود رعایا سرکار برطانیہ ہوتے ہوئے بھی بوئروں کی طرف سے فوج سرکاری کے ساتھہ جنگ کرتے رہے۔ کرنیل لنچ کا جواب تھا کہ وہ اسوقت کے لئے ٹرنسوال کی رعیت بن گئے تھے۔ انکا یہہ عذر قابل سماعت نہ سمجھا گیا۔ کسی سوسائٹی کا بھی پربندہ ٹھیک نہیں رہ سکتا جب تک کہ اس سے انحراف کر کے اسے نقصان پہونچانے والوں کے لئے کافی سزا نہ مقرر ہو۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی دو لڑکیاں ہندوستان کے سیر کیلئے آئی ہیں۔ وہ لاہور میں پہونچ گئی ہیں۔

لاہور میں ایک شخص کو دغا میں سزا ہوئی جسکا نام عبدالغازی خاں ساکن ہزارہ تبلایا جاتا ہے اس شخص نے کئی پادریوں اور دیگر انگریزوں کو اپنے آپ کو ستم رسیدہ بوئر ظاہر کر کے کئی مرتبہ ٹھگا نہ معلوم یہہ شخص کیسے دہوکا دے سکتا تھا۔

یہہ خبر بڑی گرم ہو رہی تھی کہ امیر حبیب اللہ خان صاحب جناب وایسرائے ہند کی ملاقات کرنے آویں گے لیکن امیر صاحب نے اب وایسرائے کو خبر دی ہے کہ وہ بڑے ضروری معاملات میں مصروف ہیں اور اپنی ملاقات کی کوئی تاریخ نہیں بتلا سکتے۔ انگریزی اخبار نویسوں کا خیال ہے کہ امیر صاحب ٹالتے پہرتے ہیں۔

محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڈہ کے امینان کا سالانہ جلسہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ہوا تھا۔ اسمیں نواب محسن الملک بہادر نے ظاہر کیا کہ سرسید کی موت کی تاریخ سے اجتک چار لاکہہ ۲۳ ہزار ۳ سو ۳۶ روپیہ بارہ آنہ چندہ جمع ہوا جنمیں ۱۶۱۵۵۰ سرسید میموریل فنڈ کیلئے چندہ ہوا ہے فی وظیفہ جات عمارت اور چندہ ماہوار وغیرہ کا روپیہ ہے جسمیں بہت

سے سرسید احمد کے جانشین ابتک علی گڈہ کالج کیلئے کام کر رہے ہیں وہ بڑی تعریف کے قابل ہے۔ آریہ سماج کا بھی ہندوؤں سے ویسا ہی تعلق ہے جیسا کہ سرسید کے پیروؤں کا مسلمانوں کے ساتھہ ہے لیکن افسوس کہ آریہ سماج کے پاس پانچ ہی ایسے کام کرنیوالے نہیں جسطرح کہ بیسیوں آدمی سرسید کی وصیت کو پورا کرنے کے لئے مستعد دکہائی دیتے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ اسوقت مصنفوں کو انعام دینے کیطرف زیادہ تر متوجہ ہو رہی ہے۔ بابو محمد حسن بی۔ اے کو دوصد روپیہ اور منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار کو چارصد روپیہ انعام دیا گیا ہے۔ اس سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تصنیف کے میدان میں بھی مسلمان صاحبان نے ہندوؤں کو مات کر دیا ہے۔ اردو میں پنجابی ہندوؤں کو کچھ ایسی مہارت نہیں اور ہندی آریہ بہاشا وہ جانتے نہیں۔ اور گورمکہی باوجود اسقدر شور و شر کے کوئی زبان نہ بنی۔ کیا مسلمان صاحبان اب بھی یہی شور مچا دیں گے کہ انکے یہاں تعلیم کی ترقی نہیں۔ ج

مہاراجہ ہلکر یکم فروری سے اپنی ریاست سے اپنی ہی درخواست پر علیحدہ کر دیئے گئے۔ اور انکی جگہہ انکا نابالغ لڑکا تخت نشین ہوا مہاراجہ ہلکر کو چار لاکہہ روپیہ سالانہ گذارہ ملا کریگا اور وہ بڑواہ میں رہیں گے۔

بر اعظم امیریکا کے نیوجرسی مقام میں ایک رنڈوے نے اپنے بیاہ پر چٹہیاں ڈلوائی ہیں ایک ایک شلنگ یعنی بارہ بارہ آنہ کے ۱۱۷ ٹکٹ بیچ چکا ہے اور ابھی تک بکتے ہیں۔ شرط یہہ رکہی ہے کہ جسکے نام کا ٹکٹ نکلا اسی عورت سے بیاہ کریگا۔ پانچ حبشنوں نے بھی سفید آدمی کے ساتھہ بیاہ کرنیکے شوق میں ٹکٹ خرید کئے ہیں۔ گانوں والوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اگر کسی حبشن نے اسے جیت لیا تو اس شخص کو گانوں سے باہر نکال دیں گے۔ یہہ تہذیب کی ترقی کے آثار ہیں!

شہر نیو یارک (امیریکا) میں ایک نوجوان عورت ایکدفعہ سے لیٹ کر سوگئی ۲۰ ماہ کا عرصہ گذر چکا اور وہ اب تک سوئی ہوئی ہے۔ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو عجیب نظارہ ہے۔

برطانیہ اعظم کی ملکہ شہزادی الگزینڈریا مہارانی کی دریا دلی سارے دنیا میں مشہور ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء کے دن کرسمس کی تقریب میں ملکہ موصوف کی طرف سے پندرہ سو کے قریب ان دوہواؤں اور یتیموں کو کہانا دیا گیا جنکے خاوند یا والد جنگ جنوبی افریقہ میں کام آئے تھے۔ یہہ دعوت اس عالیشان مکان میں دی جو الگزینڈرا ٹرسٹ کے نام بنوا کر کہولا گیا ہے۔ اس قسم کے سلوک رعایا کی طبیعتوں کو اپنے بس میں کرنے کیلئے بہت ہی مفید ہیں۔

دہلی دربار پر اسقدر راجوں مہاراجوں کا اکٹھا ہونا دیرتک نہیں ثابت ہوا علاوہ دیگر بہت سے فایدوں کے یہہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے حجاموں اور مصاحبوں کی معرفت ناطے رشتے کرنیکے راجوں نے خود بخود ناطے رشتے کرنے شروع کر دیئے چنانچہ مہاراو راجا بوندی کی سگائی ریواں نریش کی بہن کے ساتھہ ہوئی جسکی ابتدائی رسوم دہلی میں ہی ادا کی گئیں۔ اور اگلے ماہ میں بمقام ریواں بیواہ ہوگا۔

نظام الملک حیدر آباد دکن نے نمایش صنعت دہلی میں سے بہت سی چیزیں خرید کیں۔ چنانچہ تین لاکہہ کے تو محض زیورات ہی خرید کئے اور باقی سامان بھی ڈیڑہ لاکہہ سے کم کا نہ ہوگا۔ پنجاب کا سارا کا سارا نمایشی سامان معہ جگہ کے دس ہزار روپیوں میں خرید لیا گیا۔ حیرانی ہے کہ جو ریاست بوجہ بدانتظامی اور مقروض ہونیکے علاقہ برار کا قرضہ دیکر اسکا قبضہ نہ لے سکی وہ کیونکر اس کھلے دل سے اور فضول سامان کیلئے اسقدر روپیہ خرچ کر سکتی۔

انگلستان کے شہر پرتھہ میں ایک مسٹر ایلیگزینڈر کریجی صاحب ہیں جنکی ڈاڑہی ۷ فیٹ اور اڑہائی انچہ لمبی ہے۔ ڈاڑہی کے صاف کرنیکے لئے صاحب بہادر کو میز کے اوپر چڑہنا پڑتا ہے۔ دنیا میں عجیب عجیب طرح کی چیزیں دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں۔

سنسار کیگتی

زوال کی ہوا بنک تہیں گئی

روم کے پوپ جوکہ رومن کیتھولک فرقہ کے عیسائیوں کے لیے نایب خدا سمجھے جاتے ہیں کسی زمانہ میں ساری عیسائی دنیا کے مالک تھے جس بادشاہ کو چاہتے شاہ پ دیگر تاج و تخت سے علیحدہ کرا سکتے تھے یہہ تو انکا مذہبی بل تہا۔ لیکن سانسارک بل بہی انکا بڑا تہا۔ انکا لشکر جبنہار بہہ اکثر نا تہا اور روم کے متعلق بہت پر مالک ہیں ان سبکے دنیاوی حاکم بہی وہ سمجھے جاتے تہے لیکن اب کچہہ حالت ہی دیگر ہے۔ نیپولین بونا پارٹ نے انکی دنیاوی طاقت کا خاتمہ کر دیا تہا اور اسکے بعد انکی طاقت برابر گہٹتی گئی اسوقت گو انکا راجیہ اپنے محل سے باہر نہیں ہے تاہم انکی اینٹہہ اب تک نہیں گئی۔ پایونیر اخبار میں درج ہے کہ بڑے دن پر پوپ صاحب نے بہی مثل دیگر والیان سلاطین کے اپنی فوج کا معائنہ کیا۔ وہ فوج تعداد میں کسقدر ہے؟ کل افسر اور سپاہی ملاکر ۱۸۳۔ اس ۱۸۳ کی فوج کے سپاہیانہ طریقہ پر پوپ جی نے خوشی کا اظہار کیا۔ شاہ جہان کو جب بیٹے نے قید کر دیا تو انہنے لونڈے پڑہاکر حکومت کا دیسن پورا کرنا چاہا تہا اور روم کے پوپ اب تک اپنی پورانی لوو بی کی بو کو نہ چہوڑنے ہوئے اسطح پر اپنا دیسن پورا کرتے ہیں۔

مدراس کے ہندو یوروشین

پایونیر کا ایک انگریز نامہ نگار عنوان مندرجہ حاشیہ دیکر ایک بڑا عجیب مضمون اسی اخبار میں درج کرتا ہے۔ اسکی تحریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ جسطرح مدراس کی نایر قوم میں ایک عورت بہت سے آدمیونکی عورت کہلاتی ہے اور بچے بجائے باپ کے ماں کے پتہ سے مشہور ہوتے ہیں اسطح کی ایک تایر قوم بہی ہے۔ مدراسیوں میں یہہ بہت ہی نیچ قوم سمجھی جاتی ہے لیکن۔ عورتیں اس قوم کی بوجہ زیادہ گہر سے باہر کام میں مشغول ہونیکے تندرست اور خوبصورت ہوتی ہیں ان عورتوں کے ساتہہ اکثر انگریزوں نے تعلقات پیدا کئے اور ان کے نطفہ سے جو اولاد پیدا ہوئی اُسنے اپنا تعلق برابر اپنا ہندو ماناؤں سے رکہا۔ صاحب نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان لوگوں کے بدن گورے اور بالکل انگریز معلوم ہوتے ہیں۔ باوجود اسکے انکی ہندوستانی پوشاک اور انکا خوش وخرم رہنا ظاہر کرتا ہے کہ انکی کچہ حالت بدل چکی ہے اور انکی عورتیں خصوصاً انگریزی طرز معاشرت کی طرف جہکنے لگی ہیں۔ آریہ سماج نے شنشار ولیا پر ظلم کے وقت مدراس کیطرف رخ کیا تہا لیکن افسوس مگر کام کرنیوالے اسوقت نہ ملے۔ مدراس میں بیشمار جگہیں ایسی ہیں جہاں پہ کہ آریہ سماج بڑا بہاری کام کرسکتا ہے۔ کیا تایر قوم کو ویدک دہرم پر لانیکا کام تہوڑا ہے۔ مدراس کے گانوں کے گانوں ایسے عیسائیوں سے پُر ہیں جنپر عیسائیت نے تعصب کا خول ابتک نہیں چڑہایا انہیں اپنا پورانا دہرم دکہلاکر اسکی شرن میں لانا کچہہ بہی مشکل نہیں ہے۔ صرف مدراس میں ہی نہیں بلکہ بمبئی کے علاقہ میں بہی اکثر جگہوں میں ایسے عیسائی موجود ہیں جو ابتک براہمن عیسائی اور کشتریہ عیسائی کی تفریق مانتے ہیں اور گو انگریز عیسائیوں کے ساتہہ تعلق رکہتے ہیں تاہم اُنکے مسلمان خانساموں کو اپنے برتنوں کو ہاتہہ لگانے کی اجازت نہیں دیتے۔ ان سبکے اندر کیسا کام ہوسکتا ہے۔ لیکن یہاں تو گہر ہی نہیں سمہالا جاتا۔ مدتوں سے چند قوموں کی خدمت ہی کا سوال پیش ہے لیکن کام کرنے والے نہیں ملتے۔ ہر جگہہ کام کرنیوالوں کی قلت ہے پہر ہوائی قلعے بنانے سے کیا فائیدہ۔

احمدآباد کا جلسہ خداپرستاں

بُت پرستی کے برخلاف آواز اُٹہانے کی وجہ سے راجہ رام موہن رائے کے بعد بابو کیشب چندر سین نے برہمو سماج کا نام تحریک خدا پرستان رکہا تہا۔ بابو کیشب چندر سین کی موجودگی میں ہی برہمو سماج کے دو حصے ہوگئے تہے۔ ایک تیسرا حصہ ان برہمو سماجیوں کا تہا جو پرارتہنا سماج کے نام سے مشہور ہیں۔ یہہ لوگ شاید برہمو نہیں ہوتے محض ایشور کی پرارتہنا کے واسطے جمع ہوکر علیحدہ ہوجانا ہی انکا مقصد ہے۔ گویا انکا دہرم بقول ہمارے ماسٹر آتمارام جی کے بیٹہک کا دہرم ہے۔ اس بیٹہکی دہرم کے پیرو نیں سے ہی مسٹر جسٹس مہادیو گووند رانڈے تہے اور اسوقت اس فرقہ کے مشہور راہبر بمبئی کیطرف مسٹر جسٹس چندر وارکر صاحب ہیں جوکہ سوشیل کانفرنس کے کام میں بہی مسٹر رانڈے کے جانشین بنے ہیں۔ براہمہ سماج کے ان سب فرقوں نے کچہہ برسوں سے ایک خدا پرستونکی کانفرنس قایم کی ہے جسمیں کوشش یہہ کیجاتی ہے کہ جملہ خداپرست ایک ہوجاویں اس کانفرنس کا جلسہ عموماً بڑے دن کی تعطیلوں میں اُسی جگہہ ہوتا ہے جہاں پر کہ نیشنل کانگریس کا اجلاس بیٹہتا ہے۔ امسال یہہ جلسہ احمدآباد میں ہوا۔ جسکا حال بیان کرتے ہوئے اخبار تہیسٹ لاہور لکہتا ہے دوجیسی کہ امید تہی بجز چند ایک ریزولیوشن پاس کرنیکے احمدآباد کی تہیسٹک کانفرنس نے کوئی کام نہیں کیا۔ جو کارروائی سبوڈہ پترکا میں چہپی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس کے پہلے جلسے میں جسکے پریسیڈنٹ ڈاکٹر بہانڈارکر تہے دو امور زیر بحث تہے (۱) کیا ہماری موجودہ خداپرستی ایک نیا مذہب ہے یا ہندوازم کی اصلاح شدہ صورت (۲) اسکے پہیلانے کا بہترین طریقہ۔ پہلے سوال کے بارے میں ڈاکٹر بہانڈارکر اور انریبل مسٹر جسٹس چندرورکر کی یہہ رائے تہی کہ براہمو ازم محض ہندو خداپرستی ہے لیکن اسپر کوئی ریزولیوشن نہ پاس ہوسکا کیونکہ بہت سے حاضرین کا خیال مختلف تہا۔ چونکہ شام بہت چلی گئی تہی اسلئے پترکا کہتا ہے کہ " جلسہ بغیر کسی نتیجہ پر پہونچے برخاست کیا گیا۔ " دربارہ اس ہندو خداپرستی کے پرچار کے مسٹر چندرورکر کی نسبت رپورٹ ہے کہ انہوں نے کہا کہ " اسکے پرچار کا بہترین طریقہ یہہ ہے کہ ہم اپنی بیویوں اور

ریویو

اطلاع ضروری دربار کے موقع پر دہلی بہجا گیا جاتے ہوئے ہیں جملہ پمفلٹ اور کتب جو ریویو کیلئے میرے پاس موجود تہیں اپنے ساتہہ لیگیا تہا۔ وہاں بہت سی کتابیں رہ گئیں جنکا پہر پتہ نہیں ملا۔ جن مؤلفان ومصنفان کی تصانیف کا ریویو اب تک نہیں نکلا ہو وہ سمجھ لیویں کہ اُنکی تصنیف گم شدہ کتابوں میں چلی گئی۔ پس اُن سب کرمفرماؤں سے التماس ہے کہ اگر اپنی تصنیف پہر بہیجدینگے تو ریویو کرنے کو طیار ہوں اور چونکہ وہ کتب میری غلطی سے گم ہوئی ہیں اسلئے کتاب یا پمفلٹ بہیجنے پر ہیں اسکی قیمت بہی بذریعہ ٹکٹ کے بہیجنے کو طیار ہوں

آریہ منتویہ پرکاش مصنفہ پنڈت آریہ منی جی۔ قیمت فی جلد عہ ایکروپیہ۔ درخواست خریداری بنام پنڈت دیودت بر مکان لالہ جیون داس گورنمنٹ پنشنر۔ شاہ عالمی دروازہ۔ لاہور بہیجو۔ اس کتاب میں پنڈت آریہ منی جی نے پورانک ہندوؤں کے بنائے ہوئے پُستکوں کے اعتراضوں کی بنا پر جواب دینا شروع کیا ہے۔ پران وتیسئے ہیں جو لائق مصنف نے مہتاب دیوا کر۔ تمر بہاسکر جوالاپرشاد بہارگو وغیرہ سب ہی گرنتہونکے دیئے ہوئے پرمانوں کی اصلیت جتلاکر انکے ارتہوں کے دوش دکہلائے ہیں لیکن ہمیتی وتسئے ہیں پنڈت اجکادت ویاس کا زیادہ تر جواب دیا ہے۔ اور اصل بات ہی یہ ہے کہ امبکا دت ویاس سے بڑہکر کسی پورانک نے یہ تحقیق بہی نہیں کی۔ مجہے پنڈت آریہ منی جی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو جاری رکہنا چاہتے ہیں کیونکہ اس حصہ میں محض ایشور اوتار اور مورتی پوجا کے وتسئے ہیں وچار کیا گیا ہے۔ یہہ طریقہ جواب کا پنڈت آریہ منی جی نے اچہا اختیار کیا ہے کہ پورانکوں کے مانے ہوئے مہاتمیاروں یعنی ستائیں۔ مہیدہر۔ شنکر رامانج وغیرہ کے لیکہوں کے حوالہ جات سے ہی ثابت کردیا ہے کہ آجکل کے آدمونک پورانکوں کے کئی ہوئے ویدارتہہ اُنسے بہی ویپریت ہیں میری رائے میں ایشور اوتار اور مورتی پوجا کے وتسئے میں جسقدر لکہا گیا ہے وہ اپنے آپ میں اُس مضمون کو مکمل کردیا ہے لیکن انیہ وشئوں پر بہی لکہنے کی سخت ضرورت ہے۔ لائق مصنف نے پانچویں سمولاس میں "پورانک منتویہ نراس" کی سرخی دیکر پورانکوں کے لکہے ہوئے اصولوں کا بہی کسیقدر کہنڈن کیا ہے لیکن میری رائے میں مرتک شردّہ۔ ورن بیوستہا۔ وغیرہ ہرایک مشہور وشئے پر اگر اسی پرکار پورانکوں کے پورانے اچاریوں کے مت سے انکے موجودہ مت کا بہید دکہلایا جاوے اور ساتہہ ہی اپنا سدہانت صاف اور واضح طور پر دکہلایا جاوے تو لاہہ ہو۔ خاتمہ کتاب پر چہٹے سمولاس میں جو رشی دیانند کے سو منتویہ دیئے ہیں انہیں سے ایک ایک کو لیکر اور پرمان سے سدہ کرکے انکے کئے ہوئے پورانکوں کے اعتراضوں کا کہنڈن کرنا ہی اُنیا وشیک ہے جیسا امید ہے کہ پنڈت آریہ منی جی آئیندہ کیلئے دہیان دیں گے۔ یہہ تو اس کتاب کے اوصاف ہیں لیکن بوجہ ان کی تصنیف ہونے کے کچہ نقص بہی ہیں میری رائے میں اگر بہاشا کے لالبتہ پر کم توجہ دیجاتی تو بعض حصے تحریر کے عام آدمیونکی سمجہ سے اوپر نہ چلے جاتے۔ نیز لکہنے کا طریقہ بہی ایسا ہے جو پڑہنے والوں میں بہت سی ایسی واقفیت کو فرض کرلیتا ہے جو عام لوگوں میں موجود نہیں ہوتی۔ چنانچہ مثال کے لئے صفحہ ۱۴۹ پر لکہا ہے۔ آپ کو تو بہوشیہ پوران کے مہم دیدیکا پڑہنا ہی اِرشٹ ہے انیہ تہا گنیشو پنیشد آدمی سب الانم تلم کیسے ویدید ہو سکتا تہا۔ اب ہر ایک آدمی نہیں جانتا کہ بہوشیہ پوران میں دو نئے حصے ڈالکر پورانکوں نے اسمیں پیپا بہگنت حضرت نوح عیسی۔ محمد وغیرہ سب گہسوڑ دیئے ہیں۔ اسیطرح شاستریہ سنکیت جو بہت سے دیئے ہیں اُنکو بہی واضح کرنیکی ضرورت تہی۔ مجہے تو اسی قسم کے نقائص کی اطلاع لائق مصنف اور آریہ پبلک کو دینا ہے لیکن ایک نقص ایک پورانک پنڈت نے بہی مجہے بتلایا "قوم ستری قوم سپجان آدمی والے منتر کی ویاکہیا کرتے ہوئے پنڈت آریہ منی جی نے قوم چیرلو دنڈہ جی دچہی" کا ارتہہ لکہکر پوچہتے ہیں کہ برہمن کا روپ دہار لاٹہی لیکر چلنے والا کونسا اوتار ہے۔ پورانک پنڈت نے کہا کہ تمہارے پنڈت کو کچہ خبر ہی نہیں۔ کیا ستیہ نارائن کی کتہا بہی انہوں نے نہیں پڑہی جسمیں لکہا ہے کہ پرمیشور برہہ براہمن کا روپ دہارن کرکے آیا۔ واقعی پنڈت آریہ منی جی نے چوبیں کے نمبر پر بہی اوتاروں کا خاتمہ کرنے سے پورانک دل کے ساتہہ بے انصافی کی ہے جب کاشی میں جتنے کنکر اُتنے ہی شنکر ہیں تو اوتاروں کی حد لگانا کٹہن ہے۔ کتاب کی قیمت ایکروپیہ فی جلد ہے جو کسیقدر زیادہ ہے۔

شہید صادق مصنفہ پنڈت لکشمیدت صاحب عابد نئی گلی۔ آگرا۔ قیمت فی جلد ۱؎ ایہ ایک ناول جسمیں شہید پنڈت لیکہرام آریہ مسافر کے کام اور قتل کا واقعہ ناول کے پیرایہ میں ظاہر کرنیکی کوشش ہے مصنف کا دعوے ہے اُنسے اول ہی اول آریہ لٹریچر میں ہندو دُنیہ میں اخلاقی ناول کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اپنی تصنیف کی خود ہی بہت کچہ تعریف کی ہے اور نکتہ چینی کا مُنہ شروع میں ہی نکتہ چینوں پر چہاپ ڈالکر بند کرنا چاہا ہے لیکن اس کتاب کو شروع سے خاتمہ تک پڑہا۔ میری رائے میں آریہ مسافر کے دو بچوں اور انکا اپنا قتل کا نئے تو مسلمانوں کیطرف سے بیان کرنا اور آریہ مسافر کی بعض حرکات اسطرح پر بیان کرنا جو انکی طبیعت کے خلاف تہی اس کتاب کی وقعت کو بہت کم کرتا ہے۔

اُپدیش

(30)

य स्मा त्स र्वा णि भू तानि ये नि: पा त्यां स्र स वा रि णा स टे ह: । स र्व मे त स्र स वि ति ह स्ये को गु श्र स वी र वि नि गो ज ये त हे द गु ह्यो प नि षत्सु गु ह्ने त द् ब्र ह्मा वे द ते ब्र ह्म नि म् । ये पू र्व दे वा ऋ ष य ल दि दु स्ते त न्म या अ मृ तै व भू वु: ॥

اور جو سب بھاؤں کو پکاتا ہے- اور پکا نے ... سب وستوؤں کو جو پکاتا ہے جو اکیلا اِس ... جگت پر راجیہ کرتا ہے - اور سب گُنوں کو ... تا ہے- جس ویدوں کے اصلی راز (اپنشدوں) ... گہرے بھاؤ سے بیان کئے ہوئے سب کے ... تھان بڑے کو ویدوں کا ودوان جانتا ... وہ برہم ہے جِن قدیم دیوتاؤں اور ... نے اُسے جانا وے اُسی میں رت ... تے ہوئے امر ہوئے "منشیہ کے ہردے ... بار بار وہی پرشن اُٹھتا ہے - یہ سان ... اسہیہ (ناقابل برداشت) دُکھ کیسے دور ... ؟ اِس پیدا ہونے اور مرنے کے سلسلہ سے ... ہو؟ دیاکُل من پھر پھر یہی پرشن ... رہا ہے- اور گھبرایا ہوا جیو آتما مادی چیزوں ... دور کر اپنے دُکھ دور کرنا چاہتا ہے- کبھی ... اور کبھی پانی- کبھی آگ اور کبھی مٹی - باری ... ہر ایک قسم کے مادی پدارتھوں کی شرن

لیتا ہے- لیکن اُسے شانتی نہیں ملتی- پھر جب اُس جگہہ اپنی مطلب براری نہیں دیکھتا- جب جڑ میں اپنے دُکھ کی نورتی کے سامان نہیں پاتا تو چیتن کی طرف بھاگتا ہے- کیٹ پتنگوں سے لے کر مختلف اقسام کے جانوروں کے اندر بھٹکتا بھٹکتا منشیہ تک پہونچتا ہے- لیکن اِن سبکو بھی اپنے جیسا ہی نربل پاتا ہے- اُسکو معلوم ہوتا ہے- کہ جب انسان خود مادی طاقتوں کے آگے بے بس ہے- جب بڑے سے بڑے دماغ جو کہ بجلی کو قید کر سکتے ہیں- خود بجلی کا شکار ہو جاتے ہیں- جب بڑے سے بڑے انجینیر جنہوں نے دریاؤں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے انسانی ضرورتوں کا غلام بنایا- خود دریا میں ڈوب کر مر جاتے ہیں. تب اِن سب سے اُپر اُٹھنے کی پورتی کی آشا چھوڑ کر کسی اور کی ہی تلاش میں دیاکُل جیو آتما چل نکلتا ہے- تب تھوڑا وچار کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ جس اگنی کے تیج پر موہت ہو کر ہم اُس کے پیچھے بھاگے وہ تیج کا بھاؤ اُسے کسی اور نے ہی پردان کیا ہوا ہے- جس وایو کے آگے ہم سر جھکاتے تھے اُس وایو کو وہ بل کسی اور نے ہی پردان کیا ہے- جس انسانی دماغ کے غلام بنکر ہم وہاں سے شانتی کی امید رکھتے تھے وہ دماغ کسی اور نے ہی بنایا ہوا ہے- بس آنکھیں کھُلتی ہیں اور اُس پرم پُرش کی تلاش شروع ہوتی ہے- اُسوقت معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ کیول پرتھوی- آپ- تیج- وایو اور آکاش کے گُن نیت کرنیوالا ہے- بلکہ پرکرتی کے پرمانو روپ سے اِنہیں ستھول کرکے انسانی حواسوں سے محسوس کرنے کے لائق بنانیوالا بھی وہی ہے پھر کیوں نہ اُسی کی شرن چلیں؟ مخلوق سے مطلب براری کب ہو سکتی ہے- جو خود میری طرح کسی بنانے والے سے شریر- اندریاں اور من دھارن کرتا ہے- جو خود بیان شکتی کی کسی

دوسرے سے حاصل کرنیکی ضرورت رکھتا ہے- وہ کب میرے سوالوں کے جواب دیسکیگا- اور جب اِن سبکا چلانیوالا پدارتھوں کو بنانے والا اور اُن کے گُنوں کو بھی درڑھ کرنیوالا ایکہی چیتن پُرش ہے- تو پھر اُس کے سوائے اور کہاں جا سکتے ہیں- لیکن پرشن پیدا ہوتا ہے- مانا کہ اُسنے سب پدارتھوں کو بنایا اور اُن کے اوصاف مقرر کئے لیکن اگر اُس کا اِن پدارتھوں سے اب سمبندھ نہیں ہے تو ہمیں اُس سے کیا- کمہار نے برتن بنا دئے اور علیحدہ ہو گیا- اب برتنوں کو استعمال کرنا چاہئے کمہار سے کیا تعلق؟ ایسا نہیں ہے- وہ پرماتما کمہار کی طرح برتن بنا کر علیحدہ نہیں ہوتا- بلکہ ساری جگت کو بنا کر اُس پر راجیہ کر رہا ہے- وہی سب گُنوں کا پدارتھوں سے جوڑنے والا اور وہی اُنہیں قائم رکھنیوالا ہی ہے تب اُسکو کس طرح جان سکتے ہیں؟ رشی جواب دیتے ہیں کہ ویدوں کا جو اصلی راز ہے- اُسکو سمجھنے سے ہی وہ پرماتما مل سکتا ہے- وید پرماتما کا گیان ہے- اُس کا پرکاش منشیہ کی رہنمائی کے لئے پرماتما نے کیا ہے- اُس وید کے گہرے راز کو سمجھنے والے رشیوں نے اپنے بھاؤ بانی دوارا پرگٹ کئے ہیں- اُن کے اندر رشیوں اور دیوتاؤں نے اپنے تجربے بیان کئے ہیں- جبتک کہ ویدوں کے اُس گہرے راز کو منشیہ نہیں سمجھتا تبتک وہ اُس برہم کے مہتو کو نہیں جان سکتا- جو کہ سارے جڑ اور چیتن جگت پر ادھیراجیہ کر رہا ہے- اُسی برہم کو ایسا مہان سمجھ کر ہی پورانے رشی اور دیوتا فاضل اور عاملِ اُس کے پریم میں مگن ہو جاتے رہتے ہیں اور تب وے غم اور مرن کے دُکھ سے چھوٹ امر ہوتے رہے- آؤ ہم بھی اُس گیان کو! آؤ ہم سب ملکر اُسی برہم کو جاننے اور اُس کے درشن کرنیکی کوشش کریں- لیکن

اس کوشش میں ہم کب کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہم تجربہ کار دیوتا اور رشی جواب دیتے ہیں کہ جب تک تم ویدوں کے گہرے راز کو نہیں سمجھ سکتے۔ تب تک تم برہمہ کے درشن کے ادھکاری نہیں ہو سکتے اس لئے ہم سمجھا کرتے ہیں کہ ہم ویدوں کے اصلی راز کو جاننے کی کوشش کریں اس لئے رشیوں نے سوادھیائے کی ہدایت دی ہے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے اور جاگتے ہر سمے مہاتما پرش وید کا ہی مطالعہ کرتے رہیں۔ اُسی کے گہرے راز دل کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے عمل سے بتلاتے ہیں کہ جو انسان ویدوں کے مطالعہ کو اختیار کریں گے۔ ویدوں کے پرکاش کرنے والا گیان کا بھنڈار پرماتما خود اُنکی رہبری کریگا وہ خود اُنہیں سیدھے رستہ پر لے چلیگا اور اُنہیں اُس امرت دھام کا ادھکاری بنا دیگا جس میں پہونچکر نہ بڑھاپا آتا ہے اور نہ ہی موت اپنی بھیانک شکل دکھاتی۔ بھاریو ورگ! راستہ یہ کٹھن پرتیت ہوتا ہے۔ کنتو کٹھن یہ نہیں۔ اس پر چلنے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں کہ کیسا صاف اور سیدھا یہ راستہ ہے۔ تب آؤ۔ ہم سب ملکر ویدوں کے سوادھیائے کی پھر سے بنیاد ڈالیں اور یہ یتن کریں کہ نہ کیول بھارت ورش کے اندر ہی بلکہ ساری دنیا کے اندر استری اور پرش۔ بال اور برد ھ سب وید کے سوادھیائے کو اپنے جیون کا اُدیشیہ سمجھیں۔

اوم شم

ضرورت (۲) وکٹوریہ سکول جیا دتی جالندھر کے لئے ایک پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو ہائی ڈیپارٹمنٹ میں سنسکرت پڑھا سکے قابلیت دکھانا ہوگی۔ انگریزی دان کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ...

پرشنوتر

نوٹ ان مضامین کو درج کرنے کے لئے نامہ نگار نے پر زور تاکید کی ہوئی ہے۔ اسلئے اس ہفتہ دیگر خاص مضامین روک دئے گئے ہیں۔

ایڈیٹر

لالہ لچھمن داس جی کے ایک سوال کا جواب

آپکے جوابات مندرجہ ستیہ دھرم پرچارک ۳۰ کاتک سمت ردال مطالعہ کرکے گذارش ہے۔

میں نے جو پہلی تحریر میں لکھا تھا کہ میں سوامی جی کے ایک ایک لفظ کو مانتا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں سدھانتوں کے جاننے میں ماہر ہو گیا ہوں جس دن ایسا خیال میرے دل میں پیدا ہو گیا۔ اُسی دن میری ترقی بند ہو جاویگی انشور کے گیان کو یوگی لوگ ہی جان سکتے ہیں اور یوگیوں کے گیان کو دوسرا یوگی ہی جان سکتا ہے۔ اغلب ہے کہ آپکا مضمون مجھکو مختلف رشیوں پر پرتیت ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کا ہلکے بھاگ کرتا ہوں۔ اتنا خیال رکھیں کہ سدھانت تو دونوں کا سوامی جی کے انکول کتھن کرنے کا ہے۔ میرے خیال میں ہماری بھاشا لفظ درست کرنے میں ہم کو غلطی ہی ... کرتے ہیں۔ جب تک ان ... تب تک ہماری تحریر ...

جاننے کے قابل ہے جسکو موقعہ بموقعہ بتلاتا جاؤنگا۔ امید کہ اس طریقہ کو آپ بھی پسند کریں گے۔ میں آریہ سماج کے الوبادو شدہ ہدایات کو وچار نیہ سمجھتا ہوں۔ لیکن حسب منشاء خود اس موقعہ سے مستفید ہو کر اول اپنے خیالات مطابق آپکے دلایل پر وچار کرنا شروع کرتا ہوں اگر میں مندرجہ کتھن ستھاپن کرنے میں کچھ دقت دیتا ہوں تو کرپا کر کے اپنی مرضی کے انکول ... کر کے مطلع فرماویں۔ پنڈت گرو دت ایم اے نے جو اُن سے پوچھا تھا رتھ ہو سکتا آریہ سماج پرکاش کر دیا ہے اسکو سوتہ پرمان نہیں مانتا ہوں کوئی دوسرا شخص اوپکار کر سکے وہ بھی ممکن ہے۔ جس جگہ یہ میری تحریر میں اُن کے کتھن کے مخالف ہو اُن سے دریافت فرماویں۔ البتہ ستیارتھ پرکاش کی عبارت کو میری آگاہی کے لئے تحریر فرماتے جاویں تاکہ آئندہ کے لئے ... ہوتا جاوے۔

اول پرشن لالہ صاحب۔ لنگ شریر ... کٹھن کرم ہے۔ اور بدھی پرتیت آتما کے جنیہ گُن ہیں۔ وہ اجنیہ بھی ہیں کیونکہ سوامی جی سبھا وک گُن کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

دوسرا پرشن لالہ صاحب: آپ شاستر جیو آتما کو وبھو نہیں مانتا اور سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں بری بھین لفظ استعمال کرتے ہیں جس کے جواب میں میرا یہ کتھن ہے کہ وبھو ماننے پر کچھ دوش نہیں ہے۔

سوم پر جب شریر چاروں کا ہوتا ہے تب جیو آتما پرویش کرتا ہے۔ ایسے برخلاف میرا یہ کتھن ہے کہ جیو آتما ناش ہی بلا پران اندریہ کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور شریر کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔

جہاں ہم ... سوامی جی ... ہوتا ہے جیو ... کی ... کہتے ہیں

پاپ نہیں ہوتا کیونکہ اُس حال میں اُسکو سُکھ دُکھ وغیرہ نہیں ہوتا۔

ششم چھ شاستروں میں ورودھ نہیں ہے جیسیں میرا منتو یہ ہے کہ آدریشیہ سبکا ایک ہے مگر دلیل ایک سے دوسرے شاستر کی شرکھ میں جسطرح بیان ۔ شاستر الیشور کو نہیں مانتا اس سے یہ نتیجہ نکال لیں کہ میں رشی جیمنی کو ناستک کہتا ہوں بلکہ چونکہ انکا کام پوران کرم کانڈ کی کرنا تھا کرم کانڈ کی تعریف کو درن کردکھلایا دیکھو مضمون مندرجہ اخبار ۱۲ اساڑھ اب آپکے وچار اول کا جواب دینا شروع کرتا ہوں۔ اور دل میں پرتگیا کرتا ہے خواہ آپ فاضل کہیں یا ودیارتھی کہیں لیکن ان باتوں پر ہرگز دھیان نہیں دونگا بلکہ سیدھا سادا آکانکشی ہوں کہ میری اس پرتگیا پر دو کرے تاکہ باقی کی زندگی ودیش سے نہ گذرے۔ بھائی جی سنسکار ہر سے بدل ہو آگئے ہیں پر شیوہ کے واسطے جب تصور ہو آپ سے معاف فرمادیا کریں میرا منشا یہ ہے بھائیوں کو چھوڑکر آپ بھائیوں کی شرن لی ہے۔ جنکو نادان بھائیوں سے شکر کرتا ہوں۔ اور اعلیٰ کو زیادہ کیا لکھوں۔ میرے ہاروک کلمات ہیں اوم شم

وچار اول

لالہ صاحب ۔ لنگ شریر کا ارتھ گُن کرم ہو بدھی اور پرتیں آتما کے جنیہ گن نہیں ارتھات سبھاوک گن ہیں۔

مندرجہ اخبار ۱۳ جیٹھ

رگ ۔ لیکن سُکھ دُکھ نیمتک ہیں اور گیان اور پرتین سبھاوک ہیں۔ اگر یہ چاروں ہی سبھاوک مان لیا جاوے تو مکتی میں گیان آنند ہونا نہیں ہوگا۔ کیونکہ سبھاوک صفت وہی ہوتی ہے جو ہمیشہ رہے نہ جیسا اگر آگ ودیش وغیرہ کو سبھاوک مانا جاوے۔ تو مکتی میں آگ ودیش کے ہونے پر کیسے آنند ہو سکتا ہے۔ ویدانت درشن میں رشی بیاس نے بھی ایسا مانا ہے۔

ودیارتھی ۔ الجواب جبکہ یہیں اسکا جواب اسطرح دیا گیا تھا کہ سوتر میں سبھاوک اور نیمتک گن کا بھاگ نہیں ہے۔ چونکہ مکتی میں آنند ہونا مانا گیا ہے کہا جاتا ہے۔ اس سے شاستروں کا اتہاس کو انوشٹھ کیا جاتا ہے۔ جب گنوں کو لنگ کہتے ہیں تو یہ نتیجہ کسطرح سے نکل سکتا ہے اور جو لنگ ہوتا ہے وہ سبھاوک کسطرح ہو سکتا ہے۔ اس جواب میں لکشن کی تعریف کرکے یہ بھی جتلا دیا گیا تھا۔ کہ جسطرح رہتے ہوئے بھی سادھو رہتا ہے اور گیان تیسرے گن میں نشٹ ہو جاتا ہے۔ تب کسطرح نت ہو سکتا ہے اور سوامی جی کے ستیارتھ پرکاش کی عبارت میں مکت اوستھا میں جیوا تمی اچھا سے وچارتا ہے صاف طور سے کہا گیا تھا کہ اُس عبارت میں بھی پایا جاتا ہے کہ مکت پرش دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (باقی حصہ جیو کے الواق دیکھو میں درج ہوگا) اس عبارت کے مانند ویدانت شاستر اودھیائے اول پاد دوم کے سوتر کا مطلب درج کیا گیا تھا جسطرح آتشی شیشہ میں سورج کا عکس پڑتا ہے۔ اسی طرح جہاں شریر ہوتا ہے۔ وہاں جیو کام کرتا ہے۔

جواب لالہ صاحب مندرجہ اخبار ۱۳ ساون

اس میں صرف دہو کی بابت لکھا ہے۔ جسکو موقعہ پر معلوم ہوگا۔

جواب لالہ صاحب مندرجہ ستیہ دھرم پرچارک ۲۰ ۔ لنگ کا ارتھ یہیں نشان کی گن وغیرہ ہیں۔ چنانچہ وشیشک درشن کے سوتر میں سوامی جی نے لنگ کا ارتھ گن اندر کیا ہے۔ جب لنگ کا ارتھ گن ہو سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ لنگ سبھاوک یا نیمتک ہو۔ چنانچہ نیائے درشن سوتر ۱۱ ادھیائے تیسرے میں ایسا ہی ارتھ کیا ہے۔ اسکے سبھاوک پن سے عرض ہوتا ہے۔ پنڈت کرپارام جی نے اپنے بھاشیہ سوتر ۳۰ ادھیائے ۳ آہنک دوسرے کی ویاکھیا اسطرح کی ہے دعویٰ وغیرہ۔

اس کے بعد تجربہ سے چار تو شانتی گیان سے سبب آتما میں پیدا ہوتے ہیں۔ یعنے سُکھ دُکھ اچھا دویش صرف گیان اور پریتن آتما کے ہمیشہ کے رہنے والے گن ہیں گویا پنڈت کرپارام جی سینٹ اور مکت کو جیوا تما کا گن مانتے ہیں مگر یہ بھاشیہ بورو کا میں سوامی جی نے سبھاوک گن مانا ہے۔ اگر سبھاوک گیان نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ کیونکہ گیان ان گنوں نہیں ہوتی۔ پھر یہ سوال لگا تھا سو کاش کیا ہے یہاں پر گیان کے بغیر ٹھیک نہیں ہوسکتے۔ اس کے بعد سانکھیہ درشن کا حوالہ درج ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ دھرم ادھرم وغیرہ انتہکرن کے دھرم ہیں اُن کا تعلق پرش سے نہیں بلکہ انتہکرن سے ہے۔ اس سوتر میں جو آدی شبد آیا۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ وشیشک میں گیان اور پریتن سے سوا جسقدر آتما کے گن مانے ہیں اُن سبکا انتہکرن سے تعلق ہے۔ اس کے بعد خود ہی سوال کرکے کہلایا ہے۔ انتہکرن میں بدھی ہی داخل ہے جو جیو کا گن ہونے سے پراکرت نہیں ہے۔ دھرم ادھرم کے سنسکار بدھی میں رہتے ہیں۔ سب کے بعد لالہ منشی رام جی سے اپیل درج ہے۔ کہ انہوں نے ہو سکا کی تفسیر کرنے میں جیو میں سبھاوک گن مانا ہے۔

جواب ایک ودیارتھی ۔ ان تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے میرے مفصلہ ذیل مضمون کا جواب نہیں دیا کو شبہ سے چند لنگوں کو سبھاوک اور چند کو نیمتک ہونا مانا ہے۔ دوم یہ دریافت کیا تھا اگر دہوم لنگ سبھاوک ہو تو بعض جگہ میں جہاں اگنی ہوتی ہے وہاں دہوم نہیں ہوتا۔ سوم گیان تیسرے چھن میں نشٹ ہوتا ہے کسطرح سبھاوک ہو سکتا ہے۔ چہارم یہ کہ مقدم باتیں انی جاتی اور جیو کا لکشن دیا تھا۔ جسکا جواب بھی نہیں دیا

ہونا جی۔ آپ اُس میں دوش دکھلائے کہ جل میں بھی دہوم رہتا ہے۔ وہاں پر اگنی نہیں رہتی پھر بھی ایرتی یوگی شبد سے جب اُس کا پریہار کرنا تو پھر دہوم ادیو کا دہوم میں ہونے کا دوش دینے سے اُس دوش کو سمبندھ شبد سے پریہار کرنا۔ پھر آپ ایک دیش کا درشٹانت دیتے کہ ہندوستان کے ایک دیش میں رہتا ہے۔ دوسری شاخا پر نہیں رہتا پھر سمان ادھی کرن سے پریہار کرنا تب آپ کو معلوم ہوتا جہاں اگنی ہوتی ہے وہاں دہوم رہتا ہے۔ تب آپ پر نشچیہ ہو جاتا کہ بہاشا کے انوباد شدہ شاستر انوباد کرتا کی بہاونا کو نہیں کہہ سکتے۔ سوامی جی کو شبد یا نوں کے سدہانت جاننے میں اصلی شاستروں کے ادھیّن کرنے کی نہایت ضرورت ہے اور مجھکو یقین تھا آپ جیسے دہرماتما پرشوں میں سے کسی پرش سے دل میں ایسی ارتھک اچھا پیدا ہوتی کہ نوکری دوکان وغیرہ چھوڑ کر بنارس میں چلکر اصل شاستروں کا ادھیّن کریں۔ خیر میری بدقسمتی سے آپنے اُس پر دھیان نہیں دیا۔ اب مختصر عرض کرتا ہوں کہ لکشن کتنی پرکار کا ہوتا ہے۔ کولکشن، ہنستشن، جاتی لکشن، استادہت۔ وغیرہ انکی ہی قسمیں ہیں کولکشن وہ لکشن ہوتا ہے۔ جس کے لنگ نہ رہنے پر بھی وستو موجود رہے۔ جیسے زاغ کے اڑجانے پر بھی وستو موجود رہتی ہے۔ دوسرا ہنستشن وہ لکشن ہے جسکے بنا سادہیہ نہیں رہتا جیسے پرتہوی گندھ والی ہے۔ جہاں جہاں گندھ ہوگی وہاں وہاں پرتہوی ہوگی۔ اسکو اسادہارن بھی کہہ سکتے ہیں۔ تیسرا جاتی لکشن۔ اگر کسی دیش میں ایک بھی نہ رہے تاہم باقی کے دیش میں کل جاتی میں رہتا ہے کیونکہ جاتی پدارتھ کا ناش نہیں ہوتا شاستر سکونت مانتا ہے۔ جیسے اگر گائے کے سینگ نہ بھی ہوں۔ تاہم باقی ماندہ گائیوں میں بنا رہتا ہی مگر اس جگہ اتنا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ کہ جیسی ایک جنگتی ماتر ہو وغیرہ اُس میں جاتی شبد نہیں آسکتا

ورنہ دوش آوے گا چونکہ ان لکشنوں کا اظہار میری تحریر میں باربار آوے گا۔ اس لئے مناسب جانکر ان کا کتھن کیا گیا ہے۔

(لنگ) ویشیشک شاستر ادہیائے ۹۔ آہنک دوم سوتر ۴۔

ہیتو اپدیش، لنگ پرمان کارن یہہ ایک ارتھ واچک ہیں۔ جو سب مذکورہ بالا لکشنوں میں گھٹ سکتا ہے اور وہ وقت ہوتا ہے کہ یہہ کچھ ضرور نہیں لنگ ہمیشہ وستو میں رہے۔ دیکھئے سوتر ۲۵ آہنک دوسرا۔ ادہیائے دوم۔

بعض بعض شخص شنکا کرتے ہیں کہ جلدی ناش ہونے کے کارن شبد کو کرم میں شمار کرنا چاہئے اُس کا کھنڈن ہے۔

سو کیا رہتے ہوتے گنوں کا بھی کرم کی طرح جلدی ناش ہوتا ہے (جیسے بدھی) اتایو جلدی ناش ہونے سے شبد کا کرتبھ سدہ نہیں ہوتا۔ اِس سوتر کے دکھلانے سے صرف یہہ منشا ہے کہ لنگ شبد سے یہ مطلب نہیں کہ اُس گن کا ناش نہیں ہوتا۔

لنگ شبد شاستر میں بہت دفعہ آیا ہے۔ دیکھو ادہیائے چوتھا آہنک اول سوتر دوسرا۔ نت وستو کی تحقیقات کاریہ سے ہوتی ہے ارتہات اُس کا کاریہ لنگ ہے جس سے یہ سدہ ہوتا ہے جہاں انت وستو کا ریہ ہوگا۔ وہاں نت کارن ماننا پڑیگا پرلے میں تو کاریہ لنگ نہیں رہتا۔ تب کیا کارن نہیں ہوگا۔ لنگ کا ارتھ انویاپک ہے جہاں جنیہ بدھی اور پرتن ہوگا وہاں آتما رہیگا۔ جیسے جہاں دہوم ہوگا وہاں اگنی ضرور ہوگی۔ سوامی جی کے ستیارتھ پرکاش میں بہت لوگ شنکا کرتے ہیں کہ آکاش میں نکلنا اور پرویش کرنا نہیں ہوتا سوامی جی نے کتنی سوبچار کیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جہاں آکاش ہوگا وہاں ہی نکلنا اور پرویش کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ آکاش وبھو

پدارتھ ہے مگر اُس کے آشرے کرم رہتا ہے۔

کرپا کر کے اس کا خیال رکھیں کہ جس شاستر کا جو پاری بہاشک لفظ ہوتا ہے۔ اُس کا ارتھ اُسی کے حوالہ سے جانا جاتا ہے۔ مثلاً دہا تو ویاکرن میں معنی سے وید میں اونشادہی سے لیا جاویگا دہرم شاستر میں دہرم کشا میں ویدیں۔ ویدیہ سمجھے ہوئے حکم میں شاستروں میں۔ جو اُس میں ہے اُس سے لیا جاویگا۔

ان شبدوں کا نرنہ بنا شاستروں کے نہیں ہوتا ایسے ستیارتھ پرکاش کو بہت کٹھن سمجھتا ہوں۔

آپنے تحریر فرمایا ہے لنگ شبد کا ارتھ گن اور کرم ہے سوامی جی کی عبارت سے صاف تحقیق ہوتا ہے لنگ ارتہات گن اور کرم ہے۔ آتما کے آشرے یہہ گن اور کرم رہتے ہیں سوائے جیوآتما کے اور کسی جگہ یہہ پیدا نہیں ہوتے۔ لنگ موصوف گن کرم صفت ہے۔ بعض صفت گن میں آتی ہیں۔ بعض کرم میں میں مانتا ہوں کہ گن سبھاوک بھی ہوتے ہیں۔ نیمتک بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ آتما کے گن جتنک ہیں اس لئے نیمتک ہیں۔ میری رائے میں پنڈت کرپارام جی سے اونک ایسی باتوں سے واقف ہیں اُس کا مطلب درست ہوگا۔ صرف آپکے غور کرنے میں کمی ہوگی۔

سوتر نمبر ۱۸ کا ترجمہ جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے اُس کے نات پریہ سے میرا اتفاق ہے مگر شبدوں کی خوبی بہاشیہ سے ہی پرتیت ہوتی ہے اصل واتسائن کا بہاشیہ کھولکر دیکھیں کیسی خوبی سے سبھاؤ کا ارتھ کیا ہے جس کا آگے ورنن ہوگا۔

باقی آئندہ

آپ کا

ایک ودیارتھی

رواج کی غلامی نے ستیاناس کر دیا

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ۱۸ اگست ۱۹۵۹ء

جالندھر شہر کے ھندو کہتریوں میں ایک عجیب ناشائستہ رواج جاری ہے جس سے کہ ھندوؤں کی دماغی طاقتوں کے زوال کا اندازہ بڑی عمدہ طور سے لگایا جا سکتا ہے - اس قوم میں جب بواہ کر بہو کو گھر لاتے ہیں تو بوات لڑکے کے کل بزرگ جمع ہو جاتے ہیں اور باری باری ہر ایک بزرگ بہو کو گود میں اُٹھا کر ناچتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ذیل کی بے سُری تان بھی الاپتا ہے - "بہو اچھی آئی ہو ہتی ہتی" اس رواج کا آغاز اس طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جالندھر کے ھندوؤں کے بزرگ ۳ بھائی تھے جو زمانہ کی گردش کے باعث جہاں ایک طرف اپنا سرلبس گنوا کر غریب ہو گئے وہاں دوسری طرف اُن میں سے کسی کا بھی بواہ نہ ہوا۔ روزگار کی تلاش میں سرگرداں جالندھر شہر کے قریب آن پہونچے - لبستی بابا خیل کے قریب ایک کچے تالاب پر دوپہر کے قریب پہونچے - اُس وقت اُن کے پاس صرف کچھ باسی روٹیاں کھانے کے لئے تھیں - باقی مفلسی طاری تھی - کچے تالاب (ڈھب) پر بیٹھکر اُنہوں نے ایشور کا دھنواد کرتے ہوئے وہی باسی روٹیاں کھائیں اور شہر میں داخل ہو گئے یہاں آنکر زمانے نے پلٹا کھایا - تینوں بھائی برسر روزگار ہو گئے - اور لکشمی دیوی نے بھی بے تحاشا برسنا شروع کیا - آخر کار کچھ عرصہ کے بعد ایک ناطہ آیا - جو کہ چھوٹے بھائی سے منسوب کیا گیا - جب اتنی عمر میں اُن کا بڑی عمر والا بھائی چھوٹی سی بہو گھر لایا تو بڑے بھائیوں کے لئے شادی مرگ کا سماں ہو گیا اور وہ دیوانہ وار بہو کو گود میں لے کر فرط خوشی سے ناچنے لگے - اور جسوقت بچہ پیدا ہوا تو بستی بابا خیل والے ٹوبے کو مبارک سمجھکر اُسی پر بچے کا جات کرم سنسکار کیا گیا - اور غرور کو دور بھگانے کے لئے اُن بزرگوں نے باسی روٹیاں گھر سے لیجا کر وہاں پر کھائیں - اسوقت نئی بہو کو گود میں لیکر ناچنے کی رسم کو توڑنے کی کوئی ھندو بھی ہمت نہیں کر سکتا - ہمارے معزز دوست دوسری بار ایک جوان ستری سے بواہ کر کے گھر آئے اُسوقت اُنہیں بڑی مستقل ہی سے کام لینا پڑا - ورنہ قوم کے بزرگ "بہو ہتی ہتی" کا راگ گانے کے لئے موجود تھے - اسی طرح اگر دو ایک بگڑے دل نکل کھڑے ہوئے - تو اس بیہودہ رسم کی بھی ایک کہانی ہی رہ جائیگی -

چیل جانور کی پرستش اکثر خاندانوں میں ہوتی ہے، چنانچہ ضلع لودھانہ کے کوڑا کہتریوں کے یہاں بموقعہ مونڈن سنسکار اول چیل کو شام کے وقت معرفت پروہت خاندان کے نمنترن دیا جاتا ہے اور صبح کل سامان بھوجن کا تیار کر کے گنبے کے لوگ باہر لیجاتے ہیں - اور جب تک کہ چیل اس میں سے کچھ حصہ نہ لیجاوے - تب تک بھوجن کھانے کے لائق نہیں سمجھا جاتا - اور کل دیوتا کی ناراضگی کا اظہار سمجھا جاتا ہے - گوجرانوالہ کے سوئین کہتریوں کے یہاں اس رسم کا تعلق بکرا مارا جاتا ہے - وہاں بکرے کی اڑھائی پسلیاں کُل پروہت کے سر پر رکھوا کر باہر لیجاتے ہیں اور جب تک کہ چیل اُسے پروہت کے سر پر سے اُٹھا کر نہ لیجائے پروہت جی کو قید سخت کی سزا رہتی ہے۔

چوپڑے - بھنڈاری - ہانس اور دیگر اقوام کہتری اور ... سیٹھیہ - کُمہار - کہار اور دیگر اقوام اہل ہنود میں بھی چیل کو بھوگ لگوا کر بچہ سیدہ کرنے کی رسم جاری ہے - لالہ گوردیال اسکرٹری آریہ سماج بنوں نے بھنڈاری کہتریوں کے یہاں اس رواج کے اجرا کی بنیاد اسطرح پر مشہور بیان کی ہے -

روایت ہے کہ بھنڈاری کہتریوں کی ایک عورت مع اپنے شیر خوار بچے کے پروہت کے ساتھ سسرال سے اپنے میکے کو آ رہی تھی - چونکہ عورت کم سن تھی - اُس کے دل میں بیہودہ شرم نے گھر کیا اور اُسنے بالک کو زمین پر لٹا کر اکیلے پروہت کے پیچھے گھر کا راستہ لیا - گھر پہونچتے ہی والدین حیران کہ سسرال سے خبر آئی تھی کہ بالک اتپن ہوا ہے لیکن لڑکی اکیلی آئی ہے - لڑکی تو استفسار پر چُپ ہو رہی - لیکن پروہت نے پتہ دیا کہ فلاں جگہ تک بچہ لڑکی کی گود میں تھا - پھر نہ معلوم کہاں گیا - لوگ ڈھونڈھنے دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیل اپنے پروں کا سایہ کئے بچے کے اوپر بیٹھی ہے - چیل اُڑ گئی - بچہ صحیح سلامت گھر آیا - اور اُس دن سے چیل اُس خاندان کی کُل دیوی سمجھی گئی ✤ (باقی آئندہ)

گروکل سماچار

سردی اسجگہ زیادہ سے زیادہ اس قدر رہوئی ہے کہ مکان کے اندر گرمی کا پارہ ۴۶ درجہ سے کسی دن نہیں گرا - اور عموماً ۵۰ اور ۵۶ کے درمیان رہا ہے - مکان کے باہر براتہ کال ۳۷ اور ۴۰ کے درمیان رہتا رہا ہے - ایکدن ۱۴ - جنوری ۱۹۰۳ء کو جبکہ بہت ہی سخت سردی پڑی تھی تو باہر پارہ ۲۷ پر ہو گیا تھا - لیکن دوسرے ہی دن ۳۸ درجہ پر چلا گیا اور یوں تو مکان کے اندر ۵۸ اور ۶۰ درجہ تک ہی کبھی چڑھ گیا ہے - اس سال کے تجربہ نے بتلا دیا ہے کہ سردی اس جگہ اسقدر نہیں ہوتی - جس سے صحت میں زرق پڑنے کا احتمال ہو - میری رائے میں یہاں سردی جالندھر - گوجرانوالہ اور لاہور سے بھی کم پڑتی ہے -

بارش اس جگہ بہت اچھی ہو گئی ہے۔ گیہوں کا بیج جو گروکل کی جانب سے زمین میں ڈالا گیا تھا اب بڑھ رہا ہے۔ اور آشا پڑتی ہے۔ کہ جو دھن بیج اور بیلوں وغیرہ کی خدمت میں اور جو محنت اسکی پرورش میں خرچ ہوئی ہیں اُن کا بدلہ کچھ نہ کچھ مل ہی رہے گا۔ بارش بافراغت ہونے کے باعث باغ کی حالت بھی کچھ درست ہو چلی ہے۔

برہمچاریوں کی تعداد بابو آتما رام ویدی کے چھوٹے لڑکے یگیہ دت کے شامل ہونے پر ۵۳ ہو گئی تھی۔ نئے منظور شدہ لڑکوں میں سے اسوقت ایک اور لڑکا ۲۹۔ جنوری کو شامل ہوا۔ جس کا نام کرشن کمار ہے۔ اس کے پتا بابو بلدیو پرشاد گماشتہ شہر ساگر (ممالک متوسط) کے رہنے والے ہیں۔ ۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹[illegible]ء کو انہوں نے بمقام ساگر آریہ بھائیوں کو جمع کر کے۔ ودھی پوروک اس بالک کا یگیوپویت سنسکار کیا۔ رائے بہادر ٹھاکر مہاراج سنگھ جی پردھان اور انیہ سبھاسد آریہ گن اپستھت تھے۔ یگیوپویت سنسکار ودھی کے طریقہ پر کرایا گیا۔ جس کے خاتمہ پر بابو بلدیو پرشاد جی نے پانچ روپیہ گروکل کو اور ایک روپیہ آریہ سماج ساگر کو دان دیا اور علاوہ ۵ روپیہ کی دھوتیاں اور نقدی غریبوں کو تقسیم کی۔ یگیوپویت کے پشچات آپ بھائے گروکل بھومی میں آکر لڑکے کو داخل کر گئے۔ لڑکے نے ایک منٹ کے لئے اداسینتا نہیں دکھلائی۔

گروکل بیج جو دان کا روپیہ اس جگہ آتا ہے۔ اس کے متعلق ہر ایک قسم کی رسید علیحدہ علیحدہ بھیجی جاتی ہے جس پر مُہتمم کے دستخط ہوتے ہیں جس بھائی کے پاس ایسی رسید نہ پہونچے وہ فوراً میرے نوٹس میں لاویں۔ علاوہ اس رسید کے بہت سے بھائیوں کی استدعا ہے۔ کہ ایسے ہر ایک دان کا ذکر پرچارک کے کالموں میں بھی نکلنا چاہئے۔ ان کالموں میں اسیقدر گنجائش نہیں کہ ہر ایک کی خصوصیت درج کیجایا کرے۔ ہاں اس قدر ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک ہفتہ کے دان کی فہرست دیدی جایا کرے۔ سو ایسا عمل آئندہ پرچہ سے شروع کر دیا جاوے گا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نے گو تعداد برہمچاریاں امسال ۱۰ پر محدود کر دی ہے۔ تاہم کئی بھائی دس روپیہ ماہوار پورا خرچ دیکر اپنے لڑکوں کو بھیجنے پر مستعد ہیں۔ چنانچہ ایک ایسے بھائی کی درخواست منظور ہو چکی ہے۔ اور دو کی اور درخواستیں پہونچ چکی ہیں۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھکاریوں کو سرمایہ اکٹھا کرنے کی طرف جلد رجوع ہو جانا چاہیے تاکہ غریبوں کے لڑکوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ مل سکے۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشے چانن مل جی آپ کا مضمون محض تمہید میں ختم ہوا۔ اصل مضمون کی طرف آپ رجوع ہی نہیں ہوئے۔ اس لئے جب تک آپ اصل تحریر پادری کا جواب شروع نہیں کرتے۔ تب تک فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ مضمون چھپیگا یا نہیں۔ **ایڈیٹر**

مہاشے منشی رام جی (رام نگر) آپ اپنا مضمون پورا کر کے بھیجیں۔ ان ٹکڑوں پر رائے قائم نہیں ہو سکتی۔ **ایڈیٹر**

لالہ ہرودواری لعل جی۔ آپکے خط پہونچنے سے پیشتر ہی میں نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ تحریر کا کام زیادہ کرنا چاہئے۔ جب جب فرصت ملیگی اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ **ایڈیٹر**

کیا تھیاسوفی کا ویدوں پر بھی ادھکار ہے؟

نمبر ۲

(از مہاشے شرنواس راؤ جی)

وشنو پوران

سوال۔ شرادھ کسے کہتے ہیں۔ **جواب**۔ جیو اس بھودیہہ کو چھوڑ کر اپنے کو ہیں دیکھنے لگا تو اس کو مدد کرنے کے لئے جو ودھی کی جاتی ہیں اُن کو شرادھ کہتے ہیں۔ **سوال** ان ودھیوں سے اسکو (یعنی جیو کو) کونسی مدد ملتی ہے؟ **جواب** شرادھ نامی ودھی سے جیو کو یہ مدد ملتی ہے۔ کہ وہ مرنے کے بعد جس بھوَر لوک میں جاتا ہے وہاں سے جلد چھٹکارہ ہوتا ہے۔ اور پھر ایک ایسے سورگ لوک کو بغیر مدد کسی کے جو وہاں پہنچتا تھا اس سے جلد جا پہونچتا ہے۔"

سوتر بالا میں "بھودیہہ" یہ بھو کا لفظ ہی۔ جیو بھودیہہ کو چھوڑ کر گیا تو اس کا اتنا بہاؤ نہیں ہوا جو جیو بھودیہہ کو چھوڑ گئے انکی مدد کرنا شرادھ کا کام ہے۔ آج جو چرچا ہو رہا ہے وہ اس کام کے متعلق نہ ہو کر کیول غیر متعلق باتوں پر ہوتا ہے۔ بھودیہہ کو چھوڑ گئے ہوئے جیو کو آگے کے بھوَر لوک سے چھوٹنے میں جو عرصہ لگتا ہے وہ عرصہ شرادھ کا ہے۔ شرادھ کا ہیتو بھی یہی ہے کہ بھور لوک کو چھوڑ کر جیو کے آگے کے راستہ کو تنگ کر دیوے۔ بہت ہی ہوت ہونے کے لئے ہم شرادھ کرتے ہیں۔ اب بولنے والے کو بولنے دیجئے۔ مگر حقیقت ایسی نہیں ہے۔ شرادھ

ایسے انسان اگر پہلے ہی بھوت ہوا ہوتا تو اس کو بھوت
پن کو ردی سمجھنا چاہیے تھا۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञा
वान्मां प्रपद्यते ।

بھی بھوت جو آدمی ہوتا ہے وہ اپنے بیہودہ کرم
ہوتا ہے۔ شرادھ سے نہیں ہوتا۔ ابھی کہے ہوئے
کے مطابق اگر سمجھیں کہ شرادھ کا تعلق کام ہے
پرلوک سے چھٹکارا ہونے کے لیے شرادھ کی مدد
ہوتی ہے تو نتیانند جی کے اعتراض کو جگہ باقی
نہیں رہتی۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ شرادھ کیا
نہیں ہے اور کیا ہے۔ **اول** شرادھ کیا نہیں ہے
یہ دیکھنا چاہیے۔ شرادھ دیوی کی حالت سمجھ کر
دیوتوں سے پوجن کرنے کا کام ہوتا ہے۔ وہ
نہیں ہے۔ پوجن محض سنسکار رہتا ہے۔ وہ ہر ایک شخص
اپنی طاقت اور فرصت کے موافق کرتا ہے۔ اور کوئی
نہیں چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔ لیکن ہم نہیں کہتے کہ
پوجن شرادھ ہے۔ باوجود حقیقت اس طرح پر
ہونے نتیانند جی کا یہ قول کہ براہمنوں کو
دیا ہوا پوجن پتروں کو نہیں پہونچتا۔ انتہائی لغو
سمجھا ہے۔ الغرض سنسکار کا طریقہ کچھ شرادھ نہیں ہے
اور ہمارے دھرم شاستر میں کہا ہوا ہے کہ شرادھ
مکتی نہیں دیتا ہے۔ ویسے ہی شرادھ مُردوں
کی پوجا نہیں ہے۔ اور اسی طرح پتروں کی پوجا
بھی نہیں۔ تو پھر شرادھ کیا ہے؟ شرادھ یہ
مُردوں کے بارے میں ہے۔ دیکھو منو سمرتی ادھیائے
۳ شلوک ۲۷۔ نتیانند کہتے ہیں کہ شرادھ جیوت
پتروں کے واسطے کرنے کا ہے۔ مُردوں کے بارے
میں نہیں۔ اور اس اپنے کہنے کو ثبوت میں سمجھتا
کر دیا تھا۔ لیکن وہ ادھیائے جس وقت بالکل طور
پر الٹ پلٹ کہا نتیانند سے وِدوان گرہستھ کو
یہ بات شایاں نہیں ہے۔ شلوک بالا میں پِتر
یعنی شرادھ اور ... یعنی پرمتو پکار
یہ صاف الفاظ ہوتے ہوئے بھی نتیانند کہتے
ہیں شرادھ مرے ہوئے کے بارے میں نہیں۔
جیوت پتر کے واسطے کرنے کا ہے۔ پریت کا ارتھ کیا
جیوت پتر ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ منش کے
مرنے کے بعد اُس کا جیو سمبندھ رہتا ہے۔ ماتر وہ
دوسرے لوک میں اور جُدا علیحدہ شریر میں رہتا
ہے۔ نتیانند جی کا کہنا تھا کہ باپ مرے بعد اگر وہ
سنگیہ ہوا تو اُس کا شرادھ کرتے ہوئے مالش جو
اُسکو پہونچے برہمنوں کو ڈالنا چاہیے۔ لیکن آپ
اُن سے محض یہی سوال ہے کہ کیا منش کے مرتے ہی
اُسی وقت جیو دوسری یونی کو جاتا ہے؟ اس کا
کہاں ادھار ہے؟ ویسا ادھار اُنہوں نے نہیں بتلایا

वासांसि जीर्णानि

بھگوت گیتا کا شلوک پیش کیا تھا۔ لیکن اُس کا ارتھ
من مانا کیا۔ یہاں ایک دیہی ہے۔ لیکن وہ ایک
ہی وقت میں ایک شریر میں دھارن کرتا ہے۔ یہ
بہتو کی بات نتیانند جی کے ذہن میں بالکل نہیں
آئی۔ مرے بعد شریر میں نہیں رہتا اس کے لیے قسم
دیہی لفظ کے کیا معنی۔ یہ نتیانند جی کو خاص
کو دیکھنا چاہیے تھا۔ سو کس پر حاصل کیے تک
وہ جیو ہمیشہ ویسی رہیگا۔ یہ بات کیا نتیانند جی کو
معلوم نہیں ہونا چاہیے؟ اُدھیائے ۲ شلوک کہتا ہے
کہ وہ یہ بالکل نیست ہو جاویگا۔ اُس وقت دیہی کو جو لیکر
پاس کو پہونچتا ہے۔ جیو کو ویسی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ
ہے کہ اُس کے ساتھ لنگ دیہہ ہمیشہ رہتا ہے۔ یہ عام
قاعدہ ہے کہ ویسی ہمیشہ پرنتی پریت اور آتما کا انتی
پریت جاتا ہے۔ پیچھے نہیں جاتا۔ اور وہ پشو تو
کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اپواد میں وہ وشیش تھتی
یعنی پانی دینے کا پرکھات ہے۔ اس سے کہ کوئی
مرتے ہی اسی وقت دوسرا جنم نہیں پاتا چند لوگ
کا بھی مت ہے کہ دوسرا جنم لینے تک جیو پریت رہتا ہے کبھی
رہتا ہے۔ پریت جیو دوسرے لوک میں پہونچ کر
رہتا ہے۔ یہاں کے لوک کی معنی پراپت ہوتی ہیں
ایسے اس شبد کا ارتھ نتیانند جی نہیں کرتے۔ اس کی
رائے میں لوک شبد کا ارتھ پرکاش ہے۔ ایسا کہنا ٹھیک
ہے کہ سوامی نتیانند جی کو خاص مت وادی ہونے کی
وجہ سے شبد کا ارتھ کرتے وقت جاوو گرفتار ہو
لوک کے معنی پرانت ایسا گیتا میں بیسیوں جگہ آیا
ہے۔ مرت لوک۔ سورگ لوک ایسے شبد ہیں وہاں
لوک کے معنی کیا پرکاش ہے؟ یہ سچ ہے ویدوں
میں شبد کے ارتھ علیحدہ ہیں۔ لیکن ویدوں کے
لطیف اور سچ روپ گیان ارتھ میں رشیوں
نے مختلف اوقات میں جو گیان بیان کیا وہ کیا جھوٹ
ہے؟ انہوں نے ویدوں میں پورن گیان کہا۔
لیکن اگر عام لوگوں کے واسطے وہ آسان لفظوں
میں ویسے کہتے ہیں۔ کیا وہ جھوٹ ہے؟ آپ نے شد
میں لوک شبد کا ارتھ جن یا پرلیش کہا ہوا ہے۔

अथ त्रयो वालोका मनु-
ष्यलोको पितृलोको देव
लोक इति ।

لوک یعنی وشو کے پرانت اُن کا انوبھو لیتے لیتے
جیو جاتا ہے اور آتا ہے۔ بھولوک چھوڑنے کے
بعد وہ بھور لوک میں جاتا ہے۔ اسی کو پریت لوک
کام لوک یا یم لوک کہتے ہیں۔ کام وہ یہ یا بھوگ
کرنے یا تنا وہ یہ کہا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۱۳
شلوک ۱۷۔ شرادھ کی وجہ سے جیو یاتنا دیہہ کو
چھوڑ اوپر جانے کے واسطے جاگ اُٹھتا ہے۔ منتر
سے جیو کو اسقدر جاگرتی آویگی کہ انوبھو لیکر
اوپر کو جا اب اس جیو کو منتر کہیگا۔ منتر سے بلایا سا
جاکر جیو جاگ اُٹھیگا۔ اس لیے شرادھ چاہیے۔ شرادھ
یہ منتر ودھی ہے۔ اور اس کا رخ مدد کرنے کا ہے
اسپر سے شرادھ اور پنیہ تیتھی کا بھید آپ کے ذہن
نشین ہوا ہوگا۔ واضح رہے کہ مکت سنیاسی یا تنا
دیہہ میں دوبا ہوا نہیں رہیگا۔ تب اُسکو اوپر
جانے کے لیے مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اُن کا
بیان کر کے راجبھیری دیار ... نے بیان کیا کہ
یہ سو کشم شاستر جڑ کے شبد سے کہا ہوا ہے گر پور

ہیں ندی - سُولتس - کام دہینو وغیرہ جو شبد ہیں وہ النکارک ہیں۔

بہُوورلوک ہیں آپ (جل) تو کی پرادھانتا کے رہنے کی وجہ سے اسکو ندی کی اُپما دیگئی ہے۔ اسیطرح من کو کام دہینو کی اُپما دیگئی ہے اور سولتس یعنی وچار یہہ صاف ظاہر ہے خلاصہ یہہ کہ پوتر وچار سے پریت کو آگے جانے کی پریرنا کرنا - اس میں مخول کی کوئی بات نہیں ہے مسخرا پن کرنیوالے اپنی ہنسی کر لیتے ہیں۔ شرادہ کرانے کے لئے براہمن کیسا چاہئے - یہہ وچار شرادہ کیلئے ہی آ رہے۔ منوسمرتی میں لکہا ہے کہ شرادہ کرانیوالا براہمن منترورت چاہئے۔

एक स्तान मंत्रवित् प्री तः।
मनु ३-१३१

خالی لاکہہ براہمنوں کو بہوجن دینے سے شرادہ کو ایک ہی لیکن وہ منترورت براہمن ہے تو شرادہ سچ - منتر شاستر کے نیم جنکو معلوم نہیں وہ براہمن شرادہ نہ کرا دے۔ اگر کرادے تو پاپ لگتا ہے اور الٹے پریام ہو کر انرتھ ہوتے ہیں۔ منو کی آگیا ہے کہ براہمن منترورت اور گیانوان کرشٹ ہو - ایسے یوگیہ براہمن نے اگر انگ سہت کریا کرائی ہو تو اسکو یجمان بہوجن کرکے جانے کو کہے اس میں کوئی بُرائی کی بات نہیں ہے - دوسری بات یہہ ہے کہ پوتر براہمن میں منتر کے سبب سے پتروں کا آویش ہوتا ہے - اس لئے اسکو بہوجن دینے کا وچار دل میں آتا ہے - بہوجن کرنیوالا براہمن اگر پوتر نہ ہو - تو پتر آکر پروش نہیں کرتے الٹا شاپ مار دیں گے - شرادہ کرنے کا وقت بہی بتایا ہے - دوپہر کے بعد کا کال چاہئے کیونکہ وہ کال پتروں کا ہے - دوپہر کے اندر براہم مہورت رہتا ہے - آنس جانے کے لئے کسی طرح سے صبح ہی شرادہ کا کام تکمیل کر لینا اچھا نہیں اور شاستر کے مطابق بھی نہیں ہے - جنکو فرصت ہو وہ سے

چاہئے کہ پانی چھوڑ کر اچھے براہمن کو ادہکار دیکر بارہ بجے کے بعد اسکو دکشنا کرنے کو کہہ دیوی - ناتھ پریہ تکارام سادہو کہتے ہیں کہ

अर्थ लोप ली पुराणे नाश केला शब्दज्ञानीं ॥

مطلب - پرانوں نے ارتھ کا لوپ اور شبد گیان نے اسکا ناش کیا) آج کل ایسی ہی حالت ہے بس عقلمند آدمیوں کو اسکا وچار کرنا چاہئے شاستر کو پڑھیں اور آچار میں وچار کیسا ہوا ہے - اُسے دیکھیں تو (معلوم ہو) کہ شرادہ پتروں کو مدد ہے آنکھی پوجا نہیں ہے - اور اُن سے موکش ملنا بھی نہیں ہے - اور شرادہ کیا ہوا اُن کو ملنے کا بھی نہیں - یہہ سمجھکر جو سب کچھ کرنے کے لائق کرے گا وہ اپنا کرتویہ کرے گا - اور آخر کار کو برہمچارین کریں - القصہ ہمیشہ کی طرح سرل اور پرمغز ویدیہ موصوف کا پوران ہوا - پایا جاتا ہے کہ یہ پوران اور دو مہینے تو بھی چلیں گے - آگے وشئے شوچ پنچ یگیہ - اُپاسنا - آشرم - ورن - بیوہار نیتی وغیرہ ہوں گے۔"

نوٹ - اس کل مضمون میں ہم وید کے برنگ شرادہ کے اصول کی ہی کایا پلٹ دیگئی ہے - ایک صلاح تو تناسخ کے مسئلہ میں یہہ دیگئی ہے کہ مُتوفی پھر لوٹ کر دنیا میں جیو آتما نہیں جاتا - خواہ کتنے ہی پاپ کیوں نہ کرے - دوم یہہ کہ شرادہ منتروں کے زور سے پتر نرک سے نکالکر سورگ میں پہونچایا جاتا ہے - برہم چاری نتیانند جی کے لوگ شبد کہہ ارتھ کے لئے تو نروکت آدی کا پرمان موجود ہے - لیکن تہیاسوفٹ کے گرنتھ پوران کہاں اسکا ثابت کرنے کے لئے آدہار ہے؟ اور اس دعویٰ کے لئے کیا آدہار ہے کہ جیو آتما دیہہ سے جدا ہو کر ہزار برس تک جنم نہیں لیتا؟ کیا تہیاسوفسٹوں کے من گھڑت

انگریزی سوتروں کے علاوہ کوئی اور بھی پرمان اس قسم کے دعادی کے لئے موجود ہے؟ منتر شاستر سے بھی تہیاسوفسٹ گرنتھ کا مطلب کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے - اور شرادہ کرنیوالے براہمن کے جو لکشن لکھے ہیں کیا اسپر کوئی ہندو عمل کرتا ہے؟ افسوس کہ ہندو لوگ اپنی بیسنٹ کی شاگردی میں نہ ادھر کے رہے اور نہ اُدھر کے۔

ایڈیٹر

آریہ سماج کے اُپدیشک اور مہاتماؤں کی سیوا میں پرارتھنا

گزشتہ دو ماہ میں بُت سے لیکہہ ایڈیٹر صاحب پرچارک کی سیوا میں بھیجے گئے تھے جو شاید بباعث شخصی حملوں کے واپس کئے گئے ہیں اور تین درخواستیں پرچار پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں کرچکا ہوں۔ کہ پنجاب میں پرمن کرنا چاہتا ہوں - کسی کے ہاتھ کی رسوئی ایام جیون میں نہیں کھاؤں گا - اور سمانیہ شودر کے ہاتھ سے جو ویدکا منتر آچاسن کروں گا اُس کا بھی - جیون پرا لشت کروں گا - اُس کا جواب تک نصیب نہیں ہوا - دراصل میری درخواست کا جسکا سبب یہ ہے - کہ میں ویدک شبدوں کو دربیہ مانتا ہوں - اور اُن سے سنسکاروں کا پیدا ہونا مانتا ہوں - مجکو معلوم ہوتا ہے جب اس لیکھ سے میرے پرم سہایک دوست مجکو پاگل خیال کر رہے ہیں - مگر میرے عقیدہ میں یہ جرم ہے کہ آریہ سماج کی ترقی ہو اور وید کی بدو مائم دینا ہے میں بُت چاہتا ہوں کہ ان وستیوں پر اندولن ہو مگر میری گذارش پر کوئی دہیان نہیں دیتا - میں اُس دوشٹ سنسکاروں کو جو جیون کے گرد پانی چھڑکنا اور شادی وغیرہ میں کپڑے وغیرہ کا نہ آنا وغیرہ ارتھ

وہ جتنے بیان کرتے ہیں میں اُن کو یاد کر کے
دل ہی دل میں ہنستا رہتا ہوں - اور آریہ سماج میں وِدیا ہونے
کا کامل انبھو کرتا ہوں - جس سے لیکھ جو ستیہ
دھرم پرچارک میں نکل چکے ہیں اُن کے جوابوں سے
مجھے شانتی نہیں ہوئی - کیونکہ پیشتر کئی دفعہ لکھا
ہے کہ اگر شبد گنی ہے تو کیا باعث ہے توپ کے
چھوڑنے سے حاملہ کا پیٹ گر جاتا ہے - اس کا جواب مجھکو
اب تک کسی اخبار میں نہیں ملا - یہی باعث ہے کہ
میں بھارتی سبھاؤں کی کارروائی سے نا متفق ہوں -
دشمنوں کی زبانوں کو نہیں پکڑ سکتا - خواہ اُنکو
ضعیف الاعتقادی کا الزام لگاویں خواہ پوپ لیلا کا
اسی کا نتیجہ خیال کریں - میرے خیال میں آج تک میں نے
اب تک ہمارے شاستروں کا درشن نہیں کیا - اس سے
یہ مطلب نہیں ہے کہ میں عالم ہو گیا ہوں - میرا دعویٰ ہے
کہ سوامی جی کے ایک ایک لفظ کو اتنا ہی اس کا
یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اُس رشی کے کتھن سے
بخوبی واقف ہو گیا ہوں - ہاں البتہ اتنا ضرور یقین
ہو گیا ہے کہ سوامی جی کی تحریر سے سب شودروں کو وید
پڑھنے کا ادھکار ہے - جس کا یہ مطلب ہے کہ پورن
وِدوان سے شیل شودر سے مطلب ہے - سامانیہ شودر
سے نہیں ہے - جس طرح کے شودروں کو سوامی جی نے نام
ورن تبدیلی میں دئے ہیں - اُن کو میں دل سے ادھیکاری
مانتا ہوں اور ویش شودر جانتا ہوں اگر ہر ایک شودر کو
ادھیکار ہوتا تو برہمن کشتری ویشیہ کی عمر آٹھ بارہ
سولہ برس کی عمر میں یگیوپویت دیا سوامی جی سنسکار
ودھی میں نہ فرماتے - اسی قسم کے دلائل سے جنہوں نے
سوامی جی کے ہاتھ سے ورن بدلائی ہیں - اپنے دل
میں حل کرتا ہوں - اور جو سوامی جی نے سب کے سامنے
بلا تمیز شودر کے وید کا اوچارن کرنا شروع رکھا
انکو اس طرح حل کرتا ہوں - آپ کا خیال کہ سوامی جی نے
کیا ان کو اسواسطے درج کرتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں میں سوامی
جی کی تحریروں کو ہی پرمان لونگا - انہوں نے ایسا
کیا نہیں سمجھونگا - نہ اس کا جواب دونگا - بس نے پورے

اُپدیشکان اور پنڈتان آریہ سماج پنجاب و ممالک مغربی
و شمالی وغیرہ سے نویدن ہے کہ جن کا میرے سے اتفاق
ہو ہر منتر کے واسطے ایک کارڈ خرچ کر کے مجھکو اطلاع
دیں اور جن کا اتفاق نہ ہو وہ کرپا کر کے مجھ مصیبت زدہ
پر دویدیش فرما کر وچار کریں کیونکہ میری عقل میں
آ رہی جاتا ہے - اگر اسکی رکشا ہو سکتی ہے تو ایسی
انیک معاملہ کے وچار سے ہو سکتی ہے - گروکل کا بھی
پنڈت کرپا کر کے ضرور اپنی رائے پرکاشت فرماویں -
جالندھری سبھا اور دیگر مہاتماؤں سے یہ بھی نویدن
ہے کہ میں ہر ایک لیکھ کا جواب نہیں دونگا
اگر ایک لیکھ شروع ہو جاوے تو اُس کے خاتمہ تک
خاموش رہیں - لالہ سیتارام جی کھتری بھراتری
سبھا سے دست بستہ نویدن ہے کہ اگر انہوں نے مجھکو
اپنی سیوا میں لینا ہے تو بہت جلد انکار کریں شاید
اُن کے اوپکار سے کرتارتھ ہو کر اپنے کام میں ثقاہت
معمولی طور پر لگا رہوں - میں کسی گھمنڈ و دیا سے یہ
تحریر نہیں کر رہا ہوں میں بخوبی جانتا ہوں جسقدر
وِدوان ہوں صرف آریہ سماج کی محبت یہ کام کروا رہی
ہے - کرپا کر کے ذاتی حملوں سے تحریروں کو صاف رکھیں
میرے میں بردباری کی طاقت نہیں ہے - ان دو لیکھ
وچاروں کے بعد پھر تیسرا وچار شروع کروں گا
آیا کھان پان ویدک دھرم میں پتی بندھک ہے
یا نہیں - اوم

ایک سکھ وِدیارتھی
گوکل چند پنشنر ساکن لاہور

نوٹ بھائی گوکل چند جی کی تحریر سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند جی کا
کوئی صاف پرمان اُن کے پاس نہیں ہے بغیر
سوامی جی کے صاف لیکھ اور ان کے جیون
کے صحیح عمل کی وہ من مانی تفسیریں کرتے ہیں
ورنہ سوامی جی نے کہاں لکھا ہے کہ وہ ہر ایک
شودر کے وید و وید منتر پڑھنا ٹھیک نہیں سمجھتے
جبکہ وہ اتی شودر تک کو ویدوں کا ادھکار

وید منتر کے حوالہ سے ہی بتلاتے ہیں

ایڈیٹر

شریمان مہاشہ ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی

نمستے - گزشتہ پرچارک میں دہلی دربار کے پرچار کا
حال جو آپنے ایڈیٹوریل کالم میں شایع کیا ہے - اُنہیں
آپنے مختلف اشخاص وغیرہ کی نسبت مختلف رائے
کا اظہار کیا ہے - اُن تمام سے مجھکو سروکار نہیں -
لیکن چونکہ منجملہ اُس کے آپنے اُن لوگوں کی نسبت بھی
کچھ رائے ظاہر کی ہے - کہ جنہوں نے اُس موقعہ پر انتظام
کے مختلف پہلوؤں پر کچھ اعتراض کئے تھے اور آپکی
طرز تحریر سے گو صاف طور سے تو کچھ واضح نہیں
ہوتا لیکن عموماً یہی ٹپکتا ہے کہ آپنے اُن کے فعل کو
بھی ناکامیابی کا ایک بھاری باعث تصور کر کے
اُن کو بھی ایک طرح سے ملزم گردانا ہے - اور اس کے
برعکس اُن کے جو اعتراض تھے اُن کو آپنے بالکل
نظر انداز کر دیا ہے - ایسی حالت میں ایک واقف
سے اجنبی شخص جو رائے قائم کر سکتا ہے - میرے
خیال میں اُس سے زیادہ نہیں ہو سکتی کہ اعتراضات
غلط یا معقول تھے اور کسی ذاتی غرض سے اعتراضات
پیدا کر کے کسی شخص یا اشخاص کو بدنام کرنے کے ارادہ
سے معترضوں نے یہ کارروائی کی - اور خاصکر
جبکہ آپنے اُن اشخاص کی کسی طرز پر تعریف بھی ساتھ
ہی ساتھ کر دی ہے - اِس سے زیادہ اچھی رائے معترضوں
کی نسبت قائم نہیں کیجا سکتی - آپ سے مخفی نہیں کہ
اُن معترضوں میں سے میں ہی ایک تھا - میرا خود
اول ارادہ تھا کہ پرچارک کے کالموں میں اس معاملہ کو
دیکر رفع کیا جاوے - لیکن بعد ازاں چند وجوہات
سے میں نے اپنا یہ ارادہ ملتوی کر دیا تھا - اب چونکہ
آپنے خود یہ معاملہ ہلا دیا ہے - امید ہے کہ آپکو
اصول کی بنا پر دوسرے اشخاص کو اپنی رائے یا

یا تجربہ کا حال پرچارک کے کالموں میں شائع کرانیکی اجازت دینے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگرچہ ایسا کہ میں آپ سے اُمید کرتا ہوں۔ یہہ میرا قیاس ٹھیک ہے تو کرپا کرکے مطلع کر دیجئے گا تاکہ میں اس کے متعلق مفصل لکھہ کر برائے اشاعت ارسال کروں۔

ہاں ایک التماس ضروری ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ میرے مضمون سے آپکا اتفاق شائد نہ ہو۔ ایسی صورت میں آپ اُسپر ساتھہ کے ساتھہ کوئی نوٹ نہ دیویں علیحدہ اپنی رائے دوسرے پرچہ یا اسی پرچہ میں دوسری جگہ پر آپ بلاشک دیجئے گا۔ اور ایک دفعہ مجھکو پھر اُس کا جواب لکھنے کی اجازت بھی دیدیجئے گا۔ اِتنے زیادہ شائد مجھکو لکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ چونکہ آپکے مضمون سے مختلف اشخاص کے دل پر مختلف امور کا مختلف اثر پڑا ہے۔ اِسواسطے مجھکو آپکو اسکے لئے تکلیف دینے کی ضرورت پڑی ہے۔ اُمید ہے کہ اگر آپ مناسب تصور کریں گے تو ضرور اجازت دیں گے تاکہ اندر ہی اندر معاملہ رہنے کی لعنت کہ جس کے آپ خود ہی برعکس ہیں معاملہ صاف ہوجاوے کیونکہ اب اِس کا رہنا مشکل ہے۔

آپ کا کاشی رام

نوٹ مینے اپنے مضمون میں کسی جگہ بھی لالہ کاشی رام جی کے اعتراضوں کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ تاہم انہیں اپنے خیالات ظاہر کرنیکی پوری آزادی ہے۔ لیکن یہہ میں دعوے نہیں کرسکتا کہ انکی تحریر پر نوٹ نہ دونگا۔ اگر ایڈیٹر کا کام دو چار سطروں کے نوٹ سے چل جاوے تو میں نہیں سمجھتا کہ نامہ نگاروں کا حق ہے کہ خواہ مخواہ اسے مجبور کریں کہ وہ اُن کے مضمون کے جواب میں (اگر ضرورت ہو) صفحے کے صفحے سیاہ کرے۔

ایڈیٹر

دربار ہوٹل دہلی

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے پرچہ میں جگہہ دیکر مشکور فرمادیں۔

۱۱ ماگھ سمت ۱۹۵۹ کے پرچہ میں آپنے دربار ہوٹل کے بارے میں جو کچھہ لکھا ہے۔ میرے خیال میں اصلی واقعات آپکے لیکھ سے پورے ظاہر نہیں ہوتے ہیں۔ اِس لئے آپ کا شکریہ ادا کرکے یہہ ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جو پارسی یا انگریز وغیرہ دربار ہوٹل میں مانس پکاتے رہے۔ مینے اُسوقت بھی آپ سے پرارتھنا کی تھی کہ جب کوئی شخص مکان کرایہ پر لیوے۔ اور اپنے کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں مانس پکاوے۔ تو قانوناً میں اُن کو روکنے کا ہرگز مجاز نہیں ہوں۔ اور اگر میں اُن کو روک دیتا تو نہ معلوم آج کس قانونی شکنجہ میں اپنے آپکو مبتلا دیکھتا۔ ہاں اِس بات کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ کہ مینے ہوٹل جاری کرتے وقت تو عام اعلان نہ دیا۔ کہ کسی کرایہ دار کو بھی اپنے کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں مانس پکانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اِس اپنی غلطی کو میں اب بھی ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اور اپنی اِس غلطی کو نہ صرف آپ کے سوبرو میں نے قبول کیا۔ بلکہ شریمان پنڈت رام بھجدت جی۔ بی۔ اے پلیڈر و شریمان لالہ روشن لعل جی بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا و ڈائرکٹران کمپنی ہذا نے جب مجھہ سے ذکر کیا۔ کہ آپکو چاہئے تھا۔ کہ آپ ایسے لوگوں کو ہرگز ہوٹل میں جگہہ نہ دیتے جو مانس پکا دیں۔ تو بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ اب میں مکان کرایہ پر دے چکا ہوں اور قانوناً میرا کوئی اختیار نہیں ہے کہ میں انکو روک سکوں۔ ہاں میں نے غلطی کی۔ کہ پہلے ان لوگوں سے یہ معاہدہ نہیں کرایا۔ کہ آپکو کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں مانس پکانے کا اختیار نہ ہوگا۔ باقی رہا آپ کا یہہ لکھنا کہ ہوٹل کے احاطہ میں مرغ بسمل کئے جانے کی بھی شکایت تھی۔ معلوم نہیں کیا معنے رکھتا ہے۔ جس حالت میں کہ آپ پر بخوبی روشن ہے۔ کہ چند شخص جو کمپنی کے برخلاف واہی تباہی ہمیشہ کچھہ نہ کچھہ کہتے ہی رہتے ہیں۔ جنکو آریہ کیمپ میں آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ کمپنی کو بدنام کرنے کے لئے کیا کیا کوششیں کرتے تھے۔ اور کیا کیا کرتے جاتے ہیں۔ اگر وہ احاطہ ہوٹل میں مرغ بسمل کرنیکا الزام لگادیں تو یہہ بالکل معمولی بات ہے۔ کیونکہ جنہوں نے یہہ سمجھہ لیا ہو۔ کہ ایمانداری کو بالائے طاق رکھہ کر کمپنی کی ضرور مخالفت کرنی ہے۔ تو وہ اگر یہہ الزام لگادیں۔ تو بڑی بات نہیں۔ حیرانگی صرف اِس بات کی ہے۔ کہ آپنے اُن سب واقعات کو جانتے ہوئے اُنکی شکایت کی اِس قدر وقعت کی ہے کہ درج اخبار کیا ہے۔

آپ کا

متھرا داس پوری

نوٹ۔ مجھہ سے چند لوگوں نے سُنی سنائی بات بتلائی تھی کہ ہوٹل کے احاطہ میں مرغ مارے گئے ہیں۔ اُسوقت مینے شک بھی کیا۔ لیکن ہوٹل کے نچلے احاطہ میں ایک مسافر کے ملازم کو دو مرغ رکھتے ہوئے دیکھکر مجھے اُس شکایت پر اعتبار ہوگیا۔ اگر واقعی وہاں مرغ نہیں مارے گئے تو اِسقدر تحریر کے لئے افسوس کرتا ہوں۔ **ایڈیٹر**

...لاہور آمین دواخ

...سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

...پر وپکاری بھاشا۔

...ما لاہور نظام حیات انسانی

...اتی جلد ...
...ذریعہ ریلوے پارسل روانہ کیجئی ہیں محصول
...یہ یہاں دیدیا ہے۔ بلٹی ہمراہ عریضہ ہذا ارسال
...ریلوے اسٹیشن سے کتابیں منگوالیں اور انکو
...کی کتابیں صاحب فروخت کرنے کے بعد جو
...میں روپیہ وصول ہونگے۔ وہ داخل سبھا پرنوان
...دیں۔ امید ہو کہ اشتہار دینے سے کتاب بہت جلد
...ہو جاویگی۔ کیونکہ نہایت اعلے درجہ کی کتاب
...سنسکرت۔ انگریزی۔ چینی۔ وغیرہ کل زبانوں
...ترجمہ ہو چکی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کی لائبریری
...اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بڑی نشانی
...ہے۔ فقط آپکو اس کے مطالعہ سے اس کی
...خود معلوم ہو جاویگی۔ یہ کتاب مجھ سے طلب کیجئے

...شا...

...لاما نہ تہا پر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماجک خبریں

...پکاری سبھا کے متعلق ہم نے لکھا تھا
...ابھی کوئی باقاعدہ جلسہ نہیں ہوا اس کا جواب
...کر آریہ گزٹ لاہور نے صرف مہاراجوں کو بہکانے
...کوشش کی ہے۔ لیکن اس کا جواب نہیں دیا
...یا خود مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ادھیتا ہو یا اڈیٹر
...کیا یہ اقرار نہیں کیا تھا کہ جب باہمی فیصلہ وہ گھر میں
...کر لیں گے تو پھر باقاعدہ سب آریہ پرشوں کو اطلاع
...کر اور انکی رائیوں کو سنکر باقاعدہ فیصلہ کریں گے
...کر دیوے یہ ہے کہ ایسا اقرار مہاراج کا ہم نے کیا ہے

اور اس لئے آریہ گزٹ ڈیٹر کی تحریر ملک اس شئے
میں زیادہ نوٹس لینا ضروری نہیں ہے۔ جب کثرت
رائے سے باقاعدہ فیصلہ ہو جاوے پھر تو بحث کی
گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور یہی میرا اصول ہے لیکن
اگر سات سو آریہ سماجوں کی آواز کی بے پرواہ کر کے
اور جلسہ کو خود ناجائز تسلیم کر کے بھی کسی امر کا فیصلہ
کیا جاوے تو اُسے کون تسلیم کرسکتا ہے۔ آریہ گزٹ
اب لکھتا ہے کہ سر پرتاب پہلے ہی پردہان تھے انکی
تقرری کی ضرورت نہ تھی۔ اور پہلے انہیں کا بیان ہی
لکھتا ہے کہ وہ پردہان مقرر کئے گئے۔ دونوں میں
سے کس کا اعتبار ہے کیا اس قدر عرصہ کے بعد بھی
کلچر ڈ ابا ابر بیارہی رہی ٭

موضع باقی نگر ضلع ایٹہ میں ۸ - ۹ - فروری کو
نیا آریہ سماج قائم ہونے والا ہے جسکے افتتاحی جلسہ
کی تیاریاں بڑے اُتساہ کے ساتھ ہو رہی ہیں ٭

راجستھان پرتی ندھی سبھا کے اوپدیشک
پنڈت پربھو دیال نے ۱۶ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک اسران پور
(ضلع احمد آباد) اور بھروچ میں سلسلہ وار دیا کھیان دیکر
دونوں ستھانوں کے سماجوں میں نیا اُتساہ پیدا کیا۔

کالپی سماج کے خزانچی لالہ منو جی مل کی کنیا کا
اُپنین سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ اس خوشی
میں لالہ صاحب نے ایک روپیہ سماج مندر فنڈ میں
دان دیا۔ امید کہ میرا بھائی اس دیلوہی کے دیگر سنسکار
بھی ویدک ریتی انوسار کرنے میں کوتاہی نہ کرے گا
جیسا کہ عام طور پر آریہ پرش کرتے ہیں کہ کنیا اُن کے
ایک دو معمولی سنسکار تو کر دیتے ہیں اور باقی وہ یاد نہیں
آدی سنسکار بعد کا کرنا جان بوجھ کر ٹال جاتے ہیں ع

کاشی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی کے
ساتھ سماپت ہوا۔ سات سو کے قریب آریہ بھائی
مختلف مقامات سے شریک جلسہ ہوئے تھے۔ نگر کیرتن
میں غیر معمولی کامیابی ہوئی۔ ایسے موقعہ پر پرتی ندھی
سبھا کا سالانہ اُتسو نہ ہونے کے کارن اِس
پرانت کے لگ بھگ سبھی ودوان اور پرشٹھت آریہ
پرش اس اُتسو میں اُپستھت تھے۔ پورانکوں کی
طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ نہ کسی ودیا
ابھمانی نے شاستراتھ کرنے کا ساہس کیا۔ دونوں
اُتسو آنند پوروک سماپت ہوئے۔

پانی پت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یکم و دوم فروری ۱۹۰۳ء
کو دھوم دھام سے ہوا۔ ۳۱ کی شام کو نگر کیرتن ہوا جیسی
خاطر خواہ کامیابی رہی۔ پنڈت واسدیو اور پنڈت
رام پرساد جی کی بھجن منڈلیوں نے بھجنوں اور ساد ھو
یوگیشور دیال جی اور لالہ وزیر چند جی کے اپدیشوں نے
شہر میں دھوم مچادی۔ پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت شری
جی سکند۔ آبادی۔ پنڈت بنسی دھر جی۔ سادھو یوگیشور دیال
جی اور لالہ وزیر چند جی کے پربھاو شالی دیاکھیان اور
دھرم اپدیش ہوئے۔ لالہ وزیر چند جی نے وید پرچار کے
لئے اپیل کی جس پر دو سو روپیہ نقد چندہ ہوا۔ ۱۴ اسنے
سبھاسد بنے۔ دونوں دن صبح شام ہون ہوتا رہا۔ نگر وادی
پر بڑا اثر پڑا۔ لوگوں کی آریہ سماج کی طرف
شردھا بڑھی اور انہوں نے ویدک دھرم کی عظمت کو بہت
کچھ محسوس کیا۔ لالہ جوگیہ سیان جی۔ لالہ شادی رام جی
لالہ حکم چند جی وغیرہ مہاشیوں نے اُتسو کی کامیابی
میں تن من دھن سے اُدیوگ کیا۔ جسکے لئے وہ دھنیواد
کے یوگیہ ہیں۔

بھیوانی آریہ سماج کے سبھاسد لالہ پیارے لعل
صاحب عرائض نویس کے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ برادری
کی طرف سے سخت مخالفت پیش آنے پر بھی مرتک سنسکار
ویدک ریتی انوسار ہوا۔ آریہ بھائیوں کی تعداد برادری
والوں کے مقابلہ میں اگرچہ نہایت ہی قلیل تھی لیکن
لالہ پیارے لعل جی نے حوصلہ نہ ہارا اور سچے آریوں کی طرح

سنتیہ پر قائم رہے - بھگت موتی رام - لالہ دلویداس و لالہ دیوان چند جی نے اس موقعہ پر دویش سبھا بنا دی جس کے نیتے وہ دھیا دکھے یوگیہ ہیں - شہر میں مخالفت کی جوالا پرچنڈ ہو رہی ہے - اور گھر گھر اسی کا چرچا ہے ایک مٹھی بھر آریہ اس طوفان بے تمیزی کا جس بردباری اور دڑھتا کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں وہ آریہ سماج کے گورو کو بڑھانے والا ہے -

---

قصبہ مترین میں پنڈت شمبھو دت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۴ سے ۲۷ جنوری تک زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا - بہت پربھاؤ اُتم پڑا - ۲۷ جنوری کی صبح کو مہاشہ رام سنگھ کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - ناظرین کا مٹھائی سے سنسکار کیا گیا - ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان ملا -

---

موضع جیٹھ (تحصیل بالہ) میں ۲۲ جنوری ۲۵ء کو پنڈت لیکھ چند جی نے لالہ جوالا داس جی کی پتری کا بواہ سنسکار ودھی کے مطابق کرایا - کوئی پورانک رسم متعلق ادا نہیں کی گئی - لالہ صاحب پکے آریہ ہیں جب توفیق دان بھی دیا - بابو افضل چند جی آریہ اس علاقہ میں بڑی سرگرمی سے دھرم پرچار کرتے رہتے ہیں یہ سب انہیں کے ادیوگ کا نتیجہ ہے -

---

موضع نرنجنی (تحصیل شرقپور) کے لالہ روپ چند کی پتری کا بواہ سنسکار ۱۲-جنوری کو پنڈت دولت رام جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا - اس موقعہ پر دوسو پرش استریوں کی حاضری میں سادھو نتیانند جی مہاراج نے ایک منوہر اپدیش دیا - اس منگل اوسر پر حسب ذیل دان ملا - وید پرچار ۶ گورو کل ۶ کنیا مہاودیالہ ۶ لوکل سماج ۸ دکشنا پنڈت ۸ -

---

گراوہ (ضلع میانوالی) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴، ۱۵

مارچ کو ہوا قرار پایا ہے نگر کیرتن ۱۲-مارچ کو ہوگا منتری مہاشہ لکھتے ہیں کہ چونکہ جلسہ اس شرط پر کیا جانا نشچت ہوا ہے کہ اگر اس مرتبہ کامیابی ہوئی تو آئندہ بھی کیا جایا کرے گا - اس لئے آریہ بھائیوں کی معقول تعداد کے علاوہ یوگیہ اپدیشکوں کی شمولیت بھی ازبس ضروری ہے نزدیک کی سماجوں اور پرتی ندھی سبھا کا کرتویہ ہے کہ اُتسو کی کامیابی میں پورن اُدیوگ کرکے گراوہ کے آریہ بھائیوں کا اُتساہ بڑھاویں -

---

بنت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸-فروری و یکم مارچ ۲۵ء کو ہوگا - منتری مہاشہ سب آریہ بھائیوں اور اپدیشکوں سے پدھارنے کی پرارتھنا کرتے ہیں -

---

افسوس کہ مہاشہ کاشی ناتھ جی ڈسکہ نواسی کی دھرم پتنی کا ۲۱-جنوری کو دیہانت ہو گیا - مرتک سنسکار پنڈت ہرنام سنگھ جی و پنڈت گنپت رائے جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا - شمشان بھومی میں پنڈت ہرنام سنگھ جی نے ایک موثر اپدیش دیا - مخالفت کسی قسم کی نہیں ہوئی - پرماتما لالہ کاشی ناتھ جی کو شانتی دے -

---

ہرسیہ پور افسوس کہ لالہ نند گوپال صاحب سپرنٹنڈنٹ لائل پور کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا - مہاشہ گوبند سہائے پردھان و لالہ رام بھایا منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں نے مصیبتوں اور ممبروں کے اسٹر جوالا سنگھ جی پدر مرحومہ کی درخواست پر ہرسیہ پور پدھار کر انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا - پرماتما پس ماندگان کو شانتی دیوے -

---

ضرورت

پنڈکوتی چتری پاٹ شالہ پرانہ کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو دیوناگری میں پانچویں پرائمری کو پڑھا سکتی ہو - نیز حساب و ریشم کا کام سے بھی بخوبی

واقفیت رکھتی ہو - تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہوگا ہے - درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں -

پتہ گردہاری لال بی - اے - ایل - ایل - بی

منتری پنڈکوتی چتری پاٹ شالا مینیجنگ کمیٹی پرانہ

ضلع ہوشیار پور - پنجاب

ضرورت

(۱) (۱)

ایک ایسی کنیا قوم سکائستہ سکسینہ کے لئے جس کی عمر ۱۶ سال ہے - ناگری پڑھی لکھی - رسوئی آدی کا کام بخوبی جانتی ہے - بہ شرائط ذیل ایک بر کی ضرورت ہے (۱) لڑکا کنوارا بہ عمر ۲۱ اور ۲۴ کے سال کے درمیان ہو (۲) صحت بدنی اچھی ہو - ویدک سدھانتوں پر عمل کرتا ہو (۳) مانس مدرا کا سیون نہ کرتا ہو (۴) کم از کم ناگری مڈل تک پڑھا ہوا ہو - یا لیاقت رکھتا ہو - ذریعہ معاش معقول ہو - بواہ پورن ویدک ریتی سے ہوگا - درخواستیں ذیل کے پتہ سے آویں -

المشتہر بھگوان داس نائب جعبدار تگو سے

تحصیل نواب گنج ضلع بریلی

---

(۱) (۱)

مژدہ مژدہ مژدہ

ہماری ایجنسی سے کل پستکیں و ٹریکٹ ہندی اردو تصنیف کردہ پنڈت کرپا رام شرما (حال سوامی درشنانند) کے دو ماہ تک نصف قیمت پر ملینگی - اور جو مہاشے اکٹھی سو روپیہ کی کتابوں کی درخواست بھیجیں گے ان کو سیلنگ ۳۲ روپیہ میں دیجاوینگی -

المشتہر سوہن لال مینیجر آریہ پستکالہ بجنور

---

(۱) (۱)

ضرورت

میرے ایک مِتر چوہان راجپوت ممبر آریہ سماج عمر ۲۵ وکل فنڈ کلرک ملتان شہر کسی یوگیہ آریہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہو

المشتہر کاشی رام پرشن ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول ہوشیارپور - پنجاب

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸ آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۱۲ آنے
محصولڈاک علاوہ

اِس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پُرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیسیں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچویں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر اُن لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اُٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اسلئے اسمیں مزید کمی کی گنجائش نہیں ہاں ہم اصل قیمت سے ۱۲ فیجلد کم کردیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف کردیگئی ہے**

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اوٹھانے کی کوشش کریں گے۔

المشتہر
بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

قابل دید کتابیں

جو کہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

- ...ہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو ...... ا ر
- ...ی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ...... ۵ ر
- ...سنسکرت زبان کی عظمت ...... ۲ ر
- ...شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی ...... ۳ ر
- ...ن التہذیب ...... ۲ ر
- ...مہاراجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی بیٹی کی شادی ...... ا ر
- ...حیرت انگیز واقعات ...... ا ر
- ...مذہب منظوم ...... ا ر
- ...راجپوتانہ کی شجاعت اور عالم ستریوں کے کارنامے
  - حصہ اول ...... ۲ ر
  - حصہ دوم راجپوتنی کی شادی ...... ا ر
  - حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ ...... ا ر
  - حصہ چہارم ...... ا ر
  - حصہ پنجم ...... ا ر
  - حصہ ششم و ہفتم ...... ۳ ر
  - حصہ ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں
- ...تثلیث وید اردو ...... ۲ ر
- ...صداقت دھرم آریہ ...... ۳ ر
- ...میں سبجکٹ کمیٹی ...... ا ر
- ...دیانت دہوانت نوارن اردو ...... ۳ ر
- ...کو ...... ا ر
- ...کھ کا رکا ...... ۲ ر
- ...لا مشغی ...... ا ر

المشتہر
بستی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

گرُوکُل (ہردوار) کا پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش نو دھار - گرُوکُل کو اسوقت دُنیا بھر کے سکل آریہ سماجوں کا مُشترکہ کام کہنا چاہئے - ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ کُل عرصہ ایک سال سے کھُلا ہوا ہے - اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن سُدی پورنماشی سمت ۱۹۵۸ بکرمی کو ہوا تھا - جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی - اب سمے آ گیا ہے کہ اِسکے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارکردگی کے تجربات پبلک کے روبرو رکھے جاویں - اس لئے

گرُوکُل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰ - مارچ سے ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک ہونا قرار پایا ہے - سالانہ امتحان ۶ - مارچ سے شروع ہوکر ۸ - مارچ تک ختم ہو جاوے گا ۹ - مارچ کو تعطیل رہیگی اور برہمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا - ۱۰ - مارچ سے یجراگیہ شروع ہوگا - جو ۱۲ - مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا کرے گا - ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشئے گرُوکُل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کر سکیں -

۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنماکے دن خاص جلسہ ہوگا - اسدن صبح کے وقت اُن سب برہمچاریوں کا

ویدارمبھ سنسکار

ہوگا - جوکہ نئے برس میں داخل ہونے کیلئے آئے ہوئے ہونگے - یہ سنسکار سارے اُتسب کا کیندر ہوگا - تیسرے پہر گرُوکُل کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد گرُوکُل کے متعلقہ وشئیوں پر ایک دو ویاکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام نشچت ہونے پر چھپوا کر تقسیم کیا جاویگا

اس جلسہ میں گرُوکُل کی طرف سے میں ساری دُنیا کے آریہ سماجسبھا پرشوں کے علاوہ

ہر ایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن پرشوں کو دعوت دیتا ہوں - جوکہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں - جوکہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے -

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے - اودھ روہیلکھنڈ ریلوے - اجمیر بارداڈ ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعائیت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعائیت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی -

(۳) جو اصحاب شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہہ سے تعداد آنیوالوں کی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مجھے مطلع فرماویں تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے -

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہئے وہاں پر ٹرین پر گرُوکُل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے - ہردوار سے کنکھل تک یکہ - ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں - کنکھل تک سب مہاشئے اپنے خرچ پر تشریف لاویں جو اصحاب سیدھا گرُوکُل تک یکہ لانا چاہیں اُن کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑے گا - گرُوکُل کی طرف سے ہر ریل کے سمے کچھ بیل گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی - جو سب بھائیوں کا اسباب جاتے اور اتارا ایک لے آوینگی - کنکھل سے گرُوکُل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا -

(۴) اس برہمچریہ آشرم کے یاتریوں کے اُترنے کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے جس میں گرُوکُل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالے جاوینگے جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی ٹھہر سکیں علاوہ بریں میدان بہت سا صاف رہے گا جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جا سکیں گرُوکُل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے - کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں - تو اُن کو حسب دلخواہ آرام مل سکیگا - ورنہ میں تو محض اس جنگل میں اُنکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا -

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا - کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھُلوا دیجاوینگی -

آریہ بھائیوں سے ونئے پورک نویدن ہے کہ اس اُتسب کی کامیابی کے لئے جو جو امور مزید غور کے قابل ہوں - اُنکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیج دیویں - تاکہ میں اُن کی تحریروں پر غور کرکے اُنکی آسائش کا یتھا شکتی انتظام کر سکوں -

آپ مہاشیوں کا سیوک
منشی رام کھیہ ادھشٹھاتا گرُوکُل

ओ३म्

A.204 सत्यमेव जयते नानृतम् A.204

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴ — رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार — हरिद्वार

(۱) ویدک دھرم کا پرچار — اپنشد کا بے تعصب ترجمہ کرنا
(۲) سادھارن تاریخی اور تمدنی اور ویدک مضامین شائع کرنا

(۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا — (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا

ست دھرم پرچارک

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے درخواست خریداری اخبار تو کر بیٹھتے ہیں — لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ کا اُن کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے اسلئے آیندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے — کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے ٭

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے — آیندہ درج نہ ہونگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طالبعلم سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۶۹ کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
تمام صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنبیہ — نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے لیجاوے گی

کل اجرت یکمشت آنی چاہئے ٭

ذیل کے تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں — یکم ساون — یکم کاتک — یکم ماگھ — یکم بیساکھ

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱/-

گذارش — براہ مہربانی تبدیل پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں ٭ المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک ہردوار

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے۔ (۳) جو پران اپان کی بسکے اندر لڑائی کرانی جسکو دھیان دینا بھی کہتے ہیں (۴) استھر بدھی (۵) گیان دان بدھی (۶) وغیرہ جنکی مدد سے جتنے کرنے سے پرمیہ اور کفت روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اوہک لابھ پستک کے پڑھنے سے ہونگے قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ ۳۰۰ تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور بربی محلہ ہمارے لوہ پور بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی ۰۰

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لودھانہ کلابتہ (کپڑا) لنگی شکہ وغیرہ باکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت مفت روانہ ہوں گے۔

لاہوری مل بی۔ اے۔ مینیجر کلابتہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھانہ

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو سوا آنے ہندی پانچ آنے قیمت فیجلد۔

المشتہر

بستی رام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

آریہ پنچ جنتری

تتھی سوامی دیانند جی مہاراج کا ...

پنڈت لیکھرام ...

اردو ناگری میں

اسٹیج ... میں

ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں قیمت فی جلد دو آنے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بستی رام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار



ہر ایک قسم کی نہایت عمدہ اور مضبوط اور قابل دید کرسیاں مولراج سلونی اشتہر سپلائی ایجنسی کرتارپور سے ملسکتی ہے درخواست آنے پر فہرست نمونہ مع تصاویر مفت روانہ ہو گی ۰۰

اقعات و مفید رائیں

فن عام ایک نیا ماہواری رسالہ امرتسر
۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء سے نکلنا شروع ہوا ہے۔
سالانہ معہ محصول ڈاک عہ ایک روپیہ ہے
معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اخبار کے۔سی ورمن صاحب نے
ادویات کو مشتہر کرنیکے لئے یہ خاص رسالہ جاری کیا ہے
مضامین کا تو وعدہ ہی وعدہ ہے۔

پبلک سروس کمیشن ۱۰ مارچ کے خاتمہ پر پنجاب پہونچیگی
دہلی اور لاہور اجلاس کریگی۔ صاحب سکرٹری
کمیشن اعلان دیتے ہیں کہ جو صاحب روبرو کمیشن
شہادت دینا چاہیں وہ صاحب چیف سکرٹری پنجاب
سوالات کی پرت لیکر بھیجدیں اگر انکی زبانی شہادت
ضرورت ہوگی تو انکو طلب کیا جاوے گا۔

انگلستان میں حال میں ہی شراب خوری کے
خلاف ایک قانون پاس ہوا ہے جسکی وجہ سے صدہا
دکانات عورتوں کی سخت شراب خواری کے ہر ہفتہ دائر ہوتے
صرف لنڈن میں اسقدر عورتیں شراب سے بدمست
ہوتی ہیں کہ اگر انہیں کو راہ راست پر لانیکا کام ہیں
لوگ مصروف ہوں تو انکو ہندوستان کی طرف
نظر کی بھی ضرورت نہو۔

کلکتہ میں ایک شاہی کتب خانہ کی بنیاد کچھ عرصہ ہوا
رکھی گئی تھی جسکا افتتاحی جلسہ ۳ جنوری کو جناب
گورنر جنرل وائسرائے ہند نے کیا۔ اس کتب خانہ
میں ایک لاکھ کے قریب کتب ہیں جنمیں قصہ کہانیوں
کا نام نہیں۔ زیادہ تر مطلب وائسرائے نے اس
لائبریری سے یہ بتلایا کہ تواریخی کتب کا ذخیرہ جمع
ہے مصنفوں کو لنڈن کے موافق مطالعہ کا موقع دیا
لائبریری کی کمیں تھی یہی ضرورت گورنمنٹ ہند کو اس
کتب خانہ کے کھولنے کی تھی اوس سے بڑھکر ضرورت
ہر کالج کو ایک ایسے پستکالے کے کھولنے کی ہے

جسمیں دنیا بھر کی ہر ایک قسم اور درجے اور زبان کی مذہبی
کتب موجود ہو۔

طاعون کا یوں تو چاروں طرف شور مچا ہوا ہے،
لیکن اسوقت پونا میں پھر اسکا زور ہو چلا ہے منجملہ دیگر
اموات کے جو طاعون سے ہوئیں مسٹر بال گنگا دھر تلک
کے بڑے لڑکے کی موت بڑی افسوسناک ہے مسٹر تلک
کے ساتھ باوجود انکی اکثر کمزوریوں اور باوجود انسے
کئی قسم کے اختلاف رائے کے۔ اس ملک کے ہر ایک باشندے کو
انس ہے اور اسلیئے ہمنے بھی اس موت کا حال بڑے
افسوس کے ساتھ اخباروں میں دیکھا ہے۔

مہاراجہ شیوجی ہلکر ۳ جنوری کے دربار میں گدّی
سے علیحدہ ہوگئے اسیوقت اُنکے پتر تکاجی راؤ بہادر حسب
گدّی پر بٹھائے گئے۔ اور بعد عطر پان کے جلسہ برخاست
ہوا۔ راج گدّی سے اترے ہوئے سر شیواجی ہلکر اسیوقت
اپنے نئے مسکن کیطرف بمقام برآنا روانہ ہوئے۔

بمبئی کی ایک ہندو عورت نے ایک چھتری ذات کے
آدمی کو عجیب طرح سے ٹھگا۔ مولجی گوپال ایک چھتری
بیاہ کا شوقین تھا لیکن اپنی ذات کی عورت کے
ساتھ مسماۃ کستور اُسکی پڑوسن تھی۔ اسکے شوق کا
حال سُنکر مسماۃ گدّو نامی لڑکی کو چھتری ظاہر کرکے
لے آئی۔ جب مولجی گوپال کے تین سو روپیہ کے قریب
کھل چکے تب معلوم ہوا کہ جس لڑکی سے آپ بیاہ
کرنے لگے ہیں وہ ذات کی کُنبن ہے۔ پھر کیا تھا مقدمہ
عدالت میں گیا اور دونوں عورتوں کو چھ چھ ماہ
کی قید ہوئی اگر ورن بیوستھا گن۔ کرم سو بہا دانو سار
قائم کی جاوے تو کیوں آئے دن ایسی واردات
ہوئی دیں اور کیوں وواہ کے شوقین اسطرح لوٹے
جائیں اور کیوں ہزاروں گھر تباہ ہوں۔

ملک مراکو کے جنوبی بادشاہ کے برخلاف جو بغاوت
کا جھنڈا اجلالی نے کھڑا کیا تھا وہ تقریباً گرچکا ہے۔
اس شخص نے اپنے مُریدوں سے عام لوگوں کو یقین
دلا دیا کہ وہ عیسائیوں کے گولوں سے اپنے پیروؤں کو بچا
سکتا ہے اور یہ کہکر کہ جبتک عیسائیوں کا مربی سلطان

مراکو تخت سے علیحدہ نہ کیا جاوے عیسائیوں کی مراکو سے
بیخ کنی نہ ہوگی اسنے اُنہیں جنگ کیلئے امادہ کر لیا۔ لیکن
کئی چھوٹی چھوٹی فتوحات کے بعد اب آخرکار اُسے شکست فاش
ہوئی اور امید ہے کہ بہت جلد ساری بغاوت فرو ہو جاویگی

نظام الملک حیدرآباد دکن ابھی بمبئی میں کچھ دنوں
تک ٹھہرے گے۔ آپ معہ شہزادہ ولیعہد حضور گورنر بمبئی کو ملنے
گئے۔ گورنر بہادر نے نظام اور شہزادہ دونوں کے گلے میں پھولوں
کی مالا ڈالیں اور اُنکی بڑی عزت کی۔

شہزادہ ڈیوک آف کناٹ معہ شہزادی صاحبہ کے مہاراجہ
گوالیار کے مہمان ہوگئے جہاں انہیں شکار کرایا گیا جسے
اورنگ زیب نے بھی "شکار بیکاراں" لکھا ہے وہاں اُنکے
ہاتھ سے لشکر کے میونسپل بازار کی بنیاد رکھی گئی جو
بازار کہ مہارانی وکٹوریا کی یادگار میں کھولا گیا ہے۔

شاہ فارس جب ولایت گئے تھے تو شاہ ایڈورڈ
ہفتم نے اُنہیں ایک خطاب دیا تھا۔ اُس خطاب کا تمغہ
شاہ فارس کو پہنانے کیلئے ایک خاص سفارت انگلستان
سے روانہ ہوگئی۔ ۳ جنوری کو سفارت نے اپنا فرض
ادا کیا اور شاہ فارس کو تمغہ پہنا دیا۔ ایک فرمانروا کا
دوسرے فرمانروا کو اپنے یہاں کا تمغہ بخش دینا بھی ایک خاص
وضعداری سمجھی جاتی ہے جو ہمری سمجھ میں نہیں آتی

متھرا جی کے مشہور رنگناتھ کے مندر کی جائداد اور
آمدنی پوجا کے متعلق بڑا بھاری مقدمہ دائر ہے جسکی
ابتدائی اپیل ہائی کورٹ الہ آباد میں دائر ہے فیصلہ
ایک دو ہوا کا ہے اور دعویدار ایک مرد ہے ہزار روپے
کیا شاید لاکھوں روپیہ اس مقدمہ بازی میں خرچ ہوگا
اور یہ سارا دھن نکلیگا شردھالو بھگتوں کی گرہ سے

بنگال باوجود بیراسمہ سماج کی موجودگی کے پورا ننگ
کو ربنیو رنگ گھر ہے۔ اس صوبہ میں اصلاح کے نام پر
کبھی کامیابی ہی نہیں ہوئی لیکن اسوقت تعجب سے سنا
گیا ہے کہ بنگال میں بھی ناچ کی ممانعت ہونے لگ
گئی ہے چنانچہ شہر میمن سنگھ کی ہندو دھرم سبھا نے قرار دیا
ہے کہ جو پوجا اُسکی سرپرستی میں ہوگی اُنمیں ناچ کی
اجازت نہ دی جاویگی۔ جہاں پنجاب میں فاحشہ عورتیں

کے ناچ سے رہائی کیلئے بڑی کوششیں ہوئیں اور انہیں کامیابی بھی نصیب ہوئی رہاں ممالک متحدہ آگرا و اودھ اور بنگال بہار میں اس بارے میں ہنوز روز اول ہے۔

ملک روم میں قانون پاس ہوا ہے کہ جو میونسپل آفیسر شراب خانہ میں پکڑا جاوے وہ فوراً برخاست کیا جاویگا۔ فوجی سپاہیوں کو بھی شراب کی سخت ممانعت ہوئی ہے اور فوجی افسروں کو پہلی مرتبہ مے نوشی کیلئے چھ ہفتوں کی قید اور اسی جرم کے دوبارہ کرنے پر موقوفی کی سزا دیجاویگی۔ فارس کے سفیر نے اپنے ملک والوں سے خاص استدعا کی ہے کہ وے شراب خواری سے پرہیز کریں ورنہ انہیں سزا دیجاویگی

امیریکا کے مشہور ارب پتی مسٹر کارنیجی صاحب کے بھائی وال مسٹر ہنری فیس صاحب نے بیس ہزار پونڈ یعنی تین لاکھ روپیہ گورنمنٹ ہند کے اس غرض سے سپرد کیا ہے کہ ہندوستان میں سائنس کی ترقی کیلئے یہ روپیہ خرچ کیا جاوے اس رقم کے علاوہ انہوں نے تیس ہزار روپیہ لیڈی کرزن کے سپرد کیا ہے کہ وہ اسے وکٹوریا میموریل سکالرشپ فنڈ میں داخل کر دیویں۔ گورنمنٹ کی آمد کا بھی نتیجہ ہونا چاہئے تھا

مہاراجہ صاحب نابھہ نے قرار دیا ہے کہ بیوگان بیاہ ہندو شاستروں کے انوکول ہے اور حکم دیا ہے جو بدہوا بدکاری میں پکڑی جاوے اُسے ریاست سے باہر کر دیا جاوے۔

بھارت دہرم مہامنڈل کی بھی اسوقت کایا پلٹ ہو رہی ہے۔ جیسے تعصب آدمیوں نے تکنیکی پہ کمر باندہی ہے تو کچھہ ہو کر ہی رہیگا۔

ہمعصر ایڈوکیٹ لکھنؤ اسکے متعلق بہت کچھہ اخبار ہندوستانی سے اقتباس کرکے ہیں دہلی والے جلسہ کا حال پہلے ہی مفصل لکھہ چکا ہوں۔ اسوقت رائے بیج ناتھ بی۔ اے ڈسٹرکٹ جج نے جو ادیٹر مقرر ہوئے تھے صاف کہدیا تھا کہ اگر حساب موجودہ گڑبڑ ہی رہی تو وہ استعفیٰ دیدیں گے۔ چنانچہ اب استعفیٰ اُپدیشکوں کے واویلا مچانے اور نیم انوکول کام نہ کرنیکی وجہ سے انہوں نے عہدہ ادیٹری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسپر کچھہ دیگر منڈل کے امینوں نے بھی کام سے سبکدوشی کی درخواست کی ہے اور علیحدہ ہو گئے ہیں۔

بھارت دہرم منڈل جو اسوقت رجسٹری شدہ جماعت ہے اُسکے روح رواں سوامی گیانانند جی رہے ہیں پنڈت دین دیال کے ساتھہ انکی بڑی بھاری کشمکش ہو رہی ہے۔ بھارت متر کلکتہ تو پنڈت دین دیال صاحب کا حامی ہے اور بمبئی کا دینکٹیشور اخبار سوامی گیانانند جی کا۔ دونوں میں خوب جم کر چل رہی ہے۔ اس اندھیر گردی میں منڈل کے اُپدیشک نہ تو تنخواہ دار اُپدیشک بننا ہی پسند کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے فراہم کئے ہوئے روپیہ کا حساب دینے کے لئے طیار ہیں۔ اور اگر حساب کتاب دیتے تو بعض معمولی آدمی ہزاروں خرچ کرکے محل کیسے بنوا سکتے۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ اس جماعت کے پریسیڈنٹ ہیں ہمعصر ایڈوکیٹ اُنکو صلاح دیتا ہے کہ وہ اس تحریک میں نئی جان ڈالیں۔ لیکن جہاں پہلے ہی گنجائش نہیں ہے وہاں جان آوے کہاں سے میرے ہمعصر درخواست کرتے ہیں کہ مہامنڈل اپنا حساب شایع کرے۔ لاہور کی دہرم سبھا بھی رجسٹرڈ باڈی ہے لیکن عندالدریافت پنڈت گوپی ناتھہ کو میرے مقدمہ میں ماننا پڑا تھا کہ کبھی شایع ہونیکا اُنکے ہاں کم دستور ہے۔ ایڈوکیٹ کی تحریر سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ منڈل کل ہندو جماعت کا وکیل نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم اُنکا خیال ہے جو نیک کام ہیں اُنمیں سب ہندو ہی منڈل کی مدد کرنیکو طیار رہوں گے۔

سوامی گیانانند اور پنڈت دین دیال ملکر کام نہیں کر سکتے اور اپنی شخصیت کو بھی دہرم کے ملکی بہبودی پہ قربان نہیں کر سکتے۔ پھر ایڈوکیٹ پوچھتا ہے کیوں نہ ان دونوں صاحبوں کی علیحدگی کی لیئے منتخب کیئے جاویں کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ایسا کیا جاوے۔

آریہ سماج کے ایک پرانے مہربان پنڈت بھیمسین اٹاوہ نواسی کو آریہ سماج سے علیحدہ کر دیئے گئے تاہم ہمپر ابتک مہربانی کرتے ہیں۔ آپکے پتر کا جو جنم پتری کروادہ تھا سنہری حروف کا چھپا ہوا نمنترن پتر میرے پاس بھی آیا یہہ نمنترن متھرا والے پنڈیا جی کے نمونہ کا تھا۔ ایکطرف مرلی منوہر کی تصویر ہے اور دوسرے طرف تیرہ چودہ سالہ برخورداریو پتر کے دواہ سنسکار کا نوٹس ہے۔ اور پھر اس اوواہ میں بلایا بھیجا گیا تھا۔ پنڈت بھیمسین کا نوتیری تک جب دچار پکش میں ہے تو پھر اس نمنترن کو بھی کیوں نہ دچار کوٹی میں ہی رکھا جاوے۔

فرقہ مان بھاؤ کا حال ۱۸۹۹ء میں مسٹر بال گنگا دہر تلک نے اپنے کیسری اخبار میں شایع کیا تھا اسوقت اُسکا ہے اُردو میں ترجمہ کرکے بابو رام چند بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول ملتان نے چھپوایا ہے۔ اس فرقہ کا مدار گو اُنشٹہ ڈول اور کرشن گیتا پر ہے تاہم انکا سب سے اعلیٰ گرنتھ لیلا چرتر ہے جو مرہٹی زبان میں لکھا گیا ہی غالباً اسلیئے کہ اس مت کے چلانے والے مہاراشٹر دیس میں پیدا ہوئے تھے اور انکے پیرو بھی وہیں زیادہ ہیں ہندوؤں کے اُتاروں کو یہہ لوگ نہیں مانتے بلکہ اپنے نیئے دس اوتار گھڑ رکھے ہیں جنمیں دتاتریہ خاص اوتار ہیں شری کرشن کو شاکشات پرماتما مانتے ہیں۔ کل یگ میں پرشاکشات اور جگہ دہر دو اوتار مانے گئے ہیں جنمیں سے پرسانت بدھ شیشر سمت کے ۸۷۵ برس بعد ہو چکے۔ اب دیکھیں چکر دہر جی کب نکلتے ہیں۔ مانس سے یہہ لوگ نفرت کرتے ہیں۔ اہنسا دہرم کا پالن کرتے ہیں اور مورتی پوجا کے قایل نہیں تاہم ہندوؤں کے مندروں کی بھی عزت کر چھوڑتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب میں

سنسار گتی

ویدک سدھانتوں کی مستند تصدیق

جن ویدک سدھانتوں کو کسی زمانہ میں وحشی پن کا خطاب دیا جاتا تہا جنہیں کوئی بچوں کی بلبلاہٹ اور کوئی مجذوبوں کی بڑ سے بڑھکر وقعت نہیں دیتا تہا۔ انہیں ویدک سدھانتوں کی دن بدن تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ ایک زمانہ تہا کہ مردہ کا جلانا عیسائیوں اور مسلمانوں میں وحشی پن سمجہا جاتا تہا۔ آج زمانہ ہے کہ ہر ایک مہذب ملک میں شمشان بہومیاں بن گئی ہیں اور اس قسم کے دیندار عیسائی بہی پائے جاتے ہیں جو کہ وصیت کر جاتے ہیں کہ موت کے بعد انکی لاش کو بجائے دفنانیکے جلایا جاوے۔ ابہی زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ لاہور گورنمنٹ کالج کے سائنس پروفیسر لالہ روچی رام ساہنی ایم۔ اے۔ ہون کا مخول اڑایا کرتے تہے اور اب بہی غالباً انکا وہی پورا عمل ہوگا۔ ہون سے وایو شدہی کا مخول بہی اب تک ہندوستانی تعلیم یافتہ اڑا رہے ہیں لیکن سائنس نے کچہ اور ہی سبق پڑہانا شروع کر دیا ہے۔ ریاست جموں کے میڈیکل افسر ڈاکٹر بہگت رام صاحب ساہنی ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ آپنے گذشتہ طاعون کی یورش کا مقابلہ کرتے ہوئے اسباب کو ثابت کر دیا کہ آگ کا انبار جلانے سے طاعون کی بیماری کو دور کر سکتے ہیں چونکہ ہندوؤں کا مذہبی طور پر ہون پر اعتقاد ہے اسلیئے رعایا نے بہی انکی اس کوشش میں بہت کچہ مدد دی۔ انکا خیال ہے کہ اگر طاعون کو بالکل بہگانا ہے تو اگنی کے ہون سے بہت کچہ مدد لینی چاہیئے۔ یہہ تو ایک مثال ہے لیکن زمانہ رخ تبلا رہا ہے کہ جیوں جیوں سچا سائنس ترقی کرتا جائیگا تیوں تیوں ویدک دھرم کے سدھانت سچے اور مدلل ثابت ہوتے جائیں گے۔

آشرم ویوستھا کی بنا سنسار شانت ہوگا

پراچین کال میں بہارت ورش کے اندر ورن اور آشرم کی ویوستھا ایسی اتم تہی کہ انکے باعث بہت سی خرابیوں سے انسان بچ سکتے تہے۔ راجا اور پرجا کا باہمی تعلق بہی اسلیئے ٹہیک رہتا تہا کہ جہاں پچاس برس کی عمر کے بعد پرجا کو بن کی سوجہتی تہی تو راجا کو بہی راج گدی اپنے بڑے بیٹے کے حوالہ کر پرمیشور کے بہجن کیطرف توجہ ہوتی تہی۔ لیکن آج معاملہ بالکل برعکس دکہائی دیتا ہے۔ نہ تو مرتے دم تک راجا ہی سنسار کی ایشوریہ سے کنارہ کشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی پرجا ہی لوبہہ اور موہ سے چہوٹنے کی کوشش نظر آتی ہے میرے دلمیں یہہ خیالات مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کے گدی سے علیحدہ ہونے پر پیدا ہوئے ہیں مجہے اس سے مطلب نہیں کہ آیا مہاراجہ صاحب اندور نے خود اپنی کمزوری کو محسوس کرکے گورنمنٹ ہند سے اپنی سبکدوشی کی درخواست کی یا وائسرائے ہند نے انہیں مجبور کرکے انسے ایسی استدعا کرائی۔ اس امر کا فیصلہ تو کانگریس والے ہی کرینگے۔ لیکن اسمیں شبہہ نہیں کہ مہاراجہ ہلکر کی رعایا انکی بے ضابطگیوں اور خبط کے باعث اکثر نالاں رہتی تہی۔ ایسی حالت میں صاف ظاہر ہے کہ گو مہاراجہ صاحب نے خود ہی درخواست اپنی علیحدگی کی دی تاہم اگر انہیں باقاعدہ کام کرنے کی طاقت موجود ہوتی تو وہ ایسا قسم کی درخواست کبہی نہ دیتے۔ بہرصورت مہاراجہ ہلکر کے اس عمل کو کوئی ذی عقل آدمی وان پرستہ آشرم کے اندر پرویش کرنیکا درجہ نہ دیگا۔ تاہم اگر راجہ گدی کے بکہیڑوں سے علیحدہ ہوکر مہاراجہ ہلکر اپنے گذشتہ تجربوں پر وچار کریں اور انسے جو نتائج انہیں ملے انسے دوسروں کے لئے مشتہر کریں تو بلاشبہ انکا جیون سنسار کے لئے لابہہ دایک و مفید ہوسکتا ہے لیکن مہاراجہ ہلکر کے عمل کو ایک کنارے چہوڑکر جب میں پراچین آریہ تہیل استہان کے عمل کیطرف غور کرتا ہوں تو مجہے بڑا ہی افسوس ہوتا ہے۔ عام ہندوؤں کو جانے دیجئے آریہ سماجیوں سے بڑہکر آشرم ویوستہا کا قایل اور کون ہے لیکن افسوس کے ساتہہ دیکہا جاتا ہے کہ اسکے بڑے بوڑہے ہی سنسار کے سارے دہندے ختم کرنیکا اور معقول پنشن حاصل کرنے کے باوجود اپنی جائداد کو اپنے لایق لڑکوں کے سپرد کرکے وان پرستہ آشرم میں قدم رکہنے کے لئے طیار نہیں ہوتے۔ کتنے آریہ اسیطرح ہاتہا کرتے ہوئے مر گئے اور آگے کے لئے کتنے موجود ہیں جو کہ گرہستہ کہولنے کا نام سنکر کانپ اٹہتے ہیں۔ اسکا کارن کیا ہے؟ کارن تو یہہ ضرور ہے کہ جنہوں نے برہمچریہ آشرم کا دہارن نہیں کیا۔ جنہوں نے آشرم سے آشرم میں قدم نہیں رکہا وے ہرگز وان پرستہ آشرم میں داخل ہونیکا حوصلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن پہر بہی کچہہ تو کر سکتے ہیں۔ میرا مضبوط خیال ہے کہ جب تک وان پرستہ آشرم شونیہ پڑا ہے تب تک سنیاسیوں کا ابہاو رہیگا اور جب تک سنیاسیوں کا ابہاو رہیگا تب تک ویدک دہرم کے پنرجیوت کرنیکی آشا پورن نہ ہوگی

کیسا انقلاب زمانہ ہے!

رنجیت سنگہ کا نام "شیر پنجاب" تہا۔ اسکے نام سے پنجاب تو درکنار دور دور کی ریاستیں کانپتی تہیں۔ ایک زمانہ تہا کہ اوسکے ساتہہ عہدنامہ کرنا انگریز بہی فخر سمجہتے تہے۔ اوسکا بیٹا دلیپ سنگہ انگلستان کو بہیجا گیا۔ وہاں اسنے ایک انگلش لیڈی سے بیاہ کیا مہارانی وکٹوریہ بڑی عزت کرتی رہیں۔ مزے میں دن کٹتی ہوتی رہی لیکن شامت اعمال سندہانوالے پہونچے اور بیٹہے بٹہائے کو بہڑکا دیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ نہ دین کے رہے نہ دنیا کے۔ پیرس میں ایک ادنی درجہ کی فرانسیسی عورت سے بیاہ کرکے مرگئے۔ خواہ کچہہ ہی ہو زندگی تک انکی ہی نبہہ گئی۔ اب اونکی دو انگلش لڑکیاں تو ہندوستان کی سیر کو آئی ہوئی ہیں مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سمادہہ کے درشن کر رہی ہیں اور انکا بہائی پرنس وکٹر دلیپ سنگہ لنڈن کی عدالتوں میں دیوالیہ

کی درخواستیں لئے پھر رہا ہے اور ممکن ہے کہ اگر عدالت کی رائے میں کسی قسم کا ناجائز برتاؤ اسکا ثابت ہو جاوے تو بجائے دیوالیہ قرار دیئے جانے کے اسے کچھ سزا بھگتنی پڑے۔ زمانہ کا کیسا انقلاب ہے! جس مہاراجہ رنجیت سنگھ کے آگے کروڑ اور ارب کی کچھ گنتی نہ تھی اسکا پوتا لاکھ دو لاکھ کے لئے اسقدر بے عزتی برداشت کر رہا ہے یہہ کرم گتی ہے کیسے ہو رکھی ہیں وے لوگ جو سانسارک ایشورج اور سانسارک پرتشٹھا پہ موہت ہوئے اس لوک کی خاطر اپنے پرلوک کو بگاڑ لیتے ہیں۔ دنیاوی دولت کا ٹھکانہ ہی کیا! آج میری تو کل تیری اسکو کہیں بھی قیام نہیں۔ ہاں ایک دھرم لازوال ہے۔ دھرم دھن کو کوئی بھی منشیہ چھین نہیں سکتا۔ اسلئے۔ مبارک ہیں وے جو کہ دھرم دھن کے اکٹھا کرنے میں لگے رہتے ہیں کیونکہ کوئی بھی دنیاوی انقلاب انہیں اس دھن سے محروم نہیں کر سکتا

کادیانی مرزا کا نیا سوانگ

کادیانی مرزا سے بڑھکر ناٹک باز شاید ہی اسوقت کوئی دوسرا ہوگا۔ ۲۷ جنوری کو آپنے ایک نوٹس اپنے چند ایک چیلوں کیطرف سے دلوایا ہے جسمیں پہلا جھوٹ یہہ تحریر کرکے انمیں سے کوئی آریہ سماجی بھی رہ چکا ہے (جسکا کوئی پتہ نہیں دیا) آریہ سماج کے ساتھ فیصلہ کرنیکے لئے تین تجاویز پیش کی ہیں۔ انمیں سے اول تجویز یہہ ہے کہ دو تین سو بیمار جمع کرکے نصف مرزا جی کے سپرد کئے جاویں اور نصف کسی آریہ سماجی کے۔ دونوں دعا کریں مرزا صاحب کا دعوے ہے کہ انکی سپردگی والے زیادہ بیماروں کو شفا ہوگی کیا خوب! جب آریہ سماج اس امر کا قائل ہی نہیں کہ ایک آدمی کی دعا دوسرے آدمی کو مدد پہونچا سکتی ہے تو ایسا لایعنی چیلنج اسکے روبرو پیش کرنا ہی بیہودہ ہے۔ لیکن مرزا جی پر اعتبار کون کرے ہیں نے شاہد کہ مرزا جی کا ایک چلتا ہوا چیلا گنجا۔ کانا اور لنگڑا ہے۔ کیا اسکے حق میں مرزا جی نے کبھی دعا نہیں کی؟ کیا یہی انکی انسانی ہمدردی کا ثبوت ہے؟ دوسرا طریقہ فیصلہ کا یہہ قرار دیا ہے کہ ایک آریہ بدیں مضمون اشتہار شایع کرے کہ مرزا کو نہ الہام ہوتا ہے اور نہ وہ خدا کی طرف سے مبعوث ہے اور دعا کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو مرزا صاحب کے پہلے مر جاوے ورنہ مرزا اس سے پہلے مر جاوے تو ایسی حالت میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ضرور انسے پہلے مر جاویگا کیا خوب سچائی کے پرکھنے کا طریقہ ہے۔ چونکہ موت ہر ایک کے لئے کھڑی ہے اگر وہ آدمی مرزا کے پہلے مر گیا تو ان کے پو بارہ ہیں۔ اور اگر مرزا پہلے مرا تو خبر منادی اٹھانے والا کوئی ہوگا ہی نہیں۔ یہہ تو فضول ہے البتہ اگر مرزا صاحب کوئی نزدیک کی میعاد مقرر کر دیں تو البتہ انکے چیلنج کا جواب دیا جا سکتا ہے ورنہ آریہ لوگ تو درکنار بجز مرزائی فرقہ احمدیہ کے پیروؤں کے علاوہ جملہ مسلمان یکزبان ہو کر مرزا کو کافر اور جھوٹا کہتے ہیں۔ انپر مرزا نے کونسی آسمانی بلا نازل کر دی ہے تیسرا طریقہ یہہ تبلایا ہے لاہور میں راجوں مہاراجوں کے انتظام سے جلسہ ہو آریہ ویدکی خوبیاں اور مرزا صاحب قران کی خوبیاں بیان کریں جو غالب رہے اسی کا مذہب اختیار کر لیا جائے لیکن یہہ فیصلہ کون کریگا کہ غالب کون رہا؟ کیا یہہ فیصلہ مرزا جی ہی کریں گے جیسے کہ انہوں نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے بارے میں کیا تھا۔ لیکن اسمیں نقص ایک ہے مسلمان صاحبان کا دعوی ہے کہ آپ قران کو مانتے نہیں بلکہ کافر ہیں پھر آپ سے مناظرہ کیسے ہو دیکھئے مسلمان صاحبان آپکی نسبت کیا لکھتے ہیں

اشتہار نمبر ۱

مرزا صاحب کادیانی کو مبارک

۱۵ جنوری سنہ حال کو مرزا صاحب کے حرم محترم کے ایام وضع چونکہ قریب تھے۔ اسلئے انہوں نے اپنی کتاب مواہب الرحمن میں جو اسی تاریخ شایع ہوئی تھی صفحہ ۱۳۹ پر لکھا کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے اور پانچویں بیٹے کی خوشخبری دی ہے۔ ہر چند مرزا صاحب نے قیافہ شناسی اور طبی نشانات سے جو عموماً عورتوں اور دائیوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں کام لیا ہوگا۔ تاہم خدا کی پاک کتاب کا ارشاد ویعلم ما فی الارحام (یعنی رحم کے اندر جو کچھ ہے خدا ہی کو معلوم ہے اور کسی کو نہیں) کون غلط کر سکے۔ چنانچہ ۲۸ جنوری کو ۹ بجے صبح کے مرزا صاحب کے محل سرا میں دختر نیک اختر پیدا ہو گئی۔ ہر چند مرزا صاحب کو تو اسکا رنج ہوگا اور ہونا بھی چاہئے۔ مگر انجمن نصرت السنہ مبارکباد کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہے۔ کہ گو آپکی پیشگوئی کے مطابق لڑکا نہیں ہوا لیکن راستہ تو صاف ہو گیا۔ کسی روز لڑکا بھی ہو جائیگا اسلئے کسی مخالف کا پیسہ اخبار ہو یا تمام اخبار رفیق جعفر لاہوری ہو یا کوئی اور یہ حق نہ ہوگا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کو جھٹلا دے۔ ورنہ انجمن نصرت السنہ اس پیشگوئی کی نظیر مرزا صاحب کی پہلی پیشگوئیوں میں دکھا دے گی خبردار!

دختر نیک اختر کی مبارکباد کے علاوہ انجمن ہذا اپنے صدق اور اخلاص سے ایک دو مبارکیں اور عرض کرتی ہے کہ جہلم میں دو مقدمے جو آپکی ذات پر قایم ہیں ایک کی پیشی ۱۷ فروری کو ہے اور دوسرے کی ۱۶ مارچ۔ پچھلے مقدمہ میں آپکے نام نامی وارنٹ گرفتاری پروارنٹ جاری ہو چکا ہے جسکی تعمیل ۲ فروری کو ہو چکی ہوگی۔ مرزا صاحب! گھبرائیے نہیں بلکہ اپنا ایجادی مصرع پڑھتے رہئے۔ ع

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو

المشتہر

حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر چوک لوہگڑھ ۲۹ فروری

اشتہار نمبر ۲

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

مرزا کادیانی نے جب سے مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری سے آخری شکست کھائی ہے۔ جو ۱۰ جنوری سنہ حال کو اسکی پیشگوئیوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کادیاں پہونچے تھے۔ حالانکہ مرزا اپنی

کے کا دیا لیکن نہ پہونچنے کی پیشگوئی جڑ چکا تھا۔ اسلیئے
انکی نچلی نہ بیٹھنے والی طبیعت نے ایک اور سلسلہ
چھیڑا ہے کہ دام اعتقادوں سے ایک اشتہار دلوایا
ہے کہ کل ہندوستان کے آریہ سماج مجھسے مقابلہ
کریں اور اپنی عادت کے موافق اسینہ "ٹی" کی
آڑ میں شکار کھیلنے کو اسلام ہی پیش کیا ہے
گو چونکہ اہل اسلام اُنکی اس حمایت کے پہلے ہی
سے زخم خوردہ ہیں اسلیئے انجمن ہذا کل آریہ
سماجوں کو مطلع کرتی ہے کہ براہ مہربانی اسکے
اشتہار کا جواب دیتے ہوئے اسلام کا
نام نہ لیں۔ ہاں اسکے مشن خاص کے متعلق جو
چاہیں کہیں اُسکی پیشگوئیوں کو جانچیں اُسکی دعا
کو آزمائیں جو کچھ چاہیں کریں۔ مگر اسلام
کا نام نہ لیں ورنہ جو اُسکی غرض ہے کہ ملک میں
فساد پھیلے وہ پوری ہو جائیگی۔ امید ہے کہ آریہ
سماج کے لایق ممبران کو اس بات کا پہلے سے ہی تجربہ ہوگا
(اسلامی۔ ہندو۔ آریہ وغیرہ اخبارات سے التماس ہے کہ وہ اس
نوٹس کو درج کر کے انجمن کو مشکور فرماویں)
الملتمس حکیم ابو اسحاق محمد الدین سکرٹری انجمن نصر اللہ
امرت سر چوک لوہگڈھ مورخہ ۵ فروری ۱۹۰۳ء

آریہ مسافر کی یادگار کی طرف توجہ کرو

مہاویر پنڈت لیکھرام کی یادگار میں جو رسالہ
شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے جاری کیا تھا
اُسنے چار ماہ سے پانچویں سال میں قدم رکھا
ہے۔ اس سال کے شروع سے ہی اسکی اور
ہی کایا پلٹ گئی ہے اور کیا بلحاظ مضامین
اور کیا بلحاظ چھپائی یہہ رسالہ اعلیٰ درجہ کی
میگزینوں میں شمار ہونے کے لایق ہو گیا ہے۔
مہاشئے وزیر چند جی نے بڑی سخت محنت کے بعد
اس رسالہ کو ترقی دینے میں جسقدر کامیابی حاصل

[illegible]
پنجاب نے اپنے گذشتہ جنرل اجلاس میں اکثر مہاشیے
دھنیہ واد دیا۔ ہے وہاں ناظرین رسالہ کو بھی
انکے کام کی داد دینا ضروریات سے ہے مجھے اب شئے
وزیر چند جی یقین دلاتے ہیں کہ اگر خریداروں کی
تعداد دگنی ہو جاوے تو وہ رسالہ میں اور بہت سی
ترقیاں کر سکتے ہیں اور اسکو طالبان حق کیلیئے
ایک عمدہ ذریعہ دھارمک گیان بین کا بنا سکتے
ہیں۔ میری رائے میں ایسے عمدہ رسالہ کی اشاعت
ایک ہزار تک بھی نہ پہونچنا آریہ سماج کے ممبروں کے
لیئے باعث شرم ہے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ آریہ پرش
میرے نویدن پر دھیان دینگے اور رسالہ کی
اشاعت کو بڑھا کر شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کو
اس حالت میں کر دینگے کہ وہ اس رسالہ کو واقعی
اسم مسمّٰی بنا سکے۔

اُپدیش

(37)

गुणान्वयो यः फलकर्मक
र्त्ता कृतस्य तस्यैव स चोप
भोक्ता। स विश्वरूपस्त्रिगुण
स्त्रिवर्त्मा प्राणाधिपः संचर
ति स्वकर्मभिः॥

"جو گنوں سے میل والا پھلوں اور کرموں کا کرتا ہے
وہی اس کیئے کا بھوگنے والا بھی ہے وہ انیک روپ
دھرتا ہے تین گنوں کا دھارن کرنیوالا تین
راستوں والا پرانوں کا سوامی اپنے کرموں
سے گھومتا پھرتا ہے"

جہاں اپنے سوروپ کا گیان نہ ہوئے
بنا جیو آتما اس لوگ میں نہیں ہوتا کہ پرماتما کے جہاں
سوروپ کو سمجھ سکے۔ دوسرے جب تک کہ پرماتما کی

[illegible]
آتما کو اپنے سوروپ کا یتھارتھ گیان نہیں ہوتا۔
اور پھر بھی کیونکر؟ جب تک کہ یہہ سمجھ میں نہ آوے کہ
کسکے سہارے سے سوریہ اپنی دہری پر گھوم رہا ہے کسکے سہارے
چندر اور گرہ تتھا اپگرہ اپنی گردش کو پورا کرتے
ہیں۔ جب تک یہہ پتہ نہ لگے کہ ہوا اور پانی کو کون چلاتا
ہے اور آگ اور بجلی میں جلانے اور پرکاش دینے کی
شکتی کون ڈالتا ہے تب تک کب معلوم ہو سکتا ہے
کہ جیو آتما کیا اشکت ہے۔ کب معلوم ہو سکتا ہے
کہ یہہ سارا برہمانڈ جیو کے لیئے نہیں بنایا گیا
بلکہ ہر ایک چیز پرماتما کے نیم کے اندر ایک اُدیشیہ کیلئے
والی بنائی گئی ہے۔ جب جیو آتما کو یہہ گیان ہو جاتا ہے
تب وہ اپنی اصلیت کو سمجھنے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ اُسنے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان اندریوں سے علیحدہ ہے
جنکے دوارا کہ وہ نہ کیول گیان کو ہی اُپلبدھ کرتا ہے
بلکہ جنکے دوارا کہ وہ کرموں کو کرتا ہے ارتھات وشیوں
کے گرہن کرنیمیں اندریاں سوتنتر نہیں ہیں بلکہ
اُسکے آدھین ہیں معمولی حالت میں جیو آتما اندریوں
کو اپنے اپنے وشیوں کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھکر یہہ سمجھ
لیتا ہے کہ یہہ اندریاں وشیوں ہی میں لپت ہونیکے
لیئے بنائی گئی تھیں اور اسلیئے وہ انکی غلامی سے چھٹکارا پانے
کی کوشش سے نراش ہو جاتا ہے لیکن وہ اپنے سچے سوروپ
کو سمجھتا ہے تو اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اندریاں جڑ ہونیکے
کارن گن والی نہیں ہو سکتیں۔ گو آنکھ دیکھتی ہے
لیکن دردناک نظارے کو دیکھکر دکھ آنکھ کو نہیں
ہوتا بلکہ آنکھ کے ذریعہ دیکھنے والے جیو آتما کو ہوتا
ہے۔ گو ذایقہ زبان لیتی ہے لیکن سواد شیریں یا ترشی کا
آنند اُسکے دوارا محض جیو آتما ہی لیتا ہے نہ کہ جڑ زبان
پس دیکھنا سننا۔ ذایقہ پانا سونگھنا اور سپرش کرنا
واقعی جیو آتما کے گن ہیں کہ جڑ اندریوں کے۔ جب یہہ حالت
ہے تو پھر جیو آتما کیسے گر سکتا ہے جب وشے اُسکے
ادھین بنائے گئے ہیں نہ کہ وہ وشیوں کا غلام بنایا
گیا ہے تو وہ نراش نہیں ہو سکتا تب اسکا حوصلہ بڑھ

جاتا ہے اور وہ دشمنوں کی غلامی سے آزادی کی کوشش کرنا شروع کرتا ہے۔ لیکن اس کوشش کے وقت اسکو یک بیک بڑا بھاری صدمہ پہونچتا ہے۔ اب تک نہ یہ سمجھتے ہوئے تھا کہ برا دیکھنے سے آنکھ کو تکلیف ہوگی گندہ شبد سننے سے کان کو دکھ ہوگا۔ ذائقوں میں پھنسنے سے زبان پکڑی جائیگی۔ لیکن اب پرتیت ہوا کہ گنوں کی نیل جیو آتما کے ساتھ ہے کہ اندریوں کے اندر اسلئے کرم کرنیوالا جیو آتما ہے نہ جڑ اندریاں پھر اس کئے کا پھل سوائے جیو آتما کے اور کون بھوگتا ہے؟ یہہ پرشن ہے جو منشیوں کو اکثر بھنور میں ڈال دیتا ہے اور منشیہ آستکتا کی طرف آتا آتا پھر ناستکتا کی طرف جھک جاتا ہے۔ چونکہ صدہا کرموں کا پھل جیو آتما کو اسی منشیہ یونی میں ملتا ہوا نظر نہیں آتا اسلئے وہ وشواش کر لیتا ہے کہ کرموں کا پھل شاید ملتا ہی نہیں اُسے شک ہو جاتا ہے کہ اس سنسار کے اندر کوئی ترتیب اور کوئی انتظام بھی ہے یا نہیں۔ ایسے اوشواس کی حالت میں رشی پھر جگیا سو کو خبردار کرتے ہیں اور تبلاتے ہیں کہ جیو آتما انیک روپ دھارن کرتا ہے ہر ایک کرم کا پھل اسیوقت نہیں ملتا۔ جب اسی جنم کئے ہوئے بعض کرموں کا پھل برسوں کے بعد ملتا ہے تو یہہ یقین کر لینا۔ بالکل معقول ہے کہ جو پھل ہمیں بغیر کرموں کے پرتیت ہوتے ہیں وہ اصل میں کسی پچھلے جنم کے کرموں کا نتیجہ ہیں اور پھر یہہ وشواس کر لینا آسان ہو جاتا کہ جسطرح پر گذشتہ جنم کے کچھہ کرموں کا پھل ہم نے اس جنم میں بھوگا ہے اسی پرکار اس جنم کے اُن کرموں کا پھل ہم آئندہ جنم میں بھوگیں گے جنکا پھل بھوگنا اسجگہ رہگیا ہے پس یہہ جیو آتما جو کہ انیک یونیوں میں وچر سکتا ہے کرموں کا کرنیوالا اور اُنکے پھلوں کا بھوگنے والا ہے لیکن یہہ مانا پڑیگا کہ کرم اُس سے کیوں سرزد ہوتے ہیں ست۔ رج اور تم ان تینوں گنوں کے مجموعہ کا نام پرکرتی یا علت مادی ہے۔ ان تینوں گنوں کے ساتھہ تعلق پیدا کرنے کے باعث انسان کرموں کے بندھنوں میں پھنستا ہے۔ انہیں کے تعلق سے اسمیں مختلف کرموں کا ظہور ہوتا ہے اور ان تینوں گنوں کے دھارن کرنیکے باعث وہ تین راستوں پر چلنے والا ہوتا ہے۔ ارتھات جاگرت سوپن۔ اور سشپتی کی تین اوستھاؤں کو دھارن کرتا ہے انہیں راستوں میں چلتا ہوا پرانوں کا سوامی جیو آتما اپنے کرموں کے باعث گھومتا پھرتا ہے۔ پھر جیو آتما کا اودیشیہ کیا ہے؟ ان کرم بندھنوں سے مکت ہونا؟ لیکن مکت کیسے ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ ست رج اور تم کے ساتھہ اُسکا تعلق بنا ہوا ہے۔ جب کہ جاگرت۔ سوپن اور سشپتی کے تینوں مارگوں سے گذر کر وہ چوتھے پد پر پہونچتا ہے یعنی تریہ کو پراپت ہوتا ہے تب سنسار چکر سے اسے رہائی ہوتی ہے اسلئے پیارے دھرم بھراتاؤ آؤ ہم سب ملکر جڑ پرکرتی سے اپنے سمبندھ کو توڑکر آتماؤں کے آتما پرم آتما کے ساتھہ اپنا سمبندھ جوڑیں تاکہ تریہ پد کو پراپت ہو کر برہم دھام میں آنند کے ساتھہ بچریں۔ اوم شم۔

آتمک سنسکار

نربلوں کے بل داتا میری پکار کو سنو!	اودیا اندھکار سے اندھا ہوا منشیہ اپنے آپ کو کیسا بلوان سمجھ لیتا

ہے آگ اور ہوا۔ پانی اور پرتھوی کو دشمن میں کرنیوالا وہ دوان پرش یدی اس پرکار کا ابھمان کرے تو کچھہ تعجب نہو گو اُسکا ابھمان بھی ایکدن نیچا دیکھتا ہے لیکن تعجب یہہ ہے کہ جاہل سے جاہل اور مورکھ سے مورکھ منشیہ بھی اپنے بل کا ابھمان کرتا ہے بڑی سے بڑی ایشوریہ شکتیوں اور مفید سے مفید ایشوریہ بناوٹوں کی موجودگی محض اپنی خوشنودی مزاج کے لئے سمجھتا ہے۔ لیکن ایک جھونکا ایشوریہ نیم کا چلتا ہے اور ساری مشیخت خاک میں ملجاتی ہے۔ کہاں ہے وہ بیدارتھہ وتیا جو آگ اور ہوا کو اپنا غلام سمجھتا تھا کیا یہہ وہی فیلسوف ہے جو کہ دکھہ کی ہستی پر مضحکہ اڑاتا تھا؟ اب کیوں نالے! نالے! اسکے نورانا سے آسمان سر پہ اوٹھا رکھا ہے انسان کیا اور اسکی ہستی کیا۔ نربل انسان بل کو اپنا سوا بھاوک گن سمجھتا ہوا طرح بہ طرح کے کلیشوں کے اندر پھنستا ہے کتنی ہی مرتبہ اوشواس کے گڑھے میں گرکر آنکھوں کو موندتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو دنیا پر کے جیو جنتوؤں کا مالک سمجھا ہے لیکن ایک ہی ہوا کی آندھی یا پانی کے طوفان۔ بجلی کی کڑک یا بادل کی گرج نے دل کو ایسا دہلا دیا کہ اپنے آپ پہ بھی وشواس نرہا۔ میری نربلتا کی کوئی سیما نہیں ہے نربلوں کے بل داتا! اس دین کی پکار کو سنو اور اپنے اننت بل سے مجھے بخشش کرو تاکہ میں استقلال کے ساتھہ سانسارک مصیبتوں کا سامنا کرتا ہوا اپنے جیون کے ادیشیہ کو پورن کر سکوں۔

ست سنگ کی مہما مہان ہے	جوانی کے جوش میں ست پرشوں کی صحبت سے

الگ جیون کے اندر کیسے کیسے بھیانک درشیہ نہیں ہوگذرے۔ ؟ موسم کون تھل کہل کامی۔ ایہ میری زبان حال سے میرے ہی حسب حال تھا۔ میری ظاہرداری پر موہت میری سفید پوشی کے دہوکھے میں پڑے ہوئے دُنیا دار لوگ گو میری عزت کرتے تھے۔ لیکن۔ کیا میرا من میری عزت کرنے کے لئے طیار رہتا۔ ؟ اور کیا آتما خود اپنی گری ہوئی حالت سے باخبر اپنے آپ کو معزز سمجھ سکتا تھا اس گری ہوئی اوستھا میں بھی کبھی اٹھنے کا ساہس ہوتا اور اسی اندھکار مئے اوستھا میں بھی کبھی کبھی آتمک سوریہ اپنی جھلک دکھلاتا تھا۔ لیکن سہارا کون سا تھا جو مجھے اٹھنے اور اندر کی آنکھوں کو کھولے رکھنے میں مدد دیتا؟ کوسنگ اٹھنے نہیں دیتا تھا اور نہ ہی پل بھر سے زیادہ اندر کی آنکھیں کھولنے کی طاقت ملتی تھی۔ ایسی بھیانک اوستھا سے نکلنے کا موقع بھی آخرکار آ پہنچا۔ جہاں معمولی پرشش کامیاب نہ ہوئے۔ وہاں غیر معمولی ہوا تھا

...ت سنگ نے مجھے پہنچ کر اٹھا لیا اور میں نے اوپر
...ہا شروع کیا۔ لیکن پورانے سنسکار ساتھ تھے
...! سنسکار کیسے پربل ہیں! جب ایک مرتبہ رات
... میں نے مادک دروبیہ کا استعمال کیا تھا تو کیا مجھے
... معلوم تھا کہ وہ نظارہ کبھی میری آنکھوں سے
... دور نہ ہوگا۔ جب ایک مرغ کی گردن پر اپنے سامنے
... چھری چلوائی تھی تو کیا معلوم تھا کہ جس قتل سے
... اس وقت رنجش نہیں آتی وہ قتل برسوں کے بعد
... میرے دل پر کانٹے ڈھاتا رہیگا۔ جب ایکمرتبہ
... بے بس ہو کر کام کی غلامی اختیار کی تھی تو کیا
... اس وقت مجھے یقین تھا کہ یہ گندہ اور دردناک نظارہ
... ہمیشہ کیلئے میرے اندر نقش ہو جائیگا! آہ!
... رہا تھا مجھے اٹھا رہے ہیں۔ میں خود اونکی یاد سے
... پربھو کی درگاہ میں اپنی سچی پرارتھنا بیچانا سیکھا
... ہیں سنسکار بڑے پربل ہیں۔ پورانے نظارے
... بار بار درشٹی کے سامنے آتے ہیں! وہ سمرتی
... انکو انشٹا دکھائی اور مہا بہاشیہ کا پڑھنے
... بڑی منت سماجت سے ملاتا ہے میرے لئے
... وبال جان ہو رہی ہے۔ یہ میشورکے ایسے اتم
... ن سے میں کنارہ کش ہونے کی کوشش کرتا ہوں
... من شکنی کو اپنے وجود سے کاٹ کر پھینک دینا
... چاہتا ہوں۔ لیکن کیا اسکو عمدہ کرنا میری طاقت
... میں ہے؟ میں کون اور میری بساط کیا! پھر
... انکو کیسے دباؤں؟ یہ پرشن بار بار دل میں اٹھتا
... آخرکار دنیاوی چھل کپٹ سے بے خبر بچوں
... کی صحبت ملتی ہے۔ انکی سیوا میں رت رہکر پورانے
... سنسکاروں کو بھولنا چاہتا ہوں کیسی حیرت انگیز
... حالت پیدا ہوتی ہے! دنیا کے مکر اور فریب بھی
... ان کی سیوا کی لگن پورانے سنسکاروں کو
... کی بیخ و نابود کرنے میں گو کامیاب نہیں ہوئی
... انہیں ہلا دینے میں ضرور اسنے کام کیا ہے
... قابل بنایا ہے کہ پرتھا کے سچے رت سنگ سے سایک
... غلام ہو کر پورانے سنسکاروں کی غلامی سے آزاد ہو سکوں

ہم تلاش کرو تاکہ زندگی کا مقصد ملے

ویدک دھرم کو ہم سب ایشور کی طرف سے مانتے ہیں۔ بیرونی دلیل اور اندرونی شہادت دونوں اسکی عظمت کے قائل ہیں عیسائی مذہب کو دلیل کی کسوٹی پر رکھتے ہی اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ کسطرح صدیوں تک اچھے اور برے دونو قسم کے کروڑوں عورت اور مرد اس عقیدہ پر اپنی زندگی کا انحصار رکھتے رہے۔ لیکن جب ہم اس مذہب کے آغاز کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ہماری حیرت دور ہو جاتی ہے جب پہلے پہل عیسائی مت کا پرچار ہوا تو سلطنت روم میں ہر ایک جوان کو فوج کا کام کرنا لازمی ہوا کرتا تھا میکسیمیلینس ایک افریقی نوجوان تھا جسکی ہمت اور شہ زوری کی بڑی تعریف کیگئی ہے۔ اسکے باپ نے اسے مجسٹریٹ کے حضور میں بطور ریکروٹ کے پیش کیا۔ لیکن شواسی عیسائی نوجوان نے کہا "میرا مذہب مردم کشی کی ممانعت کرتا ہے اسلئے میرا آتما ہرگز اس پیشہ کو قبول نہیں کر سکتا" مجسٹریٹ نے حسب قانون پھانسی کا حکم دیا بہادر جوان کا چتون ذرا نہیں بدلا۔ اور آن کی آن میں سر تن سے جدا ہو گیا۔ اس بہادر جوان نے موت کو کیوں قبول کیا؟ اسلئے کہ جن اصول کو اسنے گرہن کیا تھا اسکی سچائی پر اسکو اعتبار تھا۔ اور اسکو اسکی سچائی پر اعتبار کیوں تھا؟ اسلئے کہ اسکو سچے جیون کے ادیشیہ کی تلاش تھی۔ ایسے جوان اور بوڑھے گو کیسے ہی تو ہمات کے غلام کیوں نہوں انکے لئے امید ہوتی ہے کہ وے دوسرے جنم میں ضرور ویدک دھرم کی سچائیوں کو گرہن کر کے مکت ہو گئے۔ لیکن ہم لوگ کیوں ویدک دھرم کی سچائیوں کے لئے ذرا سی بھی تکلیف برداشت کرنیکے لئے طیار نہیں ہیں؟ یہ مانا کہ ہم تک سچے دھرم کا سندیسا پہونچا یا گیا ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ ہمیں جیون کے ادیشیہ کی تلاش نہیں ہے ہمارے لئے دھرم کا سوال زندگی اور موت کا سوال نہیں ہے۔ پیارے آریہ بھائیو! تلاش کرو تاکہ زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکو۔

ستیہ دھرم پرچارک

یہ سدھانتوں کی گڑبڑ کیسے دور ہو

کوئی بھی سبھا یا سماج اپنا ادیشیہ پورا نہیں کر سکتا جب تک اسکے کوئی نشچت سدھانت نہ ہوں اور پھر ایک دھارمک جماعت کے لئے تو نہایت ضروری ہے کہ اسکے سدھانت نشچت ہوں۔ کیونکہ اسکی طرف عام طور پر لوگ انہیں سے پریرت ہو کر ہی جھکا کرتے ہیں۔ منشیہ کے مختلف خیالات کی اشانتی ہی انکو کسی دھارمک سوسائٹی کی شرن لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پھر وہاں بھی انکا جیون اگر شنکاؤں میں ہی گذرے تو انکی بجز قابل افسوس اور کیسی حالت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ حالت انسان کی بہت عرصہ سے چلی آئی ہے۔ اور اسکی وجہ ہے۔ ہر ایک انسان ایک ہی طرح سوچنے کا عادی نہیں ہے اور نہ ہی ہر ایک کی دماغی یا روحانی حالت یکساں ہوا کرتی ہے۔ پس خیالات میں نیک نیتی سے بھی اختلاف ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر زیادہ تر خیالات کا اختلاف خود غرضی پر مبنی ہوتا ہے عیسائی مذہب کی مکمل تواریخ کا اگر مطالعہ کیجئے محمدی مذہب کی مسلسل ہسٹری کو اگر غور سے پڑھئے تو معلوم ہوگا کہ انسانوں نے اپنی کمزوریوں کو چھپانے یا اپنا خاص مطلب پورا کرنے کے لئے اپنے مذہبی اصولوں میں زمین و آسمان کا فرق کر دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ان دونوں مذاہب کے ہزاروں فرقے دکھائی دیتے ہیں۔ بودھ مذہب کا اتہاس بھی اسی قسم کے عجیب نظارے دکھاتا ہے اور فرقہ و جماعت کی تفریق در تفریق کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں اور خصوصاً جبکہ آریہ سماج کی بنیاد ڈالنے والے رشی دیانند کو اپنی نشچت سدھانت بیان کرنے کا موقعہ ملا تھا امید تھی کہ آریہ سماج بھی اس مرض سے بچ سکیگا۔ مگر افسوس ہو سکتا ہے کہ جب آریہ سماج ایک عالمگیر دھرم کا اپدیش کرتا ہے اور دیدوں کو سارے سنسار کی جائیداد بتلاتا ہے تو خیالات کے اختلاف کی وجہ سے

کوئی بھی آدمی اُس سے محروم نہیں ہو پاتا ہے۔ لیکن ذراسی غور کرنے سے صاف ہو جاویگا کہ یہ اعتراض اس جگہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک بادشاہ کوئی باغ پبلک کی سیر کے لئے مخصوص کر دے تو کیا جو لوگ اُس باغ کی سیر کے قواعد کی پیروی سے انکار کریں اُنکو وہاں سے علیحدہ رکھنے کا باعث یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ وہ باغ پبلک کی جائیداد نہیں ہے؟ اگر نہیں تو یہاں بھی ضروری ہے کہ جو لوگ ویدک دھرم کے اصولوں کو مانیں وہی اس کے سایہ میں رہنے کے حقدار ہوں۔ یہ تو ایک جُدا بات ہے کہ وید کا دھرم جگت کا دھرم شاستر ہے لیکن گیان چونکہ چیتن کے لئے ہے۔ اسلئے اُس سے ہر ایک آدمی گھر بیٹھے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ یوں تو وید کو مطالعہ مسلمان۔ عیسائی۔ جینی۔ بدھ۔ ناستک وغیرہ سب ہی سوادی کر سکتے ہیں اور ناستک بھی اُس سے محروم نہیں رہ سکتے۔ لیکن جو سماج کہ اُس دھرم کے اصولوں کو پھیلانے کے لئے قائم کیا گیا ہے اُس کے اندر کام کرنے کے لائق آدمی تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ان اصولوں کی پیروی کرے جو کہ اُسکے چلانے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

آریہ سماج رشی دیانند کے سدھانتوں کو صحیح مانکر قائم ہوا تھا۔ اس لئے اُس کے اندر کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن سدھانتوں سے ہر ایک سبھاسد واقف ہو کر کام کرے۔ سوامی دیانند آریہ سماج کے آچاریہ تھے اسلئے ویدادی ستیہ شاستروں سے نشچے کرکے جو سدھانت اُنہوں نے قائم کئے اُن کا ماننا ہر ایک آریہ جیسے پُرش کا فرض ہے۔ جب تک کہ وہ آریہ سماج کا سبھاسد بنکر اُس سماج کے اندر رائے زنی کا ادھکار رکھتا ہے۔ یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ جب رشی دیانند بھی منشیہ تھے اور منشیہ کبھی بھی غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتے۔ تو کیا ممکن نہیں ہے کہ بعض سدھانتوں کی نسبت فیصلہ کرنے میں انہوں نے غلطی کھائی ہو؟ میں اُس کسی قسم کی بحث کے جواب دونگا کہ گو کہ بہ نسبت دیگر منشیوں کے ایشور کے نیموں کے سمجھنے میں رشی شریشی کے بہت کم غلطی کھایا کرتے ہیں تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ رشی دیانند کا غلطی کھانا بھی ممکنات سے ہے میں جانتا ہوں کہ پھر اس جواب پر وہ سب آریہ مہاپُرش جو کسی خاص غرض کو مد نظر رکھکر سوچنے کے عادی ہیں۔ بڑی خوشی سے کہیں گے کہ اگر رشی دیانند کا غلطی کھانا ممکن ہے پھر آریہ سماج کے کوئی نشچت سدھانت کیسے ہو سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ ہم کو ویدالوکول مانے دیے کیوں نہ آریہ سماج کے ممبر بنے رہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محض یہ ماننے سے کہ ایک رشی بھی غلطی کر سکتا ہے

رشی دیانند کی رائے کے ساتھ اپنے اتفاق نہ ہو تو اُس کا فرض یہ ہے کہ اپنے سندیہ کو آریہ ودوانوں کی منڈلی کے آگے پیش کرے۔ اگر وہاں سے اُسکی تسلی نہ ہو اور اُس کا سندیہ یقین کا درجہ حاصل کرنے لگ جاوے تو اُس کا فرض ہے کہ وہ آریہ سماج کی سبھاسد پد کو چھوڑ کر دیگر امور میں آریہ سماج کے ساتھ اتفاق کرنے کے باعث اُسکا ہاتھ بٹاوے۔ میں نہیں جانتا کہ اس بارے میں آریہ سماج کے گہرے سوچنے والے اور دور اندیش سبھاسد کیا رائے ہے لیکن میری رائے کا اسی سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ جب مجھکو ویدک پنتی وشئے میں کچھ سندیہ ہوا تھا (جسکو عرصہ آٹھ یا نو سال کا ہوا) اور آریہ ودوانوں سے بات چیت کرنے پر بھی میری تسلی نہ ہوئی۔ تو میں نے جالندھر آریہ سماج کے پردھان کے پاس آریہ سبھاسدی سے استعفے بھیجدیا تھا لیکن قبل اس کے کہ میرا استعفے انترنگ سبھا پیش ہو چونکہ چار پانچ دنوں کے بعد ہی شاستروں کے وچار سے میرا سندیہ دور ہو گیا تھا اس لئے میں نے اپنا استعفے واپس لے لیا تھا۔ مجھے اگر سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے سدھانتوں میں سے کسی کے ساتھ اتفاق نہ ہو تو میں فوراً اُسی آریہ ودوانوں کی سبھا میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھونگا اور وہاں سے جو فیصلہ ہو اور اسکو آریہ پرشوں کی کثرت رائے منظور کرے اگر اس فیصلہ پر چلنا میرا آتما قبول نہ کرے تو آریہ سماج کی سبھاسدی سے علیحدہ ہو جانا اپنا کرتویہ خیال کرونگا۔ میری رائے میں یہ ایک طریقہ کام کرنے کا ہی ہے۔ دوسرا ہو نہیں ہو سکتا اگر کوئی بھائی دوسرا طریقہ پیش کریں تو اُسپر بھی وچار کرنے کیلئے تیار ہوں۔ لیکن پرشن یہ ہوتا ہے کہ آریہ سماج نے تو کوئی ودوانوں کی ایسی سبھا ہی قائم نہیں کی جسکے روبرو کوئی آریہ جیسے پُرش اپنے سنشئے پیش کرکے تسلی دہ جواب لے سکے۔ میرا جواب یہ ہے کہ ایسی حالت بھی آریہ سماجیوں کی عدم توجہگی کا ہی نتیجہ ہے۔ ایسی دھرم سبھا اگر کوئی پرانتک آریہ پرتی ندھی سبھا قائم کرے تو اُس کا اثر اُس پرانت (صوبہ) سے باہر نہیں ہو سکتا۔ ایسی ہی سوچکے دلّی میں بھارت ورش کیلئے ایک سارو دیشک سبھا کی تجویز پیش کیگئی تھی جس سے بعض آریہ پرتی ندھی سبھائیں نہ معلوم کیوں کنی کتراتی ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی سارو دیشک سبھا نہیں بنی میری رائے میں ہر ایک پرانت کے ودوانوں کو شامل کرکے ایک ایسی دھرم سبھا بنائی جا سکتی ہے جس کا کام یہ

کے بعد کسی تبدیلی پر متفق ہو جاویں تو اُس تبدیلی کے ماننے میں کس آریہ پُرش کو اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا میری رائے میں صحیح طریقہ کام کرنے کا یہی ہے کہ آریہ سماج کے مانے ہوئے سدھانتوں سے اختلاف کرنے والا کوئی بھی شخص آریہ سماج کا سبھاسد نہیں رہ سکتا۔ ہاں اگر ایک آدھ سدھانت سے اختلاف کرنیکے باوجود اُس کا دیگر امور میں آریہ سماج کے ساتھ ہی اتفاق ہے تو وہ آریہ سماج کا سہایک بنا رہے اور پریم سے آریہ سماج کی سیوا کرتا رہے۔ یہ تو نیک نیت معترضوں کی رہبری کیلئے ایک اصول ہو سکتا ہے لیکن آریہ سماج میں ایسے پُرش بھی ہیں۔ جو محض کسی کمزوری میں پھنسکر اسکی غلامی سے نکلنے کی ہمت نہ رکھتے ہوئے اپنی کمزوری کو ہی فلاسفی ثابت کرنے لگ جاتے ہیں۔ نام لیکر شخصی بحث کی ضرورت نہیں لیکن کون نہیں جانتا کہ اگر بالشرع شخصے ہیں خاص خاص آدمیوں کی کمزوری درمیان میں نہ آتی تو السی بحثوں کو ویدالوکول ثابت کرنیکی کوشش ہرگز نہ ہوتی۔ اور اب بھی اگر بعض لوگ پرکش میں جیو آتما کی موجودگی ماننے سے ماس نشیدھ کی دلیل کو اپنی رائے میں کمزور ہوتا ہوا نہ دیکھتے تو سبزیوں میں جیو آتما کی موجودگی سے انکار نہ کرتے۔ مجھے ایسے آریہ جیسے پُرش معلوم ہیں جو ہمیشہ سے چلنے اور دنیا یا مرنے کی ہمت نہ رکھتے ہوئے شاستروں کا سدھانت یہ ظاہر کرتے ہیں کہ منشیہ یونی محض کرم یونی ہے اور اسلئے ہوگوں کو درست کرنیکی کچھ ضرورت نہیں اور نہ انکیلئے پرتیا رہتے او ٹھیک ہے۔ جو لوگ آجکل کے گرے ہوئے دوجوں میں یوگیہ کی ہستی نہ دیکھتے ہیں ببیچار نور تی وہ ہوا وہ اسے بچے ہیں وہ ملے ہی شاستروں کا سدھانت کی سیدھ کرنے میں کٹی بدھ ہو جاتے ہیں جو خود برادری کے دباؤ سے نکل نہیں سکتے۔ وہ مطلب کے وقت گُن کرم انوسار ورن بیوستھا کا ایک جنم میں بیرکی دستن شاستروں سے بتلانے لگ جاتے ہیں جن لوگوں کو پورا تک نہیں آتے ہیں وہ دیا کا لکچر دے وہ شودروں کو ویدوں کے سننے تک کا ادھکار دینا اُن کے سامنے وید منتروں کا اچارن باپ بتلانے لگ جاتے ہیں۔ کہاں تک اس تحریر کو طول دوں دسوں اور ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں خاص کمزوری کے باعث بعض آریہ سماجی

لوں کی اگر بیڑی کو دور کرنے کے لئے جہاں ضروری ہے کہ ہر ایک بھائی نیک نیتی سے وچار کرے۔ وہ نیک نیت منشئے کرنیوالوں کی ... کے لئے ایک آریہ دھرم سبھا کی قائمی ضروری ہے۔ فقط *

بھارت کے اناتھ اور آریہ سماج کا کرتویہ

نے حال ہی میں خبر "ہندوستانی" اخبار میں پڑھی جسکی
بی چیتے انگریزی اخباروں سے ہو چکی ہے۔ اُس
کا خلاصہ درج کرتا ہوں۔ پچھلے ہفتہ میں ٹنگر صاحب
پنڈتہ (راما بائی) صاحبہ کے یتیم خانہ میں جو مضافات
میں قائم ہے معائنہ کو تشریف لے گئے۔ راما بائی
کی موجودگی میں ہر اسو لڑکیوں سے جو اُن کے یتیم خانہ
میں موجود تھیں ایک ہونے مسٹر بیدر صاحب کمشنر سے
کہا کہ ہمارے ساتھ سختی سے برتاؤ ہوتا ہے۔ ہماری
حالت قید ہی سے بدتر ہے۔ ہم اپنے گھروں کو جانا چاہتی
ہیں۔ چنانچہ کلکٹر صاحب نے گورنمنٹ کو بھی رپورٹ بھیجی
"وغیرہ" دیگر اخبارات انگریزی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
ان بیچاری اناتھاؤں کے والدین کی تلاش ہو رہی ہے
تاکہ انہیں اپنے والدین کے پاس واپس بھیجا جا سکے۔
لیکن کیا اُن کے والدین کا پتہ لگ سکیگا؟ میں نہیں سمجھتا
کہ ان میں سے پانچ فیصدی کے بھی والدین مل جائینگے
جب یہ حالت ہے۔ تو ان یتیموں کی پرورش کا ذمہ کون
لیگا۔ افسوس کہ باوجود سب صوبوں سے زیادہ دولتمند
ہونے کے بھی احاطہ بمبئی میں یتیم خانوں کی طرف زیادہ
توجہ نہیں ہے اور اسی لئے اخبار "ہندوستانی" اور اخبار
"ایڈوکیٹ" کے لائق ایڈیٹران نے تمام ہند کے
یتیم خانوں کی طرف اپنی نگاہ موڑائی ہے۔ پنڈتہ
راما بائی کے اپنے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ اُس کے
ایجنٹ ہندوستان کے مختلف اطراف میں برابر گھومتے
رہتے ہیں اور جہاں کہیں انہیں کوئی یتیم اناتھ آتی
ہے اُسے فوراً پونا کی طرف راما بائی کے قفس میں
بھیجا جاتا ہے۔ اس ساری کارروائی کے لئے روپیہ
پنڈتہ راما بائی کو امریکا کی ایک کرسچین سوسائٹی کی
طرف سے ملتی ہے۔

یہ واقعات ہیں جنہیں اسوقت علانیہ بیان کیا
جاتا ہے۔ مجھے پہلے ہی ایک لڑکی کی زبانی عرصہ چار
سال کا ہوا کہ پنڈتہ راما بائی کے کام کی کیفیت معلوم
ہوئی تھی۔ جنہیں سے بہت سی باتوں کی آج تصدیق
ہوئی۔ ایسی حالت میں بھارت نواسیوں کو کیا کرنا چاہئے
میں بذاتِ خود اُس تبدیل مذہب کو بھی محمدی جہاد
سے بڑھکر نہیں سمجھتا جو کہ ایک اناتھ یا اناتھا کو مصیبت
کے وقت لالچ دیکر کرایا جاتا ہے۔ عیسائیوں کا تبدیل
مذہب کرانیکا زیادہ تر کام موت یا مصیبت کے وقت
ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس کام کو میں اخلاق کے
اصول سے گرا ہوا سمجھتا ہوں۔ پنڈتہ راما بائی بھی
انہیں لڑکیوں کو تکلیف دیتی ہونگی۔ جو کہ عیسائی بننا
پسند نہیں کرتیں۔ ورنہ جو عیسائی ہونے کے لیے
آمادگی ظاہر کرتی ہیں اُنکی خاطر تواضع پنڈتہ رمابائی
سے بڑھکر کوئی نہیں کرتا۔ بس یہی وجہ ہے کہ میں مائی
کے بناوٹی (home) گھر کو اپنے دیش کی
کنیاؤں کے لئے بڑا خطرناک سمجھتا ہوں لیکن سوال
ہے کہ اب وہ ہیلپلیس کنیائیں کہاں جائیں
جس ہندو مت کے پیروؤں کی وے پتریاں ہیں
وہ ہندو ست تو کمبھ کرن کی نیند سویا پڑا ہے
اُس سے تو انکی رکشا کی کوئی امید نہیں ہو سکتی
اناتھوں کی رکشا کے متعلق سوائے آریہ سماج کے
اور کسی طرف نگاہ نہیں پڑتی۔ لوگ اس لئے آریہ
سماج کی طرف ہی ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہے
ہیں۔ بمبئی سے میرے پاس پتر پہونچے ہیں
جن میں مجھ سے اپیل کی گئی ہے کہ میں پبلک اُس
طرف بھیجنے کا بندوبست کروں تاکہ ان ایکسپیٹیوں کی
رکشا کے لئے دھن اکٹھا کر کے اُن کا پالن پوشن ہو سکے
لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اُن پتریوں کے لئے کوئی ایسی جگہ
موجود ہے۔ جہاں پر کہ انکی شاریرک اور آتمک دونوں
پرکار کی رکشاؤں کا انتظام ہو سکتا ہے۔ مجھے افسوس سے
کہنا پڑتا ہے کہ اب کوئی بھی یتیم خانہ اسوقت موجود نہیں
ہے جس پر لڑکیوں کی پرورش کے متعلق بھروسہ ... اناتھ آئے

بھروسہ کیا جاسکے گو اس متعلق میں ہی۔ مجھے
اس کا یہ افسوس ہے۔ جو کہ اناتھوں سے بھکشا منگوانے کا
اختیار کیا گیا ہے لیکن لڑکیوں کے پربندھ کی نسبت تو
اسپر بھی میرا اطمینان نہیں ہے۔ آریہ سماج کے جن اناتھالیوں
میں لڑکیاں پرورش پاتی ہیں اُن کے متعلق میرے پاس
بڑے بڑے افسوسناک اور رقت انگیز واقعات موجود
ہیں۔ صرف ایک آدھ یتیم خانہ کے متعلق نہیں۔ بلکہ
دیانند اناتھالیہ کے علاوہ سب کے متعلق۔ اور دیانند اناتھالیہ
کے کارکنوں نے خود اقبال کیا تھا کہ لڑکیوں کا خاطر خواہ پربندھ
وہ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ لڑکوں کے یتیم خانوں کے متعلق
ایک وقت ایک پشاوری بھائی نے بڑی تحقیقات کی تھی
جس سے معلوم ہوا تھا کہ یہ یتیم خانے محض چند شہرت پسندوں
کی خود نمائی کا ذریعہ ہیں۔ ورنہ جو خاطر تواضع عیسائیوں کے
یتیم خانوں میں ہوتی ہے۔ اُس کا کوئی حصہ بھی ان یتیم خانوں
کے اندر موجود نہیں ہے۔ لاہور اور امرتسر کے یتیم خانوں کے
متعلق یہ تحقیق ہو چکی ہے کہ لڑکوں سے جبراً کارخانوں
میں کام کرایا جاتا ہے۔ اور انکی آمدنی کا مشکل سے چوتھا حصہ
انہیں کھانے کو ملتا ہے۔ جب میں جالندھر میں تھا تو اکثر
لاہور اور امرتسر کے یتیم وہاں بھاگ کر آتے ہوئے دیکھے گئے
تھے۔ ایسی حالت میں پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر رمابائی کی
وحشی خفیہ کارروائیوں کو طشت از بام کرنے کے لئے کوئی بہادر پر
تیار ہو اور اگر سینکڑوں بھارت پتریوں کو اُس بھارت کی
باغی پتری کے پنجہ سے چھوڑا لاوے۔ اور اگر کوئی دیش کی
دیگر اناتھاؤں کو تلاش کر کے اکٹھا کرے تو انہیں کس سنستھا پر
لاوے۔ کیا انہیں موجودہ جلتے ہوئے بھٹیوں (اناتھ
الیوں) میں جھونک دے۔ جہاں پر کہ اُنکے ستیاناش کا
دونوں ہی درگہ ہو چکے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ بیکس بھارت
پتریوں کو رمابائی کے چنگل میں رہنے دو۔ میں یہ بھی
نہیں کہتا کہ آئندہ کے لئے اپنے دیش کی دین پتریوں کو
اُس کے وش میں جانے سے نہ روکو۔ بلکہ میری یہ اشد
ہے کہ سرو آریہ بھائی سرومتی سے اپنے اناتھالیوں کا
ایسا سنشودھن کریں کہ وے بھارت پتروں اور بھارت
پتریوں کے لئے سچے گرہ بن سکیں۔ اور میری رائے میں

اس قسم کا اعتبار کیا جاسکے

اس کوشش میں کامیابی تب ہی ہو سکیگی جبکہ بھارت ورش کی سب آریہ پرتی ندھی سبھائیں جاگ اٹھیں اور صاف طور پر اعلان کر دیں کہ جو آریہ انسٹیٹیوشن اپنے آپ کو پرتی ندھی سبھا کے ماتحت نہیں سمجھتا اور سبھا کو عام نگرانی کا موقعہ نہیں دیتا۔ وہ آریہ پبلک کی سہائتا کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیا معزز سبھائیں میری آواز کو سنیں گی؟

گروکل سماچار

گروکل میں برابر درشنک مہاشے آتے رہتے ہیں اور یہاں کے طریقہ تعلیم اور برہمچاریوں کی دن چریا کو دیکھ کر ہمیشہ پرسنتا کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ میں بھی بہت سے بھائی اور بہنیں تشریف لائے۔ جن میں سے مہاشے کالی چرن جی سبھاسد آریہ سماج دارجلنگ کی یاترا قابل ذکر ہے آپ ایک اور بھائی کو جو ذات کے برہمن تھے پریر کر لائے تھے۔ اور ان کے خیالات کو یہاں آ کر پلٹا دیدیا جاتے ہوئے ۱۰ روپیہ گروکل کے اخراجات کے لئے دے گئے

جن جن بھائیوں نے گروکل کا ملاحظہ کیا ہے۔ وے ہر ایک بھائی کو اپنی سنتان اس جگہ تعلیم کے لئے بھیجنے کی پریرنا کرتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ میں مجھے نجیب آباد آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر مجبوراً جانا پڑا۔ ایک بارہ سالہ لڑکے نے درخواست دی کہ اسے کل میں داخل کیا جاوے۔ میں نے جواب دیا کہ عمر مانع ہے۔ بچے نے بڑی سادگی سے پوچھا مہاشے! کیا یہ میرا قصور ہے کہ میں تین چار سال پیشتر پیدا ہوا؟ اس کے جواب میں سوائے خاموشی کے اور کیا چارہ تھا۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ جنکی عمر زیادہ ہو گئی ہے لیکن جو فی الوقت آٹھ برس سے کم عمر کے ہیں۔ ان کے لئے بھی بار بار جواب دینا باعث شرم ہے۔ لیکن کیا کیا جاوے۔ جن بھائیوں کا فرض تھا کہ وے گروکل کے کوس کو جلد اس قابل بنا دیں کہ وہ ہم مانعے بکریدہ ودیا کا دان کیا کرے اور فیس وصول کرنے کا جھگڑا باقی نہ رکھے۔ انہوں نے اس طرف بالکل توجہ ہی نہیں دی۔

واشکولٹب کے متعلق میں نے کسی گزشتہ پرچہ میں درج کیا تھا کہ اس واشکولٹب پر پانچ صد روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ اور یہ بتلا چکے ہوئے کہ بباعث تنگی میں اس رقم کا انتظام نہ ہونے کے جو کمی اس میں رہ جاویگی وہ مجھے اپنی گرہ سے پوری کرنی ہوگی۔ مجھے آشا کی تھی کہ درشنک مہاشے یہ پانصد جمع کر دیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرچارک کے خریداروں کی توجہ پہنچی ہے۔ چنانچہ لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری جی مدراس پولیس امرتسر نے دو روپیہ اس فنڈ میں بھیجکر صلاح دی ہے کہ پرچارک کے سب خریدار خود یا چندہ سے وصول کرکے فی کس دو روپیہ بھیجدیویں تو جہاں اس فنڈ کی پورتی ہو جاوے۔ وہاں جودان واشکولٹب پر درشنک مہاشے دینا چاہیں۔ اس میں فرق نہ آوے آشا ہے کہ بھنڈاری جی کی پیروی کرتے ہوئے پرچارک کے دیگر خریدار بھی سہارتا کر کے مجھے اس قابل بنا دیں گے کہ واشکولٹب کو کامیابی کے ساتھ منایا جا سکے۔

واشکولٹب پر آنیوالوں کی اطلاع کے لئے چند ایک امور کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) کرایہ ریل میں تخفیف کرانے کے لئے درخواستیں گئی ہوئی ہیں۔ جواب آنے پر مطلع کر دوں گا۔ (۲) واشکولٹب کے متعلق مناسب اشتہارات چھپوا کر آریہ سماجوں میں تقسیم کے لئے بھیجے جاویں گے۔ (۳) اگر رعایت منظور ہو گی تو مشن لاہور آریہ سماج کے سرٹیفکیٹ چھپوا کر کافی تعداد میں آریہ سماجوں کے پاس بھیجے جاویں گے (۴) گروکل کی طرف سے رہنے کو مکان دور والے بھائیوں کو۔ نزدیک کے بھائیوں کو ڈیرہ لگانے کے لئے جگہ اور مزدور پانی کے لئے گھڑے اور پانی بھرنے کے لئے کہار دئے جاویں گے۔ باقی خرچ سب درشنک بھائیوں کو اپنے پاس سے کرنا ہوگا۔ (۵) حلوائی کی دوکان اور رسوئی خانے کھلوائے جاویں گے۔ جہاں پر اپنے خرچ سے آریہ پرش اپنے انوکول بھوجن کر سکیں۔ نرخ مقرر کر کے نرخنامہ لگا جاویگا (۶) گنگا پار اترنے کے لئے کشتیوں کا پل بندھا ہوا ہے۔ (۷) ۱۰ سے ۱۲ مارچ تک جو صبح ہون یگیہ ہوگا۔ اسکو ستریاں نہیں دیکھ سکیں گی۔ ہر شام کو جو ست سنگ ہوگا۔ اس میں ستریوں کے لئے پربندھ کیا جاویگا۔ ۱۳ مارچ کو صبح اور شام دونوں وقت ایسا انتظام کیا جاویگا کہ ستریاں ویدآرنبھ سنسکار کو دیکھ اور رپورٹ اور ویاکھیان کو سن سکیں (۸) رات کو ان دنوں سردی ضرور ہوگی۔ اس لئے اوڑھنے کے لئے کافی کپڑے لانے چاہئیں۔ اگر کمبل یا دھسا ہو۔ تو رضائی کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔

ان جملہ امور کی نسبت مہاشے لکھمیداس جی نے جھنگ سے دریافت کیا تھا۔ اس لئے لکھا گیا۔ ان کے علاوہ جن امور کی نسبت کوئی مہاشے دریافت کرنا چاہیں دریافت کر لیویں۔

مقام محمد پور دیول ضلع بجنور کے رئیس بابو بھگوان سنگھ جی نے ایک نئی بیاہی ہوئی بھینس گروکل کے لئے بھیجی ہے۔ جو پہنچ گئی۔ یہ بھینس بوجہ ناگہ ہیں بچانے کے باہمن دیوتا کو دینے کا وچار عورتوں نے کیا۔ جسپر مردوں نے گروکل کے بھینٹ کر دیا۔ گنگو بہت دودھ دینے والی گائے بھی ابھی آئی ہیں۔

گروکل میں گئیوں کی برہمچاریوں کو تازہ دودھ بہم پہونچانے کے لئے ضرورت ہے۔ یہاں جگہ کوئی گوشالہ نہیں کھل سکتی جہاں پر کہ بوڑھی اور بانجھ گائیوں کی پرورش کیجا سکے۔ البتہ اگر آریہ پرش کافی سرمایہ گوشالہ کے لئے جمع کر دیں تو اس کام کا چارج بھی گروکل لے سکتا ہے۔ اس لئے دانی مہاشوں سے نویدن ہے کہ جو گائیاں دودھ دینے والی ہوں

انہیں کو اس جگہہ بہیجا کریں۔

بعض برہم چاریوں کے رشتہ دار آکر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ بغیر اجازت ولی کے بھی برہمچاریوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں پھر برہم چاریوں کے سرپرستوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ اگر اپنے کسی رشتہ دار کو یہہ ادہکار دینا چاہتے ہیں کہ وہ جب آوے تب ہی گروکل میں آکر ہمارے برہم چاری کو دیکھ سکے تو اس قسم کا اجازت نامہ لکھکر اس دفتر میں پہلے سے ہی بہیجدیا کریں۔ ورنہ اگر میرے ملنے کی اجازت نہ دینے پر ایسے ہمدرد پرش ناراض ہونگے تو اسکا ذمہ وار میں نہیں ہونگا۔

برہمچاریونکی صحت ۔ عموماً اچھی رہتی ہے۔ سردی بھی اب کم ہو چلی ہے۔ برشا کسی قدر دوسری مرتبہ بھی ہو چکی ہے۔ جس سے گروکل کی کھیتی پر بھی آشا بندھ گئی ہے۔ باغ کی روشیں اب درست ہو رہی ہیں۔ گنگا کی دہارا ابتک نزدیک نہیں آئی۔ آدہ میل کے قریب سے جو بڑی دہارا گزرتی ہے۔ وہاں سے پینے کا جل آتا ہے۔

عمارت کا کام گو جاری ہے تاہم آریہ پرشوں کی عدم توجہگی سے خوف ہے کہ مبادا عمارت کا کام بیچ میں ہی بند نہ کرنا پڑے۔ اس لئے پہر درخواست ہے کہ اگر بیس صاحب ایک ایک سو روپیہ جمع کر کے بہیجدیں تو دو ہزار میں اسوقت کا شروع کیا ہوا کام خاتمہ پر پہونچ سکتا ہے۔ ورنہ بیچ میں کام چہوڑنے سے زیادہ نقصان کا احتمال ہے

ڈاکٹر لکشمی چند جی نے برہم چاریوں کی صحت کی نگرانی میں اچھی سہائتا دی ہے۔ مہاشے شمبہو دیال جی آنریری طور پر بیماروں کی خبر لینے اور ادویات دغیرہ طیار کرنے کا کام بڑی عمدگی سے انجام دی رہے ہیں۔ اور اب میرے عزیز ڈاکٹر سکہدیو جی ایکسال کی بلا تنخواہ رخصت لیکر آگئے ہیں اور آنریری طور پر اس جگہہ ہر قسم کا کام کرنے کو تیار ہیں۔ جب ڈاکٹر لکشمی چند جی تشریف لیجادیں گے تو ڈاکٹر سکہدیو جی انکی جگہہ آنریری طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسوقت چونکہ بہنڈاری جی جالندھر اپنے بہائیوں کو ملنے گئے ہیں اس لئے انکی جگہ ڈاکٹر سکہدیو جی کام کرتے ہیں۔

گئاؤں کے انتظام میں بابو گوری شنکر جی بدستور بڑی دلچسپی لیتے ہیں لیکن درمیان میں جو اکثر اوقات انکو باہر جانا پڑتا ہے۔ اس سے گئاؤں کے انتظام میں کچہہ خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اگر بابو گوری شنکر جی ہمیشہ کے لئے اس جگہہ رہنے کو تیار ہو جاویں تو میری رائے میں اور گاؤں خرید لینے سے بھی شرومنی آریہ پرتی ندھی سبہا پنجاب کو گروکل کے کام میں بڑی سہائتا ملیگی۔

منشی رام گہہ ادہشٹاتا گروکل

ریویو

دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور ۔ کی چہپی ہوئی دوسری جنرل رپورٹ بغرض ریویو صاحب مینجنگ ڈائرکٹر نے میرے پاس بہیجی ہے۔ منجملہ ایک لاکھ مجوزہ سرمایہ کے ۲۹۰۲۵ کے حصہ جات بک گئے ہیں۔ جنپر ۴۸۰۱۸ روپیہ دس آنے وصول ہو چکے ہیں۔ باوجودیکہ آٹھہ سو روپیہ ابتدائی خرچ میں ڈالا جا سکتا تھا وہ بھی خرچ روان میں ڈالا گیا۔ لیکن باوجود اس کے چہہ مہینے کی کل اخراجات خالص منافع ۷۰۹ روپیہ ۱۰ آنے ۱۰ پائی ہوا جسمیں سے ڈائرکٹروں کی رپورٹ ہے کہ چہہ روپیہ فیصدی تو منافع تقسیم کیا جاوے۔ اور پانچ روپیہ فیصدی علیحدہ کر منافع میں سے گروکل کو دان دیا جاوے۔ ایک آریہ پترکا کی خبر بھی درج کرنے کے لائق ہے۔ دہلی دربار کے موقعہ پر پندرہ سو روپیہ کے قریب منافع رہا۔ میں کمپنی کی مالی حالت کی ترقی دیکہکر تب ہی خوش ہونگا جبکہ کمپنی کے کارکن آپنے اصلی اودیشیہ کو فراموش کرنا بہول جاویں گے۔

ستو نر وشو ناتھ بحروف فارسی بطرز ہری ہر قیمت فی جلد ۳ پائی از ٹھاکر سکہرام داس مصنف جیون چرتر ہنومان جی۔ ایشور کی ستتی اور پرارتہنا کے وشئے میں اچھی تکبندی کیگئی ہے معمولی شد بد والے اس سے اچھا فائدہ اٹہا سکتے ہیں۔

دہام پوتر شاستر ارتھہ از بابو نیام سندر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبہا ممالک متحدہ آگرہ و اودہ۔ یہہ اس مشہور شاستر ارتھہ کی رپورٹ ہے۔ جو رائے بہادر چودھری نجیب سنگھہ صاحب رئیس اعظم نے درمیان پنڈتان آریہ سماج و دہرم سبہا کے کرایا تہا۔ شاستر ارتھہ کا وشئے مورتی پوجا اور اوتار تہا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ پنڈتوں نے برہماتما کا نردین بڑی خوبی سے کر کے ویدک دہرم کی جے کرائی۔ قیمت اس نسخہ کی ایک آنہ فی جلد ہے۔

سامیک گیتاولی آریہ بہاشا تہا دیوناگری اکشروں میں۔ قیمت فی جلد ۱ر مصنفہ پنڈت شیو جیون جی ماسٹر سوت کالپی نواسی۔ اس کتاب میں ۵۰ مختلف اقسام کے بہجن ہیں۔ جو لوگ نئے بہجنوں کے شوقین ہیں وہ شوق سے اس کتاب کو منگا سکتے ہیں لیکن میری نظر میں ان بہجنوں کے علاوہ کوئی الوکہا پن دکھائی نہیں دی۔

حسب ذیل کتابیں مینجنگ ڈائرکٹر دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لاہور کی طرف سے بغرض ریویو میرے پاس آئی ہیں۔ چہپائی ان سب کی عمدہ ہے سفید عام پریس میں چہپوائی گئی ہیں۔ کاغذ بھی اچہا

درجہ کا اچھا ہے۔ قیمت بھی بلحاظ حجم اور مضمون گراں ہیں۔

(۱) روحانی مذاق یعنی بیچارے خدا کی موت مرتبہ فیجلد ۳ پائی۔ ہوائی قلعوں کے سلسلہ میں مختلف مذاہب کی سواریوں کا ذکر کرتے ہوئے خاتمہ پر ایک دُبلی گھوڑی پر میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے "اللہ میاں" کی سواری نکالی ہے۔ اللہ میاں نے مصنف کو دریافت پر بتلایا کہ اُسکی ایسی حالت اس لئے ہے کہ اُسکا سچا پوجنے والا ایک بھی نہیں۔ اس لئے وہ آدمی کو پیدا کر کے پچھتاتا ہے اور کہتا ہے "سب آپ ہی آپ بنے جاتے ہیں۔ مجھے کوئی خاک بھی نہیں پوچھتا۔ کیا کروں ہر طرح میری موت ہے۔" یہہ مذاق میری سمجھ میں نہیں آیا۔ میری رائے میں اس جگہہ مصنف نے اپنے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے نہ کہ ویدوں کے خیالات کا۔ نہ معلوم اس پمفلٹ کے شائع کرنے سے مصنف نے کونسی اصلاح مدنظر رکھی ہے۔

آتما کی اصلیت یعنی اپنے سروپ کا انبھو مصنفہ مسٹر شیو برت لال صاحب قیمت فیجلد ۱؍ آتما کی اصلیت کے بارے میں اُپ نشدوں کی مدد سے نہایت عمدہ رچا لکھا گیا ہے۔ جو لوگ جسم یا من یا دیگر وستوؤں کو آتما سمجھتے ہیں۔ اُنکے سدہانتوں کا بھلی پرکار کھنڈن کر کے پرماتما۔ جیو آتما اور پرکرتی کے سروپ کو درشایا ہے۔ زبان عام فہم ہے۔

مسافرانہ زندگی یعنی پنڈت دلوی دیا شرما کی مصنفہ کتاب جیون یاترا کا اردو ترجمہ از پنڈت پریم نارائن صاحب حال وارد حیدر آباد دکن قیمت فیجلد ۲؍ پنڈت دیوید یا لوجی کی کتاب جیون یاترا میں آریوں کے چاروں آشرموں کا بیان بڑی خوبی سے دیا ہوا ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ کس طرح پر انسان برہمچریہ آشرم کا دہارن کرنے کے بغیر گرہستی نہیں بن سکتا اور پھر جب تک گرہستہ سے بان پرستھی نہ ہو تب تک وہ سنیاس کا ادہکاری نہیں ہو سکتا ہے۔ ترجمہ بامحاورہ سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی خوبصورت رسالہ دیباچہ مترجم کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ اُسنے بھی کتاب کی وقعت کو بڑھا دیا ہے۔ آریہ سماج کے اردو لٹریچر کو اس کتاب کے شامل ہونیسے فایدہ پہونچیگا۔

پرشن

سوامی جی نے "ستیارتھ پرکاش" کے صفحہ ۲ (پانچویں بار کا چھپا ہوا) پر وہ تے ستیارتھ "درشن کے سوتر ۲۶ ادھیائے اول اہنک اول کا ترجمہ یوں رقم فرمایا ہے:۔ روپ۔ رس گندھ۔ سپرش۔ سنکھیا۔ پرمان۔ پرتھکتو۔ سنیوگ۔ بھاگ۔ پرتو۔ اپرتو۔ بدھی۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھیا۔ دویش۔ پریتن۔ گورتو۔ دروتو۔ سنیہ۔ سنسکار۔ دھرم۔ ادھرم اور شبد۔ یہہ ۲۴ گن ہیں"۔ پھر سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۲۲ پر سانکھیہ درشن کے سوتر ۶۱ ادھیائے اول کی تشریح یوں رقم فرماتے ہیں۔ "ستو (شدہ) رج (مدھ) تم (جڑ) ارتھات جڑتا تین وستو ملکر جو ایک سنگھات ہے۔ اُس کا نام پرکرتی ہے۔ اُس سے مہتت "بدھی" اُس سے اہنکار۔ اُس سے پانچ تن ماترا سوکشم بہوت اور دس اندریاں تتھا گیارھواں من پانچ تن ماتراؤں سے پرتھوی آدی پانچ بھوت یہہ چوبیس اور پچیسواں پرش ارتھات جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اوکاروں اور مہتت اہنکار تتھا پانچ سوکشم بہوت پرکرتی کا کاریہ اور اندریاں من تتھا ستھول بہوتوں کا کارن ہے۔ پرش نہ کسی کے پرکرتی اپادان کارن اور نہ کسی کا کاریہ ہے"۔ سانکھیہ درشن کے اسی سوتر کا ارتھ پنڈت کرپارام (حال نام درشنانند جی) کرت "سانکھیہ بہاشیہ" میں اسطرح درج ہے:۔ "ستوگن پرکاش کرنے والا۔ رجوگن نہ پرکاش اور نہ آورن کرنے والا۔ تموگن آورن کرنے والا۔ جب یہہ تینوں گن سمان رہتے ہیں۔ اُس دشا کا نام پرکرتی ہے کیونکہ پرتمان دشا میں تموگن ستوگن کا پرسپر برودہ ہے

اس سے جس شریر میں ستوگن رہتا ہے۔ وہاں تموگن کا باس نہیں۔ اور اسی پرکار جہاں تموگن رہتا ہے وہاں ستوگن نہیں۔ پرنتو "سکارن" ارتہات "پرلو" کی دشا میں ایک دوسرے کے برودہ نہیں کرسکتے۔ اُس سے پاس ہی پاس رہ سکتے ہیں۔ اب اُس پرکرتی سے مہتت۔ ارتہات سمن اوتپن ہوتا ہے۔ اور من سے اہنکار اور اہنکار سے پنچ سوکشم تن ماترا۔ یا روپ۔ رس گندھ۔ سپرش اور شبد اوتپن ہوتے ہیں۔ اُن سے پنچ گیان اندری اور پانچ کرم اندری اوتپن ہوتے ہیں۔ اور پانچ تن ماتروں سے پانچ بہوت ارتہات پرتھوی۔ اگنی۔ جل۔ وایو۔ اور آکاش ہوتے ہیں۔ اور جب ان سے پُرش مل جاتا ہے تو ۲۵ گن کہلاتے ہیں۔

(پرشن) ایک پرسنوں نے مہتت کا ارتھ بدھی لیا ہے۔ تم من کس پرکار سے لیتے ہو؟

(اُوتر) بدھی جیو آتما کا گن ہے۔ جیو کے نتیہ ہونے سے وہ نتیہ ہے۔ وہ پرکرتی کا کاریہ نہیں اور من سوکشم ان کا وکار ہے۔ اتیو من ہی لینا چاہئے۔

(پرشن) من کی اندریوں میں گنتا کیجاتی ہے۔ اتیو بہن کرنے سے بدھی کا ہی پریوجن پرتیت ہوتا ہے۔

(اُتر) یدی دس اندریوں میں گیارھواں من بھی لیا جاوے تو تمہاری سنکھیا ہی اشدھ ہو جاویگی۔ اِس ہیتو سے مہتت کا ارتھ من ہی ہے"۔

اب پرشن یہہ ہے کہ بدھی گن ہے درپیہ نہیں۔ یہہ تو پرسدھ ہی ہے۔ جیسا کہ سوامی جی نے بھی ویشیشک درشن کے متذکرہ بالا سوتر کے ارتھ میں مانا ہے۔ اگر بدھی کو پرکرتی سے پیدا شدہ مانیں جیسا کہ سوامی جی نے سانکھیہ درشن کے متذکرہ بالا سوتر کے ارتھ میں مانا ہے۔ تو وہ پرلوں کا مت سدھ ہونے میں کیا کسر باقی رہجاویگی۔ یعنی جیو آتما کا پردھان گن بدھی اگر پرکرتی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ تو راگ دویش وغیرہ پرکرتی سے پیدا ہونے کون مشکل ہیں۔ آتما ہے کہ کوئی مہاشے کرپا کر کے یہہ سمجھا دیں کہ سوامی جی کا ارتھ متذکرہ بالا سانکھیہ سوتر کا صحیح ہے۔ یا پنڈت کرپارام جی کا۔ **اُتر ابھلاشی** لچھمن داس سب اوورسیئر

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

بابو گلاب چند ہیڈ کلرک پلٹن نمبر اول از کوہاٹ۔ بطرز مضمون اول اب ثابت کرتے ہیں کہ جو گرہستہ آشرم سب آشرموں کا سرتاج ہے اُسکے لیے ہی برہمچریہ آشرم کا بخوبی طے ہونا ضروری ہے جو گرودکل سے ہو سکتا ہے۔ اُنکا خیال ہے کہ سب جھگڑوں کو چھوڑ کر جملہ آریہ بھائیوں کو گرودکل کی تکمیل کے کام میں مستعد ہو جانا چاہیئے بجنسہٖ مضمون کے اندراج کی ضرورت نہیں کیونکہ عنقریب ایک سلسلہ مفصل مضامین کا شروع ہونیوالا ہے۔ ایڈیٹر

لالہ گووند رام ڈسکوی۔ جس بحث کو میں بند کر چکا ہوں اسکو دوسرے پیرایہ میں چھیڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر آپ کو اجازت دوں تو پنڈت ہیمراج کی تحریروں کو کیسے بند کر سکتا ہوں۔ کرپا کر کے کشما کیجیئے۔ ایڈیٹر۔

مہاشے رام لکشمن گپتا سب پوسٹماسٹر کہوٹہ لکھتے ہیں کہ خالصہ سماچار مورخہ ۲۸ جنوری میں آریہ سماج پر یہہ جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ ایکے سماچار رجسٹروں میں درج ہوتا ہے کہ میلوں پر ٹریکٹ مفت تقسیم ہوئے اور نہ ہی اُداسی سادھوئیں اور سکھوں کو روپیہ کا لالچ دیکر آریہ سماجی اپدیش کرائے۔ نامہ نگار کو افسوس ہے کہ کیوں ذمہ وار اخبار ایسی جھوٹی خبریں اُڑاتے ہیں۔ لیکن کیا نامہ نگار نے اطمینان کر لیا ہے کہ یہہ اخبار اپنی کچھ ذمہ واری سمجھتا ہے

ایڈیٹر۔

معزز بھائیو ذمہ واری کو سمجھو!

شریمان مانیہ ور ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی۔ نمستے میں آپ کا نہایت ہی ممنون ہوگا یدی آپ کرپا کر کے ان چند سطور کو اپنے سرب ہتکاری پتر میں جگہہ دیں گے۔

۲۴۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے اخبار آریہ پتر کا کے صفحہ ۷ پر غالباً ایڈیٹر مہاشے جی کے قلم سے میرے لکچر کے متعلق کچھہ ریویو سا نکلا ہے۔ میں خوش ہوتا یدی ایڈیٹر مہاشے خود میرا لکچر سُنکر یہہ ریویو لکھتے لیکن مجھے سخت افسوس ہوا کہ ایڈیٹر مہاشے نے سُنی سُنائی پورٹ یا ریوسولوں پر میرے رشتے میں یہ لکھا کہ میں کوئی نئی تھیوری گھڑتا ہوں۔ اور مجھے سادھوانی کا حق دیا۔ میں نے جو دو گھنٹہ تقریر کی تھی اُس میں آتمہ پران خاص سوامی جی کے لیکھہ اور شاستروں کے صرف اسی بات کی تائید میں پیش کئے تھے۔ اگر انکو لکھہ کر یہہ مہاشے کھنڈن کرتے تو ٹھیک تھا۔ لیکن جس حالت میں یہہ خود لیکچر میں گئے نہیں۔ اُس حالت میں انکو اختیار حاصل نہ تھا کہ کچھہ رائے زنی کرتے۔

یہہ ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش میں نیوگ وشیک جو رشی دیانند جی نے لکھا ہے اُس کا ایک ایک شبد میں ست مانتا ہوں اور اُسی کی پشٹی میں نے اُسدن دو گھنٹے ضایع کئے تھے۔ لیکن اگر ایڈیٹر مہاشے نہ آسکیں تو میرا کیا قصور؟ آجکل آریہ سماج کی اخباری دُنیا میں رائے زنی کا بازار چونکہ گرم ہے۔ اس لئے معزز آریہ بھائیوں کو اپنی ذمہ واری سمجھتے ہوئے لیکھنی اُٹھانی چاہیئے۔

اور ستیہ پترکا کو سادھوانی کا سبق پڑھنے سے پیشتر خود بھی سادھوانی ہونیکی نہایت ضرورت تھی۔

آریہ بھائیوں کا شُبھ چنتک

آتما رام امرتسری

لالہ لچھمن داس جی کے لیکھ کا جواب

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب آپکو یہہ معلوم ہے کہ نیائے شاستر بھاو پدارتھ کو ہی نہیں مانتا کیونکہ بھاو اور ابھاو دونوں کا مت ہے وشیشک صرف چھہ پدارتھ اور نیائے صرف سولہ مانتا ہے۔ اور پھر ان سولہ پدارتھوں کو چھہ میں گھٹا دیتا ہے کرئی گن میں کوئی دربیہ میں کوئی کرم وغیرہ وغیرہ (کرپا کر کے جلدی میں اپنے خیال کو صاف صاف کہوں تا جاتا ہوں۔ اسی طرح آپ بھی کھولتے جاویں) پھر سبھاو کس طرح ماناجاوے سنسار کی پیدا شدہ کل وستو کارن کے آدھین ہوتی ہے۔ ان سبکا کارن دربیہ گن کرم ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے سوتر میں چند سمرتی کے کارن کہے ہیں اس لئے مہاتمہ کار سبھاو کا ارتھ स्वभाव اپنا دہرم کرتے ہیں۔ جس قدر آتما کے دہرم ہیں وہ سب اُس میں آتما کو چھوڑ کر دوسرے میں نہیں رہتے خواہ وہ گھڑی رہیں یا چار گھڑی اور وہ دہرم گُنوں میں گھٹتے ہیں۔ جل پرمانو میں رس رہتا ہے۔ وہ اس کا دھرم ہے۔ گیان کی پیدائش کے کارن پرتیکش انومتی روپمتی اور شبد مانتا ہے۔ اسی واسطے سوتر کار اندریہ اور ساتھ کا سنکرش فرماتے ہیں۔ ایسا کوئی گیان نہیں جسکی پیدائش نہ ہو۔ اسی طرح جانتا ہے اچھیا سرناتین کرتا ہے۔ شاستر کار کا سچ کا سبھاؤ بیان کرتے ہیں۔ جب ایسا ہے تب کس طرح تین پدھی دونو ایک گُن میں ٹھہر سکتے ہیں۔ کیونکہ کارن ہی کا سچ نے رہنا ہے۔ آتما کا لکشن شاستر جاننے والے سب بتا سکتے ہیں۔ اگر آپ تھوڑا سا دھیان میری بیاپتی ابیاپتی اتی بیاپتی پر دیتے تو امید تھی شاید آپ بھی جا لیتے۔ گیانی صاف آتما گیان وان ہے۔ اس کا

مطلب یہ ہے کہ گیان ناش ہونے پر آتما کی اُدہی کرتا ناش نہیں ہوتی۔

(۱)

जन्य ज्ञान समानाधिकरणात्यन्ताभाव प्रतियोगि

२ जन्य इच्छा ————

३ जन्य सुख ————

४ द्वेष ————

५ अकाशादिभिन्नत्वे सति

वमवत्व

اِرتھات آتما جاتی وہ ہے جس میں جنیہ اچھا سُکھ دُکھ وغیرہ ہو۔ جو آکاش آدک کال سے بھِن ہو کر گُن والا رہے۔ اور چیتنا کا ارتھ

चेतस्य भावः चेतना

اس بیوتپتی سے چیتنا گیان کا نام ہے۔ اگو یہ آدی بھاشیہ بھومکا میں وید کی پیدائش میں سوامی جی نے گیان کے بارے میں جو سبھاوک گیان تحریر فرمایا ہے۔ پرماتما جی سوامی جی کی عبارت کے تو میرے جیسے نربدھی وان پُرش سے ارتھوں کا جاننا بہت کٹھن ہے۔ کیونکہ وہ خود بھومکا میں فرماتے ہیں میرے تاتپریہ کو وہ سمجھ سکیگا جو اشٹی یوگیتا اکا تا تاتپریہ کی شکتی رکھتا ہو جس کا بیان سنگت جانکر چھوڑتا ہوں۔ مطلب کُل مضمون کا یہ ہے کہ گیان کا آشرا آتما ہے۔ اور دوسری وستو کا ہیتیں سوائی اسوائی نمت کارن میں کا نتیہ دہرم رہتا ہے۔ جو دو پرکار کا ہوتا ہے۔ وشیش وہ ہے جو اُس میں رہے۔ سامانیہ وہ ہے کہ علاوہ اُس کے دوسرے میں بھی رہے جیسے پرتیکشا۔ انگیہ سیجوگ وغیرہ علاوہ اس کے یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ یوگتا دو پرکار کی ہوتی ہے۔ سروپ یوگتا پہل اُپ دہاکتا۔ سروپ یوگتا ڈنڈے میں جو برگش سے کاٹا نہیں گیا۔ اُس میں بھی رہتی ہے۔ پہل سروپ دہاکتا اُس میں رہتی ہے جس سے کمہار گھڑا بنا رہا ہو۔ اور نتیہ گیان وان ایشر میں یہ نہیں جچتا

اس لئے جیو کو الپگیہ اور ایشور کو سروگیہ کہا گیا ہے۔ جیو میں جنیہ گیان پیدا کرنے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ اُس کا ودش بھی پری ہاہر ہوتا ہے یہ موکش میں کچھ اعتراض آتا ہے۔ نیائے شاستر سوتر ۱ ادھیائے اول آہنک اول صاف طور سے کہتا ہے اوپلبدھی۔ بدھی گیان۔ ایک ارتھ واچی ہیں آپکی تحریر سے مجھکو یہ بھی پرتیت ہوتا ہے کہ سُکھ آنند شبد میں بھید مانتے ہیں۔ یہ بھی بھرم ہوگا ہے۔ شاستروں میں ان میں کچھ بھید نہیں جبکہ ایشر کا سُکھ جب لیا جاوے گا۔ تب اُس کا رن پھل والی اپیکشا سے پیدا شدہ نہیں مانا جاویگا ویدانت درشن سوتروں میں صاف صاف سُکھ اور آنند دونوں شبد آتے ہیں۔

بالفعل اسی قدر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ جواب پر اگر ہو سکیگا تو اور وِستار کروں گا۔

اے پرماتمن ہمارے گھر کے جھگڑوں کو جلدی طے کر تاکہ ہم سب ملکر غیر مذاہب کے آکشیپوں کو دور کرنے کے لئے تیار ہوں اور آپ کا سمرن کرتے ہوئے اپنے اُدیش کو پورا کریں ؞

(ایک ودیارتھی)

نوٹس ضروری

پیارے مترو! آپکو معلوم ہے کہ منشیہ کا دھرم ہے کہ جب اسکو کسی امر کی بابت معلوم ہو تو اپنی خاطر یا لوگوں کی سہایتا کے لئے اپنے سچے مترو ں سے خبردار کردے تاکہ جنکو اُس امر سے واقفیت نہ ہو۔ اُس سے واقفیت ہو جاوے۔ اسی لئے مناسب سمجھکر ہاتھ جوڑکر پریم سے نمستے کہہ کر اپنا تجربہ پرکاشت کرتا ہوں۔ کہ آج کئی سالوں سے میرے دل میں جیو اتما کا دیہہ ہونا شبد کا انتیہ ہونا وغیرہ

وغیرہ کچھ شاستروں کے اور لوگوں سے سنکر میں ہوگئے تھے اُن شکوک کے رفع کرنے کے لئے بہت دفعہ اخباروں میں مضمون بھی دئے۔ بدقسمتی سے بجائے تسلی ہونے کے گالیاں بھی سُنیں۔ مگر ہو رکھ مینشیم اپنے ہٹ سے کب باز آتا تھا۔ آریہ سماج کی محبت کے کارن سوامی جی کے سدھانتوں کو مانتا رہا۔ باطن میں تلاش رہی اور سادہ دک بھائیوں نے بھی میری محبت دیکھ کر مجھکو اپنی سیوا میں رکھا مگر بہت سے پُرش بجائے تسلی دینے کے سامنے ہی بُرا بھلا کہتے رہے۔ آخر کار بھگت رمل داس جی کے اُپدیش سے تحقیقات کی ہمت بڑھتی رہی۔ انت کو ابھی بھی چھوڑنا پڑا دیہہ وغیرہ۔ شکر ہے پرماتما نے ایسی الوگرہ کی کہ مجھ پر سب اس بات کو روشن کر دیا۔ کہ فلاں بہاری پر سمان شاستر کا چراغ جل رہا ہے۔ اُس چراغ کی روشنی کی بابت سُن کر کے پختہ طور سے گمان ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماج میں سا ماجک سدھانتوں کو کوئی نہیں جانتا اور جو جانتے ہیں وہ ایسی نیند میں سو رہے ہیں کہ اُن کو ماہواری تنخواہ سے کام ہے آریہ سماج خواہ آج ڈوبے خواہ کل ڈوبے اور باقی سبھے ہتیشی جو دل میں جانتے ہیں۔ وے کسی نہ کسی کارن سے لاپرواہ ہیں۔ چنانچہ یہ ایک بڑا کارن ہے کہ ہمارے برتاؤ اور ہماری تحریروں میں روز بروز جھگڑے ہو رہے ہیں۔ جن کا ذکر کرنا اُچت نہیں کرنا جانکر چھوڑتا ہوں۔

تھوڑا عرصہ ہوا ایک مضمون شاستروں پر وچار جو اخبار مقدس میں دیا تھا اور باہیس شنکا میں نے درج کر دی تھیں۔ مگر کسی اودیشک نے آج تک اُن پر کان تک نہیں دیا۔ مجھکو اس سے پرتیت ہوتا ہے کہ وے یا تو مجھکو آریہ سماج سے گیا گزرا جانکر خاموش ہو گئے ہونگے۔ یا اُن باتوں سے ناواقف ہونگے۔ واقف کس طرح ہو سکتے۔ جب ایک شاستر کے پیچھے پڑے رہیں۔ اِرتھات لوگ شاستروں میں پڑے رہیں۔ اور ملو لوگ شیئں کی طرف دھیان

ندیں جنسے ودیا کا گیان ہوتا ہے۔ اُنکی طرف مطلق دہیان نہیں۔ اس مضمون لکہنے سے میرا یہہ مطلب ہے کہ نیائے شاستر میں رُچی ہے اور یالوگ نیائے شاستر سے ناواقف ہیں۔ کاریہ روپ پدارتہوں سے واقف ہوں۔ نت پدارتہہ سے واقف ہوں۔ پھر کاریہ سے وِمکھی ہو۔ نتیہ مُکتی پرماتما سے ناواقف ہوں اور جو چند انگریزی خوان آریہ سماج کی دُہن میں پڑکہ ودیا گرہن کے لئے تن من بہی دے رہے ہیں۔ اُن کے دل میں یہہ اومنگ ہے کہ کسی طرح ہم صاحبہ اینی بیسنیٹ جی کی طرح انگریزی ودیا کے پیچھے دارشنک دل کے بولتے ہیں طاقت ہو جاوے۔ تاکہ سب دیش کو قابو میں لے آویں۔ اصلی بہید کی طرف مطلق خیال نہیں ہے اگر انہوں نے اس چراغ کی بات سُنا بہی تو اس خیال سے کہ اس میں تو پشو بدہ کرنے کے سوائے اور کچہ نہیں ہے۔ حالانکہ نہ وکت کار اس وقت پر خوب مچ گی ہے کہتے ہے۔ لاپرواہ ہیں۔ اور وہ بیچارہ چراغ بہٹک رہا ہے کہ کوئی میرے پاس آوے کیا کیا جاوے وہ چراغ الیسی اونچی پہاڑی پر چمک رہا ہے کہ میرے جیسے ضعیف العمر سے وہاں پہونچنا محال ہے۔ اس لئے ہاتہ باندہ کر آریہ دہرم ابہلاشیوں سے زور سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آریہ سماج کی بہبودی منظور ہے اور اس جہاز کو پار کرنا ہے تو بہت جلدی اس چراغ نیائے شاستر کے پاس پریم پورک ہاتہ جوڑ کر پہونچیے۔ تاکہ اُس سے جو ویدانت شاستر کا انگ ہے برہم کا گیان ہو اور اُس گیان کو بغل میں لے کر آریہ سماج کا اودہار ہو۔ آپکو نیائے کی باتیں جب کان میں پڑ چکی ہیں اگرچہ نیائے کے انومان کی بات خبر تو نہیں ہے۔ تاہم معمولی باتیں جاننے کے لئے اُسکا سہارا تو ہے۔ اس لئے اب جب کوئی ایدیشک آپکے پاس اپدیش کرنے آوے تو کُھلم کُھلا طور سے اُس سے نیائے شاستر پر پرچار کرنیکے لئے ہاتہ باندہ کر التماس کرو تاکہ اس سے جو تمکو سنیاریتہ پرکاش میں ہر وہ معلوم پڑتا ہو اُس کا گیان ہو جاوے اور جسطرح آجکل نیائے کی باتیں مُبہمی انت ہے شبد انتر ہے وغیرہ وغیرہ جانتے ہو۔ اُسی طرح تم کو نت پدارتہوں کا گیان۔ جن کا نت الیشر کیا تہہ سمبندہ ہے بخوبی روشن ہو۔ اور جو بہائی لائق آپکی رفاقت کو چہوڑ گئے ہیں۔ پہر تمہارے ساتہہ پہلے کی طرح بغل گیر ہو جاویں۔ اور جسطرح سماج میں پہلے پریم اور محبت تہی۔ اُسی طرح پہر جاگ اُٹھے۔ ہے الیشور کرپا کرو میرا یہہ نویدن سب کے دل میں گہس جاوے۔ تاکہ ہمارا اُدیش پورا ہو

(ایک مورکہہ ودیارتہی)

نوٹ از ایڈیٹر

(۱) کیا آپنے اپنی تحریر کی بہی پڑتال کی ہے۔

(۲) اُس "فلاں پہاڑی" کا دوسروں کو بہی پتہ دیا ہوتا۔

(۳) محض ساعی شہادت پر گمان کر لینا کہ آریہ سماج کے سب اُپدیشک مورکہہ ہیں۔ یہہ آپکا ہی حصہ ہے۔

(۴) اُپدیشک کہتے ہیں کہ شاستریشٹیوں کو ہندی پتروں میں پرکاشت کیجیے اور صاف لکہیے تاکہ وے آپکے سوالات کو سمجہہ سکیں۔ معاف کیجیے آپکا اردو پڑہتے ہوئے میرا کاتب حیران ہو جاتا ہے۔

(۵) اگر اُس چراغ تک پہونچے ہی نہیں آپکو کیا معلوم ہے کہ آیا وہ سچ مچ چراغ ہے یا کوئی چہلاوہ۔ اور اگر پہونچ گئے ہیں تو یہہ کسرنفسی کیا معنی رکھتی ہے۔ کیوں نہیں نیائے شاستر کا نیا بہاشیہ جیاکر آریہ پبلک کو خصوصاً اور عام ہندوؤں کو عموماً اپنا ممنون بناتے۔

(۶) جب آریہ سماج کے بڑے سے بڑی ودوانوں کو نیائے کے انومان تک کی بات خبر نہیں تو

اُن کے آگے آپ کا ہاتہ جوڑنا گویا اُنکو شرمسار کرنا ہے۔

(۷) پہر آپ اُنہیں لائق بہائیوں کی خبر لیجیے۔

آریہ ساماجک خبریں

موضع کرباشی ضلع بدایوں میں ۱۹۔ جنوری کو پنڈت واسدیو کی بہجن منڈلی نے سنگرکیتن کیا۔ یہہ منڈلی مہاشہ سکہ رام سبہاسد آریہ سماج سوامی کے پوتے کی شادی پر بلائی گئی تہی۔ ۲۰ کو موضع جگلا میں جہاں کہ برات گئی تہی قریباً تین سو کی حاضری میں پنڈت نرنجن لال جی اور پنڈت واسدیو جی نے گورکشا پر نرن چرچا کیا وعظ دئے۔ پرسن ہو کر چار بہائیوں نے چار روپئے وید پرچار فنڈ میں دان دئیے۔ لڑکے والے کی طرف سے سترہ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔

جالندہر لبتی شیخ کے آریہ بہائیوں نے لبتی شیخ کے روز نگر کیرتن کیا۔ لوگوں پر اثر اتم پڑا۔

مظفرگڑہ آریہ سماج کے اُپ منتری مہاشہ گروداس مل جی لکہتے ہیں کہ جب سے سوامی درشنانند جی سے کسی خاص مطلب کے واسطے کچہ دریافت کرنا ہے۔ اگر کسی بہائی کو اُنکا پتہ معلوم ہو تو کرپا کر کے بذریعہ پرچارک مطلع فرماویں۔

چنیوٹ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۵۔۲۶۔ فروری ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ سب آریہ بہائیوں اور اُپدیشکوں کو نمنترن دیتے ہیں۔

موضع دہاندرہ ضلع لودہیانہ میں برہمچاری گوروت جی کا پورانک پنڈت برہمانند سے مباحثہ ہو جا اور

مرتک شرادھ پر ایک ابنوہ کثیر کے روبرو شاستراتھ ہوا۔ پنڈت صاحب لاجواب ہو کر چلتے بنے۔ اثر عمدہ ہوا۔ اور تمام گاؤں کے لوگوں کو نتیجہ ہو گیا کہ سچا دھرم ویدک ہی ہے ۔۔

بنوں آریہ سماج کے ادھکاریان سال آئندہ کے لئے حسب ذیل مقرر ہوئے ہیں:۔ لالہ دولت رام جی پردھان (۲) لالہ سکھایا رام ہیڈر اُپ پردھان (۳) لالہ گوردیال منتری (۴) لالہ لدھا رام ہیڈر اُپ منتری۔ لالہ پرسرام لیکھا دکھش۔ مہاشہ ساد ھو کوشا دیکھش۔

ڈاکٹر سندر داس جی ممبر آریہ سماج نے ۔۔ روپیہ اکٹھا کر کے یتیم خانہ کے لئے دان دئے۔

مانک آریہ سماج نے بھی جشن تاجپوشی کی تقریب میں جلسہ منعقد کر کے اظہار خوشی کا تار بنام چیف کمشنر صاحب بہادر ارسال کیا۔ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ لالہ خوشحال رام اور لالہ دیوی داس جی نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے پدھار کر یہاں بھی سماج کی سہائتا سے ایک سو روپیہ نقد ڈیرہ سماج کے سالانہ جلسہ کے لئے جمع کیا پچیس روپئے وعدہ ہوا۔ جس کے جلد وصول ہونے کی امید ہے۔

موضع کماؤ پوسٹ نور پور ضلع بجنور سے مہاشہ بے رام جی لکھتے ہیں کہ یہاں پر ایک بھجن منڈلی تیار ہو گئی ہے۔ جو کہ سماجک جلسوں اور سنسکاروں میں علاوہ سفر خرچ کے بلا فیس پہنچنے پر شامل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی سماج کچھ عرصہ کے لئے نوکر رکھنا چاہے۔ تو بھی منڈلی مذکور جا سکتی ہے بلکہ پانچ کس منڈلی میں ہیں ۔

دھوچک آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ یکم فروری کو بہ تقریب ویدک جھنڈی ... تھی۔ پرتھم پنڈت ہرشچندر جی نے پرارتھنا کرائی۔ پھر سب نے ہوم کیا۔ بعد ازاں پنڈت ہرشچندر جی نے ہری تو ونتے پر اپدیش دیا آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ پنڈت سکھرام داس نے دو روپیہ کی پنڈت ہرشچندر نے ۸ ر کی اور منشی ہرچند داس نے ۱۰ ر کی پستکیں سماج کو دان دیں۔ ۳۱ جنوری کو پنڈت ہرشچندر نے بھجن منڈلی کو ہمراہ لے کر نواکوٹ میں بعد از نگرکیرتن دھرم پرچار کیا۔

چینہ (ضلع گورداسپور) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ منتری مہاشہ سب آریہ بھائیوں اور اپدیشکوں کو شمولیت کے لئے مشتہر دیتے ہوئے پنجاب پرانت کی نزدیکی سماجوں سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی سماج ان تاریخوں پر اپنا جلسہ نیت نہ کرے۔

کپورتھلہ آریہ سماج کے آریہ بھائیوں نے لالہ بیج لال جی بھنگ کو بذریعہ تار لاہور سے بلوا کر یکم جنوری کو انگریزی باجا کے ساتھ دھوم دھام سے نگرکیرتن کیا۔ جس کا پربھاؤ نگر نواسیوں پر بہت اُتم پڑا۔ اور مُردہ سماج میں جان پڑ گئی۔ یہاں پر لگاتار پرچار کی ضرورت ہے۔ منتری پرتی ندھی سبھا دھیان دیں ۔

جلندھر شہر کی دھرم سبھا نے بزرگوار لالہ شمبھو داس جی بزاز کی خاص کوشش سے بتاریخ ۲۸ جنوری ایک مسلمان شدہ کپور کھتری نوجوان مسمی رام لعل کو پورانک پرایشچت کے بعد شدھ کر کے شامل برادری کیا۔ برہم بھوج ہوا۔ اور تمام شہر میں اس کے ہاتھ سے پرشاد تقسیم کروایا گیا۔ جلندھر دھرم سبھا کی یہ کارروائی قابل تعریف ہے۔ اور تمام دھرم سبھاؤں کے لئے قابل تقلید۔

کیا ہمارے پورانک بھائی اب بھی شدھی کے حامی نہیں ہوں گے اور سماج کی مخالفت نہیں چھوڑیں گے۔ پورانک بھائیوں کو اب ہٹ چھوڑ کر سیدھے راستہ پر آ جانا چاہئے۔ اور سچے دل سے مہرشی دیانند کے بیان اور وچاروں کو تسلیم کر کے آریہ سماج کی مخالفت تیاگ دینی چاہئے اُن کا بھلا اسی میں ہے ۔

خوشی کی بات ہے کہ ویدک آشرم علی گڑھ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ آشرم کے نیم تیار ہو کر پبلک کی آگاہی کے لئے چھپ گئے ہیں۔ پرماتما کاریہ کرتاؤں کے اندر لگاتار اُتساہ کی بڑھتی کرے۔ جس سے کہ یہ آشرم کی استھاپنی کے اصل پریوجن میں سپھلتا پراپت ہو۔

آریہ پنجر کا لاہور کے سب ایڈیٹر لالہ تولا رام جی کے پُتر کا نام کرن سنسکار پنڈت دیوودت۔ پنڈت ہیمراج اور لالہ سندر داس نے ۴ فروری کی صبح کو سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ بھجن منڈلی اور استری سماج کی لیڈیوں نے سمے انکول بھجن گائے۔ حاضرین کا ستکار اور پان سے ستکار کیا گیا۔ لالہ صاحب نے پانچ روپیہ گورودکل دو روپیہ وید پرچار فنڈ اور دو روپیہ گوکل پُتری پاٹھ شالا کو دان دیا۔ پنڈت دیوودت جی نے اپنی دکشنا کا ایک روپیہ بھی پُتری پاٹھ شالا کو دان کر دیا ۔

قابل دید کتابیں

دستیاب مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

...ہب کا صحیح جواب دہرم ہے اردو ... ۱ر
...مذہب کا صحیح جواب دہرم ہے ... ۵ر
...سنسکرت زبان کی عظمت ... ۲ر
...سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب
...کی شادی ... ۳ر
...سدان الخیب ... ۷ر
...مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی
...کی شادی ... ۱ر
...حیرت انگیز واقعات ... ۱ر
...ندھیا منظوم ... ۱ر
...بھارت کی تاریخ اور عالم ستریوں کے کارنامے
...حصہ اول ... ۴ر
...حصہ دوم مہاجوتی کی شادی ... ۱۵ر
... سوم چتوڑ کا محاصرہ ... ۱ر
... حصہ چہارم ... ۱ر
... حصہ پنجم ... ۱۰ر
... حصہ ششم و ہفتم ... ۳ر
... حصہ ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں
...ثبوت تثلیث وید اردو ... ۴ر
...صداقت دہرم آریہ ... ۳ر
...رگ مرکب جیک کمیٹی ... ۱ر
...ایات و سوانت نوازن اردو ... ۳ر
...باکو ... ۱ر
...بکار ... ۷ر
...رگ فلاسفی ... ۱ر

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸ آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۱۴ آنے
محصول ڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پُرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پڑھنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس میں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچویں سے محض ساڑھے جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر اُن لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پہ زور دیتے تھے تو نہ معلوم کس قدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا - دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اس لئے اس میں چنداں کمی کی گنجائش نہ تھی تاہم اصل قیمت سے ۲ فی جلد کم کر دیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف**

کر دیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اوٹھانے کی کوشش کریں گے

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

گروکل (ہردوار) کا پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش تو دیکھنا۔ گروکل کو اسوقت دنیا بھر کے سکل آریہ سماجوں کا مشترکہ کام کہنا چاہیئے۔ ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ گروکل عرصہ ایک سال سے کھلا ہوا ہے۔ اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن سُدی پورنماشی ۱۹۵۸ بکرمی کو ہوا تھا۔ جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی۔ اب سمے آگیا ہے کہ اسکے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارگذاری کے نتائج پبلک کے روبرو رکھے جاویں۔ اسلئے

گروکل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰۔ مارچ سے ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ سالانہ امتحان ۶۔ مارچ سے شروع ہوکر ۸۔ مارچ تک ختم ہو جاوے گا ۹۔ مارچ کو تعطیل رہیگی اور برہمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا۔ ۱۰۔ مارچ سے یگیہ شروع ہوگا۔ جو ۱۳۔ مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا کرے گا۔ ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشے گروکل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کرسکیں۔

۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنما کے دن خاص جلسہ ہوگا۔ اسدن صبح کے وقت ان سب برہمچاریوں کا

ویدارمبھ سنسکار

ہوگا۔ جوکہ نئے برس میں داخل ہونے کیلئے آئے ہوئے ہونگے۔ یہ سنسکار سارے اُتسو کا گینہ رہوگا۔ تیسرے پہر گروکل کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد گروکل کے متعلقہ وشئیوں پر ایک دو ویاکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام نشچت ہونے پر چھپوا کر شائع کیا جائیگا

اس جلسہ میں گروکل کی طرف سے میں ساری دنیا کے آریہ سماجستہ پرشوں کے علاوہ

ہرایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن جنوں کو دعوت دیتا ہوں۔ جوکہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں۔ جوکہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے۔

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ اودھ رہیلکھنڈ ریلوے۔ اجمیر راجپوتانہ ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعایت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعایت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی۔

(۳) جو اصحاب شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہہ سے تعداد آنیوالوں کی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مجھے مطلع فرماویں تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے۔

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہیئے وہاں پر ٹرین پر گروکل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے۔ ہردوار سے کنکھل تک یکہ۔ ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں۔ وہاں تک سب مہاشے اپنے خرچ پر تشریف لاویں جو اصحاب سیدھے گروکل تک یکہ لانا چاہیں اُن کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑے گا۔ گروکل کی طرف سے ہردوار کے سٹیشن پر گھوڑا گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی۔ جو سب بھائیوں کا اسباب جاتے اور تار باتک سے آوینگی۔ کنکھل سے گروکل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا۔

(۴) اس برہمچریہ آشرم کے یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے جس میں گروکل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالے جاوینگے جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی ٹھہر سکینگے علاوہ ازیں میدان بہت سا صاف رہیگا جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جاسکیں گے گروکل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں۔ تو اُن کو خوب دلخواہ آرام مل سکیگا۔ ورنہ میں تو محض اس جنگل میں انکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا۔

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھلوا دیجاویگی۔

آریہ بھائیوں سے ونئے پوروک نویدن ہے کہ اس اُتسو کی کامیابی کے لئے جو جو امور ضروری معلوم ہوں۔ انکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیجدیویں۔ تاکہ میں اُن کی تحریروں پر غور کرکے آپکی آسائش کا یتھا شکتی انتظام کرسکوں۔

آپ مہاشیوں کا سیوک
منشی رام مکھیہ ادھشٹاتا گروکل

ओ३म्

A.204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A.20

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार हरिद्वार

(۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا – (۴) ورتمان سبھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

(۱) ویدک ستیہ دھرم پرچار اور ستیہ مت کا بلا تعصب پرچار کرنا (۲) سماجک شاریرک اور آتمک انتی وشئیک مضامین شائع کرنا۔

ستیہ دھرم پرچارک

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بغیر سوچے سمجھے درخواست خریداری اخبار تو کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب بذریعہ ویلیو پی ایبل اخبار ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہوئے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ آئندہ درج نہ ہوا کرینگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	۳	۲/۸
طلباء سے	۲	۱/۸

شرح اجرت اشتہارات سمت ۸۱ کے لئے

تعداد جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
تمام صفحہ	۳۰۰	۱۷۵	۱۰۵
نصف صفحہ	۲۱۵	۱۰۵	۱۰۰
ایک کالم	۱۹۰	۱۱۰	۶۵
نصف کالم	۱۱۰	۶۵	۵۰

تنبیہ۔ نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کا شمار کر کے لی جاوے گی۔

کُل اجرت یکمشت آنی چاہئے۔

ذیل کے تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم ماگھ۔ یکم بیساکھ۔

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱/

گذارش۔ ہمراہ مہربانی پتہ تبدیل کرنے کے لئے لکھتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

المشتہر

بنی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

دہیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے بدھی لکھی گئی ہے پر قسم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے۔ (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرائی جس کو ٹھہرا دینا بھی کہتے ہیں (۴) ستھر بدھی (۵) گیہا دہان بدھی (۶) دیہ پر چھوٹی بدھی جسکے کرنے سے پرمیشر اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اوہک لابھ پستک کے پڑھنے سے ہوگا قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور بریلی محلہ بہاری پور بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لودہانہ کلاتھ (کپڑا) لنگی چیک وغیرہ بکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہوں گے۔

لاہوری مل بی۔ آے۔ مینیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودہانہ

آیہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو ۳ آنے ہندی پانچ آنے قیمت فیجلد۔

المشتہر

بستی رام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ایڈیشن پنجم

پنڈت سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے چھاپا

اردو بالب میں

انگریزی میں

ہے

ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں قیمت فی جلد ۵ آنے

علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر دھرم پرچارک ۱۹۰

واقعات اور مفید رائیں

جالندھر انگلو ویدک کالج کی مینجنگ کمیٹی نے اس کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل کے لئے ایک شکنجہ مکمل کر دیا ہے جسمیں بود و باش کرنے سے وہ کالج کے بورڈ آف ٹرسٹی کی نگرانی رکھہ سکیں گے۔ دو کمیٹی نے بھی انہیں عمارت کے پاس جگہوں کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے - میں خوش ہوں کہ گروکل کی تحریک نے سخت سخت مخالفوں کو بھی اپنے اصولوں کا غلام بنانا شروع کر دیا ہے۔ ایک دن تھا کہ دیانند کالج کے فاضل پرنسپل گروکل کے طریقہ کا اس زمانہ میں جاری ہونا ناممکن سمجھتے تھے لیکن ہمنے تعجب سے سنا کہ دہلی دربار کے موقع پر اپنے پرچار گاہ میں لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل اور مہاشے لکھپت رائے جی وکیل حصار نے یہ مانا کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ گروکل کھلنے چاہئیں - اگر یہ رپورٹ غلط ہے تو آشا ہے کہ مہاشے لکھپت رائے جی یا لالہ ہنسراج جی اسکی تصحیح کر دیں گے -

بمبئی میں ایک آرین میڈیکل سکول ہے جسمیں آریہ ورت کی ویدک کے طریقہ پر طبی تعلیم دیجاتی ہے اسکی سبھا پتا مسٹر جسٹس چندرا ورکر اور سر ڈاکٹر بھالچندر دونوں کرتے ہیں

کاشی پوری جہاں وشوناتھ جی راجا سمجھے جاتے ہیں وہاں کال بھیرو جی کوتوال سمجھے جاتے ہیں - وینکٹیشور بمبئی لکھتا ہے کہ کوئی چور کال بھیرو جی کو چرا کر لے گیا اور پولیس بنارس پر اعتراض کرتا ہے کہ انکے چور کا پتہ نہ لگانے سے سارے بھارت درشن کے ہندو ناراض ہیں بھلا جب کوتوال کو ہی چور چرا کر لیجائیں تو بیچارے پہرہ والے کس گنتی میں ہیں -

بھارت متر کلکتہ کے پنجابی نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کی دہرم سبھا میں کھلبلی مچی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی سوامی گیانانند اور پنڈت دین دیالو کے سہائکوں کے دو دل ہو رہے ہیں - کیا افسوس ہے کہ ہندو چاہوں خواہ آریہ سناتنی ہوں خواہ برہمو - کانگریس اکٹھوں خواہ انکی کانگرس ہو ہر جگہہ پھوٹ کا درخت سرسبز نظر آتا ہے

اخبار شہبہیون نے ہاد لیوز میں محمدی تعصب تبلا کر انکے ساتھ حیدر آباد دکن کی ریاست کا مقابلہ کیا جاتا ہے ہندوؤں کی عزت ہے جواب میں لاہور کا اہل اسلام آرگن "ابزرور" لکھتا ہے کہ دونوں ریاستوں کے ہندوؤں میں بھی فرق ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ حیدر آباد دکن کے وزیر اعظم (سر مہاراجہ کشن پرشاد) محمد کی تعریف میں ایسے ہی اشعار لکھتے ہیں جیسے کہ ایک مسلمان لکھ سکتا ہے اور مولود وغیرہ میں مثل مسلمانوں کے شامل ہوتے ہیں - اب مسٹر ملک سے سوال ہونا چاہئے کہ آیا مہاراجہ کشن پرشاد صاحب ہندو ہیں یا نہیں - انکو ہندو دائرہ میں لانیکے لئے شدھی کی تعریف کچھہ زیادہ وسیع کرنیکی ضرورت ہے -

مہاراجہ دلیپ سنگھ جی کی ولائتی لڑکیاں گذشتہ ماہ میں گوجرانوالہ گئی تھیں - تاکہ اپنے دادا کے خاندان کی جگہوں کا ملاحظہ کریں - انکی پیشوائی کو تمام ہندو اور سکھ صاحبان جمع ہوئے - چڑہت سنگھ کی سمادہ - مہاں سنگھ کی بارادری ہری سنگھ نلوا کی سمادہ اور رنجیت سنگھ کی پیدائش کی حویلی سب جگہہ دونوں مس (شہزادیاں) گئیں ہر ایک ملنے والے سے بڑے اخلاق سے ہاتھ ملاتی تہیں نہ معلوم انکے دلمیں کیا کیا خیالات اٹھتے ہونگے جن سے ہمیں سروکار نہیں لیکن ایک بات صاف معلوم ہوتی ہے اگر انگریز کے ہاتھ سے کہا لینا پاپ ہے اور اگر یورپین عورتوں کے ساتھ دواہ کرنا گناہ ہے تو ان شہزادیوں کی تعظیم کیوں مطابق رنجیت سنگھ کی پوتیوں کے کی گئی - اس قسم کے واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ واقعات کے روبرو توہمات ٹھہر نہیں سکتے

اسوقت کے ڈاکٹروں کی رائے اسطرف جھک رہی ہے کہ بہت سی بیماریاں ایکدوسرے کو چھونے سے پیدا ہوتی ہیں اگر یہ ٹھیک ہو تو انگریزی "شیک ہینڈ" (دست بوسی) کی نسبت آریوں کا ہاتھ باندہ کر نمستے زیادہ تر موزوں ہے

عیسائی فرقہ کی ترقی کا حال لکھتے ہوئے کلکتہ کا بھارت متر لکھتا ہے "بھارت ورش اب ہندوستان" کہلانے کے لایق نہیں رہا کیونکہ اب اسمیں ہندوؤں کے دوسرے لوگ ہی بہت ہیں اب اس دیش میں ہندو گھٹتے جاتے ہیں اور مسلمان کرسٹان بڑھتے ہیں - اکیلے بنگال ہی میں ۲ کروڑ ۴۵ لاکھہ ۹۵ ہزار ۶۱ ام مسلمان ۳۸ لاکھہ کے لگ بھگ کرسٹان اور ۲ لاکھہ کے لگ بھگ بودھ ہیں گذشتہ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو گھٹتے ہیں اور مسلمان بڑھتے ہیں

بنگال میں محض لوتھرن فرقہ کے مشنریوں نے ابتک ۶۸۵۰ عیسائی بنائے ہیں اور رانچی کی چرچ مشنری سوسائٹی کے پیرو اسوقت تیرہ ہزار کے قریب ہیں -

ہندوستان کے کرکٹ بازوں نے ایک مشترکہ کرکٹ پارٹی بنا کر جسمیں پارسی - ہندو - اور مسلمان اعلیٰ کھلاڑی شامل ہونگے انگلستان چلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں -

کلکتہ میں دو سکول ماسٹروں نے اپنے بہت آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کا دعویٰ کیا ہے - واقعات یہہ ہیں کہ انہیں سے ایک لڑکے کو سبق نہ یاد کرنے پر سکول میں سزا ملی تھی اور سزا یہ تھی کہ لڑکے کو بینچ پر کھڑا کیا گیا تھا - لڑکے نے اپنی اس قدر ہتک سمجھی اور گھر کو بھاگ گیا اور شکایت کی جسپر اسکے رشتہ داروں نے سکول میں پہونچکر ماسٹروں پر حملہ کیا یہہ واقع کچھہ انوکھا نہیں ہے اس قسم کے واقعات بمبئی سکولوں میں سننے میں آتے ہیں - کیا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ اس نامناسب حالت میں کسطرح تبدیلی پیدا کی جاوے ہم جبتک اوستادوں اور شاگردوں کے تعلقات میں زیادہ نزدیکی واقع نہیں ہوتی - جو بغیر گروکل کے طریقہ تربیت کی پیروی کئے نہیں ہوسکتی تب تک اسی قسم کے شرمناک واقعات کی رپورٹیں پہونچتی رہیں گی -

مدراس کی شنار قوم میں پھر بلوہ شروع ہوگیا ہے جنوبی ٹراونکور کے موضع پلیا ڈی میں بہت سے شنار زخمی ہوئے - ایک کانسٹبل پر حملہ ہوا تھا اور کئی دوکانیں لوٹی گئیں - گذشتہ بلوؤں میں جب شناروں پر بڑا اتیا چار ہوا تھا انکو دھرم کا اپدیش دینے کیلئے پنجاب کی پرتی ندہی سبھا نے کچھہ یتن کیا تھا - لیکن یہاں مستقل مزاجی کا نام نہیں شنار بیچاروں کو سب بھول گئے - مدراس میں جس حقارت کی نگاہ سے شودر لوگ دیکھے جاتے ہیں اسکے لحاظ سے کبھی بھی یہہ کمبخت دھوں دور نہیں ہوسکتے جبتک کہ آریہ سماج مشن بڑی مستعدی سے اس جگہہ کام نہیں کرتا -

مہارانی کالج میسور سے جو دو برہمنی لڑکیاں بی اے کے امتحان میں شامل ہوئی تھیں وہ دونوں تعریف کے ساتھ کامیاب ہوئی ہیں - اسطرح پرتیکش پرمان روز مل رہے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ بہتر ...

کی دماغی طاقتیں کسی حالت میں بھی مردوں سے کم نہیں ہیں

آئرلینڈ کے مقام واٹر فورڈ میں ایک لڑکا کثرتِ سگرٹ نوشی کی وجہ سے مرگیا۔ اس قسم کی خبریں ہمیشہ ہی انگریزی اخبارات میں دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ جہاں یورپ اور امریکا سگرٹ کی برائیوں سے واقف ہوتے ہوئے سگرٹ نوشی کو کم کرنیکی کوشش کر رہا ہے وہاں بھارت ورش میں اس مرض میں ترقی ہو رہی ہے۔ ریل کے سفر میں بیرسٹر سے لیکر بیرا (بیرا) تک بچے کے منہ میں سگرٹ ہی دکھائی دیتا ہے۔ اولاً تو تماکو کا استعمال ہی خطرناک ہے اور زہر کو زبردستی اپنے اندر داخل کرنا ہے لیکن اگر افیون کیطرح اس مرض سے رہائی نہ ہو سکے تو بہ نسبت سگار اور سگرٹ کے جہاں حقہ کم نقصان دہ ہے وہاں کم خرچ بالا نشین۔ یہی ہے مجھے تعجب ہوا کرتا ہے جب میں بعض آریوں کی جیبیں بھی سگرٹ باکسوں سے پُر دیکھا کرتا ہوں۔

سکاٹلینڈ میں ۱۹ ایسے ہیں جنمیں کوئی بھی شراب کی دوکان نہیں ہے پنجاب یا ممالک متحدہ آگرہ واودھ یا بنگال میں کتنی تحصیلیں ایسی ہیں جنمیں شراب کی دوکان نہو۔ اور بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ہندوستان میں شراب کا رواج بہت کم تھا۔ لیکن اسوقت اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ سکاچ وسکی بہ نسبت سکاٹلینڈ کے پنجاب میں زیادہ بکتی ہے تو کسی کو بھی تعجب نہوگا

ابھیاس سے بڑھکر نہ کوئی انسان کا دوست اور نہ کوئی دشمن ہے۔ اچھے کاموں کا ابھیاس انسان کو سورگ دھام میں پہونچا دیتا ہے اور بُرے کاموں کا ابھیاس اُسے تت کال ہی نرک کنڈ میں گرا دیتا ہے۔ ایک مشہور شرابی کی شراب چھڑانے کے لئے اُسے شراب سے علیحدہ کیا گیا۔ شرابی نے فوراً خودکشی کرلی

بنارس کا وشوناتھ کے مندر کی پوجا و جایداد کا جو مقدمہ الہ آباد ہائی کورٹ میں پہونچا ہوا تھا اسمیں بعد بحث وکلا کے صاحبان ججان نے دس دنوں کی مہلت مصالحت باہمی کے لئے دی ہے۔ اگر ہزاروں روپیہ خرچ کرنے سے پیشتر راضی نامہ کیلئے کوئی کہتا تو شاید شنوائی نہوتی لیکن اب دیوالہ نکلکر تعجب نہیں کہ صلح ہو جاوے

ملک سسلی کے ولیعہد کی بیوی کو ایک فرانسیسی اُستاد گرن نامی پڑھایا کرتا تھا۔ اپنے خاوند سے شہزادی کی باہم ناچاقی تھی۔ باوجود اولاد والی ہونیکے شاہزادی بال بچوں کو چھوڑکر اپنے اُستاد کے ساتھ نکل بھاگی۔ باوجود ابتک کے وہ اُسکو اپنا خاوند بتلاتی اور اُسکے ساتھ بیاہ کرنیکو طیار ہے۔ **گرن** نے اسوقت خود شاہزادی سے اسلئے قطع تعلق کرلیا ہے کہ شاہزادی کی اپنے بچوں کے ساتھ ہمدردی ہونیمیں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہو۔ لیکن اسکا اثر کچھ نہیں ہوا۔ اس افسوسناک واقعہ سے ایک شکشا ضرور ملسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ منو کا یہ فرمان بالکل سچائی پر مبنی ہے کہ ستریوں کی رکھیا ستریاں ہی ہونی چاہئیں منو کا یہ قول بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ سوائے اپنی دھرم پتنی کے مرد کو کسی عورت کے پاس بھی ایکانت میں نہیں بیٹھنا چاہئے

جاپان میں ایک بودھ ڈاکٹر لیوزاکر نامی نے منتر کے زور سے علاج کرنا شروع کیا جبہ اُسکے گرد ہجوم رہنے لگا پولیس نے اُسے اس جرم میں گرفتار کیا کہ وہ بغیر سارٹیفکیٹ کے علاج کرتا ہے عدالت میں ملزم نے بیان کیا کہ اُسکے علاج پر یہ جرم عاید نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ صرف منہ اور دیگر مقاموں کے لہسن (سیاہ داغوں) کا علاج کرتا ہے جسکا علاج طبابت کی طاقت سے باہر ہے۔ اسنے دعویٰ کیا کہ وہ اسطرح کا معجزہ ججوں کو بھی دکھا سکتا ہے لیکن جب ججوں نے اُسکے امتحان کی خواہش ظاہر کی اور ایک عورت کے منہ کا لہسن دور کرنیکے لئے پیش کیا تو غریب ڈاکٹر پانی پانی ہو گیا۔ اب امتحان کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ دیکھیں بودھ ڈاکٹر پاس ہوتا ہے یا فیل۔

تھیاسوفیکل سوسائٹی میں اسوقت عورتیں جان ڈال رہی ہیں مسز اینی بیسنٹ نے کلکتہ کے ٹون ہال میں بصدر نشینی بابو نریندر ناتھ سین ایڈیٹر انڈین مرر ایک تقریر کی جسمیں بیان کیا کہ ہندو انگریزی دان اکثر تھیاسوفیکل سوسائٹی کے ہمدرد بنتے جاتے ہیں کانپور اور لکھنؤ میں مس ایڈگر ایم۔ اے نے خوب لیکچر دیے جنمیں انہوں نے بیان کیا کہ سب مذاہب کے اندر ایک ہی سچا اصول کام کر رہا ہے کیونکہ مخرج ایک ہی ہے۔ خاتمہ پر مورتی پوجا کے لئے وہی پرانا سناتنی عذر پیش کیا کہ بغیر سہارے کے پرماتما کا دھیان نہیں ہو سکتا گو خود اپنے لئے کسی سہارے کی ضرورت نہ بتلائی۔ اس ضرورت کو بھی کمزوری بتلایا لیکن ایسی کمزوری جو کہ قابل معافی ہے تھیاسوفیکل سوسائٹی کے لیڈر اور اُسکے پریسیڈنٹ کرنل الکاٹ گو تھیاسوفی کو ہندو مذہبی فرقہ نہ بتلاویں اور اُسکے عالمگیر ہونیکا دعوی کریں لیکن مورتی پوجا اور جل ستھل آدی کی مہما پر جو زور تھیاسوفی کے پرچارک دے رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تھیوسوفی کا کام محض بت پرست اور قسمت پرست ہندوؤں کو زیادہ تر بت پرست اور قسمت پرست بنانا ہے۔

ایک فرانسیسی مصور نے ایک عورت کی ننگی تصویر اپنے فن کے اعلیٰ اظہار کیلئے بنائی۔ ایک امیریکن نے اسکو خرید کر اسکے کپڑے پہنوا دیئے تاکہ جہاں مصور کے فن کی لوگ داد دے سکیں وہاں بداخلاقی کو مدد نہ ملے فرانسیسی مصور نے دعوے کردیا کہ خریدار کو مصور کے کام میں دخل در معقولات کا کوئی حق نہ تھا۔ برخلاف اسکے امیریکن خریدار کا جواب وہ ہے کہ جب اُسنے نقد مول دیکر چیز خریدی ہے تو وہ اسکا مالک کامل ہو چکا اُسکا اختیار ہے کہ اس تصویر کو جیسے چاہے تبدیل کردیوے۔ اس پیچیدہ قانونی مسئلہ کا حل تو صاحبان جج کریں گے ہی۔ لیکن میری رائے میں فنون لطیفہ کی اوٹ میں یہ جو بازاری ننگی تصویریں مشتہر کیجاتی ہیں اُنکے برخلاف آجکل کے مہذب ملکوں میں ضرور کوئی قانون پاس ہونا چاہئے تاکہ سچے اخلاق کی حالت دن بدن تنزل کے گڑھے میں ہی نہ گرتی جاوے۔

سلطان مراکو کی فوج کا کمانڈر انچیف (سپہ سالار) سکاٹلینڈ کا ایک باشندہ سر ہیری میکلین ہے۔ اسکے ماتحت بیس ہزار قواعد دان فوج اور اسی ہزار سکھاشاہی فوج ہے تنخواہ اسکی سالانہ سات ہزار پونڈ ہے جو برطانیہ اعظم کے سپہ سالار لارڈ رابرٹس کی نسبت بڑھی ہے۔ یوروپ کے گورے بھی عجیب زندہ دلی اور استقلال کی طاقت رکھتے ہیں کہ ہر ایک ملک میں جسطرح ہو سکے اپنا تعلق پیدا کرتے رہتے ہیں۔

سنسار کی گتی

شاخوں کو کاٹنے سے کیا فائدہ؟

پنجاب کے ڈائریکٹر رشتہ تعلیم نے ایک سرکیولر جاری کیا ہے جس میں اُستادوں کو بدنی سزا کے نقصانات تبلا کر انہیں بدنی سزا دینے سے روکنے کی کوشش کی ہے اس سرکیولر کا ذکر کرتے ہوئے پنجاب کے انگریزی زبان کے تعلیمی رسالہ نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ہندوستانی سکولوں میں بید سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور اس لئے جو دوستانہ تعلقات کہ اُستاد اور شاگرد کے درمیان ہونے چاہئیں وہ دیکھنے میں نہیں آتے۔ انگلستان کے مشہور فلاسفر جان لاک کے اس قول کا حوالہ دیکر کہ بدنی سزا سے طالب علم کو ان باتوں سے جنکی طرف اُستاد رغبت دلانا چاہتا ہے اُلٹی نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ رسالہ موصوف کا ایڈیٹر لکھتا ہے اس مشہور فلاسفر نے جو رائے دو صدیوں پہلے دی تھی وہ اب تک ٹھیک ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اسوقت کے ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں کا پرسپر کا ورودہ ڈائرکٹر صاحب کے سرکیولر سے دور ہو سکتا ہے جب اُستادوں اور شاگردوں کا تعلق محض پانچ گھنٹوں کا ہے اور انہیں سے بھی جب ان پانچ گھنٹوں میں چار پانچ اُستادوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جب کہ طالب علم جانتا ہے کہ وہ فیس دیکر پڑھتا ہے اور اسلئے یہ سودے کی بات ہے اگر ایک جگہ حسب دلخواہ خاطر تواضع نہیں ہوتی تو دوسری جگہ حاضر ہے جب اس قسم کے خیالات طالب علم کے اندر پیدا ہو سکتے ہیں تو صاحب ڈائرکٹر کا سرکیولر کوئی نمایاں تبدیلی موجودہ حالت میں پیدا کر سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک گروکل کے طریقہ تعلیم کی پیروی عام نہیں ہو جاتی تب تک ممکن نہیں ہے کہ اسوقت کے افسوسناک تعلقات گرو اور شاگرد میں کوئی نمایاں تبدیلی بہتری کی جانب پیدا ہو سکے شاخوں کے کاٹنے سے کیا فائدہ؟ جڑ کو کاٹو۔

توہمات کی غلامی سے کون بری ہے؟

یوں تو سوچنے کے وقت ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی توہمات کی اصلیت پر وچار کر کے اُنسے بچنے کے لئے دوسروں کو خبردار کرتا ہے لیکن جب عمل کا موقع آتا ہے تو بے اختیار خود بھی توہمات کا شکار ہو جاتا ہے اخبار پایونیر کا ایڈیٹر اپنی تحریر کے لحاظ سے عیسی پر ایمان رکھنے والا معلوم نہیں ہوتا نہ کسی خاص مذہب کا پیرو نظر آتا ہے۔ دوسروں کو صلاح دیتے ہوئے وہ ہر ایک ضعیف الاعتقادی کا کھنڈن کرتا ہے۔ لیکن چونکہ عیسائی کے یہاں پیدا ہوا تھا اسلئے پرانے سنسکار دور نہیں ہوا۔ شاید کسی ہندو اخبار نے گرجا گھروں کی عمارتوں کے گرنے پر مضحکہ اڑایا ہوگا اور عیسائی مذہب کی کمزوری کو گرجاؤں کی عمارتوں کی کمزوری کا دلیل سے ثابت کرنا چاہا ہوگا۔ اسپر پایونیر کا ایڈیٹر ایک نئے جین مندر کے نئے گنبد کے گر پڑنے پر لکھتا ہے "صرف عیسائی گرجائیں ہی نہیں بیٹھ جاتی ہیں" بیچارے پایونیر کے ایڈیٹر ہی کیا منحصر ہے زمانہ قدیم میں بھی خشک فلاسفی کو ہمیشہ توہمات کا غلام ہی ہوتے سُنا گیا قدیم روم میں جب عیسائی مذہب پھیلا تو دہریہ فلاسفروں نے بت خانوں کو از سر نو زندگی بخشنے کی کوشش کی تھی زمانہ حال میں تھیاسوفی نے ٹھیکہ اسی کام کا لے رکھا ہے جب یہ حالت ہے تو سنسار چکر کی گولائی کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ سچائی کوئی بھی نئی نہیں۔ جب یہ کرتی قدیم جیوا تما قدیم اور پرماتما بھی قدیم ہے پھر اس سنسار میں نئی چیز کون سی ہو سکتی ہے۔

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یا تو لاجواب بات کرنیکا فخر سلطنت مغلیہ کے وقت لکھنؤ کے نوابوں اور اُنکے ہمنشینوں کو تھا یا اب یہ فخر امیریکا کو حاصل ہے اردو شاعری اسی پر مستاتی کہ ہاں پاؤں میں ٹکی ہے کرتی آفتاب کی۔ لیکن امیریکا ہر ایک بات میں پورانوں اور نو منوں دونوں کو مات کرتا ہے امیریکا میں سب سے آخری فیشن "ڈگ ڈنر" نکلا ہے۔ ڈگ کہتے ہیں انگریزی میں کُتے کو پس ڈگ ڈنر کے معنی ہوئے "کُتوں کی کہانا" اس کہانے میں جو لیڈیاں

شامل ہوتی ہیں وے پوشاک ایسی پہنتی ہیں جس سے کتیا معلوم ہوں۔ میز پر جو صنعت وغیرہ کا کام ہوتا ہے وہ بلغوں ہی کی نقل میں ہوتا ہے۔ کہانے میں مختلف قسم کی ہڈیوں کا ہی گوشت مختلف طور پر بنا ہوا ہوتا ہے۔ دیگر جملہ کہانے بھی بلغوں کی شکل کے بنائے جاتے ہیں یہاں تک کہ برف بھی بلغوں کی شکل کی بنا کر استعمال کیجاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امیریکا میں صدہا کیا ہزاروں ایسے مرد اور عورت موجود ہیں جنہیں کرنے کیلئے کوئی بھی کام نہیں ہے۔ اسیطرح انگلستان میں بھی عورتیں اور امیر مرد طرح بطرح کے فیشن روز نکالتے ہیں ان چند ایک ناول نویسوں کے علاوہ جو کہ کسی خاص مقصد کو لیکر ناول نویسی پر کمر باندہتے ہیں باقی سیکڑوں ناول نویس محض ایسے آدمیوں کی امید پر ہی ہر مہینہ ایک ناول نکال ڈالتے ہیں۔ نزاکت اور وقت گُذاری کسی کی میراث نہیں ہے جو چاہے ان فنون کا اُستاد بن سکتا ہے۔

مہذب وحشی زیادہ سنگدل ہیں یا قدرتی وحشی؟

اسوقت کی تعلیم کا عام فتویٰ مغرب سے یہ آرہا ہے کہ قدرتی وحشی بڑے ہی سنگدل تھے اور اسوقت بھی جو وحشی قدرتی حالت میں ہیں بڑے سنگدل ہیں۔ چنانچہ اس دعوی کے ثبوت میں زمانہ حال کے مسلہ میں مردم خور وحشیوں کی مثال پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک غور کیا جاتا ہے قدرتی وحشیوں کی حالت میں ہر ایک سنگدلی کے اظہار کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے آدمیوں کا گوشت کہانے سے مطلب یہ ہے کہ جو وحشی وحشیانہ خیالات میں پھنسے ہوئے وحشی یہ سمجھتے ہیں کہ دشمن کا گوشت کہانے سے وہ دشمن کے زور کو دور کر رہے ہیں۔ جب آجکل کی سائنس بھی اس مسلہ کو مانتی ہے کہ جس قسم کے جانور کا گوشت انسان استعمال کرتا ہے اُسی قسم کی خوبو اُسکی ہو جاتی ہے تو کیا تعجب ہے کہ قدرتی وحشی بہادر کا مانس اس خیال سے کہاتے ہوں کہ اُنکے اندر بھی بہادری آجاوے۔ لیکن جس سنگدلی کا کہ مہذب وحشی اظہار کرتے ہیں اُس کے لئے اکثر اوقات کوئی بھی وجہ نہیں ہوتی۔ قدیم روم میں محض تفریح طبع کے لئے انسانوں اور جانوروں کے باہمی جنگ دیکھنے کے لئے جیلے مقرر تھے مرد تو درکنار نازک اور ملائم دل عورتیں بھی

کشت و خون کو باعث تفریح سمجھتی تہیں۔ اسوقت بہی بہت سے ایسے ملکوں ہیں جنہیں مہذب کا خطاب دیا جاتا ہے انسانوں کی جانوروں کے ساتہہ لڑائی دیکہنا تفریح طبع سمجھا جاتا ہے شیروں اور سانڈوں سے کشتی کرنیوالے بہارت ورش میں پہلے تو اور طرح کے آدمی تہے لیکن اب مغربی مہذب تماشہ کرنیوالے آتے ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال ملک میکسیکو کی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ تہذیب کا فخر کرتے ہوئے بھی آجکل کے لوگ کیسی وحشیانہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میکسیکو کے جوآریز نگر میں ایک مشہور پہلوان سانڈوں سے کشتی کرنیوالا فرانسیسکو ماٹیلیرا ہے۔ حال ہیں ہی اُسنے مُکا مار کر سانڈ کو گرا دیا تہا کہ پہر بہسلا اور گر پڑا۔ سانڈ نے حملہ کیا اپنے سینگوں کو اسکی دونوں جانگھوں میں گھسا دیا اور فصیل پر اُسے رگڑا جسسے اسکی ہڈیاں چور ہوگئیں اور گوشت اُجڑ گیا۔ پانچ ہزار تماشائی تہے جنمیں بہت سے امیریکن بہی شامل تہے بجائے غریب پہلوان کے ساتہہ ہمدردی کرنیکے تماشائی اظہار خوشی کرتے تہے اس خبر کو پڑہکر کون انصاف پسند آدمی ہے جو قدرتی وحشیوں کو ان مہذب وحشیوں کی نسبت زیادہ سنگدل کہسکے۔ لیکن یہاں قصہ شیر اور آدمی والا ہے۔ اگر قدرتی وحشیوں کے پاس بہی پریس کی طاقت ہوتی تو شاید وے مہذب وحشیوں کو زیادہ ترسنگدل ثابت کرنے میں بڑی آسانی سے کامیاب ہوتے۔

بارہ برس کے بعد تو روڑی کی بھی سنی جاتی ہے

پایونیر میں خبر پڑہی کہ بلیا میں ایک پبلک لائبریری کا بنیادی پتہر رکہا گیا ہے۔ فوراً طبیعت اسطرف پہر گئی۔ روز عام کتب خانوں کے کہلنے کی خبریں پڑہتا رہتا ہوں کبہی توجہ اسطرح نہیں کہنچی۔ وجہ یہہ ہے کہ بلیا میں کسی زمانہ میں اپنے والد کے پاس میں رہتا تہا اسوقت کچے کہپریلوں کے مکانات تہے۔ ضلع غازیپور کا یہہ ایک سب ڈویژن تہا۔ پہر گنگا نے اس قصبہ کو گرانا شروع کیا۔ کچے مکانات بہی بہ گئے۔ بہاگ بہاگ کر آموں کے باغوں میں لوگوں نے چہپر باندہ لئے۔ یہہ حالت تو اسجگہ کی میں نے چہوڑی تہی۔ اب تکیا غازی پور سے علیحدہ ہوکر ایک نئے ضلع کا صدر مقام ہوگیا ہے شاید پختہ کچہری اور میونسپل باغ وغیرہ بن گئے ہونگے میرے وقتوں میں ایک مڈل کا معمولی سکول تہا۔ اب ہائی سکول ہوگا۔ تعلیم کا چرچا بہی بڑہگیا ہوگا کہ ایک پبلک لائبریری کی صرف ضرورت محسوس ہوئی بلکہ وہانکے باشندگان نے لگر اُسکو حد تکمیل تک پہونچانے کی بہی کوشش کی کیسی حیرت انگیز تبدیلی ہے؟ لیکن اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے مثل مشہور ہے کہ کہ بارہ برسوں کے بعد روڑی کی بہی سنی جاتی ہے۔ سنسار کا چکرہ اسطرح چل رہا ہے کہیں ترقی اور کہیں تنزل کہیں آبادی جنگل سے تبدیل ہو رہی ہے اور کہیں جنگل میں شہر بس رہے ہیں۔ اسلئے نہ تو مصیبت کے وقت نراش ہی ہونا چاہئے اور نہ ہی دنیاوی ثروت پر بہت کچہہ بہولنا چاہئے۔

بنگال ضدین کا گھر ہے

بنگال کے حالات پڑہتے ہوئے بعض اوقات عجیب حیرت ہوتی ہے ایک طرف تو آزادی کا اسقدر زور کہ بیسیوں گریجویٹ عورتیں دکہائی دیتی ہیں انگریزوں سے بڑہکر مردوں اور عورتوں کا میل ملاپ ہے اور طرز معاشرت بالکل ایمیریکا کی بڑہی بڑہی ہوئی تقلید پر ہے اور دوسری طرف کثرت ان لوگوں کی جو محض عورتوں کو پڑہانا ہی پاپ نہیں سمجہتے بلکہ دس برس کی عمر کے بعد لڑکی کا بیاہ کرنا گویا سارے خاندان کو نرک کا دروازہ دکہانے والا بتلاتے ہیں۔ کہاں برہمو سماج اور کہاں ہزارہا بنگالی بدہواؤں کا سرمنڈوا کر بدری کیدار اور جگنناتہہ وغیرہ کی خاک چہانتے پہرنا عجیب ضدین کا اجتماع بنگال میں نظر آتا ہے لیکن اُس صوبہ میں بہی ایسے اعرابی موجود ہیں جو بہشت اور دوزخ دونوں کے درمیاں میں رہکر خدا و شیطان دونوں کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ جسقدر بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہیں وہ جہاں ایکطرف اپنے لڑکوں کو ولایت بہیجکر بیرسٹری کا پاس کراتے ہیں وہاں جات پات کے بندہنوں کے سخت غلام ہندو ونکی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کے بیاہ کے لئے پرایشچت میں عجیب عجیب طرحکی سوانگ بہرنے میں ذرا بہی شرم نہیں کرتے۔ انکے علاوہ آجکل کے بنگالی تعلیم یافتہ روسا بہی باوجود لائیبریروں کی لائیبریریاں سماپت کرنیکے بہی ابہی تک کلین کے ساتہہ پتری کا وواہ کرنیکے لئے رشوت دینا جائز سمجہتے ہیں ہمعصر آریہ پتر کا نے انڈین مرر کے ایک نامہ نگار کی بہیجی ہوئی خبر کا نوٹس اپنے ۷ فروری کے پرچہ میں لیتے ہوئے اس خبر کو درج کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رپن کالج کے ایک طالب علم کو بوجہ کلین ہونیکے اپنے بیاہ میں ۳۷ ہزار روپیہ اور ۱۳ ہزار روپیوں کے زیور کل پچاس ہزار روپیہ جہیز میں ملا۔ اس کے علاوہ اس بیاہ میں تقریباً پچاس ہزار روپیہ اور خرچ ہوا۔ یہہ تو نوشہ کی خریداری کا سودا ہے۔ لڑکیونکی خریداری تو کہلم کہلا ہر ایک صوبہ میں جاری ہے۔ اور اس مرض میں بنگال بہی کسی حالت میں بری نہیں ہے۔ دہرم کے خیالات کی بارہ میں مجہے معلوم ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کے دہریہ اور ناستک موجود ہیں وہاں دوسری طرف کثرت اُن ستری پرشوں کی ہے جو توہمات کے غلام بنکر اپنی زندگی کو برباد کر رہے ہیں بنگال کچہہ عرصہ تک نئی روشنی والے ہندوستانیوں کا کعبہ سمجہا جاتا تہا اور جب تک کہ دیگر صوبہ جات کے لوگ محض تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے ہی بنگال سے ملاقات کرتے رہے تب تک بنگال کا سکہ دیگر صوبہ جات میں جاری رہا۔ لیکن جب سے کہ بنگالی کی زندگی کو انکے گہروں میں مطالعہ کرنیکا موقع لوگوں کو ملا ہے تب سے معلوم ہوگیا کہ بہارت ورش سے فرضی دیوتا منشیوں سے بہی محض معاملات میں گرے ہوئے ہیں۔

گنجینہ پرچار کے متعلق

نویدن

شری یعنی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک متحدہ آگرا و اودھ کی اپنتہ سبھا سداوں نے جو کہ گنجینہ پرچار کے وچار کیلئے نجیب آباد میں اکٹھے ہوئے تھے پرچار کا پربندہ کرتے ہوئے نشچے کیا ہے کہ شری سوامی آتما نند سرسوتی جی سے نویدن کیا جاوے کہ انہیں گنجینہ اوسر یہ وہ گذشتہ گنجینہ کیطرح کرپا کرکے اپنے اصولیہ پرچار تہہ سے سبھا کو یتا دیویں۔ اسلئے آشا کہ وہ کرپا کرکے گھر اپنے پنتہ سے سوچیا دیں گے اور اس دشے میں اپنے سموترت دھیان کو پروان کریں گے۔

(دستخط) نیام شدر منتری آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک متحدہ آگرا و اودھ ۱۸ مقام مراد آباد

(نوٹ) سوامی جی سے میں بھی نویدن کرتا ہوں کرپا کر کے پرتی پورتی پہلے گروکل کے وارشکوتسب پر پدھاریں۔ تتھا انیہ سنیاسی و گرہستی اپدیشکوں سے بھی وہی پرارتھنا ہے۔ (منشی رام)

گروکل سماچار

عمارت کا کام بدستور جاری ہے۔ روپیہ منظور شدہ قریب الاختتام ہے۔ صرف چودھری جیکشن داس جی کے دس ایکہزار روپیہ سے بیٹھکا لیے اور پدارتھ ودیا کے لئے دو کمرہ بنائے جاویں گے۔ باقی عمارت مدد نہ ہو پہنچنے کے باعث شاید بند کرنی پڑے لیکن مجھے آشا ہے کہ **عمارت** کا کام بند نہ ہوگا۔ میاں امیر آریہ سماج کو خبر لگی ہے کہ ایکسو دس روپیہ اسیگنہ نمبر منسند گروکل کی مد میں جمع ہو گئے ہیں اب جو وہاں سے جلد روانہ ہونگے اب مقام بجیانا سے بابو جگن ناتھ صاحب ضلع ادا نجیر فرماتے ہیں "گروکل کی عمارت کے واسطے میں چندہ کا پربندہ کر رہا ہوں۔ ایشور کی کرپا سے کم سے کم دو سو روپیہ آٹھ دس دن تک بھیجدوں گا۔ عمارت کے خرچ کا آپ کچھ سندیہہ نہ کریں ایشور کی سہایتا سے رقم جلد پوری ہو جاویگی۔ ایسا کون ہے جو آپ کی اپیل پر دھیان نہ دے" جب اسطرح کے درڑھ آریہ پرش گروکل پر شردھا رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں جو ثبوت پرماتما کی کرپا کا ہے۔ تو میں سندیہہ کیوں کروں۔ مجھے پورن آشا ہے کہ برسات آئندہ کے پیشتر پیشتر ہی ہماری چند آئندہ برسوں کی ضرورت کے موافق مکانات تعمیر ختم ہو جاویں گے اور پھر موقع ملیگا کہ شانتی کے ساتھ گروکل کی انتی کے دوسرے اپائے سوچے جاویں۔

گذشتہ ہفتہ میں بھی صحت سب برہمچاریوں کی اچھی رہی صرف دو برہمچاریوں کو بیٹھے کے کارن تین چار گھنٹوں بخار آیا تھا۔ پڑھائی آنند پوربک ہو رہی ہے اکثر ہندو لوگ جنکا آریہ سماج کے دیگر کاموں سے کوئی تعلق نہیں محض گوروکل دیکھنے کی نیت سے آتے اور خوش ہو کر جاتے۔ ۱۲ فروری کو دو اور لڑکوں کا یگیوپوت ہوا اور انکے نام واگیشور اور پریہ برت رکھکر انکو شامل کیا گیا۔ پس اسوقت برہمچاریوں کی تعداد ۷۶ ہو گئی ہے۔

مفصلہ ذیل دان گروکل کے لئے یکم فروری سے ۱۳ فروری تک آیا

رقم	کس فنڈ میں	نام دانی
۱۰ روپیہ	مستقل فنڈ	(۱) چودھری نیادر سنگھ و بگراج پورڈا کخانہ تھشوپا
۱۰ روپیہ	ایضاً	(۲) بابو پرساد لاکو آفس جہانسی
۲ روپیہ	مٹھائی فنڈ	(۳) پنڈت سکھ چین ناتھ بی اے پالمپور
۱۴ آنہ	"	(۴) پنڈت ٹھاکر رام ورما تک پالمپور
۴ روپیہ	مستقل فنڈ	(۵) مہاشے نکھو نیا ڈاکخانہ پریا بانگی ضلع بدایون
۳۷ روپیہ ۱۳	گائے کیلئے	(۶) مہاشے گرو دت منتری آریہ سماج نابہر کوٹلہ
		(۷) دہرم پتنی لاہیگراج لائبریری آریہ سماج لاہور
۳ روپیہ	مٹھائی فنڈ	آریہ سماج لاہور
۴ روپیہ	ایضاً	(۸) گپت دان
۲ روپیہ	"	(۹) لالہ ایشوری پرساد آگرا
۱۰ روپیہ	مستقل فنڈ	(۱۰) لالہ گنگا رام آریہ لمبی ضلع بدایون
۳ روپیہ	"	(۱۱) لالہ بنواری لعل سب جج راجپور اٹاوہ
۴ روپیہ	اتسب فنڈ	(۱۲) لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری امرتسر
۲ روپیہ	مستقل فنڈ	(۱۳) رائے گنور بہادر حیدر آباد دکن
۳۰ روپیہ	"	(۱۴) لالہ امیر سنگھ گڈھ میرپور
۵ روپیہ	"	(۱۵) میاں تیر سنگھ دہرم شالا

اسی عرصہ میں دو گائے اور ایک بھینس آئی ہیں جنکا ذکر گذشتہ ہفتہ میں ہو چکا ہے۔

بابو پرتاپ سنگھ جی رئیس بھرووال ضلع ہوشیارپور اپنے مدت کے اقرار کے بعد اب گروکل کی سیوا کیلئے آگئے ہیں۔ آپکے خرچ کا کوئی بوجھ گروکل پر نہیں پڑیگا۔ بابو پرتاپ سنگھ نے عمارت کے کام اور خرچ کی نگرانی اپنے ذمہ لیلی ہے جس سے امید ہے کہ بڑی بھاری سہایتا دیگر کاموں میں ملیگی۔

وارشکوتسب کی تاریخیں تبدیل کرنیکے لئے نہ صرف بہت سے خطوط آئے ہیں بلکہ ہمعصر آریہ پتر کا نے اسلئے تبدیل تاریخ کی سفارش کی ہے کہ کالجوں کے طلبا اپنے امتحانوں سے فارغ ہو کر جلسہ میں شریک ہو سکیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بھائیوں نے ہماری مجبوری کو محسوس نہیں کیا۔ گروکل کا سال یکم چیت سے شروع ہوتا ہے اسی دن سے جماعت بندی نئی ہو کر پڑھائی شروع ہوگی۔ ماسکے ایک دن پہلے پوہ نما کو گل نئے داخل شدہ ودیارتھیوں کا ویدارمبھ سنسکار ہونا چاہئے تاکہ وہ باقاعدہ برہمچریہ کے برت پالن کے لائق ہو جاویں۔ گروکل کا ہر ایک کام نیم پورک ہونا چاہئے یہ معمولی پاٹھشالا یا کسی آریہ سماج کا جلسہ نہیں ہے کہ جسکی تاریخیں تبدیل ہو سکیں۔

ایسے خیالات اسلئے اُٹھتے ہیں کہ اب تک ہم لوگوں نے اپنے وچار اور کرتویہ کو ایک نہیں کیا - جب میں دہلی گیا تو کئی بھائیوں نے پوچھا کہ کسقدر برہمچاری گروکل کے دہلی دربار کے پرچار کی رونق بڑھانے آویں گے - ان پرشن کرتاؤں میں ایک یوگی راج سادہو بھی شامل تھے - میں حیران تہا کہ یہہ کیسے آریہ پرش ہیں جو گروکل کو ایک ناٹک بنانا چاہتے ہیں - گروکل کی قایمی کا مطلب یہہ ہو کہ جملہ ناٹک بازیوں کی زنجیریں توڑ دی جاویں اُسکے برہمچاریوں کو لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے دہلی بُلانے کی درخواست عجیب حیرت میں ڈالتی تھی - میں آشا کرتا ہوں کہ جو بھائی اس موقع پر جلسہ میں نہیں شامل ہو سکتے وہ اُسکے بعد ہی گروکل کا ملاحظہ کرکے ویسا ہی آنند حاصل کریں گے :

اسمرتیہ پھر کشما کیجیے

پریہ پاٹھک گن ! دہلی جانیکا نتیجہ جو کچھ میں نے وچارا تھا - وہی نکلا - گروکل کی سیوا شانتی سے پورا سمے دینے سے ہی ہو سکتی ہے اور اُس شانتی میں وگھن کے سامان ہو رہے ہیں - جس مجبوری پر میں نے پرتنیدہی سبھا کے رُکنوں - اور دیگر کئی آریہ بھدر پرشوں کو ناراض کر لیا ہے اس سے آپ سب واقف ہیں اپر مخالفت کی بوچھاڑ ہونی ہی تہی اس کو اب ختم کرتا ہوں - پرتنیدہی سبھا کے منتری جی کا مضمون خواہ آپ کیسا ہی سخت کیوں نہ سمجہیں میں نے اس غرض سے درج کیا ہے کہ پرتنیدہی سبھا کے ممبر اپنے دل کا بخار نکال کر شانتی لابہہ کریں - لالہ جیونداس جی کا مضمون بھی اسلیئے درج کر دیا ہے کہ لالہ جی کی شانتی ہو جاوے میں اُنکے لیکھ کی سیجہتا کے لئے انکا دہنیہ باد دیتا ہوں اور جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ جو لوگ اُنکی کتاب پڑھیں گے - وے خود بخود دیکھ لیں گے کہ آیا میرا ریویو صحیح ہے یا غلط لالہ جی کے مضمون نے میری رائے کو اب تک نہیں بدلا - محض اسقدر اُنکے سوال کا جواب دینا ضروری ہے کہ اُنکی کتاب میں بہت سا حصہ مضامین کا دلچسپ اور مفید بھی ہے لیکن بقول وشنی دیا نند کے جہاں امرت میں زہر ملا ہو وہ سارا ہی تیاگنے کے یوگیہ ہوتا ہے میں نے اپنی رائے درج کر دی تہی - ممکن ہے کہ دیگر بھائیوں کا میری رائے سے اختلاف ہو -

(۲) میں رسجگہ اپنے ناظرین اور انیہ آریہ پرشوں کو خبردار کرتا چاہتا ہوں کہ دو تین جگہوں سے میری مخالفت کی طیاریاں شروع ہیں - اخباروں میں تو جو کچھ میری ذات کی نسبت لکھا جاوے گا اُسکا نوٹس اُسوقت تک میں نہیں لونگا جب تک کہ گروکل کی سیوا میں موجود ہوں البتہ گروکل کو ممکن ہے میری ذات کے سمبندہ سے - کچھ نقصان پہونچانیکی کوشش کیجاوے - میں اسلئے سب بھائیوں سے نویدن کرتا ہوں کہ آپ سادہو لوگ نہ ہی ہے کام ہیں اور اگر آپ کو کوئی واقعات بتلائے جاویں تو بجائے سماعی شہادت پر عمل کرنیکے یہاں آنکر اُنکی تحقیقات کر لیا کریں

(۳) نامہ نگار بہائیوں سے نویدن ہے کہ ذاتیات کے مضامین درج نہیں ہو سکتے اسلئے لکہنے وقت احتیاط رکھا کریں -

(۴) جو مؤلف یا مصنف ریویو کے لئے کتب بھیجتے ہیں اُنکی سیوا میں نویدن ہے کہ وے اس امید پر کتب بھیجا کریں کہ ریویو کا ریویو کرنیکی انہیں اجازت دیجاویگی اگر کوئی صاحب مخالف ریویو کو برداشت کرنیکی طاقت نہ رکہتے ہوں تو صاف لکھدیا کریں تاکہ اُنکی کتاب پر بجائے رائے زنی کے محض اُسکا نام قیمت اور ملنے کا پتہ لکھدیا جایا کرے -

پریہ پاٹھک گن ! اس مرتبہ ایڈیٹری اور آتمک مضمون آپ تک نہیں پہونچا سکا - اُسکا کارن آپکو معلوم ہو گیا کشما کیجیے - آیندہ کیلیے انتظام ایسا کیا ہے کہ شانتی پوروک آپکی سیوا کر سکوں - اور میرا وشواس ہے کہ پرماتما میری اس آشا کو پورن کریگا -

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ دار نہیں ہے

پرمہنس جی کا سفرنامہ

شری یت ایڈیٹر ست دہرم پرچارک نمستے
آجکل ہمارے دیش کے پڑہے لکھے عموماً ناولوں کے دلدادہ ہو رہے ہیں چنانچہ لوگوں کی اس رغبت کو دیکھ کر مصنفوں نے بیسیوں ناول لکھہ ڈالے اور بعض حالتوں میں ان ناولوں نے اُنکو مادہ پرستی میں غرق کر دیا پس اس وقت ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ناول کی طرز پر لکھی جاتی جس میں مذہبی مسائل پر بحث ہو اس ضرورت کو محسوس کرکے میں نے پرمہنس شونراین متوطن بنگال کے سفرنامہ کو جسکی قیمت پانچ روپیہ ہے مفید مطلب سمجھکر بحروف فارسی چھپوا دیا - اس قسم کی کتابوں کی آریہ سماجوں میں بھی بہت مانگ تہی جسکا ایک ثبوت یہہ ہے کہ کتاب وہ جاتی ناول باوجودیکہ اُسکا ایک حصہ فحش بھی ہے آریہ سماجوں میں بہت بکی پس کچھ شبہ نہیں کہ اس وقت ملک کو گندے ناولوں کی طرف سے ہٹا کر پاکیزہ مضامین کیطرف لانے کے لئے اس قسم کی کتابوں کی سخت ضرورت ہے اور مجھکو امید ہے کہ پرمہنس جی کا سفرنامہ پڑہکر جہاں ایکطرف عام لوگوں کو فرحت حاصل ہوگی وہاں دوسری طرف مذہبی مسائل سے بھی کچھ واقفیت حاصل ہو جاویگی مزید براں اس کتاب کے تیار کرنے سے میری ایک یہہ غرض بھی تھی کہ جو اسنتری پرش مہرشی سوامی دیانند جی کے ستیارتھ پرکاش جیسا کہ ہونا چاہیئے اُسکے گرنتھوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے وہ اس سفرنامہ کو پڑہکر لابہہ اٹھائیں کیونکہ اس کی بھاشا ایسی سرل

...گئی ہے کہ بچے اور استریاں تنہا انپڑھ
...پڑھ سنکر بخوبی سمجھہ سکیں گے - افسوس ہے
...عالفانہ ریویو لکھکر لوگوں کی اوپر اشردھا
...یال ہے کہ اگر مہاتمے منشی رام جی اسکو
...وتا تو ایسا ریویو ہرگز نہ لکھتے - اب میں
...تحریر کا مختصر جواب نیچے عرض کرتا ہوں
...آپ حرف بحرف چھپا دینگے -

...راض - سدھ جی کے اپدیش عموماً لوگوں
...ڈالنے والے ہیں اور ایک دو معجزے بھی
...کی بدولت درج ہیں - جواب - انکا بالفعل
...ہے کہ دعوی بلا ثبوت ہے -

...راض - ڈمراؤں کے ایک گاؤں پرتاپ چھوری
...ہے مارشتاہ کا لفظ جو خاص بنگالی بولا کرتے
...رارہا ہے کہ کہانی فرضی ہے - جواب - اصل
...الی میں ہے اور اسکا ہندی ترجمہ بھی کسی
...انے کا کیا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس
...سے الفاظ بنگالی لب لہجہ میں لکھے گئے ہیں
...اسی طرح بجائے مارشتا کے مارشتاں لکھا گیا ہو
...انی یا فرضی سمجھی نہیں جا سکتی -

...راض - دو تین دن میں ساری سندھ دیش
...اچھی سی بات معلوم ہوتی ہے جواب کتاب میں
...لکھا ہے کہ دو چار دن سندھ میں پھر کر سدھ جی
...لوٹ آئے - اس سے یہہ ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا
...سندھ دیش یعنی اسکے شہر شہر اور گاؤں گاؤں
...دان میں دیکھکر لوٹ آئے - اس سے صرف یہہ
...اتا ہے کہ جسقدر سیر سندھ کا دو چار دن میں ہو سکا
...سیر کرکے واپس آگئے -

...اعتراض - جس جگہہ سدھ جی گئے اکھڑوں کی طرح
...اعتراض رہا ہے کہ انکے انتہ کرن میں سوتہ ہی
...پرکاش ہوگیا تھا اسلئے انہیں ودیا ابھیاس
...ضرورت نہیں تھی - جواب - بالپن کی اوستھا میں
...کا سدھ جی گھر سے باہر نہیں نکلے تھے ایک یا
...بالفعل پر انکی زبان سے ایسے شبد نکلنے سے

یہہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہاں کہیں وہ گئے ایسا ہی
دعوے کرتے رہے کیونکہ باہر نکلکر تو انہوں نے جہان
تہاں ودیا ابھیاس کی مہما ہی گائی ہے - دیکھو صفحہ
۹۵ و ۹۶ و ۹۷ میں اور زور سے انہوں نے ودیا کی
بڑائی جتائی ہے مثلاً صفحہ ۹۶ کی سطر ۵ و ۶ میں وہ
فرماتے ہیں کہ "ودیا کے پڑھنے سے تو بدھی تیج بل
اور گیان کی اُنتی ہوتی ہے جس سے ہت اور اہت
کا وچار ہوتا ہے ارتھات ویو ہارک اور پارمارتھک
کاریوں کی سدھی کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور اسی
سے سنتوش گمبھیرتا دھیرتا اور شانتی آدی اتم اتم
گنوں کا پرکاش ہوکر سکل اندریوں کے چنچل اعلیٰ دوش
سرم کرم سے دور ہو جاتے ہیں اور جیو آتما پرماتما کے
پرم سمبندھ کا گیان ہو کر سب ہی آنندت رہتے
ہیں" کیا یہہ ودیا کی نندا ہے یا استتی ؟ اس سے
بڑھکر اور کیا ودیا کی استتی ہو سکتی ہے - ؟

پانچواں اعتراض - میری رائے میں اس کتاب کے
کسی پڑھنے والے کو بھی زیادہ لابھہ نہیں ہو سکتا بلکہ
ممکن ہے کہ اس کے پاٹھہ سے آریہ سدھانتوں
پر اشردھا ہو جاوے - جواب - اس آپکے لیکھہ پر مجھے
افسوس نہ ہوتا یدی آپنے کل کتاب کو بغور پڑھکر رائے
لکھی ہوتی - مہاتمے جی ! میری جہانتک بدھی جاتی
ہے اس کتاب کے پڑھنے سے اشردھا ہونی تو درکنار
آریہ سدھانتوں کی پہلے پرکار پشٹی ہوتی ہے
میں اپنی رائے کی تائید میں ایک دو لیکھہ کتاب
سے ذیل میں نقل کر دیتا ہوں اور آپ سے پرارتھنا
کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنی رائے کی تائید میں کتاب میں
سے کچھہ لیکھہ نقل کرکے چھپا دیویں اور اگر آپ ایسا کرنا
پسند نہ کریں تو چند مقامات کا بقید نمبر فقرہ و صفحہ
محض پتہ ہی لکھدیں اور یہہ الگ الگ تشریح کر دیں
فلاں فقرہ کا مضمون بھرم میں ڈالنے والا ہے فلاں
معجزہ ظاہر کرتا ہے - فلاں سے آریہ سدھانتوں پر
اشردھا ہوتی ہے - براہ مہربانی یہہ بھی لکھدیں
کہ آیا کوئی مضمون بھی کتاب کا مفید یا آریہ سدھانتوں

کے انوکول ہے یا سب کی سب ہی خراب ہیں بالفعل تو آپ
نے یہہ ظاہر کیا ہے کہ ساری ہی کتاب خراب ہے -
میرے دعوے کے ثبوت میں باب ۶ کا فقرہ ۱۹ -
اور باب ۹ کا فقرہ ۲۳ - ملاحظہ طلب ہے اور
وہ فقرہ یہہ ہیں -

۹ - سدھ جی کا کانشی نریش کے ملنے کو جانا -
۱۹ - سدھ جی نے وچار کیا کہ انتریامی پرماتما کی
جو ہمکو پریرنا کرنے کی آگیا ہے -
کیوں نہ ہو کہ ہم سب سے پہلے کانشی جی کے راجہ کو
اتم روپ سے سمجھا دیں پھر جو پنڈت لوگ انکے
آدھین ہیں انکو سمجھانا سہل ہو جائیگا - ایسا نشچے
کرکے سدھ جی رام نگر میں کانشی نریش کے دوار پر
پہنچے راجہ کے نوکر نے سدھ جی کا پیغام راجہ جی کو
پہنچا دیا - راجہ صاحب نے حکم دیا کہ ہمارا ایک پنڈت
انکے پاس جاکر شاستر ارتھ کرے - یدی وہ انکو لوٹ
سمجھیگا تو ہمارے پاس آنے کی اجازت ملیگی -
پنڈت جی نے سدھ جی سے پوچھا کہ سوامی
آپ دیوی دیوتا - کالی درگا - شیو وشنو بھگوان
آدی کو مانتے ہیں یا نہیں - سدھ جی نے کہا کہ پہلے
یہہ وچار ہونی چاہئے کہ دیوی آدی کسکا نام ہے
انکا سوروپ کیا ہے - وہ کہاں رہتے ہیں وہ
نراکار ہیں یا ساکار - یدی نراکار ہیں تو انکی
ویکتی نہ ہوگی اور وہ دکھلائی بھی نہ دینگے ایسا جو
دیو ہے اسی کو لوگ نراکار پربرہم کہتے ہیں - یدی
وہ ساکار ہیں تو پرتیکش نظر آئینگے - دیکھو سوریہ
چندرما پرتھوی جل اگنی دیو سب ساکار دیوتا
ہیں اور وہ پرتیکش دکھلائی دیتے ہیں یدی انکے
بھن کوئی اور کالی درگا - شیو وشنو آدی ساکار دیوتا
دیوتا ہیں تو وہ کہاں ہیں انکو ہمیں دکھا دے اور
دیوی دیوتا کا ارتھ ہمیں بھلی بھانتی سمجھا دے تب
اتر دیا جائیگا - یدی ان ناموں سے آپکی مراد
نراکار پربرہم کی ہے تو انکو ہم مانتے ہیں -
پنڈت جی بولے کہ وشنو بھگوان ویکنٹھ میں ہیں

برہما جی برہم لوک ہیں۔ درگا اور شیو جی کیلاش
اور کاشی جی ہیں ایسا ہم تمکو کس پرکار دکھا دیں۔
سدھ جی نے کہا کہ یدی وہ لوگ اپنے اپنے گھر ہیں
رہتے ہیں تو اس سنسار ہیں جراچر کا کاریہ کس
پرکار چلاتے ہیں ارتھات انپتی پالن اور سنگھار
کیسے کرتے کراتے ہیں۔ یدی وہ آپ ہیں موجود
نہ ہوں تو اپکے پاپ پنیہ کو کون سمجھیگا اور آپکے
دکھوں کو کون دور کریگا اتھوا سکھ بھگتا ئیگا
پنڈت جی بولے کہ یہہ ٹھیک بات ہے پرنتو وہ ہم
لوگونکے پاس گپت بھاو سے رہتے ہیں اور کاشی
جی ہیں پرتیکش براجماں ہیں۔ سدھ جی نے کہا کہ
کاشی کیا وستو ہے۔ اسکا سوروپ کیا ہے اور کون
روپ سے شیو جی وہاں براجماں ہیں۔ منشیہ روپ سے
یا مٹی کاشٹ پتھر کے روپ سے۔ یدی منشیہ
روپ سے براجماں ہیں تو ہمکو دکھا دیجیئے نہیں تو سمجھا ہی
دیجیئے۔ یدی آپ کہیں کہ مٹی کاشٹ اتھوا پتھر
کے روپ سے شیو جی براجماں ہیں تو پرتھوی بھر کے
سب ہی دیشوں اور سب ہی استھانوں ہیں مٹی
کاشٹ اور پتھر موجود ہیں اسلیئے سب ہی استھانوں
ہیں شیو جی بھی براجماں ہیں کاشی ہیں کیا وشیشتا
ہے۔ یدی آپ لوگ مٹی کاشٹ پتھر آدی پدارتھوں
کو شیو کہیں تو وچار کرکے دیکھیں کہ یہہ سب اگنی
ہیں ڈالنے سے جلکر بھسم ہو جاتے ہیں تب کیا
شیو جی بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ ہمکو سمجھا دیجیئے
کہ شیو دیوتا اور درگا دیوی کیا وستو اور کس روپ
سے براجماں ہیں۔ جل روپ یا اگنی وایو یا چندرماں
روپ سے یا سوریہ روپ سے؟ غرضیکہ وہ کون روپ
سے براجماں ہیں ہمکو اچھی طرح سمجھا دیویں۔ یدی
ان روپوں سے براجماں ہیں تب تو سب ہی استھانوں
ہیں براجماں ہونگے پھر یہاں تہاں بھٹکنے کی
کیا ضرورت ہے۔ سدھ جی نے یہہ بھی کہا کہ ہے پنڈت
جی ترک وترک۔ ان ایمان جی اور پراجے اتیادی
او نہاگ کہ اپنے اشٹ پرماتما اتھوا نرگن نراکار

جیوتی سوروپ برہم کو گمبھیر بھاو سے وچار پورپک
دیکھیئے۔ ان ہی کے برہما وشنو اور مہیش بھن نام
ہیں کیول اسی جیوتی سوروپ پرماتما کے جاننے
سے بھرم جال سے جیو چھوٹ سکتا ہے اور یہی پرماتما
تم لوگوں کا دکھ اور کشٹ نوارن کرکے آنند ہیں
رکھینگے اسلیئے اپ بھرم ہیں پڑکر پنڈت لوگوں اور
راجہ پرجا کو بھی پتت نکر ہیں کنتو وچار کرکے اپنے
اشٹ دیو پرمیشور کو چینیئے۔ پنڈت جی نے یہہ اپدیش
سنکر من ہیں وچار کیا کہ یہہ پرش کوئی ودوان پرش
ہے جو سب کا ہی کھنڈن کرتا ہے۔ یدی ہم اس
پرش کو راجہ صاحب سے ملا دینگے تو یہہ سب ہی
باتوں کو کھول کر کہہ دیگا اور جو کچھ ہمنے راجہ صاحب
کو سمجھا رکھا ہے سب دور ہو کر ہماری
جیوکا ماری جائیگی اسلیئے اسکو جس طرح بن پڑے
یہاں سے الگ کر دینا چاہیئے یہہ وچار کر پنڈت
جی نے سدھ جی سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر یہاں بیٹھیئے
ہم راجہ صاحب سے پوچھتے ہیں انکی آگیا ہوگی تو
انکے پاس جانے پائینگے۔ سدھ جی وہیں بیٹھے رہے
پرنتو کوئی پرش انکو بلانے نہ آیا آخر شام کو سپاہیوں
نے انکو بےعزت کرکے نکال دیا۔

۹۔ سدھ جی کا راجہ ڈمراؤں کے پاس جانا

۲۳۔ سدھ جی مہاراج راتری پرینت وہیں رہے
اور پراتہ کال اٹھکر راجہ ڈمراؤں کی ڈیوڑھی پر
پہنچے۔ کچھ دیر بعد راجہ صاحب سے ملے جو اس سمے
باہر سیر کرنے کو جانے والے تھے۔ سدھ جی نے راجہ
صاحب سے کہا کہ ہے مہاراج! گمبھیر بھاو سے ہماری
ایک بات کو سنیئے۔ اسپر راجہ صاحب اپنے سپاہیوں
پر خفا ہو کر بولے کہ کیا تم لوگ ایسے ننگے اودھوت کو ہمارے
سامنے سے نہیں ہٹا سکتے۔ ایک سپاہی اس حکم کو پا
سدھ جی کو گردن سے پکڑ کر دھکے دینے لگا یہانتک کہ
وہ دھکے دیتے دیتے سپاہی کی پگڑی کھلکر نیچے مٹی
ہیں گر گئی جسپر سپاہی غصہ ہیں آکر سدھ جی کو دھپڑ اور
گھونسے مارنے لگا۔ اس کارروائی کو دیکھکر راجہ صاحب

بہت خوش ہوئے کہ ہمارے سپاہی نے خوب کام کیا
سنے من ہیں وچارا کہ ان بیچارے راجہ لوگوں کا
کچھ دوش نہیں ہے کیونکہ جیسے ان لوگوں کے اشٹ دیو
کاشٹ آدی جڑ پدارتھ ہیں ویسے ہی انکی بدھی
ہے ... بات سچ ہے کہ ستسنگ کرنے سے
اور نکلتی ہوتی ہے اور کسنگ سے اگیان اور بندھن
ہے۔ یدی ان لوگوں کی نشٹھا اور بھگتی پربرہم
سوروپ پرماتما ہیں ہوتی تو انکی بدھی ایسی کبھی
بلکہ انکے سبھی بل اور گیان کا پرکاش ہوتی دن
وہ خود اہنکار سے رہت ہو کر سادھو اسادھو کو
زیادہ لکھنا طوالت سمجھکر بند کیا گیا ہے
کہ جہاں کہیں ایسے کتاب کھولکر پڑھا جائیگا سب
ہی آریہ سدھانت الوکول سدھ جی کا اپدیش
کبھی سدھانتوں کے برخلاف لیکھ نہ ہو یہہ
ہے کہ کہیں کوئی بات ایسی نکل آوے جو
چینیوں کی نگاہ ہیں قابل اعتراض متصور ہو
سوال تو یہہ ہے کہ جن سادھارن استری پرش
کے لیئے یہہ کتاب چھاپی گئی ہے وہ اس سے
اٹھا ینگے یا انکی کسی پرکار کی ہانی ہوگی اسکا خیال
کہ جنہے آس ظرنامہ کو ایک بڑی ضخیم کتاب
انتخاب کیے چھانٹکر لکھا گیا ہے عجب نہیں کہ باوجود کوشش کے
کہیں کہیں کچھ نقص رہ گیا ہو
آخیر پر قیمت کتاب کی نسبت بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ قیمت
کا صحیح اندازہ آپ اسوقت لگا سکتے تھے جبکہ آپکے ناظر
اپنا اخبار نہ ہوتا اور اپنی کتابوں کا اشتہار دوسروں کے
اخباروں ہیں دینا پڑتا اور ریویو کے لیئے اپنی کتب
اخبار نویسوں کے پاس بھیجنی پڑتی اور کتب فروشوں کو
معقول کمیشن دیکر فروخت کرانا پڑتا اور بذریعہ اشتہار
مترون ہیں کتب کو مفت تقسیم کرنا پڑتا اور میرٹھ
ہیں اپنی کتب کو مفت یا کمی قیمت پر دینا پڑتا اور
سماجک وغیرہ لائیبریریوں ہیں کچھ کتب کو بلا قیمت
کرنا پڑتا۔ اور دیگر چھاپہ خانوں ہیں کتب
وغیرہ سادہ کا کاغذ سو مہاشے جی کا غذ

ستیہ دھرم پرچارک
اور
آریہ بھراتری سبھا

...گیہ ستیہ دھرم پرچارک میں آریہ بھراتری سبھا کے
...میں کچھ آکشیپ ڈپی لیکھ ایڈیٹر جی کی طرف سے
...ے جن کا جواب بمن لکھت پرکار دیا جاتا ہے:۔
...ٹیپ کیا آپکو یہ معلوم ہے کہ اپنے بھائیوں کی
...وریوں کا نوٹس لیکر انہیں راہ راست پر
...نے کے عمل کا سلسلہ آریہ سماج میں پہلے پہل
...جود بہت مخالفت کے کسنے جاری کیا؟؟

جواب - اس پر ہمیں یہ پتہ لگا کہ اس شبہ
...کام سے لئے کسنے آپکو تحریک کی۔ آیا جالندھر
...آریہ سماج کی طرف سے - آپ اس کام کے لئے
...مقرر کئے گئے - یا کسی اور سبھا سوسائیٹی نے
...آپکو اس کام کے لئے نیت کیا۔ یا خود بخود ہی
...اپنے ویسن کو پورا کرنے کے لئے لوگو نپر نکتہ
...چینی کرنے کو آمادہ ہو بیٹھے؟؟

نوٹ آپ جس بگڑی اوتارنیوالی سپرٹ
...کہ تیمی بھراتری سبھا میں موجودگی سے منکر تھے اس کا
...نہ جگہ آپکو ناتھنہ آپ نے آریہ میں ہی دیدیا۔ یہہ جواب چونکہ
...لکی بہرا عزیز رامداس جی کی طرف سے نہیں ہے بلکہ
...جنرل سکرٹری آریہ بھراتری سبھا کی طرف سے
...ہے۔ اس لئے جو کچھ اس پتر میں لکھا ہے وہ سبکی
...طرف سے سمجھا جاویگا۔ جسکو آج آپ اس لئے
...ویسن کہتے ہیں کہ آپکے ممبروں کا ذکر تھا۔ آپکے
...واپس لانے کے لئے آپ مجھ سے کیسی آتمائیں
...یار کرتے تھے۔

آکشیپ اس اعتراض کی تصدیق ہوتی ہے جو کہ
...بھراتری کے ممبروں پر کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کسی حق کو
بھی نیک نیت سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

جواب سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر آپنے لوگوں کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کا طریقہ سب سے پہلے اختیار کیا تو اس سے یہ کسطرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھراتری سبھا کے ممبر آپکو نیک نیت نہیں سمجھتے۔ یہہ بھی ایک وتیرہ بن رہا ہے۔

نوٹ آپ میری تحریر کو پھر سے پڑھئے۔ میرا اعتراض لالہ جمناداس جی کی تحریر پر ہے کہ انہوں نے میری خاموشی سے نتیجہ یہی نکالا کہ مجھے پنڈت گنگارام جی کی کوئی خاص رعایت منظور ہے۔

آکشیپ رائے کنور بہادر جی وکیل حیدرآباد دکن نے یہہ ظاہر کر کے کہ وے بھراتری سبھا کے ممبر تھے بیان کیا کہ جب پرچارک نے بھراتری سبھا کی عدم ضرورت کے لئے یہ دلیل دی کہ جو لوگ آریہ سدہانتوں کے انوکول چلنے کا وعدہ کر کے پھر گئے۔ اُن سے بھراتری سبھا کے اصولوں پر چلنے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ تو اُن کو بھی شک پیدا ہوا اور انہوں نے بھراتری سبھا سے علیحدگی کرتے ہوئے اپنے شکوک جنرل سکرٹری بھراتری سبھا کی خدمت میں پیش کئے۔ جن کا وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔؟؟

جواب اس بات کا ہم آگے چلکر ذکر کریں گے کہ آیا پرچارک کے ایڈیٹر مہاشہ سچ مچ بھراتری سبھا کی ضرورت سمجھتے ہیں یا نہیں۔ لیکن یہاں پر اتنا لکھہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ رائے کنور بہادر صاحب جی نے بھراتری سبھا کے منتری کے پاس کوئی اعتراضات لکھکر نہیں بھیجے۔ انہوں نے صرف اپنا استعفا لکھہ بھیجا تھا۔ جسمیں یہ درج تھا کہ وہ بھراتری سبھا کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اسپر منتری نے انکو ایک لمبا پتر لکھا تھا۔ جس میں سبھا کی ضرورت کی دلائیل پیش کی گئی تھیں اور ساتھ یہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر اس پتر کو پڑھنے کے بعد بھی آپکی رائے تبدیل ہو تو آپ لکھہ بھیجیں تاکہ آپ کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جاوے۔ لیکن بصورت نہ آنے جواب کے یہہ سمجھا جاوے گا کہ آپ اپنا استعفے واپس لیتے ہیں اس پتر کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور دہلی میں جاکر وہ تقریر کر دی۔ جس کا ذکر پرچارک میں ہے۔ اس سے انصاف پسند ناظرین خود ہی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ آیا بھراتری سبھا کا منتری ان کے اعتراضات کے جواب دینے سے قاصر رہا یا رائے کنور بہادر صاحب نے اپنے اعتراضات پیش کرنے سے گریز کیا۔

نوٹ - نمبر ۳ - رائے کنور بہادر جی نے کنفرنس میں علانیہ بیان کیا تھا۔ جس میں لالہ سیتارام جی - پنڈت پورنانند جی اور لالہ وزیر چند جی آپکی انترنگ سبھا کے ممبر موجود تھے - چونکہ انہوں نے اس بیان کی تردید نہ کی میں نے وہی لکھدیا - اس کا فیصلہ آپ رائے کنور بہادر جی سے علیحدہ کریں - ممکن ہے کہ اُن کا بیان ظاہر کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔

آکشیپ لالہ سیتارام صاحب نے جوش میں اُٹھ کر سب سے پہلے یہہ شدھ آچارن کہے کہ بیان پشچم اتر دیشی بھائی زیادہ ہیں اور جب انھیں اسقدر ہمت نہیں کہ اُن کا ایک آدمی بھی کسی شدہ کئے ہوئے بھائی کے ہاتھ کا کھا سکے - تو ابھی موجودگی میں بھراتری سبھا کا سوال پیش نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں چونکہ اسوقت پردھان تھا میں نے لالہ سیتارام کو روک کر ایک ایسا امر واقعہ بتلایا کہ پنجاب کے آریہ سماجیہ پرشس دنگ رہ گئے - میں نے بتلایا کہ پشچم اتر دیشی بھائیوں نے جنم کے مسلمان شدہ کرلائے اور ان سے کھان پان ہو رہا ہے کھولا ہے۔ پھر ان پر اس قسم کا بے سوچے سمجھے الزام لگانا او مخالف رائے والوں میں اپنے منتویہ کو واضح بحث سے پیش کرنے کا حوصلہ نہ کرنا لالہ سیتارام کے لئے کہاں تک مناسب تھا۔ اس کا فیصلہ بھراتری سبھا کے ممبروں کو ہی کرنا چاہئے۔

جواب لالہ سیتارام جی نے صرف یہہ کہا تھا کہ میں چونکہ میں جانتا ہوں کہ اسوقت بہت سے ممالک مغربی و شمالی کے

بھائی موجود ہیں جو نیچ جاتیوں سے شدھ ہوؤں کے ساتھ اپنے گھروں میں کھانے تک تیار ہیں۔ اس لئے اس سوال کو پیش کرنا۔ اسکی کمیٹی کو بجرانیا لوں میں ڈالنا ہے یہ لالہ سیتا رام جی کا مدعا یہہ نہیں تھا کہ آریہ بھراتری کے منتویہ پر بحث نہ ہو۔ اگر یہہ مدعا ہوتا تو خود ہی اس سوال کو پیش کیوں کرواتے۔ افسوس ہے کہ ایک طرف تو پرچارک کے ایڈیٹر مہاشہ بھراتری سبھا کے ممبروں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہر ایک کو بدنیت سمجھتے ہیں اور دوسری طرف بھراتری سبھا کے ممبروں کے سینٹ الفاظ کو غلط پیرایہ میں بیان کر کے انکو بدنیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لالہ سیتا رام جی کا آشا کیول اتنا ہی تھا کہ جہاں پر کثرت ایسے آدمیوں کی موجود ہو۔ جو کہ عموماً شدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ کھان پان بیوہار کے لئے طیار نہ ہوں۔ (اس بات سے تو آپکو بھی انکار نہیں ہوگا۔ کہ نیچم اودر لیشی بھائی ابھی تک کچی پکی کے جھگڑوں سے بھی نورت نہیں ہوئے) وہاں پر یہہ امید رکھنی کہ آریہ بھراتری سبھا کا سوال زیادہ عملی صورت پکڑے عبث ہے۔

نوٹ نمبر ۴۔ یا تو لالہ سیتا رام جی کی یادداشت نے انہیں دھوکا دیا ہے یا آپنے ان کے آشا کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ میں آپکی طرح یہ نہیں کہونگا کہ آپنے منیتاً مجھکو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اصلی واقعات کو چھپایا ہے۔ بھراتری سبھا کا مضمون لالہ سیتا رام نے بقول آپکے خود پیش کرایا تھا۔ کیا پیش کراتے وقت انکو معلوم نہ تھا کہ زیادہ تر تعداد انتیموتریہ بھائیوں کی ہے؟ اور کیا پنجاب کی کثرت رائے آپکے ساتھ ہی ہے۔؟ اگر نہیں تو لالہ سیتا رام کا اسوقت کے مقررونکی تقریریں سننے کے بعد ریزولوشن پاس کرانے سے گریز خاص معنی ضرور رکھتا ہے۔ اصل حالات یہ ہیں کہ بھراتری سبھا والی کانفرنس سے پیشتر کی کنفرنس میں چونکہ محض اپنے خیالات ظاہر کئے گئے تھے اس لئے بہت سے بھائیوں کو ایسی کارروائی پر اعتراض تھا۔ اسوقت کثرت رائے سے پاس ہوا تھا۔ کہ جو کارروائی آئندہ ہو وہ ایسے مضمون پر ہو جسپر بعد بحث کوئی رزولیوشن پاس کیا جاوے۔ دوسرے دن میں پروہان نیت کیا گیا۔ اسوقت موجودہ بھراتری سبھا کو نظرانداز کر کے تو بھراتری سبھا کے ممبروں نے بحث شروع کی اور اس کے مخالفوں نے موجودہ بھراتری سبھا پر اعتراضات کئے خاتمہ پر جب رزولیوشن نے طرز کا پیش ہوا تو کثرت رائے نے فیصلہ دیا کہ رائیں اصل پیش شدہ رزولیوشن یعنی موجودہ آریہ بھراتری سبھا کی ضرورت پر لی جانی چاہئیں اسپر مجھے مجبوراً اسپر رائے لینی پڑی پس جب لالہ سیتا رام نے دیدہ دانستہ ایک جلسہ کے روبرو اپنا سوال رکھا تو پھر اس کے گرجانے کے خوف سے اس جلسہ کے حاضرین کی ہی ہتک شروع کر دینا میں نے نامناسب لکھا ہے۔ اگر آپ اسکو نامناسب نہیں سمجھتے تو میرا کیا زور ہے۔

"بھراتری سبھا والوں کو اپنے مشن کی سچائی پر پورن وشواش ہے۔ وہ اپنے منتویہ کے پرکاش کرنے سے نہیں ڈرتے۔ اگر ستیہ دھرم پرچارک کے ایڈیٹر مہاشہ کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بھراتری سبھا کے وشے میں اپنی لنشچت رائے دینے سے گریز کرتے ہیں تو یہہ کسی حد تک ٹھیک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پہلے ہی آرٹیکل میں جو انہوں نے بھراتری سبھا کے وشے میں لکھا تھا۔ کئی پرسپر ورودھ باتیں تھیں۔ ایک جگہ تو یہ تھا کہ یہ تحریک آریہ سماج کے لئے مضر ہو سکتی ہے برعکس اس کے دوسری جگہہ پر یہ لکھا تھا کہ کیونکہ اس سبھا کی یہ غرض ہے کہ آریوں کے رستہ سے سامارجک رکاوٹوں کو دور کرے۔ اور دھرم کا پالن ان کے لئے آسان بنا دے۔ اس لئے یہ آریہ سماج کے لئے ہانی کارک ہے۔ ایک جگہہ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سنگٹھن کی پرسنشا کریں جس سے پریرے جا کر چند نوجوانوں نے آریہ بھراتری سبھا کی بنیاد قائم کی ہے۔ اور انکی کوششوں کو عزت سے دیکھے جانے کے قابل بتلایا ہے برخلاف اس کے دوسری جگہہ آریہ بھراتری سبھا کے بزرگ سبھاسدوں سے یہ اپیل کی ہے کہ ان کا بھراتری سبھا میں داخل ہونا غلطی میں داخل تھا۔ ایسی لنشچت رائے رکھنے والے اگر اپنے منتویہ کو پرکاش کرنے سے ڈریں تو کوئی اشچریہ کی بات نہیں۔"

نوٹ ۵۔ کیا میں بھی یہی لکھوں کہ آپنے اس جگہ دانستہ میری تحریر کو غلط پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ آپ اگر میری کل گزشتہ تحریر پیش کرتے تو پڑھنے والوں کو معلوم ہو جاتا کہ میری رائے ہمیشہ سے صاف رہی ہے۔

لیکن بھراتری سبھا کے ممبر تو سچائی کے چٹان پر کھڑے ہیں۔ ان کا وشواس ہے کہ آریہ سماج میں عملی جیون نہیں آئیگا۔ جب تک کہ اس کے ممبر ایک دوسرے کی سہایتا کرتے ہوئے اور سنسکاروں کے موقعہ پر پرسپر بھراتری بیوہار برتتے ہوئے رشیوں کے بتلائے ہوئے ویدمارگ پر نہیں چلیں گے۔ وہ اس ہیتو اباس کے قایل نہیں ہیں۔ کہ اگر انسان مخالفت سے بچ سکتا ہے۔ تو خواہ مخواہ مخالفت کو اپنے اوپر سہیڑے اگر چلنے کے لئے صاف سڑک موجود ہو تو خواہ مخواہ اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے کانٹوں اور پتھروں والے راستہ پر ٹھوکر کھاتا ہوا خطرے میں پڑے۔

نوٹ ۶۔ پھر میری تحریر کے ایک پہلو کو لیکر آپنے بحث کی ہے۔ ورنہ میری کبھی تحریر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خواہ مخواہ انسان مخالفت پیدا کرتا پھرے۔

اکشیپ جب کبھی آریہ سماج کے پرانے ممبروں کی طرف سے بھراتری سبھا پر لوگوں کی پگڑیاں اڑانے کا الزام لگایا جاتا تھا۔ میں ہمیشہ بھراتری سبھا کو ڈیفنڈ

...تا تھا۔ لیکن دہلی کا تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ آریہ
...وں کا الزام محض بے بنیاد نہیں۔ خیر اس معاملہ
...ب یہیں ختم کرتا ہوں کیونکہ آریہ پبلک تو درکنار
...آریہ سماجی لوگ بھی شاید اس امر کے جاننے کے
...ے تیار نہ ہوں کہ میں کسی خاص مطلب کی سیدھی
...ے کسی شخص کی کمزوری پر پردہ ڈال سکتا ہوں۔

جواب - پرانے ممبروں سے نہ معلوم پرچارک کی کیا مراد ہے۔ کیا وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ آریہ بھراتری سبھا میں آریہ سماج کے صرف نئے ہی ممبر شامل ہیں کیا وہ پنڈت پورنانند جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ سردار گوربخش جی آدی کو آریہ سماج کے پرانے ممبر نہیں سمجھتا۔

نوٹ یہاں مجھے اپنے عزیز بھائی مدراس جی کی سپرٹ دیکھ کر افسوس ہوا کہ وہ اپنی سبھا کی حفاظت کے لئے ویدک اصول سے گر رہے ہیں۔ اب سب لوگوں کو مجھ سے بھڑکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں نے محض یہ لکھا ہے کہ میرے پاس پرانے آریہ شکایت کرتے تھے کہ بھراتری سبھا والے لوگوں کی پگڑیاں اوتارتے ہیں۔ اور آپکو معلوم ہے کہ یہ اعتراض آپکے لاہوری بھائیوں پر تھا۔ ماسٹر آتما رام جی امرتسر اور سردار گوربخش سنگھ ملتان۔ لالہ وزیر چند جی جالندھر۔ اور پنڈت بھگت رام جی دورے پر تھے۔ ماسٹر لچھمن داس جی جالندھر تھے۔ پس یہ اعتراض ان سے علیحدہ شخصوں پر ہوگا۔ مجھکو امید نہیں ہے کہ ماسٹر آتما رام جی اور سردار گوربخش سنگھ جی آپکے اس لیکھ سے میرے پرانے تعلقات کو بھول جاویں اور یہ فرض کریں کہ میں انپر کسی قسم کا ناجائز حملہ کرتا ہوں۔

باقی رہا یہ بھراتری سبھا کے ممبروں پر۔ لوگوں کی پگڑیاں اوتارنے کا الزام۔ معلوم دہلی کے کس تجربہ نے آپکو یہ یقین دلایا کہ یہ الزام محض بے بنیاد نہیں ہے۔ اگر صرف لالہ سیتا رام والا معاملہ ہے تو اس کا اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔ آپکا یہ فرمانا کہ آپ کسی کی کمزوریوں کی پردہ پوشی نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی نظروں میں وقعت نہیں رکھتا۔ جن کا پبلک لائف میں ایسے گورو سمبندھ رہا ہے۔

نوٹ ۸ - اب اس سے آگے آپنے ہمدرد پرشوں کو مجھ سے بھڑکانے کا نہایت ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور گو آپنے پرائیوٹ گفتگوؤں تک کو غلط پیرایہ میں ظاہر کرکے اپنے پرانے کل تعلقات کے قطع کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تاہم میں آپکے ساتھ ذاتی محبت کے تعلقات ویسے ہی مضبوط رکھتا ہوا اگر آپکی پرائیوٹ تحریروں اور تقریروں کو جواباً پیش کرنے کے لئے مجبور ہو جاؤں تو برا نہ ماننا۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ جالندھر کے کسی مہاشہ کی ایک دھمکی پر اپنے کنیا مہاودیالہ اور کنیا اناتھ آلے کے ادھشٹاتا پد سے استعفےٰ دیدیا۔

نوٹ ۹ - یہ خبر پھر غلط پیرایہ میں آپنے ظاہر کی ہے۔ یہ معاملہ ودیالے کا تھا اور ودیالے کمیٹی کے پردھان کے پاس پیش کیا گیا تھا۔ اسوقت کی خط و کتابت اسوقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے ہاتھ میں ہے۔ اس سارے معاملہ کی نسبت جاننے کا حق کنیا ودیالے کمیٹی سبھا کا تھا سو اس کے پاس پیش کیا گیا تھا۔ جہاں تک سمجھا جاتا اگر مناسب منتظمان تک اس معاملہ کو نہ پہونچایا جاتا۔

کیا آپ پرائیوٹ بات چیت میں اپنے دوستوں میں بارہا یہ ظاہر نہیں کر چکے۔ کہ کنیا مہاودیالہ میں کئی نقص ہیں۔

نوٹ ۱۰ - نہ کیول پرائیوٹ طور پر ہی ظاہر کیا۔ بلکہ سبھا تک جملہ خیالات اپنے پہونچائے۔ اور بعد ادائیگی فرض کے اس سے تعلق توڑ لیا۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ایک دفعہ آپکے اخبار میں ودیالہ کی نسبت کچھ حالات چھپ گئے۔ اور پھر چھپے ہوئے کاغذات کو تلف کیا گیا۔

نوٹ ۱۱ - میں نے کنیا مہاودیالہ اور کنیا اناتھ آلے کے کاموں سے اپنی علیحدگی کی خبر ضرور اخبار میں چھپوا دی تھی۔ لیکن جب بہت سے بھائیوں نے اصرار کیا کہ اس سے ودیالے وغیرہ کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہوگا۔ اور کمیٹی سبھا ان معاملات کی تحقیقات کے لئے تیار ہے تو اسوقت وہ کاغذات جلا دیئے گئے۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ آریہ ٹریڈنگ کمپنی لاہور کی نسبت آپ اپنے دوستوں سے اکثر شکایتیں کرتے رہے۔ لیکن آپکو یہ حوصلہ نہیں پڑا کہ پبلک میں اسکی نسبت حالات ظاہر کئے جاویں۔

نوٹ ۱۲ - آریہ کمپنی کی جو شکایتیں میں آپ لوگوں سے ہی سنتا رہا۔ جن باتوں کی نسبت مجھے یقین ہو گیا انکی نسبت میں نے کیا پبلک نوٹس لیا۔ اس سے بھی آپ بیخبر نہیں۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ جب پنڈت گردھاری لال جی کی موقوفی کے لئے آپنے جگجیت پردھان پرتی ندھی سبھا مصالح اکٹھا کیا تھا۔ تو اسوقت پنڈت دولت رام کی برطرفی کے لئے آپ کے پاس مصالح موجود تھا۔ اور آپ اپنے دوستوں کے دائرے میں ہمیشہ یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ گو پنڈت مہاشہ ہمیشہ ویدک سدھانتوں کے ورودھ پرچار کرتے ہیں۔ اور ان کا اپدیشک پد پر بنے رہنا ویدک دھرم کے لئے ہانی کارک ہے۔

نوٹ - آپکا شاید منشا یہ سوال کرنے کا ہے کہ جہاں پنڈت گردھاری لال موقوف کیا گیا۔ وہاں پنڈت دولت رام کو کیوں رہنے دیا گیا۔ اس کا جواب سنئے۔ پنڈت گردھاری لال پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ناجائز طریقہ پر دھن اکٹھا

کیا اور جواب میں وہ اپنی صفائی نہ کر سکا اسلئے وہ موقوف کیا گیا۔ پنڈت دولت رام کی نسبت کبھی آریہ سماج نے میرے علم میں لالچ یا کسی دوسری قسم کی الزام کی کاروائی کا اعتراض نہیں کیا۔ اُنکی نسبت اعتراض یہ تھا کہ وہ سدّھانتوں کے ورودھ پرچار کرتے ہیں۔ یعنی مرتک شرادھ اور نوین ویدانت وغیرہ کے اُپدیش دیتے ہیں۔ اور مورتی پوجا کا کھنڈن نہیں کرتے۔ جن امور کی نسبت سدّھانت ورودھ خیالات رکھنے کا اُنپر الزام لگایا گیا تھا۔ اُنکی نسبت بیئے اُن سے جواب طلب کیا (وضح رہے کہ مصالحہ بیئے نہیں اکھٹا کیا۔ بلکہ میرے پردھان بننے سے پہلے ہی مصالحہ لالہ خوشی رام اور لالہ رلا رام جمع کر چکے تھے) پنڈت دولت رام نے ہر ایک امر کا صاف جواب دیا جو آریہ سماج کے سدّھانت کے الٹ کول تھا۔ اُسوقت جب اس وشے میں کئی بھائیوں سے ہندو ہوٹل میں گفتگو ہوتی تھی۔ تو آپنے کہا تھا کہ پنڈت نے مکاری سے ایسا لکھا ہے۔ آپنے ظاہر کیا تھا کہ پنڈت دولت رام نے اپنے پتر پنڈت چرنداس کے پاس خط بھیجا تھا کہ میں پرتی ندھی کے استفسار کے جواب میں آتما کا خون کرنے لگا ہوں۔ اگر تو کافی گذارہ مجھے دے تو میں نوکری چھوڑ دوں چونکہ پنڈت چرنداس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اسلئے پنڈت دولت رام نے اپنے آتما کے ورودھ لکھ کر دیا ہے۔ میں نے اسپر آپسے کہا تھا کہ اگر پنڈت چرنداس وہ چٹھی مجھے دیدیں تو سبھا میں اُنکی موقوفی کا سوال پیش کرنے والا میں پہلا شخص ہوں گا۔ آپ کوشش کرنے کا اقرار کر گئے اور جب آپ مایوس واپس آئے کہ پنڈت چرنداس اپنے باپ کی چٹھی دکھلانے

تک سے انکاری ہے۔ تو اس سوال کو درمیان داخل دفتر کرنا پڑا۔ یہ حالات آپکو معلوم تھے۔ لیکن نہ معلوم کس نیت سے آپ نے انپر پردہ پوشی کی۔ جو آپنے عام طور پر کی شکایت کی ہے۔ آپکو شائد بھول گیا کہ میں ہمیشہ آپ سے اور اوروں سے یہی کہتا رہا ہوں کہ میری موجودگی میں پنڈت دولت رام نے ہمیشہ مورتی پوجا جیو برہم کی ایکتا اور مرتک شرادھ وغیرہ کا کھنڈن کیا ہے۔ لیکن لوگ مجھے یہ کہتے رہتے ہیں کہ وہ آپکے سامنے ایسا کرتے ہیں۔ آپکی غیر حاضری میں اُسکے برعکس کرتے ہیں۔ آپکو چاہئے تھا کہ کُل واقعات پیش کرتے جو نہ معلوم کیوں چھپائے گئے۔ کیونکہ آخری حصہ کی نسبت آپ کا اپنا تجربہ بھی ملتان کا تھا۔ جبکہ میں اور آپ اکٹھے اُس جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔

لیکن کیا ان واقعات کی موجودگی میں پردہ پوشی نہ کرنے کا دعوےٰ ٹھیک رہ سکتا ہے۔

اکشیپ مجھے اسوقت لالہ جمنا داس جی سے ایک خاص عرض کرنی ہے۔ کیا وے اپنے مضمون کو دوبارہ پڑھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ منو مہاراج کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اُنہوں نے ست کا پریہ طریقے پر اظہار کیا ہے۔ . . . .

طعنوں کی تیز نشتر چبھونے کی اِس جگہ کوشش کی جاتی ہے۔ جہاں پر کسی مخالف کی اخلاقی بزدلی پر خوشی کا اظہار کرنا ہو۔ لیکن جہاں ایک آریہ سماجسٹھ بھائی کو اُسکی گری ہوئی حالت سے خبردار کرنا ہو وہاں سنجیدگی سے کام لینا ضروری ہے"

جواب۔ بیچارے ڈاکٹر جمنا داس نے تو صرف آپکو اپنے فرض سے آگاہ کرنا تھا۔ کیونکہ آپکا خود ہی یہ دعوےٰ ہے کہ لوگوں کی کمزوریوں کو پبلک میں ظاہر کرنے کا کام آریہ سماج میں آپنے شروع کیا تھا۔ آپ شائد اپنے آپکو آریہ سماج کے

لیڈر سمجھتے ہوں۔

نوٹ ۱۴۔ مینے کبھی اپنے آپکو لیڈر نہیں سمجھا۔ میں اپنے آپکو ویدک دھرم کا سیوک سمجھتا ہوں۔ ہاں آپ اپنی تحریروں اور گفتگو میں مثل دیگروں کے میری نسبت ایسے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ جن سے میں اپنے آپکو لیکہ نہیں سمجھتا۔ کیا آپ بھی رفتہ رفتہ مجھے بُت کا خطاب دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور کرنا بھی چاہئے کیونکہ جب ایک آدمی سے بہت لوگ ناراض ہوں تو اپنے بڑے سے بڑے اختلافوں کو بھی اُس کے برخلاف کوشش کرنے میں بھول جایا کرتے ہیں۔ جب ہندو دھرم سبھائیں آریہ سماج کے برخلاف عیسائی اور مسلمانوں تک کے لکچر کرا دیتی ہیں تو انہیں میں سے نکلے ہوئے بھائیوں کی ایسی قسم کی حرکت پر کیا افسوس ہو سکتا ہے۔

اور ڈاکٹر جمنا داس آریہ سماج کے اُن ممبروں میں سے ایک ہیں جنکو لاہور میں ایک دفعہ لکچر دیتے ہوئے آپنے بطور اپنی بھیڑوں کے مخاطب کیا تھا۔

نوٹ ۱۵۔ میں نے تو کبھی کسی کو اپنی بھیڑ نہیں کہا۔ البتہ یاد پڑتا ہے کہ میرے کسی لکچر کا ذکر کرتے ہوئے آپکے چچیرے بھائی لالہ منسراج نے آریہ گزٹ میں میری نسبت ایسا لکھا تھا۔ اور میں سے غالباً سُنتا سُنایا آپکو یاد ہے۔ ہاں یہ وقت ہے کہ سُنی سُنائی کوئی بھی بات نہ رہ جاوے۔ میں اب بھی لالہ جمنا داس کی نسبت بڑی عزت کا خیال رکھتا ہوں گو پہلے میرے زیر بحث مضمون کو آزادانہ اور دلیرانہ ظاہر کر کے اسکی پرشنسا کرنے کے بعد بیرونی تحریک پر اُنہوں نے لکھدیا ہے کہ دوسری بار پڑھنے پر اُنکی رائے بدل گئی ہے اور آپ نے میرے ایک عزیز

بھیجا کہ" کوئی پرواہ نہیں جمنا داس کی
پہلی تحریر میں مغالطہ ہوگا۔ انکی رائے بھی اب
مخالف ہے" تاہم میں سمجھتا ہوں کہ آپکے اس
پیڑوں والے فقرہ میں وہ نہ آویں گے۔
آپ نے ڈاکٹر پرمانند رائے ایشار رام وغیرہ کو بھارت
کے کپوت پتروں کے نام سے پکارا تھا۔ اور اپنے اخبار
میں انکی بزدلی پر سخت اظہار افسوس کیا تھا۔

نوٹ ۱۶ ۔ یہ بھی آپکی تحریر ہے کہ لیکچر
اتر کا نتیجہ ہے۔ میں نے ڈاکٹر پرمانند کی نسبت
ایسا کبھی نہیں لکھا۔ بات یہ تھی کہ مسٹر جسٹس
تیلنگ نے اپنی لڑکی کا چھوٹی عمر میں وواہ
کر دیا۔ اور انہیں دنوں وہ سوشل کانفرنس
کے پریذیڈنٹ بن چکے تھے۔ اور رائے لبھا رام
صاحب نے اپنے چھوٹے بیٹے عزیز لاجپت رائے
کا بیاہ چھوٹی عمر میں کیا تھا۔ دونوں خبریں
ایک جگہ درج ہوئیں۔ اسپر میں نے بڑی لمبی
عبارت لکھکر خاتمہ پر ایسا خیال اظہار کے
پیرایہ میں ظاہر کیا تھا۔ آپنے تو رائے لبھا رام
کے مرنے کے اس قدر عرصہ بعد نہ معلوم کس
نیت سے اس واقعہ کو بیان کیا لیکن کیا
آپکو معلوم ہے۔ کہ جب اس خبر کے نکلنے پر
آپکے اسوقت کے کلچرڈ بڑے آدمیوں نے
رائے صاحب کو میرے برخلاف بھڑکانے
کی کوشش کی تھی جبکہ اسوقت آپ کو
آریہ سماج کے برخلاف کرنے کی لالہ منشی راج نے
(بقول آپکے پرائیوٹ خط کے) کوشش کی تھی
تو رائے صاحب نے ٹھکرا دیا۔ یہ ہم بیشک اس فقرہ
کے مستحق ہیں جیسا چاپک نے ہماری نسبت لکھا
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔
لیکن آپ نے اس طریق عمل کے بدلنے کا کوئی پبلک نوٹس
نہیں دیا تھا۔ تو بیچارے ڈاکٹر جمنا داس نے اگر
انہی سنجیدگی سے سبق حاصل کر کے صرف پنڈت
لیکھرام کی کمزوری کا اظہار کر دیا تو کیا غضب آ گیا۔ اِس

پرچہ میں بھارتری سبھا کے پرتشٹت ممبروں کی مفروضہ
کمزوریوں کا ذکر کرتے ہوئے جس سنجیدگی سے آپنے کام
لیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

نوٹ ۱۷ ۔ کیا آپنے خود ان کمزوریوں کا
مجھ سے و دیگروں کے سامنے اقبال نہیں کیا پھر
یہ کارروائیاں مفروضہ کیسے ہیں؟

اکشیپ جن مہاشیوں کو بھارتری سبھا پھیلانے کا
دم بھر رہے ہیں ان کا مضبوط حامی ہوں۔ لیکن میں
آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ویدک
مریادا کے بموجب اپنا جیون کرے وہاں بھارتری سبھا کی
اس لئے ضرورت نہیں سمجھتا کہ اگر آریہ پُرشوں کے رشتہ
سے مخالفت دور ہو جاویگی تو انکی اپنی اتنی مضبوطی
سے نہیں ہو سکتی۔ جس سے کہ ہونی چاہئے"

جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپکی رائے بدلگئی ہے
کیونکہ ستمبر ۱۹۰۱ء میں آپنے بھارتری سبھا کے منتری
کے پاس اس امر کا پتہ بھیجا تھا کہ آپ خاص شرائط پر
بھارتری سبھا کے ممبر ہونے کو تیار ہیں" جن میں سے
ایک یہ تھی کہ پہلے تین سال تک آپکو پردھان بنایا جاوے
اور آپکو ممبر داخل کرنے اور خارج کرنے کے کامل اختیار
دئے جاویں۔ اور بھارتری سبھا کے کسی ممبر کو آپ کے
احکام میں چوں چرا کرنیکی مجال نہ ہوگی۔ ان کی حالت
میں بھی بھارتری سبھا آپکو اس عرصہ میں پردھان پد
سے علیحدہ نہ کر سکے۔

نوٹ ۱۸ ۔ اس تحریر میں ایک پیچیدہ
طریقہ پر تین طرحوں کے الزام لگائے گئے
ہیں۔ اول یہ کہ میں موجودہ آریہ بھارتری
سبھا کا ممبر بننا چاہتا تھا۔ دوم یہ کہ میں نے
اس لئے خود بخود آریہ بھارتری سبھا کے منتری
یعنی لالہ رامداس کے پاس اس مضمون کا پتہ بھیجا
سوم یہ کہ اس میں خود تین برس کے لئے
پردھان بنکر سکھا شاہی برتنی چاہی۔ اور
چہارم۔ چونکہ میری درخواست نامنظور ہوئی
اس لئے میں اب بھارتری سبھا کے برخلاف

ہوں۔ کیا لالہ رامداس سمجھتے ہیں کہ انکی یہ سطور
ماسٹر آتمارام جی کی نظروں سے نہیں گزرینگی؟
کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ "موجودہ قائمی بھارتری سبھا"
سے پہلے لالہ رامداس اور لالہ لچھمنداس میرے
پیچھے ہو رہے تھے۔ لیکن میں کیوں اس کا ممبر
نہ بنتا تھا۔ اس لئے کہ مجھے وشواس نہیں ہوتا
تھا کہ جب آریہ سماج کے نیموں پہ چلنے کا
اقرار کر کے لوگ پھر گئے۔ تو بھارتری سبھا میں
اقرار کر کے قائم رہ سکیں گے۔
میں ان کے موجودہ اصول بنانے اور انکو شائع
کرنے اور رشتوں کے کھولنے کے برخلاف تھا
اور کیا صحیح نہیں کہ آخر کار ماسٹر آتمارام کو
ساتھ لے کر ڈیپوٹیشن بنا کر آپ صاحبان
میرے پاس آئے۔ میں نے انکی موجودہ گفتگو
پر تین اعتراض کئے جنکا جواب باوجود ایک
دن کے کامل علیحدہ وچار کے بھی واپس آکر آپ
لوگ نہ دے سکے۔ اور پھر مجھ سے درخواست کی
کہ میں ہی ان کا حل پیش کروں۔ کسطرح میری
پیش کی ہوئی کُل شرائط کو لالہ لچھمنداس پردھان
اور آپ منتری نے قبول کیا۔ کسطرح میں نے
آپ سے کہا کہ آپ لوگ انکو غلط پیرایہ میں
نہ ظاہر کریں۔ پھر کسطرح لالہ سیتا رام وغیرہ کو
بلوا کر آپ نے کانفرنسیں کیں۔ اسوقت کیا
کیا اقرار کئے۔ اور پھر میں نے امرتسر کے جلسہ میں
لالہ رنجیت رائے جی کی زبانی آپکو سنا دیا کہ
قبل کچھ کارروائی ہونے کے لالہ جمنا داس نے
ظاہر کر دیا کہ میں بھارتری سبھا کا ممبر بن گیا
اسپر آپ نے اس بات کو ٹالا اور میں نے آپکا
بیان سویکار کر لیا۔ پھر کسطرح آپکی جنرل سبھا
ہوئی۔ اور انہیں لالہ لچھمنداس نے ہی جو کہ
سب سے پہلے شرائط منظور کروا چکے تھے ان کو
بدلنا چاہا۔ کسطرح میرے پاس آپ آئے اور
میں نے آپکے کہنے سے اتفاق نہ کر کے اس معاملہ کو

وہیں ختم کر دیا۔ پس یہ غلط ہے کہ میں کبھی
بھی موجودہ آریہ بھراتری سبھا کے حق میں
تھا۔ الٹ کول تھا اور جس قسم کے آریہ پریوار
میں بنانا چاہتا تھا۔ اور بناتا اگر گروکل کا
کام میرے سپرد نہ ہوتا۔ اور اب بھی بنا سکوں
اگر وہ عزیز جو مجھکو اس کام میں مدد دے سکتے ہیں
اور مجھے مدد دے سکتے ہیں۔ کسی قدر شانتی
اور وشواس سے کام لیں۔ اس قسم کے پریوار
بنانیوالی بھراتری سبھا کے اب بھی حق میں
ہوں۔ دوم میں نے خود کوئی پتر نہیں
بھیجا بلکہ ماسٹر آتما رام جی جانتے ہیں کہ
کیا ہوا۔ اُن کو چاہئے کہ لالہ رلاداس کی یادداشت
کو تازہ کریں باقی رہے یہ سوال کہ آیا میں
آریہ بھراتری سبھا کا گرو بننا چاہتا تھا
(لالہ رلاداس جی کی رائے میں غالباً اس لئے
کہ میں ہمیشہ سے طاقت کا بھوکا رہا ہوں)
سو یہ تو نیا اعتراض نہیں۔ جب سچائی کے
لئے کلچرڈ بھائیوں سے آریہ سماج کا جنگ
شروع ہوا تو میں جالندھری اگنی ہوتری
اور گرو بننے کی خواہش والا ظاہر کیا گیا۔
جب گروکل کے متعلق جھگڑا چلا تو مجھے
بُت کی پدوی دی گئی۔ اور مجھ سے ہرگز
نہ پوچھا گیا کہ آیا میں چیتن سادھارن منشیہ
سے جُڑ بنا سویکار کرتا ہوں یا نہیں کسی نے
اس بُت کو توڑنے کی صلاح دی اور کسی
نے اسکو ایک مفید ذریعہ بنانے کی صلاح
دی۔ اب چونکہ محض لالہ رلاداس کی تحریر
کی غلطی ظاہر کرنے کے لئے۔ جسکی نسبت پرائیویٹ
طور آپنے بھی اپنے دوستوں سے اچھی رائے
نہیں ظاہر کی۔ میں نے پنڈت پورنانند جی کا
اور لالہ لچھمنداس جی کا ذکر کیا تو اب میں آپکا
سکھانا ہی گرو بننے کی درخواست دینے والا
ظاہر ہوا۔ جسکی درخواست نامنظور ہوئی اور

چونکہ آپکی رائے میں مجھو ایسی اُونچی پدوی
نہ ملی۔ اس لئے میں آپکی سار وبھوم سبھا سے
ناراض ہو گیا۔ آپکو یاد ہو گا کہ میں نے لاہور میں
لالہ سیتا رام جی سے اور جالندھر میں آپ کی
اس دریافت پر کہ آیا میں آپ سے ناراض ہوں
ظاہر کیا تھا کہ آپ میں صرف مجھکو
ambition کا دوش دکھائی
دیتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ مجھو اپنا بزرگ سمجھتے
تھے۔ جس کا اسوقت تک آپکے پرائیویٹ خطوط
سے اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے آشا تھی
کہ میری بزرگانہ نصیحت کا مطلب آپ اُلٹا
لگا دیں گے۔

چونکہ بھراتری سبھا نے آپکی شرائط کو کلیتہً منظور
نہیں کیا۔ اس لئے یہ معاملہ رہ گیا۔ لیکن آپ کے
اس پتر ارسال کرنے سے کم از کم یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے
کہ آپ اسوقت آریہ سماج سے علیحدہ آریہ بھراتری
سبھا کی ضرورت سمجھتے تھے۔ اور شائع نام والی
دلیل آپکو نہیں سوجھی تھی۔

اکشیپ نومبر ۱۹۱۰ء کے سالانہ جلسہ لاہور آریہ سماج
پر جب بحیثیت پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا میں نے
اوپدیشکوں کی کانفرنس بلائی تھی وغیرہ۔

جواب۔ غالباً آپکو کانفرنس کی کارروائی پورے
طور پر یاد نہیں۔ اگر آپکو یاد ہوتی تو آپ کبھی لالہ
ہیمراج کے ڈاکٹر بیلی والے کھان پان کے معاملہ کو
پرچارک میں جگہ نہ دیتے۔ کیا اسوقت ماسٹر آتمارام
جی نے اس کانفرنس میں یہ نہیں کہا تھا کہ لالہ ہیمراج
صاحب سے چودھری رام بھجدت جی وکیل کے مکان پر
بموجودگی پنڈت رلیا رام۔ لالہ رلارام۔ رائے ٹھاکر دت
صاحبان کا مباحثہ ہوا۔ جسمیں آخری بحث لالہ ہیمراج
کی رائے ٹھاکر دت صاحب کے ساتھ رات کے ۱۲ بجے
تک ہوتی رہی جسکا نتیجہ پرکاش ہو گیا۔ اور رائے
صاحب نے اپنا فیصلہ دیا کہ کوئی آریہ کسی آدمی سے
جو السن شراب چھوڑ دے کھان پان بیوہار کر سکتا ہے۔

اور ماسٹر آتما رام جی کا ڈاکٹر بیلی کے ہاتھ سے ایسی حالت میں
کھانا جبکہ اُن سے السن چھوڑا دیا جا چکا تھا۔ ویدک سدھانت
انکول تھا۔ اسپر لالہ ہیمراج جی گھر کو واپس آ گئے۔ لاہور
میں یہ بات رفع دفع ہو گئی تھی۔ کیا کانفرنس میں یہ
بات آپکو سنائی نہیں گئی تھی۔ پھر اس بحث کو اپنے پرچارک
کے کالموں میں کس مصلحت سے جگہ دی۔ اور پیشتر اسکے
کہ ہمارے لوگوں کے جواب پورے پورے نکل لیتے یہ جنگ
کتوں یکایک بند کر دیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اپنے
بھراتری سبھا وشیہک تمام لیکھ چھاپ دئے ہیں حالانکہ
امر واقعہ یہ ہے کہ مہاشہ ہرچند داس بی۔ اے سکریٹری
آریہ سماج راولپنڈی کے لیکھ کو جس سے کہ لالہ ہیمراج
کی اصلیت ظاہر ہوتی تھی نہیں چھاپا گیا۔

نوٹ ۱۹۔ ماسٹر آتما رام جی کو ایسی حکمت
عملیوں سے ٹرخانے کی کوشش عبث ہے۔
اور بھراتری سبھا کی بحث بند کرتے ہوئے جو
لیکھ میں نے لکھا ہے۔ اس کے الفاظ کو چھپانے
کی کوشش بھی عبث ہے۔ آپ کا یہ بھی اعتراض
غلط ہے کہ آپکی تحریروں کو روکنے کے لئے بحث
بند کی گئی۔ کیونکہ آپ نے تو خود مجھ سے کہا
تھا کہ بھراتری سبھا کی طرف سے نوٹس لیکر ہم
ہیمراج کی تحریر کو وقعت نہیں دینا چاہتے۔ باقی رہا
پنڈت ہرچند داس بی۔ اے کا مضمون سو میں نے
کل مضامین چھپنے کے لئے بھیج دئے تھے۔ لیکن
چونکہ ہرچند داس جی کے مضمون میں بعض ایسی ہوئی
باتیں واقعات کے برخلاف درج تھیں اور
اُن سے لالہ وزیر چند جی آپ کے ممبر واقف
تھے۔ اس لئے انہوں نے بغیر مجھ سے دریافت
کئے اُس مضمون کو روک لیا اور اپنا مضمون
دیا۔ جسکے لئے ایک دن اخبار بھی رکا رہا۔
پس والا معاملہ ماسٹر جی کی ہتک کے لئے اخبار
میں دلوانے کا مجھ پر الزام! آپ اپنا فیصلہ کیجئے
ماسٹر جی اور میں خود سمجھ لیں گے۔

اکشیپ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ پنڈت پورنانند

اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور بھارتری سبھا کے آرگن آریہ جیون کے سمپادک نے باوجود گرہست دھرمی ہونے کے دوواہ کیا کیا یہ عمل دوجوں کے آدرش جیون کے انکول ہے۔"

جواب۔ بھارت ورش کی سگر آریہ سماجوں میں کوئی بھی آریہ پرش ایسا نہیں ہے۔ جس کا جیون دوجوں کے آدرش کے انکول ہو۔

نوٹ۔ اسطرح پیچ پیچ کی عبارت کیوں لکھتے ہیں صاف لکھئے جیسا کہ مجھ سے آپ نے کئی بار کہا ہے۔ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اُن باتوں کو یہاں درج کروں۔ کیا آپنے نہیں مانا تھا کہ پنر وواہ والے آدرش سے گرے ہوئے ہیں۔ پھر ہمنے بھی تو یہی لکھا ہے۔ میں اپنی پوزیشن یہاں صاف کردوں۔ چونکہ سوامی جی کے سدھانت کے مطابق شودروں کے لئے پنر وواہ جائیز ہے اس لئے میں اسے پاپ نہیں مانتا۔ لیکن دوج کے لئے آدرش سے گرا ہوا ضرور مانتا ہوں اور یہی لکھا بھی تھا۔

کیا مہاشہ جی اپنے جیون کو آدرش جیون سمجھتے ہیں یدی سمجھتے ہیں تو بتلاویں کہ کس ورن اور آشرم میں ہیں۔

نوٹ ۲۱ ہمنے اب کبھی دعوے نہیں کیا اور نہ ورن بتلانے کی ضرورت ہے۔ ہاں اپنے آریہ جیون کے ایڈیٹران پنڈت پورنانند اور پنڈت گوردیو جی مہاراج سے پوچھئے کہ وے کیوں میرے نام کے ساتھ پنڈت کی اُپادھی لگایا کرتے تھے (حالانکہ میں اپنے آپکو اس پد کا ادھکاری نہیں سمجھتا) اور اب لالہ جمنا داس کے جواب والے آرٹیکل کے بعد کیوں آریہ جیون کے کالموں میں محض لالہ ہی رہگیا اور کیوں آریہ جیون اخبار کے لفافہ پر سے بھی ایک مرتبہ پنڈت گوردیو جی نے بجائے مہاشے پنڈت" کے محض "پنڈت" کے لفظ پر ہی اکتفا کیا۔ گروکل میں مجھے کوئی بابو۔ کوئی لالہ اور کوئی پردھان کہہ دیتا ہے۔ پنڈت کوئی نہیں کہتا۔ اب فیصلہ خود کیجئے کہ یہ سوال آپ مجھ سے کرسکتے ہیں یا اپنے ایڈیٹروں کی ورن ویوستھا پک سبھا سے

اور کیا ... اُس ورن اور آشرم کے شاستروکت گُن کرم اُن میں پائے جاتے ہیں۔ یدی نہیں تو پھر یہ کہنا کہ پنڈت پورنانند کا کرتو یہ آدرش سے گرا ہوا ہے ٹھیک نہیں۔ کیا اسوقت گورکل آدرش گروکل ہے۔ جسکے لئے ہم سب رات دن کام کر رہے ہیں۔ کیا ... پرم متر ڈاکٹر گوردت جی کشتریہ دیریہ پُرش، سے ہماری بھگنی بال ودھوا شریمتی سومترا دیوی جی کا جن کو آپ نے بھی اپنی دھرم پتری بنایا ہوا ہے۔ پنر وواہ کرانا بقول آپکے دوجوں کے آدرش سے گرا ہوا نہیں تھا۔ اور پھر طرفہ یہ ہے کہ آپنے اس وواہ کی اپنے اخبار میں اتینت پرشنسا کی اور اُسے واقعی سویمبر وواہ قرار دیا۔

نوٹ ۲۲۔ واقعی آدرش سے گرا ہوا تھا اور لالہ رلارام وغیرہ کے لیکھوں کے جواب میں ہمنے اُسی پرچارک میں یہ مانا تھا۔ سویمبر کے ارتھ کوش میں دیکھئے۔

آکشیپ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ لالہ لکشمنداس جی بی۔ اے سابق پردھان اور ورتمان خزانچی آریہ بھارتری سبھا نے پنر وواہ کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لالہ لکشمنداس جی کے لئے کیا عذر پیش کیا جاویگا۔ جن کے یہاں اپنی پہلی پتنی سے ایک لڑکا موجود ہے۔

جواب۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک پُرش دس سنتان کی اُتپتی تک نیوگ اتھوا پنر وواہ کر سکتا ہے۔ پھر یدی لالہ لکشمنداس جی نے ایک سنتان کی موجودگی میں پنر وواہ کیا۔ تو ہم نہیں سمجھتے کہ کیا اپرادھ کیا۔

نوٹ۔ کون کہتا ہے کہ اپرادھ کیا لیکن کیا آپ نے اپنے پرائیوٹ خط میں خود نہیں مانا۔ کہ وہ گروکل کے سائنس ٹیچری پر اس لئے اب آپکو تیار نہیں کہ اپنے وواہ کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ آریہ پُرشوں کی نظروں سے گر جاویں گے۔ اور گروکل میں کو نقصان پہونچیگا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ پنڈت پورنانند اور ماسٹر لچھمنداس کیسے مجبور تھے اور کیا کرتے سوال یہ ہے کہ آیا اُن کا عمل آدرش سے گرا ہوا ہے یا نہیں۔

رہی یہ بات کہ وہ نیوگ کرتے سوامیں کے جواب میں نویدن ہے کہ آپنے لاہور آریہ سماج کے گزشتہ اُتسو پر اپنے لکچر میں فرمایا تھا کہ جب تک گروکل سے پڑھکر ودیارتھی نہیں آتے۔ تب تک ویدک وواہ اور ویدک گرہست آشرم کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ جب بقول آپکے آج کل ویدک وواہ ہی نہیں ہو سکتے۔ تو نیوگ جو ویدک وواہ کا آپت کال میں ستھانپن ہے۔ اس سے پورب کیسے پرچلت ہو سکتا ہے۔ اگر اسوقت سماجک دنیا میں آپ ایک بھی عملی مثال نیوگ کی دیکھتے تو بھی آپکا لکھنا کسی قدر درست ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب تک ویدک وواہ جاری نہ ہو سکے۔ تب تک دوج لوگ آپت کال میں کیا کریں۔ کیا کنواریوں سے شادی کرتے جاویں۔ جیسا کہ آج تک بڑے بڑے آریہ سماجی کرتے آئے ہیں۔

نوٹ ۲۴۔ بس اُن بڑے بڑے آریہ سماجیوں کی نسبت اب بھی پنڈت پورنانند اور ماسٹر لچھمنداس کو زیادہ دھارمک اور اُن کے عمل کو کم اعتراض کے قابل سمجھتا ہوں اور باوجود اُن کے آریہ جیون کے گزشتہ اور آئندہ لیکھوں کے اس اشتہار میں اُنکی نسبت کچھ نہیں لکھا ہو۔ شاید آپ یا کوئی اور شخص علیحدہ سے انکو جبراً سمجھانا چاہتے۔ لیکن تجربہ نے بتلا دیا ہے کہ ایسے عمل میں بہت سفید حالتوں میں بیہودہ بھیجا رہتا ہے۔

نوٹ ۲۵ یہاں پھر آپ میری اور اپنی پرائیوٹ گفتگو کو بھول گئے جب آپنے اسے تسلیم کی لیکن اس سے زیادہ صاف عبارت میں اِن

بو ہونکی نسبت جذبات پیش کئے گئے تھے تو ہیں نے کہا تھا " اگر آریہ سماج کے اندر دس آدمی بھی آدرش پر چلنے والے تیار نہیں تو عالمگیر دھرم کے پرچار کا دعوے لغو ہے " کیا آپنے میرے اِس کتھن کے ساتھ اپنی سمتی پرگٹ نہیں کی تھی!

کون نہیں جانتا کہ آج کل اُن اُپدیشکوں کا ، بھاؤ ہے جو کہ سنیاس آشرم میں پہنچکر جیون مکت ہو کر لوگوں کو اُپدیش کرتے تھے۔ لیکن اسوقت آریہ سماجوں نے ان کے ابھاؤ کو محسوس کرتے ہوئے مون نہیں سادھا - بلکہ گرہستی اپدیشکوں سے کام چلانا آرمبھ کر دیا۔ اور ویدپرچار فنڈ اسوجہ سے پرتی ندھی سبھاؤں نے کھولدیا - وید پرچار فنڈ اسوقت تک رہیں گے ۔ جب تک کہ وان آشرم کی مریادا شدھ نہ ہو جاوے اور سنیاسی اُپدیشک خود بخود نہ ہیں - آپکی دلیل کے مطابق اسوقت وید پرچار فنڈ بند کر دینے چاہئیں - کیونکہ ان سے آدرش اپدیشک نہیں ملتے -

اکشیپ میں نے اُن کے بارہ میں بھی ایک لفظ نہیں لکھا اس لئے نہیں کہ لالہ لکشمنداس کے ساتھ پنڈت گنگا رام جی سے بڑھکر میرا تعلق ہے - اور پنڈت پورنانند کے ساتھ اُن سے بھی بڑھکر تعلق ہے - بلکہ اس لئے کہ ایسے معاملات پر پبلک بحث کرنے سے میں نے بہت کم فایدہ دیکھا اور جس طریقہ پر لکھنے سے کچھ فایدہ ہو سکتا تھا - اسکے لئے میرے پاس سمہ نہیں تھا "

جواب مہربانی سے جہاں آپنے اپنی غلطی کا اقبال کیا ہے اُس نئے طریقہ کا بھی مشرح ذکر کر دیں - جو آپنے اب ایجاد کیا ہے - تاکہ پبلک مستفید ہو -

نوٹ ۲۶ - اگر سنجیدہ تحریر میں بزرگوں کیساتھ عزیز مذاق کریں تو اُس کا جواب سوائے خاموشی کے کچھ نہیں ہے -

اکشیپ لیکن لالہ جمنا داس سے سوال ہو سکتا ہے کہ اِن موقعوں پر وہ کیوں چپ رہے -"

جواب لالہ جمنا داس جی نے واقعی غلطی کی اور آئندہ کے لئے اگر آپ پرتگیا کریں کہ آپ اُن کے سب لیکھ چھاپ دیا کریں گے تو ممکن ہے کہ وہ آپکے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لینا

سویکار کریں -

اکشیپ کیا پنڈت پورنانند اور ماسٹر لکشمنداس صاحبان کے عمل کا اثر ہر دو پنڈتان زیر بحث سے کم پڑ سکتا ہے "

جواب آپکی لِسٹ سرو تھا غلط اور لغو ہے - پنڈت صاحبان نے پوپ لیلا کی حالانکہ پنڈت پورنانند اور ماسٹر لکشمنداس جی نے آریوں کے موجودہ عمل سے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے ویدک سدھانتوں کی طرف جانیکی کوشش کی ہے - اس مثال سے آپکے سوائے اس کے اور کوئی غرض نہیں ہے کہ بھارتنری سبھا کے ممبروں کو بیجا طور پر بدنام کیا جاوے -

نوٹ ۲۷ - افسوس ایک تو غلطی آپنے یہ کی کہ اس اکشیپ کو بدنیتی پر مبنی سمجھا اور اس غلط سمجھ کے بعد اسی مرض کے شکار ہوئے یعنی غلط طور پر واقعات کو ظاہر کر کے آریہ سماج کے بہت سے پرشوں کو بے بہرہ برخلاف کرنیکی کوشش کی - آپکو زیادہ کوشش کی ضرورت نہیں - جالندھر شہر آپکے پاس ہے اور گوجرانوالہ بھی دور نہیں - اور رتنا رام بھی کہتے ہوئے کچھ دور نہیں اُن سے بذریعہ خط کے لطف ملاقات ہو سکتی ہے -

اکشیپ ماسٹر لکشمنداس سے آزاد پرش کا (جو موجودہ اویدک برادری کے اسقدر برخلاف ہو کہ اسیں گن کرم سبھاؤ انوسار سمبندھ چلنے پر بھی اپنی ذات کو توڑ کر بیواہ کرنیکا حامی ہو) اپنے آدرش سے گرجانا آریہ بھارتنری سبھا اور آریہ سماج دونوں کو شوک ساگر میں ڈبو دینے والا ہے "

جواب - لالہ لکشمنداس کا اپنا کوئی خاص آدرش نہیں ہے جب تک کہ وہ سبھا کے ممبر ہیں - ہم نہیں جانتے کہ سبھا کے کس نیم میں لکھا ہے - کہ اگر کسی خاص برادری میں گن کرم سبھاؤ انوسار سمبندھ مل جاوے - اور سبھا کی انترنگ سبھا کی اجازت ہو تو بھی بیواہ نہ کیا جاوے -

نوٹ ۲۸ - بھارتنری سبھا کے ممبر ہی فیصلہ کریں کہ اُن کے سکرٹری کس چالاکی سے اپنے اُس نیم کی پردہ پوشی کرنی چاہتی ہے - جسمیں صاف درج ہے کہ بھارتنری سبھا کے ممبر کا بھارتنری سبھا میں ہی دواہ ہو گا - اعتراض لالہ لکشمنداس کی رائے پر تھا اور اس لئے بھارتنری سبھا کے نیموں میں کسی ممانعت

کی عدم موجودگی پر کوئی جواب نہیں ہو سکتا -

اکشیپ میں پھر لالہ جمنا داس جی سے پوچھتا ہوں کہ اگر میں اِن ہر دو موقعوں پر آپکی خاموشی کو بھارتنری سبھا کے پکشپات پر مبنی کہوں تو کیا آپ ناراض ہونگے -

جواب پکشپات اس لئے نہیں کہ لالہ جمنا داس جی کا کام کسی کی پبلک لائف پر نکتہ چینی کرنا نہیں ہے - انہوں نے اسوقت اگر آپکو اپنے فرض سے خبردار کر دیا - تو صرف اس لئے کہ آپنے نیا پبلک نوٹس نکالا ہے یہ طریقہ چھوڑ دیا تھا - اگر وہ نہ لکھتے - تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ اس قسم کے نوٹس لینے سے آپنے کوئی فایدہ نہیں دیکھا -

نوٹ ۲۹ - خیر آئندہ راحتیاط - اگر میری تحریروں سے پہلے آپ لوگ ٹھیک نتیجہ نہیں نکال سکے تو اب نوٹس دیتا ہوں کہ ذاتیات کے جھگڑوں اور شخصی سبجیکٹوں کی اب اِن کالموں میں گنجائش نہیں ہے آئندہ کے لئے کوئی ایسی تحریر خواہ دوسروں پر خواہ مجھپر حملہ ہو اِن کالموں میں جگہہ نہ پاسکیگی ہاں اگر کوئی مہاشئے دیگر اخبارات میں بھی مجھپر آئندہ حملے کریں گے تو اُن کا جواب دینے کے لئے بھی میرے پاس سمے نہیں ہے -

اکشیپ جو لوگ خلاقی تنزلی کے باعث گر گئے ہیں اُنکے گھر پر جاکر انہیں اُنکی افسوسناک حالت سے خبردار کرو اور ہمدردی کیساتھ اُن کو تنانت کر کے آریہ سماج کا ادیش پوسن کرو -

جواب - جیسا کہ اخبار میں نکتہ چینی کرنیکا فیشن آپنے ہی جاری کیا تھا - اُمید ہے کہ گھر پر جاکر سمجھانے کا طریقہ بھی آپ ضرور ہی جاری کر کے پبلک کے شکریہ کے مستحق ہونگے - اور آریہ بھارتنری سبھا کے دو بگڑی اوتار جو آپکے سروں کو آپ گھر پر سمجھانے گئے ہونگے - اور ان کے نہ سمجھنے پر آپنے اپنے دلی بخار اخبار میں مجبوراً نکالے ہونگے آخیر میں ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے منیہ ور بزرگ مہاشئے منشی رام جی کو سمتی دیں تاکہ وہ ترجمانا سے ویدک دھرم کی سیوا اور بھی ادہک کر سکیں -

آریہ دھرم کا سیوک رام دیو منتری آریہ بھارتنری سبھا

نوٹ آخری - میرا تو وشواس نہیں ہے کہ

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸ر آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۱۴ر آنے

محصول ڈاک علاوہ

اِس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنےٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سیں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچویں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر اُن لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا - دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اسلئے اسمیں چنداں کمی کی گنجائش نہ تھی تا ہم اصل قیمت سے ۲ر فی جلد کم کردیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف**

کردیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فایدہ اوٹھانے کی کوشش کریں گے۔

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

قابل دید کتابیں

مطبوعہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

...ہب کا مخرج بُدھ دھرم ہے اردو	۱۰ر
...ہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	۲ر
...سکرت زبان کی عظمت	۲ر
...یواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب	
...کی شادی	۳ر
...ن التہذیب	۲ر
...راجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی	
...انی کی شادی	۱ر
...حیرت انگیز واقعات	۱ر
...دھیا منظوم	۱ر
...کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے	
حصہ اول	۴ر
حصہ دوم راجپوتنی کی شادی	۱۰ر
حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ	۱ر
حصہ چہارم	۱ر
حصہ پنجم	۱۰ر
حصہ ششم و ہفتم	۳ر
حصہ ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں	
...ثبوت تثلیث وید اردو	۴ر
...تصدیق صداقت دھرم آریہ	۳ر
...سوگ میں سبجیکٹ کمیٹی	۱ر
...دیانت دہوانت نوارن اردو	۳ر
...نباکو	۱ر
...سانکھیہ کاریکا	۲ر
...یوگ فلاسفی	۱ر

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

گرُوکُل (ہردوار) کا پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش نو ودرکنا ۔ گرُوکُل کو اسوقت دُنیا بھر کے سکل آریہ سماجوں کا مشترکہ کام کہنا چاہئے ۔ ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ کُل عرصہ ایک سال سے کھُلا ہوا ہے ۔ اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن سُدی پورنماسی سمت ۱۹۵۸ بکرمی کو ہوا تھا ۔ جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی ۔ اب سمے آگیا ہے کہ ایسے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارکردگی کے تجربات پبلک کے روبرو رکھے جاویں ۔ اس لئے

گرُوکُل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰ ۔ مارچ سے ۱۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک ہونا قرار پایا ہے ۔ سالانہ امتحان ۶ ۔ مارچ سے شروع ہوکر ۸ ۔ مارچ تک ختم ہو جاوے گا ۹ ۔ مارچ کو تعطیل رہیگی اور برہمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا ۔ ۱۰ ۔ مارچ سے یگیہ شروع ہوگا ۔ جو ۱۳ ۔ مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا کرے گا ۔ ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشے گرُوکُل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کرسکیں ۔

۱۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنما کے دن خاص جلسہ ہوگا ۔ اسدن صبح کے وقت اُن سب برہمچاریوں کا

ویدارمبھ سنسکار

ہوگا ۔ جوکہ نئے برس میں داخل ہونے کے لئے آئے ہوئے ہونگے ۔ یہ سنسکار سارے اُتسب کا کیندر ہوگا ۔ تیسرے پہر گرُوکُل کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد گرُوکُل کے متعلقہ وشئوں پر ایک دو وکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام نشچت ہونے پر پھر شائع کیا جاویگا

اس جلسہ میں گرُوکُل کی طرف سے میں ساری دُنیا کے آریہ سماجسٹھ پُرشوں کے علاوہ

ہرایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن جنوں کو دعوت دیتا ہوں ۔ جوکہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں ۔ جوکہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے ۔

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ اودھ رُہیلکھنڈ ریلوے ۔ اجمیر راجپوتانہ ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعایت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعایت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی ۔

(۳) جو صاحب شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہ سے تعداد آنیوالونکی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مجھے مطلع فرماویں تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے ۔

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہئے وہاں پر ٹرین پر گرُوکُل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے ۔ ہردوار سے کنکھل تک یکہ ۔ ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں وہاں تک سب مہاشے اپنے خرچ پر تشریف لاویں جو اصحاب سیدھا گرُوکُل تک یکہ لانا چاہیں اُن کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑے گا گرُوکُل کی طرف سے ہر ریل کے سمے کچھ بیل گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی ۔ جو سب بھائیوں کا اسباب جاتے اوتار ایکسٹ سے آوینگی ۔ کنکھل سے گرُوکُل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا ۔

(۴) اس برہمچریہ آشرم کے یاتریوں کے اُترنے کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے جس میں گرُوکُل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالے جاوینگے جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی اُتر سکیں علاوہ بریں میدان بہت سا صاف رہے گا ۔ جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جاسکیں گرُوکُل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے ۔ کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں ۔ تو اُن کو حسب دلخواہ آرام مل سکیگا ۔ ورنہ میں تو محض اس جنگل میں اُنکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا ۔

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا ۔ کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھلوا دیجاوینگی ۔

آریہ بھائیوں سے ونے پوروک نویدن ہے کہ اس اُتسب کی کامیابی کے لئے جو جو امور مزید غور کے قابل ہوں ۔ اُنکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیجدیویں ۔ تاکہ میں اُن کی تحریروں پر غور کرکے آپکی آسایش کا یتھا شکتی انتظام کرسکوں ۔

آپ مہاشیوں کا سیوک
منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گرُوکُل

سدھرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشہ منشی رام مالک [illegible] کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

ओ३म्

A. 204 | A. 204

रجسٹرڈ نمبر ۲۰۰ | رجسٹرڈ نمبر ۲۰۰

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

हरिद्वार | हरिद्वार



سدھرم پرچارک

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بھولے سے وبخواہش خریداری اخبار لکھ بھیجتے ہیں۔ لیکن جب وی پی جلد ہی چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آئندہ کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہئے +

ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ آئندہ درج نہ ہونگے

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ پیشگی
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات مدت کے لئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
عالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	۲۱۵	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنبیہ۔ نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کا اشتہار کیا جاوے گی کل اجرت یکمشت آنی چاہئے +

ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون - یکم کاتک - یکم ماگھ - یکم بیساکھ

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱ سے

گذارش۔ ہمراہ مہربانی جب اپنا پتہ بدلنے کے لئے لکھیں وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں + المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

اپدیش منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے اپدیش

پندرہ لیکچر و ویاکھیان

اردو میں ہیں

ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں قیمت فی جلد ۵ آنے

علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بستی رام ہیڈ ماسٹر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ہر ایک قسم

مضبوط اور

کی نہایت عمدہ اور

قابل دید کرسیاں



سولراج سلوان

سپلائیر ایجنسی

کرتارپور

سے مل سکتی ہے

درخواست

آنے پر فہرست نمونہ معہ تصاویر مفت نذر ہوگی

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمنانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی سرلتا سے ودھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی ودھی ہے۔ (۲) جو اندر بھرنے کی ودھی ہے۔ (۳) جو پران آپان کی آسکا کے اندر لڑائی کرا کی جس کو تھکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) سمھر ودھی ہے گیہا و بیاد ن بلکہ دھاتو وغیرہ ... کی ودھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور ... روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور کہ لابھ ... کے پڑھنے سے ... قیمت ایک روپیہ چار آنے ... کی ایک پستک ہے۔ اور برلی محلہ ... بابو ... پرساد سے مل سکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی ۔

اشتہار

ہر ... ہر قسم کا لودھانہ کلاتھ (کپڑا) لنگی ... وغیرہ بالکفایت مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہوں گے۔

لاہوری مل بی۔ اے۔ منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھانہ

آیہ جنتری سمہ ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو ۴ آنے ہندی پانچ آنے قیمت فی جلد

المشتہر

بستی رام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

واقعات و مفید رائیں

مہارانی وکٹوریا کی یادگار میں جو "وکٹوریا میموریل ہال" کلکتہ میں بنایا جانا تجویز ہوا تھا اور جسکے لیئے بہت سا روپیہ جمع کیا گیا۔ اب شروع ہونے والا ہے۔

بھارت ورش میں کوئی قانون مخالف نہ ہونے کے باعث جہاں عورتوں کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کی ڈگریاں حاصل کرنیمیں کوئی روک ٹوک نہ تھی وہاں یورپ کے ممالک میں سے بہت جگہوں میں ابتک روک موجود ہے چنانچہ آئرلینڈ کی ڈبلن یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق عورتوں کو ڈگری کے امتحان میں شامل ہونیکی اجازت نہ تھی۔ اب یہہ رکاوٹ دور ہو گئی ہے اور وہاں بھی عورتیں مردوں کے ساتھ ڈگری کے امتحانات میں شامل ہوا کرینگی۔

کنساس (ملک امیریکا) میں ایک قانون پیش کیا گیا ہے جسکا منشا یہہ ہے کہ جو استری پرش بیاہ نہیں کرتے انپر خاص ٹیکس لگایا جاوے۔ کنوارے مردوں پر ۱۵ روپیہ فی سال کنواری عورتوں پر ۷۵ فی سال اور کنوارے سرکاری ملازموں پر انکی کل تنخواہ جو کام پرانے آریہ لوگ دھرم سے لیتے تھے وہ آج انسانی قانون سے لینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آریہ رشیوں نے پتری رن کی ادائگی لازمی رکھکر بیاہ کے لیئے رغبت کی کمی نہیں چھوڑی تھی بشرطیکہ انکے آورش ورن آشرم کے اصولوں پر عمل کیا جاوے تو اس قسم کے قانون کبھی بیاہ اور بد اخلاقی کو روک نہیں سکتے۔ جب تنخواہ کی تنخواہ ہی جرمانہ ہوگی تو کوئی کنوارا سرکاری ملازمت کیوں کریگا

ممالک متحدہ امیریکا کی ریاست جرسی میں ایک قانون زیر بحث ہے جسکا مقصد قمار بازی کا بالکل بند کرنا ہے گھوڑ دوڑ وغیرہ کی ہر قسم کی شرطوں پر بھی وہ قانون سخت جرمانے تجویز کرتا ہے۔ نیز اخباروں میں لاٹری وغیرہ کے اشتہارات کو بھی یہہ قانون منع کرتا ہے۔ لیکن ریاست کے مشیر قانونی کی رائے میں یہہ تجویز بالکل بیہودہ ہے اور انہوں نے ظاہر کیا کہ اس قانون کو پریوی کونسل ہرگز پاس نہ کریگی۔ پھر اخلاق درستی کی کیا امید ہو سکتی ہے ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مسٹر چینو بھائی مادھو لعل ان چھوڑ داس احمد آباد کے ایک معزز رئیس نے احمد آباد میں سنسکرت پاٹھ شالا قائم کرنے کے لیئے پچیس ہزار روپیہ دان کیا تھا۔ جس میں مسٹر منگلداس گردھرداس نے پانچ ہزار شامل کر دیا اور دیگر چندوں سے اب رقم چالیس ہزار تک پہنچ گئی ہے جس سے سنسکرت پاٹھ شالا اسوقت چل رہی ہے پاٹھ شالا کے مکان کے لیئے اسوقت اور چندہ اکٹھا کرنیکی کوشش ہو رہی ہے۔

انگریزی اخبارات ظاہر کر رہے ہیں کہ شاہزادہ ویلز ولیعہد سلطنت برطانیہ اعظم کا سفر ہندوستان عرصہ دو تین سال کیلیئے اسوجہ پر ملتوی کیا گیا ہے کہ دہلی دربار کے اخراجات سے دبے ہوئے دیسی روسا کو اپنی مالی حالت درست کر لینے کا موقع ملجاوے۔ اس خیال کیلیئے گو انومان سے ہی کام لیا گیا ہے لیکن کسی حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے۔

جو راجہ دہلی دربار سے لوٹتے ہوئے ہردوار گنگا اشنان کیلیئے آئے انکی نسبت ہردوار کے پنڈوں کی یہی شکایت رہی کہ دہلی دربار پر لٹ جانے کے باعث وہ پنڈوں کو نیو دان سے خوش نہیں کر سکے۔ ایک پنڈے کو یہہ کہتے سنا "وہ جب کرزن روپی پنڈا نے انہیں نچوڑ لیا تو ہمارے لیئے کیا بچنا"

جاپان کی مذہبی کانفرنس کی نسبت اب پھر اخباروں میں شور شروع ہوا ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ کانفرنس ماہ مئی میں ہوگی اور ایک بودھ فرقہ کے مہنت نے میر مجلس بننا قبول کیا ہے۔ ہندوستان کی بھی اسکے متعلق کوئی سنٹرل کمیٹی بنی ہے جسکے سکریٹری ایک مسٹر سریندرناتھ ٹیگور (ٹھاکر) جو خاص معاملات کے طے ہونے پر جلد حالات کو پبلک کریں گے۔ دیکھیں یہہ خبریں صحیح ثابت ہوتی ہیں یا غلط۔ بہر صورت جو ڈیلیگیٹ کہ گذشتہ ستمبر میں بمبئی تک جاکر بیرنگ واپس آئے تھے وہ تو مشکل سے پھر جاپان کی مذہبی کانفرنس میں شریک ہونیکا نام لینگے ہندو بیچارے تو "دیوی بستی دیو بستی" کا سرلا پتے ہوئے نکلتے نہیں تھے اور مسز اینی بسینٹ کے اسی فقرہ پر ہوا ہے کہ وہ گذشتہ جنم میں کاشی کا برہمن تھیں لیکن اہل اسلام ارگن "آبزرور" سے معلوم ہوا کہ اپنی نظر مسلمانوں کی بیرخی دیکھکر اینی بسینٹ نے لاہور میں بیچ بچکر انجمن حمایت اسلام کی سرپرستی میں جو لیکچر دیا تھا اس سے مسلمانوں کی ہمدردی انہوں نے اپنی طرف کھینچنی شروع کی۔ ہر جاتی کے اندر روپ بن جانیکا نظارہ تھیوسوفیکل سوسائٹی میں نیا نہیں ہے۔ مہا منڈل کے پہلے جلسہ میں ہردوار کے مقام پر کرنل اسکاٹ صاحب نے اپنے پارچات کے اوپر جنیو پہنکر دکھا دیا تھا اور پھر بمبئی میں بالکل شرعی پوشاک پہنکر انہوں نے مذہب اسلام کی فضیلت پر واعظ کیا تھا۔ اور اس سے بہت پیشتر وہ معہ میڈم بلیوٹسکی کے لنکا میں ننگے پیر بودھ بھکشوؤں کا روپ دھارن کر کے دورہ کر چکے تھے۔ گویا یہہ رسم بنیاد پر کبھی چلی آتی ہے۔ سب مذاہب میں کچھ کچھ سچائی ماننا ٹھیک ہے لیکن جس مذہب والے کو مخاطب کرنا ہو انکے عیبوں کو (جو اپنی رائے میں عیب معلوم ہوں) چھپا کر انسے واہ واہ لینا نہ معلوم سوائے تھیوسوفی کے اور کون جائز سمجھتا ہے۔

آنریبل بابو سریندر ناتھ بنرجی کو اگر اسوقت نیشنل کانگریس کا بانی کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ ان سے اعلی درجہ کا دیش بھگت اور پولیٹیکل ریفارمر کوئی سمجھا نہیں جاتا۔ لکھنؤ اور لاہور میں نے انکو اپنے جنم سے برہمن ہونے پر بہت زور دیتے ہوئے سنا۔ سوشیل کانفرنس کے جلسوں میں بھی آپ اپنے تئیں ہندوؤں کا ہندو ہونے پر بڑا زور دیتے تھے جیسے پرماتما کو چیونٹیوں کا بھی پران کہا جاتا ہے۔ ویسے ہی مسٹر بنرجی بھی ہندوؤں کا جوہر اپنے آپ کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اس تمہید کا مطلب اب سمجھ میں آیا جب اخباروں میں چھپ گیا کہ مسٹر بنرجی کی تیسری لڑکی شریمتی سرسی بالا دیوی کا وواہ سنسکار ہمراہ مسٹر بے چودھری کے خالص ہندو پرانک ریتی سے ہوا۔ جب محض دو کلے منہ سے کہنے پر عیسائیوں کے ساتھ

کہاں پان وغیرہ کے سب دوش دور ہو سکتے ہیں تو پولیٹکل ریفارمروں کے مذہب میں محض آتما کے خیال سے اُن دو کلموں کو زبان سے نہ نکالنا اعلیٰ درجہ کی بیوقوفی ہے

لالہ نارائن داس جی بی۔اے وکیل و پردہان آریہ سماج چھاونی جالندہر کنٹونمنٹ (چھاونی) کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ٹریبیون کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چھاونی کی کمیٹی میں یہہ پہلا موقع ہے کہ کوئی ہندوستانی ممبر لیا گیا ہو۔ میں بھی لالہ نارائن داس جی کو مبارکباد کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ایک اچھے آریہ کیطرح کام کرکے ایسی کمیٹیوں میں بھی آریہ سماج کی عزت کو بڑہانے کی کوشش کریں گے۔

ہردوار کنبھہ کے میلے پر مہرشی منڈل کا دوسرا جلسہ ہوگا یہہ نوٹس بھارت متر کلکتہ میں چھپا ہے۔ اس نوٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہرشی منڈل کے نام سے پہلا جلسہ سمت ۱۹۵۸ بکرمی کے کنبھہ پہ ہوا تہا۔ اسوقت نوٹس ایک کیشو سوامی کیطرف سے نکلا ہے۔ اس منڈل کے وگیاپن دینے والوں میں پنڈت رام مصر شاستری بھی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت شیوکمار آدی سے علیحدہ یہہ منڈل قایم ہوا ہے۔ گذشتہ کنبھہ پر بھی ہندوؤں کا پرچار کئی مختلف حصوں میں منقسم تھا۔

مسٹر بینل صاحب کا مقدمہ بڑا مشہور رہ چکا ہے آپ کوملا (بنگال) کے سشن جج تھے ایک مقدمہ کے فیصلہ میں پولیس سپرنٹنڈنٹ سے لیکر لفٹنٹ گورنر اور وایسرائے تک کی اچھی خبر لی تھی جسکے صلہ میں موقوف ہوئے اب بیرسٹری کرنے واپس آئے ہیں کلکتہ ہائی کورٹ نے تو انکی درخواست نامنظور کی تھی لیکن چیف کورٹ رنگون سے انکو برما کے علاقہ میں بیرسٹری کا کام کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

اب تک منی آرڈر فیس میں ایک عجیب بیہودہ پن تہا ۵ روپیہ پر ۲ اور ۱۰ روپیہ پر ۳ فیس ہے۔ علیحدہ علیحدہ پر ۳ خرچ کرنا پڑتا تہا۔ اب یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ء سے ہر ۱۰ روپیہ کے لئے ۲ اور ۱۰ سے اوپر ہر ۵ روپیہ

کیلئے ۱ مقرر ہوگا کریگا۔ وی پی ایبل پارسلوں کے نسبت بھی یہی قاعدہ کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان سے ایک بودھوں کے مہنت سوامی اگمبہ پرم نستو جاپان گئے ہیں جہاں وہ اُساکا کے مقام پر بودھوں کی ایک بڑی بھاری کنفرنس جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ہزار پونڈ یعنی پندرہ ہزار روپیوں کے قریب چندہ بغیر مانگے جمع ہوگیا ہے اور برابر چندہ آرہا ہے۔ سوامی صاحب کہتے ہیں کہ جب انتظام پکا ہو جاویگا تو وہ ہندوستان واپس جاکر طیاری کریں گے۔ اس کنفرنس میں تمام ایشیا کے بودھوں کو جمع کرنیکا وچار سوامی صاحب کر رہے ہیں۔ دیکھیں اس کانفرنس کی کیا کیفیت نکلتی ہے

گذشتہ ریاست ٹرانسوال کے جنرل بوتہا اور جنرل ڈی لاری کو گورنمنٹ برطانیہ کیطرف سے ٹرانسوال کی کونسل واضعان قانون کی ممبری منظور کرنے کے لئے تحریک کی گئی تہی دونوں جنرلوں نے اس معزز عہدہ سے اسلئے انکار کیا ہے کہ انکی رائے میں جو کونسل مقرر کیجا رہی ہے اُسکی بناوٹ اُنکے ملک کے لئے مفید ثابت نہ ہوگی۔

کابل میں معلوم ہوا ہے کہ اسوقت قحط پڑا ہوا ہے امیر حبیب اللہ خان نے اس ضرورت کے موقع پر غربا کو ریاست کیطرف سے مفت اناج تقسیم کرانا شروع کر دیا ہے اور کو بلا ارزاں قیمت پر فروخت کرانا شروع کر دیا ہے۔ اصل میں تہذیب اور وحشی پن کے الفاظ بھی کچھ مقابلتاً استعمال ہوتے ہیں جسطرح خاص انکے لحاظ سے صاحبان انگریز کابلیوں کو وحشی کا خطاب دیتے ہیں ممکن ہے کہ خاص وصفوں کے لحاظ سے کابلی بھی انگریزوں کو وحشی ہی سمجھتے ہوں۔ بہر صورت کسی فرقہ انسانی کو وحشی پن کے خطاب دینے کا مطلب یہہ سمجھنا چاہئے کہ خطاب دینے والے کے طرز معاشرت سے انکا طرز معاشرت مختلف ہے۔

نٹال میں جو ہندوستانی رہتے ہیں اُنکے اخلاق کی نسبت تو بہت کچھ حالات چھپ چکے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مے خواری اور بیبھچار میں ... لوگ غرق ہو رہے ہیں۔ ہاں کمائی اچھی کر رہے ہیں ۶۰ ساٹھ ہزار کی آبادی اُنکی ہے اور پندرہ ہزار روپیہ بذریعہ ڈاکخانہ اپنے گہروں کو ایک سال (یعنی ۱۹۰۲) کے اندر بہیج چکے ہیں۔ ہمعصر پایونیر لکہتے ہیں کہ نٹال (جنوبی افریقہ) میں سفید پوش ہندوستانی کی مٹی خراب ہے البتہ جو کاشتکار اقرارنامہ کے ذریعہ سے جاتے ہیں وہ چین کرتے ہیں۔ اس اخبار کے ناظرین سے التماس ہے کہ اگر انکے علم میں کوئی ہندوستانی شریف اپنے معاش کی تلاش میں نٹال کا عزم کرے تو براہ خدا ترسی اسطرف جانے سے روکدیا کریں۔

شہزادہ کناٹ نے اور جگہوں میں تو شیروں کا شکار کیا تہا لیکن بھرتپور میں چڑیوں پر ہی اکتفا کیا چنانچہ اخبار پایونیر میں درج ہے کہ شاہزادہ بہادر نے ۱۹۰ بطخوں کا بھرتپور کی ریاست میں شکار کیا۔ نہ معلوم ایسے بڑے بڑے عالیشان شہزادے اس گناہ بے لذت میں کیا خوشی سمجھتے ہیں۔ شاہنشاہ اورنگزیب شکار کو کار بیکاراں کہا کرتا تہا۔

کاشی کے وشوناتھ جی کے مندر کے جہگڑے کا فیصلہ ہوگیا۔ مسمات لکھپت کنور مدعا علیہا کے لئے ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار کا گذارہ مقرر ہوا اور مدعی کو کل جائیداد اور چڑہاوے کی ڈگری ملی۔ دوران بحث مقدمہ میں معلوم ہوا کہ وشوناتھ کے مندر کا چڑہاوا تقریباً بارہ ہزار روپیہ سالانہ آتا ہے جو ایک علی درجے وکیل کی آمدنی بغیر محنت کے ہے۔

دہلی دربار پر کئی ایسے راؤ اور راجہ دکھائی دیتے تھے جنکی فوج کی تعداد اسقدر بارہ چودہ سو زیادہ نہ تہی لیکن ریاست میں سو سو جوان کی پوری فوج...... دکھائی دیتی ہے ان کے ہم پلہ یورپ میں بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ چنانچہ ایک شہزادہ صاحب مُنا کو ماتحت سلطنت فرانس ہیں جنکی فوج جرار کی تعداد ڈیڑہ سو تک پہونچی ہوئی تہی۔ آپ فوجی اخراجات سے دبے ہوئے تھے اسلئے حسب اجازت گورنمنٹ فرانس آپ نے اپنی فوج برخاست کرکے اخراجات سے سبکدوشی حاصل کی ہے۔

...کیگتی

...کا چرچہ
...ین

لکھنو کے ایڈوکیٹ اخبار میں
اُس ہمعصر کے لنڈن کے نامہ نگار
...ایک مراسلہ شایع ہوا ہے جسمیں نامہ نگار
...کا ذکر کیا ہے جو کہ آریہ سماج کی تحریک پر
...کٹوریہ انسٹیٹیوٹ میں ہوئی تھی۔ آریہ سماج
...ہمارے اخبار کے ناظرین عموماً ریورینڈ گرسوولڈ
...واقف ہونگے۔ یہہ مہاشے اپنی معمولی
...لیاقت کو محض رشی دیانند کے ویدبھاشیہ کی
...کی کوشش میں صرف کرتے ہیں۔ ان
...پادری صاحب نے آریہ سماج کو ایک اصلاح
...ظاہر کرکے اُسپر ایک جواب مضمون لکھکر پڑھنے
...ہی تہا اس مضمون میں پادری صاحب
...رشی دیانند کے ویدبھاشیہ پر محض حملے سے
...انکے بھاشیہ کو بیدار نہہ دیا اور قواعد
...محققانہ کے برخلاف ظاہر کیا گو اسکے
...پیش نہیں کئے۔ لیکن دوران مضمون
...خیالات انہونے ایسے ظاہر کئے ہیں جو
...آریہ سماجی کے غور کے مستحق ہیں اُنہوں نے
...سماج کے اندر کی نااتفاقی کو ظاہر کرتے ہوئے
...انکے دو فرقہ محض بلحاظ ماس بھکشن اور
...تعلیم کے ہوگئے ہیں۔ یہہ پہلی بات ہے
...سماج بہی خواہوں کو خوب غور کرنی چاہئے۔
...ایک دوست کی زبانی سنا ہے کہ گذشتہ پنجوڑہ
...پنجاب میں آریہ سماج کے دو فریق کا ذکر
...بعد یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مہاتما پارٹی کے کئی
...ہوگئے ہیں اگر درحقیقت آریہ سماج کے
...بگر بذاہب اسیطرح فرقہ در فرقہ بنتا چلا
...انکے اندر سار وبھوم ویدک دہرم کا
...میں عام لوگونکو کیوں نہ تامل ہوگا۔

میں مانتا ہوں کہ اصولی اختلاف رائے رکھتے ہوئے
ایک انسان اس سوسائٹی کے ساتھہ کام نہیں
کرسکتا جس سے کہ اُسکا اختلاف رائے ہو لیکن کیا ضروری
ہے کہ ہر ایک آدمی جو بنیک نیتی سے ایک جماعت کے
اصولوں سے اختلاف رکھے وہ اسی جماعت کا حصہ
اپنے کو ظاہر کرکے اور اپنے خیالات کو اُسکے اندر
زبردستی گھسیڑنے کی کوشش کرکے اس سوسائٹی میں
بیہودہ ہلچل پیدا کرتا رہے کیونکہ اس سوسائٹی سے
علیحدہ ہوکر اپنے خیالات پھیلانے کی کوشش کرے
گو ہمارے افسوسناک اختلافوں کا ذکر کرکے ریورینڈ
گرسوولڈ نے ظاہر کیا کہ محض عیسائی مذہب میں
ہی فرقہ بندی نہیں ہے تاہم آریہ سماج کے سوشیل
کام کی بڑی تعریف کی اور ظاہر کیا کہ اگر کوئی اصلاح
کی تحریک ہندوؤں کی ہمدردی اسوقت کھینچ رہی ہے
تو وہ آریہ سماج ہی ہے۔ اس مضمون پر موجودہ
انگریزوں نے بحث کی اور چونکہ آریہ سماج کا کوئی بھی
وکیل اسجگہ نہ تہا سب نے من مانی نکتہ چینیاں
کیں۔ آریہ سماج کے اصول جیسے اعلیٰ اور
نفیس ہیں افسوس کہ انکو ظاہر کرنیوالے اُسی قسم کے
اعلیٰ دماغ آدمی بہت کم ہیں اور اسلئے ہر جگہہ موجود
نہیں ہیں ضرورت ہے کہ کوئی لایق ویدک لاہری
ایکچر تیبہ یوروپ اور امیریکا کے اندر آریہ سماج کی
نسبت صحیح خیالات پھیلانے کے لئے جاوے۔

قادیانی مسیح کا لنڈنی مسیح پر قہر

ان کالموں میں ہمارے ناظرین
مسٹر پگٹ کا حال پڑہ چکے ہیں
جسنے انگلستان کی زیادہ تر عورتوں کو یقین دلایا ہے
کہ وہ مسیح ہے۔ اسکی شان وشوکت کا حال بہی ہمارے
ناظرین پڑہ چکے ہیں لیکن ہندوستان کے موضع
قادیاں میں ایک دوسرے مسیح بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے
رقیب کی کامیابی کو برداشت نہ کرسکے اور حسب
عادت خود اُنہیں بہی چیلنج دیا ہے کہ یا پہی عاربنجی
ہوجاوے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اگر میں پہلے مرجاؤں
تو سمجھا جاوے کہ میں جہوٹا مسیح ہوں اور مسٹر پگٹ
پہلے مرجاوے تو میں سچا مسیح سمجہا جاؤں افسوس کہ ہمیشہ
لوگ ہمیشہ منطقی نتیجہ سے کترایا کرتے ہیں۔ اگر خود پہلے
مرجاویں تو محض وہ جہوٹے ثابت ہوں کیونکہ جہوٹہہ
کا طعنہ سننے کے لیئے دنیا میں موجود ہی نہ ہونگے۔ اور
اگر پگٹ مرجاوے تو کیوں وہ جہوٹا ثابت ہو۔ اسکے
آپکی سچائی کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن ہمیشہ ہیر
پھیر بدلول نہیں ہوتی" اگر مرزا صاحب کا
چیلنج مسٹر پگٹ کے پاس پہونچ گیا ہے تو ہملوگونکو
اُنکے جواب کا بہی منتظر رہنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے
بہی اپنے ہمعصر کو شاپ دیا تو بقول ہمعصر ہمیں
پبلک بغیر طرفداری کے دونوں کی دعاؤں کی
نسبت دعا کریگی کہ دونوں کو خداوند تعالے اُنکی
طرف سے شرف قبولیت بخشا جاوے۔

کیا قادیانی مرزا کی یہہ وعدہ شکنی نہیں ہے؟

جب ریورینڈ کلارک کے مقدمہ
میں مرزا غلام احمد قادیانی
اپنی صفائی کے لئے پیش تہے تو شاید یہہ اقرار کرکے
چہوٹے تہے کہ آئندہ کسی کی موت وغیرہ کا فتویٰ نہ لگایا کرینگے
اب پہر وہی سلسلہ جاری ہوگیا ہے کیا یہہ وعدہ شکنی
نہیں؟ ہے تو وعدہ شکنی لیکن مرزا صاحب انیسوین
بلکہ اب عیسوی بیسویں صدی کے پیغمبر ہیں اور قانون
سے واقف۔ بس پیشگوئی چیلوں سے کرائی ہے تاکہ
قانونی شکنجہ سے بچے رہیں۔ اگر ایسی پیشگوئیوں سے کچہ
نقصان کا احتمال نہوتا تو پبلک مرزا صاحب کی پیشگوئیوں
کو اپنی تفریح کے لئے اچہا مذاق سمجہ لیتی لیکن اس قسم
کی ذاتی پیشگوئیوں کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پیشگوئی کرنیوالا
اور اسکے مرید اپنی پیشگوئی کو پورا کرنے کے درپے
ہوجاتے ہیں۔ مثال کے لئے پایونیر میں سے ذیل کی خبر
پیش کرتا ہوں "میراں بی بی کا تین دن کا بچہ سخت
بیمار تہا معجزوں والا الور فقیر بلایا گیا لیکن باوجود اُسکی
کوششوں کے بچہ مرگیا۔ فقیر نے ماں کو یقین دلایا کہ اُسکا
دفن کیا بچہ واپس آجائیگا۔ کچہ عرصہ کے بعد فقیر نے ایک

بتیں سالہ لڑکی لاکر ماں کو دی اور کہا کہ اُسنے بچہ کو کسی
قدر بڑا کر دیا ہے۔ اسی عرصہ میں مسماۃ دادُر جسکا
بچہ گم ہو گیا تھا آئی اور اپنا بچہ پہچان لیا۔ نتیجہ یہہ ہوا
کہ فقیر۔ میراں بی بی۔ اُسکا خاوند اور خسر سب کے سب
مجسٹریٹ کے روبرو لائے گئے جسنے کہ اُنہیں سشن سپرد
کر دیا ہے" اس خبر کو غور سے پڑھیے اور پھر بتلائیے
کہ آیا ایسی پیشگوئیوں کی نسبت گورنمنٹ کو
خاص انتظام کرنیکی ضرورت ہے یا نہیں۔

گرُوکُل بمقام کانگڑی نزد ہردوار

کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مطابق
پھالگن سُدی دوادشی یغی یت ادا دس سمت ۱۹۵۹ بکرمی
بروز منگل۔ بدھ۔ برہسپت و شکر ہو گا۔
آپ نے گروکُل کا نام تو ضرور ہی سنا ہو گا۔ یہہ ویدیا
کے ساتھہ ساتھہ سائینس ریاضی اور دیگر دنیاوی علوم کی تعلیم دیکر
پراچین برہمچریہ آشرم
کے از سر نو بنیاد رکھنے کی غرض سے کھولا گیا ہے۔ اس
میں شامل ہونے والوں کے لئے ہدایات ذیل کی طرف
توجہ کرنی چاہیے۔

(۱) جس جگہہ سے جسقدر بھائی آنے کا ارادہ رکھتے ہوں
وے اپنے اس ارادہ کی اطلاع میرے پاس یکم مارچ
سنہ ۱۹۰۲ء تک پہونچا دیں تاکہ اُنکے پاس خاص چھپے ہوئے
فارم بھیجدوں جکی خانہ پوری کرنے پر ان سے نارتھہ ویسٹرن
ریلوے اور اودھہ روہیلکھنڈ ریلوے کے راستہ صرف نصف
کرایہ لیا جاویگا کیونکہ ان ہر دو لائینوں کے ٹریفک مینیجر صاحبان
نے کرایہ میں رعایت منظور کر لی ہے لیکن یہہ رعایت صرف صورت
میں ۵۰ میل سے زیادہ سفر کرنے والوں کے لئے ہے۔
(۲) ٹکٹ ہردوار ریلوے سٹیشن کا لیجئے۔ وہاں گروکُل
کی طرف سے پیشوائی کا انتظام ہو گا بیل گاڑیاں اسباب
کے لئے موجود ہونگی جنپر اسباب رکھکر آپ خود سواری بگہہ
سنکھل پہونچیے۔ اسجگہ ستریوں اور بچوں کے لئے تو یکّہ تانگا

موجود ہونگی۔ جنپر وہ سوار ہو جاوینگی اور مرد پیدل چلکر
اوتارے کی جگہہ پہونچیں گے۔
(۳) اضلاع بدایون۔ بجنور۔ سہارنپور۔ مظفرنگر اور
دیرہ دون و دیگر نزدیکی اضلاع کے بھائیوں کے لئے تو
لازم ہے کہ نہ صرف اپنے لئے ہی خیمہ وغیرہ کا انتظام کر
لاویں بلکہ کچھہ فالتو جگہہ دوسرے یاتریوں کے لئے بھی
رکھیں۔ دور کے بھائیوں کے لئے چھپر ڈلوائے گئے ہیں
جنمیں سات آٹھہ سو بھائی آرام سے آسکینگے اگر زیادہ
بھائی آگئے تو انہیں کنبھہ کے میلے کیطرح گزارہ کرنا پڑیگا۔
علاوہ رہایش کی جگہہ کے پانی بہم پہونچانے کیلئے کہار
موجود ہونگے۔ اور روشنی کا انتظام بھی گروکل کیطرف
سے ہوگا۔ باقی کل خرچ سب بھائیوں کو اپنا کرنا ہوگا
(۴) رات کو کسی قدر سردی ہوتی ہے۔ اسلیئے گرم اوڑھنے
کے کمبل کافی لائیے۔
(۵) بھوجن کے لئے اسوقت تک یہہ انتظام کیا گیا ہے۔
کہ دو دوکانوں کا ٹھیکہ نجیب آباد کے کچھہ بھائیوں کو
دیا گیا ہے۔ جن میں سے ہر ایک پہلی دوکان رسوئی کی اور
دوسری حلوائی کی کھولیگا۔ چونکہ یاتریوں کے خطوں
سے معلوم ہوتا ہے کہ کثیر تعداد میں آریہ بھائی شامل
ہونگے۔ اس لیئے اور دوکانوں کے لیئے بھی ٹھیکہ دینے کی
تجویز درپیش ہے۔ ہر ایک قسم کے بھوجن مٹھائی وغیرہ
کی شرح لکھکر بورڈ پر لگائی جاویگی جسے دیکھکر قیمت
ادا کرنے میں بڑی سہولیت رہیگی۔
(۶) ستریوں کو پہلے سے آگاہ کر دینا چاہیے کہ انہیں سوائے
۱۲- مارچ کے جلسے کے اور کسی وقت گروکُل کے احاطہ
برہمچاریاں کے اندر جانیکی اجازت نہ ہوگی۔
(۷) تقسیم اوقات حسب ذیل ہے۔ ۱۰-۱۱- اور ۱۲- مارچ
کو ہر روز صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے دن تک گروکُل کے اندر
برہمچاری گن معہ اپنے ادھیاپکوں کے بڑا ہون کیا
کریں گے۔ ایک بجے سے ۲½ بجے تک پڑھائی کے لئے
برہمچاری بیٹھا کریں گے۔ اور اسوقت مرد یاتری
پڑھائی کا طریقہ دیکھہ سکیں گے ½۳ بجے سے جائے اوتارہ
کے شامیانہ کے نیچے بھجن کیرتن اپدیش اور ست سنگ ہوا

کرے گا۔ جسمیں ستریاں بھی شریک ہوا کرینگی۔
مارچ کو صبح ½۷ بجے سے ۱۱ بجے تک نئے داخل شدہ
برہمچاریوں کا ویدآرمبھہ سنسکار ہوگا۔ اور یہی
سنسکار ہے جس کے دیکھنے کے لئے اتنے لوگ جمع ہونگے
اُسی دن تیسرے پہر گروکُل کی سالانہ رپورٹ پڑھی
جاوے گی اور خاتمہ پر ایک دیا کھیان گروکُل کی
ضرورت پر ہو کر اسکی سہائتا کے لئے نویدن کیا جاویگا۔
بھدر گن! اپنی طبیعتوں کو ایرشا اور دولیش سے
صاف کرکے اس ست سنگ میں شامل ہوں
تاکہ جہاں آپ خود آنند اٹھا ویں وہاں آپ
نندہ سنسکار گروکُل نواسیوں پر پڑ کر انہیں
اپنے کرتویہ پالن میں درڑھ کر سکیں۔
المشتہر

دیدک دھرم کا سیوک

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکُل مقام کانگڑی نزد ہردوار

آریہ کیمپ دہلی

آریہ کیمپ دہلی کے موقعہ پر جن جن سماجوں نے خیمے
وغیرہ ارسال کئے تھے۔ دو تین آریہ سماجوں کو واپس
بھیجتے وقت کم و بعض سامان بوجہ غلطی ارسال ہو جانا
کیا گیا ہے۔ اسلیئے پرارتھنا ہے۔ کہ جن سماجی مہاشوں کے پاس کم بیش سامان پہنچا ہو
کرپا کرکے مجھے فوراً مطلع فرما دیں تاکہ مناسب
جگہہ پر وہ سامان بھیجا جاوے۔
آپکا   متھرا داس پوری   کیمپ دہلی انتقام مطلب

ضرورت

ایک آریہ کلرک کی جو انٹرنس پاس ہو یا انگریزی جانتا ہو اور جو انگریزی ناگری اور
اردو میں اچھا اور جلد لکھہ پڑھ سکتا ہو تنخواہ پچیس
روپیہ سے تیس روپیہ ماہوار ہوگی درخواست
معہ تصدیق پرمان اور منتری کسی آریہ سماج کے نام
اس پتہ سے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کلکتہ گرگہ دہلی وغیرہ

ریویو

سے خفا ہوکر باعث۔ چار صفحوں کا
اردو جسمیں آریہ سماج کے ہندو سماج پرچار کا
قیمت ایک روپیہ واسطے ... ۳۰۰ صد جلد دینگے۔
دھوا و واہ پرچارک سبھا کا اختتام سمبر
منشی بختاور سنگھ صاحب سکریٹری سبھا موصوف
اس رپورٹ میں علاوہ ان دو ہوا ہونیکا
جنمیں اس سبھا نے کوشش کی دیگر بہت سے
ہونیکا ذکر ہے جسمیں اس سبھا کا دخل نہ تھا
سے کچھ پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ منشی
جی اس کام میں بڑا پورشارتھ کرتے ہیں۔
منشی بختاور سنگھ جی نے لکھا ہے کہ کاشی میں
سوامی دیانندجی کے ساتھ تھے۔ تو وہاں مہوا تو
لوگ انکے روبرو پیش کرتے تھے جس پر (نقول)
صاحب سوامی جی نے کہا "انیرڈا اور نہ ہونا
جس طرح مرد کا ایک عورت کے مرنے ہی دوسرا
غلطی ارساتا ہے اسیطرح عورت کا بھی ہونا لازم ہے"
کہ جن سماجی جی مرد کے بھی پہلے بواہ کے برخلاف تھے تو
صرف یہی ہوسکتے ہیں کہ اگر مرد دوسرا بواہ
تو عورت کا بھی ہونا چاہیئے۔ اگر مان لیا جاوے
جی نے منشی صاحب کے روبرو ایسے الفاظ کہے
مطلب یہہ نہیں تھا کہ ستری یا پُرش کا دوسرا
بواہ ہے بلکہ انکا مطلب یہہ تھا کہ جو کام
ہے اس سے عورت کو کیوں روکتا ہے۔ اگر
بختاور سنگھ جی اپنی کوششوں کو محض بال بدھوا
واہ تک محدود رکھیں تو اپنے دہرم کے اصولوں
کرتے ہوئے اس سبھا کی سیوا کر سکتے ہیں۔

پرچون آریہ بھراتری سبھا کا ماسک پتر آریہ
نامہ دیوناگری اکشروں میں قیمت سالانہ ۱۲ عمر
خریداری بنام لالہ ستیا رام جی پربندہ کرتا آریہ
انارکلی۔ لاہور بھیجئے۔ سمپادک پنڈت پورنانند جی

آپ سمپادک پنڈت گوربخش سنگھ جی یہہ ماسک پتر گذشتہ تیرس (منگسر پا بکھر) مہینہ سے لاہور نگر سے نکلنا شروع ہوا ہے اسکا پہلا انک مجھے ریویو کیلئے لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ملا۔ وہ گم ہوگیا۔ پھر دوسرا منگوایا اُسے بھی قبل اسکے کہ میں پڑھ سکوں دوستر بھائی اُٹھا لیگئے۔ اب پھر تلاش کرکے اسے پڑھا ہے ٹائیٹل پیج سمیت ۴۸ صفحہ کا پتر ہے۔ منوسمرتی کے پرکشپت شلوکوں پر بحث کرکے انہیں علیحدہ کرنے اور باقی ماندہ کو مول گٹکا کی شکل میں چھپوانے کا کام بڑا ضروری ہے، جسکو اس پتر کے لائق ایڈیٹر میری رائے میں اچھی طرح کرسکتے ہیں کیونکہ انکے پاس اسکے لئے سادہن موجود ہیں اس پرچہ میں محض ہو سکا اور آریہ چار شلوکوں کے سنسکرت نتھا آریہ بھاشا میں ارتھ دئے ہیں حسب اقرار بھاوارتھ نہیں دیا ہے۔ شاید سرل شلوک ہونیکے باعث بھاوارتھ نہیں دیا گیا۔ ویدانت درشن کا بھاشیہ بھی لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور دیباچہ کی طور پر کچھ لکھا بھی گیا ہے جبتک کہ ابتدائی سوتروں پر وچار شروع ہوا اسکی نسبت کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ایک ناول بھی شروع کیا گیا ہے جسمیں گن کرم سوبھاؤ کی یوگیتا سے نہ بواہ کرنیکے درش دکھلائے جاوینگے اب تک آریہ سماج کے بروہیوں کے لیکھوں کا اثر شروع نہیں کیا گیا لیکن دوسرے انگ میں آرنبھ کرنیکا وعدہ ہے لیکن دوسرا نمبر میرے نام نہیں آیا۔ شاید اسلئے کہ پہلے نمبر کے ساتھ میرا ریویو دیکھکر مجھے اُسکا ادھیکاری نہیں سمجھا گیا۔ سو اس غلطی کو میں نے دور کردیا ہے۔ مضموں کی ترتیب میں مجھے غلطی معلوم ہوتی ہے اور محض مضامین بلا سرخیوں کے چھپتے گئے ہیں۔ اسکا باعث شاید شروع کارروائی کی جلدی ہو ان کے علاوہ لکھنے کے طریقہ میں بھی مجھے نقص معلوم ہوتا ہے جسے دور کرنا ضروری ہے۔ منوسمرتی میں منو کا دوسرا نام برتھا لکھا ہے۔ اسکے لئے دستاویز کیا پرمان دینے چاہئے تھے کیونکہ جب تک سادہارن پرش پرمان اور یکتی نہ سُن لیں ایک نئی بات پر وشواس نہیں کرسکتے۔ نمبر برہما کو اپنشد نے دیوکوٹی میں مانا ہے اور منو کو سمپادک مہاتمے رشی لکھتے ہیں۔ ستریوں پر سماجک انیاچار والے لیکھ سے پہلے جو پانچ شلوک ستریوں کی فرائض کے بارے میں دیئے ہیں میری رائے میں پورانک زمانے کی کلپنا کی بو انسے آتی ہے۔ ممکن ہے کہ میری غلطی ہو مجھے آشا ہے کہ اگر ان میں جن جن کو لائق ایڈیٹران واقعی نقص سمجھیں گے انہیں دور کردیں گے۔

بھارت انشیورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کی ساتویں سالانہ رپورٹ بغرض ریویو صاحب سکریٹری کمپنی موصوف نے میرے پاس بھیجی ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو لاکھ ستر ہزار تین سو روپیہ کے حصہ جات فروخت ہو چکے ہیں دو لاکھ کے قریب نقد سرمایہ ہاتھ میں ہے کمپنی کی حالت ایسی اطمینان دہ ہے کہ سات روپیہ فیصدی کے حساب سے سالانہ منافع تقسیم ہونیکا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اخراجات میں بھی امسال بمقابلہ سالہائے گذشتہ تقریباً ڈیڑھ فیصدی کی کمی ہے۔ اس کمپنی کی نسبت یا یوں کہئے کہ لالہ ہرکشن لعل صاحب بی۔ اے کی مخالفت میں ایک پمفلٹ لالہ بسنت رام جی حصہ دار نے جھنگ سے شایع کیا تھا۔ جسکا ریویو ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کے پرچہ میں کرتے ہوئے میں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ لالہ ہرکشن لعل جی کے قلم سے اسکا جواب دیکھوں سو یہہ امید ایک طرح پر برآئی ہے کیونکہ گو اُس پمفلٹ کا لمبا جواب علیحدہ نہیں چھاپا گیا تاہم سالانہ رپورٹ کے ساتھ لالہ ہرکشن لعل جی کی ایک چٹھی شایع ہوئی ہے جسکو دیکھکر تمام شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ جہاں اس چٹھی میں لالہ بسنت رائے کی ایک ایک حجت کا جواب مختصر الفاظ میں درج ہے وہاں مخالفت کی وجہ بھی بڑی سرلتا سے ظاہر کی ہوئی ہے۔ میرے دلمیں لالہ ہرکشن لعل جی کیلئے محض اسلئے پنجاب کے دیگر کام کرنیوالوں کی نسبت زیادہ عزت ہے کہ وہ صاف گو اول درجہ کے ہیں۔ انکی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ لالہ مولراج کو ہر ایک تحریک میں دخل دینے والا سمجھکر اُنہوں نے اس کمپنی کا نام کرن سنسکار بھی اُنہیں سے کرایا تھا۔ اور ہر ایک معاملہ میں صلاح بھی اُنہیں کی لی تھی۔ لیکن باوجود ۲۵ حصہ جات لینے کا اقرار کرنیکے جب رائے صاحب کی ایک صلاح

سے ہرکشن لعل جی کا اتفاق ہوا ہوتو نہ صرف یہی کہ راے صاحب نے اپنا وعدہ حصہ جات خریدنے کا پورا نکیا بلکہ انکے سب ہاتھی لالہ ہرکشن لعل کی ہر ایک تحریک کے دشمن بن گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ راے مولراج صاحب کے سا انہوں نے لالہ ہرکشن لعل جی کے دردناک الفاظ اس ملک کے باشندوں کے لئے باعث شرم ہیں وہ لکھتے ہیں کہ بجاے وگھن ڈالنے کے مجھے بتلاؤ کہ کسطرح کام کرنا چاہئے۔ اگر یہہ نہیں جانتے ہو تو ایشور کے لئے چپ رہو۔ کرنیوالوں کے راستہ میں بیچارکانٹیں تو نہ ڈالو حسب ذیل فقرے معنی خیز ہیں جو اکثر ہر ایک دیش کے سیوک کے دل سے اسوقت نکلا کرتے ہیں وہ میرے خود سوال کیا ہے اپنے ملک اور اپنے لوگوں اپنے سٹیٹوشنوں کی نسبت مغزپچی کرنے سے مجھے اس لوک اور پرلوک میں کیا فایدہ ملیگا ایک دوست جس سے میں نے دل کا حال بتلایا۔ بولا

چوب راآب فرو می نبرد حکمت چیست
شرم دارد ز فرو بردن پروردۂ خویش!

ہنومان جی کا جیون چرتر بطرز ناول حصہ دوم مولفہ ومصنفہ ٹھاکر سکرا مداس۔ پتہ کٹرہ پوربیاں موچی دروازہ لاہور۔ قیمت فی جلد ۱۲ آنہ۔ اس کتاب کے پہلے حصہ میں مصنف نے ہنومان جی کی پیدایش کا حال لکھتے ہوئے یہہ بات کرنیکی کوشش کی تھی کہ ہنومان جی بندر نہ تھے بلکہ ان سب کی یا تر نامی ایک قوم تھی۔ حصہ دوم کے ریویو میں ہنومان جی کا وہ حال تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے جسکا تعلق کہ رام اور راون کے یدہ کے ساتھ ہے۔ والمیکی راماین کے حوالہ جات پر نوٹ دیکر بہت سی باتوں کو مصنف نے اپنے خیال میں صاف کیا ہے اور ثابت کردیا ہے کہ ہنومان جی ایک مہاد منشیہ تھے۔ عبارت کسیقدر زیادہ بلیغ بنانے کی کوشش کی گئی ہے چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔

ابلاستفاپ مصنفہ پنڈت بدری دت شرما آیو پدیشک قیمت فی جلد ۳ آنہ۔ دیوناگری اکشروں میں مطبوعہ سوامی پریس میرٹھ۔ اس رسالہ میں پہلے ستری پرش کے سمان ادھکار کا بیان کرکے جتلایا گیا ہے کہ

کس کس پرکار کی شکشا ستریوں کو ہونی لازمی ہے جس کہ وے اسوقت محروم کی جارہی ہیں۔ پھر بال وواہ کے دوش برنن کرکے انمیل وواہوں کا چتر کھینچا گیا ہے اور خاتمہ پر بال ودھوا وواہ کی ضرورت بتلائی ہے چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی صحت اب بہت ہی اچھی ہے موسم تبدیل ہوتا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ کام کے لئے سمے بھی زیادہ ملتا جاتا ہے۔

باوو پرتاپ سنگھ جی نے مدت سے گروکل کے کام میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اب وہ آگئے ہیں اور عمارت کا سارا کام سنبھال لیا ہے۔ چونکہ انہیں اس کام کا خاص تجربہ ہے اسلئے کام اب اچھی طرح ہو رہا ہے۔ یہہ متوقع تھا کہ کم از کم پانچ چھ سالونتک نشستگاہ کرنیکے لئے خاص حدتک عمارت بن جاتی۔ لیکن سبھا کا منظور شدہ روپیہ تقریباً ختم ہوچکا ہے اسلئے اگر عمارت کو جاری رکھنا ہے تو آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو بہت جلد اسطرف متوجہ ہونا چاہئے مہاتما منشی اگرادا ودہ کے عہدہ میں اسوقت گروکل کھلا ہوا ہے گا نوں اور عمارت وغیرہ کل جائیداد غیر منقولہ گروکل کی اسی علاقہ میں ہے اور اسی علاقہ میں بڑھتی جائیگی۔ اگرچہ اتنک محدود خیالات ہی کام کرتے ہوں (جوکہ آریہ سماج میں نہیں آنے چاہئیں) تب بھی اسوقت ان مہاتماؤں کو آریہ بھائیوں کو زیادہ تر مدد کرنا چاہئے۔ لیکن ہمیں افسوس سے دیکھتے ہوئے کہ وہاں پرانت کے بھائی تقریباً خاموش ہیں۔

میاں میر آریہ سماج کے منتری مہاشے نے اکسو دس روپیہ عمارت کے لئے بھیجے ہیں اور علاوہ معہ روپیہ کے جو پہلے بھیج چکے ہیں وہ روپیہ اور ڈاکٹر فنڈ کیلئے بھیجے ہیں۔ اب اس فنڈ میں انہیں خرچ پورا ہوگیا جائیگا

پہلی بھینٹ سے ایک گاہن گائے ----- صاحب نے بھیجی ہے۔ اور سہارنپور سے ایک بیل ----- گلے آئی ہے۔

باوو پرتاپ سنگھ جی نے نہ صرف اپنے خرچ ----- جگہ لوا ... کرنے گروکل کی سیوا ہی کی ہے بلکہ ڈاکٹری پاکٹ کیس بھی گروکل کی نذر کیا ہے۔

پنڈت رام چندر جی جو ہڑاپور نواسی کا پتر ----- بڑا تیز طبع اور ہوشیار ہے اسکی عمر سات برس ----- ہے۔ آریہ مسافر ذلیفہ دیکر اسکا داخل کرنا منظور کیا گیا تھا۔ اب پنڈت رام چندر جی اسے گروکل چھوڑ گئے ہیں جتنے لڑکے اب ۹ مارچ ۱۹۰۳ تک آویں گے ان سب کے یگیو پویت سنسکار ۱۰ مارچ ہونگے گویا اب برہمچاریوں کی تعداد ۷۰ ...

لالہ سنوال مل پٹواری راجپتل تحصیل ----- ضلع حصار نے مبلغ ----- حسب تفصیل ذیل جمع کرکے مبلغ ----- گروکل کیلئے بھیجے ہیں اور مبلغ ۸ منی آرڈر کمیشن پر صرف کئے ہیں۔ تفصیل چندہ دہندگان حسب ذیل

مولو ولد لچو جاٹ ----- بیتراام نمبردار ----- جاٹ ----- بختاور ولد ----- جاٹ ----- راملکرن جاٹ منگت رام مہاجن ----- سنوال مل پٹواری ----- بشی لعل مہاجن ----- دیبی رام مہاجن ----- بیوہ نتھا مہاجن ----- لچھمن اہیر ----- اودی اہیر ----- رام جس مہاجن ----- گنگا بشن اہیر ----- لوکہا جاٹ ----- گوکل برہمن ----- دیبا برہمن ----- اودیرام مہاجن ----- چودھری سجن لعل پٹواری نمبر ----- پنڈت رامیشر داسی پٹواری نمبر ----- تامنیا برہمن ----- توتی رام منتری ----- برہمن ----- نند ولد اہیر ----- سیدنا جاٹ ----- ہرنام برہمن ----- بودھر جاٹ ----- دہنا جاٹ ----- جہارام جاٹ ----- سکندلو جاٹ ----- بدری جاٹ ----- پہر سنگھ جاٹ ----- مکندی مہاجن ----- دل سنگھ جاٹ ----- مہاتما نند ----- بیوہ ----- جاٹ -----

اوجھا لال جاٹ ۱عہ - ستّا جاٹ ۱عہ - نہرام جاٹ ۸ر
ہرنام مالی ۸ر - لدھا دہوبی ۸ر - رام لعل ولد
سیوکا جاٹ ۱عہ - جہاں آتما ۸ر - شادی جاٹ ۱عہ
ہیرا جاٹ ۸ر - دیوترام جاٹ ۱عہ - متھا راجپوت
پیرو بھیتا کی جاٹ ۱عہ - متھا مولا ابجورا ماموں
جاٹ ۸ر - بختاور ا بیر ۸ر - مول سنگھی ۸ر -
شادی مالی ۸ر - بیرا مالی ۸ر - مولو برہمن ۸ر
نیکی مہاجن ۸ر - شادی کہار ۸ر - بستی جاٹ ۸ر
ناتھ مہاجن ۱عہ - دیوترام مہاجن ۸ر - رام لعل
زرگر ۸ر -

بابو جگنناتھ صاحب صلع مظفر پور نے گروکل کے عیادت فنڈ کیلئے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ ایکسو روپیہ کا منی آرڈر انکا وصول ہو چکا ہے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ اور روپیہ بہی جلد بہیجیں گے -
اگست کے خرچ کیلئے بہی پرچارک نے خبر دیا ادہر توجہ دلا ٹہاکر داس جھنڈا دی کے لیکہ پہونچ گئی ہے
چنانچہ لالہ شیو پرشاد جی نے لوہیانہ سے اور لالہ سیورام بہگت صاحب جالندہر سے دو دو روپیہ اسی فنڈ میں بہیجا ہے جو ۱۰ فروری کو وصول ہو گیا - لالہ کاہن چند جی سب اوورسیر نے چندہ دسی سے ۷ روپیہ کے ساتہ ایک گروکل کیلئے شردھا سے بہرا ہوا خط بہی بہیجا ہے
بابو رنجیت رام جی ہیڈ ماسٹر دریا خاں ڈیرہ غازی خاں نے حسب ذیل رقوم گروکل کیلئے جمع کر کے بہیجی ہیں - اندرمن بجرانی ۱عہ اور موتی رام بکہرودا ۱عہ - بجرانی ۱۰ روپیہ - لالہ ہولا رام میران ۱عہ -
وار سنگہہ فنڈ کے متعلق جو ۱۶ عدد ایک بار ہو گئے ہیں اس میں بہی حصہ باقی اشتہار کی ہے اس کے مطابق ہیں -
سوامی پہلے جیسے ہی ایک بات کہ گروکل بہاری ہیں اور سکین کے تحریری جات بہی نزدیک سے آنے کی امید ہے کہ ہم جہاں پہنچتے ہیں کہ آیا شتر ہوں کہ یہ گنگہل سے گروکل تک کرایہ سواری کا کچھ بندوبست ہو سکیگا -
جواب میں خوشی ہے کہ سواری کا بندوبست صرف

گڈہو لیکا ہو سکتا ہے گروکل کی طرف سے اسباب کے لئے گڈے مل سکیں گے باقی کچہہ کنکہل سے کرایہ پر مل سکینگے ہم بہی کوشش کرینگا کہ آریا دیویوں کے لئے سواری موجود ہو سکے - دال روٹی اور پوری کچوری دونوں اقسام کے پوجنوں کی دو کانوں کا پربندہ کیا جائیگا ہے - مفت آدمیوں کو ٹہیکہ دیا جا رہا ہے - اپنی طرف سے ہر ایک چیز کے ملنے کا انتظام کرنے کی کوشش کیجاویگی پرچون وغیرہ کی بہی ایک دوکان کہلوائی جاویگی -
ریل کے کرایہ کی کمی کی نسبت ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے کی منظوری آگئی ہے اور ٹکٹ جیسے کے تہے بہیجے گئے ہیں - باقیوں کو جو آپ نے پرشتہر کیا جاویگا -
گروکل کے وارشکوتسو کے سمندھ میں لالہ سیتا رام جی کا ایک ضروری لیکہہ آیا ہے جسے ناظرین پرچارک کے غور کے لئے اسجگہ درج کرتا ہوں -

گروکل کانگڑی کا سالانہ اتسب

اور

آریہ پرشوں کی سیوا میں ایک ضروری نویدن

یہہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ویدک عالمگیر اصول جہاں جہاں آریہ سماج کی آواز پہونچی ہے لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوتے جاتے ہیں مگر جس تیز رفتاری سے ان اصولوں کا پرچار ہو رہا ہے اسقدر عملی نتیجہ ہمیں دکہائی نہیں دیتا - اسکا اصلی کارن ممکن ہے کہ کچہہ اور بہی ہو مگر میری تجویز بدہی میں ہم آریوں کے جیون میں ایک بہاری کمی کا ہوتا ہے - یوں تو خیالی طور پر ہم آسمان کے ساتہہ باتیں کرتے اور ہوائی قلعے بنا رہے ہیں مگر دراصل ہماری ترقی کا قدم پیچھے پڑ رہا ہے - ذات پات اور چہوت چہات کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہم وادن آشرم دہرم کی خرابی لے رہے ہیں برادری کے خوف سے بے ہمت ہو کر ہم سماجی سے معمولی موقعوں پر گر سکتے ہیں اور تب ہم یوگ کا بہیا سی اور

ایشور بہگت ہونیکے دعویدار ہیں - دیگر مت متانترون کا کہنڈن کرتے ہوئے اور اُنکے پیرووں کی زندگیوں پر اکشیپ کرتے ہوئے ہمارے اپنے جیون اس پرکار کے بن رہے ہیں کہ انصاف سے دیکہیں تو ہمیں خود گہرانا آتی ہے - میلوں اور تیرتہوں کے تہوار رتہہ میں دوسروں کو سمجہاتے ہوئے ہم خود اپنے میلوں کے گوردکونشٹ کر رہے ہیں - بات اصل میں یہہ ہے کہ دیگر مذاہب کیطرح عمداً ہم بہی دہرم کو خاص سمے پر برتنے کا اوزار سمجہہ رہے ہیں نہ کہ آریہ سدہانت کے انوکول ہمارے جیون کا ہر ایک بیوہار دہرم یا ادہرم یکت فعل کہلانیکا مرتکب ہوتا ہے - ہم نہیں سمجہتے کہ اگر معمولی لین دین میں ہمارا بیوہار ٹہیک نہیں یا یہہ کہ ہم قول و اقرار کے پابند نہیں یا یہہ کہ ہم ایک ادنے سے ادنے فرض کی تکمیل میں پہلوتہی کرتے ہیں یا یہہ کہ کسی پرانی کو دکہت دیکہکر ترس نہیں کہاتے یا یہہ کہ کسی پر بے انصافی ہوتی دیکہکر ہمیں گلانی نہیں ہوتی تو ان کل مذکورہ بالا صورتوں میں ہم پاپ کے بہاگی ہیں اور برخلاف اسکے ہم پن کرنے یا دہرم انوکول چلنے ہیں - آجکل بدقسمتی سے بجائے ہمارا آپس میں کوئی گوہڑاس یا جک سمندہ نہیں اور اسلیئے ہم ایک دوسرے کے اندرونی یا بیرونی جیون کو بہت کم جان سکتے ہیں لیکن تا ہم جب کبہی آریہ میلوں جیسے سالانہ اتسوں پر ڈو تین روز کے لئے ہم میں سے کچہہ تعداد ایک جگہ اکٹہی ہوتی ہے تو اس سمے ہم ایک دوسرے کے کم از کم بیرونی جیون کا کچہہ اندازہ لگا سکتے ہیں - ہم دیکہتے ہیں کہ عموماً آریہ بہائی سویرے اٹہتے ہی کوسوں دکوس کی دوری پر رفع حاجت کیلئے جانیکی بجائے جائے ادنا واہی اس مطلب کو پورا کرنا چاہتے ہیں - بہت کم ایسے ہونگے جو باقاعدہ دنت دہاون کے بعد اشنان آدی سے نپٹ کر سندہیا اور ہون کرتے ہوں اور شاید ہی

کوئی ایسا ہی ہوگا جو شاریرک انتی کے لئے ویایام بھی کرتا ہو۔ باقی یگیہ آدی کرم تو ایکطرف رہے۔ ہاں یہہ تو اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بھائی پراتہ کال اُٹھتے ہی گپ گپوڑوں میں مصروف ہو جاتے ہیں بعض ہون یگیہ کی سگندہی سے وایو منڈل کو پوتر کرنے کی بجائے حقہ کی گڑگڑاہٹ اور تماکو کے دہوئیں سے ہی وایو منڈل کو سگندہت کرنے لگ پڑتے ہیں۔ بعض اُس سمے اپنے بچ کے جھگڑوں کو چھیڑ بیٹھتے ہیں اور بعض معمولی بھجن گا کر اپنا وشنہ پورا کر لیتے ہیں اور بعض بھجنیک مہاتمے تو بھجنوں پر اتنا زور دیتے ہیں کہ کھانے کے وقت بھجن سونے کے وقت بھجن غرضیکہ وہ ہر سمے بھجن گا کر ہی اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں۔ ہم میں ابھی اسقدر بھی تمیز پیدا نہیں ہوئی کہ اگر کوئی بھائی ہمارے پاس سندھیا کر رہا ہو تو ہم اُسکی سندھیا میں شور ڈالکر مخل نہ ہوں۔ یہہ ہماری بیرونی زندگی کا مشتے از خروارے نمونہ ہے اور اندرونی زندگی کا تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج سنسکار بدہی میں فرماتے ہیں کہ آریوں کی دن چریا اس پرکار ہونی چاہئے۔

براتہ کال اُٹھکر چارپائی پر ہی سب سے پہلے وید منتروں سے ایشور کا دہیان کرے اور ان سے بل مانگے۔ پھر سرسری طور پر اپنے دن بھر کے کرتویہ کا وچار کرے۔ اسکے پشچات بستی سے دو کوس دور جنگل میں جا کر شوچ آدی سے فارغ ہو شدھ وایو کا سیون کر گھر میں آ دنت دہاون کے پشچات اشنان کرنے اور پھر نیم پوربک سندھیا۔ اگنی ہوتر اور دیگر یگیہ کرے تتپشچات ویایام کر کے بھوجن کے پشچات دہرم انکول کام کاج میں مصروف ہو وغیرہ۔ اب گو یہہ نہایت معمولی باتیں ہیں مگر انکے انکول ہی ہمنے تاہنوز کارروائی کرنی شروع نہیں کی پھر جب ہماری یہہ حالت ہے تو ہمارے اُپدیش کا دوسروں پر کیا اثر ہو۔

اور ہماری سنتان کے جیون میں کیوں کر کوئی اوتم تبدیلی واقع ہو۔ مجھے بھے ہے کہ پرچارک کے ناظرین میں سے شاید کوئی یہہ خیال کرے کہ میں اپنے آریہ بھائیوں کو کچھ شکھشا دے رہا ہوں یا یہہ کہ میں خود اپنے جیون میں مذکورہ بالا کمیاں محسوس نہیں کرتا۔ نہیں یہہ ہرگز نہیں بلکہ میں بطور ایک نویدن کے آریہ پبلک کے روبرو مذکورہ بالا وچار پیش کرتا ہوں اس غرض سے کہ آریہ سماج کے ہتیشی ان کمیوں کو دور کرنے کا کوئی معقول ذریعہ نکالیں۔ میری تُچھ بدہی میں جو خیال پیدا ہوا ہے۔ وہ پرچارک کے ناظرین کی سیوا میں پیش کرتا ہوں اس سمے عنقریب گروکل کا وارشک اُتسب آنیوالا ہے آشا کیجاتی ہے کہ آریہ گن کثیر التعداد میں اکٹر ہوں گے۔ یہہ ایک موقعہ ہے کہ ہم ایسے ایکانت رمنیہ استھان میں آکر اپنے جیون میں کچھ اوتم تبدیلی پیدا کرنے کا یتن کریں۔

ہندو لوگ گنگا پر جا کر اپنے لچھے یا بُرے اعتقاد کے مطابق کوئی نہ کوئی چیز چھوڑ آتے ہیں اور تیتھ شکشا شردھا پوربک کنٹٹ ہیں کرتے ہوئے دان آدی بھی کرتے ہیں یدپی وہ اصلی تاتپریہ کو نہ سمجھتے ہوئے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں مگر آریہ سماجی بھائی جو تیرتھ کے اصلی معنے سمجھتے ہیں کیا ان کے لئے واجب اور ضروری نہیں کہ وہ اس اُتسب کو ایک سچا تیرتھ اور اصلی کنبھ کا میلا ثابت کریں۔ اگر تقریباً کل آریہ بھائی اس سمے رشی دیانند کے اوپرکت کتھن کے مطابق اپنی دن چریا کا ارنبھ کرنے کا برت دہارن کریں اور اس جگہہ پر ہی تدانکول کام شروع کر دیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ سچ مچ آریوں نے ایک اصلی کنبھ کے میلے کی بنیاد ڈالدی اور گنگا تٹ کو پوتر رشی بھومی بنانیکے لئے پہلا قدم رکھدیا

آریہ بھائیو ذرا من میں اس اوستھا کا وچار کیجئے کہ گنگا تٹ پر گروکل کی رمنیہ بھومی کے کھلے میدانوں میں اگر آپ کہیں ایکانت سیون کرنے کہیں ہون یگ کرتے کہیں ویایام کرتے اور کہیں نہایت سنجیدہ طور سے ویدک سدہانتوں کے پرچار کے ذریعے پر غور کرتے اور کہیں پریم پوربک مشکل سوالوں کا حل سوچتے پائے جائینگے تو کیا آپکا چت پرسن نہ ہوگا اور کیا آپکو اس بات کا ڈھارس نہ بندھیگا کہ اب وہ دن جلد آنیوالا ہے جبکہ موجودہ برائے نام تیرتھ جو اس وقت بجائے ترانے کے کئی بھائیوں کو ڈبونے کا ذریعہ بن رہے ہیں پھر سے سچے اسم بامسمیٰ تیرتھ بن جائیں گے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ جو بھائی اس اتسب پر آنے کی تیاریاں کر رہے ہونگے وہ ضرور میرے نویدن پر غور کر کے اس موقعہ پر اپنے جیون میں خاص تبدیلی پیدا کرنے کا پورا یتن کریں گے اور اس موقعہ پر دان آدی کے مہتو کا بھی ضرور خیال کرینگے

مژدہ

مراسلات

یڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ماشے پور چند شرما ازولی پور آپ کا تہذیب
گرا ہوا خط درج اخبار نہیں ہو سکتا۔ یا تو اپنے
ں کو آریہ سماج کا مخالف صریح الفاظ میں ظاہر
کے مضمون بھیجیے ورنہ آریہ سماج کے سدہانتوں
بی الفت چھوڑ کر مضمون لکھیے۔ ایڈیٹر

مہ نگار ساکن نوح ضلع گوڑگانو۔ پنڈت بھوجدت
ں کا مقدمہ بہت پورا نا ہو چکا۔ حکام بالادست کے
نصاف کی بدولت راستی کی فتح ہوئی اور پنڈت جی مسلمانوں
مقابلہ میں کامیاب ہو چکے۔ اسوقت اُس مقدمہ
مفصل حال درج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
ہ پرش ایسے واقعات سے کبھی بھی گھبرایا نہیں
تے پنڈت بھوجدت کا استقلال جیسا کہ آپنے لکھا
قابل تحسین ہے۔ سلوتوں کا جمع کیا ہوا آپکا ۵ عے/۱۲ ار
رت ہوئی پہونچ چکا ہے۔

وچار نمبر ۳ اور ۴

مابین

لالہ چمپند آتما جیوا اور ایک ودیارتھی

قبل ازیں ایک پرچہ بطور بھومکا دوسرا پرچہ بجواب
چار نمبر ا بھیج چکا ہوں اب گو پرایت وچار نمبر ۳
ریائی شاستر جیو آتما کو وبھو مانتا ہے اور ایسا ماننے
سوامی جی کے سدہانت سے کہ آتما پری چھن ہے
کچھ دوش نہیں آتا بیان کرتا ہوں مگر چونکہ دیکھتا
جو لکشن وغیرہ مجھکو اسجگہ کہنے ہونگے وہ ہی مجھکو بار
ر انس کے وشے میں لکھنے پڑینگے بامر مجبوری وچار نمبر

کو کہ سبزی کھانے میں کچھ دوش نہیں ہے تسلیم کرتا ہوں
امید کہ معاف فرماوینگے پہراتاجی میں دوشن جیسے بالکل
تحریہ نہیں کرتا ہوں علاوہ اسکے آجکل لالہ منشی رام جی
کے جالندھریوں کو آخری نمستے کا مضمون اوس ہی
اخبار میں پڑہکر غمگین ہو رہا ہوں اور دل اسقدر
خیالات سے بہرا ہوا ہے کہ جب تک اون کو باہر نہیں
نکالتا تب تک آرام نہیں لونگا اکثر وقت یہاں پر یہہ
شعر آتا ہے ع

نہ یاروں میں رہی یاری نہ بھائیوں میں وفاداری
محبت اوڑ گئی ساری عجب یہہ دور آیا ہے

آپ کا مضمون مندرجہ ۳۱ ساون کیا جیو آتما انو
نہیں ہے پڑہنے سے مجھ مورکھ کو ایسا پرتیت ہو رہا ہے
کہ اوس میں بہت سی باتیں دوش گرست ہیں بھائی
صاحب دلیل اوسوقت چلا کرتی ہے جب پانچوں
اویووں الومان کی خبر ہو یعنی سمجھ میں آیا کرتی
ہے اوسکے آروپ کرنے کی خبر ہو آپ نے تحریر فرمایا
ہے تغیر پذیر کو کار ن رہہ کہتے ہیں چونکہ سنسار کاریہ
تغیر پذیر ہے اسلیئے کاریہ سمجھنا چاہیئے اوسکی بابت
گذارش کیا تہا کہ یہ تہوری جل بیج کے پرمانو اوں کو کون سے
سوتر میں کاریہ کہا ہے اور اکاش کال دک بہو
پدارتہوں کا کون کاریہ ہے اسکا آپنے جواب تک
نہیں دیا بعدہٗ میں نے گھٹ ناش پر کاش آٹہواں
سمولاس اچھی طرح سے ملاحظہ فرمائی اب اگر دریافت
کروں تو آپ جواب دیں نواں سمولاس ملاحظہ فرماؤ
پہراتاجی بجائے اسقدر طوالت کے آپ اگر اسقدر جواب
دیدیتے کہ پہلا و پدارتہوں کا ذکر ہے اون کے تینوں
کارن ہوا کرتے ہیں اپہاو کا صرف ایک نمت کارن
ہوا کرتا ہے اصل میں آپ کو اسطرح لکھنا مناسب تہا
جو کاریہ ہوتا ہے وہ کارن کے بنا نہیں ہوتا تب
نت پدارتہوں میں دوش نہ آتا اور عمدگی سے صفائی
ہو جاتی۔

آپ خود صفحہ ۱۳ سطر ۲۷۔ اس مضمون میں انتہات
اور خبار نے نگہر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس سمولاس

[illegible]

میں تینوں کارنوں کا ذکر ہے مگر آپ اپنے صفحوں
بہو کا تک میں صرف دو او پادان اور نمت کارن کو
بار بار تحریر کیا ہے میرے جواب کو ابتک نہیں
لگایا اس سے مجھکو یہہ پرتیت ہوتا ہے کہ آپ کو
ان تینوں کارنوں کی خبر نہیں کہ انکا کیا لکشن ہے
اگر ایسا نہیں ہے کرپا کر کے اب تحریر فرماویں کہ کاریہ جگت
کا کون سمواعی کارن ہے اور کس کارن کے ناش سے
وستو ناش ہوتی ہے۔

میںنے سانکہہ سوتر نمبر ۵۰ ادہیا اول کی بابت لکھا تہا کہ
آپ مدہیم پرمان والا آتما کو مانتے ہیں اوسوقت
آپکی تحریر سے ترشح ہوتا ہے کہ اوس کو ویدانت
شاستر کہنڈن کرتا ہے پہراتاجی سوالی سانکہہ کا
کہنڈن ویدانت کرتا ہے کرپا کر کے مطلع فرماویں اس
سے اگلا سوتر نمبر ۵۱ کیا لکہتا ہے آتما کو وبھو مانتا ہے یا
نہیں ہے اس ست ادہک میں آپ کا ہار جیت کے خیال
ہونے میں اور کیا ثبوت دوں

گذارش کیا تہا ہے کہ صندل کے تو پرمانو اوڑتے
ہیں کیا جیو آتما کے بھی پرمانو اوڑتے ہیں جسکا جواب
پرچہ ۳۰ کارتک کا میرے خیالات کی تشفی کرتا ہے کہ
صندل چونکہ مرکب ہے اسلیئے اوس کے پرمانو اوڑتے
ہیں پرمانو کا سموہ جیو آتما نہیں ہے جو مفرد و غیر فانی
ہے یہہ درشٹانت سمجہانے کے لئے دیا گیا ہے پہراتا
جی یہی تو میرا سوال تہا اسکا جواب یہی سمجہوں کہ
ویدانت درشن پڑہیں یا اور کچھ

آپ نے اخبار مندرجہ ۳۱ ساون میں اپگیہ کا ارتہہ
آپ ارتہات سوکشم تحریر فرمایا ہے کیا بہائی صاحب
اس شبد کا آدہار رشی گیہ فضول ہے یا کسی ار تحقہ
رکا واچی ہے۔

آپ تحریر فرماتے ہیں جیو اور انو بیاپیہ ابیاپک
سمندہ سے ہے البتہ یہہ ٹہیک تو ہے مگر یہہ لو فرما گئے
جس جگہ ایک وستو ہوتی ہے اوسکی جگہہ دوسری
چیز بہی رہا کرتی ہے سمان اکار والے پدارتہوں
میں ہی سنجوگ ہوا کرتا ہے کیا جب میں فرش پر

بیٹھا ہوں تب فرض میرے اکار کے سمان ہے سنجوگ کی بابت آپ کے جواب پر لکھونگا۔

آپ نے مثال دی ہے جیسے لوہا اگنی پرمیشور جیسے سوکشم ہونیسے بیاپک بیاپک ہے پس ثابت ہوگیا کہ جیو انو پرمان والا ہے ہیرانا جی آپ سوکشم استھول کا ارتھ نہیں جانتے خواہ مخواہ ضد کرتے ہیں دیکھو سوتر نیائی شاستر پر سوال کیا انو میں بھی اکاش ہے۔

جواب جسکا اندر باہر نہیں ہے اوسمیں اکاش نہیں ہو سکتا

اخبار ۳۰ کاتک صفحہ نمبر ۹

دہرم ادہرم انتہ کرن کے دہرم ہیں ان کا تعلق پرُش سے نہیں ہے بلکہ انتہ کرن سے ہے اسجگہہ آپ نے دہرم ادہرم کا تعلق انتہ کرن سے ہٹایا ہیرانا جی نیائے شاستر کے اصولوں جس کے یتن سے جو کام ہوتا ہے اسکا تعلق اوس سے ہوا کرتا ہے جسکا جھگڑا اجب کبھی گیان کی بابت کہونگا تب لکھوں گا۔ لالہ صاحب کون سی سوتر میں ویشیشک شاستر کہدینی کو نہیں مانتا ارتہاپت کیا ابہاو پدارتھ کو میں ثابت کردوں کہاں اوسکا ذکر ہے آپ تحریر فرماتے ہیں کل مضامین کا ذکر ایک شاستر میں نہیں ہے جیسے نامکمل ہونا آپ نے خود اپنے زبان سے کہدیا جب تک سانکھیہ نہ ملائی جاویں تب تک انکی نہیں بن سکتا پس شاستر کا نکمنی. دوسرے سوتر میں لکھنا فضول ثابت ہوگیا جنری کہانے میں دوش ہیں جیسے لالہ صاحب آپ ڈاکٹروں کی رائے تحریر فرماتے ہیں چوتھے مہینے میں جیو کا داخل ہونا تحریر فرمایا ہے جسکا ذکر بند کرکے اصل مدعا پر آتا ہوں۔

سب سے اول سوتر کی بابت عرض کرتا ہوں جس سے اول آتما کا مکان معلوم ہوتا ہے سوتر نمبر ۱۱ نیائے شاستر ادہیائے اول اہنک دوم چہنیتا کا آشرہ اندریہ کا آشرہ ارتھ کا آشرہ شریر ہے بہت دفعہ عرض کرچکا ہوں کہ جس شخص کو ایہ اعتراض ہو فلاں فلاں سدہانت شاستروں میں فلاں سدہانت سوامی جی سے برخلاف ہے اوس سے آگاہی پانا چاہتا ہوں اور میںنے صاف اخبار ۲۸ بہادوں سطر ۶ میں اسطرح عرض کیا تہا اگر آپکی مرضی ہو تو بائیسواں دقیقہ یہہ درج فرمالیں کہ نیائی شاستر جیو آتما کو وبہو مانتا ہے جس فقرہ کا مطلب آپ آریہ پبلک میں اسطرح لکھ رہے ہیں دو یا رتنی جی شاستروں کا پرمان دیں۔

خیر سب سے اول سکھ دکھ کا نروپن کرتا ہوں سکھ دکھ دو پرکار کا ہے چہنیہ دوسرا اچہنیہ نت سکھ اچہنیہ ایشور میں رہتا ہے۔ اور چہنیہ سکھ جیو آتما میں رہتا ہے۔ اسی کارن سے جیو میں اپیکشا ماننی پڑتی ہے پرکرتی اور ایشر کی حالت یکساں ہیں جیو آتما گیان کا آشرہ ہے جسکو انادی اپیکشا کے نام سے بھی پکار سکتے ہیں نمتک گیان سے سکھ ہوتا ہے سکھ اوسکو کہتے ہیں جو اندریہ ایک دفعہ انوبھو کیا ہوا اندریہ دوارا بارمبار اچھیا سے پراپتی کے لئے یتن کرنا اوسکا جو پہل ہوتا ہے وہ سکھ ہے جس وستو کو جیو آتما نے انوبہو نہ کیا ہو اوسکی اوسکو خواہش نہیں ہوتی وہ چہنیہ سکھ دکھ دہرم ادہرم سے پیدا ہوتا ہے اس میں پہل گیان سے اچھیا ہوتی ہے اگر اچھیا نہیں ہے تو سکھ دکھ نہیں ہے اسلئے پہل گیان پہل اچھیا کی اپیکشا رکھتا ہے اور پورشارتھ سے سکھ دکھ کا ابہاو ہوتا ہے پورشارتھ وہاں ہوتا ہے جہاں کرتی سے سادہ ہونے کا گیان ہو جیسے سورج وغیرہ کے بنانے کے لئے پرورت نہیں ہوتا گو اوس سے سکھ ہوتا ہے مگر اچھیا نہیں ہوتی اس لئے یہہ کلاج کا نرن بیان ودیہ ہم کو نشچیہ ہوگیا کہ ہم یتن سے روٹی پکا کر ترپت ہو سکتے ہیں تب اوسکے پکانے میں مستعد ہوتے ہیں اسجگہ اتنا ہی خیال رکھنا چاہئے کہ بھوجن پکانے میں کسقدر تکلیف بھی ہوتی ہے

اسلئے شاستر کار سب سکھ کو دکھ سے ملا ہوا مانتے ہیں جو اندریوں کے پرتی کول ہو جسکو اندر[illegible] کسی وستو کے کہانے سے دکھ انوبہو کیا ہو[illegible] دکھ ہے اور جیو آتما کو جسکا ملنا انشٹ ہو[illegible] دکھ کہتے ہیں جو ادہرم سے پیدا ہوتا ہے ارتھات ادہرم کارن ہے اوس سے سبہاوکے دویش[illegible] ہے۔ اچھیا دو پرکار کی ہے پہل اچھیا۔ اوپائی[illegible] پہل اچھیا میں پہل گیان کارن ہے اسلئے پورشارتھ ہوتا ہے اور یتن سے سدہ ہونے والی اچھیا کو[illegible] کہتے ہیں جب تہوڑا سا دکھ ہر ایک وشئے میں ملا ہے تو اس سے صاف پرتیت ہوتا ہے کہ بلوان [illegible] سادہک گیان ہم کو وشئے کے بہوگ سے روکتا[illegible] جب معلوم ہوتا ہے کہ اس مٹہائی میں زہر[illegible] یا معلوم ہوتا ہے کہ نوکری کرنا دکھدایک ہے تب اسکو تیاگ دیتا ہے ارتہات جب سنسار کے سکھ کا دکھوں سے مشترت ہونا نشچیہ ہوجاتا ہے تب پرم ہو کر ایشر کی شرن لیتا ہے تاکہ خالص سکھ نصیب ہو دکھ اوپائے والا دویش میں دکھ سادہن میں گیان کارن ہے جب اس قسم کا گیان ہوتا ہے تب یتن ہوتا ہے اب یتن تین پرکار کا ہے پرورتی نورتی جیون کا کارن کسی وستو کا گرہن کرنا پرورتی دبیاگ ان نورتی پران وغیرہ لینا جیون کا کارن۔ اب اس کے بعد جیو آتما کا نروپن کرتا ہوں باوجودیکہ میں کئی بار تحریر کرچکا ہوں کہ میں جیو آتما کو انو مانتا ہوں آپ عبارت کو خواہ مخواہ اوشکر آریہ بہائیوں سے داد خواہی چاہتے ہیں کرپا کرکے سماجک شبد کے ارتھ پر دہیان رکہا کریں جسکے ارتھ سماج کی رکشا کرنا ہے کیونکہ آپ مہاتماؤں نے بہت سی سماج کرنے ہیں کسی مدہ کہہ دیا تہی پر ایسے آکشیپ کرنا ہمدردی کا کام نہیں ہے۔ ہیرانا جی اسوقت پانچ مت پرچلت ہیں ادویت بیدانت سوامی شنکراچاریہ۔ وششٹ ادویت سوامی رامانج۔

شدہ ادویت بلبھا آچاریہ۔ ادویت ادویت
مادہو اچاریج۔ دویت قیاپک۔ ویدانت اننتہ گرن
میں جیو آتما اور کو مانتا ہے۔ شدہ۔ ادویت بھی یہ
ہو مانتا ہے۔ مادہو آچاریہ یہہ لوک گمن اگمن
مانتا ہے نیایک لنگ شریر گمن اگمن سے مانتا
ہے ان سبکے سروپ ماننے میں کچھ بھید البتہ
گیان کی اوتپتی میں صرف ہے گیان کا نروپن
اب نہیں کر سکتا۔ اسوقت اتنا قیاس دیتا ہوں
کہ میں نوین ویدانت کے پرمانہا شبد کو نہیں مانتا
بدھی وان لوگ اس سے خود ہی میری الوکنا
اور پرتی کو نتا وچار میں لگے نیایک شریر وششٹ کو
چیتن کہتا ہے ارتہات جب شریر ہے تب وششٹ
اور لنگ شریر ہے تب لنگ وششٹ کہتا ہے
دیہہ پدارتہوں کا سنجوگ نہیں ہوتا ارتہات اگر یہہ
شنکا ہو جب من ہے تو ہزاروں جیو آتماؤں کا
سنجوگ ہو سکتا ہے۔ اسلئے دیہہ پدارتہوں کا
سنجوگ نہیں ہوتا کیونکہ سب کا گیان سب کو نہیں
ہوتا اور اوسکا جواب یہہ دیتا ہے کہ جس کا
جس سے تعلق ہوتا ہے اوس کا گیان اوسکو
ہوتا ہے سنجوگ تو مورت پدارتھ ہوا کرتا ہے مورت
سے کم پرمان والا ہو۔ دگ کال اکاش آتما کا
سنجوگ نہیں ہوتا نیائے شاستر کے دو پرمان
دیکھا ہوں تیسرا پرمان آپ کو جواب میں دیا گیا
اخبار میں درج ہے جسکو آپ نے اسطرح کہکر ٹالدیا
کہ وہاں پرماتما سے مطلب ہے حالانکہ آپ اقبال
کر چکے ہیں کہ آتما شبد سے جیو آتما اور پرماتما کا
مطلب ہے خیر اگر ایسا ہے تو کرپا کرکے فرمائی اور اسکے
بعد جو سن کا گمن اگمن سوتر لکھتا ہے تو اوسکی
کیا مطلب ہے سوامی جی کا سوتر جو آپ نے دیا ہے
وہ اس وشے پر خوب جواب دیتا ہے اور کاریہ
کارن بہاؤ سے پران اپان وغیرہ اچھی طرح بتلاتا
ہے کہ پران دہاری کو جیو آتما کہتے ہیں پہلی تحریر سے
ثابت ہو گیا ہو گا کہ پہلی گیان کی اچھیا اور یتن

سے سادہنا جب ہوتی ہے تب سکھ دکھ ہوتا ہے
جب سبزی میں یہہ دونو نہیں تو کسطرح سکھ دکھ انوبھو
کرسکتا ہے وہ صرف بھوگ جونی ہے جو اپنے اعمال کی
سزا پاتا ہے یعنی اسقدر عرصہ تک وہ ترقی کرنے
سے رک جاتا ہے ارتہات اپنے ادیش پورا
کرنے میں پورشارتھ نکر سکیگا یہہ ہی بڑا دکھ
ہے کہ پرماتما کی پراپتی نہو۔ علاوہ اس کے اور بھی
عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ وایو تین پرکار
کی ہے۔ ادہی آتمک آدہی بھوتک ادہی دیوک
پرکرتی میں صرف ادھیاتمک وایو ہے جس کارن
اوسکا زخم وغیرہ مل جاتا ہے اور یہہ بھی خیال
رکھیں شریر شبد کا ارتھ بھی یہہ ہے جس میں
اندریہ رہے گھٹ درخت گھاس شریر نہیں ہیں
مردہ شریر بھی شریر نہیں ہے جو اوپچار سے
بولا جاتا ہے آپ نے انت میں یہہ تحریر فرمایا ہے
کہ پرماتما کی انت شکتی سے جیو آتما داخل ہوتا ہے
اگر ایسا مانا جاوے تو نیائے سے وچار کیوں شروع
فرماتے ہیں۔ آپ اگر شکتی واد شروع کروں
میمانسک کا مت شروع ہو جاوے گا بہتر ہوتا
آپ یوں فرما دیتے کہ پرماتما کی قدرت الکھ ہے
میں بسرو چشم آپ کے کتھن کے آگے سر جھکاتا اس
کے لئے صرف شبد پرمان کافی ہے جس کو رشی نے
اپنے خون اور تجربے کی پرواہ کرتے ہوئے ہم پر
پرگٹ کیا ہے باقی سب جھگڑے ہیں یہہ ہی کارن
ہے میری تحریروں میں دلیل کا نام ونیل بازی
سے موصوف ہے انت میں اسقدر اور نویدن
کرتا ہوں اگر آپ خدانخواستہ مانس کھانے والے
ہیں تو جب تک میری تحریرات کا جواب ندیدیں
تب تک مانس استعمال نکریں اور دوسری
مانس آہاری پرشوں سے بھی یہی نویدن ہے کہ
جب اس کا فیصلہ نکرلیں تب تک مانس کا سیون
کرنا سوامی جی کے سدہانت سے پرتیکول جانکر
اس فقرہ کے مطلب پر وشواس فرماویں۔

جو کوئی گورو رشی پرلوپکاری کی آگیا نہیں مانتا اور
گوروکل کی مخالفت کرتا ہے وہ شمشان بھومی میں
درخت ہوتا ہے جیسے زاغ گدہ وغیرہ بیٹھکر ماس
کہاتے ہیں۔ آگو۔ اور دہو کا ایک اور عمدہ ارتھ ہے
الو۔ جو مشکل سے جانا جاوے وہ جو پانچوں اندریوں
سے جانا جاوے جیسے سوکشم اور ستہول بھوتک
پدارتھوں میں گھٹتا ہے اسیطرح الو اور سوکشم شبد
استعمال کئے جاتے ہیں اوم شم۔ آپکا ایک اپاتھی دلفقیر رکھیہ

دل ہر ایک کا ایک جیسا ہے

ماگھ کا مہینہ ہے شنیت اپنی اصلی یوبن پر ہے۔ بادل چھایا
ہوا ہے۔ ننھی ننھی بوندیں پڑ رہی ہیں ایک مارواڑی
بھکھیاری۔ جسکے ایک ہاتھ میں لوہے کا چمٹا دوسرے
میں انگ کا ٹھیکرا ہے۔ ساتھ اوسکی اپنی پریہ لوا استری ہے
جس نے اپنے دو چھوٹے بچوں کو اپنے دونوں ہاتھوں
کی انگلیوں سے لگایا ہوا ہے۔ بازار میں ایک دوکان
کے آگے کھڑا ہوا صدا کر رہا ہے۔ کہ لگی کو بجھا دو
بابا۔ نوجوان لالے کی نگاہ یوا بھکھیارن پر پڑتی
ہے۔ کہتا ہے "بابا اس استری کو بیچ ڈال۔ تاکہ تیری
لگی بجھ جائے" نوجوان لالے کے شبد تیز دہار برچھی
کیطرح بھکھیاری اور بھکھیارن دونوں کے کلیجوں
کو چیر گئے۔ فوراً گذشتہ حالت کا نقشہ انکی آنکھوں کے
سامنے آگیا۔ بھکشیا لینے اور نوجوان لالے کو دشٹ
بھرے شبدوں کا خیال چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف
دیکھنے لگ گئے۔ قریب تھا کہ دونوں کی آنکھوں سے
جھڑی لگ جاتی۔ بڑے حوصلہ کے ساتھ اندر ہی اندر
جذب کر گئے۔ نوجوان لالے نے اپنی بات کا جواب
خاموشی میں پاکر پھر مسکرا کر کہا کہ "اے بابا اس
باوری کا کیا دام لیگا" اتنے میں بھکھیاری سہار نہ سکا۔
پھوٹ کر آنکھوں سے آنسوؤں کی دہارا بہہ نکلی۔ اور
نہایت معقولیت کے ساتھ ملایم لفظوں اور روتی

آواز میں کہنے لگا۔ کہ لالہ تمہارے دیش میں اکال پڑ جانے۔ ان اور جل کے ابھاو سے پیڑت ہوتے ہوئے اپنے گھر نگر اور دیش کو چھوڑ کر مارواڑمیں کشٹ اٹھا رہا ہے تم اور تمہاری لائی (عورت) ننھے ننھے بچوں سمیت گھر گھر اور دوکان دوکان پر بھکشیا مانگو۔ اوس وقت تمکو کوئی کہے کہ "لالہ اس لائی کا کیہ دام لیگا"؟ اسکے جواب میں جو کچھ تم کہو گے۔ وہی اوتر میرا سمجھ لو۔ بھکھیاری سے یہہ جواب سنتے پر لالے کے دل اور کانوں کی بتیاں کھل گئیں۔ اور اوسے معلوم ہوا کہ کہ بھکھیاری اسوقت ایک مصیبت زدہ ہے۔ اور وہ اس وقت لوگوں سے ایک ایک دمڑی کیلئے سوالی ہو رہا ہے۔ لیکن اوسکا دل بھی ویسی طاقت محسوس کر رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہر طرح سے سکھی نوجوان لالے کا۔

انسان چاہے شاہی لباس میں ہو۔ چاہے پھٹی پورانی گوڈری پہنے ہوئے۔ چاہے محل میں نواس کرنیوالا ہو یا چھونپڑی میں رہنے والا۔ حاکم ہو یا محکوم۔ بُرے اور سخت الفاظ کا اثر سبکے دل پر ایک جیسا پڑا کرتا ہے۔ پس ہر طرح کا اختیار رکھتے ہوئے بھی ادنے سے ادنے آدمی کا بھی دل نہ دُکھاؤ کیونکہ دل ہر ایک کا ایک جیسا ہے۔ گوردیارا

ویدک دھرم کا پرسچ مُجھ ایک مہان بل ہے

پرچارک کے ناظرین کو یہہ جتانا ضروری ہوگا۔ کہ ضلع منٹگمری میں پرنامی مت پھیلا ہوا ہے۔ اور اسکا سلسلہ سے کمالیہ میں بھی جاری ہے۔ اور اس مت کے بارہ میں مہتہ جھنڈا رام جی عرائض نویس لائل پور کمالیہ نواسی وقتاً فوقتاً پرچارک میں نوٹ دیتے رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہ انہوں نے ایک پُستک بنام گیت لیلا پرکاش بھی اس غرض سے چھپوائی۔ اور کمالیہ نواسیوں کو عموماً مفت تقسیم کی تاکہ انکو اس مت کی ماہیت کا پتہ لگ جاوے۔ چنانچہ اس وقت سے پرنامی دلمیں ہل چل مچ گئی۔ اور کئی پرنامی بھائیوں کے ہردیوں میں روشنی اس پھیل گیا۔ اگرچہ وہ عام طور پر اسے پرگٹ نہ کرتے تھے۔ مگر یہہ اوشواس زیادہ بڑھ گئی جبکہ اس سال آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر پنڈت پورنانند جی کے دھارمک اور پربھاوشالی ویاکھیان اور لیکچر ہوئے اور سادھو گوبند رویال جی نے قرآن اور پُران کی قلعی کھول دی۔ اور لوگ ویدک دھرم کی جانب پریرت ہوئے۔ اور انکے اندر ستیہ اسنتیہ کے نرنے کی اگنی سلگ گئی۔ مگر یکایک انکے پرنامی گروبابا بھجن داس جی کی مرتیو ہوگئی اور اب دوارہ میں کلجگ سروپ کی کتھا کرنے کے لئے کوئی ودوان نہ رہا۔ اور وہ اگنی اسوقت از سر نو پرچنڈ ہوگئی اور انکو دھرم کی ابھلاشا محسوس ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مت کے پیرو کاروں کل کا ایک اجلاس کیا۔ جو کہ انجام کار پرنامی سبھا بن گئی۔ اور آریہ سماج کی تقلید میں باقاعدہ طور پر پردھان اور منتری وغیرہ نیت ہوئے۔ اور یہہ تجویز قرار پائی۔ کہ پرناجی (یعنے پنا) واقع ملک بُندیلکھنڈ سے پنڈتوں کو بلوایا جاوے اور ان سے اپنے دھرم کا نرنے کیا جاوے اور آریہ سماج کمالیہ کے ساتھ شاستر ارتھ کیا جاوے اور مہتہ جھنڈا رام کے اعتراضات کو غلط ثابت کیا جاوے اور اسکی کتاب کا جواب یا رد دیا جاوے اور ممکن ہو تو اپنے ملیا کے درمیان اہانت کا پرچار کیا جاوے چنانچہ اسغرض سے چندہ کا اکٹھ کرنا آرنبھ ہوا اور تقریباً ۰۰۰ روپیہ لکھا گیا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ چند ایک بھائیوں کی نیت صاف ہوگئی اور جہاں تک ان کا بھاشا کے پرچار اور مت استے کے نرنے کا خیال تھا۔ وہ بہت ہی اعلٰے اور قابل تعریف تھا خیر انہوں نے ایک شخص کو اس کام کے لئے تیار کیا اور وہ اس نیت سے پرناجی میں گیا۔ جو کہ دو تین ماہ کے عرصہ کے بعد قریباً پانچ صد روپیہ صرف کرکے چار پنڈتوں کو ہمراہ لایا۔ ہر ایک کی آنکھیں ان پر لگی ہوئی تھیں اور پہلے پہل پرنامیوں کو بھی اور دیگر کمالیہ نواسیوں اور سماجک پرشوں کو بھی یہہ آشا تھی۔ کہ کب کوئی دھرم اوپدیش ہو۔ اور کب لالہ جھنڈا رام جی کی کتاب کا جواب ملے گا۔ اور کب آریہ سماج کے ساتھ شاستر ارتھ ہوگا کلجگ سروپ کو جسمیں بہت سا بھاگون اور قرآن کا حصہ درج ہے نیز قیامت نامہ۔ معراج نامہ بھی شامل ہے وید انکول ثابت ہو۔ القصہ چند یوم کے بعد گیت لیلا پرکاش ہم سے منگوائی گئی۔ اور پھر ہم کو کافی امید ہوگئی کہ اسکا کمالیہ نواسیوں کے سامنے نہ ہی کیول کھنڈن کیا جاوے۔ بلکہ رد بھی چھپ جائیگا مگر سخت حیرت ہوگی۔ جب کہ آج تک کوئی جواب نہ دیا گیا۔ بلکہ لالہ جھنڈا رام کو سخت گالی گلوچ سے یاد کیا گیا۔ اور نہ ہی آج کوئی اوپدیش یا لیکچر ہوا۔ اور نہ ہی آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے کوئی چیلنج دیا گیا۔ آخر کار ایک دن یہہ سُنا۔ کہ پرنامی سبھا میں یہہ پاس ہوا ہے۔ کہ بھائی کشن چند جی اور مہتہ جھنڈا رام جی جو کہ اس دھرم سے منحرف ہوکر آریہ سماج میں پناہ گزیں ہوئے ہیں۔ انکو شاستر ارتھ کے لئے لکھا جاوے۔ اور سماج کے ساتھ شاستر ارتھ کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کئی دن گذر گئے۔ مگر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اور کارروائی چار دیواری تک محدود رہی اور کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر الامر بھائی کشن چند جی دفتر قانونگو ریاست پٹیالہ رخصت پر کمالیہ میں تشریف لائے۔ اب موقع بہت عمدہ تھا۔ ہر ایک مختلف بھاؤ سے بھائی جی کو ملتا تھا۔ اور اب پختہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی نتیجہ برآمد ہوگا۔ اور بھائی صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ چنانچہ کئی طرح کی دھمکیوں کے بعد انہیں غسکا سمادھان کے لئے کہا گیا۔ اور کئی تجاویز قرار پائیں جو کہ طول طویل کی وجہ سے درج نہیں ہو سکتی ہیں قصہ کوتاہ انہوں نے ابندہ اور ہشکر دریال صاحب بی۔ اے مختار رحال ہیڈ ماسٹر بادری تائی سکول کمالیہ کے ہمراہ مہنت صاحب کی خدمت میں جانے اور شنکاؤں کے نوارن کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی۔ مگر ہم حیران ہوگئے جبکہ ہمکو اجازت نہ دی گئی۔ اور صرف بھائی صاحب

کوتن تنہا اجازت ملتی تھی جسمیں ہمکو کئی طرح کے شکوک گذرتے تھے۔ اور ہم نے انکو اکیلا وہاں جانے کی اجازت نہ دی۔ آخر کار قصبہ میں نوٹس چسپاں کئے گئے۔ اور اتوار سماج مندر میں بھائی کشن چندجی کا اس وشے پر کہ "میں نے پرنامی مت تیاگ آریہ سماج کی کیوں شرن لی" معقول حاضری میں جو کہ ۶۰ اور ۷۰ کے درمیان تھی۔ لیکچر ہوا جسمیں انہوں نے اپنی پہلی مذہبی زندگی کا برتانت کہہ سنایا۔ اور کسیقدر پرنامی مت کا حال ظاہر کیا۔ مگر باوجود اسکے کوئی تسلی بخش نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ ہاں اتنا ضرور ہوا تھا کہ کبھی پرنامی صاحبان شاستر ارتھ کہتے تھے تو پرتگیا پتر سبھا وغیرہ قبول نہ کرتے تھے اور نہ ہی تحریری نوٹس دیتے تھے۔ اس بہانہ سے نوٹس ٹال دیتے تھے کہ سماج کے پاس ہمارے پرمہنس صاحب کے مقابلہ کے لئے کوئی سنسکرت کا ودوان یا پنڈت موجود نہیں ہے مگر جب کہ چیلنج کے لکھدینے کے لئے کہا جاتا تو پھر نہ لکھدیتے۔ سب سے طرفہ یہہ کہ اب شاستر ارتھ کے لئے کلجُگ سروپ کے ویدانکول ثابت کرنے کا تو نام تک ہی نہیں لیتے۔ اب لوگوں میں یہہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ سماج کا اور ہمارا صرف ایشور کے نراکار اور ساکار ماننے کا ہی فرق ہے۔ ورنہ ہم بھی وید اور شاستر کو ماننے والے ہیں۔ سچ مچ ویدک دھرم کا بل ایک مہان بل ہے۔ کہ جسکے مقابلہ میں کوئی مت وادی نہیں ٹھیر سکتا اور جسکے سامنے آج کل یہ پرنامی بھائی بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی مستند کتب کو بھی ویدانکول ثابت کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اور گپت لیلا پرکاش کے غلط ثابت کرنے کے لئے بھی اودیت نہیں ہیں۔ پھر تعجب آتا ہے۔ کہ کیوں پرنامی صاحبان ہٹ دھرمی اور ضد کو چھوڑ کر ویدک دھرم کی شرن نہیں لیتے۔ اور اگر کوئی شکوک باقی ہیں۔ تو کیوں نہیں اپنے مہنت صاحبان سے عرض کرکے آریہ سماج کے ساتھ کلجُگ سروپ کے بارہ میں شاستر ارتھ کرکے ست اسنت کا نرنیہ کر لیتے ورنہ جب موقع گذر جائیگا۔ تو کفِ افسوس ہی ملنا ہوگا۔ مگر اصل بات تو یہہ ہے کہ کئی پرنامی صاحبان کم از کم اندر سے آریہ سماج کے اصولوں کو ہت کرتے اور سچا مانتے ہیں۔ اور اپنے پرنامی دھرم کی حقیقت کو بھی جانتے ہیں۔ اور اپنی کمزوریوں کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ مگر زمانہ سازی کے [illegible] بندھنوں میں سخت جکڑے ہوئے ہیں۔ ایشور پرماتما انکی بدھیوں کو ست کی اور پریرت کریں اور انکو دھرم بل دان کریں تاکہ وہ دنیاوی نمود اور برادریوں کی قیود سے آزاد ہو کر دھرم کی پرواہ کریں۔ اور ست کو گرہن کرنے اور اسنت کے تیاگ کے لئے ہمیشہ مستعد رہیں اور سمجھیں کہ سچ مچ ویدک دھرم کا بل ایک مہان بل ہے۔ اوم شم۔

راقم آریوں کا داس۔ گوردتہ رام مختار سہایک آریہ سماج کالپی

پرنامی لیلا

پرنامیوں کے مہنت لگے ہاتھ ذیل وکیوں کا بھی سمادھان کردیویں۔

(الف) صاحب تیری صاحبی بھاری۔ کون اوٹھاوے تجھ بن تیری۔ سو دئی بھرے سر ساری + ترے گن تھیکر اوتار۔ کئی فرشتے پیغمبر۔ ان سب کی سوبھا تمام آئے محمد پر + نور نامہ میں پیغمبر اک لاکھ چوبیس ہزار۔ سو صفت سب ہمنا کی۔ سو محمد تمام سردار + سو محمد قاصد ہوئیگے۔ لب یا فرمان۔ رابسطے ہمارے ہم پے۔ پہونچائے ہیں نشان + روح اللہ کلی الہ بھیلی۔ اوتر چوتھے آسمان۔ سو ہم ماہیں بیٹھ کے کھولے کلف قران + سو فرماں آپ کھول کے۔ کری ظاہر حقیقت کھولے بید کتیب۔ گجھ ایہہ سبھوں کی شرط + کلام اللہ کہا موسیٰ کون۔ فرمایا سب کہے کلام اللہ۔ سو کلام اللہ کی روشنی۔ تابع نادی کی رہی + خلیل اللہ دوست خدائے کا۔ جاں کی پہونچی دعا حضور + تو بھی رہت امام ہیں۔ کلام اللہ کا ظہور + علی ولی ثبیر درگاہ کا۔ جو بڈی درگاہ اول سے کن پایا نہیں۔ سو آخر پہ کہے ایہہ + اسرافیل لے اوتریا۔ جاگرت بدھ نور۔ سو بیٹھا بجائے امام میں مغز مصحف سور + جبرائیل جوس دھنی کا۔ جو آیا گروہ جت۔ کری وکیلی امت کی۔ کہوں بیٹھ نہ سکے کو امت + اولیا انبیا غوث قطب۔ سب آئے بیچ امت۔ روحیں پیغمبر فرشتے۔ سب لے آخرت + نبی اسرائیل ذکریا یحییٰ یوسف اسمٰعیل۔ وقت بدلا داؤد۔ ایہہ ہوا ظاہر نور جمال + ایسی بڈائی کی سر میرے۔ پروئی ے خود آپ۔ سب دنیا کے دل میں آئی شاہدی اللہ کلام۔

(ب) تیسری ہجوم کے جوپڑ سال۔ ہٹور بڈی دروازہ وصال + دھنی آدت ہے اوٹھ پرات بن سنجت انبرت اگھات + پسوتیکی کا مجرا لیویں۔ سکھ نظر سبوں کو دیویں + پیچھے بیٹھ کری سنگار سکھیاں کر آویں منوہار + شری شاماں جی مندرا ور۔ رنگ آسمانی ہے واہٹور + چار چار سکھیاں سنگار کر ایک شاماں جی سری دھنی جی کے پاس آ دیویں۔ سو بنا کیونکر کہوں بانکہ۔ جیت موہ لیئے ہوت ہے سکھ۔ منو منے سنگار کراوے۔ اک دوجی کو بھوکہن بھر آوے۔ ساتھ سنگار کر کر آوے۔ جیا دھنی کے من بھاوے سکھیاں لٹکنیاں کریں چالے۔ جیوں دھنی من ہوت رسالے + سکھیاں آوت بولیں بانی پینگ اک دوجی کے سیانی + سکھیاں آوت کریں جھنکار پاؤں بھوکہن ہو ٹھمکار + کئی آوت بھریاں پرتیاں اک دوجی پر گرتیاں + سکھی اک دوجی کے آگے آئے ایکے چرنے لاگے + رت بڈا ملاوا ہوئی۔ جدی رہے نہ یا کے کوئی + نورنگ بائی۔ باجے بجاوے نکہ بانی رسیلی گاوے + ان سے بھگوان جی ات درشن کو آوے نت + جہر دیکھ سامنے نظر کری۔ پرنام کر کے پیچھے پھرے + بھگوان کھیلیں بال چلنز۔ آپ اپنی اچھا سوں پرکرت + کھڑی دوئے اک تان بیٹھی۔ نت لاڈ بائی سیبوں کہی + سری دھنی جی کی آگیا پاؤں۔ تو یا سے رسوئی لیاؤں + برہم

کرشنٹی ہیجو تارے سہیاں ایہی آئیاں جیوں۔
جو کوئی رکھیاں میرے دام کی۔ جو ہیں مول وطن۔
ٹھا ستر شبد ماتر جوبانی۔ تاں کو کلس ایہ بانی شبد
اتیت۔ مغز جو بید کتیب کے۔ باندھے ہیتے بچن۔ آدّل
کے اب تو۔ سکھی کبھوں نہ کھولے کن۔ بید کتیب کے جو
جن مغز نہ پاتے ایں کو ناہتیں باندھے۔ سمجھے
بارے تن۔

ویدک دھرم کا سیوک
منہ جندا رام آریہ از لائل پور

آریہ سماجک خبریں

جلال آباد (ضلع امرتسر) آریہ سماج کا آٹھواں سالانہ جلسہ تاریخ ۱-۲ فروری بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا لاہور۔ امرتسر۔ نوشہرہ پنواں۔ گوبند وال۔ ویرو وال شاگوتی وغیرہ سے ڈیڑھ سو کے قریب آریہ بھائی تشریف لائے۔ جلسہ ہیکو۔ مگر کیرتن ۳۱ کی شام کو غیر معمولی رونق کے ساتھ ہوا جس کا پربھاؤ نگر نواسیوں پر بڑا اعلیٰ پڑا۔ دونوں دن شانتی پاٹھ اور اگنی ہوتر ہوتا رہا مقرریان پنڈت رام بھجت جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ مہاشہ سیتا رام۔ مہاشہ بوٹا رام۔ سادھو رام بھجداس۔ لالہ کرم چند جی۔ لالہ نند لعل جی سکرٹری ٹمپرنس سبھا امرتسر۔ سردار دربار سنگھ جی۔ ماسٹر کنھیا لال جی آدی سجنوں نے اپنے فاضلانہ ویاکھیانوں منوہر اپدیشوں۔ وید پاٹھ۔ لادنیوں اور بھجنوں سے خوب ہی آنند کی برکھا کی۔ سناتن دھرمیوں کے دلوں میں نیا اتساہ پیدا ہوا اور دیگر لوگوں کو سماج کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوئی۔ ماسٹر آتما رام جی کی اپیل پر [illegible] چندہ مختلف فنڈ میں [illegible] روپے ہوا۔ میں جلال آباد نواسی بھائیوں کو آشیرواد کی سبھا [illegible] کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

جام پور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ مقرری مہاشہ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ ماسٹر آتما رام جی۔ لالہ نویند چند جی۔ پنڈت پوتا جی۔ سادھو گوبند لال جی۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی۔ ٹھاکر پردین سنگھ کے لئے پرزور الفاظ میں پراتھنا کرتے ہیں اور امید ہیں کہ پنجاب کی کوئی اور آریہ سماج ان تاریخوں پر اپنا اتسو نہ رکھے۔

گنگوہ (ضلع سہارنپور) میں لوہانک پنڈت جگت پرشاد جی قریباً ڈیڑھ ماہ سے ویدوں کی کتھا سنا رہا ہے۔ چند سادی آدمیوں نے انہیں آریہ سماج کو برا بھلا کہنے کی پریرنا کی اور شاستر ارتھ کے لئے بھی ابھارا مگر پنڈت جی نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ غالباً انہیں کے حالات یاد آگئے ہوں گے۔ ۲ جھلانہ سے ایک برات یہاں آئی۔ باوجود غیر سماجک ہونے کے لالہ گینیتی لال جی نے چودھری آسا رام جی دہلی [illegible] نرسنگ داس جی کی پریرنا سے [illegible] آریہ سماج گنگوہ کو دان دئے اور ۲۷ جنوری کو اپنی محفل میں تماشہ کی برائیوں پر لیکچر کرایا۔ عوام کا خیال آریہ سماج کے بارہ میں پہلے کی نسبت اب اچھا ہے۔

روپڑ (ضلع انبالہ) آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے بڑی رونق کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حاضری پچاس کے قریب ہو جاتی ہے علاوہ ازیں ہر منگلوار کو استری سماج کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوسط حاضری تیس کے قریب ہو جاتی ہے [illegible] استری سماج میں حاضری ستر استریوں کے قریب تھی۔ یہاں ایک کنیا پاٹھ شالا ہے جس میں ۳۱ کنیائیں پڑھتی ہیں۔ تین جماعتیں ہیں۔ [illegible] کا کام لالہ سوہنا شاہ پردھان آریہ سماج کی [illegible] دھرم پتنی جناب [illegible] اسکی بڑی لڑکی کرتی ہیں جو کہ [illegible] ہو گئی ہیں۔ پاٹھ شالا کے منیجر لالہ سوہنا شاہ جی ہیں۔ ممبران سماج کی خاص توجہ اس بات کی طرف ہے کہ پاٹھ شالا کو بہت اچھی حالت میں کیا جاوے۔ آریہ سماج لالہ گوبند رام منتری تھا لالہ منشی لعل جی منتری کا بہت ہی شکور ہے کہ انہوں نے پاٹھ شالا کے لئے ہر اتوار کو آٹا مانگنے کی پرتگیا کر کے اس کے متعلق بڑی سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس پاٹھ شالا میں اتوار کو تعطیل ہوتی ہے۔ اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اکثر دیویاں دوسرے آریوں کے گھر میں جا کر انکی ستریوں میں بڑی اچھی طرح سے ویدک دھرم کا پرچار کرتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر بیسیوں ستریاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ آریہ سماج روپڑ کے ادھکاریوں کا انتخاب سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ سوہنا شاہ پردھان۔ چودھری گندا رام اُپ پردھان۔ لالہ گوبند رام منتری۔ لالہ منشی لعل اُپ منتری۔ لالہ چھجو رام خزانچی لالہ اچھرو مل لائبریرین۔ لالہ گوکل مل اور بابو جگت رام پرتشٹت ممبران انترنگ سبھا۔

نوشہرہ پنواں کے پوسٹ ماسٹر آریہ بھائیوں نے [illegible] اکٹھے کر کے ۲۷-۲۸-۳۰ پھاگن کو ہون کیا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار ہوتا رہا۔ (۲) یکم پھاگن کو لالہ کشن دیال منتری سماج کے گھر میں ہون ہوا۔ حاضرین کا ستکار پتاشوں سے کیا گیا۔ آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ (۳) ۷ پھاگن کو سادھو پرمانند جی اور ٹھاکر پردین سنگھ جی نے ڈیڑھ سو کی حاضری میں پرچار کیا۔ (۴) سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ مارچ کو ہونا نیت ہوا ہے۔ مگر کیرتن ۲۷ مارچ کو ہوگا۔ پرتی ندھی سبھا سے قریب قریب تمام اپدیشکوں کو منگایا گیا ہے جنکو کہ جام پور دیا لکوٹ کی سماجیں مانگ چکی ہیں (۵) پھاگن کو مہاشہ رام لال سگھم میں ہون ہوا۔ آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ مہاشہ مذکور کی ماتا جی نے ۵ روپئے سالانہ جلسہ کی امداد میں دان دئے

گوجر خاں (ضلع راولپنڈی) سے مہاشہ اوتار سنگھ جی منتری سماج لکھتے ہیں کہ میرا برادر زادہ مسمی جگت نرائن خلف منشی کرم چند عرصہ ڈیڑھ سال سے کہیں چلا گیا ہے اگست ۱۹۰۰ء تک اس کے خطوط بمبئی سے آتے رہے بعد ازاں کوئی پتہ نہیں لا عمر ۲۲ سال۔ رنگ گورا چہرہ صاف۔ قد درمیانہ جسم فربہ موئے ریش ندارد۔ یہ حلیہ ہے۔ جس مہاشہ کو پتہ ہو فوراً سوچت کریں۔

گوڑ گانوہ سے مہاشہ گنگا بشن جی لائبریرین سماج لکھتے

میں کرگوشتہ نو سماج کا پہلا سال اخیر جنوری ۱۹۳۰ء کو ساپت ہوا۔ ادھیکاریان سماج کو جل اُتسو رچنے کا فکر کرنا چاہیے۔ سپتاہ کے جلسے آنند پورک ہوتے رہے ہون یجن اور ایشور پرارتھنا کے بعد پروہت جی رگوید آدی بہاشیہ بھومکا سے کتھا کرتے ہیں۔ اوسط حاضری ۵۰ تک ہو جاتی ہے ۲۳ فروری کو بروز بسنت پنچمی سنگھٹن دیا نے تمام آریہ بھائیوں کو سماج مندر میں منتر دیکر ایشور بھجن اور پرارتھنا کے بعد سب کا مٹھائی اور جائے سے ستکار کیا۔ حاضرین نے دیا جی کے پریم بھاؤ کا دھنیہ واد کیا۔ ۱۹۔ فروری کو لالہ مانگیرام جی اپ پردھان سماج کی ہتنی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ ۱۰ کو سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ پرماتما لالہ صاحب اور دیگر سمبندھیوں کو شانتی دے۔

گوجرانوالہ میں رائے پیڑارام جی کے پتر لالہ بیلی رام جی ایم۔ اے وکیل کا بواہ ۲۵ ورش کے برہمچریہ کے بعد لالہ رلا رام جی کی پتری کے ساتھ ویدک ریتی انوسار ہوا۔ کنیا کی آیو ۲۰ ورش کی ہے۔ رائے پیڑارام جی نے ایک سو روپیہ وید پرچار فنڈ اور چھبیس روپیہ لوکل سماج کو دان دیئے۔ لالہ رلا رام جی نے پچاس روپئے مختلف سماجاب فنڈوں کو دان دیا۔ میں دونوں بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

آگرہ آریہ متر سبھا کا تیرھواں سالانہ جلسہ زیر نگرانی ماسٹر چھوٹے لال بی۔ اے سائنس ماسٹر ہائی سکول علیگڑھ مورخہ یکم و دوم فروری کو سماپت ہوا۔ ۳۱۔ جنوری کو نگر کیرتن تھا جس میں بابو ورگا داس و بابو جیا دت کے منوہر بھجنوں اور علی گڑھ۔ اٹاوہ یتیم خانہ آگرہ۔ آریہ متر سبھا کی بھجن منڈلیوں کے باموقعہ بھجن و اپدیشوں سے آگرہ نواسیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مورخہ یکم فروری کو پنڈت بھومتر شرما۔ پنڈت اکھوانند شرما و پنڈت کرپا شنکر ایم اے کے بہت ہی موثر لیکچر مختلف مضامین پر ہوئے۔ اور ۲ فروری کو بابو راماس جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول و ماسٹر چھوٹے لال بی۔ اے نے اپنی پُرجوش سپیچوں و پربھاوشالی ویاکھیانوں سے جلسہ

کی رونق کو اور بھی دو بالا کر دیا۔ اور حاضری ہر دو روز چار پانچ سو کے قریب تھی۔ آخیر جلسہ کے روز ایک بھائی کو جو کہ عرصہ سے عیسائی ہو گیا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ اس شدھی میں سب سے اہم کام جو کہ امسال آریہ متر سبھا کے لائق کارکنوں نے کیا وہ یہ تھا کہ اس آدمی کے ہاتھ سے حلوا تقسیم کرایا اور سب آریہ بھائیوں نے بخوشی کھایا۔ آریہ بھائیوں کا جوش اس موقعہ پر اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ ان بھائیوں کو بھی جو کہ کھان پان سے اکثر ڈرا کرتے تھے انکار کی گنجائش نہ تھی۔ اسطرح آزادی سے ایک بھائی کو شدھ کرنا اس سماج کیواسطے نیا کام اور پہلا موقعہ تھا۔ ایشور ہمارے بھائیوں کو بل پردان کرے تاکہ ہمیشہ اپنے بچھڑے بھائیوں کو ملانے کے واسطے نڈر اور بیخوف ہو کر کام کریں آریہ متر سبھا۔ ویدک آشرم علی گڑھ کی اس مدد کے عوض جو کہ انہوں نے امسال جلسہ پر کی نہائت ہی مشکور ہے۔ اور نیز آریہ سماج آگرہ کی بھی سال رواں کے واسطے بابو ہرنرائن پردھان و بابو چتربہاری لال سکرٹری مقرر ہوئے۔

کانگڑہ۔ مہاشہ شیر سنگھ درما کی ماتا کا ماہ جنوری دیہانت ہو گیا۔ باوجود مخالفت حقیقی بھائیوں کے آپنے کوئی اویدک کارروائی نہ کی۔ متوفیہ مرتے سمہ حسب ذیل دان کر گئی۔ گوروکل ۵ روپئے۔ یتیم خانہ فیروزپور ۵ روپئے۔ غربا کو کھانا ۴ روپئے۔ پراستہ خوانا ۴ روپئے۔

سیالکوٹ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ مارچ کو ہوگا۔ منتری مہاشہ لکھتے ہیں کہ استریوں کے لئے رہائش وغیرہ کا خاص پربندھ کیا جاویگا۔ بھوجن سماج کی طرف سے دیا جاویگا۔ کوئی اور سماج کرپا کرکے ان تاریخوں پر جلسہ نہ رکھے۔ اور نہ ہی پنڈت پورنانند جی۔ ماسٹر آتمارام جی۔ سوامی ستیانند جی۔ و سادھو یوگیندر پال جی کے لئے کوئی مانگ ہو۔ اپنے آریہ پُرش بھی درشن دیں۔

دہلی ۱۹۔ فروری کو لالہ امیر چند جی مالک ہیمپر میل کمپ ڈپو دہلی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ لالہ صاحب نے باوجود سماج کے سبھاسد نہ ہونے کے مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اور حسب ذیل دان دیا۔ لوکل پنڈت گنگا سہائے ۲۰ دہلی سماج ۱۰ یتیم خانہ بریلی ۱۰ دیانند اناتھالیہ اجمیر ۱۰ یتیم خانہ فیروزپور ۱۰۔ ونیتا یتیم خانہ میرٹھ ۱۰۔ کنیا اناتھالیہ جلندھر ۱۰۔ منتری دہلی سماج سماج ہذا کی طرف سے لالہ صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

میانوالی۔ لالہ پیڑا رام جی کی ابھی تک سخت مخالفت ہو رہی ہے ہر چند ان کو گرانے کی کوشش برادری والوں اور براہمن دیوتاؤں کی طرف سے کی گئی۔ مگر لالہ صاحب ذرا بھی نہیں ڈگمگائے۔ بھگت موتی رام جی لالہ پیڑا رام جی اور دیگر آریہ بھائیوں کو برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ لیکن سب بھائی دڑھتا سے لالہ پیڑا رام جی کا ساتھ دے رہے ہیں (۲) یکم فروری کو لالہ خوشحال رام جی سٹیشن ماسٹر یہاں تشریف فرما ہوئے جنکو تین روپیہ جمع شدہ گوروکل کے لئے دے گئے۔

موضع قاضی چار تنگ تحصیل لیہ ورضلع لاہور میں مہاشہ گلزاری لال جی کے پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ہیرانند جی نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔ مہاشہ جی نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ اور ایک روپیہ سیالکوٹ لوکل پرچار فنڈ میں دان دیا۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی سے کیا گیا۔ پنڈت ہیرانند جی نے یہاں پر پرچار بھی کیا۔

افسوس کہ لالہ اننت رام جی سکنہ آنولہ ضلع بریلی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ باوجود برادری کی مخالفت کے لالہ صاحب نے انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا پرماتما لالہ صاحب کو شانتی دے۔

پیلی بھیت آریہ سماج کے پردھان بابو جانکی پرشاد کی پتنی کا نام کرن سنسکار ۸ فروری کو پنڈت دوارکا پرشاد جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ پردھان جی نے اس شبھ اوسر پر حسب ذیل دان دیا:۔ گوروکل کانگڑی ۵ روپئے۔ وید پرچار مراد آباد ۲ گوروکل سکندر آباد ۲

بریلی بتاریخ ۱۵ - جنوری ۱۹۰۳ء بابو بھگوانداس جی بریلی نواسی کی شادی بابو نتھ چرنجی جی سب اوورسیر ضلع ایٹہ (فریدپور ضلع بریلی نواسی) کی بھگنی سے ویدک ریتی سے ہوئی - لڑکے لڑکی کی آیو ۲۵ و ۱۵ کی اوسط کی تھی بہت سی رسومات ویدک طفل کے ہم خیال ہونیکی وجہ سے اویدک ہی ہوئیں لیکن بواہ سنسکار بالکل ویدک ریتی سے ہوا - حالانکہ پوپ انکوں نے اپنی پرانی عادت کے موافق رخنہ ڈالنے کی کوشش نہائیت کی لیکن ناکامیابی ہوئی - پنڈت لالتاپرساد اپدیشک بریلی سماج نے بڑی اُتم ریتی سے سنسکار کروایا اور پتیاؤں ومنتروں کا مطلب خوب ذہن نشین کرایا - بواہ ختم ہونے کے بعد بابو شنچرن لال جی نے مبلغ دیڑھ روپیہ و بابو بھگوانداس جی نے مبلغ دس روپیہ علاوہ دکشنا وغیرہ پنڈتان کے دان کئے - پنڈت جی موصوف و سوامی پرمانند جی جو بریلی سے تشریف لے گئے تھے انکے ۳ روز متواتر اپدیشوں سے قصبہ بھر میں بہت اچھا اثر رہا تفصیل دان حسب ذیل ہے - گوروکل ہردوار ۱ گوروکل سکندرآباد ۱ بدھوا بواہ شاہجہانپور ۱ یتیم خانہ بریلی ۱ آریہ سماج بریلی اپدیشک فنڈ بریلی سماج ۱ کنیا پاٹھ شالا بریلی ۱ آریہ سماج محلہ بہوڑہ بریلی ۱ آریہ سماج محلہ بہوڑہ بریلی بابت مندر فنڈ ۵ - برائے تقسیم ٹریکٹ ۲ -

بتاریخ ۲۲ - جنوری ۱۹۰۳ء بابو شنچرن لال جی موصوف کے عموی منشی سکھ لال جی کے پتر کی شادی بابو لالتاپرساد اپ منتری آریہ سماج بریلی کی بھگنی سے ہوئی - اس بواہ میں شروع سے اخیر تک کسی قسم کی پوپ لیلا نہیں ہوئی - لڑکے لڑکی کی آیو بھی معقول تھی اور انکی پرتیا پوربک بھی سنسکار ہونا قرار پایا تھا - ایکروز پیشتر سماورتن سنسکار ہوا اور پنڈت متصدی رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پشچم اُتر دیش نے سنسکار کرا کے ایک منوہر اپدیش دہرم وشے پر دیا جسکا کہ اثر حاضرین کے دلوں پر نہائیت اچھا رہا - ۲۲ - جنوری ۱۹۰۳ء کو برات فریدپور سے آئی - اور ۲۳ جنوری کی صبح کو بواہ آرمبھ ہوا - منڈپ کی سجاوٹ اور اسکی خوشنمائی دیکھنے والوں کے دلوں پر ایک حیرت انگیز اثر ڈالتی تھی کم سے کم ۳ یا ۴ سو استری پُرش اس سنسکار کو بڑے اشتیاق سے دیکھنے کے لئے آئے - پنڈت متصدی رام جی پنڈت لالتاپرساد جی و پنڈت نرنجن دیو جی نے جس خوبی کے ساتھ سنسکار کو سماپت کرایا وہ بیان سے باہر ہے - اور جسکے لئے وہ نہائیت دہنواد کے یوگ ہیں - پیچھے بعد پنڈت باسدیو جی کی منڈلی کے جو دائی طفل نے بدایون سے بلوائی تھی بھجن ہوئے جن کا اثر لوگوں پر نہائیت عمدہ اثر پڑا - اُس کے بعد قریب ۱۱ بجے کے جلسہ اتی آنند کے ساتھ برخاست ہوا - قریب ۴ بجے شام کے نگر کیرتن شروع کیا گیا - اور ۷ بجے اپنا ٹا بڑی دہوم دھام کے ساتھ شہر کے خاص خاص موقعوں پر کرکے ختم کیا گیا - اُسوقت سے جنواسہ میں جلسہ شروع کیا گیا - پنڈت متصدی رام جی کا ایک منوہر اپدیش استری شکشا پر ہوا - اُس کے بعد قریب ایک گھنٹہ کے بھجن ہوتے رہے - اور حاضرین جلسہ جو ۴ یا ۵ سو سے کم نہ تھے نہائیت متاثر ہوئے - تیسرے روز ۴ بجے سے جلسہ شروع کیا گیا - پنڈت نرنجن دیو و پنڈت لالتاپرساد و ماسٹر بابو رام جی منتری آریہ سماج بریلی و بابو چھتر بہاری لال جی سکتری آریہ مترسبھا آگرہ وغیرہ کے نہائیت پرجوش لکچر ہوتے رہے - جن کا کہ نہائیت عمدہ اثر پڑا - اور جلسہ کے اثنا میں پنڈت باسدیو جی اپنے بھجنوں سے وقتاً فوقتاً آنندت کرتے رہے - اور حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا اور صبح کو برات نہائیت خوبی کے ساتھ روانہ کیگئی - حسب ذیل دان ہوا - ویدپرچار فنڈ آریہ سماج بریلی ۱ آریہ سماج بہوڑہ بریلی ۱ اپدیشک کلاس فنڈ بریلی ۱ دکشنا پنڈتان ۲ - آریہ مترسبھا آگرہ ۱

مہاشہ رام لال تحریر فرماتے ہیں کہ جو مہاشے گوروکل کے جلسے میں ہردوار تشریف لاویں وہ کرپا کرکے ایک ہفتہ کی رخصت زیادہ لیکر آویں - تاکہ آریہ سماج دیرہ دون کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۶ اور ۱۷ - ۱۸ تاریخ سنہ حال کو مقرر ہوا ہوا ہے شامل ہوسکیں - اور بعد اختتام جلسہ ہردوار جو ۱۳ و ۱۵ مارچ کو ختم ہوگا - چودہ تاریخ کو سب مہاشے دیرہ دون پہنچ جاویں - اور پندرہ تاریخ کو وہاں ایک پاٹھ شالا کھولی جاویگی ۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج بٹ ضلع مظفرنگر ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۰۳ء
آریہ سماج قادیان " " "
آریہ سماج آگرہ " " "
آریہ سماج نوشہرہ ینواں ۲۸ - ۲۹ - مارچ
آریہ سماج سیالکوٹ " " "
آریہ سماج جامپور " " "
آریہ سماج نوشہرہ صدر ضلع پشاور " " "
آریہ سماج بہرائچ ملک اودہ ۲۶ - ۲۷ مارچ
آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ ۷ - ۸ - ۹ - اپریل ۱۹۰۳ء
آریہ سماج شرقپور ۱۲ - ۱۳ - اپریل "
آریہ سماج رام نگر ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - اپریل "
آریہ سماج ڈبائی بلند شہر ۹ - ۱۰ - ۱۱ مئی "

گوروکل کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ ریل میں کفائیت ہوگئی

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے اور نارتھ ویسٹرن ریلوے دونوں سے رعائت لگئی ہے سارٹیفکٹ چھپوائے جارہے ہیں جو مہاشے مجھے لکھکر سارٹیفکٹ طلب کریں - ۷ - مارچ سنہ حال تک ٹکٹ خرید لینے چاہئیں ۔

المشتہر

منشی رام مکھ ادھشٹھاتا گوروکل کانگری
ہردوار

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن مجلد ۸ آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن مجلد ۱۲ آنے

محصول ڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پیرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سیں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسویں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک

لاگت ہی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کس قدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اسلئے اسمیں چنداں کمی کی گنجائش نہیں تاہم اصل قیمت سے ۲ فی جلد کم کردی گئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف**

کردی گئی ہے

امید ہے کہ اہل علم کا شائقین فائدہ اوٹھانے کی کوشش کرینگے

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

…ابل دید کتابیں

…ی مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

- …ب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو … ۱۰/
- …ب کا مخرج ویدک دھرم ہے … ۵/
- …د زبان کی عظمت … ۳/
- …اجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب
- …ادی … ۳/
- …ں التہذیب … ۳/
- …او چندر گپت و سکندر اعظم کی
- …ی کی شادی … ۱/
- …نگیز واقعات … ۱/
- …یا منظوم … ۱/
- …ی کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے
- …ہ اول … ۴/
- … دوم راجپوتنی کی شادی ۱۰/
- … سوم چتوڑ کا محاصرہ ۱/
- …صہ چہارم … ۱/
- …صہ پنجم … ۱۰/
- …صہ ششم و ہفتم … ۳/
- …صہ ہشتم و نہم و یازدہم زیر طبع ہیں
- …ت تثلیث وید اردو … ۴/
- …دانی صداقت دھرم آریہ … ۳/
- …گ یکسپیکٹ کمیٹی … ۱/
- …پانت دھونت نوزرن اردو … ۳/
- …باکو … ۱/
- …تکبہ کا رسکا … ۴/
- …گ نزوفی … ۱/

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

گروکل (ہردوار) کا پہلا سالانہ جلسہ

بھارت ورش نو درکنار۔ گروکل کو اسوقت دنیا بھر کے کل آریہ سماجوں کا متفقہ کام کہنا چاہئے۔ ہردوار کے نزدیک موضع کانگڑی کے جنگل میں یہ کل عرصہ ایک سال سے کھلا ہوا ہے۔ اس کا افتتاحی جلسہ پھاگن سدی پورنماشی ۱۹۵۵ بکرمی کو ہوا تھا۔ جس کے بعد یکم چیت سمت ۱۹۵۹ سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہوئی تھی۔ اب سمے آگیا ہے کہ اسکے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان لیا جاوے اور سال بھر کی کارکردگی کے تجربات پبلک کے روبرو رکھے جاویں۔ اس لئے

گروکل کا پہلا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۰۔ مارچ سے ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع تک ہونا قرار پایا ہے۔ سالانہ امتحان ۶۔ مارچ سے شروع ہو کر ۸۔ مارچ تک ختم ہو جاوے گا ۹۔ مارچ کو تعطیل رہیگی اور برہمچاریوں کو آرام کرنے کا سمے ملیگا۔ ۱۰۔ مارچ سے جلسہ شروع ہوگا۔ جو ۱۳۔ مارچ تک برابر ہر صبح کو ۷ بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہے گا۔ ان تینوں دنوں میں ہر تیسرے پہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک باقاعدہ پڑھائی ہوا کریگی تاکہ درشک مہاشئے گروکل کی تعلیم کا طریقہ ملاحظہ کرسکیں۔

۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع یعنی پھاگن سمت ۱۹۵۹ کی پورنماشی کے دن خاص جلسہ ہوگا۔ اسدن صبح کے وقت ان سب برہمچاریوں کا

ویدارمبھ سنسکار

ہوگا۔ جو کہ نئے برس میں داخل ہونے کے لئے آئے ہوئے ہونگے۔ یہ سنسکار سارے اتسب کا کیندر ہوگا۔ تیسرے پہر گروکل کی سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد گروکل کے متعلقہ وشیوں پر ایک دو ویاکھیان ہونگے جلسہ کا مفصل پروگرام نشچت ہونے پر چھپوا کر تقسیم کیا جائیگا۔

اس جلسہ میں گروکل کی طرف سے میں ساری دنیا کے آریہ سماجسٹھ پرشوں کے علاوہ

ہر ایک فرقہ اور قوم

کے ایسے سجن جنوں کو دعوت دیتا ہوں۔ جو کہ اس سچی تعلیم کے متلاشی ہیں۔ جو کہ انسانوں کو حیوانیت سے نکالکر محض سچے انسان ہی نہیں بناتی بلکہ دیوتا کے درجہ تک پہونچاتی ہے۔

(۲) اس جلسہ میں شریک ہونیوالے مہاشیوں کی سوچنا کے لئے یہہ بھی درج کرنا ضروری ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ اودھ اینڈ روہیلکھنڈ ریلوے۔ اجمیر راجپوتانہ مالوا ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں رعائت کرایہ ریل کے لئے درخواستیں بھیجی جاوینگی اور اگر رعائت منظور ہوگی تو آپ کو بذریعہ اخبارات کے پھر سوچنا دیجاویگی۔

(۳) جو صاحب شمولیت جلسہ کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ہر جگہہ سے تعداد آنیوالوں کی اور تاریخ روانگی سے قبل از یکم مارچ سنہ ۱۹۰۳ع مجھے مطلع فرماویں تاکہ تعداد کے مطابق انتظام کرنے کا بندوبست کیا جاوے۔

(۴) ریلوے ٹکٹ ہردوار کا لینا چاہیئے وہاں پہ ٹرین پر گروکل کے آدمی موجود ہونگے جو راستہ بتلا دیا کریں گے۔ ہردوار سے کنکھل تک یکہ۔ ٹمٹم وغیرہ کرایہ پر ملسکتی ہیں۔ وہاں تک سب مہاشے اپنے خرچ پر تشریف لاویں۔ جو اصحاب سیدھا گروکل تک یکہ لانا چاہیں ان کو بھی اپنا ہی خرچ کرنا پڑیگا۔ گروکل کی طرف سے ہر ریل کے سمے کچھ بیل گاڑیاں کنکھل میں موجود رہینگی۔ جو سب بھائیوں کا اسباب جات اوتار لیکر لے آوینگی۔ کنکھل سے گروکل بھومی تک جو ۳ میل کا فاصلہ ہے پیدل آنا ہوگا۔

(۴) اس برہمچریہ آشرم کے یاتریوں کے اترنے کے لئے خاص جنگل صاف کرایا گیا ہے جس میں گروکل کی طرف سے اسقدر چھپر ڈالی جاوینگی جن میں تقریباً آٹھ سو بھائی اترسکینگے علاوہ بریں میدان بہت سا صاف رہیگا جس میں ایک سو خیمہ جات سے زیادہ نصب کئے جاسکیں گروکل کے نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے آدمیوں کی معرفت اپنے خیمہ جات بھیجکر نصب کرانے کا انتظام کریں۔ تو ان کو حسب دلخواہ آرام مل سکیگا۔ ورنہ میں تو محض اس جنگل میں انکو جگہہ ہی دکھلا سکوں گا۔

(۵) بھوجن کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا کہ کافی دوکانات حلوائیوں اور رسوئی بنانیوالوں کی کھلوا دیجاوینگی۔

آریہ بھائیوں سے ونئے پوروک نویدن ہے کہ اس اتسب کی کامیابی کے لئے جو جو امور قابل غور کے قابل ہوں۔ انکو مختصر طور پر لکھکر میرے پاس بھیجدیویں۔ تاکہ میں ان کی تحریروں پر غور کرکے آپکی آسائش کا یتھاشکتی انتظام کرسکوں۔

آپ مہاشیوں کا سیوک
منشی رام کھیہ ادھشٹھاتا گروکل

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشے منشی رام مالک و پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

A 204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A 204

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक



(۱) ویدک دھرم کا پرچار اور ستیہ نیائے بے تعصب نے کرنا (۲) سماجک، شارِیرک اور آتمک اُنتی کے متعلق مضامین شائع کرنا۔

(۳) کبھی کبھی دیوتاؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

हरिद्वार — ستیہ دھرم پرچارک — हरिद्वार

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بطور نمونہ درخواست اخبار خرید لیتے ہیں لیکن جب وی پی چندہ کا ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے اس لئے آئندہ کے لئے یہ تجویز قرار دیا گیا ہے کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہوئے اخبار ہرگز نہ جاری ہوگا نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

ادویات کی نوٹس سے ہلاک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے آئندہ درج نہ ہونگے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات ہر وقت کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	۲۲۵	۱۵۰
نصف صفحہ	۲۲۵	۱۵۰	۱۰۰
ایک کالم	۱۹۰	۱۱۰	۷۵
نصف کالم	۱۱۰	۷۵	۵۰

انتہا نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کرکے لیجاویگی۔ کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔

ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون، یکم کاتک، یکم ماگھ، یکم بیساکھ۔ اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ا/

گذارش۔ براہ مہربانی تبدیل پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

المشتہر

بستی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم ہردوار

آریہ پتر منجری

سوامی دیانند جی مہاراج کے اپدیشوں والے ضروری فقرات و اپکیان

شری سوامی وانپرستھ آنند سرسوتی جی مہاراج

اردو ولپی میں

پرکاشت ہیں نیا

ان پچھوں میں ہیستہ ایسی ایپنی ہیں جو تشیپ ہیں

قیمت فی جلد ۳ آنے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بنی رام اسسٹنٹ منیجر دھرم پرچارک ہریدوار

دہیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدا ور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمن آنند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانا یام کی سرلتا سے بدہی لکھی گئی ہے - پرتھم پرانا یام جو باہر نکال لینے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بہرنے کی بدہی ہے (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دہکا دینا بہی کہتے ہیں (۴) ستمبر بدھی (۵) گربہا دہا بدھی (۶) وبریہ چڑہانے کی ودہی - جسکو کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں - اور ایک لابہہ پستک کے دیکہنے سے ہوں گے قیمت ایکروپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے - اور بریلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لا بہہ میں ملیگی -

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست از قوم براہمن پیشہ دوکانداری عمر قریبا ۲۵ سال - خوبصورت ہے - صحت اچھی رنگ چلن - آریہ خیالات - کسی ایسی کنواری کنیا یا اکشت یونی ودہوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال تک ہو - کوئی عضو نا کارہ نہ ہو ذیل کے اضلاع سے ہو سیالکوٹ گورداسپور - ہوشیارپور کانگڑہ امرتسر برہمن کل سے ہو خواہ کسی دوسری کل سے - شادی ویدوکت ہوگی خط وکتابت ذیل کے پتہ سے ہووی - سادہو رام منتری آریہ سماج بیاس پور ضلع گورداسپور

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

قیمت بلا محصول ڈاک اردو ۴ آنے ہندی پانچ آنے قیمت فی جلد -

المشتہر

بنی رام اسسٹنٹ منیجر دھرم پرچارک ہریدوار

مختلف واقعات اور مفید بحثیں

اخلاقی تعلیم کا بندوبست گورنمنٹ کالجوں میں معقول نہ دیکھکر گورنمنٹ ہند نے یہہ تجویز نکالی تہی کہ ہر ایک مذہب اور فرقہ کے آدمیوں کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق مذہبی تعلیم دینے کے لئے بورڈنگ ہوس کھولنے کی اجازت دیجاوے لیکن تجربہ نے ثابت کر دیا کہ جبتک ایسے بورڈنگ ہوس اُس پرنسپل کی زیر نگرانی نہوں جسکے کالج کے لڑکے اسمیں رہتے ہوں تبتک ایسی بورڈنگ ہوسوں سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا چنانچہ الہ آباد یونیورسٹی کی انتظامیہ کمیٹی نے جملہ کالجوں کے پرنسپلوں اور صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو ایسے بورڈنگ ہوسوں کی کالجوں کیساتھہ تعلق کی نسبت قواعد بنائیگی ہمارے خیال میں رفتہ رفتہ ساری دنیا کو تعلیم کا یہہ اصول ماننا پڑیگا کہ جبتک سکولوں اور کالجوں کو مذہبی آشرموں میں تبدیل نہیں کیا جاتا تبتک اسوقت تعلیم سے وہ نتائج پیدا نہیں ہوسکتے جنپر کہ سوسائٹی کی صحت کا انحصار ہے۔

بریلی میں ہندوستانی کمرشل یونین کے نام سے ایک کمپنی قایم ہوئی ہے جسکے ممبر کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہونگے۔ اس کمپنی کے ذریعہ سے بریلی کا لکڑی کا اعلیٰ کام تیار کر فروخت ہوا کریگا زیادہ تر غرض اس کمپنی کی یہہ ہے کہ جولاہی کاریگر جو بھوکوں مررہے ہیں اُنکیلئے کام مہیا کرکے اُنکو بربادی سے بچاوے۔

بریلی کے چند ایک دیش بھگتوں نے جنمیں رائے صاحب لبتن لعل۔ بابو رگھونندن بی۔ ایم۔ اے وغیرہ معزز اصحاب ہیں ایک اینگلو سنسکرت پاٹھ شالا کھولی ہے جسکے لئے آدرش اُنہوں نے سنٹرل ہندو کالج بنارس کو رکھا ہے۔

گوجرانوالہ سے ایک نیا اخبار موسوم بہ انتخاب روزگار ۵ فروری سے نکلنا شروع ہوا ہے جو ہر ماہ میں چار مرتبہ چھپا کریگا قیمت سالانہ ۶ روپیہ ہے۔

ہندوستان کے ایک صوبہ پنجاب میں ۴۵ لاکھہ ۳۳ ہزار ۱۲ دو بیوائیں ہیں جنمیں سے ایک برس تک کی ۴۳ ایک برس سے دو برس تک کی ۵۷۶۔ دو سے تین برس تک کی ۶۵۱۵۔ تین سے چار برس تک کی ۱۷۵۲۔ چار سے پانچ برس تک کی ۱۳۸۶۱۔ پانچ سے دس تک کی ۴۷۰۵ سو۔ دس سے پندرہ تک کی ۷۵۵۹۰۔ پندرہ سے بیس تک کی ۱۴۲۷۰۷۔ بیس سے پچیس تک ۲۱۹۴۹۱۔ اور اس سے آگے لکہنے کی ضرورت نہیں۔ یہہ اعداد مردم شماری حال کا نتیجہ ہیں۔ کیا انکی موجودگی میں کہا جاسکتا ہے کہ چھوٹی عمر کے وواہ کا انسداد ہو چکا ہے۔

ہمعصر ریاض ہند پیلی بھیت لکہتا ہے کہ تہانیسر کا سورج گرہن کا میلہ جو ۲۹ مارچ کو ہونیوالا تہا بحکم گورنمنٹ بند ہوگیا ہے اگر یہہ خبر صحیح ہے تو کیا کنبھہ ہردوار کے میلے پر تو کوئی بندش نہوگی۔ بہرصورت اگر کسی قسم کی بندش ہونی ہو تو بیشتر سے ہی اُسکا اعلان ہونا چاہئے ورنہ نزدیک پہونچکر میلہ بند کرنے میں یاتریوں پر سختی ہونے کا اندیشہ ہے۔

طاعون کی وجہ سے پنجاب گورنمنٹ نے سنی سرور کا میلہ اور ریواڑی کا میلہ ہولیاں بند کردیا ہے۔

وینکٹیشور سماچار کے دو ایک نمبر پر ہیروں (نام نگاروں) کے لیکھوں کو دیکھکر مجھے خیال ہوا تہا کہ شاید ہمعصر موصوف پنڈت مدن جی کے واکیہ برخلاف ہیں اور اسی لیئے میں نے انہیں مہامنڈل کے حق میں اور بہارت متر کو برخلاف تبلایا تہا۔ اسپر بہارت متر نے تو حسب عادت خود سجیبہ تاکی جواب دیکر نہ صرف مجھے ہندی پڑھنے کی ہی ہدایت فرمائی ہے بلکہ گروکل پر بھی بیہودہ سٹاکشن کیئے ہیں لیکن ہمعصر وینکٹیشور نے بڑی شائستگی سے بتلایا ہے کہ انکا کوئی بھی لیکھہ پکشپات پر مبنی نہیں ہے۔ اس نمبر کے لیکھوں سے معلوم ہوا کہ وینکٹیشور سماچار کے لائق ایڈیٹر نے اس معاملہ میں واقعی پکشپات ہین ہو کر کارروائی کی ہے۔

رائے بیجناتھ صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ جج نے مہامنڈل کی ایڈیٹری سے انکار کیا۔ اب مہامنڈلی یہہ ظاہر کر رہے ہیں کہ رائے صاحب چونکہ بدھوا وواہ کے حق میں تھے اسلیئے اُنہیں کون ایڈیٹر بنا [illegible] بہتر ہوا کہ نکل گئے وغیرہ۔ کیوں نہیں۔ اب یہہ انگور ہی کہٹے ہیں۔ اگر ایسا ہی تہا تو وینکٹیشور کے اس معقول سوال کا کیا جواب ہے کہ انہیں ایڈیٹر مقرر ہی کیوں کیا گیا تہا۔

مہامنڈل کو اسوقت سوامی گیانندجی نے ناک میں [illegible] کیا ہے۔ پنڈت دین دیالوجی اسوجہ سے منڈل سے بالکل ناراض ہیں۔ ہندو سماچار نمبر ہی خصوصاً سوامی گیانندجی کے برخلاف ہیں۔ بہارت متر نمبر میں سوامی گیانند کی مختصر سوانح عمری ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ ان کا پہلا نام جگیشور بابو تہا۔ ان کا وطن یوپی کہا جاتا ہے۔ وہ کچھہ دن پہلے میرٹھہ میں ایک بنگالی بابو رہتے تھے وے پینک اور دوائی ادہی بیچا کرتے تھے سنسکرت کے [illegible] والے ہونے پر بھی وہ اپنا ولیش و پرکنتو انکا سارا کینے تھے سنسکرت نہ جانتے پر بھی وے اسکا دم بہرتے تھے کچھہ انگریزی جانتے تھے۔ اُنکا نام گیانیندر بابو بہی بابو صاحب کچھہ دنوں سے کہے جاتے ہیں۔ سوامی گیانندجی مہاراج۔ گیانندجی چونکہ تہیا سوفسٹ سمجھے جاتے ہیں اسلئے اسوقت ہندو بانڈ کا مہامنڈل پر دونوں نہیں رہتا ہے ایک بات میں انہیں تہیا سوفسٹوں کی چالاکی نظر آتی ہے۔

قمار بازی کا بازار ساری دنیا میں گرم ہے۔ اس وقت رنگون میں ایک جوا خانہ ہے جو مکان کا کرایہ سو روپیہ ماہوار دیتا ہے۔ کل آمدنی ماہوار چھہ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ عدالتی جوا بازی کے پیشہ داروں سے یہہ پیشہ دار زیادہ منافع میں رہتے ہیں۔

شاہنشاہ چین کی ماں جسقدر بدقسمتی کی برخلاف تہی اب اُسیقدر انکی خوشامدیں لگی ہوئی ہے۔ کچھہ عرصہ ہوا کہ جملہ سلاطین کی سفارتوں کے کل بچوں کے وظیفے مقرر کر دیئے تھے۔ اب سفیروں کی میم صاحبان کے لئے گون (پوشاکیں) مختلف اقسام کے تیار کرکے ولایت سے منگائی ہیں۔ ملکہ چین کا ارادہ ہے کہ جتنی نوتن میم صاحبان

کی بلا سے یہ پوشاکیں پہنا کریں۔ یہ چین کی وہی ملکہ ہے جو یورپین بادشاہوں کو بھی اپنے غلاموں کے برابر سمجھتی تھی لیکن زبردست کا — سر پہ اب معمولی سے معمولی گوروں کی خوشامد اپنی سلطنت کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔

برطانیہ اعظم کے وزیر برائے بیرونی مسٹر چیمبرلین جنوبی افریقہ کا دورہ ختم کر چکے۔ آپ جس جگہ گئے بوئیروں اور انگریزوں کے باہمی رشتہ اتحاد بڑھانے میں کوشاں رہے انگریزی اخباروں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اور انکی کوشش سے آیندہ انگریز اور بوئیر دونوں ملکر پہلو بہ پہلو کام کرنیکے لئے طیار ہونگے۔ اگر کل جنوبی افریقہ کے باشندگان ایک ہی خیال ہو جاویں اور کم از کم باہمی دشمنی کے خیالات کو ترک کر دیں تو مسٹر چیمبرلین کی فتح نیپولین بونا پارٹ کی فتوحات سے بھی بڑھکر سمجھی جائیگی

انگلستان میں ملک افریقہ سے ایک شمپانجی قسم کا بندر لایا گیا ہے جسکو اسقدر مہذب بنایا گیا ہے کہ اسنے ایک دعوت میں میزبان کا کام دیا۔ تمام کی پوشاک نفیس کوٹ پتلون کی ڈاٹے ہو شمپانجی مہمان سے شیک ہینڈ (دست بوسی) کرتا اور کھانے کے وقت چھری کانٹے کا کام اعلیٰ فیشن کے جنٹلمینوں کیطرح کرتا تھا۔ اسکے قیاس سے حیوان بھی انسان بن سکتا ہے لیکن حد مقررہ تک۔

ایک جرمنی کے ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے زیادہ تر کم عمر ہوگئے والے وے شخص ہی ثابت ہوئے ہیں جو راتوں کو زیادہ دیر تک جاگتے اور دن کو زیادہ سوتے رہتے ہیں۔ یہ تحقیقات کے طریقہ کی تعریف کا نتیجہ ہے ہمارے پراچینوں نے صدیوں تک تحقیقات کرکے دن کا وقت کام کرنے اور رات کا وقت آرام کرنے کے لئے مخصوص کیا تھا اور انکی رائے میں انکے عمل سے نتایج بھی ویسے ہی برآمد ہوتے تھے مگر تجربہ تو یہی بتلاتا ہے کہ راتوں کو جاگنے سے انسان کمزور ہوتے اور عمر گھٹتی ہے۔ اگر دیگر اصحاب کا تجربہ اسکے برخلاف ہو تو پرچار کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

امریکا کے مغربی حصہ میں سڑکوں کی خرابی سے تنگ آکر جنمیں گرد و غبار کے ڈھیر لگ جاتے تھے بعد مدت کے اب تجربہ ہوا ہے کہ ایسی سڑکوں پر پیال بچھا دینے سے گرد دب جاتا ہے ہندوستان کے کسانوں کا برسوں کا یہ تجربہ ہے اور صدیوں سے انکا یہی عمل رہا ہے لیکن چونکہ وے ہر ایک بات کو فلاسفی کے خیال سے سائنس نہیں بنا سکتے اسلیے باوجود اپنے تمام تجربے اب تک نیم وحشی ہی پکارے جاتے ہیں۔

دیوسماج کے بانی مسٹر اگنی ہوتری نے پنڈت گرو دہر رائے کے شور و شر کے بعد خفیہ خفیہ کام کرنا شروع کیا تھا۔ انہوں نے بخوبی سمجھ لیا کہ اس ملک کے باشندے سلطنت جمہوری کے لائق نہیں ہیں اور اسلیے انہوں نے برہمو سماج سے بھی کنارہ کشی کی تھی۔ مجھے ان کا ایک لیکچر یاد ہے جسمیں انہوں نے کہا تھا کہ اگر کوئی آدمی کسی ملک کی دھارمک وستھا کو پلٹ دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ محض دلیل سے کام نہ لے اور نہ ہی کسی الہامی کتاب کا آسرا ڈھونڈے بلکہ پیغمبر ہو کر دعوی کرے کہ وہ سیدھا خدا کی طرف سے پیغام لایا ہے تب انسان اسے سننے کے لئے طیار ہونگے۔ چنانچہ اسی پر مسٹر اگنی ہوتری صاحب نے عمل شروع کیا اسکا جو نتیجہ ہوا وہ پرچارک کے ناظرین سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اسکے بعد پھر کا پلٹا ہوئی۔ دیوگرو جی کو نیا الہام ہوا کہ پہلے الہام میں غلطی تھی کہ لوگ پاتر نہ تھے ادھکاریوں کو گیان دینا چاہئے۔ پس خفیہ کام شروع ہوا اور سالانہ جلسے بھی خفیہ خفیہ ہی منائے جانے لگے۔ چنانچہ گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ شاید انہیں کے کسی چیلہ نے ٹریبیون اخبار میں بھیجی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام اخبار نہ تھی بلکہ خاص خاص اصحاب کو جلسہ میں شرکت کی اجازت تھی میں نہیں سمجھتا کہ جب ایک سوسائٹی اندھیرے میں کام کرتی ہے اور اپنے طریقہ کام کو پبلک کرنا نہیں چاہتی تو اسکا کیا حق ہے کہ من مانی رپورٹیں اخباروں میں دیکر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرے۔

دیوسماج کے گذشتہ جلسہ میں لکھا ہے کہ چھ لڑکے اور لڑکیوں کو برہمچریہ کا برت دیا گیا اور انکے اپنین سنسکار کیے گئے۔ انکے والدین سے اقرار کرایا گیا کہ لڑکوں کا بیس سال سے پہلے اور لڑکیوں کا سولہ سال کی عمر سے پہلے وواہ نہ کریں گے۔ مجھے خوشی ہے شریمان اگنی ہوتری جی اب ویدک دھرم کی بزرگی کے قائل ہوتے جاتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اگر واقعی انکے خیالات میں تبدیلی آگئی ہے تو وہ اپنے خیالات کو پبلک کرنے اور انکی نسبت دوسروں کی رائے حاصل کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔ غالباً اسلیے کہ انکی رائے میں عام لوگ ادھکاری نہیں ہیں۔

دیوسماج کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے چھ لڑکوں کے اور تین لڑکیوں کے سکول اور چار بڑی عمر کی عورتوں اور دو مزدوری پیشوں کے لئے درسگاہ میں کھولی ہوئی ہیں۔ شراب اور مانس۔ چوری۔ جھوٹھ وغیرہ سے پرہیز کے برت ہی انکے پرچارک کراتے پھرتے ہیں۔ یہ سب بالکل ٹھیک ہے لیکن میری رائے میں جبتک اگنی ہوتری جی اپنے موجودہ بیرونی اور اندرونی اصولوں کی اظہار نہیں کرتے تب تک میں نہیں سمجھتا کہ اپنی کارگذاریوں کو پبلک کرنے سے انہیں کیا فائدہ ہے؟ انہیں چاہئے کہ جسطرح چھپکے چھپکے کام شروع کیا ہے اسیطرح ایسے کئے جاویں۔ ورنہ پبلک کرنے پر پبلک کا بھی حق ہوگا کہ انکے موجودہ اصولوں اور طرز معاشرت کی نسبت دریافت کرے۔

سنسار کی گتی

...نی ہوا کس ...رسی چل رہی ہے

پارسیوں کی جماعت بھی اسوقت دُنیا میں ایک نرالا پن رکھتی ہے

...ے زمین پر انکی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ نہیں، جنمیں ...پ کے قریب بمبئی میں رہتے ہیں۔ دیگر سب فرقوں سے ...اتھ رابطہ اتحاد رکھتے ہوئے بھی پارسی جماعت اپنے ...ازوں کی حفاظت بڑے احتیاط سے کرتی رہی ہے۔ اس ...عت کی بڑی بھاری خوبی یہ بتلائی جاتی رہی ہے ...آج تک کسی شخص نے بھی بازاری عورتوں میں کسی پارسی ...بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔ چونکہ یہ لوگ عمدہ سوداگری ...پیشہ ہیں اور کسی خاص ملک کے باشندے نہ ہونے کے باعث ...ویوں کیطرح معاملہ فہم اور کاروباری زیادہ ہیں اسلئے ...زیادہ تر یہ لوگ بڑے امیر ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی ...ثروت کے ساتھ ہی سخاوت کا وصف بھی انمیں نہایت ...اعلیٰ درجہ کا پایا جاتا ہے اسلیئے اپنے بھائیوں کی مدد ...کیلئے ہروقت طیار رہتے ہیں اور عزیب سے غریب بھائی کو ...بھی گرنے نہیں دیتے۔ جن پارسیوں کے متذکرۃ الصدر اوصاف ...کے ساتھ اور بہت سے اوصاف ملے ہونگے اب کچھ عرصہ گذرا ...کہ انکی یہ بھی خصوصیت سمجھی جاتی تھی کہ نہ کوئی پارسی ...اپنے مذہب کو ترک کرتا ہے اور نہ ہی پارسی ...قوم اپنے اندر کسی دیگر مذہب کے آدمی کو لینے کے لئیے طیار ہوتے ...ہیں لیکن زمانہ بجلی کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ...حرکت کر رہا ہے۔ یہ خبر پڑھکر مجھے حیرت نہیں ہوئی کہ پارسیوں ...کے مشہور کروڑپتی لیڈر جان مسٹر ٹاٹا صاحب کے بھتیجے مسٹر آر ...ڈی ٹاٹا صاحب نے ایک فرانسیسی لیڈی کو جیلے زردشت ...کے مذہب کی پیرو بنانے کے بعد اُسکے ساتھ پارسی رسوم ...کے مطابق وواہ کیا۔ پارسیوں کے لوکل دستور عظیم نے ...یہ رسوم ادا کرائیں۔ گو چند ایک آدمی اس وواہ پر زبانی ...اعتراض کرتے ہیں تاہم مسٹر ٹاٹا کے بھتیجے کو برادری خارج کرنے ...کا حوصلہ کسے پڑیگا اور پھر پارسیوں برادری خارج کے معنی ہی کیا ہو سکتے ہیں پارسیوں کا وہ پورا گورد اور انکی خاص تخصیت اب ہرگز قایم نہیں رہ سکیگی کیونکہ جب باہر سے اندر لینے کا سلسلہ کھل گیا ہے تو اندر سے باہر جانے کا سلسلہ جاری ہونے بھی دیر نہیں لگنی۔

زنانہ مرد اور مردانہ عورتیں دونوں ہی دھرم ناشک ہیں

سنسار میں اسوقت دھرم کا ابھاس کیوں ہو رہا ہے؟

اس پرشن کے اُتر کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ دھرم کی تعریف کیا ہے۔ جو کام ایشور رچیت نیم کے انوکول کئے جاتیں وے دھارمک کرم کہلاتے ہیں اور جو برخلاف ایشور رچیت نیموں کے چال چلن ہے اُسے ادھرم کہتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق گو مساوی ہیں تاہم ہر ایک کے لیے الگ کام مخصوص کئے گئے ہیں بچوں کو پیدا کرنے بچپن کے زمانہ میں اُنکی پالن اور شکشا کرنا ماتا کا کام ہے اسیطرح گھر کے اندر کے سب کام ستریوں کے سپرد ہیں اور برخلاف اسکے باہر کے سب کام مردوں کے سپرد کیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں گھر کو ہر ایک اندرونی آسیب سے بچانے کا فرض ستریوں کا سمجھا گیا ہے وہاں ملک کو ہر ایک بیرونی دشمن سے بچانے کا کام مردوں کے سپرد کیا گیا ہے جب دیش میں اسکے برخلاف عمل ہوا اسی کو زوال کا منہ دیکھنا پڑا بھارت ورش کے زوال کا آغاز اُسیدن سے ہوا جسدن سے کہ مردوں نے جامہ زنان پہن لیا۔ جب مرد عورتیں بنکر بیٹھ گئے تو ملک، دولت ثروت، آزادی، سب کی سب اُن آدمیوں کے حصہ میں آئی جنکے اندر کہ ان کو اپنے قبضہ میں کرنیکی قدرت موجود تھی۔ میری رائے میں اگر بھارت ورش کا کچھہ بچاؤ ہوا تو اسکا کارن یہہ تھا کہ یہاں کی ستریوں نے اپنے فرائض کو نہیں بھولایا۔ یہاں کی عورتوں نے مرد بننے کی کوشش نہیں کی۔ برخلاف اسکے یوروپین قوموں کے اندر مرد تو مرد ہی بنے رہے اور اسلئے دُنیاوی ثروت اور جاہ و حشم میں انکی ترقی ہوتی رہی لیکن بدقسمتی سے اسوقت یوروپ میں آزادی کی پکار مچتے مچتے صدیوں کی غلامی سے نکلتے ہوئے ستریوں نے اپنے حقوق کی حد سے تجاوز کر لیا ہے۔ اور اُسکی تقلید میں کلکتہ بمبئی اور مدراس میں کچھہ تبدیلی پیدا ہونے لگ گئی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ انگلستان میں مرد شراب زیادہ پیتے تھے وہاں عورتیں عموماً شراب سے پرہیز کرتی تھیں چنانچہ جسوقت شراب کا دور شروع ہوتا تھا تو عورتیں محفل سے اُٹھہ جاتی تھیں اُس زمانہ میں شراب خوار مردوں کی شکایت عورتوں کو ہوتی تھی۔ لیکن جب مساوی حقوق کا خیال آیا تو جہاں نیک کاموں میں ہمسری کا خیال پیدا ہوا وہاں بدیوں کی پیروی میں بھی ستریوں نے مردوں کے پیچھے رہنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ سر کے بال کٹوانے چرٹ منہ میں لگانے اور مردانہ پوشاک پہننے کے ساتھہ ساتھہ شراب خواری میں عورتوں نے مردوں کو بھی مات کر دیا۔ یہہ مرض یہاں تک بڑھ گئی کہ اسوقت ولایت میں ایک قانون پاس کرنا پڑا ہے جسکے رو سے مرد عادی شراب خور جورو سے قانونی علیحدگی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی کے ساتھہ آریہ پترکا کے لائق ایڈیٹر کا نوٹ بھی پڑھنے کے لائق ہے جسمیں انہوں نے اپنے شاہدرہ کے سبر میں ایک انگریز عورت کو رائیفل ہاتھ میں لیئے اور ایک مجروح پرند کی جان کندنی کی حالت پر اُچھلتے کودتے دیکھکر افسوس اور تعجب ظاہر کیا ہے۔ آریہ ورت کو مردوں کے لہنگا پہن لینے نے دنیاوی عروج سے گرا دیا اور ساتھہ ہی دھرم سے بھی اُنکو جواب ملا۔ اب یوروپ اور امیریکا کی عورتیں سوا مرد بننے کی کوشش میں یقین ہے کہ اُن ممالک کو ناشک اور اناتم وادی بنا دیں گی۔ پرماتما اپنی کرپا کرے اور بھارت ورش کو اس آنیوالی وبا سے بچائے۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا مانہ مسلمانی۔

آئیر لینڈ کے رومن کیتھولک عیسائیوں نے ایک سوسائٹی

موسوم بہ "کیتھولک پرورش" قایم کی ہوئی ہے جسکا مقصد یہہ ہے کہ یتیموں اور بیکسوں کو خاص پیشوں کی عملی تعلیم دیجاوے۔ ایکسو برسوں سے یہہ سوسائٹی قایم ہے اور اسوقت اُسکے لئے ایک ٹریننگ کالج کے کھولنے کی ضرورت ہے روم کے پوپ صاحب

کالج کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنے کا وچار کیا ہے جتھی ڈالنے والوں کے لیے کئی انعام رکھے گئے ہیں جنمیں سے اول انعام ہے پوپ تیرہویں لیو کی تصویر کیمبو مہر پر بڑی قیمتی دیجاویگی جسے پوپ صاحب نے خود ملفت دیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ قمار بازی سے حاصل کئے ہوئے دھن میں کیا برکت پڑیگی جس عیسائی دنیا کے نائب خدا قمار بازی کے حامی ہوں اُسکا خدا حافظ ہے۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اندھا وشواس بڑے بڑے دکھوں کا کارن ہوتا ہے

نظام حول میں ہندوؤں میں ایک وواہ تھا۔ اُسجگہ کا قاعدہ ہے کہ اگر ور دیدتو کے گلے میں ایک مالا مخاص دانہ کے پہنا دیوے تو وواہ ایسا مکمل ہو جاتا ہے کہ اُسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ اس کو تہلی کی رسم کہتے ہیں۔ اُس وواہ میں ایک نوجوان بھی شامل تھا۔ جو ایک لڑکی سے وواہ کرنا چاہتا تھا مگر لڑکی کا باپ رضامند نہ تھا۔ لڑکی بھی اُس وواہ میں شریک تھی جب ور بدھو میں تہلی کی رسم ادا ہو رہی تھی تو پرجوش نوجوان نے جیب سے تہلی نکال کر اپنی محبوبہ کے گلے میں ڈالدی۔ لوگ حیرت زدہ رہگئے شور مچگیا لیکن اب ہو کیا سکتا تھا تہلی کی باندھی ہوئی گرہ کو کھولنے کی کسمیں طاقت تھی! دونوں موت تک کے ساتھی بن گئے۔ یہ ایک مثال اندھے وشواس کی ہے جسنے آریہ ورت کو غارت کرکے ہندوستان بنادیا مجھے اس خاص واقع کے نتیجہ سے کوئی مطلب نہیں ہے ممکن ہے کہ اس واقع میں لڑکی کی بھی رضامندی ہو اور ایسے ممکن ہے کہ دونوں کی عمر باہمی ہنسی خوشی میں کٹے۔ لیکن اگر کوئی بدمعاش تہلی کی گرہ کسی نیک کماری کے گلے میں باندھ دے تو کیا یہ رسم اسجگہ ایک آفت کی بربادی کی باعث ہوگی۔ ایسی اندھے وشواس کا نتیجہ ہے کہ بہیک کو نمسکار کرنے کے عادی ہندوؤں نے سنیاس کی آڑ میں لاکھوں بدمعاش سانڈوں کو پالا ہوا ہے۔ یورپ میں بھی کسی زمانہ میں اندھے وشواس نے وہانکی رعایا کا ستیاناس کردیا تھا۔ لیکن اب اسجگہ زمانہ نے پلٹا

خرابی کو بڑی حد تک دور کردیا ہے۔ لیکن ہمارے بدقسمت دیش میں اُسی طرح یہ جہالت کا تسلط ہے۔ نہ معلوم یہ اندھا وشواس کب دور ہوگا تاکہ سچا وشواس اُسکی جگہ لیکر انسانوں کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کے سادھنوں میں مدد دے سکے۔

کیا تہذیب کی ترقی کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے

یوروپ کی قوموں میں یہ مسئلہ اسوقت بڑے اور شور سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ پرانے زمانے جہالت کے تھے۔ اُنمیں کشت و خون ہوتا تھا۔ انسان سنگدل تھے۔ انسان انسان کو کھاتا تھا۔ بات بات پر لڑتے جھگڑتے تھے۔ خون کی ندیاں بہتی تھیں۔ اب تہذیب کا زمانہ ہے۔ لوگ صلح صفائی کے حامی نظر آتے ہیں اور جیوں جیوں زمانہ ترقی کریگا۔ انسانوں کا باہمی بغض، عناد دور ہوتا جائیگا چنانچہ اس کے ثبوت میں امیریکا کی نئی جمہوری سلطنت بطور نمونہ کے پیش کی جاتی تھی جہاں انتظام سلطنت کے لیے مستقل فوج کا وجود عدم کے برابر تھا۔ انگریزی صی لف کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مقام واشنگٹن میں ایک فوجی کالج جنگ کی بنیاد رکھتے ہوئے امیریکا کی ریاستہائے متحدہ کے پریسیڈنٹ مسٹر روزویلٹ صاحب نے کہا کہ اب امیریکا کو بھی اسقدر فوج رکھنی چاہئے کہ وہ بلا تامل بڑی سے بڑی جنگی طاقت کا بھی بغیر کسی نئی طیاری کے مقابلہ کرسکے۔ جرمنی اپنی بحری طاقت کے بڑھانے کی دھن میں لگی ہوئی ہے برطانیہ اعظم برخلاف اسکے اپنا حق سمجھتا ہے کہ دیگر سلاطین کو اپنی برابر بحری طاقت حاصل کرنے سے روکے۔ روس کو بھی بحری طاقت بڑھانے کی دھن لگی ہوئی ہے۔ کس کس کا ذکر کیا جاوے۔ چھوٹی سے چھوٹی ریاست بھی گولا بارود اور سکہ موجود رکھنا چاہتی ہے یہ اسقدر فوجیں کیا ظاہر کررہی ہیں؟ کیا یہ روز کی جنگی طیاریاں انسانوں کو مہذب بنارہی ہیں۔ اور کیا زمانہ حال کے جنگ تہذیب کا سبق دیتے ہیں۔ میری رائے میں زمانہ قدیم کے جنگ بہتر ہیں

تھا اور ساتھ ہی جنگ کے خاتمہ پر ہی اُنکے باہمی بغض اور حسد بہت جلد دور ہو جاتے تھے۔ اسوقت جہاں بیرونی بیرحمی پر پوچا پاچی ہوگئی ہے۔ وہاں اندرونی بیرحمی کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ اگر اسی جنگی طیاری کا نام تہذیب ہے تو میری رائے میں پرانے آریہ وحشی اِن تہذیب یافتوں سے ہزار درجہ نیک اور بامروت تھے جو کہ تہذیب کے پیچھے [illegible]

اس جنگی طیاری کا نتیجہ خطرناک ہے۔

اگر جنگ ہو جاوے تو طیاری کا خاتمہ ہو کر انسان کچھ دنوں کے لیے تو مادی اور دیگر ترقی کیلیے بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن جہاں صرف گھوڑا گھاری میں ہی وقت ضائع ہوتا ہے ہمیشہ کی طیاری میں سب کام بھول جاتے ہیں۔ جسقدر روپیہ روئے زمین کی سلاطین جنگی فوجوں کی تربیت اور اُنکی پرورش میں خرچ کر رہی ہیں اگر اسکا نصف حصہ بھی مفلسوں بیکسوں یتیموں اور بدکرداروں کی زندگی درستی میں صرف کیا جاوے تو کیا نیک نتیجہ برآمد ہو۔ کسقدر رنجا دکھ سے بچائی جاسکیں اکسقدر گھر بربادی سے محفوظ کیے جاسکیں؟ لیکن یہ تو تب ہو جبکہ انسانوں کا پیچھہ وشواس ہو سکے۔ اور وشواس ہو کیونکر جبکہ دن رات اوشواس کی تعلیم مل رہی ہو۔ امن اور شانتی کا رچیہ دنیا میں آنیکے خواب جو مہاتما پرش دیکھتے ہیں انکو ہمیشہ سے جنونی اور دیوانہ کا خطاب دیا جاتا رہا ہے لیکن اسمیں سند یہ نہیں کہ اگر سچی شانتی کی تعلیم پھیلانے کا درڑہ یتن کیا جاوے اور دنیا کے تاجدار بجائے کشت و خون یا عیش و عشرت کی طرف رجوع ہونے کے سچے دھرم کی طرف رجوع ہوں تو نسندیہ شانتی مارگ کا پتہ دنیا کے لئے لگ سکے۔ لیکن جب تک کہ دنیا ایک بدہ کشتنیز سمجھی جاتی ہے تب تک ایسی تبدیلی کب ممکن ہے۔

اُپدیش ۱

(32)

अङ्गुष्ठमात्रो रवितुल्यरू[पः] सङ्कल्पाहङ्कारसमन्वितो यः। बुद्धेर्गुणेनाऽऽत्मगुणेन चैव आराग्रमात्रो ह्यपरोऽपि दृष्टः॥ बालाग्रशतभागस्य शतधा कल्पितस्य च। भागो जीवः स विज्ञेयः स चाऽऽनन्त्याय कल्पते॥

"جو انتہ کرن کے گُن سے انگوٹھے کے پرمان ... اپنے سوروپ سے آرے کے اگلے حصہ کے برابر ہی ... سورج کی طرح جو روشن کرنیوالا ہے سنکلپ اور انکا ... جو یکت ہے ایسا دوسرا بھی پنشچے دیکھا جاتا ہے" ... سوال ہوسکتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو وہ حد والا اور ... مورتی مان ہوگا۔ رشی سماوھی اوستھا میں جواب دیتے ہیں بال کے سویں حصہ کا پھر سواں حصہ کوئی ... شخص قیاس کرے تو اتنا جیوآتما جاننا چاہئے اور وہ انت ... ہونے کی طاقت والا ہے"

... پہلے دو کھشتی اوستھات دو چیتن بتلانے کے بعد ... پرماتما کی مہما کا ورنن کیا لیکن یہ سمجھکر کہ جب تک اپنے سوروپ کا گیان نہ ہو تب تک پرماتما کا یتھارتھ گیان نہیں ہوسکتا۔ رشیوں نے جیوآتما روپی دوسرے پکھشی کا سوروپ بتلانا شروع کیا وہ جیوآتما جو باپ پُنیہ کرموں کا پھل بھوگتا ہے وہ کہاں رہتا ہے اور اُس کا پرمان کیا ہے؟ یہ پرشن سب سے پہلے اٹھتا ہے۔ رشی اس کا جواب دیتے ہیں کہ جیوآتما کا استھان ہردے دیش ہے جو انگوٹھے کے برابر کہا جاتا ہے۔ یہ یدی جیوآتما کے احکام دماغ سے چلتے ہوئے سانسارک ڈاکٹروں کو دکھائی دیتے ہیں ... ہی مردوں کی چیر پھاڑ سے کام لینے والے زندہ

شریر کی اصلیت کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ وہ جیوآتما کو انگوٹھے کے برابر ہردے دیش میں ہردے کے بھی اندر دیا ہے تاہم خود بہت ہی سوکشم ہے۔ پھر اُسے کیسے پہچان سکتے ہیں؟ اُس کے گُنوں سے۔ جڑ شریر کسی پرکار کی کلپنا نہیں کر سکتا ہاتھ گرہن نہیں کر سکتے۔ پیر چل نہیں سکتے اور کوئی بھی گیان اندریہ حرکت نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ سنکلپ نہ اُٹھے۔ اور دیگر کوئی بھی کام نہیں ہو سکتے۔ جب تک جیوآتما اپنی شخصیت کی علیحدگی کا گیان نہ رکھتا ہو اور یہ جڑ کے گُن نہیں ہیں۔ سنکلپ اور اہنکار چیتن کے گُن ہیں جسکے اندر سنکلپ اٹھتے اور جو اپنی علیحدہ ہستی کو باوجود بار بار جسم کے سارے اجزا کے بدل جانے کے بھی ایک سم جانتا ہے۔ اُسے جیوآتما کہتے ہیں لیکن پرشن پھر اُتپن ہوتا ہے کہ ایسا سوکشم اور حد والا جیوآتما کس طرح سارے جسم اور انسانی بناوٹ کے اوپر حکومت کرتا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ اُس کا پرکاش سورج کی طرح ہے جسطرح ہر کہ سورج اپنے آپ پرکاشت دُنیا کی تمام چیزوں کو پرکاش دے رہا ہے۔ اسی طرح پر جیوآتما بھی سارے شریر روپی جگت کو پرکاشت کر رہا ہے۔ اسکی سوکشمتا کا اگر خیال کرو تو اُس سے سوکشم کوئی بھی سانسارک وستو خیال میں نہیں لا سکتے ہو لیکن تاہم وہ حد والا نہیں ہے۔ وہ ساری اندریوں شریر اور من کے اندر ایک سم ویاپک ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے شریروں کے اندر پرویش کر کے بھی جیوآتما ایک سم اپنی شکتیوں کا اظہار کر سکتا ہے۔ پس صاف ثابت ہے کہ سارے مادی جسم کو حرکت دینے والا ہر ایک اندھیری پرکرتی سے بنے ہوئے انگ کو روشن کرنیوالا جیوآتما ہی ہے پھر کیسی مورکھتا ہم لوگ ہیں کہ کرم کرنے میں آزاد اور چیتن ہوتے ہوئے بھی اپنے سوروپ کو بھول کر ہم سب غلام پرکرتی کی غلامی میں پھنس رہے ہیں۔ ہاتھ اور پیر جس زور و شور سے مانجھے جاتے ہیں آنکھ کان ناک۔ زبان وغیرہ کو جس غیر معمولی محنت سے تربیت دی جاتی ہے۔ شریر کو جس کوشش سے باہر صاف اور

ستھرا کہا جاتا ہے (گو اندر کی صفائی شریر میں ہی کرنی ہمارے اختیار سے باہر معلوم ہوتی ہے) لیکن یہ یدی اُسکا دسواں حصہ پرشارتھ بھی جیوآتما کی شدھی اور صفائی کے لئے کیا جاوے تو نشچے وہ کس قدر ترقی کرے! لیکن ہم اپنے آپکو بھولے ہوئے بجائے اپنی اُنتی کے اپنے غلاموں کی اُنتی کر رہے ہیں اور یہ صاف ظاہر ہے کہ غلاموں کی اُنتی کا نتیجہ یہی ہوگا کہ مالک خود غلاموں کا غلام بنجاوے۔ پریہ بھارتری گن! ویدوں کی شکشا جو کچھ پکار پکار کہہ رہی ہے۔ رشی گن اُسی کا سمرتھن کرتے ہیں اور ہمارے اندر سے بھی اُسی کی ساکشی ملتی ہے۔ پھر کیوں ہم اپنے سوروپ کو بھولے ہوئے اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جو شریر کہ پرتھوی جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش کے سنیوگ سے بنا ہوا ہے وہ زیکی تیز شکتیوں کے روبرو کب ٹھیر سکتا ہے مادی جسم کو مادی طاقتیں فوراً دبا لیتی ہیں لیکن آتما پر ان کا وش نہیں چل سکتا۔ وہ سوکشم ہونے کے کارن ان سب کو بھی چھیدن بھیدن کرتا ہوا اپنے گیان دوارا انہیں قابو میں لا سکتا ہے۔ وایو کا ویگ جیوآتما کے برخلاف ٹکرا ٹکرا کر تھک جاتا ہے۔ مادی تیج اس کے آتمک تیج کے روبرو ٹھیر نہیں سکتا۔ پھر کیوں ہم سب مادی ترقی کے پیچھے دیا کُل گھوم رہے ہیں! مادے کو اگر اُنت کرتے جیوآتما کا غلام بنایا جاوے تو واقعی ترقی کہلا سکتی ہے۔ لیکن اگر مادہ کو اُنت کرتے کرتے جیوآتما کی آتمی کو بالکل بھلا دیا جاوے تو پھر جیوآتما کو خود غلامی کرنی پڑتی ہے۔ مادہ انت والا ہے۔ اس لئے اوسکی ترقی کا بھی انت ہے۔ آتما کا انت نہیں۔ اُسکو کبھی موت نہیں اور اس لئے اُسکی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ اسکی اُنتی کا خاتمہ برہم لوک میں ہوتا ہے جو بذات خود حدوں سے بری ہے۔ پس ہے بھگتگن! جو انت اُنتی کرنے اسکی اُنتی کو مکھ سمجھو۔ اوم شم۔

اتہاس دریچہ

میں کیسا وشواسی ہوں

بالک پن کا ابھی زمانہ تھا۔ نرم دل پر کبھی چوٹ نہیں لگی تھی - دل کا آئینہ صاف تھا۔ کونگ سے آلسیہ ہوا۔ پڑھنے لکھنے کو جواب دیدیا۔ سارا سال کھیل کود میں گزرا۔ لیکن دل میں ہر وقت خوف تھا کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں - آخرکار پکڑا گیا۔ پتا کو معلوم ہوگیا۔ پریکشا کے دن سمیپ اور میرا اسکول سے نام کٹا ہوا۔ بچھڑے جانے پر ایکدن اور ایک رات ایسا گھور اندھکار پرتیت ہوا کہ جس کا ورنن کرنا منشیہ کی سامرتھ۔ کم از کم میری سامرتھ سے باہر ہے۔ میں نے سمجھ لیا کہ میں پاپی ڈوبا ہوا اب نہ اُبھر سکوں گا۔ رات کو اسی، وشواس کی حالت میں سوگیا۔ صبح اُٹھتے ہی چڑیوں کی چہچہاٹ سُنی۔ اور ہردے میں کچھ اُتساہ ہوا اسکول میں پھر داخل کرلیا گیا۔ اور کچھ آشا بندھی۔ بیس دنوں کی محنت کے بعد پریکشا میں بیٹھا اور وہاں سے کسی قدر سنتشٹ آیا۔ امتحان کا نتیجہ برآمد ہوا۔ اور اپنی جماعت میں اعلیٰ درجہ حاصل کیا۔ یہہ واقعہ گو پوچ معلوم ہوتا ہے لیکن میرے لئے بڑا مہان ہے۔ کیونکہ اسی دن سے ناستک پن کی گہری غار سے نکلکر ایک دوسرے واقعہ کی بدولت آستک بنا تھا۔ اس چھوٹے سے آغاز کے بعد کتنی مرتبہ اوشواس کے گہرے گڈھے میں گر گر کر اس میں سے پھر نکلا ہوں۔ جوانی کی اُمنگ اور بدمستی میں جو کو گرم گھمبیر ہوتے تھے کہاں اُن سے چھٹکارا ممکن تھا پرماتمن! تم نے میرے اس تُچھ جیون میں کیا کیا کشٹ آئے نہیں دیکھا ہیں۔ کس منشیہ کا آتما ہے جو ان کشٹوں کے اندر سے نہیں گزرا۔ لیکن پھر بھی اوشواس نے نہیں چھوڑا تھا۔ تم نے سرشٹی کے آدی میں ہماری رہنمائی کے لئے وید کا گیان دیا۔ جانوں اور پرکاش ہوگیا۔ کتنی ہی مرتبہ دیدی سورج کے پرکاش کے آگے اودیا روپی بادلوں نے آکر

منشیوں سے پرکاش کو چھپا لیا۔ کیا اس ہر ایک سمے میں تم نے ویدوں کا پُنہ پرکاش کرا کے اور اودیا کے بادلوں کو جو اُسر رہے اٹھائے تھے چھن بھن کرا کے اپنی مہان دیالتا کا ثبوت نہیں دیا۔ اسی پرکار سے دیا مے! آریہ سماج کے جیون کے اندر تم نے کتنی مرتبہ ہم اوشواسیوں کے پاس کو ایکدم ساہس میں تبدیل کردیا ہے جب ویدک دہرم کی کشتی ڈوبنے کے قریب ہوجاتی تھی۔ جبکہ انسانوں کی عقل میں نہیں آتا تھا کہ کیونکر اس کا بچاؤ ہوگا۔ جب ہم کٹر دہرمیوں کے ادہرم روپی آتشے پرش دُنیاری کشتوں سے بچنے کی غرض سے دہرم روپی ناؤ سے کود کود کر اوشواس کی لہروں کی بھینٹ ہونے لگے تھے اُس سمے ویدک دھرم کی ناؤکا کو پار لگا کر کیا تم نے ہم سب اوشواسیوں کو شرمندہ نہیں کیا تھا۔ پھر اوشواس کیوں ہمیں بار بار آگھیرتا ہے۔ ہم کیوں نراش ہوتے ہیں۔ آہ! شبہ نہیں کہ پھر اندھیری رات آچلی ہے۔ ایرشا اور دویش کی زبردست لہریں پھر دہرم روپی ناؤکا کو چکنا چور کرنے کے لئے مستعد دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن ہے کشٹ نوارن! مجھے پھر وشواس ہے کہ تم اس اندھکار اور ہنسا سے نکال کر آریہ سماج کو پھر پرکاش کے درشن کراؤ گے۔ اِسلئے ہے وشواس پرد! اپنے وشواس کی مضبوط زنجیر میں باندھ کر مجھے اور میرے بھائیوں کو ان زبردست لہروں کے تھپیڑوں سے بچاؤ۔

بچوں سے سبق لو

بچہ گلی میں کھیلنے گیا ہے۔ لڑکوں کے ساتھ ملکر کھیل کود میں مصروف ہوتا ہوا اپنے گھر بار کو بھول جاتا ہے۔ شور و شر میں کہیں کیچڑ میں لتھڑ پتھڑ اور کہیں دھول میں لوٹتا ہوا ذرا بھی محسوس نہیں کرتا کہ وہ کیا کرتا ہے۔ لیکن جب ہمجولیوں سے تکرار ہوجاتی ہے۔ جن سے ایک گھنٹہ میں جوڑی تھی اُن سے جب ایک منٹ میں ٹوٹ جاتی ہے اور بجائے دوستی کے سخت دشمنی کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ جب مار کھا کر روتا ہوا بچہ گھر آتا ہے۔ تو کیسے وشواس سے سسکتا ہوا ماتا کی گود میں جا بیٹھتا ہے اور پھر اُسے رنج اور تکلیف ایک بھی یاد نہیں رہتی۔ ایسا ہی حالت جیوآتما کی ہے۔ جگت ماتا کے ساتھ پیار جو سمبندھ رہے اسے بھولکر ہم الگیہ جیو دُنیا کے بچوں کی طرح سنگرام - کرتے ہیں۔ تو بہ وہ آدمی کے کیچڑ اور غبار میں سُنتے ہوئے دُکھ بھوگ رہے ہیں۔ پرماتما کے اُپدیشوں کو بھولے ہوئے ناپرکار کے کشٹ سہن کر رہے ہیں۔ لیکن جیوں ہی کہ ہم سانسارک ایرشا اور دویش کے اثروں سے تنگ آکر سچے دل سے ماتا کی گود میں جا بیٹھنے کیلئے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ وہ پریم بھری گود ہمارے لئے کھل جاتی ہے۔ اور باوجود ہماری نافرمانیوں کے جگت ماتا ہمیں شانت کردیتی ہیں۔ شوک کہ ہم نے بچوں سے سبق نہ لیا۔ شانتی داتا کے موجود ہوتے ہوئے بھی ہم نے اشانتی میں ہی جیون ویتیت کیا۔ پرماتما دیا کریں اور ہم سب کو سیدھے مارگ پر چلا دیں۔

ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

عدالت کا کمرہ ہے۔ صاحب مجسٹریٹ جا در انصاف کی کرسی پر متمکن ہیں۔ مقدمہ کی پیشی ہو رہی ہے۔ بگڑے دل بڑی اعتبار سے مقدمات کو سُن رہے ہیں۔ چوری کا مقدمہ پیش ہوا شہادت گزرنے لگی۔ وکیلوں اور مختاروں کی جھنجھٹ اور الجھن کو تو ڑتے ہوئے مجسٹریٹ نے چار ہی سوال کئے۔ اور مقدمہ کی اصلیت کھلگئی بالکل بناوٹی معاملہ ہے۔ ملزم بری۔ بگڑے دل دل ہی دل میں مجسٹریٹ کو شاباش کہہ رہے ہیں۔ دوسرا مقدمہ پیش ہوا۔ جھوٹی نالش ہے۔ وکیلوں نے جرح میں گواہ کو نوچ لیا۔ گواہ بھی ملزم سے ملگیا ہے۔ صاحب مجسٹریٹ سوال پوچھتے ہیں۔ گواہ جواب سے جی چراتا ہے۔ فوراً توہین عدالت کی دفعہ لگا کر صاحب مجسٹریٹ سزا کی دھمکی دیتے ہیں۔ گواہ جھینپ کر جواب دیتا ہے۔ اور مقدمہ غلط ثابت ہوجاتا ہے۔ بگڑے دل اسپر اپنے آپکو روک نہیں سکتے۔ ایسا قہقہہ لگاتے ہیں کہ عدالت کے کمرے کی چھتیں تک گونج اٹھتی ہیں۔ لیکن مجسٹریٹ کے تیور بدل گئے۔ "بگڑے دل یہ کون ہے۔ روبرو پیش کرو" چپراسی ہاتھ پکڑ کر آگے پیش کرتا ہے۔ "تم نے توہین عدالت کیا۔ کیا جواب ہے؟" اب بگڑے دل کی شیخی سب بھول گئے جواب کچھ نہ بن پڑا۔ دس روپیہ جرمانہ ہوکر گردن نیچی کئے اور باہر آکر بگڑے دل اسی مجسٹریٹ کو بے انصاف اور بدمعاش کہتے ہیں۔ یہہ نظارہ اکثر ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے لیکن شوک کہ ہم لوگ یہی ہوتے ہوئے جو اپنے پر گوارا نہیں کرتے وہ اوروں پر دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔

دھرم پرچارک

آریہ مسافر کی وصیت پورا کرو

پھاگن سُدی ترتیا آئی اور چلی گئی۔ اس تتھی کی شام کو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے امر شہادت اپنی جان پر کھیل کر دی کہ دھرم ویر پُرش اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔ وہ سمے جب یاد آتا ہے سادھارن پرشوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ دھرم اتہنی کی سنکتی ہوئی جان ایک طرف۔ ماتا کا کہرام دوسری طرف اور بہادر آریہ ویر اپنی انتڑیوں کو ہاتھ سے تھامے ہوئے چارپائی پر ہسپتال کو جا رہا ہے۔ ایک پل میں لاہور میں تہلکہ مچ گیا۔ چارپائی کے گرد ہجوم ہو چلا ہے۔ آریہ اور ہندو بغیر تمیز کے دم سادھے ہوئے ساتھ ہیں۔ عجیب سواری نکل رہی ہے جس کے ساتھ با وجود ہجوم کے ایک ایسا سنّاٹا ہے لیکن ایسی سنّاٹے میں بھی عجیب شان دکھائی دیتی ہے۔ دنیاوی جلوسوں کے اندر صاحب جلوس کا تماشہ بازاری لوگ دیکھا کرتے ہیں۔ شاہی سواریوں میں بادشاہ کا تماشہ رعایا دیکھتی ہے۔ لیکن اس متعجب انگیز جلوس میں صاحب جلوس ساری دنیا کا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ تماشبین آپکے لئے بذات خود ایک تماشہ بن رہے ہیں۔ سواری ہسپتال کے دروازہ پر پہونچی۔ دھرم ویر کو آپریشن کے کمرے میں لے گئے جب بیہوش کیا۔ خون کے فوارے جاری تھے۔ اسسٹنٹ سرجن نے انتڑیوں کو اندر کرنے اور خون کو روکنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر پیری کو خبر دی گئی۔ ایک ہاتھ بہادر کا انتڑیوں کو تھامے ہے۔ دوسرا سرہانے کے نیچے ہے۔ لیکن کیا مجال کہ ذرا بھی چہرے پر کوئی فرق آوے۔ اوم وشوانی دیو والا وید منتر ورد زبان ہے۔ مرنے والوں کو چُپ کرنا اور ناامید ونکو دھیرج بندھانے کا کام آریہ مسافر اسوقت بھی کر رہا ہے۔ ڈاکٹر آیا۔ دیکھکر حیران ہے "اوہ! اسقدر خون نکلنے پر یہ شخص کیسے اب تک زندہ ہے؟" زخم سئے جاتے ہیں۔ لیکن موت کا علاج کیا؟ ڈاکٹر چاہتا ہے کہ زخموں کو سی کر اُس انسانی ہوسپٹال کو روک دیوے جو کہ دوسرے دن آنیوالا تھا۔ لیکن پرمیشور کو تو وہ ہوسپٹال لانا منظور تھا۔ پھر دنیا کے سینے سے زندگی کا ٹوٹا دھاگہ کیسے جڑ سکتا تھا۔ دو بجے رات کے آریہ مسافر ہمیشہ کی مسافرت کے لئے چلدیا لیکن مرتے وقت

اُسنے کیا وصیت کی

کیا اُسنے یہ کہا کہ میرے آریوں تم سب مرے تک میرے پران اربن ہوئے ہیں۔ میرے لئے کوئی یادگار قائم کریں؟ کیا سسکتی ہوئی اُس دیوی کی جگر گیری کے لئے اُسنے پل کی چنتا کی کہ دیدھوا کے دکھ کا پہاڑ اسکے سر پر ٹوٹنے کے قریب دکھائی دیتا تھا؟ ماتا اور دھرم پتنی کسی کا بھی اُس سمے دھرم ویر نے سمرن نہیں کیا بلکہ بس آریہ سماج کے لئے انہوں نے پران اربن کئے تھے اُسکے سبھاسدوں کو ہدایت کی کہ

آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہو

اُسکی وصیت پر جن بہادر پُرشوں نے عمل کرنے کا یتن کیا تھا۔ انہیں سے آج کتنے اپنے پران پر چکے ہیں؟ لیکن یہ تو محض زبانی وصیت تھی۔ دھرم ویر کا جیون زبان حال سے اِس سے بھی بڑھکر وصیت کر رہا تھا جب دوسری صبح چتر تھی کے دن دوسری سواری نکلی جب بازاروں کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سوائے مردوں کے ہجوم کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا جب عورتوں کے بوجھ سے چھتیں ٹوٹی پڑتی تھیں۔ جب ماتا کی آہ و زاری نے دیو دیوتاؤں تک کو رلا یا تھا۔ اسوقت آریہ مسافر کی بیجان لاش زبان حال سے کیا ہدایت کر رہی تھی ہندو اور جینی آریہ اور برہمو بالتفریق اس ارتھی کے ساتھ سر جھکائے چلتے ہوئے کیا شہادت نہیں دیتے تھے۔ کہ آریہ مسافر کی وصیت کو انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ لیکن آج کتنے ہیں جنہیں اپنی اُسوقت کی حالت یاد ہے۔ آریہ مسافر کا مُردہ شریر زبان حال سے کہہ رہا تھا۔ کہ دنیا کی ساری شان و شوکت یہیں رکھی رہجاویگی۔ آیرشا اور دویش تان اور ایمان کے خیالات کا بھی یہیں خاتمہ ہو جاویگا جیو آتما کے ساتھ محض اُس کے کرم جائیں گے۔ اور

انت کال محض دھرم ہی سہایک

ہوگا۔ ہر سال اِسی موقعہ پر آریہ سماجوں میں خاص جلسے ہوتے ہیں۔ آریہ مسافر کی یادگار کے لئے اپیلیں ہوتی ہیں۔ روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی اِس سال بھی ہو رہا ہوگا۔ لیکن کتنے آریہ پُرش ہیں۔ جنہوں نے سنجیدگی سے علیحدہ بیٹھ کر اور اپنے من کو دنیاوی کشمکش سے ہٹا کر۔ یہ سوچنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آریہ مسافر کی آخری وصیت کو کیونکر پورا کریں۔

میں مانتا ہوں کہ ہر ایک انسان میں تحقیقات کا مادہ نہیں ہو سکتا۔ اور دھار مک تحقیقات تو بہی ہی کٹھن ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ہر ایک انسان مصنف نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ہر ایک انسان کے لئے ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن کون انکار کر سکتا ہے کہ ہر انسان

اپنے جیون کو پہلے کی نسبت بہتر

بنا سکتا ہے۔ لیکھرام کے جیون کے ایک ایک پہلو کو لیکر اور اُس پر وچار کر کے اُسکی پیروی کرنی طاقت ہر شخص میں ہو سکتی ہے۔ لیکھرام میں کمزوریاں بھی تھیں اور اُن میں سے بعض کمزوریاں خاص خاص موقعوں پر اظہار پذیر بھی ہوتی تھیں۔ آنسو بہول جاتے تو کیا کمزوریاں کس انسان میں نہیں ہیں؟ کمزوریوں سے اگر بری ہو سکتے ہیں۔ تو اعلیٰ درجہ کے رشی۔ اور وہ اِس گرے ہوئے زمانہ میں تقریباً نایاب ہیں لیکن لیکھرام میں جو خوبیاں تھیں اُن کا مطالعہ کرو۔ اور جس طرح پر اُسنے اِس گرے ہوئے زمانہ میں اُن خوبیوں کو حاصل کیا تھا۔ تم بھی اسی طرح پر اُن کے حصول کی کوشش کرو۔

مجھے تجربہ ہے کہ پنڈت لیکھرام نے سخت سے سخت تکلیف اور مشکل سے مشکل وقت میں بھی سندھیا منتروں کا پاٹھ نہیں چھوڑا

وولوں وقت کرنا نہیں چھوڑا کیا تھوڑی سی محنت اور تھوڑے سے استقلال سے تم اس ابھیاس میں کامیاب نہیں ہو سکتے؟ اور اگر اس میں کامیاب ہو جاؤ تو تم ہی کہو کہ شانت سوروپ پرماتما کا ست سنگ صبح اور شام کرنے سے تم خود کیسی شانتی لابھ کرو گے۔

میں جانتا ہوں کہ باوجود اُپدیشک ہونے کے اور دن رات اُپدیشوں سے ہی واسطہ رکھنے کے اُن کے دل میں کبھی بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا تھا کہ کسی دوسرے اُپدیشک کا ویاکھیان اُن سے بڑھکر اثر پذیر نہ ہو جاوے۔ آریہ سماجوں کے جلسوں میں بیٹھکر قبل باقاعدہ برخاستگی کے اُٹھنا وہ معیوب سمجھتے تھے۔ کیا ہمارے اسوقت کے اُپدیشک جو اپنی کمزوری کے باعث دوسرے اُپدیشکوں کے لکچروں پر نکتہ چینی کرنے اور اُن کے لکچروں میں نہ بیٹھنے سے بعض اوقات نہ صرف آریہ سماج کے کام کو ہی نقصان پہونچاتے ہیں بلکہ اپنے آتما کو بھی گرا لیتے ہیں دھرم ویر کے اس عمل سے کچھ سبق نہیں لے سکتے۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ مسافر کے دل میں ویدک دھرم کے لئے کتنی عزت تھی۔ اُسی قدر انہیں اُسپر وشواس تھا کیا ہم اُس سپرٹ سے ہم ویدوں کی تعلیم پر اپنی جان کو نیوچھاور کرنا نہیں سیکھ سکتے؟ میں جانتا ہوں کہ جہاں جھوٹھ کے لئے آریہ مسافر کے دل میں سخت نفرت تھی اور جہاں وہ اپنے خیالات کو نہ دبائے رہتے برائی کو ہر جگہہ اور ہر وقت کچلنے کے لئے مستعد رہتے تھے وہاں اپنے گرے ہوئے بھائیوں کو اُٹھانے کی طرف انہیں خاص پریم تھا بعض اوقات جیوں کے آریہ سماج سے قطع تعلق کئے ہوئے بھائیوں کو اپنے پریم اور دھارمک اُپدیش سے واپس لاتے ہوئے میں نے انہیں دیکھا کیا اُن کے اس اعلےٰ وصف سے ہم خاص سبق نہیں لے سکتے۔ اس فہرست کو کہاں تک طول دوں۔ پرچارک کے ناظرین میں سے بہت کم ہوں گے جو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے جیون کے کسی نہ کسی پہلو سے واقف نہ ہوں۔ پھر کیا آپ سب کا فرض نہیں تھا کہ اُس بہادر کی موت کے دن اُسکے جیون اور اُسکی موت سے سبق حاصل کریں بیموریل فنڈ کو آپ اُس دن کچھ نہ کچھ دے ہی چکے ہوں گے ویاکھیان آپ سن ہی چکے ہوں گے لیکن میری اس تحریر پر نظر دوڑانے کے بعد آپ پھر ایکانت میں بیٹھ جائیے اور اگر دھرم ویر کے جیون کی ایک سکشا پر بھی عمل کرنیکا آج ہی آپ پرن کریں تو میں سمجھوں گا کہ آپ آج کے لئے بہت سے اتساہ اور دھارمک پریم کے دن لوٹنے والے ہیں۔ اوم شم

نیوگ اور پُنر وواہ

آریہ پترکا کے ایڈیٹر مہاشے نے کچھ عرصہ ہوا ایک نوٹ لکھا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ماسٹر آتمارام جی نے لاہور آریہ سماج مندر میں ویاکھیان دیتے ہوئے ظاہر کیا کہ رشی دیانند کی تحریروں کے مطابق نیوگ اور پنر وواہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اسپر ماسٹر جی نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے ایک نوٹ ۱۲ فروری کے پرچارک میں شایع کردیا تھا جس میں انہوں نے لکھا "ستیارتھ پرکاش میں نیوگ وشیک جو رشی دیانند نے لکھا ہے اُسکا ایک ایک شبد میں ست مانتا ہوں اور اُسی کی اُنتی میں میں نے اُسدن دو گھنٹے صایع کئے تھے" معلوم ہوتا ہے کہ اس نوٹ سے آریہ پترکا کے سمپادک مہاشے کی تسلی نہیں ہوئی چنانچہ وہ اپنے ۱۳ فروری کے پرچہ میں صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ماسٹر جی نے ایک کالم میں صرف لفاظی سے کام لیا ہے اور اپنی پوزیشن کی نسبت پبلک کو ویسے ہی اندھیرے میں رکھا ہے۔ آریہ پترکا کے اُسی نوٹ میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ پنڈت پورنانند جی اُپدیشک نے بھی سرگودھا آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ایسے ہی خیالات ظاہر کئے تھے۔ یہ سب لکھکر آریہ پترکا کے سمپادک مہاشے لکھتے ہیں "ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں ستیہ دھرم پرچارک ہردوار کے فاضل ایڈیٹر نے اس معاملہ پر خاموشی اختیار کی ہے ہمیں حیرانی ہے کہ کیا اُسکا بھی ذاتیات یا ذاتی حملوں سے متعلق ہے۔ یہ سوال آدمیوں کا نہیں بلکہ اصولوں کا ہے ...." پترکا کے اس نوٹ کو پڑھکر میں نے دوبارہ ماسٹر آتمارام جی کے نوٹ کو پڑھا لیکن جہاں ماسٹر جی نے رشی دیانند کے لیکھ پر شردھا ظاہر کی ہے وہاں یہ ظاہر نہیں کیا کہ اُنکی رائے میں رشی کے بیان کردہ نیوگ کی بدھی اور دھرم کے پُنر وواہ کی ودھی ایک ہی ہے یا اُن میں کچھ فرق ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس بارے میں ماسٹر آتمارام جی تھا پنڈت پورنانند جی کے صحیح خیالات کیا ہیں۔ اگر یہ مہاشے اپنے خیالات کو صاف طور پر کسی اخبار میں درج کرادیں تو جہاں انہیں دیگر بھائی وچار کریں گے وہاں میں بھی جانچ سکونگا کہ دیانند کے سدہانتوں کی نسبت میرے اور اُن کے خیالات ملتے ہیں یا نہیں۔

میں مانتا ہوں کہ مجھے یہ فرض کر لینے کا کوئی حق نہیں ہے کہ ان مہاشیوں نے سوامی جی کے سدھانت کو ٹھیک نہیں سمجھا ممکن ہے کہ میں نے ہی ٹھیک نہ سمجھا ہو اسلئے قبل اس کے کہ میں اُن سے کوئی پرشن کروں نیوگ اور پنر ووا‌ہ کے وشے میں رشی دیانند کی (اپنے خیال میں) رائے پیش کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اکشت یونی (بال) ودھوا اور اکشت ویریہ پرش خواہ کسی ورن کا ہو اُس کے لئے رشی دیانند وواہ سنسکار کی ودھی شاستر انوسار مانتے ہیں۔ کشت یونی استری اور کشت ویریہ پرش کے لئے اول تین ورنوں یعنی براہمن کشتریہ اور ویشیہ میں تو پنر وواہ کو ورجت اور وید ورُدھ مانتے اور آپتکال حالت میں شاستریہ آگیا آپت دھرم نیوگ کی بتلاتے ہیں لیکن ویسے شودر استری پرش کو پنر وواہ کی آگیا شاستروکت سمجھتے ہیں۔ میری رائے میں کشت یونی یا کشت ویریہ دوج استری پرش یدی پنر وواہ کریں تو رشی دیانند انہیں پتت مانتے ہوئے انہیں شودر ورن میں گراتے ہیں۔

اپنی صاف رائے ظاہر کرکے اب میں ماسٹر آتمارام جی کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ اگر آپکی یا پنڈت پورنانند جی کی فرداً فرداً یا بھارتری سبھا کی مجموعی طور پر کوئی

اور رائے ہے تو کرپا پوروک اُسے صاف الفاظ میں معہ اپنے دعوے اور دلایل کے آریہ ماتک پتروں میں شایع ہونے کے لیئے بھیجدیں تاکہ اُن کے دلایل کو معلوم کرکے میں اور دیگر آریہ بھائی بھی اپنی پوزیشن پر پُنر وچار کرسکیں۔

اِن سے بڑھکر لہروں نے اِسکا کیا بگاڑا تھا؟

جن نامناسب تحریروں کو میں نے ۲۰ فروری کے پرچہ میں بند کردیا تھا۔ اُن کے علاوہ کُچھ پمفلٹ ایسے نکل چکے ہیں جنکو پڑھکر اور اُنکی بُنیاد پر جو راگ دویش پھیل رہے ہیں اُن کا مشاہدہ کرتے ہوئے بُہت سے بھدر پُرش گھبرا گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر سدھانتوں کا اختلاف ہو تو باہمی مخالفت باعث سمجھ میں آجاتی ہے لیکن بعض ذاتیات کی وجہ سے ایکدوسرے پر حملے سمجھ میں نہیں آتے۔ بہت سے (مجھے معاف فرمائیں) بُزدل بھائی جن کے دیگر اوصاف کے لیئے میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ آریہ سماج سے بالکل نامیدی کا اظہار کررہے ہیں۔ کئی مجھے لکھ رہے ہیں کہ ابھی تک ہم لوگ شخصی حکومت کے بغیر قابو آنیوالے نہیں ہیں۔ کئی صاف گرو ڈم کے روبرو سر جُھکانے کی آمادگی ظاہر کرتے ہوئے آریہ سماج کی ساری انتظامی ترتیب کو بدلکر اس جگہہ بھی ایک مہنتی گدی قایم کرنیکی صلاح دے رہے ہیں تاکہ رادھا سوامی اور اگنی ہوتری کی طرح ایک ہی دھڑے پر سب کام کرسکیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر کسی گرو کے آگے ہی سر جُھکانا ہے تو آریہ سماج کی کیا ضرورت ہے سینکڑوں ہزاروں گدیاں موجود ہیں۔ نئی گدی قایم کرنے کا فایدہ۔

ان سب بھائیوں کے جواب میں التماس ہے کہ خود تو میں اس طوفان بے تمیزی کو روکنے کی کوشش نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جملہ ساماجک ہل چل کے مرکز لاہور سے دور ہوں۔ لیکن اپنا دشواس اُن کے روبرو رکھتا ہوں۔ تاکہ وے بھی اگر اُس سے کُچھ سبق لے سکتے ہیں تو حاصل کرلیویں۔ میرا آریہ سماج کا اٹھائیس سالہ تجربہ مجھے سکھاتا ہے کہ ہرایک ہل چل کے اندر کوئی نہ کوئی پرماتما کے انصاف اور سچائی کے اصول کام کیا کرتے ہیں۔ جن کی بابت وہی ہل چل جو ایک تحریک کی بربادی کا آغاز سمجھی جاتی تھی۔ انسان کی دور اندیشی کو جھٹلاتے ہوئے اُس تحریک کو خاص بُرائیوں سے پاک کردیتی ہے۔ آریہ سماج کے گزشتہ اتہاس نے کیا آپکو سبق نہیں دیا کہ اُن میں سے ایک بھی ہل چل ایسی نہ تھی جنے کہ کسی نہ کسی دربردہ اکٹھی ہونیوالی بُرائی کو دور نہ کیا ہو۔ آپ پوچھیں گے کہ موجودہ ہل چل سے کس خرابی کے دور ہونیکی امید ہے۔ لیجئے میرا وچار سُنئے۔ اسوقت کُچھ عرصہ سے آریہ سماج کی وہ حالت ہوگئی تھی کہ

ناؤ کی برات میں جنے جنے ٹھاکر

ہر شخص شہرت کا خواہاں۔ ہر شخص لیڈر بننے کا خواہشمند۔ کئی آدمی دلوں میں کُچھ تھے اس ہل چل نے سبکا پول کھول دیا ہے۔ ہرایک کو اپنے اصلی سوروپ میں نمودار کردیا ہے یا کرسکتا ہے۔ اگر آریہ سماج کے سبھاسد انصاف اور شانتی سے کام لیں۔ کئی دلوں میں خاص خاص بخارات جمع تھے جو نکل گئے۔ اور وہ دل اب غالباً شانت ہوجاویں گے۔ مجھے پورن وشواس ہے کہ آریہ سماج روپی کشتی جو کہ اس سے بھی زبردست مخالف جھونکوں سے محفوظ ہو کر یہاں تک پہونچی ہے اُسکو خود غرض شخصی جنگ و جدل سے کُچھ بھی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

جن پرشوں کو آپ لوگ موجودہ ہل چل کا باعث سمجھتے ہیں کیا اُن کے اندر اُسی قسم کا آتما موجود نہیں ہے۔ جو آپ کے اندر کام کررہا ہے۔ اگر ہے تو یاد رکھیئے کہ جب عارضی جوش ٹھنڈا ہو جاویگا تو اُنہیں بھی اپنی موجودہ حرکتوں پر افسوس آویگا۔ اور وے خود بخود آپ سے زیادہ اس بڑھی ہوئی آگ کو فرو کرنیکی کوشش کرینگے۔ مجھے ایسے طوفان کے اندر سے گزرنا پڑا ہے کہ اس معمولی اندھیری نے میرے اندر بہت کم جوش پیدا کی تھی اور وہ بھی اب شانت ہوگئی ہے پس میں اپنے ناظرین اور نامہ نگاروں کو تسلی دیتا ہوا خاتمہ پر بھی وہی پرشن کرتا ہوں جو شروع میں کیا ہے۔

اِن سے بڑھکر لہروں نے اِس کا کیا بگاڑا تھا؟

گُروکُل سماچار

وارشکوتسب کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ برھمچاریوں کی پریکشا کا آرمبھ ہوگیا۔ مفصل حالات آیندہ پرچہ میں دیئے جاویں گے۔

گُروکُل میں ۱۴ - فروری سنہ ۱۹۰۳ء سے ۲۵ - فروری تک حسب ذیل رقوم دان میں آئیں۔

نام داتی	کس فنڈ میں	تعداد
(۱) لالہ رام پرتاپ پشاور	مستقل فنڈ	۲ روپیہ
(۲) بابو جانکی پرساد پیلی بھیت	"	۵ روپیہ
(۳) مہاتمے پنہمن لال الہ آباد		۲ روپیہ
(۴) دھرم پتنی بابو جیا سنگھ جی	مٹھائی فنڈ	۲ "
(۵) منتری آریہ سماج سانبھر	تعمیر گروکُل مندر	۱۰ "
(۶) "	اوشدھالیہ	۵ "

نام دانی	کس فنڈ میں دیا	رقم
(۷) سرینت لالہ خوشحال رام سٹیشن ماسٹر	مستقل فنڈ	۱۰ روپیہ
(۸) لالہ منوا لال پٹواری ہانسی سرینت	"	۱۴ روپیہ ۸
(۹) ٹھاکر مان سنگھ جی نر سنگھ پور	"	۲ روپیہ
(۱۰) لالہ موہن چند فیروزپور	اُتسب فنڈ	۲ روپیہ ۴
(۱۱) بابو جگناتھ جی خطہ ارتعمیر گُروکل مندر		۱۰۰ روپیہ
(۱۲) لالہ شیو رام بھوشن / جنابیور جہاں	اُتسب فنڈ	۴ روپیہ
(۱۳) لالہ شیو پرشاد لودھیانہ	"	۳ روپیہ
(۱۴) بابو کہانچند چند ذی	"	۲ "
(۱۵) لالہ گنشا رام لاکھیورہ	مٹھائی فنڈ	۱۰ "
(۱۶) گپت دان	مٹھائی فنڈ	۲ "
(۱۷) لالہ سوداگر مل بھور	مستقل فنڈ	۶ روپیہ ۳
(۱۸) لالہ منشی رام بابر کھیہ	اُتسب فنڈ	۲ "
(۱۹) لالہ گنگا سہائے بدایوں	"	۵ "
(۲۰) لالہ جوتی رام کلرک / فورٹ سنڈیمن	مستقل فنڈ	۱۰ "
(۲۱) ٹھاکر تاپت سنگھ ڈبائی	اُتسب فنڈ	۲ "
(۲۲) بیوہ رام وگوبند سنگھ مُوریہ	"	۲ "
(۲۳) لالہ نرائن داس منڈیاں	"	۲ "
(۲۴) لالہ گرودیارا منتری / آریہ سماج بنوں	واسطے گٔو کے	۱۰ روپیہ

لالہ گوردیارا نے جو ایکسو روپیہ گاؤں کے لئے بھیجا ہے۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) بابو چیتو رام صاحب ہیڈ کلرک ملیشن نمبر ۳ عسہ (۲) بابو سندر رام صاحب کلرک ملیشن نمبر ۳ عسہ (۳) چودھری رلیا رام دسوندی لال صاحب ملیشن نمبر ۳ عسہ (۴) لالہ آسانند صاحب ہیڈ ول ماسٹر عسہ (۵) لالہ جیسانند کلرک عسہ (۶) سردار لہنا سنگھ صوبیدار میجر عسہ (۷) ڈاکٹر موہنچند صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ عسہ (۸) ڈاکٹر کاشی رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ عہ (۹) بابو سنتوکھ سنگھ صاحب کلرک عسہ۔

مسٹر نہال چند اینڈ کو نے انبالہ سے عسہ

گی ادویات گُروکل کے شفاخانہ کے لئے دان دی ہیں جنکی رلیوے رسید وصول ہو گئی ہے۔

لالہ گوجبل خریدار ستیہ دھرم پرچارک نے ۶ جمع کرکے گُروکل کے داریوں کو لتب کے لئے چندہ بھیجا ہے۔

ریل کے کرایہ میں جو رعایت ملی ہے

اُس سے فایدہ اوٹھانے کے لئے ٹکٹ ۷ مارچ ۱۹۰۳ء کے بارہ بجے رات تک خرید کرلینی چاہئیں اور بلحاظ دوری ہردوار سٹیشن ماسٹر سے دریافت کرلینا چاہیے۔ کہ کس تاریخ تک وہ ٹکٹ ادھر آنیکے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔ اُس تاریخ تک پھر روانہ ہو جانا چاہیے۔ مفصل ہدایات بذریعہ اشتہارات ونیز خطوط بنام سکرٹری صاحبان آریہ سماجہائے آریہ ورت بھیجی جاچکی ہیں مجھسے جہاں تک ہوسکا ہے آپ کی آؤبھگت کے سامان مہیا کئے ہیں لیکن روپیہ اور سامان کی کمی کے باعث جو کچھ انتظام آپکے لئے ہوسکا ہے۔ امید ہے کہ آپ بھائی اُسی پر

سنتشٹ رہکر گُروکل نواسیوں کی معذوری کو معاف فرمائیں گے۔

(۲) جائے اوتارا میں ایک شامیانہ لگا رہے گا۔ اسکے نیچے ہون کنڈ ہوا کریگا۔ آریہ بھائی صبح وشام اُس ستھان پر ہون کرسکتے ہیں مجھے آشا ہے کہ میرے آریہ بھائی اپنے آچاروں کا نیک اثر مچھاریوں کی نرم طبیعتوں پر ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ ٭

ریویو

اسے پراحلم بزبان انگریزی ٹریکٹ مصنفہ لالہ دوارکا داس صاحب ایم۔ اے چیف کورٹ پلیڈر مقام انبالہ شہر۔ قیمت فیجلد ایک آنہ۔ اس ٹریکٹ میں لالہ دوارکا داس جی نے بڑی خوشی سے ہندوستان کے موجودہ ہندو نوجوانوں کی دھرم سے بے پرواہی کا فوٹو کھینچکر اُس کے لئے زیادہ تر انگریزی تعلیم کو ذمہ وار ٹھہرایا ہے۔ اور آخری رائے یہ دی ہے کہ جب تک دھارمک وشواسی ہم مذہب اُستاد مذہبی تعلیم کے لئے مقرر نہ کئے جاویں گے۔ تب تک بھارت ورش کے ہندو نوجوانوں کی حالت افسوسناک رہیگی۔

دھرم بیروں کے درشن مصنفہ مسٹر ٹی۔ سی۔ گجراتی بزبان اردو۔ قیمت فیجلد ۶/

...وت خریداری بنام ڈی۔ ستی گجراتی لوہاری
...روانہ بمقام لاہور بھیجئے۔ اِس کتاب میں مشر
...رانی نے اُن دھارمک سکھوں کے جیون چرتر
...ن کئے ہیں۔ جنہوں نے کہ محمدی تیغ کے مقابلہ
...ں لغزش نہ کھاتے ہوئے اپنے دھرم پر قائم رہنے
...لئے اپنی جانیں قربان کی تھیں۔ سکھوں کے
...دھر رائے جی سے شروع ہو کر گرو تیغ بہادر۔
...رو گووند سنگھ جی کے نابالغ لڑکے بھائی منی سنگھ
...بھائی تارو سنگھ وغیرہ بہت سے ویر پرشوں کا ذکر
...ڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ جو نوجوان سنجیدہ
مطالعہ سے گھبراتے ہیں۔ اُن کے لئے بجائے اخلاق
کو خراب کرنیوالے ناولوں کے مطالعہ کے اس قسم
کی کتابوں کا مطالعہ زیادہ تر لابھ پہونچا سکتا ہے۔

...یہ **جیون پتر** پر ریویو میں نے بہت دیر
...ے لکھا ہوا تھا۔ اور لکھنے کے لئے کاتب کے ہاتھوں
...میں بھیج دیا تھا۔ اُس کے درج اخبار ہونے میں
...دیر ہو گئی۔ لیکن اِس عرصہ میں اِس پتر کے دو
...اور نمبر میرے پاس پہونچ گئے۔ چونکہ اِن پرچوں
...کی تحریر غیر معمولی جوش سے جوشیدہ ہو کر لکھی گئی
...ہے۔ اِس لئے اب دوسرا ریویو اُس وقت کے لئے
ملتوی کرتا ہوں۔ جبکہ ویدانت بھاشیہ وغیرہ کے
مضامین کے ساتھ ساتھ ویدک دھرم کے درودیوں
کی آکشیپوں کے اُتر دینے شروع ہوں گے۔

رتن مالا

(۱) ہے بالکو! تم موت سے مت ڈرو۔ کیونکہ موت
...ن کو چھوڑ تو نہیں دیتی ہے۔ جو اس سے بچے
...رتے ہیں۔ بلکہ یہ یتن کرو۔ کہ تم جنم ہی نہ لو
کیونکہ جب تم جنم نہ لوگے۔ تو موت بھی تمکو نہیں
ستائیگی۔ یعنی موکش پد کے حاصل کرنیکی کوشش
کرو۔ تاکہ جنم اور مرن کے بندھن سے رہائی ہو۔

اور پرماتما کا ہر وقت سمرن کرتے رہو۔ تاکہ کسی
پرکار سے تمہیں بھے نہ ہو۔ ایک کوی نے ٹھیک
کہا ہے۔ ؎

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید کہ این نفس نفس واپسیں بود

(۲) ودیادان کو دان دینے والا پُرش بھی تر
جاتا ہے۔ اور ودیادان کو بھی تار دیتا ہے لیکن
مورکھ کو دان دینے والا خود بھی ڈوبتا ہے اور
اسکو بھی ساتھ ہی ڈبوتا ہے۔ اس لئے کہا ہے
کہ جس دیش میں ودیاوانوں کا آدر ہوتا ہے۔ اس
دیش میں آنند اور سُکھ پھیلتا ہے۔ اور جہاں
ودیاوانوں کی نیادری ہوتی ہے وہاں دکھ اور
کلیش ڈیرہ جماتا ہے۔ اس لئے اے گرہستی
لوگو! اتیتھی لوگ جن کے کہ آنیکی کوئی تتھی
ہی معلوم نہیں ہے۔ اور جو کہ تمہارے گرہ پر
تمہیں منوہر اُپدیش سُنانے اور آتم پرساد
دینے آتے ہیں۔ اور جیکے کہ عوض میں تمہارا
پراکرت بھوجن تُچھ ہے۔ انکا آدر ستکار کرو
تاکہ تمہیں اس پرماتما کی پراپتی ہو۔

(۳) وہ منشیہ نہیں ہیں۔ پشو ہیں۔ بلکہ پشوؤں
سے بھی بدتر ہیں۔ جو کہ دکھ کو سُکھ مان
لیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک منشیہ جانتا ہے کہ داد
کے کھجلانے سے زخم زیادہ بھر جاویگا۔ مگر وہ
اس چند لمحہ آرام کو محسوس کرتا ہوا دیدہ دانستہ
اُس کے نتیجہ سے واقف ہوتا ہوا اسے کھجلاتے
جاتا ہے۔ یوگی بھرتری نے کیا ہی اچھا
کہا ہے۔ کہ کیڑے اور پتنگے نہ جان کر کہ ہم
چراغ پر گر کر بھسم ہو جاویں گے۔ گرتے ہیں
اور بھسم ہو جاتے ہیں مچھلی جان کر کہ میں
کانٹے میں لگی ہوئی آٹے کی گولی کو کھاؤنگی
تو مر جاؤنگی۔ کھا لیتی ہے اور مر جاتی ہے
مگر منشیہ جن کا ایسا نام بُدھی ہونے سے ہے
جان بوجھ کر پاپ ساگر میں گرتے ہیں۔ اور دکھ
اُٹھاتے ہیں۔ ہائے لو تو پشوؤں سے بھی بدتر ہیں

(۴) مبارک ہیں وے پُتر! جو کہ سرون کی طرح
ماتا پتا کی سیوا دل و جان سے کرتے ہیں۔ اور اُنکی
سیوا میں پرانوں تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے
اور دھکا ہے اُن پُتروں پر۔ جو کہ اُن کے احسان
کو بھولکر انکی کچھ بھی قدر نہیں کرتے۔ کسی کوی
نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ ؎

زنان باردار اے مرد ہشیار
اگر وقت ولادت مار زایند
ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند
کہ فرزندان ناہموار زایند

(۵) ست کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ مضبوط
ہے۔ لوہے کی تلوار کو زنگ کھا جاتا ہے مگر ست
کی تلوار اِس نقص سے مبرا ہے۔ اسی واسطے
ست وادی لوگ دشٹ لوگوں سے کبھی نہیں ڈرتے
ہیں۔ سچ کہا ہے ؎

بُزدل کبھی ڈٹتے ہیں دلیروں کے سامنے
چلتی نہیں شغال کی شیروں کے سامنے

اس لئے واجب ہے ہم پر کہ ہم ست وادی پُرشوں کی
مدد کریں اور تقلید کریں۔ اور پاپی پُرشوں کو مدد
دیکر پاپی نہ بنیں۔ کیونکہ کہا ہے ؎

سعدیا راست رواں گوئے سعادت بردند
راستی کُن کہ بمنزل نرسد کج رفتار

(۶) ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ جس انسان کا من
قابو میں ہے۔ اُسے ہسپتالوں میں اور حکیموں کے
پاس جانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ اور بتلاتا
ہے کہ برہمچریہ کے ٹوٹنے سے ہی تمام پرکار کے
روگ انسان کو چمٹتے ہیں اور برہمچریہ کا ٹوٹنا
آٹھ طرح سے لکھا ہے۔ (۱) عورتوں کے خیال
کرنے سے (۲) عورتوں کی باتیں کرنے سے (۳)
عورتوں کے ساتھ کھیلنے سے (۴) عورتوں کو بری
نگاہ سے دیکھنے سے (۵) عورتوں کے ساتھ
خلوت میں باتیں کرنے سے (۶) دل میں مجامعت کا

خیال کرنے سے (۷) اسی خیال کو پورا کرنیکی نیت سے (۸) مجامعت کرنے سے۔ (۹) انسان جس قدر خواہشوں کا غلام ہوتا جاتا ہے۔ اسیقدر ہی دکھہ بھی اس کے لئے بڑھتا جاتا ہے۔ جو بگھی کی سواری روز کرتے ہیں۔ ان سے ایک دن کے لئے پیدل چلنا محال ہو جاتا ہے۔ جو بابا کرسی اکڑ کرنے میں رات دن لگے رہتے ہیں۔ انہیں ہی امرتو کے سے چھوڑتے ہوئے اتینت دکھہ ہوتا ہے۔ اس لئے اے انسان خواہشوں کا غلام نہ بنتا جا۔ اور نانک کی نصیحت پر عمل کر کہ ؎

اے ہمہ ہیچ است وہمہ کار دنیا ہیچ
سے ہیچ براسے ہیچ دیہیچ ہیچ

بھرت پور آریہ سماج

کا

تیسرا سالانہ جلسہ

شہر بھرتپور میں جو کہ راجپوتانہ اور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے درمیان واقعہ ہے اور جو تواریخی طور پر قابل یادگار ہے۔ پرماتما کی کرپا سے یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو آریہ سماج قائم ہوا اور اس کے دو سالانہ جلسے معمولی طور پر کیئے گئے۔ کیونکہ سماج نے شروع ہی سال میں کل دیگر کارروائیوں کو بند کر کے سماج مندر تعمیر کرانا شروع کرا دیا تھا۔ اب چونکہ مندر کا بہت کچھ حصہ تعمیر ہو کر اس قابل ہو گیا ہے کہ باہر سے تشریف لانیوالے آریہ بھائی اس میں باسائیش قیام کر سکیں۔ اس لئے یہ تیسرا سالانہ جلسہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۳ء کو باقاعدہ ہونا قرار پایا ہے۔ لہذا جملہ سوامی۔ اپدیشک آریہ بھائی۔ سہایک اور دیگر اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ اسموقعہ پر قدم رنجہ فرماکر جلسہ کو رونق بخشیں۔ اور تاریخ تشریف آوری سے پیشتر اطلاع دیں۔ تاکہ ریلوے اسٹیشن پر سواری وغیرہ کا انتظام کر دیا جاوے۔

نگر کیرتن ۱۰۔ اپریل کو ہوگا۔

نوٹ ۔ یہ مقام باندی کوئی اور آگرہ کے درمیان راجپوتانہ مالوہ ریلوے پر واقعہ ہے اور ریاست بھرتپور کا صدر مقام ہے۔

آپکا درشن ابھلاشی
ھیرالال منتری آریہ سماج بھرتپور

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء
آریہ سماج نوشہرہ چھاؤں ۲۸۔ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء
آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ " "
آریہ سماج سیالکوٹ " " "
آریہ سماج جاپور " " "
آریہ سماج نوشہرہ صدر ضلع پشاور " " "
آریہ سماج بہرائچ ملک اودھ ۲۶۔ ۲۷ مارچ "
آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور ۶۔ ۷۔ ۸ اپریل "
آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ ۷۔ ۸۔ ۹ اپریل "
آریہ سماج فتحپور ضلع کرنال ۲۔ ۳۔ ۴۔ اپریل "
آریہ سماج شرقپور ۱۲۔ ۱۳۔ اپریل "
آریہ سماج رام نگر ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اپریل "
آریہ سماج ڈبائی بلندشہر ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ مئی "

بدہوا کیلئے بر کی ضرورت

میرے ایک دوست کے یہاں ایک لڑکی بعمر ۱۷ سال بدہوا ہے۔ وہ اس کا پنربواہ کیا چاہتے ہیں وہ اگروال دساہیں اور گرگ گوت ہے۔ لڑکی دیوناگری اور اردو پڑھی ہوئی ہے۔ بر کی عمر ۲۵۔ ۳۰ کے درمیان ہونی چاہئے۔ اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور گذارہ معاش کافی رکھتا ہو۔ خواہ اگروال وساہو یا بیسا۔ اس کے متعلق درخواست میرے پاس آنی چاہئے۔

ڈاکٹر پنڈت رام ناتھ منیجر اور مالک پنجاب میڈیکل ہال جالندھر شہر۔

ضرورت

ایک کنیا براہمن ورن رئیس معزز شریف خاندان کی سوشیل و روپ وتی عمر پندرہ ۱۵ سال دیاکرن میں اشٹادھیائی کی دوسری ورتی اور آیوروید پڑھتی ہے خواندگی اور وداہ کا صرف ایک سال باقی ہے اسکے لئے ایک ایسے ور کی تلاش ہے جو سنسکرت وودوان خوبصورت اور تندرست ویدک سدہانت کا جاننے والا ہو یا انگریزی میں کم سے کم بی اے پاس ہو ذریعہ معاش پچاس روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو عمر بیس ورش کے قریب ہو۔ یا قدرے کم وبیش ہو۔ ورن کرم سے مانا جاویگا نہ کہ جنم سے۔ اور کنیا کی یوگیتا کے تھا منظور ہونے پر وواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ جو صاحب درخواست کریں وہ مفصل تحریر فرما کر بنام منتری آریہ سماج سیوہارہ ضلع بجنور کے روانہ فرمادیں۔

المشتہر
منتری آریہ سماج سیوہارہ ضلع بجنور

ضرورت

ایک بال بدہوا کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ بر کی عمر ۲۴ یا ۲۵ سال ہو۔ درشٹ آریہ ہو۔ سرین کھتری ہو۔ سوائے لکھنؤ اور بھلہ کے ہو۔ کم از کم فی ۵۰ روپیہ ماہواری آمدنی رکھتا ہو کنیا کی آیو ۱۵ سال۔ گورمکھی اور بھاشا پڑھی ہوئی ہے اسکے سمبندھی جملہ خط وکتابت لالہ ہرنامداس بھنڈاری عرائض نویس امرتسر کے پتہ پر ہو۔

(۲) ایک برہمن کنیا بال بدہوا جسکی عمر اب ۱۱ سال ہے بر کی ضرورت ہے۔ جو برہمن اور درشٹ آریہ ہو عمر ۲۰ یا ۲۲ سال ہو۔ خط وکتابت پتہ بالا پر ہو۔

...راسلات

...یٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے!

...ہوالی داس ممبر انارکلی سماج۔ انا ہنہ الیہ ونگی

...ں میں یہ سلسلہ مضمون ایک عام ریمارک تھا۔

...ہیں سے کسی ایک حالت آریہ اور انار یہ ماز نہ

...سب پر ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ

...ہے اس سے یتیم خانوں کے منیجر صاحبان بخوبی

...واقف ہیں۔ جب جب آنکی طرف سے اصلیت دریافت

...خواہش ہوئی ہے۔ میں نے انہیں مدد دی ہے۔ ایڈیٹر

...ل سکول کے ایک ٹیچر آجکل کے استادوں

...اخلاقی کا فوٹو کھینچکر انکے اپنی عادات کو بدلنے کے

...دلیل کرتے ہیں۔ میری رائے میں اخباری تحریروں

...استادوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج

...پدیشکوں اور ادھیکاریوں کا فرض ہے کہ جگہ جگہ

...والوں کے استادوں کی طبیعتوں پر ویدک

...دھرم کا اثر ڈالنے کی کوشش کریں تاکہ دھرم سے

...محبت ہو کر وہ خود بخود اپنی نفرت انگیز عادتوں

...چھوڑ دیں۔ — ایڈیٹر

...لم گوکل چند جی (کاشی) آپکے مضامین سخت ذاتی

...وں سے بھری تھے انکو انہیں اس اخبار میں دیکھ

...کر دیا گیا ہے صرف دو مضامین باقی ہیں جو آئندہ

...مندرج کئے جاویں گے۔ — ایڈیٹر

میری رائے یہ ہے

...بر آجکل آریہ احاطے کے اندر تحریر کا کام زیادہ

...زبان اردو اور کچھ انگریزی زبان اور آریہ بھاشا

...میں ہو رہا ہے قبل الذکر اردو میں اس لئے کہ

انگریزی اُردو والوں تک اُنکی اصطلاحات میں آریہ دھرم
کا پیغام دیا جاوے۔ اور میرے خیال میں تحریر کے کام
کا جہاں تک آریہ بھاشا سے تعلق ہے (ایسی اوستھا
میں جبکہ آریہ دھرم بچپن کی حالت میں ہے) مفید ہے
مگر موخر الذکر میں اس عرض سے کام نہیں کیا جاتا
وہاں پر زیادہ تر آریہ بھاشا کا پرچار مقصود ہے
میں آریہ بھاشا کا دشمن نہیں ہوں اور میں نہیں
چاہتا کہ اسمیں کام کرنا بند کیا جائے۔ سوال یہ ہے
کہ ایسے دیش میں جہاں کہ لوگوں کی عام فہم زبان
پنجابی ہے اور جسمیں سکھ وغیرہ مذاہب کے لوگ اسمیں
کامیابی سے کام کر رہے ہیں ہمکو بھی اسی زبان میں
کام کرنے کی ضرورت ہے؟ جبکہ آریہ جیون یا پنچال
پنڈتنہ وغیرہ استریوں یا گاؤں کے لوگوں کے ہاتھ
میں دیجاتی ہیں تو وہ بغیر مترجم کے مصنف کے
منشا کو نہیں سمجھ سکتے۔ مجھے اسبات کی ضرورت
نہیں ہے کہ یہ بتلاؤں کہ اس گروہ کے نہ سمجھنے
سے یا ان تک اُنکی اپنی اصطلاحات میں کام
نہ کرنے سے آریہ سدھانتوں کے پرچار میں کہاں
تک بادھا پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے
جو کہ سب کو عیاں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ
آپکے معزز ناظرین اور آریہ سماج کے بدبر اس بات
پر غور کریں کہ کیا گورمکھی کو جو آریہ بھاشا کو لگا کر
نبی اور اسکی جگہ مطبوط جڑیں پکڑ رہی ہے۔ اور
اسوجہ سے آریہ بھاشا کی ترقی میں سخت رکاوٹ
ہو رہی ہے (کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بغیر گرمکھی کے انکے
ذریعہ علم کی خبریں مل رہی ہیں) شکست دینے کیلئے
کوئی طریقہ ہے؟ اسپر بخوبی وچار کرنے کے بعد میں
اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اخبارات وغیرہ کی زبان
پنجابی ہی ہو مگر حروف کی شکل سنسکرت کی ہی ہو
اور اس قسم کی اخباروں وغیرہ کے نکلنے کی پنجاب
میں اشد ضرورت ہے۔ اگر موجودہ حالات کے
اندر فنڈز رکاوٹ ڈالتے ہوں تو آریہ بھاشا
کی جو اخبارات اسوقت ہیں اُنہی کو اسطرح پر

سر چلایا جاوے کہ نوبت ہوگا جو شخص آریہ
بھاشا میں ہی آریہ سدھانتوں کا مطالعہ کرنا چاہیں
وہ ممالک مغربی شمالی سے جہاں کہ آریہ بھاشا ہی
دیش بھاشا ہے اخبارات وغیرہ منگوا کر اپنے دلکا
شوق پورا کر سکتے ہیں۔ مگر ان چند آدمیوں کی خاطر
ہوتی ہیں وقف کر دینا درست نہیں معلوم ہوتا۔
پنجابی میں کام کرنیکا خیال قدیم سے ہی پرانے
لیڈر ہندو قوم کے دماغ میں جگہ پکڑ چکا ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ سکھوں نے گورمکھی کو رواج دیکر اسکا عملی
ثبوت دیدیا ہے۔ بے شک انہوں نے حروف کی شکل
جدا مقرر کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ پولیٹیکل
(ملکی) خیال سے ہندو قوم کی تقویت کو اس سے
نقصان پہنچا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو ایک
طرح سے برہمن آزم سے بالکل جدا کر دیا ہے اگر کوئی
کسر باقی ہے تو وہ عنقریب پوری ہو جاویگی۔
بشرطیکہ انمیں کام کرنے والے آدمی موجود
ہوں۔ مگر اس نقص کو نظر انداز کر کے اسبات
میں کلام نہیں ہے کہ ان کا پنجابی میں کام کرنے
کا ڈھنگ قابل تقلید ہے۔
گاؤں کے لوگ اور عورتیں جسقدر پنجابی میں دلچسپی لیتی
ہیں آجکل دوسری زبان میں نہیں لے سکتیں
کیونکہ اُنکی زبان حقیقت میں سوائے ٹھیٹھ
پنجابی کے اور کوئی نہیں ہے اسلئے خیال واثق
ہے کہ جب ان کو آریہ سماج کی شکھشا دیکر تعلیم
کا گیان ہو جائیگا آریہ سماج کی ایسی ترقی ہوگی
کہ لوگ حیران ہونگے لیکن ان کے اندر کام کرنیکا
ایک عمدہ تر ذریعہ پنجابی زبان کو رواج دینا ہی ہے
امید ہے کہ آپکے ناظرین اس پر ضرور غور کریں گے
(نوٹ نمبر ا) اس خیال کے ساتھ میرا بھی اتفاق
ہے پنجاب کے لئے کوئی نہ کوئی اخبار ہونا چاہئے جسکی
زبان پنجابی ہو اور اکشر دیو ناگری کے ہوں اور
اسی طریقہ پر ٹریکٹ بھی نکلیں۔ — ایڈیٹر
(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ ویدوں کے دو حصے

جنکا بھاشیہ ہو چکا ہے انکو پنجابی اور اردو زبان میں
الٹ کرکے چھپوایا جاوے۔ صرف سلسلہ وار ترجمہ ہی
درج ہو۔ جسطرح کہ بابو نہال سنگھ جی نے وید بھاشیہ ہو
کا ترجمہ کیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو لوگوں کو ویدوں کے
مطالعہ کا اچھی طرح سے موقعہ مل سکتا ہے۔ کیونکہ موجود
ضرورت یہی نہ صرف ویدوں کے مہنگا ہونے کا سوال
ہے۔ بلکہ یہہ بھی کہ لوگ اس بھاشا کو سمجھہ نہیں
سکتے اسبارہ میں عیسائیوں کی کارروائی قابل
تقلید ہے دیکھیئے ان لوگوں نے کس طرح ہر زبان
میں انجیل کا ترجمہ کر دیا۔ تاکہ ہر ایک آدمی بغیر
مترجم کے اسکا مطالعہ کر سکے۔ مگر شوک ہے کہ
آریہ لوگوں نے جو کہ اپنے دہرم کو روئے زمین پر پھیلانا
چاہتے ہیں اس قسم کا کوئی پربندھ نہیں کیا۔ سرمایہ کا سوال
بے شک بجا ہے لیکن اگر پرتی ندہی سبھا یا آریہ کمپنی ہی
اس کام کو اپنے ہاتھہ میں لے لیوے یا پر اوپکارنی سبھا
براہ راست کام کرے تو مالی لحاظ سے بھی فائدہ ہوگا
اور آریہ دہرم کی اشاعت بھی ہوگی کیا یہہ افسوس کا
مقام نہیں ہے کہ وہ کتاب جس پر سماج کا انحصار ہے کسی
آریہ کے پاس نہ ہو۔ اور قران جسکی تعلیم پر کہ وہ فتح
حاصل کرنا چاہتے ہیں کوئی گھر نہ ہو جسمیں نہ پایا جائے
مرد و عورت اسکے مطالعہ میں مشغول ہیں اسلام کی
اگر ترقی نہ ہو اور کیا ؟ کیا ہم لوگ اس اندرونی صورت
ترقی میں انکا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اسلیئے پرارتھنا ہے
کہ میرے لائق بھائی اسبات پر وچار یں کہ کیا کوئی سبیل
اسکو عمل میں لانیکے لیئے ہو سکتی ہے اور کب وہ میری
وچار میں شامل ہو سکتے ہیں۔ گوبند رام ڈنکوی آریہ

(نوٹ نمبر ۲) باقی مضمون کے ساتھہ میرا اتفاق ہے
لیکن اردو وغیرہ میں محض لفظی ترجمہ دینے کے برخلاف
ہوں جب سنسکرت نما میں بغیر بھاشیہ کے وید سمجھہ میں
نہیں آتا تو دیگر معمولی زبانوں میں خالی ترجمہ سے
کیسے کام چل سکتا ہے قران اور انجیل جیسے کہانیوں کی
کتابیں ہیں جنکے سمجھہ لینے کا کام خالی ترجمہ سے نکل سکتا ہے

ایڈیٹر

ستیہ دھرم پرچارک کا پریوار

گروکل کا جلسہ جو تھوڑے زمانہ میں یادگار کا ایک نمونہ ہوگا
اپنے درشکوں کو بہت سی نئی باتیں دکھا دیگا ایسے سوا دوسری
منجملہ بہت سی خواہشوں کے میری یہہ بھی آرزو ہے کہ پرچارک
کے سب گراہک گن جہانتک ممکن ہو اوش پدھاریں اور
ایک جگہہ اپنے پریوار رکھیا سہت بیٹھکر یہہ پنی پورو رک
یا ابھلاپ سے لابھہ حاصل کریں۔
پہلا فائدہ جو اس میل ملاپ سے ہوگا یہہ ہے کہ پرچارک
کے پریوار کے سبھاسدگنوں میں جو اس پتر دوارا رشتہ جوڑا
ہوا ہے وہ مضبوط ہوگا اور ایک دوسرے کے خیالات
معلوم ہونے سے نہ جانے کتنے لابھہ ہونگے۔
دوسرا لابھہ پرچارک کی ترقی کی بابت (جو اکثر پرچارک
میں بھی شایع ہو چکے ہیں) مفید صلاحیں۔
تیسرا فائدہ۔ پرچارک کا داجبی آسانی سے اسے ملجاویگا
چوتھا فائدہ سب پریوار ملکر اپنے پتر کا گرہ۔ سامان وغیرہ
بھی دیکھہ سکیں گے۔
پانچواں فائدہ۔ شریمان مہاتما منشی رام جی پر جو آجکل بحث
بات کیئے جا رہے ہیں انکی بابت خاص معلومات حاصل کرنا۔
چھٹا فائدہ آریہ سماج کے متعلق خاص خاص معاملوں پر
وچار آسانی سے ہو سکیگا جو تحریر سے برسوں میں پورا ہونا
ممکن نہیں ہے۔ اس پر نتیجہ نکلا کہ میں پرچارک کے پریمی جن
سب ہی شریک ہونگے خواہ وے کن ہی مجبوریوں سے انکے گراہک
ہوں ملنے وغیرہ کا انتظام جلسے پر کیا جاویگا۔ کیوں مہاشے
گن سب دہرم پرچارک کے پریوار کے بچوں کا آپس میں ملنا
کچھہ الوچت تحریک ہے

آپ لوگوں کا درشن ابھلاشی
کھان چند
گراہک ستیہ دہرم پرچارک ہریدوار ضلع دوسی

ستیہ دہرم پرچارک کے نامہ نگاروں کی سیوا میں نویدن

پراچین لیکھوں کے سننے اور پڑھنے سے دیکھا جاتا ہے
کہ جس رشی نے اپنے گورومت کو پرچار کیا ہے وہ گورو
کی دلیلوں سے بڑھکر لیلیں اس مت کے پرتی پادن کرنے
میں اپدیش کرتا رہا ہے۔ مگر افسوس آریہ سماج میں ہر
جیسے ایسے مورکھوں کی گنتی کی بھرتی ہوئی
ہے کہ مضمون لکھنے کے تو بہت شوقین ہیں مگر ہم کو
ودیا کا لیش مانر نہیں ایک ایک شبد میں تحریر کے
وقت دوش نظر پڑتے ہیں اصل میں جب تک ہم لوگ
شاستروں کا ادلوکن نہ کریں۔ تب تک ادہر ادہر
کی سنی سنائی باتوں سے کبھی ودیا قابل ہو سکتی ہے
ہم لوگ دلیل بازی کے تو بہت شوقین ہیں مگر اگر
دلیل کے ارتھ پوچھیں تو بیان کرنے میں شنونیہ
ہیں۔ بھلا جب تک نیائے شاستر کے ہیتو ابھاسوں
ارتھات دوشوں کو نہ سمجھا جاوے۔ تب تک کسطرح
ودیا آ سکے۔ ایسے کرنے سے بجائے آریہ سماج کی
ترقی ہونے کے بہت لوگ ہمارے اخباروں کو
دیکھہ کر گالیاں نکالتے ہیں۔ چنانچہ چند ماہ سے
دس دس دفعہ ستیہ دہرم پرچارک مقدس اخبار کو
دیکھتا ہوں اور ہر ایک مضمون میں دو چار بیلایا ہوا
من مانے شبد درج کرکے ان کے ارتھوں سے نتیجہ
نکالا جاتا ہے۔ یدی نتیجہ تو ٹھیک ہوتا ہے۔ مگر
سادھن ہیتو اودھارن مطلق موزون نہیں ہوتے
خلیفہ تنگ آکر گذارش کرتا ہوں کہ براہ مہربانی اگر
کرپا درشٹی سے مضمونوں کے تحریر کرنے میں زیادہ
محنت اور جانفشانی خرچ کیا کریں۔ ورنہ اسکا
نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس آریہ دہرم میں آئیندہ اولاد کو
زیادہ زور لگانا پڑیگا۔ اور شاید وہ اپنی نقصوں
کے رفع کرنے میں ہی اپنا وقت ضایع کرکے چلدیں

کہ افسوس ملتے ہی اپنی جانوں کو تیاگ دیں امید کہ اس نویدن پر زیادہ روشنی ڈیکر آریہ ہتیشی کرتارتھ کریں گے۔ اگرچہ مجھکو یقین تو ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت سے سجن پرش ناخوش ہوں گے۔ ضروری جانکر ہی یہ نویدن کیا گیا ہے معاف فرماویں۔ آریہ سماج کا اس دن بیڑا پار ہوگا۔ جب مہان شاستر جو دھرم ہی کو بتلاتا ہے اُسکا پرچار ہوگا۔

ایک موکھہ ودیارتھی

ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک کی سیوا میں نویدن

آپنے میرے مضمون مندرجہ اخبار ۲۵-ماگھ حال کے نیچے ریمارک دیا ہے کہ میری تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند جی کا کوئی صاف پرمان میرے پاس موجود نہیں ہے وغیرہ وغیرہ جس کے جواب میں کیفیت دیتا ہوں کہ مضمون نمبر ۲ چار پانچ ورق پر شبد پرمان اور سوامی دیانند جی کے حوالجات آپکی سیوا میں ارسال کرچکا ہوں کرپا کرکے اُن کا کھنڈن فرماویں مجھکو یقین پڑتا ہے کہ سنکشیپ سے اپنی وجوہات کو بخوبی نویدن کرچکا ہوں۔ چونکہ سب سے اول آپنے ریمارک دیا ہے پس کرپا کرکے آپ انوگرہ کرکے میرے ساتھ وچار شروع فرماویں میرے خیال میں اگر آریہ سماج چھ شاستر دیکھ لیگا تو میری تحریر فضول نہیں ہوگی۔ ممکن ہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں مگر جب آپکا فرض آریہ سماج کا اُپدیش کرنا ہے۔ تب میں ابھی تک آپکے اُپدیش سے محروم ہوں۔ مجھکو ضرور کرتارتھ فرماویں۔ میرے مغز میں آج کل یہ سمایا ہوا ہے کہ آریہ سماج میں مختلف رایوں کا ہونا صرف

مہان شاستر کی ناواقفی کا کارن ہے۔ آپکی کرپا سے مجھکو یتھارتھ معلوم ہو جاویں گے اور میں بعدہ شوق سے اپنی غلطیوں کا اقبال کرلونگا ہرگز ہٹ نہیں کرونگا کرپا کرکے اس سے بھی مطلع فرماویں کہ جو شخص وید منتروں کو بلا سور اور جانے انکے اُچارن کرتا ہے جو ورنہ شرتہ سوتی واچن ہری کرتا ہے۔ اس کا یہ کام پاپ جنک ہے یا نہیں اور سوامی جی صفحہ ۳۱۳ وید بھاشیہ بھومکا میں پاپ جنک فرماتے ہیں یا نہیں۔ دوسرا جب یہ حال ہے جو اُپدیشک مہاتما ان لفظوں کا خیال نہیں کرتے۔ وہ پاپی ہیں یا نہیں۔ جب آپ اسکی بابت اُپدیش فرماویں گے۔ اگر میرے انکول آپکا جواب ہوا تب میں ثابت کرنیکی کوشش کرونگا مجھکو غلطی کرنے کا اس حال میں گمان ہوتا جب میں پراچین رشیوں کے شبدوں کا ارتھ سوامی جی کے کتھن سے بروده پاتا۔ میں اس جگہ یہ بھی نویدن آپکی ہدایت سے پہلے عرض کر دیتا ہوں کہ یاگیہ ولکیہ شکشا بھی ثابت کرنیکی کوشش کرونگا۔ جب تک حسب ہدایت آسن لگا کر اور منہ کھول اور بند کرکے مقررہ ستھانوں سے اکشر نہ اوچارن کیا جاوے تب تک حسب ہدایت منتر نہیں اوچارن ہوسکتا پس جو کام فضول ہوتا ہے وہ پاپ جنک ہوتا ہے آپکے جواب پر مہان شاستر وغیرہ کے سوتر معہ ارتھ ارسال کرونگا جسطرح سے اُن ادھیتوں کو آپ نشٹ فرماوینگے اُسپر وچار کرونگا۔ مجھکو آتا ہے جسطرح سے اب آپنے نگیہ اودیوں میں بہت تحریر فرمایا ہے۔ اسیطرح سے آپ میری رائے کو بروده نہیں پاوینگے۔ کرپا کرکے لالہ ٹھاکر داس عرضی نویس کے لیکھہ کا بھی جو اس اخبار سے پہلی اخبار میں شایع ہوچکا ہے اُس کا ہی جواب دیدیں میں اپنی بدھی الوسار اپنا بیان بھیجچکا ہوں اسکی تردید یا تائید فرماویں کیونکہ آپ کے ریمارک سے صاف واضح نہیں ہوتا کہ کونسا حصہ انکول ہے اور کونسا پرتیکول ہے۔ اگر آپ آئندہ میرے لیکھوں میں جہاں جہاں پرتیکول ہوا کرے اُس کے اوپر ایک لکیر کھینچ دیا کریں۔ تو میرے پر بڑا اُپکار ہوگا۔ اتی

آپ کا ایک موکھہ ودیارتھی
گوکل چند منشی

اری پاپی من تو کدھر گیا ہے نقارخانہ میں کوئی کی آوازکو کوئی نہیں سنیگا

ستیہ دھرم پرچارک میں لالہ ٹھاکر داس جی کا لیکھہ دیکھکر حیران ہو رہا ہوں کہ آج کل آریہ سماج میں کیا ہو رہا ہے۔ لالہ ٹھاکر داس جی کرپا کرکے ایسے خیالات کو ترک کردیں منتر دھارکھہ کر ویدوں کے پڑھنے کا یتن کریں۔ اپنشد رشی خانہ میں شاستروں کا کھنڈن یا منجل کا کھنڈن موجود ہے میں ابھیمان سے کہتا ہوں تمہارے لیکھہ کا جواب نہیں دیسکیگا اگر آپکو اپنا من شانت کرنا منظور ہے تو مفصلہ ذیل شبدوں کے لکشنوں کو سیکھنے میں یتن کریں وھرم[1]۔ یگ[2]۔ سورگ[3]۔ بھاؤنا[4]۔ شبدی بھاؤنا[5]۔ ارتھی بھاؤنا[6]۔ لنگ[7]۔ سادھیہ[8]۔ سادھن[9]۔ اتی کرتبتا[10]۔ ودھی[11]۔ اپوا شبیہ[12]۔ بدھی[13]۔ نام دھیہ[14]۔ نشیدھ[15]۔ ارتھواد[16]۔ منتر[17]۔ بدھی چار پرکار کی[18] اتپتی بدھی[19]۔ منیوگ بدھی[20]۔ ادھیکار بدھی[21]۔ پریوگ بدھی[22]۔ شرتی[23]۔ لنگ[24]۔ واکیہ[25]۔ پرکرن[26]۔ استھان[27]۔ سماکھیا[28] وغیرہ وغیرہ۔

بھرا جی سچ تو یہ ہے میرا مضمون بھیجتے بھیجتے اور رجسٹریاں کرواتے کرواتے دیوالہ نکل گیا ہے۔ مگر ابھی تک کسی آریہ مہاتما نے اسقدر دیا نہیں کی کہ سب کام کو ایک طرف رکھہ کر ایک اخبار میں میرے کل مضمون نکال دئے جاویں تاکہ نیہ دشٹی پر وچار کروں مجھکو انعام یہ نصیب ہوا ہے کہ ادھیکار بدھی کے ارتھ بگوننہ سمجھکر ایڈیٹر صاحب نے ریمارک دیا ہے۔ حالانکہ میں لوگ شاستر اور برہمن گرنتھوں سے ثابت کرنیکو

تیار ہوں کہ یوگیوں اور رشیوں کو جنکو کرم کے
پھل کی باسنا نہیں ہوتی اُن کو سب کے سامنے
وید کا اوچارن کرنے کا ادہکار ہوا کرتا ہے
اور ہون وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں ہوا کرتی
جبکو شاید سوامی جی نہیں کرتے ہونگے بالفرض
آپ کے لیکھ کا جواب اگر دے بہی دیا تو خاطر
جمع فرمادیں میں اُن سے ویدانگ پرکاش سوامی
جی کرت کو ہاتھ میں لیکر سوروں پر ہاتھ
ہلانے کی بابت دریافت کرونگا۔ کہ کبھی ایک
انگلی کہوتے ہو کبھی ہاتھ اوپر لیجاتے ہیں
کبھی نیچے لیجاتے ہو۔ اسکا کیا کارن ہے۔
بھراتا جی ہیں آریہ دہرم کو نہیں تیاگنا۔
یہاں تک حوصلہ ہے ابہی میں ستیارتھ پرکاش
سندھیا اور سنسکار بدھی اور وید بھاشیہ ہونیکا
ہیں جو ہر ایک ایڈیشن میں تبدیلیاں سوامی
جی کے موکش ہونے کے بعد کی گئی ہیں انکی
بابت تحقیقات کرونگا ابہی گھبراویں مت میرے دل
میں اب قیاس گزرتا ہے کہ آریہ ساماجک پرشوں
نے وید کو سورت چڑہنے منڈی کا ناچ جانکر ترک
کردیا ہے اور اُسکی جگہہ انگریزی کالج ودہوا
رواہ کمیٹی شردہانند کمیٹی ڈبیٹنگ کلب سائنس [illegible]
کو بھرتی کرنا۔ یتیم خانہ بنانا کتاب فروشی کرنا کانگریس
میں مدد دینا۔ کنیا مہاسبھا کہولنا سالانہ جلسوں پر لوگوں
کا خون لیکر جہاڑے کے اُپدیشکوں کو دینا جو صرف
کہ خوراک روٹی یا تحفہ جہاں سے ملا اُدہر سے اور دیا
باقی روپیہ استریوں اور بال بچوں کے زیوروں
میں خرچ کردیا۔ اس طرح سو یا ڈیڑھ روپیہ کے تک
بیگن کھانا ایک پیشہ مقرر کرلیا ہے۔
بھراتا جی شکر ہے گورو کُل اب کھلگیا ہے مگر تمہیں
بھی مجھے یقین پڑتا ہے اب تک کوئی وید کی سور
سکھلانے والا اور اتھروید گاین سکھلانیوالا نہیں رکھا
گیا ہوگا۔ افسوس اس سبب سے ہے کہ جس وقت کا گایتری
اور سور کا اوچارن کرنا بالک پن میں آسکتا ہے دلیا
جوانی میں نہیں آسکتا۔

بھراتا جی میرا کام تو ادہورا رہگیا۔ مہرشی کا
پریم کام کرنے نہیں دیتا مگر خاطر جمع رکھو اگر
کنبھ کے میلہ تک۔ جو ہردوار میں جلد ہونیوالا ہے
خاطر خواہ آریہ سماج نے پلٹا نہ کھایا تو میں ہی
اگر ایشور نے مدد کی ہاتھ میں کرتالیں لیکر ناچ
ناچونگا اور ان مفت خوروں کو بابا جی کے
نام سے نامزد کرکے دربدر گیت گاؤنگا پڑیو یو
ظلم کرو جتنا دل چاہے یا آریہ سماج لونین کو تیاگ
دونگا۔ بھراتا جی انت میں نویدن ہے اگر کچھ وید کی
محبت ہے تو اپنے دو دشمنوں کو اُٹھا دو تاکہ کام کرنا شروع
کردیں۔ کام بہت ہے میرے اکیلے سے پورا نہ ہوگا۔

اوم شم

ایک مورکھ ودیارتھی

(نوٹ) الفاظ گو سخت ہیں تاہم آریہ سماج
کے کمال ہِت سے لکھے گئے ہیں اسلئے
درج کئے گئے۔ ایڈیٹر

विज्ञापन

नाम पुस्तक	मूल्य	नाम पुस्तक	मूल्य
ऋग्वेदादिभाष्यभूमिका	१)	अष्टाध्यायी मूल	≡)॥
वर्णोच्चारणशिक्षा	)॥	संस्कृतवाक्यप्रबोध	≡)
सन्धिविषय	।=)	व्यवहारभानु	≡)
नामिक	।)	हवनमन्त्र	)।
कारकीय	≡)	शास्त्रार्थ मेलाचांदापुर (उर्दू)	=)
सामासिक	।)	शास्त्रार्थ काशी	)॥
स्त्रैणताद्धित	।≡)	वेदान्तिध्वान्तनिवारण (नागरी)	)॥।
अव्ययार्थ	=)॥	आर्याभिविनय	≡)
सौवर	=)॥	भ्रान्तिनिवारण	=)
आख्यातिक	१।)	सत्यार्थप्रकाश सादा कागज़ (नागरी)	१॥)
पारिभाषिक	≡)		
धातुपाठ	।)	सत्यार्थप्रकाश उर्दू	२)
गणपाठ	≡)	पंचमहायज्ञविधि	=)॥
निघण्टु	=)	आर्योद्देश्यरत्नमाला	)।
निरुक्त	॥)	चारों वेदों की अनुक्रमणिका	१॥)
चारों वेद मूल सादा कागज़	५)	हवनमंत्रः	)।
संस्कारविधि	॥)	स्वीकारपत्र	)।

डाक महसूल सब का इन से अलग है। आर्य महाशय अवश्य ध्यान दें।

विज्ञापनदाता
बस्तीराम उपप्रबन्धकर्ता सद्धर्म
प्रचारक यन्त्रालय हरिद्वार

आर्यसमाज के नियमोपनियम)।

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فیجلد ۸ر آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فیجلد ۱۲ر آنے

محصولڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی بھیرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنےٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سو میں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا ابتک

لاگت بھی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا - دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے - اسلئے اسمیں چنداں کمی کی گنجائش نہیں تھا اصل قیمت سے ۶ر فیجلد کم کردیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف**

کردیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو	۱۰/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے "	۸/
سنسکرت زبان کی عظمت "	۲/
شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی "	۳/
محاسن التہذیب "	۲/
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی "	۱/
حیرت انگیز واقعات "	۱/
سندھیا منظوم "	۱/
بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول "	۱۲/
" حصہ دوم راجپوتنی کی شادی "	۱۰/
" حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ "	۲/
" حصہ چہارم "	۱/
" حصہ پنجم "	۱۰/
" حصہ ششم و ہفتم "	۳/
" حصہ نہم و دہم و یازدہم زیر طبع ہیں -	
ثبوت تثلیث وید اردو	۱۲/
تصدیق صداقت دھرم آریہ "	۳/
اوپنشد اردو	۱۰/
ویدانت دہوانت نوارن اردو	۳/
تنباکو "	۱/
سانکھیہ کارکا "	۲/
یوگ فلاسفی "	۱۰/
آنند سرود بھجن پستک	۱/
آریہ جنتری اردو ۱۹۲۰ء	۱۲/
ایضاً ہندی	۵/
ولیننگ واٹسن سنسکرت پنڈت دیودت بھاشی	۳/
جیون یاترا ہندی	۳/

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

گوشوارہ آمدنی وخرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

آمدنی

نام فنڈ	آمدنی در ماہ جنوری روپیہ	آنہ	پائی	آمدنی ماہ ستمبر تا ۳۱ دسمبر روپیہ	آنہ	پائی	کل آمدنی ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ تک روپیہ	آنہ	پائی
(۱) ویدپرچار فنڈ									
(۱) چندہ ویدپرچار فنڈ	۱۷۵۰	۵	۳	۷۹۹	۵	۱۱	۲۵۴۹	۱۱	۲
(۲) سفرخرچ اپدیشکاں	۲۰	۰	۰	۱۰۲	۹	۳	۱۲۲	۹	۳
(۳) جاپان	۰	۰	۰	۲۸۸	۹	۸	۲۸۸	۹	۸
(۴) دہلی	۵۷۸	۱۱	۰	۶۴۷	۳	۸	۱۲۲۵	۱۴	۸
(۵) [illegible]	۲۱	۱۰	۶	۴۸	۱۱	۹	۷۰	۶	۳
(۶) [illegible]	۶	۰	۰	۴	۴	۰	۱۰	۴	۰
(۷) پرچارانہ [illegible] فنڈ	۳۴	۹	۳	۴۴	۱۵	۰	۸۸	۸	۳
(۸) [illegible] فنڈ	۰	۰	۰	۱۷	۲	۳	۱۷	۳	۳
(۹) آریہ پترکا	۱۳۵	۴	۰	۳۶۰	۱	۰	۴۹۵	۳	۰
(۱۰) ویدک [illegible] پنجاب	۲۹	۴	۰	۱۱۴	۱۲	۰	۱۱۴	۰	۰
(۱۱) [illegible] ڈیپارٹمنٹ	۰	۰	۰	۲	۱	۹	۲	۱	۹
(۲) گروکل فنڈ									
(۱) چندہ گروکل	۷۶۹	۱۲	۹	۴۵۱۸	۴	۰	۵۲۸۸	۰	۹
(۲) برائے کنواں وغیرہ	۱۰	۰	۰	۱۱۶۰	۰	۰	۱۱۷۰	۰	۰
(۳) فیس [illegible]	۳	۰	۰	۵۷۳	۱۱	۹	۵۷۶	۱۱	۹
(۳) لیکھرام میموریل فنڈ									
(۱) چندہ متعلقہ فنڈ	۱۴	۸	۰	۲	۰	۰	۱۶	۸	۰
(۲) آریہ مسافر میگزین	۰	۰	۰	۳۴۰	۶	۰	۳۴۰	۶	۰
(۴) [illegible] میموریل فنڈ	۷۴	۰	۰	۰	۰	۰	۷۴	۰	۰
(۵) [illegible] فنڈ	۵	۰	۰	۱۵	۰	۰	۲۰	۰	۰
(۶) امانت دیگر فنڈات	۴۴	۱۰	۰	۵۳۶	۱۱	۹	۵۸۱	۵	۹
(۷) " سماجہائے	۵۰۰	۰	۰	۱۰۷	۴	۰	۶۰۷	۴	۰
(۸) [illegible]	۲۶	۱	۸	۵۱۷	۸	۳	۵۴۳	۹	۱۱
(۹) مدہ رقم جسکی تفصیل معلوم نہیں ہوئی	۳۲۵	۸	۰	[illegible]	۰	۰	۱۴۲۴	۸	۰
میزان	۸۲۶	۲	۵	۱۴۶۴۰	۱۰	۰	۱۵۴۶۶	۱۲	۵

خرچ

نام فنڈ	خرچ در ماہ جنوری روپیہ	آنہ	پائی	خرچ نہایت ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ روپیہ	آنہ	پائی	خرچ سال حال ۳۱ جنوری تک روپیہ	آنہ	پائی
(۱) ویدپرچار فنڈ									
(۱) سائر خرچ اپدیشکاں	۲۵	۵	۳	۱۳۳	۵	۶	۱۵۸	۱۰	۹
(۲) تنخواہ عملہ دفتر	۷۵	۸	۰	۲۶۳	۱۲	۳	۳۳۹	۴	۳
(۳) ویدک پاٹھ شالہ گوجرانوالہ	۶۱	۱۵	۰	۱۵۳	۹	۰	۲۱۵	۸	۰
(۴) خرچ حفاظت جائداد سبھا	۰	۰	۰	۵۱	۱۴	۰	۵۱	۱۴	۰
(۵) تنخواہ اپدیشکاں	۲۴۶	۱۰	۹	۷۵۵	۱۳	۰	۱۰۰۲	۷	۹
(۶) ویدک پستکالے پنجاب	۳۲	۱۲	۳	۲۲۷	۱۳	۰	۲۶۰	۹	۳
(۷) آریہ پترکا	۲۴۱	۱۰	۰	۷۹۸	۵	۶	۱۰۳۹	۱۵	۶
(۸) سفرخرچ اپدیشکاں	۷۴	۱۳	۳	۲۵۶	۴	۳	۳۳۱	۱	۶
(۹) ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۱۰	۰	۰	۵۵	۱۳	۰	۶۵	۱۳	۰
(۱۰) دہلی پرچار فنڈ	۵	۳	۰	۲۳	۹	۹	۲۸	۱۲	۹
(۲) گروکل									
(۱) خوراک	۰	۰	۰	۱۴۵۰	۱۱	۶	۱۴۵۰	۱۱	۶
(۲) عمارت	۰	۰	۰	۸۰۱	۱۳	۹	۸۰۱	۱۳	۹
(۳) تعلیم	۰	۰	۰	۱۳۷۳	۹	۳	۱۳۷۳	۹	۳
(۴) سفرخرچ [illegible]	۰	۰	۰	۶۴	۳	۹	۶۴	۳	۹
(۵) لائبریری	۰	۰	۰	۸۷	۱۲	۰	۸۷	۱۲	۰
(۶) کانگڑی	۰	۰	۰	۱۰۴	۱	۹	۱۰۴	۱	۹
(۷) کنواں گائے وغیرہ	۰	۰	۰	۲۰۴۵	۰	۰	۲۰۴۵	۰	۰
(۳) لیکھرام میموریل فنڈ									
(۱) آریہ مسافر میگزین	۰	۰	۰	۳۷۰	۱۲	۶	۳۷۰	۱۲	۶
(۲) تنخواہ اپدیشکاں	۳۰	۰	۰	۹۰	۰	۰	۱۲۰	۰	۰
(۳) سفرخرچ "	۶	۷	۰	۲۹	۲	۶	۳۵	۹	۶
(۴) گذارہ ماتا پنڈت لیکھرام	۱۰	۲	۰	۳۰	۴	۰	۴۰	۶	۰
(۵) کرایہ مکان " "	۰	۰	۰	۱۹	۸	۰	۱۹	۸	۰
(۴) چرنجی لعل [illegible]	۰	۰	۰	۱۵	۰	۰	۱۵	۰	۰
(۵) پنڈت گورودت "	۱۰	۲	۰	۳۰	۶	۰	۴۰	۸	۰
(۶) ٹھاکردیوی سکالرشپ	۰	۰	۰	۷۲	۰	۰	۷۲	۰	۰
(۷) [illegible]	۰	۰	۰	۴۸	۰	۰	۴۸	۰	۰
(۸) امانت مہاتما [illegible]	۰	۰	۰	۲۵	۰	۰	۲۵	۰	۰
(۹) جاپان فنڈ	۰	۰	۰	۴۲	۱۲	۶	۴۲	۱۴	۶
میزان کل	[illegible]	[illegible]	۶	۹۴۳۱	۲	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]

A204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A204

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक



(۱) ویدوکت ستیہ دھرم کا پرچار اور ستیہ اسنیہ کا بے تعصب نے کرنا (۲) ساماجک تاریک اور آتمک اُنتی وشیک مضامین شائع کرنا

(۳) کبھی کبھی ویر ناٹکوں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا ◆

हरिद्वार

ستیہ دھرم پرچارک

हरिद्वार

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

قواعد اخبار

چونکہ اکثر اصحاب بہو نے سے درخواست خریداری اخبار تو کر بھیجتے ہیں لیکن جب بلیو پی ایبل چندہ کا اُن کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے اسلئے آیندہ کیلئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہئیے۔ ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ

دھوکے ہیں پڑنے کا اندیشہ ہے آیندہ درج نہ ہوں گے ◆

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداراں	چندہ سالانہ معہ محصول	چندہ سالانہ لا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلباء سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات ہیروں کیلئے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو

نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کرکے لیجاویگی کل اجرت پیشگی آنی چاہئیے۔

ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یکم ساون۔ یکم کاتک۔ یکم اگہن۔ یکم پھاگن۔ اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار فیصدی ۱۰ر

گذارش

براہ مہربانی تبدیل پتہ کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں۔ المشتہر

لبتی رام آریہ اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

دھیان یوگ پرکاش

یہہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمانوں سے سری سوامی لکشمن انند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جسمیں چند قسم کے پرانایام کی تشریح لکھی گئی ہے پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران آپان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دھکا دینا بھی کہتے ہیں۔ (۴) ستنبھ بدھی (۵) گرہ بہادہان بدھی (۶) وغیرہ پرانایام کی ودھی جسکے کرنے سے پرمیہ اور کشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک لابہ پستک کے دیکھنے سے ہونگے قیمت ایک روپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ اور یہ بلی محلہ بہاری پورہ بابو کالکا پرساد سے ملسکتی ہے دس پستک کے خریدار کو ایک پستک مفت ملے گی۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج بٹھرائچ اودھ	۲۶ و ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء
آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور	۲۷ - ۲۸ " "
آریہ سماج نوشہرہ پنواں ضلع امرتسر	" " "
آریہ سماج سیالکوٹ شہر	" " "
آریہ سماج نوشہرہ صدر ضلع پشاور	" " "
آریہ سماج جامپور	" " "
آریہ سماج شیخ پور ضلع کرنال	۲ - ۳ - ۴ - اپریل ۱۹۰۳ء
آریہ سماج مصطفی آباد ضلع انبالہ	۷ - ۸ - ۹ - اپریل ۱۹۰۳ء
آریہ سماج رام نگر	۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - " "
آریہ سماج ابٹہ	۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - " "
آریہ سماج شیرفیور	۱۲ - ۱۳ - " "
آریہ سماج ڈبائی ضلع بلند شہر	۹ - ۱۰ - ۱۱ - مئی ۱۹۰۳ء
آریہ سماج مدکیسراں ضلع ہوشیارپور	۲۰ - ۲۱ - ستمبر ۱۹۰۳ء

حیدرآباد دکن کے مشہور سوم یگیہ وشیک شاستر ارتھ کی اطلاع

بے زبانوں کی فریاد اور آریوں سے استمداد

جو حمد خدا کا زیب دیتا ہے
ختم اسی پہ ہے واقعہ نگاری
تقریر کا ہے عصائے پیری
انسان سے کیا ہو مدح خالق
دلچسپ نکتوں ہو نام اس کا
خلاق زمین و آسمان ہے
جانداروں کے جسم و جاں کی ایذا
ویدوں میں ممانعت ہے اسکی
ظاہر ہے معنی **اہنسا**
پھر کوئی ستائے گا کیا
ہے ملک دکن میں ایک دریا
ایک دن کچھ ہندوؤں نے مل کر
مقصود تھا خون کا بہانا
دل میں نہ ڈرے وہ کچھ خدا سے
دل میں سوچا نہ کچھ بچارا
حالت جانداروں کی بری تھی
کرکے منہ ناک کان سب بند
جب حبس نفس سے پیٹ پھولا
بعد اسکے چھری کو دل میں بھونکا
بیرحمی تھا کام ہر کسی کا
بیدردی کی یہ خبر جو پائی
کرکے اس ظلم کا نظارا

وہ زمزمہ نے قلم ہے
مقصد ہے قلم کا گہرباری
کرتا ہے زبان کی دستگیری
ہے حکم ازل سے جس کا ناطق
ہر صدر میں ہے مقام اس کا
فیاض و رحیم و مہرباں ہے
منظور نہیں ہے اسکو اصلا
یہ بات نہیں کسی سے مخفی
ورنہ پھر کیا ہے اس کا منشا
بیجان کا دل دکھائے گا کیا
مشہور ہے جس کا نام کشنا
جگ کرنے کی ٹھان لی وہاں پہ
جگ کا سب نے کیا بہانہ
دریا کو چلے لہو کے پیاسے
بے چاروں کو بے گناہ مارا
آخر کو گلا تھا اور چھری تھی
سفاکی کی سب نے کھائی سوگند
تب گھونسوں سے انکو خوب مارا
ٹھنڈا ہوا ان کا تب کلیجا
انسان تھا نام جانور کا
قصابوں کو سن کے شرم آئی
جلاد فلک بھی کانپ اٹھا

سنکر ہوئی سب یہ حال بیداد
خط لکھا سماج نے یہ ان کو
ناجائز ذبح جانور ہے
ویدوں میں نہیں ہے اسکا مذکور
گر شبہ ہو تمکو اس میں باقی
ثابت کرو اسکو شاستر سے
وہ لکھتے ہیں یہ جواب اس کا
جاری ہے ازل سے اسکا دستور
آمادہ ہیں بحث کے لئے ہم
القصہ کیا انہوں نے اقرار
چوبیس **اپریل** ہوئی معین
اس دن آغاز بحث ہوگا
ہو جائے گا عام پر وہ روشن
اب آریوں سے یہ التجا ہے
ہر چند ہے اس کا فائدہ عام
خود علم مخالفین ہیں سب
سوامی جی کے عہد میں بھی اصلا
صرفہ اسمیں کثیر ہوگا
اب شاستر ارتھ میں نہیں یہ
اس وقت سب آریوں کی امداد
ارباب کرم کرم کریں آئیں
موقع نہ یہ ہاتھ سے نکل جائے
افسوس رہے گا ورنہ باقی
زر بھیجئے جلد بھیجئے شاد

ہشیار سماج حیدرآباد
بھیجے سرغنہ اس فریق کے جو
پھر جگ میں تو اور بھی بہتر ہے
یہ فعل انسانیت سے ہے دور
ممکن ہے اسکی بھی صفائی
محفوظ ہو خلق نا ضرر سے
ثابت ہے بڑا ثواب اس کا
ویدوں میں ہوا ہے اس کا مذکور
ہم کو اس کا نہیں ہے کچھ غم
ہیں بحث کے واسطے وہ تیار
انیس سو تین عیسوی سن
ہوگا پیدا جو کچھ نتیجہ
سن لیں گے بخوبی دوست دشمن
منظور یہ عرض مدعا ہے
لیکن آسان نہیں ہے یہ کام
ہوگی یہ بحث بھی نئی اب
اس کا نہ کبھی ہوا تھا چرچا
جلسہ بھی تو بے نظیر ہوگا
سب ہو گئے انتظار سے سیر
طالب ہے سماج حیدرآباد
جیسے بنے نقد جلد بھجوائیں
تاخیر میں یہ گھڑی نہ ٹل جائے
ہوگا اثر اس کا سب میں ناطق
دولت ہو زیادہ خانہ آباد

المکلف

کنور بہادر استھاپن منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن

پرچارک کے ناظرین اور دیگر آریہ سجنوں کو معلوم رہے کہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کے پرچارک میں (گو بہ ناٹیک پورانک اور لیلا) تنبیہ ایک لیکھ شایع کروایا تھا اور آرین پبلک پر اس برت شاستر ارتھ کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے انکو

اخراجات کے لیے اپیل کی بھی اور ساتھ ہی وعدہ کیا تھا کہ شاستراتھ کی تاریخ نشچت ہونے پر بذریعہ پرچارک اطلاع دیجاویگی۔ اپیل پر کیا کچھ دان باہر سے آیا اور اب کس قدر کی آشا کیجاتی ہے وغیرہ حالات اخیر پر آپکی سیوا میں نویدن کرونگا لیکن پرنتو یہ درشانا ہے کہ دس ماس تک جو آپکی سیوا میں شاستراتھ وشیک کچھ خبر نہ دیسکا۔ اسکا کیا کارن ہوا میں جب دہلی آگرہ وغیرہ مقامات کو گیا تو جس آریہ بھائی سے ملاقات ہوئی سب نے ہی شاستراتھ وشیک سماچار پوچھے اس سے یہی پایا گیا کہ اس برہت شاستراتھ کے لئے تمام آریہ پبلک میں ایک قسم کا پریم اور جوش ہو رہا ہے آپکی سیوا میں اپیل کرنے کے پشچات پنڈت اچیت سوامی مہاراج سے شاستراتھ کی تاریخ اور نیم وغیرہ طے کرنے کا لگاتار تقاضا ہوتا رہا اسکی دقتیں درشانا آسمبھو ہے اول تو اچیت سوامی جی بلدہ میں نہیں رہتے دو چار ماس کو آتے ہیں اور چار آٹھ دن رہکر پھر اضلاع کو چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کے شش بہ نسبت بلدہ کے دیہات میں زیادہ اور دھناڈیہ ہیں۔ ایک پتر کا جواب دو اور تین ماس میں آتا رہا اور وہ بھی بالکل مطلب سے گرا ہوا بجائے ہمارے سوالات کے انہوں نے اقسام کے پرشن کرنا شروع کئے جسکی بڑی طویل طویل خط وکتابت ہوئی (ان تمام پتروں کی نقول بوجہ سنسکرت میں ہونے کے آریہ ورت مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء کے نمبر میں شایع کردی گئی ہے) اور چھ سات ماہ ان چند پتروں کے آدک جادو میں وتیت ہو گئے۔ اور سماج تنگ آگیا۔ چنانچہ ایک وقت اچیت سوامی جی بلدہ پدھارے تو شریمان کیشو راؤ صاحب پردھان مہاشہ اننت گنیش راؤ جی نیورہ مہاشہ رائے کنور بہادر وکیل مہاشہ سانتو جی کرو۔ پنڈت لکشمی شنکر جی پرشٹھت مہاجان سوامی جی موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نویدن کیا کہ اس لمبی خط وکتابت سے ان کا کیا مقصد ہے تاریخ مقرر کردیں تاکہ شاستراتھ شروع ہو جائے اگر وید برہمن و شیں واد ہے تو اول اسی پر بحث ہو جائے۔ آخرالامر یہ گیات ہوا کہ اس خط وکتابت سے سوامی صاحب کا

منشا کیول ہمارے سدھانت معلوم کرنے کا تھا تب عرض کیا گیا کہ مہاراج اگر ہمارے سدھانت ہی دریافت کرنا مقصود تھا تو مہرشی سوامی دیانند جو آریہ سماج کے آچاریہ ہوئے ان کے گرنتھ ستیارتھ پرکاش رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ان میں ہمارے سدھانت سپشٹ درج ہیں چنانچہ ان کے مطالعہ کرنے کا وعدہ کرنے پر دو کل گرنتھ سوامی صاحب کو بھینٹ کئے گئے۔ تت پشچات انہوں نے وعدہ کیا کہ دیوالی اور دسہرہ کے درمیان شاستراتھ ہوگا جبہ دسہرہ کے قبل ہی آریہ سماج نے پنڈت جوالادت جی کو طلب کیا اور وے تمام ضروری گرنتھوں کا بھی پرکار اولوکن کرنے میں مصروف ہو گئے۔ پنڈت جوالادت جی سنسکرت کے اچھے ودوان پنڈت ہیں پرلے درجہ کے محنتی اور ننشت کے ایسے پکے ہیں کہ صبح سے رات کے بارہ بجے تک ایک ہی جگہ بیٹھے رہ جاتے ہیں اور ہمیشہ گرنتھوں کا لکھنا یا وچار کیا کرتے ہیں۔ فی الحقیقت جوان آدمی بھی اسقدر محنت نہیں کرسکتا جو کہ ان کا سوبھاو بن گئی ہے۔ یہ تو پنڈت جی کا دشن ہوا لیکن کام کیا ہوا سنئے اچیت سوامی جی دیوالی کے دن بلدہ تشریف لائے اور کہا کہ وے بیمار ہیں۔ پھر تاریخ مقرر کیجاویگی چنانچہ سوامی موصوف نے اپنی جانب سے گاؤ گر داموورنیتہ ان کے انویائی کو مقرر کردیا کہ وہ تاریخ ستھان نیم وغیرہ کا پربندھ کردیں گے ہاں میں چند دلچسپ واقعات لکھنا بھول گیا تھا اچیت سوامی جی نے کئی شرطیں قایم کیں کہ جو شاستراتھ کرے وہ جاتی سے براہمن ہو اور ہم پریکشا کریں کہ وہ یوگیہ بھی ہے یا نہیں چونکہ آریہ سماج کو ہر طور شاستراتھ کرنا منظور ہے ان کے خلاف بلا کسی حجت کے سویکار کئے گئے اور پنڈت تلسی رام سوامی کا سام وید بھاشیہ پیش کیا گیا تب وہ خاموش ہوئے۔ لیکن ایک عجیب شرط بیان کی۔ شاید ناظرین نے ایسے قبل ایسی شرط نہ سنی ہوگی فرمانے لگے برہمن کا اپمان کرنا پاپ ہے غرض

کرو کہ تمہارا پنڈت پراست ہو جائے تو اس کا سمجھا میں اپمان ہوگا۔ (دل لگی دیکھئے کہ ہمارا پنڈت بھی جاتی کا براہمن اور وہ خود بھی براہمن اب اپمان کسی کا نہ ہو مطلب یہ کہ ست اور است پرگٹ نہ ہونے پائے یا بوقت لاجواب ہونے کے یہ ایک دلیل بنائی جائے) جواب دیا گیا کہ پرست ہونگے ہی نہیں۔ تت پشچات گاؤ گر داموورنے بھی کوشش کی لیکن انکی طرف سے کچھ انتظام نہ ہوسکا۔ تب ایک پتر سنسکرت کویتا میں پنڈت جوالادت جی نے لکھا اور اچیت سوامی جی کی خدمت میں بھیجا گیا کہ جسکو آپ مختار کر گئے مہینے کچھ نہیں کیا آپ کرپا کر شاستراتھ کی تاریخ مقرر کردیں۔ یہ کویتا پتر وید پرکاش پتر میں مدرت ہو گیا ہے پنڈت جوالادت جی کچھ کم دو ماس رہے اور اس عرصہ میں ایک اتی اتم پستک ہندی و مرش سنسکرت میں تیار کی۔ اس میں براہمن گرنتھ وید نہیں ہیں اور کلگ میں پشوبدھ ویدورودھ ثابت کیا گیا ہے۔ یہ پستک پنڈت جی ہندی میں ادلہا کرنے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ آنے پر چھپوائی جاویگی۔ پنڈت جوالادت جی تو رخصت کر دئے گئے اور اچیت سوامی صاحب کے پتر کا انتظار رہا کہ بتاریخ ۶ فروری ۱۹۰۲ء سائن کال کو ڈنڈی سوامی ہری ہر تیرتھ جو خود کو اچیت سوامی کا شش بیان کرتے ہیں اتفاق سے سماج کے احاطہ میں مل گئے اور منتری سے پوچھا کہ اچیت سوامی مہاراج آئے ہوئے ہیں کیا شاستراتھ نہ ہوگا۔ منتری نے اپنی لاعلمی ظاہر کی کہ سوامی کب آئینگے نہ اسکو خبر ہے نہ انکی طرف سے اطلاع ہی آئی ڈنڈی سوامی دوڑے گئے۔ اور اچیت سوامی جی کو گاڑی میں لے آئے۔ سوامی صاحب نے کہا کہ بس لاؤ پنڈتوں کو میں شاستراتھ کے لئے تیار ہوں۔ عرض کیا گیا کہ مہاراج یہ اول ہی نویدن کیا گیا ہے کہ ہم کو ایک ماس قبل تاریخ نشچت کرکے اطلاع دینا چاہئے۔ اور آپکی سیوا میں اسی

مضمون کا چند پرچہ میں بھیجا گیا ہے۔ اسکے جواب کا انتظار تھا آپ نے اب تک کچھ جواب نہیں دیا اب ابھی وقت پنڈت کیسے آ سکتے ہیں۔ چنانچہ کوئٹہ پنڈت کے پہونچنے سے تو انکار کیا اور ان کے خرچ کی رسید دکھانے پر اقرار ہوا تب بھی آریہ سماج نے سوامی جی سے پندرہ دن کی مہلت کی پرارتھنا کی اور اس عرصہ میں پنڈتوں کا بلانا سویکار کیا تب مشکل دس دن کی مہلت حاصل ہوئی۔ پس اسی وقت رات کے ۱۱ بجے انترنگ سبھا میں وچار ہوا۔ اور پنڈت تلسی رام سوامی کو مفصل ارجنٹ تار بھیجا گیا بعجیزیہ عـ۵ روپیہ خرچ آنے اور سیکنڈ کلاس ریلوے کیر بھی بذریعہ تار منی آرڈر ارسال ہوا دوسرے انتظام اور دیگر پنڈتان کی طلبی تلسی رام سوامی کے جواب پر منحصر تھی پرنتو شوک کہ میرٹھ میں سخت پلیگ ہونے کے کارن تلسی رام سوامی بھی وہاں نہ تھے۔ ارجنٹ تار گھوم کر تین دن بعد ان کو اجمیر پہونچا اور جواب آیا کہ دس بارہ دن کے پیشتر آنے میں اسمرتھ ہیں۔ پھر دوسرا تار دیا گیا کہ کسی طور چلے آویں پرنتو پھر بھی وہی جواب آنے پر ہر دو تار اچیت سوامی صاحب کو دکھائے گئے۔ اور بجائے دس کے بارہ دن کی اجازت چاہی لیکن انہوں نے اپنے کام کا عذر کیا انت میں بہت سے پرتشٹت پرشوں کے زور دینے پر دوسرے دن بذریعہ ونڈی سوامی ہری ہر تیرتھ کی تاریخ نشچت کر بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ جو پرچہ ونڈی جی کا آیا ہے۔ اسکی نقل ذیل میں درج ہے۔

شریمان کمیشورا وجی۔

میرے نارائن سمرن کے پشچات آپکو ودت ہو کہ شاستر ارتھ کی تتھی چیتر کرشن ۱۴ سوک وار میں نیت کی گئی ہے آپ اس تتھی کے پہلے ہی سب بندوبست کر لیجئے گا میں کسی کاریہ وشات نہیں آسکا ہوں سو جانئے گا اور کنور بہادر جی و پنڈت لکشمی شنکر جی تھا کاشا پرساد جی اور سبکو بھی میرا نارائن سمرن کہئے گا۔ کیول شبھم تتھی ماگھ شو کلا ۱۰ شنے وار ایشٹ ۹۵ وکرمی۔

ستسنگو دھری ہر تیرتھ

یدیپی پنڈت اچیت سوامی خود سنسکرت کے بڑے ودوان ہیں۔ تتھاپی انہوں نے اس شاستر ارتھ کی بڑی تیاری شروع کی ہے۔ اُن کے صدہا ودوان پنڈت سہایک ہیں۔ جن کے نام پتر بھیجے گئے ہیں ان سبکو ہدایت ہوئی ہے کہ تتھی پر ضرور گرنتھ اولوکن کر کے تیار رہیں۔ حیدر آباد میں اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کے درمیان اس شاستر ارتھ کا چرچہ پھیل رہا ہے۔ اور عوام الناس اسکے خواہاں اور منتظر ہیں۔ آشا ہے کہ یہ نظارہ واقعی قابل دید ہوگا۔ ایشور کرپا اور ادہی کالنش ممبران کے سدا جاری ہونے کے کارن اسوقت آریہ سماج نے بڑی عزت حاصل کر لی ہے۔ ونڈی سوامی ہری ہر اپنے لکچروں میں آریہ سماج کی بڑی پرشنسا کر رہے ہیں لیکن یاد رہے کہ یہ موقعہ ہے کہ دکن پرانت میں آریہ سماج کی زندگی اور موت کا سوال ہے یہ وہ کام ہے جسکو بقول پنڈت تلسی رام جی سوامی جی مہاراج کو بھی اپنی حیات میں ایسا موقعہ درپیش نہ ہوا اور کہ آریہ سماج حیدر آباد نے محض اپنی ناتجربہ کاری سے ایسے مہان کاریہ کو اٹھا لیا۔ پنڈت تلسی رام سوامی نے کتنی آریہ پنڈتوں کی ضرورت دکھلائی ہے اور کتنی آریہ سماج نے منتخب کئے ہیں۔ بہرحال ہمارے پنڈت دس سے کم نہ ہونگے۔ اور جو پلیگ زدہ علاقہ جات سے آویں گے۔ اُن کے لئے اور برہمچاری نتیانند سوامی وشویشورانند و پنڈت تلسی رام کے لئے دوم درجہ کا کرایہ دینا ہوگا۔ ورنہ حیدر آباد میں بلا دس روز کوارنٹین میں رہے آنا دشوار ہے اس اندازہ سے پنڈتوں کی آمد رفت کا ریلوے چارج ہی ایک ہزار سے کم نہ ہوگا۔ دیگر اخراجات علیحدہ رہے۔ یہ نہ واضح رہے کہ پنڈت جوالا دت کے اخراجات ریل اور دو ماس کھان پان نوکر مکان وغیرہ وغیرہ میں قریباً عـ۱۵۰ روپیہ خرچ کئے گئے ہیں اب اخیر میں میں اُن تمام آریہ سجنوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس کاریہ کی آوشیکتا کو سمجھا اور یتھا شکتی دان بھی بھجوایا دانیوں کے نام کی فہرست حسب وعدہ پرچارک میں شائع کرنے بھیجی گئی تھی جو ستھانا بھاو کے کارن جگہہ نہ پا سکی۔ تتھاپی آپکو ودت ہو کہ اسوقت تک صرف ۳۰۰ روپیہ باہر سے آریہ سجنوں نے بھجوایا ہے۔ جس میں بعض بعض اوداراچت مہاشیوں نے عـ۲۵ کی رقم بھی بھیجی ہے جو سراہنیہ ہے۔ یہاں کے سماجک عہدہ داروں نے ایک سو سے دو سو تک کی رقم ہر ایک نے دینا سویکار کیا ہے جو چھ سو کی رقم ہوتی ہے۔ تب بھی اخراجات کا پورا ہونا بہت دشوار ہے۔ گو پندرہ سو کا اندازہ کیا گیا تھا۔ لیکن اب دو ہزار سے زیادہ کا تخمینہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے چھ سو اور بیرونجات کے تین سو (۹۰۰) ہوتے ہیں۔ گیارہ سو سے زیادہ کی پورتی کیونکر ہو؟ جیسے کہ ہمارے چند اوداراچت دانی مہاشیوں نے بڑی بڑی رقمیں ارسال کی ہیں۔ ایسے ہی اگر آریہ پبلک میری اول کی تجویز پر کاربند ہو کر صرف ناظرین پرچارک ہی دو دو روپیہ ارسال کر دیں تو دس کی لکڑی ایک کا بوجھ ہو جاوے۔ بھارت ورشی آریہ سماجوں کو یہ کام مشترکہ سمجھنا چاہیے یہ معمولی کام نہیں ہے۔ یہ وہی کرم کانڈ وشیہ یگیہ میں پشو بدھ کا جھگڑا ہے۔ جسکے لئے پنڈت بھیم سین ہی عرصہ ہوا شاستر ارتھ کا چیلنج دے چکا ہے۔ اور عجب نہیں یہاں بھی وہ مخالفین کی طرف سے بلایا جاوے۔ پس بھارت ورشی آریہ سماجوں کو یہ کام مشترکہ سمجھنا چاہئے اگر

پنڈت دولت رام جی - چونکہ اوکت پنڈتان کو شاستر ارتھ کا نمنترن دیا گیا ہے اور سب صاحبان کو اوشیہ آنا ہی پڑے گا اِس لئے کرپا کر گرنتھ اولوکن کریں - اور ۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو حیدر آباد داخل ہو جاویں -
(۲) جن سماجوں نے چندہ اکٹھا کر رکھا ہے - اب ارسال کر دیں اور دیگر کل سماجیں اور آریہ بھائی و آریہ بہنیں مذہبی سبھائیں جلد دھن سے سہائتا کریں تمام رقوم دان رائے کنور بہادر صاحب وکیل منصرم منتری آریہ سماج حیدر آباد دکن کے نام ارسال ہو -
(۳) جو آریہ بھائی بیرونجات سے تشریف لاویں - دس دن قبل اطلاع دیں تاکہ سب پربندھ کیا جائے -

آریہ دھرم کا سیوک گوبند پرساد اُپ پردھان آریہ سماج حیدر آباد دکن

کُل بھارت ورشی آریہ سماجیں ہی دو دو روپیہ بھیج دیں تو بھی بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے - ورنہ اب کاریہ تو کسی طور پر ہو گا ہی شاستر ارتھ مقررہ تتھی سے ایک دن نہیں بڑھ سکتا - لیکن سوائے اِس کے اور کچھ نہ ہو گا کہ آپکے بن آریہ بھائیوں کے گھر بک جائیں گے - چیتو آریہ سجنو! تم نے بڑی ذمہ واری لی ہے - تم اُس سوسائیٹی کے ممبر ہونے کا فخر رکھتے ہو - جنہنے پروپکار کا بیڑا اُٹھایا ہے تمپر ذمہ واری ہے کہ اودیا کا ناش کر دو - اے اس پاک ایشور یہ آگیا کے آگے سر تسلیم خم کرنے والو! تم نے دُنیا سے بے پرواہ کو دکھا ہے - تم دھرم کی ناؤ کے کھیونی ہو - تم ہی ایک دھکا دو تاکہ کشتی پار ہو جاوے تم میں رشیوں کا خون جوش زن ہے - کیا اِس گھور اتیاچار اور نرابرا دہ لیتو کے بلیدان کی ناپاک رسم مٹا نے ہیں - آپکے دوروپیہ کی سہائتا دینا کچھ حقیقت رکھتا ہے جبکہ تم نے پران دیکر اناتھوں کی رکشا کی ہے - آشا ہے کہ میری پرارتھنا استھیل نہ ہوگی

(**نوٹ**) (۱) یہ مضمون لکھا جانے کے بعد خود اچھت سوامی صاحب کا بھی سنسکرت پتر آگیا ہے جسمیں تاکید کی ہے کہ دنڈی جی کی لکھی تاریخ پر اوشیہ شاستر ارتھ ہو ورنہ پھر وہ ذمہ وار نہیں چونکہ اب کسی طرح نہیں رکا رہے - پس سبھا جلکی آگیا انوسار مفصلہ ذیل پنڈتان سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے تیاری کر دیں اور شت پتھ براہمن گرنتھ وغیرہ بخوبی دیکھ بھال لیں اور جہاں تک ممکن ہو شت پتھ ہی سے ہی ایسے پرمان نکالیں کہ وہ وید سے علیحدہ ثابت ہو - اول تو یگیہ وشئہ - اور یاد رہے کہ مقابلہ دکشنی برہمنوں سے ہے - پنڈت صاحبان غافل نہ رہیں -

پنڈت جوالا دت جی - پنڈت دیودت جی - پنڈت تلسی رام جی سوامی - پنڈت رودر دت جی - پنڈت کرپا رام جی شرما جی - سوامی درشنانند جی - پنڈت شیو شنکر جی چودھری - سوامی وشیشورانند جی - برہمچاری نتیانند جی - پنڈت دیوی دت جی - پنڈت آریہ منی جی

اپدیش

नैव स्त्री न पुमानेष नचैवा
यं नपुंसकः। यद्यच्छरीरमा
दत्ते तेन तेन स रक्ष्यते॥
संकल्पनस्पर्शनदृष्टिमोहै
र्ग्रासाम्बुवृष्ट्या चात्मविवृ
द्धिजन्म। कर्मानुगान्यनुक्र
मेण देही स्थानेषु रूपाण्यभि
सम्प्रपद्यते॥

"یہہ (جیوآتما) نہ ستری ہے۔ نہ پُرش اور نہ نپنسک ہی ہے بلکہ جس جس جسم کو حاصل کرتا ہے اُس اُس سے وہ نام رکھا جاتا ہے (وہ) جسم والا جیوآتما سنکلپ سپرش۔ درشن اور موہ سے دیہوں میں کرما نوساری روپونکو پراپت ہوتا ہے اور سلسلہ وار آن پان کے سینچن سے دیہہ بردہی اور جنم کو بھی پراپت ہوتا ہے" جسموں کے اختلاف کے باعث جیوآتما کا پُرش ستری اور نپنسک نام رکھا جاتا ہے۔ ورنہ جیوآتما نہ عورت نہ مرد اور نہ ہیجڑا ہے جسم کی خاص بناوٹ کے باعث جیوآتما کی تذکیر و تانیث میں تقسیم کیجاتی ہے۔ لیکن یہہ اختلاف کیوں؟ کیوں ایک جیوآتما مرد اور دوسرا عورت بنایا گیا؟ کیونکہ سنسار میں کوئی بھی جیو اپنی حالت میں سنتشٹ نہیں معلوم ہوتا اور جب یہہ حالت ہے تو کیوں بلا وجہ ایک جیوآتما کو ایسے جسم کے اندر قید کیا جاتا ہے جس سے کہ اسکے خیال کے مطابق سے دکھ ہی دکھ پہونچتا ہے۔ اس قسم کے بیشمار سوالات سنشے آتمک منشیہ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں لیکن وچارشیل پُرش ان پرشنوں کے چکر میں نہ پڑتے ہوئے تتو کی طرف دھیان لگاتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ پیدا ہوتے ہی بغیر کسی گیان کے حاصل کئے اور بغیر کسی قسم کے درتمان سنسکاروں کے اثر کے پڑنے کے ہی بچے کے اندر خاص خاص باتوں میں زیادہ رغبت اور خاص خاص سے نا قابل بیان نفرت موجود ہوتی ہے سوائے اسکے کہ اسے گذشتہ جنموں کے سنکلپ کا نتیجہ کہیں اور کچھ بھی سمادھان اس شنکا کا ہو نہیں سکتا۔ سنکلپ کا بڑا زبردست اثر ہوتا ہے۔ تجربہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ سنکلپ مات‍ر سے انسان روگی اور روگ آہت دونوں حالتوں کو حاصل کر سکتا ہے۔ سنکلپ کی مہما اپنشدوں میں خاص طور پر ورنن کی گئی ہے اور اسجگہ بتلایا ہے کہ منشیہ کو اپنے بہاؤ ہمیشہ اسلیئے شدھ رکھنے چاہئیں تاکہ مرتے وقت اُسکے خیالات پاک ہوں کیونکہ اُن خیالات کا اُسکی آئندہ یونی پر بڑا بھاری اثر پڑیگا۔ اسی نفیس خیال کو لیکر بھکڑوں نے یہہ ضرب المثل گھڑی ہے کہ۔

نتیا۔ کاہے کو کہیا۔ انت متا سوئی گتا

لیکن یہہ بھکڑ لوگ بھول جاتے ہیں کہ جب تک تپ نہ کیا جاوے یعنی سچائی۔ برہمچریہ آدی دھرم کے سچے پنتھوں کا سیون نہ کیا جاوے تب تک انت متا نیک ہو نہیں سکتا اور اسلیئے اُسکے نتیجے میں اچھی یونی بھی پراپت نہیں ہو سکتی پس سنکلپ کو شدھ کرنا اتنیت آوشیک ہے۔ لیکن سنکلپ کے کارن ہیں درشن کے لیئے دوسرا شبد پرتیکش ہے جیوآتما اپنی پانچوں گیان اندریوں کے راہ جو کچھہ مشاہدہ کرتا ہے اُسے پرتیکش کہتے ہیں۔ اس پرتیکش کو پھر سپرش اور نشانات پر بیکت کرکے منشیہ اپنے لیئے دستور العمل بناتا ہے۔ اسی پرتیکش اور پریکشن کا نتیجہ مانا پرکار کے موہ ہوتے ہیں لفظ موہ ہمیشہ برے معنوں میں ہی استعمال نہیں کیا جاتا۔ برے اور اچھے دونوں پرکار کے موہ سنسار میں دکھائی دیتے ہیں۔ اچھے پرکار کے موہ انت سمے اچھے سنکلپ پیدا کراتے ہیں اور برے پرکار کے موہ سے برے سنکلپ اُتپن ہوتے ہیں۔ یہہ اچھے اور برے سنکلپ بھی اُسی طرح سے نشو و نما پاتے ہیں جسطرح پر کہ کھانے پینے کی چیزوں سے منشیہ دیہہ نشو و نما پاتی ہیں ساتوک بھوجن سے دیہہ جسطرح ساتوک بدھی اور سنکلپ سمپن ہوتا ہے اسی پرکار راجس بھوجن سے راجس بھنی کو پراپت ہوتا ہے اور جس جس پرکار کرمشہ جسم میں تبدیلی آتی ہے اسی طرح سنکلپ کی حالت بھی بدلتی جاتی ہے جب یہی حال ہے تو پھر پُرش یا ستری ہونیکا ابھمان بے معنی ہے اچھے خیالات کا نتیجہ اچھے ستری اور پُرش ہوتے ہیں اور برے خیالات کا نتیجہ برے ستری پُرش ہوتے ہیں۔ اور کیا ہیجڑا نفرت کے قابل ہے؟ جسم کی بناوٹ سے من اور بدھی کا پتہ لگانا موکھوں کا کام ہے۔ قدیم رومائی تواریخ کو غور سے پڑھو۔ کیا نارسیس وغیرہ ہیجڑے بڑے بہادر اور حوصلہ مند سپہ سالار نہیں ہوگذرے۔ کیا گارگی اور سنتیا کا نام یاد کرنیوالے یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ستری کا قالب نفرت کے قابل ہے۔ جیوآتما ستری نہیں ہے۔ جیوآتما پُرش نہیں ہے۔ وہ ہیجڑا بھی نہیں ہے محض پرتیکش اور پریکشن کے اندر نقص آجانے کے کارن مختلف شکلوں کے اندر نمودار ہوتا ہے۔ اسلیئے انسانی رشتے جسقدر ہیں وے سب اس ایک ہی جنم تک ساتھ رہتے ہیں۔ اس دیہہ کے خاتمہ کے ساتھہ ہی ماں باپ بھائی بہن۔ بیٹی۔ بیٹی۔ وغیرہ کے سب رشتے ختم ہو جاتے ہیں کیول اپنے کئے ہوئے کرموں کے سنسکار ساتھہ رہ جاتے ہیں۔ شریر کچھہ نہیں۔ کرم اندریاں کچھہ نہیں۔ گیان اندریاں بھی کچھہ بڑا وجود نہیں رکھتیں محض سنکلپ پربل ہے۔ اس سنکلپ کو شدھ رکھنا۔ اور جس من کے اندر وہ سنکلپ اُتپن ہوتا ہے اُس کو پاک کرنا ہی منشیہ جیون کا اُدیشیہ ہے۔ یہی کارن ہے کہ پرماتما نے اپنے ویدک گیان ودوارا ہم جیووں کو من کی شدھی کیلئے بڑی زبردست پریرنا کی ہے ساری سرشٹی کی کلا اس من کے گرد گھوم رہی ہے۔ وید اور شاستروں کا گیان۔ مانسک اور آتمک یگیوں کی کریا غرضیکہ سارے برہمانڈ کا انتظام اسی من کے گرد چکر کاٹ رہا ہے اس لئے پاٹھک گن! بڑے شردھا بھاؤ اور پورن پورشارتھ سے اس من کے سنکلپ شدھ کرنے کی کوشش کرو تاکہ تم اُتم یونیوں کو پراپت ہوتے ہوئے آخرکار مکتی دھام تک پہونچ سکو۔

اوم شم

؟ سنکلپ کے بنانے والا کون ہے؟ پرتیکش اور درشن دہی ۴۴ یا مشاہدہ استعمال کرسکتے

آتمک درشیہ

میرا من آپ کے اَدِھین ہو

من کیبا بلی ہے۔ کال بلی کی پُھرتیا کوئی جن کرتے کرتے تھک گئے لیکن من بھی کچھ اس سے کم بلی نہیں ہے۔ کئی انشوں میں اُس سے بھی زیادہ بلوان ہے۔ لیکن کیا اسکا بل میرے لئے لابھ دائک ہے؟ کسی کسی سمے تو اسکا بل مجھے بڑا ہی کشٹ دیتا ہے سنسار میں منشیہ پہلوان پالتے ہیں اور اُس سے امید رکھتے ہیں کہ وہ دشمنوں سے بچانے میں سہائتا دیگا۔ راجہ بڑی خاطر سے سینا کا پالن کرتا ہے۔ اُنہیں قواعد اور ہتھیاروں کا استعمال سکھاتا ہے اس امید پر کہ وے اسکے ملک کی بیرونی دشمنوں سے حفاظت کرینگے اگر اپنا پالا ہوا پہلوان اپنے پر ہی داؤ پیچ چلا دے۔ اگر پرورش کی ہوئی فوج اپنے راجا کا ہی ناک میں دم کر دے تو کیا ایسے پہلوان اور ایسی فوج کا کسی کو فخر ہو سکتا ہے؟ میرے من کی بھی وہی اوستھا ہے۔ مجھے یہ من سیوا کے لئے دیا گیا تھا۔ اور یہ سیوا سے انکار بھی نہیں کرتا۔ لیکن ایسا زبردست سیوک ہے کہ جس وقت اسے کوئی کام نہ بتلا سکوں یہ اُس وقت مجھے ہی پچھاڑ بیٹھتا ہے۔ پھر اس سے کیوں نہ کنارہ کیا جاوے لیکن کنارہ بھی کیسے کروں۔ اسکا تو میرے ساتھ جینے مرنے کا سمبندھ ہے۔ میں جہاں جاؤں یہ میرے ساتھ جائیگا۔ جنگل کی طرف بھاگتا ہوں۔ پرنتو کی کیسی شیتل چھایا ہے! اُسکے نیچے بیٹھکر سمجھتا ہوں کہ من سے چھٹکارا پایا لیکن چھٹکارا کہاں! من وہاں نانا کار کے سنکلپ اُٹھا کر ویاکل کر دیتا ہے۔ پھر اسکی چنچل

سے رہائی کیسے ہو؟ رہائی کے واسطے اس کو اوستھا کی تلاش کرو۔ کس نے من کو میری سیوا میں نیوجت کیا تھا؟ اُسنے جسنے کہ چندر اور سوریہ لوک کو رچا اور جس نے کہ ہر ایک شکتی کو اپنے اپنے کام میں لگایا ہے سارے برہمانڈ کو رچنے والے پرماتما! مجھ میں شکتی نہیں ہے کہ خود من کے ویگ کا مقابلہ کر سکوں۔ آپ اسکو میرے وش میں کر سکتے ہیں اسلئے میں سچے دل سے چاہتا ہوں کہ من کی تمام ورتیوں کو آپ کی بھینٹ کر دوں سویکار کیجئے! دیا ہے۔ سویکار کیجئے!

ابھیاس بنا تلہی کیسے ہو۔

گروکل کے اتسو کے جلسہ پر ایک پتا اپنے پُتر کو برہمچریہ دھارن کرانیکے لئے لائے تھے جس دن بالک آیا اُسی شام کو پتا کے ساتھ گنگا پر پہونچا جہاں برہمچاری گن ویایام کر رہے تھے۔ ویایام کی سماپتی پر برہمچاریوں نے تین چکر دوڑتے ہوئے لگائے تھے بالک نے اپنے ہم عمر بچوں کو دوڑتے دیکھکر بوٹ پیر سے نکالکر پھینک دیا اور یہ کہکر کہ میں ان سب سے آگے نکل جاؤں گا زور سے چلدیا۔ لیکن ابھی پچاس قدم نہیں چلا تھا کہ سب کے پیچھے رہ گیا اور آخرکار آہستہ چلنے لگا۔ پتا نے پوچھا ”کیا دم چڑھ گیا“ بالک نے اُتر دیا ”دم تو کیا چڑھتا لیکن یہاں تو پتھروں پر سے بھاگنا پڑتا ہے“ یہ بالک تو ٹھہر گیا۔ لیکن برہمچاری گن بدستور چکر کاٹتے رہے اور تینوں چکر سماپت کر کے اُنہوں نے دم لیا۔ وہ بالک گروکل میں پرویشٹ ہو گیا پہلے سمیر میں اُسے قدم قدم پر کانٹوں کا بھرم ہوتا تھا۔ لیکن گیارہ مہینے

گذر گئے۔ اب ... ہی ... برہمچاری چلدئے وہ بالک بھاگ گئے میں آگے تھا۔ پتھروں پر ہرن کیطرح دوڑا جاتا تھا اور ننگے پیر بیخوف پہاڑ پر چڑھ رہا تھا اسے خیال بھی نہ تھا کہ پیر میں کوئی کانٹا چبھ سکتا ہے کیسی حیرت انگیز تبدیلی ہے! لیکن اسمیں کوئی آشچریہ کی بات نہیں جن پیروں کو جرابوں اور بوٹوں نے نرم بنایا ہوا تھا۔ روزمرہ کا ابھیاس جن پیروں زمین پر پڑنے سے روکتا تھا۔ ابھیاس نے نہ صرف اُنہیں مضبوط ہی بنا دیا بلکہ انہیں بیخوف چلنے کے لائق بنا دیا اس چھوٹے بالک کے جیون کی ایک چھوٹی سی گھٹنا کے اندر کس قدر سچائی اور کیسی اعلیٰ شکشا بھری ہوئی ہے۔ میں اپنے نوجوان عزیزوں کو دیکھتا ہوں انکے خیالات کیسی بلند پرواز کر رہے ہیں۔ سارے سنسار کا اُدھار کئے بنا وہ اپنا جیون ہی نشپھل سمجھتے ہیں۔ لیکن جہاں ایک ٹھوکر لگی۔ جہاں ایک کٹھنائی راستہ میں آئی فوراً اپنی ڈاک گاڑی کو کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتے۔ اُنہیں ایسے موقعوں پر اس گروکل کے برہمچاری بالک کی کہانی کا سمرن کرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ بنا ابھیاس کے کبھی سدھی نہیں ہو سکتی۔

گمشدہ کی تلاش

نرنجن دیو ودیارتھی گوروکل سکندرآباد کا گوروکل چھوڑ کر چلا گیا تھا اسکے بعد کا پتہ نہیں ملتا ہے۔ جس آریہ سماج یا پاٹھشالا کو معلوم ہووے۔ کرپا کر کے منتری آریہ سماج میلسی ضلع ملتان کو اطلاع بخشیں۔ کرپا ہوگی اور پتہ نرنجن دیو رہنے والا قصبہ رام نگر ضلع گوجرانوالہ کا ہے

دولی چند منتری آریہ سماج میلسی

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ سماج کی موجودہ حالت پر چند خیالات

نمبر ۲

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

اشی دیانند کی مرتیو کی رانتری کو میرے دلمیں آریہ سماج کی موجودہ حالت پر کچھہ وچار اٹھے تھے۔ انکو پنے ناظرین کے روبرو پیش کرنیکا خیال بھی پیدا ہوا تا اور اسلیے انہیں قلمبند کرنیکا ارادہ کر کے ۱۸ نومبر کے رچہ میں اُسپر لکھنا ہی شروع کر دیا تہا۔ لیکن لاہور اور ہلی کے سفر نے مجھے دیباچہ سے آگے بڑہنے کی اجازت ہیں دی تہی۔ اب پھر کچھ سمے ہاتھہ آیا ہے جسے غنیمت مجھکر اپنے خیالات آریہ بہائیوں تک پہونچانے کی کوشش رنے لگا ہوں۔

یں نے گذشتہ مضمون میں اس پرشن کو اٹھا کر کہ آیا سماج نے اُنتی کی ہے یا اونتی ظاہر کیا تہا کہ باوجود تعداد دولت اور دنیاوی حشمت میں ترقی کرنے کے بہی میری ائے میں آریہ سماج اسوقت اُنتی نہیں کر رہا۔ میں نے ظاہر کیا تہا کہ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ آریہ سماج کی حالت کو تنزل کی حالت نہیں کہہ سکتے تو کم از کم اسمیں سی کو کلام نہ ہو گا کہ اسوقت "آریہ سماج کی ترقی بند ہے" اور خاتمہ پر میں نے اپنی اس رائے کی وجہ یہہ بیان کی تہی کہ جب تک نازک جسموں اور آتماؤں کی حالت نسبت پیشتر کے زیادہ تر مضبوط اور پاک ہونی شروع نہیں ہوتی تب تک یہہ کہنا ٹہیک نہیں ہے کہ آریہ سماج نے ترقی کی منزل کی پہلا قدم بہی اُٹھایا ہے"۔

ہرحال اس لیکہہ کو پڑہتے ہی بعض مہاشیوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں یہہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ آریہ سماج واقعی اسوقت ترقی کر رہا ہے۔ اپنی اصلی حالت پر وچار ہوتے دیکھکر نہ معلوم انہیں کیا شک ہوا اور سایدغیر آریوں کے طعنوں سے بچنے کے لئے انہوں نے اپنی اصلی حالت کو چہپانے کی کوشش کی۔ لیکن جب بلی سر پہ آن پہونچے تو کیا آنکھہ موندنے سے چوہا اسکے پنجہ سے بچ سکتا ہے؟ میرے بعض بہائیوں نے گو میرے مضمون کی نسبت الزبان سے کام لیکر خیالات اٹھائے تاہم چونکہ اُنکے اقبال سے احتراز کیا اسلئے میں بھی اُن کے مشتبہ خیالات کی مفصل پرتال کی ضرورت نہیں سمجہتا۔ اور اپنے خیالات کے سلسلہ کو آگے بڑہاتا ہوں۔

کیا آریہ سماج نے بمقابلہ سابق شاریرک اور آتمک اُنتی کی ہے؟ اس پرشن کا اوتر ہمیں آریہ سماج کی گذشتہ اور موجودہ اوستھا کے مقابلہ سے حاصل کرنا ہے شاریرک اُنتی کے مضمون پر مفصل وچار کرنا اسوقت کچھ ایسا ضروری نہیں معلوم دیتا تاہم اگر سرسری نظر ہی ڈالی جاوے تو صاف معلوم ہوگا کہ آریہ سماج کے شروع میں ہی جو توجہ شاریرک اُنتی کی طرف دیجاتی تہی وہ اسوقت موجود نہیں ہے۔ شاید میرا یہہ دعوی ان بہائیوں کو جو گہرے وچار کے عادی نہیں ہیں یکتی اور پرمان سے خوفیہ پر مبنی ہو۔ لیکن وچار شیل پرش ضرور میری تائید کریں گے عام طور پر شاریرک اُنتی سے مواد شریر کے مضبوط ہونے سے لی جاتی ہے۔ لیکن شاریرک اُنتی کی یہہ تعریف ٹہیک نہیں ہے۔ ایک بڑے تنومند اور مضبوط پہلوان کی صحت خراب ہو سکتی ہے اور اسکا دماغ بہی کمزور ہو سکتا ہے۔ کیا اُسکی نسبت پہر بہی کہا جا سکتا ہے وہ شاریرک اُنتی کر رہا ہے؟ ایک آدمی کا جسم خوبصورت ہے اور سب عضو سڈول ہیں۔ لیکن بعادت خراب غذا کھانے کے اس کے جسم سے بدبو آتی ہے۔ کیا ایسے آدمی کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اسنے شاریرک اُنتی کی ہے؟ مضمون کے بڑہنے کا خوف ہے ورنہ سیکڑوں مثیلوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ محض جسم میں زیادہ طاقت کی موجودگی یا اسکی خوبصورتی سے ہم کسی جسم کی ترقی کا اندازہ نہیں لگا سکتے اور اسکے لئے دلیل بہی صاف ہے جسم جو انسانی بناوٹ میں بمنزلہ ایک رتھہ کے ہے اسکا تعلق اندریہ روپی گہوڑوں اور من روپی باگڈور سے ہیدا ہے دیکھہ سکتے۔ ذائقہ بینا وغیرہ گو آخرکار جیوآتما کے گن ثابت ہوتے ہیں تاہم انکا اظہار منشیہ دیہہ میں بذریعہ اندریوں کی مادی گولکوں کے ہوتا ہے۔ پس اگر ان گولکوں میں سے ایک بہی بیمار یا زخمی ہوا تو شاریرک وستھا کو ہم آورش اوستھا نہیں کہہ سکتے۔

آورش شاریرک وستھا کے لئے ضروری ہے کہ کرم اندریاں گیان اندریاں اور من اپنا اپنا کام آزادی اور تندرستی کے ساتھہ کر سکیں۔ اسکے لئے یہہ ضروری نہیں ہے کہ بدن لوہے کی طرح ہی مضبوط ہو۔ بدن کی مضبوطی بعض اوقات بعض اندریوں کے آزادانہ کام کرنے میں حارج ہے اندریاں اور من اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنیکے لایق بنائے جا سکیں۔ انکو شاریرک اُنتی کا ذریعہ کہا جاتا ہے۔ اور ان

شاریرک اُنتی کے ذرائعہ

کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اول۔ ورزش اور دوم غذا۔ یہہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ بغیر ورزش کے عمدہ غذا ہضم نہیں ہوتی اور بغیر غذا کے اچھی طرح پر ہضم ہونے کے ورزش میں ترقی نہیں ہو سکتی شاریرک وبایام اسے بعض انسان محض دیہہ کی ورزش مراد لیتے ہیں لیکن یہہ اُنکی غلطی ہے انسانی بناوٹ کے اندر جسم۔ اندریاں اور من تینوں کام کر رہے ہیں۔ اور آتما سے علیحدہ شریر کا خطاب اِن تینوں کے مجموعہ کو ہی ملا کرتا ہے۔ اسلئے شاریرک اُنتی کا پہلا ذریعہ یہہ ہے کہ روزانہ جسمانی ورزش کرائی جاوے یعنی انہیں مشتاہدہ کا عادی بنایا جاوے اور من کو شدہ سنکلپ کی طرف پرورت کیا جاوے۔ اس ورزش کے ساتھہ ساتھہ ہر ایک حصہ کو غذا بہی مناسب ملنی چاہیے جسکی ورزش کے ساتھہ اسکے لئے کہانے ایسے ہونے چاہئیں جو انسان کے اندر ستوک برتی پیدا کرنیوالے ہوں اور صحت کو قایم رکھنے والے ہوں۔ اسلئے منشی چیزوں سے پرہیز کا اُپدیش کرنیکے علاوہ مانس اور کہٹی تیکھی وغیرہ چیزوں سے پرہیز کرنیکی ہدایت رشی منی مہاتما لوگ

بھا بھر رہے آئے ہیں۔ پھر اندر یوں کے لئے عمدہ غذا یہہ ہے کہ انکے وشیئے شدہ ادستھا میں انکے روبرو پیش ہوں اور اسیطرح پرمن کو سوچنے کے لئے اعلیٰ اعلیٰ مضامین ملیں۔ اب میں اپنے ناظرین سے سوال کرتا ہوں کہ کیا انکی رائے میں ان ہر سہ پہلوؤں میں آریہ سماجک پرشوں نے گذشتہ پندرہ برسوں کے اندر بہتر ورزش اور بہتر غذا کے سامان بہم پہونچانے میں کامیابی حاصل کی ہے؟ آتمک مضمون پر وچار کرنا تو بڑا ہی کٹھن ہے میں محض شاریرک مضمون پر اس سوال کو محدود کرکے پوچھتا ہوں کہ کیا فی حقیقت ہمارے شریروں نے بہ نسبت پیشتر کے تندرستی کیطرف قدم رکھا ہے سچ مچ ہماری اندریوں اور من میں بہ نسبت پیشتر کے اعلاٰ ورشدہ بھاؤ اتپن ہوئے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر کیسے شک ہو سکتا ہے کہ ہم اسوقت ترقی نہیں کر رہے۔ بلکہ ایک جگہہ ستہت ہوکر تنزل کیطرف رجوع ہونے لگے ہیں اور اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو تنزل کی منزل پر پہلا قدم رکھتے ہی اس زور سے پھسل پڑیں گے کہ راستہ میں کوئی طاقت ہی ہماری نچلی رفتار کو روک نہ سکے گی۔

پس سوچنا چاہئے کہ ہمارے تنزل کیطرف رجوع ہونیکا باعث کیا ہے؟ ہم کیوں اُنتی کرکے پھر نیچے کیطرف جا رہے ہیں؟ ان پرشنوں کا اُتر ڈھونڈنے سے پیشتر اپنے خیالات کو کسقدر صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ میری رائے میں آریہ سماج کی قائمی کے آغاز میں جو ترقی دکھائی دیتی تھی وہ واقعی ترقی نہ تھی بلکہ ایک قسم کا چھلاوا تھا۔ یہہ ویسی ہی ترقی تھی جیسی کہ ہر ایک نئی تحریک کے وقت دکھائی دیا کرتی ہے۔ کسی مریض کی حالت پر غور کرنے سے میرا خیال آپکے لئے صاف ہو جاویگا۔ تپ دق کے بیمار کے لئے آج ایک نیا طبیب لیجائے تشخیص کرکے نسخہ لکھہ دیتا ہے۔ پہلی خوراک کھاتے ہی کچھہ فرق نظر آتا ہے مریض سے پوچھو بے اختیار کہہ دیتا ہے "کچھہ افاقہ ہو چلا ہے"۔ دوسری خوراک تک یہہ وہم کسقدر قائم رہتا ہے ادھر تیں ہی کہ دوسرا دن انکا مریض کی طبیعت بہ نسبت پیشتر کے بہت زیادہ بگڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ چوتھے دن پھر کسی نیم حکیم کو لیجائے اسکے نسخے بھی ایسا ہی چمکار دکھاتے ہیں لیکن دو خوراکوں کے بعد نتیجہ وہاں بھی وہی برآمد ہوتا ہے۔ اور اسیطرح پر جب تک کہ مرض کی اصلی تشخیص نہ ہو جاوے ہر ایک دوائی اپنا چمکار دکھا کر مریض کا موت کی طرف ایک قدم آگے بڑھا دیتی ہے۔ لیکن جب پھر اُسی لائق طبیب کی تجویز کو غور سے پڑھتے ہیں جسنے مرض کی پہلے تشخیص کی تھی اور اسمیں طریقہ معاشرت اور غذا ثبت وغیرہ کی نسبت خاص ہدایتیں درج پاکر انکا عمل شروع کراتے ہیں تب واقعی شفا ہونی شروع ہوتی ہے۔

آریہ سماج کی بنیاد رکھنے والے نے صاف الفاظ میں تبلا دیا تھا کہ ویدک کرموں سے پتت ہونیکے کارن ہی بھارت نواسی گر کر موجودہ حالت میں پہونچے ہیں اسلئے اگر انکا اُدھار ہو سکتا ہے تو انہیں ویدک کرموں کے پنر جیوت کرنے اور انپر عمل کرنے سے۔ لیکن رشی دیانند کے مرتے ہی آریہ سماج کا ہر ایک ممبر اسکے لئے نیم حکیم بننے کے علاوہ

نیم ملا خطرۂ ایمان

بنگیا۔ ایسے ہر ایک نیم حکیم نے انگریزی خیالات کے اوپر سنسکرت شبدوں کا خول چڑھا کر انہیں آریہ سماج روپی شفاخانہ میں پڑے ہوئے بھارت نواسی بیماروں کے لئے بطور نسخوں کے پیش کیا۔ ان نسخوں کے اول اول سیون سے کچھہ حرکت بھی ہوئی کیونکہ بڑے پہلے ہر ایک نسخے کے سیون سے کچھہ نہ کچھہ حرکت ہوتی ہی ہے۔ اسکو اُنتی سمجھا گیا۔ لیکن چونکہ انکے اندر مرض کو دور کرنیکی اصلی طاقت موجود نہ تھی اسلئے بجائے ترقی کے ستھتی بھی نہ رہ سکی اور تنزل کی طرف قدم بڑھ گیا۔

میری رائے میں آریہ سماج کی ترقی کے رکنے کا بڑا بھاری کارن یہہ ہے اسکی ترقی کبھی ٹھیک طور پر شروع ہی نہیں ہوئی تھی۔ جو لوگ پہلے پہل آریہ سماج میں داخل ہوئے انہوں نے ویدک کرم کانڈ کو اپنے آچرنوں میں لانا اپنا فرض سمجھنے کی بجائے محض انکے زبانی پرچار ہی پر اکتفا کرکے توبہ کا خاتمہ کر دیا۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا۔ ہر ایک ایسی سوسائٹی کا جو کسی دھرم کو سچا سمجھکر اسکے پرچار کیلئے اُدت ہوتی رہی ہے نیم رہا ہے کہ اپنی شرن میں آنے والے آتماؤں کے اندر پہلے شردھا پیدا کرے۔ اسی نیم پر جو مذہبی جماعتیں پہلے پہل کام کرتی رہیں انہیں اپنے مشن میں اسیقدر زیادہ کامیابی ہوتی رہی لیکن برخلاف اسکے آریہ سماج نے جس ابنیمت والے کو اپنے اندر لیا اُسے پہلے ہی اپنا شرومنی بنا لیا۔ واستو میں تو چاہئے یہہ تھا کہ ویدک دھرم کے پیرو جنہیں ویدوں کی سچائی سے خبردار کرتے اور ورن آشرم دھرم کے اندر جنہیں ستہت کرنے کے لئے اپنے اندر لیتے انہیں پہلے پہل شودر کا درجہ دیکر منزل بہ منزل انہیں اوپر کو کھینچتے اور تب انکے دلوں میں دھارمک آچرن کی طرف رُچی بھی ہوتی لیکن یہہ کیسے ہو سکتا تھا۔ جبکہ آریہ سماج کے ممبر عموماً خود ویدک دھرم کے احکام کے پورے پابند نہ تھے۔ استو۔ پہلی بھول نے آریہ سماج کو زیادہ سے زیادہ اپنے اُدیشیہ سے دور پھینک دیا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر آج سے ہی اپنی بھول کو سویکار کرکے آریہ سماج کے جیون کو پلٹا دیا جاوے تو ممکن ہے کہ یہہ تنزل کا دور بند ہو جاوے۔

مگر اس تبدیلی کے لئے طریق تبلانے سے پیشتر میں ایک پورانی دھارمک تحریک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسکا ہماری کوششوں کے ساتھہ بڑا گہرا سمبندھ ہے باقی آیندہ

رادھاسوامی مت کی اصلیت

(نمبر ۱)

بہت عرصہ ہوا کہ میں نے اسی پرچہ میں رادھا سوامی مت کی بابت تحقیقات شروع کی تھی اور انکی مستند کتاب "سار وچن رادھاسوامی" سے انتخاب بات پیش کرکے ثابت کیا تھا کہ اس مت کی تعلیم اس قابل نہیں ہے کہ کوئی بھی وچار شیل پرش اُسپر من وچن عمل کرکے اپنے آتما کی نفرت سے بچ سکے۔ اُسوقت رادھاسوامی یعنی لالہ شیودیال جی کھتری ساکن آگرا کی کتاب منظوم سے اقتباس پیش کئے گئے تھے اسوقت ۱۸۹۵ء کی چھپی ہوئی ہندی کی "پوتھی سار بچن رادھاسوامی نثر یعنی وارتک جلد دوسری" میرے ہاتھ لگی ہے۔ اس کتاب کو لالہ شیودیال صاحب عرف رادھاسوامی کی موت کے بعد اُنکے چیلے رائے سالگرام (جو مرگئے ہیں) اور اُنکے برادر خورد لالہ پرتاپ سنگھ صاحبان نے بنارس چندر پربھا پریس میں چھپوایا تھا۔ جو وقت رادھاسوامی مت کے اصولوں پر کوئی شخص اعتراض کرتا ہے اُسوقت اُس مت کے پیرو اس جواب کی پناہ لیا کرتے ہیں کہ معترض اُنکی ہی کتابوں سے پرمان پیش کرے تب بھی اس عذر کی پناہ اُنکے لئے موجود ہوتی ہے کہ ٹکڑے پیش کرنے سے رادھاسوامی مت کا اصل انبھاو گیان کا پتہ نہیں لگ سکتا ہے میں نے رادھاسوامی مت کے پیرووں کی اسی لغو چال کو روکنے کے لئے ارادہ کر لیا ہے کہ کتاب "سار وچن نثر" کو لفظ بلفظ درج کرکے محض کہیں کہیں اپنی طرف سے نوٹ دیدوں اور اپنے ناظرین کو یہ موقع دوں کہ وے بے تعصب ہوکر "رادھاسوامی دیال کی دیا" کا اندازہ لگا سکیں۔

نقل مطابق اصل

"رادھاسوامی دیال کی دیا۔ رادھاسوامی سہائے"

"خلاصہ اُپدیش حضور رادھاسوامی صاحب کا

بچن۔ یہہ جگت ناشمان ہے اور اسباب بھی اسکا ناشمان ہے۔ عقلمند یعنی چتر منشیہ وہ ہے کہ جس نے اسکے کاروبار کو اچھی طرح جانچ کرکے اور اسکو فانی یعنی کالپت اور متھیا جان کر اس منشیہ شریر کو مالک کُل کا بھجن سمرن کرکے سپھل کیا جو چیزیں اُس کرتا نے اپنی دیا سے اس نردیہی میں دی ہیں اُنسے لابھ اُٹھا کر جو ہیرے بہا یعنے تتو وستو انمول جو کہ سُرت ہے یعنے جیو آتما ہے اُسکو استھان اصلی پر پہونچایا

(نوٹ۔ میں نے عبارت جیوں کی تیوں لکھدی ہے اور اسلئے رادھاسوامی دیال صاحب کے لکھے ہوئے شریر کو شریر سے تبدیل نہیں کیا۔ اسجگہہ اِن کے الفاظ مالک کُل اور جیو آتما وغیرہ سب مشتبہ ہیں کیونکہ میرے ناظرین آگے چلکر دیکھیں گے کہ لالہ شیودیال عرف رادھاسوامی ربی خدا ہر ایک دارشنک شبد کی تعریف سے بچتے ہیں۔)

"دفعہ ۱۔ جیو آتما اور تہاث سُرت کو روح کہتے ہیں اور یہہ سب سے اونچے استھان یعنی ستیہ نام اور رادھا سوامی پد سے اُتر کر اس تن میں آکر ٹھہری ہوئی ہے اور تین گن اور پانچ تتو اور دس اندری اور من وغیرہ میں بندھ گئی ہے اور ایسے بندھن اُسکے ساتھ سریر اور اُسکے سمبندھی پدارتھوں کے پڑ گئے ہیں کہ اُس سے چھوٹنا کٹھن ہوگیا۔ اسی چھوٹنے کو موکش کہتے ہیں اور بندھن انتری اندری اور تتو اور من وغیرہ کی ہے اور بندھن باہری ساتھ پدارتھوں اور کٹمب اور قبیلے کے ہے۔ ان دونوں بندھنوں میں جیو آتما یعنے سُرت ایسی پھنس گئی ہے کہ اسکو اپنے استھان اصلی کی یاد بھی جاتی رہی اور اسقدر منزل دور ہوگئی کہ کہ اب اسکا لوٹنا استھان اصلی کو بنا مدد مرشد کامل یعنے ست گرو پورے کے کٹھن ہوگیا صرف کام اتنا ہے کہ انسان یعنے منشیہ اپنی سُرت یعنے روح کو اُسکے خزانہ اور نکاس یعنے مقام ستنام اور رادھاسوامی کے پہونچا وے اور جب تک یہہ نہیں ہوگا تب تک خوشی اور رنج اور جسقدر دکھ اور سکھ دنیا کے ہیں اُنسے چھوٹنا نہیں ہو سکتا۔

(نوٹ محض رادھاسوامی لفظ نیا گھڑ کر باقی مقاموں کی تقسیم میں محض کبیر کی نقل کی گئی ہے جیسے حسب موقع آگے ظاہر کرونگا۔ ان بے معنی الفاظ سے معلوم ہوتا [illegible] کہ آیا جگت اور جیو کو یہہ لوگ کیا مانتے ہیں اور جیو آتما کو بندھن میں ڈالنے والا کسے سمجھتے ہیں)

"۲۔ مطلب اور منشا کل سنتوں کا اور یہی طریق دراستہ سب اگلے مہاتماؤں کا رہا ہے کہ جس طرح ہو سکے روح یعنے سُرت کو اُسکے بھنڈار میں پہونچایا اور پہونچا ہوا اُسیکو کہتے ہیں کہ جس نے ابھیاس یعنے عمل کرکے اپنی روح کو استھان اصلی پر پہونچایا اور کُل بندھن باہری اور انتری اسھتول اور سوکشم اور کارن کو کھو دیا کامل (پورا) اور عامل (ابھیاسی) اور سچے عاشق اور پریمی اور پورے بھگت اور سچے گیانی اور پورے سادھ وہی ہیں جو اجر منزل پر پہونچ گئے اور جو کوئی پہونچے ہوؤں کا ذکر کرتے ہیں یا اُنکے بچنوں کو صرف پڑھتے ہیں یا سُناتے ہیں اور آپ منزل پر نہیں پہونچے اور منزل پہ نہیں پہونچے اور منزل پہ پہونچنے کا ابھیاس بھی نہیں کرتے اُنکا نام عالم یعنے ودیاوان اور واچک ہے۔

"۳۔ جتنے اچارج اور مہاتما اور اوتار اور پیغمبر ہر ایک مذہب میں ہوئے وے سب اپنے ابھیاس کے زور سے انتر میں طرف مقام اصلی کے چلے۔ پر سب کے سب اُس استھان تک نہیں پہونچے سو بہت سے تو منزل اوّل [illegible] پہلی پر اور کوئی دوسری منزل پر اور کوئی پہلے [illegible] اور یہہ بھی منزل تیسری تک پہونچے اور صرف سنت منزل پانچویں یعنے ستنام پر اور کوئی پہلے سنت منزل آٹھویں یعنے رادھاسوامی پد تک پہونچے۔ اُسی استھان سے آدی میں سُرت کا تنزل یعنے اُتار ہوا ہے اور وہی سُرت جیسے کہ اُتری چلی آئی ویسے ہی اُسکا

نکاس نیچے کے مقاموں سے یعنے ست لوک وغیرہ سے معلوم ہوا اور جو اس مقام کے ہی نیچے رہا اُنکو اُسی مقام میں جہاں تک کہ وے پہونچے سُرت یعنے روح کا نکاس دکھلائی دیا۔ اور چونکہ (جوکہ) اُنکو پورے گرو نہیں ملے اس واسطے اُنہوں نے اُسی استھان کو سُرت یعنے روح کا بھنڈار اور وہاں کے مالک کو کُل نیچے کی رچنا کا مالک اور کرتا ٹھہرا کر اپنے اپنے سنگیوں کو اُسی استھان اور وہاں کے مالک کی اُپاسنا یعنے پوجا کا اُپدیش کیا اور اُسیکا ارشٹ اور اعتقاد (نشچے) بندھوایا۔

۴۔ اب سمجھنا چاہیے کہ رادھاسوامی پد سب سے اونچا مقام ہے اور یہی نام کُل مالک اور سچے صاحب اور سچے خدا کا ہے اور اس مقام سے دو استھان نیچے ست نام کا مقام ہے کہ جس کو سنتوں نے ست لوک اور سچ کھنڈ اور سار شبد اور ست نام اور ست پرش کر کے بیان کیا ہے۔ پس سے معلوم ہوگا کہ یہہ دو استھان بشرام سنت اور پرم سنت کے ہیں اور سنتوں کا درجہ اسی سبب سے سب سے اونچا ہے۔ ان استھانوں پر مایا نہیں ہے۔ اور من بھی نہیں ہے اور یہہ استھان کُل نیچے کے استھانوں اور تمام رچنا کے محیط ہیں یعنے رچنا ان کے نیچے اور انکے گھیرے میں ہے۔ رادھاسوامی پد کو اکہہ اور انام بھی کہتے ہیں کیونکہ یہی پد اپار اور اننت اور انادی ہے اور باقی کے سب مقام اسی سے پرگھٹ یعنے پیدا ہوئے اور سچے لامکان جسکو استھان بھی نہیں کہہ سکتے اسی کو کہتے ہیں۔

۵۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ سادھ اور گیانی اور بھگت اور اوتار اور پیغمبر اور سب مہاتما جو کہ پنج استھان پر پہونچے اُن کا درجہ سنتوں سے نیچا اور بہت کم ہے اور چونکہ وہ راہ میں نیارے نیارے استھانوں پر رہ گئے۔ اسی سبب نیارے نیارے مت سنسار میں جاری ہو گئے۔ یعنے جو کوئی جس منزل پر پہونچا اُسنے اُسی منزل کو آخری مقام اور اُسی مالک کو بے انت اور اپار سمجھا اور اُسی کی پوجا کا اُپدیش کیا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ مالک کُل نے اپنی قدرت سے ہر ایک استھان کو بطور عکس یعنے چھایا پنج استھان کے رچا ہے۔ اور تھوڑی بہت وہی حالت کہ جو اونچے استھان پر ہے کچھہ کچھہ اُسی قسم کی حالت اور کیفیت نیچے کے استھانوں پر بھی پائی جاتی ہے پر ہر ایک استھان کی کیفیت اور حالت اُس کے قیام یعنے ٹھہراؤ میں بڑا فرق ہے اور جو جو رچنا ہر ایک استھان پر دیکھنے میں آتی ہے وہ بھی نیاری نیاری ہے اور درجہ بدرجہ لطیف یعنے سوکشم اور وشیش سوکشم اور اتی سوکشم اور پاک یعنے نرمل اور وشیش نرمل اور مہا نرمل ہوتی چلی گئی ہے مگر یہہ حال اُسی کو معلوم ہو سکتا ہے جس نے سب استھانوں کی سیر کی ہے اور نہیں تو جس استھان پر جو پہونچا اُسنے اُسی استھان کے مالک کے سوروپ اور پرکاش کو دیکھکر اسی کو بے انت اور بیحد اور خدا اور پرمیشور بتلایا اور اسقدر آنند اور سرور اسکو حاصل ہوا کہ ہوش و حواس اُسکے سب جاتے رہے اور ایسی حالت مستی اور شوق کی پیدا ہوئی کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔

(نوٹ) لالہ شیو دیال صاحب نے اسجگہ کمال چالاکی سے کام لیا ہے۔ منزل یا پد یا استھان کے ناموں کا اندر جال رچکر اپنے آپ کو سب پدوں کا واقف بتلاتے ہوئے دوسرے کو غلطی پکڑنے کی گنجایش ہی نہیں چھوڑی جب انکے سب استھان ہی فرضی ہیں تو جو یہہ کہدیں انکی تردید کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اگر گواہ سچے واقع کا بیان کرتا ہوا اُسمیں کچھہ جھوٹھ ملا دیوے تو سوالات جرح میں اُسکی اصلیت ظاہر ہو سکتی ہے لیکن جہاں سر تا پا جھوٹھی گھڑنت ہو وہاں لایق سے لایق وکیل کو بھی ہار ماننی پڑتی ہے۔ اس دفعہ میں بیشمار خداؤں کا بیان ہے جنکی تشریح آگے چلکر ہوگی اور یہہ بھی بتلایا جاویگا کہ ان جھوٹے خداؤں کے اوپر سچا خدا کون ہے

۶۔ اور معلوم ہووے کہ ہر استھان پر سُرت پہونچنے والے کی کیفیت علیحدہ ہے اور وہی کُل نیچے کے استھانوں میں ویاپک اور مختار معلوم ہوتی ہے جیسے کہ جو کوئی پہلے یا دوسرے استھان پر ٹھہرا اُسنے وہاں پہونچکر دیکھا کہ سُرت یعنے مالک اُس استھان کا نیچے کے سب استھانوں میں ویاپک اور اُن استھانوں کا کرتا ہے اور اسی سے کُل رچنا یعنے پیدایش نیچے کی ظاہر ہوئی اور اُسیکے آسرے قایم ہے تب اسنے اُسی کو مالک ٹھہرایا اور اپنے سیوکوں اور ست سنگیوں کو اُسی استھان کی بھکتی اور پوجا کے واسطے اُپدیش کیا اور آگے کا بھید نہ جانا کیونکہ آگے کا بھید سوائے سنت ست گرو (مراد لالہ شیو دیال عرف رادھاسوامی) کے اور کوئی نہیں جانتا ہے اور سنت ستگورو اُن کو نہیں ملے جو ملتے تو بھید آگے کا بتلاتے اور اُنکا رستہ چلاتے۔ اسی طور پر ہر ایک شخص جس نے اپنے انتر میں ایک یا دو یا تین استھان طے کئے پورا اور پہونچا ہوا کہا گیا۔ اور حال یہہ ہے کہ پہلے ہی استھان پر پہونچنے پر سِدّھ شکتی سادھو کو حاصل ہو جاتی ہے اسواسطے بہ سبب حاصل ہو جانے شکتیوں اور قدرت اور طاقت کے اُس پہونچنے والے کو مہاتما اور کامل قرار دیا گیا ہے اور اسمیں کچھہ شک بھی نہیں کہ یہہ درجہ بہ نسبت درجات سفلی یعنے نیچے کے بہت اونچا ہے اور کدورت دنیوی اور جسمانی یعنے ملینتا سنساری اور دیہی کی اس پہونچنے والے میں بالکل نہیں رہتی۔

۷۔ اوپر ذکر ہوا کہ ست نام استھان جسکو ست لوک اور سچ کھنڈ بھی کہتے ہیں نہایت اونچا ہے اور سنتوں کا دربار ہے۔ اور اُسکے اوپر تین استھان اور ہیں کہ جسکو کسی سنت نے نہیں کھولا۔ اب پرم پرش پورن دھنی رادھاسوامی دیال جیو نے نہایت کرپا کرکے اُن مقاموں کو کھولکر صاف صاف بیان کیا ہے اور اُنکا بھید اور کیفیت بھی ظاہر کی اور سب سے اونچا اور دھر استھان رادھاسوامی پد جو سب کی آدی اور بھنڈار ہے اور پرم سنتوں کا نج محل ہے اُسکا بھید دیا کرکے بخشا۔ اسی استھان سے شروع میں سُرت اُتری تھی۔ اور اِسکے نیچے جتنے استھان ہیں وے سب سُرت کے اوتار کے ہیں اور اب جیو آتما یعنے سُرت یا روح اس جسم یعنے دیہہ میں سہس دل کنول کے نیچے ٹھہری ہوئی ہے اور وہاں سے [illegible]

کے دوارے کُل جسمانی اور نفسانی یعنے استھول اور سوکشم کا رچ دے رہی ہے۔

(نوٹ۔ لالہ شیو دیال کا دعویٰ ہے کہ وہ بذات راد ہا سوامی یعنے سچے خدا ہیں۔ انسانوں پہ دیا کرکے اوپر کے لوکوں کا حال کھولنے کے لیے جنکا ذکر آج تک کسی نے نہیں کیا مشتبہ دیہہ میں اوتار دہارن کرکے آئے تھے لیکن افسوس مرے دوسرے آدمیوں کی طرح ہی۔ انکی دہرم پتنی جی کا نام رادہاں تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رادہاں کے خاوند نے اپنا نام رادہا سوامی رکھ لیا۔ روح یعنے جیو آتما یعنے سُرت کے مالک یعنے شبد ہونے سے خود اپنا نام رادہا سوامی بتلاتے ہیں۔ اس پہیلی کو شاید ہی کوئی بوجھ سکے) باقی آیندہ

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے،

لالہ آتما رام منتری آریہ سماج دنیا پور تحصیل لودہراں ضلع ملتان آپکا خط درج کرنے سے کچھ فایدہ نہیں۔ میرے دلمیں اب کسی حملہ کا خیال ہی باقی نہیں ہے (۲) آریہ اگر مونچھ کے آگے کے بال کتروا دے تو مسلمان نہیں بن جاتا ممکن ہے کہ کھانے پینے والی چیزوں کے لگنے سے بچنے کے لئے ایسا کرتا ہو۔ ایڈیٹر

سنسکار ودھی کا اردو ترجمہ

اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۶ پھاگن سمت ۱۹۵۹ کے صفحہ ۱۰ پر ایک اشتہار منجانب "ایم ڈی اینڈر دیوی دیال شرما حکیم مقام دلی پور ڈاکخانہ ترن تارن ضلع امرتسر" شایع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ "سنسکار ودہی سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا اردو ترجمہ چھپ رہا ہے ترجمہ بڑی صحت اور موٹے ٹائپ کا بحروف بحروف کیا گیا" ہے مشتہران کو چاہئے کہ اس اشتہار میں یہہ بھی درج کریں کہ آیا یہہ ترجمہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے مستند قرار دیدیا ہے یا کہ نہیں اگر پرتی ندہی سبھا کی لاعلمی میں یہہ ترجمہ شایع ہوا ہے تو اس کی قدر بہت کم ہو گی۔ ہاں البتہ اخبار ستیہ دہرم پرچارک میں اس کا اشتہار چھپ جانے سے بہت بڑی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اخبار ستیہ دہرم پرچارک بھی اس معاملہ میں اپنی بے بہا رائے ظاہر فرماکر آریہ پبلک کو مشکور فرماویں گے۔ الملتمس ایک آریہ۔

(نوٹ یہہ ترجمہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سمتی سے نہیں چھپ رہا بلکہ مشتہر صاحب خود چھاپ رہے ہیں۔ ایڈیٹر)

گُروکُل اور آریہ بھائی

اندنوں میں جو شہرت گُروکُل نے حاصل کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہر روز تجربہ میں آتا ہے کہ آریہ بھائی تو درکنار اگر کسی کٹر سے کٹر ہندو کے آگے گُروکُل کی موجودہ تعلیم دکار کردگی کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اس شوق سے سنتا ہے کہ جیسے وہ بھی تن من دہن سے ایسی انسٹیٹیوشن کی مدد کرنے کو طیار ہے پچھلے اخبار کے پرچہ میں جسجگہ ہمکو یہہ پڑھکر خوشی ہوئی تھی۔ کہ باوجود سترہ ۱۷ لڑکوں کے داخل ہونے کی منظوری کے قریباً تین صد درخواستیں دس روپیہ ماہوار خرچ دینے والونکی آئی تہیں جنمیں سے کل سترہ درخواستیں منظور کیے گئے جنمیں اون نامنظور شدوں میں سے پندرہ روپیہ ماہوار کی بھی درخواستیں ہوئیں جنمیں سے چار پانچ کے قریب منظور کی گئیں۔ جسے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اب لوگوں کا شوق گروکل کی نسبت اچھا ہے مگر اُسیجگہہ ہمکو اس خوشی سے بڑہ کر افسوس آتا ہے کہ باوجود اسقدر شوق کے یا تو ادہکاریان گُروکُل لوگوں کو اس تعلیم سے ترسا رہے ہیں یا کوئی اور ایسا کارن ضرور ہے جس سے غریب اور متوسط درجہ کے آدمی تو درکنار متمول آدمیوں کے لڑکے جو پوری فیس دینے کو طیار ہیں نہیں لیے جاتے۔ کیا یہہ ظلم نہیں ہے کہ ایک طرف تو وہ غریب بھائی جو اتنے خرچ کی برداشت نہیں کرسکتے تعلیم سے محروم رہجاویں۔ اور دوسری طرف وہ بھائی جو خرچ دینے کو بھی طیار ہوں اور تعلیم سے فیضیاب نہ ہو سکیں۔ اب جن لڑکوں کی عمر اس سال آٹھ سال کی ہے اور وہ داخل نہیں کئے گئے۔ تو کیا وہ اگلے سال میں جب نو سال کی عمر کے ہونگے۔ تو گروکل نے انکو داخل ہونی کی اجازت دی۔ کیا یہہ ٹھیک بات نہیں ہے کہ ایک آدمی کو تین چار منزلہ مکان پر چڑہا کر نیچے سے سیڑہی ہٹادی جاوے۔ یا تو عام لوگوں میں گُروکُل کے خیالات نہیں دینے چاہئیں تہے یا اگر دیئے گئے ہیں تو کیوں نہیں پختہ بندوبست کیا جاتا جیسا کہ سکیم گروکل میں تحریر ہے کہ امیر غریب کو یکساں تعلیم دیجاوے اور یکساں برتاؤ ہو۔ کیا ہم امید کرسکتے ہیں کہ یہہ وعدہ کبھی پورا ہو گا۔ اب ہم کو کارن سوچنا چاہیے جسسے ہماری یہہ امیدیں پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ اور ہمکو اوسکا اوپاؤ کرنا چاہیے

اب اگر خیال کیا جاوے تو اس میں ایک ہی نقص بڑا بھاری ہمکو نظر آتا ہے جو ہر دو پہلوؤں سے بچار کرنے پر ہمکو اس نتیجہ پر پہونچاتا ہے۔ کہ در حقیقت میں ہم نے اپنے مشن کو پورا نہیں کیا۔ ہم لوگوں کو جو اودیا کے خواب میں پڑے سوتے ہیں اور بار بار شور کرنے اور کرنے کے عادی ہو گئے ہیں ادہکاریان گروکل کو چاہیے تہا کہ پ

کہ لالہ منشی رام جی کے سوائے کسی کو یہہ خیال نہ
آیا کہ میں بھی یہن کروں کہ اس قدر روپیہ
جمع کرکے اور گروکل کے واسطے لوگوں کے اُستاہ
کو بڑہاکر اون غریب بھائیوں کو مشکور کروں
جو گروکل کی تعلیم کے جان و دل سے خواہاں
ہیں مگر خرچ برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے
بلکہ برعکس اوسکے برائے نام گروکل کا ہونا نہ
ہونا برابر ہے۔ کیونکہ اگر اسی طرح سال
بسال سیکڑوں آدمیوں کی درخواستیں نامنظور
ہوتی گئیں تو کیا وہ امید رکہیں گے کہ ہمارے
بھائی کبھی گروکل میں تعلیم پا سکیں گے۔ کیا
جہاں ہر ایک کا یہہ فرض نہیں ہے کہ نا امید
بھائیوں کو مایوس نہ ہونے دیں۔ کیا اوس
بانی گروکل کا یہی مدعا تہا۔ کیا اوس دہرمی
کا یہہ دلی منشا تہا۔ کہ ایسا ہی گروکل ہو
جس میں غریب و امیر کا کبھی مدعا پورا نہو۔
لوگ خواہش ظاہر کرتے رہیں مگر عملی کارروائی
کچھہ نہو۔

میری اس تحریر سے یہہ ہرگز منشا نہیں ہے
کہ ادہکاریاں گروکل نے اس یرن کو
تنہا دبا ہے اگر متمول بھائی جو دس روپیہ
اور پندرہ روپیہ ماہوار خرچ دیکر اولاد کو پڑہانا
چاہتے ہیں اور کامیاب نہیں ہو سکے کیا وہ
اپنی پندرہ روزہ آمدنی ہر ایک بھائی دی کر
گروکل کو یہاں تک نہیں پونچا سکتا کہ خود بھی
فیض اوٹہا دیں اور دوسرے بھائی جنکو طاقت
نہیں اون کو نام زندگی دہا دیویں۔
اسلئے میری پرارتہنا ہے۔ کہ کوئی آدمی ایسا
نظر نہیں آیا۔ جسکو کچھہ نہ کچھہ آمدنی ماہوار نہ ہو
اگر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق پندرہ روزہ آمدنی
ہر ایک بھائی گروکل کو دان کر دیویں (جیسے
اوسکا ذاتی بھی چنداں نقصان نہیں ہے)

...کو ہماری ارکان امیدی بلکہ چنہ امید قایم
نہیں ہو سکتی۔ بیشک وہ بات جو ہر ایک کو یکساں
تعلیم ہو اور یکساں برتاؤ ہو تب ہی پوری ہو سکتی
جب ہم اوسکے پورا کرنے کو ہم سب یکساں
ہی مدد کریں۔ اگر میری اس تحریر سے کسی کے
دل کو رنج پہونچے تو براہ نوازش معاف فرماویں
کیوں کہ میرے دلی جوش نے مجھکو یہہ لکہنے پر
مجبور کر دیا ہے۔ اوم شانتی شانتی۔

ویدک دہرم کا سیوک
بالک رام ممبر آریہ سماج لائیل پور

فہرست چندہ بامداد گروکل فنڈ

مہاسے جوتی رام جی فورٹ سنڈیمن (بلوچستان)
سے مفصیل ذیل چندہ گروکل کی سہایتا ہیں اکٹر
کرکے بہیجتے ہیں جسکے لئے اُن کا اور دانا دان کا
شکریہ ادا کرتا ہوں۔

لالہ کلو رام جی ملازم ڈاک خانہ میر علی خیل (بلوچستان)
گائے دان۔ معرفت پنڈت گنگا رام ٹہیکہ دار ۳۰؍

ملک دہرم چندرجی .... ۵؍
سردار تہو سنگہ جی .... ۵؍
پنڈت گنگا رام جی ٹہیکہ دار .... ۶؍
مہتہ گیان چند جی .... ۶؍
دیوان بہاگوند اس جی .... ۶؍
بابو موتی خاں صاحب .... ۶؍
سیٹہہ کالو رام دوکاندار .... ۶؍
سیٹہہ لکی چند بگل مل جی .... ۶؍
سیٹہہ گوبند رام اینڈ کو .... ۶؍
سیٹہہ کوڈو رام .... ۶؍
ملک نرائن داس جی .... ۶؍
لالہ منگل سین جی .... ۶؍
لالہ کرم چند جی کلرک .... ۶؍

مہتہ لبہ داس جی ....
لالہ لوبت رام جی .... عہ؍
لالہ نند لعل جی .... عہ؍
لالہ ہیرا چ جی .... عہ؍
بابو جان کی لعل جی .... عہ؍
بابو لچھمن داس جی .... عہ؍
پنڈت پرمیم نرائن جی .... عہ؍
بابو امبا پرساد جی .... عہ؍
بابو کالا خان .... عہ؍
لالہ تیج بہان جی .... عہ؍
لالہ لکہپت رائے .... عہ؍
لالہ لعل چند جی .... عہ؍
گپت دان .... ۶؍
لالہ ایشر داس جی .... عہ
لالہ گوبند سہائے ٹہیکہ دار .... عہ؍
لالہ تہو رام جی عہ؍ ۔ منشی ہریرام جی ... عہ؍
لالہ داسو رام جی عہ؍ ۔ لالہ موتی رام جی عہ؍
لالہ متوال چند جی عہ؍ ۔ لالہ سائیں دتہ مل جی عہ؍
لالہ گنپت خان جی ۱۲؍ ۔ لالہ لبہ داس جی عہ؍
گپت دان عہ؍ ۔ بابو دیا کشن جی عہ؍
سیٹہہ پیسن جی عہ؍ ۔ لالہ جنگل داس جی عہ؍
لالہ دیوان چند حلوائی عہ؍ ۔ منشی ہانع مل جی عہ؍
سیٹہہ لکیا رام جی عہ؍ ۔ سیٹہہ ٹیلو رام جی عہ؍
بہائی متہر سنگہہ جی ۱۲؍ ۔ بہائی پیرا لعل جی ۱۰؍
سیٹہہ چمن رام جی ۱۰؍ ۔ سیٹہہ کیول رام بزار ۱۰؍
بہائی داس رام دہونہ رام دوکاندار ۱۰؍ ۔ لالہ رام سہائے حلوائی
سیٹہہ کہیل داس ۸؍ ۔ لالہ بہوانی داس جی ۸؍
لالہ ہری چند دوکاندار ۸؍ ۔ لالہ عالم چند جی ۸؍
سیٹہہ گوپی چند جی ۸؍ ۔ لالہ تیج بہان دوکاندار ۸؍
لالہ موہن لعل جی ۴؍ ۔ لالہ رام چند جی ۴؍
لالہ کرم چند جی عرائض نویس ۸؍ ۔ منشی آٹا بخانہ ذہری چند جی ۸؍
منشی آٹا بخانہ جیونی رام عہ؍ ۔ منشی آٹا بخانہ دہرم چند جی ورجیوتی رام عہ؍
میزان کل ۔ ۔ ۔ مالہ عہ؍ ۱۲

شبد پرمان

شری سوامی جی مہاراج ویدبھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۷ میں اُپدیش فرماتے ہیں شبد دو قسم کا ہے۔ نتیہ اور انتیہ۔ نتیہ شبد کی تحقیقات میمانسا اور ویدانت سے ہوتی ہے۔ انتیہ شبد کی تحقیقات وشیشک اور نیائے سے ہوتی ہے۔ سانکھیہ اور یوگ شاستر بھی ایسی شبد کو مانتے ہیں تاہم وستار پورک اُنہیں شاستروں میں برنن ہے اور یہی کارن ہے نیائے ... میں شروتی پرمان نہیں مانا گیا اور سانکھیہ یوگ میں صرف رچی بڑھانے کے لئے مختصر طور پر برنن ہے۔ اس سے یہ ہی پرتیت ہوتا ہے کہ سانکھیہ اور یوگ کا بھی سناتنیہ شودر کو ادھکار ہے میمانسا اور ویدانت کا وشیش شودر ہی جو یوگ تک پہونچ گیا ہو۔ ادھکاری ہو سکتا ہے۔ انتیہ وید پڑھنے کا ادھکاری نہیں ہے۔ قبل ازیں انتیہ شبد کی بابت ...تہ دھرم پرچارک مورخہ ... میں ذکر کر چکا ہوں ... اور بھی مناسب جانکر شبد کی بابت نویدن کرتا ہوں جب تک نہ شبد کے ارتھ کا گیان نہ ہو تب تک پدارتھ کا گیان نہیں ہو سکتا کیونکہ خاموش شدہ آدمی کو انگلی کے نشان سے بھی ہم کو شبد کا گیان ہوتا ہے۔ ارتھات اگر کوئی گونگا انگلی سے کچھ نشان کر دے تو اس سے بھی ہم کو ارتھ کا گیان ہو جاتا ہے۔ یہ گیان کی طاقت پدارتھات فقرہ میں ہی موجود ہے۔ اگر کوئی حرف گھٹ کہدے تو اس سے کچھ بھی گیان نہیں ہوتا اور جو پد سے پیدا شدہ پدارتھ کا گیان ہوتا ہے۔ وہ بیوہار کہلاتا ہے اگر ایسا نہ مانا جاوے تو پد کے گیان والے کو پرتیکش سے جب پدارتھ موجود ہو۔ تب ہی شبد بودھ پیدا ہو۔ چونکہ ایسا نہیں ہوتا اس لئے پد سے ہی گیان کا پیدا ہونا ماننا چاہئے۔ علاوہ اس کے گھٹ پد کہنے سے آکاش جو سمبندھ سے اس کے ساتھ رہتا ہے اس کا بھی سمرن ہو اس لئے پد کی شکتی کا ساتھ گیان ہونا ضروری ہے اور وہ شکتی ہی گیان کی اُدپتی ہوگی ہے۔ جس سے کسی وستو کا گیان نہیں ہوتا جسطرح سے ایشر سنکیت اس شبد سے اس وستو کا گیان کرو ضروری ہے اسی طرح کاریہ پدارتھ میں شکتی کا ہونا ضروری ہے اور اس شکتی کو ایشر اچھیا بھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسے ایشر نے ہمکو آگیا دی ہے۔ تب اسکا نام رکھو اس معاملہ میں پراچین اور نوین نیائے والوں کو کچھ بباد بھی ہے جسکو بوجہ کم لیاقتی کے چھوڑتا ہوں پھر سمجھکر دوسرے موقعہ پر اس کا سمرتھن کروں گا۔

وہ مذکورہ شکتی بیاکرن اوپمان آپت واکیہ بیوہار واکیہ شیش سدیہہ سے معلوم ہوتی ہے بیاکرن جب تک دھاتو مصدر اور پرتیہ کا گیان نہ ہو تب تک شکتی کا گیان نہیں ہوتا جیسے کوئی کہے चैत्रपचति چیتر پچتی اس جگہہ پکانے والے کا ابھید سمبندھ ہے جسکو گورب ہونے سے چھوڑتا ہوں۔

اوپمان۔ چیتر کی طرح جاتا ہے۔ کوش لغات نیل وغیرہ شبد۔ شکتی کوش سے معلوم ہو سکتی ہے۔ آپت واکیہ کو کل اب کے بہشتر پرروتی ہے۔ بیوہار جیسے کسی پرش نے کسی شخص سے کہا گھٹ مانیہ घटमानय اس لانے اور لیجانے کے بیوہار کو پتا کو دیکھکر بیٹے کو گیان ہوا کہ آنیہ आनय لانے کو کہتے ہیں اور فلاں شبد لیجانے کو کہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ واکیہ شیش جب کسی کو کہا جاوے تیرا باپ مر گیا یا تمہارے گھر لڑکا پیدا ہوا ایسے واکیوں سے رنج و خوشی کا ہونا ثابت ہوتا ہے اس واکیہ شیش سے شکتی کا گیان ہوتا ہے یگیہ میں کہا جاتا ہے۔ جو بیہ چرو ہوتی۔

यवमयश्चरु भवति

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شبد سے یگی دار جو سے مراد ہے مگر یہ گیان صرف آریوں کو ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں وید پرمان ہے دوسری جگہہ کلش ہے اس سے گھٹ کا گیان ہوتا ہے اس کا نام برن ہے برن اُسکو کہتے ہیں کہ ایک پد کے لئے دوسرا شبد استعمال کیا جاوے یا یوں کہو पाकंकरोति کے بجائے पचति پاکنگ کروتی اسکو برن کہتے ہیں۔ پرسدھ پد سے بھی شکتی کا گیان ہوتا ہے۔ نزدیک کے درخت پر پک رہتی ہے۔ ان وجوہات سے جاتی ہی میں شکتی ہے۔ بیکتی میں نہیں اور گوتم رشی جی ایسا پرتی پادن کرتے ہیں۔ جاتی آکرتی سہت بیکتی میں شکتی ہے۔ آکرتی اوئیوں کی بناوٹ کا نام ہے۔ ارتھات گیہ وششٹ گھٹ میں شکتی ہے اب میمانسا شاستر کار فرماتے ہیں۔ شبد دو پرکار کا ہے۔ پوروشیہ اور اپوروشیہ۔ پوروشیہ آپت واکیہ کو اپوروشیہ وید واکیہ کو کہتے ہیں اور یہ دونوں پرکار کے ہوتے ہیں۔ سیدھارتھ اور بدھایک ان میں بدھایک دو پرکار کا ہوتا ہے۔ اُپ دیشکم اور اتی دیشکم یہ کرنا چاہئے۔ یہ اُپ دیشکم ہے۔ ایسی طرح یہ کرنا چاہئے۔ یہ اتی دیشکم ہے۔ جیسے لوک میں دیودت کو دہی کھلانا چاہئے۔ وید میں یگیہ کرو اسی کارن यजेत یگ کرو۔ اس میں دو انش مانی گئی ہے۔ اکھیات جو دس لکاروں میں موجود ہے۔ اور لنگ صرف بدھی پرتیہ میں ہے۔ ان دونوں انشوں کو بھاونا کہا جاتا ہے بھاونا اس بیوپار کا نام ہے۔ جس کام کرنے سے کرنیوالے کی مراد بر آوے اور وہ بھاونا دو قسم کی ہے۔ شبدی بھاونا ارتھی بھاونا جو پرش کی پرورتی کرنیوالا بیوپار ہو اسکو شبدی بھاونا کہتے ہیں۔ وہ لنگ انش سے کہی جاتی ہے۔ ارتھات لنگ کے سننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدھی ہم کو فلاں کام میں لگاتی ہے۔ جیسے کسی کو کہا جاوے گانے لاؤ۔ اس سے یہ پرتیت ہوتا

ہوگا۔ کہ یہ واکیہ ہم کو گھوڑے کی طرف پرورت کرتا ہے جسطرح یہ واکیہ انسان کا مطلب ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح ویدک واکیہ ایشر یہ ہونے سے شبد میں بھاونا ماننی پڑتی ہے جسکو شبدی بھاونا کہتے ہیں۔

جس موقعہ سے مطلب براری کی خواہش سے کام کیا جاوے اُسکو ارتھی بھاونا کہتے ہیں وہ بھاونا اکہیات النش سے جتلایا جاتا ہے۔ پس ان دونوں بھاوناؤں کے پورا کرنے کے لئے ودھی واکیہ کی ضرورت ہوتی ہے جسکو اپوروتیہ مانا گیا ہے سوامی جی مہاراج بھی اُسکو اپوروتیہ فرماتے ہیں۔ یہ واکیہ پانچ پرکار کا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
اس جگہ اتنا مناسب جانکر لکھ دینا ہے کہ میمانسا شاستر بدھی واکیہ ارتھات برہمن گرنتھوں کو ترجیح دیتا ہے اسکا کارن صرف یہ پرتیت ہوتا ہے کہ یگیہ وغیرہ کریا کرنے کا قانون برہمن گرنتھوں میں ہی ہے۔ وید ہم کو بلاشک کلکڑی لاؤ۔ اس طرح کا کنڈ بناؤ ہدایت نہیں فرماتا۔ اس سبب سے مورکھیہ برہمن گرنتھوں کو مانا گیا ہے گر یہ دیکھا جاتا ہے کہ بلا منتر برہمن گرنتھ کیا کر سکتے ہیں بدون آریہ سماج بلا منتری کے یا منتری آریہ سماج کا بلا بدہان کے کیا کرسکتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ جن رشیوں کو وید کا الہام ہوا اُنہوں نے ہمارے ادہکار کے لئے قانون بنائے علاوہ اس میں جہاں منتر کا لکشن ہے وہاں اسکو بلوان بھی بسر و چشم مانا ہے۔ منتر کا ارتھ وید کا صاحب ہے۔ پس میمانسا شاستر الوکک کام پورا کرنے کے لئے گو یتہ یکتی وششٹ میں شکتی مانتا ہے۔ ان شکتیوں کے گیان سے آجکل جو آریہ سماج کے مخالف ورن ویوستہا پر کرتے ہیں وہ بھی عمدگی سے ہمری ہر ہو جاتی ہے۔
اب ہمکو پھر سوامی جی کے چرنوں میں جانا پڑتا ہے وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۰۹ میں

यथेमां वाचं कल्याणी ---
یتہماتک باجنگ منتر میں جس میں سب منشیوں کو ادہکار دیا ہے اور اُس میں سوامی جی شودر کا جاتی پردرتن وغیرہ اپدیش فرماکر انت میں صاف شبدوں میں لکھا

ہوا ہے۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جس جس جگہہ شودر کو وید نہ پڑھنا پڑہانا نہ سُننا سُنانا لکھا ہوا ہے۔ اُسکا یہ مطلب ہے شودر کا بُدہی سے رہت ہونے کے کارن اور ودیا نہیں دہارن و چار سے اسمرتھ ہونے سے اسکو ممانعت ہے۔ جس سے صاف یہ پرتیت ہوتا ہے کہ کسی خاص ودیا اور دہارن شکتی کے ضرورت ہے کیونکہ بلا سہکاری شکتی کے جو کام کیا جاتا ہے وہ نشپھل نہیں بلکہ پاپ جنک ہوتا ہے۔ اور علاوہ اسکے یہ صفات کا پڑتال صرف شودروں ہی ماہی کیا گیا ہے دوسرے ورنوں میں نہیں کیا گیا لیکن ہمکو ضرور ہے کہ ہم بلا پڑتال برہمن کشتری ویش کو جسطرح سنسکار بدھی میں لکھا ہے۔ ادہکار دیں اور شودر کا امتحان کرکے اُسکو ادہکار دیں۔ ایسا پڑتال کرنے سے شودروں کی دو قسم ہو جاتی ہے ایک سامانیہ دوسرا وششیش جو امتحان شدہ شودر ہوگا وہ وششیش کہلاویگا۔ اُس وششیش کے جاننے کے لئے سوامی جی اُسی صفحہ پر شودر کا لکشن اسطور پر فرماتے ہیں ستیہ دہرم آچرن سے ہی شودر دوسرے ورن میں جا سکتا ہے انیہ طور سے نہیں جسطرح جب تک ہون کنڈ میں اگنی نہ ہو تب تک ہون کرنا فضول ہے علاوہ اگر معمولی بدھی سے مراد ہوتی تو کیکئی کیٹ پتنگ وغیرہ ادہکار ہوتا۔ اس خاص بُدھی سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اول کشن میں گو مانس کہاوے دوسرے کشن میں وہ ایسا پاپ کرنا چھوڑدے تب فوراً اُسکو ادہکار دیا جاوے۔ اسکی پہچان سوامی جی کے شبدوں ستیہ دہرم آچرنوں سے ہی عمدہ طور سے ہوسکتی ہے۔ اور وہ ستیہ دہرم آچرن صرف مانس کے چھوڑنے پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ وہ صفات وید بھاشیہ بھومکا پرشٹ نمبرہ ۱۱ سے ہی جانی جاسکتی ہے جس سے اُسکو ششیہ پن کا ادہکار دیکر بعدہ شودر کا پڑتال کرنا چاہئے۔
پس ان بیانات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جسنے جنم سے ستیہ آچرن کیا ہو اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولا ہو

اور کبھی نشیدہ مانس وغیرہ کا گرہن نہ کیا ہو وہ ہی وششیش شودر ہے۔ جسکو وید کا ادہکار ہے انیہ کو نہیں اور جس شخص نے جنم کے بعد نشیدہ کرم کئے ہوں اُسکے لئے پرائشچت موجود ہے۔ جو سمرتی میں مفصل طور سے درج ہے۔ ان سبکو چھوڑ کر اُس رشی کتھن انرسار ادہکار اندہکاری میں اُس سے اگلے ونشہ میں جو پاپا پہٹن پاتھن کا ذکر بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے اور پہلے شروع میں ہی سوامی جی اول وششٹ شبد کے اُچارن کو مہا پاپ فرماتے ہیں۔ القصہ دلیلوں بازی کو ایک طرف رکھکر سوامی شنکر آچاریہ جی کرت ویدانت بھاشیہ کا لفظ بلفظ ترجمہ درج کرتا ہوں۔ جو میری دانست میں اس النش میں سوامی موصوف کا سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج سے ہو بہو اتفاق ہے۔
ویدانت شاستر سوتر نمبرہ ۳۸ پا د سوم ادہیائے اول

श्रवणाध्ययनार्थ प्रतिषेधात् स्मृतेश्च

اس سے بھی یہ جانا جاتا ہے کہ شودر کو ادہکار نہیں ہے جو اسکو وید شروان اور ادہین کے لئے پرتی شیدہ ہوتا ہے ارتھات وید کے سننے کا پرتی شیدہ اسکے ارتھ کے گیان اور اوشٹان میں سمرتی پرتی شیدہ کہتی ہے جو کوئی شودر وید کو اتفاق سے سُن لے اس کا کان سیسہ اور لاکہہ سے پورا کر دینا چاہئے ارتھات بند کر دینا چاہئے وشتان کو پراپت ہوتا ہے جو شودر اس کے برخلاف کرتا ہے۔ اس لئے شودر سمیپ نہیں پڑہنا چاہئے۔ جس کے پاس سُننے کا حکم نہیں ہے وہ کسطرح وید پڑہ سکتا ہے۔ وید کے اوچارن میں جیبھا کا کاٹنا اور وید کے دہارن کرنے میں شریر کو کاٹ دینا چاہئے۔ اس لئے پرتی شید کہا گیا ہے۔ شودر کو وید کا گیان ست دو صرف و دجوں کو گیان کا ادہکار ہے۔ جن پرشوں کو پورب کرت سنسکار سے وشر وغیرہ کو گیان کی اوتپتی ہے۔ اُن کے لئے ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ گیان ہونے پر پہل کی پراپتی ضرور ہوتی ہے۔ چاروں ورنوں کو سُناوٗ۔

اس سبب سے چاروں ورنوں کو ادھکار پراپت ہے۔

انت میں آپ سے نویدن کرتا ہوں کہ آجکل پشچم دیس سے ہم کو ایک ودیا یعنی تہیا سافیکل سوسائٹی پراپت ہے۔ اُن سے رفاقت پیدا کرو۔ کھنڈن منڈن بہت ہو چکا۔ مگر تاں وغیرہ بہت ہیں جنکے نکالی گلوچ بہت سنا دیا اور سُنا دیا۔ اُن سے موافقت کرو۔ اور آج سے کوشش کرو کہ وے جس شودر کو قابل شدھ کرنے کے سمجھیں ایک سارٹیفکٹ دیدیا کریں۔ اور آپ اُنکی سمجھ کی بموجب اُن کو شدھ کردیا کریں۔ اسوقت کے صاحب بھی و دھرم کی پیاس میں گھوم رہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ یہ میری تحریک شاستر سے برودھ نہیں ہے اور امید ہے کہ اس کو بھی غور کے بعد انگیکار کرینگے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ کوئی صاحب میرے اس لیکھ کو ممبران آریہ سماج انارکلی اور نیز بھائی بھاجان نقل ان تہیوسافیکل سوسائٹی کے گوشگذار کردیں تاکہ اس معاملہ پہ کچھ وچار ہو۔

اے ایشور کرپا ندہ ہے میرے بھائیوں کے دل میں ایسا شبھ دل کا انکر ڈال کہ وے قابل پور وک اس ہماری معاملہ پر وچار کرنا شروع کردیں تاکہ ہماری قسمت کھل جاوے۔ راقم

ایک مورکھ ودیارتھی

چونکہ میرے نوٹ لکھنے پر ودیارتھی جی ہر ایک شخص میں کہہ دیتے ہیں کہ میرا ایک ایک شبد اُن کو کالی پرتیت ہوتی رہے۔ اس لئے اُنکی کسی تحریر پر اب نوٹ نہیں دیا جاتا۔ امید ہے کہ ناظرین جہاں کہیں ہتیو ابھاس دیکھیں گے خود بخود ٹھیک نتیجہ نکال لیں گے۔ ایڈیٹر

اب انومان کا کھنڈن کرتا ہوں۔ یہ پچھلی تحریر میں کہا گیا تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ ایشر کی سہایتا سے اور خوش قسمتی سے میرے سے انکار اچھا بن گیا ہے مگر خوف کھاتا ہوں۔ مبادا پاٹھک گن یہ خیال فرماویں کہ نیائے شاستر وغیرہ ان سیدھیوں کو کھنڈن کرتا ہے

اور میرے پیارے پنڈت سے کسندلی ست شری دھر آچاریہ کے پرمانوں وغیرہ سے یہاں تک اپدیش دیا ہے کہ سوامی شنکرآچاریہ جی اس کا کھنڈن فرماتے ہیں۔ جو کہا ہے اُس سے یہ یقین ہو جاوے کہ وہ تحریر ٹھیک ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ زیادہ اُنکا سا تھ ہوں تاکہ پاٹھک گنوں کی شاستروں میں رُچی بڑھے۔ سوامی شنکراچاریہ جی نے صداقت کو مع کُھلا اپنے بھاشیہ سوتر ۲ پاد اول ادھیائے اول میں یہاں تک اقبال کرتے ہیں۔

आत्मनौ वै शरारा रा व हनि
स इतयम योगि कुयात बले
प्राप्य तै श्व सर्वै महिंचरत

"اے بھرت ارشبھ یوگی یوگ بل کو پراپت ہوکر بہت شریر بنا لیتا ہے اور سب پرتھوی پر گھوم سکتا ہے سب وشیوں کو پراپت ہو سکتا ہے۔ جنھے اونکے بھاشیہ ہو وصول بھاشیہ کو دیکھ لیں اِس ثبوت سے اور زیادہ کیا دے سکتا ہوں۔

وے سب میرے سامنے پڑے ہیں۔ جنکو موقعہ پر لکھونگا کیونکہ اسوقت میرے دل میں بہت سے خیالات گھوم رہے ہیں۔ شاید آپ کی مدد سے دوسرے جنم کے لئے کچھ اچھے سنسکار پیدا کرلونگا۔ الغرض اس واہیات تحریر کو چھوڑکر نویدن کرتا ہوں جسطرح اپ لشٹ شٹیتریہ اپنے تیسرے انوواک میں سب پرتھوی وغیرہ کے پانچ حصے کئے ہیں۔ ادھی لوکم ادھی جیوتشم ادھی ودیم ادھی پرجم۔ ادھی آتم۔ اسی طرح کل سنسار اور شاستروں کے حصے ہیں۔ جب کچھ الش ایک حصہ کا دوسرے حصہ میں مل جاتا ہے۔ تب تین حصے ہو جاتے ہیں۔ جب دو حصے ہی ہوتے ہیں۔ تب بھی تیسرا حصہ کسی قدر اُس میں بنا رہتا ہے۔ اسی لئے آریہ دھرم میں برہم شبد کے ارتھ گیان نہیں کئے جاتے ہیں بلکہ جیو بھی کرنے کو ایشر کرنے سے ہمارا پرلوک سدھرتا ہے۔ اسی طرح شاستروں کا حال ہے۔ جب ایک سیڑھی سے نکل کر

دوسری تیسری سیڑھی پر جاتا ہے تو پچھلی سیڑھی چڑھکر ہوشیار فراموش نہیں کرنا پڑتا۔ مثلاً

ویدانت ۵ — شکش — نیائے — یوگ — سانکھیہ — یوگ

اشٹ ہیتک باکیہ برہمچاری۔ گرہستی۔ بان پرستی سنیاسی۔ تم رج ست۔ کرم اپاسنا گیان اندریہ انہکار۔ مہت۔ پرکرتی۔ پرتھوی جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی۔ ترتیا۔ بہوت کال بہوشت کال۔ ورتمان۔ ابہودیہ۔ نشریہ۔ دربیہ گون۔ کرم۔ سنیا گیان۔ تت گیان۔ موکش۔ اکار اوکار۔ مکار۔ سامانیہ۔ وشیشتی۔ سمواے۔ پراگ ابہاو سمرگ ابہاو۔ اتینت ابہاو۔ انو۔ مہن۔ دیرگہیہ الو۔ دہرم۔ سیت۔ گارستیہ اہونیہ۔ واکشنیہ اوتہ جسپ۔ ارتھ بادھنشیدہ۔ نام دیہ۔ منتر۔ بدھی سورگ پہل۔ یاگ اگنی ہوتر۔ پرباج یگ وغیرہ۔

مطلب اسیطرح اگر تفصیل بیان کروں تو شاید بہت جگہ انہیں مقدس ستیہ دہرم پرچارک کی خراب ہوگی۔ وہ دو ان لوگ سمجھ سوچکر لگالیں گے۔ اور ان کا ذکر جس جس موقعہ پر ہو وے گا بیان کروں گا۔ بیشک نیائے شاستر جہاں تکمیں یا ر نا سمجھا تا ہے اتہات اُس کا کچھ کام دیتی ہے جو شخص نیائے شاستر کی کہی ہوئی بدھی اتہات حکم کو مانتا ہے۔ لعبد سانکھیہ سے ویراگ پیدا کرکے یوگ کے پاس جاکر سمادھی حاصل ہوتا ہے ان نمائش بہوش چھوٹا ہونا بڑا ہونا میں نہیں بنتا تب کیول اتہات شتہان گیان دشٹ گیان سے علیحدہ ہو کر برہم کو پراپت ہوتا ہے جسکا نام ات وسنو کا گیان جو دہ بھوں کو جاننے سے بیک ہوتا ہے۔ اُس کے بعد سنسار بربمان اور آئندہ سے براگ سانکھیہ سے ہوتا ہے غم دم آدی سادہن سے مُکت یوگ سے ہو کر دہرم میں وچار بیاگ سے کرکے

अथ तो ब्रह्म जिज्ञासा इति

ویدک او بکاری ہوکر موکش کو پراپت ہوتا ہے بشرطیکہ اُن کے کہنے کی تعمیل کرتا جاوے۔ اور اُن کا اگلا راستہ دکھلایا ہوا چاہتا جاوے۔ جیسا سیدھ دیا ہے

ختم کرکے پنڈتان آریہ بھی اور پورنانند اور دولت رام جی سے ستیش بدھی سے نویدن کرتا ہوں کہ وے کرپا کرکے جس جگہ گروں پر ہم پورک جیسے گور نمنٹ کو قصور پر بغل میں لیکر سمجھایا کرتے ہیں ویسے مجھکو گرنے سے بچاتے جاویں۔ اگر فہمائیش پر باز نہ آؤں تو مار پیٹ سے حسب مرضی ہو سمجھا دیں کیونکہ میں نے اپنی دانست میں بڑے کام پر ہاتھ لگایا ہے۔ امید ہے یا ٹھیک گن ہی دوستانہ طور سے سہارا دیتے جاویں۔ ڈویٹر صاحب سے نویدن ہے کہ میں حتی المقدور اپنے سکھیہ کا خود ہی بہانک کرتا رہونگا۔ اور اس قسم کی شانتی ڈالتا جاؤنگا۔ کرپا کرکے اخبار میں اتنا حصہ درج فرمادیا کریں۔ ورنہ مضمون میں مجھکو کچھ لطف نہ آویگا۔

پر یہ ہا ٹھیک گنوں۔ میرے خیال اب طرف گھوم رہے تھے۔ اس لئے افسوس کرتا ہوں سوامی جی کے دیباچہ ستیارتھ پرکاش میں جو استتی ہو کہنا اکانک ات پر جگیان کا جو کرم کہا گیا ہے اسکو پنجویں ادل ورنن نہیں کیا۔ کرپا کرکے ان پانچوں کو سمجھکر میرے لیکچہ کو لکھانا کیونکہ میں بار بار یہہ نہیں کہونگا کہ اب لوگ ہوگیا اب اچھا پیدا ہوگئی اب کام دھرم کرنے لگ گیا۔ بعدہ برہم کا گیان پیدا ہوگیا۔ آپ خود ہی اسکو ہر ایک مضمون کے شروع میں اپنے ذہن میں سمجھ لینا۔ اور اس قصور سے معاف فرمانا۔

ہے اتیشر کرپا کرو تاکہ منو کامنا پوری کرکے ہر دو ویدی سماج مندر میں برکھ کو ٹھاکر اندریہ روپی شاستروں کو آپکے سامنے کھڑا کرکے کچھ دیانت پرشنکا سمادھان کرکے بعدہ جو نبیری آگیا کو پورن کرنے کا یتن کروں۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔

اوم سفتم

ہ ق

ایک موکھہ دو یارتھی

ایک دفعہ پڑھ لو

میں لکھتا ہوں کہ میرے مضمون تین تین ماہ کے بعد نکلتے ہیں۔ اسوقت انمیں مضمون ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک کیے پاس اور دو آریہ گزٹ کے پاس موجود ہیں۔ آریہ گزٹ تو سوگی ستیہ دھرم پرچارک کے مضمون شاید ایک برس میں ختم ہونگے۔ علاوہ اس کے حقیقت میں فارسی اکشروں میں مضمون درست نہیں نکلتے اور لیکچراروں اور لیڈروں کے ایسے زبردست ستکار ہو گئے ہیں کہ سوائے طعنہ زنی کے اور کچھ جواب نہیں ملتا۔ میری دانست میں کل آریہ سماج کی کتابیں سوائے سوامی کرت اول اڈیشن کے معہ وید جو حال میں اجمیر میں چھپے ہیں چاک کرنے کے قابل ہیں۔ اور فارسی ترجمہ شدہ ستیارتھ پرکاش تو جلانے کے قابل ہے۔ میرا دعوی ہے کہ کل پراچین پستک جن کا نام سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ اکھنڈت ہیں لوگ کیول کلپنا سے نہیں سمجھتے۔ یہہ رشیوں کا قاعدہ رہا ہے۔ کہ شرتی کی پروہانتا دکھلانے کے لئے ہمیشہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ سمرتی کو شرتی انکول ہو تو مانو اس نے ارادہ کیا ہے کہ پچاس درخواست آنے پر ایک اخبار ماہانہ میں آٹھ صفحہ ہر ہفتہ وار ایک ماہ کے بعد جاری کروں گا۔ جسکا نام "سوامی دیانند سی رکھا جاویگا" ... روپیہ تنخواہ دار تک تین روپیہ سالانہ چندہ اور دس روپیہ تنخواہ دار سے کسی سوسائٹی کے پردھان کی سفارش سے ڈیڑھ روپیہ اور چار سوسائٹیاں کی سفارش پر غریب کو مفت صرف محصول کی ادائیگی پر دیا جاویگا۔ کرپا کرکے خریدار درخواستیں جلدی بھیجدیں۔ اور ایڈیٹر صاحب کرپا کرکے گروکل کے جلسہ سے پیشتر پیشور کے واسطے اس نوٹس کو درج اخبار کردیں کسی ذاتی علاوہ کا اس میں درج ہونا منع ہوگا۔ اور پرشنوں کا جواب دیا جاویگا۔ جب کوئی پرشن کرتا ہے سوسائٹی کے لئے سبب سے وہ تعلق رکھتا ہو۔ اسکو دور وجہ سے ادکھان کا وعدہ کردے۔ کتابوں کا ریویو تب کیا جاویگا جب اپنے منافع کا دسواں حصہ سوسائٹی کو دینے کا وعدہ کردے۔ جہاں تک ہوگا اخبار میں نیائے شاستر و سانکھہ ویوگ شاستر کا دیشیہ مختصر ہوگا۔ ایسکے علاوہ دیگر پراچین پستکوں کا ذکر طرالت سے ہوگا۔ اگر چھہ ماہ کے عرصہ میں پانچ صد خریداروں سے اوسط پر پہنچیں۔ تب جاری رکھا جاویگا۔ ورنہ بند کردیا جاویگا۔ تبادلہ پر کسی منیجر اخبار کے پاس وہ رسالہ نہیں بھیجا جاویگا کوئی نوٹس کتاب فروش وغیرہ کا اس میں درج نہیں ہوگا۔ آریہ سماج کی جلسہ وغیرہ درج ہوجایا کریں گے۔

الی

المشتہر

گوکل چند پنشنر موکھہ ودیارتھی
معرفت پوسٹ ماسٹر بنارس شہر

نوٹ - بڑی خوشی سے میں اشتہار کو جگہہ دیتا ہوں لیکن استقدر عرض کروں گا کہ فلاں کتاب جلانے کے قابل ہے۔ فلاں کتاب پھاڑنے کے قابل ہے۔ ایسے کلمات اس مجوزہ دیوناگری اکشروں کے اخبار میں درج نہ ہوں۔ بلکہ ہر ایک خیال کے حسن و قبح پر وچار ہو تو بہتر ہے۔

ایڈیٹر

بدھوا کیلئے بر کی ضرورت

میرے ایک دوست کے یہاں ایک لڑکی بعمر ۲۰ سال بدھوا ہے وہ اسکا پنر بواہ کیا چاہتے ہیں وہ اگروال ویش ہیں اور گرگ گوت ہے۔ لڑکی دیوناگری اور اردو پڑھی ہوئی ہے۔ بر کی عمر ۲۵ - ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہئے اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور گذارہ معاش کافی رکھتا ہو۔ خواہ اگروال ویش ہو یا جیسا۔
ایسکے متعلق درخواست میرے پاس آنی چاہئے۔

ڈاکٹر پنڈت رام ناتھ منیجر و مالک
پنجاب میڈیکل ہال جالندھر شہر

آریہ سماجک خبریں

موضع ناشلہ گڑھ میں ۷ فروری ۱۹۱۳ء کو پنڈت
بھوجدت جی نے تقریباً آٹھ یوم تک ویدک دھرم
کا پرچار کیا۔ منشی باسدیو ولد لورل جی کے یگیوپویت
سنسکار کرائے اور پورانک پنڈت برج ناتھ جی
سے شاستراتھ ہوا جس پر ایک محمدی بھائی ذیلدار
نے برملا پبلک میں کہہ دیا کہ پورانک پنڈت کے
جوابات تسلی بخش نہیں ہیں۔

فورٹ سنڈیمن ملک دھرم چند جی اکونٹنٹ
کی لڑکی کو شانتی دیوی کا بروز بسنت پنچمی مونڈن
سنسکار سنسکار ودہی کے مطابق ہوا اور حاضرین
کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا دو روپیہ آریہ کنیا
پاٹھشالہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کو دان دیئے ہوئے
اور اسی روز لالہ نونیت رام جی کی تیسری کا بھی
منڈن سنسکار ہوا حاضرین کا لڈوؤں سے
ستکار کیا گیا۔ ایک روپیہ دکھشنا پنڈت سنت رام
جی کو دان ملا جو انہوں نے اپدیشک فنڈ
میں دیدیا اور ایک یتیم خانہ فیروزپور کو۔

آریہ سماج موکیریاں ضلع ہوشیارپور نے
یکم جنوری کو بتقریب جلسہ تاجپوشی نگر کیرتن
کرکے خوشی کے اظہار کئے۔ ۱۲ جنوری کو بموقعہ
تہوار لوہڑی سماج مندر میں ہون کرکے نگر
کیرتن کیا اور موقعہ موقعہ پر اپدیش بھی دیئے
۳۔ فروری کو اسیجگہ کے سبھا سدوں نے سرگوبندپور
کے جلسہ میں جاتے ہوئے راستہ میں میانی افغان
میں ویدک دھرم کا پرچار کیا ۱۷ مارچ کو حکیم
رام سرن داس جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا
مرتک سنسکار وید وکت ہوا حکیم صاحب نے
ایک گائے اور معہ نقد مختلف فنڈات
میں دان دیئے پرماتما حکیم جی کو شانتی پردان
کرے۔ پنڈت ایشور داس برادر حکیم رام سرن داس

کی پتری کی شادی پورانک ریتی سے ہوئی
اس موقعہ پر پنڈت موصوف کی طرف سے
للعہ روپیہ سماجک فنڈات میں دان ملے۔ بابو
رام نرائن برادر کنیا نے صہ روپیہ حکیم رام سرن داس
جی نے دو روپیہ ایک روپیہ والدہ بہوشتر نے
اور برات کی طرف سے للعہ روپیہ نقد اور دو
کمٹورے دان ہوئے۔

جوالا مکھی ضلع کانگڑہ۔ جو مقدمہ منجانب
فقیر محمد بنام دوستچند سکرٹری آریہ سماج کہلو
کے دائر تھا ۱۴۔ جنوری کو خارج ہو گیا۔

بٹالہ ضلع گورداسپور۔ نہایت ہی افسوس
کہ حکیم سنت رام جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے پہلے پرچارک تھے دیہانت ہو گیا مرتے
دم اپنی والدہ کو جو کہ انکے پاس تھی وصیت
کر گئے کہ مرتک سنسکار وید وکت کیا جاوے
چنانچہ انکی والدہ رائے صاحب سنگھ جی پروہان
کے مکان پر آئی سب سماجک پرش اکٹھے
ہو کر گئے تو معلوم ہوا کہ مرتبو شریر حکیم سنت رام
کا تھا اسیوقت روغن زرد صندل آگری
وغیرہ منگوا کر مرتک سنسکار وید وکت کیا۔ پرماتما
حکیم صاحب کے پس ماندگان کو شانتی پردان کرے۔

تصحیح یعنی صحت۔ جگن ناتھ شہر کوٹ عیسےٰ خاں
سے لکھتے ہیں کہ پچھلے اخبار میں آریہ سماجک
خبروں کے کالموں میں کوٹ عیسےٰ خاں اور
خیرپور آریہ سماج کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج
خیرپور کا مبلغ عسہ روپے بھوپالی دربار دان
کرنا لکھا ہے۔ حالانکہ کوٹ عیسےٰ خاں سماج نے
مبلغ عسہ روپیہ اسی موقعہ پر اکٹھا کرکے
بحضورت لالہ کدارناتھ صاحب بھوپال روانہ
کر دیئے تھے۔

آریہ سماج بٹالہ کے عہدہ داروں کا انتخاب
سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا ہے۔
رائے صاحب سنگھ صاحب بھنڈاری۔ پردھان

لالہ رام چند صاحب بھنڈاری لالہ گردھاری لعل چڑی منیج	اوپ پردان
لالہ نتھو رام صاحب اول ۔۔۔۔	منتری
لالہ لبھو رام صاحب مختار	اپ منتری
ماسٹر ہرگوپال	پستکا دھکش
مہاشہ راما نند جی	کوشا دھکش
لالہ ملا وا رام جی۔	اپ کوشا دھکش

بھجن منڈلی بوڑا ڈلہ کے دو بار تیوں نے
ذیل کے گاؤں میں خوب زور سے ویدک دھرم
کا پرچار کیا۔ اور پنڈت ہریشچندر شرما کے ویدک
دھرم پر لیکچر بھی آنند سے ہوتے رہے پرتی ندھی
سبھا پنجاب نے تو اس علاقہ کو بھلا ہی دیا
ہے اگر یہ بھجن منڈلی کام کرتی رہی تو بہت
ہی جلد ترقی ہو گی۔ لوگ دھرم کے پیاسے ہیں
بھیکھی چک ۵ فروری ۱۹۱۳ء۔ نیناکوٹ ۶ فروری
آریہ سماج ودھو چک ۸۔ فروری۔ بھجنا ۱۰ فروری
بمقام دودہ ۱۱۔ فروری۔ بلاتی چک ۱۲ فروری
پنڈت ہریشچندر کے ساتھ آریہ سماج ودھو چک بھجن
منڈلی کا منشا یہ ہے کہ ہریشچندر شرما کے ساتھ
بھجن منڈلی سارے علاقہ میں زور سے پرچار
کریں۔

سردار امریک سنگھ سکرٹری آریہ سماج
بھون کے گرہ میں اپنین جات کرم و نام کرن
سنسکار وید وکت ہوئے حاضرین کا انپانوں
سے ستکار کیا گیا ایک روپیہ گروکل کو دان
میں ملا۔

آریہ سماج کلو ضلع کانگڑہ کا حسب ذیل انتخاب ہوا
لالہ جوالا داس جی پردھان۔ میاں کشن سنگھ
جی اوپ پردھان۔ نانک چند منتری۔ پنڈت
نانک رام جی اوپ منتری۔ پنڈت گوپی ناتھ
جی پستکا دھکش۔ لالہ میلا رام جی کوشا دھکش علاوہ
ازیں۔ پنڈت اجودھیا پرساد۔ پنڈت نرائن داس
پنڈت بھولا ناتھ۔ لالہ رام ناتھ ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے

قابلِ دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

مسیح مذہب کا مخرج بدہ دہرم ہے اُردو ۱۰/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دہرم ہے " ۔/
سنسکرت زبان کی عظمت " ۲/
سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی " ۳/
معدن التہذیب " ۲/
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی " ۱/
حیرت انگیز واقعات " ۱/
سندھیا منظوم " ۱/
بھارت کی شجاعت اور عالم آشنا سورما کے کارنامے حصہ اول اُردو ۴/
" حصہ دوم راجپوتنی کی شادی " ۱۰/
" حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ " ۱/
" حصہ چہارم " ۱/
" حصہ پنجم " ۱۰/
" حصہ ششم و ہفتم " ۳۰/
" حصہ ہشتم نہم دہم و یازدہم زیر طبع ہیں۔
ثبوت تناسخ ویدک اردو ۴/
تصدیق صداقت دہرم آریہ " ۳/
اوپ نشد اُردو ۱۰/
ویدانت دہوانت نوارن اُردو ۳/
تمباکو " ۱/
سانکھیہ کارکا " ۲/
یوگ فلاسفی " ۱۰/
آنند سمر و بہجن پرینک " ۱/
آریہ جنتری اردو ۱۹۰۳ء ۴/
ایضاً ہندی ۵/
وشیشک درشن سنسکرت پنڈت دیودت بہاشی ۳/
جیون یاترا ہندی ۳/

المشتہر

بنسی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

ستیہ دہرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸/ آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۱۴/ آنے

محصول ڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنےٰ نمونہ دکھانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی۔ لیکن اردو ایڈیشن کی بائیس سو میں سے تقریبًا نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا ابتک

لاگت بھی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے۔ اسلئے اسمیں چنداں کمی کی گنجایش نہیں تاہم اصل قیمت سے ۴/ فی جلد کم کر دیگئی ہے اور اردو ایڈیشن **نصف**

کر دیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

المشتہر

بنسی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

ستیہ دہرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشے منشی رام مالک و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

A204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A.204

सद्धर्म प्रचारक

(۳) کبھی کبھی دہارماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا۔
(۴) دہرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔



(۱) وید دکت ستیہ دہرم کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصب نرنیے کرنا۔
(۲) اتہاسک، سماجک اور آتمک اُنتی کے متعلق مضامین شایع کرنا۔

ہریدوار — **ستیہ دہرم پرچارک** — ہریدوار

جلد ۱۴ | بمقام ہریدوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہی | نمبر ۵۰

قواعد اخبار

چونکہ اکثر صاحب بہولے سے درخواست خریداری اخبار تو کر بیٹھتے ہیں لیکن جب وی پی اُنکا اُن کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع کو بیجا نقصان اُٹھانا پڑتا ہی۔ اسلئے آیندہ کے لئے یہ نیم قرار دیا گیا ہی کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے ٹکٹ آنا چاہیے۔ اور دیات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکھے میں پڑنے کا اندیشہ ہے آیندہ درج نہ ہوں گے۔

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات سمت ۱۹۵۹ کیلئے

اندازہ جگہہ	ایک سال	چھہ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے لئے اشتہارات کی اُجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر شمار کر کے لیجاویگی۔ کُل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔ ذیل کی تواریخ پر مضمون اشتہار تبدیل ہوسکتے ہیں۔ یکم ساون یکم کاتک یکم ماگھہ یکم بیساکھ۔ اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار بحساب فیصدی دس آنہ (۱۰/)

گذارش براہ مہربانی تبدیل کے لئے لکھتے وقت نمبر چٹ ضرور لکھا کریں۔ **المشتہر**

منی رام آریہ مسنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۸ چیت سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء شکروار ہردوار | نمبر ۵۰

واقعات اور مفید رائیں

روس میں جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ انتظام ہو گیا ہے کہ ۸۰ لاکھ اسی ہزار فوج پہلا حکم پاتے ہی سلطنت روم پر چڑھائی کر دیوے۔ آجکل تہذیب کا کام عیسائی تہذیب گھور اگھاری میں ہی نکال لیتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اس جنگ کی تیاری کا حال سنتے ہی سلطان روم روس کی ہر ایک شرط کو قبول کریں۔

جو مقدمہ چند نیپالی معززین پر بنارس میں اس بنا پر دائر ہوا تھا کہ انہوں نے موجودہ وزیر اعظم نیپال کو وزارت سے علیحدہ کرنے کے بعد اپنے قابو کر لینے یا مار ڈالنے کی سازش کی ہے وہ اب تک چل رہا ہے۔ کچھ آدمی انہیں سے بروئے قانون اسلحہ ماخوذ ہیں۔

پائنیر میں ایک خبر چھپی ہے کہ انگلستان کے صوبہ سمرسیٹ کے مقام وکورٹن میں گزشتہ سال مے خواری سے کوئی موت نہیں ہوئی۔ اس واقعہ کو دلطور ایک اعجوبہ کے پیش کرنا ظاہر کر رہا ہے کہ انگلستان میں کوئی ہی شہر یا گاؤں ایسا نہیں ہے جس میں مے خواری سے موت نہ ہوتی ہو۔ ہندوستان میں اب تک مے خواری اس حد تک نہیں پہونچی ہے لیکن اگر موجودہ رفتار جاری رہی تو کچھ عجب نہ ہوگا اگر اس ملک میں کوئی شہر ایسا نہ نکلے جس میں سال بھر میں مے خواری سے ایک ہی موت نہ ہوئی ہو۔

ویدک دھرم سکھاتا ہے کہ پہلے پچیس برس تک برہمچریہ رکھکر دوسرے پچیس برس گرہستھ آشرم میں رہے اور اکیاون سال کی عمر کے شروع میں ہی گرہستھ کو تیاگ کر وان پرستھی بنجاوے لیکن انگلینڈ میں ٹہنر وداہ کی رسم ایسی بے تحاشا جاری ہے کہ مسلمانوں کی طرح وہاں بھی مرتے دم تک وواہ ہوتے جاتے ہیں۔ انگلستان کے شہر شلوک کے نزدیک ایک جنسلی نامی گاؤں ہے جس کے ایک آرسدن نامی موچی نے ۸۲ برس کی عمر میں ایک ۵۰ سالہ دلہن سے بیاہ کیا ہے۔ پتری رن کے فرض کی ادائیگی کو یورپین لوگوں نے بیہودہ پن کی حد تک پہونچا دیا ہے۔

طاعون کو روکنے کے لئے چوہوں کو مروانے کا خیال امرتسر کے حکام کے دلوں میں پیدا ہوا اشتہار دیا گیا کہ جو کوئی چوہا مار کر لاوے اسکو انعام ملیگا۔ لوگوں نے خود قتل حیوانات سے انکار کیا۔ اس لئے میونسپلٹی نے اشتہار دیا ہے جو شخص چوہے پکڑ کر لادیں گے انہیں ایک پیسہ فی چوہا انعام دیا جاویگا۔ بعض بے فکروں کو اچھا شغل ہاتھ لگ گیا۔

شوک سے لکھنا پڑتا ہے کہ ماہوار رسالہ بھارت بھگنی کی یوگیہ سمپادکا اب تک بیمار ہیں۔ شریمتی بہن ہردیوی جی نے ستری جاتی کی اُنتی کے لئے جو کام کیا ہے وہ بہت ہی پرشنسنیہ ہے۔ ستریوں کی ضروریات کو کچھ ستریاں ہی ٹھیک سمجھ سکتی ہیں اور اس لئے بہ نسبت مردوں کے وے اپنی بہنوں کی بہتری کے لئے بہت اچھا کام کر سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے ہماری بہن کی بیماری نہایت افسوسناک ہے۔ اس بیماری کی حالت میں بھی شریمتی جی نے دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء اور جنوری و فروری سنہ ۱۹۰۳ء کے رسالہ جات نکالکر آئندہ کے لئے اس کا پربندھ پنڈت ہیراج جی کے سپرد کر دیا ہے جو اس رسالہ کو اسی خوبی سے بلکہ اس سے بھی بڑھکر چلانے کا وعدہ کرتے ہیں اور رسالہ لکھنے کے علاوہ اپنی طبابت کا کام بھی اچھی طرح کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا اشتہار رسالہ کے ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے۔ انکی اوہ یات کی نسبت شریمتی ہردیوی جی تنہا اُن کے پتی شریمان لالہ روشن لعل جی بیرسٹر نے بھی آخری رسالہ میں تعریف کی ہے۔

پنڈت ہیراج جی پربندھ کرتا مالک پتر بھارت بھگنی حسب ذیل اطلاع اپنے پتر کے خریداروں کو دینا چاہتے ہیں: "بھارت بھگنی پتر کا لاہور کی سمپادکا جی کے روگ گرست ہونے کے کارن گراہکوں کے رجسٹر میں گڑبڑ ہو گئی ہے۔ جس سے ہم اپنے گراہکوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ آپ اپنا ٹھیک ٹھیک پتہ ہمیں لکھ بھیجیں تاکہ پتر کا آپ کو بھیجی جائے۔" جواب پربندھ کرتا جی بھاٹی دروازہ لاہور کے پتہ سے مانگتے ہیں۔

دہلی سے ایک ست اوپچاری مالک پتر عرصہ چودہ سال سے نکلتا ہے جو پندرہویں سال کے شروع میں میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ یہ پر اوپکارنی سبھا کا آرگن ہے۔ جس سبھا کا کام یہ ہے کہ شریف بیوگان اور غربا کی مدد کے لئے انتظام کرے۔

پر اوپکارنی پتر کے ایڈیٹر دہلی اس غرض سے گئے تھے کہ اپنی سبھا کے لئے راجوں مہاراجوں سے ہزار پانچ سو روپیہ مانگ لادیں لیکن لکھتے ہیں کہ اس میں انہیں ناکامیابی ہوئی۔ جس راجا کے پاس گئے باتیں بہت ملیں لیکن ٹکا ایک نہ ملا محض معمولی آدمیوں سے ۵ جمع ہوئے۔ نہ معلوم بیچاروں نے اس رقم کے جمع کرنے کے لئے خرچ کیا کچھ کیا ہوگا۔

شوک! شوک!!!

افسوس کہ پنڈت گنگارام اس سنسار سے چل بسے آپ پنجاب کے چند نامی ڈاکٹروں میں سے ایک تھے اہالیان ریاست بہاولپور جہاں آپکی زندگی کا ایک بڑا حصہ گزرا ہے آپکی لیاقت و ہمدردی کے مشکور ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا پچھلا حصہ جالندھر شہر میں گذارا۔ میں ذاتی طور پر آپکا خاص ممنون تھا کیونکہ

جالندہر شہر میں آپکا ٹھیرنا زیادہ تر میری ہی وجہ سے تھا۔ اہالیان جالندہر کی جانب سے ایک ماتمی جلسہ مورخہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۰۲ء برائے اظہار ہمدردی منعقد ہوا جسمیں افسوس کہ بوجہ دیری اطلاع میں شامل نہیں ہوسکا۔ پرماتما ڈاکٹر صاحب کے پس ماندگان کو شانتی پردان کریں۔

پورانکوں کا کلیگ

ہم تو ایشور سے چاہتے ہیں کہ لوگ ویدوں کو پڑھیں۔ برہمچاری رہکر خوب توانا اور تنومند بنیں۔ برہمچریہ آشرم۔ گرہست آشرم۔ بان پرست آشرم۔ اور سنیاس آشرم۔ جسطرح رشی مہرشی کرتے آئے ہیں اسیطرح پھر پرچلت ہووے۔ توہمات پرستی سے نفرت اور ایشور بھگتی کی اُلفت ہر انسان میں پیدا ہو۔ راستبازی و نیک کرداری دوڑ جاوے۔ ویدک دہرم کا دریا نئے سرے سے ٹھاٹھیں مارے۔ گیوں اور مہاتماؤں کی پھروہی بہار ہو۔ کہ جو شری رامچندر جی کے زمانہ میں تھی یا جس کے سبب مہاراج دہرم یدہشٹر کی شہرت تھی۔

جسطرح ویدک دہرم تمام دُنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ تمام دُنیا کے حکما اور طالب علم یہاں علم تحصیل کرنے آتے تھے۔ اور حکمت و ریاضی و فلسفہ پڑہکر جاتے تھے۔ یوگ ابہیاس سیکھکر جاتے تھے۔ بیلون چلتے تھے۔ گوگھی و دودہ کی افراط تھی۔ تمام جنگل ہرے بھرے اور تروتازہ نظر آتے تھے۔ جنمیں گوؤں کی پرورش ہوتی تھی۔

راجا مہاراجا ست وادی۔ دہرم کے پیارے بوڑہے سے بچے سب ایشور کا خوف کہاتے تھے استریاں پتی برتا ہوتی تھیں۔ اپنی پتیوں پر جان قربان کرتی تھیں۔ اور اُن کے دہرم کو اپنا دھرم اور اُنکی عزت کو اپنی عزت جانتی تھیں۔ علم و عقل میں کمال رکہتی تھیں۔ اور بہادری و جانثاری میں مردوں کا ساتھ دیتی تھیں۔ جگہہ جگہہ گورو شالا و پاٹہ شالا و گیہ شالا جاری تھیں۔ سبکو اُن کے ساتھ محبت و الفت تھی رشی مہرشی لوگوں کا واکیہ قابل عزت سمجھا جاتا تھا۔ یوگ ابہیاس کا طریقہ عام طور پر مستعمل تھا اور لوگ ایشور کی پراپتی کا اوپاے کرتے تھے۔ سوئمبر ہوتے تھے۔ بال بواہ کا رواج نہ تھا۔ پورن برہمچریہ کے بعد لوگ شادیاں کرتے تھے اور پچیس برس گرہست کرکے بنوں کو چلے جاتے تھے۔

نہ زناکاری نہ حرامخوری۔ نہ رشوت ستانی۔ نہ دروغگوی۔ نہ چغلی۔ نہ ایرشا۔ نہ دویش کا اُس زمانہ میں کہیں پتہ تھا۔ راجا سے لیکر پرجا تک سب نرابھمانی اور ایک دوسرے کے ہمدرد ہوا کرتے تھے۔ پوس بھگتیان پورے ویراگواں جسطرح کے وہ لوگ تھے۔ ہم بھی بن جاویں ویدوں کا نئے سرے سے پھر چرچا ہو۔ گیان اپاسنا و گیان و کرم کانڈ کا دستور پھر پرچلت ہووے سنیاسی نشکپٹی ہوکر ست کے اُپدیش کرتے پہرنے لگیں۔ اور یہہ اندھکار جو دُنیا میں ایک سرے سے دوسرے تک پہیلا ہوا ہے۔ سب کا سب نشٹ ہو جاوے۔

جسطرح پہلے زمانہ میں سب لوگ آریہ تھے اور دور دراز ملکوں میں بسنے کے سبب سے ہی جب کبھی اُن کو آپسمیں ملنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ بڑے تپاک اور محبت سے ملتے تھے۔ کسی طرح اُنہیں نفرت اور بغض نہ تھا۔

(دیکھو یدہشٹر کا راجسوئیگ مہابھارت)

برخلاف اس کے پورانک لوگ جب کبھی آریہ سماج کا کوئی اُپدیشک کسی شہر میں اُپدیش کرنے کی غرض سے جاتا ہے۔ تو وہ لوگ اول ایشور پوجا کی جگہہ مورتی پوجا پر اڑتے ہیں اور نامہذب وو از قیاس کہانیاں جو پرانوں میں لکہی ہیں جنپر مورتی پوجا کی بُنیاد ہے نہ پڑھنے اور نہ بچارتے صفت ہیں آنکی مختلف تاویلیں کرکے پرتما پوجا پر منفرتجی کرتے اور اُپدیشکوں سے لڑتے مرتے پہرتے ہیں اور بہتان بازی وغیرہ سے اُن لوگوں کو جنکو کبہی پورانک گرنتھ دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا اور نہ کبہی اُنہوں نے عقل و دلیل سے کام لیا بہکاتے اور ایشور پوجا سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں۔ تاکہ ہماری چڑیاں ہمارے جال سے نکل نہ جاویں

برہمچریہ کے سخت دشمن ہر شخص کو بچوں کے بال عمر میں شادی کرنے کی ترغیب دیتے جس سے اُن کا برہمچریہ خواہ مخواہ نشٹ ہو جائے۔ بلکہ جو برہمچریہ کا حامی اپنے بچوں کو برہمچاری رکھنا چاہے اُس کے ذمے سو سو جہوٹے کلنک لگاتے اور ٹھٹھے مچاتے ہیں۔

ویدوں کے پڑہنے کا کسی کو ادہکار نہیں بتاتے سوائے اپنے آپکے۔ اور آپ چاہے پڑہیں چاہے نہ پڑھیں۔ اپنی فضیلت کا دعوے ہرگز نہیں چہوڑتے۔ اور اپنے برابر کسی کو بھی نہیں جانتے۔ چاہے دہرات مزدور بن کر ٹکریں مارتے پہرتے ہیں مگر اُن کو ندامت نہیں ہوتی۔

بیوہ بال رانڈیں۔ چاہے بازار میں کھلکہ بیٹھ جاویں چاہے کسی نیچ کے ساتھہ نکل بہاگیں۔ چاہے کنوئیں میں ڈوب کر مرجائیں۔ چاہے کیسی ہی آنکی درگتی ہو اور بلا پانی کے تڑپ تڑپ کر مرجائیں۔ مگر اُن کو ترس نہیں آتا۔ اور نہ ترس کہانے کی اِن کا شاستر اِن کو اجازت دیتا ہے۔

دیوتاؤں کے ذمے جو پورانوں میں الزام لگا رکھے ہیں۔ اُن کو یہ آپ چپ چاپ پڑہتے رہیں۔ اور نہیں ٹکا ٹکا لوگوں کو سُناتے رہیں۔ مگر جب آریہ سماج کا کوئی اُپدیشک اِن کے کسی پوران کی کوئی کہانی پڑھکر سُنائے۔ تو یہہ آپے سے باہر ہو جائیں اور ہیں گالیاں دینے کے درپے۔

...یرتھوں کی نقلیں بناکر سرِ بازار انکو نچائیں اَو
...ب کوئی اُن کو منع کرے اور یہہ کہے کہ شاستر
...یں یہ ہدائت نہیں۔ تو توہین مذہبی کا مجرم ہو جائے۔
...شراب نوشی اور ماس خوری دیوتاؤں کے نام
...پہیلائے۔ اور مذہب کی آڑ میں طرح طرح کے
...کروہ عیب پہیلائے جائیں۔ اس میں کوئی برہمن
...ا کوئی کشتری اور کوئی بنیہ کچھہ نہیں بولتا
...نہ میں گھنگنیاں ڈال لیتا ہے۔ جب آریہ سماج کا
...کوئی اپدیشک اس بُرائی سے ان کو باز رکہے۔ تو
...ڑنے اٹہتے ہیں۔ اور بیہودہ لاف وگزاف سے
...برائیوں پر اتراتے ہیں۔
...گیہ کرنا۔ کلجگ دہرم کا دہرم نہیں بتاتے اَو
...سچ بولنا اپنا دھرم جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ
...کلجگ میں ست کون بتاتا ہے۔ برہمن سادھو پنڈ
...مہاجن وغیرہ جن سے ہمارا ملنے کا اتفاق ہوا
...سب کے سب یہی کہتے سنائی دئیے۔ کہ کلجگ میں
...سچ ہم سے بولا نہیں جاتا۔
...دھوکہ دینا اور داؤ کہیلنا اپنا ایمان سمجہتے ہیں
...اور جوئے بازی اور پاپ آچار کو ہٹانے کی
...کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ دیوالی کے دن جو جوا
...نہ کہیلے وہ نرک میں جائے گا۔ سارے مُلک
...میں ایسا اشتہار دے رکہا ہے۔
جب موسم بہار آتا ہے تو سر اور پاؤں سے
...ننگ ڈالتے ہیں اور اپنے اناچار پورے کرنے
...کو ڈھول گلے میں ڈالکے ہر شہر کی گلی اور کوچوں
...میں ہوتے ہوئے گرتے پہرتے ہیں۔ بیہودہ بکتے
...اور گالیاں دیتے ہیں اور کوئی انکو منع نہیں کرتا۔
...ہزاروں لاکہوں شُلفہ پیتے اور گانجے کا دم
...بھرتے اور بہیروں کے نام شراب پیتے اور ماس
...کہانے کے عادی ہیں۔ ہزاروں بہیروی چکر اور
...وام مارگ میں جاتے ہیں۔ اور جو نہیں کرتا وہ
...تعریف کرتے ہیں۔
تیرتھوں پر پورانک سادھوؤں

اور برہمن اور استریوں کے جہنڈ کے جہنڈ کہائی
دیتے ہیں جو ہر طرح کی چالاکی اور فریب سے
روپیہ پیسہ اکٹھا کرتے۔ کئی پرکار سے اناچار
کرتے ہیں۔ اور اکثر اوقات بے حیائی کے مُرتکب
ہوتے ہیں اور جاتریوں کو ٹرانگ کرتے ہیں
کرشن کا سوانگ چھوٹے چھوٹے خوبصورت چالاک
اور ہونہار بچوں پر سجاتے اور سارے اُن کے
ہاتہوں پر چمکاتے اور اُن کا نام کرشن گنہیا رکہتے
اور راس میں انہیں نچاتے۔ اور بُرا بُرا حال
کرتے ہیں۔ اور جہاں ایسی ایسی باتیں ہوں
اُسکا نام تیرتھ دھرتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ
یہ کرتوت درجہ انسانی اور دہرم شاستر کے
بالکل برخلاف اور دُنیا و دین سے کہو دینوالی ہے۔

شاستر

میں ان باتوں کا جنکو ہمارے پورانکوں نے دہرم
مان رکھا ہے۔ کہیں نام و نشان نہیں۔ اور نہ
ان سے نجات ملتی اور نہ کوئی بہلائی نکلتی ہے
انسان کو تپ کرنے اور برہمچریہ پالن اور وید
پڑھنے اور راست گفتاری اور نیک کرداری کی
ہر جگہہ ہدائت ہے۔ اور وہ اگر کرنا چاہے تو
انسان ہر وقت میں کر سکتا ہے۔ مگر پورانکوں نے
یہ مان رکہا ہے کہ کلجگ کا دہرم یہی ہے۔ اور
جو کوئی وید پڑہے یا ست بولے یا برہمچریہ کرے
تو کلجگ اسکو کاٹ کہاتا اور مار ڈالتا ہے۔

افسوس۔

بہلا جب ہزاروں آدمی اسوقت وید دیکہنے ماننے
کے لئے موجود ہیں۔ اور ماننے کا یتن کرتے ہیں تو
پورانک برہمن کیوں اُن کے مخل ہوتے ہیں جب
لاکہوں آدمی ست بولنا چاہتے ہیں تو پورانک
لوگ کیوں اُن کے مخالف ہو جاتے ہیں۔
جب لاکہوں آدمی اپنے لڑکے اور لڑکیوں
کی شادیاں وید کے طریق سے کرنے لگتے ہیں
تو پورانک لوگ کیوں بیجا ہٹ کرتے اور انکو

برادری وغیرہ کی دہمکی دیکر روکنا چاہتے اور پہیرا
کرتے ہیں۔ جب لڑکیوں کو لوگ پڑہنے کے لئے بہیجتے
ہیں۔ تو یہہ کیوں اُن لڑکیوں کے والدین کو دہمکاتی
اور ناطہ رشتہ بند کرنے کے چوڑ تو ڑ ملاتے ہیں۔
جب بال بدہواؤں کے حال پر ترس کہا کر بہت سی لائق
آدمیوں نے دوبارہ شادی کا رواج دیدیا۔ تو انہوں نے
کیوں کھڑ و بہم مچایا تہا۔ اور فساد ڈالا تہا۔
جب ماس اور شراب کا کہنڈن کیا جاتا ہے تو یہ لوگ
کیوں

नमास भक्तरो देषा

والا شلوک پڑھتے اور کیوں سوترامنی یگ میں
شراب کا ودہان بتاتے ہیں۔ اور کیوں ست گرنتھ میں
گومیدہ اور اشومیدہ وغیرہ جائز قرار دیتے اور کیوں
ماس خوروں اور شرابیوں کی حمایت کرتے اور
بہانہ میں کیوں ماس کہانا جائز بتاتے ہیں۔ کہتے
ہیں کہ اُنکا ایشور میں ماس کہانے کا کوئی دوش نہیں
جب ہم سب لوگوں کو وید پڑھانے اور ویدوں کی برتری
دُنیا کے لوگوں کو جتانے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ کیوں
ویدکی اشاعت عام نہیں ہونے دیتے۔ اور کیوں شودروں
اور مہاجنوں کو ان کا ادہکار نہیں بتاتے۔ جبکہ وید کا
کلام ہے کہ سارے آدمیوں کو وید پڑہنا چاہئے۔
جب نیچ کرموں کے کرنے سے آدمی نیچ ہو جاتا ہے
تو کیوں برہمنوں اور کشتریوں کو نیچ کرم کرتے ہوئے
دیکہہ کر نیچ نہیں مانتے۔ میں نے شملہ میں دیکہا کہ بہنگی
خانسامان کا بوجہہ برہمن (میں اسواسطے براہمن نہیں
کہتا کہ وہ برہمنوں کے کرم نہیں کرتے) اور کشتری خود تو
اپنے سر پر اٹہا کر لے جاتے ہیں۔ جب یہ حال ہے
تو ایسی رذیلت کے ہوتے ہی ان کا برہمن پد کیوں
نشٹ نہیں ہوتا۔
جب آریہ سماج کا سنیاسی ان کو ان کے شاستروں
سے ہی جتلاتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ سنیاسی کو شہر
میں آنا کہاں لکہا اور ان کو اپدیش کرنے کی
کہاں ہدائت ہے۔ انکا اپدیش ہے کہ کلجگ اور
ستجگ اور دواپر اور ترتیا کے دہرم الگ الگ ہیں

آج کل کے دہرم کے لئے پوران ہی مکھیہ ہیں اور انہی سے شکشا ملتی ہے۔ وید کلجگ میں پڑھ نہیں سکتے۔ آج کل کنیا کا برہمچریہ ۸ سال سے اوپر اور ۱۰ برس کے نیچے ہو لیتا ہے اور پرش کا برہمچریہ ۱۶ برس تک پورن ہو لیتا ہے۔ یہی چال ہر جگہ ان لوگوں کی ہے۔ آگا پیچھا کچھ نہیں سوچتے۔ دہرم ادھرم کی پرواہ نہیں کرتے دیش کی بہتری یا بھلائی کا کچھ مطلب مد نظر نہیں رکھتے جو اوٹ پٹانگ منہ میں آوے کہہ دیتے ہیں چاہے پیچھے کچھ ہی ہو جاوے۔

ہوا وہی ہے جو ستجگ میں تھی۔ سورج وہی ہے جو ستجگ میں تھا۔ چاند وہی ہے جو ستجگ میں تھا پانی وہی ہے جو ستجگ میں تھا۔ وید وہی ہے جو ستجگ میں تھا۔ سلسلہ پیدائش انسان۔ اقبال و ادبار۔ سچ اور جھوٹ۔ پرتیکش اور انومان۔ ودیا اور اودیا کیفیت نقل و میوہ جات کے پکنے کا طریق حیوانات کی زندگی اور ان کا اثر۔ تپ اور یوگ کا ابھیاس سنتانی وراثت کرداری۔ انتظام قدرت کا انحراف اور اسکی بیہودگی سب وہی سامان کلجگ میں بھی موجود ہے۔ انسان مختار ہے کہ وہ نیکی کرے چاہے وہ بدی کرے۔ کرموں کا پھل دینے والا ایشور وہی ہے جو ستجگ میں تھا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اچھا کام کرتے ہوئے نہ کلجگ روکتا ہے۔ نہ وید روکتا ہے۔ نہ ایشور روکتا ہے اگر روکتے ہیں تو یہ پورانک لوگ ہیں۔ جو آجکل کلجگ کی مورتیاں بنے بیٹھے ہیں۔ نہ آپ کچھ کام کرتے نہ اوروں کو کرنے دیتے نہ کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ انکی شکشا ہی کچھ ایسی وضع ہوئی ہے کہ کسی وقت بھی نیکو انسان کی بھلائی کے درپے نہیں ہونے دیتے۔ پہلے یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ وید کا منتر اگر کوئی شودر یا تو سن جائے تو اس کے کان میں سکہ ڈھالکر ڈالنا چاہئے۔ ورنہ وہ شدہ نہیں ہوتا۔ جبکہ مہرشی جی کی سرگرم کوششوں سے ویدوں کا کام اور ان کے منتر کی جا بجا جہاں بیں اور دیکھو بھال

ہو رہی ہے۔ اور شودر ویشئے کشتری و دیگر لوگ ہمارے پنڈت لوگوں نے ویسے ہی وید پکارنا شروع کر دیا ہے۔ تب انہوں نے بھی اپنی ضد چھوڑ دی ہے اور سر بازار مسلمانوں اور عیسائیوں اور اور لوگوں کے سامنے بڑے شور سے وید منتر پڑھتے اور سناتے ہیں۔ اور ان کے ارتھوں پر جھگڑتے ہیں۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی دہیروان آریہ سماج کو گالیاں نکالتے۔ اور اپنے دل کا بھانڈا پھوڑ کر باہر دے مارتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ تمہارا وہ سکہ لوگوں کے کانوں میں ڈھالنے والا منتر کہاں گیا۔ تو ہیں ہیں کر دیں گے۔

پہلے یہ ولائت کے تعلیم یافتہ کشتری و ویشیہ بھائیوں کے ولائت سے واپس آنے پر ذات میں ملانے کے لئے بڑا تکرار کرتے تھے۔ مگر جب ان کو سمجھایا گیا۔ اور ہر طرح سے انکی تشفی کی گئی۔ تو یہ لوگ باز آئے۔

پہلے مسلمانوں کے شدھ کرنے پر بڑا تکرار کرتے تھے اور اب بھی بعض جگہ رولا مچاتے ہی رہتے ہیں مگر جب بعض دیش کے مربی بھائیوں نے اپنی غلطی پر نادم ہو کر پرائشچت کا دروازہ کھول دیا تو ان کو ٹھنڈک پڑنے لگی۔ چنانچہ بعض پورانک لوگوں نے حصار سے شدھی کے بارہ میں عام اشتہار دے رکھا ہے کہ جو مسلمان شدہ ہونا چاہے وہ ہمارے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ ہماری آخری منزل مقصود تک پہنچتے پہنچتے غوغا کرتے رہیں گے اور واویلا مچاتے رہیں گے۔ مگر ہمیں ان کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے یہ آپ ہی چپ کر جائیں گے۔ کیونکہ ان میں کسی بات کے سرے پر پہنچنے اور ترقی کے لئے استقلال نہیں۔ نہ یہ آپ کچھ کریں گے۔ نہ اوروں کو کرنے دیں گے۔ (باقی آئندہ)

ویدک آشرم علی گڈھ

آریہ پبلک ویدک آشرم علی گڈھ سے تو بخوبی واقف ہو گی کہ آریہ سدھانت کے مستقل پرچارین یعنی طلبا اُپدیش و سنسکار و عملی زندگی اس نے کس قدر ترقی حاصل کی ہے۔ اب قریب تین سال تک معقول کام کرنے کے بعد اسکا پہلا میلا بتاریخ ۵-۶-۷ اپریل سنہ ۱۹۰۳ع کو ہونا قرار پایا ہے پنجاب کے اپدیشک شیل ماسٹر آتما رام جی و بابو رام دیو جی نے جلسہ میں شریک ہونیکا وعدہ فرمایا ہے لیکن علاوہ اعلیٰ اعلیٰ اپدیشوں کے سننے کے آریہ انسٹیٹیوشن اور اسکی ترقی کو مد نظر رکھنا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے۔ اسلئے آشا کیجاتی ہے کہ سب آریہ بھائی ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے اور اوشیہ شریک ہونگے اپدیشکوں سنیاسیوں اور مہاتماؤں کی سیوا میں وشیش نویدن ہے کہ کرپا کرکے اوشیہ پدھاریں۔

آپکا درشنا بھلاشی
کرشن لال سپرنٹنڈنٹ ویدک آشرم علیگڈھ

اُپوروا اُتسو

ماج کی تاریخ میں ۲۰-مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کی کارروائی
ودانہیں ہمیشہ ایک خاص وقعت سے دیکھی جائے
ال ہے جبکہ گوروکل ہراچین شیوئیکچھا پرنالی
ماحول کا بنگری میں ستھاپت کیا گیا جو انگریزی
ن عام پبلک اور خاص کر سماجک بھائیوں کو اس
ن کاریہ کی اد لوکن کی تھی۔ وہ اُس سے کچھ ایک
ن کاروں سے پرگٹ نہو سکی پچھلی بار جلسہ پر اپویشٹ
دو ڈھائی سو بہدر پُرش اکٹھے ہوئے تھے۔
الیچاریوں کی شکشا نیم انکول آرنبھ ہوئی سارے
ن درشن میں سماچار پتروں دوارا بتلایا گیا
یہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کٹھن کاریہ کو چلانے
داد ادھ صفا کر لی ہے۔ وقت آیا۔ جبکہ ایک ودّش
ن ہونے لگا۔ برہمچاریوں کا حال پبلک میں پیش
ھنا مناسب سمجھا گیا۔ پریکشا لی گئی۔ وارشک
دکا پروگرام سماچار پتروں میں پرکاشت ہو گیا۔
۱۲-و ۱۳-مارچ اُتسو کے دن نیت کئے گئے دشکوں
کٹھنا جان نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ
ے نے ایک طرف کے کرایہ پر دو طرفہ سفر کی اجازت
دی۔ ۷-مارچ سے درشک آنے لگ گئے۔ باوجود
ل کی تکالیف کے قریب ۴ ہزار استری پُرش اس
ری جلسہ میں شریک ہوئے۔ کارروائی جلسہ اس
ارمبھ ہوئی۔ ۱۰-مارچ سنہ ۱۹۰۲ء پراتہ کال ۷ بجے
ن یگیہ شالا میں یگیہ آرنبھ ہوا۔ ۸ دو یار تھیوں
نیں سنسکار ہوا۔ چونکہ استریوں کو گروکل کے احاطہ میں
نے کی آگیا نہ تھی۔ اسلئے استریوں نے آپس میں ست
ر کیا۔ پہلے کچھ استریوں نے گروکل کے برہمچاریوں کے
طے میں ہون کیا۔ اور بھجن گائے۔ اسکے بعد استری
ماج بدایوں کی آریہ بہنوں نے عمدہ لیکچر دیئے۔ جنکا
ہا استریوں پر اتنا اچھا ہوا کہ انہوں نے منت سنگ
ر دسب آگی ہوئی۔ آریہ بھگنوں کی بڑی سبھا کرنے

نے لئے اچھا پرتیت کی۔ سنسکار اپت پر سماپت کیا گیا۔
کیمپ پنڈال میں ۲½ بجے سے پہلے ہی بھجن منڈلیوں
نے منوہر بھجن گائیں گئے۔ انمیں سے اجمیر جگادھری
لاہور کی بھجن منڈلیوں نے اوتم بھجن گائے۔ اسکے
بعد پنڈت وشنو مترجی انبالہ یک گروکل کا نگڑی
کا مکتی و تیہ پراوتم سرمن ہو کر ماسٹر آتمارام
جی امرتسری کا سنسکاروں کے مہتو پر ویاکھیان
ہوا۔ ماسٹر جی نے اس زمانہ کے طریق ورواج
کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے مہرشی منو کے اُپدیشوں
کو سرل اور عمدہ طرزوں سے بتلا کر جتلایا۔ کہ اُس زمانہ
کی اعلیٰ تہذیب ابھی تک رشیوں کے دھرم ہیو ستھا
کے سامنے ہیچ ہے۔ گرہیا دیان سنسکار سے اپنین
سنسکار پر منت سنسکاروں کی ویاکھیا کرنے میں
مشہور ویاکھیان داتا کو ۲½ گھنٹے سے ادھک سمے
لگا۔ قریب ۶½ بجے شام کی کارروائی سماپت ہوئی
۸½ بجے سائنکال دوبارہ اکٹھے ہوئے اور منڈلیوں
کے اوتم بھجن ۱۱ بجے تک ہوتے رہے۔ ۱۱-مارچ سنہ ۱۹۰۲ء
پراتہ کال یگیہ شالا میں برہمچاریوں نے ہون کیا۔
اور دو ودیارتھیوں کا اُپنین سنسکار ہوا۔ استری سماج
میں ہون اور بھجن ہوئے اور کئی بہنوں نے منوہر ویاکھیان
دیئے۔ ۱۱ بجے صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ ۲
بجے دوپہر استریوں کو گروکل دیکھنے کی آگیا ملی اس
سمے سب برہمچاری اور کچھ انکے ادھیاپک سیر کیلئے
جنگل کو چلے گئے تھے۔ استریوں نے برہمچاریوں کے
کھانے پینے بیٹھنے اور پڑھنے کے کل ستھان بغور دیکھے
ادھیاپکوں اور درشن کر کے لالہ منشی رام جی ادھشٹاتا
نے بہت شردھا اور بھگتی سے ستکار کیا۔ ۴½ بجے
استریوں کو برہمچاریوں کے احاطے سے باہر جانے کے
لئے کہا گیا۔ استریوں نے تت کال آگیا پالن کر احاطہ
چھوڑ دیا۔ کیمپ پنڈال میں ۳ بجے پنڈت بھیم سین
جی گوروکل نواسی کا منش کرتویہ پر ایک پربھاؤشالی
اور سبھا کو بہت شاستریہ اُپدیش ہوا تت پشچات شریمان
ماسٹر آتمارام جی نے پہلے دن کے شیش سنسکاروں پر

ویاکھیان آرنبھ کیا۔ حاضرین جلسہ قریب ۲ ہزار
اُپستھت تھے۔ ویاکھیان داتا نے اُپنین اور وید
آرنبھ سنسکار کی کریاؤں کو اُن کے پرتو سے ملان
کر کے بتلایا کہ سب دن چریا اور برہمچریہ آشرم کار
ما ہتش ارنبھ سے گورو شش کو سنسکار میں کر کے جیون
اُپدیش بتلا دیا کرتا تھا۔ آج کے ویاکھیان میں شیش
سنسکار سماپت کر کے ماسٹر جی نے سب کو آنند کیا ۶½
بجے شام کا وقت ہو چکا تھا۔ پنڈت رام بھجدت جی نے
منشی امن سنگھ جی کو انٹروڈیوس کیا اور لوگوں نے
چودھری امن سنگھ کے اس اوارتا کو آدرش جان بہت
پرشنسا کی۔ رات کے ۷½ بجے پہلے بھجن ہوئے۔ جسکے بعد
پردہاں کی آگیا لو سنا سب بھائی آرین کنفرنس میں چار
کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ مضمون۔ گروکل کی اُونتی کے
اُپائے پر تھا۔ مختلف سماجوں کے ادھکاریوں اور
سبھاسدوں نے مختلف تجاویز پیش کیں جنکے باقاعدہ
نوٹ لئے گئے۔ گیارہ بجے رات کے کارروائی سماپت
ہوئی۔ ۱۲-مارچ سنہ ۱۹۰۲ء
پراتہ کال ۷ بجے یگیہ آرنبھ ہوا۔ ۳ برہمچاریوں کا
اُپنین سنسکار ہو کر صبح کی کارروائی ۱۰ بجے سماپت ہوئی
استریوں نے گرہچاریوں کے احاطہ میں استری سماج کی
پہلے ہون ہوا تت پشچات بدایوں استری سماج کی بھگنیوں
نے کہہ تانوں پر بھجن گائے۔ اسکے بعد لیکچر ہو کر اگلی صبح
استری سماج کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کو ۲ بجے سے
کیمپ پنڈال میں سوامی ستیانند جی مہاراج نے ایک
اُپدیش دیا جسمیں آپنے بتلایا کہ پراکرت وستوئیں بھی
اُپدیش دے رہی ہے کہ نیار پکتا کے پرمانوں میں بھی
کارن اور پرنامش کی شکتی اتپن نہیں ہو سکتی منش سبھا
ایکتا سے ہی اُنتی کر سکتی ہے۔ وید بھگوان میں اسکا
سپشٹ اُپدیش کئی ستھانوں میں دیا گیا ہے۔ ہمارا ادھار
بنا ایکتا ہونا کٹھن ہے تب واسدیو جی مشہور گایک نے
بھجن سنائے اور ۴½ بجے دوپہر سے سوامی نہ نند جی
ڈیرہ دون نواسی نے آریہ سماج کرنا چاہتا ہے اس
پر لیکچر دیا۔ اسکے بعد لالہ وزیر چند ودیارتھی نے ایک

دیہہ دون نواسی کا حال بتلا کر انکو انٹروڈیوس کیا
اور جتلایا کہ مہرشی دیانند نے اپنے مبارک ہاتھوں سے
شدہ کیا تہا۔ مگر افسوس۔ آریہ سماج کی سرد مہری ہے
ابہی تک انکو آریہ سماج میں پورنتیا نہیں لیا گیا آپ کے
بعد لالہ آچرن۔ برہمن کے ہاتہہ کا بہوجن کہا نا صاف
بتلا رہا ہے۔ کہ بہت ونڈربل ہے۔ اب آریہ لوگوں کو
ایسے پونتر آتماؤں کو دہارمک ہی کاریوں میں ساتہہ
کر لینا چاہیئے۔ پنڈت رام بہجدت جی نے کہتہا مانگ
کر ان کے ساتہہ کہانے پینے کے ویوہار کو جاری کرنے پر
آمادگی جتلائی۔ حاضرین جلسہ نے بڑی خوشی سے
انکے ہاتہہ کی مٹھائی لیکر کہائی ان کا پہلا نام محمد عمر تہا
۵ بجے سے مہاشے گوکل چند ودیارتہی کا ویاکہیان ہوا
آپ نے کسی خاص مضمون پر وچار پرگٹ نہیں کئے۔
کئی مضامین تہے۔ آریوں کو اپدیش تہیں۔ کچہہ ذاتی
حملے بہی تہے کسی قدر سدہانت ورودہہ بہی کہا۔ لیکن
باایں ہمہ انکا آریہ سماج سے پریم۔ اور سوامی جی کی
بہگتی جتلاتی تہی۔ کہ انکو ویدک دہرم سے کتنا ہت ہے
واسدیو جی کے بہجن ہو کر شام کی کارروائی ختم ہوئی
۸ بجے راتکو پہر لوگ جمع ہوئے۔ بہجنوں کے بعد پنڈت
رام بہجدت جی نے مہاشے گوکل چند جی کو بہی اور موقعہ
دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اب رات کے ۹ بج چکے تہے
سوامی یوگیندرپال کا ویاکہیان آرنبہہ ہوا۔ آپ نے
پرماتما اور مکتی ان دو وشئوں پر جینی۔ کرانی۔ قرانی۔
اور پرانی مذہب کے اعتقاد بتلا کر آریہ سماج کے سدہانتوں
کا مقابلہ کر کے جتلایا کہ قرآن میں ہی ہمارا بہید ہے
ہم بہی پرمیشور کو مانتے ہیں۔ مسلمان بہی۔ لیکن انکے پرماتما
کی صفات اسکو قادر۔ علیم کل وغیرہ گنوں سے الٹ
بتلاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اسلئے مقابلتہً ہمیں سچائی کی تحقیقات میں وید بہگوان
کا ہی آشرا لینا پڑتا ہے۔ ۱۰ بجے لکچر ختم ہوا۔ بہجن ہو کر
اس دن کی کارروائی سماپت ہوئی

۱۳۔ مارچ ۱۹۰۳ء

آج بانٹری ساڑہے تین ہزار سے ادہک آتارے کے
ستہان میں موجود تہے ۷ بجے سے پہلے شریمان لالہ
منشی رام جی بمعہ انیس ودیارتہیوں کے کہ جنکا ویدارنبہہ
سنسکار ہونا تہا۔ یگیہ شالہ میں براجمان تہے۔ نہا دہو
کر آریہ بہائی اور بہگنیاں جوق درجوق احاطہ گوروکل
میں داخل ہوتی جاتی تہیں۔ پہلے وید گائین ہوا۔
تت پشچات سنسکار ودہی انوسار ویدارنبہہ سنسکار
ہوا۔ اس میں شریمان لالہ منشی رام جی مکہیہ ادہشٹہاتا
نے بڑے سرل شبدوں میں ان ۱۹ بالکوں کو جو برہمچریہ
برت کو دہارن کر رہے تہے۔ اپدیش دیا۔ جسمیں انہوں
نے بالکوں کو بتلایا۔ کہ اے برہمچاریو آج سے تمنے ۲۵
ورش کی آیو تک کم سے کم اس کل میں رہنے کی پرتگیا
کی ہے۔ تمہاری دن چریا اب اس پرکار سے رہیگی
تمہیں بجائے پلنگ کے ٹہوس تخت پر سونا ہوگا تاکہ
جیسے یہہ سخت تخت ہیں ویسے ہی تمہارا شریر ہو وغیرہ وغیرہ
یہہ اپدیش نہ کیول برہمچاریوں کو تہا بلکہ برہمچاریوں
کے ماتا پتا۔ اور حاضرین جلسہ دنگ ہو کر ان شبدوں
پر وچار کر رہے تہے۔ یگیہ شالا میں بیٹہے ہوئے مکہیہ
ادہشٹہاتا کی آواز ہم ہزار استری پرش بڑی سادہانی
سے سن رہے تہے۔ یہہ سنجیدگی سنسکاروں کا مہتو پورنتیا
بتلا رہے تہے نوین برہمچاریوں کو بہکشا مانگنے کی آگیا
دی گئی سبہی لوگوں میں اس آشچریہ یکت ریتی کو
اولوکن کرنے کی اتکنٹہا نے اشانتی پہیلا دی اس پر
آچاریہ نے برہمچاریوں کو کیول اپنی ماتاؤں سے
بہکشا مانگ لوٹ آنے کی آگیا دی۔ دس گیارہ بج
چکے تہے۔ ہم ہزار سے زیادہ لوگ حیران ہو کر لالہ منشی رام
جی مکہیہ ادہشٹہاتا کے اپدیش اور رپورٹ سننے کی اچہیا
پرگٹ کر رہے تہے۔ پردہان نے پوچہا۔ کہ دہوپ تیز
ہو رہی ہے۔ بہت سارے بہدر پرش دہوپ میں بیٹہے
ہیں۔ برہمچاریوں کو بہوک لگ رہی۔ اپیل ابہی ہو۔
یا شام کو۔ بہوسمتی انوسار نشچہ ہوا۔ کہ اپیل ابہی ہو۔
تب لالہ منشی رام جی گت ورش کی رپورٹ سنانے
کے لئے کہڑے ہوئے۔ آپ نے بتلایا کہ رپورٹ کے
سنانے سے پہلے میں گوروکل کے کہلنے کے مختصر حالات
بتلاتا ہوں۔ جن سے آپکو معلوم ہو جاوے گا کہ انسانی
کمزوری کتنا وشواس میں ڈالکر ہمیں اور مشن تک
پہنچنے میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ مختصر چند باتیں بتلانے
کے بعد آپ نے گوروکل کے ودیارتہیوں کی پریکہشا کے
نتائج سنائے جسمیں آپ نے بتلایا کہ ایک برہمچاری
نے ۱۲۵ نمبروں میں سے ۱۵۹ نمبر پائے اور سب سے
تہوڑے نمبر اسی کگشا کے ایک ودیارتہی نے ۱۰۵
پائے۔ نتائج بڑے عمدہ ہونے سے لوگوں کی ہمدردی
زیادہ ہوتی جاتی تہی۔ اسکے بعد آپ نے گوروکل کے
ادہیاپکوں اور ان مہاشیوں کا ورتانت سنایا
جنکی سہائتا سے کاریہ نروگہن چل رہا ہے۔ یہہ بہی
صاف جتلا رہا تہا کہ آریہ پرشوں کی ذمہ داری کس قدر
ہے۔ مکہیہ ادہشٹہاتا جی نے انتم کہا۔ کہ میں آگیا پالنے
کے لئے یہاں سیوا کر رہا ہوں۔ گوروکل کو اور فنڈ
بنانے کے لئے ۵۰ لاکہہ کی ضرورت ہے جسکی تفصیل
آپ نے سنائی۔ اب اگر آپ میں سے ۵۰ پرش
سیوا کرنے کے لئے آجاویں روپیہ سے کچہہ گاؤں
خرید دیں۔ اتنا روپیہ اکٹہا کر لیویں۔ تو آپ اپنے
کرتویہ کے پالن کرنے میں کرتکرتیہ ہونگے۔ میں
کوئی اپیل نہیں کرتا۔ روپیہ جمع کرنا اور بہیجنا سبہا کا
کام ہے۔

اس لکچر کا اثر اتنا پڑا۔ کہ لکچر کے انتہا میں ہی
ماتاؤں نے دہن دینا آرنبہہ کر دیا۔ (لکچر چہپ رہا ہے
قیمت ۶ پائی)

آپ کے ویاکہیان کی سماپتی پر جبکہ ۱۲ بج چکے تہے
اور لوگ بہوک کے مارے اشانت ہو رہے تہے
روپیہ برسنا شروع ہو گیا۔ اس سے نوین برہمچاریوں
نے بہوجن پاکر باقی استریوں سے بہکشا مانگی۔
کل روپیہ اور زیور قریب ۱۳۰۰۰ ہزار کی
مالیت کی ملی جسمیں ۷ ہزار نقد اور زیور تہا
۶ ہزار کی مالیت کی زمین و مکان۔ قریب
۳ ہزار روپیہ اکٹہا کرنے کے لئے کئی سبہا سدوں نے
پرتگیا کی تہی۔ جسکے لئے گوروکل پترکا ...

مہاشئے نے پہلے سے چھپوائے ہوئے قریب ۴ ۳ ہزار چار
ہزار کی اور بہن کا وعدہ ہوا ۔ جو اس میں شامل نہیں کی
گئی ۔ اس پرکار سے قریباً مبلغ بیس ہزار روپیہ جمع ہوا
شام کے ۳ بجے کارروائی کیمپ پنڈال میں شروع
ہوئی ۔ پنڈت بدھ دیو جی نے ویدکا پاٹھ کیا ۔ لیشپانت
بچوں کی آئی ہوئی رقمیں سنائی گئیں ۔ شام کے ۵ بجے
پنڈت امرائو سنگھ جی ۔ رڑکی نواسی کا آریہ سماج سے
مہر ایجنڈہ اور مہر شی کا اُپدیش ۔ اس مضمون پر بڑا مدلل
اور عالمانہ لکچر ہوا ۔ آپ نے رشی کے جیتے جی سماجوں کی
زندگی اور آج کی زندگی کا مقابلہ کیا ۔ اور جتلایا کہ وہ
پریم ۔ وہ سنسکار ۔ وہ تیج اور بل کے نہ ہونے کے کارن سچائی
پر اوشواس ہے وغیرہ وغیرہ ۔ ویاکھیان کی سمانپتی پر
پنڈت رام بھجدت نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرکے
جتلایا کہ اب ہم اپنے بچے جنگل میں چھوڑ چلے ہیں ۔ گھر جاکر
اپنے وعدہ کو یاد رکھنا ۔ اور ان معصوم بچوں کا سوتے
اُٹھتے ۔ چلتے پھرتے ۔ اور کھاتے پیتے ہمیشہ دھیان
رکھنا ۔ مہاشئے واسدیو نے منگلا چار گا کر جلسہ کی
کارروائی ختم کی ۔

خاص امور

(۱) اس جلسہ میں بمبئی کلکتہ سنٹرل پراونس ۔ راجپوتانہ
پشچم اوتر دیش اور پنجاب کے درشک شامل تھے ۔
(۲) آریہ بھائیوں کے عملی جیون آگے سے اوتم روپ
میں پرگٹ ہوئے ۔
(۳) ۸ سو استریاں اور ۳ سو بالک شریک جلسہ
ہوئے ۔ استری سماج میں گروکل کے خیالات اصلی
حالت میں معلوم ہوئے ۔
(۴) برہمدہ سوامی آتمانند جی نے پچاس ہزار اکٹھا کرنے
کی پرتگیا کی ۔
(۵) آریہ پرشوں میں باوجود اعلیٰ انتظام ہو سکنے کے
پریم کے کارن شانتی اور آنند پر نتیت ہوا ۔
(۶) ۴ مسلمان بھائی شریک جلسہ ہوئے ۔
(۷) ۹ استریوں نے جو دان ہنڈوں کو دینا تھا ۔ باوجود
نشچے کرنے کے گروکل کی بھینٹ کیا ۔

(۸) اتساہی بھائیوں نے آگامی سال جلسہ کو غیر معمولی
طور پر کامیابی میں لانے کے خیالات ظاہر کئے ۔
(۹) گم شدہ چیزیں سب دفتر میں پہونچتی رہیں اور
باقاعدہ مالک کو ملتی رہیں ۔
(۱۰) برہمچاریوں اور ان کے ادھیاپکوں کے لئے استریوں
نے بڑی شردھا پورک ستکار کیا ۔ (کیشب دیو)

فہرست مفصل دان جو گروکل کے پرتھم واشکوتسب پر جمع ہوا

فہرست چندہ نقد برائے مستقل فنڈ گروکل بوقت صبح

۱ ۔ ماتا لالہ کرم چند منتری آریہ سماج امرتسر ۔۔۔ ا
۲ ۔ چودہری جیکرشن جی پردھان آریہ سماج امرتسر ۔۔۔ صہ
۳ ۔ سیکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ ۔۔۔ صعہ
۴ ۔ لالہ ایشور داس " ۔۔۔ صعہ
۵ ۔ لالہ دیوکی داس " ۔۔۔ صہ
۶ ۔ منشی امین سنگھ جی گروکل ۔۔۔ عار
۷ ۔ مہاشئے سندر سنگھ ساکن بھچوا ضلع ہوشیارپور ۔۔۔ صعہ
۸ ۔ ممبران آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ للعہ
۹ ۔ درگا داس ساکن قادیاں ۔۔۔ للعہ
۱۰ ۔ سیکرٹری آریہ سماج سیون ضلع بلندشہر ۔۔۔ عسہ
۱۱ ۔ سیکرٹری آریہ سماج خوشاب " ۔۔۔ للعہ
۱۲ ۔ سیکرٹری آریہ سماج علی پور ضلع مظفرگڑھ ۔۔۔ رعہ
۱۳ ۔ " آریہ سماج خیرپور ضلع " ۔۔۔ سے
۱۴ ۔ " آریہ سماج کوٹ ادو ضلع " ۔۔۔ صہ
۱۵ ۔ " آریہ سماج خانگڑھ ضلع " ۔۔۔ عہ
۱۶ ۔ " آریہ سماج نوانشہر ۔۔۔ سے
۱۷ ۔ لالہ نرمل داس کنوال تحصیل جانسٹھ ضلع مظفرنگر
رفاع عام پر عمر بھر میں صدی ۱ اور نقد ۔۔۔ صعہ
۱۸ ۔ دہرم پتنی لالہ صوطا رام جی ۔۔۔ ما
۱۹ ۔ مہکو لعل پردہان آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی ۔۔۔ ما
۲۰ ۔ لالہ رام سہائے ساکن " ۔۔۔ عہ
۲۱ ۔ لالہ سری کرشن گھڑی ساز ملتان چھاؤنی ۔۔۔ مہ
۲۲ ۔ دہرم پتنی لالہ وزیر چند جی ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین ہردوار ۔۔۔ ما
۲۳ ۔ بھوپالوالہ آریہ سماج ۔۔۔ صہ
۲۴ ۔ لالہ کرم چند جی لاہور ۔۔۔ عہ
۲۵ ۔ لالہ جگدیش پرشاد جی ۔۔۔ صہ
۲۶ ۔ لالہ بہاری لعل دہام پور ۔۔۔ عہ
۲۷ ۔ لالہ دیوان چند ضلعدار نہر ۔۔۔ صہ
۲۸ ۔ لالہ تخت رام ۔۔۔ للعہ
۲۹ ۔ " رائے ۔۔۔ مہ
۳۰ ۔ لالہ سورج بہان جلال آباد ۔۔۔ صہ
۳۱ ۔ لالہ گنگا پرشاد جی جلال آباد ۔۔۔ للعہ
۳۲ ۔ مہاشئے اجودھیا پرشاد " ۔۔۔ ما
۳۳ ۔ لالہ دولی رام ۔۔۔ عہ
۳۴ ۔ لالہ ہیرا لعل سہارنپور ۔۔۔ عہ
۳۵ ۔ لالہ سنت رام " ۔۔۔ عہ
۳۶ ۔ لالہ سکھ لعل جی سہارنپور ۔۔۔ عہ
۳۷ ۔ آریہ سماج پٹیالہ ۔۔۔ صہ
۳۸ ۔ دینا ناتھ ۔۔۔ عہ
۳۹ ۔ لالہ نہال چند ۔۔۔ ما
۴۰ ۔ مہاشئے کرپا شنکر دہام پور ۔۔۔ صعہ
۴۱ ۔ لالہ دہنپت رائے جالندھر ۔۔۔ عہ
۴۲ ۔ لالہ حکم چند جی لاہور ۔۔۔ صہ
۴۳ ۔ لالہ کرم چند جی امرتسر ۔۔۔ صہ
۴۴ ۔ میرپور کے ایک صاحب ۔۔۔ عہ
۴۵ ۔ منتری آریہ سماج بھاگووالہ ۔۔۔ عہ
۴۶ ۔ مہاشئے درگا پرشاد جی ۔۔۔ ۱
۴۷ ۔ لالہ ہزاری لعل جی ۔۔۔ للعہ
۴۸ ۔ ایک طالبعلم سڈھولہ ۔۔۔ عہ

۴۹ - آریہ سماج ... . صہ

۵۰ - لالہ بنواری لعل پروہتان آریہ سماج گنگہل صہ

۵۱ - مہاشے نتھن سنگھ .. .. ع

۵۲ - مہاشے گنگا رام اکبر ہم چاری .. .. .. صہ

۵۳ - آریہ سماج کھوڑ .. .. ے

۵۴ - چندو لعل بانکو لعل رام نگر ضلع نینی تال عہ

۵۵ - جھنگ کے سبھاسد .. .. .. عہ

۵۶ - لالہ گیان چندر لائلپور .. .. صہ

۵۷ - مہاشے شمبھو چرن لعل .. .. .. عہ

۵۸ - جگن داس .. .. عہ

۵۹ - کیشو رام .. .. للعہ

۶۰ - جمع شدہ در جلسہ معرفت بابو گوری شنکر ا صہ

۶۱ - مہاشے رادھا رام جی منصوری .. .. عہ

۶۲ - سوامی آتما نند جی سرسوتی .. .. .. عہ

۶۳ - امراؤ سنگھ نگینہ .. .. ع

۶۴ - راوت بلبیر سنگھ ڈیرہ دون .. .. صہ

۶۵ - حکیم لچھمن داس امرتسر .. .. .. عہ

۶۶ - ممبران وزیرآباد سماج .. .. .. صہ

۶۷ - لالہ نند لعل نقل نویس کپورتھلہ .. .. .. ع

۶۸ - لالہ برکت رام نہار لاہور .. .. .. صہ

۶۹ - لالہ ہردیال امرتسر .. .. .. صہ

۷۰ - ساہو شام سندر جی رئیس مرادآباد ا صہ

۷۱ - چودھری انوپ سنگھ نہٹور صہ

۷۲ - چودھری چینی سنگھ جی رئیس نہٹور صہ

۷۳ - چودھری دلیپ سنگھ جی رئیس ہبوتارہ ا ر

۷۴ - چودھری بدھن سنگھ صاحب نہٹور عہ

۷۵ - آریہ سماج سہارنپور .. .. ا صہ

۷۶ - رائے بہادر پنڈت نند لعل جیون برائے کمرہ صہ ار

۷۷ - طالب علم رڑکی کالج .. .. .. ا للعہ

۷۸ - آریہ سماج خانکی .. .. صہ

۷۹ - آریہ سماج بکبریاں .. .. .. ا صہ

۸۰ - لالہ کرم چند جی امرتسری عہ

۸۱ - بھگنی لالہ کرم چند جی .. .. .. صہ

۸۲ - جمع کردہ آتسب بہ معرفت لالہ نوری سنگھ جی اٹک

۸۳ - میلسی آریہ سماج .. .. .. للعہ

۸۴ - لالہ مول راج ساکن میلسی .. .. عہ

۸۵ - پنڈت نند لعل ساکن میلسی .. .. عہ

۸۶ - بھیرہ آریہ سماج .. .. .. عہ

۸۷ - ڈیرہ دون آریہ سماج صہ

۸۸ - لالہ بھگت رام جی راولپنڈی .. صہ

۸۹ - مہاشے گلاب سنگھ جگادھری .. .. .. ع

۹۰ - مہاشے سیتا رام جی اہار ضلع بلند شہر عہ

۹۱ - مہاشے موتی رام اہار ا صہ

۹۲ - مہاشے چھجو مل ساکن جیپور .. .. عہ

۹۳ - دھرم پتنی پنڈت بھگت رام جی گرودکل ع

۹۴ - لالہ کرپا رام جی ساہنی راولپنڈی معہ استری و بچوں کے .. .. صہ

۹۵ - دھرم پتنی فتح چند وغیرہ .. .. صہ

۹۶ - منشی جانکی پرساد جی رام پور .. .. .. عہ

۹۷ - ایشر پرساد چھتیرہ .. .. .. عہ

۹۸ - بھابی جی لالہ کرم چند امرتسری .. .. .. ع

۹۹ - لالہ منگت رائے .. .. عہ

۱۰۰ - لالہ نند لعل امرتسر .. .. .. ے

۱۰۱ - لالہ بلدیو سہائے بجنور .. .. .. عہ

۱۰۲ - لالہ پرشادی لعل .. .. عہ

۱۰۳ - لالہ ہرگلال بجنور .. .. .. عہ

۱۰۴ - لالہ جیندا رام لاہور .. .. .. ع

۱۰۵ - لالہ آتما رام دیوبند .. .. عہ

۱۰۶ - مہاشے فقیر چند .. .. عہ

۱۰۷ - مہاشے گوبند رام کاسگنج نواسی .. .. ع

۱۰۸ - رام داس بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جالندھر چھاؤنی نے جمع کئے اتسب پر صہ

۱۰۹ - سنسکار کی دان .. .. .. صہ

۱۱۰ - لالہ مرلی مل وزیرآباد .. .. ع

۱۱۱ - بُڈھا پور آریہ سماج بجنور .. .. .. عہ

۱۱۲ - لالہ چنی لعل جوالا پور .. .. .. عہ

۱۱۳ - لالہ بابو رام ... .

۱۱۴ - پنڈت ہیرا لعل کنکھل .. .. .. عہ

۱۱۵ - لالہ بھولا ناتھ سبھاسد آریہ سماج لاہور صہ

۱۱۶ - لالہ کشن چند جی بزاز کنکھل .. .. عہ

۱۱۷ - آریہ سماج جھنجھروں .. .. .. ع

۱۱۸ - پتنی پنڈت منگت رام جی صہ

۱۱۹ - مہاشے رسال سنگھ جی نے جمع کئے .. .. صہ

۱۲۰ - لالہ روپ لعل لاہور .. .. .. صہ

۱۲۱ - معرفت لالہ رام داس دوبارہ جمع ہوئے صہ

۱۲۲ - آریہ سماج جگراؤں ا صہ

۱۲۳ - پنڈت باسدیو نے جمع کئے صہ

۱۲۴ - چودھری بھگونت سنگھ نہٹور عہ

فہرست چندہ مستقل فنڈ بوقت سمبت

گینشی لعل .. .. ع

لشن داس انبالہ .. .. .. عہ

بھوانی داس احمد پور ریاست بہاولپور عہ

پریزیڈنٹ آریہ سماج راولپنڈی .. .. عہ

مہاشے سرکار کشن جی علاوہ پانچ روپیہ سابقہ کے

لالہ دیو بیداس جی .. .. .. ع

ماسٹر ہیرا جی .. .. ے

سوہنا مل جی .. .. ع

میلا رام جی .. .. عہ

موہن لعل جی .. .. عہ

گنپت رائے جی .. .. عہ

سوہنا مل جی .. .. عہ

منصدی مل .. .. عہ

دریا دھر پرادس .. .. عہ

مہاشے شمشیر چند سب اوورسیر جموں .. صہ

میاں بخشی سنگھ جی زمیندار جموں .. .. صہ

مہاشے چندی منتری .. .. .. عہ

رام دین منتری .. .. .. عہ

ٹھاکر شیکم سنگھ رئیس رام نگر	للعہ
مہاشئے شیو رام جلال پور جٹاں	عا
سریرام اوپ منتری گورداس پور	صہ
انکی بیوہ ساس	صہ
ایضاً	عہ
لالہ گنگا رام	عہ
لالہ تارا چند وسنت رام جلال پور جٹاں	صہ
مہاشئے رنبیر سنگھ بدایون	عہ
گپت دان	ےعہ
مہاشئے لچھمنداس نجیب آباد	عہ
سوشیلا دیوی ڈیرہ دون	عہ
آتما رام کھنہ امرتسر	صہ
پران ناتھ	عہ
ایشور سنگھ شاہپور	عہ
فتح چند	عہ
بھوج سنگھ	عہ
بہاری لال بھیلا دو والہ	عہ
شادی	عہ
طالع مند	عہ
بوڑ سنگھ	عہ
گپت دان	۱۴ر
نجیب آباد	۱۴ر
موہن لعل احمد پور آریہ سماج	ے
لالہ ٹوکناتھ	للعہ
داتا مل	عا
پیارا مل	عا
پیارا مل	للعہ
ہودا مل	عہ
فتح چند نجیب آباد	عا
امرت دھر پور	۱۴
. .. .	
پنڈر ماسٹر آتما رام جی	عہ
گہنا پدھمن کانگڑی	عہ

پنڈت بلدیو سہائے جی ویاس شملہ ..	صعہ
پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔اے	رعہ
لالہ گھاسی رام جی ایم۔اے میرٹھ	صہ
لالہ بہاری لعل جی بی۔اے میرٹھ	صہ
پورن سنگھ ساہورہ	عہ
بان تو سہارنپور	صہ
بہاری لعل بھیلا دوہ	عہ
بھوج سنگھ ساہورہ والا	عہ
فتح چند ساہورہ	عہ
بہور سنگھ ساہورہ	عہ
لالہ گنگا پرشاد	عہ
ہمشیرہ منشی ہرجی رام اوپ منتری آریہ سماج گورداسپور	عہ
ہرجی رام منتری گورداسپور	صہ
مولراج شاہپور	صہ
ٹھاکر داس بہادر پور	عہ
نینو رام بھوشن جلالپور جٹاں	عا
پران نکھ	عہ
پورن سنگھ شاہپور	صہ
کشن لعل شرما بال بدہوا بواہ پرچارک	عہ
میا نمبر	عا
منشی پیارے لعل سہارنپور	صہ
لالہ بدری ناتھ کپور تھلہ	عا ۱۴ر
لالہ منشی رام کپور تھلہ	عا
لالہ نانکچند	عہ
لالہ ابین چند بجواڑہ	صہ
سوامی یوگیندر پال	عہ ۱۴ر
انہد دتاری ڈیرہ دون	عہ
بھجن پرشاد اسلام نگر	صہ
آریہ سماج	عا
نرائن ... اسلام نگر	عہ
سندر مل ضلع جالندھر	عہ

نرائن سنگھ عسکر پور	عا
بیج سنگھ عسکر پور	عا
نتھو مل عسکر پور	عا
دیوی سہائے شاہپور	عہ
ٹھیو داس شاہ پور	عا
شیو لعل گجروالہ	عہ
لالجی داس گجروالہ	صہ
ایضاً	صعہ
ماتا بھگتی سنگھ	عا
ایک ماتا اسلام نگر	عا
رام ناتھ جی	عہ
دہلی صدر سماج	عا
بھوانی پرشاد گوپال مندور	عہ
سوامی لکشمانند جی	صہ
کولو مل لیتہ	عہ
لالہ بھوانی پرشاد	عہ
جگن ناتھ	عہ
سردار رکھیم سنگھ	عا
گوجر مل امرتسر	للعہ
روشن لعل بریلی سماج	عہ
لالہ منشی رام لاہور	صعہ
ایک کنبہ	عہ
ٹھاکر داس بہادر پور	عہ
مولراج بہادر پور	عہ
ایک لڑکا	۱۴ر
رام سرن	عہ
ایک لڑکا	۲ر
خانچند بھدرسین مٹھائی	عہ
ماتا ساگرو دیا رانی	صہ
گوبند رام جگادھری	عہ
سنتو رام کاموکی	ے
امرتسر	۱۴ر
لالہ تولا رام ایڈیٹر آریہ پتر کا لاہور	عا

Digitized by eGangotri

چودہری شنسی سنگھ .. .. [illegible]

منتری آریہ سماج جلسہ فنڈ .. .. .. [illegible]

چرنجی لعل امرتسر .. .. .. عہ

دہرم پتنی چودہری چینی سنگھ .. .. [illegible]

دہرم پتنی چودہری صاحب صہ

گپت دان جو عموماً سنڑیوں کی طرف سے ملا [illegible]

میزان . [illegible]

برائے طیاری چاہات

لالہ منشی رام منتری آریہ سماج بکیریاں منجملہ مار
چارصد روپیہ اقرار شدہ برائے تعمیر چاہ

برائے عمارت موجودہ

آریہ سماج پانی پت .. .. .. [illegible]

آریہ سماج مظفرگڈہ .. .. .. [illegible]

واسطے خرید مادہ گاوان

لالہ مادہوسرن جی ساکن دنام پور [illegible]

دہرم پتنی پنڈت کالورام میانمبر .. .. [illegible]

دہرم پتنی لالہ جیون داس جی از لاہور مار

جمع کردہ لالہ لکہبداس از جہنگ [illegible]

لالہ گنگا سہائے جی .. .. [illegible]

میزان [illegible]

بھکشا میں سے بوقت صبح و سہ پہر نقد [illegible]

میزان .. .. .. [illegible]

دان مکانات و اشیاء

لالہ گنیا لعل ساکن دنام پور ایک مکان قیمتی [illegible] ..

معرفت بھگت جمنا داس دیرہ دون ٹھوکہ قیمتی [illegible]

لالہ پجارا لال حلوائی ملتان دو مکان قیمتی [illegible]

لالہ ہرگلال برادر منشی گوری شنکر جی
ایک حصہ بہارت انشیورنس کمپنی لاہور قیمتی مار

حصہ امرتسر فلور مل کمپنی قیمتی

حصہ کمپنی لالہ سوہن لعل سوداگر قیمتی [illegible]

لالہ رام داس جی بی۔ اے .. .. [illegible]
ایک گھڑی قیمتی

آریہ سماج جگادہری ضلع انبالہ ایک پرات، کلاں کڑاہی دو، ایک توی۔ ایک تہالی کانسی قیمتی [illegible]

چودہری سوداگر مل منتری آریہ سماج بہپوڑ تحصیل ڈڑکی ضلع سہارنپور آراضی ۵ بیگہ خام منجملہ نمبری ۲۰۸ خسرہ بندوبست موضع اصل نگر قیمتی۔

چودہری بہاگیرتہ سنگہ پردہان الیضاً۔
آراضی ۵ بیگہ خام منجملہ ۲۱۵ خسرہ
بندوبست موضع بہپوڑ

مہاشے شمبہو دیال جی گرو سہسپال انچارج
مکان ایک منزل معہ زمین چبوترہ واقعہ محلہ [illegible]

نصف رہنک قیمتی [illegible]
کتب حکمت [illegible]
اوزار جراحی [illegible]
ادویات انگریزی [illegible]

پارچات تخمیناً مار

برتن کانسی و پیتل قیمتی تخمیناً [illegible]

چہ عدد بالی طلائی دان کردہ ماتا بابو تیا پ سنگہ جی برائے تجارت قیمتی تخمیناً .. .. .. مار

زیورات مختلف برائے منتقل فنڈ قیمتی تخمیناً [illegible]

دان کردہ نانک چند زرگر پٹیالہ، ڈالر قیمتی [illegible]

قیمت زیورات طلائی و نقری جو برہمچاریوں کو بھکشا میں ملے [illegible]

میزان .. .. [illegible]

معہ ۱۰ بیگہ خام اراضی جسکی قیمت نہیں لگائی گئی

اقرار برائے مختلف فنڈات

لالہ دیوا چند جی ضلعدار برائے طیاری کمرہ اسباب گروکل .. .. [illegible]

برائے ایک کمرہ پختہ [illegible]

چند لعل بانکی لعل رام نگر ضلع نینی تال [illegible]

پنڈت رام بہجدت جی از جانب والدہ خود [illegible]

سوامی آتمانند جی سرسوتی [illegible]

چودہری انوپ سنگھ جی نہٹور ایک گھوڑا قیمتی [illegible]

چودہری چینی سنگھ جی نہٹور " [illegible]

چودہری بلدیو سنگھ صاحب " [illegible]

پنڈت منگل سین جی امبہٹہ ضلع سہارنپور [illegible]

لالہ منشی رام جی بکیریاں برائے چاہ [illegible]

مہاشے منا سنگھ مدرس پورنی ایک گائے قیمتی [illegible]

مہاشے گنیش سنگھ ایک گائے قیمتی [illegible]

لالہ وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین
ایک حصہ آریہ پریس کمپنی قیمتی [illegible]

مہاشے میلا رام جی آریہ سماج گرو کا جنڈیالہ ضلع امرتسر ایک حصہ آریہ کمپنی قیمتی [illegible]

لالہ نانک چند زرگر .. .. مار

چودہری چینی سنگہ جی نہٹور دروازہ کلاں جسمیں ہاتھی آجا سکے پختہ جسقدر روپیہ میں طیار ہو سکے .. .. [illegible]

لالہ سرنکرشن جی ملتان چہاؤنی منتقل فنڈ [illegible]

لالہ کرپارام جی ساہنی پردہان آریہ سماج راولپنڈی منتقل فنڈ .. .. .. مار

پنڈت منگل سین جی امبہٹو لواسی دو من گھی [illegible]

اپنشور سنگہ اپنی آمدنی کا $\frac{1}{20}$ حصہ

مہاشے رکن چند سیگل کہتری سکنہ شورکوٹ [illegible] کنال زمین موضع تکی

میزان [illegible]

اسکی علاوہ شریمان پرتی ندہی سبہا پنجاب نے بہت سے چہپے ہوئے پرتگیا پتر بانٹے تہے جسکا مطلب یہہ تہا کہ گروکل کے پریمی اونپر دستخط کرکے سال کے اندر خاص رقوم گروکل کے لیئے جمع کرنے

گروکل

وارشک پریکشا سمت ۱۹۵۹ پھاگن شکل ۵ و ۶

پنچم شرینی

نمبر شمار	نام برہمچاری	[illegible] ۳۰	[illegible] ۱۰	[illegible] ۲۰	[illegible] ۱۰	میزان کل ۶۰	کیفیت
۱	بلرام	۱۸	۸½	۲۰	۷	۵۳½	
۲	ستیہ پریہ	۱۶	۸	۱۹	۷	۵۰	
۳	چندر گپتو	۱۷	۸½	۱۶	۸	۴۹½	
۴	مہیدا نتہی	۱۶	۹½	۱۸½	۵	۴۹	
۵	دویادھر	۱۷	۹	۱۷	۶	۴۹	
۶	بھیشم	۱۶	۸½	۱۹	۵	۴۸½	
۷	جگت پریہ	۱۶	۸	۱۷	۷	۴۸	
۸	بال بہادر	۱۵	۷	۱۴	۵½	۴۱½	
۹	یگیسور	۱۳	۶	۱۸	۴¼	۴۰½	
۱۰	برت پال	۱۴	۵½	۱۵	۳½	۳۸	
۱۱	بپس پال	۱۹	۵	۱۰	۲½	۳۶½	
۱۲	بشنودت	۶	۳	۱۹	۳	۳۱	
۱۳	رام کرشن		۷	۱۸	۵	۳۰ / ۴۰	
۱۴	پریہ برت		۷½	۱۸	۴	۲۹½ / ۴۰	

شریمان پنڈت دولت رام جی پریکشک اس شرینی کے وشئے بیں لکھتے ہیں اس شرینی کا پاٹھ اتی پرشنسنیہ ہے

دوتیہ شرینی (کلاس)

نمبر	نام برہمچاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان کل
۱	بشودھر	سماپت	۱۰۰	۲۴	۱۸	۱۷	۱۵۹
۲	برہمانند	”	۹۹	۲۴	۱۷	۱۵	۱۵۵
۳	دیودت	۱-۵	۹۲	۱۹	۲۰	۱۸	۱۴۹
۴	ایشوردت	سماپت	۹۷	۱۷	۱۸	۱۶	۱۴۸

...کے بموجب پانچہزار روپیہ کا اقرار اسوقت ہوگیا

...گویا حسب ذیل چندہ اسموقع پر ہوا

نقد .. .. .. ۔۔۔ ...

دان اراضی مکانات } زیورات وغیرہ ۔۔۔ ...

زاتی وعدہ .. .. .. ۔۔۔ ...

وعدہ مطابق بیہ نگیا پتر ۔۔۔ ...

میزان کل ۔۔۔ ...

علاوہ ازیں ۱۰ بیگہ اراضی خام اور ایک ...ہاتے کی آڑہ کا ½ حصہ اور ۰۰ کنال زمین کی پیداوار اور ہے بہت سے بھائیوں نے اپنے یہاں سنسکار و تیہر تہوار وغیرہ موقع پر ۱۰ روپیہ سے لیکر پانچ روپیہ تک دینے کا ارادہ کیا ہے

نوٹ جن بھائیوں کی دان کردہ رقوم کے مقابلہ ہیں اونکے نام درج نہیں ہوئے۔ اونکی نسبت سمجھ لینا چاہئے کہ موقعہ پر اونکے نام ٹھیک نہ لکھے جانے کے کارن وہ رقوم گپت دان میں شمار ہوئی ہیں۔

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا
گروکل

گروکل کیلئے ضرورت

(۱) ایک کلرک جو ادھشٹھاتا مکھیہ ادھشٹھاتا کے پرائیوٹ سکرٹری کی طور پر کام کریگا۔ آریہ بھاشا سے بخوبی واقف ہونا چاہئے۔ اردو اور انگریزی کی بھی خاص مہارت ہو اگر کوئی بھائی گروکل کی سیوا کے خیال سے اپنا سے دینا چاہے تو سن رسیدہ ہونا چاہئے۔ جو ادھشٹھاتا نہیں ہر ایک کو کم سے کم بیس برہمچاریوں کا چارج لینا پڑیگا۔ درڑہ آریہ سن رسیدہ سداچاری پرش ہی درخواست بھیجیں۔ نوٹ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کرلیں۔ منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل

۵	ودیا ساگر	سماپت	۹۶	۵½	۱۷	۱۷	۱۴۵½
۶	ہیم سین	〃	۹۷	۱۶	۱۵	۱۵	۱۴۳
۷	ستیہ کام	۲-۳	۹۱	۲۳	۱۴	۱۴	۱۴۲
۸	دہرم بیر	۱-۷	۹۸	۱۵½	۱۷	۱۱	۱۴۱½
۹	کرشن چندر	سماپت	۱۰۰	۱۱	۱۵	۱۲	۱۳۸
۱۰	دیوراج	۴-۳	۹۴	۱۴	۱۶	۱۴	۱۳۸
۱۱	گرودت	۲-۵	۸۷	۲۱	۱۳	۱۳	۱۳۴
۱۲	بیر سین	۱-۵	۷۸	۲۴½	۱۵	۱۶	۱۳۳½
۱۳	ستیہ یگیہ	۲-۳	۸۸	۲۰½	۱۲	۱۳	۱۳۳½
۱۴	دہرم پال	۲-۳	۸۵	۱۶	۱۸	۱۴	۱۳۳
۱۵	بہدر سین	۲-۳	۹۵	۱۳½	۱۴	۱۰	۱۳۲½
۱۶	جیدیو ۲	۱-۷	۹۳	۱۵½	۱۶	۸	۱۳۲½
۱۷	کشن	سماپت	۹۶	۱۵	۸	۱۰	۱۲۹
۱۸	دویانند	۱-۶	۸۴	۲۱	۱۴	۹	۱۲۹
۱۹	دیا بیاس	۲-۳	۹۸	۸	۱۰	۸	۱۲۸
۲۰	جیدیو ۱	سماپت	۹۰	۹½	۱۲	۱۲	۱۲۳½
۲۱	سکھ دیو	۰-۷	۹۸	۱۱	۹	۱۲	۱۲۰
۲۲	سویت کینو	۱-۵	۸۰	۱۸	۸	۱۴	۱۲۰
۲۳	پربہودت	۱-۳	۷۰	۱۸	۲	۱۵	۱۰۵
۲۴	رشی دیو	۰-۴	۷۸	۱۲½	۱۱	۷	۱۰۸½

شریمان پنڈت دولت رام جی پریکشک لکھتے ہیں (اس شرینی کا پاٹھ پرشنسنیہ ہے)

۳۔ شرینی

نمبر	نام برہمچاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان کل
۱	وشنو ناتھ	۷۸	۲۰	۲۵	۳۶	۱۳	۱۷۲
۲	یگیہ دت	۵۶	۸	۲۱	۳۷	۵	۱۳۱
۳	گیانچندر	۳۵	۸	۲۵	۳۶½	۱۲	۱۱۶½
۴	چندرمنی	۴۸	۷	۲۲½	۲۴	۸	۱۰۹½
۵	یدہشٹر	۴۴	۶	۱۸½	۳۱	۱۰	۱۰۹
۶	بشمبھر	۴۲	۰	۲۳½	۳۰	۸	۱۰۳½
۷	شنکرانند	۴۶	۰	۱۱½	۳۳	۸	۹۹½
۸	وشنو جت	۵۱	۰	۹	۱۷	۱۱	۸۸

شریمان پنڈت دولت رام جی پریکشک لکھتے ہیں۔ یہہ شرینی بہت ہی دربل ہے چہترتہہ شرینی میں انکو لگھو شد ہی پر نپنت ہونا ہے۔ ادہیاپک تہا ودیارتہیوں نے کام تو بہت کیا ہے پرنتو انکو برتی سنسکرت میں پڑہائی جاتی ہے وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ یدی پدارتہہ اور انکو برتی تبلا کر بہاشا میں ارتہہ تبلایا جاوے تو کبھی نہ بہولیں اور سنسکرت میں برتی رچنے کی سکتی سویم ہو جاوے۔ اور انکو باو کی شیلی بہی آجاوے۔

وشنو ناتھ سے انی رکت ودیارتہیوں کا سندھی وشئے اور بادھکا بہی اچہا نہیں ہے۔

۴۔ شرینی

نمبر	نام برہمچاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	ہرشچندر	۸۶	۷۴	۴۵	۷	۵۳	۱۹	۲۹۴	
۲	جی چندر	۸۲	۶۳	۴۳	۹	۳۹	۳۰	۲۶۶	
۳	اندرچندر	۷۶	۶۳	۴۵	۱۰	۲۳	۲۹	۲۴۶	
۴	برہم دت	۱۰	۱۰	۳۳	۱۳	۳۷	۲۸	۱۳۱	
۵	بہوج	۴۲	۱۱	۲۶	۱۰	۲۳	۱۸	۱۳۰	
۶	بہاردواج	۲۰	۲	۳۳	۵	۲۱	۲۳	۹۴	

شریمان پنڈت دولت رام جی پریکشک یہہ لکھتے ہیں۔ اجے چندر - ہرشچندر - اندرچندر یہہ تینوں سو بدہی ہیں شیش تینوں میں سے برہم دت اور بہوج ان دونوں کو میں پڑھا چکا ہوں اس لئے جانتا ہوں۔ بدہی مان تو ہیں پرنتو پور دکتوں کے ساتھہ نہیں پڑھ سکتے۔ اسلئے ان کا اتساہ بہنگ ہو گیا ہے ان کا پاٹھہ پرتھک ہونا چاہئے سہہ پاٹھیوں میں ہرشچندرادی تینوں کی بہی بہت کہنی (ہانی) ہو گی۔ کیونکہ ادہک پاٹھ ہونے میں شیش تینوں پرتی بندھک ہونگے ان تینوں ودیارتہیوں کی پریکشا سے میرے چت کو بہت ہی پرسنتا ہوئی ہے آشا ہے کہ انکو دیکھکر دیش کی گرد کل میں شردہا بڑھیگی۔ پرنتو میں آشا کرتا ہوں کہ یہہ ادہشٹھاتا جی شیش ودیارتہیوں کے سدھار کے لئے بہی ادھیاپکوں کو پریرنا کرینگے یدی پنڈت ہیم سین جی ان تین ودیارتہیوں کو پرتھک کر کے ادہک شرم کریں تو پورن آشا ہے کہ اگامی ادتسو پر نپت سو یوگیہ بن جاویں۔

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

پرچارک کے خریدار او شبہ دہیان دیں

اخبار ستیہ دہرم پرچارک ۱۵ فروری ۱۹۳۰ء میں پکہیہ ادہشٹہاتا گروکل نے گروکل سماچار تحریر کرتے ہوئے تحریر کیا تہا کہ "وار شکوتسب پر تقریباً پانچ صد روپیہ خرچ ہوگا۔ بجٹ میں اسکا کوئی انتظام نہیں ہے محض ورشک مہاشئوں سے اس فنڈ میں مدد ملنے کی امید پر کاروائی شروع کر دی ہے۔ اگر کچھہ کمی رہی تو اسکا پورا کرنا میری ذاتی ذمہ داری پر ہوگا" اسپر میں نے ایک مضمون بعنوان ایک تجویز قطرہ قطرہ میشود دریا۔ دکہ اگر پرچارک کے معزز خریدار جنہیں آریہ ورت کی سماجیں بہی شامل ہیں جو جو اخبار کے خریدار ہیں دو دو روپیہ کچھہ خود اور کچھہ اوروں سے چندہ جمع کر کے جلسہ سے پہلے بہیجدیں تو جہاں یہہ رقم (اوتسب فنڈ) پوری ہو جاوے۔ اور ایک ریفارمر پر اسکا بوجہہ نہ پڑے وہاں اس فنڈ کی پورتی کا خیال نکرتے ہوئے گروکل فنڈ میں دل کہول کر چندہ دیویں گے۔ جلسہ سے پہلے چند ایک خریدار مہاشئوں نے اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے دو دو روپیہ ارسال کر دئیے۔

ان چند گنتی کی رقموں سے بہلا کب خرچ پورا ہو سکتا ہے۔ میرا خیال تہا کہ پرچارک کے خریدار یا ورشک مہاشئہ بموقعہ جلسہ اس فنڈ کو پورا کر دینگے۔ لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم اس موقعہ پر سوائے ایک مہاشئے کے کسی خریدار یا سماج نے اس فنڈ میں کوڑی تک بہی نہیں دان کی وہاں مجہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ چہپر و دیگر انتظام متعلقہ جلسہ پر کوئی پانصد روپیہ خرچ آگئے ہیں۔ اسکا اندازہ ورشک مہاشئہ ہی لگا سکتے ہیں کہ انکو اس انتظام سے کسقدر آرام ہوا ہے۔

صاحبو! کب آپ کو یہہ منظور ہے۔ کہ ایک ایسی رقم جو محض آپکے آرام کیخاطر خرچ کیگئی ہو اسکی ذمہ داری ایک ایسے شخص پر ہو جو کہ آپکی خاطر نہیں نہیں آپکی سنتانوں کی خاطر بلا معاوضہ نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہوں۔ کیا آپ مذکورہ بالا تجویز پر عمل کرتے ہوئے یہہ قلیل رقم جمع نہیں کر سکتے۔ کر سکتے ہو۔ اگر ہمت کرو۔ مانا کہ آپکی جیبیں خالی ہو چکی ہونگی۔ مگر یہہ بھی تو آپ نے ہی پورا کرنا ہے۔ انہوں نے نہیں دیگر میلوں پر اس سے دوگن تگن خرچ کرتے ہوئے بہی طرح طرح کی تکلیفات اوٹہاتے ہو۔ پرچارک کے ہر ایک خریدار کے لئے اور خصوصاً ان سماجوں کے لئے جو کہ پرچارک کی خریدار ہیں۔ سولہ دو ماں بتی آنے کچھہ بڑے نہیں ہمت کرو۔ بجٹ میں اسکا کوئی انتظام نہیں ہے، چنانچہ شریمان پنڈت رام بہجدت جی سابق پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے جلسہ کی سماپتی پر لالہ منشی رام جی و لالہ خوشی رام جی کا انتظام کے متعلق بڑے پر جوش الفاظ میں شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا تہا۔ کہ باوجودیکہ بجٹ میں کوئی انتظام نہیں۔ تسپر اس خرچ کا بہی کوئی فکر نکرتے ہوئے صاحبان موصوف نے آپکے آرام کے واسطے بڑی ہی خوش اسلوبی سے انتظام کو نبہایا ہے۔ جسکی ساکشی آپ ہی دے سکتے ہیں! اس لئے پرچارک کے خریداروں سے میری بڑی نمرتا پورک پرارتہنا ہے کہ وہ ضرور میری اس ناچیز درخواست پر دہیان دیتے ہوئے ایک ماہ کے اندر اندر اس فنڈ کو پورا کر دینگے مجھے اوسوقت بڑی خوشی ہوگی جبکہ پرچارک کے خریدار اسپر عمل کرتے ہوئے پرچارک سے پریم رکہنے کا ایک اور ثبوت دیویں گے

ویدک دہرم کا سیوک
ٹھاکر بہنڈاری عرائض نویس امرتسر

"پرنامی لیلا کا آخر کار بول بالا ہو گیا"

پچہلے ہفتہ کے پرچارک میں ناظرین لیلا کا کسیقدر حال میرے لیکہہ سے جان گئے ہونگے۔ اب اسکا سلسلہ وار درج کرنا مناسب تہا۔ مگر اس خیال سے کہ کئی بہائیوں کی چٹہیاں شاستراتہہ کے فیصلہ کے بارے میں آئی ہیں اور وہ ان حالات کے لئے بڑے منتظر ہیں اور نیز اس خیال سے کہ اگر سارا لکہا گیا۔ تو شاید پرچارک میں مجہے یا اسقدر جگہہ نہ مل سکے۔ لہذا درمیانی سلسلہ کو چہوڑ کر آخری سلسلہ کو یعنی کسیقدر شاستراتہہ کے متعلق ناظرین کے روبرو چند سطور پیش کرنا چاہتا ہوں مفصل حالات عنقریب ایک ٹریکٹ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہونگے

شاستراتہہ

پرنامی صاحبان کے اجلاس میں پرہیس صاحب وچودہری بلاتی چند جی نے ہمیں پنڈتوں کو شاستراتہہ کرنے کی غرض سے بلانے کے لئے کہا۔ اور وجہ یہہ تبلائی کہ پنڈت صاحب سنسکرت کے سوا بات چیت نہ کرینگے تسپر آریہ سماج کمالیہ نے مہاشیہ شادی رام جی پردہان کو لاہور میں پنڈت پورنانند جی کے لانے کے لئے بہیجا وہ یہاں سے گذشتہ دیردار کو لاہور روانہ ہو گئے۔ مگر اسی اثناء میں پنڈت آتما رام جی بہی کمالیہ پہنچ گئے۔ اور اتوار کو مہتہ جمنی جی بہی میرے کئی خطوط پڑہ پدہارے۔ چنانچہ اسی دن سنسکرت میں ایک نوٹس سیکرٹری کی جانب سے پرنامی پنڈتاں کو سیکرٹری سبہا کی معرفت بہیجا گیا اور

اخو مہنتہ جی بھی پرنامی لیڈروں کے پاس کئی بار شاستراتہ کی غرض سے گئے۔ مگر ٹال مٹول ہی ہوتا رہا۔ آخر پنڈت اتما رام جی نے پرنامیوں کے ساکار وشنہ کا کھنڈن اچھی طرح سے کیا۔ دوسرے دن مہنتہ جی کوئی صورت بنتی نہ دیکھکر رات کے ۸ بجے عین اندھیری رات پیدل چھپی ٹھپی کو روانہ ہوئے تاکہ دوسرے دن گاڑی پر سوار ہوکر مستان جاویں۔ یوں تو آریہ سماج میں اور بھی کئی وکیل کام کرنے والے ہونگے۔ مگر کام کرنے کے لحاظ سے شاید مہنتہ جی اول نمبر پر ہی رہیں۔ خیر اور بھی ایک آدھ دن پنڈت اتما رام کا لکچر ہوا۔ اور ایک سنسکرت میں لکھا ہوا نوٹس چودھری بلاقی چند جی کی خدمت میں روانہ ہوا۔ مگر سب کا جواب ندارد تھا اور آخر پرنامیوں کی جانب سے یہی جواب ملتا رہا۔ کہ جب تک لالہ شادی رام جی بمع پنڈت پورنانند جی کے یہاں پر نہ آجاوے۔ تب تک شاستراتہ نہ ہوگا خیر اتنے میں ۲۴ ماہ فروری کو منگل کے دن مہاتمے شادی رام جی وشریمان پنڈت پورنانند جی بھی پہنچ گئے اور اس بات کی اطلاع بندہ نے خود جاکر پرنامی صاحبان کو دی دیگر دن اس قسم کے نوٹس شہر میں چسپاں کئے گئے۔ کہ اب پنڈت صاحب آگئے ہیں۔ اب شاستراتہ کے نیم وغیرہ طے ہوجانے چاہئے۔ اور آج کل جگ سروپ سے چوپائی تائے پڑھکر سنائی جاوینگی۔ نوٹس چسپاں کے ڈیرھ گھنٹہ بعد بندہ کو اور مہاتمے شادی رام کو نیموں کے طے کرنے کے لئے بلایا۔ خیر دونوں گئے۔ اور وہاں پنڈتان وغیرہ کے روبرو چودھری بلاقی چند جی و پردہان سبھا بھائی تارا چند جی سے شاستراتہ کے بارہ میں بات چیت ہوئی۔ قصہ کوتاہ یہ طے پایا کہ شاستراتہ تحریری ہووے۔ اور ہم اپنی پرمانک پستکیں ومت پنڈت جی سے لکھواکر شیگھر بھیجدیویں گے۔ اس پر پرنامی پنڈتان بھی پستک لکھدیں گے اور تاریخ شاستراتہ بھی لکھدیں گے۔ خیر ہمنے پنڈت جی کو آکر یہ سندیسہ پہنچایا۔ اور ان سے چٹھی لکھواکر بھیجی جسمیں انہوں نے درج فرمایا کہ ہمارا مت ویدک ہے۔ اور

چاروید ہمارے لئے سوتہ پرمان اور دیگر شاستر گرنتھ پرتہ پرمان ہیں۔ اور ویدوں کے سوتہ پرمان ہونے میں انہوں نے پرنامی پنڈتوں کے کہنے کے بموجب چار پانچ حوالہ جات پیش کئے۔ اور پھر ان سے الکامت اور مانیہ پستک دریافت کئے۔ اسکے جواب میں پرنامی پنڈت مسمی گوبند دیوشرما نے لکھا۔ کہ ہم بھی ویدوں۔ شاستروں۔ سمرتیوں۔ تنتروں۔ مہابھارت۔ رامائن اور آپتہ دوالوں کی پراکرت بھاشا وغیرہ کی پستکوں کو مانتے ہیں۔ اور مت اور تاریخ کا نام تک نہ بتلایا۔ اور ساکار وشنہ پر سوال کر بھیجا۔ ساتھ ہی ایک علیحدہ پرچہ میں یہ لکھکر بھیجا کہ ہم کو کیا لیکھے ساہوکار پرنامیوں نے کانشی برگرد ونواح سے اپنے دھرم کے منڈن کے لئے بلایا تھا نہ کہ شاستراتہ کے لئے وغیرہ وغیرہ۔
اب ان الفاظ سے ہمیں یہ نتیجہ ہوتا تھا۔ کہ جب شاستراتہ کرنے والے پنڈت صاحب کے یہ الفاظ ہیں۔ تو نامعلوم شاستراتہ کس نیت سے کریں گے۔ اسکے اُتر میں پنڈت جی نے پانچ ورق بھیجے۔ اور ان میں پرانوں اور تنتروں وغیرہ کے پرمانک ماننے میں۔ شنکا بتلائے گئے ساکار وشنہ کا جواب یکپنی کے ذریعہ سے دیا۔ اور کلجگ سروپ کے ماننے اور اپنا مت بتلانے کے لئے خاص زور دیا۔ مگر پانچ چٹھیوں میں پرنامی صاحبان نے کلجگ سروپ کو اپنا دھرم پستک نہ مانا۔ آخر جب بازار میں نوٹس چسپاں کئے گئے۔ تو پھر کلجگ سروپ کو اپنا دھرم پستک مانا۔ اسکے بعد نیم وغیرہ بنانے اور تاریخ شاستراتہ کے مقرر کرنے کے لئے لکھا گیا۔ مگر جواب ملا۔ کہ ان نیموں کو کسی پنڈت کے پاس بھیجو اور فیصلہ کرواؤ کہ کون سوالوں کا جواب نہیں دیتا رہا۔ اور کون شاستراتہ سے گریز کرتا رہا۔ چنانچہ ہم نے اپنی آپ بیتک کسی انگریز پروفیسر سنسکرت یا ایشیاٹک سوسائیٹی کے پنڈت ستیہ برت سامشرما جی کلکتہ نواسی کے پاس بھیجدیئے ہم کو منظور ہے۔ مگر وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ انگریز ہمارے ہیں۔ اور ہم انکے ماتحت ہیں

اپنے سنسکرت کے پیر نہیں دیکھا چاہئے۔ ... کی علمیت کا اندازہ لگا دیں۔ پھر دوسرے پترمیں اس سیٹر ہو سے اُتر کر دوسری پہ جڑتے ہوئے اور فرمایا۔ کہ تم یا ۱۸ پرانوں کو پرمانک مانو ورنہ انکو ویدوں سے سدھ کرو کہ وہ مانیہ نہیں ہیں۔ اب آپ اسکا اندازہ لگاویں۔ ہمنے بارہا جواب میں کہا سے ویدوں میں ۱۸ پرانوں کا حوالہ کبھی نہیں ہوسکتا اور اگر ہوسکتا ہے۔ تو آپ منتر پیش کریں اور ہم ماننے کو طیار ہیں مگر دکھلاوے کون اور مانے کون۔ یہ تو ایک خلاصی پانے کا ذریعہ تھا۔ الغرض نہ ہی کلجگ سروپ دکھلائی اور نہ ہی اپنی پوزیشن کو انت تک صاف کیا اور نہ ہی شاستراتہ ہی نیک نیتی سے کیا۔ آخر کیا لیکھ کی پنچایت کی رائے سے پتر لکھ بھیجا کہ (۱) آریہ سماج یہ ثابت کرے گی کہ کلجگ سروپ آریوں نیز ہندؤں کے ماننے کے یوگیہ نہیں ہے اور (۲) پرنامی سبھا یہ ثابت کریگی کہ یہ آریوں اور ہندؤں کے ماننے کے یوگیہ ہے۔ اور اس بات کا فیصلہ دو شخص منصف کیا لیکھ کے کریں گے۔ ہمنے فوراً دستخط کرکے کاغذ پیش کردیا اور آریوں اور پرنامیوں کے علاوہ ہر ایک فرقہ کے دو معزز اشخاص کے حساب سے دس منصف بنا دیئے۔ مگر چودھری صاحب نے قطعی انکار کیا۔ کہ یہ شاستراتہ نہیں ہے ہم کو ۱۸ پرانوں ویدوں سے ثابت کردو۔ معاملہ صاف ہے۔ نہ ہی کوئی منتر ہو۔ نہ ہی کوئی دکھلاوے اور نہ ہی شاستراتہ ہووے آخر پنڈت جی سوموار کو چلے گئے۔

پرچار

پنڈت پورنانند جی نے بدھ کو اس وشنہ پر لکچر دیا کہ پرنامی مت کیا ہے۔ نوٹس کے بموجب کلجگ سروپ سے چوپائی تائے سنائی گئیں۔ اور پنڈت جی نے دعوے کیا۔ کہ پرنامی نہ ہی ہندو اور نہ ہی مسلمان ہیں۔ بلکہ دونوں کے بیچ میں۔ یہ ادہر سے محمد اور عیسیٰ وغیرہ پیغمبروں کے ماننے والے اور انکی آرتی روزمرہ گانے والے ہیں۔ اور دوسری جانب

ان ہی روح کرشن جی کی محمد صاحب میں پرواز کر گئی
وغیرہ ینتر بہ پتک قرانی آیات سے پر ہے۔
پرنامی قرانی آیات کو تسلیم نہیں کرتے۔ تو کلچمع
پر کو چھپا دیویں اور لوگوں کو دیگر مذاہب کی
طرح صاف طور سے سنا ویں اور انکو پڑھنے دیویں
چھپاتے کیوں ہیں۔ اور گپت کیوں رکھتے ہیں۔ مگر
یہاں مانے کون۔ اتنے میں لیکچرار ایک سفید ریش
پرنامی صاحب مہتہ ٹوپن رام نے اسی امر کا اقبال
بھی کیا۔ مگر واپس آنے پر اس بیچارے کے پیچھے
سارے پڑ گئے۔ حاضری ۳۰۰ سے ۳۵۰ کے
درمیان ہوگی۔ دوسرے دن پنڈت جی نے
ایشور درشن پر لکچر دیا۔ آج سامعین کثیر التعداد
میں نندرہ سے پنڈت جی کے ویاکھیان کو سننے آئے۔
ایک پرنامی بھائی کی جانب سے سوال ہوا جسکا
جواب خوب تسلی بخش دیا گیا۔ جمعہ کو گرہست آشرم
پر لکچر دیا۔ سنیچر کو پنتر بہو ہا رسنایا گیا۔ اور پھر
سامعین پر پرنامیوں کی غلطی کھولی گئی۔ اتوار کو
اہنسا دو دیا پر لکچر ہوا۔ ان ایام میں حاضری
اسطرح سے ہو جاتی تھی۔ کہ جیسا سالانہ جلسہ
یہاں کا ہوتا ہے۔ بہت رعب ہوا۔ کئی لیکچر نو اسپول
پر اثر بہت ہی عمدہ ہوا۔ پرنامی صاحبان کو اندر
سے تو حقیقت حال معلوم ہو گئی ہے مگر اب بیچارے
ضد کے مارے سچائی کو گرہن کرنے کے لئے فوراً تیار
نہیں ہیں۔ صرف یہی ہمت ان میں باقی ہے کہ سوامی
جی کو پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت پورنانند جی دیگر
ساماجکوں کو خوب گالی گلوچ سے یاد کیا اور
بندہ کو اور دیگر سماجکوں کو ہمیشہ مار پیٹ کی
دھمکیاں دیتے رہے مگر پنڈت جی نے اپنی
خاموشی اور سہن شیلتا سے آریہ سماج
کے سدھانتوں کو لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا۔

راقم آریوں کا داس
گوردتہ رام سہایک آریہ سماج کایبہ

تک نہیں پہنچ سکا۔ کھشما فرمائیں گے۔

خلاصہ لیکچر پنڈت امراؤ سنگھ جی

از ماسٹر آتما رام جی

۱۳۔ مارچ کی شام کو رڑکی کے مشہور و معروف
پنڈت امراؤ سنگھ جی نے سوامی دیانند اور گروکل
کے مضمون پر ایک اعلی درجہ کا لیکچر دیا۔
لیکچر کی تمہید میں آپنے فرمایا کہ میں کیوں ایک عرصہ
دراز آریہ سماج سے الگ رہا سماج کی ابتدائی
اوستھا کا خاکہ انہوں نے اس طرح کھینچا۔ سوامی
جی کی صحبت کی برکت سے ابتدائی آریہ سماجسٹ
پرش تین اوصاف دھارن کرتے تھے۔
(۱) یہہ خیال کہ ہم سب پریمی رہیں یہہ سب کھشما اور
ترا بھیما شا رہتا تھا باہمی گفتگو میں جب کسی
ممبر کو پریم پورک اسکی غلطی سے آگاہ کر دیتا
تھا تو وہ بڑی خوشی سے کہہ اٹھتا تھا کہ جی ہاں
کرو واقعی یہہ میری بھول ہو گئی۔ (۲) پریم (۳) پریم
اور وشواس۔ تینتے کہکر ایکدوسرے کو سچا
بھائی تصور کرتے تھے اور خوشی کے مارے پھولے
نہیں سماتے تھے جب باہم درشن ہوں۔
پھر آپنے فرمایا کہ گو اسوقت کے آریہ سماج کے
کام کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے اور عام طور پر
کہا جاتا ہے کہ آریہ سماج نے بہت ترقی کر لی لیکن
میرے خیال میں مذکورہ بالا تینوں اوصاف آریہ
پرشوں میں آگے کی نسبت کم پائے جاتے ہیں
اور یہی وجہ میرے آریہ سماج سے الگ رہنے
کی ہے۔ سوامی دیانند آریہ سماجی نیموں کے نہ
صرف بنانے والے ہوئے ہیں بلکہ آریہ جیون کا
سچے آریہ پرشوں میں انکی عملی زندگی سے ہوا ہے
الکریز رہنی سے آریہ سماج کی اس دلربا رنگ اختیا
کا نقشہ کھینچتے ہوئے پنڈت جی نے آریہ لوگوں کو

کرنے کی اتنیت آوشکتا ہے۔ دوسری بات آپ
نے یہہ فرمائی کہ بعض لوگ سوامی جی پر اشتراک کر
آریہ جیون میں بادا ڈالتے ہیں اون لوگوں
کا خیال ہے کہ سوامی دیانند انسان تھے انسان منزہ بالخطا
نہیں ہوسکتا۔ اچھا اسبات کو سویکار کرتے ہوئے
کیا یہہ ضروری ہے کہ سوامی دیانند نے اپدیش دئیے
ان میں ضرور ہی غلطی کہیں ہو جب تک کہ وہ غلطی
سدھ نہ کی جائے۔ "ہو سکتا" اس شبد کے معنے
وہ لوگ نہیں سمجھتے۔ سکنے سے یہہ کہاں سدھ
ہوتا ہے کہ ایک انسان ضرور ہی غلطی کرے۔
ہم کہتے ہیں کہ سوامی جی کے سدھانت میں کوئی
غلطی نہیں ہے تو کیا ہو سکنے سے اُنکے سدھانت
میں غلطی کا ہونا کس دلیل سے وہ سدھ
کرتے ہیں اسکے بعد آپنے بتلایا کہ سدھارک کے دو
طریقے ہیں ایک محض منڈن دوسرا کھنڈن اور
منڈن۔ ایک نا رمشین دوسرا [illegible]۔
پہلا طریق تو بچہ کی پرورش کی مانند ہے۔ دوسرا
طریق بیمار کے علاج کرنے سے مشابہت رکھتا
ہے گو دونوں طریقے مناسب اور ضروری ہیں لیکن
نسبتاً یہہ کہا جاسکتا ہے کہ جہاں انسان منڈن
کے طریق میں پوری اطمینان بخش کامیابی
حاصل کرسکتا ہے وہاں کھنڈن منڈن کے
طریقے میں وہ اس درجہ کی کامیابی ہرگز حاصل
نہیں کرسکتا آپنے کہا کہ یہہ بات ایک خیال سے
سمجھ میں آسکتی ہے مثلاً ایک حکیم ایک مریض
کا علاج کرتا ہے حکیم نے پہلے اوسکا روگ نوارن
کرنا ہے پھر پتھ پان کرا کر اوسکو طاقتور بنانا
ہے۔ حکیم دلی اطمینان کے ساتھ ہرگز نہیں کہہ سکتا
سوائے چند خاص حالتوں کے کہ اسکا روگ
ضرور ہی دور ہو جائیگا۔ ممکن ہے کہ اوسکے
علاج سے بیماری زیادہ بڑھ جائے۔ لیکن
بچہ کی پرورش کرنے کی حالت میں یہہ ضروری

نہیں کہ کچھ مضبوط ہو زیادہ تر فائدہ دنیا میں مشن کے طریق پہ کام کرنے سے ہو سکتا ہے اسوقت آریہ سماج نے زیادہ تر کھنڈن سے کام لیا ہے۔ لیکن مشن کے طریق پہ کام کرنے کے لئے گروکل کی جواب نیو ڈالی گئی ہے یہہ بہت اہم بات ہے اس میں کامیابی ہونے کی بہت آشا ہے ایکدفعہ رڑکی کالج میں چند معزز انگریز صاحبان باہمی گفتگو کر رہے تھے کہ پہلا عملی انجنیر ہندوستان میں کون آیا۔ کسی نے کسی کا نام لیا کسی نے کسی صاحب کا۔ لیکن ایک صاحب نے کہا کہ ریلوے انجن ہی عملی انجنیر تہا جسنے ہندوستانیوں کی انگریزی انجنیرنگ کا مہتو درشا دیا اسی پرکار سوامی دیانند اور گرودت آریہ سماج کی بنیاد رکھنے والے انجنیر ہوئے ہیں اور جو کچھ سماج کی ابتدائی رونق تھی انکی ہی پاک اور دہارمک کوششوں کا پہل تہا۔ لیکن سرب ساد ہارن کو آریہ سماج کے موجودہ عملی جیون کا مہتو درشانے کے لئے اگر کوئی ریلوے انجن کے سمان انسٹی ٹیوشن ہے تو وہ گروکل ہی ہے۔ ؎ قول مرداں جان دارد اس صداقت پر اگر آریہ سماج کے ممبران عمل کرتے رہے تو شبہہ نہیں کہ گروکل ضرور چند سالوں میں ہی کامیابی کا منہہ دیکھے۔ گروکل کا مدعا ستانوں کو پاک اور پوتر بناتے ہوئے ویدآدی شاستروں کی دولت سے مالا مال کرنے اور انکو گرہستہ کے یوگیہ بنانے کا ہے اسلئے گروکل سے میری پوری ہمدردی ہے۔ گروکل کا کام بڑی ذمہ داری کا ہے اور مجھے آج تک شک تہا کہ یہہ کام کسطرح موجودہ آریہ لوگ چلا سکیں گے۔ لیکن آجکے دن کی عملی کارروائی کے دیکھنے سے مجھے یقین ہوگیا ہے کہ یہہ کام چل نکلیگا۔ آریہ پرشوں کی ہمت کی میں داد دیتا ہوں اور لالہ منشی رام لالہ جیون داس ہر دو اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ اس نیک کام میں بدل مصروف ہیں۔ دنیا کے عالم اور مدبران جس شاندار پہ ندکو دن رات پا سکتے ہیں انکے پالنے سے سوامی دیانند کو قطعی نفرت تھی۔ وہ پہ ند پالسی یعنے مکاری ہے اور سوامی دیانند نے کبھی کسی سے دب کر مکاری سے کام نہیں لیا۔ ایکدفعہ محکمہ جنگلات کے ایک افسر جنکا نام لالہ جوالا پرشاد تہا سوامی جی کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ گوشتخوری کے متعلق وید اور شاستر کی کیا آگیا ہے۔ سوامی جی نے کہا کہ وید اور دیگر شاستروں میں گوشت خوری وِدجب کہی گئی ہے۔ اسلئے انسان کو گوشت نہیں کہانا چاہیئے۔ وہ صاحب ہر چند کوشش کرتے رہے کہ کسی طرح سے سوامی جی پالسی کی بنا پر ہی گوشت خوری کی تہوڑی سی ہی تائید کر دیں۔ لیکن سوامی جی نے ہرگز انکی پرواہ نہ کی اور برملا کہتے رہے کہ ویدوں میں گوشت خوری منع ہے۔ جو لوگ پالسی کو دہرم بتاتے ہوئے سوامی جی کے متعلق اسبارہ میں غلط فہمی پہیلاتے ہیں وہ سماج سے آریہ جیون نشٹ کر رہے ہیں۔ ربیکن صاحب کی کتابوں کے ترجمے شایع کرنے سے آریہ سماج کے پرشوں میں آریہ جیون کداپی نہیں آسکتا۔ وید اور دیگر شاستروں کے ترجمے یا ویاکہیان ہی جو رشی دیانند جی کے بہاشی کے مطابق ہوں ہندوستانیوں کو نئی جان بخش سکتے ہیں۔ آخر میں پنڈت صاحب نے بتلایا کہ آریہ سماج کے موجودہ کام کرنے والو ذرا سوامی دیانند کے کام کی طرف نگاہ تو ڈالو کتنا وید بہاشی چہوڑ گئے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش آدی کتنے گرنتہہ انہوں نے لکہے۔ جب تک زندہ رہے کبھی کسی شخص کو انہوں نے اپنے درشن کرنے سے نہیں روکا اور درشن کرتے ہوئے اگر کسی نے کوئی پرشن کیا ہے تو اسکا تب تک اسکا شک نہ رفع کیا نہیں چہوڑا۔ سوامی دیانند کیا تہا۔ عملی جیون کا خزانہ تہا ہر ایک منٹ انکی زندگی کا پروپکار کے لئے مقرر تہا۔ صبح سے شام تک لگاتار وہ سب قسم کے مفید عام کام کرتے تہے انکے جیون کی طرف نگاہ کرتے ہوئے مجہے ایک روحانی سورج نظر آرہا ہے جو کہ من کی آنکھوں سے دیکہا جا سکتا ہے۔ نورانی پاک جیون کا مرکز اگر کوئی شخص اس صدی میں ہند میں گزرا ہے تو وہ سوامی دیانند ہی تہا ہم لوگوں میں جو کچھ دہارمک حرکت آئی ہے وہ انکی ہی مبارک ٹہوکر کا نتیجہ ہے۔ سناتنی لوگ ہم کو دیانندی مذاق سے کہتے ہیں کاش کہ ہم سچے دیانندی بنیں۔ جسکو ست جگ کہا جاتا ہے اس زمانہ کے رشیوں کا ایک نمونہ بلا شبہہ سوامی دیانند تہا۔ دہرم اور جیون ایک مانتر انکے مہتو کا کارن تہا اور دہارمک جیون سے ہی ہم اب اُٹھ سکتے ہیں۔ آؤ ہم سوامی دیانند کی طرح ایکدوسرے کی رکشہا کرتے ہوئے ایکدوسرے کی عزت کرنا سیکھتے ہوئے ایکدوسرے سے محبت کرتے ہوئے برادرانہ تعلقات کو قائم کریں میں کہا کرتا ہوں کہ ہند میں بہائی بہائی لڑ رہے تھے لیکن سوامی دیانند نے ہی ہمیں بہائی بنا دیا اسلئے اب ہمیں سوامی جی کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے گروکل کو درجہ کمال پہ پہونچانے کے لئے ایکدل ہو کر کوشش کرنی چاہیئے۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج ریاست الور - ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آریہ سماج تہرسہ ضلع حصار - ۲۸-۲۹ - مارچ

آریہ سماج نگینہ " " "

آریہ سماج جہینیہ ضلع گورداسپور - ۲۷-۲۸-۲۹ - مارچ

" جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں " " " "

" سیالکوٹ " " "

" چہاونی نوشہرہ ضلع پشاور " " " ۳۰-

رنوشہرہ نیتوان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جو ۲۷-۲۸-۲۹ کو ہونا قرار پایا تہا بوجہ طاعون ملتوی ہوگیا

آریہ سماج حیدرآباد سندھ ۴-۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آریہ سماج بہرامپور - ۶-۷-۸ - اپریل "

ویدک آشرم علی گڑہ " " " " "

آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ ۶-۷-۸- اپریل
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گجرات " " "
آریہ سماج رام نگر ۱۰-۱۱-۱۲- اپریل
آریہ سماج بہر تیور " " " "
آریہ سماج روپڑ براستہ دوراہا سٹیشن ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل
آریہ سماج سکھر " " "
آریہ سماج ملتان شہر " " "
آریہ سماج پشاور " " "
آریہ سماج پھپھوند ضلع اٹاوہ " " "
آریہ سماج فتح پور ضلع کرنال " " "
آریہ سماج شرقپور ضلع لاہور ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل
آریہ سماج ڈیٹنگ کلب امرتسر ۱۲-۱۳-۱۴ "
آریہ سماج شکارپور سندھ ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل
آریہ سماج جے پور ۲۴-۲۵-۲۶ اپریل
آریہ سماج کراچی ۱۵-۱۶-۱۷ مئی ۱۹۳۰ء

آریہ سماج بہر تیور کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے اسلئے بھجنیک اپدیشکوں اور دیگر آریہ بھائیوں کی معقول تعداد اس موقعہ پر پہونچنی چاہئے۔

ڈیرہ دون آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ کو بڑے سمارو کے ساتھ ہوا۔ ۱۵ سے ۱۷ تک لالہ چنڈی پرساد جی ویشیہ کی طرف سے ایک برہت ہون یگیہ ہوا جس پر ۲۰۰ کے قریب خرچ ہوا۔ گروکل کے اوتسو پر پدھارے ہوئے آریہ بھائیوں اور بہنوں میں سے ڈیڑھ دو سو کے قریب آریہ بھائی اور بہنیں شریک جلسہ ہوئے تھے۔ نگر کیرتن غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ماسٹر آتما رام۔ سوامی ستیانند۔ لالہ وزیر چند لال کیشب دیو۔ پنڈت گھنشیام آچاریہ۔ لالہ لکھ راناتھ اور لالہ سیتا رام جی کے منوہر اپدیش و دیا کھیان ہوئے۔ دیانند انا تھ آلہ اجمیر کی بھجن منڈلی کو اسی کے قریب روان ملا۔ شریمان سوامی مہانند جی سرستی نے ایک پاٹھ شالا یہاں پر کھول رکھی ہے اور سماج کی

او نتی میں ہر سمہ کو شاں رہتے ہیں۔ پنڈت جیوتش سروپ جی پردہان کا دم بھی غنیمت ہے کہ جس کے وشیش ادیوگ سے سماج کی حالت تسلی بخش ہے اور پبلک کی سماج کے ساتھ بھاری ہمدردی ہے۔

جہلوں مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۰ء کو لالہ سدا رام جی پلیڈر کے مکان پر ہون ہوا جس میں حاضری معقول تھی۔ لالہ حکم چند صاحب سکول ماسٹر پلٹن نمبر ۴ کے ہارمونیم باجہ اور بھجنوں نے حاضرین کو نہایت محظوظ کیا۔ لالہ سدا رام جی نے حاضرین کا سنسکار حلوا سے کیا۔

(۲) پلٹن نمبر ۳ کے بابو صاحبان کی ہمت اور کوشش سے گروکل کے برہمچاریوں کو گئو بکس لے دینے کیلئے یکصد روپیہ کا نوٹ بذریعہ بیمہ رجسٹری مہاتما منشی رام جی رکھشیہ ادہشٹھاتا گوروکل کے نام ارسال کیا گیا جسکی تفصیل یہ ہے

(۱) بابو چوتھو رام صاحب ہیڈ کلارک — عــہ
(۲) بابو سندر داس صاحب کلارک — عــہ
(۳) چودھری رلیا رام و چودھری سوہن لال صاحب — للعــہ
(۴) لالہ آسانند صاحب سکول ماسٹر — صــہ
(۵) لالہ جیٹھا نند صاحب کلارک — صــہ
(۶) ڈاکٹر مولچند صاحب — معــہ
(۷) ڈاکٹر کانشی رام جی — عــہ
(۸) ماسٹر سنتو کھ رائے صاحب کلارک — عــہ
(۹) سردار لہنا سنگھ صاحب صوبیدار میجر — عــہ
میزان — ما

گنبھیر پرچار کے لئے سنکھل آنڈر چلی نہر واقعہ بابا پور کے درمیان ڈیڑھ سو روپیہ پر نا جیپور والوں کا باغ ایک ماہ کے لئے کرایہ پر لیا گیا ہے۔ سوامی آتمانند جی کیمپ کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ بابو کیشب دیو جی اور لالہ نہوار سی لعل جی بھی بڑے اودیوگ سے کام کر رہے ہیں۔ آریہ ودوانوں کو سب کام چھوڑ کر اوشیہ اس اوسر پر پدھارنا چاہئے

تاکہ پرچار کے کام میں ہر پہلو سے کامیابی ہو۔

قادیان آریہ سماج کا جلسہ بڑی رونق اور کامیابی کیساتھ ہوا۔ سامعین کی تعداد ۲ ہزار تک ہوتی رہی۔ ۵۰۰ آریہ بھائی بیرونجات سے شریک جلسہ ہوئے۔ پنڈت رام بھجدت جی ماسٹر آتما رام جی اور سوامی یوگیندر پال آدی مہانبھاؤ کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ قادیانی مرزا کی خوب دھجیاں اڑائی گئیں اور چیلنج پہ چیلنج بھیجے گئے۔ مگر بزدل مرزا کو اپنے الہام خانہ سے قدم باہر رکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لوگوں پر غیر معمولی پربھاو پڑا اور چودھری سندھی خاں اور علی بخش اسقدر موثر ہوئے کہ انہوں نے گنجی کلاں میں آریہ سماج استھاپت کر دیا ان پر دو مہاشیوں سے بھاری سہائتا ملنے کی آشا ہے۔

تیسرا سالانہ جلسہ تقسیم انعام ہنگو تی پتری پاٹھ شالہ ہر جانہ مورخہ ۸- اپریل ۱۹۳۰ء بروز چہار شنبہ بمکان پاٹھ شالہ ہوگا۔ اور دوسرا سالانہ جلسہ استری ستسنگ مورخہ ۹- اپریل کو ہوگا۔ ہمدردان استری سکھشا سے درخواست ہے کہ شامل ہو کر رونق بخشیں۔ ہنس گردھاری لعل بی اے

لودہانہ ۱۵-۱۶-۱۷ فروری ۱۹۳۰ء کو پنڈتا جیون تکش کے نہایت پرتاثیر لیکچر استریوں میں ہوئے۔ پنڈتا جیون تکش کے لیکچروں سے استریوں پر بڑا اثر ہوا۔ ۶- مارچ ۱۹۳۰ء بیاد گار پنڈت لیکھرام جی ہون وغیرہ کیا گیا۔ آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ باقاعدہ ہوتے ہیں ہمیشہ حاضری اچھی ہوتی ہے

ستیہ دھرم پرچارک پہلا لائبل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد ۸ آنے - قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد ۴ آنے

محصول ڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنے نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی۔ لیکن بائیس سو میں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا ابتک

لاگت بھی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کسقدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا۔

دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے۔ اسلئے اسمیں چنداں کمی کی گنجائش نہیں تاہم اصل قیمت سے ۲ فی جلد کم کردیگئی ہے اور اردو ایڈیشن کی **نصف** کردیگئی ہے

امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے

المشتہر

بسنی رام اسسٹنٹ مینجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے اردو ۱۰/

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے " ½/

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی ۳/

سنسکرت زبان کی عظمت " ۲/

اپنشد ... ۱۰/

معدالتہذیب " ... ۲/

مہاراجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱/

حیرت انگیز واقعات " ۱/

سندھیا منظوم " ۱/

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے حصہ اول اردو ۴/

" حصہ دوم راجپوتنی کی شادی " ... ۱۰/

" حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ " ... ½/

" حصہ چہارم " ... ۱/

" حصہ پنجم " ... ۱۰/

" حصہ ششم ہفتم " ... ۳/

" حصہ ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع ہیں

ثبوت تثلیث وید اردو ... ۴/

تصدیق صداقت دھرم آریہ ... ۳/

اوپنشد اردو ... ۱۰/

ویدانت دھوانت نوارن اردو ... ۳/

تمباکو " ... ۱/

سانکھیہ کارکا " ... ۲/

یوگ فلاسفی " ۱۰/

انند سرور بھن یتنک " ۱/

آریہ جنتری اردو سنہ ۱۹۰۳ء ... ۴/

ایضاً ہندی ... ۵/

ڈکشنری سنسکرت پنڈت دیودت بھاشی ۳/

جیون یاترا ہندی ... ۳/

المشتہر

بسنی رام اسسٹنٹ مینجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار میں مہاشے منشی رام مالک و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

A204 मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे A204

رجسٹری نمبر ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक



(۱) ویدک ستیہ دھرم کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصب نرنے کرنا (۲) سماجک شاریرک آتمک اُنتی و نیک مضامین شائع کرنا۔

(۳) کبھی کبھی جرنالزم کے بہترین چیدہ پرکٹ کرنا (۴) دھرم بندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

ہریدوار

ستیہ دھرم پرچارک

ضلع سہارنپور

جلد ۱۴

ہریدوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

نمبر ۵۱

میلہ کنبھ پر ویدک دھرم پرچار

ہریدوار میلہ کنبھ پر ویدک دھرم پرچار کا انتظام شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے کر دیا ہے اور میلہ شروع ہو گیا ہے
اس میلہ میں آریہ ورت دیش کے سب تیرتھ کے ہندو گورو مہنت سنیاسی
کیشوانند بالجرام وغیرہ سادھو مہامنڈل کے سب
اپدیشک آئے ہوئے ہیں۔ لہذا شری سوامی مہانند شری سوامی
وشنانند۔ شری سوامی وشویشورانند سنیاسی شری برہمچاری
نتیانند شری برہمانند وغیرہ۔ پنڈت ولودت شاستری

پنڈت ولترام پنڈت تلسی رام پنڈت لکشمی ... پنڈت رودر دت پنڈت
مرلیعل شرما بہت جلد ہی یہاں آ کر اپنے منوہر پُراثر مضمون
مدلل و دلائل عقلی و نقلی سہت اپدیش و ویاکھیان کر کے سامعین کو آنند کریں
آریہ سجنوں آریہ بھائیوں اور آریہ سماج کے سہایکوں کو چاہیے کہ وہ بھی
اس لاثانی میلہ پر ویدک دھرم پرچار کے لئے دھن سے سہایتا کریں اور جو بھائی
اس میلہ میں یہاں ہریدوار میں آویں ان کو چاہیے کہ آریہ کیمپ
راجہ بلبھور کا باغ بر لب سڑک درمیان کنکھل اور ہریدوار میں ٹھہر کر
تن من دھن سے سہایتا کریں۔ آریہ بھائیوں کا شبھ چنتک

آتمانند سرسوتی منتری ویدک دھرم پرچار میلہ کنبھ ہریدوار

ستیہ دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس

قیمت اردو ایڈیشن مجلد آٹھ آنے قیمت دیوناگری ایڈیشن مجلد ۱۲ آنے

محصولڈاک علاوہ

اس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پرزور سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن ۲۲ سو میں سے تقریباً نصف اور دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے محض ساٹھ جلدوں کے قریب ہی فروخت ہوئی ہیں گویا اب تک لاگت بھی وصول نہیں ہوئی

اگر ان لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کس قدر نقصان مطبع کو اٹھانا پڑتا۔ دیوناگری ایڈیشن کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اس لئے اس میں چنداں کمی کی گنجائش نہیں تاہم اصل قیمت سے ۴ مجلد کم کردی گئی ہے اور اردو ایڈیشن کی قیمت نصف کردی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے



اپدیش منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ بے نظیر دیاکھیان اردو لباس میں ہیں۔ ان لکچروں میں بہت ایسی باتیں درج ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں نہیں پائی جاتیں۔

قیمت مجلد پانچ آنے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

دھیان یوگ پرکاش

یہ کتاب ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی نے سنگرہ کی ہے جس میں چند قسم کے پرانایام کی مترقیا سے بدھی لکھی گئی ہے۔ پرتھم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے (۲) جو اندر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو پران اپان کی نابھی کے اندر لڑائی کرانی جسکو دیکھا دیا بھی کہتے ہیں۔ (۴) ستمبھ بدھی (۵) گرہادھان بدھی (۶) ویریہ چڑھانے کی بدھی۔ جسکے کرنے سے ہمیشہ اور کُشٹ روگ دور ہو جاتے ہیں اور کئی لابھ پستک کے دیکھنے سے ہوں گے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے تین سو صفحہ کی پستک ہے۔ دہلی محلہ بہاری پور بابو کالکا پرساد سے مل سکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لدھیانہ کا بنا (کپڑا) لنگی پگڑ وغیرہ بکفایت ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہونگے۔

لاہوری مل بی اے پنجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لدھیانہ

آریہ جنتری ۱۹۰۳ء

جسمیں آریہ ڈائرکٹری بھی شامل ہے

بلحاظ علمی مضامین کے یہ جنتری اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ فضول سعد و نحس قصص سے مبرا ہے۔ جوتش ودیا کبر ہے

قیمت معہ محصول اردو چار آنے ہندی پانچ آنے۔

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ ماہ چیت سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء شہر ہردوار | نمبر ۵۱

واقعات اور مفید رائیں

پونا کے اطراف شہر کی میونسپلٹی کے سکرٹری مسٹر ڈھیل ایک پارسی شریف کے بیٹے کیقباد نوروجی نے اس لئے خودکشی کی کہ اسکے باپ نے اُسے پڑھائی سے بے پروائی پر تنبیہ کی تھی۔ موجودہ طریقہ تربیت میں ذہنی کچھ نقص معلوم ہوتا ہے جبکہ تعلیم کی تاکید طالبعلموں پر اسقدر گراں گزرتی ہے۔ اس طریقہ تربیت اور تعلیم کو بہت جلد بدل دینا چاہئے۔

یوروپین قوموں میں بال کا ناچ تہذیب کا فخر سمجھا جاتا ہے مجھے ایک پنجابی نوجوان کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اُسنے انگلستان سے واپس آتے ہی اپنی بہنوں کو ناچ سکھلانے پر زور دیا۔ حال میں خبر آئی ہے کہ ملک سویڈن میں ایک نوجوان لیڈی ایک فوجی افسر کے ساتھ ناچ رہی تھی۔ افسر کانٹے دار بوٹ پہنے ہوئے تھا بوٹ کے کانٹے میں بیچاری کی پوشاک پھنس گئی۔ گرتے ہی اُس کے کپڑوں کی آلپین دماغ میں گھس گئی اور ایک غنچہ بغیر کھلے مرجھا گیا۔ قطع نظر اُن اخلاقی خرابیوں کے جو بال میں ملنے والے ستری پُرش میں پھیلتی ہیں۔ یہ جان تک کا خوف اِس بیہودہ حرکت سے انسانوں کو روکنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

امریکا کا ایک البرٹ نیپ نامی شیطان خصلت آدمی ابھی اپنی بیوی کے قتل میں گرفتار ہوا ہے۔ وہ اقبال کرتا ہے کہ پانچ بیویوں سے بیاہ کر کے پانچوں کو اُسنے قتل کر دیا تھا۔ امریکا سے بڑھکر ذہنی تعلیم کا دعویدار کوئی ملک نہیں ہے اُسجگہ اس قسم کے ہیبتناک واقعات کی موجودگی ظاہر کر رہی ہے کہ جبتک جسم اور ذہنی تعلیم میں باہمی یگانگت پیدا نہیں ہوتی تبتک سنسار کے دُکھوں کی نورتی نہیں ہو سکتی۔

لنڈن کے روزانہ اخبار ڈیلی نیوز نے تحقیقات کے بعد ظاہر کیا ہے کہ لنڈن کے باشندگان میں ہر سات آدمیوں سے ایک کسی مذہبی جلسہ میں شامل ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک شخص پر سوالات کئے جاویں تو ممکن نہیں کہ ایک فیصدی سے زیادہ آدمی اپنے آپکو کھلے طور پر ناستک ظاہر کریں لیکن پچاسی فیصدی آدمی ایسے ہیں جو کبھی بھی کسی مذہبی جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔ انہیں سے ممکن ہے کہ ہزار میں ایک ایسا ہو جو باوجود خداپرست ہونے کے گھر میں ہی اپنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہو لیکن عام طور پر کلام نہیں کہ یہ سب عملی طور پر ناستک ہو گئے۔ اسوقت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان کی بھی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے۔ اس مذہبی لاپروائی کا نتیجہ نہ معلوم کیسا بھیانک نکلیگا۔

پرمیشور کی مہما کا انت کون لے سکتا ہے! اُسکی رچی ہوئی سرشٹی پر وچار کرنیوالے جب اُن گروں کا حساب لگانے بیٹھتے ہیں جو کہ آکاش میں چکر کاٹ رہے ہیں تو انکی عقل گرداب میں پڑ جاتی ہے۔ اور آخرکار ہار مانکر کہہ دیتے ہیں کہ اسکی مہما کا پار نہیں۔ حال میں ہی پروفیسر گریگری صاحب نے ایک رسالہ میں ستاروں کی نسبت یہ لکھا ہے کہ اسوقت دوربین کی مدد سے دس کروڑ تک ستارے نظر آتے ہیں۔ یہ تو آنکھوں کی حد ہوئی۔ اس کے علاوہ فوٹوگرافی کے ذریعہ سے بہت ستاروں کی تصویریں کھینچ گئی ہیں۔ لیکن پروفیسر صاحب کی رائے میں بیشمار ستارے ایسے ہیں جن کا فوٹو نہیں کھینچ سکتا اور سنکھیات ایسے ہیں جن تک زبردست سے زبردست فوٹوگرافک طاقت بھی نہیں پہونچ سکیگی۔ لیکن اگر ناممکن کو ممکن بنا کر کوئی منشیہ کسی ایسی اونچائی پر پہونچ سکے جہاں پر کہ نظر کے سامنے کوئی رُکاوٹ نہ ہو تب بھی بے حد۔ بے انت دیکھنے سے رہجاتا ہے۔ خاتمہ پر پروفیسر گریگری نے رائے دی ہے کہ انسان قدرت کے بیشمار گروں کو گن نہیں سکتا۔

حضور لارڈ کرزن وائسرائے ہند کا عہد حکومت حسب قاعدہ سابق اپریل سنہ ۱۹۰۴ء میں ختم ہو جانا چاہئے۔ لیکن لارڈ موصوف کو ایسا زبردست اور لائق وائسرائے سمجھا گیا ہے کہ دیسی اور ولایتی دونوں قسم کی رائیں اُن کو ہمیشہ کے لئے نہیں تو بہت زیادہ عرصہ کے لئے گورنر جنرل بنانے کے حق میں دیجا رہی ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ لارڈ کرزن کے جانشین کی نسبت بھی افواہیں اڑائی جا رہی ہیں پانچ برسوں سے زیادہ تو شاید نہ برٹش گورنمنٹ کسی گورنر جنرل کو یہاں رہنے کا موقعہ دیگی اور نہ ہی کوئی گورنر جنرل اس سے زیادہ عرصہ تک اپنی قوم کی طاقت کے مرکز سے علیحدہ رہنا چاہیگا۔ ہاں موجودہ اخبارات سے یہ معلوم ہو گیا کہ گوروں اور کالوں کے اندر تفریق نہ کر کے بلاتمیز مذہب ملت انصاف کرنے کے باعث لارڈ کرزن اسوقت ہر دلعزیز ہو رہے ہیں۔

انگلستان انگلستان میں قماربازی کا بڑا زور ہے۔ ہل کے بشپ صاحب کا خیال ہے کہ قماربازی میں بڑے آدمیوں کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہوں نے اپنی ایک پبلک تقریر میں بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمروں میں بیٹھکر گھڑ دوڑ کی شرطیں بدنے سے باز نہیں آتے تب تک مفلسوں اور غریبوں کی تباہی قماربازی سے ہوتی رہیگی۔

ملک ڈنمارک (یوروپ) میں کوئی خاندان بھی جاہل نہیں ہے سب پڑھے لکھے ہیں۔ ہندوستان میں فیصدی ستر سے زیادہ خاندان جاہل مطلق ہیں۔ پھر ہندوستان میں اگر ناداری و دکھوں کی بھرمار نہ ہو تو تعجب کی بات ہے۔

بارش کی قلت کی گو اسقدر شکایت نہیں ہے جیسی کہ گزشتہ برسوں میں تھی تاہم اس موسم سرما میں ہر جگہ باموقعہ بارش نہیں ہوئی۔ اپنے تجربہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ گو فصل ایسی نہیں کہ قحط پڑے تاہم ایسی بھی نہیں کہ کسان فارغ البال ہو جاویں۔ بہرصورت جو کچھ بھی پیداوار ہو اُسکے لئے پرمیشور کا دھنیہ واد کرنا چاہئے۔

امریکا نے اسوقت تمباکو کے ذریعہ سے ہندوستان کو

اپنا غلام بنالیا ہے۔ یوں تو یہ ملک ہر ایک بات میں کسی نہ کسی کا غلام ہے اور حال میں ہی جناب حضور والیسرائے ہند کی صلاح پر عمل کر کے انگریز سوداگران چاء نے ہندوستانی غربا کو چاء نوشی کی تعلیم دیکر اب نئی زنجیر کے اندر پھانسا ہے۔ لیکن تمباکو میں یہ ملک لکھنؤ کا ہی غلام تھا۔ اپنی برادری کی غلامی گو عقلمند کی نظروں میں حقیر نہیں تاہم جاہل اس پنجابی مثل پر ہی عمل کرتے ہیں کہ دیس چوری پردیس بھچھیا (بھکشا)

اسوقت امیرکین سگرٹ بیرا۔ خانساماں۔ نادان اور گورے بچے منہ میں دیکھے جاتے ہیں۔ میری تو ہندوستانیوں کے لئے صلاح یہ ہے کہ اول تو تمباکو سی زہر کو بالکل ترک کردیں لیکن اگر زہر کھا کر مرنا ہی ہے تو موت کو چھوڑ کر زحمت قبول کریں یعنی اپنے حقہ پر ہی کفایت کریں جس میں کم از کم زہر کا اثر پانی سے کم ہو کر تو اندر پہونچیگا۔

برطانیہ اعظم کی آبادی میں صرف سات فیصدی ایسے آدمی ہیں جو اپنا نام نہیں لکھ سکتے۔ جب مہارانی وکٹوریہ تخت نشین ہوئی تھیں تو چالیس فیصدی جاہل مطلق تھے۔

ملک پولینڈ (یوروپ) میں ایک کیلبرگ نامی شہر ہے جو زمین کے نشیب میں واقع ہونے کے علاوہ کل کا کل نمک کے پہاڑ میں سے تراشا گیا ہے۔ تین ہزار کے قریب اس شہر کے باشندے ہیں جو سب نمک کی کانوں میں کام کرتے ہیں اور اس شہر کے تمام مکانات اور سب سڑکیں صاف شفاف سفید ہیں۔ اسمیں ایک نمک کا گنبد ہے جس پر بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ کوئی متعدی مرض اس جگہ سننے میں نہیں آیا۔ اور باشندے اس شہر کے اکثر بڑی عمر تک پہونچتے ہیں۔ مادی اشیا کی قیمت بہت مصنوعی ہوتی ہے۔ جس نمک کو ہم بکچہ [illegible] تے ہیں اور اسقدر گراں قیمت پر خریدتے ہیں وہ کیلبرگ میں مفت لٹکتا پھرتا ہے۔

لائلپور میں بخشی گوپال داس صاحب پنشنر اسسٹنٹ سرجن کی مدد سے ایک خالصہ کنیا پاٹھشالا قائم ہوئی ہے جس کا افتتاح جناب [illegible] کو پنڈت تاجپون مکت جی کو بلوا کر کیا گیا۔ یہ پنڈت تاجپون جی جموں میں گورمت کنیا پاٹھشالا کی بھی بنیاد رکھنے والے ہیں۔ بخشی گوپال داس جی جو بڑے پرشارتھی پرش ہیں ... روپیہ خود دان دیا اور ۴۵۶۱ روپیہ اور جمع کر کے پاٹھشالا کی کمیٹی کے حوالہ کیا۔

قصور (ضلع لاہور) سے ایک ہفتہ وار پرچہ ایڈورڈ گزٹ نامی ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۳ء سے نکلنا شروع ہوا ہے حجم آٹھ صفحہ قیمت سالانہ دو روپیہ۔ کاغذ چھپائی معمولی صرف پہلا پرچہ نظر سے گزرا ہے جسمیں دعویٰ یہ ہے کہ اس پرچہ میں کبھی جھوٹ نہ لکھا جاویگا۔ میں خوش ہوں کہ ایک پرچہ تو اس دعوے کے ساتھ نمودار ہوا ہے۔ اگر اس پرتگیا کو نبھا سکا تو میں اس سے بھی زیادہ خوش ہونگا۔

روساؤ نیپال پر جو مقدمہ دائر تھا وہ اب تک چل رہا ہے۔ صرف ایک ملزم نے مختصر بیان دیا ہے۔ جبتک صفائی کی شہادت نہ ہولے پتہ نہیں لگ سکتا کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

کہتے ہیں کہ لنکا کی کھاڑی پر شری مہاراجہ رامچندر جی کی سینا نے پل باندھا تھا۔ اب برٹش گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ کھاڑی کو پر کر کے بھارت ورش اور لنکا کو دھواں گاڑی کے ذریعہ سے جوڑ دیا جاوے۔

صومالی کے پاگل ملا پر جو مدت سے چڑھائی ہو رہی تھی اسکا نتیجہ برا ہوا۔ ہونیکے طیاریاں ہو رہی تھیں بمقام ب کنٹی ویلز سرکار برطانیہ کی فوج کے ایک دستہ کا دشمن سے مقابلہ ہوا جسمیں دشمن کے پندرہ مارے گئے اور بہت سے اسیر اور زخمی ہوئے قتل اسیر اور زخمی تو ہوتے ہی ہیں گے لیکن ان مہذب اقوام پر افسوس ہے جو کہ اس پیغمبر کے پیرو کہلاتے ہوئے جسکا منشا یہ تھا کہ روئے زمین پر امن اور انسانوں میں اتفاق پھیلا دے کشت و خون کے بغیر ۳۶۵ میں سے ایک دن بھی گزرنے نہیں دیتے۔

جنوبی افریقہ کی ریاست کیپ کالونی میں خشت ہائے پختہ کا نرخ [illegible] روپیہ فی ہزار ہے۔ اس جگہ کی مٹی ایسی نرم ہے کہ انگلستان سے بہتر قسم کی اینٹیں بھیجکر لوگ لاکھوں کے وارے نیارے کر رہے ہیں ہمارے نزدیک کے حصہ جات میں سے جہاں کہیں بھی عمدہ اور فیروز دری سستی ہے اگر خشت طیار کر کے کیپ کالونی کو چالان کیجاوے تو ہندوستانی بھی اس بیوپار سے اچھا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یہاں اتنا حوصلہ کہاں سے آوے۔

زمانہ کا دور بھی عجیب ہے۔ مالابار کا ایک مشہور ڈاکو جرم میں ماخوذ ہو کر دوام کے لئے کالے پانی بھیجا گیا تھا۔ وہ بھاگ کر مدت سے غائب تھا۔ اب نندیال کا ایک میونسپل کمشنر گرفتار ہوا ہے جو وہی پرانا ڈاکو ہے۔ اسنے اس عرصہ میں بڑی دولت پیدا کر لی تھی اور اس شہر کا معزز رئیس بن گیا تھا جنم قید سے امیری اور وہاں سے پھر جیل گھر کیسا انقلاب ہے۔

لاہور میں سررشتہ تعلیم کی طرف سے ایک تعلیمی کانفرنس ہونیوالی ہے جسمیں ہر ایک قسم کے تعلیمی سامان کی نمائش کے سوائے سررشتہ کی کمیٹی بھی تعلیمی معاملات پر غور کرنے کے لئے بیٹھیگی۔ مجھے افسوس ہے کہ گروکل میں اسقدر کام کرنیوالے نہیں ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی ہر ایک تعلیمی کانفرنس میں حصہ لیکر اس انسٹیٹیوشن کے لئے مفید رائیں پیش کر سکے۔

امریکا سب سے اُنت دیش سمجھا جاتا ہے۔ اس کا چکاگو نگر ان میں بھی سب سے زیادہ تہذیب یافتہ قرار دیا جاتا ہے۔ اسی نگر میں ہر سنیچر کو ۳۰ سے لے کر ۵۰ تک طلاق کے مقدمات پیش ہوتے ہیں۔ دو منٹ کے سوال جواب کے بعد جج ہر ایک جوڑے کو ایکدوسرے سے آزاد کر دیتا ہے۔ ولایتی اخبار راوی ہیں کہ جسقدر بیاہ ایک سال میں ہوتے ہیں۔ ان میں سے نواں حصہ اسی سال بذریعہ طلاق علیحدہ ہو جاتا ہے۔ کیا ایسی تہذیب حاصل کرنے کے قابل ہے؟

امیر حبیب اللہ خاں والی کابل نے اب سراج الملت والدین کا خطاب اختیار کیا ہے۔ نہ معلوم اس میں کیا راز ہے۔

سنسار کی گتی

یہ روشنی ہے یا سخت اندھکار ہے

یورپ اور امریکا اسوقت روشنی کا گھر سمجھا جاتا ہے اسکو مقابلہ میں بہارت ورش اور اُن کے واقعات کی سرزمین بھی ہم وحشی سے بڑھکر خطاب پانے کی مستحق نہیں سمجھی جاتی - یوروپین تہذیب کا دعویٰ ہے کہ آج تک سچی تہذیب کے سمجھنے والے تک دیگر ممالک میں پیدا نہیں ہوئے - لیکن اس روشنی کی سرزمین اور روشنی کے زمانہ میں جو اندھیر گردی پھیلی ہوئی ہے - اُس کا محض خیال ہی انسانوں کے دلوں کو ہلانے کے لئے کافی ہے ان ممالک سے تئے دن یہی خبریں آتی ہیں کہ نہلسٹ اور انارکسٹ زور پکڑتے جاتے ہیں نہلسٹ کا ترجمہ ہے ناستک کیا ہے - ناستک وہ ہیں جو امر کو نہیں سمجھتے ہیں اسی لئے منکران حق کو ناستک کا خطاب دیا جاتا ہے نہلسٹ لوگ صرف ایک اصول پر اکٹھے ہوتے ہیں دُنیا میں کوئی تاجدار - بادشاہ - راجا - فرمانروا نہ رہے سب انسان برابر ہو جاویں - اسکا بدیہی نتیجہ اندھیر گردی ہے - جو انارکسٹ کا نام خود بخود ظاہر کر رہا ہے - شاہنشاہ روس ان اندھیر گردوں کے خوف سے ہر وقت لرزاں رہتا ہے - ممالک متحدہ امریکا کے سابق پریذیڈنٹ کو انہیں کے ایک بھائی نے قتل کیا تھا - حال میں ہی نیویارک (ملک امریکا) میں ایک فرد و پکڑا گیا ہے جو فخریہ طور پر اقبال کرتا ہے کہ انارکسٹوں کا ایک جلسہ فرانس کے دارالخلافہ شہر پیرس میں ہونیوالا تھا جسمیں جملہ سلاطین کے سرداروں کے سرتن سے جدا کرنے کا سوال سوچا جاتا تھا - مشرق اور مغرب میں صرف اسی قدر فرق رہا ہے کہ جہاں مادی ترقی کا شیدا مغرب توپ و تفنگ سے کام لیتا ہے وہاں آتما کی ماہیت کو جاننے والا مشرق اُپدیش اور نمسکتا سے کامیابی حاصل کرتا رہا ہے لیکن اسوقت معاملہ برعکس ہونے لگا ہے - مشرق کو خبردار ہونا چاہئے اور اپنے اُپدیش اور نمسکتا کے سلسلہ کو توپ و تفنگ سے تبدیل نہیں کرنا چاہئے -

کاغذی دوستی

یوروپ کی نئی تہذیب کا نتیجہ کاغذی گھوڑ دوڑ ہے مجھے ایک امریکن نوجوان کا کلام مجبی نہیں ہوتا جو ایکمرتبہ ایک امریکا کی چھپی ہوئی کتاب کی فروخت کے لئے ایجنٹ بنکر آیا تھا - اُس نے کہا تھا کہ ہندوستانیوں کو فن سوداگری سے کچھ مس ہی نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ اشتہار بازی سے واقف نہیں - وہ کہتا تھا کہ امریکا میں اگر ایک آدمی کے پاس ایک صد روپیہ ہو تو وہ نوے روپیہ (۹۰) اشتہاروں پر خرچ کر دیگا محض دس روپیہ کی پونجی اصل مال سوداگری کے لئے رکھ لیگا - یوروپ میں لاکھوں کروڑوں کے وارے نیارے محض کاغذوں پر ہی ہو جاتے ہیں - غیر مادی چیزوں کی سوداگری کے لئے اگر کاغذی گھوڑے دوڑائے جاویں تو کچھ بڑا اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن اب تو دل کا سودا بھی کاغذی ہی ہونے لگا لنڈن میں ایک جماعت محض اس لئے قائم ہوئی ہے کہ خط و کتابت کے ذریعہ سے لوگوں میں دوستی پیدا کرا کے اُن میں باہمی رابطہ اتحاد بڑھاوے -

اس تحریک کے بانی نے خود بخود اس کا نام کاغذی دوستی رکھا ہے - اسپر اپنے لڑکپن کے ایک دوست کی شاعری یاد آئی ہے - جنہوں نے یوں طبع آزمائی کی تھی - کاغذ سے مانند محبت و دہشت رہتا ہے (Tear) کا -

جنوبی افریقہ کی آئندہ امید

مسٹر چیمبرلین - جنوبی افریقہ میں بوئیروں اور انگریزوں کا باہمی اتفاق کرانے کی غرض سے گئے تھے - اسقدر دور بیٹھے ہوئے اور راج نیتک ودیا (پولیٹیکل تعلیم) سے بے بہرہ ہندوستانی بیچارے تو کیا سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اُنہیں اپنے مشن میں کامیابی ہوئی یا نہیں البتہ انگریزی اخباروں کے ذریعہ سے ضرور ظاہر ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی سپیچوں نے جادو کا اثر کیا - نزدیکی کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہی مسٹر چیمبرلین کے اس دورہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ جنوبی افریقہ کل کا کل ایک قاعدہ اور ایک حکومت کے ماتحت آجاویگا اس میں شبہ نہیں کہ بوئیر لوگوں کو مدت تک انگریزی حکومت کے ماتحت رہنا گراں سا گذریگا لیکن اگر جنگ کے سامان ہر وقت طیار رہیں اور قومیں ایکدوسرے کے برخلاف کتوں کی طرح غراتی رہیں تو انسان شانتی سے بیٹھ ہی نہیں سکتے - انسانی جماعت کی ترقی کے راستے سے رکاوٹیں دور کرنے کے لئے اگر کسی قوم کا ابھمان بھنگ ہو تو وہ بھی گوارا کرنا چاہئے - اس خیال سے اگر بوئیر قوم اپنے گزشتہ خیالات کو بھولکر جب اپیل مسٹر چیمبرلین برطانیہ والوں کے ساتھ گھل ملکر ہو جاویں تو واقعی سلطنت برطانیہ کی عظمت کے ثبوت کچھ بڑھانے کے باعث ہونگے - لیکن اس سے کشت و خون رک جاویگا میری رائے میں اگر ساری دُنیا پر ایک ہی قوم اور ایک ہی بادشاہت کی حکومت ہو جائے تب بھی یہ دن رات کے خطرناک نظارے دور نہ ہوں گے - ان نظاروں کو دُنیا سے دور کرنے کے لئے آتماؤں کو پوتر (پاک) بنانے کی ضرورت ہے - جسکی طرف اسوقت دُنیا کی بہت کم توجہ ہے

اس بدقسمت ملک کا ایک اور دوست بچھڑ گیا

مسٹر کین ممبر پارلیمنٹ برطانیہ اعظم کی موت کی خبر نے ہندوستان کی تعلیم یافتہ گھروں میں افسردگی پیدا کر دی ہوگی یوں تو معمولی دوست کے بچھڑنے سے افسوس ہوتا ہے لیکن جو دوست کہ محض بغیر غرض ہو جسنے کہ اُسکا کام بہاو سے بغیر خیال کسی ذاتی فائدہ کے دوستی کا دم بھرنا شروع کیا ہو اُس کا بچھوڑا بہت زیادہ تکلیف دیا کرتا ہے - اس دیش سے خیر خواہی اور دیش ہتیشی تحریک کی روح رواں مسٹر کین صاحب تھے جس پریم سے وہ ہندوستان کے ہر ایک کام میں ہمدردی دکھاتے تھے اُس کا نظارا مسٹر ہیوم مسٹر ولیم ویڈربرن یا دوسرے انگریزوں میں دکھائی دیتا ہے - موت کی خبر دینے والا بتلاتا ہے کہ باوجود طبیعت کمزور ہونے کے بھی مسٹر کین نے ہندوستان کی مالی حالت کی درستی کے لئے اپیل کرتے

ہوئے وہ بیماری اپنے گلے مڑھی جسنے کہ آنا فانا میں اُنکی جان لیلی - سچ پوچھیے تو مسٹر پین نے ہندوستان کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جان دی۔ پولیٹکل ریفارمر لوگ اس وجہ پر مسٹر پین کی یادگاروں کے لئے اپیل کریں گے کوئی کانگریس ہال اور کوئی کانگریس پنڈال قایم کرنیکی صلاح دیگا لیکن میری رائے میں مسٹر پین کی سب سے بڑھکر یادگار جو ہندوستانی لوگ قایم کرسکتے ہیں یہ ہے کہ جسطرح پر انہوں نے لنکا م بہا و سے ایک غیر قوم اور غیر ملک کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھا تھا اُسی طرح کم از کم دس ہندوستانی ایسے نکلیں جو کہ اپنی قوم اور اپنے ملک کے لئے جان نثاری کا سبق سیکھیں - ع ہم خرما و ہم ثواب

تعلیم پر ٹیکس تہذیب کے خلاف ہے۔

امریکا کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے پانچ برسوں کی عمر سے سولہ برس کی عمر تک مفت تعلیم دینا امیریکن گورمنٹ اپنا فرض سمجھتی ہے - برخلاف اس کے ہندوستان میں پرائمری سکولوں میں بھی فیس ادا کرنی پڑتی ہے اور کوئی لڑکا الف - ب - یا क ख بھی نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ اُس کے والدین اُس کا ماہوار ادا نہ کریں۔ جن پرانے آریہ راجاؤں کی جانشین اب برٹش گورنمنٹ ہے اُن راجاؤں کا دستور العمل یہ تھا کہ ہر ایک لڑکے کو پچیس برس کی عمر تک کم از کم اور ہر ایک لڑکی کو سولہ سال کی عمر تک کم از کم مفت تعلیم دینا راج کی طرف سے ایک فرض سمجھا جاتا تھا۔ گرو لوگوں کو برہمچاریوں کی پرورش وغیرہ یا اپنی روزی کی کچھ بھی فکر نہ تھی - خزانہ میں پڑتا تھا - اور اس لئے ودیا کی اجرت لینا اس دیش میں پاپ سمجھا جاتا تھا۔ اب اسوقت گورنمنٹ تو اپنے خاص اصول رکھتی ہے اور ایسے ویدوں کو اپنا راہبر ماننے والے اُسکو اپنے خیالات کے مطابق جب تک نہ بنالیں۔ اُس سے کوئی امید نہیں رکھ سکتے لیکن جو لوگ ویدوں کو الہامی گیان مانتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ ودیا کی اجرت جو لیجاتی ہے اُسے اپنے گروہ سے جلد بند کردیں۔ گروکل اسی خیال کو لیکر قائم کیا گیا تھا اور اگر ویدک دھرم کے پیرو اُس کے کوش میں کافی دھن جمع کردیں تو اُس پر سے وہ طعنہ دور ہو جائیگا جس کا اُسے اسوقت نشانہ بننا پڑتا ہے یعنی یہ کہ گروکل غریبوں کے لئے نہیں ہے۔

ہندوستان کا موجودہ طریقہ تعلیم گروکل کے نزدیک آرہا ہے

ابتک ہندوستان کی جس قدر یونیورسٹیاں ہیں سب محض امتحان لیکر سارٹیفکٹ دینے کا کام ہی کرتی ہیں تعلیم کے کام سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہا ہے۔ لیکن اب تجویز ہو رہی ہے کہ یونیورسٹیاں تعلیم کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لیں۔ چنانچہ الہ آباد یونیورسٹی کو ایک تعلیم گاہ یعنی مہاودیالے بنانے کا ارادہ گورنمنٹ کی طرف سے ہو رہا ہے - گروکل کے سکیم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسکے پڑھانے اور پریکشا (امتحان) لینے والے علیحدہ علیحدہ نہ ہوں گے۔ گو سال حال میں تیرہان پردھان جی نے انگریزی تعلیم یافتہ پبلک کی تسلی اور خوشی کے لئے رائے دی تھی کہ باہر سے پریکشک بلاکر پریکشا لیجاوے تاہم امید ہے کہ آئندہ برسوں میں وہی پریکشک ہوں گے جو کہ بارہ مہینوں تک برابر ان برہمچاریوں کی تعلیم کی نگرانی کرتے رہے ہوں۔ گو گروکل کے اس آدرش تک پہونچنے کے لئے جس کہ اسوقت امریکا کے خاص کالجوں میں عمل ہو رہا ہے بہت عرصہ چاہئے۔ تاہم موجودہ طریقہ تعلیم جہاں تک گروکل کے طریقہ تعلیم کے نزدیک آتا جائے گا - وہاں تک ہی گروکل کی کامیابی کے امکان بڑھتے جائیں گے

سنسکاروں کا زبردست اثر

انگریزی اخبار میں اسوقت حسب ذیل خبر پڑھ رہا ہوں۔ "مقام موراویا کے ایک کسان کے تین سال لڑکے نے جو اپنے باپ کو چھری سے ایک سؤر ہلاک کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا بعدازاں اپنی چھ ماہ کی بہن کو ایک چاقو سے قتل کرڈالا - دریافت پر اُسنے بتلایا کہ وہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ آیا اُسکی بہن بھی سؤر کی طرح ہی چلائیگی"

اس ایک خبر سے والدین کو کیا سبق لینا چاہئے۔ جو والدین اپنے مکانوں کے اندر مرغیوں کو حلال کراتے ہیں - جو عیسائی والدین کہ بڑے دن پر بکریوں اور دیگر جانوروں کی گردنیں کٹواتے ہیں جو تعلیم یافتہ والدین شراب کی بوتلیں لنڈھاتے اور محفل میں ایکدوسرے کی پگڑی اُتارتے ہیں انہیں اس خبر کو غور سے پڑھنا چاہئے سنسکاروں کا بڑا زبردست اثر پڑتا ہے خصوصاً جو سنسکار بچپن میں ڈالے جاتے ہیں وہ ساری عمر کی اُنتی یا بربادی کے کارن ہوتے ہیں۔"

ضروری اطلاع

تین چار جگہوں سے آریہ سماجوں کے منتریوں نے مجھسے دریافت کیا ہے کہ آیا ڈیرہ دون میں کوئی گروکل کی شاخ کھلی ہے۔ کیونکہ اُن سے گروکل پاٹھ شالا ڈیرہ دون کے لئے چندہ طلب ہوا ہے۔ سب سجنوں کی سوچنا کے لئے لکھتا ہوں کہ گروکل کی کوئی شاخ ڈیرہ دون میں نہیں ہے۔ البتہ شری سوامی مہانند جی مہاراج کی پریرنا سے ایک بھدر پُرش نے بڑا دان دیا تھا جس سے سنسکرت کی ایک اعلیٰ پاٹھ شالا کھلنے کی امید تھی۔ لیکن گزشتہ سالانہ رپورٹ میں ڈیرہ دون آریہ سماج نے ظاہر کردیا کہ اُس دان سے ایک اینگلو ورنیکولر ہائی سکول چلایا جاویگا جسکے ساتھ مختصر سنسکرت پاٹھ شالا بھی رہیگی۔

منشی رام

اپدیش

स्थूलानि सूक्ष्माणि बहूनि चैव रूपाणि देही स्वगुणैर्वृणोति। क्रियागुणैरात्मगुणैश्च तेषां संयोगहेतुरपरोऽपि दृष्टः॥

"جیو آتما ستھول اور سوکشم بہت جسموں کو اپنے کرم کے پربھاو سے سویکار کرتا ہے۔ اور دوسرا بھی کریاؤں سے اتپن ہوئے گنوں تتھا سوروپ سے اتپن ہوئے گنوں سے ہی جانا جاتا ہے اور یہی ان کے (یعنی جیو آتما اور دیہہ کے) سنیوگ کا ہیتو ہے" کرم گتی کے اندر بندھا ہوا سنسار عجیب طرح کا باقی ندہ چکر کاٹ رہا ہے۔ کرم یعنی اعمال ہی انسان کی قسمت کا فیصلہ کرنیوالے ہیں ورنہ فی حقیقت قسمت کچھ وجود نہیں رکھتی۔ نیک اور بد اعمال ہی انسان کو سورگ یعنی سکھ کی انتہا میں پہونچانے اور نرک یعنی دکھ کے ساگر میں ڈبونے والے ہوتے ہیں یہی اعمال جیو آتما کو مختلف قالب دینے والے ہوتے ہیں جس قسم کے کرموں کا مجموعہ جیو آتما اکٹھا کرتا ہے اسی قسم کا جسم اسکے لئے پہلے سے تیار ملتا ہے۔ اور انصاف بھی یہی ہے۔ ورنہ اگر جیو آتما کو آزادی نہ ہو مگر محض پرماتما کا حکم پہونچتا ہو اور نہیں ارتھات اسکی اچھیّا نہیں تو اس کا مختلف اجسام کے اندر پیدا کیا جانا کسی اصول پر ثابت نہیں ہو سکتا کیوں ایک جیو آتما کیٹ یا پتنگ کے قالب میں اور دوسرا انسان کے قالب میں رکھا گیا؟ اور انسانوں میں بھی کیوں ایک بچہ بھکمنگے کے جھونپڑے میں اور دوسرا شاہی محلوں میں پرورش پا رہا ہے؟ کیوں ایک انسان مردم خوار اور دوسرا انسانی ہمدردی پر جان قربان کرنیوالا پیدا ہوا؟ ان سوالوں کے جواب سوائے کرم کے مسئلہ کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جیو آتما کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اس لئے اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل

بھوگنا بھی اُس کے لئے بہت مناسب ہے۔ لیکن کیا آپ کئے کرموں کا پھل بھوگنے کے لئے جیو آتما خود بخود طیار ہو جاتا ہے؟ کسی انسان کو بھی ہم نے خود بخود قید خانہ کے اندر داخل ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ دوسری بات ہو کہ قید خانہ کے اندر مدت تک رہکر آزادی کے خیال کی حس ہی کسی منش کے اندر باقی نہ رہی لیکن یہ کبھی نہیں دیکھا کہ منشیہ اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے خود بخود بندی خانہ کے اندر داخل ہو گیا ہو۔ جسطرح پر کہ ہم موجودہ سنسار میں ملزموں کو ان کے کئے ہوئے جرم کی سزا بھگتانے کے لئے انصاف کی خاص جگہوں اور محکموں کا انتظام دیکھتے ہیں اسی طرح پر جیو آتما کو اسکے کرموں کا پھل بھوگانے کے لئے بھی ایک خاص انتظام موجود ہے جیسا کہ باریک بین نظر ہی دیکھ سکتی ہیں۔ وہ انتظام کہاں ہے؟ کیا جبر پرکرتی اور اپ جیو آتما کے اندر خود بخود وہ انتظام موجود ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہم منشیوں کو خود بخود اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے تیار دیکھتے۔ پھر کہاں ہے وہ انتظام اور کون ہے وہ منتظم جسکی قدرت سے کہ نظام جہان چل رہا ہے؟ ستھول درشٹی اسکو کب دیکھ سکتے ہیں؟ جسکو آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ کان سن نہیں سکتے۔ تو جلد جسکا سپرش نہیں کر سکتی۔ زبان جسکا ذائقہ نہیں لے سکتی اور جسکے سونگھنے میں ناک عاجز ہے۔ معمولی من کی بھی رسائی جس تک مشکل ہے۔ اسکو کیسے دکھلائیں! لیکن چونکہ ہر ایک سان ارک گھٹ کے اندر اُسی کی حرکت کام کر رہی ہے اس لئے سوریہ اور چندر تارا گن اور نکشتر سب اسی کی مہما کا گاین کر رہے ہیں۔ ان سب بناوٹوں کے اندر ہم اسی کے گنوں کو اولوکن کرتے ہیں۔ ہرے لہلہاتے پتوں کے ساتھ رنگا رنگ کے پھولوں کی شوبھا کو دیکھکر کیا شک ہو سکتا ہے کہ وہاں نیچی کی دی ہوئی حرکت سے اس کا ظہور ہوا ہے۔ اس نیچی کے اندر سوندریہ کو دیکھکر صبر اہوا ہے۔ برہمانڈ کی بندگی کو دیکھکر کون شک

سکتا ہے کہ ہمارے لئے ایسی ہی برہمانڈ کو رچنے والا پرمیشور سب سے بڑا ہے۔ تنکے سے لیکر سوریہ منڈل تک سب اسکی موجودگی اور اسکی ایا پکتی کی شہادت دے رہے ہیں۔ پس وہی پرماتما ہم سبکو کرم پھل کا بھوگا نیوالا ہے۔ اسکی نیاے ویوستھا کے اندر ہی ہم سب پرانی ٹکے ہوتے ہیں۔ لیکن جسم ہی تمام اعمال کا ذریعہ ہے۔ جیو آتما کے ساتھ شریر کا میل ہی اُسی نیک اور بدکرموں کے اندر پھنساکر اُسے دکھ یا سکھ کا بھاگی بناتا ہے۔ ان کرموں کا ناش تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ جیو آتما شریر روپی قید خانہ سے رہائی پاوے۔ یہیں منشیہ کا سارا پرشارتھ اس مکتی یا نجات کے لئے خرچ ہونا چاہئے۔ آخر کار ساری مشکلات کا حل اسی سوال پر منحصر ہے کہ شریر روپی جیل سے کیسے رہائی ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ شریر کا جامہ تمہیں کسنے پہنایا؟ الغرض یہ اسی کی قدرت میں یہ ہے کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی دلوے پس یہاں۔ نیارکاری۔ سروشکتیمان۔ سرو ویاپک پرمیشور کی شرن لو اگر تم دیہہ روپی قید خانہ سے آزاد ہونا چاہتے ہو۔ اسی کی ستتی کرو۔ اسی سے بل کے لئے پرارتھنا کرو اور اپنے کرموں کو درست کرتے ہوئے اور اسکی ایک ایک آگیا کا پالن کرتے ہوئے آہستہ آہستہ اُس کے نزدیک ہوتے جاؤ۔ ارتھات اسی کی اوپاسنا کرو۔ تاکہ وہ تمہارے تمام دکھ کے بندھنوں کو کاٹ کر تمہیں ہر ایک قید سے آزاد کر کے اپنے پرم دھام کا ادھکاری تمہیں بنا دیوے۔ اوم شم۔

دریافت طلب

ہمارے پاس ایک منی آرڈر چندہ ششماہی جناب منشی شام سنگھ جی ۔۔۔ کا ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو وصول ہوا ہے۔ پتہ جٹ اخبار اور جگہ کا نام نداند ہے لہذا مہاشہ شام سنگھ جی کو چاہئے کہ اپنا مفصل پتہ مع نمبر چٹ کے مطلع کریں تاکہ روپیہ کہاتہ میں جمع کیا جاوے۔ المشتہر منیجر

ستیہ دھرم پرچارک

نیوگ اور پُنر وواہ

۲۳- پھالگن سمت ۱۹۵۹ کے پرچارک میں اس سُرخی سے یعنے نیوگ اور پُنر وواہ کے بارے میں اپنا سمجھا ہوا رشی دیانند کا سدھانت پیش کر کے ماسٹر آتما رام جی اور پنڈت پورنا نند جی کی رائیں طلب کی تھیں ماسٹر آتما رام جی کی رائے تو ۷- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کے آریہ پتر کا میں صاف درج ہوگئی ہے- ماسٹر جی نے اُس لیکھ میں مانا ہے- کہ نیوگ اور پُنر وواہ ایک ہی نہیں ہیں گو اُنہوں نے یہہ صاف نہیں لکھا کہ آیا رشی دیانند کے سدھانتانوسار یگیہ دان کی ستری پُرش کو کشت یونی اور کشت ویریہ ہونیکی حالت میں پُنر وواہ کا ادھکار ہے یا صرف نیوگ کا- تاہم اُن کے لیکھ کے ساتھ ہی جو لیکھ مہاشے رام دیو جی سکرٹری آریہ بھارتری سبھا کا اِسی مضمون پر چھپا ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ بھارتری سبھا کی رائے میں رشی دیانند نے دوِجوں کے لئے پُنر وواہ کو ممنوع بتلایا ہے- اِن ہردو لیکھوں نے میرے لئے تو یہ امر صاف کر دیا ہے کہ ماسٹر آتما رام جی اور مہاشے رام دیو جی کے خیالات نیوگ اور پُنر وواہ کے وشے میں وہی ہیں جو کہ رشی دیانند کے تھے اور ساتھ ہی جب سکرٹری آریہ بھارتری سبھا یقین دلاتے ہیں کہ اُس سبھا کے ہر ایک ممبر کو وقت داخل ہونے کے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ رشی دیانند کے منتویہ امنتویہ میں لکھے ہوئے جملہ سدھانتوں کو ٹھیک مانتا ہے تو کوئی شک نہیں رہتا کہ آریہ بھارتری سبھا کا منتویہ مجموعی صورت میں آریہ سماج کے منتویہ کے انوکول ہے- ایسی صورت میں مجھے افسوس ہے کہ آریہ پتر کا کے لائق ایڈیٹر نے ماسٹر جی کے سمبندھ میں اس معاملہ کو اِسجگہہ ختم نہ کر دیا- جبکہ ایڈیٹر مہاشے خود ماسٹر جی کے لیکچر میں موجود نہ تھے اور جبکہ ماسٹر جی نے اپنی رائے میں تسلی وہ جواب دیدیا ہے تو پھر آریہ سماج کے بعض فاضل ممبروں سے تحقیقات کر کے اپنے آپکو شک میں ڈالنا ایک ایسے ذمہ وار اخبار کے ایڈیٹر کے شایاں نہ تھا-

میں خوش ہوتا اگر پنڈت پورنا نند جی کا بھی اِسی قسم کا تسلی وہ جواب چھپ جاتا- لیکن ایسا نہیں ہوا- پنڈت صاحب موصوف نے اپنے پھالگن ماس کے آریہ جیون میں (جو کہ آریہ بھارتری سبھا کا آرگن ہے) نیوگ اور پُنر وواہ کے وشے میں کچھ لکھا ہے جسے میں نے غور سے پڑھا ہے- اُس کے- ساتھ ہی اُن کا ایک دیوناگری اکشروں میں لکھا ہوا پتر بھی مدرت ہونے کے لئے آیا ہے- میں سب سے پہلے اُس پتر کی نقل اِس جگہہ درج کرتا ہوں-

نقل پتر "مہر دھین مہاشیوں کو گیات ہو کہ ۲۳ پھالگن کے پرچارک میں نیوگ وشیک پرشن میرے سے کیا گیا ہے کہ میں نیوگ اور پُنر وواہ میں اپنی سمتی پرکٹ کروں- اِس کے اُتر میں نویدن یہ ہے کہ میری اپنی کوئی سمتی نہیں ہے- میں رشی دیانند کے سدھانت مانتا ہوں- پرنتو یہ سمبھو ہے کہ جو میں نے رشی کا سدھانت سمجھا ہے وہ اور لوگوں نے نہ سمجھا ہو- اتہ میں اِس وشے کو جیسا سمجھتا ہوں- ویسا چیتر آریہ جیون کے انک میں لکھونگا- یدیپی چار انک میں کچھ لکھ دیا ہے- تتھاپی جو پرچارک کا پرشن ہے- اُس کا اُتر سرواشں میں نہیں دیا ہے- کارن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے پر پرشن کیا جاوے گا اور چیتر انک بھی پریس میں دیدیا گیا ہے- اب شیگھر انک میں وستار پورک اِس وشے کو لکھونگا- پاٹھک گن تب تک پرتیکشا کریں- اتنا یہاں بتانا آوشیک ہے کہ جیسا لالہ منشی رام جی نے سری سوامی جی کا سدھانت اِس وشے میں لکھا ہے میں ویسا نہیں سمجھتا ہوں- پرنتو اِس کے ویریہ سے- سو پرمان سہت لکھونگا- آشا ہے لالہ منشی رام جی اُس لیکھ کو پڑھکر اپنی سمتی دیں دانجہ سے وچار کریں- یہہ وچار پریم پورک کرنا چاہئے- آشا ہے سنسار کو اِس وچار سے بہت پھل ہوگا"

مجھے امید نہ تھا کہ آریہ جیون والے نیوگ اور پُنر وواہ سمبندھی لیکھ میں جو سندیہہ اُتپن ہوئے ہیں اُنہیں ظاہر کر کے پنڈت پورنا نند جی سے اُن کے سمادھان کے لئے استدعا کروں لیکن چونکہ وہ انک نمبر ۲ میں خاص طور پر اِس وشے میں لکھنے اور پرچارک کے اُٹھائے ہوئے خاص پرشنوں کا اُتر دینے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں اِس لئے اپنے پرشنوں کو اُسوقت کے لئے ملتوی کرتا ہوں- صرف اسقدر تاکید کرونگا کہ اصل امر تنقیح کو بھول نہ جاویں- یہاں ابھی چوڑی بحث سے مطلب نہیں ہے- نیوگ کے جائز ہونے اور اُسکی نسبت سوامی جی کی رائے کے بارے میں میرا اور پنڈت پورنا نند جی کا اتفاق ہے- اسپر بھی کوئی جھگڑا نہیں ہے کہ آیا پُنر وواہ شودروں کے لئے جائز ہے یا نہیں- سوال محض یہ ہے کہ آیا سوامی جی کے سدھانت کے مطابق دوِجوں میں کشت یونی ودھوا اور کشت ویریہ پُرش کو پھر پُنر وواہ کرنے کی آگیا ویدوکت ہے یا نہیں- اگر سوامی جی کے لیکھوں پر کوئی اعتراض ہو تو وہ صاف طور پر ہونا چاہئے اور اُس حالت میں امر تنقیح بھی بدل جائے گا-

پنڈت پورنا نند جی نے اپنے پتر میں تاکید کی ہے کہ وچار پریم پورک ہونا چاہئے- مجھے تعجب ہے کہ اُنہیں ایسا لکھنے کی ضرورت کیوں ہوئی کیا اِس لئے کہ اُنکی آریہ جیون انک نمبر ۱۲ والے لیکھ کا جواب خاموشی سے دبا گیا؟ کیا اِس لئے کہ اُنہوں نے اِسی انک نمبر ۱۲ میں حسب ذیل لیکھ لکھنے کے بعد شاید دوسروں کے سمجھانے پر اُسپر چٹ لگوا دیا (واضح ہو کہ ایک سجن کے اخبار سے چٹ خود بخود جدا ہو گیا اور مضمون

رادھاسوامی مت کی اصلیت

نمبر ۲

"من دو ہیں ایک برہمانڈی اور دوسرا پنڈی۔ برہمانڈی من کا استھان ترکٹی اور سہس دل کنول ہے اور اسی کو برہم اور پرم ایشور اور پرماتما اور خدا کہتے ہیں اور پنڈی من کا استھان نیتروں کے پیچھے اور ہردے میں ہے۔ یہی من سُرت کی مدد سے کل کاروبار دُنیا کا کر رہا ہے۔ سُرت یعنی روح کو اس قدر پریت ساتھ من کے ہو گئی ہے کہ اُس کے سنگ بالکل رجوع اُس کے نیچے کی طرف یعنی درجات سفلی میں ہو رہی ہے اور اسی سے من اور اندری وغیرہ کو طاقت کاروبار کی حاصل ہوتی ہے۔ جو جیو آتما یعنی سُرت یعنی روح متوجہ اپنے ستھان اصلی کی ہووے تو اسباب دُنیا کی طرف سے توجہ گھٹتی جاوے۔ اور صورت خلاصی یعنی موکش کی نکل آوے جب سُرت برہمانڈی من کے ستھانوں کے پرے اپنے استھان اصلی یعنی ستیہ لوک میں پہونچیگی۔ تب کُل بندھن کارن اور سوکشم اور استھول اور دیہہ اور اندری اور من کے ٹوٹ جاویں گے اور وہاں ایسے پہونچنے والے کا صرف کارج ماتر یعنی ضروری رہ جاویگا اور وہ بھی باختیار اپنے یعنی جب چاہے جب مطلق توڑ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تک سُرت یعنی جیو آتما ان قیدوں کو جو کہ ساتھ ستھول سوکشم اور کارن دیہہ یعنی جسم اور من اور اندریوں کے پڑ گئی ہے توڑ کر یا کم کر کے اور ان تینوں استھانوں کو جو پنڈ اور برہمانڈ کے متعلق ہیں چھوڑ کر طرف ستھان اصلی کے رجوع نہ کریگی اور برہمانڈی من کے پرے نہ پہونچیگی۔ تب تک جڑ چیتن کی گانٹھ نہ کھلیگی اور گرنتھ یعنی جڑ پدارتھ یہ ہیں۔ من اور اندری اور دیہہ یعنی جسم اور کُل سنساری پدارتھ اور بھوگ وغیرہ اور سُرت لطیف اور چیتن ہے اور ان دونوں کی ملونی کا نام گانٹھ ہے۔ سو جب تک یہ گانٹھ نہ کھلے یعنی ملونی مایا کی دور نہ ہووے۔ تب تک اس کا نام موکش نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی بیج آسا اور ترشنا کا نام ناش ہوگا۔

(نوٹ۔ اس کُل بیان میں جو گڑبڑ کی گئی ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ کبیر آدی کے گرنتھوں کی نقل کرتے ہوئے ایک خیال کو دوسرے سے ملا دیا ہے جس کی اصلیت آگے معلوم ہوگی۔)

۹۔ ہر چند کہ ابھیاس کے بل سے اور کچھ راستہ طے کرنے سے ان کا زور کسی قدر کم ہو جاویگا یا کچھ دنوں تک اصل میں دب جانا اور ظاہر میں جاتا رہنا بھی ان کا معلوم پڑے گا۔ پر بالکل دور ہونا جب تک کہ ستیہ لوک میں سُرت نہ پہونچیگی نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو ست لوک تک نہ پہونچی تو جب برہمانڈی من اور مایا کا اثر ہوگا اور جب بھوگ اور بلاس بھاری جھلکا دیں گے۔ تب خوف ہے کہ سادھو ستھان پہلے اور دوسرے سے یعنی کہ جو سہس دل کنول تک یا اُس سے اوپر ترکوٹی تک پہونچ گیا ہے تو اُسکو نہ سنبھال سکیگا اور اچرج نہیں کہ پھسل جاوے۔ اور پھر جب ہوش میں آکر بھوگوں سے نفرت کر کے پھر اپنے ستھان کو ابھیاس کر کے اور گرو کی دیا سے سنبھالے پردائی ہونے میں اس کے کچھ سندیہہ نہیں۔ اسواسطے مناسب ہے کہ ابھیاسی اپنی سُرت کو ایسے اونچے استھان پر پہونچا وے کہ جہاں آسا اور ترشنا کسی قسم کی اور وشئے بھوگ کی باسنا کا چاہے وہ سنساری ہوں اور چاہے پرمارتھی نام اور نشان بھی نہیں ہے صرف پرم پُرش پورن دھنی رادھاسوامی کُل مالک کے درشن ہی کا آنند اور بلاس ہے۔ تب البتہ وہ شخص بچ جاوے گا۔ اور پھر کسی طرف کی رجوع اُسکی اس طرف کو مطلق نہ ہوگی اور تب مایا کے گھیرے باہر ہو جاویگا اور پھر وہی ابھیاسی سنت پدوی کو پراپت ہوا یہی سبب ہے کہ بڑے بڑے اوتار اور پیر ہیں اور منیشور اور اولیا اور پیغمبر اپنی ہی وقت پر مایا کے چکر میں آگئے اور اپنے پد کو اسوقت بھول کر دھوکھا کھا گئے۔ جیسے کہ نارد اور ویاس اور شرنگی رِشی اور پاراشر اور برہما اور مہادیوجی اور اوتار وغیرہ۔

(نوٹ۔ ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادی سے ہی خاص فائدہ اٹھانے کی کوشش کیگئی ہے۔ محض اپنی غرض پوری کرنے کے لئے پورانک کہانیوں کو صحیح مانا گیا ہے) ان سب کا حال جدا جدا لکھا ہے اور چونکہ وہ تھوڑا بہت سب کو معلوم ہے اسواسطے اس استھان پر اُسکی شرح کرنا مناسب نہیں سمجھی گئی۔

(نوٹ۔ شرح تو زبانی کیجاتی ہے کیونکہ اسطرح پر معمولی عقل کے آدمیوں کا قابو آنا آسان ہوتا ہے)

۱۰۔ اوپر جو اشارہ کیا گیا اُس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بالکل مایا کے قیدی ہو گئے یا کسی طرح سے اُن کا بھاری نقصان ہوا (نوٹ اس جگہ خیال آگیا کہ شاید پڑھنے والا شروع پہلے ہی نہ بھڑک جاوے) بلکہ غرض یہ ہے کہ ان کو مایا نے اپنا زور دکھلا کر دھوکھا دیا اور سبب اسکا ظاہر ہے کہ ہر چند بڑے استھان پر پہونچے تھے۔ پر اُس ستھان پر نہیں پہونچے کہ جو مایا کے گھیرے سے باہر ہے اور معلوم ہووے کہ وہ دسواں ستھان ستیہ نام اور رادھاسوامی ہے۔ اب تفصیل اُن کے درجہ سُرت کی لکھی جاتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوگا کہ اصلی ستھان سُرت کا کس قدر دور اور اونچا ہے اور اوتار اور پیغمبر اور اولیا اور دیوتا وغیرہ کون کون سے استھان سے برگشتہ ہوئے اور حد اُنکی کہاں تک ہے۔

(باقی آئندہ)

مرسلہ خاص نامہ نگار

پوران سمیکشا

مدت سے ہمارا خیال تھا کہ پورانوں کے متعلق ایک ضخیم کتاب تیار کیجاوے جسمیں ۳۶ پورانوں کے حالات بالاختصار یکجا مہیا ہوسکیں۔ پچھلے دنوں ہم نے اسپر لکھنا شروع کیا تھا۔ لیکن دور دراز سفر کے باعث پوران اپنے ساتھ نہ رکھہ سکا اور نہ کچھ ان پر لکھہ سکا۔ کیونکہ پرچار کا کام اتنا سر پر آپڑا کہ اتنے عرصہ میں فرصت نہ ہوئی اور دلجمعی کے ساتھ چھپنا نصیب ہوا۔ اب ہمارا وچار ہے کہ تھوڑا تھوڑا حال پورانوں کے متعلق اخبار میں چھپوا دیا جاوے تاکہ آریہ بھائی اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں اور ہندوؤں کو راہ راست پر لا سکیں۔

ہمنے ہر جگہہ نوٹ نہیں دئے۔ بلکہ جہاں مناسب سمجھا ہے۔ وہاں اعتراض کیا ہے۔ اور جہاں زیادہ ہی بیہودہ مضمون ہے۔ وہاں وہ مضمون ہی بجائے اعتراض کے لکھہ دیا ہے۔ اسپر وچار کرنا آریوں کا اپنا کام ہے۔

رُدر اور وشنو کا گھور سنگرام

باب ۱

راجا پرجاپال اور مہاتپا رشی دونوں آپسمیں بات چیت کر رہے تھے کہ اتنے میں پرجاپال نے رشی سے پوچھا کہ گوری (مہادیو کی عورت) کسطرح سے تریا بالک بن گئی۔ مہاتپا نے جواب دیا کہ ہے راجن جس زمانہ میں برہما پیدائش عالم کے لئے سوچ رہے تھے اور کچھ عقل فکر میں نہ آتا تھا تو برہما جی مارے غصہ کے جل بھن گئے۔ اور اُن کے غصہ سے ایک لڑکا بڑا صاحب جمال پیدا ہوگیا وہ لڑکا پرتاپی نوجوان ہی۔ پیدا ہوتے ہی رونے لگا برہما جی نے اُس کا نام رُدر دھر دیا۔ اور ایک عورت جس کا نام گوری تھا اُسے بیاہ دی رُدر اُس عورت کو لیکر جامہ میں پھولا نہ سمایا۔ اور خوشی میں آکر برہما سے بولا کہ آپ ہی حکم دیں تو جو ہم چاہیں سو کریں برہما جی نے کہا۔ ہاں ہاں تم دُنیا بناؤ۔ بیچارہ رُدر دُنیا بنانے نہ جانتا تھا۔ اسی فکر میں کسی دریا میں ڈوب کر رہ گیا۔ برہما جی نے جب یہ حال دیکھا۔ تو اُس بیچارے کی عورت کو اپنے جسم میں داخل کرلیا۔ اور اپنے من سے السنی دُنیا بنا سنکادک اور مریچی اور دکشنٹ پیدا کر دا ے۔ مریچی کے ہاں کشیپ نامی لڑکا پیدا ہوا۔ جسکے تخم سے رُدر اندر۔ وشنو مرت کیش کنز اور اسُر وغیرہ ہوتے گئے۔ کہتے ہیں دکش پرجاپتی نے گیہ رچایا۔ اور وغیرہ رشیوں کو دعوت دیگئی۔ وہ آئے اور اپنے اپنے کام پر مامور ہوگئے۔ اسی اثناء میں وہ رُدر جسکو برہما نے دُنیا بنانے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ بیچارا مُنہ چھپا کر دریا میں ڈوب رہا تھا۔ باہر نکل آیا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ دکش کا یگ ہو رہا ہے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے کام پر مستعد ہے۔ یہہ دیکھتے ہی جل گیا۔ نہ رہ سکا۔ پڑتے ہی بولا۔ کہ برہما نے سب سے اول مجھے بنایا تھا اور دُنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا۔ جسکے لئے میں تپ کر رہا تھا۔ یہ دُنیا میرے بغیر کس نے بنا ڈالی ناچار طیش میں آکر اپنی آنکھیں لال پیلی کر بیٹھا۔ اور لگا گرجنے۔ اُسکے گرجنے پر اُس کے کانوں سے آگ کا شعلہ نکلنے لگا۔ اتنے میں اُس شعلہ سے بیتال اور گشماند اور پوتنا وغیرہ گرشنش پیدا ہوگئے۔ یہہ سب لاؤ لشکر لیکر رُدر دکش پر حملہ کرنیکی نیت سے آگے بڑھا۔ یہہ ابھی راستہ میں تھا کہ دکش کے ہاں دیوتاؤں پر آفت برپا ہوئی کوئی بولا۔ بڑا قہر ہونیکو ہے۔ ہوشیار ہوجاؤ اپنے اپنے ہتھیار اُٹھالو۔ نہ معلوم کس راکھشس یا دیت نے ہماری طرف رُخ کیا۔ دیوتا گھبرا تو رہے ہی تھے۔ دکش سے کہنے لگے کہ اب کیا کریں۔ کوئی بلا ہم پر ٹوٹی چلی آتی ہے۔ کہتے ہیں رُدر اپنے بھوتوں اور بیتالوں کو ساتھ لئے یگ پر آن پہونچا۔ اور آتے ہی دیوتاؤں سے لڑائی شروع کر دی بڑے گھمسان کا معرکہ آن پڑا۔ بھگ نام ایک دیوتا سامنے اکڑا کھڑا تھا رودر نے پہنچتے ہی تیر مار کر اُسکی آنکھہ پھوڑ ڈالی اور لگا گرجنے۔ کہ اتنے میں پوشا نامی ایک دیوتا رودر کو للکارتا ہوا آیا۔ اور تڑاتڑ رودر پر تیر برسانے لگا۔ رودر تو غصہ میں بھر رہا تھا۔ اُس نے بجائے اس بیچارے کے دانت توڑ ڈالے جب حریف کا پلہ بھاری دیکھا تو دکش کے ساتھی پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ کہ وشنو نے آواز دی کہ اے نامردو۔ مرد بنکر میدان جنگ سے بھاگتے ہو۔ پھر تم زمین پر کیا منہ ہی دکھاؤ گے۔ اور لڑ کر بھاگنا عورتوں کا کام ہے۔ مردوں کو میدان میں لڑنا چاہئے۔ اُدھر تو اُن کو ڈانٹا۔ اور ادھر سنکھہ چکر گدا پدم لئے ہوئے آپ رودر کے مقابلہ پر آیا دونوں میں خونخوار لڑائی ہونے لگی۔ وشنو نے رودر پر اپنے پشوپت نامی اسلحہ سے حملہ کیا اور رودر نے اپنے نارائن استر سے اُس کا وار روکا۔ انجام کار دونوں کے ہاتھ سے وہ دونوں اسلحہ چھوٹ کر ہوا میں باہمی جنگ کرنے لگے۔ وشنو کے سر پر تاج شاہی رونق بخش تھا۔ رودر اپنے ہتھیاروں سے ہی سرگرم جنگ تھا۔ وشنو شنکھہ بجا تا تھا اور رودر ڈمرو ہلاتا تھا۔ ایک کے ہاتھہ میں تلوار تھی۔ تو دوسرے کے ہاتھہ میں ڈنڈا تھا

ایک چندان کا لیپ کئے تھا۔ تو دوسرا بھبھوت رمائے پڑا تھا۔ ایک کے گلے میں جواہرات کی مالا تھی تو دوسرے کے گلے میں سانپوں کا ہار تھا۔ ایک پیلا لنگا دوسرا بگھیا مبر پہنے تھا۔ دونوں میں بہت دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ برہما نے دیکھا کہ یہہ دونوں گھُل گھُل کر یونہی مرجائیں گے۔ انہیں چھڑا دینا چاہئے۔ چنانچہ بیچ بچاؤ کرکے دونوں کی صلح کرادی۔ اور کہا کہ تم دونوں بڑے بہادر ہو۔ دیوتا گھبرا اٹھے۔ کہ جب تک میری پوجا نہ کروگے میں یہاں سے نہیں ہلنے کا۔ برہما جی نے کہا کہ یہہ ٹھیک ہے۔ اگر بگڑ بیٹھا۔ تو نہ معلوم کیا کرے اس لئے دیوتاؤں سے اسکی پوجا کرا دہی دی اور بولا کہ ہم تو لیشو پتی ہیں۔ جو شخص ہمیں اس نام سے مانیگا۔ ہم اُسپر بڑے خوش ہوں گے کیونکہ ہم ہی بھاری مل مار کے بیٹھے ہیں۔

(منقول از بارہ پوران ادھیائے ۲۰)

باب ۴

شوجی کا سسُر اور پاربتی کا بیاہ جانا

شوجی گوری کو لے کر کیلاس پر پہنچا بیچاری گوری وہاں جاکر یہ کہنے لگی کہ دیکھو شوجی نے کس غصے سے ہمارے باپ کو ڈرایا۔ اور اُس کا یگ خراب کر ڈالا۔ اب ہم اپنے باپ کے دشمن کے ساتھ اس جسم میں کسطرح رہیں۔ بڑی بدنامی آویگی یہہ کہکر مارے غصہ کے گھبراکر اپنے تئیں مار ڈالنے کا قصد کیا۔ اس ارادہ سے ہماچل پر گئی اور تپسیا کرکے اپنے جسم سے آگ نکالی۔ اور آپ جلکر رہ گئی۔ ہماچل کی ایک عورت مینا نامی تھی اُس کے رحم میں جاکر داخل ہو گئی۔ اور نو ماہ کے بعد اس کے پیٹ سے نکلکر گنگا کے کسی کنارے پہاڑیات میں بیٹھ یہ خواہش ظاہر کرنے لگی کہ شوجی کے ساتھ میرا بیاہ ہو۔ تو اچھا ہے۔ اسکی تپ کرتے مدت گزر گئی۔ شوجی کو اُس کے دل کا حال معلوم ہوا۔ وہ بوڑھا برہمن بنکر گرتا پڑتا گوری کے پاس گنگا کے کنارے پہنچا۔ اور گوری سے کہنے لگا۔ اے لڑکی میں برہمن ہوں۔ ایک تو بڈھا ہوں۔ دوسرا رستے کا تھکا ہوں اور مارے بھوکھ اور پیاس کے تڑپ رہا ہوں۔ اگر تم سے ہوسکے۔ تو میری بھوکھ کا علاج بہت جلدی کرو۔ تاکہ کہیں میری جان نہ نکل جائے گوری اُس برہمن کی یہہ بات سُنکر بڑی تواضع سے پیش آئی اور بولی کہ آپنے بڑا احسان کیا جو یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ آپ گھبرائے نہیں یہہ آپ کا گھر ہے۔ اور جو کند مول میرے پاس ہے۔ وہ سب حاضر ہے۔ آپ گنگا میں غوطہ لگائیں۔ اور بعدہٗ یہہ تناول فرماویں۔ وہ بیچارہ گنگا پر نہانے گیا۔ جب پانی میں اُترا تو ایک مگرمچھ نے اُسے پکڑ لیا۔ اور چاہتا تھا کہ اُسے پانی میں گھسیٹ کر لیجائے۔ کہ اتنے میں برہمن نے بڑے زور سے چیخ ماری کہ مگرمچھ مجھکو کھائے جاتا ہے۔ اگر کوئی یہاں برہمن کا خدمتگار ہو تو مجھے چھڑائے۔ گوری بیچاری چھڑانے کے لئے دوڑی۔ کیا دیکھتی ہے کہ مگرمچھ اُسے کھینچے لے جا رہا ہے۔ اور برہمن گھبرا کر ادھر ادھر رولا مچا رہا ہے۔ جب اُسنے لڑکی کو دیکھا تو بولا ارے لڑکی۔ جب تک یہہ مگرمچھ مجھے نہیں دباتا۔ تب تک میری حفاظت کر۔ اور اپنا ہاتھ لڑکی کی طرف پھیلایا۔ تب لڑکی سوچ میں پڑ گئی کہ اب کیا کروں۔ یہہ میرا ہاتھ کسی وقت شوجی نے میرا خاوند بنکر پکڑا تھا۔ اور کسی وقت میں میرے باپ نے پکڑا تھا اور اب سُننے میں آتا ہے کہ جس شخص کا ہاتھ کنیا سے پکڑا جائے وہ اُسکا خاوند ہوتا ہے۔ اگر میں اسے نہیں کھینچتی تو یہہ مہینا کا پاپ مجھے لگتا ہے۔ جو بدبخت مر جائے ہے۔ آخرکار اُسنے کہا۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس برہمن کا مرنا اچھا نہیں۔ اُسنے جھٹ برہمن کا ہاتھ پکڑکر باہر کو کھینچا۔ اُسوقت طرفہ ماجرا تھا۔ دیکھتی کیا ہے کہ جسکی خاطر وہ تپ کر رہی تھی۔ یہ برہمن وہی شوجی نکلا۔ اب اُسکی تسلی ہی اور ہوگئی تھی۔ آدمی کے سروں کی مالا پہنے ہوئے تھا۔ سانپ اُس کے تمام جسم پر لپٹے ہوئے تھے۔ جٹا کا تاج سر پر تھا بھبھوت رما رکھی تھی۔ پاربتی اپنے پہلے کرودھ اور تیر برتیاگ کی بات یاد کرکے کچی سی رہ گئی اسکی یہہ صورت دیکھکر مہادیو کی ہنسی چھُٹ گئی بولا۔ کہ اے جان من میرا ہاتھ پکڑکر اب کیوں چھوڑے دیتی ہو۔ پاربتی نے کہا کہ میں بغیر مرضی اپنے باپ کے اسطرح نہیں کرسکتی۔ پہلے اپنے باپ کا حکم لے آؤں۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائیگا وہ ہماچل اپنے باپ کے پاس گئی۔ اور اپنا ماجرا کہہ سُنایا وہ سُنکر بہت خوش ہوا۔ کہنے لگا کہ اس سے بڑھکر مجھے اور کہاں ملیگا۔ چنانچہ ہماچل اپنی لڑکی کے بیاہ کی تیاری میں مصروف ہوا۔ اور خدمتگاروں کو حکم دیا کہ جاؤ اور نارد و طنبورو اور ہاہا ہوہو اور کنر اور اپسروگن و یکشن اور تمام پہاڑوں اور سب ندیوں اور سارے درختوں اور جڑی بوٹیوں کو ہمارا پیغام دو۔ اور کہ وہ کہ زرق برق کی پوشاکیں پہنکر ہماری لڑکی کے دواہ میں آویں۔ ادھر تو ایلچی کو روانہ کیا۔ اُدھر ساری زمین و یدی کے اندر دھری اور ساتوں سمدر بجائے کلسوں کے رکھہ دیے سورج کو چراغدان پر دھر دیا۔ سند ماچل کو بلاکر شوجی کے بلانے کو بھیجا۔ شوجی اپنے گن بھوت۔ پشاچ اور راکشس لیکر آیا۔ اور پاربتی کو بیاہ کرلے گیا۔ تمام براتی اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ اور چونکہ یہہ بیاہ ترتیا کو ہوا تھا اسلئے پاربتی (گوری) ترتیا کی مالک ہوگئی۔

(منقول از بارہ پوران ادھیائے ۲۴)

(راقم یوگینسپال)

آریہ سماج قادیان کا پہلا سالانہ جلسہ

جیسا کہ یہ جلسہ اپنی قائمی سماج سے دیر کے بعد ہوا ویسا ہی غیر معمولی رونق اور کامیابی سے سماپت ہو کر موجب نہائت ہی خوشی کا ہوا۔

پہلے جلسہ مولیوں میں کیا جانا تجویز کیا گیا تھا مگر گرو کل کے جلسہ کے باعث تاریخ تبدیل کر کے ۲۸ فروری و یکم مارچ کی گئی۔ اور اگرچہ تاریخ اشتہار سے جلسہ تک تھوڑے دن باقی رہ گئے تھے اور اسقدر کامیابی کی امید نہ تھی۔ مگر معلوم ہوا کہ قادیانی کے چیلوں کی تحریک نے لوگوں کو اس جلسہ کا بہت مشتاق کر دیا تھا۔ چنانچہ ۲۷ فروری کو نگر کیرتن کے دن ہی ایک بڑا بھاری مجمع بھجن منڈلیوں کے ہمراہ تھا۔ بٹالہ۔ جہینہ۔ بہرام پور۔ کیسباں۔ امرتسر وغیرہ کی بھجن منڈلیوں کے علاوہ ٹھاکر پردین سنگھ جی اور لالہ برج لال جی کے بھجنوں کا پبلک پر ایک خاص اثر ہوا۔ بھجن منڈلیوں کے ہمراہ شریمان سوامی یوگیندر پال جی و مہاشہ مرلیدھر جی اپدیشک و لالہ گنیش رام جی ورمن اپدیشک بھی کرتے تھے۔ جنکو نگر باشی بڑی شردھا سے سنتے تھے۔ اور بڑی تعریف کرتے تھے۔ دوسرے دن ۲۸ فروری کو ہون اور وید پاٹھ کے پشچات مہاشہ مرلیدھر جی کا منوہر سنگیت ہوا اور اس کے بعد شریمان ماسٹر آتما رام جی کا ویاکھیان ویدک دھرم کی عظمت پر ہوا۔ اگرچہ وشے نہائت ایک اور دقیق تھا۔ مگر فاضل لکچرار نے اس خوبی سے بیان کیا کہ معمولی عقل والا آدمی بھی سمجھتا تھا اور تحسین تحسین کرتا تھا۔ غرضیکہ لکچر کی یوگیتا کی پرشنسا از حد مبالغہ نہیں۔ تمام حاضرین انکی ودیا کا دم بھرتے تھے۔ لکچر کے خاتمہ پر ٹھاکر پردین سنگھ جی کا بھجن ہوا۔ وہ اپنے اندر ایک خاص آکرشن شکتی رکھتا تھا۔ گویا بھجن پہلے مضمون کی تفسیر تھی۔ دوپہر کے بعد حاضری کی تعداد ایک قابل دید نظارہ تھا۔ ہم سب لوگ حیران تھے کہ اسقدر لوگ یکایک کہاں سے آ گئے۔ اور اب کیا انتظام کریں حاضری قریب دس ہزار کے ہو گئی تھی۔ آخر منڈپ کے محیطی پردوں کو پھاڑنا پڑا۔ اور چار جگہ علیحدہ علیحدہ بھجنوں اور لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ پھر بھی اصل منڈپ اور اس کے نچلے حصہ میں کوئی پانچ ہزار آدمی کی بھیڑ بھاڑ تھی۔ اور لیکچراروں کو میز پر کھڑا ہونے کی ضرورت پڑتی تھی۔ اسوقت بھجنوں سے کارروائی شروع ہو کر شریمان سوامی یوگیندر پال جی نے مرزائی چیلوں کے چیلنجی اشتہار بعنوان "قادیان اور آریہ سماج کا مقابلہ" اور "قادیان آریہ سماج کے دونوں اشتہار" آواز بلند پڑھکر سنائے اور اس کے ساتھ شریمان پنڈت رام بھجدت جی نے بڑے زور سے مرزا کو میدان میں نکلنے کے لئے مدعو کیا۔ اور ہر طرح سے انکی جان و عزت کی حفاظت کرنے کا ذمہ لیکر اور تحریر کر دینے کا اقرار کر کے فرمایا۔ کہ مرزا صاحب ضرور تشریف لاویں۔ ہم چار گھنٹہ آج اور آٹھ گھنٹہ کل تمام کام بند کر کے ان کو وقت دیں گے۔ اور روزمرہ کی بیہودہ تحریروں اور نامناسب اشتہارات کے شایع کرنے کی نسبت بہتر موقعہ ہے کہ یہاں آ منے سامنے ستیہ استیہ کا فیصلہ ہو جاوے۔ اور مرزا صاحب کی اب کوئی حجت باقی نہیں رہی کیونکہ میں بحیثیت پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب موجود ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے بڑے بڑے لیکچرار اور اپدیشک اس موقعہ پر حاضر ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کون اچھا موقعہ ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی حضرت کی چند پیشگوئیوں کی بطالت پر تقریر کی۔ اور خاتمہ پروس منٹ کے انتظار کے لئے وقت دیکر بیٹھ گئے۔ اور پھر ان کے آنے تک دوسرے مذاہب کے لوگوں کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ جسپر ایک ہندو برہمن نے یجروید کا ایک منتر پیش کر کے سوال کیا۔ کہ اس میں پرمیشور کے منہ سے اگنی وغیرہ کی اتپتی لکھی ہے۔ جس سے ویدوں میں مورتی پوجا سدھ ہوتی ہے سماجک پرش منتر دیں۔ تسپر ماسٹر آتما رام جی نے پیش کردہ منتر کا صحیح ترجمہ سنا کر کئی ایک منتر ایسے پیش کئے جنسے صاف طور پر نہ صرف پرمیشور کی امورتی سدھ ہوتی بلکہ مورتی پوجک کو پاپ کا بھاگی اور دنڈ کا ادھیکاری قرار دیا ہے۔ اسپر برہمن صاحب موصوف سوائے اپنے پہلے سوال کو ایک دو مرتبہ دوہرانے کے کوئی یکتی یا پرمان نہ پیش کر سکے۔ بلکہ اپنے منہ سے صاف اقبال کیا۔ کہ بیشک ایشور نراکار ہی ویدوں میں لکھا ہے۔ اور ساکار یہی۔ جس کا اثر پبلک پر بہت اچھا رہا۔ تت پشچات مرزا صاحب کو مگر جلسہ میں آنے کے لئے کہا گیا۔ مگر کوئی نہ آیا۔ اور اس دن کی کارروائی کا خاتمہ ہوا۔

دوسرے دن ماسٹر آتما رام جی نے پرارتھنا کے بعد ایک عجیب فلسفیانہ ویاکھیان سے لوگوں کو ویدک سائینس کے مہتو کا قایل کیا۔ اور بتلا دیا کہ آریہ لوگوں کے سنسکاروں میں جو بعض بعض باتیں بے معنی ہوتی ہیں۔ وہ خاص خاص اصولوں پر مبنی ہیں۔ اور ان کی تہ میں ودیا کے بڑے بڑے نکات مخفی ہیں۔ یہ لکچر اب پر اثر تھا کہ تمام استری پرش نقش دیوار ہو رہے تھے۔ اس کے بعد اب جلسہ کا وہ حصہ ہے۔ کہ جسکو لکھ میں نے پہلے دو سطروں میں بڑی کامیابی اور فتح سے سماپت ہونا بڑی کامیابی کی دلیل ہے۔ اور اگرچہ حاضرین کا بیشمار ہونا بھی جلسہ کی رونق اور کامیابی کا نشان ہے۔ اور اگرچہ بھجنوں اور لیکچروں کا با اثر ہونا جلسہ کی خوبی کا باعث ہے۔ مگر قادیان آریہ سماج کے لئے

جلسہ کا کامیابی سے سماپت ہونا اور یہی مینے رکھتا ہے۔ یعنی یہاں کے مشہور الہامی مرزا صاحب قادیانی جو ایک عرصہ سے اپنے آپکو مبعوث ربانی اور مسیح زمانی وغیرہ ناموں کی بہت لمبی چوڑی دم لگا کر اپنے زعم میں قرآن صاحب کے اوپر ایک قسم کا ملمع چڑھا رہے ہیں یا دوسرے لفظوں میں اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں۔ کہ بس جسنے مجھے جھوٹا کہا۔ وہ ایک سو۔ بوڑھے ہوں یا جوان مجھ سے پہلے مر جاینگے کیونکہ بقول ان کے۔ ان کے خدا صاحب نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ جب تو زمین پر پھریگا تو میں آسمان پر جاونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ انکی تحریک سے باوجودیکہ ایک اشتہار نکل چکا تھا۔ کہ آریہ سماج مرزا صاحب کے ساتھ دعا بد دعا اور مباحثہ کرے۔ مگر چیلنج پر چیلنج دینے پر بھی حضرت اپنے دار الفکر سے برآمد نہ ہوئے۔ اور ایک تحریر جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ آریہ صاحبان کی طرف سے بارہ گھنٹہ دیا گیا ہے۔ اور میری ہر ایک طرح کی حفاظت اور عزت کی ذمہ داری بھی لیگئی ہے۔ اور سو سو آریہ میری حفاظت کے لئے چاروں طرف جمانے کا وعدہ دیا ہے مگر مجھے حفظ امن کا اندیشہ ہے۔ میں نہیں آسکتا۔

اور مینے مدت سے مباحثوں میں جانا بند کر دیا ہے اب پبلک اس سے نتیجہ نکال سکتی ہے کہ مرزا صاحب راستی سے کسقدر دور پڑے ہیں۔ اور نبوت کی آڑ میں بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انکے چیلے بھی عجیب عقل کے آدمی معلوم ہوتے ہیں کہ اُن کی آئے دن کی رکوں اور شکستوں کو دیکھتے ہوئے بھی ذرا خیال نہیں کرتے۔ کہ ہم کس نبدہ خدا کے پیچھے لگ کر ایمان کو تلانجلی دے رہے ہیں خیر بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

جسوقت مرزا صاحب کی طرف سے آئی ہوئی چٹھی انکے پیغامبر شیخ یعقوب علی نے پبلک میں پڑھکر سنائی کہ مرزا صاحب مباحثہ سے صاف انکار کرتے ہیں۔ تو آپ ناظرین خود اندازہ لگائیں کہ تمام ہندو مسلمانوں پر اسکا کیا اثر ہوا ہوگا۔

مرزائیوں کے منہ پر ہوائیاں اُڑتی تھیں۔ اور اپنے سے باہر ہو رہے تھے۔ چنانچہ دوپہر کے بعد ان کے بڑے بڑے پیغمبروں نے جلسہ کی بیرونقی کے از حد جد و جہد کی۔ کوئی بآواز بلند پکارتا تھا کہ چلو یہاں کوئی نہ ٹھہرے۔ کوئی جلسہ میں منڈپ کے اندر آکر الہامی کے خط کا اشتہار بانٹتا تھا مگر لوگوں کو یہ پختہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ یہ محض ان لوگوں کی ایک شرارت ہے۔ ورنہ نہ کہیں مرزا مسجد میں آویگا۔ اور نہ کوئی وعظ ہوگا۔ اور حاضری بدستور سوامی یوگیندر پال جی کے ویاکھیان سننے کے اشتیاق میں کھڑے رہے۔ افسر پولیس کے حسن انتظام کے باعث وہ اس سے بڑھکر وگھن نہ ڈال سکے۔

بعد ازاں شریمان لالہ کاشی رام جی وید کی طرف سے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہوا جسپر مختلف فنڈات میں مبلغ ۱۱۰۵ دان ملا جسکی فہرست سبھا کے دفتر میں بھیجدی گئی ہے۔

اپیل کے بعد شریمان سوامی یوگیندر پال جی کا دیاکھیان شروع ہوا۔ اس لیکچر میں ویدک سدھانتوں اور قرآنی پرانی تعلیم کا مقابلہ تھا۔ پہلے آگت سوامی جی نے نمونہ کے طور پر پرانوں کے ایک دو گپوڑوں کا ذکر کیا اور پھر قرآنی سرشٹی اتپتی کی بعید از عقل حکایات بیان کرنی شروع کیں۔ اور ان کی سچائی اور آچار بحوالہ آیات قرآنی و احادیث درشن کرنے لگے۔ تو بقول ایک یورپین جج صاحب کے کہ مسلمان حق سے ڈرتے ہیں۔ ان کے سامنے سچی باتوں کا اظہار۔ انکی توہین ہے۔ مسلمان کچھ ناراض معلوم ہوئے۔ اور چونکہ آریہ سماج کا منشا کسی کی دلآزاری کا ہرگز نہ تھا۔ اس لئے شریمان پنڈت رام بھجدت جی نے سوامی جی کو کچھ خلاف عقل افسانوں کو بیان کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا۔ کہ اگرچہ یہ لوگ ہم کو برا بھلا کہتے ہیں مگر آریہ پرشوں کو ایسا واکیہ:

सत्यम ब्रूयात प्रियम ब्रूयात

پر عمل۔ اندکرنا چاہئے۔ اور مرزا کی چند ایک گالیوں سے بھرے ہوئے گندے اشعار جیسا کہ انکی ہر ایک کتاب میں ہوتا ہے سنا کر اُس کے حق میں پرارتھنا کر کے جلسہ برخاست کیا گیا۔ یہ جلسہ سماج کی پوزیشن اور قصبہ کی حالت کے مقابلہ میں ایک نہایت عمدہ جلسہ تھا۔ سماج ہذا باہر کے آئے ہوئے تمام بھلے پرشوں اور شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و شریمان ماسٹر آتما رام جی و سوامی یوگیندر پال جی و لالہ کاشی رام جی وید و ٹھاکر پردین سنگھ جی و لالہ برج لال جی کا خصوصاً دھنیا وادکرتا ہے کہ انہوں نے اپنے پورن اُتساہ سے جلسہ کو بارونق اور نردگھن سماپت ہونیکی کوشش فرمائی ہے۔ اور خصوصاً پردھان جی کا تہ دل سے مشکور ہے۔ جن کا شامل ہونا ہی جلسہ کی خاص نظم و نسق کا باعث تھا۔ پرماتما ان سب صاحبان کی شبھ کامنا بھی پورن کریں باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں کی تعداد قریب ۶۰۰ کے تھی۔ ۔۔ اوم شم

جلسہ دھرم مہا منڈل کے پرچارکوں کا آریہ سماج کو کوسنا

جلسہ دھرم مہا منڈل کا جلسہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء سے شروع ہوکر ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء کو سماپت ہوا ہر ایک پرچارک کے اپنے لکچر میں ایک دوسرے سے بلحاظ سدھانت کے اختلاف پایا جاتا تھا۔ اور عموماً پنڈت نند کشور دیو شرما کے لکچروں میں حسب عادت سخت کلامی پائی جاتی تھی۔ پنڈت جوالا پرساد مراد آبادی کو ناظرین جانتے ہی ہیں انہوں نے وہ دل کھولکر آریہ سماجیوں کو سنائیں کہ سمجھدار اشخاص ان کے اسپرداکون سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گالی گلوچ ایک ودوان کی زبان سے

تھا کسر شان ہے۔ بیشک کسرِ شان تو اس کے لئے ہے
جو ودوان ہو جسکو ودیا نہ ہو تو آخرش کسی طرح تو وہ
اپنے سمہ کو پورا کرے یا نہ۔ آپکے وید سے مورتی پوجا
ثابت کرنے پر پردھان آریہ سماج جلیسر نے پرشن
کی اجازت مانگی۔ جو نہ ملی۔ آخرش انہوں نے
بتفصیل ذیل پتر پردھان سناتن دھرم سبھا کے نام لکھکر بھیجا
جس کا مضمون یہ تھا کہ "آپ مورتی پوجن اور اوتار
وید سے ثابت کریں ہم شاستر ارتھ کرنے کے لئے
تیار ہیں۔ نیم طے کرلیں۔ پھر دو گھنٹہ بعد جواب آیا
کہ شاستر ارتھ سوامی جی کی بدھی متا پر ہوگا۔
مورتی پوجا اور اوتار نہیں" آریہ سماج کے اُن کا
دعوے مورتی پوجا کے رشتے میں یاد دلانے پر
ایک چپ سو کو ہرے" آریہ سماج نے جواب سے
مایوس ہو کر منڈل کے منڈپ کے قریب قانونی فاصلہ
پر جوابی لکچر شروع کیا اور ہندوستان کے پکے
بے دیگرے مدلل اور مستند جواب دئے گئے۔

دھرم سبھا ہی جو شہری چھتری اور دو چاہتی ہے
قصبہ میں شاستر ارتھ سے گریز کا داغ دھونے
کے لئے پہر منتری آریہ سماج کو بلا کر شاستر ارتھ کی
خواہش ظاہر کی۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں فوراً
شریمان پنڈت دیو دت جی شاستری نے حسب
ذیل چار پرشن کئے۔

(۱) پرمیشور کی پرتما (۲) پرتما کا پران یعنی پرتشٹھا۔
(۳) پرتما دیکھ کر بنائی گئی۔ یا بنا دیکھے
(۴) پرتما پوجن سے سورگ نرک وغیرہ کون پرجن
سدپ پھل ہے۔

اس کے جواب میں کیول رامچندر وغیرہ کی جے او
تالیاں تھیں۔ جو بحکم جناب تحصیلدار صاحب بند کی گئیں۔
ہماری پرارتھنا ہے کہ دھرم سبھا کے ایڈیٹر ان
پرشنوں کے اُتر ضرور دیں۔

ودھوا و واہ کا نوٹس

میں ایک ودھوا سے وواہ کرنا چاہتا ہوں۔ جسکی
عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ میری دھرم پتنی
پانچ ماہ سے مرگئی ہے اور ایک چھوٹی لڑکی
چھوڑ گئی ہے۔ منتری آریہ خیالات میں دڑھ و
آریہ بھاشا لکھنا پڑھنا جاننے والی اور روپ وتی
دھارمک ہونی چاہئے۔ میری عمر تیس برس کی ہے
جنم سے بونجا ہی کھتری ہوں۔ لیکن گن کرم کی
یوگیتا سے ورن کا قائل اُسپر عامل ہونیکو میار
ہوں۔ میرے پاس جائیداد بڑی معقول ہے اور
اسوقت سوداگری کا کام کرتا ہوں۔ خط وکتابت
میرے ساتھ پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔ لفافہ
پر پتہ انگریزی میں لکھنا چاہئے۔

المشتہر
رلارام سوداگر پوسٹ آفس ٹونگگی۔
شان سٹیٹس برما۔
Touggyi-S. Shan
States Burma

نوٹس

جو جنتری آریہ سماج کرنال کی طرف سال ۱۹۰۳ء
کی شائع ہوئی ہے۔ باوجود گورداسپور آریہ سماج
کی طرف سے باقاعدہ طور پر کرنال سماج کی نوٹس
کی پورے طور پر تعمیل ہونیکی بھی مصنف جنتری
مذکور نے آریہ سماج گورداسپور کی سکرٹری کا نام غلط
لکھا ہے۔ جس سے دیگر سماجوں کو خط وکتابت
کرنے میں غلطی ہو رہی ہے۔ چنانچہ کئی ایک خط و
اشتہارات لبھو رام کے نام پر آتے رہتے ہیں۔
حالانکہ وہ اسوقت سکرٹری سماج ہذا نہیں۔ اس
واسطے جملہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ جنتری
مذکور کے صفحہ ۵۹ میں بجائے لبھو رام کے دلباغ رائے
سکرٹری کا نام درج کرلیویں۔ تاکہ آئندہ اُن کو
غلطی نہ ہو۔ کیونکہ اُن کے اشتہارات و
خط وکتابت جو سماج ہذا کے نام آتے ہیں
خراب ہوتے رہتے ہیں۔ اور بہت دیر کے بعد ملا کرتے
ہیں۔ اطلاعاً گذارش ہے۔

آپکا شبھ چنتک
دلباغ رائے سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

سوچنا و نمنترن

ودت ہو کہ آریہ کیمپ ویدک دھرم پرچار
کمبھ کے واسطے تیار ہوگیا ہے اور امین گنج محل
دتایا پور پر لب سڑک تاجپور والوں کے باغ
میں واقعہ ہے۔ میرے خیال میں اس ملک
کی تمام پرتی ندھی سبھاؤں کا فرض ہے کہ وہ اس
موقعہ پر ویدک دھرم روپی امرت کو ہزاروں دھرم
کی پیاس سے ترشت آتماؤں کو جو ہردوار میں
اکٹھی ہونگے۔ پان کرائیں۔ اور میں ان تمام کو اس
مقصد کے لئے بڑی خوشی سے نمنترن دیتا ہوں
اور آشا کرتا ہوں کہ وہ سماروہ کے ساتھ آپ
اس پر موجود ہونگے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
سے خاص طور پر نویدن ہے کہ وہ گذشتہ کمبھ
کی مانند اس موقعہ پر اس سبھا کا ہاتھ بٹاویں۔

آپ کا
شیام سندر سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ
آگرہ و اودھ

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

لالہ گوبند رام دسکوئی - جن نامناسب بحثوں کو ہیں بند کرچکا ہوں انکو دوسرے پیرایہ میں ظاہر کرکے آپ پھر ایک نئی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں کہتیے اکیجئے - اور اپنے مطلب کو شرہمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں بھیجدیجیے جو واضعان آریہ دستورالعمل کی کمیٹی بنانے کی شکتی رکھتی ہے۔

ایک پرجوش مہاشے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے اپیل کرتے ہیں کہ گروکل (ہریدوار) کی سب آریہ پرتی ندہی سبہائیں ملکر سبہا نیا کریں تو بہت جلد سرمایہ اکٹھا ہوکر گروکل کمیٹی کو پہونچ جاوے نہی مہاشے کنہہ پرچار کیلیے شرہمتی آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک متحدہ آگرا واودہ کی سبہائیں کے لیے آریہ سماجوں کو پریرنا کرتے ہیں

انانظر بہارت سیوک جی ایک گرہستی سادہو کا دکہڑا لکھکر بھیجتے ہیں جسکا لڑکا اور لڑکی کسی گانوں کے باشندوں نے دہوکا سے غایب کردئیے دوران تحریر میں پولیس وغیرہ حکام پر رشوت ستانی وغیرہ کے الزامات ہیں جو بلا تحقیقات درج نہیں ہو سکتے - اسلیے بجنسہ مراسلہ درج نہیں ہو سکتا -

بینر اپنے ضلع لاہور کے پرچار کا حال خود بڑی تعریف کے ساتھ لکھتے ہیں بہتر ہوتا کہ اپنے پرچار کی رپورٹ لاہور آریہ سماج یا منتری شرہمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے نام بھیجتے

رتن مالا

(۱) وہ پرش جس نے کہ کسی کا پانی تک بھی قرض نہیں دینا ہے - اور جو کہ اپنے گھر میں ساگ پات اور روکھی سوکھی روٹی سے گذارہ کرتا ہے - اس پرش سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے - جو کہ قرض لے لیکر اپنی امیری اور کھوکھلی شان شوکت کو ظاہر کر رہا ہے - کیونکہ اول الذکر ایک نہ ایک دن فارغ البالی اور خوشی کی درجہ تک پہونچ جائیگا - جبکہ دوسرے کو تنگی اور مصیبت کا منہ دیکھنا ہوگا - اسلیے آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا بہی پاپ گنا گیا ہے - ہتوپدیش میں تو یہاں تک لکھا ہے - کہ قرض لینے والا اپنا پتر کا نشتر ہے - الغرض یہہ اظہر من الشمس ہے کہ قرض لینا دہرم کے راستہ میں ایک روک ٹوک ڈالنا ہے - اور یہی کارن ہے - کہ مقروض شخص کسی دہرم سمبندہی ذمہ واری کو اپنے اوپر لینے سے اکثر اوقات گھبرایا کرتے ہیں داناؤں نے مقروض کی زندگی کو [illegible] (یعنی ناخوش زندگی سے ملقب کیا ہے -

(۲) وہ پرش کیسا مورکھ ہے - جو کہ پاپ کماکر دہرم کی سبہا میں لگاتا ہے - یہہ خیال کرکے کہ مجھے اسکا اچھا پھل ملیگا - افسوس وہ دوگنا پاپ کرتا ہے - کیونکہ ایک تو وہ اپنی آتما کا ناش کرتا ہی اور ساتھ ہی دہرم کے گلے پر بھی چہری چلاتا ہے پاپ سے کمائی ہوئی دہن کو دہرم میں لگانا ایسا ہی ہے - جیسے کہ امرت میں زہر ملانا - یا کہ دودہ میں کانجی - مبارک ہیں وہ جو کہ رشوت ستانی جیسے پاپوں سے بچے ہوئے ہیں - اور واقعی وہی مرد مرد کہلانے کے یوگیہ ہیں - کیونکہ ایک کوی نے کہا ہے

جو مرد ہیں رشوت نہیں لیتے - نہیں دیتے
انصاف کی قیمت نہیں لیتے - نہیں دیتے
جو شیر ہیں صید اورکا مارا نہیں کہاتے
ہوا ہو سکیں یا پکارا نہیں کہاتے -

(۳) برہم ودیا یعنی علم الٰہی کا حاصل کرنا انسان کا فرض مقدم ہے - درحقیقت آتما کو شانتی بہی اسی سے ہی ہو سکتی ہے - رشی فرماتے ہیں - کہ برہم ودیا کا حاصل کرنا بڑا کٹھن ہے - اور ساتھ ہی ارشاد کرتے ہیں - کہ جونہی کسی سندر استری کے نیتر کٹاکش کسی برہم ودیا کے حاصل کرنے والے پر پڑے - اور اسکے حسن وجمال کی نازنینی صورت اسکے دل میں نقش ہوئے - اسکی سب برہم ودیا نشٹ ہو جاتی ہے - اور ساتھ ہی اوپائے بہی بتلاتے ہیں - کتاب اسکے سندریہ کی صورت تو دل میں جگہ پکڑ گئی - اب کیا کرنا چاہیے وہ بتلاتے ہیں - کہ پرماتما جو سندر سروپ سے بڑہکر بڑی اور بڑا ہے اسکو تنت پر نظر کرے - کہ یہ پرماتمی دریں ڈوبنے لگا ہوں مجھے بچاؤ " واقعی رشیوں کا ہر ایک بچن حروف طلائی میں لکھکر در و دیوار پر لٹکانے کے قابل ہے -

(۴) لوگ جو چلاتے ہیں کہ ہمیں پرماتما کی پراپتی ہو - سو پرماتما کی پراپتی ہو بہی کسطرح سے سکتی ہے جبکہ منی کو دنیاوی کاموں اور دنیاوی خیالات کے چہوٹنے کی ایک لمحہ کی بہی فرصت نہیں ملتی - اسواسطے ویدوں میں من کی ایکاگرتا اور پرم آنند کی پراپتی کے لیے پراناپام اور سندھیا کا دو نو کال کرنا بتلایا گیا ہے - چنانچہ سری کرشن جی مہاراج جب کہ ارجن کو یوگی بننے کا اپدیش کرتے ہیں - تو کہتے ہیں - کہ صرف انہی کرموں سے آدمی - جسمانی - دماغی اور اخلاقی ترقی حاصل کرکے منش کہلانے کے یوگ ہو سکتا ہے اور انہی سادہنوں سے وہ اپنے تمام فرائض پورا کر سکتا ہے - یہہ پرتیکش بہی ہے - کہ جب تک آدمی کے اعضا درست اور دل مضبوط نہیں ہوتا - جب تک وہ اپنی اندریوں کو بس میں نہیں رکھ سکتا اور درست بادی نہیں بنتا - انصاف اور پروپکار کو کام میں نہیں لاتا - تب تک وہ کوئی نیکی کا کام نہیں کر سکتا - اپنے پرم پتا پرماتما کے - اپنے کنبہ اور

دوستوں کے اور اپنے ملک اور منش ماتر کے متعلق
فرایض کے پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔
(۵) جو پرکیش ہو کر ست کی تلاش کرتا ہے۔ وہ
ست کو پا لیتا ہے۔ اور جس کی آنکھیں تعصب میں
موندی ہوئی ہیں۔ وہ راستی کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا
سچ کہا ہے ؎ تعصب دور کن از دل اگر وصل
خدا خواہی۔

نویدن

مانیہ ور ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جی
"سفرنامہ سدھ" یعنی بھرمنی برتانت
جس کی بابت کہ ایک دفعہ آپکے اخبار
میں کچھ حال نکل چکا ہے۔ میں کچھ رائے
اسکی بابت دینا چاہتا ہوں۔ اگر قابل
سمجھیں۔ تو درج اخبار فرماویں۔
(۱) میں نے بھرمن برتانت یا سفرنامہ بنگالی سدھ
کو بغور شروع سے آخر تک پڑھا۔ اور اپنے پانچ چھ
پورانک دوستوں کو بھی پڑھ کر سنایا۔ وہ تیرتھوں
کے پاکھنڈوں سے واقف ہو کر بڑے خوش ہوئے
ہاں یہ سفرنامہ سادھارن استری پرشوں کے
لئے جنہوں نے ویدک مت کی روشنی کو دیکھا ہو۔
اچھا ہے۔ مگر کہیں کہیں اب بھی اسمیں ویدوروده
سدھانتوں کا چنکار پڑتا ہے۔ جس سے کہ دل
میں کئی قسم کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اور میں
رشی دیانند کے اس قول کی دل و جان سے تائید
کرتا ہوں۔ کہ جس امرت میں زہر ملا ہوا ہو۔
وہ تمام تیاگنے کے قابل ہوتا ہے۔
ویدک دہرم کا سیوک آر۔ پی از دہلی

شریمان ماسٹر آتما رام جی سے
ضروری نویدن

شریمان مانیہ ور ایڈیٹر جی نمستے کرپا کر کے
عمن لکھت بیکھہ کو اپنے انمول پرچہ میں ضرور ہی جگہ
دیویں۔ مینے پرچارک ماہ فروری کے پرچہ میں
ایک مضمون بعنوان آریہ لوگو تیلے سوچنا ارتھہ
وو کے ضمن میں سنسکاروں کی کریاؤں کے متعلق
کچھ شکوک کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا تھا۔ کہ جہاں
سنسکاروں کی گوڑھ فلاسفی کو آسان ترین
طریقہ سے حل کیا جاوے۔ وہاں انکے وہ شکوک
جو کہ اکثر کیا سماجک کیا غیر سماجک پرشوں کے
دلمیں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اونکو بدلائل واضح
طور پر رفع کیا جاوے۔ اور اسکام کے واسطے میں
اول (اپ) مہاتما منشی رام جی سے پرارتھنا کی تھی
کہ شریمان جی اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیویں۔
اگر شریمان جی بوجہ مصروفیت انتظام گروکل
اپنا قیمتی وقت اسمیں نہ دے سکیں۔ تو پھر
ماسٹر آتما رام جی جنکو سنسکاروں کے متعلق تحقیقات
کا خاص ملکہ حاصل ہے۔ ضرور ہی سنسکاروں کے
دقیق مسائل پر دھیان دیویں۔ مجھی بڑی خوشی
ہوئی۔ کہ ماسٹر جی نے میری پرارتھنا پر دھیان دیتے ہوئے
اسکے متعلق اپنی تحقیقات سے تقریری آریہ
لوگوں کو مستفیض کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ
آپنے جلال آباد (ضلع امرتسر) آریہ سماج اور
قادیان (گورداسپور) کے سالانہ جلسوں
پر سنسکاروں کی فلاسفی اور اونکے متعلق
شکوک کے جواب بھی پبلک لوگوں پر ظاہر کئے
اور کافی تسلی کر دی اوسیطرح گوروکل کے سالانہ
جلسہ پر بھی کہ جہاں قریباً قریباً کل آریہ ورت کے
سماجک بھائی اوپستھت تھے سنسکاروں پر
دو روز متواتر ۱۰۔ ۱۱۔ مارچ ایسے ایسے دلائل
عقلی و نقلی سے لیکچر دیئے کہ سامعین عش عش
کرتے تھے۔ بعض بعض جگہ رقت آمیز مضمون پر
لوگوں کے آنسو نکل پڑے۔ لیکچر کے خاتمہ پر کل
سامعین خصوصاً ہمارے ہندوستانی آریہ
بھائی ماسٹر جی کی جادو بیانی و رطب اللسانی
کی تعریف کرتے پائے گئے سنسکاروں کے متعلق
جسقدر عرقریزی اور شبانہ روز کی محنت سے
تحقیقات ماسٹر جی نے فرمائی ہے۔ اس سے آریہ
پبلک خود آگاہ ہے جسکا ثبوت آریہ کیمپ میں بہم
کرنے ہی سے ہو سکتا تھا۔ لیکن جہاں لوگ ماسٹر
جی کی تحقیقات کی داد دیتے تھے۔ وہاں یہ بھی کہتے
سنائی دیئے۔ کہ یدی ماسٹر جی اسکو قلمبند ہی
فرما دیویں تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور ماسٹر جی کی
کسقدر آریہ پبلک ممنون ہو سکتی ہے۔ یہ تو
معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ ورت کے کل آریہ بھائی
سنسکاروں کی گوڑھ فلاسفی کا سرل طریقہ
سے بیان ہونا اور اسکے متعلقہ شنکاؤں کا
پبلک پر کا سماد ہان ہونیکی ضرورت از حد محسوس
کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مانی ہوئی
بات ہے۔ کہ ایسے ایسے دقیق مضامین کو
جبتک سرل تحریر کا جامہ نہیں پہنایا جاتا
محض تقریر سے ایسے دیرپا مفید نہیں
ہو سکتے جیسے کہ تحریر سے۔ سنی ہوئی باتیں
لوگ جلد بھول جاتے ہیں۔ اور پھر ایسی فلسفیانہ
باتیں۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ماسٹر جی
بہت ہی جلد اپنی وسیع اور نادر تحقیقات
بدلائل عقلی و نقلی کتاب کی صورت میں لاکر
پبلک کو کرتارتھ کریں۔ اسکے متعلق مصالحہ
تو ماسٹر جی کے پاس موجود ہے۔ جس سے ایک
گونہ آریہ لوگ مستفیض بھی ہو چکی ہے۔ ہاں
اگر ضرورت ہے تو اسکی کہ ماسٹر جی اپنے قیمتی
وقت کا کچھ حصہ اسمیں صرف فرماویں۔ میں ماسٹر
جی سے پرارتھنا کرونگا۔ کہ جہاں آپ نے ایک
گونہ میری پہلی پرارتھنا کو منظور فرمایا ہے وہاں
میری اس تجھلی پرارتھنا پر بھی ضرور ہی دھیان
دیکر مجھی اور آریہ پبلک کو کرتارتھ کریں
ویدک دہرم کا سیوک
ٹھاکر داس بھنڈاری عرائض نویس امرتسر

تحریر کا کام بند نہ ہو

منترورو! چند ماہ گذر گئے ہیں کہ اسی سرخی کو لئے ہوئے ہمارا ایک پرچارک ہیں لکلا تھا جس میں کہ ہم نے آریہ پرشوں کی توجہ دھرم بیر کی وصیت کی طرف کھینچنے کی کوشش کی تھی لیکن افسوس کہ اب آریوں کے دل ایسے ہو گئے ہیں کہ بڑے سے بڑے آدمی کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بھی انہیں جگانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یا یوں کہو کہ اپنے جھگڑوں سے اسقدر فرصت نہیں ملتی کہ کسی کی بات ہی سنیں۔ اور اسی کشمکش میں پرچار کا کام روز بروز حالت تنزل پر آتا جاتا ہے۔ جو بھائی آریہ سماج کی اندرونی زندگی پر نظر ڈالتے کے عادی ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ آریہ سماج اپنے کرتویہ کو کہاں تک پالن کر رہا ہے تقریری پرچار تو خیر برائے نام کچھ ہوتا ہوا نظر بھی آ رہا ہے لیکن تحریر کا میدان بالکل صفا ہے۔

سجن جنو! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ عیسائی مسلمانوں و ہندوؤں کی تحریرات آجکل کیا کام کر رہی ہیں کیا آپ نے کبھی سوچا کہ عیسائیوں کیطرف سے ہر روز پمفلٹ اور کتابیں شایع ہوتی ہیں۔ اور کیا اثر پیدا کر رہی ہیں۔ اس امر پر کہ آیا تحریری کام کتنا ضروری ہے ہم یہاں بحث نہیں کرینگے۔ کیونکہ بعض اوقات پرچارک کے کاموں ہی میں آریہ سماج کے برگزیدہ اشخاص نے ثابت کر دکھلایا ہے کہ بلا تحریری پرچار کے ہمارا کام بالکل ادھورا ہے۔ اگر آپ کبھی ایکانت جت ہو کر وچار کریں تو معلوم ہو کہ تحریری پرچار کی اسوقت آریہ سماج کو کتنی سخت ضرورت ہے اور خاص کر اس حالت میں جبکہ تحریری پرچار کیلئے آریہ سماج کے پاس آدمی بالکل کافی نہیں ہر روز چاروں طرف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ مدراس بنگال وغیرہ ممالک میں آریہ سماج کے پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن ان کے جواب میں آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ کیا کریں آدمی نہیں ہیں۔ دھن کافی نہیں۔ بھلا پھر کیا آپ اتنا نہیں سوچ سکتے کہ اگر دیگر ممالک میں پرچار کے لئے آدمی کافی نہیں ہیں تو کیونکر پرچار کرایا جاوے۔ بیشک حیرانی اور مایوسی کا مقام ہے کہ اب پرچار کیونکر ہو۔ سجن جنو! اسی مایوسی کو تو آریہ مسافر کے الفاظ دور کرتے ہیں "تحریر کا کام بند نہ ہو" یہہ ایک فقرہ ہماری کل پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے۔ کیا اگر آریہ سماج ہمت کرے تو لاکھہ دو لاکھہ پمفلٹ انگریزی و دیگر بھاشاؤں میں ان ممالک میں جہاں کہ فی الحال ہمارے آدمی نہیں پہنچ سکتے مفت تقسیم نہیں کر سکتا۔ کیا اس حالت میں بذریعہ تحریر غیر ممالک میں پرچار نہیں ہو سکتا۔ فرض کیجئے کہ آپ ایک اپدیشک پچاس روپیہ ماہوار پر رکھکر مدراس آدمی صوبوں میں بھیجیں۔ کل سفر خرچ اور دیگر اخراجات برداشت کریں جکا تخمینہ کم از کم سو روپیہ ماہوار سے کم نہ ہوگا۔ اور اسپر بھی قباحت یہہ کہ ایک آدمی وہاں کس قدر کام کر سکتا ہے۔ ایک مہینہ میں کتنے منشوں کو ویدک دھرم کا منوہر اپدیش دے سکتا ہے۔ دوسری طرف اگر آپ سو روپیہ کے ہی ٹریکٹس اور پمفلٹس وہاں مفت تقسیم کرانے کے لئے بھیجدیں۔ تو کم از کم پچیس ہزار آدمیوں تک ویدک دھرم کا سندیسا پہنچ سکتا ہے۔ پھر اندازہ کیجئے کہ دو چار ہی ماہ میں کتنا پرچار ہو سکتا ہے اور تحریر کا اثر ہمارے خیال میں بہ نسبت تقریر کے بہرحال عمدہ ثابت ہوگا کیونکہ بکثیر پانی لوگوں کو اگر ایک بات کہی جائے تو وہ منہ پر بہت کم ماننے کے لئے تیار ہوتے ہیں ہاں اگر وہی بات تحریری صورت پکڑ کر انکے روبرو پیش ہو تو ممکن ہے کہ کچھہ نہ کچھہ اثر ضرور کرے۔ چنانچہ رومن امپائر کے ایک وزیر کا ذکر کرتے ہیں جو کہ پروٹسٹنٹ پادری تھا اور سینکڑوں مباحثے گتھانک پادریوں کے ساتھہ اسنے کئی دفعہ کئے لیکن کہیں گتھولزم کی بزرگی کو نہ مانا۔ اتفاقاً ایک روز وہ گتھولک مشن کی ایک کتاب کو اسکا کھنڈن کرنے کے لئے مطالعہ کر رہا تھا۔ کتاب دیکھتے دیکھتے کھنڈن منڈن کا خیال تو جاتا رہا اور کتاب کی سچائی دل پر نقش ہو گئی۔ تحریر کے اس جادو صفت اثر سے تو کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا ایک عالم کا لیکچر تحریری شکل میں لاکھوں منشوں کو اسکا مطیع کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لیکچر اگر زبانی دیا جائے تو بجز ان ہزار دو ہزار آدمیوں کے جو کہ وہاں موجود ہوں اور کسی پر اثر نہیں کر سکتا۔ تحریر کی ہی بزرگی کو دیکھکر تو دھرم بیر نے اپنے تمام عمر کے تجربے کہا تھا کہ آریہ سماج سے "تحریر کا کام بند نہو"

اب رہا یہہ سوال کہ کام تکمیل کو کیونکر پہنچے؟ بہدر پرشو! اگر آپ صرف ہمارا ذرا بھی ہاتھہ بٹائیں تو چند ہی ماہ میں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آریہ مسافر کی وصیت کا عملی صورت اختیار کرنا مشکل نہیں ہے ہم ایک علیحدہ فنڈ کھولکر آریوں کے سروں پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے بلکہ صرف یہہ چاہتے ہیں کہ آریہ لوگ جہاں ہزارہا روپیہ تقریری پرچار پر خرچ کر رہے ہیں وہاں اس سے چوتھائی ہی تحریری پرچار کیلئے صرف کر کے ایک مرتبہ تجربہ ہی کے طور پر دیکھیں تو سہی کہ آیا یہہ کام آریہ سماج کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں ہمنے جہاں اردو۔ ہندی۔ انگریزی۔ پنجابی۔ وغیرہ زبانوں میں پمفلٹس نکالنے کا پربندہ کیا ہے وہاں اب بنگالی۔ مرہٹی تامل تلگو آدی زبانوں میں بھی ویدک سندیسا منشوں کو غیر ممالک تک پہنچانے کا انتظام کر لیا ہے۔ آریہ پرشو! آپ یورپ و امریکہ آدی دیشوں میں آریہ دھرم کا سندیسا نہ پہنچنے سے اداس کیوں ہیں۔ ذرا ہمت کیجئے۔ اور دیکھئے کہ ویدوں کا جھنڈا کس شان سے مغرب میں لہراتا ہے۔ میاں وغیرہ

موقعوں پر عیسائیوں کے مقابلہ میں آریہ لوگ جب وہ پمفلٹس تقسیم کرتے ہیں تو اپنا سا منہہ لیکر رہ جاتے ہیں لیکن اب آپ کی ذرا سی توجہ سے یہہ قباحت بھی دور ہوتی جاتی ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے پہلے مضمون پر آریہ لوگوں نے بہت کم توجہ دی ورنہ ابتک ہم تیس چالیس قسم کے ٹریکٹ پبلک کے روبرو پیش کر دیتے۔ ہم آریہ پبلک کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ویدک لٹریچر کو جلد ہی اور بھی اسقدر سستا کر دینگے کہ آجتک کبھی نہوا ہو کیونکہ اس سے ہمارا مطلب منافعہ حاصل کرنے کا نہیں ہے وہی پنڈت گرو دتا رام کے ٹریکٹ جو چھ چھ اور نو نو پائی کو فروخت ہوتے ہیں اگر آج ہمارے ہاتھ میں آجائیں تو ہم ایک ایک پیسہ کے چار چار کر سکتے ہیں پہلا پمفلٹ جو اس سوسائٹی کیطرف سے نکلا ہے اسپر ریویو پرچارک دے چکا ہے۔ افسوس کہ آریہ سجنوں نے ابھی تک توجہ نہیں دی ہم فی الحال ایک روپیہ میں تین سو پمفلٹ مفت تقسیم کنندگان کو دیتے ہیں اور کئی ایک پمفلٹ زیر طبع ہیں آریہ پرشس جلد توجہ دیں۔ اور جن مہاشیوں نے قیمت پیشگی روانہ کر دی ہے وہ اطمینان رکھیں۔ اور جو بھائی کہ پمفلٹ دیکھہ چکے ہیں وہ اپنی رائے ظاہر کریں اگر کوئی قابل نقص بات ہوگی تو رفع کر دی جائے گی موجودہ مصنفاں کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ اپنی تحریرات سے ویدک دہرم کا پرچار چاہتے ہیں تو ہماری سہائتا کریں اور جو لکھنا چاہیں وہ تو یونہی معاف رکھیں۔ جن مہاشیوں کو نمونہ دیکھنا منظور ہو وہ ۱ ٹکٹ بھیجکر دیکھہ سکتے ہیں۔ علاوہ بریں اس ماہ میں پہلے چار کمزور سماجوں کو کچھ پمفلٹ مفت دیئے منظور کئے ہیں اسلیئے ادہیکاری سماجیں صرف محصول ادا کر کے پمفلٹ مفت حاصل کرنے کی درخواست دیں۔

ویدک دہرم کا سیوک۔ جیادت سیکرٹری آریہ ٹرکٹ سوسائٹی آگرہ

ساماجک خبریں

روپڑ آریہ سماج کا ساتواں سالانہ جلسہ

۱۱ و ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۳ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء کو۔ یہاں کے حالات کسی آریہ بھائی سے پوشیدہ نہیں۔ اسلیئے سب آریہ پرشوں سے تاکیداً پرارتہنا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے بہت کثیر التعداد میں اپنی پریواروں سہت درشن دیکر جلسہ کی سوبہا بڑہاویں۔ نیز پرارتہنا ہے۔ کہ ہندوستان سے آنے والے بھائی ۹۔ اپریل ۱۹۰۳ء کو دوپہر کی لوکل گاڑی میں ریلوے سٹیشن دورانا پر پہونچ جاویں اور جالندہر وغیرہ کی طرف سے آنے والے بھائی اسی تاریخ یعنی ۹۔ اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو چار بجے کی لوکل گاڑی میں سٹیشن دوراہا میں پہونچ جاویں۔ وہاں کشتیوں کا خاص انتظام ہوگا۔ کسی بھائی کو کسیطرح کی تکلیف نہ ہوگی۔ واضح ہو کہ کوئی ڈاک گاڑی سٹیشن دوراہا پر نہیں ٹھہرتی۔ امید ہے کہ جلسہ پر تشریف لانے والے بھائی پہلے سے ہی سوچنا دیدینگے۔ تاکہ کشتیوں کا کافی انتظام کیا جاوے۔ امسال لایق لیکچرار

ویدک دہرم کا سیوک۔ جیادت سیکرٹری آریہ ٹرکٹ سوسائٹی آگرہ

وپنڈت توں نتہا ایڈیشنکون اور اچھی اچھی بھجن منڈلیوں کے جلسہ پر آنے کی آشا ہے جلسہ کو شوبہا دینا اور مخالفت کو کچل ڈالنا آریہ پرشوں کے ادہین ہے۔ اسلیئے آریہ پرشو سینکڑوں کیا ہزاروں کی تعداد میں درشن دیں روپیہ ہیں۔

آریہ سماج بنول (۱) یکم مارچ کو اتوار کے دن لالہ دولت رام جی پردہان آریہ سماج کے گھر ہون ہوا۔ لالہ حکم چند صاحب فوٹوگرافر وسکول ماسٹر نے ہارمونیم باجہ اور بھجنوں سے حاضرین کو انند کیا دو روپیہ کنیا اناتھہ آلہ جالندھر کیلیئے دان دیا۔

(۲) سپتاہک جلسہ میں لالہ سدہا رام جی پلیڈر نے لکچر دیا اور ایک بزرگ نے بعد تحقیقات کے آریہ سماج کا سبہاسک بننا منظور کیا۔ یہہ بزرگ لالہ سدہا رام جی کے حقیقی چچا ہیں۔

(۳) مورخہ ۶۔ مارچ کو دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی یادگار کا جلسہ آریہ سماج مندر میں کیا گیا مہاشئے سادہو سنگہ جی خزانچی آریہ سماج و تاجر گت نے لکچر دیا میموریل فنڈ کے لیئے چندہ تفصیل ذیل لکھا گیا جو کہ عنقریب سبہا کے دفتر میں ارسال کیا جاویگا۔

لالہ دولت رام عہ۔ لالہ سدہا رام صہ۔ مہاشئے سادہو سنگہ ۲ ۔ گوروبیارا عہ

...رام ۔ لالہ مانگت رائے ۔ لالہ آتما نند ...
... لالہ نند رداس ... لالہ پرماہ ...
... بابو سردار سنگھ ... لالہ چمن لال ...
... لالہ جیٹھانند ... لالہ موہن ...
... رام طالب علم ... لالہ نند لال طالب علم ...
... لالہ لودھو رام ... لالہ تیج پال ...
... لالہ گوبند رام طالب علم ... لالہ
... لالہ شیام لال ... دھنپت رام ...
... دیو ... ستیہ سرن لال ... ڈاکٹر گوردت ...
... کھیون سنگھ ... میزان ...

... مورخہ ۹ مارچ کو ... لالہ حکم چند
... سکول ماسٹر دنو لوگرام نے آریہ سماج سے اپنی
... کے اسباب بتلاتے ہوئے ظاہر کیا کہ وہ آریہ
... سے علیحدہ ہو کر گر گئے تھے اور کہا کہ وہ گروکل
... کے برخلاف تھے ۔ کہ اُس کے نام سے بھی
... نفرت تھی ۔ لیکن جہاں ماسٹر صاحب نے اپنی
... اور غلطی کو محسوس کیا وہاں انہوں نے سر دوا
... گروکل کے متعلق بھی اپنی تسلی کی ۔ اور مخالف
... لیکھ وہاں گئے اور وہاں سے موافق خیالات
... ۔ ماسٹر صاحب نے اپنے چشم دید حالات
... کے متعلق بتلائے اور کہا کہ واقعی اگر انسانوں کو
... بنانے کا کوئی ذریعہ اور اوپائے ہے تو گروکل
... اور وعدہ کیا کہ آئندہ وہ اپنی
... حصہ گروکل کو دیا کریں گے ۔ لالہ حکم چند
... صاف بیانی پر لالہ ... رام جی و گوردھیارام
... آریہ سماج نے تحسین کی اور اُن کو انہیں
... آریہ سماج کے سہایک ہیں جو کہ انہوں نے
... منظور فرمائی ۔

... داس جی جو کہ ہنوز آریہ سماج کے اُپاسک
... سیر ہیں ۔ وہ جہاں ایک جنگل میں جھکر
... سماج کے پوترسید ہانتوں کا پرچار کیا کرتے ہیں
... وہ لوگوں سے ذکر کر کے بھی آریہ سماج
... کیا کرتے ہیں ۔ ... پرچارک ...

ساہا جگ خبروں کے کالم میں وقتاً فوقتاً پڑھتے ہونگے
چنانچہ اُنہوں نے اب پھر دو روپیہ وید پرچار فنڈ
اور ہے یتیم خانہ کے لئے دیا ہے ۔ ہم ڈاکٹر صاحب
کے از حد مشکور ہیں ۔

ہولی کے موقعہ پر ... گی ہون پرچارنی سبھا کی اور
سے مختلف مقامات پر ہون کرائے گئے ۔

مہاشے پورن چند جی شرما موضع ولی پور ڈاکخانہ
ترن تارن ضلع امرتسر میں طاعون کے پھیلنے پر ایک
برہمچون کے کئے جانیکی سوچنا دیتے ہیں اور لکھتے
ہیں کہ پنڈت دیویدیال جی شرما نے بڑے پریم
سے مریضوں کے گھر جا جا کر علاج کیا جس سے
مرض میں کمی آگئی ۔ پنڈت دیویدیال جی اس
کامیابی کی خوشی میں مبلغ چار روپیہ گروکل کانگڑی
کو دان دیتے ہیں ۔

آریہ سماج مردان کے ادھیکاریوں کا انتخاب
سال ... کے لئے حسب ذیل ہوا ۔ لالہ گنگا بشن
جی پردھان ۔ لالہ کلیان داس جی اُپ پردھان
تارا سنگھ جی سکرٹری ۔ لالہ نات رام جی ... اسسٹنٹ
سکرٹری ۔ لالہ حکم چند جی خزانچی ۔ سردار گوپال سنگھ
جی پُستکادھیکش ۔ سردار شیر سنگھ ۔ لالہ ساگر رام
جی گوسائیں بھوانی داس جی ۔ دیوان نند رام جی
ممبران انترنگ سبھا ۔

اُپ منتری آریہ سماج ... سوچنا دیتے ہیں
کہ یہ آریہ سماج پنڈت ہریش چندر جی سابق اُپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان ہونے
سے روز بروز ترقی کر رہا ہے ۔ اکثر پنڈت صاحب
کے اُپدیشوں سے دولتی بھی سکاری بنتے جاتے ہیں
ہولی کے دن ہون اور ویاکھیان ہوئے ۔ لالہ
کرم چند صاحب اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج چوہڑکانہ
حسب ذیل رقوم دان کی خبر دیتے ہیں جو غالباً سبھا کے
دفتر میں پہنچ گیا ہوگا ۔
چوہڑکانہ آریہ سماج کنیا اناتھالہ جالندھر ...
لالہ امین چند ضلع دار ...

لالہ امین چند ضلع دار ۔ مذکورہ اناتھالہ اجمیر ...
" کنیا مہاودیالہ جالندھر ...
" گروکل فنڈ ...
" وید پرچار فنڈ ...
" دہلی پرچار فنڈ ...

لالہ دوارکا داس جی جالندھر شہر سے ایک تلسی داس
کی شادی کی دھوم دھام اور اس کے پنچایت کی کتھا
لکھتے ہیں ۔ اس قسم کی کوٹھیاں آئے دن ہمارے میں
پڑھنے آتی ہیں جو تیج وید دھرم کے ابھاو میں دور
نہیں ہو سکتیں ۔

۱۱ فروری کو مہاشے ٹیک چند جی ... ماسٹر
حصار کی پتری کا وواہ سنسکار ویدوکت ہوا کنیا کی
عمر کی آیو ۱۶ اور ور ۲۵ برس کی تھی وواہ کی کارروائی سے
پبلک کو بڑی تسلی ہوئی ورپکش کی طرف سے مبلغ
... روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے مبلغ نو روپیہ
حسب ذیل مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا ۔ ورپکش کی
طرف سے ۔ گروکل ... یتیم خانہ بریلی ...
یتیم خانہ فیروزپور ... یتیم خانہ بھوانی ... آریہ سماج حصار ...
ڈی ۔ اے ۔ وی کالج ... کوئٹہ آریہ سماج ...
کانگنج آریہ سماج ... پاٹھشالا کانگنج ... پروتہتوں کو ...
کنیا پکش کی طرف سے ۔ گروکل ... حصار
آریہ سماج ... یتیم خانہ بھوانی ... یتیم خانہ فیروزپور ...
ڈی ۔ اے ۔ وی کالج ... پروہتوں کو ...

آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور کا پہلا سالانہ جلسہ
۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ اپریل ۱۹۰۹ء کو ہونا قرار پایا ہے منتری
سماج سب سماجوں سے عموماً اور ضلع گورداسپور کی سماجوں
سے خصوصاً پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اپنا جلسہ ان
تواریخ میں مقرر نہ کریں اور اُن کے جلسہ پر اوشیہ
پدھاریں ۔

لالہ گوبند لال جی خزانچی آریہ سماج جلالپور جٹاں نے
اپنے پتر دیوراج کے چیچک سے صحت یاب ہونے کی خوشی میں
ایک جلسہ کیا ہون لالہ گنیش داس منتری سماج اور مہاشے
سیتو رام جی پربھوشن نے کرایا استری جاتی کی ادھوگتی پر

،، ور کیلئے کنیا کی ضرورت ،،

میری عمر ۲۸ سال کی ہے ذات ہندو جاٹ ہوں کسی ایسی آریہ جاٹ لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہوں جو عمر میں ۱۵ سال سے کم نہ ہو۔ نیک سیرت وصورت وتعلیم یافتہ ہو۔ **گنیشداس** سپل اسسٹنٹ سبھاسد آریہ سماج لاہور وجیووالی شتعلیہ سنٹرل جیل لاہور۔

ضرورت

بھگوتی پتری پاٹھ شالا ہریانہ کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو دیوناگری میں پانچویں پرائمری کو پڑھا سکتی ہو۔ نیز حساب اور شیپ کاری سے بھی بخوبی واقفیت رکھتی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط وکتابت سے ہوسکتا ہے درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر آئے۔

منشی گردھاری لال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
منتری بھگوتی پتری پاٹھ شالا مینجنگ کمیٹی ہریانہ ضلع ہوشیارپور

،، گمشدہ کی تلاش ،،

میرا بیٹا مسمی لچھمن سنگھ ہدر شاہ ہوان تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری میں جماعت دوم ورنیکلر پرائمری میں تعلیم پاتا تھا۔ ۲۰۔ فروری کو بوجہ خوف استاد وہ کہیں بھاگ گیا ہے گرد ونواح میں تلاش کر چکا ہوں۔ مگر پتہ نہ ملا۔ حلیہ یہ ہے عمر گیارہ سال۔ قد میانہ منہ گول۔ رنگ گندمی شوخ طبع۔ اگلے دو دانت ذرا اوپر کو نکلے ہوئے۔ ناک ذرا اینٹھی ہوئی۔ سر پر زرد رنگ کی پگڑی۔ قمیض سبز فلالین کی۔ اور اوپر کوٹ لدھیانہ کلا پتہ کا۔ ناظرین اخبار ضلع منٹگمری وضلع لاہور اوسی دھیان دیں۔ پتہ بتانے والے کو مبلغ پانچ روپیہ بطور انعام دیا جاویگا۔ زبان دیہاتی ضلع منٹگمری کی بولتا ہے۔

المشتہر رن سنگھ پٹواری نمبر حلقہ موضع تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری۔

بیوہ کے لئے بر کی ضرورت

میرے ایک دوست کے یہاں ایک لڑکی بیوہ ۱۳ سال

باقی رکھتا ہو۔ خواہ اگروال وساہو یا بنیا۔ اس کے متعلق درخواست میرے پاس آوے۔

ڈاکٹر پنڈت راما نند منیجر ومالک پنجاب میڈیکل ہال جالندھر شہر

پڑھوا ہے وہ اس طرح تجویز کیا چاہتے ہیں وہ اگروال وساہیں اور گرگ گوت ہے۔ لڑکی دیوناگری اور اردو پڑھی ہوئی ہے۔ بر کی عمر ۱۵۔۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور گذارہ معاش

विज्ञापन

नाम पुस्तक	मूल्य	नाम पुस्तक	मूल्य
…वेदादिभाष्यभूमिका	१)	अष्टाध्यायी मूल	=)॥
…वारणशिक्षा	)॥।	संस्कृत वाक्य प्रबोध	
…स्थाविषय	।=)	व्यवहारभानु	=)
…सिक	)	हवनमन्त्र	)।
…रकाय	≡)	शास्त्रार्थ मेला चांदापुर (उर्दू)	-)
…मासिक	)	शास्त्रार्थ काशी	)॥
…णताद्धित	॥=)	वेदान्तिध्वान्त निवारण	
…व्ययार्थ	=)॥	(नागरी)	-)
…वर	=)॥	आर्याभिविनय	≡)
…ख्यातिक	१।)	भ्रान्तिनिवारण	-)
…रिभाषिक	≡)	सत्यार्थप्रकाश सादा कागज (नागरी)	१।)
…पाठ	)	सत्यार्थप्रकाश उत्तम	२)
…णपाठ	≡)	पंचमहायज्ञविधि	-)॥
…घरादु	।)	आर्योद्देश्यरत्नमाला	)।
…रुक्त	॥-)	चारों वेदों की अनुक्रमणिका	१।)
…रों वेद मूल सादा कागज	९)	उणादिकोष	॥)
…स्कारविधि		स्वीकारपत्र	)।
…वेदभाष्य (नव भाग)	३६)	यजुर्वेदभाष्य सम्पूर्ण चार भाग	१६)
…वेदविरुद्धमतखण्डन	=)	गोकरुणानिधि	-)
…मोच्छेदन	)॥।	अनुभ्रमोच्छेदन	)॥।
…र्यसमाज के नियमोपनियम	)।		

…क महसूल सब का इनसे अलग है आर्य्यमहाशय अवश्य ध्यान दें

विज्ञानदाता

…बस्तीराम उपप्रबन्धकर्त्ता सद्धर्मप्रचारक यन्त्रालय हरिद्वार

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

(۱) ویدوکت ستیہ دھرم کا پرچار
اور ستیہ سبھیتا کا خصب
نرمیتہ کرنا (۲) سماجک
تاریک - آتمک کی ترقی
ویدک مضامین
شائع کرنا

(۳) ہر بھجن
ہندو ہر ماتاؤں کے
ہندوؤں پر تر پرگیٹ کرنا
(۴) دھرم جنتا نیتی اور پر مضامین
پر کاشت کرنا

ہردوار ضلع سہارنپور

نمبر ۵۲ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے | جلد ۱۴

قواعد اخبار

چونکہ اکثر صاحب درخواست خریداری اخبار تو کر دیتے ہیں لیکن جب ویلیو پے ایبل چندہ ان کے نام مطبع سے روانہ کیا جاتا ہے تو فوراً ہی واپس کر دیتے ہیں جس سے مطبع زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے - اس لیئے آیندہ کے لیئے یہ نیم قرار دیا گیا ہے کہ کسی صاحب کے نام بغیر پیشگی چندہ وصول ہونے کے اخبار ہرگز جاری نہ ہوگا نمونہ کے پرچہ کے لیے ایک ٹکٹ آنا چاہیے ادویات کے نوٹس سے پبلک کو خواہ مخواہ دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہے - ایسے آیندہ درج نہ ہونگے -

شرح چندہ اخبار حسب ذیل ہے

درجہ خریداران	چندہ سالانہ پیشگی وصول	چندہ سالانہ بعد وصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت مشتہرات کے لیے

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کرکے لیجاویگی - اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار ۱۰ فیصدی - کل اجرت پیشگی آنی چاہیئے

المشتہر لیبی رام اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک

ستیہ نصرم پرچارک پہلا ایپل کیس

قیمت اردو ایڈیشن فی جلد آٹھ آنے — قیمت دیوناگری ایڈیشن فی جلد بارہ آنے

محصول ڈاک علاوہ

اِس مقدمہ کی مفصل رپورٹ آریہ پرشوں اور دیگر انصاف پسند سجنوں کی پریرنا سے محض سچائی کی فتح کا ایک ادنیٰ نمونہ دکھلانے کی خاطر چھپوائی گئی تھی لیکن ۲۲ سو میں سے تقریباً نصف اردو دیوناگری ایڈیشن کی پانچسو میں سے بہت تھوڑی جلدیں فروخت ہوئی ہیں۔ گویا اب تک لاگت بھی وصول نہیں ہوئی۔ اگر اُن لوگوں کا کہنا مان لیا جاتا جو کہ ہر ایک ایڈیشن کی پانچ ہزار جلدیں چھپوانے پر زور دیتے تھے تو نہ معلوم کس قدر نقصان مطبع کو اُٹھانا پڑتا۔ دیوناگری کی قیمت چونکہ لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے اِس میں چنداں کمی کی گنجائش نہیں۔ تاہم اصل قیمت سے چار آنے فی جلد کم کردیگئی ہے۔ اور اردو ایڈیشن کی قیمت نصف کردیگئی ہے۔ امید ہے کہ اس کمی کا شائقین فائدہ اُٹھانیکی کوشش کریں گے۔

آریہ تیج جنتری

[illegible] اردو لباس میں [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

المشتہر [illegible]

دھیان لوگ پرکاش

یہ کتاب وید اور شاستروں کے پرمان سے شری سوامی نتیانند جی سرسوتی جی نے سنگرہ کی ہے جسمیں پند نتم کے پرانایام کی سرل تا سے بدھی لکھی گئی ہے (۱) پنچم پرانایام جو باہر نکالنے کی بدھی ہے۔ (۲) جوانتر بھرنے کی بدھی ہے (۳) جو ہر ان پان کی ناسکا کے اندر لڑائی کرانی جسکو دھکا دینا بھی کہتے ہیں (۴) اختصر بدھی (۵) گربھادھان بدھی (۶) دیریہ چڑھانے کی بدھی جنکو کرنے سے برہمچریہ اور کئی روگ دور ہوجاتے ہیں۔ اور ایک لابھ یہ ہے۔ یہ پہلی جلد ہماری لوہا لوسکا لکا پر ما دسپہ ملسکتی ہے۔ دس پستک کے خریدار کو ایک پستک لابھ میں ملیگی۔

اشتہار

ہمارے ہاں ہر قسم کا لدھیانہ کلاتھ (کپڑا) لنگی پکہ وغیرہ باکفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت نذر ہوں گے۔ لاہوری مل بی اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لدھیانہ۔

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۳ء

جسمیں آریہ ڈائیرکٹری بھی شامل ہے بلحاظ علمی مضامین جیوتش کے یہ جنتری دیگر جنتریوں سے لاثانی ہے فضول حد و نحس سے مبرا ہے۔ قیمت بلا محصول اردو ہندی ۵/ منیجر ستیہ دھرم پرچارک دوا سے طلب کریں۔

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۲۲ ماہ چیت سمت ۱۹۵۹ بکرمی مطابق ۳ اپریل سنہ ۱۹۰۲ع بروز شکروار | نمبر ۵۲

واقعات اور مفید رائیں

گورنمنٹ ہند کے خزانہ میں گذشتہ برسوں میں اسقدر بچت ہوئی ہے کہ اسوقت پانصد سے اوپر اور ایک ہزار سے کم آمدنی والوں کا انکم ٹیکس معاف کر دیا جاویگا۔ اسوقت پانصد اور ہزار کے درمیان آمدنی والے تین لاکھ آدمی ہیں جنکا ٹیکس چھتیس لاکھ روپیہ ہوتا ہے انکم ٹیکس کا جو نیا ایکٹ گورنمنٹ ہند پاس کریگی اُسکے مطابق تین لاکھ معمولی آدمی ۳۶ لاکھ کے بوجہ سے بری ہوجاوینگے۔

سلاطین جمہوری میں جہاں یہہ فایدہ ہے کہ حکام ظالم بننے سے ڈرتے ہیں وہاں گورنمنٹ کو استقلال کم ہوتا ہے۔ اسوقت انگلستان میں لبرل فرقہ کو ٹہ زوال ہے لیکن فوجی انتظام کے بارے میں چونکہ گورنمنٹ وقت کے خلاف عام لوگ ہو رہے ہیں اسلئے جہاں کہیں نئی جگہ خالی ہوتی ہے عموماً لبرل فرقہ کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ جمہوری سلاطین کی گورنمنٹیں بھی پتوں کی طرح ہیں جو معمولی ہوا کے جھونکے سے ہی منتشر ہو جاتی ہیں۔

کادیانی ملا جی نے جملہ انگریزی اخباروں کے پاس اپنا فوٹو بھیجکر لکھا ہے کہ یہہ وہ نورانی چہرہ جسکی امید میں لاکھوں انسان گذر گئے۔ پیغمبری بذریعہ خط و کتابت و فوٹو نئی صدی کی ایجاد ہے جسکے موجد مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آزادی کے زمانہ کا یہی تو فایدہ ہے کہ نیک و بد سب اپنے خیالات آزادی سے ظاہر کر سکتے ہیں۔

کلکتہ کے علاقہ علی پور میں ایک مقدمہ دائر تہا جسکے دوران میں معلوم ہوا کہ ایک شخص نے روپیہ لیکر پہلے ایک آدمی کے ساتھ اپنی لڑکی کے وواہ کا وعدہ کیا پھر دوسرے سے اور روپیہ لیکر اس سے وواہ ٹھہرایا اور جب بیواہ کا وقت آیا تو تیسرے سے زیادہ روپیہ لیکر بیاہ کر دیا۔ اسپر دو اور براتیں چڑھ آئیں اور تکرار ہوا۔ برات والے پٹے۔ نالش کی اور ملزمان کو چھ چھ ماہ کی قید سخت کرائی۔ افسوس بُرے سنسکار باپ اور بیٹی کے رشتہ کو بھی بہلا دیتے ہیں۔

ہمعصر بھارت متر لکھتا ہے کہ جمشید جی فرام جی شیبو پور انجینئرنگ کالج میں پڑھتا تہا۔ ایکدن رات کو وہ بائیسکل پر چڑہ کر کلنگا بازار جاتا تہا چونکہ اسکی بائیسکل پر لیمپ نہیں تہا اس سے وہ پکڑا گیا اور عدالت میں اُس پر چار روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہہ خبر اخباروں میں چہپ گئی۔ کلنگا بازار شودری ویشیاؤں (فاحشہ عورتوں) کا اڈا ہے وہاں ایک نوجوان اندھیرے میں بائیسکل پر گیا تہا۔ ایسے لوگوں سے پارسی لوگ بڑی نفرت کرتے ہیں۔ انہیں کسی سماجک کام میں نہیں بلاتے۔ برادری کا یہہ برتاؤ جمشید جی کو بیقرار کرنے لگا۔ انت کو اُسنے کمپنی باغ میں جاکر چُھرے سے گلا کاٹ لیا۔ جس سماج میں اتنا سماجک بھئے ہے وہی نیک چلن رہ سکتی ہے۔ اُسیکی اُنتی ہوتی ہے۔ کلکتہ کے مارواڑیوں کو ذرا اسپر دھیان دینا چاہیے۔ ایسے گنوں سے پارسی لوگ تھوڑے ہونے پر بھی سب سے اُنت ہیں۔

کلکتہ کے ایک اے۔ پی۔ شرما نامی انگلش سنسکرت نامی سکول کے مینیجر ہیں۔ انہوں نے۔ پولیس کمیشن کے پریسیڈنٹ کے نام ایک درخواست بھیجی ہے جسمیں محکمہ پولیس کی اصلاح کا ذریعہ یہہ بتلایا ہے کہ اس محکمہ میں بھرتی معرفت عیسائی۔ محمدی۔ ہندو۔ آریہ اور برہمو سماجوں کی ہوا کرے تاکہ یہہ سوسائٹیاں دیانتدار آدمی بہم پہنچا دیں۔ انکی یہہ بھی تجویز ہے کہ جو سوسائٹی جس پولیس مین کو نوکر کرا دے وہ پولیس مین اسی سوسائٹی کے پاس اپنا ماہوار آمدنی اور خرچ کا حساب پیش کیا کرے۔ رائے تو اچھی ہے لیکن صریحاً ناقابل عمل معلوم ہوتی ہے۔

افریقہ میں ایک پہاڑی ایسی ملگئی ہے جسکے پتھر آسانی سے کٹ کر بطور اینٹوں کے مستعمل ہو رہے ہیں بھارت ورش میں بھی ایسے پتھر دکنی پہاڑیاں مل سکتی ہیں لیکن اس جگہہ اُنسے کام لینے کا حوصلہ نہیں آلسیہ اور پرماد کا یہاں راج ہو رہا ہے۔

بریلی سے ایک نیا ماہواری میگزین موسوم بہ "زمانہ" ماہ فروری سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جسکے ایڈیٹر بابو شیو برت ورمن۔ ایم۔ اے ہیں۔ سالانہ قیمت اس رسالہ کی تین روپیہ ہے۔ مضامین کے لحاظ سے یہہ پہلا پرچہ قابل قدر معلوم ہوتا ہے اگر ایڈیٹر نے اسی طرح محنت سے کام کیا تو یہہ رسالہ دلچسپ بن جاویگا

شیوانند جی عرف منگل دیو عرف رام جوایا ل جی نے گجرات کے شانتی آشرم کو بھی چھوڑ کر اب لاہور سے ایک اخبار "شت اپدیش" نامی جاری کیا ہے اس پرچہ کے ذریعہ سے وہ اب بھارت کا ادہار کرنا چاہتے ہیں۔ شیوانند جی کا خیال ہے کہ انکی طرح پر کام کرنیوالوں کو یوروپ اور امیریکا میں لاکھوں اور کروڑوں روپیوں کی مدد ملتی ہے۔ اور اپیل کرتے ہیں اس ملک والے اُسکا سواں حصہ ہی اُنکی مدد کریں گویا ہزاروں روپیہ اُنکو بھیجیں۔

رالی برادرس مشہور سوداگر ہیں۔ ہندوستان کی عیبوں کی خبر انہیں نے لی تہی۔ امیریکا کی تجارت کپاس ورو بھی انہیں کے ہاتھ تہی اب اخباروں میں مشہور ہوا ہے کہ امیریکن روئی کی تجارت کا پیچھا چھوڑ کر انکا یہہ کارخانہ اب محض ہندوستان کی روئی کی تجارت کے گرد ہوگا۔ کیا ہندوستان میں کوئی بھی اس لیاقت کا سوداگر کوئی بھی نہیں جو اپنے دیش کی تجارت کو سنبھال سکے۔

مغربی ہند کے جزایر میں آتش فشاں پہاڑوں نے

آجکل شور و شر مچا رکھا ہے۔ دسو دئیس پہاڑ بہی اسوقت آگ کے فوارے چہوڑ رہا ہے۔ بعض اوقات پگھلی ہوئی دہاتوؤں نے گر کر مکانات کے خیمے گرا دیے ہیں۔ انسان بہی عجیب مادی طاقتوں کے اندر گہرا ہوا ہے۔ انہیں زنجیروں سے چہوٹنے کیلئے طرح طرح کی کوششیں اسقدر ریاضت کرتے ہیں۔

پنجاب میں تعلیم کا کام میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے نکال کر محکمہ سررشتہ تعلیم کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ میری رائے میں یہہ تبدیلی صحت بخش ثابت ہوگی کیونکہ ع جس کا کام اُسیکو ساجہے۔

میکسیکو (جنوبی امیریکا) کے مقام ٹکسپان کے گرد سو میل تک گرم راکہ برسی اور سخت زلزلے آئے یہہ اکٹھے آثار آیندہ کے قابل تشویش ہیں۔

بوئیر جنرل ابراہمس نے امرتسر سے پربدہ بہارت رسالہ میں ہندو فلاسفی کی بڑی تعریف چہپوائی ہے۔ جنرل صاحب کو یوگ کی دہن سے تو اتفاق نہیں لیکن گیتا پر مفتوں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنرل صاحب کے روبرو ہٹھ یوگ کے بکھیڑے پیش کیئے گئے ہوں گے ورنہ ایسا کون شخص ہے جو راج یوگ کو نفرت کی نگاہ سے دیکہے۔ خصوصاً کرشن گیتا کی قدر کرنیوالے تو راج یوگ کے آگے سر جہکانے والے ہونے چاہئیں۔

قطب جنوبی کی دریافت کے لیے "ڈسکوری" نامی جہاز چلا ہوا ہے اُسنے سلیج گاڑی (اچکریاں) پر ایک دستہ قطب جنوبی کیطرف بہیجا جو اسی درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ گویا قطب جنوبی صرف دس درجہ کے فاصلہ پر رہگیا۔ گذشتہ کل اصحاب سے بہونگ چار سو میل آگے چلے گئے ہیں۔ دریافت ہوا ہے کہ اس جگہ سے ایک پہاڑ کی دہار قطب کی طرف نکلی ہوئی ملی ہے۔

پیرس (دار الخلافہ فرانس) میں ایک شخص آیا ہے جو تخمیناً بڑی دور تک سفر کرتا ہے۔ وہ ہاتہہ پیر کچہہ استعمال نہیں کرتا محض سر کے سہارے سے پہدک پہدک کر آگے چلتا ہے۔ وہ محض ایک گُدگُدی گدی سر پر باندہ لیتا ہے۔ ایسا اس سے آدمی کیا کچہہ نہیں کر سکتا۔

میجر پیڈشا صاحب دہلی کے ڈپٹی کمشنر ہو گئے ہیں آپ جب جالندہر میں تہے تو رعایا بہت خوش تہی۔ ایسے حکام نایاب ہیں آپ انسانی اور حیوانی ہمدردی کا خاص نمونہ ہیں۔

شاہنشاہ روس نے اعلان دیدیا ہے کہ ہر ایک قوم اور مذہبی فرقہ کے لوگوں کے ساتہہ یکساں برتاؤ کیا جاوے اور بیگار ریکٹرنیکا عمل قطعاً بند کیا جاوے۔

پادریوں کی کانفرنس ۱۰-۱۱ اپریل کو لاہور میں ہوگی حالانکہ سیکرٹری اور پریسیڈنٹ کی باہمی مخالفت کے باعث دو زبردست پارٹیاں بن گئی ہیں۔ اس ملک میں پارٹی سپرٹ کے سوا کام ہی نہیں ہوتا۔ اور وہ کام کیا ہوتا ہے۔ شور و شر و تعددی نجالت

جاپان کی مذہبی کانفرنس کا معاملہ آخرکار بڑی رد و کد کے بعد فیصل ہو ہی گیا۔ انڈین مرر سے معلوم ہوا کہ مذہبی کانفرنس کا ہونا بالکل ملتوی ہو گیا ہے۔ میری رائے میں کہنا یہہ مناسب تہا کہ اس کانفرنس کے اجلاس کی نسبت کبہی سنجیدہ طور پر خیال ہی نہ تہا محض ہندوستانیوں کی متلون مزاجی کا نظارہ دیکہنا مقصود تہا۔ اب جاپان کی مذہبی کانفرنس کے ڈیلیگیٹ شانتی سے اپنے گہر بیٹہیں گے۔ نہ کہ پہر کوئی نیا شعبدہ نہ کہڑا ہو جاوے۔

مکتی فوج کے مشہور بانی جنرل بوتہہ صاحب تین سال سے گوشت نہیں کہاتے ہیں انکا بیان ہے کہ بلحاظ صحت اور کام کرنیکی طاقت کے اُنہوں نے اس پرہیزگاری سے بڑا فایدہ اٹہایا ہے۔

حضور لارڈ کرزن کو دہلی دربار کی خوشی میں بادشاہ سلامت کی طرف سے "رائل وکٹورین آرڈر" کی زنجیر ملی ہے۔ سب کو خطاب دینے دلانے لارڈ کرزن نے خود بہی سب سے اعلیٰ خطاب حاصل کیا۔

دہلی دربار پر کل خرچ ستائیس لاکہہ روپیہ پڑا۔

نمائش کی آمدنی خرچ سے تین چار لاکہہ زیادہ رہی

مسٹر ہیچنسن نے جو کہ ہندوستان میں جزام کے اسباب کی تحقیقات کرنے آئے تہے بوقت واپسی بمبئی ایک لکچر دیا جسمیں انہوں نے اپنی رائے یہہ ظاہر کی جزام زیادہ تر مچہلی کہانے سے پہیلتا ہے۔ یہہ ایک وجہ ہی گوشت خوری کے ترک کے لئے کافی نہیں ہے۔

پونا کی ایک ہوٹل کے باورچی نے اپنی جورو سے لڑکر اُسے قتل کر ڈالا۔ وقت حملہ جس آدمی نے عورت کو بچانا چاہا اُسے بہی زخم لگے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ قاتل شرابخوار تہا جس سے عورت منع کیا کرتی تہی قتل کی رات بہی سخت شراب پی کر آیا تہا اور عورت دق ہونے پر آمادہ بہ قتل ہوا۔ افسوس کہ جو چیز انسان سے حیوان بنانے والی ہے اُسکی اب تک مہذب دنیا میں اسقدر قدر ہے کہ اُسکے بغیر یوروپ اور امیریکا کی کوئی محفل بہی بارونق نہیں ہو سکتی۔

نیو کیلیڈونیا میں مینڈک کا بیوپار بڑے اوج پر ہے نہ صرف کہانے کے لیے مینڈک فرانس کیطرف دیساور کو بہیجی جاتی ہیں بلکہ ڈاکٹر لوگوں کے تجربوں کے لیے قربان کیئے جانیکو بہی بیشمار مینڈکیں جاتی ہیں۔ یہہ تجارت ایسی فایدہ مند ثابت ہوئی ہے کہ لوگ مینڈک پیدا کرنے کے لایق اراضیات کا ٹہیکہ بڑے گراں نرخ پر لینے کے لیے ہر وقت طیار رہتے ہیں۔

فرانس میں ایک قانون پیش ہے جسمیں تجویز کی گئی ہے کہ کنوارے مردوں پر خاص ٹیکس لگایا جاوے۔ اسیکے کچہہ کم درجہ کا ٹیکس ان لوگوں پر لگایا جاویگا۔ جنکے باوجود وواہ کو پانچ برس گذر جانیکے اولاد نہیں پیدا ہوئی۔ یہہ آخرالذکر ٹیکس اسوقت تک جاری رہیگا جبتک کہ وہ اُس جوڑے کے یہاں کوئی اولاد پیدا نہووے۔ جہاں ایکطرف اولاد سے بے بہرہ ادمیوں پر اس قسم کا ٹیکس لگایا جاوے گا وہاں یہہ بہی تجویز ہے کہ جن آدمیوں کے یہاں چار سے زیادہ سنتان ہوں انکو اس فنڈ میں سے خاص مقررہ امداد دیجایا کرے میری رائے میں بجاے ملکوں کے جرمانہ سے کام لینے

سنسار کی گتی

اس زمانہ کا دیوتا روپیہ ہے

ہر ایک زمانہ کا کوئی نہ کوئی دیوتا ضرور رہتا ہے۔ ایک سابقہ میں ہر ایک مفکر کے اصلی راز کو ظاہر کرنے والے لفظ کو دیوتا کا خطاب دیا گیا ہے۔ اسی اصول پر ہمیں ہر ایک زمانہ کے لئے اسکا دیوتا اس اصول کو قرار دینا ہوں جو کہ اس زمانہ پر راج کرتا ہو۔ یورپ میں ایک زمانہ تھا کہ جنم کو ہی بزرگ مانا جاتا تھا۔ جسطرح پر کہ بھارت ورشس کے بعض حصوں میں اب تک جنم کا مقابلہ اور کوئی بھی وصف نہیں کر سکتا۔ لیکن اسوقت امیریکا نے زمانہ کا دیوتا ہی بدل دیا ہے۔ امیریکا نے اس زمانہ کا دیوتا زر کو قرار دیا ہے۔ کبھی زمانہ کا دیوتا زن، کبھی زمین اور کبھی دیگر خیالات تھے۔ اسوقت زر دیوتا کی پرستش ہوتی ہے۔ چنانچہ ہر ایک بزرگی کا معیار روپیہ قرار دیا گیا ہے۔ اسوقت امیریکا میں سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں یورپین اپنے آپ کو ارل ڈیوک وغیرہ ظاہر کرکے امیر مگر نوجوان عورتوں کو دھوکہ کے لئے پھسلا لیتے ہیں۔ اپنے ملک کی عورتوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے ریاست ٹیکساس نے ایک قانون پیش کیا ہے جسکے رو سے غیر ممالک کے ڈیوک وغیرہ پر حسب حیثیت خطاب کے خاص ٹیکس لگایا جاوے گا۔ کیا ٹیکساس کے واضعان کے قانون کا خیال ہے کہ دس ہزار روپیہ لاکر داخل کر دے اور بیلفنٹ ڈیوک کسی بڑی مالدار نوجوان خوش... سے بیاہ کر لیوسے۔ لیکن آجکل کی کسوٹی ہی لگتا ہے۔ بھارت ورشس میں ہی لڑکے کے آگے جنم اور برادری کی بزرگی وغیرہ سب سر جھکانے لگ گئے ہیں۔ غریب کھتری کبھی کسی سبھا کا پردھان نہیں بنایا جا سکتا۔ لیکن دھنا ڈیہ شودر سناتن دھرم سبھاؤں کے بھی شرومنی قرار دیئے جاتے ہیں۔ جب یوروپ ہی اس تہذیب کا غلام بن رہا ہے تو بھارت ورشس بھی اس نئے زر کے چکر سے کیسے بچ سکتا تھا۔

لوہے کو لوہا خوب کاٹتا ہے

امیر کابل نے اب تک تو یوروپین قوموں کا اپنے وقتی لسانی ہتھیاروں سے مقابلہ کیا تھا۔ روس اور انگلستان کی پالیسی کا جواب امیر عبدالرحمان افغان پالیسی سے دیا کرتا تھا۔ لیکن امیر حبیب اللہ والد بزرگوار سے کچھ آگے بڑھنے لگے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ انگریزوں وغیرہ کی زیادہ آمد و رفت سے افغانوں کی جہالت دور ہوتی جاتی ہے پس جب جہالت دور ہو گئی مگر علوم و فنون یوروپ سے افغان محروم رہے تو انکی حالت بہت ہی کمزور ہو جاویگی۔ اس خیال سے محرک ہوکر امیر حبیب اللہ نے کابل میں ایک نیا کالج کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جسکے لئے انجمن اسلامیہ لاہور سے انہوں نے استاد مانگے ہیں چنانچہ انجمن نے پانچ گریجویٹ اور دو انڈر گریجویٹوں کے نام لکھکر بھیجے تھے جنکا تقرر امیر کابل نے منظور کر لیا ہے۔ ہندو اخبار حیران ہوا کرتے ہیں کہ جہاں حکام والا شان مسلمانوں کی انجمنوں کی اسقدر عزت کرتے ہیں وہاں ہندوؤں کی اعلیٰ سے اعلیٰ کمیٹی کو بھی کیوں ظاہرا وقعت نہیں دیتے۔ وجہ صاف ہے۔ مسلمانوں کی خود مختار عالیشان سلطنتیں موجود ہیں جن سے تعلق کے باعث انکی انجمنوں کی قدر و منزلت ہے برخلاف اسکے ہندو بے سرپرست ہونے کے باعث اس قابل ہی نہیں رہے کہ کوئی بھی شائستہ آزاد قوم انکی عزت کرے۔ ایسی حالت میں ہندوؤں کو اپنی ترقی کیلئے اپنے آپ پر بہروسہ کرنا چاہئے اسلئے۔ کہ زر زر کنند درجہاں گنج گنج۔

پلیگ کی دیویوں کا ظہور

کوئی بیماری کوئی وبا کوئی تکلیف ایسی نہیں جسکے لئے ہندوؤں کے پاس کوئی نہ کوئی دیوی موجود نہ ہو۔ ہیضہ کی دیویاں اسوقت نمودار ہوتی تھیں جبکہ ہیضہ زور شور پر تھا اب طاعون کی دیویاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ بمبئی میں ایک طاعونی دیوی کو پولیس نے چالان کرکے سزا دلوائی۔ پونا میں بھی ایک اسی قسم کی دیوی آئی لیکن اب تک پولیس کی دست اندازی کے لئے کوئی معاملہ وقوع میں نہیں آیا کیونکہ وہاں مرض طاعون دور ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اس ملک میں وقت ضرورت کے نہ صرف ایسے مرد ہی ملتے ہیں جو کہ مکاری سے لوگوں کو ٹھگنا چاہیں بلکہ عورتیں بھی ایسی ملتی ہیں جو ہر قسم کے فریب وغیرہ کے لئے طیار ہو جاتی ہیں۔ ملک میں سچے دھرم کا کہاں تک ابھاؤ ہے اور ضعیف الاعتقادیوں کا کہاں تک زور ہے اس کا اندازہ ان دیویوں کے فصل وار ظہور سے ہی لگ سکتا ہے جن مذہبی سوسائٹیوں نے کہ جہالت کو دور کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے انکے لئے اس قسم کے واقعات کی موجودگی کام کرنے کے لئے خاص طور پر محرک ہونی چاہئے۔ بمبئی کے آریہ سماج اور

پرارتھنا سماج اور برہمو سماج نہ معلوم کیوں اسقدر سستی سے کام کرتے ہیں۔

ستری شکشا کی افسوسناک حالت

باوجود گورنمنٹ رپورٹوں کے اس اظہار کے کہ ستری شکشا میں اُنتی ہو رہی ہے میں اس امر کے ماننے کے لئے طیار نہیں ہوں کہ ہندوستانی عورتوں میں بہ نسبت پیشتر کے جہالت کم ہے۔ اور جب اُنکی جہالت میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی تو نہ معلوم یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ تعلیم نسوان میں ترقی ہو رہی ہے اگر ایک فیصدی کی جگہ ½ ۲ ہندوستانی لڑکیاں سکول جانے لگ گئی تو کیا اِسے ترقی کہہ سکتے ہیں؟ اور انمیں سے بھی جب ترقی تعداد ہی محض الف۔ ب یا کچھ کی پڑھائی میں ہوتی ہے تو اس ترقی پر کون خوش ہو سکتا ہے۔ جسقدر نئی جنتری پاٹھ شالائیں کھلتی ہیں وے زیادہ تر یورپین یا عیسائی لڑکیوں کے لئے ہوتی ہیں۔ حال میں ہی الہ آباد میں ایک عیسائیوں کا گرل ہائی سکول کھلا ہے۔ جسکے لئے امیریکا سے مدد آتی ہے۔ لاہور میں بھی جو مدرسہ کھلا ہے اس سے زیادہ تر یوروپین یا اُن سے سمبندھ رکھنے والی لڑکیاں ہی فائدہ اٹھا سکیں گی۔ لیکن آریہ گروہ جیسے کہ مجھے مطلب ہے۔ ویسے کے ویسے ہی تُبرہ کنٹینر بنے رہیں گے۔ آریوں کی عورتیں اسطرح اپنے خاوندوں اور دیگر رشتہ داروں کے خیالات کے برخلاف چلکر انہیں دکھی کرتی رہیں گی۔

میری رائے میں ستری شکشا کا مسئلہ آریہ سماج کے بڑے بھاری غور کا مقام ہے خصوصاً اسوقت جبکہ لڑکوں کے لئے گروکل کھل گیا ہے آج سے چودہ برس بعد گروکل نکلنے والے برہمچاریوں کے لئے جب سمبندھ کی تلاش ہو گی تو کیا جاہل نیم تعلیم یافتہ۔ یا نئے فیشن کی تعلیم یافتہ لیڈیوں کے ساتھ وے اپنا جیون آنند سے گذار سکیں گے آریہ سماج کے مدبروں کو اس مسئلہ پر ابھی سے وچار کرکے اُسکا حل کرنے ہی کا کام شروع کرنا چاہئے۔

سنجیدگی کے ساتھ استقلال ہونا کیا ہی گہنی

یوں تو مشرقی سب ہی قومیں سنجیدگی کے لئے مشہور ہیں تاہم انمیں سے آریہ قوم کو اس بارے میں جو فخر حاصل ہے وہ اُسی کا حصہ ہے۔ یہ اسی مُلک میں دیکھنے میں آتا ہے کہ باریک سے باریک مذہبی مسئلہ کا حل عورتیں سوچ رہی ہیں۔ جہاں بڑے سے بڑے مہذب مُلک کے اندر استریاں تو درکنار ریڈیش تک ظاہری نمائش پر مر رہے ہیں وہاں جملہ نمائشوں کو ایکطرف رکھکر سادہ اور ایکانت کی زندگی بسر کرنیکا شوق اِسی مُلک کی عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ حال میں ہی کلکتہ کی مہاکالی پُتری پاٹھشالا کے جلسہ پر جبکہ لیڈی کرزن صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمایا تھا ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار نے جو رائے ہندوستانی لڑکیوں کی نسبت قایم کی وہ سننے کے قابل ہے نامہ نگار موصوف فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کے تحمل۔ خوبی اور لیاقت کو دیکھکر وہ حیران تھے۔ اسمیں شبہہ نہیں کہ ہندوستان کے مرد اور عورت سب کے اندر سنجیدگی بہ نسبت مغرب کے زیادہ تر بھری پڑی ہے لیکن کمی یہ ہے کہ اسکے استقلال کا نام نہیں۔ پبلک موقعوں پر سنجیدگی کا اظہار کچھ مشکل نہیں ہے۔ تھوڑے سے ابھیاس سے اس قسم کی عادت پڑ سکتی ہے۔ لیکن گھر کے اندر جاکر۔ رات کو چارپائی پر لیٹ کر سنجیدہ رہنا ذرا مشکل کام ہے۔ ایسی نمایشی سنجیدگی نے ہندوستان کو تباہ کر دیا ہے کاش کہ ہندوستانیوں میں نمائشی سنجیدگی کم ہوتی تاکہ واقعی سنجیدگی اُنکی ہمراز بنتی اور وے زندگی کے مقصد کو سمجھکر اُسکے پورا کرنے کی کوشش کر سکتے۔

آریہ سماجک جلسوں کا التواء و تبدیلی تواریخ

بہت سے جلسے ایک ہی تواریخ پر مقرر ہونے کی وجہ سے آریہ سماج جے پور نے اپنا سالانہ جلسہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور آریہ سماج رڑکی نے بجائے ۱۱-۱۲- اپریل کے ۳۰ مئی و یکم جون کو مقرر کیا ہے۔ المشتہر منیجر سینہ دھرم پرچارک

تلاش

نرائن داس ولد ہر کشن داس قوم دھوسر ساکن بلواڑی جسکا چہرہ قد گندمی رنگ گول چہرہ اور عمر ۱۸ سال کی ہے ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء کی شام سے نکل کر کہیں چلا گیا ہے یہ دہلی ہندو کالج میں بی۔ اے کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ اسکا ابتک کہیں پتہ کچھ نہیں ملا ہے۔ لہذا جو صاحب اسکا پتہ لگاکر اسکو ڈھونڈنے میں کامیاب ہونگے انکو مبلغ للعہ

گروکل سماچار

اتسو

ہم وارشکوتسب میں میری امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی- اس کامیابی کے لئے میں ویدک دھرما ولمبیوں کو ...ہا اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو خصوصاً ...بادی دیتا ہوں- پریکنک پنڈت دولت رام جی ...شرآنند رام جی تھے- دونوں بھائیوں نے پریکٹا کر ...ر ہوئے- پنڈت دولت رام جی نے مبلغ چار روپے ...ہماچاریوں کی مٹھائی کے لئے دئے تھے- اتسب ...حالات میں خود قلمبند نہیں کرسکتا تھا کیونکہ برہم ...یوں کے احاطہ سے باہر کی کارروائی میں بہت کم ...سکا- بے مروائی کے باعث مہمانوں کو بہت تکلیف ...ی- جس کے لئے ذاتی طور پر کشما مانگنے کا بھی مجھے ...ش نہ ملا- میں اب سب بھائی بہنوں کے پریم ...بار ہاتھ جوڑ کر ہوتا ہوا جن سے پریرت ہو کر انہوں نے ...ف ہنستے ہنستے سہن کئے ہیں بڑی نمرتا کے ساتھ ...ے اپنی کمیوں اور کمزوریوں کے لئے معافی مانگتا ...ں-

...ب کی کارروائیوں میں سے الکھ دھاری جی ...ساتھ بطور بھائیوں کے ملنے کی کارروائی بڑی علمی ...ی- آریہ تو درکنار اسوقت جو ہندو بھائی شامل ... تھے انہوں نے بھی الکھ دھاری جی کے ہاتھ سے ...ائی لیکر کھانے میں دریغ نہ کیا-

گروکل کا- بالانہ جلسہ کر کے آریہ بھائیوں نے اپنی ...داریوں کو بڑھا لیا ہے- اب بغیر کثیر سرمایہ کے ...ن کے دلوں میں پیدا کئے ہوئے شوق کو وے ...نہیں کرسکتے- اس کے لئے شریمتی آریہ پرتی ...ی سبھا پنجاب نے پچاس لاکھ سرمایہ مستقل کے ...اپیل کرنے کی تجویز منظور کی ہے- کچھ ادھشٹھاتا ...ظہار امر واقعہ پر شری سوامی آتمانند سرسوتی جی نے ...انت پرن کیا کہ وہ پچاس ہزار روپیہ گروکل کے لئے جمع کریں گے- بڈھے سوامی جی جسوقت گدگد ہو کر یہ پرتگیا کر رہے تھے- حاضرین پر نہ معلوم کیا اثر ہوا ہوگا میں منتظر ہوں کہ آریہ پرش گروکل کے اُدیشیہ کی پورتی کے لئے کس قدر کام کرتے ہیں-

گروکل کی ضرورتوں میں سب سے اعلیٰ ضرورت آدمیوں کی ہے- جب تک یوگیہ کام کرنیوالے نہیں ملتے- تب تک گروکل کو آدرش کی طرف لیجانے میں ہم کامیاب نہیں ہوسکتے- اسوقت کئی قسم کے کام کرنیوالوں کی ضرورت ہے جنکے لئے عدیم الفرصتی میں ایک مختصر نوٹس لکھکر دیا تھا جو کاتب نے غلط لکھکر بگاڑ دیا- نوٹس کے طریقہ کو چھوڑ کر اب میں گروکل کی انسانی ضرورتیں صاف الفاظ میں بیان کرتا ہوں- اس امید پر کہ شاید مناسب آدمیوں کی نظریں میرے اس لیکھ پر پڑیں اور وہ اپنی خدمات خود بخود پیش کر دیں- **اول** ایک کلرک جسے آریہ بھاشا لکھنے پڑھنے کی اعلیٰ مہارت ہو اور انگریزی اور اردو بھی خط و کتابت کے لائق کافی جانتا ہو- کام بطور پرائیوٹ سکرٹری ادھشٹھاتا کے کرنا ہوگا- خط و کتابت کا کام محض اشارہ ماتر ملنے پر کرسکتا ہو- آریہ سماج کا ہتیشی اور مُسن ہو-

دوم- دو اَپ ادھشٹھاتا جنہیں سب برہمچاریوں کا چارج لینا ہوگا- دن رات برہمچاریوں کے ساتھ گذارنے ہوں گے- بچوں کی خبرگیری میں خاص مہارت ہونی چاہئے اور طریقہ تعلیم سے بھی واقف ہونے چاہئیں- اگر ان امور میں کچھ کمی ہو تو یہاں تعلیم دیجا سکتی ہے- لیکن آدمی سن رسیدہ- ورزہ آریہ یدا چاری اور گروکل کے ساتھ پریم رکھنے والے ہونے چاہئیں- اس کام کے لئے اگر اعلیٰ خیالات کے اعلیٰ علمی لیاقت رکھنے والے آریہ پرش اپنی خدمات پیش کریں تو مناسب ہے- گذارہ گروکل کی طرف سے بہت قلیل ملیگا- لیکن میری رائے میں گذارہ معقول دیکر ایسے آدمیوں کی خدمات حاصل کرنا مشکل ہے-

سوم ایک معتبر چوکیدار کی ضرورت ہے جو راتکو جاگ کر پہرا دے اور دنکو معمولی کام تین چار گھنٹہ کردے

چہارم- ایک بڑھئی مستری جو ہر قسم کا اعلیٰ کام کرسکتا ہو- ایک بڑودہ کے مہاشئے دہلی میں سے تھے یدی وہ آنا چاہیں تو آسکتے ہیں- اس مستری کا کام ہوگا کہ خاص خاص برہمچاریوں کو لکڑی کی دستکاری کا ہنر سکھاوے- **پنجم** دو ایسے مضبوط آدمی جو کہ یاد گاوان کو سانی کرنے اُن کا دودھ دوہنے اور انکی خبرگیری کا کام کرسکیں **ششم** ایک مالی-

سوم لغائت ششم ضرورتوں کی نسبت آریہ پرشوں سے عام طور پر نویدن ہے کہ اگر کوئی یوگیہ پرش اُن کو ملے تو اُسکی بابت خط و کتابت کریں-

وارشکوتسب پر یاتریوں کو گنگا کی دوری کے باعث باوجود پچیس کہاروں کی موجودگی کے کسی قدر تکلیف ہوئی تھی- گنگا کی دھارا دور ہونے سے برہمچاریوں کے نتیہ کرم بدھی میں بھی کچھ وگھن تھا- گروکل دھارا کے اسطرف رُخ کرنے کا انتظار کرتے ہم سب مایوس ہو گئے تھے کہ ۲۵- مارچ کی شام کو خبر پہونچی کہ نیل دھارا کا رُخ چنڈی کے پاس سے گروکل کی طرف ہو گیا- خیال تھا کہ شاید دو تین دنوں میں پانی پہونچیگا- لیکن جب پراتہ کال ہی گنگا جل کا منوہر ناد سنائی دیا تو جو آنند ادھیاپکوں تتھا برہمچاریوں نے انوبھو کیا- اُس کا ورنن نہیں ہوسکتا- "آج تمہاری گنگا پھر سے آگئی"- اب سنان سندھیا اور دیا یام کا گنگا گھاٹ پر بہا ہی آنند رہتا ہے-

کنبھ کے میلے کے کارن آج کل درشکوں کا زور رہتا ہے- بہت سے سادھو مہاتما بھی درشن دینے آئے اور پربندھ سے پرسن گئے-

ہیمن سنگھ (ضلع بنگال) کے ایم- این کالج کے پرنسپل بابو رام دیال موزمدار ایم- اے معہ ایک بنگالی برہمچاری اور تین دیگر بنگالی پنڈتوں کے ۳۰- مارچ کو تشریف لائے- اور بعد ملاحظہ گروکل کے حسب ذیل الفاظ رائے بُک میں لکھ گئے-

"گروکل کی جل جاعتوں کا ملاحظہ کیا میں یہاں کے

تعلیم کے پرنبدہ اور انکی تحشا سے ایسا متاثر ہوا کہ یہی یہ آشا بندھ گئی کہ پورا سے آریوں کے طرز معاشرت اور رہنے کے طریقے کسی وقت پھر تازہ ہوں گے۔ اس غرض سے انسٹیٹیوشن کا ستھاپن آشا داور دیگر اسباب متعلقہ ظاہر کر رہے ہیں کہ گرو کل کی ہستی اور اُس کے انتظام میں خاص پرماتما کا ہاتھ ہے۔ اسوقت ۵۰ طالبعلم ہیں۔ لیکن اور خیرات اسکی آشا ہے کہ اور بھی شامل ہوں گے۔ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اسوقت ۵۰ طالبعلم گرو کل سے نکلیں گے۔ ہندوستان کی بہت سی امیدیں پوری کریں گے۔ پھر سادہ طعام اور سادہ لباس ہیں۔ ہم نے ایک طالبعلم کا سبق سُنا۔ جس خاص طریقہ پر کہ اُنھے سنسکرت میں اپنا سبق سنایا۔ اُسے دیکھکر ہمارے دل میں اُس کے لئے بہت سی امید کرنے ہیں کہ راجے اور مہاراجے اس انسٹیٹیوشن کو مالی مدد دیں گے۔ ہم سب اس انسٹیٹیوشن کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کتنے تھوڑے عرصہ کے بعد آشا ہے بہائیوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ امیدیں اس سے پوری ہونگی۔

واٹر کلاسٹ کے دنوں میں اور اُس کے بعد اب تک برابر داں کی رقمیں آرہی ہیں جنکی فہرست آئیندہ ہفتہ سے رفتہ رفتہ درج اخبار کیجاویگی۔ دان تو آرہا ہے لیکن اُس کے ساتھ جو بہاو دانی ہمت کرتے ہیں اُنکو ہر ایک کام کرنے کے لئے حوصلہ بہت بڑہ جاتا ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے واٹر کلاسٹ پرکتیب دو بجے ۴ وقت نہ اور کچھ تھوڑی کے زیادہ کلکتہ نہ آئے۔ ایک گھر جیسے سوا لگی ہر قسم بیماروں کی صحت مفیدا بہت اچھی ہے تھوڑی سی جماعت بندی ہوکر بڑے آنند سے رہی ہے پہلی بارسات پرکتیب بیماکہہ کی ہرنی پڑا کو ہوگی۔ آج تک تجربہ کہ نتائج کرنے وقت نئی جماعت بندی کا حال بھی کہا جاوے گا۔ ہم اسوقت بہائیت خوشی سے گنگا تٹ پر آنند رہتا ہے۔ جل ہوا اچھی ہے اور دہارا کا پڑا سو جب آتا ہے۔ کنوؤں میں بھی اب پانی کافی سے زیادہ آگیا ہے جس سے باغ کے خشک ہونے کا احتمال جاتا رہا۔

منشی رام گھیہ ادھشٹہاتا

رادہاسوامی مت کی اصلیت

نمبر ۳

اب رادہاسوامی جی کچھ کچھ اپنی اصلیت بتلانے لگے ہیں۔

(۱) - پہلا یعنے وہ استھان سب سے اونچا اور بڑا کہ جسکا نام استھان بھی نہیں کہا جاتا ہے اسکو رادہاسوامی انامی اور الکھہ کہتے ہیں۔ یہہ آدا اور انت سب کا ہے اور کُل کا محیط یعنے سب اُس کے گھر میں ہیں اور ہر جگہ یہہ اسی استھان کی دیا اور اسکی انس روپ سے کام دے رہی ہے اور آدمی میں اسی استہان سے موج اُٹھی اور شبد روپ ہوکر نیچے اُتری۔ یہ استہان پرم سنتوں کا ہے۔ سوائے بڑے سنتوں کے یہاں اور کوئی نہیں پہونچا اور جو پہونچا اُسکا نام پرم سنت ہے۔

(نوٹ اپ لٹ۔ آدمی کا سنا یا ست ہیکڑوں کی بانی میں بیان کیا گیا ہے۔ کبھی ہما دست۔ کبھی ہمہ از دست۔ اور کبھی کسی اور خیال کی طرف طبیعت کا رجحان دکھائی دیتا ہے مستقل خیال کوئی نظر نہیں آتا۔)

(۲)۔ رادہاسوامی پد کے نیچے دو استھان بیچ میں چھوڑکر ست نام کا استھان یعنے ست لوک جہاں کا شوا اور پاک اور نرمل ہے اور محض روحانی یعنے چیتنیہ ہی چیتن ہے اور کُل رچنا کا آدا اور انت یہی ہے۔ اور یہاں پر سے وہ انش اُتری اور وہ تخم نیچے کے استہانوں میں دیا کہ جو بھی سنت مت میں ستیہ پال اور کرتا یعنی پیدا کرنے والا اسی کو کہتے ہیں (کیا مقام بھی پُرش ہو سکتا ہے ؟) اور ست شبد کا ظہور اسی استھان سے ہوا اور اسکو مہاناد اور سار شبد بھی کہتے ہیں اور ستیہ پُرش اور آدی پُرش بھی اسی کا نام ہے۔ یہ اجر امر اور ابناشی اور سدا ایکرس ہے۔ ست اسی پُرش (نوٹ کیا مقام پُرش بنگیا ؟) کا روپ یعنی اوتار ہیں یعنی مہان دیال پُرش کا ہے۔ یہاں سدا دیا اور مہر ہی مہر اور آنند ہی آنند ہے (نوٹ۔ پرماتما کی دیا سارے برہمانڈ میں ایک ہے۔ اسکو کسی خاص کلپت لوک میں محدود کرنا پرماتما کی مہما کو بھول جانا ہے) اس استھان میں بیشمار ہنس (نوٹ۔ یہہ لفظ کبیر جی کی کلاموں سے لیا گیا ہے) یعنے پریمی سُرتیں ہوا ہیکت جُدا جُدا دیپوں میں بستے ہیں اور ستیہ پُرش کے درشن کا بلاس اور امی (امرت) کا اہار (بھوجن) کرتے ہیں اور یہاں کال اور کرم اور کرودہ اور دوند اور فنیہ اور پاپ اور دُکھہ اور سنتاپ کا نام اور نشان بھی نہیں ہے۔ اسواسطے اس پُرش کو دیال اور رحمان کہتے ہیں۔ اور پہنچے اور کامل فقیروں نے اسی مقام کو حوت کہا ہے۔ اور اسی پد پر سُرت رادہاسوامی پد سے اُترکر ٹھہری اور یہاں سے پھر نیچے اُتری تھی۔ جو کوئی اُنش رادہاسوامی کا ہاندہ کر اور اُن کے چرنوں میں ورتہ لیکے سب استھانوں کو طے کرتا ہوا اس استھان یعنے ست لوک تک پہونچا وہی رادہاسوامی پد میں بھی پہونچ سکتا ہے۔ اسواسطے خاص اور اپنا سنتوں کی ست پُرش رادہاسوامی کی ہے اور اُن کا انت اور بالک ست پُرش رادہاسوامی ہیں۔ اور اس استھان پر پہنچنے والے کا نام سنت اور سنگو رو ہے۔ اور کوئی سنت اور سنگورو پدوی کا ادہکاری نہیں ہے۔

(۳)۔ ستیہ لوک کے نیچے دو استھان چھوڑکر مقام بھی یعنی دسواں دوار ہے۔ جہاں سُرت ستیہ لوک سے اُترکر ٹھہری اور یہ مقام ہے برہمانڈ میں پہلی اور پھر بند میں اُتری (نوٹ۔ یہہ نوین ویدانتیوں کے برہمہ ایشور اور جیو کی سدوا کا بالیٹ کا ہیدا ساز جمہ کر سنتوں کا آتم پد اور فقیروں کا مقام ہاحوت بھی ہے یعنی

جب اس مقام پر سُرت پانچ تتو اور تین گُن اور چار انتہ
کرن سوکشم دیہہ سے بھی یعنی نرمل ہو کر پہونچتی ہے تب اپنے
بھکتی اپنے مالک سے ہوتی ہے - اور یہاں سے پریم کا بل
لے کر آگے کو چلتی ہے لوگ اور بہت رادھا سوامی پنتھ والے وغیرہ
ہے - اس استھان پر پہونچنے والے کو رادھا سوامی یعنی
سنت مت میں پورا سادھ کہتے ہیں اس استھان پر بھی
ہنسوں یعنی پرمی سُرتوں کی منڈلیاں رہتی ہیں اور امرت
کا آہار اور طرح طرح کے آنند اور بلاس میں مگن رہتی ہے اور
پُرش اور پرکرتی کا ظہور اسی استھان سے ایسکو پار برہم
کہتے ہیں -

(نوٹ - نہ معلوم بعض تعلیم یافتہ بھائی کیونکر ایسے
ادھ شبد آپ خیالات کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں جو یہ
پُرش کا کسی معنی میں استعمال اور کہیں کسی معنی میں تعریف
ایک لفظ کی بھی نہیں کی جاتی - یہاں پرکرتی کی ابتدا
الٰہی ہے حالانکہ لفظ پرکرتی اصلی حالت کے لئے آتا ہے
اور جگت کے اپادان کارن کے لئے استعمال ہوتا ہے
اصل بات یہ ہے - رادھا سوامی کے سوامی جی سنسکرت
بھاشا سے بے بہرہ ہونے کے کارن شبدوں کا ٹھیک استعمال
ہی نہیں کر سکتے تھے) -

۱۰ - استھان یعنی دسویں دوار کے نیچے مقام ترکٹی ہے
جس کو گگن بھی کہتے ہیں - برہم اور پرنو یعنی اونکار
پد اسی استھان کو کہتے ہیں - اور سچے فقیروں نے اسی
مقام کو عرش عظیم اور عالم لاہوت کہا ہے - جوگیشور
اور تیج اور لو سے گیانی یہاں تک پہونچے اور یہاں سے
مہا سوکشم تین گُن اور پانچ تتو اور وید اور قرآن
اور سرادگیوں کا آدپوران اور اور کتاب آسمانی کی
آواز اور کل رچنا یعنی پیدائش کا سوکشم یعنی لطیف
مصالحہ اور الشوری مایا یعنی شکتی پرگٹ ہوئی -
(نوٹ - کیا اندھیر نگری کا نظارہ ہے - وید اور
قرآن کا ایک ہی زمانہ اور دونوں ایک ہی ترازو
میں تولے گئے ہیں اور سرادگیوں کے آدپوران
والا مذاق بھی خوب گھڑا ہوا ہے آپکو جینیوں اور بودھوں
کے مَتوں کے پڑتال سے کیا مطلب - عورتوں سے
سرادگیوں کی شبد سنا اور آپکے الہامی گرنتھ کے لئے
وہی لفظ کافی تھا)

۔۔ اور اوتار درجہ اعلیٰ جیسے رام اور کرشن اور جوگیشور
جیسے بیاس اور بسشٹ برہمنیہ دیو سرادگیوں کے
اسی نہان سے پرگٹ ہوئے اور مہا آکاش یعنی نام
اسی استھان کا ہے اور چیتنیہ بیان بھی یہاں سے ظاہر
ہوئے - اور اس استھان کے مالک کو پرم پُرش اور
خدائے عظیم بھی کہتے ہیں - اور سنت اُسکو برہمانڈ کی
سن کہتے ہیں -

۱۱ - اس کے نیچے استھان سہس دل کنول کا ہے
اور نرنجن جیوتی اور شیو شکتی اور لکشمی نارائن اور
نارائن جیوتی سوروپ اور شیام سندر اور عرش اور خدا
نام اسی مقام کے ہیں سنت مت میں اسی استھان
کی سادھنا - ابھیاسیوں کو اول میں کرائی جاتی ہے
سگن اوتار درجہ دوم کے اور پیغمبر درجہ اعلیٰ کے اور اولیا
وغیرہ اور جوگی درجہ اعلیٰ اسی استھان سے پرگٹ ہوتے
ہیں اور سب اسی ہی کو مانتے ہیں اور فقیر اور سنت اسی کو
پنج من کہتے ہیں - اسی استھان سے تن ماتراؤں کی
پیدا ہوئی اور اُس کے نیچے ستوں تتو اور اندریاں
اور پران اور پرکرتیاں پرگٹ ہوئیں -
(نوٹ - پرکرتیاں شبد عجیب لیاقت کا اظہار ہے)
اسی استھان کا عکس یعنی چھایا پہلے نقطہ سویدا
یعنی تل میں جو آنکھوں کے پیچھے ہے اور پھر دونوں
آنکھوں میں ٹھہرا ہوا ہے (نوٹ - انگریزوں کو
چاہیے کہ رادھا سوامی صاحب کے چیلوں کی ہنسی ٹھہرا کر
ضرور اس پر یقین کریں تاکہ آنکھوں کی علاج بیشتر سے
تدارک کرنے کے قابل ہو جاویں) جاگرت اوستھا میں
جیوآتما کا استھان اسی تل میں ہے (نوٹ - افسوس
اس موٹی عقل پر جو کہ جاگتے ہوئے ہی انسان آنکھو
سے دیکھتا ہے اس لئے جیوآتما کا نواس استھان بھی
اُسے بتلایا) اور سہس دل کنول سے چدا کاش
جسکو بعضے گیانی برہم کہتے ہیں پرگٹ ہو کر تمام
دیہہ یعنی پنڈ میں اور کل رچنا میں جو اس مقام کے
نیچے ہے پھیلا - اور اسی چیتنیہ آکاش کی قدرت
کا ظہور سب نیچے کی رچنا میں ہے - یعنی یہی آکاش
چیتنیہ روپ کل نیچے کی رچنا کا چیتنیہ کرنیوالا
ہے - یہاں تک تفصیل درجات علوی یعنی آسمانی
کی ختم ہوئی - اس استھان کے نیچے استھان برہما -
وشنو اور مہادیو کا ہے اور وہ روپ ان دیوتاؤں
کا ہے - بھگت اور فقیر - جیوآتما یعنی سُرت کو آنکھوں
کے مقام سے اول اسی استھان کی طرف اوپر کو
چڑھاتے ہیں - اور سوائے اس کے دوسرا رستہ
چڑھنے کا نہیں ہے -

۱۲ - یہاں تک درجہ شبد یعنی ناد کا مقرر ہے
مطابق تعداد ان استھانوں کے یعنی ستیہ
لوک سے سہس دل کنول تک پانچ شبد بھی
ہیں کہ وے مرشد کامل یعنی سنت ستگورو پور
سے معلوم ہو سکتے ہیں ہر ایک مقام کا شبد علیحدہ ہی
اور اُس کا بھید بھی جدا ہے - پانچواں شبد
ستیہ لوک میں ہے (نوٹ - شبدوں کے نام
اس لئے نہیں لکھے کہ بول نقل جاوے - جب پورا
چیلا ملے اور اپنے آزمائش میں کہ پورے طور پر پیش
گیا ہے تب جو کہا جاوے وہ قبول کرنے کو تیار ہوگا)
اور اُس کے پرے جو شبد کی اُلار ہے - اُس کا بیان
کلام میں یا لکھنے میں نہیں آ سکتا - اور نہ اُسکا یہاں
کوئی نمونہ ہے کہ جس سے اُس آواز کا انمان -
(شاید مراد انومان سے ہے) کرایا جاوے وہ
شبد اُس منزل پر پہونچنے کے وقت ابھیاسی کو معلوم ہوگا
یہ پانچ شبد نشان اُن پانچ استھانوں کے ہیں اور
انہیں کی دُھن پکڑ کر ایک استھان سے دوسرے استھان
پر سُرت بتدریج اونچے کی طرف یعنی دوسرے استھان تک
سُرت چڑھ سکتی ہے - اور کسی جگت سے خاص کر اس
کلجگ میں سُرت کا چڑھنا ہرگز ہرگز ممکن نہیں -
(نوٹ - مطلب یہ ہے کہ دیگر یگوں میں چاہے
اور راستے ہوں لیکن جس طرح کل یُگ میں گوسائیں
تُلسی اس نے رام نام کا جاپ مُکتی کا ہیتو بتایا ہے

اسی طرح لالہ شیو دیال صاحب اپنی شاگردی کو ہی مکتی کا ذریعہ بتلاتے ہیں)

نے (معلوم ہووے کہ دھر استھان یعنے انت پد جو رادہاسوامی ہے۔ اُس میں روپ اور رنگ اور ریکھا نہیں ہے (نوٹ۔ لیکن جب پورن دہنی رادہا سوامی اپنی دیا سے لالہ شیو دیال روپ سے اوتار دہارن کرتے ہیں تو اسوقت روپ۔ رنگ اور ریکھا تینوں نمودار ہوتی ہیں) بلکہ شبد بھی وہاں گپت ہے۔ وہاں کا حال کچھ کہنے اور لکھنے میں نہیں آسکتا (نوٹ۔ اور ساتھ ساتھ لکھتے بھی جاتے ہیں اور کہتے بھی ہوں گے) وہ بشرام کا استھان پرم سنتوں کا ہے"

باقی آئیندہ

(واضح ہے کہ شری پورن دہنی رادہا سوامی جی کی بانی کا تلفظ بدلنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔
ایڈیٹر

الہامی چٹکلے

ہیں چند ایک تناقضات و اختلافات مسیح موعود کو جو بذریعہ الہامی حکم اُنہنے وقتاً فوقتاً تحریر آشائع کیں۔ طشت ازبام کرکے حواریاں مرزا صاحب کو دوستانہ صلاح ان پر توجہ مبذول کرنیکی دیتا ہوں۔ کہ ضرور ایکانت میں بیٹھکر الہام کی تولیف و الہام کی ضرورت پر اپنے ضمیر سے سوال کیجیئے۔ کیا یہ اختلافات الہامی شیخ چلی کے چٹکلوں سے کم ہیں۔ ادہا جی بکتبہ نرسی ہ کا یہ رہ کہ بہری ترکستان ست میں بپاس خاطر آپکے ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالے اقتباس منتخبہ چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

انگریزی گورنمنٹ دجال ہے

مرزا جی گورنمنٹ کی نسبت ان الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ مستند ہوئی کہ گروہ دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ ...

ہو رہا ہے۔ اس کا گدھا بھی درحقیقت اُسی کا بنایا ہوا ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشاء ہے۔ مشرق و مغرب کا کر رہا ہے۔ احادیث صحیحہ کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے۔ کہ وہ گدھا دجال کا ہی بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں تو اور کیا ہے۔ ازالہ صفحہ ۲۵، ۷۲۸ و ۵۵ طبع اول۔ **نوٹ** مسلمانوں کی مذہبی کتابوں میں ثبوت ہے۔ کہ قیامت سے پہلے ایک شخص دجال آئیگا جو خدائی کا دعوے کرے گا۔ اسکو حضرت مسیح قتل کریں گے۔ مرزا جی نے جب مسیح کا عہدہ اختیار کر لیا ہے تو دجال گورنمنٹ کو بنایا۔ اب دیدہ باید کہ دجال مسیح سے مقتول ہوتا ہے یا مسیح دجال سے اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جس نے ریل بنائی یا بنوائی وہی دجال ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ اس ملک میں ریل گورنمنٹ نے بنائی یا اُس کے حکم سے بنائی گئی۔ پس بقول مرزا گورنمنٹ انگریزی دجال کی گورنمنٹ ہے جسنے اپنا گدھا بناکر مرزا جی کو سواری کی تکلیف دی۔ **نوٹ**۔ جب تک گدھے کی سواری نہ ہو مسیحیت کی شرائط پوری طرح ہو سکیں خوب مرزا صاحب نے قرآنی پیشگوئی میں گدھے کے معنی سمجھا کر قرآن میں ریل کا علم ثابت کر دیا۔

بریں عقل و ہمت بباید گریست

اسکے نقیض

پھر اسی گورنمنٹ دجالی کی اطاعت کا حکم اپنے مریدوں کو دیتے ہیں۔ کہ بحکم آیت کریمہ انگریزی گورنمنٹ کو اپنے میں سے سمجھو۔ فرماتے ہیں کہ میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اولی الامر میں داخل کریں اور دلکی سچائی سے اُن کے مطیع ہیں رسالہ ضرورت الامام صفحہ ۲۳۔ اس عبارت میں مرزا نے گورنمنٹ کی کیسی خوشامد کی ہے کہ شاید گورنمنٹ کو مسلمانوں کے عقائد سے ناواقف سمجھ لیا ہوگا۔ اس قوم کو آپکو دجال بتلاتے ہیں اور آپکے خلیفہ اول حکیم نورالدین قوم یاجوج لکھتے ہیں۔ اور آپ اس قوم کو اپنے میں سے جنھوں نے حکم جاری کریں صاف کیوں نہیں کہتے کہ ہم بھی دجالی قوم سے ہیں یا یاجوج ماجوج۔ **نوٹ** اس الہام میں اختلاف پہلے الہام مذکورہ بالا سے ہے۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تابکجا۔ پنڈت لیکھرام کے اعتراضوں سے ڈرکر کہہ دیا گیا۔ سنہ مُنہ چوٹیں کھانی پڑیں گی۔ ہم آ گئے اچھی طرح مرزا جی کی تحریروں سے پنڈت لیکھرام جی کے اعتراضات کا قرار کیا۔ اگر انصاف کے خواہاں ہوں گے کہ اگر اب بھی مرزا صاحب باز نہ آویں۔ تو کیا کہہ سکتے ہیں سوائے اس کے تعصب بُری بلا ہے جو راہ راست سے کوسوں دور لیجاتا ہے۔ گویا راہ راست کے واسطے آنکھیں ہی نہیں ہیں

حضرت مسیح کی قبر کا جھگڑا

ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں سوائے اسکے کہ الہام کی پرکھ کیجاوے اور یا اس الہام کو کسوٹی پر لگا کر اس کا کھوٹا کھرا پرکھا جاوے تاکہ پبلک دہوکہ بازی سے بچ جاوے۔ مرزا صاحب صفحہ ۳۰۷ پر لکھتے ہیں یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوئے۔ تو ظاہر ہے کہ جہاں اُنکی موت ہوئی وہاں ہی وہ مدفون ہوئے ہونگے۔ مگر اپنے صاف اور صریح مضمون میں پہلے الہام کی ترمیم کی ضرورت واقعہ ہوئی۔ آپ اس کے برخلاف رسالہ راز حقیقت میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر کے شہر سری نگر میں ہے (اہل کشمیر کو خبر بھی نہیں) اب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہر دو جگہ قبریں کس طرح بن گئیں۔ مرزا صاحب کو ہی تحقیق ہو تا نہ ہے کہ بن سلطان القلم ہیں۔ کوئی صاحب کمال ہے جو میرے مقابل آئے۔ **نوٹ** ہر ایک کو قدرت نے علم حضوری خاص درجہ ہوا ہی کرتا ہے۔ من آنم کہ من دانم۔ مرزا جی کو یہ خیال ضرور ہوتا ہوگا۔ کہ جو اتنی پیشگوئیاں میں جڑ دیتا ہوں۔ آتھم مریگا۔ پنڈت لیکھرام پر خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔ (یہ پیشگوئیاں جو مجھے بھی معلوم نہیں) اگر غلط ہیں۔ تو نبوت چھن جاویگی اسواسطے پہلے اُنہوں نے ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھدیا۔ کہ ایک دو نہیں چار سو نبیوں کی پیشگوئیاں غلط ہو گئیں تھیں

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشئے گوراند تامل دت۔ اکانش کا ہے بین سے بنا اور سب بنا۔ اسکے جواب کیلئے رشی دیانند کا ستیارتھ پرکاش اور اگوید آدی بہاشیہ بہومکا کو پڑھئے پھر سپر جو اعتراض آپکے ناستک دوست کو ہو وہ لکھئے

ایڈیٹر

خادم قوم صاحب۔ نیو ہندو امدادی فنڈ کے عہدہ داروں کی نسبت جو کچھ آپ نے لکھا ہے اُسکی تصدیق بہی ضرور ہے۔ ایڈیٹر

لکھیداس دت جی۔ آپ اپنا خط سیدھا منتری پرتی ندہی سبھا پنجاب کے نام بھیجیں اخبار میں چھپوانے سے کچھ فائدہ نہیں

شادی رام جی کمالیہ۔ آپ اپنا خط ہیڈ منتری سبھا کے منتری کے پاس بھیجئے اخبار میں دینے سے فائدہ کی جگہہ نقصان کا احتمال ہے۔

لالچ (موہ)

(۱) ہماری اندریاں مثل اُلو کے جھنڈ کے ہمارے دل کے علاقہ میں ہماری محنتوں کی تاریکی کے نیچے اور ہمارے لالچ کی لمبی رات میں پھرتی ہیں۔

(۲) ہمارے دل بُرے خیالات سے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پر بھاگے جاتے ہیں جیسے کہ تنکے آندہی کے آگے اور جیسے کہ چانک پیاس کے مارے اٹھائے جاتے ہیں

(۳) لالچ ہماری تمام خوبیوں اور اوصاف کو برباد کر دیتا ہے جیسے چوھیا ستار کی تار کو توڑ دیتی ہے

(۴) ہم اپنی خواہشوں اور دنشوں کے پیچھے پر چکر کھاتے ہیں جیسے خشک پتے پانی پر بہتے ہیں۔ اور تنکے آندہی سے اور موسم خزاں کے بادل آسمان میں گھومتے پھرتے ہیں۔

(۵) لالچ موہ میں مبتلا ہوکر ہم اپنی تکمیل کی منزل پر نہیں پہونچ سکتے جیسے کہ بےضا ہوا پرند جال سے پرواز نہیں کرسکتا۔

(۶) دنیوی لالچ کی ندی ہمارے جسم کے چٹان پر تیز لہر کی طرح چل رہی ہے۔ بڑے زور کے ساتھ اور بڑی گونج کے ساتھہ۔

(۷) لالچ انسانی امیدوں کو بڑہاتا ہے جیسے سمندر کے گرداب میں آبی جوان نکلنے کی اُمید پر ادہر اودہر گھومتے ہیں۔

(۸) لالچ کے مشغلہ نے ہمکو اسقدر سوختہ کردیا ہے کہ آب حیات سے بہی اسکا بچنا مشکل ہے۔

(۹) لالچ مثل ویگ میں آئی ہوئی گھوڑی کے ہمیں ادہراودہر گھمارہا ہے اور ہمیں تمام اطراف میں اوپر نیچے لے جارہا ہے۔

(۱۰) لالچ نے ہماری گردن کے گرد رسی باندہی اور مثل ڈول کے ہم بار بار کنوئیں میں جاتے ہیں اور اوپر آتے ہیں۔

(۱۱) ہم بیل کی طرح حرص کی پنچالی میں جوتے ہوئے اور سارا دن گھومتے گھومتے پھر وہاں ہی کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱۲) جسطرح کہ شکاری پرندوں کو پکڑنے کے لئے جال بچھاتا ہے۔ اسی طرح ہمارا موہ دوستوں۔ بچوں اور عورتوں کی طرف ہمیں کھینچتا ہے۔

(۱۳) لالچ اندھیری رات کی طرح داناؤں کو بہی ڈراتا ہے تیز نگاہ والوں کو اندھا کر دیتا ہے اور خوش دلوں کو اداس کر دیتا ہے۔

(۱۴) یہ مثل ساحرہ کے ہے کہ اپنے جادو سے آدمیوں کو مجبور کر لیتی ہے اور دل میں اُسکو چھید کر پھر خطرہ میں ڈال دیتی ہے۔

(۱۵) لالچ بمنزلہ لُدک (بیل) ہے۔ جو کہ لمبے ریشے دار کالی اور زہریلی رس والی ہے اور بیماروں کی کھمندر میں اُگتی ہے۔ اور آدمی کو اپنے ذائقہ سے دیوانہ کر دیتی ہے۔

(۱۶) لالچ مثل بے پہل لکڑی کے ہے۔ جیسے کہ جنگل کی خشک لکڑی کانٹے دار اور جسمیں نہ خوشبو نہ پہول نہ پہل مگر کانٹے لگتے ہیں۔

(۱۷) لالچ بمنزلہ بوڑہی عورت کے ہے۔ کہ ہر ایک آدمی سے ناز و نخرا کرتی ہے۔ مگر کسی کا مدعا پورا نہیں کرسکتی۔

(۱۸) حرص مثل زہریلے پودے کے ہے کہ دنیا کے بڑے جنگل میں اُگتی ہے۔ اُسکے پہول کمزوری اور بڑھاپا ہیں اور اسکے پہل ہماری مصیبتیں اور دکھ۔

(۱۹) لالچ بمنزلہ بہاتی دریا کے ہے۔ جو کہ کچھ عرصہ کے لئے لہروں کے ساتھ اوٹھتا ہے۔ اور پھر جلدی نہ بہیں جا بیٹھتا ہے۔

(۲۰) لالچ مثل مادہ پرندہ بےصبر کے ہے جو کہ ہر وقت اپنا جوڑا تبدیل کرتی ہے۔ اور جو درخت کہ پہل نہیں دیتا اوسکو ترک کرتی ہے۔

(۲۱) لالچ مثل شہد کی مکھی کے ہے جو ہمارے دلوں کے کنول پہول پر بیٹھتی ہے اور لحظ میں اُسکے اوپر نیچے ادہر ادہر گشت کرتی ہے

(۲۲) تمام دنیوی دکھوں میں سے حرص اعلے دکھہ کا ذریعہ ہے۔ وہ نہایت ہی تیاگی آدمیکو بہی خطرہ میں ڈالتی ہے۔ باقی آئیندہ

دیو دت شرما ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی اسکول سولانہ کلاں

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی

(پمفلٹ نمبرہ)

جناب ایڈیٹر صاحب نمستے

التماس ہے۔ کہ آپ میری درخواست کو نہایت سنجیدگی سے پڑھینگے۔ بندہ نے چند ایک

پمفلٹ جوکہ مہاشئے شوبرت لعل جی نے تصنیف کئے ہیں۔ اور مطبع ست دہرم پرچارک میں طبع ہوئے ہیں نہایت غور سے مطالعہ کئے ہیں۔ ان میں چند ایک شکوک ہیں۔ جوکہ نہ میرے ہی دل میں ہونگے۔ بلکہ میرے خیال میں ہر ایک دیا رتہی کے دل میں ہونگے۔ اسلئے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ یا مہاشئے شوبرت لعل جی انکا جواب دینگے میری رائے میں ان اعتراضوں کا جواب اخبار ست دہرم پرچارک میں درج ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ست دہرم پرچارک کا سفینہ اسکا بے تعصب نہ نے کرنا ہی فرض ہے۔

اس شادی کا ذکر میری رائے میں کسی تواریخ میں نہیں ہے اگر پادری ہیوبرٹ صاحب نے کیا ہے تو وہ قابل اعتبار نہیں اگر وہ ہوتا۔ تو اس قصہ کا ذکر انگریز مصنف ضرور کرتے۔ پر اگر یہہ پمفلٹ کہانی کے طور پر شایع ہوا ہے۔ تو میری رائے میں ایسی کہانیوں سے دہرم کی ہانی ہوگی۔

(۲) صفحہ ۲۶ پر لکہا ہے کہ بادشاہ سیواجی کو پامال کرنے کے لیئے مدراس تشریف لائے تہے۔ میں نے یہہ کسی تواریخ میں نہیں دیکہا۔ کہ بادشاہ سلامت خاص سیواجی کی تباہی کے لیئے خود تشریف دکہن میں لائے ہوں بیشک وہ ایک دفعہ رہنی سلطنتوں کو مٹانے کے لیئے دکہن میں آئے تہے۔

(۳) شاہزادی حسن آرا نے اپنے باپ کو سمجہایا۔ (صفحہ ۲۲) کہ سیواجی (اسکے شوہر کو) معاف کردو۔ کیا یہہ یقین ہوسکتا ہے۔ کہ حسن آرا نے اورنگ زیب جیسے متعصب باپ کے سامنے یہہ دلیری کی ہو۔ آگے لکہا ہے کہ اپنے اپنی پیاری بیٹی کو خوش کرنے کیلئے اُسے دوبارہ دربار میں طلب کیا تعجب دلاتا ہے۔ خاص کر شیواجی کا اورنگ زیب کے سامنے یہہ کہنا کہ اپنی لڑکی مجہے واپس دو جسکو تم نے شوہر کی نظر سے علیحدہ کر رکہا ہے اور میں باپ کی طرح تمہاری عزت کرونگا۔ میرے لڑکے کو (جو کہ حسن آرا کے شکم سے پیدا ہوا ہے) مجہے واپس دو۔ کیا یہہ ممکن ہے۔ کہ دربار عام کی باتیں پوشیدہ رہی ہوں پہر لکہا ہے۔ کہ بادشاہ کا غصہ ٹہنڈا ہوگیا۔ ایسی باتوں سے اورنگ زیب کا غصہ ٹہنڈا ہوجانا غلط معلوم ہوتا ہے۔

(۴) آگے لکہا ہے۔ کہ سیواجی حسن آرا کے ذریعئے سے قیدخانے سے نکل گیا۔ اور حسن آرا کو ساتہہ لیگیا۔ ایک نئی ایجاد معلوم ہوتی ہے۔

(۵) صفحہ ۱۱ پر لکہا ہے۔ کہ اورنگ زیب سوات کے لوٹنے کی خبر پاکر سخت درہم برہم ہوا۔ ایک لاکہہ فوج ایک تجربہ کار جنرل کے زیر کمان دکن کی مہم پر روانہ ہوئی۔ نوجوان شخص بہی ساتہہ تہا۔ پر افسوس ہے کہ اُس تجربہ کار جنرل کا نام اور نہ اُس نوجوان کا اصلی نام لکہا گیا ہے۔ اخیر میں ظاہر کیا ہے کہ نوجوان شخص سنبہاجی تہا تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوات کے لوٹنے پر دلیرخان اور خان جہاں لودھی بہیجے گئے تہے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ سنبہاجی ان میں سے کون تہا اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ سنبہاجی کو جو لقب پانچ ہزاری ملا۔ اور اسکا باپ کے ساتہہ قیدخانے سے بہاگ جانا غلط ہے۔

(۶) مرہٹہ جو ایک ہندو قوم کی شاخ ہے۔ اُس سے یہہ اُمید نہیں کیا جاسکتا۔ کہ انہوں نے اس متعصب زمانہ میں سنبہاجی کو جو ایک مسلمانی کے شکم سے تہا اپنے ساتہہ ملایا ہو۔ اور پہر اسکو اپنا راجا تسلیم کیا ہو۔

پمفلٹ نمبر دو

راجپوتنی کی شادی

رائے رتن سین راجا چتوڑ تہا۔ اور دہلی میں قید تہا۔ اسکی لڑکی جیا جو بے پال کی عورت تہی۔ اسپر علاؤالدین بادشاہ دہلی عاشق تہا

بیشک پدمنی راجا بہیم سنگہ والیئے چتوڑ کی عورت پر علاؤالدین بادشاہ عاشق تہا اور اسکو مہاشئے شوبرت لعل جی نے ہی تسلیم کیا ہے

(۱) کسی ہسٹری میں نہیں کہ شاہ دہلی راجا چتوڑ کی لڑکی پر ہی عاشق تہا

(۲) راجا رتن سین کا ذکر کسی تواریخ میں نہیں ہے کیا آپ مہربانی کرکے میرے شکوک رفع کرنے کے لیئے بتلا سکینگے۔ کہ راجا بہیم سین کا راجا رتن سین سے کیا تعلق تہا۔ اور جیا کا پدمنی سے کیا رشتہ۔ پدمنی کا قصہ پہلے ہوا یا جیا کا۔

(۳) اگر بادشاہ نے ایکدفعہ راجپوتنی ڈولے سے دہوکہا کہایا ہے۔ تو کیا ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ وہی بادشاہ دوبارہ اسی قسم کا دہوکہا کہالیئے۔

آپکا داس آریوں کا سیوک تارا چند فترہ

نوٹ اسکے جواب کا تعلق بابو شوبرت لال جی سے ہی نہ کہ مجہسے۔ ایڈیٹر۔

مقام جسپور ضلع نینی تال کا حال

عرصہ چار پانچ ماہ سے ایک شخص فیض الحسن نامی ہمارے آریہ بہائیوں کو مباحثہ کیلیئے تنگ کر رہا تہا۔ پنڈت سکہدیو پرشاد جی جو وہاں کے رئیس اور آریہ سماج جسپور کے بہت پرانے ممبر ہیں۔ گورو کل میں آئے تہے اور مجہے اپنے ہاں لے گئے تہے۔ میری طبیعت جلالہ سے بگڑی ہوئی تہی۔ اگرچہ میں جانا نہیں چاہتا تہا۔ تاہم انکے اصرار پر میں وہاں چلا گیا اور جاتے ہی ایک اشتہار منتری آریہ سماج جسپور کی معرفت شایع کرایا جسکا مضمون یہہ تہا کہ فیض الحسن تو دریج اور دشنام دہ شخص ہے۔ جب یہہ شخص دہام پور میں گیا تہا وہاں بہی یہہ گالیاں ہی دیتا رہا تہا۔ ممکن ہے۔ درمیان مباحثہ میں دنگہ و فساد کر بیٹہے۔ یا جہلا کو ترغیب دلوے۔ اسلیئے مسلمانوں کو اگر آریہ سماج سے مباحثہ

کرنا منظور ہے۔ تو پہلے شرائط طے کر لیں۔ اور پولیس کی نگرانی کا انتظام کرالیں۔ اسپر کسی محمدی بھائی نے منظور نہ کیا۔ اور دھینگے اور جھینپی لوگوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے۔ اکٹھا کر کے اشتعال دلانے لگے اور برا بھلا کہنے لگے۔ مولوی فیض الحسن ہمارا اشتہار ہاتھ کو رجو انکی مسجد پہ چسپاں کیا ہوا تھا۔ اُتار کر صاحب انسپکٹر بہادر کے پاس کہ وہ بھی مسلمان تھے لے گیا۔ اور شکایت کی۔ ہماری طلبی ہوئی۔ ہم وہاں نہیں گئے۔ انسپکٹر صاحب نے دریافت فرمایا۔ کہ فیض الحسن نے جو تمہارے لیئے گالیاں دیں ہیں کہاں لکھی ہیں۔ ہم نے پچھلے خط و کتابت کا پلندہ صاحب انسپکٹر کے ہاتھ پہ دھر دیا۔ جسکو پڑھ کر وہ بھی چپ ہو گئے۔ اور مولوی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ کہ سرکار کا یہہ منشا نہیں۔ کہ تم ایک دوسرے کی توہین مذہبی کر کے فساد برپا کرو۔ دیکھو یہاں لوگ ان پڑھ ہیں مباحثہ عالموں میں ہوا کرتا ہے۔ یہہ بیچارے مباحثہ کو کیا جانیں بہتر ہے۔ کہ اب آیندہ اس قسم کے اشتہار جاری جیپور میں نہ ہونے پاویں۔ جس سے امن خلل میں میں ہرج واقعہ ہو۔ تھانہ دار کو حکم دیا۔ کہ جو شخص اس قسم کے اشتہار مشتہر کرے۔ اسکو حوالات میں دیدیا جائے۔ پھر انسپکٹر صاحب تو چلے گئے ہم بھی اپنے مقام پر آ گئے۔ دوسرے روز علی الصبح مولوی صاحب نے اپنی عادت کے مطابق پھر ایک اشتہار مشتہر کیا۔ جسمیں اپنی کرتوت کا تو کچھ ذکر نہ کیا لیکن آریوں کو ناحق میں بیہودہ درّا اور جھوٹے اور لاف گزاف مارنے والے وغیرہ بتلایا۔ ہم نے وہ اشتہار صاحب انسپکٹر کے پاس بھیجدیا۔ اور درخواست کردی کہ اس شخص کا مچلکہ ہو جاوے ورنہ جب ہماری طرف سے بھی ایسا ہی اشتہار شایع ہوا تو یہہ شخص ضرور فساد کرے گا۔ اور عام جہلا اسکی اشتعال بخش باتوں سے آگے ہی بھر کے بیٹھے ہیں۔ تو دنگہ ہونا یقینی ہے جسپر

طرفین کی پھر طلبی ہوئی۔ چونکہ یہہ طلبی اکسٹرا اسسٹنٹ کے اجلاس میں تھی اور وہ کاشی پور ضلع نینی تال میں تھے۔ ہم کاشی پور پہونچے۔ صاحب موصوف سے ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے یہہ کیا بکھیڑا ڈال رکھا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ ہماری طرف سے کوئی بکھیڑا نہ اجتک ہوا نہ آگے کو ہوگا۔ آپکو کسی نے غلط خبر دی ہے۔ ورنہ سچ یہہ ہے کہ ایک شخص مسلمان فیض الحسن نامی چار پانچ ماہ سے آریہ سماجک بھائیوں کو گالیاں نکال نکال تنگ کر رہا ہے۔ اور مباحثہ کے لیئے بلاتا ہے۔ مگر دنگہ فساد کا ذمہ وار نہیں بنتا۔ چونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ جب قران کی پول کھلی۔ تو مسلمان آپے سے باہر ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آگے کئی موقعوں پہ ہوا ہے۔ اسلیئے آپ اپنے مواجہ میں ہمارا مباحثہ کرا دیں۔ تا کہ جھوٹ کا راز اچھی طرح فاش ہو جاوے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مباحثہ سے کہیں بھی سوائے فساد کے کچھ نہیں نکلا۔ میں نے مباحثوں کے فوائد تاریخی طور پہ بیان کیئے اور پنڈت لیکھرام جی مرحوم اور مہرشی سوامی دیانند جی کی کیفیت یاد دلائی۔ اور کہا کہ آپ انتظام پولیس کا کر دیں۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے۔ تو حکم دیدیں۔ کہ یہہ مباحثہ ہمارے حدود علاقہ کے اندر نہ ہونے پاوے۔ چنانچہ انہوں نے یہہ امر منظور کر لیا۔ اور اگلے دن میرے اور فیض الحسن کے دستخط ایک حکم نامہ پہ جسکا یہی منشا تھا۔ کرا لیئے۔ اسطرح یہہ مباحثہ ملتوی ہو گیا۔ لیکن یہہ ضروری ہے۔ کہ فیض الحسن کی تشفی کی جاوے۔ اور قران و وید کی تعلیم کا مقابلہ کیا جاوے تا کہ یہہ امر سب پر روشن ہو جاوے۔ کہ وید کے آگے قران آفتاب کے سامنے مردہ چراغ ہے اس مطلب کے لیئے ہم مولوی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو فی الفور جالندھر شہر میں چلے آئیں۔ پھر جتنے روز جس مسلہ پر چاہیں ہم سے مباحثہ کر لیں

جیپور میں ہمارے تین روز ہی لیکچر ہوتے رہے۔ حاضری ۴۰۰ اور ۵۰۰ سو کے قریب تھی ۱۰ روز وہاں قیام رہا۔ وہاں کے چند بہتوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ اور انکی کو تنخواہیں اور قران کی سچائی کی تائید کرتے رہے۔ جو ان کے لیئے تاریخ شرم بات تھی۔

یوگ اندر پال

[illegible]

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

پرماتما ہمکو وید بھگوان میں اپدیش کرتے ہیں کہ اے انسانوں ہر ایک پرانی ماتر کو متر کی درشٹی سے دیکھو۔ ارتھات ہر ایک کو دنیا متر جانو یہہ اتھا(?) کہ اس دیئے ہوئے اوپدیش پہ عمل کرنے سے ہم سنسار میں سکھ بھوگ سکتے ہیں۔ اور اس اول زینہ پہ قدم رکھنے سے ہی ہم انسانی زندگی کے اعلےٰ معراج پہ پہونچنے کے قابل ہو سکتے ہیں اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے غرضکہ ہر وقت اسی کو پیش نظر کر کے ہم انسانی ہمدردی کے پابند بن سکتے ہیں۔ اور ہمدردی سے ہی ہم انسان جسکو درانس(?) آن کہنا چاہیئے کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہہ ایسا اوپدیش ہے جسکو ورد زبان کرنے سے ہم بھی ملت دھرم مذہب پیروان یہہ ویدک دھرم کی سچائی پرگٹ(?) کر کے انکو عالمگیر اصولوں کی طرف جھکا سکتے ہیں۔ اور اسی اصول ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے دھرم بھائیوں آریہ سماجیوں اتحاد کو مضبوط اور انکو ویدک دھرم کا [illegible] بنا سکتے ہیں۔ اور اسی سے ہم ایک دنیاوی مشکلات سے گھبرائے ہوئے اور جنگل ترک دھام گرہست جسکو ہمارے رشیوں اور شاستر کاروں نے سورگ دھام کہا ہے۔ کی [illegible]

ہوئے انسان کے ساتہہ وہ کام کر سکتے ہیں جو سورج کی طپش سے جلے ہوئے پہول کے ساتہہ بادصبا یا نسیم سحری۔ انسان بعض دفعہ نہیں نہیں بار بار آتمک بل سے متوفیہ ہونے کے کارن جب جب انہیں ایسی مشکلات کا سامنا آپڑتا ہے اپنے دہرم سے گرجایا کرتے ہیں۔ اور جہاں وہ اس لفظ کا استعمال دیکھتے ہیں جہٹ اسیطرف جہک جایا کرتے ہیں گویا ہمدردی ایک ایسا آلہ ہے۔ جسکے ذریعہ سے خواہ انسان کو پاپ روپی گھڑہوں میں گرادو۔ اور خواہ دہرم روپی شاہی سڑک پر اسے سوار کرادو۔ چنانچہ اسی (ہمدردی) اصول کو لیکر سوامی جی مہاراج آریہ سماج کے اُپ نیم (۷ ۳) میں ارقام فرماتے ہیں۔ "سب آریہ سبہاسدوں کو اُوچت ہے۔ کہ شوک اور دکھہ کے سمہ میں پرسپر سہایتا کریں۔ اور آنند اُتسووں نمنترن پر سہایک ہوں اور چہوٹائی بڑائی نہ گنیں" ہمدردی دو طریقوں پر (زبانی عملی،) اور دو موقعوں پر (شادی غمی،) پر کیجاتی ہے۔ اور انسان انہیں موقعوں پر ہمدردی کا سہارا ڈہونڈتا ہے آجکل کی زبانی ہمدردی کا تو کیا ہی کہنا۔ جسکا اثر صرف ایک سکنڈ تک ہی رہ کر ہوا میں مخلوط ہو کر ہوا کی طرح ہوا ہوجاتا ہے ہاں اگر ہے تو عملی ہمدردی۔ کہ جسپر کچہہ وچارا جانا اوشک ہے۔ اور وہ بہی زیادہ تر غمی کے موقعہ پر۔ ناظرین میرے اس خیال سے کہیں یہہ نہ سمجہیں۔ کہ میں شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا ضروری نہیں سمجہتا۔ نہیں ضروری ہے۔ لیکن میں اسوقت غمی کے موقعہ پر کل آریہ سماجوں کی رائے چاہتا ہوں۔ جہاں تک مجہے معلوم ہے۔ کہ انتیشٹی سنسکار کے وقت صرف مرتک شریر کو جلانے اور اوسی روز یا اوسکے دو ایک روز بعد جہاں پر ان کا دیہانت ہوا ہو ہون کئے جانے کے سوائے اور کوئی کارروائی آریوں میں نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی ایسا طریقہ ہے۔ کہ جس سے شوک آتر بہائی کے ساتہہ ہمدردی کیجاوے۔ پورانکوں میں ایک دستاربندی کی رسم ہے۔ جو تیرہویں دن ہوا کرتی ہے۔ میرے خیال میں شاید یہہ رسم اس جیسی ہے کہ ایک راجہ کے کال ہوجانے پر سب جاگیردار۔ ریاستیں اور اوسکے کل رشتہ دار ایک دن مقرر کرکے رسم دستاربندی ادا کیا کرتے تہے اور کرتے ہیں۔ اور حسب حیثیت بطور دستار کے کچہہ نقدی دیا کرتے تہے۔ میں اور دیگر باتوں کو چہوڑ کر جو کہ ایسے موقعہ پر کیجاتی ہیں محض اس رسم دستاربندی کو اچہا سمجہتا ہوں اور یہہ میری ذاتی رائے ہے۔ اس سے ایک گونہ ہمدردی بہی ہو جاتی ہے۔ اور اوسے کچہہ مدد بہی مل جایا کرتی ہے۔

شہروں میں تو یہہ رواج نہوگا۔ ہاں دیہات میں دستاربندی کی رسم اور اوسپر کچہہ بطور دستار نقدی آئے ہوئے بہائیوں اور رشتہ داروں کا دینا ابہی تک ہندوستان میں موجود ہے۔ چونکہ ہمارا بہت تعلق دیہات میں ہندوں کے ساتہہ رہتا ہے۔ اسلئے انکی دستاربندی کے موقعہ پر کچہہ نقدی دیجاتی ہے اور اسی طرح اپنے رشتہ داروں کے ہاں بہی۔ ہمارے انتیشٹی سنسکار میں کوئی ایسا دن نیت نہیں ہے۔ کہ جس سے اپنے رشتہ داروں وغیرہ سے اسی طرح سلسلہ قایم رکہہ سکیں۔ میرا ہرگز یہہ خیال نہیں ہے۔ کہ ہندوؤں کیطرح ہماری بہی دستاربندی کی رسم جاری ہوجاوے۔ بلکہ کوئی ایسا دن نیت ہوجاوے۔ کہ جہاں ایسے موقعہ پر[۳] ہمیں کریا کرم دگر ڈپوراں منہیا کہنا کو چہوڑ کر کیوں گیان کہنا ہی کرنی واجب ہے۔ ان امورات کو مدنظر رکہہ کر آریہ سماج جلالآباد ضلع امرتسر کے سالانہ جلسہ کی کانفرس میں جسمیں نوشہرہ پنوان۔ گوبندوال۔ ویروال۔ ترن تارن آدی نگروں کے مہاشہ شامل تہے۔ لالہ گپنت رائے جی منتری آریہ سماج ہذا نے تحریک کی۔ کہ کیا ہمیں ایسی اوستہا میں کوئی دن نیت کرنے کی اوشکتا ہے یا کہ نہیں نتیجہ ہوا۔ کہ مفصلہ ذیل امورات کی نسبت کل آریہ سماجوں سے پرارتہنا کیجاوے۔ کہ وہ اپنی اپنی انترنگ سبہا میں ان امورات کو پیش کر کے اپنی اپنی رائے بذریعہ اخبار سبتیہ دہرم پرچارک سوچنا دیویں (۱) ایسی کارروائی کے ہونیکی کوئی ضرورت ہے کہ نہیں۔ (۲) دسواں دن مقرر ہو یا کوئی اور اور ان ایام میں ہر روز ہون اور ایشو اوپنشد کی کتہہ ہو۔ یا کیا۔ مالی امداد بطور دستار دیجاوے یا کہ نہ۔ (۴) سوامی جی نے اُپ نیم نمبر ۳۱ میں لکہا ہے۔ کہ "یدی کوئی آریہ بہائی کسی بندہو سے اناتہہ ہوجاوے یا کسی کی استری ودہوا یا سنتان اناتہہ ہوجاوے ارتہات اسکا کسی پرکار جیون نہ ہو سکتا ہو۔ اور آریہ سماج اس بات کو نسچت جان لے تو آریہ سماج اوسکی رکہشا میں یتہا شکتی منہوچت پربندہ کرے کیا اسکی امداد کا یہہ بہتر طریقہ نہیں

ویددہرم کا سیوک
ٹہاکر بہنڈاری (سبہاسد) آریہ سماج
جلالآباد عرائض نویس امرتسر

بر کی ضرورت

ایک پڑہی لکہی آریہ ۱۶ سالہ کہتری کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جو کہ آریہ خیالات بارور گار، نیک چلن اور پڑہا لکہا ہو عمر ۲۰ اور ۲۲ کے درمیان ہو خط وکتابت ذیل کے پتہ پر سے ہونی چاہئے۔

جیدیو شرما کلرک مطبع ست دہرم پرچارک ہریدوار

---

[۳] ہم ایکدوسیرے کو مدد ہی دیسکیں۔ وہاں مہیا دہ سے زیادہ دس دن یا کم از کم ایک گہنٹے ہندوں کو دہرم اپدیش سنائیں اور انہیں جتلائیں کہ ویدک مریادا کیا ہے۔ اور ایسے موقعوں پر

تصحیح

...پرچارک مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ایک
...ون کی شدھی بجائے انبالہ آریہ سماج کے
...سیالہ آریہ سماج میں لکھی گئی ہے ۔ ناظرین
...جی اسکے انبالہ پڑھیں ۔

آریہ سماجک خبریں

...ان بابو شیام سندر جی بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی
...ریہ پرتی ندھی سبھا پچھم اوتر دیش شریمان
...ی نتیانند جی برمچاری سوامی وشویشورا نند جی سے پرارتھنا
...کہ وہ بہت ہی جلدی پرچار کیلئے ہر بیوار
...یس مہاشے کو اگست سوامی صاحبان کا پتہ
...ی صاحب کو مطلع کریں

...والی آریہ سماج نے بعہدہ اگست
...جلد سبھا کے دفتر میں بھیج دیا گیا۔
...رواں کے لئے اگست سماج کے ادھکاری حسب
...ت ہوئے ہیں لالہ بودھ راج جی پردھان ۔ بھگت
...اپ پردھان ۔ لالہ بودہ راج منتری ۔ لالہ چانن رام
...ی ۔ لالہ دنی چند پستکادھکش ۔ لالہ لوبن لعل
...لالہ نانک چند ۔ لالہ کمعل چند ۔ لالہ جودھا رام
...ن رام گلاٹی ۔ لالہ راجچند ڈاکٹر ممبران انترنگ سبھا
...ہیں آریہ سماج موگہ ضلع فیروزپور کا انتخاب
...بان سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا
...بنی رام جی پردھان ۔ آسانند ودیارتھی دیو سماج
...منتری سیوا سنگھ ودیارتھی دیو سماج اسکول اپ منتری
...ن سنگھ کوشادھکش آریہ سماج جالندھر کی بہتری کے
...ن سنسکار میں آریہ سماج جالندھر کو ۵ روپیہ گروکل ۲ روپیہ
...دان دیا گیا ۔
...سرنداس کے پتر کا ان پراشن سنسکار ہوا اور
...ج جالندھر کو ۱ روپیہ گروکل ۲ روپیہ ۔ یتیم خانہ ۲ روپیہ
...وری پرشاد اپ... کے پر ... کے

ان پراشن سنسکار میں ۔ آریہ سماج جالندھر ۱ روپیہ گروکل ۲ روپیہ یتیم خانہ ۲ روپیہ

پنڈت کالو رام جی مسافر اسسٹنٹ کیپر ملٹری ورکشن میانمیر حسب ذیل نویدن کرتے ہیں

(۱) اگر کسی بھائی کو آنکھوں کی بیماری کے واسطے دوائی کی ضرورت ہو تو کرپا کر کے مفصل حال لکھکر بھیجدیویں اونکو دوائی مفت بذریعہ پارسل بیرنگ بھیجی جاویگی

(۲) خواستگار دوائی کو چاہیئے کہ اپنا پتہ صاف لکھا کریں اگر پڑھا نہیں جاویگا تو دوائی ارسال نہیں ہوگی اور کوئی صاحب مہربانی کر کے ۲ پائی کا ٹکٹ نہ بھیجیں اسمیں مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے بیرنگ دوائی بھیجی جاتی ہیں خواستگار دوائی کا صرف ارلگتا ہے شفا پانے پر مریض اگر بخوشی گروکل میں کچھ دان دینا چاہے تو براہ راست گروکل میں بھیجدیویں میری طرف ہرگز نہ بھیجیں مہربانی ہوگی ۔

آریہ سماج مردان کے بھائیوں نے ۲ مارچ کو بیادگار پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم جلسہ کیا اور مبلغ للعہ چندہ جمع کر کے شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بھیجدیا ۔

لالہ بادھو سرن سبھاسد آریہ سماج دھام پور کے انتقال کا منتری سماج افسوس کرتے ہیں مرنک کا داہ سنسکار ویدوکت کیا گیا ۔ دھام پور کے ادھکاریوں کا انتخاب سال رواں کیلئے حسب ذیل ہوا لالہ روپچند جی پردھان بابو بشیشر ناتھ جی منتری ۔ منشی جوالا پرشاد جی اپ منتری

مہاشے کرتا رام جی سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ بابو کلچھمنداس جی بی ۔ اے سابق ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی اسکول جالندھر شہر کے بھیرہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کا چارج لینے پر بھیرہ آریہ سماج کیلئے بہت امیدیں رکھتے ہیں جنکے پورا ہونیکی اگست بابو صاحب کی ذات سے پوری آشا ہے ۔ بھیرہ سماج نے ریڈنگ روم کے لئے علیحدہ کمرہ بنایا ہے جسمیں بیس پچیس اخبار و رسالجات تقریباً سبھی مفت آتے ہیں منتری سماج آشا رکھتے ہیں کہ اخبارات و رسالجات کے منیجر صاحبان جنہوں نے ابھی تک اپنا پرچہ نہیں بھیجا ضرور بھیجنا شروع کر دینگے ریڈنگ روم کے ساتھ ایک پستکالیہ بھی ہے جسکے لئے ہر ایک تو تصنیف کتاب کی ایک جلد بھیجنے کیلئے مصنفین سے منتری سماج پرارتھنا کرتے ہیں ۔

موضع کلیا نوالہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں لالہ جگت رام صاحب نے اپدیش دیا میاں غلام نبی اور غلام محمد صاحبان نے اعتراض کیئے جنکا جواب لالہ جگت رام صاحب کی جانب سے معقول اور تشفی بخش دیا گیا ۔

مہاشے جیکو بال جی کی کوشش سے قصبہ دمیل ضلع راولپنڈی میں سماج قائم ہو گیا ۔

پرتاپ گڈھ اودھ آریہ سماج کے ممبروں نے ہولی کے دن ایک بڑا ہون کیا جسمیں بابو نتیانند سندر جی سیکرٹری سماج اور بابو جیوتی پرساد جی ونہت رام شنکر صاحب کے مونثر لیکچر ہوئے حاضرین کو لڈو بانٹے گئے

آریہ سماج پیا در راجپوتانہ کے ادھکاریوں کا انتخاب سال رواں کیلئے حسب ذیل ہوا ہے ۔ مہنت جمین سنگھ صاحب رئیس پردھان ۔ پنڈت بہاری لال صاحب بہار گر وکیل اپ پردھان ۔ بابو امراو سنگھ جی اسسٹنٹ ماسٹر منتری ۔ پنڈت گنیش لعل جی شرما اپ منتری ۔ سیٹھ موتیچند جی کوشادھکش ۔ سیٹھ کالو رام پستکادھکش بابو مہاراج سروپ صاحب نائب تحصیلدار ۔ بابو ظالم سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر اسکول ۔ پنڈت گلزاری لال صاحب سیٹھ منتر لعل صاحب ممبران انترنگ سبھا سیکرٹری سماج لکھتے ہیں کہ یہ سماج شریمان پرم سوامی آتما نند جی سرسوتی کا قائم کیا ہوا ہے اور درمیان میں شتھل ہو جانیکے بعد اب پھر اگست سوامی صاحب کے ہی پریتنا سے جیوت ہوا ہے ۔

آریہ سماج کوٹ اودو کے سپتاہک جلسہ بڑے آنند سے ہوتے ہیں حاضری باوجود مخالفت اچھی ہوتی آریہ بھائی پیانہ ایک استھان پر جمع ہو کر اسنان و سندھیا وغیرہ کرتے ہیں سناتن دھرم سبھا کی اور سے گالی گلوچ کے دیئے جانے پر بھی آریہ بھائی شانتی سے کام لیتے ہیں

ایک مہاشے مظفر گڈہ سے لکھتے ہیں کہ براہ مہربانی پردہان اریہ سماج بٹالہ حکیم سنت رام صاحب مرحوم سابق پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی بیماری اور موت کا مفصل حال شایع کر دیویں۔ کیونکہ سبنہ دہرم پرچارک مورخہ یکم چیت کے صفحہ ۱۹ پر حکیم صاحب موصوف کی موت کی بابت لکھا ہے ڈٹبالہ ضلع گورداسپور کے ہسپتال میں حکیم سنت رام پرچارک کا دیہانت ہوگیا مرنیکے بعد اونکی بوڑہی ماتا روتی اریہ سماجیوں کا گھر پوچھتی ہوئی گئی کہ حکیم جی مرتے ہوئے وصیت کر گئے ہیں کہ اونکو آریہ سماج کی ریتی سے جلایا جاوے۔ جب آریہ لوگ وہاں پہونچے تو مردہ لاش کو دیکہکر اونہیں پتہ لگا کہ یہ تو حکیم سنت رام جی کی لاش ہے) جس سے وہ حیرانی ظاہر کرتے ہیں کہ جب آریہ پرچارکوں کی یہ گت ہے تو اوروں کو کیا امید ہوسکتی ہے

مہاشے گنڈہ رام جی ورما کی لڑکی نواسی پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت گنگا رام و پنڈت کیول کشن جی نے معہ آٹھہ دس بارہ دیگر بہدر پرشوں کے کرایا۔ بالک کی ماتا نے ایک روپیہ گروکل کو دان دیا۔

لالہ میلا رام جی منتری آریہ سماج جنڈیالہ گرو لکھتے ہیں کہ ۲۵ فروری کو سوامی پرمانند جی کی ویاکھیان

اور ٹھاکر پروین سنگھ جی کے بھجنوں کا لوگوں کے ہردیوں پر اتم اثر ہوا ہے۔

لالہ امرناتھ جی پردہان آریہ سماج کہور تہلہ کی ماتا کا دیہانت ۱۹۶۵ ۷ پھاگن کو ہوگیا باوجود سخت مخالفت کے انیشٹی سنسکار ویدوکت ہوا۔

شریمان پنڈت دولت رام جی۔ پنڈت بھوجدت پنڈت میلا رام۔ ٹھاکر پروین سنگھ و پنڈت آتما رام جی آریہ سماج جام پور جلسہ پر جاتے وقت کوٹ ادو ضلع مظفر گڈہ میں اوترے بازار میں لکچر شروع کیا گیا ہندوؤں کی طرف سے وگہن ڈالنے کی کوششیں ہوئیں۔ آریہ سماج کی طرف سے شاسترارتھ کیلئے چیلنج دیا گیا جو بہت طول طویل بحث کے بعد نامنظور ہوا آخر پنڈت صاحبان نے ٹیک چند منتری آریہ سماج کوٹ ادو کی ماتا کے دیہانت کا شدہی ہون کرایا لالہ صاحب نے ایک روپیہ دکشنا میں دیا جو پنڈت صاحبان نے وید پرچار فنڈ کو دان دیدیا۔

بٹالہ آریہ سماج میں ۶ مارچ کو مہاشے مرلیدھر بے پوری نے پنڈت لیکہرام جی کے کارناموں کو بیان کرتے ہوئے پنڈت جی کی لائف لکھی جانیکے متعلق تحریک کی جسپر حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے (۱) مہاشے مرلیدہر جی پوری نے تجویز پیش کی کہ

سرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا کیجاوے کہ شریمان پنڈت لیکہرام جی آریہ مسافر کا جیون چرتر بہت جلد طیار کرایا جاوے اور ایک خاص رقم بطور انعام لیکہرام میموریل فنڈ سے تجویز کر کے اشتہار دیا جاوے کہ جو آریہ پرش شریمان پنڈت لیکہرام جی آریہ مسافر کا جیون چرتر چہ ماہ کے اندر طیار کرینگے اونکو وہ رقم انعام دیجاویگی لالہ گردہاری لعل جی اوپ پردہان نے تائید اور لالہ لبھو رام جی نے تائید مزید کی باتفاق رائے پاس ہوا (۲) لالہ شب شنکر بہنڈاری نے تجویز کی کہ رزولیوشن مذکورہ بالا بذریعہ اریہ اخبار مشتہر کیا جاوے۔ لیکہرام میموریل فنڈ کے لئے چندہ ہوا جو شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا کو بھیجا گیا آریہ سماج کالکا نے سوامی پرمانند جی پرچارک اریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اپیل کرنے پر مبلغ ۱۰ روپیہ گروکل کمیٹی کے نذر کئے اور امید دلائی کہ آئندہ بھی وہ اس انسٹیٹیوشن کیلئے کوشش کیا کرینگے۔ لالہ موکھی گبری رام صاحب اوپ پردہان آریہ سماج خیرپور کا دیہانت ہوگیا۔ داہ سنسکار ویدوکت ہوا آخر مہاشے نے اپنی بیماری میں حسب ذیل دان دیا گروکل ۱۰ - لوکل سماج ۱۰ - یتیم خانہ اجمیر ۴ - وید پرچار فنڈ ۱۰

منتری آریہ سماج بدایوں لکھتے ہیں کہ اونکے پاس ایک سرخ چادر مہاشے رگہونندن سنگھ جی دیا رتی کی ہے جوکہ مہاشے جوالا پرساد وغیرہ کے ہمراہ ہر دوار اسٹیشن پر موجود تھے آخر دیارتی جی یہ سب سامان سنگا لیویں اور اونکا ایک پولنڈہ دگھٹری جسمیں ایک لی ف - ایک دوہر - ایک فرد تھی اور ایک سیاہ چھتری کہیں رہ گئی ہے۔ یدی کسی صاحب کو ملی ہو اونہیں سوچنا دیں۔

اریہ سماج گرگانوہ نے مبلغ ۱۰ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر میں حسب تفصیل ذیل بھیجی ہیں دشانش ۶ - وید پرچار فنڈ ۱/۱ گروکل ۸

سیکرٹری آریہ سماج بزنانہ اطلاع دیتے ہیں کہ کوئی مہاشئے بنام سیکرٹری آریہ سماج جروانہ ریاست پٹیالہ خطوط نہ لکھا کریں کیونکہ پیغام کا کوئی مقام یہاں نہیں ہے تاں نروانہ ریاست پٹیالہ میں آریہ سماج ہے۔

آریہ سماج دبہ نجار بنجان میں ۱۸ مارچ کو بیادگار پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر مرحوم جلسہ ہوا اور چندہ کیا گیا۔

مہاشئے ایم ڈی انڈ دیو بدیال جی شرما مقام ولی پور سے سنسکار ودھی کے اردو ترجمہ کے مستند ہونیکا اطمینان دلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ طبع ہو جانے پر شرمہتی آریہ پرتی ندھی سبھا نہنجاب اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک کے رائے سے ہی مطلع کرینگے۔

بٹھنڈا آریہ سماج کی طرف سے ہولی کے دن گذشتہ پرشو کی طرح اس ورش بھی پرچار کا انتظام پربندھ ہوا پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا اور ہری بخش راگی نے معہ اپنے لڑکے کے لیکچر اور بھجنوں کا بڑا آنند دیا بھیان دینے میں پنڈت ہرنام سنگھ جی کے علاوہ مہاشئے بلیشور اور مہاشئے جیا رام جی نے بھی بڑا اوتساہ دکھلایا۔ بھائی امر سنگھ جی نے مبلغ پانچ روپیہ کسی آریہ فنڈ کے لیے پنڈت ہرنام سنگھ جی کو دیئے۔

بہرامپور ضلع گورداسپور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۰۳ء کو ہونا قرار پایا ہے سیکرٹری سماج کی کمزوری ہندو ذکی مخالفت اور اوس نشاستر ارتھ کی کامیابی کیلئے رجوع ہیں ہندو دھرم سبھا و آریہ سماج یونٹ جلسہ ہونا نشچت ہوا ہے) سادھو سنیاسیوں اور اپدیشکوں اور ننتا ضلع گورداسپور کی سماجوں کی سیوا میں خصوصاً اور جمیع آریہ پرشوں کی سیوا میں عموماً جلسہ میں شامل ہونے کیلئے بڑے زور سے نویدن کرتے ہیں۔

منتری آریہ سماج کلو آریہ سماج کلو کی نسبت نہایت پرافسوس کرتے ہوئے شرمہتی پرتی ندھی سبھا کی شکایت کرتے ہیں کہ سات سال سے کوئی اپدیشک سبھا نے باوجود بار بار پرارتھنا کرنیکے ہی نہیں بھیجا اور پھر نویدن کرتے ہیں کہ شرمہتی سبھا اگر آریہ سماج کو جیوت رکھنا چاہتی ہے تو جلد کسی لائق اپدیشک کو اسطرف بھیجے سبھا کے معزز ادھیکاری دھیان دیں۔

پنڈت دیودت جی شرما ہیڈ مدرس اسکول موانہ کلاں ضلع میرٹھ چودھری بہادر سنگھ جی پردھان آریہ سماج ننبا ضلع میرٹھ تحصیل موانہ کلاں کی بے وقت موت پر افسوس کرتے ہیں پرماتما انکے پس ماندگان کو شانتی دیں۔

۳ فروری ۱۹۰۳ء کو سردار کشن سنگھ جی خزانچی آریہ سماج محلہ لوالہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا ۸ر آریہ سماج کو دان ملا۔

۶ مارچ کو دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں جلسہ ہوا جس میں نگر کیرتن کے بعد لالہ چوہڑ مل جی منور نے دھرم ویر کی جیون پر ویاکھیان دیا ۲ لیکھرام میموریل فنڈ کو دان ملا ۸ر گروکل کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ آنند پوروک ہوتے ہیں۔

لالہ میلا رام جی کلب لوالہ سے لکھتے ہیں کہ کلب لوالہ میں عرصہ دو ماہ سے سماج استھاپت ہوا ہے جو لالہ گنیش داس صاحب جو ہڑہ کی امداد سے جو کلب لوالہ کے ایک معزز آدمی ہیں بڑی ترقی کر رہا ہے۔ لالہ جگت رام صاحب عموماً اوپدیش کرتے ۔ اور مسلمان آدمی غیر مذہب والوں کی شنکا ونکا سمادھان کرتے رہتے ہیں۔

ماسٹر لچھمنداس صاحب منیجر اینگلو سنسکرت اسکول رام نگر سلا معہ دو تین ودیارتھیوں کے ۱۸ فروری ۱۹۰۳ء کو ہون کرایا جسکو دیکھکر لوگوں کو بڑی شانتی ہوئی اور حقیقت بھی جلانیکا اعتراض رفع ہوگیا۔ ماسٹر صاحب نے زبردست پرمانوں سے مانس بھکشن کو ایشور آگیا کے ورودھ ثابت کیا جس سے لالہ گیان چند جی کٹر سناتنی اور مدہ مانس کے سخت عادی نے ایکدم مدہ مانس چھوڑ دیا اور کہا کہ تن من دھن سے آریہ سماج کے چلانے میں کوشش کرینگے۔

موہر یا لوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ۲۳ فروری کو ماسٹر لچھمنداس منیجر آریہ سکول رام نگر نے معہ بھجن منڈلی کے ویدک دھرم کا پرچار کیا اور باوجود سخت مخالفت کے ۲۰ روپیہ کی ہون سامگری سے ہون کرایا۔

۲۴ فروری کو پرائیویٹ سکول موہر یا لوالہ کا سالانہ امتحان ہوا لالہ دیا رام جی نے شیرینی وانعام تقسیم کیئے ماسٹر ایشور داس و لالہ بابو رام کی کوشش سے یہاں آریہ سماج قائم ہو کر عہدہ داران حسب ذیل نیت ہو گئے۔ لالہ دیا رام پردھان - لالہ ایشور داس اوپ پردھان - لالہ بابو رام منتری - لالہ دیوا چند کوشادھیکش - لالہ سندر داس پستکادھیکش چندہ ماہواری دو روپیہ ہے رام نگر آریہ سکول کو للعہ روپیہ اور رام نگر کی سبھا کو ایک روپیہ دان ملا۔

رام نگر آریہ سکول کا ۱۲ مارچ کو بابو حاکم رائے جی نے معائنہ کیا ماسٹر دیا مانند اور پنڈت گنگا رام جی کی کارگذاری عمدہ نکلی تالیاں شہر نے جمع ہو کر انعام تقسیم کیا اسکے بعد لالہ حاکم رائے کی اور منیجر لالہ لچھمی داس کی سپیچ ہوئی بعد انعام اور شیرینی تقسیم ہونے کے بموقعہ برخاستگی جلسہ ہمارے ہردیال رائے سردار امر سنگھ جی نے سکول کی عمارت اور ضروری سامان اپنے ذمہ لیلیا اور سکول کا عالیجدہ مکان ہونیکی ضرورت کو بھی محسوس کیا جسپر لالہ گنگا سہائے جی نمبردار و پردھان آریہ سماج نے قریباً دو گھماں زمین سکول اور باغیچہ کے لئے دی اور سردار خوشحال سنگھ جی نے سات سو روپیہ

گوجرانوالہ آریہ سماج میں ۶- مارچ کو لیکھ باد پنڈت لیکھرام جی مرحوم ماتمی جلسہ کیا اور ماسٹر لچھمی داس رام نگر نے پچاس کی حاضری میں ایک لیکچر دیا

آریہ سماج ملی پیٹ میں ہولی کے دن ایک پر بھاؤ پنڈت دوارکا پرشاد جی نے ۱۱- مارچ کو کرایا۔ اگنت ہوا شبھ نکو موہن بھوگ تقسیم ہوا۔ پھر ۱۳ مارچ کو بھی ہون ہو کر پنڈت دوارکا پرشاد جی کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا بھجن کیرتن کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ۱۴ مارچ کو بابو پرتاپ سنگھ جی اپ پردھان سماج کی پتری کا کرن سنسکار اگنت پنڈت جی نے ویدوکت کرایا بابو صاحب نے اگنت مہاشیوں کا خیر مقدم سنسکار کیا اور مبلغ ۵ ویدپرچار فنڈ کو دان دیئے اسی تاریخ میں لالہ رگھناتھ سنگھ ربھوریال رسالگرام وغیرہ چار مہاشیوں کے یگیوپویت سنسکار اگنت پنڈت دوارکا پرشاد جی نے کرائے اور گایتری منتر پر تقریباً ایک گھنٹہ پر اثر ویاکھیان دیا پنڈت صاحب نے مبلغ ۵ روپیہ جو ان کو دکشنا میں ملا تھا ویدپرچار فنڈ کو اور کپڑے اوکل سماج کو دیدیئے سماپت مہاشیوں کا موہن بھوگ سے سنسکار کیا گیا۔

آریہ سماج میاں میر کے ہفتہ وار جلسے ہر اتوار کو باقاعدہ ہوتے ہیں پنڈت رام لگن جی اور پنڈت فقیر چند جی اپنے اپدیشوں کے ذریعہ پرچار کا بھاری کام کرتے ہیں سبھاسدوں کی تعداد ۳۰ ہے ۔ ۴۰ تک ہو جاتی ہے۔

(۲) سپتاہک جلسے کے علاوہ ہر منگل وار کو سپتاہک وار کو روز شام کے وقت سماج کے سبھاسد سماج کے مندر میں جمع ہوتے ہیں پندرہ منٹ تک بھجن گائے جاتے ہیں اور آدھ گھنٹے تک جو سبھاسد سندھیا نہیں جانتے وہ سندھیا سیکھتے ہیں بعد میں آدھ گھنٹہ تک ستیارتھ پرکاش سے کتھا ہوتی ہے اور پرشنوں کا اتر بھی دیا جاتا ہے اس طریقے سے امید ہے کہ بہت لابھ پہنچے گا۔

(۳) ۱۱- فروری کو شام کے وقت سماج مندر میں پنڈت مہلا رام جی شاستری کا "منشیہ کرتویہ" پر ویاکھیان ہوا اور مہاشے پردین سنگھ جی کے بھجن ہوئے ۱۲- فروری کو میلہ گورو مانگٹ میں پرچار کا انتظام کیا گیا لیکن اسمیں کامیابی نہ ہوئی۔ ۱۳- فروری کو توپخانہ بازار حیا نمبر میں پنڈت کالو رام جی، پنڈت مہلا رام جی اور مہاشے اندرسین جی کے ویاکھیان ہوئے مہاشہ پردین سنگھ جی نے بھجن گائے انکا اثر پڑا۔ ۱۵- فروری بروز اتوار سپتاہک جلسے میں پنڈت فقیر چند جی نے ویدبھاشیہ بھومکا سے کتھا کی اور بعد میں پنڈت رام لگن جی نے ستسنگت وشیہ میں ایک لیکچر دیا۔

(۴) اس سماج کی طرف سے اناتھ فنڈ کھولا گیا ہے اس کے واسطے اس سماج کے پردھان پنڈت کالو رام جی بڑے ادیوگ سے کام کر رہے ہیں امید ہے اس طرف سے گروکل کے واسطے معقول آمدنی ہوگی۔ اگر ہر ایک سماج اس کی پیروی کرے تو کافی دھن گروکل کیواسطے جمع ہو سکتا ہے

موضع گھسن کلاں ضلع گورداسپور میں ہم تین آدمی سماجک تھے جنکے نام رجسٹر آریہ سماج جہنیہ میں درج ہیں اتفاق سے آریہ سماج قادیان کے سالانہ جلسہ پر جانیکا موقعہ جو ملا تو ہمارا ایک ممبر چودھری سندھی خاں مسلمان جٹ بھی جو ہمیشہ ہمارے ساتھ نشست برخاست رکھتا تھا کمال شوق سے جلسہ دیکھنے کے واسطے گیا اور سماجک دل پر سچائی کا ایسا اثر ہوا کہ اوس نے آتے ہی سماج اسجگہ قایم کرنے کی کوشش شروع کر دی اور نہایت اوتساہ سے آج مبلغ لعہ چندہ جمع کروا دیا ہے اور ماہوار چندہ مبلغ للعہ دینا سب نے سویکار کر لیا ہے اور سماج مندر بنانے اور جلسہ کرنے کی تجویز بھی ہو رہی ہے اور سماج مندر کے لئے جگہ اور لکڑی جسقدر درکار ہو اور بیس روپیہ نقد دینے کا وعدہ بھی چودھری سندھی خاں نے کر لیا ہے درحقیقت چودھری صاحب نے اپنی حیثیت سے بڑھکر یہ عالی حوصلگی دکھائی ہے جسقدر اتساہ اس وقت چودھری صاحب کی طبیعت سے ظاہر ہو رہا ہے اس سے امید واثق ہے کہ ہمارا نیا سماج بہت جلد ترقی کریگا اور عہدہ دار حسب ذیل تجویز کئے گئے ہیں۔

(۱) پنڈت سکھیری لال جی ساہوکار پردھان

(۲) سردار بھگوان سنگھ جی اپ پردھان۔

(۳) منشی کرپارام صاحب مدرس منتری۔

(۴) پنڈت کاکا رام جی اپ منتری۔

(۵) لالہ ٹھاکر داس جی خزانچی۔

(۶) چودھری سندھی خاں سبھاسد ممبر۔

(۷) چودھری علی بخش سبھاسد ممبر۔

بھکر پنڈت بدھ دت جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۹ سے ۲۴ مارچ تک لالہ توکھی رام کے پربندھ سے دھرم اور ایشور وشیہ پر دو ویاکھیان دیئے حاضری معقول ہوتی رہی اور لوگ بڑی شردھا سے سنتے رہے اسجگہ مدت سے سماج بند ہے اب پنڈت صاحب کی پریرنا سے منصف صاحب نے اور لالہ پرشوتم لال سابق پردھان آریہ سماج بھکر نے آئندہ ہفتہ وار جلسہ جاری کرنا سویکار کیا ہے۔ ایشور ان کے ارادہ کو پورا کرے۔

سکریٹری آریہ سماج مصطفے آباد ضلع انبالہ
پوچھتے ہیں کہ

(۱) اگر وال پرکھتے ہیں کہ ہم کو سانپ نہیں کاٹتا اگر کاٹتا ہے تو مرتے نہیں - اگر کوئی سانپ کا کاٹا اگروال مرگیا ہو تو موقعہ کا مفصل پتہ دیجئے -

(۲) اگر اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ ہم راجہ اگر سین کی اولاد ہیں جو کشتری تھا اور راجہ باسک کے دوہتے ہیں -

(۳) وہ راجہ اگر سین اور راجہ باسک کو کشتری بتلاتے ہیں اور اسی لئے کشتری ہونے کو دعویدار ہیں - کوئی مہاشے اُتر دیں)

لالہ سکھرداس جی وہا سکریٹری آریہ سماج اوڈ ساوہو بالارام جی کے حالات لکھکر کوٹ ادو میں آریہ پرشوں کو برادری سے خارج کئے جاتے اور مختلف قسم کے نقصان پہونچائے جانے کا حال لکھتے ہیں - انہیں معلوم رہے کہ ستیہ سناتن ویدک دھرم کے مخالفوں کو جب کاشی اور ہردوار جیسے مقاموں میں بھی منہ چھپانا پڑا ہے - تو کوٹ ادو میں بیچارے سادھو بال کیا کریں گے جو دھکا سے کام کرتے جانا چاہتے ہیں -

---

آریہ سماج ملتان شہر کا واریکوتسب ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ اپریل کو قرار پایا ہے - ۱۰ اپریل کو اوڈ قوم کے لوگوں کی شدھی ہونے کے بعد انتری سماج کا جلسہ ہوگا - جبکہ جی اپ پردھان سماج سب سماجوں سے عموماً اور ضلع مظفر گڈھ - ڈیرہ غازیخاں - ملتان - منٹگمری لائلپور کے سماجوں سے خصوصاً شرکت جلسہ کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں)

(۴)

مہتہ جنداراام صاحب جیشار کٹالیہ نے اپنی دھرم پتنی کے دیہانت پر اپنے ... روپیہ حسب ذیل دان کیا ہے - ۵ روپیہ مرگھٹ پر ہتہ لوکل سماج ۵ مختلف دھرم سالوں میں ۵ اپنی لڑکیوں وغیرہ میں - اور باقی ۵ کے لئے نشچے نہیں ہوا کہ کس رشی اپکاری فنڈ میں دیا جاوے - جس سے خصوصاً کٹالیہ نوانسیوں کو فائدہ پہونچے -

(۳)

۶ - مارچ کو ترپان پنڈت لیکھرام جی کی یادگار میں جلسہ ہوا جسمیں بھجنوں کے بعد مہتہ جیمنی جی پلیڈر و پنڈت آتمارام جی کے ویاکھیان پنڈت لیکھرام جی کے جیون چرتر پر ہوئے -

---

لالہ کنہیالال جی ہیڈ مدرس خیدیالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک شخص مسمی سکھدیال برہمن نے جو اپنے آپکو دھرم سبھا امرتسر کا اپدیشک تلاتا تھا آریہ سماج پر سخت بیجا اور غیر مہذب حملہ کرتے ہوئے شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا - لیکن شریمان ماسٹر آتمارام جی کے پہونچنے پر چل نکلا اور باوجود مشہر ہو جانے کے اوکت ماسٹر جی کا دو تین امنٹ تک نہ ٹھہر سکا - پبلک نے باصرار ماسٹر جی کا تردیدی لکچر کرایا -

---

برہسپت وار کو پورنما کے دن لالہ سنت رام جی قایم گنج نواسی کے مکان پر ہون ہوا - پنڈت جی کے لکچر کے سماپت اگنت بہائیوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا - علاوہ ازیں اُس روز لالہ لالتا پرساد لالہ گنگا رام اور بابو ٹیک رام صاحب سٹیشن ماسٹر کے مکانوں پر ہون ہوئے -

۱۵ - مارچ کو سماج مندر میں حیدرآباد دکن کے مشہور (سو بدہ) کے ساتھ ستر اتھ کے لئے اپیل ہوا - چندہ اکٹھا کر کے بھیجا جاویگا -

---

اطلاع

چونکہ اخبار ہذا کا سال تمام پورا ہو کر یکم بیساکھ سمت ۱۹۶۰ مطابق ۱۳ - اپریل ۱۹۰۳ء سے نیا سال شروع ہوگا - اس لئے پہلا پرچہ نئے سال کا ۱۳ - اپریل ۱۹۰۳ء کو بروز سوموار شایع ہوگا - بعدازاں بدستور شکروار شایع ہوا کرے گا :: المشتہر منیجر

آریہ سیوک ماسک پتر

تمام سجن دھرم ابھلاشی آریہ پرشوں کی سیوا میں نویدن کیا جاتا ہے کہ آریہ ورت کے مدہیہ پرانت میں آریہ دھرم ابھلاشیوں کے لئے کوئی دہارمک سماچار پتر نہیں نکلتا ہے - اور اسطرف کے لوگ زیادہ روپیہ خرچ کرکے دوسرے دیشوں سے پتر منگا کر کبھی دیکھتے بھی نہیں ہیں - اسی لئے اس دیش میں نہ تو دھرم کی رُچی ہی ہے اور نہ کچھ وچار ہی کرتے ہیں - اس لئے آریہ سیوک نام پتر آریہ پرتی ندہی سبھا - مدہیہ پرونش ودربھ کی طرف سے ۱۵ - اپریل ۱۹۰۳ء سے نکلنا شروع ہوگا - اس میں دھرم سمبندھی مضامین رہیں گے - آریہ ورت دیش میں کہاں کہاں کون سماجیں کون اوپدیشک کیا کیا کام کر رہے ہیں سب رہیگا - آریہ سماجوں کے کہاں کہاں کون کون اُتسو ہوئے ہیں - ہوتے ہیں وہوں گے کہاں کہاں کالج ہائی سکول اناتھ آلے آدی ستھاپن ہیں - ہو رہے ہیں اور ان کا کیا کیا انجام ہوا ہے - سب کچھ لکھا جایا کریگا شاستر ارتھ آدی جہاں جہاں ہونگے - سب ہی کی سوچنا گھر بیٹھے ملا کریگی - جن مہاشیوں کو خریدار بننا منظور ہو جلد لکھ بھیجیں - اس کا حجم شروع میں ایک پور تختہ

ضرورت

بھگوتی پتری پاٹ شالا ہریانہ کے لیے ایک اوھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو دیو ناگری میں پاس ہو اور ہندی کو پڑھا سکتی ہو۔ نیز حساب اور ڈپٹی کی ریڈر سے بھی بخوبی واقفیت رکھتی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں

مہتہ گردھاری لال بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی منتری بھگوتی پاٹھ شالا میٹنگ کمیٹی ہریانہ ضلع ہوشیارپور

فہرست کتب ناگری ویدک یتر لے جو مطبع ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

قیمت	نام پستک		قیمت	نام پستک
[illegible]	سہیرد چپنیشد		[illegible]	رگوید آدی بھاشیہ بھومکا
[illegible]	آریہ سماج کے نیم اُپ نیم		[illegible]	جان ابھاش چکتسا
۳ر	رشا دہیائی مول		۵ر	سندھی وشے
۲ر	سنسکرت واکیہ پربودھ		۲ر	نامکا
[illegible]	دو نا بھیا لو		۳ر	کارکیہ
ار	ہون منتر		۲ر	ساماسک
ار	شاستر ارتھ میلا چاند پور		۱۰ر	ستری پرتیہ نادت
ار	شاستر ارتھ کاشی		۱۰ر	ابیہ آرتھ
ار	ویدانت دھوانت نوارن		۱۰ر	سوور
۳ر	آریہ ابھوونیہ		[illegible]	اکھیاتک
ار	بھرانتی نوارن		۳ر	پاری بھاشک
[illegible]	ستیارتھ پرکاش ناگری سادہ کاغذ		۲ر	دھاتو پاٹھ
[illegible]	بڑھیا کاغذ		۳ر	گن پاٹھ
۱۰ر	پنچ مہا یگیہ ودھی		۴ر	نگھنٹو
۱۰ر	آریہ اودیشیہ رتن مالا		۱۰ر	نرکت
[illegible]	الوکر ہکا چاروں ویدوں کی		[illegible]	چاروں وید مع کاغذ سادہ
۸ر	اوناد کوش		۸ر	سنسکار ودھی
[illegible]	سوبکار پتر		[illegible]	رگوید بھاشیہ ۹ حصہ
[illegible]	یجروید بھاشیہ سمپورن چار حصہ		۳ر	ویدورودھ مت کھنڈن
[illegible]	گوکرونا ندھی			
[illegible]	انو بھرم اوچھیدن			

محصول ڈاک قیمت مندرجہ بالا سے علاوہ ہے

المشتہر لیتی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار ضلع سہارنپور

قابل دید کتابیں

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار

- سچ مذہب کا مخرج وید دھرم ہے۔ اردو .... ار
- ہاں یہی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے .... [illegible]
- سنسکرت زبان کی عظمت ۲ر
- سیوا جی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کی شادی .... [illegible]
- معدن التہذیب .... [illegible]
- مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی .... ار
- حیرت انگیز واقعات .... ار
- سندھیا منظوم .... ار
- بھارت کی شجاعت اور ظالم ستریوں کے کارنامے حصہ اول ۲ر
- حصہ دوم راجپوتنی کی شادی ۱۰ر
- حصہ سوم چتوڑ کا محاصرہ .... [illegible]
- حصہ چہارم .... ار
- حصہ پنجم ۱۰ر
- حصہ ششم و ہفتم ۳ر
- حصہ ہشتم و نہم و دہم و یازدہم زیر طبع ہیں۔
- ثبوت تثلیث وید اردو ۲ر
- تصدیق صداقت دھرم آریہ ۳ر
- اُپنشد اردو ۱۰ر
- ویدانت دھوانت نوارن اردو ۳ر
- نیتا گو .... ار
- سانکھیہ کارکا .... [illegible]
- یوگ فلاسفی ۱۰ر
- آنند سرو دیپن پستک .... ار
- آریہ جنتری اردو سنہ ... ہندی ۵ر
- دشبتک درشن سنسکرت پنڈت ویدک بھاشیہ ۲ر
- جیون یاترا ہندی ۳ر

المشتہر لیتی رام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہریدوار ضلع سہارنپور

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہریدوار میں مہاشے منشی رام مالک و پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔

اُس سے خوب مال اُڑایا۔ بعدازاں اپنے چھٹکارے کے لئے اس کو بہلایا کہ اگر تو اپنے تمام بچوں کو مار دے۔ تو تیرا خاوند تیرے قابو میں آ جاویگا۔ دیکھیا دیوانی تو تھی ہی اُس نے اِس میں ذرا بھی چوں نہ کی۔ اور اپنے ساتوں بچوں کو ایک مکان کے اندر بند کر کے آگ لگا دی چنانچہ بچے سب جل مرے۔ اُس کا خاوند بجائے اسکے کہ اپنی عورت کے اس منتر پر خوش ہوتا بیچارا نیم پاگل ہو گیا۔ اور اُس عورت کو اُس نالائقی کے بدلے پھانسی کی سزا ملی۔ یہ نتیجہ کار بد آخر کو بد ہے۔ (اس) ہم نے ستیاناش کر رکھا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر گن کرم سوبھاؤ دیکھ کر شادی کی جاتی۔ تاکہ آپس میں ناچاقی تک کی نوبت نہ پہنچتی۔ اگر بفرض محال بلا سوچے شادی ہو بھی گئی تو ان دونوں میاں بیوی کو شاستر کے انوکول گرہست دھرم کا اُپدیش کیا جاتا۔ اس علاج سے ہی عمدہ براری ہو جاتی اور اس قدر کشت و خون اور خانہ بربادی کی باری نہ آتی۔ ہندوستان میں ہی اس قسم کے سینکڑوں خون آدمیوں اور بچوں کے ہوتے ہیں افسوس کہ ویدک دھرم کے سدھانتوں کو نہ سمجھ کر یا ان کے اپدیش سے بے خبر رہ کر ایسا ہو رہا ہے۔ جب تک ویدک روشنی سے لوگوں کے دل منور نہیں ہوتے اُس وقت تک دنیا میں اس قسم کے اُپدرو ہوں گے۔

کہ ایک برہمنی بدھوا ... سولہ سالہ مسلمان ہو گئی۔ اور ایک رنگھڑ کیساتھ نکاح کرا لیا۔ اور اُسپر طرفہ یہ کہ برہمن شانتی سے بیٹھے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ اسی وجہ سے نہیں ہو رہا کہ بیچاری انانتھ بدھواؤں پر سخت ظلم ہو رہا ہے اور ان کی کوئی نہیں سنتا۔ ویدک مریادا کو پھیلاؤ اور غریب مظلوموں کو ظلم سے بچاؤ۔

سرسری نظر سے اگر دیکھا جاوے تو کچھ معمولی سی بات ہے کیا ہوا اگر ایک برہمنی مسلمان ہو گئی۔ لیکن یاد رہے کہ ایک بیگہ زمین سے لاکھوں کروڑوں من اناج پیدا ہوتا ہے۔ اس برہمن نژاد لڑکی کے پیٹ سے جو پیدا ہوں گے۔ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے کہ برہمنوں اور اُن کے دیگر ساتھیوں کو ناک چنے چبوائے۔ اور آئندہ کے واسطے تیار ہیں۔ اُس کی اولاد برہمن جاتی کی دشمن ہو گی اور ان کے خون کی پیاسی۔ اور اُس کے گربھ سے اُتپن ہوئی سنتان ویدک دھرم کو سنسار ماتر سے نیست و نابود کرنے کے لئے یتن کرنے میں ذرا کسر نہیں رکھے گی۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ویدک اصولوں کو نہ ماننے کی وجہ سے جو جو خرابیاں ہم میں ہو رہی ہیں اور جن جن تکالیف کو کہ ہمیں برداشت کرنا پڑتا ہے ان سبکو دور کرنے کے لئے ہم ویدک اصولوں کو ہی بڑی شردھا اور پریم سے مانیں۔ اور تدانوکول اپنا آچرن بناویں

سپرہ لاکھ ... کیا ایک کروڑ دیگر آدمی اس کو نہیں پڑھ لیتے اپنے دل میں وچار ئیے کہ کیا دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ آریہ سماج کے ممبران کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ کہ ویدک دھرم پرچار کیواسطے سب سے اعلے طریقہ اور اُتم سنسان اخبار کے کالم ہیں۔ اپنے پوتر دھرم کے اعلے اصولوں کو لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی غرض سے بڑی محنت اور کوشش سے عمدہ عمدہ مضامین اخباروں میں دیجئے۔ جس اخبار کی اشاعت ہفتہ وار ایک ہزار ہے اُسکو کم از کم دس ہزار آدمی پڑھ سُن لیتے ہیں۔ اگر ویدک دھرم سمبندھی ایک آرٹیکل اس اخبار میں نکلے تو اسکے یہ معنی ہوئے کہ دس ہزار آدمیوں کو اپدیش ہو گیا۔ ذرا خیال کیجئے کہ کوئی بڑے سے بڑا لیکچرار ایسا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ دنیا کا سب سے بڑھیا اخبار لالپرنسا جرنل (پیرس) سے شایع ہوتا ہے۔ اُسکی روزانہ اشاعت تیرہ لاکھ ہے جو کہیں اس میں مضامین نکلیں تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ دنیا بھر میں ویدک دھرم کا چرچا ہو جاوے۔ لیکن یہ کام بڑے انگریزی کے ودوانوں کا ہے۔ جن کی کہ آریہ سماج میں کمی نہیں۔ غرض چھوٹے بڑے اردو انگریزی ناگری وغیرہ اخبارات میں ویدک دھرم کے اصولوں کا پرچار کریں۔ تاکہ لاکھوں کروڑوں آدمیوں تک ہر ہفتہ اور ہر مہینے ویدک دھرم کی روشنی پہونچ سکے۔ کمی کسی بات کی نہیں۔ لیکن ذرا توجہ درکار ہے۔

بچاری بدھواؤں پر رحم کرو

کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ حصار کے ضلع میں ایک برہمن نے ایک بدھوا سے شادی کر لی تھی۔ اس موقعہ پر اُس کی برادری کے دیگر برہمنوں نے جو طوفان بے تمیزی اس کے برخلاف برپا کیا۔ اُس کی بابت تو خاموشی بہتر ہے۔ ہر ایک برہمن مارے جوش کے غیظ و غضب میں آ گیا اور طرح طرح کے طعن و تشنیع سے اُس بیچارے کی جان کھا گیا۔ سب برہمن دیوتاؤں کی آنکھوں میں خون چڑھا ہوا تھا۔ موقع ملے اور بس چلے تو اُس کے مقصد سوں وہ عمل میں لائیں۔

ویدک دھرم کے پرچار کا دنیا میں سب سے اعلے ذریعہ

اخبار نویسی دنیا کے خیالات کا راج ہے

اپنے دلی خیالات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں پر پرگٹ کرنے کا سب سے آسان اور عمدہ طریقہ یدی کوئی ہے تو کیول یہی ہے دنیا میں بڑے سے بڑے فصیح اور ودوان لیکچرار کے لیکچروں میں کبھی ایسا موقع ہوتا ہوگا کہ پانچ چار ہزار شروتاگن آ موجود ہوں۔ لیکن اخبار کے کالموں کا یہ حال ہے کہ اس لیکچر یا خیال کو لاکھوں کے کان تک پہونچانے کی کمی کو پورا کرنے کے علاوہ کروڑوں آدمیوں کے سامنے ...

ہندو جاتی کچا دھاگا

ویدک سدھانتوں کو چھوڑ کر ایسی کمزوری آ گئی کہ بس جان کے ہی لالے پڑ گئے

وہ بل اور وہ طاقت سب نشٹ ہو گئی۔ ناظرین ضلع حصار کا ایک واقع ابھی پڑھ چکے ہیں۔ لیجئے یہ بھی اسی ضلع کا واقعہ ہے پہلے تو یہ تھا کہ ایک مسلمان کے پیچھے ایک برہمنی مسلمان ہو گئی دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک ویش ایک مسلمانی کی دوستی میں تباہ ہو گیا کیسی عجیب تماشہ ہے۔ ہندو جاتی تو دونوں طرح سے ہٹا۔ پہلے حادثے کا تو وجہ ...

قابلِ دید کتابیں
مہرشی ... کی

ضرورت

ہندی پتری پاٹ شالا ہریانہ کے لیے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - جو دیوناگری میں پانچویں پتری کو پڑھا سکتی ہو - نیز حساب اور ٹیپ کاری سے بھی بخوبی واقفیت رکھتی ہو - تنخواہ کا فیصلہ خط ... ۔

پرچارک کی سالگرہ

جب بچہ پیدا ہی ہوتا ہے تو سوائے ایشور کے کون جانتا ہے کہ یہ بچہ شورویر اور دھرماتما ہو کر پرماتما کے بھی کو دھارن کرتا ہوا سنسار کے بڑے دکھ اٹھانے کیواسطے اپنے میں شکتی پیدا کر لیگا - آج پرچارک کے جنم کا چودھواں ورش آرمبھ ہوتا ہے ... اپنے جنم دن سے ہی پرماتما پر شردھا اور وشواس رکھتا ہوا پرچارک ستیہ دھرم کے پرچار میں تن من سے کوشش کر رہا ہے - پاٹھک گن کو معلوم ہے کہ گت تیرہ ورش کے جیون سے بھلی بھانتی پرگٹ ہو گیا ہوگا - کہ انہوں نے اپنے اُدیش کو پورا کرنے میں مہان سے مہان کشٹ سہن کرتے ہوئے بھی اپنے ہاتھ سے دھیرج کو نہیں دیا اور نہ ہی سنسار کی وپتیوں سے گھبرا کر ستیہ مارگ سے اپنا پاؤں ادھر ادھر کیا - گت ورش میں تند باد مخالف کے زبردست تھپیڑوں کے سبب پرچارک نے بوجھ ... اور جن سمبندھی کشٹ اُٹھائے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں - مگر جگت جننی کی گود میں بیٹھے ہوئے کی جے ... وہ ہم آدیہ شوبھتی دھرم موکشتی رکھتا ستیہ کا بول بالا ہو اور جھوٹ کا منہ کالا - ورش ... میں پرتیک منشیہ اپنے جیون کو ایک اُتم بنانے کے واسطے یتن کرتا ہے پنانچہ اسی مطلب کے واسطے پرچارک چند اُپائے پیش کرکے اپنے پاٹھک گن سے آشا رکھتا ہے - کہ وہ اُن اُپایوں کو پرچارک کے جیون میں لانے ... دیں گے - اور وہ اُپائے ذیل کے ... ہیں -

(۱) ستیہ دھرم پرچارک میں ویدک سدھانت کے برخلاف لیڈ وغیرہ کے متعلق کوئی بھی نوٹس چھپا کریں

(۲) ایسے مراسلات درج اخبار نہ کیا کریں جن میں سیدھا پربحث ... وہ آپسی سدھانت پر بحث کرتے ہوئے بھی ...

(۴) بڑی بڑی لمبی چوڑی تحریر درج کریں جن سے آخیر میں آکر ناظرین کے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا - اپنے پریہ پاٹھکوں کا تضیع اوقات نہ کیا کریں -

(۵) آریہ سماجوں کے وارشک اُتسوں کی رپورٹ اس صورت میں لکھا کریں - کہ جس سے سب بھائیوں کو ویاکھیان داتاؤں کے لیکچروں اور دھرم چرچا کے وقت پرشن اُتر کا بر تانت مختصراً معلوم ہو سکا کرے - اور نامہ نگار جھنڈے اور جھنڈیوں کی سج دھج اور بین باجے کی من موہنی آواز میں مست نہ رہا کریں - تاکہ اُن کے پاٹھکوں کو کچھ ہاتھ ہی لگے -

(۶) دیگر مذاہب کی تحقیقات میں بڑے سنجیدہ - مہذب اور برادرانہ الفاظ میں لکھے ہوئے آرٹیکل ہدیہ ناظرین کیا کریں -

(۷) سائنس اور فلاسفی کے مسائل پر خصوصیت سے زور بحث کیا کریں

(۸) اُدویات کی بابت نوٹس جن سے کہ خواہ مخواہ سیاہ کی تلخی ... پیدا ہو اور جن سے کہ نقصان کا بھی احتمال ہے - اخبار میں نہ دئے جایا کریں -

یہ سب کچھ ناظرین کے ہی ادھین ہے - یدی وہ ان باتوں کا خیال رکھیں تو پبلک کی ... کے لیے پرچارک کو اور بھی زیادہ سمرتھا دیں اور پرچارک کے کالم پبلک کے واسطے اور بھی اُپیوگی ہوں - اور ویدک دھرم کا پرچار اور بھی زیادہ ہو سکے - پرم پتا پرماتما اپنی کرپا کریں - کہ جس طرح ستیہ دھرم پرچارک پہلے دن سے کام کرتا ہے - اُسی طرح آئندہ بھی سروسادھارن تک ویدک گیان کو پہنچانے میں یتن کرتا رہے - سنسار کی کوئی آزمائش اُس کو ہمت ہار میں نہ ڈال سکے اوم شم -

پارلیمنٹ اور گانگی کا فرق

یہ دونوں ایسے ادارے ہیں جو کہ پاس پاس لکھے ہوئے نظر آتے ہیں تو یہاں ضرور ... بہت بڑے معلوم ہوتے ہیں - اس میں کیا کسی کا دوش ہے - جبکہ تعلیم ہی ادھوری ہو تو کوئی کیا کرے - ...

انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر ... نے اپنے مخالف رائے رکھنے والے دوسرے ممبر کو غیظ و غضب میں آکر بے ایمان اور جھوٹا کہا - اس سے زیادہ قابل اعتراض بات یہ ہے مگر اس ناشائستہ حرکت کی وجہ سے جب اُسکو پارلیمنٹ کی ممبری سے معطل کرنیکا سوال پیش ہوا - تو بجائے اسکے کہ یکزبان ہو کر سب ممبران اتفاق رائے سے اسکی معطلی کا ریزولیوشن پاس کرتے ان میں سے ... ممبران نے اُس ریزولیوشن کی مخالفت کی اور کثرت رائے سے پاس نہ ہونے دیا - سچی بات تو یہ ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم نے ابھی ... جو ... زندگی ... پارلیمنٹ کی یہ حالت ہے تو ہماری دیسی تعلیم یافتہ اور گریجویٹ تو جو کچھ کریں تھوڑا ہے - ہمارے رشیوں نے کہا ہی اچھی تعلیم دی ہے - کہ سچ بولو اور شیریں یعنی میٹھی سے بولو - کبھی سخت الفاظ سے سچائی کا اظہار مت کرو - لیکن یہ بھی الفاظ ہی ہیں - اُن کی تعلیم پورا کرنے کے لیئے رشیوں نے موجودہ طریقہ تعلیم پسند نہیں رکھا تھا - بلکہ پچیس برس کی اوستھا تک گروکل میں تعلیم پانیکا سلسلہ جاری کیا تھا - تاکہ جو کچھ پڑھیں اُسکو عمل میں لاکر آئندہ زندگی اس سانچے میں ڈھال دیں - جب تک کہ یہ طریقہ جاری نہیں ہوگا - تعلیم کے ادھورے پن سے یہی نقص پیدا ہوں گے -

بشمی کرن منتر

منتر جنتر کے وہم میں پھنس کر ہزاروں لوگ اپنا مال دھن برباد کر رہے ہیں - اور قیمتی وقت اپنی دھن میں خراب کرتے ہیں - یہ وبا صرف ہندوستانیوں کو نہیں لگ رہی - بلکہ دور دور دیشوں کے آدمی اس کے پنجہ ظلمت میں گرفتار ہیں - ... ملک چین میں ایک جگہ ہے - وہاں ایک سوداگر اور اس کی بیوی کی آپس میں شکر رنجی رہتی تھی - بیوی کی دلی منشا یہ تھی کہ اُسکا خاوند اُسکے تابع ہو جاوے - جادو وغیرہ کا بھرم دل میں تھا ہی - اس غرض کو پورا کرنے ...

ستیہ دھرم پرچارک پریس میں مہاشے منشی رام مالک و پرنٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

دیکھو کی بہتری بات نشالا ہیرہانہ کے لیے ایک او مہیا کی کی ضرورت
سی ہو - نیز حساب او ٹپ کاری

... ان سے تعلیم نہ تعلیم خالص پچھ درجہ کرتے ہو -
... پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر وسن نے اپنے مخالف
... دالے دوسرے ممبر کو غیض و غضب میں آ کر بے ایمان
... - اس سے زیادہ قابل اعتراض بات یہ ہے
... سنہ کورٹ کی وجہ سے جب اسکو پارلیمنٹ کی
... داخل کر دینا سوالیا پیش ہوا - تو بجائے اسکے
... سب ممبران اتفاق رائے سے اسکی معطلی
... ص کرتے ان میں سے ... ممبران نے اُس
... مخالفت کی ... مگر انکو اتفاق رائے سے پاس
... بات تو یہ ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم نے
... کیا ہے - جب ممبران پارلیمنٹ کی یہ
... سی تعلیم یافتہ اور گپ چھوٹ تو جو کچھ کریں
... یوں نے کہا ہی اچھی تعلیم دی ہے -
... گالی سے ہو تو کبھی سخت الفاظ سے
... کرو - لیکن ... الفاظ ہی ہیں -
... کے لیے ... نے موجودہ طریقہ
... س کی او ستیا ...
... تاکہ جو کچھ پڑھیں
... نیند ... بچے میں ڈال
... تعلیم کے
... گے -

... میں نہیں کر
... یں - اور
... با طرف
... وں کے
... ک
... کے

ی ہوم مالک

پرچار کر

جانتا ہے کر
... کر
میں شکتی ...
... ہو
... شرد ...
پرچار ...
...
...
...
اور نہ ہی ستیا
یادیں اوپر اُدپر
... بر دست تپسیہ
اور وہی ...
نہیں - مگر بگت
ویدیہ م ... ستو
اور جھوٹ کا شبہ
اپنے جیون کو
چنانچہ اسی مطا
کر کے اپنے پاکھنگ
اپایوں کو پرچار
دیے گئے - اور وہ
(۱) ستیہ دھرم پر
ہر خلاف ... دغ
(۲) ایسے مر
پرچیث
ا

ستیہ